لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد اول (مقدمہ)


تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف


WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

و آثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد اول (مقدمہ)

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب ............ **مقدمہ جامع الاحادیث (جلداول)**

اصلاح ونظر ثانی ............ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج ............ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ ............ مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ ............ محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد ............ (۱۰۰۰)

سن اشاعت ............ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت ............

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنندو ہار بریلی شریف

# انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہِ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا____ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولتِ لازوال سے مالامال کیا____ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتسابِ فیض کیا____ اور جس کے دستِ حق پرست پر کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرفِ بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں

## یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادہ ٔ اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہا، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتی ٔ اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے۔ امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# جامع الاحادیث کا اجمالی خاکہ

| | |
|---|---|
| ۳۱/ کتابیں ہیں | ۱۹۰/ ابواب ہیں |
| ۵۵۵/ افادات رضویہ ہیں | ۱۵۷۷/ عنوانات ہیں |
| ۳۶۶۳/ احادیث وآثار ہیں | |

# مقدمہ کا اجمالی خاکہ

| | |
|---|---|
| انتساب | بنام حضور مفتی اعظم قدس سرہ |
| عرض حال | مرتب |
| تقاریظ وتاثرات | مشائخ وعلماء |
| مقدمہ | بقلم مرتب |

حجیت حدیث کا ثبوت
منکرین حدیث کے شبہات اور انکے جوابات
حفاظت حدیث کی تفصیلات
تدوین حدیث مختلف مراحل میں
محدثین کے حالات
محصلہ تصانیف امام احمد رضا کی فہرست

# فہرست کا اجمالی خاکہ

فہرست آیات واردہ
فہرست اطراف حدیث
فہرست عنوانات
فہرست مسائل ضمنیہ
فہرست راویان حدیث اور انکی سوانح (تقریباً پنچسو راویوں کے حالات)
فہرست مآخذ امام احمد رضا
فہرست مآخذ ومراجع

WWW.NAFSEISLAM.COM

# عرض حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

اللہ رب العزت جل مجدہ کا فضل بے پایاں ہے کہ اس نے اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیل ونہار اور سنتوں کی اشاعت کا مجھ ہیچمداں کو حوصلہ بخشا اور اس فقیر سراپا تقصیر کو توفیق عطا فرمائی کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تصانیف میں بکھرے ہوئے جواہرات نبویہ واحادیث کریمہ کو جمع کردیا۔ امید ہے کہ ملت اسلامیہ کو اس سے فائدہ پہونچے گا اور جو حضرات سیدنا اعلٰی حضرت کی ضخیم مجلدات پر مشتمل تصانیف کا مطالعہ کما حقہ نہیں کر پاتے ہیں وہ میری اس کاوش سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ استفادہ کرسکیں گے۔

سبب تالیف۔ آج سے تقریباً دس سال قبل اس کتاب کی ترتیب وتالیف کا منصوبہ اس وقت بنایا گیا جبکہ میں الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف کی خدمات میں مصروف تھا۔ ترجمہ جامع الغموض کا کام مکمل ہوچکا تھا اور فتاوی رضویہ پنجم کی اشاعت ثانیہ سے بھی فراغت حاصل ہوچکی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

اس امر پر باعث یہ ہوا کہ میں نے بعض احباب سے سنا کہ فتاوی رضویہ میں موجود احادیث کی تخریج وترتیب رامپور میں ہورہی ہے، پھر یہ بھی سنا گیا کہ وہ کام فتاوی کی صرف ایک جلد تک محدود رہا اور موقوف ہوگیا، ساتھ ہی یہ بھی سننے میں آیا کہ استاذ گرامی وقار بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ دام ظلہم الاقدس کی دیرینہ خواہش ہے کہ اس نہج پر کوئی کام کرے۔ چنانچہ حضرت کی خواہش کے احترام میں میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا اور میں نے اس کام کا عزم کرکے فتاوی رضویہ کا مطالعہ اسی انداز سے شروع کردیا۔ ابھی کام باقاعدہ شروع بھی نہ ہوا تھا کہ مجھے الجامعۃ القادریہ سے منتقل ہوکر جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف آنا پڑا اور پھر وہ کام بالکل موقوف ہوگیا۔

کچھ خانگی الجھنیں خصوصاً عزیزم محمد منیف رضا سلمہ کی مستقل علالت اور کچھ جدید مدرسہ میں منتقلی سے یکسوئی کا فقدان اور یہاں کی شب وروز مصروفیات نے سارے منصوبے کو طاق نسیاں بنادیا۔ بار بار خیال آتا لیکن حالات اس بات کی مساعدت نہیں کررہے تھے کہ میں اس عظیم کام کا بار اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھاؤں۔ وقت یونہی گذرتا رہا اور میں اپنے اندر ایک ایسی کیفیت محسوس کرتا کہ گویا مجھے اس کام پر کوئی برانگیختہ کررہا ہے۔ آخر کار تقریباً ایک سال کی طویل مدت کے بعد میں نے اسی کشمکش اور ناگفتہ بہ حالات کی بھیڑ بھاڑ ہی میں توکلا علی اللہ اس کام کا آغاز کرہی دیا۔ جو کچھ تھوڑا سا کام ہوا تھا اس کو مسترد کرکے نئے سرے سے شروع کیا۔

جب کام شروع ہوا تھا تو مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ اتنا طویل عمل ہوگا۔ اس کا اندازہ اس سے

کیجئے کہ پہلی جلد کی احادیث جب میں نے نقل کرنا شروع کیں تو دو کیپٹل کاپیوں میں لکھی تھیں۔

اب جب کہ میں نے باقاعدہ شروعات کی تو اسکی اطلاع بحرالعلوم قبلہ مدظلہ العالی کو بھی دی کہ آپ ہی کی فرمائش پر یہ کام شروع ہوا تھا اور مشوروں کا طالب ہوا۔ وہ دن اور آج کا دن ہے کہ حضرت نے بارہا مشوروں سے نوازا۔ متعدد مقامات کی لائبریریوں کی فہرستیں خود اپنے قلم سے ارسال فرمائیں۔ بعض عناوین کے ذریعہ ترتیب وتخریج کا خاکہ ارسال فرمایا۔ میں نے مسودہ تیار کرلیا تو خود دیکھنے کیلئے جامعہ نوریہ تشریف لائے اور رہنمائی فرمائی۔ اپنی لائبریری سے کتابیں بھی فراہم کیں، غرضکہ ہر موقع پر حوصلہ افزائی فرمائی، دعائیں دیں اور میرے ہر دکھ درد کا مداوا فرماتے رہے۔

جوں جوں کام آگے بڑھتا جاتا آپکی طرف سے مسرت آمیز خطوط آتے جو میرے اندر مزید تحریک پیدا کرتے، وہ خطوط آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ چند خطوط کے اقتباس سے قارئین اندازہ لگائیں، تحریر فرماتے ہیں۔

میرے لئے یہ خبر نہایت فرحت بخش ہے کہ ان خطوط پر آپ کام کررہے ہیں، جہاں سمجھ میں نہ آئے بیاض چھوڑدیں اور کام پورا ہوجائے تو مجھے خبر کریں۔ میں انشاء المولیٰ تعالیٰ بشرط صحت وزندگی بریلی شریف حاضر ہوکر اس کام میں آپ کا ہاتھ بٹاؤنگا اور پھر کنفرم کیا جائیگا کہ اشاعت کے لئے دیا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

دوسرے خط میں فرماتے ہیں:

حدیث شریف کے مجموعہ کی تکمیل کی طرف جوں جوں آپکے قدم آگے بڑھتے ہیں میری مسرت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مقبول انام بنائے، آمین۔ اسکی اشاعت کے وسائل فراہم فرمائے اور آپکے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تیسرے خط میں فرماتے ہیں:

احادیث پر آپ کا کارنامہ انشاء اللہ سنگ میل ہوگا اور دونوں جہان میں آپکی سرخروئی کا باعث، مولیٰ تعالیٰ اس کام میں برکت دے۔ ان پریشانیوں کے بیچ آپ نے مجموعہ احادیث کا کام جاری رکھا اور تکمیل کے قریب پہونچ گیا، آپ نے میری قلبی خواہش پوری کی اللہ تعالیٰ آپ کی امیدیں پوری فرمائے۔ آمین۔

میں نے جب کتاب کا مبیضہ تیار کرلیا تو پھر آپ نے بالاستیعاب دیکھ کر اصلاح فرمائی اس کام میں کتنا وقت صرف ہوا ہوگا قارئین خود اندازہ کرسکتے ہیں۔ یہ آپ کا غایت کرم اور ذرہ نوازی ہے، میں ان تمام مہربانیوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر صحت وسلامتی کے ساتھ دراز فرمائے۔ آمین۔

اب میں اپنے قارئین کو اسکے علاوہ پوری داستان کیا سناؤں کہ یہ کتاب کن کن مراحل سے گذری اور کیسے کیسے اسکی تکمیل ہوئی، پھر بھی مختصر روداد عرض کرنا ضروری ہے کہ اسکے بغیر میرے بعض محبین ومخلصین کی ناشکری ہوگی۔

کام کی ابتداء میں میرے پاس صحاح ستہ کا بھی پورا سیٹ نہیں تھا چہ جائیکہ دوسری کتابیں۔ سوچا کہ

مشکوۃ شریف سے اس کام کی تکمیل ہوجائیگی لیکن یہ بھی نہایت ناکافی ثابت ہوئی ۔ یہاں کتابوں کے فقدان کا یہ عالم کہ جو میرے پاس نہیں تھیں وہ یہاں بھی نہ ملیں اور نہ الجامعۃ القادریہ میں ۔ اب میرے سامنے دو چیزیں تھیں ۔ پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تصانیف حاصل کرنا ۔ پھر تخریج کیلئے متعلقہ کتب کا حصول ۔

چنانچہ تصانیف رضویہ تلاش کرکے جمع کرتا جاتا اور احادیث نقل کرتا، ساتھ ہی موجودہ کتابوں سے حوالہ بھی لکھتا جاتا ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی اب تک تقریباً ساڑھے تین سو کتابیں مجھے ملی تھیں، ان میں سے تقریباً تین سو کتابیں ایسی ہونگی جن میں احادیث کا ذخیرہ موجود تھا ۔ ان سب کو جمع کرلینے کے بعد نقل کا کام تو پورا ہوتا نظر آرہا تھا لیکن حوالوں کی کتابیں کہاں ملیں، کیسے حاصل ہوں، پروگرام یہ طے پایا کہ لائبریریوں میں جاکر حوالے نقل کیے جائیں ۔

اس سلسلہ میں رام پورا، دہلی، کلکتہ، پٹنہ اور حیدرآباد کا سفر کیا لیکن حاصل وصول کچھ نہ نکلا، مثلاً خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ایک ہفتہ حاضری کے باوجود کل سات آٹھ حدیثوں کے حوالے مل سکے ۔ وقت کی پابندی زیادہ کام سے مانع رہی ۔

ان تمام اسفار کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حوالوں کا کام اسی وقت مکمل ہوسکتا ہے جبکہ یہ کتابیں یہاں مدرسہ میں موجود ہوں ۔

www.alahazratnetwork.org

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جن کتابوں کا حوالہ دیا انکی تعداد چار سو سے متجاوز ہے جیسا کہ آخر میں دی گئی فہرست سے ظاہر ہے، اور وہ کتابیں بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ پندرہ، بیس اور پچیس جلدوں تک بھی انکی تعداد پہونچتی ہے، لہذا ان سب کو جمع کرنا نہایت مشکل کام ہے، کیونکہ مذکورہ بالا مقامات کی تمام لائبریریوں میں بھی وہ کتابیں سب کیا نصف بھی موجود نہیں، پھر جبکہ وہ انٹرنیشنل لائبریاں جمع نہیں کرسکیں تو ہماری کیا پونجی ۔ حالات اس موڑ پر آکر مایوس کن تھے، چونکہ میں نے یہ التزام کیا تھا کہ ہر حدیث کا حوالہ جلد وصفحہ کی قید سے ضرور لکھوں گا ۔ جہاں عربی متن حدیث نہیں ہے وہاں متن حدیث اصل کتابوں سے ضرور لکھا جائے گا ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

احباب سے تذکرہ ہوتا تو اکثر حضرات یہ ہی فرماتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جن کتابوں سے حوالے نقل کئے تھے وہ کتابیں تو ہوں گی، ان سے نقل کرلیجئے، میں اسکے جواب میں کیا کہتا بس یہ ہی کہ جب اعلیٰ حضرت کی خود اپنی تصانیف محفوظ نہیں جنکے لئے آج ایک علمی دنیا سرگرداں ہے تو پھر اسکے علاوہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اسکے بعد سوائے افسوس کے کوئی جواب نہیں ملتا تھا ۔

اس ماحول میں بھی اللہ عزوجل کے فضل وکرم پر ہی بھروسہ رہا اور پھر ایک ایک سیٹ کرکے حاصل کیا جاتا رہا ۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا منان رضا خاں صاحب منانی میاں ناظم اعلیٰ جامعہ نوریہ کی معاونت کے ساتھ احباب کی توجہ اس طرف مبذول کی جاتی اور وہ اس کام کی اہمیت وافادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے

متوجہ ہوتے، رفتہ رفتہ مدرسہ کے لئے اور اس کتاب کی تخریج وتحقیق کے لئے قدر معتد بہ کتابوں کا ذخیرہ جمع ہوگیا، لیکن یہ ایک دوسال میں نہیں بلکہ مسلسل چھ سات سال کی کاوش کے بعد، یہ ہی وجہ ہے کہ جو کام دو تین سال کی مدت میں ہوسکتا تھا آج تقریباً نو سال ہونے کو آئے جب کہیں جا کر یہ مجموعہ ہم اپنے قارئین کے لئے پیش کررہے ہیں۔

کتاب کا کام اپنے اختتام کو پہنچا، اب ضرورت اس بات کی تھی کہ اسکے شروع میں مبادیات حدیث، ضرورت حدیث، حجیت حدیث، تدوین حدیث، علم حدیث کن کن مراحل سے گذرا اور ارتقائی منازل سے کس طرح ہم کنار ہوا۔ ان تمام چیزوں کو تفصیل سے ذکر کیا جائے، لہذا بطور مقدمہ ایک جلد اس کے لئے مختص کی گئی جس میں مذکورہ بالا چیزوں کے ساتھ محدثین کے حالات اور انکی اہم خدمات اور پھر امام احمد رضا محدث بریلوی تک سند حدیث کا تسلسل بیان کیا گیا ہے۔

آخری جلد میں پانچ فہرستیں ہیں۔

۱۔ فہرست آیات
۲۔ فہرست اطراف حدیث
۳۔ فہرست عنوانات
۴۔ فہرست مسائل ضمنیہ

www.alahazratnetwork.org

اسکے بعد اس کتاب میں مروی احادیث کے پانچسو سے زیادہ راویوں کے مختصر حالات اور انکی مرویات کو نمبروار درج کیا گیا ہے، لہذا مجموعی چھ جلدیں ہوگئی ہیں۔

ان تمام مراحل سے گذرنے کے بعد اب اسکی اشاعت کا بار کون اٹھائے، یہ ایک اہم سوال تھا بہر کیف میں نے اشاعت سے پہلے کتابت کے مسئلے پر غور کیا، چونکہ اس کتاب کی ترتیب میں شروع ہی سے ہر سلسلہ میں ایک سے سو تک کی گنتی خود ہی گننا پڑی تھی جیسا کہ گذرا لہذا یہاں بھی ایسا ہی ہوا کتابت کا کام کسی کاتب کے ذریعہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ پھر چار چھ سال اسی میں گذرتے، لہذا جدید تقاضوں کے پیش نظر کمپیوٹر پر کتابت طے پائی۔

اب مشکل یہ تھی کہ بازار سے کام کرانے کے لئے یہاں کوئی ایسا نہیں تھا کہ اتنا لمبا کام کرسکتا، پھر عموماً کمپیوٹر آپریٹر بھی عربی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے غلطیاں بے شمار کرتے ہیں۔ لہذا چند طلبہ اور فارغین کو سینٹر پر سکھانے کا کام خود کیا، ساری سہولتیں انکے لئے فراہم کیں پھر اپنے صرف زر سے کمپیوٹر خرید کر انکو مکمل مشق کرائی جب کہیں جا کر کتابت کے لئے راہ ہموار ہوئی اور کام شروع ہوگیا۔ تین لوگ کام کے لئے متعین ہوئے، دو کمپیوٹر مستقل اور کبھی تین کے ذریعہ کام ہوا جب کہیں جا کر تقریباً دس ماہ کی مدت میں فراغت ملی۔

اشاعت کے سلسلہ میں عزیز مکرم مولانا محمد عزیز الرحمٰن صاحب منانی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ نے کافی جدو جہد کی اور میں بھی کوشاں رہا، متعدد حضرات سے رابطہ ہوا اور آخر میں قرعۂ فال مناظر اہل سنت مخیر قوم وملت حضرت علامہ مولانا عبدالستار صاحب ہمدانی بانی وناظم اعلیٰ ادارہ اشاعت وتصنیف مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پوربندر گجرات کے نام نکلا اور آپ نے بخندہ پیشانی اس کتاب کی اشاعت کو

اپنے ذمہ لے کر نہایت خوبصورت انداز میں پیش کر دیا ہے جس کو قارئین نے بچشم خود پہلے ایڈیشن میں مشاہدہ فرمایا۔ بلاشبہ یہ مولانا موصوف کا میرے اوپر عظیم احسان ہے جس کا میں نہایت ممنون ومشکور ہوں ۔فجزاه الله احسن الجزاء فی الدار الدنیا والآخرۃ ۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم ۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ❀ لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اس کتاب کا اول وآخر پورے طور پر اس شعر کا مصداق ہے۔ جب آغاز ہوا تھا تو میں اکیلا ہی تھا لیکن منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے میرا کتنے لوگوں نے ساتھ دیا اور کس کی کیا خدمات ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ کریں۔

سب سے پہلے شریک سفر عزیز مکرم مولانا محمد مشتاق صاحب رضوی پورنوی ہیں جو کتاب کے آغاز کے ایک سال بعد جامعہ نوریہ میں بحیثیت استاذ مقرر ہوئے ،کام کی نوعیت واہمیت سے متاثر ہو کر میرے ساتھ حوالوں کی تخریج میں لگ گئے ، راتوں کو میرے ساتھ جاگتے اور صحاح ستہ سے حوالے نقل کراتے ۔فتاوی سے نقل احادیث میں بھی ایک رجسٹر ان ہی نے نقل کیا ، پٹنہ کے سفر میں بھی میرے ساتھ رہے ، وہاں بھی تن دہی سے کام کرایا ، دوسال تک جامعہ میں رہے لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری ، آج کل دار العلوم گلشن بغداد رامپور میں مدرس ہیں اور نہایت کامیاب ، کہنہ مشق اور لکھے پڑھے کاتب وخوش نویس ہونے کی حیثیت سے بھی ممتاز ہیں ، کتابوں کے عنوان ان ہی کی خوش خطی کا مظہر ہیں۔ ان کے جانے سے میں نے اس کام میں تنہائی محسوس کی ، میں ان کا نہایت ممنون ہوں ، مولی تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے۔ آمین۔

دوسرے عظیم رفیق مخلص مکرم حضرت مولانا عبد السلام صاحب رضوی نینی تالی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ کی ذات گرامی ہے ، ایک سال کے وقفہ کے بعد آپ جامعہ میں تشریف لائے اور دوسرے ابتدائی و ضروری کاموں سے فارغ ہو کر میرے شریک سفر ہوگئے ۔ابواب وفصول کے جو عنوان قائم کئے گئے تھے ان سب کو آپ ہی نے نقل کیا ، پھر ترتیب قائم کر دی گئی تو اس کی نقل بھی آپ کے ہی ذمہ آئی ، ایک ضخیم رجسٹر میں آپ نے ان سب کو نقل فرمایا اور مبیضہ کے لئے راہ ہموار فرمادی۔

اب کتاب کا مبیضہ شروع ہوا تو مبیضہ کے بعد ہر رجسٹر کو آپ نے بغور پڑھا اور بالاستیعاب اس کو دیکھا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ نتیجہ کے طور پر حذف واضافہ کیا گیا جو ضروری تھا ، اٹھارہ رجسٹر مکمل آپ نے دیکھے اور میری خاطر اس طویل عمل کو برداشت کیا ، پھر فہرست مسائل ضمنیہ آپ ہی نے مرتب فرمائی ، کتابت کے بعد مکمل کتابت کی تصحیح آپ ہی نے کی ، یہ اتنا لمبا کام تھا کہ وہ خود چاہتے تو اس وقت میں ایک ضخیم کتاب لکھ دیتے ، آخر تک نہایت خندہ پیشانی سے یہ کام انجام دیتے رہے ، ساتھ ہی طلبہ کو تعلیم دینا اور نہایت ذمہ داری کے ساتھ پڑھانا ، ان کا یہ عمل اوقات مدرسہ کے ساتھ دوسرے اوقات میں بھی جاری رہا ، نہایت کامیاب اور ہر دل عزیز مدرس ہیں ، میں ان کا بھی نہایت ممنون کرم ہوں ، مولیٰ تعالیٰ انکے فیوض

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
NAFSEISLAM.COM

عام فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

عزیز مکرم مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی رامپوری استاذ جامعہ نوریہ نے مجھ ہیچمداں کے سوانحی حالات قلم بند کر کے مجھے میری حیثیت سے بہت اونچا دکھانے کی مساعی کی ہیں ورنہ ''من آنم کہ من دانم'' آپ نے جزوی طور پروف ریڈنگ کا کام بھی انجام دیا۔

عزیز القدر مولانا محمد شکیل صاحب رضوی بریلوی استاذ جامعہ نے کتاب میں وارد آیات قرآنیہ کی فہرست تیار کی اور جزوی طور پر پروف ریڈنگ بھی کی۔ ساتھ ہی چند صفحات کی معلومات مجھ فقیر سے متعلق سپرد قلم کیں۔

محترم حافظ محمد ثناء اللہ صاحب خطیبی مدرس جامعہ نوریہ رضویہ اور انکے علاوہ میں ان تمام مدرسین کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے کسی بھی حیثیت سے میری معاونت فرمائی، مولی تعالی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اسٹاف کے علاوہ طلبہ اور محبین نے بھی خلوص کا مظاہرہ کیا، اور محب گرامی قدر حضرت مولانا قاری عرفان الحق صاحب سنبھلی ناظم مکتبہ مشرق کانکر ٹولہ بریلی شریف نے آخری بار نہایت لگن اور محنت کے ساتھ بعض جلدوں کو پڑھا اور تصحیح فرمائی۔ نیز محب مکرم حضرت مولانا توفیق احمد صاحب شیش گڈھی نے بھی بعض حصہ کے پروف ریڈنگ کی۔ عزیز مکرم مولوی محمد شمشیر عالم بہاری نے کتاب کے عنوانات نقل کئے۔ عزیز گرامی مولوی حافظ محمد ارشاد صاحب شیر پوری نے فہرست مآخذ حروف تہجی کی ترتیب پر نقل کی۔

طلبہ میں مولوی محمد محبوب عالم اشرفی، مولوی علاء الدین رضوی، مولوی غلام مجتبی، مولوی محمد افروز عالم برکاتی سلمہم اللہ تعالی۔ متعلمین درجہ تخصص فی الافتاء جامعہ ہذا۔

مولوی محمد ذاکر، مولوی محمد فیضان، مولوی محمد مشاہد رضا، مولوی محمد عرفان الحق، مولوی محمد شکیل بریلویاں، مولوی عبد المبین سیتاپوری، مولوی محمد شاکر حسین رامپوری، مولوی نیاز محمد مرادآبادی، مولوی محمد بختیار خاں رامپوری، نے کمپیوٹر پر مقابلۂ کتاب میں تعاون کیا۔

نیز مولوی محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری متعلم جامعہ نوریہ، مولوی محمد زاہد علی شاہدی بریلوی، فارغ التحصیل جامعہ نوریہ رضویہ اور محمد تطہیر خاں رضوی پرتاپوری بریلوی سلمہم اللہ تعالی نے پوری کتاب کی کمپوزنگ کی اور کمپیوٹر پر سیٹ کر کے اسکی ظاہری زینت میں چار چاند لگائے۔

مولی تعالی ان سب کو علم نافع اور عمل صالح کی دولت لازوال سے سرفراز فرمائے آمین۔ یہ ہے اس کتاب کی جمع و ترتیب اور کتابت و طباعت کے مختلف مراحل سے گذرنے کا پس منظر۔

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ میری اس کاوش کو سراہتے ہوئے اور ذرہ نوازی فرماتے ہوئے ہند و پاک کے جلیل القدر علماء و مشائخ نے اپنے قلم حقیقت رقم سے تقاریظ لکھیں اور اپنے تاثرات سے قارئین کو روشناس کرایا اور اس کتاب سے استفادہ کی دعوت دی۔

میں اپنے ان تمام بزرگوں کا ممنون کرم اور احسان مند ہوں کہ مجھ پر یہ خصوصی کرم فرمایا اور مجھ بے وقعت کو یہ عزت بخشی، بلاشبہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت محدث بریلوی اور مرشد برحق سیدی حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہما کا فیضان کرم ہے جو اس خاکسار کی جدو جہد کو سراہا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ کام بھی انہیں کا تھا جو اس فقیر بے توقیر سے انہوں نے لیا۔

## ترتیب وتخریج کے دوران جن لائبریریوں سے استفادہ کیا

## ۱۔ نوری لائبریری۔

سب سے پہلے تخریج کے لئے جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کی اسی لائبریری سے استفادہ کیا گیا بلکہ پوری کتاب ہی جامعہ کی لائبریری میں بیٹھ کر مرتب ہوئی۔

آج جامعہ نوریہ رضویہ کی نوری لائبریری کتب احادیث میں منفرد ہے جامعہ کی فی الحال تین لائبریریاں ہیں۔

☆ نوری لائبریری کتب احادیث وشروح ودیگر متفرق کتابیں۔

☆ دارالافتاء کی لائبریری۔ فتوی نویسی سے متعلق کتب فتاوی۔

☆ درسی لائبریری۔ طلبہ کے لئے درسی کتب۔

www.alahazratnetwork.org

بحمدہ تعالیٰ جامعہ شب وروز ارتقائی منازل سے ہمکنار ہے، اساتذۂ جامعہ گوناگوں صلاحیتوں کے مالک ہیں، دومنزلہ عمارت تعمیر ہوچکی ہے، اسکے عقب میں رضا ہال اور پھر اس سے متصل تین بڑے کمرے تعمیری مراحل سے گذر چکے ہیں۔ بیرونی طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام جامعہ کی طرف سے ہر سال رہتا ہے، ناظم ادارہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا منان رضا خانصاحب منانی میاں قبلہ ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔ لائبریری الجامعۃ القادریہ۔

مدارس اسلامیہ میں الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف کی لائبریری سے بھی کافی استفادہ کا موقع ملا۔ آج کل بحمدہ تعالیٰ یہاں بھی کتابوں کا کافی ذخیرہ ہے جو بارہ تیرہ سال کی مدت میں جمع کیا گیا ہے۔

## ۳۔ لائبریری جامعہ نعیمیہ مرادآباد

استاذ العلماء حضرت مفتی محمد ایوب خانصاحب قبلہ کی نوازش سے اس لائبریری کی چند کتب دستیاب ہوئیں جن سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا۔

## ۴۔ لائبریری مدرسہ عالیہ رامپور۔

محب گرامی قدر حضرت مولانا نورالدین صاحب نظامی کی زمانہ صدارت میں آپ کی نوازش سے مدرسہ کی لائبریری سے استفادہ کیا۔ قدیم کتابوں کا ذخیرہ ہے چند کتابیں مستعار لیکر حوالے نقل کئے تھے۔

## ۵۔ خدابخش لائبریری پٹنہ۔

ایک ہفتہ قیام کرکے یہاں کی لائبریری سے استفادہ کیا، علم حدیث سے متعلق انواع واقسام کی کتابیں دیکھنے کا اتفاق سب سے پہلے اسی لائبریری میں ہوا، یہاں آکر ہی یہ اندازہ ہوا کہ کتابیں جدید انداز پر چھپ رہی ہیں اور مل سکتی ہیں ،ضرورت سرمایہ کی ہے۔

## ۶۔ رضالائبریری رامپور۔

یہاں بھی متعدد مواقع پر جانے کا اتفاق ہوا۔ کتابوں کا عظیم ذخیرہ ہے لیکن کتابیں دیکھنے کا وقت زیادہ نہیں مل پاتا، کچھ کام لائبریری میں کیا اور کچھ کتابوں کی فوٹو اسٹیٹ حاصل کی۔

## ۷۔ صولت لائبریری رامپور۔

یہ لائبریری بھی قدیم طرز کی نہایت عظیم لائبریری ہے، ممبر بن جانے کے بعد یہاں سے کتابیں مل جاتی ہیں، قدیم کتابیں یہیں سے حاصل ہوئیں اور اطمینان سے قیام گاہ پر کام کرنے کا موقع ملا۔ بلکہ میرے لئے یہاں کے منتظمین نے کام کی اہمیت دیکھ کر خاص رعایت رکھی۔

میں ان تمام کتب خانوں کے منتظمین کا نہایت ممنون ومشکور ہوں۔

نیز محب مکرم حضرت مولانا انوار احمد صاحب خلف اوسط فقیہ ملت علیہ الرحمۃ مالک کتب خانہ امجدیہ کا بھی ممنون کرم ہوں جنکی شب وروز جدوجہد کے بعد حسین انداز میں یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ آخر میں مخلص وکرم فرما حضرت مولانا محمد جزیل صاحب سنبھلی کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے قیمتا جامعہ کی لائبریری کے لئے دوبئی سے کتابوں کا وافر ذخیرہ فراہم کیا۔

www.alahazratnetwork.org

## دوسرا ایڈیشن:

WWW.NAFSEISLAM.COM

خلاف توقع پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور قلیل مدت میں ختم ہوگیا۔ دوسرے ایڈیشن کیلئے کافی دنوں سے ارباب علم وفضل کو انتظار تھا، چونکہ پہلے ایڈیشن میں کچھ کتابت کی غلطیاں رہ گئی تھیں لھذا از سر نو اس کو پڑھا گیا، یہ خدمت مندرجہ ذیل حضرات نے انجام دی۔

فاضل جلیل حضرت مولانا عبدالسلام صاحب رضوی مدرس جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف۔

عزیز گرامی حضرت مولینا مفتی محمد محبوب عالم مصباحی اشرفی

عزیز مکرم حضرت مولینا افروز عالم رضوی۔　　فارغین جامعہ نوریہ رضویہ،

راقم الحروف نے کمپیوٹر پر تصحیح کرکے دوبارہ نکالا ہے اور پھر سے نگیٹو بنائے گئے ہیں۔ نیز سوم اور چہارم میں متن احادیث پر اعراب لگنے سے رہ گئے تھے وہ بھی لگادئے ہیں۔ اور اب اس کی اشاعت امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کی جانب سے کی جارہی ہے۔

## مطالعہ کے وقت قابل لحاظ امور

۱۔　واضح رہے کہ تخریج کے سلسلہ میں جن کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں ان کتابوں میں بعض وہ بھی ہیں جو مختلف مطابع کی ہمیں دستیاب ہوئی تھیں۔ جیسے:۔

| | | |
|---|---|---|
| السنن للنسائی، | مکتبہ رحیمیہ، | دیوبند |
| السنن للنسائی، | مکتبہ اشرفیہ | دہلی |

| | | |
|---|---|---|
| المعجم الکبیر | مطبوعہ | عراق |
| المعجم الکبیر | مطبوعہ | مصر |
| المستدرک للحاکم، | مطبوعہ | بیروت |
| المستدرک للحاکم، | مطبوعہ | مصر |
| المسند لاحمد بن حنبل، | مطبوعہ | بیروت |
| المسند لاحمد بن حنبل، | مطبوعہ | مصر |
| السنن الکبری للبیھقی | مطبوعہ | حیدرآباد دکن |
| السنن الکبری للبیھقی | مطبوعہ | پاکستان |
| السنن الکبری للبیھقی | مطبوعہ | بیروت |

اسی طرح انکے علاوہ بھی دیگر کتب مختلف مطابع کی مطالعہ میں رہیں، لہذا دونوں طرح کی کتابوں سے حوالے نقل کئے گئے ہیں۔ اگر کسی مقام پر حوالوں کا اختلاف ملے تو وہ مطابع کے اختلاف کی وجہ سے ہوگا۔ قارئین اس بات کو مد نظر رکھیں۔ حوالوں کے ضمن میں مطابع کی تفصیل دینا ایک طویل عمل تھا، بار بار تفصیل آنے سے کتاب کا حجم بڑھتا اور کوئی فائدہ نہ ہوتا، لہذا تخریج کے مآخذ و مراجع میں ان کو بیان کردیا گیا۔ جیسا کہ گزرا۔

۲۔　حوالوں کی کثرت سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ حدیث کو متعدد طرق سے تقویت حاصل ہوتی ہے، اگر کوی صاحب کسی حدیث پر جرح و نقد کرنے کی کوشش کریں تو پہلے وہ مذکورہ تمام کتب کی جملہ اسانید پر نظر رکھیں اور پھر فیصلہ کریں۔ پھر بھی ضعیف احادیث سے کتاب خالی نہیں لیکن اکثر ان مقامات پر ہے جہاں اپنے موقف کی تائید کے لئے روایت کرتے ہیں، نہ کہ اس سے کسی عقیدہ کا اثبات اور نہ کہ حلت و حرمت کے سلسلہ میں استدلال مقصود ہے۔

۳۔　حوالوں کی کثرت اطراف حدیث کی قبیل سے ہے، لہذا ہر کتاب کے حوالہ میں راوی صحابی یا تابعی کا متحدو واحد ہونا ضروری نہیں۔

۴۔　امام احمد رضا محدث بریلوی نے بعض مقامات پر امام ترمذی کے نہج پر کسی ایک حدیث کو متعدد راویوں سے روایت کا حوالہ دیا ہے، البتہ ہم نے متن حدیث کسی ایک راوی سے ہی نقل کیا ہے، اگر سب جگہ تمام راویان حدیث کی رعایت کی جاتی تو کتاب طویل سے طویل تر ہوجاتی، بعض مقامات پر " و فی الباب عن فلان و فلان الخ، کے طرز پر یہ کام شروع کیا تھا لیکن بعد میں اسکو بھی ترک کردیا۔

۵۔　حدیث موصول میں راوی صحابی، اور مرسل روایت میں راوی تابعی متعدد ہوتے ہیں، تو محدثین ان احادیث کو علیحدہ علیحدہ شمار کرتے ہیں۔ امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی اس طرف اپنی بعض عبارات میں اشارہ فرمایا ہے، چونکہ ہم نے صرف ایک راوی سے حدیث ذکر کی ہے لہذا اختلاف متن جو تصانیف رضویہ میں ملتا ہے جسکو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

بخاری میں الفاظ یہ ہیں۔

ترمذی میں یہ ہیں۔

ابوداؤد میں یہ ہیں۔

نسائی میں یہ ہیں۔

اگر راوی ایک ہیں تو ہم نے سب کے حوالے نیچے لکھ کر حدیث ایک ہی شمار کی ہے اور الفاظ کسی ایک کتاب کے لئے ہیں۔

اول تو حدیث متعدد حوالوں سے متعدد نہیں ہوتی جبکہ راوی صحابی ایک ہو۔ دوسرے یہ کہ اس سے کتاب کا حجم

بڑھتا جو خلاف اصول ہونے کے ساتھ طوالت کا سبب بنتا۔

۶۔　امام احمد رضا محدث بریلوی بعض مقامات پر چند کتب حدیث سے الفاظ التقاط کر کے ایک حدیث بنادیتے ہیں، لہذا کسی ایک کتاب میں بعینہ ان الفاظ کا ہونا ضروری نہیں۔

۷۔　بعض مقامات پر روایت بالمعنی بھی کرتے ہیں اور اسکا حق بلاشبہ آپ کو حاصل تھا۔

۸۔　مکرر احادیث کو حذف کردیا گیا ہے پھر بھی بعض مقامات پر مختلف ابواب کے تحت کچھ احادیث آگئی ہیں۔

ایسی احادیث کی تعداد نہایت قلیل ہے، اگر تمام احادیث مکررہ کو لکھا جاتا اور ہر راوی سے علیحدہ روایت لی جاتی، یا اختلاف الفاظ سے حدیث علیحدہ شمار کی جاتی تو ایک اندازے کے مطابق احادیث کی تعداد دس ہزار سے کم نہ ہوتی۔

۹۔　کثیر احادیث وہ ہیں جن کے متون نقل کرنے کی اعلی حضرت کو ضرورت پیش نہ آئی، ہم نے جدوجہد کر کے ایسی تمام احادیث کے متون نقل کئے ہیں اور پھر ترجمہ اسکے ساتھ لکھ دیا ہے۔ بعض جگہ متن کے مقابل جزوی طور پر ترجمہ کا اختلاف نظر آئے تو اس کو اسی طرز پر محمول کریں، نسخوں اور طرق کے تعدد سے معمولی ردوبدل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

پوری کتاب میں صرف ایک حدیث ایسی ہے جسکا متن مجھے نہیں مل سکا اسکے لئے بیاض چھوڑ دی گئی ہے کہ اگر کسی صاحب کو وہ متن مل جائے تو اپنے نسخہ میں تحریر کرلیں اور ہمیں مطلع فرمائیں، ہم شکریہ کے ساتھ آئندہ ایڈیشن میں شائع کردیں گے۔

۱۰۔　بعض جگہوں پر امام احمد رضا بریلوی نے موقع کے مناسبت سے حدیث کا صرف ایک جملہ نقل کردیا تھا، ہم نے ایسی احادیث اکثر مقامات پر پوری لکھی ہیں تاکہ ہمارے قائم کردہ عنوان پر مکمل روشنی پڑ جائے، اور قارئین کو دیگر ضروری معلومات بھی فراہم ہوجائیں۔

۱۱۔　بعض جگہ ایسا بھی ہے کہ حدیث نقل فرما کر بقیہ کی طرف مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں، نیز کبھی اس طرز کی دوسری احادیث کی طرف رغبت دلاتے، لہذا ایسی احادیث بھی نقل کردی گئی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# تقاریظ

## مشائخ عظام وعلمائے کرام

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# تقاریظ
# علماء ومشائخ

# تصدیق انیق

## امین ملت شہزادۂ احسن العلماء حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم و علی الہ و صحبہ اجمعین ۔

اس فقیر برکاتی سے علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی مدظلہ نے فرمائش کی کہ ان کی کتاب ''جامع الاحادیث'' پر چند سطریں لکھ دوں۔ میں آج ہی سہ پہر کو پردیس کے لئے روانہ ہورہا ہوں لیکن دل نہ مانا کہ علامہ کی محبت بھری فرمائش کو معرض التوا میں ڈالوں۔ سو یہ چند ٹوٹی پھوٹی سطریں حاضر ہیں۔

''رضویات'' کی ضمن میں ''جامع الاحادیث'' اکیسویں صدی کی پہلی مہتم بالشان تصنیف ہے، چھ جلدوں پر مشتمل اس تصنیف لطیف کے مندرجات مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حدیث دانی پر دال ہیں۔ مصنف محترم حضرت علامہ محمد حنیف خاں قادری برکاتی رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف کے اوقات میں اللہ تبارک تعالٰی نے کتنی برکت عطا فرمائی کہ پہلے تو تقریباً چار ہزار احادیث کا مطالعہ بنظر غایر فرمایا۔ پھر انکو فقہ کے ابواب کی ترتیب میں سلیقے سے سجایا۔ پھر ایک ایک حدیث کے سلسلہ میں بیش از بیش حوالوں کا التزام فرمایا۔ بیشتر احادیث کا ترجمہ فرمایا۔ جہاں عربی متن نہ تھا، وہاں متن نقل کرنے کا انتظام فرمایا۔ صرف اسی پر قناعت نہ کی بلکہ مجدد اعظم کی دیگر تصانیف میں جہاں جہاں احادیث کا ذکر دیکھا ان احادیث کو متعلقہ احادیث کے شانہ بشانہ درج کرنے کے ساتھ ساتھ ایک مبسوط و مفصل مقدمہ بھی تحریر فرمادیا جس میں علم حدیث کے مختلف عناصر کے بارے میں شافی اور کافی اطلاعات بہم کردی ہیں۔

حاسد اور مخالف کے ذریعے کی گئی تنقیص بھی کیسے کیسے گل کھلاتی ہے۔ مولانا علی میاں ندوی نے اپنے والد مولانا عبدالحئ کی کتاب ''نزہۃ الخواطر'' میں اعلی حضرت قدس سرہ کی شان گھٹانے کے

www.alahazratnetwork.org

سلسلے میں ایک جملہ یہ بھی لکھا تھا:-

"قلیل البضاعة فی الحدیث والتفسیر"

یعنی امام احمد رضا کی اہلیت حدیث وتفسیر میں بہت کم تھی۔حاسد اعلی حضرت کے جواب میں محب اعلی حضرت نے پانچ لفظی تنقیصی جملے کے بدلے بفضلہٖ تعالیٰ چھ جلدیں قلم بند فرمادیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی حدیث دانی کی تنقیص کے جواب میں صرف یہ دعوی بھی کافی ہوتا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث کی سند علم حدیث میں ہندوستان میں سب سے بڑے خانوادے سے عطا ہوئی تھی۔یعنی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی عطا کی ہوئی سند حدیث امام اہل سنت کو اپنے پیر ومرشد حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک وسیلہ سے ملی۔لیکن دعوی بہر حال دلیل کا محتاج ہوتا ہے اور امام اہل سنت قدس سرہ کے علم حدیث پر دلیل کی یہ چھ روشن شمعیں امام اہل سنت کے چاہنے والوں کی علمی محفلوں میں انشاءاللہ رہتی دنیا تک اجالا پھیلاتی رہیں گی۔یہ فقیر تو دعا گو ہے کہ راہ بھٹکے حاسدین کے لئے یہ شمعیں اندھیرے راستے کی مشعلیں بن جائیں تا کہ وہ بھٹکے ہوئے سیدھے راستے پر آسکیں۔

جدید علوم کی دنیا میں جب کسی اہم موضوع پر کام کیا جاتا ہے تو باقاعدہ پروجیکٹ بنتا ہے۔اس میں صرف ہونے والے اخراجات کا تخمینہ تیار ہوتا ہے۔کئی اصحاب علم پر مشتمل ٹیم بنائی جاتی ہے۔وقت مقرر کیا جاتا ہے۔حوالے کی کتابوں کا انبار لگایا جاتا ہے۔سکون کے ساتھ تصنیفی کام کرنے کے لئے ایرکنڈیشن کمرے فراہم ہوتے ہیں۔ ان تکلفات کے بعد تب اکثر وقت معین کے بعد ایک کتاب منصۂ شہود پر آتی ہے۔علامہ محمد حنیف خاں رضوی برکاتی پر صد ہزار آفریں کہ انہوں نے اکیلی جان پر اتنا عظیم الشان تحقیقی وتصنیفی کارنامہ انجام دیا۔سبحان اللہ وماشاءاللہ۔

اس فقیر برکاتی نے ایک بار والد گرامی حضور احسن العلماء قدس سرہ سے عرض کیا کہ ہمارے اکابر علماء کرام کتنی ضخیم اور مفید کتابیں لکھتے ہیں ،اگر کسی یونیورسٹی میں وہ کتاب داخل کردیں تو انہیں پی۔ایچ۔ڈی۔کی ڈگری مل سکتی ہے۔والد گرامی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اکابر علماء کرام تو اپنی ذات میں چلتی پھرتی یونیورسٹیاں ہیں انہیں ڈگریوں سے کیا غرض۔یہ تو محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسرور ہیں اور اسی سرور کو اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں۔

امام اعظم حضرت ابو حنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام غزالی اور بعد کے محدثین میں حضرت محدث سورتی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیث دانی پر بھی ماضی میں بہت حملے کئے گئے اور ارباب علم نے انکے منھ توڑ جواب دیئے، لیکن امام احمد رضا کے علم حدیث پر حملے کے جواب میں علامہ محمد حنیف صاحب مدظلہ نے جیسا مبسوط، مفصل اور مدلل جواب دیا وہ لاجواب ہے اور بہت ہی امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔

یہ فقیر قادری جملہ احباب اہل سنت سے التماس کرتا ہے کہ اس تصنیف کا شایان شان استقبال ہو، تاکہ ہم سب اس شجر ثواب کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھنے کا حق حاصل کریں جس کا بیج علامہ موصوف نے بویا ہے۔ مولی تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ علامہ محمد حنیف خاں رضوی برکاتی کو دارین میں اس خدمت کا اجر عطا فرمائے۔ اور ایسا انتظام فرمادے کہ محشر کے دن میزان عمل کے نیکیوں کے پلڑے میں "جامع الاحادیث" ملاحظہ فرما کر سرور کائنات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دست مبارک اٹھا کر رب کائنات جل جلالہ کے حضور میں صاحب "جامع الاحادیث" کے لئے شفاعت کا ارشارہ فرمادیں۔ آمین بجاہ الحبیب الامین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ڈاکٹر سید محمد امین

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

۱۷؍رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# تصدیق جلیل

## صدر العلما معتمد حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی محدث بریلوی شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف،

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

مولانا محمد حنیف خانصاحب سلمہ صدر مدرس جامعہ نوریہ رضویہ موجودہ دور کے علماء میں ممتاز شخصیت کے مالک ہیں، درس وتدریس کی مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا مشغلہ بھی بحمد اللہ قائم ہے، پیش نظر کتاب سے پہلے بھی آپ نے متعدد کتب تصنیف یا تالیف فرمائیں جو اہل علم اور عوام میں مقبول ہوئیں، مختلف مقالے ومضامین بھی آپ نے سپرد قلم کئے جن سے انفرادیت کی شان نمایاں ہے۔ پیش نظر کتاب اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتب ورسائل خصوصاً فتاوی رضویہ کی بارہ جلدوں میں روایت کردہ احادیث کریمہ کا مجموعہ ہے جس میں تقریباً چار ہزار احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اتنی احادیث کو اعلحضرت کی تصانیف سے صرف جمع کرنا ہی بہت بڑا کام ہے جو اکیلے ایک ایسے آدمی کو انجام دینا دشوار ہے جو تدریسی خدمات بھی انجام دیتا ہو، کسی دارالعلوم کے نظم ونسق اور انتظامی امور کی ذمہ داری بھی اٹھائے ہوئے ہو نا کہ اس پر مزید یہ کہ ان سب احادیث کو کتب احادیث سے مطابق کرنا، ان کی سندیں جمع کرنا، ان پر کتب حدیث اور تصانیف امام احمد رضا سے بے شمار فوائد جو تصانیف امام اور فتاوی میں موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے تھے یکجا کرنا کتنا بڑا کام ہے، اس کے لئے کتنے وقت اور محنت کی ضرورت ہے، اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو اس منزل سے گزر چکا ہو یا گزر رہا ہو۔ بہر حال میرے خیال میں یہ ایک عظیم خدمت ہے جو مولانا حنیف صاحب نے انجام دی۔ میں دست بدعا ہوں کہ مولائے کریم ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسکی بہتر سے بہتر جزا دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد تحسین رضا غفرلہ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# تصدیق جلیل

## تاج الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی
## قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند مرکزی دارالافتاء بریلی شریف،

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم و آله و صحبه اجمعین

کتاب مستطاب ''جامع الاحادیث'' کے چند صفحات پڑھوا کر سنے طبیعت بہت خوش ہوئی، فاضل مصنف نے ان تمام احادیث کو جنہیں اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ نے فتاوی رضویہ و مختلف تصانیف میں ذکر فرمایا ہے ان کو اپنی اس کتاب میں یکجا کر دیا ہے اور سہولت کے لئے ان احادیث کے مراجع وماخذ بھی لکھ دئے ہیں، اس کتاب سے امید ہے کہ عظیم فائدہ پہونچے گا اور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وسعت اطلاع اور فن حدیث میں مہارت تامہ پر روشنی پڑے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور ان کی کتاب کو قبول عام بخشے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر اختر رضا قادری ازہری

www.alahazratnetwork.org

# تقریظ بے مثیل

## بحر العلوم استاذ العلما حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مدظلہ العالی
## شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی، ضلع مؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجدد دین وملت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بیشتر کتابیں یوں تو سوال و جواب کی صورت میں ہوتی ہیں جن کا تعلق فقہ اسلامی کی ایک شاخ فتاوی سے ہے، لیکن اس کی تفصیل میں اترا جائے تو اس میں مختلف علوم وفنون کا ایک خزانہ پنہاں ہوتا ہے۔

مثلا آپ کی ایک کتاب نماز جمعہ کی اذان ثانی کے موضوع پر ہے، اس مین لفظ "بین یدیہ" کے معنی کی وضاحت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں، "اس لفظ کی تفصیل حاضر وشاہد سے کی جاتی ہے" پھر اس لفظ کے محل وقوع اور مواضع استعمال کے سلسلہ میں قرآن عظیم سے شہادتیں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے تتبع اور تلاش سے قرآن عظیم میں ۳۸ رجگہ اس لفظ کو پایا جن میں ۲۰ ر مقامات پر اس لفظ کی قرب پر کوئی دلالت نہیں۔ اور ایک جگہ اپنے حقیقی معنی قرب کے کیلئے آیا ہے۔ (یعنی دونوں ہاتھوں کے درمیان) اور ۱۷ رجگہ قربت کے معنی کے لئے آیا ہے مگر ان معنی قرب میں بھی تفاوت عظیم ہے کہ اتصال حقیقی سے پانچ سو برس کی راہ تک کے لئے یہ لفظ بولا گیا ہے۔" پھر تفسیر، لغت، اور محاورات سے ۸/۷ صفحات میں اس کی توضیح وتعین فرمائی ہے، اور ثبوت فراہم کئے ہیں تو اس مسئلہ میں تحریر کا موضوع ایک خالص فقہی مسئلہ ہے، لیکن قرآن عظیم کی اڑتیس آیتوں کی توضیح تفسیر میں آپ نے علوم وفنون کے جو دریا بہائے ہیں یہ بحثیں پڑھ کر قرآن عظیم سے شغف رکھنے والوں کی روح جھوم اٹھتی ہے۔ ایک دوسری کتاب "المبین ختم النبیین" میں آیت مبارکہ خاتم النبین پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"قرآن عظیم میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں اور تین پیغمبروں کا ذکر مبہم طریقہ پر ہوا ہے، اور تیس آیتیں ایسی ہیں جن میں رسول کا ذکر بطور استغراق ہوا ہے اور سات آیتیں ایسی

ہیں جہاں انبیائے سابقین کا ذکر بصیغہ جنسیت ہوا ہے اور ایسے چھ مقامات ہیں جہاں رسولوں کا بے قید وعموم ذکر ہوا ہے۔ ملخصا"

مذکورہ بالا توضیحات کی روشنی میں آیت مبارکہ "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" کے الف لام کی تحقیق یہ سب قرآن عظیم کی آیت مذکورہ پر آنکھیں روشن کرنے والے تفسیری مباحث ہیں۔

آیت ممتحنہ کی توضیح میں اور اس کے پس منظر میں مسئلہ ترک موالات پر سینکڑوں صفحے کا ایک مکمل رسالہ آپ کے حقیقت نگار قلم کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

یہ اور اعلیحضرت کی تحریریوں کے انبار میں اس موضوع سے متعلق بے شمار مواد ملے گا جسے ترتیب اور سلیقہ سے ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کر کے شائع کر دیا جائے تو یہ ایک وقیع تقریری وثیقہ ہوگا جس میں ریسرچ اسکالروں کے ساتھ عام مسلمانوں کا بھی بھلا ہوگا۔

اسی طرح اذان میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھے چومنے پھر انہیں آنکھوں سے لگالینے پر آپ نے ایک ضخیم رسالہ "منیر العین" تحریر فرمایا۔ اصل موضوع اس کا بھی ایک مسئلہ فقہی ہے لیکن سو صفحات پر پھیلے ہوئے تیں افادوں میں "اصول حدیث" کے قواعد وضوابط کا دل افروز بیان ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

"الہادی الحاجب" کا موضوع تو غائب کی نماز جناہ ہے۔ لیکن اس میں بھی "اصول حدیث" پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

آپ کے ایک رسالہ کا نام "حاجز البحرین" ہے جس کا موضوع دو وقتوں کی نماز ایک ہی وقت میں جمع کرنے کا حکم ہے۔ اس مسئلہ میں دونوں فریق کا مستدل احادیث رسول اور فرمان خداوندی ہے۔ اس لئے بات حدیث دانی کی چل نکلی ہے، تو وہ پوری کتاب غیر مقلد صاحبان کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی کی بوالعجبیوں کا زعفران زار بن گئی ہے۔ ان کے علاوہ "الہادی الکاف، الفضل الموہبی، مدارج طبقات الحدیث" وغیرہ اصول حدیث کے فن میں مستقل تصنیفیں ہیں۔

اگر ان سب حدیثی مباحث اور اس کے علاوہ آپ کے فتاوی اور مصنفات میں بکھرے ہوئے ہزار ہا متفرق مضامین کو بھی ہنر مندی اور سلیقہ سے ترتیب دیکر شائع کیا جائے تو

اصول حدیث کا ایک مستند ذخیرہ ہوگا، بالخصوص حنفی اصول حدیث کی برتری کا ایک نشان اعظم۔

فن کلام میں ''المستند المعتمد'' جملہ مسائل کلامیہ پر اور ''سبحن السبوح'' مسئلہ کذب باری پر ''الدولۃ المکیۃ'' مسئلہ علم غیب مصطفیٰ پر ''سلطنۃ المصطفی'' آپ کے اقتدار واختیار پر ''الامن والعلی'' آپ کے خداداد فضل وکمال پر ''حیاۃ الموات'' سماع موتی پر۔آپ کی مستقل کتابیں ہیں۔اگر جملہ مسائل کلامیہ پر اعلیٰ حضرت کی تمام تحریروں کا استقصاء کیا جائے تو فن عقائد وکلام پر ایک عظیم دستاویز تیار ہو جائے گی۔

یونہی ہزارہاں اوراق پر پھیلی ہوئی آپ کی تحریوں میں بیشمار احادیث کریمہ کی فصل بہار اور خوشبوئے مشکبار ہے اور جلوہ ہائے ضیابار کی چاندنی پھیلی ہوئی ہے۔عرصہ سے مجھے خیال آتا رہا کہ ایسی تمام حدیثوں کا ایک مجموعہ فقہی ترتیب پر جمع کر دیا جاتا تو افادہ بڑھ جاتا اور استفادہ سہل وآسان ہو جاتا۔کئی اہل قلم سے درخواست بھی کی لیکن بات درخوار اعتناء نہیں ہوئی۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی زید مجدہم استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف دار العلوم اشرفیہ مبارک پور کے طالب علم رہے ہیں اور اس زمانہ میں میں اشرفیہ میں مدرس تھا، اس رشتہ سے وہ مجھے اپنا استاذ کہتے اور گنتے ہیں، یہ ان کی سعادت اور نیک بختی ہے۔ ان سے بھی میں نے مجموعہ احادیث کی گزارش کی تھی، انہوں نے کام شروع کر دیا اور میرے لئے یہ کام بے حد خوشی کا باعث ہوا اور ان کے لئے خوش بختی کا، کہ قدرت نے اس کار خیر کا قرعۂ فال ان کے نام ڈالا، واللہ العظیم یہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مبارک ومسعود کام کی توفیق بخشی۔

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

فیضان محبت عام تو ہے عرفان محبت عام نہیں

اور دوسرے خوش قسمت عالی جناب حضرت مولانا عبد الستار صاحب ہمدانی پور بندر گجرات ہیں جو اس صحیفہ گرامی کو اہل اسلام تک پہونچانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔حدیث شریف میں ہے:۔

لا حسد الافی الاثنین ،رجل اعطاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ۔

و رجل اعطاه الله الحکمة فیقضی بها و تعلمها ۔ (بخاری شریف، کتاب العلم)

دنیا میں دو باتیں ہی قابل رشک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو مال دیا پھر اسے اپنی راہ میں خرچ کرنے پر مسلط کر دیا، اور دوسرا جسے علم دیا جس سے وہ حق فیصلہ کرتا ہے اور اسکی لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔

میرے استاذ حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ کسی کو مال و دولت عطا کرے، لیکن اس سے بھی بڑی بہت بڑی مہربانی یہ ہے کہ اس مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے کا حوصلہ بخشے۔ الحمد للہ کہ ہمدانی صاحب پر اللہ تعالیٰ کی اس بہت بڑی مہربانی کا بھرپور سایہ۔ آپ اعلیحضرت کی کتابوں کی اشاعت پر عظیم سرمایہ خرچ کرنے کا بیڑا اٹھا چکے ہیں۔

حضرت مولانا حنیف صاحب نے اس کتاب کی تیاری میں غیر معمولی محنت صرف کی ہے۔ خیال فرمایئے۔ تقریباً ۴۷۰۰ حدیثوں کو اتنے ہی صفحات سے غور و خوص کے ساتھ پڑھنا یہ بھی اہم کام ہے۔ بعض حضرات کا تو پڑھنے سے ہی جی گھبراتا ہے۔ پھر حدیثوں کو یونہی کیف ما اتفق نقل نہ کرنا بلکہ غور و فکر سے اسکو ابواب فقہی کے تحت نقل کرنا، یہ پڑھنے سے بھی زیادہ اہم کام ہے کہ بعض حضرات پڑھ تو لیتے ہیں لیکن انہیں سلیقہ کے ساتھ نقل کرنے میں بخار چڑھ جاتا ہے۔ اس طرح صفحات کو مرتب کرنا کتنا زہرہ گداز کام ہے۔

آج کل حوالوں کی تخریج کا بھی رواج ہے۔ مولانا نے اس کا بھی التزام کیا ہے، چلئے اچھا کیا یہ بھی اہم کام ہے لیکن ایک دو کتابوں کا حوالہ نقل کر دیئے تو تصحیح نقل کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاتے، مگر مولانا نے تو حد کر دی ایک ایک حدیث کے حوالہ میں دس دس پندرہ پندرہ کتابوں کو صفحات اور جلدوں کی قید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اللہ اللہ کیا جان توڑ کوشش کی ہے، کہ دیکھنے والوں کا دم پھولنے لگے۔ ہم پر بھی یہی کیفیت طاری ہوئی، مگر یہ سوچ کر طبیعت خوش ہو گئی کہ یہ جاں گسل منزل گزر چکی ہے اور مولانا فتح و کامرانی سے ہر ہر منزل کو طے کر چکے ہیں۔ دل باغ باغ ہو گیا اور زبان پر یہ مصرع آ گیا۔

ع سبحان اللہ ایں کار از تو آید و مرادان چنیں کنند

ابھی اس مرحلہ پر ہم خوب مسرور بھی نہ ہو پائے تھے کہ حوالہ کی کتابوں پر نظر پڑی، یا

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ یہ لاکھوں روپے کی کتابیں مولانا نے کہاں سے فراہم کیں جن سے حدیثوں کے حوالے فراہم ہوئے ہیں، جن میں کتنی کتابوں کے نام سے کان آشنا نہ تھے۔ الحمد للہ کہ مولانا نے اس مشکل پر بھی قابو پالیا تھا۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ حراساں نہ شود

دیکھا جائے تو ایک طرح سے کام مکمل ہو گیا تھا مگر مولانا کا حوصلہ ہر منزل پر پہونچ کر نئے افق کی تلاش میں رواں دواں ہو جاتا ہے۔ بقول کسے:۔

یہاں ہر گام گام اولیں ہے  جنوں کی کوئی منزل ہی نہیں ہے

اصل کتاب میں بہت ساری حدیثوں کا ترجمہ نہیں تھا، یا موقع کی مناسبت سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ترجمہ لکھا اور اصل عربی متن تحریر نہیں کیا تھا۔ ان سب احادیث کو اصل کتابوں سے نقل کر کے ترجمہ ان کے ساتھ ضم کر دیا ہے جو نہایت دشوار گزار مرحلہ تھا۔ ایسا دو چار جگہ نہیں بلکہ پوری کتاب میں پانچ چھ سو مقامات پر ہے جسے مولانا نے مکمل کر دیا اور اس پر امتیاز کی علامت بھی لگا دی یعنی "۱۲ م"

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریروں کے انبار میں جہاں جہاں احادیث کے مضمون سے متعلق کوئی تحریر ملی، اسکو متعلقہ حدیثوں کے ذیل میں درج کر دیا جس سے کتاب کی افادیت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ اور جس سے عوام وخواص دونوں ہی حسب استعداد استفادہ کر سکیں گے۔ اس پر مستزاد یہ کہ کتاب پر ایک مبسوط مقدمہ تحریر کیا جس میں احادیث نبوی کا تعارف، اس کی استنادی حیثیت سے بحث، مستشرقین کے شبہات کے مفصل جوابات، تدوین حدیث اور اس کی حفاظت اور روایت کی تاریخ، خادمان حدیث ائمۂ مجتہدین اور ائمۂ احادیث کی سوانح حیات، الغرض اس کتاب کی تزئین وتکمیل میں مولانا سلمہ نے اپنی تمام توانائیاں صرف کیں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور مقبول انام بنائے، اور مرتب کو دارین میں بہتر جزا دے۔ آمین

عبدالمنان اعظمی
شمس العلوم گھوسی مؤ (یوپی)
۷ رمئی ۲۰۰۱ء ۱۲ رصفر ۱۴۲۱ھ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# تقریظ جلیل

## فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی مدظلہ العالی
## بانی وناظم مرکز تربیت افتاء وارشد العلوم اوجھا گنج بستی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لك الحمد یا اللہ و الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ !

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا برکاتی محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی کو بہت سے علوم وفنون کے ساتھ حدیث شریف میں بھی بصیرت کاملہ اور مہارت تامہ حاصل تھی۔ اسی لئے آپ کے مجموعہ فتاوی کی بارہ ضخیم جلدوں میں اور انکے علاوہ دیگر تصانیف میں احادیث کریمہ کثرت سے پائی جاتی ہیں جو زینت فتاوی اور بنائے استدلال ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی زید مجدہم صدرالمدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف نے انہیں جمع کیا تو ان کی کل تعداد ۳۶۶۳ (تین ہزار چھ سو ترسٹھ) ہوئی جو تقریباً دو سو کتب احادیث کے حوالوں سے تحریر ہیں۔ لیکن اعلی حضرت کے زمانہ میں صرف کتب احادیث کے نام حوالے میں لکھ دینا کافی سمجھا جاتا تھا اس کے ساتھ جلد وصفحہ تحریر کرنے کا رواج نہیں تھا۔

حضرت مولانا نے اس اہم اور جاں گداز کام کے لئے تقریبا دو لاکھ روپے کی کتب احادیث جمع کیں، علاوہ ازیں رامپور جاکر رضا لائبریری، اور صولت لائبریری سے حوالے نقل کئے اور ایک ہفتہ پٹنہ میں رہ کر خدابخش لائبریری سے استفادہ کیا اور ہر حدیث کے محولہ کتاب کا جلد وصفحہ درج کیا، جو حدیثیں جتنی کتابوں میں مل سکیں ان سب کا نام جلد وصفحہ کے حوالوں کے ساتھ تحریری کیا یہاں تک کہ بعض احادیث پر ۳۵، ۴۰ کتابوں کا حوالہ بھی نظر سے گذرا، یہ کام نہایت محنت طلب ہوتا ہے، جن حضرات کا اس سے سابقہ پڑا ہوگا وہ خوب جانتے ہونگے کہ بعض اوقات ایک حوالہ ملنا بھی مشکل ہوجاتا ہے اور یہاں تو حوالوں کی کثرت ہے اور پوری

کتاب میں اس کا التزام ہے جس کے ذریعہ اس مجموعہ احادیث کا وزن کافی بڑھ گیا ہے۔

کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں امام احمد رضا قدس سرہ کے افادات بکثرت لکھے گئے ہیں جن سے حدیث فہمی میں کافی مدد ملے گی اور ان احادیث کی مطابقت آسان ہو جائے گی جن کو معاندین متعارض قرار دے کر صرف اپنے مطلب کی احادیث سے نفس پرستی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اختلافی مسائل میں بعض جگہ امام احمد رضا قدس سرہ کے قلم سے وہ تمام شکوک وشبہات ختم ہو گئے ہیں جن کو مخالفین ایک عرصہ سے اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنائے ہوئے تھے۔

اس کتاب میں قارئین کی آسانی کیلئے چار فہرستیں مرتب کی گئی ہیں جو اس طرح ہیں۔ فہرست آیات قرآنیہ۔ فہرست عناوین ۔ فہرست مضامین۔ فہرست اطراف حدیث بترتیب حروف تہجی۔

غرض کہ حضرت مولانا نے بڑی عرق ریزی اور جاں سوزی کے ساتھ مکمل فتاوی رضویہ اور اعلی حضرت کی جملہ تصانیف متداولہ مطبوعہ اور قلمی دونوں سے ساری احادیث کو زیر نظر کتاب میں اس طرح جمع کر دیا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں ان سب سے استفادہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ اس عظیم خدمت دین پر وہ لائق صد مبارکباد اور قابل ہزار تحسین ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے، بہار شریعت کی احادیث کریمہ کو بھی عربی عبارت کے ساتھ اسی طرح ترتیب کی توفیق رفیق بخشے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل وجزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

جلال الدین احمد الامجدی
مہتمم مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج ضلع بستی
۳ ر ربیع النور ۱۴۲۲ھ

---

نوٹ:۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس دن یہ صفحہ کمپیوٹر سے نکالا گیا اسی دن یعنی ۳ ر جمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ بروز جمعرات دن گزار کر شب میں ۱۲ بجے آپ کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولیٰ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

# تقریظ دلپذیر

## رئیس القلم زینت مسند تدریس حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف قادری مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین

اما بعد!

پاک و ہند کے فقہاء اور محدثین میں علم وتحقیق کے اعتبار سے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کوہ ہمالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔اس قدر جامع العلوم، وسیع النظر اور کثیر التصانیف اور متبحران کے دور سے لیکر آج تک کوئی دوسرا عالم نظر نہیں آتا۔طرق حدیث، مراتب احادیث، اسماء الرجال، فقہ کے متون، شروح اور حواشی پران کی نظر اتنی وسیع ہے کہ انکی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے بڑے بڑے علماء حیران رہ جاتے ہیں، عموماً کسی بھی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں تو پہلے قرآن پاک کی آیات سے پھر احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں، اس کے بعد ائمہ مجتہدین اور فقہاء اسلام کے ارشادات پیش کرتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ کی تقلید کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

فتاوی رضویہ فقہ حنفی کا انسائکلو پیڈیا تو ہے ہی، اس میں احادیث مبارکہ کا بڑا ذخیرہ بھی محفوظ کردیا گیا۔ضرورت تھی کہ فتاوی میں پیش کردہ احادیث کو الگ جمع کر کے مرتب کیا جاتا، ملک العلماء مولانا علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ (والد ماجد ڈاکٹر مختار الدین وائس چانسلر مولانا ظفر الحق یونیورسٹی، پٹنہ) نے اس پہلو پر کام کیا تھا اور صحیح بہاری کے نام سے چھ جلدیں مرتب کی تھیں جس میں فتاوی رضویہ کے علاوہ دیگر کتب حدیث سے بھی احادیث شمار کی تھیں، اس کی دوسری جلد حضرت ملک العلماء کی کوشش سے چھپ گئی تھی، پہلی جلد چھپنے والی ہے۔

۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں فاضل علامہ مولانا محمد عیسی رضوی قادری زید علمہ وعملہ مدرس جامعہ رضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج فرخ آباد، یوپی کی سالہا سال کی محنت کے نتیجے میں تیار ہونے والی کتاب ''امام احمد رضا اور علم حدیث'' کے نام سے رضوی کتاب گھر، دہلی نے تین جلدوں میں شائع کی ہے، جبکہ اس کی چوتھی جلد عنقریب طبع ہونے والی ہے۔

پیش نظر کتاب ''المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ، جامع الاحادیث'' کے نام سے آپ کے سامنے ہے جو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساڑھے تین سو تصانیف سے انتخاب کردہ احادیث پر مشتمل ہے، اس میں چار ہزار کے قریب احادیث جمع کی گئی ہیں اور یہ کتاب بڑے سائز کے تقریبا چار ہزار صفحات اور چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

یہ عظیم الشان کارنامہ فاضل اجل مولانا علامہ محمد حنیف خاں مدظلہ صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف نے انجام دیا ہے۔ وہ بجا طور پر صد ہزار ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں، ان کا یہ کام کئی پہلوؤں سے امتیازی شان کا حامل ہے۔ مولائے کریم جل مجدہ العظیم انہیں دارین میں اجر جمیل عطا فرمائے اور ملت اسلامیہ کیلئے مفید کام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جامع الاحادیث کی چند امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ احادیث کو ابواب فقہی کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔

۲۔ احادیث کے مآخذ بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے بعض احادیث کے دس بیس حوالے دئے گئے ہیں اور یہ بجائے خود بڑی محنت اور تحقیق کا کام ہے۔

۳۔ جن احادیث کا ترجمہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کیا ہے تلاش کر کے وہی ترجمہ لکھا گیا ہے۔

۴۔ احادیث کے جو فوائد امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ حدیث کے تحت بیان کردئے گئے ہیں۔

۵۔ احادیث مبارکہ کے کلمات طیبات کی جو شرح امام احمد رضا بریلوی نے فرمائی ہے اس

کا خلاصہ حدیث کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔

۶۔ جس حدیث پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے تفصیلی گفتگو کی ہے اس کے تحت بحث کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے۔

۷۔ جگہ جگہ یہ وضاحت بھی کردی گئی ہے کہ حدیث صحیح ہے یا حسن۔

۸۔ حدیث کے راویوں کے مختصر حالات لکھے گئے ہیں۔

۹۔ مقدمہ میں تدوین حدیث، تاریخ حدیث اور اصول حدیث نیز علم حدیث میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے مقام ومرتبہ پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

آخر میں تین فہرستیں دی گئی ہیں۔

(۱) عنوانات

(۲) مسائل ضمنیہ

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

(۳) احادیث کے عربی متن کی حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مختصر یہ کہ ''جامع الاحادیث'' حدیث شریف کا قابل قدر اور عوام وخواص کے لئے مفید مجموعہ تیار ہوگیا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کا شایان شان استقبال کیا جائے اور درجہ حدیث کے طلباء اور اساتذہ کے لئے اس کا مطالعہ لازمی قرار دیا جائے۔

فاضل علامہ مولانا محمد حنیف خاں مدظلہ کا یہ کارنامہ علمی، تحقیقی اور بنیادی نوعیت کا کام ہے اس کی جتنی بھی پزیرائی کی جائے کم ہے۔ رب کریم بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کی سعی جمیل کو قبول فرمائے اور انہیں دونوں جہاں میں ثواب عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

استاذ الحدیث الشریف جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور، پاکستان ۲۳ر شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ/ ۲۰ر نومبر ۲۰۰۰ء

# عرضِ ناشر

## مناظر اہل سنت حضرت مولانا عبد الستار صاحب ہمدانی مدظلہ العالی
## ناظم مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حدیث یعنی حضور اقدس، جان ایمان ﷺ کا (۱) قول، یا (۲) فعل، یا (۳) حال، یا (۴) تقریر۔ یعنی حضور اقدس ﷺ نے (۱) کچھ ارشاد فرمایا ہو، یا (۲) حضور اقدس ﷺ نے کوئی فعل کیا ہو، یا (۳) حضور اقدس ﷺ سے کسی حال میں پائے گئے ہوں، یا (۴) حضور اقدس ﷺ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ کہا یا کوئی فعل کیا اور حضور اقدس ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔

دین اسلام کے تمام اصولی و فروعی احکامات کا دارومدار قرآن مجید ار احادیث کریمہ پر ہی ہے۔ حالانکہ اجماع امت اور قیاس سے بھی احکامات کا استخراج واستنباط کیا جاتا ہے۔ لیکن اجماع امت اور قیاس بھی صرف اسی صورت میں قابل اعتماد وقبول ہیں کہ ان کی موافقت قرآن وحدیث کی سند سے حاصل ہو۔ قرآن وحدیث کے خلاف ہونے والا اجماع امت اور کیا جانے والا قیاس قطعاً واجب الاعتقاد والعمل نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایسا مقدس و جامع کلام ہے کہ اس میں ہر چیز کا روشن بیان (تبیانا لکل شیء) ہے لیکن قرآن مجید کے اسرار و رموز کو اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم واکرم ﷺ نے جتنا سمجھا اور جانا اتنا کسی نے بھی نہیں سمجھا و جانا اور نہ ہی سمجھ و جان سکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کی عظمت و رفعت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ”وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی“ (پارہ ۲۷۔ سورۃ النجم۔ آیت ۲۔۳) ترجمہ ”اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ (کنز الایمان)

یعنی حضور اقدس ﷺ کی مقدس زبان فیض ترجمان سے کبھی قرآن مجید کی آیات مقدسہ سماعت پذیر ہوتی ہیں، تو کبھی احکام الٰہیہ بشکل احادیث مصطفیٰ وجود پذیر ہوتی ہیں، لہٰذا اگر غور کیا جائے تو بہت سے احکامات قرآن مجید میں مذکور نہیں اور وہ احکامات صرف حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں۔ مثلاً (۱) نماز پنج وقتہ کے لئے اذان دینا (۲) نماز جنازہ (۳) نماز جمعہ وعیدین کے خطبے وغیرہ۔

قرآن مجید میں یہ احکامات مذکور نہ ہونے کے باوجود بھی یہ بھی قرآن مجید کی طرح واجب العمل قرار پائے ہیں۔ اور ان کا واجب الاعتقاد والعمل ہونا اتنا لازمی اور مؤکد ہے کہ ان میں بھی

کوتاہی اور قصور کرنے کی وہی سزا ہے جو قرآن مجید کے فرمودات کی کوتاہی کرنے میں ہے۔

المختصر۔۔۔۔۔۔! جب یہ امر مسلم ہے کہ قرآن مجید کی طرح احادیث کریمہ بھی واجب الاعتقاد والعمل ہیں، تو احادیث کریمہ سے (۱) عقائد قطعیہ (۲) عقائد ظنیہ (۳) احکام شرعیہ (۴) فضائل ومناقب کا استدلال واثبات مقصود ہوتا ہے۔ لہذا کوئی ایسی بات، یا فعل یا قول، جس کا صدور حضور اقدس ﷺ سے نہ ہوا ہو اور اس کو حضور اقدس کی طرف منسوب کر دیا جائے اور اس کو ''حدیث'' کے نام سے موسوم کر کے دین میں افراط وتفریط پھیلانے کی کوئی سازش نہ کر سکے، اس لئے ائمہ ملت اسلامیہ اور محدثین کرام نے حدیث کی صحت وصداقت کے تعلق سے بڑے ہی اہتمام واحتیاط سے کام لیتے ہوئے کچھ اصول وقوانین نافذ فرمائے ہیں تاکہ کسی کو کوئی گڑبڑی پیدا کرنے کی جرأت ہی نہ ہو۔

حدیث کے تعلق سے جو ضوابط وقوانین نافذ کئے گئے ہیں اس کا بہت ہی اختصار کے ساتھ اجمالی خاکہ قرائین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر ذیل میں درج ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## اقسام حدیث

●مرفوع●موقوف●مقطوع●متواتر●مشهور●عزیز ●غریب (خبر واجد)●صحیح لذاته● صحیح لغیره●مقبول● برد●معلل (معلول ) ●متصل السند● متصل● الاسانید● شاذ● منکر●حسن لذاته●حسن لغیره ●ضعیف ●اعتضاد ●محفوظ ●متابع ●شاهد ●معتبر ●مرسل ●معضل●منقطع●مدلس ●موضوع ●متروك● مقلبو● مدرج ●الاسناد ●مدرج المتن ●مزید فی المتصل الاسانید ● مضطرب ●معروف●معنن●عالی ● نازل● مسلسل بالاولیه● معلق ● متابع ● مختلط وغیره

## اقسام راوی:۔

رجال سند●رواة حدیث●وعاة●صحب● صالح●عاجل●ثقه● جید●حافظ●الحاکم●الحجة ●مجیز● مجازله●غیر عادل●کذاب●مهتم بکذب ● فاسق ●غیر ثقه● مبتدع ● متروك● صاحب● کثرت غلط●صاحب فرط غفلت● صاحب وهم ●صاحب مخالفت ثقات●صاحب سوء حفظ● مجهول الحال وغیره

## اصطلاحات:۔

●سند ● اسناد● مسند طریق ●متن ●اتصال● وصل● علت● علو روی ●منادلۃ● یروی● وجادۃ● اجادۃ ●تعلیق● ارسال● انقطاع تدلیس● اضراب● اختلاط● ادراج● اعتبار● متابعت● موازنہ اسباب طعن● عوالی● نزول وغیرہ

## اقسام کتب احادیث:۔

●جامع● جوامع● سنن ●مسند● مستخرج● مستدرک ●صحاح ●مخرج ●جزء● مفرد● غریبہ● رسالہ ●اربیعن● امالی ●اطراف● معجم ●علل● مصنف ●مؤطا ●ترغیب و ترتیب ●مفاتیح ●مفاھرس● اوائل● تخریج ●مجمع● زوائد ●موضوعات ●احکام وغیرہ

مندرجہ بالا اقسام احادیث، اقسام راوی، اقسام کتب احادیث اور اصطلاحات کی تشریح ووضاحت پر اگر سیر حاصل گفتگو کی جائے تو دفاتر کے دفاتر ارقام ہو سکتے ہیں۔ جو یہاں ممکن نہیں۔ مختصر یہ کہ ائمہ دین اور محدثین کرام نے مذکورہ اقسام صرف اسی لئے طے فرمائے ہیں کہ ایسی کوئی بات کہ جو حقیقۃً، سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، اس کے باوجود بھی وہ بات حضور کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔ ایک ضروری امر کی طرف بھی معزز قارئین کرام کی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے کہ حدیث کا صحیح وقوی ہونا یا ضعیف وموضوع ہونا، صرف اور صرف راوی کے اعتبار سے ہے یعنی اس حدیث کو کس روای نے روایت کیا ہے۔ اسی پر دارومدار ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہوا ہر قول وارشاد بحمد اللہ تعالیٰ صحیح وقوی بلکہ اصح وقوی ہے۔

جیسا کہ اوراق سابقہ میں ذکر کیا ہے کہ احادیث کریمہ دراصل اقوال وافعال نبی کریم ﷺ کا مجموعہ ہے اور یہ مجموعہ فی الحقیقۃ قرآن کریم کی تعبیر وتشریح ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ شرعی احکام کی عملی صورت کی وضاحت وہیئت احادیث کریمہ ہی سے سمجھ میں آتے ہے۔ اور قرآن کریم میں مذکور شرعی احکام متعین کرنے کا ذریعہ احادیث رسول اکرم ہیں۔ لہذا اصحابہ کرام کے زمانہ ہی سے احادیث رسول کے عظیم ذخیرہ کو محفوظ کرنے کا اہتمام والتزام کیا گیا اور اس کے تعلق سے قوانین وضوابط مقرر کئے گئے ہیں۔ انہیں میں سے اسماء الرجال بھی ہے، اس فن میں روایان احادیث کے حالات کی معرفت کا علم حاصل کیا جاتا ہے۔ جو روایان حدیث کی زندگی پر کھلی روشنی ڈال سکے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس علم میں اھ سے ۷۷۰ھ تک کے تقریباً پانچ لاکھ روایان حدیث کا تذکرہ ہے۔اور ان روایان حدیث کے حالات زندگی پر ہی ان روایان حدیث کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے روایت کرنے کی بناء پر ہی حدیث کی صحت وعدم صحت کا انحصار ہے۔

محدثین کرام نے روایان حدیث کے حالات زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے طبقات طے کئے اور روایان حدیث کو الگ الگ طبقات میں منقسم کرکے ہر طبقے کی علیحدہ شناخت وپہچان مقرر فرمائی اور روایان حدیث کی ثقاہت اور تصنیف کی بناء پر طبقات احادیث متعین فرمائے اور طبقات احادیث کی بناء پر کتب احادیث کے اقسام مقرر فرمائے تاکہ اسماء کتب سے ہی فوراً پتہ لگ جائے کہ یہ کتاب کس طبقے کی ہے اور اس میں بیان شدہ احادیث کی صحت کس درجہ کی ہے اور ان احادیث کے روایت کرنے والے حضرات کی ثقاہت کس حد تک ہے۔

المختصر! ایک محدث کے لئے صرف متن احادیث کا ذہن میں مستحضر رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ اس کے احاطہ علم ودانش میں یہ امر بھی ہروقت حاضر ذہن ہونا ضروری ہے کہ اس حدیث کا راوی کون ہے؟ اور یہ راوی ثقہ ہے یا غیر ثقہ؟ اور علم اسماء الرجال کے ضوابط واصول کی بناء پر اس راوی کی بیان کردہ حدیث کا درجہ اقسام حدیث کے اعتبار سے کیا ہے؟ اس حدیث سے احکام کا استخراج کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس حدیث سے کیا استفادہ کیا جا سکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

دور حاضر میں فرقہ ضالہ باطلہ نجدیہ وہابیہ تبلیغیہ کے ہٹ دھرم مولوی اور جاہل مبلغین حضور اقدس ﷺ کی عظمت وتعظیم کے تعلق سے نسبت رکھنے والی حدیثوں کو ضعیف کہہ کر اس ہر عمل کرنے سے عوام الناس کو روکتے ہیں۔عوام بے چارے لفظ ''ضعیف'' سن کر اس عمل کی صحت کے تعلق سے شک میں پڑ جاتے ہیں۔اور بہکاوے میں آکر اس عمل کو ترک کردیتے ہیں بلکہ اس عمل کے جائز ومستحب ہونے کے معاملے میں شک وشبہ کرنے لگتے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے چند حوالے بحیثیت زیور گوش سامعین پیش خدمت ہیں۔

(۱) امام ابوذکریا نووی اپنی کتاب ''اربعین'' میں اور امام جلیل شہاب الدین احمد علی بن حجر مکی عسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ) اپنی کتاب ''شرح مشکوۃ'' میں اور امام اجل علامہ علی بن سلطان محمد ہروی مکی حنفی المعروف بملا علی قاری ۱۰۱۴ھ اپنی کتاب '' مرقاۃ شرح مشکوۃ'' اور ''حرز ثمین شرح حصن حصین'' میں فرماتے ہیں کہ:۔

''قد اتفق الحفاظ والفظ اربعین قد اتفق العلماء علء جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال'' یعنی:۔بے شک حفاظ حدیث اور علماء دین

کا اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے۔

(۲) شیخ الاسلام امام ابوذکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی شارح صحیح مسلم شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "کتاب الانکار المنتخب من کلام سید الابرار" میں فرماتے ہیں کہ:۔

"قال العلماء من المحدثین والفقهاء و غیرهم یجوز و یستحب العمل فی الفضائل والترغیب و الترهیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعا"

ترجمہ:۔ محدثین وفقہاء وغیرہم علماء نے فرمایا کہ فضائل ونیک بات کی ترغیب اور بری بات سے خوف دلانے میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ومستحب ہے، جب کہ موضوع نہ ہو۔

(۳) محقق علی الاطلاق، علامہ کمال الدین محمد بن الہمام مکی اپنی کتاب "فتح القدیر" میں فرماتے ہیں کہ "الضعیف غیر الموضوع یعمل بہ فی فضائل الاعمال" یعنی:۔ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کیا جائے گا۔ بس اتنا چاہیے کہ موضوع نہ ہو۔

البتہ! احکام شریعت کے استخراج میں حدیث ضعیف پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

یہاں تک کی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ ایک محدث اور فقیہ کے لئے مسائل کے بیان میں حدیث دانی کا صرف سرسری علم ہی نہیں بلکہ فن حدیث، اصول حدیث، اسماء الرجال وغیرہ پر وسیع اور بالغ النظری کا علم ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قوت حافظہ بھی بڑا قوی اور پختہ ہونا چاہئے۔ جب ایک محدث اور فقیہ کے لئے اتنا ضروری ہے تو ایک مجدد کے لئے تو اس سے بھی زائد علم و یاداشت درکار ہے۔ لیکن امام احمد رضا محقق بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب اکرم واعظم کا ایسا فضل عظیم اور کرم عمیم تھا کہ۔

"ایک مجدد کے لئے جو عبور اور صلاحیت درکار ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ عبور و صلاحیت اللہ ورسول نے انہیں ودیعت فرمائی تھی یہاں تک کہ بقول علماء وعظام وائمہ کرام ملت اسلامیہ گزشتہ چار، پانچ صدیوں میں امام احمد رضا محقق بریلوی جیسا جامع العلوم والفنون عالم پیدا نہیں ہوا"

امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان علم حدیث، اصول حدیث، معرفت حدیث، طرف حدیث، علل حدیث، مصطلحات حدیث، روایان حدیث، میں یگانہ روزگار تھے، ان کا ثانی نظر نہیں آتا۔ امام احمد رضا محقق بریلوی کو حدیث کو پرکھنے، جانچنے اور حدیث کی شرط و معیار متعین کرنے، اور راویان حدیث کی معرفت وشناخت طے کرنے میں جو مہارت تامہ حاصل تھی وہ ان کے ممتاز وصف اور بلند وبالا مقام پر فائز ہونے کی شاہد عادل تھی۔

حالانکہ تمام علوم وفنون میں "فن اسماء الرجال" نہایت مشکل فن مانا جاتا ہے اور صرف

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی فن میں مہارت حاصل کرنے میں فنکار کی زندگی کا بیشتر حصہ صرف ہو جاتا ہے۔ زندگی بھر کی محنت ومشقت برداشت کر کے صرف اسی ایک فن میں بڑی مشکل سے مہارت حاصل ہوتی ہے ۔ امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات طیبہ کا جائزہ لینے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ آپ کو کل ایک سو چودہ ۱۱۴ علوم وفنون میں مہارت کاملہ حاصل تھی۔ انہیں علوم وفنون میں سے علم اسماء الرجال میں امام احمد رضا کی معلومات ومہارت پر جب نظر پڑتی ہے تو بڑے بڑے محدثین بھی عش عش پکار اٹھتے ہیں، گویا یوں محسوس ہوتا ہے کہ امام احمد رضا محقق بریلوی نے صرف اسی فن کی خدمت میں اپنی پوری زندگی صرف فرمادی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا محقق بریلوی اس علم کے ساتھ ساتھ دیگر علوم وفنون کی طرف بھی توجہ فرماتے تھے اوران کے ذریعہ خدمت دین متین میں سعی بلیغ فرماتے تھے۔

فن ''اسما الرجال'' میں امام احمد رضا محقق بریلوی کی مہارت تامہ کا یہ عالم تھا کہ جب کسی طرق حدیث یا راوی حدیث پر بحث کرتے تو اس کا طبقہ ودرجہ طے کرنے میں دلائل و شواہد کا انبار لگادیتے تھے۔ روایتوں اور سندوں سے صفحے کے صفحے بھر دیتے تھے اور جرح وتعدیل ونیز معرفت وتحمیص حدیث پر جو بحث فرماتے ہیں، وہ بڑے بڑے محدثین میں بھی بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔ مثال کے طور پر:۔

سادات کرام اور حضرات بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا حرام ہے، اس مسئلہ کی تحقیق میں آپ نے ایک مستقل کتاب ''الزھر الباسم فی حرمۃ الزکوٰۃ علی بنی ہاشم'' تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں آپ نے علم حدیث کے دریا بہا کر اپنی عبقریت کا طرۂ امتیاز قائم کردیا ہے۔ ایک حدیث کو بیان کرکے صرف ایک دو یا پانچ دس کتابوں کے حوالے نہیں بلکہ پچاسوں حوالے درج کرنا امام احمد رضا کے لئے کوئی دشوار مرحلہ نہیں تھا۔ جس کی نظیر فتاویٰ رضویہ شریف، جلد۔ چہارم صفحہ نمبر ۴۸۶ پر مرقوم وہ حدیث ہے، جس میں بنی ہاشم اور سادات کرام پر زکوۃ کی حرمت کا بیان ہے۔ اس حدیث کی صحت میں امام احمد رضا محقق بریلوی نے پچیس ۲۵ راویان حدیث کے اسمائے گرامی اوران کی روایت کردہ یہ حدیث کون کون سی کتاب میں درج ہے، وہ بھی ذکر فرمادیا۔

علاوہ ازیں حدیث دانی میں اپنے کو اعلم، اکمل واتم سمجھنے والے باطل گروہ فرقہ غیر مقلدین کے رد میں امام احمد رضا محقق بریلوی نے جب قلم اٹھایا تو حسب ذیل کتب کے علاوہ دیگر کتب ارقام فرمائیں، جن کی کل تعداد تیں ۳۰ سے بھی زائد ہیں۔

(۱) الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی ۱۳۱۳ھ

(۲) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۳۱۳ھ

(۳) اکمل البحث علی اھل الحدث ۱۳۲۱ھ

www.alahazratnetwork.org

(٤) مدارج طبقات الحدیث۱۳۱۳ھ

(٥) الھاد الکاف فی حکم الضعاف۱۳۱۳ھ

(٦) الروض البھیج فی آداب التخریج ۱۲۹۹ھ

(٧) النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب ۱۲۹۶ھ

(٨) منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین ۱۳۱۳ھ

(٩) النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ

(۱۰) الافاضات الرضویہ فی اصول الحدیث

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ امام احمد رضا محقق بریلوی نے ائمہ متقدمین کے مندرجہ ذیل کتب احادیث، اصول حدیث، اور کتب اسماء الرجال پر حواشی ارقام فرما کر علم حدیث کی نمایاں خدمات انجام دینے میں ایسا اہم کردار ادا فرمایا ہے کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام خادم احادیث نبویہ کی حیثیت سے طلائی حروف سے منقش رہے گا۔

صحیح بخاری شریف● صحیح مسلم شریف ●ترمذی شریف● نسائی شریف● ابن ماجہ شریف ●تیسیر شرح جامع صغیر● تقریب التھذیب ●سنن دارمی شریف ●کتاب الاسماء و الضفات● موضوعات کبیر ●الاصابہ فی معرفۃ الصحابۃ ●تذکرۃ الحفاظ ●خلاصہ تھذیب الکمال ●میزان الاعتدال● تھذیب المھذیب● کشف الاحوال فی نقد الرجال ●اللالی المصرعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ ● التعقبات علی الموضوعات● شرح نخبۃ الفکر● مجمع بحار الانوار● کنز العمال● کتاب الاثار● کتاب الحج● مسند امام اعظم● مسند امام احمد بن حنبل ●طحاوی شریف● خصائص کبریٰ الکشف عن تجاوز ھذا الامۃ من الالف وغیرہ

امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو مذکور حواشی ارقام فرمائی ہیں ان حواشی میں ایک خوبی یہ ہے کہ مذکور حواشی عام مصنفین کے حواشی کی طرح صرف ایک اصل کتاب ومتن کے شرح سے ماخوذ نہیں بلکہ خود ان کے افادات وافاضات ہونے کی وجہ ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان حواشی میں آپ نے احادیث کے تمام گوشوں پر گہری نظر رکھ کر حواشی ارقام فرمائی ہیں۔ یہ سب آپ کی وسعت بصیرت وعمیق مطالعہ کا نتیجہ ہے۔

امام احمد رضا محقق بریلوی کی ایک اہم خوبی یہ بھی تھی کہ جب کبھی بھی آپ کوئی حدیث اپنے فتویٰ میں بطور دلیل تحریر فرماتے تو اس حدیث کے ضمن میں ائمہ دین، علمائے مجتہدین اور اکابر مستنبطین کا موقف کیا ہے؟ وہ بھی ان کی کتابوں کی عبارتیں نقل اور پیش کر کے بیان کر دیتے تھے۔

امام احمد رضا محقق بریلوی کو علوم حدیث میں جو ملکہ حاصل تھا اور جو مہارت تامہ ان کی عبارتوں کے ہر ہر لفظ سے عیاں ہوتی تھی، اس کی نظیر بہت دور تک نظر نہیں آتی۔ کہیں اختصار کیساتھ ضمناً اور کہیں تفصیل کے ساتھ مستقلاً آپ نے علوم حدیث پر ایسی معرکۃ الآرا ابحاث فرمائی ہیں کہ اگر ان بحثوں کو امام بخاری و امام مسلم و امام ترمذی ملاحظہ فرمالیں تو وہ امام احمد رضا محدث بریلوی کو اپنے سینے سے لگا کر ان کی صلاحیتوں کو صد آفریں کہہ کر سراہتے۔

لیکن برا ہو تعصب وعناد کا کہ دور حاضر کے منافقین کہ جن کے عقائد باطلہ ضالہ پر امام احمد رضا محقق بریلوی نے سخت گرفت فرما کر انکی گمراہی اور بد دینی کا پردہ چاک کر دیا اور ان کے ہفوات کو کیفر کردار تک پہنچا کر ان کو مبہوت و مسکت کر دیا، وہ صرف بغض وعناد کی بناء پر اور امام احمد رضا محقق بریلوی کی علمی جلالت کی شان گھٹانے کے لئے ایسا غلط پروپگنڈا کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی کو علم حدیث میں دسترس نہیں تھی، اور وہ ''قلیل البضاعت'' یعنی کم سرمایہ تھے، لیکن اگر تعصب کی عینک کو پھینک کر بنظر انصاف امام احمد رضا محقق بریلوی کی کتابوں کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہوگی کہ علوم حدیث میں امام احمد رضا محقق بریلوی اپنے عہد کے یکتائے زمانہ تھے، اسی وجہ سے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جلیل القدر علماء و محدثین نے امام احمد رضا کے سامنے زانوائے ادب تہ کئے اور ان سے حدیث کی سندیں لیں، جس کا تفصیلی بیان۔'' الاجازة المتينة لعلماء بكة والمدينة (۱۳۲۴ھ) اور'' الاجازة الرضوية المجبل مكة البهية (۱۳۲۳ھ) میں موجود ہے۔ جو طول تحریر کے خوف سے یہاں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

## علامہ محمد حنیف اور کتاب '' جامع الاحادیث ''

امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے وقت کے مجدد اعظم تھے اور انہوں نے ملت اسلامیہ کے لئے علم کا ایک عظیم ذخیرہ سرمایہ دین کی حیثیت سے چھوڑا ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تصانیف کی تعداد تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) کے قریب ہے اور ۱۲ ضخیم مجلدات پر مشتمل ''العطايا النبويه فى الفتاوىٰ الرضويه ''علم کے بحر ناپید کنار کی حیثیت سے اس ذخیرہ علم کی شان و شوکت میں مزید اضافہ کر رہی ہیں۔ امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمہ

جب کبھی بھی کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے تو اس مسئلہ کے جواز یا عدم جواز کے ثبوت میں پہلے آیات قرآنیہ پیش فرماتے بعدہ احادیث کریمہ، قول وفعل صحابہ کرام، بعدہ ائمہ وعلماء معتمدین ومتقدمین کی کتب معتبرہ، مستندہ ومعتمدہ کے حوالے مع اصل عربی متن وعبارت پیش کرتے اور ایک ایک مسئلہ کے ثبوت میں سینکڑوں حوالے درج فرماتے۔ مثال کے طور پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا اور نماز جنازہ کی تکرار کرنا اس مسئلہ کے جواب میں آپ نے ''النهی الحاجز عن تكرار صلوة الجنائز (۱۳۱۵ھ) اور ''الهادی الحاجب عن جنازة الغائب'' (۱۳۲۶ھ) کل دو کتابیں الگ الگ تصنیف فرمائی ہیں۔

ان دونوں کتابوں میں سے آخر الذکر کتاب ''الهادی الحاجب'' میں آپ نے ●در مختار● غنية شرح منيه● جامع الى موز● نور الايضاح● فتاوی عالمگيری ●نهايه شرح هدايه● منحة الخالق حاشية بحر الرائق● هدايه● كافی شرح وافی ●مجمع الانهر● جوهره نيره ●تبيين الحقائق ●بحر الرائق ●مراقی الفلاح● حلية شرح منيه ●رسائل الاركان● محيط● وقايه ●نقايه ●تنوير الابصار ●جامع البحار● برجندی ●شلبيه ●شرح كنز● فتح القدير● جوهره● عنايه فتح● المعين ●طحاوی شرح معانی الاثار● ظهيره● سراجيه● رحمانيه● جواهر اخلاطی وغيره کی دوسو انتیس (۲۲۹) معتبر کتابوں کے حوالے نقل فرمائے اور ان حوالوں کی احادیث کی روشنی میں تطبیق فرما کر مسئلہ ایسا صاف کر دیا کہ کسی کو بھی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی اور نہ ہی مخالفین کو اس کتاب کا جواب لکھنے کی ہمت پڑی اور انشاء اللہ مخالفین قیامت تک اس کا جواب لکھنے سے عاجز وقاصر رہیں گے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام احمد رضا محقق بریلوی کے فتاوی اور رسائل کی ایک انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کسی مسئلہ کے ضمن میں مناسب وموزوں ہو، ایسی حدیث کو بطور دلیل وبرہان ضرور ذکر فرماتے، چاہے پھر اس حدیث کو اصل عربی متن کے ساتھ ذکر فرمائیں یا پھر اس حدیث کا مطلب ومفہوم اردو زبان میں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں'' لکھ کر بیان کر دیں، ایسی ہزاروں حدیثیں رسائل امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان میں بحر علم کے در بے بہا کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ ایسی احادیث کے راوی، نام کتب وغیرہ کا ذکر نہیں، آپ نے عنوان کی مناسبت سے ضمناً اور اختصاراً بیان فرمادی ہیں، ایسی ہزاروں حدیثوں کو ایک جگہ جمع کرنا، ان حدیثوں کے راویوں کے نام اسناد تلاش کرنا اور یہ حدیثیں حدیث کی کونسی کتاب میں کس جلد میں اور کس صفحہ پر درج ہیں وہ تلاش کرنا اور یہ حدیث امام احمد رضا محقق بریلوی کی کس کتاب میں اور کس صفحہ نمبر پر ہے وہ بیان کرنا اور اس حدیث کے ضمن میں امام احمد رضا کیا فرماتے ہیں؟ یہ سب وجود تحریر میں لانا نہایت ہی مشکل ودشوارم، مرحلہ بلکہ محال ہے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف خاں نوری، شیخ الحدیث جامعہ نوریہ، بریلی

شریف کو کہ انہوں نے مسلسل آٹھ سال تک شب و روز کی مشقت شاقہ برداشت فرما کر ایسی تین ہزار چھو سو ترسٹھ (۳۶۶۳) احادیث جو تصانیف رضا میں منفرق و منتشر تھیں انہیں ایک جامع کر کے، اس کے متن و حوالاجات کا اندارج کرنے کے ساتھ ایک عظیم کارنامہ یہ انجام دیا ہے کہ ہر حدیث کو اس کے مناسب باب کے تحت ذکر کر کے کتاب کو سہولت تلاش عنوان کا تمکین حسن ہے۔

حضرت علامہ محمد حنیف خاں نوری کی یہ مخلصانہ کاوش بنام ''جامع الاحادیث'' ضخیم جلدوں میں قارئین کرام کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہم نہایت سرور و انبساط محسوس کرتے ہیں۔ حضرت علامہ موصوف کی یہ کاوش رضویات کے خزانے میں ایک قیمتی زیور کی حیثیت سے اضافہ کر رہی ہے اور ساتھ ہی علوم حدیث میں امام احمد رضا محقق بریلوی کی مہارت نامہ کے پہلوؤں کو اجاگر کر رہی ہے۔ تمام مسلمان اہل سنت حضرت علامہ موصوف کے تا قیامت مرہون منت رہیں گے کہ انہوں نے مسلک اعلیٰ حضرت کی نمایاں خدمات انجام دینے میں بڑی ہی عرق ریزی سے عرصہ طویل کی مشقت برداشت کر کے ایک علمی دستاویز فراہم کرنے میں مخلصانہ سعی بلیغ فرمائی ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم و اعظم ﷺ کے صدقہ و طفیل میں حضرت علامہ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نواز کر ان کے لئے توشہ آخرت، سبب نجات اور ثواب جاریہ کا سبب بنائے اور اس کتاب کو مقبول خواص و عام بنا کر اس کے نفع بخش نتائج و فوائد سے ملت اسلامیہ کو بہرہ مند فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

| | |
|---|---|
| بمقام | دعا گو |
| مرکز اہل سنت برکات رضا | احقر العباد |
| پوربندر (گجرات) | خانقاہ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ مقدسہ اور |
| مورخہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ | خانقاہ رضویہ نوریہ کا ادنیٰ سوالی |
| مطابق ۹ نومبر ۲۰۰۱ بروز شنبہ | عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' برکاتی نوری |

# احوال واقعی

## فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد عبدالسلام صاحب رضوی مدظلہ العالی

### استاذ جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجلۂ علمائے اہل سنت کی جو تقاریظ، تاثرات اور آرا منسلک مقدمہ ہیں، زیر نظر تالیف کی عظمت واہمیت اور حضرت مولف کی علمی جلالت وحیثیت سمجھنے کی لئے کافی ووافی ہیں۔

لیکن بایں ہمہ ان ہر دو کے تعلق سے میرے خیالات پریشاں بھی صفحۂ قرطاس پر اظہار چاہتے ہیں۔

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی مدظلہ العالی، ایک سیماب صفت، تعمیری مزاج، صاحب تدبر، پیکر حرکت وعمل شخصیت کا اسم گرامی ہے۔ منعم حقیقی نے آپ کی ذات میں عظیم صلاحیتیں ودیعت رکھی ہے، آپ ایک تجربہ کار مدرس، قادر الکلام مقرر، انتظام امور کی اعلیٰ صلاحیت سے متصف اور پختہ مشق قلم کار ہیں۔

آپ کی علمی، تدریسی اور انتظامی خدمت سے آگاہی رکھنے والے عوام وخواص برملا اس بات کا اعتراف کرتے ہیں: کہ موصوف گرامی جہاں پہونچے جنگل کو منگل کر دیا، جس خیابان علم میں قدم رکھا بہار آگئی، جس ادارے سے متعلق ہوئے اسے ترقیات سے ہمکنار کر دیا آپ بلاشبہ ان حضرات کی فہرست میں آتے ہیں جن کے بارے میں کسی سخنور نے کہا ہے۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

''جامع الاحادیث'' جو آپ کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ علمی خدمات میں شاہکار اور حاصل کی حیثیت رکھتی ہے تقریبا ہشت سالہ عرق ریزی وجانسوزی اور کاوش پیہم کا ثمرۂ گراں قدر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اپنا خون جگر جلایا ہے تب یہ گنج گرانمایہ ہمارے ہاتھوں میں آیا

ہے۔تالیفی سفر کی تفصیلی داستاں خود حضرت مولف نے مقدمہ میں تحریر فرمادی ہے۔

آخری پانچ سالوں میں اس تالیف کے سلسلہ میں حضرت مولف نے جو محنت شاقہ برداشت کی اور جس تندہی کے ساتھ کام کیا راقم السطور اس کا عینی شاہد ہے۔

دن میں تو خدمت تدریس اور جامعہ نوریہ رضویہ کی انتظامی ذمہ داریوں کی وجہ سے زیادہ فرصت میسر نہ آتی، لہذا بیشتر تالیفی کام رات کے وقت میں انجام پاتا۔

فصل تابستاں کی راتوں میں مصاحبت شمع کیوجہ سے پروانے نثار ہوتے رہتے، جسم پر رینگتے رہتے اور مچھر اپنی مخصوص خدمت انجام دینے میں مصروف رہتے۔

لیکن یہ ہمت کا دھنی، جہد مسلسل کا متوالا، پروانوں اور مچھروں کی عنایات سے بے نیاز رات کو بارہ، ایک بجے تک مصروف عمل رہتا۔ بلکہ آخری مراحل میں تو یہ سلسلہ اور بھی دراز ہوجاتا۔

دیکھنے والے کہتے: کیا مولانا صاحب کو مچھر نہیں کاٹتے؟ کیا انہیں جسم پر کیڑوں کے رینگنے کا احساس نہیں ہوتا؟ سب کچھ ہوتا تھا، لیکن تالیف ''جامع الاحادیث'' کے عشق نے ان تمام باتوں کا تحمل آسان بنادیا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

آلام روزگار کو آساں بنادیا
جو غم ہوا اسے غم جاناں بنادیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

سخت سردی کی راتوں میں جبکہ چادر سے ہاتھ نکالنا گراں ہوتا، ہر چیز یخ بستہ ہوتی اعضاء وجوارح کسی بھی کام کی انجام دہی کیلئے آمادہ نہ ہوتے۔لیکن جذبات کی حرارت حضرت مولف کو سرگرم عمل رکھتی، اور ایسی شدید سردی میں بھی آپ کا رہوار قلم رواں دواں اور دامن قرطاس پر روح پرور و باصرہ نواز نقش ونگار بنانے میں مصروف رہتا۔

حضرت مولف کی یہ خدمت یقیناً علمی دنیا میں نمایاں مقام پانے کی مستحق ہے۔دوران تالیف جن علمائے ذوی الاحترام نے بھی اسکو ملاحظہ کیا انہوں نے صدائے تحسین وآفرین بلند کر کے حضرت مولف کے حوصلوں کو استحکام بخشا اور اسکو عظیم ومفید ترین کارنامہ قرار دیا۔

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی جامعہ میں تشریف لائے۔کتاب کو ملاحظہ فرمانے کے بعد کچھ اس طرح ارشاد فرمایا: مولانا! آپ یہ عظیم ترین

خدمت انجام دے رہے ہیں، اس کے ذریعہ اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز کی علم حدیث و متعلقات کے سلسلہ میں غیر معمولی وسعت علم اور بالغ نظری منظر عام پر آئے گی۔اور تخریج احادیث کی روشنی میں لوگوں کو اطمینان حاصل ہوگا کہ اعلیٰ حضرت نے حوالوں میں جو کتب احادیث لکھی ہیں وہ یونہی نہیں لکھ دیں۔

راقم السطور اس سلسلہ میں ایک مثال پیش کرتا ہے۔حدیث نور جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس کیلئے اعلی حضرت نے مندرجہ ذیل کتب کے حوالے دئے ہیں۔

مواھب لدنیہ، افضل القری، مطالع المسرات، شرح مواھب، تاریخ خمیس، مدارج النبوۃ، لیکن اس وقت کے طریقہ کے مطابق ان کی جلد اور صفحہ نمبر کی نشان دہی نہیں فرمائی ہے۔

حضرت مولف نے تخریج میں جلد وصفحہ نمبر بلکہ مصنفین کی صراحت بھی فرمادی۔جو اس طرح ہے۔

المواھب اللدنیہ للعسقلانی، ۱/۵۵ ☆ شرح المواھب للزرقانی، ۱/۵۵

مدارج النبوۃ للمحدث الدھلوی، ۲/۲ ☆ تاریخ الخمیس للدیار البکری، ۱/۲۲

مطالع المسرات للفاسی، ۲۲۱ ☆

اتنی تفصیل کے بعد کسی معاند کو حوالوں کے تعلق سے منہ کھولنے کی گنجائش نہ ہوگی اور اپنوں کے یقین کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔

مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب علیہ الرحمہ سابق صدر المدرسین مدرسہ تنویر الاسلام امرڈوبھا بستی کے صاحبزدۂ گرامی حضرت مولانا مختار الحسن صاحب (جنہوں نے صدام یونیورسٹی عراق میں تعلیم حاصل کی ہے) بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عراقی عالم کو"الدولۃ المکیۃ" عربی مطالعہ کیلئے پیش کی تو انہوں نے کہا: اتنی فرصت کس کو ہے کہ جن احادیث سے اس کتاب میں استدلال کیا گیا ہے ان کو جلد وصفحہ کی نشاندہی کے بغیر اصل کتابوں میں تلاش کیا جائے۔آپ تخریج کے بعد یہ کتاب دیں۔تو مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

لہذا ضرورت ہے کہ تصنیفات امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی جدید اشاعتوں میں طریقۂ معمول بہا کے مطابق تخریج احادیث کا التزام کیا جائے۔اور اب یہ کام بہت سی کتابوں میں اصل مآخذ کی طرف مراجعت کے بغیر"جامع الاحادیث" کی مدد سے انجام دیا جاسکتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مستطاب ''بوستاں'' میں بادشاہ شیراز ابوبکر بن سعد زنگی کے محامد کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ہم از بخت فرخندہ فرجامِ تست ☆ کہ تاریخ سعدی درایام تست

کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ☆ دریں دفترت ذکر جاوید ہست

اے بادشاہ! یہ بات بھی تیرے مبارک انجام نصیب سے ہے کہ تاریخ سعدی تیرے زمانے میں ہے اس لئے کہ جب تک آسمان پر چاند اور سورج ہیں اس کتاب میں تیرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

اسی طرح یہ بات میرے لئے سعادت وخوش نصیبی کی ہے کہ ''جامع الاحادیث'' کی تالیف وترتیب میرے جامعہ نوریہ میں تدریسی خدمات کے دوران ہوئی۔اور اس طرح اس عظیم الشان تالیف کی خدمت میں کسی نہ کسی طرح مجھے بھی شرکت کی سعادت میسر ہوئی۔کیا بعید ہے کہ قارئین کرام حضرت مولف مدظلہ العالی کے ساتھ اس ناکارہ کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں شامل فرمالیں۔

www.alahazratnetwork.org

احب الصالحین و لست منہم

لعل اللہ یرزقنی صلاحا

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

مولائے کریم اپنے حبیب رؤف ورحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے توسل اس خدمت کو شرف قبول بخشے۔آمین بجاہ حبیبہ الکریم سید المرسلین، وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عبدالسلام رضوی مہوا کھیڑوی

مدرس:۔ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق ۳ جون ۲۰۰۱ء

# تقدیم

## ماہر رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی

## سرپرست ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، پاکستان

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اللہ تعالی نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا۔(۱)۔۔۔۔ایک خاص مقصد کیلئے پیدا فرمایا۔۔۔۔۔اپنی بندگی اور حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی غلامی کیلئے پیدا فرمایا۔(۲)

رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی غلامی کیلئے نہ پیدا کیا ہوتا تو انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد نہ کیا ہوتا اور یہ نہ فرمایا ہوتا: –لتؤ منن بہ و لتنصرنہ۔(۳)

www.alahazratnetwork.org

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پیروی کو اپنے بندوں پر فرض فرمایا۔(۴)۔۔۔۔۔ آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کا عین فرمایا۔(۵)۔۔۔۔آپ کی اتباع کو اپنی محبت کا عظیم وسیلہ قرار دیا۔(٦) اور اطاعت کرنے والوں کو اپنا محبوب بنایا۔۔۔۔۔۔آپ کو اختیار کلی عطا فرمایا۔(۷)۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قرآن حکیم کے لئے حکم ہوا کہ جب پڑھا جائے تو چپ رہو اور سنتے رہو۔ (۸)۔۔۔۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم جب حبیب کریمصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی باتیں سنتے تھے ان کی سماعت کا بھی یہی عالم ہوتا تھا، سرجھکائے دم بخود رہتے جیسے ان کے سروں پر

---

١۔ قرآن حکیم ، سورۃ الیقین ، آیت نمبر ٤

٢۔ قرآن حکیم سورۃ الذریات ، آیت نمبر ٥٦

٣۔ قرآن حکیم سورۃ آل عمران آیت نمبر ٨١

٤۔ قرآن حکیم سورہ آل عمران آیت٣٢ ، النساء ، ٥٩، المائدۃ ٩٢، الانفال ، ٤٦

٦۔ قرآن حکیم سورۃ آل عمران آیت نمبر ٣١

٧۔ قرآن حکیم سورۃ المحشر ، آیت نمبر ٧

٨۔ قرآن حکیم ، سورۃ الاعراف، آیت نمبر ٢٠٤

پرندے بیٹھے ہوں (۹)۔۔۔ان کی نظروں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتوں کا کیا مقام تھا؟ ادب سیکھنا ہو تو ان سے سیکھیں۔انہوں نے قرآن کریم کی حفاظت کا بھی سامان کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتوں کو بھی سینے سے لگا کر رکھا، دل و دماغ میں محفوظ کیا، صحیفوں میں قلم بند کیا۔۔ ہر محبت والا اپنے محبوب کی باتیں محفوظ کرتا ہے یہ محبت کی نفسیات سے ہے، یہ محبت کے تقاضے ہیں، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔کتب خانوں کے علمی ذخیرے اس حقیقت پر شاہد ہیں۔

صحابۂ کرام کے پاس احادیث کے ذخیرے موجود تھے۔صندوق بھرے ہوئے تھے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صحیفوں میں یہ قابل ذکر ہیں۔۔۔صحیفۂ صدیقی، صحیفۂ علوی، صحیفۂ سمرہ، صحیفۂ صادقہ، صحیفۂ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحیفۂ صحیحہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۰۱ھ/ ۷۱۹ء) نے ہمام بن منبہ (پ ۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) کے لئے ۵۸ھ/ ۶۷۸ سے قبل مرتب فرمایا تھا۔۔صحیفۂ ہمام بن منبہ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء مین حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکا، اس صحیفے کے ایک ورق کا عکس بھی اس مقدمہ میں شائع کیا گیا ہے۔۔۔ ۱۰۱ھ/ ۷۱۹ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایماء پر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سند کے ساتھ احادیث کا ایک نسخہ مدون کیا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

تدوین حدیث کی ایک طویل تاریخ ہے جس کی ابتداء عہد نبوی سے ہوتی ہے۔اس صدی میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) نے موطا کے نام سے احادیث کا مجموعہ مرتب کیا۔ مجتہدین ومحدثین نے پہلے سے جمع کی ہوئی احادیث سے پورا پورا فائدہ اٹھایا، یہ کہنا کہ احادیث دو تین سو برس کے بعد مدون ہوئیں اور اس سے پہلے سرے سے احادیث کا ذخیرہ تھا ہی نہیں غیر معقول اور غیر مؤرخانہ ہے، دور جدید کے بعض اہل علم بھی اس تاریخی حقیقت سے باخبر نہیں۔قرآن حکیم کا ترجمہ جو بالکل جدید بات لگتی ہے اس کی تاریخ بھی پرانی ہے۔ترجمہ قرآن کریم کا آغاز بھی عہد نبوی میں ہوا، مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ

---

۹۔ بخاری شریف، ج ۱ ص ۳۷۹

تعالیٰ عنہم ۳۳ھ/۵۳ء) نے سورۂ فاتحہ کا فارسی میں ترجمے کر کے بھیجا۔(۱۰)

......۲۷۰ھ/۸۸۳ء میں سندھ کے ایک عراقی الاصل عالم نے والی کشمیر کی خواہش پر قرآن کریم کا ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔(۱۱)

غالباً غیر منقسم ہندوستان مین قرآن حکیم کا یہ پہلا ترجمہ تھا۔

الغرض احادیث کی تدوین کا سلسلہ عہد نبوی ہی سے شروع ہو گیا تھا، بہت سے مجموعے ممکن ہے کہ حادثات کی نذر ہو گئے ہوں۔کیوں کہ اسلامی تاریخ بہت سے نشیب وفراز سے گزر رہی ہے۔قدیم کتب حدیث کی تلاش میں ابتدائی تاریخ اسلام پر نظر ہو تو شاید اس تلاش وجستجو میں کچھ آسانی ہو جائے گی۔۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ میں جناب محمد رحیم الدین صاحب (صدر اسلامک پبلی کیشنز سوسائٹی حیدرآباد دکن نے احادیث کے دو ایسے مجموعوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس وقت تک منظر عام پر نہ آسکے تھے یعنی مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف حمیدی۔ (۱۲)......تاریخ میں بہت سے احادیث کے مجموعوں کے نام ملتے ہیں مگر وہ مجموعے نہیں ملتے کیوں کہ ان کا تعلق اس دور سے ہے جب کاغذ کمیاب تھا اور طباعت معدوم۔ایک کتاب کو حاصل کرنے کیلئے کاتبوں سے مدد لی جاتی جو مہینوں نقل کرتے تب جا کر ایک کتاب میسر ہوتی۔ ان کلفتوں کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جدید اشاعتی دور میں مذہبی سیاست نے احادیث شریفہ کی حفاظت کو مخدوش بنا دیا ہے، اپنے باطل عقائد کی تائید وحمایت کیلئے کتب احادیث میں ترامیم کی جارہی ہیں حتی کہ پوری احادیث نکالی جارہی ہیں اور خدمت حدیث کا انعام بھی حاصل کیا جارہا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔۔

---

۱۰۔ (الف) المبسوط للسرخی، ج۲ص ۳۷ کتاب الصلوٰۃ۔

(ب) الدولۃ العلمیہ علی جواز ترجمۃ معانی القرآن الی اللغات الاجنبیہ، قاہرہ، ص ۵۸

۱۱۔ بزرگ بن شہر یار: عجائب الہند، بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء/ص ۱۶۳ (عربی متن مع فرانسیسی ترجمہ مطبوعہ لیڈن، ۱۸۸۶ء

۱۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ: صحیفہ ہمام بن منبہ حیدرآباد دکن، ۱۹۵۶ء

عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمانی (۱۲۶ھ/ تا ۲۱۱ء) کی تالیف المصنف جو مسند احمد بن حنبل، بخاری شریف اور مسلم شریف کتب حدیث کا سرچشمہ ہے اس میں سے پوری حدیث نور خارج کر دی گئی جس کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔(۱۳)...... جس میں دور جدید کے بعض عقل پرستوں کے سوا کسی کو کوئی کلام نہیں۔ جدید ایڈیشن میں یہ حدیث نہیں۔ ۱۹۵۶ء میں ڈاکٹر یوسف الدین صاحب حیدر آباد دکن میں مختلف مخطوطات کی روشنی میں اس کو ایڈٹ کر رہے تھے۔ بقول ڈاکٹر محمد حجۃ اللہ استانبول، صنعا میں اس کے مکمل نسخے تھے، حیدر آباد دکن و سندھ، مدنیہ منورہ اور ٹونک وغیرہ میں اس کے ناقص نسخے ہیں۔

تعجب تو یہ کہ اس کے اصل نسخوں کو کتب خانوں سے غائب کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت بڑی سازش معلوم ہوتی ہے۔ احادیث کی بعض کتب میں معولی ترمیم کر کے احادیث کے دھارے اپنے عقائد کی طرف موڑ لئے گئے۔ ایک حدیث میں ''یا محمد'' آیا ہے، اسکو محمد بنا دیا گیا۔ (۱۴)......دوسری حدیث میں ''باب فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے'' اس کو

www.alahazratnetwork.org

---

۱۳۔ یہ حدیث مواہب لدنیہ میں موجود ہیں لیکن مواہب لدنیہ کے جدید اڈیشن (مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ص، ۳۷) میں محشی نے کس دیدہ دلیری سے لکھ دیا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

و ھذا الحدیث لا وجود لہ فی مصنف عبد الرزاق

اس جھوٹ سے اکابر علمائے متقدمین و متاخرین جنہوں نے مصنف کے حوالے سے اس حدیث کا حوالہ دیا ہے معاذ اللہ جھوٹے قرار پاتے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسعود

۱۴۔ حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیر سن ہو گیا، کسی نے کہا ''اپنے سب سے پیارے کو یاد کیجئے'' آپ نے فرمایا: ''یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' اور پیر ٹھیک ہو گیا۔

(کتاب الاذکار للنودی باب ما یقول اذا حدرت رجلہ حدیث نمبر ۷۹۶/۱، ص ۳۶۰)

اور یہ حدیث مسند ابن الجعد (دار الکتب العلمیہ حدیث نمبر ۲۵۳۹، ص ۳۶۹) اور محمد بن علی الشوکانی کی تحفہ الذاکرین (مطبوعہ مصر، ص ۲۳۸) میں بھی ہے، اگر امام بخاری کی الادب المفرد کے جدید ایڈیشن میں ترمیم کر کے (یا) حذف کر دیا، صرف 'محمد' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا ہے۔

(باب ۴۳۷، حدیث نمبر ۹۶۴، ص ۲۵۰) مسعود

''باب زیارۃ مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنادیا گیا ہے۔(۱۵)......

---

۱۵۔ کتاب الاذکار للنووی میں فصل فی زیارۃ قبرا لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واذکارہ۔اس کو بدل کر فصل فی زیارہ مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کردیا گیااور کئی تحریفات کیں۔

شیخ عبدالقادرالاناروو ط نے جن کی نشاندہی کی پھراس کے بعد کے ایڈیشن میں تصحیح کی گئی مگر پھر بھی حواشی میں اپنے عقیدے کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے، فصل فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے،مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جائے۔پھر ان یتوجہ الی زیارۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' پر حاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے کہ الی زیارۃ مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا جائے۔پھرو ارزقنی فی زیارۃ قبر نبیك'' پر حاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے فی زیارۃ مسجد نبیك لکھا جائے (کتاب الاذکار دار الہدی الریاض ص ۲۹۵) پھر صفحہ ۲۹۷ پر اعرابی والی حدیث پوری نکالی دی ان سب کا شیخ عبدالقادر موصوف نے اپنے خط میں خوب تعاقب کیا ہے جس کا عکس یہاں پیش کیا جارہا ہے آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں، عالمی سطح میں اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف کیا کچھ ہورہا ہے یہ حقائق ہر سنجیدہ عالم کیلئے باعث تشویش ہیں۔

مسعود

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ( باب ما يقول إذا طنت أذنه )

٧٩٥ - روينا في كتاب ابن السني عن أبي رافع رضي الله عنه مولى رسول الله ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: « إذا طنت أذن أحدكم فليذكرني وليصلِّ عليَّ وليقل: ذكر الله بخير من ذكرني ».

## ( باب ما يقوله إذا خدرت رجله )

٧٩٦ / أ - روينا في كتاب ابن السني عن الهيثم بن حنش قال: « كنا عند عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما فخدرت رجله، فقال له رجل: اذكر أحب الناس إليك، فقال: يا محمد ﷺ، فكأنما نشط من عقال ».

٧٩٦/ب - وروينا فيه عن مجاهد قال: « خدرت رِجل رَجُلٍ عند ابن عباس، فقال ابن

---

= عن أبيه، عن علي.

• وفي الحديث خالد بن عبد الرحمن أبو الهيثم الخراساني، قال عنه الذهبي في « الميزان » ( ٢ / ١٥٦ / ت ٢٤٤٠ ): « وثقه ابن معين، وقال أبو حاتم لا بأس به، وقال العقيلي في حفظه شيء، وقال ابن عدي: ليس بذاك ».

( ٧٩٥ ) أخرجه ابن السني في « عمل اليوم والليلة » ( ٦٣ / ح ١٦٦ ).
من طريق: محمد بن عبيد الله بن عبد الله بن أبي رافع، عن أبيه عبيد الله بن عبد الله، عن جده.
قال الهيثمي في « المجمع » ( ١٠ / ١٣٨ ): « رواه الطبراني في الثلاثة، والبزار باختصار كثير، وإسناد الطبراني في الكبير حسن ».

• والحديث فيه محمد بن عبيد الله بن عبد الله بن أبي رافع المدني قال عنه الذهبي في « الميزان » ( ٥ / ٨٠ - ٨١ / ت ٧٩٠٤ ): « ضعفوه، قال البخاري: محمد بن عبيد الله عن داود بن الحصين منكر الحديث، وقال يحيى بن معين: ليس حديثه بشيء، وقال أبو حاتم: منكر الحديث جدا ذاهب » وذكر هذا الحديث في ترجمته.

( ٧٩٦ / أ ) أخرجه ابن السني في « عمل اليوم والليلة » ( ٦٧ / ح ١٧٠ ) من طريق أبي إسحق، عن الهيثم بن حنش، قال: كنا عند عبد الله بن عمر، والحديث فيه أبو إسحق السبيعي، وهو مدلس، ولم يصرح بالتحديث، وقد اضطرب فيه فرواه مرة عن الهيثم، والهيثم بن الحنش العقيلي، قال عنه الذهبي في « الميزان » ( ٥ / ٤٤٥ / ٩٢٩٦ ): « لم يصح حديثه، قال العقيلي: منكر الحديث.

( ٧٩٦ / ب ) أخرجه ابن السني في « عمل اليوم والليلة » ( ٦٧ / ح ١٦٩ ).

## ما يقوله من خدرت رجله

(إذا خدرت(١) رجله: فليذكر أحب الناس إليه (ى، مو).

هذا الأثر أخرجه ابن السني موقوفا على ابن عباس وعلى ابن عمر رضي الله عنهم كما قال المصنف رحمه الله، فرواه عن ابن عباس من طريق جعفر بن عيسى أبو أحمد قال: حدثنا عبد الله بن روح حدثنا سلام بن سليم، حدثنا غياث بن إبراهيم عن عبد الله بن خيثم عن مجاهد عن ابن عباس، ورواه عن ابن عمر من طريق محمد بن خالد البرذعي حدثنا حاجب بن سليم حدثنا محمد بن مصعب حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن الهيثم بن حنش قال كنا عند ابن عمر فذكره، وليس في هذا مايفيد أن لذلك حكم الرفع فقد يكون مرجع مثل هذا التجريب. والمحبوب الأعظم لكل مسلم هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فينبغي ذكره عند ذلك كما ورد مايفيد ذلك في كتاب الله سبحانه وتعالى مثل قوله «قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله»، وكما في حديث «لايؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من أهله وماله والناس أجمعين». وأما أهل علم الطب فقد ذكروا أن سبب الخدر اختلاطات بلغمية ورياحات غليظة: قال في النهاية: ومنه حديث ابن عمر أنها خدرت رجله، فقيل له مالرجلك؟ فقال اجتمع عصبها. قيل اذكر أحب الناس إليك، فقال يامحمد فبسطها انتهى. قال النووي في الأذكار باب ما يقول إذا خدرت رجله روينا في كتاب ابن السني عن الهيثم ابن الحنش قال كنا عند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فخدرت رجله، فقال له رجل اذكر أحب الناس إليك، فقال يا محمد صلى الله عليه وسلم، فكأنما نشط من عقال» ورويناه عن مجاهد قال «خدرت رجل رجل عند ابن عباس، فقال ابن عباس اذكر أحب الناس إليك، فقال محمد صلى الله عليه وسلم فذهب خدره» وروينا عن ابراهيم بن المنذر الحزامي أحد شيوخ البخاري الذي روى عنهم في صحيحه. قال أهل المدينة يتعجبون من حسن بيت أبي العتاهية:

وتخدر في بعض الأحايين رجله　　فإن لم يقل ياعتب لم يذهب الخدر

انتهى من الأذكار، وفيه بيان لفظ الروايتين الموقوفتين.

(١) في المصباح مالفظه: وخدر العضو خدرا من باب تعب استرخى فلا يطيق الحركة اه.

الأنصار . سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي »

البخاري في : ٧٨ ـ كتاب الأدب ، ١٠٥ ـ باب أحب الأسماء الى الله عز وجل
و ١٠٦ ـ قول النبي (ص) سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي
مسلم في : ٣٨ ـ كتاب الآداب ، ح ٣ ـ ٧

# ٤٣٦ - باب

٩٦٢ ـ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال : حدثني الدَّراوردِيُّ ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن جابر بن عبد الله . أن رسول الله ﷺ مرَّ في السوق داخلا من بعض العالية ـ والناس كنفيه ـ فمرَّ بجدْي أسَكَّ [ ميت ] ، فتناوله فأخذ بأذنه . ثم قال « أيكم يحب أن هذا له بدرهم » ؟ فقالوا : ما نحب أنه لنا بشيء . وما نصنع به ؟ قال « أتحبون أنه لكم » ؟ قالوا : لا . قال ذلك لهم ثلاثا ـ فقالوا : لا والله لو كان حيا لكان عيبا فيه أنه أسكُّ ( والأسَكُّ الذي ليس له أذنان ) فكيف وهو ميت ؟ قال « فوالله ، الدنيا أهون على الله من هذا عليكم »

مسلم في : ٥٣ ـ كتاب الزهد ، ح ٢

٩٦٣ ـ حدثنا عثمان المؤذن قال : حدثنا عوف ، عن الحسن ، عن عُتَيِّ بن ضمرة قال : رأيت عند أبي رجلا تعزَّى بعزاء الجاهلية ، فأعضَّه أبي ولم يكنه . فنظر اليه أصحابه قال : كأنكم أنكرتموه ! فقال : إني لا أهاب في هذا أحدا أبدا . إني سمعت النبي ﷺ يقول « من تعزَّى بعزاء الجاهلية فأعضُّوه ولا تكنوه »

(٠٠٠) حدثنا عثمان قال : حدثنا المبارك ، عن الحسن ، عن عُتَيّ ... مثله

ليس لهذا الصحابي ذكر عندي

# ٤٣٧ - باب ما يقول الرجل اذا خدرت رجله

٩٦٤ ـ حدثنا أبو نعيم قال : حدثنا سفيان ، عن أبي اسحق ، عن عبد الرحمن بن سعد قال : خدرت رجل ابن عمر ، فقال له رجل : اذكر أحب الناس اليك . فقال محمد

مجاهد

٢٥٣٧ ـ حدثنا علي أنا زهير عن أبي إسحاق عن عمرو بن الحارث الخزاعي أخي جويرية بنت الحارث قال : لا والله ما ترك رسول الله ﷺ عند موته ديناراً ولا درهماً ولا عبداً ولا أمة ولا شيئاً ، إلا بغلته البيضاء وسلاحه ، وأرضاً تركها صدقة .

٢٥٣٨ ـ وبإسناده عن أبي إسحاق عن [ هبيرة بن ] [1] يريم قال : رأيت قيس بن سعد بن عبادة على شط دجلة ، فتوضأ ومسح على خفين له من أرندج ، فرأيت أثر أصابعه على الخفين [2] .

٢٥٣٩ ـ وبه عن أبي إسحاق عن عبد الرحمن بن سعد قال : كنت عند عبد الله بن عمر فخدرت رجله ، فقلت له : يا أبا عبد الرحمن ما لرجلك ؟ قال : اجتمع عصبها من ها هنا ، قلت ادع أحب الناس إليك ، قال : يا محمد ، فانبسطت .

٢٥٤٠ ـ وبه عن أبي إسحاق عن إمام مسجد سعد قال : قدم أبو هريرة الكوفة فصلى الظهر والعصر واجتمع عليه الناس ، قال : فذكر قرباً منه يعني أنه كان قريباً منه ، قال : فسكت فلم يتكلم ، ثم قال : إن الله وملائكته يصلون على أبي هريرة الدوسي ، فتغامز القوم ، فقالوا : إن هذا ليزكي نفسه ، قال : ثم قال : وعلى كل مسلم ما دام في مصلاه ما لم يحدث حدثاً بلسانه أو بطنه .

٢٥٤١ ـ وبه قال : سمعت حارثة بن مضرب قال : كنت جالساً عند عبد الله بن مسعود فعطس رجل فقال : السلام عليكم ، فقال عبد الله : وعليك وعلى أمك لا شيء لك ، تسلم إذا عطست الا حمدت الله عز وجل كما حمد أبوك وأمك .

٢٥٤٢ ـ حدثنا علي أنا زهير نا أبو إسحاق ، أن عبد الله بن مسعود كان يقرأ ﴿ فرقوا دينهم ﴾ [3]

٢٥٤٣ ـ حدثنا علي أنا زهير عن أبي إسحاق أن أصحاب عبد الله كانوا يقرأو ﴿ هيت لك ﴾ [4]

---

(1) سقط في الأصل ، استدركناه من رقم [٤٤٨] .

(2) تقدم في رقم [٤٤٨] .

(3) سورة الأنعام الآية (١٥٩) ، وسورة الروم الآية (٣٢) .

(4) سورة يوسف الآية (٢٣) .

**فصل في زيارة قبر رسول الله ﷺ وأذكارها**[1]: اعلم أنه ينبغي لكل من حج أن يتوجه إلى زيارة رسول الله ﷺ[2]، سواء كان ذلك طريقه أو لم يكن، فإن زيارته ﷺ من أهم القربات وأربح المساعي وأفضل الطلبات فإذا توجه للزيارة أكثر من الصلاة عليه ﷺ في طريقه. فإذا وقع بصره على أشجار المدينة وحرمها وما يعرف بها، زاد من الصلاة والتسليم عليه ﷺ، وسأل الله تعالى أن ينفعه بزيارته ﷺ وأن يسعده بها في الدارين، وليقل: «اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيَّ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وارْزُقْنِي فِي زِيَارَةِ قبر[3] نبيك ﷺ ما رزقته أوْلِيَاءَكَ وأهْلَ طاعَتِكَ، واغْفِرْ لي وارْحَمْنِي يا خَيْرَ مَسْؤُولٍ».

وإذا أراد دخول المسجد استحب أن يقول ما يقوله عند دخول باقي المساجد، وقد قدمناه في أول الكتاب، فإذا صلى تحية المسجد أتى القبر الكريم فاستقبله واستدبر القبلة[4] على نحو أربع أذرع من جدار القبر، وسلم مقتصداً لا يرفع صوته فيقول: السَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا خِيرَةَ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا سَيِّدَ المُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ وأصْحَابِكَ وأهْلِ بَيْتِكَ وَعَلى النَّبِيِّينَ وَسائِرِ الصَّالِحِينَ، أشْهَدُ أنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسالَةَ، وأدَّيْتَ الأمانَةَ، وَنَصَحْتَ الأُمَّةَ، فَجَزاكَ اللَّهُ عَنَّا أفْضَلَ ما جَزَى رَسُولاً عَنْ أُمَّتِهِ[5].

---

(۱) الصواب أن يقال: فصل في زيارة مسجد رسول الله ﷺ.

(۲) الصواب أن يقال: أن يتوجه إلى مسجد رسول الله ﷺ.

(۳) الصواب أن يقال: مسجد نبيك، لقوله ﷺ: «لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد، مسجدي هذا، والمسجد الحرام والمسجد الأقصى». وفي رواية: «لا تشدوا الرحال ..» بلفظ الأمر وهو رواية لمسلم.

(٤) وقال بعض العلماء: يستقبل القبلة، ويسلم على رسول الله ﷺ.

(٥) قال ابن علان في «شرح الأذكار»: قال الحافظ: لم أجده مأثوراً بهذا التمام، وقد ورد عن ابن عمر بعضه أنه كان يقف على قبر رسول الله ﷺ ويقول: السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا أبا بكر، السلام عليك يا عمر، كذا في «إيضاح المناسك».

فشاهد في عدن ضياء مشعشعاً ... يزيد على الأنوار في الضوء والهدى
فقال إلهي ما الضياء الذي أرى ... جنود السما تحشر إليه ترددا
فقال نبي خير من وطئ الثرى ... وأفضل من في الخير راح أو اغتدى
تخيرته من قبل خلقك سيداً ... وألبسته قبل النبيين سؤددا[1]

فإن قلت: إن مذهب الأشاعرة[2]: أن أفعال الله تعالى ليست معللة بالأغراض، فكيف تكون خلقة محمد علة في خلق آدم صلى الله عليهما وسلم؟

أجيب: بأن الظاهرة من الأدلة تعليل بعض الأفعال بالحكم والمصالح التي هي غايات ومنافع لأفعاله تعالى، لا بواعث على إقدامه، ولا علل مقتضية لفاعليته، لأن ذلك محال في حقه تعالى، لما فيه من استكماله بغيره. والنصوص شاهدة بذلك، كقوله تعالى: ﴿وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون﴾ [الذاريات: ٥٦] أي: قرنت الخلق بالعبادة، أي خلقتهم وفرضت عليهم العبادة، فالتعليل لفظي لا حقيقي، لأن الله تعالى مستغن عن المنافع، فلا يكون فعله لمنفعة راجعة إليه ولا إلى غيره، لأن الله قادر على إيصال المنفعة إلى الغير من غير واسطة العمل.

روى عبد الرزاق[3] بسنده عن جابر بن عبد الله الأنصاري[4] قال: قلت يا رسول الله، بأبي أنت وأمي، أخبرني عن أول شيء خلقه الله تعالى قبل الأشياء. قال: يا جابر، إن الله تعالى قد خلق قبل الأشياء نور نبيك من نوره، فجعل ذلك النور يدور بالقدرة حيث شاء الله تعالى، ولم يكن في ذلك الوقت لوح ولا قلم، ولا جنة ولا نار، ولا ملك ولا سماء، ولا أرض ولا شمس ولا قمر، ولا جني ولا إنسي، فلما أراد الله تعالى أن يخلق الخلق قسم ذلك النور أربعة أجزاء، فخلق من الجزء الأول القلم، ومن الثاني اللوح، ومن الثالث العرش. ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الجزء الأول

---

(١) عزاه صاحب مصباح الظلام لصالح بن حسين الشاعر.

(٢) نسبة لأبي الحسن الأشعري وهو علي بن إسماعيل بن إسحاق (٢٦٠ ـ ٣٢٤ هـ) مؤسس مذهب الأشاعرة. الأعلام ٢٦٣/٤ طبقات الشافعية ٢٤٥/٢ وفيات الأعيان ٣٢٦/١ ومعجم المطبوعات (٤٥١).

(٣) هو عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري أبو بكر الصنعاني (١٢٦ ـ ٢١١ هـ) حافظ ثقة الأعلام ٣٥٣/٣ وفيات الأعيان ٣٠٣/١ تذكرة الحفاظ ٣٦٤/١ رقم الترجمة (٣٥٧) ميزان الذهب ٢٧/٢ وطبقات المفسرين ٣٠٢/١ رقم الترجمة (٢٧٨) طبقات ابن سعد ٦/ ٤٠٧ رقم الترجمة (١٧٧٤).

(٤) هو جابر بن عبد الله بن عمرو بن حرام الخزرجي الأنصاري السلمي (١٦ ق. هـ ـ ٧٨ هـ) صحابي كثير الرواية. الأعلام ١٠٤/٢ الإصابة ٢٢٢/١ رقم الترجمة (١٠٢٦) شذرات الذهب ٨٤/١ تذكرة الحفاظ ٤٣/١ رقم الترجمة (٢١).

حملة العرش، ومن الثاني الكرسي، ومن الثالث باقي الملائكة، ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول السماوات، ومن الثاني الأرضين ومن الثالث الجنة والنار، ثم قسم الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول نور أبصار المؤمنين، ومن الثاني نور قلوبهم ـ وهي المعرفة بالله ـ ومن الثالث نور أنسهم، وهو التوحيد لا إله إلا الله محمد رسول الله[1].

وقد اختلف: هل القلم أول المخلوقات بعد النور المحمدي؟

فقال الحافظ أبو يعلى الهمداني[2]: الأصح أن العرش قبل القلم، لما ثبت في الصحيح عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله ﷺ: «قدر الله مقادير الخلق قبل أن يخلق السماوات والأرض بخمسين ألف سنة وكان عرشه على الماء»[3]، فهذا صريح أن التقدير وقع بعد خلق العرش. والتقدير وقع عند أول خلق القلم لحديث عبادة بن الصامت[4]، مرفوعاً: «أول ما خلق الله القلم قال له اكتب، قال: رب، وما أكتب، قال: اكتب مقادير كل شيء»[5] رواه أحمد، والترمذي وصححه.

وروينا أيضاً من حديث أبي رزين العقيلي[6] مرفوعاً: «إن الماء خلق قبل العرش»[7].

---

(١) قال المحدث أحمد الغماري في كتاب «المغير على الجامع الصغير» هذا الحديث موضوع وهو جدير بكونه موضوعاً. وهذا الحديث لا وجود له في مصنف عبد الرزاق.

(٢) هو الحسن بن أحمد بن الحسن بن أحمد بن سهل العطار أبو العلاء الهمداني (٤٨٨ ـ ٥٦٩ هـ) إمام العراقين في القراءات له باع في التفسير والحديث والأنساب والتواريخ. الأعلام ٢/١٨١ طبقات المفسرين ١/١٣٢ رقم الترجمة (١٢٧) تذكرة الحفاظ ٤/١٣٢٤ رقم الترجمة (١٠٩٣) معجم الأدباء ٢/٤٣٢ رقم الترجمة (٣٠٥) المنتظم ١٨/٢٠٨ رقم الترجمة (٤٢٩٩) شذرات الذهب ٤/٢٣١.

(٣) أخرجه مسلم في صحيحه كتاب القدر (١٦ ـ رقم الحديث ٢٦٥٣) وانظر الدر المنثور ٣/٣٢٢.

(٤) هو عبادة بن الصامت بن قيس الأنصاري الخزرجي أبو الوليد (٣٨ ـ ق. هـ ـ ٣٤ هـ) صحابي كان أحد النقباء. الأعلام ٣/٢٥٨ الإصابة ٣/٢٧ رقم الترجمة (٤٤٨٨).

(٥) أخرجه الترمذي كتاب القدر باب (١٧) رقم الحديث (٢١٥٥) وفي تفسير سورة (٦٨ ـ القلم) باب (٦٦) رقم الحديث (٣٣١٩) وفي مسند أحمد بن حنبل ٥/٣١٧ وأبو داوود كتاب السنة باب في القدر رقم الحديث (٤٧٠٠).

(٦) هو لقيط بن عامر بن المنتفق بن عامر بن عقيل بن عامر العامري أبو رزين العقيلي. صحابي. انظر الإصابة ٦/٨ رقم الترجمة (٧٥٤٩) والكاشف ٣/١٢ رقم الترجمة (٤٧٥٨).

(٧) أخرجه الترمذي كتاب تفسير القرآن باب (١٢) سورة هود رقم الحديث (٣١٠٩). وانظر البخاري كتاب بدء الخلق باب (١). وأخرجه الإمام أحمد بن حنبل في مسنده ٤/١١ و ١٢.

ردّ على افتراء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين
وبعد: فإن هذا الكتاب الذي بين أيدينا (الأذكار) للإمام النووي رحمه الله
قد طبع بتحقيقي في مطبعة الملاح بدمشق سنة (١٣٩١) هـ الموافق (١٩٧١) م
ثم حقق بتحقيقه مرة أخرى وقام بطبعه صاحب دار الهدى بالرياض الأستاذ
أحمد النحاس، وكان قد تقدم للإدارة العامة [illegible]
مراقبة المطبوعات برئاسة البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد في الرياض
فسلم الكتاب إلى هيئة مراقبة المطبوعات، وقرأه أحد أعضائه
فحرّف فيه في (فصل في زيارة قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم) فجعله (فصل في زيارة
مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم) مع تغيير بعض العبارات في هذا الفصل صفحة (٢٩٥)
وحذف من صفحة (٢٩٦) قصة العتبي، وهو محمد بن عبيد الله بن عمرو بن معاوية بن عمرو بن عتبة بن
أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي العتبي البصري الشاعر، الذي ذكر قصة الأعرابي الذي جاء
إلى قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال له: جئتك مستغفراً من ذنبي،
رأى العتبي رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام وقال له:
يا عتبي الحق الأعرابي فبشره بأن الله قد غفر له، وحذف التعليق الذي ذكرته حول
القصة، وقد ذكرت أنها غير صحيحة، ولا أدري لم حذف
حذف التعليق الذي علقته عليها.

صورة من تبرئة الشيخ عبد القادر الأرناؤوط من تحريف
كتاب "الأذكار" بخط يده

٧٤ مقطع من مكتوب عبد القادر الأرناؤوط

ـ زيارة قبر رسول الله ﷺ ) وجعله ( فصل في زيارة مسجد رسول الله ﷺ) مع تغيير بعض العبارات في هذا الفصل صفحة (٢٩٥) ، وحذف من صفحة (٢٩٧) قصة العتبي ، وهو محمد ابن عبد الله بن عمرو بن معاوية بن عمرو بن عتبة بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي العتبي الشاعر ، الذي ذكر قصة الأعرابي الذي جاء قبر رسول الله ﷺ وقال له : جئتك مستغفراً من ذنبي .

وأن العتبي رأى النبي ﷺ في المنام وقال له : يا عتبي إلحق الأعرابي فبشره بأن الله قد غفر له وحذف التعليق الذي ذكرته حول القصة ، وقد ذكرت أنها غير صحيحة ، ومع ذلك كله حذفها ، وحذف التعليق الذي علقته عليها .

وهذا التصرف الذي حصل في هذا الكتاب لم يكن مني أنا العبد الفقير إلى الله تعالى العلي القدير ( عبد القادر الأرناؤوط) وكذلك لم يكن من صاحب دار الهدى الأستاذ أحمد النحاس ، وإنما حصل من هيئة مراقبة المطبوعات ، وصاحب دار الهدى ومحقق الكتاب لا يحملان تبعة ذلك ، إنما الذي يحمل تبعة ذلك هيئة مراقبة المطبوعات ، ولاشك أن التصرف في عبارات المؤلفين لايجوز ، وهي أمانة علمية ، وإنما على المحقق والمدقق أن يترك عبارة المؤلف كما هي ، وأن يعلق على ما يراه مخالفاً للشرع والسنة في نظره ، دون تغيير لعبارة المؤلف .

وكان الأخ في الله الأستاذ أحمد النحاس كلمني بالهاتف من الرياض إلى دمشق ، وذكر لي أن المدقق تصرف في الكتاب ، وأنه حصل تغيير وتبديل ، ولكن كل ظني أنه تصرف مع التعليق على ذلك المكان ، كما هي عادة المحققين والمدققين .

وأخيراً طبع الكتاب وطرح إلى السوق في الرياض ، وبعد اطلاعنا على الكتاب ما كان من صاحب دار الهدى الأستاذ أحمد النحاس إلا أن قام بطباعته مرة أخرى ، ورد قصة العتبي المحذوفة إلى مكانها كما كانت سابقاً في جميع الطبعات ، مع التعليق عليها من قبلي ، وزدت عليه مبيناً أن هذه القصة غير صحيحة ، وفي هذه الطبعة الأخيرة رد كلام النووي كما كان أيضاً في جميع الطبعات مع التعليق عليه .

قال الله تبارك وتعالى ﴿ يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولاً سديداً . يصلح لكم أعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ، ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيماً ﴾ (الأحزاب: ٧٠-٧١) ، كما نسأله تعالى أن يجعل قلوبنا طاهرة من الحقد والحسد ، وعامرة بذكر الله تعالى ـ

والصلاة على رسوله ﷺ، وأن يلهمنا القول بالحق في الرضى والغضب، وأن يرزقنا التقوى في السر والعلانية ﴿ هو أهل التقوى وأهل المغفرة ﴾ (المدثر: ٥٦)، إنه على كل شيء قدير وبالإجابة جدير، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

دمشق: ١ ربيع الأول ١٤١٣ هـ.

٢٩ آب ١٩٩٢ م

طالب العلم الشريف

العبد الفقير إلى الله تعالى العلي القدير

(عبد القادر الأرناؤوط)

انظر في (ص٣٧٧ - ٣٧٩) صورة لهذه التجزئة بخط يد الشيخ عبد القادر الأرناؤوط.

وهكذا انطفأ سراجُ الأمانة، وعبث الصغارُ بكتب الكبار.

وذكّرني هذا التحريف و التعدي بِسَلَف هذا المتعدي.

ففي طبقات الشافعية الكبرى للإمام عبد الوهاب بن علي السُبكي (٢/١٦، ١٧):

"قد تزايد الحالُ بالخطابية، وهم المجسّمة في زماننا هذا، فصاروا يرَوْنَ الكذب على مخالفيهم في العقيدة، لاسيما القائم عليهم بكل ما يسوءه في نفسه وماله، وبلغني أن كبيرهم استفتي في شافعي؛ أيشهد عليه بالكذب؟ فقال: ألستَ تعتقد أن دمه حلال، قال: نعم، قال: فما دون ذلك دون دمه! فاشهد وادفع فساده عن المسلمين، فهذه عقيدتهم، ويرون أنهم المسلمون، وأنهم أهل السنة، ولو عُدّوا عدداً لما بلغ علماؤهم - ولا عالم فيهم على الحقيقة - مبلغاً يعتبر، ويكفرون غالب علماء الأمة، ثم يعتزون إلى الإمام أحمد بن حنبل رضي الله عنه وهو منهم بريء، ولكنه كما قال بعض العارفين ورأيته بخط الشيخ تقي الدين ابن الصلاح:

إمامان ابتلاهما الله بأصحابهما وهما بريّان منهم؛ أحمد بن حنبل ابْتُلي بالمجسمة، وجعفر الصادق ابْتُلي بالرافضة" اهـ.

ثم قال الإمام ابن السُبكي (١٩/٢):

" وقد وصل حال بعض المجسّمة في زماننا إلى أن كتب شرح "صحيح مسلم" للشيخ محيي الدين النووي، وحذف من كلام النووي ما تكلم به على أحاديث الصفات، فإن النوويّ أشعري العقيدة، فلم تحمل قوى هذا الكاتب أن يكتب الكتاب على الوضع الذي صنفه -

اس قسم کی ترامیم کو مجرمانہ کہا جاسکتا ہے۔ یہ ایک طویل داستان ہے کوئی عالم اس طرف توجہ فرما کر خیانتوں کو جمع کرتا کہ اصل متون محفوظ رہیں اور طلبہ گمراہ نہ ہوسکیں۔ امام احمد رضا نے اپنی تصانیف میں اصل متون محفوظ کردئے ہیں۔ اس لئے ان کی محققانا اور فاضلانا تصنیفات کا مطالعہ اور بھی ضروری ہوگیا۔

☆ امام احمد رضا علیہ الرحمہ، (۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) اپنے عہد کے جلیل القدر عالم اور محدث تھے، انہوں نے ۵۴ علوم وفنون کا خود ذکر کیا ہے، (۱۶)...... جس میں ان کو تبحر حاصل تھا، علم حدیث میں تبحر وتعمق کا اندازہ ان کہ بیشتر رسائل اور فتاوی سے لگایا جاسکتا ہے بالخصوص الفضل الموہبی (مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ) سے جس کا عربی ترجمہ شائع ہو گیا ہے (۱۷)......

علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے الافادۃ الرضویہ کے عنوان سے علم حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات کو جمع کیا تھا، (۱۸)...... امام احمد رضا علیہ الرحمہ بظاہر ناممکن نظر آنے والی بات کو احادیث کے ذخیرہ علمی سے اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ انسان حیران ہوجاتا ہے، احادیث کی نہر رواں نظر آتی ہے، کبھی دریا بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ انہوں نے علم حدیث میں جو چمکتا دمکتا نقش قائم کیا تھا ایسا نقش کوئی قائم نہ کرسکا۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے مندرجہ ذیل علماء سے سند حدیث حاصل فرمائی:۔

۱۔ شیخ احمد زینی دحلان الشافعی المکی۔ (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)

۲۔ شیخ عبدالرحمٰن سراج مفتی الاحناف بمکہ، (۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء)

۳۔ شیخ حسین صالح جمل اللیل المکی، (۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء)

امام احمد رضا بریلوی علم حدیث میں ہر حیثیت سے یگانۂ روزگار اور اپنی مثال آپ تھے، ان کی نظر اقسام حدیث پر بھی تھی اور کتب حدیث پر بھی، علامہ محمد حنیف رضوی نے ایسی ۴۰۰ سے زیادہ کتب حدیث دریافت کی ہیں جن سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے استفادہ فرمایا

---

۱۶۔ الاجازۃ الرضویہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، لاہور، ۱۳۹۶ھ ج ۲، ص ۲۹۹-۳۰۷

۱۷۔ الفضل الموہبی، مطبوعہ مجلس رضا لاہور ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء

۱۸۔ محمد ظفر الدین رضوی، صحیح البہاری، ص ۴-۲۶، حیدرآباد سندھ، ۱۹۹۲ء

ہے، اللہ اکبر! امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی بلند پایہ تصانیف سے علم حدیث اور متعلقات حدیث میں ان کے تبحر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، فن حدیث میں وہ بصیرت کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ساری عمر اس فن کی تحصیل میں گزاری ہے۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل صاحب استاذ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد،)

امام احمد رضا بریلوی اصول حدیث، جرح وتعدیل، سلسلہ رواۃ اور علم الرجال پر بھی وسیع نظر رکھتے تھے اور انہوں نے مسائل کے استنباط اور ان کے استدلال اور وجوہ بیان کرنے کے لئے ان علوم سے بھرپور استفادہ کیا ہے......(۱۹)

تلمیذ امام احمد رضا، علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:۔

علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم رجال کا ہے ،اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کے جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرمادیتے اٹھا کر دیکھا جاتا تو تہذیب وتذہیب میں وہی الفاظ مل جاتے۔......(۲۰)

www.alahazratnetwork.org

بقول مولانا رحمٰن علی خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

امام احمد رضا تخریج میں ید طولی کے مالک تھے، اس فن میں ''الروض البہیج فی آداب التخریج، قلم بند فرمائی اگر اس فن میں اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تو پھر آپ کو اس فن کا موجد کہنا چاہئے۔(۲۱) (تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۷)

WWW.NAFSEISLAM.COM

حدیث میں چہل حدیث واربعین کی فضیلت آئی ہے ،ایک ہی موضوع پر چالیس احادیث کا مجموعہ نظر سے نہیں گزرا، امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے سجدہ تعظیمی کی حرمت پر اپنے رسالے ''الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ،'' میں چالیس احادیث جمع کردی ہیں۔اس سے علم حدیث میں انکی وسعت نظر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔تعجب ہے پھر بھی ابوالحسن علی ندوی یہ

---

۱۹۔ ڈاکٹر محمد طفیل، حدیث نبوی فتاوی رضویہ کا بنیادی ماخذ معارف رضا کراچی، ۱۹۹۳ء، ص ۳۹

۲۰۔ خطبۂ صدارت ناگپور، ۱۳۷۹ھ/۱۹۰۰ء بحوالہ، معارف رضا م کراچی، ۱۹۹۸ء ص، ۲۱۔

مقالہ محمد انور نظامی، علوم حدیث اور محدث بریلوی، ص، ۱۹-۳۳

۲۱۔ محمد انور نظامی، علوم حدیث اور محدث بریلوی، معارف رضا، ۱۹۹۸ء

فرمائیں:۔قلیل البضاعة فی الحدیث و التفسیر ،۔(۲۲)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کون کون سی کتب حدیث آپ کے درس اور مطالعہ میں ہیں۔آپ نے پچاس سے زیادہ کتب حدیث کے نام گنا دیئے۔......(۲۳)۔یہ تو تھیں وہ کتب احادیث جو درس ومطالعہ میں رہیں۔ جن کتب حدیث سے استفادہ کیا ان کی تعداد ۴۰۰ سے بھی زیادہ ہوگی۔علم حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تبحر کی یہ شان تھی کہ جب ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء مدرسۃ الحدیث، پیلی بھیت، کے تاسیسی جلسہ میں علمائے سہارنپور، کانپور، رام پور، جونپور، بدایوں کی موجودگی میں محدث سورتی مولانا وصی احمد علیہ الرحمہ نے تقریر کی فرمائش کی تو امام احمد رضا نے مسلسل تین گھنٹے پر مغز اور مدلل تقریر فرمائی اور علم حدیث کا دریا بہا کر علماء کو حیران کردیا۔......(۲۴) جب سننے والا ہو تو بات کرنے کو جی چاہتا ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ علم حدیث کے حوالے سے جب معاصرین پر تنقید فرماتے تو علم حدیث کا خزانہ ابلتا ہوا نظر آتا۔امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے شعور پر علم حدیث چھایا ہوا تھا، ان کا ظاہر و باطن سنت کے رنگ میں رنگا ہوا تھا، کوئی بات کوئی کام کوئی تحریر حدیث کے خلاف نہ تھی۔ان کی شاعری میں بھی اکثر اشعار احادیث کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں جب کہ دوسرے بہت

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۲۔ ابوالحسن ندوی، نزہۃ الخواطر، ج،۸،ص۴۴

نوٹ:۔ تعجب ہے کہ ابوالحسن علی ندوی نے یہ بات کیسے لکھ دی، اصل کتاب ان کے والد حکیم عبدالحی لکھنوی کی تالیف ہے۔ ابوالحسن علی ندوی نے اس میں اضافے کئے ہیں۔ یہ اضافہ بھی انہیں کا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں راقم علی گڑھ گیا تھا، وہاں صدر شعبہ سنی دینیات پروفیسر اقبال احمد انصاری سے ملاقات ہوئی جو نزہۃ الخواطر کے جدید ایڈیشن کے نگراں تھے۔جب ان کے علم میں یہ بات لائی گئی تو انہوں نے کشادہ دلی سے کہا کہ کتاب میں جو غلطیاں ہوں ان کی نشاندہی کردی جائے۔دوسرے دن وہ نزہۃ الخواطر کے متعلقہ اوراق کی فوٹو کاپی فقیر کی قیام گاہ پر لائے جب کہ فقیر روانہ ہونے والا تھا۔چوں کی راقم سفر میں تھا اسلئے اغلاط کی نشاندہی اور اصلاح نہ کرسکا، شاید بعد میں پاکستان سے ضروری مواد بھیج دیا گیا تھا۔مسعود

۲۳۔ اظہار الحق الجلی، مطبوعہ،۱۹۹۶ء ص،۲۴

۲۴۔ یسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں، ص،۱۳۲(ملخصا)

سے مشہور و معروف شعراء کی شاعری قرآن وحدیث سے یکسر خالی نظر آتی ہے، بیشک جس نے زندگی کو جانا پہچانا اس نے قرآن وحدیث کی ترجمانی کی، جو زندگی سے بے خبر رہا وہ قرآن وحدیث سے بے خبر رہا، خواہ وہ علم ودانش کی کتنی ہی بلندیوں تک پہونچا۔

سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ نے راقم سے ایک ملاقات میں فرمایا کہ تاج العلماء سید محمد میاں قادری فرماتے ہیں۔(۲۵)......کہ ''امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات بھی افاضات ہوتے تھے۔ علامہ محمد ظفر الدین رضوی (۱۳۸۲/۱۹۶۲ء) نے اپنی کتاب جامع الرضوی جلد دوم مطبوعہ حیدرآباد سندھ ۱۹۹۳ء) کے مقدمے میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کی تعداد ۳۲ ہے ان سب کا تعلق علم حدیث سے ہے۔ وہ مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

ولنقدم قبل الشروع فی المقصود مقدمة یشتمل فوائد التقطتها من تصانیف العلماء لا سیما سیدی وملا ذی وشیخی و استاذی شیخ الاسلام و المسلمین ،وارث علوم سید المرسلین ،مؤید الملة الطاهره، مجددالمأة الحاضرة مولانا الشاہ احمد رضا خان القادری البرکاتی البریلوی نفعنا اللہ ببرکاته فی الدنیا والآخرہ۔(ص۳)

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

فن حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی بصیرت ووسعت کو دیکھ کر علمائے عرب نے آپ کو امام المحد ثین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی شریف اور مدینہ منورہ کے عالم شیخ یسین احمد الخیاری نے اس لقب سے یاد کیا ہے۔(۲۶)......

اور حافظ کتب حرم شیخ اسمٰعیل مکی تحریر فرماتے ہیں:۔

شیخ المحد ثین علی الاطلاق۔ (رسائل رضویہ ،ج۲،۔ص۲۶۰، لاہور ۱۹۷۶ء)

نہ صرف منقولات میں بلکہ معقولات میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی یہی شان ہے، اس لئے شیخ

---

۲۵۔ آپ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے مرشد کریم شاہ ال رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے حقیقی بھائی شاہ اولاد رسول کی اولاد امجاد سے تھے۔ مسعود

۲۶۔ الدولۃ المکیہ (مع تقریظات) کراچی ص۲۰۷

علی بن حسین مالکی (مدرس مسجد حرام مکہ مکرمہ) نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو مرکز دائرۃ المعارف فرمایا ہے۔......(۲۷)

۱۹۹۲ء میں راقم کا علیگڑھ جانا ہوا وہاں ہندوستان کے مشہور فاضل شبیر حسن غوری سے بھی ملاقات ہوئی جو علم زیجات میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حاشیہ زیج ایلخانی پر کام کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا اس فن میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا وہ مستعار نہیں وہ ان کا اپنا معلوم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ایس ایم خالد الحامدی (جامعہ ملیہ، دہلی) نے اپنے ایک مکتوب (مولفہ ۲۰/ فروری ۱۹۹۲ء) میں علم حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تصانیف کی تعداد ۴۰ بتائی ہے، اس کی تفصیل انہوں نے اپنے مقالے میں دی ہوگی جو علم حدیث میں پاک و ہند کے علماء کی خدمات پر قلم بند کیا ہے۔ فقیر کے علم میں جو کتب ہیں ان میں سے چند کے نام پیش کرتا ہوں۔

۱۔ النہی الاکید، (۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء)
۲۔ الہاد الکاف (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)
۳۔ حاجز البحرین (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)
۴۔ مدارج طبقات حدیث (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)
۵۔ الاحادیث الواقیہ، (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء
۶۔ الفضل الموہبی، (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)

راقم کے کتب خانہ میں علم حدیث سے متعلق امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ۲۱ مخطوطات ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ حاشیہ میزان الاعتدال، ۲۔ حاشیہ شفاء السقام،
۳۔ حاشیہ تعقبات علی الموضوعات، ۴۔ حاشیہ کتاب الاسماء والصفات
۵۔ کشف الاحوال فی نقد الرجال، ۶۔ حاشیہ العلل المتناہیہ
۷۔ حاشیہ ارشاد الساری، ۸۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ،

---

۲۷۔ الدولۃ المکیہ (مع تقریظات) کراچی، ۱۵۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| ۹۔ حاشیہ مسند احمد، | ۱۰۔ حاشیہ الدر المکنون، |
| ۱۱۔ حاشیہ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ، | ۱۲۔ حاشیہ خلاصہ تذھیب الکمال، |
| ۱۳۔ حاشیہ جامع فصولین، | ۱۴۔ حاشیہ اشعۃ اللمعات، |
| ۱۵۔ حاشیہ مفتاح السعادۃ، | ۱۶۔ حواشی شرح الصدور |
| ۱۷۔ حاشیہ فتح المغیث، | ۱۸۔ حواشی مقاصد حسنہ، |
| ۱۹۔ حاشیہ حصر الرشاد، | ۲۰۔ حاشیہ الترغیب والترھیب |
| ۲۱۔ حاشیہ نیل الاوطار، | |

علم حدیث اور دوسرے علوم منقولہ ومعقولہ میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی مہارت کو دیکھتے ہوئے کراچی یونیورسٹی کے شعبہ قرآن وسنت کے مختلف پرچوں میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے علوم وفنون کو شامل کیا گیا ہے۔

مثلاً تفسیر، حدیث، اسلامی معیشت، اسلامی سیاست، سائنس وغیرہ۔

www.alahazratnetwork.org

علم حدیث پر امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے تبحر، بصیرت اور صحت نظری کا اس سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علمائے حرمین شریفین اور علمائے عرب نے علم حدیث میں آپ سے اجازتیں لیں، (۲۸)......۔راقم کے علم میں کوئی ایسا عجمی عالم نہیں کہ دنیائے عرب میں جس

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۸۔ رسائل رضویہ، لاہور، ۱۹۷۶ء ج ۲، ص ۲۲۷-۳۵۹

نوٹ:۔ علماء حرمین شریفین سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب آپ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کیلئے دوبارہ حاضر ہوئے، تعارف کی تقریب یہ ہوئی کہ ہندی مخالفین نے مسئلہ علم غیب سے متعلق ایک استفتاء پیش کیا وہ یہ سمجھے کہ آپ سفر میں ہیں اور کتابیں ساتھ نہیں، شاید جواب نہ لکھ سکیں گے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے محض قوت حافظہ کی بنا پر ایسا فاضلانہ اور محققانہ جواب لکھا کہ علماء حیران رہ گئے۔اس فتوے کا نام ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' رکھا، پھر یہ فتوی شریف مکہ کے دربار میں ساڑھے تین سو علماء عرب کے سامنے دونشستوں میں پڑھا گیا جس سے امام احمد رضا کا غائبانہ تعارف ہوا۔ پھر بات پھیلتی چلی گئی اور زیارت کا شوق بڑھتا چلا گیا۔اس فتوے پر بکثرت علمائے عرب نے تقاریظ لکھیں جس کی تفصیل راقم کی کتاب امام احمد رضا اور عالم اسلام، کراچی ۲۰۰۰ء اور پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ (استاد جامعہ ازہر شریف قاہرہ) کی کتاب

آپ نے مجھ حقیر اور میرے بھائی سے وعدہ فرمایا تھا کہ اپنی مرویات کی سند بھیجوں گا، وہ سند ابھی تک نہیں پہنچی۔

اور سید مامون البری المدنی لکھتے ہیں:۔

وقد وقع منکم الوعد عندوصولکم الی المدینة الطیبة بان تمنحوا من فضلکم الا جازة فی علوم الحدیث والتفسیر وغیرھما للفقیر والفقیر منتظر انجاز ذلك الوعد و کتابته و ارساله۔(۳۱)　　(۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء)

جب آپ مدینہ طیبہ کے عالی دربار میں حاضر ہوئے تھے تو مجھ فقیر سے بنابر فضل وکرم وعدہ فرمایا تھا کہ حدیث وتفسیر وغیرہ علوم دینیہ کی سند دوں گا، فقیر اس وعدے کی تکمیل اور اسکی کتابت وترسیل کا منتظر ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے علماء حرمین شریفین کی خواہش پر سات سندیں جاری کی ہیں جو مندرجہ ذیل علمائے کرام کے نام بھیجی گئیں۔

www.alahazratnetwork.org

سید شیخ اسمٰعیل مکی، سید جمیل مکی، سید مامون البری المدنی، سید ابو حسین المرزوقی، شیخ سعد الدہان، شیخ عبدالرحمٰن الدہان، شیخ عابد حسین، شیخ علی بن حسین، شیخ جمال بن محمد الامیر، شیخ عبداللہ مرداد، شیخ عبداللہ دحلان، شیخ بکر رفیع المکی، شیخ حسن العجمی، شیخ عمر بن حمدانی المحرسی المدنی، شیخ احمد الخضراوی، سید ابو بکر بن سالم البار العلوی، سید محمد عثمان دحلان، شیخ محمد یوسف، سید شیخ محمد سعید، سید محمد المغربی، وغیرہ وغیرہ،(۳۲)......

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہندوستان کے ایک عالم مولوی انور شاہ کشمیری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ علم حدیث میں بڑی مہارت رکھتے تھے، پروفیسر ڈاکٹر رضوان اللہ مرحوم (استاذ شعبہ سنی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ،) نے اسی یونیورسٹی سے مولوی انور شاہ کشمیری کے حالات اور علمی خدمات پر ڈاکٹریٹ کیا تھا، یہ تحقیقی مقالہ شائع بھی ہوگیا، راقم نے جب اسکو پڑھا تو حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی، حیرت اس لئے کہ جو کچھ کہا گیا تھا نظر نہ آیا اور افسوس اس لئے کہ علماء

---

۳۱۔　رسائل رضویہ، لاہور، ۱۹۷٦ء، ص، ۲٦٦

۳۲۔　رسائل رضویہ جلد دوم، ص، ۲۵٦-۳۵۹

نے مبالغہ ہی سے نہیں اغراق سے کام لیا، یہ کام تو سیاستدانوں اور صحافیوں کا ہے، علماء کا نہیں۔ علم حدیث کے حوالے سے جب مولوی انور شاہ کشمیری کا امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے تقابل کیا جاتا ہے تو مولوی انور شاہ کشمیری کی شخصیت دبی ہوئی نظر آتی ہے۔

پاکستان کے مشہور عالم مفتی محمد نور اللہ بصیر پوری نے اپنے فتاوی نوریہ میں مولوی انور شاہ کشمیری کا عالمانہ اور محققانہ محاکمہ کیا ہے۔(۳۳)۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے عہد میں علوم دینیہ سے بے خبر دانشور ''اجتہاد'' کی شدید ضرورت محسوس کررہے تھے اور اس کا چرچہ عام تھا۔ ان کے بے خبری کا یہ عالم ہے کہ ایک مشہور ومعروف دانشور نے راقم سے کہا کہ ''انجیل میں صرف ونحو کی بہت سی غلطیاں بتائی جاتی ہیں (معاذ اللہ) قرآن میں بھی ایسا ہی ہوگا''۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنی تحقیقات علمیہ سے ان دانشوروں کو خاموش کردیا اور اجتہاد کا غلغلہ دب کر رہ گیا۔ حقیقت میں اجتہاد کے مطالبے کا محرک خالص سیاسی تھا، دینی ومذہبی نہیں تھا، جن حضرات کو ''صراط مستقیم'' اچھی نہیں لگتی وہ دوسری راہیں تلاش کرتے ہیں پھر ان راہوں پر دوسروں کو چلانا چاہتے ہیں تاکہ اسلام کی حقیقی قوت ڈھیر ہوجائے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ اس صراط مستقیم پر چلتے رہے اور اس کی حفاظت کے لئے انہوں نے شدید قلمی جنگ کی جس کو فساد کا رنگ دیکر بدنام کیا گیا (ان للہ وانا الیہ راجعون،)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اب برف پگھل رہی ہے، زندگی کروٹ بدل رہی ہے، حقیقتوں سے پردے اٹھ رہے ہیں، جو بے خبر تھے باخبر ہورہے ہیں، خدا کا شکر ادا کررہے ہیں، ندامت وشرمساری کے ساتھ سجدۂ شکر بجالارہے ہیں، دل ودماغ پاک کررہے ہیں، بدگمانیوں اور نفرتوں کے داغ دھورہے ہیں۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی مختلف جہتیں ہیں اور بیشمار خوبیاں ہیں، چند ایک یہ ہیں:۔

۱۔ احادیث کے ظاہر ہی نہیں باطن پر بھی نظر رکھتے ہیں اور منشاء رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں۔

---

۳۳۔ مفتی محمد نور اللہ بصیر پوری، فتاوہ نوریہ، مطبوعہ اکاڑہ۔

۲۔ جتنا اہم مسئلہ ہوتا ہے اتنے ہی پایہ کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں مگر تحقیق کا آغاز قرآنی آیات سے کرتے ہیں۔

۳۔ جہاں عقائد میں فساد کا اندیشہ ہوتا ہے وہاں دفع فساد کے لئے کم تر اہم روایت کو زیادہ اہم روایت پر ترجیح دیتے ہیں۔

۴۔ جہاں کسی بزرگ کی شان میں کوئی مخالفانہ فتوی دینے پر مجبور ہوتے ہیں وہاں خود فتوی نہیں دیتے بلکہ فقہا کا قول نقل کردیتے ہیں۔

۵۔ احیاء سنت میں اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے اور ملامت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرتے۔

۶۔ فیصلہ کرتے وقت اپنے اور بیگانے میں تمیز نہیں کرتے جو حق سمجھتے، وہی بیان کرتے، حق کو نہیں چھپاتے۔

۷۔ اسلاف سے اختلاف ہوتا ادب سے اختلاف کرتے اور اپنے دلائل پیش فرماتے، کبھی رعایت بھی فرماتے ہیں اور اپنی بات منوانے کے لئے ''مصیطر'' نہیں بنتے۔ کسی حالت میں ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی علمی تحقیقات کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ محقق و مفکر اور فقہا کو مفسر و محدث بھی ہونا چاہیے، مدبر اور مودب و مہذب بھی ہونا چاہئے، مجاہد و غازی بھی ہونا چاہئے، صرف کسی کی رائے نقل کردینے سے مفتی نہیں ہوتا جس کے فیصلے کی بنیاد حجج ساطعہ اور براہین قاطعہ پر ہو اور جو دانش برہانی کے ساتھ ساتھ دانش نورانی سے بھی فیض یاب ہو وہی مفتی و مفکر ہوتا ہے۔

فن حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تبحر نے فقہ حنفی کی تائید میں احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ فراہم کیا ہے جو اس سے پہلے سامنے نہ آیا تھا، امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے فقہ حنفی کی اولیت اور حقانیت ثابت کردی، اس لئے ایسے مجموعہ احادیث کی ضرورت تھی جس سے فقہ حنفی کی تائید ہوتی ہے۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین آرزو (سابق شعبہ عربی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، وحال وائس چانسلر مظہر الحق عربک اینڈ پرشین یونیورسٹی، پٹنہ،)

پاک و ہند میں جن کتب حدیث کا درس دیا جاتا ہے ان کے مولفین مسلکاً شافعی ہیں

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس لئے ان کتابوں میں زیادہ تر وہی احادیث ملتی ہیں جو شافعی مسلک کی موید ہیں، مذہب حنفی کی نبیاد جن اخبار وآثار پر ہے ان کا اول تو ذکر ہی نہیں کیا گیا، اگر کیا گیا تو رد وانکار کے ساتھ، شروح وحواشی بھی انہیں کتابوں کی لکھیں گئیں۔ گیارہویں صدی ہجری میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مسلک احناف کی تائید میں ایک مجموعہ احادیث ''فتح المنان فی تایید مذہب النعمان،'' قلم بند کی۔ پھر سید مرتضی زبیدی بلگرامی (۱۱۴۵ھ-۱۲۵۰ھ) نے'' عقود الجواهر الحنفیه فی اولة آحکام ابی حنیفه،'' تحریر فرمائی۔

ظہیر حسن شوق نیموی بہاری (۱۲۷۸ھ۔۱۳۲۲ھ) کا حنفی نقطہ نظر سے احادیث کا پہلا مجموعہ آثار السنن ہے جو ۱۳۱۸ھ میں قومی پریس لکھنو سے شائع ہوئی۔ یہ باب فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی اسکے بعد کے ابواب وہ لکھنا چاہتے تھے مگر نہ لکھ سکے اور انتقال فرما گئے۔ یہ دیکھ کر یہ مختصر سی کتاب ہے جس سے احناف کی ضرورت پوری نہیں ہوتی ملک العلماء فاضل بہاری نے احادیث کا سارا ممکن الحصول مجموعہ کھنگال کر صرف وہی احادیث جمع کرنیکا بیڑا اٹھایا جو موید مسلک اہلسنت واحناف ہوں اور فقہ حنفی کا ماخذ و مصدر۔

انہوں نے عام روایات جمع کیں جن پر مذہب حنفی کی عمارت کھڑی کی گئی ہے اور حتی الامکان فقہ حنفی کا شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ رہا ہو جس کی سند واستشہاد میں کوئی خبر اور اثر پیش نہیں کی گئی ہو۔ (۳۴)۔

چونکہ فاضل بہاری امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید تھے اور قریب رہے اس لئے انکو احادیث کا بہت سا ذخیرہ انکے فتاوی رضویہ اور دوسرے بہت سے رسائل وکتب میں مل گیا جس نے اس منزل کو آسان کر دیا۔ چنانچہ آپ نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ذخیرہ احادیث سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔

فاضل بہاری نے اس کام کو فقہی ابواب کی ترتیب پر چھ جلدوں میں مکمل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جلد دوم کے پہلے چار حصے انکی زندگی میں ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۷ء کے درمیان آگرہ اور پٹنہ سے شائع ہوئے۔ پہلا حصہ آگرہ سے، تین حصہ پٹنہ سے، پھر یہ چار حصے ایک

---

۳۴۔ محمد ظفر الدین رضوی، جامع الرضوی، حیدرآباد، سندھ، ج ۲، ۳۲-۳۳ ملخصاً

جلد میں پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب،(۳۵)۔(پروفیسر ایمرٹس سندھ یونیورسٹی، پاکستان)۱۹۹۲ء میں شائع کئے۔عنوان جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری"

یہ ۹۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اسمیں نو ہزار دو سو ستاسی (۹۲۸۷) احادیث شامل ہیں۔جامع الرضوی کی پہلی جلد کا مخطوطہ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین آرزو کی عنایت سے ۱۹۹۲ء میں راقم کو ملا جس پر رضا فاؤڈیشن، لاہور میں کام ہو رہا ہے، جو غالباً مکمل ہو چکا ہے۔جامع الرضوی میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ذخیرہ احادیث کے ساتھ ساتھ دوسری کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اور اسکو فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق مدون کیا گیا ہے۔

دوسرا اہم کام مولانا محمد عیسی رضوی نے کیا ہے،انہوں نے صرف فتاوی رضویہ کو سامنے رکھا اور جس ترتیب سے فتاوی رضویہ میں احادیث آئی ہیں اسی ترتیب سے تین جلدوں میں مرتب کیا ہے، عنوان یہ ہے۔

امام احمد رضا اور علم حدیث،(۱۹۹۹ء)

اور تفصیل یہ ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | جلد اول | صفحات،۶۶۴ | دہلی ۱۹۹۹ء |
| ۲۔ | جلد دوم | صفحات،۵۵۲ | دہلی ۱۹۹۹ء |
| ۳۔ | جلد سوم | صفحات،۶۰۸ | دہلی،۱۹۹۹ء |

تیسرا اہم کام علامہ محمد حنیف رضوی نے کیا ہے۔آپ نے فتاوی رضویہ اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی دوسری تصانیف سے ذخیرہ احادیث جمع کر کے فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔یہ اہم کام سالوں کی محنت شاقہ کے بعد وجود میں آیا، اخلاص اور لگن سے ہی یہ کام ہو سکتا تھا۔

---

۳۵۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب، غالباً سب سے پہلے علم حدیث کے حوالے سے مقالہ قلم بند کیا، عنوان تھا امام احمد رضا اور علم حدیث، یہ مقالہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند،(لاہور،۱۹۷۸ء ص ۱۳۴) جلد اول میں شائع ہوا۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

تصنیف وتالیف بھی انسان کے تخلیقی محل سے ملتی جلتی ہے، ذہن میں بات آتی ہے تصور ابھرتا ہے اور پھیلتا چلا جاتا ہے، عطاؤں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، مضامین آنے لگتے ہیں اور آتے چلے جاتے ہیں، پھر یہ سب کچھ ایک وجود میں سمٹنے لگتا ہے، اور ایک صورت جلوہ گر ہوتی ہے اور کتاب چھپ کر ہر طرف پھیلتی چلی جاتی ہے۔اور

الذی خلقک فسوّاک فعدلک، فی ای صوۃ ماشاء رکبک، ۔

انفطار، ۷۔۸

اور

ثم اذا انتم بشر تنتشرون ، روم ۲

کے نظارے سامنے آجاتے ہیں۔جامع الاحادیث بھی اسی عمل سے گزری ہوگی۔

جامع الاحادیث کے فاضل مؤلف علامہ محمد حنیف خان رضوی زید عنایتہ جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف) کے صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہیں۔۱۹۵۵ء میں بریلی شریف کے مضافات میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۱۹۷۹ء میں دارالعلوم منظر اسلام (بریلی شریف) سے سند فراغت حاصل کی۔اساتذہ میں علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی، علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارک پوری، مفتی جہاں گیر خاں صاحب اعظمی، مفتی محمد عارف صاحب نانپاروی، علامہ نعیم الدین صاحب بستوی، جیسے جلیل القدر اساتذہ رہے، ان کے علاوہ تقریباً بیس علماء کرام آپ کے استاد رہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ محمد حنیف خاں رضوی نے تدریس کا آغاز سند فراغت حاصل کرنے کے فوراً ہی بعد ۱۹۷۹ء میں کردیا تھا اور مندرجہ ذیل مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جامعہ رضویہ (کیمری، ضلع رامپور) دار العلوم گلشن بغداد (رامپور) مفتاح العلوم (رامنگر نینی تال) بدرالعلوم (جس پور نینی تال) الجامعۃ القادریہ (رچھا، بریلی شریف،) اور آجکل جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف) میں درس وتدریس، تصنیف وتالیف، اور صدر المدرسین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

علامہ محمد حنیف خاں رضوی کو پڑھاتے ہوئے تقریباً ۲۲ سال ہو چکے ہیں۔ان کے سینکڑوں شاگرد ہیں، جامعہ نوریہ رضویہ میں، ۷ سات استاد آپ ہی کے شاگرد ہیں، اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ آپ طلبہ میں تعلیم وتدریس کا ذوق بھی پیدا کردیتے ہیں جو دنیا کی محبت کی وجہ سے اب طلبہ میں عنقا ہوتا جارہا ہے۔ فاضل مؤلف نے مختلف کتب ورسائل بھی تصنیف و تدوین کئے ہیں جن میں فتاوی رضویہ کی بعض مجلدات کی دوسری بار اشاعت اور جامع الاحادیث کی ترتیب وتخریج نہایت ممتاز ہیں۔ اشاعتی کام بھی کئے اور رضا دار الاشاعت (رام نگرشم بریلی شریف)، رضا اکیڈمی، رامپور احباب کے شرکت میں قائم کئے، اوران اداروں سے اہم کتابیں شائع کیں، علامہ محمد حنیف خاں رضوی اپنے ایثار اور اخلاص اورلگن کی وجہ سے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے لئے بھی نمونہ عمل ہیں۔ وہ اہل سنت وجماعت کا عظیم سرمایہ ہیں ان شاء اللہ ان کی یہ محنت مشکور ومقبول ہوگی، مولی تعالیٰ اس تالیف وتصنیف سے ایک عالم کو بہرہ ورفرمائے اور فاضل مؤلف زیدلطفہ کے درجات بلند فرمائے اوردارین میں سرفراز فرمائے۔ آمین۔

فاضل مؤلف نے احادیث کے اس نادر مجموعہ کا نام ''جامع الاحادیث'' رکھا ہے اور دوسرا عربی نام ''المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ'' تجویز کیا ہے۔ اس کتاب کی ۲۰×۳۰ سائز میں چھ جلدیں ہوں گی جن میں احادیث کی تعداد چار ہزار سے کچھ کم اور صفحات کی تعداد تقریباً چار ہزار ہوگی۔ اس مجموعے کی خوبیاں تو بہت ہیں مگر چندایک یہ ہیں:۔

۱۔ مقدمہ ایک جلد میں ہے جس میں تدوین حدیث، تاریخ حدیث اور اصول حدیث وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

۲۔ کتاب کی چار فہرستیں ہیں۔ فہرست آیات، عنوانات کی فہرست، مسائل ضمنیہ کی فہرست اوراحادیث کے عربی الفاظ کی حروف تہجی کی ترتیب پر فہرست۔ نیز مآخذ و مراجع کی فہرست۔

۳۔ احادیث کی ترتیب ابواب فقہیہ کے انداز پر رکھی گئی ہے جس میں کتب حدیث کے طرز پر تقریباً تمام ابواب ہیں۔

۴۔ احادیث کوکلی طور پر حوالوں کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔

۵۔ حوالہ جات میں اکثر مقامات پر چار سے لے کر بیس کتب حدیث کے حوالے دئے گئے ہیں۔ یہ کام نہایت اہم اور مشکل اورصبر آزما ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جن احادیث کا صرف ترجمہ لکھا تھا تلاش کر کے اصل متون بھی لکھے گئے ہیں۔

۷۔ حوالہ جات کو نیچے لکھا گیا ہے پرانے انداز پر درمیان میں نہیں۔

۸۔ کتاب، باب اور فصل کی سرخیاں قائم کی گئی ہیں۔

۹۔ کثیر احادیث کے تحت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات لائے گئے ہیں جن سے احادیث کی معنوی تشریح خود امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے قلم سے ہوگئی ہے۔

۱۰۔ جن عربی عبارات سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے احادیث کے معانی کی وضاحت کی تھی ان سب کا اردو میں خلاصہ لکھدیا گیا ہے۔

۱۱۔ حدیث سے متعلق امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جہاں بھی اصولی بحث کی ہے ان سب کی اردو میں تلخیص لکھدی گئی ہے۔

۱۲۔ احادیث کیساتھ اقسام حدیث کی بھی وضاحت کرائی گئی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۔ عربی متن میں قول رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اعراب لگائے گئے ہیں، یہ کام بھی اہم ہے، کیوں کہ آجکل طلبہ اور بعض اساتذہ عربی متون پڑھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اور حدیث کا صحیح متن پڑھنا ضروری ہے جتنا قرآن کا صحیح متن پڑھنا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۔ کتاب میں راویان حدیث کے مختصر احوال بھی لکھدئے ہیں۔ تحقیق کے نقطہ نظر سے دور جدید کی یہ ایک اہم ضرورت ہے مگر عام وخاص کتب تاریخ میں اس کا اہتمام نہیں رکھا جاتا رہا ہے جھوٹ سچ جو ایک نے کہدیا کافی سمجھا جاتا رہا ہے۔ صرف مصنف ہی کو دلیل سمجھا جاتا ہے۔

۱۵۔ اس مجموعۂ احادیث میں ان امور کے بارے میں احادیث کا بڑا ذخیرہ مل جاتا ہے جن کو ایک طبقہ شرک وبدعت سے تعبیر کرتا ہے اور ان لوگوں کیلئے راحت جاں ہے جو بات بات پر حدیث طلب کرتے ہیں اور خود ہر کام حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔ یہ اور اس قسم کی اور خوبیاں اس کتاب میں ہیں۔ مولی تعالی فاضل مولف زید عنایہ کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے برسوں کی محنت شاقہ کے بعد چمنستان رضا سے گل بوٹے چن چن کر یہ عظیم گلدستہ بنایا ہے جو ہر ایوان علم ودانش میں سجانے کے قابل ہے۔ یہ جامع الاحادیث جب تک پڑھی جائے گی،

یہ صدقۂ جاریہ ہے، یہ ایک سرچشمۂ صافی ہے جس سے تشنگان علوم دینیہ سیراب ہوتے رہیں گے۔ فقیر بصمیم قلب فاضل مؤلف علامہ محمد حنیف خاں رضوی دام عنایتہم کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور ممنون ہے کہ فقیر کو بھی اس صدقۂ جاریہ میں شامل کرلیا گیا۔

علم حدیث کے حوالے سے امام احمد رضا پر تحقیق جاری وساری ہے۔ پاکستان میں علامہ منظور احمد سعیدی زید مجدہ کراچی یونیورسٹی کراچی سے فقیر کی نگرانی میں مندرجہ ذیل موضوع پر کام کررہے ہیں۔

"احمد رضا کی خدمت علوم حدیث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ"

پہلے مرحلے ۱۹۹۷ء میں ایم فل کیلئے ان کا رجسٹریشن ہوا تھا اب وہ دوسرے مرحلے میں آگئے اور پی ایچ ڈی کا مقالہ قلمبند کررہے ہیں، امید ہے کہ ایک دوسال میں یہ مرحلہ بھی طے ہوجائے گا، فاضل موصوف نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت دس ابواب قائم کئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۔ پہلے باب میں صحابہ مجتہدین محدثین کی خدمات حدیث کا جائزہ لیا ہے۔

۲۔ دوسرے باب میں امام احمد رضا کی حیات پر روشنی ڈالی ہے۔

۳۔ تیسرے باب میں علمی آثار کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ چوتھے باب میں اساتذہ، شیوخ، تلامذہ، مستفیدین ومتاثرین کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ پانچویں باب میں حجیت حدیث میں امام احمد رضا کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

۶۔ چھٹے باب میں اصول حدیث میں امام احمد رضا کی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

۷۔ ساتویں باب میں احادیث سے طرق استدلال میں امام احمد رضا کی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

۸۔ آٹھویں باب میں تعدیل وتجریح اور اسماء الرجال میں خدمات کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ نویں باب میں علوم حدیث میں امام احمد رضا کی تحریرات کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔

۱۰۔ دسواں باب مآخذ ومراجع کیلئے مخصوص ہے جن کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر کام آگے بڑھ رہا ہے۔ نومبر ۲۰۰۰ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، اسلام آباد کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی، اس کانفرنس میں محی

الدین غزنوی اسلامی یونیورسٹی (تراڑ خیل، آزاد کشمیر) کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اسحٰق قریشی نے اعلان کیا کہ یونیورسٹی میں امام احمد رضا چیئر قائم کی جارہی ہے۔اعزازی طور پر چیئر مین شپ کیلئے فقیر سے کہا گیا ہے۔فقیر نے تو پہلے ہی شب و روز امام احمد رضا علیہ الرحمہ کیلئے وقف کرر کھے ہیں۔الغرض امام احمد رضا محدث بریلوی پر کام ہوتا رہے گا،ان کے علم و فضل کے مختلف گوشے سامنے آتے رہیں گے، اہل علم و دانش حیران ہوتے رہیں گے، اندھیریاں چھٹتی رہیں گی، روشنیاں پھیلتی رہیں گی۔

تو میری رات کو ماہتاب سے محروم نہ رکھ
تیرے پیمانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی،

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ
۲۷ر مارچ ۲۰۰۱ء

احقر محمد مسعود احمد
۱/۷ اسی پی آئی سی ایچ سوسائٹی کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# مآخذ ومراجع


۱۔قرآن حکیم

۲۔آل مصطفیٰ مصباحی: علم حدیث اور محدث بریلوی کی رجال حدیث اور اصول پر نظر
معارف رضا کراچی، ۱۹۹۱ء ص ۳۴-۴۱

۳۔ابن الحسن ابن الجعد، مسند ابن الجعد، دار الکتب العلمیہ، بیروت،

۴۔ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الادب المفرد،

۵۔احمد رضا خاں، امام: الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ، مطبوعہ کراچی،

۶۔احمد رضا خاں، امام: فتاوی رضویہ کراچی، (۱۲ مجلدات)
فتاوی رضویہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور،
(۱۸ مجلدات)

۷۔احمد بن محمد القسطلانی: المواہب اللدنیہ، دار الکتب العلمیہ بیروت

۸۔بزرگ بن شہریار: عجائب الہند، بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں، (اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء

۹۔رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنؤ، ۱۹۱۵ء

۱۰۔سید محمد محدث کچھوچھوی، خطبہ صدارت ناگپور،

۱۱۔عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، المصنف،

۱۲۔عبد الحی لکھنوی، نزہۃ الخواطر، جلد ہشتم، کراچی، ۱۹۷۶ء
حکیم وابو الحسن علی ندوی،:

۱۳۔عبد المصطفیٰ الازہری، علامہ امام احمد رضا بحیثیت امام فن حدیث،
معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۲ء ص ۴۱-۴۸

۱۴۔غلام رسول سعیدی، مولانا: تذکرۃ المحدثین، لاہور، ۱۹۷۷ء

۱۵۔غلام مصطفیٰ خاں، پروفیسر، ڈاکٹر: امام احمد رضا اور علم حدیث، بحوالہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، پنجاب یونیورسٹی۔

۱۶۔محمد بن علی الشوکانی: تحفۃ الذاکرین، شرکۃ مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر،


www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| ۱۷۔ محمد احمد المحفوظ، پروفیسر ڈاکٹر: | الامام الاکبر المجدد، محمد احمد رضا خاں والعالم العربی، لاہور ۱۹۹۸ء |
| ۱۸۔ محمد احمد المحفوظ، پرفیسر ڈاکٹر: | مولانا الامام احمد رضا خاں یادگاری مجلّہ جامعہ ازہر شریف قاہرہ، ۱۹۹۹ء) |
| ۱۹۔ محمد انور نظامی، مولانا: | علم حدیث اور محدث بریلوی، معارف رضا کراچی ۱۹۹۸ء ص ۱۹-۳۳ |
| ۲۰۔ محمد حمید اللہ ڈاکٹر: | صحیفۂ ہمام بن منبہ حیدر آباد دکن، ۱۹۵۲ء |
| ۲۱۔ محمد حنیف خاں، رضوی علامہ، | جامع الاحادیث، (چھ مجلدات زیر طبع ۲۰۰۱) |
| ۲۲۔ محمد حنیف خاں رضوی، علامہ: | امام احمد رضا اور علم حدیث معارف رضا کراچی، ۱۹۹۹ء ص ۲۷-۵۷ |
| ۲۳۔ محمد طفیل پروفیسر، داکٹر: | حدیث نبوی فتاوی رضویہ کا بنیادی مأخذ معارف رضا کراچی ۱۹۹۳ء ص ۳۳-۴۰ |
| ۲۴۔ محمد ظفر الدین رضوی، علامہ: | جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری، جلد دوم، حیدر آباد، سندھ ۱۹۹۳ء |
| ۲۵۔ محمد ظفر الدین رضوی علامہ، | چودھویں صدی کے مجدد، لاہور ۱۹۸۰ء |
| ۲۶۔ محمد عیسی رضوی، مولانا: | امام احمد رضا اور علم حدیث ۳ مجلدات دہلی ۱۹۹۹ء |
| ۲۷۔ محمد عبد الحکیم اختر، شاہجہاں پوری، علامہ: | رسائل رضویہ جلد دوم لاہور، ۱۹۷۶ء |
| ۲۸۔ محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر: | فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، لاہور، ۱۹۷۳ء |
| ۲۹۔ محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر: | محدث بریلوی کراچی، ۱۹۹۳ء |
| ۳۰۔ محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر: | امام احمد رضا اور عالمی جامعات کراچی، ۱۹۹۸ء |
| ۳۱۔ محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر: | امام احمد رضا اور عالم اسلام کراچی ۲۰۰۰ء |

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۲۔ منظور احمد سعیدی، مولانا: امام احمد رضا کی خدمات علوم حدیث کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ زیر تدوین مقالہ ڈاکٹریٹ کراچی، یونیورسٹی، کراچی، ۲۰۰۱ء

۳۳۔ یحیٰی بن شرف النووی: کتاب الاذکار مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز،

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴؍محرم الحرام/ ۱۴۱۹ھ　　　　۳۰؍اپریل/ ۱۹۹۹ء

# نبیرۂ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا سید وجاہت رسول صاحب قادری مدظلہ العالی

(کا خط بنام مرتب)

محب من محترمی مولانا محمد حنیف خاں رضوی صاحب، زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے، بفضلہٖ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا والا نامہ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۹۹ء مع آپ کے مقالہ اور فہرست کتب موصول ہوا۔ مقالہ مطالعہ کر کے بہت مسرت ہوئی، آپ نے واقعی بہت محنت کی ہے اور امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی علم حدیث اور اصول حدیث پر دستگاہ کے حوالے سے بڑے ٹھوس اور نا قابل تردید دلائل وشواہد پیش کئے ہیں جو یقیناً اہل علم وتحقیق کے لئے امام احمد رضا کی شخصیت کے حوالے سے تحقیق وتدقیق کے نئے گوشے اجاگر کرتے ہیں، اور حاسدین ومعاندین کے لئے وحشت وحیرانگی کے نئے سامان مہیا کرتے ہیں۔

آپ امام موصوف پر علم حدیث کے حوالے سے تحقیق وتصنیف کا جو کام کر رہے ہیں اس کی تفصیل پڑھ کر طبیعت بہت مسرور ہوئی، اس موضوع پر آج تک کوئی اہم تحقیقی تصنیف سامنے نہ آسکی۔ آپ بہت اہم خدمت انجام دے رہے ہیں جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ بھی ہے اور صبح قیامت تک آنے والے محققین کے لئے مشعل راہ بھی۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جید اہل قلم حامل علم وفضل کے رہتے ہوئے یہ کام نہ ہوسکا، اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت آپ کی قسمت میں لکھی تھی۔　　ع　　ایں سعادت بزور بازو نیست

فالحمد للہ علی ذالک، اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کی قوت وہمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سید وجاہت رسول قادری

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، پاکستان

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتب حدیث
# پر تعلیقات رضا کے عکوس
(بعض صفحات)

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱)

# حواشی التعقبات علی الموضوعات للسیوطی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب الادب

قوله هذا حديث في الموضوعات - حديث في صحيح البخاری ۱۲

قوله في الدلائل - وقد قال الذهبي لدلائل البيهقي انه كله نور ۱۲

قوله قلت خبر الابدال صحيح - حديث الابدال متواتر ۱۲

قوله من سليمن بن ارقد ضعيف - صوابه سليمن بن احمد بن محمد بن حبيب عن ابن لهيعة كما في اللآلی ج۲ ص۱ ۱۲

باب المناقب

قوله اخرجه احمد وله شاهد من حديث ابن عباس - نقل في اتحاف السادة من كتاب السماع ج۵ ص۲ ان هذا الحديث يقطع بكذبه وانه لا شك ان هذا من وضع الرافضة ۱۲

(۱)

# حواشی کشف الاحوال فی نقد الرجال للمدراسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب الفاء

قوله بالوضع سمع الهیثم بن کلیب — اقول انما نقل بلفظة قیل انه اتہم بوضعه وادعی وضعه علیه ۱۲

باب المیم

قوله الفقیه سمع احمد بن علی بن مہدی روی عنه الحاکم — اقول هذا التقصیر فی النقل شدید فقد روی ابن الجوزی فی طریق الحاکم عن ابن سطام عن ابن مہدی حدیثا فی مناقب اهل البیت الکریم رضی اللہ تعالٰی عنہم [illegible] وقال موضوع لا یجاوز ابن سطام وابن مہدی اھ فقال السیوطی لم ار لابن سطام ترجمة فی المیزان ولا فی اللسان اھ ولیس فی قول ابی الفرج ما یقتضی الجزم بکونه الفقیه کما لا یخفی علی ممارس الفن واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

(۱)

بر الحمد من ان لا غزال

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قولہ وروی عن عبداللہ بن عمر قلت قد رواہ ابن ماجۃ حنہ؁ من طریق ابی المقدام عن محمد بن کعب عن ابن عباس مرفوعا ۱۲

قولہ مالم یقل ابن عیینۃ اقول وانما ذلک لما کان یعتریہ من الوہم وقد کان یرفع ما وقف سفیان او یسند ما ارسلہ او نحو ذلک فیصدق انہ یملی مالم یقلہ سفیان وما تعمد الکذب فحاشا الاثری ان خر یقول صدوق ۱۲

قولہ راع وسوال انما الحدیث فی الصحیح ۱۲

قولہ عن عبدالرزاق وعبدالرزاق مع جلالتہ شیعی وعمر کان لہ ابن اخت رافضی یدخل فی حدیثہ وکان عمر لا یراجع لہیبتہ ذکرہ ابن الجوزی ۱۲

قولہ فانہم یضعون الحدیث وذکر اصحابنا فی الشہادات ان ہولاء الخطابیۃ فقط صنف من الرافضۃ ۱۲

قولہ عن نافع منکر الحدیث وقال الحافظ فی التقریب مجہول الحال ۱۲

قولہ معبد ہے فی النسخۃ ہے صحیحۃ ۱۲

قولہ عبدالرحمن بن یوسف سہو ابن خراش الرافضی ۱۲

قولہ یحیی بن سعید القطان ۱۲

قولہ وضعفہ ابوعبدالرحمن النسائی قال فی التقریب لم یثبت ان النسائی ضعفہ ومن العجب انی رایت فی تہذیب المصنف وثقہ النسائی فلعلہ خطا من الناسخ واللہ تعالی اعلم ۱۲

(۲)

قولہ لیس بشئی ای قلیل الروایۃ ۱۲

قولہ لیس بالقوی صدوق حافظ تکلم فیہ بسبب القرآن ۱۲ تقریب

قولہ لا اعرفہ مستور ۱۲ تقریب

قولہ لکن قال الدارقطنی قلت زاد بالاستدراک ان قولہم صدوق ونحوہم لیس بثقۃ ینحازنہان وان کان ثقۃ اعلی من صدوق ۱۲

قولہ الا القنطری اقول والجہالۃ لا تقتضی الا الضعف والضعیف مقبول فی الفضائل اجماعاً ۱۲

قولہ ابراہیم بل دت س ۱۲

قولہ وخرج البخاری قال الحافظ صدوق ضعیف الحفظ ۱۲

قولہ انہ حدث عنہ اعاد ان شعبۃ لا یحدث الا عن ثقۃ عندہ قلت لکن تذکر ما فی ابان بن عیاش الا ان یفرق بین السماع منہ والتحدیث عنہ فلم یعدہ الحافظ فی تہذیب التہذیب فیمن حدث عنہم شعبۃ ۱۲

قولہ ابراہیم بن عیسی القنطری مر فی صـ۲ بلفظ ابراہیم بن عبد اللہ ۱۲

قولہ حاکی الخطیب رجالہ موثوقون الذی عن الخطیب فی اللآلی صـ۱۳ رجالہ ثقات الا القنطری فہو مجہول ۱۲

قولہ ما یستحب برکۃ الی الوجہ اللہ ۱۲

قولہ قال ابن عدی فی ترتیب الآداب من ہہنا الی الآخر خلط محمد بن ابراہیم ۱۲

قولہ الرہن محلوب ومرکوب تفرد برفعہ اقول ہو عند خ عن ابی ہریرۃ بمعناہ مرفوعاً الرہن یرکب بنفقتہ ویشرب لبن الدر اذا کان مرہوناً اھ ۱۲

قولہ عن عائشۃ قالت ذکر کان للبیت مرفوعاً کما فی الجامع الصغیر ۱۲

قولہ وقال الذہبی وزور وقال ذہبی کاشف ثقۃ حافظ تقریب قال الحافظ فی التقریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حاشیہ علامہ حجۃ العرب الکامل

ص۵۶ قولہ المحرزی والذی فی التقریب مضبوطا المحری بدون زای ۱۲

ص۷۶ قولہ وابی وائل ومقسم ۱۲

ص۹۶ قولہ عن عبید بن نضلۃ وعن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ کما فی ابن ماجۃ فی الصلاۃ علی النجاشی ۱۲

ص۱۴۳ قولہ (خت د) والترمذی ایضا فی اشتراط الساعۃ من الفتن حدیث عمران بن حصین ۱۲

ص۲۲۵ قولہ قیل لہ رؤیۃ عن ابیہ ہذا خطأ ووہم وکیف یکون لہ رؤیۃ وانما کان لابیہ سعید بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ تسع سنین حین وفاۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کما فی التقریب والرؤیۃ لابیہ سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱۲

ص۲۷۹ قولہ لم ار لابن اسحٰق لیس ہذا قول یعقوب بنفسہ بل رواہ عن علی بن المدینی کما فی المیزان وتہذیب التہذیب ۱۲

ص۲۸۱ قولہ وابن حبان واحمد کما فی المیزان ۱۲

ص۲۹۳ قولہ محمد بن عیسی اخو اسحٰق ۱۲

ص۳۱۶ قولہ بعد السبعین ومائۃ ہذا عجیب فتاریخ موتہ فی التقریب والتہذیب سنۃ وستین ومائۃ ۱۲

ص۳۳۶ قولہ ابن حبان علی عادتہ ۱۲

ص۳۴۵ قولہ (تم ذس) قلت رمز التقریب ت س ۱۲

حاشیہ قولہ ومحمد ہو ابن خالد اوروی عنہ فی الام ۱۲

# مقدمہ

## بقلم مرتب

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد۔

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو کائنات عالم میں معلم کتاب وحکمت بنا کر مبعوث فرمایا اور بے شمار مناصب علیا ومراتب قصوی سے عزت وکرامت بخشی۔

آپ ہادی اعظم اور مبلغ کائنات بھی ہیں، جیسا کہ فرمان الہی ہے۔

یاآیھا الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك ،وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔ واللہ یعصمك من الناس ،ان اللہ لایھدی القوم الکافرین ۔ (۱)

اے رسول! پہونچادو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے، اور ایسا نہ ہو تو تم نے اسکا کوئی پیام نہ پہونچایا، اور اللہ تمہاری نگہبانی کریگا لوگوں سے۔ بیشک اللہ کافروں کوراہ نہیں دیتا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

"اور معلم کتاب وحکمت بھی"۔ ارشاد الہی ہے۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولامنھم یتلوعلیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۔(۲)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا انسانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جوان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

نیز طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام فرمانے والے بھی ہیں۔ خداوند قدوس کا فرمان ہے۔

ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال

---

۱۔ پارہ ٤ ع آل عمران

۲۔ پارہ ٤ ع آل عمران

التی کانت علیھم ۔(۳)

اور ستھری چیزیں انکے لئے حلال فرمائیگا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا، اوران پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جوان پر تھے اتارے گا۔

اوراحکم الحاکمین کے نائب مطلق بھی۔فرماتا ہے۔

فلاوربك لایؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ (٤)

تواے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپ کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

نیز فرماتا ہے:۔

وماکان لمؤمن ولامؤمنة اذاقضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ (٥)

www.alahazratnetwork.org

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہونچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں توانہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اسکے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## حضور کی ذات گرامی اہل عالم کے لئے نمونہ عمل ہے

آپکی عظیم شخصیت ہر شخص کیلئے اسوۂ حسن اور نمونۂ عمل ہے۔فرمان الہی ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃحسنة لمن کان یرجوااللہ والیوم الآخر۔(٦)

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھا ہے۔

---

۳۔ پارہ ۹ ع ۹ الاعراف
٤۔ پارہ ٥ ع ٦ النساء
٥۔ پارہ ۲۲ ع ۲ الاحزاب
٦۔ پارہ ۲۱ ع ۱۸ الاحزاب

امت مسلمہ کوآپکی اتباع اور پیروی کا حکم ہے جس سے اعراض دنیا وآخرت کا خسران مبین ہے ،اورآپکی اطاعت وفرمانبرداری ہدایت ونجات کا اہم ذریعہ اور صلاح وفلاح کی ضامن ہے۔

قرآن حکیم میں بار بار اس کا حکم آیا اور باری تعالیٰ نے اپنا منشا ومرادیوں ظاہر فرمایا۔

فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ و کلماتہ واتبعوہ لعلکم تہتدون (۷)

تو ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اسکی باتوں پر ایمان لاتے ہیں ،اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ (۸)

اے محبوب !تم فرمادو کہ لوگو!اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخشدے گا،اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وماآتکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا ،واتقعواللہ ان اللہ شدید العقاب۔(۹)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو،اور جس سے منع فرمائیں باز رہو،اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوفان اللہ لایحب الکافرین ۔(۱۰)

تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

ان تمام آیات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو امت کا پیشوا بنایا،انکی پیروی کا حکم دیا،نمونۂ تقلید بنا کر بھیجا اور تشریعی اختیارات عطا فرمائے،آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مناصب کو بروئے کار لاکر بے شمار چیزوں کا حکم بھی دیا اور ان گنت

---

۷۔ پارہ ۸ ع ۱۰ الاعراف
۸۔ پارہ ۳ ع ۱۲ آل عمران
۹۔ پارہ ۲۸ ع ٤ الحشر،
۱۰ ۔ پارہ ۳ ع ۱۲ آل عمران

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

چیزوں سے منع بھی فرمایا۔ جسکے لئے یہ امر لازم ہے کہ حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کلام بھی قرآن عظیم کیطرح ہدایت کا سرچشمہ تسلیم کیا جائے اور اسلام کیلئے اسکو اصل سند مانا جائے۔

## حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارح کلام ربانی ہیں

ان تمام اوصاف وکمالات کی واقعی حیثیت کے پیش نظر حتمی اور یقینی طور پر کہا جاتا ہے کہ خداوند قدوس نے آپکو دین اسلام کی تعلیمات کیلئے جہاں قرآن کریم کے ذریعہ تبلیغ وہدایت کا فریضہ سونپا وہیں اسکی تشریح وتفسیر، تبیین وتوضیح اور بیان وتصریح کیلئے اپنے افعال واقوال اور سیرت وکردار کے ذریعہ عام فرمانے کا حکم بھی فرمایا۔

قرآن کریم میں نماز کا حکم یوں ہے۔

واقیموا الصلوۃ ،

اور نماز قائم کرو۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ نے اسکی تفسیر اپنے اقوال وافعال سے یوں فرمائی، کہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے، فلاں وقت میں اتنی رکعات اور فلاں میں اتنی، شرائط یہ ہیں اور ارکان وفرائض یوں ہیں، انکے ساتھ ہی سنن ومستحبات کی نشاندہی، ان تمام چیزوں کی تفصیل سے کتابیں مالامال ہیں اور ان پر عمل کی راہیں ہمارے لئے پورے طور پر ہموار کردی گئی ہیں۔ اگر آپکی ذات اقدس نماز کی ادائیگی کیلئے کامل نمونہ نہ ہوتی تو پھر نماز پڑھنا اس اجمالی قرآنی حکم کے تحت ممکن ہی نہ تھا۔

زکوۃ، روزہ اور حج وعمرہ ان سب کیلئے بھی حضور کی قولی یا عملی وضاحت ضروری تھی ورنہ ارکان اسلام پر کوئی عمل کر ہی نہیں سکتا تھا۔

قرآن عظیم بلاشبہ ہمارے لئے ایک مکمل اور جامع دستور حیات ہے لیکن اسکے فرامین اصول وضوابط کے طور پر امت مسلمہ کو عطا ہوئے جن کا اعجاز وایجاز اپنی غایت ونہایت کو پہونچا ہوا ہے۔ ایک ایک آیت ایسی جامعیت رکھتی ہے کہ اسکے نیچے معانی ومفاہیم کا ایک بحر بیکراں ودیعت کردیا گیا ہے۔ اسکی توضیح وتفسیر کیلئے ہم ہی کیا صحابہ کرام بھی اس سرچشمہ ہدایت کے محتاج نظر آتے ہیں۔ یہ ہی وجہ تھی کہ قرآن اپنی رائے سے نہیں بلکہ تعلیمات رسول سے سمجھا اور سمجھایا گیا۔ اور اسی افہام وتفہیم کا نام سنت رسول اور احادیث مصطفٰی ہے۔

علیہ التحیۃ والثناء۔

لہذا زندگی کے ہر موڑ پر آپکی سنت وسیرت نے لوگوں کیلئے آسانی کی شاہراہیں قائم فرمائیں اور ہر قرن وصدی میں اسلام کی اس عظیم دولت سے لوگ سرفراز رہے۔ رشد وہدایت کیلئے ہر دور میں سنت رسول کی ضرورت کو محسوس کیا گیا اور گمرہی وبے دینی سے نجات حاصل کرنے کیلئے کتاب اللہ کے ساتھ سنت کو خاص اہمیت دی جاتی رہی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنت کریم کو دین اسلام میں اسی حیثیت سے اجاگر فرمایا، فرمان رسول ہے۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما ، کتاب الله وسنة رسوله ۔(۱۱)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک ان دونوں پر عمل پیرا رہو گے ہر گز ہلاک نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب، اور اسکے رسول کی سنت۔

جن لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کا رسول برحق تسلیم کیا ہے انکے لئے اس بات کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ آپکے فرامین کو بحیثیت فرمان رسول نشانۂ تنقید بنائیں اور اسکے انکار کی کوئی راہ پیدا کریں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کی مذمت خود اپنی حیات مقدسہ میں فرمائی اور منکرین حدیث وسنت کی واضح الفاظ میں تردید فرما کر قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کردیا۔ فرماتے ہیں۔

لاالفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامرمما امرت به اونهیت عنه فیقول : لاادری، ماوجدنا فی کتاب الله اتبعناه ۔(۱۲)

میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کے پاس میرا کوئی حکم یا میری جانب سے کوئی ممانعت پہونچے تو وہ اس کے جواب میں یہ کہے: ہم نہیں جانتے، ہم تو اس کی پیروی کریں گے جو اللہ کی کتاب میں پائیں گے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

یوشك الرجل متکئا علی اریکته یحدث بحدیث من حدیثی فیقول : بیننا

---

۱۱۔ الموطا لمالك　　۸۹۹

۱۲۔ السنن لا بن ماجه، عن ابی رافع ، رضی الله تعالیٰ عنه　　۳/۱

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

وبینکم کتاب اللہ عزوجل ،فماوجدنا فیہ من حلال استحللناہ وماوجدنا فیہ من حرام حرمناہ ،الا وان ماحرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل ماحرم اللہ ۔ (۱۳)

عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو وہ جواب میں کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی اللہ کی کتاب ہے، جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے اسے حلال جانیں گے اور جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔

قرآن عظیم کی مندرجہ ذیل آیت سے بھی حدیث وسنت کی بنیادی اور استنادی حیثیت کا واضح ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم۔(۱۴)

اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو انکی طرف اترا۔

امت مسلمہ کو یہ عظیم کتاب اسی لئے عطا ہوئی تھی کہ یہ ازاول تا آخر ہدایت ہے۔ لیکن اسکی تعلیمات محض زبان دانی کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتی تھیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہادی برحق مبعوث فرمایا اور اسکی توضیح وتفسیر کی ذمہ داری بھی آپ کو سونپی گئی۔

آپ نے یہ فریضہ باحسن وجوہ ادا کیا، نظم قرآن ہم تک پہونچانے کیلئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اول دن سے ہی تاکید فرمادی تھی اور عملی طور پر کاتبان وحی یہ فریضہ انجام دیتے ،لہذا نزول قرآن کے ساتھ ساتھ اسکو لکھا جاتا رہا۔ پھر دور صدیقی میں اسکی جمع وتدوین ہوئی اور عہد عثمانی میں اسی نسخہ کو شائع کردیا گیا۔ یہاں تک کہ کسی شبہ کے بغیر بطور تواتر یہ قرآن ہم تک نقل ہوکر پہونچا۔

---

۱۳۔ السنن لا بن ماجہ عن المقدام بن معدی کرب الکندی رضی اللہ عنہ ۳/۱

۱۴۔ پارہ ۱۴ ع ۱۲ النحل ۴۴

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی طرح معانی ومراد کلام الٰہی کی وضاحت کیلئے ضرورت تھی کہ آپ انتظام فرماتے، چنانچہ آپ نے ان تمام چیزوں کو جنکی امت کو ضرورت تھی مختلف مواقع پر اپنے اقوال وافعال اور تقریرات سے بیان فرمادیا۔اس طرح کبھی آپ مجمل کی تفسیر فرماتے اور عام کو خاص اور مطلق کو مقید فرماتے جسکی بے شمار مثالیں آج بھی کتابوں میں موجود پائیں گے۔ چند مثالیں ہدیہ ناظریں ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:۔

والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا ۔(۱۵)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو انکا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ۔

اس آیت میں لفظ ُسارق ،اور، ید، دونوں مطلق وارد ہوئے ہیں،ان دونوں کی وضاحت احادیث نبویہ کے بغیر مشکل ہے کہ افراط وتفریط میں پڑنے کا اندیشہ ہے،لہذا حدیث نے ہماری اس طرح رہنمائی فرمائی۔

لاتقطع الید الافی ثمن المجن وثمنه یومئذ دینار ۔(۱٦)

چور کا ہاتھ ایک ڈھال کی قیمت میں ہی کاٹا جاتا تھا اور ڈھال کی قیمت اس زمانہ اقدس میں ایک دینار تھی۔

دوسری روایت میں ہے۔

کان ثمن المجن علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقوم عشرة دراھم ۔(۱۷)

ڈھال کی قیمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دس درہم تھی

اسی طرح مقدار ُیدٗ کی تشریح میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہونچے سے ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔

اگر اس طرح کی تشریحات نہ ہوتیں تو یہ فیصلہ نہ ہو پاتا کہ کتنی رقم کی چیز پر ہاتھ کاٹا جائے اور کہاں سے کاٹا جائے۔

---

۱۵۔ پارہ ٦ ع ۱۰ المائدۃ،

۱٦۔ السنن للنسائی ، عن ایمن بن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ۲۲۵/۲

۱۷۔ السنن للنسائی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲۵/۲

دوسری مثال۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن وھم مھتدون ۔ (۱۸)

وہ جوایمان لائے اوراپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی ،انہیں کیلئے امان ہے اوروہی راہ پر ہیں۔

اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام کو یہ اشکال ہوا کہ ظلم سے ہر قسم کاظلم مراد ہے تو پھر امت حرج ودشواری میں مبتلا ہوجائیگی ۔بارگاہ رسالت میں عرض کیا تو حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی وضاحت اورتعیین مرادالٰہی یوں فرمائی۔کہ یہاں ظلم سے شرک مراد ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس اشکال کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ہے،

ان الشرك لظلم عظیم ۔(۱۹)

بیشک شرک بڑاظلم ہے۔

تیسری مثال۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ۔(۲۰)

اور جب تم زمین میں سفرکروتوتم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو،اگرتمہیں اندیشہ ہوکہ کافرتمہیں ایذادینگے۔

اس آیت کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ سفرمیں نمازقصر کرنے کاحکم خوف کے ساتھ مشروط ہے۔حالانکہ خوف کفارقصر کیلئے شرط نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔

حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں۔

قلت لعمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه "فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم" وقدأمن الناس ، فقال : عجبت مماعجبت منه حتی سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك ،فقال : صدقة تصدق اللہ بھا علیکم فاقبلوا صدقته۔(۲۱)

---

۱۸۔ پارہ ۷ ع ۱۵ الانعام، ۸۲

۱۹۔ پارہ ۲۱ ع ۱ ۱ لقمان،

۲۰۔ پارہ ۵ ع ۱۲ النساء ۱۰۱

۲۱۔ التفسیر لا بن جریر ۲۴۳/۴

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا: اسکا مجھے بھی تعجب ہوا تھا، تو میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، حضور نے فرمایا: تمہارے لئے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اسکا صدقہ قبول کرو۔

چوتھی مثال، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حرمت علیکم المیتة والدم ۔(۲۲)

تم پر حرام ہے مردار اور خون۔

لیکن حدیث شریف میں دو مردار اور دو خون حلال فرمادیئے یعنی مچھلی اور ٹڈی خواہ مردہ ہو کھانا جائز، اسی طرح جگر و تلی کہ یہ بھی حلال ہیں حالانکہ بستہ خون ہیں۔

پانچویں مثال۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قل من حرم زینة اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق،(۲۳)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی اور پاک رزق۔

اس آیت سے بظاہر یہ ہی سمجھا جاسکتا ہے کہ ہر طرح کی زینت ہر شخص کیلئے جائز ومباح ہے۔

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی تخصیص یوں بیان فرمائی۔

یہ ریشم وسونا عورتوں کیلئے جائز اور مردوں کیلئے ناجائز۔ مستدرک۔

چھٹی مثال۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وان تجمعوا بین الاختین ۔(۲۴)

اور دو بہنیں اکٹھی کرنا نکاح میں حرام۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔

---

۲۲۔ پارہ ٦ ع ٥ المائدۃ، ٣

۲۳۔ پارہ ۸ ع ۱۱ الاعراف ۳۲

۲٤۔ پارہ ٤ ع ۱٥ النساء ۲۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

غرض کہ وضو وغسل کی تفصیل ہو یا نماز روزہ کے مسائل ، حج وزکوۃ کے احکام ہوں یا نکاح ووراثت کے قوانین ، سب کے تفصیلی مباحث میں آپکو سنت رسول کی جلوہ گری نمایاں ملے گی۔

ان حقائق کو تسلیم کرلینے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے آپکو محض قانون داں ہی نہیں بنایا بلکہ تبلیغ شرائع کیلئے مکمل اختیار بھی مرحمت فرمایا اور سب کو حقیقی طور پر اپنی طرف منسوب فرما کریوں ارشاد فرمایا۔

وماینطق عن الھوی ،ان ھوالاوحی یوحی ،(۲۵)

پس از روئے نص قرآنی جوذات اس درجہ مؤقر ومعتبر ہوئی کہ قرآن عظیم کی شارح ومفسر قراردی گئی ، اسکے خاص کو عام اور عام کو خاص کرنے والی بتائی گئی ، مطلق کو مقید اور مقید کو مطلق فرمانے والی مانی گئی ، حد یہ کہ وہ صرف قانون دان ہی نہیں ، قانون سازی کے درجہ پر فائز ہوئی۔ اسکی زبان اور اسکا کلام اس درجہ بے اعتبار وغیر معتبر ہوگا کہ اسکو ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا جائے ، کون انسان اسے باور کریگا۔ مگر افسوس کہ۔

www.alahazratnetwork.org

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں　☆　ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

## منکرین حدیث کے شبہات اور انکا ازالہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

منکرین حدیث قرآن کے سوا تمام سرمایۂ شریعت کو مہمل قرار دیتے ہیں۔ انکار حدیث کا شوشہ زمانۂ قدیم میں معتزلہ وخوارج نے چھوڑا تھا لیکن ایک دوصدی کے بعد وہ خود ہی اس دنیا سے ناپید ہوگئے اور ان کا یہ فتنہ بھی اپنی موت آپ مر گیا تھا۔

ہزار سال سے زیادہ گزر جانے کے بعد پھر مسلمان کہلانے والے لوگوں کی بے راہ روی اور نکتہ چینی حد سے بڑھی اور انہوں نے بھی وہی طریقہ اپنایا جو عقل وخرد سے بعید تھا اور اس سلسلہ میں وہ دراصل مستشرقین کے ریزہ خوار اور زلہ ربا تھے ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ جس طرح بھی ہو اسلام کو بے بنیاد ثابت کیا جائے ، یا پھر اسکی بنیادوں میں وہ خامیاں بیان کی جائیں جس سے اسلامی تعلیمات کی حقیقت ایک افسانہ کے سوا کچھ بھی نہ رہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے انہوں نے ہر حربہ استعمال کیا۔

---

۲۵۔　پارہ　۲۷　ع　النجم،

چونکہ اس خبیث مقصد میں عیسائی اور یہودی ہم پیالہ وہم نوالہ تھے لہذا دونوں نے مل جل کر سرتوڑ کوششیں شروع کیں اورعلوم اسلامیہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بے سروپا اعتراضات کی بوچھار بھی شروع کردی۔

سب سے پہلے انہوں نے نشانہ تنقید قرآن عظیم کو بنایا کہ اسلامی تعلیم کا یہی اصل منبع تھا، ایک عرصہ گذر گیا اور وہ یہ ہی ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ یہ کوئی الہامی کتاب نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا خود ساختہ کلام ہے۔اور اس میں تغیر وتبدل ممکن ہے.لیکن طویل مدت گذر جانے کے باوجود وہ اس میں کوئی تبدیلی نہ لاسکے ۔کیونکہ قرآن عظیم کی حفاظت کا ذمہ خود خداوند قدوس نے لیا تھا، جواس میں تبدیلی کی راہیں پیدا کرنے کی کوشش کریگا وہ خود ہی خائب وخاسر رہیگا۔بہت لوگوں نے اس قبیح فعل کا ارتکاب کیا تو دنیا نے ان کا عبرتناک انجام دیکھا۔

مستشرقین نے جب اس میدان میں اپنے کو شکست خوردہ پایا تو دوسرا حملہ انہوں نے احادیث مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء پر کیا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس سلسلہ میں انہوں نے اسلامی ذخیرہ کا شب وروز مطالعہ کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اگر چہ انکا ایمان نہیں ہے لیکن اپنے اسلاف کی طرح اتنا ضرور جانتے ہیں کہ یہ آخری رسول ہیں۔اور یہ بھی جانتے ہیں کہ رسول کا دامن کبھی جھوٹ سے داغدار نہیں ہوتا۔ رسول کا فرمان حق ہوتا ہے اوراس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اور تجربہ نے یہ بھی انہیں بتادیا کہ مسلمان کبھی بھی اپنے رسول کے فرامین کا منکر نہیں ہوگا اور وہ اپنا سب کچھ قربان کرکے بھی سنت رسول سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں ہوگا۔پھر بھی وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے چنانچہ مستشرقین میں سب سے پہلے ایک یہودی مستشرق گولڈزیہر نے حدیث کے خلاف زہر افشائی کی۔

مولانا پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں۔

گولڈ زیہر نے اپنے بے بنیاد خیالات کا اظہار اپنی کتاب دراسات محمدیہ میں کیا ہے جو ۱۸۹۰ء میں جرمن زبان میں شائع ہوئی۔اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد حدیث پر تحقیق کیلئے یہ کتاب اہل مغرب کی بنیادی دستاویز بن گئی۔ بیشتر مستشرقین اس کتاب کے حوالے سے

اپنے نتائج فکر پیش کرتے رہے۔

پروفیسر شاخت نے فقہی احکام سے متعلق احادیث پر کام کیا، گلیوم کی ''ٹریڈیشنز آف اسلام'' وجود میں آئی جو گولڈزیہر کی تحقیقات کا چربہ تھی، مارگولیتھ نے گولڈزیہر کے افکار کی روشنی میں اپنے نظریات پیش کئے، علاوہ ازیں دوسرے مستشرقین مورست، فون کریمر، مویر، کیتانی اور نکسن وغیرہ نے بھی اس میدان میں اپنے نتائج فکر بیان کئے ہیں جو سارے کے سارے کم وبیش گولڈزیہر ہی کی صدائے بازگشت ہیں۔ (۲۶)

دراسات محمدیہ کے تعلق سے مولانا موصوف یوں وضاحت کرتے ہیں کہ فانملر گولڈزیہر کی حدیث کے متعلق تحقیقات کا نچوڑ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

گولڈزیہر احادیث پاک کو پہلی اور دوسری صدی ہجری میں اسلام کے دینی، تاریخی اور اجتماعی ارتقاء کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ لہذا گولڈزیہر کے نقطۂ نگاہ سے حدیث کو اسلام کے دور اول یعنی عہد طفولیت کی تاریخ کیلئے قابل اعتماد دستاویز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ حدیث ان کوششوں کا نتیجہ ہے جو اسلام کے دور عروج میں اسلام کے ارتقاء کیلئے کی گئیں۔

گولڈزیہر اس بات پر بڑے پرزور دلائل پیش کرتا ہے کہ اسلام متحارب قوتوں کے درمیان ارتقائی منازل طے کرتا ہوا منظم شکل میں رونما ہوا۔ وہ حدیث کی تدریجی ارتقاء کی بھی تصویر کشی کرتا ہے اور بزعم خویش ناقابل تردید دلائل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ حدیث کس طرح اپنے زمانہ کی روح کا عکس تھا اور کس طرح مختلف نسلوں نے احادیث کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کیا اور کس طرح اسلام مختلف گروہ اور فرقے اپنے اپنے موقف کو ثابت کرنے کیلئے مؤسس اسلام کا سہارا لیتے تھے اور کس طرح انہوں نے ایسی باتوں کو اپنے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف منسوب کیا جو انکے موقف کی حمایت کرتی تھیں۔ (۲۷)

مزید لکھتے ہیں۔

گولڈزیہر نے حدیث پاک کے متعلق جو زہر افشانیاں کی ہیں ان کا خلاصہ ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق نے مصطفیٰ السباعی کے حوالے سے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

---

۲۶۔ ضیاء النبی ۱۹/۷

۲۷۔ ضیاء النبی ۱۸/۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس طرح اموی دور میں جب امویوں اور علمائے صالحین کے درمیان نزاع نے شدت اختیار کی تو احادیث گڑھنے کا کام ہیبت ناک سرعت سے مکمل ہوا۔فسق وارتداد کا مقابلہ کرنے کیلئے علماء نے ایسی احادیث گڑھنی شروع کردیں جو اس مقصد میں انکی مدد کرسکتی تھیں۔ اسی زمانہ میں اموی حکومت نے بھی علماء کے مقابلے میں یہ کام شروع کردیا،وہ خود بھی احادیث گڑھتی اورلوگوں کو بھی ایسی احادیث گڑھنے کی دعوت دیتی جو حکومتی نقطہ نظر کے موافق ہوں۔ حکومت نے بعض ایسے علماء کی پشت پناہی بھی کی جو احادیث گڑھنے میں حکومت کا ساتھ دیتے تھے، احادیث گڑھنے کا معاملہ سیاسی مسائل تک محدود نہ رہا بلکہ آگے بڑھکر دینی معاملات اورعبادات میں بھی داخل ہوگیا اور کسی شہر کے لوگ جن باتوں کو اپنے خیال کے مطابق نہیں سمجھتے تھے انکے خلاف حدیثیں گڑھ لیتے تھے،احادیث گڑھنے کا یہ کام دوسری صدی ہجری میں بھی جاری رہا۔(۲۸)

ان اقتباسات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انکار حدیث سے متعلق کیسا خطرناک منصوبہ تیار کیا گیا اور پھر اسکو علی الاطلاق مسلمانوں کی ہواوہوس،نفس پرستی اور جاہ طلبی کے نتیجہ میں رونما ہونے والا ایک افسانہ بناکر پیش کرنے کی مذموم کوشش کی گئی جبکہ سلاطین اسلام کی طرف جعلی احادیث کی نسبت تاریخ اسلام سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔تفصیل آگے ملاحظہ کریں۔

گولڈ زیہر کی اس ساری خرافات میں صرف اتنی بات صحیح ہے کہ عہد قدیم میں کچھ لوگوں نے نیک نیتی اور کچھ نے بدنیتی کے ساتھ وضع حدیث کی کوشش کی لیکن یہ ساری جدو جہد رائیگاں گئی اور خیر القرون کے مبارک ومسعود ماحول نے ان سارے اقوال کو ذخیرۂ حدیث سے کاٹ چھانٹ کر الگ کردیا۔

یہ وہ دور تھا جبکہ دنیا ان نفوس قدسیہ سے خالی ہوچکی تھی جنہوں نے شمع رسالت سے بلاواسطہ اکتساب فیض کیا تھا،صحابہ کرام کا مقدس گروہ اپنے فیوض وبرکات،عشق وعرفان اورعلم وآگہی کی روشنیاں پھیلاکر اس عالم فانی سے رخصت ہوچکا تھا۔لیکن انہوں نے اپنے پیچھے ایسے قدسی صفات نفوس چھوڑے تھے جنکے شعور وآگہی کا لوہا عامۃ المسلمین ہی نہیں بلکہ علم

---

۲۸۔ ضیاء النبی ۱۹/۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

وافضل کے کوہ شامخ اور اسلام کے بطل جلیل بھی مانتے تھے اور سلاطین وقت جنکی عزت وکرامت کے سامنے سرخمیدہ رہتے ،اس جماعت کو تابعین اور ائمۂ مجتہدین کے نام سے تاریخ اسلام نے اپنے صفحات میں محفوظ کرلیا ہے۔ان حضرات کی شبانہ روز یہ ہی جدوجہد رہتی تھی کہ حق کو باطل سے ممتاز کریں ،احادیث صحیحہ کو موضوع اور من گڑھت اقوال سے جدا کرکے خط امتیاز قائم کردیں تاکہ آئندہ لوگوں کو سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے میں دشواری نہ ہو۔

مستشرقین کا مطمع نظر تو واضح طور پر اسلام کی بیخ کنی ہے، کسی اصول وضابطۂ اسلامی میں اصلاح ہرگز مقصود نہیں ہوتی بلکہ ناصح بنکر تخریب کاری ان کا محبوب مشغلہ رہتا ہے۔

ذخیرہ حدیث میں موضوع روایات کی آمیزش آج مستشرقین کی کوئی اپنی تحقیق نہیں بلکہ ائمہ علم وفن روز اول ہی سے اس سے ہوشیار رہے ہیں۔اسی لئے انہوں نے جرح وتدیل اور اسماء الرجال کا عظیم فن ایجاد کیا جسکے تحت تقریباً پانچ لاکھ راویان حدیث کی سیرت وسوانح تیار کی گئی جو تاریخ عالم میں اپنی مثال آپ ہے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

وضع حدیث کی جانچ پرکھ کیلئے ان مضبوط ومستحکم دلائل کے ذریعہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا گیا۔مراتب حدیث متعین کئے اور ہر حیثیت سے کھرے کھوٹے کی تمیز کیلئے اصول وضع کئے گئے ، بعد کے لوگوں نے ان سب کو باقاعدہ مدون کرکے رہتی دنیا تک کیلئے مشعل راہ بنادیا۔انکے یہ اصلاحی کارنامے ہر دور میں عزت کی نگاہ سے دیکھے گئے اور برملا اعتراف کرنے میں کبھی کسی انصاف پسند شخص نے چون وچرا نہ کی۔

اس اجمال کی تفصیل قارئین آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائینگے، یہاں مجھے یہ بتانا ہے کہ انکار حدیث کا فتنہ کس انداز سے اٹھا تھا اور اب کہاں تک جا پہونچا۔دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیوں سے شکایت ہی کیا،انکا وطیرہ اور روزمرہ کا معمول ہی یہ رہا ہے کہ اسلام کی ترقی میں رخنہ اندازی سے پیش آئیں ۔کیونکہ علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت انکو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔

ہاں ان لوگوں سے ضرور شکوہ ہے جو کلمہ تو اللہ ورسول کا پڑھتے ہیں لیکن ان اسلام دشمن طاقتوں سے مرعوب ہوکر انکی تحقیق کو اپنے لئے واجب الاذعان ماننا ہر فرض سے اہم فرض گردانتے ہیں، اگر کسی بیچارے مستشرق نے تعصب وعناد کی عینک لگا کر اپنی خودساختہ تحقیق پیش کردی تو اس کی ہاں میں ہاں ملانا اپنے لئے سرمایہ آخرت سمجھ لیتے ہیں ۔ یہ لوگ خود اپنے آپ کو بھی فریب

دیتے ہیں اورامت مسلمہ کوبھی اپنے فریب میں مبتلا کرنے سے ایک آن نہیں تھکتے ۔ایسے لوگ رہبری کے بھیس میں رہزنی کرنے کے خوگر ہیں اس لئے ان سے ہوشیار رہنا ازبس ضروری ہے۔

منکرین حدیث بالفاظ دیگر اہل قرآن نے مستشرقین سے سیکھ کر ذخیرۂ احادیث پر کچھ تغیر وتبدل کے ساتھ اعتراضات کئے ہیں، اس جماعت کے سرخیل عبداللہ چکڑالوی، احمد دین امرتسری، اسلم جیراجپوری، محمد حسین عرشی اور غلام احمد پرویز وغیرہم ہیں۔

یہاں ان کے چند مشہور شبہات کے جواب مقصود ہیں تاکہ ہمارے قارئین ان سے خبردار اور ہوشیار رہیں۔ یہ شبہات منکرین کی کتاب ''دواسلام'' وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔

شبہ ۱۔تمام فقہائے اسلام اس بات کو بالاتفاق مانتے ہیں کہ جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا جعلی حدیثوں کا ایک جم غفیر اسلامی قوانین کا ایک جائز اور مسلم ماخذ بنتا چلا گیا۔

**جواب**۔ یہ بات بالکل بے بنیاد اور سراسر خلاف واقع ہے کہ ائمہ فقہ اس بات پر متفق ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الآثار، اور آپکے تلامذہ میں امام ابویوسف، امام محمد، امام حسن بن زیاد وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شاندار حدیثی خدمات سے اہل علم واقف ہیں اور آئندہ تفصیلات آرہی ہیں ۔ان حضرات کی جدوجہد نے روز اول ہی اس سیلاب پر بند باندھ دیا تھا کہ موضوع احادیث شرعی امور میں دخیل نہ ہونے پائیں۔صحیح کو غلط بلکہ ضعیف تک سے جدا کرکے اس بات کی صراحت کردی گئی تھی کہ جملہ احادیث نہ استدلال میں مساوی ہیں اور نہ عمل میں۔عقیدہ وعمل میں کام آنے والی احادیث کے مراتب متعین کردیئے گئے تھے، اور امام اعظم قدس سرہ کے شرائط تو بجائے خود اتنے سخت تھے کہ آج تک لوگوں کو یہ شکوہ ہے کہ انہوں نے احادیث رسول کا اکثر ذخیرہ لائق اعتنا ہی نہیں سمجھا، حالانکہ یہ بھی تعصب وعناد پر مبنی ہے، آئندہ آپ اسکی بھرپور وضاحت ملاحظہ کرینگے کہ حقیقت حال کیا ہے۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لاکھ احادیث سے مؤطا لکھی، علم حدیث کی عظمت اور کمال احتیاط دونوں ہی آپکو ملحوظ تھیں، اولاً نو ہزار احادیث پر مشتمل تھی لیکن آپ اسکو باربار قرآن عظیم پر پیش کرتے رہے اور اب تعداد چھ سو سے کچھ اوپر ہے۔پھر یہ کیونکر متصور کہ

اس میں جعلی حدیثیں ہونگی۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورآپکے اصحاب توعلم روایت ہی کے خوگر تھے، پوری زندگی نشر حدیث وفقہ میں گذری۔

اورآخر میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکی علم حدیث میں رفعت شان مسلم چیز ہے۔کہتے ہیں ساڑھے سات لاکھ احادیث کے حافظ تھے،ان سے آپکی مسند میں ستائیس ہزارایک سو احادیث ہیں۔

یہ ہے ائمہ اربعہ کی علم حدیث میں منصف مزاجی اوران کامحتاط رویہ، پھروہ کون فقہاء ہیں جنہوں نے جعلی حدیثوں کوماخذ بنایااورقانون اسلام کی حیثیت دی۔

ائمہ مذاہب اورحدیث وفقہ کی نابغۂ روزگار شخصیات میں سے کسی کا نام پیش کئے بغیر بالعموم یہ حکم صادر کردیناظلم ہے اوروہ حضرات اس سے بہت بلند تھے۔ہاں یہودونصاری کے نام نہاد محققین مستشرقین کی طرف سے ایساالزام ہوتاتوان سے جائے شکایت ہی کیاانہوں نے توجلیل القدر صحابہ کرام مثل ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورعظیم ائمۂ حدیث مثل امام بخاری علیہ رحمۃ الباری وغیرہم کوبھی نہ چھوڑا،انکوبھی نشانہ تنقید بنایا،توکیاہم اہل اسلام انکی خاطراپنے اصول اوراپنی حقیقی تاریخ سے دست بردار ہوجائینگے؟آئندہ اوراق میں آپ ان اساطین ملت کی خدمات جلیلہ پر مشتمل تفصیلات پڑھکر خود فیصلہ کرلیں گے۔

واقعہ یوں ہے کہ جس وقت سے جعلی حدیثیں ظاہر ہوناشروع ہوئیں اسی وقت سے محدثین،ائمہ مجتہدین اورفقہائے عظام نے اپنی تمام ترکوششیں اس چیز پربھی مرکوز رکھیں کہ یہ گندانالہ اسلامی قوانین کے سوتوں میں نفوذ نہ کرنے پائے۔ویسے توہرطرح کی احادیث کی چھان بین شروع ہوئی لیکن وہ احادیث خصوصی توجہ کامرکز بنیں جن سے عقائد شرعیہ اصلیہ اوراحکام فرعیہ فقہیہ متعلق تھے۔اسلامی عدالتوں کے قاضی بھی اس معاملہ میں کسی طرح کی فروگذاشت سے کام نہیں لیتے تھے بلکہ سخت چوکنے رہتے تھے۔

شبہہ۲۔جھوٹی حدیثیں خودمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھیں۔

**جواب۔** یہ شبہ بھی پادرہواہے۔یوں توگھر بیٹھے خیالی پلاؤ کوئی بھی پکاسکتاہے لیکن

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس سے حقیقت نہیں بدلتی۔اس دور پر آشوب میں ایک آزاد خیال شخص کیا کچھ نہیں کہہ سکتا جبکہ واقعی اور حقیقی چیزوں کا منہ چڑانے میں اس خیر القرون میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی۔کہنے والوں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ یہ قرآن کلام الٰہی نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا اپنا کلام ہے۔عقل وخرد سے کام لینا سب کو نصیب نہیں ہوتا۔

قابل غور ہے یہ بات کہ جب وہ صحابہ کرام جنکا عشق رسول اس نہایت کو پہونچا ہوا تھا کہ مجلس رسول میں بیٹھکر ادب رسول کا لحاظ اس حد تک کرتے کہ ان کا سکوت وجمود سر اٹھانے تک کی اجازت نہ دیتا اور ایسا محسوس کیا جاتا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں،وہ مقدس جماعت کبھی ایسا کرسکتی تھی کہ عمداً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کردے۔جبکہ دوسری طرف انہوں نے یہ فرمان واجب الاذعان سن رکھا تھا کہ:۔

ومن کذب علی متعمدافلیتبوأ مقعدہ من النار (۲۹)

جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

www.alahazratnetwork.org

یہی وجہ تھی کہ بہت صحابہ کرام نہایت احتیاط سے کام لیتے اور احادیث کی روایت میں محتاط رویہ اپناتے،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو روایت حدیث کے وقت بہت مواقع پر لرزہ براندام ہوجاتے کہ مبادا ہم سے کوئی لغزش ہوجائے،آپ مکثرین صحابہ کرام میں شمار نہیں کئے گئے حالانکہ اولین سابقین میں ہیں،سفر وحضر میں ساتھ رہے بعض صحابہ آپکو اہلبیت نبوت سے سمجھتے تھے،صاحب النعل والوسادۃ مشہور تھے،پھر بھی آپکی مرویات ایک ہزار کی تعداد کو نہ پہونچیں،یہ اسی غایت احتیاط کا نتیجہ تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہاں ایسا ممکن کہ کوئی سر پھرا منکر رسالت صرف بدنام کرنے کی غرض سے ایسا کرگذرے اور حضور کی جانب آپکی حیات مقدسہ میں غلط بات منسوب کردے اور حضور کو اطلاع نہ دی گئی ہو تو پھر اسکی ذمہ داری نہ حضور پر ہے اور نہ صحابہ کرام پر۔لیکن یہ ہمت کرنا بھی کوئی معمولی کام نہیں تھا۔اس طرح کا بس ایک آدھ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ:۔

زمانہ جاہلیت میں ایک شخص مدینہ کے گردونواح میں بسنے والے ایک قبیلہ بنولیث کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا،انہوں نے انکار کردیا،ہجرت کے اوائل میں وہ شخص جبہ ودستار

---

۲۹۔

سے آراستہ اس قبیلہ میں پہونچا اور کہا: مجھے حضور نے اس قبیلہ کا حاکم بنایا ہے، قبیلہ والوں نے اسکو اپنے یہاں قیام کی اجازت تو دیدی لیکن پوشیدہ طور پر ایک شخص کو بارگاہ رسالت میں بھیج کر تحقیق کرائی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دشمن خدا ہے، اس نے جھوٹ بکا ،لہذا اسکو قتل کر دینا اور مردہ ملے تو اسکی لاش کو جلا دینا۔ یہ صاحب واپس ہوئے تو دیکھا کہ سانپ کے کاٹنے سے وہ شخص مرچکا ہے لہذا اسکی لاش کو جلا دیا گیا، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من کذب الخ۔ (۳۰)

لیکن اس واقعہ کو وضع حدیث سے جیسا کچھ تعلق ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔

**شبہ ۳۔** بعد میں جھوٹی حدیثیں اتنی بڑھ گئیں کہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں روایت حدیث پر پابندی لگادی، بلکہ اس سے منع تک کردیا۔

**جواب۔** امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تو جھوٹی حدیثیں نہیں گڑھی گئیں البتہ انکے عہد پاک کی طرف یہ نسبت ضرور کھلا جھوٹ اور من گڑھت ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

دور فاروقی اسلام کے عروج وارتقاء کا وہ زرین عہد ہے جس میں مسلمانوں نے ہر اعتبار سے شاندار کامیابی حاصل کی، حضور کے زمانہ اقدس میں قرآن کریم کی اشاعت حجاز کے ایک خاص حصہ تک ہی رہی، قرآن عظیم کا کوئی یکجا نسخہ تیار نہ ہوا تھا کہ حضور کا وصال ہوگیا۔ دور صدیقی آیا اور اس فتنہ ارتداد و منکرین زکوۃ کی ریشہ دوانیوں نے قرآن کی باقاعدہ نشر واشاعت کا موقع ہی نہ دیا۔ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ جنگ یمامہ میں کثیر تعداد میں قراء قرآن کی شہادت سے متاثر ہو کر صحابہ کرام کے مشورہ سے قرآن کریم یکجا ہوا اور یہ ذمہ داری حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونپی گئی تھی۔ آپکے دور میں داخلی نظام کی اصلاح پر ہی زیادہ زور رہا۔

ہاں جب دور فاروقی آیا تو اس سے پہلے ہی اشاعت اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو عام کرنے کی راہیں ہموار ہو چکی تھیں، اب آپکے سامنے مفتوحہ علاقوں میں قرآن کی تعلیم کو عام کرنے کا مسئلہ تھا، آپ نے مجلس شوری منعقد کر کے قرآنی تعلیمات کے عام کرنے کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ کی نشر واشاعت کیلئے خاص طور پر مشورہ کیا، سب کی رائے تھی کہ

۳۰۔ الکامل بن عدی، عن بریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۴/۵۴

احادیث کو قلمبند کر کے سلطنت اسلامیہ میں اسکی بھی اشاعت ہو،مگر آپ ایک ماہ تک اسی پس وپیش میں رہے، استخارہ کیا اور پھر ایک دن آپ نے مجمع عام میں فرمایا۔

سنو! میں حضور کی سنتیں لکھوانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر مجھے اب یہ باور ہو گیا ہے کہ تم سے پہلے ایک قوم ایسی بھی گذری ہے جس نے دوسری کتابیں لکھیں اور کتاب اللہ کو چھوڑ بیٹھی ، لہذا میں ہر گز قرآن کے ساتھ دوسری چیز شامل نہیں کروں گا۔(۳۱)

اگر قرآن کریم کے علم سے پہلے لوگوں کو روشناس نہ کرایا جاتا تو خطرہ تھا کہ قرآن کے ساتھ دوسری چیز خلط ملط کر کے بعض لوگ امتیاز نہ کر پاتے ، یہ خدشہ خاص طور پر بدوی قبائل سے تھا۔لہذا کتابت حدیث کو عمومی انداز میں پیش کرنے کی ممانعت ہوئی ایسا نہیں کہ خاص لوگوں کو بھی خاص مواقع پر منع کیا گیا تھا کہ واقعہ اس کے خلاف ہے،آئندہ صفحات میں ناظرین ملاحظہ کرینگے کہ کتنے صحابہ کرام تھے جنہوں نے احادیث لکھیں بلکہ خود فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھوائیں۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ خاص صورت حال تھی جسکو بعض محققین یہ سمجھ بیٹھے کہ جعلی احادیث کا شیوع ہی کتابت کی ممانعت کا سبب تھا،جعل سازی کا تو اس دور خیر وصلاح میں دروازہ ہی نہ کھلا تھا۔

شبہ ۴۔امام بخاری نے ۶؍لاکھ حدیثوں میں سے صرف نو ہزار کو صحیح احادیث کی حیثیت سے منتخب کیا۔

**جواب** ۔کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے، بالفرض چھ لاکھ میں سے صرف نو ہزار ہی صحیح تسلیم کی جائیں تو اس سے یہ کب لازم آیا کہ سارا ذخیرۂ حدیث غیر معتبر اور موضوع یا مشتبہ ہے اور قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز پر اعتماد ہی نہ رہا۔

پہلے اسلامی قوانین میں جعلی حدیثوں کے ایک جم غفیر کے قائل تھے اور اب صرف امام بخاری سے منقول ۹؍ہزار احادیث کو صحیح مان رہے ہیں، اگر امام بخاری کی صحیح بخاری جب اس حیثیت کی حامل ہے تو انکا یہ فرمان تسلیم کرنا بھی ناگزیر ہے فرماتے ہیں۔

ماادخلت فی کتاب الجامع الاماصح ، وترکت من الصحاح لملال

---

۳۱۔ تدریب المسادی، ۱۵۱ السنة قبل التدوین، ۳۱۰

الطول۔ (۳۲)

میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث داخل نہیں کی جو صحیح نہ ہو، مگر بہت سی حدیثیں چھوڑ دی ہیں تاکہ کتاب طویل نہ ہوجائے۔

نیز فرماتے ہیں۔

میں نے جو حدیثیں چھوڑ دی ہیں وہ میری منتخب کردہ حدیثوں سے زیادہ ہیں اور یہ کہ مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث یاد ہیں۔ (۳۳)

اب حدیث کی دوسری عظیم کتاب کا حال سنئے، امام مسلم فرماتے ہیں:

لیس کل شیٔ عندی صحیح وضعته ھھنا یعنی فی کتابه الصحیح ،انما وضعت ھھناما اجمعوا علیه۔ (۳٤)

ایسا نہیں کہ جو احادیث میرے نزدیک صحیح ہیں وہ سب میں نے اپنی کتاب میں بیان ہی کردی ہیں، البتہ اس کتاب میں انہیں احادیث کو بیان کیا ہے جن پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن صلاح شہرزوری فرماتے ہیں:۔

غالبا انکی مراد یہ ہے کہ میرے نزدیک جن احادیث کی صحت پر اجماع ہے وہ میں نے اپنی کتاب میں بیان کردی ہیں۔

نیز امام مسلم فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی کتاب میں جو روایتیں کی ہیں ان کو میں صحاح کہتا ہوں۔ مگر میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ جو روایت میں نے نہیں لی ہے وہ ضعیف ہے۔ (۳۵)

یہ ہی حال صحاح کی دوسری کتابوں کا ہے، کوئی آج تک یہ دعوی نہ کرسکا کہ فلاں کتاب میں تمام صحیح احادیث جمع کردی گئی ہیں اور صرف اتنی صحیح ہیں باقی سب غلط وموضوع اور بے بنیاد وباطل محض ہیں۔

---

۳۲۔ مقدمه ابن الصلاح، ۱۰
۳۳۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۸
۳٤۔ مقدمه ابن الصلاح، ۱۰
۳۵۔ تدریب الراوی، ۲/ ۱۹٦

ہاں یہ سوال واقعی اہم ہے کہ آخر احادیث وضع کیوں کی گئیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ حدیث وضع کرنے کا طریقہ یوں نکالا گیا کہ اہل اسلام کے نزدیک حدیث کو حجت تسلیم کیا جاتا تھا اور قرآن کریم سے اسکی حجیت کی سند مل چکی تھی، لہذا حضور کی طرف غلط بات منسوب کر کے لوگ کوئی نہ کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے تھے، اگر آج کے منکرین حدیث کی طرح انکی نظر میں بھی حدیث کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو کسی کو کیا پڑی تھی کہ وضع احادیث کی زحمت اٹھانا اور گناہ بے لذت میں مبتلا ہونا۔

دنیا کی جعل سازی اور فریب کاری میں بھی اس چیز کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ مثلا ہندوستان میں جعلی نوٹ وہی بنائے جاتے ہیں جنکا چلن عام ہو، کوئی بھی اس طرف توجہ نہیں دیتا کہ وہ اسکے ایجاد کئے جائیں جو کسی زمانہ قدیم میں چلتے تھے، آخر جعلی سازی اس سے کیا غرض وابستہ ہو سکتی ہے۔

فرض کرو کوئی اس ملک میں یہ دھندا شروع کردے اور جعلی نوٹوں کو چھاپ کر اصلی کرنسی میں گڈمڈ کر ڈالے اور جب یہ راز فاش ہو تو چند ملک کے غدار وفاداری کا رول ادا کرتے ہوئے یہ تحریک شروع کردیں کہ چونکہ کرنسی مشتبہ ہو چکی ہے لہذا سارا سرمایہ نذر آتش کردیا جائے۔ تو کیا ان کا یہ استدلال کوئی عاقل تسلیم کرنے کو تیار ہوگا؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ عاقل تو کجا احمق بھی ملک کے اس اثاثہ کو لٹتے اور برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ ہر طرف سے یہ ہی آواز اٹھیگی جو لوگ ایسا مشورہ دیتے ہیں وہ غدار وطن ہیں، ملک وملت کے باغی ہیں، ہاں سلطنت کے خیر خواہ اور ارباب حل وعقد یہ مشورہ ضرور دینگے کہ ان جعل سازوں کو پکڑا جائے اور کرنسی کی تحقیق میں ماہرین مصروف کار ہوں تاکہ صحیح کو غلط سے ممتاز کریں اور اصل کو جعلی سے جدا کر کے ملک وملت کو تباہی سے بچالیں۔

یہ ہی حال کچھ ذخیرہ احادیث سے متعلق ایک دور میں پیش آیا تھا، جب وضع احادیث کا فتنہ اٹھا تو ماہرین علم وفن اٹھ کھڑے ہوئے اور دین ومذہب کی پاسبانی وحفاظت کے جذبہ سے سرشار ارباب فکر وفن نے ایک ایک واضع حدیث کا پتہ لگا کر اسکی نشاندھی فرمادی، کتنی جانفشانی اور جگر سوزی کا کام تھا جو ان مردان حق آگاہ نے محض دینی وملی خدمت کے تحت انجام دیا۔ گذشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے کہ ان حضرات نے تقریباً پانچ لاکھ افراد کی سوانح حیات مرتب

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کی اور ہر ایک کے اقوال وافعال کو جرح وتعدیل کی حقیقی کسوٹی پر رکھکر پرکھا، احادیث کی صحت وسقم کو جانچنے کیلئے نہایت سخت اصول قائم کئے، جس شخصیت کو موضوع سخن بنایا جاتا اس پر بے لاگ تبصرہ ہوتا، قرابت داری کا کوئی لحاظ نہیں برتا جاتا، استاذ شاگرد کے تعلق کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، راویان حدیث میں ملاقات تھی یا نہیں، راوی اور مروی عنہ کا زمانہ ایک تھا یا نہیں، ان تمام چیزوں پر سیر حاصل بحث ہوتی، اس طرح ہر رخ سے اطمینان حاصل کر کے ذخیرۂ حدیث کو پورے طور پر نکھارا گیا جب کہیں جا کر موجودہ تدوین حدیث عمل میں آئی۔ یہ بھی یاد رہے کہ وہ زمانہ آج کے مواصلاتی نظام کے نظم ونسق کو زمانہ نہیں تھا، سفر کی یہ سہولتیں بھی میسر نہیں تھیں، لیکن دور دراز کے جانکاہ سفر طے کر کے انہوں نے ملت اسلامیہ کے تحفظ کی خاطر وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ آج محققین بھی انگشت بدنداں ہیں، اپنوں اور بیگانوں سب نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اسماء الرجال کا فن صرف مسلمانوں کی خصوصیت ہے، ورنہ اتنا عظیم فن ایجاد کرنا اس بے سروسامانی کی دنیا میں ممکن نہیں تھا۔

www.alahazratnetwork.org

ان حالات میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ کوئی گوشہ ان سے مخفی رہا ہوگا، یا عمداً انہوں نے کسی شخصیت سے چشم پوشی کی ہوگی۔ پھر یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ سارا ذخیرہ حدیث بے معنی ومہمل ہے اور غلط وباطل۔ کیا ایک ہزار سال کے بعد اشتباہ کی کوئی وقعت رہ جاتی ہے جبکہ تدوین حدیث سے علماء وحفاظ تیسری چوتھی صدی تک مکمل طور پر فارغ ہو چکے تھے اور بعد کے ائمہ ومحققین اسی تحقیق پر اعتماد کرتے آئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**شبہ۔۵۔** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کو منع فرمادیا تھا، فرماتے ہیں: لاتکتبوا عنی، ومن کتب عنی فلیمحہ، وحدثوا ولاحرج۔ نیز حضور کے زمانے میں اور آپکے بعد خلفائے راشدین کے عہد میں قرآن تو محفوظ کیا گیا لیکن حدیث کی حفاظت کا کوئی اہتمام نہ تھا۔ صحابہ اور تابعین کے زبانی حافظوں تک محدود رہیں کبھی اتفاقیہ طور پر وہ کسی کے سامنے کوئی روایت بیان کردیتے تھے،

**جواب۔** یہ تین شبہات ہیں اور منکرین حدیث نے مستشرقین کی اتباع میں بلادلیل پیش کئے ہیں۔ خیر خواہی مسلمین کا یہ انداز کوئی نیا نہیں، ہاں جب کوئی شخص اسلام کا لیبل لگا کر کہے تو تعجب خیز ضرور ہے۔ اختلاف امت بعض اوقات بعض چیزوں میں کوئی بری چیز نہیں جبکہ

دلائل طرفین واقعی حیثیت رکھتے ہوں ،اس طرح کے نمونے اسلامی لٹریچر میں بکثرت موجود ہیں،لیکن کسی دلیل کا سہارا لئے بغیر یکطرفہ فیصلہ کر دینا معقول نہیں ہوتا۔

یہ بات ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کتابت حدیث کی ممانعت آئی لیکن یہ وقتی تھی اور بسا اوقات خود حضور نے اسکا حکم دیا اور اپنے حضور بھی بہت احکام لکھوائے۔ تفصیل آرہی ہے۔

دوسری چیز یہ کہ جس حدیث میں کتابت کی ممانعت ہے اسی میں زبانی روایت کی واضح طور پر اجازت بھی ہے۔ پھر یہ کہ حفاظت حدیث کتابت ہی پر موقوف ہے۔ زبانی روایت سے کیا حفاظت ناممکن چیز ہے؟ بلکہ یوں کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ اصل محافظت اسی وقت ممکن ہے جبکہ پہلے حفظ وضبط کا پورا اہتمام مقصود رہا ہو ورنہ محض کتابت کو مدار حفاظت قرار دیا جائے تو علوم وفنون کا خدا حافظ۔ خاص طور پر اس ماحول میں جبکہ کتابت کا رواج نہ پڑا ہو اور عموما لوگ لکھنے کے عادی نہ رہے ہوں۔ ورنہ اصلی وجہ ممانعت وہی تھی کہ قرآن کو حدیث سے ممتاز رکھنا مقصود تھا کہ لوگ اختلاط سے کام نہ لیں۔ اس موضوع پر مکمل بحث تدوین حدیث اور حفاظت حدیث کے تحت آرہی ہے، یہاں جملا اتنا کافی ہے کہ حضور کا عہد پاک ہو یا صحابہ وتابعین کا زمانہ ان تمام ادوار میں کتابت کا کام بھی جزوی طور پر رہا ہے جس پر اعتراض کے ساتھ ساتھ بعد میں معترضین کو بھی اعتراف کرنا پڑا اور جن حضرات نے اسباب ہوتے ہوئے بھی یہ عظیم کام نہ کیا انکی مصلحتیں اپنی جگہ اہم تھیں، بعد کے محدثین نے کتابت کے ذریعہ حفاظت وتدوین کا کام انجام دیا وہ اس وقت کے ماحول کے عین مطابق تھا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**شبہ ۶** ۔ حدیث کی جمع وتدوین ایک سوسال کے بعد عمل میں آئی جبکہ ان کا ریکارڈ قابل حصول نہیں رہا تھا۔

**جواب** ۔ اس انوکھی نگارش کو کونسی تاریخ کا نام دیا جائے ؟ تاریخ نویسی یا تاریخ سازی ۔ اگر ایک انصاف پسند غیر متعصب واقعی تاریخ اٹھا کر دیکھنا چاہے تو آج بھی وہ لٹریچر محفوظ ہے،اور عہد نبوی سے خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز تک ،اور انکے دور سے تدوین حدیث کے آخری مرحلہ تک سب کچھ آپ کو کتابوں میں ثبت ملیگا ،ایک دن بھی ایسا پیش کرنا ناممکن ہے جس میں کتابت سے لیکر تدوین تک کوئی انقطاع ہوا ہو۔

**شبہ ۷** ۔ احادیث میں شدید اختلاف ہے، لہذا قابل عمل نہیں۔

**جواب۔** منکرین حدیث کو جب کچھ نہیں ملتا تو وہی پرانی رٹ لگاتے ہیں کہ احادیث میں اسقدر اختلاف ہے جسکا ارتفاع ناممکن، الفاظ ومعانی کے اختلاف نے سارا ذخیرہ غیر معتمد بنادیا ہے۔

ان چیزوں کی تفصیل تدوین حدیث کے ضمن میں ملاحظہ کرسکتے ہیں لیکن اس بات پر خاص توجہ رکھیں کہ پھر تو قرآن کے اختلاف قرأت اور معانی مراد میں تعدد اقوال کے پیش نظر کلام اللہ کو بھی یہ لوگ مخدوش قرار دینے میں کوئی ننگ وعار محسوس نہیں کرینگے۔ کتنے واقعات قرآن کریم میں مکرر ہیں لیکن الفاظ کا اتحاد کیا ہر جگہ موجود ہے؟ پھر کوئی عقل وخرد سے نابلد تہی دامن قرآن کریم کی حقانیت کا منکر ہوجائے تو یہ منکرین حدیث اسکا کیا کرلیں گے۔

علمائے کرام ومحدثین عظام نے احادیث کریمہ کے ظاہری اختلاف وتعارض کو دفع کرنے کیلئے کیا مستقل تصانیف نہیں کیں؟ امام سیوطی نے اس طرح کے تقریبا سو علوم شمار کرائے جن سے حفاظت حدیث اور جمع وتدوین میں کام لیا گیا اور ہر فن میں محققین نے اپنی یادگار تصانیف چھوڑیں، دفع تعارض کیلئے علم تاویل الحدیث پر مشتمل کتابیں پڑھکر یہ فیصلہ کرنا کوئی دشوار امر نہیں تھا جس سے چشم پوشی کرکے علی الاطلاق یہ حکم لگادیا گیا کہ احادیث باہم مختلف ہیں لہذا قابل عمل نہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن خزیمہ کہتے تھے۔

مجھے کسی ایسی دو احادیث کا علم نہیں جن میں باہم تعارض ہو۔

اس موضوع پر آپ نے ایک عظیم کتاب "کتاب ابن خزیمہ" کے نام سے لکھی جو اس فن میں آپکے تبحر علمی کی واضح دلیل ہے۔

امام طحاوی کی "شرح مشکل الآثار" امام شافعی کی "اختلاف الحدیث" علامہ ابن قتیبہ کی "تاویل مختلف الحدیث" علامہ ابن جوزی کی "التحقیق فی احادیث الخلاف" اور علامہ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک کی "مشکل الحدیث" یہ وہ کتابیں ہیں جو اس فن کا عظیم شاہکار ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ تعارض کی وجہ سے جب سارا ذخیرۂ احادیث مسترد کردیا گیا تو پھر کتابت حدیث کی اجازت وممانعت کے سلسلہ میں مروی احادیث کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس طرح کا تعارض دوسری احادیث میں نظر آتا ہے وہ تو یہاں بھی ہے، پھر فیصلہ کیسے ہوا

کہ حدیث دلیل شرعی نہیں اور اس پر جزم کیسے کیا گیا کہ حضور کی جانب سے ممانعت وارد۔ اگر کوئی وجہ دفع تعارض کی نظر نہیں آتی تھی تو توقف کیا جاتا، یہ انکار حدیث کا کیا معنی۔

ہمارے یہاں تو جواب وہی ہوگا کہ تعارض ہی متحقق نہیں، بظاہر تعارض ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ متعارض احادیث میں عمل کی ترتیب یوں قائم کی گئی ہے۔

پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ کیا ایک دوسرے کیلئے ناسخ ہوسکتی ہے، اگر ہے تو ناسخ پر عمل ہوگا منسوخ کو چھوڑ دیا جائیگا۔

## بعض وجوہ نسخ یہ ہیں۔

۱۔ خود شارع نسخ کی وضاحت فرمائے۔

۲۔ باعتبار زمانہ تقدم وتاخر ہو۔

اگر نسخ کا علم نہ ہوسکے تو ترجیح کی صورتوں میں سے کسی کو اختیار کرینگے۔

بعض وجوہ ترجیح باعتبار متن یوں ہیں۔

۱۔ حرمت کو اباحت پر ترجیح ہوگی۔

۲۔ قول عام ہو اور فعل خصوصیت یا عذر کا احتمال رکھتا ہو تو قول کو فعل پر ترجیح ہوگی۔

۳۔ حکم معلول کو حکم غیر معلول پر ترجیح ہوگی۔

۴۔ مفہوم شرعی کو مفہوم لغوی پر ترجیح ہوگی۔

۵۔ شارع کا بیان وتفسیر غیر کے بیان وتشریح پر راجح ہوگا۔

۶۔ قوی دلیل ضعیف پر راجح ہوگی۔

۷۔ نفی اگر مستقل دلیل کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ اصل حال وحکم کی رعایت میں ہو تو اثبات کو نفی پر ترجیح ہوگی۔

## بعض وجوہ ترجیح باعتبار سند۔

۱۔ کسی سند کے راوی متعدد ہوں تو اسکو ایک راوی کی سند پر ترجیح حاصل ہوگی۔

۲۔ قوی سند ضعیف پر راجح ہوگی۔

۳۔ سند عالی سند نازل پر راجح قرار دی جائیگی بشرطیکہ دونوں کے رواۃ ضبط میں ہم پلہ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہوں۔

۴۔ فقاہت میں فائق راوی غیر فقیہ رواۃ پر خواہ یہ سند عالی ہو راجح قرار پائینگے۔

۵۔ اتفاقی سند مختلف فیہ پر راجح رہیگی،

۶۔ اکابر صحابہ کی روایت اصاغر صحابہ پر راجح قرار دی جائیگی۔

یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں احادیث کو جمع کر کے عمل کرینگے۔

## بعض وجوہ جمع

۱۔ تنویع، یعنی دونوں عام ہوں تو الگ الگ انواع سے متعلق قرار دیا جائے۔

۲۔ تبعیض، یعنی دونوں خاص ہوں تو الگ الگ حال پر، یا ایک کو حقیقت اور دوسرے کو مجاز پر محمول کرنا۔

۳۔ تقیید، یعنی دونوں مطلق ہوں تو ہر ایک کے ساتھ ایسی قید لگانا کہ فرق ہو جائے۔

۴۔ تخصیص، یعنی ایک عام اور ایک خاص ہو تو عام کو خصوص قرار دینا۔

۵۔ حمل، یعنی ایک مطلق اور ایک مقید ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا بشرطیکہ دونوں کا حکم اور سبب ایک ہو۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان تمام تر تفصیلات کے بعد شاید ہی کوئی حدیث ملے جو حقیقی طور پر کسی دوسری حدیث سے متعارض ہو۔ ممانعت واجازت کی احادیث میں دفع تعارض کی تفصیل تدوین حدیث کے عنوان میں ملاحظہ کریں۔

# حفاظت حدیث

گذشتہ اوراق میں آپ ملاحظہ فرما چکے کہ علم حدیث کو حجت شرعی ہونے کی سند قرآن کریم سے ملی ہے۔ خداوند قدوس نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا اور ہر مسلمان کو اس پر عمل پیرا ہونے کی بدولت سعادت دارین اور فلاح ونجات اخروی کا مژدہ سنایا۔

اہل اسلام کی اولین جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے یہ فرمان واجب الاذعان براہ راست حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا، لہذا شب وروز اپنے محسن اعظم اور ہادی برحق کے اشاروں کے منتظر رہتے، اقوال وافعال میں اپنے لئے نمونہ عمل تلاش کرتے، زیادہ وقت دربار رسول کی حاضری میں گذراتے اور آپکی سیرت وکردار کو اپنا ناہر فرض سے اہم فرض سمجھتے تھے۔ انکی نشست وبرخاست، خلوت وجلوت، سفر وحضر، عبادات ومعاملات اور موت وحیات کے مراحل سب سنت رسول کی روشنی ہی میں گذرتے اور انجام پاتے۔ احادیث کی حفاظت کا انتظام اس طرح انہوں نے روز اول ہی سے شروع کردیا تھا۔

صحابہ کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ تعلیم بھی پائی تھی کہ اسلام میں رہبانیت نہیں، لہذا میری سنت اور اسوۂ حسنہ میں اپنے لئے نمونہ عمل تلاش کرو، (ترک دنیا کر کے بیوی بچوں اور والدین کو بے سہارا چھوڑ دینا اور دیگر اعزہ واقرباء سے کنارہ کشی اختیار کرلینا مستحسن نہیں) اس چیز پر حضور اکرم نے صحابہ کرام کو ایک موقع پر نہایت تاکیدی انداز سے متنبہ بھی کیا تھا، کہ تم پر تمہارا بھی حق ہے اور تمہارے والدین اور بیوی بچوں کا بھی۔ لہذا روزہ رکھو تو افطار بھی کرو، عبادت کرو تو آرام بھی کرو الخ کہ یہ سب میری سنت ہیں۔ گویا حضور نے اپنی امت کیلئے عمومی قانون یہ ہی بنایا کہ دنیا نہ چھوڑیں بلکہ دنیا کو اس انداز سے اختیار کریں کہ وہ دین بن جائے اور یہ اسی وقت متصور ہے جب حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل ہو۔ البتہ بعض لوگوں کیلئے معاملہ برعکس تھا جس پر حضور نے کبھی انکار نہ فرمایا۔

## صحابہ کرام نے شب وروز در رسول پر حاضر رہ کر حدیث وسنت کو محفوظ کیا

صحابہ کرام بسا اوقات دن میں تجارت اور کھیتی باڑی میں مشغول رہتے تھے، لہذا جنکو

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

روزانہ حاضری کا موقع نصیب نہ ہوتا تو وہ اس دن حاضر رہنے والے حضرات سے کسی جدید طرز عمل اور اس دن کی مکمل کارکرگی سے واقف ہونے کیلئے بے چین رہتے ۔ بعض دیوانۂ عشق ومحبت وہ بھی تھے جنہوں نے خانگی الجھنوں سے سبکدوشی بلکہ کنارہ کشی اختیار کرکے آخروقت تک کیلئے یہ عہدو پیمان کرلیا تھا کہ اب اس درکو چھوڑ کر نہ جائینگے، اصحاب صفہ کی جماعت اس پر پوری طرح کاربند رہتی اور شبانہ روزان کا مشغلہ یہی رہ گیا تھا کہ جو کچھ محبوب کردگار سے سنیں یادرکھیں اور اسکو اپنی زندگی میں جذب کرلیں۔

اس جماعت کے سرگروہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو ذخیرۂ حدیث کے سب سے بڑے راوی شمار ہوتے ہیں، لوگوں کو انکی کثرت روایت پر کبھی تعجب ہوتا تو فرماتے۔

انکم تقولون ان اباهريرة يكثر الحديث عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وتقولون مابال المهاجرين والانصار لايحدثون عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمثل ابى هريرة ؟ وان اخوتى من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق ،وكنت الزم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ملٔ بطنى ،فاشهد اذاغابوا ،واحفظ اذانسوا،وكان يشغل اخوتى من الانصار عمل اموالهم ،وكنت امرأمسكينا من مساكيين الصفة اعى حين ينسون ـ(٣٦)

تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے، اور یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین وانصار اتنی حدیثیں کیوں نہیں بیان کرتے، تو سنو ،مہاجرین تو اپنی تجارت میں مصروف رہتے، اور انصار کا مشغلہ کھیتی باڑی تھا، اور میرا حال یہ تھا کہ میں صرف پیٹ پر حضور کی خدمت میں حاضر رہتا، جب انصار ومہاجرین غائب رہتے میں اس وقت بھی موجود ہوتا، اصحاب صفہ میں ایک مسکین میں بھی تھا، جب لوگ بھولتے تو میں احادیث یادرکھتا تھا۔

اسکی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ حضور نے آپکی یادداشت کیلئے دعا کی تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ فرماتے ہیں۔

فمانسيت من مقالة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلك من شئ (٣٧)

---

٣٦ـ الجامع الصحيح للبخارى كتاب البيوع ١/٢٧٤ ☆ فوا تح الرحموت مبحث التعارض، ٢

٣٧ـ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب البيوع ١/ ٢٧٤

میں پھر کبھی حضور کی حدیث پاک نہیں بھولا۔

آپ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے اور پھر آخر حیات مقدسہ تک حاضر بارگاہ رہے، آپ نے اس زمانہ میں کس طرح زندگی کے ایام گذارے، فرماتے ہیں۔

خداوند قدوس کی قسم! میں بھوک سے جگر تھام کر زمین پر بیٹھ جاتا اور پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، منبر رسول اور حجرۂ مقدسہ کے درمیان کبھی چکرا کر گر پڑتا، لوگ سمجھتے میں پاگل ہوں حالانکہ یہ صرف بھوک کا اثر تھا، ان جانفشانیوں کے عالم میں بھی آپ نے حضور کے شب وروز کو اپنے قلب وذھن میں محفوظ کرلینے کا مشن جاری رکھا۔

اصحاب صفہ میں حضرت ابوہریرہ ہی تنہا نہ تھے بلکہ یہ تعداد مختلف رہتی اور کبھی کبھی ستر تک جا پہونچتی تھی۔ان حضرات کا مشغلہ ہی یہ تھا کہ احادیث سنیں اور یاد کریں، سیرت وکردار ملاحظہ کریں اور اس کو اپنے لئے نمونہ عمل بنالیں اور دوسروں کو اسکی تبلیغ کریں۔

www.alahazratnetwork.org

انکے علاوہ ہر دن آنے جانے والے صحابہ کرام کی تعداد کو کون شمار کرسکتا ہے، گروپیش پروانوں کا ہجوم رہتا اور ماہ رسالت اپنی ضیاء پاشیوں سے سب کو مجلی ومصفی فرماتا۔بعض حضرات روزانہ حاضری دینا لازم جانتے تھے اور بعض نے ایک دن بیچ حاضری کا التزام کرلیا تھا، لیکن انہوں نے ہر دن کی مجلس سے استفادہ کا طریقہ یوں اپنایا تھا کہ دو اسلامی بھائی آپس میں معاہدہ کرتے کہ آج آپ بارگاہ رسالت میں حاضر رہنا اور میں معاش کی تلاش میں رہونگا پھر کل میری باری ہوگی۔شب میں ایک دوسرے کو اپنے مشاہدات سے باخبر کرتا اس طرح دن بھر کی معلومات میں ایک دوسرے کو اپنا شریک بنالیتا تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہی حضرات میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں۔

کنت انا وجارلی من الانصار فی بنی امیۃ بن زید وھی من عوالی المدینۃ، وکنا نتناوب النزول علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینزل یوما وانزل یوما، فاذا نزلت جئتہ بخیر ذلک الیوم من الوحی وغیرہ، واذا نزل فعل مثل ذلک۔ (۳۸)

---

۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التناوب فی العلم، ۱/۱۹

۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التناوب فی العلم، ۱/۱۹

میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی عوالی مدینہ میں بنوامیہ بن زید کی بستی میں رہتے تھے، ہم دونوں حضور کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے، جس دن میں حاضری دیتا توانکو وحی وغیرہ کے حالات سے باخبر کرتا اور دوسرے دن وہ آتے تو مجھ سے حالات بیان کردیتے۔

عام حالات میں بھی صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ جو کچھ وہ سنتے یا دیکھتے اسکو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھتے تھے بلکہ کسی دوسرے کو ضرور سنا دیتے تھے تاکہ کتمان علم نہ ہو جسکو وہ گناہ تصور کرتے تھے۔

حد تو یہ ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن خلوت کی باتیں بھی صحابہ کو بتادیتی تھیں، کیونکہ ان سب کا یہی اعتقاد تھا کہ یہ سب کچھ بھی بلاشبہ شریعت ہیں۔اگر ان کو چھپایا گیا تو پھر امت مسلمہ اپنے خانگی حالات اور خصوصی معاملات میں معلومات کیسے حاصل کرسکے گی۔ اسلام ایک مکمل دستور حیات بنکر آیا ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے، مہد سے لیکر لحد تک کے جملہ احکام قدم قدم پر رہنمائی کیلئے موجود ہونا ضروری تھے، لہذا ان حضرات نے اسی نقطۂ نگاہ سے زندگی کے کسی گوشہ کو تشنہ نہیں رہنے دیا۔

www.alahazratnetwork.org

اس اجمالی تمہید کے بعد قارئین اسکی تفصیل میں جاکر ان تمام امور کا مشاہدہ اس دور کی مستند تاریخ وواقعات سے خود بھی کرسکتے ہیں۔جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ حفاظت حدیث کا فریضہ صحابہ کرام نے قول وعمل سے بھی انجام دیا اور لوح وقلم کے انمٹ نقوش کے ذریعہ بھی۔ یہاں قدرے تفصیل سے میں قارئین کے سامنے دونوں پہلو رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے دعوی پر مضبوط اور مستحکم دلائل سے روشنی پڑسکے۔

بارگاہ رسالت ست بلاواسطہ اکتساب فیض کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز بتائی جاتی ہے۔(۳۹)

انکے صدق مقال اور حسن کردار میں کسی کو کیا شبہ ہوسکتا ہے۔علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

قال ابن الصلاح : ثم ان الامة مجتمعة علی تعدیل جمیع الصحابة ومن

---

۳۹۔ الاصاب لا بن حجر، ۳/۱

لابس الفتن ۔(٤٠)

امام ابن صلاح شہرزوری کہتے ہیں:۔

اس بات پر اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عادل وثقہ ہیں خواہ وہ باہم مشاجرات میں شریک رہے ہوں۔

مزید لکھتے ہیں:۔

ماجاء فی تعدیل اللہ ورسولہ للصحابة ،وانہ لایحتاج الی سؤال عنھم، وانما یجب فیمن دونھم ،کل حدیث اتصل اسنادہ بین من رواہ وبین النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یلزم العمل بہ الابعد ثبوت عدالة رجالہ ،ویجب النظر فی احوالھم سوی الصحابی الذی رفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،لان عدالة الصحابة ثابتة معلومة بتعدیل اللہ لھم، واخبارہ عن طھارتھم واختیارہ لھم فی نص القرآن ۔(٤١)

اللہ ورسول نے صحابہ کو یہ مقام ومنصب عطا فرمایا اسی لئے سند حدیث میں انکے بارے میں کچھ تحقیق وتلاش کی ضرورت نہیں، ہاں انکے علاوہ راویان حدیث کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں، لہذا سلسلہ سند میں سب کی چھان بین کی جائیگی اور عمل کرنا لازم اسی وقت ہوگا جب رواۃ کی عدالت ثابت ہوجائے، صحابہ کرام کے علاوہ سب کے حالات کا علم ہونا ضروری ہے، ہاں صحابہ اس سے مستغنی ہیں کہ انکی عدالت وطہارت خود اللہ رب العزت نے بیان فرمائی ہے تو انکے حالات سے بحث کی ضرورت ہی نہ رہی۔

جب انکی عدالت ونزاہت اجماعی طور پر مسلم تو انہوں نے جو کچھ رسول کی طرف منسوب کرکے فرمایا وہ بلاشبہ حق وصحیح ہے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ مرسل صحابی سب کے نزدیک حجت ہے کہ اگر صحابی صغیر یا مؤخر الاسلام جو کچھ بیان کرتا ہے وہ کسی صحابی سے سنکر ہی بیان کرتا ہے اور اس امر میں سب برابر کہ حضور کی جانب غلط بات منسوب کرنا ان حضرات قدسی صفات سے متصور ہی نہیں۔

انکے اقوال وافعال کلی طور پر سنت رسول کا آئینہ تھے، لہذا جو کچھ انہوں کہا یا کیا ان

---

٤٠۔ الاصابہ لا بن حجر، ۱/۲۳

٤١۔ الاصابہ لا بن حجر، ۱/۲۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

کے پاس ان تمام چیزوں کی سند قرآن وسنت ہی تھے، انکے اقوال غیر اجتہادی کے بارے میں تو فیصلہ ہو چکا کہ وہ حکما حدیث مرفوع ہیں ۔رہے اجتہادی مسائل تو انکی بابت بھی یہ ہی کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سرچشمۂ رشدو ہدایت ہیں ۔خود اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔(۴۲)

میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں، ان میں سے جسکی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے،

## صحابہ کرام نے حصول حدیث کے لئے مصائب برداشت کئے

اس معیار پر جب انکی زندگیاں دیکھی جاتی ہیں تو ہر مسلمان بیساختہ یہ کہنے پر مجبور نظر آتا ہے کہ انکی تبلیغ وہدایت محض اللہ ورسول کی رضا کیلئے تھی اپنے نفس کو دخل دینے کے وہ ہرگز روادار نہ تھے، سنت رسول کی اشاعت اور اسکی تعلیم وتعلم میں انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا، کسی کو حکم رسول سنانے میں نہ انہیں کوئی خوف محسوس ہوتا اور نہ کسی سے حدیث رسول سیکھنے میں کوئی عار محسوس ہوتی تھی، انکے یہاں شرافت نسبی اور رفعت علمی بھی اس چیز سے مانع نہیں تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاندان رسول کے ایک اہم فرد تھے، کاشانۂ نبوت میں انکی حقیقی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا رہتی تھیں ۔وہاں شب وروز گذارنے کا بھی موقع ملتا تھا، انہوں نے کیا کچھ حضور سے نہیں سیکھا ہوگا۔حضور نے انکے لئے تفقہ فی الدین کی دعا بھی کی تھی، لیکن ان تمام چیزوں پر تکیہ کر کے انہوں نے حضور کے وصال اقدس کے بعد اپنے آپ کو معطل نہیں سمجھ لیا تھا، خود فرماتے ہیں۔

میں نے ایک انصاری صحابی سے کہا: ہم حضور کی صحبت سے تو اب محروم ہو گئے ہیں لیکن اکابر صحابہ موجود ہیں چلو ان سے ہی حضور کی احادیث سنیں اور اکتساب علم کریں، وہ بولے،

یاابن عباس اتری الناس یحتاجون الیك وفی الناس من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

ارے جناب، اتنے جلیل القدر اکابر صحابہ کی موجودگی میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ

---

۴۲۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہم سے آکر مسائل پوچھے۔

لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آگے چل کر چھوٹے ہی بڑے بن جاتے ہیں۔

فرماتے ہیں: میں نے انکی نصیحت پر کان نہ دھرا اور مسلسل کوشش جاری رکھی، جس کے بارے میں مجھے علم ہوتا کہ انکے پاس حضور کی کوئی حدیث ہے تو میں انکے در دولت پر پہونچتا اور حدیث سنکر یاد کرلیتا۔ بعض حضرات کے پاس پہونچتا اور معلوم ہوتا کہ وہ آرام میں ہیں تو انکی چوکھٹ پر سر رکھکر لیٹ جاتا، ہواؤں کے تھپیڑے چلتے، گرد وغبار اڑکر میرے چہرے اور کپڑوں پر اٹ جاتا، لیکن میں اسی حال میں منتظر رہتا، وہ خود باہر تشریف لاتے تو اس وقت میں اپنا مدعا بیان کرتا، وہ حضرات مجھ سے فرماتے: آپ تو خاندان نبوت کے فرد ہیں، آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی، ہمیں یاد کیا ہوتا ہم خود آپکے پاس پہونچتے، میں عرض کرتا: میں طالب علم ہوں، لہذا میں ہی اس بات کا مستحق ہوں کہ آپکی خدمت میں حاضری دوں۔ بعض حضرات پوچھتے، آپ یہاں کب سے ہیں تو میں وقت بتاتا جس پر وہ برہم ہوکر فرماتے، آپ نے اپنی آمد کی اطلاع ہمیں کیوں نہ کرادی کہ ہم فوراً آتے، میں عرض کرتا: میرے دل نے نہ چاہا کہ میں ازخود آپ کو بلاؤں اور آپ اپنی ضرورت میں ہوں۔

انکی اس جانفشانی اور عرق ریزی کا ثمرہ تھا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صغرسنی کے باوجود ممتاز علمائے صحابہ میں جگہ دیتے۔

جب آپ مرجع انام بن گئے تو وہ انصاری صحابی بہت پچھتاتے اور کہتے تھے۔

كان هذاالفتىٰ اعقل منى۔ (٤٣)

یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند نکلا۔

## حفاظت حدیث کے لئے صحابہ نے دور دراز کے سفر کئے

حصول علم حدیث کیلئے صحابہ کرام کا طرز عمل اور جدوجہد کچھ انہیں پر منحصر نہیں، ایک ایک حدیث کی حفاظت وروایت کیلئے انہوں نے محنت شاقہ کی اور اس دولت کو حاصل کیا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں جنکو مدینہ ہجرت کرکے حضور کے تشریف لانے پر میزبانی کا شرف حاصل ہوا اور حضور کے شب وروز دیکھنے کا

---

۴۳۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نہایت قریب سے موقع ملا۔

اس شرف کے حصول کے باوجود علم حدیث کیلئے انکی مساعی کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے۔

ایک حدیث آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی لیکن اس میں کچھ شبہ محسوس ہوتا تھا، جس مجلس میں وہ حدیث سماعت کی تھی آپکے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دربار رسالت میں حاضر تھے لیکن ان کا قیام ان دنوں مصر میں تھا، باقی دوسرے سامعین کا حال کچھ نہیں معلوم ہوسکا۔ لہذا اس شبہ کو دور کرنے کیلئے آپ نے مصر کیلئے رخت سفر باندھ لیا اور چل پڑے، جذبہ شوق میں یہ والہانہ سفر طے ہوا اگرچہ اس وقت بڑھاپے کا عالم تھا، راستہ بھی نہایت دشوار گذار اور وہ بھی یک وتنہا، ان کلفتوں کو برداشت کرتے ہوئے طول طویل راستہ طے کیا اور مہینوں کی مسافت طے کر کے مصر پہونچے۔

اس وقت مصر کے گورنر حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ سیدھے پہلے انہیں کے یہاں پہونچے، امیر مصر نے بعد ملاقات دریافت کیا:۔

ماجاء بك یااباایوب !

اے ابوایوب کس لئے آنا ہوا۔

فرمایا:۔

میرے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو مجھے عقبہ بن عامر کے مکان تک پہونچادے، چنانچہ ایک صاحب کو لے کر وہاں پہونچے، جب حضرت عقبہ کو معلوم ہوا تو دوڑ کر باہر آئے اور فرط شوق میں گلے سے لگالیا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی، فرمایا:

حدیث سمعته رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لم یبق احد سمعه من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غیری وغیرك فی سترالمومن ،قال عقبة : نعم ،سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : من ستر مومنا فی الدنیا علی عورة ستره اللہ یوم القیامة ،فقال ابوایوب : صدقت ،(٤٤)

ایک حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اسکا سننے والا اب میرے اور آپکے سوا کوئی دوسرا دنیا میں نہیں ہے اور اس حدیث میں مسلمان کی پردہ پوشی کا

---

٤٤۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ٩٤ ☆ ضیاء النبی ٧٩/٧

بیان ہے، حضرت عقبہ نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکے عیب نہیں کھولے گا ۔حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا: آپ نے سچ فرمایا۔

اسکے بعد کہتے ہیں: مجھے اس حدیث کا پہلے سے علم تھا لیکن کچھ شبہ ہوگیا تھا جسکی تحقیق کیلئے میں نے آپکے پاس سفرکیا۔ سبحان اللہ یہ تھی ان کی کمال احتیاط، اسکے بعد کیا ہوا سنئے۔

فاتی ابوایوب راحلته فرکبها وانصرف الی المدینة وماحل رحله ۔(٤٥)

حضرت ابوایوب نے اس حدیث کو سنتے ہی مدینہ شریف کی طرف مراجعت فرمائی اور مصر میں اپنی سواری کا کجاوہ بھی نہ کھولا۔

یعنی مصر آنے کا مقصد حدیث کے الفاظ کی تصدیق کے سوا کچھ نہ تھا،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جلیل القدر صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنکو مکثر ین کہا جاتا ہے، آپ کے سلسلہ میں بھی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

آپ نے ایک حدیث حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے سنی، شوق دامنگیر ہوا کہ خود ان سے یہ حدیث سنی جائے، آگے کا واقعہ خود انہیں کی زبان سے سنئے اور طلب حدیث میں انکی جانفشانی کی داد دیجئے۔ فرماتے ہیں۔

بلغنی حدیث عن رجل من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فابتعت بعیرافشدد ت علیه رحلی ثم سرت الیه شهرا حتی قدمت الشام ،فاذا عبدالله بن انیس الانصاری فاتیت منزله وارسلت الیه ان جابرا علی الباب فرجع الی الرسول فقال : جابر بن عبدالله ،فقلت : نعم ، فخرج الی فاعتنقته واعتنقنی ،قال : قلت ؛ حدیث بلغنی عنك انك سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قال :نعم، سمعت رسول الله ﷺ یقول : یحشرالناس یوم القیامة فینادیهم بصوت یسمعه من بعد کما یسمعه من قرب ،اناالملك الدیان لاینبغی لاهل الجنة ان یدخل الجنة وواحد من اهل النار یطلبه بمظلمة حتی یقتصه منه حتی اللطمة ۔(٤٦)

---

٤٥۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ٩٤

٤٦۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ٩٣ ضیاء النبی ٨٠/٧

اسد الغابه فی معرفة الصحابة للجزری، ١٧٨/٣

www.alahazratnetwork.org NafseIslam.com

مجھے ایک حدیث کے بارے میں پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن انیس انصاری اس حدیث کو بیان کرتے تھے، میں نے اسی وقت ایک اونٹ خریدااوراس پراپنا کجاوہ کسااورایک ماہ کا سفر طے کرکے ملک شام پہونچا، حضرت عبداللہ کے گھر پہونچ کراطلاع کرائی کہ دروازہ پر جابر کھڑا ہے، قاصد نے باہرآکر کہا کیا آپ جابر بن عبداللہ ہیں، میں نے کہا: ہاں، یہ سنتے ہی آپ فوراً دولت خانہ سے باہرآئے اور فرط شوق میں ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے، پھر میں نے اپنا مدعا بیان کیا، کہ مظالم کے سلسلہ میں ایک حدیث کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، میں اس حدیث کو براہ راست نہیں سن سکا ہوں لہذا مجھے وہ حدیث سنائیں میرے آنے کا واحد مقصد یہ ہی ہے فرمایا:۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: قیامت کے دن لوگ جمع ہونگے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی اوراسکو دورونزدیک کے سب لوگ سنیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیگا، میں ذرہ ذرہ کا حساب کرنے والا بادشاہ ہوں، کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں نہیں جائیگا جب تک کسی دوزخی کا حساب اسکے ذمہ باقی ہے پہلے اسکا قصاص دے خواہ ایک تھپڑ ہی ہو۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک ایک حدیث کے حصول کے لئے اتنے طویل سفراس بات کا بین ثبوت ہیں کہ حضرات صحابہ کرام نے حفاظت حدیث کا جو بیڑا اٹھایا تھااسکواپنے عمل وکردار سے سچ کرکے دکھایا، تاریخ عالم اس غایت احتیاط اور کمال تفحص کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔

امام دارمی نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا۔

ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحل الی فضالۃ بن عبداللہ وھو بمصر فقدم علیہ وھو یمد لناقۃ لہ ،فقال : مرحبا ،قال : اماانی لم آتك زائراً ولکن سمعت انا وانت حدیثا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجوت ان یکون عندك منہ علم۔ (۴۷)

ایک صحابی سفرکر کے حضرت فضالہ بن عبداللہ کے پاس مصر پہونچے، اس وقت حضرت فضالہ اپنی اونٹنی کیلئے چارہ تیار کررہے تھے، کہتے ہیں: مجھے دیکھ کر بیساختہ انہوں نے خوش آمدید

---

۴۷۔ السنن للدارمی،

کہا، میں نے کہا: میں آپ سے محض ملاقات کیلئے نہیں آیا بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ میں نے اور آپ نے حضور سے ایک حدیث سنی تھی، امید ہے کہ آپکو یاد ہوگی وہ مجھے سناؤ،

اور حضرت ابوسعید خدری مشہور صحابی کے بارے میں تو کہا جاتا ہے:۔

ان ابا سعید رحل فی حرف ۔

حضرت ابوسعید خدری نے تو محض ایک حرف حدیث کی تحقیق کیلئے با قاعدہ سفر کیا۔

یہ تمام واقعات اوران جیسے صدہا واقعات اس چیز کا بین ثبوت ہیں کہ صحابہ کرام کے درمیان احادیث کریمہ کے حفظ وضبط کا خصوصی اہتمام اور عام رواج تھا، ہر شخص ممکنہ حد تک اس بات کیلئے مستعد رہتا کہ سنت رسول کا علم جس طرح بھی ہو حاصل کیا جائے، اسکا آپس میں خوب ورد کیا جائے تاکہ سب لوگ اس سے بخوبی واقف ہو جائیں۔

## صحابہ کرام آپس میں دورۂ حدیث کرتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے احادیث سنکر آپس میں دور کرتے، ایک شخص بیان کرتا اور سب سنتے، پھر دوسرے کی باری آتی اور پھر تیسرا شخص سناتا، بعض اوقات ساٹھ ساٹھ صحابہ کرام ایک مجلس میں اسی طرح آپس میں دور کیا کرتے تھے، اسکے بعد جب مجلس سے اٹھتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حدیثیں ہمارے قلوب واذہان میں بودی گئی ہیں۔(۴۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام کہیں بیٹھے ہوتے تو انکی گفتگو کا موضوع فقہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ہوتی تھیں، یا پھر یہ کہ کوئی آدمی قرآن پاک کی کوئی سورۃ پڑھے یا کسی سے پڑھنے کو کہے۔

## فاروق اعظم نے اشاعت حدیث کیلئے صحابہ کرام کو مامور فرمایا

دورۂ حدیث کے علاوہ انفرادی طور پر بھی حدیثیں یاد کرنے کا بڑا اہتمام تھا۔ حفاظت حدیث کا یہ شغل صرف عہد نبوی تک محدود نہیں رہا بلکہ عہد صحابہ میں حصول حدیث، حفظ حدیث اور اشاعت حدیث کا شوق اپنے جوبن پر تھا۔

---

۴۸۔ فیوض الباری، مصنفہ مفتی محمود احمد رضوی، ۱/ ۲۰

مستشرقین اور پھر انکے بعد منکرین حدیث نے اس بات پر خوب واویلا کیا ہے کہ حضرت فاروق اعظم نے احادیث کی اشاعت پر سخت پابندی لگادی تھی اور کوئی انکے دور میں اس کام کو نہیں کرسکتا تھا، لیکن اس بے بنیاد الزام کی حقیقت قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں یہاں قدرے تفصیل سے اس مفروضہ کا ردوابطال مقصود ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت اسلامی کے گوشے گوشے میں حدیث پاک کی تعلیم کیلئے ایسے صحابہ کرام کو روانہ فرمایا جنکی پختگی سیرت اور بلندی کردار کے علاوہ ان کی جلالت علمی تمام صحابہ کرام میں مسلم تھی، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفاء میں تحریر فرماتے ہیں۔

چنانکہ فاروق اعظم عبداللہ بن مسعود را با جمعے بکوفہ فرستاد، و مغفل بن یسار و عبداللہ بن مغفل و عمران بن حصین را بہ بصرہ، و عبادہ بن صامت و ابودرداء را بشام، و بہ معاویہ بن سفیان کہ امیر شام بود قدغن بلیغ نوشت کہ از حدیث ایشاں تجاوز نہ کند۔

قرآن وسنت کی تعلیم کیلئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جماعت کے ساتھ کوفہ بھیجا۔ مغفل بن یسار، عبداللہ بن مغفل اور عمران بن حصین کو بصرہ۔ عبادہ بن صامت اور ابودرداء کو شام بھیجا۔ اور حضرت امیر معاویہ کو جو اس وقت شام کے گورنر تھے سخت تاکیدی حکم لکھا کہ یہ حضرات جو احادیث بیان کریں ان سے ہرگز تجاوز نہ کیا جائے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو بھی ایک خط لکھا تھا جس میں تحریر فرمایا۔

انی بعثت الیکم عماربن یاسر امیرا ،وعبداللہ بن مسعود معلما ووزیرا ، وھما من النجباء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن اھل بدر فاقتدوا بھما واسمعوا،وقداثرتکم بعبد اللہ بن مسعود علی نفسی ۔

میں تمہاری طرف عماربن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم بنا کر بھیج رہا ہوں، اور یہ دونوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بزرگ ترین صحابہ میں سے ہیں اور بدری ہیں، انکی پیروی کرو اور انکا حکم مانو، خاص طور پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمہاری طرف بھیج کر میں نے تمہیں خود پر ترجیح دی ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ خضری نے تاریخ التشریع الاسلامی میں مذکورہ بالا عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

وقدقام فی الکوفة یأخذ منه اهلها حدیث رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو معلمهم وقاضیهم ۔

یعنی اسکے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدت تک کوفہ میں قیام پذیر رہے اور وہاں کے باشندے ان سے احادیث نبوی سیکھتے رہے، وہ اہل کوفہ کے استاد بھی تھے اور قاضی بھی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بصرہ کی امارت پر حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا اور وہ وہاں پہونچے تو انہوں نے اپنے آنے کی غرض وغایت ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

بعثنی عمر الیکم لاعلمکم کتاب ربکم وسنة نبیکم ۔

مجھے حضرت عمر نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور نبی کریم کی سنت کی تعلیم دوں۔ جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسکے علاوہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی صوبوں کے حکام وقضاۃ اور عساکر اسلامیہ کے قائدین کو خط لکھتے تو انہیں کتاب اللہ اور سنت نبوی پر کاربند رہنے کی سخت تاکید فرماتے۔ آپ کا ایک تاریخی خط ہے جو آپ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال کیا تھا اس میں قاضی کے فرائض اور مجلس قضا کے آداب کو اس حسن وخوبی اور تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ اگر اسے اسلام کا بدترین دشمن بھی پڑھے تو جھوم جائے۔ دیگر امور کے علاوہ آپ نے انہیں یہ بھی تحریر فرمایا۔

ثم الفهم الفهم فیما ادلی الیك مما ورد علیك مما لیس فی قرآن ولا سنة ثم قایس الامور عندذلك ۔

ان واقعات کا جن کے لئے تمھیں کوئی حکم قرآن وسنت میں نہ ملے فیصلہ کرنے کیلئے عقل اور سمجھ سے کام لو اور ایک چیز کو دوسری پر قیاس کیا کرو۔

آپ کا ایک مکتوب جو قاضی شریح کو روانہ کیا گیا اس میں آپ ان کیلئے ایک منہاج مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اذا اتاك امر فاقض بما فی کتاب اللہ ، فان اتاك بما لیس فی کتاب اللہ فاقض بما سن فیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے تو اس کا فیصلہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق کرو اور اگر کوئی ایسا واقعہ پیش ہو جس کا حکم قرآن میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد خلافت میں جب حج کرنے کیلئے گئے تو مملکت اسلامیہ کے تمام والیوں کو حکم بھیجا کہ وہ بھی حج کے موقع پر حاضر ہوں، جب وہ سب جمع ہو گئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تقریر فرمائی۔

قال ایها الناس ! انی ما ارسل الیکم عما لالیضربو ابشارکم ولا لیأخذ وا اموالکم وانما ارسلهم الیکم یعلموکم دینکم وسنة نبیکم ، فمن فعل به شئ سوی ذلك فلیرفعه الی ،فوالذی نفس عمر بیده لاقصنه منه ۔

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہاری طرف جو حکام بھیجے ہیں وہ اس لئے نہیں بھیجے تاکہ وہ تمہیں زدوکوب کریں اور تمہارے اموال تم سے چھینیں، میں نے انہیں صرف اس لئے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ وہ تمہیں تمہارا دین اور تمہارے نبی کی سنت سکھائیں، حکام میں سے اگر تمہارے ساتھ کسی نے زیادتی کی ہو تو پیش کرو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے میں اس حاکم سے قصاص لئے بغیر نہیں رہوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے محبوب وکریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی نشرواشاعت اور تمام قلمرو اسلامی میں اس پر سختی سے عمل کرانے کی جو مساعی کیں یہ اس کا نہایت ہی مختصر خاکہ ہے لیکن اس سے کم ازکم یہ حقیقت تو ہویدا ہو جاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یقین تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت امت پر قیامت تک فرض ہے اور اسی میں ان کی ترقی عزت اور ہیبت کا راز پنہاں ہے، اسی لئے تو آپ نے ملک کے گوشے گوشے میں جلیل القدر صحابہ کرام کو بھیجا کہ وہ لوگوں کو ان کے رسول کی سنت کی تعلیم دیں اور حکام کو بار بار اتباع سنت کیلئے مکتوب روانہ فرمائے۔(۴۹)

---

۴۹۔ سنت خیر الانام ، مصنفه پیر کرم شاہ ازہری، ۱۱۳

## صحابہ کرام نے اپنے عمل وکردار سے سنت رسول کی حفاظت فرمائی

حفاظت حدیث کی ذمہ داری سے صحابہ کرام اس منزل پر آکر خاموش نہیں ہوگئے کے انکو محفوظ کر کے آرام کی نیند سوجاتے ، ان کیلئے حدیث کے جملوں کی حفاظت محض تبرک کیلئے نہیں تھی جن کو یاد کر کے بطور تبرک قلوب واذہان میں محفوظ کرلیا جاتا ، بلکہ قرآنی تعلیمات کی طرح ان کو بھی وہ وحی الہی سمجھتے تھے جن پر عمل ان کا شعار دائم تھا۔

ہر شخص ان فرامین کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتا، ان کے لطیف احساسات سے لیکر طبعی خواہشات تک سب کے سب سنت مصطفوی کے پابند تھے ، ان کی خلوتوں کا سوز وگداز ،انکی جلوتوں کا خروش عمل ،انکے شب وروز کے مشاغل اور انکے نالہائے شب دیجور سب میں سنت رسول کا عکس صاف طور پر دکھائی دیتا تھا۔

میں کسی ایک فرد کی بات نہیں کررہا ہوں بلکہ شمع نبوت کے پروانوں کا عموما یہ ہی حال تھا، آج کی طرح دنیا ان پر غالب اور مسلط نہیں تھی بلکہ وہ ان تمام عوائق وموانع سے بالاتر ہوکر صرف اور صرف اپنے محبوب کی یاد کو دل میں بسائے سفر وحضر میں اپنی دنیا کوانہیں کے ذکر سے آباد رکھتے تھے، ان کا عشق رسول ہر ارشاد کی تعمیل سے عبارت تھا۔

www.alahazratnetwork.org

عبادات میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر ان کیلئے کوئی چارۂ کار ہی نہ تھا، لیکن انکی اتباع ہر اس کام میں مضمر ہوتی جو انکے رسول کی طرف کسی نہ کسی طرح منسوب ہوتا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

کتب احادیث کے مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث پاک بیان کرتے وقت جس خاص ہیئت ووضع کو اختیار فرمایا ہوتا تھا تو راوی بھی اسی ادا سے حدیث روایت کرتا۔ مثلا احادیث مسلسلہ میں وہ احادیث جن کے راوی بوقت روایت مصافحہ کرتے، تبسم فرماتے یا کسی دوسری ہیئت کا اظہار کرتے جو حضور سے ثابت ہوتی۔

مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اداؤں کو اپنانا اوران پر کاربند رہنا انکی زندگی کا جزو لاینفک بن چکا تھا، صحابہ کرام میں سنت رسول کی پیروی کا جذبہ اس حد تک موجود تھا کہ جس مقام پر جو کام حضور نے کیا تھا صحابہ کرام بھی اس مقام پر وہی کام کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مشہور ہے کہ:۔

كان يتتبع آثار ه فی كل مسجد صلى فيه ،و كان يعترض براحلته فی طريق رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم عرض ناقة (۵۰)

جن جن مقامات پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر وحضر میں نماز یں پڑھیں تھیں حضرت عبداللہ بن عمران مقامات کو تلاش کر کے نمازیں پڑھتے ،اور جہاں حضور نے اپنی سواری کا رخ پھیرا ہوتا وہاں قصدا آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ سفر کے موقع پر اگر حضور نے کسی جگہ استنجاء فرمایا ہوتا تو آپ بغیر ضرورت اس جگہ اسی حالت میں بیٹھتے۔

اگر کسی وقت یہ حضور کی خدمت میں حاضر نہ رہتے تو ان اقوال وافعال کے بارے میں دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے پوچھتے اوراس پر عمل پیرا رہتے۔

امام مالک سے ایک دن انکے شاگرد یحیی بن یحیی نے پوچھا۔

اسمعت المشائخ يقولون من اخذ بقول ابن عمر لم يدع من الاستقصاء شيئاً ؟ قال : نعم ۔(۵۱)

کیا آپ نے مشائخ کرام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کی اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کوئی کوتاہی نہیں کی؟ بولے: ہاں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نمونے چلتے پھرتے صحابہ کرام میں دیکھے جاتے اوران کو دیکھکر صحابہ کرام حضور کی یاد تازہ کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عبدالرحمٰن بن زید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا:

حدثنا باقرب الناس من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هدياً ودلاً تلقاه فنأ خذ عنه و نسمع منه (۵۲)

---

۵۰۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴/ ۱۶۰

۵۱۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴/۱۵۹

۵۲۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴/۲۰۰

مجھے ایسے شخص کی نشاندھی کیجئے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طور طریقوں میں زیادہ قریب ہو، تاکہ میں ان سے ملاقات کرکے علم حاصل کروں اور احادیث کی سماعت کروں۔

قال: كان اقرب الناس هدياً ودلاً وسمتابرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابن مسعود ۔(۵۳)

فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چال ڈھال میں اور وضع قطع میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ قریب تھے۔

بہر حال صحابہ کرام میں ذوق اتباع عام تھا اور ان کا دستور عام یہ ہی تھا کہ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور کی سنت سے رہنمائی حاصل کرتے۔ انہوں نے اپنی عادات، اپنے اخلاق اور اپنے طرز حیات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی، وہ صرف خود ہی اپنی زندگیوں کو حضور کے اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھالنے کے مشتاق نہ تھے بلکہ وہ ایک دوسرے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نمونہ عمل کو اپنانے کی تلقین بھی کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد فرمادیں، تو آپ نے فرمایا:

ان اترك فقد ترك من هو خيرمني۔ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔ وان استخلف فقد استخلف من هو خيرمني ۔ ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه

اگر میں اس معاملہ کو ویسے ہی چھوڑ دوں تو ایسا انہوں نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اگر خلیفہ مقرر کردوں تو یہ بھی اس کی پیروی ہوگی جو مجھ سے بہتر ہے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(۵۴)

فتح مکہ کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ پر مسلمانوں کی قوت وشوکت ظاہر کرنے کیلئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے کاندھوں کو کھلا رکھیں اور طواف

---

۵۳۔ الاصابة فى معرفة الصحابة لا بن حجر، ۲۰۰/٤

۵٤۔ ضياء النبى، ۹۱/۷

میں رمل کریں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت وشوکت عطا فرمائی تو کندھے کھولنے اور رمل کرنے کا سبب تو ختم ہو گیا لیکن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

فیم الرمل الآن والکشف عن المناکب وقدأطأ اللہ الاسلام ونفی الکفر واھلہ ،ومع ذلك لاندع شیئا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اب رمل اور کندھے کھولنے کی ضرورت کیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمادیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو ختم کر دیا ہے۔ لیکن اسکے باوجود ہم اس کام کو ترک نہیں کرینگے جو ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں کیا کرتے تھے۔(۵۵)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مجلس میں تشریف فرما دیکھا۔ آپ نے آگ پر پکا ہوا کھانا منگایا اور اسے تناول فرمایا، پھر نماز کیلئے کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور فرمایا: میں اس انداز میں بیٹھا جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا انداز تھا، میں نے اس طرح کھایا جس طرح حضور تناول فرماتے تھے اور میں نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح حضور نماز پڑھتے تھے۔

مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے تھے۔

کنت اری ان باطن القدمین احق بالمسح من ظاھر ھما حتی رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمسح ظاھرھما ۔

میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کے نیچے والے حصہ پر مسح کرنا اوپر والے حصہ پر مسح کرنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے حتی کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔

گویا باب مدینۃ العلم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر اپنی رائے کو قربان کردیا۔ مومن کا کام ہی یہ ہے۔

عقل قرباں کن بہ پیش مصطفیٰ (۵۶)

---

۵۵۔ ضیاء النبی ۹۴/۷

۵۶۔ ضیاء النبی، ۹۲/۷

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی سواری کیلئے ایک جانور حاضر کیا گیا، جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو پڑھا۔

بسم اللہ ۔

جب آپ چوپائے پر سیدھے بیٹھ گئے تو پڑھا۔

الحمد للہ سبحان الذی سخرلنا ھذا وماکنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ۔

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے، پاک ہے وہ ذات جس نے فرمانبردار بنادیا اسے ہمارے لئے ،اور ہم اس پر قابو پانے کی قدرت نہیں رکھتے ۔اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

پھر آپ نے تین مرتبہ الحمد للہ پڑھا اور تین مرتبہ تکبیر کہی اور پھر یہ کلمات پڑھے۔

سبحانك لاالہ الا انت قد ظلمت نفسی فاغفرلی۔

تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے مجھے معاف فرما۔

اسکے بعد آپ مسکرائے ، میں نے عرض کیا: امیر المومنین ! آپکے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ کام کرتے دیکھا ہے جو میں نے اب کیا، حضور اس کام کے بعد مسکرائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

بندہ جب رب اغفرلی کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندہ کو یقین ہے کہ میرے بغیر کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔(۵۷)

اس طرح کی مثالیں بے شمار منقول ہیں جنکی جمع وتالیف کیلئے دفتر درکار، منصف مزاج اورحق تلاش کرنے والا ان چند واقعات سے یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم احادیث طیبہ اور سنت رسول پر کس طرح سختی سے کاربند تھے اور دیکھنے والوں کو سیرت رسول کا عکس جمیل انکی زندگیوں میں صاف نظر آتا تھا۔نہ جانے وہ کونسے اسباب تھے جنکی بنا پر

---

۵۷۔ ضیاء النبی، ۹۲/۷

www.alahazratnetwork.org

منکرین حدیث نے ان واضح بیانات کو بھی لائق اعتنا نہ سمجھا اور آج تک وہی ایک وظیفہ ورد زبان ہے کہ تدوین حدیث دوسوسال بعد عمل میں آئی۔لہذا قابل عمل نہیں۔

علامہ پیر کرم شاہ ازہری نے اس سلسلہ میں کیا خوب لکھا ہے۔فرماتے ہیں۔

مستشرقین (اور منکرین حدیث ) تدوین کو ہی حفاظت کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔لیکن ہم ان سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ذراوہ اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ چیز زیادہ محفوظ رہی ہے جسکو خوب صورتی کے ساتھ مدون کر کے کتب خانوں کی الماریوں کی زینت بنادیا جائے یا وہ چیز زیادہ محفوظ رہی ہے جسے لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کی زندگیوں میں نافذ کردیا جائے؟

اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا چارٹر بلاشبہ عمدہ ترین شکلوں میں مدون ہے،لیکن اس عمدہ تدوین کے باوجود وہ انہیں ممالک میں زندہ ہے جہاں یہ حقوق انسانی عملاً بھی نافذ ہیں۔جن ممالک میں جنگل کا قانون رائج ہے، جہاں طاقتور جو کچھ کرنا چاہے اسے عملاً اس کا حق حاصل ہے اور کمزور کو جینے کا حق بھی نہیں دیا جاتا، وہاں اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کے چارٹر کو کوئی نہیں جانتا۔ان ممالک کے غریب انسانوں کیلئے اس چارٹر کی مردہ لاش کی کوئی حیثیت نہیں۔جن ممالک میں یہ حقوق عملاً نافذ ہیں وہاں کوئی شخص ان میں تحریف یا تبدیلی کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا، لیکن جن ممالک میں یہ عملا نافذ نہیں اور صرف چند قانون داں انکو جانتے ہیں وہاں انکی حالت کو بگاڑ کر پیش کرنا کسی قسمت آزما کیلئے مشکل نہیں۔یہ ہی وجہ ہے کہ اسلام میں احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے سب سے پہلے یہ طریقہ اختیار کیا کہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں انکو محفوظ کر کے کروڑوں انسانوں کی زندگیوں میں انہیں نافذ کردیا۔آندھیاں چلتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے، ملت اسلامیہ سیاسی اور عسکری طور پر کمزور ہوتی رہی لیکن ہدایت انسان کا وہ چارٹر جو احادیث طیبہ کی شکل میں مدتوں کروڑوں انسانوں کی زندگیوں میں نافذ رہا، نہ اسکی اہمیت کو ختم کیا جاسکا اور نہ ہی اسکو صفحہ ہستی سے مٹایا جاسکا۔حقیقت یہ ہے کہ احادیث طیبہ کی حفاظت کا یہ ایسا بے نظیر طریقہ ہے جو صرف ملت اسلامیہ ہی کا حصہ ہے۔(۵۸)

---

۵۸۔ ضیاء النبی، ۹۷/۷

# صحابہ حفاظت حدیث کی خاطر ایک سے زیادہ راویوں سے شہادت لیتے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان تمام چیزوں کے ساتھ اس بات پر بھی خاص زور دیا کہ حدیث رسول اور سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہر قسم کے جھوٹ کی ملاوٹ اور شائبہ تک سے پاک رہے۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جہاں حدیث کو یاد کرنے، دوسروں تک پہونچانے اور عمل کرنے کی ترغیب ملی تھی وہیں آپ کی جانب بے بنیاد اور غلط بات منسوب کرنے پر وعید شدید کا سزاوار بھی قرار دیا گیا تھا، لہذا وہ حضرات نہایت احتیاط کے ساتھ روایتیں بیان کرتے اور جب کسی چیز کا فیصلہ سنت سے کرنا مقصود ہوتا تو اس کی تائید وتوثیق میں چند صحابہ کی شہادت کو سامنے رکھا جاتا تھا۔

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور اس نے اپنے پوتے کی وراثت میں سے حصہ مانگا، وراثت میں دادی کے حصہ کے متعلق نہ قرآن حکیم میں ذکر تھا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی حدیث پاک حضرت صدیق اکبر نے سنی تھی، آپ نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ اٹھے اور عرض کیا: مجھے معلوم ہے کہ حضور نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا، انہوں جب حدیث پیش کی تو آپ نے ان سے گواہ پیش کرنے کو کہا، حضرت محمد بن مسلمہ نے گواہی دی تو آپ نے فیصلہ فرمایا۔

ایک دفعہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باہر سے تین دفعہ سلام کیا لیکن جواب نہ ملا، آپ واپس لوٹ آئے، حضرت عمر نے ان کو بلوایا اور واپس جانے کی وجہ پوچھی، آپ نے کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

جو شخص تین دفعہ سلام کہے اور اسے صاحب خانہ اندر جانے کی اجازت نہ دے تو وہ خواہ مخواہ اندر جانے پر مصر نہ ہو بلکہ واپس لوٹ جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: اس حدیث کی صحت پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تمہاری خبر لوں گا۔ وہ صحابہ کے پاس گئے تو پریشان تھے، وجہ پوچھی تو آپ نے سارا ماجرا کہہ سنایا، صحابہ کرام میں سے چند نے گواہی دی کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے، چنانچہ ایک صاحب نے حضرت عمر کے پاس آکر شہادت دی اس پر حضرت فاروق اعظم نے

فرمایا:۔

انی لم اتهمك ولكنی خشيت ان يتقول الناس علی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ۔(٥٩)

اے ابوموسی! میرا ارادہ تمہیں متہم کرنے کا نہیں تھا، لیکن میں نے اس خوف سے اتنی سختی کی کہ کہیں لوگ بے سروپا باتیں حضور کی طرف منسوب نہ کرنے لگیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مسجد نبوی کو وسیع کرنے کی ضرورت پیش آئی، مسجد کے قبلہ کی طرف حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مکان تھا، حضرت عمر نے ان سے مسجد کیلئے مکان فروخت کرنے کی درخواست کی، حضرت عباس نے انکار کردیا، دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے جب صورت حال کے متعلق سنا تو فرمایا: اگر چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث پاک سنا سکتا ہوں جو اس مسئلہ میں آپکی رہنمائی کریگی۔آپ نے فرمایا: سناؤ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابی کعب نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کریں جس میں اسکو یاد کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کیلئے جگہ کا تعین بھی فرمادیا، حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ اس شخص سے وہ جگہ زبردستی حاصل کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اے داؤد! میں نے تمہیں اپنا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا جس میں میرا ذکر کیا جائے اور تم میرے گھر میں غصب کو داخل کرنا چاہتے ہو، غصب کرنا میری شان کے شایاں نہیں ہے، اب تمہاری اس لغزش کی سزا یہ ہے کہ تم میرے گھر کو تعمیر کرنے کے شرف سے محروم رہوگے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت داؤد نے عرض کی! پروردگار! کیا میری اولاد اس گھر کو تعمیر کرسکے گی؟ فرمایا: ہاں تمہاری اولاد کو یہ شرف حاصل ہوگا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی تو فرمایا: میں تمہارے پاس ایک مسئلہ لیکر آیا تھا اور تم نے ایک ایسا مسئلہ

---

٥٩۔ ضیاء النبی ۹۹/۷

کھڑا کر دیا جواس پہلے مسئلہ سے بھی شدید تر ہے، تمہیں اپنے قول کے گواہ پیش کرنا ہوں گے۔ وہ انہیں لے کر مسجد نبوی میں آئے اور انہیں صحابہ کرام کے ایک حلقہ کے پاس لا کھڑا کیا، ان صحابہ کرام میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

حضرت عمر نے اس مجمع صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہہ رہا ہوں کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ حدیث سنی ہو جس میں حضرت داؤد علیہ السلام کو بیت المقدس کی تعمیر کا حکم ملنے کا ذکر ہے وہ اسے بیان کرے۔ حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا: میں نے یہ حدیث حضور سے سنی ہے، دوسرے اور پھر تیسرے صاحب نے بھی کھڑے ہو کر تصدیق کی۔ یہ سن کر حضرت عمر نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس پر حضرت ابی بن کعب نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے سلسلہ میں تہمت لگاتے ہو؟ حضرت عمر نے فرمایا: میں تمہیں متہم نہیں کرتا، میں نے تو حدیث کے سلسلہ میں احتیاط کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔(٦٠)

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

سمعت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول لعبد الرحمن بن عوف وطلحة والزبیر وسعد رضی اللہ تعالیٰ عنهم : نشدتکم باللہ الذی تقوم السماء والارض به ،اعلمتم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال: انالانورث ماترکناہ صدقة قالوا : اللهم نعم۔ (٦١)

میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جسکی قدرت سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو مال چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس پر ان سب نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم ہمیں اس حدیث پاک کا علم ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو منہاج وطریقہ حدیث رسول کی

---

٦٠۔ ضیاء النبی ۱۰۰/۷

٦١۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤٤/١

حفاظت وصیانت کیلئے مقرر فرمایا تھا اس پر آپ کے بعد امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سختی سے قائم رہے، آپ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔

لایحل لاحد یروی حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم اسمع بہ فی عھد ابی بکر ولاعمر ،رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

کسی شخص کو ایسی حدیث روایت کرنے کی اجازت نہیں جو میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانوں میں نہیں سنی۔(۶۲)

امیر المومنین مولی المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی احتیاط ملاحظہ فرمائیں،فرماتے ہیں:

میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس حدیث سے جو چاہتا مجھے نفع عطا فرماتا۔ جب کوئی دوسرا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا، جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی حدیث کو تسلیم کر لیتا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کرادیا تھا۔

اتقواالروایات عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاماکان یذکر منھا فی زمن عمر ، فان عمر کان یخوف الناس فی اللہ تعالیٰ۔(۶۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو ،صرف وہ احادیث بیان کرو جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد ہمایوں میں روایت ہوتی تھیں، کیونکہ حضرت عمر اس سلسلہ میں لوگوں کو اللہ کا خوف دلاتے تھے۔

اس سختی سے صحابہ کرام کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ جن چیزوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے سنیں اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام جو اگرچہ سفر وحضر میں حضور کے ساتھ رہے لیکن ان سے احادیث بہت کم مروی ہیں۔ عشرہ مبشرہ اگرچہ علم وفضل اورزہدوتقوی میں غیر معمولی حیثیت کے حامل تھے لیکن ان سے احادیث کی اتنی تعداد منقول نہیں جتنا انکے فضل وکمال کا تقاضا تھا۔

---

۶۲۔ ضیاء النبی ۱۰۴/۷

۶۳۔ ضیاء النبی، ۱۰۴/۷

کہ ان حضرات کے شرائط سخت تھے۔

بعض صحابہ کرام تو جب احادیث روایت کرنے کا ارادہ فرماتے ان پر رعشہ طاری ہوجاتا اور لرزہ براندام ہوجاتے تھے، حضرت عمر بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میں ہر جمعرات کی شام بلاناغہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن میں نے کبھی آپکی زبان سے یہ الفاظ نہیں سنے کہ حضور نے یہ فرمایا۔

ایک شام انکی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہتے ہیں: یہ الفاظ کہتے ہی وہ جھک گئے، میں نے انکی طرف دیکھا تو وہ کھڑے تھے، ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیل رشک رواں تھا اور گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: مجھے غلطی کا خوف نہ ہوتو میں تمہیں بہت سی ایسی باتیں سناؤں جو میں نے حضور سے سنی ہیں۔ (۶۴)

www.alahazratnetwork.org

حیرت ہے کہ جس عہد کے لوگ روایت حدیث کے بارے میں اتنے محتاط ہوں وضع حدیث کو اس دور کا کارنامہ خیال کیا جاتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی حدیث رسول کے چشمۂ صافی کو غایت درجہ ستھرا رکھنے کی مساعی جاری رکھیں اور اپنے ادوار میں کامل احتیاط سے کام لیا، انہیں کے زمانہ خیر میں تدوین حدیث یعنی باقاعدہ حدیثوں کو کتابی شکل میں مدون کیا گیا جو اس زمانہ کی ضرورت کے بالکل عین مطابق تھا جیسا کہ تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

---

٦٤۔ ضیاء النبی، ۱۰۲/۷

# تدوین حدیث

حفاظت حدیث کی تفصیل آپ پڑھ چکے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جدوجہد اور کامل احتیاط کے نمونے ملاحظہ فرما چکے، اب بتانا یہ ہے کہ اس حفاظت کی کوئی اہمیت نہ سمجھنے والے مستشرقین اور منکرین حدیث نے ایک افسانہ گڑھا کہ چونکہ حدیث کا سارا ذخیرہ پہلی صدی بلکہ دوسری صدی تک زبانی ہے اور اس طویل مدت میں اسکی حفاظت لوح وقلم کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی لہذا یہ سب ناقابل اعتبار ہیں، ہم اس باب میں اسی فریب کا پردہ چاک کر کے حقیقت کا آئینہ دکھائیں گے۔

اول تو یہ سمجھنا ہی غلط وباطل کہ دوسو سال تک احادیث محض زبانوں تک محدود تھیں، ہم نے واضح کردیا کہ صحابہ کرام نے اس ذخیرہ کو اپنے لئے منارۂ نور سمجھا تھا اور اس مبارک جماعت نے اپنے سینوں میں محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ عمل وکردار سے بھی اسکی ترویج واشاعت شروع کردی تھی، تابعین نے انکی زندگیوں کو بچشم خود ملاحظہ کیا تھا لہذا ببانگ دہل اعلان کرتے کہ ہم نے فلاں صحابی کو دیکھا تو انکی حیات طیبہ سنت نبوی کا آئینہ تھی، فلاں کا دیدار کیا تو وہ اسوۂ رسول کا مجموعہ تھے۔ اور فلاں کے دیدار سے جب شادکام ہوئے تو ہم نے انکے شب وروز اور شام وسحر میں اتباع رسول کی جلوہ سامانیاں ہی ملاحظہ کیں، گویا صحابہ کرام اپنے تابعین کو زبانی تعلیمات کے ساتھ عمل وکردار کا خوگر بھی بنانا چاہتے تھے جسکی تعلیم انہوں نے خاموش عمل سے دی، ان حضرات کا مطمح نظر خاص طور پر یہ بھی تھا کہ دینی تعلیمات کو منتقل کرنا وہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ کیونکہ خیر الامم کا لقب پانے والے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو اپنا شعار نہ بناتے تو پھر آئندہ اور کون اس پر عمل کرتا۔

ان تمام حقائق کے باوجود انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آئندہ پیدا ہونے والے مستشرقین اور منکرین حدیث کے منہ توڑ جواب کیلئے بھی ہمیں بہت کچھ مواد فراہم کردیا۔

چونکہ ان معترضین کے نزدیک حفاظت کا طریقہ محض کتابت اور قلم وقرطاس کا میدان عمل ہی ہے لہذا ہم وہ حقائق پیش کررہے ہیں جن سے یہ واضح ہوجائیگا کہ کسی علم وفن کی حفاظت لوح وقلم کے ذریعہ کہاں تک ہوتی ہے اور علم حدیث پر اسکے کیسے اثرات مرتب ہوئے

اور کتابت کی منزل میں آجانے اور اسی پر تکیہ کر لینے کے سلسلہ میں علمائے حق کا کیا تاثر رہا ہے، ساتھ ہی دور صحابہ سے لیکر چوتھی پانچویں صدی تک باقاعدہ تدوین وکتابت کے منازل بھی آپ ملاحظہ کریں گے۔

## کتابت، ضبط صدر، یا عمل کسی ذریعہ سے علم کی حفاظت ہوسکتی ہے

یہ بات مسلمات سے ہے کہ رب کریم جل وعلا نے انسانی فطرت میں اس چیز کو ودیعت فرمادیا ہے کہ کسی واقعی چیز کی حفاظت انسان کبھی حفظ وضبط اور اپنی قوت یادداشت کے ذریعہ کرتا ہے اور کبھی تحریر وکتابت سے اور کبھی عمل وکردار سے، تینوں صورتوں کے مراتب حالات کے اختلاف سے مختلف ہوتے رہتے ہیں، محض کسی ایک کو حفاظت کا ذریعہ سمجھ لینا ہرگز دانشمندی نہیں۔

اب اگر کوئی حفاظت وصیانت کی بنا لکھنے ہی کو قرار دینے لگے تو اس میں جیسی کچھ لغزشیں پیش آتی ہیں انکے چند نمونے ملاحظہ کرتے چلئے۔

www.alahazratnetwork.org

علماء ومحدثین نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے اور ان لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی ہے جو علوم وفنون کے سرمایہ کو کتابت ہی کی صورت میں دیکھنے کے روادار ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## کتابت پر بھروسہ کرکے پڑھنے کی چند مثالیں

امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے ایک حدیث الادب المفرد میں نقل فرمائی جسکی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صغیر سن بھائی تھے۔ ایک چڑیا ہاتھ میں لئے کھیلتے پھرتے تھے، کسی دن وہ چڑیا مرگئی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ہمارے یہاں تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ میرے بھائی رنجیدہ ہیں، وجہ دریافت کی، ہم نے قصہ بیان کیا، چونکہ بچوں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیار اور شفقت عام تھی، مزاح اور جوش طبعی کیلئے کبھی نادر المثال جملوں سے نوازتے، اسی انداز میں حضور نے پہلے انکی کنیت ابوعمیر قرار دی اور فرمایا۔

یااباعمیر مافعل النغیر۔(۱)

ابوعمیر نغیر نے کیا کیا۔

امام حاکم اسی ارشاد رسول کے متعلق فرماتے ہیں، کہ ایک صاحب جنہوں نے احادیث کی سماعت مشائخ سے نہ کی تھی یونہی کتابت پر بھروسہ کرکے کتاب کھول کر حدیث پڑھنا شروع کردی، جب یہ حدیث آئی چونکہ علم حدیث سے تہی دامن تھے اور نغیر کا لفظ بھی کچھ غیر مشہور سا ہے لہذا فرمادیا یہ لفظ بعیر ہے اور تلامذہ کو بے دھڑک بتادیا کہ حضور ابوعمیر سے پوچھ رہے ہیں۔

اے ابوعمیر اونٹ کیا ہوا۔

صحیح بخاری کی روایت میں صراحت ہے کہ یہ ایسے بچے تھے کہ ابھی دودھ چھوٹا تھا، پھر قارئین اس بات کا اندازہ خود لگاسکتے ہیں کہ ابوعمیر کا واسطہ کس سے رہا ہوگا اونٹ سے یا چڑیا سے، نیز حضور کا مزاح یہاں کلام مسجع کی شکل میں ہے تو پھر مقصد ہی فوت ہوگیا۔

امام حاکم نے ایک اور واقعہ نہیں سے متعلق لکھا ہے۔ کہ اہل عرب عموماً قافلوں میں نکلتے تھے لہذا اونٹوں کے گلے میں گھنٹیاں باندھتے، انکی غرض جو بھی رہی ہو لیکن اس سے منع کیا گیا، غالبا ساز ومزامیر کی شکل سے مشابہت کی وجہ سے، الفاظ حدیث یوں منقول ہیں۔

لاتعحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جرس۔

فرشتے اس قافلہ کو دوست نہیں رکھتے جس کے جانوروں کے گلے میں گھنٹیاں ہوں، ان صاحب نے 'جرس' کو 'خرس' پڑھ دیا اور مطلب بیان فرمایا کہ جولوگ ریچھ کو قافلہ میں رکھتے ہیں وہ ملائکہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔

اسی طرح مشہور حدیث ہے:۔

البزاق فی المسجد خطیئۃ و کفارتھا دفنھا ۔(۲)

مسجد میں تھوک گناہ اور اسکا کفارہ دفن کردینا ہے۔

اسکے متعلق ایک محدث صاحب کا واقعہ منقول ہے کہ انہوں نے اسکو 'البراق' پڑھا اور

---

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکنیۃ للصبی،
السنن لا بی داؤد، کتاب الادب باب فی الرجل یکنی،

۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفارۃ البزاق فی المسجد، ۵۹/۱
الصحیح لمسلم، باب النھی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱

معنی بتائے کہ براق مسجد میں دیکھے تو دفن کرڈالے۔

امام حاکم اس سے بھی عجیب تر بیان کرتے ہیں، کہ مشہور محدث حضرت ابن خزیمہ نے فرمایا: مشہور واقعہ ہے کہ

ان عمربن الخطاب توضأ فی جر نصرانیة۔

ایک موقع پر حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک نصرانی عورت کے گھڑے سے وضوکیا۔

پڑھنے والے نے اسکو 'حرّ' بمعنی اندام نہانی پڑھا، اب قارئین خود اندازہ کرلیں کہ بات چل رہی تھی کہ کن پانیوں اور کون کونسے برتنوں سے وضو ہوسکتا ہے اور یہ کیسی فحش کلامی پر اتر آئے۔ یہ حال ہے اس کتابت کا محض جس پر منکرین حدیث نے بنائے کار رکھی ہے۔

ہوسکتا ہے کوئی صاحب کہہ اٹھیں کہ اس طرح کی تصحیف اور ایسے ذھول ومسامحات سے کتنوں کا دامن پاک رہا ہے؟ یہ ان حضرات کی کوتاہی تھی پھر اسکا نفس کتابت سے کیا تعلق کہ اسکو مذموم قرار دیا جائے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ہم کہتے ہیں صحیح ہے کہ فی نفسہ کتابت کسی علم کی حفاظت کیلئے مذموم نہیں، لیکن اتنی بات تو طے ہوگئی کہ محض کتابت پر تکیہ کرلینا اور اسی کو حفاظت علم وفن کا معیار قرار دینا درست نہیں رہا جب تک حفظ وضبط کا اسکے ساتھ مضبوط سہارا نہ ہو۔

پھر یہاں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ جن غلطیوں کی نشاندھی کی گئی ہے وہ معمولی نہیں بلکہ درایت سے کوسوں دور نری جہالت کی پیداوار ہیں، اختلاف قرأت یا نسخوں کی تبدیلی اس طرح کی غلطیوں میں مسموع نہیں ہوتی۔ بلکہ ان مثالوں کو تصحیف کہنا ہی نہیں چاہیئے انکے لئے تو تحریف کا عنوان دینا ضروری ہے۔

اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز وہ مثالیں ہیں جن میں قاری نے غلط پڑھنے کے ساتھ ساتھ انکے معانی پر جزم کرکے توجیہ کرتے ہوئے وہ باتیں کہدی ہیں جو بالکل بے سروپا ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے:۔

زرغبا تزدد حباً۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، کبھی کبھی ملاقات سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں:۔

ایک صاحب جنکا نام محمد بن علی المذ کرتھا، ہوسکتا ہے وعظ گوئی کا پیشہ کرتے ہوں لہذا لوگوں کوعشر وصدقات کی ترغیب دینے کیلئے ایک واقعہ گڑھ لیا ہو، چنانچہ اس حدیث کوان الفاظ میں پڑھکر سنایا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

زرعنا تزداد حناً۔

ہم نے کھیتی کی تو وہ سب مہندی ہوگئی۔

لوگوں نے تعجب خیز انداز میں پوچھا، جناب اس کا کیا مطلب ہوا؟ بولے:

اصل میں قصہ یہ ہے کہ کسی علاقہ کے لوگوں نے اپنی کھیتی باڑی کا عشر وصدقہ ادانہیں کیا تھا، لہذا اسکی سزا ملی، حضور کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچے، یارسول اللہ! ہم لوگوں نے کھیتی کی تھی لیکن وہ سب مہندی کے درخت بن گئی۔تو حضور نے انکا قول نقل کرتے ہوئے لوگوں کو برے نتائج سے خبردار کیا ہے، معاذ اللہ رب العالمین۔

یہ سب نتیجہ اسی چیز کا تھا کہ حدیث کسی استاذ سے پڑھی نہیں تھی صرف کتاب سے نقل کرکے بتادی جس میں بیچارے کاتب کی خامہ فرسائی سے الفاظ میں تغیر ہوگیا ہوگا جسکو یہ خود سمجھ نہ پائے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ کی غلط تاویل بھی بسا اوقات اسی بے علمی اور محض کتابت پر بھروسہ کی پیداوار ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی، چونکہ نماز عید میدان میں ادا کی جاتی تھی، لہذا سترہ کے طور پر کبھی چھوٹا تیز بلم وغیرہ نصب کرلیا جاتا، دوسرے اوقات کی نمازیں بھی جب سفر میں ادا ہوتیں تو سترہ کا طریقہ عام تھا، حدیث کے الفاظ ہیں۔

کان یرکزالعنزة ویصلی الیها ۔(۳)

نیزہ گاڑا جاتا اور اسکی جانب رخ کرکے دو رکعت نماز پڑھی۔

دوسری حدیث میں ہے:۔

فصلی الی العنزة بالناس رکعتین۔ (٤)

---

۳۔ الصحیح لمسلم، باب السترة، ۱۹۵/۱

٤۔ الصحیح لمسلم، باب السترة، ۱۹٦/۱

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیزہ کی طرف رخ کرکے دو رکعت نماز پڑھائی۔

اب سنئے۔

عرب کے ایک قبیلہ کا نام عنزہ تھا، اسکے ایک فرد ابوموسی عنزی بیان کرتے تھے کہ ہماری قوم کو بڑا شرف حاصل ہے کہ حضور نے ہمارے قبیلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے۔(۵)

غالبا انکی اسی طرح کی غفلتوں کے پیش نظر امام ذہلی نے فرمایا۔

فی عقله شی۔(٦)

انکی عقل میں کچھ فتور تھا۔

دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے جو امام ابن حبان نے بیان کی۔

کان لا یقرء الامن کتابه۔(٧)

احادیث ہمیشہ کتاب سے پڑھنے کے عادی تھے۔

نیز امام نسائی فرماتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کان یغیر فی کتابه۔(٨)

اپنی کتاب میں تغیر سے بھی کام لیتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے:۔

ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجر فی المسجد۔(٩)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں چٹائی سے آڑ کی۔

اسی معنی کی روایت بخاری شریف میں یوں ہے۔

کان یحتجر حصیرا باللیل فیصلی ویبسطه بالنهار فیجلس علیه۔(١٠)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب میں ایک چٹائی سے آڑ کرکے نماز پڑھتے اور دن میں اسکو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوتے۔

---

٥۔ مقدمه بن صلاح، ١٤٢
٦۔ میز ان الاعتدال، للذهبی، ٢٤/٤
٧۔ میزان الاعتدال للذهبی، ٢٤/٤
٨۔ میزان الاعتدال، للذهبی، ٢٤/٤
٩۔ مقدمه ابن صلاح، ١٤١
١٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس،

قاضی مصر ابن لہیعہ نے اسکو یوں روایت کردیا۔

احتجم فی المسجد۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں فصد کھلوائی۔

امام ابن صلاح اس غلطی کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اخذہ من کتاب بغیر سماع۔ (۱۱)

ابن لہیعہ نے شیخ سے سماعت کئے بغیر کتاب سے دیکھکر روایت کردیا۔

حدیث شریف میں ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن تشقیق الخطب۔ (۱۲)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعظ وتقریر میں نفاظی اور بناوٹی انداز سے منع فرمایا۔

دوسری حدیث یوں مروی ہے۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذین یشققون الخطب تشقیق الشعر۔ (۱۳)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعظ وتقریر میں بتکلف شعروشاعری کی طرح قافیہ بندی کرنے والوں کوملعون فرمایا۔

اب لطیفہ ملاحظہ کریں:۔

اس حدیث کوایک بیان کرنے والے مقرر نے مسجد جامع منصور میں اس طرح پڑھا،

نہی عن تشقیق الحطب ۔

حضور نے لکڑیاں چیرنے سے منع فرمایا۔

اتفاق سے مجلس میں ملاحوں کی ایک جماعت بھی تھی، بولے

فکیف نعمل والحاجۃ ماسۃ۔ (۱٤)

ہم کشتیاں کیسے بنائیں کہ اسکے لئے تولکڑی چیرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ان بیچاروں کا روزگار ہی کشتی چلانے پر تھا توانکی تشویش بجاتھی، امام ابن صلاح نے

---

۱۱۔ مقدمہ ابن صلاح، ۱٤۱

۱۲۔ مقدمہ بن صلاح، ۱٤۱

۱۳۔ مقدمہ ابن صلاح، ۱٤۱

۱٤۔ مقدمہ بن صلاح، ۱٤۲

آگے کی بات ذکر نہیں کی کہ پھران ملاحوں کو جواب کیا ملا۔

ان جیسے بہت سے قصے امام مسلم نے کتاب التمیز میں ذکر کئے ہیں اور دیگر محدثین مثل دارقطنی وغیرہ نے شرح وبسط سے مفید معلومات بیان کی ہیں۔

## کتابت، ضبط صدر اور عمل کے ذریعہ حفاظت حدیث

ہم ان تمام مثالوں سے بتانا صرف یہ چاہتے ہیں کہ کتابت کی صورت میں کسی علم کے منتقل ہوجانے کے بعد کیا شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی؟ اور کیا غلطیوں سے بالکلیہ حفاظت وصیانت ہوہی جاتی ہے۔ دیکھئے یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ وجہ وہی ہے کہ کتابت کو سب کچھ سمجھا گیا، اگر حفظ واتقان سے کام نہ لیا جاتا تو ان صریح غلطیوں کی نشاندھی کیسے ہوتی۔ چونکہ کتابت کے پس پشت حفظ وضبط کا پورا اہتمام رکھا گیا تھا جسکی مدد سے محدثین نے بروقت گرفتیں کیں اور آئندہ لوگوں کو متنبہ کردیا کہ غلطی میں نہ پڑیں۔

لہذا انصاف ودیانت کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں طریقوں کو موثر مانا جائے اسکے بعد اگر روایت میں کوتاہی ہوتو کتابت کی مدد سے اسکی تلافی ہوجائے اور کتابت میں غلطی ہوتو روایت کی پشت پناہی سے صحت کا بھر پور اہتمام ہوتا رہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہمارا مقصد بھی صرف یہ ہی بتانا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دونوں طریقوں سے احادیث نبویہ کی حفاظت فرمائی، بلکہ تیسرا طریقہ عمل وکردار بھی تھا جو مذکورہ دونوں طریقوں سے زیادہ موثر اور مجموعی طور پر سنت رسول کی اشاعت کیلئے زیادہ ہمہ گیر ثابت ہوا۔

## اہل عرب کا حافظہ ضرب المثل تھا

ویسے اگر تعمق نظر سے کام لیا جائے تو یہ بات کوئی لاینحل نہیں کہ اگر صحابہ کرام حفاظت حدیث کا اہتمام صرف حفظ واتقان کے ذریعہ ہی کرتے تو بھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہتے۔

اہل عرب کے حالات وکوائف سے باخبر لوگ جانتے ہیں کہ انکے حافظے ضرب المثل تھے، شعراء جاہلیت کے ادبی کارنامے اور قصائد ودیوان آج بھی ایک مستند ذخیرہ سمجھے جاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ انکو ایام جاہلیت ہی میں کتابت کے ذریعہ مکمل طور پر محفوظ کرلیا گیا تھا،

اپنے آباؤ اجداد کے شجرہائے نسب انکو زبانی یاد رہتے، واقعات کے تسلسل کو زبانی یادرکھنا ان کا خاص حصہ تھا، زبان وبیان میں مہارت آبائی ورثہ خیال کی جاتی تھی۔

حافظ عمر بن عبد البر لکھتے ہیں۔

کان احدھم یحفظ اشعار بعض فی سمعة واحدة۔ (۱۵)

ان میں بعض لوگ صرف ایک مرتبہ سنکر لوگوں کے اشعار یاد کر لیتے تھے۔

مزید لکھتے ہیں۔

مذھب العرب انھم کانوا مطبوعین علی الحفظ مخصوصین لذلك۔ (۱٦)

اہل عرب کی عام عادت تھی کہ وہ چیزوں کو زبانی یادرکھتے اور اس سلسلہ میں انکو خاص امتیاز حاصل تھا۔

عرب کا بدو کتابوں کا طومار دیکھ کر مذاق اڑاتا اور یہ فقرہ اس پر کس دیتا تھا۔

حرف فی تامورك خیرمن عشرة فی کتبك۔

تیرے دل میں ایک حرف کا محفوظ ہونا کتابوں کی دس باتوں سے بہتر ہے۔

محض کتابوں کے علم کی انکے یہاں کوئی حیثیت نہیں تھی، ایک شاعر کہتا ہے۔

لیس بعلم ماحوی القمطر ۔ ماالعلم الاماحوی الصدر ۔

جو کتابوں میں درج ہے وہ علم نہیں، علم تو صرف وہ ہے جو سینہ میں محفوظ ہے

دوسرا شاعر کہتا ہے

استودع العلم ترسا فضییعه ۔ وبئس مستودع العلم قراطیس۔

جس نے علم کاغذ کے سپرد کیا گویا اس نے ضائع کردیا، کیونکہ علم کا نہایت برا مدفن کاغذ ہیں۔

تیسرا کہتا ہے:۔

علمی معی حیث مایممت احمله ۔بطنی وعاء له لابطن صندوق۔

میں جہاں جاتا ہوں میرا علم میرے ساتھ ہوتا ہے، میرا باطن اسکا محافظ ہے نہ کہ شکم صندوق۔

---

۱۵۔ جامع بیان العلم،

۱٦۔ جامع بیان العلم،

ایک شاعر یوں کہتا ہے:۔

ان کنت فی البیت کان العلم فیه معی

اذا کنت فی السوق کان العلم فی السوق

اگر گھر میں رہتا ہوں تو علم میرے ساتھ ہے، اور بازار جاؤں تو بھی وہ میرے ساتھ جاتا ہے۔

ان اشعار سے بخوبی انکے طبعی رجحان کا پتہ چلتا ہے، کہ وہ لوگ علم کو کتابت سے مقید رکھنے کے عادی نہ تھے، اور بات بھی یہ ہے کہ آدمی کی جس ماحول میں نشوونما ہوتی ہے وہ اسی کا خوگر بنتا ہے، اور جس قوت سے زیادہ کام لیا جائے اسی میں جلا اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اقوام عالم میں آپ مختلف قسم کی صلاحیتوں اور خصوصی میدانوں میں مہارتوں کے مناظر جو آئے دن دیکھتے ہیں وہ اسی ماحول کا اثر ہوتا ہے جو انکا ملی وقومی وراثتاً چلا آرہا ہوتا ہے۔ فنون سپر گری میں جس طرح اہل عرب ید طولیٰ رکھتے تھے اسی طرح انکے بارے میں یہ بھی مشہور ہے۔

ان العرب قد خصت بالحفظ۔

اہل عرب قوت حفظ میں خاص امتیازی شان کے حامل تھے۔

آفتاب اسلام نے طلوع ہوکر صفائے باطنی کی دولت سے سرفراز کیا تو انکی اس خصوصیت میں اضافہ ہی ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مشہور ہے کہ انکے سامنے عمرو بن ربیعہ شاعر نے ستر اشعار کا طویل قصیدہ پڑھا، شاعر تو چلا گیا لیکن مجلس میں اشعار سے متعلق گفتگو چلی، ایک شعر سناتے ہوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس نے یوں پڑھا تھا، لوگوں نے کہا: آپ نے شعر ایک مرتبہ سنکر ہی یاد کرلیا، آپ نے فرمایا: یہ ہی کیا کہو تو پورا قصیدہ سنادوں اور پھر پورا قصیدہ سنا دیا۔

امام زہری جنکا کارنامہ تدوین حدیث میں امتیازی شان رکھتا ہے فرماتے ہیں۔

انی لامر بالبقیع فاسد اذنی مخافة ان یدخل فیها شئ من الخنا ، فواللہ مادخل اذنی شئ قط فنسیته۔(۱۷)

میں بقیع کے راستہ سے گذرتا ہوں تو اپنے کانوں کو بند کرلیتا ہوں کہ کہیں کوئی فحش بات میرے کان میں داخل نہ ہوجائے، کیونکہ قسم بخدا میرے کان میں جو بات بھی پڑی پھر میں

---

۱۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر،

اسے کبھی نہیں بھولا۔

امام عامر شعبی جنہوں نے پانچسو صحابہ کرام کا زمانہ پایا، علم حدیث میں حفظ واتقان کا یہ عالم کہ فرماتے تھے، بیس سال ہوئے میرے کانوں میں کوئی ایسی حدیث نہ پڑی جسکا علم مجھے اس سے زیادہ نہ ہو۔ باآں جلالت علم ارشاد فرمایا:۔

ماکتبت سوداء فی بیضاء ،وما استعدت حدیثا من النسیان۔ (۱۸)

میں نے کبھی سیاہی سے سفیدی پر نہ لکھا، اورنسیان کے خوف کی وجہ سے میں نے کبھی کسی کی بات نہ دہرائی۔

بہرحال عربوں کا حفظ وضبط اتنا نظری مسئلہ نہیں کہ اس پر مزید شہادتیں پیش کی جائیں، منصف کیلئے یہ بہت کچھ ہیں اور علم وفن سے تعلق رکھنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ ان حضرات کا عام مذاق علمی تھا جس سے کام لیکرانہوں نے علوم ومعارف کے دریا بہائے جنکا منہ بولتا ثبوت آج کا سرمایہ علم وفن ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## اہل عرب کتابت سے بھی واقف تھے

ویسے حق وانصاف کی بات یہ ہے کہ جہاں اہل عرب کے حافظے ضرب المثل تھے اور انہوں نے بہت بڑا سرمایہ زبانی یادرکھا وہیں یہ بات بھی ثابت ومتحقق ہوچکی ہے کہ انکو نوشت وخواند سے بالکلیہ بے بہرہ قراردینا بھی درست نہیں۔

علامہ پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں:۔

مستشرقین نے اس سلسلہ میں دو متضاد موقف اختیار کئے ہیں، ایک طرف وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے عربوں میں صرف گنتی کے چند لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔اس سے وہ عربوں کو بالکل اجڈ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: عربوں میں لکھنے پڑھنے والے لوگوں کی کمی نہ تھی بلکہ عرب میں لکھنے پڑھنے کا عام رواج تھا۔اس خیال کے لوگ اپنے موقف کو ثابت کرنے کیلئے یہاں تک چلے جاتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں امت مسلمہ کوامیین ۔(۱۹)

---

۱۸۔ الطبقات الکبری لا بن سعد،

۱۹۔ هو الذی بعث فی الأمیین رسولا منهم، الآیة، الجمعة، ۲

کے لقب سے یاد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی کتاب نہیں آئی تھی، گویا وہ دینی نقطۂ نگاہ سے امّی تھے، ان کوامی اس لئے نہیں کہا گیا کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔

مستشرقین کے دونوں موقف حق سے کوسوں دور ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عرب نہ تو نوشت وخواند سے کلیۃً بے بہرہ تھے، اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ عربوں میں لکھنے پڑھنے کا اتنا عام رواج تھا کہ انہیں امی کہا ہی نہ جاسکے۔

عربوں میں کتابت کے رواج کے متعلق ڈاکٹر فواد سزگین اپنی کیاب ''مقدمہ تاریخ تدوین حدیث'' میں رقمطراز ہیں:۔

اسلام سے ایک صدی قبل کے بعض شعراء کی روایت سے ہم کوکم از کم یہ پتہ چلتا ہے کہ دواوین سے روایت انکے یہاں ایک رائج طریقہ تھا، اور بعض شعراء کو تو لکھنے کی بھی عادت تھی۔ زہیر بن ابی سلمہ جیسے شعراء خود اپنے قصائد کی تنقیح کیا کرتے تھے، یہ نظریہ کہ جاہلی شاعری کا سارا ذخیرہ زبانی روایت پرمبنی ہے دور جدید ہی کی تخلیق ہے، اسی طرح یہ بھی ایک غلط خیال ہے کہ حدیث کی روایت محض زبانی ہوتی رہی ہے۔ بلکہ صدر اسلام میں نصوص مدونہ کو روایت کرنے کا رواج دور جاہلیت کی عادت پر مبنی ہے۔ (۲۰)

عربوں میں نوشت وخواند کے رواج کے متعلق ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب اپنی کتاب 'السنۃ قبل التدوین، میں لکھتے ہیں۔

تدل الدراسة العلمية على ان العرب كانوا يعرفون الكتابة قبل الاسلام ، فكانوايؤرخون اهم حوادثهم على الحجارة (۲۱)

علمی تحقیقات اس حقیقت کا انکشاف کرتی ہیں کہ کہ عرب لوگ اسلام سے پہلے لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور وہ اپنی اجتماعی زندگی کے اہم واقعات کو پتھروں پر لکھ لیتے تھے۔

یہ ہی مصنف ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

وهذايدل على وجود بعض الكتاتيب فى الجاهلية يتعلم فيها الصبيان الكتابة والشعروايام العرب ،ويشرف على هذه الكتاتيب معلمون ذومكانة رفيعة

---

۲۰۔ مقدمہ تاریخ تدوین حدیث، ۳۱

۲۱۔ السنۃ قبل التدوین، ۱۹۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امثال ابی سفیان بن امیة بن عبد شمس۔ (۲۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کچھ مدارس موجود تھے جن میں بچے کتابت، شاعری اور عربی تاریخ سیکھتے تھے، اوران مدارس کے سربراہ بڑے بااثر معلم ہوتے تھے، جیسے ابوسفیان بن امیہ بن عبد شمس وغیرہ۔

وکان العرب یطلقون اسم الکامل علی کل رجل یکتب ویحسن الرمی ویجید السباحة۔(۲۳)

جو شخص کتابت، تیراندازی اور تیراکی کا ماہر ہوتا عرب اسے کامل، کا لقب عطا کرتے تھے۔

## قرآن کریم نے قلم وکتابت کی اہمیت سے آگاہ کیا

مندرجہ بالا اقتباسات تو اسلام سے پہلے عرب میں کتابت کے رواج کا پتہ دیتے ہیں، لیکن اسلام نے جہاں زندگی کے دیگر تمام شعبوں میں دوررس تبدیلیاں کیں وہاں اس نے عربوں کی علمی حالت میں بھی ایک انقلاب برپا کیا۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات قلم اور کتابت کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو علم سکھانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

سورۃ العلق میں ارشاد خداوندی ہے۔

اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم ،(۲٤)

پڑھئے! آپ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے علم سکھایا قلم کے واسطہ سے۔

قرآن حکیم کے نزدیک قلم وکتابت کی اہمیت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ قرآن حکیم کی ایک سورۃ کو'القلم، کا نام دیا گیا ہے، اوراس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم بھی یاد فرمائی ہے اوران چیزوں کی بھی قسم ذکر فرمائی جنہیں قلم لکھتا ہے۔

نٓ والقلم وما یسطرون ،(۲۵)

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔

---

۲۲۔ السنة قبل التدوین، ۲۹۵

۲۳۔ السنة قبل التدوین، ۲۹۵

۲٤۔ القرآن الحکیم، سورۃ العلق، ۳٤

۲۵۔ القرآن الحکیم، سورہ القلم، ۱

www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

قرآن حکیم میں ان کے علاوہ اور بھی بے شمار آیات کریمہ کتابت اور علم کے تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فن کتابت کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے خصوصی اہتمام فرمایا، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشن کا تقاضا ہی یہ تھا کہ آپ کی امت میں وہ لوگ کثیر تعداد میں موجود ہوں جو لکھنے پڑھنے کے فن میں منفرد ہوں کیونکہ آپ ایک عالمی دین لیکر تشریف لائے تھے جسکو قیامت تک ساری نسل انسانی کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ آپ کے پیش نظر ایک ایسی امت کی تشکیل تھی جو اس خدائی پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلائے۔ دین کی حفاظت اور ملت کے دینی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اجتماعی امور کو سرانجام دینے کیلئے فن کتابت کی اشد ضرورت تھی اور قرآن حکیم کی آیات کریمہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر مکہ کے جو جنگی قیدی بنے ان میں سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کی آزادی کیلئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فدیہ مقرر فرمایا تھا کہ ان میں سے ہر ایک مسلمانوں کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے۔ ہجرت سے پہلے ہی حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور کتابت وحی کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ ہجرت کے بعد تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیگر علوم کی طرح فن کتابت کو بھی ترقی دینے کیلئے خصوصی اہتمام فرمایا۔

ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب لکھتے ہیں:۔

وقد کثر الکاتبون بعد الھجرۃعند ماستقرت الدولۃ الاسلامیۃ فکانت مساجد المدینۃ التسعۃ الی جانب مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محط انظار المسلمین یتعلمون فیھا القرآن الکریم وتعالیم الاسلام والقرآن والکتابۃ ،وقد تبرع المسلمون الذین یعرفون الکتابۃ والقرأۃ بتعلیم اخوانھم (۲۶)

## اشاعت اسلام کے بعد کتابت پر خصوصی توجہ رہی

ہجرت کے بعد جب اسلامی ریاست کو استحکام حاصل ہوگیا تو کاتبوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، مسجد نبوی کے علاوہ مدینہ طیبہ کی دیگر نو مساجد مسلمانوں کی نگاہوں کا مرکز تھیں، اور

---

۲۶۔ السنۃ قبل التدوین، ۲۹۹

مساجد میں مسلمان قرآن حکیم، اسلامیات اور قرأۃ کتابت کی تعلیم حاصل کرتے تھے، اور جو مسلمان لکھنا پڑھنا جانتے تھے وہ رضا کارانہ طور پر اپنے مسلمان بھائیوں کی تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

وکان الی جانب هذه المساجد کتاتیب یتعلم فیها الصبیان الکتابة والقرآة الی جانب القرآن الکریم ۔(۲۷)

ان مساجد کے علاوہ کچھ مدارس بھی تھے جن میں بچے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ قرآۃ اور کتابت کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

یہ تفصیلات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عہد نبوی میں ملت اسلامیہ کے متعلق یہ دعوی کرنا کہ وہ کسی چیز کی تدوین کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے غلط ہے، کیونکہ جن لوگوں نے قرآن حکیم کو کامیابی کے ساتھ مدون کرلیا تھا، حدیث کی تدوین انکے لئے ناممکن نہ تھی، اس لئے مستشرقین کا کہنا غلط ہے کہ مسلمانوں نے دور اول میں احادیث طیبہ کی تدوین اس لئے نہیں کی کہ وہ اس کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔(۲۸)

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۔ السنة قبل التدوین، ۲۹۹

۲۸۔ ضیاء النبی، ۱۱۲

# عہد صحابہ اور تدوین حدیث

مستشرقین اور منکرین حدیث اس بات پر مصر ہیں کہ حدیث لکھنے کی ممانعت خود حضور سے مروی ہے پھر احادیث لکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے جواب کی طرف ہم ابتدائے مضمون میں اشارہ کر چکے ہیں، یہاں قدرے تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ ممانعت پر زور دینے والے اپنا یہ اصول بھول جاتے ہیں کہ ممانعت ثابت کرنے کیلئے بھی وہ احادیث ہی کا سہارا لے رہے ہیں۔

منکرین کا نہایت نامعقول طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے ایک اصول اور نصب العین متعین کرتے ہیں اور پھر اسکے بعد روایتوں کا جائزہ لیتے ہیں، اس نصب العین کی حمایت میں جو روایتیں ملتی ہیں انکو حرز جاں بنا کر زوردار انداز میں بیان کرتے ہیں خواہ وہ روایات جس نہج کی ہوں یا کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوں۔ لیکن جن سے احادیث لکھنے کی اجازت ثابت ہوا انکو ذکر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے جب کہ ایسی روایتیں ہی کثیر ہیں اور جواز کتابت میں نص صریح بھی۔ دونوں طرح کی روایتیں ملاحظہ کریں تاکہ فیصلہ آسان ہو۔

## کتابت وممانعت والی روایتوں میں تطبیق

علامہ پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں:۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض ایسی احادیث موجود ہیں جن میں احادیث لکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی ایسے آثار مروی ہیں کہ انہوں نے احادیث لکھنے کو ناپسند فرمایا۔ اور تابعین میں بھی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جن کے بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ احادیث لکھنے کے خلاف تھے۔

روی ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال : لاتکتبوا عنی شیأ غیرالقرآن ،ومن کتب عنی شیأ غیرالقرآن فلیمحہ (۲۹)

-۲۷-

۲۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۱/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۲۷/۱
المنهل اللطيف فى اصول الحديث الشريف، ۱۷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری طرف سے سوائے قرآن حکیم کے کوئی چیز نہ لکھو، اور جس نے قرآن حکیم کے علاوہ کچھ لکھا ہو وہ اسے مٹادے۔

علامہ محمد بن علوی المالکی الحسنی فرماتے ہیں:۔

وهذاهو الحديث الصحيح الوحيد فی الباب۔ (۳۰)

اس موضوع پر یہی واحد صحیح حدیث ہے:۔

اس حدیث کے علاوہ بعض کتابوں میں اس مفہوم کی کچھ اور احادیث بھی مل جاتی ہیں، اس قسم کی احادیث صراحۃً کتابت حدیث سے منع کررہی ہیں، جو لوگ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ احادیث طیبہ کی کتابت وتدوین دوسری یا تیسری صدی ہجری سے پہلے نہیں ہوئی وہ صرف اسی مفہوم کی احادیث کو پیش کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ احادیث کی کتابت سے منع کرنے والی ان احادیث کے ساتھ ساتھ ایسی احادیث بھی کثرت سے موجود ہیں جو احادیث طیبہ کو لکھنے کی ترغیب دیتی ہیں، اور بعض احادیث سے تو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود احادیث لکھنے کا حکم دیا۔(۳۱)

www.alahazratnetwork.org

یہاں ایک حدیث ملاحظہ ہو باقی تفصیل آئندہ صفحات میں پیش کی جائیگی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

كنت اكتب كل شئ اسمعه من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اريد حفظه فنهتني قريش وقالوا : تكتب كل شئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشر يتكلم فى الغضب والرضا فامسكت عن الكتاب ،فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأومأباصبعه الى فمه وقال : اكتب فوالذى نفسى بيده ماخرج منه الاحقِ (۳۲)

میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا اسے لکھ لیتا تھا، میرا مقصد یہ

---

۳۰۔ المنهل اللطيف فى اصول الحديث الشريف، ۱۷

۳۱۔ ضياء النبی، ۱۱۳/۷

۳۲۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ۲۶

ہوتا تھا کہ اسے حفظ کرلونگا، قریش نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور کہا: تم جو کچھ حضور سے سنتے ہوا سے لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر ہیں، آپ غصے اور رضا ہر حال میں کلام فرماتے ہیں، میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور اس بات کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگشت پاک سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس زبان سے ہمیشہ حق بات ہی نکلتی ہے۔

ہماری نقل کردہ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نصوص قرآن وحدیث میں کبھی حقیقی تعارض ہو ہی نہیں سکتا ہے، جہاں تعارض نظر آتا ہے وہ فقط ظاہری ہوتا ہے، جن لوگوں نے ایسے مقامات پر تعارض سمجھا وہ قلت فہم کی پیداوار ہے۔ اگر حقیقی تعارض قرآن وحدیث میں پایا جاتا تو وہ تمام نصوص رد ہو جاتیں جہاں تعارض نظر آتا ہے اور یہ دونوں علی الاطلاق دین اسلام کے مصدر قرار نہ پاتے۔

www.alahazratnetwork.org

ایسے مقامات پر علمائے کرام دفع تعارض کیلئے مختلف صورتیں اپناتے ہیں تاکہ خداوند قدوس کا کلام بلاغت نظام اور اسکے رسول معظم صاحب جوامع الکلم کے فرامین اپنے حقیقی محامل پر محمول ہوسکیں۔ دفع تعارض کی وجوہ کو ہم نے ابتدائے مضمون میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کر دیا ہے، لہذا انکی طرف رجوع کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہاں ان میں سے بعض کے ذریعہ تعارض کو دور کیا جا سکتا ہے، پہلی وجہ دفع تعارض کیلئے نسخ ہے اور وہ یہاں منصور بلکہ واقع۔

والحق انہ لاتعارض ،وقداجتھد کثیرمن اھل العلم فی الجمع بینھما ، واحسن مأ اراہ فی ذلك ھوالقول بنسخ احادیث النھی عن الکتابۃ۔(۳۳)

حق یہ ہے کہ یہاں کسی قسم کا تعارض نہیں، علماء نے ان احادیث میں تطبیق کی کئی صورتیں بیان کی ہیں، جو رائے میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ اچھی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی احادیث جن میں کتابت احادیث کی ممانعت کی گئی ہے وہ منسوخ ہیں۔

اپنے موقف کی تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ محمد بن علوی مالکی فرماتے ہیں۔

---

۳۳۔ المنھل اللطیف فی اصول الحدیث الشریف، ۱۹

ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت پر دلالت کرنے والی احادیث کا زمانہ مقدم ہے یا ان احادیث کا جن میں کتابت حدیث کی اجازت دی گئی ہے۔ اگر ممانعت والی احادیث ابتدائی زمانے کی ہوں اور اجازت والی احادیث بعد کے زمانے کی تو مسئلہ ہی حل ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ جن احادیث میں کتابت حدیث کی اجازت ہے وہ مقدم ہیں اور ممانعت والی موخر تو اس سے وہ حکمت ہی فوت ہوئی جاتی ہے جس کے تحت احادیث لکھنے کی ممانعت کی گئی۔ وہ حکمت یہ تھی کہ قرآن وحدیث میں التباس پیدا نہ ہو جائے جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے ظاہر ہے آپ نے فرمایا:۔

امحضوا کتاب الله واخلصوه۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ہر قسم کے شائبۂ التباس سے پاک رکھو۔

قرآن اور حدیث میں التباس کا خدشہ اسلام کے ابتدائی دور میں تو قابل فہم ہے جب ابھی فن کتابت بھی عام نہیں ہوا تھا اور مدینہ میں یہودی اور منافقین بھی تھے، ان حالات میں قرآن اور حدیث کے درمیان التباس کا خدشہ تھا۔ اس لئے احادیث کی کتابت کو منع کر دیا گیا تاکہ لوگ قرآن حکیم کی طرف پوری پوری توجہ دیں اور کتابت قرآن کے ساتھ کتابت حدیث کی وجہ سے دونوں میں التباس پیدا نہ ہو۔ لیکن یہ بات قرین قیاس نہیں کہ ابتدا میں تو احادیث لکھنے کی اجازت ہو اور جب کتابت کا فن عام ہو گیا اور قرآن وحدیث میں التباس کا کوئی خطرہ نہ رہا تو احادیث لکھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اس لئے قرین قیاس یہ ہی ہے کہ ممانعت والی احادیث اجازت والی احادیث سے مقدم ہیں اور ممانعت والی منسوخ ہیں۔ (۳۴)

احادیث ممانعت واجازت میں دفع تعارض اور تطبیق کے سلسلہ میں یہ پہلا طریقہ تھا کہ وجوہ نسخ میں سے ایک وجہ کو اختیار کر کے دونوں طرح کی روایات میں تطبیق دی گئی اور وہ ہے روایات میں باعتبار زمانہ تقدم وتاخر۔

دفع تعارض کیلئے یہاں ایک اور صورت بھی ہے کہ وجوہ جمع میں سے کسی ایک وجہ کو بروئے کار لایا جائے، غور وفکر کے بعد یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ وجہ تنویع ہے۔ یعنی دونوں میں حکم عام ہے اور یہ الگ الگ انواع سے متعلق ہے۔

---

۳۴۔ ضیاء النبی، ۷/۱۱۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں:۔

لیکن علمائے ملت اسلامیہ نے کتابت حدیث کی ممانعت اور جواز کے متعلق مرویہ احادیث میں تطبیق کی اور بھی کئی صورتیں بیان کی ہیں، ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ممانعت ان لوگوں کیلئے ہے جن کا حافظہ اچھا ہے، ان کو کتابت سے اس لئے منع کیا گیا ہے تاکہ وہ کتابت پر بھروسہ کر کے احادیث کو حفظ کرنے کے معاملہ میں سستی کا مظاہرہ نہ کریں۔ اور اجازت ان لوگوں کیلئے ہے جن کو اپنے حافظوں پر اعتبار نہ تھا۔ جیسے ابوشاہ، کہ اس کیلئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کو لکھنے کا خود حکم فرمایا۔

تطبیق کی ایک اور صورت علمائے کرام نے یہ بیان کی ہے کہ عام لوگوں کیلئے تو کتابت کی ممانعت تھی، کیونکہ کتابت میں ماہر نہ ہونے کی وجہ سے التباس اور غلطی کا امکان موجود تھا، لیکن جو لوگ فن کتابت کے ماہر تھے اور اس مہارت کی وجہ سے جن سے غلطی اور التباس کا امکان نہ تھا ان کو احادیث لکھنے کی اجازت دیدی گئی۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کی اجازت فرمائی، کیونکہ وہ کتابت کے فن میں ماہر تھے اور ان سے غلطی کا اندیشہ نہ تھا۔ (۳۵)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان وجوہ تطبیق اور روایات کی تفصیل سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود نہیں چاہتے تھے کہ میرے صحابہ احادیث میں اس طرح مشغول ہوں جیسے کہ قرآن کریم میں منہمک رہتے ہیں۔ لیکن آپ کا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ میرے طریقوں کا اتباع نہ کریں کہ اس کے بغیر تو پھر قرآن کریم کا اتباع اور اس کی تعلیمات پر کامل طور سے عمل ہو ہی نہیں سکتا تھا، جیسا کہ ہم اول مضمون میں بیان کر آئے ہیں کہ قرآنی تعلیمات کو بغیر اسوۂ رسول کے سمجھا ہی نہیں جا سکتا تھا لیکن اسکی دو نوعیتیں تھیں، بعض صورتوں میں عمل ہی ممکن نہیں تھا اور بعض میں عمل تو ہو سکتا تھا لیکن ناقص و ناتمام رہتا یا باحسن وجوہ انجام نہ پاتا۔

ان تمام چیزوں کو سامنے رکھنے سے یہ نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منشاء مبارک یہ ہی تھی کہ سنن و احادیث پر عمومیت کا رنگ غالب نہ آئے اور فرق مراتب کے ساتھ ساتھ کیفیت عمل میں بھی برابری نہ ہونے پائے ورنہ امت مسلمہ دشواری میں

---

۳۵۔ ضیاء النبی، ۱۱۷/۷

مبتلا ہوگی۔

لہذا خداوند قدوس نے اپنے فضل وانعام سے ' لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا ،کا مژدہ اپنے محبوب کے ذریعہ اپنے بندوں کو سنایا اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی رحمت عامہ وشاملہ سے امت مسلمہ کو حرج وضرر میں پڑنے سے محفوظ و مامون رکھا۔

## کتابت حدیث کی اجازت خود حضور نے دی

تدوین حدیث کو کتابت حدیث کی صورت ہی میں تسلیم کرنے والے اس بات پر بھی مصر ہیں کہ دوسری اور تیسری صدی میں حدیث کی جمع وتدوین کا اہتمام ہوا، اس سے پہلے محض زبانی حافظوں پر تکیہ تھا، اس مفروضہ کی حقیقت کیا ہے بعض کی طرف اشارہ کیا جاچکا ہے، مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ جب اسلام لوگوں کے قلوب واذہان میں راسخ ہوگیا اور قرآن مجید کا کافی حصہ نازل ہوچکا اور اس چیز کا اب خطرہ ہی جاتا رہا کہ قرآن وحدیث میں کسی طرح کا اختلاط رو بعمل آئے گا تو کتابت حدیث کی اجازت خود حضور نے عطا فرمائی۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

مامن اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احداکثر حدیثا عنی الاماکان من عبداللہ عمرو ،فانہ کان یکتب ولااکتب ۔(۳۶)

WWW.NAFSEISLAM.COM

صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث پاک کا ذخیرہ نہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

روی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار کان یشھد حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلایحفظہ فیسأل اباھریرۃ فیحدثہ ،ثم شکا قلۃ حفظہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استعن علی حفظک بیمینک۔(۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا لیکن احادیث کو یاد نہ رکھ پاتا، پھر

---

۳۶۔ السنۃ قبل التدوین، ۳۰۴

۳۷۔ السنۃ قبل التدوین، ۳۰۴

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کرتا تو وہ اسے احادیث سناتے، ایک دن اپنے حافظ کی کمی کی شکایت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے اس سے فرمایا: اپنے حافظے کی مدد اپنے دائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ یعنی حفظ کے ساتھ ساتھ احادیث کو لکھ لیا کرو۔

روی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال: قلنا : یارسول اللہ ! انا نسمع منك اشیاء افنکتبھا ؟قال : اکتبوا ولا حرج ۔(۳۸)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، ہم آپ سے کچھ چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں، آپ نے فرمایا: لکھ لیا کرو۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

روی عن انس بن مالك انہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قیدوا العلم بالکتاب ۔(۳۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کو تحریر کے ذریعہ مقید کرلو۔

www.alahazratnetwork.org

ان تمام روایات سے ثابت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر کتابت حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔ لہذ بہت صحابہ کرام اقوال کریمانہ کو ضبط تحریر میں لائے اور حضور کے زمانہ اقدس اور صحابہ کرام کے عہد زریں میں کثیر تعداد میں صحیفے تیار ہوئے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں بارہا ایسا ہوتا کہ حضور جو فرماتے صحابہ کرام اس کو لکھتے۔

دارمی شریف کی روایت ہے:۔

عن ابی قبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت عبداللہ قال: بینما نحن حول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکتب اذ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای المدینتین تفتح اولا قسطنطنیۃ اورومیۃ ؟ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لابل مدینۃ ھرقل ۔(٤٠)

---

۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۹/٤

۳۹۔ المستدرک للحاکم، ۱۰٦/۱

٤٠۔ السنن للدارمی، ۱٦۲/۱

حضرت ابوقبیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے لکھ رہے تھے کہ اتنے میں حضور سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! دونوں شہروں میں سے پہلے کون فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا: نہیں بلکہ ہرقل کا شہر یعنی قسطنطنیہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ایک خطبہ دیا جس کا پس منظر یوں ہے:۔ بنوخزاعہ کے کچھ لوگوں نے بنولیث کے کسی ایک شخص کو قتل کر دیا، حضور کو اس چیز کی اطلاع دی گئی، آپ نے ایک سواری پر تشریف فرما ہوکر خطبہ شروع فرمایا، اس مبارک بیان میں مکہ معظمہ کی حرمت اور لوگوں کو قتل وغارت گری سے بچانے کیلئے سخت ہدایات تھیں، اس خطبہ کی عظمت کے پیش نظر یمنی صحابی حضرت ابوشاہ نے لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو حضور نے یہ پورا خطبہ لکھوایا تھا۔(۴۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یمن کے گورنر مقرر کیئے گئے اور آپ یمن جانے لگے تو حضور نے ان کو ضروری چیزیں لکھوا کر مرحمت فرمائیں، ساتھ ہی اشباہ ونظائر پر قیاس اور استنباط مسائل کی تعلیم سے بھی نوازا۔ آپ نے وہاں جا کر جب ماحول کا جائزہ لیا تو بہت سی باتیں الجھن کا باعث تھیں، لہذا آپ نے ان تمام چیزوں کے متعلق بارگاہ رسالت سے ہدایات طلب کیں جس کے جواب میں حضور نے ان کو ایک تحریر روانہ فرمائی۔(۴۲)

اسی طرح وائل بن حجر مشہور صحابی جو حضرموت کے شہزادے تھے جب مشرف باسلام ہوئے اور اپنے وطن واپس جانے لگے تو حضور سے نماز، روزہ، سود اور شراب وغیرہ کے اسلامی احکام لکھوانے کی خواہش ظاہر کی جو آپ کو لکھ کر عنایت کیئے گئے۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یمن کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تھا تو انہیں بھی فرائض، صدقات اور دیتوں کے احکام تحریری شکل میں ہی دیئے گئے تھے۔(۴۳)

آپ کو زکوۃ کے احکام نہایت تفصیل سے بعد میں ارسال کیئے گئے تھے جو آپ کے

---

۴۱۔ الجامع للبخاری، کتاب العلم،

۴۲۔ السنن للدار قطنی،

۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۶/۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

خاندان کے پاس ایک عرصہ تک محفوظ رہے اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ خلافت میں ان کے خاندان میں برآمد ہوئے جس کی تفصیل سنن ابوداؤد میں موجود ہے۔ (۴۴)

علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی لکھتے ہیں:۔

سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں وہ تمام حدیثیں جن کا تعلق مسائل زکوۃ سے تھا یکجا قلم بند کروادیں جس کا نام ''کتاب الصدقہ'' تھا مگر اسکو عمال وحکام کے پاس روانہ کرنے سے قبل ہی آپ کا وصال ہوگیا تو خلفائے راشدین میں سے سیدنا صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے زمانے میں اسے نافذ کیا ،اس کے مطابق زکوۃ کے وصول وتحصیل کا ہمیشہ انتظام رکھا۔

امام بخاری نے اسی ''کتاب الصدقہ'' کا مضمون نقل کیا ہے جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت انکے حوالے کیا تھا، اس میں اونٹوں، بکریوں، چاندی اور سونے کی زکوۃ کے نصاب کا بیان ہے۔

www.alahazratnetwork.org

''کتاب الصدقہ'' جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر بن حزم کو لکھوائی تھی وہ دوسرے امراء کو بھی بھیجی گئی۔

محصلین زکوۃ کے پاس کتاب الصدقہ کے علاوہ اور بھی تحریریں تھیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ضحاک بن سفیان صحابی کے پاس حضور کی تحریر کرائی ہوئی ایک ہدایت تھی جس میں شوہر کی دیت کا حکم تھا۔ حرم مدینہ طیبہ کے سلسلہ میں ایک تحریر حضرت رافع بن خدیج کے پاس تھی نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجموعہ تیار کیا تھا جو ان کے صاحبزادے کے پاس رہا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرقل کو جو خط لکھا تھا اس کا ذکر کتب صحاح میں ملتا ہے، اب اس خط کی فوٹو بھی شائع بھی ہوچکی ہے، صحاح کے بیان اور فوٹو کی تحریر میں ذرہ برابر فرق نہیں (۴۵)

اسکے علاوہ سلاطین کو دعوت اسلام، صلح نامے، معاہدے، اور امان نامے وغیرہ سیکڑوں

---

۴۴۔　السنن لابی داؤد۔

۴۵۔　فیوض الباری شرح بخاری،　۱/۲۳

چیزیں تھیں جوآپ کے زمانہ اقدس میں تحریری شکل میں موجود تھیں۔

## صحابہ نے عمل سے کتابت حدیث کا ثبوت دیا

اولاً بعض صحابہ کرام کو کتابت حدیث میں تامل رہا، اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ کتابت کی وجہ سے حفظ وضبط کا وہ اہتمام نہیں رہ سکے گا اور اسکی جانب وہ توجہ باقی نہ رہے گی، اس طرح سفینوں کا علم سینوں کو خالی کردیگا، آئندہ صرف تحریریں ہونگی جن پر اعتماد ہوگا اور انکے پیچھے حافظہ کی قوت نہ ہوگی کہ غلطیوں کی تصحیح ہوسکے، لہذا حذف واضافہ کا سلسلہ شروع ہوجائے گا اور تحریف کے دروازے کھل جائیں گے، منافقین اور یہود ونصاری کو روایات میں تغیر وتبدل کا موقع مل جائے گا، اس طرح دین کی بنیادوں میں رخنہ اندازی شروع ہوسکتی ہے، ان وجوہ کی بنا پر کچھ ایام بعض صحابہ کرام کو تذبذب رہا، لیکن اسلام جب دور دور تک پھیل گیا، اور خوب قوت حاصل ہوگئی تو مندرجہ بالا خدشات کی جانب سے اطمینان ہوگیا اور قرآن مجید کی طرح رفتہ رفتہ حدیث کی کتابت پر بھی سب متفق ہوگئے۔ ہاں مگر ان حضرات صحابہ کے درمیان یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ کتابیں دیکھ دیکھ کر احادیث بیان نہیں کی جاتی تھیں، اسی وجہ سے ان تحریری مجموعوں کو کوئی خاص شہرت حاصل نہیں ہوسکی پھر کافی تعداد میں صحابہ کرام نے اس فریضہ کو انجام دیا جس کی قدرے تفصیل اس طرح ہے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو پہلے کتابت حدیث کے سخت مخالف تھے لیکن بعد میں وہ عملی طور پر اس میدان میں اتر آئے اور آخر میں ان کی مجالس کا یہ طریقہ تھا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

کنت اکتب عند ابن عباس فی صحیفة (٤٦)

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اوراق پر احادیث لکھتا تھا۔

حضرت موسی بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

وضع عندنا کریب حمل بعیر اوعدل بعیر من کتب ابن عباس، قال :

---

۴۶۔ السنن للدارمی، ٩٦

فکان علی بن عبداللہ بن عباس اذا اراد الکتاب کتب الیہ ابعث علی بصحیفۃ کذا کذا ،قال : ینسخھا فیبعث الیہ احداھما (٤٧)

حضرت کریب نے ہمارے پاس ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کتابیں رکھیں۔حضرت علی بن عبداللہ بن عباس جب کوئی کتاب چاہتے تو انہیں لکھدیتے کہ مجھے فلاں صحیفہ بھیجدو،وہ اسے نقل کرتے اوران میں سے ایک بھیج دیتے۔

انکی یہ تصانیف انکی زندگی ہی میں دوردور تک پھیل گئی تھیں،اس سلسلہ میں امام طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خودان کا بیان نقل کیا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان ناسا من اھل الطائف اتوہ بصحیفۃ من صحفہ لیقرء ھا علیھم ،فلما اخذھالم ینطلق فقال : انی لما ذھب بصری بلھت فاقرأوھاعلی ،ولایکن فی انفسکم من ذلک حرج ،فان قرأ تکم علی کقرأنی علیکم۔ (٤٨)

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ طائف کے کچھ لوگ انکے پاس انکی کتابوں سے ایک کتاب لیکر آئے تا کہ وہ انہیں پڑھکر سنائیں،حضرت ابن عباس نے جب وہ کتابیں لیں تو پڑھ نہ سکے،فرمایا: جب سے میری نگاہ جاتی رہی میں بیکار ہوگیا ہوں،تم لوگ خود میرے سامنے پڑھواوراس میں کچھ حرج نہ سمجھو،میرے سامنے تمہارا پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کہ میں تمہارے سامنے پڑھوں۔

تصانیف کی اس کثرت سے کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیئے ،کیونکہ آپ نے علم حدیث کی تحصیل میں غیر معمولی کوشش اور محنت سے کام لیا تھا۔اسکی تفصیل آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔

## حضرت ابوہریرہ کی روایات کے مجموعے

روایت حدیث میں آپکی شان امتیازی حیثیت کی حامل ہے،پانچ ہزار سے زائد

---

٤٧۔ کتاب العلل للترمذی، الطبقات الکبری لا بن سعد، ٥/٢١٦

٤٨۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ٢/٣٨٤

احادیث کاذخیرہ تنہا آپ سے مروی ہے جوآج بھی کتابوں میں محفوظ ہے۔

آپکی روایات بھی آپکے دور میں جمع وتدوین کے مراحل سے گذرکر کتابی شکل میں جمع ہوگئی تھیں،اس سلسلہ کے چند نسخے مشہور ہیں۔

پہلانسخہ بشیر بن نہیک کا مرتب کردہ ہے۔وہ کہتے ہیں:۔

كنت اكتب ما اسمع من ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه فلما اردت ان افارقه اتيته بكتابه فقرأته عليه وقلت له : هذ ماسمعته منك قال: نعم (٤٩)

حضرت بشیر بن نہیک کہتے ہیں: میں جو کچھ حضرت ابوہریرہ سے سنتا وہ لکھ لیا کرتا تھا، جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو وہ مجموعہ میں نے آپکو پڑھکر سنایا اورعرض کیا: یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں،فرمایا: ہاں صحیح ہیں۔

دوسرا مجموعہ حضرت حسن بن عمرو بن امیہ الضمر ی کے پاس تھا۔(۵۰)

تیسرا مجموعہ زیادہ مشہور ہے اور یہ ہمام بن منبہ کا مرتب کردہ ہے۔یہ اب چھپ چکا ہے،اس مجموعہ کی اکثر احادیث مسند احمد، صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں،انکے موازنہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں ذرہ برابر فرق نہیں،پہلی صدی اور تیسری صدی کے مجموعوں کی مطابقت اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ احادیث ہرقسم کی آمیزش سے محفوظ رہیں۔

یہ یمن کے امراء سے تھے،انکے علاوہ تلامذہ اور خود آپکے مرتب کردہ مجموعے بھی تھے۔

حسن بن عمرو بیان کرتے ہیں:۔

تحدثت عند ابى هريرة بحديث فانكر ه فقلت انى سمعت منك ، فقال : ان كنت سمعته منى فهو مكتوب عندى ،فاخذ بيدى الى بيته فأرانا كتبا كثيرة من حديث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجد ذلك الحديث فقال : قد اخبرتك ان كنت حدثتك به فهو مكتوب عندى۔ (٥١)

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک حدیث پڑھی،آپ نے

---

٤٩۔ السنن للدارمى، ٦٨ ☆ السنة قبل التدوين، ٣٤٨

٥٠۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ٨٤

٥١۔ فيوض البارى، ٢٣/١

اس کو تسلیم نہ کیا، میں نے عرض کیا: یہ حدیث میں نے آپ ہی سے سنی ہے، فرمایا: اگر واقعی تم نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے تو پھر یہ میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوگی۔ پھر آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے، آپ نے ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کی کئی کتابیں دکھائیں وہاں وہ متعلقہ حدیث بھی موجود تھی، آپ نے فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا نا کہ اگر یہ حدیث میں نے تمہیں سنائی ہے تو ضرور میرے پاس لکھی ہوگی۔ (۵۲)

اس روایت سے ظاہر کہ آپ کے پاس تحریر شدہ احادیث دس پانچ نہیں تھیں بلکہ جو کچھ وہ بیان کرتے تھے ان سب کو قید کتابت میں لے آئے تھے۔ قارئین اس بات سے بخوبی انداز لگا سکتے ہیں کہ صحابہ کے دور میں کتنا عظیم ذخیرۂ حدیث بشکل کتابت ظہور پذیر ہو چکا تھا۔

## حضرت عبداللہ بن عمر کی مرویات

یہ بھی ان صحابہ کرام میں ہیں جو ابتداء کتابت حدیث کے حق میں نہ تھے، لیکن زمانے کے بدلتے حالات نے انکو بھی کتابت حدیث کے موقف پر لا کھڑا کیا تھا، لہذا آپ نے بھی کتابت حدیث کا سلسلہ شروع کیا، آپکے ارشد تلامذہ میں حضرت نافع آپکے آزاد کردہ غلام ہیں، تیس سال آپکی خدمت میں رہے، امام مالک ان سے روایت کرتے ہیں، انکے بارے میں حضرت سلیمان بن موسی کا بیان ہے۔

انه رأى نافعا مولى ابن عمر على علمه ويكتب بين يديه (۵۳)

انہوں نے دیکھا کہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علم کے حافظ تھے اور انکے سامنے بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔

حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر اور آپکے بیٹے حضرت سالم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا، بلکہ آخر میں تو آپ نے اپنی اولاد کو یہ حکم دے دیا تھا کہ:۔

قیدوا العلم بالکتاب۔ (٥٤)

---

۵۲۔ جامع بیان العلم لابن عبدالبر، ٨٤

۵۳۔ السنن للدارمی، ٦٦

۵٤۔ السنن للدارمی، ٦٨

# حضرت جابر بن عبداللہ کے صحیفے

آپکی مرویات بھی کثیر تعداد میں ہیں اورانکی جمع وتدوین کی روداد کچھ اس طرح ہے۔
امام طحاوی انکے شاگردوں کا قول لکھتے ہیں:۔

کناناتی جابر بن عبداللہ لنسألہ عن سنن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنکتنبھا۔ (۵۵)

ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تاکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتیں معلوم کرکے قلمبند کریں۔
آپکی روایتوں کے متعدد مجموعوں کوذکرملتا ہے۔
ایک مجموعہ اسمعیل بن عبدالکریم کے پاس تھا۔(۵۶)
دوسرا سلیمان یشکری کے پاس۔(۵۷)
ابوبکر عیاش نے امام اعمش سے انکے زمانے کے لوگوں کی رائے نقل کی ہے۔

ان مجاھدایحدث عن صحیفۃ جابر۔ (۵۸)

حضرت مجاہد حضرت جابر کے صحیفہ سے روایت بیان کرتے تھے۔
ایک صحیفہ حضرت جابر کے پاس اورتھا جسکو تابعی جلیل حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسی بہت اہمیت دیتے تھے۔(۵۹)
فرماتے تھے: مجھے سورۃ بقرہ کے مقابلہ میں صحیفہ جابر زیادہ حفظ ہے۔(۶۰)

# ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے مجموعے

میدان علم میں آپکی جلالت شان سب کومعلوم ہے، مشکل مسائل میں جلیل القدر صحابہ کرام آپکی طرف رجوع کرتے اوراحادیث نبویہ کی روایت کرتے تھے۔آپ کے علم وفضل کا

---

۵۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۰۴
۵۶۔ تھذیب التھذیب لا بن حجر، ۲/۲۰۶
۵۷۔ تھذیب التھذیب لا بن حجر، ۲/۲۱۱
۵۸۔ الطبقات اکبری لا بن سعد، ۵/۲۴۴
۶۰۔ التاریخ الکبیر للبخاری،

یہ ایک عالم تھا کہ فرائض ومیراث کے مسائل جنکا زبانی نکالنا کوئی آسان کام نہیں لیکن آپ بآسانی حل فرماتی تھیں، قوت یادداشت کا یہ حال کہ کسی شاعر کے ساٹھ ساٹھ اشعار بلکہ بعض اوقات سوسو اشعار برجستہ سنادیتی تھیں۔

آپ سے مردوں میں حضرت عروہ بن زبیر نے جو آپکے بھانجے تھے خاص طور پر علم حاصل کیا تھا، آپکی مرویات کو سب سے زیادہ جاننے والے یہ ہی تھے۔انہوں نے کتابی شکل میں روایات کا ایک مجموعہ بھی تیار کیا تھا لیکن واقعہ حرہ کے موقع پر جبکہ یزیدیوں نے مدینہ طیبہ کوتاراج کیا تو آپ کا وہ صحیفہ بھی ضائع ہوگیا جس پر آپ کونہایت افسوس ہوتا تھا۔فرماتے تھے۔

لوددت انی کنت فدیتها باهلی و مالی (٦١)

اچھا ہوتا کہ میں اپنے اہل وعیال اور تمام جائداد کواس پر قربان کردیتا۔

عورتوں میں آپکی خاص تلمیذہ مشہور خاتون حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن ہیں۔ انکی مرویات کو انکے بھانجے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے جمع کیا تھا۔ کیونکہ خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مدینہ شریف میں تدوین حدیث کے لئے جو پیغام آیا تھا اسکی تعمیل آپ ہی نے کی تھی۔

www.alahazratnetwork.org
NAFSEISLAM.COM

تیسرے شاگرد حضرت قاسم بن محمد آپکے بھتیجے ہیں کہ آپکی کفالت میں رہے اور حدیثوں کا ایک وافر ذخیرہ آپ سے حاصل کیا۔انکی مرویات بھی ابوبکر بن محمد نے جمع کی تھیں۔

## حضرت ابوسعید خدری کی مرویات

آپکی مرویات بھی ایک ہزار سے زائد ہیں، یہ کتابت حدیث کو پسند نہ کرتے تھے لیکن انکے تلامذہ میں نافع اور عطا بن ابی رباح خاص طور پر مشہور ہیں۔ ان دونوں حضرات کی احادیث خود انکی موجودگی میں لوگ لکھتے تھے۔(٦٢)

پھر یہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت مجاہد خود بھی آپ سے

---

٦١۔ تهذیب التهذیب لا بن حجر، ١٨٣/٧

٦٢۔ تهذیب التهذیب ٤٨/٣

روایت کرتے ہیں اوران سب حضرات نے احادیث کی جمع وتدوین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے، لہذا آپکی مرویات تقریباً سب ہی جمع ہوگئی تھیں۔

## حضرت عبداللہ بن مسعود کی مرویات

آپکی عظمت شان اس سے ظاہر وباہر ہے کہ آپ کو بارگاہ رسالت میں خاص قرب حاصل تھا، صاحب النعل والوسادۃ آپ کا لقب مشہور تھا کہ آپ کو سفر وحضر میں حضور کی کفش برداری کا اعزاز خاص طور پر نصیب ہوا۔

آپکی روایتیں آپکے مشہور شاگرد حضرت علقمہ کے ذریعہ محفوظ ہوئیں اوران سب کو لکھا گیا، بعض لوگوں نے یہ طریقہ بھی اپنایا کہ آپ سے حدیثیں سنکر جاتے اور گھر جاکر وہ احادیث قلمبند کرلیتے تھے۔ وجہ اسکی یہ تھی کہ آپ ابتداء کتابت کے مخالف تھے۔(٦٣)

## انس بن مالک کی مرویات کے مجموعے

آپ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم خاص ہونے کی وجہ سے کثیر الروایت ہیں، اپنے بیٹوں اور تلامذہ کو احادیث لکھواتے تھے، جب کثرت سے لوگ آنے لگے تو آپ وہ صحیفے ہی اٹھالائے جن میں احادیث تھیں اور فرمایا: یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے خود حضور سے سنیں اور پھر لکھ کر دوبارہ سنائیں۔(٦٤)

## حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایتوں کے مجموعے

آپ پڑھ چکے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے کتابت حدیث کی کامل طور پر اجازت بلکہ حکم مل چکا تھا۔ لہذا آپ نے جو بھی سنا اسکو لکھا۔ آپ نے اپنے صحیفہ کا نام ''الصادقہ'' رکھا تھا، آپ نے بلاواسطہ روایات کو اس میں جمع کیا تھا۔ خود فرماتے ہیں:۔

ھذہ الصادقة فیھا ماسمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ولیس بینی وبینه فیھااحد ۔

---

٦٣۔ السنن للدارمی، ٦٧ ☆ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ٤٠

٦٤۔ السنة قبل التدوین، ٣٢٠

یہ صحیفہ صادقہ ہے،اس میں وہ احادیث درج ہیں جو میں نے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں، اسکی روایت کیلئے میرے اور حضور کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

آپ کو یہ صحیفہ بہت عزیز تھا،فرماتے تھے۔

مایرغبنی فی الحیوۃ الاالصادقۃ والوھط۔

زندگی میں میری دلچسپی جن چیزوں سے ہے ان میں ایک یہ صحیفہ ہے اور دوسری ''وھط'' نامی میری زمین ہے۔

حفاظت کیلئے آپ اس صحیفے کو ایک صندوق میں بند رکھتے تھے۔آپ کے بعد آپ کے اہل خانہ نے بھی اس صحیفے کی حفاظت کی۔اغلب یہ ہے کہ آپ کے پوتے حضرت عمرو بن شعیب اس صحیفے سے روایت کرتے تھے۔گو حضرت عمرو بن شعیب سے سارا صحیفہ مروی نہیں لیکن امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اسکے مندرجات کو روایت کردیا ہے۔احادیث کی دوسری کتابوں میں بھی اس صحیفے کی احادیث ملتی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس صحیفے کی علمی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے اور اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے احادیث لکھنے کا واضح ثبوت بھی ملتا ہے۔(۶۵)

کہتے ہیں اس میں ایک ہزار حدیثیں تھیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## حضرت زید بن ثابت کی مرویات

آپ جلیل القدر صحابی اور جامع قرآن ہیں،عہد صدیقی میں جمع و تدوین قرآن کا کام آپ ہی نے انجام دیا۔پھر دور عثمانی میں مصحف شریف کی نقلیں آپ ہی نے تیار کیں اور دوسرے علاقوں میں اسکو تقسیم کیا گیا۔

کاتب وحی تھے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عبرانی زبان سیکھی تھی،احادیث کا عظیم ذخیرہ آپکو محفوظ تھا،لیکن مشکل یہ تھی کہ آپ کتابت کے مخالف تھے،ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ نے آپ کی احادیث قلمبند کرائیں لیکن آپ نے معلوم ہوتے ہی انکو مٹادیا تھا۔آخر میں مروان بن الحکم نے ایک طریقہ یہ نکالا کہ پردے کے پیچھے

---

۶۵۔ ضیاء النبی ۱۳۳/۷

لکھنے والے بٹھادیئے اور پھر آپ کو بلاکر احادیث پوچھتا تھا اور پس پردہ احادیث لکھی جاتی ہیں۔(٦٦)

حضرت عروہ آپ کے تلامذہ میں تھے، آپکی مرویات کو انہوں نے۔جمع کیا اور اپنے بیٹے ہشام کو بھی اسکی تاکید کرتے تھے۔

## امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کا صحیفہ

آپ باب علم نبوت ہیں، کوفہ کی علمی مجالس ابن مسعود اور آپ کی تعلیمات کی رہین منت تھیں، آپکے پاس احادیث نبویہ اور احکام شرعیہ پر مشتمل ایک صحیفہ تھا جسکو خود آپ نے تحریر فرمایا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

ماکتبنا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الا القرآن وما فی هذه الصحیفة ۔(٦٧)

ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کریم اور اس صحیفہ کے سوا کچھ نہ لکھا۔

یہ صحیفہ چمڑے کے ایک تھیلے میں تھا، اس میں آپکی تلوار بھی رہتی تھی، اس میں خون بہا، اسیروں کی رہائی، کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کرنا، حرم مدینہ کے حدود اور اسکی حرمت، غیر کی طرف انتساب کی ممانعت، نقض عہد کی برائی کے احکام ومسائل درج تھے۔(٦٨)

## دیگر صحابہ کرام کے حدیثی مجموعے

اسی طرح حضور کے خادم خاص حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ذریعہ جمع ہو چکی تھیں۔(٦٩)

حضرت سمرہ بن جندب کی روایتیں بھی انکی زندگی میں جمع ہوئیں اور یہ مجموعہ انکے

---

٦٦۔ السنن للدارمی ٦٦

٦٧۔ الجامع للبخاری باب ما یکرہ من العمق الخ ١٠٨٤/٢

٦٨۔ الجامع البخاری باب مایکرہ من العمق الخ ١٠٨٤/٢

٦٩۔ الطبقات الکبری لابن سعد ١٢٣/٢

www.alahazratnetwork.org

خاندان میں ایک عرصہ تک محفوظ رہا، انکے پوتے حبیب نے اسے دیکھکر روایتیں کیں ۔(۷۰)

حضرت سعد بن عبادہ انصاری فن کتابت میں مہارت کی بنیاد پر مرد کامل سمجھے جاتے تھے، آپ نے بھی ایک صحیفہ احادیث مرتب کیا تھا، آپکے صاحبزادے نے ان احادیث کو روایت کیا۔(۷۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس بھی ایک مجموعہ تھا، ایک مرتبہ آپ نے اپنے کاتب وراد ثقفی سے حضرت امیر معاویہ کو ایک حدیث لکھوا کر بھیجی تھی ۔(۷۲)

حضرت براء بن عازب جلیل القدر صحابی ہیں، انکی روایتیں انکی حیات ہی میں تحریری شکل میں مرتب ہوگئی تھیں، انکے شاگردوں کے شوق کتابت کا یہ عالم تھا کہ کاغذ موجود نہ ہوتا تو ہتھیلیوں پر لکھ لیتے تھے۔(۷۳)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ایک خاص صحابی ہیں، انہوں نے بھی حدیثیں کتابی شکل میں جمع کی تھیں، سالم ابوالنضر کا بیان ہے کہ میں نے آپکی تحریر کردہ ایک حدیث پڑھی ہے۔(۷۴)

www.alahazratnetwork.org

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کتابت حدیث سے اتنی دلچسپی تھی کہ اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو نصیحت کرتے تھے کہ علم حاصل کرو، کیونکہ آج تم قوم میں چھوٹے ہو لیکن کل بڑے ہوگے تو قوم کو تمہاری ضرورت ہوگی، جو یاد نہ کرسکے تو اسے چاہیئے کہ وہ لکھ لیا کرے۔(۷۵)

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت امیر معاویہ، حضرت ثوبان اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مرویات انکے شاگرد خالد بن معدان کے ذریعہ تحریری شکل میں مدون ہوئیں، انہوں نے ستر صحابہ کرام سے ملاقات کی تھی، تحریر وتدوین کی جانب خاص توجہ کے باعث انکے پاس ایک باقاعدہ کتاب مرتب ہوگئی تھی۔(۷۶)

جن صحابہ کرام کی تحریری کوششوں کا ذکر ہم نے کیا ان میں بالخصوص وہ حضرات بھی ہیں

---

۷۰۔ تهذيب التهذيب　۱۹۸/٤

۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ا ليمين مع الشاهد، ۱٦۰/۱

۷۲۔ الجامع للبخاری، باب العساكر بعد الصلوة، ۱۱۷/۱

۷۳۔ السنن للدارمی، ٦٦

۷٤۔ الجامع للبخاری، باب الصبر عند القتال، ۳۹۷/۱

۷۵۔ جامع بيان العلم، ٤۰

۷٦۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۱۱۹/۲

جنکو مکثرین صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے یعنی جن سے ایک ہزار سے زائد احادیث روایت کی گئی ہیں۔ انکی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | حضرت ابو ہریرہ | ۵۳۷۴ |
| ۲۔ | حضرت عبد اللہ بن عمر | ۲۶۳۰ |
| ۳۔ | حضرت انس بن مالک | ۲۲۸۶ |
| ۴۔ | ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ | ۲۲۱۰ |
| ۵۔ | حضرت عبد اللہ بن عباس | ۱۶۶۰ |
| ۶۔ | حضرت جابر بن عبد اللہ | ۱۵۴۰ |
| ۷۔ | حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم | ۱۱۷۰ |

انکے علاوہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تعداد حدیث کے بارے میں آپ خود حضرت ابو ہریرہ کا فرمان پڑھ چکے کہ مجھ سے زیادہ احادیث حضرت ابن عمرو کی ہیں۔ اس طرح ان حضرات کی مرویات کی تعداد تیئیس ہزار سے زیادہ ہوگی۔ اور بعض محدثین نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی مکثرین میں شمار کیا ہے تو کم از کم دو ہزار کے مزید اضافہ سے یہ تعداد پچیس ہزار سے بھی زائد ہو جائیگی۔ اور باقی صحابہ کرام کی روایات علیحدہ رہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ناظرین اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عہد صحابہ میں تدوین حدیث کس منزل میں تھی۔ لہذا منکرین کا یہ کہنا کہ احادیث دو سو سال کے بعد ہی صحیفہ قرطاس پر ثبت ہوئیں، اس سے پہلے فقط حافظوں پر موقوف تھیں یہ حقیقت سے کتنی بعید بات ہے۔

## اصولی طور پر کل احادیث کی تعداد

اس مقام پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس تعداد میں مکرر روایات بھی ہیں تو یہ تعداد گھٹ کر اس سے کافی کم ہو جائیگی، ہم کہتے ہیں یہ بات مسلم ہے لیکن اسکے ساتھ اس بات کو بھی ملحوظ نظر رکھیں کہ احادیث کی کل تعداد مختلف سندوں کے اعتبار سے اگر چہ لاکھوں تک پہونچتی ہے جیسا کہ آپ پڑھ چکے کہ ایک ایک محدث کو سات اور آٹھ لاکھ احادیث بھی یاد تھیں لیکن اصل صحیح احادیث کی تعداد کتنی ہے۔ امام حاکم کی تصریح یوں ہے۔

الحدیث التی فی الدرجة الاولی لاتبلغ عشرة آلاف۔(۷۷)
اعلی درجہ کی احادیث کی کل تعداد دس ہزار تک نہیں پہونچ پاتی۔

بلکہ بعض کے نزدیک تو اصل تعداد چار ہزار سے کچھ متجاوز ہے جیسا کہ علامہ امیر یمانی لکھتے ہیں:۔

من جملة لاحادیث المسندة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی الصحیحة بلاتکرار اربعة آلاف واربع مأة۔(۷۸)

جملہ احادیث مسندہ صحیحہ غیر مکررہ کی تعداد چار ہزار چار سو ہے۔

## پہلی صدی کے آخر تک بعض صحابہ موجود تھے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ان مساعی جلیلہ کے بعد احادیث کی روایت کتابت اور انکی حفاظت کا سلسلہ یہاں آکر ختم نہیں ہوگیا تھا بلکہ جس طرح صحابہ کرام نے اس سرمایۂ دین ومذہب کو جان سے زیادہ عزیز رکھا اسی طرح بعد کے لوگوں نے بھی اسکو سینہ سے لگائے رکھا۔

www.alahazratnetwork.org

WWW.NAFSEISLAM.COM

صحابہ کرام کا دور پوری صدی کو محیط ہے، گویا سو سال تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے قولی اور عملی نمونے اس دنیا میں نور وعرفان کی بارش فرماتے رہے، ستر اسی سال تک رہنے والے اصحاب رسول تو کثیر تعداد میں تھے لیکن مندرجہ ذیل چار حضرات کا وصال تو صدی کے آخر اور بعض کا دوسری صدی میں ہوا۔

۱۔ حضرت انس بن مالک ۲۔ حضرت محمود بن ربیع
۳۔ حضرت ہرماس بن زیاد باہلی ۴۔ حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

آخری صحابی حضرت ابوالطفیل کا ۱۱۰ھ میں بمقام مکہ مکرمہ وصال ہوا۔لہذا یہ بات اپنے مقام پر بالکل محقق اور طے شدہ ہے کہ پوری ایک صدی تک دنیا صحابہ کرام کے فیض سے مستفیض رہی۔انکے تلامذہ میں جلیل القدر تابعین، ائمۂ مجتہدین اور فقہاء ومحدثین شمار کئے

---

۷۷۔ توجیہ النظر، ۹۳
۷۸۔ تذکرۃ المحدثین مصنفہ علامہ غلام رسول سعیدی، بحوالہ توضیح الافکار، ۶۳

جاتے ہیں۔تابعین نے چونکہ بلاواسطہ جماعت صحابہ سے اکتساب فیض کیا تھا اس لئے انکی زندگی انہیں امور سے عبارت تھی جنکا درس صحابہ کرام نے ان کو دیا تھا۔

علم حدیث کی ترویج واشاعت کا یہ دور اپنی وسعت وہمہ گیری کے لحاظ سے کافی اہم شمار کیا جاتا ہے،اللہ رب العزت نے انکی قوت یادداشت کو وہ امتیاز بخشا تھا جس پر لوگ عموما انگشت بدنداں ہیں۔انہوں نے پوری پوری عمریں صرف اسی مشغلہ میں صرف فرمائیں اور اپنی انتھک کوششوں سے اسلامی تعلیمات کی بصورت سنت وحدیث خوب اشاعت فرمائی۔چند نمونے ملاحظہ کرنے کے بعد قارئین خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ علم کن مراحل سے گذرا،حوادث زمانہ کی دست برد سے کس طرح اسکی حفاظت کی گئی۔اور مالی قربانیوں سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حب الہی اور محبت عشق رسول کے جذبہ سے سرشار لوگوں کی حالت ہی کچھ ایسی تھی کہ وہ اپنا سب کچھ لٹا کر بھی علم دین اور سنت رسول کی حفاظت کرنا چاہتے تھے۔

جہاں تک حفاظت حدیث کا تعلق ہے وہ تو آپ پڑھ چکے کہ زبانی حفظ وضبط اور صحائف میں نقش وکتابت کے طریقوں کو اپنا کر صحابہ کرام نے اسکی حفاظت فرمائی تھی۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# عہد تابعین میں تدوین حدیث

تابعین عظام نے بھی ان طریقوں پر عمل کرتے ہوئے حفظ وکتابت کا فریضہ انجام دیا صحابہ کرام نے اپنے بچوں اور زیر تربیت افراد کو خاص طور پر اس کام کیلئے منتخب کیا اور حفظ قرآن کے ساتھ احادیث بھی زبانی یاد کراتے تھے۔

حضرت عکرمہ جو سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلمیذ خاص اور غلام تھے اپنے بچپن کے حالات یوں سناتے تھے۔

کان ابن عباس یضع الکیل فی رجلی علی تعلیم القرآن والسنن۔(۷۹)

حضرت ابن عباس میرے پاؤں میں قرآن مجید اور احادیث یاد کرانے کیلئے بیڑیاں ڈال دیتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ کی خدمت میں لوگ کثرت سے اپنے بچے حفظ احادیث کیلئے بٹھاتے تھے۔آپس میں مذاکرۂ حدیث کا طریقہ بھی جاری کیا گیا تھا،اساتذہ متعلمین کا آموختہ سنتے،سبقاسبقا احادیث یادکرائی جاتی تھیں،کوئی صرف پانچ حدیثوں کا درس دیتا اور کوئی دو پر ہی اکتفا کر لیتا تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عروہ نے اپنی اولاد،حضرت ابن عباس نے اپنے تلامذہ اور امام زہری نے اپنے شاگردوں کے ساتھ یہ ہی طریقہ اختیار کیا جس سے یہ فائدہ ہوتا کہ رفتہ رفتہ وہ عظیم ذخیرہ کے حافظ ہو جاتے تھے۔ورنہ نتیجہ وہی نکلتا جو امام زہری نے فرمایا تھا۔

من طلب العلم جملة فاتته جملة۔(۸۰)

جو ایک دم سب حاصل کرنے کے درپے ہو وہ سب کچھ کھو بیٹھتا ہے۔

یہ اہتمام ان لوگوں کے یہاں تھا جو حفظ وضبط میں یگانۂ روزگار تھے،جنکی مثالیں آج دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔اس احتیاط کا مقصد صرف یہ تھا کہ حدیث رسول میں کسی طرح کی غلط بیانی راہ نہ پاسکے اور فرمان رسول کی حفاظت خوب سے خوب تر کے انداز میں ہوتی

---

۷۹۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ۹۰

۸۰۔ تدریب الراوی للسیوطی، ۱۸۰

رہے۔انکی قوت حافظہ دیکھنا ہوتو حفاظت حدیث کے چندواقعات سماعت فرماتے چلئے۔

## صحابہ وتابعین کے حفظ وضبط کی نادر مثالیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت آپ پڑھ چکے کہ آپ سے ۵۳۷۲ احادیث مروی ہیں، حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی یادداشت کیلئے دعا کی تھی جسکے نتیجہ میں آپ فرماتے تھے کہ پھر میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا، آپکے اس دعوی پر ہوسکتا ہے کچھ شک گذرا ہو کہ ایک دن مروان بن الحکم نے آپ کو بلایا، مروان کے سکریٹری ابوالزعزہ کا بیان ہے کہ مجھے پہلے ہی حکم مل چکا تھا کہ میں پردہ کے پیچھے بیٹھ کر جو کچھ وہ بیان کریں لکھتا جاؤں، بہرحال یہ ہی ہوا، مروان مختلف انداز سے سوالات کرتا اور حضرت ابوہریرہ احادیث کریمہ بیان کرتے جاتے اور میں پس پردہ لکھتا جاتا تھا۔یہاں تک کہ ایک اچھا خاصا مجموعہ تیار ہوگیا۔ لیکن ابوہریرہ کو کچھ خبر نہ تھی۔

اسکے بعد حضرت ابوہریرہ چلے گئے اوروہ مجموعہ بحفاظت رکھ دیا گیا۔ابوالزعزہ کہتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

فترکه سنة ثم ارسله اليه واجلسنى وراء الستر فجعل يسأله وانا انظر فى الكتاب فمازادو لانقص ۔(۸۱)

مروان نے اس مجموعہ کو ایک سال تک رکھ چھوڑا، اسکے بعد حضرت ابوہریرہ کو پھر بلایا اور مجھے بٹھا کر آپ سے وہی احادیث پھر پوچھیں، میں کتاب دیکھتا جاتا تھا، پوری کتاب سنادی لیکن نہ کسی لفظ کا اضافہ تھا اور نہ کمی۔

گویا یہ آپ کا امتحان تھا جس میں آپ دعائے رسول کی بدولت فائز المرام رہے اور اہل دربار نے آپ کے حافظہ کی قوت کی توثیق کی۔

حضرت امام ابن شہاب زہری جنکو حدیث رسول کی تدوین کیلئے باقاعدہ دربار خلافت سے حکم نامہ جاری ہوا تھا اور انہوں نے نہایت محنت شاقہ سے باحسن وجوہ یہ کارنامہ انجام دیا جسکی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں، کہاجاتا ہے کہ

ہشام بن عبدالملک نے آپکے حافظہ کا امتحان لینا چاہا تو یوں کیا کہ ایک دن آپ دربار

---

۸۱۔ کتاب الکنی للبخاری، ۳۳

میں کسی ضرورت سے آئے ہوئے تھے ،اس نے خواہش ظاہر کی کہ شہزادے کو کچھ حدیثیں لکھوادیجئے ،آپ راضی ہوگئے اورآپ نے چارسواحادیث املا کرادیں ۔ایک ماہ بعد جب زہری دوبارہ پہونچے تو بڑے افسوس سے ہشام نے کہا:۔

ان ذلك الكتاب ضاع۔( ۸۲)

وہ کتاب ضائع ہوگئی۔

آپ نے فرمایا: تو پریشانی کی کیابات ہے؟لاؤ پھر لکھوائے دیتے ہیں،غرضکہ آپ نے برجستہ پھر چارسواحادیث کا املا کرادیا۔

اب سنئے ،درحقیقت پہلانسخہ ضائع نہیں ہواتھا بلکہ ہشام کی یہ ایک ترکیب تھی ،جب امام زہری دربار سے چلے گئے تو یوں ہوا۔

قابل بالكتاب الاول فماغادر حرفا۔

جب پہلی کتاب سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

امام ابوزرعہ رازی کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن مسلم اور فضل بن عباس کے درمیان آپکی مجلس میں ایک حدیث کے الفاظ پر بحث شروع ہوگئی ،جب کوئی فیصلہ نہ ہوا تو آپکی طرف رجوع کیا گیا،آپ نے اپنے بھتیجے ابوالقاسم کو بلوایا،جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا:۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ادخل بيت الكتب فدع القمطر الاول والثانی والثالث ،وعد ستة عشر جزءً وأتنى بالجزء السابع عشر۔( ۸۳)

کتب خانہ میں جاؤ اور پہلے دوسرے تیسرے بستہ کو چھوڑ کر چوتھے بستہ سے سولہ حصوں کے بعد سترہواں حصہ میرے پاس لاؤ۔

ابوالقاسم کا بیان ہے کہ حافظ ابوزرعہ نے اس حصہ کے اوراق الٹ کر حدیث جس صفحہ پر تھی اسکو نکال کر پیش کردیا۔محمد بن مسلم نے جب وہ حدیث ملاحظہ کی تو صاف اقرار کرنا پڑا کہ ہاں ہم نے غلطی کی۔

---

۸۲۔ تذکرة الحفاظ للذهبی، ۲۰۱/۱

۸۳۔ تهذيب التهذيب ۳۳/۷

امام ابوزرعہ کا کہنا تھا کہ پچاس سال ہوئے جب میں نے حدیثیں لکھی تھیں اور وہ میرے گھر میں رکھی ہیں، لکھنے کے بعد پھر کبھی دوبارہ مطالعہ نہیں کیا، لیکن جانتا ہوں کہ کونسی حدیث کس کتاب میں ہے کس صفحہ میں ہے کس سطر میں ہے۔

مشہور محدث وفقیہ اسحاق بن راہویہ استاذ امام بخاری کے بارے میں منقول ہے کہ خراسانی امیر عبداللہ بن طاہر کے دربار میں ابن راہویہ کی کسی دوسرے عالم سے بعض مسائل پر گفتگو ہورہی تھی، کسی کتاب کی عبارت کے سلسلہ میں اختلاف ہوا، اس پر ابن راہویہ نے امیر عبداللہ سے کہا: آپ اپنے کتب خانہ سے فلاں کتاب منگوایئے، کتاب منگوائی گئی، آپ نے فرمایا:۔

عدمن الکتاب احدی عشرۃ ورقۃ ثم عد سبعۃ اشطر۔(۸۴)

کتاب کے گیارہ ورق پلٹ کر ساتویں سطر میں دیکھئے وہی ملے گا جو میں کہہ رہا ہوں۔

جب وہ عبارت بعینہ مل گئی تو امیر نے کہا:۔

www.alahazratnetwork.org

علمت انک قد تحفظ المسائل ،ولکنی اعجب بحفظلك ھذہ المشاھدۃ۔(۸۵)

یہ چیز تو مجھے معلوم تھی کہ آپ مسائل کے خوب حافظ ہیں، لیکن آپکی قوت یادداشت اور حفظ کے اس مشاہدہ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ان چند واقعات سے اس چیز پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ احادیث وسنن کے ذخیرہ کو ان تابعین وتبع تابعین نے اپنے سینے میں کس طرح محفوظ کرلیا تھا۔ ساتھ ہی یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ علم حدیث سینوں سے سفینوں کی طرف ان حضرات کے عہد میں بھی منتقل ہوتا رہا بلکہ کافی عروج پر تھا۔ ساتھ ہی اس چیز کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ وہ حضرات اپنے حفظ وضبط کی تائید کتابت شدہ مواد سے کرتے تھے اور کتابت کا موازنہ حفظ سے کیا جاتا تھا۔

علامہ پیر کرم شاہ ازہری تدوین حدیث کی مزید تفصیلات پر یوں روشنی ڈالتے ہیں۔

عہد نبوی، عہد صحابہ اور تابعین میں کتابت وتدوین حدیث کی جو مثالیں ہم نے گذشتہ

---

۸۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۱۳

۸۵۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۱۲

صفحات میں بیان کی ہیں،ان سے مستشرقین کے اس تاثر کی تردید ہوجاتی ہے کہ احادیث کی تدوین دوسری یا تیسری صدی ہجری میں ہوئی اوراس سے پہلے صرف زبانی طور پراحادیث کی روایت کارواج تھا۔حقیقت یہ کہ تاریخ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں گواحادیث کی حفاظت کیلئے زیادہ انحصارزبانی یادکرنے اوران فرامین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوامت کی عملی زندگی میں نافذکرنے پرتھالیکن اسکے باوجودحفاظت حدیث کیلئے کتابت کے ذریعہ کومسلمانوں نے تاریخ اسلام کے ہردورمیں استعمال کیاہے۔

ملت اسلامیہ چندغیرمنظم لوگوں کے ہجوم کانام نہ تھابلکہ یہ تاریخ انسانی کی منظم ترین جماعت تھی۔اس ملت کواپنے الہامی پیغام پرصرف خودہی عمل پیرانہ ہوناتھابلکہ ساری نسل انسانی کواس حیات بخش پیغام کی طرف بلاناان کاملی فریضہ تھا۔ملت اسلامیہ نے ریاست کے داخلی مسائل کوبھی حل کرناتھااورخارجی اوربین الاقوامی مسائل سے بھی نبٹناتھا۔اس ملت کااپنا ایک علیحدہ آئین بھی تھااورقانون بھی۔ملت کے مقتدرحضرات کے سامنے قوم کے سیاسی معاشی اوردینی مسائل کوحل کرنے کاچیلنج بھی تھا۔ان کیلئے زندگی کے ان تمام شعبوں کے متعلق تفصیلی ہدایات احادیث پاک میں موجودتھیں۔ملت کی ان گوناگوں ذمہ داریوں کوسرسری نظرسے دیکھ کرہی انسان اس نتیجہ پرپہونچ جاتاہے کہ مسلمان احایث طیبہ کی حفاظت کیلئے کتابت کے ذریعہ کونظراندازکرنے کے متحمل نہیں ہوسکتے تھے۔وہ قوم جس کے آئین کی ایک شق یہ ہو:

ولاتسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا الی اجلہ۔

”اور نہ اکتایا کرواسے لکھنے سے خواہ (رقم قرضہ) تھوڑی ہویا زیادہ ،اس کی میعادتک“

اس ملت سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ زبان رسالت سے حاصل ہونے والے علوم ومعارف کی حفاظت کیلئے کتابت کے ذریعہ کونظراندازکردے۔

جودین آپس کے معمولی لین دین کوتحریرکرنے کاحکم دیتاہے،یہ بات اس دین کے مزاج ہی کے خلاف ہے کہ وہ ان ہدایات کوریکارڈکرنے پرتوجہ نہ دے جوقیامت تک ملت کی رہنمائی کیلئے ضروری ہیں۔یہ ہی وجہ ہے کہ ملت کے مزاج کے عین مطابق مسلمانوں نے کسی دورمیں کتابت حدیث کونظراندازنہیں کیا،البتہ ابتدائی زمانہ میں انکازیادہ انحصارحفظ پرتھا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جولوگ احادیث طیبہ کے مجموعے تیار کرتے تھے وہ بھی انکو حفظ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ کتابت حدیث کی ممانعت کی جو احادیث مروی ہیں ان میں احادیث لکھنے کی جو ممانعت کی گئی ہے اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لوگ تحریر پر بھروسہ کرکے احادیث کو یاد کرنے میں سستی نہ کرنے لگیں۔

احادیث کی حفاظت کیلئے عہد نبوی میں مسلسل کوششیں ہوتی رہیں لیکن جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد صدیقی میں قرآن حکیم سے متعلق یہ محسوس کیا تھا کہ گو قرآن حکیم مسلمانوں کے سینوں میں بھی محفوظ ہے اور مختلف اشیاء پر کتابت شدہ شکل میں بھی کاشانہ نبوت اور کئی صحابہ کرام کے پاس بھی موجود ہے لیکن اسکے باوجود وقت کا تقاضا ہے کہ قرآن حکیم کو باقاعدہ ایک صحیفے کی شکل میں جمع کردیا جائے، بعینہ اسی طرح خلیفۂ برحق، امام عادل، ثانی فاروق حضرت عمر بن عبداللہ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہ بات شدت سے محسوس کی کہ حفاظت احادیث کیلئے جو کوششیں پہلے ہوتی رہی ہیں، گو ماضی میں تو وہ احادیث کی حفاظت کے مقصد کیلئے کافی تھیں لیکن حالات کے بدلتے ہوئے تقاضے احادیث کی باقاعدہ تدوین کا مطالبہ کرتے ہیں۔اسی احساس کی وجہ سے انہوں نے سو ہجری میں حضرت ابوبکر بن حزم والئی مدینہ کو مندرجہ ذیل حکم بھیجا:۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

انظر ماکان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء ولاتقبل الاحدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیفشوا العلم ولیحلسوا حتی یعلم من لایعلم فان العلم لایھلك حتی یکون سراً وکذلك کتب الی عمالہ فی امھات المدن الاسلامیۃ بجمع الحدیث

”حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی احادیث کو نہایت احتیاط سے لکھ دو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں علم آثار مٹ نہ جائیں اور علماء اس دار فانی سے رخصت نہ ہوجائیں۔اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے بغیر کسی کا قول قبول نہ کرنا چاہیئے۔علماء علم کو پھیلائیں اور جو ناواقف ہیں، ان کو سکھانے کیلئے بیٹھ جائیں کیوں کہ علم اگر راز ہوجائے (یعنی چیدہ چیدہ لوگ اس سے واقف ہوں) تو اسکی فنا یقینی ہے۔اسی طرح آپ نے مملکت اسلامیہ کےمشہور شہروں کے والیوں کی طرف بھی حدیث جمع کرنے کے احکام صادر فرمائے۔“

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والئی مدینہ حضرت ابوبکر بن حزم کے نام جوفرمان لکھااس میں خصوصی طور پر یہ تاکید بھی تھی کہ وہ ان احادیث کولکھ کر انکی طرف روانہ کریں جو حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن انصاریہ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر کے پاس موجود ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے صرف عمال حکومت کواحادیث مدون کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ خود بھی احادیث لکھا کرتے تھے حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے، فرمایا:۔

خرج علینا عمر بن عبدالعزیز لصلوة الظهر ومعه قرطاس ثم خرج علینا لصلوة العصر وهومعه فقلت له : یاامیرالمومنین ، ماهذاالکتاب ؟ قال حدیث حدثني به عون بن عبدالله فاعجبني فکتبته ۔

”حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ظہر کیلئے باہر تشریف لائے تو انکے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ پھر عصر کیلئے تشریف لائے تو پھر بھی وہ کاغذ انکے پاس تھا میں نے عرض کیا: امیرالمومنین! یہ کتاب کیسی ہے؟ فرمایا: یہ حدیث پاک ہے جوعون بن عبداللہ نے مجھے سنائی۔ مجھے یہ حدیث پاک بہت پسند آئی اور میں نے اس کولکھ لیا۔“

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تدوین حدیث کی ضرورت کا جواحساس کیا تھایوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہوں نے بہت جلد ملت کے اکابر علماء کواس احساس میں اپنے ساتھ شریک کرلیا تھا اور کتابت حدیث کی کراہت کا جورویہ عہد صحابہ اور عہد تابعین کے ابتدائی دور میں موجود تھا، وہ رویہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور کے تقاضوں کی وجہ سے پہلے مدھم ہوا اور پھر ختم ہوگیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اس عہد میں بے شمار علماء نے تدوین حدیث کی کوششوں میں حصہ لیا۔ کتابت حدیث کے متعلق ملت کے رویے میں تبدیلی کے اسباب کا اندازہ حضرت امام زہری کے اس قول سے ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

لولا احادیث تأتینامن قبل المشرق ننکرها لا نعرفها ماکتبت حدیثاً ولاآذنت في کتابه۔

”اگر وہ احادیث نہ ہوتیں جومشرق کی طرف سے ہم تک پہونچتی ہیں اور ہم انکے متعلق نہیں جانتے تو میں نہ تواحادیث کو لکھتا اور نہ اسکی اجازت دیتا“

گویا وقت کے تقاضوں نے احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے تدوین حدیث کو انتہائی ضروری قرار دیدیا تھا اور زہری اور دیگر علماء نے اس خطرے کو فوراً بھانپ لیا تھا کہ اگر تدوین حدیث کا کام سرانجام نہ دیا گیا تو اسلام دشمن قوتیں وضع حدیث کے فتنے کے ذریعے اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کریں گی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے جواب میں ریاست اسلامی کے تمام شہروں میں علماء نے احادیث کی تدوین کا کام شروع کردیا۔امام زہری کے علاوہ جن خوش نصیبوں کا شمار احادیث پاک کے ابتدائی مدونین میں ہوتا ہے،ان میں سے چند ایک اسماء گرامی یہ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| مکہ مکرمہ میں: | عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج البصری | (م۱۵۰ھ) |
| مدینہ طیبہ میں: | امام مالک بن انس، | (م۱۷۹ھ) |
| | محمد بن اسحاق، | (م۱۵۱ھ) |
| | محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب، | (م۱۵۸ھ) |
| بصرہ میں: | ربیع بن صبیح، | (م۱۶۰ھ) |
| | سعید بن ابی عروہ، | (م۱۵۶ھ) |
| | حماد بن سلمہ، | (م۱۶۷ھ) |
| کوفہ میں: | سفیان ثوری | (م۱۶۱ھ) |
| یمن میں: | معمر بن راشد | (م۱۵۳ھ) |
| شام میں: | عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی ، | (م۱۵۸ھ) |
| خراسان میں: | عبداللہ بن عمر، | (م۱۸۱ھ) |
| واسط میں: | ھشیم بن بشیر، | (م۱۸۳ھ) |
| رے میں: | جریر بن عبدالحمید | (م۱۸۸ھ) |
| اور مصر میں | عبداللہ بن وہب، | (م۱۹۸ھ) |

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے احایث کے جو مجموعے تیار ہوئے ،انہیں صرف حفاظت کیلئے سنبھال کر رکھ نہیں دیا گیا بلکہ امت میں انکی اشاعت کیلئے

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

خصوصی اہتمام کیا گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے پہلے حضرت ابن شہاب زہری نے احادیث سے مرتب کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھیجیں اور آپ نے انکی نقلیں فوراً ریاست اسلامی کے مختلف علاقوں میں روانہ فرمادیں۔

حضرت ابن شہاب زہری نے خود وضاحت فرمائی ہے:۔

امرنا عمربن عبدالعزیز بجمع السنن فکتبناها دفتراً دفترا فبعث الی کل ارض له علیها سلطان دفتراً۔

''حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں احادیث جمع کرنے کا حکم دیا۔ ہم نے احادیث طیبہ کو کئی دفاتر میں مرتب کر دیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہر اس علاقے کی طرف ایک دفتر روانہ کر دیا جو انکی سلطنت کا حصہ تھا۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے احادیث طیبہ کی صرف تدوین کا ہی حکم نہیں دیا تھا بلکہ ساتھ ہی انکی نشر و اشاعت کا بھی حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ احادیث کو پھیلاؤ کیونکہ یہ علم ہے اور علم جب راز بن جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔

گزشتہ بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے کتابت کے ذریعے کو ابتداء ہی سے استعمال کیا جاتا رہا۔ احادیث طیبہ کو سینوں میں محفوظ رکھنے، اپنی زندگیوں کو انہی کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے اور احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنے کی انفرادی کوششیں اتنی عمدہ تھیں کہ انکی موجودگی میں سرکاری سطح پر احادیث کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ لیکن پہلی صدی ہجری کے اختتام پر حالات نے خلیفۂ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز کو سرکاری سطح پر تدوین حدیث کی طرف راغب کیا اور انکے حکم سے سرکاری سطح پر تدوین حدیث کی ابتدا ہوئی۔ اسکے بعد ہر زمانے کے علماء نے احادیث طیبہ کی خدمت میں حصہ لیا۔

امت مسلمہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اپنے دین کی حفاظت کیلئے زمانے کے بدلتے ہوئے حالات پر ہمیشہ کڑی نظر رکھی اور جب بھی قرآن و حدیث کی حفاظت کیلئے نئے اسلوب اپنانے کی ضرورت محسوس ہوئی، انہوں نے وقت کے تقاضوں پر لبیک کہنے میں ذرا سی بھی سستی نہیں کی۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے پہلے سرکاری سطح پر احادیث کے مدون نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے پہلے ملت کے اصحاب اقتدار کو اسکا احساس نہ تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے اس اسلوب کو اپنانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ اس بات کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ جس طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علماء کو احادیث کی تدوین کے متعلق لکھا تھا، اسی طرح انکے والد عبدالعزیز بن مروان نے بھی اپنی مصر کی گورنری کے زمانے میں حضرت کثیر بن مرہ کو احادیث لکھنے کے متعلق لکھا تھا:۔

حضرت لیث بن سعد کہتے ہیں:۔

حدثنی یزید بن ابی حبیب ان عبدالعزیز بن مروان کتب الی کثیر بن مرة الحضرمی و کان قدادرك بحمص سبعین بدریا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لیث : و کان یسمی الجندالمقدم قال : فکتب الیہ ان یکتب الیہ بما سمع من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احادیثھم الا حدیث ابی ھریرة فانہ عندنا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

”یزید بن ابی حبیب نے مجھے بتایا کہ عبدالعزیز بن مروان نے کثیر بن مرہ حضرمی کو، جن کی ملاقات حمص میں ستر بدری صحابہ کرام سے ہوئی تھی اور جن کو ”الجندالمقدم“ کہا جاتا تھا، لکھا کہ انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو احادیث سن رکھی ہیں وہ ان کیلئے تحریر کردیں سوائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کے کیونکہ وہ پہلے ہی انکے پاس موجود ہیں۔“

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ آیا حضرت کثیر بن مرہ نے گورنر مصر کے حکم کی تعمیل کی تھی یا نہیں لیکن گورنر مصر کی خواہش کے باوجود علماء کرام تدوین حدیث کی طرف اس رفتار سے مائل نہیں ہوئے، جس رفتار سے ان کے صاحبزادے کے دور میں انکی دعوت پر ہوئے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ عبدالعزیز بن مروان کے زمانے میں علماء نے اس کام کی ضرورت کو شدت سے محسوس نہ کیا تھا لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں علماء کرام نے اسی بات کو شدت سے خود بھی محسوس کیا جو خلیفۂ وقت نے محسوس کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ خلیفۂ وقت کی دعوت پر علماء کرام کی تدوین حدیث کی انتھک کوششوں میں مصروف ہوگئے۔ اس بات سے اس حقیقت کا بھی پتہ

چلتا ہے کہ علماء اسلام وقت کے حکمرانوں کے دباؤ میں آکر کوئی ایسا کام نہ کرتے تھے جسے وہ خود غیر ضروری یا نامناسب سمجھتے تھے۔ گورنر مصر کا حکم اس لئے نہ چل سکا کہ اس وقت کے علماء نے خود اس وقت اس کام کی ضرورت محسوس نہ کی اور اسی گورنر کے بیٹے کا اسی نوعیت کا حکم پوری آب وتاب سے اس لئے نافذ ہوگیا کہ انکے دور کے علماء نے خود بھی اس کام کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا تھا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ احادیث ہر دور میں کتابت شدہ شکل میں موجود تھیں، تو اس سے اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ ہر زمانے میں روایت حدیث میں کتابت کا دخل رہا ہے اور یہ تصور کلیۃً غلط ہے کہ احادیث کی باقاعدہ تدوین سے پہلے وہ صرف زبانی طور پر ہی ایک راوی سے دوسرے راوی کی طرف منتقل ہوتی رہیں۔(۸۶)

مزید لکھتے ہیں:۔

مسلمانوں نے اپنے دینی مصادر کی حفاظت کے معاملہ میں کبھی کوتاہی نہیں کی البتہ انہوں نے ہر زمانے میں دینی مصادر کی حفاظت کا وہی طریقہ استعمال کیا، جو اس زمانے کے تقاضوں پر پورا اترتا تھا۔ جب حالات بدلتے اور دین کی حفاظت کیلئے نئے ذرائع استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو مسلمان وقت کے تقاضوں کی پکار پر فوراً لبیک کہتے۔

قرآن اور حدیث کی حفاظت کی کوششیں کئی جہتوں سے ایک دوسرے کے مماثل ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ ہی اسلام کا دور عروج ہے۔ مستشرقین سب سے بڑا مغالطہ اسی مقام پر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور ہمایوں کو اسلام کا دور طفولیت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہی دور اسلام کا دور عروج ہے۔ قرآن وحدیث کی حفاظت کا بھی یہی دور عرج ہے، جس کی مستشرقین کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں۔ عہد نبوی میں قرآن وحدیث کی حفاظت کی کوششوں کے متعلق مولانا محمد بدر عالم صاحب نے خوب لکھا ہے، ان کے الفاظ نذر قارئین ہیں۔

قرآن وحدیث کی حفاظت کا یہ دور دور شباب تھا۔ اس لئے حفاظ کی کثرت، صحابہ کی یک جہتی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض صحبت کے عمیق اثرات نے اس

---

۸۶۔ ضیاء النبی، ۱۳۲/۷ تا ۱۴۳

ضرورت کا احساس ہی نہ ہونے دیا کہ وہ قرآن کیلئے کسی جدید نظم ونسق کا تخیل اپنے دماغوں میں لاتے ۔اسی طرح حدیث کا معاملہ بھی لوگوں کے اپنے اپنے انفرادی جذبہ تحفظ کی وجہ سے کسی مزید اہتمام کے قابل نہ سمجھا گیا۔حتی کہ جب جنگ یمامہ میں دفعۃً صحابہ کی ایک بڑی تعداد شہید ہوگئی تو اب حاملین قرآن کو ان اچانک اور غیر معمولی نقصانات سے قرآن کی حفاظت میں خلل پڑ جانے کا خطرہ بھی محسوس ہونے لگا ۔ چنانچہ یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ پورے غور کے ساتھ ملحوظ رکھئے۔

ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذھب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن۔

”جنگ یمامہ میں حفاظ بے طرح شہید ہوئے ہیں ۔خدانہ کردہ اگر کہیں آئندہ اسی طرح حفاظ قتل ہوتے رہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ قرآن مجید کا بہت سا حصہ ضائع نہ ہوجائے ۔ اس لئے آپ قرآن جمع کرنے کا سرکاری طور پر انتظام کیجئے۔“

www.alahazratnetwork.org

دوسری طرف اب اس دور پر غور فرمایئے جبکہ صحابہ ایک ایک کر کے اٹھتے جارہے تھے۔ یعنی دیکھنے والوں کا دور تو ختم ہورہا تھا اور ان کی جگہ اب ان مشاہدات کو الفاظی لباس میں دیکھنے والوں کی باری آرہی تھی ۔جمال جہاں آرا کو بے حجاب دیکھنے والوں کے سینوں میں جو حرارت بھڑک رہی تھی ،آپ کے انتقال مکانی کا حجاب پڑ جانے سے اس کے شعلوں میں وہ تیزی باقی نہ رہنے کا امکان نظر آنے لگا تھا۔ اس لئے یہاں بھی دیکھنے والوں کے دل میں بے چینی پیدا ہونا شروع ہوگئی کہ کہیں اس محبوب عالم کی ادائیں ان کے رخ انور کے نظارہ کرنے والوں کے ختم ہوجانے سے تاریخ کا ایک صفحہ بن کر نہ رہ جائیں ۔ اس لئے وہ انتظام کرنا چاہیے جو عالم کی تاریخ میں ایک یادگار رہ جائے ۔اگر یہ فقط ان کے امتیانہ جذبات ہی کا کرشمہ ہوتا تو رسول اور امتی کے رشتے اس سے پہلے بھی بہت ہو چکے تھے مگر یہاں سب پیرائے ہی پیرائے تھے ،اندرونی ہاتھ کوئی اور تھا جس نے اس تمام مشیزی کو حرکت دے رکھی تھی جس قدرت نے آپ کو تمام عالم کیلئے راہنما بنا کر بھیجا تھا ،وہ ہرگز یہ گوارا نہ کر سکتی تھی کہ آپ کی تصویر بھی آئندہ نسلوں کے سامنے کرشن اور رام چندر کی صرف کہانیوں کی طرح پیش کی جائے ۔ایک طرف نبوت ختم ہوچکی ہو ،رسالت کا دروازہ مسدود ہو ،دوسری طرف اس آخری رسول کے صفحات

WWW.NAFSEISLAM.COM

زندگی بھی محوشدہ اور مشتبہ صورت میں رہ جائیں حتی کہ آئندہ رسول کا دیکھنا تو درکناران کی سیرت کا صحیح مطالعہ بھی میسر نہ آسکے۔اس لئے قرآن کریم کی حفاظت کے ساتھ حدیث کی حفاظت کی جہاں تک ضرورت تھی ،اس کا احساس بھی قلوب میں پیدا کردیا گیا۔آخر حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم کے نام یہ فرمان لکھ بھیجا:

انظر ماکان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء ۔

"آئندہ علم کم ہونے اور علماء کے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے۔"

اب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ ،تقریباً نوے سال بعد کے ان الفاظ کے پہلو بہ پہلو رکھئے تو آپ کو ان دونوں میں یکتانیت نظر آئے گی جو ایک ہی شخص اور ایک ہی دماغ کے خیالات میں نظر آتی ہے۔وہاں بھی خدائی حفاظت کے وعدے نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں جنبش پیدا کی تھی اور یہاں بھی وہی وعدہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس اقدام کے لئے محرک بنا۔

www.alahazratnetwork.org

ماوشمار بہانہ ساختہ اند۔(۸۷)

## تدوین حدیث کے لئے اہل ثروت محدثین نے دریادلی کا ثبوت دیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

آج کی طرح مندرجہ بالا تمام ترتحقیقات انکو گھر بیٹھے ہی حاصل نہیں ہوگئی تھیں۔بلکہ ان حضرات نے کتنی جانفشانیاں کیں اور کن حوادث سے دوچار ہوئے انکی داستان نہایت طویل ہے۔

مشتے نمونہ ازخروارے،کے طور پر چند ملاحظہ فرمائیں۔

## امام عبداللہ بن مبارک

آپ نہایت عظیم تاجر تھے اور حدیث وفقہ کے امام بھی ،چار مہینے طلب حدیث میں گذارتے ،چار ماہ میدان جہاد میں ،اور چار ماہ تجارت کرتے تھے۔فقہ میں امام اعظم رضی اللہ

---

۸۷۔ ضیاء النبی ۱۲۲/۷ تا ۱۲۴

تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

طلب علم حدیث وفقہ میں ذوق علمی کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک مرتبہ والد ماجد نے آپ کو پچاس ہزار درہم تجارت کیلئے دیئے تو تمام رقم طلب حدیث میں خرچ کر کے واپس آئے والد ماجد نے دراہم کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جس قدر حدیث کے دفتر لکھے تھے والد کے حضور پیش کر دیئے اور عرض کیا: میں نے ایسی تجارت کی ہے جس سے ہم دونوں کو جہان میں نفع حاصل ہوگا۔ والد ماجد بہت خوش ہوئے اور مزید تیس ہزار درہم عنایت کر کے فرمایا: جایئے علم حدیث وفقہ کی طلب میں خرچ کر کے اپنی تجارت کامل کر لیجئے۔(۸۸)

تجارت کا پیشہ والد سے وراثت میں ملا تھا، تجارت سے کافی آمدنی ہوتی تھی اور اکثر علم حدیث وفقہ کے طالبین پر خرچ فرماتے، کسی نے ان حضرات پر خرچ کی تخصیص سے متعلق پوچھا تو فرمایا:۔

قوم لهم فضل وصدق طلبوا الحديث فأحسنوا الطلب للحديث لحاجة الناس اليهم احتاجوا ،فان تركنا هم ضاع علمهم وان اغناهم سوى العلم لامة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولا اعلم بعدالنبوة افضل من العلم ۔(۸۹)

ان حضرات کو فضل علم اور صدق مقال کی دولت حاصل ہے، حدیث کی طلب میں ان حضرات نے جس سلیقہ سے کام لیا، انکی یہ کوششیں لوگوں کی ضرورت کے تحت تھیں، اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو یہ علم ضائع ہوجائیگا، اور اگر ان کو آسودہ حال رکھا جائے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کیلئے علم کی راہیں ہموار ہونگی، اور میں نبوت کے بعد اس علم سے بہتر کسی کو خیال نہیں کرتا۔

اسی سلسلہ کا ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب رومیوں کے مقابلہ میں جہاد کیلئے مصیصہ کی سرحدی چوکی کو جاتے ہوئے شہر رقہ سے گذرتے تو ایک نوجوان آپ سے کچھ احادیث پڑھ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ وہاں پہونچے تو وہ جوان ملنے نہیں آیا، لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا، معلوم ہوا کہ کسی کا اس پر کا قرض چڑھ گیا تھا، قرض خواہ نے نوجوان کو جیل میں ڈلوادیا ہے۔

---

۸۸۔ انوار امام اعظم مصنفه مولانا محمد منشاتا بش قصوری، ۴۳

۸۹۔ تاريخ بغداد للخطيب، ۱/۱۶۰

یہ سنکر آپ خاموش ہوگئے، دوسرے دن اس قرضخواہ کے پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمہارا کتنا قرض فلاں پر رہ گیا ہے، بولا دس ہزار درہم۔ اسی وقت آپ نے رقم ادا کردی اور رقہ سے تشریف لے گئے۔ جوان جیل سے چھوٹ کر جب شہر آیا تو آپکی آمد کی اطلاع ملی اور معلوم ہوا کہ کل یہاں سے روانہ ہوگئے ہیں۔ یہ جوان اسی وقت روانہ ہوا اور چند منزل بعد ملاقات ہوگئی، فرمایا: کہاں تھے؟ سارا واقعہ سنایا اور کہا خدا جانے میرے قرض کو کس نے ادا کیا جسکی وجہ سے مجھے رہائی مل گئی، فرمایا: خدا کا شکر ادا کرو، اللہ رب العزت نے کسی سے دلوادیا ہوگا۔ اس جوان کو اس حسن سلوک کا پتہ اس وقت چلا جب آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے ساتھی اور دوست ہیں، امام اعظم قدس سرہ سے فقہ وحدیث کی تعلیم پائی، ایک دن آپکے تجارتی مشاغل دیکھ کر کچھ کہا تو آپ نے فرمایا:۔

لولاك واصحابك ماتجرت۔ (۹۰)

اگر آپ اور آپکے ساتھی محدثین وصوفیہ نہ ہوتے تو میں ہر گز تجارت نہ کرتا۔

غرضکہ علم حدیث کے طلبہ پر آپکی نوازشات عام تھیں۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## امام یحییٰ بن معین

فن رجال کے امام الائمہ یحیٰ بن معین کے والد معین عظیم سرمایہ کے مالک تھے۔ انتقال کے وقت انہوں نے دس لاکھ پچاس ہزار درہم صاحبزادے کیلئے چھوڑے۔ اس زمانے کے لحاظ سے اتنی کثیر رقم کا اندازہ آپ خود کیجئے، لیکن آپ نے اس سرمایہ کو اپنے عیش وآرام میں خرچ نہ کیا، کسی شہر کا رئیس بنکر مرجانا انکو پسند نہیں تھا بلکہ یہ ساری دولت اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کے حصول اور موضوع روایات کو چھانٹ کر علیحدہ کرنے میں خرچ کرڈالی۔ نوبت بایں جارسید کہ

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

فانفقه كله على الحديث حتى لم يبق له نعل يلبسه۔ (۹۱)

---

۹۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۱۶۰

۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۱۷۸

ساڑھے دس لاکھ درہم آپ نے علم حدیث کے حصول میں خرچ کردیئے، آخر میں چپل تک باقی نہ رہی۔

امام حاکم نے آپ کے علم حدیث کونکھارنے کے تعلق سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ

امام احمد بن حنبل نے بیان فرمایا: ہم جس زمانہ میں صنعاء یمن میں حدیث پڑھنے کیلئے مشغول تھے اور میرے ساتھیوں میں یحیی بن معین بھی تھے۔ایک دن میں نے دیکھا کہ آپ ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے ہیں۔کوئی شخص اگر سامنے آتا ہے تو اسکو چھپا لیتے ہیں، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت انس بن مالک کی طرف منسوب 'ابان' کی روایت سے جو جعلی مجموعہ پایا جاتا ہے اسکو نقل کررہے ہیں۔ میں نے کہا: تم ان غلط اور جھوٹی روایات کو نقل کرنے میں لگے ہو، اس وقت آپ نے جواب میں کہا:۔

میں اسی لئے تو لکھ رہا ہوں کہ انکو زبانی یاد کرلوں، مجھے معلوم ہے کہ یہ سب موضوع روایات ہیں، میری غرض اس سے یہ ہے کہ آئندہ کوئی روایات میں 'ابان' کی جگہ کسی ثقہ راوی کا نام لیکر غلط فہمی پھیلانا چاہے گا تو میں اس راز کو فاش کردونگا۔

www.alahazratnetwork.org

پھر فرماتے ہیں:۔

میں نے دروغ گو راویوں سے ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا، اسکے بعد میں نے اپنا تنور گرم کیا اور نہایت عمدہ پکی ہوئی روٹیاں اس سے تیار ہوئیں۔(۹۲)

WWW.NAFSEISLAM.COM

## امام حفص بن غیاث

حضرت حفص بن غیاث مشہور فقیہ ومحدث ہیں، امام اعظم قدس سرہ کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں اور شرکاء تدوین فقہ میں سے ایک ہیں۔آپ امام اعظم سے مسانید امام میں بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔یحیی بن معین، علی بن مدینی یحی قطان اور امام احمد بن حنبل جیسے نقادان حدیث آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔صحاح کی احادیث کے راوی ہیں۔

امام ذہبی نے انکی سخاوت ودریادلی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

كان يقول : من لم ياكل من طعامي لا احدثه۔(۹۳)

---

۹۲۔　معرفة علوم الحديث للحاكم،　۶۰

۹۳۔　تذكرة الحفاظ للذهبي،　۲۷۴/۱

فرماتے تھے۔ جو میرے یہاں کھانا نہ کھائے میں اس سے حدیث بیان نہیں کرتا یعنی گویا انکے یہاں علم حدیث حاصل کرنے کی یہ شرط تھی، حدیث پڑھنے والوں کیلئے دستر خوان بچھا رہتا۔

## امام ہیاج بن بسطام

ایک محدث ھیاج بن بسطام ہیں، نہایت دلیر و سخی تھے اور عظیم فقیہ بھی، زبان و بیان کے اعتبار سے فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے اور بغداد کی مجالس حدیث میں ایک ایک لاکھ لوگوں کا مجمع آپ سے سماعت کرتا۔ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں۔

لقد حدث بغداد فاجتمع عنده مائة الف يتعجبون من فصاحته۔ (۹٤)

بغداد میں حدیث بیان کرتے تو ایک لاکھ تک کا مجمع ہوتا اور آپ کی فصاحت پر لوگوں کو تعجب ہوتا۔

خطیب بغدادی نے آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

كان الهياج بن بسطام لايمكن لاحدان يسمع من حديثه حتى يطعم من طعامه، كان له مائدة مبسوطة لاصحاب الحديث، كل من يأتيه لايحدثه الا من يأكل من طعامه۔ (۹۵)

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہیاج بن بسطام سے لوگ اس وقت تک حدیث نہیں سن پاتے تھے جب تک انکے یہاں کھانا نہیں کھا لیتے۔ طالبان علم حدیث کیلئے انکا دستر خوان نہایت وسیع تھا، جو شخص حدیث کی سماعت کیلئے آتا پہلے کھانا کھاتا پھر حدیث سنتا تھا۔

## امام لیث بن سعد

مصر کے مشہور امام جلیل لیث بن سعد جو علم میں امام مالک کے ہم پلہ سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ امام شافعی تو فرماتے:۔

الليث افقه من مالك الاان اصحابه لم يقوموا به۔ (۹٦)

---

۹٤۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ٦/٥٨

۹٥۔ تاريخ بغداد للخطيب، ١٤/٨٣

۹٦۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ٤/٦١٠

لیث بن سعد امام مالک سے زیادہ فقیہ ہیں مگر انکے تلامذہ نے انکے مسلک کی اشاعت نہیں کی۔

انکے حسن سلوک کا اعتراف انکے ہمعصروں نے کیا ہے، کہتے ہیں: انکی جاگیر کی سالانہ آمدنی پچیس تیس ہزار اشرفی تھی، اسکا بڑا حصہ محدثین اور طالبان علم حدیث وفقہ پر خرچ فرماتے، امام مالک کو سالانہ ایک ہزار اشرفیاں التزاما بھیجا کرتے تھے، بعض اوقات تو آپ نے پانچ ہزار اشرفیاں تک قرض کی ادائیگی کیلئے بھیجی ہیں۔

آپکے دسترخوان پر کھانے والے اہل علم اور طلبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

كان يطعم الناس فى الشتاء الهرائس بعسل النحل وسمن البقر ،وفى الصيف سويق اللوزبالسكر۔(۹۷)

سردیوں میں لوگوں کو ہریس کھلاتے جو شہد اور گائے کے گھی میں تیار کیا جاتا تھا، اور گرمیوں میں بادام کا ستو شکر کے ساتھ کھلاتے تھے۔

## امام معافی بن عمر

موصل کے امام حافظ الحدیث معافی بن عمران جلیل القدر فقیہ ہیں، امام ثوری کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، طلب علم میں ایک مدت تک سفر میں رہے، امام ابن مبارک اور امام وکیع کے شیوخ سے ہیں۔

امام ذہبی نے لکھا ہے کہ:۔

انکی ایک بڑی جاگیر تھی، اسکی آمدنی سے اپنے خرچ کی رقم نکال کر اپنے اصحاب اور تلامذہ کو باقی سب بھیج دیا کرتے تھے۔اور روزمرہ کا معمول تھا۔

كان المعافى لا يأكل وحده ۔(۹۸)

کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے۔

یہ طریقہ ان حضرات کا تھا جو خود بھی شب وروز اشاعت علم حدیث میں لگے رہتے اور

---

۹۷۔ تاریخ بغداد للخطيب، ۹/۳

۹۸۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۴۷۴/۵

www.alahazratnetwork.org

ان لوگوں کی کفالت کرتے جنکی راہ میں مالی مشکلات اس علم کو حاصل کرنے سے مانع ہوسکتی تھیں۔ یا وہ لوگ جو علمی مشاغل کی بنا پر کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔رب کریم نے ان کیلئے غیب سے ایسے انتظام فرمادیئے تھے کہ وہ پورے طور پر علم دین کی حفاظت کیلئے کمر بستہ رہتے۔

## تدوین حدیث کیلئے محدثین نے جانکاہ مصائب برداشت کئے

دوسری طرف ایسی شخصیات کی بھی کمی نہ تھی جنہوں نے فقروفاقہ کی زندگی بسر کی، جانفشانیاں کیں، مصائب وآلام برداشت کئے لیکن اس انمول دولت کے حصول کیلئے ہر موقع پر خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا۔

## امام ابوحاتم رازی

آپ علل حدیث کے امام ہیں، امام بخاری، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ کے شیوخ سے ہیں۔طلب حدیث میں اس وقت سفر شروع کیا جب ابھی سبزہ کا آغاز نہیں ہوا تھا، مدتوں سفر میں رہتے اور جب گھر آتے تو پھر سفر شروع کردیتے۔آپکے صاحبزادے بیان کرتے ہیں۔

سمعت ابی یقول : اول سنة خرجت فی طلب الحدیث اقمت سنین احسب ،ومشیت علی قدمی زیادة علی الف فرسخ فلما زاد علی الف فرسخ ترکته۔ (۹۹)

میرے والد فرماتے تھے، سب سے پہلی مرتبہ علم حدیث کے حصول میں نکلا تو چند سال سفر میں رہا، پیدل تین ہزار میل سے زائد چلا، جب زیادہ مسافت ہوئی تو میں نے شمار کرنا چھوڑدیا۔ پیدل کتنی کتنی لمبی مسافتیں اس راہ میں آپ نے طے کیں اس کا اندازہ خود انکے بیان سے کیجئے۔

خرجت من البحرین الی مصر ماشیا الی الرملة ماشیا ، ثم الی طرطوس ولی عشرون سنة۔ (۱۰۰)

---

۹۹۔ تہذیب التہذیب لا بن حجر، ۲۴/۵

۱۰۰۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

بحرین سے مصر پیدل گیا، پھر رملہ سے طرطوس کا سفر پیدل ہی کیا اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔

ایک سفر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میں اور میرے رفقاء جہاز سے اترے، خشکی پر پہونچنے کے بعد دیکھا تو زادراہ ختم ہو چکا تھا۔ کیا کرتے ساحل سے پیادہ پا روانہ ہوئے۔ تین دن تک چلتے رہے، اس درمیان کچھ نہ کھایا۔ آخر ایک ساتھی جو زیادہ سن رسیدہ اور ضعیف العمر تھے بے ہوش ہو کر گر پڑے، ہم نے انکو بہت ہلایا جھلایا لیکن کوئی حرکت نہیں تھی۔ مجبوراً آگے بڑھے، تھوڑی دور جا کر میں بھی چکرا کر گر گیا۔ اب ایک ساتھی تنہا رہ گیا تھا، ساحل سمندر پر یہ سفر ہو رہا تھا وہ آگے بڑھا تو دور سے سمندر میں ایک جہاز نظر آیا، اس نے کنارے کھڑے ہو کر اپنا رومال ہلانا شروع کیا، جہاز والے قریب آئے اور حال پوچھنا چاہا تو پیاس کی شدت سے وہ کچھ نہ بتا سکا۔ پانی کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے پانی پلایا۔ جب اسکے حواس بجا ہوئے تو ان کو میرے پاس لایا مجھے بھی پانی کے چھینٹے دیکر ہوش میں لایا گیا اور پانی پلایا، میرے ساتھی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ (۱۰۱)

آپکے صاحبزادے بیان کرتے ہیں:۔

سمعت ابی یقول : اقمت سنة اربع عشرة ومأتین بالبصره ثمانیة اشهر قد کنت عزمت علی ان اقیم سنة فانقطعت نفقتی فجعلت ابیع ثیابی شیأ بعد شیٔ حتی بقیت بلاشی،(۱۰۲)

میرے والد بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ۲۱۴ھ میں بصرہ میں قیام رہا، ارادہ تھا کہ ایک سال یہاں رہوں گا لیکن آٹھ ماہ بعد زادراہ ختم ہو گیا، اب میں نے ایک کپڑا فروخت کر دیا پھر دوسرا اسی طرح فروخت کرتا رہا اور خرچ کرتا رہا یہاں تک کہ آخر میں کچھ باقی نہ رہا۔

## امام ھیثم بن جمیل بغدادی

آپ عظیم محدث ہیں، امام مالک، حافظ لیث بن سعد حماد بن سلمہ کے تلامذہ اور امام احمد بن حنبل کے شیوخ سے ہیں۔ علم حدیث کی طلب میں شب وروز سرگرداں رہے۔ مالی

---

۱۰۱۔ تذکرة الحفاظ للذهبی، ۱۳۲/۲

۱۰۲۔ تهذیب التهذیب لا بن حجر، ۲٤/٥

پریشانیوں سے بھی دوچار ہوئے، لکھا ہے۔

افلس الهيثم بن جميل في طلب الحديث مرتين ۔(۱۰۳)

علم حدیث کی طلب میں ہیثم بن جمیل دومرتبہ افلاس کے شکار ہوئے۔ سارا مال ومتاع خرچ کرڈالا۔

## امام ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن

آپ عظیم محدث ہیں تابعی مدنی ہیں، حضرت انس بن مالک اور سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، امام مالک، امام شعبہ اور سفیان ثوری وسفیان بن عیینہ کے اساتذہ سے ہیں، ربیعۃ الرائے سے مشہور ہیں۔ فقہائے مدینہ میں سے ایک ہیں۔ امام مالک فرماتے تھے۔

ذهبت حلاوة الفقه منذمات ربيعة۔(۱۰٤)

جب سے ربیعہ کا وصال ہوا فقہ کی حلاوت جاتی رہی۔

امام مالک ہی نے فرمایا:۔

علم حدیث میں کمال اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے کہ آدمی ناداری اور فقر کا مزہ چکھے۔

اسکی نظیر میرے استاذ ربیعہ کا واقعہ ہے کہ:۔

اسی علم حدیث کی تلاش وجستجو میں ان کا حال یہ ہوگیا تھا کہ آخر میں گھر کی چھت کی کڑیاں تک بیچ ڈالیں۔ اور اس حال سے بھی گزرنا پڑا کہ مزبلہ جہاں آبادی کی خس وخاشاک ڈالا جاتا ہے وہاں سے منقی یا کھجوروں کے ٹکڑے چن کر بھی کھاتے۔(۱۰۵)

## امام محمد بن اسمعیل بخاری

امیر المومنین فی الحدیث کو طلب حدیث میں کن حالات سے گذرنا پڑا، ایک واقعہ سنتے چلیں۔ انکے ایک ساتھی عمر بن حفص بیان کرتے ہیں۔

بصرہ میں ہم امام بخاری کے ساتھ حدیث کی سماعت میں شریک تھے، چند دنوں کے

---

۱۰۳۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ٦۰/٦
۱۰٤۔ تهذيب الهذيب لا بن حجر، ۱۵۳/۲
۱۰۵۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ۱/۹۷

بعد محسوس ہوا کہ بخاری کئی دن سے درس میں شریک نہیں ہوئے، تلاش کرتے ہوئے انکی قیام گاہ پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک اندھیری کوٹھری میں پڑے ہیں اور ایسا لباس جسم پر نہیں کہ جسکو پہن کر باہر نکلیں۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ جو کچھ اثاثہ تھا ختم ہوگیا اب لباس تیار کرنے کیلئے بھی کچھ نہیں۔ آخر ہم لوگوں نے مل کر رقم جمع کی اور خرید کر کپڑا لائے تب کہیں جا کر امام بخاری پڑھنے کیلئے نکلے۔

## امام احمد بن حنبل

ایسا ہی واقعہ امام احمد بن حنبل کے تعلق سے مشہور ہے، مکہ معظمہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس تعلیم حاصل کررہے تھے، ایک دن خلاف معمول درس سے غائب رہے، حال دریافت کرنے انکی فرودگاہ پر پہونچے، دیکھا کہ اندر چھپے بیٹھے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سارا کپڑا چوری ہوگیا اور رقم بھی پاس نہیں۔ واقعہ کے راوی علی بن الجہم کہتے تھے، میں نے امام کی خدمت میں اشرفی پیش کی اور عرض کی، چاہے بطور ہدیہ قبول فرمائیں یا بطور قرض، آپ نے انکار کردیا، تب میں نے کہا: معاوضہ لیکر میرے لئے کچھ کتابت ہی کردیجئے، اس پر راضی ہوگئے۔

علی بن جہم نے بطور تبرک امام کے اس مخطوطہ کو رکھ چھوڑا تھا اور لوگوں کو دکھا کر واقعہ بیان کرتے تھے۔

ایک مرتبہ طلب حدیث میں یمن پہونچے، آپکے استاذ عبدالرزاق یمنی بیان کرتے تھے، جب میرے پاس درس میں آئے تو میں نے ان سے کہا: یمن کوئی کاروباری ملک نہیں، پھر میں نے چند اشرفیاں پیش کیں لیکن لینے پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔

اسحاق بن راہویہ بھی آپکے شریک درس تھے، وہ بیان کرتے ہیں۔ ازار بند بن بن کر آپ اپنی ضرورت پوری کیا کرتے تھے، لوگوں نے پیش کش کی، اصرار کیا لیکن ہمیشہ انکار کردیا۔ کہتے ہیں: جب کام سے فارغ ہوکر یمن سے چلنے لگے تو نانبائی کے کچھ روپے حضرت پر رہ گئے۔ جوتا پاؤں میں تھا اسی کو نانبائی کے حوالہ کردیا اور خود پیدل روانہ ہوگئے، اونٹوں پر بار لادنے اور اتارنے والے مزدوروں میں قافلہ کے ساتھ شامل ہوگئے، جو مزدوری ملتی وہی زادراہ کا کام دیتی تھی۔(۱۰۶)

---

۱۰۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۳۷ ☆ تدوین حدیث، ۱۵۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام قاضی ابو یوسف

آپ عظیم محدث وفقیہ تھے،امام اعظم کے ارشد تلامذہ میں ہیں،فرماتے تھے۔

میرے ساتھ میں پڑھنے والوں کی یوں تو کافی جماعت تھی،لیکن جس بیچارے کے دل کی دباغت دہی سے کی گئی تھی نفع اسی نے اٹھایا۔

پھر خود ہی دل کی اس دباغت کا مطلب بیان کرتے کہ:۔

ابوالعباس سفاح کے ہاتھ خلافت کی باگ ڈور جب آئی اور کوفہ کے قریب ہی ہاشمیہ میں اس نے قیام اختیار کیا تو اس نے مدینہ منورہ سے اہل علم وفضل کو وہیں طلب کیا، میں نے اس موقع کو غنیمت خیال کیا اور ان حضرات کے پاس استفادے کیلئے حاضر ہونے لگا، میرے گھر کے لوگ میرے کھانے کا انتظام یہ کردیتے تھے کہ چند روٹیاں ٹھوک لی جاتی تھیں اور بندہ دہی کے ساتھ کھا کر صبح سویرے درس وافادہ کے حلقوں میں حاضر ہوجاتا۔لیکن جو اس انتظام میں رہتے کہ انکے لئے ہریسہ یا عصیدہ تیار ہولے تب اسکا ناشتہ کر کے جائینگے، ظاہر ہے کہ ان کے وقت کا کافی حصہ اسی تیاری میں صرف ہوجاتا تھا، اسی لئے جو چیزیں مجھے معلوم ہوسکیں ان سے یہ عصیدہ اور ہریسہ والے لوگ محروم رہے۔(۱۰۷)

محدثین وفقہا کی اس جیسی جفاکشی وجانفشانی، فقروتنگدستی اور مالی قربانیوں سے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ یہاں سب کا استقصاء واستیعاب مقصود نہیں، بتانا صرف یہ ہے کہ ان حضرات نے کن صبر آزما مراحل سے گذر کر اس دینی متاع اور سرمایۂ مذہب وملت کی حفاظت فرمائی اسکا اندازہ ان چند واقعات سے لگانا مشکل نہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے ذاتی اغراض ومقاصد سے بلند وبالا ہو کر دینی وملی خدمات انجام دیں۔ جذبۂ دینی سے سرشار لوگوں کا یہ طرۂ امتیاز تھا کہ انکے لیل ونہار اسی میں بسر ہوئے کہ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کو دنیا کی طرف نہ لگا کر دین کی پاسبانی کیلئے وقف فرماتے، مکروفریب کا جال بچھانے والے لوگوں کی مخفی کارروائیوں کو طشت ازبام کردکھاتے اور سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی حفاظت اور موضوع ومن گڑھت روایات سے صیانت کیلئے کوئی دقیقہ فروگذشت نہ کرتے۔انہوں نے اپنی دنیا کو نہایت پاکیزہ اصول پر استوار کیا تھا اور دنیا کے غلط رسم ورواج سے بہت دور رہکر اپنی نیک نیتی

---

۱۰۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۹۷ ☆ تدوین حدیث، ۱۵۵

www.alahazratnetwork.org

کے آثار آنے والوں کی رہنمائی کیلئے چھوڑ گئے ۔یہ حضرات مذہب وملت کے عظیم ستون اور منارۂ نور تھے جو اپنے علم وفضل، زہد وتقوی، صبر وتوکل اور قناعت وسیر چشمی سے امت مسلمہ کی رہنمائی کے خواہاں رہتے، حکام وقت کی ہرزہ سرائیاں بھی انکے عزم وحوصلہ اور حق گوئی وبے باکی کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔

## فقیہ یزید بن ابی حبیب

مصر کے فقیہ یزید بن ابی حبیب علم وفضل اور دیانت وتقوی میں مشہور تھے، پورے مصر میں انکے حزم واتقاء کے ڈنکے بجتے تھے، حکومت وقت انکے تابع فرمان رہتی ۔حکومت کی گدی پر جب کوئی نیا حکمراں بیٹھتا اور بیعت لینا چاہتا تو لوگ بیک زبان کہتے کہ یزید بن ابی حبیب اور عبداللہ بن ابی جعفر جو کہیں گے ہم وہ کرینگے۔

لیث بن سعد جنکا ذکر گذرا فرماتے تھے۔

هما جوهر تاالبلاء كانت البيعة اذاجاءت للخليفة هما اول من يبايع ـ(۱۰۸)

یہ دونوں حضرات ملک مصر کے تابناک جوہر تھے، خلیفہ کیلئے بیعت لی جاتی تو یہ ہی دونوں پہلے بیعت کرتے تھے۔

یہ ہی لیث کہتے ہیں۔

يزيد عالمنا ويزيد سيدنا ـ(۱۰۹)

یزید ہمارے ملک کے عالم ہیں اور یزید ہمارے پیشوا ہیں۔

ایک دفعہ آپ بیمار ہوئے اس زمانہ میں بنی امیہ کی حکومت کی طرف سے مصر کا جو عرب گورنر تھا اسکا نام حوثرہ بن سہل تھا، عوام کے قلوب میں جوان کا مقام تھا اسکو دیکھتے ہوئے اس نے ضروری خیال کیا کہ عیادت کیلئے خود جائے، آیا، اس وقت یزید بیٹھے ہوئے تھے، مزاج پرسی کے بعد اس نے ایک مسئلہ پوچھا، کیا کھٹمل کا خون کپڑے میں لگا ہو تو نماز ہو جائیگی؟ یزید نے حوثرہ کے اس سوال کو سنکر منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا۔

حوثرہ جواب کا انتظار کر کے جب جانے کیلئے کھڑا ہوا تب آپ نے اسکی طرف دیکھتے

---

۱۰۸ـ تذكرة الحفاظ للذهبي، ۱/۱۲۲

۱۰۹ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۶/۲۰۱

تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۳/۹

ہوئے فرمایا:۔

تقتل کل یوم خلقا و تسالنی عن دم ۔

روزانہ خلق خدا کو قتل کرتا ہے اور مجھ سے کھٹمل کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے۔

حوثرہ نے تلملا دینے والا جملہ سنا لیکن کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی اور چپ چلا گیا۔

## امام طاؤس بن کیسان

آپ اکابر تابعین سے ہیں، عبادلہ اربعہ، ابو ہریرہ، ام المومنین عائشہ صدیقہ وغیرہم سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ امام زہری، وہب بن منبہ، عمرو بن دینار، اور مجاہد جیسے اساطین ملت آپکے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے تھے: میں انکو اہل جنت سے جانتا ہوں۔ حضرت ابن حبان نے فرمایا، آپ یمنی باشندگان میں عابد و زاہد لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ چالیس حج کیئے اور مستجاب الدعوات تھے۔ (۱۱۰)

بنوامیہ کی حکومت کی طرف سے ان دنوں حجاج بن یوسف کا بھائی محمد بن یوسف یمن کا گورنر تھا، ایک مرتبہ کسی وجہ سے یمنی عالم وہب بن منبہ کے ساتھ اسکے یہاں پہونچے، زمانہ سردیوں کا تھا، سخت سردی پڑ رہی تھی۔ آپکے لئے کرسی منگوائی گئی، سردی کا خیال کرتے ہوئے اس نے دوشالہ منگوا کر آپکو اڑھا دیا۔ طاؤس منہ سے تو کچھ نہ بولے لیکن یوں کیا کہ

لم یزل یحرك کتفیه حتی القی عنه ۔

دونوں مونڈھوں کو مسلسل ہلاتے رہے حتی کہ دوشالہ کندھوں سے گر گیا۔

ابن یوسف آپکے اس طرز کو دیکھ رہا تھا اور دل میں آگ بگولہ ہو رہا تھا، لیکن آپکی عوامی مقبولیت کے پیش نظر کچھ کہہ بھی نہ سکا۔ جب یہ دونوں حضرات باہر آئے تو وہب نے کہا: آج تو آپ نے غضب ہی کر دیا، حضرت اگر اس دوشالہ کو لے لیتے اور باہر آ کر فروخت کر کے اسکی رقم غرباء میں خیرات کر دیتے تو بلاوجہ اسکے غضب میں اشتعال بھی پیدا نہ ہوتا اور غریبوں کا بھی کچھ بھلا ہو جاتا۔

آپ نے فرمایا: اگر میرے اس فعل کو لوگ تقلیدی نمونہ سمجھ کر عمل کرتے تو شاید میں ایسا ہی کرتا، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں صرف لینے کی حد تک ہی لوگ دلیل نہ بنالیں۔ (۱۱۱)

---

۱۱۰۔ تهذیب التهذیب لا بن حجر، ۹/۳

۱۱۱۔ الطبقات الکبری لا بن سعد ۳۹۵/۵

جرأت وحق گوئی اور استغناء وبے نیازی کی یہ مثالیں اس بات کو واضح کر رہی ہیں کہ محدثین وفقہاء نے کسی حاکم وقت کے دربار کی کاسہ لیسی اختیار نہ کرکے صرف اپنے رب کریم کی عنایت کردہ حلال روزی پر قناعت کی اور حق بات کہنے میں کسی سے کبھی مرعوب نہ ہوئے،

## وہ سلاطین اسلام جنہوں نے علم حدیث کی تدوین میں محدثین کی بھرپور اعانت کی

جن سلاطین اسلام نے سرمایۂ علم وفن کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا اور انکے علمی وقار کی قدر کرتے ہوئے ان سے دین ومذہب کی حفاظت اور علوم حدیث وسنت کی ترویج واشاعت میں حکومتی سطح پر حصہ لینے کی پیش کش کی تو پھر ان چیزوں کو یہ حضرات سراہتے اور تائید غیبی منصور فرماتے تھے۔

امام زہری حکومت اور خلفاء کے دربار سے متعلق اسی طور پر ہوئے اور آخر کار علم حدیث کی تدوین میں باقاعدہ شریک رہے اپنا واقعہ یوں بیان کرتے تھے۔

مروانیوں کے پہلے خلیفہ عبدالملک بن مراون کا ابتدائی دور حکومت مدینہ منورہ کے لوگوں کیلئے انتہائی فقر وفاقہ اور آلام ومصائب کا زمانہ تھا۔ واقعہ حرہ کے جرم میں باشندگان مدینہ کو مجرم ٹھہرایا گیا اور حکومت نے زندگی کی سہولتوں کی ساری راہیں بند کردی تھیں۔

آپ کے والد مسلم بن شہاب کا شمار بھی بڑے مجرموں میں تھا لہذا آپکے گھر کی حالت اور زیادہ زبوں تھی، آخر کار معاشی مشکلات سے تنگ آکر آپ نے سفر کا ارادہ کیا کہ گھر سے نکل کر باہر قسمت آزمائی کریں۔

مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر سیدھے دارالسلطنت دمشق پہونچے، یہاں بھی کسی سے جان پہچان نہ تھی، کسی جگہ ساز وسامان رکھ کر جامع مسجد پہونچے، مسجد میں مختلف علمی حلقے قائم تھے، ایک بڑے حلقہ میں جا کر بیٹھ گئے۔

فرماتے ہیں: اتنے میں ایک بھاری بھرکم بارعب اور وجیہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور ہمارے حلقہ کی طرف اس نے رخ کیا، جب قریب آیا تو لوگوں میں کچھ جنبش ہوئی اور خوش آمدید کہتے ہوئے بیٹھنے کی جگہ دی گئی۔

بیٹھتے ہی کہنا شروع کیا، آج امیر المومنین عبدالملک کے پاس ایک خط آیا ہے اور اس

میں ایسے مسئلہ کا ذکر ہے جس کی وجہ سے وہ اتنے متردد ہیں شاید خلافت کے بعد اس قسم کی الجھن میں وہ کبھی مبتلا نہ ہوئے ہونگے۔ مسئلہ ام ولد سے متعلق تھا اور آل زبیر میں اس بنیاد پر کوئی نزاع تھا جس میں فیصلہ ہونا تھا۔

عبدالملک جسکی زندگی کا کافی حصہ طلب علم میں گزرا تھا، اس قسم کے مسائل میں اپنی معلومات سے کافی مدد لیا کرتا تھا، مگر اس مسئلہ میں اسے پوری بات یاد نہیں رہی تھی کچھ یاد تھی اور کچھ بھول گیا تھا۔ چاہتا تھا کہ کسی کے پاس اس مسئلہ کا صحیح علم ہو تو اس سے استفادہ کیا جائے اور اس چیز نے اسکو سخت دماغی تشویش میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس کے دربار میں اہل علم کا جو گروہ تھا کوئی اسکی تشفی نہ کر سکا تھا۔ مسجد میں یہ صاحب جو آئے تھے عبدالملک کے معتمد خاص قبیصہ بن ذویب تھے۔

یہاں آنے کا مقصد خاص یہ ہی تھا کہ شاید خلیفہ کی اس حدیث کا کسی کے پاس پتہ چلے۔ امام زہری نے سننے کے بعد کہا: اس حدیث کے متعلق میرے پاس کافی معلومات ہیں۔ قبیصہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور اسی وقت زہری کو حلقہ سے اٹھا کر ساتھ لئے ہوئے شاہی دربار میں پہونچے، خلیفہ کو بشارت سنائی کہ جس چیز کی آپ کو تلاش تھی وہ مل گئی ہے۔ پھر زہری کو پیش کرتے ہوئے کہا: ان سے پوچھئے، حدیث اور اسکی متعلقہ معلومات آپ کے سامنے بیان کرینگے۔ عبدالملک نے وہ حدیث سعید بن مسیتب سے اپنے دور طالب علمی میں سنی تھی۔ امام زہری نے فرمایا: میں بھی اس حدیث کو ان ہی سے روایت کرتا ہوں۔ پھر پوری حدیث اور اسکی تفصیلات کو آپ نے عبدالملک کے سامنے بیان کر دیا۔ خلیفہ کو اپنی تمام بھولی ہوئی باتیں یاد آتی چلی گئیں۔ (۱۱۲)

امام زہری کو اس واقعہ سے خلیفہ کے دربار میں نہایت عزت اور قدر و منزلت حاصل ہوئی، آپ نے بنو امیہ کے چھ خلفاء کا زمانہ پایا اور ہر ایک کے زمانہ میں آپ معزز رہے، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد پاک کے بارے میں تو آپ پڑھ ہی چکے کہ تدوین حدیث کا عظیم کارنامہ آپکے ہاتھوں سے امام زہری کے ذریعہ انجام پایا۔

غرضکہ اس دور میں محدثین وفقہاء نے اپنے خلوص وایثار سے علم حدیث کی حفاظت

---

۱۱۲۔ تدوین دیچ، ۹۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فرمائی تو ارباب حکومت نے بھی بہت سے علماء وحفاظ کی خدمات کو سراہتے ہوئے انکی کفالت کی ذمہ داری قبول کی اور اس طرح وضع حدیث کے فتنہ کی سرکوبی میں ان لوگوں نے بھی کافی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چند واقعات سے اس رخ کی تصویر بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

یہ ہی عبدالملک بن مروان ہے جسکا علم حدیث سے شغف آپ گذشتہ واقعہ سے سمجھ سکتے ہیں کہ کتنا تھا، ایک مرتبہ اپنے منبر سے اعلان کیا۔

قد سالت علینا احادیث من قبل ھذاالمشرق لانعرفھا ۔(۱۱۳)

اس مشرق کی طرف سے ایسی حدیثیں بہ بہ کہ ہماری طرف آرہی، ہیں جنہیں ہم نہیں پہچانتے۔

اسی عبدالملک بن مروان نے ایک موقع پر حارث بن سعید کذاب کو اس لئے دار پر کھینچا کہ وہ حدیثیں وضع کرتا تھا۔

اسکے بیٹے ہشام نے غیلان دمشقی کو اسی لئے قتل کرایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے غلط حدیثیں عوام میں پھیلاتا اور دین میں رخنہ اندازیاں کرتا تھا۔

خالد بن عبداللہ قسری مشہور گورنر نے بیان بن زریق کو محض وضع حدیث کے جرم میں قتل کرایا۔

اسی طرح خلفائے بنو عباس میں ابو جعفر منصور نے محمد بن سعید کو سولی دی جسکا جرم حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف غلط نسبت کرنا تھا۔ اسکے ساتھ حکام وقت اور قاضی شرع بھی سخت چوکنے رہتے تھے، بصرہ کے حاکم محمد بن سلیمان نے عبدالکریم بن ابی العوجاء مشہور وضاع حدیث کو قتل کرادیا۔

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

اسمعیل بن اسحق القاضی ضرب الھیثم بن سھل علی تحدیثه عن حماد بن زید وانکر علیه ذلك ۔(۱۱٤)

قاضی بن اسمعیل بن اسحاق نے ایک شخص ہیثم بن سہل کو محض اس لئے پٹوایا کہ یہ حماد

---

۱۱۳۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۱۷۳/۵

۱۱٤۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۱/۱٤

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بن زید کے حوالے سے احادیث بیان کرتا تھا جب کہ قاضی اسمعیل اس کو غلط خیال کرتے تھے، خلفائے بنوعباس کے مشہور ومعروف خلیفۂ ہارون الرشید کے پاس ایک جعلی حدیثوں کے بنانے کا مجرم زندیق پیش کیا گیا۔ مجرم نے کہا: امیر المؤمنین! میرے قتل کا حکم آپ کس وجہ سے دے رہے ہیں؟ ہارون رشید نے کہا: کہ اللہ کے بندوں کو تیرے فتنوں سے محفوظ کرنے کیلئے۔ اس پر زندیق نے کہا: میرے قتل سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ

این انت من الف حدیث وضعتها علی رسول اللهصلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلها مافیها حرف نطق به ۔(۱۱۵)

ان ایک ہزار حدیثوں کو کیا کریں گے جنکو میں بنا کر لوگوں میں پیش کر چکا ہوں جب کہ ان میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس کی نسبت حضور کی طرف درست ہو۔

اسکا مطلب یہ تھا کہ ایک ہزار حدیثیں وضع کر کے لوگوں میں انکی تشہیر کر چکا ہوں، تو مجھے قتل بھی کردو گے تو کیا ہوگا، میرا بویا ہوا بیج تو حدیثوں کی شکل میں مسلمانوں میں موجود رہے گا جس سے وہ گمراہ ہوتے رہیں گے۔ خلیفہ ہارون رشید نے اس مردود سے کہا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

این انت یاعدوالله من ابی اسحاق الفزاری ، وعبدالله بن المبارك ینخلانها فیخرجانها حرفاحرفا۔(۱۱٦)

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اے دشمن خدا! تو کس خیال میں ہے، امام ابواسحاق فزاری، امام عبداللہ بن مبارک ان تمام حدیثوں کو چھلنی میں چھانیں گے اور تیری تمام جعلی حدیثوں کو نکال کر پھینک دینگے۔

اس سے صاف واضح ہے کہ علماء ومحدثین کے ساتھ امراء اسلام نے بھی احادیث کی تدوین وحفاظت میں اہم رول ادا کیا کہ اس علم میں رخنہ اندازی کرنے والوں کو راستہ سے صاف کیا اور ان سخت سزاؤں سے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اس غلط نسبت کی حرکت سے باز آئیں۔

یہ تمام تفصیلات پڑھنے کے بعد گولڈزیہر مستشرق کے مفروضہ کو پھر دوبارہ پڑھئے جسکو ہم نے شروع مضمون میں پیش کیا تھا۔ وہ کہتا ہے۔

اسی طرح اموی دور میں جب امویوں اور علمائے صالحین کے درمیان نزاع نے

---

۱۱۵۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۲٥٤

۱۱٦۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۲٥٤

شدت اختیار کی تو احادیث گڑھنے کا کام ہیبت ناک سرعت سے مکمل ہوا، فسق وارتداد کا مقابلہ کرنے کیلئے علماء نے ایسی احادیث گڑھنا شروع کردیں جو اس مقصد میں انکی مدد کرسکتی تھیں، اسی زمانہ میں اموی حکومت نے بھی علماء کے مقابلہ میں یہ کام شروع کردیا۔ وہ خود بھی احادیث گڑھتی اور لوگوں کو بھی گڑھنے کی دعوت دیتی جو حکومتی نقطۂ نظر کے موافق ہوں۔ حکومت نے بعض ایسے علماء کی پشت پناہی بھی کی جو احادیث گڑھنے میں حکومت کا ساتھ دیتے تھے۔(۱۱۷)

قارئین خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اہل اسلام کی تاریخ کو کس طرح مسخ کرکے پیش کیا گیا ہے اور احادیث طیبہ کو یکسر غیر معتبر قرار دینے کی کیسی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔

ہم نے تدوین حدیث اور مدونین کے عظیم کارناموں کی روداد اسی لئے پیش کی ہے کہ اہل اسلام ہرگز منکرین کے دھوکے میں نہ آئیں اور اپنے اسلاف کی ان جانباز کوششوں کی قدر کرتے ہوئے اپنے دینی سرمایہ کو دل وجان سے زیادہ عزیز رکھیں اور سلف صالحین کی روش کو اپنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں، کیونکہ اس علم کی حفاظت کیلئے ہمارے اسلاف نے پوری پوری زندگی اطراف عالم کی جادہ پیمائی کی ہے تب کہیں جاکر ہمیں یہ مستند ذخیرہ فراہم ہوسکا ہے، جیسا کہ آپ پڑھ چکے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ذیل میں حفاظت حدیث اور تدوین علم حدیث کی کوششوں کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آنے والی کتب کی تفصیل مختلف ادوار میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

۱۱۷۔ ضیاء النبی ۷/۱۹

# صحائف صحابہ کرام

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مرویات کے مجموعوں اور صحیفوں کا ذکر گذشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ دراصل یہ ہی اس موضوع پر پہلی کوششیں ہیں جنکو بعد کے علماء کرام ومحدثین عظام نے اساسی حیثیت دی۔ لہذا صحابہ کرام کے صحائف کی اجمالی فہرست یوں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے صحیفے۔ آپکی مرویات کو مندرجہ حضرات نے جمع کیا۔

☆ حضرت عروہ بن زبیر بن العوام۔ (ام المومنین کے بھانجے)

☆ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ (ام المومنین کی تلمیذہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے بھانجے)

☆ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق۔ ام المومنین کے بھتیجے،

۲۔ حضرت ابوہریرہ کے صحیفے۔ مندرجہ ذیل حضرات نے آپکی مرویات کو جمع کیا۔

☆ حضرت بشیر بن نہیک

☆ حضرت حسن بن عمرو بن امیہ

☆ حضرت ھمام بن منبہ

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے صحیفے۔ آپکی مرویات مندرجہ ذیل حضرات کے ذریعہ محفوظ ہوئیں۔

☆ حضرت نافع مولی عبداللہ بن عمر

☆ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر

☆ حضرت مجاہد

☆ حضرت سعید بن جبیر

۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ کے صحیفے۔ آپکی مرویات حسب ذیل حضرات نے جمع کیں۔

☆ حضرت اسمٰعیل بن عبدالکریم

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ حضرت سلیمان یشکری

☆ حضرت مجاہد

☆ حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسی

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے صحیفے۔مندرجہ ذیل حضرات نے روایت کئے۔

☆ حضرت سعید بن جبیر تلمیذ خاص

☆ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس

☆ خود آپ نے بھی کثیر صحائف رقم فرمائے

۶۔ حضرت ابوسعید خدری کی مرویات کی حفاظت مندرجہ ذیل حضرات کے ذریعہ ہوئی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس

☆ حضرت نافع

☆ حضرت عطاء بن ابی رباح

☆ حضرت جابر بن عبداللہ

☆ حضرت مجاہد

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے صحائف ، بایں معنی انکو صحابہ کرام میں امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی لکھنے کا اہتمام کر رکھا تھا۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی مرویات کی حفاظت حضرت علقمہ کے ذریعہ ہوئی۔

۹۔ صحائف حضرت انس بن مالک متوفی ۹۳ھ

۱۰۔ صحائف حضرت سعد بن عبادہ متوفی ۱۵ھ

۱۱۔ صحائف حضرت زید بن ثابت

۱۲۔ صحیفہ امیر المومنین حضرت علی مرتضی

۱۳۔ صحیفہ حضرت سمرہ بن جندب

۱۴۔ صحیفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ

۱۵۔ صحیفہ براء بن عازب

۱۶۔ صحیفہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی

۱۷۔ صحیفہ حضرت امام حسن مجتبی

۱۸۔ حضرت امیر معاویہ

۱۹۔ حضرت ثوبان

۲۰۔ حضرت ابوامامہ باہلی

ان تینوں حضرات کی مرویات انکے شاگرد خالد بن معدان نے جمع کی تھیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

## قرن اول۔ مولفات تابعین

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | کتب امام عامر بن شرحبیل شعبی | متوفی ۱۰۳ھ |
| ۲۔ | کتب حارث بن عبداللہ اعور | متوفی ۶۵ھ |
| ۳۔ | کتب ابی قلابہ عبداللہ بن زید بصری | متوفی ۱۰۴ھ |
| ۴۔ | کتب عبیدہ بن عمرو سلمانی | متوفی ۷۲ھ |
| ۵۔ | کتب عروہ بن زبیر | متوفی ۹۳ھ |
| ۶۔ | کتب عکرمہ مولی ابن عباس | متوفی ۱۰۵ھ |
| ۷۔ | کتب عبدالرحمٰن بن عائذ | متوفی ۸۰ھ |
| ۸۔ | کتب ابراہیم بن مسلم | متوفی ۱۳۰ھ |
| ۹۔ | کتب ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری | متوفی ۱۱۷ھ |
| ۱۰۔ | کتب محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری | متوفی ۱۲۳ھ |
| ۱۱۔ | کتب حسن بن یسار | متوفی ۱۱۰ھ |
| ۱۲۔ | کتب سلیمان بن مہران اعمش | متوفی ۱۴۷ھ |
| ۱۳۔ | کتب عبداللہ بن ذکوان قرشی | متوفی ۱۱۵ھ |
| ۱۴۔ | کتب علاء الدین بن عبدالرحمٰن | متوفی ۱۳۹ھ |
| ۱۵۔ | کتب قتادہ بن دعامہ سدوسی | متوفی ۱۱۷ھ |
| ۱۶۔ | کتب موسی بن عقبہ | متوفی ۱۴۱ھ |
| ۱۷۔ | کتب وہب بن منبہ | متوفی ۱۱۴ھ |

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۸۔ کتاب رجاء بن حیاۃ　　　　متوفی ۱۲۴ھ

۱۹۔ کتاب سلیمان بن یسار

۲۰۔ کتاب امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی　　　　متوفی ۱۵۰ھ

یہ کتاب الآثار کے نام سے مشہور ہے اور صاحبین یعنی امام ابی یوسف اور امام محمد کی روایت کی وجہ سے ان کی تالیف سمجھی جاتی ہے

۲۱۔ صحائف عبدالرحمٰن بن ہرمز　　　　متوفی ۱۱۷ھ

تابعین کے عہد میں تدوین حدیث باضابطہ طور پر عمل میں آئی اور اس دور کی تالیفی خدمات میں امام زہری اور امام ابوبکر بن حزم کا نام نمایاں حیثیت کا حامل رہا ہے۔ پھر باقاعدہ ابواب فقہیہ پر مرتب کرکے پیش کرنے والے سب سے پہلے امام اعظم ہیں جنہوں نے چالیس ہزار احادیث میں سے صحیح اور معمول بہا روایات کا انتخاب فرماکر ایک مستقل تصنیف پیش فرمائی۔

www.alahazratnetwork.org

احوال المصنفین میں ہے:۔

امام اعظم ابوحنیفہ سے پہلے حدیث نبوی کے جتنے صحیفے اور مجموعے لکھے گئے ان کی ترتیب فنی نہ تھی، بلکہ انکے جامعین نے کیف ما اتفق جو حدیثیں انکو یاد تھیں انہیں قلم بند کردیا تھا۔ امام شعبی نے بیشک بعض مضامین کی حدیثیں ایک ہی باب کے تحت لکھی تھیں لیکن وہ پہلی کوشش تھی جو غالبا چند ابواب سے آگے نہ بڑھ سکی، احادیث کو کتب وابواب پر پوری طرح مرتب کرنے کا کام ابھی باقی تھا جسکو امام اعظم ابوحنیفہ نے کتاب الآثار تصنیف کرکے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل فرمادیا اور بعد کے ائمہ کیلئے ترتیب و مقبولیت کا ایک عمدہ نمونہ قائم کیا۔

ممکن ہے کہ کچھ لوگ کتاب الآثار کو احادیث صحیحہ کا اولین مجموعہ بتانے پر چونکیں، کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ صحیح بخاری سے پہلے احادیث صحیحہ کی کوئی کتاب مدون نہیں تھی، مگر یہ بڑی غلط فہمی ہے، اس واسطے کہ علامہ مغلطائی کے نزدیک اس بارے میں اولیت کا شرف امام مالک کو حاصل ہے۔ حافظ سیوطی تنویر الحوالک میں لکھتے ہیں کہ:۔

حافظ مغلطائی نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جس نے صحیح تصنیف کی وہ امام مالک ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۷۔ | مصنف سفیان بن عیینہ | متوفی ۱۹۸ھ |
| ۱۸۔ | مصنف اسمٰعیل بن عیاش | متوفی ۱۸۱ھ |
| ۱۹۔ | مصنف شعبہ بن حجاج | متوفی ۱۶۰ھ |
| ۲۰۔ | موطا امام مالک مدنی | متوفی ۱۷۹ھ |
| ۲۱۔ | موطا محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب | متوفی ۱۵۸ھ |
| ۲۲۔ | مسند امام شافعی | متوفی ۲۰۸ھ |
| ۲۳۔ | مسند ابوداوٗد طیاسی | متوفی ۲۰۴ھ |
| ۲۴۔ | مسند ابوبکر عبداللہ بن زبیر قرشی حمیدی | متوفی ۲۱۹ھ |
| ۲۵۔ | موطا امام مالک | متوفی ۱۸۹ھ |
| ۲۶۔ | کتاب الزہد عبداللہ بن مبارک | متوفی ۱۱۸ھ |
| ۲۷۔ | کتاب الحجہ امام محمد | متوفی ۱۸۹ھ |
| ۲۸۔ | کتاب المشیخہ امام محمد | متوفی ۱۸۹ھ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## قرن ثالث کی بعض تصانیف

| | |
|---|---|
| الجامع الصحیح محمد بن اسمٰعیل بخاری | متوفی ۲۵۱ھ |
| الصحیح مسلم بن الحجاج قشیری | متوفی ۲۶۱ھ |
| السنن ابوداوٗد | متوفی ۲۷۵ھ |
| السنن نسائی | متوفی ۳۰۳ھ |
| السنن ابن ماجہ | متوفی ۲۷۳ھ |
| الجامع ترمذی | متوفی ۲۷۰ھ |
| مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ | متوفی ۲۳۵ھ |
| مصنف عثمان بن ابی شیبہ کوفی | متوفی ۲۳۹ھ |
| مسند کبیر بقی بن مخلد قرطبی | متوفی ۲۷۶ھ |
| مسند کبیر حسن بن سفیان | متوفی ۳۰۳ھ |

| | |
|---|---|
| مسند کبیر یعقوب بن شیبہ بصری | متوفی ۲۶۲ھ |
| مسند کبیر محمد بن اسمعیل بخاری | متوفی ۲۵۱ھ |
| مسند ابی اسحاق ابراہیم عسکری | متوفی ۲۸۲ھ |
| مسند امام احمد بن حنبل | متوفی ۲۴۱ھ |
| مسند عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی | متوفی ۲۰۵ھ |
| مسند حارث بن محمد تیمی | متوفی ۲۸۲ھ |
| مسند محمد بن یحیٰ عدنی | متوفی ۲۴۳ھ |
| مسند محمد بن مہدی | متوفی ۲۷۲ھ |
| مسند علی بن مدینی | متوفی ۲۳۴ھ |
| مسند عبیداللہ بن موسیٰ | متوفی ۲۱۳ھ |
| مسند عبداللہ بن حمیدی | متوفی ۲۴۹ھ |
| مسند ابی یعلی موصلی | متوفی ۳۰۷ھ |
| مسند احمد بن عمرو شیبانی | متوفی ۲۸۷ھ |
| مسند مسدد بن مسرہد | متوفی ۲۲۸ھ |
| مسند ابی بکر حمیدی مکی | متوفی ۲۱۹ھ |
| مسند احمد بن حازم | متوفی ۲۷۶ھ |
| تہذیب الآثار محمد بن جریر طبری | متوفی ۳۱۰ھ |
| منتقی ابن جارود | متوفی ۳۰۷ھ |
| مسند الابزار | متوفی ۲۹۲ھ |
| مسند اسحاق بن راہویہ | متوفی ۲۳۸ھ |
| مسند معلل ابوبکر بزار | متوفی ۲۹۲ھ |

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# قرن رابع کی تصانیف

| | |
|---|---|
| المعجم الصغیر سلمان بن احمد طبرانی | ۳۶۰ |
| المعجم الاوسط سلمان بن احمد طبرانی | ۳۶۰ |
| المعجم الکبیر سلمان بن احمد طبرانی | ۳۶۰ |
| صحیح ابن حبان ابوحاتم محمد بن حبانی | ۳۵۴ |
| صحیح ابن خزیمہ محمد بن اسحاق | ۳۱۱ |
| صحیح المنتقی سعید بن عثمان اسکن | ۳۵۳ |
| شرح مشکل الآثار ابوجعفر احمد بن طحاوی | ۳۲۱ |
| شرح معانی الآثار ابوجعفر احمد بن طحاوی | ۳۲۱ |
| المنتقی قاسم بن اصبغ اندلسی | ۳۴۰ |
| مسند ابن جمیع محمد بن احمد | ۴۰۲ |
| مسند خوارزمی | ۴۲۵ |
| مسند شاش ابوسعید ھثیم بن کلیب | ۳۳۵ |
| مسند صغار احمد بن عبید صغار | ۳۵۲ |
| مسند سنجری ابواسحاق وعلج | ۳۵۱ |
| مسند محمد بن اسحاق | ۳۱۳ |
| مسند ابن نصر رازی | ۳۸۵ |
| مسند ابوعلی حسین بن محمد یاسر حبسی | ۳۶۵ |
| مسند ابن شاہین ابوحفص عمر احمد بن بغدادی | ۳۸۵ |
| سنن ابوالحسن علی دارقطنی | ۳۸۵ |
| سنن ابوبکر احمد بن سلیمان النجار | ۳۴۸ |
| سنن ابن شاہین | ۳۸۵ |
| سنن صفار | ۳۵۲ |
| سنن ابن لال ابوبکر احمد بن علی | ۳۹۸ |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| سنن لالکائی ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن حسن | ۴۱۸ |
| السنن الکبری احمد بن حسین بیہقی | ۴۵۸ |
| السنن الصغری احمد بن حسین بیہقی | ۴۵۸ |
| مستدرک علی الصحیحین ابوالحسن علی بن عمرو دارقطنی | ۳۸۵ |
| مستدرک ابوعبداللہ حاکم | ۴۰۵ |
| مستخرج ابوعلی حسین بن محمد ماسرجسی | ۳۶۵ |
| مستخرج اسمعیلی | ۳۷۱ |
| مستخرج غطریفی | ۳۷۷ |
| مستخرج ابن ابی ذہل | ۳۷۸ |
| مستخرج ابی عوانہ | ۳۱۶ |
| مستخرج ابوجعفر طرطوسی | ۳۱۱ |
| مستخرج ابوحامد ہربی | ۳۴۴ |
| مستخرج ابن اخرم | ۳۴۴ |
| مستخرج برقانی | ۴۲۵ |
| مستخرج خلال | ۴۳۹ |
| مستخرج ابونعیم اصبہانی | ۴۳۰ |
| حلیۃ الاولیاء ابونعیم | ۴۳۰ |

انکے علاوہ مسانید وسنن اور صحاح وجوامع کا ایک عظیم ذخیرہ مرتب ہوا، جرح وتعدیل اور ضعفاء ومتروکین پر دفتر کے دفتر لکھے گئے۔

## قرن رابع کے بعد تصانیف کی نوعیت

پانچویں صدی کے نصف تک تو اسی انداز سے کام ہوتا رہا اور احادیث کا وافر ذخیرہ پوری احتیاط کے ساتھ تحریری شکل میں محفوظ کردیا گیا۔ اسکے بعد جو کام اس موضوع پر ہوئے وہ مختلف کتابوں کے مجموعوں کی شکل میں زیادہ ہوئے۔ بعض نے صحاح ستہ کے مجموعے لکھے اور

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

کسی نے مسانید وسنن کو جمع کرنے کی سعی بلیغ کی۔ مثلا:۔

**جامع الاصول:**۔ علامہ ابن اثیر ابوالسعادات مبارک بن محمد نے چھٹی صدی میں صحاح ستہ کے مجموعہ کے طور پر لکھی

**جامع المسانید والسنن:**۔ علامہ ابن کثیر نے صحاح ستہ اور مسند احمد، مسند بزار، مسند ابویعلی، معجم کبیر طبرانی کے مجموعہ کی حیثیت سے دس کتابوں کی احادیث پر مشتمل لکھی۔

**مجمع الزوائد:**۔ میں ابوالحسن ھیثمی نے بارہ کتابوں کا مجموعہ تحریر کیا جس میں معجم اوسط اور معجم صغیر کو بھی شامل کیا البتہ صحاح ستہ کی روایات جو باقی چھ کتابوں میں تھیں انکو حذف کردیا۔

**جمع الفوائد:**۔ میں محمد بن مغربی نے مذکورہ بالا بارہ کتابوں کے ساتھ سنن دارمی اور موطا امام مالک کی احادیث کو بھی شامل کیا۔

**مصابیح السنہ:**۔ امام ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی اور اس پر کچھ اضافہ کے ساتھ شیخ ولی الدین تبریزی کی مشکوۃ المصابیح بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

اور آخر میں علامہ حافظ جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع لکھی جس میں تمام احادیث متداولہ لو جمع کرنے کا عزم کیا لیکن وہ مکمل نہ کرسکے، پھر بھی اتنی عظیم کتاب جس میں (۴۶۶۲۴) احادیث ہیں مشکل ہی سے دوسری دستیاب ہوسکتی ہے۔

اس کتاب کی تبویب وترتیب کا کام شیخ علی متقی برھان پوری ھندی (ریاست ایم۔ پی) مہاجر مکی نے انجام دیا اور اسکا نام کنزالعمال رکھا جو اس زمانہ میں مطبوع اور دستیاب ہے۔

ھندوستان کے یہ پہلے مصنف ہیں جنہوں نے اتنا بڑا کارنامہ علم حدیث میں انجام دیا لیکن اس وقت آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں تھا۔

آپ ہی کے شاگرد رشید ہیں شیخ عبدالوہاب متقی جن سے اکتساب فیض کے لئے محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی مکہ مکرمہ پہونچے اور چند سال استفادہ کرکے ہندوستان واپس تشریف لائے اور اہل ہند کو علم حدیث کی دولت لازوال سے مالامال فرمایا۔

آئندہ اوراق میں مذکورہ بالا ائمۂ حدیث اور ائمۂ مجتہدین وفقہا میں سے بعض کی سوانح نیز انکی جلالت شان اور علمی کارناموں سے متعلق قدرے تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

✠☪✠☪✠☪✠☪✠☪✠☪✠
✠☪✠☪✠☪✠☪✠☪✠
✠☪✠☪✠☪✠☪✠

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حالات محدثین وفقہاء

# امام اعظم ابوحنیفہ

**نام ونسب:**۔نام،نعمان ۔کنیت ،ابوحنیفہ۔والد کا نام ،ثابت ۔القاب،امام اعظم ،امام الائمہ سراج الامہ،رئیس الفقہاء والمجتہدین ،سید الاولیاء والمحدثین ۔آپکے دادا اہل کابل سے تھے۔سلسلہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔

نعمان بن ثابت بن مرزبان زوطی بن ثابت بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

شرح تحفہ نصائح کے بیان کے مطابق آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم تک پہونچتا ہے اور یہاں آکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آپ کا نسب مل جاتا ہے۔

خطیب بغدادی نے سیدنا حضرت امام اعظم کے پوتے حضرت اسمٰعیل بن حماد سے نقل کیا ہے کہ میں اسمٰعیل بن حماد بن نعمان بن مرزبان از اولاد فرس احرار ہوں ۔اللہ کی قسم !ہم پر کبھی غلامی نہیں آئی ۔میرے دادا حضرت ابوحنیفہ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ،انکے والد حضرت ثابت چھوٹی عمر میں حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر کئے گئے،آپ نے انکے اور انکی اولاد کیلئے برکت کی دعا کی ۔اور ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ حضرت علی مرتضی کی دعا ہمارے حق میں قبول کرلی گئی ہے۔(۱)

اس روایت سے ثابت کہ آپکی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔دوسری روایت جو حضرت امام ابویوسف سے ہے اس میں ۷۷ھ ہے۔علامہ کوثری نے ۷۰ھ کو دلائل وقرائن سے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ ۷۸ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کو گئے اور وہاں حضرت عبداللہ بن الحارث سے ملاقات ہوئی اور حدیث سنی۔اسی ۷۰ھ کو ابن حبان نے بھی صحیح بتایا ہے۔

معتمد قول یہ ہی ہے کہ آپ فارسی النسل ہیں اور غلامی کا دھبہ آپکے آباء میں کسی پر نہیں لگا،مورخوں نے غیر عرب پر موالی کا استعمال کیا ہے بلکہ عرب میں ایک رواج یہ بھی تھا کہ پردیسی یا کمزور فرد کسی باثر شخص یا قبیلہ کی حمایت وپناہ حاصل کرلیتا تھا۔لہذا جبکہ حضرت امام اعظم کے جد امجد جب عراق آئے تو آپ نے بھی ایسا ہی کیا۔

www.alahazratnetwork.org

امام طحاوی شرح مشکل الآثار میں راوی کہ حضرت عبداللہ بن یزید کہتے ہیں، میں امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا، تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ایسا شخص ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس پر اسلام کے ذریعہ احسان فرمایا، یعنی نومسلم۔ حضرت امام اعظم نے فرمایا: یوں نہ کہو، بلکہ ان قبائل میں سے کسی سے تعلق پیدا کرلو پھر تمہاری نسبت بھی انکی طرف ہوگی، میں خود بھی ایسا ہی تھا۔(۲)

مولی صرف غلام ہی کو نہیں کہا جاتا، بلکہ ولاء اسلام، ولاء حلف، اور ولاء لزوم کو بھی ولاء کہتے ہیں اور ان تعلق والوں کو بھی موالی کہا جاتا ہے۔ امام بخاری ولاء اسلام کی وجہ سے جعفی ہیں۔ امام مالک ولاء حلف کی وجہ سے تیمی۔ اور مقسم کو ولاء لزوم یعنی حضرت ابن عباس کی خدمت میں ایک عرصہ تک رہنے کی وجہ سے مولی ابن عباس کہا جاتا ہے۔(۳)

**کنیت کی وضاحت:۔** آپکی کنیت ابوحنیفہ کے سلسلہ میں متعدد اقوال ہیں۔

۱۔ چونکہ اہل عرب دوات کو حنیفہ کہتے ہیں اور کوفہ کی جامع مسجد میں وقف کی چار سو دواتیں طلبہ کیلئے ہمیشہ وقف رہتی تھیں۔ امام اعظم کا حلقۂ درس وسیع تھا اور آپکے ہر شاگرد کے پاس علیحدہ دوات رہتی تھی، لہذا آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا۔

۲۔ صاحب ملت حنیفہ، یعنی ادیان باطلہ سے اعراض کر کے حق کی طرف پورے طور پر مائل رہنے والا۔

۳۔ ماء مستعمل کو آپ نے طہارت میں استعمال کرنے کیلئے جائز قرار نہیں دیا تو آپ کے متبعین نے ٹوٹیوں کا استعمال شروع کیا، چونکہ ٹوٹی کو حنیفہ کہتے ہیں لہذا آپ کا نام ابوحنیفہ پڑ گیا۔(۴)

**وجہ تسمیہ۔** وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ نعمان لغت عرب میں خون کو کہتے ہیں جس پر مدار حیات ہے۔ نیک فالی کے طور پر یہ نام رکھا گیا۔ آپ نے شریعت اسلامیہ کے وہ اصول مرتب کئے جو مقبول خلائق ہوئے اور شریعت مطہرہ کی ہمہ گیری کا ذریعہ بنے۔ یہاں تک کہ امام شافعی قدس سرہ نے بھی آپ کی علمی شوکت وفقہی جلالت شان کو دیکھ کر فرمایا۔

الناس فی الفقه عیال ابی حنیفة ۔

فقہ میں سب لوگ ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نعمان گل لالہ کی ایک قسم کا نام بھی ہے۔اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے اور خوشبو نہایت روح پرور ہوتی ہے، چنانچہ آپ کے اجتہاد اور استنباط سے بھی فقہ اسلامی اطراف عالم میں مہک اٹھی۔

**بشارت عظمی:**۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، اسی مجلس میں سورۂ جمعہ نازل ہوئی، جب آپ نے اس سورۃ کی آیت:۔آخرین منهم لما یلحقوبهم ۔

پڑھی تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا، یارسول اللہ! یہ دوسرے حضرات کون ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے ؟ حضور یہ سنکر خاموش رہے، جب بار بار پوچھا گیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر دست اقدس رکھکر ارشاد فرمایا:۔

لو کان الایمان عندالثریا لناله رجل من هؤلاء۔(۵)

اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو اسکی قوم کے لوگ اسکو ضرور تلاش کرلیں گے۔

www.alahazratnetwork.org

یہ حدیث متعدد سندوں سے مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔جسکا مفہوم ومعنی ایک ہے۔

علامہ ابن حجر مکی نے حافظ امام سیوطی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہمارے استاد امام سیوطی یقین کے ساتھ کہتے تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس حدیث کے اولین مصداق صرف امام اعظم ابوحنیفہ ہیں ۔کیونکہ امام اعظم کے زمانے میں اہل فارس سے کوئی بھی آپ کے علم وفضل تک نہ پہونچ سکا۔(۶)

الفضل ماشهدت به الاعداء ۔کے بموجب نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کو بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑا۔لکھتے ہیں

ہم امام دراں داخل ست۔(۷)

امام اعظم بھی اس حدیث کے مصداق ہیں۔

امام بخاری کی روایت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت سلمان فارسی کیلئے یہ بشارت نہ تھی کہ آیت میں ،لمایلحقوبهم ،کے بارے میں سوال تھا اور جواب میں آئندہ لوگوں کی نشاندھی کی جارہی ہے، لہذا وہ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حدیث تو حضرت سلمان فارسی کیلئے تھی اور احناف نے امام اعظم پر چسپاں کردی۔قارئین غور کریں کہ یہ دیانت

سے کتنی بعید بات ہے۔

**تعلیم کے مراحل:** ۔آپ نے ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد تجارت کا میدان اختیار کرلیا تھا۔آپ ریشم کے کپڑے کی تجارت کرتے تھے،حفص بن عبدالرحمٰن بھی آپ کے شریک تجارت تھے۔آپکی تجارت عامیانہ اصول سے بالاتر تھی ۔آپ ایک مثالی تاجر کا رول ادافرماتے،بلکہ یوں کہا جائے کہ تجارت کی شکل میں لوگوں پر جودوکرم کا فیض جاری کرنا آپ کا مشغلہ تھا۔

ایک دن تجارت کے سلسلہ میں بازار جارہے تھے،راستے میں امام شعبی سے ملاقات ہوئی،یہ وہ عظیم تابعی ہیں جنہوں نے پانچسو صحابہ کرام کا زمانہ پایا،فرمایا: کہاں جاتے ہو؟عرض کی بازار،چونکہ آپ نے امام اعظم کے چہرہ پر ذہانت وسعادت کے آثار نمایاں دیکھ کر بلایا تھا، فرمایا: علماء کی مجلس میں نہیں بیٹھتے ہو،عرض کیا نہیں ۔فرمایا: غفلت نہ کروتم علماء کی مجلس میں بیٹھا کرو۔کیونکہ میں تمہارے چہرے میں علم وفضل کی درخشندگی کے آثار دیکھ رہاہوں۔(۸)

امام اعظم فرماتے ہیں:۔

امام شعبی کی ملاقات اوران کے اس فرمان نے میرے دل پراثر کیااور بازار کا جانا میں نے چھوڑ دیا۔پہلے علم کلام کی طرف متوجہ ہوااوراس میں کمال حاصل کرنے کے بعد گمراہ فرقوں مثلاًجہمیہ قدریہ سے بحث ومباحثہ کیااور مناظرہ شروع کیا۔پھر خیال آیاکے صحابہ کرام سے زیادہ دین کو جاننے والا کون ہوسکتا ہے،اس کے باوجود ان حضرات نے اس طریق کو نہ اپنا کر شرعی اورفقہی مسائل سے زیادہ شغف رکھا،لہذا مجھے بھی اسی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔

کوفہ آپ کے عہد پاک میں فقہائے عراق کا گہوارہ تھا جس طرح اس کے برخلاف بصرہ مختلف فرقوں اوراصول اعتقاد میں بحث ومجادلہ کرنے والوں کا گڑھ تھا۔کوفہ کا یہ علمی ماحول بذات خود بڑااثر آفریں تھا۔خودفرماتے ہیں: میں علم وفقہ کی کان کوفہ میں سکونت پذیر تھا اوراہل کوفہ کا جلیس وہم نشیں رہا۔پھر فقہاء کوفہ میں ایک فقیہ کے دامن سے وابستہ ہوگیا۔(۹)

ان فقیہ سے مراد حضرت حماد بن ابی سلیمان ہیں جواس وقت جامع کوفہ میں مسند درس و تدریس پر متمکن تھے اور یہ درسگاہ باقاعدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد پاک سے چلی آرہی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

اس مبارک شہر میں ایک ہزار پچاس صحابہ کرام جن میں ستر اصحاب بدر اور تین سو بیعت رضوان کے شرکاء تھے آکر آباد ہوگئے۔ جس برج میں یہ نجوم ہدایت اکٹھے ہوں اسکی ضوفشانیاں کہاں تک ہونگی اس کا اندازہ ہر ذی فہم کرسکتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کوفہ کا ہر گھر علم کے انوار سے جگمگا رہا تھا۔ ہر ہر گھر دارالحدیث اور دارالعلوم بن گیا تھا۔ حضرت امام اعظم جس عہد میں پیدا ہوئے اس وقت کوفہ میں حدیث وفقہ کے وہ ائمہ مسند تدریس کی زینت تھے جن میں ہر شخص اپنی اپنی جگہ آفتاب ومہتاب تھا۔ کوفہ کی یہ خصوصیت صحاح ستہ کے مصنفین کے عہد تک بھی باقی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری کو اتنی بار کوفہ جانا پڑا کہ وہ اسے شمار نہیں کرسکے، اور صحاح ستہ کے اکثر شیوخ کوفہ کے ہیں۔

اس وقت کوفہ میں مندرجہ ذیل مشاہر ائمہ موجود تھے۔

حضرت ابراہیم نخعی فقیہ عراق، امام عامر شعبی، سلمہ بن کہیل، ابواسحاق سبعی، سماک بن حرب، محارب بن دثار، عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ہشام بن عروہ بن زبیر، سلیمان بن مہران اعمش، حماد بن ابی سلیمان فقیہ عراق۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس وقت صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہی میں تھے۔

کوفہ کو مرکز علم وفضل بنانے میں ایک ہزار پچاس صحابہ کرام نے جو کیا وہ تو کیا ہی اصل فیض حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔ حضرت ابن مسعود کو حضرت فاروق اعظم نے کوفہ کا قاضی اور وہاں کے بیت المال کا منتظم بنایا تھا، اسی عہد میں انہوں نے کوفہ میں علم وفضل کا دریا بہایا۔

اسرارالانوار میں ہے:۔

کوفہ میں ابن مسعود کی مجلس میں بیک وقت چار ہزار افراد حاضر ہوتے۔ ایک بار حضرت علی کوفہ تشریف لائے اور حضرت ابن مسعود ان کے استقبال کے لئے آئے تو سارا میدان آپ کے تلامذہ سے بھر گیا۔ انہیں دیکھ کر حضرت علی نے خوش ہوکر فرمایا ابن مسعود! تم نے کوفہ کو علم وفقہ سے بھر دیا، تمہاری بدولت یہ شہر مرکز علم بن گیا۔

پھر اس شہر کو باب مدینۃ العلم حضرت علی نے اپنے روحانی وعرفانی فیض سے ایسا

سینچا کہ تیرہ سو سال گذرنے کے باوجود پوری دنیا کے مسلمان اس سے سیراب ہورہے ہیں۔ خواہ علم حدیث ہو یا علم فقہ۔ اگر کوفہ کے راویوں کو ساقط الاعتبار کردیا جائے تو پھر صحاح ستہ صحاح ستہ نہ رہ جائیں گی۔

امام شعبی نے فرمایا: صحابہ میں چھ قاضی تھے، ان میں تین مدینے میں تھے۔ عمر، ابی بن کعب، زید۔ اور تین کوفے میں علی، ابن مسعود، ابوموسی اشعری۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

امام مسروق نے کہا: میں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ان میں چھ کو منبع علم پایا۔ عمر، علی، ابن مسعود، زید، ابودرداء، ابی بن کعب، اسکے بعد دیکھا تو ان چھ حضرات کا علم ان دو میں مجتمع پایا۔ علی اور ابن مسعود۔ ان دونوں کا علم مدینے سے بادل بن کر اٹھا اور کوفے کی وادیوں پر برسا۔ ان آفتاب وماہتاب نے کوفے کے ذرے ذرے کو چمکایا۔

حضرت عمر نے اس شہر کو راس الاسلام، راس العرب، جمجمۃ العرب، رمح اللہ اور کنز الایمان کہا۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت سلمان فارسی نے قبۃ الاسلام کا لقب دیا۔

حضرت علی نے کنز الایمان، جمجمۃ الاسلام، رمح اللہ، سیف اللہ فرمایا۔ (۱۰)

امام اعظم نے امام حماد کی حلقہ تلامذہ میں شرکت اس وقت کی جب آپکی عمر بیس سال سے متجاوز ہوگئی تھی اور آپ اٹھارہ سال تک انکی خدمت میں فقہ حاصل کرتے رہے، درمیان میں آپ نے دوسرے بلاد کا سفر بھی فرمایا، حج بیت اللہ کیلئے حرم شریف میں بھی حاضری کا موقع ملا۔ اس طرح آپ ہر جگہ علم کی تلاش میں رہے اور تقریباً چار ہزار مشائخ سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا اور پھر اپنے استاذ حضرت حماد کی مسند درس پر جلوس فرمایا۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ امام حماد کا وصال ۱۲۰ھ میں ہوا، لہذا انکے وصال کے وقت امام اعظم کی عمر چالیس سال تھی، گویا جسم وعقل میں کامل ہونے کے بعد آپ نے چالیس سال کی عمر میں مسند درس کو رونق بخشی۔

آپ کو پہلے بھی اس چیز کا خیال آیا تھا کہ میں اپنی درسگاہ علیحدہ قائم کرلوں مگر تکمیل کی نوبت نہ آئی۔ آپکے شاگرد امام زفر فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ نے اپنے استاذ حضرت حماد سے وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

میں دس سال آپکی صحبت میں رہا، پھر میرا جی حصول اقتدار کیلئے للچایا تو میں نے الگ اپنا حلقہ جمانے کا ارادہ کرلیا۔ ایک روز میں پچھلے پہر نکلا اور چاہا کہ آج یہ کام کرہی لوں، مسجد میں قدم رکھا اور شیخ حماد کو دیکھا تو ان سے علیحدگی پسند نہ آئی اور انکے پاس ہی آکر بیٹھ گیا۔ اسی رات حضرت حماد کو اطلاع ملی کہ بصرہ میں ان کا کوئی عزیز فوت ہوگیا ہے، بڑا مال چھوڑا اور حماد کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے، آپنے اپنی جگہ مجھے بٹھایا، جیسے ہی وہ تشریف لے گئے کہ میرے پاس چند ایسے مسائل آئے جو میں نے آج تک ان سے نہ سنے تھے، میں جواب دیتا جاتا اور اپنے جوابات لکھتا جاتا تھا۔ جب حضرت حماد واپس تشریف لائے تو میں نے وہ مسائل پیش کئے، یہ تقریباً ساٹھ مسائل تھے۔ چالیس سے تو آپ نے اتفاق کیا لیکن بیس میں میرے خلاف جواب دیئے۔ میں نے اسی دن یہ تہیہ کرلیا کہ تاحین حیات ان کا ساتھ نہ چھوڑونگا، لہذا میں اسی عہد پر قائم رہا اور تازندگی انکے دامن سے وابستہ رہا۔

غرضکہ آپ چالیس سال کی عمر میں کوفہ کی جامع مسجد میں اپنے استاذ کی مسند پر متمکن ہوئے اور اپنے تلامذہ کو پیش آمدہ فتاوی وجوابات کا درس دینا شروع کیا۔ آپ نے بڑی سلجھی ہوئی گفتگو اور عقل سلیم کی مدد سے اشباہ وامثال پر قیاس کا آغاز کیا اور اس فقہی مسلک کی داغ بیل ڈالی جس سے آگے چل کر حنفی مذہب کی بنیاد پڑی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ نے دراسات علمی کے ذریعہ ان اصحاب کرام کے فتاوی تک رسائی حاصل کی جو اجتہاد واستنباط، ذہانت وفطانت اور جودت رائے میں اپنی مثال آپ تھے۔

ایک دن آپ منصور کے دربار میں تشریف لے گئے، وہاں عیسی بن موسی بھی موجود تھا۔ اس نے منصور سے کہا: یہ اس عہد کے سب سے بڑے عالم دین ہیں، منصور نے امام اعظم کو مخاطب کرکے کہا:۔

نعمان! آپ نے علم کہاں سے سیکھا، فرمایا: حضرت ابن عمر کے تلامذہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر سے۔ نیز شاگردان علی سے انہوں نے حضرت علی سے۔ اسی طرح تلامذہ ابن مسعود سے۔ بولا: آپ نے بڑا قابل اعتماد علم حاصل کیا۔ (۱۱)

**شرف تابعیت:** ۔ امام اعظم قدس سرہ کو متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے شرف ملاقات بھی حاصل تھا، آپکے تمام انصاف پسند تذکرہ نگار اور مناقب نویس اس بات پر

متفق ہیں اور یہ وہ خصوصیت ہے جو ائمہ اربعہ میں کسی کو حاصل نہیں۔ بلکہ بعض نے تو صحابہ کرام سے روایت کا بھی ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی لکھتے ہیں:۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو پایا۔ آپکی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی، اس وقت کوفہ میں صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کا وصال ۸۸ھ کے بعد ہوا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت بصرہ میں موجود تھے اور ۹۵ھ میں وصال فرمایا۔ آپ نے انکو دیکھا ہے۔ ان حضرات کے سوا دوسرے بلاد میں دیگر صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ جیسے

☆ حضرت واثلہ بن اسقع شام میں۔ وصال ۸۵ھ

☆ حضرت سہل بن سعد مدینہ میں۔ وصال ۸۸ھ

☆ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ مکہ میں۔ وصال ۱۱۰ھ

یہ تمام صحابہ کرام میں آخری ہیں جنکا وصال دوسری صدی میں ہوا۔ اور امام اعظم نے ۹۳ھ میں انکو حج بیت اللہ کے موقع پر دیکھا۔

امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ میں نے خود امام اعظم کو فرماتے سنا کہ:۔

میں ۹۳ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کو گیا، اس وقت میری عمر سولہ سال کی تھی۔ میں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ ان پر لوگوں کا ہجوم تھا، میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابی ہیں اور انکا نام عبداللہ بن حارث بن جز ہے، پھر میں نے دریافت کیا کہ ان کے پاس کیا ہے؟ میرے والد نے کہا: ان کے پاس وہ حدیثیں ہیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے کہا: مجھے بھی انکے پاس لے چلئے تاکہ میں بھی حدیث شریف سن لوں، چنانچہ وہ مجھ سے آگے بڑھے اور لوگوں کو چیرتے ہوئے چلے یہاں تک کہ میں انکے قریب پہونچ گیا اور میں نے ان سے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تفقه فی دین اللہ کفاہ

الله وهمه ورزقه من حيث لايحسبه۔(۱۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے دین کی سمجھ حاصل کرلی اسکی فکروں کا علاج اللہ تعالٰی کرتا ہےاوراس کواس طرح پرروزی دیتاہے کہ کسی کوشان وگمان بھی نہیں ہوتا۔

علامہ کوثری کی صراحت کے مطابق پہلا حج ۸۷ھ میں سترہ سال کی عمر میں کیا،اور دوسرا'۹۶'ھ میں ۲۶ سال کی عمر میں۔اورمتعددصحابہ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔درمختار میں بیس اورخلاصہ اکمال میں چھبیس صحابہ کرام سے ملاقات ہونا بیان کی گئی ہے۔

بہرحال اتنی بات متحقق ہے کہ صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی اورآپ بلاشبہ تابعی ہیں اوراس شرف میں اپنے معاصرین واقران مثلا امام سفیان ثوری،امام اوزاعی،امام مالک،اور امام لیث بن سعدپرآپکوفضیلت حاصل ہے۔(۱۳)

لہذاآپکی تابعیت کاثبوت ہرشک وشبہ سے بالاترہے۔بلکہ آپکی تابعیت کے ساتھ یہ امربھی متحقق ہے کہ آپ نے صحابہ کرام سے احادیث کاسماع کیااورروایت کیاہے۔تویہ وصف بھی بلاشبہ آپکی عظیم خصوصیت ہے۔بعض محدثین ومورخین نے اس سلسلہ میں اختلاف بھی کیا ہےلیکن منصف مزاج لوگ خاموش نہیں رہے،لہذااحناف کی طرح شوافع نے بھی اس حقیقت کوواضح کردیاہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ عینی حضرت عبداللہ بن ابی اوفی صحابی رسول کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

هواحد من راه ابوحنيفة من الصحابة وروى عنه ولا يلتفت الى قول المنكر المتعصب و كان عمر ابى حنيفة حينئذ سبع سنين وهو سن التمييز هذاعلى الصحيح ان مولد ابى حنيفة سنة ثمانين وعلى قول من قا ل سنة سبعين يكون عمر ه حينئذ سبع عشرة سنة ويستبعدجدا ان يكون صحابى مقيما ببلدة وفى اهلها من لارأه واصحابه اخبر بحاله وهم ثقاة فى انفسهم ـ(۱٤)

عبداللہ بن ابی اوفی ان صحابہ سے ہیں جنکی امام ابوحنیفہ نے زیارت کی اوران سے روایت کی قطع نظرکرتے ہوئے منکرمتعصب کےقول سےامام اعظم کی عمراس وقت سات سال کی تھی کیونکہ صحیح یہ ہے کہ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اوربعض اقوال کی بناپراس وقت آپکی

عمر سترہ سال کی تھی۔ بہر حال سات سال عمر بھی فہم وشعور کا سن ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک صحابی کسی شہر میں رہتے ہوں اور شہر کے رہنے والوں میں ایسا شخص ہو جس نے اس صحابی کو نہ دیکھا ہو۔ اس بحث میں امام اعظم کی تلامذہ کی بات ہی معتبر ہے کیونکہ وہ ان کے احوال سے زیادہ واقف ہیں اور ثقہ بھی ہیں۔

ملا علی قاری امام کردری کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

قال الکردری جماعة من المحدثین انکر وا ملاقاته مع الصحابة واصحابه اثبتوه بالاسانید الصحاح الحسان وهم اعرف باحواله منهم والمثبت العدل اولی من النافی۔(۱۵)

امام کردری فرماتے ہیں کہ محدثین کی ایک جماعت نے امام اعظم کی صحابہ کرام سے ملاقات کا انکار کیا ہے اور انکے شاگردوں نے اس بات کو صحیح اور حسن سندوں کے ساتھ ثابت کیا اور ثبوت روایت نفی سے بہتر ہے۔

مشہور محدث شیخ محمد طاہر ہندی نے کرمانی کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

واصحابه یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم۔(۱۶)

امام اعظم کے شاگرد کہتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے اور ان سے سماع حدیث بھی کیا ہے۔

امام ابو معشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری شافعی نے امام اعظم کی صحابہ کرام سے مرویات میں ایک مستقل رسالہ لکھا اور اس میں روایات مع سند بیان فرمائیں۔ نیز انکو حسن وقوی بتایا۔ امام سیوطی نے ان روایات کو تبییض الصحیفہ میں نقل کیا ہے جن کی تفصیل یوں ہے۔

عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔ (۱۷)

امام سیوطی نے فرمایا یہ حدیث پچاس طرق سے مجھے معلوم ہے اور صحیح ہے۔

حضرت امام ابو یوسف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : الدال علی الخیر کفاعلة ۔(۱۸)

اس معنی کی حدیث مسلم شریف میں بھی ہے۔

حضرت امام ابو یوسف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نیکی کی رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کے مثل ہے۔

عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول :ان الله یحب اغاثة اللهفان ۔(۱۹)

ضیاء مقدسی نے مختارہ میں اسکو صحیح کہا۔

حضرت امام ابو یوسف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی دست گیری کو پسند فرماتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

عن یحی بن قاسم عن ابی حنیفة سمعت عبدالله بن ابی اوفی یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : من بنی لله مسجدا ولو کمفحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة ۔(۲۰)

امام سیوطی فرماتے ہیں، اس حدیث کا متن صحیح بلکہ متواتر ہے۔

حضرت یحیی بن قاسم حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے اللہ کی رضا کیلئے سنگ خوار کے گڑھے کے برابر بھی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

عن اسمعیل بن عیاش عن ابی حنیفة عن واثلة بن اسقع ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال :دع مایریبك الی مالا یریبك ۔(۲۱)

امام ترمذی نے اس کی تصحیح فرمائی۔

حضرت اسمعیل بن عیاش حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شک وشبہ کی چیزوں کو چھوڑ کران چیزوں کواختیار کرو جو شکوک وشبہات سے بالاتر ہیں۔

ان تمام تفصیلات کی روشنی میں یہ بات ثابت وتحقق ہے کہ امام اعظم صحابہ کرام کی رویت وروایت دونوں سے مشرف ہوئے۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ امام اعظم کے بعض سوانح نگاراپنی صاف گوئی اور غیر جانب داری کا ثبوت دیتے ہوئے وہ باتیں بھی لکھ گئے ہیں جن سے تعصب کا اظہار ہوتا ہے۔ان کے پیچھے حقائق تو کیا ہوتے دیانت سے بھی کام نہیں لیا گیا۔اس سلسلہ میں علامہ غلام رسول سعیدی کی تصنیف تذکرۃ المحدثین سے ایک طویل اقتباس ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

شبلی نعمانی نے امام اعظم کی صحابہ کرام سے روایت کے انکار پر کچھ عقلی وجوہات بھی پیش کیے ہیں لکھتے ہیں۔

میرے نزدیک اس کی ایک اور وجہ ہے۔محدثین میں باہم اختلاف ہے کہ حدیث سیکھنے کیلئے کم ازکم کتنی عمر شرط ہے؟ اس امر میں ارباب کوفہ سب سے زیادہ احتیاط کرتے تھے یعنی بیس برس سے کم عمر کا شخص حدیث کی درسگاہ میں شامل نہیں ہوسکتا تھا،ان کے نزدیک چونکہ حدیثیں بالمعنی روایت کی گئی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ طالب علم پوری عمر کو پہنچ چکا ہو ورنہ مطالب کو سمجھنے اوراس کے ادا کرنے میں غلطی کا احتمال ہے،غالباً یہی قید تھی جس نے امام ابوحنیفہ کوایسے بڑے شرف سے محروم رکھا۔"

اس سلسلہ میں اولاً تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اہل کوفہ کا یہ قاعدہ کہ سماع حدیث کیلئے کم ازکم بیس سال عمر درکار ہے،کونسی یقینی روایت سے ثابت ہے؟ امام صاحب کی مرویات صحابہ کیلئے جب یقینی اور صحیح روایت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اہل کوفہ کے اس قاعدہ کو بغیر کسی یقینی اور صحیح روایت کے کیسے مان لیا گیا،

**ثانیاً:۔** یہ قاعدہ خود خلاف حدیث ہے کیونکہ صحیح بخاری میں امام بخاری نے متی یصح سماع الصغیر کا باب قائم کیا ہے اس کے تحت ذکر فرمایا ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی حدیث کو روایت کیا ہے،اس کے علاوہ

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عمر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت چھ اور سات سال تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عمر حضور کے وصال کے وقت تیرہ سال تھی، اور یہ حضرات آپ کے وصال سے کئی سال پہلے کی سنی ہوئی احادیث کی روایت کرتے تھے۔ پس روایت حدیث کیلئے بیس سال عمر کی قید لگانا طریقہ صحابہ کے مخالف ہے اور کوفہ کے ارباب علم وفضل اور دیانت دار حضرات کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے اتنی جلدی صحابہ کی روش کو چھوڑ دیا ہوگا۔

**ثالثا:۔** برتقدیر تسلیم گزارش یہ ہے کہ اہل کوفہ نے یہ قاعدہ کب وضع کیا، اس بات کی کہیں وضاحت نہیں ملتی۔ اغلب اور قرین قیاس یہی ہے کہ جب علم حدیث کی تحصیل کا چرچا عام ہوگیا اور کثرت سے درس گاہیں قائم ہوگئیں اور وسیع پیمانے پر آثار وسنن کی اشاعت ہونے لگی، اس وقت اہل کوفہ نے اس قید کی ضرورت کو محسوس کیا ہوگا تا کہ ہر کہ ومہ حدیث کی روایت کرنا شروع نہ کردے، یہ کسی طرح بھی باور نہیں کیا جاسکتا کہ عہد صحابہ میں ہی کوفہ کے اندر باقاعدہ درس گاہیں بن گئیں اور ان میں داخلہ کیلئے قوانین اور عمر کا تعین بھی ہوگیا تھا۔

**رابعاً:۔** اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ۸۰ھ ہی میں کوفہ کے اندر باقاعدہ درسگاہیں قائم ہوگئی تھیں اور ان کے ضوابط اور قوانین بھی وضع کئے جاچکے تھے تو ان درس گاہوں کے اساتذہ سے سماع حدیث کیلئے بیس برس کی قید فرض کی جاسکتی ہے مگر یہ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی وغیرہ ان درس گاہوں میں اساتذہ تو مقرر تھے نہیں کہ ان سے سماع حدیث بھی بیس سال کی عمر میں کیا جاتا۔

**خامساً:۔** بیس برس کی قید اگر ہوتی بھی تو کوفہ کی درس گاہوں کے لئے اگر کوفہ کا کوئی رہنے والا بصرہ جاکر سماع حدیث کرے تو یہ قید اس پر کیسے اثر انداز ہوگی؟ حضرت انس بصرہ میں رہتے تھے اور امام اعظم ان کی زندگی میں بارہا بصرہ گئے اور ان کی آپس میں ملاقات بھی ثابت ہے تو کیوں نہ امام صاحب نے ان سے روایت حدیث کی ہوگی۔

**سادساً:۔** اگر بیس سال عمر کی قید کو بالعموم بھی فرض کرلیا جائے تو بھی یہ کسی طور قرین قیاس نہیں ہے کہ حضرات صحابہ کرام جن کا وجود مسعود نوادر روزگار اور مغتنمات عصر میں سے تھا ان سے

www.alahazratnetwork.org

ازراہ تبرک وتشرف احادیث کے سماع کیلئے بھی کوئی شخص اس انتظار میں بیٹھا رہے گا کہ میری عمر بیس سال کو پہنچ لے تو میں ان سے جاکر ملاقات اور سماع حدیث کروں۔ حضرت انس کے وصال کے وقت امام اعظم کی عمر پندرہ برس تھی اورامام کردری فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں امام اعظم بیس سے زائد مرتبہ بصرہ تشریف لے گئے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ امام اعظم پندرہ برس تک کی عمر میں بصرہ جاتے رہے ہوں اور حضرت انس سے مل کر اوران سے سماع حدیث کرکے نہ آئے ہوں، راوی اور مروی عنہ میں معاصرت بھی ثابت ہوجائے توامام مسلم کے نزدیک روایت مقبول ہوتی ہے۔ یہاں معاصرت کے بجائے ملاقات کے بیس سے زیادہ قرائن موجود ہیں پھر بھی قبول کرنے میں تامل کیا جارہا ہے۔

الحمدللہ العزیز! کہ ہم نے اصول روایت اور قرائن عقلیہ کی روشنی میں اس امر کو آفتاب سے زیادہ روشن کردیا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام سے روایت حدیث کا شرف حاصل تھا اوراس سلسلے میں جتنے اعتراضاف کئے جاتے ہیں ان پر سیر حاصل گفتگو کرلی ہے۔ اس کے باوجود بھی ہم نے جو کچھ لکھا وہ ہماری تحقیق ہے ہم اسے منوانے کیلئے ہرگز اصرار نہیں کرتے۔ (۲۲)

**اساتذہ:۔** گذشتہ تفصیلات میں آپ متفرق طور پر پڑھ چکے کہ امام اعظم نے کثیر شیوخ واساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا، ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں۔

عطاء بن ابی رباح، حماد بن ابی سلیمان، سلیمان بن مہران اعمش، امام عامر شعبی، عکرمہ مولی ابن عباس، ابن شہاب زہری، نافع مولی بن عمر، یحیی بن سعید انصاری، عدی بن ثابت انصاری، ابوسفیان بصری، ہشام بن عروہ، سعید بن مسروق، علقمہ بن مرثد، حکم بن عیینہ، ابواسحاق بن سبیعی، سلمہ بن کہیل، ابوجعفر محمد بن علی، عاصم بن ابی النجود، علی بن اقمر، عطیہ بن سعید عوفی، عبدالکریم ابوامیہ، زیاد بن علاقہ۔ سلیمان مولی ام المومنین میمونہ، سالم بن عبداللہ،

چونکہ احادیث فقہ کی بنیاد ہیں اور کتاب اللہ کے معانی ومطالب کے فہم کی بھی اساس ہیں لہذا امام اعظم نے حدیث کی تحصیل میں بھی انتھک کوشش فرمائی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ حدیث کا درس شباب پر تھا۔ تمام بلاد اسلامیہ میں اس کا درس زور وشور سے جاری تھا اور کوفہ تو اس خصوص میں ممتاز تھا۔ کوفہ کا یہ وصف خصوصی امام بخاری کے زمانہ میں بھی اس عروج پر تھا کہ خود

امام بخاری فرماتے ہیں، میں کوفہ اتنی بار حصول حدیث کیلئے گیا کہ شمار نہیں کرسکتا۔

امام اعظم نے حصول حدیث کا آغاز بھی کوفہ ہی سے کیا۔کوفہ میں کوئی ایسا محدث نہ تھا جس سے آپ نے حدیث اخذ نہ کی ہو۔ابوالمحاسن شافعی نے فرمایا:۔

ترانوے وہ مشائخ ہیں جو کوفے میں قیام فرماتے تھے یا کوفے تشریف لائے جن سے امام اعظم نے حدیث اخذ کی۔ان میں اکثر تابعی تھے۔بعض مشائخ کی تفصیل یہ ہے۔

**امام عامر شعبی:۔** انہوں نے پانچسو صحابہ کرام کا زمانہ پایا، خود فرماتے تھے کہ بیس سال ہوئے میرے کان میں کوئی حدیث ایسی نہ پڑی جسکا علم مجھے پہلے سے نہ ہو۔امام اعظم نے ان سے اخذ حدیث فرمائی۔

**امام شعبہ:۔** انہیں دوہزار حدیثیں یادتھیں، سفیان ثوری نے انہیں امیرالمومنین فی الحدیث کہا، امام شافعی نے فرمایا: شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں حدیث اتنی عام نہ ہوتی۔امام شعبہ کو امام اعظم سے قلبی لگاؤ تھا، فرماتے تھے، جس طرح مجھے یہ یقین ہے کہ آفتاب روشن ہے اسی طرح یقین سے کہتا ہوں کہ علم اور ابوحنیفہ ہمنشیں ہیں۔

**امام اعمش:۔** مشہور تابعی ہیں شعبہ وسفیان ثوری کے استاذ ہیں، حضرت انس اور عبداللہ بن ابی اوفی سے ملاقات ہے۔امام اعظم آپ سے حدیث پڑھتے تھے اسی دوران انہوں نے آپ سے مناسک حج لکھوائے۔واقعہ یوں ہے کہ امام اعمش سے کسی نے کچھ مسائل دریافت کئے۔انہوں نے امام اعظم سے پوچھا۔آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت امام اعظم نے ان سب کے حکم بیان فرمائے۔امام اعمش نے پوچھا کہاں سے یہ کہتے ہو۔فرمایا۔آپ ہی کی بیان کردہ احادیث سے اور ان احادیث کو مع سندوں کے بیان کردیا۔امام اعمش نے فرمایا۔بس بس، میں نے آپ سے جتنی حدیثیں سودن میں بیان کیں آپ نے وہ سب ایک دن میں سناڈالیں۔میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ان احادیث میں یہ عمل کرتے ہیں۔

یامعشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصيادلة وانت ايها الرجل اخذت بكلا الطرفين۔

اے گروہ فقہاء! تم طبیب ہو اور ہم محدثین عطار اور آپ نے دونوں کو حاصل کرلیا۔

**امام حماد:۔** امام اعظم کے عظیم استاذ حدیث وفقہ ہیں اور حضرت انس سے حدیث سنی تھی بڑے بڑے ائمہ تابعین سے ان کو شرف تلمذ حاصل تھا۔

**سلمہ بن کہیل:۔** تابعی جلیل ہیں، بہت سے صحابہ کرام سے روایت کی۔ کثیر الروایت اور صحیح الروایت تھے۔

**ابواسحاق سبیعی** ۔علی بن مدینی نے کہا انکے شیوخ حدیث کی تعداد تین سو ہے۔ ان میں اڑتیس صحابہ کرام ہیں۔ عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، نعمان بن بشیر، زید بن ارقم سرفہرست ہیں۔

کوفہ کے علاوہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں آپ نے ایک زمانہ تک علم حدیث حاصل فرمایا: چونکہ آپ نے پچپن حج کیے اس لئے ہر سال حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما میں حاضری کا موقع ملتا تھا اور آپ اس موقع پر دنیائے اسلام سے آنے والے مشائخ سے اکتساب علم کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

مکہ معظمہ میں حضرت عطاء بن ابی رباح سرتاج محدثین تھے، دوسرے صحابہ کرام کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم مجتہد وفقیہ تھے۔ حضرت ابن عمر فرماتے تھے کہ عطاء کے ہوتے ہوئے میرے پاس کیوں آتے ہیں۔ ایام حج میں اعلان عام ہوجاتا کہ عطاء کے علاوہ کوئی فتوی نہ دے۔ اساطین محدثین امام اوزاعی، امام زہری، امام عمرو بن دینار انکے شاگرد تھے۔ امام اعظم نے اپنی خداداد ذہانت وفطانت سے آپ کی بارگاہ میں وہ مقبولیت حاصل کرلی تھی آپ کو قریب سے قریب تر بٹھاتے۔ تقریباً بیس سال خدمت میں حج بیت اللہ کے موقع پر حاضر ہوتے رہے۔

حضرت عکرمہ کا قیام بھی مکہ مکرمہ میں تھا، یہ جلیل القدر صحابہ کے تلمیذ ہیں۔ حضرت علی، حضرت ابوہریرہ، ابوقتادہ، ابن عمر اور ابن عباس کے تلمیذ خاص ہیں۔ ستر مشاہیر ائمہ تابعین انکے تلامذہ میں داخل ہیں۔ امام اعظم نے ان سے بھی حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

مدینہ طیبہ میں سلیمان مولی ام المومنین میمونہ اور سالم بن عبداللہ سے احادیث سنیں۔ انکے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی اکتساب علم کیا۔

بصرہ کے تمام مشاہیر سے اخذ علم فرمایا، یہ شہر حضرت انس بن مالک کی وجہ سے مرکز

حدیث بن گیا تھا۔امام اعظم کی آمد ورفت یہاں کثرت سے تھی۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپکی ملاقات بصرہ میں بھی ہوئی اور آپ جب کوفہ تشریف لائے اس وقت بھی۔

غرضکہ امام اعظم کو حصول حدیث میں وہ شرف حاصل ہے جو دیگر ائمہ کو نہیں، آپکے مشائخ میں صحابہ کرام سے لیکر کبار تابعین اور مشاہیر محدثین تک ایک عظیم جماعت داخل ہے اور آپکے مشائخ کی تعداد چار ہزار تک بیان کی گئی ہے۔

**تلامذہ:۔** آپ سے علم حدیث وفقہ حاصل کرنے والے بے شمار ہیں، چند مشاہیر کے اسماء اس طرح ہیں۔

امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام حماد بن ابی حنیفہ، امام مالک، امام عبداللہ بن مبارک، امام زفر بن ہذیل، امام داؤد طائی، فضیل بن عیاض، ابراہیم بن ادہم، بشر بن الحارث حافی، ابوسعید یحی بن زکریا کوفی ہمدانی، علی بن مسہر کوفی، حفص بن غیاث، حسن بن زناد، مسعر بن کدام، نوح بن دراج نخعی، ابراہیم بن طہران، اسحاق بن یوسف ازرق، اسد بن عمرو قاضی، عبدالرزاق، ابونعیم، حمزہ بن حبیب الزیات، ابو یحیی حمانی، عیسی بن یونس، یزید بن زریع، وکیع بن جراح، ہیثم، حکام بن یعلی رازی، خارجہ بن مصعب، عبدالحمید بن ابی داؤد، مصعب بن مقدام، یحیی بن یمان، لیث بن سعد، ابوعصمہ بن مریم، ابوعبدالرحمٰن مقری، ابو عاصم وغیرہم۔

**تصانیف۔** امام اعظم نے کلام وعقائد، فقہ واصول اور آداب واخلاق پر کتابیں تصنیف فرما کر اس میدان میں اولیت حاصل کی ہے۔

امام اعظم کے سلسلہ میں ہر دور میں کچھ لوگ غلط فہمی کا شکار رہے ہیں اور آج بھی یہ مرض بعض لوگوں میں موجود ہے۔فقہ حنفی کو بالعموم حدیث سے تہی دامن اور قیاس ورائے پر اسکی بنا سمجھی جاتی ہے جو سراسر خلاف واقع ہے۔اس حقیقت کو تفصیل سے جاننے کیلئے بڑے بڑے علماء فن کے رشحات قلم ملاحظہ کریں جن میں امام یوسف بن عبدالھادی حنبلی، امام سیوطی شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، امام محمد صالحی شافعی وغیرہم جیسے اکابر نے اسی طرح کی پھیلائی گئی غلط فہمی کے ازالہ کیلئے کتابیں تصنیف فرمائیں۔علم حدیث میں امام اعظم کو بعض ایسی خصوصیات حاصل

ہیں جن میں کوئی دوسرا محدث شریک نہیں۔

امام اعظم کی مرویات کے مجموعے چار قسم کے شمار کئے گئے ہیں جیسا کہ شیخ محمد امین نے وضاحت سے ''مسانید الامام ابی حنیفہ'' میں لکھا ہے۔

کتاب الآثار۔ مسند امام ابوحنیفہ۔ اربعینات۔ وحدانیات۔

متقدمین میں تصنیف وتالیف کا طریقہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لائق وقابل فخر تلامذہ کو املا کراتے، یا خود تلامذہ درس میں خاص چیزیں ضبط تحریر میں لے آتے، اسکے بعد راوی کی حیثیت سے ان تمام معلومات کو جمع کر کے روایت کرتے اور شیخ کی طرف منسوب فرماتے تھے۔

**کتاب الآثار**۔ امام اعظم نے علم حدیث وآثار پر مشتمل کتاب الآثار، یونہی تصنیف فرمائی، آپ نے اپنے مقرر کردہ اصول وشرائط کے مطابق چالیس ہزار احادیث کے ذخیرہ سے اس مجموعہ کا انتخاب کر کے املا کرایا۔ قدرے تفصیل گذر چکی ہے۔ کتاب میں مرفوع، موقوف، اور مقطوع سب طرح کی احادیث ہیں۔ کتاب الآثار کے راوی آپکے متعدد تلامذہ ہیں جنکی طرف منسوب ہوکر علیحدہ علیحدہ نام سے معروف ہیں اور مرویات کی تعداد میں بھی حذف واضافہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

عام طور سے چند نسخے مشہور ہیں:۔

۱۔ کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف۔

۲۔ کتاب الآثار بروایت امام محمد۔

۳۔ کتاب الآثار بروایت امام حماد بن امام اعظم۔

۴۔ کتاب الآثار بروایت حفص بن غیاث۔

۵۔ کتاب الآثار بروایت امام زفر (یہ سنن زفر کے نام سے بھی معروف ہوئی)

۶۔ کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد

ان میں بھی زیادہ شہرت امام محمد کے نسخہ کو حاصل ہوئی۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:۔

روی الآثار عن نبل ثقات ـ غزار العلم مشیخة حصیفة۔

امام اعظم نے الآثار، کوثقہ اور معزز لوگوں سے روایت کیا ہے جو وسیع العلم اور عمدہ مشائخ تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

والموجود من حدیث ابی حنیفة مفردا انما ھو کتاب الآثار التی رواہ محمد بن الحسن۔

اور اس وقت امام اعظم کی احادیث میں سے کتاب الآثار موجود ہے جسے امام محمد بن حسن نے روایت کیا ہے۔اس میں مرفوع احادیث ۱۲۲ ہیں۔

امام ابو یوسف کا نسخہ زیادہ روایات پر مشتمل ہے، امام عبدالقادر حنفی نے امام ابو یوسف کے صاحبزادے یوسف کے ترجمہ میں لکھا ہے:۔

روی کتا ب الآثار عن ابی حنیفة وھو مجلد ضخم۔

یوسف بن ابو یوسف نے اپنے والد کے واسطہ سے امام اعظم ابوحنیفہ سے کتاب الآثار کو روایت کیا ہے جو ایک ضخیم جلد ہے،اس میں ایک ہزار ستر (۱۰۷۰) احادیث ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

**مسند امام ابوحنیفہ:۔** یہ کتاب امام اعظم کی طرف منسوب ہے،اسکی حقیقت یہ ہے کہ آپ نے جن شیوخ سے احادیث کو روایت کیا ہے بعد میں محدثین نے ہر ہر شیخ کی مرویات کو علیحدہ کرکے مسانید کو مرتب کیا۔دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے تدوین فقہ اور درس کے وقت تلامذہ کو مسائل شرعیہ بیان فرماتے ہوئے جو دلائل بصورت روایت بیان فرمائے تھے ان روایات کو آپکے تلامذہ یا بعد کے محدثین نے جمع کرکے مسند کا نام دیدیا۔ان مسانید اور مجموعوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | مسند الامام | مرتب | امام حماد بن ابی حنیفہ |
| ۲۔ | مسند الامام | مرتب | امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری |
| ۳۔ | مسند الامام | مرتب | امام محمد بن حسن الشیبانی |
| ۴۔ | مسند الامام | مرتب | امام حسن بن زیاد لؤلوی |
| ۵۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابو محمد عبداللہ بن یعقوب الحارث البخاری |
| ۶۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالحسین محمد بن مظہر بن موسی |
| ۸۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی |
| ۹۔ | مسند الامام | مرتب | الشیخ الثقہ ابوبکر محمد بن عبدالباخی الانصاری |
| ۱۰۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی |
| ۱۱۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ عمر بن حسن الاشنانی |
| ۱۲۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی |
| ۱۳۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو البلخی |
| ۱۴۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد السعد ی |
| ۱۵۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ عبداللہ بن مخلد بن حفص البغدادی |
| ۱۶۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالحسن علی بن عمر بن احمد الدارقطنی |
| ۱۷۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوحفص عمر بن احمد المعروف بابن شاہین |
| ۱۸۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالخیر شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی |
| ۱۹۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ شیخ الحرمین عیسی المغربی المالکی |
| ۲۰۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر القیسرانی |
| ۲۱۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالعباس احمد الہمدانی المعروف بابن عقدہ |
| ۲۲۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم الاصفہانی المعروف بابن المقری |
| ۲۳۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابواسمعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الحنفی |
| ۲۴۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالحسن عمر بن حسن الاشنانی |
| ۲۵۔ | مسند الامام | مرتب | حافظ ابوالقاسم علی بن حسن المعروف بابن عساکر الدمشقی۔ |

ان علاوہ کچھ مسانید وہ بھی ہیں جنکو مندرجہ بالا مسانید میں سے کسی میں مدغم کردیا گیا ہے۔مثلا ابن عقدہ کی مسند میں ان چار حضرات کی مسانید کا تذکرہ ہے اور یہ ایک ہزار سے زیادہ احادیث پر مشتمل ہے۔

۱۔ حمزہ بن حبیب التیمی الکوفی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۔ محمد بن مسروق الکندی الکوفی

۳۔ اسمعیل بن حماد بن امام ابوحنیفہ

۴۔ حسین بن علی

پھر یہ کہ جامع مسانید امام اعظم جس کو علامہ ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی نے ابواب فقہ کی ترتیب پر مرتب کیا تھا اس میں کتاب الآثار کے نسخے بھی شامل ہیں اگر انکو علیحدہ شمار کیا جائے تو پھر اس عنوان سند کے تحت آنے والی مسانید کی تعداد اکتیس ہوگی جبکہ جامع المسانید میں صرف پندرہ مسانید ہیں اور انکی بھی تلخیص کی گئی ہے مکرر اسناد کو حذف کردیا ہے یہ مجموعہ چالیس ابواب پر مشتمل ہے اور کل روایات کی تعداد ۱۷۱۰ ہے۔

مرفوع روایات ۹۱۶

غیر مرفوع ۷۹۴

پانچ یا چھ واسطوں والی روایات بہت کم اور نادر ہیں، عام روایات کا تعلق رباعیات، ثلاثیات، ثنائیات اور وحدانیات سے ہے۔

علامہ خوارزمی نے اس مجموعہ مسند کے لکھنے کی وجہ یوں بیان کی ہے، کہ میں نے ملک شام میں بعض جاہلوں سے سنا کہ حضرت امام اعظم کی روایت حدیث کم تھی۔ ایک جاہل نے تو یہانتک کہا کہ امام شافعی کی مسند بھی ہے اور امام احمد کی مسند بھی ہے، اور امام مالک نے تو خود مؤطا لکھی۔ لیکن امام ابوحنیفہ کا کچھ بھی نہیں۔

یہ سنکر میری حمیت دینی نے مجھکو مجبور کیا کہ میں آپکی ۱۵ مسانید وآثار سے ایک مسند مرتب کروں، لہذا ابواب فقہیہ پر میں نے اسکو مرتب کر کے پیش کیا ہے۔ (۲۳)

کتاب الآثار، جامع المسانید اور دیگر مسانید کی تعداد کے اجمالی تعارف کے بعد یہ بات اب حیز خفا میں نہیں رہ جاتی کہ امام اعظم کی محفوظ مرویات کتنی ہونگی، امام مالک اور امام شافعی کی مرویات سے اگر زیادہ تسلیم نہیں کی جاسکیں تو کم بھی نہیں ہیں، بلکہ مجموعی تعداد کے غالب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیئے۔

امام اعظم کی مسانید کی کثرت سے کوئی اس مغالطہ کا شکار نہ ہو کہ پھر اس میں رطب

ویا بس سب طرح کی روایات ہونگی۔ہم نے عرض کیا کہ اول تو مرویات میں امام اعظم قدس سرہ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان واسطے بہت کم ہوتے ہیں۔اور جو واسطے مذکور ہوتے ہیں انکی حیثیت وعلوشان کا اندازہ اس سے کیجئے کہ:۔

امام عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعۃ الکبری میں فرماتے ہیں۔

وقد من اللہ علی بمطالعة مسانید الامام ابی حنیفة الثلاثة فرأیته لایروی حدیثا الاعن اخبار التابعین العدول الثقات الذین هم من خیرالقرون بشهادة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کالاسود وعلقمة وعطاء وعکرمة ومجاهد ومکحول والحسن البصری واضرابهم رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین ۔بینه وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عدول ثقات اعلام اخیار لیس فیهم کذاب ولامنهم بکذب ۔(٢٤)

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ میں نے امام اعظم کی مسانید ثلاثہ کو مطالعہ کیا۔میں نے ان میں دیکھا کہ امام اعظم ثقہ اور صادق تابعین کے سوا کسی سے روایت نہیں کرتے جن کے حق میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر القرون ہونے کی شہادت دی، جیسے اسود، علقمہ عطاء، عکرمہ، مجاہد، مکحول اور حسن بصری وغیرہم۔لہذا امام اعظم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان تمام راوی عدول، ثقہ اور مشہور اخیار میں سے ہیں جنکی طرف کذب کی نسبت بھی نہیں کی جاسکتی اور نہ وہ کذاب ہیں۔

**اربعینات:**۔امام اعظم کی مرویات سے متعلق بعض حضرات نے اربعین بھی تحریر فرمائی ہیں مثلاً:۔

الاربعین من روایات نعمان سیدالمحتهدین ۔(مولانا محمد ادریس نگرامی)

الاربعین۔ (شیخ حسن محمد بن شاہ محمد ہندی)

**وحدانیات:**۔امام اعظم کی وہ روایات جن میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صرف ایک وسطہ ہو ان روایات کو بھی ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس سلسلہ میں بعض تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جزء ماروا ه ابو حنیفة عن الصحابة۔

جامع ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد شافعی۔

امام سیوطی نے اس رسالہ کو تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ میں شامل کردیا ہے، چند احادیث قارئین ملاحظہ فرما چکے۔

۲۔ الاختصار والترجیح للمذھب الصحیح۔

امام ابن جوزی کے پوتے یوسف نے اس کتاب میں بعض روایات نقل فرمائی ہیں۔

دوسرے ائمہ نے بھی اس سلسلہ میں روایات جمع کی ہیں۔مثلا:۔

۱۔ ابو حامد محمد بن ہارون حضرمی

۲۔ ابو بکر عبد الرحمٰن بن محمد سرخسی

۳۔ ابو الحسین علی بن احمد بن عیسی نہقی

ان تینوں حضرات کے اجزاء وحدانیات کو ابو عبد اللہ محمد دمشقی حنفی المعروف با بن طولون م ۹۵۳، نے اپنی سند سے کتاب الفہرست الاوسط میں روایت کیا۔

www.alahazratnetwork.org

نیز علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی سند سے المعجم المفہرس میں

علامہ خوارزمی نے جامع المسانید کے مقدمہ میں

ابو عبد اللہ صیمری نے فضائل ابی حنیفہ واخبارہ میں روایت کیا ہے۔

نفس اسلامی WWW.NAFSEISLAM.COM

البتہ بعض حضرات نے ان وحدانیات پر تنقید بھی کی ہے، تو اسکے لئے ملا علی قاری، امام عینی اور امام سیوطی کی تصریحات ملاحظہ کیجئے، ان تمام حضرات نے حقیقت واضح کردی ہے۔

امام اعظم کی فن حدیث میں عظمت وجلالت شان ان تمام تفصیلات سے ظاہر و باہر ہے لیکن بعض لوگوں کو اب بھی یہ شبہ ہے کہ جب اتنے عظیم محدث تھے تو روایات اب بھی اس حیثیت کی نہیں، محدث اعظم واکبر ہونے کا تقاضہ تو یہ تھا کہ لاکھوں احادیث آپ کو یاد ہونا چاہیئے تھیں جیسا کہ دوسرے محدثین کے بارے میں منقول ہے۔تو اس سلسلہ میں علامہ غلام رسول سعیدی کی محققانہ بحث ملاحظہ کریں جس سے حقیقت واضح ہوجائے گی۔لکھتے ہیں:۔

چونکہ بعض اہل اہوا یہ کہتے ہیں کہ امام اعظم کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں۔اس لئے ہم ذرا تفصیل سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ امام اعظم کے پاس احادیث کا وافر ذخیرہ تھا۔حضرت ملا علی قاری امام محمد بن سماعہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

ان الامام ذکر فی تصانیفه بضع وسبعین الف حدیث وانتخب الآثار من اربعین الف حدیث ۔

امام ابوحنیفہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار سے زائد احادیث بیان کی ہیں اور چالیس ہزار احادیث سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا ہے۔

اور صدر الائمہ امام موفق بن احمد تحریر فرماتے ہیں:

وانتخب ابو حنیفة الاثار من اربعین الف حدیث ۔

امام ابوحنیفہ نے کتاب الاثار کا انتخاب چالیس ہزار حدیثوں سے کیا ہے۔

ان حوالوں سے امام اعظم کا جو علم حدیث میں تبحر ظاہر ہو رہا ہے وہ محتاج بیاں نہیں ہے۔

ممکن ہے کوئی شخص کہہ دے کہ ستر ہزار احادیث کو بیان کرنا اور کتاب الآثار کا چالیس ہزار حدیثوں سے انتخاب کرنا چنداں کمال کی بات نہیں ہے۔ امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث صحیحہ اور دو لاکھ احادیث غیر صحیحہ یاد تھیں اور انہوں نے صحیح بخاری کا انتخاب چھ لاکھ حدیثوں سے کیا تھا پس فن حدیث میں امام بخاری کے مقابلہ میں امام اعظم کا مقام بہت کم معلوم ہوتا ہے۔

اسکے جواب میں گزارش ہے کہ احادیث کی کثرت اور قلت درحقیقت طرق اور اسانید کی قلت اور کثرت سے عبارت ہے۔ ایک متن حدیث اگر سو مختلف طرق اور سندوں سے روایت کیا جائے تو محدثین کی اصطلاح میں ان کو سو احادیث قرار دیا جائے گا حالانکہ ان تمام حدیثوں کا متن واحد ہوگا۔ منکرین حدیث انکار حدیث کے سلسلے میں یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ تمام کتب حدیث کی روایات کو اگر جمع کیا جائے تو یہ تعداد کروڑوں کے لگ بھگ ہوگی اور حضور کی پوری رسالت کی زندگی کی شب و روز پر انکو تقسیم کیا جائے تو احادیث حضور کی حیات مبارکہ سے بڑھ جائیں گی۔ پس اس صورت میں احادیث کی صحت کیونکر قابل تسلیم ہوگی۔ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ روایات کی یہ کثرت دراصل اسانید کی کثرت ہے ورنہ نفس احادیث کی تعداد چار ہزار چار سو سے زیادہ نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ امیر یمانی لکھتے ہیں:

ان جملة الاحادیث المسندة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یعنی الصحیحة بلاتکرار اربعة الاف واربع مائة ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

بلاشبہ وہ تمام مسند احادیث صحیحہ جو بلاتکرار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان کی تعداد چار ہزار چار سو ہے۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۸۰ھ ہے اور امام بخاری ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور ان کے درمیان ایک سو چودہ سال کا طویل عرصہ ہے اور ظاہر ہے اس عرصہ میں بکثرت احادیث شائع ہو چکی تھیں اور ایک ایک حدیث کو سیکڑوں بلکہ ہزاروں اشخاص نے روایت کرنا شروع کر دیا تھا۔ امام اعظم کے زمانہ میں راویوں کا اتنا شیوع اور عموم تھا نہیں، اس لئے امام اعظم اور امام بخاری کے درمیان جو روایت کی تعداد کا فرق ہے وہ دراصل اسانید کی تعداد کا فرق ہے، نفس روایت نہیں ہے ورنہ اگر نفس احادیث کا لحاظ کیا جائے تو امام اعظم کی مرویات امام بخاری سے کہیں زیادہ ہیں۔

اس زمانہ میں احادیث نبویہ جس قدر اسانید کے ساتھ مل سکتی تھیں امام اعظم نے ان تمام طرق واسانید کے ساتھ ان احادیث کو حاصل کر لیا تھا اور حدیث واثر کسی صحیح سند کے ساتھ موجود نہ تھے مگر امام اعظم کا علم انہیں شامل تھا۔ وہ اپنے زمانے کے تمام محدثین پر ادراک حدیث میں فائق اور غالب تھے۔ چنانچہ امام اعظم کے معاصر اور مشہور محدث امام مسعر بن کدام فرماتے ہیں:۔

طلبت مع ابی حنیفة الحدیث فغلبت واخذ نا فی الزهد فبرع علینا وطلبنا معه الفقه فجاء منه ماترون۔

میں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ حدیث کی تحصیل کی لیکن وہ ہم سب پر غالب رہے اور زہد میں مشغول ہوئے تو وہ اس میں سب سے بڑھ کر تھے اور فقہ میں ان کا مقام تو تم جانتے ہی ہو۔

نیز محدث بشر بن موسی اپنے استاد امام عبدالرحمٰن مقری سے روایت کرتے ہیں:۔

وکان اذاحدث عن ابی حنیفة قال حدثنا شاهنشاه ۔

امام مقری جب امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے تو کہتے کہ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی۔

ان حوالوں سے ظاہر ہو گیا کہ امام اعظم اپنے معاصرین محدثین کے درمیان فن حدیث

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

میں تمام پر فائق اور غالب تھے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ان کی نگاہ سے اوجھل نہ تھی ، یہی وجہ ہے کہ ان کے تلامذہ انہیں حدیث میں حاکم اور شہنشاہ تسلیم کرتے تھے ۔اصطلاح حدیث میں حاکم اس شخص کو کہتے ہیں جو حضور کی تمام مرویات پر متناً وسنداً دسترس رکھتا ہو،مراتب محدثین میں یہ سب سے اونچا مرتبہ ہے اور امام اعظم اس منصب پر یقیناً فائز تھے۔کیونکہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ناواقف ہو وہ حیات انسانی کے تمام شعبوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایات کے مطابق جامع دستور نہیں بنا سکتا۔

**امام اعظم کے محدثانہ مقام پر ایک شبہ کا ازالہ:** ۔گزشتہ سطور میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلا تکرار احادیث مرویہ کی تعداد چار ہزار چار سو ہے اور امام حسن بن زیاد کے بیان کے مطابق امام اعظم نے جو احادیث بلا تکرار بیان فرمائی ہیں انکی تعداد چار ہزار ہے۔پس امام اعظم کے بارے میں حاکمیت اور حدیث میں ہمہ دانی کا دعوی کیسے صحیح ہوگا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چار ہزار احادیث کے بیان کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی چار سو حدیثوں کا امام اعظم کو علم بھی نہ ہو کیونکہ حسن بن زیاد کی حکایت میں بیان کی نفی ہے علم کی نہیں ؛

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

خیال رہے امام اعظم نے فقہی تصنیفات میں ان احادیث کا بیان کیا ہے جن سے مسائل مستنبط ہوتے ہیں اور جن کے ذریعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کیلئے عمل کا ایک راستہ متعین فرمایا ہے جنہیں عرف عام میں سنن سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن حدیث کا مفہوم سنت سے عام ہے کیونکہ احادیث کے مفہوم میں وہ روایات بھی شامل ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ، آپ کی قلبی واردات، خصوصیات، گزشتہ امتوں کے قصص اور مستقبل کی پیش گوئیاں موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی احادیث سنت کے قبیل سے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ احکام ومسائل کیلئے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

پس امام اعظم نے جن چار ہزار احادیث کو مسائل کے تحت بیان فرمایا ہے وہ از قبیل سنن ہیں اور جن چار سو احادیث کو امام اعظم نے بیان نہیں فرمایا وہ ان روایات پر محمول ہیں جو احکام سے متعلق نہیں ہیں لیکن یہاں بیان کی نفی ہے علم کی نہیں ؛

**فن حدیث میں امام اعظم کا فیضان :۔** امام اعظم علم حدیث میں جس عظیم مہارت کے حامل اور جلیل القدر مرتبہ پر فائز تھے اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ تشنگان علم حدیث کا انبوہ کثیر آپ کے حلقۂ درس میں سماع حدیث کیلئے حاضر ہوتا۔

حافظ ابن عبدالبر امام وکیع کے ترجمے میں لکھتے ہیں :۔

وکان یحفظ حدیثہ کلہ وکان قد سمع من ابی حنیفۃ کثیرا ،۔

وکیع بن جراح کو امام اعظم کی سب حدیثیں یاد تھیں اور انہوں نے امام اعظم سے احادیث کا بہت زیادہ سماع کیا تھا۔

امام مکی بن ابراہیم ، امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد اور امام بخاری کے استاذ تھے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں بائیس ثلاثیات صرف امام مکی بن ابراہیم کی سند سے روایت کی ہیں۔

امام صدر الائمہ موفق بن احمد مکی ان کے بارے میں لکھتے ہیں :۔

ولزم اباحنیفۃ رحمہ اللہ وسمع منہ الحدیث ۔

www.alahazratnetwork.org

انہوں نے اپنے اوپر سماع حدیث کیلئے ابوحنیفہ کے درس کو لازم کرلیا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری کو اپنی صحیح میں عالی سند کے ساتھ ثلاثیات درج کرنے کا جو شرف حاصل ہوا ہے وہ دراصل امام اعظم کے تلامذہ کا صدقہ ہے اور یہ صرف ایک مکی بن ابراہیم کی بات نہیں ہے۔امام بخاری کی اسانید میں اکثر شیوخ حنفی ہیں ان حوالوں سے یہ آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا کہ امام اعظم علم حدیث میں مرجع خلائق تھے، ائمہ فن نے آپ سے حدیث کا سماع کیا اور جن شیوخ کے وجود سے صحاح ستہ کی عمارت قائم ہے ان میں سے اکثر حضرات آپ کے علم حدیث میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد ہیں۔

فقیہ عصر شارح بخاری علیہ رحمۃ الباری تقلیل روایت کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ جس شان کے محدث تھے اس کے لحاظ سے روایت کم ہے۔مگر یہ ایسا الزام ہے کہ امام بخاری جیسے محدث پر بھی عائد ہے۔انہیں چھ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں ایک لاکھ صحیح یاد تھیں۔مگر بخاری میں کتنی احادیث ہیں۔غور کیجئے ایک لاکھ صحیح احادیث میں سے صرف ڈھائی ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔کیا یہ تقلیل روایت نہیں ہے؟۔

پھر محدثین کی کوشش صرف احادیث جمع کرنا اور پھیلانا تھا۔مگر حضرت امام اعظم کا

منصب ان سب سے بہت بلند اور بہت اہم اور بہت مشکل تھا۔ وہ امت مسلمہ کی آسانی کیلئے قرآن وحدیث واقوال صحابہ سے منقح مسائل اعتقادیہ وعملیہ کا استنباط اور انکو جمع کرنا تھا۔ مسائل کا استنباط کتنا مشکل ہے۔ اس میں مصروفیت اور پھر عوام وخواص کو ان کے حوادث پر احکام بتانے کی مشغولیت نے اتنا موقع نہ دیا کہ وہ اپنی شان کے لائق بکثرت روایت کرتے۔

ایک وجہ قلت روایت کی یہ بھی ہے کہ آپ نے روایت حدیث کیلئے نہایت سخت اصول وضع کئے تھے، اور استدلال واستنباط مسائل میں مزید احتیاط سے کام لیتے، نتیجہ کے طور پر روایت کم فرمائی۔

چند اصول یہ ہیں:۔

۱۔ سماعت سے لیکر روایت تک حدیث راوی کے ذہن میں محفوظ رہے۔
۲۔ صحابہ وفقہاء تابعین کے سوا کسی کی روایت بالمعنی مقبول نہیں۔
۳۔ صحابہ سے ایک جماعت اتقیاء نے روایت کیا ہو۔
۴۔ عمومی احکام میں وہ روایت چند صحابہ سے آئی ہو۔
۵۔ اسلام کے کسی مسلم اصول کے مخالف نہ ہو۔
۶۔ قرآن پر زیادت یا تخصیص کرنے والی خبر واحد غیر مقبول ہے۔
۷۔ صراحت قرآن کے مخالف خبر واحد بھی غیر مقبول ہے۔
۸۔ سنت مشہورہ کے خلاف خبر واحد بھی غیر مقبول ہے۔
۹۔ راوی کا عمل روایت کے خلاف ہو جب بھی غیر مقبول۔
۱۰۔ ایک واقعہ کے دو راوی ہوں، ایک کی طرف سے امر زائد منقول ہو اور دوسرا نفی بلا دلیل کرے تو یہ نفی مقبول نہیں۔
۱۱۔ حدیث میں حکم عام کے مقابل حدیث میں حکم خاص مقبول نہیں۔
۱۲۔ صحابہ کی ایک جماعت کے عمل کے خلاف خبر واحد قولی یا عملی مقبول نہیں۔
۱۳۔ کسی واقعہ کے مشاہدہ کے بارے میں متعارض روایات میں قریب سے مشاہدہ کرنے والے کی روایت مقبول ہوگی۔
۱۴۔ قلت وسائط اور کثرت تفقہ کے اعتبار سے راویوں کی متعارض روایات میں کثرت

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

تفقہ کو ترجیح ہوگی۔

۱۵۔　حدود و کفارات میں خبر واحد غیر مقبول۔

۱۶۔　جس حدیث میں بعض اسلاف پر طعن ہو وہ بھی مقبول نہیں۔

واضح رہے کہ احادیث کو محفوظ کرنا پہلی منزل ہے، پھر انکو روایت کرنا اور اشاعت دوسرا درجہ۔ اور آخری منزل ان احادیث سے مسائل اعتقادیہ وعملیہ کا استنباط ہے۔ اس منزل میں آکر غایت احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے۔ امام اعظم نے کتنی روایات محفوظ کی تھیں آپ پڑھ چکے کہ اس وقت کی تمام مرویات آپ کے پیش نظر تھیں۔ پھر ان سب کو روایت نہ کرنے کی وجہ استنباط واستخراج مسائل میں مشغولی تھی جیسا کہ گذر گیا۔

اب آخری منزل جو خاص احتیاط کی تھی اسکے سبب تمام روایات صحائف میں ثبت نہ ہوسکیں کہ ان کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ جو معمول بہا تھیں ان کو املا کرایا اور انہیں سے تدوین فقہ میں کام لیا۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

فقہ حنفی میں بظاہر جو تقلیل روایت نظر آتی ہے اس کی ایک وجہ اور بھی ہے، وہ یہ کہ امام اعظم نے جو مسائل شرعیہ بیان فرمائے انکو لوگ ہر جگہ محض امام اعظم کا قول سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ کثیر مقامات پر ایسا ہے کہ احادیث بصورت مسائل ذکر کی گئی ہیں۔ امام اعظم نے احادیث وآثار کو حسب موقع بصورت افتاء ومسائل نقل فرمایا ہے جس سے بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کہنے والے کا خود اپنا قول ہے حالانکہ وہ کسی روایت سے حاصل شدہ حکم ہوتا ہے حتی کہ بعض اوقات بعینہ روایت کے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے۔

امام اعظم کا یہ طریقہ خود اپنا نہیں تھا بلکہ ان بعض اکابر صحابہ کا تھا جو روایت حدیث میں غایت احتیاط سے کام لیتے تھے، وہ ہر جگہ صریح طور پر حضور کی طرف نسبت کرنے سے احتراز کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی قول کی صراحۃً نسبت کرنے میں ان کی نظر حضور کے اس فرمان کی طرف رہتی تھی کہ:۔

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔

لہذا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم سے شعوری یا غیر شعوری طور پر انتساب میں کوتاہی ہو جائے

اور ہم اس وعید شدید کے سزاوار ٹھہریں۔ امیر المومنین حضرت عمر فارق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سلسلہ میں سرفہرست رہے ہیں جن کے واقعات آپ نے ابتداء مضمون میں ملاحظہ فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کی شام بلاناغہ حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن میں نے کبھی آپ کی زبان سے یہ الفاظ نہیں سنے کہ حضور نے یہ فرمایا۔

ایک شام ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہتے ہیں! یہ الفاظ کہتے ہی وہ جھک گئے میں نے ان کی طرف دیکھا تو کھڑے تھے، ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا اور گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ یہ آپ کی غایت احتیاط کا مظاہرہ تھا۔

اس وجہ سے آپ کے تلامذہ میں بھی یہ طریقہ رائج رہا کہ اکثر احادیث بصورت مسائل بیان فرماتے اور وقت ضرورت ہی حضور کی طرف نسبت کرتے تھے، کوفہ میں مقیم محدثین وفقہاء بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں جیسا کہ آپ پڑھ چکے، امام اعظم کا سلسلہ سند حدیث وفقہ بھی آپ تک پہونچتا ہے لہذا جو احتیاط پہلے سے چلی آرہی تھی اسکو امام اعظم نے بھی اپنایا ہے اور بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ امام ابوحنیفہ احادیث سے کم اور اپنی رائے سے زیادہ کام لیتے اور فتوی دیتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**کلمات الثنا:**۔ امام اعظم کی جلالت شان اور علمی وعملی کمالات کو آپکے معاصرین واقران۔ محدثین وفقہاء، مشائخ وصوفیاء، تلامذہ واساتذہ سب نے تسلیم کیا اور بیک زبان بے شمار حضرات نے آپکی برتری وفضیلت کا اعتراف کیا ہے۔ حدیث وفقہ دونوں میں آپکی علوشان کی گواہی دینے میں بڑے بڑوں نے بھی کبھی کوئی جھجک محسوس نہیں کی، چند حضرات کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:۔

انکی مجلس میں بڑوں کو چھوٹا دیکھتا، انکی مجلس میں اپنے آپ کو جتنا کم رتبہ دیکھتا کسی کی مجلس میں نہ دیکھتا، اگر اسکا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ میں افراط سے کام لے رہا ہوں

تو میں ابو حنیفہ پر کسی کو مقدم نہیں کرتا۔

نیز فرمایا:۔

امام اعظم کی نسبت تم لوگ کیسے کہتے ہو کہ وہ حدیث نہیں جانتے تھے، ابو حنیفہ کی رائے مت کہو حدیث کی تفسیر کہو۔ اگر ابو حنیفہ تابعین کے زمانہ میں ہوتے تو تابعین بھی انکے محتاج ہوتے۔ آپ علم حاصل کرنے میں بہت سخت تھے وہی کہتے تھے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے، احادیث ناسخ ومنسوخ کے بہت ماہر تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے امام اعظم اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری دستگیری نہ کی ہوتی تو میں عام آدمیوں میں سے ہوتا۔ میں نے ان میں دیکھا کہ ہر دن شرافت اور خیر کا اضافہ ہوتا۔

سفیان بن عیینہ نے کہا: ابو حنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم ہیں، میری آنکھوں نے ان کا مثل نہیں دیکھا۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

مکی بن ابراہیم استاذ امام بخاری فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اپنے زمانے کے اعلم علماء تھے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام مالک سے امام شافعی نے متعدد محدثین کا حال پوچھا، اخیر میں امام ابو حنیفہ کو دریافت کیا تو فرمایا: سبحان اللہ! وہ عجیب ہستی کے مالک تھے، میں نے انکا مثل نہیں دیکھا۔

سعید بن عروبہ نے کہا: ہم نے جو متفرق طور پر مختلف مقامات سے حاصل کیا وہ سب آپ میں مجتمع تھا۔

خلف بن ایوب نے کہا: اللہ عزوجل کی طرف سے علم حضور کو ملا، اور حضور نے صحابہ کو، صحابہ نے تابعین کو اور تابعین سے امام اعظم اور آپ کے اصحاب کو، حق یہ ہی ہے خواہ اس پر کوئی راضی ہو یا ناراض۔

اسرائیل بن یونس نے کہا: اس زمانے میں لوگ جن جن چیزوں کے محتاج ہیں امام ابو حنیفہ ان سب کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کے پوتے حضرت قاسم فرماتے: امام ابو حنیفہ کی مجلس سے زیادہ فیض رساں اور کوئی مجلس نہیں۔

حفص بن غیاث نے کہا: امام ابوحنیفہ جیسا ان احادیث کا عالم میں نے نہ دیکھا جو احکام میں صحیح اور مفید ہوں۔

مسعر بن کدام کہتے تھے: مجھے صرف دو آدمیوں پر رشک آتا ہے، ابوحنیفہ پر ان کی فقہ کی وجہ سے، اور حسن بن صالح پر ان کے زہد کی وجہ سے۔

ابوعلقمہ نے کہا: میں نے اپنے شیوخ سے سنی ہوئی حدیثوں کو امام ابوحنیفہ پر پیش کیا تو انہوں نے ہر ایک کا ضروری حال بیان کیا، اب مجھے افسوس ہے کہ کل حدیثیں کیوں نہیں سنادیں۔

امام ابویوسف فرماتے: میں نے ابوحنیفہ سے بڑھ کر حدیث کے معانی اور فقہی نکات جاننے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ جس مسئلہ میں غور وخوض کرتا تو امام اعظم کا نظریہ اخروی نجات سے زیادہ قریب تھا۔ میں آپ کیلئے اپنے والد سے پہلے دعا مانگتا ہوں۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: امام سفیان امام اعظم کیلئے کھڑے ہوتے تو میں نے تعظیم کی وجہ پوچھی۔ فرمایا: وہ علم میں ذی مرتبہ شخص ہیں، اگر میں ان کے علم کے لئے نہ اٹھتا تو انکے سن وسال کی وجہ سے اٹھتا، اگر اس وجہ سے نہیں تو انکی فقہ کی وجہ سے اٹھتا، اور اس کے لئے بھی نہیں تو تقوی کی وجہ سے اٹھتا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام شافعی فرماتے: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں، امام ابوحنیفہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو فقہ میں موافقت حق عطا کی گئی۔

امام یحیی بن معین نے کہا: جب لوگ امام اعظم کے مرتبہ کو نہ پاسکے تو حسد کرنے لگے۔

امام شعبہ نے وصال امام اعظم پر فرمایا: اہل کوفہ سے علم کے نور کی روشنی بجھ گئی، اب اہل کوفہ ان کا مثل نہ دیکھ سکیں گے۔

داؤد طائی نے کہا: ہر وہ علم جو امام ابوحنیفہ کے علم سے نہیں وہ اس علم والے کے لئے آفت ہے۔

ابن جریج نے وصال امام اعظم پر فرمایا: کیسا عظیم علم ہاتھ چلا گیا۔

یزید بن ہارون فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ متقی، پرہیزگار، زاہد، عالم، زبان کے سچے اور اپنے زمانہ کے سب سے بڑے حافظ تھے، میں نے انکے معاصرین پائے سب کو یہی کہتے سنا:

ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

فضیل بن عیاض نے فرمایا: ابوحنیفہ ایک فقیہ شخص تھے اور فقہ میں معروف، انکی رات عبادت میں گذرتی، بات کم کرتے، ہاں جب مسئلہ حلال وحرام کا آتا تو حق بیان فرماتے، صحیح حدیث ہوتی تو اس کی پیروی کرتے خواہ صحابہ وتابعین سے ہو ورنہ قیاس کرتے اور اچھا قیاس کرتے۔

ابن شبرمہ نے کہا: عورتیں عاجز ہوگئیں کہ نعمان کا مثل جنیں۔

عبدالرزاق بن ہمام کہتے ہیں: ابوحنیفہ سے زیادہ علم والا کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

امام زفر نے فرمایا: امام ابوحنیفہ جب تکلم فرماتے تو ہم یہ سمجھتے کہ فرشتہ ان کو تلقین کررہا ہے۔

علی بن ہاشم نے کہا: ابوحنیفہ علم کا خزانہ تھے، جو مسائل بڑوں پر مشکل ہوتے آپ پر آسان ہوتے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابوداؤد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم فرمائے مالک پر وہ امام تھے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ابوحنیفہ پر وہ امام تھے۔

یحیی بن سعید قطان نے کہا: امام ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر کسی کی رائے نہیں،

خارجہ بن مصعب نے کہا: فقہاء میں ابوحنیفہ مثل چکی کے پاٹ کے محور ہیں، یا ایک ماہر صراف کے مانند ہیں جو سونے کو پرکھتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ امام ابوحنیفہ کی رکاب پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے: قسم بخدا! میں نے فقہ میں تم سے اچھا بولنے والا صبر کرنے والا اور تم سے بڑھکر حاضر جواب نہیں دیکھا، بیشک تمہارے دور میں جس نے فقہ میں لب کشائی کی تم اسکے بلا قیل وقال آقا ہو۔ جو لوگ آپ پر طعن کرتے ہیں وہ حسد کی بنا پر کرتے ہیں۔

ابومطیع نے بیان کیا کہ میں ایک دن کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپکے پاس مقاتل بن حیان، حماد بن سلمہ، امام جعفر صادق اور دوسرے علماء آئے اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ آپ دین میں کثرت سے قیاس کرتے ہیں۔ اسکی وجہ سے ہم کو آپکی عاقبت کا اندیشہ ہے، کیونکہ ابتداء جس نے قیاس کیا ہے وہ ابلیس ہے۔ امام

وراثت میں مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا؟

فرمایا:۔مرد کا۔

عرض کیا:۔

میں قیاس سے حکم کرتا تو عورت کو مرد کا دونا حصہ دینے کا حکم دیتا۔

پھر عرض کیا:۔

نماز افضل ہے یا روزہ؟

فرمایا:۔نماز۔

عرض کیا:۔

قیاس یہ چاہتا ہے کہ حائضہ پر نماز کی قضا بدرجۂ اولی ہونی چاہیئے ،اگر قیاس سے حکم کرتا تو یہ حکم دیتا کہ حائضہ نماز کی قضا کرے۔

پھر عرض کیا:۔

منی کی ناپا کی شدید تر ہے یا پیشاب کی؟

فرمایا:۔ پیشاب کی۔

عرض کیا:۔

قیاس کرتا تو پیشاب کے بعد غسل کا حکم بدرجۂ اولی دیتا۔

اس پر امام باقر اتنا خوش ہوئے کہ اٹھکر پیشانی چوم لی ۔اسکے بعد ایک مدت تک حضرت امام باقر کی خدمت میں رہکر فقہ وحدیث کی تعلیم حاصل کی۔

امام جعفر صادق نے فرمایا: یہ ابوحنیفہ ہیں اور اپنے شہر کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

یہ ائمہ وقت اور اساطین ملت تو امام اعظم کے علم وفن اور فضل وکمال پر کھلے دل سے شہادت پیش کرتے ہیں اور آج کے کچھ نام نہاد مجتہدین وقت نہایت بے غیرتی کا ثبوت دیتے ہوئے کہتے پھرتے اور کتابوں میں لکھتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کا حشر عابدین میں تو ہوسکتا ہے لیکن علماء وائمہ میں نہیں ہوگا ۔نعوذ باللہ من ذلك ۔

# محیر العقول فتاوی

امام وکیع بیان کرتے ہیں کہ ایک ولیمہ کی دعوت میں امام ابوحنیفہ، امام سفیان ثوری، امام مسعر بن کدام، مالک بن مغول، جعفر بن زیاد، احمد اور حسن بن صالح کا اجتماع ہوا۔ کوفہ کے اشراف اور موالی کا اجتماع تھا۔ صاحب خانہ نے اپنے دو بیٹوں کی شادی ایک شخص کی دو بیٹیوں سے کی تھی۔ یہ شخص گھبرایا ہوا آیا اور اس نے کہا۔ ہم ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں اور اس نے بیان کیا گھر میں غلطی سے ایک کی بیوی دوسرے کے پاس پہنچا دی گئی اور دونوں نے اپنے بھائی کی بیوی سے شب باشی کر لی ہے۔

سفیان ثوری نے کہا کوئی بات نہیں۔

اور آپ نے کہا میرے نزدیک دونوں افراد پر شب باشی کرنے کی وجہ سے مہر واجب ہے اور ہر عورت اپنے زوج کے پاس چلی جائے (یعنی جس سے اس کا نکاح ہوا ہے) لوگوں نے سفیان کی بات سنی اور پسند کی امام ابوحنیفہ خاموش بیٹھے رہے۔ مسعر بن کدام نے ان سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ سفیان ثوری نے کہا وہ اس بات کے علاوہ کیا کہیں گے۔ ابوحنیفہ نے کہا۔ دونوں لڑکوں کو بلاؤ، چنانچہ وہ دونوں آئے۔ حضرت امام نے ان میں سے ہر ایک سے دریافت کیا۔ ''تم کو وہ عورت پسند ہے جس کے ساتھ تم نے شب باشی کی ہے۔'' ان دونوں نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے ہر ایک سے کہا اس عورت کا نام کیا ہے جو تمہارے بھائی کے پاس گئی ہے۔ دونوں نے لڑکی کا اور اس کے باپ کا نام بتایا۔

آپ نے ان سے کہا۔ اب تم اس کو طلاق دو۔ چنانچہ دونوں نے طلاق دی اور آپ نے خطبہ پڑھ کر ہر ایک کا نکاح اس عورت سے کر دیا جو اس کے پاس رہی ہے۔ اور آپ نے دونوں لڑکوں کے والد سے کہا۔ دعوت ولیمہ کی تجدید کرو۔

ابوحنیفہ کا فتوی سن کر سب متحیر ہوئے اور مسعر نے اٹھ کر ابوحنیفہ کا منہ چوما اور کہا تم لوگ مجھ کو ابوحنیفہ کی محبت پر ملامت کرتے ہو۔

جواب امام سفیان کا بھی درست تھا لیکن کیا ضروری تھا کہ دونوں شوہروں کی غیرت اس بات کو گوارہ کر لیتی کہ جس سے دوسرے نے شب باشی کی ہے کہ وہ اب اس پہلے کے

ساتھ رہے۔

امام وکیع ہی بیان کرتے ہیں: ہم امام ابوحنیفہ کے پاس تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرے بھائی کی وفات ہوئی ہے اس نے چھ سو دینار چھوڑے اور اب مجھ کو ورثہ میں ایک دینار ملا ہے۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ میراث کی تقسیم کس نے کی ہے۔ اس نے کہا داؤد طائی نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کی ہے۔ کیا تمہارے بھائی نے دولڑکیاں چھوڑی ہیں؟ عورت نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے پوچھا اور ماں چھوڑی ہے؟ عورت نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے پوچھا اور بیوی چھوڑی ہے؟ عورت نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے پوچھا اور ایک بہن اور بارہ بھائی چھوڑے ہیں؟ عورت نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے کہا لڑکیوں کا دوتہائی حصہ ہے یعنی چار سو دینار اور چھٹا حصہ ماں کا ہے یعنی ایک سو دینار اور آٹھواں حصہ بیوی کا ہے یعنی پچھتر دینار۔ باقی رہے پچیس دینار۔ اس سے بارہ بھائیوں کے چوبیس دینار یعنی ہر بھائی کو دو دینار اور تم بہن ہو تمہارا ایک دینار ہوا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابویوسف بیان فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے کسی شخص نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ اپنی بیوی سے بات نہیں کروں گا جب تک وہ مجھ سے بات نہ کرلے، اور میری بیوی نے قسم کھائی کہ جو مال میرا ہے وہ سب صدقہ ہوگا اگر وہ مجھ سے بات کرلے جب تک کہ میں اس سے بات نہ کرلوں۔ ابوحنیفہ نے اس شخص سے کہا۔ کیا تم نے یہ مسئلہ کسی سے پوچھا ہے؟ اس شخص نے کہا۔ میں نے سفیان ثوری سے یہ مسئلہ پوچھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ تم دونوں میں سے جو بھی دوسرے سے بات کرے گا وہ حانث ہوجائیگا۔ ابوحنیفہ نے اس شخص سے کہا: جاؤ اپنی بیوی سے بات کرو، تم دونوں حانث نہ ہوگے۔ وہ شخص ابوحنیفہ کی بات سن کر سفیان ثوری کے پاس گیا۔ اس شخص کی سفیان ثوری سے کچھ رشتہ داری بھی تھی، اس نے ابوحنیفہ کا جواب سفیان ثوری سے بیان کیا، وہ جھنجلا کر ابوحنیفہ کے پاس آئے اور انہوں نے ابوحنیفہ سے غصہ میں کہا۔ کیا تم حرام کراؤ گے۔ آپ نے کہا کیا بات ہے، اے ابوعبداللہ۔ اور پھر آپ نے سوال کرنے والے سے کہا کہ اپنا سوال ابوعبداللہ کے سامنے دہراؤ۔ چنانچہ اس نے اپنا سوال دہرایا اور ابوحنیفہ نے اپنا فتوی دہرایا۔ سفیان نے کہا۔ تم نے یہ بات کہاں سے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خاوند کے قسم کھانے کے بعد اس کی بیوی نے خاوند سے بات کی لہذا خاوند کی قسم پوری

ہوگئی اب وہ جا کر بیوی سے بات کر لے تا کہ اس کی قسم پوری ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی بھی حانث نہیں ہے۔

یہ سن کر سفیان ثوری نے کہا: انه لیکشف لك من العلم عن شئ کلنا عنه غافل۔ حقیقت امر یہ ہے کہ تم پر علم کے وہ دقائق واضح ہوتے ہیں کہ ہم سب اس سے غافل ہیں۔

امام لیث بن سعد کہتے تھے: کہ میں ابوحنیفہ کا ذکر سنا کرتا تھا اور میری تمنا اور خواہش تھی کہ ان کو دیکھوں۔ اتفاق سے میں مکہ میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص پر لوگ ٹوٹے پڑتے ہیں اور ایک شخص ان کو یا با حنیفہ کہہ کر صدا کر رہا تھا۔ لہذا میں نے دیکھا کہ یہ شخص ابوحنیفہ ہیں۔ آواز دینے والے نے ان سے کہا میں دولتمند ہوں میرا ایک بیٹا ہے۔ میں اس کی شادی کرتا ہوں، روپیہ خرچ کرتا ہوں، وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے، میں اس کی شادی پر کافی روپیہ خرچ کرتا ہوں اور یہ سب ضائع ہوتا ہے، کیا میرے واسطے کوئی حیلہ ہے۔ ابوحنیفہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو اس بازار لے جاؤ جہاں لونڈی غلام فروخت ہوتے ہیں۔ وہاں اس کی پسند کی لونڈی خرید لو، وہ تمہاری ملکیت میں رہے، اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دو، اگر وہ طلاق دے گا باندی تمہاری رہے گی۔

یہ کہہ کر لیث بن سعد نے کہا۔ فواللہ مااعجبنی سرعة جوابه۔ اللہ کی قسم ہے آپ کے جواب پر مجھ کو اتنا تعجب نہ ہوا جتنا کہ ان کے جواب دینے کی سرعت سے ہوا۔ یعنی پوچھنے کی دیر تھی کہ جواب تیار تھا۔

امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک شخص سے اسکی بیوی کا جھگڑا ہوا۔ شوہر یہ قسم کھا بیٹھا کہ جب تک تو نہیں بولے گی میں بھی نہیں بولوں گا بیوی کیوں پیچھے رہتی۔ اس نے بھی برابر کی قسم کھائی جب تک تو نہیں بولے گا میں بھی نہیں بولوں گی۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اب دونوں پریشان۔ شوہر حضرت سفیان ثوری کے پاس گیا کہ اس کا حل کیا ہے، فرمایا کہ بیوی سے بات کرو وہ تم سے کرے اور قسم کا کفارہ دیدو۔ شوہر حضرت امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ تم اس سے بار کرو اور وہ تم سے بات کرے، کفارہ کی ضرورت نہیں۔ جب سفیان ثوری کو یہ معلوم ہوا تو بہت خفا ہوئے۔ امام اعظم کے پاس جا کر یہاں تک کہہ دیا کہ تم لوگوں کو غلط مسئلہ بتاتے ہو۔ امام صاحب نے اسے بلوایا اور اس سے دوبارہ پورا واقعہ بیان

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

کرنے کو کہا۔ جب وہ بیان کر چکا تو امام صاحب نے حضرت سفیان ثوری سے کہا۔ جب شوہر کے قسم کے بعد عورت نے شوہر کو مخاطب کر کے وہ جملہ کہا تو عورت کی طرف سے بولنے کی ابتداء ہوگئی۔ اب قسم کہاں رہی۔ اس پر حضرت سفیان ثوری نے کہا۔ واقعی عین موقع پر آپ کی فہم وہاں تک پہونچ جاتی ہے جہاں ہم لوگوں کا خیال نہیں جاتا۔

**امام اعظم پر مظالم اور وصال:۔** بنوامیہ کے آخری حکمراں مروان الحمار نے یزید بن عمرو بن ھبیرہ کو عراق کا والی بنادیا تھا، عراق میں جب بنومروان کے خلاف فتنہ اٹھا تو ابن ھبیرہ نے علماء کو جمع کر کے مختلف کاموں پر متعین کیا۔ ابن ابی لیلی، ابن شبرمہ اور داؤد بن ابی ہند بھی اس میں شامل تھے۔

امام اعظم کے پاس قاصد بھیج کر آپ کو بلوایا اور ابن ھبیرہ نے آپ پر عہدۂ قضا پیش کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ یہ حکومت کی مہر ہے، آپکے حکم کے بغیر سلطنت میں کوئی کام نہیں ہوگا، بیت المال پر سارا اختیار آپ کا رہیگا۔ لہذا آپ یہ عہد قبول کریں، آپ نے انکار کیا۔ ابن ھبیرہ نے قسم کھائی کہ یہ عہدہ آپ کو قبول کرنا ہوگا ورنہ سخت سزادی جائے گی۔ آپ نے بھی قسم کھائی کہ ہرگز قبول نہیں کرونگا۔ یہ سنکر بولا آپ میرے مقابلہ میں قسم کھاتے ہیں۔ لہذا آپ کے سر پر کوڑوں کی بوچھار شروع کردی گئی۔ بیس کوڑے مارے گئے اور دس دن تک کوڑے لگوائے جاتے رہے۔ امام اعظم نے فرمایا: اے ابن ھبیرہ! یاد رکھو کل بروز قیامت خدا کو منہ دکھانا ہے۔ تم کو کل اللہ کے حضور کھڑا ہونا ہوگا اور میرے مقابلہ میں تمہیں نہایت ذلیل کیا جائے گا، یہ سنکر ابن ھبیرہ نے کوڑے تو رکوادیئے لیکن قید خانہ میں بھیج دیا۔

رات کو خواب میں ابن ھبیرہ نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے ہیں۔ اے ابن ھبیرہ! میری امت کے لوگوں کو بغیر کسی جرم کے سزائیں دیتا اور ستاتا ہے، خدا سے ڈر اور انجام کی فکر کر۔

یہ خواب دیکھ کر نہایت بے چین ہوا اور صبح اٹھکر آپ کو قید خانے سے رہا کردیا۔ اس طرح آپکی قسم پوری ہوگئی۔ یہ پہلی ابتلاء وآزمائش تھی۔

بعد کے واقعات شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی زبانی ملاحظہ کریں۔

خلافت بنوامیہ کے خاتمہ کے بعد سفاح پھر منصور نے اپنی حکومت جمانے اورلوگوں کے دلوں میں اپنی ہیبت بٹھانے کیلئے وہ وہ مظالم کئے جوتاریخ کے خونی اوراق میں کسی سے کم نہیں ۔منصور نے خصوصیت کے ساتھ سادات پر جومظالم ڈھائے ہیں وہ سلاطین عباسیہ کی پیشانی کا بہت بڑابدنماداغ ہیں۔اسی خونخوار نے حضرت محمد بن ابراہیم دیباج کو دیوار میں زندہ چنوادیا۔آخرتنگ آمد بجنگ آمد۔ان مظلوموں میں سے حضرت محمد نفس ذکیہ نے مدینہ طیبہ میں خروج کیا۔ابتداءان کے ساتھ بہت تھوڑے لوگ تھے۔بعد میں بہت بڑی فوج تیارکرلی۔حضرت امام مالک نے بھی ان کی جمایت کافتوی دیدیا۔نفس ذکیہ بہت شجاع فن جنگ کے ماہر قوی طاقتور تھے۔مگراللہ عزوجل کی شان بے نیاز کہ جب منصور سے مقابلہ ہواتو ۱۴۵ھ میں دادمردانگی دیتے ہوئے شہید ہوگئے۔

انکے بعدان کے بھائی ابراہیم نے خلافت کادعوی کیا۔ہرطرف سے انکی حمایت ہوئی۔خاص کوفے میں لگ بھگ لاکھ آدمی انکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے۔بڑے بڑے ائمہ علماء فقہاء نے ان کا ساتھ دیا۔حتی کہ حضرت امام اعظم نے بھی انکی حمایت کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہوسکے جس کا ان کومرتے دم تک افسوس رہا۔مگر مالی امداد کی۔لیکن نوشتۂ تقدیرکون بدلے۔ابراہیم کوبھی منصور کے مقابلے میں شکست ہوئی اورابراہیم بھی شہید ہوگئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ابراہیم سے فارغ ہوکر منصور نے ان لوگوں کی طرف توجہ کی جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔۱۴۶ھ میں بغدادکو دارالسلطنت بنانے کے بعد منصور نے حضرت امام اعظم کو بغدادبلوایا۔منصورانہیں شہید کرنا چاہتاتھا۔مگر جوازقتل کیلئے بہانہ کی تلاش تھی۔اسے معلوم تھا کہ حضرت امام میری حکومت کے کسی عہدے کوقبول نہ کریں گے۔اس نے حضرت امام کی خدمت میں عہدہ قضاپیش کیا۔امام صاحب نے یہ کہہ کرانکارفرمادیا کہ میں اس کے لائق نہیں۔منصور نے جھنجھلا کرکہاتم جھوٹے ہو۔امام صاحب نے فرمایا کہ اگر میں سچاہوں تو ثابت کہ میں عہدۂ قضاکے لائق نہیں۔جھوٹاہوں توبھی عہدۂ قضاکے لائق نہیں،اس لئے کہ جھوٹے کوقاضی بنانا جائزنہیں۔اس پربھی نہ مانااورقسم کھاکرکہاتم کوقبول کرناپڑے گا۔امام صاحب نے بھی قسم کھائی کہ ہرگزنہیں قبول کروں گا۔ربیع نے غصے سے کہاابوحنیفہ تم امیرالمومنین کے مقابلے میں قسم

کھاتے ہو۔امام صاحب نے فرمایا۔ہاں یہ اس لئے کہ امیر المومنین کو قسم کا کفارہ ادا کرنا بہ نسبت میرے زیادہ آسان ہے۔اس پر منصور نے جزبز ہوکر حضرت امام کو قید خانے میں بھیج دیا۔اس مدت میں منصور حضرت امام کو بلاکر اکثر علمی نداکرات کرتا رہتا تھا،منصور نے حضرت امام کو قید تو کردیا مگر وہ ان کی طرف سے مطمئن ہرگز نہ تھا۔بغداد چونکہ دارالسلطنت تھا ۔اس لئے تمام

دنیائے اسلام کے علماء،فقہاء،امراء،تجار،عوام،خواص بغداد آتے تھے۔حضرت امام کا غلغلہ پوری دنیا میں گھر گھر پہنچ چکا تھا۔قید نے انکی عظمت اور اثر کو بجائے کم کرنے اور زیادہ بڑھادیا۔جیل خانے ہی میں لوگ جاتے اور ان سے فیض حاصل کرتے۔حضرت امام محمد اخیر وقت تک قید خانے میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔منصور نے جب دیکھا کہ یوں کام نہیں بنا تو خفیہ زہر دلوادیا۔جب حضرت امام کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو خالق بے نیاز کی بارگاہ میں سجدہ کیا سجدے ہی کی حالت میں روح پرواز کرگئی۔ع

جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو۔

www.alahazratnetwork.org

**تجہیز وتدفین** ۔وصال کی خبر بجلی کی طرح پورے بغداد میں پھیل گئی۔جو سنتا بھاگا ہوا چلا آتا۔قاضی بغداد عمارہ بن حسن نے غسل دیا۔غسل دیتے جاتے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ!تم سب سے بڑے فقیہ،سب سے بڑے عابد،سب سے بڑے زاہد تھے۔تم میں تمام خوبیاں جمع تھیں۔تم نے اپنے جانشینوں کو مایوس کردیا ہے کہ وہ تمہارے مرتبے کو پہنچ سکیں۔غسل سے فارغ ہوتے ہوتے جم غفیر اکٹھا ہوگیا۔پہلی بار نماز جنازہ میں پچاس ہزار کا مجمع شریک تھا۔اس پر بھی آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔چھ بار نماز جنازہ ہوئی۔اخیر میں حضرت امام کے صاحبزادے،حضرت حماد نے نماز جنازہ پڑھائی۔عصر کے قریب دفن کی نوبت آئی۔

حضرت امام نے وصیت کی تھی کہ انہیں خیزران کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔اس لئے کہ یہ جگہ غصب کردہ نہیں تھی۔اسی کے مطابق اس کے مشرقی حصے میں مدفون ہوئے۔دفن کے بعد بھی بیس دن تک لوگ حضرت امام کی نماز جنازہ پڑھتے رہے۔ایسے قبول عام کی مثال پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

اس وقت وہ ائمہ محدثین وفقہاء موجود تھے جن میں بعض حضرات امام کے استاذ بھی

تھے ،سب کو حضرت امام کے وصال کا بے اندازہ غم ہوا۔مکہ معظمہ میں ابن جریج تھے۔انہوں نے وصال کی خبر سنکر، انا للہ پڑھا اور کہا۔بہت بڑا عالم چلا گیا۔بصرہ کے امام اور خود حضرت امام کے استاذ امام شعبہ نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کوفہ میں اندھیرا ہو گیا۔امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک وصال کی خبر سنکر بغداد حاضر ہوئے۔جب امام کے مزار پر پہونچے۔ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ابو حنیفہ! اللہ عزوجل تم پر رحمت برسائے۔ابراہیم گئے تو اپنا جانشین چھوڑ گئے۔حماد نے وصال کیا تو تمہیں اپنا جانشین چھوڑا۔تم گئے تو پوری دنیا میں کسی کو اپنا جانشین نہیں چھوڑا۔

حضرت امام کا مزار پر انوار اس وقت سے لے کر آج تک مرجع عوام وخواص ہے۔

حضرت امام شافعی نے فرمایا:۔

میں حضرت امام ابو حنیفہ کے توسل سے برکت حاصل کرتا ہوں۔روزانہ ان کے مزار کی زیارت کو جاتا ہوں۔جب کوئی حاجت پیش آتی ہے ان کے مزار کے پاس دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرتا ہوں تو مراد پوری ہونے میں دیر نہیں لگتی۔جیسا کہ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اعلم انه لم يزل العلماء وذوالحاجات يزورون قبره ويتوسلون عنده فی قضاء حوائجهم ويرون نحج ذلك منهم الا مام الشافعی رحمة الله عليه انتهى ۔

یعنی جان لے کہ علماء واصحاب حاجات امام صاحب کی قبر کی زیارت کرتے رہے اور قضاء حاجات کیلئے آپ کو وسیلہ پکڑتے رہے اور ان حاجتوں کا پورا ہونا دیکھتے رہے ہیں۔ان علماء میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

سلطان الپ ارسلاں سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں مزار پاک پر ایک عالیشان قبہ بنوایا اوراسکے قریب ہی ایک مدرسہ بھی بنوایا۔یہ بغداد کا پہلا مدرسہ تھا۔نہایت شاندار لاجواب عمارت بنوائی۔اس کے افتتاح کے موقع پر بغداد کے تمام علماء وعمائد کو مدعو کیا۔یہ مدرسہ ''مشہد ابوحنیفہ'' کے نام سے مشہور ہے۔مدت تک قائم رہا۔اس مدرسہ سے متعلق ایک مسافر خانہ بھی تھا،جس میں قیام کرنے والوں کو علاوہ اور سہولتوں کے کھانا بھی ملتا تھا۔بغداد کا مشہور دار العلوم نظامیہ اس کے بعد قائم ہوا۔حضرت امام کا وصال نوے سال کی عمر میں شعبان کی دوسری تاریخ

کو ۱۵۰ھ میں ہوا۔

# امام المسلمین ابوحنیفہ

از:۔ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

| | | |
|---|---|---|
| لقد زان البلاد و من علیها | ☆ | امام المسلمین ابو حنیفه |
| با حکام وآ ثار و فقه | ☆ | کا یات الزبور علی صحیفه |
| فما فی المشرقین له نظیر | ☆ | ولا فی المغربین ولا بکوفه |
| یبیت مشمرا سهر اللیالی | ☆ | وصام نهاره لله خیفه |
| وصان لسانه عن کل افك | ☆ | وما زانت جوارحه عفیفه |
| یعف عن المحارم والملاهی | ☆ | ومرضاة الا له له وظیفه |
| رأیت العاتبین له سفاها | ☆ | خلاف الحق مع حجج ضعیفه |
| و کیف یحل ان یوذی فقیه | ☆ | له فی الارض آثار شریفه |
| وقد قال بن ادریس مقالا | ☆ | صحیح النقل فی حکم لطیفه |
| بان الناس فی فقه عیال | ☆ | علی فقه الامام ابی حنیفه |
| فلعنة ربنا اعداد رمل | ☆ | علی من رد قول ابی حنیفه |

☆ امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہروں اور شہریوں کو زینت بخشی،

☆ احکام قرآن، آثار حدیث اور فقہ سے، جیسے صحیفہ میں زبور کی آیات نے۔

☆ کوفہ بلکہ مشرق ومغرب میں ان کی نظیر نہیں ملتی، یعنی روئے زمین میں ان جیسا کوئی نہیں۔

☆ آپ عبادت کے لئے مستعد ہوکر بیداری میں راتیں بسر کرتے اور خوف

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

خدا کی وجہ سے دن کو روزہ رکھتے۔

☆ انہوں نے اپنی زبان ہر بہتان طرازی سے محفوظ رکھی، اور انکے اعضا ہر گناہ سے پاک رہے۔

☆ آپ لہو ولعب اور حرام کاموں سے بچے رہے، رضائی الٰہی کا حصول آپ کا وظیفہ تھا۔

☆ امام اعظم کے نکتہ چیں بے وقوف، مخالف حق اور کمزور دلائل والے ہیں۔

☆ ایسے فقیہ کو کسی بھی وجہ سے تکلیف دینا کیونکر جائز ہے، جسکے علمی فیوض تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

☆ حالانکہ صحیح روایت میں لطیف حکمتوں کے ضمن میں امام شافعی نے فرمایا: کہ

☆ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کی فقہ کے محتاج ہیں۔

☆ ریت کے ذروں کے برابر اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو امام ابوحنیفہ کے قول کو مردود قرار دے۔

www.alahazratnetwork.org

ترجمہ:۔ مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری برکاتی

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ماٰخذ ومراجع

| نمبر | کتاب | مصنف / باب | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | تاریخ بغداد للخطیب۔ | | ۳۲۶/۱۲ |
| ۲۔ | مشکل الآثار للطحاوی۔ | | ۵۴/۴ |
| ۳۔ | مقدمہ ابن صلاح | | |
| ۴۔ | سوانح امام اعظم ابوحنیفہ۔ | مولانا ابوالحسن زید فاروقی۔ | ۶۰ |
| ۵۔ | الجامع الصحیح للبخاری۔ | تفسیر سورۃ الجمعۃ | ۷۲۷/۲ |
| ۶۔ | تذکرۃ المحدثین۔ | مولانا غلام رسول سعیدی | ۴۸ |
| ۷۔ | اتحاف النبلاء | | ۲۲۴ |
| ۸۔ | مناقب امام اعظم | | ۵۹/۱ |
| ۹۔ | تاریخ بغداد للخطیب | | ۲۳۲/۱۳ |
| ۱۰۔ | نزہۃ القاری۔شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی | | ۱۱/۱ |
| ۱۱۔ | تاریخ بغداد للخطیب | | ۳۳۴/۳ |
| ۱۲۔ | کتاب بیان العلم | | ۴۵/۱ |
| ۱۳۔ | الخیرات الحسان لابن حجر مکی | | ۲۲ |
| ۱۴۔ | عمدۃ القاری شرح البخاری للعینی | | ۷۹۸/۱ |
| ۱۵۔ | شرح مسند الامام للقاری | | ۲۸۵ |
| ۱۶۔ | المغنی للعراقی | | ۸۰ |
| ۱۷۔ | سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ | | ۶۴ |
| ۱۸۔ | 〃 〃 〃 〃 | | ۶۴ |
| ۱۹ | 〃 〃 〃 〃 | | ۶۴ |
| ۲۰۔ | 〃 〃 〃 〃 | | ۶۶ |
| ۲۱۔ | 〃 〃 〃 〃 | | ۶۵ |
| ۲۲۔ | تذکرۃ المحدثین۔مولانا غلام رسول سعیدی | | ۷۶ تا ۷۸ |
| ۲۳۔ | سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ | | ۳۴۸ |
| ۲۴۔ | میزان الشریعۃ الکبری | | ۶۸/۱ |

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# اصحاب امام اعظم ابوحنیفہ قدست اسرارہم

## امام حماد بن نعمان

حضرت امام حماد بن امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند پایہ فقیہ، تقوی و پرہیزگاری، فضل وکمال، علم ودانش اور جودوسخا میں اپنے والد ماجد کا عکس جمیل تھے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تعلیم وتربیت نہایت اہتمام سے فرمائی، مشہور ہے کہ الحمد کے ختم پر آپ کے معلم کو ایک ہزار درہم عنایت فرمائے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث وفقہ کی تحصیل والد ماجد سے کی، اور اس میں کمال مہارت پیدا کی۔ جب امام اعظم نے اپنے اس لائق اور ہونہار لخت جگر کو علوم وفنون میں کامل پایا تو مسند افتاء پر متمکن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ نے نہ صرف فتوی نویسی کے اہم فریضہ کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا بلکہ تدوین کتب فقہ میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا، اور حضرت امام ابویوسف، حضرت امام محمد، حضرت امام زفر، حضرت امام حسن بن زیاد وغیرہ ارشد تلامذہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طبقہ میں شمار ہوئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ نہایت متقی ومتورع انسان تھے، جب حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو گھر میں لوگوں کی بہت سی امانتیں ایسی بھی تھیں جن کے مالک مفقود الخبر تھے، آپ نے وہ تمام مال واسباب امانتوں کی صورت میں قاضی وقت کے سامنے پیش کردیا۔

قاضی صاحب نے بہت اصرار کیا کہ ابھی اپنے پاس رہنے دیجئے، آپ امین مشہور ہیں اور بہتر طریقے سے اس کی حفاظت کرسکتے ہیں، مگر آپ نے قاضی سے اعتذار کرتے ہوئے تمام مال واسباب کی فہرست پیش کردی اور ساتھ ہی فوری عمل درآمد کے لئے کہہ دیا تاکہ ان کے والد ماجد بری الذمہ ہوں، کہتے ہیں کہ جب تک وہ امانتیں قاضی نے کسی اور کے اہتمام میں نہیں دیں، آپ نظر نہیں آئے۔

حضرت امام حماد نے اپنی عمر تعلیم وتعلم میں صرف فرمائی، آپ سے آپ کے بیٹے

اسمعیل نے تفقہ کیا جن سے عمرو بن ذر، مالک بن مغول، ابن ابی ذئب، اور قاسم بن معین وغیرہ جلیل القدر فقہا ومحدثین فیض یاب ہوئے۔ حضرت امام اسماعیل بن حماد بن امام اعظم پہلے بغداد بعدہ بصرہ اور پھر رقہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ احکام قضا، وقائع ونوازل میں ماہر باہر اور عارف بصیر تھے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے آج تک کوئی قاضی اسمعیل بن حماد سے اعلم نہیں ہوا۔ آپ بہ عہد خلیفہ مامون الرشید ۲۱۲ھ میں جوانی کے عالم میں فوت ہوئے، اسی فرزندار جمند کے نام سے حضرت امام حماد نے ابواسمعیل کنیت پائی۔ حضرت امام حماد حضرت قاسم بن معین کی وفات کے بعد کوفہ کے قاضی مقرر رہوئے۔ ماہ ذی القعدہ ۱۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔ قطب دنیا ۱۷۶ھ آپ کی تاریخ وفات ہے، آپ نے عمر، اسماعیل ابوحبان وعثمان چار رصاحبزادے چھوڑے جو علم و فضل میں یگانہ روز گار تھے۔ تصانیف میں مسند الامام الاعظم آپ کی یادگار ہے۔ (۱)

# امام ابویوسف

www.alahazratnetwork.org

**نام ونسب:۔** نام، یعقوب۔ کنیت، ابویوسف۔ اور لقب قاضی القضاۃ ہے۔

ولادت ۱۱۳ھ/ ۷۳۱ء علوم ومعارف کے شہر کوفہ میں ہوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے فقہ کو پسند کیا، پہلے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی یعلی کی شاگردی اختیار کی، پھر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ درس میں آئے اور مستقل طور پر انہیں سے وابستہ ہو گئے۔

والدین نہایت غریب تھے جو آپکی تعلیم کو جاری نہیں رکھنا چاہتے تھے، جب حضرت امام اعظم کو حالات کا علم ہوا تو انہوں نے نہ صرف آپ کے تعلیمی مصارف بلکہ تمام گھر والوں کے اخراجات کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔ حضرت امام ابویوسف فرمایا کرتے تھے، مجھے امام اعظم سے اپنی ضروریات بیان کرنے کی کبھی حاجت نہیں ہوئی۔ وقتاً فوقتاً خود ہی اتنا روپیہ بھیجتے رہتے تھے کہ میں فکر معاش سے بالکل آزاد ہو گیا۔

**قوت حافظہ اور علم وفضل:۔** آپ ذہانت کے بحر ذخار تھے، آپکی ذہانت وفطانت بڑے بڑے فضلائے روزگار کے دلوں میں گھر کر گئی تھی۔

ملاجیون صاحب نورالانوار فرماتے ہیں:۔

امام ابو یوسف کو بیس ہزار موضوع احادیث یاد تھیں، پھر صحیح احادیث کے بارے میں تجھے کیا گمان ہے۔

حافظ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:۔

آپ محدثین کے پاس حاضر ہوتے تو ایک ایک جلسہ میں پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ حدیثیں سن کر یاد کر لیتے تھے۔

امام یحیی ابن معین، امام احمد بن حنبل، اور شیخ علی بن المدینی فرماتے ہیں:۔

امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگردوں میں آپ کا ہمسر نہ تھا۔

طلیحہ ابن محمد کہتے ہیں:۔

وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑی فقیہ تھے، کوئی ان سے بڑھ کر نہ تھا۔

داؤد بن رشد کا قول ہے:۔

امام ابوحنیفہ نے صرف یہ ہی ایک شاگرد پیدا کیا ہوتا تو انکے فخر کے لئے کافی تھا۔

امام ابو یوسف کو نہ صرف نقد حدیث پر عبور حاصل تھا بلکہ تفسیر، مغازی، تاریخ عرب، نعت، ادب، اور علم کلام وغیرہ علوم وفنون میں بھی کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ یہ ہی وہ فطری ذہانت تھی جس نے چند سال میں آپ کو سارے ہم عصروں میں ممتاز کر دیا تھا اور علماء وقت آپکے تبحر علمی اور جلالت فقہی کے قائل تھے۔ خود امام اعظم آپ کی بڑے قدر و منزلت فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے شاگردوں میں سب سے زیادہ جس نے علم حاصل کیا وہ ابو یوسف ہیں۔

**قاضی القضاۃ:۔** ۱۶۶ھ/۷۸۳ء میں آپ جب بغداد تشریف لائے تو خلیفہ محمد المہدی بن منصور نے آپکو بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا۔

ہادی بن مہدی بن منصور کے زمانہ میں بھی آپ اسی عہدہ پر فائز رہے۔ جب ہارون الرشید نے ۱۹۳ھ/۸۰۸ء میں عنان حکومت سنبھالی تو اس نے آپ کو تمام سلطنت عباسیہ کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر کر دیا۔

موجودہ زمانے کے تصور کے مطابق یہ عہدہ محض عدالت عالیہ کے حاکم اعلی کا نہ تھا

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

بلکہ اس کے ساتھ وزیر قانون کے فرائض بھی اس میں شامل تھے۔اور سلطنت کے تمام داخلی و خارجی معاملات میں قانونی رہنمائی کرنا بھی آپ کا کام تھا۔مملکت اسلامیہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ یہ منصب قائم ہوا۔اس سے پہلے کوئی شخص خلافت راشدہ،اموی یا عباسی سلطنتوں میں اس عہدہ پر فائز نہ ہوا۔ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی بجز قاضی داؤد کے اور کسی کو یہ عہدہ تفویض نہ ہوا۔

**عبادت وریاضت:**۔آپ عہدہ قضا اور علمی مشاغل کے باوجود عبادت وریاضت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے، آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں امام اعظم کی خدمت میں انتیس سال رہا اور میری صبح کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی۔

بشیر بن ولید کا بیان ہے کہ:۔

امام ابو یوسف کے زہد وورع اور عبادت وتقوی کا یہ عالم تھا کہ زمانہ قضاء ووزارت میں بھی دو سو رکعتیں نوافل ادا کرتے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**تلامذہ:**۔آپ کے شاگردوں میں محمد بن حسن شیبانی، شفیق بن ابراہیم بلخی،امام احمد بن حنبل، بشر بن الولید کندی، محمد بن سماعہ، معلیٰ بن منصور، بشر بن غیاث، علی بن جعدہ، یحیی بن معین، احمد بن منیع ،وغیرہ محدثین کبار وفقہائے کرام آفتاب وماہتاب کی طرح درخشاں وتاباں نظر آتے ہیں۔

**وصال:**۔ ۵/ربیع الاول ۱۸۷ھ جمعرات کے روز ظہر کے وقت بغداد شریف میں علم و عرفان کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔مزار شریف احاطۂ حضرت امام موسی کاظم کے شمالی گوشہ میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔(۲)

# امام زفر

**نام ونسب:**۔نام، زفر۔اور والد کا نام ہذیل ہے، عربی النسل ہیں۔کوفہ آپ کا وطن تھا۔ والد ماجد اصفہان کے رہنے والے تھے۔آپ کی ولادت ۱۱۰ھ میں بمقام کوفہ ہوئی۔

**تعلیم وتربیت:۔** ابتدائی تعلیم کے بعد حدیث کی تحصیل میں مشغول ہوئے، پھر طبیعت کا میلان فقہ کی طرف ہوا اور فقہ کی عظیم درسگاہ جامع کوفہ میں امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آخر عمر تک یہ ہی مشغلہ رہا۔

فقہ میں صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد کے ہم پلہ قرار دیئے گئے ہیں اور امام اعظم کے ان دس اصحاب میں ہیں جنہوں نے فقہ کی تدوین میں امام اعظم کی معاونت کی۔

آپ امام اعظم کے محبوب ترین تلامذہ میں تھے۔ یہ آپکی خصوصیت ہے کہ آپ کا نکاح امام اعظم نے پڑھایا۔آپ پر امام اعظم کو بہت اعتماد تھا۔

حسن بن زیاد کہتے ہیں:۔

امام زفر مجلس امام اعظم ابوحنیفہ میں سب سے آگے بیٹھتے تھے۔

امام زفر اور امام داؤد طائی ایک ساتھ امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حدیث وفقہ کا درس لیتے، دونوں میں بھائی چارہ تھا، پھر امام داؤد طائی علمی مشغلہ سے تصوف کی راہ پر گامزن ہو گئے جبکہ امام زفر علم وعبادت دونوں کے جامع بنے۔

**زہد وریاضت:۔** حدیث وفقہ میں امامت کا درجہ رکھنے کے ساتھ ساتھ زہد وتقوی اور عبادت وریاضت میں بھی بے مثال تھے، زہد وورع ہی کے پیش نظر آپ نے عہدہ قضا کو قبول نہ کیا جبکہ دو مرتبہ آپ کو اس کام کے لئے مجبور کیا گیا، آپ نے انکار کیا اور وطن چھوڑ کر روپوش ہو گئے۔ حکومت وقت نے انتقاماً آپ کا گھر جلا دیا، چنانچہ آپ کو اپنا مکان دو مرتبہ تعمیر کرنا پڑا۔

**وصال:۔** آپ اصل کوفہ کے باشندے تھے، مگر بھائی کی میراث کے سلسلہ میں بصرہ چلے گئے، اہل بصرہ نے بصد اصرار یہاں ہی اقامت کا مشورہ دیا اور آپ انکی درخواست پر یہیں مقیم ہو گئے۔

آپ نے ۱۵۸ھ خلیفہ محمد المھدی کے عہد میں یہیں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئے۔(۳)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام عبداللہ بن مبارک

**نام و نسب:** ۔نام، عبداللہ۔ والد کا نام مبارک۔کنیت، ابو عبدالرحمٰن ہے۔ حنظلی تمیمی ہیں، آپکے والد ترکی النسل تھے،اور قبیلہ نبو حنظلہ جو اہل ہمدان سے تعلق رکھتا تھا اسکے آزاد کردہ غلام،آپ کی والدہ خوارزمیہ تھیں۔

والد محترم نے تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور اس میدان میں خوب شہرت حاصل کی۔

**ولادت و تعلیم:** ۔آپ کی ولادت ۱۱۸ھ مرو میں ہوئی ، والدین نے اپنے اس ہونہار فرزند کی بڑے اہتمام سے تعلیم و تربیت کی۔

سب سے پہلے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور فقہ میں عبور حاصل کیا۔

اس کے بعد طلب علم حدیث میں دور دراز مقامات کی سیر کی اور بے شمار ائمہ حدیث سے اکتساب علم کیا۔آپ کے ذوق علمی میں یہ واقعہ مشہور ہے۔

ایک مرتبہ والد ماجد نے آپ کو پچاس ہزار درہم تجارت کے لئے دیئے تو تمام رقم طلب حدیث میں خرچ کر کے واپس آئے ، والد ماجد نے درہموں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جس قدر حدیث کے دفتر لکھے تھے والد کے حضور پیش کر دیئے اور عرض کیا: میں نے ایسی تجارت کی ہے جس سے ہم دونوں کو دونوں جہان کا نفع حاصل ہوگا۔والد ماجد بہت خوش ہوئے،تیس ہزار درہم اور عنایت کر کے فرمایا: جاؤ علم حدیث اور فقہ کی طلب میں خرچ کر کے اپنی تجارت کامل کرلو۔

**علم و فضل:** ۔ایک مرتبہ بزرگوں کی ایک جماعت کسی مقام پر اکٹھی ہوئی، کسی نے کہا: آؤ حضرت عبداللہ بن مبارک کے کمالات شمار کریں،انہوں نے جواب دیا: بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

علم فقہ، حدیث، ادب نحو، میں ید طولی رکھتے تھے۔زہد و شجاعت میں لاجواب تھے، نعت گوشاعر اور ادیب تھے۔ شب بیداری، عبادت، حج، جہاد، اور شہسواری میں اپنی نظیر آپ

تھے۔لایعنی باتوں سے اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے، نہایت منصف مزاج اور رحم دل تھے۔

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں:۔

میں کتنی ہی کوشش کروں کہ سال بھر میں ایک دن حضرت عبداللہ بن مبارک کی طرح گزاروں تو نہیں گزار سکتا۔

شعیب بن حرب کہتے ہیں:۔

ایک سال یا تین دن بھی پورے سال میں حضرت عبداللہ کی طرح نہیں گزار سکتا۔

نیز فرماتے ہیں:۔

ابن مبارک جس سے بھی ملے اس سے افضل ہی ثابت ہوئے۔

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں:۔

صحابہ کرام کو بلاشبہ فضل صحابیت حاصل تھا ورنہ دوسرے خصائل میں آپ کا مقام نہایت بلند ہے۔

www.alahazratnetwork.org

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں:۔

مشرق میں ان جیسا پھر کوئی نظر نہ آیا۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن معین فرماتے ہیں:۔

آپ احادیث صحاح کے حافظ تھے، بیس ہزار یا اکیس ہزار حدیث کی کتابوں سے آپ احادیث روایت فرماتے ہیں۔

اسمعیل بن عیاش کہتے ہیں:۔

ابن مبارک جیسا روئے زمین پر کوئی دوسرا نہیں، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر خوبی کے جامع تھے، فقراء پر جب خرچ فرماتے تو ایک سال میں ایک لاکھ درہم تک خرچ کردیتے تھے۔

ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لئے جارہے تھے، قافلہ والوں کا ایک پرند مرگیا، ایک بستی کے کوڑا خانہ میں لوگوں نے اسے پھینک دیا پھر قافلہ تو آگے بڑھ گیا۔آپ کچھ دیر سے چلے، دیکھا کہ ایک لڑکی اس مردار پرند کو اٹھا کرلے گئی اور تیز قدم چل کر ایک مکان میں داخل ہوگئی۔آپ اس کے گھر کی طرف تشریف لے گئے، حال معلوم ہوا اور مردار پرند کو لانے کا سبب

پوچھا، اس لڑکی نے کہا: میں اور میرا بھائی یہاں رہتے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں فقط ستر پوشی کے لئے یہ تہبند ہے، اور اب ہماری خوراک صرف یہ ہی رہ گئی ہے کہ ان گھوروں سے جو چیز بھی مل جائے۔ ہمارے لئے ان حالات میں یہ مردار بقدر ضرورت حلال ہے، ہمارے والد مالدار تھے، ان پر ظلم ہوا اور قتل کر دیئے گئے اور سارا مال ظالم لے گئے۔

امام ابن مبارک یہ سن کر نہایت متاثر ہوئے، اپنے خازن سے فرمایا: فی الحال زادراہ میں کیا باقی رہا ہے، اس نے عرض کیا: ایک ہزار دینار۔ آپ نے فرمایا: بیس دینار لے لو کہ اپنے وطن مرو تک پہونچنے کے لئے کافی ہیں اور باقی ۹۸۰ دینار اس مظلومہ کو دو۔ اس سال ہمیں حج کے مقابلہ میں یہ اعانت وامداد بہتر ہے اور وہیں سے واپس وطن تشریف لے آئے۔

جب حج کا موسم آتا تو اپنے ساتھیوں سے کہتے: تم میں امسال کون حج کو جانا چاہتا ہے، جو ارادہ رکھتا ہو وہ اپنا زادراہ میرے پاس لاکر جمع کرلے تاکہ میں راستہ میں اس پر خرچ کرتا چلوں، لہذا سب سے دراہم ودنانیر کی تھیلیاں جمع کرتے، ہر تھیلی پر اسکا نام لکھتے اور ایک صندوق میں رکھتے جاتے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر سب کو ساتھ لیکر نکلتے اور انکے زادراہ کی نسبت زیادہ خرچ کرتے ہوئے انکو ساتھ لیجاتے، جب حج بیت اللہ سے فارغ ہوتے تو پوچھتے: تمہارے گھر والوں نے کچھ یہاں کے تحائف کی فرمائش کی ہے، جسکو جیسی خواہش ہوتی انکو مکی اور یمنی تحائف دلواتے، پھر مدینہ منورہ حاضری دیتے اور وہاں بھی ایسا ہی کرتے۔

جب تمام حجاج کرام واپس ہوتے تو انکوانکے گھر واپس فرماتے اور خود اپنے گھر پہونچ کر سب کی دعوت کرتے، جب دعوت سے فارغ ہوتے تو وہ صندوق منگاتے اور سب کو انکی تھیلیاں واپس فرماتے، یہ لوگ گھروں کو اس حال میں واپس ہوتے کہ سب کی زبانوں پر ہدیہ تشکر ہوتا اور ہمیشہ آپ کے مدح خواں رہتے۔

آپ کی نوازشات کا یہ عالم ہوتا، طرح طرح کے لذیذ کھانے اور حلوے ساتھ رہتے لیکن خود تیز دھوپ اور شدید گرمی میں روزہ دار ہوتے اور لوگوں کو کھلاتے پلاتے ساتھ لیجاتے تھے۔

خلوص نیت پر بہت زور دیتے تھے، آپ کے محامد ومحاسن سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

۱۸۱ھ میں آپ جہاد کے لئے روانہ ہوئے، فتح وکامرانی کے بعد واپس آرہے تھے کہ قصبہ سوس میں آکر علیل ہوگئے اور چند ایام کی علالت کے بعد وصال ہوگیا۔

دریائے فرات کے کنارے ایک گاؤں ''ہیت'' میں مدفون ہوئے، آپ کا مزار مرجع انام ہے۔

**اساتذہ:** ۔آپ کے اساتذہ کی فہرست نہایت طویل ہے، ان میں سے چند مشاہیر یہ ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ، سلیمان تیمی، حمید الطّویل، یحیی بن سعید انصاری، سعد بن سعید انصاری، ابراہیم بن علیہ، خالد بن دینار، عاصم الاحول، ابن عون، عیسی بن طہمان، ہشام بن عروہ، سلیمان اعمش، سفیان ثوری، شعبہ بن الحجاج، اوزاعی، ابن جریج، امام مالک، لیث بن سعد، حیوہ بن شریح، خالد بن سعید اموی، سعید بن عروبہ، سعید بن ابی ایوب، عمرو بن میمون، معمر بن راشد، وغیرہم۔

www.alahazratnetwork.org

**تلامذہ:** ۔ سفیان ثوری، معمر بن راشد، ابواسحاق فزاری، جعفر بن سلیمان ضبعی،، بقیہ بن ولید، داؤد بن عبد الرحمٰن عطار، سفیان بن عیینہ، ابوالاحوص، فضیل بن عیاض، معتمر بن سلیمان، ولید بن مسلم، ابوبکر بن عیاش، مسلم بن ابراہیم، ابواسامہ، نعیم بن حماد، ابن مہدی، قطان، اسحاق بن راہویہ، یحیی بن معین، ابراہیم بن اسحاق طالقانی، احمد بن محمد مردویہ، اسمعیل بن ابان وراق، بشر بن محمد سختیانی، حبان بن موسی، حکم بن موسی، سعید بن سلیمان، سلمہ بن سلیمان مروزی۔ (۴)

# امام محمد

**نام ونسب**۔نام، محمد۔کنیت، ابوعبداللہ۔والد کا نام، حسن ہےاور سلسلہ نسب یوں ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی۔شیبانی آپکے قبیلہ کی طرف منسوب ہے۔بعض محققین کے نزدیک یہ نسبت ولائی ہے کہ آپکے والد بنوشیبان کے غلام تھے۔

آپکے والد کا اصل مسکن جزیرہ شام تھا، دمشق کے قریب حرسا کے رہنے والے تھے، بعد میں ترک وطن کر کے شہر واسط آگئے تھے۔

**ولادت وتعلیم**:۔آپکی ولادت ۱۳۲ھ میں بمقام شہر واسط (عراق) میں ہوئی پھر آپکے والد نے کوفہ کو اپنا مسکن بنایا اور آپکی تعلیم وتربیت کا آغاز یہاں ہی ہوا۔

چودہ سال کی عمر میں امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے مجلس میں آکر امام اعظم کے بارے میں سوال کیا، امام ابویوسف نے آپکی رہنمائی کی آپ نے امام اعظم سے دریافت کیا کہ ایک نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے اور اسی رات فجر سے پہلے وہ بالغ ہو جائے تو وہ نماز دہرائے گا یا نہیں، امام اعظم نے فرمایا دہرائے گا۔امام محمد نے اسی وقت اٹھ کر ایک گوشہ میں نماز پڑھی۔امام اعظم نے یہ دیکھ کر بے ساختہ فرمایا انشاء اللہ یہ لڑکا رجل رشید ثابت ہوگا۔اس واقعہ کے بعد امام محمد گاہے گاہے امام اعظم کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے، کم سن تھے اور بے حد خوبصورت، جب باقاعدہ تلمذ کی درخواست کی تو امام اعظم نے فرمایا پہلے قرآن حفظ کرو پھر آنا۔

سات دن بعد پھر حاضر ہو گئے، امام اعظم نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید حفظ کر کے پھر آنا عرض کیا: میں نے قرآن کریم حفظ کرلیا ہے۔امام اعظم نے ان کے والد سے کہا اس کے سر کے بال منڈوادو لیکن بال منڈوانے کے بعد ان کا حسن اور دمکنے لگا۔ابونواس نے اس موقع پر یہ اشعار کہے:۔

حلقوا راسه ليكسوه قبحا ☆ غيرة منهم عليه وشحا

كان في وجهه صباح وليل ☆ نزعوا ليله وابقوه صبحا

لوگوں نے ان کا سر مونڈ دیا تا کہ ان کی خوبصورتی کم ہو، ان کے چہرہ میں صبح بھی تھی

اور رات بھی، رات کو انہوں نے ہٹا دیا صبح تو پھر بھی باقی رہی۔

آپ مسلسل چار سال خدمت میں رہے، پھر امام ابو یوسف سے تکمیل کی۔ انکے علاوہ مسعر بن کدام، اوزاعی، سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ سے علم حدیث میں خوب استفادہ کیا اور کمال حاصل کیا۔

خود فرماتے تھے: مجھے آبائی ترکہ سے تیس ہزار درہم یا دینار ملے تھے جن میں سے آدھے میں نے لغت وشعر کی تحصیل میں خرچ کر ڈالے اور نصف فقہ وحدیث کیلئے۔

**اساتذہ**۔ آپ نے طلب علم میں کوفہ کے علاوہ مدینہ، مکہ، بصرہ، واسطہ شام، خراسان اور یمامہ وغیرہ کے سیکڑوں مشائخ سے علم حاصل کیا، چند مشاہیر کے نام یہ ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام زفر، سفیان ثوری، مسعر بن کدام، مالک بن مغول، حسن بن عمارہ، امام مالک، ابراہیم، ضحاک بن عثمان، سفیان بن عیینہ، طلحہ بن عمرو، شعبہ بن الحجاج، ابوالعوام، امام اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، زمعہ بن صالح،

www.alahazratnetwork.org

**تلامذہ**:۔ آپکے تلامذہ کی تعداد نہایت وسیع ہے۔ چند یہ ہیں۔

ابو حفص کبیر احمد بن حفص عجلی استاذ امام بخاری۔ موسی بن نصیر رازی، ہشام بن عبیداللہ رازی، ابوسلیمان جوزجانی، ابوعبید القاسم بن سلام، محمد بن سماعہ، معلّی بن منصور، محمد بن مقاتل رازی، شیخ ابن جریر، یحیی بن معین، ابوزکریا، یحیی بن صالح، حاظی حمصی،

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ امام بخاری کے شیوخ شام سے ہیں۔ عیسی بن ابان، شداد بن حکیم، امام شافعی جنکو آپ نے اپنا تمام علمی سرمایہ سونپ دیا تھا جو ایک اونٹ کا بوجھ تھا۔

ابو عبید کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو دیکھا کہ امام محمد نے انکو پچاس اشرفیاں دیں اور اس سے پہلے پچاس روپے دے چکے تھے۔

ابن سماعہ کا بیان ہے: امام محمد نے امام شافعی کیلئے کئی بار اپنے اصحاب سے ایک ایک لاکھ روپے جمع کر کے دیئے۔

امام مزنی فرماتے تھے: امام شافعی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں عراق میں قرضہ کی وجہ سے محبوس ہو گیا، امام محمد کو معلوم ہوا تو مجھے چھڑا لیا۔

یہ ہی وجہ تھی کہ امام شافعی امام محمد کی نہایت تعظیم وتوقیر کرتے اور واضح الفاظ میں احسانات کا اظہار کرتے تھے، فرماتے۔

فقہ کے بارے میں مجھ پر زیادہ احسان محمد بن حسن کا ہے۔

حافظ سمعانی نے امام شافعی کا یہ قول نقل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے دو شخصوں کے ذریعہ میری معاونت فرمائی۔ سفیان بن عیینہ کے ذریعہ حدیث میں اور امام محمد کے ذریعہ فقہ میں۔

علامہ کردری نے امام شافعی کا یہ قول نقل کیا کہ:۔

علم اور اسباب دنیوی کے اعتبار سے مجھ پر کسی کا بھی اتنا بڑا احسان نہیں جس قدر امام محمد کا ہے۔

آپکے دوسرے عظیم شاگرد اسد بن الفرات ہیں، خصوصی اوقات میں آپ نے انکی تعلیم وتربیت کی۔ ساری ساری رات انکو تنہا لیکر بیٹھتے، پڑھاتے اور مالی امداد بھی کرتے تھے، جب پڑھ لکھ کر فاضل ہوگئے تو امام محمد کی روایت سے امام اعظم کے مسائل، اور ابن قاسم کی روایت سے امام مالک کے مسائل پر مشتمل ۶۰ کتابوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا جس کا نام اسدیہ رکھا۔ علماء مصر نے اس مجموعہ کی نقل لینا چاہی اور قاضی مصر کے ذریعہ سفارش کی، آپ نے اسکی اجازت دیدی اور چمڑے کے تین سو ٹکڑوں پر اسکی نقل کرائی گئی جو ابن القاسم کے پاس رہی۔ بعد کے مدونہ نسخوں کی اصل بھی یہ ہی اسدیہ ہے۔

امام محمد کے پاس مال کی اتنی فراوانی تھی کہ تین سو نیم مال کی نگرانی کیلئے مقرر تھے۔ لیکن آپنے اپنا تمام مال ومتاع محتاج طلبہ پر خرچ کردیا یہاں تک کہ آپکے پاس لباس بھی معمولی رہ گیا تھا۔

**معمولات زندگی:۔** آپ راتوں کو نہیں سوتے تھے، کتابوں کے ڈھیر لگے رہتے۔ جب ایک فن کی کتابوں سے طبیعت گھبراتی تو دوسرے فن کا مطالعہ شروع کردیتے تھے، جب راتوں کو جاگتے اور کوئی مسئلہ حل ہوجاتا تو فرماتے، بھلا شاہزادوں کو یہ لذت کہاں نصیب ہوسکتی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے آپکے یہاں قیام کیا، اور صبح تک نماز پڑھتا رہا، لیکن امام محمد رات بھر پہلو پر لیٹے رہے اور صبح ہونے پر یونہی نماز میں شریک ہوگئے۔ مجھے یہ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بات کھلی تو میں نے عرض کیا، آپ نے فرمایا: کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سو گیا تھا، نہیں میں نے کتاب اللہ سے تقریباً ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے۔ تو آپ نے رات بھر اپنے لئے کام کیا اور میں نے پوری امت کیلئے۔

محمد بن مسلمہ کا بیان ہے، کہ آپ نے عموماً رات کے تین حصے کر دیئے تھے، ایک سونے کیلئے، ایک درس کیلئے اور ایک عبادت کیلئے۔

کسی نے آپ سے کہا: آپ سوتے کیوں نہیں ہیں۔ فرمایا: میں کس طرح سو جاؤں جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں ہم لوگوں پر بھروسہ کر کے سوئی ہوئی ہیں۔

**فضل وکمال** ۔ امام شافعی فرماتے ہیں: اگر میں کہنا چاہوں کہ قرآن مجید محمد بن حسن کی لغت پر اترا ہے تو میں یہ بات امام محمد کی فصاحت کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں۔ نیز یہود ونصاری امام محمد کی کتابوں کا مطالعہ کر لیں تو ایمان لے آئیں۔ فرماتے ہیں: میں نے جس شخص سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو اس کی تیوری پر بل آ گئے مگر امام محمد سے جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے وہ مسئلہ سمجھایا۔

www.alahazratnetwork.org

امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا۔

یہ مسائل دقیقہ آپ نے کہاں سے سیکھے تو فرمایا: امام محمد کی کتابوں سے۔

ابن اکثم نے یحیی بن صالح سے کہا، تم امام مالک اور امام محمد دونوں کی خدمت میں رہے ہو، بتاؤ ان دونوں میں کون زیادہ فقیہ تھا، تو آپ نے بلا تردد جواب دیا، امام محمد۔

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں۔

میں نے محمد بن حسن سے زیادہ کوئی صاحب عقل نہیں دیکھا۔

**جرأت واستقلال** ۔ امام محمد بے حد غیور اور مستقل مزاج تھے، اقتدار وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گفتگو کرتے اور اظہار حق کے راستے میں کوئی چیز ان کیلئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کی آمد پر سب لوگ کھڑے ہو گئے محمد بن حسن بیٹھے رہے۔ کچھ دیر بعد خلیفہ کے نقیب نے محمد بن حسن کو بلایا ان کے شاگرد اور احباب سب پریشان ہو گئے کہ نہ جانے شاہی عتاب سے کس طرح خلاصی ہو گی۔ جب آپ خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے پوچھا کہ

فلاں موقع پر تم کھڑے کیوں نہیں ہوئے، فرمایا کہ جس طبقہ میں خلیفہ نے مجھے قائم کیا ہے میں نے اس سے نکلنا پسند نہیں کیا۔ آپ کی تعظیم کیلئے قیام کر کے اہل علم کے طبقہ سے نکل کر اہل خدمت کے طبقہ میں داخل ہونا مجھے مناسب نہیں تھا۔ پھر کہا: آپ کے ابن عم یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ آدمی اس کی تعظیم کیلئے کھڑے رہیں وہ اپنا مقام جہنم میں بنائے۔ حضور کی مراد اس سے گروہ علماء ہے پس جو لوگ حق خدمت اور اعزاز شاہی کے خیال سے کھڑے رہے انہوں نے دشمن کیلئے ہیبت کا سامان مہیا کیا اور جو بیٹھے رہے انہوں نے سنت اور شریعت پر عمل کیا جو آپ ہی کے خاندان سے لی گئی ہے اور جس پر عمل کرنا آپ کی عزت اور کرامت ہے۔ ہارون رشید نے سن کر کہا سچ کہتے ہو۔

**عہدہ قضاء:۔** امام ابو یوسف کو فقہ حنفی کی ترویج اور اشاعت کا بے حد شوق تھا وہ چاہتے تھے کہ ملک کا آئین فقہ حنفی کے مطابق ہو۔ اس لئے انہوں نے ہارون رشید کی درخواست پر قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول کر لیا تھا، کچھ عرصہ بعد ہارون رشید نے شام کے علاقہ کیلئے امام محمد کا بحیثیت قاضی تقرر کیا، امام محمد کو علم ہوا تو وہ امام ابو یوسف کے پاس گئے اور اعتذار کیا اور درخواست کی کہ مجھے اس آزمائش سے بچائیے، امام ابو یوسف نے مسلک حنفی کی اشاعت کے پیش نظر ان سے اتفاق نہیں کیا۔ وہ ان کو یحیی برمکی کے پاس لے گئے یحیی نے ان کو ہارون رشید کے پاس بھیج دیا۔ اس طرح مجبور ہو کر ان کو عہدہ قضاء قبول کرنا پڑا۔

**حق گوئی و بے باکی۔** امام محمد اپنے احباب اور ارکان دولت کے اصرار کی بناء پر عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے۔ جتنا عرصہ قاضی رہے بے لاگ فیصلے کرتے رہے لیکن قدرت کو ان کی آزمائش مقصود تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ یحیی بن عبد اللہ نامی ایک شخص کو خلیفہ پہلے امان دے چکا تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے خلیفہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس کو قتل کرنا چاہا۔ اپنے اس مذموم فعل پر خلیفہ قضاۃ کی تائید چاہتا تھا تا کہ اسکے فعل کو شرعی جواز کا تحفظ حاصل ہو جائے۔ خلیفہ نے تمام قاضیوں کو دربار میں طلب کیا سب نے خلیفہ کے حسب منشاء نقض امان کی اجازت دیدی لیکن امام محمد نے اس سے اختلاف کیا اور برملا فرمایا: یحیی کو جو امان دی جا چکی ہے وہ صحیح ہے اور اس امان کو توڑنے اور یحیی کے خون کی اباحت پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے لہذا اس کو قتل کرنا کسی طرح

www.alahazratnetwork.org

جائز نہیں ہے۔ انکی حق گوئی سے مزاج شاہی برہم ہوگیا لیکن جن کی نظر میں منشا الوہیت ہوتا ہے وہ کسی اور مزاج کی پرواہ نہیں کرتے، جو دلوں میں اس قہار حقیقی کا خوف رکھتے ہیں وہ مخلوق کی ناراضگی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے۔ امام محمد اپنے اس فیصلہ کے ردعمل کو قبول کرنے کیلئے تیار تھے۔ چنانچہ اس اظہار حق کی پاداش میں نہ صرف یہ کہ آپ کو عہدۂ قضاء سے ہٹایا گیا اور افتاء سے روکا گیا بلکہ کچھ عرصہ کیلئے آپ کو قید میں بھی محبوس کیا گیا۔

**عہدۂ قضاء پر بحالی:**۔ امام محمد کے عہدہ قضاء سے سبکدوش ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہارون رشید کی بیوی ام جعفر کو کسی جائیداد کے وقف کرنے کا خیال آیا اس نے امام محمد سے وقف نامہ تحریر کرنے کی درخواست کی آپ نے فرمایا مجھے افتاء سے روک دیا گیا ہے اس لئے معذور ہوں۔ ام جعفر نے اس سلسلہ میں ہارون رشید سے گفتگو کی جس کے بعد اس نے نہ صرف آپ کو افتاء کی اجازت دی بلکہ انتہائی اعزاز واکرام کے ساتھ آپ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کردیا۔

**تصانیف**۔ امام محمد کی تمام زندگی علمی مشاغل میں گذری۔ ائمہ حنفیہ میں انہوں نے سب سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں، مولانا عبدالحی لکھنوی اور مولانا فقیر محمد جہلمی نے لکھا ہے کہ انہوں نے نوسوننانوے کتابیں لکھی ہیں اور اگر ان کی عمر وفا کرتی تو وہ ہزار کا عدد پورا کردیتے۔ بعض محققین کا یہ بھی خیال ہے کسی موضوع پر جو کتاب لکھی جاتی ہے اس میں متعدد مسائل کو مختلف عنوانات پر تقسیم کردیا جاتا ہے، جیسے کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوۃ، کتاب الصوم وغیرہ پس جن لوگوں نے ۹۹۹ کا عدد لکھا ہے وہ ان کی تصانیف کے تمام عنوانوں کے مجموعہ کے اعتبار سے لکھا ہے، بہرحال ان کی تصانیف کی جو تفصیل دستیاب ہوسکی وہ اس طرح ہے۔

**مؤطا امام محمد**۔ حدیث میں یہ امام محمد کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے زیادہ تر امام مالک سے سنی ہوئی روایات کو جمع کیا ہے۔ بستان المحدثین میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے مؤطا کے سولہ نسخے ذکر کئے ہیں لیکن آج دنیا میں صرف دو نسخے مشہور ہیں۔ ایک امام محمد کی روایت کا مجموعہ جس کو مؤطا امام محمد کہتے ہیں اور دوسرا یحیی بن یحیی مصمودی کا نسخہ جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن مؤطا امام محمد، مؤطا امام مالک سے چند وجوہ پر فوقیت رکھتی ہے۔

اولاً یہ کہ امام محمد یحیی بن یحیی سے علم حدیث میں زیادہ بصیرت اور فقہ میں ان سے بڑھ

کر مہارت رکھتے تھے۔

**ثانیاً:**۔ مؤطا کی روایت میں یحییٰ بن یحییٰ سے متعدد جگہ غلطیاں واقع ہوئیں۔ چنانچہ خود مالکی محدث شیخ محمد عبدالباقی زرقانی نے انکے بارے میں لکھا ہے۔ قلیل الحدیث له اوھام ، 'انکو اکثر وہم لاحق ہوتے تھے اور حدیث میں وہ بہت کم معرفت رکھتے تھے۔ اور امام محمد کے بارے میں ذہبی جیسے شخص کو بھی اعتراف کرنا پڑا، و کان من بحور العلم و الفقه قویا فی ماروی عن مالك 'امام محمد علم کے سمندر تھے اور امام مالک سے روایت کرنے میں وہ بہت قوی تھے۔

**ثالثاً:** یحییٰ بن یحییٰ کو امام مالک سے پوری مؤطا کے سماع کا موقع نہ مل سکا۔ کیونکہ جس سال وہ امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی سال امام مالک کا وصال ہوگیا۔ اسی وجہ سے وہ موطا امام مالک میں احادیث'' عن مالك '' کے صیغہ سے روایت کرتے ہیں۔ برخلاف امام محمد کے کہ وہ تین سال سے زیادہ عرصہ امام مالک کی خدمت میں رہے اور موطا کی تمام روایات کا انہوں نے امام مالک سے براہ راست سماع کیا ہے، اسی وجہ سے وہ'' اخبرنا مالك '' کے صیغہ کے ساتھ موطا میں احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں امام محمد ترجمۃ الباب کے بعد سب سے پہلے امام مالک کی روایت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اگر مسلک حنفی اس روایت کے مطابق ہوتو اس کے بعد'' به ناخذ' فرماتے ہیں اور اگر اس روایت کا ظاہر مسلک حنفی کے خلاف ہوتو اس کی توجیہ ذکر کر کے مسلک حنفی کی تائید میں احادیث اور آثار وارد کرتے ہیں اور بسا اوقات دوسرے ائمہ فتویٰ کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ اس کتاب میں امام محمد نے امام مالک کے علاوہ دوسرے مشائخ کی روایات بھی ذکر کی ہیں۔ اسی لئے یہ کتاب امام مالک کی طرف منسوب ہونے کے بجائے امام محمد کی طرف منسوب ہوگئی۔ موطا امام محمد میں کل ایک ہزار ایک سو اسی احادیث ہیں جن میں ایک ہزار پانچ احادیث امام مالک سے مروی ہیں اور ایک سو پچھتر دوسرے شیوخ سے۔ سترہ امام ابوحنیفہ سے اور چار امام ابو یوسف سے مروی ہیں۔ اس کتاب کی بعض احادیث کے طرق اور اسانید پر اگر چہ جرح کی گئی ہے لیکن ان کی تائید اور تقویت دوسری اسانید سے ہوجاتی ہے۔

**کتاب الآثار**۔ حدیث میں یہ امام محمد کی دوسری تصنیف ہے۔ اس کتاب میں امام محمد نے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

احادیث سے زیادہ آثار کو جمع کیا ہے۔غالبًا اسی وجہ سے انکی یہ تصنیف کتاب الآثار کے نام مشہور ہوگئی۔اس کتاب میں ایک سو چھ احادیث اور سات سو اٹھارہ آثار ہیں۔ان کے علاوہ اس میں انہوں نے امام اعظم کے اقوال کا بھی ذکر کیا ہے۔

**کتاب الحج**۔اس کتاب میں بھی امام محمد نے احادیث کو جمع کیا ہے۔امام مالک اور بعض دوسرے علماء مدینہ سے امام محمد کو فقہی اختلاف تھا۔انہوں نے اپنے موقف کو احادیث اور آثار کی روشنی میں ثابت کرنے کیلئے اس کتاب کو تالیف کیا۔اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے مدینہ منورہ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

حدیث میں بھی اگرچہ امام محمد نے چند کتابیں تالیف فرمائی ہیں لیکن ان کا اصل موضوع فقہ ہے، اوراس سلسلے میں انہوں نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔امام محمد کی فقہی تصنیفات کی دو قسمیں کی جاتی ہیں۔ایک ظاہر الروایۃ اور دوسری نوادر۔ظاہر الروایۃ امام محمد کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کے بارے میں تواتر سے ثابت ہے کہ امام محمد کی تصانیف میں۔یہ چھ کتابیں ہیں۔مبسوط، زیادات، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر اور سیر کبیر۔اور نوادر امام محمد کی ان تصانیف کو کہا جاتا ہے جن کا امام محمد کی طرف منسوب ہونا تواتر سے ثابت نہیں۔

**مبسوط**۔علم فقہ میں امام محمد کی سب سے ضخیم تصنیف ہے، یہ کتاب چھ جلدوں میں تین ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔اس میں دس ہزار سے زیادہ مسائل مذکور ہیں۔اس کتاب کے متعدد نسخے ہیں، مشہور نسخہ وہ ہے جو ابو سلیمان جوزجانی سے مروی ہے۔امام شافعی نے اس کو حفظ کرلیا تھا۔ایک غیر مسلم اہل کتاب اس کو پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ جب محمد اصغر کی کتاب ایسی ہے تو محمد اکبر کی کتاب کی کیا شان ہوگی۔(کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۸۱) مصر اور استنبول کے کتب خانوں میں اس کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں۔

**الجامع الکبیر**:۔فقہ کے موضوع پر یہ امام محمد کی دوسری کتاب ہے، اس میں مسائل فقہیہ کو دلائل نقلیہ سے ثابت کیا ہے۔نیز اس کتاب کی عربی بھی بے حد بلیغ ہے۔جس طرح یہ کتاب فقہی طور پر حجت تسلیم کی جاتی ہے اسی طرح اسکی عربیت بھی زبان و بیان کے اعتبار سے حجت مانی جاتی ہے۔اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے پچاس سے زیادہ اس کی

شروح کا ذکر کیا ہے۔اس کتاب کے متعدد راوی ہیں۔اور اس کے قلمی نسخے استنبول کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

**الجامع الصغیر**۔فقہ میں امام محمد کی یہ تیسری تصنیف ہے اس کتاب میں ۱۵۳۶ مسائل ہیں جن میں سے دو کے سوا باقی تمام مسائل کی بنیاد احادیث اور آثار پر رکھی ہے باقی دو مسئلوں کو قیاس سے ثابت کیا ہے۔اس کتاب کی وجہ تالیف یہ ہے کہ امام ابو یوسف نے امام محمد سے فرمائش کی کہ وہ امام اعظم کے ان مسائل کو جمع کریں جو امام محمد نے امام ابو یوسف کی وساطت سے سماع کئے ہیں۔جب یہ کتاب امام محمد نے لکھ کر امام ابو یوسف پر پیش کی تو وہ بے حد خوش ہوئے اور باوجود اپنی جلالت علمی کے سفر وحضر میں ہر جگہ اس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔اس کتاب کے مسائل کی تین قسمیں ہیں۔پہلی قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا ذکر امام محمد کی دوسری کتب میں نہیں ہے۔دوسری قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا ذکر دوسری کتب میں ہے لیکن یہ تصریح نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے یا نہیں یہاں پر اس بات کی تصریح کردی ہے۔تیسری قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا محض اعادہ کیا ہے مگر وہ بھی تغیر عبارت کی وجہ سے افادہ سے خالی نہیں۔عہدۂ قضاء کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری خیال کیا جاتا تھا۔اس کی تیس سے زیادہ شروح لکھی گئی ہیں (کشف الظنون ج ۱ص ۵۶۱) متاخرین میں سے ایک شرح مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھی ہے اور اس کے شروع میں مبسوط مقدمہ "النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر" کے نام سے تحریر کیا ہے جس میں اس کتاب کی تمام خصوصیات اور اس کی شروح کا ذکر کیا ہے۔

**السیر الصغیر**۔علم فقہ میں امام محمد کی یہ چوتھی تصنیف ہے۔امام اعظم نے اپنے تلامذہ کو سیر ومغازی کے باب میں جو کچھ املا کرایا یہ اس کا مجموعہ ہے۔

**السیر الکبیر**۔فقہ کے موضوع پر یہ امام محمد کی پانچویں تصنیف ہے۔امام اوزاعی نے سیر صغیر کا تعاقب کیا اور اس کے جواب میں امام محمد نے سیر کبیر کو تالیف کیا،سیر ومغازی کے موضوع پر یہ ایک انتہائی مفید کتاب شمار کی جاتی ہے۔اس کتاب میں جہاد وقتال اور امن وصلح کے مواقع اور طرق بیان کئے ہیں۔غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں کے تعلقات ان کے حقوق وفرائض اور تجارتی اور عام معاملات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔اسلام کے بین الاقوامی نقطۂ نظر کو سمجھنے کیلئے

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

یہ کتاب امام محمد کی انتہائی اہم اورادق کتاب شمار جاتی ہے، قوت استدلال اوردقت بیان کے اعتبار سے یہ کتاب انکی دیگر تمام کتب میں ممتاز ہے۔ہارون الرشید کواس کتاب سے اس درجہ دلچسپی تھی کہ اس نے اپنے دونوں لڑکوں امین اور مامون کواس کا سماع کرایا۔اس کتاب کی متعدد شروح لکھی جاچکی ہیں جن میں سب سے زیادہ شہرت امام سرخسی کی شرح کو حاصل ہوئی، یہ شرح مع متن کے حیدرآباددکن سے چھپ چکی ہے۔

**زیادات**۔ظاہرالروایۃ میں امام محمد کی یہ چھٹی تصنیف ہے جوکہ سیر صغیر سیر کبیر کے تتمہ کے حکم میں ہے۔کیونکہ سیراور مواضع کہ جو مسائل ان دو کتابوں میں رہ گئے تھے ان کا اس کتاب میں ذکر کردیا گیا ہے۔اس کے قلمی نسخے استنبول کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

فقہ سے متعلق امام محمد کی ان چھ کتابوں کوظاہرہ الروایہ کہا جاتا ہے۔امام محمد بن محمد حاکم شہید متوفی ۳۳۴ھ نے مبسوط جامع صغیر اور جامع کبیر سے مکرر مسائل اور مطول عبارات کو حذف کرکے ایک مختصر متن تیار کیا اور اسکا نام ''الکافی فی فروع الحنفیہ'' رکھا۔ایک مرتبہ انہیں خواب میں امام محمد کی زیارت ہوئی فرمایا تم نے میری کتابوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے فقہاء کو متساہل اور کسل مند پایا اس لئے مطول اور مکرر امور کو حذف کردیا۔امام محمد نے جلال میں آکر فرمایا جس طرح تم نے میری کتابوں میں کاٹ چھانٹ کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری بھی ایسی ہی کانٹ چھانٹ کریگا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا مرو کے لشکر نے آپ کو قتل کردیا پھر آپ کے جسم کے دوٹکڑے کرکے درخت پر لٹکادیا۔حدائق حنفیہ ص ۱۷۰

امام حاکم شہید کی الکافی کی متعدد علماء نے شروح لکھیں لیکن سب سے زیادہ شہرت شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ کی شرح مبسوط کو حاصل ہوئی۔یہ کتاب تیس اجزاء پر مشتمل ہے اور مصنف نے اس شرح کو قید خانے میں بغیر کسی مطالعہ کے فی البدیہہ املا کرایا ہے۔فقہ حنفی میں یہ کتاب اصول کا درجہ رکھتی ہے اور ہدایہ وغیرہ میں جب مطلقاً مبسوط کا لفظ آتا ہے تو اس سے مراد یہ ہی مبسوط سرخسی ہوتی ہے۔

**دیگر کتب**۔ظاہرالروایۃ کے علاوہ امام محمد نے فقہ کے موضوع پر متعدد کتب تصنیف فرمائی

ہیں جن کا احصاء مشکل ہے۔ چند کتابوں کا ذکر ہم ہدایۃ العارفین کے حوالے سے کررہے ہیں۔
(۱) الاحتجاج علی مالک (۲) الاکتساب فی الرزق المستطاب (۳) الجرجانیات (۴) الرقیات فی المسائل (۵) عقائد الشیبانیہ (۶) کتاب الاصل فی الفروع (۷) کتاب الاکراہ (۸) کتاب الحیل (۹) کتاب السجلات (۱۰) کتاب الشروط (۱۱) کتاب الکسب (۱۲) کتاب النوادر (۱۳) الکیسانیات (۱۴) مناسک الحج (۱۵) انوار الصیام (۱۶) الہارونیات اور بہت سی کتابیں۔

**سانحہ وصال۔** امام محمد نے اٹھاون سال عمر گزاری اور عمر کا بیشتر حصہ فقہی تحقیقات اور مسائل کے استنباط اور اجتہاد میں گذارا۔ جب دوبارہ عہدۂ قضا پر بحال ہوئے اور قاضی القضاۃ مقرر ہوئے تو ان کو ایک مرتبہ ہارون الرشید اپنے ساتھ سفر پر لے گیا، وہاں رے کے اندر نبویہ نامی ایک بستی میں آپ کا وصال ہوگیا۔ اسی سفر میں ہارون رشید کے ساتھ نحو کے مشہور امام کسائی بھی تھے جو آپ کے خالہ زاد بھائی ہوتے تھے اور اتفاق سے اسی دن یا دو دن بعد ان کا بھی انتقال ہوگیا۔ ہارون رشید کو ان دونوں ائمہ فن کے وصال کا بے حد ملال ہوا اور اس نے افسوس سے کہا آج میں نے فقہ اور نحو دونوں کو ''رے'' میں دفن کردیا۔

روایت ہے کہ بعد وصال کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کا نزع کے وقت کیا حال تھا۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت مکاتب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ پر غور کررہا تھا مجھ کو روح نکلنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی۔

خطیب بغدادی نے امام محمد کے تذکرہ کے اخیر میں محمویہ نامی ایک بہت بڑے بزرگ جن کا شمار ابدال میں کیا جاتا ہے، سے ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن حسن کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا اے ابوعبداللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ کہا اللہ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہیں عذاب دینے کا ارادہ ہوتا تو میں تمہیں یہ علم نہ عطا کرتا، میں نے پوچھا اور ابو یوسف کا کیا حال ہے فرمایا مجھ سے بلند درجہ میں ہیں۔ پوچھا اور ابوحنیفہ؟ کہا وہ ہم سے بہت زیادہ بلند درجوں پر فائز ہیں۔ (۵)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام داؤد طائی

**نام ونسب:**۔نام، داؤد۔کنیت، ابوسفیان۔والد کا نام نصیر ہے۔طائی کوفی ہیں اور فقیہ زاہد کے لقب سے مشہور ہیں۔

**تعلیم وتربیت:**۔ابتدائی تعلیم کے بعد سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کی درسگاہ میں داخل ہوئے اور بیس سال تک اکتساب علم میں مشغول رہے۔ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے۔

**عبادت وریاضت:**۔حدیث وفقہ حاصل کرنے کے بعد تارک الدنیا ہو گئے تھے،اہل تصوف میں سید السادات اور بے مثل صوفی مانے گئے ہیں۔حضرت حبیب بن سلیم راعی سے بیعت ہوئے، پوری زندگی نہایت سادگی کے ساتھ بے سروسامانی کے عالم میں گزاری، زہد وقناعت کا یہ عالم تھا کہ وراثت میں بیس دینار ملے تھے جنکو بیس سال میں خرچ کیا۔

عطا بن مسلم کہتے ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org

ہم جب آپ کے مکان پر آپ سے ملاقات کے لئے گئے تو انکے یہاں بچھانے کے لئے ایک چٹائی،تکیہ کے لئے ایک اینٹ،ایک تھیلا جس میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے اور وضو کے لئے ایک لوٹا تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**اساتذہ:**۔امام اعظم ابوحنیفہ، عبدالملک بن عمیر، اسمعیل بن خالد، حمید الطویل، سعد بن سعید انصاری، ابن ابی لیلی، امام اعمش۔

**تلامذہ:**۔عبداللہ بن ادریس،سفیان بن عیینہ،ابن علیہ، مصعب بن مقدام،اسحاق بن منصور سلولی،امام وکیع،ابونعیم،وغیرہم۔

**وصال:**۔ایک دن ایک صالح شخص نے خواب دیکھا کہ آپ دوڑ رہے ہیں۔پوچھا کیا بات ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا:ابھی ابھی قید خانہ سے چھٹکارا پا کر آرہا ہوں، وہ صالح شخص بیدار ہوا تو اسے پتہ چلا کہ حضرت امام داؤد طائی وصال فرما چکے ہیں۔

ابونعیم نے آپ کا سنہ وصال ۱۶۰ ہجری بیان کیا ہے۔لیکن ابن نمیر نے کہا کہ آپ کا وصال ۱۶۵ھ میں ہوا۔

زیب عالم(۱۶۵)مادۂ تاریخ سے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے۔(۶)

# فضیل بن عیاض

**نام ونسب:۔** نام،فضیل۔والد کا نام،عیاض۔کنیت ابو علی ہے۔تیمی یربوعی خراسانی ہیں۔

**تعلیم وتربیت:۔** ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ عرصہ یونہی گزرا اور پھر جوانی کے عالم میں امام اعظم ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعلیم پائی۔دیگر محدثین سے علم حدیث حاصل کیا اور مسند حدیث بند کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے اور بیت اللہ شریف کی مجاورت اختیار فرمائی۔

**واقعہ توبہ:۔** فضل بن موسی آپکی نوجوانی کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ابیورد اور سرخس کے درمیان راستہ میں ڈاکہ زنی کرتے تھے،جس سے لوگوں میں نہایت خوف وہراس کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

کسی لڑکی پر اسی دوران عاشق ہو گئے،رات کو دیوار پر چڑھ کر اسکے گھر میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ کسی طرف سے تلاوت قرآن کی آواز آئی،اتفاق سے اس وقت کوئی شخص اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔

الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله ۔

کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل خشیت ربانی اور ذکر الہی سے معمور ہوں۔

یہ آیت سنتے ہی اتر آئے اور بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا:۔

یا رب! قد اٰن۔

اے رب!اب وہ وقت آ گیا۔

رات ایک ویرانہ میں گزار دی،وہاں آپنے ایک قافلہ کے لوگوں کی گفتگو سنی،کوئی کہہ رہا تھا،ابھی یہاں سے کوچ کرنا چاہیے،دوسرا بولا؛نہیں صبح تک یہیں ٹھہرو،اس علاقہ میں فضیل ڈاکو پھرتا ہے۔

خود واقعہ بیان کر کے فرماتے تھے،میں نے دل میں کہا لوگ مجھ سے اتنے خوف زدہ

ہیں اور میں راتوں کو معاصی میں مبتلا رہتا ہوں۔ فوراً تائب ہوا اور واپس آیا۔

اسکے بعد شب بیداری، گریہ وزاری آپ کا محبوب مشغلہ بن گیا۔ بدن پر دو کپڑوں کے علاوہ سامان دنیا نہیں رکھتے تھے، آپ کے فضائل ومناقب سے یہ بھی ہے کہ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ثقہ صدوق صالح اور حجت تھے، محدثین آپ کی جلالت شان پر متفق ہیں۔

**اساتذہ:۔** امام اعظم ابوحنیفہ، امام اعمش، منصور، عبیداللہ بن عمر، ہشام بن حسان، یحیی بن سعید انصاری، محمد بن اسحاق، لیث بن ابی سلیم، امام جعفر بن محمد صادق، اسمٰعیل بن خالد، سفیان بن عیینہ، بیان بن بشر، وغیرہم۔

**تلامذہ:۔** امام سفیان ثوری، یہ استاذ بھی ہیں۔ سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، یحیی بن سعید قطان، عبدالرزاق، حسین بن علی الجعفی، وغیرہم۔

**فضائل:۔** عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org

آپ لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔ میرے نزدیک آپ سے زیادہ فضیلت والا اب روے زمین پر کوئی دوسرا نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

عبیداللہ بن عمر قواریری نے کہا:۔

جن مشائخ کو میں نے دیکھا آپ کو سب سے افضل پایا۔

خلیفہ ہارون رشید کہتے ہیں:۔

امام مالک سے زیادخشیت الٰہی والا، اور فضیل بن عیاض سے زیادہ تقوی والا میں نے علماء میں نہیں دیکھا۔

**وصال:۔** ۱۸۷ھ میں آپ نے مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا، امام عادل (۱۸۷) مادۂ تاریخ ہے۔ (۷)

# ابراہیم بن ادہم

**نام ونسب:۔** نام، ابراہیم۔ والد کا نام، ادہم۔ اور دادا کا نام منصور ہے۔

**تعلیم وتربیت:۔** ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ساتھ ہی دوسرے محدثین وفقہاء کی خدمت میں بھی حاضر رہے اور پھر مسند درس وتدریس کو زینت بخشی۔

شیخ المشائخ حضرت داتا گنج بخش ہجویری فرماتے ہیں:۔

آپ اپنے زمانہ کے یگانہ عارف باللہ اور سید اقران گزرے ہیں، آپ کی بیعت حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم سے تھی۔

آخر عمر میں درس وتدریس سے کنارہ کش ہوکر ہمہ تن عبادت میں مصروف ہوگئے تھے۔ آپ کے دست حق پرست پر ہزاروں غیر مسلم زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور سینکڑوں گناہگار مسلمان آپ کے ہاتھ پر تائب ہوکر مرتبہ ولایت پر فائز ہوئے۔ آپ نہایت صابر و شاکر اور متقی وسخی تھے۔

**وصال:۔** آپ مجاہدین اسلام کے ساتھ لشکر میں شامل ہوکر جہاد کے لئے بلاد روم میں تشریف لے گئے اور یہاں ہی ۱۶۲ھ میں وصال فرمایا۔

**اساتذہ:۔** امام اعظم ابوحنیفہ، یحیی بن سعید انصاری، سعید بن مرزبان، مقاتل بن حبان، وغیرہم۔

**تلامذہ:۔** امام سفیان ثوری، ابراہیم بن بشار، بقیہ بن ولید، شفیق بلخی، اوزاعی، وغیرہ۔

محدثین آپ کو ثقہ ومامون کہتے ہیں۔(۸)

# بشر بن الحارث

**نام ونسب:۔** نام، بشر۔ کنیت ابونصر، والد کا نام، حارث۔ اور دادا کا نام عبدالرحمٰن بن عطا بن ہلال مروزی ہے۔ زاہد وعارف باللہ تھے اور حافی لقب سے مشہور ہوئے۔

**تعلیم وتربیت:۔** اصل وطن آپ کا مرو ہے، ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ کیا، پھر دوسرے محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کرنے کے بعد زہد و تصوف کی طرف مائل ہوئے، مجاہدات و ریاضات میں بلند شان کے حامل تھے۔ اعمال و

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اخلاص میں حظ تام رکھتے تھے۔

حضرت فضیل بن عیاض کے خاص صحبت یافتہ تھے، اپنے ماموں علی بن خشرم سے مرید تھے،اور علم اصول وفروغ میں یکتا وبے مثال تھے۔علوم وفنون کی تحصیل کے بعد مستقل بغداد میں سکونت اختیار کرلی تھی۔

**اساتذہ:**۔امام اعظم ابوحنیفہ،حماد بن زید،ابراہیم بن سعد، فضیل بن عیاض امام مالک،ابو بکر بن عیاش، عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم،

**تلامذہ:**۔امام احمد بن حنبل، ابراہیم حربی، ابراہیم بن ہانی، محمد بن حاتم، ابوخیثمہ وغیرہم۔

وصال:۔۲۲۷ھ کو بغداد میں وصال ہوا۔(۹)

# شفیق بلخی

**نام ونسب:**۔نام، شفیق۔کنیت،ابوعلی،والد کا نام،ابراہیم ہے۔ازدی بلخی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

**اساتذہ:**۔امام اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ میں حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی اورامام ابو یوسف و امام زفر کی صحبت حاصل رہی۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت اسرائیل بن یونس اور عباد بن کثیر سے بھی علم حدیث حاصل کیا۔انکے علاوہ خودآپ نے اپنے اساتذہ کی تعداد(۱۷۰۰) بتائی ہے۔

**تلامذہ:**۔حضرت حاتم اصم، محمد بن ابان بلخی اورابن مردویہ آپکے مشہور تلامذہ میں سے ہیں

**زہد وریاضت:**۔آپ نے جس وقت توکل وقناعت کے میدان میں قدم رکھا تو آپکے پاس تین سوگاؤں کی زمینداری تھی، لہذا سب فقراء میں تقسیم کردیئے حتی کی بوقت وصال کفن کیلئے بھی کچھ نہ تھا۔ ایک مدت تک حضرت ابراہیم بن ادہم کی صحبت میں رہے اور طریقت کا علم حاصل کیا۔

**وصال:**۔ختلان، ترکستان جہاد کے لئے تشریف لے گئے اور۱۹۴ میں یہاں شہادت پائی۔ نجم اہل دنیا ۱۹۴، آپکی تاریخ وفات ہے۔(۱۰)

# اسد بن عمرو

**نام ونسب:۔** نام، اسد۔ اور والد کا نام۔ عمرو ہے آپ امام اعظم ابوحنیفہ کے ان چالیس تلامذہ میں سے ہیں جو کتب وقواعد فقہ کی تدوین میں مشغول رہے، امام ابویوسف، امام محمد امام زفر اور امام داؤد طائی وغیرہم کی طرح اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔

تیس سال تک امام اعظم کے لئے کتابت کی خدمت انجام دیتے رہے۔

**عہدہ قضا:۔** امام ابویوسف کے وصال کے بعد ہارون الرشید نے بغداد اور واسط کا قاضی مقرر کیا اور اپنی بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح کردیا۔

کچھ مدت کے بعد آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، آنکھوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے عہدہ قضا چھوڑ دیا تھا۔

**تلامذہ:۔** امام احمد بن حنبل، محمد بن بکار، اور احمد بن منیع آپ کے مشہور تلامذہ میں ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۱۹۰ھ یا ۱۸۸ھ میں وصال ہوا۔(۱۱)

# وکیع بن الجراح

WWW.NAFSEISLAM.COM

**نام ونسب:۔** نام، وکیع۔ کنیت، ابوسفیان۔ والد کا نام، جراح بن ملیح ہے۔ کوفی اور حافظ حدیث ہیں۔

**تعلیم وتربیت:۔** ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم کی بارگاہ میں حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

دوسرے محدثین وفقہاء سے بھی اکتساب علم کیا، آپکے شیوخ واساتذہ کی فہرست نہایت طویل ہے۔

چند مشاہیر یہ ہیں:۔

**اساتذہ:۔** آپکے والد جراح بن ملیح، اسمٰعیل بن ابی خالد، عکرمہ بن عمار، ہشام بن عروہ، سلیمان بن اعمش، جریر بن حازم، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، معروف بن خربوذ، ابن عون،

عیسی بن طہمان، مصعب بن سلیم، مسعر بن حبیب، بدر بن عثمان، ابن جریج، امام اوزاعی، امام مالک، اسامہ بن زید لیثی، سفیان ثوری، شعبہ، ابن ابی لیلی، حماد بن سلمہ، وغیرہم۔

**تلامذہ:**۔تلامذہ کی تعداد بھی بہت ہے، چند یہ ہیں:۔

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، ابوحیثمہ حمیدی، قعنبی، علی بن خشرم، مسدد، محمد بن سلام، یحیی بن یحیی نیشاپوری، محمد بن صباح دولابی، وغیرہم۔

**علم وفضل:**۔محدثین آپکی جلالت علمی پر متفق ہیں، امام احمد بن حنبل کا ایک مرتبہ امام دوری سے کسی حدیث پر مذکراہ ہو رہا تھا، امام احمد نے پوچھا؟ آپ یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہیں، بولے: شبابہ سے، فرمایا: میں یہ حدیث اس امام عالی شان سے روایت کرتا ہوں کہ آپ کی آنکھوں نے ان کا مثل نہ دیکھا ہوگا۔ یعنی امام وکیع سے۔ آپ اپنے دور میں امام المسلمین تھے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں:۔

میں نے وکیع سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔

نوح بن حبیب کہتے ہیں:۔

میں نے ثوری، معمر اور امام مالک کو دیکھا ہے لیکن امام وکیع کی طرح میں نے کسی کو نہ پایا۔

یحیی بن اکثم نے کہا:۔

میں نے امام وکیع کو سفر وحضر میں دیکھا، آپ ہمیشہ روزہ دار رہتے اور رات میں پورا قرآن پڑھ لیتے۔

**وصال:**۔ آپ نے ۷۰ سال کی عمر پاکر ۱۹۷ھ میں وصال فرمایا۔ کعبۂ اہل دین مادہ تاریخ وصال ہے۔(۱۲)

# یحیی بن سعید قطان

**نام ونسب:**۔نام، یحیی۔کنیت، ابوسعید۔ والد کا نام، سعید بن فروخ ہے۔ تیمی بصری ہیں اور قطان سے مشہور ہیں۔

**تعلیم وتربیت:۔** ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی، اور تدوین فقہ کی مجلس میں رکن رکین کی حیثیت کے حامل رہے، نقد رجال حدیث میں خوب نام کمایا اور مشہور نقادان رجال کے استاد ہوئے۔

آپ کے درس حدیث کا وقت عصر سے مغرب تک تھا، نماز عصر کے بعد منارہ مسجد سے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے اور سامنے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی، یحیی بن معین، اور عمرو بن خالد جیسے ائمہ فن کھڑے ہوکر درس حدیث لیتے، مغرب تک نہ وہ کسی سے بیٹھنے کو کہتے اور نہ کسی کی جرأت ہوتی۔

فن رجال میں سب سے پہلے انہوں نے لکھا، پھر انکے تلامذہ نے، اور پھر انکے تلامذہ امام بخاری وامام مسلم وغیرہ نے قلم اٹھایا۔

ائمہ حدیث کا قول ہے کہ جسکو یحیی قطان چھوڑ دینگے اسکو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔ اس فضل وکمال کے باوجود ہمیشہ امام اعظم کی شاگردی پر فخر فرماتے۔

امام احمد فرماتے ہیں:۔

میں نے یحیی بن سعید قطان کا مثل نہیں دیکھا۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں:۔

فن رجال میں یحیی قطان جیسا میں نے کوئی نہ دیکھا،

بندار کہتے ہیں:۔

میں بیس سال تک آپکی خدمت میں آتا جاتا رہا، میں نے کبھی آپکو گناہ کرتے نہیں دیکھا۔

کثیر محدثین آپکی مدح وستائش میں رطب اللسان ہیں اور آپکو ثقہ، ثبت حجت، اور مامون کہتے ہیں۔

**اساتذہ:۔** امام اعظم ابوحنیفہ، سلیمان تیمی، حمید الطویل، اسمعیل بن ابی خالد، عبید اللہ بن عمرو، ہشام بن عروہ، بہز بن حکیم، امام مالک، امام اوزاعی، امام شعبہ، امام سفیان ثوری، عثمان بن غیاث، فضیل بن غزوان، قرہ بن خالد، وغیرہم۔

**وصال:۔** اٹھتر (۷۸) برس کی عمر پاکر ۱۹۸ھ میں وصال ہوا۔ (۱۳)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حفص بن غیاث

**نام ونسب:۔** نام، حفص۔ کنیت، ابوعمر۔ والد کا نام غیاث بن طلق بن معاوہ بن مالک بن حارث بن ثعلب ہے۔ نخعی کوفی ہیں۔

**تعلیم و تربیت:۔** ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ کے حلقۂ درس میں داخل ہوئے، ممتاز فضلاء اصحاب میں شمار ہوتے ہیں اور تسوید فقہ حنفی میں نمایاں رول ادا کیا۔ امام اعظم سے مسانید امام میں بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔

امام اعظم نے جن اصحاب کو وجہ سرور اور دافع غم فرمایا تھا یہ بھی انہیں میں سے ایک ہیں۔

محدثین آپ کو ثقہ مانتے ہیں، زہد وریاضت کا یہ عالم تھا کہ جس دن آپ کا وصال ہوا تو آپکی ملکیت میں ایک درہم بھی نہ تھا۔ آپ کوفہ اور بغداد کے قاضی رہے۔

**وصال:۔** آپ کی ولادت ۱۱۷ھ میں ہوئی اور ۱۹۴ھ میں وصال ہوا۔

**اساتذہ:۔** آپکے دادا طلق بن معاویہ، امام اعظم ابوحنیفہ، اسمعیل بن ابی خالد، ابومالک اشجعی، سلیمان تیمی، عاصم احول، یحیی بن سعید انصاری، ہشام بن عروہ، امام اعمش، امام ثوری، امام جعفر صادق، ابن جریج، وغیرہم۔

**تلامذہ:۔** امام احمد بن حنبل، اسحاق، ابن ابی شیبہ، یحیی بن معین، ابونعیم، علی بن مدینی، یحیی قطان، وغیرہم۔ (۱۴)

www.alahazratnetwork.org

# امام مالک بن انس

**نام ونسب:** ۔نام، مالک۔کنیت، ابوعبداللہ۔لقب امام دارالہجرۃ۔والد کا نام، انس ہے اور سلسلہ نسب یوں ہے۔مالک بن انس بن مالک بن انس ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان بن خثیل الاصبحی۔

امام مالک کے پردادا ابوعامر انس بن عمرو جلیل القدر صحابی تھے، غزوۂ بدر کے سوا تمام مشاہد میں شریک رہے۔بزرگوں کا وطن یمن تھا۔سب سے پہلے آپکے پردادا ابوعامر ہی نے مدینۃ النبی میں سکونت اختیار کی، چونکہ یمن کے شاہی خاندان حمیر کی شاخ اصبح سے تعلق رکھتے تھے اور آپکے مورث اعلی حارث اس خاندان کے شیخ تھے، اس لئے ان کا لقب ذواصبح تھا، اسی وجہ سے امام مالک اصبحی کہلاتے ہیں۔

**ولادت وتعلیم** ۔۹۳ھ میں ولادت ہوئی، خلاف معمول شکم مادر میں تین سال رہے۔بعض نے دوسال بیان کیا ہے۔جائے مولد مدینۃ الرسول ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ نے جب آنکھ کھولی تو مدینہ منورہ میں ابن شہاب زہری یحیی بن سعید انصاری، زید بن اسلم، ربیعہ اور ابوالزناد وغیرہم تابعین اور تبع تابعین کا آفتاب علم وفضل نصف النہار پر چمک رہا تھا۔

آپ نے قرآن مجید کی قرأت وسند مدینہ منورہ کے امام القراء نافع بن عبدالرحمٰن متوفی ۱۶۹ھ سے حاصل کی۔دیگر علوم کی خواہش کے جذبات غیر معمولی طور پر ودیعت تھے، زمانہ طالب علمی میں آپ کے پاس سرمایہ کچھ نہ تھا، مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیوں کو فروخت کرکے بھی کتب وغیرہ خریدی تھیں۔اسکے بعد دولت کا دروازہ کھل گیا، حافظہ نہایت اعلی درجہ کا تھا، فرماتے تھے کہ جس چیز کو میں نے محفوظ کرلیا اسکو پھر کبھی نہیں بھولا۔

**اساتذہ۔** آپکے اساتذہ میں زیادہ تر مدینہ کے بزرگان دین شامل ہیں، امام زرقانی فرماتے ہیں، آپ نے نوسو سے زیادہ مشائخ سے علم حاصل کیا۔چند حضرات کے اسماء یہ ہیں۔

زید بن اسلم، نافع مولی ابن عمر، صالح بن کیسان، عبداللہ بن دینار، یحیی بن سعید، ہشام بن عروہ، ایوب السختیانی، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، جعفر صادق بن محمد باقر، حمید بن

قیس مکی، سہل بن ابی صالح، ابوالزبیر مکی۔ ابوالزناد، ابوحازم، عامر بن عبداللہ بن العوام وغیرہم

**تلامذہ**۔ تلامذہ میں انکے مشائخ معاصرین وغیرہم سب شامل ہیں، اس لئے کہ آپ نے مستقل مسکن مدینہ منورہ کو بنالیا تھا، لہذا اطراف واکناف سے لوگ یہاں آتے اور آپ سے اکتساب فیض کرتے، مستفیدین کی فہرست طویل ہے چند یہ ہیں۔

ابن شہاب زہری، یحیی بن سعید انصاری، اور یزید بن عبداللہ بن الھاد، یہ مشائخ میں بھی ہیں۔

معاصرین میں سے امام اوزاعی، امام ثوری، ورقاء بن عمر، شعبہ بن الحجاج، ابن جریج، ابراہیم بن طہمان، لیث بن سعد، اور ابن عیینہ وغیرہم۔

یحیی بن سعید القطان، ابواسحاق فزاری، عبدالرحمن بن مہدی، حسین بن ولید نیشاپوری امام شافعی، امام ابن مبارک، ابن وہب، ابن قاسم، خالد بن مخلد، سعید بن منصور، یحیی بن ایوب مصری، قتیبہ بن سعید، ابومصعب زہری، امام محمد۔

www.alahazratnetwork.org

**علم وفضل**۔ آپکے علم وفضل کی شہادت معاصرین وتلامذہ وغیرہم نے دی ہے۔

ابومصعب زہری فرماتے تھے:۔

امام مالک ثقہ، مامون، ثبت، عالم، فقیہ، حجت وورع ہیں

یحیی بن معین اور یحیی بن سعید القطان نے فرمایا:۔

آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے۔

روئے زمین پر امام مالک سے بڑھکر حدیث نبوی کا کوئی امانت دار نہیں۔ سفیان ثوری امام حدیث ہیں امام سنت نہیں، اور اوزاعی امام سنت ہیں امام حدیث نہیں، اور امام مالک دونوں کے جامع۔

امام اعظم فرماتے ہیں:۔

میں نے امام مالک سے زیادہ جلد اور صحیح جواب دینے والا اور اچھی پرکھ والا نہیں دیکھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں:۔

تابعین کے بعد امام مالک مخلوق خدا کی حجت تھے،اور علم تین آدمیوں میں دائر ہے۔
مالک بن انس،سفیان بن عیینہ،لیث بن سعد۔

امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا کہ اگر کسی کی حدیث زبانی یاد کرنا چاہے تو کس کی کرے،فرمایا:مالک بن انس کی۔

امام بخاری نے اصح الاسانید کے سلسلہ میں فرمایا:۔

مالک عن نافع عن ابن عمر۔

**بشارت عظمٰی۔** امت مسلمہ کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت آپکی ذات گرامی تھی۔

حضور نے فرمایا:۔

یوشك ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلایجدون عالما اعلم من عالم المدینة ۔

www.alahazratnetwork.org

قریب ہے کہ لوگ اونٹوں پر سوار ہوکر آئیں گے اور عالم مدینہ سے بڑھکر کوئی عالم نہ پائیں گے۔

امام عبدالرزاق اور امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا:اس حدیث کے مصداق امام مالک ہیں۔

**عشق رسول ۔** آپکی شخصیت عشق رسالت سے معمور تھی،مدینہ کے ذرہ ذرہ سے انہیں پیار تھا،اس مقدس شہر کی سرزمین پر کبھی کسی سواری پر نہ بیٹھے اس خیال سے کہ کبھی اس جگہ حضور پیادہ چلے ہوں۔

درس حدیث کا نہایت اہتمام فرماتے،غسل کرکے عمدہ اور صاف لباس زیب تن کرتے پھر خوشبو لگاکر مسند درس پر بیٹھ جاتے اور اسی طرح بیٹھے رہتے تھے،ایک دفعہ دوران درس بچھو انہیں پیہم ڈنگ لگاتا رہا مگر اس پیکر عشق ومحبت کے جسم میں کوئی اضطراب نہیں آیا،پورے انہاک واستغراق کے ساتھ اپنے محبوب کی دلکش روایات اور دلنشیں احادیث بیان کرتے رہے۔جب تک درس جاری رہتا انگیٹھی میں عود اور لوبان ڈالا جاتا رہتا۔

**ابتلاء**۔امام مالک کا مسلک تھا کہ طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی۔انکے زمانہ کے حاکم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا اوران کوزدوکوب کیا،اونٹ پرسوار کرکے شہر میں گشت بھی کرایا لیکن آپ اس حال میں بھی بلند آواز سے یہی کہتے جاتے تھے:۔

جوشخص مجھے جانتا ہے جانتا ہے اور جونہیں جانتا ہے وہ جان لے کہ میں مالک بن انس اصبحی ہوں،اور میرا مسلک یہ ہے کہ طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی۔جعفر بن سلیمان تک جب یہ خبر پہونچی تواس نے حکم دیا کہ اونٹ سے اتار لیا جائے۔

بعض نے قصہ یوں بیان کیا ہے کہ جعفر بن سلیمان والی مدینہ سے کسی نے شکایت کردی کہ امام مالک آپ لوگوں کی بیعت کوصحیح نہیں سمجھتے ،اس پراسکوغصہ آیا اور آپ کو بلوا کر کوڑے لگوائے،آپکو کھینچا گیا اور دونوں ہاتھوں کومونڈھوں سے اتروادیا۔ان چیزوں سے آپکی عزت ووقعت اور شہرت زیادہ ہی ہوئی۔

**حلم وبردباری**۔خلیفہ منصور جب حج کیلئے حرمین حاضر ہوا تواس نے جعفر سے امام مالک کا قصاص لینا چاہا تھا مگر آپ نے روک دیا اور فرمایا:

واللہ! جب مجھ پرکوڑا پڑتا تھا میں اسکواسی وقت حلال اور جائز کردیتا تھا کہ اسکوحضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرابت ہے۔

**وصال**۔یحیی بن یحیی مصمودی بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک کا مرض وصال طویل ہوا اور وقت آخر آپہونچا تومدینہ منورہ اور دوسرے شہروں سے علماء وفضلاء آپکے مکان میں جمع ہوگئے تاکہ امام مالک کی آخری ملاقات سے فیض یاب ہوں۔میں بار بار امام کے پاس جاتا اور سلام عرض کرتا تھا۔کہ اس آخری وقت میں امام کی نظر مجھ پر پڑجائے اور وہ نظر میری سعادت اخروی کا سبب بن جائے۔میں اسی کیفیت میں تھا کہ امام نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا شکر جس نے ہم کوکبھی ہنسایا اور کبھی رلایا،اسکے حکم سے زندہ رہے اوراسی کے حکم سے جان دیتے ہیں۔اسکے بعد فرمایا: موت آگئی،خدائے تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔

حاضرین نے عرض کیا: اس وقت آپکے باطن کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں اس وقت

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اولیاء اللہ کی مجلس کی وجہ سے بہت خوش ہوں، کیونکہ میں اہل علم کو اولیاء اللہ شمار کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شخص پسند نہیں۔نیز میں اس لئے بھی خوش ہوں کہ میری تمام زندگی علم کی تحصیل اور اسکی تعلیم میں گذری ہے۔اور میں اس سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو مستجاب اور مشکور گمان کرتا ہوں۔اس لئے کہ تمام فرائض اور سنن اور انکے ثواب کی تفصیلات ہم کو زبان رسالت سے معلوم ہوئیں۔مثلاً حج کا اتنا ثواب ہے اور زکوۃ کا اتنا، اور ان تمام معلومات کو سوا حدیث کے طالب علم کے اور کوئی شخص نہیں جان سکتا۔ اور یہ ہی علم اصل میں نبوت کی میراث ہے۔

یحیی بن یحیی مصمودی کہتے ہیں: اسکے بعد امام مالک نے حضرت ربیعہ کی روایت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے اب تک یہ روایت نہیں بیان کی ہے۔

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ قسم بخدا! کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کردینا سوحج کرنے سے افضل ہے۔اور ابن شہاب زہری کی روایات سے بتلایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سوغزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱ ریا ۱۴ ربیع الاول ۱۷۹ھ کو آپ نے مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔اولاد امجاد میں تین صاحبزادے یحیی، محمد، اور احمد چھوڑے، کسی نے آپکی سنہ ولادت اور سنہ وصال کو یوں نظم کیا ہے۔

فخر الائمة مالك ـ نعم الامام السالك

مولده نجم هدى ـ وفاته فاز مالك

۹۳ ۱۷۹

## موطا امام مالک

آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں لیکن موطا آپکی مشہور ترین کتاب جو کتب خانہ اسلام کی فقہی ترتیب پر دوسری کتاب سمجھی جاتی ہے۔اس کی تالیف وترتیب مدینہ طیبہ ہی میں

ہوئی، کیونکہ آپ کا قیام ہمیشہ مدینہ منورہ ہی میں رہا، آپ نے حج بھی صرف ایک مرتبہ ہی کیا باقی پوری حیات مبارکہ مدینہ پاک ہی میں گذاردی۔

امام شافعی نے اس کتاب کو دیکھ کر فرمایا تھا: کہ کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر اس سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں۔

امام ابوزرعہ رازی فن جرح وتعدیل کے امام فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ مؤطا کی تمام احادیث صحیح ہیں تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

امام مالک نے ایک لاکھ احادیث میں سے مؤطا کا انتخاب کیا، پہلے اس میں دس ہزار احادیث جمع کی تھیں، پھر مسلسل غور کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں چھ سو احادیث باقی رہ گئیں۔ بعدہ مراسیل وموقوف اور اقوال تابعین کا اضافہ ہے۔ یعنی کل روایات کی تعداد ایک ہزار سات سو بیس ہے۔

لفظ موطا ''توطیہ'' کا اسم مفعول ہے جسکے معنی ہیں، روندا ہوا، تیار کیا ہوا، نرم وسہل بنایا ہوا۔ یہاں یہ سب معانی بطور استعارہ مراد لئے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

امام مالک خود فرماتے ہیں: میں نے اس کتاب کو لکھ کر فقہاء مدینہ میں ستر حضرات کے سامنے پیش کیا تو ان سب نے مجھ سے اتفاق کیا یعنی انظار دقیقہ سے روندا، لہذا میں نے اسکا نام مؤطا رکھا۔ دوسرے ائمہ نے وجہ تسمیہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ امام مالک نے اس کتاب کو مرتب کر کے لوگوں کیلئے سہل اور آسان بنادیا ہے اس لئے اسکو مؤطا امام مالک کہتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مؤطا امام مالک کے تیس سے زیادہ نسخے ہیں، بستان المحدثین میں سولہ کا ذکر بالتفصیل ہے۔ لیکن اس وقت امت کے ہاتھوں میں دو نسخے موجود ہیں۔ ایک یحیی بن یحیی مصمودی کا جو مؤطا امام مالک سے مشہور ہے۔ اور دوسرا امام محمد بن حسن کا جو مؤطا امام محمد سے شہرت یافتہ اور عام طور پر داخل نصاب ہے۔ (۱۵)

# امام شافعی

**نام ونسب:۔** نام،محمد۔کنیت،ابوعبداللہ۔والد کا نام،ادریس ہے،سلسلہ نسب یوں ہے، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا حضرت ہاشم پر آپ کا سلسلہ نسب ملتا ہے لہذا آپ قرشی ہیں اور یوں ائمہ اربعہ میں آپکو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

آپ کے دادا 'العباس' کے دادا شافع تھے جو صغار صحابہ سے ہیں اور انکے والد حضرت سائب غزوۂ بدر کے موقع پر اسلام لائے اور یہ حضور کے چچازاد بھائی تھے۔

**ولادت وتعلیم۔** غزہ کے مقام پر ۱۵۰ھ میں آپکی ولادت ہوئی، کہتے ہیں خاص اس دن جس دن امام اعظم کا وصال ہوا۔

www.alahazratnetwork.org

آپکی والدہ حضرت فاطمہ بنت عبداللہ محض ہیں حضرت حسن مثنی کی پوتی اور سیدنا امام حسن کی پرپوتی تھیں۔۔

آپکے والد کا انتقال دوسال کی عمر ہی میں ہوگیا تھا۔لہذا والدہ ماجدہ آپ کو صغرسنی میں ہی وہاں سے مکہ لے آئیں اور آپ نے وہیں پرورش پائی۔

سن تمیز سے ہی علوم وفنون کی طرف توجہ شروع کردی تھی ،ابتداء شعر،لغت اور تاریخ عرب کی طرف توجہ تھی،اسکے بعد تجوید قرأت اور حدیث وفقہ کی تحصیل شروع کی۔

بارہ سال کی عمر تک پہونچنے سے پہلے مؤطا کو حفظ کرلیا تھا اور اسکے بعد امام مالک کی خدمت میں پہونچے اور ان پر مؤطا کی قرأت کی۔آپ علوم دینیہ کی طرف اپنے رجحان کا واقعہ خود اس طرح بیان فرماتے تھے۔

**علم فقہ کی طرف توجہ۔** ایک دن میں ذوق وشوق سے لبید کے اشعار پڑھ رہا تھا کہ ناگاہ نصیحت آمیز غیبی آواز آئی،اشعار میں پڑکر کیوں وقت ضائع کرتے ہو،جاؤ جاکر فقہ کا علم حاصل کرو۔فرماتے ہیں: میرے دل پر اس بات کا بڑا اثر ہوا اور میں نے مکہ جاکر سفیان بن عیینہ کی

درسگاہ میں حاضری دی تھی، انکے بعد مسلم بن خالد زنجی اور پھر مدینہ طیبہ حضرت امام مالک کی خدمت میں پہونچا۔

**اساتذہ**۔امام شافعی کا زمانہ حدیث وفقہ کے ائمہ کا نادر المثال دور ہے۔لہذا آپ نے اس زمانہ کے جلیل القدر محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کیا، بعض کے اسماء یہ ہیں۔

امام سفیان بن عیینہ، امام مالک، مسلم بن خالد زنجی، ابراہیم بن سعد۔اسمعیل بن جعفر ،محمد بن خالد جندی، ہشام بن یوسف صنعانی، امام محمد وغیرہم۔

آپ کے اساتذہ میں جن کا رنگ آپ پر غالب نظر آتا ہے وہ آخر الذکر امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کے شاگرد رشید امام محمد بن حسن شیبانی ہیں۔کیونکہ امام شافعی کی والدہ سے آپ نے نکاح کرلیا تھا اور اپنا تمام مال اور کتابیں امام شافعی کے حوالہ کردی تھیں۔امام محمد کی تصانیف کے مطالعہ سے ہی آپ میں فقاہت کا ملکہ پیدا ہوا۔اسی فیضان سے متاثر ہوکر امام شافعی نے فرمایا: جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہے وہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استنباط مسائل اور استخراج احکام کی راہیں ان لوگوں پر کشادہ کردی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

نیز فرماتے ہیں۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

قسم بخدا! مجھے فقاہت ہرگز نصیب نہ ہوتی اگر میں امام محمد کی کتب کا مطالعہ نہ کرتا۔جس شخص کا فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے وہ امام محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

**تلامذہ**:۔حدیث وفقہ میں آپکے تلامذہ کی فہرست کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔چند حضرات یہ ہیں ۔امام احمد بن حنبل، امام حمیدی، سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابراہیم بن منذر حزامی، ابراہیم بن خالد ،ابوثور ابراہیم بن خالد، ربیع بن سلیمان جنیدی، حسن بن محمد بن صباح زعفرانی۔

**مبارک خواب**۔امام شافعی فرماتے ہیں:۔

میں نے خواب میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے سلام کیا اور مصافحہ فرماکر ایک انگشتری میرے ہاتھ میں پہنائی۔میرے عم محترم نے اسکی تعبیر یوں بیان فرمائی کہ:۔

مصافحہ کرنے کا مطلب ہے کہ تم عذاب سے مامون رہوگے اور انگوٹھی پہنانے کی تعبیر یہ ہے کہ جہاں تک مولی علی کے نام کی شہرت ہے وہاں تک تمہارا نام بھی مشہور ہوگا۔

**بشارت عظمی** ۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے۔

اللهم اهد قريشا، فان عالمها يملأ طباق الارض علما۔ الحديث ۔

الہی قریش کو سیدھی راہ پر چلا، ان میں ایک عالم ایسا ہوگا جو طبقات زمین کو علم وعرفان سے بھر دیگا۔

حافظ ابونعیم عبدالملک بن محمد کہتے ہیں: اس حدیث کے مصداق حضرت امام شافعی ہیں۔

**علم وفضل** ۔امام احمد بن حنبل نے فرمایا:۔

امام شافعی دوسری صدی کے مجدد ہیں جس طرح خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی صدی کے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

تیس سال سے میری کوئی رات ایسی نہیں گذری جس رات میں امام شافعی کیلئے میں نے دعا نہ کی۔

حسن بن محمد زعفرانی کہتے ہیں:۔

جس طرح علماء یہود میں حضرت عبداللہ بن سلام منفرد تھے اسی طرح علماء اسلام میں امام شافعی منفرد ہیں۔

**شمائل وخصائل** ۔امام شافعی طبعا فیاض تھے، اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے، بے حد غیور اور خوددار تھے، اہل جاہ وحشم اور ارباب ثروت واقتدار سے کبھی کسی چیز کی طمع اور توقع نہ رکھتے، اسکے ساتھ بے حد خلیق اور بامروت تھے۔ اگر کوئی شخص کبھی محبت اور عقیدت سے کوئی نذرانہ پیش کرتا تو اسکو رد نہیں کرتے، تاہم فیاضی طبع کی بنیاد پر اسکو پاس رکھتے بھی نہیں تھے، بارہا ایسا ہوا کہ آپ خلیفہ ہارون رشید کی دعوت پر دربار میں گئے، اس نے اشرفیوں کی تھیلیاں نذرانہ کیں اور آپ واپسی میں دونوں ہاتھوں سے ان اشرفیوں کو تقسیم کرتے ہوئے چلے گئے، یہاں تک کہ جب گھر پہونچے تو آپ کے پاس اس نذرانے میں سے ایک درہم بھی نہیں تھا۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**تصنیف وتالیف۔** امام شافعی کی زندگی کا اکثر حصہ درس وتدریس، علمی مباحث، مسائل کے استنباط اور افتاء وغیرہ میں گذرا، اسکے باوجود آپ نے مختلف موضوعات پر تصنیف وتالیف کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے امام شافعی سے عرض کیا کہ میرے لئے کوئی ایسی کتاب تصنیف فرمادیں جس میں قرآن عظیم کے معانی معتبرہ، احادیث اوران کے ساتھ اجماع اور ناسخ ومنسوخ کا بھی بیان ہو۔ آپ نے عنفوان شباب میں کتاب الرسالہ کے نام سے ایک کتاب لکھی جو مذکورہ بالا تمام مقاصد پر مشتمل تھی۔

فن حدیث میں امام شافعی کی روایات کو کتاب الام اور کتاب المبسوط میں ان کے تلامذہ نے جمع کیا ہے، لیکن جو کتاب امام شافعی کی روایات کی جامع ہے وہ مسند شافعی ہے۔

یہ کتاب ان احادیث مرفوعہ کا مجموعہ ہے جنہیں امام شافعی خود اپنے تلامذہ کے سامنے بیان کرتے تھے۔ امام شافعی کی بعض روایات کا ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ربیع بن سلیمان مرادی سے سماع کرکے ان کو کتاب الام اور مبسوط کے ضمن میں جمع کردیا تھا۔ ابوالعباس اصم نے ان تمام روایات کو ایک جگہ جمع کرکے مجموعہ کا نام مسند شافعی رکھ دیا ہے۔

**وصال:-** مزنی کہتے ہیں جب امام شافعی کے وصال کا وقت قریب آیا تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کیا: کیا حال ہے؟ فرمایا: دنیا سے کوچ اور احباب سے جدائی کا وقت ہے، موت کا پیالہ پیش ہوا چاہتا ہے اور نتیجہ اعمال نکلنے والا ہے، عنقریب اللہ رب العزت کے دربار میں حاضری ہوگی، کون جانے کہ میری روح کدھر لیجائی جائے گی۔

آپ اس وقت وجد کی حالت میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

تعاظمنی ذنبی فلما قرنته ☆ بعفوك ربی كان عفوك اعظما۔

میرے گناہ بہت بڑے ہیں لیکن میں تیری رحمت کی طرف نظر کرتا ہوں تو وہ میرے گناہوں کی نسبت کہیں زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

آپ کا وصال ۳۰/رجب ۲۰۴ھ شب جمعہ بعد نماز مغرب ہوا اور مزار مبارک مصر کے شہر قرافہ میں ہے۔(۱۶)

# امام احمد بن حنبل

**نام ونسب:۔** نام، احمد۔ کنیت، ابو عبد اللہ۔ والد کا نام، محمد ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلالی بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ الذہلی الشیبانی ثم المروزی ثم البغدادی۔

**ولادت وتعلیم:** آپ کے والد محمد بن حنبل مرو سے بغداد آکر اقامت پذیر ہوئے اور آپ کی ولادت ماہ ربیع الاول ۲۶۴ھ بغداد میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد سب سے پہلے امام ابو یوسف کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے لیکن بعد میں علم حدیث کی طرف توجہ کی اور پندرہ سال کی عمر میں احادیث کا سماع کرنے کیلئے ۱۷۹ھ میں بغداد کے مشہور شیخ ہشیم کی خدمت میں حاضری دی۔ اسی سال امام عبد اللہ بن مبارک بغداد میں تشریف لائے، امام احمد ان کا علم ہوا تو ان کی مجلس میں پہونچے، وہاں پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہ طرطوس جا چکے ہیں۔ اس کے بعد وہ بغداد واپس نہیں آئے اور دو سال بعد ان کا وہیں وصال ہو گیا۔

امام ہشیم کی وفات کے بعد آپ نے بغداد کے علاوہ دوسرے شہروں کا رخ کیا، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کوفہ، بصرہ شام، یمن اور جزیرہ کے مشائخ وقت سے سماع حدیث کیا۔

**اساتذہ:** آپ نے علم حدیث مندرجہ ذیل مشاہیر وقت سے حاصل کیا۔

بشر بن مفضل، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عیینہ، جریر بن عبد الحمید، یحیی بن سعید القطان، ابو داؤد طیالسی، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرزاق علی بن عیاش حمصی، امام شافعی، معتمر بن سلیمان، ہشیم، ابراہیم بن سعد، عبادہ بن عباد اور یحیی بن زائدہ وغیرہم۔

**تلامذہ:۔** آپ کا زمانہ درس وتدریس نہایت ابتلاء وآزمائش کا دور ہے مگر جبر واستبداد کی زنجیریں میدان تدریس میں آپ کا راستہ نہ روک سکیں، آپ کے تلامذہ اور مستفدین کی فہرست نہایت طویل ہے چند اسماء یہ ہیں۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، اسود بن عامر، شاذان، ابن مہدی۔

ساتھ ہی آپ کے اساتذہ نے بھی آپ سے سماع حدیث کیا ہے، ان میں امام شافعی، ابوالولید، عبدالرزاق، وکیع، یحیی بن آدم، یزید بن ہارون نہایت مشہور ہیں۔

نیز اکابر محدثین میں قتیبہ بن سعید، داؤد بن عمرو، اور خلف بن ہشام نے بھی آپ سے سماع کیا ہے۔ اور معاصرین میں یحیی بن معین، علی بن مدینی، حسین بن منصور، زیاد بن ایوب، ابوقدامی سرخسی، محمد بن رافع، محمد بن یحیٰی اور احمد بن ابی حواری بھی آپ کے تلامذہ سے ہیں۔

باقی تلامذہ میں اپ کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور صالح اور ان کے علاوہ ابوبکر اثرم، حرب کرمانی، بقی بن مخلد، حنبل بن اسحاق اور شاہین وغیرہم کثیر محدثین شمار ہوتے ہیں۔

**ابتلاوآزمائش:۔** ۲۱۲ھ ائمہ مسلمین اور مقتدایان قوم کیلئے انتہائی صبر آزما سال تھا، اسی سال عباسی خلفاء میں سے ایک خلیفہ مامون رشید نے خلق قرآن کے مکروہ عقیدہ کا اظہار کیا اور علماء معتزلہ کی معاونت سے اس عقیدہ کو پھیلاتا رہا۔ ۲۱۷ھ میں اس نے بغداد میں اپنے نائب اسحاق بن ابراہیم معتزلی کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، انا جعلناه قرانا عربیا، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو مجعول قرار دیا اور جو مجعول ہو وہ مخلوق ہے۔ لہذا جو شخص قدم قرآن کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا عقیدہ قرآن مجید کی نص صریح کا انکار ہے۔ تم بغداد کے تمام علماء اور مقتدر لوگوں کو جمع کرواور ان پر یہ عقیدہ پیش کرو جو مان لے اس کو امان دو اور جو نہ مانے اس کے جوابات لکھ کر مجھے بھیج دو۔ بہت سے سرکردہ لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے اور کتنے ہی لوگوں نے جان بچانے کی خاطر خلق قرآن کا عقیدہ قبول کرلیا۔ امام احمد بن حنبل سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ قاضی اسحاق بن ابراہیم نے یہ جواب مامون رشید کو لکھ کر بھیجا، مامون رشید نے جواب لکھا، جو شخص عقیدہ خلق قرآن سے موافقت نہ کرے اس کو درس اور افتاء سے روک دو۔

کچھ عرصہ بعد مامون رشید نے قاضی بغداد کو لکھا جو لوگ عقیدہ خلق قرآن سے موافقت نہ کریں ان کو قید کرکے فوج کے حوالے کردو۔ اگر خلق قرآن کا اقرار کرلیں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کردیا جائے۔ اس دھمکی سے مرعوب ہو کر احمد بن حنبل، محمد بن نوح اور قواریری کے سوا بغداد کے تمام علماء نے خلق قرآن کا اقرار کرلیا۔ قاضی کے حکم سے امام احمد وغیرہ کو قید کرکے مامون کی طرف بھجوادیا گیا لیکن اس سے پہلے کہ مامون ان مردان خدا پر تلوار اٹھاتا، سیف قضا نے خود

اس کا کام تمام کردیا۔

امام احمد کے شاگرد احمد بن غسان کہتے ہیں کہ خلیفہ کے حکم پر مجھے اور امام احمد بن حنبل کو گرفتار کر کے اسکے پاس لے جایا جارہا تھا، راستہ میں امام احمد بن حنبل کو یہ خبر پہونچی کہ خلیفہ ماموں رشید نے قسم کھائی ہے کہ اگر احمد بن حنبل نے خلق قرآن کا قول نہ کیا تو وہ انکو اور انکے شاگرد کو مار مار کر ہلاک کردے گا۔ اس وقت امام احمد نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا۔ اے اللہ آج اس فاجر کو یہاں تک جرأت ہوگئی ہے کہ یہ تیرے اولیاء کو للکارتا ہے۔ اگر تیرا قرآن غیر مخلوق ہے تو تو ہم سے اس مشقت کو دور فرما۔ ابھی رات کا ایک تہائی حصہ بھی نہیں گزرا تھا کہ سپاہی دوڑتے ہوئے آئے اور کہا اے ابوعبداللہ تم واقعی سچے ہو اور قرآن غیر مخلوق ہے۔ قسم بخدا خلیفہ ہلاک ہوگیا۔

۲۱۸ھ میں مامون رشید ہلاک ہوا اور اس کا بھائی معتصم باللہ بن ہارون رشید تخت حکومت پر قابض ہوا۔ مامون کی طرح معتصم بھی اعتزال کا حامی تھا۔ اس نے حکومت سنبھالنے کے بعد عقیدہ اعتزال کی ترویج کی۔ پہلے مختلف حیلوں سے امام احمد کو اعتزال کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ بالآخر ۲۲۰ھ میں اس نے امام احمد بن حنبل کو دربار خلافت میں طلب کیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب امام احمد کی عمر ۵۶ سال کی ہوچکی تھی۔ شباب رخصت ہوچکا تھا اور ان کا جسم بڑھاپے کی سرحد میں داخل اور نحیف ونزار تھا لیکن اعصاب فولاد کی طرح مضبوط اور قوت ارادی چٹان سے کہیں زیادہ راسخ تھی۔

خلیفہ کے سامنے ایک طویل مناظرہ ہوا۔ امام احمد کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ قرآن کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اگر یہ حادث ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات محل حوادث بن جائے گی اور یہ محال ہے۔ خلیفہ سے امام احمد کی اس دلیل کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ بالآخر معتزلی قاضی اور اس کے حواری معتزل علماء نے کہا کہ ہم فتوی دیتے ہیں کہ اس شخص کا خون آپ پر مباح ہے۔ آپ اس کو قتل کردیں۔ خلیفہ نے جلاد کو بلایا اور اس سے کہا کہ احمد بن حنبل کے جسم پر کوڑے مارو۔

ایک جلاد جب کوڑے مارتے مارتے شل ہوجاتا تو دوسرا جلاد آجاتا اس طرح بار بار جلاد بدلتے رہے اور امام احمد بن حنبل صبر واستقامت سے کوڑے کھاتے رہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس فتنہ میں چار علماء ثابت قدم رہے اور آپ سب کے سردار ہیں ۔ دوسرے محمد بن نوح بن میمون کہ انکا انتقال راستہ ہی میں ہوگیا تھا۔ تیسرے نعیم بن حماد خزاعی، ان کا انتقال قید خانہ میں ہوا۔ ابو یعقوب بویطی ، انکا وصال بھی قید خانہ میں ہوا، چوتھے احمد بن نصر خزاعی۔

امام احمد بن حنبل کو جب کوڑے مارے جا رہے تھے تو اسی اثنا میں ضرب شدید کی وجہ سے آپ کا ازار بند ٹوٹ گیا، قریب تھا کہ بے ستری ہو جاتی، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، یا غیاث المستغیثین ، یا الہ العالمین، تو خوب جانتا ہے اگر میں حق پر ہوں تو میری پردہ پوشی فرما۔

فوراً آپ کا پاجامہ اپنی جگہ رک گیا۔

دارالخلافت سے اسحاق بن ابراہیم معتزلی کے مکان پر لائے گئے تو آپ روزہ دار تھے۔ کمزوری بہت تھی، لہذا کھانے کیلئے ستو وغیرہ لائے گئے لیکن آپ نے روزہ مکمل فرمایا۔ ظہر کی نماز وہیں ادا فرمائی، قاضی ابن سماعہ نے کہا آپ نے نماز خون آلود جسم وکپڑوں میں پڑھ لی؟ فرمایا: حضرت عمر نے بھی اسی حالت میں نماز پڑھی تھی۔ یہ سنکر قاضی صاحب خاموش ہو گئے

www.alahazratnetwork.org

**فضل وکمال :۔** آپکے علم وفضل ، زہد وتقوی ، اور ابتلاء وامتحان میں استقامت پر ان کے زمانہ کے اکابر، معاصرین اور معتقدین نے بے پناہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابوداؤد فرماتے ہیں:۔

میں نے دوسو ماہرین علم سے استفادہ کیا لیکن ان میں امام احمد کے مثل کوئی نہ تھا۔ وہ کبھی عام دنیاوی کلام نہیں کرتے ، جب گفتگو کرتے تو موضوع سخن کوئی علمی مسئلہ ہوتا۔

حافظ ابوزرعہ کہتے ہیں: امام احمد علم وفن میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

قتیبہ بن سعید کہتے ہیں : اگر امام احمد بن حنبل کا زمانہ امام مالک ، سفیان ثوری اور اوزاعی کا زمانہ ہوتا علم وفضل میں ان پر مقدم ہوتے ۔ اور امام احمد نہ ہوتے تو دنیا سے تقوی اٹھ جاتا۔ اسحاق بن راہویہ کہتے تھے، اگر اسلام کی خاطر امام احمد کی قربانیاں نہ ہوتیں تو آج ہمارے سینوں میں اسلام نہ ہوتا۔

ابو عبداللہ سجستانی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، پوچھا حضور ہم اس زمانہ میں کس کی اقتداء کریں، فرمایا : احمد بن حنبل کی امام مزنی کہتے ہیں، آپ کی ذات خلفائے راشدین کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ تھی

ہلال بن معافی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس امت پر چار عظیم شخصیتوں کے ذریعہ احسان فرمایا: امام شافعی، ابوعبید، یحیی بن معین، احمد بن حنبل۔

آپکے استاذ یحیی بن سعید قطان فرماتے تھے۔بغداد میں جولوگ آئے سب میں مجھے احمد بن حنبل زیادہ محبوب ہیں۔

**زہدوتقوی:۔** آپکے زہدوتقوی کی متعدد مثالیں گذریں،شان استغناء کا یہ عالم تھا کہ آپکے استاذ امام عبدالرزاق نے کچھ رقم آپکی ناداری کے زمانہ میں بھیجی تو آپ کے غیور ضمیر نے لینا گوارانہ کی اور خود محنت ومشقت کر کے اپنی ضرورت پوری فرمائی۔

حسن بن عبدالعزیز کوایک لاکھ دینار وراثت سے ملے،اس نے ان میں سے تین ہزار دینار آپکی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ یہ مال حلال ہے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے عیال پر خرچ کریں،لیکن آپ نے یہ کہکر دینار واپس فرمادیئے کہ مجھے انکی ضرورت نہیں۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

علمی اور نظری مصروفیات کے باوجود آپ عبادت میں قدم راسخ رکھتے تھے،آپ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ آپ دن اور رات میں تین سو نوافل پڑھا کرتے تھے۔آپ نوافل میں قرآن پڑھتے اور سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم فرماتے۔

آپ کو کبھی تلاش کیا جاتا تو آپ یا تو مسجد میں ملتے،یا نماز جنازہ میں،یا کسی مریض کے یہاں عیادت میں۔

محبت رسول سے قلب وسینہ معمور تھا،آپ کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ آپکے پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا،اس مقدس بال کو ہونٹوں پر رکھ کر چومتے اور کبھی آنکھوں سے لگاتے،جب کبھی بیمار ہوتے اس کو پانی میں ڈال کر اس کا غسالہ پیتے جس سے شفا حاصل ہوتی۔

آپ مستجاب الدعوات تھے،لوگ کثرت سے دعا کیلئے آپکی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ خوبصورتی سے ٹال بھی دیتے تھے۔

علی بن حرارہ کا بیان ہے کہ میں اپنی اپاہج ماں کیلئے دعا کرانے حاضر ہوا،فرمایا،ہم خود دعا کے محتاج ہیں ان سے کہنا ہمارے لئے دعا کیا کریں،میں گھر واپس آیا تو دیکھا والدہ گھر میں

ٹھیک ٹھاک چل پھر رہی ہیں۔

**وصال:**۔ آپ ابتلاء وآزمائش کے بعد اکیس سال تک زندہ رہے، خلق خدا کو فیض پہونچاتے رہے، کوڑوں کی تکلیف آخر عمر تک محسوس کرتے تھے، لیکن عبادت وریاضت میں مستقیم اور درس وتدریس میں ہمہ تن مصروف رہے۔

۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ بروز جمعہ آپ نے وصال فرمایا: یہ معتصم کے بیٹے واثق باللہ کا زمانہ تھا۔ محمد بن طاہر نے اپنے دربان کے ہاتھ کفن کیلئے مختلف چیزیں بھیجیں اور کہا: یہ خلیفہ کی طرف سے سمجھو کہ اگر وہ خود یہاں ہوتا تو یہ چیزیں بھیجتا۔

صاحبزادگان نے کہا: آپکی حیات ظاہری میں خلیفہ نے آپکی ناپسندیدہ چیزوں سے آپکو معذور رکھا تھا لہذا ہم بھی یہ کفن نہیں لیں گے اور آپ کو ان کپڑوں میں کفن دیا گیا جو آپ کی باندی نے بن کر تیار کیا تھا۔ آپکے غسل میں دارالخلافہ کے تقریباً سو خاندان بنوہاشم کے شہزادگان تھے اور سب آپکی پیشانی کو چومتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

بیشمار لوگ نماز جنازہ میں حاضر ہوئے۔ کئی مرتبہ نماز جنازہ ہوئی، لوگوں کی بھیڑ میں خلیفہ کا نائب بھی عام لوگوں کی طرح حاضر رہا۔ اسکے حکم سے تعداد کا اندازہ کیا گیا تو دس لاکھ سے بیس لاکھ تک کی روایتیں منقول ہیں۔ اس کثرت ازدحام اور مقبولیت انام سے متاثر ہو کر بیس ہزار یہود ونصاری اور مجوس نے اسلام قبول کیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

عبدالوہاب وراق کہتے ہیں۔

جاہلیت اور اسلام میں کبھی کسی کے جنازہ پر اتنے لوگ جمع نہیں ہوئے جتنے آپکے جنازہ میں تھے۔

امام احمد بن حنبل نے جس طرح خدمت دین انجام دی اور امتحان میں صبر واستقامت سے کام لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیحد انعام واکرام سے نوازا، حشیش بن ورد کہتے ہیں کہ میں خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے پوچھا، حضور احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ فرمایا عنقریب حضرت موسی تشریف لاتے ہیں ان سے پوچھنا۔ جب حضرت موسی تشریف لائے تو میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ فرمایا انہیں عیش وراحت اور تنگی وتکلیف میں کیا گیا لیکن ہر حال میں ان کو صدیق پایا گیا پس ان کو

صدیقین کے ساتھ لاحق کردیا گیا۔

مروزی کہتے ہیں: میں نے وصال کے بعد امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا انہوں نے سبز رنگ کے دو حلے پہنے ہوئے تھے اور پیروں میں چمکتے ہوئے سونے کی دو نعلین تھیں۔ جن کے تسمے سبز زمرد کے تھے اور سر پر جواہر سے مرصع ایک تاج تھا اور وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا یہ جنت کے خدام کی چال ہے پھر میں نے پوچھا اے اللہ کے حبیب! یہ آپ کے سر پر تاج کیسا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اپنی جنت میں داخل کرلیا میرے سر پر تاج رکھا اور اپنا دیدار مجھ پر مباح کردیا اور فرمایا اے احمد یہ تیرے کلام اللہ کو غیر مخلوق کہنے کا صلہ ہے۔

**تصانیف:۔** آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں، ان میں مسند احمد نہایت مشہور ہے۔

آپ نے اسکو بیاض کی صورت میں جمع فرمایا تھا اور اسکی باقاعدہ ترتیب کی مہلت آپ کو نہ ملی۔ آپکے بعد آپکے صاحبزادے حضرت عبداللہ اور اس مسند کے راوی حضرت ابوبکر قطیعی نے اس میں کچھ اضافے کئے اور پھر اسکی ترتیب حضرت عبداللہ نے انجام دی۔

امام احمد بن حنبل نے اس مسند کو ساڑھے سات لاکھ احادیث سے منتخب فرمایا تھا، اب اس میں ستائیس ہزار ایک سو احادیث ہیں، جنکو آٹھ سو صحابہ کرام سے روایت کیا گیا ہے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

امام سیوطی نے فرمایا: مسند احمد کی ہر حدیث مقبول ہے۔

اب یہ مسند الفتح الربانی کے نام سے ۱۲ مجلدات میں ترتیب فقہی پر بھی مرتب ہوگئی ہے جسکو اقسام کے تحت شیخ احمد بن عبدالرحمٰن ساعاتی نے پیش کیا ہے جو بطور حاشیہ فوائد علمیہ پر بھی مشتمل ہے۔ (۱۷)

# امام بخاری

**نام ونسب :** ۔نام، محمد۔کنیت، ابوعبداللہ۔والد کا نام ۔اسمعیل لقب، امیرالمومنین فی الحدیث اورامام بخاری ہے، سلسلۂ نسب یوں ہے ۔

ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی ۔آپکے جدامجد مغیرہ بن بروزبہ جعفی مجوسی تھے۔حاکم بخارا یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے، اسی نسبت سے جعفی کہلاتے ،امام بخاری کو بھی جعفی اسی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

**ولادت وتعلیم :** ۔ولادت ۱۳رشوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النھر کے مشہور شہر بخارا میں ہوئی۔ ایام طفولیت میں والد کا انتقال ہوگیا، والدہ ماجدہ نے پرورش کی۔آپ بچپن ہی میں نابینا ہوگئے تھے۔اطباء ومعالجین کی کوششوں کے باوجود آپ کی بینائی واپس نہ آسکی۔

آپکی والدہ ماجدہ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں ،اور روکر رات کو دعائیں کرتیں آخرکار آپکے نالہائے شب کا ثمرہ ظاہر ہوا۔ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم تشریف لائے اور فرمایا، بشارت ہو کہ تمہارے فرزند کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بینائی عطا کی۔صبح کو بیدار ہوئے تو بینا تھے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لیا، انتہائی لگن اور محنت سے جلد ہی اپنے ساتھیوں میں امتیازی مقام حاصل کرلیا اور اساتذہ کی توجہ کا مرکز بن گئے۔

**حج وزیارت :** ۔اٹھارہ سال کی عمر میں برادر اکبر احمد بن اسمعیل اور والدہ ماجدہ کے ساتھ سفر حرمین کیلئے روانہ ہوئے۔حج وزیارت سے فارغ ہوکر آپ وہیں ٹھر گئے اور حصول علم حدیث شب وروز کا مشغلہ تھا۔اسی دوران آپ نے قضایا الصحابۃ والتابعین کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

اسی زمانہ میں اسکے بعد چاندنی راتوں میں روضۂ انور کے مواجہ اقدس میں بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔آپکی اس تصنیف کی متعدد نقلیں وہاں کے حضرات نے لیں، یہ زمانہ آپ کی نوجوانی کا تھا۔

**قوت حافظہ**۔امام بخاری کواللہ رب العزت نے عظیم قوت حافظہ سے سرفراز فرمایا تھا۔آپکے ساتھی حاشد بن اسمٰعیل کہتے ہیں: آپ ہمارے ساتھ بچپن میں حدیث کی سماعت کیلئے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے،سب لوگ احادیث سنکر لکھتے لیکن آپ صرف سماعت کرتے۔سولہ دن کے بعد ہم نے ان سے کہا: آپ بلاوجہ وقت ضائع کررہے ہیں کہ سب طلبہ کے برخلاف آپ سماعت پر تکیہ کرلیتے ہیں۔آپ نے فرمایا: اچھا آپ سب لوگ اپنے نوشتے لاؤاور مجھ سے سنکر مقابلہ کرو۔

ہم نے ایسا کیا، سنکر ہماری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ ۱۶/ایام میں حاصل شدہ پندرہ ہزاراحادیث آپ نے فرفر سنادیں،گویا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب روایات آپ نے ہی ہمیں املا کرائی تھیں۔

**تعلیم کیلئے اسفار**۔امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد کثیر ہے،آپ نے شہر درشہراور قریہ قریہ سفرکر کے ائمہ کرام سے احادیث سماعت کیں۔خود فرماتے ہیں۔

میں نے طلب علم میں مصروشام کا دومرتبہ دورہ کیا۔چارمرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا،اورکوفہ وبغداد کا شمارنہیں کہ کتنی مرتبہ سفرکیا۔

**علم وفضل**۔آپ کواللہ رب العزت نے قوت حافظہ کے ساتھ جودت ذہن اورنکتہ رس فکر سے بھی نوازا تھا۔معاصرین نے بارہا آپ کا امتحان لیا لیکن ہرمرتبہ آپ کامیاب وفائزالمرام رہے۔روایتوں کے طرق پرآپ کوخصوصی طور سے ملکہ تھا۔

بغدادشریف میں سواحادیث کی سندوں میں الٹ پھیرکی گئی لیکن آپ نے مجمع عام میں انکی تصحیح کرکے سب سے خراج تحسین حاصل کیا۔سمرقند میں بھی چارسومحدثین نے آپ کوآزمانا چاہا لیکن آپ نے تمام سندوں کے برمحل جواب عنایت فرمائے۔

علل حدیث کوفنون حدیث میں نہایت اہمیت حاصل ہےاور بہت مشکل فن سمجھا جاتا ہے حتی کہ عبدالرحمٰن مہدی کا کہنا ہے کہ یہ علم بغیرالہام حاصل نہیں ہوتا۔لیکن آپ کواس پر ایسا عبورحاصل تھا کہ شاید وباید۔

حافظ احمد بن حمدون کہتے ہیں،امام ذہلی نے اسماء وعلل کے بارے میں جب ایک موقع

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پر سوالات کئے اور آپ نے جواب دینا شروع کئے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپکے منہ سے جواب نہیں بلکہ کمان سے تیر نکل رہا ہو۔

**شمائل وخصائل**۔امام بخاری کے والد نہایت دولت منداور امیر کبیر شخص تھے، وراثت میں کافی مال ملا تھا لیکن کبھی آپ نے خود تجارت نہیں کی بلکہ ہمیشہ بیع مضاربت پر رقم دیتے تھے۔ اس مال ومتاع اور تمول کے باجود آپ نے ہمیشہ سادہ زندگی گذاری اور کفایت شعاری وجفاکشی اختیار کی اور علمی انہاک ہی پوری حیات آپ کا مشغلہ رہا۔سخاوت وفیاضی آپ کا عام شیوہ تھا۔عیش وعشرت سے ہمیشہ کوسوں دور رہے۔عبادت وریاضت اور شب بیداری کرتے اور کثرت سے نوافل پڑھتے۔

**فقہی مسلک**۔امام بخاری کی تصانیف میں اس بات کی صراحت تو نہیں کہ آپ کا فقہی مسلک کیا تھا، البتہ امام تاج الدین سبکی، امام قسطلانی اور آخر میں نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے آپ کو ائمہ شافعیہ میں شمار کیا ہے۔لیکن یہ بات گویا طے شدہ ہے کہ آپ محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے۔آپ کی مثال شوافع میں ایسی ہی ہے جیسے امام ابوجعفر طحاوی کی احناف میں۔

امام بخاری کی مدح وثناء تلامذہ، معاصرین حتی کہ اساتذہ نے بھی کی ہے جو آپکے علم وفضل کا بین ثبوت ہیں۔

آپ نے پوری عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تلاش میں گذاری ،اگرچہ آپ کو کسی جگہ سکون سے بیٹھنے اور کام کرنے کا موقع نہیں ملا، لیکن پھر بھی آپ نے تقریباً دو درجن کتابیں تصنیف فرمائیں ،ان میں صحیح بخاری کو شہرت دوام حاصل ہے اور آج جسکو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

**وصال**:۔یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی عمر شریف میں آپ کا وصال سمرقند کے قریب خرتنگ نامی بستی میں ہوا۔آپ کی قبر انور سے ایک زمانہ تک مشک کی خوشبو آتی تھی اور دور دراز سے لوگ آکر بطور تبرک لے جاتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# صحیح بخاری

امام بخاری نے اس کتاب کا نام " الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسننہ وایامہ " رکھا تھا، اور اب یہ بخاری شریف کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرفوعہ مسندہ ہیں اور انہیں احادیث کی صحت کا آپ نے التزام کیا ہے۔ انکے علاوہ جو تعلیقات، متابعات، شواہد، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ائمہ فتاوی کے احکام ذکر کئے ہیں وہ سب بالتبع ہیں اور اس ضمن میں جو احادیث ذکر کی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اور نہ ہی انکی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ انکے شیخ سے لیکر صحابی تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں۔

صحیح بخاری کی تعداد مرویات میں علما کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن صلاح کی تحقیق یہ ہے کہ کل تعداد (۷۲۷۵) ہے، اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد (۴۰۰۰) ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق کل تعداد (۹۰۸۲) ہے اور حذف مکررات کے بعد احادیث مرفوعہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تئیس (۲۶۲۳) رہ جاتی ہے۔ (۱۸)

www.alahazratnetwork.org

# امام مسلم

**نام نسب:**۔نام، مسلم۔کنیت، ابوالحسین۔لقب عساکر الملۃ والدین۔اور والد کا نام الحجاج بن مسلم ہے۔سلسلہ نسب یوں ہے، مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری۔آپ کا سلسلہ نسب عرب کے مشہور قبیلہ بنو قشیر سے ملتاہے اسی لئے آپ کو قشیری کہا جاتا ہے۔

**ولادت و تعلیم**۔خراسان کے مشہور اور عظیم شہر نیشاپور میں آپکی ولادت ہوئی، سنہ ولادت ۲۰۲ھ یا ۲۰۶ھ ہے۔نیشاپور اس زمانہ کا بقول علامہ حموی معدن الفضلاء ومنبع العلماء تھا۔وہاں سے اتنے علماء وائمہ نکلے جنکا شمار نہیں۔

امام سبکی نے فرمایا: یہ شہر کس قدر بڑے اور عظیم شہروں میں تھا کہ بغداد کے بعد اسکی نظیر نہ تھی۔مؤرخین نے اسکوام البلاد کہا ہے۔

ابتدائی تعلیم نیشاپور میں حاصل کی، اس وقت وہاں امام ذہلی اور اسحاق بن راہویہ جیسے امام فن موجود تھے۔آپ نے احادیث کی سماعت چودہ سال کی عمر شریف سے شروع کردی تھی۔علم حدیث حاصل کرنے کے لئے آپ نے دور دراز کا سفر کیا اور مختلف مقامات کی خاک چھانی۔ عراق، حجاز، شام اور مصر وغیرہ مقامات کا متعدد مرتبہ دورہ کیا۔بغداد معلیٰ کئی بار گئے یہاں تک کہ آپ نے ایک زمانہ میں درس بھی دیا تھا۔

**شمائل وخصائل:**۔آپ سرخ وسفید رنگ، بلند قامت اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے، سر پر عمامہ باندھتے تھے۔علم دین کو کبھی ذریعہ معاش نہیں بنایا، کپڑوں کی تجارت کر کے ضروریات پوری فرماتے۔آپ کے خصائل میں سے ہے کہ عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی، نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کے ساتھ درشت کلامی کی۔

**اساتذہ**۔آپکے اساتذہ کا شمار مشکل ہے چند حضرات یہ ہیں۔محمد بن یحیی ذہلی، اسحاق بن راہویہ، محمد بن مہران، ابو غسان، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، احمد بن یونس یربوعی، سعید بن منصور، ابو مصعب، حرملہ بن یحیی، ہیثم بن خارجہ، شیبان بن فروخ، امام بخاری۔

**تلامذہ:**۔آپکے تلامذہ کا حصر واستیعاب بھی نہیں کیا جاسکتا۔چند مشاہیر کے اسماء اس طرح ہیں

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ترمذی، امام ابوحاتم رازی، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، ابوعمرو مستملی، عبداللہ بن الشرقی۔ علی بن اسماعیل الصفار،

**علم وفضل**۔ آپ فن حدیث میں عظیم صلاحیتوں کے مالک تھے، حدیث صحیح وسقیم کی پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے حتی کہ بعض امور میں ان کو امام بخاری پر بھی فضیلت حاصل تھی، کیونکہ امام بخاری نے اہل شام کی اکثر روایات بطریق مناولہ حاصل کی ہیں جسکے سبب کبھی غلطی واقع ہوجاتی ہے اور نام وکنیت کے تعدد سے آپ ایک راوی کو دو سمجھ لیتے ہیں۔ امام مسلم نے براہ راست سماع کیا ہے جسکی وجہ سے آپ مغالطہ نہیں کھاتے۔

امام مسلم کی خدمات، انکے کمالات اور قوت حافظہ کی وجہ سے لوگ اس قدر گرویدہ تھے کہ اسحاق بن راہویہ جیسے امام فن کہتے ہیں۔

خدا جانتا ہے کہ یہ شخص کتنا عظیم انسان ہوگا۔

امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی اپنے ہمعصر مشائخ پر آپکو فضیلت دیتے تھے۔

ابن اخرم نے کہا:۔

نیشاپور نے تین محدث پیدا کئے۔ محمد بن یحیی، ابراہیم بن ابی طالب، امام مسلم۔

ابوبکر جارودی کہتے تھے: امام مسلم علم کے محافظ تھے۔ مسلمہ بن قاسم نے کہا وہ جلیل القدر امام تھے۔

بندار نے کہا: دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں۔ ابوزرعہ، محمد بن اسمعیل بخاری، دارمی اور مسلم بن حجاج۔

آپکے ایک استاذ محمد بن عبدالوہاب فراد کہتے تھے۔

مسلم علم کا خزانہ ہیں میں نے ان میں خیر کے سوا کچھ نہیں پایا۔

**وصال**۔ آپ کے وصال کا واقعہ بھی نہایت عجیب بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مجلس میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال ہوا، اتفاق سے وہ حدیث یاد نہ آئی، گھر آکر اس حدیث کو کتابوں میں تلاش کرنا شروع کیا، قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا تھا، حدیث کی تلاش کے دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے اور اس انہماک میں مقدار کی طرف توجہ نہ ہوسکی اور پورا ٹوکرا خالی ہوگیا، جب حدیث مل گئی تو مڑ کر دیکھا تو کھجوریں زیادہ کھالینے کا احساس ہوا،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے اور ۲۴ ؍رجب ۲۶۱ھ بروز اتوار وصال ہو گیا۔

## صحیح مسلم

آپکی تصانیف کی تعداد بیس سے متجاوز ہے لیکن صحیح مسلم کو عظیم شہرت اور قبولیت عامہ کا شرف حاصل ہے۔حتی کہ متقدمین میں بعض مغاربہ اور محققین نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر بھی فوقیت دی ہے۔

امام بخاری کا مقصد احادیث صحیحہ مرفوعہ کی تخریج اور فقہ وسیرت نیز تفسیر وغیرہ کا استنباط تھا اس لئے انہوں نے موقوف معلق، صحابہ وتابعین کے فتاوی بھی نقل کئے جسکے نتیجہ میں احادیث کے متون وطرق کے ٹکرے کتاب میں بکھر گئے۔اور امام مسلم کا مقصد صرف احادیث صحیحہ کو منتخب کرنا ہے، وہ استنباط وغیرہ سے تعرض نہیں کرتے بلکہ ہر حدیث کے مختلف طرق کو حسن ترتیب سے یکجا بیان کرتے ہیں جس سے متون کے اختلاف اور مختلف اسانید سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اس لئے احادیث منقطعہ وغیرہ کی تعداد نادر ہے۔

آپ نے اپنے شیوخ سے براہ راست سماعت کی ہوئی تین لاکھ احادیث سے صحیح مسلم کا انتخاب کیا ہے، اور مختلف حیثیات سے احادیث کی تعداد چار ہزار، آٹھ ہزار اور بارہ ہزار شمار کی گئی ہے۔کتاب کی ترتیب میں ابواب کا لحاظ تو آپ نے رکھا تھا لیکن تراجم ابواب قائم نہیں فرمائے، آپکے بعد دیگر محدثین نے یہ کام انجام دیا۔(۱۹)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام ابوداؤد

**نام ونسب:** ۔نام ،سلیمان ۔کنیت ،ابوداؤد ۔والد کا نام ،اشعث ،اور سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی السجستانی۔ کہتے ہیں آپکے جدامجد عمران نے جنگ صفنین میں حضرت علی کا ساتھ دیا تھااور اس میں شہادت پائی۔

**ولادت وتعلیم** ۔آپکی ولادت ۲۰۲ھ میں ملک سجستان (اسبستان) میں ہوئی جو سندھ اور ہرات کے درمیان ہندوستان کے پڑوس میں قندھار سے متصل واقع ہے۔

آپ نے جس زمانہ میں ہوش سنبھالا اس وقت علم حدیث کا حلقہ بہت وسیع ہو چکا تھا، آپ نے بلاد اسلامیہ کا عموما دورہ کیا اور بالخصوص مصر،شام ،حجاز ،عراق اور خراسان کے سفر اختیار کئے اور اس دور کے مشاہیر اساتذہ وشیوخ سے علم حدیث حاصل کیا اور متعدد بار بغداد کا سفر فرمایا، پھر آخر میں بغداد ہی کو آپ نے وطن بنالیا۔لیکن ۲۷۱ھ میں بعض وجوہ کی بنا پر بغداد کو خیر باد کہہ کر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔

**اساتذہ:** ۔جن اساتذہ وشیوخ سے آپ نے علم حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی ان کا استقصاء مشکل ہے۔علامہ ابن حجر عسقلانی نے آپکے تین سو شیوخ کی تعداد تحریر کی ہے،ان میں بلند پایہ محدثین وفقہاء شمار کئے جاتے ہیں ،جیسے امام احمد بن حنبل ،اسحاق بن راہویہ ،قتیبہ ،ابوالولید طیالسی، یحیی بن معین،ابوبکر بن ابی شیبہ،عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** ۔آپکے حلقہ درس میں شریک ہونے والے بیشمار ہیں ،بعض اوقات ہزاروں کا جم غفیر بھی ہوتا تھا،امام احمد بن حنبل اگر چہ آپکے استاذ حدیث ہیں لیکن آپ سے روایت بھی کی ہے۔

آپ کے تلامذہ میں چار حضرات جماعت محدثین کے پیشوا اور سردار ہوئے ہیں۔

آپکے صاحبزادے ابوبکر بن ابی داؤد۔ابوعلی محمد بن احمد بن عمر لولوی ۔ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی ۔ابوبکر محمد بن عبدالرزاق بن داسہ۔

**علم وفضل** ۔حافظ محمد بن اسحاق صنعانی اور ابراہیم حربی فرماتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابوداؤد کیلئے اللہ تعالی نے علم حدیث ایسا نرم کردیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے لوہا۔

محمد بن لیث کہتے ہیں:۔

امام ابوداؤد دنیا میں علم حدیث کے لئے اور آخرت میں جنت کے لئے پیدا کئے گئے۔

موسی بن ہارون نے کہا:۔

میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔

امام حاکم نے فرمایا:۔

علم حدیث میں آپکی امامت مسلم چیز ہے۔

اصحاب صحاح ستہ کی بہ نسبت آپ پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا، چنانچہ علامہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے صرف آپ کو طبقات فقہاء میں شمار کیا ہے، وجہ بھی معقول ہے کہ احادیث فقہیہ کے حصر واستیعاب کے سلسلہ میں ابوداؤد کو جو بات حاصل ہے وہ دوسرے مصنفین صحاح ستہ کو حاصل نہیں۔ علامہ یافعی نے آپ کو حدیث وفقہ دونوں کا امام کہا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

حفظ حدیث اور اتقان وروایت کے ساتھ آپ زھد وعبادت میں بھی یکتائے روزگار تھے، یقین وتوکل میں مثالی کردار ادا فرماتے، اس لئے آپکی مجلس میں ہر طرح کے لوگ حاضری دیتے، طلبہ وعلماء، شاہان وقت وامراء اور محدثین وصوفیاء سب نے آپکی بارگاہ میں نیازمندانہ حاضری دی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری آپ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ کو نہایت خوشی ہوئی اور خوش آمدید کہتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت سہل نے کہا: اے امام! ذرا اپنی وہ مبارک زبان دکھائیں جس سے آپ احادیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں۔ آپ نے زبان منہ سے باہر نکالی تو انتہائی عقیدت سے آپ نے اسکو چوم لیا۔

**وصال** ۔ ۱۶ ر شوال ۲۷۵ھ بروز جمعہ وصال فرمایا اور بصرہ میں امام سفیان ثوری کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

# سنن ابی داؤد

آپکی پوری زندگی طلب حدیث اور مختلف بلاد کے سفر میں گذری لیکن اسکے باوجود آپ نے تقریباً بیس کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان سب میں سنن ابی داؤد کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی جو آپکے نام کو قیامت تک زندہ رکھنے کیلئے کافی ہے۔ تمام طبقات فقہاء میں مسلکی اختلاف کے باوجود یہ کتاب مقبول رہی ہے۔

حسن بن محمد بن ابراہیم کہتے ہیں: ایک بار میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار پر انوار کیا، حضور فرمارہے تھے، جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہے وہ سنن ابی داؤد کا علم حاصل کرے۔ حضور کے اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہے۔

پانچ لاکھ احادیث سے انتخاب کرکے آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی جو اپنی نظیر آپ ہے، امام غزالی فرماتے ہیں:۔

علم حدیث میں صرف یہ ہی ایک کتاب مجتہد کیلئے کافی ہے۔

آپ نے یہ کتاب اپنے شیخ امام احمد بن حنبل کی حیات ہی میں لکھی اور مکمل کر کے پیش کی تو انہوں نے اسکو بہت پسند فرمایا اور دعائیں دیں، اس سے معلوم ہوا کہ آپ اس کتاب کی تصنیف سے جوانی ہی میں فارغ ہو چکے تھے۔

**خصائص سنن**۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں جمع وترتیب کے لحاظ سے جن اسالیب کو

اختیار کیا وہ بہت خوبیوں اور نکات پر مشتمل ہیں۔ آپ نے اہل مکہ کے نام جو مکتوب رسالہ مکیہ کے نام سے ارسال کیا تھا اس میں بہت سے شرائط ونکات کی طرف رہنمائی کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

آپ لوگوں نے مجھ سے احادیث سنن کے بارے میں سوال کیا ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں درج شدہ کیا میرے نزدیک صحیح ترین احادیث ہیں۔ تو سن لیجئے

یہ تمام احادیث ایسی ہی ہیں۔ البتہ وہ احادیث جو دو صحیح طریقوں سے مروی ہوں اور ایک کا راوی اسناد میں مقدم ہو کہ اسکی سند عالی اور واسطے کم ہوں اور دوسرے کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو ایسی صورت میں اول الذکر طریقہ کو لکھ دیتا ہوں۔ حالانکہ ایسی احادیث کی تعداد بمشکل دس ہوگی۔

باقی مراسیل کا جہاں تک تعلق ہے تو پہلے زمانہ میں امام مالک، سفیان ثوری اور امام اوزاعی وغیرہ ان سے استدلال کرتے تھے، یہانتک کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا زمانہ آیا اور انہوں نے یہ کلام کرنا شروع کیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے۔

میرا مسلک یہ ہے کہ جب کوئی مسند روایت مرسل روایت کے خلاف موجود نہ ہو یا مسند روایت نہ پائی جائے تو ایسی صورت میں مرسل روایت سے استدلال درست ہے اگرچہ وہ متصل کی طرح قوی نہیں ہوتی۔ میں نے اپنی سنن میں متروک راوی کی روایت نہیں لی ہے، اور اگر کوئی منکر حدیث آئی ہے تو میں نے اسکو بیان کردیا ہے۔ اس میں کوئی اور علت ہو تو اسکو بھی بیان کردیا ہے۔ جس حدیث کے بعد میں نے کچھ نہیں لکھا وہ صالح للعمل ہوتی ہے۔ میں نے اس کتاب میں اکثر احادیث مشہور جمع کی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

میں نے کتاب سنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے، زھد اور فضائل اعمال سے متعلق احادیث نہیں بیان کی ہیں۔ لہذا یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث (۴۸۰۰) ہیں۔

یہ اس کتاب کا اجمالی تعارف جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا تفصیل کیلئے مطولات کا مطالعہ کریں۔ (۲۰)

# امام ترمذی

**نام ونسب۔** نام، محمد۔ کنیت، ابوعیسی۔ والد کا نام، عیسی۔ اور سلسلہ نسب یوں ہے، ابوعیسی محمد بن عیسی بن موسی بن الضحاک بن السکن سلمی ترمذی۔

**ولادت وتعلیم۔** بلخ کے شہر ترمذ میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر دریائے جیحون کے قریب واقع تھا۔ قبیلہ بنوسلیم سے تعلق رکھتے تھے اس لئے نسب میں سلمی کہلاتے ہیں۔

حصول علم کی خاطر آپ نے خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا اور اپنے وقت کے جلیل القدر محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ علم حدیث کا شہرہ عام ہو چکا تھا۔

**اساتذہ:۔** آپ کے اساتذہ میں مندرجہ ذیل حضرات شمار ہوئے ہیں۔

امام بخاری، امام مسلم، قتیبہ بن سعید، ابومصعب، ابراہیم بن عبداللہ ھروی، اسمعیل بن موسی اسدی، محمد بن بشار، زیاد بن ایوب، سعید بن عبدالرحمٰن، فضل بن سہل، وغیرہم۔

**تلامذہ:۔** آپ کے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے، چند یہ ہیں۔

ھیثم بن کلیب شاشی، داؤد بن نصر بن سہل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن نمیر، وغیرہم۔ نیز آپ کے جلیل القدر اساتذہ امام بخاری اور امام مسلم نے بھی آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ آپ نے ایسی دو احادیث کی طرف اپنی جامع میں اشارہ فرمایا۔ ایک ابواب التفسیر سورۃ الحشر میں اور دوسری ابواب المناقب فضیلت علی میں۔ یہ دونوں احادیث امام بخاری نے آپ سے سنی ہیں۔

نیز امام مسلم نے، رویت ھلال، کے باب میں آپکی روایت سے بیان کی ہے۔

**علم وفضل۔** اللہ رب العزت نے آپ کو نادر المثال قوت حافظہ سے نوازا تھا، آپ نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا:۔

میں نے ایک استاذ سے انکی مرویات کے دو جز نقل کئے تھے، ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے۔ مجھے اب تک دوبارہ ان اجزاء کی جانچ پڑتال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے

شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان کا حادیث کی قرأت کریں میں سنکر مقابلہ کرتا جاؤں، شیخ نے منظور کرلیا اور فرمایا: اجزاء نکال لو، میں پڑھتا ہوں اور تم مقابلہ کرتے جانا۔آپ نے وہ اجزاء تلاش کیئے مگر ساتھ نہ تھے، بہت فکر مند ہوئے لیکن میں نے سماعت کی غرض سے سادہ کاغذ ہاتھ میں لے لئے اور فرضی طور پر سننے میں مشغول ہوگیا۔اتفاق سے ان اوراق پر شیخ کی نظر پڑگئی تو ناراض ہوکر بولے۔تم کو شرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کرتے ہو، پھر میں نے سارا ماجرا سنا کر عذر پیش کیا، اور عرض کیا آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہیں۔

شیخ نے کہا: سناؤ، میں نے وہ تمام احادیث من وعن سنادیں، شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کی غرض سے چالیس احادیث اور پڑھیں میں نے ان سب کو بھی اسی ترتیب سے سنادیا، اس پر شیخ نے نہایت تحسین وآفریں فرمائی اور فرمایا۔

مارأیت مثلك ۔

میں نے تمہاری مثل آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔

www.alahazratnetwork.org

**خوف خدا:**۔امام ترمذی زہد وورع اور خوف خدا میں ضرب المثل تھے، خشیت الہی کے غلبہ سے اتنا روتے تھے کہ آخر میں آپ کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۳/رجب ۲۷۹ھ مقام ترمذ میں شب دوشنبہ آپ کا وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ستر سال کی عمر پائی۔سنہ وفات اور مدت عمر اس شعر سے ظاہر ہے۔

الترمذی محمد ذوزین ☆ عطر وفاتہ عمرہ فی عین

۲۷۹ ۷۰

**تصانیف**۔آپکی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

جامع ترمذی، کتاب العلل، کتاب التاریخ، کتاب الزھد، کتاب الاسماء والکنی، کتاب الشمائل النبویہ۔

## جامع ترمذی

آپ کی تصانیف میں خاص شہرت جامع ترمذی کو حاصل ہے، اور یہ اپنی جودت ترتیب اور افادیت وجامعیت کے اعتبار سے صحیحین کے بعد شمار کی جاتی ہے۔

اسکے نام میں اختلاف ہے، بعض حضرات اسکو سنن ترمذی کے نام سے موسوم کرتے

ہیں، لیکن مشہور جامع ترمذی ہے کہ اسکی جامعیت کے پیش نظر اسکو اصطلاحاً جامع کہنا بالکل درست ہے۔

**خصائص۔** جامع ترمذی میں آپ نے مندرجہ ذیل اسلوب اختیار فرمائے ہیں۔

۱۔ حدیث ذکر کر کے ائمہ مذاہب کے اقوال اوران کا اختلاف بیان کرتے ہیں۔

۲۔ یہ التزام رہا ہے کہ وہ حدیث بیان کی جائے جو کسی امام کا مذہب ہے۔

۳۔ جب حدیث چند صحابہ سے مروی ہو تو مشہور راوی سے روایت کرتے ہیں اور باقی کو وفی الباب عن فلان الخ، سے بیان کرتے ہیں۔

۴۔ راوی کی روایت کے بعد 'وفی الباب الخ' میں بھی ان کا نام لیں تو ان سے اسی معنی کی دوسری روایت مراد ہوتی ہے۔

۵۔ حدیث میں اضطراب ہو تو متن یا سند کے اضطراب کو بیان کردیتے ہیں۔

۶۔ حدیث منقطع کے انقطاع اور بعض اوقات وجہ انقطاع کی صراحت کرتے ہیں۔

۷۔ حدیث غیر محفوظ اور شاذ کی صراحت کرتے ہیں اور کبھی وجہ شذوذ بھی بیان کرتے ہیں۔

۸۔ حدیث منکر کی صراحت اور بعض مقامات پر وجہ بھی بیان کرتے ہیں۔

۹۔ حدیث صحیح اگر دوسری سند سے مدرج ہو تو اسکی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

۱۰۔ حدیث مرفوع اگر درحقیقت موقوف ہو تو اسکی صراحت بھی کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر اسلوب بھی اختیار کئے ہیں جنکو تفصیل سے علامہ غلام رسول سعیدی نے مقدمہ ترمذی مترجم میں بیان کیا ہے۔

جامع ترمذی کی جملہ احادیث کی تعداد (۳۹۵۶) بتائی جاتی ہے اور توابع وشواہد کو جدا کر کے احادیث مقصودہ کی تعداد (۱۳۸۵) رہ جاتی ہے۔(۲۱)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام نسائی

**نام ونسب :۔** نام، احمد۔کنیت، ابوعبدالرحمٰن۔والد کا نام، شعیب ہے اور سلسلہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی۔

**ولادت وتعلیم ۔** آپکی ولادت ۲۱۵ھ میں خراسان کے ایک مشہور شہر نساء میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے اساتذہ سے حاصل کی، اسکے بعد ۱۵ سال کی عمر ۲۳۰ھ میں سب سے پہلے قتیبہ بن سعید بلخی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکی خدمت میں ایک سال دو ماہ رہکر علم حدیث حاصل کیا۔

اسکے بعد دور دراز شہروں میں جاکر علم حدیث کا اکتساب کیا۔اس سلسلہ میں خراسان، عراق، حجاز، شام اور مصر خاص طور پر قابل ذکر ہیں، آپ نے آخر میں مستقل سکونت مصر میں اختیار کرلی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

**اساتذہ:۔** اساتذہ کی فہرست طویل ہے، چند یہ ہیں:۔

قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، ہشام بن عمار، محمد بن نصر مروزی، محمود بن غیلان، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری وغیرہم

**تلامذہ:۔** آپکے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے، بعض کے اسماء یہ ہیں۔

ابوجعفر طحاوی، ابوالقاسم طبرانی، ابوجعفر عقیلی، حافظ ابوعلی نیشاپوری، حافظ ابوالقاسم اندلسی، ابوبکر بن حداد فقیہ وغیرہم

**شمائل وخصائل ۔** امام نسائی نہایت وجیہ اور خوبصورت شخص تھے، لحیم شحیم اور خوب تندرست دسترخوان انواع واقسام کے لذیذ کھانوں سے بھرا رہتا۔کھانے کے بعد نبیذ استعمال فرماتے، ساتھ ہی خوش وضع اور خوش لباس تھے، آپکی چار بیویاں تھیں اور انکے علاوہ کنیزیں بھی ساتھ رہتی تھیں۔

**عبادت :۔** ان تمام ظاہری اسباب عیش وآرام کے باوجود آپ نہایت عبادت گذار اور شب بیدار تھے۔صوم داؤدی پر ہمیشہ عامل رہے، طبیعت میں حد درجہ استغناء تھا اس لئے حکام وقت

کی مجلسوں سے ہمیشہ احتراز کرتے تھے۔

آپ عقائد میں راسخ اور متصلب تھے، جس زمانہ میں معتزلہ کے عقیدۂ خلق قرآن کا چرچا تھا ان دنوں محمد بن اعین نے ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک سے کہا: فلاں شخص کہتا ہے کہ جو شخص آیت کریمہ:۔

اننی انااللہ لاالہ الاانافاعبدونی۔

کومخلوق مانے وہ کافر ہے، حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: یہ حق ہے، امام نسائی نے جب یہ روایت سنی تو فرمایا: میرا بھی یہی مذھب ہے۔

**حق گوئی وشہادت**۔امام نسائی اخیر عمر میں حاسدین کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آکر فلسطین کے ایک مقام رملہ آگئے، یہاں بنوامیہ کی طویل حکومت کے سبب خارجیت وناصبیت کا زور تھا، عوام حضرت علی سے بدگمان تھے، بلکہ دمشق میں اس وقت اکثریت ان ہی لوگوں کی تھی۔آپ نے یہ فضادیکھی تو اصلاح عقائد کی غرض سے حضرت علی کے مناقب پر مشتمل کتاب الخصائص تصنیف فرمائی۔

www.alahazratnetwork.org

تصنیف سے فارغ ہوکرآپ نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اسکو پڑھکر سنادیا، چونکہ یہ کتاب وہاں کےلوگوں کے نظریات کے خلاف تھی اس لئے اسکوسنکر وہاں کے لوگ مشتعل ہوگئے۔مجمع سے کسی شخص نے کہا: ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سنائیں جس سے حضرت امیر معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہر ہو۔

آپ نے جواب میں فرمایا: حضرت معاویہ کا معاملہ برابر سرابر ہوجائے تو کیا یہ تمہارے خوش ہونے کیلئے کافی نہیں ہے، یا مطلب یہ تھا کہ کیا امیر معاویہ کیلئے حضرت علی کے مساوی ہونا کافی نہیں ہے جوتم برتری کا سوال کررہے ہو، یہ سننا تھا کہ وہ لوگ آگ بگولہ ہوگئے اور تمام آداب کو بالائے طاق رکھ کرانھوں نے آپ کوزدوکوب کرنا شروع کیا، بعض اشقیاء نے آپکے جسم نازک پر بھی لاٹھیاں ماریں جسکی وجہ سے آپ بہت نڈھال ہوگئے۔اسی حالت میں آپ کو مکان پر لائے، آپ نے فرمایا: مجھے مکہ مکرمہ لے چلوتا کہ میرا انتقال مکہ مکرمہ میں ہو اسی حادثہ سے آپکا وصال ۱۳؍صفر المظفر ۳۰۳ھ ۸۸ سال کی عمر میں ہوا۔صفامروہ کے درمیان دفن ہوئے۔

**تصانیف :۔** امام نسائی نے کثرت مشاغل کے باوجود متعدد کتابیں تصنیف کیں جنکے اسماء اس طرح ہیں۔

السنن الکبری ،المجتبی ،خصائص علی ،مسند علی ،مسند مالک ،مسند منصور ،فضائل الصحابہ ، کتاب التمیز ، کتاب المدلسین ،کتاب الضعفاء کتاب الاخوۃ ،کتاب الجرح والتعدیل ،مشیخۃ النسائی ،اسماء الرواۃ ،مناسک حج ،

## سنن نسائی

ان سب میں آپکی سنن نسائی کو کامل شہرت حاصل ہوئی جو صحاح ستہ کی اہم کتاب ہے۔السنن الکبری تصنیف کرنے کے بعد امیر رملہ (فلسطین) کے سامنے اس کتاب کو پیش کیا، امیر نے پوچھا کیا آپ کی اس کتاب میں تمام احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں،اس میں صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث ہیں،اس پر امیر نے عرض کیا: آپ میرے لئے ان احادیث کو منتخب فرمادیں جو تمام تر صحیح ہوں،لہذا امیر کی فرمائش پر آپ نے سنن کبری سے احادیث صحیحہ کا انتخاب فرمایا اور اسکا نام المجتبی رکھا۔

www.alahazratnetwork.org

اسی کو سنن صغری بھی کہتے ہیں،عرف عام میں سنن نسائی کے نام سے مشہور ہے۔ محدثین جب مطلقا رواہ النسائی کہیں تو یہی کتاب مراد ہوتی ہے اور کتب ستہ میں اسی کا اعتبار ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپکی اس کتاب کی خوبی یہ بھی ہے کہ اکثر کتب صحاح کے اسالیب کی جامع ہے، یعنی امام بخاری کے طرز پر ایک حدیث کو متعدد ابواب میں لاکر مختلف مسائل کا اثبات کیا ہے۔امام مسلم کے طریقہ پر ایک حدیث کے تمام طرق کو اختلاف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔امام ابوداؤد کے انداز پر صرف احکام فقہیہ سے متعلق احادیث کی تدوین کی ہے۔اور امام ترمذی کی طرح احادیث کے ذیل میں ان پر فنی نقطہ نگاہ سے گفتگو کی ہے جنکا کچھ تذکرہ آپ نے جامع ترمذی کے تحت ملاحظہ فرمایا۔(۲۲)

# امام ابن ماجہ

**نام ونسب:** ۔محمد۔کنیت ،ابوعبداللہ۔عرف ،ابن ماجہ۔اور والد کا نام یزید ہے،سلسلہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ الربعی القزوینی۔

ماجہ کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ کا نام تھا، علامہ زبیدی نے تاج العروس میں اسکو بعض علماء کا قول بتایا ہے۔

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ماجہ آپکے والد یزید کا لقب ہے اور یہ ہی اکثر علماء اور قزوین کے مؤرخین کا مختار ہے۔غالبًا یہ ماہچہ کا معرب ہے۔

**ولادت وتعلیم** ۔قزوین عراق عجم کا مشہور شہر ہے، یہ ہی آپ کا مولد ومسکن ہے،آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں ہوئی۔بچپن کا زمانہ علوم وفنون کے لئے باغ وبہار کا زمانہ تھا،اس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر تھا۔ ہامون رشید اس دور میں سریرآرائے سلطنت تھا۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

عام دستور کے مطابق آپ نے ابتدائی تعلیم کی تکمیل کی ،اسکے بعد محدثین کی درسگاہوں کی طرف رخ کیا تاکہ علم حدیث حاصل کریں۔قزوین میں اس وقت جلیل القدر محدثین موجود تھے۔مثلا

| | |
|---|---|
| ابوالحسن علی بن محمد طنافسی | متوفی ۲۳۳ |
| ابومجر عمرو بن رافع بجلی | متوفی ۲۳۷ |
| ابوسلیمان اسمٰعیل بن توبہ قزوینی | متوفی ۲۴۷ |
| ابوموسی ہارون بن موسی بن حبان تمیمی | متوفی ۲۴۸ |
| ابوبکر محمد بن ابی خالد یزید قزوینی طبری وغیرھم | |

آپ نے پہلے ان حضرات سے حدیث کا بڑا ذخیرہ حاصل کیا اور پھر تکمیل فن کیلئے خراسان،عراق،حجاز،مصر اور شام کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔بالخصوص مکہ مکرمہ،مدینہ طیبہ،بصرہ اور بغداد کے محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کیا۔انکے علاوہ طہران،اصفہان،رہواز،رملہ،بلخ، بیت المقدس،حران،دمشق فلسطین،عسقلان،مرو اور نیشاپور کا نام بھی خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

**اساتذہ۔** آپکے اساتذہ کی فہرست نہایت طویل ہے، مندرجہ بالا کے علاوہ چند اسماء یہ ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابراہیم بن المنذر الخرامی، عبداللہ بن معاویہ ھشام بن عمار، ابوبکر بن ابی شیبہ محمد بن یحیی نیشاپوری، احمد بن ثابت الجحدری، ابوبکر بن خلاد باہلی، محمد بن بشار، علی بن منذر۔ وغیرہم

**تلامذہ:۔** آپکے تلامذہ میں بعض کے اسماء اس طرح ہیں:۔

علی بن سعید عسکری، احمد بن ابراہیم قزوینی، ابوالطیب احمد بن روح شعرانی، اسحاق بن محمد قزوینی، ابراہیم بن دینار الجرشی الصمدانی، حسین بن علی بن برانیاد، سلیمان بن یزید قزوینی، حکیم مدنی اصبہانی، وغیرہم

**علم وفضل۔** امام ابن ماجہ کی امامت فن، فضل وکمال، جلالت شان، وسعت نظر اور حفظ حدیث وثقاہت کے تمام علماء معترف ہیں۔

ابویعلی خلیلی لکھتے ہیں:۔

ابن ماجہ بڑے ثقہ، متفق علیہ، قابل احتجاج ہیں، آپکو حدیث اور حفظ حدیث میں پوری معرفت حاصل ہے۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں۔

آپ نے بہت سے شیوخ سے سماع حدیث کیا، اور سنن، تاریخ اور تفسیر کے آپ عارف تھے۔

علامہ ذھبی فرماتے ہیں:۔

بیشک آپ حافظ حدیث، صدوق اور وافر العلم تھے۔

مورخ ابن خلکان نے لکھا:۔

آپ حدیث کے امام اور حدیث کے جمیع متعلقات سے واقف تھے۔

**وصال:۔** ۲۲ رمضان المبارک ۲۷۳ھ بروز پیر آپ کا وصال ہوا، چونسٹھ سال کی عمر پائی۔

آپکے بھائی ابوبکر نے نماز جنازہ پڑھائی، دسرے دن تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے تین تصانیف اپنی یادگار چھوڑی تھیں جن میں دو ناپید ہیں، تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ التفسیر، حافظ بن کثیر نے اسکو تفسیر حافل کہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ضخیم

تالیف تھی۔اس میں آپ نے تفسیر کیلئے جس قدر احادیث اور صحابہ وتابعین کے اقوال مل سکتے تھے سب کو یکجا کر دیا ہے۔امام سیوطی نے طبقہ ثالثہ کی تفسیروں میں شمار کیا ہے۔

۲۔ التاریخ:۔ابن خلکان نے اسکو تاریخ ملیح ،اور ابن کثیر نے تاریخ کامل کا عنوان دیا ہے۔یہ صحابہ سے لیکر مصنف کے عہد تک کی تاریخ ہے جس میں بلاد اسلامیہ اور رویان حدیث کے حالات ہیں۔

## سنن ابن ماجہ

امام ابن ماجہ کی یہ مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے، حافظ ذہبی نے اس کتاب کی بابت خود

آپ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:۔

میں نے جب کتاب لکھ کر امام حافظ ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کی تو وہ اسکو دیکھکر بے ساختہ پکار اٹھے۔

یہ کتاب اگر لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچ گئی تو اس دور کی اکثر جوامع ومصنفات بیکار اور معطل ہوکر رہ جائیں گی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

چنانچہ حافظ ابوزرعہ کا یہ قول حرف بحرف پورا پورا اور سنن ابن ماجہ کے فروغ کے سامنے متعدد جوامع اور مصنفات کے چراغ ماند پڑ گئے۔

سنن ابن ماجہ کو جس چیز نے عوام وخواص میں پذیرائی اور قبولیت عطا کی وہ اس کا شاندار اسلوب اور روایت کا حسن انتخاب ہے۔ابواب کی فقہی رعایت سے ترتیب اور مسائل کے واضح استنباط اور تراجم ابواب کی احادیث سے بغیر کسی پیچیدگی اور الجھن کے مطابقت نے اسکے حسن کو نکھارا ہے۔چند خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ اس کتاب کی اکثر روایات وہ ہیں جو کتب خمسہ میں نہیں۔

۲۔ کوئی حدیث مکرر نہیں لائی گئی ہے۔

۳۔ اختصار وجامعیت میں اپنی مثال آپ ہے۔

۴۔ مسائل واحکام سے متعلق احادیث ہی زیادہ تر لائی گئی ہیں۔

پانچویں صدی کے آخر تک صحاح کی بنیادی کتب میں صرف پانچ کتابوں کا شمار ہوتا تھا بعد میں حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی متوفی ۵۰۷ھ نے اپنی کتاب شروط الائمۃ الستۃ ، میں

ابن ماجہ کی شروط سے بھی بحث کی اور اسکو بھی بنیادی کتابوں کے ساتھ لاحق کر کے صحاح کی اصل چھ کتابوں کو قرار دیا۔

اسی دور میں محدث زرین بن معاویہ مالکی متوفی ۵۵۲ھ نے اپنی کتاب التجرید للصحاح والسنن، میں کتب خمسہ کے ساتھ سنن ابن ماجہ کی جگہ مؤطا امام مالک کو لاحق کردیا۔ اسکے بعد سے یہ اختلاف رہا کہ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب مؤطا ہے یا ابن ماجہ۔ عام مغاربہ مؤطا کو ترجیح دیتے تھے اور مشارقہ سنن ابن ماجہ کو۔ لیکن متاخرین نے ابن ماجہ کے حق میں اتفاق کرلیا اور اب غالب اکثریت اسی طرف ہے کہ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب سنن ابن ماجہ ہے۔

علامہ ابوالحسن سندھی مقدمہ شرح ابن ماجہ میں لکھتے ہیں۔

وغالب المتاخرین علی انه سادس الستة ۔(۲۳)

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام طحاوی

**نام ونسب:** ۔نام، احمد۔کنیت، ابوجعفر۔والد کا نام، محمد ہے۔سلسلہ نسب یوں ہے۔ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبدالملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن جواب ازدی حجری طحاوی مصری حنفی۔

ازدیمن کا ایک طویل الذیل قبیلہ ہے اور حجر اسکی ایک شاخ ہے۔حجر نام کے تین قبائل تھے۔حجر بن وحید۔حجر ذی اعین۔حجر ازد۔اور ازد نام کے بھی دو قبیلے تھے،ازد حجر۔ازد شنوءہ۔ لہذا امتیاز کیلئے آپکے نام کے ساتھ دونوں ذکر کر کے ازدی حجری کہا جاتا ہے۔آپکے آباء واجداد فتح اسلام کے بعد مصر میں فروکش ہو گئے تھے لہذا آپ مصری کہلائے۔

**ولادت وتعلیم** ۔طحا نام کی بستی مصر میں وادی نیل کے کنارے آباد تھی،آپکی ولادت ۲۲۹ھ میں اسی بستی میں ہوئی۔اس لئے آپکو طحاوی کہا جاتا ہے۔

آپ طلب علم کیلئے مصر آئے اور یہاں اپنے ماموں ابوابراہیم اسمعیل بن یحیی مزنی سے تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے،مزنی امام شافعی کے اجل تلامذہ اور اصحاب میں تھے

ابتداء میں آپ امام شافعی کے مسلک پر رہے پھر فقہ حنفی کے متبع ہو گئے تھے۔اسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ رہے تھے کہ آپکے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں۔آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی کچھ پرواہ نہ کرے۔کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا۔پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ وحدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے۔

امام طحاوی نے اپنے ماموں مزنی کی درسگاہ کے بعد مصر کے شہرۂ آفاق استاذ ابوجعفر

احمد بن ابی عمران موسی بن عیسی سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کی، فقہ حنفی پر انکو کامل دستگاہ حاصل تھی اور صرف دو واسطوں سے ان کا سلسلہ امام اعظم سے مل جاتا ہے۔اس طرح امام طحاوی کی سند فقہ اس طرح ہے:۔

عن احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعة عن ابی یوسف عن ابی حنیفة ۔

**اساتذہ۔** مصر کے بعد آپ نے ملک شام، بیت المقدس، غزہ اور عسقلان کے مشائخ سے سماعت کی، دمشق میں ابو حازم عبدالحمید قاضی دمشق سے ملاقات کی اور ان سے فقہ حاصل کی۔ اسکے بعد مصر واپس تشریف لائے اور جس قدر مشائخ حدیث آپکی حیات میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا۔ چند اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

سلیمان بن شعیب کیسانی، ابو موسی یونس بن عبدالاعلی، ہارون بن سعید رملی، ابراہیم بن ابی داؤد برلسی، احمد بن قاسم کوفی، احمد بن داؤد سدوسی، احمد بن سہل رازی، جعفر ابن سلمی، حسن بن عبدالاعلی صنعانی، صالح بن شعیب بصری، محمد بن جعفر فریابی، ہارون بن محمد عسقلانی، یحیی بن عثمان سہمی۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

**تلامذہ:۔** آپکی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل گئی تھی، حدیث وفقہ کی جامعیت نے آپکو طلبہ کا مرجع بنا دیا تھا، لہذا دور دراز سے تشنگان علم آتے اور سیراب ہو کر جاتے۔ بے شمار لوگوں نے پڑھا اور صاحب کمال ہو گئے چند نام یہ ہیں۔

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی صاحب معاجیم ثلاثہ۔ ابو عثمان احمد بن ابراہیم، احمد بن عبدالوارث زجاج، احمد بن محمد دامغانی، ابو محمد حسن بن قاسم، عبدالرحمٰن بن اسحٰق جوہری۔

**علمی مقام۔** آپ حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ واجتہاد میں بہت بلند مقام پر فائز تھے، آپ کا شمار اعاظم مجتہدین میں ہوتا ہے، چنانچہ ملا علی قاری نے آپ کو طبقہ ثالثہ کے محدثین میں شمار کیا ہے فرماتے ہیں:۔

اس سے مراد وہ مجتہدین ہیں جو ان مسائل میں اجتہاد کرتے ہیں جن میں صاحب مذہب سے کوئی روایت منقول نہ ہو۔ جیسے ابو بکر خصاف، ابو جعفر طحاوی، ابو الحسن کرخی، شمس

الائمہ سرخسی، فخر الاسلام بزدوی، فخر الدین قاضی خاں وغیرہم۔

یہ لوگ امام اعظم سے اصول وفروع میں مخالفت نہیں کرتے البتہ حسب اصول وقواعد ان مسائل کا استنباط کرتے ہیں جن میں صاحب مذہب سے کوئی نص نہ ہو۔

**حق گوئی**۔امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے، بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر کلمۂ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے، آپ قاضی ابوعبید کے نائب تھے لیکن انکو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے، ایک مرتبہ قاضی صاحب سے فرمایا: وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔قاضی صاحب نے جواب دیا: اسمعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے، امام طحاوی نے فرفایا: قاضی بکار اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے ۔قاضی صاحب نے پھر اسمعیل کی مثال دی، امام طحاوی نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں اللتبیۃ کا قصہ سنایا۔

جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضبناک ہوگئے اور انہوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کے مخالف ہوگئے۔اسی اثناء میں قاضی معزول کردیئے گئے۔جب امام طحاوی نے معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے ،آپ کو مبارک ہو، آپ یہ سنکر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی صاحب بہر حال ایک صاحب علم آدمی تھے، اب میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کرونگا۔

**فضل وکمال**۔امام طحاوی کے فضل وکمال، ثقاہت ودیانت کا اعتراف ہر دور کے محدثین مؤرخین نے کیا ہے۔علامہ عینی فرماتے ہیں:۔

امام طحاوی کی ثقاہت، دیانت علم حدیث میں ید طولی اور حدیث کے ناسخ ومنسوخ کی مہارت پر اجماع ہو چکا ہے۔

ابوسعید بن یونس تاریخ علماء مصر میں لکھتے ہیں:۔

آپ صاحب ثقاہت اور صاحب فقہ تھے، آپکے بعد کوئی آپ جیسا نہیں ہوا۔

حافظ ابن عبد البر لکھتے ہیں:۔

طحاوی حنفی المذہب ہونے کے باوجود تمام فقہی مذاہب پر نظر رکھتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ابن جوزی فرماتے ہیں:۔

آپ ثقہ، ثبت اور فہیم تھے۔

امام ذھبی نے فرمایا:۔

آپ فقیہ، محدث، حافظ، زبردست امام اور ثقہ تھے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:۔

آپ امام، علامہ، حافظ، صاحب تصانیف، ثقہ ثبت، فقیہ ہیں، آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دوسرا نہ ہوا۔

جب عبدالرحمٰن بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدۂ قضا پر متمکن ہوئے تو وہ آپ کے ادب واحترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے، سواری پر ہمیشہ انکے بعد سوار ہوتے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے۔ امام طحاوی مجھ سے گیارہ برس بڑے ہیں، اور وہ مجھ سے اگر گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو پھر بھی ان کا احترام لازم تھا۔ کیونکہ عہدۂ قضا کوئی ایسی بڑی چیز نہیں جسکی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت کے مقابلہ میں فخر کرسکوں۔

**وصال**۔ بانوے سال کی عظیم عمر اور پر شکوہ زندگی گذارنے کے بعد آپ نے یکم ذی قعدہ ۳۲۱ھ میں وصال فرمایا، قبر شریف قرافہ میں ہے جو مصر کے اماکن متبرکہ میں سے ہے۔ شارع شافعیہ سے دائیں جانب شارع طحاویہ کے سامنے ایک گنبد کے نیچے یہ آفتاب علم محو خواب ہے۔ مزار پر تاریخ وصال کندہ ہے اور ایک خاص عظمت برستی ہے۔

**تصانیف**۔ آپکی تصانیف کثیر تعداد میں ہیں، بعض کتابوں میں تقریباً تیس کی فہرست ملتی ہے، ان میں مشکل الآثار اور شرح معانی الآثار نہایت مشہور کتابیں ہیں۔

شرح معانی الآثار کے بارے میں علامہ اتقانی نے فخر سے کہا تھا، جو شخص طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے، مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں۔ اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا مؤول ہیں یا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ پر احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطۂ نظر کی تضعیف کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

**سبب تالیف**۔ امام ابوجعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بظاہر متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لئے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کیلئے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کروں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**اسلوب**۔ تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے۔ اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کی سند کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کیلئے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔ (۲۴)

# شیخ علی متقی

**نام ونسب:** ۔نام، علی۔لقب، متقی۔والد کا نام، عبدالملک۔لقب، حسام الدین ہے۔سلسلہ نسب علی بن عبدالملک بن قاضی خاں شاذلی مدینی چشتی۔

آپ کے والد عبدالملک حسام الدین بن قاضی خاں متقی قادری شاذلی مدینی چشتی ہیں آباء واجداد جونپور سے آکر برھان پور میں مقیم ہوئے، آپکی ولادت ۸۸۵ھ میں اسی شہر میں ہوئی، پاکیزہ ماحول میں تعلیم وتربیت پائی، آٹھ سال کی عمر میں شیخ بہاء الدین صوفی برھان پوری جوشاہ باجن چشتی سے مشہور تھے مرید ہوئے، والد کا انتقال اسکے بعد ہی آپکی صغرسنی میں ہوگیا۔

نوجوانی میں بمقام مندوایک بادشاہ کی ملازمت بھی کرلی تھی جواس وقت مالوہ کی قدیم حکومت کا صدر مقام تھا۔لیکن سعادت ازلی نے اورعنایت الٰہی نے اس سے دل برداشتہ کردیا ملازمت ترک کرکے ملتان کارخ کیااوروہاں شیخ حسام الدین متقی ملتانی کی خدمت میں حاضری دی۔

www.alahazratnetwork.org

دوسال کی مدت میں تفسیر بیضاوی اور عین العلم کا آپ سے درس بھی لیا۔اسکے بعد تقوی وتوکل کوزادراہ بناکر حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاوتعظیما کا سفراختیار فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مکہ معظمہ پہونچ کر شیخ ابوالحسن شافعی بکری کی خدمت میں حاضر ہوکر مزید علم شریعت وطریقت پایا، سلسلہ عالیہ قادریہ شاذلیہ مدینیہ میں مجاز ہوئے اور پھر شیخ محمد بن محمد سخاوی کی خدمت میں رہکر سلسلہ عالیہ قادریہ کا خرقہ حاصل کیا۔دیگر مشائخ طریقت سے بھی اجازت وخلافت سے نوازے گئے اور حدیث کی سند شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی سے حاصل کی اور مکہ معظمہ میں اقامت اختیار کرلی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:۔

اسی دوران آپ نے کنزالعمال نامی کتاب مدون ومرتب فرمائی جوآپ کا عظیم علمی ودینی شاہکار ہے۔نیز آپ نے احادیث مکررہ کو چھانٹ کرمنتخب کنزالعمال بھی تحریر فرمائی۔ ان کتابوں کودیکھ کرآپ کے شیخ ابوالحسن بکری شافعی نے فرمایا تھا، امام سیوطی نے جمع الجوامع لکھ کرتمام لوگوں پراحسان کیا تھالیکن شیخ علی متقی نے کنزالعمال کی تدوین فرماکرخودان پراحسان

کیا ہے۔

آپکی تصانیف کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے۔پوری عمر زھد وتوکل میں بسر فرمائی۔ اسکے بعد ھندوستان میں محمود شاہ صغیر گجراتی کے دور میں دومرتبہ تشریف لائے،شاہ صغیر آپ کا مرید بھی ہوگیا تھا۔

آپ کا وصال ۲/ رجمادی الآخرہ ۹۷۵ھ صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ میں ہوا،مکہ معظمہ میں تدفین کی گئی۔شیخ عبدالوہاب متقی آپ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔(۲۵)

# شیخ عبدالوہاب متقی

**نسب وولادت:۔** آپ کی ولادت مندو میں ۹۰۲ھ میں ہوئی۔

آپ کے والد ماجد شیخ ولی اللہ مندو کے اکابرین میں سے تھے،بعد میں برھان پور سکونت اختیار کرلی تھی ۔لیکن تھوڑے دن بعد انتقال ہوگیا۔کچھ عرصہ بعد آپ کی والدہ بھی رحلت فرماگئیں۔لیکن تائید ربانی اور توفیق یزدانی نے آپ کی رفاقت کی۔آپ نے چھوٹی سی عمر ہی سے طلب حق کیلئے فقہ وتجرید،سفروسیاحت اختیار فرمائی،نواح گجرات،علاقہ دکن،سیلون لنکا اور سراندیپ کے مختلف مقامات پر گئے،آپ کا معمول تھا کہ تین دن سے زیادہ کہیں قیام نہیں کرتے تھے،البتہ تحصیل علم کا موقع جہاں ملتا تو حسب ضرورت قیام کرتے۔

بیس سال کی عمر ہوگی کہ آپ سیاحت کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہونچ گئے۔یہ ۹۶۳ کا زمانہ تھا۔مکہ معظمہ میں اس وقت شیخ علی متقی مسند درس پر متمکن تھے،دوردور انکی شہرت تھی،وہ شیخ عبدالوہاب متقی کے والد سے بھی واقف تھے،چنانچہ آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں کے ہورہے۔

شیخ عبدالوہاب متقی کا خط نہایت پاکیزہ تھا،شیخ علی متقی نے سب سے پہلے ان سے یہ ہی کام لیا،جو شخص مدتوں صحرانوردی کرتا رہا ہواسکی طبیعت میں یکسوئی پیدا کرنے کیلئے اس سے بہتر کوئی کام نہیں ہوسکتا تھا۔آپ نے دل وجان سے یہ کام انجام دیا اور شیخ علی متقی کی ایک کتاب جو بارہ ہزار سطروں کی تھی کل بارہ راتوں میں مکمل کتابت کردی۔تعجب خیز بات یہ ہے

کہ دن بھر دوسری کتابوں کی تصحیح وکتابت میں مشغولیت رہتی، صرف رات کو شیخ کی کتاب لکھنے کا موقع ملتا تھا۔ شیخ علی متقی نے ان کا یہ ذوق وشوق دیکھا تو مزید قلبی تعلق ہو گیا، شیخ عبدالوہاب نے بھی انکے آستانہ کو اس مضبوطی سے پکڑا کہ ۹۷۵ھ آپکے وصال تک وہیں جمے رہے، خود فرماتے تھے:۔

میرے شیخ علی متقی کا وصال میرے زانو پر ہوا۔

اسکے بعد مکہ معظمہ میں ایسا مرکز قائم کیا جسکی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ شیخ محقق لکھتے ہیں:۔

اس زمانے میں انکے برابر علوم شرعیہ پر عبور رکھنے والے کم ہونگے۔ اگر کہا جائے کہ لغت قاموس آپکو پوری یاد تھی تو مبالغہ نہ ہوگا۔ اسی طرح فقہ وحدیث اور فلسفہ کی کتابیں بیشتر یاد تھیں۔ برسوں حرم شریف میں درس دیا۔

مکہ معظمہ میں بیٹھ کر ساری علمی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور اپنے علمی تبحر کا سکہ حجاز ویمن اور مصر وشام کے علماء سے منوایا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

شیخ عبدالوہاب متقی عمر کے بیشتر حصہ میں مجرد ہی رہے، عمر جب چالیس اور پچاس کے درمیان تھی تو شادی کی، شادی سے پہلے ان کا یہ حال تھا کہ جو کتابت وغیرہ کی اجرت ملتی سب فقراء پر تقسیم کر دیتے تھے۔ شادی کے بعد اہل وعیال کے حقوق کو مقدم سمجھتے تھے لیکن پھر بھی یہ حال تھا کہ کسی محتاج کی مدد سے گریز نہ کرتے تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ھندوستان کے فقراء انکی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کھانے کپڑے وغیرہ سے انکی مدد کرتے تھے۔

آپ اپنے زمانہ میں علم وعمل، حال واتباع، استقامت وتربیت، مریدوں کے سلوک اور طالب علموں کی افادیت وامداد، غریبوں فقیروں پر مہربانی وشفقت، مخلوق الٰہی کو نصیحت اور تمام نیک کاموں کی تلقین کرنے میں اپنے پیرومرشد کے حقیقی وارث، اولین خلیفہ اور صاحب اسرار تھے۔　　　آپ کا وصال ۱۰۰۱ھ میں مکہ معظمہ میں ہوا۔ (۲۶)

# شیخ عبدالحق محدث دہلوی

**نام ونسب :۔** نام،عبدالحق۔والد کا نام،سیف الدین۔اور لقب،شیخ محدث دہلوی،اور محقق علی الاطلاق ہے۔سلسلہ نسب یوں ہے۔

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ بن شیخ فیروز بن ملک موسی بن ملک معز الدین بن آغا محمد ترک بخاری۔

آپ کے مورث اعلی آغا محمد ترک بخارا کے باشندے تھے،وطن کے مایوس کن حالات سے دل برداشتہ ہوکر تیرھویں صدی عیسوی میں ترکوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ ھندوستان آئے۔

یہ سلطان علاء الدین خلجی متوفی ۱۳۱۶ء کا دور حکومت تھا۔سلطان نے آپ کو اعلی عہدوں سے نوازا۔انہی ایام میں گجرات کی مہم پیش آئی تو آپ نے اس میں خوب حصہ لیااور فتح گجرات کے بعد وہیں سکونت اختیار کرلی۔آپکو اللہ تعالٰی نے کثیر اولاد عطا کی تھی،ایک سو ایک بیٹے تھے،انکے ساتھ نہایت عزت ووقار کی زندگی گذارتے تھے،لیکن قضا وقدر کے فیصلے اٹل ہیں،ایک ہولناک سانحہ یہ پیش آیا کہ سولڑکے انتقال کر گئے۔

سب سے بڑے صاحزادے معزالدین باقی رہے،آغا محمد ترک کے دل ودماغ پر بجلی سی گرگئی،فتح ونصرت کے ڈنکے بجاتا ہوا گجرات آنے والا شخص ماتمی لباس پہن کر پھر واپس دہلی آگیا اور شیخ صلاح الدین سہروردی کی خانقاہ میں گوشہ تنہائی اختیار کرلیا۔یہاں ہی انتقال ہوااور عیدگاہ شمسی کے عقب میں سپرد خاک کئے گئے۔

**ملک معزالدین :۔** ملک معزالدین نے خاندان کے ماتمی ماحول کو ختم کیا اور عزم وہمت کے ساتھ دہلی میں سکونت اختیار کی۔

**ملک موسی :۔** اسکے بعد انکے فرزند ملک موسی نے بڑی عزت وشہرت حاصل کی تھی لیکن حالات نے پھر کروٹ لی اوراس مرتبہ ملک موسی کو دہلی چھوڑنا پڑی اور ماوراء النھر جاکر سکونت اختیار کرلی۔کچھ عرصہ بعد جب تیمور نے ۱۳۹۸ء میں ہندوستان پر حملہ کیا تو ملک موسی اسکی فوجوں کے ساتھ تھے۔

**شیخ فیروز**۔ ملک موسی کے کئی بیٹے تھے ان میں شیخ فیروز امتیازی شان کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنے خاندان کی شہرت اور عظمت کو چار چاند لگائے، علم سپہ گری، شعروشاعری اور سخاوت ولطافت میں وحید عصر اور یکتائے روزگار تھے، بہرائچ شریف کے کسی معرکہ میں ۸۶۰ھ / ۱۴۵۵ء میں شہید ہوئے۔

آپ جب معرکہ کیلئے جانے لگے تو انکی بیوی جوان دنوں حاملہ تھیں انہوں نے روکنے کی کوشش کی اس پر جواب دیا۔

میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ بیٹا ہو اور اس سے نسل چلے۔ اسکو اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں نہ معلوم اب مجھے کیا پیش آئے۔

**شیخ سعد اللہ**۔ کچھ ایام کے بعد شیخ سعد اللہ پیدا ہوئے یہ شیخ محدث کے دادا ہیں۔ بڑی خوبیوں کے مالک اور اپنے شہید باپ کے اوصاف وخصائل کے جامع تھے، ابتدائی زمانہ تحصیل علم میں گذرا، پھر عبادت وریاضت کی طرف متوجہ ہوگئے اور شیخ منگن کے دست حق پرست پر بیعت کرلی۔ انکی رہنمائی میں سلوک ومعرفت کی منزلیں طے کیں۔ انکے بیٹے شیخ سیف الدین نے انکو رات کے وقت رورو کر عاشقانہ اشعار پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ انکے دو صاحبزادے تھے۔

شیخ رزق اللہ، شیخ سیف الدین۔

شیخ سعد اللہ کے وصال کے وقت شیخ سیف الدین کی عمر آٹھ سال تھی۔ وصال سے کچھ دن قبل آپ اپنے بیٹے کو لیکر دو منزلہ پر پہونچے اور نماز تہجد کے بعد بیٹے کو قبلہ رو کھڑا کیا اور بارگاہ الہی میں دعا کی۔ الہی! تو جانتا ہے کہ میں دوسرے لڑکوں کی تربیت سے فارغ ہو چکا اور انکے حقوق سے عہدہ برآ ہوگیا، لیکن اس لڑکے کو یتیم وبے کس چھوڑ رہا ہوں اسکے حقوق میرے ذمہ ہیں، اسکو تیرے سپرد کرتا ہوں تو اسکی حفاظت فرما۔

کچھ دن کے بعد ۹۴۸ھ کو وصال ہوگیا۔ دعا شرف قبولیت پاچکی تھی، لہذا ان کا یہ جگر گوشہ ایک دن دہلی کا نہایت ہی باوقعت اور باعزت انسان بنا اور اسی گھر میں وہ آفتاب علم نمودار ہوا جس نے ساری فضائے علم کو منور کردیا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**شیخ سیف الدین۔** شیخ سیف الدین ۹۲۰ھ مطابق ۱۵۱۴ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکو علم وعمل کی بہت سی خوبیاں عطا کی تھیں وہ ایک صاحب دل بزرگ، اچھے شاعر اور پرلطف بذلہ سنج انسان تھے۔ ساتھ ہی وہ صاحب باطن اور خدارسیدہ بزرگ تھے۔ شیخ امان اللہ پانی پتی سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔ بسااوقات خوف وخشیت کا اس قدر غلبہ رہتا کہ اسی میں مستغرق رہتے۔ لیکن وصال کے وقت یہ کیفیت ذوق وشوق میں بدل گئی، عصر کا وقت تھا، شیخ عبدالحق کو مسجد سے بلوایا، شیخ نے بحالی کی حالت دیکھی تو متعجب ہوئے، فرمایا۔ بابا، جان لو کہ مجھ کو اس وقت کچھ رنج وفکر نہیں ہے بلکہ شوق پر شوق اور خوشی پر خوشی ہے۔ جو میرا مطلوب تھا اب حاصل ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ سے جاتا رہے، تمام عمر میں نے دعا کی تھی آخر وقت میں ذوق وشوق کے ساتھ اس جگہ سے لیجانا۔ ۲۷ر شعبان ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء کو یہ بے چین عاشق اپنے محبوب حقیقی سے جاملا۔

**شیخ محدث دہلوی کی ولادت اور تعلیم وتربیت:۔** آپکی ولادت ماہ محرم ۹۵۸ھ /۱۵۵۱ء کو دہلی میں ہوئی۔ یہ سلیم شاہ سوری کا زمانہ تھا، مہدوی تحریک اس وقت پورے عروج پر تھی جسکے بانی سید محمد جونپوری تھے۔ شیخ کی ابتدائی تعلیم وتربیت خود والد ماجد کی آغوش ہی میں ہوئی۔ والد ماجد نے انکو بعض ایسی ہدایتیں کی تھیں جس پر آپ تمام عمر عمل پیرا رہے، قرآن کریم کی تعلیم سے لیکر کافیہ تک والد ماجد ہی سے پڑھا۔

شیخ سیف الدین اپنے بیٹے کی تعلیم خود اپنی نگرانی میں مکمل کرانے کیلئے بے چین رہتے تھے، انکی تمنا تھی کہ وہ اپنے جگر گوشہ کے سینہ میں وہ تمام علوم منتقل کردیں جو انہوں نے عمر بھر کے ریاض سے حاصل کئے تھے، لیکن انکی پیرانہ سالی کا زمانہ تھا، اس لئے سخت مجبور بھی تھے کبھی کتابوں کا شمار کرتے اور حسرت کے ساتھ کہتے کہ یہ اور پڑھالوں۔ پھر فرماتے۔

مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جس وقت یہ تصور کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کمال تک پہونچادے جو میں نے خیال کیا ہے۔

شیخ محدث خود بے حد ذہین تھے، طلب علم کا سچا جذبہ تھا، بارہ تیرہ برس کی عمر میں شرح شمسیہ اور شرح عقائد پڑھ لی اور پندرہ برس کی عمر ہوگی، کہ مختصر ومطول سے فارغ ہوئے، اٹھارہ

برس کی عمر میں علوم عقلیہ ونقلیہ کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جسکی سیر نہ کر چکے ہوں۔

عربی میں کامل دستگاہ اور علم کلام ومنطق پر پورا عبور حاصل کرنے کے بعد شیخ محدث نے دانشمندان ماوراء النہر سے اکتساب کیا۔ شیخ نے ان بزرگوں کے نام نہیں بتائے، بہر حال ان علوم کے حصول میں بھی انکی مشغولیت اور انہاک کا یہ عالم رہا کہ رات ودن کے کسی حصہ میں فرصت نہ ملتی تھی۔

شیخ نے پاکئی عقل وخرد کے ساتھ ساتھ عفت قلب ونگاہ کا بھی پورا پورا خیال رکھا، بچپن سے انکو عبادت وریاضت میں دلچسپی تھی، انکے والد ماجد نے ہدایت کی تھی۔

ملائے خشک وناہموار نباشی۔

چنانچہ عمر بھر انکے ایک ہاتھ میں جام شریعت رہا اور دوسرے میں سندان عشق۔ والد ماجد نے ان میں عشق حقیقی کے وہ جذبات پھونک دیئے تھے جو آخر عمر تک انکے قلب وجگر کو گرماتے رہے۔

اس زمانہ میں شیخ محدث کو علماء ومشائخ کی صحبت میں بیٹھنے اور مستفید ہونے کا بڑا شوق تھا، اپنے مذہبی جذبات اور خلوص نیت کے باعث وہ ان بزرگوں کے لطف وکرم کا مرکز بن جاتے تھے۔

شیخ اسحاق متوفی ۹۸۹ھ سہروردیہ سلسلہ کے مشہور بزرگ تھے اور ملتان سے دہلی سکونت اختیار کرلی تھی، اکثر اوقات خاموش رہتے لیکن جب شیخ انکی خدمت میں حاضر ہوتے تو بے حد التفات وکرم فرماتے۔

شیخ نے تکمیل علم کے بعد ہندوستان کیوں چھوڑا اسکی داستان طویل ہے، مختصر یہ کہ آپ کچھ عرصہ فتح پور سیکری میں رہے، وہاں اکبر کے درباریوں نے آپکی قدر بھی کی لیکن حالات کی تبدیلی نے یوں کروٹ لی کہ اکبر نے دین الٰہی کا فتنہ کھڑا کردیا۔ ابوالفضل اور فیضی نے اس دینی انتشار کی رہبری کی، یہ دیکھ کر آپکی طبیعت گھبرا گئی، ان حالات میں ترک وطن کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، لہذا آپ نے غیرت دینی سے مجبور ہوکر حجاز کی راہ لی۔

۹۹۶ھ میں جبکہ شیخ کی عمر اڑتیس سال تھی وہ حجاز کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہاں پہونچ کر آپ نے تقریباً تین سال کا زمانہ شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں گذرا۔ انکی صحبت نے

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

سونے پر سہاگے کا کام کیا، شیخ نے علم کی تکمیل کرائی اور احسان وسلوک کی راہوں سے آشنا کیا۔
شیخ عبدالوہاب متقی نے آپکو مشکوۃ کا درس دینا شروع کیا، درمیان میں مدینہ طیبہ کی حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا اور پھر تین سال کی مدت میں مشکوۃ کا درس مکمل ہوا۔

اسکے بعد آداب ذکر، تقلیل طعام وغیرہ کی تعلیم دی اور تصوف کی کچھ کتابیں پڑھائیں۔ پھر حرم شریف کے ایک حجرہ میں ریاضت کیلئے بٹھا دیا۔ شیخ عبدالوہاب متقی نے اس زمانہ میں انکی طرف خاص توجہ کی۔ ان کا یہ دستور تھا کہ ہر جمعہ کو حرم شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب یہاں آتے تو شیخ عبدالحق سے بھی ملتے اور انکی عبادت وریاضت کی نگرانی فرماتے۔

فقہ حنفی کے متعلق شیخ محدث کے خیالات قیام حجاز کے دوران بدل گئے تھے اور وہ شافعی مذہب اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، شیخ عبدالوہاب کو اس کا علم ہوا تو مناقب امام اعظم پر ایسا پرتاثیر خطبہ ارشاد فرمایا کہ شیخ محدث کے خیالات بدل گئے اور فقہ حنفی کی عظمت ان کے دل میں جاگزیں ہوگئی۔ حدیث، تصوف فقہ حنفی اور حقوق العباد کی اعلی تعلیم درحقیقت شیخ عبدالوہاب متقی کے قدموں میں حاصل کی۔

www.alahazratnetwork.org

علم وعمل کی سب وادیوں کی سیر کرنے کے بعد شیخ عبدالوہاب متقی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو ہندوستان واپس جانے کی ہدایت کی اور فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اب تم اپنے گھر جاؤ کہ تمہاری والدہ اور بچے بہت پریشان حال اور تمہارے منتظر ہونگے۔

شیخ محدث ہندوستان کے حالات سے کچھ ایسے دل برداشتہ ہو چکے تھے کہ یہاں آنے کو مطلق طبیعت نہ چاہتی تھی۔ لیکن شیخ کا حکم ماننا ازبس ضروری تھا، شیخ نے رخصت کرتے وقت حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک، پیراہن مبارک عنایت فرمایا۔

آپ ۱۰۰۰ھ میں ہندوستان واپس آئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اکبر کے غیر متعین مذہبی افکار نے دین الہی کی شکل اختیار کرلی تھی۔ ملک کا سارا مذہبی ماحول خراب ہو چکا تھا۔ شریعت وسنت سے بے اعتنائی عام ہوگئی تھی۔ دربار میں اسلامی شعار کی کھلم کھلا تضحیک کی جاتی تھی۔

حجاز سے واپسی پر شیخ عبدالحق نے دہلی میں مسند درس وارشاد بچھادی۔ شمالی ہندوستان

میں اس زمانہ کا یہ پہلا مدرسہ تھا جہاں سے شریعت وسنت کی آواز بلند ہوئی۔ درس وتدریس کا یہ مشغلہ آپ نے آخری لمحات تک جاری رکھا۔ انکا مدرسہ دہلی ہی میں نہیں سارے شمالی ہندوستان میں ایسی امتیازی شان رکھتا تھا کہ سیکڑوں کی تعداد میں طلبہ استفادہ کیلئے جمع ہوتے اور متعدد اساتذہ درس وتدریس کا کام انجام دیتے تھے۔

یہ دارالعلوم اس طوفانی دور میں شریعت اسلامیہ اور سنت نبویہ کی سب سے بڑی پشت پناہ تھا، مذہبی گمراہیوں کے بادل چاروں طرف منڈلائے، مخالف طاقتیں بار بار اس دارالعلوم کے بام ودر سے ٹکرائیں لیکن شیخ محدث کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش پیدا نہ ہوئی۔ آپنے عزم واستقلال سے وہ کام انجام دیا جو ان حالات میں ناممکن نظر آتا تھا۔

شیخ نے سب سے پہلے والد ماجد سے روحانی تعلیم حاصل کی تھی اور انہیں کے حکم سے حضرت سید موسی گیلانی کے حلقہ مریدین میں شامل ہوئے۔ یہ سلسلہ قادریہ کے عظیم المرتب بزرگ تھے۔ مکہ معظمہ سے بھی سلسلہ قادریہ، چشتیہ، شاذلیہ اور مدینیہ میں خلافت حاصل کی۔

www.alahazratnetwork.org

ہندوستان واپسی پر حضرت خواجہ باقی باللہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کی ذات گرامی احیاء سنت اور اماتت بدعت کی تمام تحریکوں کا منبع ومخرج تھی۔ انکے ملفوظات ومکتوبات کا ایک ایک حرف انکی مجددانہ مساعی، بلندی فکر ونظر کا شاہد ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

شیخ کا قلبی اور حقیقی تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا، انکی عقیدت وارادت کا مرکز حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ انکے دل ودماغ کا ریشہ ریشہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے عشق میں گرفتار تھا، یہ سب کچھ آپکی تصانیف سے ظاہر وباہر ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی سلیم شاہ بنوری کے عہد میں پیدا ہوئے اور شاہجہاں کے سنہ جلوس میں وصال فرمایا۔

اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں کا عہد انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور حالات کا بغور مطالعہ کیا تھا لیکن انہوں نے کبھی سلاطین یا ارباب حکومت سے کوئی تعلق نہ رکھا۔ عمر بھر گوشہ تنہائی میں رہے۔

**وصال:۔** ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ کو یہ آفتاب علم جس نے چورانوے سال تک فضائے ہند کو اپنی ضوفشانی سے منور رکھا تھا غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

**تصانیف :۔** آپکی تصانیف سو سے زائد شمار کی گئی ہیں، المکاتیب والرسائل کے مجموعہ میں ۶۸ رسائل شامل ہیں، انکوایک کتاب شمار کرنے والے تعداد تصنیف پچاس بتاتے ہیں۔

آپ نے بیسوں موضوعات پر لکھا لیکن آپ کا اصل وظیفہ احیاء سنت اور نشر احادیث رسول تھا، اس لئے اس موضوع پر آپنے ایک درجن سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں، دو کتابیں نہایت مشہور ہیں۔

**اشعۃ اللمعات** ۔اشعۃ اللمعات فارسی زبان میں مشکوۃ کی نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث نے یہ کارنامہ چھ سال کی مدت میں انجام دیا۔

**لمعات التنقیح** ۔عربی زبان میں مشکوۃ کی شرح ہے، دوجلدوں پر مشتمل، فہرست التوالیف میں شیخ نے سرفہرست اسکا ذکر کیا ہے، اشعۃ اللمعات کی تصنیف کے دوران بعض مضامین ایسے پیش آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا کہ یہ اس وقت عوام کی زبان تھی، بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا، لہذا جو باتیں قلم انداز کردی تھیں وہ عربی میں بیان فرمادیں۔لمعات میں لغوی، نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں احادیث سے فقہ حنفی کی تطبیق نہایت کامیابی کے ساتھ کی گئی ہے۔

اسی طرح دوسری تصانیف حدیث واصول پر آپکی بیش بہا معلومات کا خزانہ ہیں۔

شیخ کی علمی خدمات کا ایک شاندار پہلو یہ ہے کہ انہوں نے تقریباً نصف صدی تک فقہ وحدیث میں تطبیق کی اہم کوشش فرمائی۔بعض لوگوں نے اس سلسلہ میں انکی خدمات کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔

مثلا نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:۔

فقیہ حنفی وعلامہ دین حنفی است، اما بمحدث مشہور است۔

شیخ محقق فقہاء احناف سے تھے اور دین حنیف کے زبردست عالم۔لیکن محدث مشہور ہیں۔یعنی یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ شہرت واقعی نہ تھی، گویا محدث ہونا اسی صورت میں متصور ہوتا ہے جب کسی امام کی تقلید کا قلادہ گردن میں نہ ہو۔

مزید لکھتے ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

دستگاہش درفقہ بیشتر از مہارت درعلوم سنت سنیہ ست ۔ ولہذا جانب داری اہل رائے جانب اوگرفتہ ۔ معہذا جاہا حمایت سنت صحیحہ نیز نمودہ۔ طالب علم رابایدکہ درتصانیف وے ''خذما صفاودع ماکدر'' پیش نظر دارد وزلات تقلید اوبر محامل نیک فرود آرد۔ ازسوء ظن درحق چنیں بزرگواراں خودرادور گرداند۔

شیخ علم فقہ میں بہ نسبت علوم سنت زیادہ قدرت رکھتے تھے، لہذا فقہاء رائے زیادہ تر انکی حمایت کرتے ہیں، ان تمام چیزوں کے باوجود انہوں نے سنن صحیحہ کی حمایت بھی کی ہے۔ لہذا طالب علم کو چاہیئے کہ انکی صحیح باتیں اختیار کرے اور غیر تحقیق باتوں سے پرہیز کرے۔ لیکن انکے تقلیدی مسائل کو اچھے مواقع ومحامل پر منطبق کرنا چاہیئے ۔ اسے بزرگوں سے بدگمانی اچھی چیز نہیں۔

اہل علم پر واضح ہے کہ یہ رائے انصاف ودیانت سے بہت دور اور پر تشدد خیالات کو ظاہر کرتی ہے۔

شیخ محدث کا اصل مقصد یہ تھا کہ فقہ اسلامی کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیئے ۔ اس لئے کہ اسکی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے اور وہ ایک ایسی روح کی پیداوار ہے جس پر اسلامی رنگ چڑھا ہوا ہے، خاص طور پر فقہ حنفی پر یہ اعتراض کہ وہ محض قیاس اور رائے کا نام ہے بالکل بے بنیاد ہے، اسکی بنیاد مستحکم طور پر احادیث پر رکھی گئی ہے۔ مشکوۃ کا گہرا مطالعہ فقہ حنفی کی برتریت کو ثابت کرتا ہے۔

ایسے دور میں جبکہ مسلمانوں کا سماجی نظام نہایت تیزی سے انحطاط پذیر ہو رہا تھا۔ جب اجتہاد گمراہی پھیلانے کا دوسرا نام تھا، جب علماء سو کی حیلہ بازیوں نے بنی اسرائیل کی حیلہ ساز فطرت کو شرما دیا تھا، سلاطین زمانہ کے درباروں میں اور مختلف مقامات پر لوگ اپنی اپنی فکر ونظر میں الجھ کر امت کے شیرازہ کو منتشر کر رہے تھے تو ایسے وقت میں خاص طور پر کوئی عافیت کی راہ ہو سکتی تھی تو وہ تقلید ہی تھی، اس لئے کہ:۔

مضمحل گردد چوتقویم حیات

ملت از تقلید می گیرد ثبات

رہا علم حدیث تو اسکی اشاعت کے سلسلہ میں شیخ محقق کا تمام اہل ہند پر عظیم احسان ہے

www.alahazratnetwork.org

خواہ وہ مقلدین ہوں یا غیر مقلدین۔ بلکہ غیر مقلدین جو آج کل اہل حدیث ہونے کے دعوی دار ہیں انکو تو خاص طور پر مرہون منت ہونا چاہیئے کہ سب سے پہلے علم حدیث کی ترویج واشاعت میں نمایاں کردار شیخ ہی نے ادا کیا بلکہ اس فن میں اولیت کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔ آج کے اہل حدیث خواہ اسکا انکار کریں لیکن انکے سرخیل مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری مقدمہ شرح ترمذی میں لکھتے ہیں۔

حتی من اللہ تعالیٰ علی الهند بافاضة هذاالعلم علی بعض علمائها ،کالشیخ عبدالحق بن سیف الدین الترك الدهلوی المتوفی سنة اثنتین وخمسین والف وامثالهم وهو اول من جاء به فی هذاالاقلیم وافاضه علی سكانه فی احسن تقویم ۔ثم تصدی له ولده الشیخ نورالحق المتوفی فی سنة ثلاث وسبعین والف ، وكذلك بعض تلامذته علی القلة ومن سن سنة حسنة فله اجرها واجرمن عمل بها ، كما اتفق علیه اهل الملة ۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان پر احسان فرمایا کہ بعض علماء ہند کو اس علم سے نوازا۔ جیسے شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ وغیرہ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو اس ہندوستان میں یہ علم لائے اور یہاں کے باشندگان پر اچھے طریقے سے اس علم کا فیضان کیا۔ پھر انکے صاحبزادے شیخ نورالحق متوفی ۱۰۷۳ھ نے اسکی خوب اشاعت فرمائی۔ اسی طرح آپکے بعض تلامذہ بھی اس میں مشغول ہوئے۔ لہذا جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا اسکو اسکا اجر ملے گا اور بعد کے ان لوگوں کا بھی جو اس پر عمل پیرا رہے، جیسا کہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

غرض یہ بات واضح ہوچکی کہ شیخ محقق علی الاطلاق محدث دہلوی نے علم حدیث کی نشرواشاعت کا وہ عظیم کارنامہ انجام دیا ہے جس سے آج بلا اختلاف مذہب ومسلک سب مستفید ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ اکثر شکر گذار ہیں اور بعض کفران نعمت میں مبتلا ہیں۔

آپکی اولاد امجاد اور تلامذہ کے بعد اس علم کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرنے والے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور آپکے صاحبزادگان ہیں جنکی علمی خدمات نے ہندوستان کو علم حدیث کے انوار وتجلیات سے معمور کیا۔ (۲۷)

# حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

**نام ونسب:۔** نام، احمد۔ کنیت، ابوالفیاض۔ عرف، ولی اللہ تاریخی نام عظیم الدین اور بشارتی نام، قطب الدین ہے۔ سلسلہ نسب والد کی طرف سے امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم تک اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت امام موسی کاظم تک پہونچتا ہے، اس لحاظ سے آپ خالص عربی النسل اور نسبا فاروقی ہیں۔ والد ماجد حضرت علامہ شاہ عبدالرحیم فقہاء احناف کے جید علماء میں شمار ہوتے تھے، فتاوی ہندیہ کی ترتیب وتدوین میں بھی آپ کچھ ایام شریک رہے ہیں۔

**ولادت وتعلیم** ۔آپکی ولادت ۴؍شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۲ء میں بروز چہار شنبہ بوقت طلوع آفتاب آپکی ننہال قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں ہوئی۔

پانچ سال کی عمر میں تعلیمی سفر کا آغاز ہوا اور سات سال کی عمر میں قرآن عظیم حفظ کرلیا۔ دس سال کی عمر میں شرح جامی تک پڑھ لیا تھا۔ پندرہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ کی تعلیم سے فارغ ہوگئے، اکثر کتابیں والد ماجد ہی سے پڑھیں۔ چودہ سال کی عمر میں آپکی شادی بھی ہوگئی تھی۔

دستار فضیلت کے بعد والد کے دست حق پرست پر بیعت کی اور انکی زیر نگرانی اشغال صوفیہ میں مشغول ہوئے۔ آپکی عمر کو سترہ سال ہوئے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے والد کا وصال ۱۱۳۱ھ میں ہوا۔

والد کے وصال کے بعد مسند درس وتدریس کو آپ نے زینت بخشی اور مستقل طور پر بارہ سال تک درس دیا۔

اس درمیان آپ نے دیکھا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جس علم کو حجاز سے لیکر آئے تھے اسکے نشانات ابھی کچھ باقی ہیں، اگر جد وجہد کر کے ان بنیادوں پر مضبوط عمارت نہ قائم کی گئی تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ قائم بھی رہ سکیں گے۔ غور وفکر کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہونچے کہ علم حدیث کو وہاں جا کر ہی حاصل کیا جائے جو اسکا معدن ہے اور جہاں سے شیخ محقق نے حاصل کیا تھا۔ لہذا زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کا شوق دامنگیر ہوا اور آپ ۱۱۴۳ھ کے

اواخر میں حجاز روانہ ہوگئے۔

حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی لکھتے ہیں:۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علم ظاہر اور علم باطن میں کمال حاصل کرنے کے بعد حرمین شریفین ۱۱۴۳ھ میں تشریف لے گئے، وہاں علم ظاہر علماء اعلام سے خاص کر علامہ ابو طاہر جمال الدین محمد بن برھان الدین ابراہیم مدنی کردی کورانی شافعی سے درجہ کمال وتکمیل کو پہونچایا اور باطن کا تصفیہ، تزکیہ، صیقل اور جلاء بیت اللہ المبارک، آثار متبرکہ، مشاہد مقدسہ اور روضۂ مطہرہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کی خاک روبی اوران امکنۂ مقدسہ میں جبہ سائی سے کیا۔

اس سلسلہ میں آپکی مبارک تالیف فیوض الحرمین اور المشاہد المبارکۃ شایان مطالعہ ہیں۔

موخرالذکر رسالہ کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں محفوظ ہے۔

حجاز مقدس میں چودہ ماہ قیام کے بعد واپس دہلی تشریف لائے، واپسی پر تمام اہل شہر، علماء وفضلاء اور صوفیاء کرام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ چند ایام کے بعد آپ نے مدرسہ رحیمیہ کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنایا۔ طلبہ جوق در جوق اطراف ہند سے آتے اور مستفید ہوتے تھے۔

**تصانیف۔** آپکی تصانیف دوسو تک بیان کی جاتی ہیں، آپ نے خاص طور پر موطا امام مالک کی دو شرحیں لکھیں جس طرح شیخ محقق نے مشکوۃ کی لکھی تھیں۔

**مصفی شرح موطا:۔** یہ فارسی زبان میں بسیط شرح ہے جو آپکی جودت طبع اور فن حدیث میں کمال مہارت کا آئینہ ہے۔

**مسوی شرح موطا:۔** یہ عربی زبان میں آپ کے اختیار کردہ طریقۂ درس کا نمونہ ہے۔

آپ کا قیام بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں تھا کہ علیل ہوئے علاج کیلئے دہلی لایا گیا لیکن وقت آخر آپہونچا تھا۔ ساری تدابیر بے سود رہیں اور ۲۹ رمحرم ۱۱۷۶ھ بوقت ظہر آپ کا وصال ہوگیا۔ والد صاحب کے پہلو میں مہندیاں قبرستان میں آپکی تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی اولاد امجاد میں پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔

پہلی اہلیہ سے شیخ محمد اور صاحبزادی۔ دوسری اہلیہ سے شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

شاہ عبد القادر، شاہ عبد الغنی۔

ان میں شاہ عبد العزیز سب سے بڑے تھے۔ والد کے وصال کے بعد تینوں کی تعلیم وتربیت آپ ہی نے کی، یہ سب نامور فضلائے عصر تھے۔

**شاہ صاحب کا مسلک** ۔ آپ اپنی وسعت علم، دقت نظر قوت استدلال، ملکہ استنباط، سلامت فہم، صفائی قلب، اتباع سنت، جمع بین العلم والعمل وغیرہ کمالات ظاہری وباطنی کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کی وجہ سے اپنے لئے تقلید کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے اس کے باوجود فرماتے ہیں۔

استفدت منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثلثة امور خلاف ماكان عندى وماكانت طبعي تميل اليه اشد ميل فصارت هذه الاستفادة من براهين الحق تعالىٰ على احدها الوصاة بترك الالتفات الى التسبب وثانيها الوصاة بالتقليد بهذه المذاهب الاربع لااخرج منها والتوفيق ماستطعت وجبلتى تابى التقليد وتانف منه راسا ولكن شئ طلب منى التعبد به بخلاف نفسى وههنا نكتة طويت ذكرها وقد تفطنت بحمدالله هذه الحيلة وهذه الوصاة۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

میں نے اپنے عندیہ اور اپنے شدید میلان طبع کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین امور استفادہ کئے تو یہ استفادہ میرے لئے برہان حق بن گیا، ان میں سے ایک تو اس بات کی وصیت تھی کہ میں اسباب کی طرف سے توجہ ترک کردوں اور دوسری وصیت یہ تھی کہ میں ان مذاہب اربعہ کا اپنے آپکو پابند کروں اور ان سے نہ نکلوں اور تا بامکان تطبیق وتوفیق کروں لیکن یہ ایسی چیز تھی جو میری طبیعت کے خلاف مجھ سے بطور تعبد طلب کی گئی تھی اور یہاں پر ایک نکتہ ہے جسے میں نے ذکر نہیں کیا ہے اور الحمد للہ مجھے اس حیلہ اور اس وصیت کا بھید معلوم ہوگیا ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت اور جبلت کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کی جانب سے تقلید کرنے پر مامور کیا گیا اور دائرہ تقلید سے خارج ہونے سے منع کیا گیا لیکن کسی خاص مذہب کو معین نہیں کیا گیا بلکہ مذاہب اربعہ میں دائر ومنحصر رکھا گیا، البتہ مذاہب اربعہ کی تحقیق وتفتیش اور چھان بین کے بعد جب ترجیح کا وقت آیا اور اس کی جستجو کے

لئے آپ کی روح مضطرب ہوئی تو دربار رسالت سے اس طور پر رہنمائی کی گئی۔

عرفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فی المذھب الحنفی طریقة انیقة ھی ادق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه وذلك ان یوخذ من اقوال الثلثة (ای الامام وصاحبیه) قول اقربھم بھا فی المسئلة ثم بعد ذلك یتبع اختیارات الفقھاء الحنفیین الذین کانوا من علماء الحدیث فرب شیٔ سکت عنه الثلثة فی الاصول وما یعرضوانفیه ودلت الاحادیث علیه فلیس بد من اثباته والکل مذھب حنفی۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ مذہب حنفی میں ایک ایسا عمدہ طریق ہے جو دوسرے طریقوں کی بہ نسبت اس سنت مشہورہ کے زیادہ موافق ہے جس کی تدوین اور تنقیح امام بخاری اور ان کے اصحاب کے زمانہ میں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ یعنی امام ابوحنیفہ، ابویوسف، اور محمد میں سے جس کا قول سنت معروفہ سے قریب تر ہو، لے لیا جائے پھر اس کے بعد ان فقہاء حنفیہ کی پیروی کی جائے جو فقیہ ہونے کے ساتھ حدیث کے بھی عالم تھے۔ کیونکہ بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ ائمہ ثلثہ نے اصول میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہا اور نفی بھی نہیں کی لیکن احادیث انہیں بتلا رہی ہیں تو لازمی طور پر اس کو تسلیم کیا جائے اور یہ سب مذہب حنفی ہی ہے۔

اس عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حضرت شاہ صاحب کو دربار رسالت سے کس مذہب کی طرف رہنمائی کی گئی نیز سارے مذاہب میں کون اوفق بالسنۃ المعروفۃ ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ مذہب حنفی ہی ہے جیسا کہ فیوض الحرمین کی اس عبارت سے معلوم ہوا تو بلاشبہ حضرت شاہ صاحب کے نزدیک وہی قابل ترجیح اور لائق اتباع ہے۔

**تقلید حنفیت کا واضح ثبوت۔** خدابخش لائبریری (پٹنہ) میں بخاری شریف کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے جو شاہ صاحب کے درس میں رہا ہے۔ اس میں آپ کے تلمیذ محمد بن پیر محمد بن شیخ ابوالفتح نے پڑھا ہے، تلمیذ مذکور نے درس بخاری کے ختم کی تاریخ ۶ ؍شوال ۱۱۵۹ھ لکھی ہے اور جمنا کے قریب جامع فیروزی میں ختم ہونا لکھا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے اپنی سند امام بخاری تک تحریر فرما کر تلمیذ مذکور کیلئے سند اجازت تحدیث لکھی اور آخر میں اپنے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نام کے ساتھ یہ کلمات تحریر فرمائے:۔

العمری نسباً ، الدهلوی وطناً، الاشعری عقیدةً ،الصوفی طریقةً الحنفی عملاً و الشافعی تدریساً خادم التفسیر و الحدیث و الفقه و العربیة و الکلام ۔"

۲۳/شوال ۱۱۵۹ھ

اس تحریر کے نیچے شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے یہ عبارت لکھی ہے کہ: "بیشک یہ تحریر بالا میرے والد محترم کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ نیز شاہ عالم کی مہر بھی بطور تصدیق ثبت ہے۔(۲۸)

# شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

**نام ونسب:۔** نام، عبدالعزیز۔ تاریخی نام، غلام حلیم۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خلف وجانشین ہیں۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵/رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ میں ولادت ہوئی، حافظہ اور ذہانت خداداد تھی، قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ فارسی بھی پڑھ لی اور گیارہ برس کی عمر میں تعلیم کا انتظام ہوا اور پندرہ سال کی عمر میں علوم رسمیہ سے فراغت حاصل کرلی۔

آپ نے علوم عقلیہ تو والد ماجد کے بعض شاگردوں سے حاصل کئے لیکن حدیث وفقہ آپکو خاص طور سے والد ہی نے پڑھائے۔ ابھی آپکی عمر سترہ برس کی تھی کہ والد کا وصال ہوگیا۔ لہذا آخری کتابوں کی تکمیل شاہ ولی اللہ کے تلمیذ خاص مولوی محمد عاشق پھلتی سے کی۔

چونکہ آپ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور علم وفضل میں بھی ممتاز لہذا مسند درس وخلافت آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ کو تمام علوم عقلیہ میں کامل دستگاہ حاصل تھی، حافظہ بھی نہایت قوی تھا۔ تقریر معنی خیز وسحر انگیز ہوتی جسکی وجہ سے آپ مرجع خواص وعوام ہوگئے تھے۔ علو اسناد کی وجہ سے دور دراز سے لوگ آتے اور آپکے حلقۂ درس میں شرکت کرکے سند فراغ حاصل کرتے۔ آپکی ذات ستودہ صفات اپنے دور میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ آپکی ذات سے ہندوستان میں علوم اسلامیہ خصوصاً حدیث وتفسیر کا خوب چرچا ہوا، جلیل القدر علماء ومشائخ آپکے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

آپ کو فاضل سمجھتا ہے اور فقط اسی پر کہ چند رسالے مسائل دینی اور ترجمہ قرآن مجید کو اور وہ بھی زبان اردو میں کسی استاد سے اور کسی نے اپنے زور طبیعت سے پڑھ لیا ہے، اپنے تئیں فقیہ ومفسر سمجھ کر مسائل ووعظ گوئی میں جرات کر بیٹھا ہے، آپ کے ایام ہدایت تک اس کا اثر نہ تھا، بلکہ علمائے متجر اور فضلائے مفضی المرام باوجود نظر غائر اور احاطۂ جزئیات مسائل کے جب تک اپنا سمجھا ہوا حضرت کی خدمت میں عرض نہ کر لیتے تھے اس کے اظہار میں لب کو وانہ کرتے تھے اور اس کے بیان میں زبان کو جنبش نہ دیتے تھے۔ حافظہ آپ کا نسخہ لوح تقدیر تھا۔ بارہا اتفاق ہوا کہ کتب غیر مشہورہ کی اکثر عبارات طویل اپنی داد اعتماد پر طلبا کو لکھوا دیں اور جب اتفاقاً کتابیں دست یاب ہوئیں تو دیکھا گیا کہ جو عبارت آپ نے لکھدی تھی اس میں من اور عن کا فرق نہ تھا۔ باوجود اس کے کہ سنین عمر شریف قریب اسی کے پہنچ گئے تھے اور کثرت امراض جسمانی سے طاقت بدن مبارک میں کچھ باقی نہ رہی تھی خصوصاً قلت غذا سے، لیکن برکات باطنی اور حدت قوائے روحانی سے جب تفصیل مسائل دینی اور تبیین دقائق یقینی پر مستعد ہوتے تو ایک دریائے ذخار موج زن ہوتا تھا اور فرط افادات سے حضار کو حالت استغراق بہم پہنچتی تھی۔ اوائل حال میں فرقۂ اثنا عشریہ نے شورش کو بلند کیا اور باعث تفرقۂ خاطر جہال اہل تسنن کے ہوئے، حضرت نے بسبب التماس طالبین کمال کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ کہ غایت شہرت محتاج بیان نہیں بذل توجہ قلیل بصرف اوقات وجیز سے بایں کثرت ضخامت تصنیف کی کہ طالب علم بے مایہ بھی علمائے شیعہ کے ساتھ مباحثہ ومناظرہ میں کافی ہوگیا، ثقات بیان کرتے ہیں کہ آپ تصنیف کے وقت عبارت اس کتاب کی اسی طرح زبانی ارشاد کرتے جاتے تھے کہ گویا از بر یاد ہے اور حوالہ کتب شیعہ کے جن کو علمائے رفقہ مذکور نے شاید بجز نام کے سنا نہ ہوگا، باعتماد حافظہ بیان ہوتے جاتے تھے اور اس پر متانت عبارت اور لطائف وظرائف جیسے ہیں ناظرین پر ہویدا ہیں۔

یہ امور جو آپ سے ظہور میں آتے تھے مجال بشر سے باہر ہیں۔ ہفتہ میں دوبار مجلس وعظ منعقد ہوتی تھی اور شائقین صادق العقیدت وصافی نہاد خواص وعوام سے مور وملخ سے زیادہ جمع ہوتے تھے اور طریق رشد وہدایت کا استفاضہ کرتے۔

۱۲۴۸ھ میں اس جہان فانی سے سفر آخرت کو اختیار کیا۔ (۲۹)

**تصانیف**۔علوم حدیث میں آپکی دو کتابیں مشہور ہیں۔

۱۔ بستان المحدثین۔یہ تصنیف حدیث کی مشہور کتابوں اور انکے مؤلفین کے حالات وتعارف پر مشتمل ہے۔

۲۔ عجالۂ نافعہ۔علوم حدیث سے متعلق ہے۔

باقی تصانیف یہ ہیں:۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | فتح العزیز'معروف بہ تفسیر عزیزی | (فارسی) |
| ۲۔ | سر الشہادتین | (عربی) |
| ۳۔ | مجموعہ فتاوی'فارسی'عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس | (عربی) |
| ۴۔ | تحفہ اثنا عشریہ | (فارسی) |
| ۵۔ | تقریر دل پذیر فی شرح عدیم النظیر | (فارسی) |
| ۶۔ | ہدایت المومنین بر حاشیہ سوالات عشرہ محرم | (اردو) |
| ۷۔ | شرح میزان منطق | (عربی) |
| ۸۔ | حواشی بدیع المیزان | (عربی) |
| ۹۔ | حواشی شرح عقائد | (عربی) |
| ۱۰۔ | تعلیقات علی المسوی من احادیث المؤطا | (عربی) |

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# خاتم الاکابر شاہ آل رسول مارہروی

**نام ونسب:۔** آل رسول۔ لقب خاتم الاکابر۔ اور والد کا نام آل برکات ستھرے میاں ہے خانوادہ مارہرہ مطہرہ کے مشہورومعروف بزرگ ہیں۔

سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ خاتم الاکابر حضرت سید آل رسول بن سید شاہ آل برکات ستھرے میاں بن سید شاہ حمزہ بن سید شاہ ابوالبرکات آل محمد بن سید شاہ برکت اللہ بن حضرت سید شاہ اویس بن حضرت سید شاہ عبدالجلیل قدست اسرارھم۔

حضرت سید شاہ عبدالجلیل مارہروی پہلے بزرگ ہیں جو مارہرہ تشریف لائے آپ کا سلسلہ نسب ۳۳ واسطوں سے سیدنا امام حسین سید الشہداء مظلوم کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے۔

**تعلیم وتربیت:۔** تعلیم وتربیت والد ماجد کی آغوش میں ہوئی، ابتدائی تعلیم حضرت مولانا شاہ عبدالمجید عین الحق قدس سرہ والد ماجد سیف اللہ المسلول حضرت علامہ فضل رسول بدایونی سے حاصل کی۔

اسکے بعد آپ اور علامہ فضل رسول بدایونی کو فرنگی محل لکھنو تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجا گیا۔ یہاں علامہ انوار صاحب فرنگی محلی مولانا عبدالواسع صاحب سید نپوری، اور مولانا شاہ نور الحق رزاقی لکھنوی عرف ملانور سے کتب معقولات، کلام، فقہ اور اصول فقہ کی تحصیل وتکمیل فرمائی۔ اور حضرت مخدوم شیخ العالم عبدالحق ردولوی المتوفی ۸۰۷ھ کے عرس مبارک کے موقع پر مشاہیر علماء ومشائخ کی موجودگی میں دستار فضیلت سے سرفراز فرمایا گیا۔

اسی سال شمس الدین ابوالفضل حضرت اچھے میاں مارہروی قدس سرہ کے حکم کے مطابق سند المحدثین حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے درس میں شریک ہوئے اور صحاح ستہ کا دورۂ حدیث کرنے کے بعد سند حدیث حاصل کی۔ ساتھ ہی آپ کو مندرجہ ذیل اسناد بھی عنایت فرمائیں۔

علویہ، منامیہ، مصافحات مشابکہ، سند حدیث مسلسل بالاولیت، حدیث مسلسل بالاضافہ

، چہل اسماء، حزب البحر، سند قرآن کریم، دلائل الخیرات شریف، حصن حصین، دیگر کتب حدیث وفقہ وتفسیر۔

**عادات وصفات:۔** آپکی عادات وصفات میں شریعت کی پوری جلوہ گری تھی، غایت درجہ پابندی فرماتے نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے۔ تہجد کی نماز کبھی قضا نہ ہوتی۔ نہایت کریم النفس، عیب پوش اور حاجت براری میں یگانہ عصر تھے، جو احادیث نبوی سے دعائیں منقول ہیں وہ مرحمت فرماتے۔ تکلفات سے احتراز اور محافل سماع قطعا مسدود تھیں۔ صرف مجلس وعظ، نعت خوانی، منقبت اور قرآن خوانی اور دلائل الخیرات شریف سے حاضرین عرس کی مہمانداری فرماتے تھے۔ ہر خادم ومرید سے نہایت شفقت سے پیش آتے۔

شیخ طریقت ابوالفضل حضرت اچھے میاں قدس سرہ سے خلافت واجازت حاصل تھی اورانہیں کے سلسلہ میں مرید فرماتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

اولاد امجاد میں دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

۱۔ حضرت سید شاہ ظہور حسین بڑے میاں

۲۔ حضرت سید شاہ ظہور حسن چھوٹے میاں

WWW.NAFSEISLAM.COM

خلفاء کی تعداد کثیر ہے، چند مشاہیر یہ ہیں:۔

۱۔ سراج السالکین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ (آپکے پوتے)

۲۔ مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ

۳۔ حضرت سید شاہ مہدی حسن میاں مارہروی

۴۔ تاجدار سلسلہ اشرفیہ حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی

آپ نے ۱۸/ ذوالحجہ بروز چہار شنبہ مارہرہ مطہرہ میں وصال فرمایا۔ مزار پر انوار خانقاہ برکاتیہ مارہرہ میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ (۳۰)

# مآخذ ومراجع


۱۔ انوار امام اعظم۔ مصنفہ مولانا محمد منشا تابش قصوری
۲ ۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۳ ۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۴۔ تہذیب التہذیب لابن حجر۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر۔ انوار امام اعظم
۵۔ تذکرۃ المحدثین۔ مصنفہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی۔ احوال المصنفین
۶۔ انوار امام اعظم
۷۔ تہذیب التہذیب۔ انوار امام اعظم
۸۔ 〃 〃 〃 〃
۹۔ 〃 〃 〃 〃
۱۰۔ انوار امام اعظم
۱۱۔ انوار امام اعظم
۱۲۔ تہذیب التہذیب۔ انوار امام اعظم
۱۳۔ 〃 〃 〃 〃
۱۴۔ 〃 〃 〃 〃
۱۵۔ 〃 〃 ۔ البدایۃ والنہایہ۔ تذکرۃ المحدثین
۱۶۔ 〃 〃 〃 〃
۱۷۔ 〃 〃 〃 〃
۱۸۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۱۹۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۰۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۱۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۳۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۴۔ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۵۔ کنز العمال للمتقی۔ شیخ محدث دہلوی۔
۲۶۔ 〃 〃 〃
۲۷۔ شیخ محدث دہلوی۔ مقدمہ اخبار الاخیار
۲۸۔ احوال المصنفین۔ 〃
۲۹۔ مقدمہ تحفہ اثنا عشریہ
۳۰۔ تذکرہ مشائخ قادریہ


Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# مجدد اعظم احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

**نام ونسب:۔** نام، محمد۔ عرفی نام، احمد رضا خاں۔ بچپن کے نام امن میاں۔ احمد میاں۔ تاریخی نام، المختار۔۱۲۷۲ھ۔ والد کا نام نقی علی خاں۔ القاب، اعلی حضرت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد اعظم، فاضل بریلوی، وغیرھا کثیر ہیں۔

سلسلہ نسب یوں ہے، امام احمد رضا بن مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں بن حافظ کاظم علی خاں بن محمد اعظم خاں بن سعادت یار خاں بن سعید اللہ خاں ولی عہد ریاست قندھار افغانستان وشجاعت جنگ بہادر علیہم الرحمۃ والرضوان۔

ولادت، ۱۰؍شوال المکرم ۱۲۷۲ھ/۱۴؍جون ۱۸۵۶ء/۱۱؍جیٹھ ۱۹۱۳سدی بروز شنبہ بوقت ظہر بمقام محلہ جسولی بریلی (انڈیا) میں ہوئی۔

آپکے اجداد میں سعید اللہ خاں شجاعت جنگ بہادر پہلے شخص ہیں جو قندھار سے ترک وطن کرکے سلطان نادر شاہ کے ہمراہ ہندوستان آئے اور لاہور کے شیش محل میں قیام فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

علامہ حسنین رضا خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ روایت اس خاندان میں سلف سے چلی آرہی ہے کہ اس خاندان کے مورث اعلی والیان قندھار کے خاندان سے تھے۔ شہزادہ سعید اللہ خاں صاحب ولی عہد حکومت قندھار کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ سوتیلی ماں کا دور دورہ ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کیلئے ولی عہدی کی جگہ حاصل کرنے کے سلسلے میں ان باپ بیٹوں میں اتنا نفاق کرادیا کہ شہزادہ سعید اللہ خاں صاحب ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔ ان کے چند دوستوں نے بھی اس ترک وطن میں ان کا ساتھ دیا۔ یہ ساری جماعت قندھار سے لاہور آگئی۔ لاہور کے گورنر نے دربار دہلی کو اطلاع دی کہ قندھار کے ایک شہزادے صاحب کسی کشیدگی کی وجہ سے ترک وطن کرکے لاہور آگئے ہیں اس کے جواب میں انکی مہمان نوازی کا حکم ہوا اور لاہور کا شیش محل ان کو رہائش کے لئے عطا ہوا جو آج بھی موجود ہے۔ ان کی شاہی مہمان نوازی ہونے لگی۔ انہیں اپنے مستقبل کے لئے کچھ کرنا ضروری تھا وہ جلدی ہی دہلی آگئے یہاں انکی بڑی عزت ووقعت ہوئی۔ چند ہی دنوں میں وہ فوج کے کسی بڑے عہدے پر ممتاز ہو گئے اور انکے ساتھیوں کو بھی فوج میں مناسب جگہیں مل

گئیں۔ یہ منصب انکی فطرت کے بہت مناسب تھا۔ جب روہیل کھنڈ میں کچھ بغاوت کے آثار نمودار ہوئے تو باغیوں کی سرکوبی ان کے سپرد ہوئی۔ اس بغاوت کے فرو ہونے کے بعد ان کو روہیل کھنڈ کے صدر مقام بریلی میں قیام کرنے اور امن قائم رکھنے کا حکم ہوگیا۔ یہاں انہیں صوبہ دار بنادیا گیا جو گورنر کے مترادف ہے۔ اس ضلع میں انکو ایک جاگیر عطا ہوئی جو غدر ۱۸۵۷ء میں ضبط ہوکر تحصیل ملک ضلع رامپور میں شامل کردی گئی ہے۔ اس جاگیر کا مشہور اور بڑا موضع وبنیلی تھا جواب موجود ہے۔ بریلی کی سکونت اس لئے مستقل ہوگئی کہ اسی دور میں کوہستان روہ کے کچھ پٹھان خاندان یہاں آکر آباد ہوگئے تھے۔ ان کے لئے ان کا جوار بڑا خوشگوار تھا۔ اس واسطے کہ ان سے بوئے وطن آتی تھی۔ (۱)

**سعید اللہ خاں** ۔ حضرت سعید اللہ خاں صاحب کو شش ہزاری عہدہ بھی ملا تھا اور شجاعت جنگ آپ کو خطاب دیا گیا تھا۔ آپ نے آخر عمر میں ملازمت سے سبکدوشی اختیار کرلی تھی۔ بقیہ زمانہ یادالٰہی میں گذارا اور جس میدان میں آپ کا قیام تھا وہیں دفن ہوئے۔ بعد کو لوگوں نے اس میدان کو قبرستان میں تبدیل کردیا جو آج بھی محلہ معماران بریلی میں موجود ہے اور اسی مناسبت سے اسکو شہزادے کا تکیہ کہا جاتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

**سعادت یار خاں** ۔ آپکے بعد آپکے صاحبزادے سعادت یار خاں نے کافی شہرت پائی بلکہ والد ماجد کی حیات ہی میں اپنی امانت داری اور دیانت شعاری کی وجہ سے حکومت دہلی کے وزیر مالیات ہوگئے تھے۔ شاہی حکومت کی طرف سے آپکو بدایوں کے متعدد مواضعات بھی جاگیر میں ملے تھے۔

مولانا حسنین رضا خاں تحریر فرماتے ہیں:۔

انہوں نے دہلی میں اپنی وزارت کی دو نشانیاں چھوڑیں۔ بازار سعادت گنج اور سعادت خاں نہر۔ نہ معلوم حوادث روزگار کے دست ستم سے ان میں سے کوئی نشانی بچی ہے یا نہیں۔ انکی مہر وزارت بھی اس خاندان میں میری جوانی تک موجود رہی۔ (۲)

آپکے تین صاحبزادے تھے۔ محمد اعظم خاں، محمد معظم خاں، محمد مکرم خاں۔

**محمد اعظم خاں** ۔ آپکے بڑے صاحبزادے تھے۔ سلطنت مغلیہ کی وزارت اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ کچھ دن اس عہدہ پر فائز رہنے کے بعد سلطنت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش

ہوگئے تھے۔آپ نے ترک دنیا فرما کر عبادت وریاضت میں ہمہ وقت مشغولی اختیار فرمائی۔ آپ بھی بریلی محلہ معماران میں اقامت گزیں رہے۔

آپکے صاحبزادے حضرت حافظ کاظم علی خاں ہر جمعرات کوسلام کیلئے حاضر ہوتے اور گرانقدر رقم پیش کرتے۔ایک مرتبہ جاڑے کے موسم میں جب حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک الاؤ (دھرے) کے پاس تشریف فرما ہیں۔اس موسم سرما میں کوئی سردی کا لباس جسم پر نہ دیکھ کراپنا بیش بہا دوشالہ اتار کر والد ماجد کواڑھا دیا۔حضرت موصوف نے نہایت استغناء سے اسے اتار کرآگ کے الاؤ میں ڈالدیا۔صاحبزادے نے جب یہ دیکھا تو خیال پیدا ہوا کہ کاش اسے کسی اورکودیدیتا تواسکے کام آتا۔

آپکے دل میں یہ وسوسہ آنا تھا کہ حضرت نے اس آگ کے دھرے سے دوشالہ کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا: فقیر کے یہاں دھکر پھکر کا معاملہ نہیں، لے اپنا دوشالہ۔دیکھا تو اس دوشالہ پرآگ کا کچھ اثر نہیں تھا۔(۳)

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

**حافظ کاظم علی خاں:۔** حافظ کاظم علی خاں شہر بدایوں کے تحصیلدار تھےاور یہ عہدہ آج کے زمانہ کی کلکٹری کے برابر تھا۔دوسو سواروں کی بٹالین آپکی خدمت میں رہا کرتی تھی۔آپ کو سلطنت مغلیہ کی طرف سے آٹھ گاؤں جاگیر میں پیش کئے گئے تھے۔

سیرت اعلی حضرت میں ہے:۔

حافظ کاظم علی خاں صاحب مرحوم کے دور میں مغلیہ حکومت کا زوال شروع ہوگیا تھا ہرطرف بغاوتوں کا شور اور ہر صوبے میں آزادی وخودمختاری کا زور ہورہا تھا۔اس وقت جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو حافظ کاظم علی خاں صاحب دہلی سے لکھنؤ آگئے۔ادھر انگریزوں کا زور بڑھ رہا تھا اور حکومت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا۔اودھ کی سلطنت میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کو بھی یہاں دوبار اودھ سے ایک جاگیر عطا ہوئی جو ہم لوگوں تک باقی رہی اور ۱۹۵۴ء میں جب کانگریس نے دیہی جائدادیں ضبط کیں تو ہماری معافی بھی ضبطی میں آگئی۔(۴)

ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

آپ اس جدوجہد میں تھے کہ سلطنت مغلیہ اورانگریزوں میں جوکچھ مناقشات تھے ان کا تصفیہ ہوجائے۔چنانچہ اسی تصفیہ کیلئے آپ کلکتہ تشریف لے گئے تھے۔(۵)

قطب وقت مولانا رضا علی خاں۔آپکے بڑے صاحبزادے ہیں اور سیدنا اعلی حضرت قدس سرہ کے حقیقی دادا۔

آپکی ولادت ۱۲۲۴ھ میں ہوئی۔شہر ٹونک میں مولوی خلیل الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ سے علوم درسیہ حاصل کئے۔۲۲/سال کی عمر میں ۱۲۴۷ھ سند فراغ حاصل کی۔اپنے زمانہ میں فقہ وتصوف میں شہرت خاص تھی۔تقریر نہایت پرتاثیر ہوتی،آپکے اوصاف شمار سے باہر ہیں، نسبت کلام،سبقت سلام،زہد وقناعت،حلم وتواضع اور تجرید وتفرد آپکی خصوصیات سے ہیں۔

مولانا حسنین رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ پہلے شخص ہیں جو اس خاندان میں دولت علم دین لائے اور علم دین کی تکمیل کے بعد انہوں نے سب سے پہلے مسند افتاء کو رونق بخشی،تو اس خاندان کے ہاتھ سے تلوار چھوٹی اور تلوار کی جگہ قلم نے لے لی۔اب اس خاندان کا رخ ملک کی حفاظت سے دین کی حمایت کی طرف ہوگیا۔وہ اپنے دور میں مرجع فتاوی رہے۔انہوں نے خطب جمعہ وعیدین لکھے جو آج کل خطب علمی کے نام سے ملک بھر میں رائج ہیں۔یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس خاندان کے مورث اعلی مولانا رضا علی خاں صاحب کے خطبے جو خطب علمی کہلاتے ہیں وہ مولانا رضا علی خاں صاحب کے ہی تصنیف کردہ ہیں اور کم وبیش ایک صدی سے سارے ہندوستان کے طول وعرض میں جمعہ وعیدین کو پڑھے جاتے ہیں۔اور ہر مخالف وموافق انہیں پڑھتا ہے۔ان کو شہرت سے انتہائی نفرت تھی اس لئے انہوں نے خطبے اپنے شاگرد مولانا علمی کو دے دیئے مولانا علمی نے خود بھی اس طرف اشارہ کیا ہے البتہ خطب علمی میں اشعار مولانا علمی کے ہیں اور مولانا رضا علی خاں صاحب مرجع فتاوی بھی رہے۔

خطب علمی کو رب العزۃ نے وہ شان قبولیت عطا فرمائی کہ آج تک کوئی خطبہ اس کی جگہ نہ لے سکا۔اس دور میں بہت سے خطبے لکھے گئے عمدہ کرکے چھاپے گئے کوشش سے رائج کئے گئے مگر وہ قبول عام کسی کو آج تک نصیب نہ ہوا اور نہ آئندہ کسی کو امید ہے کہ وہ خطب علمی کی جگہ لے سکے گا۔جب انکے بیٹے مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے سند تکمیل حاصل کرلی تو افتاء اور زمینداری یہ دونوں کام مولانا نقی علی خاں کے سپرد ہوگئے۔(۶)

۱۲۸۲ھ میں وصال ہوا اور سٹی قبرستان میں مدفون ہوئے۔

کشف وکرامات۔ حضرت کا گذر ایک روز کوچہ سیتارام کی طرف سے ہوا ہنود کے تہوار ہولی کا زمانہ تھا ایک ہندنی بازاری طوائف نے اپنے بالا خانہ سے حضرت پر رنگ چھوڑ دیا یہ کیفیت شارع عام پر ایک جوشیلے مسلمان نے دیکھتے ہی بالا خانہ پر جاکر تشدد کرنا چاہا مگر حضور نے اسے روکا اور فرمایا: بھائی کیوں اس پر تشدد کرتے ہو اس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے۔ خدا اسے رنگ دے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ وہ طوائف بیتابانہ قدموں پر گر پڑی اور معافی مانگی اور اسی وقت مشرف باسلام ہوئی حضرت نے وہیں اس نوجوان سے اس کا عقد کردیا۔

۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط ہوا اور انہوں نے شدید مظالم کئے تو لوگ ڈر کے مارے پریشان پھرتے تھے۔ بڑے لوگ اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر گاؤں وغیرہ چلے گئے لیکن حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلہ ذخیرہ اپنے مکان میں برابر تشریف رکھتے رہے اور پنج وقتہ نماز یں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ادھر سے گوروں کا گزر ہوا خیال ہوا کہ شاید مسجد میں کوئی شخص ہو تو اس کو پکڑ کر پیٹیں، مسجد میں گھسے ادھر ادھر گھوم آئے بولے مسجد میں کوئی نہیں ہے حالانکہ حضرت مسجد میں تشریف فرما تھے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا کردیا کہ حضرت کو دیکھنے سے معذور رہے۔

# رئیس الاتقیاء مولانا نقی علی خاں

ولادت، یکم رجب ۱۲۴۶ھ کو بریلی میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد قطب زماں حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے اکتساب علم کیا۔ آپ بلند پایہ عالم اور بہت بڑے فقیہ تھے۔

مولانا عبدالحی رائے بریلوی لکھتے ہیں:۔

الشیخ الفقیہ نقی علی خاں بن رضاعلی خاں بن کاظم علی خاں بن اعظم خاں بن سعادت یار الافغانی البریلوی احد الفقہا ء الحنفیۃ اسند الحدیث عن شیخ احمد بن زین دحلان الشافعی ۔(۷)

امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

جو وقت انظار وحدت افکار وفہم صائب ورائے ثاقب حضرت حق جل وعلا نے انہیں عطا فرمائی ان دیار وامصار میں اس کی نظیر نظر نہ آئی۔فراست صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا۔عقل معاش ومعاد دونوں کا بروجہ کمال اجتماع بہت کم سنا یہاں آنکھوں دیکھا۔علاوہ بریں سخاوت وشجاعت، علو ہمت وکرم ومروت، صدقات خفیہ ومبرات جلیہ، بلندی اقبال ودبدبہ وجلال، موالات فقراء اور امر دینی میں عدم مبالات باغنیاء، حکام سے عزلت ورزق موروث پر قناعت، وغیرہ ذلک فضائل جلیلہ وخصائل جمیلہ کا حال وہی کچھ جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکت صحبت سے شرف پایا ہے:۔

ع　　ایں نہ بحریست کہ در کوزۂ تحریر آید

مگر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس ذات گرامی صفات کو خالق عزوجل نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ کی غلامی وخدمت اور حضور اقدس کے اعداء پر غلظت وشدت کے لئے بنایا تھا۔بحمد اللہ ان کے بازوئے ہمت وطنطنۂ صولت نے اس شہر کو فتنۂ مخالفین سے یکسر پاک کردیا۔کوئی اتنا نہ رہا کہ سر اٹھائے یا آنکھ ملائے یہاں تک کہ ۲۶؍شعبان ۱۲۹۳ھ کو مناظرۂ دینی کا عام اعلان بنام تاریخی ''اصلاح ذات بین'' طبع کرایا اور سوا مہر سکوت یا عار فرار وغوغائے جہال وعجز واضطرار کے کچھ جواب نہ پایا، فتنۂ شش مثل کا شعلہ کہ مدت سے سر بفلک کشیدہ تھا اور تمام اقطار ہند میں اہل علم اس کے اطفا پر عرق ریز وگردیدہ، اس جناب کی ادنی توجہ میں بحمد اللہ سارے ہندوستان سے ایسا فرو ہوا کہ جب سے کان ٹھنڈے ہیں۔اہل فتنہ کا بازار سرد ہے، خود اس کے نام سے جلتے ہیں، مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہ خدمت روز ازل سے اس جناب کے لئے ودیعت تھی جس کی قدرے تفصیل رسالہ'' تنبیه الجهال بالهام الباسط المتعال ''میں مطبوع ہوئی:۔وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

آپکی تمام خوبیوں کے درمیان سب سے بڑی خوبی اور علمی شاہکار اعلی حضرت قدس سرہ کی تعلیم وتربیت ہے جو صدیوں ان کا نام نامی زندہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔

**امام احمد رضا:۔** امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنی سنہ ولادت کا استخراج اس آیت کریمہ سے فرمایا:۔

اولئك کتب فی قلوبهم الایمان واید هم بروح منه۔

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جواللہ ورسول کے دشمنوں کو کبھی اپنا دوست نہیں بناتے اور اپنا رشتۂ ایمانی اسی وقت مضبوط و مستحکم جانتے ہیں جب اعدائے دین سے کھلم کھلا عداوت ومخالفت کا اعلان کریں اگرچہ وہ دشمنان دین انکے باپ دادا ہوں خواہ اولاد اور دیگر عزیز واقارب ہوں۔ جب کسی مومن کا ایمان ایسا قوی ہوجاتا ہے تو اسکے لئے وہ بشارت ہے جو آیت کریمہ میں بیان فرمائی۔

سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی پوری حیات مقدسہ اسکا آئینہ تھی۔ آئندہ اوراق میں اسکے شواہد ملاحظہ فرمائیں۔

حسن اتفاق کہ اعلی حضرت جس ساعت میں پیدا ہوئے اس وقت آفتاب منزل غفر میں تھا جو اہل نجوم کے یہاں مبارک ساعت ہے۔

اعلیٰ حضرت نے خود بھی اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے:۔

www.alahazratnetwork.org

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور میں
ہر منزل اپنے ماہ کی منزل غفر کی ہے

نفس اسلام

**عہد طفلی:۔** آپ کا بچپن نہایت نازونعم میں گذرا۔ فطری طور پر ذہین تھے اور حافظہ نہایت قوی وقابل رشک پایا تھا۔ کبھی بچوں کے ساتھ نہ کھیلتے۔ محلّہ کے بچے کبھی کھیلتے ہوئے گھر آجاتے تو آپ انکے کھیل میں کبھی شریک نہ ہوتے بلکہ انکے کھیل کو دیکھا کرتے۔ طہارت نفس، اتباع سنت، پاکیزہ اخلاق اور حسن سیرت جیسے اوصاف آپکی ذات میں بچپن ہی سے ودیعت تھے۔ آپکی زبان کھلی تو صاف تھی، عام طور پر بچوں کی طرح کج مج نہ تھی، غلط الفاظ آپکی زبان پر کبھی نہ آئے اور نہ کسی نے سنے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے خود فرمایا: میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا، اس وقت میری عمر ساڑھے تین سال ہوگی، ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں ملبوس جلوہ فرما ہوئے، یہ معلوم ہوتا تھا کہ عربی ہیں، انہوں نے عربی زبان میں مجھ سے گفتگو بھی فرمائی، میں نے انکی زبان میں ان سے گفتگو کی، میں نے ان بزرگ ہستی کو پھر کبھی نہ دیکھا۔(۸)

ایک مرتبہ طفولیت کے زمانہ میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے اعلی

حضرت قدس سرہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور کئی بار دیکھنے کے بعد فرمایا: تم رضا علی خانصاحب کے کون ہو؟ آپ نے جواب دیا، میں ان کا پوتا ہوں ۔فرمایا: جبھی ،اور فوراً تشریف لے گئے ۔(۹)

اعلی حضرت قدس سرہ کی عمر تقریبا ۵/۶ رسال کی ہوگی ،اس وقت صرف ایک بڑا کرتہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے ،اسی دوران سامنے سے چند طوائف زنان بازاری گذریں، آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر چہرۂ مبارک کو چھپالیا۔یہ کیفیت دیکھ کر ان میں سے ایک بول اٹھی ،واہ میاں صاجزادے ،منہ تو چھپا لیا اور ستر کھولدیا۔آپ نے برجستہ جواب دیا، جب نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔یہ حکیمانہ جواب سنکر وہ سکتہ میں رہ گئی۔(۱۰)

**تعلیم وتربیت**۔آپکی تعلیم کا آغاز ہوا تو پہلے ہی دن ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔استاذ محترم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد جب حروف تہجی کی تختی پڑھانا شروع کی تو آپ تمام حروف پڑھکر 'لا' پر جا کر رک گئے اور عرض کیا: الف اور لام تو میں پڑھ چکا یہاں دوبارہ پڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: جوتم نے الف کی صورت میں پڑھا وہ ہمزہ تھا۔چونکہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے لہذا اسکا تنہا تلفظ نہیں ہوسکتا۔اب لام کے ساتھ ملا کر اسکو پڑھایا جارہا ہے۔ عرض کی: پھر تو کسی بھی حرف کے ساتھ ملا کر پڑھایا جاسکتا تھا۔اس لام کی کیا خصوصیت تھی؟

جدامجد حضرت علامہ رضا علی خانصاحب قبلہ علیہ الرحمہ بھی مجلس میں موجود تھے۔آپ نے فرمایا: الف اور لام میں صورت اور سیرت کے اعتبار سے ایک خاص مناسبت ہے۔صورۃ تو اس طرح کہ 'لا' اور 'لأ' لکھا جاتا ہے، اور سیرۃً اس لئے کہ الف اور لام کا جب تلفظ کروتو ایک کودوسرے کے قلب اور بیچ میں لکھو گے۔لہذا دونوں میں قلبی تعلق ہے۔الف کے بیچ میں 'ل' ہے اور لام کے بیچ میں 'ا' ہے۔یہ جواب دیکر جدامجد نے وفور مسرت میں گلے سے لگالیا، وہ اپنی فراست ایمانی اور مکاشفہ روحانی سے یہ سمجھ گئے تھے کہ یہ بچہ آگے چل کر کچھ ہوگا۔

قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہے تھے کہ ایک دن استاذ محترم نے کسی مقام پر کچھ اعراب بتایا آپ نے استاذ کے بتانے کے خلاف پڑھا۔انہوں نے دوبارہ کرخت آواز سے بتایا آپ نے پھر وہی پڑھا جو پہلے پڑھا تھا۔آپ کے والد ماجد جو قریب ہی کے کمرے میں بیٹھے تھے

انہوں نے سپارہ منگا کر دیکھا تو سپارہ میں استاذ کے بتانے کے موافق تھا۔آپ بھی وہاں چونکہ کتابت کی غلطی محسوس کر رہے تھے آپ نے قرآن پاک منگایااس میں وہی اعراب پایا جواعلی حضرت نے بار بار پڑھا تھا۔باپ نے بیٹے سے دریافت کیا کہ تمہیں جواستاد بتاتے تھے وہی تمہارے سپارے میں بھی تھا تم نے استاذ کے بتانے کے بعد بھی نہیں پڑھا۔اعلی حضرت نے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے استاذ کے بتانے کے موافق پڑھوں مگر زبان نے یارانہ دیا۔ اس پران کے والد ماجد وفور مسرت سے آبدیدہ ہو گئے اور خدا کا شکرادا کیا کہ اس بچے کو ماانزل اللہ کے خلاف پر قدرت ہی نہیں دی گئی ہے۔یہ تھے آثار مجددیت۔

ایک روز صبح کو بچے مکتب میں پڑھ رہے تھے ان میں اعلی حضرت بھی شامل تھے ایک آنے والے بچے نے استاذ کو بایں الفاظ سلام کیا،'السلام علیکم' استاد صاحب نے جواب میں کہا جیتے رہو آپ نے فوراً استاذ صاحب سے عرض کیا کہ یہ تو جواب نہ ہوا، انہوں نے پوچھا کہ اس کا جواب کیا ہے؟ اعلی حضرت نے عرض کیا: اس کا جواب 'وعلیکم السلام' ہے،اس پر استاد بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔چھوٹی چھوٹی شرعی غلطی پر آپ بچپن ہی میں بلاتکلف بول دیا کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غلطی کی تصحیح قدرت ہی نے ان کی عادت ثانیہ بنادی تھی چونکہ ان سے آگے چل کر رب العزت کو یہی کام لینا تھا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا حسنین رضا خانصاحب قبلہ لکھتے ہیں:۔

آپ مسلم الثبوت پڑھ رہے تھے اور زیادہ رات تک مطالعہ کرتے تھے۔جس مقام پر ان کا سبق ہونے والا تھا وہاں ان کے والد ماجد نے مولانا محب اللہ صاحب بہاری (مصنف کتاب) پر ایک اعتراض کر دیا تھا جو انہوں نے حاشیہ پر درج کر کے چھوڑ دیا تھا۔جب اعلی حضرت قبلہ کی نظر اس اعتراض پر پڑی تو آپ کی بانکی طبیعت میں یہ بات آئی کہ مصنف کی عبارت کو حل ہی اس طرح کیا جائے کہ اعتراض وارد ہی نہ ہو،آپ اس حل کو ایک بجے رات تک سوچتے رہے بالآخر تائید غیبی سے وہ حل سمجھ میں آ گیا۔آپ کو انتہائی مسرت ہوئی اور اس وفور مسرت میں بے اختیار آپ کے ہاتھوں سے تالی بج گئی۔اس سے سارا گھر جاگ گیا اور کیا ہے؟ کیا ہے؟ کا شور مچ گیا تو آپ نے اپنے والد ماجد کو کتاب کی عبارت اور اس کا عام مطلب اور اس پر ان کا اعتراض سنانے کے بعد آپ نے اپنی طرف سے اس عبارت کی تقریر کی کہ وہ

اعتراض ہی نہ پڑا، اس پر باپ نے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ امن میاں تم مجھ سے پڑھتے نہیں بلکہ مجھے پڑھاتے ہو۔

سچ ہے:۔

بالائے سرش زہوش مندی ☆ می تافت ستارۂ بلندی

دوران تعلیم آپ اپنے پھوپھا (جناب شیخ فضل حسن مرحوم) کے بلانے پر رامپور گئے انہوں نے بہ اصرار روکا۔ اعلی حضرت قبلہ نے یہ وقت بھی تحصیل علم میں صرف کیا اور بایماء الحاج نواب کلب علی خاں مرحوم مغفور شرح چغمینی کے کچھ اسباق مولانا عبدالعلی صاحب مرحوم سے پڑھے۔ نانا فضل حسن صاحب بریلی کے ساکن تھے رام پور میں وہ محکمہ ڈاک کے افسر اعلی تھے اور الحاج نواب کلب علی خاں کے خاص مقربین میں ان کا شمار تھا۔ انہوں نے نواب صاحب سے اعلی حضرت قبلہ کی حیرت انگیز ذہانت کا پہلے ہی ذکر کردیا تھا جب یہ رام پور گئے تو نواب صاحب کے روبرو پیش کردیا۔ نواب صاحب نے بات چیت ہی سے اندازہ کرلیا کہ یہ بچہ ہونہار ہے تو انکی خوشی یہ ہوئی کہ یہ رام پور میں ہی مولانا عبدالعلی صاحب اور مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی سے تعلیم حاصل کریں۔ اس لئے کہ مولانا عبدالعلی صاحب ریاضی میں اور مولانا عبدالحق صاحب منطق فلسفہ اصول وکلام وغیرہ میں یگانہ روزگار مانے جاتے تھے۔

نواب صاحب نے فرمایا:۔

یہاں مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی مشہور منطقی ہیں۔ آپ ان سے کچھ منطق کی کتابیں قدما کی تصنیفات سے پڑھ لیجئے۔ اعلی حضرت نے فرمایا اگر والد ماجد کی اجازت ہوگی تو کچھ دن یہاں ٹھہر سکتا ہوں۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اتفاق وقت جناب مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی مرحوم بھی تشریف لے آئے۔ جناب نواب صاحب نے اعلی حضرت کا ان سے تعارف کرایا اور فرمایا: باوجود کم سنی ان کی کتابیں سب ختم ہیں اور اپنے مشورہ کا ذکر فرمایا۔ مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کا عقیدہ تھا کہ دنیا میں صرف ڈھائی عالم ہوئے، ایک مولانا بحرالعلوم دوسرے والد مرحوم اور نصف بندہ معصوم، وہ کب ایک کم عمر شخص کو عالم مان سکتے تھے۔ اعلی حضرت سے دریافت فرمایا کہ منطق میں انتہائی کونسی کتاب آپ نے پڑھی ہے، اعلی حضرت نے فرمایا "قاضی مبارک" یہ سنکر دریافت فرمایا کہ شرح تہذیب پڑھ چکے ہیں؟ یہ طعن آمیز

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

سوال سن کر اعلی حضرت نے فرمایا کہ کیا جناب کے یہاں قاضی مبارک کے بعد شرح تہذیب پڑھائی جاتی ہے۔ یہ سوال سیر کا سوا سیر پا کر جناب مولانا عبدالحق صاحب نے سوال کا رخ دوسری جانب پھیرا اور پوچھا اب کیا مشغلہ ہے؟ فرمایا: تدریس، افتا، تصنیف۔ فرمایا کس فن میں تصنیف کرتے ہیں؟ فرمایا: مسائل دینیہ وردوہابیہ۔ اسکو سن کر فرمایا: ردوہابیہ؟ ایک میرا وہ بدایونی خبطی ہے کہ ہمیشہ اسی خبط میں رہتا ہے اور ردوہابیہ کیا کرتا ہے۔ (وہ اشارہ حضرت مقتدائے ملت تاج الفحول محب الرسول عالیجناب مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی قدس سرہ العزیز کی طرف تھا۔ اور میرا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت تاج الفحول جناب مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے) اعلی حضرت نے یہ سنتے ہی فرمایا: جناب کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ کا رد سب سے پہلے جناب مولانا فضل حق جناب کے والد ماجد ہی نے کیا اور مولوی اسمعیل دہلوی کو بھرے مجمع میں مناظرہ کرکے ساکت کیا اور ان کے رد میں ایک مستقل رسالہ بنام "تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی" تحریر فرمایا ہے۔ اس پر مولانا عبدالحق صاحب خاموش ہوگئے۔ (۱۱)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ابتدائی کتابیں پہلے استاذ سے پڑھیں اور چار سال کی عمر میں قرآن ناظرہ ختم کیا، اسکے بعد میزان منشعب تک حضرت مولانا عبدالقادر بیگ سے پڑھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد والد ماجد نے آپکی تعلیم اپنے ذمہ لے لی اور آخر تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

اسی دوران شرح چغمینی مولانا عبدالعلی رامپوری (ریاضی داں) سے چھ ماہ وہاں رہ کر پڑھی۔

آپ فرماتے ہیں: حضور پرنور پیرومرشد قدس سرہ کو شامل کرکے چھ نفوس قدسیہ میرے استاذ ہوتے ہیں۔

ان چھ حضرات کے علاوہ حضور نے کسی کے سامنے زانوئے ادب طے نہیں کیا مگر خداوند عالم نے محض اپنے فضل وکرم اور آپ کی محنت اور خداداد ذہانت کی وجہ سے اتنے علوم وفنون کا جامع بنایا کہ پچاس فنون میں حضور نے تصنیفات فرمائیں اور علوم ومعارف کے وہ دریا بہائے کہ خدام ومعتقدین کا تو کہنا کیا مخالفین مخالفتیں کرتے اپنی سیاہ قلبی کی وجہ سے برائیاں کرتے مگر ساتھ ساتھ ٹیپ کا بند یہ ضرور کہنے پر مجبور ہوتے کہ یہ سب کچھ ہے مگر مولانا احمد رضا

خانصاحب قلم کے بادشاہ ہیں جس مسئلہ پر قلم اٹھادیا نہ موافق کو ضرورت افزائش نہ مخالف کو دم زدن کی گنجائش ہوتی ہے۔ (۱۲)

پورے زمانہ طالب علمی میں کوئی کتاب بالاستیعاب مکمل نہ پڑھی، بلکہ والد صاحب جب یہ دیکھتے کہ امن میاں مصنف کے طرز سے واقف ہوگئے ہیں تو مشکل مقامات پر عبور کرانے کے بعد دوسری کتابیں شروع کرادیتے، اس طرح قلیل مدت میں آپ نے تمام درسی کتب کو مکمل کرلیا اور ۱۳/ سال دس ماہ چار دن کی عمر شریف میں ۱۴/ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو فارغ التحصیل ہوگئے۔

**فتوی نویسی۔** تکمیل تعلیم کے بعد ہی والد ماجد نے فتوی نویسی کا کام اپنے فرزند ارجمند کے سپرد کردیا تھا اور سات سال تک مسلسل والد محترم کی سرپرستی میں آپ نے فتاوی تحریر فرمائے۔

خود فرماتے ہیں:۔

ردوہابیہ اور افتاء یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں آتے، ان میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے، میں بھی ایک حاذق طبیب کے مطب میں سات برس بیٹھا، مجھے وہ وقت وہ دن وہ جگہ وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں، میں نے ایک بار ایک نہایت پیچیدہ حکم بڑی کوشش وجانفشانی سے نکالا اور اسکی تائیدات مع تنقیح آٹھ ورق میں جمع کیں، مگر جب حضرت والد ماجد قدس سرہ کے حضور میں پیش کیا تو انہوں نے ایک جملہ ایسا فرمادیا کہ اس سے یہ سب ورق رد ہوگئے، وہی جملے اب تک دل میں پڑے ہوئے ہیں اور قلب میں اب تک اسکا اثر باقی ہے۔ (۱۳)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:۔

میں نے فتوی دینا شروع کیا، اور جہاں میں غلطی کرتا حضرت قدس سرہ اصلاح فرماتے، اللہ عزوجل انکے مرقد پاکیزہ بلند کو معطر فرمائے، سات برس کے بعد مجھے اذن فرمادیا کہ اب فتوی لکھوں اور بغیر حضور کو سنائے سائلوں کو بھیج دیا کروں، مگر میں نے اس پر جرأت نہ کی یہاں تک رحمٰن عزوجل نے حضرت والا کو سلخ ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ میں اپنے پاس بلالیا۔ (۱۴)

**ازدواجی زندگی:۔** مولانا حسنین رضا خانصاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

تعلیم مکمل ہوجانے کے بعد اعلی حضرت قبلہ کی شادی کا نمبر آیا۔ نانا فضل حسن صاحب

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کی منجھلی صاحبزادی سے نسبت قرار پائی۔ شرعی پابندیوں کے ساتھ شادی ہوگئی۔ یہ ہماری محترمہ اماں جان رشتہ میں اعلی حضرت قبلہ کی پھوپھی زادی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی سختی سے پابند تھیں۔ نہایت خوش اخلاق بڑی سیر چشم انتہائی مہمان نواز نہایت متین وسنجیدہ بی بی تھیں۔ اعلی حضرت قبلہ کے یہاں مہمانوں کی بڑی آمد رہتی تھی، ایسا بھی ہوا ہے کہ عین کھانے کے وقت ریل سے مہمان اتر آئے اور جو کچھ کھانا پکنا تھا وہ سب پک چکا تھا اب پکانے والیوں نے ناک بھوں سمیٹی آپ نے فوراً مہمانوں کیلئے کھانا اتار کر باہر بھیج دیا اور سارے گھر کے لئے دال چاول یا کھچڑی پکنے کو رکھوادی گئی کہ اس کا پکنا کوئی دشوار کام نہ تھا۔ جب تک مہمانوں نے باہر کھانا کھایا گھر والوں کے لئے بھی کھانا تیار ہوگیا کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی کہ کیا ہوا۔ اعلی حضرت قبلہ کی ضروری خدمات وہ اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں۔ خصوصاً اعلیحضرت کے سر میں تیل ملنا یہ انکا روزمرہ کا کام تھا جس میں کم وبیش آدھا گھنٹہ کھڑا رہنا پڑتا تھا اور اس شان سے تیل جذب کیا جاتا تھا کہ ان کے لکھنے میں اصلا فرق نہ پڑے، یہ عمل ان کا روزانہ مسلسل تاحیات اعلیحضرت برابر جاری رہا۔ سارے گھر کا نظم اور مہمان نوازی کا عظیم بار بڑی خاموشی اور صبرو استقلال سے برداشت کر گئیں۔ اعلی حضرت قبلہ کے وصال کے بعد بھی کئی سال زندہ رہیں مگر اب بجز یاد الہی انہیں اور کوئی کام نہیں رہا تھا۔ اعلی حضرت قبلہ کے گھر کے لئے ان کا انتخاب بڑا کامیاب تھا۔ رب العزت نے اعلی حضرت قبلہ کی دینی خدمات کے لئے جو آسانیاں عطا فرمائی تھیں ان آسانیوں میں ایک بڑی چیز امی جان کی ذات گرامی تھی۔

قرآن پاک میں رب العزت نے اپنے بندوں کو دعائیں اور مناجاتیں بھی عطا فرمائی ہیں تاکہ بندوں کو اپنے رب سے مانگنے کا سلیقہ آجائے ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

تو دنیا کی بھلائی سے بعض مفسرین نے ایک پاکدامن ہمدرد اور شوہر کی جاں نثار بیوی مراد لی ہے۔

ہماری اماں جان عمر بھر اس دعا کا پورا اثر معلوم ہوتی رہیں۔ اپنے دیوروں اور نندوں کی اولاد سے بھی اپنے بچوں جیسی محبت فرماتی تھیں۔ گھرانے کے اکثر بچے انہیں اماں جان ہی کہتے تھے۔ اب کہاں ایسی پاک ہستیاں۔ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا وعلی بعلہا وابنیہا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**بیعت وخلافت۔** نیز فرماتے ہیں۔

ایک روز اعلیٰ حضرت قبلہ کسی خیال میں روتے روتے سو گئے اس لئے کہ قیلولہ (دوپہر کو لیٹنا جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے) اس خاندان میں اب تک رائج ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ بھی اس سنت پر مدۃ العمر عامل رہے۔ خواب میں اعلیحضرت قبلہ کے دادا حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب تشریف لائے اور فرمایا: وہ شخص عنقریب آنے والا ہے جو تمہارے اس درد کی دوا کرے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے دوسرے یا تیسرے روز تاج الفحول حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ تشریف لائے، ان سے بیعت کے متعلق مشورہ ہوا اور یہ طے ہوا کہ جلد ہی مارہرہ شریف چل کر بیعت ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ یہیں سے یہ تینوں حضرات مارہرہ شریف کو چل پڑے (اعلیٰ حضرت اور انکے والد ماجد اور حضرت مولانا عبد القادر صاحب)

جب حضرت مارہرہ شریف پہونچے اور آستانہ عالیہ برکاتیہ پر حاضری ہوئی تو وہاں کے صاحب سجادہ حضرت سیدنا ومولانا آل رسول سے اعلیٰ حضرت قبلہ اور انکے والد ماجد کی پہلی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اعلیٰ حضرت قبلہ کو دیکھتے ہی جو الفاظ فرمائے تھے وہ یہ تھے۔

آیئے ہم تو کئی روز سے آپ کے انتظار میں تھے۔ اعلیٰ حضرت اور انکے والد ماجد بیعت ہوئے اور مرشد برحق نے تمام سلاسل کی اجازت عطا فرما کر تاج خلافت اعلیٰ حضرت کے سر پر اپنے دست کرم سے رکھ دیا۔ یوں یہ خلش جس کے لئے اعلیٰ حضرت روتے تھے رب العزت نے نکال دی۔ شریعت کی تعلیم وتربیت باپ سے ملی تھی اور طریقت کی تکمیل پیرومرشد نے کرادی۔ اس وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ شریعت وطریقت دونوں کے امام ہو گئے۔ زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد۔

بعض مریدین نے جو اس وقت حاضر تھے حضرت سیدنا آل رسول قدس سرہ سے عرض کیا: کہ حضور اس بچے پر یہ کرم کہ مرید ہوتے ہی تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا ہو گئی نہ ضروری ریاضت کا حکم ہوا نہ چلہ کشی کرائی۔ اس کے جواب میں حضرت سیدنا آل رسول نے فرمایا کہ تم کیا جانو، یہ بالکل تیار آئے تھے صرف نسبت کی ضرورت تھی تو یہاں آکر وہ ضرورت بھی پوری ہو گئی۔ یہ فرما کر آب دیدہ ہو گئے اور فرمایا: کہ رب العزت دریافت فرمائے گا کہ آل

رسول تو دنیا سے ہمارے لئے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کروں گا۔ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ میں ایک قصبہ ہے اور اس میں سادات کرام کا یہ خاندان بلگرام شریف سے آکر آباد ہوا ہے یہ حسنی وحسینی سادات قادری نسل سے ہیں اور نسبت بھی قادری ہے اس خاندان میں بڑے بڑے اولیاء کرام ہوئے اعلی حضرت قبلہ کے مرشد سیدنا شاہ آل رسول انہیں میں سے ایک تھے۔ ان کا اپنے دور کے اولیاء کرام میں شمار تھا۔ علماء کرام بدایوں بھی اسی خاندان سے بیعت ہوئے اور علماء کرام بریلی کو بھی اسی دودمان پاک کی غلامی پر فخر ہے۔ (۱۵)

**مجدد وقت۔** مولانا حسنین رضا خانصاحب لکھتے ہیں۔

اعلی حضرت قبلہ کے فیضان مجددیت کا ظہور ۱۳۰۱ھ کے آغاز سے ہوا۔ یہ واقعہ ذرا تفصیل طلب ہے، واقعہ یہ ہے کہ ہمارے چچا مولوی محمد شاہ خاں صاحب عرف تھن خاں صاحب مرحوم سوداگری محلہ کے قدیمی باشندے تھے، اعلی حضرت سے عمر میں ایک سال بڑے تھے، بچپن ساتھ گذرا ہوش سنبھالا تو ایک ہی جگہ نشست وبرخاست رہی۔ ایسی حالت میں آپس میں بے تکلفی ہونا ہی تھی۔ ان کو اعلی حضرت قبلہ تھن بھائی جان کہتے تھے اور ان کے ایک سال بڑے ہونے کا بڑا لحاظ فرماتے تھے یہ بھی اکثر سفر وحضر میں ساتھ ہی رہتے، آدمی ذی علم تھے گھر کے خوش حال زمین دار تھے یہاں تک کہ ندوہ کے مقابلہ میں جب اعلی حضرت قبلہ نے بہار وکلکتہ کا سفر کیا تھا تو تھن میاں بھی ساتھ رہے۔ میں نے اپنے ہوش سے انہیں اعلی حضرت قبلہ کی صحبت میں خاموش اور مؤدب ہی بیٹھے دیکھا۔ انہیں اگر مسئلہ دریافت کرنا ہوتا تو دوسروں کے ذریعہ سے دریافت کراتے۔ میں مدتوں سے یہ ہی دیکھ رہا تھا، ایک روز میں نے چچا سے عرض کیا کہ اعلی حضرت تو آپکی بزرگی کا لحاظ کرتے ہیں آپ ان سے اس قدر کیوں جھجکتے ہیں کہ مسئلہ خود نہیں دریافت کرتے۔ انہوں نے فرمایا: کہ ہم اور وہ بچپن سے ساتھ رہے، ہوش سنبھالا تو نشست وبرخاست ایک ہی جگہ ہوتی، نماز مغرب پڑھ کر ہمارا معمول تھا کہ ان کی نشست گاہ میں آبیٹھتے۔ سید محمود شاہ صاحب وغیرہ چند ایسے احباب تھے کہ وہ بھی اس صحبت کی روزانہ شرکت کرتے۔ عشاء تک مجلس گرم رہتی، اس مجلس میں ہر قسم کی باتیں ہوتی تھیں، علمی مذاکرے ہوتے تھے، دینی مسائل پر گفتگو ہوتی اور تفریحی قصے بھی ہوتے، جس دن محرم ۱۳۰۱ھ کا چاند ہوا ہے اس دن حسب معمول ہم سب بعد مغرب اعلی حضرت کی نشست گاہ میں آگئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اعلی حضرت خلاف معمول کسی قدر دیر سے پہونچے، حسب معمول سلام علیک کے بعد تشریف رکھی اور لوگ بھی تھے، مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تھمن بھائی جان آج ۱۳۰۱ھ کا چاند ہوگیا، میں نے عرض کیا: کہ میں نے بھی دیکھا، بعض اور ساتھیوں نے چاند دیکھنا بیان کیا، اس پر فرمایا کہ بھائی صاحب یہ تو صدی بدل گئی۔ میں نے بھی عرض کیا صدی تو بیشک بدل گئی، خیال کیا تو واقعی اس چاند سے چودھویں صدی شروع ہوئی تھی۔ اس پر فرمایا کہ اب ہم آپ کو بھی بدل جانا چاہیئے۔ یہ فرمانا تھا کہ ساری مجلس پر ایک سکوت طاری ہوگیا اور ہر شخص اپنی جگہ بیٹھا رہ گیا پھر کسی کو بولنے کی ہمت نہ ہوئی، کچھ دیر سب خاموش بیٹھے رہے اور سلام علیک کر کے سب فردا فردا چلنے لگے اس وقت تو کوئی بات سمجھ ہی میں نہ آئی کہ یکا یک اس رعب چھانے کا سبب کیا ہوا دوسرے روز بعد فجر جب سامنا ہوا اور ان کے مجددانہ رعب وجلال سے واسطہ پڑا تو یاد آیا کہ انہوں نے جو بدلنے کو فرمایا تھا تو وہ خدا کی قسم ایسے بدلے کہ کہیں سے کہیں پہنچ گئے اور ہم جہاں تھے وہیں رہے۔ وہ دن ہے اور آج کا دن کہ ہمیں ان سے بات کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی، بلکہ اس اہم تبدیلی پر ہم نے تنہائی میں بارہا غور بھی کیا تو بجز اس کے کوئی بات سمجھ ہی میں نہ آئی کہ ان میں منجانب اللہ اس دن سے کوئی بڑی تبدیلی کردی گئی ہے جس نے انہیں بہت اونچا کردیا ہے اور ہم جس سطح پر پہلے تھے وہیں اب ہیں۔ ہاں جب دنیا انہیں مجدد المأۃ الحاضرہ کے نام سے پکارنے لگی تو سمجھ میں آیا کہ وہ تبدیلی یہ تھی جس نے ہمیں اتنے روز حیران ہی رکھا۔

یہ تھی وہ تاریخ جس میں انہیں موجودہ صدی کا مجدد بنایا گیا اور مجددیت کا منصب جلیل عطا ہوا اور ساتھ ہی ساتھ وہ رعب عطا ہوا جو اسی تاریخ سے محسوس ہونے لگا، باوجودیکہ ہمیں بے تکلفی کے لیل ونہار اب تک یاد ہیں مگر رعب حق برابر روز افزوں ہے جو ان کے مدارج کی مزید ترقی کی دلیل ہے۔ (۱۶)

ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

محدث بریلوی نے پوری شدت اور قوت کے ساتھ بدعات کا استیصال کیا اور احیاء دین متین اور احیاء سنت کا اہم فریضہ ادا کیا، اسی لئے علماء عرب وعجم نے انکو مجدد کے لقب سے یاد کیا۔

۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں پٹنہ (بھارت) میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں پاک وہند

کے سیکڑوں علماء جمع ہوئے ،اس جلسہ میں محدث بریلوی کوان سے بزرگ علماء کی موجودگی میں مجدد کے لقب سے یاد کیا گیا۔اسی طرح علماء سندھ میں شیخ ہدایت اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری مہاجر مدنی نے محدث بریلوی کی عربی کتاب الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھی تو اس میں تحریر فرمایا:۔

محددالمأة الحاضرة مؤيد الملة الطاهرة ۔

علمائے عرب میں مندرجہ ذیل حضرات نے فاضل بریلوی کو مجدد کے لقب سے یاد کیا ہے۔

سید اسمعیل بن خلیل محافظ کتب حرم مکہ معظمہ۔
شیخ موسی علی شامی ازہری۔(۱۷)

**وصال اقدس** ۔ امام احمد رضا قدس سرہ ان اولیاء کاملین میں سے تھے جن کے قلوب پر فرائض الہیہ کی عظمت چھائی رہتی ہے۔چنانچہ جب ۱۳۳۹ھ کا ماہ رمضان المبارک مئی جون ۱۹۲۱ء میں پڑااور مسلسل علالت اور ضعف کے باعث آپ نے اپنے اندرامسال کے موسم گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتوی دیا کہ میں پہاڑ پر جا کر روزہ رکھ سکتا ہوں اور میرے اندر یہ وسعت واستطاعت بھی ہے لہذا وہاں جا کر روزے رکھونگا چنانچہ آپ نے وہاں جا کر روزے رکھے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی دوران آپ نے مشہور محدث امام المحد ثین حضرت مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی ثم پیلی بھیتی کی تاریخ وصال اس آیت کریمہ سے نکالی:۔

يطاف عليهم بآنية من فضة واكواب،

۱۳۳۴ھ

ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

آپ کا وصال ۱۳۳۴ھ میں ہو چکا تھا اور امام احمد رضا قدس سرہ کے نہایت مخلص دوستوں میں تھے۔

تاریخ وصال نکالنے کے بعد فرمایا اس آیت کے شروع میں واو ہے اگر اسکو باقی رکھ کر حساب کیا جائے تو دوست دوست سے مل جائے گا۔حاضرین نے اس وقت تو غور نہ کیا لیکن

جب ۱۳۴۰ھ میں وصال ہوا تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ تو اعلی حضرت نے باتوں ہی باتوں میں اپنے وصال کی خبر دی تھی، کیونکہ بحساب ابجد 'واؤ' کے عدد چھ ہیں، اس طرح ۱۳۳۴ میں چھ کا اضافہ کرکے ۱۳۴۰ ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ وصال سے چھ ماہ پہلے کا ہے۔

قارئین ان کی سنہ ولادت کا استخراج اور اسکی توجیہ پڑھ چکے ہیں اب دونوں کو جمع کیجئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ سنہ ولادت کی آیت کریمہ انکے ایمان راسخ کا پتہ دیتی ہے تو اس پر مرتب ہونے والا نتیجہ بفضلہٖ تعالیٰ آخرت میں یہ ہی ہوگا کہ جنت کی ابدی راحتوں میں سونے چاندی کے ساغر وصراحی لئے حور وغلماں ان پر پیش ہوتے رہیں گے اور یہ دور ہمیشہ چلتا رہے گا۔

مولانا حسنین رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

اس بار آپ جب بھوالی سے تشریف لائے تو علالت کا کسی قدر سلسلہ چل رہا تھا اپنے پیرومرشد سیدنا آل رسول مارہروی کا عرس کیا اور عرس میں حسب معمول تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں از اول تا آخر مسلمانوں کو نصیحتیں ہی فرمائیں، آخر میں یہ بھی فرمایا کہ آئندہ ہمیں تمہیں شاید ایسا موقع نہ ملے۔ اس لئے جو یہاں موجود ہیں وہ بغور سنیں اور جو موجود نہیں ہیں انہیں میرے الفاظ پہونچادیں۔ اس پر سارا جلسہ بدحواس ہوکر رونے لگا پھر تسکین دی اور فرمایا کہ خدا میں سب قدرت ہے وہ چاہے تو ہم تم اسی طرح بار بار جمع ہوں۔ غرضیکہ آج لوگ متنبہ ہوگئے کہ اب ہم میں رہنے والے نہیں، اب لوگوں نے بیعت ہونے کی جلدی کی ہر وقت آستانۂ رضویہ پر مرید ہونے والے مردوں اور عورتوں کا جم غفیر رہنے لگا تو حکم دیا کہ میری طرف سے مردوں کو حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب مرید کریں اور عورتوں کو مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خانصاحب بیعت کریں۔ یہ سلسلہ روز وفات تک برابر جاری رہا۔ باہر کے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ بھی آکر بیعت ہوئے۔ یوم وفات سے دو روز قبل سہ شنبہ کے روز اعلی حضرت پر تپ لرزہ کا حملہ محسوس ہوا اس سے دفعۃً کمزوری بڑھ گئی اور اتنی بڑھی کہ نبض غائب ہوگئی، اس وقت جناب حکیم حسین رضا خانصاحب بھی حاضر تھے ان سے فرمایا کہ نبض تو دیکھو انہوں نے نبض دیکھی تو وہ ڈوب چکی تھی۔ انہوں نے گھبرا کے عرض کیا کہ کمزوری کے سبب نبض نہیں ملتی۔ فرمایا آج کیا دن ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: چہار شنبہ ہے، اس پر فرمایا جمعہ پرسوں ہے اور یہ فرما کر کف افسوس ملتے جاتے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتے جاتے یہ سب کچھ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان کا پیارارب دیکھ رہا تھا اس نے اس کمزوری کے حملے کو آن کی آن میں دفع فرمادیا اور طبیعت بدستور سہولت پر آگئی۔ اب حاضرین رخصت ہونے لگے پھر دودن طبیعت خوشگوار رہی یہاں تک کہ جمعہ کے روز جب نماز فجر کے بعد مزاج پرسی کیلئے لوگ اندر گئے ہیں تو اعلی حضرت قبلہ کو کافی پرسکون پایا۔

**خبرارتحال:۔** ۲۵ رصفر ۴۰ھ کو لوگ بعد نماز فجر حسب معمول مزاج پرسی کے لئے آئے تو اعلی حضرت قبلہ کی طبیعت اس قدر شگفتہ اور بحال تھی کہ لوگوں کو مسرت ہوئی۔

**مولوی اکرام الحق کا خواب:۔** اور یہی حالت رحلت تک رہی میں یہاں سے صحت کی خوشخبری سنانے قاری خانہ میں مولوی اکرام الحق گنگوہی مدرس مدرسہ منظر اسلام (جو خیرآبادی خاندان میں مولانا حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی مرحوم کے شاگرد رشید تھے، معقول وفلسفہ وکتب اصول بہت اچھی پڑھاتے تھے اور اعلی حضرت قبلہ کے چاہنے والوں میں سے تھے) کے پاس گیا، انکو ان کے بستر پر رضائی میں منہ لپیٹے روتے پایا، میں نے ان سے کہا کہ اعلی حضرت قبلہ کو آج آثار صحت شروع ہوگئے تو آپ دیکھنے بھی نہ گئے، اس پر انکی سسکی بندھ گئی اور زیادہ رونے لگے، میں نے انہیں چپ کرایا اور رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے اپنا خواب سنایا، فرمایا کہ میں نے آج ہی صبح صادق کے وقت دیکھا ہے کہ بہت سے علماء واولیاء ایک جگہ جمع ہیں اور وہ سب رنجیدہ اور مغموم معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے رنج وغم کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ آج مولانا احمد رضا خانصاحب دنیا سے رخصت ہورہے ہیں۔ انداز بیان سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس دورنا ہنجار میں اعلی حضرت کا دنیا سے جانا ان حضرات پر گراں تھا، ان میں بعض میرے دور کے وہ حضرات بھی تھے جنھیں میں نے پہچانا، میں نے انکی زیارت کی ہے۔ میں مولوی اکرام الحق صاحب مرحوم کے اس خواب کو خواب وخیال کہہ کر ٹالتا رہا اور انکے دل سے اس صدمہ کو ہٹاتا رہا بالآخرانھوں نے مجھ سے کہہ دیا کہ میں علماوصلحا کے اس جم غفیر کے مقابلے میں آپ کے تخمینی خیال کی تائید نہیں کرسکتا۔

**رحلت کے آثار اور وصایا:۔** ابتداء علالت سے یہ دستور رہا کہ جب لوگ اندر مکان میں حاضر ہوتے تو سلام ودست بوسی کے بعد صرف ایک شخص مزاج پرسی کرتا، آپ شکر ادا کرتے اور مختصر حال بیان فرمادیتے، اس دوران میں اگر کوئی مسئلہ دریافت کرتا اس کا جواب

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

دیتے ،صبر وشکر کی تلقین فرماتے اوران مجالس عیادت میں سفر آخرت کا زیادہ ذکر رہتا۔خود روتے دوسروں کو رلاتے اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تو مدت العمران کی ہر صحبت میں ہر تقریر کا موضوع ہی رہی۔وہ موقع بموقع ضرور ہوا کرتی دوران علالت کی صحبتوں میں یہ بھی بارہا فرمایا کہ رب العزت کا فضل مانگو وہ اگر عدل فرمائے تو ہمارا تمہارا کہیں ٹھکانہ نہ لگے۔اولیاء کرام کے قصص اکثر مثال کے طور پر پیش فرماتے ۔اس جمعہ کو بھی یہ مجلس تذکیر دیر تک رہی آج بھی لوگ پندونصائح کے انمول موتیوں سے دامن مراد بھر کے لوٹے ،تھوڑی دیر کیلئے ہم سب یہ سمجھے کہ آج صحت کی طرف طبیعت کا صحیح قدم اٹھا ہے، یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ جو کچھ اظہار طمانیت کررہے ہیں وہ صرف ہم سب کا غم غلط کرنے کو کررہے ہیں ،درحقیقت آج ہی ان کی روانگی ہے، یہ تو جب معلوم ہوا کہ جب انہوں نے اپنی روانگی کے پروگرام پر عمل درآمد شروع کردیا،سب سے پہلے آپ نے مفتی اعظم سے کل جائداد کا وقف نامہ لکھوایا۔خوداس کا مضمون بولتے جاتے اور حضرت مفتی اعظم لکھتے جاتے۔جب وقف نامہ لکھا گیا تو خود ملاحظہ فرما کر دستخط ثبت فرمادیئے۔وقف نامے میں جائداد کی چوتھائی آمدنی مصرف خیر میں رکھی۔اور تین چوتھائی آمدنی بحصص شرعی ورثہ پر تقسیم فرمادی۔آج صبح سے کچھ کھایا نہ تھا خشک ڈکار آئی حکیم حسین رضا خاں صاحب حاضر خدمت تھےان سے فرمایا کہ معدہ بفضلہٖ تعالیٰ بالکل خالی ہے ڈکار خشک آئی ہے،اس پر بھی احتیاطا ایک مرتبہ وصال سے کچھ قبل چوکی پر بیٹھے ،اب گھڑی سامنے رکھوالی،اب سے جو کام کرتے تو پہلے وقت دیکھ لیتے۔شروع نزع سے کچھ قبل فرمایا کارڈ، لفافے، روپیہ، پیسہ کوئی تصویراس دالان میں نہ رہے،جنب یا حائضہ نہ آنے پائے، کتا مکان میں نہ آئے، سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد باآواز پڑھی جائیں،کلمہ طیبہ سینہ پردم آنے تک متواتر باآواز پڑھا جائے،کوئی چلا کر بات نہ کرے،کوئی رونے والا بچہ مکان میں نہ آئے، بعد قبض روح فوراً نرم ہاتھوں سے آنکھیں بند کردی جائیں بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہہ کر۔ نزع میں سرد پانی ممکن ہو تو برف کا پانی پلایا جائے، ہاتھ پاؤں وہی پڑھ کر سیدھے کردیئے جائیں، اصلا کوئی نہ روئے، وقت نزع میرے اوراپنے لئے دعاء خیر مانگتے رہو، کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکلے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں، جنازہ اٹھنے پر خبردار کوئی آواز نہ نکلے، غسل وغیرہ سب مطابق سنت ہو، جنازہ میں بلا وجہ شرعی تاخیر نہ ہو، جنازے کے آگے کوئی شعر میری مدح کا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہرگز نہ پڑھا جائے، قبر میں بہت آہستگی سے اتاریں، دہنی کروٹ پر وہی دعا پڑھ کر لٹائیں، نرم مٹی کا پشتارہ لگائیں، جب تک قبر تیار ہو۔

سبحٰن اللہ والحمد للہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر ۔اللھم ثبت عبیدك ھذابالقول الثابت بحاہ نبیك صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پڑھتے رہیں۔

اناج قبر پر نہ لے جائیں، یہیں تقسیم کردیں، وہاں بہت غل ہوتا ہے اور قبروں کی بے حرمتی، بعد تیاری قبر کے سرہانے الٓمّ تا مفلحون۔ پائنتی آمن الرسول، تا آخر سورہ پڑھیں اور سات بار باآواز بلند حامد رضا خاں اذان کہیں اور متعلقین میرے مواجہہ میں کھڑے ہوکر تین بار تلقین کریں۔ پھر اعزہ واحباب چلے جائیں ہوسکے تو ڈیڑھ گھنٹے میری مواجہہ میں درود شریف ایسی آواز سے پڑھتے رہیں کہ میں سنوں پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کرکے چلے آئیں، اگر ہوسکے تو تین شبانہ روز پہرے کیساتھ دوعزیز یا دوست مواجہہ میں قرآن مجید آہستہ آہستہ یا درود شریف ایسی آواز سے بلاوقفہ پڑھتے رہیں کہ اللہ چاہے اس نئے مکان سے میرا دل لگ جائے، (اور ہوا بھی یہی کہ جس وقت وصال فرمایا اس وقت سے غسل تک قرآن کریم باآواز برابر پڑھا گیا اور پھر تین شبانہ روز قبر انور پر بلاتوقف مواجہہ اقدس میں مسلسل تلاوت جاری رہی) کفن پر کوئی دوشالہ یا قیمتی چیز یا شامیانہ نہ ہو غرضیکہ کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**وصال :**۔ ۱۲ر بجے دن کے بعد اعلیٰ حضرت قبلہ نے جائداد کا وقف نامہ لکھوایا اور اپنے دستخطوں سے مزین فرمایا، اس کے بعد حضرت حجۃ الاسلام سے سورۂ رعد پڑھوائی جسے بڑے اطمینان سے بغور سنتے رہے پھر یٰسین شریف پڑھوائی۔ ۲ر بجے کے بعد پانی طلب فرمایا جو پیش کیا گیا، پانی پی کر کلمۂ طیبہ پڑھنے لگے کچھ دیر کے بعد صرف اسم جلالت اللہ، اللہ کا ورد فرمایا یہاں تک کہ دو بج کر ۳۸ر منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا اور ان کی روح پاک اپنے رفیق اعلیٰ کی بارگاہ میں چلی گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ جمعہ کا دن تھا صفر المظفر کی ۲۵ر تاریخ تھی دو بج کر ۳۸ر منٹ ہوئے تھے جب کہ دنیاء اسلام میں خطیب منبروں پر خطبوں میں بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

اے اللہ اسکی مدد کر جس نے تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی مدد کی اور ہمیں بھی ان کی ہمراہی کا شرف عطا فرمایا۔

ان کی روح ان دعاؤں کے جھرمٹ میں ملی جلی بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوگئی رحمۃ اللہ علیہ۔

اس جمعہ سے قبل والے جمعہ کو اعلیٰ حضرت کی مسجد کی تشریف آوری میں دیر لگی تھی ان کے انتظار کی وجہ سے لوگوں نے جمعہ میں معمول کے خلاف تاخیر کرادی اس واسطے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ کو کئی بار وضو کرنا پڑا تھا۔ لہذا آج صبح ہی ہم سب سے تاکید فرمادی کہ پچھلے جمعہ کی طرح آج میری وجہ سے نماز جمعہ میں اصلا تاخیر نہ کی جائے، جمعہ کی نماز معمول کے مطابق وقت پر قائم ہو، کوئی بھی کچھ کہے نہ مانا جائے۔ ہم لوگ اس کا یہ مطلب سمجھے کہ پچھلے جمعہ میں جو بعض حضرات کے کہنے سے مقررہ وقت ٹالا گیا اس کی آج ممانعت فرمادی ہے، یہ گمان بھی نہ تھا کہ یہ آج ہی عین جمعہ کے وقت رخصت ہورہے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ اس وقت رونے پیٹنے میں بدحواس ہوں گے جمعہ میں بلاوجہ تاخیر ہوگی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اعلیٰ حضرت قبلہ کو التزام جماعت نماز پنجگانہ میں بہت ملحوظ تھا۔ کئی سال پہلے پاؤں کا انگوٹھا ایسا پکا تھا کہ نہ جوتا پہنا جاتا تھا نہ کھڑے ہوسکتے تھے، اس بار پہلی مرتبہ ظہر کے وقت باہر تشریف لائے تو چاروں ہاتھ پاؤں کی مدد سے باہر تشریف لائے۔ خدام نے فوراً کرسی پر بٹھا دیا اسی طرح بعد نماز کرسی پر بیٹھا کر لے گئے اور پلنگ پر بٹھادیا اور استنجے کیلئے پلنگ سے ملا کر چوکی لگادی گئی، جب تک انگوٹھا پکا یہ عمل جاری رہا کہ جماعت میں شرکت کیلئے زنانہ مکان سے کرسی پر مسجد کے اندر آئے اور مسجد سے کرسی پر اندر لیجائے گئے، ابتداء اس کراہت کا اظہار فرماتے رہے مگر خدام کی ضد نے مجبور کردیا تھا۔ اس علالت میں بھی آپ جب مسجد نہ جاسکے تو نمازوں کے اوقات پر کرسی لئے موجود رہتے اور جماعت میں آپ کو نماز پڑھواتے۔ چنانچہ جمعۃ الوفات سے پہلا جمعہ آپ نے مسجد میں باجماعت ادا کیا تھا، کرسی اٹھانے کیلئے کچھ مخلصین اور کچھ گھر والے نماز کے وقت ضرور حاضر ہوجاتے جن میں سے ایک بفضلہٖ تعالیٰ یہ راقم الحروف بھی ہے۔ خداوند عالم ان سب کو اجر خیر دے آمین۔

**تکفین وتدفین** ۔ چنانچہ وصال کے بعد فوراً جمعہ کی تیاری کی آواز لگادی گئی اور سب

حاضرین واہل خانہ بجائے آہ وبکا وگریہ وزاری کے جمعہ کی تیاری میں لگ گئے، جمعہ کے بعد لوگ بہت آگئے تجہیز وتکفین وتدفین کا مشورہ ہوا فوراً ۴۵ تار دیئے گئے جہاں جہاں سے لوگ آسکتے تھے وہ دفن کے مقررہ وقت تک بریلی آگئے، غسل میں سادات عظام اور علماء کرام واہل خاندان نے شرکت کی، جنازہ تیار ہوا تو کفن لانے والے صاحب عطر بھول گئے تھے عین ضرورت کے وقت محلّہ پنیٹھ میراں کے ایک حاجی صاحب اعلیٰ حضرت قبلہ کی نذر کے لئے مدینہ پاک سے عطر وغلاف کعبہ، آب زمزم، خاک شفا وغیرہ لے کے آگئے، یہ عطیہ عین وقت پر پہونچا یہ سب چیزیں فوراً کام آئیں ۔رونمائی کے بعد جنازہ نماز کے لئے عیدگاہ چلا اس واسطے کہ وسط شہر میں کوئی ایسا وسیع میدان نہ تھا بجز ایک ارض مغصوبہ کے۔سوداگری محلّہ سے عیدگاہ تک جو کشمکش رہی ہے وہ کبھی نہ دیکھی، یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اس چھین جھپٹ میں پلنگ ٹوٹ کے ٹکڑے ہوجائے گا مگر شکر ہے کہ پلنگ سلامت رہا۔

وہاں پہونچ کر ایک تعجب خیز واقعہ اور دیکھا کہ عیدگاہ میں چھ سات جنازے پہلے سے رکھے ہیں، اعلیٰ حضرت کے جنازرے کا انتظار ہو رہا ہے، لوگوں سے کہا کہ تم نے حسب دستور اپنے اپنے محلّہ میں نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیوں نہ کردیا؟ یہ کیا کیا؟ تو انہوں نے کہا: کہ یہ سب اعلیٰ حضرت قبلہ کے فدائی تھے انکے جنازوں کی نماز ان کی نماز جنازہ کے ساتھ ہوگی، وہ بھی عجب سماں تھا کہ اکٹھے سات یا آٹھ جنازوں کی نماز ایک ساتھ ہو رہی تھی ۔صف بستہ نماز ادا کر رہے تھے۔دو ایک جنازے دیہات کے تھے باقی شہر کے مختلف حصوں کے تھے، بیسوں سقہ صاحبان بلا کسی تحریک کے گھر سے عیدگاہ تک چھڑکاؤ کرتے جارہے تھے۔انہوں نے عیدگاہ میں وضو کا پانی دیا۔ظہر عیدگاہ میں ادا کی گئی اس کے بعد جنازہ سوداگری محلّہ لاکر خانقاہ رضویہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔یہاں تمام حاضرین نے نماز عصر ادا کی اور اسی وقت مزار شریف پر تلاوت قرآن پاک شروع ہوگئی جو تین دن تین رات مسلسل جاری رہی ۔رات میں بھی کسی وقت ایک آن کو تلاوت نہ رکی۔

**ایصال ثواب**۔ہندوستان میں جگہ جگہ سوم کیا گیا۔مگر خواجہ غریب نواز کے آستانہ پر خادم آستانہ سید حسین صاحب مرحوم نے جو سوم کیا وہ بہت بڑے پیمانے پر ہوا۔اس میں ختم قرآن پاک بہت ہوگئے تھے۔ویسے تو کلکتہ رنگون سے بھی سوم کی اطلاعات آئیں مگر جامعۂ ازہر مصر

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کی رپورٹ جوانگریزی اخباروں میں چھپی اس سے بڑی حیرت ہوئی اس واسطے کہ یہاں سے کوئی اطلاع نہ دی گئی تھی۔

مکہ معظمہ مدینہ منورہ سے بھی ایصال ثواب کی اطلاعیں ملیں۔مدینہ منورہ میں مولانا ضیاء الدین احمد صاحب اور وہاں کے دیگر علماء کرام نے سنا ہے کہ مواجہہ اقدس میں بیٹھکر ایصال ثواب کیا۔یہ اس ذاتی عشق کا اثر تھا جو اعلیٰ حضرت کو سرکار دو جہاں کی ذات کریمہ سے تھا۔حسب دستور خاندان قادریہ عرس چہلم میں رسم سجادگی عمل میں آئی۔جس میں ہندوستان کے اکثر علماء مشائخ نے شرکت کی حسب الحکم اعلیٰ حضرت قبلہ حضرت حجۃ الاسلام کو خرقۂ خلافت پہنایا گیا۔چہلم میں علماء کرام نے تقریریں کیں۔وہ تو یاد نہ رہیں۔مولانا سید سلیمان اشرف ناظم دینیات علی گڑھ یونیورسٹی کی ایک بات اب تک یاد ہے جس پر لوگ بہت روئے تھے، انہوں نے اثناء تقریر میں جب کہ قبر انور کے پاس کھڑے تقریر کر رہے تھے۔فرمایا کہ یارو! مجھے بریلی آتے جاتے بہت دیکھا ہے مگر اب نہ دیکھوگے، میں علی گڑھ کالج میں ہوں جہاں عربی کا بھی بڑا کتب خانہ موجود ہے۔اگر ہم کسی تحقیق کے درپے ہوں تو بکثرت کتابیں دیکھ سکتے ہیں اور دیکھتے بھی ہیں مگر ہمیں پوری تسکین جبھی ہوتی تھی جب کہ اس بندۂ خدا (قبر انور کی طرف اشارہ کرکے) کی زبان سے سن لیتے تھے تو اب بتاؤ ہم کیوں آنے لگے،اس بیان سے مجمع میں لوگوں کی چیخیں نکل گئیں تھیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## مشاہیر تلامذہ

| نام | ولادت/ وفات |
|---|---|
| استاذ زمن مولانا حسن رضا خانصاحب بریلوی (برادر اوسط) | ۱۲۷۶ھ/ ۱۳۲۶ھ |
| حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب، بریلوی (خلف اکبر) | ۱۲۹۲ھ/ ۱۳۶۲ھ |
| مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی (خلف اصغر) | ۱۳۱۰ھ/۱۴۰۲ھ |
| ابوالمحمود مولانا سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی، | ۱۲۸۶ھ/۱۳۴۳ھ |
| ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب بہاری | ۱۳۰۳ھ/۱۳۸۲ھ |
| عید الاسلام مولانا عبد السلام صاحب جبلپوری، | ۱۲۷۲ھ/۱۳۷۳ھ |
| سلطان الواعظین مولانا عبد الاحد صاحب پیلی بھیتی | ۱۲۸۳ھ/۱۳۵۲ھ |

ابوالفیض صوفی قلندرعلی صاحب سہروردی سیالکوٹی، ۱۳۷۷ھ

محدث اعظم ہند مولانا سید محمد کچھوچھوی، ۱۳۱۱ھ/۱۳۸۳ھ

مولانا حافظ یقین الدین صاحب برنی، ۱۳۷۰ھ

مولانا رحیم بخش صاحب آروی، ۱۳۴۲ھ

مولانا مفتی اعجاز ولی خانصاحب، بریلوی، ۱۳۳۲ھ/۱۳۹۳ھ

مولانا حسنین رضاخاں صاحب، بریلوی، (برادرزادہ) ۱۳۰۹ھ/۱۴۰۱ھ

مولانا رحیم بخش صاحب مظفرپوری ۱۳۲۲ھ/۱۳۷۹ھ

## مشاہیر خلفاء ہندوپاک

شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی،

سندالمحدثین مولانا سید دیدار علی صاحب، الوری، ۱۲۷۳ھ/۱۳۵۴ھ

قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی، ۱۲۹۷ھ/۱۴۰۰ھ

مجاہد اسلام مولانا احمد مختار صاحب میرٹھی، ۱۲۹۴ھ/۱۳۵۷ھ

مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی، ۱۳۱۰ھ/۱۳۷۴ھ

عمدۃ المتکلمین مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری، ۱۲۹۵ھ/۱۳۵۸ھ

صدرالشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی، ۱۲۹۶ھ/۱۳۶۷ھ

صدرالافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی، ۱۳۰۰ھ/۱۳۶۷ھ

مولانا سید ابوالبرکات الوری، ۱۳۱۶ھ

مولانا مفتی غلام جانی صاحب ہزاروی، ۱۳۱۶ھ/۱۳۷۹ھ

مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضاخانصاحب، بریلوی (نبیرہ اکبر) ۱۳۲۵ھ/۱۳۸۵ھ

امین الفتوی مولانا حاجی محمد لعل خانصاحب بیسلپوری، ۱۳۴۰ھ

شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خانصاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی، ۱۳۸۰ھ

مولانا محمد شفیع صاحب بیسلپوری، ۱۳۳۸ھ

برہان ملت مولانا مفتی برہان الحق صاحب جبلپوری

مولانا عمرالدین صاحب ہزاروی، ۱۳۴۹ھ

انکے علاوہ آپ کے تلامذہ میں تقریباً سب آپ کے خلفاء ہیں۔

# فضل وکمال

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جملہ علوم وفنون کی تکمیل چودہ سال کی عمر تک کرلی تھی جیسا کہ آپ پڑھ چکے۔ اس کم سنی میں انہوں نے کتنے علوم وفنون کی سیر کی اسکی تفصیل کیلئے آپ کی تصانیف پڑھے بغیر صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

اجمالی طور پر اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون پر اپنی چھوٹی بڑی تقریباً ایک ہزار تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جنکا قدر معتد بہ حصہ منظر عام پر آچکا ہے اور پوری دنیائے علم وفن سے خراج تحسین حاصل کررہا ہے۔

آپ کے علم وفضل کا اعتراف صرف عقیدت مند اور مدح خواں حضرات ہی نہیں کرتے، مدارس اسلامیہ اور مساجد تک ہی آپ کے علمی کمالات کے چرچے محدود نہیں، محض منبر واسٹیج ہی پر انکے فضل وکمال کا خطبہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ اب ان تمام روایتی مجامع ومحافل سے نکل کر آپکے تبحر علمی کا ڈنکا پوری علمی دنیا میں بج رہا ہے، کالج اور یونیورسٹیاں بھی انکی تحقیقات نادرہ پر خراج عقیدت پیش کررہی ہیں۔ پروفیسر ولکچرر حضرات بھی انکے علمی کارناموں پر ریسرچ اسکالروں سے پی، ایچ، ڈی کے مقالے لکھوارہے ہیں۔ ہندوپاک سے لیکر جامع ازہر تک، بریطانیہ سے امریکہ تک پوری دنیا کے متعدد تحقیقی مراکز سیکڑوں افراد کو ایم فل اور پی، ایچ، ڈی کی ڈگریاں دے چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی جو کچھ ہوا وہ آغاز باب ہے۔

ماہرین رضویات کا کہنا ہے کہ فرد واحد نے اتنا بڑا کام کردیا ہے کہ پوری ملت اسکو سمیٹ نہیں پارہی ہے، جبکہ آج تک انکی سیرت وسوانح اور تحقیقی کاموں پر لکھی جانے والی کتابوں اور مقالوں کی کی تعداد بجائے خود ہزار سے تجاوز کرچکی ہے۔

اس مختصر میں ان تمام تفصیلات کی گنجائش نہیں بلکہ اجمالی فہرست پیش کرنا بھی دشوار ہے۔ یہاں صرف چند چیزوں کی نشاندھی مقصود ہے۔

تمام علوم اسلامیہ میں اصل قرآن وحدیث کا علم ہے جس میں بنی نوع انسان کی ہدایت

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

کیلئے مکمل اصول وقوانین موجود ہیں اور فقہ اسلامی نے زندگی کے ہر موڑ پر آنیوالی مشکلات کی گرہیں کھول کرلوگوں کیلئے آسانیاں فراہم کردی ہیں۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی خاص طور پر پوری زندگی انہی علوم کا سبق پڑھایا اور قوم مسلم کو غلط روی سے بچانے کیلئے انہی علوم کے ذریعہ ہدایت کی راہیں ہموار کیں۔آپ کا دور نہایت ناگفتہ بہ حالات سے دوچار تھا۔نئے نئے فرقے جنم لے رہے تھے۔بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی تھیں۔دین اسلام کے نام پر ایسی باتیں سنائی جارہی تھیں جو سچے مسلمانوں کے سچے آباء واجداد نے بھی کبھی نہیں سنی تھیں۔نہ عظمت باری کا لوگوں کو خیال رہ گیا تھا اور نہ تعظیم رسول کا پاس تھا۔

ہندوستان کی سرزمین خاص طور پر اس زمانہ میں مسلمانوں کی ابتلاء وآزمائش کے ماحول سے دوچار تھی۔انگریزوں نے تفریق بین المسلمین کیلئے جو چال چلی تھی وہ پورے طور پر کامیاب ہوتی نظر آرہی تھی، کچھ صاحبان جبہ ودستار کو خرید کر مسلمانوں کے قدیمی نظریات وعقائد کو مٹانے کی ناپاک سازش تیار کرچکے تھے جس کی لپیٹ میں پورا ہندوستان تھا۔

www.alahazratnetwork.org

خداوند قدوس کا فضل بے پایاں تھا اپنے خاص بندوں پر جنہوں نے ان فتنوں کو روز اول ہی سے کچل دینے کی کوشش شروع فرمائی۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

ہندوستان میں اسلاف کے نظریات سے ہٹانے کی سازش سب سے پہلے دہلی کے عظیم علمی گھرانے، خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ایک فرد مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کے ذریعہ کی گئی۔لیکن اسکا زبانی اور قلمی رد اسی دور میں اس انداز سے شروع ہوا کہ شاید اس کتاب کے علاوہ کسی دوسری کتاب پر اتنی گرفتیں ہندوستان میں نہ ہوئی ہونگی، پورے ہندوستان کے علماء نے متعدد مقامات سے اسکے رد لکھے اور چھاپے۔ بطل حریت مجاہد اعظم جنگ آزادی حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی نے ایک جماعت علماء کے ساتھ جامع مسجد دہلی میں بروقت مواخذے کئے جس سے دودھ اور پانی کا امتیاز روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا تھا۔البتہ بعض لوگوں کی بے جا حمایت نے ایسی دلدل میں پھنسایا کہ آج تک انکے اذیال واذناب اسی میں پھنسے ہیں،تقویۃ الایمان کی ناپاک عبارات کی توجیہ کرتے کرتے اس منزل پر آکھڑے ہوئے کہ ''فر عن المطر و قام تحت المیزاب'' کا منظر

لوگ اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

کسی نے امکان کذب کی بحث چھیڑ دی اور کسی نے ختم نبوت پر اجماع امت کے خلاف غلط توجیہات کر کے متقدمین واسلاف کے عقائد صحیحہ کو جاہلانہ خیال لکھ دیا۔ کوئی حضور کے علم غیب کو جانورں، بچوں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دینے سے بھی نہ شرمایا۔ اور کوئی دعوائے نبوت کر کے ان سب کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا بلکہ انکے کھولے ہوئے دروازہ میں انکے ارمانوں کا خون کر کے خود داخل ہو گیا۔

اس دور میں علمائے ملت اسلامیہ کے لئے ایک ایسے قافلہ سالار کی ضرورت تھی جو ان سب کا مقابلہ کرے اور انکی نقاب الٹ کر اصلی پوزیشن واضح کردے جو رہبری کے بھیس میں رہزنی کر رہے تھے۔

خداوند قدوس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا بطل جلیل اس ملت کو عطا فرمایا جو اپنی مثال آپ تھا۔ گزشتہ اوراق میں قارئین انکی پاک زندگی کے واقعات بچپن سے جوانی تک پڑھ آئے۔ آئندہ اوراق میں ملاحظہ کریں کہ انکی خدمات کیا تھیں۔ اور انہوں نے تجدید و احیائے دین کا فریضہ کس حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا۔ عشق رسول کا سبق کس انداز سے پڑھایا۔ آپ کی ہر تصنیف ہمارے اس دعویٰ کا بین ثبوت ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ترجمۂ قرآن** ۔ انبیائے سابقین کی امتوں کے گمراہی میں مبتلا ہونے کا ایک خاص سبب یہ بھی تھا کہ انھوں نے آسمانی کتابوں میں ترمیم وتنسیخ کر ڈالی۔ اپنی نفسانی خواہشات کے تابع بنانے کے لئے خداوند قدوس کی نازل کردہ کتابوں میں ہر طرح کے تغیر وتبدل سے کام لیا۔ تحریف لفظی بھی کی گئی اور تحریف معنوی بھی۔ چونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جسکی حفاظت کا وعدہ رب کریم نے خود فرمایا ہے۔ تو اس میں لفظی تبدیلی تو کوئی کر ہی نہیں سکتا تھا کہ جس سے لوگ گمراہ ہوتے اور اصل نظم کلام باری نسیا منسیا ہو جاتا۔

البتہ معنوی تحریفات سے لوگوں نے ہر دور میں کچھ نہ کچھ شوشہ چھوڑا، اس طریقہ سے کتاب اللہ پر تو کوئی فرق نہ پڑا کہ اسکی معنوی تحریف کبھی اجماعی عقیدہ اور معمول بہ نہ بن سکی لیکن معنیٰ مراد کو غلط جامہ پہنا کر لوگوں کو اسلامی نظریات سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی رہی۔

امام احمد رضا قدس سرہ کے زمانے میں لوگوں کو راہ حق سے ہٹانے کے لئے جہاں دوسرے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے وہیں ترجمۂ قرآن میں اپنی خواہش نفس کے مطابق تبدیلیاں کی گئیں۔

مثلا:۔ آیت کریمہ

و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الما کرین۔

اورانہوں نے بنایاایک فریب اوراللہ نے بنایاایک فریب۔

انا فتحنالك فتحا مبینا، لیغفر لك اللہ ماتقدم من ذنبك وما تأخر۔

ہم نے فیصلہ کردیا تیرے واسطہ صریح تاکہ معاف کرے تجھ کواللہ تعالیٰ جوآگے ہو چکے تیرے گناہ اور پیچھے رہے۔(محمودالحسن)

بیشک ہم نے آپ کوکھلم کھلا فتح دی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔(تھانوی)

اللہ یستھزیٔ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔

اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔(سرسید)

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔(محمودالحسن)

وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین۔

اورہم نے ایسے(مضامین نافعہ دیکر) آپ کواور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیاجہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لئے۔(تھانوی)

ان حالات میں ضروری تھا کہ ترجمۂ قرآن مستند تفاسیر کی روشنی میں عام فہم طریقے پر پیش کیا جائے۔ لہذا قوم مسلم کے ایمان کی حفاظت کیلئے امام احمد رضا قدس سرہ نے کنزالایمان (ایمان کا خزانہ) امت مسلمہ کوعطا فرمایا جس کے چرچے آج پورے عالم اسلام میں ہو رہے ہیں۔ ترجمہ کے جملوں بلکہ ہر ہر لفظ کی خوبیاں بیان کی جارہی ہیں۔ موزوں الفاظ اور حسن بیان کے ساتھ ساتھ فصاحت وبلاغت کا مرقع اہل اسلام کے ایمان میں قوت اور روحانی بالیدگی کا منظر پیش کرتا ہے۔ کتنے حضرات نے اس ترجمہ کے محاسن بیان کرتے کرتے مستقل کتابیں لکھ دیں۔ محققین نے مقالے لکھے۔ اور حال ہی میں کراچی پاکستان سے پروفیسر مجید اللہ صاحب قادری نے آٹھ سو سے زیادہ صفحات پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ڈگری حاصل کی۔

**علم غیب**۔تفویۃ الایمان کے مصنف نے مسئلہ علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء پر بھی نکتہ چینی کی تھی اور صاف انکار کر دیا تھا۔ بعد کے لوگوں نے اسے خوب سراہا یہاں تک کہ حجاز مقدس میں بھی بعض ہندنژاد نام نہاد علماء نے قائلین علم غیب پر پھبتیاں کسیں۔امام احمد رضا حسن اتفاق سے اس وقت دوسرے حج بیت اللہ کیلئے حاضر ہوئے تو علمائے حرم محترم زادہ اللہ شرفا وتعظیما نے اس موضوع پر جواب لکھنے کی فرمائش کی۔آپ نے بحالت علالت ہی مجموعی طور پر صرف آٹھ گھنٹے میں "الدولة المكيه بالمادة الغيبيه" عربی زبان میں املا کرائی جو اس موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔

علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما نے اسکو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا، اس پر فراخدلی سے انمول تقاریظ لکھیں،شریف مکہ کے دربار میں پوری کتاب پڑھی گئی، اسکے بعد منکرین کی حالت دیدنی تھی۔ آج تک کسی میں مجال دم زدن نہیں اور سارے اہل باطل ملکر بھی اسکا جواب نہ لاسکے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**اختیارات:**۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کاملہ پر بھی دشمنان اسلام نے غوغے کئے، تفویۃ الایمان میں اختیارات مصطفیٰ کا اس بیہودہ انداز میں انکار کیا گیا کہ " جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ آپ کا قلم حرکت میں آیا اور " سلطنة المصطفى فى ملكوت كل الورىٰ "اور دفع البلا کے اختیارات پر" الا من والعلى لناعتى المصطفى بدافع البلاء" جیسی معرکۃ الآرا کتابیں تصنیف فرمائیں۔

**امکان کذب:**۔امکان کذب کا فتنہ اٹھا تو "سبحان السبوح"علمی وتحقیقی کتاب تصنیف فرمائی جسکی سطر سطر سے دلائل وبراہین کے چشمے بہہ رہے ہیں۔خداوند قدوس کیلئے جسم ثابت کرنے والے فرقہ مجسمہ کی سرکوبی کیلئے " قوارع القهار على المجسمة الفجار " جیسی مایۂ ناز کتاب اہل اسلام کو عطا کی۔

**ختم نبوت:**۔ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف شورش شروع ہوئی اور مرزا کاذب نے جب اپنی جعلی نبوت منوانے کی سرتوڑ کوشش کی تو امام احمد رضا نے پے در پے چار کتابیں لکھیں۔اور

مسئلہ ختم نبوت ایمانی ایقانی اذعانی اجماعی ضروری دینی پر اپنی ایک علیحدہ مستقل جلیل القدر تصنیف " جزاء الله عدوه باباءه ختم النبوة " میں تحقیق انیق اور علم وعرفان کے ایسے دریا بہائے کہ جسکی نظیر شاید و باید۔

غرض کہ عقائد و اعمال ہوں یا رسوم اسلام، ہر میدان میں انہوں نے اپنے اشہب قلم کو مہیز لگائی اور احیائے علوم دین و تجدید شرع مبین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجدد وقت بنایا تھا جسکا ظہور آخر وقت تک رہا اور آج بھی انکی قلمی خدمات صفحۂ قرطاس پر ثبت ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہیں۔

**تبحر علمی:۔** امام احمد رضا قدس سرہ کو جملہ علوم متداولہ نقلیہ وعقلیہ میں ید طولی حاصل تھا آپکی تصانیف سے استفادہ کرنے والے اس چیز کو بخوبی جانتے ہیں۔علوم قرآن سے متعلق ترجمۂ قرآن کی بابت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

" علم القرآن کا اندازہ اگر صرف اعلی حضرت کے اردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جسکی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے، نہ فارسی میں اور نہ اردو میں، جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا ہی نہیں جا سکتا، جو بظاہر محض ترجمہ ہے مگر در حقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں قرآن ہے، اس ترجمہ کی شرح حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا شاہ نعیم الدین علیہ الرحمہ نے حاشیہ پر لکھی۔وہ فرماتے تھے کہ دوران شرح مجھے ایسا کئی بار ہوا کہ اعلی حضرت کے استعمال کردہ لفظ کے مقام استنباط کی تلاش میں دن پر دن گذرے اور رات کٹتی رہی اور بالآخر ماخذ ملا تو ترجمہ کا لفظ ہی اٹل نکلا۔

اعلی حضرت خود شیخ سعدی کے فارسی ترجمہ کو سراہا کرتے تھے لیکن اگر حضرت سعدی اردو زبان کے اس ترجمہ کو پاتے تو فرما ہی دیتے کہ ترجمۂ قرآن شئ دیگر ست وعلم القرآن شئ دیگر۔

تفسیر قرآن پر بھی آپ نے کام شروع کیا تھا لیکن سورۂ والضحی، کی بعض آیات کی تفسیر اسی اجزاء (چھ سو سے زائد صفحات) پر پھیل گئی، پھر دیگر ضروری مصروفیات نے اس کام کی مہلت ہی نہ دی۔

فرماتے ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org

زندگیاں ملتیں تو تفسیر لکھتے، یہ ایک زندگی تو اسکے لئے کافی نہیں۔

فقہ واصول میں تو آپکی عبقریت کے قائل عقید تمند ہی نہیں دور حاضر کے محققین نے بھی برملا اعتراف کیا ہے۔

مولوی ابوالحسن میاں ندوی لکھتے ہیں:۔

فقہ حنفی اور اسکی جزئیات پر ان کو جو عبور حاصل تھا اسکی نظیر شاید کہیں ملے، اور اس دعوی پر ان کا مجموعۂ فتاوی شاہد ہے، نیز ان کی تصنیف " کفل الفقه الفاهم فی احکام القرطاس والدراهم " جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی تھی۔

فتاوی رضویہ میں اسکے بے شمار شواہد موجود ہیں۔ جلد اول میں پانی کے اقسام کی تفصیل پڑھیے۔ جس پانی سے وضو جائز ہے اسکی ۱۶۰ رقسمیں، اور جس سے وضو نہیں ہوسکتا اسکی ۱۴۶ ر قسمیں بیان فرمائیں اور ہر ایک کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا۔ حق یہ ہے کہ پانی کی انواع واقسام کا تجزیہ کر کے پانی پانی کر دیا۔

اسی طرح ۱۷۵ صورتیں وہ بیان کیں کہ پانی کے استعمال پر عدم قدرت ثابت ہوتی ہے اور تیمم کا جواز متحقق ہوتا ہے۔ تیمم کن چیزوں سے جائز ہے، انکی تعداد ۱۸۱ بیان فرمائی، ان میں ۱۰۷ رکی خود امام موصوف نے اپنی جودت طبع سے نشاندہی کی، اور جن سے تیمم جائز نہیں وہ ۱۳۰ ر ہیں۔ یہاں ۷۲ رکا اضافہ منجانب مصنف ہے۔

فقہی جزئیات پر عبور کامل کی روشن دلیلیں انکے فتاوی سے ظاہر ہیں، حق یہ ہے کہ آپکے دور میں عرب وعجم کے علماء مسائل شریعت میں آپ کے استحضار علمی کو دیکھ کر حیران رہے۔

مولوی ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:۔

حرمین شریفین کے قیام کے زمانہ میں بعض رسائل بھی لکھے اور علمائے حرمین نے بعض سوالات کئے تو انکے جواب بھی تحریر کئے اور ذہانت کو دیکھکر سب کے سب حیران وششدر رہ گئے۔

فتاوی رضویہ کی بارہ جلدیں طبع ہوکر منظر عام پر آگئی ہیں، اگر چہ بعض رسائل ابھی جلدوں میں شامل نہیں، اور آخری جلدوں کا اکثر حصہ بھی نہ مل سکا۔ پھر بھی جو موجود ہے وہ اپنی

مثال آپ ہے، آج تک اردو زبان میں ایسا عظیم فقہی شاہکار معرض تحریر میں نہ آیا۔ کسی کتاب کی ضخامت اسکی خوبی کا معیار نہیں ہوتی بلکہ وہ مضامین ثابتہ ہوتے ہیں جو سیکڑوں کتابوں کا عطر تحقیق بنا کر پیش کئے جاتے ہیں۔ فتاوی رضویہ اپنی تحقیق انیق کے اعتبار سے سب پر فائق ہے

فتاوی رضویہ نے تحقیق کا ایک انوکھا معیار اور اسلوب سکھایا اور محققین کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ علم فقہ صرف چند مسائل بیان کردینے کا نام نہیں بلکہ فقہ کے متعلقہ علوم پر جب تک دسترس حاصل نہ ہو اس وقت تک حوادث روزگار اور بدلتے ہوئے حالات سے نمٹنا اور ان کا شرعی نقطۂ نگاہ سے حل تلاش کرنا ممکن نہ ہوسکے گا۔ مفتی وفقیہ کا کام ہے کہ وہ درپیش مسائل میں حکم شرعی سے لوگوں کو آگاہ کرے اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جبکہ وہ اس مسئلہ کے متعلقہ مباحث کی چھان بین اور انکی تنقیح کے بعد حکم بیان کرے ورنہ سخت لغزش کا خطرہ ہے۔

امام احمد رضا کی وسعت نظر، جودت فکر، ذہن ثاقب اور رائے صائب نے انکو اپنے دور میں پوری دنیا کا مرکز اور مرجع فتاوی بنادیا تھا۔ آپکے یہاں متحدہ ہندوستان کے علاوہ برما، چین، امریکہ، افغانستان، افریقہ اور حجاز مقدس وغیرہا سے بکثرت استفتاء آتے اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سوجمع ہوجاتے تھے۔ ان سب کا جواب نہایت فراخدلی اور خلوص وللہیت سے دیا جاتا تھا اور کبھی کسی فتوی پر اجرت نہیں لی جاتی تھی اور نہ ہی کہیں سے تنخواہ مقرر تھی۔ یہ اس خاندان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔

اس خاندان میں فتوی نویسی کی مسند سب سے پہلے آپ کے جد امجد قطب زماں حضرت مولانا مفتی رضا علی خاں صاحب قدس سرہ نے بچھائی، اور پوری زندگی خالصۃ لوجہ اللہ فتوی لکھا۔

آپ کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ کے والد محترم رئیس الاتقیاء عمدۃ المتکلمین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں صاحب قدس سرہ جانشین ہوئے۔ اور پھر امام احمد رضا نے پچاس سال سے زیادہ فتاوی تحریر فرمائے۔

آپ کے بعد دونوں صاحبزادگان حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خانصاحب اور حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خانصاحب علیہما الرحمہ نے مجموعی طور پر ساٹھ سال تک مسند افتاء کو رونق بخشی۔ نہایت خلوص کے ساتھ یہ فریضہ انجام دیا اور کبھی طمع ولالچ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نے راہ نہ پائی ،اور آجکل اس مسند پر متمکن ہیں تاج شریعت حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری مدظلہ العالی۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے فتاوی اردو، فارسی اور عربی زبان میں تحریر فرمائے۔جس زبان میں سوال آتا اسی میں جواب دیا جاتا،حتی کہ سوال منظوم ہوتا تو جواب بھی نظم ہی میں دیا جاتا۔اسکے علاوہ انگریزی میں بھی بعض فتاوی منقول ہیں۔

فتاوی رضویہ چودھویں صدی کا بلاشبہ فقہی انسائکلو پیڈیا ہے اور مجھ جیسا ہیچمداں اسکی کماحقہ خوبیاں کرنے سے قاصر اور اسکی علمی گہرائی تک پہونچنا مشکل ہے۔وہ ایسا بحر بیکراں ہے جسکے ساحل پر کھڑے رہ کر اسکے مناظر قدرت تو دیکھے جاسکتے ہیں لیکن اسکی گہرائی کو ناپنا اور غواصی کرکے موتی برآمد کرنا ہر کہہ ومہ کا کام نہیں ہوتا۔

آپ کے فتاوی سے متاثر ہوکر بڑے بڑے علامۂ وقت اتنا لکھ چکے ہیں کہ انکو جمع کیا جائے تو ضخیم کتاب بن جائے۔آپ کے بعض عربی فتاوی کو ملاحظہ فرمانے کے بعد محافظ کتب حرم سید اسمعیل خلیل نے لکھا اور کیا خوب لکھا۔

www.alahazratnetwork.org

واللہ اقول والحق اقول: لو رأھا ابو حنیفۃ النعمان لا قرت عینہ ویجعل مؤلفہ من جملۃ الاصحاب۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

قسم کھا کر کہتا ہوں اور حق کہتا ہوں کہ اگر ان فتاوی کو امام اعظم ابوحنیفہ ملاحظہ فرماتے تو انکو خوشی ہوتی اور صاحب فتاوی کو اپنے شاگردوں میں شامل کرلیتے۔

آپ کو پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں تبحر حاصل تھا اور جس فن میں قلم اٹھایا تحقیق انیق کے دریا بہائے۔

آپ نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون پر تقریبا ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں۔

## مختلف علوم وفنون پر تصانیف اور انکی تعداد

ابتک جن تصانیف کی فہرستیں تیار ہوئیں ان میں سب سے طویل اور محتاط فہرست فاضل گرامی مرتبت حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی مدظلہ کی مرتب کردہ ہے جسکا اجمالی خاکہ اسطرح ہے۔

| علوم وفنون | | تعداد تصانیف |
|---|---|---|
| ۱۔ | علم تفسیر | ۱۵ |
| ۲۔ | اصول تفسیر | ۱ |
| ۳۔ | رسم خط قرآن | ۱ |
| ۴۔ | حدیث | ۲۶ |
| ۵۔ | اسانید حدیث | ۳ |
| ۶۔ | اصول حدیث | ۶ |
| ۷۔ | تخریج احادیث | ۴ |
| ۸۔ | جرح وتعدیل | ۲ |
| ۹۔ | اسماء الرجال | ۷ |
| ۱۰۔ | لغت حدیث | ۱ |
| ۱۱۔ | فقہ | ۲۵۳ |
| ۱۲۔ | اصول فقہ | ۷ |
| ۱۳۔ | رسم المفتی | ۳ |
| ۱۴۔ | فرائض | ۴ |
| ۱۵۔ | تجوید | ۴ |
| ۱۶۔ | عقائد وکلام | ۱۲۶ |
| ۱۷۔ | مناظرہ | ۷ |
| ۱۸۔ | فضائل | ۲۰ |
| ۱۹۔ | سیرت | ۴ |
| ۲۰۔ | مناقب | ۱۲ |
| ۲۱۔ | تاریخ | ۳ |
| ۲۲۔ | تصوف | ۱۲ |
| ۲۳۔ | سلوک | ۲ |

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| ۲۴۔ | اذکار | ۹ |
| ۲۵۔ | اخلاق | ۳ |
| ۲۶۔ | نصائح ومواعظ | ۳ |
| ۲۷۔ | ملفوظات | ۵ |
| ۲۸۔ | مکتوبات | ۲ |
| ۲۹۔ | خطبات | ۲ |
| ۳۰۔ | ادب | ۱ |
| ۳۱۔ | نحو | ۲۲ |
| ۳۲۔ | صرف | ۱ |
| ۳۳۔ | لغت | ۱ |
| ۳۴۔ | عروض | ۱ |
| ۳۵۔ | تعبیر | ۱ |
| ۳۶۔ | اوفاق | ۱ |
| ۳۷۔ | تکسیر | ۸ |
| ۳۸۔ | جفر | ۹ |
| | کل تعداد | ۵۹۱ |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## امام احمد رضا اور علم حدیث

علم حدیث اپنے تنوع کے اعتبار سے نہایت وسیع علم ہے،۔امام سیوطی قدس سرہ نے تدریب الراوی میں اسطرح کے تقریباً سو علوم شمار کرائے ہیں جن سے علم حدیث میں واسطہ ضروری ہے۔لہذا ان تمام علوم میں مہارت کے بعد ہی علم حدیث کا جامع اور اس علم میں درجہ کمال کو پہونچ سکتا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کا علم حدیث میں مقام ومرتبہ کیا تھا اسکی جھلک قارئین ملاحظہ کریں ورنہ تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے۔اس مختصر میں مجھے اس بات کا ثبوت فراہم کرنا ہے کہ بلاشبہ آپ علم حدیث میں ہر حیثیت سے یگانہ روزگار اور اپنی مثال آپ ہیں۔

عمدۃ المحدثین حافظ بخاری حضرت علامہ شاہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے حضور محدث اعظم کچھوچھوی نے معلوم کیا کہ حدیث میں امام احمد رضا کا کیا مرتبہ ہے؟ فرمایا:۔

وہ اس وقت امیر المومنین فی الحدیث ہیں، پھر فرمایا: صاحبزادے! اسکا مطلب سمجھا؟ یعنی اگر اس فن میں عمر بھر ان کا تلمذ کروں تو بھی انکے پاسنگ کو نہ پہونچوں، آپ نے کہا: سچ ہے۔

ولی را ولی می شناسد و عالم را عالم می داند۔

خود محدث اعظم کچھوچھوی فرماتے ہیں:۔

علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے، اسکی روایت و درایت کی خامیاں ہر وقت ازبر۔ علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلی حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا، اسکو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حفظ حدیث اور علم حدیث میں مہارت تامہ کا مشاہدہ کرنا ہے تو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرکے اسکا اندازہ ہر ذی علم کرسکتا ہے۔ ورق ورق پر احادیث وآثار کی تابشیں نجوم و کواکب کی طرح درخشندہ وتابندہ ہیں۔

ماہر لسانیات استاذ گرامی وقار حضرت مولانا یسین اختر صاحب مصباحی لکھتے ہیں:۔

محض اپنے حافظے کی قوت سے احادث کا اتنا ذخیرہ جمع کرلینا۔ بس آپ کے لئے انعام الہی تھا۔ جس کے لئے زبان ودل دونوں بیک وقت پکار اٹھتے ہیں، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۱۳۰۳ھ میں مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے تاسیسی جلسہ میں علمائے سہارنپور، لاہور، کانپور، جونپور، رامپور، بدایوں کی موجودگی میں حضرت محدث سورتی کی خواہش پر حضرت فاضل بریلوی نے علم حدیث پر متواتر تین گھنٹوں تک پرمغز اور مدلل کلام فرمایا۔ جلسہ میں موجود

سارے علمائے کرام نے حیرت واستعجاب کے ساتھ سنا اور کافی تحسین کی ۔ مولانا خلیل الرحمٰن بن مولانا احمد علی محدث سہارنپوری نے تقریر ختم ہونے پر بے ساختہ اٹھ کر حضرت فاضل بریلوی کی دست بوسی کی اور فرمایا: کہ اگر اس وقت والد ماجد ہوتے تو وہ علم حدیث میں آپ کے تبحر علمی کی دل کھول کر داد دیتے اور انہی کو اس کا حق بھی تھا۔ محدث سورتی اور مولانا محمد علی مونگیری (بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے بھی اسکی پرزور تائید کی۔

اس واقعہ سے حفظ حدیث اور علم حدیث میں آپ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ مشاہیر علماء کے جم غفیر میں بھی آپ کا محدثانہ مقام ہر ایک کو مسلم تھا۔

احادیث کریمہ کی روشنی میں کسی بات کو مدلل ومبرہن کرنے کا انداز حضرت فاضل بریلوی کی اکثر تصانیف میں یکساں ملتا ہے۔ کتب احادیث سے کسی مسئلہ کی تائید کیلئے اس کے ابواب وفصول کا ذہن میں محفوظ رہنا اور بوقت ضرورت اس سے مکمل استفادہ کرنا یہ بڑی وسعت مطالعہ کا کام ہے۔ حضرت فاضل بریلوی عام طور پر آیات واحادیث اور نصوص فقہیہ ہی کی روشنی میں عقائد واحکام کی تفصیلات تحریر فرماتے ہیں۔ چند کتابیں اس وقت پیش نظر ہیں جن کے سرسری تعارف سے آپ پر واضح ہوجائے گا کہ حفظ کتب کے میدان میں بھی حضرت فاضل بریلوی کی نظر کہاں تک تھی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک سوال کے جواب میں سجدۂ تعظیمی کی حرمت ثابت کرنے کیلئے "الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية" (۱۳۳۷ھ) کے نام سے ایک وقیع کتاب آپ نے لکھی جس میں آپ کے تبحر علمی کا جوہر اتنا نمایاں ہے کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔

وهي رسالة جامعة تدل على غزارة علمه وقوة استدلاله ۔ یہ ایک جامع رسالہ ہے جو ان کے وفور علم اور قوت استدلال کی دلیل ہے۔

مزید لکھتے ہیں:۔

متعدد آیات کریمہ اور ڈیڑھ سو نصوص فقہیہ کے علاوہ آپ نے اس کی تحریم کے ثبوت میں چالیس احادیث بھی پیش کی ہیں خود لکھتے ہیں:۔

حدیث میں چہل حدیث کی بہت فضیلت آتی ہے۔ ائمہ وعلماء نے رنگ رنگ کی چہل حدیثیں لکھی ہیں ہم بتوفیقہ تعالیٰ یہاں غیر خدا کو سجدۂ (تحیت) حرام ہونے کی چہل حدیثیں

لکھتے ہیں۔

بعض علوم حدیث میں آپ کی مہارت حد ایجاد تک پہونچی ہوئی تھی، آپ کا ایک رسالہ فن تخریج حدیث میں " الروض البهيج فی آداب التخریج " ہے۔اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا رحمٰن علی صاحب ممبر کونسل آف ریاست ریواں مدھیہ پردیش لکھتے ہیں۔

اگر پیش ازیں کتابے دریں فن نیافتہ شود پس مصنف راموجد تصنیف ھذا می تواں گفت۔

اگر فن تخریج حدیث میں اور کوئی کتاب نہ ہوتو مصنف کو اس تصنیف کا موجد کہا جاسکتا ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سے ایک مرتبہ سوال ہوا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں درس کی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:۔

مسند امام اعظم، مؤطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الخراج، کتاب الحج، شرح معانی الآثار، مؤطا امام مالک، مسند امام شافعی، مسند امام احمد، سنن دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، خصائص نسائی، منتقی الجارود، علل متناہیہ، مشکوۃ، جامع کبیر، جامع صغیر، منتقی ابن تیمیہ، بلوغ المرام، عمل الیوم واللیلہ، الترغیب والترہیب، خصائص کبری، الفرج بعد الشدۃ، کتاب الاسماء والصفات، وغیرہا۔ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے درس وتدریس اور مطالعہ میں رہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام احمد رضا نے چند کتب شمار فرما کر پچاس سے زائد کی بات اجمالاً ذکر کردی، یعنی آگے شمار کرنے کے لئے میری تصانیف کا مطالعہ کروواضح ہوجائے گا کہ میں نے علم حدیث میں کن کن کتابوں کو پڑھا اور پڑھایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جب راقم الحروف نے تلاش وجستجو شروع کی تو اب تک امام احمد رضا کی ساڑھے تین سو کتب ورسائل میں تقریباً چار سو کتابوں کے حوالے احادیث مبارکہ کے تعلق سے ملے۔ان تمام کتب کی تفصیلی فہرست جلد ششم کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث کی یہ کتابیں ابھی ہماری تحقیق وتلاش کے مطابق ہیں ورنہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کی تمام تصانیف کی تعداد تو تقریباً ایک ہزار ہے تو ابھی یہ کہنا نہایت مشکل ہے کہ

حدیث کی تمام کتابوں کی تعداد جوانکے مطالعہ میں رہیں کتنی ہیں۔

ان تمام کتب کے حوالے اس بات کی بھرپور وضاحت کر رہے ہیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا علم حدیث میں مطالعہ نہایت وسیع تھا۔آپ نے جن کتابوں کا بطور حوالہ تذکرہ فرمایا ہے وہ کتابیں بھی کوئی معمولی ضخامت کی حامل نہیں بلکہ بعض کتب دس، پندرہ ،بیس،اور پچیس جلدوں پر بھی مشتمل ہیں:۔ مثلا

☆ السنن الکبری للبیھقی۔　　دس جلدیں

☆ کنز العمال لعلی المتقی　　۱۸ جلدیں

☆ المعجم کبیر للطبرانی ۔　　۲۵ جلدیں

اس عظیم ذخیرۂ حدیث کا استقصاء واحاطہ اور پھر استحضار یہ سب آپ ہی کا حصہ تھا۔ متعدد مقامات پر ایک وقت میں ایک حدیث کے حوالے میں دس، بیس اور پچیس پچیس کتابوں کا تذکرہ اس بات کی غمازی کررہا ہے کہ بیک وقت آپ کے پیش نظر وہ تمام کتابیں رہتی تھیں بلکہ گویا ان سب کو حفظ کر لیا گیا تھا کہ جب جس مسئلہ میں ضرورت پیش آئی انکو فی البدیہ اور برجستہ تقریراًیا تحریراًبیان فرمادیتے ۔حافظ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا عظیم الشان عطا فرمایا تھا کہ جو کتاب ایک مرتبہ دیکھ لی حفظ ہوگئی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جس موضوع پر آپ نے قلم اٹھایا احادیث کا وافر ذخیرہ امت مسلمہ کو عطا فرمایا، تحقیق کے دریا بہائے۔فتاوی رضویہ اور اسکے علاوہ تصانیف سے چند نمونے صرف علم حدیث سے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔ہم اس مقالہ میں علم حدیث سے متعلق چند حیثیات سے نمونے پیش کریں گے۔جن کا اجمالی خاکہ اس طرح ہے۔

۱۔ کسی ایک موضوع سے متعلق احادیث

۲۔ حوالوں کی کثرت

۳۔ اصطلاحات حدیث کی تحقیق و تنقیح

۴۔ راویان حدیث پر جرح وتعدیل

۵۔ روایات میں تطبیق

# ۱۔ کسی ایک موضوع سے متعلق احادیث

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز سے کسی مسئلہ میں سوال ہوا تو آپ نے قرآن کریم سے استدلال کے بعد احادیث سے استدلال فرمایا اور موضوع سے متعلق احادیث کا وافر ذخیرہ جمع کر دیا۔ مثلا

☆ حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے خلیفہ مولانا کرامت اللہ صاحب نے دہلی باڑہ ہندوراؤ سے ۱۳۱۱ھ میں ایک استفتاء اس مضمون کا بھیجا کہ زید درود تاج وغیرہ پڑھنے کو شرک وبدعت کہتا ہے کیوں کہ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "دافع البلاء والوباء" وغیرہ کہا گیا ہے جو کھلا شرک ہے العیاذ باللہ۔

یہ پڑھ کر امام احمد رضا کا قلم حرکت میں آیا اور حضور کے دافع بلاء اور صاحب عطا ہونے کو تین سو احادیث کریمہ کے ذریعہ ثابت فرما کر وہابیہ کے خودساختہ شرک کو ہمیشہ کیلئے خاک میں ملا دیا۔ یہ کتاب "الامن والعلیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔ امام احمد رضا نے اس کا ایک دوسرا نام بھی رکھا ہے "اکمال الطامة علی شرك سوی بالامور العامه"۔

(وہابیوں کے اس شرک پر پوری قیامت ڈھانا جو امور عامہ کی طرح موجود کی تمام قسموں پر صادق ہے)

☆ امام احمد رضا قدس سرہ کے استاذ گرامی حضرت مولانا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کی معرفت مونگیر لعل دروازے سے ۱۳۰۵ھ میں ایک استفتاء آیا کہ وہابیہ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے کا انکار کیا ہے اور کہتے ہیں قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا محدث بریلوی فرماتے ہیں:۔

حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا افضل المرسلین سید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی یقینی اذعانی اجماعی ایقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کریگا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین والعیاذ باللہ رب العالمین۔

پھر ایک مبسوط کتاب "تجلی الیقین" کے نام سے تحریر فرمائی اور ایک سو احادیث سے اس مسئلہ کو واضح فرما کر تحقیق انیق کے دریا بہائے۔

☆ مولانا محمد حسن صاحب کانپوری کے شاگرد مولوی احمد اللہ صاحب نے کانپور سے ۱۳۱۲ھ میں ایک سوال بھیجا کہ ہمارے دیار میں چیچک اور قحط سالی آجائے، تو لوگ بلاء کے دفع کیلئے چاول گیہوں وغیرہ جمع کر کے پکاتے ہیں اور پھر علماء کو بلا کر اور خود محلّہ والے جمع ہوکر کھاتے ہیں یہ طعام ان کیلئے جائز ہے؟ امام احمد رضا نے جواب با صواب مرحمت فرمایا، یہ طریقہ اور اہل دعوت کیلئے یہ کھانا جائز ہے اس دعوے کے ثبوت میں ساٹھ حدیثیں بطور دلیل پیش فرمائیں جو امام احمد رضا کے عظیم محدث ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔

☆ جمادی الآخرہ ۱۳۰۵ھ میں سماع موتی سے متعلق ایک سوال آیا، سائل نے سوال کے ساتھ بعض منکرین کا جواب بھی منسلک کیا تھا۔ امام احمد رضا نے چار سو وجوہ سے داروگیر فرمائی ہے، یہ رسالہ دلائل وبراہین سے مزین ۷۷/احادیث پر مشتمل ہے۔

☆ مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کو دفناتے ہوئے امام احمد رضا محدث بریلوی نے ''جزاء اللہ عدوہ'' نامی کتاب تحریر فرمائی۔ ایک سو اکیس احادیث نقل فرما کر مرزا کے دعوی کو خاک میں ملادیا جو بلاشبہ آپ کے تبحر فی فن الحدیث کا بین ثبوت ہے۔

www.alahazratnetwork.org

☆ جمعہ کے دن اذان ثانی کے موضوع پر امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایک کتاب ''شمائم العنبر'' نامی عربی زبان میں تحریر فرمائی جس میں ۴۵/احادیث سے کتاب کو مزین فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ تخلیق ملائکہ کے عنوان پر چوبیس احادیث سے استدلال فرمایا۔

☆ خضاب کے عدم جواز میں ۱۶/احادیث سے استدلال۔

☆ معانقہ کے ثبوت میں ۱۶/احادیث۔

☆ داڑھی کی ضرورت واہمیت پر ۵۶/احادیث۔

☆ والدین کے حقوق پر ۹۱/احادیث۔

☆ سجدۂ تحیت کی حرمت میں ۷۰/احادیث۔

☆ شفاعت کے عنوان پر ۴۰/احادیث۔

☆ تصاویر کے عدم جواز پر ۲۷/احادیث۔

اور اسی طرح بے شمار عناوین وموضوعات پر ان گنت احادیث کریمہ سے استدلال فرما کر امت مسلمہ کو احادیث کا بیش بہا خزانہ مرحمت فرمایا۔

درحقیقت امام احمد رضا کی تصانیف احادیث کریمہ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہیں جس موضوع پر اشہب قلم کو مہمیز لگائی اس میں ظفر و کامیابی نے آپ کے قدم چومے۔

# حوالوں کی کثرت

یہاں تک تو چند نمونے احادیث کی کثرت سے متعلق تھے اب ملاحظہ فرمائیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی جب کوئی حدیث نقل فرماتے ہیں تو ان کی نظر اتنی وسیع وعمیق ہوتی ہے کہ بسا اوقات وہ کسی ایک کتاب پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پانچ، دس اور بیس کتابوں کے حوالے دیتے جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام کتابیں اس موضوع پر ان کے سامنے کھلی رکھی ہیں اور سب کے نام لکھتے جا رہے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی بتاتے جاتے ہیں کہ کس محدث نے کس صحابی سے روایت کی مثلاً۔

✡ الامن والعلی میں ص ۷۰ پر ایک حدیث تحریر فرمائی۔

اطلبو االخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔
یعنی بھلائی اور اپنی حاجتیں خوش رویوں سے مانگو۔

☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر والعقیلی والخطیب وتمام الرازی فی فوائد ہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس ۔

☆ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج والعقیلی والدار قطنی فی الافراد والطبرانی فی الاوسط وتمام والخطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرہ ۔

☆ وابن عساکر والخطیب فی تاریخھا عن انس ابن مالک ۔

☆ والطبرانی فی الاوسط والعقیلی والخرائطی فی اعتلاء القلوب وتمام وابو سھل وعبدالصمد بن عبدالرحمن البزار فی جزء ہ وصاحب المھرانیات فیھا عن جابر ابن عبداللہ ۔

☆ وعبدبن حمید فی مسند وابن حبان فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والسلفی فی الطیوریات عن ابن عمر ۔

☆ وابن النجار فی تاریخه عن امیر المومنین علی ۔

☆ والطبرانی فی الکبیر عن ابی خصیفه ۔

☆ وتمام عن ابی بکره ۔

☆ والبخاری فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابو یعلی فی مسنده والطبرانی فی الکبیروالعقیلی والبیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

*یہ تو صحابہ کرام کی روایت ۳۴؍ کتابوں سے نقل فرمائی۔*

✡ *اسی کتاب کے ص ۳۷؍ پر ایک حدیث یوں ہے۔*

اللهم اعز الاسلام باحب هذین الرجلین الیك بعمر بن الخطاب اوبابی جهل بن هشام۔

*الٰہی اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اسکے ذریعہ سے یا عمر ابن خطاب یا ابوجہل بن ہشام۔*

☆ رواه احمد وعبد بن حمید والترمذی بسند حسن وصحیح عن امیر المومنین عمر بن خطاب وانس ایضاً

☆ وابن سعد وابو یعلی وحسن بن سفیان فی فوائد ہ والبزار وابن مردویه وخیثمه بن سلیمان فی فضائل الصحابه وابو نعیم والبیهقی فی دلائلهما وابن عساکر کلهم عن امیر المومنین عمر ۔

☆ والترمذی عن انس ۔

☆ والنسائی عن ابن عمر ۔

☆ احمد وابن حمید وابن عساکر عن خباب بن الارث ۔

☆ والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن عبدالله ابن مسعود ۔

☆ والترمذی والطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس ۔

☆ والبغوی فی الجعد یات عن ربیعة السعدی رضی الله تعالیٰ عنهم

اجمعین ۔

یہ دس صحابہ کرام کی روایت ۲۳؍ کتب حدیث سے نقل فرمائی۔

✡ اسی کتاب الامن والعلی میں ۱۲۹؍ پر ایک حدیث نقل فرمائی۔

انا محمدواحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبہ ونبی الرحمۃ ۔

میں محمد ہوں اور احمد اور سب نبیوں کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

☆ رواہ احمد ومسلم والطبرانی فی الکبیر عن ابی موسی الاشعری ۔

☆ ونحوہ وابنا سعدوابی شیبہ والبخاری فی التاریخ والترمذی فی الشمائل عن حذیفہ۔

☆ وابن مردویہ فی اتتفسیر وابو نعیم فی الدلائل وابن عدی فی الکامل وابن عساکر فی تاریخ دمشق والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی الطفیل ۔

☆ وابن عدی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یہ چار صحابہ کرام کی روایت ۱۴؍ کتابوں سے نقل فرمائی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

✡ جزاء اللہ عدوہ میں ۴۶؍ پر ایک حدیث نقل فرمائی۔

اما ترضی ان تکون منی منزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لانبی بعدی ۔

اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسی علیہ الصلوۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کیلئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں فرق یہ ہے کہ ہارون نبی تھے، میں جب سے مبعوث ہوا دوسرے کیلئے نبوت نہیں۔

☆ رواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن ابی شیبہ والسنن لابن جریر عن سعد بن ابی وقاص ۔

☆ وحاکم والطبرانی وابوبکر وابن مردویہ والبزار وابن عساکر عن علی ۔

☆ واحمد والبزار والطبرانی والمطیری عن ابی سعید الخدری ۔

☆ والترمذی عن جابر بن عبداللہ وعن ابی ھریرۃ۔

☆ والطبرانی والخطیب عن عبداللہ بن عمر ۔

☆ وابو نعیم عن سعیدبن زید ۔

☆ والطبرانی عن البراء بن عازب وزید بن ارقم وحبیش بن جنادہ وجابر بن سمرہ ومالک بن حویرث ۔

☆ وام المومنین ام سلمۃواسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

یہ چودہ صحابہ کرام کی روایت ۱۸؍کتابوں سے نقل فرمائی۔

✡ 'راد القحط والوباء" میں صفحہ ۱۲؍ پر ایک حدیث نقل فرمائی۔

الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ باللیل والناس ینام ۔

اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نمازیں پڑھنا۔

☆ رواہ امام الائمہ ابو حنیفہ والامام احمد وعبدالرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس ۔

☆ واحمد والطبرانی وابن مردویہ عن معاذ بن جبل ۔

☆ وابن خزیمہ والدارمی والبغوی وابن السکن وابو نعیم وابن بسطۃ عن عبد الرحمن بن عائش۔

☆ واحمد والطبرانی عنہ عن صحابی ۔

☆ والبزار عن ابن عمر و ثوبان ۔

☆ والطبرانی عن ابی امامہ ۔

☆ وابن قانع عن ابی عبیدۃابن الجراح ۔

☆ والدارمی وابوبکر النیساپوری فی الزیادات عن انس ۔

☆ وابو الفرح فی العلل تعلیقا عن ابی ھریرۃ ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ وابن ابی شیبه مرسلا عن عبدالرحمن بن سابط ، رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

یہ دس صحابہ کرام اور ایک تابعی کی روایت ۲۳ رکتابوں سے نقل فرمائی۔

✡ فتاوی رضویہ نہم رسالہ ''عطایا القدیر'' میں صفحہ ۴۷ حصہ دوم پر ایک حدیث نقل فرمائی۔

لاتد خل الملئکة بیتا فیه کلب ولا صورة ۔

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

☆ رواه الائمة احمد والسنة والطحاوی عن ابی طلحه ۔

☆ والبخاری والطحاوی عن ابن عمر و عن ابن عباس ۔

☆ ومسلم وابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المومنین میمونه ۔

☆ ومسلم وابن ماجه والطحاوی عن ام المومنین الصدیقه ۔

☆ واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن حبان عن ابی هریره ۔

☆ والامام احمد والدارمی وسعید بن منصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجه ابن خزیمه وابو یعلی والطحاوی وابن حبان والضیاء والشاشی وابونعیم فی الحلیة عن امیر المومنین علی ۔

☆ والاما م مالك فی الموطا والترمذی والطحاوی عن ابی سعید الخدری ۔

☆ واحمد والطحاوی والطبرانی فی الکبیر عن اسامه بن یزید ۔

☆ والطحاوی والحاوی عن ابی ایوب الانصاری ،رضی الله تعالی عنهم اجمعین ۔

یہ دس صحابہ کرام کی روایت ۴۳ رکتابوں سے نقل فرمائی۔

✡ فتاوی رضویہ جلد سوم میں صفحہ ۳۲۶ ر پر ایک حدیث نقل فرماتے ہیں۔

قل هو الله تعدل ثلث القرآن :

'' قل هو الله احد ''پوری سورت مبارکہ کی تلاوت کا ثواب تہائی قرآن کے

برابر ہے۔

☆ رواه الامام مالك واحمد والبخاری وابوداؤد والنسائی عن ابی سعید الخدری ۔

☆ والبخاری عن قتادہ بن النعمان ۔

☆ واحمد ومسلم عن ابی الدرداء ۔

☆ ومالك واحمد ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه والحاكم عن ابی هريره ۔

☆ واحمد والترمذی والنسائی عن ابی ایوب الانصاری ۔

☆ والترمذی وابن ماجه عن انس ابن مالك ۔

☆ واحمد وابن ماجه عن ابی مسعود البدری ۔

☆ والطبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن مسعود ۔

www.alahazratnetwork.org

☆ والطبرانی فی الكبير والحاكم وابو نعيم فی الحليه عن عبد الله بن عمرو ۔

☆ والطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل

☆ والبزار عن جابر بن عبدالله ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ وابوعبید عن عبدالله بن عباس ۔

☆ واحمد عن ام مکتوم بنت عقبه ۔

☆ والبیهقی فی السنن عن رجاء الغنوی رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

یہ کل پندرہ صحابۂ کرام کی روایت ۳۴؍کتابوں سے نقل فرمائی۔

یہ چند اور اس طرح کی سیکڑوں مثالیں امام احمد رضا محدث بریلوی کی وسعت مطالعہ پر اور عمیق نظری کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔

✡ زکوۃ کا مال سادات کرام اور تمام بنی ہاشم کیلئے حرام قطعی ہے جسکی حرمت پر ائمۂ مذاہب کا اجماع ہے، اس مسئلہ سے متعلق امام احمد رضا محدث بریلوی سے سوال ہوا، آپ نے اسکی حرمت پر تحقیق کے دریا بہائے اور مندرجہ ذیل کتب احادیث اور راوی کا نشان دیا۔

☆ سیدنا حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالٰی عنہ

روی عنه احمد والبخاری ومسلم ۔

☆ سیدنا حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ

روی عنه احمد وابن حبان برجال ثقات۔

☆ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما

روی عنه الطحاوی والحاکم وابو نعیم وابن سعد فی الطبقات وابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وروی عنه الطحاوی حدیثاآخر وروی عنه الطبرانی حدیثا ثالثا۔

☆ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ

روی عنه احمد ومسلم والنسائی۔

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ

www.alahazratnetwork.org

روی عنه ابن حبان والطحاوی والحاکم وابو نعیم۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

روی عنه الشیخان ۔

وروی عنه الطحاوی حدیثین آخر۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ

روی عنه البخاری ومسلم ۔

وروی عنه الطحاوی حدیثا آخر۔

☆ حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالٰی عنہ

روی عنه الترمذی والنسائی۔

وروی عنه الطحاوی حدیثا آخر۔

☆ حضرت ابورافع مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

روی عنه احمد وابو دائود والترمذی والنسائی والطحاوی وابن حبان وابن خزیمه والحاکم ۔

☆ حضرت ہرمز یا کیسان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روی عنه احمد والطحاوی۔

☆ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روی عنه اسحاق بن راهویه وابو یعلی الموصلی والطحاوی والبزار والطبرانی والحاکم۔

☆ حضرت ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

روی عنه الطحاوی۔

☆ حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روی عنه الطحاوی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

علق عنه الترمذی۔

www.alahazratnetwork.org

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال صحابی

علق عنه الترمذی۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علق عنه الترمذی۔

☆ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روی عنها الستة۔

☆ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روی عنها الطحاوی۔

☆ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روی عنها احمد ومسلم۔

☆ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بیس صحابہ کرام اور اور صحابیات سے مروی پچیس احادیث ہیں جنکو پندرہ کتب احادیث سے نقل فرمایا۔

✡ الامن والعلی ۱۰۹ ر پر ایک حدیث ہے جس میں حضرت عبداللہ بن اعور مازنی اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارگاہ رسالت میں قصیدہ پڑھنا مذکور ہے جس کا پہلا مصرع ہے۔

یامالك الناس و دیان العرب ۔

اس واقعہ کو نقل فرما کر امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ اس واقعہ اور حدیث کو مندرجہ ذیل سندوں سے کیا گیا ہے۔

الامام احمد حدثنا محمد بن ابی بکرالمقدسی ،ثنا ابو معشر البراء ، ثنی صدقه بن طینة ،ثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعده، ثنی الاعشی المازی رضی الله تعالیٰ عنه قال اتیت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الحدیث ۔

و رواه الامام اجل ابو جعفر الطحاوی فی معانی الاثار حدثنا ابن ابی داؤد ثنا المقدمی ثنا ابو معشر الی آخره نحوه سند ا و متنا ۔

و رواه ابن عبد الله ابن الامام فی زوائد مسنده من طریق عوف بن کهمس بن الحسن عن صدقة بن طیسلة حدثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعده قالواحدثنا الاعشی رضی الله تعالیٰ عنه فذکره، قلت و الیه اعنی عبد الله عزاه حافظ الشان فی الاصابة انه رواه فی الزوائد ، و العبد الضعیف غفر الله تعالیٰ له قدراه فی المسند نفسه ایضاً کماسمعت و لله الحمد ۔

و رواه البغوی و ابن السکن و ابن ابی عاصم کلهم من اطریق الجنید بن امین بن عروة بن نضلة بن طریق بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ۔

و لفظ اللبغوی عنه حدثنی ابی امین حدثنی ابی ذروة عن ابیه نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی و اسمه عبد الله بن الاعور رضی الله تعالیٰ عنه فذکر القصة و فیه فخرج حتی اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فعاذبه وانشأ یقول :

یا مالك الناس و دیان العرب ، الحدیث،

یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی، اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں، واے جزاوسزادہ عرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۹

# اصطلاحات حدیث کی تنقیح وتحقیق

اب آپ امام احمد رضا کی فن حدیث میں مہارت، اصول حدیث اور اصطلاحات حدیث کے بیان میں ان کی تحقیق وتنقیح ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایک رسالہ " منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین " تصنیف فرمایا جس میں حضور پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام اقدس کو سنکر انگوٹھے چومنے کا جواز واستحباب ثابت فرمایا۔مخالفین نے بعض محدثین کے اقوال کا سہارا لیکر یہ ثابت کرنے کی سعی بے جا اور ناکام کوشش کی تھی کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں بلکہ موضوع وبے اصل ہے۔لہذا یہ عمل شریعت میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اس رسالہ نافعہ میں اصول حدیث کی وہ معرکۃ الآرا بحث فرمائی کہ ہر وہ شخص جو اس علم سے شغف رکھتا ہے پڑھ کر جھوم اٹھے اور مخالف حیران وششدر رہ جائے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

مقاصد حسنہ، موضوعات کبیر اور رد المحتار میں بس اس قدر ہے کہ انگوٹھے چومنے کے سلسلہ میں کوئی مرفوع حدیث درجۂ صحت کو نہیں پہونچی، بس کیا تھا مخالفین نے بے پر کی اڑادی کہ اس سلسلہ میں تمام روایت موضوع ومن گڑھت ہیں۔اس پر امام احمد رضا نے خوب جم کر نہایت نفیس بحث فرمائی جو فتاوی رضویہ میں تقریبا دوسو صفحات پر مشتمل ہے جس کی تلخیص کی بھی یہاں گنجائش نہیں پھر بھی " مشتے نمونہ از خروارے " کے طور پر چند اہم گوشوں کی نشاندھی قارئین کے ذوق کی تسکین کا باعث ضرور ہوگی۔

فرماتے ہیں:۔

خادم حدیث پر روشن کہ اصطلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب۔عند التحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت نہیں، یوں ہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں بلکہ بہ تصریح ائمۂ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور اور عمل علماء قبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر، اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول، اور اس سے بھی گذریئے تو بلاشبہ یہ

فعل اکابردین سے مروی ومنقول اورسلف صالح میں حفظ صحت بصروروشنائی چشم کیلئے مجرب ومعمول، ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہوتواسی قدر سند کافی بلکہ اصلانقل بھی نہ ہوتو تجربہ وافی کہ آخراس میں کسی حکم شرعی کاازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اورنفع حاصل تومنع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کواحادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کوغیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے ولہذا مولانا علی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا:۔

قلت واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوۃ والسلام " علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین ۔"

الاسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعه۔ موضوعات کبیر ص ۲۱۰

یعنی صدیق اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس فعل کا ثبوت عمل کوبس ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ’’میں تم پرلازم کرتا ہوں اپنی سنت اوراپنے خلفاء راشدین کی سنت‘‘ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کے بعدافادات کا سلسلہ شروع فرمایاجوتیس کے عددپہ جاکررکا۔

افادۂ اول میں فرمایا:۔

’’محدثین کا کسی حدیث کوفرمانا کہ صحیح نہیں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ غلط وباطل ہے ‘‘ پھراس دعوی پردلائل قائم فرماتے ہوئے حلیہ شرح منیہ، صواعق محرقہ، اذکارامام نووی، موضوعات کبیر، جواہرالعقدین، شرح مواہب، شرح صراط مستقیم اورمرقات کی تصریحات پیش فرمائیں اورپھرحدیث کے مراتب کی طرف اشارہ کیا۔

فرماتے ہیں:۔

صحیح کے بعدصحیح لغیرہ، پھرحسن لذاتہ، پھرحسن لغیرہ، پھرضعیف بضعف قریب اس حدتک کہ صلاحیت اعتبارباقی رکھے۔ جیسے اختلاط راوی، یاسوء حفظ، یاتدلیس وغیرہا۔ اول کی تین بلکہ چاروں قسم کوایک مذہب پراسم ثبوت متناول ہے اوروہ سب محتج بہا ہیں اورآخرکی قسم صالح، متابعات وشواہدمیں کام آتی ہے اورجابرسے قوت پاکرحسن لغیرہ بلکہ صحیح لغیرہ ہوجاتی ہے اس وقت وہ صلاحیت احتجاج اورقبول فی الاحکام کازیورگرانبہاپہنتی ہے، ورنہ دربارۂ فضائل تو

آپ ہی مقبول وتنہا کافی ہے۔ پھر درجۂ ششم میں ضعف قوی ووہن شدید ہے، جیسے راوی کے فسق وغیرہ قوادح قویہ کے سبب متروک ہونا بشرطیکہ ہنوز سرحد کذب سے جدائی ہو، یہ حدیث احکام میں احتجاج درکنار اعتبار کے بھی لائق نہیں، ہاں فضائل میں مذہب راجح پر مطلقا اور بعض کے طور پر بعد انجبار بتعدد مخارج وتنوع طرق منصب قبول وعمل پاتی ہے کما سنبینہ ان شاء اللہ تعالیٰ (ان شاء اللہ عنقریب اس کی تفصیلات آرہی ہیں)۔

پھر درجہ ہفتم میں مرتبۂ مطروح ہے جس کا مدار وضاع، کذاب یا متہم بالکذب ہو، یہ بدترین اقسام ہے بلکہ بعض محاورات کی رو سے مطلقا اور ایک اصطلاح پر اس کی نوع اشد یعنی جسکا مدار کذب پر ہو عین موضوع، یا نظر تدقیق میں یوں کہیئے کہ ان اطلاقات پر داخل موضوع حکمی ہے، ان سب کے بعد درجہ موضوع کا ہے، یہ بالاجماع نہ قابل انجبار نہ فضائل وغیرہ کسی باب میں لائق اعتبار بلکہ اسے حدیث کہنا ہی توسع وتجوز ہے، حقیقۃً حدیث نہیں، محض مجہول وافتراء ہے والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

طالب تحقیق ان چند حرفوں کو یاد رکھے کہ باوصف وجازت محصل وملخص علم کثیر ہیں اور شاید اس تحریر نفیس کے ساتھ ان سطور کے غیر میں کم ملیں، وللہ الحمد والمنۃ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ مختصر جملے بلاشبہ اپنے دامن میں کثیر اور اہم معانی ومفاہیم لئے ہوئے ہیں جسکی شرح و بسط کیلئے دفتر درکار، یہ ہمارے امام کی خصوصیات سے ہے کہ الفاظ کم سے کم ہوتے ہیں مگر معانی کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔

امام احمد محدث بریلوی نے ہر حیثیت سے اصولی بحث فرمائی ہے اور حق تحقیق ادا کردیا ہے۔ راوی کی جہالت سے حدیث پر کیا اثر پڑتا ہے اور مجہول کی کتنی قسمیں ہیں۔ پھر ہر ایک کے جداگانہ احکام اور ہر حکم واثر کی متعلقہ کتب سے تحقیق انیق، نیز حدیث منقطع کی وضاحت میں علماء اعلام کے اقوال سے تائید، مضطرب منکر اور مدرج کا مقام وحیثیت، راوی کے مبہم ہونیکا اثر، اسباب طعن کی تعداد وشمار اور ان میں سبب غفلت کی حیثیت، متروک راوی کا مقام، یہ تمام باتیں نہایت تحقیق سے بیان فرمائیں، جنکا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث ان میں سے کسی وجہ کے سبب موضوع نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے ان پندرہ وجوہ کی نشاندھی فرمائی جن کے سبب حدیث موضوع ہوجاتی ہے، بیان ایسا جامع کہ دوسری کتب میں اس کی نظیر نہ ملے۔

خود فرماتے ہیں:۔

یہ پندرہ باتیں ہیں کہ اس جمع وتلخیص کے ساتھ ان سطور کے سوا نہ ملیں گی۔غرض کہ ہر افادہ میں نہایت نفیس اور معرکۃ الآراء بحث ہے جس کی سطر سطر امام احمد رضا محدث بریلوی کی فن حدیث میں مہارت تامہ کی روشن دلیل ہے، پوری کتاب اصول حدیث کا بحر ذخار ہے جس کا ہر افادہ پھوٹتا ہوا آبشار ہے، من شاء التفصیل فلیرجع الیہ ۔

# راویان حدیث پر جرح وتعدیل

راویان حدیث پر جرح وتعدیل اور مخالفین کے مدعا کا ابطال امام احمد رضا کے قلم سے ملاحظہ کریں، اس حیثیت سے جب رضویات کا مطالعہ کیا جائے تو کثیر مثالیں موجود ہیں، ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

جمعہ کے دن اذان ثانی کہاں ہو؟ امام احمد رضا محدث بریلوی نے فتوی دیا کہ اذان مطلقاً اندورن مسجد مکروہ ہے۔لہذا اذان اول ہو یا ثانی بیرون مسجد ہی ہوگی، اس کے ثبوت میں خاص اسی اذان کے بارے میں ایک حدیث ابوداؤد سے نقل فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں یہ اذان خارج مسجد ہوتی تھی اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے دورہ خلافت میں بھی ایسا ہی عمل رہا۔

امام احمد رضا کے اس فتوی کو رد کرتے ہوئے بعض حضرات نے حدیث ہی کو ساقط الاعتبار قرار دیدیا کہ اس کی سند میں محمد ابن اسحق ہیں جن پر رافضی ہونے کی تہمت ہے لہذا حدیث معتبر نہیں۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ نے مخالفین کی دہن دوزی کیلئے ایک معرکۃ الآراء کتاب "شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر "نام سے عربی زبان میں تصنیف فرمائی اور اس موضوع پر بحث آخری حد کو پہونچادی۔محمد ابن اسحق پر جو جرح کی گئی تھی اس کی دھجیاں اڑادیں اور انکی تعدیل وتوثیق میں تحقیقات کے ایسے دریا بہائے جو اپنی مثال آپ ہیں، سنئے اور امام احمد رضا کی راویان حدیث پر عمیق نگاہ کا اندازہ لگایئے۔

اس حدیث کے راوی محمد ابن اسحق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں ان کے

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

بارے میں۔

☆ امام شعبی محدث ابوزرعہ اور ابن حجر نے رفرمایا: ''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبدالوہاب ابن مبارک فرماتے ہیں: ''ہم نے انہیں ''صدوق'' پایا ہم نے انہیں '' صدوق'' پایا، ہم نے انہیں ''صدوق'' پایا۔''

☆ امام عبداللہ ابن مبارک، امام شعبہ، سفیانین ثوری، ابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کی ہیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا:۔

''اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے اور آپ کو اہل علم نے آزمایا تو اہل صدق وخیر پایا۔''

☆ ابن عدی نے کہا:۔

''آپ کی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں، آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

www.alahazratnetwork.org

☆ امام علی ابن المدینی نے کہا:۔

کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا''

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ امام سفیان ابن عیینہ فرماتے ہیں:۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا، اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا، نہ ان پر تنقید کی۔

☆ امام معاذ نے فرمایا:۔

''ابن سحق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔''

☆ امام ابواللیث نے فرمایا:۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں''

ابن یونس فرماتے ہیں کہ ابن یزید بن حبیب سے اکابر علماء مصر نے روایت کی، عمرو بن حارث، حیوۃ ابن شریح، سعید ابن ایوب اور خود لیث بن سعد یہ سب کے سب ثقہ اور ثبت ہیں اور پانچویں یحیی بن ایوب غافقی صدوق ہیں اور رجال شیخین میں سے ہیں۔ اور عبداللہ بن

مہیہ صدوق اور حسن الحدیث ہیں۔ان کے بارے میں اسی امر پر ائمہ رجال کی رائے مستقر ہوئی اور عبداللہ بن عیاش ہیں یہ دونوں مسلم کے راویوں میں سے ہیں، ان کے علاوہ سلیمان تیمی بصری، زید بن ابی انیسہ یہ دونوں حضرات ثقہ اور رواۃ صحیحین میں سے ہیں افراد ہیں تو بقول امام ابواللیث ابن اسحق ان سب سے افضل ہوئے۔

☆　امام شعبہ نے فرمایا:۔

’’میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا، یہ تو امیر المومنین فی الحدیث ہیں، ایک روایت میں ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا، آپ ایسا کیوں کہتے ہیں تو حضرت شعبہ نے فرمایا ان کے حفظ کی وجہ سے، دوسری روایت میں ہے حدیث والوں میں اگر کوئی سردار ہوسکتا ہے تو وہ محمد ابن اسحق ہیں۔‘‘

☆　علی ابن المدینی سے روایت ہے:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں چھ آدمیوں میں منحصر ہیں پھر ان سب کے نام گنوائیے اور فرمایا اس کے بعد بارہ آدمیوں میں دائر ہیں اور ابن اسحاق ان بارہ میں ہیں

☆　امام زہری فرماتے ہیں:۔

’’مدینہ مجمع العلوم رہے گا، جب تک یہاں محمد بن سحاق قیام پذیر رہیں گے‘‘ آپ غزوات کی روایتوں میں ابن اسحاق پر ہی بھروسہ کرتے تھے ہر چند کہ آپ حدیث میں انکے استاذ تھے بلکہ دنیا بھر کے شیخ تھے۔

☆　ابن اسحاق کے دوسرے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا:۔

’’جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔‘‘

☆　عبداللہ بن قائد نے کہا:۔

’’ہم ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوجاتی‘‘

☆　ابن حبان نے کہا:۔

’’مدینہ میں کوئی علمی مجلس، حدیث کی ہو یا دیگر علوم وفنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی، اور خبروں کی حسن ترتیب میں یہ اور لوگوں سے آگے تھے۔‘‘

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ ابویعلی جلیلی نے فرمایا:۔

"محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔"

☆ یحیی ابن معین، یحیی ابن یحیی، علی ابن عبداللہ المدینی استاذ امام بخاری، احمد عجلی، اور محمد ابن سعد وغیرہ نے کہا:۔

"محمد ابن اسحاق ثقہ ہیں۔"

☆ حضرت ابن البرقی نے فرمایا:۔

"علم حدیث والوں میں محمد بن اسحاق کے ثقہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور انکی حدیث حسن ہے۔"

☆ حاکم نے ابو شیخ شیخ بخاری سے روایت کی کہ۔

"ابن اسحاق ہمارے نزدیک ثقہ ہیں۔"

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا:۔

www.alahazratnetwork.org

"ابن اسحاق ثقہ ہیں، ثقہ ہیں، اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے۔"

محمد اسحاق کی توثیق حق صریح ہے اور امام مالک سے ان کے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں اور برتقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

اکیس محدثین کے اقوال سے محمد ابن اسحاق کی توثیق وتعدیل ہے اور وہ بھی نہایت زور دار الفاظ میں۔ اب بھی کیا کسی کو شبہ ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث محمد بن اسحاق کے سبب ساقط الاعتبار ہے۔

☆ الحجۃ المؤتمنہ میں ایک حدیث نقل فرمائی کہ مسجد میں ذمی کافر کا داخلہ جائز ہے یعنی ذمی کتابی کا۔

اس حدیث کی سند کو امام بدرالدین عینی نے جید کہا تھا حالانکہ تقریب التہذیب میں اس سند میں وارد "اشعث بن سوار" کو ضعیف بتایا گیا ہے۔

اس پر امام احمد رضا محدث بریلوی نے تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس حدیث کی سند ہمارے اصول پر جید ہے، ہمارے لئے جائز نہیں کہ محدثین کی خاطر اپنے اصول ترک کردیں چہ جائیکہ متاخرین علماء میں سے ایک شافعی عالم کے قول کے سبب۔ پھر اشعث بن سوار کی

تعدیل وتوثیق میں فرمایا:۔

یہ امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث کے استاذ ہیں اور امام شعبہ کا روایت حدیث میں محتاط ہونا خوب معلوم ہے۔

اشعث کی جلالت شان کے پیش نظر ہی ان کے شیخ ابو اسحاق السبیعی نے ان سے روایت کی، حضرت سفیان ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اشعث مجالد سے اثبت ہیں۔

ابن مہدی نے کہا: یہ مجالد سے ارفع ہیں اور مجالد صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں۔

ابن معین کہتے ہیں: مجھے اسمٰعیل بن مسلم سے زیادہ محبوب ہیں۔

امام عجلی کہتے ہیں: حدیث میں محمد بن سالم سے امثل ہیں۔

ابن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔

عثمان بن ابی شیبہ کہتے ہیں: صدوق ہیں۔

ابن شاہین نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ان کی کسی حدیث کو منکر نہیں پایا۔

بزار کہتے ہیں: ہم کسی ایسے محدث کو نہیں جانتے جنہوں نے ان کی حدیث کو چھوڑا ہو ہاں بعض حضرات نے جو فن حدیث میں قلیل المعرفۃ ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اشعث کے بارے میں یہ توثیق وتعدیل تو منقول ہے لیکن کوئی جرح مفسر مذکور نہیں، لہذا ان کی یہ حدیث حسن ہے۔

☆ مصافحہ کے سلسلہ میں حدیث نقل فرما کر نہایت نفیس تحقیق فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ حدیث میں لفظ ''ید'' اگر چہ واحد ہے لیکن استعمال دونوں ہاتھ کیلئے شائع وذائع ہے تو اس حدیث کے ذریعہ ایک ہاتھ سے مصافحہ ہرگز ثابت نہیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

یہ اس وقت ہے کہ حدیث مذکور کو قابل احتجاج مان بھی لیں۔ ورنہ اگر نقد وتنقیح پر آیئے تو وہ ہرگز نہ صحیح ہے نہ حسن بلکہ ضعیف ومنکر ہے۔ مدار اس کا حنظلہ بن عبداللہ سدوسی پر ہے اور حنظلہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام یحیی بن سعید قطان نے کہا'' ترکته عمدا کان قد اختلط '' میں نے اس کو

عمداً متروک کیا، صحیح الحواس نہ رہا تھا۔
امام احمد نے فرمایا: ضعیف منکر الحدیث ہے" یحدث باعاجیب " تعجب خیز روایتیں لاتا ہے۔
امام یحیی بن معین نے کہا: " لیس بشیٔ تغیر فی اخر عمرہ " کوئی چیز نہ تھا آخر عمر میں متغیر ہو گیا تھا۔
امام نسائی نے کہا: " ضعیف " ایک بار فرمایا " لیس بقوی ۔"
یہ تمام تفصیلات امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں ذکر فرمائیں، یونہی امام ابو حاتم نے کہا قوی نہیں ہیں اور آخر میں خاتم الحفاظ امام ابن حجر عسقلانی نے تقریب میں اس کے ضعف پر جزم فرمایا۔
یہ ہے نقد رجال پر امام احمد رضا محدث بریلوی کی عمیق نگاہ کہ سات ائمہ حدیث کے اقوال سے حنظلہ سدوسی پر جرح مفسر و مبہم نقل فرمائی۔
www.alahazratnetwork.org
☆ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں وارد حدیث جو حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے، اس پر امام احمد رضا نے فرمایا:۔
حق یہ کہ یہ حدیث موضوع نہیں، اس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے نہ متہم بالکذب، نہ اس میں عقل یا نقل کی اصلاً مخالفت، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ، جلال الملت والدین السیوطی نے " جامع صغیر " میں ذکر فرمایا جس کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور اسے ہر ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے۔
WWW.NAFSEISLAM.COM
اس کے بعد ابن النجار کے حوالہ سے اس حدیث کی مکمل سند بیان فرمائی، جس میں چار راوی عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد بن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون کے بارے میں خاتم الحفاظ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کا قول نقل کیا کہ یہ مجہول ہیں اور اسی وجہ سے علامہ ابن حجر اس حدیث کو منکر بلکہ موضوع کہتے ہیں۔
اب امام احمد رضا محدث بریلوی کی باادب تنقید و تحقیق ملاحظہ فرمائیں جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے کہدیا جبکہ اس کی سند میں کوئی وضاع ہے نہ کوئی متھم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے نہ متھم بالکذب، نیز اس کا مفہوم بھی عقلاً وشرعاً محال نہیں، محض راوی کے مجہول ہونے سے حدیث موضوع نہیں ہو جاتی کہ فضائل میں بھی قابل استدلال نہ رہے۔

حالانکہ خود حافظ ابن حجر نے ''القول المسدد'' میں ایسی دو حدیثیں، جس کے راوی مجہول، مضطرب الحدیث، کثیر الخطاء، فاحش الوہم ہیں، یا غلط احادیث منسوب کرنے میں پیش پیش ہیں، ان کو موضوع نہیں کہا بلکہ یوں فرمایا کہ یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو ان احادیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرے، بلکہ دوسری حدیث کے لئے تو یہ فرمایا کہ اس حدیث میں تو ایسا کوئی مضمون بھی نہیں جسے عقل وشرع محال قرار دیتی ہو، اور یہ احادیث باب فضائل کی ہیں لہذا مقبول۔

اب امام احمد رضا کا فیصلہ کن بیان ملاحظہ ہو:۔

www.alahazratnetwork.org

''یہ ہی بات عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں کہی گئی حالانکہ یہ بھی باب فضائل سے ہے اور اس میں بھی کوئی بات ایسی نہیں جو شرعاً وعقلاً محال ہو بلکہ اس حدیث کے راویوں میں تو اس طرح کی وجوہ طعن بھی منقول نہیں جو ابن حجر کی پیش کردہ ہیں۔''

WWW.NAFSEISLAM.COM

غور فرمایئے، امام احمد رضا محدث بریلوی نے کیسی نقد وتنقید فرمائی اور خود انہیں کے قول سے اپنے مدعا کا ثبوت فراہم کردیا لیکن نہایت مودبانہ طور پر۔

☆　حالت سفر میں نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو حقیقی طور پر جمع کرنا ہمارے یہاں عرفہ ومزدلفہ کے سوا جائز نہیں، غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے معیار الحق نامی کتاب لکھ کر احناف کی مستدل احادیث صحاح کو رد کرنے کی ناکام کوشش کی تو امام احمد رضا نے حاجز البحرین نامی ایک عظیم کتاب تحریر فرما کر میاں جی کے مزعومات باطلہ کی دھجیاں اڑادیں، اور دعوی محدثی کو خاک میں ملادیا۔

پوری کتاب اسماء الرجال، جرح وتعدیل اور تحقیق وتنقیح کا عظیم شاہکار ہے، ملاجی کی اصول حدیث سے ناواقفی اور انکی حدیث دانی کے ڈھول کا پول ظاہر کرنے کیلئے امام احمد رضا نے چند لطائف تحریر فرمائے ہیں، ان میں سے فی الحال فقط تین ملاحظہ فرمائیں۔

## لطیفہ۔(۱)

(ملاجی نے) امام طحاوی کی حدیث بطریق ابن جابر عن نافع پر بشر بن بکر سے طعن کیا ہے کہ وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قالہ الحافظ فی التقریب۔

## اقول:۔

**اولاً:** ذرا کچھ شرم کی ہوتی کہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں، صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

**ثانیاً:** اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا وہ ہضم کر گئے۔

**ثالثاً:** محدث جی! تقریب میں "ثقۃ یغرب" ہے، کسی ذی علم سے سیکھو کہ "فلان یغرب ،اور" فلان غریب الحدیث "میں کتنا فرق ہے۔

**رابعاً:** اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، محدث جی! غریب ومنکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو۔

## لطیفہ۔(۲)

**اقول:**۔ وہاں ایک ستم خوش ادائی یہ کی ہے کہ:۔

وہ تخمینا برابر ہوتا ہی مع سایۂ اصلی کہ ہے نہ سایۂ اصلی الگ کر کے وہذا لا یخفی علی من لہ ادنی عقل (اور یہ ادنی سی عقل رکھنے والے پر بھی مخفی نہیں۔م) تو دراصل سایہ ٹیلوں کا بعد نکالنے سایۂ اصلی کے تخمینا آدھی مثل ہوگا یا کچھ زیادہ اور مثل کے ختم ہونے میں اتنی دیر ہوگی کہ بخوبی فارغ ہوئے ہونگے۔(معیار الحق)

ملاجی! ذرا کچھ دنوں جنگل کی ہوا کھاؤ، ٹیلوں کی ہری ہری دوب، ٹھنڈے وقت کی سنہری دھوپ دیکھو کہ آنکھوں کے تیور ٹھکانے آئیں علماء تو فرمارہے ہیں کہ ٹیلوں کا سایہ پڑتا ہی نہیں جب تک آدھے سے زیادہ وقت ظہر نہ نکل جائے۔ ملاجی ان کے لئے ٹھیک دوپہر کا سایہ بنا رہے ہیں اور وہ بھی تھوڑا نہ بہت آدھی مثل جبھی تو کہتے ہیں کہ وہابی ہو کر آدمی کی عقل ٹیلوں کا سایۂ زوال ہو جاتی ہے۔

## لطیفہ۔(۴)

## اقول:۔اور بڑھ کر نزاکت فرمائی ہے کہ:۔

مساوات سایہ کے ٹیلوں کے مقدار میں مراد نہ ہو بلکہ ظہور میں یعنی پہلے سایہ جانب شرقی معدوم تھا اور مساوات نہ تھی ٹیلوں سے کیوں کہ وہ موجود تھے اور وقت اذان کے سایہ جانب شرقی بھی ظاہر ہوگیا پس برابر ہوگیا ٹیلوں کے ظاہر ہونے میں اور موجود ہونے میں نہ مقدار میں اس جواب کی قدر۔(معیارالحق)

ملاجی اپنے ہی ایمان سے بتادیں وقت ٹھنڈا فرمایا یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ان کے برابر آیا اس کے یہ معنی کہ ٹیلے بھی موجود تھے سایہ بھی موجود ہوگیا اگر چہ وہ دس گز ہوں یہ جَو برابر۔اے سبحٰن اللہ!اسے کیوں تحریف نصوص کہئے گا کہ یہ تو مطلب کی گھڑت ہے۔ایسا لقب تو خاص بے چارے حنفیہ کا خلعت ہے۔ملاجی!اگر کوئی کہے کہ میں ملاجی کے پاس رہا یہاں تک کہ ان کی داڑھی بانس برابر ہوگئی تو اس کے معنی یہی ہوں گے نہ کہ ملاجی کا سبزہ آغاز ہوا کہ پہلے بانس موجود تھا اور ملاجی کی داڑھی معدوم، جب رُواں کچھ کچھ چمکا چمکتے ہی بانس برابر ہوگیا کہ اب بانس بھی موجود، بال بھی موجود۔ع

مرغک از بیضہ بروں آید ودانہ طلبد

(مرغ جب انڈے سے باہر آتا ہے تو دانہ طلب کرتا ہے)

## ۵۔مختلف روایات میں تطبیق

✡ الامن والعلی میں بحوالۂ مشکوۃ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث نقل فرمائی۔

لاتقولوا ماشاء اللہ وشاء فلان ، ولکن قولوا ماشاء اللہ ثم شاء فلان ۔

نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں۔بلکہ یوں کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں۔

اس حدیث کے ساتھ ایک منقطع روایت شرح السنۃ سے یوں مذکور ہے۔لاتقولوا:ماشاء اللہ وماشاء محمد وقولوا ماشاء اللہ وحدہ ، نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔

اسی روایت منقطعہ کو نقل کر کے امام الوہابیہ تقویۃ الایمان میں لکھا تھا۔

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کیسا

ہی بڑا ہو۔ مثلا یوں نہ بولو کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویہ

اب امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی اس پر مضبوط دلائل کے ساتھ گرفتیں ملاحظہ کریں۔

فرماتے ہیں:۔

ہم اس مطلب کی احادیث اول ذکر کریں پھر بتوفیقہ تعالیٰ ثابت کردکھائیں کہ یہی حدیثیں اس (امام الوہابیہ) کے شرک کا کیسا سرتوڑتی ہیں۔

اسکے بعد امام احمد رضا محدث بریلوی نے چند احادیث ذکر فرمائی ہیں جو مختصرا یوں ہیں۔

مسند احمد وسنن ابی داوٗد میں مختصر اور سنن ابن ماجہ میں مطولا بسند حسن یوں ہے۔

ان رجلا من المسلمین رایٔ فی النوم انہ لقی رجلا من اھل الکتاب فقال : نعم القوم انتم لولا تشرکون ، تقولون : ماشاء اللہ وشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وذکر ذلک للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :اما واللہ ان کنت لاعرفھا لکم ،قولوا : ماشاء اللہ ثم ماشاء محمدصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یعنی اہل اسلام سے کسی کو خواب میں ایک کتابی ملا، وہ بولا: تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے، تم کہتے ہو: جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان مسلم نے یہ خواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: فرمایا: سنتے ہو! خدا کی قسم تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گذرتا تھا، یوں کہا کرو: جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سنن ابن ماجہ میں دوسری روایت ابن عباس سے یوں ہے۔

اذاحلف احدکم فلایقل ماشاء اللہ وشئت ، ولکن یقل ماشاء اللہ ثم شئت ۔

جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں ۔ ہاں یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

تیسری روایت ام المومنین سے بنحوہ ہے۔

چوتھی روایت مسند احمد میں طفیل بن سخبرہ سے اس طرح آئی۔ کہ مجھے خواب میں کچھ یہودی ملے، میں نے ان پر اعتراض کیا کہ تم حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کیوں کہتے ہو۔ انہوں نے جواب میں کہا: تم خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی اسی طرح کی گفتگو ہوئی۔ میں نے پورا خواب حضور کی خدمت میں عرض کیا، حضور نے اسکے بعد خطبہ دیا اور حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:۔

انکم کنتم تقولون کلمة کان یمنعنی الحیاء منکم ان انہا کم عنہا، لاتقولوا ماشاء اللہ وماشاء محمد۔

تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے، مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کردوں ، یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.alahazratnetwork.org

سنن نسائی میں قتیلہ بنت صیفی سے روایت ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

ان یہودیا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انکم تندون وانکم تشرکون ، تقولون : ماشاء اللہ وشئت ، وتقولون والکعبة فامرھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذاارادوا ان یحلفوا ان یقولوا: ورب الکعبة، ویقول احد: ماشاء اللہ ثم شئت ۔

ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو، بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، یوں کہتے ہو کہ جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم، اور کعبہ کی قسم کھاتے ہو۔ اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں: رب کعبہ کی قسم، اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ پھر چاہو تم۔

مسند احمد میں روایت یوں آئی کہ۔

یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی۔ اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کریں، فرمایا: سبحان اللہ، یہ کیا؟ کہا:

آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں۔اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی، پھر فرمایا: یہودی نے ایسا کہا تھا،تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے۔

دوسری روایت میں اس طرح آیا۔

یہودی نے کہا: اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کے برابر والا نہ ٹھہرایئے۔

فرمایا: سبحان اللہ یہ کیا؟ کہا: آپ کہتے ہیں: جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا بعدہ فرمادیا۔اس یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔

ان تمام روایات کو نقل کر کے محدث بریلوی فرماتے ہیں:

امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھ کر شرح السنۃ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی کہیں اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی۔اب بحمد اللہ ملاحظہ کیجئے کہ یہ ہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس کس طرح بہم رسید کرتی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اولاً۔احادیث سے ثابت کہ صحابہ کرام نے یہ جملہ کہ ”اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے یا اللہ اور تم چاہو تو ایسا ہوگا“ شائع وذائع تھا۔حضور اس پر مطلع تھے بلکہ عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں کہ خود حضور بھی ایسا فرماتے تھے اور امام الوہابیہ اس کو شرک کہتا ہے۔معاذ اللہ تو اس کے نزدیک سب مشرک ہوئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ثانیاً۔حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو یہ بھی ہے کہ حضور نے فرمایا: اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا، تو معاذ اللہ امام الوہابیہ کے نزدیک حضور نے دانستہ شرک کو گوارہ فرمایا اور صحابہ کے لحاظ پاس کو اس میں دخل دیا۔

ثالثاً۔گویا یہودی کے قول سے ممانعت ہوئی اور سچی توحید اس مشرک نے سکھائی۔

رابعاً۔قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے تو یہ بھی ثابت کہ ایک عرصہ تک حضور نے ممانعت نہ فرمائی اور پھر خیال آیا۔

خامساً۔ان سب کے باوجود حضور نے جو تعلیم دی وہ یہ تھی کہ (اور) نہ کہا کرو بلکہ (پھر) کہا کرو۔یعنی شرک سے بچنے کی تعلیم ایسی دی کہ پھر بھی وہ شرک ہی ٹھہری۔معاذ اللہ۔

ان تمام مواخذوں کے بعد معارضہ قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مسلمانو! للہ انصاف، جو بات خاص شان الٰہی عزوجل ہے اور جس میں کسی مخلوق کو کچھ دخل نہیں اس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ ''اور'' کہکر ملایا تو کیا اور ''پھر'' کہکر ملایا تو کیا۔ شرک سے کیونکر نجات ہوجائے گی۔ مثلاً

زمین وآسمان کا خالق ہونا، اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں۔ کہ اگر کوئی یونہی کہے کہ اللہ ورسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں، جبھی شرک ہوگا؟

اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں تو شرک نہ ہوگا۔

مسلمانو! گمرہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں، اللہ کے رسول ہماری مشکلیں کھولدیں، دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اسی لئے تو عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ 'پھر' کے ساتھ اجازت ارشاد ہوتی تھی۔ تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پاکر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ تو ان (امام الوہابیہ اور اسکے اذیال واذناب) کے طور پر نتیجہ احادیث تھا، ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو۔

**اقول** ۔ وباللہ التوفیق۔ بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا اور نہ معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارہ فرمایا، کسی کے لحاظ پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کرسکتا تھا، بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے، اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے، مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب جلیل وکریم جل جلالہ ہے وہ ان تقریرات جلیلہ سے کہ ہم نے زیر حدیث ۱۲۶ / (حضرت علی کیلئے سورج پلٹانا) ذکر کیں واضح وآشکار ہے۔

جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور

معاذ اللہ شرک کا الزام دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسیطرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معناً تو قطعاً صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے طعن ہے بدل دیا جائے جس طرح رب العزت جل جلالہ نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا کہ یہود وعنوداسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اسکی جگہ انظرنا کہنے کا ارشاد ہوا تھا ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں یہود ونصاری اس امام الوہابیہ کے خیالوں کو معترض دیکھا تا کہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفان کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ تو ہم مساوات کہ ان وہابی خیالات کے یہود ونصاری یا یوں کہیے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا "الحمد لله علی تواتر آلائه والصلوۃ والسلام علی انبیائه " اہل انصاف ودین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح ومستنیر ہے جسے ان احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہرین میں منظوم کیا اور تمام مدارج ومراتب مرتبہ بحمد اللہ تعالیٰ نورانی نقشہ کھینچ دیا الحمد للہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہل سنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیر ہم بدمذہبوں کو اس سے کیا علاقہ ہے' ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم ،والحمد لله رب العلمین ۔(الامن والعلی ۲۲۱)

✡ فتاوی رضویہ جلد چہارم ص ۶۹ / پر نجاشی شاہ حبشہ کی غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق ایک حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی جسکو صحاح ستہ کے حوالہ سے نقل فرمایا۔

حدیث یہ ہے۔

ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب

الحبشة فی الیوم الذی مات فیه وقال : استغفروا لاخیکم وصف بهم فی المصلی فصلی علیه و کبر علیهم اربعا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن ان کا وصال ہوا، فرمایا: اپنے دینی بھائی کیلئے مغفرت کی دعا کرو، پھر حضور نے ایسے میدان میں جہاں عموما عید کی نماز ہوتی تھی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

اس حدیث سے بعض حضرات غیر مقلدین نے غائبانہ نماز جنازہ اور اسکی تکرار کو جائز کہا تھا۔امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایسی تمام احادیث کو نقل فرما کر جواز اور عدم جواز کی روایات میں تطبیق وجمع بین الاحادیث کا نہایت شاندار نقشہ کھینچ دیا ہے۔زمانہ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی ہو۔کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے؟ کیا معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر یہ رحمت وشفقت نہ تھی؟ کیا ان کی قبور اپنی نماز پاک سے پر نور نہ کرنا چاہتے تھے؟ کیا جو مدینہ طیبہ میں مرتے انہیں کی قبور محتاج نور ہوتیں اور جگہ اس کی حاجت نہ تھی؟ یہ سب باتیں بداہۃ باطل ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن وواضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود، لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا، اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں وہ ضرور امر شرعی ومشروع نہیں ہوسکتا۔

فرماتے ہیں:۔

دوسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ایک یہ ہی واقعہ نجاشی، دوسرا واقعہ معاویہ لیثی، تیسرا واقعہ امرائے معرکۂ موتہ۔

**واقعہ اولیٰ** ۔اس واقعہ کی ایک روایت گذری، دوسری روایات مسند احمد وغیرہ میں حضرت عمران بن حصین سے یوں ہیں کہ۔

ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ حضرت نجاشی کا جنازہ

ہمارے آگے موجود ہے۔

حضرت ابن عباس کی روایت میں یوں آیا کہ۔

حضرت نجاشی کا جنازہ حضور کے لئے ظاہر کردیا گیا، حضور نے اسکو دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

حضرت حذیفہ بن اسید کی روایت اس طرح آئی کہ:۔

حضور نے حبشہ کی جانب منہ کرکے چار تکبیریں کہیں۔

**واقعہ ثانیہ۔** حضرت معاویہ لیثی نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، حضور نے تبوک میں ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ حدیث اس طرح ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں:۔

ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاوية فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فرفع له سریره فصل علیه وخلفه صفان من الملائکة کل صف سبعون الف ملك۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! معاویہ بن معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا، تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کیلئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا، جنازہ حضور کے سامنے آگیا، اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی، فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

دوسری روایت میں اتنا اور زائد ہے کہ حضرت ابوامامہ نے فرمایا، یہانتک کہ ہم نے مکہ مدینہ کو دیکھا۔

اسی طرح حضرت انس کی روایت میں بھی ہے۔

**واقعہ سوم:۔** جنگ موتہ میں حضور نے حضرت زید بن حارثہ کو امیر لشکر بنا کر بھیجا اور فرمایا اگر یہ شہید ہوجائیں تو جعفر طیار امیر ہونگے، اور یہ بھی شہادت سے سرفراز ہوں تو عبداللہ بن رواحہ، اور یہ بھی جام شہادت پی لیں تو تم لوگ جسکو چاہو اپنا امیر چن لینا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو حضور کے فرمانے کے مطابق ہوا۔ حدیث مختصراً یوں ہے اور اسکے راوی عاصم بن عمر بن

قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر ہیں۔

لما التقی الناس بموته جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی المنبر وکشف له مابینه ومابین الشام فهو ینظر الی معرکتهم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اخذ الرایة زیدبن حارثة فمضی حتی استشهدفصلی علیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال : استغفرواله وقد دخل الجنة فهو یطیر فیها بجناحین حیث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہانتک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ سے ارشاد ہوا اسکے لئے استغفار کرو، بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا ۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہانتک کہ شہید ہوا، حضور نے انکو بھی اپنی صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو، وہ جنت میں داخل ہوا اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

ان تینوں واقعات سے متعلق امام احمد رضا محدث بریلوی کی جو تحقیقات ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں، لکھتے ہیں۔

ان میں اول اور دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔ اور دوم سوم کی سند صحیح نہیں اور سوم صلاۃ بمعنی نماز میں صریح نہیں ۔ ان کی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے ۔ اگر فرض ہی کر لیجئے کہ ان تینوں واقعوں میں نماز پڑھی تو باوصف حضور کے اس اہتمام عظیم وموفور اور تمام اموات کے اس حاجت شدیدہ رحمت ونور قبور کے صدہا پر کیوں نہ پڑھی وہ بھی محتاج حضور وحاجتمند رحمت ونور اور حضور ان پر بھی رؤف ورحیم تھے۔ نماز سب پر فرض عین نہ ہونا اس اہتمام عظیم کا جواب نہ ہوگا ۔ نہ تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ کا علاج ۔ حالانکہ حریص علیکم انکی شان ہے۔ دوایک کی دستگیری فرمانا اور صدہا کو چھوڑنا کب انکے کرم کے شایان ہے ۔ ان حالات واشارات کے

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ملاحظہ سے عام طور پر ترک اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتادے گا کہ وہاں کوئی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہوسکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے جس کی بنا پر عام احتراز ہے۔

اب واقعہ بیر معونہ ہی دیکھئے مدینہ طیبہ کے ستر جگر پاروں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیاروں اجلۂ علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کردیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت وشدید غم والم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار ناہنجار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ ع آخر ایں ترک وایں مرتبہ بے چیزے نیست۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام ہوا مگر ہم ان وقائع ثلثہ کا بھی باذنہ تعالیٰ تصفیہ کریں۔

واقعہ اولیٰ سے متعلق لکھتے ہیں:۔

**اولاً:**۔ کہ پہلی دونوں روایتیں (ابوہریرہ وعمران بن حصین) کی اس حدیث مرسل اصولی کی عاضد قوی ہیں جسکو امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں حضرت ابن عباس سے نقل کیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا، حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی،

ان تینوں روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت اصحمہ نجاشی پر نماز جنازہ غائبانہ نہیں تھی بلکہ جنازہ سامنے موجود تھا۔

**ثانیاً:**۔ جب متعدد روایتوں سے ثابت ہوگیا کہ نماز حاضر پر تھی تو مستدل کے خلاف احتمال بدلیل ہوا، لہذا فرماتے ہیں:

بلکہ جب تم مستدل ہو ہمیں احتمال کافی نہ کہ جب خود باسانید صحیحہ ثابت ہے۔ امام قسطلانی نے مواہب شریف میں یہ جواب نقل کیا اور مقرر رکھا۔

کسی نے ابوہریرہ اور عمران بن حصین کی روایات پر یوں معارضہ قائم کیا تھا کہ مجمع بن جاریہ کی روایت میں تو یہ ہے کہ "وما نری شیئا"، ہم کچھ نہ دیکھ رہے تھے، رواہ الطبرانی۔

اسکا جواب آپ نے اس طرح دیا۔

اس روایت میں حمران بن اعین رافضی ضعیف ہے علاوہ ازیں ہر راوی نے اپنا حال

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بیان کیا لہذا کوئی تعارض نہیں۔ ورنہ پہلی صف کے علاوہ کسی کی نماز ہی صحیح نہ ہو۔

**ثالثاً:**۔ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی، لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی، اسی بنا پر امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کیلئے یہ باب وضع کیا۔

الصلوة علی مسلم یلیه اهل الشرك فی بلدآخر

دوسرے شہر میں ایسے مسلم کی نماز جنازہ جس کے قریب صرف اہل شرک ہیں۔

اس پر حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا:۔

یہ احتمال تو ہے مگر کسی حدیث میں یہ اطلاع میں نے نہ پائی کہ نجاشی کے اہل شہر میں سے کسی نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

علامہ زرقانی نے لکھا:۔

یہ الزام دونوں طرف سے مشترک ہے، کیوں کہ کسی حدیث میں یہ بھی مروی نہیں کہ ان کے اہل شہر میں سے کسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

امام ابوداؤد نے اسی پر جزم کیا جب کہ وسعت حفظ میں ان کا مقام معلوم ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

اس پر امام احمد رضا فرماتے ہیں:۔

یہ احتمال مان کر علامہ زرقانی نے ہمارا بوجھ خود ہی اتار دیا ہے۔

**رابعاً:**۔ بعض (منافقین) کو ان کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی۔ لہذا اس نماز سے مقصود ان کی اشاعت اسلام تھی کہ (بیان بالقول کے مقابل) بیان بالفعل اقوی ہے۔ لہذا مصلی میں تشریف لے گئے کہ جماعت کثیر ہو۔

ان تمام جوابات کا خلاصہ یہ ہوا کہ نجاشی کی نماز جنازہ ان خصوصیات کی بنا پر پڑھی گئی جس سے حکم عام ثابت نہیں ہوسکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے جس کی بنا پر عام احتراز ہے۔

یہاں غیر مقلدین کے بھوپالی امام نواب صدیق حسن خاں کی ایک عجوبۂ روزگار تحقیق پر تنبیہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

غیر مقلدین کے بھوپالی امام نے عون الباری میں حدیث نجاشی کی نسبت کہا۔ اس سے ثابت ہوا کہ غائب پر نماز جائز ہے اگرچہ جنازہ غیر جہت میں ہو اور نمازی قبلہ رو۔

اقول یہ اس مدعی اجتہاد کی کورانہ تقلید اور اس کے ادعا پر مثبت جہل شدید ہے۔ نجاشی کا جنازہ حبشہ میں تھا اور حبشہ مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے اور مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب ہی کو ہے تو جنازہ غیر جہت قبلہ کو کب تھا۔

لاجرم لمانقل الحافظ فی الفتح قول ابن حبان انه انما یجوز ذلك لمن فی جهة القبلة، قال حجته الجمود علی قصة النجاشی ۔

جب حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ابن حبان کا یہ قول نقل کیا کہ صرف اسی غائب کی نماز جنازہ ہوسکتی ہے جو سمت قبلہ میں ہو تو اس پر یہ کہا کہ: ان کی دلیل واقعۂ نجاشی پر جمود ہے۔ تو ان مجتہد صاحب کا جہل قابل تماشا ہے جن کو سمت قبلہ تک معلوم نہیں پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے جنازہ پر نماز ان کی غیر سمت پڑھنے کا ادعا دوسرا جہل ہے۔ حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی رواہ الطبرانی عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے طبرانی نے حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا)۔

www.alahazratnetwork.org

## ☆ واقعہ دوم

اس واقعہ سے متعلق محدث بریلوی نے دو جواب دیئے ہیں۔

**اولاً:**۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیلی، ابن حبان، بیہقی، ابوعمرو ابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ به اعله المحقق فی الفتح ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اورابو حاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابو حاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔پھر اس میں کیا ہے۔خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا۔تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلاتا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔وہ ایک ہی صحابی ہیں۔معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں

راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

☆ واقعہ سوم

اس واقعہ کے پانچ جواب دیئے ہیں، پہلے دو الزامی اور باقی تین تحقیقی ہیں۔

**اولاً:**۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پر پوتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**ثانیاً:**۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

**ثالثاً:**۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان ۔ تو یہ مرسل نا معتضد ہے۔

**رابعاً:**۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔ اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھادیئے گئے تھے۔

**خامساً:۔** کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر روبحاضرین وپشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز برحالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہوکر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثرناہ فی النھی الحاجز، حالانکہ وہاں توصلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی

اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

**اقول: اولاً۔** ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیه البخاری فی صحیحه واطال فیه۔

لا جرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سما ها صلاۃ لیس فیها رکوع ولا سجود ۔۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیة لیست بطریق حقیقةولا بطریق الاشتراك ولکن بطریق المجاز

www.alahazratnetwork.org

**ثانیاً۔** صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**قال اللہ تبارک و تعالیٰ:**

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اللهم! صل وسلم وبارك عليه وعلى آله کما تحب و ترضی ۔

**وقال تعالیٰ:**

صَلِّ عَلَيْهِمْ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللهم! صل علی آل ابی اوفی ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوها بیهة قوم لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

حدیث فہمی اور تطبیق وتوفیق بین الاحادیث کی ایسی نادر مثالیں محدث بریلوی کی تصانیف میں بھری پڑی ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ نہم میں ایک حدیث نقل فرمائی، جو تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے اور حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر،

چھوت کی بیماری، بدشگونی، الو کا جاہلانہ تصور، اور صفر کی جاہلانہ کارروائی کوئی چیز نہیں

اس حدیث کے معارض ہے وہ حدیث کہ حضرت ابو ہریرہ سے وہ بھی مروی ہے، فرماتے ہیں۔

فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔

جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے۔

پھر اس کے معنی میں متعدد احادیث نقل فرمائیں۔

اس پر امام احمد رضا محدث بریلوی کا محققانہ کلام بلاغت نظام ملاحظہ کیجئے۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔

یہ ہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابو امامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

**اقول:**۔ وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانے کی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التهلكة۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری وفرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل میں جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذاً باللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول وفعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة باللہ و توکلا علیه فرمایا۔

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں

دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کر کے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح و رجیح و تجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبدی بی ۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوهم وحده من اكبر اسبا ب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**اقول:** پھر ازآنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کر سکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔

حدیث میں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو،اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اوراس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۳/۹

اس تفصیل سے جملہ احادیث میں توفیق وتطبیق بروجہ اتم ظاہر ہوئی اور اصلاً کسی کو مجال دم زدن نہ رہی۔والله الموفق وهو ولی التوفیق۔

بلاشبہ ایسی تحقیقات عالیہ محدث بریلوی کا حصہ ہیں۔

اورعلوم وفنون کے بحر عمیق سے جواہر عالیہ کوچن چن کر صفحہ قرطاس کی لڑی میں پرو دینا ان کا کمال ہے جوانکے مولی رب ذوالجلال کا ان پر جود ونوال ہے۔ ذلك فضل الله یوتیه من یشاء۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سندات امام احمد رضا محدث بریلوی
# قدس سرہ العزیز

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سند فقہ حنفی

## سند الفقیر فی الفقه المنیر مسلسلا بالحنفیة الکرام والمفتین والمصنفین و المشائخ الاعلام

له بحمد الله تعالیٰ طرق کثیرة من اجلها انی ارویه

**عن** سراج البلاد الحرمیة مفتی الحنفیة بمکة المحمیة مولینا الشیخ عبد الرحمن السراج ابن المفتی الاجل مولینا عبد الله السراج

**عن** مفتی مکة سیدی جمال بن عبد الله بن عمر

**عن** الشیخ الجلیل محمد عابد الانصاری المدنی

**عن** الشیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین مزجاجی

**عن** الشیخ عبد القادر بن خلیل

www.alahazratnetwork.org

**عن** الشیخ اسمعیل بن عبد الله الشهیر بعلی زاده البخاری

**عن** العار ف بالله تعالیٰ الشیخ عبد الغنی بن اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی( وهو صاحب الحدیقة الندیة والمطالب الوفیة و التصانیف الجلیلة الزکیة )

WWW.NAFSEISLAM.COM

**عن** والده مؤلف شرح الدررو الغرر

**عن** شیخین جلیلین احمد الشوبری وحسن الشرنبلا لی محشی الدرر والغرر(وهوصاحب نور الایضاح و شرحیه مراقی الفلاح و امداد الفتاح و التصانیف الملاح) بروایة الاول

**عن** الشیخ عمر بن نجیم صاحب النهر الفائق و الشمس الحانوتی صاحب الفتاوی والشیخ علی المقدسی شارح نظم الکنز۔وروایة الثانی

**عن** الشیخ عبد الله النحریری والشیخ محمد بن عبد الرحمن المسیری و الشیخ محمد بن احمد الحموی و الشیخ احمد المحبی سبعتهم

**عن** الشیخ احمد بن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین

عبد البربن الشحنة شارح الوهبانية

**عن** الكمال بن الهمام (وهو المحقق حيث اطلق صاحب فتح القدير

**عن** السراج قارى الهداية

**عن** علام الدين السيرافى

**عن** السيد جلال الدين الخبازى شارح الهداية

**عن** الشيخ عبد العزيز البخارى صاحب الكشف والتحقيق

**عن** جلال الدين كبير

**عن** الامام عبد الستار بن محمد الكردرى

**عن** الامام برهان الدين صاحب الهداية

**عن** الامام فخر الاسلام البزدوى

**عن** شمس الائمة الحلوانى

www.alahazratnetwork.org

**عن** القاضى ابى على النسفى

**عن** ابى بكر محمد بن الفضل البخارى

**عن** الامام ابى عبد الله البزمونى

WWW.NAFSEISLAM.COM

**عن** عبد الله بن ابى حفص البخارى

**عن** ابيه احمد بن حفص( وهو الامام الشهير با بى حفص الكبير)

**عن** الامام الحجة ابى عبد الله محمد بن الحسن الشيبانى

**عن** الامام الاعظم ابى حنيفة

**عن** حماد

**عن** ابراهيم

**عن** علقمة والا سود

**عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهم

**عن** النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

# سند روایت حدیث

قال الفقیر عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی غفر اللہ لہ وحقق املہ

**انبأنا** المولی عبد الرحمن السراج المکی مفتی بلد اللہ الحرام ببیتہ عند باب الصفا لثمان بقین من ذی الحجۃ سنۃ خمس و تسعین بعد الالف و المائتین فی سائر مروياتہ الحدیثیۃ والفقھیۃ وغیر ذلک

**عن** حجۃ زمانۃ جمال بن عبد اللہ بن عمر المکی

**عن** الشیخ الاجل عابد السندی

**عن** عمہ محمد حسین الانصاری اجازنی بہ الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی قرأۃ علی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی

**عن** احمد النخلی عن محمد الباھلی

**عن** سالم السنوری عن النجم الغیطی

**عن** الحافظ زکریا الانصاری

**عن** الحافظ ابن حجر العسقلانی

**انا** بہ ابو عبد اللہ الحریری

**انا** قوام الدین الاتقانی

**انا** البرھان احمد بن سعد بن محمد البخاری والحسام السفتانی قالا

**انبأنا** حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری ھو حافظ الدین الکبیر

**انبأنا** الامام محمد بن عبد الستار الکردری

**انبأنا** عمر بن الکریم الورسکی

**انا** عبد الرحمن بن محمد الکرمانی

**انا** ابو بکر محمد بن الحسین بن محمد ھو الامام فخر القضاۃ

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

الارشابندی

**انا** عبد اللہ الزوزنی

**انا** ابو زید الدبوسی

**انا** ابو جعفر الاستروشنی

**ح و**

**انبأنا** عالیا باربع درج شیخی و برکتی وولی نعمتی و مولائی وسیدی و ذخر ی و سندی لیومی وغدی سیدنا الامام الھمام العارف الاجل العالم الاکمل السید اٰل الرسول الاحمدی المارھروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ جعل الفردوس متقبلہ و مثواہ لخمس خلت من جمادی الاولیٰ سنۃ اربع و تسعین بدراہ المطھرۃ بمار ھرۃ المنورۃ فی سائرما یجوزلہ روایتہ

**عن** استاذہ عبد العزیز المحدث الدھلوی

www.alahazratnetwork.org

**عن** ابیہ عن الشیخ تاج الدین القلعی مفتی الحنیفۃ

**عن** الشیخ حسن العجمی

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

**عن** الشیخ خیر الدین الرملی

**عن** الشیخ محمد بن سراج الدین الخاتونی

**عن** احمد بن الشبلی

**عن** ابراھیم الکرکی یعنی صاحب کتاب الفیض

**عن** امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی

**عن** ا لشیخ محمد بن محمد البخاری الحنفی یعنی سیدی محمد پارسا صاحب فصل الخطاب

**عن** الشیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن علی البخاری الطاھری

**عن** الامام صدر الشریعۃ یعنی شارح الوقایہ

**عن** جدہ تاج الشریعۃ عن والدہ صدر الشریعۃ

**عن** والدہ جمال الدین المحبوبی

**عن** محمد بن ابی بکر البخاری عرف بامام زادہ

**عن** شمش الائمۃ الزر تجری

**عن** شمس الائمۃ الحلوانی کلا ھما

**عن** الامام الاجل ابی علی النسفی امام الحلوانی فقالا

**عن** ابی علی وکذلک عنعن الی نہایۃ الاسناد

**واما استرو شنی فقال**

**انا** ابو علی الحسین بن خضر النسفی

**انا** ابو بکر محمد بن الفضل البخاری ھو الامام الشہیر بالفضل

**انا** ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی یعنی الاستاذ

السندمونی

**انا** عبد اللہ محمد بن ابی حفص الکبیر

www.alahazratnetwork.org

**انا** ابی

**انا** محمد بن الحسن الشیبانی

**اخبرنا** ابو حنیفۃ

WWW.NAFSEISLAM.COM

**عن** حماد

**عن** ابراھیم قال کانت الصلوۃ فی العیدین قبل الخطبہ ثم یقف الامام علی راحلۃ بعد الصلوۃ فیدعو ویصلی بغیر اذان ولا اقامۃ۔ ۱

## سند حدیث مسلسل بالاولیت

ایسی حدیث جسکو روایت کرتے وقت راویان حدیث کسی ایک صیغے پر متفق ہوں۔

جیسے تمام راوی "سمعت" کہیں یا "اخبرنی" وغیرہ۔

اسی طرح حالات قولیہ میں سے کسی قول پر سب متفق ہوں، جیسے راوی کہے کہ :

سمعت فلانا یقول اشھد باللہ۔ وغیرہ

ایسے ہی حالات فعلیہ میں سے کسی فعل پر متفق ہوں، جیسے راوی کہ ،حدثنی فلان

وھو اٰخذ بلحیتہ ، وغیرہ۔ ان تینوں صورتوں میں سند حدیث کو مسلسل کہا جاتا ہے، اسکے علاوہ اگر راوی "ھو اول حدیث سمعتہ منہ ، "پر متفق ہوتو اسکو مسلسل بالاولیہ کہتے ہیں، ذیل میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی ایسی ہی چند سندیں ذکر کی جاری ہیں۔

## سند الحدیث المسلسل بالا دلیة

له عن شیخنا السید الاجل رضی اللہ تعالیٰ عنه طریقان۔ احدھما من جھة الشیخ المحقق مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی ۔ و الاخری من جھة الشاہ عبد العزیز الدھلوی غفر لھما المولی القوی ۔

## طریق الشیخ المحقق عبد الحق المحدث قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین و الصلوۃ وا لسلام علی رسوله محمد و اله و اصحابه اجمعین، اما بعد۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

**فقد حدثنی** السید الامام الھمام قطب الزمان حضرت الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنه وارضاہ وھو اول حدیث سمعه منه قال:

**حدثنی** السید السند رحلة زمانة امام اوانه عمی وشیخی و مولائی و مرشدی السید اٰل احمد المقلب باچھی میاں صاحب المارھروی قدس اللہ سرہ العزیز وھو اول حدیث سمعه منه

**عن** السید النقی الامام التقی الورع الکامل البارع الفاضل العارف با للہ الاحد السید الشاہ حمزۃ ابن السید آل محمد البلجرامی الحسینی الواسطی وھو اول حدیث سمعه منه قال

**حدثنی** السید الطفیل محمد الا ترولوی وھو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنی** السید السند البارع الاکمل الفضل وحید زمانه السید مبارك فخر الدین البلجرامی رحمة اللہ تعالیٰ علیه وھو اول حدیث سمعة منه قال

**حدثنی** الشیخ العالم العامل حاج الحرمین الشریفین استاذی الشیخ ابو الرضابن الشیخ اسمعیل الدھلوی احداحفاد الشیخ عبد الحق الدھلوی سلمه ربه ورحمة الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنا** جدی و استاذی و شیخی ابو الفضل المحدثین الشیخ عبد الحق الدهلوی رحمة ا الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنا** الشیخ الصالح الموفق عبد الوهاب بن فتح الله البروجی احد فقراء سیدی الشیخ عبد الوهاب المتقی رحمة ا الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنا** الشیخ الکبیر محمد بن افلح الیمنی وهو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنا** شیخنا الامام وجیه الدین عبد ا الرحمن بن ابراهیم العلوی وهو اول حدیث سمعته منه

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ثنی** شیخنا الامام شمس الدین السخاوی القاهری وهو اول حدیث سمعته منه

**ثنی** جماعة کثیرون اجلهم علما و عملا شیخ الاستاذ الحجة الناقد شیخ مشائخ الاسلام حافظ العصر الشهاب ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی عرف با بن حجر رحمه الله تعالی سما عا من لفظه و حفظه وهو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنی** به جماعة کثیرون منهم حافظ الوقت الزین ابو الفضل عبد الرحیم بن ا الحسین العراقی وهو اول حدیث سمعته منه ،

**ح و**

**اخبر نی** به عالیا الشیخ شمس الدین ابو عبد الله محمد بن احمد التدمری اجازة وهو اول حدیث رویته عنه قال هو والعراقی

**حدثنا** به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم المیدومی

اجازة وهو اول حديث قال العراقی سمعته منه وقال التدمری حضرته عنده

**ثنا**به التجيب ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحرانی وهو اول حديث سمعته منه

**ثنا**به الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی وهو اول حديث سمعته منه

**ثنا**به ابو سعيد اسمعيل بن ابی صالح احمد بن عبد الملك النيسابوری وهو اول حديث سمعته منه

**ثنا**به والدی ابو صالح احمد بن عبد الملك الموذن وهواول حديث سمعته منه

**ثنا**به ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادی وهو اول حديث سمعته منه

**ثنا**به ابو حامد احمد بن محمد بن يحيی بن بلال البزار وهواول حديث سمعته منه

**ثنا**به عبد الرحمن بن بشر بن الحكم وهو اول حديث سمعته منه

**ثنا**به سفيان بن عيينة وهو اول حديث سمعته

**عن** سفيان

**عن** عمرو بن دينار

**عن** ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص

**عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی ا لله تعالیٰ عليه وسلم قال: الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك و تعالیٰ ارحموا من فی الارض يرحمكم من فی السماء۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

# سند مسلسل بالاولیت

## طریق الشاہ عبد العزیز الدهلوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و اله و اصحبه اجمعین ، اما بعد

**فقد حدثنی** السید الامام الهمام قبط الزمان حضرة الشیخ رضی الله تعالیٰ عنه و ارضاه وهو اول حدیث سمعته منه قال:

**حدثنی** استاذی علم المحدثین مولانا عبد العزیز الدهلوی رحمة الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه

**عن** ابیه ذی الفضل و الجاه مولانا ولی الله رحمة الله تعالی علیه وهو اول حدیث سمعه منه قال

www.alahazratnetwork.org

**حدثنی** السید عمر من لفظه تجاه قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو اول حدیث سمعته منه قال

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**حدثنی** جدی الشیخ عبد الله بن سالم البصری وهواول الخ قال

**حدثنا** الشیخ یحیی بن محمد الشهیر بالشاوی وهو اول حدیث سمعناه منه قال

**اخبرنا** به الشیخ سعید بن ابراهیم الجزائری المفتی الشهیر بقدورة قال وهو حدیث سمعته منه قال

**اخبرنا** به الشیخ المحقق سعید بن محمد المقری قال وهو اول الخ

**عن** الولی الکامل احمد الحجی الوهرانی قال وهو الخ

**عن** شیخ الاسلام العارف بالله تعالیٰ سیدی ابراهیم التازی قال وهواول الخ، قال

**قرائته** علی المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن الحسین

المراغی قال وھو اول حدیث قرائته علیه قال

**سمعت** من لفظ شیخنا زین الدین عبد ا الرحیم بن الحسین العراقی قال و ھو اول حدیث سمعته منه قال

**حدثنا** ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراھیم البکری المید ومی قال وھو الخ، بمثل الحدیث سنداً و متناً۔

## سند حدیث مسلسل بالاولیت

(جو بہت عالی ہے)

## طریق مولانا احمد حسن الصوفی المرادآبادی

قلت ولی فی الحدیث طریق ثالث عال جدا

**حدثنی** مولانا الاجل السید الشاہ ابو الحسین احمد النوری نورہ اللہ بنورہ المعنوی و الصوری قال

www.alahazratnetwork.org

**حدثنا** افضل العلماء واورع الاتقیاء مولانا احمد حسن الصوفی المراد آبادی رحمة اللہ تعالیٰ علیه وھو اول حدیث سمعته منه قال

WWW.NAFSEISLAM.COM

**حدثنا** حدیث الرحمة المسلسل بالاولیة الشیخ الناسك احمد بن محمد الدمیاطی المشھور بابن عبد الغنی وھو اول حدیث سمعته منه بحضرة جمع من اھل العلم قال

**ثنا** به المعمر محمد بن عبد العزیز وھو اول حدیث سمعته واجازہ بحمیع مروياته فقال

**حدثنا** به الشیخ المعمر ابو الخیر بن عموس الرشید ی وھواول حدیث سمعته منه واجازہ بجمیع مروياته فی ربیع الاول سنة اثنین بعد الالف قال

**حدثنا** به شیخ الاسلام الشرف زکریا بن محمد الانصاری وھو اول حدیث سمعة منه قال

**ثنا** به خاتمة الحفاظ الشھاب ابو الفضل احمد بن علی بن

حجرالعسقلانی وھو اول حدیث سمعته منه قال

**اخبرنا** به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی وھو اول حدیث سمعته منه (الی آخر الحدیث سنداً و متناً)

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ محمد حامد رضا خانصاحب

**ولادت:-** آپ کی ولادت باسعادت شہر بریلی میں ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ/مئی ۱۸۷۵ء کو ہوئی۔خاندانی دستور کے مطابق ''محمد'' نام پر عقیقہ ہوااور یہ ہی آپ کا تاریخی نام بھی ہوگیا،عرفی نام حامد رضا تجویز ہوا،اور لقب حجۃ الاسلام ہے۔

آپ حسن سیرت اور جمال صورت دونوں کے جامع تھے،اپنے عہد کے بے نظیر مدرس، محدث اور مفسر تھے،عربی ادب میں انفرادی حیثیت کے مالک، اورشعر وادب میں پاکیزہ ذوق رکھتے تھے، اپنے اسلاف اور آباء واجداد کے کامل واکمل نمونہ تھے، بزرگوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت آپ کا شعار دائم تھا۔

زہدوتقوی،توکل واستغناء میں اتمیازی شان کے مالک اوراخلاق وکردار کے بادشاہ تھے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

**حسن صورت:۔** ہندوستان کے اکابر علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نگاہوں نے حجۃ الاسلام سے زیادہ حسین چہرہ نہیں دیکھا۔پھراس پرلباس کی سج دھج مزید برآں تھی۔جولباس بھی آپ زیب تن فرماتے وہ بھی آپ کے جمال سے جگمگا اٹھتا۔جس مقام سے گزر ہوتا تو لوگ حسن صوری دیکھ کرانگشت بدنداں رہ جاتے اور سارا ماحول غزلخواں ہوتا۔

ع دم میں جب تک دم ہے دیکھا کیجئے

**حسن سیرت:۔** آپ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے،متواضع اور خلیق اور بلند پایہ کردار رکھتے تھے۔

شب برأت آتی تو سب سے معافی مانگتے حتی کہ چھوٹے بڑے اور خادماؤں اور خادموں اور مریدوں سے بھی فرماتے کہ اگر میری طرف سے کوئی بات ہوگئی ہوتو معاف کردو اور کسی کا حق رہ گیا ہوتو بتادو۔آپ '' الحب فی اللہ و البغض فی اللہ ''اور'' اشداء علی الکفار ورحماء بینھم '' کی جیتی جاگتی تصویر تھے،آپ اپنے شاگردوں اور مریدوں سے بھی بڑے لطف وکرم اور محبت سے پیش آتے تھے۔اور ہر مرید اور شاگرد یہی سمجھتا تھا کہ اسی سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ لمبے سفر سے بریلی واپس ہوئے۔ ابھی گھر پر اترے بھی نہ تھے اور تانگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بہاری پور بریلی کے ایک شخص نے جس کا بڑا بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر علالت پر پڑا ہوتھا آپ سے عرض کیا کہ حضور روز ہی آکر دیکھ جاتا ہوں لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے اس لئے دولت کدے پر معلوم کر کے ناامید لوٹ جاتا تھا، میرے بھائی سرکار کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشد کا دیدار کرلیں۔ اتنا کہنا تھا کہ آپ نے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اسی پر بیٹھے ہی بیٹھے اپنے چھوٹے صاحبزادے نعمانی میاں صاحب کو آواز دی اور کہا سامان اترواؤ میں بیمار کی عیادت کر کے ابھی آتا ہوں۔ اور آپ فورا اپنے مرید کی عیادت کیلئے چلے گئے۔

بنارس کے ایک مرید آپ کے بہت منہ چڑھے تھے اور آپ سے بے پناہ عقیدت بھی رکھتے تھے، اور محبت بھی کرتے تھے، ایک بار انہوں نے دعوت کی، مریدوں میں گھرے رہنے کے سبب آپ ان کے یہاں وقت سے کھانے میں نہ پہنچ سکے ان صاحب نے کافی انتظار کیا اور جب آپ نہ پہونچے تو گھر میں تالا لگا کر اور بچوں کو لیکر کہیں چلے گئے۔ جب ان کے مکان پر پہونچے تو دیکھا کہ تالا بند ہے، مسکراتے ہوئے لوٹ آئے، بعد میں ملاقات ہونے پر انہوں نے ناراضگی بھی ظاہر کی اور روٹھنے کی وجہ بھی بتائی۔ آپ نے بجائے ان پر ناراض ہونے یا اسے اپنی ہتک سمجھنے کے انہیں الٹا منایا اور دلجوئی کی۔

آپ خلفائے اعلیٰ حضرت اور اپنے ہم عصر علماء سے نہ صرف محبت کرتے تھے بلکہ ان کا احترام بھی کرتے تھے جبکہ بیشتر آپ سے عمر اور علم وفضل میں چھوٹے اور کم پایہ کے تھے، سادات کرام خصوصاً مارہرہ مطہرہ کے مخدوم زادگان کے سامنے تو بچھ جاتے تھے اور آقاؤں کی طرح ان کا احترام کرتے تھے۔

طالب علمی کا زمانہ میں شب و روز مطالعہ و مذاکرہ جاری رہا۔ اور ۱۹/سال کی عمر شریف ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ میں فارغ التحصیل ہوئے جب فارغ ہوئے تو والد ماجد امام احمد رضا نے فرمایا۔ ان جیسا عالم اودھ میں نہیں۔

فراغت کے بعد مسلسل ۱۵/سال ۱۳۲۶ھ تک والد ماجد کی خدمت میں حاضر رہے اور تصنیف وتالیف، فتوی نویسی اور دیگر مضامین عالیہ سے خدمت دین فرمائی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**اجازت وخلافت :** ۔نورالکاملین خلاصۃ الواصلین سیدنا حضرت مولانا الشاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے آپ کو خلافت واجازت حاصل تھی ،اور پھر آپ کے حکم سے امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی حجۃ الاسلام کو جملہ علوم ،اذکار واشغال ،اوراد واعمال کی اجازت سے نوازا۔

**علم وفضل :** -آپ اپنے علم وفضل کے اعتبار سے بلاشبہ نائب امام احمد رضا تھے ،اہل علم میں آپ کی مقبولیت صرف بڑے باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس بنیاد پر بھی تھی کہ وہ علوم دینیہ کے بحر بیکراں تھے ،جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں دستگاہ کامل حاصل تھی تھےاور ایک عرصہ تک آپ نے منظر اسلام میں درس دیا ،تفسیر وحدیث ،فقہ واصول اور کلام ومنطق وغیرہا میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا ،بالخصوص آپ کا درس بیضاوی ،شرح عقائد اور شرح چغمینی بہت مشہور تھا۔

**حج وزیارت :** ۔آپ نے اپنی عمر کے اکیسویں سال ۱۳۲۳ھ میں حج وزیارت کی سعادت حاصل کی ،اور اپنی والدہ ماجدہ ،نیز عم محترم حضرت مولانا محمد رضا خانصاحب کے ساتھ روانہ ہوئے ،اس سفر سراپا ظفر میں امام احمد رضا جھانسی تک آپ کے ساتھ رہے۔

امام احمد رضا جھانسی سے واپس تشریف لے آئے لیکن گھر آکر ایک اضطرابی کیفیت طاری تھی ،آخر کار والدہ ماجدہ سے اجازت لیکر خود بھی روانہ ہوگئے اور بمبئی سے سب کے ساتھ جدہ روانہ ہوئے۔اس طرح حجۃ الاسلام نے یہ حج اپنے والد ماجد کی معیت میں ادا کیا۔

اس حج کی برکات نہایت عظیم وجلیل ہیں۔امام احمد رضا نے تفصیل سے الملفوظ میں ان کو بیان فرمایا ہے۔مختصرا یوں ہے۔حرم مکہ کے پہلے روز کی حاضری کا ذکر اس طرح فرمایا۔

پہلے روز جو حاضر ہوا تو حامد رضا ساتھ تھے۔محافظ کتب حرم ایک وجیہ وجمیل عالم نبیل مولانا سید اسماعیل تھے۔ یہ پہلا دن ان کی زیارت کا تھا۔حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کیلئے نکلوائیں۔حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ قبل زوال رمی کیسی؟ مولانا نے فرمایا یہاں کے علماء نے جواز کا حکم دیا ہے۔حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہورہی تھی ،مجھ سے استفسار ہوا۔میں نے کہا خلاف مذہب ہے۔مولانا سید صاحب

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اس میں جواز کو علیہ الفتوی لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ممکن ہے روایت جواز ہو مگر علیہ الفتوی ہرگز نہ ہوگا۔ وہ کتاب لے آئے اور مسئلہ نکلا اور اسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گزارش کی تھی۔ علیہ الفتوی کا لفظ نہ تھا۔ حضرت مولانا نے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اور حامد رضا کو بھی نہ جانتے تھے مگر اس وقت گفتگو انہیں سے ہو رہی تھی۔ لہذا ان سے پوچھا۔ انہوں نے میرا نام لیا۔ نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اٹھ کر بے تابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے۔ (الملفوظ ص ۱۰، ۱۱، جلد دوم)

امام احمد رضا کے حضور وہ بھی ایک مکی عالم نبیل محافظ کتب حرم سید محمد اسماعیل سے رمی قبل زوال کے عدم جواز پر حضرت حجۃ الاسلام نے فصیح عربی میں گفتگو کا حق ادا کردیا اور 'الولد سرّ لابیہ' کا وہ شاندار مظاہرہ پہلی بار حرم مکہ میں کیا کہ معاصر علماء کا یہ قول فیصل قرار پایا۔

''اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کے بعد اگر واقعی کوئی عالم اور ادیب تھے تو وہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں تھے۔''

(مولانا حسنین رضا خاں خلیفۂ اعلیٰحضرت کا ارشاد)

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام احمد رضا قدس سرہ کا یہ دوسرا حج مبارک تھا، اچانک اس حج کیلئے جانا اور حکمت الٰہیہ کا راز کھلنا یوں بیان فرماتے ہیں۔

حکمت الٰہیہ یہاں آکر کھلی۔ سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزراء ریاست و دیگر اہل ثروت بھی ہیں۔ حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔ میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا۔ میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور دو گھنٹہ تک اسے آیات و احادیث و اقوال ائمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا۔ اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منہ دیکھتے رہے۔ جب میں نے تقریر ختم کی چپکے سے اٹھتے ہوئے قریب المارّی رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے جس میں مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ

علیہ وسلم کہ کتاب کی تکمیل وتبیض سب پوری کرادی'' الدولة المكية بالمادة الغيبية ''اس کا تاریخی نام ہوا اور پنجشنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہونچادی گئی۔

(الملفوظ،۱۱،۱۲،۱۳، ج ۲)

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان اس علمی شاہکار کے منصۂ شہور پر آنے کا ایک اہم سبب ہیں۔پوری کتاب کی تبیض آپ ہی نے فرمائی۔پھر امام احمد رضا کے حکم سے اس پر تمہید قلم برداشتہ تحریر کی جسے امام احمد رضا نے بہت پسند فرمایا۔

تمہید میں حجۃ الاسلام نے پوری کتاب کا خلاصہ چند سطور میں پیش کردیا ہے۔اس کے بعد آپ نے الدولۃ المکیۃ کا از اول تا آخر ترجمہ فرمایا۔جو آپ کی دونوں زبانوں پر قدرت کا مظہر ہے۔

ترجمہ پڑھ کر اصل کتاب کا گمان ہوتا ہے اور مزید خوبی یہ ہے کہ نثر کا ترجمہ نثر میں ہے اور نظم کا نظم میں ہے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کے علاوہ ''الاجازت المتینہ لعلماء مکۃ والمدینۃ''۔اور''کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم'' پر بھی آپ نے تمہیدیں تحریر فرمائیں جو آپ کی عربی دانی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

**دارالعلوم منظر اسلام کا اہتمام:**۔ اس دارالعلوم کا جب قیام عمل میں آیا تو سب سے پہلے اس کا اہتمام آپ کے عم محترم استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے سپرد ہوا۔جب آپ کا وصال ۱۳۲۶ھ میں ہوگیا تو مستقل اس کا اہتمام حجۃ الاسلام کے سپرد کردیا گیا جو آج بھی ان کی اولاد میں چلا آرہا ہے۔

آپ کے زمانہ میں دارالعلوم منظر اسلام نقطۂ عروج پر تھا اور اس وقت کے مدارس میں امتیازی شان کا مالک۔۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء کے سالانہ اجلاس میں بیس طلبہ فارغ التحصیل ہوئے تھے جو اس زمانہ کے لحاظ سے ایک خاصی تعداد تھی۔

**اسفار:**۔آپنے امام احمد رضا کی معیت میں سفر حج وزیارت تو کیا ہی تھا لیکن دوسرے اہم مواقع پر بھی آپ امام احمد رضا کے ساتھ رہے۔ندوہ کے رد میں ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں جلسہ ''دربار حق وصداقت'' پٹنہ میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے سیکڑوں علماء ربانیین جمع ہوئے

تھے۔اس وقت حجۃ الاسلام بھی امام احمد رضا کے ساتھ تھے۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں سفر جبل پور کے لئے جب امام احمد رضا تشریف لے گئے تو بھی آپ ساتھ تھے۔

ان اسفار کے علاوہ آپ کے بے شمار اسفار وہ ہیں جو آپ نے امام احمد رضا قدس سرہ کے وصال کے بعد متحدہ ہندوستان میں کئے۔پوری زندگی ملی و مسلکی خدمات کی لگن سینہ میں موجزن رہی،سفر لکھنؤ اور سفر لاہور آپ کے ان اسفار میں ہیں جن میں آپ نے حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچ دیا تھا۔

## مشاہیر تلامذہ

حضرت علامہ حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں برادر اصغر و صاحب سجادہ امام احمد رضا۔ م۱۴۰۲ھ

علامہ مولانا حسنین رضا خاں بریلوی خلیفہ امام احمد رضا۔ م۱۴۰۱ھ

شاہ عبدالکریم صاحب تاجی ناگپوری پیرومرشد بابا ذہین شاہ تاجی،مدفون کراچی م۱۳۶۶ھ

مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری،مدیر شہیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی۔

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام لائل پور پاکستان۔ م۱۳۸۲ھ

مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی شیخ القرآن و معقول و منقول،خطیب شعلہ بیان،وزیر آباد پاکستان۔ م۱۳۹۰ھ

مولانا مفتی عبدالحمید قادری م۱۳۹۳ھ

مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں،فرزند اکبر م۱۳۸۵ھ

مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور،امین شریعت،صوبہ بہار م۱۴۰۳ھ

مولانا غلام جیلانی،مانسہرہ پاکستان

صدر المدرسین جامع معقول و منقول مولانا غلام جیلانی اعظمی

مولانا تقدس علیخاں رضوی سابق مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف م ۱۴۰۳ھ

مولانا محمد علی آنولوی حامدی نائب مدیر ماہنامہ یادگار رضا

مولانا قاری غلام محی الدین ہلدوانی نینی تال

# مشاہیر خلفاء

۱۔ مولانا ظہیر الحسن اعظمی مدفون اودے پور

۲۔ مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی علیم آباد ضلع دربھنگہ بہار ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵

۳۔ مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری

۴۔ مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری مدفون ضلع شاہجہاں پور

۵۔ مولانا ولی الرحمٰن پوکھریروی مظفر پوری ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء

۶۔ مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں بریلی خلف اصغر مدفون کراچی ۱۳۷۵/۱۹۵۶ء

۷۔ مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری مدفون گجرات ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء

۸۔ مولانا سردار والی خاں عرف عزو میاں بریلوی مدفون ملتان

۹۔ مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، پیلی بھیتی م ۱۳۸۰/۱۹۶۱ء

۱۰۔ مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد الوری مدفون دربار داتا لاہور م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱

۱۱۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء

۱۲۔ مولانا شاہ مفتی محمد اجمل سنبھلی م ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء

۱۳۔ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب سجادہ خلف اکبر ۱۳۸۵ـ/۱۹۶۵

۱۴۔ مولانا سید ریاض الحسن صاحب جودھپوری مدفون حیدرآباد سندھ م ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء

۱۵۔ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی مدفون لاہور م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳

۱۶۔ مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری دھام نگری م ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

۱۷۔ محدث مولانا محمد احسان علی مظفر پوری، م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۸۔ مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری، م۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء

۱۹۔ مداح الرسول صوفی عزیزی احمد بریلوی م۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴

۲۰۔ مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں بریلوی نبیرۂ اکبر م۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴

۲۱۔ مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور امین شریعت بہار م۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳

۲۲۔ مولانا رضی احمد ماہر رضوی مدھوبنی بہار

۲۳۔ مولانا شاہ ابوسہیل انیس عالم امین شریعت بہار

۲۴۔ مولانا قاضی فضل کریم قاضی شریعت بہار

۲۵۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمصطفی اعظمی، م۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶

۲۶۔ یادگار سلف مولانا الحاج تقدس علی خاں رضوی بریلوی مدفون پیر جو گوٹھ سندھ

۲۷۔ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی بانی وسربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

۲۸۔ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی کراچی۔

۲۹۔ مولانا سید محمد علی اجمیری مقیم حیدرآباد۔ سندھ۔

۳۰۔ مولانا محمد علی آنولوی

www.alahazratnetwork.org

# تصانیف

۱۔ مجموعہ فتاوی قلمی

۲۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ)

۳۔ نعتیہ دیوان

۴۔ تمہید اور ترجمہ الدولۃ المکیۃ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵

۵۔ تمہید الاجازت المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء

۶۔ تمہید کفل الفقیہ الفاہم ۱۳۲۴ھ

۷۔ تاریخی نام، خطبۃ الوظیفۃ الکریمہ ۱۳۳۸

۸۔ سد الفرار

۹۔ سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل العناد والفتنۃ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳

۱۰۔ حاشیہ ملا جلال قلمی

۱۱۔ کنز المصلی پر حاشیہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۰۵

۱۲۔ اجلی انوار الرضا ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء

۱۳۔ اثار المبتدعین لہدم حبل اللہ المتین

۱۴۔ وقایہ اہل سنت،

# وصال

آپ ۱۷ر جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء بعمر ۷۰ سال عین حالت نماز میں دوران تشہد دس بجکر ۴۵ منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

# اولاد امجاد

حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھی، صاحبزاگان کے نام یہ ہیں۔

(۱) مفسر اعظم ہند حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں

(۲) حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما رحمۃ واسعۃ

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب

**ولادت:۔** مرجع العلماء والفقہاء سیدی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کی ولادت باسعادت ۔۲۲/ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ بروز جمعہ صبح صادق کے وقت بریلی شریف میں ہوئی۔

پیدائشی نام "محمد" عرف "مصطفیٰ رضا" ہے۔مرشد برحق حضرت شاہ ابوالحسین نوری قدس سرہ العزیز نے آل الرحمٰن ابوالبرکات نام تجویز فرمایا اور چھ ماہ کی عمر میں بریلی شریف تشریف لاکر جملہ سلاسل عالیہ کی اجازت وخلافت عطافرمائی اور ساتھ ہی امام احمد رضا قدس سرہ کو یہ بشارت عظمیٰ سنائی کہ

یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہونچے گا۔یہ بچہ ولی ہے۔

**حصول علم:۔** سخن آموزی کے منزل طے کرنے کے بعد آپ کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا اور آپ نے جملہ علوم وفنون اپنے والد ماجد سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ۔برادر اکبر حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان۔استاذ الاساتذہ علامہ شاہ رحم الہی منگلوری۔شیخ العلماء علامہ شاہ سید بشیر احمد علی گڑھی۔شمس العلماء علامہ ظہور الحسین فاروقی رامپوری سے حاصل کئے اور ۱۸/سال کی عمر میں تقریباً چالیس علوم وفنون حاصل کرکے سند فراغت حاصل کی۔

**تدریس:۔** فراغت کے بعد جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف ہی میں مسند تدریس کو رونق بخشی۔تقریباً تیس سال تک علم وحکمت کے دریا بہائے۔برصغیر پاک وہند کی اکثر درسگاہیں آپ کے تلامذہ ومستفیدین سے مالامال ہیں۔

**درس افتاء:۔** فن افتاء کی مثالی تعلیم کا خاکہ خود تلامذہ ہی کی زبانی سنئے۔

نائب مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

میں گیارہ سال تین ماہ خدمت میں رہا،اس مدت میں چوبیس ہزار مسائل لکھے جن میں

کم از کم دس ہزار وہ ہیں جن پر حضور مفتی اعظم کی تصحیح وتصدیق ہے۔ میں گھسا پٹا نہیں، بہت سوچ سمجھ کر جانچ تول کر مسئلہ لکھتا تھا، مگر واہ رے مفتی اعظم اگر ذرا بھی غلطی ہے، یا لوچ ہے، یا بے ربطی ہے، یا تعبیر نا مناسب ہے، یا سوال کے ماحول کے مطابق جواب میں کمی بیشی ہے، یا کہیں سے کوئی غلط فہمی کا ذرا سا بھی اندیشہ ہے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور مناسب اصلاح فرماتے۔ تنقید آسان ہے مگر اصلاح دشوار، مگر ستر سالہ مفتی اعظم کا دماغ اور علم ایسا جوان تھا کہ تنقید کے بعد فوراً اصلاح فرمادیتے اور ایسی اصلاح کہ پھر قلم ٹوٹ کر رہ جاتا۔ بارہا ایسا ہوتا کہ حکم کی تائید میں کہیں عبارت نہ ملتی تو میں اپنی صواب دید سے حکم لکھ دیتا۔ کبھی دور دراز کی عبارت سے تائید لاتا مگر مفتی اعظم ان کتابوں کی عبارت جو دارالافتاء میں نہ تھیں زبانی لکھوادیتے۔ میں حیران رہ جاتا، یا اللہ کبھی مطالعہ کرتے دیکھا نہیں، یہ عبارتیں زبانی کیسے یاد ہیں۔

مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب پورنوی رقمطراز ہیں:۔

آپ درس افتاء میں محض نفس حکم سے آگاہ نہیں فرماتے بلکہ اس کے مالہ وماعلیہ کے تمام نشیب وفراز ذہن نشین کراتے، پہلے آیات واحادیث سے استدلال فرماتے، پھر اصول فقہ سے اس کی تائید دکھاتے اور پھر قواعد کلیہ کی روشنی میں اس کا جائزہ لے کر کتب فقہ سے جزئیات پیش فرماتے۔ پھر مزید اطمینان کے لئے فتاوی رضویہ سے امام احمد رضا کا ارشاد نقل فرماتے۔ وغیرہ وغیرہ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ اقتباس آپ کی شان فقاہت اور کمال تبحر کا بین ثبوت اور اس بات کا روشن بیان ہیں کہ آپ مفتی ہی نہیں بلکہ مفتی ساز اور فقیہ ہی نہیں بلکہ فقیہ النفس تھے۔

**مجاہدانہ زندگی:۔** آپ کی ۹۲ سالہ حیات مبارکہ میں زندگی کے مختلف موڑ آئے۔ کبھی شدھی تحریک کا قلع قمع کرنے کیلئے جماعت رضائے مصطفٰی کی صدارت فرمائی اور باطل پرستوں سے پنجہ آزمائی کیلئے سر سے کفن باندھ کر میدان خارزار میں کود پڑے، لاکھوں انسانوں کو کلمہ پڑھایا اور بے شمار مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائی۔ قیام پاکستان کے نعرے اور خلافت کمیٹی کی آوازیں بھی آپ کے دور میں اٹھیں اور ہزاروں شخصیات اس سے متاثر ہوئیں۔ نسبندی کا طوفان بلاخیز آپ کے آخری دور میں رونما ہوا اور بڑے بڑے ثابت قدم متزلزل ہوگئے لیکن ہر دور میں آپ استقامت فی الدین کا جبل عظیم بن کر ان حوادث زمانہ کا مقابلہ

خندہ پیشانی سے فرماتے رہے۔

آپ نے اس دور پرفتن میں نسبندی کی حرمت کا فتوی صادر فرمایا جبکہ عموما دینی ادارے خاموش تھے، یا پھر جواز کا فتوی دے چکے تھے۔

**وصال:۔** ۱۴؍محرالحرام ۱۴۰۲ھ/ ۱۱؍نومبر ۱۹۸۱ء، بدھ کا دن گزار کر شب میں ا؍بج کر چالیس منٹ پر ۹۲ سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا اور جمعہ کی نماز کے بعد لاکھوں افراد نے نماز جنازہ اسلامیہ کالج کے وسیع میدان میں ادا کی اور امام احمد رضا کے پہلو میں دفن کردیا گیا۔

**عبادت وریاضت:۔** سفر وحضر ہر موقع پر کبھی آپ کی نماز پنجگانہ قضا نہیں ہوتی تھی، ہر نماز وقت پر ادا فرماتے، سفر میں نماز کا اہتمام نہایت مشکل ہوتا ہے لیکن حضرت پوری حیات مبارکہ اس پر عامل رہے۔ اس سلسلہ میں چشم دید واقعات لوگ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی ادائیگی واہتمام کیلئے ٹرین چھوٹنے کی بھی پرواہ نہیں فرماتے تھے، خود نماز ادا کرتے اور ساتھیوں کو بھی سخت تاکید فرماتے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**زیارت حرمین شریفین:۔** آپ نے تقسیم ہند سے پہلے دومرتبہ حج وزیارت کیلئے سفر فرمایا، اس کے بعد تیسری مرتبہ ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء میں جب کہ فوٹو لازم ہو چکا تھا لیکن آپ اپنی حزم واحتیاط پر قائم رہے لہذا آپ کو پاسپورٹ وغیرہ ضروری پابندیوں سے مستثنی قرار دے دیا گیا اور آپ حج وزیارت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔

**فتوی نویسی کی مدت:۔** آپ کے خاندان کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ تقریبا ڈیڑھ سو سال سے فتوی نویسی کا گراں قدر فریضہ انجام دے رہا ہے۔ ۱۸۳۱ھ میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے جدامجد امام العلماء حضرت مفتی رضا علی خاں صاحب قدس سرہ نے بریلی کی سرزمین پر مسند افتاء کی بنیاد رکھی، پھر اعلیٰ حضرت کے والد ماجد علامہ مفتی نقی علی خاں صاحب قدس سرہ نے یہ فریضہ انجام دیا اور متحدہ پاک وہند کے جلیل القدر علماء میں آپ کو سرفہرست مقام حاصل تھا، ان کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے تقریبا نصف صدی تک علوم ومعارف کے دریا بہائے اور فضل وکمال کے ایسے جوہر دکھائے کہ علمائے ہند ہی نہیں بلکہ فقہائے حرمین طیبین سے بھی خراج تحسین وصول کیا اور سب نے بالاتفاق چودھویں صدی کا مجدد اعظم تسلیم کیا۔

آپ کے وصال اقدس کے بعد آپ کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام نے اس منصب کو زینت بخشی اور پھر باقاعدہ سیدنا حضور مفتی اعظم کو یہ عہدہ تفویض ہوا جس کا آغاز خود امام احمد رضا کی حیات طیبہ ہی میں ہو چکا تھا۔

آپ نے مسئلہ رضاعت سے متعلق ایک فتوی نوعمری کے زمانے میں بغیر کسی کتاب کی طرف رجوع کئے تحریر فرمایا: تو اس سے متاثر ہو کر امام احمد رضا نے فتوی نویسی کی عام اجازت فرمادی اور مہر بھی بنوا کر مرحمت فرمائی جس پر یہ عبارت کندہ تھی ''ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل الرحمٰن محمد عرف مصطفیٰ رضا''

یہ مہر دینی شعور کی سند اور اصابت فکر کا اعلان تھی ۔ بلکہ خود امام احمد رضا نے جب پورے ہندوستان کے لئے دار القضاء شرعی کا قیام فرمایا تو قاضی و مفتی کا منصب صدر الشریعہ، مفتی اعظم اور برہان الحق جبل پوری قدس اسرارہم کو عطا فرمایا۔

غرضکہ آپ نے نصف صدی سے زیادہ مدت تک لاکھوں فتاوی لکھے۔ اہل ہندو پاک اپنے الجھے ہوئے مسائل آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے اور ہر پیدا ہونے والے مسئلہ میں فیصلہ کے لئے نگاہیں آپ ہی کی طرف اٹھتی تھیں۔ آپ کے فتاوی کا وہ ذخیرہ محفوظ نہ رہ سکا ورنہ آج وہ اپنی ضخامت و مجلدات کے اعتبار سے دوسرا فتاوی رضویہ ہوتا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# تصنیفات و ترتیبات

آپ کی تصانیف علم و تحقیق کا منارۂ ہدایت ہیں۔ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں حق تحقیق ادا فرماتے ہیں، فقیہ ملت حضرت مفی جلال الدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے آپ کی تصانیف کا تعارف تحریر فرمایا ہے اسی کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

۱۔　المکرمة النبوية فی اللفتاوی المصطفوی (فتاوی مصطفویہ)

یہ پہلے تین حصوں میں عالی جناب قربان علی صاحب کے اہتمام میں شائع ہوا تھا۔

اب ایک ضخیم جلد میں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی نگرانی میں رضا اکیڈمی بمبئی سے شائع ہوا ہے جو حسن صوری و معنوی سے مالا مال ہے۔

۲۔　اشد العذاب علی عابد الخناس　　(۱۳۲۸)

۱۷۔　الطاری الداری لھفوات عبد الباری　(۱۳۳۹)

امام احمد رضا فاضل بریلوی اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے درمیان مراسلت کا مجموعہ

۱۸۔　طرق الھدی و الارشاد الی احکام الامارۃ و الجہاد　(۱۳۴۱)

اس رسالہ میں جہاد، خلافت، ترک موالات، ، نان کوآپریشن اور قربانی گاؤ وغیرہ کے متعلق چھ سوالات کے جوابات۔

۱۹۔　فصل الخلافۃ　(۱۳۴۱)

اس کا دوسرا نام سوراج درسوراخ ہے اور مسئلہ خلافت سے متعلق ہے۔

۲۰۔　حجۃ واھرہ بوجوب الحجۃ الحاضرہ　(۱۳۴۲)

بعض لیڈروں کا رد جنہوں نے حج بیت اللہ سے ممانعت کی تھی اور کہا تھا کہ شریف مکہ ظالم ہے۔

۲۱۔　القسورۃ علی ادوار الحمر الکفرۃ　(۱۳۴۳)

www.alahazratnetwork.org

جس کا لقبی نام ظفر علی رمۃ کفر

اخبار زمیندار میں شائع ہونے والے تین کفری اشعار کا رد بلیغ۔

۲۲۔　سامان بخشش (نعتیہ دیوان)　(۱۳۴۷)

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۔　طرد الشیطان　(عربی)

نجدی حکومت کی جانب سے لگائے گئے حج ٹیکس کا رد۔

۲۴۔　مسائل سماع

۲۵۔　سلک مراد آباد پر معترضانہ ریمارک

۲۶۔　نہایۃ السنان ،

بسط البنان کا تیسرا رد

۲۷۔　شفاء العی فی جواب سوال بمبئی

اہل قرآن اور غیر مقلدین کا اجتماعی رد

۲۸۔　الکاوی فی العاوی و الغاوی　(۱۳۳۰)

۲۹۔　القشم القاصم للداسم القاسم　(۱۳۳۰)

۳۰۔ نور الفرقان بین جند الاله و احزاب الشیطان (۱۳۳۰)

۳۱۔ تنویر الحجة بالتواء الحجة

۳۲۔ وہابیہ کی تقیہ بازی

۳۳۔ الحجة الباهره

۳۴۔ نور العرفان

۳۵۔ داڑھی کا مسئلہ

۳۶۔ حاشیه الاستمداد (کشف ضلال دیوبند)

۳۷۔ حاشیہ فتاوی رضویہ اول

۳۸۔ حاشیہ فتاوی رضویہ پنجم

## بعض مشاہیر تلامذہ

www.alahazratnetwork.org

بعض مشہور تلامذۂ کرام کے اسماء اس طرح ہیں جو بجائے خود استاذ الاساتذہ شمار کئے جاتے ہیں۔

۱۔ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ محمد حشمت علی خاں صاحب قدس سرہ

۲۔ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان

۳۔ فقیہ عصر مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں صاحب بریلی شریف علیہ الرحمۃ والرضوان

۴۔ فقیہ عصر شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی دامت علیہ الرحمہ

۵۔ محدث کبیر علامہ محمد ضیاء المصطفی اعظمی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

۶۔ بلبل ہند مفتی محمد رجب علی صاحب نانپاروی، بہرائچ شریف

۷۔ شیخ العلماء مفتی غلام جیلانی صاحب گھوسوی

مستفیدین اور درس افتاء کے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے جن کے احاطہ کی اس مختصر میں گنجائش نہیں، صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ آسمان افتاء کے آفتاب و ماہتاب بنکر چمکنے والے مفتیان عظام اسی عبقری شخصیت کے خوان کرام کے خوشہ چین رہے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند کو افتاء جیسے وسیع و عظیم فن میں ایسا تبحر

اور یدطولیٰ حاصل تھا کہ ان کے دامن فضل وکرم سے وابستہ ہوکر ذرے ماہتاب بن گئے۔

## بعض مشاہیر خلفاء

۱۔ مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلی شریف
۲۔ غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی، ملتان پاکستان
۳۔ مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب رئیس اعظم اڑیسہ
۴۔ شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب، پیلی بھیت
۵۔ رازی زماں مولانا حاجی مبین الدین صاحب امروہہ، مرآداباد
۶۔ شہزادۂ صدر الشریعہ مولانا عبد المصطفی صاحب ازہری کراچی، پاکستان
۷۔ شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی گھوسی، اعظم گڑھ
۸۔ شمس العلماء مولانا قاضی شمس الدین احمد صاحب جونپور
۹۔ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب لائل پور، پاکستان
۱۰۔ خطیب مشرق مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی الہ آباد۔
۱۱۔ پیر طریقت مولانا قاری مصلح الدین صاحب کراچی پاکستان
۱۲۔ استاذ العلماء مولانا محمد تحسین رضا خاں صاحب بریلی شریف
۱۳۔ قائد ملت مولانا ریحان رضا خاں صاحب بریلی شریف
۱۴۔ تاج الشریعہ مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب بریلی شریف
۱۵۔ پیر طریقت مولانا سید مبشر علی میاں صاحب بہیڑی بریلی شریف
۱۶۔ فاضل جلیل مولانا سید شاہد علی صاحب الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# مآخذ و مراجع


۱۔ سیرت اعلیٰ حضرت۔ مصنفہ علامہ حسنین رضا خانصاحب بریلوی علیہ الرحمہ

۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۳۔ حیات اعلیٰ حضرت۔ مصنفہ ملک العلماء علامہ ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ

۴۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۵۔ حیات اعلیٰ حضرت

۶۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۷۔ فقیہ اسلام۔ مقالہ ڈاکٹریٹ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ

۸۔ حیات اعلیٰ حضرت

۹۔ 〃 〃

۱۰۔ 〃 〃

۱۱۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۱۲۔ حیات اعلیٰ حضرت

۱۳۔ الملفوظ

۱۴۔ فتاوی رضویہ جدید

۱۵۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۱۶۔ 〃 〃

۱۷۔ محدث بریلوی۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کراچی

۱۸۔ تذکرۂ جمیل۔ مصنفہ مولانا محمد خوشتر صاحب۔ تذکرۂ مشائخ قادریہ


www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حدیث واصول حدیث

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حدیث

علم حدیث کی اصولی طور پر دو قسمیں ہیں۔

| ✠ علم حدیث باعتبار روایت | ✠ علم حدیث باعتبار درایت |
|---|---|
| (علم حدیث) | (علم اصول حدیث) |

ہر علم وفن کیلئے بطور مبادی آٹھ امور ذکر کئے جاتے ہیں جن کے ذریعہ طالب فن کو من وجہ بصیرت حاصل ہوجاتی ہے اور اس علم کا حصول آسان ہوجاتا ہے۔ انکو اصطلاح فن میں رؤس ثمانیہ کہتے ہیں۔ ان کا اجمالی خاکہ یوں ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ تعریف | ۲۔ موضوع | ۳۔ غرض وغایت | ۴۔ وجہ تسمیہ |
| ۵۔ مؤلف | ۶۔ اجناس | ۷۔ مرتبہ ومقام | ۸۔ تقسیم وثبوت |

لیکن ہم مسلمانوں کیلئے ایک نواں امر جاننا بھی ضروری ہے اور وہ ہے اسکا شرعی حکم۔
اس اجمال کی قدرے تفصیل ملاحظہ کریں۔ واضح رہے کہ یہ تفصیلات قسم اول کی بیان کی جائینگی اور اسکے بعد دوسری قسم کا بیان ہوگا۔

**۱۔ تعریف۔** حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا نام ہے۔
تقریر کا مطلب یہ ہے کہ حضور کا کسی کام کو ہوتے دیکھنا، یا کسی چیز کی خبر آپ تک پہونچنا جبکہ اسکا متعلق مسلمان ہے پھر اس کام پر سکوت فرمانا بھی حدیث کے تحت داخل ہے۔

ہاں جو چیزیں احوال سے متعلق ہیں تو ان میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ اختیاری ہیں تو افعال میں داخل۔ اور غیر اختیاری ہیں جیسے حلیۂ مبارکہ، واقعات ولادت وغیرھا تو اس سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا۔ اہل فقہ کے نزدیک یہ ہی تعریف مشہور ہے اور انکے فن سے یہ ہی متعلق ہے۔

ہاں علماء حدیث نے مطلق احوال کو بھی حدیث میں شمار کیا کہ یہ انکے فن کے موافق ہے۔ لہذا سیرت مبارکہ کے تمام پہلو اس میں داخل ہیں۔

صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال کو بھی تبعاً حدیث میں شمار کیا جاتا ہے بلکہ صحابہ کرام کی

تقریرات بھی اسی زمرہ میں شامل ہیں۔

**۲۔موضوع** ۔موضوع کے ذریعہ فن ممتاز ہوتا ہے اور فن کی عظمت وشرافت باعتبار موضوع ہوتی ہے۔لہذا یہاں علم حدیث کا موضوع حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے اس حیثیت سے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

**۳۔غرض وغایت** ۔جب کسی علم کا ثمرہ ونتیجہ معلوم ہو جاتا ہے تو انسان اسی اعتبار سے اس علم کی طرف رغبت کرتا ہے یا اس سے اعراض۔

علم حدیث کے حصول سے مقصد چند ہیں:۔

۱۔ ان فضائل وخصائل کا حصول جو حاملین حدیث کیلئے حضور نے ارشاد فرمائے۔

۲۔ قرآن عظیم کے مجمل احکام کی توضیح وتبیین۔

۳۔ کلام محبوب ہے لہذا اس کلام سے حلاوت ولذت کا حصول۔

۴۔ حضور اور صحابہ کرام کی اتباع اور پیروی۔

www.alahazratnetwork.org

ان سب کا مرجع ومآل واحد ہے اور وہ یہ ہے کہ سعادت دارین حاصل کرنا۔

**۴۔وجہ تسمیہ** ۔باعتبار لغت حدیث قدیم کا مقابل ہے۔نیز اسکا استعمال ہر خبر کیلئے ہوتا ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔کیونکہ اسکا ظہور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں فرمایا:۔

عرف شرع میں حدیث اس کو کہتے ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔گویا یہ قرآن کریم کے مقابل ہے کہ وہ کلام اللہ ہے اور قدیم۔اور یہ کلام رسول ہے اور حادث یا حدیث۔

**۵۔مؤلف** ۔یہ دو طرح ہوتے ہیں۔مؤلف فن،مؤلف کتاب۔

چونکہ یہاں کسی خاص کتاب کا تعارف مقصود نہیں بلکہ مطلق علم حدیث کو ذکر کرنا ہے لہذا مؤلف فن یعنی جن حضرات نے اس فن کو ایجاد کیا ان کی تفصیل بیان کرنا۔اس کی تفصیل بعنوان حفاظت حدیث گزر چکی کہ صحابہ کرام نے اس علم کی حفاظت اپنے عمل وکردار سے کی اور روایت کر کے علم حدیث دوسروں تک پہونچایا۔

**۶۔اجناس**۔علوم کی تفصیل مختلف اجناس، حیثیات اور اعتبارات سے کی جاتی ہے۔

مثلاً علم کی تقسیم کبھی باعتبار نقل وعقل ہوتی ہے کہ یہ علم عقلی ہے یا نقلی۔لہذا کہا جائے گا کہ علم قرآن وحدیث نقلی ہیں اور منطق وفلسفہ عقلی۔

کبھی باعتبار اصل وآلہ ہوتی ہے۔یعنی یہ علم اصل ہے یا آلی۔لہذا کہا جاتا ہے کہ علم حدیث اصلی ہے اور نحو وصرف علوم آلی۔

اور کبھی شرعی وغیر شرعی اعتبار سے، جیسے علم حدیث شرعی علوم سے ہے اور علم سحر غیر شرعی۔

لہذا خلاصہ کلام یہ نکلا کہ علم حدیث کی جنس نقلی اصلی شرعی ہے۔

**۷۔مرتبہ ومقام**۔مرتبۂ علم حدیث کے دو اعتبار ہیں۔

۱۔باعتبار فضیلت۔ ۲۔باعتبار تعلیم

باعتبار فضیلت تو یہ دوسرے مقام پر ہے۔اول مرتبہ علم قرآن کا ہے۔اور باعتبار تعلیم درس نظامی میں اسکا مرتبہ آخری ہے کہ سب سے آخر میں اسی علم کو پڑھایا جاتا ہے۔

**۸۔تقسیم وتبویب**۔جس طرح کتابوں میں تقسیم وتبویب ہوتی ہے اسی طرح علم کی بھی تقسیم وتبویب ہوتی ہے۔لہذا حدیث کے آٹھ ابواب ہے۔

۱۔عقائد۔ ۲۔احکام۔ ۳۔تفسیر۔ ۴۔تاریخ۔

۵۔رقاق۔ ۶۔آداب۔ ۷۔مناقب۔ ۸۔فتن۔

یعنی ہر حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان آٹھوں ابواب میں سے کسی ایک میں داخل ہو۔جو کتاب ان آٹھوں ابواب پر مشتمل ہوگی اسکو جامع کہا جائے گا۔

**۹۔حکم شرعی**۔علم حدیث کا حکم شرعی یہ ہے کہ جس مقام پر صرف ایک مسلمان ہو اس کے لئے علم حدیث کا پڑھنا واجب عین اور ایک جماعت آباد ہو تو واجب کفایہ ہے۔یہ ہی حکم علم فقہ سے متعلق ہے کہ احادیث کی تفصیل تبیین فقہ پر ہی موقوف ہے۔

www.alahazratnetwork.org

# علم اصول حدیث

**تعریف**:۔ایسے قواعد کا علم جس کے ذریعہ سند ومتن کے وہ احوال معلوم ہوں جن سے حدیث کے مقبول ومردود ہونے کا فیصلہ ہوسکے۔

**موضوع**۔سند ومتن بحیثیت رد وقبول۔

اس کے تحت حسب ذیل مباحث خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۔ نقل حدیث کی کیفیت وصورت۔نیز یہ کہ وہ کس کا فعل وتقریر ہے۔
۲۔ نقل حدیث کے شرائط۔ساتھ ہی یہ بھی کہ نقل کی کیا کیفیت رہی۔
۳۔ اقسام حدیث باعتبار سند ومتن۔
۴۔ احکام اقسام حدیث۔
۵۔ احوال راویان حدیث۔
۶۔ شرائط راویان حدیث۔
۷۔ مصنفات حدیث۔
۸۔ اصطلاحات فن۔

**غایت**۔حدیث مقبول کا مردود سے امتیاز۔

اس علم کے اصول وقواعد کا بعض حصہ تو قرآن وحدیث سے مستنبط ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے قرن خیر میں بھی اس پر عمل رہا ہے۔

مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

یاایها الذین اٰمنوا ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا ۔ (۱)

نیز اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

نضر الله عبدا سمع مقالتی فوعاها ثم بلغها عنی ، فرب حامل فقه غیر فقیه ، فرب حامل فقه الی من هو افقه منه ۔ (۲)

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ اس بندے کوخوش رکھے جس نے میری حدیث سن کر محفوظ کی، پھر اسے دوسروں تک پہونچایا، کیونکہ بہت لوگ فقہ کی باتیں جانتے ہیں لیکن خود فقیہ نہیں ہوتے، اور بہت لوگ وہ ہیں کہ دوسروں سے بیان کرتے ہیں جو زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔

لہذا نقل وروایت کا کام عہد رسالت ہی میں شروع ہو چکا تھا جیسا کہ آپ پڑھ چکے۔ البتہ باقاعدہ علم وفن کی حیثیت اس نے بعد میں اختیار کی جیسا کہ دوسرے علوم وفنون کے ساتھ ہوا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ وتابعین بالعموم سند سے سوال نہیں کرتے تھے جیسا کہ ابن سیرین نے فرمایا۔ مگر جب دور فتن آیا اور جعلی اقوال حضور کی طرف منسوب کئے جانے لگے تو اب ضرورت پیش آئی کہ سند سے بھی تعرض کیا جائے اور احوال رواۃ کی چھان بین ہو۔ لہذا اہل علم وعمل، صاحب تقوی وطہارت اور سب سے بڑھکر اہل سنت کی روایت کو قبول کیا جانے لگا اور باقی پر جرح وتنقید شروع ہوئی یہاں تک کہ ناقلین حدیث کے اخلاق وکردار، عادات واطوار، اور سوانح وسیرت سے بحث لی جانے لگی، آخرکار وہ علوم وفنون سامنے آئے جن سے رواۃ کے حالات زندگی، علمی مقام ومرتبہ اور مذہب ومسلک کا تعین کیا جا سکے، ان کی مدد سے حدیث کے اتصال وانقطاع، ارسال وتدلیس وغیرہ کی اصطلاحات وضع کی گئیں پھر مزید توسیع ووضاحت کے ساتھ تحصیل ونقل کی صورتیں، شرائط وآداب روایت کو بیان کیا جانے لگا امت مسلمہ کے محققین نے اس بارے میں خوب خوب تحقیقات کیں، لیکن یہ تمام تفصیلات اولاً زبانی اور مجلسوں کی بحث وتکرار تک ہی محدود تھیں۔ اور دوسری صدی کے نصف تک ان تمام اصول وقواعد کو سیکھنے سکھانے کا کام اپنی اپنی یادداشت سے لیا جاتا تھا۔ تحریر وکتابت کے ذریعہ مدون اور ضبط کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی، البتہ دوسرے علوم مثلاً حدیث وفقہ اور اصول فقہ کی کتابوں کے ضمن میں انکو بیان کیا جاتا تھا، دوسری اور تیسری صدی میں یہ ہی طریقہ رائج رہا، پھر جیسے جیسے سلطنت اسلامیہ میں توسیع ہوتی جاتی علوم اسلامیہ میں بھی وسعت کے سامان پیدا ہوتے جاتے تھے آخرکار اس علم اصول حدیث پر بھی مستقل کتابیں تصنیف کی جانے لگیں۔

سب سے پہلی کتاب اس فن میں مستقل قاضی ابو محمد حسن بن عبدالرحمٰن رامہرمزی

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

متوفی ۳۶۰ھ نے بنام ''المحدث الفاضل بین الراوی والواعی'' تصنیف کی۔(۳)

اسکے بعد علماء اور ائمہ نے اس فن پر خوب طبع آزمائی کی اور متون وشروح اور حواشی کا سلسلہ چل پڑا جو تاہنوز جاری ہے۔

اس فن کی ایجاد کا سہرا حضرات صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس بن مالک، اورام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے سر بندھتا ہے۔

پھر اکابر تابعین میں انہیں کی اتباع میں اسکو آگے بڑھانے والے امام عامر شعبی، سعید بن میتب، ابن سیرین، امام زہری، امام عمرو بن حزم اور اصاغر تابعین میں امام شعبہ، امام اعمش، امام اعظم ابوحنیفہ اور امام معمر ہیں۔ انکے بعد امام مالک، امام ابن مبارک، ابن عیینہ، یحیی بن سعید قطان، علی بن مدینی، ابن معین، احمد بن حنبل، سفیان ثوری،۔ پھر امام بخاری، امام مسلم، امام ابوزرعہ رازی، ابوحاتم اور امام ترمذی وامام نسائی وغیرہ ہیں۔

اس فن میں لکھی جانے والی کتابوں کی مختصر فہرست یوں ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۔ المحدث الفاصل بین الراوی والواعی لابی محمد حسنالرامہرمزی۔ م ۲۶۰

۲۔ معرفة علوم الحدیث لابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشابوری، م ٤٠٥

۳۔ المستخرج علی معرفة علوم الحدیث لابی نعیم احمدا لاصبحانی، م ٤٣٠

٤۔ الکفایة فی علم الروایة لابی بکر احمد الخطیب البغدادی، م ٤٦٣

٥۔ الالماع الی معرفة اصول الروایة و تقیید السماع للقاضی عیاض، م ٥٤٤

٦۔ مالایسع المحدث جھله لا حفص عمر المیانجی م ٥٨٠

۷۔ علوم الحدیث المعروف بمقدمة ابن الصلاح لابی عمرو عثمان الشھرزوری، م ٦٦٣

۸۔ التقریب والتیسیر لمعرفة سنن البشیر والنذیر لمحی الدین یحی النووی، م ٦٧٦

۹۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی لعبد الرحمن جلال الدین السیوطی، م ٩١١

۱۰۔ نظم الدرر فی علم الاثر لعبد الرحیم زین الدین العراقی، م ٨٠٦

۱۱۔ فتح المغیث فی شرح الفیة الحدیث لمحمد بن عبد الرحمن السخاوی، م ٩٠٢

۱۲۔ نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر لابن حجر العسقلانی، م ٨٥٢

۱۳۔ نزهة النظر فی شرح نخبة الفکر لابن حجر العسقلانی، م ٨٥٢

۱۴۔ امعان النظر فی شرح نزهة النظر للقاضی محمد اکرم السندھی م ۱۱۰۰

۱۵۔ توضیح الافکارلمحمد بن اسمعین المروف بامیر یمانی، م ۱۱۸۲

۱۶۔ توجیه النظر للشیخ طاهرالجزائری، م ۱۳۳۷

۱۷۔ فقه الاثر لرضی الدین بن حنبل الحنفی،

# اصطلاحات فن

## خبر

**تعریف:**۔اس سلسلہ میں تین اقوال ہیں۔

۱۔ یہ حدیث کے مرادف وہم معنی ہے۔عام علمائے فن کے نزدیک یہ قول ہی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۔ حدیث کا مقابل۔یعنی اس سے وہ امور مراد ہوتے ہیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے سے منقول ہوں۔

۳۔ حدیث سے عام۔یعنی ہر منقول چیز خواہ حضور سے منقول ہو یا غیر سے۔

بعض نے اس طرح بھی فرق بیان کیا ہے کہ جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہو اسکو حدیث کہتے ہیں، اور ملوک و سلاطین اور ایام گزشتہ کی حکایات کو خبر کہا جاتا ہے۔لہذا جو سنت کے ساتھ مشغلہ رکھتا ہے اسکو محدث کہتے ہیں، اور جسکا مشغلہ تاریخ ہو اسکو اخباری کہتے ہیں۔

خبر میں اصولاً دو طرح کی تقسیم جاری ہوتی ہے:۔

۱۔ باعتبار مصدر و مدار۔یعنی اس ذات کے اعتبار سے جس سے وہ منقول ہے۔

۲۔ باعتبار نقل۔یعنی اس اعتبار سے کہ نقل در نقل ہم تک کس طرح پہونچی۔

## اقسام خبر باعتبار مدار و مصدر

اس اعتبار سے خبر کی چار اقسام ہیں۔

⊞ حدیث قدسی۔ ⊞ مرفوع۔ ⊞ موقوف۔ ⊞ مقطوع۔

پہلی تین اقسام کی باعتبار سند دودو قسمیں ہیں۔

متصل۔ منقطع۔

مقطوع کو علی الاطلاق متصل نہیں کہتے بلکہ قید کے ساتھ یوں کہا جاتا ہے۔

هذا متصل الی سعید بن المسیب ،او الی الزهری ، او الی مالك۔

**حدیث قدسی:**۔وہ حدیث جسکے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اور نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

حدیث قدسی اور قرآن کریم میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔

۱۔ قرآن کریم کے الفاظ و معانی دونوں من جانب اللہ ہوتے ہیں، برخلاف حدیث قدسی کہ اس میں معانی اللہ عزوجل کی جانب سے اور الفاظ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے۔

۲۔ قرآن کریم کے لئے تواتر شرط ہے حدیث قدسی کیلئے نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۳۔ قرآن کریم کلام معجز ہے کہ کوئی مخلوق اسکی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔

۴۔ قرآن کریم کا منکر کافر ہے، حدیث قدسی کا نہیں جب تک تواتر سے ثابت نہ ہو۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**مثال:**۔ان اللہ تعالیٰ یقول :ان الصوم لی و انا اجزی بہ ۔ (۵)

بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بیشک روزہ میرے لئے ہے،اور میں اس کی جزا دوں گا۔

**مرفوع:**۔وہ حدیث ہے جو حضور سید عالم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو،خواہ قول ہو یا فعل،تقریر ہو یا حال۔

کسی حدیث کا رفع ثابت کرنے کیلئے سند مذکور ہو یا غیر مذکور، ناقص ہو یا کامل، صحابی ہوں یا تابعی، وغیرہ کوئی بھی بیان کریں بہر حال وہ حدیث مرفوع ہی رہے گی۔

یہ اور مسند ہم معنی ہیں، لہذا ان دونوں کا اطلاق متصل، منقطع اور مرسل وغیرہا سب پر ہوتا ہے، بعض حضرات کا کہنا کہ مسند کا اطلاق صرف متصل پر ہی ہوتا ہے، ہاں جن محدثین نے مرفوع کو مرسل کا مقابل قرار دیا ہے وہ مرفوع متصل ہی مراد لیتے ہیں۔(۶)

مرفوع کی اصولی طور پر دو قسمیں ہے:۔

✠ حقیقی ✠ حکمی

**مرفوع حقیقی:**۔ وہ حدیث جو صراحۃ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔
اسکی چار قسمیں ہیں:۔

✠ قولی ✠ فعلی ✠ تقریری ✠ وصفی

**قولی:**۔ وہ حدیث جو بذریعہ قول بیان کی جائے، یونہی وہ حدیث جو قول کے بجائے ان الفاظ سے بیان کی جائے جو اسکا مفہوم ادا کریں۔

جیسے:۔ امر، نہی، قضی، حکم، وغیرھا۔

**فعلی:**۔ فعل یا عمل کے ذریعہ بیان کردہ وہ حدیث، یونہی ان الفاظ سے جو مختلف افعال واعمال کی طرف مشیر ہوں۔

جیسے:۔ توضأ، صلی، صام، حج، اعتکف، وغیرھا۔

**تقریری:**۔ حضور کی مجلس میں کوئی کام کسی مسلمان سے صادر ہوا اور آپ نے انکار نہ فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

**وصفی:**۔ حضور کے اوصاف وحالات کا ذکر جن احادیث سے ثابت ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**مرفوع حکمی:**۔ جو حدیث بظاہر حضور کی طرف منسوب نہ ہو لیکن کسی خاص وجہ کے سبب اس پر حکم رفع لگایا جائے۔ وجوہ رفع میں بعض یہ ہیں:۔

۱۔ کوئی صحابی جو صاحب اسرائیلیات نہ ہوں ان کا ایسا قول جس میں اجتہاد وقیاس کو دخل نہ ہو، نہ لغت کا بیان مقصود ہو اور نہ کسی لفظ کی شرح ہو، بلکہ جیسے گزشتہ (ابتدائے آفرینش) اور آئندہ (احوال قیامت) کی خبر یا کسی مخصوص جزاء وسزا کا بیان ہو۔

۲۔ کسی صحابی کا ایسا فعل جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو۔
جیسے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نماز کسوف میں دو سے زائد رکوع کرنا۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی طرف کسی کام کی نسبت کرنا، جیسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان:۔

کنا نعزل علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ان دونوں صورتوں میں ظاہر یہ ہی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس فعل پر مطلع تھے اور

اس فعل کے جواز پر وحی آچکی تھی۔

۴۔　فعل مجہول کے ذریعہ کسی چیز کو بیان کرنا۔

جیسے:۔ امرنا بکذا۔　　و نهینا بکذا۔

۵۔　یاراوی یوں کہے،''من السنة کذا'' کہ اس سے بھی بظاہر سنت نبوی مفہوم ہوتی ہے،اگرچہ احتمال یہ بھی ہے کہ خلفائے راشدین کی سنت یادیگر صحابہ کا طریقہ مراد ہو۔

۶۔　کوئی صحابی کسی آیت کا شان نزول بیان کرے۔(۷)

**موقوف:**۔وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہوخواہ قول وفعل ہو یا تقریر۔بیان کرنے والے صحابی ہوں یا غیر صحابی،سند مذکور ہو یا نہیں۔

اگر سند مذکوراور صحابی تک متصل ہوتو اسکو موقوف موصولی یا متصل کہتے ہیں،اور کبھی غیر صحابی کی حدیث کوبھی موقوف کہا جاتا ہے۔ لیکن اسکا استعمال قید کے ساتھ ہوگا۔مثلا یوں کہیں گے:۔

www.alahazratnetwork.org

حدیث کذاو کذاو قفة فلان علی عطاء او علی طاؤس او نحوهذا۔

فقہاء خراسان کی اصطلاح میں موقوف کواثراورمرفوع کوخبرکہا جاتا ہے۔(۸)

اس کی تین قسمیں ہیں:۔

⌘قولی　　⌘فعلی　　⌘تقریری

**قولی:**۔جیسے۔قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم:حدثوا الناس بما یعرفون۔(۱)

لوگوں سے وہ چیزیں بیان کرو جسکے وہ متحمل ہوسکیں۔

**فعلی:**۔جیسے۔ ام ابن عباس وهو متیمم۔ (۹)

حضرت ابن عباس نے حالت تیمم میں امامت فرمائی۔

**تقریری:**۔صحابی کے سامنے کوئی کام کسی مسلمان نے کیااورانہوں نے سکوت فرمایا۔

**حکم:**۔یہ کبھی مقبول ہوتی ہے اورکبھی غیر مقبول۔اگر یہ حکما مرفوع ہے تو قابل احتجاج ہوگی،

اور محض موقوف تو احادیث ضعیفہ میں تقویت کا کام دے گی اور غیر اختلافی امور میں حجت بھی قرار دی جائے گی۔ ہاں اختلافی امور میں بایں معنی اعتبار ہوگا کہ علاوہ اور مقابل کسی رائے اور قیاس کو دخل نہیں دیا جائے گا۔

**مقطوع:**۔ جو قول و فعل کسی تابعی کی طرف منسوب ہو۔

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

☆قولی　　☆فعلی

**قولی:**۔ جیسے حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول:۔

صل و علیه بدعته، (۱۰)

نماز پڑھ لیا کرو اسکی بدعت اسی پر پڑے گی۔

**فعلی:**۔ جیسے ابراہیم بن محمد بن منتشر کا بیان:۔

www.alahazratnetwork.org

کان مسروق یرخی الستربینه و بین اهله و یقبل علی صلاوة و یخلیهم و دنیاهم، (۱۱)

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت امام مسروق اپنے اہل وعیال کے درمیان پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور انکو انکی دنیا میں مشغول چھوڑ دیتے۔

**حکم:**۔ کسی سند سے مرفوع ثابت ہوئی تو مرفوع مرسل کے حکم میں ہوگی، اور موقوف کا درجہ حاصل کرنے کے لئے بعض احناف نے فرمایا کہ تابعی عہد صحابہ میں انکی نگرانی میں افتاء کا کام کرتا رہا ہو اور ان کا معتمد ہو تو اسکو موقوف کی حیثیت حاصل ہوگی، اسکو منقطع بھی کہا جاتا ہے۔(۱۲)

**متصل:**۔ وہ حدیث مرفوع یا موقوف جسکے تمام رواۃ مذکور ہوں۔

**مرفوع متصل:**۔ مالك عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی النجاشی للناس فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبر اربع تکبیرات۔ (۱۳)

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کی خبر صحابہ کرام کو سنائی اور ایک میدان میں جاکر انکی نماز ادا کی۔

اس حدیث کی سند متصل ہے اور حدیث مرفوع۔

**موقوف متصل:۔** مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر قال :يصلى على الجنازة بعد العصر و بعد الصبح اذا صليتما لوقتها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نماز جنازہ نماز عصر و فجر کے بعد بھی پڑھی جاسکتی ہے۔اس حدیث کی سند متصل اور حدیث موقوف۔

**منقطع:۔** وہ حدیث مرفوع یا موقوف جسکے بعض رواۃ سند سے ساقط ہوں، واضح رہے کہ منقطع تین معنی پر بولا جاتا ہے۔

۱۔ حدیث مقطوع جو کسی تابعی کا قول وفعل ہو۔ کمامر

۲۔ متصل مقطوع کا مقابل کہ سند سے کوئی راوی ساقط ہو ایک خواہ زیادہ، مسلسل یا متفرق۔

۳۔ دوسرے معنی پر بولا جانے والا منقطع مقسم ہے اور یہ اسکی ایک قسم۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# اقسام خبر باعتبار نقل

سلسلۂ سند کے اعتبار سے ہم تک پہونچنے والی احادیث کی دو قسمیں ہیں۔

✠ متواتر ✠ غیر متواتر

**تعریف:۔** جس حدیث کے راوی ہر طبقہ میں اتنے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا محال عقلی بھی ہو اور عادی بھی، نیز مضمون حدیث حسیات سے متعلق ہو عقلی قیاسی نہ ہو۔ اسکو متواتر اسنادی بھی کہتے ہیں۔(۱۴)

☆ الفاظ متحد ہوں تو متواتر لفظی بھی کہا جاتا ہے۔

☆ معنی متواتر ہوں الفاظ نہیں تو متواتر معنوی اور متواتر قدر مشترک کہتے ہیں۔

☆ کبھی ایک بڑی جماعت کے ہر قرن میں عمل کی بنیاد پر بھی تواتر کا حکم لگتا ہے، اسکو

متواتر عملی کہا جاتا ہے۔

☆ کبھی دلائل متواتر ہوتے ہیں تو اسکو متواتر استدلالی کہتے ہیں۔

**مثال متواتر اسنادی:**۔من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔(۱۵)

جوشخص قصداً میری طرف جھوٹ منسوب کرے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

☆ امام ابن صلاح نے کہا: اس حدیث کو ۶۲ صحابہ کرام نے روایت کیا۔ نیز فرمایا: اسکی سند میں تمام عشرۂ مبشرہ بھی ہیں، اس حدیث کے علاوہ کسی دوسری حدیث میں ان سب کا اجتماع نہ ہوا۔ اور بذات خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابہ کرام اس کثرت سے کسی دوسری حدیث میں نہیں۔

☆ امام نووی نے فرمایا: تقریباً دوسو صحابہ کرام سے یہ حدیث مروی ہے۔

☆ امام عراقی کہتے ہیں:۔ خاص اس متن کے ساتھ ستر سے زائد صحابہ کرام سے روایت آئی۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

**مثال متواتر لفظی:**۔نظم قرآن کریم۔

قرآن کریم عہد رسالت سے آج تک انہیں الفاظ کے ساتھ نقل ہوتا آیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ ہر طبقہ میں بے شمار افراد اسکے راوی رہے لہذا نہ کسی سند کی ضرورت اور نہ کسی اسناد کی حاجت، اسکو متواتر طبقہ کہہ سکتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**مثال متواتر معنوی:**۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ، (۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔

اس حدیث سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے، اس سلسلہ میں ایک سو کے قریب احادیث ہیں جن میں مختلف مواقع پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے، الگ الگ کوئی حدیث حد تواتر کو نہیں پہونچی مگر ان کا قدر مشترک مفہوم یعنی دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا متواتر ہے۔

اسی باب سے ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق معجزہ کا صدور کہ اگر چہ معجزات فرداً فرداً خبر واحد یا خبر مشہور سے ثابت ہوں لیکن جن روایات میں معجزہ کا ذکر ہے وہ متواتر ہیں۔

**متواتر عملی کی مثال:۔** وضو میں مسواک، کہ عملاً اگر چہ سنت ہے لیکن اسکی سنیت کا اعتقاد فرض ہے، کیونکہ یہ تواتر عملی سے ثابت شدہ ہے، لہذا اسکی سنیت کا انکار کفر ہوگا۔

اسی قسم سے دن ورات میں پانچ نمازوں کا ثبوت بھی ہے، کہ ہر زمانہ میں اہل اسلام پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے آئے اور بالاتفاق تمام مسلمان ان کو فرض جانتے اور مانتے ہیں حتی کہ غیر مسلم بھی اس بات سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کے یہاں پانچ وقت کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

**متواتر استدلالی کی مثال:۔** اجماع، خبر واحد اور قیاس کا حجت شرعی ہونا ایسے دلائل سے ثابت ہے جو شمار میں لا تعداد ہیں اور مختلف مواقع پر مذکور ہیں، یہ الگ الگ تو اگر چہ ظنی ہیں مگر ان کا حاصل ایک ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**حکم۔** حدیث متواتر علم قطعی یقینی بدیہی کا فائدہ دیتی ہے، راویوں سے بحث نہیں کی جاتی، اسکے مضمون کا انکار کفر ہے۔

## تصنیفات فن

اس نوعیت کی متعدد تصانیف معرض وجود میں آئیں۔ بعض حسب ذیل ہیں۔

۱۔ الفوائد المتکاثرة فی الاخبار المتواترة للسیوطی،

۲۔ الازهار المتناثرة فی الاخبار المتواترة للسیوطی،

۳۔ قطف الازهار للسیوطی،

٤۔ نظم المتناثر من الحدیث المتواتر للکتانی،

۵۔ اتحاف ذوی الفضائل المشتهرة بما وقع من الزبادات فی نظم المتناثر علی الازهار المتنا ثرة لا بی الفضل عبد الله صدیق۔

**تعریف خبر واحد:۔** وہ حدیث جو تواتر کی حد کو نہ پہونچے۔

**حکم:۔** ظن غالب کا افادہ کرتی ہے، اوراس سے حاصل شدہ علم نظری ہوتا ہے۔

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

باعتبار نقل　　　باعتبار قوت وضعف

باعتبار نقل یعنی ہم تک پہونچنے کے اعتبار سے اسکی تین قسمیں ہیں:۔

⊞ مشہور　　⊞ عزیز　　⊞ غریب

## خبر مشہور

**تعریف:۔** ہر طبقہ میں جسکے راوی تین یا زائد ہوں بشرطیکہ حد تواتر کو نہ پہونچیں، اسکو مستفیض بھی کہتے ہیں۔

بعض کے نزدیک عموم خصوص کی نسبت ہے کہ مستفیض خاص ہے، یعنی جسکے رواۃ ہر زمانہ میں یکساں ہوں برخلاف مشہور، بعض نے اسکے برعکس کہا ہے۔

**مشہور فقہاء واصولیین:۔** مشہور کی غیر اصطلاحی تعبیریوں بھی منقول ہے کہ وہ حدیث کہ عہد صحابہ میں ناقل تین سے کم رہے مگر بعد میں اضافہ ہوگیا اور تلقی امت بالقبول سے ممتاز ہو گئی، گویا انکے نزدیک متواتر اور خبر واحد کے درمیان برزخ ہے۔

**مشہور عرفی:۔** جو حدیث عوام وخواص میں مشہور ہوئی خواہ شرائط شہرت ہوں یا نہ ہوں۔

یہ محدثین، فقہاء اصولیین اور عوام کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔

**مثال نزد محدثین:۔** قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا بعد الرکوع یدعو علی رعل وذکوان۔ (۱۷)

**مثال نزد فقہاء:۔** من سئل عن علم فکتمہ الجم بلجام من نار۔ (۱۸)

**مثال نزد اصولیین:۔** رفع عن امتی الخطاء و النسیان۔ (۱۹)

**مثال نزدعوام:۔** اختلاف امتی رحمة۔ (۲۰)

العجلة من الشیطان۔ (۲۱)

لیس الخبر کالمعا نیة۔ (۲۲)

**حکم:۔** مشہور کے مراتب مختلف ہیں، مشہور اصطلاحی اگر صحیح ہے تو اسکو بعد کی تمام اقسام پر ترجیح حاصل ہوگی۔(۲۳)

## تصانیف فن

اس نوع کی احادیث میں مندرجہ ذیل کتب مشہور ہیں:۔

۱۔ التذکرة فی الاحادیث المشهرة للزرکشی، م ۷۹۴ھ

۲۔ المقاصد الحنسة فیما اشتهر علی الالسنة للسخاوی، م ۹۰۲ھ

۳۔ کشف الخفا و مزیل الالباس فیما اشتهر من الحدیث علی السنة الناس للعجلونی، م۱۱۲۲

٤۔ تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنة الناس من الحدیث للشیبانی، م۹٤٤

## خبر عزیز

**تعریف:۔** وہ حدیث جسکے راوی کسی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں۔

**مثال:۔** لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وو لده والناس اجمعین۔(۲٤)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں جب تک اسکے نزدیک میری محبت ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں کی محبت پر غالب نہ ہو۔

اس حدیث مبارک کو صحابہ کرام میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا۔

پھر بعض تفصیلات یوں ہیں۔

☆ حضرت انس سے قتادہ اور عبدالعزیز نے

☆ حضرت قتادہ سے شعبہ اور سعید نے

☆ حضرت عبدالعزیز سے اسمعیل بن علیہ اور عبدالوارث نے۔(۲۵)

# خبر غریب

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

☆غریب اسنادی ☆غریب لغوی

**تعریف غریب اسنادی:۔** کسی ایک طبقہ میں ایک راوی ہو، اسکو فرد بھی کہتے ہیں۔

اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

☆غریب مطلق ☆غریب نسبی

☆فرد مطلق ☆فرد نسبی

انکے بیان کے لئے "تفرد فلاں" اور "اغرب فلاں" کہا جاتا ہے۔

**تعریف غریب مطلق:۔** سند حدیث کے اولین طبقہ میں تفرد و غرابت ہو۔

**مثال اول:۔** انما الاعمال بالنیات۔(٢٦)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس حدیث کی اول سند میں حضرت عمر فاروق اعظم تنہا ہیں، یہ حدیث غریب مطلق ان لوگوں کے نزدیک شمار ہوگی جو اولین طبقہ سے مراد صحابہ کرام لیتے ہیں۔

**مثال دوم:۔** الایمان بضع و سبعون شعبة و الحیاء شعبة من الایمان۔(٢٧)

ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں، ان میں حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف ابو صالح نے اور ابو صالح سے صرف عبداللہ بن دینار نے روایت کی ہے، لہذا جو حضرات اولین طبقہ سے تابعین مراد لیتے ہیں انکے نزدیک یہ بھی غریب مطلق ہی شمار ہوگی۔

www.alahazratnetwork.org

**مثال سوم:**۔ نهی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم عن بیع الولاء و هبة، (۲۸)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء (یعنی غلام آزاد کرنے کے بعد آقا کا جو حق غلام سے متعلق رہ جاتا ہے) کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عبداللہ بن دینار نے تنہا روایت کیا۔

**تعریف غریب نسبی:**۔ درمیان طبقہ میں غرابت ہو۔

**مثال:**۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دخل مکة وعلی رأسه المغفر، (۲۹)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپکے مبارک سر پر خود تھا۔ اس حدیث کو امام زہری سے صرف امام مالک نے روایت کیا۔ (۳۰)

**حکم:**۔ ان احادیث کا حکم بھی مشہور احادیث کی طرح ہے کہ ہر حدیث کا صحیح اور معتمد ہونا ضروری نہیں بلکہ حسب موقع مختلف مراتب ہوتے ہیں۔

بلکہ غرائب پر اکثر جرح ہی ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل کتب میں اکثر وبیشتر احادیث غرائب مذکور ہیں۔

المسند للبزار م ۲۹۲ھ

المعجم الاوسط للطبرانی م ۳۶۰ھ

## تصانیف فن

☆ غرائب مالك للدار قطنی م ۳۸۵

☆ الا فراد للدارقطنی

☆ السنن التی تفرد بکل سنة منها اهل بلدة لا بی داؤد م۲۷۵

## غریب لغوی

**تعریف:**۔ متن حدیث میں کوئی ایسا لفظ آجائے جو قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے غیر ظاہر ہو۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ فن نہایت عظیم ہے، اس میں نہایت احتیاط اور تحقیق کی ضرورت پیش آتی ہے، کیونکہ معاملہ کلام نبوی کی شرح وتفسیر کا ہے، لہذا کلام الہی کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تشریح وتفسیر بھی محض رائے سے مذموم قرار دی جائے گی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی لفظ غریب کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: اس فن کے لوگوں سے پوچھو، مجھے خوف ہے کہ کہیں میں اپنے ظن وتخمین سے کوئی بات کہہ دوں اور غلطی میں مبتلا ہو جاؤں۔

امام ابو سعید اصمعی سے ابوقلابہ نے پوچھا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان "الجار احق بسقبة" کے کیا معنی ہیں، فرمایا: میں اپنی رائے سے اس حدیث کی تفسیر نہیں کرسکتا۔ البتہ اہل عرب 'سقب' کے معنی قرب ونزدیکی بیان کرتے ہیں (۳۱)

یہ دونوں واقعے اسی غات احتیاط کی طرف مشیر ہیں۔

بہترین تفسیر وہ کہلاتی ہے جو خود حضور ہی سے کسی دوسری حدیث میں منقول ہو۔

صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنبْ ۔ (۳۲)

کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پہلو پر۔

دوسری روایت جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے اس میں حضور نے 'فعلی جنب' کی تفسیر یوں فرمائی، داہنی کروٹ کے بل قبلہ رخ ہو کر۔

## تصانیف فن

☆ کتاب نضر بن شمیل ، اولین کتاب — م ۲۰٤

☆ غریب الحدیث لا بن عبید قاسم بن سلام — م ۲۲٤

☆ غریب الحدیث لعبد الله بن مسلم الدینوی — م ۲۲۷

☆ النهایة فی غریب الحدیث و الاثر لا بن اثیر — م ٦۰٦

☆ الفائق لجار الله الزمخشری — م ۵۳۸

☆ مجمع بحار الانوار لمحمد بن طاهر الهندی — م ۹۸٦

## فقہاء احناف اور تقسیم مذکور

خبر باعتبار نقل فقہا کے نزدیک قدرے اختلاف کے ساتھ یوں منقول ہے:۔

اولاً باعتبار نقل دو قسمیں ہیں۔

⊠ سند　⊠ مرسل

**مسند**:۔ وہ حدیث جو پوری سند کے ساتھ مروی ہو۔

**مرسل**:۔ جسکے بعض یا کل راوی غیر مذکور ہوں۔

پھر مسند کی تین اقسام ہیں:۔

⊠ خبر متواتر　⊠ خبر مشہور　⊠ خبر واحد

**خبر متواتر**:۔ تعریف وحکم میں مثل سابق ہے۔

**خبر مشہور**:۔ عہد صحابہ میں عزیز یا غریب تھی بعدہ حد تواتر کو پہونچ گئی یا بالعموم مشہور ہو گئی۔

www.alahazratnetwork.org

**حکم**:۔ ثبوت وقطعیت میں متواتر سے قریب ہے، اس سے حاصل شدہ علم موجب اطمینان اور انکار گمراہی ہوتا ہے۔

باعتبار ثبوت متواتر و مشہور دونوں بایں معنی مساوی درجہ رکھتی ہیں کہ قرآن کریم میں کوئی حکم اس سلسلہ میں نہ ملے جس مضمون کو یہ بیان کر رہی ہیں تو ان کو بھی اسی درجہ میں شمار کیا جائے گا جس درجہ میں آیت کا مضمون ہوتا ہے۔

**خبر واحد**:۔ وہ حدیث جو کسی عہد میں تواتر اور شہرت کی حد کو نہ پہونچے۔ خواہ راوی ہر دور میں ایک ہو یا چند، خواہ ہر طبقہ میں ایسا ہو یا ایک دو طبقات میں۔

گویا محدثین کے نزدیک عزیز غریب بلکہ بسا اوقات مشہور بھی اسکے تحت آسکتی ہے۔

**حکم**:۔ لائق احتجاج ہوتی ہے، ظن غالب کا افادہ کرتی ہے، اور چند شرائط کے ساتھ واجب العمل قرار پاتی ہے۔

شرائط آٹھ ہیں:۔

⊠ چار باعتبار راوی　⊠ چار باعتبار مروی

۱۔ راوی مسلمان ہو، عاقل بالغ ہو، عادل ہو، ضابط ہو۔

۲۔ روایت قرآن کے مخالف نہ ہو۔ متواتر دستور کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ کسی ایسے مسئلہ کے مخالف نہ ہو جس سے عوام وخواص سب کا سابقہ پڑتا ہو۔اور حالات کا تقاضہ ہو کہ وہ سب کے علم میں ہوگی۔

۴۔ صحابہ کرام نے باہمی اختلافات میں اس سے استدلال کیا ہو۔

جیسے راوی سے قولاًیا فعلاً اسی حدیث کی مخالفت ثابت ہو۔ یا فقہاء صحابہ اور ائمہ فقہ و حدیث سے مخالفت ثابت ہو جبکہ قرائن حدیث کا تقاضہ ہو کہ وہ اس حدیث سے ناواقف نہ ہوں گے تو اس پر عمل جائز نہیں۔

اول صورت میں اسکو نسخ پر اور دوسری صورت میں عدم ثبوت اور عدم صحت پر محمول کریں گے۔ جیسے کسی راوی نے اپنی روایت کا اظہار کر دیا تو روایت مقبول نہیں اور انکار رجوع پر محمول ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

یہاں ایک بات اور اہم ہے کہ سننے کے بعد سے روایت برابر راوی کے ذہن میں محفوظ ہو۔ ذہول نہ ہو جائے۔ہاں تحریر میں محفوظ ہے اور تحریر دیکھ کر یاد آ گئی تو اعتبار ہوگا ورنہ نہیں۔ یہ امام اعظم کے نزدیک ہے،امام ابو یوسف فرماتے ہیں، تحریر اپنے پاس ہو یا دوسرے کے پاس لیکن اطمینان ہو تو کافی ہے۔(۳۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی انداز کی شرطوں کی وجہ سے اہل تحقیق بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم نے احادیث کے ردوقبول کا جو معیار اپنایا تھا وہ عام محدثین سے سخت تر تھا۔(۳۴)

# احاد کی باعتبار قوت وضعف تقسیمات

دو قسمیں ہیں:۔

✠ مقبول ✠ مردود

## خبر مقبول

**تعریف:۔** جس حدیث کا ثبوت راجح ہو۔

اس حدیث کو جید، قوی، صالح، مجود، ثابت، محفوظ اور معروف بھی کہا جاتا ہے۔

**حکم:** ۔شرعی احکام میں قابل احتجاج اور لائق عمل ہے۔ مقبول میں دو تقسیمات ہیں:۔

باعتبار فرق مراتب　　　　باعتبار عمل

## تقسیم اول باعتبار فرق مراتب

چار قسمیں ہیں:۔

✠ صحیح لذاتہ　✠ صحیح لغیرہ　✠ حسن لذاتہ　✠ حسن لغیرہ

**صحیح لذاتہ:** ۔جسکے تمام رواۃ عادل ضابط ہوں، سند متصل ہو اور شذوذ وعلت سے خالی ہو۔
گویا صحت کے لئے پانچ شرائط ہیں۔

۱۔ عدالت راوی:۔ ہر راوی کا مسلمان، بالغ اور عاقل ہونے کے ساتھ ساتھ متقی و باوقار ہونا۔

۲۔ ضبط راوی:۔ ہر راوی کا حدیث کا حاصل کرنے کے بعد پورے طور پر محفوظ کرنے کا اہتمام کرنا خواہ بذریعہ یادداشت یا بذریعہ تحریر۔

www.alahazratnetwork.org

۳۔ اتصال سند:۔ شروع سند سے آخر تک ہر راوی اپنے سے اوپر والے سے براہ راست روایت کو حاصل کرے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۔ عدم شذوذ:۔ ثقہ راوی خود سے اوثق کی مخالفت نہ کرے۔

۵۔ عدم علت:۔ ظاہر صحت کے ساتھ ایسے خفیہ عیب سے خالی ہو جو صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

**حکم:** ۔قابل احتجاج اور واجب العمل ہے۔

**مثال:** ۔حدثنا عبد الله بن یوسف قال: اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قرء فی المغرب بالطور۔(۳۵)

امام بخاری فرماتے ہیں: حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے وہ کہتے ہیں: خبردی ہم کو امام مالک نے امام ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہوئے، وہ روایت کرتے

ہیں محمد بن جبیر سے، اور یہ اپنے والد جبیر بن مطعم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرمائی۔

یہ حدیث صحیح ہے، اسکی سند متصل، رواۃ عادل، اور ضابط اور حدیث شذوذ وعلت سے خالی ہے۔

**انتباہ:۔** محض احادیث صحیحہ کی جامع کتابوں میں اولین کتب بخاری ومسلم ہیں، دونوں کو صحیحین کہا جاتا ہے، اور مصنفین کو شیخین، پھر ان دونوں میں بھی مجموعی طور پر پہلا مقام بخاری کو حاصل ہے اگرچہ مسلم کی بعض احادیث بخاری پر فائق مانی گئی ہیں۔

پھر یہ مطلب بھی نہیں کہ علی الاطلاق ان دونوں کتابوں کی احادیث صحیح ہیں اور ان میں کوئی حدیث ضعیف نہیں۔ یا کسی نے کبھی کوئی جرح کی ہی نہیں۔ بلکہ صحت کا حکم باعتبار اغلب ہے۔ اور یہ مطلب بھی نہیں کہ انکے علاوہ دوسری احادیث صحت کے مرتبہ کو نہیں پہونچیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ صحیح احادیث کا بڑا ذخیرہ ان کتابوں سے رہ گیا ہے۔ خاص طور پر مستدرک اور مستخرج احادیث سے ان پر اضافہ کتب حدیث میں منقول اور صحاح کی دوسری کتابوں میں کثیر احادیث اسی مرتبہ کی منقول وماثور ہیں۔

صحاح ستہ سے مراد وہ چھ کتابیں ہیں جن پر امت مسلمہ کا خاص اعتبار واعتماد اور عمل رہا ہے۔ پانچ تو متفق علیہ ہیں۔

⊠ بخاری　　⊠ مسلم　　⊠ نسائی　　⊠ ابوداؤد　　⊠ ترمذی

اور اکثر کے نزدیک چھٹی ابن ماجہ ہے لیکن بعض نے مؤطا امام مالک کو قرار دیا ہے۔

صحت کے مراتب مختلف ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ وہ حدیث جو صحیحین میں ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو صرف بخاری میں ہو۔

۳۔ وہ حدیث جو صرف مسلم میں ہو۔

۴۔ وہ حدیث جو شیخین کی شرط پر ہو۔

۵۔ وہ حدیث جو صرف بخاری کی شرط پر ہو۔

۶۔ وہ حدیث جو صرف مسلم کی شرط پر ہو۔

۷۔　وہ حدیث جس کو دوسرے ائمہ و محدثین نے صحیح قرار دیا ہو۔

لیکن یہ ترتیب قطعی ولازمی نہیں بلکہ معاملہ کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔

## حسن لذاتہ

**تعریف:۔** صحیح کے تمام شرائط کے ساتھ منقول ہو لیکن ضبط میں کچھ کمزوری ہو۔

**حکم:۔** صحیح سے کچھ کم مرتبہ رکھتی ہے لیکن قابل احتجاج اور واجب العمل ہے۔

**مثال:۔** حدثنا قتیبة حدثنا جعفر بن سلیمان الضبعی، عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال : سمعت ابی بحضرة العدو یقول : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف۔ (۳۶)

امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث بیان کی ہم سے حضرت قتیبہ نے، وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے حضرت جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابوعمران جونی سے روایت کرتے ہوئے، اور انہوں نے ابوبکر بن ابی موسی اشعری سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد ابوموسی اشعری کو دشمن کے مقابل فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ میں ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس حدیث کی سند میں چاروں راوی ثقہ، لیکن جعفر بن سلیمان کا مرتبہ ضبط میں کچھ کم ہے۔ لہذا یہ حدیث حسن ہے۔

صحیح کی طرح حسن کے بھی متعدد مراتب ہیں۔ امام ذہبی نے انکے دو اصولی مرتبے ذکر کئے ہیں۔

۱۔　وہ اسناد جو صحیح کے ادنی مراتب کے تحت آتی ہیں۔

جیسے:۔ بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ۔

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔

۲۔　جن احادیث کی تحسین وتضعیف کے بارے میں انکے رواۃ کے حالات کی وجہ سے اختلاف ہے۔

جیسے:۔ حارث بن عبداللہ، عاصم بن ضمرہ، حجاج بن ارطاۃ۔ (۳۷)

احادیث حسان کے سلسلہ میں ترمذی، ابوداؤد، اور سنن دارقطنی خاص طور پر مشہور ہیں۔

## صحیح لغیرہ

**تعریف:** حسن لذاتہ حدیث جب دوسرے سے مروی ہو خواہ اسکا مرتبہ مساوی ہو یا اقوی۔

**حکم:**۔ مذکورہ اقسام کے درمیان اسکا مقام و مرتبہ ہے لہذا لائق احتجاج اور واجب العمل ہے

**مثال**۔ عن ابی بن العباس بن سهل بن سعد عن ابیه عن جده، قال : كان للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللحیف۔ (۳۸)

حضرت اُبی بن عباس اپنے والد سے، اور اُبی کے دادا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھوڑا ہمارے باغ میں تھا اور اس گھوڑے کا نام ''لحیف'' تھا۔

www.alahazratnetwork.org

اس حدیث کے راویوں میں اُبی کے سلسلہ میں امام احمد، امام ابن معین، اور امام نسائی نے قوت حفظ کی خرابی و کمزوری کی بنا پر فرمایا: یہ ضعیف ہیں، اس لئے انکی حدیث حسن ہے، البتہ اس حدیث کو انکے بھائی عبدالمہیمن نے بھی روایت کیا ہے اس لئے یہ صحیح لغیرہ قرار پائی۔ (۳۹)

## حسن لغیرہ

**تعریف:**۔ حدیث ضعیف جب متعدد طرق سے مروی ہو، اسکا ضعف خواہ سوء حفظ کی وجہ سے ہو یا انقطاع سند و جہالت راوی کی وجہ سے۔

**مرتبہ و حکم:**۔ حسن لذاتہ اور ضعیف کے درمیان اسکا مقام ہے، اس لئے مقبول اور لائق احتجاج ہے۔ (۴۰)

**مثال**۔ عن شعبة عن عاصم عن عبید الله عن عبدالله بن عامر بن ربیعة عن ابیه ان امراة من بنی فزارة تزوجت علی نعلین۔ (۴۱)

حضرت عامر بن ربیعہ کہتے ہیں: بنوفزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض مہر پر نکاح کیا۔

قال الترمذی : و فی الباب عن عمر و ابی ھریرۃ وعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

اس حدیث کے رواۃ میں عاصم سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہیں لیکن دوسرے طرق سے اس حدیث کے مروی ہونے کی وجہ سے امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔(۴۲)

**انتباہ۔** صحت وحسن جاننے کے ذرائع میں اہم ذریعہ تو اہل فن کی تصریح ہے، البتہ کبھی بعض قرائن کے ذریعہ بھی صحت کا حکم ہوتا ہے، مثلاً۔

☆ ائمہ محدثین کے درمیان بغیر انکار شہرت، حتی کہ اس سے قطعیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

☆ سند کا کذب سے متصف افراد سے خالی ہونا، نیز قرآن کریم کی تصریحات و اشارات وغیرہ سے موافق بلکہ اقوال صحابہ وتابعین، اسی طرح اصول شرع وقیاس سے موافقت بھی صحت کے قرائن سے روشن قرینے شمار کئے گئے ہیں۔

☆ معتمد عالم وفقیہ کا کسی حدیث کے مطابق عمل۔(۴۳)

متقدمین کی تصریحات اگر کسی حدیث کی صحت وحسن کے بارے میں نہ مل سکیں تو متاخرین بھی بشرط اہلیت اسکا فیصلہ کر سکتے ہیں، بلکہ تواتر وشہرت کا فیصلہ بھی معتبر ہوگا۔

خبر واحد مقبول کبھی مفید یقین بھی ہوتی ہے مثلاً۔

☆ شیخین کی ذکر کردہ حدیث صحیحین غیر متواتر۔ یہ قرینہ ایسا ہے کہ کثرت طرق غیر متواتر پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔ ہاں اس بات کا خاص خیال رہے کہ ائمہ نے اس پر تنقید نہ کی ہو اور کسی حدیث صحیح سے متعارض نہ ہو۔

امام ابن ہمام فرماتے ہیں: کہ شیخین کی شرائط کی بنیاد پر یہ مرتبہ انکو حاصل ہوا تو ان شروط کے پیش نظر دوسروں کی مرویات بھی یہ مقام حاصل کرسکتی ہیں، خصوصاً اس وقت جبکہ دوسرے ائمہ خود ان مسائل میں اجتہادی شان رکھتے ہوں۔

جیسے امام اعظم اور امام اوزاعی نے ایک مسئلہ میں اصح الاسانید کے تحت آنے والی

ایک سند سے استدلال کیا تو امام اعظم نے رواۃ کی فقاہت کو وجہ ترجیح قرار دیا۔

☆ حدیث مشہور متعدد طرق سے مروی ہو اور سب طرق کے رواۃ ضعف اور علتوں سے محفوظ ہوں۔

☆ وہ حدیث غریب نہ ہو اور سلسلۂ سند میں راوی ائمہ دین ہوں، جیسے امام احمد نے امام شافعی سے اور انہوں نے امام مالک سے۔ خواہ پھر دوسرے راوی بھی ہوں۔

**حکم:۔** یہ احادیث دوسری اخبار احاد سے فائق ہوتی ہیں اور بوقت تعارض راجح قرار پاتی ہیں۔ ان سے حاصل شدہ علم یقین کا فائدہ دیتا ہے، لیکن یہ یقین نظری واستدلالی ہوتا ہے۔

# تقسیم دوم باعتبار نقل

دو قسمیں ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org

✠ معمول بہ ✠ غیر معمول بہ

پہلی قسم کے دو اطلاق ہیں۔

✠ محکم ✠ ناسخ

WWW.NAFSEISLAM.COM

یونہی دوسری قسم کے بھی دو اطلاق ہیں:۔

مختلف منسوخ

## محکم

**تعریف:۔** وہ حدیث مقبول جو اسی درجہ کی کسی دوسری حدیث کے معارض نہ ہو۔

اکثر احادیث اسی انداز کی ہیں۔

## مختلف

**تعریف:۔** وہ حدیث مقبول جو اسی درجہ کی دوسری حدیث کے معارض ومخالف ہو۔

اسے مشکل الحدیث یا مشکل الاثر بھی کہتے ہیں۔

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

✠ ممکن الجمع ✠ ممتنع الجمع

**تعریف ممکن الجمع:**۔وہ احادیث مختلفہ جن میں تعارض ہو لیکن جمع کی صورت ممکن ہو۔

**مثال اول:**۔لا عدوی ولا طیرۃ۔(۴۴)

چھوت کی بیماری اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔

**مثال دوم:**۔فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔(۴۵)

جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے۔

دونوں احادیث اگر چہ بظاہر مختلف ہیں اور ایک دوسرے کے معارض، کیونکہ پہلی حدیث سے ثابت کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، جبکہ دوسری حدیث سے کسی کو وہم ہوسکتا ہے کہ بیماری کے اڑ کر لگنے کی بنا پر ہی جذامی سے دور بھاگنے کا حکم ہے، امام احمد رضا قدس سرہ دونوں کی جمع وتطبیق کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

پہلی حدیث اپنے افادہ میں صاف صریح ہے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلۂ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عملی کارروائی کہ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص انکے کھانے کی جگہ سے نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا۔ یہ اور بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی، یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا خیال باطل ہے، ورنہ اپنے کو بلا کے لئے پیش کرنا شرع ہر گز روا نہیں رکھتی۔

رہی دوسری حدیث تو اس قبیل کی احادیث اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں اور بعض غایت درجہ حسن ہیں، صرف حدیث مذکور کی تصحیح ہو سکتی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی۔ خود اسی میں ابطال عدوی موجود، کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو یہ حدیث خود واضح کر رہی ہے کہ بھاگنے

کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں، معہذا صحت میں اس کا پایا بھی دیگر احادیث نفی سے گراہوا ہے، کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا کوئی حدیث اصلا ثبوت عدوی میں نص نہیں، یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، اور یہ کسی حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضاو قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اس کے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔

اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہو گا۔ اسی قدر فساد کے لئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، یہ وسوسہ جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہو گا۔

لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کے لئے دوری بہتر ہے، ہاں کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور نہایت مبالغہ کے ساتھ کیا۔ کہ ایک مجذوم کے ساتھ صدیق اکبر نے کھانا کھایا تو جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے آپ نوالہ لے کر نوش فرماتے، اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت معیقیب بدری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا جبکہ انکو یہ مرض تھا۔ اگر معاذ اللہ کچھ حادث ہوتا انکے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا، ان کے دلوں میں ایمان کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ:۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا۔

بے تقدیر الہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور ''کل ثقۃ باللہ و توکلا علیہ'' فرمایا۔

بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و رجیح و نجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک اور طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں، کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبدی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اسی کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی، فیض القدیر میں ہے۔

بل الوھم وحدہ من اکبر اسباب الاصابۃ۔

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس لعین کچھ وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی، اور اب معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اسکے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا، ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں اور کامل الایمان بندگان خدا کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔ خوب سمجھ لیا جائے کہ دور رہنے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول رد فرما چکے، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (۴۶)

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

**تعریف غیر ممکن الجمع:۔** جن احادیث میں موافقت ممکن نہ ہو۔

**حکم۔** ان احادیث کا حکم یہ ہے کہ کسی ذریعہ سے نسخ کا علم ہو جائے تو ناسخ پر عمل ہوگا اور یہ نہ ہو سکے تو ترجیح کی صورت اپنائی جائے جو کثیر ہیں۔

امام سیوطی نے اصولی طور پر ساتھ بتائی ہیں، یہ بھی نہ ہو تو توقف۔

احناف کے نزدیک احادیث مختلفہ میں اولا نسخ، پھر ترجیح، پھر جمع کو اپنائیں گے، ورنہ توقف، ورنہ اقوال صحابہ اور پھر آخر میں قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

# وجوہ ترجیح وجمع

## ترجیح باعتبار متن:۔

☆ حرمت اباحت پر

☆ قول عام فعل خصوص پر، یہ جس میں خصوصیت یا عذر کا احتمال ہو۔

☆ اثبات نفی پر بشرطیکہ نفی مستقل دلیل کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ اصل حال وحکم کی رعایت میں

ہو۔

☆ محکم معلل غیر معلل پر

☆ شارع کا بیان وتفسیر غیر کے بیان وتشریح پر

☆ دلیل قوی دلیل ضعیف پر

## ترجیح باعتبار سند

☆ سند قوی ضعیف پر

☆ سند عالی نازل پر بشرطیکہ دونوں ہم پلہ ہوں،

☆ فقاہت میں فائق روایات کو دوسروں پر

☆ متعدد رواۃ ایک پر

☆ اتفاقی سند مختلف فیہ پر

☆ اکابر صحابہ کی روایت اصاغر پر

www.alahazratnetwork.org

## وجوہ جمع

تنویع:۔ اگر دونوں عام ہوں تو الگ الگ انواع سے ان کا تعلق قرار دینا۔

تبعیض:۔ دونوں خاص ہوں تو الگ الگ حال پر، یا ایک کو حقیقت دوسرے کو مجاز پر محمول کرنا۔

تقیید:۔ دونوں مطلق ہوں تو دونوں کے ساتھ ایسی قید لگانا جس سے فرق ہو جائے۔

تخصیص:۔ ایک عام اور دوسری خاص ہو تو عام کو مخصوص قرار دینا۔

حمل:۔ ایک مطلق اور دوسرا مقید ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا، بشرطیکہ دونوں کا سبب اور حکم ایک ہو۔

# اہمیت فن

فنون حدیث میں تمام علماء کو اس فن سے واقفیت ضروری ہے، لیکن کمال مہارت انہیں کو حاصل ہوتی ہے جو حدیث وفقہ دونوں کے جامع ہوں اور ان علمائے اصول کو جن کا مشغلہ یہ ہی رہا ہو کہ دریائے معانی میں غوطہ لگانا اور اپنے اپنے محامل پر احکام کو منطبق کرنا۔ ان علمائے

کے وفور علم کی بنا پر شاذ و نادر ہی ایسی احادیث رہ جاتی ہیں جن سے وہ تعارض کا حل نہ نکال سکیں۔

امام ابن خزیمہ تو فرماتے ہیں: مجھے ایسی دو احادیث کا علم نہیں جن میں باہم تعارض ہو۔(۴۷)

## تصانیف فن

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | اختلاف الحديث، للشافعي، اولين كتاب | م ٢٠٤ |
| ۲۔ | تاويل مختلف الحديث لا بن قتيبة، | م ٢٧٦ |
| ۳۔ | شرح مشكل الآثار للطحاوى، | م ٣٢١ |
| ٤۔ | كتاب لا بن خزيمة، | م ٣٣١ |
| ٥۔ | مشكل الحديث لا بن فورك، | م ٤٠٦ |
| ٦۔ | التحقيق فى احاديث الخلاف لا بن الجوزى، | م ٥٩٧ |

www.alahazratnetwork.org

## ناسخ ومنسوخ

**تعریف ناسخ:**۔ شارع کا ایک حکم شرعی کی تحدید بیان کر کے دوسرا حکم سنانا، کبھی ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہوتی ہے، اور کبھی حدیث قرآن کے لئے ناسخ قرار دی جاتی ہے اور کبھی برعکس۔

یہ فن بھی نہایت اہم اور بڑی دشوار گذار منزل ہے، امام زہری فرماتے ہیں:۔

فقہاء کو ناسخ ومنسوخ احادیث نے تھکا دیا۔

امام شافعی کو اس فن میں خاص امتیاز حاصل تھا، امام احمد نے فرمایا: ہم نے مجمل ومفسر اور ناسخ ومنسوخ کو آپ کی مجلس کے بغیر حاصل نہ کیا۔

## ذرائع علم نسخ

نسخ کو جاننے کے لئے متعدد ذرائع ہیں۔

☆ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تصریح فرمادیں۔

جیسے۔ کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانه تذکر الآخرة۔ (٤٨)

میں نے تم کو قبور کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب میں تم کو اجازت دے رہا ہوں، لہذا زیارت کیا کرو کہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

☆ صحابی بیان کریں، جیسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان:۔

کان آخر الامرین من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار۔ (۴۹)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل مبارک یہ تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو تناول فرما کر وضو نہیں فرمایا۔

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:۔

انما کان انما الماء من الماء رخصة فی اول الاسلام ثم نهی عنها۔ (٤)

انزال ہونے پر ہی غسل کرنے کا حکم آغاز اسلام میں تھا پھر بعد میں محض جماع پر ہی غسل کا حکم دے دیا گیا۔

www.alahazratnetwork.org

☆ تاریخ وقت کا علم ہونے پر نسخ کا فیصلہ کیا جاتا ہے، جیسے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

افطر الحاجم و المحجوم۔ (٥٠)

سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے اپنا روزہ توڑ لیا۔

دوسری حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔

ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجم وهو صائم۔ (٥١)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سنگی لگوائی۔

پہلی حدیث فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی جیسا کہ شداد بن اوس نے دوسری روایت میں بیان فرمایا:۔

وکان ذلک یوم الفتح۔ (٥٢)

یہ حدیث فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی۔

دوسری حدیث حجۃ الوداع کے موقع کی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس بیان فرماتے

ہیں:۔

احتجم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو صائم محرم بین مکۃ والمدینۃ(۵۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا جبکہ روزہ دار تھے، اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان حالت احرام میں سفر فرما رہے تھے۔

لہذا بعد والی روایت پر عمل ہوگا اور پہلی منسوخ قرار دی جائے گی۔

☆ اجماع کی دلالت:۔ یعنی کسی حدیث کے خلاف تمام صحابہ کرام کا اجماع اور بالاتفاق عمل اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

جیسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ۔ (۵۴)

جس نے شراب پی اس پر کوڑوں سے حد جاری کرو اور اسکے بعد چوتھی مرتبہ بھی اسکا یہ قصور ثابت ہو جائے تو قتل کردو۔

دوسری حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسکے بعد ایک ایسا ہی شرابی لایا گیا۔

ثم اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ذلک برجل قد شرب فی الرابعۃ فضربہ ولم یقتلہ۔(۵۵)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اسکے بعد ایک ایسا ہی شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی، تو آپ نے اس پر صرف حد جاری فرمائی اور قتل کا حکم نہیں فرمایا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:۔

انما کان ھذا فی اول الامر ثم نسخ بعد، والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم، لا نعلم بینھم اختلافا فی ذلک فی القدیم والحدیث، و مما یقوی ھذا ماروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اوجہ کثیرۃ انہ قال :

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

لا یحل دم امرء مسلم یشهد ان لا اله الله وانی رسول الله الا باحدی ثلث، النفس بالننفس، والثیب الزانی، و التارك لدینه ۔(٥٦)

یہ حکم قتل اول امر میں تھا پھر منسوخ ہوا۔تمام علماء فقہاء اس پر متفق ہیں، متقدمین و متاخرین میں کسی کا اختلاف اس سلسلہ میں ہمیں معلوم نہیں۔اس موقف کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

کسی مسلمان کا خون بہانا صرف تین چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے ذریعہ ہی جائز ہے، قتل عمد کے قصاص میں، شادی شدہ زانی، اور مرتد۔

واضح رہے کہ اجماع خود مستقل ناسخ نہیں ہوتا بلکہ نسخ پر دال ہوتا ہے۔(۵۷)

## تصانیف فن

☆ الاعتبار فی الناسخ و المنسوخ من الآثار للحازمی م ٥٨٤

☆ الناسخ والمنسوخ للا مام احمد، م ٢٤١

☆ تحرید الاحادیث المنسوخة لا بن الجوزی، م ٥٩٧

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## خبر مردود

**تعریف:۔** جس حدیث کا ثبوت بعض یا کل شرائط قبولیت کے معدوم ہونے کی وجہ سے راجح نہ ہو، اسکا دوسرا معروف عنوان 'ضعیف' ہے۔

اسباب ردو ہیں۔

⊞ سقوط از سند ⊞ طعن برراوی

اول کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں۔

⊞ معلق ⊞ مرسل ⊞ معضل ⊞ منقطع ⊞ مرسل خفی ⊞ مدلس

سقوط راوی اگر واضح ہو تو اس سے پہلی چار قسمیں متعلق ہیں، اور سقوط خفی ہو تو آخری دو۔

# معلق

**تعریف:** ۔جس حدیث کی شروع سند سے ایک، یازائدراوی پے در پے حذف ہوں۔

**حکم** ۔یہ حدیث قابل رد ہے کہ راوی غیر مذکورکا حال معلوم نہیں، ہاں راوی کا حال معلوم ہو جائے اوروہ شرائط عدالت اوراوصاف قبولیت سے متصف ہوتو مقبول ہوگی، یہ حکم تمام منقطع احادیث کاہونا چاہیے۔

**مثال** ۔ قال ابو هريرة عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الله اعلم بمن يجاهد فى سبيله۔(۵۸)

**تعلیقات بخاری:** ۔واضح رہے کہ امام بخاری کی ذکرکردہ تعلیقات کو یک قلم مردود قرار نہیں دیا جاسکتا، کہ اس کتاب میں صحیح احادیث کے جمع کرنے کا التزام ہے، البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ بعض تعلیقات کو یقین وقطعیت کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا۔جیسے۔

قال ۔ ذكر۔ حكى۔ وغيرها۔

اوربعض کوشک وتردد کے ساتھ بیان کیا ہے، جیسے۔

قيل ، ذكر، روى ، وغيرها۔

اول کوصحیح اورثابت کہا جاتا ہے، اورثانی پر تحقیق کے بعد ہی حکم ہوگا، اس سے پہلے توقف بہتر ہے،ایسی احادیث بخاری میں صرف ایک سوساٹھ ہیں۔(۵۹)

# مرسل

**تعریف:** ۔جس حدیث میں آخر سند سے تابعی کے بعدراوی غیر مذکورہو۔

**مثال** ۔عن سعيد بن المسيب ان رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: من اكل من هذه الشجرة فلا يقرب مسجدنا۔( ٦٠)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اس درخت ( کچی پیازاورلہسن ) سے کچھ کھایاوہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**مرسل نزد فقہاء واصولیین :۔** جس حدیث کی سند متصل نہ ہو، خواہ ایک راوی غیر مذکور ہو یا سب، پے درپے یا الگ الگ۔ گویا سقوط سند کی تمام صورتیں انکے نزدیک مرسل ہیں۔

**حکم :۔** مرسل درحقیقت ضعیف مردود اور غیر مقبول ہے، کہ قبولیت کی ایک شرط اتصال سند سے خالی ہے، جمہور محدثین اور ایک جماعت اصولیین وفقہا کا یہ ہی مسلک ہے۔

امام اعظم، امام مالک، اور امام احمد کا قول مشہور میں نیز ایک جماعت علماء کے نزدیک مقبول اور لائق احتجاج ہے بشرطیکہ ارسال کرنے والا ثقہ اور کسی معتمد ہی سے ارسال کرے، اس لئے کہ ثقہ تابعی جب تک کسی اپنے جیسے ثقہ سے کوئی بات نہ سنے تو براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہیں کرتا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ حضرات تابعین مرسل پر نکیر نہیں کرتے تھے۔

امام شافعی اور بعض علماء کے نزدیک چند شرطوں سے مقبول ہے۔

☆ ارسال کرنے والا اکابر تابعین سے ہو۔

☆ غیر مذکور راوی کی تعیین میں ثقہ ہی کا نام لیا جائے۔

☆ معتمد حفاظ حدیث کسی دوسری سند سے روایت کریں تو اسکے مخالف نہ ہو۔

☆ کسی دوسری سند سے متصل ہو۔

☆ کسی صحابی کے قول کے موافق ہو۔

☆ اکثر اہل علم کے نزدیک اسکے مضمون پر فتوی ہو۔

اگر صحیح حدیث ایک طریق سے مروی ہو لیکن مرسل کے مخالف، اور مرسل اور اسکی مؤید علیحدہ سند سے تو یہ مرسل ہی راجح ہوگی، اگر جمع وتطبیق کی کوئی صورت ممکن نہ ہو۔

خیال رہے کہ مرسل صحابی جمہور کے نزدیک مقبول اور لائق احتجاج ہے۔ مرسل صحابی کی صورت یہ ہوتی ہے کہ صحابی کم سنی یا تاخیر اسلام کی وجہ سے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سن پاتا لیکن براہ راست نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی کرتا ہے۔

جیسے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اکثر روایات اسی طرح

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کی ہیں۔(۶۱)

**مرسل اور ائمہ احناف:۔** احناف کے نزدیک تابعی اور تبع تابعین کی مرسلات مطلقاً مقبول ہیں، انکے بعد ثقہ کی ہو تو مقبول اور باقی کا فیصلہ تحقیق کے بعد ہوتا ہے۔(۶۲)

## مشہور مصنفات

- ☆ المراسیل لابی داؤد، م ۲۷۵
- ☆ المراسیل لابن ابی حاتم، م ۳۲۷
- ☆ جامع التحصیل لاحکام المراسیل للعلائی، م ۷۶۱

## معضل

**تعریف:** جسکی سند سے دو یا زائد راوی پے درپے ساقط ہوں

**مثال۔** مالك انه بلغه ان عائشة زوج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت فی المرأة الحامل تری الدم انها تدع الصلوة۔(۶۳)

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ روایت پہونچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ حاملہ عورت اگر خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے۔

یہ حدیث امام مالک کے بلاغات سے ہے اور درمیان میں دو راوی ساقط ہیں کہ بالعموم امام مالک اور حضرت صدیقہ کے درمیان موطا میں دو واسطے مذکور ہیں۔

لہذا فنی طور پر یہ حدیث منقطع معضل شمار ہوگی۔

**حکم:۔** ضعیف شمار ہوتی ہے اور مرسل کے بعد اسکا نمبر آتا ہے۔

معضل اور معلق کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

**مادۂ اجتماع:۔** یہ ہے کہ آغاز سند سے پے درپے دو راوی ساقط ہوں۔

**مادۂ افتراق:۔** درمیان سند سے پے درپے دو یا زائد راوی ساقط ہوں تو معضل کہیں گے معلق نہیں۔

آغاز سند سے صرف ایک راوی ساقط ہو تو معلق کہا جائے گا معضل نہیں۔

# منقطع

**تعریف:** ۔درمیان سند سے ایک راوی ساقط ہو،اور دو یا زائد ہوں تو پے در پے نہ ہوں۔

**مثال** ۔حدثنی محمد بن صالح،ثنا احمد بن سلمة، ثنا اسحاق بن ابراهیم، ثنا عبد الرزاق، انا النعمان بن شیبة، عن سفیان الثوری، عن ابی اسحاق، عن زید بن یتبع، عن حذیفه، رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان و لیتموها ابا بکر فزاهد فی الدنیا راغب فی الآخرة و فی جسمه ضعف، و ان ولیتموها عمر فقوی امین لا یخاف فی الله لو مة لا ئم، و ان ولیتموها علیا فهاد مهتد یقیمکم علی صراط مستقیم ۔(٦٤)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم خلافت صدیق اکبر کے سپرد کرو گے تو انکو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے، اور وہ اپنے جسم میں ضعیف ثابت ہوں گے۔اور عمر فاروق اعظم کے سپرد کرو گے تو وہ قوی اور امین ثابت ہوں گے،احکام الہٰہ میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے۔اور اگر علی کو خلیفہ بناو گے تو وہ سیدھی راہ پر خود بھی چلیں گے اور دوسروں کو بھی صراط مستقیم پر گامزن رکھیں گے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس حدیث کی سند میں ایک راوی سفیان ثوری اور ابواسحٰق کے درمیان سے ساقط ہیں اور وہ شریک ہیں، کیونکہ سفیان ثوری نے ابواسحٰق سے براہ راست سماعت نہیں کی بلکہ بواسطہ شریک،لہذا یہ منقطع ہے،اسی لئے امام ذہبی نے تلخیص میں اسکو ضعیف کہا۔

چونکہ اس حدیث کی سند میں سقوط راوی شروع سند سے نہیں لہذا یہ معلق نہیں،اور آخر سند سے نہیں،لہذا مرسل نہیں،اور سند سے دو راوی پے در پے بھی ساقط نہیں لہذا معضل بھی نہیں،اسی لئے اسکو علیحدہ قسم شمار کیا گیا ہے۔

**حکم:** ۔راوی غیر مذکور کا حال معلوم نہ ہونے کے سبب ضعیف شمار ہوتی ہے۔

# مدلّس

**تعریف:۔** جس حدیث کی سند کا عیب پوشیدہ رکھا جائے اور ظاہر کو سنوار کر پیش کیا جائے۔

دو قسمیں ہیں۔

⊠ مدلس الاسناد ⊠ مدلس الشیوخ

**مدلس الاسناد:۔** وہ حدیث جسکو استاذ سے بغیر سنے ایسے الفاظ سے استاذ کی طرف نسبت کرے جس سے سننے کا گمان ہو۔ اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ راوی اپنے شیخ کا ذکر نہ کرے جس سے سماع حاصل تھا بلکہ اپنے شیخ سے بالا شیخ کو ذکر کردے جس سے سماع حاصل نہیں مگر ایسے لفظ سے جو سماع کا ایہام کرتا ہے۔

جیسے:۔ قال، عن، ان، وغیرہا کے ذریعہ بیان کرے۔ کہ یہ الفاظ موہم سماع ہیں۔

یعنی ایسے الفاظ نہ استعمال کرے جو صراحت کے ساتھ براہ راست سننے کو بتائیں ورنہ جھوٹا کہلائے گا۔ اس صورت میں چھوٹے ہوئے راوی ایک سے زاید بھی ہوسکتے ہیں۔

تدلیس کا سبب کبھی یہ ہوتا ہے کہ شیخ کے صغیر السن ہونے کی وجہ سے راوی ازراہ خفت اسکا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا، یا راوی کا شیخ کوئی معروف شخص نہیں، یا عوام وخواص میں اسکو مقبولیت حاصل نہیں، یا پھر مجروح ضعیف ہے۔ لہذا شیخ کے نام کو ذکر کرنے سے پہلو تہی کرتا ہے۔

واضح رہے کہ بعض اکابر جیسے سفیان بن عیینہ سے تدلیس مندرجہ بالا وجوہ کے پیش نظر واقع نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے کہ صحت حدیث پر انکو وثوق تھا اور بوجہ شہرت اپنے شیوخ کے ذکر کی ضرورت نہ سمجھی، لہذا انکی حدیث پر بایں معنی جرح نہیں کی جاتی۔

**حکم:۔** ایسی احادیث ضعیف کی اہم اقسام سے ہیں، علماء نے اس عمل کو نہایت مکروہ بتایا ہے اور بہت مذمت کی ہے، امام شعبہ نے تدلیس کو کذب بیانی کا دوسرا عنوان بتایا ہے۔

**مدلس الشیوخ:۔** وہ حدیث جسے راوی اپنے استاذ سے نقل کرتے ہوئے اس کے لئے

www.alahazratnetwork.org

کوئی غیر معروف نام، لقب، کنیت، یانسب ذکر کرے تا کہ اسے پہچانا نہ جاسکے۔(۶۵)

اسکی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ شیخ سے بکثرت روایتیں کرنے کی وجہ سے بار بار معروف نام لینا نہیں چاہتا۔

**حکم:۔** اس میں پہلی قسم کی بہ نسبت نقص کم ہوتا ہے، کیونکہ راوی ساقط نہیں ہوتا، ہاں راوی کا غیر معروف نام ذکر کرکے سامعین کو الجھن میں مبتلا کرنا ہے۔

ایسی احادیث میں اگر سماع کی تصریح کر دی جائے تو حدیث مقبول ورنہ غیر مقبول ہوگی، نیز وہ حضرات جو ثقہ سے تدلیس کرتے ہیں انکی مقبول ورنہ غیر مقبول۔(۶۶)

## تصانیف فن

اس فن میں محدثین نے مستقل کتابیں لکھیں چند یہ ہیں:۔

☆ كتاب التدليس للخطيب، م ٤٦٣

☆ التبين لأسماء المدلسين للخطيب، م٤٦٣

☆ التبين لأسماء المدلسين للحلبى، م ٨٤١

☆ تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس لا بن حجر، ٨٥٢

## مرسل خفی

**تعریف:** جس حدیث کو راوی کسی ایسے شخص سے نقل کرے جس سے اسکی معاصرت کے باوجود ملاقات یا سماع ثابت نہ ہو۔

مرسل خفی اور مدلس کے درمیان فرق یوں ہے کہ راوی کی مروی عنہ سے معاصرت ہوتی ہے اور ملاقات بھی ممکن لیکن سماع ثابت نہیں ہوتا۔ برخلاف مدلس کہ اس میں تینوں چیزیں ہوتی ہیں۔

**مثال:۔** حدثنا محمد بن الصباح، انبأنا عبد العزيز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة، عن عمر بن عبد العزيز عن عقبة بن عامر الجهنى قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: رحم الله حارس الحرس۔ (٦٧)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: اللہ تعالیٰ مجاہدین کے محافظین پر رحم فرمائے۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عقبہ سے معاصرت تو ثابت ہے لیکن ملاقات نہیں جیسا کہ مزی نے اطراف الحدیث میں ذکر کیا۔

**حکم:۔** ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں انقطاع ہوتا ہے۔

## تصنیف فن

☆ کتاب التفصیل لمبهم المراسیل للخطیب۔

یہ اس فن میں نہایت مشہور کتاب ہے۔

## معنعن ومؤنن

**تعریف:۔** لفظ 'عن' کے ذریعہ روایت معنعن ہے، اور 'ان' کے ذریعہ روایت مؤنن ہے۔

**حکم:۔** چند شرائط کے ساتھ متصل شمار کی جاتی ہے۔

☆ راوی مدلس نہ ہو۔

☆ جن راویوں کے درمیان 'عن' یا 'ان' آئے وہ ہم عصر ہوں۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## مردود بسبب طعن در راوی

راوی میں طعن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکی عدالت یعنی مذہب و کردار، اور ضبط و حفظ کے بارے میں جرح کی جائے۔

اسباب طعن دس ہیں:۔

☆ پانچ عدالت سے متعلق ☆ پانچ ضبط سے متعلق

عدالت میں طعن کے وجوہ یہ ہیں۔

✠ کذب ✠ اتہام کذب ✠ فسق ✠ بدعت ✠ جہالت

ضبط میں طعن کے وجوہ یہ ہیں۔

✠ فرط غفلت ✠ کثرت غلط ✠ سوء حفظ ✠ کثرت وہم ✠ مخالفت ثقات

اب بدتر سے کم تر کی طرف ترتیب ملاحظہ ہو۔

# موضوع

**تعریف:۔** وہ مضمون جسکو بصورت حدیث حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کذب بیانی سے منسوب کیا جائے۔

اسکی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

☆ کبھی محض اپنی طرف سے گڑھ کر کوئی بات حضور کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

☆ کبھی کسی کی کوئی بات حضور کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

☆ کبھی ضعیف حدیث کے ساتھ قوی سند لگا کر۔

اس آخری صورت میں اصل نسبت تو جھوٹی نہیں ہوتی لیکن حتمی ویقینی شکل بنا کر پیش کرنا واقعی جھوٹ ہے۔

**حکم ومرتبہ:۔** اسکو حدیث مجازا کہتے ہیں ورنہ درحقیقت یہ حدیث ہی نہیں، اور جس حدیث کی وضع کا علم ہو اس میں وضع کی صراحت کے بغیر اسکی روایت کرنا جائز نہیں۔

بعض صوفیہ اور فرقہ کرامیہ ترغیب وترہیب میں ایسی روایت کے جواز کے قائل ہیں مگر جمہور اسکے خلاف ہیں، امام الحرمین نے تو واضع حدیث کو کافر تک کہا ہے۔

یہ جرم اتنا قبیح ہے کہ کسی سے متعلق ایک مرتبہ بھی یہ حرکت ثابت ہو جائے تو پھر کبھی اسکی روایت مقبول نہیں ہوتی خواہ توبہ کرلے۔

## ذرائع معرفت وضع:۔

☆ وضع کے سلسلہ میں واضع کا اقرار۔ یا بمنزلۂ اقرار۔ یا راوی کے اندر کسی قرینے سے۔ یا مروی کے اندر کسی طریقے سے وضع کا علم ہوتا ہے۔

☆ نیز عقل ومشاہدہ، صراحت قرآن، سنت متواترہ، اجماع قطعی، اور مشہور تاریخی واقعات کی واضح مخالفت سے بھی وضع کا حکم لگایا جاتا ہے۔ یہ جب ہے کہ تاویل وتطبیق کا احتمال نہ رہے۔

☆ امر منقول ایسا ہو کہ حالات وقرائن بتاتے ہیں کہ ایک جماعت اسکی ناقل ہونی چاہیے

تھی، یا یہ کہ دین کی اصل ہے اور ان دونوں صورتوں میں راوی وناقل صرف ایک ہے، یا زیادہ ہیں لیکن تواتر کو نہیں پہونچے۔

☆ کسی معمولی چیز پر سخت وعید، یا اجر عظیم کی بشارت، نیز وعید وتہدید میں ایسے لمبے چوڑے مبالغے ہوں جنہیں کلام معجز نظام نبوت سے مشابہت نہ رہے۔

☆ معنی شنیع وقبیح ہوں جنکا صدور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناممکن، جیسے معاذ اللہ کسی فساد یا ظلم، یا عبث، یا سفہ، یا مدح باطل یا ذم حق پر مشتمل ہو۔

☆ ایک جماعت جسکا عدد حد تواتر کو پہونچے اور ان میں احتمال کذب یا ایک دوسرے کی تقلید کا نہ رہے اسکے کذب وبطلان ہر گواہی مستنداً الی الحس دے۔

☆ لفظ رکیک وسخیف ہوں جنہیں سمع دفع اور طبع منع کرے اور ناقل مدعی ہو کہ یہ بعینہا الفاظ کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، یا وہ محل ہی نقل بالمعنی کا نہ ہو۔

☆ یا ناقل رافضی حضرات اہل بیت کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل میں وہ باتیں روایت کرے جو اسکے غیر سے ثابت نہ ہوں۔

www.alahazratnetwork.org

☆ یونہی وہ مناقب امیر معاویہ وعمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صرف نواصب کی روایت سے آئیں کہ جس طرح روافض نے فضائل امیر المومنین واہل بیت طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں قریب تین لاکھ حدیثوں کے وضع کیں، کما نص علیه الحافظ ابو یعلی و الحافظ الخلیلی فی الارشاد، یونہی نواصب نے مناقب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیثیں گڑھیں، کما ارشد الیه الامام احمد بن حنبل رحمة ا اللہ تعالی علیه۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ تمام کتب وتصانیف اسلامیہ میں استقرائے تام کیا جائے اور اس کا کہیں پتہ نہ چلے یہ صرف اجلۂ حفاظ ائمہ شان کا کام تھا جسکی لیاقت صدہا سال سے معدوم۔(۶۸)

## دواعی وضع:۔

کسی نے تقرب الی اللہ کی غرض سے غلبہ جہل کے باعث۔ کسی نے اپنے مذہب کی فوقیت میں تعصب وعناد کی خاطر۔ کسی نے بددینی پھیلانے کے لئے۔ کسی نے دنیا طلبی اور خواہش نفسانی کے پیش نظر۔ اور کسی نے حب جاہ اور طلب شہرت کے لئے یہ مذموم فعل اپنا وطیرہ بنایا تھا۔(۶۹)

بعض مفسرین نے بلا صراحت وضع ایسی روایات لی ہیں۔ وضع کا زیادہ تر تعلق اقوام و افراد کی منقبت و مذمت، انبیاء سابقین کے قصوں، بنی اسرائیل کے احوال، کھانے پینے کی چیزوں، جانوروں، جھاڑ پھونک، دعا اور نوافل کے ثواب سے رہا ہے۔ (۷۰)

## تصانیف فن

☆ تذکرة الموضوعات للمقدسی ، م ۵۰۷

☆ کتاب الموضوعات لا بن الحوزی، م ۵۹۷

☆ اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة للسیوطی، م ۹۱۱

☆ تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة للکتانی ، م ۹۶۳

## متروک

www.alahazratnetwork.org

**تعریف:۔** سند حدیث میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

اسباب اتہام میں ایک اہم سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ تنہا ایسی روایت کرتا ہے جو قرآن و حدیث سے مستنبط قواعد کے خلاف ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسرا سبب اسکی عام گفتگو میں جھوٹ بولنے کی عادت مشہور ہو جبکہ حدیث کے بیان میں اسکی یہ عادت ثابت و منقول نہ ہو۔

**حکم و مرتبہ:۔** موضوع کے بعد اسکا مرتبہ ہے، اسکی یہ روایت مقبول نہیں ہاں جب توبہ کرلے اور امارات صدق ظاہر ہو جائیں تو اسکی حدیث مقبول ہوگی، اور جس شخص سے نادراً اپنے کلام میں کذب صادر ہو اور حدیث میں کبھی نہ ہو تو اسکی حدیث کو موضوع یا متروک نہیں کہتے۔

پھر بھی پہلی صورت میں مردود رہے گی۔

**مثال:۔** عن عمرو بن شمر ، عن جابر، عن ابی الطفیل ، عن علی و عمار قالا : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقنت فی الفجر ویکبر یوم عرفة من صلوة

الغداۃ ،و یقطع صلوۃ العصر آخر ایام التشریق۔ (۷۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر میں قنوت پڑھتے ،اور تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہوی کی عصر تک کہتے تھے۔

اس حدیث کی سند میں عمرو بن شمر جعفی شیعی کوفی ہے،ابن حبان نے کہا: یہ رافضی تبرائی تھا۔

یحیی بن معین نے فرمایا: اسکی حدیث نہ لکھی جائے۔

امام بخاری نے فرمایا: منکر الحدیث ہے۔

امام نسائی اور دار قطنی نے متروک الحدیث کہا۔(۷۲)

## منکر

**تعریف:۔** جسکی سند میں کوئی راوی فسق یا کثرت غلط یا فرط غفلت سے متصف ہو۔

www.alahazratnetwork.org

**حکم ومرتبہ:۔** یہ حدیث ضعیف کہلاتی ہے،اور تعریف میں جن تین اوصاف کا تذکرہ ہوا ضعف میں بھی اسی ترتیب کا لحاظ ہوتا ہے،یعنی بدتر سے کمتر کی طرف۔ لہذا زیادہ قابل رد بر بنائے فسق ہوگی،وعلی ہذا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**مثال:۔** حدثنا ابو البشر بکر بن خلف، ثنا یحیی بن محمد قیس المدنی ، ثنا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کلوا البلح بالتمر ،کلوا الخلق بالجدید فان الشیطان یغضب۔ (۷۳)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کو ساتھ ملا کر کھایا کرو، اور پرانی کھجور جدید کے ساتھ، کہ شیطان کو اس سے غصہ آتا ہے۔

اس حدیث کی سند میں یحیی بن محمد ہیں جو کثرت غلط سے متصف تھے۔ حافظ ابن حجر نے انکے بارے میں کہا یہ بہت زیادہ خطا کرتے تھے، اگرچہ یہ رجال مسلم سے ہیں لیکن امام مسلم نے فقط متابعات میں ان سے روایات لی ہیں، لہذا انکی یہ حدیث منکر ضعیف ہے۔

# معلل

**تعریف**۔ وہ حدیث جو بظاہر بے عیب ہو مگر اسکے اندر کسی ایسے عیب کا علم ہو جائے جو اسکی صحت کو مجروح کر دے، اس عیب کو علت کہا جاتا ہے۔

یہ علت نہایت پوشیدہ ہوتی ہے اور صحت پر اثر انداز۔ کبھی علت سند میں ہوتی ہے اور اسکا اثر متن پر بھی پڑتا ہے، جیسے متصل روایت مرسل ثابت ہوئی تو سند و متن دونوں غیر مقبول۔

کبھی صرف سند میں ہوتی ہے اور یہ وہاں جہاں سند میں ایک ثقہ کی جگہ دوسرا ثقہ راوی لایا جائے۔ لہذا سند اگر چہ اس غلطی کی وجہ سے مجروح ہوگی لیکن متن مقبول ہے۔ اور کبھی صرف متن میں ہوتی ہے۔

لہذا معلل کی دو قسمیں ہیں۔

⊠ معلل در سند ⊠ معلل در متن

www.alahazratnetwork.org

یہ علت راوی کے وہم کی پیداوار ہوتی ہے، جیسے راوی کبھی حدیث مرسل کو متصل، یا متصل کو مرسل روایت کر دے، یا مرفوع کو موقوف یا ایک حدیث کو دوسری حدیث میں داخل کر دے یا اور کسی قرینۂ خفیہ سے جس پر ہر ایک کو اطلاع نہیں ہوتی بلکہ یہ فن نہایت عظیم بلکہ دقیق ہے کہ اسکی بنیاد ان اسباب علل پر بھی ہوتی ہے جو ظاہر و واضح نہیں ہوتے بلکہ مخفی و پوشیدہ انکو اعلیٰ درجہ کے محدثین و محققین ہی سمجھ پاتے ہیں۔ جیسے

ابن مدینی، امام احمد ابن حنبل، امام بخاری، ابو حاتم، دار قطنی۔

## تصانیف فن

☆ كتاب العلل لا بن المدينى، م ٢٢٤

☆ علل الحديث لا بن ابى حاتم، م ٣٢٧

☆ العلل و معرفة الرجال لا حمد بن حنبل، م ٢٤١

☆ العلل الكبير و العلل الصغير للترمذى، م ٢٧٠

☆ علل الواردة فى الاحاديث النبويه للدار قطنى، م ٣٨٥

☆ كتاب العلل للخلال ، (٧٤)　　　۳۱۱م

## مخالفت ثقات

راوی پر طعن کا سبب ثقات کی مخالفت بھی ہے جسکی سات صورتیں ہیں۔ لہذا سات عنوان اسکے لئے وضع کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

مدرج، مقلوب، المزید فی متصل المسانید، مضطرب، مصحف، شاذ، منکر۔

اجمالا یوں سمجھئے کہ مخالفت ثقات اسناد یا متن میں تبدیلی یا اضافہ کی صورت میں ہوتو مدرج ہے۔ تقدیم وتاخیر میں ہوتو مقلوب ہے۔ معتبر سند میں راوی کا اضافہ ہوتو المزید فی متصل الاسانید ہے۔ اگر راوی میں تبدیلی یا متن میں ایسا اختلاف جو تعارض کا سبب ہو اور کوئی وجہ ترجیح نہ ہو تو مضطرب ہے۔ اگر حروف میں تبدیلی ہوتو مصحف ہے۔ ثقہ اگر اوثق کی مخالفت کرے تو شاذ اور اسکے مقابل محفوظ ہے۔ ضعیف اگر ثقہ کی مخالفت کرے تو منکر اور اسکے مقابل معروف ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## مدرج

**تعریف۔** جس حدیث میں غیر کو داخل کر دیا جائے۔

دو قسمیں ہیں:۔

☒ مدرج الاسناد　　☒ مدرج المتن

**تعریف مدرج الاسناد۔** وہ حدیث جسکی سند کا وسط یا سیاق بدل دیا جائے۔

اسکی متعدد صورتیں ہیں لیکن اجمالی کلام یہ ہے

☆ راوی کو ایک حدیث چند شیوخ سے پہونچی جنہوں نے اس حدیث کو مختلف سندوں سے بیان کیا تھا، پھر اس راوی نے حدیث مذکور کو ان سب سے ایک سند کے ساتھ روایت کر دیا، اور انکی سندوں کا اختلاف بیان نہ کیا۔ جیسے۔

عن بندار عن عبد الرحمن بن مهدی عن سفيان الثوری عن واصل و منصور والاعمش عن ابی وائل عن عمر وبن شرجبيل عن عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت: يا رسول الله ! ای الذنب اعظم ؟ قال : ان

تجعل لله ندا وهو خلقك ، قال : قلت : ثم ماذا ؟ قال: ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك ، قال : قلت : ثم ماذا؟ قال :ان تزنی حليلة جارك ۔(۷۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اسکا شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا: میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کردینا کہ وہ تیرے ساتھ مل کر کھائے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا میں مبتلا ہو جانا۔

اس حدیث کی روایت میں واصل، منصور اور اعمش کی سندیں مختلف تھیں، کہ واصل کی سند میں عمرو بن شرحبیل نہ تھے، بلکہ ابووائل ہیں، اور منصور واعمش کی سند میں تھے۔

حضرت سفیان ثوری کے راوی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث مذکور کو سب سے یک سند روایت کردیا۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ کسی شیخ کے نزدیک متن کا ایک حصہ ایک سند سے مروی تھا اور دوسرا حصہ دوسری سند سے۔ انکے شاگرد نے دونوں حصوں کو ان سے ایک سند کے ساتھ روایت کردیا۔ جیسے۔

حدثنا عثمان نبن ابی شيبة ، اخبرنا شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال: رأيت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حين افتتح الصلوة رفع يديه حيال اذنيه ، قال : ثم أتيتهم فرأيتهم يرفعون ايديهم الی صدورهم فی افتتاح الصلوة وعليهم برانس واكيسه ۔ (۷٦)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔ کہتے ہیں: پھر میں ایک دوسرے موقع پر (سردی کے موسم میں) حاضر ہوا تو دیکھا کہ سب حضرات تکبیر تحریمہ میں صرف سینہ تک ہاتھ اٹھاتے ہیں اور اس وقت وہ ٹوپے اوڑھے تھے اور جبوں میں ملبوس۔

اس حدیث میں یہ جملہ 'ثم أتيتهم فرأيتهم الخ' عاصم کے نزدیک اس سند سے نہیں بلکہ دوسری سند سے ثابت تھا مگر انکے شاگرد 'شریک' نے اسے اول متن کے

ساتھ ملاکر مجموعہ کو اس سند کے ساتھ عاصم سے روایت کردیا۔

دوسری سند یوں ہے۔

حدثنا محمد بن سلیمان الانباری ، اخبر نا وکیع عن شریك عن عاصم بن کلیب عن علقمة بن وائل عن وائل بن حجر قال :اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الشتاء فرأیت اصحابه یرفعون ایدیهم فی ثیا بهم فی الصلوة ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موسم سرما میں حاضر ہوا تو میں نے آپکے صحابہ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو کپڑوں کے اندر ہی اٹھاتے ہیں۔

پہلی سند میں عاصم نے اپنے والد کلیب سے روایت کی ہے اور انہوں نے وائل بن حجر سے،۔جبکہ اس دوسری سند میں عاصم کی روایت علقمہ بن وائل سے ہے۔

www.alahazratnetwork.org

☆ ایک شیخ کے نزدیک دو متن دو مختلف سندوں سے مروی تھے مگر انکے شاگرد نے دونوں کو ایک سند سے روایت کردیا۔ جیسے یہ دو حدیثیں امام مالک نے روایت کیں۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: لا تبا غضوا و لا تحاسدوا و لا تدا بروا، و کونوا عباد الله اخوانا، ولا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلث لیال ۔(۷۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، قطع تعلق نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے بنکر آپس میں بھائی چارگی کے ساتھ رہو، کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔

مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : ایاکم و الظن، فان الظن اکذب الحدیث، ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تبا غضوا ولا تدا بروا، وکونوا عباد الله اخوانا۔(۷۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بدگمانی سے بچو کہ یہ بڑا جھوٹ ہے، کسی کی پوشیدہ باتیں نہ سنو اور کسی کی اندورن خانہ چیزوں میں نہ پڑو، آپس میں ایک دوسرے کو نیچا نہ دکھاؤ اور باہم حسد نہ رکھو، اپنے درمیان بغض وعناد نہ رکھو اور قطع تعلق نہ کرو، اللہ تعالی کے بندے بھائی بھائی بنکر رہو۔

پہلی حدیث حضرت انس سے مروی ہے اور دوسری حضرت ابو ہریرہ سے ،امام مالک نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ سندوں سے ذکر کیا۔

پہلی حدیث حضرت انس سے مروی ہے اس میں لفظ 'ولا تنافسوا' نہیں اور دوسری حضرت ابوہریرہ سے اور اس میں یہ لفظ ہے۔ امام مالک نے دونوں حدیثوں کو علیحدہ علیحدہ سند سے ذکر کیا تھا۔ مگر امام مالک کے شاگرد سعید بن حکم المعروف بابن ابی مریم ، نے دونوں روایتوں کو پہلی سند سے روایت کردیا۔(۷۹)

☆ شیخ نے ایک سند بیان کی اور اس کا متن بیان کرنے سے پہلے کسی ضرورت سے کچھ کلام کیا، شاگرد نے اس کلام کو سند مذکور کا متن خیال کرکے اس سند کے ساتھ شیخ سے روایت کردیا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ چاروں صورتیں مدرج الاسناد کی ہیں۔

**تعریف مدرج المتن** ۔جس متن حدیث میں غیر حدیث کو داخل کردیا جائے خواہ صحابی کا قول ہو یا بعد کے کسی راوی کا۔ نیز ادراج درمیان میں ہو یا اول وآخر میں ۔ پھر اسکو حدیث رسول کے ساتھ اس طرح مخلوط کردیا جائے کہ دونوں میں امتیاز نہ رہے۔

☆ اول حدیث میں ادراج، جیسے:۔

خطیب بغدادی نے 'ابوقطن' اور 'شبابہ' سے ایک روایت یوں نقل کی ہے۔

عن شعبة عن محمدبن زياد عن ابی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:اسبغو ا الوضوء ، ويل للأعقاب من النار ـ (۸۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وضو میں خوب مبالغہ کرو، ایڑیوں کے لئے دوزخ کی تباہی ہے۔

اس حدیث میں ' اسبغوا الوضوء' حضرت ابو ہریرہ کا فرمان ہے جس کو ابو قطن

وغیرہ نے حدیث مرفوع میں مخلوط کرکے پیش کردیا ہے۔

امام شعبہ سے روایت کرنے والے آدم اور محمد بن جعفر ہیں لیکن کسی میں یہ لفظ نہیں۔

آدم سے بطریق شعبہ امام بخاری نے روایت لی ہے انکے الفاظ یہ ہیں:۔

عن آدم بن ابی ایاس ، ثنا شعبة ، ثنا محمد بن زیاد قال سمعت اباهریرة و کان یمر بنا و الناس یتو ضئون من المطهرة فیقول : اسبغوا الوضوء ، فان ابا القاسم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ویل للأعقاب من النار۔ (۸۱)

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ 'اسبغوا الوضوء' حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے۔

اور محمد بن جعفر اور امام وکیع سے بطریق شعبہ امام مسلم نے روایت فرما کرارشاد فرمایا:۔

وَلیس فيِ حَدِیث شعبة أسبغوا الوضُوء ۔( ۸۲)

امام شعبہ کی حدیث میں اسبغوا الوضوء کے الفاظ نہیں۔

خیال رہے کہ یہ تفصیل حضرت ابو ہریرہ کی روایت کی بنا پر ہے ورنہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے جو روایت آئی اس میں یہ جملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یوں منسوب ہے۔

کہ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

ویل للأ عقاب من النار اسبغوا الوضوء ۔ (۸۳)

خشک ایڑیوں کیلئے جہنم کی ہلاکت ہے، وضو میں مبالغہ کرو۔

اور امام بیہقی نے ابو عبداللہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بایں الفاظ مرفوعا روایت لی۔

انما مثل الذی یصلی ولا یرکع ، وینقر فی سجوده کا لجائع لا یأکل الا تمرة او تمر تین فماذا تغنیان عنه ، فاسبغوا الوضوء ، ویل للأعقاب من النار۔ (۸٤)

جو شخص نماز پڑھے اور رکوع وسجود اطمینان سے نہ کرے اسکی مثال ایسی ہے کہ بھوکے آدمی کو ایک دو کھجور کھانے کو ملیں، تو کیا یہ اسکو کفایت کریں گی، لہذا وضو میں مبالغہ کرو، سوکھی ایڑیوں کے لئے دوزخ کی ہلاکت ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان دونوں روایتوں میں وہ لفظ موجود اور خود حضور کی طرف منسوب ہے، لہذا ان سندوں کی رو سے حدیث کو مدرج المتن نہیں کہا جا سکتا۔

بلکہ دوسری روایت میں تو انتساب کو قوی بنانے کے لئے یہ الفاظ بھی ہے ہیں کہ راوی حدیث ابو صالح اشعری نے ابو عبد اللہ اشعری سے پوچھا۔

من حدثت بهم الحديث ، قال : امراء الاجناد ، خالد بن الوليد ، و عمر و بن العاص و شرحبيل بن حسنة و يزيد بن ابى سفيان كل هؤلاء سمعه من رسول الله الله تعالىٰ عليه وسلم۔ (٨٥)

یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ بولے: لشکروں کے امیروں نے یعنی، خالد بن ولید، عمرو بن عاص، شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان نے۔ ان سب حضرات نے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی تھی۔

یہ حضرات خلافت فاروقی میں ملک شام میں فلسطین، اردن، حمص، قنسرین اور دمشق کے امیر تھے۔

www.alahazratnetwork.org

درمیان حدیث میں ادراج، جیسے:۔

عن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنه قالت : اول ما بدى به رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الوحى الرويا الصالحة فى النوم فكان لا يرى رويا الا جاء ت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء و كان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه و هو التعبد الليالى ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله و يتزود لذلك ۔ (٨٦)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا، جو خواب بھی آپ دیکھتے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہوتی، پھر آپ کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ نے غار حراء میں خلوت اختیار فرمائی، چنانچہ آپ وہاں تحنث (یعنی عبادت) میں چند ایام مشغول رہتے جب تک قلب اپنے اہل وعیال کی طرف مائل نہ ہوتا، اتنے ایام کا توشہ ساتھ لے جاتے تھے،

اس حدیث میں "وهو التعبد" درمیان حدیث میں ادراج ہے اور یہ امام ازہری کا قول ہے، کما فی الطیبی۔

☆ اخر حدیث میں ادراج، جیسے:۔

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم للعبد المملوك الصالح اجران ، و الذی نفسی بیدی لو لا الجهاد فی سبيل الله و الحج و برامی لا احببت ان اموت و انا مملوك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک غلام کو دو اجر ملتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر جہاد حج اور والدہ کی خدمت کا معاملہ نہ ہوتا تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ میں غلامی کی حالت میں ہی دنیا سے جاؤں۔

اس حدیث میں" نفسی بیدی الخ" سے پورا جملہ حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے جو اخر حدیث میں مدرج ہے، اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح کی تمنا نہیں کر سکتے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ بھی باحیات نہ تھیں جن کی خدمت غلامی سے مانع ہوتی۔

نیز یہ روایت:۔

عن ابی خيثمة زهير بن معاوية عن الحسن بن الحر عن القاسم بن مخيمرة عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علمه التشهد فی الصلوة فقال : قل التحيات لله الی آخره فاذا قلت هذا فقد قضيت صلوتك ، ان شئت ان تقوم فقم ، وان شئت ان تقعد فاقعد ۔ (۸۷)

حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو نماز میں پڑھا جانے والا تشہد تعلیم فرمایا، تو ارشاد فرمایا: پڑھو التحیات للہ الی آخرہ جب تم نے یہ پڑھ لیا تو نماز مکمل کر لی، چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور چاہو تو بیٹھے رہو۔

اس حدیث میں "فاذا قلت" سے آخر تک حضرت ابن مسعود کا قول ہے جو اپنے شاگرد حضرت علقمہ سے آپ نے بیان کیا تھا، حضور کا فرمان نہیں، لہذا ادراج آخر میں ہے۔

**حکم** ۔ محدثین وفقہاء متفق ہیں کہ صحابہ کے بعد ادراج ناجائز ہے لیکن تشریح لفظ کیلئے جائز۔

اسی لئے محتاط و محققین علماء سے بھی ایسا ادراج منقول ہے، بخاری شریف میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔

## تصانیف فن

☆ الفصل للوصل المدرج فی النقل للخطیب م ٤٦٣ ھ

☆ تقریب المنهج بترتیب المدرج لابن حجر م ٨٥٢ ھ

## مقلوب

**تعریف:**- وہ حدیث جس میں تقدیم وتاخیر کے ذریعہ تبدیلی کردی جائے۔

دو قسمیں ہیں:-

⊠ مقلوب السند ⊠ مقلوب المتن

**مقلوب السند:**- راوی اور اس کی روایت میں تقدیم وتاخیر سے ہوتا ہے۔ یا راوی مشہور کی جگہ دوسرے کا نام لے دیا جاتا ہے جیسے۔ کعب بن مرۃ کو مرۃ بن کعب، روایت کردینا، یا سالم بن عبداللہ کی جگہ نافع کا ذکر کردینا۔

**مقلوب المتن:**- الفاظ حدیث کی تقدیم وتاخیر کے ذریعہ تبدیلی کردینا۔ مثال جیسے:-

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله الی ان قال ، و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم یمینه ما تنفق شماله الحدیث ۔ (٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات لوگ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں رہیں گے، انہیں میں وہ شخص بھی ہے جو پوشیدہ طور پر صدقہ دیا کرتا ہے اس طرح کی بائیں ہاتھ سے دیتا ہے تو داہنے کو خبر نہیں ہوتی۔

اس حدیث کے جملہ " حتی لا تعلم الخ "میں قلب واقع ہوا کیونکہ معروف ومعتاد یہ ہی ہے کہ خرچ داہنے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ اور صحیح معروف وہ ہے جس کو امام مالک اور امام

بخاری نے روایت کیا۔

و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ۔( ۸۹)

وہ شخص جو صدقہ اس طرح چھپا کر دیتا ہے کہ داہنا ہاتھ خرچ کرتا ہے تو بائیں کو خبر نہیں ہوتی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا، یہ قلب ناقلین سے واقع ہوا امام مسلم سے نہیں، اس پر دلیل یہ ہے کہ امام مالک سے فورا بعد جو حدیث ذکر کی اس کو اسی حدیث کے مثل قرار دیا ہے، اور امام مالک کی روایت میں وہی ترتیب ہے جو بخاری سے گزری حتی کہ الفاظ بھی بعینہ وہی ہیں۔

کبھی مقلوب المتن کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک سند دوسری حدیث کے ساتھ اور دوسری سند پہلی حدیث کے ساتھ ضم کردی جاتی ہے، جیسے بغداد میں امام بخاری کا امتحان لینے کیلئے بعض لوگوں نے سو سے زائد احادیث میں ایسا ہی کیا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

قلب متعدد وجوہ سے ہوتا ہے:۔

☆ اپنا علمی تفوق ظاہر کرنا۔

☆ کسی دوسرے کا امتحان لینا۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ خطا وسہو کی بناپر۔

**حکم** :۔پہلی صورت میں ناجائز ہے۔ دوسری صورت میں اسی وقت جائز جبکہ اسی مجلس میں حقیقت واضح کردی جائے۔ البتہ تیسری صورت والا معذور ہے۔ ہاں بکثرت ہو تو ضبط مجروح ہوگا اور روایت ضعیف قرار پائے گی۔

## تصنیف فن

☆ رافع الارتياب فى المقلوب من الاسماء و الا لقاب للخطيب ۔م ۴۶۳ھ

قلب سند میں یہ کتاب خصوصیت کی حامل ہے۔

# المزید فی متصل الاسانید

**تعریف:-** جس حدیث کی سند بظاہر متصل ہو لیکن سند میں کسی راوی کا اضافہ کر دیا جائے۔

**مثال:-** عن عبد الله بن المبارك قال : حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن يزيد ، حدثني بسر بن عبيد الله قال: قال سمعت ابا ادريس قال : سمعت واثلة بن الاسقع يقول : سمعت ابا مرثد الغنوى يقول سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول :لا تجلسوا عن القبو ر ولا تصلوا اليها ۔ (۹۰)

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

اس حدیث کی سند میں دو راویوں کی زیادتی ہے۔

✠ سفیان ✠ ابوادریس

یہ زیادتی محض وہم کی بنیاد پر ہے۔

☆ سفیان کی زیادتی امام عبداللہ بن مبارک سے نقل کرنے والے رواۃ کے وہم کی بنا پر ہے۔ کیونکہ ثقہ حضرات نے ابن مبارک کے بعد براہ راست عبدالرحمٰن بن یزید کی روایت نقل کی۔ (۹۱)

اور بعض راویوں نے تو ''عن'' کے بجائے صریح ''اخبر'' استعمال کیا ہے۔

☆ ابوادریس کا اضافہ خود ابن مبارک کا ہے، اس لئے کہ ان کے استاذ عبدالرحمٰن سے روایت کرنے والے ثقات کی ایک جماعت نے ابوادریس کا ذکر نہیں کیا اور بعض نے تو تصریح کر دی ہے کہ ''بسر'' نے براہ راست 'واثلہ'' سے سنا ہے۔ (۹۲)

**حکم:-** وہم کی بنا پر مردود ہوتی ہے، ہاں زیادتی کرنے والا اپنے مقابل سے فائق ہو تو پھر راجح و مقبول ہے۔ اور دوسری منقطع، لیکن یہ انقطاع خفی ہوتا جس سے حدیث مرسل خفی ہو جاتی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

# تصنیف فن

☆ تمیز المزید فی متصل الاسانید للخطیب ، م۴٦۳

یہ اس فن کی اہم کتاب ہے۔

# مضطرب

**تعریف:**- وہ حدیث جس کے تمام راوی ثقہ اور ہم پلہ ہوں لیکن مختلف صورتوں کے ساتھ مروی ہو۔ کبھی ایک راوی سے ہی اختلاف منقول ہوتا ہے کہ انہوں نے روایت متعدد مواقع پر کی، اور کبھی راوی چند ہونے کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ اختلاف ایسا شدید ہو کہ ان کے درمیان تطبیق وتوفیق ممکن نہ ہو۔ پھر یہ بھی ضروری کہ تمام روایات قوت ومرتبہ میں مساوی وبرابر ہوں کہ ترجیح بھی ناممکن ہو، اگر ترجیح یا توفیق ممکن ہوئی تو اضطراب متحقق نہیں ہوگا۔

اضطراب کی دو قسمیں ہیں:

اضطراب فی السند اضطراب فی المتن

**مثال قسم اول:**- یہ قسم ہی زیادہ وقوع پذیر ہے۔ جیسے:۔

حدثنا مسدد ، حدثنا بشر بن المفضل ، حدثنا اسماعیل ابن امیه حدثنی ابو عمر و بن محمد بن حریث انه سمع جده حریثا یحدث عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا ، فان لم یجد فلینصب عصا ، فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا ثم لا یضره ما مرا مامه ۔ (۹۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اپنے سامنے سترہ قائم کرے، اگر کوئی چیز نہ ملے تو اپنا عصا ہی نصب کرے، اور عصا بھی نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے کہ اس کے سامنے سے گزرنے میں پھر کوئی حرج نہ ہوگا۔

اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے بشر بن مفضل اور روح بن قاسم نے بسند مذکور روایت کیا، ان دونوں حضرات کی روایت میں ابو عمرو کے بعد راوی ان کے جد ''حریث'' ہیں

اوران کے والد کا نام محمد ہے۔

اور حضرت امام سفیان ثوری کی روایت ''اسماعیل بن امیہ'' سے اس طرح ہے۔

عن ابی عمر و بن حریث عن ابیه عن ابی هریرة۔

اس سند میں ابوعمرو، کے بعد راوی اگر چہ حریث ہیں مگران کوابوعمرو کا والد قرار دیا ہے۔

اورحمید بن اسود کی روایت اسماعیل بن امیہ سے طرح ہے:۔

عن ابی عمروبن محمد بن حریث بن سلیم عن ابیه عن ابی هریرة ۔

اس میں ابوعمرو کے بعد راوی ان کے والد ''محمد'' ہیں اور ''حریث'' کے والد کا نام ''سلیم'' ذکر کیا ہے۔

اور وہیب وعبدالوارث کی روایت اسماعیل بن امیہ سے یوں ہے۔

عن ابی عمرو بن حریث عن جده۔

اس میں ابوعمر کے بعد راوی ان کے جد حریث ہیں مگر والد کا نام بھی حریث بتایا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

اورابن جریج کی روایت اسمٰعیل بن امیہ سے اس طرح ہے:۔

عن ابی عمرو عن حریث بن عمار عن ابی هریرة۔

نفس اسلام

اس میں ابوعمرو کے بعد اگر چہ حریث ہیں مگران کے والد کا نام عمار بیان کیا گیا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس سند میں اس طرح کے اور بھی اضطراب ہیں۔(۹۴)

مثال قسم ثانی، جیسے:۔

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن الطفیل عن شریك عن ابی حمزة عن عامر عن فاطمة بنت قیس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : ان فی المال حقا سوی الزکوة ۔ (۹۵)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی ایک حق ہے۔

دوسری روایت اس طرح ہے:۔

حدثنا علی بن محمد، ثنا یحیی بن آدم عن شریك عن ابی حمزة عن الشعبی عن فاطمة بن قیس انها سمعته تعنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

يقول: ليس في المال حق سوى الزكوة۔ (٩٦)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مال میں زکوۃ کے علاوہ اور کوئی حق نہیں۔

پہلی حدیث میں زکوۃ کے علاوہ مال میں کچھ اور حقوق بھی فرمائے تھے اور اس میں نفی ہے۔ لہذا یہ متن میں اضطراب ہوا۔

**حکم:۔** اضطراب چونکہ راوی کے ضبط کی کمزوری کو بتاتا ہے۔ لہذا ایسی احادیث ضعیف قرار پاتی ہیں۔ اور اس کا مرتبہ مقلوب کے بعد ہے۔

## تصنیف فن

☆ المقترب في بيان المضطرب لا بن حجر،
اس فن کی نادر کتاب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## مصحف

**تعریف:۔** وہ حدیث جس کے کسی کلمہ کو ثقہ روایت کے خلاف نقل کیا جائے۔ یہ اختلاف خواہ لفظی ہو یا معنوی۔ اس میں تین قسمیں جاری ہوتی ہیں۔

☆ باعتبار منشاء و باعث

☆ باعتبار محل

☆ باعتبار لفظ و معنی

اول کی دو قسمیں ہیں:۔

✠ مصحف البصر ✠ مصحف السمع

**مصحف البصر:۔** وہ حدیث جس میں رسم الخط کے نقص یا نقطوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے اشتباہ ہو جائے۔ جیسے:۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال۔ قال رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیه وسلم : من صام رمضان و اتبعه ستا من شوال خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه ۔ (۹۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

اس حدیث کو بعض نے "ستا" کی جگہ "شیئا" سمجھا۔

**مصحف السمع :-** وہ حدیث جس کو راوی اپنی سماعت کی کمزوری یا متکلم سے دوسری کے سبب کچھ کا کچھ سمجھ لیتا ہے۔

جیسے عاصم الاحوال کو بعض نے عاصم الاحدب سمجھ کر روایت کر دیا۔

مصحف باعتبار محل کی بھی دو قسمیں ہیں:۔

✠ مصحف السند ✠ مصحف المتن

**مصحف السند :-** جس حدیث کی سند مین تصحیف ہو۔ جیسے:۔

عن شيبة عن العوام بن مراجم عن ابی عثمان النهدی عن عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لتودن الحقوق الی اهلها ۔ (۹۸)

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں حق والوں کے حقوق ضرور ادا کرنا ہوں گے۔

اس حدیث کی سند میں عوام بن مراجم کو یحیی بن معین نے مزاحم پڑھا جو اسی زمانہ میں رد کر دیا گیا تھا۔ (۹۹)

**مصحف المتن :-** وہ حدیث جس کے متن میں تصحیف واقع ہو، جیسے،

عن زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجر فی المسجد ۔ (۱۰۰)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد مین چٹائی سے آڑ کی۔

اس حدیث کو ابن لہیعہ نے کتاب موسیٰ بن عقبہ سے نقل کر کے، احتجم فی المسجد ، کردیا، یعنی آپ نے مسجد میں فصد کھلوائی۔

یہ متن میں تصحیف ہوئی، وجہ یہ تھی کہ ابن لہیعہ نے شیخ سے سنے بغیر محض کتاب سے یہ حدیث نقل کی جس کی وجہ سے یہ غلطی واقع ہوئی۔(۱۰۱)

اور جیسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث:۔

رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں 'غندر' سے یہ تحریف واقع ہوئی کہ انہوں نے لفظ 'اُبَی' کو مضاف مضاف الیہ کر کے روایت کر دیا حالانکہ یہ لفظ 'اُبَی' ہے اور اس سے مراد 'اُبی بن کعب' ہیں انہیں کا یہ واقعہ ہے جو حدیث میں ذکر ہوا۔ اور تحریف کی صورت میں تو یہ واقعہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا قرار پائے گا اور یہ درست نہیں، کیونکہ وہ تو جنگ احزاب سے بیشتر جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔(۱۰۲)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ لفظ و معنی کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں:۔

✠ مصحف اللفظ ✠ مصحف المعنی

**مصحف اللفظ:**-وہ حدیث جس کے لفظ میں تصحیف ہو، اکثر یہی صورت پیش آتی ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:۔

✠ مصحف الشکل ✠ مصحف النقط

**مصحف الشکل:**-وہ حدیث جس کے خط کی صورت تو باقی رہے لیکن حروف کی حرکت بدل جائے۔ جیسے:۔

حضرت عرفجہ کی حدیث میں 'یوم کُلاب' کو 'یوم کِلاب' بتانا۔

بعض نے اس کو محرف کا نام دیا ہے۔(۱۰۳)

**مصحف النقط:**-جس کے خط کی صورت تو باقی رہے لیکن نقطوں میں تبدیلی ہو جائے۔ جیسے گزشتہ مثال۔

مراجم کو مزاحم پڑھنا۔

**مصحف المعنی:**۔وہ حدیث جس کے معنی کو اصلی معنی مراد سے پھیر دینا جیسے:۔

ابوموسی عنزی کا بیان ہے کہ ہماری قوم کو بڑا اشرف حاصل ہے کہ حضور نے ہمارے قبیلہ عنزہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی۔ حالانکہ حدیث میں عنزہ سے مراد نیزہ تھا، اور یہ اپنے قبیلہ کو سمجھے۔ تفصیل تدوین حدیث کے عنوان میں گزری۔

**حکم:**۔اگر کسی راوی سے اتفاقاً یہ عمل سرزد ہوجائے تو ضبط متاثر نہیں ہوتا کہ تھوڑی بہت غلطی سے تو شاذ و نادر ہی کوئی بچتا ہے۔ اگر بکثرت ہو تو عیب ہے اور ضبط مجروح۔ اکثر و بیشتر تصحیف کا سبب یہ ہوتا تھا کہ راوی استاذ و شیخ کے بجائے کتب و صحائف سے حدیث حاصل کرتا تھا جس کے متعلق ایک زمانہ تک یہ نظریہ رہا کہ اس طرح تحصیل حدیث منع ہے، لیکن جب مدون ہوگیا اور محض زبانی یادداشت پر تکیہ نہ رہا تو وہ ممانعت بھی نہ رہی۔

www.alahazratnetwork.org

## مشہور تصانیف فن

☆ التصحیف للدار قطنی م ۳۸۵ھ

☆ اصلاح خطاء المحدثین للخطابی م ۳۲۸ھ

☆ تصحیفات المحدثین للعسکری م ۳۸۲ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

# شاذ و محفوظ

**تعریف:**۔ وہ حدیث جسے کوئی مقبول عادل راوی ایسے راوی کے خلاف روایت کرے جو مرتبہ میں اس سے فائق ہے۔

اس کے مقابل کو محفوظ کہتے ہیں:۔

شاذ کی دو قسمیں ہیں:۔

⊠ شاذ السند ⊠ شاذ المتن

**شاذ السند:**۔وہ حدیث جس کی سند میں شذوذ ہو۔ جیسے:۔

عن سفیان بن عینیة عن عمر و بن دینار عن عوسجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا توفی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و

لم یدع وارثا الا مولی ھو اعتقہ ۔(۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنے آقا کے سوا جس نے اسے آزاد کیا تھا کسی دوسرے کو وارث نہ چھوڑا۔

یہ حدیث متصل ہے، سفیان کی طرح ابن جریج نے بھی اسے موصولا روایت کیا ہے۔ لیکن حماد بن زید نے مرسلا روایت کیا۔ یعنی حضرت ابن عباس کو واسطہ نہیں بنایا۔

چونکہ دونوں طرح کی روایتوں یعنی موصول و مرسل کے راوی ثقہ ہیں، لیکن حماد بن زید، کے مقابلہ میں سفیان کی روایت کو متعدد ثقہ حضرات نے ذکر کیا ہے، لہذا موصول راجح اور مرسل مرجوح قرار دی گئی اور مذکورہ سند محفوظ اور اس کے مقابل شاذ ہوئی۔

**شاذ المتن:** -وہ حدیث جس کے متن میں شذوذ ہو۔ جیسے:۔

عن عبد الواحد بن زیاد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا صلی احدکم الفجر فلیضطجع عن یمینہ۔ (۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز فجر پڑھ لو تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ۔

یہ حدیث قولی ہے۔ لیکن دوسرے ثقہ حضرات نے اس حدیث کو حضور کے فعل کے طور پر ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں، عبدالواحد نے حدیث قولی روایت کر کے متعدد ثقہ رواۃ کی مخالفت کی ہے۔ اور یہ اپنی اس روایت میں تنہا ہیں۔ لہذا ان کی روایت ''شاذ'' اور دوسرے حضرات کی ''محفوظ'' ہے۔

## منکر ومعروف

**تعریف منکر:** - وہ حدیث جس کا راوی ضعیف ہو اور معتمد رواۃ کی حدیث کے خلاف روایت کرے۔

اس کے مقابل کو معروف کہتے ہیں:۔

مثال:۔ابن ابی حاتم کی روایت بطریق حبیب بن حبیب:۔

عن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : من اقام الصلوة و آتی الزکوۃ و حج البیت و صام و قری الضیف دخل الجنة ۔ (۱۰۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز پڑھی، زکوۃ دی، حج بیت اللہ کیا، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کی وہ جنت میں داخل ہوا۔

ابو حاتم کا کہنا ہے کہ یہ روایت منکر ہے، کیونکہ ثقہ رواۃ نے اس حدیث کو موقوفا روایت کیا یعنی حضرت ابن عباس کا قول بتایا ہے، لہذا اس مخالفت کی بنیاد پر ابو اسحاق کی یہ روایت منکر قرار پائی۔ اور باقی دوسرے ثقہ راویوں کی معروف۔(۱۰۷)

**انتباہ:۔** بعض حضرات نے ''شاذ و منکر'' میں مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اور شاذ کی تعریف یہ کی۔

اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو ثقہ نے روایت کیا اور اس روایت مین منفرد ہو، اور اس کے لئے کوئی اصل موید پائی جائے۔ یہ تعریف ثقہ کے فرد صحیح پر صادق آتی ہے۔ اور اول تعریف صادق نہیں۔ اور بعض نے ''شاذ'' میں نہ راوی کے ثقہ ہونے کا اعتبار کیا اور نہ مخالفت کا۔

ایسے ہی منکر کو صورت مذکورہ کے ساتھ خاص نہیں کیا یہ لوگ فسق اور فرط غفلت اور کثرت غلط کے ساتھ مطعون کی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔ یہ اپنی اپنی اصطلاح ہے۔

و للناس فیما یعشقون مذاهب ۔ (۱۰۸)

منکر کی بایں معنی تعریف اور قدرے تفصیل متروک کے بعد اس سے قبل ذکر کی جا چکی ہے۔

ابن صلاح نے منکر مقابل معروف کو مقسم قرار دیکر شاذ اور منکر کو اس کی قسمیں بتایا ہے۔

**حکم:۔** شاذ کے راوی ثقہ نہیں تو یہ مردود ہے ورنہ مرجوح ہوگی اور منکر مردود ہے۔

البتہ محفوظ و معروف راجح اور مقبول ہوتی ہے۔

# زیادتی ثقات

**تعریف:-** زیادتی ثقات سے مراد راویوں کی جانب سے احادیث میں منقول وہ زائد کلمات ہیں جو دوسروں سے منقول نہ ہوں۔

زیادتی ثقات دراصل مخالفت ثقات کا ایک پہلو ہے اور گزشتہ اوراق میں ذکر کردہ اقسام دراصل اسی اصل کے جزئیات ہیں جیسا کہ مذکورہ تفصیلات سے ظاہر ہے۔لیکن ان کے عناوین مستقل تھے لہذا ان کو علیحدہ ذکر کردیا گیا۔

اب زیادتی ثقات کو علیحدہ ایک مستقل علم وفن اور باب قرار دیکر اس سے بحث مقصود ہے۔زیادتی متن میں بھی ہوتی اور سند میں بھی۔

متن میں زیادتی کی تین قسمیں ہیں:۔

☒ زیادتی منافی ☒ زیادتی غیر منافی ☒ زیادتی منافی از بعض وجوہ

**زیادتی منافی:-** ایسی زیادتی جو دوسرے ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ومعارض ہو۔

مثال جیسے:۔

عن عقبة بن عامر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یوم عرفة و یوم النحر و ایام التشریق عیدنا اھل الاسلام و ھی ایام اکل و شرب ۔ (۱۰۹)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم عرفہ ۹ ذوالحجہ اور یوم نحر ۱۰/ ذوالحجہ اور ایام تشریق ۱۱/۱۲/۱۳/ ذوالحجہ ہم مسلمانوں کی عید کے ایام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس حدیث میں "یوم عرفة" کی زیادتی ہے اور یہ زیادتی صرف موسی بن علی سے منقول ہے باقی طرق میں منقول نہیں۔اور یہ دیگر روایات کے منافی بھی ہے کہ دوسری روایتوں میں تو ۹/ ذوالحجہ کے روزہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس میں ممانعت۔

**حکم:-** یہ مثل شاذ ہے:۔

**زیادتی غیر منافی:-** ایسی زیادتی جو معارض ومنافی نہ ہو۔

مثال:- عن الاعمش عن ابی رزین و ابی صالح عن ابی ھریرة رضی اللہ

تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم لیغسله سبع مرار۔ (۱۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈالے تو اسکو سات مرتبہ دھولو۔

امام اعمش تک تمام راوی اس متن پر متفق ہیں لیکن آپ کے بعد آپ کے تلامذہ میں علی بن مسہر نے " فَلْيُرِقْه "کا اضافہ کر دیا۔

یعنی برتن دھونے سے پہلے پانی کو بہادے۔

امام مسلم فرماتے ہیں:۔

حدثنی محمد بن الصباح قال : نا اسماعیل بن زکریا عن الاعمش بهذا الاسناد مثله و لم یذکر ، فلیرقه ۔(۱۱۱)

**حکم** :۔ یہ زیادتی ثقہ کی ہے اور اصل روایت کے منافی نہیں، لہذا ثقہ کی مستقل روایت کے حکم میں مقبول ہوگی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**زیادتی منافی از بعض وجوہ** :۔ وہ زیادتی جو بعض وجوہ سے منافی ہو اور بعض اعتبار سے نہیں۔

مثال: جیسے:۔

عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلنا علی الناس بثلث ( الی ان قال ) و جعلت لنا الارض کلها مسجدا و جعلت تربتها لنا طهورا ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں لوگوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی، (آخر میں فرمایا) اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد بنادی گئی، اور اس کی مٹی پاکی حاصل کرنے یعنی تیمم کا ذریعہ بنادی گئی۔

اس حدیث میں " و تربتها " کا لفظ صرف ابو مالک اشجعی سے مروی ہے اور کسی نے نہیں، دوسری روایتوں کے الفاظ یہ ہیں۔

و جعلت لنا الارض مسجد او طهورا ۔

اس زیادتی کے ذریعہ کبھی عام کی تخصیص اور کبھی مطلق کی تقیید ہوتی ہے۔امام نووی فرماتے ہیں:۔

امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اس زیادتی کو معتبر قرار دیتے ہوئے لفظ مٹی سے تیمم جائز قرار دیا اور جن احادیث میں مطلق ارض کا ذکر ہے ان کو اسی پر محمول فرمایا۔ بر خلاف امام اعظم وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ آپ نے جمیع اجزائے زمین سے تیمم کو جائز فرمایا ہے۔لہذ مطلق اپنے اطلاق پر رہے گا اور مقید اپنی تقیید پر۔

**سند میں زیادتی:**۔سند میں زیادتی کی متعدد صورتیں ہیں جن کی تفصیل مستقل عناوین کے ساتھ گزرچکی۔

جیسے۔المزید فی متصل الاسانید۔

زیادتی ثقہ کے تحت خاص طور پر حدیث کے وصل وارسال،اور وقف ورفع کا تعارض زیر بحث آتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## جہالت راوی

عدالت میں طعن کے وجوہ پانچ شمار کئے گئے تھے،ان میں سے کذب اور اتہام کذب کا بیان موضوع اور متروک کے عنوان سے کیا جاچکا۔اور فسق راوی کا ذکر منکر کے ضمن میں گزرا اب جہالت راوی کا بیان ہے۔

جہالت راوی سے مراد یہ ہے کہ راوی کی عدالت ظاہری اور باطنی معلوم نہ ہوایسے راوی کو "مجہول الحال" کہتے ہیں اور اس کی حدیث کو "مبہم"۔

جیسے کہتے ہیں:۔

حدثنی رجل۔ یا حدثنی شیخ۔

ایسے راوی کی حدیث مقبول نہیں۔ہاں اگر حدیث مبہم بلفظ تعدیل وارد ہو، جیسے حدثنی ثقہ، یا' اخبرنی عدل' تو اس میں اختلاف ہے۔اصح یہ ہے کہ مقبول نہیں۔کیونکہ جائز ہے کہ کہنے والے کے اعتقاد میں عدل ہو اور نفس الامر میں نہ ہو۔اور اگر کوئی امام حاذق یہ الفاظ فرمائے تو مقبول ہے۔اور اگر راوی کی عدالت ظاہری معلوم ہے اور باطنی کی تحقیق نہیں اس کو مستور کہتے

ہیں اور اگر راوی سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہے تو اسکو مجہول العین کہتے ہیں، ان دونوں کی روایت محققین کے نزدیک قابل احتجاج ہے۔

امام نووی قدس سرہ القوی منہاج میں فرماتے ہیں:۔

المجهول اقسام ، مجهول العدالة ظاهرا و باطنا ، و مجهولها باطنا مع وجود ها ظاهر ا و هو المستور ، ومجهول العين ۔ فاما الاول فالجمهور على انه لا يحتج به ،اما الآخران فاحتج بهما كثيرون من المحققين ۔ (۱۱۲)

اس کی بعض تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

راوی کبھی کثرت صفات والقاب کی وجہ سے، کبھی قلت روایت کی وجہ سے اور کبھی نام کی عدم صراحت کی وجہ سے مجہول ہوتا ہے۔

**کثرت صفات:۔** جن الفاظ وکلمات سے راوی کو ذکر کیا جاتا ہے ان کی کثرت خواہ وہ حقیقی نام وکنیت ہو، یا لقب ووصف، یا نسب و پیشہ۔ راوی ان میں سے کسی ایک سے معروف ہوتا ہے اور ذکر کرنے والا کسی خاص مقصد کے تحت غیر مشہور نام ووصف استعمال کرتا ہے۔ لہذا یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ پوری ایک جماعت کے نام ہیں حالانکہ ان سب کا مصداق ایک ہی آدمی ہوتا ہے۔

مثال:۔محمد بن سائب بن بشر کلبی۔ بعض نے دادا کی طرف منسوب کر کے محمد بن بشر، ذکر کیا۔ بعض نے ان کا نام ''حماد'' لکھا۔ کنیتوں میں کسی نے ابونصر بیان کی۔ کسی نے ''ابوسعید'' اور کسی نے ابوہشام۔ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ متعدد اشخاص کے نام ہیں حالانکہ صرف ایک شخص ہیں۔

**قلت روایت:۔** راوی سے نقل روایت کا سلسلہ نہایت محدود ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک ہی شخص ان سے روایت کرتا ہے۔ اس وجہ سے راوی مجہول سمجھا جاتا ہے۔

مثال:۔ابوالعشراء دارمی۔ یہ تابعین میں سے ہیں، ان سے صرف ''حماد بن ابی سلمہ'' نے روایت کی ہے۔

**نام کی عدم صراحت:۔** حدیث کے راوی کا نام نہ لینا، خواہ اختصار کے پیش نظر ہو خواہ کوئی

دوسرا سبب۔

مثال:۔راوی یوں کہے:۔

اخبرنی فلان ، اخبرنی شیخ ، اخبرنی رجل۔

## امام اعظم کے نزدیک مجہول کے احکام

**مجہول العین:**۔ یہ کوئی جرح نہیں، اس کی حدیث جب غیر مقبول ہوگی جبکہ سلف نے اسے مردود قرار دیا ہو، یا یہ کہ اس کا ظہور عہد تابعین کے بعد ہو۔ اگر قرون ثلثہ میں ہو تو مطلقا مقبول ہے۔ مجہول الاسم کا بھی یہ ہی حکم ہے۔ اور مجہول الحال راوی مقبول ہے۔

## بدعت

راوی کی عدالت میں طعن کا سبب بدعت بھی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بدعت سے مراد اہل سنت و جماعت کے خلاف کسی چیز کا اعتقاد رکھنا بشرطیکہ یہ اعتقاد کسی تاویل پر مبنی ہو۔

ایسے بدعتی کی حدیث جمہور کے نزدیک مقبول نہیں۔ اور بعض کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ موصوف بالصدق ہو۔ اور بعض نے فرمایا کہ اگر وہ بدعتی وضروریات دین میں سے کسی ضروری چیز کا منکر ہے تو اس کی حدیث مردود ہے ورنہ مقبول بشرطیکہ ضبط، ورع، تقوی، احتیاط اور صیانت کے ساتھ متصف ہو۔

لیکن مختار مذہب یہ ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کی جانب دعوت دیتا اور اس کی ترویج کرتا ہے تو اس کی حدیث مقبول نہیں ورنہ مقبول کی جائے گی۔ بالجملہ اہل بدعت سے اخذ حدیث میں ائمہ مختلف ہیں اور احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کی جائے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کی ترویج کے واسطے احادیث گڑھتے اور بعد توبہ اعتراف کرتے تھے۔ (۱۱۳)

## سوءِ حفظ

راوی کے ضبط میں طعن کے وجوہ بھی پانچ شمار کئے گئے تھے، ان میں سے فرط غفلت

اور کثرت غلط کو منکر کے تحت ذکر کیا گیا تھا، اور کثرت وہم حدیث معلل کے ضمن میں بیان ہوا، اور مخالفت ثقات کو مدرج وغیرہا سات اقسام میں شمار کیا، اب فقط سوء حفظ کا ذکر باقی ہے، اس کے سلسلہ میں اجمالی کلام یہ ہے۔

⊠ لازم ⊠ طاری

**لازم:**۔وہ ہے جو تمام احوال میں پایا جائے، ایسے راوی کی حدیث معتبر نہیں۔

**طاری:**۔وہ ہے جو پہلے نہ تھا کسی سبب سے حادث ہوگیا، جیسے پیرانہ سالی، یا ذہاب بصارت، یا فقدان کتب، ایسے راوی کو مختلط کہتے ہیں۔اس کی اختلاط سے پہلے کی احادیث قبول کی جائیں گی بشرطیکہ اختلاط سے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہوں۔اور اگر ممتاز نہیں تو توقف کیا جائیگا۔اور اگر مشتبہ ہیں تب بھی ان کا حکم توقف ہے۔اگر ان کے واسطے متابعات وشواہد دستیاب ہوگئے تو مقبول ہوجائیں گی۔(۱۱۴)

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

## ضروری وضاحت

تعدد طرق سے حدیث کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔اس اصول کے تحت حسن لذاتہ کو صحیح لغیرہ کا درجہ ملتا ہے۔راوی کا ضعف سوء حفظ، یا جہالت کی وجہ سے ہو تو حدیث حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔متروک ومنکر احادیث اسی جیسے رواۃ کے تعدد طرق سے مروی ہوں تو مستور اور سوء حفظ کے حامل کی روایت کے درجہ میں شمار ہوتی ہے۔اب اگر مزید تائید میں کوئی ایسی ضعیف حدیث مل جائے جس کے ضعف کو گوارہ کیا جاسکتا ہے تو پورا مجموعہ حسن لغیرہ کی منزل میں آجائے گا۔

## اعتبار

**تعریف:**۔کسی حدیث کی حیثیت جاننے کے لئے دوسری احادیث پر غور کرنا یعنی یہ جاننا کہ کسی دوسرے نے اس حدیث کو روایت کیا ہے یا نہیں اگر روایت کیا ہے تو اس کی نوعیت کیا ہے، دونوں میں موافقت ہے یا مخالفت، اگر موافقت ہے تو لفظی ہے یا معنوی، نیز دونوں کی روایت ایک صحابی سے ہے یا دو سے۔اگر مخالفت ہے تو دونوں کے راویوں میں باہم کیا نسبت ہے کہ کسی ایک کو ترجیح ہو۔اگر تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ اس حدیث کو کسی دوسرے نے

روایت نہیں کیا تو وہ فرد وغریب ہے۔

ہاں کسی دوسرے نے موافقت کے ساتھ روایت کیا ہے تو حسب تفصیل دوسری حدیث کو متابع اور شاہد کہتے ہیں۔اور مخالفت کیساتھ روایت کیا تو وہ تمام تفصیلات آپ شاذ ومنکر وغیرہا کے بیان میں پڑھ چکے ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ متابعت سے تائید وتقویت حاصل ہوتی ہے یہ ضروری نہیں کہ متابعت کرنے والا راوی اصل راوی کے مرتبہ میں مساوی ہو بلکہ کم مرتبہ کی متابعت بھی معتبر ہے۔

# متابع وشاہد

**تعریف متابع:**۔اکثر کے نزدیک وہ حدیث جس کوایک ہی صحابی سے لفظ ومعنی یا صرف معنی کی موافقت سے ذکر کیا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

**تعریف شاہد:**۔اکثر کے نزدیک وہ حدیث جس کو چند صحابہ سے لفظ ومعنی یا صرف معنی کی موافقت سے ذکر کیا جائے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

بعض حضرات موافقت فی اللفظ کو متابع اور موافق فی المعنی کو شاہد کہتے ہیں۔خواہ ایک صحابی سے مروی ہو یا دو سے۔اور کبھی متابع وشاہد ایک معنی میں بولے جاتے ہیں۔

# جرح وتعدیل

جرح وتعدیل سے متعلق آپ پڑھ چکے کہ تعدیل راوی کی عدالت وضبط کے تحقیق کو کہتے ہیں اور جرح سے مراد وہ امور ہیں جو ان دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔جن کی تفصیلی تعداد تیرہ بیان کی جاتی ہے۔

**عدالت پر اثر انداز:۔**

✠ کذب ✠ اتہام کذب ✠ فسق ☆ بدعت ✠ جہالت

**ضبط پر اثر انداز:۔**

⊞ زیادۃ غلط ⊞ سوء حفظ ⊞ فرط غفلت ⊞ زیادت وہم

⊞ مخالفت ثقات ⊞ شہرت تساہل ⊞ شہرت قبول تلقین ⊞ نسیان

جرح وتعدیل وہی معتبر ہے جو ائمہ فن سے بغیر کسی تعصب یا بے جا حمایت کے ساتھ منقول ہو، البتہ تعدیل مبہم کا اعتبار ہوگا کہ وجوہ عدالت بیان کئے بغیر ثقہ وغیرہ کہنا، کیونکہ وجوہ عدالت کثیر ہیں جن کا احاطہ ایک وقت میں ممکن نہیں۔

البتہ جرح مبہم غیر مفسر معتبر نہیں، کہ اسباب جرح اتنے زائد نہیں کہ ان کے شمار میں دشواری ہو۔ نیز اسباب جرح میں اختلاف ہے، ہوسکتا ہے ایک سبب کسی کے نزدیک معتبر ہو اور دوسروں کے یہاں نہ ہو۔

لہذا ابن صلاح نے تصریح کی کہ فقہ واصول میں یہ ہی طے ہے، اور خطیب نے ائمہ نقاد کا یہ ہی مذہب بتایا اور اسی پر عمل ہے۔ (۱۱۵)

خیال رہے کہ جن علماء وفقہاء کو امت نے مقتدا بنالیا ان پر کسی کی تنقید وجرح منقول نہیں۔ (۱۱۶)

## الفاظ جرح اوران کے مراتب

### ادنی سے اعلیٰ کی طرف

۱۔ جو نرمی، تساہل اور لاپرواہی پر دلالت کریں۔ جیسے:۔

⊞ لین الحدیث ⊞ فیہ مقال ⊞ وغیرہا

۲۔ جو عدم احتجاج یا اس کے مثل مفہوم پر دال ہوں۔ جیسے:۔

⊞ فلاں لا یحتج ⊞ ضعیف ⊞ لہ مناکیر ⊞ وغیرہا۔

۳۔ عدم کتابت یا اس کے مثل کی تصریح۔ جیسے:۔

⊞ فلان لایکتب حدیثہ ⊞ لاتحل الروایۃ عنہ ⊞ ضعیف جدا

⊞ واہ بمرۃ ⊞ ردحدیثہ ⊞ طرحواحدیثہ

وغیرہا۔

۴۔ وہ الفاظ جو اتہام کذب پر دال ہوں۔ جیسے:۔

⊞ فلان متہم الکذب ⊞ متہم بالوضع ⊞ یسرق الحدیث
⊞ ساقط ⊞ متروک ⊞ لیس بثقۃ
☆ ذاہب الحدیث وغیرہا۔

۵۔ وہ الفاظ جو صاف صاف جھوٹ پر دال ہوں۔ جیسے:۔
⊞ کذاب ⊞ دجال ☆ وضاع ⊞ یکذب
⊞ یضع وغیرہا۔

۶۔ وہ الفاظ جو جھوٹ میں مبالغہ پر دلالت کریں۔ جیسے:۔
⊞ اکذب الناس ⊞ الیہ المنتہی فی الکذب ⊞ رکن الکذب
وغیرہا۔

پہلے دو مراتب کی حدیث متابع اور شاہد میں کام آتی ہے۔ باقی قطعا مردود وغیر مقبول ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

## الفاظ تعدیل اور ان کے مراتب

### اعلی سے ادنی کی طرف

۱۔ وہ الفاظ جو ثقاہت اور اعتماد میں مبالغہ پر دال ہوں۔ جیسے:۔
⊞ فلان الیہ المنتہی فی التثبت ⊞ فلان اثبت الناس ⊞ لا احد اثبت عنہ وغیرہا۔

۲۔ وہ الفاظ جو ثقاہت کے بیان میں مکرر آئیں۔ جیسے:۔
⊞ ثقہ ثقہ ⊞ ثقہ ثبت وغیرہا۔

۳۔ وہ الفاظ جو بلا تاکید ثقاہت پر دال ہوں۔ جیسے:۔
⊞ ثقہ ⊞ حجۃ ⊞ متقن ⊞ عدل وغیرہا۔

۴۔ وہ الفاظ جو صرف عدالت کا ثبوت دیں، ضبط سے تعلق نہ ہو۔ جیسے:۔
⊞ صدوق ⊞ محلہ الصدق ⊞ مامون ⊞ خیار وغیرہا۔

۵۔ وہ الفاظ جو جرح و تعدیل کچھ نہ بتائیں۔ جیسے:۔
⊞ فلان شیخ وغیرہا۔

۶۔ وہ الفاظ جو جرح سے قرب کو ظاہر کریں، جیسے:۔

✠فلان صالح الحدیث ✠یکتب حدیثہ وغیرہا۔

پہلے تین مراتب کی حدیث حجت ہے، چہارم پنجم کو پہلے کے موافق پائیں تو قبول کریں گے ورنہ نہیں۔ ششم کو متابع اور شاہد کے لئے لایا جائے گا۔

## معرفت رواۃ

راویان حدیث کی شخصیات اوران کے حالات زندگی کا علم ایک اہم چیز ہے کہ جب تک کسی شخصیت کے بارے میں علم نہ ہوگا اس کے مقبول وغیر مقبول ہونے کا فیصلہ نہ ہو سکے گا۔ چونکہ یہ کام محدثین وائمہ فن کر چکے اور فیصلہ کر کے ہمارے لئے کتابیں تحریر فرمادیں۔ اس سلسلہ میں ائمہ فن نے جرح وتعدیل کی کتابیں اور مستقلا علٰیحدہ علٰیحدہ عنوانات پر بھی کام کیا۔ بعض اہم علوم وعنوان اس طرح پیش کئے گئے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

☆معرفت صحابہ ☆معرفت تابعین ☆معرفدت برادران وخواہران

☆معرفت متشابہ ☆معرفت مہمل ☆معرفت متفق ومفترق

☆معرفت مبہمات ☆معرفت وحدان ☆معرفت موتلف ومختلف

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆معرفت القاب ☆معرفت تواریخ رواۃ ☆معرف طبقات علماء ورواۃ

☆معرفت مذکورین باسماء باصفات مختلفہ ☆معرفت موالی

☆معرفت اسماء مشہورین بکنیات ☆معرفت نسبت خلاف ظاہر

☆معرفت اسماء مفردہ وکنیت والقاب ☆معرفت خلط کنندان از ثقات

☆معرفت رواۃ ثقات وضعفاء ☆معرفت اوطان وممالیک رواۃ

☆معرفت منسوبین بسوئے غیر پدر ☆معرفت اکابر رواۃ از اصاغر

☆معرفت روایت پدراں از پسراں ☆معرفت روایت پسراں از پدراں

یہ اوران جیسے علوم کے مجموعہ کو علم اسماء الرجال کہتے ہیں اوران راویان حدیث کے حالات کتابوں میں مذکور ہیں۔

☆ طبقات مشاہیر الاسلام:۔ مصنفہ امام ذہبی ۳۵/ جلدوں میں ہے اور اس میں ایک

ہجری سے ۷۰۰ھ تک کے تمام ایسے اشخاص کا احاطہ کرلیا گیا ہے۔

☆　تذکرۃ الحفاظ:۔ یہ بھی آپ کی تصنیف ہے۔اور اس میں ۷۰۰ھ سے کچھ آگے کے حالات بھی مرقوم ہیں۔

علامہ ابن حجر کے لسان المیزان نویں صدی تک کا احاطہ کرتی ہے اور امام سیوطی کی ''ذیل''میں ۱۰۱۰ھ تک کے مشاہیر کا تذکرہ ہے۔

جرح وتعدیل کا زیادہ تر سلسلہ متون حدیث کی تالیف کے آخری عہد یعنی امام بیہقی م ۴۵۸ھ کے عہد تک رہا ہے، پھر چونکہ احادیث کے اصل ومعتمد تمام مجموعے تصنیف کئے جا چکے تھے اس لئے اس کے بعد رواۃ کے حالات جمع کرنے کا نہ اہتمام کیا گیا اور نہ ہی اس کی ضرورت رہ گئی تھی۔لہذا اب کتابوں کی طرف ہی رجوع ہوتا ہے۔

# معرفت صحابہ

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

**صحابی:**۔وہ شخص جس نے حالات ایمانی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اسلام پر ہی انتقال ہوا۔خواہ اس نے حضور کو دیکھنے کا قصد کیا ہو یا نہیں۔یا صرف حضور نے اس پر نظر ڈالی ہو۔نیز معاذ اللہ ایمان سے پھر گیا اور اسلام لے آیا اور حضور سے ملاقات دوبارہ ہوگئی ان تمام صورتوں میں صحابی ہی شمار ہوگا۔

جمہور اہل سنت کے نزدیک تمام صحابہ چھوٹے ہوں یا بڑے حضور سے شرف ملاقات کے سبب سب عادل ومعتمد ہیں۔

**مکثرین صحابہ:**۔ صحابۂ کرام میں جو حضرات ایسے ہیں جن سے کثیر تعداد میں احادیث مروی ہیں ان کو مکثرین صحابہ کہا جاتا ہے۔ایسے حضرات وہ ہیں جن کی مرویات کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | حضرت ابو ہریرہ | ۵۳۷۴ | ۲۔ | حضرت عبد اللہ بن عمر | ۲۶۳۰ |
| ۳۔ | حضرت انس بن مالک | ۲۲۸۶ | ۴۔ | ام المومنین عائشہ صدیقہ | ۲۲۱۰ |
| ۵۔ | حضرت عبد اللہ بن عباس | ۱۶۶۰ | ۶۔ | حضرت جابر بن عبد اللہ | ۱۵۴۰ |

ابن کثیر نے حضرت ابو سعید خدری کو بھی مکثرین میں شمار کیا ہے اور ان کی مرویات کو

۱۷۰ بتایا ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کو بھی ان میں ہی شمار کیا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

**مفسرین صحابہ:۔** صحابہ کرام کی ایک جماعت کو علم تفسیر میں خاص مقام حاصل تھا۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

| | |
|---|---|
| حضرت ابوبکر صدیق | حضرت عمر فاروق اعظم |
| حضرت عثمان غنی | حضرت علی المرتضی |
| حضرت عبداللہ بن مسعود | حضرت ابی بن کعب |
| حضرت زید بن ثابت | حضرت عبداللہ بن عباس |
| حضرت عبداللہ بن زبیر | حضرت ابوموسی اشعری |

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

**مفتیان صحابہ:۔** صحابۂ کرام میں ایک ایسی جماعت بھی تھی جو مرجع فتاوی رہی۔

| | |
|---|---|
| حضرت عمر فاروق اعظم | حضرت علی مرتضی |
| حضرت ابی بن کعب | حضرت زید بن ثابت |
| حضرت ابودرداء | حضرت ابن مسعود |
| حضرت ابن عمر | حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ |

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

**مولفین صحابہ:۔** بعض اوقات تحریر وتصنیف میں مشغول رہنے والے صحابہ کرام بھی تھے، ان کے صحیفوں اور اسماء کی تفصیل تدوین حدیث میں گزری،

**تعداد صحابہ:۔** صحابہ کرام کی قطعی تعداد تو معین نہیں۔ پھر بھی محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے۔

امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام چھوڑے۔ ان میں صرف دس ہزار صحابۂ کرام کے حالات ہی کتابوں میں نقل ہوئے۔

**افاضل صحابہ:-** باتفاق اہل سنت افضل ترین صحابہ میں سیدنا صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔

ان کے بعد عشرہ مبشرہ، پھر اصحاب بدر واحد، پھر اہل بیت رضوان پھر اہل فتح مکہ۔

باعتبار روایت حدیث سب کو ایک طبقہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

## معرفت تابعین

**تابعی:-** وہ شخص جو حالت اسلام میں کسی صحابی سے ملاقات کریں اور اسلام پر ہی ان کا وصال ہوا۔ ان کے مختلف طبقات ہیں۔

علامہ ابن حجر نے ان کے چار طبقات بتائے ہیں:۔

**افضل ترین تابعی:-** اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں:۔

| | |
|---|---|
| نزد اہل مدینہ | حضرت سعید بن مسیب |
| نزد اہل کوفہ | حضرت اویس قرنی |
| نزد اہل بصرہ | حضرت حسن بصری |

www.alahazratnetwork.org

**فقہائے سبعہ:-** مدینہ منورہ کے اکابر تابعین میں باعتبار فقہ وفتاوی ان سات حضرات کو امتیازی مقام حاصل تھا۔

| | |
|---|---|
| سعید بن مسیب | قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق |
| عروہ بن زبیر | خارجہ بن زید بن ثابت |
| سلیمان بن یسار | ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف |

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

بعض نے ساتواں سالم بن عبد اللہ بن عمر کو بتایا ہے۔

## مخضرمین

وہ حضرات جنہوں نے اسلام اور جاہلیت دونوں زمانوں کو پایا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف ملاقت حاصل نہ ہوا۔ خواہ وہ عہد نبوی میں مسلمان ہوئے یا بعد میں۔ ان کو

مخضر مین کہا جاتا ہےاوران کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔

# اتباع تابعین

وہ حضرات جنہوں نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہواور اسلام پر ہی ان کا خاتمہ ہوا ہو، یہ حضرات تابعین کے تلامذہ ومستفیدین ہیں ان کے بھی متعدد طبقات ہیں۔

صحابہ، تابعین تبع تابعین اوران سے استفادہ کرنے والے حضرات کو علامہ ابن حجر عسقلانی نے بارہ طبقات میں پیش کیا ہے۔

۱۔ تمام صحابۂ کرام

۲۔ کبار تابعین　جیسے　سعید بن مسیب

۳۔ اوساط تابعین　جیسے　حسن بصری، محمد بن سیرین

۴۔ طبقۂ ثالثہ سے متصل کہ اکثر روایت کبار تابعین سے کرتے ہیں جیسے:۔امام زہری

۵۔ اصاغر تابعین　جیسے　امام اعظم، امام اعمش

۶۔ معاصرین اصاغر　جیسے　ابن جریج

۷۔ کبار تبع تابعین　جیسے　امام مالک، امام ثوری

۸۔ اوساط تبع تابعین　جیسے　سفیان ابن عینیہ، اسماعیل بن علیہ

۹۔ اصاغر تبع تابعین　جیسے　امام شافعی، ابوداؤد طیالسی، عبدالرزاق صنعانی

طبقۂ تاسعہ سے ملاصق جن کی کسی تابعی سے ملاقات نہ ہو۔

۱۰۔ اولی　جیسے　امام احمد بن حنبل

۱۱۔ وسطی　جیسے　امام بخاری، امام مسلم، امام ذہلی

۱۲۔ صغری　جیسے　امام ترمذی

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# انواع کتب حدیث

احادیث کی کتب مختلف انداز پر مرتب کی گئیں اور ہر قسم کو علیحدہ نام سے موسوم کیا گیا ہے لہذا ان کی معرفت بھی ضروری ہے، انواع واقسام مندرجہ ذیل ہیں:۔

**۱۔ جامع:** -حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ چیزوں کا بیان ہو۔

⊞ سیر ⊞ آداب ⊞ تفسیر ⊞ عقائد
⊞ فتن ⊞ احکام ⊞ اشراط ⊞ مناقب

جیسے:۔ ☆ جامع بخاری ☆ جامع ترمذی

مسلم شریف پر بعض حضرات قلت تفسیر کی بنا پر جامع کا اطلاق نہیں کرتے، اور بعض نے قلت کو نظر انداز کر کے اطلاق کیا ہے، جیسے شیخ مجدالدین شیرازی۔

**۲۔ سنن:** -حدیث کی وہ کتاب جس کی ترتیب ابواب فقہیہ کے اعتبار سے ہو اور صرف احادیث احکام ذکر کی جائیں۔

جیسے:۔ ⊞ سنن ابوداؤد ⊞ سنن نسائی ⊞ سنن ابن ماجہ

**۳۔ مسند:**۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات علیٰحدہ جمع کی جائیں، راویوں کی ترتیب کبھی باعتبار فرق مراتب ہوتی ہے اور کبھی باعتبار اسماء حروف تہجی کی ترتیب پر۔

www.alahazratnetwork.org

جیسے۔ ⊞ مسند امام احمد ⊞ مسند ابوداؤد طیالسی

**۴۔ معجم:**۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں راویان حدیث کی ترتیب حروف تہجی پر احادیث جمع کی گئی ہوں، خواہ وہ راوی مصنف کے اپنے شیوخ ہوں یا صحابۂ کرام۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جیسے:۔ امام طبرانی کی معاجیم ثلاثہ۔

**۵۔ مستدرک:**۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی خاص کتاب کے مصنف کی رعایت کردہ شرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

جیسے:۔ امام حاکم کی مستدرک

**۶۔ مستخرج:**۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی ایسی سند سے روایت کرنا جس میں اس مصنف کا واسطہ نہ آتا ہو۔

جیسے:۔ مستخرج اسماعیلی علی البخاری مستخرج ابی عوانۃ علی مسلم

**۷۔ جزء:**۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک راوی کی روایات، یا کسی ایک موضوع

پر احادیث جمع کی جائیں۔

جیسے:۔ جزء رفع الیدین للبخاری

**۸۔ افراد و غرائب:۔** حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک محدث کے تفردات کو جمع کیا گیا ہو۔

جیسے:۔ ✠غرائب مالك　　✠کتاب الافراد للدارقطنی

**۹۔ جمع:۔** حدیث کی وہ کتاب جس میں چند کتب حدیث کی روایتوں کو بحذف سند و تکرار ذکر کیا گیا ہو۔

جیسے:۔ الجمع بین الصحیحین للحمیدی

**۱۰۔ زوائد:۔** حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی کتاب کی صرف وہ احادیث ذکر کر دی جائیں جو کسی دوسری کتاب سے زائد ہیں۔

جیسے:۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه للبوصیری ۔

www.alahazratnetwork.org

اس میں وہ احادیث مذکور ہیں جو باقی صحاح ستہ میں نہیں۔

**۱۱۔ اطراف:۔** وہ کتاب جس میں احادیث کا صرف ایک حصہ ذکر کیا جائے اور پھر اس حدیث کی کل یا بعض سندوں کا ذکر کیا جائے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جیسے:۔ تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف للمزنی۔　　متوفی ۷۴۲ھ

**۱۲۔ مفہرس:۔** وہ کتاب جس میں کسی ایک یا چند کتابوں کی احادیث کی فہرست دیدی جائے جس سے حدیث معلوم کرنا آسان ہو جائے،

جیسے:۔ المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث النبوی ☆مفتاح کنوز السنة

**۱۳۔ مصنف و موطا:۔** حدیث کی وہ کتاب جس میں ترتیب ابواب فقہ پر ہو اور احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی مذکور ہوں۔

جیسے:۔ المصنف لعبد الرزاق　　المصنف لابن ابی شیبة

المؤطا لمالك　　کتاب الآثار لابی یوسف

**۱۴۔ اربعین:۔** حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی خاص موضوع یا متعدد موضوعات پر چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں۔

جیسے:۔ الاربعین لاحمد　　الاربعین للنووی۔

**۱۵۔غریب الحدیث :**۔ وہ کتاب جس میں احادیث کریمہ کے کلمات کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کئے جائیں۔

جیسے:۔ النہایة فی غریب الحدیث لابن الاثیر۔

مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و الآثار للفتنی

**۱۶۔علل :**۔ وہ کتاب ہے جس میں ایسی احادیث ذکر کی جائیں جن کی سند میں کلام ہوتا ہے۔

جیسے:۔ العلل للترمذی، 　　کتاب العلل لابن ابی حاتم

**۱۷۔موضوعات :** وہ کتاب جس میں موضوع احادیث کو جمع کیا جائے اور اصل حدیث موضوع کو ممتاز کردیا جائے۔

جیسے:۔ الموضوعات لابن الجوزی　　الموضوعات الکبری للقاری

اللالی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**۱۸۔مشہورہ :**۔ وہ کتاب جس میں ایسی احادیث کی تحقیق جائے جو عام طور پر مشہور اور زبان زد خاص وعام ہیں۔

جیسے:۔ المقاصد الحسنة للسخاوی

**۱۹۔تعلیقہ :**۔ وہ کتاب جس میں احادیث کی سند کو حذف کردیا جائے اور اصل متن ذکر کیا جائے۔

جیسے:۔ المصابیح للبغوی　　المشکوة للتبریزی

جمع الجوامع للسیوطی　　جمع الفوائد للمغربی

**۲۰۔ ترغیب وترہیب :**۔ وہ کتاب جس میں ایسی احادیث جمع کی جائیں جن کا تعلق عقائد واعمال میں ترغیب اور ان سے غفلت پر ترہیب سے ہو۔

جیسے:۔ الترغیب و الترهیب للمنذری　　ترغیب الصلوٰة للبیهقی

**۲۱۔مشیخہ :**۔ وہ کتاب جس میں کسی شیخ کی مرویات کو جمع کردیا جائے خواہ وہ کسی موضوع سے متعلق ہوں۔

جیسے:۔ المشیخة لابن شاذان　　المشیخة لابن البخاری

المشیخة لابن القاری

**۲۲۔اذکار:**۔ وہ کتاب جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول دعائیں جمع کی جائیں۔

جیسے:۔ الاذکار للنووی　　الحصن الحصین للجزری

**۲۳۔ناسخ ومنسوخ:**۔وہ کتاب جس میں ناسخ ومنسوخ احادیث بیان کی جائیں

جیسے:۔ کتاب الاعتبار فی الناسخ و المنسوخ من الآثار للحازمی

**۲۴۔اوائل:**۔وہ کتاب جس میں احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا جائے۔

جیسے:۔ الجامع الصغیر للسیوطی　　الفردوس للدیلمی

**۲۵۔شرح الآثار:**۔وہ کتاب جس میں ایسی احادیث بیان کی جائیں جو آپس میں متعارض ہیں اور پھر اس تعارض کو اٹھایا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

جیسے:۔ شرح معانی الآثار للطحاوی

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**۲۶۔تفسیر ماثور:**۔وہ کتاب جس میں ایسی احادیث جمع کی جائی جو آیات قرآنیہ کی تفسیر سے متعلق ہیں۔

جیسے:۔ جامع البیان للطبری　　الدر المنثور للسیوطی

**۲۷۔صحیح:**۔حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کو بیان کرنے کا التزام کیا ہو۔

جیسے:۔ الصحیح للبخاری　　الصحیح لمسلم

**۲۸۔رسالہ:**۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں جامع کے عناوین میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث جمع کی جائیں۔

جیسے:۔ کتاب الزھد لاحمد

**۲۹۔امالی:**۔جس کتاب میں شیخ کے املاء کراتے ہوئے فوائد حدیث ہوں۔

جیسے:۔ الامالی لمحمد

**۳۰۔تخریج:۔** وہ کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کی سنداور حوالہ درج کیا جائے۔

جیسے:۔ نصب الرایۃ للزیلعی　　التلخیص الحبیر لابن حجر

**اور جیسے راقم الحروف کی ترتیب و پیش کش**

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المر ویۃ المعروف بجامع الاحادیث۔

عصر حاضر میں تخریج کا عام طریقہ یہ ہے کہ کسی حدیث کے تعلق سے ان کتابوں کے اسماء، باب، جلد، صفحہ، مطبع، اور دیگر ضروری چیزوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جس سے اصل کی طرف رجوع میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔قدیم طرز پر صرف کتاب اور راوی کا نام ضروری ہوتا تھا، بایں معنی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنی تصانیف میں پیش کردہ اکثر احادیث کی تخریج خود کردی ہے، لہذا اس دور کے لحاظ سے جدید طرز پر ضرورت تھی جس کے لئے راقم الحروف کی کاوش ہدیہ ناظرین ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنی تصانیف میں جن احادیث کو بطور استدلال پیش فرمایا ہے وہ آپ کی کتابوں میں بکھری ہوئی ہیں، جہاں جس مسئلہ سے متعلق ضرورت پیش آئی ان کو نقل فرمایا، ہم نے تمام احادیث کو آپ کی ان تمام تصانیف سے جو ہم کو اب تک دستیاب ہوئیں جن کی تعداد تین سو کے قریب ہے نقل کیا، پھر ان کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا، جن احادیث کا ترجمہ نہیں تھا ترجمہ کیا، ایسے مقام پر مرتب اور حد کا اشاریہ قائم کرتے ہوئے (۱۲م) لکھ دیا، اور جن احادیث کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے لکھا اور متن کی ضرورت ان کو نہ پیش آئی ہم نے کتاب کو مستقل اور یکساں بنانے کیلئے اصل کتابوں سے وہ احادیث لکھیں اور ترجمہ کو ان متون کے ساتھ ضم کردیا۔اعلیٰحضرت کی جس کتاب سے ہم نے حدیث اخذ کی اس کا حوالہ وہیں لکھ دیا۔پھر حدیث کے حوالہ میں جن کتابوں کی نشاندہی اعلیٰحضرت نے کی تھی اگر وہ کتابیں ہمارے پاس موجود تھیں تو جلد وصفحہ کی وضاحت کرتے ہوئے نیچے حدیث نمبر کے مطابق لکھ دیا، اور جو کتابیں نہیں تھیں ان کے اسماء کو حذف کردیا، البتہ کثیر حوالے وہ بھی ہیں جو

ہم نے اصل پر زیادہ کئے۔اسی لئے بعض مقامات پر چالیس کتابوں کے حوالے بھی آپ کو ملیں گے۔پھر تمام مآخذ ومراجع کی فہرست آخر میں لکھ دی ہے جس میں مطبع کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

## روایت حدیث کے طریقے

روای حدیث روایت کے وقت جوالفاظ بولتا ہے ان کو طرق تحمل حدیث کہتے ہیں۔ان کو آٹھ حصوں میں تقسیم کی گیا ہے۔

**۱۔سماع وتحدیث:۔** راوی سنے اور شیخ اپنے حافظہ یا کتاب سے حدیث بیان کرے تو ایسی احادیث کو روایت کرتے وقت راوی مندرجہ ذیل الفاظ ادا کرتا ہے۔

سمعت حدثنی یہ اس وقت جب کہ بوقت سماع راوی تنہا تھا۔

سمعنا حدثنا یہ اس وقت جب کہ بوقت سماع راوی کے ساتھ دوسرے ساتھی بھی تھے۔

تمام کلمات ادا میں 'سمعت' کا مقام سب پر فائق ہے۔

**۲۔اخبار وقرأت:۔** راوی پڑھے اور شیخ سنتا رہے اس وقت یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔

قرأت علیه اخبرنی اس وقت جبکہ راوی تنہا ہو

قرأنا علیه اخبرنا اس وقت جب کہ راوی کے ساتھ دوسرے بھی ہوں۔

اس صورت میں راوی قرئ علیه و انا اسمع بھی کبھی استعمال کرتا ہے۔

**۳۔انباء:۔** متقدمین کے یہاں یہ لفظ بمعنی اخبار بولا جاتا تھا لیکن متاخرین اسکو اجازت کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

لہذا شیخ اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دیدے خواہ راوی نے اس سے وہ حدیث سنی ہو یا نہیں۔لہذا راوی کہتا ہے۔

⊠انبأنی ⊠اجازنی

**۴۔اجازت:۔** شیخ اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دیدے اس کی چند صورتیں ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

مشافہہ:- شیخ اپنی زبان سے روایت کرنے کی اجازت دے۔

مکاتبہ:- شیخ اپنی تحریر سے اجازت دے۔

مناولہ:- شیخ اپنی کتاب اصل خواہ نقل شاگرد کو دے یا شاگرد خود نقل کر کے استاذ کے سامنے پیش کردے، پھر شیخ کہے میں اس کتاب کو فلاں سے روایت کرتا ہوں، یہ سب سے اعلیٰ صورت ہے۔

**۵۔ وجادت:۔** کسی کی کتاب سے استفادہ کرنا اور اسکی تحریر و دستخط وغیرہ کی شناخت سے اس کتاب کی روایت کرنا جبکہ یہ مجاز ہو۔ اجازت نہ ہونے کی صورت میں "وجدت بخط فلان" وغیرہ الفاظ کے ذریعہ ہی روایت درست ہوگی۔

**۶۔ وصیت:۔** شیخ اپنی وفات یا سفر سے قبل اپنی کسی کتاب یا چند کتابوں سے روایت کرنے کا حق دوسروں کو منتقل کردے۔ اس صورت میں "وصانی۔ اخبرنی وصیۃ" کے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**۷۔ اعلام:۔** شیخ اپنے کسی تلمیذ کو بتادے کہ میں فلاں کتاب کو فلاں سے روایت کرتا ہوں، اس صورت میں روایت اسی وقت جائز جبکہ شیخ کی طرف سے یہ تلمیذ اجازت یافتہ ہو۔

**۸۔ عنعنہ:۔** لفظ "عن" سے روایت کی جائے، اسی صورت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

⊠قال　　⊠ذکر　　⊠روی

لفظ "عن" سے جو روایت کی جاتی ہے اسکو معنعن کہتے ہیں اور اس فعل کو عنعنہ۔

یہ دو شرطوں کے ساتھ سماع پر محمول ہوتا ہے۔

۱۔ راوی اور مروی عنہ میں میں معاصرت ہو۔

۲۔ راوی مدلس نہ ہو

پھر تیسری شرط کے بارے میں اختلاف ہے۔

امام بخاری لقاء کو شرط قرار دیتے ہیں اور امام مسلم اس کے سخت مخالف ہیں۔

# مراتب ارباب حدیث

طالب............ حدیث کا متعلم

شیخ ............ حدیث کا معلم، اس کو محدث بھی کہتے ہیں

حافظ ............ جس شیخ کو ایک لاکھ احادیث متناً وسنداً مع احوال رواۃ یاد ہوں

حجت ............ جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً وسنداً مع جرح وتعدیل محفوظ ہوں

حاکم ............ جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً وسنداً جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں

# طبقات کتب حدیث

کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عجالہ نافعہ میں چار طبقات ذکر کئے ہیں۔ ان کی تلخیص واختصار اس طرح ہے۔

**طبقۂ اولیٰ:۔** وہ کتابیں جو شہرت مقبولیت اور صحت تینوں اوصاف میں سب پر فائق ہوں، یہ تین کتابیں ہیں،

⊞ صحیح بخاری　⊞ صحیح مسلم　⊞ موطا مالک

**طبقۂ ثانیہ:۔** وہ کتابیں جو مذکورہ تینوں اوصاف میں مندرجہ بالا کتب کے ہم پلہ تو نہیں البتہ ان سے قریب تر ہیں۔ یہ بھی تین کتابیں ہیں

⊞ جامع ترمذی　⊞ سنن ابی داؤد　⊞ سنن نسائی

**طبقۂ ثالثہ:۔** وہ کتابیں جو صحاح ستہ مذکورہ کے مصنفین سے مقدم یا معاصر یا بعد میں ہوئے، فن حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز تھے لیکن اپنی تصانیف میں صحت کا پورا اہتمام نہیں رکھا اور ضعیف روایت بکثرت آگئیں۔ جیسے:۔

⊞ مسند شافعی　⊞ سنن دارمی　⊞ سنن ابن ماجہ　⊞ مصنف عبدالرزاق

⊞ سنن بیہقی　⊞ تصانیف طبرانی　⊞ سنن دارقطنی

**طبقۂ رابعہ:۔** وہ کتابیں جو متاخرین علماء نے تصنیف کیں اور ان کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو ان کو ان احادیث کی اصل نہیں ملی، اور یا ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ان کو ترک کردیا۔ جیسے:۔

دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر کی تصانیف۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

کتب احادیث کے طبقات کی یہ ایک اجمالی فہرست ہے، ان کے درمیان دوسرے طبقات بھی ہو سکتے ہیں، جیسے بعض کتب میں احادیث صحیحہ تو وافر ہیں لیکن ان کو عام شہرت و مقبولیت حاصل نہ ہوسکی۔ جیسے صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان۔ وغیرہا۔

اسی لئے شاہ محدث دہلوی نے اپنی دوسری کتاب "ما یجب حفظه للناظر " میں پانچ طبقات بیان کئے ہیں۔ غرض کہ تمام کتابوں کا استیعاب واحاطہ مقصود نہیں اور نہ یہ مطلب کہ ان کے علاوہ تمام کتابیں غیر معتبر ہیں۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# مآخذ ومراجع


| نمبر | کتاب | باب | جلد/صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | القرآن الکریم | | |
| ۲۔ | السنن لابن ماجہ | باب من بلغ معلما | ۲/۱ |
| ۳۔ | الحدیث والمحدثون | | ۴۹۰ |
| ۴۔ | | | |
| ۵۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۵/۳ |
| ۶۔ | مقدمہ ابن صلاح | | ۲۲ |
| ۷۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۸۵/۱ |
| ۸۔ | مقدمہ ابن صلاح | | ۲۲ |
| ۹۔ | الجامع الصحیح للبخاری | کتاب العلم | ۸۲/۱ |
| ۱۰۔ | | | ۱۵۷/۱ |
| ۱۱۔ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم | | ۹۶/۲ |
| ۱۲۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۹۴/۱ |
| ۱۳۔ | المؤطا لمالک | | ۷۸ |
| ۱۴۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۷۶/۲ |
| ۱۵۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۱۰۰/۴ |
| ۱۶۔ | الجامع للترمذی | باب رفع الایدی | ۱۷۴/۲ |
| ۱۷۔ | دلائل النبوۃ للبیہقی | | ۳۵۰/۳ |
| ۱۸۔ | المستدرک للحاکم | | ۱۰۱/۱ |
| ۱۹۔ | کنز العمال للمتقی، | | ۱۰۳۰۷ |
| ۲۰۔ | اتحاف السادۃ للزبیدی | | ۲۰۴/۱ |
| ۲۱۔ | السنن الکبری للبیہقی | | ۱۰۴/۱ |


Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| نمبر | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|
| ۲۲۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۲۷۱/۱ |
| ۲۳۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۷۲/۲ |
| ۲۴۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۲۰۷/۳ |
| ۲۵۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۸۱/۲ |
| ۲۶۔ | الجامع الصحیح للبخاری | | ۲/۱ |
| ۲۷۔ | مجمع الزوائد للہیثمی | | ۳۶/۱ |
| ۲۸۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۹/۲ |
| ۲۹۔ | | | |
| ۳۰۔ | مقدمہ ابن صلاح | | ۱۳۷ |
| ۳۱۔ | | | ۱۳۷ |
| ۳۲۔ | الجامع الصحیح للبخاری | | |
| ۳۳۔ | قواعد فی علوم الحدیث | | ۲۰۳ |
| ۳۴۔ | السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی | | ۴۲۲ |
| ۳۵۔ | الجامع الصحیح للبخاری | | |
| ۳۶۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۳۹۶/۴ |
| ۳۷۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۵۴/۱ |
| ۳۸۔ | الجامع الصحیح للبخاری | باب اسم الفرس | ۴۰۰/۱ |
| ۳۹۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۷۶/۱ |
| ۴۰۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۷۶/۱ |
| ۴۱۔ | الجامع للترمذی | ابواب النکاح | |
| ۴۲۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۷۶/۱ |
| ۴۳۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۶۷/۱ |
| ۴۴۔ | الجامع الصحیح للبخاری | | ۸۵۰/۲ |
| ۴۵۔ | الجامع الصحیح للبخاری | | ۸۵۰/۲ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۶۔ | فتاوی رضویہ نصف دوم | | ۲۵۳/۹ |
| ۴۷۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱۹۶/۲ |
| ۴۸۔ | المسند لاحمد بن حنبل | | ۳۶۱/۵ |
| ۴۹۔ | السنن لابی داؤد۔ | باب فی ترک الوضو | |
| ۵۰۔ | " " | باب فی الصائم یحتجم | |
| ۵۱۔ | " " | باب الرخصۃ فی ذلک | |
| ۵۲۔ | المصنف لعبد الرزاق | | ۲۰۹/۴ |
| ۵۳۔ | " " " | | ۲۱۳/۴ |
| ۵۴۔ | الجامع للترمذی | | ۱۷۴/۱ |
| ۵۵۔ | " " | | ۱۷۴/۱ |
| ۵۶۔ | " " | | ۱۷۴/۱ |
| ۵۷۔ | نزہۃ النظر | | ۵۷ |
| ۵۸۔ | الجامع الصحیح للبخاری | | ۴۰۶/۱ |
| ۵۹۔ | تدریب الراوی للسیوطی، | | ۱۱۷/۱ |
| ۶۰۔ | المؤطا لمالک | | ۶ |
| ۶۱۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۲۰۷/۱ |
| ۶۲۔ | فواتح الرحموت لبحر العلوم | | ۱۷۴/۲ |
| ۶۳۔ | المؤطا لمالک | | ۲۱ |
| ۶۴۔ | المستدرک للحاکم | | ۱۵۳/۳ |
| ۶۵۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۲۲۳/۱ |
| ۶۶۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۲۲۹/۱ |
| ۶۷۔ | السنن لابن ماجہ | | ۱۹۹/۲ |
| ۶۸۔ | فتاوی رضویہ جدید | | ۴۶۰/۵ |
| ۶۹۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۲۸۸/۱ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| نمبر | کتاب | باب | جلد/صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۷۰۔ | العجالۃ النافعہ | | ۷۱ |
| ۷۱۔ | میزان الاعتدال للذہبی، | | ۲۲۳/۱ |
| ۷۲۔ | 〃 〃 〃 | | ۲۲۹/۱ |
| ۷۳۔ | السنن لابن ماجہ | | ۲۳۹/۲ |
| ۷۴۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۲۵۱/۱ |
| ۷۵۔ | الجامع للترمذی، | تفسیر سورۃ الفرقان | ۱۴۹/۲ |
| ۷۶۔ | السنن لابی داؤد | باب رفع الیدین فی الصلوۃ | |
| ۷۷۔ | المؤطا لمالک، | | ۳۶۵ |
| ۷۸۔ | 〃 | | ۳۶۵ |
| ۷۹۔ | حاشیہ نذہۃ النظر | | ۶۱ |
| ۸۰۔ | 〃 | | ۶۲ |
| ۸۱۔ | الجامع الصحیح للبخاری | باب غسل الاعقاب | ۲۸/۱ |
| ۸۲۔ | الصحیح لمسلم، | باب وجوب غسل الرجلین بکمالہما | ۱۲۵/۱ |
| ۸۳۔ | 〃 〃 〃 | 〃 | ۱۲۵/۱ |
| ۸۴۔ | السنن الکبری للبیہقی، | | ۱۲۷/۲ |
| ۸۵۔ | 〃 〃 〃 | | ۱۲۷/۲ |
| ۸۶۔ | الجامع الصحیح للبخاری | باب کیف کان بدء الوحی | ۲/۱ |
| ۸۷۔ | مقدمہ ابن صلاح، | | ۴۵ |
| ۸۸۔ | الصحیح لمسلم | باب فضل اخفاء الصدقہ | ۳۳۱/۱ |
| ۸۹۔ | الجامع الصحیح للبخاری | باب الصدقۃ بالیمین | ۱۹۱/۱ |
| ۹۰۔ | الجامع للترمذی | باب فی کراہیۃ الوطی علی القبور | ۱۲۵/۱ |
| ۹۱۔ | الصحیح لمسلم | باب فی النہی عن الجلوس علی القبر | ۳۱۲/۱ |
| ۹۲۔ | السنن لابی داؤد | باب کراہیۃ القعود علی القبر | ۴۶۰/۲ |
| ۹۳۔ | 〃 | باب الخط اذا لم یجد عصا | |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| ۹۴۔ | مقدمہ ابن صلاح | | ۴۵ |
|---|---|---|---|
| ۹۵۔ | الجامع للترمذی | باب فی ان فی المال حقا سوی الزکوۃ | ۱/۸۴ |
| ۹۶۔ | السنن لابن ماجہ | باب ما ادی زکوتہ لیس بکنز | ۱/۱۲۸ |
| ۹۷۔ | المعجم الاوسط للطبرانی، | | ۸/۳۷۵ |
| ۹۸۔ | مقدمہ ابن صلاح | | ۱۴۰ |
| ۹۹۔ | 〃 〃 | | ۱۴۰ |
| ۱۰۰۔ | 〃 〃 | | ۱۴۱ |
| ۱۰۱۔ | 〃 〃 | | ۱۴۱ |
| ۱۰۲۔ | دیباچہ بشیر القاری۔ مصنفہ صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمہ | | ۳۸ |
| ۱۰۳۔ | 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 | | ۳۸ |
| ۱۰۴۔ | شرح نخبۃ الفکر | | ۳۹ |
| ۱۰۵۔ | السنن لابی داؤد | | |
| ۱۰۶۔ | شرح نخبۃ الفکر | | ۴۰ |
| ۱۰۷ | 〃 〃 | | ۴۰ |
| ۱۰۸۔ | دیباچہ بشیر القاری | | ۳۵ |
| ۱۰۹۔ | الجامع للترمذی | باب فی کراہیۃ یوم التشریق | ۱/۹۶ |
| ۱۱۰۔ | الصحیح لمسلم | باب حکم ولوغ الکلب | ۱/۱۳۷ |
| ۱۱۱۔ | 〃 〃 | 〃 〃 | ۱/۱۳۷ |
| ۱۱۲۔ | دیباچہ بشیر القاری | | ۳۶ |
| ۱۱۳۔ | 〃 〃 | | ۳۶ |
| ۱۱۴۔ | 〃 〃 | | ۳۸ |
| ۱۱۵۔ | تدریب الراوی للسیوطی | | ۱/۳۰۸ |
| ۱۱۶۔ | جامع بیان العلم لابن عبد البر | | ۲۱۵ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

# فہرست تصانیف امام احمد رضا محدث بریلوی

(جواب تک دستیاب ہوئیں)

| نمبر شمار | اسمائے کتب | سنہ تصنیف |
|---|---|---|
| ١۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الاول |
| ٢۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الثانی |
| ٣۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الثالث |
| ٤۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الرابع |
| ٥۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الخامس |
| ٦۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد السادس |
| ٧۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد السابع |
| ٨۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الثامن |
| ٩۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد التاسع |
| ١٠۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد العاشر |
| ١١۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الحادی عشر |
| ١٢۔ | العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه | المجلد الثانی عشر |

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## رسائل المجلد الاول

| نمبر شمار | اسمائے کتب | سنہ تصنیف |
|---|---|---|
| ١٣۔ | اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقا علی قول الامام | ١٣٣٤ھ |
| ١٤۔ | الجود الحلو فی ارکان الوضو | ١٣٢٤ھ |
| ١٥۔ | تنویر القندیل فی اوصاف المندیل ۔ | ١٣٢٤ھ |
| ١٦۔ | لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام ۔ | ١٣٢٤ھ |
| ١٧۔ | الطرازالمعلم فیما هو حدث من احوال الدم ۔ | ١٣٢٤ھ |
| ١٨۔ | نبه القوم ان الوضوء من ای نوم ۔ | ١٣٢٥ھ |
| ١٩۔ | خلاصة تبیان الوضوء ۔ | ١٣٢٦ھ |
| ٢٠۔ | الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل ۔ | ١٣٢ھ |
| ٢١۔ | بارق النور فی مقادیر ماء الطهور ۔ | ١٣٢٧ھ |

| نمبر | نام | سنہ |
|---|---|---|
| ٢٢۔ | برکات السماء فی حکم اسراف الماء ۔ | ١٣٣٧ھ |
| ٢٣۔ | ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأة الجنب ۔ | ١٣٢٨ھ |
| ٢٤۔ | الطرس المعدل فی حدالماء المستعمل ۔ | ١٣٢٠ھ |
| ٢٥۔ | النمیقة الا نقی فی فرق الملاقی والملقی ۔ | ١٣٢٧ھ |
| ٢٦۔ | الھنی النمیر فی المستدیر ۔ | ١٣٣٤ھ |
| ٢٧۔ | رحب الساحة فی میاہ لایستوی وجھھا وجوفھا فی المساحة۔ | ١٣٣٤ھ |
| ٢٨۔ | ھبة الحبیر فی عمق ماء کثیر ۔ | ١٣٣٤ھ |
| ٢٩۔ | النور والنورق لاسفارالماء المطلق | ١٣٣٤ھ |
| ٣٠۔ | عطاء النبی لافاضة احکام ماء الصبی ۔ | ١٣٣٤ھ |
| ٣١۔ | الدقة والتبیان لعلم الرقة والسیلان ۔ | ١٣٣٤ھ |
| ٣٢۔ | حصن التعمم لبیان حد التیمم ۔ | ١٣٢٥ھ |
| ٣٣۔ | سمح الندریٰ فیما یورث العجز عن الماء ۔ | ١٣٣٥ھ |
| ٣٤۔ | الظفر لقول زفر ۔ | ١٣٣٥ |
| ٣٥۔ | المطر السعید علی نبت جنس الصعید ۔ | ١٣٣٥ھ |
| ٣٦۔ | الحدالسدید فی نفی الاستعمال عن الصعید ۔ | ١٣٣٥ھ |
| ٣٧۔ | قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء ۔ | ١٣٣ھ |
| ٣٨۔ | الطلبة البدیعةفی قول صد ر الشریعة ۔ | ١٣٣٥ھ |
| ٣٩۔ | مجلی الشمعة لجامع حدث ولمعة ۔ | ١٣٣٦ھ |

## رسائل المجلد الثانی

| نمبر | نام | سنہ |
|---|---|---|
| ٤٠۔ | سلب الثلب عن القائلین بطھارة الکلب ۔ | ١٣١٢ھ |
| ٤١۔ | الاحلی من السکر لطلبة سکررو سر۔ | |
| ٤٢۔ | جمان التاج فی بیان الصلوة قبل المعراج ۔ | ١٣١٦ھ |
| ٤٣۔ | حاجز البحرین الوافی عن جمع الصلاتین ۔ | ١٣١٣ھ |
| ٤٤۔ | منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین۔ | ١٣٢٣ھ |

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

٤٥ـ نهج السلامه فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة ـ ١٣٣٣ھ

٤٦ـ ایذان الاجر فی اذان القبر ـ ١٣٠٧ھ

٤٧ـ هدایة المتعال فی حد الاستقبال ـ ١٣٢٤ھ

٤٨ـ نعم الزاد لروم الضاد ـ

٤٩ـ الجام الصاد عن سنن الضاد ـ ١٣١٧ھ

## رسائل المجلد الثالث

٥٠ـ النهی الاکید عن الصلوة وراء عدی التقلید ـ ١٣٠٥ھ

٥١ـ القلادة المرصعة فی نهر الاجوبة الاربعة ـ ١٣١٢ھ

٥٢ـ القطوف الدانیه لمن احسن الجماعة الثانیة ـ ١٣١٣ھ

٥٣ـ تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب ـ ١٣٢ھ

٥٤ـ اجتناب العمال عن فتاوی الجهال ـ

www.alahazratnetwork.org

٥٥ـ انهار الانوار من یم صلوة الاسرار ـ ١٣٠٥ھ

٥٦ـ ازهار الانوار من صبا صلوة الاسرار ـ ١٣٠٥ھ

٥٧ـ وصاف الرجیح فی بسملة التراویح ـ ١٣١٢ھ

٥٨ـ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد ـ ١٣٠٧ھ

٥٩ـ مرقات الجمان فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان ـ ١٣٢٠ھ

٦٠ـ رعایة المذهبین فی الدعاء بین الخطبتین ـ ١٣١٠ھ

٦١ـ اوفی اللمعة فی اذان یوم الجمعة ـ ١٣٢٠ھ

٦٢ـ سرور العید السعید فی حل الدعا بعد صلوة العید ـ ١٣٣٩ھ

٦٣ـ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید ـ ١٣١٢ھ

## رسائل المجلد الرابع

٦٤ـ النهی الحاجز عن تکرار صلوة الجنائز ـ

٦٥ـ الهادی الحاجب عن جنازة الغائب ـ

٦٦۔ المنة الممتازة فی دعوات الجنازة ۔

٦٧۔ الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن ۔

٦٨۔ جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت۔

٦٩۔ بریق المنار لشموع المزار۔

٧٠۔ جمل النور فی نهی النساء عن زیارت القبور ۔

٧١۔ الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة۔

٧٢۔ اتیان الارواح لدیارهم بعد الرواح ۔

٧٣۔ الوفاق المبین بین سماع الدفین و جواب الیمین ۔

٧٤۔ تجلی المشکوة لانارة اسئلة الزکوة ۔

٧٥۔ اعز الاکتناه فی رد صدقة مانع الزکوة ۔

٧٦۔ رادع التعسف عن الامام ابی یوسف ۔

www.alahazratnetwork.org

٧٧۔ افصح البیان فی حکم مزارع هند و ستان۔

٧٨۔ الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم ۔

نفس اسلام

٧٩۔ ازکی الهلال بابطال ما احدث الناس فی امر الهلال ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

٨٠۔ طرق اثبات هلال ۔

٨١۔ البدور الاجلة فی امور الاهلة ۔

٨٢۔ نور الادلة للبدور الاجلة ۔

٨٣۔ رفع العلة عن نور الادلة۔

٨٤۔ الاعلام بحال البخور فی الصیام ۔

٨٥۔ تفاسیر الاحکام لفدیة الصلوة و الصیام ۔

٨٦۔ هدایة الجنان باحکام رمضان ۔

٨٧۔ درء القبح عن درك وقت الصبح ۔

٨٨۔ العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار ۔

٨٩۔ صیقل الدین عن احکام مجاورة الحرمین ۔

## رسائل المجلد الخامس



## رسائل المجلد السادس



## رسائل المجلد السابع



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱۰۔ کاسر السفیه الواهم فی ابدال قرطاس دراهم ۔

۱۱۱۔ انصح الحکومة فی فصل الخصومة ۔

۱۱۲۔ الهبة الاحمدیه فی الولایة الشرعیة و العرفیة

## رسائل المجلد الثامن

۱۱۳۔ فتح الملیك فی حکم التملیك ۔

۱۱۴۔ اجودی القری لطالب الصحة فی اجارة القری ۔

۱۱۵۔ المنی والدرد لمن عمدمنی آرڈر ۔

۱۱۶۔ سبل الاصفیاء فی حکم الذبائح ۔

۱۱۷۔ هادی الاضحیة بالشاة الهندیة ۔

۱۱۸۔ انفس الفکر فی قربان البقر ۔

۱۱۹۔ الصافیة الموحیة لحکم جلود الاضحیة ۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## رسائل المجلد السابع

۱۲۰۔ حك العیب فی حرمة تسویه الشیب ۔

۱۲۱۔ مشعلة الارشاد الی حقوق الاولاد ۔

۱۲۲۔ اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد ۔

۱۲۳۔ لمعة الضحی فی اعطاء اللحی ۔

۱۲۴۔ شفاء الواله فی صورالحسب ومزاره ونعاله ۔

۱۲۵۔ الحق المجتلی فی حکم المبتلیٰ ۔

۱۲۶۔ تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون ۔

۱۲۷۔ الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا ۔

۱۲۸۔ العطایا القدیر فی حکم التصویر ۔

۱۲۹۔ جلی النص فی اماکن الرخص۔

۱۳۰۔ الذبدة الزکیه لتحریم سجود التحیه ۔

## رسائل المجلد العاشر



## رسائل المجلد الحادی عشر



## رسائل المجلد الثانی عشر



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| ۱۷۵۔ برکات الامداد لاھل الاستمداد۔ | ۱۳۱۱ھ |
| ۱۷۶۔ تاج توقیت۔ | ۱۳۲۰ھ |
| ۱۷۷۔ تحلی الیقین بان نبینا سید المرسلین | |
| ۱۷۸۔ تسھیل تعدیل | ۱۳۲۹ھ |
| ۱۷۹۔ تعلیقات علی الزیج ا لالغخانی ۔ | |
| ۱۸۰۔ تمھید الایمان بآیات قرآن ۔ | ۱۳۲۶ھ |
| ۱۸۱۔ تنزیہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ عھد الجاھلیہ ۔ | |
| ۱۸۲۔ الجبل الثانوی علی کلیۃ التانوی ۔ | ۱۳۳۷ھ |
| ۱۸۳۔ جد الممتار علی رد المحتار۔ | اول |
| ۱۸۴۔ جد الممتار علی رد المحتار۔ | دوم |
| ۱۸۵۔ الجرازالدیانی علی المرتدّ القادیانی۔ | ۱۳۴۰ھ |
| ۱۸۶۔ جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان ۔ | |
| ۱۸۷۔ جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور ۔ | |
| ۱۸۸۔ حاشیۃالاتقان فی علوم القرآن۔ | |
| ۱۸۹۔ حاشیہ ارشاد الساری ۔ | اول |
| ۱۹۰۔ حاشیہ ارشاد الساری | ثانی |
| ۱۹۱۔ حاشیہ ارشاد الساری | ثالث |
| ۱۹۲۔ حاشیہ ارشاد الساری | رابع |
| ۱۹۳۔ حاشیہ ارشاد الساری | خامس |
| ۱۹۴۔ حاشیہ ارشاد الساری | سادس |
| ۱۹۵۔ حاشیہ ارشاد الساری | سابع |
| ۱۹۶۔ حاشیہ ارشاد الساری | ثامن |
| ۱۹۷۔ حاشیہ ارشاد الساری | تاسع |
| ۱۹۸۔ حاشیہ ارشاد الساری | عاشر |

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۹۹۔ حاشیہ الاشباہ والنظائر

۲۰۰۔ حاشیہ اشعۃ اللمعات

۲۰۱۔ حاشیہ اصول ہندسہ

۲۰۲۔ حاشیہ تحریر اقلیدس

۲۰۳۔ حاشیہ تحفۂ اثنا عشریہ

۲۰۴۔ حاشیہ جامع الرموز

۲۰۵۔ حاشیہ حصرالشارد

۲۰۶۔ حاشیہ خلاصۃ الفتاوی

۲۰۷ حاشیہ رسالہ درعلم لوگارثم

۲۰۸۔ حاشیہ زیج بہادر خانی

۲۰۹۔ حاشیہ شرح التذکرہ

www.alahazratnetwork.org

۲۱۰۔ حاشیہ شرح المقاصد

۲۱۱۔ حاشیہ عنایۃ القاضی شرح البیضاوی

۲۱۲۔ حاشیہ غنیۃ المستملی

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۳۔ حاشیہ فتاوی خیریہ

۲۱۴۔ حاشیہ فتح المغیث

۲۱۵۔ حاشیہ کتاب الصور۔

۲۱۶۔ حاشیہ الکشف عن تجاوز ھذہ الامۃ من الالف

۲۱۷۔ حاشیہ مجمع الانہر اول

۲۱۸۔ حاشیہ مجمع الانہر ثانی

۲۱۹۔ حاشیہ مرقاۃ المفاتیح

۲۲۰۔ حاشیہ المسامرۃ والمسایرۃ

۲۲۱۔ حاشیہ مسند الامام احمدبن حنبل

۲۲۲۔ حاشیہ مسند الامام الاعظم

۲۲۳۔ حاشیہ معالم التنزیل

۲۲۴۔ حاشیہ معین الاحکام

۲۲۵۔ حاشیہ المقاصد الحسنہ

۲۲۶۔ حاشیہ میزان الاعتدال ۔ اول

۲۲۷۔ حاشیہ میزان الاعتدال ۔ ثانی

۲۲۸۔ حاشیۃالھدایہ

۲۲۹۔ حاشیہ الیواقیت والجواھر

۲۳۰۔ حدائق بخشش اول

۲۳۱۔ حدائق بخشش ثانی

۲۳۲۔ حدائق بخشش ثالث

۲۳۳۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

www.alahazratnetwork.org

۲۳۴۔ الحلیۃ الاسماء لحکم بعض الاسماء ۱۳۲۰ھ

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۵۔ حواشی ابن ماجہ

۲۳۶۔ حواشی احیاء العلوم

۲۳۷۔ حواشی احیاء العلوم (کتاب العلم)

۲۳۸۔ حواشی الاصابہ

۲۳۹۔ حواشی الایضاح

۲۴۰۔ حواشی تحفۃالاخوان

۲۴۱۔ حواشی تعطیر الانام

۲۴۲۔ حواشی التعقبات علی الموضوعات للسیوطی

۲۴۳۔ حواشی تیسیر شرح جامع صغیر

۲۴۴۔ حواشی جامع بہادر خانی

۲۴۵۔ حواشی جامع الفصولین

۲۴۶۔ حواشی خلاصۃ تذھیب الکمال

۲۴۷۔ حواشی خلاصۃ الوفا

۲۴۸۔ حواشی الدر المکنون

۲۴۹۔ حواشی رسالہ در علم مثلث کروی

۲۵۰۔ حواشی زرقانی علی المواہب

۲۵۱۔ الزواجر علی افتراق الکبائر

۲۵۲۔ حواشی شرعۃ الاسلام

۲۵۳۔ حواشی شفاء السقام

۲۵۴۔ حواشی شمس بازغہ

۲۵۵۔ خالص الاعتقاد ۱۳۲۸ھ

۲۵۶۔ خیرالآمال فی حکم الکسب والسؤال۔ ۱۳۱۸ھ

۲۵۷۔ دفع زیغ زاغ ،رامی زاغیان ۱۳۲۰ھ

۲۵۸۔ دوام العیش فی الائمۃ من قریش ۱۳۳۹ھ

۲۵۹۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ۱۳۲۳ھ

۲۶۰۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ۱۳۰۶ھ

۲۶۱۔ راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء ۱۳۱۲ھ

۲۶۲۔ رسالہ علم الجفر

۲۶۳۔ رویۃ الہلال

۲۶۴۔ الزلال الانقی فی بحر سبقۃ الاتقی ۱۳۰۰ھ

۲۶۵۔ الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریہ۔

۲۶۶۔ السنیۃ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ

۲۶۷۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۔ ۱۳۲۰ھ

۲۶۸۔ سیف المصطفی علی ادیان الافتراء ۔ ۱۲۹۹ھ

۲۶۹۔ شرح الحقوق بطرح العقوق

۲۷۰۔ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب ۔ ۱۳۱۶ھ

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# مؤلف ایک نظر میں

| | | |
|---|---|---|
| نام | ☆ | (حضرت علامہ) محمد حنیف خانصاحب قبلہ، |
| ولدیت | ☆ | عالیجناب مولانا محمد علی خانصاحب |
| مقام ولادت | ☆ | بھوگپور، بہیڑی، بریلی شریف، مغربی یوپی، انڈیا، |
| تاریخ ولادت | ☆ | ۱۱رذی الحجہ، ۱۳۷۶ھ مطابق ۳۱رجون ۱۹۵۶ء |
| مذہب ومسلک | ☆ | اہل سنت وجماعت حنفی، (بریلوی) |
| مشرب | ☆ | قادری، رضوی تاجدار اہلسنت، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر ۱۹۷۰ء میں بیعت وارادت سے شرف یاب ہوئے۔ |
| خلافت | ☆ | تاج الشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ (ازہری میاں) نے ۱۹۹۰ء میں سعادتِ خلافت سے فیضیاب فرمایا۔ |

| تعلیم مع تعیین سن | | سن | اسکول/ مدارس |
|---|---|---|---|
| پرائمری | ☆ | ۱۹۶۵ء ۱۹۷۰ء | پرائمری، اسکول، بھوگپور |
| درس نظامی | ☆ | ۱۹۷۰ء ۱۹۷۹ء | |
| ابتدائی کتب | ☆ | ۱۹۷۰ء ۱۹۷۲ء | مدرسہ شیریہ، بہیڑی |
| متوسط کتب | ☆ | ۱۹۷۲ء ۱۹۷۵ء | مدرسہ بحر العلوم، بہیڑی |
| منتہی کتب | ☆ | ۱۹۷۵ء ۱۹۷۹ء | الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور<br>دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف |
| فراغت | | ۱۹۷۹ء | دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف |

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امتحانات بورڈ مع تعین سن

عالم ☆ ~~۱۹۷۸ء~~

فاضل دینیات ☆ ۱۹۸۰ء

کامل ☆ ۱۹۸۱ء

فاضل معقولات ☆ ۱۹۸۲ء

مشاہیر اساتذہ ☆

صدر العلماء حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں صاحب قبلہ شیخ الحدیث

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد جہانگیر صاحب قبلہ علیہ الرحمہ، شیخ الحدیث

بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ، شیخ الحدیث

محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفی صاحب قبلہ، شیخ الحدیث

جامع معقولات حضرت علامہ ناظر حسین صاحب قبلہ، شیخ المعقولات

مقرر شیریں لسان حضرت مولانا سلطان اشرف صاحب قبلہ، بہیڑی

فاضل جلیل حضرت مولانا انوار عالم صاحب قبلہ پورنوی

WWW.NAFSEISLAM.COM

مشاہیر تلامذہ:۔

- ✡ مولانا مشکور احمد صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- ✡ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- ✡ مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الادب الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی
- ✡ مولانا محمد رفیق عالم صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- ✡ مولانا صغیر اختر صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- ✡ مولانا اشتیاق احمد صاحب استاذ جامعہ فاطمہ شاہجہانپور
- ✡ مولانا محمد جہانگیر صاحب استاذ مدرسہ شکوریہ بلہور کانپور
- ✡ مولانا محمد افضال صاحب استاذ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف
- ✡ مولانا محمد یونس صاحب استاذ گلشن بغداد رامپور

✡ مولانا ذوالفقار علی خاں صاحب خطیب وامام مسجد بنگلور کرناٹک
✡ مولانا حبیب احمد صاحب استاذ جامعہ صابریہ رضویہ دہرہ دون
✡ مولانا نعیم الدین صاحب ناظم اعلی مدرسہ جمال مصطفیٰ بلاسپور
✡ مولانا ارشاد احمد صاحب شیر پوری
✡ مولانا فخر الدین صاحب جامعہ رضویہ کیمری رامپور
✡ مولانا قاری محمد یٰسین رضا صاحب پرنسپل دارالعلوم سنی سینٹر جے پور
✡ مولانا شکیل احمد صاحب استاذ مظہر العلوم گرسہائے گنج فرخ آباد
✡ مولانا محمد ارشاد صاحب بہیری خطیب وامام جامع مسجد کچھا
✡ (راقم الحروف) محمد شکیل مصباحی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی

انکے علاوہ کثیر تلامذہ ہیں جو اس مختصر میں شامل نہ ہوسکے۔

مشاغل (بعد تحصیل علوم) تدریس جمیع علوم مروجہ، تصنیف وتالیف، ترجمہ وتحشیہ،

www.alahazratnetwork.org

جامع محاسن عالم، فاضل، ادیب، خطیب، مؤرخ، معلم، مترجم، محشی،

## تعداد تصانیف مع نام وسن

WWW.NAFSEISLAM.COM

| نمبر شمار | نام کتاب | زبان | سن اشاعت | مقام اشاعت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | جامع الاحادیث ۶ جلدیں | ☆اردو | ۲۰۰۱ء | مرکز اہلسنت برکات رضا |
| ۲۔ | ترجمہ جامع الغموض، جلد اول | ☆اردو | ۱۹۹۲ء | رضا دارالاشاعت، بہیڑی |
| | ترجمہ جامع الغموض، جلد دوم | ☆اردو | زیر طبع | |
| ۳۔ | نحوی پہلیاں | ☆اردو | ۱۹۸۷ء | رضا دارالاشاعت، بہیڑی |
| ۴۔ | مسئلہ قرأت خلف الامام | ☆اردو | ۱۹۸۷ء | رضا دارالاشاعت، بہیڑی |
| ۵۔ | حضور مفتی اعظم ہند قرآن وحدیث کی روشنی میں | ☆اردو | ۱۹۸۳ء | رضا دارالاشاعت، بہیڑی |
| ۶۔ | سچی نماز | ☆اردو | زیر طبع | |
| ۷۔ | مفردات حنفیہ | ☆اردو | زیر طبع | |

۸۔ تلخیص وترجمہ تبشیر الوری ☆اردو زیر طبع
۹۔ حالات مصنفین ☆اردو زیر طبع
۱۰۔ مقالات حنفیہ ☆اردو زیر طبع
۱۱۔ تاریخ وہابیہ ☆اردو زیر طبع
۱۲۔ حاشیہ ہدایت الحکمت ☆عربی زیر طبع

ان کے علاوہ دیگر اہم موضوعات پر کثیر مقالات بھی ہیں۔

**متعدد مدارس اسلامیہ میں خدمات جلیلہ**

الجامعۃ الرضویہ کیمری ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء
گلشن بغداد، رامپور ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء
مفتاح العلوم، رامنگر، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء
بدر العلوم، جسپور، ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء،
الجامعۃ القادریہ رچھا،
فی الوقت جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف میں زریں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**غیر ممالک کا سفر** ☆ ۱۹۸۱ء میں پاکستان

**دینی وملی، مذہبی وثقافی، ادبی وسماجی اداروں اور تحریکوں سے وابستگی** ☆ ۱۹۸۱ء میں رضا اکیڈمی، رامپور
۱۹۸۲ء میں قادری اکیڈمی رامپور میں رکن خاص کی حیثیت سے شمولیت،
۱۹۸۶ء میں رضا دار الاشاعت، بہیڑی کا قیام،
۱۹۸۷ء میں ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، رچھا، کا اجراء
فی الحال امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف (قیام ۲۰۰۱ء) کے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے نمایاں کارنامے انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد شکیل نوری مصباحی
استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

# حالات مصنف

## ''جامع الاحادیث''

### گرم دم جستجو، نرم دم گفتگو

### رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاک باز

فضیلۃ العلم حضرت مولانا محمد حنیف خانصاحب ابن مولانا محمد علی خانصاحب ابن جناب ولی محمد خاں صاحب ابن جناب صدرالدین خاں صاحب عصر حاضر میں ایک جلیل القدر علام، پابند و مستعد معلم اور مستقل مزاج مصنف و مولف ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے علمی و عملی قد و قامت کی بلندی نے معاصرین میں ایک اہم مقام حاصل کرلیا ہے۔

۱۱؍ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۳۱؍ جون ۱۹۵۶ھ کو اپنے وطن موضع بھوگپور تحصیل بہیڑی بریلی شریف یوپی میں ایک نہایت شریف اور باعزت خاندان میں پیدا ہوئے تقریباً پانچ سال کی عمر میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا، ابتدائی تعلیم مقامی مکتب میں حاصل کی قرآن پاک ناظرہ اور اساسی اردو کے بعد چوتھے کلاس تک مروجہ ہندی اسکول میں پڑھا، سن شعور کی پختگی کے بعد بہیڑی کی ایک درسگاہ مدرسہ شیریہ میں عربی فارسی کا آغاز کیا، یہاں دو سال گزارنے کے بعد ایک اور دانش گاہ بحر العلوم بہیڑی میں داخل ہوئے اور درجہ رابعہ تک بڑی محنت اور لگن سے پڑھا اس کے بعد الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے آخر میں مرکز اہل سنت دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں حضرت صدر العلماء الشاہ علامہ تحسین رضا خانصاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں شراب علم و عمل سے شادکام ہوتے رہے اور یہیں سے ۱۹۷۹ء میں سند فراغت و تاج فضیلت سے شرف یاب ہوئے۔

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی بارگاہ باعظمت میں حاضر ہو کر داخل سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ ہوئے اور اکثر حضرت کی زیارت و خدمت کا شرف حاصل رہا اور تاج الشریعہ حضرت علامہ محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ ازہری میاں نے الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن میں ایک پُر کیف تقریب میں سعادت خلافت و اجازت سے نوازا۔

آپ نے دوران تعلیم جن اساتذۂ کرام سے اکتساب علوم و فنون کیا ان کے اسمائے

گرامی درج ذیل ہیں۔

- صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خانصاحب قبلہ
  شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- سماحۃ الفضل حضرت مفتی محمد جہانگیر خانصاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
- بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب اعظمی
  شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی
- شیخ التفسیر حضرت علامہ عبد اللہ خانصاحب
  الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد
- محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب
  شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
- جامع معقولات ومنقولات علامہ نعیم اللہ خانصاحب
  صدر المدرسین منظر اسلام بریلی شریف
- سماحۃ الشیخ حضرت علامہ سید عارف صاحب
  سابق شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف
- ماہر معقولات حضرت علامہ مناظر حسین صاحب سنبھل، مراد آباد
- شیخ الادب حضرت علامہ یٰس اختر صاحب مصباحی بانی دار القلم دہلی
- ادیب شہیر حضرت مولانا محمد افتخار صاحب اعظمی
- حضرت مولانا نصیر الدین صاحب عزیزی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
- حضرت مولانا محمد اسرار صاحب الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
- حضرت مولانا بلال احمد صاحب بہار
- حضرت مولانا سلطان اشرف صاحب بہیڑی
- حضرت مولانا محمود رضا خانصاحب پیلی بھیت شریف
- حضرت مولانا حامد حسین صاحب علیہ الرحمۃ بہیڑی
- حضرت مولانا انوار عالم صاحب پورنوی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

✡ حضرت مولانا سید عباس علی صاحب علیہ الرحمۃ بھوگپوری۔

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے ۱۹۷۹ء میں فراغت کے بعد آپ نے مسند تدریس کو زینت بخشی، گردونواح کے کئی ایک مدارس میں طالبان علوم نبوی کو علم وادب کے گراں قدر زیور سے آراستہ فرمایا، منفرد اور یگانہ طرز تدریس سے حلقہ تلامذہ میں اپنا گہرا اثر ورسوخ قائم فرمایا، آپ کے علم عمل نے حلقہ بگوشوں کی تعلیم وتربیت میں علم وآگہی کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ عملی جذبات کو بھی بے دار کیا یہ آپ کی تعلیمی مقبولیت ہی کی تو دلیل ہے کہ آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے طلبہ اپنے آپ ہی آپکے ساتھ ساتھ ہوتے آپ حلقہ درس اتنا وسیع ہے کہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ علاقہ کے نوجوان شہرت یافتہ علماء میں دو چند ہی ایسے ہونگے جن کو آپ کا یا آپ کے تلامذہ کا شرف تلمذ حاصل نہ ہوا ہو۔

آپ نے جس مدرسہ میں بھی تعلیم وتدریس کی خدمات انجام دیں اسکے عروج وارتقاء کیلئے انتظامی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ کچھ مدارس تو ایسے بھی ہیں جن کے تعلیمی وانتظامی روح رواں صرف اور صرف آپ ہی رہے، آپکی انتظامی جدوجہد اور تعلیم سرگرمیوں نے ان کو نیا وجود اور پائیدار شہرت بخشی اور اراکین وطلبہ کیلئے وہ لمحے یادگار بن گئے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جن مدارس کی آپنے آبیاری فرمائی وہ اس طرح ہیں:۔

✡ الجامعۃ الرضویہ قصبہ کیمری ضلع رامپور (مدت تدریس: ڈیڑھ سال)

✡ دارالعلوم گلشن بغداد رامپور (مدت تدریس: تقریباً پونے چار سال)

✡ مفتاح العلوم جامع مسجد رامنگر ضلع نینی تال (مدت تدریس: تقریباً پونے تین سال

✡ بدرالعلوم جامع مسجد جسپور ضلع نینی تال (مدت تدریس: ڈیڑھ سال)

✡ الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن ضلع بریلی شریف (مدت تدریس: تقریباً چار سال)

اس کے بعد حضرت منانی میاں صاحب قبلہ کی خواہش وفرمائش کا احترام کرتے ہوئے جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف تشریف لائے، حضرت نے آپ کی تعلیمی وتنظیمی اہلیت ولیاقت کو دیکھ کر جامعہ کے سارے انتظامی اور تعلیمی معاملات آپ ہی سپرد کردیئے، آپ نے بڑی جاں فشانی اور عرق ریزی کے ساتھ جامعہ کیلئے ترقی کی راہیں ہموار فرمائیں چنانچہ جامعہ کے شایان شان اساتذہ کی تلاش وجستجو ایک جواں حوصلہ، محرک وفعال اور کارآمد عملہ فراہم کرنے میں

کامیاب ہوگئی ، بلاشبہ جامعہ کی موجودہ ترقی ، کامیابی اور کامرانی موصوف ہی طرف منسوب ہے۔اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ قلم کی گل کاریاں قلم کار کو حیات جاوید بخشتی ہیں موصوف کو دور طالب علمی ہی سے قلم کاری اور مقالہ نگاری کا شوق تھا اس نے بعد فراغت اور فروغ حاصل کیا، متعلقہ مدارس کی تمام تر ذمہ داریوں کے باوجود تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی چلتا ہی رہا اگر چہ دوران تعلیم وتدریس مختلف صبر آزما مراحل ومسائل بھی پیش آئے مگر طبعی جدوجہد اور حرکت وعمل نے عزم وحوصلہ کو کمزور نہ ہونے دیا بلکہ مضبوط سے مضبوط تر بنادیا۔ بلفظ دیگر

بخشا ہے ٹھوکروں نے سنبھلنے کا حوصلہ ☆ ہر حادثہ خیال کو گہرائی دے گیا

ارباب قلم جانتے ہیں کہ تصنیف وتالیف یک سوئی چاہتی ہے مدرسہ کی تعلیمی، انتظامی اور تعمیری ذمہ داریوں کے باوجود تصنیف وتالیف بہت مشکل کام ہے مگر پھر بھی آپ کے قلم زرنگار نے بے مثال گراں قدر تصنیفی کارنامے انجام دیئے۔آپ کا اب تک کا سرمایۂ قلم اس طرح ہے۔

۱۔ جامع الاحادیث　　۶ جلدیں
۲۔ ترجمہ جامع الغموض　　جلد اول
۳۔ ترجمہ جامع الغموض　　جلد دوم　　(غیر مطبوعہ)
۴۔ نحوی پہلیاں
۵۔ حاشیۂ ہدایۃ الحکمت عربی　　(غیر مطبوعہ)
۶۔ مفردات حنفیہ　　(غیر مطبوعہ)
۷۔ مسئلہ قرأت خلف الامام
۸۔ تلخیص وترجمہ تبشیر الوری مصنفہ مولانا سلامت اللہ صاحب رامپوری　　(غیر مطبوعہ)
۹۔ حالات مصنفین　　(غیر مطبوعہ)
۱۰۔ تاریخ وہابیہ　　(غیر مطبوعہ)
۱۱۔ مقالات حنفیہ　　(غیر مطبوعہ)
۱۲۔ حضور مفتی اعظم ہند قرآن وحدیث کی روشنی میں
۱۳۔ سچی نماز

اس کے علاوہ نشر واشاعت سے بھی آپ کو گہرا شغف رہا، آپ نے نشر واشاعت کی اب تک کی زندگی میں مختلف کارہائے نمایاں انجام دیئے، اولین ترین کاوش چند احباب کی

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

معیت میں "رضا اکیڈمی رامپور" کے نام سے اشاعتی ادارہ کا قیام ہے جو ۱۹۸۱ء میں عمل میں آیا جس کے ذریعہ کئی اشاعتی پروگرام انجام پائے اس کے بعد چند رفقائے کار کے ساتھ ۱۹۸۲ء میں "قادری اکیڈمی رامپور" کے قیام میں بھی سرگرمی ومستعدی کے ساتھ شامل رہے جو آج تک اسی اساس پر کام کر رہا ہے۔

رامنگر نینی تال پہونچنے کے بعد "رضا دار الاشاعت" کا قیام فرمایا جس نے مختصر سے عرصہ میں مثالی کارکردگی سے حیرت انگیز شہرت حاصل کر لی، الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن پہونچکر اپنے معاون کار مخلص احباب کے ساتھ ماہنامہ رضائے مصطفی نکالا اور بحسن خوبی اسکی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف تشریف لاکر بھی نشر واشاعت کی طرف کئی ایک مثبت قدم اٹھائے جو کامیاب تو رہے مگر حسب مراد نہیں، آپ بریلی شریف میں منصوبہ بند اشاعتی پروگرام کی امنگ رکھتے تھے، اس کو تائید غیبی ہی کہیں گے کہ مخیر قوم وملت حضرت سید شوکت حسین صاحب ممبی نے ایک ایسے ہی پروگرام کی پیش کش کی، اپنے خوابوں کی تعبیر سمجھ کر اس کو بکمال رغبت قبول کر لیا اور "امام احمد رضا اکیڈمی" کے نام پر اس عظیم کام کی داغ بیل ڈالدی جس کو ارباب عقیدت بڑی قدر وقیمت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں خداپاک اس کارنمایاں کو غایت درجہ کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم)

الغرض حضرت مصنف کا کاروان شوق پیہ بہ پیہ منازل عظمت کی طرف رواں دواں ہے تھوڑے ہی عرصہ میں اتنی کامیابیاں مستقبل میں اور بھی زرین خدمات کا پتہ دیتی ہیں۔ بقول شاعر ابھی جانا ہے مجھ کو اور آگے یہ منزل آخری منزل نہیں ہے

آخر میں دست بدعا ہوں کہ خدائے پاک اپنے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں بے پناہ برکت فرمائے تاکہ اسی طرح اپنی بیش بہا نگارشات اور گراں قدر خدمات سے نوازتے رہیں۔ ع

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

صغیر اختر المصباحی

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۳ مارچ ۲۰۰۱ء

بروز جمعہ مبارکہ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

از:۔ارشد علی جیلانی جبلپوری

# نذرِ عقیدت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اہل قرطاس وقلم سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ تصنیف وتالیف، ترتیب وتخریج کا کام کس قدر دشوار اور مشکل ہے۔مگر پھر بھی ہمدردان قوم وملت مسلک حق کی پاسداری اور نصیحت مسلمین کی خاطر اس امر دشوار کو خندہ پیشانی کے ساتھ انجام دیتے رہے ہیں۔

قرطاس وقلم کے رخ سے دینی خدمت وہ عظیم سرمایہ ہے جس کے ذریعہ مرنے کے بعد بھی صاحب قلم کی جیتی جاگتی تصویر قوم کو دیکھنے ملتی رہتی ہے۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصنیف وتالیف کے ذریعہ جو گراں قدر وعظیم دینی خدمات انجام دیں ان کی نظیر دور دور تک نظر نہیں آتی۔

آپ نے سیکڑوں قلمی جواہر پارے قوم کو عطا فرمائے جن کو دیکھ کر عجم ہی نے نہیں بلکہ عرب نے بھی آپ کی مدح وستائش کی۔اور سب نے آپ کے علم وفضل کو تسلیم کیا۔

اس عظیم ہستی کو رحلت فرمائے ہوئے اگر چہ پون صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ اپنے بے مثال کارناموں کی وجہ سے آج بھی زندہ ہیں۔اور اپنی بیش بہا تصانیف کی صورت میں گویا اپنے موسلادھار فیضان وکرم کے ساتھ ہمارے درمیان جلوہ افروز ہیں۔

آپ کے مخالفین آپ کی خداداد عظمت ومقبولیت کو برداشت نہ سکے اور انہوں نے طرح طرح سے آپ کو بدنام کرنے اور آپ کے علم وفضل کو گھٹانے کی سعی لاحاصل کی، ایک

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

صاحب نے تو گویا دن کی روشنی میں آفتاب کا انکار کرنے کی کوشش کی اور کہا اعلیٰ حضرت علم حدیث میں قلیل البضاعت تھے۔

متعدد علمائے کرام نے اس کذب بیانی کا پردہ فاش کیا اور واضح دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ اعلیٰ حضرت کو دیگر علوم وفنون کی طرح علم حدیث اور اس کے متعلقات پر بھی ید طولیٰ اور مہارت تامہ حاصل تھی۔

آقائے نعمت منبع فیض وحکمت استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ المنیف نے بھی اپنا قلم با فیض اٹھایا اور جامع الاحادیث جیسی عظیم الشان کتاب تالیف فرما کر مخالفین کی جانب سے ہونے والے اس اعتراض کا بہت ہی موثر انداز میں ازالہ فرما دیا۔

حضرت مدظلہ العالی نے احادیث کے اس مجموعے سے ثابت کر دیا کہ اعلی حضرت امام عشق ومحبت کو جملہ علوم حدیث میں جو صلاحیت خاصہ اور مہارت تامہ حاصل ہے اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے۔

www.alahazratnetwork.org

ہم عصر علماء ومحدثین آپ کے تبحر علم حدیث کا واضح طور پر اعلان فرماتے ہیں۔

عمدۃ المحدثین حافظ بخاری حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

وہ اس وقت امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر ہیں، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے ان کی روایت ودرایت کی خامیاں ازبر۔

علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے، اعلیٰحضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب وتذہیب میں وہی لفظ مل جاتا۔ اس کو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعے کی وسعت۔

حضور استاذی الکریم حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب قبلہ مدظلہ النظیف کی سالہا سال عرق ریزی و جاں سوزی کے بعد احادیث مقدسہ کا مجموعہ

بنام "جامع الاحادیث" آپ کے ہاتھوں میں ہے جو حذف مکررات کے بعد ۳۶۶۳۔احادیث پر مشتمل ہے۔

الحمدللہ تعالٰی ،ناچیز کو حضرت اقدس کی نگرانی میں جامع الاحادیث کی کمپوزنگ اور سیٹنگ کے دوران مکمل جامع الاحادیث کے سرسری مطالعہ کی بھی سعادت میسر آئی۔

خدائے ذوالجلال کی بارگاہ عظمت میں دعا ہے کہ مولٰی تعالٰی ہمارے استاذ معظم کے فیضان کرم کو ہم پر تادیر قائم ودائم فرمائے۔اور ہمیں استفادہ کی استعداد بخشے۔آمین بجاہ سیدی النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

سگ بارگاہ رضویت

احقرارشد علی جیلانی عفی عنہ

متعلم جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فہرست عنوانات مقدمہ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# اعتذار

احادیث کی تخریج نہایت دشوار گزار منزل اور صبر آزما مرحلہ تھا، بعض اوقات ایک ایک حدیث کے حوالے کے لئے گھنٹوں کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑتی تھی بلکہ بعض کے لئے ہفتوں جدوجہد جاری رہتی جب کہیں کامیابی ملتی۔ اس جدوجہد کے بعد جب حوالہ مل جاتا تو اس پر فرح وسرور کا جو عالم ہوتا وہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اس تلاش وجستجو کے بعد بھی ہم بعض احادیث کی تخریج سے قاصر رہے ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کسی صاحب کو ایسی احادیث میں سے کسی کا حوالہ مل جائے تو ہمیں ضرور اطلاع دیں، ہم شکریہ کے ساتھ دوسرے ایڈیشن میں اسکا اضافہ کردیں گے۔

نیز ہم نے امام احمد رضا قدس سرہ کی تصانیف متداولہ میں سے تقریباً تین سو تصانیف سے احادیث جمع کر کے یہ مجموعہ ہدیہ قارئین کیا ہے، امام احمد رضا کا قلم بلاشبہ لغزش سے پاک ہے لیکن اس طویل سفر میں ہم سے کسی مقام پر کوتاہی ہوجانا کوئی امر مستبعد نہیں، پھر یہ کہ مجھے اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا بھی کامل اعتراف ہے، لہذا جس مقام پر قارئین کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو وہ اپنے حلقۂ اثر اور ہم نشینوں کی مجلس میں کتاب کی وقعت واہمیت کم کرنے کے بجائے براہ راست مجھے مطلع فرمائیں تاکہ اسکی تلافی کی جاسکے اور ہدیہ تشکر بھی پیش کیا جائے۔

امیدوار کرم

مرتب

www.alahazratnetwork.org

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

## المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ


**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **مقدمہ جامع الاحادیث (جلد اول)**

اصلاح ونظر ثانی............ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج.............. مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ.............. مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ........... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................. (۱۰۰۰)

سن اشاعت............ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت...................

Nafse Islam

www.alahazratnetwork.org

## ملنے کے پتے

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنندوہار بریلی شریف

# انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہِ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ــــــ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولت لازوال سے مالا مال کیا ــــــ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتسابِ فیض کیا ــــــ اور جس کے دستِ حق پرست پر کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرفِ بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

## یعنی

WWW.NAFSEISLAM.COM

تاجدار اہل سنت، شہزادہء اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہا، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتیء اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے۔ امین

# اجمالی فہرست جلد دوم




Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المسلسل احسانه ، المتصل انعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله واكرامه، ذكره سند من لا سند له ، واسمه احد من لا احد له۔

فافضل الصلوات العوالى النزول ، واكمل السلام المتواتر الموصول، على اجل مرسل ، كشاف كل معضل، العزيز الاعزالمعز الحبيب، الفردفى وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض ، وبا لا ستناد اليه يعود صحيحاً كل مريض ، قدجاء جوده المزيد ، فى متصل الاسانيد، ، بل كل فضل اليه مسند، عنه يروى واليه يرد، فسموط فضائله العليه ، مسلسلات با لاولية، وكل درجيد من بحره مستخرج، وكل مدر جودفى سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعة مشفوع، والاصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فاليه الاسناد فى محشر الصفوف، وامر الموقف على رايه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود ، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر ،وطريق الشاذ الى شواظ سقر،حافظ الامة من الامور الدلهمة الذاب عناكل تلبيس و تدليس ، والحابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس ، الحاكم الحجة الشاهد البشير ، معجم فى مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك ، وما عليه مستدرك ، مقبوله يقبل ، ومتروكه يترك ، تعدد طرق الضعيف اليه ، فمن سننه الصحاح التعطف عليه ، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ، وير تقى من

---

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اسی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه الى درجة الصحيح، مداراسانيد الجود والاكرام ، منتهى سلاسل الانبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ افاق السماء و اطراف العالم ، و على اله وصحبه وكل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعة ووعاة ادبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من افضاله الواصلة الدارة

---

☆سند ☆اسناد ☆طریق ☆متواتر
☆مشہور ☆مستفیض ☆عزیز ☆غریب
☆فرد ☆احد ☆مقبول ☆مردود
☆صحیح ☆متصل ☆موصول ☆وصل
☆متصل الاسانید ☆معلل ☆علت ☆شاذ
☆شذوذ ☆ضبط ☆حسن ☆ضعیف
☆اعتضاد ☆محفوظ ☆منکر ☆متابع
☆شاہد ☆معتبر ☆مرسل ☆معضل
☆منقطع ☆مدلس ☆موضوع ☆متروک
☆معلول ☆مدرج ☆مضطرب ☆مزید فی متصل الاسانید
☆اختلاط ☆وہم ☆مرفوع ☆موقوف
☆مقطوع ☆منتہی ☆عوالی ☆نوازل
☆علیۃ ☆علو ☆رجال ☆مسلسل بالاولیت
☆رواۃ ☆دعاۃ ☆صحب ☆روی
☆یروی ☆اجازۃ ☆مناولۃ ☆وجادۃ
☆مجاز ☆صالح ☆جید ☆حافظ
☆حاکم ☆حجت ☆جامع ☆جوامع
☆سنن ☆مسند ☆معجم ☆مستخرج
☆مستدرک ☆صحاح ☆مخرج

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتوا صلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ایهام، ولا اختلاط با لا عداء اللیام ، ماروی خبر و هوی اجازة ، و غلب حقیقة الکلام محازة۔ آمین۔اما بعد۔

# ا۔نیت

## (۱)اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَ إِنَّمَالِکُلِّ اِمْرَءٍ مَا نَوٰی ۔

فتاوی رضویہ۲/۴۷۵ ☆ فتاوی رضویہ۹/۲۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، | باب کیف کان بدئو الوحی ، | ۲/۱ |
| الصحیح لمسلم ، | باب قوله ﷺ انما الاعمال الخ | ۱۴۰/۱ |
| السنن لابی داؤد ، | کتاب الطلاق باب ما عنی به الطلاق و النیات ، | ۳۰۰/۱ |
| السنن لابن ماجه ، | ابواب الذھد ، | ۳۲۱/۱ |
| السنن للنسائی ، | کتاب الطھارة | ۲۴/۱ |
| السنن للنسائی ، | کتاب الطلاق ، | ۱۰۴/۳ |
| السنن للنسائی ، | کتاب الایمان والنذور ، | ۱۴۴/۲ |
| السنن الکبری للبیهقی ، | کتاب الطھارة | ۴۱/۱ |
| الموطا لمالك | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| المسند لاحمد بن حنبل ، | ۲۵/۱ | ☆ | الترغیب و الترھیب للمنذری ، | ۵۶/۱ |
| حلیة الاولیاء لابی نعیم | ۳۴۲/۶ | ☆ | کتاب الزھد و الرقائق ، | ۲۲۸/۱ |
| التفسیر للبغوی ، | ۴۳۱/۱ | ☆ | تلخیص الحبیر لابن حجر ، | ۵۵/۱ |
| المسند للحمید ی | ۲۸/۱ | ☆ | تاریخ بغداد للخطیب، | ۲۴۴/۴ |
| فتح الباری، | ۹/۱ | ☆ | تاریخ اصفھان لابی نعیم ، | ۱۵/۲ |
| شرح السنة للبغوی ، | ۴۰۱/۱، | ☆ | علل الحدیث لابن ابی حاتم | ۳۶۲ |
| اتحاف السادة للمتقین | ۳۸۰/۲ | ☆ | | |
| التفسیر لابن کثیر ، | ۳۴۵/۲ | ☆ | المغنی للعراقی ، | ۳۵۱/۴ |
| روح المعانی | ۹۲/۳ | ☆ | البدایة و النھایة لابن کثیر ۱۱۸/۱۰، | ۵۵/۱۱ |

**اقول:** اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تا کہ طالب علم کو اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اوران سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اوران سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دوسو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

مثلاً امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبداللہ بن مبارک، سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبداللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہرحال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲م

## (۲) نیت خیر پر اجر

۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ ۔ فتاوی رضویہ ۶۸۰/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلا، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی " خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ " (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

---

۲ ۔ حلیة الاولیاء، ۲۵۵/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۸/۶
اتحاف السادة المتقین، ۱۵/۱۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۳۷/۹
الفوائد للشوکانی، ۲۵۰ ☆ الاسرار المرفوعه لعلی القاری ۳۷۵
کشف الخفا للعجلونی، ۴۳۸/۲ ☆ الدرر المنتشرة للسیوطی، ۱۶۶

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امتثال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتین سیکھونگا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤ نگا، دین سکھاؤ نگا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔

www.alahazratnetwork.org

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔

(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ و الحمدللہ و السلام علی رسول اللہ ،

(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضورو آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد للہ' کہا اسے 'یرحمك اللہ' کہونگا۔

(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرونگا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔

(۳۱) و (۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت

کھونگا۔اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۔

(۳۳) جو راہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴) اندھے کی دستگیری کرونگا۔(۳۵) جنازہ ملا تو نماز پڑھونگا۔

(۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نیات کثیرہ۔تو دیکھئے کہ جو ان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔اور ہر قدم چالیس قدم، پہلے اگر ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۸۱ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۷۵

## (۳) اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لا يَنظُرُ إِلى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ إِنَّمَا يَنظُرُ إِلى قُلُوبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔۱۲م

---

۳۔ الصحيح لمسلم ، كتاب البر و الصله تحريم الظن و التحسس ، ۲/۳۱۷
السنن لابن ماجه ، كتاب الزهد باب القناعة ، ۲/۳۰٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۸۵ ، ۵۳۹
الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/۱۱٤

# (۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤ ـ عن أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : بعثنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا الله فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أ قَالَ لاَ إلٰهَ إلاّ اللهُ وقتلته قال : قلت يا رسول الله ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعلمَ أقالَها أم لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أنى أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متأثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۲۳

www.alahazratnetwork.org

---

٤ ـ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ٦٧ باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله
السنن لابى داؤد كتاب الجهاد ، ۳۵۵/۱
السنن لابن ماجه ، كتاب الفتن ، ۲۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٣٩/٤ ، ٢٠٧/٥

# ۲۔توحید وصفات الٰہی

## (۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علی رضا حدثنی أبی موسی الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : حدثنی حبیبی و قرة عینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : حدثنی جبرئیل قال : سمعت رب العزة یقول : **لا إله إلا اللہ** حِصُنِی، فَمَنُ قَالَ دَخَلَ حِصُنِی، وَ مَنُ دَخَلَ حِصُنِی أمِنَ مِن عَذَابِی ۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابوزرعہ رازی ۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑ گڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے ۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں ۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں ۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے ۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے ۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے ۔ کوئی روتا ہے ۔ کوئی سواریٔ مقدس کا سم چومتا ہے ۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش ۔

---

۵۔ الصواعق المحرقه لابن حجر المکی ، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳/۱۹۲

سب لوگ خاموش ہورہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرماکر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جوارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت ھذا الاسناد علی مجنون لبرأ من جنتہ ۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھ دیں۔ اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔ اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے دہنی ران پر باندھیں۔ اور دشواریٔ ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

**اقول :** فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسوییٖن میں سے ہیں۔ تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شیٔ کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں۔ کتابت میں۔ تو ان دوشق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔ الاسم عین المسمی۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ المشھور عن اصحابنا ان الاسم ھو المسمی۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔ تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعۂ تبرک وتوسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال وبحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اللہ ومحبوب واولیاء کے سلسلۂ کرام وکرامت میں انسلاک

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہئے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ١٣٧

## (٢) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و معاذ ردیفه علی الرحل قال : یا معاذ بن جبل! قال : لبیك یا رسول الله و سعد یك! قال : یا معاذ ! قال : لبیك یا رسول اللّٰه و سعدیك! قا ل: یا معاذ! قال : لبیك یا رسول الله و سعدیك ثلثا! قال : مَا مِنْ أَحَدٍ یَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَ أن مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلّا حَرَّمَه اللّٰهُ علی النَّارِ قَالَ : یَا رسول الله ! أفلا أخبر به الناس فیستبشرون؟ قال: اذاً یَتَّكِلُوا، وأَخبرَ بِهَا مُعاذٌ عِنْدَ مَوتِهٖ تَأثُّماً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا : یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا اله الاالله محمد رسول الله، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کرلینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ٣۴

٧ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

---

٦ـ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب العلم ، ١/ ٢٤ ☆ الصحیح لمسلم، کتا ب الایما ن، ١/ ٤٦

٧ـ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٣/ ٦١٣☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٣/ ٢٦٦

کنز العمال للمتقی ، ٥٦٥٢ـ ٣/ ٩٣

الله تعالى عليه وسلم: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَ إِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ۳۶

## (۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضِهِمْ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ: إِشْفَعْ لِذُرِّيَتِكَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللهِ تَعَالَى فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ تَعَالٰى، فَيُؤْتٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ، فَيُؤْتٰى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا لَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُوْتٰى فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، أَنْطَلِقُ فَأَسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ، فَأَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ يُلْهِمُنِيهِ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً، فَيُقَالُ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهُ وَ إِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّيْ تَعَالٰى فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً فَيُقَالُ لِيْ: يَامُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَإِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيُقَالُ لِيْ: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ إِلٰى رَبِّيْ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً فَيُقَالُ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَ إِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيُقَالُ لِيْ: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى

---

۸۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۱۱۰/۱ ☆ المسند لابی عوانه ، ۱۸٤/۱
الجامع الصحيح للبخارى، صفة الجنة ، ۹۷۱/۲ ☆ التفسير للبغوى ، ۱۷۷/٤

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

أَدْنٰى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِفَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ اِلٰى رَبِّيْ فِي الرَّابِعَةِفَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِداً فَيَقَالُ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ ،وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ :يَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ :لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ : لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ ، وَ لٰكِنْ وَ عِزَّتِيْ وَ كِبْرِيَائِيْ وَ عَظَمَتِيْ وَ جَبْرِيَائِيْ! لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔سب سے پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جا کر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا،تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔پھر مجھے حکم ہوگا۔اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانۂ گندم یا جو کے مانند ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگوگے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہو اسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں لا الہ الا اللہ پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.**

۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۶ ☆ المسند لابی عوانه، ۱/۱۹
التفسیر للبغوی، ۱/۵٤٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۸۳
السنة لابی عاصم، ۲/٤٦٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷۰
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۹/۲٤۱
التفیسر لابن کثیر، ۲/۲۸۷ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَآ إِلٰه إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ إِلّا دَخلَ الجَنّةَ، قلتُ : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قال : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلت : و إن زنٰی و سَرقَ ، قال و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلتُ: و إِن زنٰی و إن سرق ، قال: و إن زنٰی و إن سَرقَ ، ثُم قال فی الرّابِعةِ علٰی رَغْمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھر اسی پر اسکا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہ ہی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید و اہل لا اله الا الله تھے۔ تو نبی از قبیل' لیس ذلك لك' ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ان پر اتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا۔ اور" اَلیومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ وَ اَتمَمْتُ عَلَیکُم نِعمَتِی "نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام و کامل کر دیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ کما حققه خاتم الحفاظ الجلال السیوطی و لا عطر بعد عروس۔ اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول۔ کما حققناه بما لا مزید علیه فی رسالتنا "الهاد الکاف فی حکم الضعاف " بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اسکی تصحیح کی۔ أفضل القری لقراء ام القریٔ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الأنبیاء و أمھاتہ إلی آدم و حواء لیس فیھم کافر ۔لأن الکافر لا یقال فی حقہ أنہ مختار ولا کریم و لا طاھر بل نجس۔ و قد صرحت الأحادیث بأنھم مختارون و أن الآباء کرام و الأمھات طاھرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبک فی الساجدین ۔ علی أحد التفاسیر فیہ أن المراد تنقل نورہ من ساجد إلی ساجد و حینئذ فھذا صریح فی أن أبوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أھل الجنّة و ھذا ھو الحق بل فی حدیث صححہ غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیہ أن اللہ تعالی أحیاھما فآمنا بہ ألخ ۔ مختصرا و فیہ طول ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں ۔انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی ۔کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں ۔آباء سب کرام ہیں ۔مائیں سب پاکیزہ ہیں ۔اور آیت کریمہ ''و تقلبک فی الساجدین'' کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا ۔تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں ۔یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس مین طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذھبی حب الدیار لأھلھا ÷ و للناس فیما یعشقون مذاھب

جسے یہ پسند ہو'' فبھا و نعمت '' ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔إن ذلکم کان یوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم سے ڈرے۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فى هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لخبر الطبرانى لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات ـ

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علمانے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

و اَلَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : إجتمعت نصارى نجران و أحبار يهود عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبرٰهيم إلايهوديا ، و قالت النصارى ما كان إبرٰهيم إلانصرانيا فأنزل الله فيهم" يَا أَهلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إبرٰهيم و ما أنزِلَتِ التورٰة و الإنجيلُ إلّا مِن بَعدِهٖ " إلى قولهٖ : " و اللهُ و لِيُّ المُؤمِنِيۡنَ "فقال أبو رافع القرظى حين إجتمع عنده النصارى و الأحبار فدعا هم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم إلى الإسلام أتريد مِنّا يا محمد! أن نعبد ك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصرانى ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

---

۱۰ـ دلائل النبوة للبيهقى ، ۵/۳۸٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۲/٤۰
التفسير لابن كثير ، ۲/٥٤ ☆ التفسير للطبرانى ، ۳/۳۰۵

تدعو، او کما قال ،فقال رسول الله : مَعاذَ اللهِ أن أعبدَ غير الله أو آمُرَ بِعِبَادَةِ غير ، ما بذلك بعثني و لا أمرني ـ فأنزل الله عزوجل في ذلك من قولهما ـ ما كان لِبَشَرٍأن يؤتِيَه اللهُ الكِتَابَ وَ الحُكمَ و النُّبوَّةَ ثُم يقولُ للنّاسِ كُونُوا عِباداً لِي مِن دُونِ الله لكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِما كُنتم تعلَمُونَ الكِتَابَ و بِما كُنتم تَدرُسُونَ و لا يأمُرَكم أن تَتخِذُوا المَلاَئِكَةَ و النَّبِيِّينَ أرْبَاباً أيَأمُرُكُم بِالكُفرِ بَعدَ إذ أنتمُ مُسلِمُونَ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاری اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاری نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توراۃ وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (کنزالایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاری عیسی ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔ ۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہواوراس سے کہ تم درس کرتے ہو۔اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کوخدا ٹھہرالو۔کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنزالایمان)۔فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۳/۹

## (٦) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

١١۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا طاعةَ لِأَحدٍ فِي مَعصيةِ الله تعالىٰ، إنَّمَا الطّاعةُ فِي المَعْرُوْفِ ۔ فتاوی رضویہ،۲/۴۴۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔۱۲م

١٢۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

www.alahazratnetwork.org

---

١١۔ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الاحكام ، ١٠٥٨/٢ ايضاً كتاب اخبار الاحاد ، ١٠٧٨/٢
ايضاً ، كتاب المغازى ، ٦٢٢/٢ ☆ السنن للنسائى ، كتاب البيعة ، ١٦٦/٢
١١۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الامارة، ١٢٥/٢ ☆ السنن لابى داؤد ، كتاب الجهاد ، ٣٨٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٨٠٢/١، ٩٤، ١٢٤، ١٢٩، ١٣١، ٤،
ايضاً ، ٤٢٦/٤، ٤٢٧، ٤٣٦،
الجامع الصغير ، ٥٨٥/٢، صحيح
المستدرك للحاكم ، ١٢٣/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٣٣/٣، ١٨٥/١٨
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٢٦/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ١١٨/١، ١٧٧/٢
المصنف لعبد الرزاق ، ٣٣٥/١١ ☆
كنز العمال لعلى المتقى ، ١٤٨٧٤، ٦٧/٦ ☆ ايضاً ١٤٩١١، ٧٧/٦
علل الحديث لابن ابى حاتم الرازى ، ١٢٩٢، ١٣٠٠
كشف الخفاء للعجلونى ، ٥١٠/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٧٩
١٢۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٢٩/١، ١٣١، ٤٢٦/٤، ٤٢٧، ٤٣٢، ٦٦/٥، ٧٠
الجامع الصغير للسيوطى، صحيح ٥٨٥/٢، ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ١٧٧/١
٣٣٧٠٦۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ٥٤٩/٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب البغدادى ، ١٤٥/٣
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ١٣٣/١ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعصِیَۃِ الخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ،۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَن کَانَ یُحِبُّ أن یَعْلَمَ مَنزِلَتَہٗ عِنْدَ اللہ فَلْیَنْظُر کَیفَ مَنزِلَۃُ اللہِ عِندَہ، فإنّ اللہ یُنزِلُ الْعَبْدَ مِنْہُ حَیْثُ أنْزَلَہٗ مِن نِفْسِہٖ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی ہریرۃ و سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.alahazratnetwork.org

اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴ ۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إن اللہَ وِترٌ وَیُحِبُّ الْوِترَ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

---

۱۳۔ السنن لابی داؤد ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۴، ۲۵

اتحاف السادہ للزبیدی ،، ۷/۵۷۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ،، ۵/۱۸۰

الطبقات الکبری لابن سعد ، ۱/۲، ۵۲ ☆ الکامل لابن عدی ،، ۲/۵۹۳

دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۵/۳۱۸ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للألبانی ، ۲/۴۵۵

عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۳۸۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیہقی، ۲۲

کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/۵۶۱ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ۴۹۰۱

۱۴۔ المستدرک للحاکم ، العلم ، ۱/۴۹۴ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها و عن عبد اللہ بن مسعود و عن عبد اللہ بن عمر و عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

## (۹) بعض صفات باری تعالٰی

۱۵۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: إن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات، اَللّٰهم! أنتَ الأوّلُ فَلَیسَ قَبلَكَ شَیٌٔ وَ أنتَ الآخِرُ فَلَیسَ بَعدَكَ شَیٌٔ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ اَللّٰهم! أنت الأول فلیس قبلك شیٔ ،و أنت الآخر فلیس بعدك شیٔ ۔

رسالہ المبین ختم النبیین ص ۱۱۷

www.alahazratnetwork.org

## (۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالٰی ہے

۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَقُولُ العَبدُ لِسَیِّدِہٖ مَولَائی فإنّ مَولَاکُمُ اللّٰهُ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غلام اپنے آقا کو 'مولائی' نہ کہے کہ حقیقی مولی اللہ تعالٰی ہے۔

---

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۲/۶۷۷
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۴۵ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ۸۰
المستدرك للحاکم، کتاب الایمان، ۱/۲۴ ☆ الاذکار النوویه، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸، ۱/۲۶۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۸/۲۲۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۴۴
مشکوة المصابیح، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱/۷۴
۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب الالفاظ، ۲/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة المتقین للزبیدی، ۷/۵۷۷

## (۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَا مَلِكَ إلّا اللهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

## (۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸۔ **عن** عبد الله بن الشخير العامری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء إلی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سيِدُنا ، فَقالَ : السَّيدُ الله

حضرت عبداللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالی ہی ہے۔

## (۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹۔ **عن** أبی شريح الهانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الادب، ۲۰۸/۲ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱

۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی کراهیة المتاج، ۶۶۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵،۲۴/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۰/۵
الطبقات الکبری لابن سعد، ۵۷۶ ۲/۲۱، ☆ الکامل لابن عدی، ۵۹۳/۲
دلائل النبوة للبیهقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۳/۲
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۳۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۲۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۶۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۴۹۰۱

۱۹۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغیر الخ ۶۷۷/۲ ☆ السنن للنسائی،
السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۵/۱ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ۸۰
المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ۲۴/۱ ☆ الاذکار النوویه ۲۵۹
کنز العمال لعلی للمتقی، ۱۳۱۸، ۲۶۳/۱ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۱۱
مشکوة المصابیح، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إن اللہ ھُو الْحَکَمُ فَلِمَ تُکَنّٰی بِأبِی الْحَکَمِ ؟

حضرت ابوشریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اختیار اسی کو ہے ) تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟

## (۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لَا تُسَمّوا أبناءکُم حَکِیْمٌ وَ لَاأبَا الْحِکم، فَإنَّ اللہَ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

## (۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۱۔ **عن** أبی ھریرۃ قال: إن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع رجلا یقول: شاھان شاہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أللّٰہ مَلِکُ الْمُلُوکِ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔اور اسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہوتو صراحۃ کفر ہے۔کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی

---

۲۰۔ مجمع الزائد للھیثمی، ۸/۱۰۵ ☆ عمدۃ القاری للعینی،

۲۱۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۱۶/۵۹۶ ☆ ابن البخار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بد تر کفر ہے۔ مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کرسکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعا قطعا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینۂ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے ۔ أنبت الربیع البقل ۔موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگر چہ نہ مراد نہ مفہوم۔مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعا باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر وسائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع وترکیب لیجئے۔ مثلا قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء ،صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں ، بگار بگ وغیر ہا کہ علماء ومشائخ وعامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین ، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین ، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعا حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقینا حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقینا کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ وامام ہے، اور یہ صراحۃً کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم ومفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر وباہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں وامراء وزراء کو بندۂ حضور وفدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ ورسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنی سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاڑ بگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں۔ تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعا یقیناً متروک ومہجور ہے۔ جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابو العلاء علاء الدین ناصحی ،امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامہ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدہ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں ۔ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔ اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء و محدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔ اور اس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں "تعالیٰ جدك" حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفضیح رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، تقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا' ألسید الله ' سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہو کر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو "إن الحکم الا للہ" حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو "إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو "قُلْ لَا يَعْلَمُ الْآيَة" فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ "فَابْعَثُوا حَكَماً" ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور "تَعَاوَنُو عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى" اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور "إِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ" اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور "إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُوْلٍ" سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور "يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ يَشَاءُ" چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور "تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ" یہ غیب کی خبریں ہم تمہارے طرف وحی کرتے ہیں۔ اور "يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرمارہا ہے۔ "أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ" تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرع میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

جب اسکی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إنّ ظَرفاً لَا یُحِلُّ شَیْئاً وَ لَا یُحَرِّمُہٗ ۔ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔　　فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

## (۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲ ۔ **عن** رجل من الصحابة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال اللہ تبارك و تعالیٰ: یَا اِبنَ آدمَ! قُمْ اِلیّ أَمْشِ اِلَیْكَ، وَ امْشِ اِلیّ أُهَرْوِلُ اِلَیْكَ ۔
فتاوی رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

## (۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یَا أیها النَّاسُ ! اَرْبَعُوا علی أنْفُسِكُمْ فَإنّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَ لَا غَائِباً ۔ إنّكُمْ تَدْعُونَ سَمِیْعاً قَرِیْباً وَ هُوَ مَعَكُمْ ۔

---

۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التوحید ، ۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم ، کتاب التوحید ، ۲/۳۵۴
السنن لابن ماجه ، الادب ، ۲/۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۹۲ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۱/۲۲۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۷۸ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۲۷/۳۱
الاتحافات السنیة، ۳۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا حول و لا قوة الا باللہ، ۲/۹۷۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الذکر ، ۲/۳۴۶ ☆ السنن لابی داؤد، ابواب الوتر ، ۲۱۴
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۸۴ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۳۲۴۳، ۲/۸۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۵۰۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۹۴ ، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۷، ۴۱۸، ۴۱۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلا شبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۶

## (۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَللّٰهم! اِنّی اَسْئَلُكَ مِن كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدَيْكَ وَ اَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدَ يْكَ ۔ صفائح اللجین ص ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں ۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۲۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : يَدُ اللهِ بَسْطَانِ ۔ صفائح اللجین ص ۱۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۴۔ المستدرك للحاكم كتاب الدعاء ۱/۷۰۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۶۷۹، ۲/۱۸۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۴۸۶، ۱/۹۲

۲۵۔ الصحيح لمسلم، التوبة، ۲/۳۴۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۵، ۴۰۴
الفردوس للديلمی، ۵/۲۵۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۱/۹۹۸
شرح السنة للبغوی، ۵/۸۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ۱/۲۷۳
كنز العمال للمتقی، ۲۵۲ ، ۱۰ ، ۴/۲۲۱ ☆ الزهد لابن مبارك، ۳۸۵
المصنف لابن ابی شيبة، ۳/۱۸۱ ☆

۲۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، التفسير، ۲/۶۷۷ ☆ الصحيح لمسلم، الزكوة، ۱/۳۲۲
الجامع للترمذی، التفسير، ۲/۱۳۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۴۸

علیه وسلم : ید الله ملأیٰ لَا تَغِیضُهَا نَفْقَةُ سَحَاءِ اللَّیلِ وَ النَّهارِ۔ أفرأیتم مَا أُنفِقَ مُنْذُ خَلقَ السَّماءَ وَ الأرْضَ فَإنهٗ لَم یَغِضْ مَا فِی یَدِہٖ وَ کَانَ عَرْشُهٗ علی الْمَاءِ وَ بِیَدِہٖ الْمِیزَانُ یَخفِضُ وَ یَرْفَعُ ۔　　صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: بکیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی، اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا، اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔۱۲م

## (۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین وآسمان ہیں

۲۷ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو علی المنبر یقول: یأخذ الجبارُ سَموٰتِهٖ وَأرْضِهٖ بِیَدَیْهِ، وَ قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدیه و جعل یقبضهما و یبسطهما، قال : ثم یقول : أنا الرحمن أناالملك ، أین الجبارون ، أین المتکبرون؟ و تمایل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن یمینه و عن شماله حتی نظرت إلی المنبر یتحرك من أسفل شئ منه حتی إنی أ قول أساقط هو برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔　　حاشیة معالم ص ۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اوران کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔میں رحمٰن ہوں۔میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی داہنی اور بائیں جانب جھکے۔یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

---

۲۷۔ التفسیر للطبری،　　۲۷/۲۴

السنن لابن ماجه ،　　کتاب الزهد،　　۳۱۶

سے ہٹنے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گرنہ جائے۔۱۲م

۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَطْوِی اللہ تعالیٰ السَّموات یومَ القِیامَةِ ثُم یأخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنیٰ ثُم یقولُ أنا الملكُ ـأین الجبارون ؟أین المتکبرون ؟ ثم یَطْوِی الأرْضِیْنَ ثُم یأخُذُھُنَّ ،قَالَ إبن العَلاءِ : بِیَدہ الأخریٰ ـ ثُم یقولُ : أنا المِلكُ ـ أین الجبارونَ ؟ أین المتکبرونَ؟۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟ ۱۲م حاشیہ معالم ۳۹

www.alahazratnetwork.org

## (۲۰) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: أتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أعرابی فقال: یا رسول اللہ ! جھدت الأنفس و ضاعت العیال و نھت الأموال و ھلکت الأنعام ، فاستسق اللہ لنا ، فإنا نستشفع بك علی اللہ و نستشفع باللہ علیك ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :وَیحكَ ، أتدرِی ما تقولُ : و سبّح رسولُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَ ما زالَ یُسبِّحُ حتّٰی عُرِفَ ذلك فی وجوہ أصحابہ ثم قال : و یحك إنہ لَا یُستَشْفَعُ بِاللہ علی أحد مِّنْ

---

۲۸۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ۲/۳۷۰ ☆ الضعفاء للعقیلی ۳/۱۵۴
السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۶۵۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیھقی، ۲۳۷
الاتحافات السنیۃ ، ۳۱۷ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی ، ۷/۹۶
السنن لابن ابی العاصم ، ۱/۲۴۱
۲۹۔ السنن لابی داؤد السنۃ، ۲/۶۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۳۲، ۱/۲۲۴
دلائل النبوۃ للبیھقی، ۶/۱۴۳ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۷/۱۴۱

خَلْقِهٖ ، شَانُ الله أعظمُ مِنهُ۔　　برکات الامداد ص ۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہو گئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہو گئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان الله ، سبحان الله فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریاد رسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے۔ مگر وہابیہ کی بد عقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے　　جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے　　اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لو جدوا الله توابا رحيما ۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ ایاك نستعين ”میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔نہیں نہیں۔جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص۴ تا ۵

## (۲۱) اللہ ورسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما نزلت هذه الآية وَ شَاوِرْهُمْ فِي الأَمرِ ألآية ۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أما إن الله وَ رسُولَه غَنِيّانِ عَنهُما وَ لٰكِن جَعلَهَا اللهُ رَحْمَةً لأُمّتِي، فَمَن شَاوَرَ مِنهُم لَم يَعدِم رُشْداً، وَ مَن تَرَكَ الْمَشوَرَةَ مِنهُم لَم يَعْدِم عناءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

---

۳۰۔ شعب الایمان للبیهقی، ۷٦/٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۰/۲

کریمہ"شاورھم فی الامر" نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالٰی نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ دین حق

## (۱) دین نصیحت ہے

۳۱ ۔ **عن** تمیم الداری قال: قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِلّٰہِ وَ لِکِتَابِہٖ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَ لِاَئمَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِہِمْ۔

دوام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام ۔نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو شرعا سکے اور ضرورۃ سے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۵۴/۱
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلۃ، ۱۴/۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعۃ، ۱۶۵/۲
السنن للدارمی، ۳۱۱/۲ ☆ السنۃ لابن ابی العاصم ، ۵۱۹/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۷/۱ ☆ المسند للحمیدی، ۸۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۳/۲، ۱۰۸/۱ ☆ المسند للشافعی، ۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۷/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹۲/۱۳
الدرالمنثور للسیوطی، ، ۲۶۷/۳ ☆ ارواء الغلیل للآلبانی، ۶۲/۱
التاریخ الصغیر للبخاری، ۳۵/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ، ۱۸۸/۲
الاذکار النوویہ، ۲۷۹ ☆ تغلیق التعلیق للعسقلانی، ۲۲۷/۸
التفسیر للقرطبی، ۲۲۷/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۷/۱۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۳۷/۳
المطالب العالیۃ للعسقلانی، ۱۹۷۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۱۸۹/۱
الدر المنتثرہ للسیوطی، ۸۵ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۰۱۹

# (۲) دین آسان ہے

۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَ لَن يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ الّاغلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا ،وَ أبْشِرُوْا ،وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَئ مِنَ الدَّلْجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہذا تم میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔۱۲م

۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ألدِّيْنُ يُسْرٌ،وَ لَن يُّغَالِبَ الدِّيْنَ أحَدٌ اِلّاغَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ ۱۱۹/۲

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔۱۲م

---

۳۲۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الايمان ،۱۰/۱ ☆ السنن للنسائی، كتاب الايمان، ۲۳۳/۲

الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۱/۱ ☆ كنز العمال لعلی المتقی،۵۳۴۳، ۳۵/۳

اتحاف السادة للزبيدی، ۳۶۸/۶ ☆ التفسير للبغوی، ۲۵۶/۳

فتح الباری للعسقلانی، ، ۱۲۴/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۵۴۸۴

التمهيد لابن عبد البر ، ۱۲۱/۵ ☆ مشكوة المصابيح ، ۱۲۴۶

۳۳۔ شعب الايمان للبيهقی، ۴۰۱/۳ ☆ الجامع الصغير ، ۲۶۱/۲

الدر المنثو ر للسيوطی، ۱۹۲/۱ ☆ التفيسر للقرطبی، ۴۳۲/۳

كشف الخفاء للعجلونی، ۴۹۸/۱ ☆

٣٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَ فِي الدِّيْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔۱۲م

٣٥۔ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوْا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک تم اس دین کوغلبہ حاصل کرکے نہیں پاسکوگے۔۱۲م

## (۳) دین میں آسانی بہتر ہے

www.alahazratnetwork.org

٣٦۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

٣٤۔ السنن لابن ماجه ، ٢٢٤/٢ ☆ السنن للنسائى ، كتاب الحج ، ٤٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٧، ٢١٥/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ، ١٢/٣
نصب الراية للزيلعى ٧٦/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥٣٤٧ ، ٣٥/٣
التمهيد لابن عبد البر، ١٩٦/١ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ٩٣٤٧
المستدرك للحاكم، المناسك، ٦٣٨/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٧٤/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٣٩١/٤ ☆ محمع الزوائد للهيثمى، ٦٢/١
الدرالمنثور للسيوطى، ٢٢٥/١ ☆ السنة لابن ابى عاصم ، ٤٦/١
المعجم الكبير للطبرانى، ١٥٦/١٢ ☆ موارد الظمئان للهيثمى، ١٠١١
٣٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٢٧/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥٣٤٤ ، ٣٥/٣
شعب ا لايمان للبيهقى، ٤١٦/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٥٣/١
٣٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٣٠/١٨ ☆ محمع الزوائد للهيثمى، ٦٠/١
فتح البارى للعسقلانى، ٩٤/١ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ٢١/١
الفقيه و المتفقه للخطيب، ٢٢/١ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ١٠٧/٢
التفسير للقرطبى، ٩٩/١٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥٣٥٢ ، ٣٦/٣

الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر دینکم أیسره ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ عن أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِیَّاکُمْ وَ التَّعَمُّقَ فِی الدِّیْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهٗ سَهْلاً فَخُذُوْا مِنْهُ مَا تُطِیْقُوْنَهٗ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ کَانَ یَسِیْراً ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔لہذا جسکی طاقت ہووہ کرو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہواگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔۱۲م

و فی الباب عن أنس رضي الله تعالیٰ عنه

www.alahazratnetwork.org

## (۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ ۔　　فتاوری رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔۱۲م

---

۳۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۸، ۳/۳۵

۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/۳۵ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۵۴

الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/۲۱ ☆ السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۹

المسند لاحمدبن حنبل، ۲۸۲ ، ۲/۲۳۹ ☆ المسند للحمیدی، ۹۳۸

السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۳۲۳

التمهید لابن عبد البر ، ۱/۳۱۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۴۱۷

الشفا للقاضی عیاض، ۲/۴۹۷ ☆ کنز العمال لعلی المتقی ، ۴۹۳۶، ۲/۶۲۸

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵ ☆

## (۵) حضور آسان دین لائے

۳۹ ـ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ـ

فتاوی رضویہ ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا، تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔۱۲م

## (۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

۴۰ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحَبُّ الْأَدْيَانِ إِلَى اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

## (۷) حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

۴۱ ـ **عن** أبی العوام البصری قال : قال أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی

---

۳۹ ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۶۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۸
التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۳۹ ☆ الاتحافات السنیة، ۹/۱۸٤
التفسیر لابن کثیر ، ۱/۳۱۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۰۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۵۱ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۸۹
٤۰ ـ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان ، ۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی، الایمان ، ۲/۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۹۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱٤۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٤۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱۸٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۸ ☆
٤۱ ـ السنن للدار قطنی، ۲/۵۱۲ ☆

الله تعالیٰ عنه : إنَّ الْحَقَّ قَدِ یْمٌ لَا یُبْطِلُ الْحَقَّ شَیٌٔ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَیْرٌ مِّنَ التَّمَادِیْ فِی الْبَاطِلِ۔　　فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابوموسی اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

## (۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ **عن** عائذ بن عمر المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلإِسْلَامُ یَعْلُو وَ لا یُعْلیٰ ۔　　فتاوی رضویہ ۵۹۶/۵

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفضیع ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ بالله رب العالمین ۔　　فتاوی رضویہ ۵۹۶/۵

---

۴۲۔ السنن للدار قطنی، ۳۹۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۰۵/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۸/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۱۲/۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۸/۳ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۱۲۶/۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۳/۱

## (۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

٤٣ ۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَا ضَرَرَوَ لَا ضِرَارَ فِی الإِسْلَامِ ۔ فتاوی رضویہ۹/۱۳۰

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔۱۲م

و فی الباب عن عبد الله بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهما۔

## (۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے

٤٤۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الإِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ ۔ جدالممتار ۲/۲۷۰

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹادیتا ہے۔۱۲م

## (۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

٤٣۔ السنن لابن ماجه ، ٢/١٧٠ ☆ حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ٩/٧٦
نصب الرایة للزیلعی، ٤/٣٨٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٣/٤١١
کنز العمال لعلی المتقی ، ٩٤٩٨، ٤/٥٩، المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٣١٣
المستدرك للحاکم ، ٢/٦٦ ☆

٤٤۔ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ١/٧٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٩/٩٨
الدرالمنثور للسیوطی، ١/٢١٠ ☆ المسند لابی عوانة ١/٧٠

٤٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز ، ١/١٨١ ☆ الجامع للترمذی، القدر ، ٢/٣٦
الصحیح لمسلم ،القدر، ٢/٢٣٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٣٣
مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/٢١٨ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ١/١٨٨
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٢/٢١٨ ☆ مسند ابی حنیفة، ٦
الدرا لمنثور للسیوطی، ٥/١٥٥ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٩/٢٢٨

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

علیه وسلم : کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلیٰ الْفِطْرَةِ ۔　فتاوی رضویہ ۷/۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲م

## (۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

۴۶ ۔ **عن** عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ذَکَرُوْا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اِیْمَانَهُمْ قَالَ:فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ کَانَ بَیِّناً لِّمَن رَّاٰهُ وَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَیْرُهٗ مَا آمَنَ مُؤمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِیْمَانٍ بِغَیْبٍ ثُمَّ قَرَأَ " الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ " إِلیٰ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔ الٓمّٓ ۔ ذلك الکتاب لا ریب فیه إلی قوله تعالیٰ یؤمنون بالغیب۔　مالی الجیب ص ۶۴

## (۱۳) فضیلت کا مدار ایمان و عمل ہیں

۴۷ ۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه إن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۴۵ التفسیر للقرطبی، ۵/ ۳۹۵ ☆ الموطا لمالك، ۲۴۱
تاریخ اصفهان لابی نعیم ۲/۲۲۶ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۶۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۶ ☆ المسند للحمیدی ، ۱۱۱۳
۴۶ ۔ المستدرك للحاکم ، تفسیر ، ۲/۲۸۶ ☆
۴۷ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴ / ۱۴۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۲۹۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۸۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۰۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۶۱۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۰ ، ۱/۲۶۰ ☆

علیه وسلم قال : إنَّ أنسابكم هذه ليست بسباب على أحد، و إنما أنتم آدم كطف الصاع أن تملؤه ، ليس لأحد فضل على أحد إلا بالدين أو عمل صالح ۔

الزلال الانقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں، تم تو آدم کی اولاد ہو پیمانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

## (۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبداً و قال : يد الله على الجماعة ،فاتبعوا السواد الأعظم، فإنه من شذ شذ في النار۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔ اظہار الحق الجلی ص ۳۶

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، حجة الله البالغه میں صاف لکھا ہے۔ کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

## (۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل

---

۴۸۔ المستدرك للحاكم ، ۱۱۵/۱ ☆

۴۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب فرض الخمس ، ۴۳۹/۱

السنن لابى داؤد ، كتاب الجهاد، باب فى دوام الجهاد، ۳۳۶/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنۡ اُمَّتِیۡ ظَاهِرِیۡنَ عَلَی الۡحَقِّ لَا یَضُرُّهُمۡ مَنۡ خَذَلَهُمۡ وَ لَا مَنۡ خَالَفَهُمۡ حَتّٰی یَاتِیَ اَمۡرُ اللّٰهِ وَ هُمۡ عَلٰی ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۳

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچاسکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲م

## (۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰ ـ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنۡ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِاَجۡلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِیۡنِهٖ ۔　ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع روبخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع روبخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ۔

ذیل المدعا ص ۱۴

---

۴۹ الصحیح لمسلم، الامارة، ۲/۱۴۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۶۵
الجامع للترمذی، الفتن، ۲/۴۲ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۰۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۵۰۱، ۱۲/۱۶۵
الشفا للقاضی، ۱/۶۵۵ ☆ المستدرك للحاکم، الفتن، ۴/۵۵۰
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۷۰ ☆
۵۰ ـ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۴
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۷۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔ سنت کی اہمیت

## (۱) سنت رسول کو لازم جانو

۵۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئاً عَلیٰ اَرِیْکَتِہٖ یَاتِیْہِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْ نَہِیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ:لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت ابو ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:تم میں سے کسی کو نہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا،یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اور وہ کہدے کہ ہم نہیں جانتے،جو قرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔۱۲م

۵۲۔ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلاَاِنِّی اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ ۔اَلَا یُوْشَکُ رَجُلٌ یَنْثَنِی شَبْعَاناً عَلیٰ اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحَلُّوْہُ وَ مَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ ، اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَھْلِی وَ لَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَۃٌ مِنْ مَالِ مُعَاھِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْھَا صَاحِبُھَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَقْرُوْھُمْ، فَاِنْ لَمْ یَقْرُوْھُمْ فَلَھُمْ اَنْ یُعْقِبُوْھُمْ

---

۵۱۔ الجامع للترمذی ، العلم، ۲/۹۱ ☆ السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۶۳۵
السنن لابن ماجہ ، المقدمۃ، ۱/۳ ☆ المسند للشافعی، ۱۵۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۶۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۲۰۹
المسند للحمیدی، ۵۵۱ ☆ التمہید لابن عبدالبر، ۱/۱۵۱
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۲۴ ☆ المستدرک للحاکم ، ۱/۱۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱/۲۰۱
کنز العمال لعلی المتقی، ۸۷۹، ۱/۱۷۴ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۲/۱۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۹۵ ☆
۵۲۔ السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۶۳۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۱۳۱
التمہید لابن عبد البر ، ۱/۱۵۰ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۴۷۱
الفقیہ و المتفقہ للخطیب، ۱/۸۹ ☆ الشریعۃ للآجری، ۱/۵۱

وَ زَادَ بَعضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہُ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱۹/۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لاپرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کرے۔ ۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَيَحْسِبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئاً عَلَی أَرِيْكَتِهٖ بِظَنِّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئاً إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ۔ اَلَا إِنِّي وَ اللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَ وَعَظْتُ وَ نَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا كَمِثْلِ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرَ۔ فتاوی رضویہ ۱۱۹/۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمة عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ الْمُوتَشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

---

۵۳۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ۴۳۲/۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، التفسیر ، /۷۲۵ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲۰۴/۲

الجامع للترمذی، الادب ، ۲۰۸/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، النکاح ، ۱۴۴/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳۴/۱ ☆ السنن للنسائی، الزینة ، ۲۳۸/۲

السنن لابی داؤد ، الترجل، ۵۷۴/۲ ☆

اِمْرأ ۃً من بنی أسد یقال لھا أُم یعقوب فجاء ت فقالت :اِنہ بلغنی أنك لعنت کیت و کیت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من ھو فی کتاب اللہ فقالت : لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت فیہ ما تقول، قال: لئن کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ ، أما قرأت "وَ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا" قالت :بلی ، قال : فاِنہ قد نھی عنہ ، قالت : فاِنی أری أھلك یفعلونہ ، قال : فاذھبی و انظری ، فذھبت و نظرت فلم ترمن حاجتھا شیئا فقال: لو کانت کذلك ماجا معتھا ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنیوالیوں اور گدوانے والیوں پر،منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں،عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے،فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ۔اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی ۔کیا تم نے نہ پڑھا کہ "جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔انہوں نے عرض کیا: ہاں ،تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔فرمایا: جاؤ،اور دیکھو۔وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔آپ نے فرمایا:اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں،اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔بہر حال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی ۔سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں ۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے ۔

ع دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الھدایۃ لن تنالا ۔ بلا فضل من المولی تعالیٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا:

مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَانَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال:اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے ،ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' و

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حدثنا سفیان بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنہ أمر بقتل المحرم الزنبور ۔

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

۵۵ ۔ **عن** أُم المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

---

۵۵ ۔ السنن لابن ماجہ ، النکاح ، ۱۳٤/۱ ☆

۵۶۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی ۔

**حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔**

۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَالَفَ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی ۔

**حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔**

**فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۳۵/۹**

۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛. قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ أَخَذَ بِسُنَّتِی فَهُوَ مِنِّی وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی۔

**فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹**

www.alahazratnetwork.org

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب النکاح ، ۷۵۸/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب النکاح، ۴۴۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۸/۲ ☆ السنن للنسائی، النکاح ، ۸/۲
المسند للدارمی، ۱۳۳/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ، ۷۷/۷
الدر المنثور للسیوطی، ۱۷/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵٤/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/۲
الشفا للقاضی، ۳۷/۲ ☆ الترغیب والترهیب ، ۸۷/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰٤/۹ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۹۹/۱
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱۳۶/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۰/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۲۸/۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱۶۰/۳
۵۷۔ تاریخ بغداد ، للخطیب، ۲۰۹/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱۸۵/۹
۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ، ۹۳٤، ۱۸٤/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۰۷/۲
التفسیر لابن کثیر ، ۱۶۰/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۹/۲

۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شَرَّۃٌ وَ لِکُلِّ شَرَّۃٍ فَتْرَۃٌ، فَمَنْ کَانَتْ فَتْرَتُہٗ اِلیٰ سُنَّتِی فَقَدِ اهْتَدٰی، وَ مَنْ کَانَتْ اِلیٰ غَیْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے ۔اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹**

## (۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ **فتاوی رضویہ ۶۷۲/۵**

**حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔۱۲م**

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَ مَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ ۔

---

۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۸/۲ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۸۹/۲
موارد الظمئان للهیثمی، ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶
۶۰۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم، ۹۲/۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۶۳۵/۲
المستدرك للحاكم، كتاب الایمان، ۹۷/۱ ☆ السنن لا بن ماجه، المقدمه، ۵/۱
التفسیر للبغوی، ۲۰۶/۲ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۲۴۶/۱۸
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۰/۴ ☆ نصب الرایة للزیعلی، ۱۲۶/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۴۱۸/۳ ☆ الشفا للقاضی، ۲۴/۲
۶۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱۸۸/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۹۳۳، ۱۸۴/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ۔ **عن** بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ أَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِی قَدْ أُمِیْتَتْ بَعْدِی فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِن غَیْرِأنْ یَنْقُصَ مِن أُجُوْرِھِمْ شَیْئاً ۔　فتاوی رضویہ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٣۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ أَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِی فَعَمِلَ بِھَا النَّاسُ کَانَ لَہٗ مِثْلُ أُجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یُنْقَصُ مِن أُجُوْرِھِمْ شَیْئاً، وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِھَا کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یُنْقَصُ مِن أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِھَا شَیْئاً۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اوران لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی ۔اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ

---

٦٢۔ الجامع للترمذی، العلم ، ٢/٩٢، ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ١٥/ ٩١
مشکوۃ المصابیح، الاعتصام بالکتاب و السنة، ١/١٨٤
٦٣۔ السنن لابن ماجه المقدمة ، ١/١٩ ☆
٦٤۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ١/٨٠ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٢٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اسکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ وتابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

www.alahazratnetwork.org

## (۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۵۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ ، اَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

---

۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۹
شرح السنة للبغوی، ۹/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۸ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۱۶۶

# (۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سَیَأْتِی عَلیٰ اُمَّتِی مَا أتٰی عَلیٰ بَنِی اِسْرَائِیْلَ مِثْلاً بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَ اِنَّھُمْ تَفَرَّقُوْا عَلیٰ اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً، کُلُّھَا فِی النَّارِ غَیْرُ وَاحِدَةٍ ، فَقِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَو مَا تِلْكَ الْوَاحِدَةُ ، قَالَ : مَا نَحْنُ عَلَیْهِ الْیَوْمَ وَ أَصْحَابِی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔ ۱۲م

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔　　اظہار الحق الجلی ص ۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

٦٦۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۵۷، ۲۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۲/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۱۰/۱۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸۹/۱ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۵۰۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱٤۰/۸ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۱٦۱
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱۲۸/۱
المستدرک للحاکم، ٤۳۰/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲۹۱/٤
مسند الربیع بن حبیب، ۱۳/۱ ☆ شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ٤۰

# ۵۔ بدعت

## (۱) بدعت وضلالت

۶۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ دَعَا اِلیٰ ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یُنْقَصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِہِمْ شَیْئاً ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۳

## (۲) بدعت کی مذمت

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۸۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَلوۃً وَ لَا صَوماً وَ لَا صَدَقَۃً وَ لَا حَجّاً وَ لَا عُمْرَۃً وَ لَا جِہَاداً وَ لَا صَرْفاً وَ لَا عَدْلاً، یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بد مذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

---

۶۷۔ الصحیح لمسلم ، العلم ، ۲/۳۴۱ ☆ السنن لابن ماجہ ، المقدمۃ ، ۱/۱۹
الجامع للترمذی، العلم ، ۲/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۶۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۹۷ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم ، ۱/۵۲
۶۸۔ السنن لابن ماجہ ، المقدمۃ ، ۱/۶ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۸۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۸ ، ۱/۲۲۰

## (۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

٦٩ـ **عن** أبي حجيفة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ لَهٗ أَجْرُهٗ مِثْلَ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ عَلَيْهِ وِ زْرُهٗ مِثْلَ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً ـ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی ۔اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا ۔۱۲م

## (۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

۷۰ـ **عن** زيد بن ثابت رضي الله تعالىٰ عنه قال: أرسل إلىّ أبو بكر مقتل أهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بكر: إن عمر أتاني فقال : إن القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن و إني أخشى أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن، و إني أرى أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قال عمر: هذا و الله خير! فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك، و رأيت في ذلك الذي رأى عمر، قال زيد : قال أبو بكر: إنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد كنت تكتب الوحي لرسول الله فتتبع القرآن فأجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل على مما أمرني به من جمع القرآن ، قلت: كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قال : هو والله خير، فلم يزل أبو بكر يراجعني حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر أبي بكر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتى وجدت آخر سورة

---

٦٩ـ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ۱۹/۱

۷۰ـ الجامع الصحيح للبخاري، فضائل القرآن ، ۷٤٥/۱

التوبة مع أبی خزیمة الأنصاری لم أجدها مع أحد غیرہ "لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ" حتی خاتمة براءۃ ، فکانت الصحف عند أبی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر حیاتہ ثم عند حفصة بنت عمر ۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔ اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔ فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہوجانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا ۔ لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔ میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔ حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی ہو اور صاحب عقل ودانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔ اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔ لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔ میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ آپنے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی ۔ یعنی " لقد جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ

مَاعَنِتُّمْ اَلْاٰیَہ'' پھر یہ جمع کیا ہوانسخہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہونا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہوچکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت وتعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد وورع کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذا باللہ، عیاذا باللہ، تمام صحابہ وتابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعا نہ کرنا تو حجت نہ ہوا اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی، مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہوگیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔ اور اعدائے دین کے پیر و مرشد عبد اللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع ۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگر است و منع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ وتابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام، نشر دین متین، قتل وقہر کافرین، اصلاح بلاد وعباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض وحدود الہیہ، اصلاح ذات البین، محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد واصول، تفریع جزئیات وفروع، تصنیف وتدوین علوم، نظم دلائل حق ردشبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرماسکے۔ جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الہی کی بنیاد مستحکم کردی، اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت سازگارپا کر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے، اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔ اب تو بے خلش صرصر واندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں، ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں، علماء واولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطرباریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا ابھرا پھلا پھولا لہلہایا، اور اسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم وکام ودماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

www.alahazratnetwork.org

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ ٹہنیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے، تو اس کی حماقت پر اس الہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے۔ آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہ ہی نکلے گا۔ کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال واسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے، اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔ یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہوگیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے: تم احمق ہو، ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آگیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم ومحبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال وشیر مادر۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔　　فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴تا۸۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶

---

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۱/۲۱۹ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۳۰
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۱۸ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۲۱۱

۷۲ ـ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَشیٰ اِلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُوَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلیٰ هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

فتاوی رضویہ ۱۰۴/۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بدمذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا و عن ابراهیم بن میسرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا۔

## (۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳ـ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَهْلُ الْبِدْعِ کِلَابُ أَهْلِ النَّارِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲۲۹/۵

www.alahazratnetwork.org

## (۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴ـ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَهْلُ الْبِدْعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِیْقَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدمذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۲۹/۵

---

۷۲ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰ ۲ / ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۳، ۲۲۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ، ۱۸۸/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹۷/۶
اللآلی الصنوعة للسیوطی ۱۳۱/۱ ☆
۷۳ـ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵ ، ۲۲۳/۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۶۳/۱
۷۴ـ حلیه الاولیاء لابی نعیم ، ۲۹۱/۸ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۹۰/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵ ، ۲۱۸/۱ ☆ میزان الاعتدال ، ۱۳۰

## (۸) گمراہ و بدعتی کی عیادت نہ کرو

٧٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ ، وَ مَجُوسُ أُمَّتِي الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ ، اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ١٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرامت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر ۔اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔١٢م

## (۹) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

٧٦۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَ لَا تُفَاتِحُوهُمْ ۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ١٨

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۰) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

٧٧۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ ، فَوَاللهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَ هُوَ

---

٧٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٨٦/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٥٥، ١١٨/١

٧٦۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٤٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠/١

المستدرك للحاكم ، ٨٥/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٤ ، ١١٩/١

العلل المتناهية لابن الجوزی، ١٤١/١ ☆ موارد الظمئان، للهيثمی، ١٨٢٥

٧٧۔ السنن لابی داؤد ، الملاحم، ٥٩٣/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٣١/٤

المستدرك للحاكم، ٥٣١/٤ ☆ الكنی و الاسماء للدولابی ، ١٧٠/١

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ١/ ٧٨٠

## ﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(١) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ والمسلمین من شرھم و شر الشیاطین اجمعین۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(٢) شیاطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنھم اللہ و خذلھم اللہ ابدا ونصرنا علیھم نصرا مؤبدا۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین۔ آمین

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں "شیاطین الانس" کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ "جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہوجاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔" دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھ دیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سا منہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع ونقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑ نیکا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوا مَاهُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَّ الَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا، لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ وَ إِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۔ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکادیں۔وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا ندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ! اگر تونے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکادیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کذبت'' شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وا یاھم ۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۳

## (۱۱) آئندہ گذشتہ سے بدتر ہے

۸۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَايَأتِى عَلَيكُم زَمَانٌ اِلَّاالَّذِىْ بَعْدَهٗ شَرٌّمِّنْهٗ حَتىٰ تَلْقَوْا رَبَّكُم

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گذشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

---

۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، الفتن، ۲/۱۰٤۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۷
الشفا للقاضى، ۱/٦٦٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۱٦
الدر المنتثره للسيوطى، ۱۲٤ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۹/۱۳۵

www.alahazratnetwork.org

۸۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: أَمْسِ خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْغَدِ،وَ كَذٰلِكَ حَتىٰ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۰

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۸۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰/۱۳
تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲۶۸/۲ ☆

# ۶۔ شرک وکفر

## (۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال۔ صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِی كَانَتُ فِی قَوْمِ نُوحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ ، أمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، وَ أمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ ، وَ أمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَأ،وَ أمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَان، وَ أمَّا نَسْرٌفَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِی الْكَلَاعِ ، وَ نَسْراً أسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا هَلَكُوا اَوْحَی الشَّيْطَانُ اِلیٰ قَوْمِهِمْ اَنْ انْصِبُوا اِلیٰ مَجَالِسِهِمُ الَّتِی كَانُوا يَجْلِسُونَ أنْصَابًا وَ سَمُّوهَا بِأسْمَاءِ هِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰی اِذَا هَلَكَ اُولٰئِكَ وَ تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ ۔ اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنالئے ، ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا، سواع، بنو ہزیل کا بت تھا، یغوث بنو مراد کا بت تھا، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنالیا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا ،اور نسر، ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں ۔ جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اوران بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کر دیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو انکی پوجا ہونے لگی ۔۱۲م

۸۳ ۔ **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :أوَّلُ مَاحَدَثَتِ الْاَصْنَامُ عَلیٰ عَهْدِ نُوحٍ وَ كَانَتُ الْاَبْنَاءُ تَبِرُّالْآبَاءُ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَزَعَ عَلَيْهِ ابْنُهٗ فَجَعَلَ لَايَصْبِرُ عَنْهُ فَاتَّخَذَ مِثَالاً عَلیٰ صُورَتِهٖ فَكُلَّمَا اشْتَاقَ اِلَيْهِ نَظَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِهٖ كَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوا

---

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر ، ۷۳۲/۲
۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

عَلٰی ذٰلِکَ الآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخَذَ هٰذِهٖ آبَاءُ نَااِلَّا اَنَّهَا کَانَتْ اٰلِهَتُمْ فَعَبَدُوْهَا۔

اعالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے ۔اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ۔ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کرسکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔ جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔ پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔ یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مرگئے ۔ چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی۔۱۲م

## (۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافِحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنَّوْ اَوْ یُرَحَّبَ بِهِمْ ۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا ،یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔ اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر وتذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

---

۸۴۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸

فتاوی ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویر الابصار، اور در مختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور در مختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۸۵

## (۳) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قا ل ؛ قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔ ۱۲م

---

۸۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجہاد ، ۳۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۹، ۳۸۳/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۷٤/۱۰

۸٦۔ الجامع للترمذی، ، السیر ، ۱۹٤/۱ ☆ السمتدرک للحاکم ، ۱٤۱/۲

۸۷ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِیْنَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۸۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔۱۲م

## (۴) کفار ومشرکین کی معیت جائز نہیں

۸۸۔ **عن** قیس بن أبی حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلَا اِنِّی بَرِیْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ، قَالُوْا : لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَایَا نَارهُمَا ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیئے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۵) مشرکین سے عہدو پیان نہ کرو

WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۹۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تُحْدِثُوْا فِی الْاِسْلَامِ حَلْفاً ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۶۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۵۹، ۱۶/۲۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۔ ۱/۲۷۸
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۴۵۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۶۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۷ ☆
۸۸۔ الجامع للترمذی ، ابو اب السیر ، ۱/۱۹۳ ☆ السنن للنسائی ، القیامة ، ۲/۲۱۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۳۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۸/۱۳۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۳۱، ۴/۳۸۴ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴/۴۱
التفسیر للقرطبی، ۸/۶۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰/۳۷۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳۵۳ ☆
۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۱۳ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدانہ کرو۔١٢م

## (٦) مشرک سے استعانت نہ کرو

٩٠۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسۡتَعِيۡنُ بِمُشۡرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ٦/ ٤٥٨

٩١ ۔ **عن** حكيم بن حزام رضى الله تعالىٰ عنه قال:۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اِنَّالَا نَقۡبَلُ شَيۡئاً مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۔

فتاوی رضویہ٩/ ٤٥٨

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طورکا امانت دارتھا ارشادفرماتے: اسلم استعن بك على امانة المسلمين ۔ مسلمان ہوجا کہ میں مسلمانوں کی امانت پرتجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا توفرماتے: ہم کافرسے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ٧

WWW.NAFSEISLAM.COM

٩٢۔ **عن** حبيب بن يساف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسۡتَعِيۡنُ بِالۡمُشۡرِكِيۡنَ عَلٰى الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

٩٠۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ٢/ ٢٠٨ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/ ٦٨
مشكل الآثار للطحاوى ، ٣/ ٢٣٧ ☆ السنن لابى داؤد الجهاد، ٢/ ٣٧٥
٩١۔ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ١٥٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/ ٤٠٣
المستدرك للحاكم ، ٢/ ١٢٢ ☆
٩٢۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/ ٤٥٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ١٥٢

تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالىٰ عنها قالت :إن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خَرَجَ اِلىٰ بَدْرٍ فَتبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَحِقَهٗ عِنْدَ الْحَمْرَةِ فَقَالَ: اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اَتْبَعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ:لَا،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهٗ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهٗ قُوَّةٌ وَ جَلَدٌ۔ فَقَالَ : جِئْتُ لِاَ تْبَعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهٗ حِيْنَ ظَهَرَ عَلىٰ الْبَيْدَاءِ، فَقالَ لَهٗ: مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ: تُؤ مِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخرج ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بدر کوتشریف لے چلے ،سنگستان وبرہ ( کہ مدینہ طیبہ سے چارمیل ہے )ایک شخص جسکی جرأت وبہادری مشہورتھی حاضر ہوا۔صحابہ کرام اسے دیکھ کرخوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اورقریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔حضوراقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: پلٹ جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔جب ذوالحلیفہ پہونچے ( کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے ) وہ پھر حاضر ہوا،صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشادفرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: واپس جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔پھر حضورتشریف لے چلے۔جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔صحابہ کرام خوش ہوئے ۔اس نے وہی عرض کی :حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا:ہاں،فرمایا:ہاں اب چلو۔

۹۴۔ عن حبيب بن يساف رضی الله تعالىٰ عنه قال:خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ

---

۹۳۔ السنن لابن ماجه ، الجهاد ، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٤/۷
نصب الراية ، للزيلعى ، ٤۲٤/۳ ☆ اتحاف السادة ، للزبيدى، ۱۰۰/۷
۹٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲۳/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٤٥٤/۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۰۳/٥ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ، ۲۰۹/۱

عَلَیهِ وَسَلَّمَ یُرِیدُ وَجهاً فَأتَیتُ أنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَومِی، فَقُلْنَا :إنَّا نَکْرَہُ اَنْ یَّشهَدَ قَومُنَا مَشهَدًا وَ لَا نَشهَدُہٗ مَعَهُم ، فَقَالَ :أسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَإنَّا لَا نَسْتَعِینُ بِالْمُشرِکِینَ،قَالَ:فَأسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَهٗ،فَضَرَبَنِی رَجُلٌ مِّنَ الْمُشرِکِینَ عَلیٰ عَاتِقِی فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجتُ بِابْنَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِکَ ، فَکَانَتْ تَقُولُ: لَا عُدِمْتَ رَجُلًا وَ شَحکَ هٰذَا الوِشَاحُ ، فَأقُولُ لَهَا: لَا عُدِمْتُ رَجُلًا أعْجَلْتُ أبَاکِ إلیٰ النَّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔ میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے ، میں نے عرض کی : یارسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ، فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے۔ ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کرڈالا۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کرلی ، وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو فنا کردیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خَرَجَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالی عَلَیهِ وَسَلَّمَ حَتّی إذَا خَلَّفَ ثَنِیَّةَ الوِدَاعِ إذَا کَتِیبَةٌ ، قَالَ : مَنْ هٰؤلَاءِ ، قَالُوا: بَنِی قَینقَاعِ وَ هُورَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لَا ، بَلْ هُم عَلیٰ دِینِهِم ، قَالَ :قُلْ لَهُم : فَلْیَرْجِعُوا،فَإنَّا لَا نَسْتَعِینُ بِالْمُشرِکِینَ ۔

الحجۃ المؤتمنۃ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔ جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاد ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے۔ عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں، ہم مشرکین سے

---

۹۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

٩٦ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسۡتَضِيۡئُوا بِنَارِالۡمُشۡرِكِيۡنَ ۔　　المحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسۡتَشِيۡرُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ فِي شَيۡءٍ مِّنۡ أُمُوۡرِكُمۡ ، قَالَ الۡحَسَنُ: وَتَصۡدِيۡقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، يَا أَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَأۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالاً ۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

**اقول:** یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابراهیم قالا: حدثنا هشیم ،اخبرنا العوام حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهم ۔

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ ان پر کسی امام معتمد

---

٩٦۔ المسند لاحمد بن حنبل ٣/ ٩٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦٦/٢
التاریخ الکبیر للبخاری، ١/ ٤٥٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٧٥٩، ٢١/١٦

سے کوئی جرح ثابت نہیں۔ ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ ان دونوں میں خود یحیی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں، تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلاوجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔ خصوصاً تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راویا و احدا و ھو مجھول العین ۔

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی، اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

فواتح الرحموت میں ہے

وقیل لا یقبل عندالمحدثین و ھو تحکم ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فیما بین رواة الحدیث ھی الاصل ببرکته و ھو الغالب بینھم فی الواقع کما نشاھده، فلذا قبلنا مجھو ل القرون الثلثلة فی الروایة ۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔ اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کرکے فرمایا۔

و لا شك ان ھذہ لا تقادم احادیث المنع فی القوة فکیف تعارضھا۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہونچتیں تو کیونکر انکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضه لا یوازیه فی الصحة و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے،اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو ردوقبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں،اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کردیا۔ یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔

الحسن بن عمارة عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل،اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔ تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔ یوں ہی بیہقی نے کہا: اسنادہ ضعیف و منقطع،

نصب الرایہ میں ہے۔ انہا ضعیفۃ ۔

**اقول:** اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔ اَسْھَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ قَاتَلُوا مَعَہٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت۔ ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔ اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول، نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو، صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ، خود، بکتر۔ اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔ اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہو لئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔ خدا کی قسم! اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد ا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم .**

امام ابن سعد طبقات، پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزامع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔ امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیار ھم لذلک ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهراني قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفُوَانَ بُنَ اُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيُنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلىٰ، وَ لٰكِنُ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَلَمُ يَاْمُرُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے ۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہو لئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالىٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك ۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا راز دار نہ

بناؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بناتا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ المحجۃ المؤتمنہ ص۶۳ تا ۶۹

## (۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِیَ عَمَلَ قَوْمٍ کَانَ شَرِیْکَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

۹۸ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ سَوَّدَمَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقا ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفرو شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

---

۹۷۔ المطالب العالیۃ لابن حجر ، ۱۶۰۵ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی ۳۴۶/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۲۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۳۵، ۲۲/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۷۸/۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم ، ۶۲۷/۲
۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۶۸۱ ۲، ۱۰/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۱/۱۰
السنۃ لابن ابی عاصم ، ۶۲۷/۲ ☆

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلا نہیں، لہو ولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ شعبدہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے، خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفر وشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ، اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں، کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے، تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔ لہذا علماء نے فرمایا: کہ انکے محلّہ میں ہوکر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہو ولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے، وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔ لبیک، میں کہتے، لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ما ملك، جب وہ سفہاء لا شريك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے، و يلكم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس۔ یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

## (۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ **عن** أسلم مولى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل عمر : اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِى فِيْهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ ۔

---

۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ۱/۶۲ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔۱۲م
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

## (۹) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

۱۰۰۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّی لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۶

۱۰۱۔ **عن** عیاض بن حمار المجاشعی رضی الله تعالیٰ عنه و کانت بینه و بین النبی صلی الله تعالی علیه وسلم معرفة قبل أن یبعث ، فلما بعث النبی صلی الله تعالی علیه وسلم أهدی له هدیة ، قال: أحسبها اِبلا ، فأبی أن یقبلها و قال : اِنَّا لَا نَقبَلُ زَبَدَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔
فتاوی رضویہ ۹/۴۱۰

www.alahazratnetwork.org

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرما دیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۰۰۔الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۴۸۵، ۵/۸۲۲
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳/۳۴۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۱۰۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۳۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۷۰
المصنف لعبدالرزاق، ۹۷۴۱، ۵/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۱۲۷
۱۰۱۔الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۱ ☆ السنن لابی داؤد، الامارۃ، ۲/۴۳۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۳۶۴
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۳۱ ☆ التمهید لابن عبد البر ۲/۱۲
منحة المعبود للساعاتی، ۱۴۱۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۶/۵۲۰

۱۰۲۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه اِن عمر بن مالك الذی کان یقال له: ملاعب الاسنة،قدم علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بتبوك ، فعرض علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاسلام فأبی و أهدی اِلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّالَا نَقبَلُ هَدِیَّةَ مُشرِكٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔ حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کردیا، اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے۔ ۱۲م

۱۰۳۔ **عن** حکیم بن حزام قال : کان محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أحب رجل فی الناس اِلی فی الجاهلیة، فلما تنبأ و خرج اِلی المدینة شهد حکیم بن حزام الموسم و هو کافرفوجد حلة لذی یزن تباع فاشتراها بخمسین دینارا لیهدیها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقدم بها اِلی المدینة فأراده علی قبضها هدیة فأبی ، قال عبید الله : حسبت أنه قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ شَیئًا مِنَ الْمُشرِکِینَ ، وَ لٰکِنْ اِنْ شِئْتَ أَخَذْنَا هَا بِالثَّمَنِ ، فأعطیته حین أبی علی الهدیة ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔ جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خریدلیا۔ اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تاکہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔ لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔ عبید اللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

---

۱۰۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۱۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵/۳۸۲
۱۰۳۔ المنسد لاحمد بن حنبل ۳/۴۰۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۳/۲۰۲
مصنف ابن ابی شیبة ، ۱۲/۴۶۹ ☆ مجمع البحرین ، ۴/۱۵۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کردیا۔۱۲م

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں ردوقبول میں وارد ہیں۔اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وحالت ہدیہ گیرندہ وآرندہ پر ہے۔اگر تالیف قلب کی نیت ہے اورامید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا وتحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے،اوراگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اوراپنے مذہب باطل سے بےزار ہوگا تو ہرگز نہ لے،اوراگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یااس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی ومداہنت راہ پائے گی،اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت ومحبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

## (۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جاسکتا ہے

www.alahazratnetwork.org

۱۰۴۔ **عن** عبد اللہ الھوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقیت بلا لا موذن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بحلب فقلت :یا بلال! حدثنی کیف کانت نفقۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟قال: ما کان لہ شئی کنت أنا الذی اِلی ذلک منہ منذ بعث اللہ تعالیٰ حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، و کان اِذا أتاہ مسلما فراہ عاریا ، یامرنی فانطلق فاستقرض فاشتری لہ البردۃ فأکسوہ و أطعمہ حتی اعترضنی رجل من المشرکین فقال: یا بلال ! اِن عندی سعۃ فلا تستقرض من أحد اِلا منی ففعلت ، فلما اِن کان ذات یوم توضات ثم قمت لاؤذن بالصلوۃ فاِذا المشرک قد أقبل فی عصابۃ من التجار فلما أن رانی قال :یا حبشی! قلت : یا لباہ ، فتجھمنی و قال لی قولا غلیظا: و قال لی : أتدری کم بینک و بین الشمیر قال :قلت : قریب، قال: اِنما بینک و بینہ أربع ، فأخذک بالذی علیک فأردک لرعی الغنم کما کنت قبل ذلک ، فأخذ فی نفسی ما یأخذ فی أنفس الناس حتی اِذا صلیت العتمۃ رجع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۱۰۴۔ السنن لابی داؤد ، الخراج ، ۲/۴۳۴ ☆ المسند لاحمد بن حنل ، ۵/۴۲۵

اِلی أهله فاستاذنت علیه فأذن لی ، قلت : یا رسو ل الله ! بأبی أنت وأُمی ، ان المشرك الذی كنت أتدین منه قال لی: كذا و كذا ۔ ولیس عندك ما تقضی عنی و لا عندی وهو فاضحی فأذن لی أن أبق اِلی بعض هؤلاء الأحیاء الذین قد أسلموا حتی یرزق الله تعالیٰ رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقضی عنی فخرجت، حتی اِذا أتیت منزلی فجعلت سیفی و جرابی و نعلی و مجنی عند راسی حتی اِذا اِنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فاِذا اِنسان یسعی یدعوا یا بلال! أجب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانطلقت حتی أتیته فاِذا أربع رکائب مناخات علیهن أحمالهن فاستاذنت فقال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَ كَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أ لَمْ تَرَالرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْاَرْبَعِ فَقُلْتُ: بَلی ، فقا ل: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَیْهِنَّ ، فَاِنَّ عَلَیْهِنَّ كِسْوَةً وَ طَعَامًا أَهْدَاهُنَّ اِلَیّ عَظِیْمُ فِدَكٍ فَاقْبِضْهُنَّ وَ اقْضِ دَیْنِكَ ، فَفعلت فذكرالحدیث ثم انطلقت اِلی المسجد ، فاِذا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قاعد فی المسجد فسلمت علیه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضی الله كل شئ كان علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یبق شئ،قال :أ فَضَلَ شَیٌٔ ، قلت: نعم، قال:اُنْظُرْ اَنْ تُرِیْحَنِی مِنْهُ فَاِنِّی لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلیٰ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِی حَتّٰی تُرِیْحَنِی مِنْهُ ، فلما صلی الله تعالیٰ علیه وسلم العتمة دعانی فقال : مَا فَعَلَ الَّذِی قِبَلَكَ ، قال : قلت : هو معی لم یاتنا أحد، فبات رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و قص الحدیث حتی اذا صلی العتمة ، یعنی من الغد د عانی قال: مَا فَعَلَ الَّذِی قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك الله منه یا رسول الله! فكبر و حمد الله شفق من أن یدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتی اذا جآء أزواجه فسلم علی اِمرة اِمراة حتی أتی مبیته فهذا الذی سالتنی منه ۔

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں ۔تو میں نے کہا: اے بلال! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کروکہ کس طرح خرچ فرماتے تھے۔حضرت بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا۔یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا۔حضور کے پاس اگرکوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے۔میں قرض لیکراسکو چادر خریدیتا، پھراسکو پہنادیتا،اورکھانا کھلاتا۔ایک دن ایک مشرک

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ملاتو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔ لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آپہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔ بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔ میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا، اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔ پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا، آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔ لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پوپھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کیلئے مال بھیجا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔ جاؤ اپنا قرض ادا کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرادیا جو مجھ پر تھا۔ آپ نے فرمایا:

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کرڈال ۔میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کردیگا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کردیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الٰہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کرجاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبداللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنه قال : أهدى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بغلة أهداها له كسرى فركبها بحبل من شعر ثم أردفني خلفه ثم ساربي مليا ثم التفت فقال : يَا غُلَامُ! قلت : لبيك يا رسول الله ! قال : اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظُكَ،اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرُّخَاءِ يُعَرِّفُكَ فِي الشِّدَّةِ، وَ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَ اِذَا اِسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، قَدْ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَلَوجَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ يَقْضِهِ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ ،وَ لَوْ جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْيَقِيْنِ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَاِنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَكْرَهُهُ خَيْرًا كَثِيْرًا ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْكَرْبِ الْفَرَجَ ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْيُسْرَ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کرلیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

---

۱۰۵۔ المستدرك للحاكم ، معرفة الصحابة ، ۶۲۳/۳

پھر میری طرف متوجہ ہوکرارشادفرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یادکر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یادکرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یادرکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یادرکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کرگزر چکا۔ اگرلوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچاسکتے۔ اوراگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچاسکتے۔ اگرتم سے ہوسکے تو یقین کے ساتھ صبرورضا پر قائم رہنا ورنہ کم ازکم صبرکا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پرصبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : أهدی کسری لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقبل منه ، وأهدی قیصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسری نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م

## (۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه اِنه قیل له: اِن هنا غلاما من أهل الحیرة حافظا کاتبا، فلو اِتخذته کاتبا قال : اِتخذت اِذن بطانة من دون المؤمنین ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین وخوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

---

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۹۱

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شیبة　☆　التفسیر لابن ابی حاتم

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو رازدار بناؤنگا۔۱۲م

۱۰۸۔ **عن** ............................ قیل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ھھنا رجل من أھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف أقوی حفظا و لا أحسن خطا منہ فإن رأیت أن تتخذہ کاتبا، فامتنع عمر رضی اللہ تعالی عنہ من ذلک و قال : إذن إتخذت بطانۃ من غیر المؤمنین، فقد جعل عمر رضی اللہ تعالی عنہ ھذہ الآیۃ دلیلا علی النھی عن إتخاذ النصرانی بطانۃ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں۔آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا رازدار بنانے والا ہوں گا۔تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلیے رازدار بنانا جائز نہیں۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

کفار وغیر مسلمین سے بجملہ انواع معاملت ناجائز نہیں۔مثلا بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا رازدار بنانا یا اسکی خیرخواہی پر اعتماد کرنا ہے۔جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی ومحارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔رازدار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں۔امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

---

۱۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی، ☆

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم ''جاہد'' سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق بہ ابتداء کما افادہ فی البحرالرائق ۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ ومقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب اما اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع وشراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے ۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو ۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص با اخلاص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان وقرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا۔ فانہ منہم، ہو گیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَاءً ۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر الحمدللہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ایسا کریں تو بدنام ہوں،دوکان پھیکی پڑے،کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو،سزا ہو،یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔اس میں تکذیب نہ ہوئی،پھر بھی خلاف احتیاط وشنیع ضرور ہے۔خصوصا یہود ومشرکین سے،خصوصا سر برآوردہ مسلمان کو،جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں،وہ جسے جان وایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ ورسول اور مسلمانون کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

www.alahazratnetwork.org

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں،اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت ترقبیح وشنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں،کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا،جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے،خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوانہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہوجائیگی اور انکی

روزی میں خلل آۓ گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں انکا نام ہو اور معاش خوب چلے، پھر اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مرجائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہو جائے اور ایک مدت سال بھر یا کم وبیش کے بعد اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے، اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔ تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے، اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہو اور اسکے اور اسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں، اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھر ابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا، کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا ہے۔ اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھ دے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہو گیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگر چہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا۔ آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یألونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۹۲/۹

## (۱۱) ذمی کافر سے برتاؤ میں نرمی کرو

۱۰۹۔ عن الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نِفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اراءۃ الادب ص ۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

## (۱۲) ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ آذٰی ذِمِّيًا فَاَنَا خَصْمُهٗ ، وَ مَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۰۲/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔۱۲م

## (۱۳) مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱ ۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله

---

۱۰۹۔ السنن لابی داؤد ، الخراج ، ۴۳۳/۲

۱۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۱۳، ۳۶۲/۴
الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۸۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۳۶/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۸۱/۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۸/۲

۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجهاد، ۴۲۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، ، الحدود ، ۱۷۶/۱
السنن لابن ماجه ، ۱۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
السن لابی داؤد ، الحدود ۵۹۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۱/۵
السنن للنسائی ، المحاربة ۱۵۱/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۳۸/۳
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۰
السن للدار قطنی، ۱۱۳/۳ ☆ بدائع المنن للساعاتی ، ۱۵۸۰/۴

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔　　فتاوی رضویہ ۱۲/۲۲

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

## (۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفر انجام ہے

۱۱۲۔ **عن** أبی جعفر بن المهلب رضی الله تعالی عنه قال: کان ود رجلا مسلما و کان محبیا فی قومه فلما مات عسکروأحول قبر ه فی أرض بابل و جزعوا علیه ، فلما رأی اِبلیس جزعهم علیه تشبه فی صورة اِنسان ثم قال: أری جزعکم علی هذا ، فهل لکم أن أُصورکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به؟ قالوا: نعم ، فصور لهم مثله فوضعوه فی نادیهم و جعلو یذکرو نه، فلما رأی ما لهم من ذکره قال: هل لکم أن أجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه ، قالوا: نعم، فصور لکل أهل بیت تمثا لا مثله فأقبلوا فجعلوا یذکرونه به،قال:و أدرك أبناء هم فجعلوا یرون ما یصنعون به وتناسلوا و درس أمر ذکرهم اِیاه حتی اِتخذوه آلها یعبدونه من دون الله قال : و کان أول ما عبد غیر الله فی الارض و الصنم الذی سموه بود۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۴۷

حضرت ابو جعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔ جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں، تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔ کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔ بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور اسکی یادگار مناتے رہے ، پھر جب ابلیس نے اسکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

---

نصب الرایة للزیلعی، ۳/۴۰۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۰/۱۳۹

مجمع الزوائد للهیثمی، ، ۶/۲۶۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۱۳، ۵/۲۱۳

شرح السنة للبغوی، ۱۰/۲۳۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۸۳

۱۱۲۔ التفسیر لعبد بن حمید،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے ؟بولے: ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔پھر انکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔اور ابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔۱۲م

۱۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لهامارية، و كانت أم سلمة و أم حبيبة أتتاأرض الحبشة فذ كرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع رأسه فقال: أُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنۡهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوۡا عَلٰی قَبۡرِهٖ مَسۡجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوۡا فِيۡهِ تِلۡكَ الصُّوَرَ وَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الۡخَلۡقِ عِنۡدَ اللّٰهِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا، آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

---

۱۱۳۔الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز ، ۱/۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۵۱
المسند لابی عوانة ، ۱/۴۰۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱/۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے افضل واعلی ہیں۔ انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں۔ جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھودیا۔ اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔ اللہ انہیں قتل کرے۔

**اقول** وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔

**اول:** تصویر کی توہین۔ مثلا فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔ اگرچہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

**دوم:** جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔ کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال ہے۔ اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔ جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔ اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔ اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگرچہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔ حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔ تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔ اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شی سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

**سوم:** ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہے کہ خودصورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔

**چہارم:** صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا ،اسے تعظیما بوسہ دینا،سر پر رکھنا،آنکھوں سے لگانا،اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا،اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔یہ سب سے اخبث اور قطعا یقیناً اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۲

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۷۔ تکفیر

## (۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

١١٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**، لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهْلَ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** فَهُوَ اِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔ **فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶**

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الا الله ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا اله الا الله کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہوجائیگا۔**

١١٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ،وَ لَا يُكَفِّرُ بِذَنْبٍ ، وَ لَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلیٰ اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَ الْإِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔ **فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶**

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا اله الا الله کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م**

---

١١٤۔ المعجم الكبير للطبرانی، ١٢/ ٢١١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٠٦/١
١١٥۔ السنن لابی داؤد ، الجهاد، ٣٤٣/١ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ١٥٩/٩
السنن لسعيد بن منصور ، ٢٣٦٧ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ٣٧٧/٣
كنز العمال للمتقی، ، ٤٣٢٦، ٨١١/١٥ ☆ مشكوة المصابيح ، ٥٩ ، /١

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَا تُکَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلمنے ارشادفرمایا: اہل قبلہ سے کسی کوکافر نہ کہو۔

## (۲) مسلمان کی تکفیر کاوبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ : وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کسی کلمہ گوکوکافر کہے توان دونوں میں ایک پر یہ بلاضرور پڑیگی، اگر جسے کہاوہ حقیقۃ کافرتھاجب توخیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کواوکافر کہے توان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۱۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
الموطا لمالک، الکلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳ ☆
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵٤ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، ، الایمان، ۱/۵۷

تعالی علیه وسلم : لَیۡسَ مَنۡ دَعَا رَجُلاً بِالۡکُفۡرِ اَوۡ قَالَ عَدُوَ اللّٰهِ وَلَیۡسَ کَذٰلِكَ اِلّاحَارَ عَلَیۡهِ اِنۡ لَمۡ یَکُنۡ صَاحِبُهٗ کَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا اَکۡفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلّاباءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنۡ کَانَ کَافِرًا وَ اِلّا کُفِّرَ بِتَکۡفِیۡرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوگیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/٤٦٤

# ۸۔فرق باطلہ

## (۱)فرق باطلہ کا ظہور

۱۲۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: سمعت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول : یَاتِی فِی آخِرِ الزَّمَان قَوۡمٌ حُدَثَاءُ الۡاَسۡنَا ن ، سُفَھَاءُ الۡاَحۡلَامِ ،یَقُوۡلُوۡنَ مِنۡ خَیۡرِ قَوۡلِ الۡبَرِیَّۃِ یَمۡرُقُوۡنَ مِنَ الۡاِسۡلَامِ کَمَا یَمۡرُقُ السَّھۡمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیۡمَانُھُمۡ حَنَاجِرَ ھُمۡ، فَاَیۡنَمَا لَقِیۡتُمُوۡھُمۡ فَاقۡتُلُوۡھُمۡ ،فَاِنَّ فِی قَتۡلِھِمۡ اَجۡرًا لِمَنۡ قَتَلَھُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن،سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے،اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے،ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھو یقسم قسما أتاہ ذوالخو یصرۃ و ھو رجل من بنی تمیم فقال : یا رسول اللہ ! اعدل ، فقا ل: وَ یۡلَکَ وَ مَنۡ یَّعۡدِ لُ اِذَا لَمۡ اَعۡدِلُ ، قَدۡ خِبۡتَ وَ خَسِرۡتَ اِنۡ لَمۡ اَکُنۡ اَعۡدِ لُ ، فَقَالَ عُمَرُ : یَا رَسُو لَ اللّٰہِ! اِئۡذَنۡ لِی فِیۡہِ فَاَضۡرِبُ عُنُقَہٗ ، فَقَالَ لَہٗ : دَعۡہُ، فَاِنَّ لَہٗ اَصۡحَابًا یُحَقِّرُ اَحَدُکُمۡ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِمۡ وَ صِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمۡ، یَقۡرَؤُنَ الۡقُرۡآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیۡھُمۡ، یَمۡرُقُوۡنَ مِنَ الدِّیۡنِ کَمَا یَمۡرُقُ السَّھۡمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ، یُنۡظَرُ اِلٰی نَصۡلِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیۡہِ شَیۡئٌ ، ثُمَّ یُنۡظَرُ اِلٰی رَصَافِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیۡہِ شَیۡئٌ ، ثُمَّ یُنۡظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَ ھُوَ قِدۡ حُہٗ فَلَا یُوۡجَدُ فِیۡہِ شَیۡئٌ ،ثُمَّ یُنۡظَرُ اِلٰی قَذَذِہٖ فَلَا یُوۡجَدُ فِیۡہِ شَیۡئٌ، قَدۡ سَبَقَ الۡفَرۡثَ وَ الدَّمَ، آیَتُھُمۡ رَجُلٌ اَسۡوَدُ اِحۡدٰی عَضُدَ یۡہِ مِثۡلُ ثَدۡیِ الۡمَرۡاَۃِ اَوۡ مِثۡلُ الۡبِضۡعَۃِ تُدَرۡدِرُ ، وَ یَخۡرُجُوۡنَ عَلٰی حِیۡنِ فِرۡقَۃٍ مِنَ

---

۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المناقب ، ۱/۵۱۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۸۷

۱۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، ۱/۵۱۰ ☆ الصحیح للمسلم ، ۱/۳۴۱

النَّاسِ ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ : فَاُشُهِدُ اَنِّى سَمِعُتُ هذا الُحَدِيُثَ مِنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَ اُشُهِدُ اَنَّ عَلِىَّ بُنَ اَبِى طَالِبٍ قَاتَلَهُمُ وَ اَنَا مَعَهُ فَامَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالُتُمِسَ فَاُتِىَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرُتُ اِلَيُهِ عَلىٰ نَعُتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِىُ نَعَتَهُ ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ بنوتمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے، سرکار نے ارشاد فرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانو گے، انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کرکے نکل جاتا ہے، جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی، شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔ (یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا، ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ و یادگار ہیں۔وہی مسئلے،وہی دعوے،وہی انداز،وہی وطیرے۔خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی،عجب دام در سبزہ تھا،اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں،آپ موحد اور سب مشرکین،آپ محمدی اور سب بددین،آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزعم خبیث۔پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔اہل سنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا در کنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ ، قِیْلَ : مَا سِیْمَا هُمْ؟ قَالَ: سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ : التَّسْبِیْدُ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے ،قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا،دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے،پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔عرض کیا گیا:انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا،یا سر منڈائے رکھنا۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔مشمری الازار،گھٹنی ازار والے۔بے شمار درودیں حضور عالم ماکان وما یکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیبا کی میں ان سے بھی آگے۔　فتاوی رضویہ ۲۸۸/۳

---

۱۲۳ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الرد علی الجھیمة ، ۱۱۲۸/۲

## (۲) بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَ اخْتَارَلِی أَصْحَابًا وَّ اَصْهَارًا، وَ سَيَأْتِی قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَ يُنْقِصُونَهُمْ فَلاَ تُجَالِسُوهُمْ وَلاَ تُشَارِبُوهُمْ وَ لاَ تُؤاكِلُوهُمْ وَ لاَ تُنَاكِحُوهُمْ، وَ لاَ تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَ لاَ تُصَلُّوا مَعَهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے ،اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی ۔تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

۱۲۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَقَرَّبُوا اِلَی اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِی وَ الْقُوهُمْ بِوُجُوْهٍ مُكْفَهِرَةٍ ، وَ الْتَمِسُوا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ ، وَتَقَرَّبُوا اِلَی اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِعَنْهُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۲۹۴/۳

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے،اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

---

۱۲۴۔ المستدرك للحاکم، ۶۳۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۹۹/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۱/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷/۱۰
السنة لابن ابی عاصم، ۴۸۳/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۴۰/۱۷
التفسير للقرطبی، ۲۹۷/۱۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۴۶۶

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد واعظم میں مبتلا اور اسے عین حق وہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم ومستغفر۔ یہ گاہ وبے گاہ مصر ومستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر وبدکار اور صلحاء کو عزیز ومقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو وتوغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی وبالا اور اہل حق وہدایت کو ذلیل وپر خطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحرالعلوم عبدالعلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة ۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن وتشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہئیے؟　　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

---

۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۵۱۸، ۳/۶۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : سَیَکُونُ بَعْدِی قَوْمٌ یُکَذِّبُو نَ بِالْقَدْرِ ، اَلاَفَمَنْ اَدْرَکَهُمْ فَلْیُبَلِّغْهُمْ ، اَنِّی بَرِیْئٌ مِنْهُمْ وَ هُمْ بُرَاءٌ مِنِّی جِهَادُ هُمْ کَجِهَادِ التُّرْکِ وَ الدَّیْلَمِ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنادے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں،ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک ودیلم پر۔ فتاوی رضویہ ۲۹۵/۳

## (۳) بدمذہب سے ترش رو ہو کر بات کرو

۱۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاکْفَهِرُوا فِی وَجْهِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَ لَا یَجُوزُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلَیَ الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَتَهافَتُونَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَ الذُّبَابِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے،ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۰۳/۶

## (۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : سَیَاتِی قَوْ مٌ لَهُمْ نَبَزٌ ، یُقَالُ لَهُمُ الرَّفْضَةُ، یَطْعَنُونَ السَّلْفِ وَ لَا یَشْهَدُوْنَ جُمْعَةً وَ لَا جَمَاعَةً ، فَلَا تُجَالِسُوهُمْ ، وَ لَا تُوَاکِلُوهُمْ، وَ لَا تُشَارِبُوهُمْ، وَلَا تُنَاکِحُوهُمْ ،وَ اِذا مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوْهُمْ ،وَ اِذَا مَا تُوا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَیْهِمْ ، وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ ۔

---

۱۲۷۔ تنزیه الشریعة لابن عراق ، ۳۱۹/۱ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵

۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ، ۳۱٦۳٤ ، ۱۱/ ۳۲٤ ☆ العلل المتناهیة لابن الحوزی، ۱۵۸/۱

لسا ن المیزان لابن حجر، ۱۱۱۳/٤ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بد لقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ ، فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اوران سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اوراسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیك، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اورانہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۹۵

## (۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی

---

۱۲۹۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱/ ۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹۴
حلية الاولياء لابی نعيم، ۴/ ۹۵ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ۶/ ۵۴۸
تنزيه الشريعة لابن عراق، ☆ ميزان الاعتدال للذهبی، ۶۲۸۴
۱۳۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۵۲۶۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۰/ ۲۶۴

الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَوْ لَقِيَهُ بِالْبِشْرِ اَوِ اسْتَقْبَلَهُ بِمَا يَسُرُّهُ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹۳/۹

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۹۔ تقدیر وتدبیر

## (۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ قَبْلَ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ : وَ كَا نَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ۔

**مالی الجیب ص ۲۷**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

## (۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال :اِجتمع أربعون رجلا من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنهم أبو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فنز ل الروح الأمین جبرئیل علیه الصلوة و السلام فقال : یا محمد! (صلی الله تعالیٰ علیك وسلم) أُخرج علی أُمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة لم یکن یخرج علیهم فیها فأنکروا ذلك منه و خرج علیهم ملتمعا لونه متورئة وجنتاه کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حاسرین أذرعتهم ترعد أکفهم و أذرعتهم فقالوا: تبنا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : أَوْلٰی لَكُمْ اَنْ كِدْتُمْ لَتُوْجِبُوْنَ ، أَتَانِی الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ فَقَالَ: اُخْرُجْ اِلٰى اُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَدْ أَحْدَثَتْ۔

**حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷**

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

---

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۵/۲

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۲

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے ،فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہواں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہا تھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔ عرض کرنے لگے: ہم اللہ ورسول کی بارگاہ میں رجوع لائے ،حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجائیے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔۱۲م

## (۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبداللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ تعالی عنہ عن أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم اِنہ خطب الناس یوما فقام الیہ رجل ممن کان شھد معہ الحمل ، فقال:یاأمیر المؤمنین !أخبر نا عن القدر ،فقال: بحر عمیق فلا تلجہ ،قال : یا أمیر المؤمنین ! أخبرنا عن القدر، قال : سر اللہ فلا تتکلفہ ، قال : یا أمیر المؤمنین ! أخبرنا عن القدر،قال : أما اذا أبیت فاِنہ أمر بین أمرین،لا جبر ولا تفویض، قال : یا أمیر المؤمنین ! اِن فلانا یقول بالا ستطاعۃ ، وھو حاضر ،فقال : عليّ بہ ،فأقاموہ ،فلما رأہ سل سیفہ قدر أربع أصا بع ، فقال: الاستطاعۃ تملکھا مع اللہ أو من دون اللہ ،و اِیاک أن تقول أحد ھما فترتد فأضرب عنقک ،قال : فما أقول یا أمیر المؤمنین! قال : قل: أملکھا باللہ الذی اِن شآء ملکنیھا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرمارہے تھے۔ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل مین امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکر عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

---

۱۳۳۔ حلیۃ الالیاء لابی نعیم

تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔ مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔ اللہ تعالی کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرمادیا۔ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الٰہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔ افیعصی قھرا۔ یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔ تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔ معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا ہتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔ حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کر سکے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: فکا نما القمنی حجرا، مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

شیطان نہیں چھوڑتے ۔کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اورنہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تونے کاہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہو جائیگا۔ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

## (۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴ـ **عن** محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم:إن ههنا رجلایتکلم فی المشیئة فقال :یا عبدالله! خلقك الله لما شآء أو شئت ،قال : لما شآء ،قال : فیمیتك اذ ا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شآء، قال : فید خلك حیث شاء أو حیث شئت ؟ قال ،حیث شاء، قال : والله لو قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بسیف، ثم تلا علی ، وما تشاء ون الا ان یشاء الله ،هو اهل التقوی و اهل المغفرة ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدانے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تونے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے ؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے مار دیتا۔

---

۱۳۴ـ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/ ۳٤٤

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا،اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے،فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل،عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے،فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے،فرمایا:

ان اللہ خلقك کما شاء او کما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا،یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا،فرمایا:

www.alahazratnetwork.org

فیستعملك کما شاء او کما شئت ،تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے،فرمایا:

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

فیبعثك یوم القیامة کما شاء او کما شئت ؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا،یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے،فرمایا:

ایها السائل! تقول : لاحول ولا قوة الابمن۔اے سائل !تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے،فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں،فرمایا:

ان تفسیرها لا یقدر علی طاعة اللہ و لایکون قوة معصیة اللہ فی الامرین جمیعا الاباللہ ۔اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت،دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔پھر فرمایا:

ایها السائل! الك مع اللہ مشیة او دون اللہ مشیة ؟ فان قلت ان لك دون اللہ مشیة ،فقد اکتفیت بها عن مشیة اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیئة فقد

ادعیت مع اللہ شرکا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایھا السائل!ان اللہ یشج ویداوی ،فمنہ الداء و منہ الدواء ،اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخو کم فقو مواو صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم یھود ھذہ الا مۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الہی سے وقوع طاعت ومعصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیھم ہیں اور نصرانی ومجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالٰی کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ اَعْلَمُ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

www.alahazratnetwork.org

# (۵)تقدیر پر تکیہ کرکے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فأخذ شیئا فجعل ینکت به الأرض، فقال ما منکم من أحد الاو قد کتب مقعده من النار و مقعد ہ من الجنة، قالو: یارسول الله! أفلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل (زاد فی روایة ) فمن کان من أهل السعادة فسیصیر الی أهل السعادة ،و من کان من أهل الشقاء فسیصیر الی عمل أهل الشقاوة ، قال :اِعملو فکل میسر لما خلق له ، أما من کان من أهل السعادة فییسر لعمل أهل السعادة، و أمامن کان من أهل الشقاء فییسر لعمل أهل الشقاوة،ثم قرء، فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْآیَة ۔

فتاوی رضویہ۱۱/۱۷۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرماتھے،آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی ،پھر فرمایا:تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کرکے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہوجائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہوجائے گا،فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے،تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہوجاتا ہے۔اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے ۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

---

۱۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ۷۳۷/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۳/۲
الجامع للترمذی، القدر ۲/ ۳۶ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ۱۶ ، القدر ، ۶۴۵/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۲۸۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۹۷/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۷۰۸/۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۰/۱۱
التفسیر للبغوی، ۲۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۲، ۳۴۲/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۸/۶

تو وہ جس نے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالی سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔ الآیہ۔

## (۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدَرِ يَنْفَعُ مَنْ يَّشَاءُ لِمَا يَشَاءُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالی جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچا دیتا ہے۔

۱۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال :إن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیہ أمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابہ فأخبرہ أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد اللہ بن عباس : فقال عمر : أدع لی المھاجرین الأولین فدعاھم فاستشارھم و أخبرھم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضھم: قد خرجت لأمر و لانری أن ترجع عنہ ـو قال بعضھم: معك بقیة الناس و أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لا نری أن تقدمھم علی ھذا الوباء ، فقال : ارتفعوا عنی، ثم قال: أدع لی الأنصار فدعوتھم فاستشارھم فسلکوا سبیل المھاجرین و اختلفوا کاختلافھم، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: أدع من کان ھھنا من مشیخة قریش من مھاجرة الفتح، فدعوتھم فلم یختلف منھم علیہ رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمھم علی ھذا الوباء ، فنادی عمر فی الناس إنی مصبح علی ظھر فاصبحوا علیہ ، قال أبوعبیدة : أفرارا من قدر اللہ؟ فقال عمر : لو غیرك قالھا یاأباعبیدة! ، نعم ،نفرمن قدر اللہ الی قدر اللہ ، أ رأیت لو کان لك إبل ، ھبطت وادیا لہ عدوتان، إحداھماخصبة والاخری جدبة، ألیس إن رعیت الخصبة رعیتھا بقدر اللہ ، و إن

---

۱۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱، ۵/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۱/۲
۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الطب ، ۸۵۳/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، السلام ، ۲۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۳/۵ ☆

www.alahazratnetwork.org

رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ، سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًامِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انْصَرَفَ ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کرلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کرلایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کرلوگوں میں اختلاف واقع ہوگیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کرلایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہوگیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنھوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہئے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

www.alahazratnetwork.org

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سر سبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤگے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤگے تو خدا کی تقدیر سے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲م

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اس سے تقدیر الٰہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع ومذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہوجائے اور اسکی درستی میں جا وبے جا، نیک وبد، حلال وحرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی وناکامی، ناچار سب این وآں سے غافل ہوکر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔ اور ذلت وخواری، خوشامد وچاپلوسی، مکر ودغا بازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔ اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص وگناہ کی شامت نے خسرا لد نیا و الآخرۃ کا مصداق بنایا۔ اور اگر بالفرض آبرو کھوکر گنہگار ہوکر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف، بئس المطاعم حین الذل تکسبہا ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔اوراس کہاوت کی مصداق کہ"ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی" فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

## (۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ ،وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوْتِ فَيُعِزَّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي ۔ شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔اللہ تعالی کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا،شریفوں کو ذلیل کرنے والا ،اللہ تعالیٰ کی محرمات کوحلال سمجھنے والا، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا،اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۱۷۶ ☆ الجامع الصغيرللسيوطى ، ۲۸۶

# ۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

## (۱) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا صَغِیْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ۔

فتاویٰ رضویہ ۹/۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۲م

## (۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱٤۰ ۔ **عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الصبح فلما اانصرف قام قائما فقال: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآیَةِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۲م

۱٤۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال: أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ، قالوا : بلیٰ ، یا رسول الله ،قال: اَلْاِشْرَاكُ

---

۱۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۲۰۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/۵۷۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۰۸ ☆ الدرر المنتثرۃ للسیوطی، ۱۸۰
۱٤۰۔ السنن لا بن ماجة ، الشهادة ۱/۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱
۱٤۱۔ الجامع للترمذی ، الشهادات ۲/٥٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

بِاللّٰهِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أوْ قَوْلُ الزُّوْرِ ، قال: فما زال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقولها حتی قلنا:لیته سکت ـ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں. سرکار نے ارشادفرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہوجاتے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

## (۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ لَهُ النَّارَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

## (۴) گناہ وہ ہے جودل میں کھٹکے

۱۴۳ ـ **عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹۶/۹

---

۱۴۲ ـ السنن لا بن ماجة " الشهادة " ۱۷۳/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۲۲/۳

۱۴۳ ـ المستدرك للحاكم " البيوع، ۱۴/۲ ☆

# (۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

۱۴۴۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَامِنُ عَبُدٍ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِكَ اِلّا دَخَلَ الُجَنَّةَ ، قُلُتُ : وَاِنُ زَنیٰ وَاِنُ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعۃ :عَلیٰ رَغُمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وھو یقول : وإن رغم أنف أبی ذر۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو "لاالہ الا اللہ"، پڑھ کر مرجائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض ومعروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلاثٌ مِّنُ أَصُلِ الُاِیُمَان : اَلُکَفُّ عَمَّنُ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، وَلَا نُکَفِّرُہٗ بِذَنُبٍ ، وَلَا نُخُرِجُہٗ مِنَ الُاِسُلَامِ بِعَمَلٍ۔　　اظہار الحق الجلی، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

---

۱۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ،اللباس، ۲/ ۷۶۷ ☆ الصحیح لمسلم " الایمان" ۱/ ۶۶
المسند لا حمد بن حنبل " ۵/۱۶۶ ☆ المسند لا بی عوانہ " ۱/ ۱۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۷۰
تلخیص المتشابہ، ۲/ ۱۰۳ ☆
۱۴۵۔ السنن لا بی داؤد، الجہاد، ۱/ ۳۴۳ ☆ نصب الرایہ للزیلعی ، ۳/ ۳۷۷
کنزالعمال للمتقی ،۴۳۲۲۶، ۱۵/ ۸۱۱ ☆

جوشخص کلمہ "لااله الا الله محمد رسول الله" کہے اسکے بارے میں زبان کوروکو۔ ہم کسی کوکسی گناہ کی وجہ سے کافرنہیں کہیں گے۔ اور نہ کسی کوکسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہے لیکن مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

## (۶) گناہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

۱۴۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا أَخْطَأَ خَطِیْئَةً نَکَتَتْ فِی قَلْبِهٖ نُکْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ عَلٰی قَلْبِهٖ وَهُوَ "اَلرَّانُ" الَّذِی ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی "کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَاکَانُوا یَکْسِبُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پس اگر وہ اس سے جدا ہوگیا اور توبہ استغفار کی تو اسکے دل پر صیقل ہوجاتی ہے۔ اور اگر دوبارہ کیا تو اور سیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چڑھ جاتی ہے۔ اور یہ ہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہے انکے دلوں پر ان گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱/ ۳۰۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) سب کو ہلاک نہ جانو

۱۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عن قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

---

۱۴۶۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۴۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۲۲۹
کنزالعمال للمتقی، ۱۰۱۸۹، ۴/ ۲۱۰ ☆ التفسیر للطبری، ۳۰/ ۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۶۹۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۷ ☆ السنن لا بن ماجة، ۲/ ۳۲۳
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۹۵ ☆ زاد المسیر لا بن الجوزی، ۹/ ۵۶
۱۴۷۔ الصحیح لمسلم، البر، ۲/ ۳۲۹ ☆ السنن لا بی داؤد، الادب، ۲/ ۶۸۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۴۸
شرح السنة للبغوی، ۱۳/ ۱۴۴ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۵۹

علیہ وسلم :اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ یَقُوْلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۹۹/۳

۱۴۸۔ عن أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلذَّنْبُ شُؤْمٌ عَلٰی غَیْرِ فَاعِلِهٖ اِنْ عَیَّرَهٗ اِبْتَلٰی وَ اِنِ اغْتَابَهٗ اَثِمَ وَ اِنْ رَضِیَ بِهٖ شَارَکَهٗ۔

حضرت انس بن ملک رضی اللہ تعالی عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۸۱/۵

## (۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

www.alahazratnetwork.org

۱۴۹۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَلْعُوْنٌ مَنْ یَّعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاوی رضویہ ۱۹۰/۳

## (۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰۔ عن أنس بن ما لك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ وَ اهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۴۸۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲۴۹/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۵

۱۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۰۱/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۷۲/۲

المسند لا حمد بن حمنل ، ۲۱۷/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲۸۶/۳

۱۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۰/۶

اتحاف السادة للزبیدی ، ۵۷۱/۷ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ، ۵۹۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۹۳/۴

## (۱۰) مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَيْسَ الْمُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللِّعَانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا۔ فحش گو۔

## (۱۱) ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ آذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ آذٰنِی وَمَنْ آذٰنِی فَقَدْ آذَی اللّٰهَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ فتاوی رضویہ ۸۹۲/۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۲) مسلمان کی جان ومال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرْضُهٗ وَدَمُهٗ، حَسْبُ اِمْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُّحَقِّرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۵۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۰۴/۱ ☆ البدایة والنهایة لابن كثیر، ۳۴۷/۷
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱۰۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۹/۲
۱۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱۵/۲ ☆ الصحیح لمسلم، ۳۱۷/۲
السنن لابی داؤد، الادب، ۶۶۹/۲ ☆ السنن لابن ماجة، الفتن، ۲۸۹/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۱/۲

وسلم نے ارشادفرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔اسکا مال،اسکی آبرو، اسکا خون۔آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۸۱۲/۳

## (۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

۱۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: سَبَابُ الْمُسْلِمِ كَا لْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۴۰/۹

## (۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

۱۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ قال: قال رسو ل الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا يَحِلُّ مَالُ امْرَءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسِهٖ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۲۸/۷

## (۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

۱۵۶۔ **عن** سمرة بن جندب رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُوَدِّيَهٗ۔

---

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۵۴۔مجمع الزوائد للهيثمی ، | ۷۳/۸ | ☆ | الترغيب والترهيب للمنذری ، | ۴۶۷/۳ |
| ۱۵۵۔ التمهيد لا بن عبد البر ، | ۲۳۱/۱۰ | ☆ | ارواء الغليل للالبانی ، | ۲۷۹/۵ |
| ۱۵۶۔ الجامع للترمذی ، البيوع ، | ۱۵۲/۱ | ☆ | السنن لا بی داؤد ، البيوع ، | ۵۰۱/۲ |
| المسند لا حمد بن حنبل ، | ۱۳/۵ | ☆ | السنن لا بن ماجة ،الصدقات ، | ۱۷۳/۲ |
| فتح الباری للعسقلانی ، | ۲۴۱/۵ | ☆ | السنن الكبری للبيهقی ، | ۹۰/۶ |
| شرح السنة للبغوی ، | ۲۲۶/۸ | ☆ | تلخيص الحير لا بن حجر ، | ۵۳/۳ |
| المعجم الكبير للطبرانی ، | ۲۵۲/۷ | ☆ | نصب الراية ، | ۳۷۶/۳ |

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۰/۹

## (۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَيۡسَ لَنَا مَنۡ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۹۶/۷

۱۵۸۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَيۡسَ مِنَّا مَنۡ غَشَّ مُسۡلِمًا اَوۡ ضَرَّهٗ اَوۡ مَاكَرَهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔ فتاوی رضویہ ۹۶/۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تواتر پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶/۷

## (۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله

---

۱۵۷۔ الجامع للترمذی ، البیوع ، ۱۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۷۰/۱
السنن لابی داؤد ، البیوع ، ۴۸۹/۲ ☆ السنن لابن ماجة ، التجارات ، ۱۶۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۰/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۹/۲
۱۵۸۔ الجامع الصغير للسيوطی ، ۴۷۰/۲ ☆
۱۵۹۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱۹۹/۴ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ، ۲۸/۱
اتحاف السادة للزبيدی ، ۱۶۵/۶ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۸/۳

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۰۲

## (۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۹

## (۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّہُ اللّٰہُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

---

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم، الحج، ۳/۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۱
۱۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۱۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۶۹
المستدرک للحاکم، ۲/۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۸۱
مجمع الزوائد للہیثمی، ۴/۱۱۰ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۱۰/۲۳۰
کنز العمال للمتقی، ۹۴۹۸، ۴/۵۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۳۲۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۴۸ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۷۶
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱/۳۴۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۰۶

## (۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

۱۶۲۔ **عن** سهل بن حنيف رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أُذِلَّ عِندَهٗ مُؤمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَيَقْدِرُ عَلىٰ أنْ يَّنْصُرَهٗ أذَلَّهُ اللّٰهُ عَلىَ رُؤُسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۲۱

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بر سر عام رسوا کریگا۔ ۱۲م

## (۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

۱۶۳۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول،۹/۲۱

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۶۴۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَاتَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ اَلْعُشْبَ۔　　فتاوی رضویہ، حصہ اول،۹/۲۱

---

۱۶۲۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۸۴۷ ☆ المعجم الكبير للطبراني ، ۶/ ۸۹
مجمع الزوائد للهيثمي ، ۷/ ۲۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدي ، ۷/ ۵۴۴
الجامع الصغير للسيوطي ، ۲/ ۵۱۰ ☆

۱۶۳۔ الدر المنثور ، للسيوطي ، ۲/۱۸۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري ، ۳/ ۵۴۶

۱۶۴۔ السنن لا بي داؤد ، الادب ، ۲/ ۲۷۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، الزهد ، ۲/ ۳۲۰
اتحاف السادة للزبيدي ، ۱/ ۲۹۴ ☆ الدر المنثور للسيوطي ، ۲/ ۱۸۲
جمع الجوامع للسيوطي ، ۳۶۶ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۶/ ۱۲۴
التاريخ الكبير للبخاري ، ۱/ ۲۷۲ ☆ التفسير للقرطبي ، ۵/ ۲۵۱
الدر المنثور للسيوطي ، ۶/ ۴۱۹ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۲/ ۲۲۷
كشف الخفاء للعجلوني ، ۱/ ۴۲۶ ☆ الترغب والترهيب للمنذري ، ۳/ ۵۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ **عن** معاوية بن حيدة رضى الله تعالى عنه قال : قال: رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَلْحَسَدُ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

## (۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ ذَكَرَ امْرَءً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ لِيُعِيْبَهُ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٍ أَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِئٌ يُشِيْنُهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّذِيْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

---

۱۶۵۔ اتحاف السادة للزبيدى ، ۸/ ۵۵ ☆ كشف الخفاء للعجلونى ، ۱/ ٤٢٦
۱۶۶۔ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٤/ ۲۱۰ ☆ الترغيب والترهيب للمذرى ، ۳/ ۱۹۹
۱۶۷۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۵۱۵ ☆

## (۲۳)قتل مومن پراعانت بدتر گناہ ہے

١٦٨۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ أعَانَ عَلیٰ قَتْلِ مُؤمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ مَکْتُوبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پرلکھاہو۔خدا کی رحمت سے ناامید۔

## (۲۴)شیطانی وسوسہ

١٦٩۔ **عن** صفية بنت حيي رضی الله تعا لی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِی مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم۹/۱۱۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

١٦٨۔ السنن لا بن ماجة ، ١/ ١٨٨ ☆ السنن الکبری للهيثمی ، ٨/ ٢٢
نصب الراية للزيلعی ، ٤/ ٣٢٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ٢/ ٥١٦
کنز العمال للمتقی ، ٣٩٨٩٥، ١٥/ ٢٢ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ٥/ ٧٤
الدر المنثور للسيوطی ، ٢/ ٢٥٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/ ٢٩٤
تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ١/ ١٥٢ ☆ المسند للعقيلی ، ٤/ ٣٨٢
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ٤/ ١٤ ☆ التفسير للقرطبی، ١/ ١٥٦
الکامل فی الضعفاء لا بن عدی ، ٧/ ٢٧١٥ ☆ مسند الربيع، ٣/ ٣
الموضوعات لا بن الجوزی، ٣/ ١٠٣ ☆

١٦٩۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٣٣٧ ☆ السنن للدارمی ، ٢/ ٣٢٠
مشکل الآثار للطحاوی ، ١/ ٢٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٢٨٢
زادالمسير لا بن الجوزی، ٩/ ٢٧٨ ☆ التفسير للقرطبی ، ١/ ٣٠١
اتحاف السادة للزبيدی ، ٥/ ٣٠٥ ☆ التفسير لا بن کثير ، ٨/ ٥٥٨
البداية النهاية لا بن کثير، ١/ ٥٩ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ٢/ ٢١٢

# (۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ۔

**حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔**

**فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳**

۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔**

www.alahazratnetwork.org

**فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳**

نفس اسلام www.nafseislam.com

۱۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔ **فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳**

---

۱۷۰۔ الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۱/۳۰۸
كنز العمال للمتقی ، ۹۳۷۸، ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۳/۱۹۸
الدر المنثور للسيوطی ، ۴/۴۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/۳۹۵

۱۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری ،اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس، ۲/۲۰۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۷۵ ☆ البدايه والنهاية لا بن كثير ، ۶/ ۱۵۴
المعجم الكبير للطبرانی ، ۴/۱۲۹ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۷/۲۶۷
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۲۳۰ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۲/۴۱۰
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۱۳۳ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ۱۰/۱۰۸
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/ ۴۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۶۱۹۰
۱۷۲۔الجامع الصحيح للبخاری ، اللباس ، ۲/۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ـ اللباس ، ۲/۲۰۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ الَّذِیۡنَ یَصۡنَعُوۡنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوۡنَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ یُقَالُ لَھُمۡ أَحۡیُوۡا مَاخَلَقۡتُمۡ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنۡ صَوَّرَ صُوۡرَةً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنۡفَخَ فِیۡھَا الرُّوۡحَ وَلَیۡسَ بِنَافِخٍ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

۱۷۵۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ،التوحید ،۲/ ۱۱۲۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۳۸۳
السنن الکبری للبیہقی ، ۷/ ۲۶۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ٤/ ٤١
۱۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس،۲/ ۸۸۱ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٥٣٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٤١٦
الترغیب والترھیب للمنذری ۳/ ٤٣٨ ☆
۱۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳٦ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ٤/ ٤٦
المصنف لا بن ابی مشیبة ، ۱۳/ ۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ۷۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۳/ ۷
کنزالعمال للمتقی ، ۹۳۷۱، ٤/ ۳٦ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۷/ ۳۸۱

علیه وسلم : يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَاُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ، بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی ۔ وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئیں ہوں۔ایک جو اللہ کا شریک بتائے۔دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْاِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤُلَآءِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم ،یا ان تصویر بنانے والوں پر۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيْلَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

---

۱۷۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴۲۶/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۶۶/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۳۶/۵ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۲۲/۴
کنزالعمال للمتقی ، ۴۳۸۸۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۱۹۵
۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۳۶۶، ۳۵/۴ ☆
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۸۱/۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۱۴۶/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۷۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۶۰/۱۰

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًا اَوْ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَہٗ اَحَدُ وَالِدَیْہِ وَالْمُصَوِّرُوْ نَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۹۔**عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من سفر و سترت سہوۃ لی بقرام فیہ تماثیل، فلما رأہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تلون وجہہ وقال یا عائشۃ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگا ہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۴

---

۱۷۸۔ المسند للعقیلی، ۳/ ۱۲٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/ ۳٤۸

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۹۹، ۱۰/ ۲۰۸ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ٤/ ۳٦٤

۱۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/ ۲۰۱

# (۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول الله! اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ ،وَقَالَ :اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِى فِيْهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلآئِكَةُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ ورسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا لیا

---

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۸۸۱/۲ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲۰۱/۲

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۸۸۰/۲ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲۰۱/۲

تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: أَتَانِی جِبْرِيْلُ اَمِيْنُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِی: مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ أَمَرَ بِالسِّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔ اور تصویردار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

www.alahazratnetwork.org

۱۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِی: اِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المئومنين الصديقة ؛ وعن ام المئومنين ميمونة وعن اسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۱۸۴۔ **عن** أمير المئومنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله

---

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لا بی داؤد، اللباس، ۲/ ۵۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۵ ☆

۱۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، مغازی، ۲/ ۵۷۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۸۰

۱۸۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۸۵ ☆ السنن لا بن ماجة، ۲/ ۲۶۸

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اِنَّ جبرَئِیلَ عَلیهِ الصّلاۃُ والسّلامُ قَالَ لی:اِنّھا ثَلٰثٌ لَم یَلجُ مَلِکٌ مَادَامَ فِیھا وَاحِدٌ مِنھَا کَلبٌ اَوجَنابَۃٌ اَوصُورَۃُ رُوحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۵۔ **عن** أبی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَاتَدخُلُ المَلائِکَۃُ بَیْتًافِیہِ کَلبٌ وَلَا صُورَۃٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فی الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنین میمونۃ ، عن ام المؤمنین الصدیقۃ ، وعن ابی ہریرۃ ، عن امیر المؤمنین علی ، وعن ابی سعید الخدری، و عن اسامۃ بن زید ، وعن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع فقلت : یارسول اللہ ! مارجعک بأبی وأمی ، قال : اِنَّ فِی البَیتِ سِترًا فِیہِ تَصَاوِیرُ وَاِنَّ المَلائِکَۃَ لَاتَدخُلُ بَیتًا فِیہِ تَصَاوِیرُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

---

۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق، ۱/ ۴۵۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لا بن ماجۃ ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/ ۱۴۴
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۳۱۵
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لا بن ماجۃ ، الاطعمۃ ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔ حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے ؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

## (۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔ **عن** اِم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :اِن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیئا فیه تصالیب الا نقضه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** أبی الهیاج الأسدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل : قال لی علی: الا أبعثك علی مابعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم أن لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرامشرفا الا سویته۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوالھیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

۱۸۹۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی جنازة فقال: اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَا یَدَعُ لَها وَثَنًا اِلَّا کَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسَها، وَمَنْ عَادَ اِلیٰ صَنْعَةِ شَیْءٍ مِنْ

---

۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ السنن لا بی داؤد ، اللباس ، ۲/ ۵۷۲

۱۸۸۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز ، ۱/ ۳۱۲ ☆

۱۸۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۸۷۔ ☆

ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرماتھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کردے اور سب تصویریں مٹادے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفرو انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذباللہ تعالیٰ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

## (۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: دخل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم وصورۃ مریم علیھما الصلوٰۃ والسلام فقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَمَا لَھُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

۱۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الانبیاء، ۱/ ۴۷۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۴۷۷

اور حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کی تصویریں دیکھیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کو کہ اس سے پہلے سن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی باز نہ آئے) ۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اِن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بها فمحیت ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹائی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:اِن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم لما رأ ی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورة اِبراھیم واسمٰعیل علیھما الصلوٰۃ والسلام ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان فی الکعبة صور فأمر النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوھا فبل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه ثوبا و محاھا به فدخلھا صلی اللہ تعالی علیه وسلم وما فیھا شیء۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹادیا پھر حضور داخل

---

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الانبیاء، ۱/ ۴۷۳ ☆
۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المغازی ، ۲/ ۶۱۴ ☆
۱۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۶۵ ☆

www.alahazratnetwork.org

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: وکان عمرقد ترك صورة ابراھیم فلما دخل صلی اللہ تعالی علیه وسلم رأھا فقال: یَا عُمَرُ! اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَدَعُ فِیْھَا صُوْرَۃً ثُمّ رَأی صُوْرَۃَ مَرْیَمَ فَقَالَ:اُمْحُوْا مَافِیْھَا مِنَ الصُّوَرِ، قَاتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَالَایَخْلُقُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصور دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی۔ تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹادو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدا نہیں کرسکتے۔

۱۹۵۔ **عن** أسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :اِن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم دخل الکعبة فامر نی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب به علی الصور و یقول: قَاتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَالَا یَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا تر کر کے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو غارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدا نہیں کرسکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : اِن المسلمین تجردوا فی الآزر وأخذوا الدلاء فانجر وا علی زمزم یغسلون الکعبة ظھرھا وبطنھا فلم یدعوا أثرا من المشرکین الا محوہ وغسلوہ۔

---

۱۹۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۱۳۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/ ۱۷۳
التفسیر للقرطبی ، ۲/ ۱۱۶ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۸/ ۱۷
۱۹۵ ۔المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۲۹۶ ☆
۱۹۶۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ☆

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھوکر مٹادیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

## (۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المئومنين عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها ماريه،وكانت أُم سلمة وأُم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها، فرفع رأسه فقال: أُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولىٰ امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضى اللّٰه تعالىٰ عنه : أنا لاندخل الكنائس التى فيهاهذه الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

---

۱۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الصلوة ، ۱/ ۶۲ ☆ الصحيح لمسلم ، المساجد ، ۱/ ۲۰۱

۱۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، صلوة، ۱/ ۶۲ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: الصورة الراس فکل شیء لیس له راس فلیس بصورة۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔ ۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ قَالَ: اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِی اَنْ اَکُونَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامٌ سِتْرٍفِیْهِ تَمَاثِیْلِ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْ بِراْسِ التَّمَاثِیْلِ الَّذِی عَلیٰ بَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعُ فَیَصِیْرُ کَهَیْاٗةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَئَانِ وَمُرْ بِالْکَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔ لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تاکہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔ اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تاکہ انکو روندا جاتا رہے۔ نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ ولہٰذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

---

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۳۶۶ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی، الادب، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لابی داؤد اللباس، ۲/ ۵۷۳

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۳۶۵ ☆ السنن للنسائی، الزینة، التصاویر ۲/ ۲۵۵

www.alahazratnetwork.org

نام تصویر رکھا۔اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذو التصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵۰/۹

## (۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه رخص فيما كان يوطأ و كره ما كان منصوبا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵۳/۹

---

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔۱۲م ☆

# ۱۱۔ شعب ایمان

## (۱) حقوق اللہ وحقوق العباد

۲۰۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ۔ فَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِىْ لَايَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا۔ اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں۔ اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کر دیگا اور درگزر فرمائیگا۔ اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔ انکا بدلہ ضرور ہونا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۸۷

## (۲) مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

---

۲۰۲۔ المستدرك للحاكم ، الاهوال ، ۴/ ۵۷۵ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۶/ ۲۴۰
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۲۶۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۸/ ۵۲۹
كنز العمال للمتقی ، ۱۰۳۱۱، ۴/ ۲۳۳ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ۲/ ۲

۲۰۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الايمان ، ۱/ ۶ ☆ السنن لا بی داؤد ، الجهاد ، ۱/ ۳۳۶
الجامع للترمذی، الايمان ، ۲/ ۸۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۱/ ۴۸

الله تعالى عليه وسلم :اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ـ فتاوی رضویہ ۴/۶۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔۱۲م

## (۳) محبت رسول

۲۰۴ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايُؤْمِنُ أَحَدُ كُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۰

## (۴) حیا ایمان کا حصہ ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۵ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ ـ

---

۲۰۳ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۵۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۶۰
السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱/ ۳۵۶
حلية الاولياء لا بى نعيم، ۴/ ۳۳۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، / ۵۳
كنزالعمال للمتقى ، ۷۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۶/۳۵۳
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۱۰ ☆ التفسير للبغوى ، ۱/ ۲۷
۲۰۴ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۱/ ۴۹
السنن للنسائى ،الايمان، ۲/ ۲۳۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة، ۱/ ۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱۷۷ ☆ السنن للدارمى ، ۲/۳۰۷
شرح السنة للبغوى ، ۱/ ۵۰ ☆ المستدرك للحاكم ، ۲/ ۴۸۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/۵۴۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۸۶
۲۰۵ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ۶ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱/ ۵۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۰۶۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۰۶۔المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۹/ ۵۰۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۱۷۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۲۳٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۳۹۸
مشکل الآثار للطحاوی، ٤/۲۳۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۹/۲۳٦
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۷۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸/۳۳٤

# ۱۲۔ صفات مومن

## (۱) صفت مومن

۲۰۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُالْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔ الذلال الانقی ۱۵۲

۲۰۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : کَرَمُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَمُرُوَّتُہٗ عَقْلُہٗ وَحَسَبُہٗ خُلُقُہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکا خلق۔ الذلال الانقی ۱۶۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) فضیلت مومن

۲۰۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِن اللہ تعالیٰ یقول :عَبْدِی الْمُؤْمِنِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَعْضِ مَلاَئِکَتِی ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۷

---

۲۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۶۸ ☆ السنن لا بن ماجۃ ، لزوم المساجد ، ۱/ ۵۸
المستدرک للحاکم ، ۱/ ۲۱۲ ☆ السنن الکبری للبھقی ، ۳/ ۶۶
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۸/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۱۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳/ ۳۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۹۳
کنزالعمال للمتقی ، ۲۰۷۳۸، ۶/ ۶۵۱ ☆ موارد الظمئان للھیثمی ، ۳۱۰
۲۰۸۔المستدرک للحاکم ، ۱/ ۱۲۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۲/ ۷۴
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۶۱ ☆ العلل المتنا ھیۃ لابن الحوزی ، ۲/ ۱۲۱

۲۰۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/ ۱۹۲ ☆

## (۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

٢١٠- **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال: رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيْسَ الْمُومِنُ بِالطِّعَانِ وَلَا اللِّعَانِ ولَا الْفَحَّاشِ وَلَا الْبَذِئُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مؤمن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔ فتاوی رضویہ ۴۸۶/۳

## (۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

٢١١-**عن** عبد الله بن عمررضى الله تعالىٰ عنهما قال: إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم طاف يوم الفتح علىٰ راحلته يستلم الأركان بمحجنه فلما خرج لم يجد مناخاً فنزل علىٰ أيدى الرجال ثم قام فخطبهم فحمد الله و أثنى عليه وقال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَهَا، أَيُّهَا النَّاسُ! رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا،يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى، ثُمَّ قَالَ: أَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ ۔

حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بد بخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یاایھا الناس الخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ الزلال الانقی

---

٢١٠- المستدرك للحاكم، الايمان، ١/ ١٢ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ١/ ٤٠٥
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٤٦٥ ☆

٢١١- شرح السنة للبغوى، ١٣/ ١٢٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٨/ ٤١٩
الدر المنثور للسيوطى، ٦/ ٩٨ ☆ الكشاف للزمخشرى، ١٥٨

www.alahazratnetwork.org

# (۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یُؤمِنُ أحَدُکُم حَتّیٰ یُحِبُّ لِأ خِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

# (۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنفَعَ أخَاهُ فَلْیَنْفَعَهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۹/۳

# (۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَایُلْدَغُ الْمُؤمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۹۵

---

۲۱۲۔ المسند لابی داؤد الطیالسی، ۸/۲۶۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۷۶
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۶۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۷۵
کنز العمال للمتقی، ۹۶، ۱/۴۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۹۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۳۳

۲۱۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۰، ۱۰/۶۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۷/۳۹۳

www.alahazratnetwork.org

## (۸) مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف وعظیم اور فاجر دغاباز وکمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۱

## (۹) اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

۲۱۶۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِسْتَحِی مِنَ اللّٰهِ اِسْتِحْيَاكَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِيْرَتِكَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کرجیسی اپنے کنبے کے دونیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۷۶

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دومردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دومردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۱۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، ۲/ ۹۰۵ ☆ الصحيح لمسلم ، ۲/ ۴۱۳
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۶/ ۱۲۷ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۵/ ۲۱۹
الشفاء للقاضی ، ۱/ ۱۷۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۵۳۰
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۸/ ۹۰ ☆ مشكل الاثار للطحاوی ، ۲/ ۱۹۷
البدايه والنهاية لا بن كثير ، ۳/ ۳۱۳ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۸۳۰ ، ۱/ ۱۶۶
۲۱۵۔ الجامع للترمذی ، البر ، ۲/ ۱۸ ☆ السنن لابی داؤد ، الادب ، ۲/ ۶۶۰
المستدرك للحاكم ، الايمان ، ۱/ ۴۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۱۰/ ۱۹۵
التفسير للقرطبی ، ۷/ ۱۸۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۴۸
۲۱۶۔ اتحاف السادة للزبيدی ، ۹/ ۲۰۷ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۸/ ۳۴
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۶۵ ☆ تاريخ واسط ، ۲۳۲

## (۱۰)اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔عن خولة بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت : قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْمَا شَاءَتْ نَفْسُہٗ مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

## (۱۱)مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اَلْمُؤمِنُ اَنْ یُذِلَّ نَفْسَہٗ ۔　　فتاوی رضویہ ۳۰۲/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

## (۱۲)علامت محبت

۲۱۹۔ عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ أَحَبَّ شَیْئًا أَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۴۰/۳

۲۲۰۔عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

۲۱۷۔ الجامع للترمذی ۔الزہد، ۶۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۸/۶

۲۱۸۔ السنن لابن ماجہ، الفتن، ۲۹۹/۲ ☆

۲۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۰/۵

کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۹، ۴۲۵/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۰۷/۲

۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۴/۵ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ۶۹۹/۲

علیه وسلم : حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصِمُّ۔　　فتاوی رضویہ ۵/۱۳۵

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔

## (۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ سُلَامیٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلَعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ بَيْنَهُمَا ،وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلیٰ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ،وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ،وَتَمِيْطُ الْاَذیٰ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

## (۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔ عن المقدام بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا أُطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أُطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أُطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۲۲۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۲۷۶ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۱/۱۸۱
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱/۲۳ ☆ مسند ابی حنیفة ، ۱۶۸
تاریخ بغداد للخطیب ، ۳/۱۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱/۳۰۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۳۲۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۱۰
۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجهاد ، ۱/۴۱۹ ☆ الصحیح لمسلم ، الزکوة ، ۱/۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/۳۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۴/۱۸۸
شرح السنة ،للبغوی ، ۶/۱۴۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۱۰

www.alahazratnetwork.org

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۵۰۶

## (۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: لم يزل علی وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعداً فلو لا ذلك هلكت الأرض ومن عليها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپنے نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔

۲۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالٰی اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن وطبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگر چہ کیسا ہی شریف القوم، بالا نسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آباء وامہات ہر قرن و

---

۲۲۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۱۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱، ۶/۴۱۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۳۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۲/۲۶۴
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۹/ ۳۰۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۵/ ۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/ ۲۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۰

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق، یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ۱۲م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں ۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

**اقول:** والمعنی ان الکافر لایستاھل شرعا ان یطلق علیہ انہ من خیار القرن لاسیما ھناك مسلمون صالحون وان لم یرد الخیریۃ الا بحسب النسب فافھم ۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔ فاللہ یجزیہ الجزاء الجمیل۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اھل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں ۔ اگر چہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۲۴ ۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔ البتہ کچھ فرق سے حلیۃ الاولیاء ۶/۲۰ ☆ میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔۱۲م

# کتاب العلم

## ابواب

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ ضرورت علم دین

## (۱) ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

۲۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

**حاشیہ مسند امام اعظم، صفحہ ۱۰۱**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔ ۱۲م

۲۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِ لَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۲۵۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۰/ ۲۴۰ ☆ مسند ابى حنيفة ، ۲۰
البداية والنهاية لا بن كثير ، ۱۱/ ۳۲۲ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ۱/ ۲۳
المسند للعقيلى، ۲/ ۵۸ ☆ العلل المتنا هية لا بن الجوزى ، ۱/ ۵۴
تذكره الموضوعات للفتنى ، ۵۰۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ۱/ ۱۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/ ۱۱۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۶۵۱ ، ۱۰/ ۱۳۰
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۹۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۶۰
التفسير للقرطبى ، ۸/ ۲۹۵ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۸/ ۳۲۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۶/ ۲۷۸
تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ اللالى المصنوعه للسيوطى ، ۱/ ۱۰۸
كشف الخفا للعجلونى ، ۲/ ۵۶ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب ، ۱/ ۴۳

۲۲۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲۲۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۲/ ۲۰۸
كنز العمال للمتقى ، ۲۸۶۵۹، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر ، ۲/ ۲۳
التفسير لا بن كثير، ۲/ ۱۹۵ ☆ امالى الشجرى ، ۱/ ۵۳
السنن للدار قطنى، ۴/ ۶۸ ☆

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یاوہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے (گویا اجماع وقیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

## ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو. انکا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار ومخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض وشرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر ومستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ھذا القیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیر ہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر وریا اور عجب وحسد وغیر ہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جسطرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہ ہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات واحادیث دیگر کہ فضیلت علماء وترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت وترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہرگز آیات واحادیث میں مراد نہیں ہو سکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃ جیسے فقہ وحدیث وتصوف بے تخلیط وتفسیر قرآن بے افراط وتفریط، خواہ وساطۃ مثلا نحو وصرف ومعانی وبیان فی

حدذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالٰی اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہوسکتی۔

مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ وعروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہوجائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہٰذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ قران وحدیث سے صدہا دلائل اس معنٰی پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگر چہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہو رہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھئی کوان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ھیھات، ھیھات، اسے علم سے کیا مناسبت، علم وہ ہے جو مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حراموملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرھا داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سو ی القرآن مشغلة = الا الحديث و الفقه فی الدين ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم، طریقۂ محمدیہ، حدیقۂ ندیہ، درمختار اور ردالمحتار وغیرھا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے، وفیما ذکرنا کفایة لاھل الدرایه واللہ سبحانه وتعا لی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔فضیلت علم دین

## (۱) فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعا لی عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَۃِ۔

**حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔**

۲۲۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَۃِ۔

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔**

www.alahazratnetwork.org

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابہ رضی اللہ تعا لی عنہم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

**بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۰۔ **عن** عبادۃبن الصا مت رضی اللہ تعالی عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ ۔

**حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔**

---

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۵۷، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/ ٤٣٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵

۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸٦٦٤، ۱۰/ ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۸۵ ☆

۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۳ ☆ کمز العمال للمتقی ۲۸٦٥٨، ۱۰/ ۱۳۱

۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹٤٥، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

## (۲)علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱۔ **عن** أبی درداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَی الصَّعُدَاتِ تُجَارُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجُوْنَ أَوْلَا تَنْجُوْنَ ۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۵

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۱۸۲ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ۳۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٥٦ ☆

# ۳۔ فضیلت علماء

## (۱) فضائل علماء

۲۳۲۔ **عن** أبی أُمامة الباھلی رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علما کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴/۹

۲۳۳۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۴۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَیْسَ مِنْ اُمَّتِی مَنْ لَمْ یَعْرِفْ لَعَالِمِنَا حَقَّهٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

---

۲۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/ ۲۰۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/ ۱۲۷
کنز العمال للمتقی ۴۳۸۱۰، ۱۶/ ۳۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۴/ ۶۱
اللآلی المصنوعه للسیوطی ، ۱/ ۷۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/ ۲۰۷
۲۳۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۱۱ ، ۱۶ / ۳۲ ☆
۲۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳۲۳ ☆ المستدرك للحاکم ، الایمان ، ۱/ ۱۲۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/ ۱۱۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/ ۱۲۷

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔　　فتاوی رضویہ، جلد اول، ۱۴۰/۹

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظا ھر خیف علیه الکفر، جس نے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازھر میں ہے۔

الظاھر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۵۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ، قِلَّةُ الطَّعَامِ، وَالْقُعُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْعَالِمِ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔　　فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۲۳۶۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ، اَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْوَالِدَیْنِ، وَالنَّظَرُ فِی زَمْزَمَ، وَھِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا، وَالنَّظَرُ فِی وَجْهِ الْعَالِمِ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

---

۲۳۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۱۹۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۳، ۸۸۰/۱۵ ☆ العلل المتناھیة لا بن الجوزی، ۳۴۴/۲
۲۳۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۴، ۸۸۱/۱۵

۲۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال! قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:فَقِيۡهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيۡطَانِ مِنۡ أَلۡفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔۱۲م

## (۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الۡعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الۡاَنۡبِيَاءِ وَاِنَّ الۡاَنۡبِيَاءَ لَمۡ يُوَرِّثُوۡا دِيۡنَارًا وَّلَا دِرۡهَمًا فَاِنَّمَا وَرَّثُوا الۡعِلۡمَ فَمَنۡ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

www.alahazratnetwork.org

## (۳) عالم وسلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ مِنۡ اِجۡلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِكۡرَامُ ذِی الشَّيۡبَةِ الۡمُسۡلِمِ وَحَامِلِ الۡقُرۡاٰنِ غَيۡرِ الۡغَالِی فِيۡهِ وَالۡجَافِی عَنۡهُ وَاِكۡرَامُ السُّلۡطَانِ الۡمُقۡسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۳۷۔ الجامع للبخاری ، العلم ، ۱/۱۶ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة ، ۱/۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۹۶ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/۱۶۴
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۶۷۹، ۱۰/۱۳۵
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۴/۴۱
۲۳۸۔
۲۳۹۔ السنن لا بی داؤد ،الادب ، ۲/۶۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/۱۶۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/۳۰۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/۱۳۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

## (۴) اعزاز علماء وسادات

۲۴۰۔ **عن** میمون بن شبیب رضی اللہ تعالی عنہ :ان عا ئشۃ رضی اللہ تعا لیٰ عنھا مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ ومر بھا رجل علیہ ثیا ب وھیئۃ فاقعد تہ فاکل ،فقیل لھا ذ لک ، فقالت : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم : أَنْزِلُو النَّاسَ مَنَا زِلَھُمْ ۔

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المومنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۳/۹ ۷

www.alahazratnetwork.org

۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وسادۃ فقعد علیھا وقال:لا یأبی الکرامۃ اِلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب ، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

---

۲۴۰۔ السنن لا بی داؤد ، الادب، ۲/ ۶۶۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ۲۶۵
کنز العمال للمتقی ، ۵۷۱۷، ۳/ ۱۰۹ ☆ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ، ۸/ ۹
۲۴۱۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۲۱ ☆ زھر الفردوس، ۴/ ۲۲۱

لیئے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین ، کیا جھنم ، میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا ، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام ومجلس وخورش وروش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء وسادات کا اعزاز وامتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے قیام مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۷۳

## (۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲ ۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ، ذُوْ الشَّیْبَةِ فِی الْاِسْلَامِ،وَالْاِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَیْرِ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل ،تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

## (۶) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَان، قِیْلَ : وَ لِمَ یا رسول اللہ ؟ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعَالِمُ یُعَذَّبُ عَلیٰ رُکُوْبِهِ الذَّنْبَ،

---

۲۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۱۴
۲۴۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲/۲۴۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۷۸۴، ۱۰/۱۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۴ ☆

وَالْجَاهِلُ عَلَى رُكُوبِهِ الذَّنْبَ وَ عَلَىٰ تَرْكِ التَّعَلُّمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔ فضیلت طلبہ

## (۱) طالب علم مجاہد ہے

۲۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۴۴۔ الجامع للترمذی ،باب فضل العلم ، ۲/ ۸۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۳۶
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/ ۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۸۱۹، ۱۰/ ۱۵۸
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۴۵۲ ☆ تاریخ اصفھان لا بی نعیم ، ۱/ ۱۰۳
تنزیہ الشریعه لابن عراق ۱/ ۲۷۴ ☆

# ۵۔ تبلیغ وعمل

## (۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كَلَّا وَاللّٰهِ ، لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلىٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کروگے ضرور نہی عن المنکر کروگے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امرونہی نہ ہر شخص پرفرض نہ ہر حال میں واجب۔ تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصا جبکہ کوئی امراہم اصلاح پارہاہو، مثلا کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑدیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسر انہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امرونہی منجر بضرر ہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع و مریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

---

۲۴۵۔ السنن لا بی داؤد ، الملاحم، ۲/ ۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/ ۹۳

الترغیب والترہیب للمنذری ، ۳/ ۲۲۸ ☆

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔جیسے آج کل بہت آزاد متصوف ، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندیٔ شرع کو نہ کہتا ہو۔جیسے درصورت امرونہی اپنے پلاؤ و قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہوتو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۱۶

۲۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلا م الی فرعون نو دی لن یفعل فلم افعل ؟ قال: فناداہ اثنا عشر ملکا من علماء الملا ئکۃ ، امض لماامرت بہ فانا جہدنا ان نعلم ھذا فلم نعلمہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کومولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا،موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو نداہوئی۔مگراے موسیٰ،فرعون ایمان نہ لائے گا۔موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا،پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا،اے موسیٰ! آپکو جہاں کاحکم ہے جایئے،یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔دوستان خدا نے انکی غلامی اورانکے عذاب سے نجات پائی۔ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اورایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰالَمِیْنَ ۰ رَبِّ مُوْسیٰ وَھٰارُوْنَ۔

ہم اس پرایمان لائے جورب ہے سارے جہان کا۔رب ہے موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۳

---

۲۴۶۔ التفسیر للطبری ، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۵۵۷۴، ۱۲/ ۴۷۶

## (۲) تبلیغ وہدایت پر اجر عظیم

۲۴۷۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر وبدعت فسق کو دل سے برا جاننا، یہ ہر کافر مبتدع وفاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہوا سے کرنا ہے۔مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار ومشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان وقلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاری وغیرہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گروں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کر چکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

---

۲۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری الجهاد، ☆ الصحیح لمسلم ، فضائل الصحابه ، ۲/ ۲۷۹
کنز العمال للمتقی ، ۲۸۷۱۳، ۱۰/ ۱۴۰ ☆ السنن لا بی داؤد ، ۳۶۶۱، العلم ، ۲/ ۵۱۵
السنن لسعید بن منصور ، ۲۴۷۳، ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳۳۳
شرح معانی الاثار للطحاوی ، ۳/ ۲۰۷ ☆

**اولاً۔** اس لڑائی میں ہر گز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی ۔امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا ۔ جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

**الف** جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے ۔امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ہم بے امام ہیں۔میں آیا۔اب تم اگر عہد پر قائم ہوتو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کارھین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منہ ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہوتو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔وہ خاموش رہے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ب** پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم ۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچادیں۔

**ج** امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔وہ بقصد واپسی سوار ہوئے، حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

**د** جب نینوا پہونچے ۔حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لا بدء ھم بالقتال ،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھو نی فانی ا نصرف عنھم ،اب کہ میں انہیں نا گوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی ،اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا، دعونی ارجع الی المکا ن الذی اقبلت منہ، مجھے چھوڑو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھاالناس،اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں -اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی ،اپنے دولھا کا انتظار کر رہی تھی ،وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی ،تو ہر گز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگر چہ خلاف قرآن و سنّت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ ،۔

الّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا- اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگر چہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ثالثاً** حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی۔ وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتر تن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کرور مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سر وسامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذراسی دھوپ سے بچنے کو گٹو تیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض ومرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبۂ کفر وذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچا، اللہ کا کلام سچا، "لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا" مشرکین تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔　　المحجۃ المؤتمنہ ۹۴-۹۷

۲۴۸۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَاَنْ یَّهْدِی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی یَدِكَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۲۴۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤٤

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

## (۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد الله ابن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَا أَنتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْ لُهُمْ اِلَّا كَانَ عَلَىٰ بَعْضِهِمْ فِتْنَةً۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

## (۴) بے عمل عالم کی مثال

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵۰۔ **عن** جند ب بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِى يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيُنْسِى نَفْسَهٗ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۲۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبدالله رضی الله تعا لیٰ عنه قال :قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَثَلُ مَنْ يُّعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيُنْسِى نَفْسَهٗ كَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِى يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ ۔

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹ ☆
۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۶ ☆
۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۷ ☆

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا! جولوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

## (۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ عَلیٰ رَأسِ کُلِّ مِاۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُھَا دِیْنَھَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

## (۶) معلّم و متعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْہُ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَہٗ وَلَا تَکُوْ نُوْا جَبَابِرَۃَ الْعُلَمَاءِ فَیَغْلِبُ جَھْلُکُمْ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہواس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہوجائے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کہ لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغیراللہ حرام کذا فی الملتقط ۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء و مسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی در حقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابہء کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہٖ محبت و تعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالٰی

---

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۲۷
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۱۲۹ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کافر یا دنیا دار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بثیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔　　فتاوی رضویہ ۳/۵۳۳،۵۳۴

## (۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اسکا آقا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

---

۲۵٤۔حلية الاولياء لا بی نعيم، ۳٤۲۱٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/٤۲۰
الترغيب والترهيب، للمنذری، ۱/۱۱٤ ☆ الكامل لا بن عدی، ٤/۳۳٦
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۹ ☆ امالی الشجری، ۱/٤٦
۲۵۵۔المعجم الكبير للطبرانی، ۸/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲٤۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۸٤، ۱/۵۳۲
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۲/۵٦ ☆ تاريخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امیر المؤ منین علی کرّم اللہ تعا لیٰ وجھہ الکریم قال : من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کردے۔

## (۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ذَرُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ ، فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَا نَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُوَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلیٰ أَنْبِیَاءِ ھِمْ فَاِذَانَھِیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَاِذَاَمَرْ تُکُمْ بِاَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تضییق (تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵۸ ۔**عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ

---

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الحج، ۱/۴۳۲
السنن لا بن ماجۃ ، المقدمہ ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/ ۳۸۸
التمھید لا بن عبد البر ، ۱/ ۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/ ۱۵۸
اتحاف السادہ للزبیدی ، ۲/ ۵۰ ☆ الدر المنثور ، ۲/ ۳۳۵
۲۵۸۔الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الفضا ئل،۲/ ۲۶۲
السنن لا بی داؤد ، السنۃ ، ۲/ ۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶
المستدرک للحاکم، ۳/ ۶۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۶/ ۳۳۵
مشکل الا ثار للطحاوی، ۲۰/ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۲۶۴

لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ رَجُلٍ مَسْأَلَتِهٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع وناردست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یابرائی ثابت ہو وہ بھلی یابری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ وناردست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۷، ۵۵۲

www.alahazratnetwork.org

## (۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلاوجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۶/ ۴۲۲

## (۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله

---

۲۵۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الا ستقراض ، ۱/ ۳۲۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۹
كنز العمال للمتقى ، ۴۴۰۲۸، ۱۶/ ۸۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ۴۹۴۳
۲۶۰۔ المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۰۴ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۱۴۶۸۷، ۶/ ۲۵
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۱۷۹ ☆

صلی اللہ تعالی علیه وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَا بَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضیٰ لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْ لَهٗ وَخَانَ الْمُوْ مِنِيْنَ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۴۶/۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ ورسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔۱۲م

## (۱۲) حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے

۲۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعا لیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلیٰ وَجْهِهٖ ، وَرَدَّهٗ عَلیٰ عَقِبَيْهِ وَ كَانَتِ النَّارُ اَوْلیٰ بِهٖ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲/۹

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اسکی صورت بدل دیگا اوراسکو خائب وخاسر لوٹے گا اوروہ مستحق جہنم ٹھہرے گا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲۶۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعا لیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَ عُ فَلْيُظْهِرُالْعَالِمُ عِلْمَهٗ ،وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِك فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلاَ عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فسادیا بد مذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اورنہ نفل۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۴۰/۹، ۲۸۶،

---

۲۶۲۔ الفردوس للدیلمی ، ۶۰۲/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۲۳/۳
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۱۶، ۱۹۳/۱۰ ☆

۲۶۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۰۳ ، ۱۷۹/۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۹۱۱/۵

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا) میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے ۔جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی، وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

www.alahazratnetwork.org

## (۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲٦٤ ۔**عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نَضَّرَاللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَا لَتِی فَوَعَا ھا ثُمَّ بَلَّغَھَا عَنِّی فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلیٰ مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

---

۲٦٤۔ الجامع للترمذی ، العلم، ۲/ ۹۰ ☆ السنن لابی داؤد، العلم، ۲/ ۵۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۸۳ ☆ السنن لابن ماجۃ المقدمۃ ، ۱/ ۲۱
المستدرك للحاکم، ۱/ ۸۷ ☆
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ٤٦٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۱٦۳، ۱۰/ ۲۲۰

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم غزیر وفضل کبیر خیال کیجئے۔ جو خود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ، ما علمت انك تعمل بهذه الاحادیث ، یا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة ، وانت ایها الرجل اخذت بكلا الطرفین ۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابوحنیفہ! تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لئے۔ والحمد للہ۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدرجہا اجل واعظم انکے استاذ اکرم واقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبد اللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔ بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہوا ایسے امام والا مقام بآں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقہاء ولکنا سمعنا الحدیث فروینا ہ للفقہاء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ ومجتہد نہیں ہیں۔ ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردی ہیں۔ جوان پر مطلع ہوکر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ، مگر آج کل کے نا مشخص حضرات کو اپنی یاد وفہم، اپنے دوحرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔ کہ دوحرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل "انا خیر منہ" کی بنیٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم۔

www.alahazratnetwork.org

## (۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے

۲٦٥۔ **عن** وابصۃ بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِسْتَفْتِ نَفْسَکَ وَاِنْ اُفْتَاکَ الْمُفْتُوْنَ۔

حضرت واصبہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتباع کرے اگر چہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جو ان میں افقہ واعلیٰ واورع ہو اسکی رائے پر چلے اگر چہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکام۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۸۱

---

۲٦٥۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ٦٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۲۲۸

## (۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ **عن** أمیر المؤ منین علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حدثوا النا س بما یعرفون، اتحبّون ان یکذبو الله ورسو له۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباّ س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امرنا ان نکلم الناس علیٰ قدر عقو لهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلّم : مَا حَدَّثَ أَحَدُکُم قَوْمًا بِحَدِیْثٍ لَا یَفْهَمُوْ نَهٗ اِلَّا کَا نَ فِتْنَةً عَلَیْهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباّس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کسی نے اگرایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکووہ نہیں سمجھتے تووہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہوجائیگی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۹۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : لَا تُحَدِّ ثُوا اُمَّتِی مِنْ أَحَادِیْثِی اِلَّامَا تَحْتَمِلُهٗ عُقُوْ لُهُمْ فَیَکُوْنُ

---

۲۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۲۵
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲٤۷ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۲٦٥٦، ۲/۱۲۹
۲٦۷۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/٥٤۹
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲٤۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ٤٤٤۱
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۲۲٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱
۲٦۸۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/ ۲٥۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/۲۲٦
۲٦۹۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ٥/ ۱۷ ☆ زهر الفردوس ، ٤/ ۱۷۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ٥٥۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۸٤، ۱۰/ ۲٤۲
حلیة الاو لیاء لا بی نعیم ، ۲/ ۲۸٦ ☆

فِتْنَۃً عَلَیْھِمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے میری وہی حدیثیں بیان کرو جوانکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہو جائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم: یَا اِبْنَ عَبَّاسٍ! لَاتُحَدِّثْ قَوْمًا حَدِیْثًا لَاتَحْتَمِلُہٗ عُقُوْلُھُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جوانکی عقل میں نہ آئے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکو اہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۴

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کروگے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تو وہ ضرور ان میں سے کسی پر فتنہ ہو جائیگی۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۴

---

۲۷۰۔ الجامع الکبیر، ۲/ ٤٦٤ ☆

۲۷۱۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٧٩

## (۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: لَاتَمِدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ **عن** معاوية ابی سفيان رضی الله تعالیٰ عنهماانّه كان يكتب بين يديه صلی الله علیه وسلّم فقال له :اَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ اَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّيْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِيْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰهَ وَمَدِّالرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِيْمَ۔

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ ! دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کانا مت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمٰن کو دراز کر کے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔ مالی الجیب بعلوم الغیب، ص،۴

www.alahazratnetwork.org

## (۱۸) علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

۲۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلّم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اسمیں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

۲۷۵۔ **عن** جا بربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلیّ

---

۲۷۲۔ مسند بن شعبان ، ☆

۲۷۳۔ مسند الفردوس للديلمی ، ☆

۲۷۴۔ كنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۴۰، ۲۵۰/۱۰ ☆ كشف الخفا للعجلونی ، ۱۵۴/۱

۲۷۵۔ كنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۶۸ ، ۲۲۹/۱۰ ☆ كشف الخفا للعجلونی ، ۱۵۵/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ كُلَّ اِثْنَينِ وَخَمِيسٍ فَاِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِمَنْ طَلَبَ، فَاِذَا أَرَادَ أَحَدُكُم حَاجَةً فَلْيُبَكِّرْ اِلَيْهَا ،فَاِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي اَنْ يُبَارِكَ لِاُمَّتِي فِي بُكُورِهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امّت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔۱۲م

## (۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِعِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلآئِكَةُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳۹۲/۷

فتاوی رضویہ

www.alahazratnetwork.org

## (۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم

۲۷۷۔ **عن** عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعا لیٰ عنه مرسلا قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : أَجْرَؤُكُم عَلَى الْفُتيَا أَجْرَؤُكُم عَلَى النَّارِ۔

حضرت عبیداللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔　　فتاویٰ رضویہ ۹۴/۴

---

۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد ، العلم ، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقیه والمتفقه للخطیب ، ۲/ ۱۵۵
الحبائك فی الملائك ، ۴۵ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة ، ۱/ ۶
كنز العمال للمتقی ، ۱۸ ۲۹۰ ، ۱۰ / ۱۹۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساكر ، ۱/ ۱۲۶
۲۷۷۔ كنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱ ، ۱۰ / ۱۸۴ ☆ كشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۸ ☆ مسند الدارمی ، المقدمة ، ۱/ ۵۷

## (۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعا لیٰ علیہ وسلّم: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعَلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ یَبْقِی عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّا سُ رُؤُ سًا جُھَّالًا فَسُئِلُوا فَافْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ اَضَلُّوْا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لھٰذا ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۰۲/۴

## (۲۲) شریعت وطریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وعائین ،فامّا احدھما فبثثتہ وامّا الاٰ خر فلو بثثتہ قطع ھذاالبلعوم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۸۴/۳

### ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۹۴/۵

---

۲۷۸۔ السنن لا بن ماجۃ ، مقدمۃ ، ۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ،العلم، ۱/ ۲۰
الصحیح لمسلم ، العلم ، ۲/ ۳٤۰ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۰
المسندلاحمد بن حنبل، ۱٦۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱٤/۱
۲۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲۳ ☆

# ۹۔توسل واستمداد

## (۱)توسل ونماز استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰی با لعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنه قال : أللهم إنا كنا نتوسل إليك بنبينا صلی الله عليه وسلم فتسقنا وإنا نتوسل إليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے:اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر آتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا۔اوراب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔تو خوب بارش ہوئی۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۲)توسل

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه قال: إن رجلا ضرير البصر أتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال: أُدع الله أن يعافينی ، قال: إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمر ه أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويد عو بهٰذه الد عاء ، أللهم إنی أسئلك وأتوجه اليك بنبيك محمدصلی

---

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاستسقاء ، ۱/۱۳۷

۲۸۱۔ الجامع للترمذی ، الدعوات ، ۲/۱۹۷ ☆ السنن لا بن ماجة ، الصلوة ، ۱/۱۰۰

المستدرك للحاكم الدعاء ، ۱/۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۴/۱۶۶

الترغيب والترهيب للمذری ، ۱/۴۷۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/۱۳۸

كنز العمال للمتقی ، ۳۶۰۴۰ ، ۲/۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۹۸۵۲

تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذری ، ۲۴۹۵

الاذ كار النووية ، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانی ، ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، اِنی توجهت بك اِلی ربی فی حاجتی هذه لتقتضی لی، أللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اگر چاہو تو دعا کرو اور چاہو تو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا کرو۔ الہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں "لتقضی لی" بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

## (۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ **عن** أبی أمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : اِن رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذٰلك الیه ، فقال له عثمان بن حنیف : اِئت المیضاة فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : أللهم اِنی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،نبی الرحمه ، یا محمد ! اِنی أتوجه بك اِلی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

---

۲۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۸۳

عفا ن رضی اللہ تعالیٰ عنه ، فجاء البواب حتی أخذ بید ہ ، فأدخله علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فأجلسه معه علی الطنفة، فقال : حاجتك ، فذکر حاجته وقضاها له ثم قال له ، ما ذکرت حاجتك حتی کا ن الساعة وقال : ما کانت لك من حاجة فاذکرها ، ثم اِن الرجل خرج من عند ہ فلقی عثمان بن حنیف ، فقال له: جزاك اللہ خیر ا، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت اِلی حتی کلمته فی ، فقال عثمان بن حبیف : واللہ ما کلمته ، ولکنی شهدت رسول اللہ صلی اللہ وسلم وأتاہ ضریر ، فشکی الیه ذهاب بصرہ ، فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فتصبر ہ، فقال : یا رسول اللہ الیس لی قائد وقد شق علی۔ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِئت المیضاۃ فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذہ الدعوات ، قال اِبن حنیف : واللہ ما تفرقنا ، وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کأنه لم یکن به ضرقط۔

حضرت ابوامامہ بن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے ،اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعامانگ، الہٰی میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روافرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوا۔دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا،عرض مطلب بیان کیا: فوراً روافرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایھا المسلمون ، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہو چکی اور اسمیں ہم اہلسنّت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم وتدین کے اپنے مذھب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہیئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیّت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ست چنانکہ در تقریب موجود ست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجت نمی شود۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون ، انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہو گیا تھا تو تسلیم فرما لیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پر نور سیّد الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمہ محدّثین نے یک زبان تصحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔ اور انتقام خدا ومطالبہ حضور سیّد روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں۔ کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔ وائے بے باکی مشہور و متداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف "عن عثمان بن عمر" مکتوب، پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنالینا کس درجے کی حیاودیانت ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ امام منذری نے ترغیب میں فرمایا، طبرانی نے اس حدیث کی متعدد سندیں ذکر کر کے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔　فتاوی رضویہ ۳/۵۲۹، ۵۳۰

## (۲۶) غیر خدا سے استمداد

۲۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلّم: اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِالۡغُدۡوَةِ وَالرَّوۡحَةِ وَشَیۡءٍ مِّنَ الدُّلۡجَةِ۔　برکات الامداد، ۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کرکے مدد حاصل کرو۔۱۲م

۲۸۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم: اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِطَعَامِ السَّحُرِ عَلیٰ صِيَامِ النَّهَارِ وَ بِالۡقَيۡلُوۡلَةِ عَلیٰ قِيَامِ الَّليۡلِ۔　برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔۱۲م

---

۲۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، الايمان، ۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی، الايمان، ۲/ ۲۳۳
السنن الکبری للبيهقی، ۲/ ۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۹۳
التفسير للبغوی، ۳/ ۲۵۶ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۵/ ۱۲۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۶/ ٤۰۶ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۸۸
۲۸٤۔ السنن لابن ماجة، الصيام، ۱/ ۱۲۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۸۸
الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/ ۱۳۸ ☆ المعجم الکبير للطبرانی، ۱۱/۱۹۵

۲۸۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلیٰ حِفْظِكَ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

۲۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الرِّزْقِ بِالصَّدَقَةِ۔

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی النِّسَاءِ بِالْعَرِیِّ فَاِنَّ اِحدَا ھُنَّ اِذَا کَثُرَتْ ثِیَا بُھَا وَاُحْسِنَتْ زِیْنَتُھَا اُعْجَبَھَا الْخُرُوْجَ۔ برکات الامداد صفحہ ۶

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بقدرضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۸۵۔الجامع للترمذی العلم ، ۲/ ۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/ ۲۵۲
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۰۵، ۱۰/ ۲۴۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۲۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۶۶ ☆
۲۸۶۔کنز العمال للمتقی ، ۱۵۹۶۱، ۶/ ۳۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسوطی ، ۶۶/۱
۲۸۷۔المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۱۷۷۰۵، ☆ تنزیہ الشریعۃ لا بن عراق ، ۲/ ۲۱۳
کنز العمال للمتقی ، ۴۴۹۵۲، ۱۶/ ۳۷۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ، ۱۲۹
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ، ۲/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/ ۱۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۶۶ ☆
۲۸۸۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰/ ۱۸۲ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱۴۹/۲
المسند للعقیلی ، ۲/ ۱۰۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۱۳۵
کمز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۰، ۶/ ۵۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۹۵

علیه وسلّم: اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلیٰ اِنۡجَاحِ الۡحَوَائِجِ بِالۡکِتۡمَانِ ۔

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کر انکی کامیابی پر مدد چاہو۔ ۱۲م

وفی الباب عن عبد الله بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

۲۸۹ ۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِذَا أَضَلَّ أَحَدُکُمۡ شَیۡئًا وَاَرَادَ عَوۡنًا وَهُوَ بِاَرۡضٍ لَیۡسَ بِهَا اَنِیۡسٌ فَلۡیَقُلۡ : یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ! اَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! اَعِیۡنُوۡنِی، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا یَرَاهُمۡ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہئے یوں پکارے ، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۴ ☆ فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذلك بالیقین۔ بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ ہٰذا حدیث حسن ، یہ حدیث حسن ہے، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدست اسراہم سے مروی ہوا۔ انّه محرّب قرن به النحح، یہ مجرّب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔ ذکره فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

---

۲۸۹ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱۷/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۳۲/۱۰
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ، ۷۰۶/۶ ☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیه فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں ۔ و کیف ما کان ،ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکّل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:- یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں۔ بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔ جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

**اقول:** مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان، کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں، جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا، اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں۔ جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین۔ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاہ عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔ شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواہ طبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم ۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبة بن غزوان بن جابربن المزنی صحابی جلیل مهاجر بدری مات سنة سبعه عشرة اه ملخصا ۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزور زبان وزور جنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالئے اور شمس عدالت وبدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالئے۔

ولکن صدق نبیّنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کرگزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابداست از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اور اسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خدا است در خصلت ودر شکل ونافع ترین ایشاں است مردماں را نزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے۔

اے بہترین امید گاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں

اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل واظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں بالجملہ بندگان خدا سے توسّل کو اخلاص وتوکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم، یا ضال مکابر ملوم۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۳۱،۵۳۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم:اِذَا اِنْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ، يَاعِبَادَاللّٰهَ! أَحْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! أَحْبِسُوْا عَلَيَّ ،فَاِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهٗ عَلَيْكُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو، اے خدا کے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اسمیں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ، اور زیادہ فرماتے، امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔ اور فرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا، لوگ عاجز آگئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا، فوراً رک گیا، جسکا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔ نقله سیدی علی القاری فی الحرزالثمین ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱

۲۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِنّ لله ملائکة فضلا سوی الحفظة یکتبون ما سقط من ورق الشجر ، فاذا أصابت أحد کم حرجة فی سفر فلینا د، أعینوا عبا د الله رحمکم الله۔　　برکات الامداد صفحہ ۱۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتّوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذا تمہیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ ۱۲م

---

۲۹۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۲۶۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۶، ۶/ ۷۰۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۳۷
۲۹۱۔ عمل الیوم واللیلة لا بن السنی ، ۵۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ،۲۹۷۱۲، ۶/ ۹۲

# (۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : أُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلیٰ ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ أُمَّتِی تُرْزَقُوْا وَ تُنْجِحُوْافَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ :رَحْمَتِی فِی ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِیْ ، وَلَا تَطْلُبُو ا الْحَوَائِجَ عِنْدَ الْقَاسِيَةِ قُلُوْ بُهُمْ فَلَا تُرْزَقُوْا وَلَا تُنْجِحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : إِنَّ سُخْطِی فِيْهِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مرے رحمدل امتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اور مرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کرو کہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ **عن** أبی سعید الخد ری رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : أُطْلُبُو الْفَضْلَ عِنْدَ رُحَمَاءِ مِنْ أُمَّتِی،تَعِيْشُوْا فِی أَكْنَافِهِمْ فَإِنَّ فِيْهِمْ رَحْمَتِی ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کرو کہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔　　الامن والعلی صفحہ ۷۰

۲۹۴۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم : أُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ رُحَمَاءِ أُمَّتِی تَعِيْشُوْا فِی أَكْنَا فِهِمْ ۔

---

۲۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۱، ۶/ ۵۱۸ ☆ میزان الاعتدال ، ۱/ ۱۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۱۷۳ ☆
۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۶، ۶/ ۵۱۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۱۷۲
تنزیہ الشریعۃ لا بن عراق ، ۲/ ۱۳۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶
۲۹۴۔ المستدرک للحاکم ، ٤/ ۳۲۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۱۷۳
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ، ۲/ ٤۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۵۶
کنز العمال للمتقی ، ۱۲۸۰۷، ۶/ ۵۱۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے بھلائی مانگوان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَقُوْلُ: اُطْلُبُوا الْفُضُوْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِی تَعِيْشُوْنَ فِی اَكْنَافِهِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگوانکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش رو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔من کثرت صلوٰته باللیل حسن وجهه با النهار ۔

جورات کوکثرت سے عبادت میں مشغول ہوگادن کواسکا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل وسخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلیٰ صفحہ ۱۷۰

امام محقق جلال الملة والدین سیوطی فرماتے ہیں:

الحدیث فی نقدی حسن صحیح ۔

---

۲۹۵۔ مسند العقیلی ، ۳/۳ ☆

۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۶۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۹٤

تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ۱۸٥ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ٤/٤۱۸

اللالی المصنوعة للالبانی ۲/٤۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۹۱

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر علىٰ رائى ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : اِبْتَغُوا الْخَيْرَعِنْدَ حِسَان الْوُجُوْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بھلائی ڈھونڈو خوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ فَاطْلُبُوْهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم بھلائی چاہو تو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُطْلُبُوْا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَا تِ فَاطْلُبُوهَا اِلَى الحِسَان۔

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

---

۲۹۷۔ کنز العمال للمتقى، ۱٦۷۹٦، ٦/ ٥۱٦ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ٤۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/ ۱٥۲ ☆

۲۹۸۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ۹۸۳٤، ☆ لسان الميزان لا بن حجر، ٦/ ۱۲۲٥
كنز العمال للمتقى، ۱٦۷۹٤، ٦/ ٥۱٦ ☆ الكامل لا بن عدى، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ۱۷٥۰ ☆ لسان الميزان لا بن حجر ۲/ ۸۰٥
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ٤۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۹/ ۹۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/ ۱٥۲
المطالب العالية لا بن حجر، ۱٦٤۱ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ٤۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جب تم حاجتیں طلب کروتو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلْتَمِسُوْا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱/۷ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبی ربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوْا الْأَیَادِیْ عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کروکہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

www.alahazratnetwork.org

الامن والعلی ص ۷

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیو ں سے استعانت کرنے ، ان سے حاجتیں مانگنے ،ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، انکے دامن حمایت میں چین کروگے،ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اور کیا صورت استعانت

---

۳۰۱۔ کز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۶/۵۱۷ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۲/۴۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۸۳ ۲۲/۳۹۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/۹۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/۱۵۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۱۸۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳/۲۲۶

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۲۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۶/۸۵

ہوگی۔ پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔ الحمدللہ، حق کا آفتاب بے پردہ وحجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش، چین آرام، خیر، برکت، سایۂ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔ اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ گر بر تو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،، حدیث اجل واعظم، یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی" ملاحظہ فرما چکے۔ وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔ نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے۔ دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔ اور بعونہ تعالٰی قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہزار بار مارا تو مارا، اب کی مارو تو جانیں۔ سبحان اللہ۔ برکات الامداد ۱۲، ۱۳

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الطہارۃ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ابواب

# ۱۔ضرورت طہارت

## (۱) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

۳۰۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلوٰۃَ أَحَدِ کُمْ اِذَا حَدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأ۔

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدث لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کرلو۔**

۳۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلوٰۃُ بِغَیْرِ الطُّھُوْرِ وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

**حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔**

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/ ۲۵ ☆ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ ، ۱/۱۱۹
الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الطھارۃ ، ۱/ ۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۸
التمھید لابن عبد البر، ۱/ ۱۸۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۲۲۹
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/ ۱۵٤ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۶۰
۳۰٤۔الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ۱/ ۱۱۹ ☆ الجامع للترمذی، الطھارۃ، ۱/ ۲
السنن لابن ماجه، الطھارۃ ، ۱/ ۲٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/ ۲۵۱ ☆ المسند لابی عوانة ، ۱/۲۳۵
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/ ٤۲۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۲۸٤

# ۲۔احکام آب

## (۱)پانی اصل میں طاہر ومطہّر ہے

۳۰۵۔ **عن** أبی أُمامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم: اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌلَا یَنْجِسُهٗ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ وَ طَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بیشک پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگروہ چیز جو پانی کی بو،ذائقہ اوررنگ پر غالب ہوجائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: ہر پانی پاک کرنے والا ہے سوااس پانی کے جس کا ذائقہ، بو رنگ مغلوب ہوگیا ہو۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۷۔ **عن** راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اَلْمَاءُ لَا یَنْجسُهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَاغَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْ نِهٖ۔

حضرت راشدبن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانی کوکوئی چیز نجس نہیں بناتی مگروہ چیز جو پانی کے رنگ، بو، یاذائقہ پر غالب آجائے۔

---

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۰۵۔ الجامع للترمذی ، الطھارۃ ، | ۱۰/۱ | ☆ | السنن لابی داؤد ، الطھارۃ ، | ۱۰/۱ |
| المسند لاحمد بن حنبل ، | ۸۶/۳ | ☆ | الدر المنثور للسیوطی، | ۷۳/۵ |
| تلخیص الحبیرلابن حجر ، | ۱۳/۱ | ☆ | شرح معانی الآثار للطحاوی ، | ۱۱/۱ |
| المصنف لابن ابی شیبة، | ۱٤۲/۱ | ☆ | السنن لابن ماجه ، | ٤۰/۱ |
| السنن للدار قطنی، | ۳۰/۱ | ☆ | مشکوۃ المصابیح للتبریذی ، | ٤۷۸ |
| ۳۰٦۔ السنن للدارقطنی، | ۲۸/۱ | ☆ | نصب الرایة للزیلعی، | ۹٥/۱ |
| ۳۰۷۔ شرح معانی الآثارللطحاوی، | ۱۸/۱ | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل، | ۳۱/۳ |
| السنن الکبری للبیھقی، | ٤/۱ | ☆ | المصنف لابن ابی شیبة، | ۱۳/۳ |
| السنن للدارقطنی، | ۳۰/۱ | ☆ | التمھیدلابن عبدالبر، | ۲۳۲/۱ |

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

۳۰۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض أسفارہ فسار لیلا ، فمروا علیٰ رجل عند مقراۃ لہ ، فقال عمر : یا صاحب المقراۃ أولغت السباع اللیلۃ فی مقراتک ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَا صَاحِبَ الْمِقْرَاۃِ ! لَا تُخْبِرْہُ ، ھٰذَا مُکَلَّفٌ لَھَا مَا حَمَلَتْ فِی بُطُوْنِھَا وَلَنَا مَا بَقِیَ شَرَابٌ وَّطَھُوْرٌ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ رات کو بھی سفر جاری رہا۔ ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم پئیں اور طہارت حاصل کریں۔۱۲م

## (۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا تغتسلوا بماء الشمس فانہ یورث البرص۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا سخنت للنبی

---

۳۰۹۔ السنن للدارقطنی، ۱/۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵/۲۳۰

۳۱۰۔ السنن للدار قطنی ۱/۳۹ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۱۰۲

۳۱۱۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰

نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۱۰۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۷۹

تنزیۃ الشریعۃ لابن عراق ، ۲/۶۹ ☆ الفوائد المجموعۃ للشوکانی، ۸

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ! فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقا جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہووے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہیے۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں۔ کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔ اختلافات اسمیں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتہی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۴، ۴۶۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) عورت و مرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تغتسل المرأۃ بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأۃ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: إن رسو ل اللہ صلی

---

۳۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲۴ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۱۱۷
مشکوۃ المصابیح للتبریذی، ۱/۵۰ ☆
۳۱۳۔ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۴۹ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نہی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نہی صرف نہی تنزیہی ہے اور فعل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملا علی قاری نے بھی مرقات میں سیّد جمال الدین حنفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات التنقیح میں محدث عبدالحق دھلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ عینی عمدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابوحنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصا

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۳۱۲، ۳۱۳

## (۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : فی الجنب یدخل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا أو الرجل یقوم من منامہ فیدخل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا قال إن شاء توضا وإن شاء أھرقہ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

---

۳۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/ ۸۱

ہاتھ برتن میں داخل کردے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہادے۔

۳۱۵۔ **عن** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: لا باس بأن یغمس

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ **عن** عائشۃ اِبنۃ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کا ن سعد یامرجاریتہ فتناولہ الطھور من الحرۃ فتغمس یدھا فیھا، یقال: اِنھاحائض، فیقول: اِن حیضتھا لیست فی یدھا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی باندی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لاکردے، وہ حوض میں جاکر اپنا ہاتھ ڈبوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید خلون أیدیھم فی الإناء وھم جنب والنساء وھنّ حیض لایرون بذٰلک باسا، یعنی قبل أن یغسلوھا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابۃ فینضح فی اِنا ئہ من غسلہ لا باس بہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسالہ کی چھینٹیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

---

۳۱۵۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱
۳۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱
۳۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱
۳۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۷۲/۱

۳۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَبُوْ لَنَّ أَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسمیں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنّا نستحّب أن ناخذ من ماء الغدير ونغتسل به ناحية۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ تالاب سے پانی لاکر ایک کونے میں جاکر غسل کریں۔

۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لاباس بأن يغتسل الرجل بفضل وضوء المراة مالم تكن جنبا أو حائضا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اسمیں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔

فتاوٰی رضویہ جدید ۲/۱۳۹،۱۴۰

فتاوٰی رضویہ قدیم ۱/۲۷۰

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

راجح ومعتمد یہ ہے کہ مکلّف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث وجنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اسکا کوئی حصہ اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ دہ دردہ، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو وغسل نہیں رکھتا۔ یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کرسکتا اگرچہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔ یہی صحیح ورجیح ہے۔ عامہ کتب میں اسکی تصریح ہے۔ اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

---

۳۱۹۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۳۱

۳۲۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۳۰

۳۲۱۔ الموطا لامام محمد، ۱/۸۳

مروی آیا۔ اکابر مشائخ مثل امام ابوعبداللہ جرجانی، وامام ابوالحسین قدوری، وامام ملک العلماء ابوبکر کاشانی، وامام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرھم رحمھم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمہ کا مذھب متفق علیہ بتایا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوا چالیس ائمہ وکتب کے نصوص نقل کئے اور بعض علمائے متأخرین رحمھم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شبھات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد وقیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

**فائدہ ۱۔** نابالغ اگرچہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام وحیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔ اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگرچہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضوسے خارج نہ کر سکے گا۔ (لعدم الحدث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگرچہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچّوں میں ہے بچنا افضل ہے۔ ہاں بنیت قربت سمجھ والا بچّہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

**فائدہ ۲۔** قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میّت کا ہاتھ یا پاؤں مثلاً آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگرچہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیئے نیّت کی حاجت نہیں اگرچہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔ لھذٰا اگر میّت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اتریگا مگر میّت کے سب بدن پر پانی گذر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔ یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔ اور خاص غسل میّت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔ یہی اس مسئلے میں توفیق وتحقیق ہے۔ اس لیئے ہم نے (مکلّف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلّف کا عضو کہ میّت مکلّف نہیں۔

**فائدہ ۳۔** عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیئے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

**فائدہ ۴۔** جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہو اتنا معاف ہے۔ پانی کو مستعمل نہ کریگا۔ مثلا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ دہ در دہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلّو لینے کے لیئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلاً کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلّو لیا یعنی جس قدر کے ادخال کے چلّو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہوجائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کونی یا مٹکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو جتنا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگرچہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہوگیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کوئیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہوگیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلّو لینے کے لئے پھر اسمیں ہاتھ دھونے کی نیّت کرلی مستعمل ہوگیا کہ حوض میں دھونا بضرورت نہ تھا صرف چلّو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کوئیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیّت کرلی بالاتفاق مستعمل ہوگیا، اگرچہ امام محمّد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وقس علیہ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا ٹکڑا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلاً انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی ٹکڑا ہو مستعمل کردیگا۔ ولہٰذ ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالہ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہّر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہوجائیگا

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہّر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کر ابلے اور بہنا شروع ہوجائے سب طاہر مطہّر ہوجائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہوجاتا ہے تو غیر مطہّر کا مطہّر ہوجانا بدرجہ اولیٰ۔

فتاوٰی رضویہ جدید ۲/۱۱۱، ۱۲۱ ملخصا ☆ فتاوٰی رضویہ قدیم ۱/۲۶۱، تا ۲۶۴ ملخصا

اس تفصیل سے احادیث وآثار مذکورہ کے معانی ومطالب بخوبی واضح ہوگئے۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ آداب استنجاء

## (۱) بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ **عن** أبی أیّو ب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِذَا أتیٰ أحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلاَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلاَ یُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ وَلٰکِنْ شَرِّقُوا أوْ غَرِّبُوْا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منھ کرے اور نہ پیٹھ ہاں پورب پچھم منھ کرو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔ لھذٰ شرقا غربا منھ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوبا شمالا ہوگا حدیث میں شمال وجنوب کے کسی حصّہ کو رو یا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اور مغرب کے کسی حصّہ کا استثناء نہ فرمایا۔ تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک جھت استقبال ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم اذا دخل الخلاء قال : اَللّٰهُمَّ اِنِّی أعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو ۱/ ۲٦ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۳۰
السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۳ ☆ السنن للنسائی، ۱/۵
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۳ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/٥١٦ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۱۹۹
۳۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو، ۱/ ۲٦ ☆ الصحیح لمسلم ، الحیض، ۱/۱۲۳
السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۳
السنن للدار می، الوضوء ۹۱ ☆ السنن للنسائی، الطهارة ۱/۵

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کافر جن اور جنی سے۔

فتاوی رضویہ جلد ۴/۴۵۴

## (۳) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲۴۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَابَالَ اَحَدُکُم فَلَا یَاْخُذَنَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنفَّسُ فِی الْمَاءِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ **عن** أبی قتا دة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علییه وسلم : اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُم فَلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْمَاءِ وَاِذَا اَتیٰ الْخَلاءَ فَلَا یَمُسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحُ بِیَمِیْنِہٖ ۔　فتاوی رضویہ ۲/۱۲۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بیت الخلاء

---

۲۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱٤ ☆ السنن لابن ماجه الطهارة، ۱/۲٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۹۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۷۷
المسند لابی عوانة، ۱/۲۱٦ ☆ عمل الیوم و اللیلةلابن السنی، ۱٦/۲٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۲۹
۳۲٤۔الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۰۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۱۲
الصحیح لابن خزیمة ٦۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲۰٤
۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۳۸۳ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۱/۳۷۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷
السنن للنسائی، ۱/۱۸ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۱۱
کنز العمال للمتقی، ٤۱۰۷۲، ۱۵/۲۹٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۵۳

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ء جائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

## (۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ **عن** خزیمة بن الثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عله وسلّم : مَنِ اسْتَطَابَ بِثَلٰثَةِ اُحْجَارٍ لَیْسَ فِیْهِنَّ رَجِیْعٌ کُنَّ لَهٗ طُهُوْرٌ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۷۳/۳

فتاوی رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور اسمیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہوجائیگی۔۱۲م

۳۲۷۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :بال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم فقام عمر خلفه بکوز من الماء فقال: مَاهٰذَا یَا عُمَرُ! فَقَالَ:مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ، قَالَ:مَا اُمِرْتُ کُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْفَعَلْتُ لَکَانَتْ سُنَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے ،فرمایا کیا ہے،عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

فتاوی رضویہ ۱۶۶/۲

## (۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا افضل ہے

۳۲۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : مرن

---

۳۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/٤

۲۳۷۔ السنن للنسائی ، باب النهی عن مس الذکر، ۵/۱

۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۱۳/٦ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۵/۱

أزو جکنّ أن یغسلو أثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کان یفعلہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسا ہی کرتے تھے۔

## (٦) کھڑے ہوکر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: تَنَزِّھُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِسْتَنْزِھُوْا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموماً عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: مرّ النبی صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۲۹۔ السنن للدار قطنی ۱/۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۲
ارواء الغلیل للالبانی ۱/۳۱۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۱/۱۳۹
۳۳۰۔ المستدرک للحاکم ۱/۱۸۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۲۸
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۱۲۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۱٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ٤/۱۳۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۱۱
۳۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/۱۸۲ ☆ الصحیح لمسلم، الطھار ۱/۱٤۱
الجامع للترمذی، الطھارۃ، ۱۱۱ ☆ السنن لابی داؤد، الطھارۃ ۱/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۵ ☆ السنن لابن ماجہ، الطھارۃ، ۱/۲۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۵۸
کنز العمال للمتقی، ۲۷۲۸۹، ۹/۵۳۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۳٦۱،

تعالیٰ علیہ وسلّم بقبرین فقال : اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ ، وَمَا یُعَذَّ بَانِ مِنْ کَبِیْرٍ ،اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ ، وَاَمَّا الْاٰ خَرُ فَکَانَ یَمْشِی بِالنَّمِیْمَۃِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔۱۲م

۳۳۲۔ **عن** اُم المؤ منین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : من حدّثکم أن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کان یبول قائما فلا تصدّقوہ ، ما کان یبول الا قاعد ا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکار ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت:من حدثکم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ،مابال قائما منذ اُنزل علیہ القرآن۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس، اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳۴۔ **عن** بریدۃ الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ

---

۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۵۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/۴
السنن لابن ماجہ، ۱/۲۶ ☆ السنن للنسائی، باب البول فی البیتاالخ ۱/۶
۳۳۳۔ المستدرک للحاکم ، الطھارۃ، ۱/۱۸۱ ☆ الصحیح لابی عوانۃ، ۱/۱۹۸
۳۳۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۲، ۱۶/۲۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۸۳

تعالیٰ علیه وسلّم : ثَلٰثٌ مِنَ الْجَفَاءِ ، اَنْ یَّبُوْلَ قَائِمًا ، اَوْ یَمْسَحُ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ، اَوْ یَنْفُخَ مِنْ سُجُوْدِهٖ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جفاوبے ادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسیر میں ہے۔ رجا له رجا ل الصحیح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ ومعتمد صحیح کے راوی ہیں۔ عمدۃ القاری میں ہے۔رواہ البزار بسند صحیح ،اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا ،قال : وقال الترمذی حدیث بریدۃ فی ھذا غیر محفوظ۔ و قول التر مذی یرد به، پھر فرمایا:امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

www.alahazratnetwork.org

۳۳۵۔ عن أمیر المؤمنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وأنا أبول قائما فقال : یَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔فرمایا:اے عمر، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔اس دن سے میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۸

۳۳۶۔ عن جا بر رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

---

۳۳۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/٤ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲٦
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۰۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۱۸۵
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲/۳۳۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/۳۸۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۸۹ ، ۹/۵۰۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۳۰
۳۳٦۔السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۲۷ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی، ۱/۱۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵٦۷ ☆

وسلم أن یبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۴۸

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## (۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : أتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم سباطة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ائمۂ کرام وعلمائے اعلام رحمھم اللہ تعالیٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔ اسکو امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنۃ میں اختیار فرمایا۔ لیکن اس جواب پر امام عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔ پھر امام عینی نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔ اور حضرت صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر ہوئے۔ اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔ لہٰذ طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا تو بلا شبہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

---

۳۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/ ۳۵ ☆ الصحیح لمسلم، الطھارۃ، ۱/ ۱۲۳
الجامع للترمذی، الطھارۃ، ۱/ ٤ ☆ السنن لابن ماجه، الطھارۃ، ۱/ ۲٦
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۸٤ ☆ السنن لابی داؤد الطھارۃ، ۱/ ٤
المسند لابی عوانة، ۱/ ۱۹۸ ☆

حذیفہ کا مشاہدہ مانع نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بال قائما من جرح کا ن بمأ بضہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔۱۲م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمنذری نے اسکی ترجی کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و با اللہ التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اور انہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجوہ ہو۔

**اولا**۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صد گونہ احتمال ہے۔

**ثانیا**۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی وغیرہ رکھتا ہے۔

**ثالثا**۔ مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

**ثم اقول**: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔ وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گذرگاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمایا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذب افعال، اور ان پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر د،

(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈھنے والا فرق کب دیکھ سکتا ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۵۹۰ تا ۵۹۷ ملخصا

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۴۸ تا ۱۵۱ ملخصا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔احکام حیض

## (۱)حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَقرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو۔جیسے آیت الکرسی ، متعدد آیات کاملہ۔جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ھُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ، سے آخر سورہ تک۔بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، کہہ سکتے ہیں اگر چہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک واستفتاح ہی ہوتا ہے نہ تلاوت،تو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ، اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ،کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر ودعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسیٰ رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِنْھَا اِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ۔کہنا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۷۹۶/۱

۳۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: اقرؤا القرآن ما لم یصب أحدکم جنابۃ فإن أصابہ فلا و لو حرفا واحدا۔

---

۳۳۸۔ الجامع للترمذی ، ۱۹/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۴۲/۲
نصب الرایۃ، للزیلعی، ۹۵۱ ☆ المسند للعقیلی، ۹۰/۱
المغنی للعراقی، ۲۴۷/۲ ☆
۳۳۹۔ السنن للدار قطنی ، ۱۱۸/۱ ☆

امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہوا تنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔لیکن ممانعت بوجوہ اقوی ہے۔تصحیحات اسی طرف ہیں ۔ امام فقیہ النفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔احتیاط اسی میں ہے۔اطلاق احادیث اور خاص یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۹۹

فتاوی رضویہ قدیم

## (۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل أنا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من إناء واحد و كلا نا جنب وكا ن يامر نى فاتزر فيبا شرنى و أنا حائض و كان يخرج راسه الى و هو معتكف فاغسله وأنا حائض۔ الزمزمہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲م

---

۳۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الحيض ، ۴۴/۱ ☆ الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱۰/۱
السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۳۵/۱ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۴۷/۱
الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱۴۲/۱ ☆ السنن للنسائى ،مباشرة، ۴۳/۱

۳٤۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم الى وأنا فى بيتى وهومعتكف فى المسجد لاغسله فنقول أنا حائض ، فيقول : حَيُضَتُكِ لَيُسَتُ فِى يَدِكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تا کہ میں اسکو دھو دوں ۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں ۔ ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

## (۳) حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳٤۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِا هُلِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصُفِ دِيُنَارٍ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۹

۳٤۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلَّذِى يَأتِىُ اِمرَأَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ اَوُ

---

۳٤۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض ، ٤۳/۱ ☆ الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱٤۲/۱
الجامع للترمذى ، الطهارة، ٥۳/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ٤٦/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦۲/٦ ☆ السنن للنسائى، الحيض ، ٥۳/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰٦/۲ ☆ التفسير لابن كثير ۳۲٥/۱
المصنف لابن ابى شيبة ۲۰۲/۱ ☆ المتهيد لابن عبد البر ، ۳۲۲/۸
الجامع الكبير ، ۷٤۸/۲ ☆
۳٤۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۹۱/۱ ☆ السنن لابى داؤد، النكاح، ۲۹٥/۱
السنن للدارمى، ۱۳۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ٤۷/۱
كنز العمال للمتقى، ، ٤٤۸۹۷، ۳٥٤/۱٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳۱٦/۱
۳٤۳۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ٤۷/۱ ☆ السنن للنسائى ، من آتى حليته الخ ٤۳۱

بِنِصُفِ دِیُنَارٍ۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا کَانَ دَمًا اَحُمَرَ فَدِیُنَارٌ وَاِنُ کَانَ دَمًا اَصُفَرَ فَنِصُفُ دِیُنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنُ اَتیٰ اِمُرَاَتَہٗ فِی حَیُضَتِہَا فَلُیَتَصَدَّقُ بِدِیُنَارٍ، وَمَنُ اَتَاہَاوَقَدُ اَدُبَرَ الدَّمُ عَنُہَا وَلَمُ تَغُتَسِلُ فَنِصُفُ دِیُنَارٍ۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَصَدَّقُ بِدِیُنَارٍ فَاِنُ لَمُ تَجِدُ دِیُنَارًا فَنِصُفُ دِیُنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار ہی

---

۳۴۴۔ الجامع للترمذی الطہارۃ، ۱/۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۹۹، ۱۶/۳۵۴ ☆
۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۰۲ ☆ المستدرک للحاکم، الطہارۃ، ۱/۱۷۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۶ ☆
۳۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۳

www.alahazratnetwork.org

اکتفا کرے۔ ۱۲م

۳۴۷۔ **عن** عبد الحمید بن زید بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِمرأۃ تکرہ الجماع فکان اذا أراد أن یا تیہااعتلت علیہ با لحیض فوقع علیہا فاذا ھی صادقۃ فأتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأمرہ أن یتصدق بخمس دینار۔

حضرت عبدالحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کرکے چھوٹ جاتیں۔ ایک دن انہوں نے مجامعت کر ہی لی تو وہ سچی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ٹھہرا کہ جس سے نادانستہ ایسا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک خمس دینار کفارہ دے۔ اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارۂ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۲

---

۳۴۷۔ مرقاۃ شرح المشکوۃ　۱۰۱/۲

السنن للدارمی،　۱۳۲

# ۵۔وضو

## (۱)وضوکامسنون طریقہ

۳۴۸۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ما ء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الى يده الأُخرى فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح براسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم أخذ غرفة أُخرى فغسل بها رجله اليسرى ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا تواپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔پھرایک چلو پانی لیا اوراس سے وہی عمل دھرایا۔اوراسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔پھرپانی کا ایک چلولیا اوراس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔پھرایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔پھراپنے سر کا مسح کیا۔پھرایک چلو پانی لیا اوردائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔پھردوسرا چلولیا اور بایاں پاؤں دھویا۔پھرفرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواسی طرح وضوکرتے دیکھا تھا۔　　فتاوی رضویہ جدید ا/۶۲۶

۳۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم أنه دعا بكو ز من ما ء فغسل وجهه و كفيه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه فى فيه واستنشق ثلاثا وغسل الكعبين ثلاثا ولحيته تهطل على صدره ثم حسا حسوة بعد الوضو ء ثم قال: أين السائل عن وضوء رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اوراپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

---

۳۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء　　۲۶/۱
۳۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل،　　۱۵۸/۱

اپنے منہ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپکی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی کبھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'ربما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہوجائے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰۱

## (۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہونگے

۳۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ اُمَّتِی يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے پنج کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی سپیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی پنج کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی سپیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

---

۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۱۳۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۳۶۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۴۲۵
التفسير لابن كثير، ۳/۴۵ ☆ ارواء الغليل للالبانی ۱/۱۳۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/۱۴۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۶۲۷۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن ومنور ہوں گے۔تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعا مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔　　　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۱

## (۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مضمض و استنشق من غرفۃ و احدۃ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی۔اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فغسل یدیہ ثم تمضمض و استنشق من غرفۃ واحدۃ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔　　　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۲

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اِنہ توضأ فغسل کل عضو منہ غسلۃ واحدۃ ثم ذکر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

---

۳۵۱۔ السنن لابن ماجہ، الطھارۃ، ۱/۳۳
۳۵۲۔ السنن للنسائی، الطھارۃ، ۱/۲۹
۳۵۳۔ المنصف لعبد الرزاق، الطھارۃ، ۱/۴۱

۳۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: توضأ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأدخل یده فی الإناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل یده فصب علی وجهه مرة و صب علی یده مرة مرة و مسح براسه و أُذنیه مرة ثم أخذ ملأ کفه من ماء فرش علی قدمیه و هومتنعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور اپنا ہاتھ برتن میں ڈالکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا اور پھر ایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے قدموں پر ڈالا حالانکہ آپ چپل پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مرةمرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: الا اخبرکم بوضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سن لو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتارہا ہوں۔ پھر آپ نے ایک ایک مرتبہ وضوفرمایا۔

۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل یده الیمنی ثم غرف غرفة فغسل یده الیسری ثم مسح برأسه و أُذنیه

---

۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، الوضوء ۹/۴۵۴

۳۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۱/۲۷

۳۵۶۔ السنن لابی داؤد الوضوء ۱/۱۸ ☆

۳۵۷۔ السنن للنسائی، الوضوء ۱/۲۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۶

با طنهما بالسبا حتين وظاهرهما بإبهاميه ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا؛ تو ایک چلو پانی لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے ظاہری حصہ کا انگوٹھوں اور باطنی کا انگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا داہنا پاؤں دھویا۔ پھر ایک چلولیا اور بایاں پاؤں دھویا۔

## ﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سر کو بھی دھودیتا۔ لہٰذا انکا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اللہ تعالیٰ ابوحاتم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کو اس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکو ساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پر محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن تصحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۴۵

۳۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: إن النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلوٰةً إلَّا بِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضوفرمایا۔ اور فرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم واحدة فقال: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلوٰةً إلَّا بِهٖ ثُمَّ

---

۳۵۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۶۸۳۱، ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳/۳۵۷

۳۵۹۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۴ ☆

توضأ ثنتين ثنتين فقال: هٰذَا وُضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ ،وتوضأ ثلاثا ثلاثا و قال: هٰذَا أَسْبَغُ الْوُضُوءِ وَهُوَ وَضُوئِي وَوُضُوءُ خَلِيْلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِيمَ وَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فُتِحَ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْ خُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوکر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اسکے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل واکمل وضو ہے۔ اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا ہے۔ تو جس نے اسطرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہوکر کلمہ شہادت پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔　　فتاوی رضویہ ۱/۶۴۸

## (۵) وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

www.alahazratnetwork.org

۳۶۰۔ **عن** عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال: اِن رجلا أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! كيف الطهور ، فدعا بماء فى اِناء فغسل كفه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح برأسه وأدخل اصبعيه السباحتين فى أُذنيه و مسح بِاِبهاميه على ظاهر أُذنيه و بالسباحتين باطن أُذنيه ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال: هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَعَلىٰ هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ، اَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

---

۳۶۰۔ السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/۱۸ ☆

دھوئے۔ پھر ارشاد فرمایا: وضو اس طرح ہوتا ہے۔

جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۳۳

## (۶) وضو پر وضو باعث اجر ہے

۳۶۱۔ **عن** أبی غطیف الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلمانودی بالظھر توضأ فصلی ، فلما نودی با لعصرتوضأ فقلت لہ فقال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول:مَنْ تَوَضَّأَ عَلیٰ طُھْرٍ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضو فرمایا۔ میں نے اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ جس نے وضو پر وضو کیا اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۰۴

www.alahazratnetwork.org

۳۶۲۔ **عن** بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلیٰ نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو پر وضو نور پر نور ہے۔

## (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب اور امام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کردی کہ " لم نقف علیہ "، ہمیں اس پر اطلاع نہیں، حالانکہ یہ مسند رزین میں موجود ہے۔　　تیسیر میں ہے۔

حدیث الوضوء علی الوضو ء نور علی نور اخرجہ رزین ولم یطلع علیہ

---

۳۶۱۔ السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۹　☆　الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/ ۱۶۳

التفسیر للطبرانی، ۱۶/ ۷٤　☆　شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ٤٤۹

۳۶۲۔ اتحا ف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۳۷۵　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۲۳٤

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیه ـ　　صفائح اللجین ۲۹

## (۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳۶۳ـ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۶۲/۲

۳۶۴ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

---

۳۶۳ـ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱۵۱/۱
المسند لابی عوانة، ۲۲۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۸٤

۳٦٤ـ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة لزبیدی، ۳۷۵/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۱۳٤/۳
السنن الکبری لبیهقی، ۸۱/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۲/۱
المؤطا لمالك، ۳۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ۵٦/۳

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور ومعروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔تو ظاہر ہے کہ وہ اسکے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبری میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جو جلیل القدر شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا۔کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہوسکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر وکبائر اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔اسلئے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہو اسکے تین درجات آپنے مقرر فرمائے۔

**اول:** وہ نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

**دوم:** نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ، اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

**سوم:** طاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابوحنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

مخففہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہونگے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیگا۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مر گئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابو حنیفہ اور انکے صاحب بڑے اہل کشف سے تھے۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلاف اولی سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فورا کہا: میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضوخانہ میں گیا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔تو اس کو دیکھکر لوٹ آئے۔میں نے دریافت کیا کیوں؟۔ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضوخانے میں داخل ہوا تھا۔پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آکر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲ تا ۶۶

## (۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَطَهَّرَ اَحَدُكُمْ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يَطْهُرُ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلىٰ طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔لیکن حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔یہ حدیث ضعیف ہے۔نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحی بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔اور یحی متروک الحدیث ہیں۔ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔امام نسائی نے متروک کہا ہے۔محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

---

۳۶۵۔ السنن للدار قطنی، ۱/۷۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/٤٤
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۷ ☆ اتحاف السادة للزیلعی، ۲/۳۷۹

لیکن میں کہتا ہوں۔ اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں۔ اس لئے کہ امام دار قطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابو الشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جو اسطرح ہے۔

۳۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوْئِهٖ تَطَهَّرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوْئِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

۳۶۷۔ **عن** الحسن الضبی الكوفی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

۳۶۸۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالی طهر جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

---

۳۶۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۴ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۷۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۵۲
مشکوة المصابیح للزبیدی، ۴۲۸ ☆
۳۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۲۹۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۷۴
المغنی للعراقی، ۱/۱۳۴ ☆
۳۶۸۔ المصنف لابی ابی شیبة، ۱/۳ ☆

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہوجاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہونچا ہو۔

۳۶۹۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذا تطهر الرجل وذکر اسم اللہ طهر جسده کله واذالم یذکر اسم اللہ حین یتوضأ لم یطهر منه الا مکان الوضوء۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہوجاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحۃً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ شاگرد امام زیلعی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الرایہ میں حدیث " لا وضوء لمن لم یسم اللہ،، کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو الفرج ابن جوزی حنبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۹۲/۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کرو

۳۷۰۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق وأدخل أصابعه من تحت لحیته فخللها۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں داڑھی کے نیچے سے ڈالکر داڑھی کا خلال فرماتے۔

---

۳۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۷/۹

۳۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۳۰/۱

## (۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :أَشْرِبُوْا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلاَ تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ جھاڑو کہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

## (۱۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پونچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف و منکر ہے۔ ابن حبان نے اسے ''الضعفاء،، میں ذکر کیا۔ اسکی سند میں بختری راوی ضعیف و متروک ہے ''تقریب،، ابو حاتم نے بختری کو ضعیف قرار دیا۔ اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسطرح کی بیس احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۲۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اِن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أتی بمنديل فلم يمسه وجعل يفعل بالماء هكذا يعنی ينفضه ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: وضعت للنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم غسلا يغتسل به من الجنابة فأكفأ الإناء علی يده اليمنی فغسلها مرتين او ثلاثاثم صب علیٰ فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب يد ه

---

۳۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۶ ☆

۳۷۲۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۴۷ ☆

۳۷۳۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۳۲ ☆ الجامع الصحيح للبخاری ، الغسل ۱/۴۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه و يديه ثم صب علىٰ رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرته ذالك لإبراهيم فقال كانوا لايرون بأسا بالمنديل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر انڈیلا پھر دو مرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔۱۲م

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو و غسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہٰذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أنه كره أن يمسح بالمنديل من الوضوء ولم يكرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا غسل جنابت کے بعد نہیں۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضاء کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جا سکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

---

۳۷۴۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۱۸۲

یہ بات واضح ہو چکی ہیکہ بارہا حضور نے اعضاء کو پونچھا اور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جو روایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہے اور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبری ہے اور اسکا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپنے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہٰذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلا نہیں۔ ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پوچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاوی میں مصرح ہے مزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيْفٍ فَلَابَأسَ بِهِ،وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَ أفْضَلُ، لَأنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرکے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضا کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تولے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہے اور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر وشامی میں اسکی تحقیق ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۳۹

---

۳۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۳۰۷

۳۷۶۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کا ن لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم خرقة ینشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال:رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اذا توضأ مسح و جهه بطرف ثو به۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ قال: اِن رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم توضأ فقلب جبة صوف کانت علیه فمسح بها و جهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر اس اونی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کر اس سے چہرۂ اقدس پونچھا۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہوگیا نیز حلیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی ۔اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : لَا بَأسَ بِالْمِنْدِیْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

---

۳۷۷۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۹/۱

۳۷۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۷/۱

۳۷۹۔ کتاب الاثار لمحمد ، ۸

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہیں۔ ھذا الاسناد لا بأ س بہ ،یعنی اس سند میں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں انکے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اسکے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہوجاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضو کرکے کپڑے سے منھ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھو تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہوجائے۔امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ ہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو وغسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصا سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربۂ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کرلینا واجب ہوجائے گا۔اگرچہ وضو میں اگرچہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہو تو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے مین اختلاف مناسب نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۱

۳۸۰۔ **عن** أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا أنھا أتت ا لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقۃ بعد الغسل فلم یرد ھا وجعل ینفض الماء بیدہ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

---

۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ۱/۴۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں بیان فرمائی۔

**اقول:** یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی جانتے ہوئے میلا رومال پیش کردیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلا رومال ملا وہی لاکر پیش کردیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

**اقول:** یعنی رومال سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا طریقہ مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہرا اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیانا دلیل کراہت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ تتمہ دلیل سنیت ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ الاساتذہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ وتنعم (خوشحالی اور دولت مندی کی علامت) سے ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۱۱)وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:دخل علی علی یعنی اِبن أبی طالب وقد أهراق الماء فدعا بوضوء فأتیناه بتور فیه ماء حتی وضعناه بین یدیه فقال لی یا اِبن عباس !ألا أُریك کیف کان یتوضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : بلی ، قال:فأصغی الإناء علیٰ یدیه فغسلها ثم أدخل یدیه الیمنی فأفرغ بها علی الأُخری ثم غسل کفیه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل یده فی الإناء جمیعا فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها علی وجهه ثم ألقم اِبهامیه ما أقبل من أُذنیه ثم الثانیة ثم الثالثةمثل ذٰلك ثم أخذ بكفه الیمنی قبضة من ماء فصبها علی ناصیته فترکها تستن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور أُذنیه ثم أدخل یدیه جمیعا فأخذحفنة من ماء فضرب بها علی رجله وفیها النعل ففتل بها ثم الأُخری مثل ذالك قال قلت: و فی النعلین قال: وفی النعلین قال:قلت وفی النعلین ، قال وفی النعلین ، قال:قلت وفی النعلین ، قال: وفی النعلین۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہوکر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپکے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپنے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا۔۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالکر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپاکا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چپل

---

۳۸۱۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ، ۱/۱۶

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کرلیا ہے۔

۳۸۴۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال: لم أر أحدا یمسح علی القدمین۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کررہا ہے لہذا حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہوگیا جیسے متعہ کے بارے میں آپ نے رجوع کرلیا تھا اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ الھادی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۲ ۲۱۳

## (۱۲) وضو میں اسراف نہ کرو

۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر بسعد وهو یتوضأ فقال: مَا هٰذَا السَّرَفُ ؟ فقال: افی الوضوء اسراف ؟ قال: نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۳۸۴۔ التفسیر لابن جریر، ۶/۷۲

۳۸۵۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کراهیة التعدی فی الوضوء ۱/۳۴

تلخیص لابن حجر، ۱/۱۰۱ ☆ ارواء الغلیل، للالبانی، ۱/۱۷۱

اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کررہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگرچہ تم نہر رواں پر بیٹھے وضو کررہے ہو۔

۳۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال :لَاتَسْرِفْ لَاتَسْرِفْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۳۱

۳۸۷۔ **عن** اِبن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: رأی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال: یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لَاتَسْرِفْ، قال: یانبی اللہ ! افی الوضوء اسراف؟ قال: نَعَمْ وَفِی کُلِّ شَیْءٍ اِسْرَافٍ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شی میں اسراف کو دخل ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۸۔ **عن** أبی نعامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمع اِبنہ یزید یقول : أللھم اِنی أسئلك القصر الأ بیض عن یمین الحنۃ اذا أدخلتھا ، قال: یابنی ! سل اللہ الحنۃ و تعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقو ل:اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّھُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

---

۳۸۶۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/ ۳۴ ☆

۳۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/ ۳۲۵ ☆

۳۸۸۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ، ۱/ ۱۳ ☆ السن الکبری للبیہقی، ۱/ ۱۹۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۳۷۰
التفسیر للبغوی ، ۲۴۱ ☆

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالی کی پناہ چاہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لاخير فی صب الكثير فی الوضوء وإنه من الشيطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۲۷

## ﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگر چہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق 'لیس بخیر' اور 'لاخیر فیه' میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔تو لاخیر فیه ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۳۷

## (۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ **عن** أُبی بن كعب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهٗ وَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۳۸۹۔ كنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۷ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۲/۹۲
الكامل لابن عدی، ۳/۳۸۷ ☆
۳۹۰۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳٤ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۹۷
تلخيص الحبير لابن حجر ۱/۱۰۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۷/۲۸۸

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

## (۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابيه قال: ان جبرئيل عليه السلا م أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى أول ما أوحى اليه فأراه الوضوء والصلوٰة ، فلما فرغ من الوضو ء أخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کر کے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑکا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: جَاءَ نِى جِبْرَئِيلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْتَضِحْ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عَشَرٌمِنَ الْفِطْرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحىٰ

---

۳۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۱۰ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۳٦
۳۹۲۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۹ ☆ العلل المتناهية، ۱/۳۵٦
۳۹۳۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۹ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۱۹۵
السنن لابن ماجه، ۱/۲۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۹۵
السنن الكبرى للبيهقی، ۱/۳٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/۱۲۷
المسند لابی عوانة، ۱/۱۹۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوی ، ۱/۲۹۷
شرح السنة للبغوی ، ۱/۳۹۸ ☆ اتحا ف السادة للزبيدی ، ۲/۳۵۰
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۲۳٤ ، ٦/٦۵٤
نصب الراية، للزيلعی، ۱/۷٦ ☆

وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، قَالَ زَكَرِيَّا: قال مصعب: ونسيت العاشرة اِلا أن تكون المضمضة

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو وغسل میں پانی سونگھ کراوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔شاید کلی ہو۔

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی قدس سرہما نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

www.alahazratnetwork.org

۳۹۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ و تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ختنہ اور استرہ لینا۔لبیں اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

۳۹۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَ

---

۳۹۴۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱٤۹/۱
کنز العمال للمتقی، ، ۱۷۲۳۲، ٦٥٤/٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۹٥/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳٤/۱۰

۳۹۵۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦٤/٤

الْاُخْتِتَانِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور ختنہ کرانا ہے۔

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹا، اسکی موید یہ ہی روایت ہے کہ اس میں بجائے ''انتقاص الماء،، لفظ ''الانتضاح،، آیا ہے۔ جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے وسوسہ کو کیا علاقہ۔ قال تبارك و تعالیٰ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ،،

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہو سکتا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۶

۳۹۶۔ **عن** سفیان بن الحکم أو الحکم بن سفیان الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح ۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

۳۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنضح فرجه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

---

۳۹۶۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۲۲

۳۹۷۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۶

۳۹۸۔ **عن** زید بن حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عَلَّمَنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلاَمُ الْوُضُوءَ وَاَمَرَنِی اَنْ اَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِی لِمَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس خدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

۳۹۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جَاءَ نِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلاَمُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْتَضِحْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب وضو فرمائیں تو چھنٹا دے لیا کریں۔

## ﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

معہذا اس میں اقویا کیلئے جن کو برودت مثانہ کا عارضہ نہ ہوایک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں تکاثف واستمساک پیدا ہو کر قطرہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کما ارشد الیہ حدیث زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۸

۴۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اذا وجدت شیأ من البلۃ فانضحہ ما یلیہ من ثوبک بالماء ثم قل ہو من الماء قال حماد : قال لی سعید بن جبیر : انضحہ بالماء ثم اذاوجدتہ فقل ہو من الماء ، قال محمد : ولہذا

---

۳۹۸۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۳۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۴۲۹
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ۲/۵۲۰ ☆

۳۹۹۔ الجامع للترمذی ، الطہارۃ، ۱/۹ ☆ السنن لابن ماجہ ، الطہارۃ، ۱/۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۴۲۹ ☆

۴۰۰۔ کتاب الآثار لمحمد ، ☆

نا خذ اذا کان کثر ذالك من الانسان وهو قول أبی حنيفة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤ تو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔

امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہ ہی طریقہ برتے۔ اور یہ ہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔　　فتاوی رضویہ ۱/ ۷۷۸

## ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں اولا: یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی وسوسہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کرسکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہوا سے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مضر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔

**ثانیا:** سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ثالثا:** یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چھڑکا ہوا پانی خشک نہ ہو گیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کرسکیں گے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۸

## (۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي صَلوٰتِهٖ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا اِنْفَتَلَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کرکے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

---

۴۰۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۹۹　☆　الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۱۵۷

۴۰۲۔ **عن** عمر بن علیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ (الیٰ ان قال) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِى هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَ فَرَغَ قَلْبُهٗ لِلّٰهِ تَعَالىٰ اِلَّا اِنْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۴۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۹۵، ۷/۳۰۴ ☆

# ۶۔ تیمّم

## (۱) آیت تیمّم کا واقعۂ نزول

٤٠٣۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الحيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أسيد بن حضير ، ما هى بأول بركتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے ۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں ۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

---

٤٠٣۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١/١٦٠ ☆ الجامع الصحيح للبخارى، اليتيم ، ١/٤٨
المسند لابى عوانة، ١/٣٠٢ ☆

پانی ہے اورنہ لوگوں کے پاس۔تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتھے۔مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ !تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھاہے اورلوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اورنہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت ست کہااوراپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھااس لئے میں ہل نہ سکی۔سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔تواللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔چنانچہ سب نے تیمّم کرکے نماز پڑھی۔حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر!یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہوچکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔۱۲م

## (۲) تیمّم میں دوفرض ہیں

۴۰۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَضَرْبَۃٌ لِلذِّرَاعَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ، ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَضَرْبَۃٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم دوضربیں ہیں۔ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

---

۴۰۴۔ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۸۱ ☆ نصب الرایۃ، للزیلعی، ۱/۱۵۱
المستدرک للحاکم ، الطہارۃ، ۱/۲۸۸ ☆
۴۰۵۔ السمتدرک للحاکم ، الطہارۃ، ۱/۲۸۸ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۸

۴۰۶۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَضْرِبَ بِیَدَیْکَ اِلَی الْاَرْضِ وَتَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَکَ وَکَفَّیْکَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

۴۰۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم کیلئے دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

## (۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

www.alahazratnetwork.org

۴۰۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَمَسَّحُوا بِالْاَرْضِ فَاِنَّھَا بِکُمْ بَرَّۃٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین سے مسح کرو۔۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۶۳

---

۴۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، التیمم ، ۱/۵۰ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۴۳
الجامع للترمذی، الطہارۃ ۱/۲۱ ☆ السنن لابی داؤد الطہارۃ ۱/۴۷
الصحیح لمسلم ، الطہارۃ، ۱/۱۶۱ ☆
۴۰۷۔ کشف الاستار عن زوائد البزار، ۱/۱۵۹ ☆
۴۰۸۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۱۴۸ ☆

# ۷۔نواقص وضو

## (۱)ریح خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

۴۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:وضوآواز ریح یاہوا کی بو سے ہے۔

۴۱۰۔**عن** عبد الله بن زيدبن عاصم رضی الله تعالیٰ عنه قال:شكی الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشیء فی الصلوٰة قال: لَاتَنْصَرِفْ حَتّٰی تَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ تَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔آپ نے فرمایا: تواس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ توآواز سنے یاہوا کی بوآئے۔　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲)اونگھنے کے بعد وضومستحب

۴۱۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔　شمائم العنبر ۸

---

۴۰۹۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۱۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۳۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۷۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۲۱۷
شرح السنة للبغوی ، ۱/۳۹۷ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱/۱۱۷
الصحيح لابن خزيمة، ۲۷ ☆ السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۲۰
۴۱۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۳/۴۱۴
۴۱۱۔ جزء القرأة للبخاری، ☆

## (۳) شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۴۱۲۔ **عن** زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا مَسَّ اَحَدُ کُم فَرجَہٗ فَلیَتَوَضَّأ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شمائم العنبر ۸

## (۴) ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۴۱۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ الشَّیطَانَ لَیَأتِی اَحَدَ کُم وَھُوَ فِی صَلوٰتِہٖ فَیَاخُذُ بِشَعُرَۃٍ مِن دُبُرِہٖ فَیَمُدُّ ھَا فَیَرٰی اَنَّہٗ قَد اَحدَثَ فَلَا یَنصَرِ فُ حَتّٰی یَسمَعَ صَوتًا اَو یَجِدَ رِیحًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دبر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَأتِی اَحَدَ کُمُ الشَّیطَانُ فِی الصَّلوٰۃِ فَیَنفَخُ فِی مِقعَدَتِہٖ فَیُخَیِّلُ اَنَّہٗ اَحدَثَ وَلَم یُحدِث، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ فَلَا یَنصَرِفُ حَتّٰی یَسمَعَ صَوتًا اَو یَجِدَ رِیحًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

---

۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۱/ ۳۰ ☆ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/ ۱۵۸
فتح الباری لعسقلانی، ۱/ ۲۳۸ ☆ السنن للنسائی، الوضو من الریح، ۱/ ۲۰
الصحیح لابن خزیمۃ ۲۵ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/ ۳۹
المسند لابی عوانۃ، ۱/ ۲۶۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۲/ ۵۴

نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو محسوس نہ کرے۔

۴۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ خُيِّلَ لَهٗ فِي صَلٰوتِهٖ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلوۃ لیقطع علیہ صلوتہ فاذا اعیا ہ ان ینصرف نفخ فی دبرہ یریہ انہ قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ اسکی نماز خراب کردے۔ جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان الشیطان یطیف بأحدکم حتی یاتی أحدکم وھو فی الصلوۃ فینفخ فی دبرہ و یبل اِحلیلہ ثم یقو ل : قد أحدثت فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا ویجد بللا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔ تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بو نہ سونگھ لو۔ یا تری نہ پاؤ۔

---

۴۱۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴/۹

۴۱۶۔ المنصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

۴۱۷۔ مصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بو نہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوع حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شك في الحدث فانه لا يجب عليه الوضو ء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه

ترمذی شریف ۱/۱۲

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک چھینٹا رومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کرلیں کہ پانی جو چھڑ کا تھا اسکا اثر ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّكَ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ إِنَّكَ كَذِبْتَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

---

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمي، ۷۳

جھوٹا ہے۔

**اقول:** حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدو کا وسوسہ مان لیا۔ اس پر عمل کیا۔ یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا۔ حاشا۔ وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔ جتنا جتنا یہ مانتا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔ یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی مانے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث و نزاع میں مصروف ہو جائے۔ یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑ جائے اور پھر اس حیص بیص میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث غالب آئے اور صورت ثانیہ صورت اولی کی طرف عود کر جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔ کو فورا اتنا کہکر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کر لیا۔ کہ یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دل میں جمالے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔ یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

۴۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِی بَطْنِهِ شَيْأً فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔ تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

---

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمعان للهيثمی، ۷۳
۴۱۹۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۱۷
الصحيح لابن خزيمة، ۲۸۲۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۱۲۷
فتح الباری للعسقلانی ۱/۲۳۸ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

محسوس نہ کرے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷

## (۶) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ فَإِنَّهٗ إِذَا اِضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سجدہ میں سو گیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسجد و ینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال: إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهٗ إِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سو جاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سو رہے تھے۔ فرمایا: وضو تو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئیگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

۴۲۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلٰى مَنْ نَامَ جَالِسًا أَوْ قَائِمًا أَوْ سَاجِدًا حَتّٰى يَضْطَجِعَ جَنْبُهٗ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

---

۴۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۱۳۲
۴۲۱۔ السنن لابی داؤد، الطھارۃ، ۱/۲۷ ☆
۴۲۲۔ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۲۱ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۴۴

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلوز مین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۳۔ **عن** عمربن شعب عن ابیه عن جده رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم :لَیۡسَ عَلیٰ مَنۡ نَامَ قَائِمًا اَوۡ قَاعِدًا وُضُوۡءٌ حَتّٰی یَضۡطَجِعَ جَنۡبُهٗ اِلَی الۡاَرۡضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلوز مین سے ملا کر نہ لیٹے۔

۴۲۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فا لتفت فاذا أنا بالنبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول اللّٰه اوجب علی وضو ء؟ قال: لَا حَتّٰی تَضَعَ جَنۡبُكَ عَلَی الۡاَرۡضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آکر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللّٰہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہوگیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلوز مین پر نہ رکھو۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کر کے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث مس اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہو نہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۰۷

---

۴۲۳۔ الکامل لابن عدی، ۲/۴٦۸ ☆ فتح القدیر لابن الهمام، ۱/۴۵

۴۲۴۔ السنن الکبری للبیهقی، الطهارة، ۱/۱۲۰ ☆

۴۲۵۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهٖ يُبَاهِي اللّٰهُ تَعَالىٰ بِهٖ مَلآئِكَةً فَيَقُوْلُ : اُنْظُرُوْا اِلىٰ عَبْدِي ، رُوْحُهٗ عِنْدَهٗ وَجَسَدُهٗ فِي طَاعَتِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فخریہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو اسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو ۔صاحب اسرار نے اس حدیث کو مشہور قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ چستی باقی رہے اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مسنون ہیئت پر ہو اس طرح کہ پیٹ رانوں سے الگ ہو اور دونوں بانہیں زمین پر نہ ہوں ۔ اگر ایسا نہ ہوا تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کو لڑھک جائے گا۔تو اس صورت میں نیند ناقض وضو قرار دی جائے گی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۸۴

## (۷) حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول

---

۴۲۵۔

۴۲۶۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ۱/۱۵۴ ☆ الصحيح لمسلم ، صلاة المسافرين ۱/۲۶۱
الجامع للترمذى ، ۲/۴۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۹۰۰ ، ۱۱/۴۰۷
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۰۴ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۴۹ ، ۱/۳۰
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۳/۱۳۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/۴۵۰
مشكل الآثار للطحاوى ، ۴/۳۵۳ ☆ الشفاء للقاضى عياض ، ۱/۱۸۹
التمهيد لابن عبد البر، ۵/۲۰۸ ☆ الشمائل للترمذى، ۱۴۴
الاستذكار لابن عبد البر ۱/۹۹ ☆
المصنف لعبد الرزاق، ۳۸۶۴، ۲/۴۵۰ ☆ موارد الظمئان ، ۲۱۲۴

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم:اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی ورسول کی یہی شان ہے۔

## (۸) انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَ لَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور انکے دل نہیں سوتے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص،۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں آپکی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہونچے اگرچہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہونچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۲۸

---

۴۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۱/۵۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۴۸ ، ۱۱/۴۷۷

# ۸۔ مسواک

## (۱) مسواک کا بیان

۴۲۸۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: طَیِّبُوْا اَفْوَاهَکُمْ بِالسِّوَاکِ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منھ مسواک کے ذریعہ صاف کرو کہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

## (۲) مسواک کی اہمیت

۴۲۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل بیته بدأ بالسواک۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

www.alahazratnetwork.org

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ لاجل السلام علی اھله فان السلام اسم شریف فاستعمل السواک للاتیان به ۔ یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے ادا کو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۰

## (۳) مسواک کی تاکید

۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلة بن أبی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أمر الوضوء عند کل صلوۃ فلما شق ذالک علیه أمر

---

۴۲۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲، ۱/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۸ ☆

۴۲۹۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۲۵۱

۴۳۰۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۷ ☆

بالسواك لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی نے ہر نماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔ شمائم العنبر ۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

## (۴) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلی۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نهار فیستیقظ اِلاتوسك قبل أن یتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مگر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

---

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۰/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۶۶/۱
۴۳۲۔ الصحیح لمسلم، باب السواك، ۱۲۷/۱
۴۳۳۔ السنن لابی داؤد الطهارة، باب الطهارة، ۸/۱

## (۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

٤٣٤۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: کا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثا وأدخل اِصبعه فی فمه۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منھ میں ڈالتے تھے۔

٤٣٥۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه انه اذا توضأیسوك فاه باِصبعه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منھ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

Nafseislam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام " التاج المکلل فی انارة مدلول کان یفعل "رکھا۔

**اقول:** باللہ التوفیق۔

**اولاً:** یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔

عامۂ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین وخیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ حلیہ و بحر نے اسی کا اتباع کیا۔

**اقول:** جب تصحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والمحدثین امام الاولیاء عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

---

٤٣٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٥٨٠

٤٣٥۔ کتاب الطهور لابی عبید،

نے فرمایا: اگر کسی بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کرلیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔ نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اوراس میں قولا وفعلا اہتمام شدید پر ناطق، جن سے کتب احادیث مملو ہیں۔ بلکہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مداومت فرمانا جانتا ہے۔

**ثانیا:** سنت کو مواظبت درکار۔ اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔ خود امام محقق علی الاطلاق کو اسکا اعتراف ہے اوراسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔ بلکہ مواظبت تو درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضو قولا وفعلا نقل فرمائی۔

(۱) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی
(۲) امیر المؤمنین حضرت مولی علی
(۳) عبداللہ بن عباس
(۴) عبداللہ بن زید بن عاصم
(۵) ابومالک اشعری
(۶) وائل بن حجر
(۷) مغیرہ بن شعبہ
(۸) ابوبکرہ نفیع بن الحارث
(۹) نفیر بن مالک حضرمی
(۱۰) مقدام بن معدی کرب
(۱۱) ابوہریرہ
(۱۲) ابوامامہ باہلی
(۱۳) انس بن مالک
(۱۴) ابوایوب انصاری
(۱۵) کعب بن عمرو یامی
(۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی
(۱۷) براء بن عازب
(۱۸) قیس بن عائذ
(۱۹) ام المؤمنین صدیقہ
(۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء
(۲۱) عبداللہ بن انیس
(۲۲) عبداللہ بن عمرو بن عاص
(۲۳) امیر معاویہ
(۲۴) رجل من الصحابۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کئے۔ انکے بعد دو امام محقق علی الاطلاق

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

نے زیادہ فرمائے۔اخیر کے دواس فقیر غفرلہ القدیر نے بڑھائے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۱۳

انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگران سے خود انکے وضو کی صفت مروی اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔

ان پچیسوں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ان میں کہیں وضو یا کلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلاذکر نہیں۔جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔جنہوں نے اس لئے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی ۔علی الخصوص امیر المؤمنین ذوالنورین وامیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا۔کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔

www.alahazratnetwork.org

جن بعض احادیث سے اشتباہ ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔ **حدیث اول۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۴۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجمعة ، ۱/۱۲۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۸
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۵ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة، ۱/۷
السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواک بالشئی الخ، ۱/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۵
السنن لابن ماجه الطهارة ، ۱/۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۵/۲۸۰
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۲۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۸/۱۹۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۲۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۱۹۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۸۶
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/ ۴۷۴ ☆ الترغیب الترهیب للمنذری، ۱/۱۶۴
الکامل لابن عدی ، ۱/۴۲۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۱۰۸
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۳۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۱/۱۰۸
المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۶۴ ☆

علیه وسلم: لَوْ لَا اَنْ اُشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلٰوۃِ اَوْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زید بن خالدوعن ام المؤمنین زینب بنت جحش ،وعن ام المؤمنین ام حبیبة ، وعن انس بن مالك ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امیر المؤمنین علی المرتضی ، وعن ابن عبا س ، وعن ابن عمر، وعن مکحول ، وعن حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

۴۳۷۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ لَا اَنْ اُشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ اَوْ عِنْدَ کُلِّ وُضُوْءٍ۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کر کے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہ ہی دلالت کرتی ہے اور اس سے آخری بات جو مفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا مستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

---

۴۳۷۔ السنن الکبری للهیثمی ، ۲۳۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۴/۱
المصنف لابن ابی شیبة ۱۶۸/۱ ☆ الکامل لابن عدی ، ۳۸۲/۳

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔یعنی (لفظ کل صلوۃ)یا(مع کل صلوۃ)اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلاکسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جواسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔تو بعض روایات میں (عند کل وضوء) آنے سے داخل وضوہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو 'عند'اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کوموصوف کا ظرف بنائے اوروہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفادتو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔تو 'زید عندالدار'اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔اور جو قرب مفہوم ہے وہ عرفی ہے حقیقی نہیں۔اوراس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلا" عند سدرة المنتهى عند ها جنة المأوى۔ جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی منقول ہے۔اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔لہٰذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ 'عند' کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز ومباح ہوگا۔حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اسکے ذریعہ نجس رطوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عندالوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۂ مواظبت سنت ثابت نہ کریگی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عندالمضمضہ بھی نہ بتائے گی۔

فافہم۔

## حدیث دوم

۴۳۸۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ تَمَضْمَضَ وَ تَشَوَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِرأسِهٖ خَرَجَتْ خَطَایَا سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ وَقَدَمَیْهِ کَانَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۴۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱/۲۸۹

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ''شوص'' سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

''شوص'' کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کمافی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ الشوص الغسل والتنظیف ، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا درد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرتباً روایت کی اس میں ذکر 'شوص' نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۴۳۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : أَیُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلَی وُضُوئِهٖ یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْهِ نَزَلَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ کَفَّیْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَیْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَرِجْلَهٗ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ کَهَیْأَۃٍ یَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے تو زبان ولب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں، پھر جب منہ دھوئے تو آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

---

۴۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۸۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۶۴/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۵۴/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۴۷۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۲۲/۱ ☆

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہوجائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

## حدیث سوم

۴۴۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن رجلا من الأنصار من بنی عمرو بن عوف قال: یا رسول الله ! انك رغبتنا فی السواك فهل دون ذالك من شئ قال : اِصْبَعُكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تَمُرُّ بِهَا عَلیٰ اَسْنَانِكَ، اِنَّهٗ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَانِیَّةَ لَهٗ وَلَا أَجْرَ لِمَنْ لا خَشْیَةَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الٰہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

**اولا :** یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما تری من الجهالة فی سند ہ وقد ضعفه البیهقی۔

**ثانیا وثالثا:** لفظ' عند وضوئك' میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

## حدیث چہارم

۴۴۱۔ **عن** حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۴۴۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰

۴۴۱۔ الجامع للترمذی ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/۱۱۴

شرح السنة للبغوی، ۱/۴۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱/۱۷۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔

ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔ قبلیہ ہو یا بعدیہ۔ جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب محقق ہوگیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔ اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔ سنت شی قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ۔ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلا ثبوت ہی نہیں۔ اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔ لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہ ہی مطلوب تھا۔ اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۰ تا ۶۱۹
فتاوی رضویہ قدیم ۱/ ملخصا

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

۴۴۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَءَ فِي صَلٰوتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۴۴۲۔ کنز العمال لمتقی ۳۱۹/۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۳۲۹۲ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔ تو فرشتہ اپنا منھ اسکے منھ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منھ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منھ میں داخل ہو جاتی ہے۔

## (۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

۴۴۳۔ **عن** أبی أیو ب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيۡسَ شَیۡءٌ أَشَدَّ عَلَی الۡمَلَکَيۡنِ مِنۡ اَنۡ يَّرَيَا بَيۡنَ أَسۡنَانِ صَاحِبِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضی ، وعن عبد اللہ بن جعفر الطیار ، عن الزہری مرسلا ، وعن علی المرتضی موقوفا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۴۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۷۷ ☆ الحبائک فی الملائک للسیوطی، ۸۵

# ۹۔ غسل

## (۱) طریقۂ غسل

۴۴۴۔ **عن** أبی جعفر قال لی جابر : أتانی اِبن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنیفة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث أکف فیفضیها علی رأسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن : اِنی رجل کثیر الشعر فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر منك شعرا۔

حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔ انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے۔ تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۴۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسه ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : اِن شعری کثیر ، قال: جابر : فقلت له: یا اِبن أخی ! کان شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر من شعرك وأطیب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پہ بہاتے۔ تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تجھ سے زیادہ اور تجھ سے اچھے تھے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ محمد بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

---

۴۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۱/ ۳۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲/ ۳۷۸

۴۴۵۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/ ۱۴۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱/ ۱۷۶

جابر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔ بخلاف حدیث الباب، اورکلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔ یا وہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

٤٤٦۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل اصابعه فى الماء فيخلل بها اصول الشعر ثم يصب على رأسه ثلث غرف بيده ثم يفيض الماء على جلده كله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔ پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

www.alahazratnetwork.org

٤٤٧۔ **عن** شريح بن عبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: أفتانى جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذالك فقال: أما الرجل فلينشر رأسه فليغتسله حتى يبلغ أُصول الشعر، وأما المرأة فلا عليها أن لا تنقضه لتغرف على رأسها ثلث غرفات يكفيها۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا ۔ تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

---

٤٤٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل، ۱/۳۹ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱٤۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۰۷ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ۲/۳۷۷
شرح السنة للبغوى، ۲/۱۰ ☆ السنن للدارمى قطنى، ۱/۱۱۳
٤٤۷۔ السنن لابى داؤد، الطهاره، ۱/۳٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤۳۰٦
نصب الرايه للزيلعى، ۱/۸۰ ☆

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۹

## (۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

۴۴۸۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قلت يا رسول الله ! اِنى امرأة اشد ضفر رأسى افانقضه بغسل الجنا بة قال: لَا، اِنَّمَا يَكْفِيُكِ اَنْ تَحْثِىَ عَلىٰ رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثِيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيُضِى عَلىٰ سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيُنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا: یارسول اللہ! میں سر گندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈالکر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۴۴۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يفيض على رأسه ثلث مرار ونحن نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

۴۵۰۔ **عن** عبد بن عمير رضى الله تعالىٰ عنه قال:بلغ عائشة رضى الله تعالىٰ

---

۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۲۹ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۴۹
السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۱۷۸ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۳۰۱
۴۴۹۔ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۱/۳۲ ☆ السلسة الصحيحة للالبانى ۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۷/۱۰۵ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۹۱۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۷/۳۲۶
كنز العمال للمتقى، ۴۱۳۳۱، ۱/۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۷/۳۲۶
۴۵۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۵۰ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۳۱۵۰

عنها ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن فقالت : یا عجبا لابن عمر هذا : یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن ، أفلا یامر هن أن یحلقن رؤسهن ، لقد کنت اغتسل أنا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اِناء واحد وما أزید علی أن أفرغ علی رؤسی ثلاث أفرا غات۔

حضرت عبد بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنکر فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔ کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی ( یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۲۸

## (۳) غسل کے پانی کی مقدار

۴۵۱۔ **عن** أبی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما فقال جابر : یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا: ما یکفی صاع ولا صاعان قال جابر: قد کان یکفی من کان خیرا منکم وأکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جنکے بال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۵۲۔ **عن** أبی اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه کان عند جابر بن عبد الله هو

---

۴۵۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکر القدر الذی یکتفی ، الخ، ۱/ ۲۹

۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۱/ ۳۹

و أبو ہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ، وعندہ قوم فسألہ عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل : ما یکفینی ، فقال جابر : کان یکفی من ھو أوفی منك شعرا وخیرا منك ثم أمّنا فی ثوب۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابوجعفر نے حدیث بیان کی۔ انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔ تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ایک صاع انکو تو کافی تھا جنکے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ پھر انہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدۃ القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابوجعفر ہی تھے۔ اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جنکے والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

www.alahazratnetwork.org

## (۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد ویتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے، اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔ اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔ اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپے سے چھتیس روپے بھر۔ کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔ اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔ یعنی

---

۴۵۳۔ الجامع اسلصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/۳۳ ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۹۴
شرح السنۃ للبغوی ، ۲/۵۱ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۴۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۵۷

ڈھائی مثقال۔ تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا۔ ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔ دو سو اٹھاسی روپے بھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیانوے روپے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مد تین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔ تو انکے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۷۹

۴۵۴۔ **عن** عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسىٰ ان يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرما لیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ **عن** أبى أمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد۔

---

۴۵۴۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ　۱۳/۱　☆　الصحیح لمسلم ، الطہارۃ،　۱۴۹/۱
الجامع للترمذی الطہارۃ،　۹/۱　☆　السنن لابن ماجہ ، الطہارۃ ،　۲۴/۱
السنن للنسائی، الطہارۃ،　۴۰/۱　☆　السنن الکبری للبیہقی،　۱۹۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۱۲۱/۶　☆　المعجم الکبیر للطبرانی،　۹۶/۷
مجمع الزوائد للہیثمی،　۲۱۱/۱　☆　المسند لابی عوانۃ،　۲۳۳/۱
اتحاف السادۃ لزبیدی ،　۵۵/۴　☆　شرح معانی الآثار للطحاوی ،　۵۰/۲

۴۵۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، وزن الصاع ،　۳۷۶/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی　۵۵/۴

۴۵۶۔ مجمع الزوائد للہیثمی،　۲۱۹/۱

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔

۴۵۷ ۔ **عن** اُم عمارة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم توضأ فاتی باناء فیه ماء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

۴۵۸۔ **عن** اُم عمارة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم توضأ فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن میں جو دو تہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

۴۵۹۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ بثلث مد۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ تثلیث تھی۔ یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دو بار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔ غالبا جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔ دو بار میں دو تہائی۔ اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ تو اسکا جواب

---

۴۵۷۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة ۱۳/۱

۴۵۸۔ السنن للنسائی، الطهارة ۲۴/۱

۴۵۹۔ المستدرك للحاكم ، الطهارة ۶۱/۱

www.alahazratnetwork.org

یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپنے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حدیثیں آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۲

٤٦٠۔ **عن** ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : وضأت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاناء نحو من ھذا الاناء وھی تشیر الی رکوۃ تاخذ مدا او ثلثا۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چمڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آسکتا تھا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

٤٦١۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتوضأ بمکوك ویغتسل بخمسۃ مکاکی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

---

٤٦٠۔ السنن لسعید بن منصور، ☆

٤٦١۔ السنن للنسائی، الطہارۃ　　۱/۲۹

مگر راجح یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مد مراد ہے۔ جیسا کہ خود انہیں کی دیگر روایات میں تصریح ہے

و الروایات تفسر بعضها بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مد ہی ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے۔ نہایہ بن اثیر جزری میں ہے، مکوک سے مراد مد ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ صاع ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔ اور مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تو اس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

۴۶۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها انها كانت تغتسل هي وا لنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اِناء واحد يسع ثلثة أمداد أو قريبا من ذالك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی آتا تھا۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہو جاتا تھا۔ تو ایک غسل کو ڈیڑھ مد ہی رہا۔ مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین توجیہیں کی ہیں۔

**توجیہ اول:** یہ کہ ہر ایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔ کہ حضور اسی ایک برتن سے جو تین مد کی قدر تھا غسل فرمالیتے اور اسی طرح میں بھی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگر اس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول "فی اناء واحد" ضائع ہو جائیگا۔ کیونکہ انکی مراد اس سے یہی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

---

۴۶۲۔ الصحیح لمسلم، الطهارة ۱/۱۴۸

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

**میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔**

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپکے درمیان ہوتا تھا۔ آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑئے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔ آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑئے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہی کلمات ادا کرتی تھیں۔ کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہوجاتا تھا۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔ اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۵

**توجیہ دوم:** یہاں مد سے مراد صاع ہے۔ تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہوجائے۔ جس میں لفظ ''فرق'' مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔ اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح وصراح ومختار وقاموس وتاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار ونہایہ و مختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبۃ الطلبۃ ومصباح المنیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ ونادر ورود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

**توجیہ سوم:** اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔ حضور اور ام المؤمنین معاً تین مد سے نہاتے ہوں۔ جب پانی ختم ہوچکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث وبیکار ہوا جاتا ہے۔ تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۵

۴۶۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: اِن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل من اِناء واحد ہو الفرق من الجنابۃ۔

---

۴۶۳۔ السنن لابی داؤد، الطہارۃ ۳۱/۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ ''فرق'' تھا۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

''فرق'' میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ ''فرق'' تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہ ہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہ ہی قول ہے۔ عینی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسفی نے طلبۃ الطلبۃ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہ ہی ہے۔

شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابوعبداللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

www.alahazratnetwork.org

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے ''فرق'' سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہ ہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۶۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کنت اغتسل انا والنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اناء واحد من قدح یقال له الفرق۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیئے کہ انفراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس ظرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

**اقول:** صرف برتن کا ذکر قلیل الجدوی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

---

۴۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ۱/ ۳۹

حدیث لیث وسفیان میں لفظ "فی" سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے" اذ من المعلوم ان المراد لیس الظرفیه "اورحدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت ، اذ من المعلوم ان لیس المراد نفی الغسل من غیره قط۔

بہر حال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالٰی عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

۴۶۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یُجۡزِیُ مِنَ الۡغُسۡلِ الصَّاعُ وَالۡوُضُوءِ الۡمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

۴۶۶۔ **عن** عقیل بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یُجۡزِیُ مِنَ الۡوُضُوءِ مُدٌّ وَمِنَ الۡغُسۡلِ صَاعٌ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۶۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یُجۡزِیُ فِی الۡوُضُوءِ مُدٌّ وَ فِی الۡغُسۡلِ صَاعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

۴۶۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

---

۴۶۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۹۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۱۶۱

۴۶۶۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ۱/ ۲۴ ☆

۴۶۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۱۹ ☆

۴۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۶۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم :يَكْفِي أَحَدَكُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

٤٦٩۔ **عن** أُم سعد بنت زيد بن ثابت الانصاري رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْوُضُوءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ ۔

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

**امر اول:** صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ رامپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کمی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یا باعتبار کیل و پیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔

کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع اى بالماء قدر ملأ الصاع ۔

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروايتين ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

---

٣٦٩۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ، ١/٢٤ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ١/١٤٤

ای بالماء الذی قدر ملأ الصاع ۔

یعنی وہ پانی جو ایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے بایں الفاظ ذکر کی۔

۴۷۰۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها فاستسقی بعضنا فأتی بعس ، قالت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل بملأ هذا ، قال مجاهد : فحزرته فیما احزر ثمانیة أرطال ، تسعة أرطال ، عشرة أرطال، قال : وأخرجه النسائی فقال : حزرته ثمانیة ارطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل تھا۔ امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یقینی طور پر لگایا۔

**اقول:** ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔ پانی مکیل نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد وصاع جدا موضوع ہوں۔ بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ مکیل ہے نہ موزون۔ تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد وصاع سے جو ناج کیلئے تھے۔ اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔ نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

**امر دوم:** غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔ یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر تنصیص فرمائی۔ اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تطبیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔ یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

---

۴۷۰۔ عمدۃ القادری للعینی، ۱۹۶/۳

**امر سوم:** یہ صاع کسی ناج کا تھا۔ظاہر ہے کہ ناج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔جس پیمانے میں تین سیر جو آئیں گے گیہوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔اور ماش اور بھی زاید۔

ابوشجاع بلخی نے صدقہ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔تو انکا کیل ووزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔تو دو قسم کے گیہوں اگرچہ ایک ہی پیمانے سے لیں وزن میں مختلف ہوسکتے ہیں،اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس ناج کا تھا جو اس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جو تھا۔گیہوں کی کثرت زمانہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہوئی۔

۴۷۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوہ مد ین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقہ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زکوۃ کھجور،منقی اور جو سے ہی دی جاتی تھی۔گیہوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

---

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صدقۃ الفطر ۱/۳۷۲
۴۷۲۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۴/۴۵
۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، صدقۃ الفطر ۱/۲۰۴

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جو تھا۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مدو صاع کا اطلاق مدو صاع شعیر کو شامل۔ تو اس پر عمل ضرور اتباع حدیث کی حد میں داخل۔ فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل کا پیمانہ تھا اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر و کفارات وفدیہ صوم وصلوۃ میں اسی انداز سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں۔ پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔ تو تنہا وضو کا پانی رامپوری سیر سے تقریبا آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔ اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چار سیر کے۔ اور مجموع غسل کا چھٹانک اوپر ساڑھے پانسیر سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمد اللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے بخلاف اسکے کہ اگر تنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے۔ اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر۔ اسی میں وضو، اسی میں غسل، اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔ یہ سخت دشوار بلکہ بہت دور از کار ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵ تا ۵۹۵

## (۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ **عن** أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: ان تحت كل شعرة جنابة، ثم قال: ومن ثم عاديت رأسي، من ثم عاديت رأسي۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔ پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ اسی لئے میں نے

---

۴۷۵۔ السنن لابی داؤد الطہارۃ، ۱/ ۳۱ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۸/ ۳۳۷

اپنے سر سے دشمنی کر لی۔۱۲م

## (۶) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے

۴۷۵۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یتذکر احتلا ما ، قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل ، وعن الرجل الذی یری انه قد احتلم ولا یجد بللا قال: لَا غُسُلَ عَلَیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یاد نہ ہو۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔اور اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۸۸

## (۷) عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۷۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما سألته أم سلیم رضی الله تعالیٰ عنها یا رسول الله ! اِن الله لا یستحیی من الحق فهل علی المرأة من غسل اذا احتلمت ، قال : نَعَمْ اِذَا رَأتِ الْمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا۔کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے۔

---

۴۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ، ۱/۴۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الطہارۃ
الجامع للترمذی ، الطہارۃ ☆ السنن للنسائی ، ۱/۲۹۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۹۲ ☆ السنن لابن ماجه،
المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۹۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۶۸
المؤطا لمالك ، ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۱/۲۶۷
مشکوۃ الصابیح ☆ مجمع الزوائد ، للهیثمی، ۱/۱۶۸
ارواء الغلیل لا للبانمی ۱/۱۶۲ ☆ بدائع المنن للساعاتی، ۱۰۲
تجرید التمهید لابن عبد البر ، ۶۵۸ ☆

۴۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چمڑا پکانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۷۳/۳

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔ کتاب الصلوٰۃ

## ابواب

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔اوقات نماز

## (۱)نماز وقت پرادا کرو

۴۸۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُوْ هُنَّ،اَلصَّلٰوۃُاِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ ، وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔نماز جب اسکا وقت آجائے۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔اورزن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۸

## (۲)نماز کے وقت کی حفاظت کرو

۴۸۱۔ **عن** حنظلة الکاتب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُکُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِیْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ اَوْ قَالَ حُرِّمَ عَلَی النَّارِ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۳۷۷

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا۔جوشخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اوریقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔یافرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہوجائے۔یافرمایا:دوزخ اس پرحرام ہوجائے۔

---

۴۸۰۔ الجامع للترمذی ، الصلوۃ ، ۱/۲۴ ☆ السنن لابن ماجه ، الجنائز ، ۱/۵۲
المستدرك للحاکم ، ۲/۱۶۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۷۰۸۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/۲۵۲ ☆ المغنی للعراقی ، ۲/۱۷
۴۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۶۰ ☆ مجمع الزوائد لهیثمی ، ۱/۲۸۸
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۴۲۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۲۴۷

www.alahazratnetwork.org

# (۳) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

۴۸۲۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعا لیٰ عنه قال: سألت رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله تعالیٰ ، قال: اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔ فرمایا: نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

۴۸۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: جا ء رجل فقال: یا رسو ل الله ! ای شیء احب الی الله تعالیٰ فی الاسلام قال : اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا ، وَمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَلَا دِیْنَ لَهٗ، وَالصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کو پیاری ہے۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی۔ جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔ نماز دین کا ستون ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِیٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَیَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا ، اَلصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَالْجَنَابَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو انکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے۔ اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن۔ نماز، روزے، اور غسل جنابت۔

---

۴۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۷۶/۱ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴
الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴
السنن للنسائی، فضل الصلوۃ المواقیتها ، ۷۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱۷۶/۲
۴۸۳۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۳۸۵/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۲۱۶۱۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰۃ ۸۸/۱
۴۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۹۵/۱
مجمع الزوائد لهیثمی، ۲۹۳/۱ ☆ الجامع الصغیر للیسوطی ۲۰۶/۱

۴۸۵۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه كتب الى عماله اِن أهم أمركم عندى الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو ما سواها أضيع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے ۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی ۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰

## (۴) اوقات نماز

۴۸۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: سأل رجل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن مواقيت الصلوة ، فقال : صل معى، صلى الظهر حين زاغت الشمس، والعصر حين كان فى كل شيء مثله ،والمغرب حين غابت الشمس، والعشاء حين غاب الشفق، قال: ثم صلى الظهر حين كان فى الانسان مثله والعصر حين كان فى الانسان مثليه والمغرب حين كان قبيل غيبوبة الشفق ، قال: عبد الله بن الحارث ثم قالفى العشاء ارى ثلث الليل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی۔ دو مثل پر عصر ادا کی۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی۔۱۲م

---

۴۸۵۔ الموطا لمالك ،

۴۸۶۔ السنن للنسائى، المواقيت ۱/۸۸ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۱/۸۸

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۸۷۔ **عن** أبي موسى الأشعري رضي الله تعالىٰ عنه ان سائلا سأل البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم يرد عليه شيئا حتى امر بلالا فاقام للفجر حين انشق الفجر فصلى حين كان الرجل لايعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا يعرف من الى جنبه ثم امر بلالا فاقام الظهر حين زالت الشمس حتى قال القائل انتصف النهار وهو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بيضاء مرتفعة، وامر بلالا فاقام المغرب حين غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حين غابت الشفق، فلما كان من الغد صلى الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فى وقت العصر الذى كان قبله وصلى العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسى وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء الى ثلث الليل ثم قال: اَيۡنَ السَّائِلُ عَنۡ وَقۡتٍ، الصَّلٰوةُ فِيۡمَا بَيۡنَ هٰذَيۡنِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔یہاںتک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔اور نماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابر والے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پارہا تھا۔یا برابر والے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہاںتک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اور نماز ادا کی۔جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔۔جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہاںتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔۱۲م

---

۴۸۷۔ السنن لابی داؤد، المواقیت ۱/۵۷ ☆ الصحیح لمسلم، الصلوٰۃ ۱/۲۲۳

السنن للنسائی، الصلوۃ ۱/۹۰ ☆

۴۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ،وَوَقْتِ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلَعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۴۵

۴۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: وقت الظہر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۵

۴۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

---

۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲۲۳

۴۸۹۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۲۱۷۳۳، ۸/۳۵

۴۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۱۰ ☆ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۲۳

السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی، المواقیت ، ۱/۹۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲م　جد الممتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَآخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتَ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلَعُ الْفَجْرُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلَعُ الشَّمْسُ۔　فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو کر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ ۱۲م

۴۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَمَّنِي جِبْرَئِيْلُ عَلَيهِ السَّلامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَحِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلّٰى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

---

۴۹۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۸۸

وهٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دومرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی افطار کے وقت۔ اور عشا کی شفق غاب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔ اور فجر کی خوب روشن کرکے۔ پھر میری طرف متوجہ ہوکر کہا: یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

۴۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَمَّنِي جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي الصَّلٰوةِ فِي الظُّهْرِ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ، وَ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ، وَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ ،وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلَعَ ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

فتاوی رضویہ ۶۲۲/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔ اور صبح کی صبح صادق پر۔ پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔ اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔ اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔ اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔ اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔ ۱۲م

---

۴۹۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۸۹/۱

۴۹۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یعلمه مواقیت الصلوۃ فتقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلفه والناس خلف رسول اللہ صلی تعالیٰ علیه وسلم فصلی الظهر حین زالت الشمس و اتاه حین کان الظل مثل شخصه فصنع کما صنع فتقدم جبرئیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلفه و الناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فصلی العصر، ثم أتاه جبرئیل علیه السلا م حین وجبت الشمس فتقدم جبرئیل علیه الصلوۃوالسلام و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلفه والنا س خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فصلی المغرب، ثم أتاه حین غابت الشفق فتقدم جبرئیل علیه السلام ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلفه والناس خلف رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم فصلی الغداۃ، ثم أتاه الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی الظهر، ثم أتاه حین کا ن ظل الرجل مثل شخصیه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی العصر ثم أتاه حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالأمس فصلی المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمنا ثم قمنا فأتاه فصنع کما صنع بالأمس فصلی العشاء ثم أتاه حین امتد الفجر والصبح والنجوم باقیة مشتبکة فصنع کما صنع بالأمس فصلی الغداۃ ثم قال: مَا بَیْنَ هَا تَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ وَقْتٌ ۔

فتاوی رضویہ۲/۳۴۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے۔تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔اور عصر کی نماز پڑھائی۔پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

---

۴۹۴۔ السنن للنسائی ، المواقیت ، ۱/۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۱۲
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/۱۹۲ ☆ المستدرک للحاکم ، المواقیت ، ۱/۱۹۶
الموطا لمالک ، ۳

حضرت جبریل کے پیچھے۔اور نماز مغرب پڑھائی۔ پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔ پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔ پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔ پھر ہم لوگ سو گئے۔ پھر جاگے۔ پھر سو گئے۔ پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی ۔پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ان نمازون کے درمیان وقت ہے۔ ۱۲م

## (۵) وقت فجر

۴۹۵۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: تسحر نامع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ، قلت کم کان قدر ما بینهما؟ قال: خمسین آیة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۹۶۔ **عن** قتادۃ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحور هما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی الصلوۃ فصلی قلت لانس : کم کان فراغهما من سحورهما و دخولهما فی الصلوۃ قال: قد ر ما یقرء الرجل خمسین آیة۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

---

۴۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الصوم ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الصیام ، ۳۵۰/۱
الجامع للترمذی ، الصوم ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی الصوم ، ۳۰٤/۱
السنن لابن ماجه ۱۲۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱۸۲/۵
۴۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ۱۵۲/۱ ☆ السنن للنسائی، الصوم ۳۰٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۷۰/۳

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

## (۶) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

۴۹۷۔ **عن** داؤد بن یزید الأودی عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نترأ الی الشمس مخافة ان تكون قد طلعت۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۷۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

۴۹۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

---

۴۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۰۶

۴۹۸۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ ۱/۲۲ ☆ السنن لابی داؤد الصلوۃ ۱/۶۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۴۲ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۱/۹۴
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۵۷ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲۳۵ ☆ میزان الاعتدال، ۱۰۸۰
لسان المیزان لابن حجر، ۱/۱۴۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۱۹۲۷۴، ۷/۳۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۳۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۱۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۸۲

تعالیٰ علیه وسلم : أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کرکے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

۴۹۹۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فجر کو روشن کروگے اجر زیادہ ملیگا۔

۵۰۰۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز فجر روشن کرکے پڑھوگے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

۵۰۱۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبلال: يَا بِلَالُ ! نَادِ الصَّلٰوةَ الصُّبْحِ حَتّٰى يُبْصِرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال ! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہوگی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

۵۰۲۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ما اجتمع اصحاب

---

۴۹۹۔ مجعم الكبير للطبراني، ۴/۲۴۹

۵۰۰۔ الصحيح لابن حبان ۲۶۳ ☆

۵۰۱۔ المعجم الكبير للطبراني، ۴/۲۴۹ ☆

۵۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۱۰۹

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی شی کما اجتمعوا علی التنویر۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کر کے پڑھنے پر۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا: ان هاتین الصلاتین حولتا عن وقتیهما فی هذا المکان ۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔ بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی الفجر قبل وقتها بغلس ۔ صبح کی نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں۔ اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔ معہذا احدیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہو چکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔ وہوالمطلوب

www.alahazratnetwork.org

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضر وسفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔ کل ذلك ثابت بالاحادیث ، تو انکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہو سوا ان دو نمازوں کے۔ اس مضمون کا اور مؤید وموکد ہے۔ اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب ومحبوب، اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند ومکروہ۔ اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر وضعیف ومریض وحاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرآت طویل پڑھی۔ لوگ شاکی ہوئے۔ ارشاد ہوا۔ یا معاذ ! افتان انت ، یا معاذ ! افتان انت ، قاله ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقا تسلیم بھی کر لی جائے۔ تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم واقدم ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرآت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن وافضل ہی ہے۔ معہذا نماز فجر کے بعد تا بہ اشراق ذکر الہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تغلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کی کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج وہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دوحصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تغلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسفی وغیرہما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ نسیان حدث پر متنبہ ہو تو وضو کرکے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں گے مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے بالاجماع مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

## (۸) ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھو

۵۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ تعا لی عنه قال: کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظهر فقال البنی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَبرِدُ ، ثم اراد ان یؤذن فقال له : أَبرِدُ ، حتی سا وی ظل التلو ل ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہانتک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آگیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

---

۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۱/ ۸۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱/ ۴۳۸
نصب الرایة للزیلعی ، ۱/ ۲۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰، ۸/ ۲۱۹

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلانہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غر منتصبة و لا يصير لها فئ فى العادة الا بعد زوال الشمس بكثير

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادۃ انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هى منبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے۔

www.alahazratnetwork.org

جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہونچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گزر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلاشبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔۔

یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالیٰ لاجواب تھی یہاں ملاجی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا ہے نہ بایں طور پر کہ گز رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گز رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمینا مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گز رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دو ناپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ناپے دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچا یا نہیں، جب انہوں نے ایک ناپ نہ کی یونہی تخمینًا فرمادیا تو انہوں نے دو ناپیں کاہے کو کی ہونگی۔ یونہی تخمینا فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری ومکابرہ ہے کہ جابجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔ تحریف نصوص بتاؤ۔ اس تحکم کی کوئی حد ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۱، ۳۶۳

۵۰۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال : اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۰۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان الحر ابر د بالصلوٰة و اذا كان البرد عجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۵۰۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، المواقيت ، ۱/۷۶ ☆ الصحيح لمسلم ، ۱/۲۲۴
الجامع للترمذی ، الصلوة ۲۲۱ ☆ السنن لابی داؤد ، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۶۶ ☆ السنن لابن ماجه الصلوة ۱/۴۹
السنن الكبری للبيهقی، ۱/۴۳۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۱۳۷
نصب الراية للزيعلی، ۱/۲۴۵ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۳۷
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۴/۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ۲/۲۰۴
۵۰۵۔ الجامع الصحيح للبخاری ، المواقيت الصلوة ۱/۷۶ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۵/۷
السنن للنسائی، تعجيل الظهر فی البرد ، ۱/۵۸ ☆

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔

۵۰۶۔ عن أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذن موذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظھر فقال : أَبْرِدْ ، او قال : اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ و قال : شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ، حتی رأینا فئی التلول۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔اور فرمایا۔گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبالغۂ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ تعمیل حکم نہ کی۔اور اذان میں یہ تاخیر ہوئی تو نماز تو اور دیر میں ہوئی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ٹیلے غالبا بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء مستطیلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہما۔

امام احمد بن خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان قدر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظھر فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام۔

---

۵۰۶۔ السنن الکبری للبیھقی، الصلوۃ، ۱/۴۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰

۵۰۷۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوۃ ۱/۵۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زاد ھما اللہ شرفا وتعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے مطلقا نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست ودوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيهِ الصَّلوٰةُ والسَّلامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ۔

فتاوی رضویہ۔۲/۴۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا۔۱۲م

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحر الرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے، مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

**اقول:** یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ

---

۵۰۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۵۶ ☆

مدینہ طیبہ کا عرض "الہ" ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔ تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہوسکتا ہے۔ اور مکہ کا عرض "کام" ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔ اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔ معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الرأس پر گزرے۔)

اور حد ابراد فعل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باحادیث سیدنا ابوذر غفاری وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہوچکی۔ مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔ اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔ فی الدر المختار، وتاخیر الصیف بحیث یمشی فیٔ الظل۔

اور اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔ اور بحر الرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کو پہونچے ادا کرے۔ حیث قال: وحدہ ان یصلی قبل المثل۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔ امام کے نزدیک دو مثل اور صاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہو جائے۔ ورنہ ھدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔ اور حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اشتداد گرمی کا وقت ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

## (۹) ظہر کا آخری اور عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالظھر حین زالت الشمس وکان الفیٔ قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراک وظل الرجل۔

حاشیۃ مرقاۃ المفاتیح ٦

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی۔ جبکہ سایہ اصلی تسمہ کے برابر تھا۔

---

۵۰۹۔ السنن للنسائی،　المواقیت　۹۱/۱

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہو کر مزید ایک مثل ہو چکا تھا۔۱۲م

## (۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ **عن** زیاد بن عبد اللہ النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا جلوسا مع علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فی المسجد الاعظم بالکوفۃ فجاء المؤذن فقال: یا امیر المؤمنین ! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذالک ، فقال کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ھذا الکلب یعلمنا السنۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نترأھا۔

حضرت زیاد بن عبداللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔مؤذن آیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے۔اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ **عن** زھیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع الرصافی العصر ثم انطلقت الی مسجد الامام فاخر العصر حتی خفت فوات الوقت ، ثم انطلقت الی مسجد سفیان فاذا ھو لم یصل العصر فقلت رحم اللہ ابا حنیفۃ ما اخرھا مثل ما اخر سفیان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا تو

---

۵۱۰۔ المستدرک للحاکم، الصلوۃ ۱/۱۹۲

۵۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۷۱

## (۱۱) وقت مغرب

۵۱۲۔ **عن** عبد الرحمٰن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصحابہ صلوۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس ،فقال:ما تنظرون ، قالوا : ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ : ھذا واللہ الذی ل ا الہ الا ھو ،وقت ھذہ الصلو ۃ۔ فتاوی رضویہ ۲/

حضرت عبدالرحمٰن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپکے ساتھی کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔آپنے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں،اس نماز کا یہی وقت ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۱۲) مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کرکے پڑھے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشا کے وقت مزدلفہ میں پڑھا تھا۔اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت رسول اللہ

---

۵۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، المواقیت ۹۲۱

۵۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۲۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، المناسک، ۱/۲۶۷

۵۱۴۔ الصحیح المسلم، الحج ۱/۴۱۷ ☆ المنسد لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتھا الا صلو تین صلوۃ المغرب والعشاء یجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دونمازیں یعنی مغرب وعشا جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔۱۲م

۵۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما جمع رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشا ء قط فی السفر الامرۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔ اس حدیث کی سند جید ہے۔ قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبداللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم اور سلیمان بن ابی یحیی لاباً س بہ، ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ ابو مودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان مدنی ہزلی مقبول ہیں کما فی التقریب ، حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیما ن بن ابی یحی حجازی روی عن ابی ھریرۃ وابن عمرو عنہ ابن عجلان وداؤد بن قیس وابو مودود و عبد العزیز بن ابی سلیمان ، قال ابو حاتم ما بحدیثہ بأس ، وذکرہ ابن حبان فی الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشا ء۔

**ثم اقول:** بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بینھما قط الا تلك اللیلۃ ، مروی ہونا کچھ مضر نہیں۔ اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

---

۵۱۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۱۷۱ ☆

خصوصاً یروی عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود ومہمل اور وہ بھی بصیغۂ مجہول کہ غالباً مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہو سکتی ہے

فتاوی رضویہ ۲/۳۹۳

## (۱۳) عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱۶۔ قال محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلغنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنہ کتب فی الآفاق، ینہاھم أن یجمعوا بین الصلوۃ وأخبرھم ان الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر أخبرنا بذالك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مکحول۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

الحمد للہ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔

**اقول**: یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

---

۵۱۶۔ الموطا لمحمد، الجمع بین الصلوتین ۱۳۲☆

اورامام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم وار بعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا،تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔خصوصا جب توثیق کرنے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اوراس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہےاور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضرنہیں کیونکہ انکی تعداداتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵

فتاوی رضویہ قدیم ۳۹۴/۲

۵۱۷۔ **عن** أبی قتادة العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت قرأة کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین والفرار من الزحف والنھبة۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ وفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔دونمازیں جمع کرنا۔جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔اور کسی کا مال لوٹ لینا۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔اسکے سب رجال اسمٰعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد،

**طیفہ:** حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملاجی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلاعذر تھا۔

---

۵۱۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷٦۵۔ ۲٤٦/۸ ☆

**اقول:** اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

**اول:** انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارۃ النص ہے

**اقول:** اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابو حنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ " اتخذوا احبار ھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ " کی آفت۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

**ثانیاً:** بفرض غلط مفہوم ہی سہی، اب یہ تو مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں ۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ ومن بعد ھم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کمانص علیه فی تحریر الاصول والنھر الفائق والدر المختار وغیرھا من الاسفار، قد ذکر نا نصوصھا، فی رسالتنا القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانیه۔ ۱۳۱۳ھ

**دوم:** ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ "کان صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

**اقول:** اولاً۔ ملاجی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقۂ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مختلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔ اتخذ وا احبار ھم ورھبانھم

**ثانیا:** ملاجی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح ومجمل اور متعین ومحتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتارہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص ومحتمل کو لاکر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

**لطیفہ اقول:** ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔ کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین، اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

**سوم:** جسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چھک رہے ہیں کہ۔

> اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنابر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سوبن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقائسہ سے۔ وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی

اس جواب کو ملاجی گل سرسبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رامپوری کی طرف نسبت کی۔مگر اسے بہت پسند کر کے بلانقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔اس کا نفیس وجلیل مطلب ملاجی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا،اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملاجی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں۔مگر ذکر دو کیں۔مغرب و صبح مزدلفہ،اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا:جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت در کنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں۔رہے دو،وہاں بعونہ تعالیٰ وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے۔مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت۔انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔اگر چہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل۔

وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر۔

اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارشاد دیکھئے۔کہ پوچھا گیا۔کیا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع ،نہ مگر مزدلفہ میں، کما قد منا عن سنن النسائی ، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کوشہرۃ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے،امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یحمع بین الصلاتین الا فی السفر او بعرفة ۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفراور یوم عرفہ دونمازیں جمع نہ کریں۔

امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کوچھوڑ دیا۔تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقیناً مذکر۔خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہرواشہر۔تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان 'صلاتین' کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔کہ دونمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں،اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نہ تھی،نہ ہر گز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش ،قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد،اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔

صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸۔ عن عبدالرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجت مع عبدالله الی مکة ثم قدمنا جمعا فصلی الصلاتین کل صلوة وحدها بأذان و اِقامة و العشاء بینهما ثم صلی الفحر حین طلع الفحر۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دونمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔۱۲م

۵۱۹۔ عن عبد الرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه یقول : حج عبد الله فاتینا

---

۵۱۸۔

۵۱۹۔ الجامع للبخاری المناسک ، ۲۲۸/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ، المناسک ،۲۲۷/۱

المزدلفة حين الاذان بالعتمة اوقريبا من ذالك فامر رجلا فاذن واقام ثم صلی المغرب وصلی بعد ھا رکعتین ثم دعا بعشائه فتعشی ثم صلی العشاء رکعتين فلما طلع الفجر قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان لایصلی ھذہ الساعة الا ھذہ الصلوة فی ھذا المکان من ھذا الیو م۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ایک شخص کواذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃً غیر وقت میں پڑھیں۔تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقینا مختلف ہے۔ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصا ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔تو واجب ہوا کہ جملہ 'صلی الفجر 'ان ''صلوتین" کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد۔تو ان میں اصلا ہر گز کسی کا ذکر متروک نہیں ۔ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ملاجی!اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔خدا کی شان۔ع،اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

**فائدہ:** یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد للہ علی حسن التفہیم۔

**ثانیاً:** اقول و باللہ التوفیق ۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالٰی واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یصلی الصلوۃ لوقتها الا بجمع فی مزدلفة وعرفات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔ ۱۲م

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

ملاجی! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملاجی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملاجی! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح وسنن، مسانید ومعاجیم، جوامع واجزاء وغیرہا میں دیکھئے صدہا مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہاں بھی مخرج " اعمش بن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد اللہ " ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویۃ، ابو عوانۃ، عبد الواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

---

۵۲۰۔ السنن للنسائی، المناسک، ۲/ ٤٤

یہ روایتیں الفاظ واطوار، بسط واختصار، اور ذکر واقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ ظہر عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین، کسی میں ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر وصیغہ ما رأیت، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی۔

۵۲۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر میں نماز فجر پیش از وقت مذکور ہے " وھو بطریق کل ماذکر نا من رواۃ الاعمش ما خلا جریر " کسی میں لفظ بغلس مفید واقع ومصرح مرام کی تصریح ہے۔ کما مر لمسلم من حدیث الضبی،

www.alahazratnetwork.org

ان تنوعات سے نہ وہ حدیثیں متعدد ہو جائیں گی۔ نہ ایک طریق دوسرے کا نافی ومنافی ہوگا بلکہ ان کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائے گا۔ اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنی سے ناشی ہوا، خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات میں مختلف طور پر روایت بالمعنی کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہونچائی۔ چاہے یہ تنویع اعمش نے خود کی۔ چاہے عمارہ یا عبدالرحمن سے ہوئی اور وہ سب اعمش کو پہونچی۔ خواہ اصل منتہائے سند سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوقات عدیدہ میں حسب حاجت مختلف طوروں پر ارشاد فرمائی۔

مثلا، شب مزدلفہ راہ مزدلفہ میں یا وہاں پہونچکر آج کی مغرب وفجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کیلئے صرف انہیں دو کا ذکر فرمایا۔ عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اس کے بیان کی حاجت کیا تھی۔ دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہوا وہاں ذکر فجر کی حاجت نہ تھی۔ عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازوں کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی۔ اور کسی وقت مغرب وعشائے مزدلفہ کا ذکر ہوا کہ ان

---

۵۲۱۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین المغرب و العشاء بالمزدلفة ۱/۷۰

میں سنت کیا ہے؟ اس وقت یہ پچھلی حدیث مختصر افادہ فرمائی۔

**ثم اقول:** لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح وجلیل جس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ ثبات ورجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔ یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔ **عن** علقمة بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : لا جمع بین الصلوتین الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر وعصر

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیوں ملاجی! اب یہاں کہہ دینا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی۔ جمع مزدلفہ خارج رہی۔ حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار۔ یہ یہاں مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔ اسکے سوا ناجائز۔ ولہذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملاجی! کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔ روایات بالمعنی کے یہ ہی انداز آتے ہیں۔ خصوصا امام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔ حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہیں۔ اس سے ایک پارہ دوسرے کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح وآشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازیں جمع فرمائی ہوں۔ کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو۔ عصر عرفہ وقت ظہر میں۔ اور مغرب مزدلفہ وقت عشاء میں۔ اور اس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔ اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

---

۵۲۲۔ السنن للنسائی ☆

الحمد للہ کہ آفتاب حق وصواب بے پردہ حجاب رابعۃ النہار پر پہونچا۔ اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صنیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالیٰ شب تمام کا مژدہ دیجئے۔ واللہ المعین وبہ نستعین۔

**لطیفہ:** یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ۔ ملاجی تو رد احادیث وجرح ثقات وقدح صحاح کے دھنی ہیں۔ عمل بالحدیث کے ادعائی راج میں انہیں مکابروں کی دیواریں چنی ہیں۔ حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ یگی۔ حضرت کے گل سرسبد کو، گل تہ گل خن بنا چھوڑ یگی۔ لہٰذا نیام حیا سے تیغ ادا نکالی اور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون " فریقاتکذبون و فریقا تقتلون ،، کی یوں بناڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔ دو راوی اسکے مجروح ہیں۔ ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں، سلیمان بن ارقم ضعیف، اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا، کہا تقریب میں خالدبن مخلد صدوق متشیع ولہ افراد۔، "معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی"

**اقول: اولا۔** وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت، تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

**ثانیا:** صحیحین سے وہی پرانی عداوت، خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔ امام بخاری کے استاد، اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

**ثالثا:** ملاجی! تم نے تو علم حدیث کی الف، ب، بھی نہ پڑھی۔ اور ادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف ومتشیع، صاحب افراد ومتروک الحدیث میں فرق سیکھو۔ متشیع وصاحب افراد ہونا تو اصلا موجب ضعف نہیں۔ صحیحین دیکھئے۔ انکے رواۃ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔ اور "لہ افراد ،، والوں کی کیا گنتی۔ جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت لہ اوہام یھم ، ربما وھم ، یخطی ، یخطی کثیرا ، کثیر الخطاء ، کثیر الغلط ، وغیرہا والے ذکر کرآئے۔ رہا ضعیف، اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے۔ ضعیف کی حدیث معتبر ومکتوب اور متابعت وشواہد میں مقبول ومطلوب ہے۔ بخلاف متروک،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس معنی اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدیر کے رسالہ۔ الھاد الکاف فی حکم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔ اور سردست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ اور متروک اسکے دو پایہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔ خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگرچہ متابعۃ یایوں بھی واقع جس سے انکار نامتروک ہونا واضح۔

**رابعاً:** یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بولی، عیبی احکام مان کرتھا۔ حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث بے نسب ونسبت پائے ان میں جہاں تحریف وتصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے۔ سند میں تھا" عن شعبة عن سلیمان "

اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر بیٹھے۔ رواۃ نسائی میں شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔ لہذا وہاں بس نہ چلا۔ سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔ حکم جڑ دیا کہ سند میں وہی مراد اور حدیث مردود۔

ملاجی! اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا، یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔ کیا اسی کا نام محدثی ہے۔ سچے ہو تو برہان لاؤ، ورنہ کذب وعیب رجم بالغیب پر ایمان۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

حق طلباں وحق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا کہ مخرج حدیث "اعمش عن عمارۃ عبدالرحمٰن عن عبداللہ، ہے بخاری، مسلم، ابوداؤد، اور نسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارۃ بطریق اعمش ہی مذکور، صحیحین کی تین سندیں بطریق " حفص بن غیاث و ابی معاویة و جریر کلھم عن الاعمش عن عمارة " صدر کلام میں۔ ایک سند نسائی بطریق " داؤد عن الاعمش عن عمارة ، اسکے بعد سن چکے، پنجم نسائی کتاب الصلوۃ میں ہے"اخبر نا قتیبة ثنا سفین نا الاعمش عن عمارة الخ، ششم مناسک باب الوقت الذی یصلی فیه الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن عمارة الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنامسد د ان عبد الواحد بن زیاد وابا عوانة و ابا معاویة حدثو ھم عن الاعمش عن عمارة بن عمیرالخ،،

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیر القدر جلیل الفخر اجلہ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر۔ انکا اسم

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاجی کی آنکھیں بند نہ کردیتی تو آگے سوجھتا کہ دنیا میں ایک یہ ہی سلیمان نہیں۔ دو ورق لوٹتے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراءة ورع۔

سلیمان بن مہران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اور متقی ہیں۔

جن حضرات کا جوش تمیز اس حد تک پہونچا ہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین ۱۳۰۱ھ میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگر ناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

**خامساً:** حضرت کو اپنی پرانی مشق صاف کرنے کو اسی طرح کا ایک اور نام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔

امام نسائی نے فرمایا تھا: اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة، بے دھڑک حکم لگادیا۔ کہ یہاں اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔

ملاجی! پانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگر ثبوت دو کہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاجی! تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجرد نام بے ذکر ممیز پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاجی! صحابہ کرام میں عبداللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر کیا وجہ کہ جب بصری "عن عبد الله"، کہیں تو عبد الله بن عمرو العاص، مفہوم ہونگے اور کوئی کہے تو عبداللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں تو عبداللہ صدہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدثنا عبداللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمدین کا شمار کون کرسکتا ہے۔ مگر جب بندار کہیں عن محمد عن شعبۃ، تو غندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلی هذا القیاس۔ صدہا مثالیں ہیں جنہیں ادنی خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملا جی! یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلص تلامذہ اور امام اسمعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہے۔

اسی سنن نسائی میں اسمعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرحا بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرما دیا ہے۔ بہت جگہ سابق ولاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناواقفی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب و باب کچھ حاضر کروں۔

## طریق شعبۃ:

(۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثناخالد بن الحارث عن شعبة عن سلیمان۔

(۲) کتاب الطهارة باب النضح ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبة ،

(۳) کتاب المواقیت باب الرخصة فی الصلوة بعد العصر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبة ،

(٤) کتاب الامامة باب الجماعة اذا کانوا اثنین ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالد بن عن شعبة،

(٥) کتاب السهو باب التحری ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ،

## تصریح اسمعیل سوی مامر:

(٦) کتاب الامامة باب الرخصة للامام فی التطویل ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ۔

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الزکوۃ باب عطیة المرأۃ بغیر اذن زوجها ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامة والقود باب عقل الاصابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

## تصریح النسائی،،

(۱۱) کتاب الحیض باب مضاجعة الحیض فی ثیاب حیضها ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد هوبن الحارث ۔

(۱۲) کتاب السهو باب اذا قیل للرجل هل صلیت ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد هو ابن الحارث ۔

(۱۳) کتاب الصیام باب التقدم قبل شهر رمضان ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدهوا بن الحارث ۔

(۱٤) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وهوابن الحارث،۔

(۱۵) کتاب الاشربة باب الترخیص فی انتباذ البسر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالدیعنی ابن الحارث۔

کیوں ملاجی! یہ کیا دین ودیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کو ایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے تکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔ کہیں نرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔ کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی ! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات ، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا مخالفات ۔ اگر دیدہ ودانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلمیع باطل، تلبیس عامی ، اور اغوائے جاہل ، طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے ۔ اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدارا، خدا ورسول سے حیا کیجئے۔ اپنے دین دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمر وفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروح واصول ورجال کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمایئے کہ بوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مر گئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان وحسن نیت، و الله الهادی لقلب اخبت،

الحمد للہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھا واضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری ونفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتادیا تھا۔ روشن ہوا کہ قرآن وحدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں رد وانکار کی اصلا مجال نہیں۔

اور بعونہ تعالیٰ بطفیل مسئلہ وہ تازہ مجہلہ، کہنہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانتا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی سخن پروی پر آئیں صحیح حدیثوں کو مردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری ومسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ و اسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار پیچ جیسے بنے صحیح حدیثیں پیچ۔ امام مالک وامام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔ مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔ اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام۔ ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا بس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔ اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار ورہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔ شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔ فریب میں نہ آنا یہ زہر درجام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیردام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔ تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلانا۔ اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔للہ الحمد و لی الهداية منه البداية و اليه النهاية۔

## خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمدللہ، سخن اپنے درۂ اقصی کو پہونچا۔اب ملخص کلام وحاصل مرام چند باتیں یاد رکھیئے۔

**اولا:** جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ حجاب' اوراسکا انکار انکار آفتاب

**ثانیا:** کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت۔

**ثالثا:** جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔یا ضعاف ومناکیر ہیں یا محض بے علاقہ یا صاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل وتحمل۔

**رابعا:** جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین، نا قابل، تاویل قائم ،تو محتملا خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس، کہ سراسر نکس۔

**خامسا:** نماز بعد شہادتین اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے، اوراس میں رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔یو ہیں اوقات خمسہ غایت شہرت واستفاضہ پر بالغ حد تواتر ہیں۔اگر حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولا یا فعلا کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوۂ تبوک میں ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہ ہی ایک دوراوی روایت فرمائیں۔

توبلاشبہ یہ ہی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہوتو صرف ایک یہ ہی کلام تمام دلائل خلاف کو بس ہے۔کہ جب باوصف توفر دواعی نقل احاد ہے تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ تو فرمجبور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ ناقابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور

**سادسا:** نمازوں کیلئے تعیین وتخصیص اوقات آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔اگر کہیں اسکا خلاف مانیئے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہیئے جیسے عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل۔

**سابعا:** بالفرض اگر مثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر ومبیح مجتمع ہوں تو حاضر مقدم ہے۔

**ثامنا۔** جانب جمع صرف نقل فعل ہے،قول اگر ہے تو جمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول وفعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولی۔

www.alahazratnetwork.org

**تاسعا:** افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر وانس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسکوا بعھد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کو لازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ انکی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہین جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان اشبہ الناس دلا و سمتاوھدیا

---

۵۲۳۔ الجامع للترمذی　　باب مناقب عبد اللہ من مسعود　　۲۲۲/۲

برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبد الله بن مسعود ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۵۲۴۔ کنیف ملیٔ علما۔

گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۲۵۔ رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

هو عندا ائمتنا افقه الصحابة بعد الخلفا ء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

**عاشراً:** اگر بالفرض براہین منع وادلہ جمع کانٹے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عنداللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عنداللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جو ملاجی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

---

۵۲۴۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۸/۳

۵۲۵۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۷/۳

تشکیک مذکوراس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کامذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف کی ہوحالانکہ مسئلۂ جمع میں مانعین کادعوی بلادلیل ہےاورنا جائز کہنا انکا خلاف ہے اختلاف نہیں ۔پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو سینکڑوں اعمال باطل ہوجائیں اور حق وباطل میں کچھ تمیز نہ رہے۔"

## معیارحق مصنفہ ملاجی

ان جھوٹی بالاخوانیوں،سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بعونہ تعالیٰ سب کھل چکا۔مگر حیا کا بھلا ہوجس کے آسرے جیتے ہیں،یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل وخلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ان قاہر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پہونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔اوراپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔اورعمل بالحدیث ودین ودیانت کا نام لیتے نہ شرماؤ۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

www.alahazratnetwork.org

## آدمیاں گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔شرحسادو شامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔وجہ ثبات واستقامت مقلدین کرام بنائے۔یہ امید توان شاء اللہ القریب المجیب نقد وقت ہے۔مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے،عنادحنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے۔کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمتیں بڑھی ہیں۔یہ مشقیں چڑھی ہیں۔انہیں آئندہ ایسی اوران سے بڑھ کر اور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔تحریف،تعصب،مکابرےاورتحکم کا کیا علاج ہے۔سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذبك من همزات الشياطين و اعوذ بك رب ان يحضرون و صلى الله تعالى على الهادى الامين الامان المامون محمد و آله و صحبه الكرام و الذين هم بهد يهم يهتدون ۔

الحمدللہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ ہجریہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ و التحیۃ کو تمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین ، نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و صلى الله تعالىٰ على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين ۔ آمين۔ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۱۴

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۹۲ تا ۳۱۳ ملخصا

## (۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

٥٢٦ ـ **عن** نافع وعبد الله بن و اقد رضى الله تعالىٰ عنهما ان مؤذن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : الصلوة ، قال : سر ، حتى اذا كان ، قبل غيوب الشفق نزل ، فصلى المغرب ، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان أعجل به أمر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم و الليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع وحضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔ فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔ اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ۱۲م

٥٢٧ ـ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت مع عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى سفر يريد ارضاله ،فاتاه آت فقال : ان صفية بنت ابى عبيد لما

---

٥٢٦ـ السنن لابى داؤد ، الجمع بين الصلوتين ، ١٠/١٧١

٥٢٧ـ السنن للنسائى، المواقيت ، ١/٩٩

www.alahazratnetwork.org

بها ، فانظر ان تدركها فخرج مسرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت الشمس فلم يصل الصلوة ، و كان عهدى به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ قلت : الصلوة ، يرحمك الله ، فالتفت الى و مضى ، حتى اذا كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بنا، ثم أقبل علينا فقال : اِن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أ عجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔کسی نے آکر کہا: آپکی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں۔شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہ سرعت چلے اور انکے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔اور میں نے ہمیشہ انکی یہ ہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز،خدا آپ پر رحم فرمائے۔میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے ۔جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی، پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔اس وقت عشاء پڑھائی۔پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔۱۲م

۵۲۸۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته فقيل له : انها فى الموت ،فاسرع السيرو كان اذا نودى بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى بالمغرب فسار حتى امسينا ، فظننا أنه نسى فقلنا: الصلوة ، فسار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بناالسير۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

---

۵۲۸۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۱/۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۲

السنن للدار قطنی، ۱/۳۹۴ ☆

بنت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کردیا۔ انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے ۔لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آگئی۔ ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے۔ لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی، اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی، پھر ہماری طرف منہ کرکے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی یجمع بینہا و بین العشاء ، قال: سالم و کان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر ، و یقیم المغرب فیصلیہا رکعتین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کردیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے۔ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے۔ کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے۔۱۲م

۵۳۰۔ عن أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظہر و یقدم العصر و یؤخر المغرب و یقدم العشاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے، مغرب کی تاخیر فرماتے

---

۵۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ ۱/۱۴۹ ☆ المسند للشافعی، ۳۸۷
۵۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۳

عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ عن سالم بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان صفية بنت ابی عبيد كانت تحته فكتبت اليه ، وهو فی زراعته له ، انی فی آخر يوم من ايام الدنيا و اول يوم من الاخرة ، فركب فاسرع السير اليها ، حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن ، الصلوة يا ابا عبد الرحمٰن افلم يلتفت ، حتى اذا كان بين الصلوتين نزل ،فقال ؛ اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس ، قال له المؤذن : الصلوة ،فقال: كفعلك فی صلوة الظهر والعصر ، ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ، ثم قا ل للمؤذن :اقم ،فاذاسلمت فاقم ،فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا حَضَرَ أَحَدَ كُمُ الْأَمْرُ الَّذِی يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپسیں ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرماتھے۔تو آپ نہایت تیز چلے۔یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہواتو مؤذن نے عرض کیا:اے ابوعبدالرحمٰن!نماز،آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے،فرمایا:اقامت کہواور جب میں سلام پھیروں تو عصر کی اقامت کہنا،پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا،مؤذن نے پھر عرض کیا:نماز،فرمایا:جیسے تو نے ظہر وعصر میں کیا،پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے،پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ،اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا،چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جب تم میں سے کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اسکے فوت ہونے کا خوف ہوتو اس طرح نماز پڑھے۔۱۲م

۵۳۲۔ عن عمربن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان علياً كان اذا سافر

---

۵۳۱۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی يجمع فيه المسافر ، الخ ۶۸/۱

۵۳۲۔ السنن لابی داؤد، الصلوة ۱۷۳/۱

ساربعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول ھکذاکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہوجائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا بأس به، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۵۳۳۔ **عن** أبی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: و فدت اناو سعد بن مالك و نحن فبا د ر للحج، فکنا نجمع بین الظهر والعصر، نقدم من هذه و نؤخر من هذه، ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے۔ تو حج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر ومغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر وعشاء جلد۔

۵۳۴۔ **عن** عبد الرحمٰن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: صحبت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر، و یؤخر المغرب و یعجل العشاء، و لیسفر لصلوة الغداة۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقۂ مبارکہ دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کرکے

---

۵۳۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۴

۵۳۴۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۴

پڑھتے۔

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہ ہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرۃ المبشرۃ، وحضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ، وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق، وحضرت سیدتنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعاظم صحابہ کرام کا۔

وخلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز وامام سالم بن عبداللہ بن عمر، وامام علقمہ بن قیس، وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری، وامام ابن سیدین، وامام ابراہیم نخعی، امام مکحول شامی، وامام جابر بن زید، وامام عمر بن دینار، وامام حماد بن ابی سلیمان، وامام اجل ابوحنیفہ اجلہ ائمہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف، وامام ابو عبداللہ محمد الشیبانی، وامام زفر بن الہذیل، وامام حسن بن زیاد، وامام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام عبدالرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، وامام عیسی بن ابان، وامام ابوجعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم ہے۔

۱۔ **جمع فعلی**: جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آ گیا۔ اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل ونا کارہ جائے گی۔ جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔ نہ پڑھیگا ذمہ پر رہے گی۔ اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا۔ عمداً نماز قضا کردینے والا ٹھہرے گا۔ اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن وحدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کردینا بلاشبہ حرام، تو جس طرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قصدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔ اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی۔ یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹا لے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتا وہی جمع صوری مذکور، یا مجمل ومحتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔ جمع حقیقی کے باب میں اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو۔ مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے نظر انصاف کی جائے فوراً حق ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ بھی وجوبا یا امکانا اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین، یہ اجمال کلام ودلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لامذہباں، مجتہد نا مقلداں، مخترع طرز نوی مبتدع ازادروی، میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا، مباحث مسئلہ میں اگلے پچھلے، مالکیوں، شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا، الجھا سلجھا، جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب

جمع کرلیا، اور کھلے خزانے ، احادیث صحاح کو رد فرمانے ، رواۃ صحیحین کو مردود بتانے ، بخاری و مسلم کی صدہا حدیثوں کو واہیات بتانے ، محدثی کا بھرم، عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کر کے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا۔

تو بعون قدیم اس تحریر عدیم التحریر ، حائز ہر غث و یابس ونقیر وقطمیر کے رد میں تمام مساعی نو و کہن کا جواب ، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث ولیاقت اجتہاد و علم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب ، بعض علمائے عصر و عظمائے وقت غفر اللہ تعالٰی لنا و له و شکر فی انتصارنا الحق سعینا و سعیه نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کئے مگر ان شاء اللہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوہ الا باللہ العلی العزیز ، یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہوں گے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکار اٹھے۔ کہ

کم ترك الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۶۰۔۱۶۴

www.alahazratnetwork.org

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل وصحیح احادیث مروی ، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی ، بکمال شوخ چشمی بے نقط سنا دی ، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق مصنفہ نذیر حسین ملاجی)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشارہ کر رہے ہیں اور پھر ان احادیث کے طرق اسانید مجملا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مرتب" حدیث جلیل وعظیم سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔ جسے امام بخاری وابوداؤد و نسائی نے اپنی صحاح امام عیسی بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الاثار، ذہلی نے زہریات، اور اسمعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دو طریقوں سے کثیر بن قاروندا سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروندا سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔ طحاوی نے ابو عامر عقدی سے اور فقیہہ امام عیسی بن ابان، کے حج میں یہ تینوں حضرات عطاف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابوداؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبداللہ بن علاء سے روایت کی۔

☆ ابوداؤد نے ہی عیسی سے، نسائی نے ولید سے، طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسی، ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطاف، فضیل بن غزوان، عبداللہ بن العلاء، جابر، اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابوداؤد عبداللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع، عبداللہ بن واقد، اور اسمعیل بن عبدالرحمٰن، سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق واسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔ اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض افادات اور ملاجی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وحضرت مولی علی، وعبداللہ بن مسعود، وسعد بن مالک وعبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔ اور امام لامذہباں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اور

اس سے پڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

''یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اور مردود ،اور شاذ و مناکیر ہیں۔　　معیار الحق''

اور بشدت حیا یہ خاص جھو دو افتراء کہ

''ابن عمر نے اس کیفیت سے ہر گز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔معیار الحق''

اپنی سزائے کردار کو پہونچا۔اب ایضاح مرام وازاحت اوہام کو چند افادات کا استعمال کیجئے۔

**افادۂ اولٰی :** لامذہب ملا کو جب کہ انکار جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی۔اور احادیث مذکور صحاح مشہورہ میں موجود و متداول ،تو بے رد صحاح چارۂ کار کیا تھا۔لہذا بایں پیرانہ سالی،حضرت کے رقص جمالی ملاحظہ ہوں۔

**لطیفہ ا:** ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داؤد کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

**اقول:**

**اولا:** یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

**ثانیا:** امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ،امام احمد نے حسن الحدیث،امام نسائی نے لابأس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا،امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے،میزان نے اصلا کوئی جرح مفسر اسکے حق میں ذکر نہ کی۔

**ثالثا:** یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوی کیا اور ثبوت میں عبارت تقریب' رمی بالتشیع۔'

ملاجی کو بایں سالخوردی ودعوی محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین میں تشیع ورفض میں کتنا بڑا فرق ہے۔

زبان متاخرین شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلھم اللہ تعالٰی جمیعا ،بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملا جی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہ ہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔ بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔ اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کو شیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا وبس۔

**رابعا:** ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ انکے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ جنہیں اصطلاح قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

www.alahazratnetwork.org

کتاب مسلم ملآن من الشیعۃ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دور کیوں جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محب اہل بیت کرام اور آپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

**لطیفہ ۲:** امام طحاوی کی حدیث بطریق، ابن جابر عن نافع، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ "وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قالہ الحافظ فی التقریب، معیار الحق"

## اقول:

**اولا:** ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

**ثانیا:** اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

**ثالثاً:** محدث جی! تقریب میں "ثقۃ یغرب" ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ "فلان یغرب" اور "فلان غریب الحدیث" میں کتنا فرق ہے۔

**لطیفہ۳:** طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ "روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں "صدوق یخطئ"

معیار الحق

## اقول:

**اولا:** مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ 'اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنانا فع الحدیث۔

ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحۃ 'حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع 'فرمارہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کرلیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آکر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں۔ اور استفادۃ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعیین نکال سکو۔

**ثانیا:** بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقۃ فلا بأس بہ (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

**ثالثاً:** ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں یہی 'صدوق یخطی' بلکہ اس سے زائد کہا۔ کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کروگے؟

**لطیفہ ۴:** حدیث صحیح نسائی وطحاوی وعیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع، کو عطاف سے معلول کیا کہ ''وہ وہمی ہے۔ کہا تقریب میں ''صدوق یھم''۔ معیار الحق

## اقول:

**اولا:** عطاف کو امام احمد وامام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بھما قدوۃ، میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

**ثانیا:** کسی سے پڑھو کہ وہمی اور 'صدوق یھم' میں کتنا فرق ہے۔

**ثالثا:** صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔ تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔

**رابعا:** بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجہ سقوط میں نہیں۔ تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لکن الوھابیۃ قوم یجھلون۔

www.alahazratnetwork.org

**لطیفہ ۵:** آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی ''حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارك عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع'' میں آپ نے کہاں سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہے۔ اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ وتعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحیی بن معین نے کہا۔ ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی دقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیی بن عبدالحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔ اور امام یحیی بن معین وغیرہ کا ثقہ۔ اور ابن عدی کا ارجو انہ لا بأس بہ، مجھے امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن نمیر کا 'ھو اکبر من ھئولاء کلھم فاکتب عنہ' وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔ اسی طبقہ تاسعہ سے اس کا والد عبدالحمید بن عبدالرحمن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حمانی کہلائے جاتے ہیں۔

**لطیفہ ۶:** روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کر ٹالا کہ۔

"وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔ معیار الحق"

## اقول:

**اولا:** شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح کہتے ہو۔ یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔ جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی تھا۔

**ثانیا:** یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

**ثالثا:** مخالفت شیخین کا دعوی محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالٰی عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۷۴، ۱۸۱ ملخصا

www.alahazratnetwork.org

**لطیفہ ۷:** ملاجی کی ساری کارگذاریاں، حیاداریاں حدیث صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے متعلق تھیں۔ حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن شیبہ استاذان بخاری ومسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ۔

"ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا۔ قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق"

## اقول:

**اولا:** تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا۔

**ثانیا:** وہی اپنی وہمی نزاکت کہ 'لہ اوہام' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔

**ثالثا:** وہی صحیحین سے پرانی عداوت، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی 'صدوق لہ اوہام' کہا ہے۔

**رابعا:** مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔ امام ابن معین وامام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآں تشدد شدید فرمایا۔' لیس به بأس 'اس میں کوئی برائی نہیں۔ زاد یحیی له حدیث واحد منکر ، اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لاجرم وکیع نے ثقہ، ابوداؤد نے صالح، ابن عدی نے عندی لا بأس به (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جسکے سبب نسائی نے 'لیس بالقوی 'اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا انه لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین ۔ نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔ اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں

**لطفیہ ۸:** حدیث مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

" قال اخبر نی عبد الله بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابه عن جد ہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث "

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے روای ہیں۔ اور وہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولی علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ابیه اور جده میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں ۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبداللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

"عبداللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے، اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں۔ معیار الحق"

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح وثابت حدیثوں کو رد کرنا کونسی دیانت ہے۔ میں کہتا ہوں آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔ حیا و دیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل وموضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔ اور ابیه

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ابیہ، تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،

عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے اور عبدالمطلب نے اپنے دادا عبدمناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پرپوتے مولا علی کے دادا سے روایت کریں۔ اور حدیث صراحۃً موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبدالمطلب وعبدمناف اور کہاں مولی علی سے روایت حدیث مفید احناف، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مسلمانو! دیکھا یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوی کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بد دیانتوں بے غیرتوں بیبا کیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب واہیات اور مردود ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

فتاوی رضویہ جدید،۱۸۴۔۱۸۶

۵۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، قلت : یا ابا الشعثاء !اظنہ اخر الظھر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشا ء ، قال و انا اظن ذلک ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکٹھی سات رکعتیں بھی۔ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔ اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و عصر کو اور مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ ابوالشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہ ہی ہے۔

۵۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی رسول اللہ صلی

---

۵۳۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۲۴۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲/۲۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳۴۹ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۹۵ ☆
السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم ، ۱/۶۸

۵۳۶۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲۴۶ ☆ المؤطا لمالک ، ۵۱
الجامع للترمذی ، الصلوہ ، ۱/۲۶ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
السنن للنسائی، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، ۱/۷۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۹۵

اللہ تعالیٰ علیه وسلم الظهر و العصر جميعا بالمدينة فی غير خوف و لا سفر ، قال ابو الزبير : فسألت سعيدا لم فعل ذلك ، فقال : سألت ابن عباس كما سألتنی، فقال: اراد ان لا يحرج احد من امته۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، ابوالزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بين الظهر و العصر و بين المغرب و العشاء بالمدينة فی غير خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔

۵۳۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صليت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا و سبعا جميعا ، اخر الظهر و عجل العصر ، اخر المغرب و عجل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی ۔آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی ۔اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

۵۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه صلی بالضرورة الاولیٰ

---

۵۳۷۔ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۴۶ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوۃ ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۹۵ ☆

۵۳۸۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیه ، ۱/۶۸

۵۳۹۔ السنن للنسائی ، باب وقت الذی یجمع فیه الخ، ۶۹

و العصر لیس بینهما شئی ، و المغرب و العشاء لیس بینها شئی ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة الاولیٰ و العصر ثمان سجدات لیس بینهما شئی ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھا۔انکے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ان کے درمیان کوی شئی حائل نہ تھی۔اس طرح انہوں نے ایک مصروفیت کی وجہ سے کیا تھا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر وعصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھی اوران کے دو درمیاں اورکوئی شئی نہ تھی۔

۵۴۰۔ **عن** عبد الله بن شقيق رضی الله تعالیٰ عنه قال :خطبنا ا بن عباس یوما بعد العصر حتی غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس یقولون الصلوة الصلوة ، قال : فجاء ہ رجل من بنی تمیم لا یفتروا لا ینثنی الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، اتعلمنی بالسنة لا ام لك ثم قال :رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع بین الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقیق فحاك فی صدری من ذلك شئي فأتیت أبا هریرة فسالته فصدق مقالته ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور تارے کھل گئے۔لوگ کہنے لگے نماز،نماز،ایک تمیمی نے آکر آپ سے عرض کی: نماز،نماز،اور وہ برابر یہی کہتا آیا۔آپ نے فرمایا۔کیا تو مجھے سنت سکھا رہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ۔حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

---

۵۴۰۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۴۶

۵۴۱۔ عن عبد الله بن شقيق العقيلي رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رجل لابن عباس : الصلوة فسكت ، ثم قال : الصلوة ، فسكت ثم قال : الصلوة ، فسكت ، ثم قال : الصلوة ، فسكت ، ثم قال : لا أم لك ، أتعلمنا بالصلوة ، كنا نجمع بين الصلوتين على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اسنے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپنے کچھ دیر خاموش رہ کرارشادفرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ عن عبد الله شقيق رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أخر صلوة المغرب ذات ليلة فقال رجل : الصلوة الصلوة ، فقال : لا ام لك ، اتعلمنا بالصلوة و قد كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربما جمع بينها بالمدينة۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مرض، نہ مطر، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملجی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معہذا جب نمازیں جماعت سے تھیں تو سب کا مریض ومعذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

---

۵۴۱۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲٦٤

۵۴۲ ۔شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱/۹۵

بناپر صرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکور انتفائے اعذار پر صریح دلیل، حالانکہ بے عذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اور انکے توسط سے امام قرطبی، امام الحرمین، ابن الماجشون، اور ابن سید الناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔مع ہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید وعمرو ابن دینار نے ظنا حدیث کا یہی محمل مانا۔ابن سید الناس نے کہا کہ حدیث کا راوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہر ومغرب میں دیر کی اور عصر وعشاء میں جلدی۔یہ خاص جمع صوری ہے۔کسی کو محل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں کہا۔جو چیزیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پر حمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو نسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔اور یہ ابن عباس جو اس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خود تصریح کررہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوتین کی جو روایت بیان کی ہے اس سے مراد جمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کئے ہیں اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھر خوب خوب خبریں لی ہیں۔جی میں آئے تو ملاحظہ کرلیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مراد صوری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۳۔۱۹۴

۵۴۳۔ **عن** عمر و بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مقیما غیر مسافر بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقال رجل لابن عمر ، لم تری

---

۵۴۳۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوۃ، ۲/۵۵۶

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعل ذلک ؟ قال : لان لا تحرج اُمتہ ، اِن جمع رجل۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دونمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔ یعنی ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

۵۴۴۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جمع عمر بن الخطاب بین الظھر و العصر فی یوم مطیر۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر وعصر جمع کی۔

۵۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فکان یؤخر الظھر و یعجل العصر فیجمع بینھما ، و یوخر المغرب و یعجل العشاء فیجمع بینھما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کو جمع کرلیا ، اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشا میں تعجیل کر کے دونوں کو جمع کیا۔

۵۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب و یعجل العشاء ثم یصلیما جمیعا ففعل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بنا پر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرکے اور عشا میں جلدی کر کے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

---

۵۴۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوة ، ۲/۵۵۶
۵۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۸۶، ۸/۲۵۰
۵۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۹۰، ۷/۵۴۷

www.alahazratnetwork.org

۵٤۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها یعجل هذه فی اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اور عشا کو اسکے اول وقت میں۔

۵٤۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔

۵٤۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجله السیر فی السفر یؤخرصلوة المغرب حتی یجمع بینها و بین صلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر کردیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملا لیتے تھے۔

۵۵۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین صلوة الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر ویجمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرمالیتے۔اور مغرب وعشاء کو جمع

---

۵٤۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸۸۰، ۱۰/٤۷

۵٤۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۹۵

۵٤۹۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲٤۵

۵۵۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، ۱/۱٤۹

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

فرماتے۔

۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب و العشاء فی السفر من غیر ان یعجله شئی ولا یتبع عدو و لا یخاف شئیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشا جمع فرماں لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کو جلدی ہوتی تھی ، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا، اور نہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین هاتین الصلوتین فی السفر یعنی المغرب و العشاء ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے۔ یعنی مغرب وعشا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۵۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة تبوك بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء ، قال قلت ما حمله علی ذلك قال : فقال : اراد ان لا یحرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔ حضرت واثلہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھا اسکی وجہ کیا تھی۔ تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کو کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۵٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام غزوة تبوك ، فکان ، یجمع الصلوة فصلی الظهر و العصر

---

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه ، ۷٦/۱
۵۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱٤۹/۱
۵۵۳۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز الجمع بین الصلوتین الخ، ۲٤٦/۱
۵۵٤۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز بین الصلوتین ، ۲٤٦/۱
الموطا لمالك ، الجمع بین الصلوتین ، ۵۰

جمیعا و المغرب و العشاء جمیعا ، حتی اذا کان یوما اخر الصلوۃ ثم خرج فصلی الظهر و العصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلی المغرب و العشاء جمیعا، ثم قال : اِنَّکُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَیْنَ تَبُوْكَ وَ اِنَّکُمْ لَمْ تَاْتُوْهَا حَتّٰی یَضْحَی النَّهَارُ ، فَمَنْ جَاءَ هَا مِنْکُمْ فَلَا یَمُسَّ مِنْ مَائِهَا شَیْأً حَتّٰی اٰتِی،فجئناهاقدسبقنا علیها رجلان و لاعین مثل الشراك تبض بشئی من ماء ، قال : فسلهما رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَیْأً ، قالا: نعم ، سبها لانبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال لهما ما شاء الله ان یقول ، ثم قال : غَرِّفُوْا بِاَیْدِ هِمْ مِنَ الْعَیْنِ قَلِیْلًا قَلِیْلًا، حتی احتمع فی شئی و غسل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه یدیه و جهه ثم اعاده فیها فجرت العین بما ء منهمرا و غزیر ، شك ابو علی ایهما قال فاستقا الناس ثم قال ، یُوْشِكُ یَا مُعَاذُ ! اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَیَاۃُ اَنْ تَرٰی مَاءَ هَا هُنَا قَدْ مُلِیْءَ جِنَانًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے، چنانچہ آپ نے ظہر وعصر کو جمع کیا پھر مغرب اور عشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو مؤخر کرتے پھر آپ ظہر وعصر کو جمع کر کے پڑھتے ، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لاکر مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہونچو گے، تمہارا پہونچنا وہاں چاشت کے وقت ہوگا۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہونچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پیئے جب تک کہ میں نہ پہونچ جاؤں۔ تو ہم وہاں پہونچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہونچ چکے تھے۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرا اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے اردگرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ **عن** عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الظهر و العصر فی سفره الی تبوك۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی سفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الصلوتین فی غزوة بنی المصطلق ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دونمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ **عن** أُسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، قال الترمذی سألت محمداً يعنی البخاری عن هذا الحديث فقال : الصحيح هو موقوف عن اسامة بن زيد ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۵۵۵۔ الموطا لمالك الصلوة ، ۵۰ المصنف لابن ابی شيبة، ۲۱۲

۵۵۶۔ کشف الاستار عن زوائد لابزار ، ۳۳۰/۱

۵۵۷۔ المصنف لابن ابی شيبة، الصلوة ، ۲۱۳/۲

۵۵۸۔ عمدة القاری للعينی، الصلوة ۱۴۹/۷

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵٦۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقیل له فی ذلك ، فقال : صنعت ذلك لئلا تحرج امتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا، آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تا کہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵٦۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع فرماتے۔

۵٦۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

---

۵۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۴۸/۳

۵٦۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۱۲/۲

۵٦۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦۹/۱۰

۵٦۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، الصلوة ۱۵۹/۲

www.alahazratnetwork.org

علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۳۔ **عن** علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا انہ کان یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یسیر یومہ جمع بین الظہر والعصر واذا ارادا ان یسیر لیلہ جمع بین المغرب و العشاء ۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے، اور جب رات کو سفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشا کو جمع فرمالیتے۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلا تین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کرکے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کرکے اول وقت میں۔

ملاجی تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور انکے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول در پردہ کہہ گئے کہ،

www.alahazratnetwork.org

"جمع بین الصلا تین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔ معیار الحق"

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

"لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔ اہ ملخصا معیار الحق"

### اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔اب تو ملاجی کی تحریر خودان پر بازکشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کرلائے اور نص مفسر نا قابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں،ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے۔اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعوی کردینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ پیراتا ہے۔ وللہ الحجۃ السامیۃ ، فتاوی رضویہ جدید ۲۰۳،۲۰۲/۵

۵۶۴۔ **عن** أبی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک ، اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظھر حتی یجمعھا الی العصر فیصلھما جمیعا ، واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظھر و العصر جمیعا ثم سار ، و کان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاھا مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دونوں کو ساتھ پڑھتے۔اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے۔اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط میں ہے حتی کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کردکھائینگے۔

---

۵۶۳۔ الموطا لمالک ، الصلوۃ، ۵۱

www.alahazratnetwork.org

چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ
اگر حجاب نہ رو کے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم و تاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہ ہی دعوی ہیں ابھی سن چکے کہ ''وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں'' پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:

''یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔　　معیار الحق''

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،
بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے۔

www.alahazratnetwork.org

**حدیث اول:** یہ ہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل، بھی مذکور ہوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے ابوالطفیل سے، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابوزبیر نے بواسطہ ابوالطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور دوسروں نے ابوزبیر مکی سے روایت کیا ہے۔

پھر ائمہ شان مثل ابوداؤد و ترمذی و ابوسعید بن یونس فرماتے ہیں: اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقی میں حافظ ابی سیعد

بن یونس سے نقل کیا۔ امام ابوداؤد نے منکر کہا۔ جیسا کہ بدر منیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دے کر ان سے روایت کرادی۔ اسکی عادت تھی کہ براہ مکروحیلہ شیوخ پر انکی ناشنیدہ روایتیں داخل کردیتا۔ لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدر عینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ ومالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مؤطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح ملتقی وغیرہم نے امام ابن یونس، امام ابوداؤد ابوعبداللہ حاکم اور امام المحدثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اور انکے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلا کوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصا بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرقریزی کرنا بے حاصل، اور توثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔ کس نے کہا تھا کہ قتیبہ، یا لیث، یا یزید بن حبیب، یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیف ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ملاجی بایں پیرانہ سالی ودعوئ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرور نہیں بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث میں علت قادحہ ہوتی ہے کہ اس کا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداؤد وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔ بخاری وابو سعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔ غلط میں پڑ گئے۔ پھر اس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہونچا، وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنایئے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والعیاذ باللہ مقدوح ومجروح بتایا۔ جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔ غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خداوشرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو بزعم تعلیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔وہی ڈھنگ موصول کو معلق،مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد کرنے کیلئے آپ نے سیکھے ہیں۔کما تقدم ، و من یشبہ آباء ہ فما ظلم ۔

**ثم اقول:** اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل پر ہی۔پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی ،اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا، حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کررہاہے۔اذا ارتحل بعد زیغ الشمس ، میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا" صلی ثم سار ، ہے بلکہ الفاظ " اخر الظہر و عجل العصر " سے جمع صوری ظاہر ہے۔ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔اس سے یہ ہی معنی مفہوم ومتبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں، نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

۵۶۵۔**عن** أبی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء ، فتوضأ فصلی لنا الظہر و العصر، و لفظ البخاری ، خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالہاجرۃ فصلی بالبطحاء الظہر و رکعتین و العصر رکعتین ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے،تو وضو کیا اور ہمیں ظہر وعصر کی نماز پڑھائی۔اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے

---

۵۶۵۔ الصحیح لملسم ، الصلوۃ ، ۱/۱۹۶ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۱/۵۰۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور تم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلاً علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، بو نہیں، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں استطراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاجی چار طرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھیں بند کئے پہونچے، فیہ دلیل، پر ہاتھ پڑا بحکم لکل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ میں جمادی۔

سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان اللہ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر و عصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نا مندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی نحو دانی کے پردے کھولے۔ کہ،

"ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فا معنی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے، ظاہر یہ ہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی نا روا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی تو ضاً سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز۔ معیار الحق"

اس پر بہت وجوہ سے رد ہیں۔

**اول:** فا کو ترتیب ذکری کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

"الفاء للترتیب علی سبیل التعقیب و لو فی الذکر"

فاء ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکر میں ہو۔

**ثانی:** عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔ کمافی فواتح الرحموت "تزوج فولد له" میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسی آن میں بچہ پیدا ہوا۔ تو جیسے وہاں تقریبا ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہیں، ظہر وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

**ثالث:** ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضو ونماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا مہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہیں کہتے، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔ کمافی القاموس، تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل۔

**رابع:** حدیث مروی بالمعنی ہے، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاو واو وغیرہما سے استدلال صحیح نہیں۔ کما فی الحجة البالغة،،

**خامس:** ذرا صفت حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

٥٦٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منیٰ کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ تو منیٰ میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملا جی! وہی فا ہے وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی معا بے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں، جو معنی ' صلى الظهر و العصر الخ '' کے یہاں ہیں وہی وہاں، اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعى فعليه البيان۔

**سادس:** آپکی فضولیات کی گنتی کہاں تک، اصل مقصود کی دھجیاں لیجئے۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں فا سے یہ فی نکالی، مگر یہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی۔ صحیح

بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٥٦٧۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

٥٦٨۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دفعت الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو بالأبطح فی قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فنادی بالصلوة ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه، یاخذون منه ، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کأنی أنظر الی و بیص ساقیه، فرکز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتین ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہونچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔ پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے۔ اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

ملا جی! چلے کہاں کو، ان دو نے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑ دی ہے۔ تیسرا اور نہ لئے جاؤ جو خود ظہر و عصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

---

٥٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب، ١/٥٠٢

٥٦٨۔ الجامع الصحیح لمسلم ، المناقب، ١/٥٠٣

۵۶۹۔ عن أبی حجیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : أتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بمكة و هو بالأبطح فی قبة له حمراء من أُدم ، قال : فخرج بلال بوضوء ہ فمن نائل و ناضح ، قال : فخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حلة حمراء كأنی أُنظر الی بیاض ساقیه ، قال : فتوضأ و اذن بلال قال : فجعلت اتتبع فاه هاهنا و ها هنا یقول یمینا و شمالا ، یقول حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح ، قال : ثم رکزت له عنزة فتقدم فصلی الظهر رکعتین ، یمر بین یدیه الحمار والكلب لا یمنع ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینة ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے ۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسالہ لے کر باہر آئے تو کسی نے وہ غسالہ لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ،اور اپنے اعضاء پر مل لی ۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں ۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی ۔ میں آپ کے چہرکو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہو دیکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح ، کہا ۔ پھر ایک بلم گاڑا گیا ، حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ، سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا ۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں ۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے ۔

ملاجی ! اب مزاج کا حال بتایئے ؟

حفظت شیئا و غابت عنك اشیاء ۔

تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوجھل رہ گئیں ۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۳۔۲۱۲ ملخصاً

۵۷۰۔ عن عکرمة و کریب رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن ابن عباس رضی اللہ

تعالی عنهما قال : ألاأُخبر کم عن صلاۃ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر ، قلنا : بلی ، قال : کان اذازاغت الشمس فی منزله جمع بین الظهر و العصر قبل ان یرکب ، و اذا لم تزغ له فی منزله سار حتی اذا کانت العصر نزل فجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت عکرمہ وحضرت کریب رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہو جاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔اور اگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر وعصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کرگئے۔ شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے۔لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں۔تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی 'حسین' ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔یحیی نے فرمایا: ضعیف، ابوحاتم رازی نے فرمایا: ضعیف، یکتب حدیثه و لا یحتج به ،ضعیف ہیں، اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے'' ابو زرعہ وغیرہ نے کہا: لیس بقوی، قوی نہیں، جوزجانی نے کہا: لا یشتغل به ،اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔ابن حبان نے کہا: یقلب الاسانید و یرفع المراسیل ،اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنادیتا تھا، محمد بن سعد نے کہا: کان کثیر الحدیث ، و لم ارهم یحتجون بحدیثه ، حدیثیں بہت بیان کرتا تھا، علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروک الحدیث ،امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: ترکت حدیثه ، میں نے اسکی حدیث کو ترک کردیا ہے۔لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی، شرح مؤطا زرقانی مالکی اور شرح منتقی شوکانی میں دیکھئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ارشادالساری میں فتح الباری سے ہے۔
لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقہ حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ **عن** أبی قلابة عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم ، (لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس ) انه کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبه المنزل اقام فیه حتی یجمع بین الظهر و العصر ثم یرتحل ، فاذا لم یتهئیا له لاالمنزل مدفی السیر فسار حتی ینزل فیجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ( ابو قلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آجاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر وعصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر وعصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔ لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بہیقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۵۷۲۔ **عن** أبی قلابه رضی الله تعالی عنه عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا کنتم سائر ین فنابك المنزل فسیرو ا حتی تصیبوا منزلا تجمعون بینهما و ان کنتم نزولا فعجل بکم أمر فأجمعو ا بینهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو اور تمہاری منزل قریب ہو تو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہونچ کر نمازوں کو جمع کرو۔ اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

---

۵۷۱۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

۵۷۲۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

شرح مؤطا میں اسے ذکر کرکے فرمایا: و قد قال ابو دائود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم ابوداؤد نے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

**اقول:** وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح و مرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہوجاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہوکر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔ بعینہ اسی بیان سے شاہد کا " سار حتی ینزل فیجمع " جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہیں۔ اور ' کانت العصر ' کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے، و باللہ التوفیق۔

اگر کہیئے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ **أخبرنی** ابن یحی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه قال: الا اخبر کم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی السفر، کان اذا زالت الشمس و هو فی منزله جمع بین الظهر و العصر فی الزوال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظهر حتی یجمع بینهما و بین العصر فی وقت العصر قال واحسبه قال فی المغرب و العشاء مثل ذلك۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر وعصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب وعشا کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

**اقول:** اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

---

۵۷۳۔ المسند للشافعی، ۲۷

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔ امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔ امام بخاری نے فرمایا: ائمۂ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر و العصر ، فاذا جدبه السیر اخر الظهر و عجل العصر ، ثم جمع بینهما ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔ اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔

اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔ کیوں کہ دار قطنی کا استاد احمد ابو العباس بن عقدہ ہے جو اگرچہ حفاظ حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔ بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رفض اور بدعت پائی جاتی ہے۔ خود دار قطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔ اور اسکا استاد منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں۔ یہ بات بھی دار قطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

**اقول:** وہ صحیح ہی سہی۔ تو انصافا صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے۔ اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے۔ پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔ کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لا جرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔ یہی جمع صوری ہے۔ کما لا یخفی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل قبل أن تزيح الشمس أخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما ، و اذا ازاغت الشمس قبل أن يرتحل ، صلى الظهر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کردیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہوجاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

۵۷۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعاليى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم إذا أراد أن يجمع بين الصلوتين فى السفر أخر الظهر حتى يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہوجاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۷۶۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الى أول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينهما و بين العشاء حين يغيب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرکے پڑھتے ۔اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب وعشا کو جمع کرکے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

۵۷۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل به السير يوما جمع بين الظهر و العصر ، و اذا أراد السفر

---

۵۷۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة ۱/۱۵۰
۵۷۵۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۲۴۵ ☆
۵۷۶۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۲۴۵ ☆ السنن الكبرى للنسائى، الصلوة، ۱/۹۹
۵۷۷۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، الصلوة، ۱/۹۷

ليلة جمع ين المغرب و العشاء يؤخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء حتى يغيب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب وعشاء کو جمع کرتے۔ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب وعشا کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک۔

۵۷۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان فى سفر فان زاغت الشمس قبل أن يرتحل صلى الظهر و العصر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر پڑھ سوار ہوتے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا كان فى سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر و العصر جميعا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں نمازیں جمع فرماتے۔

۵۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان في سفرفزالت الشمس صلى الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

---

۵۷۸۔ الاربعين للحاكم،

۵۷۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۰/۲

۵۸۰۔ جعفر فريابی،

## ﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتفرد خود اسحق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابوداؤد نے انکار کیا۔ اسمعیل نے اسے معلول بتایا۔ کمافی العمدۃ وغیرہا۔

**اقول:** امام اسحق رضی اللہ تعالیٰ کی قدر وعظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابوداؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التذھیب حافظ مزی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہو گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التذھیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو حدیثوں میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔

اس کے بعد ہمیں شبابہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگرچہ رجال جماعۃ موثقین ابنائے معین وسعد وابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکلب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابو حاتم نے درجۂ حجیت سے ساقط بتایا۔

نیز ابوبکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شبابہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

"مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابوداؤد جس کے راوی میں ضعف تھا، ایک روایت معجم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کرکے ان پر طعن کردیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری ومسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔“ معیار الحق

لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

**لطیفہ:** اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں ناقابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ ’والعصر‘ بڑھادیا۔ فرماتے ہیں:

”روایت کی بخاری ومسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظھر و العصر ثم رکب ۔ معیار الحق“

**اقول:** ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی اب بعونہ تعالٰی اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکین ہوجائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعوی ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجئے۔ ایک زمانہ میں آپ کو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پرنور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

**ثم اقول،** وباللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

**اولا:** واؤ مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت وتعقیب کے واسطے۔ جمیعا بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واؤ ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبو الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون ۔

اور توبہ کرو اللہ تعالٰی کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔ حکم توبہ سب کو شامل ہو۔ یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معا توبہ کریں۔

**ثانیا:** تعقیب ہی سہی، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی۔ 'صلی جمیعا' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل وزاہق، ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ و لی التوفیق۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۲۔۲۲۷

الحمدللہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔ اب جمع تاخیر کی طرف چلئے۔ ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہاں بھی دو ہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں۔ انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کئے۔

www.alahazratnetwork.org

فقیر غفرلہ القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع ما قال وقیل کیلئے نہیں۔ لہذا بعونہ تعالیٰ وہ افادت تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر واجل سے قلب عبد اذل پر فائض ہوئے۔ اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## فاقول وبحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں۔ ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اٹھارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔ رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہیں۔ جن میں سے چودہ روایات بخاری وابوداؤد ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف، اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔ یعنی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تصریحا اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر تنصیص نہیں جیسے موطا کے

امام محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما حین جمع بین المغرب و العشاء سار حتی غاب الشفق ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔

۵۸۲۔ **عن** زید بن أسلم عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کنت مع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما بطریق مکۃ ۔ فبلغہ عن صفیۃ بنت ابی عبید شدہ و جع فاسرع السیر ، حتی اذا کان بعد غروب الشفق ، ثم نزل فصلی المغرب و العتمۃ یجمع بینھما ، فقال ؛ اِنی رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جدبہ السیر أخر المغرب و جمع بینھما ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انکو صفیہ بنت ابی عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشا کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۵۸۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان اذا جدبہ السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق ، و یقول : ان رسول اللہ کان اذا جدبہ السیر جمع بین المغرب و العشاء ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔

---

۵۸۱۔ موطا لمالک، الصلوۃ ۱۳۱

۵۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ ۱/۲۴۳

۵۸۳۔ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۴۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱/۹۵

۵۷٤ـ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استصرخ علی صفیۃ و ھو بمکۃ ، فسار حتی غربت الشمس و بدت النجوم ، فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر فی سفر جمع بین ھاتین الصلوتین فسار حتی غاب الشفق ، فنزل فجمع بینھما ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور ستارے ظاہر ہوگئے ۔تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دونمازوں کو جمع فرماتے ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل مکیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ ہے۔

۵۸۵ـ **عن** عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : غابت الشمس و أنا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، فسرنا فلما رأیناہ قد أمسی ، قلنا : الصلوۃ ، فسار حتی غاب الشفق و تصوبت النجوم ، ثم أنہ نزل فصلی صلا تین جمیعا ثم قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جدہ بہ السیر صلی صلاتی ھذہ ، یقول یجمع بینھما بعد لیل ـ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہوگئی تو ہم نے کہا: نماز، مگروہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی اور تارے نمایاں ہوگئے ۔اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں ۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے۔یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے ۔

---

۵۸٤ـ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۱۷۰ ☆

۵۸۵ـ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۱۷۲

۵۸۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه عن اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، أنه استغیث علی بعض أهله فجدبه السیر و أخر المغرب حتی غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بینهما ، ثم أخبرهم ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یفعل ذلك اذا جدبه السیر ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے۔ مغرب کو اتنا موئخر کیا کہ شفق ڈوب گئی۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے۔

۵۸۷۔ **عن** شیخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما الی الحمی ، فلما غربت الشمس هبت ان اقول له :الصلوۃ ، فسار حتی ذهب بیاض الا فق و فحمة والعشاء ، ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ، ثم صلی رکعتین علی اثرهما قال : هکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یفعل ۔

www.alahazratnetwork.org

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے میں انکو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑگئی۔ اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ پھر انکے فوراً بعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں۔ مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ اور تقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں۔

فاقول و باللہ التوفیق و به العروج علی اوج التحقیق ۔

---

۵۸۶۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۷۲/۱
۵۸۷۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۶۹/۱

**جواب اول:** اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کئے صاف وواشگاف بآواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔ اوراسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح وحسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔ امام سالم صاجزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم اپنی روایات مرویۂ صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمٰعیلی وغیرہا میں فرمارہے ہیں کہ دو تین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔ پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبداللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم اپنی روایات مرویۂ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چار انہیں سے ہیں۔ وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی وغیرہما میں یوں ہی واضح وجلی تر فرمارہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔ بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔ جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔ بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو وہ اس طرح پڑھا کرے۔

للہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل وتبدیل ہے۔ اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔ بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیانی مذکور۔

۵۸۸۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما موقوفا انہ لم یر ابن عمر جمع بینھم قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ استصرخ علی صفیۃ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کبھی دو نمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات، یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام مکحول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک بار یا دو بار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغہ تمریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا معارضہ نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث نسائی وطحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے انکی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحجج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی وطحاوی وحجج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مؤید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃ تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصاً مستدل کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔

قصہ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن نہ گڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کردیا کہ اس میں مغرب کا بین الوقتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ ومردود ہے جسکی نقل لطیفہ ہفتم افادہ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصہ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصہ صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اور اسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح وحسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسر نا قابل تاویل ہے جسے چارو ناچار معتمد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلا احتمال معنئ خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی'' اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہو سکتے کہ'' جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی'' نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ'' پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی'' ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کر سکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ'' چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی'' یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق ومطابق ہو جانا بہت آسان۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

عربی، فارسی اردو سب کا محاورۂ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بعینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود قرآن عظیم واحادیث میں شائع وذائع ہیں۔

**جواب دوم:** جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مضر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر وابیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہوگئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر ڈوبنے کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا۔ جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔ یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔ حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہرگز نہ دے سکے۔ یہ جواب بنگاہ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ہفتم " سار حتی ذھب بیاض الافق و فحمة العشاء " چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہوگئی۔ جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ استعین،

**اولاً:** یہ بھی کب رہی، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔ جیسے 'غاب الشفق' بمعنی "کادان یغیب" "یوں ہی" ذھب البیاض' بمعنی کادان یذھب"۔

**ثانیا** : حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔ کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔ بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں " حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر " (یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہوجائے) فرمایا ۔جب فجر بلند ہوتی ہے۔ وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔ یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔ اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فحمۂ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔ جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہوجاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربی میں ہے۔

فحمة العشاء ھی اقبال اللیل و اول سوادہ،

فحمۂ عشا رات کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول میں ہے۔

ھی شدۃسواد اللیل فی اولہ حتی اذا سکن فورہ قلت بظھور النجوم و بسط نورھا ، و لان العین اذا نظرت الی الظلمۃ ابتداء لاتکاد تری شئیا ۔

فحمۂ عشارات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے نکلنے اور انکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھر اس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہے تو اس معنئ صحیح پر فحمۂ عشا کا ذکر عبث ولغو نہ ہوگا۔

**ثالثاً:** یہی حدیث اسی طریق مذکور سفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ **عن** اِسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالی عنہ قال: کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ، فلما غربت الشمس ، ھبنا ان نقو ل : الصلوۃ ، فسار حتی ذھب فحمۃ العشاء و راینا بیاض الافق ، فنزل فصلی ثلثا المغرب، اثنین العشاء، و قا ل :ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل۔

حضرت اسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھا۔ جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔ اس وقت اتر کر مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سر شام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظر آئی اس وقت نماز پڑھی۔ اور کہا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

**رابعاً:** ملاجی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رد کرتے آئے۔ بخاری و مسلم کے رجال ناحق مردود الروایۃ بنائے اب اپنے لئے یہ روایت

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حجت بنالی جو آپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہوسکتی۔اس کا مدار ابن نجیح پر ہے اور وہ مدلس تھا۔اور یہاں روایت میں عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار ومعتمد میں مردود نامستند ہے۔اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد الله بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی ، ومولاھم ، ثقة ، رمی بالقدر ، و ربما دلس۔

عبداللہ بن ابی رجیح یسار مکی ابو یسار ثقفی ، بنی ثقیف کا آزاد کردہ ، ثقہ ہے ، قدری ہونے سے متہم ہے، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔

وہ قسم مرسل سے ہے۔تقریب تدریب میں ہے۔

الصحیح التفصیل ، فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع ، فمرسل لا یقبل ،وما بین فیه ، کسمعت ، و حدثنا و اخبرنا ، و شبھھا ، فمقبول ،یحتج به۔

صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت ،حدثنا، اخبرنا، اوران جیسے الفاظ،تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔

ملاجی!اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہا وجمہور محدثین کے۔

(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود و مرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کر چکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش ،اور سچے ارسال میں یوں گنگ وخموش۔ یہ کیا مقتضائے حیا ودیانت ہے۔

**جواب سوم۔** حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی۔نہ ہرگز ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ۔ھو الصحیح روایۃ والرجیح درایۃ و قضیۃ الدلیل فعلیہ التعویل۔

یہی روایۃ صحیح ،اسی کو درایۃ ترجیح ، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہی ہے۔لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبیا،صدیق اکبر،ام المؤمنین صدیقہ،امام العلما معاذ بن جبل،سید القراء ابی بن کعب،سید الحفاظ ابو ہریرہ،عبداللہ بن زبیر و غیرہم رضی اللہ تعالی عنہم ۔واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر،امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز،و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی،امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبداللہ بن مبارک ،زفر بن ہزیل،وائمہ لغت مبرد،ثعلب،فراء،وبعض کبرائے شافعیہ،مثل ابوسلمان خطابی،امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول،کما فی عمدۃ القاری و غنیۃ المستملی و غیرھما۔اب اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا کہ حضور والاصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا، کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں۔مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلاً علاقہ نہ تھا۔یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے۔اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالی قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعہ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں۔ ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔　　فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۲۲۷۔۲۴۶

## (۱۵) وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی ـــــ "اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ" قَالَ: ھُمُ الَّذِیْنَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔" خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں" فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن "اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ" قال: اِضَاعَۃُ الْوَقْتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔ "خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی: کَیْفَ أَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ

---

۵۹۰۔ کشف الاستار عن زوائد لبزار، ۱/ ۱۹۸ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۳۷۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ۲۱۴
۵۹۱۔ شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆
۵۹۲۔ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/ ۲۳۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/ ۶۲
السنن لابن ماجہ، ۱/ ۸۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۶۹
السنن للنسائی، الامامۃ، ۱/ ۹۹ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

عَنْ وَقْتِهَا،قال : قلت: مَاتَأ مُرُنِی ؟قال : صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کرارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟فرمایا: تووقت پر پڑھ لینا۔

۵۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِی اُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ اَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِهَا حَتّٰی یَذْهَبَ وَقْتُهَا،فَصَلُّوْاالصَّلٰوۃَلِوَقْتِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔تم وقت پر نماز پڑھنا۔

۵۹۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَیْفَ بِکُمْ اِذَا اَتَتْ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِمِیْقَا تِهَا قلت: فما تامرنی اذا ادرکنی ذلك یا رسول اللہ ! قال :صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِهَا وَ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے۔میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور انکے ساتھ نفل کی نیت شریک ہوجا۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔اسے مطلق فرمایا۔کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

---

۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۹ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/۶۲

۵۹۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۶۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹، ۷/۴۱۷

# (۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا صلوۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز صبح کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۵۹۷۔ **عن** أبی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

---

۵۹۵۔ السنن للنسائی، باب النہی عن الصلوہ بور الصبح ، ۶۵/۱
الجامع للترمذی، ، الصلوۃ ، ۲۵/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۲/۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۹۶/۲ ☆
الاستذکار لابن عبد البر ، ۱۴۵/۱ ☆
السلسلۃ الصحیحۃ اللألبانی، ۲۰۰ ☆
کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹، ۴۱۷/۷ ☆

۵۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، المسافرین ، ۲۷۵/۱
کنز العما ل للمتقی ، ۱۹۵۸۵، ۴۱۴/۷ ☆

۵۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۵۲/۱

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلَاتَانِ لَا یُصَلّٰی بَعْدَھُمَا : اَلصُّبْحُ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ الْعَصْرُحَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسِ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نمازیں ایسی ہیں جنکے بعد نماز نہ پڑھی جائے۔نماز فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہوجائے

۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُ وُ ا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ ، وَ اِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسُ فَأَخِّرُوْا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو موٴخر کردو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہوجائے اور جب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کردو یہاں تک کہ غروب ہوجائے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۶۱۸/۳

## (۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقۂ منافق ہے

۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تِلْكَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ

---

۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۹۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۴۱۵/۷

۵۹۹۔ الصحیح لمسلم ، صلاۃ المسافرین ۱۷۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۴۱۵/۷

۶۰۰۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۲۲۵/ ☆ الجامع للترمذی، صلوۃ ، ۲۳/۱

السنن للنسائیالمواقیت ۶۰/۱ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للآلبانی، ۶۶

السنن الکبری للھیثمی، ۴۴۴/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح

الدر المنثور للسیوطی ۲۳۶/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۲/۲

قَرْنَی الشَّیْطَانِ قَامَ یَنْقُرُ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا۔ 　جدالممتار ۱/۱۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہونچ جائے (غروب کے قریب ہوجائے) تو کھڑا ہوکر چار ٹھونگیں مارے جس میں اللہ تعالٰی کا ذکر برائے نام ہو۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔اذان

## (۱)اذان کی ابتدا

۶۰۱۔ **عن** عبدالله بن زيد بن عبدربه رضى الله تعالى عنه قا ل:لما أمر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالنا قوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة ، طاف لى و أنا نائم رجل يحمل ناقوساً فى يده فقلت: يا عبد الله ! أتبيع الناقوس ، فقال : وما تصنع به ، فقلت : ند عوبه الى الصلوة ،قال : أفلا أدلك على ماهو خير من ذلك ،فقلت له ، بلى ،قال : فقال : تقول : الله اكبر ،الله اكبر ،الله اكبر ،الله اكبر ، أشهد أن لا اله الاالله ، أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،حى على الصلوة ، حى على الصلوة ، حى على الفلاح، حى على الفلاح ، الله اكبر ،الله اكبر لا اله الا الله ،قال : ثم استاخر عنى غير بعيد ،ثم قال : ثم تقول : اذا أقمت الصلوة ،الله اكبر ،الله اكبر أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ، حى على الصلوة ،حى على الفلاح ، قد قا مت الصلوة،قدقامت الصلوة ،الله اكبر ،الله اكبر ،لا اله الا الله ،فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فا خبرته لما رأيت ،فقال : اِنَّها لَرُؤيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعْ بِلَالٍ ،فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَارَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّه أنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ ، فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤ ذن به ، قال : فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه و هو فى بيته فخرج يجر ردائه يقول : والذى بعثك بالحق يا رسول الله لقدر أيت مثل ما أرى ،فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۷۳

حضرت عبداللہ بن زید عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

---

۶۰۱۔ السنن لابی داؤد ، الآذان ، ۱/۸۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۳
الصحيح لابن خزيمة، ۳۷۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۳۹۱
موارد الظمئان للهيثمى، ۲۸۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۰۹۵۲، ۷/۶۹۲
ارواء الغليل للالبانى، ۱/۵۶۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۲/۷۸
البداية و النهايةلابن كثير ، ۵/۳۵۰ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۷/۱۸

خواب میں ایک شخص نظر آئے جو ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کروگے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کروگے۔ میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! الله اکبر،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشد ان محمد رسول الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ،حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،حی علی الفلاح ،الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہو تو اس طرح کہنا، الله اکبر ،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الاالله ،اشهد ان محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،قدقامت الصلوة ،قدقا مت الصلوة ، الله اکبر ،الله اکبر، لا اله الا الله ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔حضور نے ارشاد فرمایا: یہ سچا خواب ہے،ان شاء اللہ تعالیٰ ،لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں ،کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔آکر بولے: یارسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: فللّٰہ الحمد ،۔۱۲م

## (۲) خواب میں اذان کی تلقین

۶۰۲۔ **عن** عبدالله بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیه ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول : الله اکبر ،الله

---

۶۰۲۔ کتاب الاذان لابی شیخ ، ☆ مشکوة المصابیح لتبریزی، ۱/

اکبر۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

۶۰۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھتم للصلاہ کما یجمع الناس لھا ،فانصرف عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرأی الا ذان فی منامہ فلما اصبح غدا فقال : یا رسول اللہ ! رأیت رجلا علی سقف المسجد وعلیہ ثوبان أخضر ان ینادی بالأذان ۔ شمائم العنبر قلمی،ص۱۷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

۶۰۴۔ **عن** عبداللہ بن زید الانصای رضی اللہ تعالی عنہ قال : رأیت رجلا علیہ ثوبان أخضران و أنا بین النائم والیفتظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیہ فی أُذنیہ و نادی ۔ شمائم العنبر قلمی ص،۱۶

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

---

۶۰۳۔ السنن لسعید بن منصور ،

۶۰۴۔ کتاب الاذان لابی شیخ ،

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۳)اذان کے کلمات

۶۰۵۔ **عن** أبی محذورۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ ھذا الاذان ،اللہ اکبر اللہ اکبر ،أشھد أن لا الہ الا اللہ،أشھد أن لا الہ الا اللہ أشھد أن محمدا رسول اللہ ،أشھد أن محمدا رسول اللہ ،ثم یعود فیقول : أشھد أن لا الہ الا اللہ ،مرتین ،أشھد أن محمدا رسول اللہ ،مرتین ،حی علی الصلوۃ،مرتین ،حی علی الفلاح مرتین ۔ زاد اسحاق ،اللہ اکبر اللہ اکبر ،لا الہ الا اللہ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۷۴

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ،اشھد ان لا الہ الا اللہ ،اشھد ان محمدا رسول اللہ ،پھر دوبارہ ،اشھد ان لا الہ الااللہ ،دومرتبہ،اشھد ان محمدا رسول اللہ ،دومرتبہ،حی علی الصلوۃ ،دومرتبہ،حی علی الفلاح دومرتبہ،سکھایا۔امام اسحاق نے' اللہ اکبر اللہ اکبر ' لا الہ الا اللہ ،اورزیادہ کیا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

# (۴)مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۰۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤتَمِنٌ ۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۵۱۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امام ضامن ہےاورمؤذن امانتدار۔۱۲م

# (۵)اذان سنکرنماز کی تیاری کرو

۶۰۷۔ **عن** معاذ بن أنس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۶۰۵۔ الصحیح لمسلم ، صفۃ الاذان ۱/ ۱۶۵ ☆ السنن للنسائی باب کیف الاذان ۱/ ۷۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۶۶۰ ، ۲/ ۱۸۴

۶۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما یحب علی المؤذن من تعاھد الوقت ، ۱/ ۷۷
الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاقام ضامن الخ، ۱/ ۲۹
الجامع الصغیر للطبرانی، ۱/ ۱۸۴ ☆

۶۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۴۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلُّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰہِ یُنَادِیْ اِلَی الصَّلَوَاتِ فَلَا یُجِیْبُہٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ **عن** معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلُّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰہِ یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ یَدْعُوْا اِلَی الْفَلَاحِ فَلَا یُجِیْبُہٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر و نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا سنے اور جواب نہ دے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

## (۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ **عن** زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ تعالی عنہ قال : اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما کان اول الصبح امرنی فاذنت ثم قام الی الصلوۃ فجاء بلال لیقیم فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أخا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تا کہ اقامت کہیں ۔اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

---

۶۰۸۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۲۷۳　　مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۹ ☆ اللآلی المضوعۃ للسیوطی ۲/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۹۹، ☆

۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ ۱/۸۵ ☆

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔۱۲م

## (۷) اذان واقامت میں فرق ہے

۶۱۰۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال: اِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ فِي غَيْرِ الْمَغْرِبِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان واقامت مین اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کرلے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل روا ہے۔

**نفیسہ:** ۔ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَيَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ بَرَصٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہوجائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۴۴۶

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالْاِسْتِهَانَةَ بِحَدِيْثِي ،

---

۶۱۰۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۲۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۲۸
المستدرك للحاکم، ۱/۲۰۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲۷۵
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰۰ ☆ میزان الاعتدال، ۹۸۷۸
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۴۷ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۳۵

خبردار! میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

**جلیلہ**۔ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا۔غلام سے کہا: حجام کو بلالا۔جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔پھر کچھ سوچ کر کہا،حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگالئے۔برص ہوگئی۔خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

اِیَّاکَ وَالْاِ سْتِھَانَۃَ بِحَدِیْثِی۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا۔

انہوں نے منت مانی ۔ اللہ تعالی اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کرونگا۔صحیح ہو یا ضعیف۔اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

**مفیدہ**۔یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ مورث برص ہوتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔فوراً مبتلا ہوگئے۔خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پرنور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔شافی کافی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہونچی تھی۔ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہونچی ۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دوجہاں ودستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگادیا۔فوراً اچھے ہوگئے ۔اوراسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سنکر مخالفت نہ کرونگا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول ومعمول ۔تو فضائل تو فضائل ہیں۔اوران فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بحمد اللہ تعالٰی عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہوگیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقین ظاہر ہوئیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۵۶۵۔۵۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۹۸۔۵۰۱

## (۸)اذان خارج مسجد ہو

٦١١۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی ۔اور ایسا ہی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں

☆ انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابوزرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔

''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک ،امام شعبہ، سفیانین ثوری وابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا۔

---

٦١١۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۵۵

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے، اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔ تو اہل صدق وخیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپکی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں۔ اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔ نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابومعاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ امام ابواللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا۔ یہ تو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پزیر رہینگے۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی ، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی۔

☆ ابو یعلی خلیلی نے فرمایا۔

محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔

☆ یحیی بن معین، یحیی بن یحیی ، علی بن عبداللہ المدینی استاذ امام بخاری ، احمد عجلی ، محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں۔ اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔ اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔ اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

www.alahazratnetwork.org

اور امام بخاری نے تو جزاء القراۃ میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔ اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔ اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔ اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔ اور حضرت علی سے انکے بارے میں ھشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے۔ جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام، عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:۔

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔ تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔ میں نے امام مالک کی تنقیدوں کا ذکر کیا، تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا۔

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات مین شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کرلی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

**نفحہ ۱۔** تقریب کے قول ''ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی'' سے دھوکہ کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔رفض وتشیع میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولی علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعی اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہئیے۔بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی بیس سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا رافضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع واقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نا مہذب کا داعی ومبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

**نفحہ ۳۔** اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدثنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری، سائب بن یزید۔

یہاں یہ حدیث لفظ حدثنی سے مروی ہے۔تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہوسکتا ہے نہ ارسال کا۔ایک جواب تو یہ ہوا۔

**دوسرا جواب۔** امام محمد بن اسحٰق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سماع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ''حدثنا'' بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ''عن'' کا استعمال ہو تو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہو تو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف ومشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نضر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت 'عن رجل عن سالم' ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطہ سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی 'اروی الناس عنه' ہیں۔ اور انکی روایت 'عن رجل عن ایوب عن عمرو بن شعیب' بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبد السلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ 'عن' سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

**تیسرا جواب** ۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مالکیوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلا ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس سے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔

جملہ تابعین نے بالکلیہ مراسیل قبول کرنے پر اجماع کیا ہے۔ نہ تو تابعین نے مراسیل کا انکار کیا ہے اور نہ انکے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔

لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے،

جب فتنہ واقع ہوا تو سوال کیا جانے لگا۔ کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔

مسلم الثبوت اور اسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل باتفاق ائمہ مطلقا مقبول ہیں۔ اور دوسروں کی مراسیل باتفاق ایمہ جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقا مقبول رکھتے ہیں۔ ہاں ظاہریہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولا خسرو میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جیسے عنعنہ میں تدلیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

www.alahazratnetwork.org

**نفحہ ۴** ۔ روایت ابن اسحاق کی تائید وتوثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم وملائم ہوگیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کردیا گیا تھا ۔ جنکے مجموعۂ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو اس گھر میں گویا نبی ہے جو کلام کررہا ہے۔ ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرما کر سکوت کیا۔ اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔

فتح المغیث میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔

اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔

ابوعمرو بن عبدالبر نے کہا۔

جس حدیث کو ذکر کر کے ابوداؤد نے سکوت کیا تو وہ انکے نزدیک صحیح ہے۔

**نفحہ ۵۔** امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں "علی باب المسجد "اور "بین یدیه" کا ذکر نہیں کیا ہے۔ان دونوں ٹکڑوں کا ذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جو ایک ثقہ راوی کا اضافہ ہے اور اسکا قبول کرنا واجب ہے۔

تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ "بین یدیه "کو تو تسلیم کیا جائے۔اور "علی باب المسجد "کو ترک کر دیا جائے۔اور اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کو اس وجہ سے ترک کیا جائے کہ صرف ابن اسحاق اسکے راوی ہیں۔دیگر راویان حدیث نے انکا ذکر نہیں کیا۔لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قرار دیکر حدیث کو مضطرب قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ ظلم روا رکھا جائے تو معدودے چند روایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جو دو یا دو سے زائد طریقوں سے مروی نہیں۔اور ہر طریقہ روایت کے متن میں کچھ ایسا حصہ ضرور ہے جو دوسرے میں نہیں۔شاید ہی ایسا ہوگا کہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکلیہ یکساں اور برابر ہوں۔اور نادر کا کیا اعتبار۔

www.alahazratnetwork.org

**نفحہ ۶۔** وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خود ہی متناقض ہے۔اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے،اور مسجد کے دروازہ پر میں تناقض ہے،کہ باب مسجد پر ہوگی تو خطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔یہ شبہ سراسر وہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبر پر بیٹھو اور تمہارے منہ کے سامنے مسجد کا دروازہ ہو تو دروزہ پر کھڑا ہونے والا کیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔کیا اس کو تمہارے پیچھے کھڑا ہونے والا کہا جائیگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**نفحہ ۷۔** جب " بین یدیه "اور علی الباب ' کا تناقض ختم ہوگیا تو اس پر حدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہوگئی۔کہ درخت بیج کے بغیر اگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں حیرتناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مراد وہ دروازہ ہے جو دیوار قبلہ میں ممبر کی پشت پر تھا (یعنی تحویل قبلہ سے پہلے ) تو خطیب کے سامنے ممبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کو مسجد کے دروازہ پر کہہ دیا۔

یا للعجب ،مؤول جس دروازہ کی بات کر رہا ہے وہ اب نہیں ہے،اسے بند کر کے دیوار

کردیا گیا ہے۔ وہ تو مراد ہوسکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہوسکتا۔

**نفحہ ۔۸** ۔دروازہ سے باب شمالی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن ' علی باب المسجد" سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ ممبر کے سامنے تھا تو موذن اور دروازہ میں آمنا سامنا تھا۔ یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔ اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

**نفحہ ۹** ۔اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔ یا۔ او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے ممبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔ یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بانگ دونوں جگہ دیتا لیکن ممبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کررہی ہے۔ کیونکہ اس تاویل کی بنا اس واہمہ پر ہے کہ لفظ ' بین یدیه ' اور 'علی باب المسجد '، میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آسکتے۔ اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔ اس لئے 'او' بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ ' بین یدیه' اور ' علی باب المسجد ' دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

**نفحہ ۱۰** ۔مخالفین میں سے بعض جنکو ہم نے جہالت پر عار دلایا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کردے۔

وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ ممبر کے سامنے تھا ہی نہیں ۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھم طرف باب السلام، اور باب الرحمت، اور شمالی وجنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں

یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔ مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے، مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب باب جبرئیل ، پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

قائم فرمایا۔ پچھم طرف باب الرحمت پھر اسی طرف دور فاروقی میں باب السلام قائم ہوا۔ شمالی جانب باب ابی بکر، پھر اسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کا اور اضافہ فرمایا۔ خلاصۃ الوفا میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھا اور حضور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ یہ شخص دعائے استسقاء کے لئے آیا تھا۔

**نفحہ ۱۱**۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دو سنتیں ہیں۔ جس میں ایک کا تعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کا اس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہر اذان کو شامل ہے وہ اذان کا حدود مسجد کے اندر اسکے صحن کے کنارہ پر ہونہ کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔ اگر کسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہوتو ایسا نہیں کہ دروازہ ڈھونڈ کر وہیں اذان دی جائے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**نفحہ ۱۲**۔ مخالفین جب ہر طرف سے عاجز ہو گئے تو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پر اندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماء تو مسلسل اس حدیث کا ذکر کرتے آئے اور اس پر اعتماد بھی کیا۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تقریب کشاف، تجرید کشاف، تفسیر نیشاپوری، تفسیر خطیب، درشفاف لعمر ابن الھادی، نہر الماء من بحر المحیط لابی حیان، اور فتوحات الھیہ میں یہ حدیث منقول اور اس پر اعتماد مذکور۔

شمائم العنبر قلمی شمامۂ اولی ملخصاً/مترجماً، ۳ تا ۱۱۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

'بین یدیہ' نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجھہ میں ہو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی گگر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیہ ، سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جو اذان مسجد یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور 'بین یدیہ' صادق ہے۔ بلا شبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر درکار ہے۔

غالبا خود مستدلین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہہ امام کو بھی 'بین یدیہ' شامل ہے۔ لہذا روبروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس روبروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت وخلفائے راشدین سے کیا متوارث ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ہاں یہ کہیئے کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں ، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمدللہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے،۔ جمعہ کی اذان ثانی بحمد اللہ تعالٰی منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العا لمين۔

**اقول۔** وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

**اول:** اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہوتو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنی قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد مین تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہوگیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنی کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہوگئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ۷۷۱ تا ۷۷۴

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

## حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ **قال** اِبن حجر المکی انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أذن مرة فی سفر

---

۶۱۲۔ التحفة لابن حجر المکی،

فقال فی تشهد ، أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰہِ ۔　　　فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۲۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۳۷۵

جد الممتار ۱/۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشھد انی رسول اللہ ، پڑھا۔۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۶۷

## (۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

۶۱۳۔ **عن** الحسن علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشھد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یقبل ابھامیہ و لیجعلھما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ۔

حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو ' اشھد ان محمدا رسول اللہ ' کہتے سن کر یہ دعا پڑھے ، مرحباً بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔

۶۱۴۔ **قال** الطاؤسی انہ سمع من الشمس محمد بن ابی نصر البخاری خواجہ حدیث من قبل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشھادۃ ظفری ابھامیہ مسھما علی عینیہ ، وقال عند المس ، أللھم احفظ حدقتی و نورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورھما لم یعم۔

---

۶۱۳۔ المقاصد الحسنۃ، ۳۸۴

۶۱۴۔ المقاصد الحسنۃ، ۳۸۵

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سنکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورھما، تو اندھا نہ ہوگا۔

۶۱۵۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ قال ھذا ای اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ، رضیت باللہ ربا و بالا سلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً وقبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشھد ان محمداً رسول اللہ، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ، رضیت باللہ ربا، وبالاسلام دینا، وبمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۶۱۶۔ **عن** الخضر علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال: من قال حین یسمع المؤذن یقول: اشھد ان محمدا رسول اللہ، مرحباً بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یقبل ابھامیہ و یجعلھا علی عینیہ لم یرمد ابدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے 'اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر' مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

---

۶۱۵۔ المقاصد الحسنۃ، ۲۰۲۱ ، ۳۸۴

۶۱۶۔ المقاصد الحسنۃ، ۱۰۲۱ ، ۳۸۴

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ اور ارشاد علماء وعمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاوی صوفیہ، کنز العباد ردالمحتار وغیرہما کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر وعمائد مثل متکلم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام ومحققین اعلام نے جو تصحیح وتضعیف، تجریح وتوثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلتے اور راہ تساہل وتشدد نہیں چلتے حکم اخیر وخلاصہ بحث وتنقیر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شئی،

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل ما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتمی طور پر صحیح نہیں۔

☆ ردالمحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل ھذا شی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب، تو عندالتحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ تبصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزر یئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابردین سے مروی ومنقول۔ اور سلف صالح میں حفظ صحت بصر وروشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہو تو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا ملا علی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوۃ والسلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبری، ۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

سے ثبوت ہے۔اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ

ہو۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۵۱۹

فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۳۰۔۴۳۲

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ فضائل اذان

## (۱) اذان کی فضیلت

۶۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔

۶۱۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰی يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ ، قال سليمان : فسألته عن الروحاء فقال : هی من المدينة ستة و ثلثون ميلا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔ حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: روحاء مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۶۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغُوْلُ فَنَادُوْا بِالْاَذَانِ ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَدْبَرَ وَ لَهٗ حُصَاصٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۶۱۷۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۱۶۷/۱ ☆ الجامع الصحيح للبخاری، الاذان ۸۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۸۳/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۹۴۶، ۶۹۱/۷
السنن الكبری للبيهقی، ۴۳۲/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱۱۹/۴
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۲۹ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۳۹۳
الترغيب و الترهيب للمنذری ۱۷۷/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۶۷۴
۶۱۸۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱۶۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳۱۶/۳
۶۱۹۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۷۴۳۶، ۲۵۶/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۴/۱

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٧

## (۲) اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

٦٢٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : أَطْفِئُوا الْحَرِيْقَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کو تکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

٦٢١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ يُطْفِئُ النَّارَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ فکبروا ای قولوا الله اکبر، الله اکبر، و کرروه کثیرا، یعنی اللہ اکبر کی خوب تکرار کرو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ،۲/ ٦٧٠

## (۳) اذان و جہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٦٢٢۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

---

٦٢٠۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٣٨/٣ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٥٠/١

٦٢١۔ الجامع الصغیر للسیوطی ٤٥/١ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٩٣/١
المسند للعقیلی، ٢٩٦/٢ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٣٤٢٤
میزان الاعتدال لحلبی، ٤٥٣٠ ☆ الكامل لابن عدی، ١٥١/٤
الكنى والاسماء للدولانی ١٣٧/٢ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٢٨٩

٦٢٢۔ السنن لابی داؤد ☆ السنن الكبرى للبیهقی، ٣٦٠/١
المستدرك للحاكم ١٩٨/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٦٠/٦
الدر المنثور للسیوطی ١٨٩/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ٤٩٥/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت، دوسری جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۳

## (۴) اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

۶۲۳۔ **عن** أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتُجِیْبُ الدُّعَاءُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۳

## (۵) اذان سے بستی کا عذاب ٹل جاتا ہے

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۲۴۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا أُذِّنَ فِی قَرْيَةٍ أَمِنَهَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهِ فِی ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو وہ جگہ اس دن سے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۴

## (۶) حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی

۶۲۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۶۲۳۔ المستدرک للحاکم ۱/۵۴۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۲۹۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۱/۲۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۲/۱۰۲
۶۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۳۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۹۳، ۷/۶۸۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۳۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۹
۶۲۵۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۵/۱۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵

علیه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَنَادٰى بِالْأذَانِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام، نے اتر کر اذان دی۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷۵

## (۷) اذان غم دور کرتی ہے

۶۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأني النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال : يَا ابْنَ أَبِي طَالِبِ ! اِنِّي أَرَاكَ حَزِيْنًا فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ يُؤَذِّنُ فِي أُذُنِكَ فَإِنَّهُ دَرْءٌ لِلْهَمِّ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فجر بته فوجدته کذالك ، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکره ابن حجر کما فی المرقاۃ۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۶

## (۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

۶۲۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ وَ إِذَا مَاتَ لَمْ يُدَوِّدْ فِي قَبْرِهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۶۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۱۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۸۹، ۷/۶۸۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۳۹۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۵۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محض ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

٦٢٨۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال : المؤذنون اطول الناس اعنا قا یوم القیامة ولا یدودون فی قبورهم ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔١٢م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۵

## (۹) مؤذن کی فضیلت

٦٢٩۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَا نِهٖ فَاِنَّهٗ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطَبٍ وَّ يَابِسٍ سَمِعَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر وخشک چیز کو اسکی آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفی الباب عن ابی هريرة ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابی امامة الباهلی ، وعن انس بن مالك رضی الله تعالی عنهم اجمعين ۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷۳

---

٦٢٨۔ المصنف لعبد الرزاق ، الآذان ، ٤٨٣/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٣٦/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ١٧٥/١

٦٢٩۔ كنز العمال للمتقی، ٢٠٩٢٦، ٦٨٧/٧ ☆ الكامل لابن عدی، ٢٤٥/٤

# ۴۔ فضائل نماز

## (۱) فرضیت نماز کا ثبوت

٦٣٠۔ **عن** مالك بن صعصعة رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : بَيْنَا أنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّا ئِمِ وَ الْيَقْظَان إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلٰثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلأن حِكْمَةً وَّ إِيْمَا نًا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلىٰ مَرَاقِ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّ إِيْمَانًا ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِيْلَ عليهِ السَّلامُ وَأتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَقِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ: مُحَمَّدٌ،قِيْلَ : وَقَدْ أُرسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِئُ جَاءَ ، فَأَتَيْتُ عَلىٰ آدَمَ عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنَ اِبْنٍ وَّنَبِيٍّ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَّةَ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ : جِبْرَئِيْلُ ،قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَلىٰ يَحْيىٰ وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّ نَبِيٍّ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جِبْرَئِيْلُ ، قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَلىٰ إِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَسَلَّمْتُ عليه ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلىٰ هَارُوْنَ عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّ نَبِيٍّ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أتَيْنَا عَلىٰ مُوسٰى عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكىٰ قِيْلَ : مَا يُبْكِيْكَ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِى بَعَثْتَهُ بَعْدِى يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرَوَأَفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِى ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّ نَبِيٍّ ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيَّ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ جِبْرَئِيْلَ ، فَقَالَ : هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّى فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفُ مَلِكٍ، فَإِذَا خَرَجُوْا فِيْهَا لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ آخِرَمَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قُلَالِ هَجْرٍ وَ إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيْلَةِ وَإِذَا فِى أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، فَسَأَلْتُ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِى الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتِ وَالنِّيْلَ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ

---

٦٣٠۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۷۶/۱

صَلوٰۃً ، فَأَتَیۡتُ عَلیٰ مُوۡسیٰ فَقَالَ : مَا صَنَعۡتَ، قُلۡتُ: فُرِضَتۡ عَلَیَّ خَمۡسُوۡنَ صَلاۃً قَالَ: اِنِّی اَعۡلَمُ بِالنَّاسِ مِنۡکَ ، اِنِّی عَالَجۡتُ بَنِی اِسۡرَائِیۡلَ اَشَدَّ الۡمُعَالَجَةِ ، وَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَنۡ یُّطِیۡقُوۡا ذٰلِکَ فَارۡجِعۡ اِلیٰ رَبِّکَ فَاسۡأَلۡہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡکَ ، فَرَجَعۡتُ اِلیٰ رَبِّی فَسَأَلۡتُہٗ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنِّی فَجَعَلَھَا اَرۡبَعِیۡنَ ، ثُمَّ رَجَعۡتُ اِلیٰ مُوۡسیٰ عَلَیۡہِ السَّلامُ فَقَالَ : مَا صَنَعۡتَ، قُلۡتُ : جَعَلَھَا اَرۡبَعِیۡنَ ، فَقَالَ : لِی مِثۡلَ مَقَالَتِہِ الۡاُوۡلیٰ فَرَجَعۡتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَھَا ثَلٰثِیۡنَ فَاَتَیۡتُ عَلیٰ مُوۡسیٰ عَلَیۡہِ السَّلامُ فَاَخۡبَرۡتُہٗ ، فَقَالَ لِی مِثۡلَ مَقَالَتِہِ الۡاُوۡلیٰ فَرَجَعۡتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَھَا عِشۡرِیۡنَ ثُمَّ عَشۡرَةً ثُمَّ خَمۡسَةً فَاَتَیۡتُ عَلیٰ مُوۡسیٰ عَلَیۡہِ السَّلامُ فَقَالَ لِی مِثۡلَ مَقَالَتِہِ الۡاُوۡلیٰ فَقُلۡتُ : اِنِّی اَسۡتَحۡیِی مِنۡ رَّبِّی عَزَّوَجَلَّ اَنۡ اَرۡجِعَ اِلَیۡہِ ، فَنُوۡدِیَ اَنۡ قَدۡ اَمۡضَیۡتَ فَرِیۡضَتِی وَ خَفَّفۡتَ عَنۡ عِبَادِی وَاَجۡزِی بِالۡحَسَنَةِ عَشۡرَ اَمۡثَالِھَا ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت وایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت وایمان سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل، آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو کسی نے کہا: ہاں انکی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہکر خوش آمدید کہا، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل ، آواز آئی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، تو وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے ، آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون، انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے ، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے ، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا، انہوں بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، میں نے سلام کیا ۔انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے، پوچھا گیا آپ کیوں روئے۔ عرض کرنے لگے الٰہی ، یہ جوان جسکو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی ، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: یہ بیت المعمور ہے، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آیا تو اسکے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرئیل کو خوب آزمایا ہے ، آپکی امت اس پر عمل نہیں کر سکے گی آپ جائیے اور تخفیف کرائیے۔ میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں۔ پھر میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں؟ میں نے کہا: چالیس، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا، میں اپنے رب کے حضور پہونچا تو تیس لازم رکھیں گئیں، میں نے پھر

www.alahazratnetwork.org

حضرت موسی کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب بیس رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

## (۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالی عنه قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غداۃ الاثنین، وصلت خدیجة رضی اللہ تعالیٰ عنها یوم الاثنین من آخر النهار، و صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه یوم الثلاثاء، فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین و اشهراً قبل أن یصلی احد۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پیر کی صبح میں نماز پڑھی، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی ۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔ ۱۲م

## (۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تَجِبُ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْغُلَامِ اِذَا عَقَلَ، وَالصَّوْمُ اِذا أطَاقَ، وَالْحُدُوْدُ وَالشَّهَادَاتُ اِذَا احْتَلَمَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہوجائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود وگواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

---

۶۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۰/۱

۶۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶، ۴۴۲/۱۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہو جائے۔ جد الممتار ۱/ ۱۸۷

## (۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

۶۳۳۔ عن مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه قال : أتينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن شيبة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة و كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعد نا فأخبرنا ہ فقال : اِرْجِعُوا اِلیٰ اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَ ذَكَرَ أَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا اَوْلاَ اَحْفَظُهَا ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي اُصَلِّي ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نوعمر جوان تھے۔ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے،جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے حکم فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

## (۵) بچوں کو نماز کا حکم

۶۳۴۔ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا۔

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

---

۶۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الاذان ۱/ ۸۸ ☆ الکامل لابن عدی، ۳/ ۹۹۱

۶۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۸۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۸٤

حلیه الاولیاء لابی نعیم، ۱۰/ ۳٦ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲/ ۲۷۸

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہوجائیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۲۲۷

۶۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں تو مار کر نماز پڑھواؤ۔۱۲م

## (۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مَّوْضُوْعٌ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّسْتَكْثِرَ مِنْهَا فَلْيَسْتَكْثِرْ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۹

## (۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۶۳۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۴، ۱۶/۴۲۹
التفسیر للقرطبی ۱۸/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۵۰۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/۲۰۰

۶۳۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۳۷
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۲۳۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۱/۴۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۷۷ ، ۷/ ۳۹۷ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۳۰۰

۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ،الاذان، ۱/ ۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/ ۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷، ۷/۵۸۲
المسند للشافعی، ۵۲ ☆ السنن للنسائی، ۱/۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ العشاء: اِعْتَمُّوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کرکے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔ تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبری میں ایک باب وضع فرمایا۔

"باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم تجمع لاحد"

امام محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

"ھذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ"

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیرھم من الانبیاء والامم۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

۶۳۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ تَشْهَدُ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر

ملیں گے جنکے شگاف میں گوشت کالگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آتا۔

۶۳۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ اَنَّ رَجُلاً دَعَا النَّاسَ اِلیٰ عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابُوْہُ وَھُمْ یُدْعَوْنَ اِلیٰ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃِ فِی جَمَاعَۃٍ فَلَا یَاْتُوْنَھَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب ورضائے الٰہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے۔ حاشا۔ بلکہ انکے حال کی تقبیح اور ان پر زجر وتوبیخ وتنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عظیم شئی کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ، ۶/۱۷۶

www.alahazratnetwork.org

## (۸) نماز پنجگانہ کی فضیلت

۶۳۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۶۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۳۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۴۳
کنز العمال للمتقی، ۰۳۶۹، ۲، ۷/۵۸۴ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۵۲۹
المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۱۵۰ ☆

۶۳۹۔ المؤطا لمالک، الصلوۃ، ۴۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۱۵
السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۶۱ ☆ المستدرک للحاکم، الصلوۃ، ۱/۲۰۰
السنن للنسائی، باب المحافظۃ علی الصلوۃ ۱/۵۴، شرح السنۃ للبغوی، ۴/۱۰۴
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲/۲۹۶
السنن الکبری للبیھقی، ۱/۳۶۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲/۲۴۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۳۸۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۴۶
نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۱۱۴ ☆ تجرید التمھید لابن عبد البر، ۷۵۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۲۲۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۲۴۲
التمھید لابن عبد البر، ۴/۲۳۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۲۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۴۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/۶۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ ، فَمَنْ جَآءَ بِهِنَّ فَلَمْ يَضَعْ مِنْهُنَّ شَيْأً اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى عَهْدٌ ، اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ اِنْ شَآءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں۔ جو انہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاوی رضویہ ۸۷/۴

## (۹) اہمیت نماز

۶۴۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لا يرون شيأ من الاعمال تركه كفراً غير الصلوة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارک صلوۃ کو کافر کہتے۔

۶۴۱۔ **عن** أمير المؤمنين مولی المسلمين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: من لم يصل فهو كافر ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

۶۴۲۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : من ترك الصلوة فقد

---

۶۴۰۔ المتدرك للحاكم، ۷/۱ ☆ مشكوه المصابيح للتبريزی، ۵۹/۱

۶۴۱۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۸۵/۱ ☆

۶۴۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۸۶/۱ ☆

کفر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہوگیا۔

٦٤٣۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : من ترك الصلوة فلا دين له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

٦٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : من لم يصل فهو كافر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔فرماتے ہیں : بے نمازی کافر ہے۔

٦٤٥۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ايمان لمن لا صلوة له ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوۃ کو کافر فرمایا۔اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے خلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشرہ ،حضرت معاذ بن جبل امام العلماء ،حضرت ابو ہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالی

---

٦٤٣۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٥/١

٦٤٤۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٥/١

٦٤٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٦/١

علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر و مرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیبہ، ابوداؤد طیاسی، ابوبکر ابن ابی شیبہ زہیر بن حرب، اور ائمہ اربعہ سے سیف السنّت امام احمد بن حنبل، اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم، اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار و مرجح رکھا، اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ اس مذہب کی مؤید۔ جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب ’الکلام الا وضح فی تفسیر الم نشرح ‘میں اور ’سرور القلوب فی ذکر المحبوب ‘اور’ جواھر البیان فی اسرار الارکان ‘میں۔ اعلی اللہ تعالی درجاتہ فی غرفات الجنان ، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے اہل سنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔ اور بلا شبہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی ومستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی، وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ، آیات متکاثرہ واحادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کا ہے۔ کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ہے۔ اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحودوکفران وفعل مثل کفارہ وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔اسے قتل کیا جائے۔ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق وفاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مرجائے۔امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں۔یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۰۲/۵،۱۰۷۔

فتاوی رضویہ/ ۲۲۵،۲۲۹

www.alahazratnetwork.org

# (۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

٦٤٦ـ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمْسٌ مَّنْ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلىٰ وُضُوْئِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً، وَ أَعْطَى الزَّكٰوةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ وَ أَدَّى الْاَ مَانَةَ ، قال :یا ابا الدرداء ! ما اداء الا مانة؟ قال : الغسل من الجنابة ـ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جوانہیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں

---

٦٤٦ـ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ١/٦١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١/٤٧
المعجم الصغير للطبرانی، ٢/٢٥ ☆ الدر المنثور للسيوطی ١/٢٩٦
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ١/٢٤١ ☆ التفسير لابن كثير ، ١/٤٧٩
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٢/٢٣٤ ☆ تاريخ اصفهان ، ٢/١٨٩

جائیگا۔ جو پنجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ وحج وزکوۃ وغسل جنابت بجالائے۔

٦٤٧۔ **عن** عبادة بن صامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ اَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع وخشوع پورا کرے اسکے لئے عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

٦٤٨۔ **عن** قتادة بن الربیعی الانصاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَقُوْلُ: اِنِّی فَرَضْتُ عَلیٰ اُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِی عَهْدًا اَنَّهُ مَنْ جَآءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِی۔

حضرت قتادہ بن ربیعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

---

٦٤٧۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/ ٦١ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٣٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٣١٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢/٢١٥
مشکوة المصابیح للتبریزی، ١/٥٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/١٠٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٢٤٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٨٦٠، ٧/٢٥٨
موارد الظمئان للهیثمی، ٢٥٢ ☆

٦٤٨۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/٦١ ☆ الکامل لابن عدی، ٤/١٤٢٢

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

٦٤٩۔ **عن** كعب بن عجرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَقُوْلُ : مَنْ صَلَّى الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاَقَامَ حَدَّهَا كَانَ لَهُ عَلَيَّ عَهْدٌ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ،وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَاوَلَمْ يُقِمْ حَدَّهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ، اِنْ شِئْتُ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَاِنْ شِئْتَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جو نماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں ۔

٦٥٠۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلْ تَدْرُوْنَ مَايَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قالها ثلاثا ، قال :يَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي،لَا يُصَلِّيْهَا عَبْدٌ لِوَقْتِهَا اِلَّا اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا اِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهُ، وَاِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے، عرض کی: خدا اور رسول خوب دانا ہیں ، یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے؛ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ، جو شخص نماز وقت پر پڑھیگا اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷،۳۷۸

# (۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

٦٥١۔ **عن** فضالة الزهرانى رضى الله تعالىٰ عنه قال : علمنى رسول الله صلى

---

٦٤٩۔ السنن للدارمی ، الصلوة ، ٢٢٣

٦٥٠۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ١٠/ ٢٢٨

٦٥١۔ السنن لابی داؤد ، ١/ ٦١

الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما علمنی ، و حافظ علی الصلوات الخمس ۔

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے ،ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

## (۱۲) نماز کی فضیلت

۶۵۲ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رِوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ يُنَادِی بَعْضُهَا بَعْضًا يَا جَارَةُ: هَلْ مَرَّبِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰی عَلَيْكَ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ ، فَاِنْ قَالَتْ : نَعَمْ ، رَأَتْ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی بندہ ہوکر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا؟ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔　السوء والعقاب، ۳۴

۶۵۳ ۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ شَیْءٌ اَشَدَّ عَلَی الْمَلَكِ مِنْ رِيْحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ اِلٰی صَلٰوةٍ قَطُّ اِلَّا يَلْتَقِمُ فَاهُ مَلِكٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ آيَةٌ اِلَّا يَدْخُلُ فِی فِی الْمَلَكِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اسکا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے اور جو آیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔　احکام شریعت، ۱۳۹

---

۶۵۲ ۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۷/۲۹۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/۱۷۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۴۹۲
۶۵۳ ۔ شعب الایمان ، للبیهقی، ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۱۳) باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت

۶۵۴۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِی جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَ صَلَّی الصُّبْحَ فِی جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّی اللَّيْلَ كُلَّهُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔　فتاوی رضویہ ۳/۳۲۶

۶۵۵۔ **عن** أبی بکر بن أبی حثمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اِن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد سلیمان بن أبی حثمة فی صلاۃ الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق والمسجد النبوی فمر علی الشفاء أُم سلیمان فقال لها : لم أر سلیمان فی الصبح فقالت: أنه بات یصلی فغلبته عیناه فقال عمر لأ ن أشهد صلوۃ الصبح فی الجماعة أحب الی من أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار و مسجد نبوی کے درمیان تھا۔ راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔۱۲م

---

۶۵۴۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۳۲ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۲۴
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۶۴
الصحیح لابی عوانة، ۲/۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵۸
۶۵۵۔ المؤطا لمحمد، فضل الفجر، ۱۴۵ ☆ المؤطا لمالك، ۴۶

۶۵۶۔ **عن** سلیمان بن ابی حثمة عن امه الشفاء رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : دخل علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعندی رجلان نائمان تعنی زوجها اباحثمه و ابنها سلیمان فقال : اما صلیا الصبح ، قلت : لم تزالا یصلیان حتی اصبحا فصلیا الصبح و ناما فقال : لا ن اشهد الصبح فی جماعة احب الی من قیام لیلة ۔

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دومرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سو رہے تھے۔فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سو گئے۔فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔　　فتاوی رضویہ،۴/۳۳۹

۶۵۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیۡسَ صَلٰوةٌ اَثۡقَلَ عَلَی الۡمُنَافِقِیۡنَ مِنَ الۡفَجۡرِ وَ الۡعِشَاءِ وَلَوۡ یَعۡلَمُوۡنَ مَا فِیۡهِمَا لَاَ تَوۡهُمَا وَلَوۡ حَبۡوًا ، لَقَدۡ هَمَمۡتُ اَنۡ آمُرَ الۡمُؤَذِّنَ فَیُقِیۡمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا یَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعُلًا مِنۡ نَارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰی مَنۡ لَا یَخۡرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ بَعۡدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اور دشوار کوئی نماز نہیں۔ اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی کو امام بنا کر آگ کا ایک شعلہ لیکر جاؤں اور جو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکو جلا دوں۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

---

۶۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱/۵۲۶ ☆

۶۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۴۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۶۹ ☆

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلادینے کا قصد فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں ۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف لیجاؤں اسی بنا پر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہولے۔اس کا منشا وہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تا وقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قنیہ ومجتبی (جواذان سنکر تکبیر کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار ومردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع وساقط ہے۔ معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔اور قبل از اقامت فوت جماعت غیر معقول ۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں ،مگر بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام معین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہوگی ۔ یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے مخفی نہ رہے گی ۔اسکے سوا اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں ۔ کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ انہیں اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں ۔ ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب تک تفویت کا خوف نہ ہو، حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول ۔ اور ممکن کہ کلام قنیہ ومجتبی بھی اسی معنی پر حمل کریں۔فیحصل التوفیق وباللہ التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۷

# (۱۴) نماز میں خشوع وخضوع

۶۵۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلَّی الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ اَسْبَغَ لَهَا وُضُوْ هَا وَاَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْئَهَا وَلَمْ يُتِمَّ خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ۔

---

۶۵۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۳/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکا وضو قیام وخشوع و رکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اسکے منہ پر ماری جائے۔ العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ۔۲/۳۸۹

## (۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَآءَ بِثَلٰثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْهُ شَیْأً حَتّٰی یَأْتِیَ بِهِنَّ جَمِیْعًا ، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَیْتِ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجا لائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۸

## (۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ **عن** عزیزة بنت أبی تجراة قالت : كانت قریش لا تنكر صلوة الضحی و كان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس یصلون الضحی والعصر و كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعاب

---

۶۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۴۷
الدرا لمنثور للسیوطی، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۴۷
الدر المنثور للسیوطی ۱/۲۹۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳، ۱/۳۰
الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۳۸۴ ☆
۶۶۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ۱۱۴۸۰، ۸/۲۴۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فصلوھا فرادی۔

حضرت عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے۔اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا تنہا پڑھتے۔

## ﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ،نمازیں پڑھتے ۔نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوا اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد،عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر و مشروع ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نماز پڑھی۔اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی۔تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

**اقول:** ملاحظہ آیات واحادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی۔تکبیر تحریمہ بھی تھی۔قرآت بھی تھی۔رکوع بھی تھا اور سجود بھی۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی۔　　فتاوی رضویہ،۸۲/۵،۹۰

## (۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

۶۶۱۔ **عن** أبی قتادة الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ صَلٰوةٍ اُخْرٰى ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آجائے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تعریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر وگناہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۰/۳

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۶۶۱۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۲۳۹/۱ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت ، ۲۵/۱
السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۶۴/۱ ☆ السنن للنسائی، با فیمن نام عن صلوۃ ۷۱/۱
شرح معانی االآثار للطحاوی، ۱۶۵/۱ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوۃ، ۵۱/۱
السنن الکبر ی للبیهقی، ۳۷۶/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۹۸۹
التمهید لابن عبد البر ، ۷۵/۸ ☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۶۱/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۷۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۳۹، ۵۳۶/۷
التفسیر للقرطبی، ۲۹/۱۰ ☆ السنن للدار قطنی، ۳۸۶/۱

# ۵۔شرائط وارکان نماز

## (۱)جہت قبلہ

٦٦٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

٦٦٣۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبلة ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

## (۲)قرأت نماز

www.alahazratnetwork.org

٦٦٤۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يقرأ فی صلوة الظهر فی الركعتين الاولیين قدر ثلثين آية و فی الا خرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

---

٦٦٢۔ الجامع للترمذی، الصلوة ، ٤٦/١ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ٧٢/١
المستدرك للحاكم ٢٠٥/١ ☆ الكامل لابن عدی ، ١٨٣٤
السنن للدار قطنی، ٢٧٠/١ ☆ المسند للعقيلی، ٣٠٩/٤
التفسير للبغوی، ١٢٢/١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٣٦٢/٢
نصب الراية للزيلعی، ٣٠٣/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤٤٥/٦
تلخيص الحبير لابن حجر، ٢١٣/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٧٢/٦
كنز العمال للمتقی، ١٩١٦٣، ٣٣٨/٧ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٣٢٤/١
الدر المنثور للسيوطی ١٠٩/١ ☆ التفسر لابن كثير ، ٢٢٩/١
٦٦٣۔ الموطا لمالك ، القبلة، ٦٨ ☆
٦٦٤۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١٨٦/١ ☆

دورکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔یا فرمایا: تیس کی نصف آیات۔

٦٦٥۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر فی الا ولیین بام القرآن وسورتین و فی الرکعتین الا خرین بام الکتاب ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دورکعتوں میں سورۂ فاتحہ اورکوئی سورۃ پڑھتے اورآخری دورکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھتے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۶۳۸

## (۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

٦٦٦۔ **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اوراس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہوتو سورۂ فاتحہ نہیں۔

٦٦٧۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاْۃَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاْۃٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اسکا پڑھنا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔حاصل حدیث کا یہ ہے کہ

---

٦٦٥۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاذان ، ١/١٠٥
الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ١/١٨٥
٦٦٦۔ الجامع للترمذی ، ١/٤٢
٦٦٧۔ الموطا لمحمد ، /٩٨ ☆ مسند لامام الاعظم ، ٦١

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٦٦٨۔ **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس فقرأ رجل خلفہ فلما قضی الصلوۃ قال : أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاْةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاْةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔ سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشاد فرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔ یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے، ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

٦٦٩۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیرھما ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔ نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعود اور کون عبداللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ و مومنین سابقین سے ہیں۔ حضر وسفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔ بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

---

٦٦٨۔ مسند لامام الاعظم، ٦١

٦٦٩۔ الموطا لمالک، الصلوۃ ١٠٠

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں کچھ نہ پڑھتے ۔نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں ۔ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمدو سورۃ پڑھتے

۶۷۲۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضي الله تعالىٰ عنه انه قال : لم يقرأ علقمة رضي الله تعالىٰ عنه خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القرأة ولا فيما لا يجهر فيه ولا قرأ في الاخريين بام الكتاب ولا غيرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جميعا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اور افقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے ۔چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی ۔اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے ۔اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی ۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

فتاوی رضویہ جدید۲۴۴/۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۷۳۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضي الله تعالىٰ عنه عن علقمة بن قيس رضي الله تعالىٰ عنه قال: لأ ن أعض على جمرة أحب الي من أن أقرأ خلف الإمام ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

۶۷۴۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضي الله تعالىٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

---

۶۷۲۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۶
۶۷۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۰
۶۷۴۔ الموطا لمحمد، ۱۰۰

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

۶۷۵۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان اذا سئل ، ھل یقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرأ ۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ ،قال : وکان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا یقرأ خلف الامام ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ فتاوی رضویہ، ۶/۲۴۵

۶۷۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من صلی خلف الامام کفتہ قرأتہ ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے ارشاد فرمایا: مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمرؓ کو امام مالک پر ترجیح دی۔

---

۶۷۵۔ الموطا لمالک، ۶۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۲۹

۶۷۶۔ الموطا لمحمد، ۹۷ ☆

۶۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ سئل عن القرأۃ خلف الامام قال: تکفیك قرأۃ الامام ۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

۶۷۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ یقول : لا یقرأ المؤتم خلف الامام فی شئی من الصلوات ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے،یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

۶۷۹۔ **عن** موسی بن سعد بن زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدثہ عن جدہ قال: من قرأ خلف الامام فلا صلوۃ لہ ۔

حضرت موسی بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۲۴۵

۶۸۰۔ **عن** زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

۶۸۱۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۶۷۷۔ الموطا لحمد، ۹۸ ☆

۶۷۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹ ☆

۶۸۰۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸/۲۸۶

۶۸۱۔ الصحیح لمسلم ، الصلوہ، ۱/۱۷٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۸۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرۂ مبشرہ و مقربان بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ **عن** محمد بن عجلان رضی الله تعالیٰ قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

---

۶۸۲۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۱۱۲

۶۸۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۱

۶۸۴۔ الموطا لمحمد، ۱۰۲

میں پتھر ہو۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔الحاصل ان احادیث صحیحہ ومعتبرہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہوگیا۔اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔یعنی لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر، ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہو خواہ ماموم کی۔مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔اور امام کا پڑھنا بعینہ اسکا پڑھنا ہے، کمامر سابقا۔

پس خلاف ارشاد حضور والاتم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھیگا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہوجائیگی۔

www.alahazratnetwork.org

**دوسری دلیل:** حدیث مسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج فھی خداج فھی خداج ۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ناقص ہے ناقص ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے مغنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگر چہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہونگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔وھو ممنوع۔اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرا بھا فی نفسک یا فارسی "کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

**تیسری دلیل**۔حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ " لا تفعلوا الا بام القرآن "امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم، ترمذی، نسائی، مؤطائے امام مالک موطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تضعیف فرمائی۔یحیی بن معین جیسے ناقد جنکی نسبت امام ممدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحیی نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں ۔فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیا۔خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نہی ہے اور انکے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز صرح بہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم ۔

دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی باآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔اور یہ امر بالاجماع ممنوع۔صرح بہ الشیخ فی اللمعات ویفیدہ کلام النووی فی الشرح ۔

پس جو حدیث خود انکے نزدیک متروک ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔

بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ ودلائل وافیہ سے ثابت، اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔

مگر اس زمانہ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں۔جس ساز وسامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ وعن مقلدیہ کی مخالفت اور جس بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم۔اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں۔جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی وساوس شیطان سے امان بخشے۔آمین ھذا والعلم عند واھب العلوم العالم بکل سر مکتوم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۹۲

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۸

## (۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

۶۸۵۔ **عن** جا بربن سمرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج و نحوهما من السور۔　جدالممتار ۱/ ۲۵۸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر وعصر میں و السماء والطارق ' اور السماء ذات البروج 'اوران جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔۱۲م

## (۵) سجدہ کا بیان

۶۸۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللّٰہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرْتُ أنْ أَسْجُدَ عَلیٰ سَبْعَةٍأعْظُمٍ ، عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَ أطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں. پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۱۷

---

۶۸۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/ ۱۱۷ ☆

۶۸۶۔ الجامع للبخاری، الصلوۃ ۱/ ۱۱۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/ ۱۹۳
السنن لابی داؤد، ۱/ ۱۲۹ ☆ السنن للنسائی، باب الشهود الخ ۱/ ۱۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۹۲ ☆ السنن لابن ماجه ، باب الشهود ۱/ ۶۳
فتح الباری للعسقلانی، ۲/ ۲۹۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۰
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/ ۲۰۱ ☆ المعجم الصغیر للطرانی، ۱/ ۳۶
التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۷۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳٤٦
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳/ ۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۹۷۷۰، ۷/ ٤۷۸
السنن لاکبری للبیهقی، ، ۲/ ۱۰۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/ ۳۸۳
تاریخ بغدادللخطیب، ٤/ ۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/ ۱۳٦
التفسیر للبغوی، ۷/ ۱٦۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٦/ ۲٦٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱/ ۸۳ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٦۳۲

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

# (٦) سجدہ کی فضیلت

٦٨٧۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوْا الدُّعَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

# (۷) امام کو لقمہ دینا

٦٨٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه قال : کنا نفتح علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم علی الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

www.alahazratnetwork.org

٦٨٩۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِی صَلَاتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

٦٩٠۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الاسنی قال : کان لی ساعة من السحر ادخل فیھاعلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فان کان قائمایصلی

---

٦٨٧۔ الصحیح لمسلم، الصلوہ، ١/١٩١ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ١/١٢٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٤١ ☆ السنن للنسائی، ١/١٢٧
السنن الکبری للبیھقی، ٢/١١٠ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ١٠/٢٤٩
فتح الباری للعسقلانی، ٢/٣٠٠ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٨/٤٦١
٦٨٨۔ السنن للدار قطنی، ٨/١٥٣ ☆ المستدرك للحاکم ١/٤١٠
٦٩٠۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١/١٢٤ ☆

سبح لی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہوجائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزرچکی۔ پس جو بتانا حاجت ونص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جار ہیگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعا نماز قطع ہوجائے گی کہ اسکی غلطی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضرورت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بعینہ مقتدی کی نماز کا خلل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

www.alahazratnetwork.org

۶۹۱۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی قال: من السنۃ ان تفتح علی الامام اذا استطعمک قیل لابی عبد الرحمن : ما استطعام الامام ، قال : اذا سکت۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابوعبدالرحمٰن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا؛ جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہوجائے۔

۶۹۲۔ **عن** علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموہ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

---

۶۹۱۔ المستدرک للحاکم ☆ المسند لابن منیع

۶۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۹۸۵، ۸/۲۹۴ ☆

جنابت میں داخل ہونا' بغیر اجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔ ۱۲م

حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

## (۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

۶۹۵۔ **عن** معاویة بن الحکم رضی اللّٰہ تعالی عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلاَةُ لَا یَصلَحُ فِیهَا شَیْءٌ مِنْ کَلَامِ النَّاسِ ' اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَأۃُ الْقُرْآنِ ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔ نماز تو بس تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۵

## (۱۱) تحویل قبلہ

۶۹۶۔ **عن** نویلة بنت مسلم رضی اللّٰہ تعالی عنها قالت : صلیت الظهر والعصر فی مسجد بنی حارثة فاستقبلنامسجدایلیا فصلینا سجدتین ثم جاء نا من یخبرنا انه صلی بهم نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قداستقبل البیت الحرام فتحول الرجال مکان النساء والنساء مکان الرجال فصلینا السجدتین الباقیتین و نحن مستقبلوا البیت الحرام فبلغ ذٰلك رسول اللّٰہصلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم فقال : اؤلٰئك قوم آمنون بالغیب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ظہر وعصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے۔ یعنی قبلہ بدل گیا۔ یہ سنکر ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آگئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔ پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

---

۶۹۵۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۰۳ ☆

۶۹۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/۴۳

www.alahazratnetwork.org

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا؛ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔ ۱۲م

مالی الجیب بعلوم الغیب ۶۴

## (۱۲) عورتوں کی نماز کا طریقہ

۶۹۷۔ **عن** یزیدبن حبیب رضی اللّٰہ تعالی عنہ ان رسول اللّٰہ صلی تعالی علیہ وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال : اِذَا سَجَدْ تُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلیٰ بَعْضِ الْاَرْضِ، فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ لَیْسَتْ فِی ذٰلِکَ کَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپٹا لیا کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

۶۹۸۔ **عن** علی المرتضی کرم اللّٰہ تعالی وجھہ الاسنی قال : اذا صلت المراۃ فلتتحفز۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہونگے

۶۹۹۔ **عن** اُبی بن کعب رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال : رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فی قولہ عز وجل : سِیْمَاھُمْ فِی وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ قَالَ: اَلنُّوْرُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کا فرمان "سِیْمَاھُمْ فِی وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ" کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔　　فتاوی افریقہ ۵۳

---

۶۹۷۔ المراسل لابی داؤد، ۸ ☆

۶۹۸۔ المسند للامام الاعظم، ۷۳ ☆

۶۹۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۲۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۷۱

مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۰۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۸۲

# ۶۔ سنن وآداب نماز

## (۱) نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا سَمِعۡتُمُ الۡاِقَامَةَ فَامۡشُوۡا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيۡكُمُ السَّكِيۡنَةُ وَالۡوَقَارُ وَلَا تُسۡرِعُوۡا ' فَمَا اَدۡرَكۡتُمۡ فَصَلُّوۡا وَمَا فَاتَكُمۡ فَاَتِمُّوۡا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً روانہ ہو جاؤ لیکن سکون واطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جو نماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسکو پورا کرلو۔۱۲م

## (۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ **عن** علقمةبن وائل بن حجر عن ابيه رضی الله تعالی عنهما قال : رايت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوة تحت السرة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶

www.alahazratnetwork.org

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔۱۲ مجس

۷۰۲۔ **عن** وائل بن حجر رضی الله تعالی عنه قال : صليت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فوضع يده اليمنی علی يده اليسری علی صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

۷۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۸۸ ☆ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۵۳۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱/۸٤
السنن الكبری للبیهقی، ۳/۹۳ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ۱/۵٦
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۱۷ ☆ التفسير لابن كثير ، ۸/۱٤٦
۷۰۱۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۳۹۰ ☆
۷۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲٤۳ ☆

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کونسی روایت پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی۔ تو لاجرم دونوں میں سے ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم ومعروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہٰذا محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہٰذا مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت راجح ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع مطہر کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر وحجاب کی صورت میں ہے۔ کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہٰذا خواتین کے حق میں حدیث ابن خزیمہ راجح ہوئی، اور ثابت ہوگیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث وترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

البتہ شوافع اور انکے موافقین عورت کو شکم پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔ منہاج ومیزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی۔ اور اپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کے علاوہ کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ لیکن مجھ فقیر کو ان کے اس استدلال پر تعجب ہے کہ یہ حدیث انکے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی۔ کہ تحت الصدر، اور "علی الصدر" میں نمایاں فرق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۴۹

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۷

## (۴) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال : وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنی و قبض اصابعہ کلہا و اشار باصبعہ التی تلی الابہام ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عقد فی جلوس التشہد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابہام واشار بالسبابۃ ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسۂ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بنایا، اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْاِشَارَۃُ بِالْاِصْبَعِ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ۔

---

۷۰۳۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۱۶ ☆

۷۰۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۱۴۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/۱۳۲

۷۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۱۹ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

۷۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی للّٰہ تعالی علیہ وسلم قال : هِیَ مُذْعِرَةٌ لِلشَّیْطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۸

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث وآثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح ومعتمد علیہ ہے۔ صغیری میں ملتفظ وشرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی۔ اور اسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبی، فاضل بہنسی، باقانی، ملا خسرو، علامہ شرنبلالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا۔ اور انہیں کا صاحب درمختار فاضل مدقق علاء الدین حصلفی، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔ علامہ بدرالدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔ صاحب محیط اور ملا قہستانی نے سنت کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد' جس نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس میں عدم روایت یا روایت عدم کا زعم کیا محض ناواقفی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب المشیخہ میں دربارۂ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرکے فرماتے ہیں۔

فنفعل ما فعل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم و نصنع ما صنعہ وھو قول ابی حنیفة و قولنا، رضی اللّٰہ تعالی عنھم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

---

۷۰۶۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲/۱۳۱

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور کا فعل تھا،اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا ۔رضی اللہ تعالی عنہم ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۱/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۴۹/۳

## (۱۴)مسئلہ رفع یدین

۷۰۷ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : الا اخبر کم بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قال: فقال : فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔

## ﴿۳﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے،اور یہ ہی مذہب تھا متعدد علماء منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتابعین کرام وامام سفیان وعلماء کوفہ کا۔رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۴/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

۷۰۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم کان لایرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود لشيء من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۹ ۔**عن** المغیرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قلت لا براهیم: حدیث وائل انه رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یر فع یدیه اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فقال : ان وائل رای مرۃ یفعل ذلك فقد راہ عبد اللّٰہ خمسین

---

۷۰۷۔ السنن لابی داؤد الصلوۃ، ۱۰۹/۱ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۳۵/۱
السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱۲۳/۱ ☆

۷۰۸۔ المسند لامام اعظم ، ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للتربیدی، ۵۷/۳

۷۰۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱۳۲/۱

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

مرة لا يفعل ذلك ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰۔ **عن** جابربن سمرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : مَالِی أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ ، أُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔

ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور باآنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت ونا موری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیئے۔

---

۷۱۰۔ الصحیح لمسلم الصلوۃ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۱۴۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۰۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۸۰
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/۲۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۸۸۳ ، ۷/۴۸۲

مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھرے گا تو ایک امر مستحب ٹھرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کردینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہونچانا، شاید اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خودان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۱۵۵

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۵۰

## (۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالى عنه قال : قلت يا رسول الله ! انى رجل اصيد ، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال: نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اسکو سامنے سے ٹانک لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲۔ **عن** عمر بن أبى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے

---

۷۱۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۲۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۱/ ۹۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱/ ۳۸۱ ☆ السنن للنسائی، الصلوة فی قمیص ۱/ ۸۸
المستدرک للحاکم صلوة، ۱/ ۲۵۰ ☆

۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصلوة فی الثوب الواحد ملتحفا به ۱/ ۵۱

# (۶) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

۷۱۳۔ **عن** أبی هریر ة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّٰی أحَدُکُم فَلاَ یَضَعَ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلاَعَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا أنْ لَا یَکُوْنَ أحَدٌ، وَ لْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہونگی۔ ہاں اگر بائیں طرف کو کوئی نہ ہو تو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

۷۱۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا صَلّٰی أحَدُکُم فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَلاَ یُؤْذِ بِهِمَا أحَدًا ، یَجْعَلْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَوِلْیُصَلِّ فِیْهِمَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کر ہی نماز پڑھے۔

۷۱۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَضَعْهُمَا عَنْ یَمِیْنِكَ وَلَا عَنْ یَسَارِكَ فَتُؤْذِی الْمَلآئِکَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۷۱۳۔ المستدرك للحاکم الصلوة ۲۵۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱۰/۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹۵/۲

۷۱۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۹۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲ ☆ شرح السنة للبغوی ۹۵/۲
الدرا لمنثور للسیوطی ، ۷۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۸ ۵۳۲/۷
المسند للعقیلی، ۲۵۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۵۲

۷۱۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۹، ۵۳۲/۷ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

## (۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم واصحابه یصلون فی النعال التی کانوا یمشون بها فی الطرقات ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۷۱۷۔ **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت انساً رضی اللہ تعالیٰ عنه ، اکا ن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه؟ قال : نعم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م فتاوی رضوی ۳/۴۲۵

۷۱۸۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : خَالِفُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاِنَّھُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِی نِعَالِھِمْ وَلَا

---

۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۹۵

۷۱۷۔ الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ، ۱/۵۶ ☆ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/۲۰۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۰۰ ☆ الجامع للترمذی ، المواقیت ، ۱/۵۳
السنن للنسائی، الصلوۃ فی النعلین ، ۱/۸۹

۷۱۸۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۹۵ ☆ المستدرک للحاکم ، ۱/۲۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۴۴۳

خِفَافِهِمْ ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جوتوں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۱۰۳

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جسکا نام "جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوۃ فی النعال" رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک وشبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اوران پر ٹیک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگر چہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۶ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۰۳

## (۸) نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

---

۷۱۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۲٤
السنن الكبرى للبيهقی ، ۲/۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/٤۷۱
كنز العمال للمتقی ، ۱۹۱۲٤ ، ۷/۳۳۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۱/۷۲

# (۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابى بكر و عمر و عثمان رضى الله تعالىٰ عنهم فلم اسمع احدامنهم يقراء بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابى بكر وعمر و عثمان رضى الله تعالىٰ عنهم، كانوا لايجهرون ببسم الله الرحمٰن الرحيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے پیچھے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خلف أبى بكر وعمر وعثمان رضى الله تعالىٰ عنهم، كانوا يسرون ببسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

---

۷۲۰۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۱۷۲/۱ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۱۹/۱

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۷/۱ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۱۹/۱
السنن للنسائى، الافتتاح بترك الجهر ببسم الله الخ، ۱۰۵/۱

۷۲۲۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۱۹/۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۲۴۹/۱

۷۲۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و خلف ابی بكر وعمر وعثمان فكلهم يخفون بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ سبھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔**

۷۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم كان يسر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم و ابا بكر و عمر و عثمان وعليا ، رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم احمعين ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی۔**

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۷۲۵۔ **عن** يزيد بن عبد اللّٰه بن مغفل رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : سمعنی ابی وانا اقول بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم فقال:ای بنی ! اياك والحدث ، قال : ولم اراحدامن اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم كان ابغض اليه الحدث فی الاسلام ، يعنی منه ، قال: وصليت مع النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ومع ابی بكر و عمر و مع عثمان ، فلم اسمع احدامنهم يقولها ، فلا تقلها انت اذا صليت فقل: الحمد للّٰه رب العلمين ۔

**حضرت یزید بن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا، فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:**

---

۷۲۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۱۹/۱ ☆ السنن لابن ماجه، ۵۹/۱

۷۲۴۔ المعجم الكبير للطبرانی، یہ حدیث مجھے نہیں ملی

۷۲۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۱۹/۱ ☆ المسند لامام اعظم ، ۵۸

الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۳۳/۱ ☆ السنن للنسائی ، الافتتاح ، ۱۰۵/۱

كتاب الآثار لمحمد ، ۱۶/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ۵۹/۱

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا. پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا، لہٰذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للّٰہ رب العلمین، سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه انه صلی خلف امام فجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فلماانصرف قال : یا عبد اللّٰہ ! احبس عنا نغمتك هذه ، فانی صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم اجمعین، فلم اسمعهم یجهرون بها ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نغمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : الجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قرأة الاعراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : لم یجهر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم بالبسملة حتی مات ۔

---

۷۲۶۔ السنن لابی حنیفة، ۵۸

۷۲۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۰
کتاب الآثار لمحمد ، ۱/۱۶

۷۲۸۔ فتح القدیر لابن الهمام ، ۱/۲۰٤

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹۔ **عن** عکرمة مولی ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم قال : انا اعرابی ان جھرت ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ **عن** کثیر بن شنظیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان الحسن البصری سئل عن الجھر بالبسملة فقال : انما یفعل ذٰلك الاعراب ۔

حضرت کثیر بن شنظیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بدعة ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : مادرکت احدا یجھر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، والجھر بھا بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جھر کرتے نہ پایا۔ اسکا جھر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ **عن** شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : قلت لسفیان الثوری

---

۷۲۹۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱

۷۳۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱

۷۳۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ۴۱۱/۱

۷۳۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱

۷۳۳۔ تذکرة الحفاظ للذھبی، ۱۹۳/۱

رضی اللہ تعالیٰ عنہ : حدث بحدیث السنۃ ینفعنی اللہ بہ ، فاذاوقفت بین یدیہ قلت : یا رب! حدثنی بھذاسفیان فأنجوا أنا وتوخذ ، قال : أکتب ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق ، وقال : یا شعیب ! لا ینفعك ماکتبت حتی تری المسح علی الخفین وحتی تری أن اِخفاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم أفضل من الجھر بہ وحتی تومن بالقدر (الی ان قال ) اذاوقفت بین یدی اللہ فسئلت عن ھذا فقل : یارب ! حدثنی بھذا سفیان الثوری ثم خل بینی وبین اللہ عزوجل ۔

حضرت شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الٰہی! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے ،تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔فرمایا:لکھو،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں،اوراسی طرح اورعقائد ومسائل لکھ کرفرمایا:اے شعیب!یہ جوتم نے لکھا تمھیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو،اورجب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے،اورجب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ۔جب تم اللہ عزوجل کہ حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد ومسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہوجانا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۵۶۶

فتاویٰ رضویہ جدید ۷/۶۸۳،۶۸۷

## ﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے،تواتر درکنار،زنہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح توجدا،مطلقاً کسی نماز میں حضور والاصلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔تواتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام ونزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔　عمدۃ القاری ۵/۲۸۸

امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ عنایۃ القاضی ۱/۳۱

یہ ہی امام دارقطنی جب مصر تشریف لے گئے۔کسی مصری کی درخواست سے دربارۂ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔بعض مالکیہ نے قسم دے کر کہ پوچھا کہ اس میں کونسی حدیث صحیح ہے۔

آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ا لجہر فلیس بصحیح ذکرہ الامام الزیلعی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔ فتح القدیر ونصب الرایہ ۱/۳۵۹

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

www.alahazratnetwork.org

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل،نہ ذکر کے قابل۔ولہذا مصنفان مسانید وسنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔ نصب الرایہ ۱/۳۵۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی بالہدی میں لکھا۔ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبیین الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں۔نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔انکی روایتوں میں کذاب،ضعیف،مجہول لوگ ہیں۔

نصب الرایہ ۱/۲۵۵

امام عینی فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اور صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔　　عمدۃ القاری ۵/۲۹۱

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور چھیوں اصحاب صحاح متفق ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۷/۶۸۴　☆　فتاوی رضویہ قدیم ۳/۵۶۵

## (۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳۴۔ **عن** نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : اِن اِبن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما کسانی ثوبین وأنا غلام فدخل المسجد فوجدنی اُصلی متوشحا بثوب واحد فقال : أليس لك ثوبان فلبسهما ، أرأيت ، لو أنی أرسلتك الیٰ وراء الدار لكنت لابسهما ؟ قال:نعم ، قال : فالله أحق أن تتزين له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل الله ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت انکا غلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے :ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

## (۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔ **عن** علقمة والأسود أنهما دخلا علی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أصلی من خلفكما قال : نعم ، فقام بينهما فجعل أحد هما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا علی ركبنا فضرب أيدينا ثم طّبق بين

---

۷۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما يكفی الرجل من الثياب ، ۱/۳۵۸

۷۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب وضع الایدی علی الرکب و نسخ التطبیق، ۱/۲۰۲

يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال : هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ وسلم ـ　　صفائح اللجین ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبداللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔حضرت عبداللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔۱۲م

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابوعمر بن عبدالبر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔اور امام اجل ابوذکریا نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه، حالانکہ بعینہ یہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کمامر،

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

## (۱۲) نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اكثر ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينصرف عن يمينه ـ　　الاسد الصول ص ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب متوجہ ہوکر تشریف

---

۷۳۶ـ　الصحيح لمسلم ،　باب جواز الانصراف عن الصلوة عن اليمين و الشمال　۲۴۷/۱

فرما ہوتے۔۱۲م

## (۱۳) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا صلی الفجر جلس فی مصلاة حتی تطلع الشمس حسنا ۔

الاسد الصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی صلوة الصبح لم یبر ح فی موضعه حتی تطلع الشمس و تبیض ۔

الاسد الصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہوجاتا۔

۷۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الفجر لم یقم من مجلسه حتی یمکنه الصلوة وقال : من صلی الصبح ثم جلس فی مجلسه حتی یمکنه الصلوة کان بمنزلة حجة وعمرة متقبلتین

الاسد الصئول ص۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۷۳۷۔ الصحیح لمسلم　باب فضل الجلوس فی مصلاة بعد الصبح ،　۲۳۵/۱
السنن لابی داؤد　باب فی الرجل یجلس متولعبا،　۲۶۶/۲
فتح الباری للعسقلانی　۷۹/۱۱　☆　شرح السنة للبغوی　۳۲٤/۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی　٤۷۱۵　☆　الترغیب و الترهیب للمنذری　۲۹۸/۱
۷۳۸۔ المسند للامام ابی حنیفة　٤۳۷/۱　☆　شرح السنة للبغوی،　۲۲۱/۳
۷۳۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد ،　۷٦/۱

اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہوجائے۔ پھرارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اوراسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہوگئی تو اسکو ایک حج وعمرۂ مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۷ مساجد

## (۱) گھر میں مسجد کا بیان

۷۴۰۔ **عن** اُم المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۱۱

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

## (۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

۷۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

## (۳) مسجد بنانے پر اجر

۷۴۲۔ **عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی قال : قال

---

۷۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اتخاذ المساجد فی الدور ، ۱/۶۶
الجامع للترمذی، باب ما ذکر فی تطیب المساجد ، ۱/۷۶
السنن لابن ماجہ ، باب تطھیر المساجد و تطییبھا ، ۱/۵۵

۷۴۱۔ المستدرک للحاکم، العلم ، ۱/۹۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۶۷ ☆ کنزل العمال للمتقی، ۲۰۷۲۰، ۷/۶۵۸
المغنی للعراقی ، ۱/۶۹ ☆ جامع بیان العلم لابن عبد البر ، ۲/۵۰

۷۴۲۔ السنن لابن ماجہ، باب من بنی للہ مسجدا ، ۱/۵۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ
وفی روایۃ من در ویاقوت ۔　　فتاویٰ رضویہ ۳/۵۹۱

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

۷۴۳۔ **عن** أبی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُبْنُو الْمَسَاجِدَ وَاخرِ جُوا الْقُمَامَۃَ مِنْھَا، فَمَنْ بَنٰی لِلّٰہِ بَیْتًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔　　شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

۷۴۴ ۔ **عن** أمیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۸

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

---

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۵۴۲۔ | الجامع الصغیر للسیوطی، | ۲/۵۲۰ | ☆ المسند لاحمد بن حنبل | ۱/۲۰ |
| | مجمع الزوائد للھیثمی | ۲/۷ | ☆ الصحیح لابن خزیمۃ | ۱۲۹۱ |
| | اتحاف السادۃ للزبیدی، | ۳/۳۱ | ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، | ۸/۲۶۸ |
| | مشکل الآثار للطحاوی ، | ۱/۴۸۶ | ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، | ۷/۲۷۳ |
| | کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۲۸، | ۷/۶۴۹ | ☆ المسند للعقیلی، | ۳/۲۴۴ |
| | الکامل لابن عدی، | ۷/۲۵۷۹ | ☆ | |
| ۷۴۳۔ | المعجم الکبیر للطبرانی، | ۳/۴ | ☆ الدرا لمنثور للسیوطی | ۳/۲۱۷ |
| | اللآلی المصنوعۃ للسیوطی | ۴/۲۴۰ | ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۶، | ۷/۶۵۵ |
| | کشف الخفاء للعجلونی، | ۱/۲۴ | ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، | ۱/۴۲۱ |
| ۷۴۴ | الصحیح لمسلم ، | | فضل بناء المسجد و الحث علیھا، | ۱/۱۰۲ |

www.alahazratnetwork.org

## (۴) مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ **عن** عثمان بن ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دعانی بعد دخول الکعبة فقال : اِنِّی کُنْتُ رَاَیْتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَنَسِیْتُ اَنْ آمُرَکَ اَنْ تُخَمِّرَھُمَا فَخَمِّرْھُمَا فَاِنَّهٗ لَایَنْبَغِی اَنْ یَّکُوْنَ فِی قِبْلَةِ الْبَیْتِ شَیْءٌ یُلْھِی الْمُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپکو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فدیہ ہوا سکے سینگ کعبہ معظّمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔ اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہیئے جس سے دل بٹے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۷

## (۵) مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول ونا پسند تھی ۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے۔ ولہذا احدیث میں مباہاۃ فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لتزخرفنها کما زخرفت

---

۷۴۴　الصحیح لمسلم ،　☆　فضل بناء المسجد و الحث علیها ،　۱۰۲/۱
۷۴۵۔　المسند لاحمد بن حنبل ،　۶۸/۴
۷۴۶۔　السنن لابی داؤد ،　باب فی بناء المسجد ،　۶۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،　۴۷۹/۲　☆　حلیة الاولیاء لابی نعیم ،　۳۱۳/۷
الدر المنثور للسیوطی ،　۲۱۷/۳　☆　شرح السنة للبغوی،　۳۴۸/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۷، ۶۶۸/۷　☆　المصنف لعبد الرزاق ، ۵۱۲۷، ۱۵۲/۳

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

الیهود والنصاری ، مگر تبدل زمانہ سے علماء نے تزئین مساجد کی اجازت فرمائی۔ کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے ۔ فکان کتحلیة المصحف فیه من تعظیمه، یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموما اور محراب کو خصوصاً شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اولی یہ ہے کہ دیوار یمین وشمال بھی ملہیات سے خالی رہے۔ کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ ہاں گنبدوں، میناروں، سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ سونے کے پانی سے نقش ونگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔ مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔ مگر جب کہ اصل بانی نے نقش ونگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔ پھر جہاں جہاں نقش ونگار اپنے مال سے کرسکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ہے۔ سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۰۰

## (۶) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۷۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔　　فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

---

۷۴۷۔ الصحیح لمسلم ،　باب النهی عن نشد الضاله فی المسجد،　۱/۲۱۰
السنن لابی داؤد ،　باب کراهیة انشاد الضالة فی المسجد ،　۱/۶۸
السنن لابن ماجه ،　باب النهی عن نشد الضوال فی المسجد ،　۱/۵۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۴۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۴۷
الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۲۰۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۹۲

# (۷) مسجد میں خرید وفروخت منع ہے

۷۴۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَأَیْتُمْ مَنْ یَّبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔۱۲م

# (۸) بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ شَیْأً فَلَایُقَرِّبَنَا فِی الْمَسْجِدِ

فتاوی رضویہ۶/۳۸۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گندے پیڑ یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۷۴۸۔ الجامع للترمذی ، باب النهی عن البيع فی المسجد ، ۱/۱۵۸
المستدرك للحاکم ۲/۵۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۴۷
الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۲۰۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۳۷۵
التفسیر لابن کثیر، ۶/۷۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱/۶۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۹۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۳۴
الصحیح لابن خزیمة ، ۱۳۵ ☆ السنن للدارمی، ۱/۳۶۶

۷۴۹۔ الصحیح لمسلم ، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، ۱/۲۰۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱۷۴۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۶
الصحیح لابن خزیمة ۱۶۶۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۲۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۸ ☆ التمهید للآلبانی ۶/۴۱۶
الترغيب والترهيب للمنذری ۱/۲۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۹۱۳، ۱۵/۲۶۷
شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۲۳۸ ☆ الکنی و الاسماء للدولانی ۱/۵۸

۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكِرَاثَ فَلَايَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز ، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

۷۵۱ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَايُمَرُّ فِيْهِ بِلَحْمٍ نَيْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گذرے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بو سے بچانا واجب ، لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ، مسجد میں دیا سلائی جلانا حرام ، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پہونچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے. پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

## (۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِ هِمْ

---

۷۵۰۔ الصحیح لمسلم ، باب نہی من اکل ثوما او بصلا، ۲۰۹/۱
المسند لابی عوانۃ، ۴۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۴/۲
الاستذکار لابن عبد البر ، ۱۵۲/۱ ☆ احکام النبوۃ للکحال، ۱۴۲/۲
۷۵۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ما یکرہ فی المساجد ، ۵۵/۱
۷۵۲۔ الصحیح لابن حبان ، ۳۱۱

www.alahazratnetwork.org

لَیسَ لِلّٰہِ فِیہِم حَاجَۃٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

فتح القدیر میں ہیں۔

الکلام المباح فیہ مکروہ ، یا کل الحسنات ،

اشباہ میں ہے۔

انہ یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب ،

مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البھیمۃ الحشیش ۔

www.alahazratnetwork.org

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے۔

من تکلم فی المساجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنہ عمل اربعین سنۃ ۔

جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

کلام الدنیا اذا کان مباحا صدقا فی المساجد بلاضرورۃ داعیۃ الیٰ ذلک کا لمعتکف یتکلم فی حاجتھا اللا زمۃ مکروہ کراھۃ تحریمۃ ، ثم ذکر الحدیث وقال فی شرحہ لیس للہ تعالیٰ فیھم حاجۃ ای لا یرید بھم خیرا وإنما ھم أھل الخیبۃ والحرمان والاھانۃ والخسران ۔

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضرورت کرنی حرام ہے۔ ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کرکے فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،

زیاں کار، اوراہانت وذلت کے سزاوار ہیں۔

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جولوگ غیبت کرتے ہیں (جو سخت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید وفروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر معتکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ مبیع مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف ونظیف وقلیل شی جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اور اسی وقت اسے اپنے افطار وسحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیع وشراء کی معتکف کو بھی اجازت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۳

www.alahazratnetwork.org

## (۱۰) مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : جَنِّبُوا مَسَاجِدَکُم صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ وَشِرَآئَکُمْ وَبَیْعَکُمْ وَ خُصُوْمَاتِکُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِکُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفرخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

---

۷۵۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما یکره فی المساجد ، ۱/۵۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۲، ۷/۶۶۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۵۷
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۶۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۵۷
التفسیر للقرطبی، ۱۲/۲۷۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۱
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۱۹۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۰۰
المطالب العالیة لابن حجر ۳۵۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۴۰۴

# (۱۰) مساجد کو پاک وصاف رکھو

۷۵۴۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَیْءٍ مِنَ الْقِذْرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلآءِ وَاِنَّمَا ھِیَ لِقَرَاْۃِ الْقرآنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں ۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں ۔۱۲م

# (۱۱) مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

۷۵۵۔ **عن** عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَجَابَ دَاعِیَ اللّٰہِ وَأَحْسَنَ عِمَارَۃَ مَسَاجِدِ اللّٰہِ کَانَتْ تُحْفَتُہُ بِذٰلِکَ مِنَ اللّٰہِ الْجَنَّۃَ ، قیل : یا رسول اللہ ! ما احسن عمارۃ مساجداللہ ،قال: لَا یُرْفَعُ فِیْھَا صَوْتٌ وَلَا یُتَکَلَّمُ فِیْھَا بِالرَّفَثِ ۔ شمائم العنبر ۱۹

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے ۔فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۷۵۶۔ **عن** سعید بن ابراھیم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : سمع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوت رجل فی المسجد فقال :اتدری این انت ؟

---

۷۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۱/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۴۰۰/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۴۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۳، ۶۶۱/۷
المسند لابی عوانۃ، ۲۱۴/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۹۱/۱ ☆
۷۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۱، ۶۷۱/۷ ☆
۷۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷ ، ۳۱۶/۸،

اتدری این انت ؟ کره الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔ یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

## (۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاوی میں فرمایا۔
جد الممتار ۱/ ۲۰۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَدْرَكَ الْأَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اَوْ هُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ ۔ شمائم العنبر ۴۰ ☆ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷۷

---

۷۵۷۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۳/ ۱۱۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲٤٦
السنن للدار قطنی، ۱/ ٤۲۰ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/ ۳۱
نصب الراية للزيلعی، ٤/ ٤۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/ ۲۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ٤۳۹ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۲/ ۲۵۱
كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۷، ۷/ ٦۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۵۰۹
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/ ٤۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/ ۹

۷۵۸۔ السنن لابن ماجه ، باب اذا اذن و انت فی المسجد فلا تخرج ، ۱/ ۵۳
الموطا لمالك، انتظار الصلوة ۵٦ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲/ ۱۵۵
الحاوی للفاوی للسيوطی ۱/ ٤۹ ☆

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ **عن** أبی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ : اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

شمائم العنبر ۴۰

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہو چکی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابو القاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احد کم حتی یصلی ۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو چکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

## (۱۴) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۷۵۹۔ الجامع للترمذی ، باب کراھیۃ الخروج بعد الاذان ، ۱/۲۸

۷۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۳۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۹

مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۰۷۴

۷۶۱۔ الجامع للترمذی ، باب حرمۃ الصلوۃ ، ۲/۸۶

السنن لابن ماجہ ، باب لزوم المساجد و انتظار الصلوۃ ، ۱/۵۸

المسند لاحمد بن حنبل ۳/۶۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۶۶۳

الصحیح لابن حبان ، ۳۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۰۷۳۸ ، ۷/۶۵۱

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۲۷ ☆ المستدرک للحاکم ۱/۲۱۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ فِی الْمَسْجِدِ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ ۔
شمائم العنبر ١٥

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ١٢م

## (١٥) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

٧٦٢۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ بُیُوْتَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ، وَاِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ اِنْ یُّکْرِمَ مَنْ زَارَ فِیْہِ۔
شمائم العنبر ٢٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ١٢م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (١٦) بلا عذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

٧٦٣۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ۔
فتاوی رضویہ ٦/٣٨١

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ نا خلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

٧٦١۔ الدر المنثور للسیوطی، ٣/٢١٦ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣/٣٠
الصحیح لابن خزیمۃ، ١٥٠٢ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١/٩٣
الکامل لابن عدی ، ٣/٩٨١ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١/٦٩
تاریخ بغداد للخطیب، ٥/٤٥٦ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣/٣٠

٧٦٢۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ٢/٢٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣/٣٠
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠/١٩٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣/٢١٦
کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٤٠، ٧/٦٥١ ☆ الکشاف ، ٧٣

کی سنت کے تارک ہوتے اور اگر تم سنت موکدہ کے ترک کو اپنا شعار بنالیتے تو گمراہ ہوجاتے۔

٧٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله عزوجل شرع لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سنن الهدی ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافق بین النفاق ،ولقد رأیتنا وان الرجل یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف ، وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته ، ولوصلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنةنبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم ۔ فتاوی رضویه ٦/٣٨١

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب اذان ہو تو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں۔ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنالیا ہے۔سنو! اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کردیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوگے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤگے۔ ۱۲م

## (۱۷) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

٧٦٥ ۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

---

٧٦٤۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی المشی الی الصلوة فی الظلم ، ١/٨٣

٧٦٥۔ السنن لابن ماجه ، باب المشی الی الصلوة، ١/٥٧

السنن الکبری للهیثمی، ٣/٦٣ ☆ المستدرک للحاکم ، ١/٢١٢

المعجم الکبیر للطبرانی ، ٥/٨٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ٥/٤٥٤

کنز العمال للمتقی، ٢٠٢٣٥ ، ٧/٥٥٧ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ١/٢٧٢

مشکوة المصابیح للتبریزی، ٧٢١ ☆ الکامل لابن عدی، ٣/١٤٠

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ١/٤٠٧ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٣٠

شرح السنة للبغوی، ٢/٣٥٨ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ١/١٩٥

وسلم : بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۷۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کو روز قیامت نور کامل کی بشارت دے دو۔۱۲م

## (۱۸) مسجد میں نماز باعث اجر ہے

۷۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان من سنن الھدی الصلوۃ فی المسجد الذی یوذن فیہ ۔　شمائم العنبر ۱۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ۱۲م

## (۱۹) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

www.alahazratnetwork.org

۷۶۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا مَرَرْتُم بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا ، فقلت : یا رسول اللہ ! وما ریاض الجنۃ ؟ قال : اَلْمَسَاجِدُ ، قلت : ومالرتع ؟ یا رسول اللہ ! قال : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔　فتاوی رضویہ ۶/۴۴۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گذرو تو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

---

۷۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوہ الجماعۃ، ۱/۲۳۲

۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ، ۲/۱۸۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۵۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۳۲۲

تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳/۲۹۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۲۴۰

الدر المنثور للسیوطی ۱/۱۵۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۶/۲۶۸

کنز العمال للمتقی، ۱۸۸٤، ۱/٤۳۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۱۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵۱۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۲۶

لسان المیزان لابن حجر ، ۵/۲۳۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳٤

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابو ہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کہا کرو۔

## (۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّمَا بُنِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ۔　شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ **عن** أبی ضمرة رضی الله تعالىٰ عنه عن أبی بكر الصديق رضی الله تعالىٰ عنه قال: اِنما بنيت للذكر۔　شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ كَلَامٍ فِی الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلَّا الْقُرْاٰنُ وَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَسْاَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ اَوْ اِعْطَآءُهٗ۔　شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

## (۲۱) گفتگو فنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ **عن** سالم بن عبد الله رضی الله تعالىٰ عنهما قال: ان عمربن الخطاب

---

۷۶۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ایضا، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی بكر، ۱۴۱

۷۷۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۰، ۶۷۱/۷

۷۷۱۔ المؤطا لمالك، جامع الصلوة، ۶۲

رضی اللہ تعالیٰ عنه بنی الی جانب المسجد رحبة فسماه البطیحاء فكان يقول: من اراد ان يلفظ او ينشد شعرا او صوتا فليخرج الى هذه الرحبة ـ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بنائی اور اس کا نام بطیحا رکھا۔ پھر فرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یا بلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔۱۲م

## (۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے

۷۷۲ـ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ يُنَادِیْ بَعْضُهَا بَعْضًا، يَاجَارَةُ! هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰی عَلَيْكَ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کرنہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا۔ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۰۲/۶

## (۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳ـ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی

---

۷۷۲ـ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۷/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۷۶/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۲۹۰/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۲/۲ ☆

۷۷۳ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت الخ، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۱۶/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی ۲۳۷/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸، ۴۳۷/۱۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلىٰ قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔(۱) میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈالدیا گیا (۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔ لہذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا (۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نماز ہر پاک جگہ ہوسکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگر چہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔

www.alahazratnetwork.org

## (۲۴) معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷۴۔ عن محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ ! انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی ، واذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی و بینہم ولم استطع ان اتی مسجد ہم فاصلی لہم وودت انک یا رسول اللہ تاتی فتصلی فی مصلی اتخذہ مصلیٰ ، قال: فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :سَأَفْعَلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالىٰ ، قال عتبان : فغدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر الصدیق حین ارتفع النہار فاستاذن رسول ا للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یحلس حتی دخل البیت ثم قال: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قال: فاشرت الی ناحیۃ من البیت فقام رسو ل اللہ صلی

---

۷۷۴۔ الصحیح لمسلم ، باب الرخصۃ فی التخلف عن الجماعۃلعذر ، ۲۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب المساجد فی البیوت ، ۶۰/۱

اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فکبر فقمنا ورائه فصلی رکعتین ثم سلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶۲

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھا تارہا۔ اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہونچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔ لہذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کردینگے۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے باہر تشریف فرما ہوکر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضور نے اس جگہ کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

## (۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ أَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَآءَ الشَّيْطَانُ فَأَبَسَّ بِهٖ كَمَا يُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ ، فَاِنْ أَسْكَنَ لَهٗ زَنَقَهٗ اَوْ اَلْجَمَهٗ ، قال : ابو هريرة رضی الله تعالیٰ عنه : وانتم ترون ذلك ، اما الموثوق فتراه مائلا كذا لا يذكر الله ، واما الملجم ففاتح فاه لا يذكر الله عزوجل ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۷۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۳۳۰ ☆ التفسير لابن كثير ۸/۵۵۹

كنز العمال للمتقی، ۱۲۷۲، ۱/۲۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۲۴۲

جمع الجوامع للسيوطی، ۶۱۱۵ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اسکے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اسکے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھو گے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الٰہی نہیں کررہا ہے۔ اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۱/۲/۷۷

## (۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان المسجد کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبنیا باللبن و سقفہ الجرید وعمدہ خشب النخل فلم یزد فیہ ابو بکر شیئا وزاد فیہ عمر وبناہ علی بنیانہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باللبن والجرید واعاد عمدہ خشبا ثم غیرہ عثمان فزاد فیہ زیادۃ کثیرۃ وبنی جدارہ بالحجارۃ المنقوشۃ والقصۃ وجعل عمدہ من حجارۃ منقوشۃ وسقفہ بالساج۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔ پھر سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تبدیلی کی۔ دیواریں نقشین پتھر کی اور ان پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

---

۷۷۶۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب بنیان المسجد، ۱/۶٤

## (۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِی هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ۔
النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ ۔
النیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبداللہ و عن عبد اللہ بن الزبیر وعن جبیربن مطعم وعن ام المومنین میمونه رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

## (۲۸) مسجد اقصی میں نماز کی فضیلت

۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَلاَثًا اَنْ يُّوتِيَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنَّهٗ لَا يَاْتِي هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِيْهِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ

---

۷۷۷۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکة و المدینة، ۱/۴۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲٤٦
۷۷۸ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکة و المدینة، ۱/۴۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٦ ☆

ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَمَّا اِثْنَيْنِ فَقَدْ اُعْطِيَهُمَا وَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اُعْطِيَ الثَّالِثَةُ ۔ جدالممتار ۲/۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کر کے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی۔ ۱۲م

## (۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۷۸۰ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوْهَا جُمًّا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِبْنُوا مَسَاجِدَكُمْ جُمًّا وَابْنُوا مَدَائِنَكُمْ مُشْرِفَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ ۱۲م

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مساجد کیلئے برج و کنگرے

---

۷۷۹۔ السنن لابن ماجه، ماجاء فی الصلوة فی مسجد بیت المقدس، ۱/۱۰۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، الترغیب فی صلوة فی بیت المقدس، ۲/۲۱۶
۷۸۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۱۹۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹

اوراس طرح کے منارے جن کولوگ مینار کہتے ہیں ہر گز نہ تھے۔ بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت نہ پکا فرش نہ گچکاری۔ یہ اصلا نہ تھے۔ مگر تغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہو گئے اس قسم کے امور علماء وعامہء مسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑھانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔ اوراب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن عظیم مستحب ہے۔ یونہی مسجد مین گچکاری اور سونے کا کام۔ وما راه المومنون حسنا فهو عند الله حسن،

اوران میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافر یا ناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ھدایت اور امر دین میں انکی امداد واعانت ہے۔ اوراللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

تعاونوا على البر والتقوى ـ

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے ۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوی کردیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیات خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے اسکی صیانت ہے ۔ وبا لله التوفيق، وهو تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم ـ

فتاوی رضویہ ۳۹۶/۶

## (۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲ـ **عن** اِسمٰعيل بن زياد رضى الله تعالىٰ عنه قال : مرعلى بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم على المساجد فى رمضا ن و فيها القناديل فقال : نورالله على عمر قبره كما نور علينا مساجدنا ـ فتاوی رضویہ ۵۹۸/۳

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گذرے تو ان میں چراغ روشن تھے ۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے ۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

---

۷۸۱ـ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۰/۱

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

## (۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

۷۸۳۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۰۴

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

## (۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

۷۸۴ ۔**عن** أبى مرثد الغنوى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

---

۷۸۲۔ كنز العمال للمتقى، ۳۵۸۰۰، ۵۷۶/۱۲

۷۸۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ذكر بنى اسرائيل ، ۴۹۱/۱
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على الدور ، ۲۰۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۰۳/۷
المسند لابى عوانة، ۳۹۹/۱ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى ۲۲۵
الدر المنثور للسيوطى ۱۹۴/۶ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ۲۳۸/۵
فتح البارى للعسقلانى ، ، ۳۷۲/۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱
التفسير لابن كثير ، ۳۶۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲۷/۲
التفسير للقرطبى، ۳۹۲/۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲۷۷/۱
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲ ☆

۷۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُصَلُّوا اِلیٰ قَبْرٍ وَلَا تُصَلُّوا عَلیٰ قَبْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو ۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ علی القبور۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ألَا لَا یُصَلِّیَنَّ أحَدٌ اِلیٰ أحَدٍ وَلَا اِلیٰ قَبْرٍ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

۷۸۸۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رانی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا اصلی الیٰ قبر فقال : القبر أمامك فنھانی وفی روایة للوکیع قال لی: القبر لاتصل الیه، وفی روایة الفضل فناداہ عمر ،القبر القبر فتقدم وصلی وجاوز القبر۔

---

۷۸۴۔ الصحیح لمسلم الجنائز ، ۳۱۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/٤
السنن لابی داؤد ، الجنائز ، ۴۶۰/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۰/ ۱۷
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراھیة الوطی علی القبور ، ۱۲۵/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۵۱۵/۱ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۲۳۰/۵
۷۸۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷۶/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۸۱/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی ، ۱۰۰۷/
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۸۶ ، ۳۴۳/۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ۱۰۱۶
۷۸۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۴۰/۱۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۵۹/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔ قبر سے بچو۔ قبر سے بچو، اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔ یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہوگئے۔

۷۸۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى لم يقم منه : لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قالت: ولو لا ذلك لا برز قبره غير انه خشى ان يتخذ مسجدا ،وفى روايه اولٰئك شرار الخلق عند الله عزوجل يوم القيامة

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا۔ اور فرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا: یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔ لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔

۷۹۰ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

۷۸۷۔ كتاب العلل لابى الفرج، ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۴۳۴/۱
المجروحين لابن حبان ، ۳۰۲/۱ ☆

۷۸۸۔ كنز العمال للمتقى، ۲۲۵۱۰ ، ۱۹۳/۸ ☆

۷۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۸/۱ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۶۴/۷
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲۷۷/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۴۰/۸
التفسير لابن كثير ، ۱۴۳/۵ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲

۷۹۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب كراهية الصلوة فى المقابر ، ۶۲/۱
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
السنن لابى داؤد، باب البناء على القبر ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۸۰/۴
التمهيد لابن عبد البر ، ۳۸۳/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ۶۴/۶
فتح البارى للعسقلانى، ۵۳۲/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲
المسند لابى عوانة ، ۴۰۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۰۰۱۶، ۱۷۰/۴
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

علیہ وسلم : قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاری کو اللہ تعالیٰ مارے ۔ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔

۷۹۱۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالا : لما نزلت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصة لہ علی وجھہ فاذا اغتم کشفھا عن وجھہ فقال : وھو کذلك یقول :لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔یُحَذِّرُ مِثْلَ مَاصنعوا ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے ،اسی حالت میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں ۔ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org

۷۹۲ ۔ **عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ : ائذن للناس علی فاذنت للناس علیہ فقال : لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسْجِدًا ثم اغمی علیہ فلما افاق قال : یا علی ! ائذن للناس فاذنت لھم فقال : لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسْجِدًا ثلثا فی مرض موتہ ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا: لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

---

۷۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مرض النبی ﷺ ، ۶۳۹/۲
الصحیح لمسلم ، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور ، ۲۰۱/۱
البدایة و النھایة لابن کثیر ، ۲۳۸/۵ ☆ المسند لابی عوانة ۳۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبیھقی، ۳۰۳/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆
۷۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۷/۲
الطبقات الکبری لابن سعد ، ۳۶/۲ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۴۴/۵

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۹۳۔ **عن** أسامه بن زیدرضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه : اُدْخُلُوا أَصْحَابِی ، فدخلوا علیه وهو متقنع ببر د معافری فکشف القناع ثم قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَوَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسْجِدًا ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے انور سے کپڑا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۷۹۴ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْیَاءٌ وَمَنْ یَتَّخِذُالْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

۷۹۵ ۔ **عن** جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت النبی صلی الله تعالیٰ علیه

---

۷۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۴/۱ ☆ المسند لابی داؤد اللیالی، ۱۱۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۴/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲

۷۹۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۰۵/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰ ۲۳۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۴۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۹۲، ۳۴۴/۷ ☆
السلسلة الضعیفة، للالبانی، ۲۲۵

۷۹۵۔ الصحیح لمسلم ، باب انهی عن بناء المسجد علی القبور ، ۲۰۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴/۷ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۲۴۰/۲

وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول : اَلَااِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، اِنِّی اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۲/۹

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔خبردار!تم سے اگلے انبیاء اوراولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے۔خبردار!تم ایسا نہ کرنا۔ضرور میں تمھیں اس سے منع فرماتا ہوں۔

## ﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منتقی میں حدیث جندب پر کہا۔اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت ، اور بزار نے مسند میں ابوعبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہونگی۔

۷۹۶ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَللّٰھُمَّ ! لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا ، لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ۔الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔اللہ کی لعنت ان پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۹۷ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ۔

---

۷۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۴۶/۲ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۸۰/۲ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۴۴/۵
الموطا لمالک ۱۷۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۹۵۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۷/۴/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۵۸/۲
۷۹۷۔ التمھید لابن عبد البر ، ۴۱/۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۵/۲
الموطا لمالک ، ۶۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳۲/۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔

۷۹۸۔ **عن** عمروبن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيْلَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرئیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

كانت اليهود والنصارى يسجدون لقبور انبيائهم ويجعلونها قبلة ويتوجهوافى الصلوة نحو ها فقد اتخذوها اوثانا فلذلك لعنهم ومنع المسلمين عن مثل ذلك ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہود ونصاری اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں انکی طرح منہ کرتے تو انہوں نے انکو بت بنالیا۔لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔

مجمع بحارالانوار میں ہے۔

كانوا يجعلو نها قبلة يسجدون اليها فى الصلوة كالوثن۔

مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھرا کر نماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے۔

اتخذوها جهة قبلتهم ۔

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا۔

---

۷۹۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۴۰۶/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۹۱۹۶، ۳۴۵/۷

زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے۔

اتخاذالقبور مسجدا معناه الصلوة عليه او اليه ۔

قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانون يسجدون لقبورالانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ، وثانيهما التوجه الى قبور هم فى الصلوة ۔

ایک یہ کے بقصد تعظیم قبور انبیاء کو سجدہ کرتے۔ دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھر فرمایا۔

و كلا الطريقين غير مرضيه ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبر کو سجدہ دونوں حرام ہیں اور ان احادیث کے تحت داخل اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔

www.alahazratnetwork.org

**اقول:** بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔ یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں۔ لہذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاری کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

درمختار اور ردالمختار میں ہے۔

النصرانى شرمن اليهود ى فى دارين ، لان نزاع النصارى فى الالهيات ونزاع الهود فى النبوات ،

لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید وشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذمسجدا او يصلى اليه ۔

اور اس میں یہ ہی حدیث ابوہریرہ لائے، قاتل اللہ الیہود الخ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۳/۹

۷۹۹۔ **عن** اُم المومنين اُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُولٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلىٰ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيهَا تِلْكَ الصُّوَرُ ، اُولٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاری وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجراز الدیانی ص ۸۹

## (۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَايَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا مُشْرِكٌ اِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اور انکے غلام۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۰۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور انکے غلام۔

---

۷۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صلوة فى البيعة ۶۲/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۵۲۱/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۱/۶ ☆ المسند لابى عوانة ، ۴۰۰/۱
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۶۸/۱ ☆
۸۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۶/۴ ☆
۸۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۶/۴ ☆

# ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در مختار میں ہے۔

جاز دخول الذمی مسجدا ۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفة ، لا باس ان یدخل اهل الذمة المسجد الحرام ۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم ۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں۔ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے۔ ذمی بھی کافر ہی ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے۔ مستامن بھی حربی ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہر گز معنی ذمی میں نہیں۔

لاجرم علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی محشیان در مختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لاکر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے۔

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب مثله ومقتضى استدلالهم على الجواز بانزال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وفدثقيف فى المسجد جوازه ويحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

**اقول:** مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں۔ کہ

ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه

مامنه ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچادو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے۔ ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے۔ اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلۂ ذمی ہے۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا وذلك الامان وعقده الذمة ۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں۔ یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قال ابو حنيفة يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد بسند جيد

عمدۃ القاری۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار ومشرکین کا نہیں۔ امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے۔ لہذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑدیں چہ جائیکہ ایک متاخر عالم شافعی کے قول کی خاطر۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ ۔ نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے۔ لہذا تم اس

جرح وتنقید پر کان نہ دھرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلئہ ائمہ کے شیوخ واساتذہ سے ہیں۔ اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔(۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابو اسحاق سبیعی نے ان سے روایت کی۔(۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔(۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔(۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔(۵) امام احمد(۶) اور امام عجلی نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔(۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔(۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔(۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔(۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الثقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔ جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حفصہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔ اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی لیس بالقوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری وصحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح وقدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلا منقول نہیں۔ تو انکی حدیث حسن ہے۔ اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لایمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ الامام بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔ اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقدذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقول الله تعالیٰ : انماالمشرکون نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا ہے: مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔ اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ''مشرک نرے ناپاک ہیں''۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا۔ ان پر صرف دو حکم تھے۔ اسلام لائیں ورنہ تلوار۔ تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی ۔ تو استثناء منقطع ہے ۔ اوردوسری حدیث نے صاف کتابی کی تصریح کردی۔ فلله الحمد ۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشادفرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کیلئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ہذا۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمی کے۔

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان پر لازم ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوب دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔ خصوصاً بعد عامنا هذا ، کا لفظ کریم ارشاد فرمارہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برات ہے۔ غالبا حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی سے ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا ۔

مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔

تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔ لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر ہی عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ وخسر هنا المبطلون ۔

المحجۃ المؤتمنۃ۔ ۸۱ تا ۸۴ (۳۴)

www.alahazratnetwork.org

## حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

۸۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتی مسجد قبا کل سبت ماشیا او راکبا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۸۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اتی مسجد قباء کل سبت ، ۱/۱۵۹
الصحیح لمسلم ، باب فضل مسجد قباء، ۱/۴۴۸

# ۸۔امامت

## (۱)افضل کوامام بناؤ

۸۰۳۔عن أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نماز قبول ہوتو تم میں بہتر شخص امامت کرے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول، ۱۰/۲۵

۸۰۴۔عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا أَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّهُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اماموں کو بہتر چنو کہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۵

## (۲)افضل شخص کی امامت بہتر ہے

۸۰۵۔عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ یَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ،فَاِنَّهُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ۔

حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۸۰۳۔ المستدرک للحاکم ۳/۲۲۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۷۶۵۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۴۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۴۳، ۷/۵۷۹
الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۴۰
الفوائد المجموعة للشوکانی، ۳۲ ☆
۸۰۴ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۹۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۴۰ ☆
۸۰۵۔ المستدرک للحاکم ، ۳/۲۲۲ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاوی رضویہ ۱۷۲/۳

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/

## (۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶ ـ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلَ فِی سُلْطَانِہٖ ـ فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اسکی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷ ـ **عن** مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ زَارَ قَوْماً فَلَا یَؤُمُّھُمْ وَلْیَؤُمُّھُمْ رَجُلٌ مِنْھُمْ ـ

فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اسکی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

---

۸۰۶ـ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۲۳۶/۱
السنن لابی داؤد، باب من احق بالامامۃ، ۸۶/۱
السنن لابن ماجہ، باب من احق با لامامۃ، ۷۰/۱
السنن الکبری للبیہقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۱/۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۱/۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۲۴۳/۱

۸۰۷ـ السنن لابی داؤد، باب امامۃ الزائر، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۲۶/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۱۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۹۸/۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

۸۰۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ثَلَاثَۃٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْھُمْ صَلٰوۃً ،مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ ، وَرَجُلٌ أتَی الصَّلٰوۃَ دَبَارًا ،وَ الدَّبَارُ أنْ یَّاتِیَھَا بَعْدَ أنْ تَفُوْتَہٗ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَہٗ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۶/۳

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔ دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے۔ تیسرا وہ شخص جو آزاد کردہ غلام کو پھر غلام بنالے۔ ۱۲م

وفی الباب عن انس وعن ابی امامۃ الباھلی وعن عبد اللہ بن عباس وعن طلحۃ التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۸۰۹۔ **عن** طلحۃ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أیُّمَا رَجُلٍ أمَّ قومًا وھم لہ کَارِھُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُہٗ أُذُنَیْہِ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲۳۳/۳

۸۱۰۔ **عن** عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَۃٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْھُمْ صَلٰوۃً وَلَا تَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُسَھُمْ، رَجُلٌ أمَّ قَوْمًا وَ ھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ ،وَرَجُلٌ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ وَ لَمْ یُؤْمَرْ

---

۸۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یوم القوم وھم لہ کارھون ، ۸۸/۱

السنن لابن ماجہ، باب من ام قوما و ھم لہ کارھون ، ۶۹/۱

الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۱۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۳، ۳۲/۱۶

السنن الکبری للبیھقی، ۱۲۸/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۳

۸۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶۸/۲

الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۱۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۹۵، ۵۹۰/۷

وَ اِمْرَأَۃٌ دَعَا ھَا زَوْجُھَا مِنَ اللَّیْلِ فَاَبَتْ عَلَیْھَا۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پرنہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کردیا۔ ۱۲م

۸۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلاَ ثَةٌ لَا تَرْ تَفِعُ صَلٰوتُھُمْ فَوْقَ رُؤُسِھِمْ شِبْرًا ، رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَهٗ كَارِھُوْنَ ، وَاِمْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ ، وَأخَوانِ مُتَصَارِعَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اورانہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دومسلمان بھائی۔

فتاوی رضویہ ۶/۵۲۱

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَھُمْ لَهٗ كَارِھُوْنَ ، وَاِمْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَلَمْ یُجِبْ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت ۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

---

۸۱۰۔ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۶۵۰ ☆

۸۱۱۔ السنن لابن ماجه ، باب من ام قوما و ھم له كارھون ، ۱/۶۹
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳/۱۷۱ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۳۱۴
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۱۳ ☆ یہ حدیث حسن ہے،

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گذارے۔ تیسرے وہ جو اذان سنے اور نماز کو نہ آئے۔ ۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ناگواری وناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۲/۳

## (۵) نابینا کی امامت درست ہے

۸۱۳ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استخلف ابن أم مكتوم یؤم الناس وهو اعمی ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ ۱۲م

## (۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

۸۱٤ـ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَایَقُوْمُ فِیْ مَکَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ـ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

۸۱۵ـ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یقوم الامام فوق شئی ویبقی الناس خلفه ـ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاوی رضویہ ۴۱۴/۳

---

۸۱۲ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء من ام قوما و هم له كارهون، ۴۷/۱

۸۱۳ـ السنن لابی داؤد، باب امامة الاعمی، ۸۸/۱

## (۷) فاسق وفاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

۸۱٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌمُؤمِنًا اِلَّا اَنْ يَقْهَرَهٗ بِسُلْطَانِهٖ يَخَافُ سَيْفَهٗ اَوْ سَوْطَهٗ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۱۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

۸۱۷ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلیٰ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک وبد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک وبد کے ساتھ جہاد کرو۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ شامی میں صراحت ہے کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے۔ اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔ اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔ اور علما نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہونچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے نیچے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوۃ۔ علاوہ بریں اس حدیث کی

---

۸۱٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم ، ۱/۸۸
۸۱٥۔ المستدرك للحاكم ، كتاب الصلوة ۱/۲۱۰
۸۱٦۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۹۲، ۷/۷۲۱

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دار قطنی وبیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع وفاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور انکے پیشوا اسماعیل دہلوی نے بھی یہ ہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اظہار الحق الجلی۔ ۱۷۔ ۱۸

## (۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸ ۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه ان ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها كانت تؤم النساء فى شهر رمضان فتقوم وسطا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۴۷

۸۱۹ ۔ **عن** ريطة الحنفية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها امتهن وقامت بينهن فى صلوة مكتوبة ۔

حضرت ریطہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیاں تشریف فرما ہوئیں۔

---

۸۱۷۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجنائز ، ۱۹/٤
۸۱۸۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱
۸۱۹۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱

# ۹۔جماعت

## (۱)فضیلت جماعت

۸۲۰۔**عن** أبی بکربن سلیما ن بن حثمةرضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه فی صلوة الصبح، وان عمربن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء أم سلیما ن فقال لها : لم أر سلیمان فی صلوة الصبح فقالت : اِنه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکربن سلیما ن بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کو نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان واقع تھا۔لہذا آپ کا گذر حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہذا صبح کی نماز کے بعد انکی آنکھ لگ گئی۔اس پر حضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں۔۱۲م

## (۲)اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱ ۔**عن** عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جئت فی الجاهلیة الی مکة وأنا أُرید أبتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس و کان رجلا تاجرا، فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السما ء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاء ت امراة فقامت

---

۸۲۰۔ الموطا لمالک ، فضل صلوة الجماعة علی صلوة الفذ، ٤٦

۸۲۱۔ الاصابة للعسقلانی، ٤/٤٢٥

خلفها فركع الشاب فركع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال: أمر عظيم ، تدرى من هذا الشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخي ، تدرى من هذا الغلام ؟ هذا على بن أخي ، تدرى من هذه المراة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، اِن ابن أخي هذا حدثني اِن ربه رب السمٰوٰت والارض أمره بهٰذاالدين ، ولم يسلم معه غير هٰؤلاء الثلثة ـ

حضرت عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اور عطر خریدنا تھا۔لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہونچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا تھا۔دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر روبکعبہ ہوگئے۔ ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے۔تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے ۔پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے ۔انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے حال پوچھا۔کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں۔اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجۃ الکبری ہیں۔رضی اللہ تعالی عنہما۔میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اور انکے ساتھ ابھی یہ ہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۱۹

## (۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال : وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لَيُحْطِبَ ثُمَّ آمُرَ

---

۸۲۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب صلوة الجماعة، ۸۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب، ۳۰/۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب التشديد فی ترك الجماعة، ۸۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فی التخفيف ، عن الجماعة، ۵۸/۱
المستدرك للحاكم ، ۲۹۲/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۶/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷ ، ۵۸۲/۷ ☆ المؤطا لامام مالك ، ۴۵

بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذِّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفُ اِلیٰ رِجَالٍ فَأُحَرِّقُ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوْ یَعْلَمُ أَحَدُهُمْ اِنَّهٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْ مَا ءَ تَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔ فتاوی رضویہ ۳۳۶/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کیلئے مقرر کروں۔ پھر ان لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کر ان کے سمیت انکے گھر جلادوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے تو ضرور نماز عشاء میں حاضری دیتے۔ ۱۲م

۸۲۳۔ **عن** کعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی المسجد فاذا الناس عزون واذهم قلیلون، فغضب غضبا شدیدا لا اعلم انه رایته غضب غضبا اشد منه ثم قال : لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَتَبَّعُ هٰذِهِ الدُّوْرَ الَّتِی تَخَلَّفَ أَهْلُوهَا عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوۃِ فَأُضْرِمُهَا عَلَیْهِمْ بِالنِّیْرَانِ۔ فتاوی رضویہ ۳۳۶/۳

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ قلیل۔ حضور یہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے پھونک دوں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

---

۸۲۳۔ عمدۃ القاری بحوالۂ سراج، باب وجوب صلوۃ الجماعة، ۱۶۰/۵

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرمارہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہوجائے۔اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن بزیزہ کے قول سے اسکو اس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

**اقول:** بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے اردگرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہوجاتی۔ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بناپر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔مثلا جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہیئے۔کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً چلو لیکن تیز اور دوڑ کر نہیں بلکہ سکون ووقار کے ساتھ۔جو حصہ نماز پالو اسے ادا کرو اور جو رہ جائے پورا کرلو۔تو اب اشکال سرے سے ختم ہوگیا

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

وللّٰہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

٨٢٤۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال : یا رسول اللہ ! لیس لی قائدیقودنی الی المسجد فسال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ ، فلما ولی دعا ہ فقال : ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ؟ قال : نعم ، قال : فَأَجِبْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ!صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد لیجانے والا نہیں۔پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت مرحمت فرمائیں ۔ حضور نے انہیں

---

٨٢٤۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ١/٢٣٢

رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلاکر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! ان المدینة کثیرةالهوام والسباع ، فهل لی من رخصة ؟ قال : هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ،حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ قال : نعم ، قال : فَحَيَّهَلَا ۔

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم حی علی الصلوۃ، اور حی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں ۔فرمایا: تب حاضری دو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ ازسرنو ایک سوال کردیا تاکہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد و رہنمائی کرسکیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۷۳

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۲۶ ۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنَّ أثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامُ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ،ثُمَّ انْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ

---

۸۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ترک الجماعة، ۸۱/۱

۸۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۲/۱

السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۸۱/۱

السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی التخفیف ، عن الجماعة ، ۵۷/۱

المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳۲/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۵/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۵/۳

الدر المنثور للسیوطی ، ۲۹۹/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۷/۲

الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۷۹/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۶۸/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۷٤/٥ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۹/۹

الصَّلٰوۃَ فَأُحَرِّقُ عَلَیۡهِمۡ بُیُوۡتَهُمۡ بِالنَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء وفجر کی ہے۔ اگر انکے ثواب کی قدر معلوم کرلیتے تو سرین کے بل بھی چل کر آتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کیلئے اقامت کہلواؤں پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور کچھ لوگوں کو لکڑیاں لے کر ساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھر ان کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔

۱۲ام جدالممتار ۱/۲۰۷

## (۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷ ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم باصحابه فقال : مَنۡ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ذَا فَیُصَلِّی مَعَهٗ ، فقام رجل من القوم فصلی معه ـ

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہوچکے تھے۔ فرمایا: کون ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامة الباهلی وعن عصمة بن مالك وعن ابی موسی الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلا وعن ابی عثمان النهدی مرسلا رضی الله تعالیٰ عنهم۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۵۹

## (۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

---

۸۲۷ـ المستدرك للحاکم ۱/۲۰۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۵۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۴۳۶

۸۲۸ـ الصحیح لمسلم ، باب تسویة الصفوف و اقامتها، ۱/۱۸۲
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۱/۹۹
السنن لابن ماجه، ابواب اقامة الصلوة ، ۱/۷۰

اللہ تعالیٰ علیه وسم رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم : تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِی، وَلْيَأْ تَمَّ بِكُمْ مِنْ وَّرَآءِ كُمْ، وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَ خَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَ هُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹتے ہوا دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تاکہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کردیگا۔

۱۲م حاشیہ مسند احمد ۔۴

## (۶) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

۸۲۹ ۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِی قَدْ خَرَجْتُ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلتا نہ دیکھ لو۔ ۱۲م جدالممتار ۱/۲۰۷

www.alahazratnetwork.org

۸۳۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاه انتظرنا ان یکبر انصرف ، قال : عَلٰى مَكَانِكُمْ ، فمكثنا علی هیئاتنا حتی خرج الینا ینظف راسه ماء وقد اغتسل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہوچکی تھی اور صفیں سیدھی کرلی گئی تھیں یہاں تک کہ

---

۸۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یقوم الی الصلوة مستعجلا، ۱/۸۸
الصحیح لمسلم، باب متی یقوم الناس للصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۹۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۰
المسند لابی عوانة، ۲/۲۸ ☆ اتحاف السادة للمنذری ۳/۱۸۰
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۹۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۲٤٤
المسند للعقیلی، ۳/۲۵۱ ☆ الکامل لابن عدی ۵/۱۹۷٤
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۳٤ ☆
۸۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۱/۸۹

مصلی پر تشریف فرما ہوئے۔ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہانتک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔۱۲م

## (۷) اقامت سنکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱ ۔**عن** معاذبن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : بِحَسْبِ الْمُؤمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَيْبَةِ اَنْ يَّسْمَعَ الْمُؤذِّنَ يُثَوِّبُ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيْبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلانا قبول نہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۵

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۸۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ھل یخرج من المسجد لعلۃ، ۱/۸۹
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۲۷۳

# ۱۰۔ صفوف

## (۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِی یَلِیْهِ، فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ۔ شمائم العنبر ۱۵ ☆ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کمی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳ ۔ **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلَا تَصِفُّوْنَ کَمَا تَصِفُّ الْمَلآئِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا،قَالُوا:یا رسول اللہ!کیف تصف الملائکة عند ربها؟ قال: یُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ کس طرح صفیں

www.alahazratnetwork.org

---

۸۳۲۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۱/۹۸
السنن للنسائی الصف المؤخر ، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۶۸ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۴۶
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۴،
شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶

۸۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بالسکون فی الصلوة، ۱/۱۸۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ۱/۹۷
السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۱
السنن للنسائی، حث الامام علی رض الصفوف الخ، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۰۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
التفسیر لابن کثیر ، ۷/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۱۱۹
التفسیر للبغوی، ۶/۱۸ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ۵/۲۹۳

بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۸۳۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: صليت انا ويتيم فی بيتنا خلف النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وامی خلفنا ام سليم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑھی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔　　فتاوی رضویہ ۸۰/۴

## (۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: اخروهن من حيث اخرهن الله۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

---

۸۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المرأة و حدها تکون صفا، ۱۰۱/۱

۸۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۴۹/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۶/۹

۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اقبال الامام علیا لناس، الخ، ۱۰۰/۱

السنن للنسائی، باب لامامة، ۹۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱/۲

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۲۰/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۰۹/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۶۵/۲

التمهید لابن عبد البر، ۱۸۸/۹ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۶۳۹

۸۳۷ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَاِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

## (۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸ ـ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُوْمُ فِي الْخَلَلِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸۴۰ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي

---

۸۳۷ـ الصحيح لمسلم، باب تسوية الصفوف ، ۱۸۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۶۳، ۶۲۱/۷

۸۳۸ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۲/۵ ☆ التفسير لابن كثير ، ۷۲/۸
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۳ ، ۶۱۹/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۹۱/۲
فتح البارى لابن حجر ، ۲۱۱/۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۸۲/۱

۸۳۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۵۴/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۷۹، ۶۲۴/۷ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۳۹۵

۸۴۰ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۰/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۸۰، ۶۲۴/۷ ☆

بِيَدِهٖ اِنِّی لَاَرَی الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنۂ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔

۸۴۱ ۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلي الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ ، اِنِّی لَاَرَی الشَّيَاطِيْنَ بَيْنَ صُفُوْفِكُمْ كَاَنَّهَا غَنَمٌ غُفْرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔ کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کو صفوں کے درمیان دیکھتا ہوں وہ بکریاں ہیں بھکسے رنگ کی۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہو کر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں وسوسہ ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور بھکسے رنگ کی تخصیص شاید اسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔ تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔　فتاوی رضویہ ۳/۳۱۵

۸۴۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنَّمَا تَصِفُّوْنَ بِصَفِّ الْمَلٰئِكَةِ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوا بِاَيْدِی اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيَاطِيْنِ، وَمَنْ

---

۸۴۱ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۰۳ ☆ المسند لابی داؤد ، ۲۸۲

۸۴۲ ۔ السنن لابی داؤد ، باب تسویة الصفوف ، ۱/۹۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۹۸ ☆ الکنی و الاسماء للدولانی ۱/۳۹
المستدرك للحاكم ، ۱/۲۱۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۳۱۸
السنن للنسائی ، ۱/۹٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/۱۰۱

وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہیئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو ۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں ۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھکر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تا کہ صف بھر جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۱۶

## (۵) صفیں سیدھی رکھو

www.alahazratnetwork.org

۸۴۳ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔

۸۴۴ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی را ی اناقد عقلنا عنہ ، ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال : عباداللہ التسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیدھی فرما رہے ہیں

---

۸۴۳۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویۃ الصفوف ، ۱/۱۸۲

۸۴۴۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویۃ الصفوف ، ۱/۱۸۲

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہوکر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ انکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرور تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

## (۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَظَرَ اِلیٰ فُرْجَةٍ فِي صَفٍّ فَلْيَسُدَّهَا بِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَمَرَّ مَارٌّ فَلْيَتَخَطَّ عَلیٰ رَقَبَتِهٖ فَاِنَّهٗ لَا حُرْمَةَ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھکر اس خلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

www.alahazratnetwork.org

۸۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

## (۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

---

۸۴۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳، ۷/۶۳۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۰

۸۴۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۱/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۷/۶۲۷

۸۴۷۔ السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
المستدرك للحاکم ۱/۲۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۸
الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۵۰، ۳/۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلاۤئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یُصِلُوْنَ الصُّفُوفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَۃً رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں ۔ اور جو صف کا فرجہ بند کریگا اللہ تعالیٰ اسکے سبب جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائیگا۔　فتاوی رضویہ ۳/۳۸۷

## (۸) دیوار قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

۸۴۸ ۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان بين مصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبين الجدار ممر الشاة ۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار قبلہ کے درمیان بکری گذرنے کی جگہ ہوتی ۔۱۲م

## (۹) دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

www.alahazratnetwork.org

۸۴۹ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لايصلين احدكم بينه وبين القبلة فجوه۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسکے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔۱۲م

## (۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

۸۵۰ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

---

۸۴۷۔ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۰۹۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۰۵۴، ۷/۶۲۰
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/۳۲۱ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۱/۸۱
موارد الظمئان للهيثمی، ٤ ۳۹ ☆ المسند لابی حنيفة، ۵۵
جامع مسانيد ابی حنيفة، ۱/۴۳۲ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٤١٥

۸۴۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قدر كم ينبغی ان يكون بين المصلاتين، الخ، ۱/۷۱

۸۴۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب كم يكون بين الرجل ، ۲/۱۶

۸۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاريم، باب حك البزاق باليد من المسجد ، ۱/۵۸

وسلم : اِنَّ أَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِی رَبَّہٗ، وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے رازو نیاز کی باتیں کرتا ہے، اور اسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔ ۱۲م

## (۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے

۸۵۱ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہونچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

## (۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۸۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب النہی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱
المسند لاحمد بن حنل ۱۸۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۹۲/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۱۰/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۸۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۹۴۳، ۴۹۵/۷
فتح الباری للعسقلانی، ، ۵۰۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۲۸/۱۲
السنن للدارمی، ۱۶۶ ☆ تغلیق التعلیق لابن حجر، ۲۰۱

۸۵۱۔ الجامع للترمذی، باب فی کراھیۃ الخطی یوم الجمعۃ، ۶۸/۱
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی النہی عن تخطی الناس، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۷۹/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۰۴/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۷/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۹۰/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح، ۱۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۷۴۷/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۲/۱
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۸۳

۸۵۲۔ الصحیح لمسلم، باب امر النساء المصلیات و رعا الرجال، ۱۸۲/۱
السنن لابن ماجہ، باب صفوف النساء، ۷۱/۱
السنن لابی داؤد، باب صف النسائو التاخر عن الضط الاول، ۹۹/۱
السنن للنسائی، ، ذکر خیر صفوف النساء الخ ۹۳/۱

تعالیٰ علیه وسلم : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُ هَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُ هَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اور عورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۸۵۲۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصف الاول، ۳۱/۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| السنن للدارمی، | ۲۹۱/۱ | ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، | ۲۴۷/۲ |
| السنن الکبری للبیهقی، | ۹۰/۳ | ☆ المعجم لکبیر للطبرانی، | ۱۹٤/۸ |
| الترغیب و الترهیب للمنذری ، | ۳۱٦/۱ | ☆ الصحیح لابن خزیمة، | ۱۵٦۱ |
| مشکوة المصابیح ، | ۱۰۹۲ | ☆ شرح السنة للبغوی، | ۳۷۱/۳ |
| المطالب العالیةلابن حجر، | ۳۹٦ | ☆ الدر المنثور للسیوطی | ۹۷/٤ |
| نصب الرایة للزیلعی، | ۳٦/۲ | ☆ اتحاف السادة للزبیدی | ۲٦٦/۳ |
| المسند لابی عوانة | ۳۷/۲ | ☆ المسند للحمیدی ، | ۱۰۰ |
| حلیة الاولیاء لابی نعیم ، | ۹۱/۷ | ☆ الاسرار المرفوعة للقاری | ۸۷ |
| الکامل لابن عدی ، | ۹۳۱/۳ | ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، | ۹۳/۲ |
| بدائع المنن للساعاتی، | ٤۰٤ | ☆ موارد الظمئان للهیثمی، | ۳۸٤ |
| المسند لابی عوانة ، | ۳۸/۲ | ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦٤٤، | ٦۳۵/۷ |
| المصنف لابن ابی شیبة، | ۳۷۹/۱ | ☆ | |

# ۱۱۔سترہ

## (۱)سترہ کا بیان

۸۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ کان یرکزلہ الحربۃ قدامہ یوم الفطر والنحر ثم یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن گاڑا جاتا پھر نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۵۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغدوا الی المصلی والعنزۃ بین یدیہ تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیہ فیصلی الیہا ۔

فتاوی رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپکے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عید گاہ میں آپکے سامنے نصب کیا جاتا پھر اسکی جانب نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۵۵ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغدو الیٰ المصلی فی یوم عید والعنزۃ تحمل بین یدیہ فاذابلغ المصلی نصبت بین یدیہ فیصلی الیہا وذلک ان المصلی کان فضاء لیس فیہ شئی لیستربہ ۔

فتاوی رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا ۔ جب عید گاہ پہونچتے تو اسکو سامنے نصب کردیا جاتا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ۔ یہ اس لئے کرتے کہ عید گاہ کھلے میدان میں تھی

---

۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ الی الحربۃ یوم العید الخ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳/۲

۸۵٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حمل العنزۃ او الحربۃ الخ، ۱۳۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ٤٦۳/۲

۸۵۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی الحربۃ یوم العید ، ۹۳/۱

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو سترہ بنتی۔۱۲م

## (۲) نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵۶۔ عن المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رایت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایسر اوالایمن ولا یصمد لہ صمدا۔ جدالممتار ۱/۳۰۹

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۸

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھنبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپنے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اور ان چیزوں میں سے کسی کا قصد وارادہ نہیں فرمایا۔۱۲م

۸۵۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا۔ جدالممتار ۱/۳۱۰،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھالیتے اور اسکی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھتے۔۱۲م

---

۸۵۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹

۸۵۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹

۸۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ الی الراحلۃ ، ۱/۷۲
الصحیح لمسلم ، باب سترۃ المصلی و ندب الصلوۃ الیہا، ۱/۱۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۴۱ ☆ السنن الکبری للبیھشمی، ۲/۲۶۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۸۰ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۲/۵۱
مشکوۃ المصابیح لتبریزی، ۷۷۴ ☆

# (۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

۸۵۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْکَلْبُ وَ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَةُ۔　　جدالممتار ۱/۳۰۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گذرنے سے قطع ہو جائیگی۔۱۲م

# (۴) نمازی کے سامنے سے گذرنا گناہ ہے

۸۵۹۔ **عن** أبی جهیم رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدِی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ۔

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گذر جانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۶۰ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۸۵۸۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، ۱/۱۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۷۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۷۸۹
میزان الاعتدال ، ۷۲۲۹ ، ۳/۴۸۲ ☆

۸۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اثم المارین یدی المصلی، ۱/۷۳
الصحیح لمسلم ، باب سترة المصلی، ۱/۱۹۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة المروز الخ ۱/۴۵
السنن لابن ماجه ، باب المرور بین یدی المصلی ۱/۶۸
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۶۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۶۱ ☆ المسند لابی عوانة ، ۲/۴۴
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۲۸۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۴۵۴
الموطا لمالک ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۷۶
تجرید التمهید لابن عبد البر ، ۱۴۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸۳

۸۶۰۔ السنن لابن ماجه ، باب المرور من یدی المصلی ، الخ، ۱/۶۸
کنز العمال للمتقی، ۱۹۲۵۲، ۷/۳۵۵

علیه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهٗ فِي أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَىْ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَأَنْ يَّقُوْمَ مِأَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِي خَطَاهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرنمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جوقدم وہ چلا۔

۸۶۱ ۔**عن** عبد الحميد بن عبد الرحمٰن رضى الله تعالىٰ عنه منقطعا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدِى الْمُصَلِّى لَأَحَبَّ أَنْ يُّكْسِرَ فَخِذُهٗ وَلَا يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

حضرت عبدالحمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرنمازی کے آگے سے گذرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگرنمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

۸۶۲ ۔**عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہواور کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو سے دفع کرے، اگرنہ مانے تواس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

---

۸۶۱۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۸۲/۱

۸۶۲۔ الصحیح لمسلم، باب سترة المسلی و لاند الی الخ، ۱۹۵/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب لیردالمصلی من مر بین یدیه ، ۷۳/۱
السنن لابی داؤد، کتا ب الصلوه ۱۰۱/۱
السنن للنسائی، التشدید فی امرور بین بدر المصلی، ۸۷/۱
السنن لابن ماجه، باب المرور بین یدی المصلی، ۶۸/۱
المؤطا لمالك ، ۵۴ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۶/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۷/۲
الصحیح لابن خزیمة، ۸۱۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۵۵/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۸۶۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۲۱۲، ۳۴۸/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳۷۷/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۸۲/۱

www.alahazratnetwork.org

# (۵) نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو دفع کرو

۸۶۳۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گذرنے والے کو باز رکھیں۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۸۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من دخل الیوم الناس، ۹۴/۱
الصحیح لمسلم، باب تسبیح الرجال و تصفیق المرأۃ، ۱۸۰/۱
السنن لابن داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱۳۵/۱
الجامع للترمذی، باب ماجاء ان التسبیح للرجال و التصفیق للنساء، ۴۸/۱
السنن لابن ماجہ، باب التسبیح للرجال فی الصلوۃ، ۷۳/۱
الموطا لمالک، ۵۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۵۲/۹
السنن الکبری للبیہقی، ۷۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۹۸۵۷، ۴۷۶/۷
نصب الرایۃ للزیلعی، ۷۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶/۶
الصحیح لابن خزیمۃ، ۸۹۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۱۷/۳
کشف الخفا للعجلونی، ۳۶۲/۱ ☆

# ۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

## (۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

٨٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی ۔ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں ،مگر اب ائمۂ کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانے کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں ۔ بلکہ امکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔
فتاوی رضویہ ۲/۳۲۰

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

٨٦٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

---

٨٦٤ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل علی من لا یشهد الجمعة، ۱/۱۲۳
الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱/۱۸۳
السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۱/۸٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۳۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱٦۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۳
المعجم الکبیر لطبرانی، ۱۲/۳٦۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/۵۹
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۳۲، ۵/۳٦۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۸۱
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۵۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۳٦۳
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۳٦۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۷/۱۳۷
الکامل لابن عدی، ٤/٦۱۲ ☆ المصنف لابمن ابی شیبة، ۲/۳۸۳

٨٦٥ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب استیذان المراة لزوجها، ۱/۱۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۳۲
السنن للدارمی، ۱/۱۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۷۰، ۱٦/٤۱۳

الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا اسۡتَاذَنَتۡ أَحَدَكُمۡ اِمۡرَأَتُهٗ اِلَى الۡمَسۡجِدِ فَلَا يَمۡنَعۡنَّهَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

٨٦٦ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَمۡنَعُوا اٰمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنۡ لِيَخۡرُجۡنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔ فتاوی رضویہ جدید ١/ ١١١

٨٦٧ ۔ **عن** ام المومنين حفصة رضی الله تعالىٰ عنها قالت : كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن فی العيدين ، فقدمت امراة فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثنتی عشرة غزوة وكانت اختی معه فی ست ، قالت : فكنا نداوی الكلمی ونقوم على المرضى فسالت أختی النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أعلى اِحدانا باس اذا لم يكن لها جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المومنين ، فلما قدمت ، ام عطية سالتها أسمعت النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قالت : بأبی ، نعم ، وكانت لاتذكره الا قالت بأبی ، سمعته يقول : تَخۡرُجُ الۡعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الۡخُدُوۡرِ وَالۡحُيَّضُ وَلۡيَشۡهَدۡنَ الۡخَيۡرَ وَدَعۡوَةَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ، وَتَعۡتَزِلُ الۡحُيَّضُ الۡمُصَلّٰى قالت: حفصة ، فقلت الحيض ، فقالت : اليست تشهد عرفة وكذا وكذا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔ اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی انکے ساتھ تھیں

---

٨٦٦ ۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الى المساجد ، ١/ ٨٤

٨٦٧ ۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب شهود الحائض لعيدين ، الخ، ١/ ٤٦

انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیتیں۔ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہوتو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: سہیلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اور اسے چاہئے کہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں، ہاں۔ میرے باپ آپ پر قربان۔اور ام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرور کہتیں۔میرے باپ آپ پر قربان۔میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔صرف حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ام عطیہ نے کہا: کیا عرفات اور فلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸۔ عن ام عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نخرجهن فى الفطر والاضحى العواتق والحيض وذوات الخدور ، فاما الحيض فيعتزلن الصلوة وليشهدن الخير ودعوة المسلمين ، قلت : يا رسول الله ! احدانا لايكون لها جلباب ، قال : لِتَلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں۔جوان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں۔البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی۔فرمایا: ساتھ والی اسکو اپنی چادر میں لیلے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

## (۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹۔ عن اُم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لو ادرك

---

۸۶۸۔ الصحيح لمسلم ، كتاب صلوة العيدين ، ۱/۲۹۱

۸۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب خروج النساء الى المساجد بالليل، ۱/۱۲۰

الصحيح لمسلم ، باب خروج النساء الى المساجد ، ۱/۱۸۳

السنن لابى داؤد باب التشديدفى ذلك ، ۱/۸٤

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آ گیا۔ فحاشی عروج پر آ گئی تو حکم ممانعت عام ہو گیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعا یقینا اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَایَأْتِی عَامٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعْدَہٗ شَرٌّمِنْہُ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الذین بابرتی میں ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچیں۔ فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔

عینی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

www.alahazratnetwork.org

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔ امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ و جماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

توجب ان خیر کے زمانوں میں، ان فیوض و برکات کے وقتوں میں، عورتیں منع کردی گئیں اور کاہے سے، حضور مساجد اور شرکت جماعت سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو ان ازمنۂ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کے جانے کی۔ جو شرعاً مؤکد نہیں، اور خصوصاً ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔ یہ کسقدر شریعت مطہرہ سے مناقضت ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۱۷۰

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدنیہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا، پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانۂ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰۔ عن أم عطية رضی الله تعالىٰ عنها قالت : نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم

---

۸۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اتباع النساء الجنازة، ۱/۱۷۰

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی۔

اس پر غنیۃ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمالی۔پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔یہ کہتیں آپ منع کردیں میں نہ جاؤنگی۔امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے ۔امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا:

انا للہ ۔ فسدالناس

ہم اللہ کیلئے ہیں۔لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اسکی طرف سے اندیشہ نہ سہی۔فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور۔ ۲۵

## (۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱ ۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۸۷۱۔ السنن لابی داؤد، باب التشدید فی ذلک، ۸٤/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۱۳۱/۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۲۰٦/۱
مشکوۃ المصابیح لتبریزی، ۱۰٦۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٤٤۲/۳
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۲۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۸۸، ۸۰۲/۱۵
التفسیر للقرطبی، ۲۷۹/۱۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷۲/٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳٤/۲ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ٦۹۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلٰوۃُ الْمَرْأۃِ فِی بَیْتِھَا أفْضَلُ مِنْ صَلاَتِھَا فِی حُجْرَتِھَا وَ صَلاَتُھَا فِی مَخْدَعِھَا أفْضَلُ مِنْ صَلاَتِھَا فِی بَیْتِھَا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں، نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے، یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۳۔ وتر

## (۱) وتر کا بیان

۸۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا آخِرَ صَلوٰتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔**

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

## (۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳۔ **عن** علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کا ن یقول فی آخر وتره : اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔

www.alahazratnetwork.org

**امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کرسکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی ثنا بیان**

---

۸۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات ، ۱/۲۵۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۰ ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۳/۴۳

الصحیح لابن خزیمة، ۱۰۸۲ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۱۳۷

مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۲۵۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۳۷

ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۵۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۶۲

تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۲۹ ، ۷/۴۰۶

۸۷۳۔ السنن لابی داؤد ، باب القنوت فی الوتر ، ۱/۲۰۲

السنن للنسائی ، کتاب قیام اللیل با ب الدعا فی الوتر، ۱/۱۹۵

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر، ۱/۸۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۸۵ ، ۸/۶۳

کی۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکرو ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔اور ثنائے الہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزائن بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض ونفاس والیاں جنکی تہائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔لہذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی،جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کردیا۔

لہذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکرو ثناو مناجات ودعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی۔متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آتیں۔بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکرو دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفساء سب کو جائز ہے۔اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگرچہ آیت یا ذکر الہی ہو ایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔مثلا کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العلمین، یا خبر غم کے جواب میں۔انا للہ وانا الیہ راجعون،یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ،نماز جاتی رہیگی۔مگر کسی شخص نے آواز دی اور اس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں،لا الہ الا اللہ، یا سبحان اللہ،یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کو اتنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/

## (۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقنت فی الصبح الا أن یدعو لقوم أو علی قوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے انکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

---

۸۷۴۔ مرقاۃ المفاتیح للقاری، باب القنوت، ۱۸۲/۳

نقصان کی دعا کرتے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر۔غنیۃ اور مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا: وھو سند صحیح ،یہ سند صحیح ہے

۸۷۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان لا یقنت الا دعا لقوم او دعا علی قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں۔ان میں کوئی تخصیص فتنہ وغلبہ کفار کی نہیں۔اور شک نہیں کہ مثلا رفع طاعون، دفع وبا،اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۹۲

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۷۶۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قنت شهرا یدعو علی احیاء من احیاء العرب ثم ترکه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۹۵

۸۷۷۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شهرا یدعو علی رعل و ذکوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۸۷۵۔ مرقاۃ المفاتیح للقاری، باب القنوت، ۳/۱۸۲
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۳/۱۸۲
۸۷۶۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القنوت الخ ، ۱/۲۳۷
۸۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوۃ الرجیع، ۲/۵۸۷

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اورذکوان پرایک ماہ بددعافرمائی۔

۸۷۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا بعد الرکوع فی صلوٰة الصبح یدعو علی رعل و ذکوان ویقول عصیة عصت الله ورسوله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اورذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعافرمائی اورفرمایا!عصیہ نے اللہ اوراسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد الرکعة فی صلوة شهر اذا قال : سمع الله لمن حمده یقول فی قنوته : اللهم نج الولید بن الولید ، اللهم نج مسلمة بن هشام ، اللهم نج عیاش بن ربیعة ،اللهم نج المستضعفین من المومنین ،اللهم اشدد وطا تك علی مضر ، اللهم اجعلها علیهم سنین کسنی یوسف ، قا ل ابوهریرة : ثم رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترك الدعاء بعد ، فقلت : اری رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد ترك الدعاء لهم قال : فقیل : وماتراهم قدقدموا ۔ ۸۷۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع الله حمده ،کہنے پرقنوت پڑھی اورقنوت میں یہ پڑھا۔اے اللہ!نجات دے ولید کو،اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو،اے اللہ !نجات دے عیاش بن ربیعہ کو،اے اللہ!نجات دے ضعیف مومنوں کو،اے اللہ!اپنی سخت پکڑفرمامضرپر،اے اللہ! ان پرقحط مسلط فرماجتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھاکہ آپ نے قنوت چھوڑدی تومیں نے دل میں کہا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑدی تولوگوں نے کہا: دیکھتے نہیں ہوکہ جن کیلئے حضوردعاکرتے تھے وہ توآگئے ہیں۔

---

۸۷۸۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القنوت فی جمیع ، الخ ۲۳۷/۱
۸۷۹۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القنوت فی جمیع الخ، ۲۳۷/۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۸۸۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تاحیات پڑھتے رہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دواماً قنوت پڑھی ۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی بوجہ ارتفاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ و در مختار و بحر الرائق و غایت و ملتقط و سراج وہاج و شرح نقایہ شمنی و فتح القدیر ابن الہمام وکلام رئیس الحنفیہ امام ابوجعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھہرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کو اس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ وحنفیہ دربارۂ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلاشبہ طاعون ووبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل ۔ پس اگر امام دفع طاعون ووبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز و مشرعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون ووبا یا غلبۂ کفار والعیاذ باللہ تعالیٰ ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی ۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے ۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرات قبل رکوع ۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے ۔ اور امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں ۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے ۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ،　　فتاوی رضویہ ۵۱۲/۳

---

۸۸۰۔　المصنف لعبد الرزاق،　باب القنوت ،　۱۱۰/۲

السنن للدار قطنی،　باب صفۃ القنوت ،　۳۹/۲

# ۱۴۔ نوافل

## (۱) سنن ونوافل

۸۸۱۔ **عن** فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتَقَنُّعٌ یَدَیْكَ تَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا اِلٰی رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجُهَكَ وَتَقُوْلُ: یَارَبِّ،یَا رَبِّ! مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِیَ کَذَا کَذَا۔

**حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفل نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل، پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھکر عرض کر: اے میرے رب، اے میرے رب، جو ایسا نہ کرے وہ چنین وچناں یعنی ناقص ہے۔**

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۰

www.alahazratnetwork.org

## (۲) گھر میں نوافل کی فضیلت

۸۸۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِی بُیُوْتِکُمْ، فَاِنَّ خَیْرَصَلٰوۃِالْمَرْءِ فِی بَیْتِهٖ اِلَّاالْمَکْتُوْبَةَ

الاسد الصول ص۹

---

۸۸۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوۃ، ۱/۵۰
السنن لابی داؤد، باب صلوہ النهار، ۱/۱۸۳
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۹۵ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۲۱۲
شرح السنة للبغوی، ۳/۲۶۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۳۴۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۹۱، ۷/۵۲۷

۸۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل التطوع فی البیت ۱/۱۵۸
الصحیح لمسلم، باب استحبا ب صلوۃ النافلة، الخ، ۱/۲۶۶
السنن لای داؤد، باب فضل التطوع فی البیت، ۱/۲۰۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۸۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۱۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۳۷۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔ ۱۲م

۸۸۳۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهِ فِي مَسْجِدِی هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔ الاسد الصول ص ۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔ ۱۲م

## (۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸۴۔ **عن** عبد الله بن شقیق رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت ام المؤمنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما تطرعه فقالت : ان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا ، ثم یخرج فیصلی بالنا س ثم یدخل فیصلی رکعتین و کان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس عشاء و ید خل بیتی فیصلی رکتین و کان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر و کان یصلی لیلا طویلا قائما و لیلا طویلا قائداً و کان اذا قرء و وهو قائم رکع وسجد و هو قائم واذا قرء قائدا رکع و سجد و هوقاعد و کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۷

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

---

۸۸۳۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوة الرجل التطوع فی بیته، ۱۴۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۴/۵ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۳۱۹/۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳۰/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۹/۳ ☆ مشکوة المصابیح ، للتبریزی ، ۱۳۰۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۹۷/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۱/۳
۸۸۴۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الصلوة النافلة قائما او قاعدا، ۲۵۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب تفریع ابواب التطوع، ۱۷۸/۱

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے ۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے ۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لا کر دو رکعت پڑھتے ۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے ۔ رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے ۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ، لیکن جب کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا ۔ اور جب صبح صادق ہو جاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے ۔ ۱۲م

## (۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵ ۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقد رایت الناس فی زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانھم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اھلیھم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے ۔

۸۸٦ ۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبدالا شھل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتھم راھم یسبحون بعدھا فقال : ھذہ صلوۃ البیوت ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بنو عبد الاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی ۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

---

۸۸۵ ۔ فتح القدیر لابن ھمام، باب ادراک الفریضۃ، ۱/٤١٦

www.alahazratnetwork.org

نماز ہے۔

۸۸۷ ۔**عن** عبد الله بن شقيق رضى الله تعالىٰ عنه عن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى المغرب ثم يرجع الى بيتى فيصلى ركعتين ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہوکر دو رکعتیں ادا فرماتے۔۱۲م

۸۸۸ ۔**عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتانا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بنى عبد الا شهل فصلى بنا المغرب فى مسجدنا ثم قال : اِرْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِى بُيُوتِكُمْ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو عبد الاشہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب لو) اپنے گھر میں ادا کرو۔۱۲

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے۔ وہ کسی عذر و سبب سے تھا۔ ترک احیانا منافی سنیت واستحباب نہیں بلکہ اسکا مقرر و مؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے۔ فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں۔ اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

---

۸۸۷۔ السنن لابن ماجه ، باب فى ركعتين بعد المغرب ، ۱/۸۳

۸۸۸۔ السنن لابن ماجه ، باب فى ركعتين بعد المغرب ، ۱/۸۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۴۲۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۲۹۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۵۲۹ ☆ كنزالعمال للمتقى، ۱۹۴۲۲، ۷/۳۷۶

میں پڑھا کرو، تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے۔ اوران احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مراد نہیں ہوسکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔ اور قضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق ۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور یہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا : تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔ اہل بدعت کا خلاف انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہ ہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتیں فجر ورباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھکر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔ اور سنن بعدیہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر۔ اور اسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ سنن گھر تک آئیگا وہ سب حسنات میں لکھے جائینگے قال تبارك وتعالیٰ ۔

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہو وہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوۃ فی البیت کے منافی نہیں ۔نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔ مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقه ۔

مگر اب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادة شهرة ومكروه۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۵۹

فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۱۶

## (۵) امام و مقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹۔ **عن** المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی مَقَامِهِ الَّذِی صَلّٰی فِیهِ الْمَكْتُوبَةَ حَتّٰی یَتَنَحّٰی عَنْهُ۔ الاسد الصول ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل وسنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے۔ ۱۲م

۸۹۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :أَیَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ یَتَقَدَّمَ أَوْ یَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ یَمِینِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِی الصَّلٰوةِ یَعْنِی السُّبْحَةَ۔ الاسد الصول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہو کر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے بائیں پھر جائے۔ ۱۲م

## (۶) مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز

۸۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یصلی فی مکانہ الذی صلی فیہ الفریضۃ وفعلہ القاسم۔

الاسد الصول ص ۱۱

---

۸۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الامام یتطوع فی مکانہ، ۱/۹۱
السنن الکبری للبیھقی، ۲/۱۹۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۲۰۸
کنز العمال للمتقی، ۲۰۴۲۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۳۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۹۵۳ ☆

۸۹۰۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی الخ ۱/۱۴۴
السنن لابن ماجہ، ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲/۲۰۸

۸۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ باب مکث الامام فی مصلاۃ بعد السلام ۱/۱۱۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل وسنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی ۔ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا۔۱۲م

## (۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲ ۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة يصلى ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلى ركعتين وهو جالس فاذا اراد ان ير كع قام فركع ثم يصلى ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے ، آٹھ رکعات صلوۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر، لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہوجاتے ۔ پھر دو رکعتیں فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے ۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۸۹۳ ۔ **عن** اُم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لم يكن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شئى من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتى الفجر ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے ۔

## (۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹۴ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَى الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلِعُ الشَّمْسُ ۔

---

۸۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تعاهد ركعتى الفجر ، ۱/۲۵۱
الصحيح لمسلم ، باب استحباب ركعتى سنة الفجر ، ۱/۲۵۱
السنن لابى داؤد، باب ركعتى الفجر ، ۱/۱۷۸
۸۹۴۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى اعادتها بعد طلوع الشمس ، ۱/۵۷
المستدرك للحاكم ۱/۲۷۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳/۳۳۵
كنز العمال للمتقى، ۱۹۳۳۱، ۷/۳۷۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۲/۳۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔۱۲م

## (۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵ ـ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلٰوۃُ الصُّبۡحِ رَکۡعَتَانِ ، فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلهما فصلیتهما الآن فسکتَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

۸۹۶ ـ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معه الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فوجدنی اصلی فقال : مَهۡلًا یَاقَیۡسُ ! اصلاتان معا ، قلت : یا رسول اللہ ! انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال : فَلَا اِذًا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے ، جماعت کیلئے تکبیر کہی گئی ، میں نے آپکی اقتدا میں نماز صبح ادا کی ۔ پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا ۔فرمایا: اے قیس! ٹھہر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہوگئی ہیں ۔عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کرسکا۔فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

---

۸۹۵ـ السنن لابی داؤد ، باب من فاتته متی یقضیها ، ۱/۱۸۰
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی من فاتته الرکعتان ، ۱/۸۲
۸۹۶ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی من تفوته الرکعتان ، ۱/۵۷

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہی قیس تھے۔ انکا عذر سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں" جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے بچند وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند منقطع ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد ھذا الحدیث لیس بمتصل ، محمد بن ابراھیم التیمی لم یسمع من قیس ۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

www.alahazratnetwork.org

جامع ترمذی میں ہے۔

وروی بعضھم ھذاالحدیث عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراھیم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج فرای قیسا ۔

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامہ رواۃ نے اسے مرسلا روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عبدربہ بن سعید و یحییٰ ابن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق واحفظ ہیں مرسلا روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما یروی ھذاالحدیث مرسلاً

یہ حدیث مرسلا مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روی عبد ربہ ویحیٰ ابنا سعید ھذاالحدیث مرسلاً ان جدھم زیدا صلی

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور یحیی دونوں نے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے۔ کیونکہ یحیی کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔

**رابعاً۔** مدار اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

حدیث محمد بن ابراهیم لا نعرفه مثل هذاالامن حدیث سعد بن سعید ۔

ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔

اور سعد باوصفِ توثیق مقال سے خالی نہیں۔ ان کا حافظہ ناقص تھا۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا۔ امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: تکلموا فیه من قبل حفظه، ائمہ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لا جرم تقریب میں ہے۔ صدوق سئی الحفظ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابل نہیں ہوسکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت وحرمت متعارض ہوں حرمت وممانعت کو ترجیح دی جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۱۹ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۸/۱۵۳

## (۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلوۃ الصبح فصلاهما فی حجرۃ حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها ثم انه صلی مع الامام۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷۴

---

۸۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہو رہی تھی اور ابھی آپ نے سنت فجر ادا نہیں کیں تھیں ۔تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

## (۱۱) نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب

۸۹۸ ـ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔۱۲م

۸۹۹ ـ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ، قال : فاتیته فوجدته یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسه، فقال مالك یاعبد اللہ بن عمرو ، قلت حدثت یارسول اللہ ! انك قلت : صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا ، قال : اَجَلْ ، وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا، فرمایا: اے عبد اللہ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کو فرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کر نماز

---

۸۹۸ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ القاعد بالایماء ۱/۱۵۰
السنن لابن ماجه ، باب صلوۃ القاعد علی الصف، ۱/۸۷

۸۹۹ـ الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات ، ۱/۲۵۳

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرمارہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ ۱۲م

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرانور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔ یعنی میرے لئے پورا کامل واکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت وفضل رب الارباب ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

## (۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس ۔ فتاوی رضویہ،۳/۲۶۸

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

۹۰۱ ۔ **عن** زرارة بن أوفی رضی الله تعالیٰ عنه أن سعد بن هشام بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه أن یغزو فی سبیل الله فقدم المدینة فأرادأن یبیع عقاراله بها فیجعله فی السلاح والکراع ویجاهدالروم حتی یموت ، فلما قدم المدینة لقی أُناسا من اهل المدینة فنهوه عن ذلك وأخبره أن رهطا ستة أرادوا ذلك فی حیاة نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاهم نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ألیس لکم فیّ أُسوة ؟ فلما حدثوه بذلك راجع اِمراته وقد کان طلقها وأشهد علی رجعتها ، فأتی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فساله عن وتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابن عباس : ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : من ، قال : عائشة ، فأتها فسلها ثم ائتنی فأخبرنی بردها علیك ،فانطلقت الیها فاتیت علی حکیم بن أفلح فاستلحقته الیها فقال : ما أنا بقاربها ،لأنی نهیتها أن تقول فی هاتین الشیعتین شیئا فأبت فیهما الامضیا ،قال فاقسمت علیه فجاء فانطلقنا الی عائشة فاستاذنا علیها فأذنت لنا ،فدخلنا علیها

---

۹۰۰۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۶/۵۴

۹۰۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات، ۱/۲۵۶

فقالت : أحكيم فعرفته فقال : نعم ، فقالت : من معك ،قال : سعدبن هشام ،قالت : من هشام ؟ قال : ابن عامر ،فترحمت عليه وقالت خيرا ، قال قتادة : و كان أُصيب يوم أُحد ،فقلت : ياأُم المومنين ! أنبئنى عن خلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالت : الست تقرء القرآن ،قلت : بلى ؟ قالت : فإِن خلق نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان القرآن ، قال : فهممت أن أقوم ولا أسال أحدا عن شئ حتى أموت ،ثم بدالى فقلت : أنبئنى عن قيام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : ألست تقرء ! يا أيها المزمل ، قلت بلى ؟ قالت فان الله عزوجل افترض قيام الليل فى أول هذه السورة فقام نبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أصحابه حولا و أمسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا فى السماء حتى أنزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف و فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال : قلت يا أُم المؤمنين ! انبئى عن و تر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : كنا نعد له سوكه و طهوره فيبعثه الله ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك و يتوضا و يصلى تسع ركعات لا يجلس فيها الا فى الثامنة فيذكر الله بحمده و يدعو ه ثم ينهض و لا يسلم ثم يقوم فيصلى التاسعه ثم يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بنى فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم و أخذه اللحم أوتر بسبع و صنع فى الركعتين مثل صنعه أول فتلك تسع يا بنى !وكان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوةأحب أن يدا وم عليه وكان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشر ركعة ولا أعلم نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرأ القرآن كله فى ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح و لا صام شهراً كاملاً غير رمضان، قال :فانطلقت الى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال : صدقت، لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأ تيتهاحتى تشافهنى به ،قال : فقلت: لو علمت انك لا تد خل عليها ما حدثتك حديثها۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۵

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاریٰ سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونۂ عمل نہیں۔ یہ سنکر انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کرلی اور لوگوں کو گواہ بھی کرلیا۔ پھر یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندھی نہ کردوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں۔ پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ،رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہٰذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چلدیا لیکن حکیم بن افلح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت کے طالب ہوئے۔ اذن ملا تو اندر پہونچے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں۔ فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے۔ یہ سنکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلق کریم کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو سنو! حضور کا خلق کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سنکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھونگا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کردی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں۔ فرمایا: کیا تم نے 'یاایہا المزمل' نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوراں آخری حکم آسماں سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔تو قیام لیل اب نفل ہے۔پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالٰی جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔اس قعدہ میں اللہ تعالٰی کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق،تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔اور آپکی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو ان میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گذاری ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گذارا ہو،رمضان کے سوا۔پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ،رضی اللہ تعالٰی عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔۱۲م

۹۰۲۔ **عن** اُم المومنین اُم سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وھو جالس ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔۱۲م

---

۹۰۲۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر، جالسا، ۱/۸۵
التاریخ الصغیر للبخاری، ۲/۱۱۴ ☆ مشکوۃ المصابیح ، للتبریزی، ۱۲۷۴
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۵۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۹۶
علل الحدیث لابی لحاتم ۴۴۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۵۴

۹۰۳۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوتر بواحدة ثم يركع ركعتين يقرء فيهما وهو جالس ،فاذا أراد أن يركع قام فركع ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنادیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے۔۱۲م

## (۱۳) فرائض وسنن کے درمیان دعاوغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔ **عن** أبى رمثة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان أبو بكر وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما يقومان فى الصف المقدم عن يمينه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان رجل قد شهد التكبيرة الأُولىٰ من الصلوة، فصلى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأيت بياض خده ثم انفتل كانفتال أبى رمثة، يعنى نفسه فقام الرجل الذى أدرك معه التكبيرة الأُولىٰ ليشفع فوثب اليه عمر فأخذه بمنكبه فهزه ثم قال : اِجلس فلم يهلك أهل الكتاب الا أنه لم يكن بين صلوتهم فصل فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بصره فقال : أصاب الله بك يا ابن الخطاب ۔ الاسد الصول ص ۱۶

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے ۔ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے ۔حضور نے نماز سے فارغ ہوکر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی ۔پھر حضور مصلی پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما۔تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فورا کھڑے ہوگئے ۔ یہ دیکھ کر

---

۹۰۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى ركعتين بعد الوتر جالسا ، ۱/۸۵
تاريخ بغداد للخطيب ۱۳/ ۶۰ ☆ مشكوة المصابيح لتبريزى ۱۲۸۶

۹۰۴۔ المستدرك للحاكم ۱/۲۷۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۱۹۰
كنز العمال للمتقى، ۳۲۷۵۴ ☆
السنن لابى داؤد، ۱۰۰۸ كتاب الصلوه فى الرجل يطتوع فى مكانه الذى هل المكتوبه ۱/۱۴۴

أنت حفظت وصیتی فلایکن غائب احب الیك من الموت وھو آیتك ، وان انت ضیعت وصیتی فلایکن غائب ابغض الیك من الموت ولست بمعجزہ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۷

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے ۔اور خبردار! کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے ۔اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو۔اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو۔اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہوسکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دیئے گئے۔تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہونگا۔تاکہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہو جائے۔محض اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو جائے۔اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے۔اور اس وصیت کو پس پشت ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مبغوض و ناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکو گے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۱۶) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہوسکتا ہے؟

۹۰۷۔ **عن** محجن بن اورع الديلمي رضى الله تعالىٰ عنه قا ل: قا ل رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَاجِئۡتَ الۡمَسۡجِدَ وَ كُنۡتَ قَدۡ صَلَّيۡتَ فَاُقِيۡمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَ النَّا سِ وَ اِنۡ كُنۡتَ قَدۡ صَلَّيۡتَ۔　　فتا وىٰ رضويہ ۳/۳۶۴

حضرت محجن بن اورع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

۹۰۸۔ **عن** يزيد بن اسود رضى الله تعالىٰ عنه قا ل: قا ل رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَا صَلَّيۡتُمَا فِي رِحَا لِكُمَا ثُمَّ أَتَيۡتُمَا مَسۡجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمۡ فَاِ نَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۹۰۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قا ل: قال رسو ل الله تعالىٰ عليه وسلم: سَيَكُونُ عَلَيۡكُمۡ بَعۡدَ اُمَرَآءُ تَشۡغُلُهُمۡ أَشۡيَآءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقۡتِهَا حَتّٰى يَذۡهَبَ وَ قۡتُهَا فَصَلُّو الصَّلٰوةَ لِوَقۡتِهَا، فقا ل رجل: يا رسول الله ااصلى معهم، قا ل: نَعَمۡ، اِنۡ شِئۡتَ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر کچھ مدت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

---

۹۰۷۔ السنن للنسائی، باب اعادة الصلوة مع الجماعة، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۵ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ۱/۱۰۲
۹۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب من صل فی منزله الخ، ۱/۸۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل يصلی وحدهثم يدرك الجماعة، ۱/۳۰
السنن للنسائی، باب اعادة الفجر مع الجمع لمن وحده، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱
۹۰۹۔ السنن لابی داؤد، باب اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت، ۱/۶۲

وقت پر نماز ادا نہیں کرینگے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔۱۲م

۹۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّیْتَ فِی اَھْلِکَ ثُمَّ اَدْرَکْتَ فَصَلِّھَا اِلَّا الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہوجاؤ مگر فجر ومغرب میں ایسا نہ کرو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

۹۱۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَآءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ، اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا، قال: قلت: فما تامرنی؟ قال: صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا، فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَکَ نَافِلَۃٌ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حکمراں مسلط ہونگے کہ نماز کو فوت کردینگے۔یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے۔فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔پھر اگر انکے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۲۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یصلی احد نافی منزلہ الصلوۃ ثم یأتی المسجد و تقام الصلوۃ فاصلی معھم، فاجد فی نفسی من ذلک شیأ فقال أبو أیوب: سألنا عن ذلک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: فذلک لہ سھم جمع۔ فتاوی رضویہ ۳۔۳۶۷

---

۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی بیتہ، ۲/۴۲۲

۹۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب کراھیۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتھا المختار ۱/۲۴۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۱۲۴

کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷۶، ۷/۶۴۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ۲/۲۴۰

۹۱۲۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزلہ الخ، ۱/۸۵

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا ہے پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا، لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

٩١٣۔ **عن** یزید بن الأسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فِی رَحْلِہٖ ثُمَّ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّھَا مَعَہٗ فَاِنَّھَا لَہٗ نَافِلَۃٌ ۔　　فتاوی رضویہ ٣/٣٦٧

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔ ١٢م

٩١٤۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فقال: انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوۃ مع الامام افاصلی معہ فقال لہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما: نعم، قال الرجل : ایتهما اجعل صلوتی۔ فقال لہ ا بن عمر : او ذالک الیک ،انما ذلک الی اللہ یجعل ایتهما شاء۔

فتاوی رضویہ ٣/٣٦٧

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہو جاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ فرمایا: ہاں، اس شخص نے کہا: میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟ فرمایا: کیا یہ تیرے اختیار میں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمالے۔ ١٢م

٩١٥۔ **عن** ابن امرأۃ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

---

٩١٣۔ السنن لابی داؤد،　باب من صلی فی منزلہ،　١/٨٥

٩١٤۔ الموطا لمالک ،　باب اعادۃ الصلوۃ مع الامام　٦/١٤

٩١٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ،　٢٣٣٤٠،　٧/١٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: سَیَکُوْنُ اُمَرَآءُ یَشْغَلُھُمْ أشْیَاءُ ، یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا ، فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا، ثُمَّ اجْعَلُوا صَلاتَکُمْ مَعَھُمْ تطوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کر نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کر دینگے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۵۔ قیام اللیل

## (۱) قیام اللیل کی فضیلت

۹۱۶۔ **عن** جابر بن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا قَامَ أَحَدُ كُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكِ ، اِنَّ أَحَدَ كُمْ اِذَا قَرَءَ فِي صَلَاتِهٖ وَضَعَ مَلِكٌ فَاهُ عَلىٰ فِيْهِ وَ لَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَیْءٌ اِلَّا دَخَلَ فِي فَمِ الْمَلَكِ ۔ احکام شریعت ۱۳۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔۱۲م

۹۱۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الصَّلوٰةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلوٰةُ اللَّيْلِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔۱۲م

## (۲) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

۹۱۸۔ **عن** المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول : قام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی تو رمت قد ماہ ، فقیل لہ : غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک و ما

---

۹۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۳۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۳۲۹۳

۹۱۷۔ الصحیح لمسلم ، باب صوم سرر شعبان ، ۱/۳۶۸

السنن لابی داؤد، باب صوم سرر المحرم ، ۱/۳۳۰

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۴۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۸۶۳۷

۹۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لک فتحا مبینا ، ۲/۷۱۶

الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاجتھاد فی الصلوۃ ، ۱/۵۵

الصحیح لمسلم ، باب اکثار العمل و الاجتھاد فی العبادۃ ۲/۳۷۷

تاخر ، قال: أفلا اکون عبدا شکورا۔　　　　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔ عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپکے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ ۱۲م

۹۱۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقوم من اللیل حتی تتفطر قد ماہ ، فقالت عائشة : لم تصنع هذا؟ یا رسول اللہ ! و قد غفر اللہ لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر ، قال : أفلا أحب أن أکون عبدا شکورا۔　　　　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شگاف

---

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۹۱۸۔ السنن للنسائی، الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل، ۱/۱۶۶
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی طول القیام فی الصلوة، ۱/۱۰۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۲۵۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۱۱۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۹۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۷۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/۷۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۵۲۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۶ ☆ شرح السنة للبغوی ۴/۴۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۷/۲۵۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۲۲۰
التفسیر للبغوی، ۴/۱۷۴ ☆ میزان الاعتدال ، ۴۷۳۱
بدائع المنن للساعاتی، ۳۱۶ ☆ المجروحین لابن حبن ، ۱/۱۶۱
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۵۸۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۱۸۵
المغنی للعراقی ، ۴/۷۸ ☆ الشفا للقاضی عیاض ، ۱/۴۶۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۳۳۱ ☆ الزهد لاحمد بن حنبل ، ۱۷
مناهل الصفا، ۲۶ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۲/۱۱۱
التمهید لابن عبدالبر، ۶/۲۲۴ ☆ الزهد لابن المبارك ، ۳۶
کنز العمال للمتقی، ۱۸۵۸۰، ۷/۱۷۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۳/۲۳۲

۹۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لك فتحا مبینا، ۲/۷۱۶
الصحیح لمسلم ، باب اکثار الاعمال و الاجتهاد فی العبادة، ۲/۳۷۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۱۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۴۲۶
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۵۸۴ ☆

آجاتا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔ ۱۲م

## (۳) وقت صلوۃ اللیل

۹۲۰۔ **عن** أياس بن معاوية المزنی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا بُدَّ مِن صَلوۃِ بِلَیلٍ، وَلَو حَلبُ نَاقَةٍ، وَلَوْ حَلْبُ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ فَهُوَ مِنَ الَّليْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہیئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔ ۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جدالممتار ۱/ ۳۲۷

## (۴) تعداد رکعات صلوۃ اللیل

۹۲۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالی عنها قالت: كانت صلوة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیر ه ثلث عشرة ركعة بالليل منها ركعتا الفجر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۹۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۰۳
الاصابہ لابن حجر، ۱/ ۳۹۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۲۵۲
۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف صلوۃ اللیل، ۱/ ۱۵۳
الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات، ۱/ ۲۵۵
المؤطا لمالک، ۴۲، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۵۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔۱۲م

## (۵) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

۹۲۲۔ **عن** اُم المؤنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : مَا مِنْ اِمْرَءٍ تَکُوْنُ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ یَغْلِبُہٗ عَلَیْھَا نَوْمٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ صَلٰوتِہٖ وَ کَانَ نَوْمُہٗ عَلَیْہِ صَدَقَۃً۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نینداس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔۱۲

۹۲۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أتٰی فِرَاشَہٗ وَ ھُوَ یَنْوِی اَنْ یَّقُوْمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی أَصْبَحَ کُتِبَ لَہٗ مَا نَوٰی وَ کَانَ نَوْمُہٗ صَدَقَۃً عَلَیْہِ مِنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیگا پھر وہ سوتا ہی رہ گیا صبح تک، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عزوجل کی

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۹۲۲۔ السنن لابی داؤد، باب من نوی القیام فنام، ۱/۱۸۶
السنن للنسائی، باب من کان صلوته باللیل فغلبه علیها النوم، ۱/۱۹۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۴۰۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۳/۶۶
ارواء الغلیل للالبانی ۲/۴۰۹ ☆ تجرید التمهید لابن عبدالبر، ۵۰۵
المؤطا لمالك، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۹۵

۹۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی من نام عن حزبه من اللیل، ۱/۹۵
السنن للنسائی، باب من اتی فراشه و هو ینوی القیام فنام، ۱/۱۹۹
المؤطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۲
المستدرك للحاکم ۱/۳۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۵
الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۰۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۹۱، ۷/۷۸۳
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۴۵۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۴۸

طرف سے اس پر صدقہ ہوجاتی ہے ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹

## (۶) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

۹۲۴۔ **عن** الحجاج بن عمرو بن غزیة صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بحسب احدکم اذا قام من اللیل یصلی حتی یصبح أنه قد تهجد ، إنما التهجد المرء یصلی الصلوۃ بعد رقدة ، ثم الصلوۃ بعد رقدة ، وتلك کانت صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔ ۱۲م

## (۷) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

۹۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج لیلة فإذا هو بأبی بکر یصلی یخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو یصلی رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یَا أَبَا بَکْرٍ ! مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّی تَخْفَضُ صَوْتَكَ ، قال : قد اسمعت من ناجیت ، یا رسول اللہ ! قال : وقال لعمر، مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّی رَافِعًا صَوْتُكَ قال : فقال : یا رسول اللہ ! اوقظ الوسنان و اطرد الشیطان ـ فتاوی رضویہ ۳/۴۸۱

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرۂ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق نماز میں آہستہ

---

۹۲۴۔ المعجم الکبری للطبرانی، ۳/۲۲۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۷۷

۹۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب رفع الصوت بالقرأة الخ، ۱/۱۸۸

قرأت کررہے ہیں۔ پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا جب تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔ عرض کیا: یارسول اللہ! جس سے مناجات کر رہا تھا اسے سنا رہا تھا۔ پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ عرض کی: یارسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ ۱۲م

۹۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال: قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ! أَنْتَ تَقْرَءُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، قال: كلام طيب يجمعه الله بعضه الى بعض، فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔ بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۂ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ ۱۲م

## (۸) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

۹۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: بت عند خالتی ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها، فقام النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فاتی حاجته فغسل وجهه و يديه ثم نام ثم قام فاتی القربة فاطلق شناقها ثم توضأ وضوء بين وضوئين لم يكثر و قد ابلغ فصلی فقمت فتمطيت كراهية ان يری انی كنت انقيه فتوضأت فقام يصلی، فقمت عن يساره فاخذ باذنی فادارنی عن يمينه فتتامّت صلوته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و كان اذا نام نفخ فاذنه بلا ل بالصلوٰة فصلی ولم يتوضأ۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

---

۹۲۶۔ السنن لابی داؤد، باب رفع الصوت بالقرأة، الخ، ۱/ ۱۸۸

۹۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الدعا اذا انتبه من الليل، ۲/ ۹۳۵

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے چہرۂ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کو لیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر داہنی جانب کھڑا کر لیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو خراٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ **عن** عمر و بن عنبسة السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ای اللیل اسمعُ؟ قال : جَوفُ اللَّیلِ الآخِرِ ، فَصَلِّ مَا شِئتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشهُودَةٌ مَکتُوبَةٌ حَتّٰی تُصَلِّی الفَجرَ ، ثُمَّ اقتَصِر حَتّٰی تَطلَعَ الشَّمسُ وَ تَرتَفِعَ قَیسَ رُمحٍ اَو رُمحَینِ ۔　　جدالممتار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسقدر چاہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

---

۹۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب من رخص فیهما اذا کانت الشمس، الخ ۱/۱۸۱
المستدرك للحاکم، ۱/۲۶۹ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٤/٥٥
اتحاف السادة للزبیدی، ٥/١٦٤ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۵۰

رہو کہ سورج طلوع ہو کر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔۱۲م

## (۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم: یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ ۔ فتاوی رضویہ ۳۳۱/۳

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔۱۲م

---

۹۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل ، ۱۵۴/۱
الصحیح لمسلم ، باب النھی عن صوم الدھر الخ ، ۳۶۶/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی قیام اللیل ، ۹۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱۷۰/۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۴۴۵/۱
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۱۲۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۲۳۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۸۲، ۷۸۱/۷ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۵۷/۱۶

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# ١٦۔ جمعہ

## (١) فضیلت یوم جمعہ

٩٣٠۔ **عن** أوس بن أوس رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِفِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قال: قالوا: يا رسول الله ! كيف تعرض صلوتنا عليك و قد ارمت يعنى بليت فقال : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ فتاوی رضویہ ٤/٣٥

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اوراسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے؟ آپ تو رمیم ہوچکے ہونگے یعنی گلی ہڈی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم حرام فرمادیئے ہیں۔١٢م

فتاوی رضویہ ٦/١٣٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

٩٣٠۔ السنن لابی داؤد ، باب تفريع ابواب الجمعة ، ١/١٥٠
السنن لابن ماجه ، باب فضل الجمعة ، ١/٧٧
السنن للنسائى، باب اكثار الصلوة على النبی ﷺ يوم الجمعة ، ١/١٥٤
المستدرك للحاكم ، كتاب الجمعة ، ١/٢٧٨

| | | ☆ | | |
|---|---|---|---|---|
| المسند لاحمد بن حنبل ، | ٤/٨ | ☆ | الجامع الصغير للسيوطى ، | ١/١٥٠ |
| الصحيح لابن خزيمة ، | ١٧٣٣ | ☆ | مشكوة المصابيح للتبريزى، | ١٣٦١ |
| الدر المنثور للسيوطى ، | ٥/٣٣٨ | ☆ | تاريخ دمشق لابن عساكر ، | ٣/١٥٧ |
| ارواء الغليل للآلبانى، | ١/٣٤ | ☆ | المصنف لابن ابى شيبة، | ٢/١٤٩ |
| الترغيب و الترهيب للمنذرى ، | ١/٤٩١ | ☆ | التوسل للالبانى ، | ٥٨ |
| تلخيص الحبير لابن حجر ، | ٢/٧٢ | ☆ | كنز العمال للمتقى، ٢٢٠٢، | ١/٤٩٩ |
| المسند للربيع، | ٥٥٠ | ☆ | المعجم الكبير للطبرانى، | ١/١٨٦ |
| السنن الكبرى للبيهقى، | ٣/٢٤٩ | ☆ | التفسير لابن كثير ، | ٥/٢٧٥ |
| الاذكار اكلنووية ، | ١٠٦ | ☆ | البداية و النهايةلابن كثير، | ٥/٢٧٥ |
| الحاوى للفتاوى للسيوطى ، | ٢/٢٦٤ | ☆ | ميزان الاعتدال للذهبى، | ٢٩٩١ |

۹۳۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی یَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۶۵/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے۔ اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ ۱۲م

۹۳۲۔ **عن** أبی لبابة بن المنذر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَ اَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالیٰ ، فِیْهِ

---

۹۳۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجمعة، ۲۸۲/۱
الجامع للترمذی، باب فضل یوم الجمعة، ۶٤/۱
السنن لابی داؤد کتاب الصلوة باب تفریع ابواب الجمعة، ۱۵۰/۱
السنن للنسائی، باب ذکر فضل یوم الجمعه، ۱۵٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۲/۲ ☆ الموطا لمالك،
السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۱/۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۲۷۸/۱
الکشاف، ۱۷۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۰/۱
التفسیر للبغوی، ۹۳/۷ ☆ السنن للدارمی،
الصحیح لابن خزیمة، ۱۷۲۹ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۲۶۳/۸
ارواء الغلیل للآلبانی، ۲۲۷/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤۸/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۲٤ ☆ المسند للشافعی، ۷۲
مشکوة المصابیح للتبریزی ۱۳۵۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ٤۶۰/۲
بدائع المنن للساعاتی، ٤۲۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۶/۳
تجرید التمهید لابن عبد البر، ۶۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۵۰، ۷۱۱/۷
المسند للربیع بن حبیب، ۵۷/۱ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۸۰/۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ٤۲۳/۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱۷۹/۱
التفسیر للقرطبی، ۵۱/۱۸ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱۱۵/۱

۹۳۲۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ٤۸۹/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳/۵
مشکوة المصابیح للتبریزی ۱۳۶۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۶۱، ۷۱۳/۷
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۶۶/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۵۰/۲

خَمسُ خِلَالٍ ، خلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدمَ وَ أَهبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدمَ اِلَى الْأَرضِ ، وَ فِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسأَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبدُ شَيئاً اِلَّا أَعطَاهُ اِيَّاهُ مَالَمْ يَسأَلْ حَرَامًا ، وَ فِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ ، وَ لَا سَمَاءٍ ، وَلَا أَرضٍ ، وَ لَا رِيَاحٍ ، وَلَاجِبَالٍ ، وَ لَا بَحرٍ اِلَّا وَهُنَّ يَشفَقنَ مِنْ يَومِ الْجُمُعَةِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۹۵

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔ اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے۔ اسی دن وصال فرمایا۔ اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطا فرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ ۱۲م

۹۳۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَبعَثُ الْأَيَّامَ يَومَ الْقِيَامَةِ عَلیٰ هَيْأَتِهَا وَ يَبعَثُ الْجُمُعَةَ زَهرَآءَ مُنِيرَةً أَهلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تُهدِی اِلیٰ كَرِيمِهَا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کرکے لیجاتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۶/ ۲۰۲

۹۳۴۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۹۳۳۔ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۷۷ ☆ الصحيح لابن خزيمة ۱۷۳۰
الكامل لابن عدی ، ۴/ ۱۵۲۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۷۰۶
كنز العمال للمتقی، ۲۰۹۱۰ ، ۷/ ۶۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۶/ ۲۱۶
التفسير للقرطبی، ۱۸/ ۱۱۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۱۷

۹۳۴۔ السنن لابن ماجه ، باب ذكر وفاته و دفنه ﷺ ، ۱/ ۱۱۹
السنن الكبریٰ للبيهقی، ۳/ ۲۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/ ۱۴۴
المطالب العالية لابن حجر، ۳۳۲۲، ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/ ۴۹۸

عليه وسلم : أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ أَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ اِلَّاعُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا،قال : قلت و بعد الموت ، قال : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کروکہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔اور مجھ پر جوشخص بھی درود پڑھتا ہے اسکا درودضرور پیش کیا جاتا ہے۔حضرت ابودرداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا:اوروصال کے بعد۔فرمایا:وصال کے بعدبھی۔بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پرحرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کوکھائے۔تواللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

## (۲) جمعہ کہاں پڑھا جائے

۹۳۵ ۔**عن** أمير المؤمنين علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : لا جمعة و لا تشريق الا فی مصر جامع۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اورتکبیرتشریق شہرہی میں واجب ہیں۔۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶۷۲/۳

۹۳۶۔ **عن** عطا ء بن ابی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا كنت فی قرية جامعة فنودی بالصلوٰة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهد ها ان سمعت النداء

---

۵۳۴۔ التفسير لابن كثير، ۴۶۴/۶ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۳۶۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۴۱/۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱۸۹/۱
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۱۴۷/۱ ☆ كنزالعمال للمتقی، ۲۱۸۰، ۵۱۷/۱
المسند للشافعی، ۷۰ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۵۱۷/۲

۹۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القری الصغار، ۱۶۷/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۷/۲ ☆ الكامل لابن عدی، ۲۸۷/۱
نصب الراية للزيلعی، ۱۹۵/۲

۹۳۶۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القری الصغار، ۱۶۹/۳

www.alahazratnetwork.org

او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضي و الدور المجتمعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها ببعض كهئية جدة۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۷۲

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہو اور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف وصفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہو اور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ۱۲م

## (۳) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

۹۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبۂ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

۹۳۸۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهٖ صَهٖ فَقَدْ لَغَا ،

---

۹۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الانصات يوم الجمعة ، ۱/۱۲۸
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ۱/۲۸۱
السنن لابی داؤد كتاب الصلوة باب الكلام و الامام يخطب، ۱/۱۵۸
السنن للنسائی، باب الانصفا للخطبة يوم الجمعة ، ۱/۱۵۸
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الاستماع للخطبة، ۱/۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۷۲ ☆ السن للدارمی، ۱/۳۲٤
المصنف لعبد الرزاق، ۵۲۲٤، ۳/ ۲۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/۲۵۸
نصب الراية للزيلعی ، ۲/۲۰۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۶۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/٤۰۹ ☆ السلسله الصحيحة للالبانی، ۱/۱۱۸
۹۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فضل يوم الجمعة، ۱/۱۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/٤۷٤ ☆ الجامع الكبير ، ۲/۶۳

وَ مَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهٗ فِي جُمُعَتِهٖ تِلْكَ شَيْءٌ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔　　فتاوی رضویہ ٣/٦٩٧

٩٣٩۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ يَّتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ، وَ الَّذِي يَقُوْلُ لَهٗ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔　　فتاوی رضویہ ٣/٦٩٧

## (٤) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

٩٤٠۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم یخطب خطبتین یقعد بینھما۔　　فتاوی رضویہ ٣/٦٨٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیاں بیٹھتے۔١٢م

## (٥) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

٩٤١۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعة اذا قام رجل فقال : یا رسول اللہ ! ھلك الکراع ، ھلك الشاء ، فادع اللہ ان یسقینا فمدیدیه و دعا۔　　فتاوی رضویہ ٣/٦٩٧

---

٩٣٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢٣ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/٩٠
کنز العمال للمتقی، ٢١٢٠٦، ٧/٧٤٥ ☆

٩٤٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب القعدة بین الخطبتین، ١/١٢٧
الصحیح لمسلم ، کتاب الجمعة، ، ١/٢٨٣
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین، ١/٦٧
السنن لابن ماجه ، با ب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة، ١/٧٩
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/٥٢ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ٣/٧٠

٩٤١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستقاء فی الخطبة، ١/١٢٧

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔

## (۶) خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

۹۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دنا من منبرہ یوم الجمعۃ سلم علی من عند ہ من الحلوس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجھہ ثم سلم قبل ان یحلس۔

جد الممتار ۱/۲/۳۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہونچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔ ۱۲م

۹۴۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صعد المنبر سلم۔　　جد الممتار ۱/۲/۳۷

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے ۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف وواہی کہنے کے بعد فرمارہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

---

۹۴۲۔ السنن الکبری للبیہقی، ۳/۲۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۷۸

۹۴۳۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ، ۱/۷۹

السنن الکبری للبیہقی، ۳/۲۰۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۴/۲۴۲

کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۷۷، ۷/ ۶۴

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اوران احادیث کے ذریعہ امام اعظم وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جدالممتار ١/ ٣٧٢

## (٧) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

٩٤٤۔ **عن** الحکم بن حزن الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقمنا بھا ای بالمدینة الطیبة ایاما ، شھدنا فیھا الجمعة مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقام متوکأ علی عصا اوقوس۔ جدالممتار ١/ ٣٨٧

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چندروز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکار لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ ١٢م

## ﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے " واقعة عین لا تعم " کہ کسی معین وخاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔ جدالممتار ١/ ٣٧٨

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

٩٤٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخطب علی قوس ، ١/ ١٥٦

# ۱۷۔عیدین

## (۱)عیدین کی نمازاوروعظ ونصیحت

۹۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظھن و ذکر ھن و امرھن بالصدقۃ ۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عیدالفطر یا عیداضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا ،پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اوران کووعظ ونصیحت سے نوازاورصدقہ کاحکم دیا۔۱۲م

۹۴۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما أن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام فبدأ بالصلوٰۃ ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکر ھن و ھو یتو کأ علی ید بلال و بلال باسط ثوبہ تلقی فیہ النساء صدقۃ۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد لوگوں کوخطبہ دیا۔ جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اورعورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکونصیحت فرمائی۔آپ حضرت بلال کے ہاتھ پرٹیک لگائے ہوئے اورحضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔۱۲م

---

۹٥٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء و لحیض الی المصلی، ۱۳۳/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الصلوۃ العیدین ، ۲۸۹/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی صلوۃ العیدین ، ۹۲/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ باب الخطبۃیوم العید، ۱۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۱ ☆ السنن للنسائی، موعظۃ الامام النساء الخ، ۱۸۰/۱

۹٤٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المشی والرکوب الی العید ، الخ، ۱۳۱/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب صلوۃ العیدین ، ۲۸۹/۱

## (۲)عیدین کی نماز دورکعت ہے

۹۴۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم اضحی فصلی العید الرکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیداضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دورکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھرلوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

## (۳)خطبۂ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : شھدت صلوۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمرو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم فکلھم یصلیھا قبل الخطبۃ ثم یخطب۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق، امر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔۱۲م

۹۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلوۃ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔۱۲م

۹۵۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۹۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، استقبال الامام الناس خطبۃ العید، ۱/۱۳۳
۹۴۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الصلوۃ العیدین ، ۱/۲۸۹
الجامع الصحیح للبخاری، الخطبۃ بعد العیدین ، ۱/۱۳۱
۹۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، المشی و الرکوب الی العید ، ۱/۱۳۱
۹۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کلام الامام و الناس فی خطبۃ العید ۱/۱۳۴

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوۃ ان بعید ذبحہ ، فقام رجل من الانصار فقال : یا رسول اللہ! جیران لی ، اما قال بھم خصاصۃ و اما قال بھم فقر ، وانی ذبحت قبل الصلوٰۃ ، وعند ی عناق لی احب الی من شاتی لحم فرخص لہ فیھا ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت انس بن مالک رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا تو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔ لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کردی۔ اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔ ۱۲م

۹۵۱۔ **عن** جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانھا و من لم یذبح فلیذبح باسم اللہ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔ اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔ ۱۲م

۹۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یصلون العیدین قبل الخطبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

---

۹۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کلام الامام و الناس فی خطبۃ العید، ۱/۱۳۴
۹۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الخطبۃ بعد العید ۱/۱۳۱
الجامع للترمذی ، باب فی صلوۃ العیدین قبل الخطبۃ، ۱/۷۰
السنن للنسائی، باب صلوۃ العیدین قبل الخطبۃ، ۱/۲۳۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔۱۲م

۹۵۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب فیأمر بالصدقة فیکون اکثر من یتصدق انس ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔ تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔۱۲م

۹۵۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی ، فاول شئی یبدأ بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلو س علی صفوفہم فیعظہم و یوصیہم ، فان کان یرید أن یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشیٔ أمر بہ ثم ینصرف۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے۔ سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے روبرو کھڑے ہو کر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔ پھر اگر کسی جگہ جہاد وغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجنا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔ یا کسی دوسری چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

---

۹۵۳۔ السنن للنسائی، باب حث الامام علی الصدقة فی الخطبة ، ۱/۲۳٤

۹۵٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، ۱/۱۳۱

۹۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حضرت بالعید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بنا العید ثم قال : قد قضینا الصلوۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس و من احب ان یذھب فلیذھب ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۱

## (۴) خطبہ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

۹۵۶۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت الصلوۃ فی العید ین قبل الخطبۃ ثم یقف الامام علی راحلتہ بعد الصلوۃ فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامۃ ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کرکے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان واقامت ہوتی۔

## (۵) عید کے دن کی فضیلت

۹۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : اِذَا کَانَتْ غَدَاۃُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلآئِکَۃَ فِی کُلِّ بَلَدٍ ( و ذکر الحدیث الی ان قال ) فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰی مُصَلَّاھُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ (و ساق ) وَ یَقُوْلُ: یَا عِبَادِی ! سَلُوْنِی فَوَعِزَّتِی وَ جَلَالِی ، لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ شَیْأً فِی جَمْعِکُمْ لِآخِرَ تِکُمْ اِلَّاأَعْطَیْتُکُمْ،وَلَا لِدُنْیَا کُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَکُمْ ، فَوَعِزَّتِی لَاَسْتُرَنَّ عَلَیْکُمْ عَثَرَاتِکُمْ مَارَاقَبْتُمُونِی ، وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا اُخْزِیْکُمْ وَلَا أَفْضَحُکُمْ بَیْنَ أَصْحَابِ الْحُدُوْدِ ، وَ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَکُمْ قَدْ أَرْضَیْتُمُونِی وَرَضِیْتُ

---

۹۵۵۔ السنن لابن ماجہ ، با ب ما جاء فی انتظار الخطبۃ بعد الصلوٰۃ ۱/۹۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ، باب الجلوس للخطبۃ، ۱/۱۶۳
۹۵۶۔ کتاب الآثار لمحمد ، با ب صلوۃ العیدین ، ۴۱
۹۵۷۔ شعب الایمان للبیہقی ، ۳/۳۳۷

عَنۡکُمۡ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔(اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہرنا کہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔ پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں(مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔ پھر فرمایا) رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت وجلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤنگا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کروگے اس میں تمہارے لئے نظر کرونگا۔(یعنی دنیا کی چیزیں خیر وشر دونوں کی متحمل ہیں۔ اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھوگے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤنگا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت ورسوانہ کرونگا۔ پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔ بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔ اس کلام مبارک کا اول" یا عبادی سلونی " ہے۔ یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔ اور آخر انصرفوا مغفورا لکم ، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔ تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل وعلا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر وائے بدبختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔" نسأ ل اللہ العفو و العافیۃ۔ آمین۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۲

## (۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ **عن** اُم عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کنا نومران نخرج یوم العید حتی تخرج البکر من خدرھا حتی تخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرھم و یدعون بدعائھم یرجون برکۃ ذلک الیوم و طھرتہ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہانتک کہ کنواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاوی رضویہ ۷۸۲/۳

## (۷) عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ **عن** بریدۃ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے۔اور عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے۔۱۲م

۹۶۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من السنۃ ان لا یخرج یوم الفطرحتی یطعم و لا یأکل یوم الاضحی حتی یرجع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عیدگاہ جانا اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر کھانا سنت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

۹۶۱۔ **عن** بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ

---

۹۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب شھود الحائض للعیدین ، ۱۳۲/۱
۹۵۹۔ الجامع للترمذی، باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، ۷۱/۱
۹۶۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۳/۱ ☆ مجمع الزوزائدللھیثمی، ۱۹۹/۲
۹۶۱۔ السنن للدار قطنی، کتاب العیدین ، ۱۸۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل ، وکان لا یأکل یوم النحر حتی یرجع ، فیأکل من اضحیتہ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عیدگاہ تشریف لیجاتے اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر قربانی کا گوشت تناول فرماتے ۔ ۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۸۔ نماز کسوف

## (۱) سورج گرہن کی نماز

۹۶۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم مات ابرھیم بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الناس : انما انکسفت لموت ابرھیم ، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات ، بدأفکبر ثم قرأ فاطال القراء ة ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع ، فقرأ قرأة دون القرأة الاولی، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع فقرأ قرأة دون القرأة الثانیة، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع، ثم انحد ر بالسجود فسجد سجدتین ، ثم قام فرکع أیضا ثلث رکعات لیس فیها رکعة الا التی قبلها اطول من التی بعد ھا و رکوعه نحوا من سجوده ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفه حتی انتھینا ، و قال أبو بکر حتی انتھی الی النساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معه حتی قام فی مقامه فانصرف حین انصرف و قد أضت الشمس فقال : یا ایھا الناس ! انما الشمس و القمر أیتان من ایات اللہ و انھما لا ینکسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بکر لموت بشر ، فاذا رأیتم شیأ من ذلك فصلو حتی تنحلی ، ما من شئ توعدونه الاو قد رأیته فی صلاتی ھذه ، لقد جئ با لنار وذلکم حین رأیتمونی تأخرت مخافة أن یصیبنی من لفحھا ، و حتی رأیت فیھا صاحب المحجن یحر قصبه فی النار کان یسرق الحاج بمحجنه ، فان فطن له قال : إنما تعلق بمحجنی ، و أن غفل عنه ذھب به و حتی رأیت فیھا صاحبة الھرة التی ربطتھا فلم تطعمھا ولم تدعھا تأکل من خشاش الأرض حتی ما تت جوعا ، ثم جئی بالجنة و ذلکم حین رأیتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی و لقد مددت یدی وانا ارید ان اتناول من ثمرھا لتنظرو الیه ، ثم بدأ لی ان لا افعل ، فما من شئ توعدونه الاقدر أیته فی صلوتی ھذه۔

---

۹۶۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف ، ۱/۲۹۷

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ار جمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔اس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی پھر خوب لمبی قرأت کی، پھر اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم، پھر اس قرأت وقیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دوسجدے کئے۔پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرأت اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم، اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہونچ گئے۔پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہونچ گئے۔پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے۔جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھانس لیتا۔اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہدیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی۔اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔پھر جنت میرے سامنے لائی گئی۔یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑلوں تاکہ تم انکو دیکھو۔لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔
غرضکہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جنکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔۱۲م

۹۶۳۔ **عن** أسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : خسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و وھی تصلی فقلت : ما شأن الناس یصلون ، فاشارت برأسھا الی السماء فقلت : آیۃ ، قالت : نعم ، فاطال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم القیام جد ا حتی تجلانی الغشی فاخذت قربۃ من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی رأسی او علی وجھی من الماء ، قالت : فانصرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس ، فحمدہ اللہ و اثنی علیہ ، ثم قال: أَمَّا بَعْدُ ! مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ أَکُنْ رَأَیْتُہٗ اِلَّا قَدْرَأَیْتُہٗ فِی مَقَامِی ھٰذَا حَتّٰی الْجَنَّۃَ وَ النَّارَ ، وَ اِنَّہٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِقَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، لا ادری ای ذلک قالت اسمآء : فیوتی احدکم فیقال ما علمک بھذا الرجل ؟ فاما بالمؤمن او الموقن ، لا ادری ای ذلک قالت اسماء؟ فیقول :ھو محمد ، ھو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، جاء بالبینات و الھدی ، فاجبنا و اطعنا ثلاث مرار ، فیقال لہ ، نم قد کنا نعلم انک لتومن بہ فنم صالحا ، و اما المنافق او المرتاب لا ادری ای ذلک قالت اسمآء؟ فیقول : لا ادری سمعت الناس یقولون شیأ فقلت ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج گہن ہوا۔ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہونچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔ حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کردیا کہ مجھے غشی آنے لگی ۔لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔ فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر حضور

---

۹۶۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الکسوف ، ۲۹۸/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ النساء مع الرجال فی الکسوف ، ۱/ ۱۴۴

نے خطبہ دیا۔اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔پھر اسکے بعد فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤ گے یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤ گے۔روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا موقن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لیکر آئے۔ہم نے فرمانبرداری اور اطاعت کی۔تین مرتبہ یہ ہی جواب دیگا۔پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سو جا۔اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا اچھی طرح سو جا۔لیکن منافق یا مذبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں ۔ کہیگا میں نہیں جانتا۔لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۹۔نماز استقاء

## (۱)نماز استقاء

۹٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء۔ **فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔۱۲م

۹٦٥۔ **عن** الإمام محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال :انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی و حول رادئه لیتحول القحط۔ **فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰**

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعا میں چادر مبارک الٹی تا کہ قحط ختم ہو جائے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔اسی لئے استسقاء میں قلب رداء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف،اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بدخوابی کے بعد جو اسکے دفع شر کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تا کہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

---

۹٦٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب صلوۃ الاستسقاء ۲۹۳/۱

۹٦٥۔ السنن للدار قطنی، کتاب الاستقاء، ٦٦/۲

تا کہ اس سے نجات کیلئے نیک فال بن سکے۔اسی لئے ہنگام دعائے استقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد وقبول دعا کی فال ہو۔گویا دونوں ہاتھ خیر وبرکت سے بھر گئے۔ اس نے وہ برکت اعلیٰ واشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہونچ جائیگی۔　　فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۰۔ سہو

## (۱) نماز میں سہو کا بیان

۹۶۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَھْوٌ ، فَاِنْ سَھَا الْاِمَامُ فَعَلَیْهِ وَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۶۴۱/۳

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام و مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔ ۱۲م

۹۶۷۔ **عن** عقبه بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَؤُمُّ عَبْدٌ قَوْمًا اِلَّا تَوَلّٰی مَا کَانَ عَلَیْھِمْ فِی صَلٰوتِھِمْ فَاِنْ حَسُنَ فَلَهٗ وَلَھُمْ ، وَاِنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهِ وَلَا عَلَیْھِمْ۔ فتاوی رضویہ ۶۴۲/۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شئی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام و مقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ ۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ "علیٰ" دلالت کر رہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶۴۲/۳

---

۹۶۶۔ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۶/۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۱/۲
السنن للدار قطنی، ۳۷۷/۱ ☆

۹۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۹/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۴

# (۲) سجدۂ سہو کی حکمت

۹۶۸۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِذَا شَكَّ أَحَدُ كُمْ فِی صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَ لْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سِجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَاِنْ كَانَ يُصَلِّی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَ اِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دوگانہ پورا کر دیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری ہوں گے۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۲۶

www.alahazratnetwork.org

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکوہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۹۲۶

---

۹۶۸۔ الصحیح لمسلم، باب من شك فی صلوته، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۶۹۳
التمهید لابن عبد البر، ۵/۲۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۸۱

# ۲۱۔ مکروہات

## (۱) مکروہات نماز

۹۶۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی السراویل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ وَ اَنْ لَا اَکُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

---

۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا صلی فی الثوب الواحد، ۱/۵۲
الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ فی ثوب الواحد و صفۃ لبسہ، ۱/۱۹۸
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ باب جماع اثواب مایصلی فیہ ، ۱/۹۲
شرح السنۃ للبغوی ۲/۴۲۲ ☆ الصحیح لابی عوانۃ، ۲/۶۱
۹۷۰۔ تاریخ بغداد خطیب، ۵/۱۳۸ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/۱۹۲
۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لایکف ثوبہ فی الصلوۃ ، ۱/۱۱۳
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء السجود و النھی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجہ باب السجود ، ۱/۶۳
السنن للنسائی، باب النھی عن کف الشعر فی السجود ، ۱/۱۲۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۵۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۲۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ۱۲م

۹۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُمِرْتُ أنْ لَا أكُفَّ الشَّعْرَ وَ الثِّيَابَ ۔

فتاوی رضویہ ۴۲۳/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ۱۲م

۹۷۳۔ **عن** بریدہ الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نهی أن یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیه رداء۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پائجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔

فتاوی رضویہ /۶۲۶

## (۲) محراب و در میں کھڑے ہونیکی ممانعت

۹۷۴۔ **عن** قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا ننهی ان نصف بین السواری علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نطر دعنها طردا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دوستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

---

۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یکف ثوبه فی الصلوۃ ، ۱۱۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء المسجود و النهی عن کف الشعر، ۱۹۳/۱
السنن لابن ماجه، باب السجود ، ۶۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۹/۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۹۹۸، ۱۸۵/۲
۹۷۳۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ باب من قال یزربه ازا کان صیقان ۹۳/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۷۹/۳ ☆
۹۷۴۔ السنن لابن ماجه ، باب الصلوۃ بین السواری فی الصنف ، ۷۱/۱

www.alahazratnetwork.org

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ **عن** عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطر نا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ : کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

حضرت عبد الحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستونوں کے درمیان نماز پڑھیں۔ جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم مین شریک کرنا ٹھیک نہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کماثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔ اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔ یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔ یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت، یا اشتباہ حال امام، یا تشبہ اہل کتاب، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۴۳

---

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنہ، باب ما جاء فی کراھیۃ الصف بین السواری، ۱/۳۱
المستدرک للحاکم و صحبہ، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۳۱
۹۷۶۔ عمدۃ القاری للعینی، قبیل باب الصلوۃ الی الراحلۃ

## (۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۹۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا کَانَ أَحَدُکُم یُصَلِّی فَلَا یَصُبِقُ قِبَلَ وَجُهِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قِبَلَ وَجُهِهٖ اِذَا صَلّٰی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہوتو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل وجلال اور رحمت وعظمت ہوتے ہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

www.alahazratnetwork.org

## (۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل بٹے

۹۷۸۔ **عن** عثمان بن طلحه رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ ، فَنَسِیْتُ أَنْ آمُرَکَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِی اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَشْغَلُ الْمُصَلِّی ، قال سفیان : لم تزل قرنا الکبش فی البیت حتی احترق البیت فاحترقا۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے۔ میں انکو ڈھانکنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکو ڈھانک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے جس سے نمازی کا دھیان بٹے ، حضرت سفیان

---

۹۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفارۃ البزاق فی المسجد ، ۱/۵۹
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن البصاق فی المسجد ، ۱/۲۰۷
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۹۳ ☆ المؤطا لمالک ، ۱۹۴
شرح السنة للبغوی ، ۲/۲۸۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۳۱۰
۹۷۸۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوۃ فی الکعبة ، ۱/۲۷۷

حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ بیت اللہ شریف میں موجود رہے اوراس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔۱۲م

## (۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

۹۷۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَيْهِمْ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

۹۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْلَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۷۵

---

۹۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن رفع البصر الی السماء، ۱/۱۸۱
السنن للنسائی باب النهی عن رفع البصر السماء و عند الدعا فی الصلوة، ۱/۱۴۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۲۲۱ ☆ السنن الکبری للهیثمی
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۳۵۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳۰۳، ۱۱/۶۱۸

# ۲۲۔ عمامہ

## (۱) عمامہ کی فضیلت

۹۸۱۔ **عن** رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فَرْقُ مَابَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْمُشرِکِیْنَ الْعَمَائمُ عَلَی الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا؛ مسلمان ٹوپیاں پہن کر اوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔ تو عمامہ سنت ہے۔

۹۸۲۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعَمَائمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعَمَائمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوْا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑ دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔

---

۹۸۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العمائم ، ۵٦٤/۲
المستدرك للحاکم ۴٥۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۹/۷
التاریخ الکبیر للطبرانی، ٦۷/٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱۱۱/۱
المسند لابی یعلی ، ۱٤٤/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹۷/٤
۹۸۲۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۸۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۰۳/۳
کنز العمال للمتقی، ٤۱۱۳۲، ۱٥/ ۳۰٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۹٤/۲
۹۸۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۱٥۳/۱ ☆

٩٨٤۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِيْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسرًا وَ مُقَنِّعِيْنَ فَاِنَّ الْعَمَائِمَ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

٩٨٥۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھیگا۔

٩٨٦۔ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعَمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ ،يُعْطٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكُلِّ كُوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلٰى رَاسِهٖ نُوْرًا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

٩٨٧۔ **عن** اسامة بن عمير رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

٩٨٤۔ الكامل لابن عدى ،

٩٨٥۔ المستدرك للحاكم ١٩٣/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٦٢/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٩/٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٢٧٣/١٠
اتحاف السادة للزبيدى ، ٥٤/٣ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٣٩٤/١١
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ١٧٨/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤١١٣٥، ٣٠٥/١٥

٩٨٦۔ كنز العمال للمتقى، ١١٣٥، ٣٠٥/١٥ ☆

٩٨٧۔ الكامل لابن عدى ، ☆ شعب الايمان للبيهقى، ١٧٦/٥

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۸۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَ عِزُّ الْعَرَبِ ، فَإِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔ تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

۹۸۹۔ **عن** رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

۹۹۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَدَّنِي يَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَيْنٍ بِمَلٰٓئِكَةٍ يَعْتَمُّوْنَ بِهٰذِهِ الْعَمَامَةِ وَ قَالَ : اِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجِزَةٌ الْكُفْرِ وَ الْاِيْمَانِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر و ایمان مین فارق ہے۔

۹۹۱۔ **عن** عبد الاعلی بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ دعا علی بن ابی طالب فعممہ و ارخی عذبۃ العمامۃ عن خلفہ ثم قال: هٰكَذَا فَاعْتَمُّوا : فَاِنَّ الْعَمَامَةَ سِيْمَاءُ الْاِسْلَامِ ، وَهِيَ حَاجِزَةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

---

۹۸۸۔ المسند الفردوس ، ۸۸/۳ ☆

۹۸۹۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۹۳/۵ ☆

۹۹۰۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۴/۱۰ ☆

۹۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۹۱۱ ، ۱۵ / ۴۸۳ ☆

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اور ان کے سر پر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

۹۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عممه بیده فذنب العمامة من و رائه ومن بین یدیه ، ثم قال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثم قال له : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، واقبل علی اصحابه فقال : ھٰکَذَا تَکُوْنُ تِیْجَانُ الْمَلآئِکَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آمنے سامنے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھوے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۹۹۳۔ **عن** خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَکْرَمَ ھٰذِہِ الْاُمَّةَ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

۹۹٤۔ **عن** خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِعْتَمُّوْا خَالِفُوْا عَلَی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود ونصاری کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

---

۹۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ٤١٩١٣، ٤٨٤/١٥
۹۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٤٥، ٣٠٧/١٥
۹۹٤۔ شعب الایمان للبیهقی، ١٧٦/٥

۹۹۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جو احادیث مروی ہیں وہ اگر چہ ضعاف ہیں مگر دربارۂ فضائل ضعاف مقبول۔ اس حدیث کو حافظ عراقی۔ حافظ عسقلانی اور امام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کو جامع صغیر میں ذکر کیا جب کہ اس کتاب میں التزام رکھا ہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکر نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۶۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ فِی الْعَمَامَۃِ تَعْدِلُ بِعَشْرِ اٰلَافِ حَسَنَۃٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

۹۹۷۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ ، فَاعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا، وَ مَنِ اعْتَمَّ فَلَہٗ بِکُلِّ کَوْرٍ حَسَنَۃٌ ، فَاِذَا حَطَّ فَلَہٗ بِکُلِّ حَطَّۃٍ حَطُّ خَطِیْئَۃٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ تو عمامہ باندھو تمہار وقار بڑھیگا۔ اور جو عمامہ باندھے اسکے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے، اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے۔ یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔

---

۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۷۶

۹۹۶۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲/۴۰۶

۹۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۴۶، ۱۵/۳۰۸

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو قوسین میں لکھے گئے ہیں محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے۔ کیونکہ اس کے تین راوی متروک و متہم ہیں۔ عمرو بن حصین انہوں نے ابو علاثہ سے اور انہوں نے ثوریر سے روایت کیا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۳

## (۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : صَلٰوۃُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِیْضَۃٍ بِعَمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع، نہ متہم بالکذب، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے۔ پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامع صغیر میں نقل فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۹۔ **عن** سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت علی ابی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ھو یتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامۃ ، قلت: بلی ، قال :احبھا تکرم، و لا یراک الشیطان الاولی ، سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : صَلٰوۃُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِیْضَۃٍ بِعَمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، ای بنی ! اعتم ، فان الملائکۃ یشھدون یوم الجمعۃ معتمین فیسلمون علی اھل العمائم حتی تغیب الشمس۔

---

۹۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۱۴

۹۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۳۹، ۱۵/۳۰۶

حضرت سالم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے ۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متہم بالکذب، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد ابن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

**اقول:** اللہ تعالی حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیدیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع، کذاب اور متہم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا

ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہوکر نکلیں گے اور جنت [ میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل و شرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہے قابل حجت نہیں۔اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ان کا یہ طریقہ معروف ومشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے۔فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔اور اس سے بارگاہ الہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو۔بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابوعقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں،سند اس طرح ہے۔

ابونعیم کے نزدیک عیسی بن یونس،اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔اور میمون سے مراد ابوایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں۔مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کرونگا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔یہ تفصیلی گفتگو ہم نے " الهاد الكاف فى حكم الضعاف "میں کی ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

فتاوی رضویہ ملخصا ۳/۸۰-۷۹

۱۰۰۰۔ **عن** جابر عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةٍ بِلَاعِمَامَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۰۰۰۔ المسند الفردوس، للدیلمی، ۲/۲۶۵

# ۲۳۔قضائے فوائت

## (۱)قضا نماز کا بیان

۱۰۰۱۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا، لَا کَفَّارَةَ لَهَا اِلَّاذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ جونماز بھول گیا وہ یادآنے پراداکرے۔اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔**عن** أبی قتادہ رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَ لَیْلَتَکُمْ و تَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا ، فانطلق الناس لا یلوی أحد علی أحد ،قال أبو قتادة فبینمارسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یسیرحتی ابهار الیل و أنا الی جنبه ، قال : فنعس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمال عن راحلته فأتیته فدعمته من غیر أن أوقظه حتی اعتدل علی راحلته قال : ثم سار حتی تهور اللیل مال عن راحلته قال : فدعمته من غیر أن اُوقظه حتی اعتدل علی راحلته قال : ثم سار حتی اذا کان من آخر السحر مال میلة هی اشد من المیلتین الاُولین حتی کاد ینجفل فاتیته فدعمته فرفع راسه فقال : مَنْ هٰذَا ؟ قلت : أبو قتاده ، قال: مَتٰی کَانَ هٰذَا مَسِیْرُكَ مِنِّی، قلت : مازال هذا مسیری منذ الیلة قال : حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِیَّهٖ، ثم قال : هَلْ تَرَانَا نَخْفٰی عَلَیَ النَّاسِ، ثم قال : هَلْ تَرٰی مِنْ أَحَدٍ ؟ قلت هذ راکب ، ثم قلت : هذ ا راکب اخر حتی اجتمعنا فکنا سبعة رکب ، قال فمال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الطریق فوضع ثم قال : احفظو علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمو الشمس فی ظهره قال : فقمنا فزعین ثم قال : ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ، ثم دع بمیضاة کانت

---

۱۰۰۱۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲٤۱/۱
الجامع البخاری ، باب من نسی صلوة الخ، ۸٤/۱
۱۰۰۲۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲۳۹/۱

معى فيها شئ من ماء قال : فتوضأ نها وضوء ا دون وضوء قال : و بقى فيها شئى من ماء ثم قال لابى قتادة : احفظ علينا ميضا تك فسيكون لها نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوة ، فصلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة فصنع كما كان يصنع كل يوم ، قال : و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ركبنا معه ، قال : فجعل بعضنا يهمس الى بعض ، ما كفارة ما صنعنا تبفريطنا فى صلوتنا ثم قال : أَمَا لَكُمْ فِي أُسْوَةٌ ؟ ثم قال : أَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةُ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا ، فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا،ثم قال: مَاتَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا، قال :ثم قال : اصبح الناس فقدوا نبيهم فقال ابو بكر و عمر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد كم لم يكن يخلفكم و قال الناس : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين ايديكم فان يطيعوا ابا بكر و عمر يرشدوا ، قال : فانتهينا الى الناس حين امتد النهار وحما كل شيء وهم يقولون : يا رسول الله ! هلكنا عطشنا ،فقال : لأ هلك عليكم ، ثم قال : اطلقوا لى عمرى ، قال : و دعا بالميضاة فجعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصب ابو قتادة يسقيهم فلم يعد ان رأى الناس ما فى الميضاة تكابوا عليها ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أحسنو الملاء كلكم سيروى ، قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصب أسقيهم حتى ما بقى غير و غير رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : ثم صب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: لى : اِشرب! فقلت : لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله ! قال : ان ساقى القوم اخرى هم شربا ، قال : فشربت و شرب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قال : فاتى الناس المآء جامين روآء۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہو گے یہاں تک کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہونچو گے۔لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: حضور نے بھی لگا تار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔پھر حضور سنبھل کرسواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہوگئے۔پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہوگیا۔پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں۔فرمایا: اللہ تعالٰی تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی۔پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے۔پھر آپ راستہ سے الگ ہوکر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تھے۔دھوپ اوپر آگئی تھی۔ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے۔فرمایا: سوار ہوجاؤ اور پھر سب چلنے لگے۔یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آگئی تو سواری سے اترے۔وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔اس میں تھوڑا پانی تھا۔آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ بچ گیا۔پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی۔پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے۔پھر ہم سب سوار ہوکر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہوجانے کی کیا تلافی ہوگی۔اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں۔سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہوجانا قصور نہیں۔قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔یاد رکھو۔جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو بیدار ہوکر نماز پڑھ لیا کرنا۔پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہوگئے ہیں کیا کہا ہوگا۔سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ پایا۔صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہونگے۔آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔بعض نے کہا:

حضورتم سے آگے ہیں۔لیکن وہ لوگ ابوبکروعمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دوپہر کیوقت ہوئی جب دھوپ خوب تیز ہوگئی تھی،۔ لوگوں نے عرض کیا:یارسول اللہ!ہم تواب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔آپ نے فرمایا ؛فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔پھر آپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔وہ پانی اس کٹورے میں انڈیلا گیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے۔آپ نے فرمایا:اطمینان سے رہو۔تم سب لوگ سیراب ہوجاؤگے۔یہ سن کر سب اطمینان سے پانی لینے لگے۔حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔حضور نے مجھ سے فرمایا پیو،میں نے عرض کیا:حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔حضور نے فرمایا:ساقی بعد میں پیتا ہے۔لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہونچے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۰۰۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ : اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سوتا رہ جائے یا غفلت ہوجائے تو جب یاد آئے اسکوادا کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔۱۲م

۱۰۰۴۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَکَرَهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۰۰۳۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوہ الفائتۃ ، ۲۴۱/۱

۱۰۰۴۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۲۲/۱ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳۵۰/۸

۱۰۰۵۔ المؤطا لمالك ، باب النوم عن الصلوۃ ، ۵

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے تو اس کا وقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔۱۲م

۱۰۰۵۔ **عن** زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَھَا ثُمَّ فَزَعَ اِلَیْھَا فَلْیُصَلِّھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر اسکو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہو تو اسکی تلافی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔۱۲م

۱۰۰۶۔ **عن** میمونۃ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت : افتنا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس او غربت ما کفارتہا ؟ قال : اِذَا ذَکَرِھَا فَلْیُصَلِّھَا وَ لْیُحْسِنْ صَلَاتَہٗ وَ لْیَتَوَضَّأْ وَ لْیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ فَذٰلِکَ کَفَّارَتُہٗ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جو نماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا یا غروب ہوگیا۔ تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۰۷۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُّصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے یا سو جائے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

۱۰۰۸۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۰۰۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۲۵
۱۰۰۷۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ، ۲۴۱/۱
۱۰۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ، ۲۴۱/۱

علیه وسلم : لَيۡسَ فِی النَّوۡمِ تَفۡرِيطٌ، اِنَّمَا التَّفۡرِيۡطُ فِی الۡيَقۡظَةِ، فَاِذَا نَسِیَ أَحَدُكُمۡ صَلوٰةً أوۡ نَامَ عَنۡهَا فَلۡيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیند میں نماز قضا ہوجائے تو اس میں قصور نہیں۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلاعذر نماز قضا کردینا ہے۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سوجائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۴۔فضائل درود

## (۱)فضائل درودشریف

۱۰۰۹۔**عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من صلی علی صلی الله علیه عشر صلوات وحط عنه عشر خطئیات ۔ فتاوی رضویہ ۹/۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پرایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پردس رحمتیں نازل فرماتا ہےاوردس گناہ محوفرمادیتا ہے۔۱۲م

## (۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰ ۔**عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ذهب ربع اللیل قال: یا ایها الناس! اذکروا نعمة الله ، یا ایها الناس ! اذکروا جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فیه ، فقال ابی بن کعب : یا رسول الله ! انی اکثر الصلوة علیك فکم اجعل لك من صلونی ؟ قال : ما شئت۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہےرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہارم شب گزرجانے کے بعد کھڑے ہوکرفرماتے:اےلوگو!خدا کی یادکرو۔آئی راجفہ ، اسکے بعدآتی ہے رادفہ،آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جواس میں ہیں۔میں نے عرض کی:یا رسول اللہ!میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔اس میں سے بطوردورد شریف کس قدرمقررکروں؟

---

۱۰۰۹۔ الجامع للترمذی ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ ، ۱/۶۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۶۸ ☆ المتسدرك للحاکم ، ۱/۵۵۰
التفسیر للبغوی ، ۵/۲۳۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۱۰۳
المصنف لعبد الرزاق ، ۳۱۱۵، ۲/۲۱۵ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۰۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۶۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۹۸
کنز العمال للمتقی، ۲۱۶۶، ۱/۴۹۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۱/۱۸۰
۱۰۱۰۔ المستدرك للحاکم ، ۲/۵۵۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۳۲

فرمایا: جتنی چاہو۔ ذیل المدعا ١١٥

١٠١١۔ **عن** حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رجلا قال : یا رسول الله ! اجعل ثلث صلوتی علیك ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلها ؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: اذن یکفیك الله ما اھمك من امر دنیاك و آخرتك ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے۔ عرض کی: دو تہائی، فرمایا: ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔ تو خدا تیرے دنیا واخرت کے سب کام بنادے گا۔

## ﴿١﴾ ۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔ اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔ کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست۔ ذیل المدعا ١١٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

١٠١٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم علی صلوۃ۔

الزلال الانقی ١٧٣

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیاد قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درودو

---

١٠١١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٤/٦ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٥/٤
مجمع الزوائد للھیثمی، ١٦٠/١٠ ☆
١٠١٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢/١٠ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٦٣٣٩
فتح الباری للعسقلانی، ١٦٧/١١ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٧١/٥
الترغیب و الترھیب للمنذری، ٥٠٠/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١١٣/١١
امالی الشجری، ١٣٠/١ ☆ المغنی للعراقی، ٣١١/١
شرف صحابه الحدیث للخطیب، ٦٣ ☆

سلام پیش کرتا ہوگا۔۱۲م

۱۰۱۳۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔۱۲م

## (۳) درود شریف اور دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۱۴۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه، و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیامة ، و من رأنی یوم القیامة شفعت له، و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار۔

www.alahazratnetwork.org

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں ،درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا اور جس کی میں شفاعت فرماؤنگا وہ میرے حوض کریم سے پئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائیگا۔اللہ ارزقنا بجاهه عندك ۔ آمین۔

## ﴿۱﴾ ۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یوں درود شریف پڑھو، اللهم صلی علی روح سیدنا محمد

---

۱۰۱۳۔ السنن الکبری للهیثمی، ۲۴۹/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۵۰۳/۲
التفسیر للطبری، ۸۴/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱
المستدرك للحاکم ، ۴۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/٦
المصنف لعبد الرزاق ، ۵۳۳۸، ۲۰۵/۳ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، ۳۷۳
الکامل لابن عدی ، ۷۴/۳ ☆
۱۰۱۴۔ الدر المنظم لابی القاسم ، ☆

فی الارواح ، اللھم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللھم صلی علی قبرہ سیدنا محمد فی القبور ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۵۹

## (۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

*حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔*

۱۰۱۶ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ ۔

*امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔*

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۰

---

۱۰۱۵۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی،
۱۰۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱، ۱/۴۸۴ ، ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۴۴

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۲۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنجِ گرانمایہ

## المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یطوا علیھم ایہ و یز کیھم ویعلمھم الکاب و الحکمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

www.alahazratnetwork.org

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **جلد سوم**

اصلاح ونظر ثانی..............بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج..............مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدرالمدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ..............مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈسیٹنگ..........محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................(۱۰۰۰)

سن اشاعت..............۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت..................

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

## ملنے کے پتے

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دارالاشاعت آنند وہار بریلی شریف

# کتاب الجنائز

www.alahazratnetwork.org

## ابواب

WWW.NAFSEISLAM.COM

# اجمالی فہرست



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ موت

## (۱) مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَقِّنُوا مَوْتَا کُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے اور اسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت، بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ انکے سوال تین ہیں۔ من ربك ، تیرا رب کون؟ مادینك ، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی ھذا الرجل ، تو ان مرد یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ،اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ ، اشھد ان لا الہ الا اللہ ،اور

---

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء تلقین المریض عند الموت ، ۱۱۷/۱
السنن لابی داؤد کتاب الجنائز باب فی التلقین ، ۴۴۴/۲
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی تلقین المیت ، ۱۰۵/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۳۸۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۳/۱۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۲۳/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۶۰، ۹۸/۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۰/۳
المسند للعقیلی، ۷۳/۳ ☆ کامل لابن عدی، ۲۷۷/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۸/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۸/۲ ☆

آخر میں " الله اكبر ، الله اكبر "سوال من ربك" کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ،سوال " ما كنت تقول فی هذا الرجل "کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلاة ، حی علی الفلاح ، جواب" ما دینك "کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوة عماد الدين " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۹

## (۲) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

١٠١٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ الکوکبۃ الشہابیہ ۲۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

١٠١٩۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ۱۹

---

١٠١٨۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/۱۵۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۳۸
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٦/٥٣٤ ☆
١٠١٩۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٥٥٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/۲۲۷
كنز العمال للمتقى، ٤٢١٢٢، ١٥/٥٤٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱/۳۲۷
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ٢/٢٣١ ☆

## (۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔ جدالممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔۱۲م

## (۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ **عن** أم سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال: دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمة و قد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال: إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِيْ عُقْبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

---

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۶۵۹۵، ۳/۲۶۹ ☆ کشف لاخفاء للعجلونی، ۲/۳۱۸
المسند للربیع بن حبیب، ۳/۱۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۶
کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷/۷۱۹ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۵۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۱۷، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۱۹
جامع مسانید ابی حنیفه، ۱/۱۵۷ ☆ المسند لابی حنیفة، ۵۸
۱۰۲۱۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/۳۰۰ ☆
السنن لابی داؤد، باب تغمیض المیت، ۲/۲٤٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۸٤
کنز العمال للمتقی، ٤۲۱۷۲، ۱۵/۵۶۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۰۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۵

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔تو حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

## (٦) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

---

۱۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما قیل فی الاولاد الملسمین، ۱۸٤/۱
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم و لدا، ۱۲٦/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب و بولده، ۱۱٦/۱
کنز العمال للمتقی، ٦٥٦٠، ۲۸۲/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۸٦/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷٤/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩٥/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱٦/۱

۱۰۲۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ مِنْ اَیِّها شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : یا رسول اللہ ! او اثنان ، قال : اَوْ اِثْنَان ، قالوا : او واحد ، قال : اَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یادو، فرمایا: یادو، عرض کیا: یاایک، فرمایا: یاایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

۱۰۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلآئِکَتِهٖ: قَبِضْتُمْ وَلَدَعَبْدِی فَیَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ : قَبِضْتُمْ ثَمْرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَیَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَیَقُوْلُ : اُبْنُوا لِعَبْدِی بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا للہ و انا الیه راجعون " پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۱

---

۱۰۲۴۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۵۱۰/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۹/۲۰

۱۰۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۵/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/۱

# (۷)جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

۱۰۲۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ عَلیٰ شَیْءٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱/۹

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۰۲۶۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۳/۳۱۴ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۳۱۳
التفسیر للبغوی، ۴/۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۲۱، ۱۵/۶۸۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۸۳ ☆ الفقیه والمتفقه للخطیب، ۱/۲۹

# ۲۔ تجہیز و تکفین و تدفین

## (۱) غسل و کفن

۱۰۲۷۔ **عن** اُم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لما دخل علينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدرو اجعلن فى الآخرة كافوراًاو شيئامن كافور فاذا فرغتن فاذنني ، فلما فرغنا أذنا ه فالقى علينا حقوه فقال : اِشْعِرْنَّهَا اِيَّاهُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ كَتَبَ هٰذِهِ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَيْنَ صَدْرِ الْمَيِّتِ وَكَفَنِهٖ فِى رُقْعَةٍ لَمْ يَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا يَرٰى مُنْكَرًا وَ نَكِيْرًا وَهُوَ هٰذَا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۲۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

---

۱۰۲۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز، ۱/۳۰۴
الجامع الصحيح للبخارى، باب نقض مشر المرأة ، ۱/۱۶۸

۱۰۲۸۔ السلسلة الضعيفة للالبانى، ۴۱۶ ☆ نوادر الاصول لحكيم للترمذى،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے "لا اله الا الله والله اکبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔" ۱۲م

## (۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ **عن** حصين بن دحدح الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ اَهْلِهٖ ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہیئے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں ۔ پہلے ہی دفن کردیں ۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہیئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوجائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

---

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب تعجیل الجنائزة ، ۲/۴۵۰

۱۰۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۴۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۳۷۰

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۴۴

کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۹۰، ۱۵/۸۵۲ ☆

## (۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

١٠٣١ ـ عن اُم المؤمنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أحْسِنُوا الْکَفَنَ وَلَا تُوذُوا مَوْتَا کُمْ بِعَوِیْلٍ ، وَلَا تَاخِیْرِ وَصِیَّةٍ وَلَا بِقَطِیْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَیْنِهٖ وَاعْزِلُوا عَنْ جِیْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/ ۲۶۱

www.alahazratnetwork.org

## (۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

١٠٣٢ ـ عن اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها سئلت عن المیت یسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون میتکم ـ　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲م

١٠٣٣ ـ عن اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها انها رأت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون میتکم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

---

١٠٣١ ـ المسند الفردوس للدیلمی، ٣١٨

١٠٣٢ ـ کتاب الآثار للمحمد، باب الجنائز و غسل المیت، ٤٦

١٠٣٣ ـ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر المیت و اظفاره، ٤٣٧/٣

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچارہے ہو۔۱۲م

## (۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳۴۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یمشی خلف الجنازۃ الا قول " لا الہ الا اللہ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو 'لا الہ الا اللہ پڑھتے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵

## (۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حضرت مع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال : بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ، فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال : اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر ، اللھم جاف الارض عن جنبھا وصعد روحھا ولقھا منک رضوانا ، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلتہ برأیک؟ قال : إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو " بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

---

۱۰۳۴۔ الکامل لابن عدی،

۱۰۳۵۔ السنن لابن ماجہ ،　　ما جاء فی ادخال المیت القبر ،　　۱۱۲/۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر رہوں۔لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔
فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

## (۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمرو بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا: اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم ۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خیثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضعوا المیت ان یقولوا: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ ، اللھم اجرہ من عذاب القبرو عذاب النار ومن شرالشیطان الرجیم ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

## (۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وھو فی سیاق الموت ! اذاانامت فلا تصاحبنی نائحة ولا ناراً ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا؛ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔۱۲م

---

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفضل التاسع الاربعون، ۳۲۳
۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبرہ، ۳/۳۲۹
۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۷۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی نسوۃ فی جنازۃ فقال : ارجعن مأ زورات غیر مأ جورات ، فکن لتفتن الا حیاء وتو ذینالا موات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل ۔تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

## (۱۱) معظم دینی وبزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ **عن** سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان امرأۃ جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیھا حاشیتان ، تدرون ما البردۃ ؟ قالوا : الشملۃ ، قال : نعم ، قالت: نسجتھا بیدی فجیئت لاکسو کھا فاخذ ھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیھا فخرج الینا وانھا ازراہ فحسنھا فلان فقال : اکسنیھا ما احسنھا ، فقال القوم : ما احسنت لبسھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیھا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد ، قال : انی واللہ ما سألتہ لا بسہ وانما سألتہ لتکون کفنی ، قال سہل ، فکانت کفنہ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرما لیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کرلیا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے ۔ پھر آپ

---

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور،　　شرح الصدور،　　۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب من استعد الکفن الخ،　　۱/۱۷۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

## (١٢) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

١٠٤١۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما ماتت فاطمة ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصه والبسها اياه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم : یا رسول اللہ ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باحد ، قال : اِنِّی اَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا کَانَتْ اَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنعًا اِلَیَّ بَعْدَ اَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تا کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابوطالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

## (١٣) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

١٠٤٢۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: ان عبداللہ بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: اعطنی قمیصك اكفنه فيه وصل عليه واستغفر له فاعطاه قميصه فقال : آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال : الیس اللہ نهاك ان تصلی علی المنا فقین فقال :

---

١٠٤١۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٥٧/٩ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٤٤٢٤

١٠٤٢۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الكفن فی القميص الذی الخ، ١٦٩/١

انا بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجہ فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جاچکا تھا۔ آپ نے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریا کار نفاق شعار خود عرض کرگیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الہی

---

۲۰۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی الله تعالیٰ علیه و آله و صحبه اجمعین وبارك وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

## (۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقف علی القبر بعدما سوی علیه فیقول : اَللّٰهُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ ، اَللّٰهُمَّ ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٖ فِي قَبْرِهٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الٰہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

---

۱۰۴۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۰ ۱/۲۹۹ ☆ الدرا لمنثور للسیوطی، ۴/۸۲

۱۰۴۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الاستعار عند القبر للمیت الخ، ۲/۴۵۹

المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۷۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۹

سے سوال ہوگا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ با جماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہو کر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نووی وجوہرۂ نیرہ ودرمختار وفتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر وبحر الرائق ونہر الفائق وفتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اثنانہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

---

۱۰۴۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستحابہ، ۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَیُّھَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوا عَلیٰ أَنْفُسِکُمْ ، إِنَّکُمْ لَیْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، إِنَّکُمْ تَدْعُوْنَہٗ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲

www.alahazratnetwork.org

## (۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۴۸۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا و ھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ و انھم یغسلونہ ویکفنونہ وانہ لینظر الیھم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہورہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملک قابض نفسہ، فما من شیٔ الا وھو یراہ عند غسلہ و عند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

---

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خفض الصوت بالذکر، ۲/۳۴۶
۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹
۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفۃ المیت ، ۳۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچادیتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسله و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انه ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفنونه وهویری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینها هم عن الرنة و العویل۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان المیت لیعرف کل شیٔ حتی انه لینا شد باللہ غاسله الا خففت علی قال: ویقال له وهو سریر ہ اسمع ثناء الناس علیك۔　　فتاوی رضویہ، ۴/ ۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

---

۱۰۵۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۳۴۹

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی　باب معرفة المیت، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی　باب معرفة المیت، ۴۰

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح بیدالملك یمشی بہ مع الجنازۃ یقول لہ اسمع ما یقال لك الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۴۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی بہ الی قبرہ ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

www.alahazratnetwork.org

۱۰۵۵۔ **عن** ابی عبداللہ بکرالمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیلہ الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جعلنا اللہ بمنہ و کرمہ من المسرورین المستبشرین برحمتہ المریحین بالموت بجودہ ۔ آمین ،آمین۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

## (۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفۃ المیت ،　　۴۰

۱۰۵۴۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفۃ المیت ،　　۴۰

۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفۃ المیت ،　　۴۰

۱۰۵۶۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ،　۳۵۴/۶　☆　کشف الخفاء للعجلونی،　۷۴/۱
المجروحین لابن حبان ،　۲۹۱/۱　☆　السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی،　۵۶۳
کنز العمال للمتقی،　۴۲۳۷۱　☆

علیه وسلم : اِدْفِنُوا مَوْتَا کُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ ، فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَأَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ کَمَا یَتَأَذّٰی الْحَیُّ بِجَارِ السُّوْءِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کونیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔۱۲م

## (۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِی سُرَّتِهٖ مِنْ تُرْبَتِهِ الَّتِی خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰی یُدْفَنَ فِیْهَا وَاَنَا وَاَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ فِیْهَا نُدْفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہربچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکروعمرایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۰۵۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :.................................................

.................................................

.................................................

.................................................

.................................................

.................................................

.................................................

.................................................

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۷۳، ۱۱/ ۵۶۵ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/ ۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذامتن نقل نہیں کیا جاسکا۔۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہوکر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ''زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملك ینطلق فیأ خذ من تراب المکان الذی یدفن فیہ فیذرہ علی النطفۃ فیخلق من التراب و من النطفۃ و ذلك قولہ تعالیٰ: منہا خلقنا کم وفیہا نعید کم الآیۃ۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جا کر اسکے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ''ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص۱۰۰

## (۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما حضرتہا الوفاۃ امرت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فوضع لہا غسلا فاغتسلت و تطہرت ودعت ثیاب اکفانہا فلبستہا ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا قضت وان تدرج کما ھی فی ثیابہا، قال: فقلت لہ: ھل علمت احدا فعل ذلك؟ قال: نعم، کثیر بن عباس، وکتب فی اطراف اکفانہ، شھد کثیر بن عباس، ان لا الہ الا اللہ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۱۰۵۸----------

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترھب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق، 　کتاب الجنائز، 　۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا الہ الا اللہ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ نماز جنازہ

## (۱) ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ۔ فتاوی رضویہ ۱۳/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگر چہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔۱۲م

## (۲) مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَوَّلُ تُحْفَۃِ الْمُؤْمِنِ اَنْ یُغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔**عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ شَہِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْھَا فَلَہٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنْ شَہِدَ ھَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ، قیل : وما قیراطان ، قال : مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ أَصْغَرُ ھَا اُحُدٌ ۔

---

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۲۱/۳ ☆ السنن للدارقطنی، ۵۶/۲
العلل المتناہیة لابن الجوزی، ۲۵/۱،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۷/۱ ☆ العلل المتناہیة لابن الجوزی، ۳۸۲/۱
۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من انتظر حتی یدفن ، ۱۷۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۳۰۷/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جونماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنُ صَلّی عَلیٰ جَنَازَۃٍ فَلَہٗ قِیُرَاطٌ، وَمَنُ شَھِدَ دَفُنَھَا فَلَہٗ قِیُرَاطَانِ ، قال : سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القیراط فقال : مِثُلَ اُحُدٍ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔اور جو دفن تک حاضر رہا اسے دودانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا گیا توفرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

www.alahazratnetwork.org

۱۰۶۵۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنُ غَسَلَ مَیِّتًا وَکَفَّنَہٗ وَحَنَطَہٗ وَحَمَلَہٗ

---

۱۰۶۳۔ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوۃ علی الجنازۃ ، ۱۲۴/۱
السنن لابی داؤد ، فضل الصلوۃ علی الجنازہ ، ۴۵۱/۲
السنن لابن ماجہ ، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازۃ ، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۴/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۹، ۵۹۶/۱۵ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱۳۵/۴
السنن الکبری للبیھقی، ۴۱۲/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۳۴۱/۴

۱۰۶۴۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز ، ۳۰۷/۱
السنن لابن ماجہ ، باب فی ثواب من صلی علی جنازۃ ، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۴۱۳/۳ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ۶۲۶۸، ۴۴۹/۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۴۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۵/۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵۵/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰۵/۲
الکنی و االاسماء للدولانی، ۵۶/۲ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۰۵۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۷۳/۲ ☆

۱۰۶۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی غسل المیت ، ۱۰۶/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۳۹/۴ ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۴/۲
العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۴۱۴/۲ ☆

وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْہِ مَارَأی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۱۰۶۶۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: مَنْ اُتْبِعَ جَنَازَۃً حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُھَا کُتِبَتْ لَہٗ ثَلٰثَۃُ قِیْرَاطٍ، اَلْقِیْرَاطُ مِنْھَا اَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہوچکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۰۶۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَھَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاءُ ھَا اَوْتُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

## (۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

۱۰۶۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

---

۱۰۶۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۱۷/۹ ☆ مجمع البحرین، ۴۱۳۹

۱۰۶۷۔ مسند البزار، ۲۰۹/۵ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۳/۳

۱۰۶۸۔ المسند لابی داؤد، باب اذا صلی باب اذا فی جماعۃ ثم ادرک لعید، ۸۶/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹/۲

السنن الکبری للبیہقی، ۳۰۳/۲ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۵۵/۲

التمہید لابن عبدالبر، ۲۴۴/۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۵۷

حلیہ الاولیاء لابی نعیم، ۳۸۵/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۴۳۱/۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه قال : لا يصلى بعد صلاة مثلها۔ فتاوی رضویہ،۴/۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلاً ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی۔نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی۔مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔کہیں گے جلدی کیا ہے،اگر ایک نماز ہوچکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے،اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہوچکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہوجائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

---

۱۰۶۹۔ نصب الراية للزيلعي، ۲/۵۵ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعہ نجاشی، واقعہ معاویہ لیثی، واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔ اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔ اور سوم صلاۃ بمعنی نماز صریح نہیں۔ انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دوایک بار وقوع خود ہی بتارہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا، حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بنا پر عام احتراز ہے۔

## ☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه و كبر عليهم اربعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔ فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراء ہ فكنت فی الصف

---

۱۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵۴۸/۱
الصحيح لمسلم، كتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
السنن للنسائی، عدد التكبير علی الجنازة ۲۱۷/۱
التمهيد لابن عبدالبر، ۳۲۴/۶

۱۰۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵۴۷/۱
الصحيح لمسلم، كتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
التمهيد لابن عبد البر، ۳۲۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۸/۳
المصنف لابن ابی شيبة، ۱۵۴/۱۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۵/۵
جمع الجوامع للسيوطی، ۶۱۳۴ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

## (۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ وعن الصحابة جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنھم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان اخاکم النجاشی تو فی فقو موا صلوا علیہ ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفه فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ ۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابة جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنھم قالوا ، الی ان قال : فصلینا خلفه ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدا منا۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

---

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۴۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۹
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۲/۱۵۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۳۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانة ، ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۷۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سریرالنجاشی حتی رأه و صلی علیه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا۔حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا۔وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ " الصلوة علی المسلم یموت فی بلا د الشرک " ۔

۱۰۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیه و خرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبرا ربع تکبیرات۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلغه موت النجاشی فقال: لا صحابه : ان اخاکم النجاشی قدمات ،فمن اردا ان یصلی علیه فلیصل علیه ، فتوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

---

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزراقانی علی المواهب ، ۸/۸۷
۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی المسلم ، الخ، ۲/۴۵۷
۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۵۰

نحوالحبشة فكبر عليه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مات معاویة فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال : نعم، فضرب بجنا حیه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفان من الملائکة کل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آگیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی علیه ،قال: نعم ، فوضع جناحه الا یمن علی الجبال فتواضعت وو ضع جناحه الایسرعلی الا رضین فتوا ضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

---

۱۰۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤/٥١
۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۳۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

و جبرئیل والملا ئکة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کرعرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضوران پرنماز پڑھیں۔فرمایا: ہاں،حضرت جبرئیل نے اپناداہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہوگئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کونظر آنے لگے۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سنداس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد زیاد الا لهانی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه المعجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حری ثنا بقية ثنا محمد بن عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ۔ابو احمد حاکم ۔

۱۰۷۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاوية فی المدینة وقال : اتحب ان اطوی بك الارض فتصلی علیه قال : نعم ، فضرب بجنا حیه الارض فلم تبق شجرة ولا اكمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی الیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اورعرض کیا: مدینہ میں معاویہ کاانتقال ہوگیا ۔کیا حضوران پرنماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔سرکار نے ارشادفرمایا: ہاں،پس جبرئیل نے زمین پراپناپر مارا۔ کوئی پیڑیا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہوگیا ہو،اوران کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔یہاں تک کہ پیش نظراقدس ہوگیا۔اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! هل لك ان تصلی علیه فا قبض

---

۱۰۷۹۔ باب الصلوة علی المیت الغائب، ٥١/٤

۱۰۸۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ٤٣٧/٣

لك الارض، قال : نعم، فصلی علیہ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔فرمایا: ہاں حضرت جبرئیل نے ایسا ہی کیا۔اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمروابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اوراس نے عنعنہ کیا۔یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ابن زیاد سے روایت ہے۔معلوم نہیں راوی کون ہے۔به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اوراسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اورابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابوحاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابو عمرو بن عبد العزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کردیا گیا تھا۔تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

www.alahazratnetwork.org

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔وہ ایک ہی صحابی ہیں۔معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابو عمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

## ☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم ، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال : اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰى ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال : اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهَا بِجَنَاحَيْنِ حَيْثُ شَاءَ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھادیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

---

۱۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه ، ۱۶۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۴/۸
المستدرك للحاکم ، ۴۲/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۸۴/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۰/۶ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۲۲/۱

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**اولاً۔** یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔اور یہ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔عمرو بن حزم صحابی کے پر پوتے۔

**ثانیاً۔** خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

**ثالثاً۔** عبد اللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبد الجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان ۔تو یہ مرسل نا معتضد ہے۔

www.alahazratnetwork.org

**رابعاً۔** خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پا چکا تھا۔اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہو گیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

**خامساً۔** کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں ۔ نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہوکر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالٰی نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر نا ہ فی النہی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اہل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

**اقول: اولاً۔** ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازاہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سما ھا صلاۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود۔ ۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیۃ لیست بطریق حقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز

**ثانیا۔** صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

اللهم! صل وسلم وبارك عليه وعلى آله كما تحب و ترضى ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَيْهِمْ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

اللهم! صل على آل ابى اوفى ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولكن الوهابية قوم لا يعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

www.alahazratnetwork.org

## (٦) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

١٠٨٢۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صَلُّوا عَلىٰ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

١٠٨٣۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَلُّوْا عَلىٰ كُلِّ مَيِّتٍ ۔

---

١٠٨٢۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٤٢/١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦٧/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ١٧٩/٣ ☆ السنن للدارقطنى، ٥٦/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٢٢٦٤، ٥٨٠/١٥ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٣٠٥/٢
تاريخ بغداد للخطيب، ٢٩٣/١١ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٤٢/٢
العلل المتناهية لابن الجوزى، ٤٢٢/١ ☆ الدر المنتثرة للحلبى، ١٠٤

١٠٨٣۔ السنن لابن ماجه ، الصلوة على اهل القبلة ، ١١١/١
كنز العمال للمتقى، ٤٢٢٦٣، ٥٨٠/١٥ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٣٠٩/٢

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

## (۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات ، و کبر عمر علی ابی بکر اربعا ، و کبر ابن عمر علی عمرا ربعا، و کبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا ، و کبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، و کبر ت الملائکۃ علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار ، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں ، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا : واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں؛ ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

## (۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ھا شم من الشعب

---

۱۰۸۴۔ المستدرک للحاکم ، 　　التکبیر علی الجنائز اربعا ، 　　۱/۳۸۶
۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر ، 　　ترجمۃ خریجۃ ، 　　۴/۲۸۳

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتھا ولم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز۔　　فتاوی رضویہ۲/۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔اور حجوں میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلی کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

## (۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثہ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔صرف سات آدمی تھے۔تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

## (۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالک بن ھبیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَہٗ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ۴/۷۸

---

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۲

۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد، باب الصفوف علی الجنازۃ ۲/۴۵۱
الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی المیت، ۱/۱۲۲
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فیمن صلی علیہ جماعۃ الخ، ۱/۱۰۸
المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۶۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۷

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تواسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اورلوگ کم ہوتے توانکوتین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔پھرفرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاہے جس جنازہ پرتین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔۱۲م

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگرکہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

**اقول:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظرظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

**اولاً۔** جمع تام ہے،اورجمع تام گویا صف تام ہے لہذاایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعدکی نماز کا قاطع بتایا۔

اورظاہرالروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایاکہ ایک صف کودوسری کا حائل نہ جانا۔اورانکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پرحکم فساد فرمایا۔اس

---

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف علی الجنازۃ ، ۱/۴۵۱
۱۰۸۹۔ الجامع للترمذی، با ب کیف الصلوۃ علی المیت ، ۱/۱۲۲

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

**ثانیاً۔** اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں،اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔پہلی سے دوسری افضل،دوسری سے تیسری افضل،تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہوگئے۔پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم ۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

## (۱۱) سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہوجاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنۡ صَلّٰی عَلَيۡهِ مِأةٌ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ غُفِرَلَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا مِنۡ مَيِّتٍ يُصَلِّی عَلَيۡهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوۡا فِيۡهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

---

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فيمن صلی عليه جماعة ۱/۱۰۸
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۵، ۱۰/۵۹۹
تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۱/۳۶۰ ☆

۱۰۹۱۔ السنن للنسائی، فضل من صلی عليه مائة، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۹۶
كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۵۶
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۳۴۴ ☆

۱۰۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَلِّی عَلَیْہِ مِاءَۃٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان پر سوآدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

## (۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشد یئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِسْتَحْیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّعَذِّبَ مَنْ حَمَلَہٗ وَ مَنْ تَبِعَہٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں ۔۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَوَّلَ مَا یُبَشَّرُ بِہِ الْمُؤمِنِیْنَ اَنْ یُّقَالَ لَھُمْ اَبْشِرُوْا وَلِیَّ اللّٰہِ بِرَضَاہُ وَالْجَنَّۃِ، قَدِمْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لِمَنْ شَیَّعَکَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَکَ ،

---

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۰ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۰
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۰

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَا يُتْحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ إِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ أَنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّ أَوَّلَ مَا يُجَازىٰ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ مَوْتِهِ أَنْ يُغْفَرَ لِجَمِيعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۷/۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲۲۶/۳

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۵۹۵/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۶/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۸/۱

العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۳۸۲/۱ ☆ المسند للعقیلی، ۲۰۴/۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۲۲۶/۳ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۳۷۰/۲

الکامل لابن عدی، ۳۸۴/۶ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہوجاتی ہے جوانکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔۱۲م

۱۰۹۸۔ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَوَّلَ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ اَنْ یُّغْفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِی جَنَازَتِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔　فتاوی رضویہ ۴/۴۲

## (۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلیٰ جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

## (۱۴) سونمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ عن اُم المؤمومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

---

۱۰۹۸۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆

۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز، ۱/۳۰۸ ☆
السنن لابی داؤد ، باب فضل الصلوة علی الجنائز ، ۲/۴۵۲
السنن لابن ماجه ، باب فیمن صلی علیه جماعة ، ۲/۱۰۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۲، ۱۵/۵۸۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنتذری، ۴/۳۴۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۳۸۱

۱۱۰۰۔ الصحیح لمسلم ، کتا ب الجنائز ۱/۳۰۸
السنن للنسائی، فضل من صلی مائة ، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۷
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۸۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۵۶ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماَ مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِأةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَمُوتُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوا اَنْ یَّکُونُوا مِأةً فَیَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دیتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۶

www.alahazratnetwork.org

## (۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء کانت تقم اوشابا ففقد ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلَا کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ ، قال : فکانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوْنِیْ عَلیٰ قَبْرِهَا فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوة علی علی المیت ، ۱۲۲/۱
السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة ، ۲۱۸/۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۵۸۱/۱۵
۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الصلوة علی القبر ، ۱۱۱/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکو نہ پایا تو پوچھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

## (۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حَقُ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّالسَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا ،جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه عن عمن ادرک ابابکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضا يق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہوں نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

---

۱۱۰۳۔ الجامع الغير للسيوطی، ۲۲۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۰/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۳۸۶/۳ ☆ نصب الراية للزيعلی، ۲۵۷/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۴۷۷۰، ۲۸/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۵۲/۶
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۵۲۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۴۵/۳
الاحكام النبوية للكحال، ۱۳۶/۱ ☆ تغليق التعليق لابن حجر ، ۱۵۹
الاذكار النوويه، ۲۴۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۱۹۱/۲ ☆
۱۱۰۴۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۸۲۲، ۷۰۹/۱۵

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

## (۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اذا فجئتك الجنازة وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه اتی الجنازة وهو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمم کر کے نماز میں شریک ہوگئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :اذا فجئتك الجنازة ولست علی وضوء فان کان عندك ماء فتوضا وصل وان لم یکن عندك ماء فتیمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھلو۔ ۱۲م

---

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، ۵۲/۱

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۷/۲

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی، باب الوضو و التیمم من آنیة الخ، ۷۴/۱

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

www.alahazratnetwork.org

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازہ فتیمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمّم کرے۔۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوتك الصلوة وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فجئتك الجنازة وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمّم کر لے۔۱۲م

---

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبة ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸

۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبة ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸

۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸

۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، الخ، ۱/۵۲

۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸

# (۱۹)حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : لما وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لا یقوم علیہ احد ھو امامکم حیا ومیتا فکان ید خل الناس رسلا رسلا فیصلون علیھا صفا صفالیس لھم امام ویکبرون وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائم بحیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، اللھم انا نشھد ان قد بلغ ما انزل الیہ ونصح لُامتہ وجاھد فی سبیل اللہ حتی اعزاللہ دینہ وتمت کلمتہ ، اللھم فاجعلنا ممن تبع ما انزل الیہ وثبتنا بعدہ واجمع بیننا وبینہ فیقول الناس ، آمین ، حتی صلی علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی ۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ۔کوئی انکا امام نہ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے۔سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ۔الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا۔اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا۔الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیرؤوں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔مولی علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے ۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی۔

۱۱۱۵۔ **عن** محمد ابراھیم التیمی المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ لما کفن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ووضع علی سریرہ دخل ابو بکر وعمر

---

۱۱۱۴۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر الصلوۃ علی رسول اللہ ﷺ ، ۲۲۲/۲

۱۱۱۵۔ الطبقات الکبری لابن سعد ، ذکر الصلوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ ، ۲۲۱/۲

فقالا : السلام علیك ایها النبی ورحمته وبرکاته ومعهما نفر من المهاجرین والانصار قد رما یسع البیت فسلموا کما سلم ابو بکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصح لا مته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلمته فاومن به وحده لا شریك له فا جعلنا یا الهنا ممن یتبیع القول الذی انزل معه واجمع ،بنینا وبینه ، حتی نعرفه وتعرفه بنا فانه کان بالمؤمنین رؤفا رحیما لا ینبغی بالا یمان بدلا ، ولا نشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس ، آمین ، آمین ، ثم یخرجون ویدخل علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی ،اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ،دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا ،ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق وفاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیرووں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

۱۱۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا غَسَلْتُمُونِیْ وَکَفَنْتُمُوْنِیْ فَضَعُوْنِیْ عَلیٰ سَرِیْرِیْ ثُمَّ

---

۱۱۱۶۔ المستدرك للحاکم، ۳/۶۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۲۹۰

اُخْرُجُوْا عَنِّی فَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّصَلِّی عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِہٖ مِنَ الْمَلاۤئِکَۃِ بِاَجْمَعِھِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آ کر مجھ پر درود و سلام عرض کرتے جانا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔نماز جنازہ کی دعائیں

## (۱)دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا صلی علی الجنازۃ قال : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَا نَا ، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِ یْمَان ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے ، الٰہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے ، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے ، اور مرد اور عورت ، الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر ، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر ، الٰہی ! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں ڈال ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

www.alahazratnetwork.org

## (۲)نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ **عن** عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : صلی النبی

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما یقول فی الصلوۃ علی المتی ۱/۱۲۲
السنن لابی داؤد ، باب الدعاللمیت، ۲/۴۵۷
السنن لابن ماجہ ، ما جاء فی الدعا فی الصلوۃ ، ۱/۱۰۹
السنن للنسائی، کتاب الدعا ۱/۲۱۷
المستدرک للحاکم ، کتاب الجنائز، ۱/۳۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳٦۸ ☆ اتحا ف السادۃ للزبیدی، ۳/۴۵۰
السنن الکبری للبیہقی، ۴/۳۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ، ۱/۴۲۴
السنۃ لابن ابی عاصم، ۳/۱۱۵ ☆ المسند لابی یعلی،
المصنف لابن عبد الرزاق، ۳/۴۸٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۰، ۱۵/۵۸٦
۱۱۱۸۔ الصحیح لمسلم ، باب الدعا للمیت ، ۱/۳۱۱
الجامع للترمذی، باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت ۱/۱۲۲
السنن لابن ماجہ ، باب فی الدعا فی الصلوۃ علی الجنازہ ، ۱/۱۰۹
السنن للنسائی، الدعاء، ۱/۲۱۷ ☆
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۳/۲۹۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/۲۳
البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۵/۹۳ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۴۲۳۰۱، ۱۵/۵۸۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَ اعْفُ عَنْہُ وَأَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِوَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْ لَہٗ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَأَھْلًا خَیْرًا مِنْ أَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرٌ مِنْ زَوْجِہٖ وَأَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَأَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلک المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی ۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کررہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اوراس پر رحم فرما، اوراسے ہر بلا سے بچااوراسے معاف کر، اوراسے عزت کی مہمانی دے، اوراسکی قبر کشادہ فرمااوراسے دھودے پانی اور برف اوراولوں سے، اوراسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تونے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اوراسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اورزوجہ بہتر عطافرمااسکی زوجہ سے، اوراسے داخل فرما بہشت میں، اوراسے پناہ دے قبر کے عذاب اورقبر کے سوال اوردوزخ کے عذاب سے ۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۱۹ ۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال : اَللّٰھُمَّ! عَبْدُکَ وَابْنُ أَمَتِکَ یَشْھَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَیَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ، أَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَأَصْبَحْتَ غَنِیًا عَنْ عَذَابِہٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَأَھْلِھَا ، اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٗ وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَہٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی ! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

---

۱۱۱۹ ۔ المستدرک للحاکم ،　　کتاب الجنائز ،　　۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للهيثمی ،　　۳/۳۳　　☆　　المطالب العالیۃ لابن حجر ،　　۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : دعا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازة ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبُدُكَ اِبُنُ عَبُدِكَ اِبُنُ اَمَتِكَ مَا ضٍ فِيُهِ حُكُمُكَ ، خَلَقُتَهٗ وَلَمُ يَكُ شَيْئًا مَذُكُورًا ، اَنُزَلَ بِكَ وَاَنُتَ خَيُرُ مَنُزُوُلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ ! لَقِّنُهُ حُجَّتَهٗ وَاَلُحِقُهٗ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ، وَ ثَبِّتُهُ بِالُقَوُلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفُتَقَرَ اِلَيُكَ وَاسُتَغُنَيُتَ عَنُهُ ، كَانَ يَشُهَدُ اَنُ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوُلُ اللّٰهِ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، وَلَا تَحُرِمُنَا اَجُرَهٗ وَلَا تَفُتِنَّا بَعُدَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اِنُ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنُ كَانَ خَاطِئًا فَاغُفِرُ لَهٗ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الٰہی ! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الٰہی ! اسے اسکی حجت سکھادے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی ! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ **عن** يزيد بن ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازة فدعا له ، اَللّٰهُمَّ ! عَبُدُكَ وَابُنُ اَمَتِكَ اِحُتَاجَ اِلٰى رَحُمَتِكَ وَاَنُتَ غَنِيٌّ عَنُ عَذَابِهٖ ،اِنُ كَانَ مُحُسِنًا فَزِدُ فِى اِحُسَانِهٖ، وَاِنُ كَانَ مُسِيئًا

---

۱۱۲۰۔ الجامع الكبير للطبرانى، ۲/۱۸۷۰☆

۱۱۲۱۔ المستدرك للحاكم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۳۳

www.alahazratnetwork.org

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی ۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے ۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما ۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے ۔ ۱۲م

۱۱۲۲۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی الميت فقال : اَللّٰهُمَّ اعَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِی اِحْسَانِهٖ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهٗ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی ۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے ۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما ۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما ۔ ۱۲م

۱۱۲۳۔ عن سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنيا وتركها لا هلها وافتقر اليك واستغنيت عنه ، وقد كان يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

---

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ، بالقراۃ و الدعا فی الصلوۃ الخ ۴۸۷/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۷/۸
۱۱۲۳۔ المسند لابی یعلی، المصنف لعبد الرزاق، ۴۸۷/۳

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔ الٰہی! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔۱۲م

١١٢٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی علی الجنازة ، اَللّٰهُمَّ ! اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبِضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۔ فتاوی رضویه ۹۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ الٰہی! تو اسکا رب ہے۔ تو نے اسے پیدا کیا۔ تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی، تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے، ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

١١٢٥۔ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلوة علی المیت ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا، وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ،وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی، الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ، ہمارے دلوں کو ملا، الٰہی! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے، ہم تو

---

١١٢٤۔ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للمیت، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٢/٤
الاذکار النوویة ١٤٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٣٠٢، ٥٨٧/١٥
١١٢٥۔ مشکل الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٨٤٤، ٧١٤/١٥

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔۱۲م

۱۱۲۶۔ **عن** واثلۃ بن الأ سقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فاسمعہ یقول: اَللّٰھُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِی ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جَوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنْتَ أَھْلِ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ ، فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ ، اِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیْمِ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمۂ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۱۲۷۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حضرت مع بن عمر فی جنازۃ ، فلما وضعھا فی اللحد قال : بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ ، فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال : اللھم ! اجرھا من الشیطان و من عذاب القبر ، اللھم ! جاف الارض عن جنبیھا و صعدروحھا و لقھا منک رضوانا ، قلت : یا ابن عمر ! أشئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلتہ برائک قال: اِنی اذا لقادر علی القول ، بل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

---

۱۱۲۶۔ السنن لابن ماجہ ، باب الدعا فی الصلوۃ لعلی الجنازۃ ۱۰۹/۱
السنن لابی داؤد ، باب الدعاء للمیت ، ۴۵۷/۲

۱۱۲۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی ادخال المیت القبر ، ۱۱۲/۱

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔ ۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** اِبراھیم الأشھل عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنھما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی علی جنازة فقال: اَللّٰھُمَّ ! اغْفِرْ لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَاوَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اَللّٰھُمَّ ! لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ۔　فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۱۲۹۔ **عن** أبی حاصر رضی الله تعالیٰ عنه أنه صلی علی جنازة فقال : الا اخبر کم کیف کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی علی الجنازہ؟ کان یقول : اَللّٰھُمَّ ! اِنَّکَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادُکَ، أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ مَعَادُنَا ۔

حضرت ابو حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے او تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۹۴/۴

---

۱۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۹۹، ۵۸۶/۱۵

۱۱۲۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۴۹، ۷۱۵/۱۵

# ۵۔ زیارت قبور

## (۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يأتی احدا كل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے۔ جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن اِبراهيم التيمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يأتی قبور الشهداء عند رأس الحول فيقول : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قال : و كان أبو بكر و عمر و عثمان يفعلون ذلك۔

حضرت محمد ابرہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔ سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔ فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

## (۲) بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ **عن** داؤد بن أبی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : أقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تدری ما تصنع ،

---

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسيوطی، ۵۸/٤ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۷۳/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۵۸/٤
التفسير للقرطبی، ۳۱۲/۹ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۵٤/٤

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۲/۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۵۱۵/٤
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۸۹/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲٤۵/۵
كنز العمال للمتقی، ۱۵۹۶۸، ۳٤٤/۶ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی، ۳۷۳

فاقبل علیه فقال : نعم ، انی لم آت الحجر ، انما جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم اٰت الحجر سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم، یقول: لَا تَبۡکُوۡا عَلَی الدِّیۡنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَھۡلُهٗ وَ لٰکِنۡ اَبۡکُوۡا عَلَی الدِّیۡنِ اِذَا وَ لِیَهٗ غَیۡرُ اَھۡلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فللہ الحمد۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۶۱

## (۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنۡ رَجُلٍ یَزُوۡرُ قَبۡرَ اَخِیۡهِ وَ یَجۡلِسُ عِنۡدَهٗ اِلَّا اسۡتَانَسَ وَ رَدَّ عَلَیۡهِ حَتّٰی یَقُوۡمَ۔　　جدالممتار ۱/۴۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ۱۲م

---

۱۱۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۳۶۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۰۲

# (۴) اہل قبور کوسلام کرووہ جواب دیتے ہیں

۱۱۳۴۔ **عن** أبی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابورزین یا رسول الله ! إن طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم ؟ قال : قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ ، قال ابو رزین : یا رسول الله ! یسمعون ؟ قال : یَسْمَعُوْنَ وَ لٰکِنْ لَّا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟ فرمایا: یوں کہہ، سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشا اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

www.alahazratnetwork.org

# ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا یسمعه الحی و الا فهم یردون حیث لا یسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت و واضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور وفریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔ صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

۱۱۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائه وقال: وَالَّذِیْ نَفْسِی

---

۱۱۳۴۔ المسند للعقیلی، ۱۹/۴ ☆

۱۱۳۵۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸۵/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱۹۱/۵

بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جوان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

۱۱۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائه و قال:وَالَّذِیْ نَفْسِی ، بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اوران کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جوان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

۱۱۳۷۔ **عن** عبد الله بن فروة رضی الله تعالیٰ عنه قال : زار رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهداء احد فقال: اَللّٰهُمَّ ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِیَّكَ یَشْهَدُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءُ وَ أَنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ أَوْ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَدُّوْا عَلَیْهِ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی؛ الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جوانکی زیارت کو آئے گا اوران پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دولڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ واللہ انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کوایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

---

۱۱۳۶۔ المستدرک للحاکم، ☆

۱۱۳۷۔ المستدرک للحاکم، ۳/ ۲۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۹۷، ۱۰/ ۳۸۲

جمع الجوامع للسیوطی، ۹۹۷۰ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳/ ۳۰۷

میرے بدن پر بال کھڑے ہوگئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد اللہ! باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان اللہ خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔

www.alahazratnetwork.org

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات ودن کو پہچانتا ہوں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

١١٣٨۔ **عن** محمد بن واسع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده ۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

## ﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

---

١١٣٨۔ شعب الایمان للبیهقی، ١٨/٧ ☆

ہیں جن میں بلاتخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۴

## (۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أُنُسُ مَا یَکُوْنُ لِلْمَیِّتِ فِی قَبْرِہٖ اِذَا زَارَہٗ مَنْ کَانَ یُحِبُّہٗ فِی دَارِ الدُّنْیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ أَخِیْہِ وَ یَجْلِسُ عَلَیْہِ اِلَّا اسْتَأنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال ابی و ھو فی سیاق الموت : اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا ،و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمھا حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع بہ رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہواور نہ آگ،اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا ۔پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

---

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسیوطی، ☆ شفا السقام للسبکی،
۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۵/۱۰
۱۱۴۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز

دیتا ہوں۔　فتاوی رضویہ ۴/۵۹

## (۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتى الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و أقول : اِنما هو زوجى و أبى ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماابالى فى القبو ر قضيت حاجتى أم فى السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

---

۱۱۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۰۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱/۱۵۴

۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ☆ المستدرك للحاكم ،

## (۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔۱۲م

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بنرازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر بر سر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔ گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا الله تعالیٰ باسرارھم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین خواہ مجاورین سے تو نادراً خالی ہوتے ہیں۔ مگر امام ممدوح صاحب فتاوی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

**اقول:** ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

---

۱۱۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی زیارة النساء القبور، ۴۶۱/۲

موجب رضائے رحمٰن عزجلالہ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۴۵

۱۱۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابوصالح باذام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اورابن معین کہتے ہیں: لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

## (۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱۴۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما نحن نسیرمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذ بصر بامراۃ لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطری وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اهل هذا المیت فترحمت الیهم و عزیتهم بمیتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی : قالت : معاذ الله أن أكون بلغتها و قد سمعتك تذكر فی ذلك ما تذكر ،فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى جَدُّ أَبِيْكِ ۔

---

۱۱۴۵۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن زیارة القبور، ۱/۱۱۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء ، ۱/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۹
المستدرك للحاكم ، ۱/۵۳۰ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۲/۷۸
كنز العمال للمتقی ، ۴۵۰۴۹، ۱۶/۳۸۹ ☆ الكامل لابن عدی، ۵/۴۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۱۴۶۔ السنن للنسائی، باب الغی، ۱/۲۶۵ ☆
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز باب التعزیة ، ۲/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۶۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۵۹
البدایة و النهایة لابن كثیر ، ۲/۲۸۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت ودعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن ومتصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت ومقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہئے بحکم مقدمتین اولین ونیز بحکم آیت کریمہ محال وباطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان واہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق وفاروق وعثمان وعلی وزہراء وصدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف وبے حاجت تاویل وتصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔ ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

## (۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : مر النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم بِامرأة عند قبر وهی تبکی فقال لها : اِتَّقِی اللّٰهَ وَ اصۡبِرِیۡ ۔

جدالممتار ۱/۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رورہی تھی۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈراورصبر کر۔ ۱۲م

## (۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

www.alahazratnetwork.org

۱۱۴۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال : یا رسول اللہ ! ان ابی کان یصل الرحم و کان و کان فاین هو ، قال : فِی النَّارِ ، قال فکانه و جد من ذلك فقال : یا رسول اللہ ! فاین ابوك قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : حَیۡثُ مَا مَرَرۡتَ بِقَبۡرِ مُشۡرِكٍ فَبَشِّرۡهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابی بعد و قال : لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولا: یارسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

---

۱۱۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الرجل اصبری ، ۱/۱۶۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۴۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲/۴۰
شرح السنة للبغوی، ، ۵/۴۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲
فتح الباری لابن کثیر ، ۱۱/۸۰ ☆
۱۱۴۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی زیارة قبور المشرکین ، ۱/۱۱۴

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۶۔احترام مقابر

## (۱) مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔**عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَأنْ أمْشِیَ عَلیٰ جَمْرَۃٍ أوْ سَیْفٍ أوْ أخْصِفَ نَعْلِی بِرِجْلِی أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أنْ أمْشِیَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔۱۲م

۱۱۵۰۔**عن** أبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:لَأنْ أطَأ عَلیٰ جَمْرَۃٍ حَتّٰی یَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِیْ أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أنْ اَطَأ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۸۰

## (۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ **عن** عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متکئا الی القبر فقال : لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ ۔

---

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجہ ، باب النھی عن المشی علی القبر ، ۱/۱۱۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴/۳۷۴
ارواء الغلیل للالبانی، ، ۱/۱۰۲ ☆
۱۱۵۰۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۱/۳۱۲ ☆
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النھی عن المشی علی القبور ، ۱/۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۲
۱۱۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۰۶، ۱۵/۶۵۷ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی القبر فقال : یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ! اِنْزِلْ مِنْ عَلَی الْقَبْرِ ، لَا تُوْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا یُوْذِیْكَ ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۹

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

---

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۴
المستدرك للحاكم، ۳/۶۸۲ ☆

۱۱۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُ کُمْ عَلیٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِهٖ خَیْرٌلَهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلیٰ قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک آدمی کوآگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین۔ص ۱۳

۱۱۵۴۔ **عن** بشیر بن الخصاصیة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ یُحَكَ یَا صَاحِبُ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِ سِبْتِیَّكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لان اطأ علی جمره احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم۔

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

---

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم،　کتاب الجنائز،　۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه،　باب النهی عن المشی علی القبور،　۱۱۳/۱
السنن لابی داؤد،　کتاب الجنائز، باب فی کراهیة القعود علی القبر،　۴۶۰/۲
السنن للنسائی،　التشدید فی الجلوس علی القبور،　۲۸۷/۱
۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل،　۸۳/۵　☆　کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۳۰۱/۱۳
السنن للنسائی،　المشی بین القبور فی النعال،　۲۸۸/۱
۱۱۵۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/ ۳۷۴　☆　الکامل لابن عدی،　۱۷۳/۲

# (۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اَلْمَيِّتُ يُؤْذِيهِ فِي قَبْرِهِ مَا يُؤْذِيهِ فِي بَيْتِهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :اذى المؤمن فى موته كاذاه فى حياته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

www.alahazratnetwork.org

۱۱۵۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن وضع القدم على القبر فقال : كما أكره أذى المؤمن فى حياته فإنى أكره اذاه بعد موته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھو کر وہ پانی اس کے منہ پر اور

---

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للديلمى، ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۰/۳۷۴
۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابى شيبة، ☆
۱۱۵۸۔ السنن لسعيد بن منصور، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روانہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

## ۴۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم ، ضربت اِمرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول : الا هل وجدو ا ما فقدوا فاجابه اخر بل یئسوا فانقلبوا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:۔ یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اوران کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث و نا جائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصا صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہوسکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ واہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح مصنفہ: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

---

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا۔　　باب ما یکره من اتخاذ المساجد،　　۱/۱۷۷

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بنانے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیہ بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سمادی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر اردگرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ابنو المساجدو اتخذوھا جما۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھرپور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دارالعلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورین لیزورهم الناس ولیستریحون بالجلوس فیه ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے در مختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیه بناء و قیل لا باس به و هو المختار ۔

www.alahazratnetwork.org

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے رد المحتار میں فرمایا۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکره واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں در مختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

# ۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

## (۱) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلىٰ مَا قَدَّمُوْا۔

**ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔**

۱۱۶۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلىٰ مَا قَدَّمُوْا ۔

**ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔**

www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱۶۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ، اِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثِمُوْنَ، وَاِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ ۔

---

۱۱۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما ینهی من سب الاموات ، ۱۸۷/۱
السنن للنسائی، باب النهی عن ذکر الهلکی لا بخیر ، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۱۲، ۶۸۰/۱۵

۱۱۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی من سب الاموات ، ۱۸۷/۱
السنن للنسائی، باب النهی عن سب الاموات، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۰/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷۵/۴
المستدرك للحاکم ۳۸۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۶/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۰/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۴، ۶۸۰/۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۲/۱۱ ☆ الاذکار النوویه ۱۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۹/۲ ☆

۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۱/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۷۹/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار رہو گے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْأَحْيَاءَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا دو۔

۱۱۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَ لَا تَقَعُوْا فِيْهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۳۴/۴

www.alahazratnetwork.org

## (۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت : قال

---

۱۱۶۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى عن سب الاموات ، ۱۸۷/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الشتم ، ۱۹/۲
السنن لابى داؤد ، كتاب الادب ، باب فى النهى عن سب الموتى ۶۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷۱۵، ۶۸۰/۱۵
اتحا ف السادة للزبيدى، ۴۹۰/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷۶/۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۸۰/۲ ☆ المغنى للعراقى، ۱۱۷/۳
مسند الربيع بن حبيب ، ۱۹۸۷ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۵۶/۴
۱۱۶۴۔ السنن لابى د اؤد ، كتاب االادب فى النهى عن سب الموتى، ۶۷۱/۲
الجامع الصغيير للسويطى، ۵۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۷۴/۱۰
المغنى للعراقى، ۳۷۷/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷/۱
مسند لربيع بن حبيب ، ۱۳۱۲ ☆ الكامل لابن عدى، ۱۸۳/۵
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ۳۴۶/۲ ☆ آداب الزفاف للالبانى، ۱۴۷
۱۱۶۵۔ السنن للنسائى، باب الامر بالاستغفار للمسلمين ، ۲۲۲/۱
المؤطا لمالك ، ۸۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۴۸۸/۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ علہ وسلم: اِنِّی بُعِثْتُ اِلیٰ أَهْلِ الْبَقِیْعِ لِأُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعا و استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔ **عن** أم المؤمین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ جِبْرَئِیْلَ أَتَانِیْ فَأَمَرَنِیْ أَنْ آتِیَ الْبَقِیْعَ فَأَسْتَغْفِرَلَهُمْ قلت له : کیف اقول ، یا رسول الله! قال : قولی: اَلسَّلَامُ عَلیٰ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس طرح کہوں۔ حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام علی اهل الدار من المؤمنین و المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا و المستاخرین و انا انشاء الله بکم لا حقون ۔

۱۱۶۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

---

۱۱۶۶۔ السنن للنسائی، الامر بالاستغفار للمسلمین، ۲۸۶/۱
الصحیح لمسلم، باب فی التسلیم علی اهل القبور، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیما یقال اذا دخل المقابر، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۲۸، ۶۰۶/۱۱

۱۱۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب احد یحبنا، ۵۸۵/۲
السنن للنسائی، باب الصلوة علی الشهداء، ۲۱۴/۱
السنن لابی داؤد، باب الصلوة علی القبر، ۴۵۹/۲

١١٦٨۔ **عن** عقبه بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال :صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على قتلى احد بعد ثمانى سنين كالمودع للاحياء و الاموات ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ و دعا کی جیسے سب کو رخصت فرما رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/٠

## (۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

١١٦٩۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۳/۴

www.alahazratnetwork.org

## (۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

١١٧٠۔ **عن** أبى هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلٰثٍ ، صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ ، اَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ ، اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۲۳۱/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

---

١١٦٨۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب غزوة احد، ٥٧٨/٢

١١٦٩۔ السنن لابى داؤد ، باب فى الحفار يحد العظم ، ٤٥٨/٢

السنن لابن ماجه ، باب فى النهى عن كسر عظم الميت ، ١١٧/١

المسند لاحمد بن حنبل ، ٥٨/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٤١/١

المصنف لعبد الرزاق، ٤٤٤/٣ ☆ السنن للدار قطنى ١٨٨/٣

جمع الجوامع للسيوطى، ٦٨٢٣ ☆ المؤطا لمالك ، ٨٣

١١٧٠۔ الصحيح لمسلم ، باب وصول ثواب الصدقة ، ٤١/٢

السنن لابى داؤد ، باب فى الصدقه عندا لميت ، ٢٩٨/٢

مشكل الآثار للطحاوى، ٩٥/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٧٢/٢

السنن الكبرى للبيهقى، ٢٧٨/٦ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣٠٠/١

اتحاف السادة للزبيدى، ١١٤/١ ☆ التفسير لابن كثير ، ٤٤٠/٧

نے ارشاد فرمایا: انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔۱۲م

## (۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا عَلیٰ أَحَدِکُمْ اِذَا أَرَادَ أَنْ یَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ یَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَیْهِ اِذَا کَانَ مُسْلِمَیْنِ فَیَکُوْنُ لِوَالِدَیْهِ أَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُ أُجُوْرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا یَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَیْئًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُکُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَیْهِ فَیَکُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا یَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

---

۱۱۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵ ۶۱، ۶/ ۳۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/ ۲۱۶

علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۶۴۵ ☆

۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ **عن** حصین بن وحوح الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان طلحة بن البراء رضی الله تعالیٰ عنه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یعوده فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاهله: لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت ، فاذ نونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیه اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فإنی أخاف علیه یهودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبره فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : اَللّٰهُمَّ ! اَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ۔ فتاوی رضویه ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہین۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الٰہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

---

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ٦۹۷/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸٦
التمهید لابن عبد البر ، ۲۷٤۳/٦ ☆

۱۱۷۴۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت و قف علیه فقال : اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَ اسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ۔

**حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔**

## (۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ " قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

www.alahazratnetwork.org

**امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔۱۲م**

## (۸) بیر ام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷۶۔ **عن** سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال: یا رسول اللہ ! ان ام سعد ماتت ، فای الصدقة افضل؟ قال : اَلْمَاءُ ، قال : فحضر بیرأ و قال : ھذہ لام سعد ۔

---

۱۱۷۴۔ السنن لابی داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۴۵۹/۲
المستدرك للحاكم ، ۳۷۰/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۵۶/۴
الجامع الصغير للسيوطى ، ۴۱۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۰ ۳۵۲/۱
كنز العمال للمتقى ، ۱۸۵۱۴ ، ۱۵۸/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۳۴۵/۴
۱۱۷۵۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۲۵۹۶ ، ۶۵۵/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۳۷۱/۱۰
۱۱۷۶۔ السنن لابی داؤد ، كتاب الزكوة ، باب فى فضل سقى الماء ، ۲۳۵/۱
التفسير للقرطبى ، ۲۱۵/۷ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر و متبادر کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے: ھذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم'' ھذہ لام سعد '' سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے درخانہ پرورش کند تا گوشت او خوب شود او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارانند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں '' خوارند و فاتحہ خواند'' کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور عمل کئے پر دس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نیة المؤمن خیر من عملہ ، مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں ۔تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔ کہ جب تک وہ شی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شی کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۸۔ عالم برزخ کے احوال

## ۱۔ عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا شَبَّهتُ خُرُوجَ الْمُؤمِنِ مِنَ الدُّنیَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوجِ الصَّبِیِّ مِنْ بَطنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلیٰ رَوْحِ الدُّنیَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔ اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔ اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز، پنجرے میں پرندکی پرفشانی کتنی۔ ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

### (۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان الدنیا جنة الکافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیها ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔ اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

---

۱۱۷۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　　۴۸۴/۲

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذی ،　　باب ما جاء ان الدنیاسجن المومن الخ،　　۵۶/۲

۱۱۷۹۔ عن عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث شاء۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/۴۸

## (۳) روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۰۔ عن سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقیا فقال احدهما لصاحب : ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقیت ، فقال : او تلقی الاحیاء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فاِن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حیث شاء ت ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کروتو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔ انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

## (۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنین فی برزخ من الأرض تذهب حیث شاء ت و نفس الکافر فی سجین ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔ عن الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنین

---

۱۱۷۹۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۷/۱۴۴

۱۱۸۰۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ۱/۳۷۳

۱۱۸۱۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنیا

۱۱۸۲۔ ابن ابی الدنیاء

مرسلۃ تذھب حیث شاء ت ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

## (۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ **عن** بکربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انہ ما من میت یموت الاوروحہ فی ید ملک الموت فھم یغسلونہ و یکفنونہ و ھو یری ما یصنع اھلہ فلم یقدر علی الکلام لینھا ھم عن الرنۃ و العویل ۔

حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کوشور وفریاد سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

www.alahazratnetwork.org

۱۱۸۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یَعْرِفُ مَنْ یَّغْسِلُہٗ وَ یَحْمِلُہٗ وَ مَنْ یَکْفِنُہٗ وَ مَنْ یُّدْلِیْہٗ فِی حُفْرَتِہٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے،اور جو اٹھائے،اور جو کفن پہنائے،اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اِلَّاوَھُوَ یَعْرِفُ غَاسِلَہٗ وَ یُنَاشِدُ حَامِلَہٗ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَیْحَانٍ وَ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ اَنْ یُّعَجِّلَہٗ، وَ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِیْمٍ وَ تَصْلِیَۃِ جَحِیْمٍ اَنْ یَّحْبِسَہٗ ۔

---

۱۱۸۳۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۲۵۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۶۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۳۳۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه قا ل: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يُوْضَعُ عَلىٰ سَرِيْرِهٖ فَيُخطِّىْ بِهٖ ثَلْثَ خَطًّا اِلَّاتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَسْمَعُهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، يَقُوْلُ : يَا اِخْوَتَاهُ وَ يَا حَمَلَةَ نَعْشَاهُ ! لَا تَغُرَّنَّكُمُ الدُّنْيَا كَمَا غَرَّتْنِى وَ تَلْعَبَنَّ بِكُمْ كَمَا لَعِبَتْ بِى، خَلَفْتُ مَا تَرَكْتُ لِوَرَثَتِىْ وَ الدَّيَّانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخَاصِمُنِىْ وَ يُحَاسِبُنِىْ وَ اَنْتُمْ تَشِيْعُوْنِى وَ تَدْعُوْنِى ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن وانس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

## (۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلىٰ اَعْنَاقِهِمْ ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِىْ ، وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ ، قَالَتْ : يَا وَيْلَهَا اَيْنَ

---

۱۱۸۶۔ كنز العمال للمتقى، ۲۳۵۷، ۱۵/۵۹۶ ☆ تاريخ جرجان للهثمى، ۱۷۸

۱۱۸۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ولى الميت قدمونى، ۱/۱۷۶

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۳۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۲۱

تُذْهَبُوْنَ بِهَا ، سَمِعَ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہےاور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہوجائے

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر چہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔مگر بحمد اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرمادیا کہ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے۔اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۵

www.alahazratnetwork.org

## (۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸۔ **عن** أبی هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لا یقبض المؤمن حتی یری البشری ، فاذا قبض نادی ، فلیس فی الدار دابة صغیرة و لا کبیرة الا هی تسمع صوته الا الثقلین : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمین ، فاذا وضع علی سریرہ قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحدہ أقعد فأری مقعدہ من الجنة و ما أعد اللہ له ، و ملی قبرہ من روح و ریحان و مسك قال : فیقول : یا رب ! قدمنی ، قال : فیقال : لم یأن لك ، إن لك إخوة و أخوات لما یلحقون ، ولکن نم قریر العین ، قال أبو هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بیدہ! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنیا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی یرفع راسه الی البشری یوم القیامة ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔پھر جب جنازہ پر

---

۱۱۸۸۔ المصنف لابن ابی شیبة ، کلام ابی هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ، ۷/۱۴۲

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں ۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں ۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سوجا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے ۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

## (۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** أُم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی : یا أهلاه : و یا جیراناه و یا حملة سریراه : لا تغرنکم الدنیا کما غرتني ۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاهد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسه ، فما من شئ الا وهو یراه عند غسله وعند حمله حتی یوصله الی قبره ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یکون فی اهله بعده ، و انهم یغسلونه و یکفنونه و انه لینظر الیهم ۔

---

۱۱۸۹۔ کتاب الزهد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔**عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ما من میت یموت الاوروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یمشی به ، و یقال له و هو علی سریره أسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔کیسے لیکر چلتے ہیں۔اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔**عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شیٔ حتی انه لیناشد باللہ غاسله الاخففت علی ، قال و یقال له و هو علی سریره اسمع ثنا ء الناس علیك ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹٤۔**عن** عبد الرحمن بن أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنه قال : الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له أسمع ، ما یقال لك ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

---

۱۱۹۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳٤۹/۲
۱۱۹۳۔ ابن ابی الدنیا
۱۱۹٤۔ ابن ابی الدنیا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

١١٩٥۔ عن اِبن أبی نجيح رضی الله تعالی عنه قال: مامن ميت يموت الاروحة فی يد ملك ينظر الی جسده كيف يغسل و كيف يكفن و كيف يمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

١١٩٦۔ عن أبی عبد الله بكر المزنی رضی الله تعالی عنه حدثت ان الميت يستبشر تبعجيله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلعنا الله تعالیٰ بمنه و كرمه من المسرور ين المستبشرين برحمته المسريحين بالموت بجوده ، آمين ، بجاه النبی الكريم الرؤف الرحيم عليه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسليم ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

## (۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

١١٩٧۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ يَّمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيهِ الْمُؤمِنِ كَانَ يَعْرِفُهٗ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّاعَرَفَهٗ وَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

---

١١٩٥۔

١١٩٦۔

١١٩٧۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور ۔ اسی طرح امام ابو عمر و علامہ سید سمہوی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ يَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهٗ ، وَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا يَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا تَفَرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

---

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵

۱۱۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المیهت یسمع خنق النعال ، ۱/۱۷۸
الصحیح لمسلم ، کتا ب صفت الجنة و النار، ۲/۳۸۶
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل ، ۲/۴۶۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۳۷۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۱ ☆

۱۲۰۰۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب المشی بین القبور فی النعل ، ۲/۴۶۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۹۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/۴۲
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۳۷۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَ لَّوا مُدْبِرِیْنَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا دُفِنَ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَ لَّوا عَنْہُ مُصْرِفِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ ، اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَہٗ اَنَّہٗ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِھِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْہُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فَاِنَّہٗ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِکُمْ وَ نَفَضَ أَیْدِیْکُمْ اِذَا وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

---

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۲/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۶۰۰/۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۰/۱
۱۲۰۲۔ المستدرک للحاکم ۳۸۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۴۵/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۸۰/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۹/۱۰
۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۳۷۸/۳ ☆

www.alahazratnetwork.org

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهُ الْآنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

## (۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القلیب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَرَبُّكُمْ حَقًّا، فَقِیْلَ لَهٗ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا یُجِیْبُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

---

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۱۳
الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۸۰ ☆

۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۵/ ۱۵۷
التفسیر لابن کثیر ، ۳/ ۴۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/ ۲۴۲

۱۲۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل ، ۱/ ۵۶۷
الصحیح لمسلم ، باب عرض مقعدار المیت من الجنة و النار ، ۲/ ۵۶۷
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۱/ ۲۲۵

۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/ ۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۱۹۸ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۱۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱/ ۳۸۰
کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳/ ۲۹۲
السنة لابن ابی عاصم ، ۲/ ۴۲۷ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۱۶۸

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر ، الى أن قال ، فانطلق رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم حتى أتى اليهم فقال : يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَانَ! يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَانَ! هَلْ وَجَدْتُم مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ حَقًا ، فَاِنِّي قَدْوَجَدْتُ مَاً وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًاً ، قال عمر : يارسول الله صلى الله عليك و سلم ! كيف تكلم اجسادالاارواح فيها؟ قال : مَا أَنْتُم بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھردئے گئے ۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پالیا جوحق وعدہ مجھ سے اللہ تعالی نے کیا تھا۔امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں ۔فرمایا: جو میں کہہ رہاہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ۔مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال :۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ الَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

---

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم، 　باب عرض مقعدالميت ، 　۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷۔
۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَسْمَعُوْنَ كَمَا تَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

## (۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ **عن** عبید من مرزوق رضی الله تعالی عنه قال : كانت امرأة تقم المسجد فما تت ، فلم يعلم بها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمر علی قبرها فقال ۔ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: اَلَّتِى كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلى عليها ثم قال : أَیُّ الْعَمَلِ وَ جَدْتِ أَفْضَلَ؟ قالوا: يا رسول الله ! تسمع؟قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا ، فذكر انها اجابت ان اقم المسجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا: یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۹

## (۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ **عن** أمیر المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه مر بالبقيع فقال : السلام عليكم يا أهل القبور ، أخبار ما عندنا اِن نساء كم قد تزوجن و دياركم قد سكنت و أموالكم قد فرقت فأجابه هاتف ، يا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ہ و ما أنفقنا فقدر بحناه وما خلفناه فقد خسرنا ہ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

---

۱۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۴۴　☆　التمهيد لابن عبد البر، ۶/۲۶۷
۱۲۱۰۔ كتاب القبور لابن ابی الدنيا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

## (۱۴) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال : دخلنا مقابر المدينة مع على بن أبى طالب فنادى : يا أهل القبور ! السلام عليكم و رحمة الله ، تخبرونا بأخباركم ، تريدون أن تخبركم قال : سمعت صوتا و عليك السلام و رحمة الله و بركاته ، يا أمير المؤمنين ! خبرنا عما كان بعدنا فقال على رضى الله تعالىٰ عنه ، اما أزواجكم فقد تزوجن ، و أما أموالكم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فى زمرة اليتامى ، و البناء الذى شيه تم فقد سكن أعدائكم فهذه أخباركم من ما عندنا ، فما عندكم ؟ فأجابه ميت قد تخرقت الأكفان و انتثرت الشعور ، و تقعطت الجلود ، و سالت الأحداق على الخدود و سالت المناخير بالقيح و الصديد ، و ما قدمناه ربحناه ، وما خلفنا خسرناه ، و نحن مرتهنون بالأعمال ۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتایئے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مردے نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

---

۱۲۱۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆ تاریخ نیشابور لاحمد

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔اس پر عاشق ہوگئی۔ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔جوان نظر نہ فرماتا۔ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔دروازہ تک گیا۔جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۔

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔باپ منتظر تھا۔آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔رات گئے ہوش آیا۔باپ نے حال پوچھا۔کہا خیر ہے۔کہا بتادے۔ناچار قصہ کہا۔باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔پڑھتے ہی غش آیا۔جنبش دی۔مردہ پایا۔رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی ۔باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔نسأل اللہ الجنة ، له الفضل و المنة و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنة و آله و صحبه واصحاب السنة و آمین ، آمین ، آمین ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

## (۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ۔ بلغنی ان الارض لا تسلط

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۱۲۔ مروزی

علی جسدالذی لم یعمل خطیئۃ ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کونہیں کھاتی ۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۹۔ سوگ اورنوحہ

## (۱) غم اورآنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلَا تَسْمَعُوْنَ : اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ ، وَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔اورزبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتاہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

## (۲) رونے سے مردہ کوتکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

---

۱۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند لامریض ، ۱۷۴/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۱/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی المیت یعذب بما یخ علیہ ، ۱۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶۹/۴
شرح السنۃ للبغوی، ۴۲۹/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۹، ۶۱۱/۱۵ ۲
۱۲۱۴۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۶۵/۳ ☆
۱۲۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ، ۱۷۲/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۶۵/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۹/۴

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنا مع امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه حتى اذا كنا بالبيداء اذا هو برجل نازل فى ظل شجرة فقال لى : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا هو صهيب ، فرجعت اليه فقلت : اِنك أمرتنى أن أعلم لك من ذاك و انه صهيب فقال : مروه فليحق بنا فقلت : اِن معه اهله ، قال : و أن كان معه أهله فلما بلغنا المدنية لم يلبث أمير المؤمنين أن اصيب ، فجاء صهيب فقال : وا أخاه واصاحباه ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِن الميت ليعذب ببعض بيكاء أهله عليه ، فاتيت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فذكرت لها قول عمر فقالت : لا و الله ! ما قاله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِن الميت يعذب بيكاء أحد و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ

---

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية البكاء على الميت ، ۱/۱۱۹
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
فتح البارى للعسقلانى، ۷/۳۰۱ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۳/۲۹۳
المصنف لعبد الرزاق ،۶۶۷۵، ۳/۵۵۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۱۶
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۹۴۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲/۱۳۹
شرح السنة للبغوى ، ۵/۴۴۰ ☆ الكامل لابن عدى، ۲/۸
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۳۴۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۷ ☆
۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۴۷ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳/۱۴۸
تغليق التعليق لابن حجر ، ۴۷۶ ☆ الطب النبوى للذهبى، ۱۴۶

عَزَّوَجَلَّ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَاَضْحَکَ وَ اَبْکٰی ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَۃٌ وِّ زْرَ اُخْرٰی ۔ و قالت انکم لتحدثونی عن غیر کا ذبین و لا مکذبین ولا لکن السمع یخطی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جاکر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ **عن** عمران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

---

۱۲۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶۵/۳

کو صدمہ ہوتا ہے۔امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کر کے فرمایا:امام ابن جریر کا یہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۲۶۲/۴

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنت مع اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم أسکته ؟ یاأبا عبد الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبره ۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔کسی کے چلانے کی آواز آئی۔آدمی بھیج کرا سے خاموش کرایا۔میں نے عرض کی:اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟فرمایا:اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔　　فتاوی رضویہ ۲۶۱/۴

## (۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکرہ الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ۔

---

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۶/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲

المستدرک للحاکم ، ۳۶۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۱۲/۱

المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اورکوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں توذکر شریف فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب ونزول رحمت ہے۔عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ ، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمۃ روایۃ قتل الحسین و ما بعدہ لا ینافی ما ذکرتہ فی ھذا الکتاب ، لان ھذا البیان الحق الذی یجب اعتقاد ہ من جلالۃ الصحابۃ و براء تھم من کل نقص بخلاف ما یفعلہ الوعاظ و الجھلۃ فانھم یأتون بالاخبار الکاذبۃ و الموضوعۃ و نحوھا ولا یبینون المحامل و الحق الذی یجب اعتقادہ و اللہ سبحانہ و تعالی اعلم ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۸/۹

## (۴) نوحہ جائز نہیں

www.alahazratnetwork.org

۱۲۲۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ ھُمَا بِھِمْ کُفْرٌ ۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ ، وَ النِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَۃِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَۃٍ ، وَرِنَّۃٌ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

۱۲۲۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۹۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶
السنن الکبری للبیھقی، ۶۳/۴ ☆ المسند لابی عوانۃ ۲۶/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۰۶/۸ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم ، ۴۶۲/۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۵۰/۴
کنز العمال للمتقی، ۰۶۶۱ ، ۲۱۹/۱۵ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۴۲۸

ارشادفرمایا: دوآوازوں پر دنیا وآخرت میں لعنت ہے۔نعمت کے وقت باجا۔اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ عَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِیَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلا کرونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ یُجْعَلْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَفَّیْنِ فِی جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلٰی یَمِیْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ یَسَارِهِمْ ، فَیَنْبَحْنَ عَلٰی أَهْلِ النَّارِ کَمَا تَنْبَحُ الْکِلَابُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن الناحة ۱۱٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳٤۲/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٦/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٥۱/٤ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق ، ۹۲/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۱ ☆ السلسة الصحیحة للالبانی، ۱۹٥۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۲۹۰/۳ ☆
۱۲۲٤۔ السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن النیاحة ، ۱۱٤/۱
۱۲۲٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٥۱/٤
میزان الاعتدال ، ۳٤٤۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲۹۷/۳

وسلم اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بے زار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

## (۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا نری الاجتماع الی اھل المیت و صنعۃ الطعام من النیاحۃ۔

حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/ ۳۱۴

---

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینھی عن الحلق عند المصیبۃ ، ۱۷۳/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۷۰/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النھی عن ضرب الخدود الخ، ۱۱۵/۱
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق ، ۲۰۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۱/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۴۲۱، ۱۵/ ۶۰۹ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۷۴۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النھی عن الاجتماع ، ۱۱۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۴/۲

# ۱۰۔اذان قبر

## (۱)اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه ، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ، ثم کبر و کبر الناس ، ثم قالوا : یا رسول الله ! لم سبحت ثم کبرت ؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرَهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

www.alahazratnetwork.org

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر ، اللہ اکبر، بار بار فرمایا ہے۔اور یہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی ، بلکہ زیادۃ مفید ومؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔ دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن

---

۱۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۷/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۲۲/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۶/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۳۵ ، ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۶/۳
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۲۸/٤ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبی وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔توان سے گھٹائے نہیں۔اوراگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالٰی کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔تواور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۶۶۸

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالٰی خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالٰی جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ "تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟　تیرا رب کون؟

ما دینك ؟　تیرا دین کیا؟

ما کنت تقول فی هذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں،اللہ اکبر ، اللہ اکبر، اللہ اکبر ، اللہ اکبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اور آخر میں الله اکبر الله اکبر، لا اله الله ،سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله سوال ما کنت تقول فی هذا الرجل ،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب مادینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔، شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے ) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۶۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۵۵

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۱۔ کفن وغیرہ میں تبرکات

## (۱) تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجنا وفدا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فبایعناہ و صلینا معہ و أ خبرناہ ، إن بأرضنابیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبہ فی أداوۃ ، و أمرنا فقال ، أُخرُجُوا ، فَإذَا أتَیتُم أرضَکُم فَاکسِرُوا بَیْعَتَکُمْ وَ انضِحُوا مَکَانَھَا بِھٰذَا المَاءِ وَ اتَّخِذُوھَا مَسجِدًا، قلنا: ان البلدبعید و الحر شدید و الماء ینشف ، فقال : مُدُّوہُ مِنَ الْمَاءِ فَإنَّہٗ لَا یَزِیْدُ اِلَّا طِیبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔حضور ہمیں غسالۂ وضو عطا فرمادیں۔حضور نے پانی منگا کر وضو فرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کردیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑو اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہو جائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔　استمداد ص ۱۱۹

## (۲) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سیر ین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان عندہ عصیۃ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمات ، فدفنت معہ بین جنبیہ و بین قمیصہ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

---

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی،　باب اتخاذ البیع مسجدا ،　۱۱۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی،　۳۹۹/۸
۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیہقی،　☆　تاریخ دمشق لابن عساکر ،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

## (۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ : هذه شیعرة من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضعها تحت لسانی قال : فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

## (۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

www.alahazratnetwork.org

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان عند علی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم مسك فأوصی أن یحنط به و قال هو الفضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا ۔حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

---

۱۲۳۱۔ الاصابة لابن حجر، ۲۷۶/۱ ☆

۱۲۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۶۹/۳

انعام فرمایا۔وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپارکھا تھا۔اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔وہ میں نے لیکراس دن کیلئے اٹھا رکھے۔جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر دکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداوقمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔کہ جب علت منع تنجیس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع ومحظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعاً ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۲۔ شہید کون؟

## (۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ شَھِیْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۶

www.alahazratnetwork.org

---

۱۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل دون مالہ ، ۱/۳۳۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۸۱
السنن لابی داؤد ، السنۃ باب فی قتال الصرص، ۲/۶۵۸
السنن لابن ماجہ ، باب ما یری فیہ الشھادۃ ، ۲/۲۰۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۷۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۲۶۵
المستدرک للحاکم ، ۳/۶۳۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۲۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶/۲۴۴
شرح السنۃ للبغوی، ۱/۲۴۸ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۳۳۹
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۸۰، ۴/۴۱۶ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۳۴۹
التفسیر للقرطبی، ۳/۴۲۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۱۶۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۵۱۲، ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر ، ۱۸۵۴
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/۳۲۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۴۱۹
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳/۳۵۳ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۲/۶۲
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ، ۸/۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۷۱
الکامل لابن عدی، ، ۴/۳۴۷ ☆ المسند للشافعی، ۲۰۱
المسند لابی عوانہ ، ۱/۴۴ ☆

۱۲۳۴۔ **عن** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ، اَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَ الشَّهِيْدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۹/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں ۔طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ **عن** جابر بن عتیك رضی اللہ تعالی عنہ قال : انہ مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعودہ فقال قائل من اھلہ : انا کنا لنرجو ان تکون و فاتہ قتل شھادۃ فی سبیل اللہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِيْلٌ ، اَلْقَتْلُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِی الْحَامِلَ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْ بُ يَعْنِی ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

---

۱۲۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشہادۃ سبع سوی القتل ، ۳۹۷/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان الشہداء ، ۱۴۲/۲
الجامع للترمذی، باب ما جا فی الشہداء من ہم، ۱۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۵/۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۴۴/۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۳۲/۲
تجرید المتھید لابن عبدا لبر ، ۱۶۶ ☆ الموطا لمالک ، ۱۳۱
فتح الباری لابن حجر، ۱۳۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۱۱۸۴، ۴۱۷/۴

۱۲۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان الشہداء ۱۴۲/۲
السنن لابن ماجہ ، باب ما یرجی فیہ الشہادۃ ، ۲۰۶/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۴۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۹/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۱۷/۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۸۶/۴
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۳۳۲/۵ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۸۱/۳
المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۱۸/۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۹۰، ۴۱۸/۴

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کوتشریف لائے۔گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر مریں گے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت، عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۳۔ شہید کی فضیلت

## (۱) فضیلت شہید

١٢٣٦۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص ۴۲

١٢٣٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجِ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔ اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

١٢٣٨۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ يُغْفَرَلَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ ، وَ يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ،و يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،و يَأْمَنُ مِن يَوْمِ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ ، وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَا قُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ يُزَوِّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ

---

١٢٣٦۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع ، ٣٤١/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣١٦/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٠٠/٢
الصحیح لابن حبان ، ١٦١٢ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٠٥/٢
١٢٣٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٩٣/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١١٠١، ٣٩٨/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٠٥/٢ ☆
١٢٣٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٣١/٤ ☆ السنن لابن ماجه ، ٢٠٦/٢

اَلْحُوْرِ الْعِیْنِ ، وَیَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِہٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کردیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کردی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد اللہ عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: یُغْفَرُ لِلشَّہِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ ۔

جدالممتار ۲/۲۷۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔ ۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبی أمامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یُغْفَرُ لِشَہِیْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ کُلُّہَا اِلَّا الدَّیْنَ ، وَ یُغْفَرُ لِشَہِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ کُلُّہَا وَ الدَّیْنُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

---

۱۲۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ الا الدین ، ۱۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنل ، ۲۲۰/۲ ☆ المستدرک للحاکم ۱۱۹/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۱۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۱۰، ۳۹۹/٤
شرح السنۃ للبغوی، ۳۰۰/۸ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۲۹۲/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۸/۲
۱۲٤۰۔ السنن لابن ماجہ ، باب فضل غزو البحر، ۲۰٤/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷٤/۲

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۴۳۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

---

۱۲۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال للمتقي، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵

التفسير لابن كثير، ۸۱/۳ ☆ زاد المسير لابن الجوزي، ۳۳۶/۲

تاريخ اصفهان لابي نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقاري، ۳۰۴

كشف الخفاء للعجلوني، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنتثرة للسيوطي، ۱۳۸

۱۲۴۲۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال لمتقي، ۱۳۳۶۹، ۳۹۱/۵

الكامل لابن عدي، ۶۹/۴ ☆

۱۲۴۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزي، ۱۴۰/۱ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۲۰/۱

تذكرة الموضوعات للفتني، ۱۶ ☆

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

## (۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴ـ **عن** حبان بن ابی حیلة التابعی رضی الله تعالیٰ عنه قال ـ: بلغنی ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال : اِنَّ الشَّهِيْدَ اِذَا اسْتُشْهِدَ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالىٰ جَسَدًا كَأَحْسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ يُقَالُ لِرُوْحِهٖ : اُدْخُلِي فِيْهِ : فَيَنْظُرُ اِلىٰ جَسَدِهِ الْأَوَّلِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَ يَتَكَلَّمُ فَيَظُنُّ أَنَّهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَهُمْ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَيَظُنُّ أَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَزْوَاجُهٗ يَعْنِي مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَذْهَبْنَ بِهٖ ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس سے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

## (۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ـ: کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: أَيُّهُمْ

---

۱۲۳۴ـ شرح الصدور للسیوطی، ۱۰۳ ☆

۱۲۴۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة علی الشهید ، ۱/۱۷۹

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فى د مائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دودوکوایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اوران کے دفن کا حکم فرماتے نہ توکسی کوغسل دیا گیااور نہ نماز پڑھی گئی۔۱۲م　　فتاوی رضویہ۴/۴۶

## (۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶ـ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

---

۱۲۴۵ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ترك الصلوة على الشهيد ، ۱۲۳/۱
السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فى الشهيد يغسل ، ۴۴۸/۲
السنن للنسائى، باب دفن الجماعة فى القبر الواحد ، ۲۲۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى الصلوٰة على الشهداء ۱۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۴
شرح السنة للبغوى، ۳۶۴/۵ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳۲۵/۳
دلائل النبوة للبيهقى، ۲۹۵/۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱۱۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۱۷۳۷، ۵۹۵/۴ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۴۱/۴
ارواء الغليل للالبانى، ۱۶۳/۳ ☆
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۱۳/۵ ☆
۱۲۴۶ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما جاء فى قبر النبى ﷺ ، ۱۸۶/۱

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔۱۲م

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۴۔ طاعون

## (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِي بَيْتِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اوراس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانہ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

## (۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

---

۱۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخاري ، باب ما يذكر في الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/٦

۱۲۴۸۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب الشهادة سبع سوى القترل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱٤۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳٥/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲٥۲/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱٥٤٥ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸٤۳۳، ۷۷/۱۰
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۹۲/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳٤/۲

۱۲۴۹۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

۱۲۵۰۔ عن صفوان بن أُمية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِيْ ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۵۱۔ عن ربيع بن اياس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۲۵۲۔ عن جابر بن عتيك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

۱۲۵۳۔ عن اِبن مسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

---

۱۲۴۹۔ الصحيح لمسلم، باب بيان الشهداء، ۱۴۳/۲

۱۲۵۰۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۴/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۸۵/۳

۱۲۵۱۔ مجمع الزوائد لهيثمی، ۳۱۷/۲ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ۳۹۷/۱

۱۲۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ۱۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵۲۲/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۰۱/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۲۲۱، ۳۳/۴
التفسير للقرطبی، ۲۳۵/۳ ☆ الطبقات لابن سعد، ۳۰۱/۳

۱۲۵۳۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۹۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۳۴
كنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۸۵/۳

تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵۴۔ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِی قَتْلًافِی سَبِیْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْن ۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الہی! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الہی! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۸

۱۲۵۶۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی اُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ،غَدَّةٌ کَغَدَّةِ الْاِبِلِ الْمُقِیْمِ فِیْهَا کَالشَّهِیْدِ وَا لْفَارُّ مِنْهَا کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

---

۱۲۵۴۔ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۹، ۱۰/ ۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/ ۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۱۸۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۷ ☆

۱۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۸، ۱۰/۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۸۱
التمهید لابن عبد البر، ۸/۳۷۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۸۴

۱۲۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۳۳ ☆ جمع الجوامع للهیثمی، ۲/۳۱۴
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۵۰، ۱۰/۸۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۶/۷۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلِّ شَهَادَةٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔اور دونوں شہادت ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول صلی الله تعالی علیه وسلم:اِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَّکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیَّکُمْ یُزَکِّی بِهٖ أَعْمَالَکُمْ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

---

۱۲۵۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۵۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
السلسة الضعیفة للالبانی، ۸۶ ☆

۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۳۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۱۱
المتهید لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴/۴۱۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۳۳۶
تاریخ الکبیر للبخاری، ۴/۲۱۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/۲۳۴

۱۲۵۹۔ کنز العمال للمقتی، ۲۸۴۴۵، ۱۰/۷۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۸۴

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔　　فتاوی رضویہ دوم ۳۱۹/۹

## (۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے

۱۲۶۰۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْھَا ، وَ اِذَا وَقَعَ وَ اَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْھَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔۱۲م

۱۲۶۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِیْهِ كَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ

---

۱۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاعون و الیرۃ و الھاتہ ۲۲۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸، ۷۸/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹/۱

۱۲۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الفرار من الطاعون ، ۱۲۶/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۹۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲، ۷۹/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/٤ ☆

۱۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاون و الطیرۃ الکھانۃ ، ۲۲۸/۲
شرح السنۃ للبغوی، ۲۰٤/٥ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵٤۱۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۹۱/٦ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۷۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۹/۲ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اوران سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔ تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ، اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔۱۲م

۱۲۶۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه ۔ ان هذا الطاعون رجس ففرو ا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شر حبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فغضب وقال ۔ كذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله اِن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے، لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔۱۲م

---

۱۲۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۶/٤

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۶۴۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حين احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال : يا ايها الناس ! تبددوا في هذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزل بكم امر من الله تعالى ، لا اراه الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبيل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه : قد صاحبنا رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ، كذبت ليس بالطوفان و لا بالرجزو لكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا عليه ، فقال عمر و صدق ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔ ۱۲م

۱۲۶۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر و استقلال کرنے والا۔

---

۱۲۶۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۱۲۶۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۶

www.alahazratnetwork.org

۱۲۶۶۔ **عن** زید بن اسلم عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه: ان الناس قد زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیك من ذلك ۔

*حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔*

۱۲۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه خرج الی الشام اذا کان بسرغ لقیه اُمر اء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر لا نری أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقیة الناس و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنی ، ثم قال : اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم فقال : ارتفعو عنی ، ثم قال : ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذاا لوباء فنادی عمر فی الناس : اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه ، قال أبو عبیدة بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنه: أفرارا من قدر اللہ ، فقال عمر : لو غیرك قالها یا أبا عبیدة ! نعم ، نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ، أرأیت لو کان لك اِبل هبطت وادیاله عدونان ، اِحدهما خصبة و الاُخری جدبة ألیس اِن رعیت الخصبة رعیتها بقد ر اللہ ، و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر اللہ قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ،

---

۱۲۶۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۸۰

۱۲۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۲/۳۷۵

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۸۵۳

www.alahazratnetwork.org

سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابو عبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہو گیا۔ بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں۔ اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی۔ ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤ نگا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابو عبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔ یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے۔ تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں

www.alahazratnetwork.org

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔ ۱۲م

۲۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گرد و نواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز ۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۲

۱۲۶۸۔ عن أبی عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَتَانِی جِبْرَئِیْلُ بِالْحُمّٰی وَ الطَّاعُوْنِ ، فَأَمْسَکْتُ الْحُمّٰی بِالْمَدِیْنَةِ

---

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸۱

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

وَ أَرْسَلْتُ الطَّاعُوْنَ اِلَی الشَّامِ ، فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِي وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْكَافِرِيْنَ ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب وقمت ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد و پیمان لیتے ،ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانوں کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے۔اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر، حدیث میں آیا۔یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہدو پیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم،عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع　　دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالی محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا بایدکم الی التھلکۃ۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

**تنبیہ نبیہ:** جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

**ایک** یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلا نے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جوایسا نہ ہو،اسے مکروہ ہے کہ اگرچہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہ ہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۶۴/۹

## (۴) جزامی سے میل جول

۱۲۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: کُلُ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلُ عَلَی اللّٰهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔۱۲م

۱۲۷۰۔**عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کُلُ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَآءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِيُمَانًا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

---

۱۲۶۹۔ الصحیح لابن حبان ، ۱۴۳۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۵۸۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۶/۵
المصنف لابن شیبة ، ۱۲۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲ ، ۵۶/۱۰
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۳۸۶/۲ ☆ الجامع للترمذی، ، باب الاطعمه، ۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب الجذام، ۲۶۱/۲ ☆

۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۸/۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۷۹/۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۷۱۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا عَدْوٰی وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا هَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری ، بدشگونی ، الو کا جاہلانہ تصور، صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

## (۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۲۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجذام ، ۸۵۰/۲
الصحيح لمسلم ، باب لا عدوی و لا طير و لا هامة ، ۲۳۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من كان يعجب الفال ميره الطيرة ، ۲۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۷/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۱۶/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۵۰۷، ۴۰۴/۱۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۷/۷
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۶۰۳، ۱۱۹/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۱/۱۰ ☆ المسند للعقيلی، ۲۴/۲
المصنف لابن ابی شيبة، ۴۰/۹ ☆ المسند للحميدی، ۱۱۱۷
السنة لابن ابی العاصم ، ۱۱۹/۱ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۷۸۵
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰۱/۵ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۹۱۳
المطالب العالية لابن حجر ، ۲۴۵۰، ☆ الاحكام النبوية للكحال ، ۸۰/۱
الطب النبوی للذهبی ، ۱۱۷ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۵۰/۱
الكلام الطيب لابن ابی تيمية ، ۲۴۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۷/۴
البداية و النهاية لابن كثير ، ۱۰۵/۸ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ۲۲۸/۱
نصب الراية للزيلعی، ، ۲۰۰/۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۵۷۷
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۷۸/۴ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳۴۲/۲
تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۷۸۹ ☆ تاريخ الكبير للبخاری، ۱۳۹/۱
علل الحديث لابن ابی حاتم ، ۲۳۴۳ ☆

۱۲۷۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجذام ، ۸۵۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۳/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی،
السنن الكبری للبيهقی، ۱۳۵/۷ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۳۲/۸
الاحكام النبوية للكحال، ۷۹/۱ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۸۱/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۸/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۰، ۵۶/۱۰
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۴۲۸/۲ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۳۵۶/۵
الطب البنوی للذهبی ، ۱۱۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۷۹

علیه وسلم : فُرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّمِنَ الْاَسَدِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔۱۲م

۱۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ کَمَا یُتَّقَی السَّبُعُ ، اِذَا هَبِطَ وَادِیًا فَاهْبِطُوْا غَیْرَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔۱۲م

۱۲۷۴۔ **عن** عبد الله بن ابی وفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ قَدْرُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَیْنِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔۱۲م

۱۲۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

---

۱۲۷۳۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/۲۵۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۲، ۵۴۱۰

۱۲۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۲۹، ۵۴۱۰ ☆ الکامل لابن عدی، ۲/۲۸۹

الاحکام النبویة للکحال ، ۸۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۹۱۰

۱۲۷۵۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲۶۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۱۴۳

المصنف لابن ابی شیبة ، ۸/۱۳۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۰۰

الاحکام النبویة لکحال ، ۱/۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۹، ۱۰/۵۵

فتح الباری لابن حجر، ۱۰/۱۵۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۶۴

الطب النبوی للذهبی، ۱۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۳۸

الکامل لابن عدی، ۶/۲۱۸ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۷/۲۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسین السید الشھید الریحانۃ الاصغر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ، اِذَا کَلَّمْتُمُوْھُمْ فَلْیَکُنْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَھُمْ قَدْرُ رُمْحٍ ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** یعلی بن عطاء عن رجل من آل الشرید یقال لہ عمرو عن ابیہ قال: کان فی وفد ثقیف رجل مجزوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاکَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔۱۲م

۱۲۷۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم مجذوما فقال: یَا أَنَسُ ! اِثْنِ الْبِسَاطَ لَا یَطَأُ عَلَیْہِ بِقَدَمِہٖ ۔

---

۱۲۷۶۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۱۸/۷ ☆

۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۸/۲

۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجہ، باب الجذام، ۲۶۱/۲

۱۲۷۹۔ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۳۸۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۱، ۹۶/۱۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

۱۲۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ کَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ یُعْدِیْ فَهُوَ هٰذَا یَعْنِی الْجُذَامَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

۱۲۸۱۔ **عن** ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر بأمرأۃ مجذومۃ و ھی تطوف بالبیت و قال لھا : یا امۃ اللہ ! لا توذی الناس ، لو جلست فی بیتك ، فجلست ، فمربھا رجل بعد ذلك فقال : ان الذی کان نھاك قد مات فاخرجی ، قالت : ما کنت لا طیعہ حیا و اعصیہ میتا۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

## (۶) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

۱۲۸۲۔ **عن** خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا ھم لغدائہ فھا بو و کان فیھم معیقیب و کان بہ جزام فاکل معیقیب معھم ، فقال لہ عمر : خذ مما یلیك و من شقك ، فلو کان غیرك ما آکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

---

۱۲۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۴، ۱۰/ ۹۶

۱۲۸۲۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۱، ۱۰/ ۹۵

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ ودسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال ۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان اِبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالِاناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

---

۱۲۸۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۴/۱۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۲، ۱۰/۹۶
۱۲۸۴۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۴/۱۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۰، ۱۰/۹۴

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شيء من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شيء يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الحنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بإحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات ۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے پونہی ڈرتے رہو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہوگیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال: کل فاکل، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہوگئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی الله تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها فسألتها أ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم کفرارکم من الاسد، قالت: کلا و لکنه لا عدوی فمن اعدی الاول۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

---

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۹۸، ۹۳/۱۰

۱۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۹۷/۱۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہوجاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔

یہی ارشاد احادیث عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس ابوامامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہوجاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

**اقول** وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہوجاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہوسکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسند اروایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھوگے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذی ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقروهم۔

علامہ فتنی مجمع بحارالانوار میں فرماتے ہیں

لا تديموا النظر الى المجذومين۔ لانه اذا ادامه حقر و تازی به المجذوم۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب وعجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆　ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صدگونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

**اقول:** ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان کان ، دلیل علی ان هذا الامر غیر محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

**اقول:** اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

**اقول:** وہاں بھی چار وجہ اولیں جاری کما لا یخفی ۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

**اقول:** انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روا نہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلا یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل وزائل ہوگیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

قول مشہور ومذہب جمہور ومشرب منصور کہ دوری وفرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا وقدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہوگیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑکر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل مں جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذاً باللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول وفعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقۃ باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کرکے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح ورجیح وتجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑکر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوھم وحدہ من اکبر اسبا ب الاصابۃ

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس

دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**اقول:** پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# كتاب الزكوة

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

## (۱) فضائل زکوۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّكٰوةِ مَا لاًاِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔

۱۲۸۸۔ **عن** أبى هريره رضى الله تعالىٰ عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِى بَرٍّوَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّكٰوةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَدّٰى زَكٰوةَ مَالَهٗ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

---

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/٦٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/٥٤٣
التفسير لابن كثير، ۲/۱۹۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/٤٨٢
۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/٦٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/٥٤٢
كنز العمال للمتقى، ۱٥٨۰۷، ٦/۳۰٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲/٤١٦
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/٤٨١ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ٥٧٥
۱۲۸۹۔ المستدرك للحاكم، ۱/۳۹۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/٥١٩
مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/٦٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱٥٧٧٨، ٦/۳٨۲

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۱۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم قالوا : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی

---

۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد، ۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۸/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۵۹، ۲۹۲/۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۴/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۴/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۳۲/۱ ☆ العلل المتناهیة، ۳/۲
۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۸/۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

## (۲) زکوۃ کی فرضیت

١٢٩٢۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

١٢٩٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْيُؤَدِّ زَكٰوةَ مَالِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

١٢٩٤۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَكٰوةَ فِيْ مَالٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔١٢م

---

١٢٩٢۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/٦٢ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٥٢٠

١٢٩٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/٤٢٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٣٧٧، ١٥/٨٤٩

١٢٩٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ١/٨٠

السنن لابن ماجه، باب من استفاد مالا، ١/١٢٨

المسند لاحمد بن حنبل، ١/١٤٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٨٤

نصب الرایة للزیلعی، ٢/٣٢٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢/١٥٦

اتحاف السادة للزبیدی، ٤/١٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٥٨٦١، ٦/٣٢٣

ارواء الغلیل للالبانی، ٣/٢٥٤ ☆

## (۴) زیور کی زکوۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: دخل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراى فى يدى فتخات من ورق فقال : ما هذا يا عائشة ! فقلت : صنعتهن اتزين لك يا رسول الله ! قال : أَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوتَهُنَّ ؟ قلت : لا، او ما شاء الله ، قال : هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں۔ فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

www.alahazratnetwork.org

## (۵) زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعَيَالٍ ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُّسَلِّطٌ، وَ ذُوْثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ مَالِهٖ ،وَ فَقِيْرٌ فُخُوْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔ شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔ زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

---

۱۲۹۵۔ السنن لابی داؤد ، باب زكوة الحلى، ۲۱۸/۱
المستدرك للحاكم، ۳۹۰/۱

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کررہاہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔ اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصا اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔ فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔ مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔ یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

## (۶) زکوۃ نہ دینے پر سزاوعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ

---

۱۲۹۷۔ الصحيح لمسلم، باب تغليظ عقوبة من لا يودی الزكاة ، ۳۱۸/۱

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَ جَبِيْنُهُ وَ ظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۹۸۔ **عن** أبي ذر الغفاري رضي الله تعالىٰ عنه قال: بشرالكانزين برضف يحمي عليه في نار جهنم فيوضع على حلمة ثدى احدهم حتى يخرج من نغض كتفيه و يوضع على نغض كتفيه حتى يخرج من حلمه ثدييه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سر پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قيس رضي الله تعالىٰ عنه قال: كنت في نفر من قريش فمر ابو ذر و هو يقول: بشر الكانزين بكي في ظهورهم يخرج من جنوبهم و بكي من قبل اقفائهم يخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنا دو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

---

۱۲۹۸۔ الصحيح لمسلم،　باب تغليظ من لا يودى الزكاة،　۱/۳۲۱

۱۲۹۹۔ الصحيح لمسلم،　باب تغليظ عقوبة من لا يؤدى الزكاة،　۱/۳۲۱

۱۳۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لا یکوی رجل بکنز فلیمس درہم درہما و لا دینار دینارا یوسع جلدۃ حتی یوضع کل دینار و درہم علی جدتہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوجائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھادیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے ۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوَّقَ عُنُقَہٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اَلْآیَہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایہ ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَہٗ اِلَّا تُحَوَّلَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۵۴۵/۱

۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی منع الزکاۃ، ۱۲۹/۱

۱۳۰۲۔ الصحیح لمسلم،　　باب اثم مانع الزکاۃ،　　۳۲۰/۱

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّمِنْهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَإِذَا رَأَى أَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِی فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کر لیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِی بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب اثم امانع الزکوۃ،　　۱۸۸/۱
السنن للنسائی،　　باب التغلیظ فی حبس الزکاۃ،　　۲۶۰/۱
المستدرك للحاكم، ۳۸۹/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۵/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۱/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٤١/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۷٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٧٨/٥
فتح الباری للعسقلانی، ۲۳۰/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰٥/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٥٨٠۱، ۳۰٤/٦

نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۴۰۸ ☆

۱۳۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ الَّذِي تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ،فَلَايَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰى يَلْقَمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔اس کے پیچھے دوڑے گا۔وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔وہ کہے گا۔میں تیرا وہی خزانہ ہوں جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

۱۳۰۵۔**عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَنْ يُّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلَّا بِمَايَصْنَعُ أَغْنِيَائُهُمْ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

۱۳۰۶۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا وی الصدقۃ ملعون علی لسان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القیامۃ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ارشاد فرماتے ہیں۔زکوۃ

---

۱۳۰۴۔ المستدرک للحاکم ۱/۳۸۸ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ، ۲۲۵۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۶۴ ☆ مطالب العالیۃ لابن حجر ، ۸۷۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۹۲، ۶/۳۰۶ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۱۵۲
موارد الظمئان للھیثمی، ۸۰۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۸۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۸۹ ☆
۱۳۰۵۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۵۳۸ ☆

۱۳۰۶۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۹/٤

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳۰۷۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ و شاھدہ و کاتبہ، و الواشمۃ المستوشمۃ، و مانع الصدقہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۳۰۸۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَیۡلٌ لِلۡاَغۡنِیَاءِ مِنَ الۡفُقَرَآءِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ یَقُوۡلُوۡنَ: رَبَّنَا بَخِلُوۡا بِحُقُوۡقِنَا الَّتِی فَرَضۡتَ لَنَا عَلَیۡھِمۡ فِی اَمۡوَالِھِمۡ، فَیَقُوۡلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَاُقَرِّبَنَّکُمۡ وَ لَاُبَعِّدَنَّھُمۡ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تونے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

۱۳۰۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: أتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قوم علی أقبالھم رقاع و علی أدبارھم رقاع یسرحون کما تسرح لاابل و الغنم و یکون الفریع و الزقوم و رضف جھنم و حجارتھا، قال: ماھؤلاء یا جبرئیل! قال: ھؤلاء الذین لا یؤدون صدقات أموالھم، و ما ظلمھم اللہ شیًا، و ما اللہ بظلام للعبید۔

---

۱۳۰۷۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۳۹

۱۳۰۸۔ کنز العمال للتمقی، ۱۵۸۲۲، ۶/۳۱۰

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۳۰۹۔ التفسیر لابن جریر، الجزء الخامس عشر، ۷/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑا اور سخت کڑوی جلتی بد بودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

۱۳۱۰۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسكتان غلیظتان من ذهب فقال لها : اتعطین زكوة هذا، قالت: لا، قال: ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کیلئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

## (۷) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

۱۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ایتاء الزكاة ، و من لم یزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

۱۳۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

---

۱۳۱۰۔ السنن لابی داؤد، باب الكنز ما هو وزكوة الحلی، ۲۱۸/۱

۱۳۱۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، سنده صحيح، ۱۰۳/۱۰

۱۳۱۲ـ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۴۰ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : مَنُ أَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ لَمُ یُؤْتِ الزَّکٰوۃَ فَلَیُسَ بِمُسُلِمٍ یَنُفَعُہٗ عَمَلُہٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۸

## (۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنُ أَوُکٰی عَلیٰ ذَھَبٍ أَوُ فِضَّۃٍ وَ لَمُ یُنُفِقُہٗ فِی سَبِیُلِ اللّٰہِ کَانَ جَمُرًا یَوُمَ الُقِیَامَۃِ یُکُوٰی بِہٖ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱۴ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُّ مَا أُدِّیَ زَکٰوتُہٗ فَلَیُسَ بِکَنُزٍ وَ اِنُ کَانَ مَدُفُوُنًا تَحُتَ الُأَرُضِ ، وَکُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ فَھُوَ کَنُزٌ وَ اِنُ کَانَ ظَاھِرًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱۵ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :لما نزلت ھذہ الآیۃ، وَ الَّذِیُنَ یَکُنِزُوُنَ الذَّھَبَ وَ الُفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الُمُسُلِمِیُنَ ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، انا افرج عنکم ، فانطلق فقال : یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال : اِنَّ اللّٰہَ لَمُ یَفُرِضِ الزَّکَاۃَ اِلَّا لِیُطِیُبَ مَابَقِیَ مِنُ أَمُوَالِکُمُ وَ اِنَّمَا فَرَضَ

---

۱۳۱۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۵۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۶
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۵۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۲۵
۱۳۱۴ـ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۵

۱۳۱۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الزکاہ، باب حقوق المال، ۲۳۵/۱

اَلْمَوَارِیْثَ تَکُوْنُ لِمَنْ بَعْدَکُمْ قال : و کبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ "والذین یکنزون الذھب والفضۃ" نازل ہوئی۔ یعنی وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں۔ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہو جائیں۔ اور وراثت کا حکم اس لے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔ راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔ ۱۲م

۱۳۱۶۔ **عن** اُم المؤمنین اُم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کنت البس اوضاحا من ذھب ، فقلت : یا رسول اللہ ! اکنز ھو؟ فقال : مَا بَلَغَ اَنْ تُوَدّٰی زَکَاتُہٗ فَزُکّٰی فَلَیْسَ بِکَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

## (۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَاأَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

---

۱۳۱۶۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما ھو و زکاۃ الحلی، ۲۱۸/۱
المستدرک للحاکم ۳۹۰/۱ ☆

۱۳۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳۴۶/۳

www.alahazratnetwork.org — Nafse Islam

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۶۰/۱

## (۱۱) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

۱۳۱۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَ لَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص ۳۲

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لیس علی المسلم ، الخ، ۱۹۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الزکاۃ ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۱۷/۴
التمہید لابن عبد البر، ۲۱۵/۴ ☆ شرح السبۃ للبغوی، ۲۲/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۳۸۰ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ، ۲۲۸۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶۶/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۵۴، ۳۲۲/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۵/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۴۹/۲

التفسیر للقرطبی، ١٠/٧٨ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٨/٣٥٦

# ۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام

## (۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

١٣١٩۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَ اِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ۔

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

١٣٢٠۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذکر انی اخذت تمرة من تمرالصدقة فجعلتها فی فی ، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعا بها فالقاها فی التمر ، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت امام حسن مجتبی بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔۱۲م

١٣٢١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : استعمل ارقم بن

---

١٣١٩۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسل الله ﷺ ، ١/٣٤٥
شرح السنة للبغوی ، ٦/١٠١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٥٠٧، ٦/٤٥٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/١٣٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ١٨١٣،
١٣٢٠۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة ، ١/٨٣
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم ، ١/٢٠٢
١٣٢١۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوة ، ١/٢٩٩

المسند لاحمد بن حنبل ، ۸/۶

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : یَا اَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔　　فتاوی رضویہ ۳۹۱/۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔ صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۱/۴

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ شَيْءٌ،اِنَّمَا هِيَ غُسَالَةُ الْاَيْدِیْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے اہل بیت! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

---

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۹۷/۱

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۳۰، ۴۵۸/۶　☆　نصب الرایۃ للزیلعی، ۴۲۵/۳

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

۱۳۲۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فقال: لابی رافع ! اصحبنی کیما تصیب منہا فقال : حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَھُمُ الصَّدَقَۃُ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۳۲۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ الحسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمرۃ من تمر الصدقۃ فادخلہا فی فیہ ، فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَخٍ کَخٍ اَلْقِھَا ، اَلْقِھَا ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاکُلُ الصَّدَقَۃَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۶۔**عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الصدقۃ فتناول الحسن تمرۃ فا خرجہا من فیہ و قال : أنا أھلُ

---

۱۳۲۴۔ السنن لابی داؤد، 　باب الصدقۃ علی بنی ہاشم ، 　۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ، 　باب ما جاء فی کراھیۃ الصدقۃ الخ 　۸۳/۱
المستدرک للحاکم 　کتاب الزکاۃ ، 　۴۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، 　۱۰/۶ 　☆ 　شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۰/۱
۱۳۲۵۔ الصحیح للبخاری ، 　باب ما یذکر فی الصدقۃ لبنی الخ، 　۲۰۲/۱
الصحیح لمسلم ، 　باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ ، 　۳۴۳/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۰۰/۱ 　☆ 　المسند لابی داؤد الطبالیس، ۳۲۵/۱۰

۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۸، ۸/۴۱۸

الْبَيْتِ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةِ أَوْلَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ ۱۲م

۱۳۲۷ عن معاویہ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بشیٔ سال اصدقۃ ھی ام ھدیۃ فان قالوا: صدقۃ لم یاکل و ان قالوا: ھدیۃ اکل ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔ ۱۲م

۱۳۲۸۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَىٰ فِرَاشِي فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔ ۱۲م

۱۳۳۹۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھۃ الصدقۃ، ۱/۸۳

۱۳۲۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۱۸۷
السنن الکبری للبیھقی، ۵/۳۳۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۸۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۹، ۶/۴۵۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۱۰۰

۱۳۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ۱/۳۴۴
شرح معانی اللآثار، باب الصدقۃ علی بن ھاشم، ۱/۳۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۹۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۳۰

المصنف لعبد الرزاق ،　　۱۸۶٤۲،　　۱۰/۱٤٤

وسلم رأى تمرة فقال : لَوْ لَا اِنِّی أخَافُ أنْ تَكُوْنَ صَدَقَةٌ لَا َكَلْتُهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ جاء الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ بمائدۃ علیھا رطب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا هٰذَا ؟ يَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال : صدقۃ علیک و علی اصحابک ، قال : اِرْفَعْهَا ، فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعھا ، فجاء ہ من الغد بمثلہ ، فوضعہ بین یدہ ، فقال : مَا هٰذَا ؟ يَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال: ھدیۃ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا صحابہ: اِنْبَسِطُوْا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دستر خوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔۱۲م

۱۳۳۱۔**عن** عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث رضی اللہ تعالی عنہ قال: احتمع ربیعۃ بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھما فقالا : لو بعثنا ھذین الغلامین ، قال لی و للفضل بن العباس ، علی الصدقۃ فادیا ما یؤدی الناس و

---

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقۃ بنی ھاشم ، ۱/۳۰۱
المستدرک للحاکم ، ۲/۱٦ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵/۳۲۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/۳۰۵ ☆ جمع الزوائد للھیثمی، ۹/۳۲٦
نصب الرایۃ للزیلعی ، ٤/۲۷۹ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ٦/۹۷
۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقۃ علی بنی ھاشم ، ۱/۲۹۹
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاۃ علی الرسول ، ۱/۳٤٤
السنن الکبری للبیھقی، ۷/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۵۱٤، ٦/٤۵٦

اتحاف السادة للزبيدى، ١٣٥/٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٦٦٥،

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما في ذلك جاء علي بن أبي طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال علي : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال علي: أنا أبو حسن ارسلاهمافانطلقاواضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بأبها حتى جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت جحش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدى اليك كما يؤدون و نصيب كما يصيبون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : اِن الصدقة لا تنبغي لآل محمد ، اِنما هي اوساخ الناس ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جاکر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہورہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔خدا کی قسم! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرما رہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔ کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہ ہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

## (۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** ھرمز او کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مر علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : فدعا نی فجئت فقال: يَا أَبَا فُلَانٍ ! إِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ قَدْ نُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابوفلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

---

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،　　کتاب الزکوۃ،　　۱/۳۰۰

# ۳۔مصارف زکوۃ وصدقات

## (۱)اہل قرابت کوزکوۃ وصدقات دینااجرعظیم کاباعث

۱۳۳۳۔عن زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : کنت فی المسجد فرأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ ، و کانت زینب تنفق علی عبد اللہ و أیتام فی حجرھا ، فقالت لعبد اللہ ! سلِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، أیجزی عنی أن انفق علیك و علی أیتام فی حجری من الصدقہ ؟ فقال : سلی أنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فو جدت اِمرأۃ من الأنصار علی الباب حاجتھا مثل حاجتی ، فمر علینا بلال فقلنا : سل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایجزئ عنی أن أتصدق علی زوجی و أیتام لی حجری ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسألہ فقال : من ھما ؟ قال : زینب ، فقال : أیُّ الزَّیَانِبِ ، قال : اِمرأۃ عبد اللہ ، قال: نعم ، لھا أجرانِ ، أجرُ القرابَۃِ وَ أجرُ الصَّدَقَۃِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کرارشادفرمایا: صدقہ دیا کروخواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اوریتیموں کودیا کرتی تھیں جوانکی کفالت میں تھے۔لہذاانہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرلینا کہ کیا صدقہ کامال تم پراور ان یتیموں پرخرچ کرسکتی ہوں۔حضرت عبداللہ نے فرمایا:تم خودہی پوچھ لینا۔چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوئی۔دروازے پرایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیساہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیاہم اپنے شوہراوراپنی کفالت میں یتیموں کوصدقہ دے سکتے ہیں۔لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔انہوں نے

---

۱۳۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب الزکاۃ علی الزوج و القیام ،　۱۹۸/۱
الصحیح لمسلم ،　کتاب الزکاۃ ،　۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبد اللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳۴۔ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ،وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَ صِلَۃٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

## (۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ! وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ ، لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَدَقَۃً مِنْ رَجُلٍ وَلَہٗ قَرَابَۃٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰی صِلَتِہٖ وَ یَصْرِفُھَا اِلٰی غَیْرِھِمْ ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرلے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۸۵

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

---

۱۳۳۴۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقۃ علی القرابۃ ، ۱/۸۳
المستدرک للحاکم ، ۱/۴۰۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۷
۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۱۷ ☆

# (۳) غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا یَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍسَوِیٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷　☆　جدالممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء من لا تحل لہ الصدقۃ ۱/ ۸۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاۃ باب من یعطی من الصدقۃ و حد المغنی، ۱/ ۱۲۹
السنن لابن ماجہ ، باب من سال عن ظہر غنی، ۱/ ۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۹۲ ☆ المستدرک للحاکم ۱/ ۴۰۷
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۹۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/ ۱۰۱

# ۴۔صدقہ کے فضائل

## ۱۔صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيُرْبِى لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرْبِىُ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ أَوْ فَصِيلَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرْبِيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرْبِىْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/۶ ☆ التفسير لابن كثير ، ۴۸۹/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱۸۹/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان ان اسم الصدقة ، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ضل الصدقة ، ۸۴/۱
السنن لابن ماجه ، باب فضل الصدقة ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۶۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوى، ۱۳۳/۶ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہوجائے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔جہاں دوبار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔نہیں،نہیں،بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

## (۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : **أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیْرٍ۔**

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۱۷۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : **اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ۔**

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

---

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ۴۰۰/۶

۱۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۲/۱۷

المطالب العالیة لابن حجر ، ۸۷۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۱، ۳۷۱/۶

۱۳۴۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا مِیْتَةَ السُّوْءِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا الْمَکْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالٰی عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔ رد القحط والوباء ص ۱۰

## (۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

۱۳۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ راد القحط والوباء ص ۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الکامل لابن عدی،
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۶/۱۰ ☆
۱۳۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۸۴/۱

## (۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔ **عن** أمیرالمؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ ، فَاِنَّھَا تَقِیْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مَیْتَۃَ السُّوْءِ۔

امیرالمؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگر چہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

## (۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔ **عن** عاصم العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارُ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

www.alahazratnetwork.org

## (۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔ **عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّدَقَۃُ تَمْنَعُ مَیْتَۃَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

---

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق ثمرۃ ، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۱/۳ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

۱۳۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَیَدْرِءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنْ مَیْتَةِ السُّوْءِ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔**

۱۳۴۷۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ۔

**حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔**

## (۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

۱۳۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِیْنَ نَوْعًا مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ ، اَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔** و العیاذباللہ تعالیٰ۔

۱۳۴۹۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال

---

۱۳۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۰، ۶/۳۷۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۳۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۵۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۲ ☆ المغنی لعراقی، ۱/۲۲۶

۱۳۴۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۰۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۵۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶۷ ☆ تاریخ اصفهان ، ۱/۶۸

۱۳۴۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۷۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۳۹۳
کنز العمال للمتقی، ، ۱۵۹۲ ، ۶/۳۴۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹

۱۳۴۸۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔　　راد القحط والوباء ص ۷

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

## (۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صِلُوا الَّذِیْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کروگے تو روزی دیئے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

---

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۴۱۴/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۷/۱

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵۰۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۲/۸

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۴/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۷۱/۳

الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۱۱/۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵۰/۳

التفسیر للقرطبی، ۱۹/۱۸ ☆

۱۳۵۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً وَ حُطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کوکوئی جسمانی تکلیف پہونچے اوروہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہےاورایک گناہ مٹاتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ۸/۵۰۸

## (۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔ **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسْمَاعُ الْاَصَمِّ صَدَقَۃٌ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہرے کواچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

## (۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أُطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ مَا أُطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ ، وَ مَا أُطْعُمْتَ خَادِمَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ ، وَ مَا أُطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ ۔ فتاوی رضویہ۴/۲۱۸

---

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۶۷ ☆ السنن لابن ماجہ ، ۲/۱۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۴۸ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱ ☆
۱۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆
۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۱۷۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۱۹ ☆ الترغیب والترھیب للمذری، ۳/۶۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۶۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۸۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۲/۷۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۳۰۹

www.alahazratnetwork.org

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔۱۲م

## (۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِيمَا يَاكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَ فِيمَا يَاكُلُ السَّبُعُ أَجْرٌ، وَفِيمَا يَاكُلُ الطَّيْرُ أَجْرٌ۔　　فتاوی رضویہ ۲۲۹/۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

## (۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ **عن** أبی الطفيل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحْمَهُ كَانَ ذٰلِكَ إِصْرًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۳۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۶/۴
شرح السنة للبغوی، ۲۲۹/۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸۶۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۳۳/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۷۸/۳
۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

وسلم نے ارشادفرمایا: جوحرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخیمرة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اکْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَّأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحْمَهٗ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْأَنْفَقَهٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِی جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوگناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

## (۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ،وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُهَا بِیَمِیْنِهٖ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

---

۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

۱۳۵۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆

۱۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من کسب طیب، ۱۸۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب فضل الصدقة ، ۱۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۶/٤
السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۹۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳٦٥/۱
التفسیر لابن کثیر، ٤۸۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱٦۰۲۰

۱۳۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکاة ، ۳۲٦/۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصدقة ، ۸٤/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکْسِبَ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ ، وَ لَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ فِیْہِ وَ لَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَمْحُوا السَّیِّیَٔ بِالسَّیِّیِٔ وَلٰکِنْ یَمْحُوا السَّیِّیَٔ بِالْحَسَنِ،اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُوالْخَبِیْثَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔۱۲م

۱۳۶۳۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یُغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَیْرِ حِلِّہٖ اَوْ قَالَ مِنْ غَیْرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

---

۱۳۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۸/۲ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۴۵/۲
التفسیر للقرطبی، ۶۹/۱۱ ☆ المنثور للسیوطی، ۱۶۸/۱
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۲۸/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
الدر المنتثرۃ، ۴۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳۴۶/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۶۰/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۸۴۷۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۶۰
۱۳۶۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۵۰/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۲۷۷۱
۱۳۶۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۲ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

۱۳٦٤۔ **عن** أبی حجیرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوحجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳٦٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۵۳٥ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۳٤۷
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۸٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/۳۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲٦۹

# ۵۔حیلہ شرعی

## (۱)حیلہ شرعی کی اصل

١٣٦٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هذا ما تصدق به على بريرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

**ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔١٢م**

**فتاوی رضویہ ١٠٦/٧**

١٣٦٦۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشيء ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ ؟قالت : لا ، ألا اِن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال: اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا

**حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس**

---

١٣٦٥۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ٣٤٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨١/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٨١/٦
١٣٦٦۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ٣٤٥/١
الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا تحولت الصدقة ، ٢٠٢/١
السنن لابن ماجه ، باب خيار لامة اذا اعتقت ، ١٥٠/١
شرح معانى الآثار للطحاوى، ٣٠٢/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٤١/٤
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٤٩/٣ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ١٠٦/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٠٧٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ، ٣٠٢/٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٠٧/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٠٣/٤

www.alahazratnetwork.org

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۶۔ صدقۂ فطر

## (۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کر دی۔

## (۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم تکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۳۶۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ۲۷؍ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو چھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

---

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقۃ الفطر، ۱/۳۷۲

۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمۃ، باب الدلیل علی ان ۴/۴۵

۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقۃ الفطر، ۱/۲۰۴

بریلی کے سیر سے اٹھنّی بھراوپر پونے دو سیر ہوئے۔یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر،کفارات ،فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں،پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دوسو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا،کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۹۵

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۷۔ چندہ اوراسراف

## (۱) چندہ کی اصل اوراجروثواب

۱۳۷۰۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صد ر النہار ،قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متہم من مضر بل کلہم من مضر ، فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال : یَا اَیُّہَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ، اِلیٰ آخِرِالآیَۃ ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ، وَالْآیَۃُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ ، یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ، مِنْ دِرْھَمِہٖ ، مِنْ ثَوْبِہٖ ، مِنْ صَاعَ بُرِّہٖ ، مِنْ صَاعِ تَمَرِہٖ، حَتّٰی قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِہٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتی رأیت کو مین من طعام و ثیاب ، حتی رأ یت و جہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتہلل کانہ مذھبۃ ،فقال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سَنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن،صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے،کوئی روپے سے،کوئی کپڑے سے،کوئی اپنے قلیل گیہوں سے،کوئی اپنے تھوڑے

---

۱۳۷۰۔ الصحیح لمسلم ، باب الحث علی الصدقہ ، ۳۲۷/۱

www.alahazratnetwork.org

چھواروں سے ، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ ۔ اس ارشاد کو سنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے ۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے ۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے ۔ یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۶

## (۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱ ۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالىٰ عنه قال : لو انفقت مثل ابى قبيس ذهبا فى طاعة الله لم يكن اسرافا ، ولو انفقت صاعا فى معصية الله كان اسرافا ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابوبکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے ۔ حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی ، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے ، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی : اللہ اور اسکا رسول ، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

---

۱۳۷۱ ۔ التفسير الكبير للرازى، ۱۳/۲۱٤

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳)عوام کوراہ خدامیں تمام مال خرچ کرنا جائزنہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاء ه رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال : یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأْتِی أَحَدُکُمْ بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُوْلُ : هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ ، خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَاکَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے،ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکو ایک کان میں سے پایا ہے۔میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔اور اسکے سوامیری کوئی ملکیت نہیں۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے داہنی جانب آکرعرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے بائیں جانب آکرعرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔پھرانہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا، یازخمی کرتا۔اور فرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہوجائے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔اور صدق توکل اور کمال تجتل والوں کی شان بڑی ہے۔ فتاوی رضویہ

---

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ۲۳۶/۱

# ۸۔ احکام سوال

## (۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۱۳۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَلْعُوْنٌ مَنْ سَألَ بِوَجْہِ اللّٰہِ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْہِ اللّٰہِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَہٗ مَالَمْ یَسْئَلْ ھُجْرًا۔

**حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔**

۱۳۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سُئِلَ بِاللّٰہِ فَأعْطٰی کُتِبَ لَہٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَۃً۔

www.alahazratnetwork.org

**حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔**

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۳۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سَألَکُمْ بِاللّٰہِ فَأعْطُوْہُ، وَإنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْہُ۔

**حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔**

---

۱۳۷۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۰۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۵۷۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۶۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۵، ۶/۵۰۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲۱ ☆ جامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱

۱۳۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۷۶، ۶/۳۶۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۸

۱۳۷۵۔ السنن لابی داؤد، زکوۃ، باب عطیۃ من سال باللہ عزوجل، ۱/۲۳۵
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۶۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۱۸
تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۶۵۸ ☆

۱۳۷۶ ـ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَایُسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شی کے کچھ نہ مانگا جائے۔اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہوتو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے ۔بلکہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جو خدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کو خدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اوراس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانا جائے۔کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کالحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اور سائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔اوراسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔دینے والا گنہگار ہوگا۔اوراگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہے اوراس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضروردے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

---

۱۳۷۶ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاۃ ، باب کراھیۃ المسئلۃ لوجہ اللہ عزوجل ، ۲۳۵/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۶۷۳۱ ، ۵۹۳/۶
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۵۷/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۸/۲

# (۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش وزخم ہوگا۔**

۱۳۷۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔**

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۷۷۔ السنن لابی داؤد، باب من یعطی الصدقة وحد الغنی، ۲۲۹/۱
السنن للنسائی، باب احد الغنی، ۲۷۹/۱
السنن لابن ماجه، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۲/۱
شرح السنة للبغوی، ۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۶۹۵، ۴۹۵/۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۸۴۷ ☆

۱۳۷۸۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن المسئله، ۳۳/۱
السنن لابن ماجه، باب من سائلعن ظهر غنی، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة، ۲۵۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۸۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۸، ۵۰۳/۶
التفسیر للقرطبی، ۳۴۶/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۲۰۶/۴

۱۳۷۹۔ عن حبشی بن جنادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَةَ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جدالممتار ۲/۱۵۸

## (۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ، وَ مَنْعًا وَّ هَاتِ، وَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۹۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۴۴۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۳۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۹۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۹، ۶/۵۰۳ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۱۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۷۴ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۸۵۹

۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینھی عن اضاعۃ المال، ۱/۳۲۴
السنن الکبری للبیھقی، ۶/۶۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۹۰
کنز العمال للمتقی، ۴۳۵۴۰، ۱۵/۸۹۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۳۲۵

## (۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی هِیَ السَّائِلَةُ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔　فتاوی رضویہ ۱۰/۲

## (۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲ـ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْاَنْفُسِ، فَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِی بِالْمَقَادِیْرِـ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کروکہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۳۸۱ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقة لا عن ظهر غنی، ۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان ان البدا لعلیا خیر من الید السفلی ، ۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، زکوة ، باب استحفاف ، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ۸۶/۱
السنن للنسائی، ۶۱/۵ ☆ باب الید السفلی، ۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/٤
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰٤۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٦٤/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۱۳/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۸۱/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۷٤/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۳۵/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ٤۰٦/۳ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۵۸/۵
الموطا لمالك، ۹۹۸ ☆

۱۳۸۲ـ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۵، ۵۱۸/٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار ودل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیہم جمیعا الصلاۃ والثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کاروبار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۹۔ مال جمع کرنا

## (۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال الله۔

امیرلمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔باقی بیت المال میں بھجوادیتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

## (۲) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸۴۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَبِیْعُ تَالِدًا اِلَّاسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَالِفًا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلٰی ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

---

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقةعلی الاهل ، ۲/۸۰۶
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۴٦۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۷۷
۱۳۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/۱۱
کنز العمال للمتقی، ۵٤٤۳، ۳/۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۹۳
۱۳۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ، ۵٤٤۲، ۳/۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۲۷ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الصوم

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔روزے کی فرضیت واہمیت

## (۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِيْمَان، فَمَنْ أَتٰى بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا، اَلصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَيْتِ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔یعنی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بیت اللہ۔۱۲م

## (۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان ،وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ ،خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهُ ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا ، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔(اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔از انجملہ فرمایا:) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو۔اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمۂ شہادت اور

---

۱۳۸۶۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۴۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳ ، ۱/۳۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۸
الترغیب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۴ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهيب للمنذری، ۲/۵۵ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔　　فتاوی افریقہ ص ۳۷

## (۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ عن أُم المومنين عائشته الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

ام امومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : عُرَی الْاِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلٰثَةٌ ،عَلَيْهِنَّ اُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَبِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ،وَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَةُ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ ،و فی رواية ،مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌوَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

---

۱۳۸۸۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۳۰۱
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲ ☆ المسند للعقيلی، ۲/۹۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۲۸۴ ☆
۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳
اتحاف السادة للزبيدی، ۷/۴۰۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۶۰۵، ۸/۴۵۰
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۳۲۴ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۲
۱۳۹۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/۳۸۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔۱۲م

## (۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ أَفُطَرَ يَوُمًا مِنُ رَمَضَانَ مِنُ غَيُرِ رُخُصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمُ يَقُضِهُ صَوُمُ الدَّهُرِ كُلِّهٖ وَ اِنُ صَامَهٗ ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔۱۲م

## (۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله

---

۱۳۹۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان ، ۲۵۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الافطار متعمدا ۹۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی كفارة من افطر يوما ، ۱۲۱/۱
السنن لابی داؤد ، باب الصيام باب التغليظ فيمن افطر عمدا ، ۳۲۶/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۱۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۹/۲
المصنف لعبد الرزاق ، ۷۴۷۵، ۱۹۸/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۸/۳
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۷۳/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۰۸/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۴۷۲/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی ۲۰۱۳، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۹۰/۶
اللالی المصنوعه للسيوطی ، ۶۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۱۱/۲
المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۰۵/۳ ☆
۱۳۹۲۔ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۳۷/۳ ☆ المستدرك للحاكم ۴۲۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیۡنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِی رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبُعِی فَأَتَیَا بِی جَبَلًا وَعِرًا ، فَقَالَا : اِصۡعَدۡ ، فَقُلۡتُ : اِنِّی لَاأُطِیۡقُهٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَکَ ، فَصَعِدۡتُ حَتّٰی اِذَا کُنۡتُ فِی سَوَاءِ الۡجَبَلِ اِذَا بِأَصۡوَاتٍ شَدِیۡدَةٍ ، قُلۡتُ :مَا هٰذِهِ الۡاَصۡوَاتُ ؟ قَالُوۡا : هٰذَا عُوَاءُ أَهۡلِ النَّارِ ، ثُمَّ انۡطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِقَوۡمٍ مُعَلَّقِیۡنَ بِعَرَاقِیۡبِهِمۡ ، مُشَقَّقَةٍ أَشۡدَاقِهِمۡ تَسِیۡلُ أَشۡدَاقُهُمۡ دَمًا ، قَالَ : قُلۡتُ : مَنۡ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ الَّذِیۡنَ یُفۡطِرُوۡنَ قَبۡلَ تَحِلَّةِ صَوۡمِهِمۡ ، فَقَالَ : خَابَتِ الۡیَهُوۡدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : ماادری ، أسمعه ابو امامة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ام شیٔ من رأیه ، ثُمَّ انۡطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوۡمٍ أَشَدَّ شَیۡءٍ اِنۡتِفَاخًا ، وَأَنۡتَنَهٗ رِیۡحًا ، وَأَسۡوَاَهٗ مَنۡظَرًا ، فَقُلۡتُ : مَنۡ هٰؤلَاءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤلَاءِ قَتۡلَی الۡکُفَّارِ ، ثُمَّ انۡطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوۡمٍ أَشَدَّ شَیۡءٍ اِنۡتِفَاخًا ، وَأَنۡتَنَهٗ رِیۡحًا ، کَانَ رِیۡحُهُمُ الۡمَرَاحِیۡضَ ، قُلۡتُ : مَنۡ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ الزَّانُوۡنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انۡطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنۡهَشُ ثُدِیَهُنَّ الۡحَیَّاتُ ، قُلۡتُ : مَابَالُ هٰؤلَاءِ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ یَمۡنَعۡنَ أَوۡلَادَهُنَّ أَلۡبَانَهُنَّ ، ثُمَّ انۡطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِالۡغِلۡمَانِ یَلۡعَبُوۡنَ بَیۡنَ نَهۡرَیۡنِ ، قُلۡتُ : مَنۡ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ ذَرَارِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَاِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ خَمۡرٍ لَّهُمۡ ، قُلۡتُ : مَنۡ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ جَعۡفَرُ وَزَیۡدٌ وَابۡنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلۡتُ : مَنۡ هٰؤلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا اِبۡرٰهِیۡمُ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَهُمۡ یَنۡظُرُوۡنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے ۔میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کردینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود ونصاری گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاری کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بد بودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مردوعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات تجھے دیکھ رہے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۷) حالت جنابت میں روزہ

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالتا : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

---

۱۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الصائم يصبح جنبا ، ۲۵۸/۱
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر ، الخ، ۳۵۴/۱
السنن لابی داؤد ، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، ۳۲۴/۲
السنن الكبرى للبيهقی، ۲۱۴/۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۹۹/۱
التفسير للقرطبی ، ۳۲۶/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/۶
مشكل الآثار للطحاوی، ، ۲۲۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۷۵، ۸۴/۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۴۳/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۰۰۱

۱۳۹۴ ۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو واقف علی الباب وانا اسمع ، یا رسول الله ! اِنی اُصبح جنباً وأنا اُرید الصیام ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وأنا اُصبح جنباً وأنا اُرید الصیام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : یا رسول الله اِنك لست مثلنا ، قد غفرالله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : اِنِّی اَرْجُو اَنْ اَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِی ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خودایسا کرتا ہوں۔اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کوتو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔اس پر حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا،اورسکوت کیسا۔اخیر کے ارشاد میں اوربھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں ، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے،اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی۔اوراس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرردے گی۔لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

---

۱۳۹۴۔ السنن لابی داؤد ، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، ۳۲۴/۲
الصحیح لمسلم ، باب صحة صوم طلع علیه الفجر الخ، ۳۵۴/۱

# ۲۔ رویت ہلال

## (۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَ أَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ ۔ **فتاوی رضویہ ۵۲۱/۴**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔۱۲م

۱۳۹۶۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاکْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِیْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۳۹۷۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰی تَرَوا الْهِلَالَ أَوْ تُکْمِلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

---

۱۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال ، ۳۴۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۶/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۰۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۳۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۳/۱
شرح السنة للبغوی، ، ۲۳۲/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۰/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۱۹۷۰
فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۹/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۹۳/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۵۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۲۳۷۶۹، ۴۸۹/۸

۱۳۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ، ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان ۳۴۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆

۱۳۹۷۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا غمی الشهر ، ۳۱۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۳/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۵۸، ۴۸۸/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۳۹/۲

صُوْمُوا حَتّٰی تَرَوا الْھِلَالَ اَوْ تُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۲۲

## (۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَۃِ اِنْتِفَاخُ الْاَھِلَّۃِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرَی الْھِلَالُ قُبُلًا وَ یُقَالُ ھُوَ لِلَیْلَتَیْنِ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۵۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجنا للعمرۃ ،فلما نزلنا ببطن نخلۃ قال : ترأینا الھلال فقال بعض القوم : ھو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : ھو ابن لیلتین ،قال : فلقینا ابن عباس ، فقلنا : انا رأینا الھلال ، فقال بعض القوم ، ھو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : ھو ابن لیلتین ، فقال : ا ی لیلۃ رأیتموہ؟قال : قلنا :لیلۃ کذا و کذا ، فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدّہ للرؤیۃ، فھو للیلۃ رأیتموہ۔

---

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیرللسیوطی ۲/۵۰۳ ☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۳ ☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم، باب بیان انہ لا اعتبار بکبر الھلال ، ۱/۳۴۸

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دورات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دوشب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

## (۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

## (۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ۔

---

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان، ۱/۸۷
المستدرك للحاكم، ۱/۴۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۹۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴، ۸/۴۸۵ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱/۱۵۵
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۴۰
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۷/۸۷

۱۴۰۳۔ **عن** طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذارأى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ اَ هِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَ مْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰهُمَّ اَ هِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَ مْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۴۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم اذا رأى الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا ، ثَلَاثًا ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ہلال خیر ورشد، پھر پڑھتے: أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا ، تین مرتبہ پڑھتے، أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ، تین مرتبہ۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

---

۱۴۰۳۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۳۱۷/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۹/۱۰

۱۴۰٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۷٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۹/۱۰

۱۴۰۵۔ معجم الكبير للطبرانى، ۳٥٦/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰٤٤، ۸۷/۷

مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۹/۱۰ ☆

۱۴۰۶۔ **عن** حدیر السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأی الھلال قال: اَللّٰھُمَّ ! اُدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔

*حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ،* اَللّٰھُمَّ ! اُدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔ ۱۲م

۱۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأی الھلال قال : هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔

*حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے۔* هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۰۸۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نظر الی الھلال قال : اَللّٰھُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔

*حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے۔* اَللّٰھُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۱۲م

۱۴۰۹۔ **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا رأی الھلال یقول : اَللّٰھُمَّ ! ارْزُقْنَا

---

۱۴۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۵، ۷/۷۸ ☆ عمل الیوم اللیلۃ لابن السنی، ۶۴۵

۱۴۰۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۷، ۷/۷۹ ☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۶۵۲

۱۴۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۸، ۷/۷۹ ☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۶۵۲

۱۴۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ ! ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

## (۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰ ۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا عائشة ! استعیذی باللہ من شر ھذا، فان ھذا ھو الغاسق اذاوقب ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

## (۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱ ۔ **عن** صلة بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ، فاتی بشاة مصلیة فقال : کلوا فتنحی بعض القوم ، فقال : انی صائم ،فقال عمار : من صام الیوم الذی شک فیہ فقد عصی ابا القاسم ۔

---

۱۴۱۰ ۔ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذ تین ، ۲/۱۷۲
المستدرک للحاکم ، ۲/۵۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۱۵
فتح الباری للعسقلانی ، ۸/۷۴۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۶/۴۱۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۵۵ ، ۲/۱۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۵/۱۶۷
۱۴۱۱ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراھیة صوم یوم الشک ، ۱/۸۷
السنن لابی داؤد ، باب کراھیة ومیوم الشک ، ۲/۳۱۹

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔١٢م

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۳۷

## (۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

١٤١٢ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ ،اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا ، وَعَقَدَالْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ۔ يَعْنِي تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

www.alahazratnetwork.org

## (۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ ر کے نہیں ہوتے

WWW.NAFSEISLAM.COM

١٤١٣ ۔ **عن** أبی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

١٤١٢ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب ، ٢٥٦/١
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان من نوویہ الهلال ، ٣٤٧/١
السنن لابی داؤد، باب الشهر یکون تسعام عشرین ، ٣١٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٢/٢ ☆ السنن للنسائی، ١٣٩/٥
فتح الباری للعسقلانی، ١٢٦/٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٨٥/٣

١٤١٣ ۔ الصحیح لمسلم ، باب شهر عید لا ینقصان ، ٣٤٩/١
السنن لابی داؤد ، ٢٣٢٣ ، باب الشهر یکون السعا وعشرین ، ٣١٨/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان ، ٨٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥١/٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٥٠/٤
التمهید لابن عبد البر، ٤٥/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٣٤/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ٢٠٩/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١٨٣/١
فتح الباری للعسقلانی، ١٢٤/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٣٧٨٤
التاریخ للبخاری، ١١٧/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٣٠٢/٢

علیه وسلم : شَهُرَانِ لَایَنُقُصَانِ ،شَهُرَا عِیُدٍ رَمُضَانُ وَذُوالُحِجَّةِ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دومہینے ناقص نہیں ہوتے ۔ دونوں عید کے، یعنی عیدالفطراورعیدالضحی کے۔

۲۔امام احمد رضا قدس سرہ فرمائے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاهما ناقص ۔دونوں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصا ن معا فی سنة واحدة شهررمضان وذوالحجه ، ان نقص احدهما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے ۔ اگر ایک ۲۹ ر کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۱۴۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهُرَا عِیُدٍ لَایَکُوُنَانِ ثَمَانِیَةً وَّخَمُسِیُنَ یَوُمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ ر دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجد نا هما ینقصان معا فی اعوام ۔
ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ ر کے ہوتے۔

**اقول:** معہذا حدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے ۔اور تحقیق روشن یہ

---

۱۴۱۴۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۴

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں ۔اور حدیث کی صحت معلوم نہیں۔اگر صحیح ہوتو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بناپر نقل بالمعنی محتمل۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں۔اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم ، واللہ الھادی، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمدو آلہ وصحبہ اجمعین ۔

فتاوی رضویہ ۵۸۴/۴

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ نفلی روزے

## (۱) عاشورہ کا روزہ

۱۴۱۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرْفَۃَ غُفِرَلَہٗ سَنَۃَ أَمَامِہٖ وَسَنَۃَ خَلْفِہٖ ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَہٗ سَنَۃً ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَۃً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

## (۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

---

۱۴۱۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب صیام یوم عرفۃ ، ۱/۱۲۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۸۹ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۱۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆

۱۵۱۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۱۱۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۹۰ ☆ اکنز العمال للمتقی، ۲۴۲۳۶
المغنی للعراقی ، ۱/۲۳۸ ☆ السسلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۱۲

۱۴۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۷۱ ☆ السنن لابن ماجہ ، ۱/۱۲۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔۱۲م

## (۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ ، مَنْ صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ، وَقَامَ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ کَانَ کَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّھْرَ مِاۃَ سَنَۃٍ وَھُوَ لِثَلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْہِ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/ رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ھذا منکر ۔

www.alahazratnetwork.org

۱۴۱۹۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فِی رَجَبٍ لَیْلَۃٌ یُکْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْھَا حَسَنَاتٌ مِّاۃَ سَنَۃٍ ، وَذٰلِکَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْہِ اُثْنَتٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ، یَقْرَأُ فِی رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً مِّنَ الْقُرْآنِ ، وَیَتَشَھَّدُ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِھِنَّ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، مِاۃَ مَرَّۃٍ ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِاۃَ مَرَّۃٍ ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِاۃَ مَرَّۃٍ ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاہُ اَوْآخِرَتِہٖ ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا ، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَسْتَجِیْبُ دُعَاءَہٗ کُلَّہٗ اِلَّا اَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَۃٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

---

۱۴۱۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/۲۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۵
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۶۹ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲/۱۶۱
تذکرۃ الموضوعات للفتنی ۱۱۶ ☆ قبین العجب لابن حجر ، ۵۸
۱۴۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳/۳۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام

سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سوبار، استغفار سو بار، درود سو بار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذى قبله۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بُعِثْتُ نَبِيًّا فِي السَّابِعِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةً عَشَرَةَ سِنِيْنَ ۔ اسناده منكر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷ ر رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org

۱۴۲۱۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : من صام يوم سبع عشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهرا ، و هو اليوم الذى هبط فيه جبرئيل عليه الصلوة و السلام على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ماثبت بالسنۃ میں ہے۔وهذا امثل ماورد فى هذا المعنى۔یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔اور فضائل

---

۱۴۲۰۔ تبيين العجب لابن حجر، ٦٠ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٠٧/٥ ☆ المغنى للعراقى، ٣٦٧/١

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلا راہ نہیں۔اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۶۰

## (۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔**عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

## (۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

www.alahazratnetwork.org

۱۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : یا رسول اللہ ! ولاالجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۹۔

---

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۳۶۷

۱۴۲۲۔ فتح الباری للعسقلانی، ۴/ ۱۲۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۹۳

۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۱/ ۹۴

السنن لابی داؤد، باب صوم العشرۃ، ۲/ ۳۳۱

السنن لابن ماجہ، باب صیام العشرۃ، ۱/ ۱۲۵

۱۴۲۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ اَیَّامٍ أَحَبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اَنْ تُعْبَدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشَرِ ذِی الْحِجَّةِ ، یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ ، وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة ، قال : یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ وَالْبَاقِیَةَ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۴۲۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۱/۹۴
السنن لابن ماجه ، باب صیام العشر ، ۱/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸، ۵/۶۸
شرح السنة للبغوی، ۴/۳۴۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۵۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۲۵۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۴۷۱
الترغیب وا لترهیب للمنذری، ۲/۱۹۹ ☆ العلل المتناهیة لابن الحوزی، ۲/۷۲

۱۴۲۵۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب صیام عرفة ۱/۶۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة ، ۱/۹۳
السنن لابن ماجه ، باب صیام یوم عرفة ، ۱/۱۲۵
التفسیر للقرطبی، ۲/۴۱۹ ☆ تاریخ جرجان لابی نعیم ، ۱۴۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۲۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۱
شرح السنةللبغوی، ۶/۳۴۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳، ۵/۶۷
الامام للشجری، ۲/۶۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۹۶
المسند للحمیدی، ۴۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۲۸۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۲ ☆ تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۶۴

۱۴۲۶۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دو سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

۱۴۲۷۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ کَصِیَامِ اَلْفِ یَوْمٍ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

## (۶) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

www.alahazratnetwork.org

۱۴۲۸۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ فِی کِتَابِهٖ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشَرُ اَمْثَالِهَا ، فَالْیَوْمُ بِعَشَرِاَیَّامٍ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵/ تاریخوں) کے روزے رکھے

---

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۲۲۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۸۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۶، ۵/۶۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۷۱ ☆

۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۶ ☆

۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی صیام ثلثة ایام الخ، ۱/۱۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۶۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۴۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۲۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۹۰، ۸/۵۶۴ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۵۲
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۶۵ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

## (۷)شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

## (۸)دوشنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

www.alahazratnetwork.org

۱۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبعَاءَ وَالْخَمِيْسَ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهٗ مِنْ بَاطِنِهٖ ، وَبَاطِنُهٗ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام ستة ایام من شوال ، ۱۲۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۴/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۰/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۵۶۹/۸
۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲
۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۹/۳ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهِ غُفِرَلَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔ پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ ، وَكُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، عَدَدُهُنَّ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ أَيَّامُ الدُّنْيَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۱۴۳۲۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۲۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۶۸/۵

۱۴۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۸۷/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۲۶/۲

مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۹۸/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۰۳۷

۱۴۳۴۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۴۱/۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۲۶/۲

كنز العمال للمتقی، ۲۴۱۷۲، ۵۶۱/۸ ☆ الامالی الشجری، ۲۷۶/۱

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔۱۲م

۱۴۳۵۔ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام الدھر ، فقال : لَا ، اِنَّ لِأَھْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِی يَلِيْهِ ، وَكُلَّ أَرْبَعَاءٍ وَخَمِيْسٍ ، فَإِذَنْ أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَوَأَفْطَرْتَ ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا،فرمایا: نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے ۔لہذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔اور بدھ وجمعرات کے روزے رکھ لوتو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲۶۰/۴

www.alahazratnetwork.org

## (۹) ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔**عن** عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّافِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ كُمْ اِلَّا لِحَآءَ عَنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۴/۹

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۴/۹

---

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان ، ۳۳۰/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۲۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۵ ۵۶۹/۸
التاریخ للبخاری، ۲۵۴/۷ ☆ السنن للنسائی،
۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت ، ۹۳/۱

## (۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوصال ، قالوا : انک تواصل؟ یا رسول اللہ ! قال: قال: اِنِّی لَسۡتُ مِثۡلَکُمۡ ، اِنِّی اُطۡعَمُ وَ اُسۡقٰی ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔۱۲م**

۱۴۳۸۔ **عن** أبی سعیدا لخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُوَاصِلُوا، فَاَیُّکُمۡ اَرَادَ اَنۡ یُّوَاصِلَ فَلۡیُوَاصِلۡ حَتّٰی السَّحۡرِ ، قالوا: فانك تواصل ؟ یا رسول اللہ اقال: اِنِّی لَسۡتُ کَھَیۡئَتِکُمۡ ، اِنِّی اَبِیۡتُ لِی مُطۡعِمٌ یُطۡعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسۡقِیۡنِی۔

**حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔۱۲م**

۱۴۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی

---

۱۴۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب ا لنہی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۲
۱۴۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیة الوصال فی الصیام ۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۲/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰۰/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۴
۱۴۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب النہی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۱۰۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۲/۴

www.alahazratnetwork.org

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنها هم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ،اِنّی اُطْعِمُ وَاُ سْقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کئے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ، حضور نے انکو منع فرمایا ، عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا : میں تمہاری طرح نہیں ، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ اَیُّکُمْ مِثْلِی ، اِنّی اَبِیْتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ایک صحابی بولے : یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ۔فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م صلات الصفاء ص۸۶

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۱) صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوٗدَ ، فَاِنَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۴۴۰۔ | الصحیح لمسلم ، | | | باب النهی عن الوصال ۔ | ۳۵۱/۳ |
| | الجامع الصحیح للبخاری ، | | | باب التشکیل للما کثرالوصال ۔ | ۲۶۲/۱۲ |
| | السنن الکبری للبیهقی ، | ۱۸۲/۴ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی ، | ۲۰۳/۴ |
| ۱۴۴۱۔ | الصحیح للبخاری ، | | | باب من نام عند السحر ، | ۱۵۲/۱ |
| | الصحیح لمسلم ، | | | باب النهی عن صوم الدهر ، | ۳۶۷/۱ |
| | السنن لابن ماجه ، | | | باب ما جه فی صا م داؤد علیه الصلوة و السلام ، | ۱۲۴/۱ |
| | المسند لاحمدبن حنبل ، | ۱۶۰/۲ | ☆ | الجامع الصغیرللسیوطی ، | ۱۹/۱ |
| | اتحاف السادة للزبیدی ، | ۲۶۲/۴ | ☆ | شرح السنة للبغوی ، | ۶۰/۴ |

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبَّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللهِ تَعَالىٰ صَلٰوةُ دَاوٗدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں ۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے ۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سحری وافطار

## (۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ **عن** زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلنا لحذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : ھوالنھار الا ان الشمس لم تطلع ۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیق منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

## (۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

---

۱۴۴۲۔ السنن للنسائی، باب تاخیر السحور ، ۲۳۴/۱

۱۴۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل فطر الصائم ، ۲۶۲/۱

الصحیح لمسلم ، باب بیان وقت القضاء الصوم ، ۳۵۱/۱

السنن لابی داؤد ، الصیام باب وقت فطر الصائم ، ۱/۱

الجامع للترمذی ، باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ، ۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۴/۱

السنن الکبری للبیقی، ۲۱۶/۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۸۵

شرح السنۃ للبغوی، ۳۶۹/۶ ☆ کنز العمال للمتقی ،۲۳۸۷۶، ۵۰۹/۸

البدایۃ و لانھایۃ لابن کثیر ، ۳۱۳/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۰/۱

التفسیر للطبری، ۱۰۳/۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۶۴/۱

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۲/۳ ☆ المسند للحمیدی، ۲۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا أَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من ھھنا والا دبار من ھھنا انما یکون لھما ، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمتہ وادبر النھار ای ضوءہ۔ عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف اجزۂ افقیہ وکثرت بعد ہن الا بصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہو جاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے فرض بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف ونفیس وبے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقۃ ، فلا بد من حقیقۃ الغروب،
یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃ غروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔

**قولہ:** وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبلہ عن ذلک ، اشارۃ الی انہ قد یوجد اقبال الظلمۃ وادبار الضؤ ولم یوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃً نہیں۔

مگراب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستغناء عنه ، لبیان کمال الغروب، کیلا یظن انه یجوز الافطار بغروب بعضها ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔لیکن یہ اس لئے فرمایا تاکہ مکمل غروب کا بیان ہوجائے ،اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہوجاتا ہے۔

علامہ مناوی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ـ" وغربت الشمس "مع ان ما قبله کان اشارة الی اشتراط تحقق کمال الغروب ـ

حضور نے فرمایا ''اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

**اقول:** یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔نظر غائر میں بروجہ جلی،اور قلت تدبر میں من طرف خفی،یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا و ادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔ تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔ حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہوجاتی ہے۔ لہٰذا" وغربت الشمس" زائد فرمایا۔ کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔ پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔ اور جواب محض مہمل جاتا۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہولیتے ہیں۔ علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

## (۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ وَتَقَدَّسَ یَقُوْلُ : اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِی اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔ بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۴۵۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا فاوفی علی نشز، فاذا قال :غابت الشمس افطر ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

---

۱۴۴۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الافطار، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۳۷/۴
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۴۰/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۵۶/۶
۱۴۴۵۔ المسند للحاکم، ۵۹۹/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۵۶/۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۲/۷

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے ۔۱۲م

۱۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے ۔۱۲م

۱۴۴۷۔ **عن** أُم المؤ منین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو صائم یترصد غروب الشمس بتمرۃ ۔ فلما توارت القاھافی فیہ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے ۔اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے ۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۵۵/۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱۴۴۸۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۴۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۱۴۴۷۔ کشف الخفاء للعجلونی،

۱۴۳۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام　باب ما یفطر علیہ ،　۳۲۱/۱

الجامع للترمذی،　باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار ،　۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۴۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۸۲، ۸۵/۷

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۳۰/۴ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۸۵/۲

ارواء الغلیل للالبانی، ۴۵/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۳۰/۲

الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۴۲/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۶/۶

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۲۲۷/۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۹۱

جامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۷/۲، ☆

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

## (۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹ ۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اَلْفِطْرُ یَوْمَ یَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْاَضْحٰی یَوْمَ یَضْحَی النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۴۵۰ ۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرَکُمْ یَوْمَ یَفْطُرُوْنَ ، وَاَضْحَاکُمْ یَوْمَ یَضْحُوْنَ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۵۵

---

۱۴۴۹ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۸۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۷/۲ ☆
شرح السنة للبغوی، ۲۴۷/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۷۰/۲

۱۴۵۰ ۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحصلال، ۳۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۱۷/۳
السنن للدار قطنی، ۱۶۳/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۵۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۴۸۸/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰۰/۱۲

# (۶) افطار کرانے کا ثواب

۱۴۵۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقِ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ ، وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ ، قالوا : یارسول اللہ ! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ ، أَوْ عَلٰى شُرْبَةِ مَاءٍ ، أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔۱۲م

۱۴۵۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنه ، فجاء بخبز وزیت ، فاکل ثم قال : أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔۱۲م

---

۱۴۵۱۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۴/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۰۴/۴ ☆

۱۴۵۲۔ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام، ۵۳۸/۲
السنن لابن ماجه، باب فی ثواب من فطر صائما، ۱۲۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی،

۱۴۵۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسْبِ حَلاَلٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلآئِكَةُ لَيَالِیْ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عليهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ يَرِقُّ قَلْبُهٗ وَتَكْثُرُ دُمُوْعُهٗ ، قَالَ : فقلت : یا رسول الله ! افرأیت من لم یکن عنده ؟ قال : فَقَبْضَةٌ مِّنْ طَعَامٍ ، قلت : افرأیت ان لم یکن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذْقَةٌ مِّنْ لَبَنٍ ، قال : افرأ یت ان لم تکن عنده ؟ قال : فَشُرْبَةٌ مِنْ مَّاءٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہوجاتا ہےاور آنسو بہنے لگتے ہیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔فرمایا: دودھ کا شربت پلادے۔میں نے عرض کیا؛ اور یہ بھی نہ ہو۔فرمایا: توپانی ہی سے سیراب کردے۔۱۲م

۱۴۵۴۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فقربو الیه زیتا فاکل واکلنا حتی فرغ ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلآئِكَةُ ، وَأَفْطَرَ عِنْدَ كُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

---

۱۴۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۰/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۵۸، ۴۵۲/۸ ☆ الکامل لابن عدی، ، ۳۰۶/۲
۱۴۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۷/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۸/۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۹۹/۳
التفسیر لابن کثیر ، ۳۶/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۹۴۲۵
شرح السنة للبغوی، ۲۸۳/۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۹۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۸۷، ۲۷۲/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۴۹ ☆ المجرو حین لابن حبان ۱۴۴/۲
المغنی للعراقی، ۱۳/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲۸۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

## (۷) افطار کی دعائیں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا أفطر قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَاَفْطَرْتُ۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَاَفْطَرْتُ۔۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر، قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

---

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۳۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۸۱/۷ ☆
۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۸۱/۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۷/۴
۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱۴۰/۱ ☆ الامالی الشجری، ۲۸۹/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۷/۱ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا أفطر قال: ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ ۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی أحدکم طعامه وھو صائم فلیقل : بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ حاشیۃ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اذا افطر قال : بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۷

---

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۱/۳۲۲
السنن للدار قطنی، ۱/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم ۱/۴۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۰۹ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۱/۲۵۹ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۳ ، ۸/۵۰۹ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں ۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے۔ قال فی التقریر : متروك وكذبه الازدی، قلت : وكذا الجوزجانی ، كما فی المیزان ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الحج

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔حج کی فرضیت واہمیت

## (۱)فرضیت حج کا ثبوت

۱٤٦۱۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلىٰ بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَاعَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی مالک ہو زادراہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہوکر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

## (۲)حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل

www.alahazratnetwork.org

۱٤٦۲ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔۱۲م　　جد الممتار ۲/۲۷۰

۱٤٦۳۔ **عن** أبى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْحَاجُّ يَشْفَعُ فِى اَرْبَعِ مِاۃٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ ، اوقال : مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

---

۱٤٦۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التغليظ فى ترك الحج، ۱۰۰/۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۲٦۷/٤ ☆ الموضوعات لابن الجوزى، ۲۰۹/۲
۱٤٦۲۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ثواب الحج، ۱۰۰/۱
الكامل لابن عدى، ۱۱/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۸۳۲، ۱۲/٥
۱٤٦۳۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۱۱/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۱۰/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۱۸٤۱، ۱٤/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱۲٦/۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چارسوعزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔حاجی گناہ سے ایسانکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اراۃ الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی ، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوحجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے۔اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَاَلُوْهُ اُعْطُوْا ، وَاِنْ دَعَوْا

---

۱۴۶۴۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲/۱۷۵ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ ، ۲۰۴
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۳
۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب فضل الحجر و العمرۃ، ۱/۲۰۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
السنن للنسائی، فضل المتابعۃ بین الحج و العمرۃ ، ۲/۲
۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبیہقی، ۳/۴۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۵/۹

أَجَابَهُمْ ، وَإِنْ اَنْفَقُوْا أُخْلِفَ لَهُمْ ۔ وَالَّذِی نَفْسُ أَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِهٖ ، مَاکَبَّرَ مُکَبِّرٌ عَلٰی نَشْزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلٰی شَرَفٍ مِّنَ الْأَشْرَافِ اِلَّا أَهَلَّ مَابَیْنَ یَدَیْهِ وَ کَبَّرَ حَتّٰی یَنْقَطِعَ بِهٖ مُنْقَطِعُ التُّرَابِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر، اور 'لا الہ الا اللہ'، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔ ۱۲م

۱۴۶۷۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَلَآئِکَةَ لَتُصَافِحُ رِکَابَ الْحُجَّاجِ ، وَتَعْتَنِقُ الْمُشَاةَ ۔

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔ ۱۲م

۱۴۶۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَجْرُ الْغَازِی ، وَالْحَاجُّ ، وَالْمُعْتَمِرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کرگیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ ۱۲م

۱۴۶۹۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال

---

۱۴۶۷۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ۳/۴۷۴
۱۴۶۸۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ۳/۴۷۴
۱۴۶۹۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ۳/۴۷۴

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی طَرِیْقِ مَکَّةَ لَمْ یَعْرِضْهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَمْ یُحَاسِبْهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظمہ کے راستہ میں انتقال کرجائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔۱۲م

۱۴۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ هٰذَاالْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی وبدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔۱۲م

۱۴۷۱۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا یَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَیِّئَةً أَوْرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۷۲۔**عن** بريدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلنَّفَقَةُ فِی الْحَجِّ کَالنَّفَقَةِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ مِأَةَ ضِعْفٍ أَوْ سَبْعَ مِأَةِ ضِعْفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سوگنا ثواب ملتا ہے۔یا سات سوگنا۔۱۲م

---

۱۴۷۰۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲
۱۴۷۱۔ شعب الایمان للبیهقی،، فضل الحج و العمرة، ۴۷/۳

۱۴۷۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل افضل ؟ قال: اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، قیل : ثم ماذا ؟ قال: اَلْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، قیل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔۱۲م**

۱۴۷۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔۱۲م**

www.alahazratnetwork.org

۱۴۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۴۷۲۔ شعب الایمان للبیهقی، ۴۸۱/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۸/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۸۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۳۴/۴
الدرالمنثور للسیوطی، ۳۳۷/۱ ☆

۱۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل المبرور ، ۲۰۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل الحج و العمرة ۴۳۶/۱
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة ، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۴/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۷/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۶۲/۲

۱۴۷۴۔ السنن للنسائی، فضل العمرة ، ۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳۴۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۸/۳

۱۴۷۵۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۰/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۶/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۶۴/۱
السنن لابن المنصور ، ۲۳۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۷۹۷، ۶/۵

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

۱۴۷۶ـ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّاالْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ـ

حضرت جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔۱۲م

۱۴۷۷ـ **عن** زيدبن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ فِي اَهْلِهٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ ـ

حضرت زیدبن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زادراہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔یا روزہ دار کو افطا کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔۱۲م

۱۴۷۸ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۱۴۷۶ـ شعب الايمان، ۴۸۰/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۶/۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۰۷/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۶۳/۲
۱۴۷۷ـ شعب الايمان للبيهقى، ۴۸۰/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۰۷۱۲، ۳۱۲/۴
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۹۶/۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۴/۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۸۳/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۴۰/۴
۱۴۷۸ـ السنن الكبرى للهيقى، ۲۶۱/۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۴۴۱/۱
كشف الخفاء للعجلونى، ۳۱۳/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۸۳، ۱۳۹/۵
جمع الجوامع للسيوطى، ۹۶۸۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱۴/۲
نصب الراية للزيلعى، ۸۴/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۷۵/۴
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱۶۷/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۱۰/۱

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اور اس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔۱۲م
النیرۃ الوضیہ ۳۱

## (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱٤۷۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم: لما فرغ اِبراهیم علیه الصلاة والسلام من بنائه بعث اللہ تعالیٰ جبرئیل علیه السلام فحج به حتی اذا رأی عرفة قال: قد عرفت، وکان اتاها قبل ذلك مرة، فلذلك سمیت عرفة، حتی اذا کان یوم النحر عرض له الشیطان، فقال: أحصب! فحصبه بسبع حصیات، ثم الیوم الثانی فالثالث، فلذلك کان رمی الحمار، قال: أعل علی ثبیر! فعلاه فنادی: یاعباد اللہ! اجیبوا اللہ، یاعباد اللہ! اطیعوا اللہ، فسمع من تحت الابحر السبع۔

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔ آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔ آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔ اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔ یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔ تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔ آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔ آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے حج میں رمی جمار مشروع ہوئی۔ حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔ کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

---

۱٤۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب بنیان الکعبة، ۹٦/۵

www.alahazratnetwork.org

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔ اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔ تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔ اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔ داخل مسجد نہیں۔ لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔ کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔ اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔ سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔ یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہوگیا۔ آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔ جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر پکارا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ ملا علی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔ کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانہ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔ اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔ پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔ حکمت یہ تھی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہو کر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔ بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔ کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔ اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔ اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جواب۔ اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔ اور پاگلوں۔ بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانہ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔ اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔ اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔ اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔ اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔ تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔ اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کر دی جاتی ہے۔ خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لا کر لگا دیئے جاتے ہیں۔ پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

**ثالثاً۔** تاریخ قطبی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

**رابعاً۔** اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔زعم باطل ہے۔جسکی کوئی دلیل نہیں۔زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

**خامساً۔** اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

www.alahazratnetwork.org

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔تو انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**سادساً۔** اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے شمر سے روایت کی۔کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**سابعاً۔** اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: اللہ اکبر ، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ ، اشھد ان ابراھیم رسول اللہ ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ساری بحث ومباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔جب تک قرآن وحدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔چنانچہ اصول امام بزدوی،منار،اور فن اصول کے بقیہ تمام متون وشروح میں اسکی تصیص ہے۔امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ ورسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کردی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہوسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے۔کہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الٰہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اوراعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے،اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔توسرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔

یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندراعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی،اور نہ کتابی سے،اور نہ کافر سے،اندرون مسجد کی بات توصرف ان وہابی صاحب کی ہے۔تووہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

**تاسعاً۔** قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔(امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کررہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندرآ گیا ہے۔)

**عاشراً۔** اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

توزمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔اوراگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھادیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اورلوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر،　　شمامہ رابعہ صفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:-　　بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ،

## (۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حُجُّوا تَسْتَغْنُوا ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

---

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، | ۸۸۱۹، | باب فضل الحج، | ۱۱/۵ |
| تلخیص الحبیر لابن حجر، | ۱۱۶/۳ ☆ | کنز العمال للمتقی، | ۱۱۸۲۲ |
| الجامع الصغیر للسیوطی، | ۲۲۴/۱ ☆ | | |

www.alahazratnetwork.org

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کروغنی ہوجاؤ گے۔

## (۵) حج نفل

۱۴۸۱ ـ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لأزواجہ فی حجۃ الوداع : ھٰذِہٖ ثُمَّ ظُھُوْرُالْحُصُرِ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن سے ارشاد فرمایا: جوحج ضروری تھا وہ توہولیا۔آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

## (۶) حج بدل

۱۴۸۲ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان امرأۃ من الجھینۃ جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت : ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنھا ؟ قال : نَعَمْ ، حُجِّی عَنْھَا ! أرَاَیْتِ اِنْ کَانَ عَلیٰ اُمِّکِ دَیْنٌ ،أکُنْتِ قَاضِیَۃً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِی اللّٰہَ الَّذِی ھُوَ لَہٗ ، فَاِنَّ اللّٰہَ أحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی ۔ وہ ادا نہ کرسکیں اوران کا انتقال ہوگیا۔کیا میں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پرکوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یانہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

---

۱۴۸۱ ـ السنن لابی داؤد ، کتاب المناسک، ۲۴۱/۱

۱۴۸۲ ـ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱۱۲/۱

السنن الکبری للبیھقی، ۲۷۴/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۱/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۶/۱۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۱۹۵۵

۱۴۸۳۔ عن زیدبن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَیْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا ، وَاسْتُبْشِرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِی السَّمَاءِ ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

۱۴۸۴۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَیِّتٍ فَلِلَّذِی حَجَّ عَنْهُ مِثْلَ أَجْرِهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۴۸۵۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِیهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضٰی عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔۱۲م

۱۴۸۶۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۱۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۵۷، ۴۶۴/۱۶ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰/۱ ☆

۱۴۸۴۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۴۱، ۱۲۵/۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۵۳/۱۱ ☆

۱۴۸۵۔ السنن للدار قطنی، کتاب الحج، ۲۷۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۸۴، ۴۶۸/۱۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲

۱۴۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۶/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۲/۳
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۴۰، ۱۲۵/۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ وَلَمْ يَحُجَّا أُجْزِئَ عَنْهُمَا وَبُشِّرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مرگئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہوجائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہرایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہرایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین ومبرہن ہولیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔ مناسک کی فضیلت

## (۱) طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ جدالممتار۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔۱۲م

## (۲) تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ، وزادابن عمر ۔ لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء اليك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا

---

۱۴۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ۱/۱۰۶
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ۵/۴۹
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/۸۳

۱۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب التبیلۃ و صفتھا ووقتھا ، ۱/۳۷۵
الجامع لابی داؤد ، باب کیف التلبیۃ ۱/۲۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبیۃ ، ۱/۱۰۲
السنن للنسائی، کیف التبلۃ ۲/۱۳
السنن لابن ماجہ ، باب التلبیۃ ، ۲/۲۰۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۰۲

اضافہ فرماتے۔لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔۱۲م

## (۳)عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۱۴۸۹ ۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ اِلىٰ مَكَّةَ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِاَةِ حَسَنَةً ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قیل : وماحسنات الحرم ؟ قال : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِاَةُ اَلْفِ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پرسات سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور ہرنیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہرنیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

توہرقدم پرسات کرورنیکیاں لکھی جائیگی۔کہ سات سولاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔پھر یہ کہ عرفات مکہ معظمہ سے نوکوس گنی جاتی ہے۔آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔اورفقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۳/۵ میل ہوتا ہے۔توتخمیناً ۲۸ میل سمجھو۔ ہرمیل کے چارہزارقدم۔ ۲۸ کو چارہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزارقدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھرچالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔اوراگر عرفات مکہ معظمہ سے نومیل ہی رکھئے تو بہتر ہزارقدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔یہ کیاتھوڑی ہیں۔اوراللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔النیرۃ الوضیہ ۳۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴)عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰ ۔**عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی

---

۱۴۸۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۱/۴ ☆ المستدرك للحاکم ۷۶۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۵/۱۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۷۹۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۸/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۹۴، ۲۵/۵
۱۴۹۰۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین الظهر و بعرفة ، ۳۶/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے۔ ۱۲م

۱۴۹۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفه جمیعاً ، لم یناد فی واحدة منها الا باقامة ولم یسبح بینهما ولا علی اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۴۹۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بین الصلوتین بجمع، ۱/۴۱۰

# ۳۔ زیارت روضۂ انور

## (۱) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

۱۴۹۲۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما یسلم علی القبر، رأیته مائة مرة او اکثر، یجئ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف، ورئی واضعا یده علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من المنبر، ثم وضعهما علی وجهه

ابر لمقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔ ۱۲م

## (۲) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَآءَ نِی زَائِرًا لَایَعْمَلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ أَنْ أَکُوْنَ لَهُ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

الطرة الرضیه ۲۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔ ۱۲م

---

۱۴۹۲۔ الشفا للقاضی عیاض، فصل فی حکم زیارة قبره ﷺ، ۷۰/۲

۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۲۸، ۲۵۶/۲

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہو جائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے

مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔　　الطرۃ الرضیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی

---

۱۴۹۴۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۵/۲۴۵ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲/۲۲۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۵/۱۳۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۴۶ ☆ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۷۳
ارواء الغلیل للالبانی، ۴/۳۳۳ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۷۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴۱۶

www.alahazratnetwork.org

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ، اوقال : مَنْ زَارَنِی کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا أوْشَھِیْدًا، وَمَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِی الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

النیرۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع و گواہ ہونگا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔۱۲م

## (۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

۱۴۹۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۴۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ زَارَنِی بَعْدَ وَفَاتِی فَکَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ، وَکُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا أوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

---

۱۴۹۵۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۶/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۵/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۸، ۱۳۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۴
۱۴۹۶۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴۱۶/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۲۵۹/۱
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للیشخ الدھلوی، ۲۰۵

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔۱۲م

## (۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : مَنْ زَارَنِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آکر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

## (۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : مَنْ حَجَّ اِلیٰ مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ كُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

---

۱۴۹۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ۲۲۰
کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۸۴، ۶۵۲/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱
جذب القلوب للشیخ دهلوی، ۲۰۵ ☆

۱۴۹۸۔ السنن للدارقطنی، ۲۷۸/۲ ☆ الکنی و الاسماء للدولانی، ۶۴/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۶۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۸۳، ۶۵۱/۱۵ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۵
الدر المنثور للسیوطی، ۲۲۳/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۵۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲ ☆ جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۴

۱۴۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۰، ۱۳۵/۵ ☆

مَبْرُوْرَتَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے بہت بر آرندۂ مقاصد و حاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب و استحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر و سامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحرالرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح و مختار و معتمد فرمایا۔ البتہ درصورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم۔　　النیرہ الوضیہ ۲۷

## (۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِيْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیرہ الوضیہ ۲۹

---

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۵/۱۳۵ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۵
الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۱۷ ☆
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشیخ الدہلوی، ۲۰۶

www.alahazratnetwork.org

## (۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَامِنْ أَحَدٍمِّنْ أُمَّتِى لَهُ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِى فَلَيْسَ لَهُ عُذْرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہروہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔ ۱۲م

## (۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَامِنْ عَبْدٍيُّسَلِّمَ عَلىٰ قَبْرِى اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِى ، وَكَفٰى أَجْرُ آخِرَتِهٖ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا وآخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔　　النیر ۃ الوضیہ ۲۹

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔ قال المولی سبحانہ وتعالیٰ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول ، لوجدوا الله توابا رحيما۔ یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

---

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۶، ۱/۴۹۸　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۱/۹۹

جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۹　☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اور سی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالم گیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کا میلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔ کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا واذائے اوست، وجفا واذائی آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا، وآں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا، اور

امام ابن حجر نے جوہر منظم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماھذہ الجفوۃ یابلال ! اما آن لك ان تزورنی یابلال! ۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شدالرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشھد ان لا الہ الا اللہ، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہونچے۔ اشھد ان محمد رسول اللہ، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پر انوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد وزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

درنماز م خم ابروئے تو بریاد آمد حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عساکر نے تاریخ میں، اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

میں نے اپنے استاذ ابن حجر اید اللہ الاسلام ببقائہ کو فرماتے سنا ۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے ۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں ۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے ۔ اور قریبن وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب ۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں ۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں ۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا ۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل ۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں ۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے ۔ اور بہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ احدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی ۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان ۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم وملوم، بدبخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے ۔

والعیاذ باللہ مالا یرضاہ ۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمہ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے ۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی ۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا ۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور مام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی ۔

فرماتے ہیں ۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حددرجہ ڈرایا ۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے ۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا ۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے ۔ اس سے ثابت ہوا ۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی ونامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خدا ورسول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، ملعون وبے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

ان باتوں کو یاد کرکے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

www.alahazratnetwork.org

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور اماتولی ونصلہ جھنم وسأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہواخواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

www.alahazratnetwork.org

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

**اقول:** قول تکفیر کی نفیس تحقیق و تقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت و تعظیم اور ادب و تکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم و فضل عظیم سے دنیا و آخرت میں انکی زیارت سے مشرف و بہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن النجار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں ۔امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں ، امام اجل ابن مبارک ، ابن ابی الدنیا ، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔اوراس وقت کعب احبار حاضر تھے۔تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اوراسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں ۔جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام ،فرحت وسرور، راحت وآرام ،اورتزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔فضائل مدینہ منورہ

## (۱)فضائل مدینہ

۱۵۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

۱۵۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ سَمّٰی الْمَدِیْنَةَ یَثْرِبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، هِیَ طَابَةٌ ، هِیَ طَابَةٌ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الایمان یا رذالی المدینة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدینة ۲۳۱/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۰۵
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحیح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبیهقی، ۲۴۴/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۱۹۷۴ ☆ البدایة و النهایة لابی نعیم، ۱۰۵/۳
۱۵۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۴۱، ۲۳۸/۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۳۹/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۰/۲
۱۵۰۵۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی خبثها و تسمی طابه ، ۴۴۴/۱
الجامع الصحیح للبخاری باب فضل المدینة ، ۲۵۲/۱
الدر المثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ المسند لحمیدی، ۱۱۵۲

علیه وسلم : یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمّٰی الْمَدِیْنَةَ طَابَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

## (۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَا بَتَی الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ یُقْتَلُ صَیْدُهَا ، و قال : اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ ، لَا یَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ اَحَدٌ عَلیٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِ هَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

---

۱۵۰۶۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی خبثها و تمی طابة ، ۱/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۹٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٨٦٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٨٠٩، ۱۲/۲۳۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل المدینة ، ۱/۲۵۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۵۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۰۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲٦٥
مشکوة المصابیح للزبیدی، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الکبیر للبخاری، ۸/۳۳۵
فتح الباری للعسقلانی، ٤/۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۸٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳٥٦
المغنی للعراقی، ۱/۲۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

## (۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان جالسا عند منبر مروان بن الحکم بمکۃ ومروان یخطب الناس ، فذکر مروان مکۃ وفضلھا ، ولم یذکر المدینۃ ، فوجد رافع فی نفسہ من ذلک ، وکان قد أسن ، فقام الیہ فقال : ایھا ذاالمتکلم ! أراك قد أطنبت فی مکۃ وذکرت منھا فضلھا ، وماسکتّ عنہ من فضلھا اکبر ، ولم تذکر المدینۃ ، وإنی أشھد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌمِّنْ مَّکَّۃَ ۔　　النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ یئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔۱۲م

---

۱۵۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۸/٤ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۹۱/٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤۸۰۱، ۲۳۰/۱۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱٦۰/۱ ☆

## (۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَاِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا ۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

## (۵) مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَايَصْبِرُ عَلىٰ لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌمِّنْ أُمَّتِي اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و محنت پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

---

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل المدینۃ ۲۳۲/۲
موارد الظمعان للھیثمی، ۱۰۳۱ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲۲۳/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۰۶/۳ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۲٤/۷
۱۵۱۰۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ٤٤۳/۱
شرح السنۃ للبغوی، ۳۲٤/۷ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۳٤۸۵۳، ۲٤۰/۱۲
الترغیب والترہیب للمنذری، ۲۱۹/۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۸۵/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۵/٤
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۲۸٦/۲ ☆ تجرید التمہید لابن عبد البر، ۳۵۸

**فائدۂ جلیلہ:** جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پرنور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللھم ارزقنا آمین۔

حاشیہ النیرۃ الوضیہ ۴۸

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۵۔ فضیلت حرم

## (۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْکَعْبَةَ تُحْشَرُ کَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ ( اِلیٰ بَعْلِهَا ) وَکُلُّ مَنْ حَجَّهَا یَتَعَلَّقُ بِاَسْتَارِهَا یَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَیَدْخُلُوْنَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کودولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اوراسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

## (۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

www.alahazratnetwork.org

۱۵۱۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ آمِنًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوحرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ من الْآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِیْنَةِ کَانَ فِی جَوَارِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوحرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

---

۱۵۱۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۶/٤ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۲
۱۵۱۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲
۱۵۱۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤۱۶/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

اٹھیگا۔اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آکر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔۱۲م

۱۵۱۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةَ مِنَ الْآمِنِیْنَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہوا سکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔۱۲م

## (۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلَاةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِأَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلٰوةُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلَاةٍ ، وَالصَّلٰوةُ فِی بَیْتِ الْمَقْدَسِ بِخَمْسِ مِأَةِ صَلَاةً ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب،اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

النیرۃ الوضیہ ۴۸

---

۱۵۱۴۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۴۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۴/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۶، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۱/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸۶/۲ ☆

۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للہیثمی۔ ۷/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۵/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/۴ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲۱۶/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۴۲/۴ ☆ کنز العمال، ۳۴۶۳۲، ۱۹۵/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۲۵/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴۶/۸

# كتاب النكاح

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔فضیلت نکاح واحکام

## (۱) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

۱۵۱٦۔ **عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فلما اخبروا کانهم تقالوها ، فقالوا :أین نحن من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ : کَذَاوَکَذَا، أَمَاوَاللّٰہِ اِنِّی لَأَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَأَتْقَاکُمْ لَہٗ، لٰکِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکواس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدارہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۱۵۱٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ۲/۷۵۷

السنن الکبری للبیهقی، ٤/۲۳٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۱۰

نصب الرایة للزیلعی، ٤/۹۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٤/۱۵۱

التفسیر للقرطبی، ٦/۲٦۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/٤۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۲۵۳

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

## (۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصُفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصُفِ الْبَاقِيُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہوسکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کرکے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

---

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۵۲/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيد، ۲۸۸/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۲/۲ ☆

کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلوتہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ یُؤتَوْنَ أجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ، عَبْدٌ أدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ، فَذٰلِكَ یُؤتٰی أجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِیَةٌ وَ ضِیْعَةٌ فَأدَّبَهَا فَحَسَّنَ أدَبَهَا ثُمَّ أعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا یَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ یُؤتٰی أجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ یُؤتٰی أجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ۔

---

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة وتزویجها۔ ۱/۱۳۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ۱/۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۰۵ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۱/۱۰۳
شرح السنة للبغوی، ۱/۵۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۴۴
التفسیر لابن کثیر، ۱/۶۷ ☆ التفسیر للطبری، ۲۷/۱۴۰
التفسیر للقرطبی، ۴/۳۲۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۳۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۵۲، ۱۰/۸۱۸

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالی اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔تو اسکو دوگنا ثواب ملتا ہے۔دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔پھر اس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالی کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔اس کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔تو ایسے شخص کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۲۷

## (۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ عن عوف بن مالك الاشجعي رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَنَا وَ اِمْرَأَةٌ سُفَعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و أومئ بيديه يزيد بن زريع رضي الله تعالىٰ عنه الوسطى والسبابه ، امرأة مات زوجهاذات منصب وجمال حبست نفسها على يتاما ه حتى بانوا او ماتوا ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی وخوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

---

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۶/۲۶ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۳۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۵۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۳۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۱۱/۲۹۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۴۰۷
کنزالعمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۱۶/۴۵۰ ☆ مشکوہ المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۸

۱۵۲۰۔ عن أم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ،یارسول الله ! ولكن لا أحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلیٰ طِفْلٍ فِی صِغْرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلیٰ بَعْلٍ فِی ذَاتِ يَدِهٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں ۔مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادانہ ہوسکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کردیا۔پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کردیا۔پھر

---

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۱۳/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱٦۷/۱٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱۹، ۱٤٦/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اورعیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیھن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

www.alahazratnetwork.org

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔کہ جملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔یہ ہی درست ہے۔کما فی الزرقانی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیں سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ قَعَدَتْ عَلىٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

---

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۳۷، ۱۶/ ۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، أَلَا إِنِّی أَرٰی اِمْرَأَةً تُبَادِرُنِی فَأَقُولُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُولُ :أَنَا اِمْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلیٰ اِيْتَامٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی ۔تو میں اس سے کہوں گا ۔تجھے کیا ہوا،اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بارہا ہوگا۔اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے ۔دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا ۔رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ''**تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** ''میں ذکر کیں۔حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنّٰتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔جب اہتمام کارامت میں آمد ورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔و باللہ التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۰

---

۱۵۲۲۔ المسند لابی یعلی، ۶/۱۲۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۱۶۲
المطالب العالية لابن حجر، ۲۰۳۶ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : بلغنی أنه لیس المرأة یموت زوجها وهو من أهل الجنة وهی من أهل الجنة ، ثم لم یتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الٰہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابو سلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۵۲٤۔ **عن** سلمه بنت جابر رضی الله تعالی عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقالت : انی امرأة استشهد زوجی وقد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاه ،فترجولی ان اجتمعت انا وهو ان اكون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأینا ك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِنَّ أَسْرَعَ اُمَّتِی لِی لُحُوقًا فِی الْجَنَّةِ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہو چکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

---

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

۱۵۲٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۹۶

کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱٤، ۱۲/۱٤۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امریٔ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

www.alahazratnetwork.org

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

والله لاابتغی صهر بصهركم ـ　حتی اغيب بين الرمل والطين

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ هشام بن الكلبی ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بلکہ علامہ ابوالقاسم عمادالدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تا دم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابه فی تمیز الصحابه ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

## (۶) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ عن أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهُ ابْنَةٌ اِثْنَتَى عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تورات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لزت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پاچکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

---

۱۵۲۵۔ كنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱۶/۴۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبید، ۲۷۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان، للبیهقی،

۱۵۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب استیذان الثیب فی النكاح، ۱/۴۵۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۱/۱۳۵
السنن للنسائی، باب استیذان البكر فی نفسها، ۲/۶۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۲۶ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۷/۱۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۵۶۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸۶، ۶/۱۴۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴/۱۳۶

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأذَنُ فِي نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔ اوراسکا سکوت بھی اذن ہے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔ اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعا معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔ اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔ اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔ یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت لیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۱۰۳/۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۹/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱۱۹/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۲٤۲/۳

۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه ، ۷۷۲/۲
السنن لابی داؤد ، النکاح ، باب فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۲۸٤/۱
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ٦۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۰۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵٦/٦
مسند ابی حنیفة ، ۱٦/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦۲/۷
کنز العمال للمتقی، ٤٤٦۱۵، ۳۰۵/۱٦ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱٤٤
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/٦
المغنی للعراقی، ۳۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۲۸/٦ ☆

عليه وسلم : لَايَخطُبُ الرَّجُلُ عَلىٰ خِطبَةِ أخِيهِ حَتّٰى يَنكِحَ أوْ يَترُكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَايَخطُبُ الرَّجُلُ عَلىٰ خِطبَةِ أخِيهِ وَلَايَسُمِ الرَّجُلُ عَلىٰ سَوْمِ أخِيهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

## (۹) متعہ حرام ہے

www.alahazratnetwork.org

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهني رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَا أيُّهَا النَّاسُ ! إنِّي كُنتُ أذَنتُ لَكُم فِي الْاِستِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَإنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

---

۱۵۲۸۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الخطبة ، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه ، لا يخطب الرجل ، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/۵۶
كنز العمال للمتقى، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنى للعراقى، ۲/۳۷

۱۵۲۹۔ الصحيح لمسلم ، باب المتعة ، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمى، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الكبرىٰ للبيهقى، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوى، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۴۰
كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۳/۱۷۷
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۳/۱۵۵ ☆ التفسير للبغوى ، ۱/۵۰۶
فتح البارى للعسقلانى، ۹/۱۷۰ ☆ التفسير لابن كثير ، ۲/۲۲۶

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳۸۱ ☆ زاد المسیر لابن الحوزی، ۲/۵۳

۱۰۳۰۔ **عن** أمیر المؤ منین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نهی عن نکاح المتعة یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاهلیة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۰۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : انما المتعة فی اول الاسلام ،کان الرجل یقدم البلد لیس له بها معرفة ، فیتزوج المرأة بقدر مایری أنه یقیم فتحفظ له متعة وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیه . اِلَّاعَلیٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَکَتْ أَیمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فکل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کرلیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی ۔جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے'' اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

۱۰۳۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فی غزوة تبوك ، فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فنظر الیهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : یارسول اللہ ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حتی احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فیناخطیبا،فحمداللہ واثنی علیه ،ثم نهی عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

---

۱۰۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النکاح ، المتعة ، ۱/۱۳۳

۱۰۳۱۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۹

لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشادفرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیااورحمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/۳۴۳

## (۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى على رضى الله تعالىٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فنبهانى لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائى حتى أتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنى فاطمة ، قال : عند ك شئ ؟ فقلت : فرسى وبدنى ، قال : أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنْهَا ، وَأَمَّابُدْنُكَ فَبِعْهَا، فَبِعْتُهَا بِأَرْبَعِ مِاَةٍ وَثَمَانِيْنَ دِرْهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أَىْ بِلَالُ ! اِبْتَعْ بِهَا لَنَا طِيْبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلى : اِذَا أَتَتْكَ فَلَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتّٰى آتِيْكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتى قعدت فى جانب البيت وأنا فى جانب ،وجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحديث ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبراور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔لیکن سرکار نے دونوں حضرات کوکوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پرسکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اوراسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔لیکن ان دونوں حضرات

---

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد ، کتا ب النکاح، ۱/۲۸۹
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۱۳/۶۸۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمى، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی ۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چار سو اسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خریدلاؤ۔اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔　فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۰۳۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تزوجها و هى بنت سبع سنين و زفت اليه وهى بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهى بنت ثماني عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔　فتاوی رضویہ ۵/۵۹۱

## (۱۲) لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

---

۱۰۳۴۔ الصحيح لمسلم ، 　باب جواز تزويج الاب البكر ، 　۱/۴۵۶
۱۰۳۵۔ مشكوة المصابيح للتبريزى ، 　۳۱۳۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ أَدَبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى أَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کردے۔اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلف ہو۔خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/

## (۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

www.alahazratnetwork.org

۱۰۳۶۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَأَةً (وَفی روایة ) بِمِأَةِ اِمْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَاَيْمُ اللّٰهِ الَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

---

۱۰۳۶۔

# ۲۔مہر

## (۱)مہر کا بیان

۱۵۳۷۔عن أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ماعلمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکح شیئا من نسائہ، و لا انکح شیئا من بناتہ علی أکثر من اثنتی عشرۃ أوقیہ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔اور نہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ عن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت تحت عبید اللہ بن جحش فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامہر ھا عنہ اربعۃ آلاف ،وبعث بہا الی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنۃ ،قال ابو داؤد :وحسنۃ ھی امہ ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔تو وہاں کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

---

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجہ، باب صداق اللنساء، ۱۳۵/۱

۱۵۳۸۔ السنن لابی داؤد، باب الصداق، ۲۸۷/۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے اسکو صحیح قرار دیا۔اورامام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔جیسا کہ مرقات،مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔درہم شرعی کا وزن ۳/ ۱۵شہ ۱-سرخ چاندی ہے۔اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔یہ ہی وزن سبعہ ہے۔یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۴۸۶/۵

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۰۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۴۸۶/۵

---

۱۰۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۴۵۸/۲

# (۲)مہر سیدہ فاطمہ

۱۰۴۰۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما تزوج علی فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیئا، قال:ماعندی شیٔ ، قال : أَیْنَ دِرْعُكَ الْحَطِیْمَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اے علی!تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔حضرت علی نے عرض کیا:یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔سرکار نے فرمایا:تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۰۴۱۔ **عن** رجل من أصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أرادأن یدخل بها فمنعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی یعطیها شیئا ، فقال: یارسول الله ! لیس لی شیٔ ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَعْطِهَا دِرْعَكَ !فأعطاها درعه ثم دخل بها ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔آپ نے عرض کیا:یارسول اللہ!میرے پاس کچھ نہیں ہے۔اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:تم اپنی زرہ دیدو!تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

---

۱۰۴۰۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراته ، ۲۸۹/۱
السنن للنسائی، باب تحلة الخلوة ، ۷۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳٤/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۸۳/٤
دلائل النبوة للبیهقی، ۱٦۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۳/٤
کنز العمال للمتقی، ۲٦۳۷۹، ۱۱۷/۱۳ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ٦۰۰
۱۰۴۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یدخل امراته ، ۲۸۹/۱
السن الکبری للبیهقی، ۲۵۲/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۵/۱۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۹۹/٤ ☆

۱۰۴۲۔ **عن** نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رجل سمع علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم یقول : اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتہ فقلت : واللہ مالی من شئ ثم ذکرت صلتہ وعائدتہ ،فخطبتھا الیہ ،فقال : وھل عندک شئ ،قلت : لا ،قال : وَأَیْنَ دِرْعُکَ الْحَطِیْمَۃُ الَّتِی أَعْطَیْتُکَ یَوْمَ کَذَا وَکَذا، قلت :ھو عندی ،قال: أَعْطِھَا اِیَّاھَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔لیکن خدا کی قسم ! میرے پاس کچھ نہیں تھا۔پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اور نوازشات یاد آئیں اور میں نے پیغام دیا تو سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے۔میں نے کہا نہیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے۔فرمایا: وہی مہر میں ادا کردو۔

www.alahazratnetwork.org

۱۰۴۳۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ،فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھَلْ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلْتَ الدِّرْعَ الَّتِی سَلَحْتُکَھَا ،یَعْنِی مِنْ مَّغَانِمَ بَدْرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔تو سرکار نے فرمایا: تم نے اس زرہ کا کیا کیا جو میں نے تم کو غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی۔

۱۰۴۴۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۰۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۰/۱

۱۰۴۳۔ السیرۃ الکبری لابن اسحاق۔

۱۰۴۴۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۰۴/۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۱۰

کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۹۱، ۶۰۰/۱۱ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲۰۵/۱

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۴/۱۰ ☆ میزان الاعتدال ، ۵۲۸۰

وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ ،رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنہُ ، فَاَشْھَدُوْا اِنِّی قَدْ زَوَّجْتُہٗ عَلیٰ اَرْبَعِ مِأۃِ مِثْقَالٍ فِضَّةٍ اِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : اِنْتَھِبُوْا ! فانتھبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجھہ ،ثم قال : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلیٰ اَرْبَعِ مِأۃِ مِثْقَالٍ فِضَّةٍ ،اَرَضِیْتَ بِذٰلِكَ ؟ فقال: قد رضیت بذلك ،یارسول اللہ ! فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَكُمَا وَاَعَزَّجَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِیْرًاطَیِّبًا، قال انس: فواللہ! لقد اخرج منھما الکثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں ۔ لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں ۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں ۔اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیدوں، تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے ،تمہارے خاندان کو عزت دے ،تم میں برکت رکھے،اور تم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلائے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں ۔مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے ۔

---

۱۵۴۴۔ تنزیہ الشریعة لابن عراق، ۱/۴۱۰ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۱۲۶
الموضوعات لابن الجوزی، ۱/۴۱۵ ☆ الفوائد المجموعة ، ۳۹۰

مندرجہ بالاتفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم ودینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چارسواسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چارسو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفیقیہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دوروایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چارسواسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجّل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجّل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔حسن معاشرت

## (۱)عورتوں سے حسن سلوک

۱۰۴۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخَيَارُكُمْ خَيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔**

۱۰۴۶۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِی ۔

---

www.alahazratnetwork.org

۱۰۴۵۔ الجامع للترمذی، باب حق المرأة علی الزوج ۱۳۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۳۲۳/۲

المستدرك للحاكم ۳/۱ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۲۱۸/۱

موارد الظمئان للهيثمی، ۱۳۱۱، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۰۳/۵

المطالب العالية لابن حجر ، ۲۵۴۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴۱۱/۳

حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۴۸/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۸/۱۰

مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۲۶۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۵۵/۵

المغنی للعراقی، ۴۵/۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۲۰۰/۱

السلسلة الصحيحة للالبانی، ۷۵۱ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۱۳۰/۲

عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ۶۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۷۴/۲

التمهيد لابن عبد البر، ۲۳۷/۹ ۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۵۱۲۰

تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۶۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۸۸/۱

۱۰۴۶۔ السنن لابن ماجه ، باب حسن معاشرة اللنساء ۱۴۳/۱

السنن للدارمی، ۱۵۹/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۴۶۸/۷

موار الظمأن للهيثمی، ۱۳۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ۳۰۳/۴

المعجم الكبير للطبرانی، ۳۶۳/۱۹ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۲۱۱/۳

السلسله الصحيحة للالبانی، ۴۶۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳۵۵/۵

الطبقات الكبری لابن سعد، ۱۴۱/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۹۴۱،۳۷۱/۱۶

الطبقات الكبر ی لابن سعد، ۱۴۱/۸ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۳۵۲

حلية الاولياء لابی نعيم ، ۱۳۸/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۵۰/۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف، ازآنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

## (۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۰۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ ،لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلیٰ طَرِیْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا ،وَبِهَا عِوَجٌ ،وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا کَسَرْتَهَا ،وَکَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

---

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم،　باب الوصیة بالنساء　۱/۴۷۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۶۰ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۶۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۸۷۴ ☆

## (۳)عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۰۴۸۔ **عن** أیاس بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَقَدْطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ أزْوَاجَهُنَّ ،لَیْسَ أُوْلٰٓئِكَ بِخِیَارِکُمْ ۔

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

## (۴)میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۰۴۹۔ **عن** محمد بن عبدالله جحش رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأۃِ لَشُعْبَةً مَاهِیَ لِشَیْءٍ ۔

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۵

## (۵)عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۰۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ مِنَّامَنْ خَبَّبَ اِمْرَأۃً عَلٰی زَوْجِهَا أوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔اور

---

۱۰۴۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۶ ☆ المستدرك للحاکم ۴/۶۱
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۴/۴۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۵۳، ۱۶/۲۷۸
۱۰۵۰۔ السنن لابی داؤد، باب من خبب امرأۃ، ۱/۲۹۶
المستدرك للحاکم ۲/۲۰۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۹۹۴، ۱۱/۴۵۶ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

## (۶) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

۱۵۵۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَانَتْ لَهُ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلیٰ اِحْدٰهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

## (۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۵۵۲۔ **عن** أُم المؤمنین أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها : اِنِّی لَا أُنْقِصُكِ شَيْئًا مِمَّا أَعْطَيْتُ فُلَانَةً ، رَحْيَيْنِ وَجَرَّتَيْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ ، اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

---

۱۵۵۱۔ السنن لابی داؤد، باب القسم بین اللنساء، ۱/۲۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/۳۸۲
التفسیر للطبری، ۵/۲۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۱۹، ۱۶/۳۴۱
۱۵۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۲ ☆ المستدرك للحاکم ۲/۱۷۹
التمهید لابن عبد البر، ۳/۱۸۸ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۲۸۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۸۳ ☆

# ۴۔شوہر کے حقوق

## (۱)بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت :یا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْکَانَ یَنْبَغِی لِبَشَرٍ اَنْ یَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃُ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا لِمَا فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلَیْھَا ۔

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے ؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے،اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔**

www.alahazratnetwork.org

۱۵۵۴۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ کُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ**

---

۵۵۳۔ المستدرک للحاکم ، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳/۵۴ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۱۳۵

۱۵۵۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی ا لمرأة ۱/۱۳۸
السنن لابی داؤد ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱/۲۹۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۸۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/۱۸۷
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۳، ۱۶/۳۳۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۹۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۵۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۳۷
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۵۵
دلائل النبوة لابی نعیم ، ۱۳۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۳۰۶
التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۵۷ ☆ المغنی لعراقی، ۲/۵۹
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۱۵۷ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۵۹
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۲۵۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۲۸

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

۱۰۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : دخل النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا ،فجاء بعير فسجدله ،فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:لَايَصْلَحُ لِبَشَرٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَالَهٗ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔اس نے حضور کو سجدہ کیا،ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے،ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۰۵۶۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنى عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس على منه بأس، فلما نظرالجمل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتى خر ساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بنا صيته اذل

---

۱۰۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ٤٤٧٧٧، ١٦/٣٣٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/٩

الدر المنثور للسيوطی، ٢/١٥٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢/٢٠٦

امام سیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

۱۰۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/١٥٩ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٣/٥٥

امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

ماکانت قط حتی أدخله فی العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله !هذه بهیمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصْلَحُ لِبَشَرٍ أَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ! لَوْکَانَ مِنْ قَدَمِهٖ اِلیٰ مَفْرَقِ رَأْسِهٖ قُرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَیْحِ وَالصَّدِیْدِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ لِلَحَسَتِهٖ مَاأَدَّتْ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کرلاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کرلاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہورہا ہے۔ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہوگیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگادیا۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سرتک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۲) شوہر کا حق بیوی پر

۱۵۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى رجال من الأنصار، وفى الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بكر: يا رسول الله! كنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم، قال: اِنَّهٗ لَا يَنۡبَغِى فِى اُمَّتِى اَنۡ يَسۡجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ، وَلَوۡ كَانَ يَنۡبَغِى اَنۡ يَّسۡجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ لَاَمَرۡتُ الۡمَرۡاَةَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبى أوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن قعود مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ أتاه آت فقال: يارسول الله! ناضح آل فلان قد ابق عليهم، فنهض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (فذكر القصة وفيه سجود البعير له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) فقال اصحابه: يا رسول الله! بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظيم حقك، فنحن احق ان نسجد لك، قال: لا، لَوۡ كُنۡتُ آمُرَ اَحَدًا مِنۡ اُمَّتِى اَنۡ يَّسۡجُدَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ لَاَمَرۡتُ النِّسَآءَ اَنۡ يَّسۡجُدۡنَ لِاَزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا۔ حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

---

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبيهقى، ۱۳۶ ☆
ملاعلی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

۱۵۵۸۔ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوة لابى نعيم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له ، فقال المسلمون : نحن احق أن نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالىٰ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له ، فقال اصحابه : یا رسول اللہ ! تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: أُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأكْرِمُوْا أخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرماتھے۔ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔تو ہم تو زیادہ

---

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبي مالك رضي ا لله تعالى عنه قال: اشترى انسان من بني سلمة جملا ينضح عليه فادخله في مربد ، فجاء لما يحمل فلم يقدر احد ان يدخل عليه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشى عليك يا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: يارسول الله ! كنا احق بالسجو د من هذه البهيمة ، قال: لَوْ يَنْبَغِي لِشَيْءٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَنْ يَّسْجُدَ لِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ يَنْبَغِي لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کردیا۔جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے، فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غيلان بن سلمة الثقفي رضي الله تعالىٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في بعض اسفاره فرأينا عجبا من ذلك ، ثم مضينا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : يا رسول الله ! انه كان لي حائط فيه عيشي و عيش عيالي ،و لي فيه ناضحان ، فاغتلما على فمنعا ني انفسهما ، و حائطي و ما فيه ، لا يقدر أحد أن يدنو منهما ، فنهض نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باصحابه حتى أتى الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : يا نبي الله !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة كخفيف الريح، فلما ا نفرج

---

۱۵۶۱۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰، ۱۲/۳۷۴

الباب و نظر ا الی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برکا ، ثم سجد ا فاخذ نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم برأسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما ، فقال القوم : یا نبی الله! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا حین هدانا الله من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّا لِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِالسُّجُوْدِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ ہم نے ایک عجب دیکھا۔ ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی : یا نبی اللہ ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے۔ دونوں مست ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔ کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے ۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے عرض کی : یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔ فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے ,حاضرین نے عرض کی : یا نبی اللہ ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔ اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔ وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔ میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا من الانصار کان

---

۱۵۶۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۵
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۱۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۱۶/۳۳۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کہ جملہ رجال ثقہ ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأُحب أن تدعولى أن يسخر هما الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشيء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دو اونٹ مست ہوگئے، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔ میرے دو اونٹ مست ہوگئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔ لہذا ایک مہار لائی گئی، حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا۔ پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۹

۱۵٦٤۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی سفر وکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتی لا یراہ أحد، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض لیس فیها علم ولا شجر، فقال لی: یا جابر! خذ الأداوۃ وانطلق بنا! فملأت الأداوۃ ماء، فانطلقنا فمشینا حتی لانکاد نری، فاذا شجرتان بینهما أربعةأذرع، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: یا جابر! انطلق، فقل لهذہ الشجرۃ! یقول لك رسول اللہ صلیی اللہ تعالی علیه و سلم: ألحقی بصاحبتك حتی احلس خلفکما، ففعلت، فرجعت حتی لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتی قضی حاجته ثم رجعنافرکبنا رواحلنا فسرنا کانماعلینا الطیریظلنا، فاذا نحن بامرأۃ قد عرضت لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم معها صبی تحمله، فقالت: یا رسول اللہ! اِن اِبنی هذا یا خذ ہ الشیطان کل یوم ثلاث مرات لایدعه، فوقف رسول اللہ صلی ا للہ تعالی علیه وسلم، فتناوله، فجعله بینه و بین مقدمة الرحل، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اخسأعدو اللہ! انا رسول اللہ، فاعاد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ذلك ثلث مرات، ثم ناولها ایاہ، فلما رجعنا فکنا بذلك الماء عرضت لنا المرأۃ معها کبشان تقودهما و الصبی تحمله، فقالت: یا

---

۱۵٦٤۔ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۱۸/٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۵۳/۳
السنن للدارمی، ۱۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹
التمهید لابن عبدالبر، ۲۲٤/۱ ☆

رسول الله ! أقبل منی هدیتی ! فوالذی بعثك بالحق ان عاد الیه ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بیننا فجاء جمل ناداً ، فلما کان بین السما طین خر ساجدا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایها الناس ! من صاحب هذا الحمل فقال فتیة من الأنصار : هو لنا یا رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا علیه منذ عشرین سنة ، فلما کبرت سنة وکان علیه شحمة واردنا نحره لنقسمه بیننا غلمنا فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تبیعونه ؟ قالوا:یا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا الیه حتی یاتیه اجله ، قالوا یا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یَنۡبَغِی لِبَشَرٍ اَنۡ یَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوۡ کَانَ ذٰلِكَ کَانَتِ النِّسَآءُ لِاَزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگو ں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرماہوتے۔ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھااور نہ درخت ، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔فوراً مل گئے ۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ پھر سوار ہوئے ۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہو اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو ۔عرض کی: بلکہ یارسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۰۶۵۔**عن** بریدة بن حصیب رضی اللہ تعالی عنه قال : جا ء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال: یا رسول اللہ ! قد اسلمت فارنی شئیا ازدادبه یقینا ، فقال : مالذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تاتیك قال: اذهب فادعها فاتا ها الاعرابی فقا ل : أجیبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فمالت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقالت : السلام علیك یا رسول اللہ ! فقال الأعرابی : حسبی حسبی فقال لها النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِرجعی فرجعت فجلست علی عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابی إئذن لی یا رسول اللہ ان اقبل رأسك و رجلیك ، ففعل ثم قال إئذن لی أن أسجد لك ! قال لَا یَسْجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَ لَوْ أَمَرْتُ اَحَدًا أَنْ یَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعِظَمِ حَقِّهِ عَلَیْهَا ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔فرمایا: جابلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔اور حضور میں حاضر ہوکر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

---

۱۰۶۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۸۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۷۲/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هٰذَا يَامُعَاذُ ؟ قال : أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَلا تَفْعَلُوا ، فَاِنِّی لَوْ كُنْتَ آمُرَ أحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَاَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْأةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا ، وَ لَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلیٰ قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۰/۹

---

۱۵۶۶۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤

۱۵۶۷۔ **عن** معا ذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدو ن لاساقفتھم و قسیسیھم و بطارقتھم ، و رأی الیھود یسجدون لاحبار ھم و رھبانھم و ربانیھم و علمائھم و فقھائھم ، فقال : لای شیٔ تفعلون ھذا ؟ قالوا : ھذہ تحیۃ الانبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبینا ، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّھُمْ کَذِبُوْا عَلیٰ اَنْبِیَائِھِمْ کَمَا حَرَّفُوْا کِتَابَھُمْ ، لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا مِنْ عَظْمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَاَۃٌ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِھَا وَلَوْ سَاَلَھَا نَفْسَھَا وَھِیَ عَلیٰ ظَھْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں، فقیروں، کوسجدہ کرتے ہیں۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔ ۱۲م

۱۵۶۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضھم لبعضھم ، افلا نسجد لک ؟ قال: لَوْ کُنْتُ آمُرُ بَشَرًا یَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَّاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

---

۱۵۶۷۔ المستدرک للحاکم، ۱۷۲/٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٥٦/٣
الدر المنثور للسیوطی، ۱٥٤/٢ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۱۰/٤
شرح السنۃ للبغوی، ۱٥۸/۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲٥/۳
تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۱۰۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٥۳/۲
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷٥/۲۰

آئے۔عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔اسکے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں۔اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔اول بار شام میں یہود ونصاری کو دیکھ کر آئے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اورسبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۱/۹

www.alahazratnetwork.org

۱۵۶۹۔عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنه قال: اتیت الحیرة فرأیتهم یسجد ون لمر زبان لهم ، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلت: انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم، فانت یا رسول اللہ ! احق ان نسجد لك ، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له ، قال: قلت : لا ، قال: فَلَا تَفۡعَلُوۡا ، لَوۡ کُنۡتُ آمُرُ أَحَدًا أَنۡ یَّسۡجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرۡتُ النِّسَآءَ أَنۡ یَسۡجُدۡنَ لِأَزۡوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمۡ عَلَیۡهِنَّ مِنَ الۡحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: تو نہ کرو۔میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔اس حق کے

---

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی حق الزوج، ۱۲۹۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۱/۷ ☆ المستدرك للحاکم ۱۸۷/۲

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتا اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔
اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَىٰ ظَهْرِ قَتَبٍ أَنْ لَاتَمْنَعَهُ نَفْسَهَا ، وَمِنْ حَقِ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا ، وَلَاتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَآئِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَآئِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَآئِكَةُ الْعَذَابِ

---

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۹۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۷/۵۴
الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۵۵
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حق الزوج على المرأة ، ۱/۱۳۸
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۵۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر ، ۱۶۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۸۰۸، ۱۶/۳۳۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حَتّٰی تَرۡجِعَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت : يا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قد عرفته ، قالت : يخطبنی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة ؟فان كان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ۔ قال: مِنۡ حَقِّهٖ لَوۡ سَالَ مَنۡخَرَاهُ دَمًا أَوۡ قَيۡحًا فَلَحِسَتۡهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتۡ حَقَّهٗ ، لَوۡ كَانَ يَنۡبَغِي لِبَشَرٍ أَنۡ يَسۡجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ أَنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيۡهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيۡهَا ۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

---

۱۵۷۳۔ المسند للحاکم، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۵٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول اللہ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم: أَطِیعِی أَبَاكِ ۔ فقالت: والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة؟ قال: حَقُّ الزَّوۡجِ عَلیٰ زَوۡجَتِهٖ لَوۡ کَانَتۡ بِهٖ قُرۡحَةٌ فَلَحِسَتۡهَا، اَوِ انۡتَثَرَ مَنۡخَرَاهُ صَدِیۡدًا اَوۡ دَمًا ثُمَّ ابۡتَلَعَتۡهُ مَا اَدَّتۡ حَقَّهٗ، قالت: و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَنۡکِحُوۡ هُنَّ اِلَّا بِاِذۡنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

---

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاکم ۲/۲۰۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۹۱

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵٤

حق عورت پر کیا ہے۔فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

www.alahazratnetwork.org

۱۵۷۵۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَی الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۷

## (۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنهما قالت: تزوجنی الزبیر وماله فی الارض من مال ولا مملوك ولا شیء غیرنا ضح وغیرفرسه،

---

۱۵۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۱، ۶/۳۳۱

۱۵۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الغیرة، ۲/۷۸۶

الصحیح لمسلم، باب جواز ارداف المرأة لا جنبه ۲/۲۱۸

فتح الباری للعسقلانی، ۱/۳۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۱۱

الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۱۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۳۴۷

فكنت أعلف فرسه وأستقي الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أكن أحسن أخبز، وكان يخبز جارات لي من الأ نصار وكن نسوة صدق ، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على رأسي وهي مني على ثلثي فرسخ ، فجئت يوما والنوى على رأسي ، فلقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا ني، ثم قال: أخ، أخ ليحملني خلفه، فاستحييت أن أسير مع الرجال ، وذكرت الزبير فقلت : لقيني رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ رأسي النوى ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا ركب فاستحييت منه وعرفت غيرتك ، فقال: والله ،لحملك النوى كان أشد على من ركوبك معه ، فقالت: حتى أرسل اليّ أبو بكر بعد ذلك بخادم يكفيني سياسة الفرس فكأنما أعتقني۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز ، صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی،اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکا دیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تاکہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہو لیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

## (۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَأَیْتُ النَّارِ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلَهَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول اللہ ! قال: بِکُفْرِهِنَّ ، قیل : یکفرن باللہ ، قال: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ،لَوْ أَحْسَنْتَ اِلیٰ اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

## (۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء ت امرأة الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقالت: انی رسولة النساء الیك ، واللہ ما

---

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر، ۲/۷۸۳
الصحیح لمسلم، باب الکسوف، ۱/۲۹۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۹۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۳۰۳
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱٤٥٦٩، ٥/٨٦٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/٣٠٦
المصنف لعبد الرزاق، ۱٥۹۱٤، ۸/٤٦٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱٥۲

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهي تهوى مخرجي اليك ، الله رب الرجال والنساء والٰهھن ، وانت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الرجال والنساء ، كتب الله تعالىٰ الجهاد على الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا كانوا احياء عند ربهم يرزقون ، فما يعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوْقِهِمْ وَقَلِيْلٌ مِّنْكُنْ مَنْ يَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہوجائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

## (۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: اتت البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرأة معها صبیان لها ، قد حملت احدهماوهی تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَايَا تِيْنَ اِلیٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة تؤدی حق زوجها ، ۱۴۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۲/۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱۷۳/۴
المعجم الكبير للطبرانی، ۳۰۲/۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۴/۲
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۶۰۲، ۳۰۳/۱۱ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۴۷/۲

www.alahazratnetwork.org

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔انکے ساتھ دو بچے تھے۔ان میں سے ایک حمل میں تھا،اور دوسرا گود میں۔سرکار نے ارشاد فرمایا:حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں،اوراولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگراپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں توسیدھی جنت میں جائیں۔

## (۷)شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع ید لامس ، قال: غَرِّبْهَا ، قال: اخاف ان تتبعها نفسی ، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہرکس وناکس سے خلوت گزیں ہوجاتی ہے۔حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔فرمایا: توتم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی تزویج الابکار، ۲۸۰/۱
السنن للنسائی ، باب تزویج الزانیہ ، ۵۹/۲

# ۵۔ نسب ورضاعت

## (۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ ، فَانْكِحُوْا لِاَكْفَآءِ وَاَنْكِحُوْا اِلَيْهِمْ ۔

**ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔**

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَ اجْتَنِبُوْا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لَوْنٌ مُّشَوَّهٌ ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔**

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۸۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدْنَ أَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ۔

**ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی**

---

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل، باب الاكفاء، ۱۴۲/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۱۹۳
فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵
كنزا لعمال للمتقى، ۴۵۵۹۳، ۳۰۱/۱۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۱۵/۴
المغنى للعراقى، ۱۲۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱
المستدرك للحاكم، ۱۷۷/۲ ☆
۱۵۸۲۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۷، ۲۹۵/۱۶ ☆
۱۵۸۳۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۶، ۲۹۵/۱۶ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۴۲/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱ ☆

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

۱۵۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَزَوَّجُوا فِي الْحِجْرِ الصَّالِحِ ، فَإِنَّ الْعُرُوْقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

۱۵۸۵۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ ، اَلْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ فِي الْمَنْبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

www.alahazratnetwork.org

## (۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۵۸۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ ، وَأَدَبُ السُّوْءِ كَعِرْقِ السُّوْءِ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

---

۱۵۸۴۔ اتحاف لاسادة للزبيدى، ۳۴/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۹، ۲۹۶/۱۶

الكامل لابن عدى، ۷۳/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۷/۱

۱۵۸۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۸۷، ۳۰۰/۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵

۱۵۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۳۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷۴/۱

## (۳) بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ اَبۡطَأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمۡ یُسۡرِعۡ بِہٖ نَسَبُہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق ۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بھم ذریتھم ، کے صریح معارض ہوگی ۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساء لون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔ الاتری الی قولہ تعالیٰ ، ولایتساء لون مع قولہ عز وجل " واقبل بعضھم علی بعض یتسائلون۔

اراءۃ الادب ۵۴۔

www.alahazratnetwork.org

۱۵۸۸۔ **عن** أبی نضرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حدثنی من سمع خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وسط أیام التشریق فقال: یَا أَیُّھَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّکُمۡ وَاحِدٌ ، اِنَّ اَبَاکُمۡ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضۡلَ لِعَرَبِیٍّ عَلیٰ أَعۡجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلیٰ عَرَبِیٍّ ، وَلَا لِأَحۡمَرَ عَلیٰ أَسۡوَدَ ، وَلَا أَسۡوَدَ عَلیٰ أَحۡمَرَ اِلَّا بِالتَّقۡوٰی۔ اَبَلَّغۡتُ ؟ قالوا بلغ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ثم قال : أَیُّ یَوۡمٍ ھٰذَا ؟ قالوا : یوم حرام، ثم قال: أَیُّ شَھۡرٍ ھٰذَا ؟ قالوا: شھر حرام ، قال: ثم قال: أَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قالوا بلد حرام ، قال: فَاِنَّ اللّٰہَ قَدۡ حَرَّمَ بَیۡنَکُمۡ دِمَائَکُمۡ وَأَمۡوَالَکُمۡ ، کَحُرۡمَۃِ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا ، فِی شَھۡرِ کُمۡ ھٰذَا، فِی بَلَدِکُمۡ ھٰذَا، أَبَلَّغۡتُ ؟ قالوا:بلغ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۵۸۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الذکر ، ۳۴۵/۲
الجامع للترمذی ابواب القرآن ، ۱۱۸/۲
السنن لابی داؤد، باب فضل العلم ، ۵۱۳/۲
السنن لابن ماجہ باب فضل العلماء، ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۲/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱
موارد الظمئان للھیثمی، ۷۸
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۱۱/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۸

وسلم، قال: يُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچادیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان ومال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچادیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچادیں۔ ۱۲

www.alahazratnetwork.org

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لی: اُنْظُرْ ! فَاِنَّکَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ ، اَلَّا اَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔

ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔ اراءۃ الادب ۵۴

---

۱۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۸ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵
التفسیر لابن کثیر ۷/۳۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۹

# (۴) نسب بدلنا حرام ہے

۱۵۹۰۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ أَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهٗ غَیْرُ أَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے باپ کے سوادوسرے کودانستہ اپناباپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءۃ الادب ۶۳

۱۵۹۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتَمٰی اِلیٰ غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِکَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

---

۱۵۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۱۰۰۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الحج، ٤٤٢/۱
السنن لابی داؤد، ادب ۱۲۰، باب فی الارجل یتمی الی غیر موالیه ۱۹۷/٦
السنن لابن ماجه، باب من ادعی الی غیر ابیه ۱۹۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤۰۳/۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷٤/۱
السنن للدارمی، ۲٤۳/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٥۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۳۱٤
الصحیح لابی عوانة، ۲۹/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٤/۱۲
شرح السنة للبغوی، ۲۷۲/۹ ☆

۱۵۹۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیه، ٤۹٥
الجامع للترمذی، ۲۱۲۰، باب الوصة الوارث، ۳۳/۲
السنن لابن ماجه، باب لوصیة الوارث، ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲٤٤/۲
السنن للدار قطنی، ٤۱/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٥۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ٥۷/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۰۲۳
کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۱٦، ۲۹۲/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٤/۱۷
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳٤۸/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱٦٦/۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۳٤۷/۲ ☆ جامع مسانید ابی حنیفه، ٥۸/۲
الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ۲۷۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٤۳۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

صَرُفًا وَلَا عَدُلًا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوے کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگرچہ اسکی ماں اوردادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اورامام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) ولدالزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔ عن أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيۡسَ عَلىٰ وَلَدِ الزِّنَا مِنۡ وِزۡرِ أَبَوَيۡهِ شَيۡءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولدالزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

---

۱۵۹۲۔ المستدرك للحاكم ۱۱۲/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ۶۷/۳
كنز العمال للمتقي، ۱۳۰۹۱، ۳۳۲/٥ ☆

# (٦) حرامی بچہ عموما بدخصلت ہوتا ہے

١٠٩٣۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

١٠٩٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ١٢م

١٠٩٥۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فَرْخُ الزِّنَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

١٠٩٦۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَبْغِي عَلَى النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالْاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۲۳/۴

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

١٠٩٣۔ المستدرك للحاكم ١٠٠/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٩١/٣
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٥٧/٦ ☆ العلل المتناهية ، ٢٨٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢١١/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ٦٧٢
الكامل لابن عدى، ، ٩١/٣ ☆
١٠٩٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٤٦/١٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٥٨/١٠
١٠٩٥۔ كنز العمال للمتقى، ١٣٠٨٩، ٣٣٢/٥ ☆
١٠٩٦۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٣٣/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٠٤/٣
كنز العمال للمتقى، ١٣٠٩٣، ٢٣٣/٥ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ١٠٢/٤
كشف الخفاء للعجلونى، ٥١٦/٢ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ زَنْیَۃٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالبا ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالبا اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ عن أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت : اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعۃ فی غلام ، فقال سعد :ھذا یا رسول اللہ ابن أخی عتبۃ بن أبی وقاص ، عھد الی انہ ابنہ ، انظر الی شبھہ ، وقال عبد بن زمعۃ : ھذا أخی یا رسول اللہ ! ولد علی فراش ابی من ولیدتہ ، فنظر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی شبھہ فرأی شبھا بینا بعتبۃ ، فقال: ھو لک یا عبد ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔حضرت

---

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۵/ ۳۳۳ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۳۰۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۴۷۰

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/ ۴۷۰

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۹۹

## (۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْوِلَآءُ لَحُمَةٌ كَلَحُمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جاسکتا ہے۔ نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

---

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۱۴۹، ۹/۵ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳/۶۹
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۵۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ، ۲/۱۷۳

www.alahazratnetwork.org

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہو وہ اسی میں گنا جاتا ہے۔**

۱۶۰۱۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلَاۤئُهٗ۔

**حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔**

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قَرْشِیٌّ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔**

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

## (۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، | باب مولی القوم من انفسهم | | | | ۱۰۰۰/۲ |
| السنن لابی داؤد ، | باب الصدقة علی بن هاشم ، | | | | ۲۳۳/۱ |
| السنن الکبری للبیهقی، | ۱۵۱/۲ | ☆ | شرح السنة للبغوی، | | ۳۵۲/۸ |
| مشکوٰة المصابیح للتبریزی، | ۳۰٤٤ | ☆ | نصب الرایة للزیلعی، | | ٤۰٤/۲ |
| فتح الباری للعسقلانی، | ٤۸/۱۲ | ☆ | اتحاف السادة للزبیدی، | | ۱۳٦/٤ |
| کنز العمال للمتقی، ۱٦۵۱۷، | ٤۵٦/٦ | ☆ | الکامل لابن عدی، | | ۳۳۸/۱ |
| ۱٦۰۱۔ الکامل لابن عدی، | ۱۳۵/۲ | ☆ | کنز العمال للمتقی، ۲۹٦۲٦، | | ۳۲٤/۱۰ |
| السنن لدار قطنی، | ۱۸۱/٤ | ☆ | | | |
| ۱٦۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، | ۳۸۳/٤ | ☆ | | | |
| ۱٦۰۳۔ الجامع للترمذی ، | باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، | | | | ۱۳۷/۱ |
| کنز العمال للمتقی، ۱۵٦٦۱، | ۳۷۱/٦ | ☆ | السنن الکبری للبیهقی، | | ٤۵۲/۷ |
| جمع الجوامع للسیوطی، | ٤۷۹۵، | ☆ | اتحاف السادة للزبیدی، | | ۳۳٦/۵ |

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵

---

۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸۵/۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰
السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ٦۔اعلان نکاح

## (١) اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

١٦٠٤۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُو ا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔ فتاوی رضویہ ١٩١/١٠

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کا اعلان کرو،اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو،اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔ ١٢م

## (٢) نکاح میں لوگوں کواطلاع ضروری ہے

١٦٠٥۔ **عن** محمدبن حاطب الجمحی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله

---

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

١٥٠٤۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعلان النكاح ، ١٢٩/١
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النكاح، ٥٦/١
الجامع الصغير للسيوطی، ٧٧/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٨٩/٤
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٣٢٧/٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢٣٢/٥
السنن الكبری للبيهقی، ٢٨٨/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٢٦/٩
كشف الخفاء للعجلونی، ١٦٢/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٥٣٤، ٢٩١/١٦
ميزان الاعتدال ، ٦٦١٧ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ٥/٤
المستدرك للحاكم ١٨٣/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٧/٩
المغنی للعراقی، ٤٢/٢ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ١٧٤/١

١٦٠٥۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النكاح، ١٢٩/١
السنن للنسائی، كتاب النكاح ، اعلان النكاح بالصوت و ضرب الدف ، ٧٥/٢
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النكاح، ١٣٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤١٨/٣ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٨٩/٧
المستدرك للحاكم ١٨٤/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٤٢/١٩
السنن لسعيد بن منصور ، ٦٢٩ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٣١٢٣
كنز العمال للمتقی، ٤٤٥٥٢، ٢٩٥/١٦ ☆ شرح السنه للبغوی، ٢٦٣/٤
فتح الباری للعسقلانی، ٢٢٦/٩ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٥٠/٧
آداب الزفاف للالبانی، ٩٦ ☆ المغنی للعراقی، ٤٣/٢
اتحاف السادة للزبيدی، ٣٥٠/٥ ☆ تذكرة الموضوعات لابن القيسرانی ٥٣٠

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصْلُ مَابَیْنَ الْحَلاَلِ وَالْحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ۔ ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

## (۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلاَ تُغَنِّیْنَ ، فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہد پن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

---

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجہ، باب الغناء و الدف، ۱۳۸/۱

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فورا اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روا نہ رکھیں، کہ لاطاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا اعطاء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم　☆　فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہال حال خصوصا زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ اور حد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ ویجا ہے۔ صحبت بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۸۷

۱۶۰۷۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی ، فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اوراس طرح میرے بستر پرآ کر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرماگئے تھے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۶۰۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاانہازفّت امرأة الی رجل من الانصا ر ،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَا عَائِشَۃُ ! مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ ، فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

---

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ضرب الدف فی النکاح، ۲/۷۷۳
السنن لابی داؤد ، الادب، باب فی الغناء ، ۲/۶۷۴
السنن الکبری لبیھقی، ۷/۲۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۵۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۰۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹/۴۷
مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۳۱۴۰ ☆

۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوۃ اللاتی یھد ین الخ، ۲/۷۷۵
آداب الزفاف للالبانی، ۹۴ ☆ تلبیس ابلیس لابن الحوزی، ۲۳۱

۱۶۰۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔　　　ھادی الناس ۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دارلڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کردیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیاتم نے لڑکی کو رخصت کردیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں ،فرمایا: کیاتم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں،اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرتم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ہم تمہارے پاس آئے،ہم تمہارے پاس آئے۔اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے ۱۲م

۱۶۱۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یتغنین یقلن:تحیونا نحییکم : فوقف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوا: حَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ، فقال رجل: یارسول الله ! اترخص للناس فی هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گارہی تھیں۔تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں ۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔اورانکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ایک مرد بولے یارسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا:ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں،نکاح کا خوب چرچا اوراعلان کرو۔

---

۱۶۰۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۱/۳ ☆
۱۶۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۳

www.alahazratnetwork.org

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظة بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واھل بدر ! یفعل ھذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذھب ، فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۳۳

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہورہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہوتو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پراس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطافرمائی ہے۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمہ نکاح میں دف بجانے اوراس جیسے کھیل کرنے کے جواز پرعلماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اورزفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اورطرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

---

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب الھود و الغناء عند العرس، ۲/۷۷

خیال رہے کہ ہر لہو حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔ یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔ تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔ جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب و مندوب ہے تا کہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔ حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز و اعلان کے ذریعہ فرق کرو۔ اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔ تو اسکا جواز بلا شبہ حاصل و موجود ہے۔ اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ و رسول نے نہیں روکا۔ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہہ دیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔ نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔ میانہ روی سے آگے بڑھنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ اور بس۔ ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت عند النبی صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَنَظَرْتَ اِلَيْهَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْهَبْ ، فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

---

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب النظر الی وجهها قبل خطبتها، ۴۵۶/۱

ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۶۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۷۔ مباشرت

## (۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

## (۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه سلم: إِذَا أَتٰی أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ وَلَا يَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِيْرَيْنِ ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

---

۱۶۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من طاف علی نسائه بغسل واحد، ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب الحیض، ۱۴۴/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائه، الخ، ۲۰/۱
السنن للنسائی، باب اتیان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن یغتسل من جمیع نسائه، ۴۴/۱
السنن للدارمی، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۶/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲۸۰/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۰/۷ ☆
۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۸۔ نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

## (۱) صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

۱۶۱۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعۡشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡكُمُ الۡبَاءَ ةَ فَلۡيَتَزَوَّجۡ ، وَمَنۡ لَمۡ يَسۡتَطِعۡ فَعَلَيۡهِ بِالصَّوۡمِ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

۱۶۱۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اَلنِّكَاحُ مِنۡ سُنَّتِي فَمَنۡ لَمۡ يَفۡعَلۡ بِسُنَّتِي فَلَيۡسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوۡا فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الۡاُمَمَ ، وَمَنۡ كَانَ ذَا طَوۡلٍ فَلۡيَنۡكِحۡ وَمَنۡ لَمۡ يَجِدۡ فَعَلَيۡهِ بِالصِّيَامِ ، فَاِنَّ الصَّوۡمَ لَهٗ وِجَآءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

---

۱۶۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استطاع امنکم الباء ة ۲/۷۵۸
کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۰۸، ۱۶/۲۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۸۶
المغنی للعراقی، ۲/۲۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۳۰
تاریخ اصفهان لابی نعیم ۱/۲۴۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۵۲
۱۶۱۶۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی فضل النکاح، ۱/۱۳۴
المغنی للعراقی، ۳/۴۱ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۶۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْیَتَزَوَّجْ ، فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ ، فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۵۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۴۴۹/۱
السنن الکبری للبیہقی، ۲۹۶/۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱
الترغیب والترہیب للمنذری، ۴۰/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۶/۹ ☆ المعجم الکبری للطبرانی، ۱۴۹/۱۰

۳۸۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

# کتاب الطلاق

WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔ طلاق کی شرعی حیثیت

## (۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اَلطَّلَاقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اگر دیگا تو ہوجائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔ یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔ اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔ اور مرد وعورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔ جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد وعورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔ اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہوچکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۰۲

فتاوی رضویہ ۵/۷

---

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کراهية الطلاق، ۱/۲۹۶

السنن لابن ماجه، باب الطلاق، ۱/۱۴۶

الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۰ ☆ التفسير للبغوی، ۲/۶۵

شرح السنة للبغوی، ۹/۱۹۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۹۱

الكامل لابن عدی، ۶/۴۶۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲۸۸

التفسير لابن كثير، ۲/۳۸۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۷۲

علل الحديث لابن ابی حاتم، ۱۲۹۷،

## (۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ! فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَایُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۲/۴۶۴

## (۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَااسْتَحْلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان الناس اوالرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة ان طلقها مأة مرة أو أکثر حتی قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبینین منی ولا او

---

۱۶۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۹/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۹۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۱۹۱ ☆ تنزیه الشریعة للابن عراق، ۲/۲۰۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۱ ☆ الکامل لابن عدی،
۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۹ ☆
۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الطلاق و اللعان ، ۱/۱۴۳
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۳۳ ☆

دیك أبدا قالت:و کیف ذاك ؟قال: أطلقك فکلما همت عدتك ان تنقضی راجعتك فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فأخبرتها ، فسکتت عائشة حتی جا ء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته فسکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه سلم حتی نزل القرآن ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ، قالت عا ئشة رضی اللہ تعالیٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من کان طلق ومن لم یکن طلق ۔ فتاوی رضویه ۵/۸۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کرلیتے۔ خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کرلونگا۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ۱۲م

۱۶۲۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت:لم یکن للطلاق وقت یطلق اِمرأته ثم یراجعها مالم تنقضی العدة ، وکان بین رجل وبین اهله بعض مایکون بین الناس ،فقال: واللہ ! لا ترکنك لا ایما ولا ذا ت زوج ، فجعل یطلقها حتی اذا کادت العدة ان تنقضی لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل اللہ فیه ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَان، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،یراجعها فی الواحدة والثنتین،ولیس فی الثلاثة رجعة حتی تنکح

---

۱۶۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۳۳۳

زوجاغیرہ۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کر لی اور اس طرح بار ہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتا ن الآیۃ، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔۱۲م

## (۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

www.alahazratnetwork.org

۱۶۲۳۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فقالت: انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی ، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبیر ومامعه الامثل هدبة الثوب ، فقال: أَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِی اِلیٰ رِفَاعَةَ ؟ قالت: نعم ، قال: لَا ، حَتّٰی تَذُوْقِی عُسَیْلَتَهٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے

---

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال الامراته انت علی ، | | ۷۹۲/۲ |
| السنن لابن ماجه | باب الرجل یطلق امراته ثلثا ، | ۱۴۰/۱ |
| السنن لابی داؤد ، الطلاق | باب البینونة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح الخ ، | ۳۱۶/۱ |
| المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۱ ☆ | الدر المنثور للسیوطی، | ۲۸۴/۱ |
| السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷ ☆ | فتح الباری للعسقلانی، | ۵۰۳/۱۰ |
| اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۷ ☆ | المصنف لابن ابی شیبة ، | ۲۷۴/۴ |

شادی کرلی۔ لیکن وہ نامرد ہیں۔ سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔ یعنی جب تک جماع نہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۰

## (۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے، اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔ شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔ اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۵

## (۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال: كنت عند ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فجاء ہ رجل فقال: انه طلق امرأته ثلاثا، قال: فسكت حتی ظننت انه رادها اليه، ثم قال: ايطلق احدكم فيركب الحموقة، ثم يقول: يا ابن عباس! يا ابن عباس! وان الله قال: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا، عصيت ربك و بانت منك امرأتك، وان الله تعالیٰ قال: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

---

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه، باب المحلل و المحلل له، ۱/ ۱٤۰
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ٤٤٦
۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد، باب بقية نسخ المراجعة، ۱/ ۲۹۸

اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالٰی سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالٰی اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔ اور تو اللہ تعالٰی سے نہیں ڈرا۔ میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔ اور اللہ تعالٰی کا فرمان ہے۔ اے نبی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۴۶

## (۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: اِنی طلقت امرأتی مائة تطليقة ، فما ذا ترى علی؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔ تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔ اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالٰی کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی بمائتی تطليقات فقال: ما قيل لك ؟فقال: قيل لی :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مايقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

---

۱۶۲۶۔ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲/۲۸٤

۱۶۲۷۔ الموطا لمالك ۱۹۹

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أياس رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ابن عباس واباهريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضى الله تعالىٰ عنهم سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلاثا، فكلهم قال: لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہو کر صحبت نہ ہو جائے۔اور عدت نہ گزر جائے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى تسعا وتسعين فقال له ابن مسعود: ثلاث ،تبنهاو سائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبيب بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى الفا فقال له على: بانت منك بثلاث ، وقسم سائرهن على نسائك۔

---

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد ، باب نسخ المراجعه ، ۲۹۹/۲
۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا ، ۳۹۵/۶
۱۶۳۰۔ كنز العمال للمتقى، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کردے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاوية بن ابی یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اباہ طلق امرأته الف تطليقة ، فانطلق عبادة فسأله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصية اللہ تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدوانا وظلما، ان شاء عذبه اللہ ان شاء غفر له۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسوستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

---

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ،

۱۶۳۲۔ المصنف لعبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۳/۶

الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

مغلظہ ہو جاتی ہیں ۔امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔اگر یونہی کرلیا۔یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا ورسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا۔اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔انکی تقلید حلال نہیں۔ فتاوی رضویہ ۵/۶۴۶

## (۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

www.alahazratnetwork.org

۱۶۳۳۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها ، وان طلقهاثلاثا فنسخ ذلك، فقال: الطلاق مرتان الآية ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروة بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنهماقال: كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل أن تنقض عدتها كان ذلك له وان طلقها الف مرة، فعمد رجل الى اِمرأته فطلقهاحتى اذا جاء وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال: والله ! لا اويك لى ولا تحلين أبدا، فانزل الله تعالىٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَاِمُسَاكٌ بِمَعُرُوُفٍ اَوُتَسُرِيُحٌ بِاِحُسَانٍ۔

---

۱۶۳۳۔ السنن لابى داؤد ، الطلاق، باب فى نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث، ۱/۲۹۷
السنن للنسائى، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث، ۲/۱۰۳
۱۶۳۴۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۶۰۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کرلیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کرلی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۵/۸۳۷

## (۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہوجاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهى حائض،فذكر عمر رضى الله تعالىٰ عنه للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت:أيحتسب، قال: فَمَهُ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہیئے کہ وہ رجعت کرلے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔۱۲م

۱۶۳۶۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهماقال:قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعَهَا ، قلت :تحتسب ؟قال: أ رَأَيْتَهُ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

---

۱۶۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا طلق الحائض يعتد ، ۲/۷۹۰
فتح البارى للعسقلانى، ۹/۳۴۸ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۷/۱۲۶
۱۶۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا طلق الحائض يعتد ، ۲/۷۹۰

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حسبت علی تطلیقة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھی حائض ،فذکر ذلك عمر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضُ حَيْضَةً أُخْرٰى، فَإِذَا طَهَرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْيُمْسِكْهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِىْ أَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُطَلِّقَ بِهَا النِّسَاءَ، قال عبیداللہ: قلت: لنافع، ما صنعت التطلیقة؟ قال: واحدة اعتدبها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آ کر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا للہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: طلقت امرأتی وھی حائض ، فذکر ذلك عمر للنبی صلی

---

۱۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۶/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱
۱۶۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم طلاق الحائض ، ۴۷۶/۱

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيْهَا، فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَافَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ يَّمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ ، وكان عبد الله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله كماامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

www.alahazratnetwork.org

۱٦٤٠۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطليقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔۱۲م

۱٦٤١۔ **عن** اِبن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: مکثت عشرین سنة یحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان یراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحدیث حتی لقیت ابا خلاب یونس بن جبیر الباهلی وکان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطلیقة وهی حائض، فامر ان یراجعها، قال: قلت:افحسب علیه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

---

۱٦٤٠۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض ، ۱/٤٧٦

۱٦٤١۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض ، ۱/٤٧٧

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابوخلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۶۴۲۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن امرأتہ التی طلق، قال: طلقتہا وھی حائض، فذکرت ذلک لعمر،فذکر للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: مرہ فلیراجعہا، فاذا طہرت فلیطلقہا لطہرہا، قال: فراجعتہا ثم طلقتہا لطہرہا ، قلت:فاعتددت بتلک التطلیقۃ التی طلقت وھی حائض ، قال: مالی لاعتدبہا وان کنت عجزت واستحمقت۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

---

۱۶۴۲۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۱/ ۴۷۷

السنن للدار قطنی، ۴/ ۶

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگر چہ میں نے حماقت کی۔اور جلد بازی میں حکم الہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔۱۲م

۱۶۴۳۔عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ طلق امرأتہ وھی حائض، فاتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فجعلھا واحدۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۸۴/۵

## (۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱۶۴۴۔ عن أبی تمیمۃ الھجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا قال لامرأتہ یا اخیۃ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُخْتُکَ ھِیَ ، فکرہ ذلک ونھی عنہ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوتمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔

اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شئی کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہوتو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

---

۱۶۴۳۔ السنن الکبری للبیہقی، ۳۲۶/۷

۱۶۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراتہ یا اختی، ۳۰۱/۱

السنن الکبری للبیہقی، ۳۶۶/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۷۵/۹

التفسیر لابن کثیر، ۶۵/۸ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

## (۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

۱٦٤٥ـ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَأَتُهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرمارہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم ۔کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مرہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ کما نقل العلامة الزرقانی فی شرح المؤطا عن الكافی انها مسئلة قلدنا فيها عمر ليست مسئلة النظر ۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی ،وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔کمافی الفتح۔تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی ۔اسی طرح امام شافعی رضی

---

۱٦٤٥ـ السنن للدار قطنی، ۲/ ٤۲۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤۷٦٤، ۲/ ٤٥۱
جمع الجوامع للسيوطی، ٤٤٠۳، ☆ نصب الراية للزيلعی، ۳/ ٤۷۳

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چار سالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۱۵/۶

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب البیوع

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ کسب حلال وحرام

## (ا) کسب حلال کی فضیلت

۱٦٤٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلاَ لِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔**

۱٦٤٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔**

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱٦٤٨۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاأَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَّاكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَاكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۔

**حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔**

---

۱٦٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۱ ۹/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/۱۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵
۱٦٤٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/٥٤٦
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱٦٤ ☆ الکامل لابن عدی، ٦/۲٦۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵ ☆
۱٦٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۱۳۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٥۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤/۳۰۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/٤۲۹
کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۳، ٤/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/٦
التفسیر للبغوی، ۳/۲۸۸ ☆

۱۶۴۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَطْیَبَ مَا أَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱۶۵۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلدُّنْیَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ ، مَنِ اکْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِی حِلِّهٖ وَأَنْفَقَهٗ فِی حَقِّهٖ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَأَوْرَدَهٗ جَنَّتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۶۵۱۔ **عن** خولة بنت قیس امرأة سیدنا حمزة بن عبدالمطلب رضی الله تعالیٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۶۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الحث علی المکاسب ، ۱/۱۵۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۷۸ ☆ التاریخ الکبیر للطبرانی، ۱/۴۰۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۳۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۵، ۴/۸
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۴۸۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۲۰۹

۱۶۵۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۵۵۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۰۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۴۶
کنزا لعمال للمتقی، ۶۰۷۶، ۳/۱۸۴ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۰

۱۶۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یحذر من زهرة الدنیا ، ۲/۹۵۱
الصحیح لمسلم ، باب التحذیر من الاغترار بزینة الدنیاء ۳/۳۳۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال ، ۲/۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۵۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۲۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۳۷۸ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔۱۲م

## (۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِجۡمِلُوۡا فِی طَلَبِ الدُّنۡیَا، فَاِنَّ کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا کُتِبَ لَہٗ مِنۡہَا ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:یَا أَیُّہَا النَّاسُ ! اِتَّقُوا اللّٰہَ وَاجۡمِلُو ا فِی الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفۡسًا لَنۡ تَمُوۡتَ حَتّٰی تَسۡتَوۡفِیَ رِزۡقَہَا، فَاِنۡ اَبۡطَأَ مِنۡہَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ ، وَاجۡمِلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوۡا مَا حَلَّ وَ دَعُوۡا مَا حَرَّمَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرواور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرواور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لواور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ **عن** أبی أمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

---

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ ، ۱۵۶/۱
المستدرک للحاکم ۳/۲ ☆ الترغیب و الترہیب لمنذری، ۵۳۴/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۲۶۴/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱ ، ۲۰/۴ ☆

۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ ، ۲۵۶/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۱۰۰ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۳۴/۲

۱۶۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۰۴/۱۴
المتہید لابن عبد البر ، ۲۸۴/۱ ☆ مسند الشہاب ۱۱۵۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رَوْعِي ، اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ أَجَلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدُكُمْ اِسْتِبْطَاءَ الرِّزْقِ أَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يَنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

## (۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُوْمُ فِي طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من

---

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۱۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۶/۴۷۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۹۷
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۱۸۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۴۸
السلسة الضعيفة لللالبانی ۹۲۴ ☆

۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۱۲۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۴/۳۲۵ ☆ الدرا لمنثور للسيوطی، ۱/۳۳۷
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۲/۵۲۴ ☆

www.alahazratnetwork.org

جلده ونشطه ، فقالوا: یا رسول الله ! لو کان هذا فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلٰی نَفْسِهٖ یَعُفُّهَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلٰی اَبَوَیْنِ شَیْخَیْنِ کَبِیْرَیْنِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی رِیَآءً وَّمَفَاخِرَةً فَهُوَ فِی سَبِیْلِ الشَّیْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

## (۴) تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

www.alahazratnetwork.org

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَیْسَ بِخَیْرِ کُمْ مَنْ تَرَکَ دُنْیَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَلَاآخِرَتَهٗ لِدُنْیَاهُ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُمَاجَمِیْعًا،فَاِنَّ الدُّنْیَابَلَاغٌ اِلَی الْآخِرَةِ ، وَلَا تَکُوْنُوْا کَلًّا عَلَی النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

---

۱۶۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۰۰

# (۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: یا رسول الله ! ای الکسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ورکو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ اَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَهٗ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہوجائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

---

۱۶۵۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۰/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۱/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۵/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۳/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۰/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۶۲/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۹۲۵۳، ۱۳/۴
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسلیوطی، ۸۱/۱

۱۶۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۰/۱۰ ☆ مجمع الجوامع للسیوطی، ۵۲۱۶
الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۹/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۶/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۲۹۱/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۶/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۸۷۷

۱۶۶۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۴/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۲/۴
اتحاف السادةللزبیدی، ۹/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۱۴، ۷/۴
المغنی للعراقی، ۹۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۹/۲

ہوگی۔

۱۶۶۱۔ **عن** رکب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طُوْبیٰ لِمَنْ طَابَ کَسْبُهٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۰

## (۸) کسب حلال ضروری ہے

۱۶۶۲۔ **عن** صفوان بن امیة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء ہ عمروبن قرة فقال: یا رسول اللہ ! ان اللہ قد کتب علی الشقوة ، وما ارانی ارزق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشة ! فقال: لَا اِذْنَ لَکَ وَلَا کَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ، اِبْتَغِ عَلیٰ نَفْسِكَ وَعَيَالِكَ حَلَالًا ، فَاِنَّ ذٰلِكَ جِهَادٌ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ عَوْنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَةِ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ۱۲م

۱۶۶۳۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۶۶۱۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۵۴۷

۱۶۶۲۔ الاصابه فی معرفة الصحابة لابن حرم ۴/ ۵۵۶

۱۶۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ۱/۳۱۹

الصحیح لمسلم ، زکوٰة ، باب النھی عن المسئلة ، ۱/۳۳۳

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النھی عن المسئلة ، ۱/۸۶

علیه وسلم: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَأَنْ یَّأخُذَ أَحَدُکُم حَبْلَهٗ فَیَذْهَبَ بِهٖ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ ثُمَّ یَأتِیَ بِهٖ فَیَحْمِلَهٗ عَلیٰ ظَهْرِهٖ فَیَأکُلَهٗ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ یَّسْأَلَ النَّاسَ ، وَلَأَنْ یَّأخُذَ تُرَابًا فَیَجْعَلَهٗ فِی فِیْهِ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ یَّجْعَلَ فِی فِیْهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادکر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۷۳

## (۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ ، وَمَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ ، وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۷۷

---

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاۃ ، الاستحفاف عن المسئلة ، ۱/ ۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۵۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۹۳
شرح السنة للبغوی، ۶/ ۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۶/ ۴۹۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/ ۴۱۷ ☆ المؤطا لمالك، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم، مساقاۃ، ۹ باب تحریم ثمن الکلب ، ۲/ ۱۹
السنن لابی داؤد ، البیوع، باب فی کسب الحجام ، ۲/ ۴۸۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱/ ۱۵۳
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ثمن الکلب ، ۱/ ۱۵۷
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/ ۵۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۴۶۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/ ۱۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/ ۳۷۵
التمهید لابن عبد البر، ۲/ ۲۲۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۶۲
التفسیر لابن کثیر ، ۶/ ۵۹ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

١٦٦٥۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه و سلم: مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

١٦٦٥۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۶، ٤/١٩ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۸
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۹۷٦ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۲٤٥

# ۲۔خرید وفروخت

## (۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

۱۶۶۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی أن یستام الرجل علیٰ سوم أخیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔۱۲م

## (۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

۱۶۶۷۔ **عن** حکیم بن حزام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع ما لیس عنده ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

۱۶۶۸۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضِيعَ مَنْ يَّقُوتُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

---

۱۶۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه ۳/۲

۱۶۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۴

۱۶۶۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی صلة الرحم، ۱/۲۳۸

المستدرك للحاکم ۱/۴۱۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۰

السنن الکبری للبیهقی، ۷/۴۶۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۲۵

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۵۴

شرح السنة للبغوی، ۹/۳۴۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۴/۱۶۷

التفسیر للقرطبی، ۴/۱۴۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۶۵

## (۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَامِنْ عَبْدٍ يَّبِيْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ **عن** معقل بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ بَاعَ عِقْرَدَارٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا يَتْلُفُهُ۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز وسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

## (۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شی زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہوا ور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

---

۱۶۶۹۔ المعجم الكبير للطبراني، ۱۸/۲۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۴/۱۱۰
كنز العمال للمتقى، ۵۴۴۳، ۳/۵۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۹۳

۱۶۷۰۔ كنز العمال للمتقى، ۵۴۴۲، ۲/۵۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۲۰
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/۳۲۷ ☆

۱۶۷۱۔ السنن لابى داؤد، باب فى الرجل بيع ما ليس عنده، ۲/۴۹۵

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔اب نوٹ کی بیع روپئے کے عوض جائز ہوگی اگرچہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا:واحل الله البیع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔قال البنی صلی الله تعالیٰ علہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم ۔اور یہ زیادہ قیمت دینا اگرچہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگرچہ اولی نہیں۔درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجة القرض ، یحوز و یکرہ والله تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ ۷/۴۷

## (۶) روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

www.alahazratnetwork.org

۱۶۷۲۔**عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِیْعُوا كَیْفَ شِئْتُمْ بَعْدَ أنْ یَّكُوْنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

---

۱۶۷۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ۴/۴

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

www.alahazratnetwork.org

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔غبن وغصب وعاریت

## (۱)غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔**عن** الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَاْجُوْرٌ۔

**حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔**

**فتاوی رضویہ ۷/۱۷۶**

## (۲)غصب کا وبال

۱۶۷۴۔**عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اَیُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ کَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّحْفِرَهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ اَرْضِیْنَ ثُمَّ یُطَوَّقَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَقْضِیَ بَیْنَ النَّاسِ۔

**حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔**

۱۶۷۵۔**عن** سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَخَذَ شَیْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ، لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

**حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ**

---

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۷، ۴/۱۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۸۲
۱۶۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۷۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۵/۱۰۴
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۴۰

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قدرزمین ناجائزطور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔
فتاوی رضویہ ۱۴۰/۸

## (۳)عاریت کا مال واپس کرے

١٦٧٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۱۳/۴

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

١٦٧٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی سبع ارضین، ٤٥٤/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٧/١ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٩٨/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧٦/٤ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٩٩/١
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٨١/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٠٣٤٩، ٦٣٩/١٠
تاریخ بغداد للخطیب، ٢٧١/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٦/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ٥٦٥/٦ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ١٩/١
١٦٧٦۔ السنن لابن ماجه، العاریة، ١٧٥/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٨/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٣٨/٢
السنن الکبری للبیہقی، ٩٠/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٤١/٥
شرح السنة للبغوی، ٢٢٦/٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٥٣/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٥٢/٧ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٣٧٦/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ١٤٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٥٠٠/١
کشف الخفاء للعجلونی، ٩٠/٢ ☆

# ۴۔اجرت ومزارعت

## (۱)اجرت ادا کرو

۱۶۷۷۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:قال الله تعالیٰ : ثَلٰثَةٌ أنَا خَصمُهُم يَومَ القِيَامَةِ ، رَجُلٌ أُعطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أجِيرًا فَاستَوفٰی مِنهُ وَلَم يُعطِ أجرَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی ، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔　فتاوی رضویہ ۸/ ۱۴۷

## (۲)تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱۶۷۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم مرو ابماء فيهم لديغ او سليم ، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فيكم من راق ؟ اِن فی الماء رجلا لديغا اوسليما ، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الكتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فكرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی كتاب الله اجرا، حتی قدموا الی المدينةفقالوا: يا رسول الله ! اخذ علی كتاب الله اجرا ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

---

۱۶۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم من باع حرام، ۲۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب اجر الاجرا ، ۱۷۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۱۱/۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱٤/٦ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳۵۹/۲
نصب الراية للزيلعی، ۱۳۲/٤ ☆

۱۶۷۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشرط فی الرقية الخ، ۸۵٤/۲
السنن الكبری للبيهقی، ٤۳۰/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسير للقرطبی، ۳۳۵/۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٦۱۳۱،
كنز العمال للمتقی، ۹۳۳۹، ۳۰/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤۵۱/٤

وسلم: اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کردیا۔وہ ٹھیک ہوگیا۔اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے۔ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔۱۲م

۱۶۷۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب فلم یقروهم ، فبینما هم کذلك اِذ لدغ سید اولٰئك فقالوا: هل معکم من دواء أوراق؟ فقالوا انکم لم تقرو نا ولا نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا، فجعلو لهم قطیعا من الشاة ، فجعل یقرء بأُم القرآن ویجمع بزاقه وتیفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتی نسأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْیَةٌ ، خُذُوْهَا وَاضْرِبُوا لِی بِسَهْمٍ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

---

۱۶۷۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۷/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۹۸۵
السنن للدار قطنی، ۹۵/۳ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳۱۸/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۱/۱ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۸

۱۶۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرقی بالقرآن و المعوذات ، ۸۵۴/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاجرة علی الرقبة ، ۲۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۴/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۱۳/۱ ☆

www.alahazratnetwork.org

کے پاس گئے توانہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ توانہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کرکے اس جگہ پر تھوک دیا۔ اسکی تکلیف دور ہوگئی۔ وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔ حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۸

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت وتعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلموا القرآن ولا تاکلوا بہ، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدۃ القاری۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلَمْ تَرٰی اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفَوْا أُجُوْرَهُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔ اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۴/۱
۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۴/۱

علیه وسلم: اَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی اُجْرُهٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷۷۸/۲

## (۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والکتابة فاهدی الی رجل منهم قوسا، فقلت: لیست بمال وارمی عنها فی سبیل الله، فسألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبِلْهَا۔ فتاوی رضویہ ۲۱۲/۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔ ۱۲م

## (۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ لَمْ یَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْیُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

---

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجه، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۱۵۷/۱

۱۶۸۳۔ السنن لابی داؤد، البیوع، باب فی الخابرة، ۴۸۳/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۳/۲

حرام وفاسد جانتے ہیں۔باایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔

فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۵۔قرض وسود

## (۱)ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

١٦٨٤۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَرِبٰوا۔

**حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔**

فتاوی رضویہ ۷/۵

## (۲)سود کی لعنت

١٦٨٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا و مأكله و شاهديه و كاتبه۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ وکاتب پر لعنت فرمائی۔**

فتاوی رضویہ ۷/۵۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

١٦٨٦۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهماقال:لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وقال: هم سواء۔

**حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی**

---

١٦٨٤۔ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٠/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٥١٦، ٢٣٨/٦
اوراء الغليل للالبانى، ٢٣٥/٥ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ١٣٧٣
١٦٨٥۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكل الربوا ١٤٥/١
السنن لابن ماجه، باب التغليظ فى الربا، ١٦٥/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤٦/٢
السنن لابى داؤد، باب فى اكل الربوا، ٤٧٣/٢
١٦٨٦۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا، ٢٧/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٨/٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٤٦/٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٧/١

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۷/۵

## (۳) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ **عن** کعب الأحبار رضي الله تعالیٰ عنه قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنية احب الی من ان آکل درهما ربا يعلم الله انی اکلته من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبيح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا احتیاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پاسکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

---

۱۶۸۷۔ المسند الحمد بن حنبل، ۵/۲۲۵

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہوتو خود ظاہر۔اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔انہیں اگرچہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۸۳

## (۴)سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے،اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

---

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲۴

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۳

١٦٩٠ـ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دِرُهَمُ رِبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنُدَ اللّٰهِ مِنُ سِتٍ وَّثَلٰثِيُنَ زَنيَةً۔

**حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔**

١٦٩١ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الدِّرُهِمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعُظَمُ عِنُدَ اللّٰهِ فِى الُخَطِيئَةِ مِنُ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِيُنَ زَنيَةً يَزُنِيهَا الرَّجُلُ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔**

١٦٩٢ـ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَدِرُهَمُ رِبَا أَشَدُّ جُرُمًا عِنُدَ اللّٰهِ مِنُ سَبُعٍ وَّثَلٰثِيُنَ زَنيَةً۔

**ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی**

---

١٦٩٠ـ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٤٦/٥
كنز العمال للمتقى، ٩٧٦١، ١٠٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٧/٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٨٢٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٧/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٢٥٦/١ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٠٣٣
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٥/٥ ☆ السنن للدار قطنى، ١٦/٣
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٣٧٣/٧ ☆ المغنى للعراقى، ٩١/٢

١٦٩١ـ اتحاف السادة للزبيدى، ٧٣٥/٧ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٤٧٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٧/٣ ☆ الدر المنثور لسيوطى، ٣٦٤/١
المغنى للعراقى، ١٣٩/٣ ☆ الكالمل لابن عدى،
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٨٣/٢ ☆

١٦٩٢ـ كنز العمال للمتقى، ٩٧٨٠، ١٠٩/٤ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

١٦٩٣۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا اَيْسَرُهَا كَالَّذِي يَنْكِحُ اُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

١٦٩٤۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَلرِّبَا سَبْعُوْن بَابًا اَدْنَاهَا كَالَّذِي يَقَعُ عَلىٰ اُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

www.alahazratnetwork.org

١٦٩٥۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهري القرشي خال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ورضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:اِنَّ الرِّبَا أَبْوَابٌ، اَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، اَدْنَاهُ فَجْرَةٌ كَاِضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ اُمِّهٖ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالٰی عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

---

١٦٩٣۔ السنن لابن ماجه ، باب التغليظ في الربا، ١٦٥/٢
الجامع الصغير للسيوطي، ٢٧٦/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ٥٣٧/٧
الترغيب والترهيب للمنذري ، ٨/٣ ☆ كشف الخفاء للعجلوني، ٥٠٨/١
كنز العمال للمتقي، ٩٧٥٥ ، ١٠٥/٤ ☆ المغني للعراقي، ٣٢٣/٣
١٦٩٤۔ السنن لابن ماجه ، باب التغليظ في الربا، ١٦٥/٢
الترغيب و الترهيب للمنذري، ٦/٣ ☆
١٦٩٥۔ الجامع الكبير للطبراني ٢٥٤/٢ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَاهُنَّ مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۶۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِیْ يَأْتِیْ أُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

---

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۳۱۴/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۲۷/۸

۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱
الکامل لابن عدی، ۳۹۱/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۷/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۸/۳ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۸۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حج، ۲۷۰۵

۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶، ۱۰۵/۴

۱۶۹۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَيْسَرُهَا مِثْلَ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلَ اُمَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الرِّبَا نَيِّفٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَهْوَنُهُنَّ مِثْلَ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۷۰۱۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی الله تعالیٰ عنهم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال:الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها كمن أتى أمه فی الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثين زنية۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔اور سود کا ایک درم کئی

---

۱۶۹۹۔ المستدرك للحاكم ، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۶/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۶/۱

۱۷۰۰۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۶/۶

۱۷۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/۴

۱۷۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴

اور تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها کمن اتی امه فی الاسلام ،ودرهم من الربا کبضع وثلثین زنیة ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا،اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔ فتاوی رضویہ ۸۲/۷

## (۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنُ أَیْنَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر کان عندنا ردیٔ فبعت منه صاعین، بصاع لمطعم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك:أَوَّهُ عَیُنُ الرِّبَا، لَاتَفُعَلُ ، وَلٰکِنُ اِذَا أَرَدُتَ انُ تَشُتَرِیَ التَّمَرَ فَبِعُهُ بِبَیْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشُتَرِبِهٖ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تا کہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔ حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ایسا نہ کر مگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شی کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۷۰۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱۴، ۱۹۳/۴

۱۷۰۴۔ الصحیح لمسلم ، باب الربوا ، ۲۶/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد بیتع تمر الخ، ۲۹۳/۱

۱۷۰۵۔ الصحیح لمسلم باب الربوا ، ۲۶/۲ ☆ الموطا لمالك ، ۲۲۳

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد البیع تمر الخ، ۲۹۳/۱

السنن الکبری لبیهقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲

فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۲۶/۵

علیه وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاء ہ بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکل تمر خیبر هکذا ؟ قال:لا، والله! یارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعین والصاعین بالثلث ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فَلَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خرید لو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

## (۶) قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ أَدَآءَ هَا أَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ یُرِیْدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرمادیتا ہے۔ اور جو تلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردیتا ہے۔

---

۱۷۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اخذ امال الناس ، ۱/۳۲۱
السنن لابن ماجه ، باب من اداں دینا الخ، ۲/۱۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۶۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۳۵٤
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤۲۹، ۶/۲۲۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۵٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۵۰۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۹۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۹۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۰
التفسیر للقرطبی، ۳/٤۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۳۸۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹ ☆

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أدَانَ دَیْنًا یَنْوِیْ قَضَآءَہٗ أدّاہُ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِی دَیْنًا ثُمَّ جَھَدَ فِی قَضَآءِہٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أنْ یَّقْضِیَہٗ فَأنَا وَلِیُّہٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

www.alahazratnetwork.org

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَفِی نَفْسِہٖ وَفَآءَہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ وَأرْضٰی غَرِیمَہٗ بِمَاشَآءَ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۸۴

---

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۵/۳۵۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۵۰۲
کنزالعمال للمتقی، ۱۵۴۲۷، ۶/۲۲۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۸۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۰ ☆
۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/۲۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۵۹۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۱۳۲
۱۷۰۹۔ المستدرک للحاکم ۲/۲۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۵۹۷
کنزالعمال للمتقی، ۱۵۴۴۵، ۶/۲۲۵ ☆

## (۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو فی المسجد ، قال مسعر اراہ قال: ضحی ، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیہ دین فقضانی وزادنی۔

**حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م**

۱۷۱۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لرجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن من الابل فجاء ہ یتقاضاہ فقال: اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یجدوا لہ الاسنا فوقھا فقال: اعطوہ فقال:او فیتنی اوفی اللہ لک ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ خِیَارَکُمْ أَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔وہ قرض خواہ کہنے لگا۔آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔**

---

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز افتراض الحیوان ، ۳۰/۲

۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز اقتاض الحیوان ، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۲/۴ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۱۸۸/۱

۱۷۱۲۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رجلا تقاضارسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوْالَهٗ بَعِيْرًا فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ ، فطلبوه فلم يجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال:اِشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خرید و اوراس کو دیدو۔صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمرو قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود، تو معنی ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے۔اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورة۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔مثلاً ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

---

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی استقراض البعیر ، ۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه ، باب حسن القضاء، ۱۷٦/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤١٦/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٥١/٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٣٩/٤ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٦٨/٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٩٠٦ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٣٤/٣
اتحاف السادة للزبيدى، ٥٠٣/٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٩٤/٨
المغنى للعراقى، ٨٣/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٠٤٧، ١٠٥/٦
فتح البارى للعسقلانى، ٤٨٣/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ١٣٨٤

لائق نہیں۔یا قابل تقسیم ہو تو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط و مشاع دی۔مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دئے۔دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔　فتاوی رضویہ ۷/۹۰

## (۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَحی عَنْهُ كَانَ فِي ظِلَلِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

## (۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

www.alahazratnetwork.org

۱۷۱٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كَانَ فِي الْأُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنِ الْمُسْتَقْرِضِيْنَ ، إِذَا مَاتَ عَفَااللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ : إِذَا كَانَ يَعْفُوْ فَأَنَا أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کردیا کرتا تھا۔ جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کردیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

---

۱۷۱۳۔ الصحيح لمسلم ، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۲/۱۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۳۰۰ ☆ السنن للدارمی، ۲/۲٦۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳٦۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ٦/۲۱۱
شرح السنة للبغوی، ۸/۱۹۹ ☆ التفسير لابن كثير ، ۱/٤۹۱
۱۷۱٤۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل انظار المعسر و التجاوز ،الخ، ۲/۱۸
الجامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۱/۳۲۲

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔
فتاوی رضویہ ۵/۴۸۸

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الأیمان والنذ ور

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ قسم وکفارہ

## (۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَأی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَلْیَأتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ لْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔**

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنِّی وَاللّٰهُ ! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أحْلَفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَأرٰی غَیْرَهَا خَیْرًامِنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَأتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔

**حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔**

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

---

۱۷۱۵۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان و النذور ، ۴۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤدالطیالسی، ۱۳۸/٤
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۷۰/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲٤/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الایمان و النذور ، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من حلف علی یمین ، ۱۵۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰ / ۲۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۷/٤
فتح الباری للعسقلانی، ، ٦٤۵/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۔ ۲٦۸/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳٤۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٤۰۱، ٦٩٩/۱٦
البدایة و النهایة لابن کثیر، ٦/۵ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلاَ یَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰہِ ، کَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِآبَآئِھَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَآئِکُمْ۔ حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

# (۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَآئِکُمْ۔ حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

---

۱۷۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفو بآبا ئکم ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، التشیدی فی الحلف بغیر اللہ تعالیٰ ، ۱۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۷۷/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳۵۹/۳
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۶۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۳۳۱
۱۷۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحلفوا بآبا ئکم ، ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
الجامع للترمذی ، باب فی کراهیة الحلف بغیر اللہ ، ۱۸۵/۱
السنن للنسائی، التشدید فی الحلف بغیر اللہ، ۱۲۴/۲
السنن لابی داؤد ، الایمان والنذرور، باب کراهیة الحلف بالآباء ، ۴۶۳/۲
السنن لا بن ماجه ، باب النهی ان یحلف بغیر اللہ ، ۱۵۲/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۸/۱ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی ، ۲۸/۱۰
المستدرك للحاکم ، ۵۲/۱ ☆ السنن للدارمی ، ۱۸۵/۲
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۳۰/۱۱ ☆ منحة المعبود للساعاتی ، ۱۲۱۰
مناقیب الشافعی ، للبیهقی ، ۴۰۳/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۳۵۰

# (۴) نذر اطاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ نَذَرَ أنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَأنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلا نماز وروزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۶۶

۱۷۲۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال

---

۱۷۱۸۔ مشکوۃ المصابیح للتبریذی، ۳۴۰۷ ☆ کنز العمال ، ۴۶۳۳۳، ۶۷۸/۱۶
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/ ۳۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۲۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۷/ ۵۷۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۳
المغنی للعراقی ، ۳/ ۱۵۸ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۹/ ۱۶۰
البدایة والنہایة لا بن کثیر ، ۶/ ۱۳۹ ☆ مشکل الآثار للطحای ، ۱/ ۳۰۴
نصب الرایة للزیلعی ، ۳/ ۲۹۵ ☆ الموطا لمالک ، ۴۸۰
۱۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب النذور فی الطاعة ، ۲/ ۹۹۱
السنن للنسائی ، النذر فی المعصیة ، ۲/ ۱۲۷
الموطا لمالک ، ۷۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۶۲، ۱۶/ ۷۱۰
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/ ۳۱۳ ☆ المسند للعقیلی ، ۴/ ۱۴۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۶/ ۳۴۶ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۴/ ۱۷۵
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱/ ۴۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۱۳۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۵۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۴۴
۱۷۲۰۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النذر ۲/ ۴۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان لا نذر فی معصیة ، ۱/ ۱۸۴
السنن لا بی داؤد ، ایمان باب من رای علیه کفاره اذا کان فی لعقیه ، ۲/ ۴۶۷
السنن لا بن ماجه ، باب النذر المعصیة ، ۱/ ۱۵۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۳۴۳۵ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۴/ ۱۷۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۱۸۷
المطالب العالیة لابن حجر، ۷۴۵ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۰/ ۲۶۷
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۷۹، ۱۶/ ۷۱۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَانَذْرَ فِی مَعْصِیَةٍ ، وَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

## (۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَنْذِرُوْا ، فَاِنَّ النَّذْرَ لَایُغْنِی مِنَ الْقَدْرِ شَیْأً، وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الہی کو نہیں ٹالتی۔ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الہی بدل جائیگی ۔جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔یہ اعتقاد فاسد ہے۔ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶۶/۵ ☆ جد الممتار ۲۱۵/۲

## (۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۷۲۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النذر والایمان ، ۴۴/۲
الدر المنثور ، للسیوطی ، ۳۵۱/۱ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۳۴/۹
شرح السنة للبغوی ، ۲۲/۱۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۳۴۲۶

۱۷۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الایمان النذر ، ۹۸۰/۲
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الاصرار علی الیمین ، ۵۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۱۷/۲ ☆ شرح السنة ، للبغوی ، ۱۶/۱۰
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۱۷/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۴۳۶ ، ۷۰۵/۱۶

علیه وسلم :لَأَنْ يَّلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ أَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! اگر کوئی شخص اپنے اہل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الحدود والدیات

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ شراب

## (۱) شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمَرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيُهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنَهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۲) شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَشْرَبُ الْخَمَرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

---

۱۷۲۳۔ السنن لا بی داؤد، باب العصیر للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۴ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الکبری، للبیهقی، ۵/ ۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد، للهیثمی، ۴/ ۸۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۵۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۶۶
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۴/ ۷۳
الترغیب والترهیب للمذری، ۳/ ۲۳۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاشربة، ۲/ ۸۳۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لا بن ابی شیبة، ۵/ ۹۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها وا ٓکل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جوشراب کیلئے شیرہ نکالے،اور جونکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کرلائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی أَوْ شَرِبَ الْخَمَرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأْسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوزنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

---

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔ باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك، ۱/ ۱۵۵
السنن لا بن ماجه، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه، ۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۲/ ۶۱ ☆ السلسلة الصحیبة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸۲
السنن الکبری، للنسائی، ۱۰/ ۲۳۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۰۶، ۱۶/ ۳۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴ ☆ المسند لا بی یعلی، ۶/ ۳۸۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحْمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ،وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلاَ مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ ، قیل: وما نهر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَّجْرِىْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِىْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اوراپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔اور جادوکی تصدیق کرنے والا۔اور جوشرابی بےتوبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جودوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔دوزخیوں کوانکی فرج کی بدبوعذاب پرعذاب ہوگی۔وہ سخت بدبوگندی پیپ جوبدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کوپینی پڑیگی۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بندکرکےغورکرےکہ شراب چھوڑنا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

## (۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مُدْ مِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِىَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثْنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

## (۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

---

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۵

۱۷۲۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۸
المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۶۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةُ ، فَإِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اسکی نماز قبول نہ ہو۔ اور جو مر جائے اور اسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کردی جائیگی۔ اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مریگا وہ زمانۂ کفر کی موت مریگا۔

## (۵) شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهٖ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنَ الْخَمْرِ إِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ ، وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا إِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهٗ إِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے! کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اسکی سزا میں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگا اسے میں اپنے پاک دربار میں پلاؤنگا۔

## (۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۷۳۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۶۲
۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/ ۳۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴

وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔ فتاوی رضویہ ۸۱۱/۵

## (۷) شراب و جوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاشیہ ہدایہ، ۱۲۷

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۷۳۲۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاشربة، ۵۱۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۲ ☆

# ۲۔نشہ آور اشیاء

## (۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔۱۲م

۱۷۳۴۔ عن أُم المؤمنین أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۱۷۳۳۔ السنن لا بی داؤد، کتاب الاشربة، ۲/ ۵۱۸
الجامع للترمذی، باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام، ۲/ ۹
السنن للنسائی، تحریم کل شرب اسکر کثیرة، ۲/ ۲۷۷
السنن لا بن ماجه، باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام، ۱/ ۲۴۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۹۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۹۶
المستدرك للحاكم ۳/ ۴۱۳ ☆ المعجم الکبیر، للطبرانی، ۴/ ۲۴۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۵۷ ☆ نصب الرایة، للزیلعی، ۴/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/ ۳۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴، ۵/ ۳۴۴ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۱/ ۲۵۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۴۳ ☆ شرح معانی الآثار، ۴/ ۲۱۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۸/ ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۶۴۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۹/ ۹۴ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ۳۲۷
المجروحین لا بن حبان، ۱/ ۳۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۲۳۳
میزان الاعتدال للذهبی، ۲۶۳۹ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۲/ ۱۹۷
الاشربه لا بن حمد بن حنبل، ۶/ ۱۸ ☆ الکامل لا بن عدی، ۱/ ۳۹۷
تذکرة الموضوعات لا بن قیسرانی، ☆ ۶۷۷

۱۷۳۴۔ السنن لا بی داؤد، الاشربة با ب ماجاء فی السکر، ۲/ ۵۱۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۲۷۳ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۵/ ۶۶
السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۵

www.alahazratnetwork.org

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۱

## (۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حین قدم الشام شکی الیہ اھل الشام وباء الارض او ثقلھا وقالوا : لا یصلح لنا الا ھذا الشراب ،قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل ، قال لہ رجل من أھل الأرض: ھل لك ان اجعل لك من ھذا الشراب شیأ لا یسکر ،قال: نعم ، فطبخوہ حتی ذھبت ثلثا ہ وبقی ثلثہ، فاتو ا بہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأدخل اصبعہ فیہ ثم رفع یدہ تبعہ یتمطط فقال: ھذا الطلاء مثل طلاء الإبل فامرھم ان یشر بوہ ، فقال عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ : احللتھا واللہ ! قال: کلا واللہ ! ما حللتھا ، اللھم إنی لا أُحل لھم شیأً حرمتہ علیھم ، ولا أُحرم علیھم شیأً حللتہ لھم، قال محمد: وبھذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذھب ثلثا ہ وبقی ثلثہ وھولا یسکر ،فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔ فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔ پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جو نشہ نہ لائے۔ بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی۔ فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔ فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

---

۱۷۳۵۔ الموطا لامام محمد کتاب الاشربہ، ۳۵۸

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زید بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم انه شرب هو وأصحابه نبيذا شديدا فى وليمة، فقيل له: يا ابن رسول الله! حدثنا بحديث سمعته من آبائك عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النبيذ فقال: حدثنى أبى عن جدى على بن أبى طالب رضى الله تعالىٰ عنهم عن البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال: ينزل امتى على منازل بنى اِسرائيل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان الله تعالىٰ ابتلى بنى اسرائيل بنهر طالوت وأُحل لهم منه الغرفةوحرم منه الرى، وان الله ابتلاكم بهذه النبيذ واحل منه الرى و حرم منه السكر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

www.alahazratnetwork.org

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اور انہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کر نشہ کرنا حرام۔ ۱۲م

---

۱۷۳۶۔ غاية البيان للاتقانى ،

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماھذا الشراب ؟ما کدت اهتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔آپنے انکو نبیذ پلایا۔انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔۱۲م

۱۷۳۸۔**عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی اِبراھیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وهو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔۱۲م

---

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان المسلمین جزور الطعامھم، وإن العتق لآل عمر، وانہ لا یقطع ھذہ الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔ اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۷۴۰۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرابی قد سکر، فطلب لہ عذرا، فلما اعیاہ (الا ذھاب عقل) قال: احبسوہ، فاذا صح جلدوہ، ودعا فضلۃ فضلت فی اداوتہ فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع بماء فکسرہ، وکان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحب الشراب الشدید فشرب وسقاجلسائہ ثم قال: ھکذا اکسروہ بالماء اذا غلبکم شیطانہ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔ جسکو نشہ تھا۔ اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتاسکا تو فرمایا: اس کو قید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔ آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔ پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔۱۲م

۱۷۴۱۔ **عن** إبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب الطلاء قد ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ، ویجعل لہ نبیذ فیترکہ حتی اذا اشتد شربہ، ولم یر بذلک بأسا، قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

---

۱۷۳۹۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳
۱۷۴۰۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳
۱۷۴۱۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۴

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کردیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے ۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو قول أبي حنيفة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔ انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۴۳۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس ، اِنما أرادوا السكر حرام من كل شراب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

---

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴
۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۵
۱۷۴۴۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۲۴

قلیل ہو کثیر۔ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تا ہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر وبن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا ، فمن رابہ من شرابہ شیٔ فلیمزجہ بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لشربہ نبیذا قد کاد أن یصیر خلا ، فقال: اِشرب ! فأخذتہ شربتہ ثم کدت أن أُسیغہ ثم أخذہ فشربہ ثم قال : یاعتبۃ ! اِنا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الاِبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔اور ہمیں نقصان نہ دے۔۱۲م

---

۱۷۴۵۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/ ۷۸

www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۴۷۔ **عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالی عنهماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقا ہ فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فاُتی به عمر فاعتذر الیه وقال :انما شربت من سطیحتك، فقال عمر : اِنما أضربك علی السکر ، فضربه عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔ اس نے نہیں دیا لہذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔ اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔ لہذا حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۴۸۔ **عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذ ا فسکر به فضربه الحد ، فقال الاعرابی : انما شربته من اداوتك ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : انما جلدنا ك بالسکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔ فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔ ۱۲م

۱۷۴۹۔ **عن** حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اھوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر ، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر : انما جلدنا ك لسکرك۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

---

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۶
۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی،
۱۷۴۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة، ۵/ ۴۹۹

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اِسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقة مدینة فسکر فترکه عمر حتی افا ق فحده۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال:اتی(یعنی امیرالمومنین) بنبیذ قد احلف واشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشدید ، ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو واصحابه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلواء، فقال: کأنکم أقللتم عکره۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

---

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲٤

۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی ، ۲/ ۳۲٦

۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی ، ۲/ ۳۲٦

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:صحبت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی مکة، فاھدی لہ رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمرا حداھما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیہ، فذھب عمر فشرب منہ فوجدہ قد اشتد فقال: اکسروہ بالماء۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔تو واضح ہو گیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:شھدت رسول اللہ

---

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶

۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتی بشراب فدناه الی فیه فقطب فرده ، فقال رجل : یارسول اللہ ! أ حرام هو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبه علیه ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت هذه الاسقیة علیکم فاکسروا متونها بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یارسول اللہ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حول الکعبة فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایة فشمه فقطب فصب علیه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام هو ؟ قال: لا ،۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبۂ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملا کر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاهد رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ وعلیه وسلم الی السقایة سقایة زمزم فشرب من النبیذ فشد وجهه ثم امر به الثالثة فکسر بالماء ثم شرب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

---

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۶

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول الله ! ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدهما یقال له المزر ، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِشْرِبَا وَلاَ تَسْکَرَا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دوقسم کی شرابیں ہیں۔جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ایک مزر، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اِن القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم، فما یزالون حتی یحرم علیهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه انه اکل مع عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

---

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۷
۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۸
۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۸

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه عن قول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى المسكر ، قال: الشربة له الاخيرة۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمرٌ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۶۲۔ **عن** قيس بن حبتر رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ذلك وفد عبد القيس فقال: لَا تَشْرِبُوا فِي الدُّبَّآءِ وَفِي الْمُزَفَّتِ وَفِي النَّقِيْرِ ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ ، فقالوا: يا رسول الله! فان اشتد فى الاسقية ، قال: صُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وقال بهم فى الثالثة او الرابعة: فَأَهْرِيْقُوْهُ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

---

۱۷۶۰۔ شرح معانى الآثار، للطحاوى ، ۲/ ۳۲۸ ☆

۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۱ ☆ السنن للنسائى ، ۲/ ۲۸٤

۱۷۶۲۔ شرح معانى الآثار، للطحاوى ، ۲/ ۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اورلکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ توانہوں نے کہا تھا: یارسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن احدوفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم سألوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِی السَّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُوْ کَا عَلَیْھَا ، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْہُ فَاکْسِرُوْہُ بِالْمَآءِ ، فَاِنْ أَعْیَاکُمْ فَاھْرِ یْقُوْہُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبدالقیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبدالقیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اورلکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اورصاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کررکھا جاتا ہے۔ اگراس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھراگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہوتو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : تلقّت ثقیف عمر بن

---

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۸

۱۷۶۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح شراب، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح شراب، ۲/ ۲۸۵

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** اِبن سیربن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولا یتخذہ خمرا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

www.alahazratnetwork.org

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل ، وانی سألتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین ،ذھب ثلثاہ الاخبثان ، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اِعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلك یشربونہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

---

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی ، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر ، ۲/ ۲۸۵
۱۷۶۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء ، ۲/ ۲۸۵
۱۷۶۸۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۵

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔ اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔ جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دو تہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔ یعنی دو ثلث ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔ لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔ ۱۲م

۱۷۶۹۔ **عن** عبد اللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، أما بعد ! فأطبخوا شرابکم حتی یذھب منہ نصیب الشیطان ، فإن لہ اثنین ولکم واحد۔　　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔ جس میں تحریر تھا۔ تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔ کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۷۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزق الناس الطلاء شعبی یقع فیہ الذباب ولا یستطیع ان یخرج منہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کر لیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔ ۱۲م

۱۷۷۱۔ **عن** داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما الشراب الذی احلہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؟ قال: الذی یطبخ

---

۱۷۶۹۔ السنن للنسائی ، باب ذکر یا مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۵
۱۷۷۰۔ السنن للنسائی ، باب ذکر یا مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکر یا مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶

حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه کان یشرب ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷۷٤۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه وسأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

---

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایحوز شربه الخ ۲/ ۲۸٦

۱۷۷۳۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایحوز شربه الخ ۲/ ۲۸٦

۱۷۷٤۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایحوز شربه الخ ۲/ ۲۸٦

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس به۔
**فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵**

**حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔ ۱۲م**

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المهاجر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنه عما یطبخ من العصیر قال: تطبخه حتی ذهب الثلثان ویبقی الثلث۔
**فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵**

**حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م**

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول: ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نازعه الشیطان فی عود الکرم فقال: هذا لی، وقال: هذا لی، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثها وللشیطان ثلثیها۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔ ۱۲م**

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملك بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنه ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذهب

---

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی، ذکر ما یجوز شربه من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶

ثلثاه ويبقى ثلثه ، و كل مسكر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها ، قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه وهو يأكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب ، فقلت : رحمك الله ، تشرب النبيذ والأمة تقتدى بك ، فقال ابن مسعود : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يشرب النبيذ ، ولولاانى رأيته يشربه ما شربته۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قول الناس كل مسكر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان يقول : السكر حرام من كل شراب۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

---

۱۷۷۹۔ المسند لا بی حنیفة ، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لا بی حنیفة ، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لا بی حنیفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسى الأشعرى رضى الله تعالیٰ عنهما بواسط فيبعث برسول ا لى السوق ليشترى له النبيذ من الخوابى۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ **عن** حماد رضى الله تعالیٰ عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعى رضى الله تعالیٰ عنه فطعمت معه فناولنى قد حا فيه نبيذ ، فلما رأى اتقائى منه قال حدثنى عامر عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالیٰ عنهما انه كان ربما طعم عند ه ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولد ه فشرب وسقانى۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبداللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالیٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالیٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة ، اما بعد ! فانه انتهى الى شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

---

۱۷۸۲۔ المسند لابی حنیفة ،

۱۷۸۳۔ المسند لابی حنیفة ،

۱۷۸۴۔ المسند لابی حنیفة ،

وھوعصیر قبل أن یغلی حتی ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ ، فذھب شیطانہ وبقی حلوہ وحلالہ فھو شبیہ بطلاء الِابل، فمر بہ من قبلك فیتوسعوا بہ شرابھم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکا لیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کرسکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنھما اما بعد! فانھاجاء تنا اشربۃ من قبل الشام کانھا طلاء الابل قد طبخ حتی ذھب ثلثا ھا الذی فیہ خبث الشیطان او قال: خبیث الشیطان وریح جنونہ وبقی ثلثہ، فاصطنعہ ومرمن قبلك ان یصطنعوہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کردیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۶۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر ، قال: القدح الاخیر الذی سکر منہ ھو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

---

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸۶۔ المسند لابی حنیفۃ ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا عبیدۃ ومعاذ بن جبل وابا طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کانوا یشربون من الطلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فکل! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشحجه بالماء۔
فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ الطلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان علی رضی

---

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵/ ۸۹
۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷
۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵/ ۸۹
۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا نا کله بالخبز و نحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے ۔میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے ۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔۱۲م

۱۷۹۳۔ **عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے ۔راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔۱۲م

---

۱۷۹۱۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹
۱۷۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۰
۱۷۹۳۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۱

١٧٩٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: مر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة،قالوا: یا رسول الله !عندنا شراب لنا، افلا نسقیك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فیه نبیذ ، فلما اخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الی فیه قطب، قال: فدعا الذی جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : یا رسول الله! هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه علیه ثم شرب وسقی وقال: اذا کان هکذا فاصنعوا هکذا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکولیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکولو اور بہادو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔ ۱۲م

١٧٩٥۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بصفین فسکر، فضربه الحد،و فی روایة فضربه ثمانین۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

---

١٧٩٤۔ السنن للدرا قطنی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۷/ ۳۰۱

١٧٩٥۔ السنن للدارقطنی ، ☆

## (۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

## (۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِخَيْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد ، للھیثمی ، ۵/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۳۱۵۶، ۵/۳۴۵
الکامل لابن عدی ، ۲/۲۷ ☆
۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۷۳ ☆ السلسلۃ الصحیحہ للالبانی، ۱۸۰۴

# ۳۔ حد شرعی

## (۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقةرضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ،فَاِنْ وَجَدْ تُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّو ا سَبِیْلَهٗ ،فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔ اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔ کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبی امامة بن سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنه أخبره بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الأنصار انه اشتکی رجل منهم حتی أضنی فعاد جلدة علی عظم فد خلت علیه جاریة لبعضهم ،فهش لها فوقع علیها ، فلما دخل علیه رجال قومه یعودونه أخبر هم بذلك فقال : استفتوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی قد وقعت علی جاریة دخلت علیّ، فذکروا ذلك لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قالو ا: ما رأینا با حد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا الیك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن یا خذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة ۔

---

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی در الحدود ، ۲/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۵ ☆ المستدرك للحاکم ، ۴/۴۲۶
السنن الکبری للبیهقی، ۸/۲۳۸ ☆ کنزا لعمال للمتقی، ۱۲۹۷۱، ۵/۳۰۹
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۳/۸۴
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی اقامة الحدود علی المریض، ۲/۶۱۴

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال : کان بین ابیا تنا رجل مخدج ضعیف ،فلم یرع الا وھو علی امة من آماء الدار یخبث بھا ،فرفع شانه سعد بن عبادة الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِجْلِدُوْہُ ضَرْبَ مِأَةَ سَوْطٍ! قالوا: یا نبی اللہ ! ھوا ضعف من ذلك ، لو ضربناہ مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوْا لَهٗ عِثْکَالًا فِیْهِ مِأَةُ شَمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْا ضَرْبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔سرکار نے فرمایا: سوکوڑے لگاؤ۔صحابہ نے عرض کیا: یانبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔اگر سوکوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان ولیدة فی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنی المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِیْفٌ عَنِ الْجِلْدِ ، فأمر بمأة عثکول و ضربه بھا ضربة وا حد ۔

---

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الکبیر و المریض یحب علیه الحد ، ۲/۱۸۸

۱۸۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۵۰۴، ۵/۴۲۶

www.alahazratnetwork.org

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سوشاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الہجرۃ والجہاد

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ ہجرت

## (۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

## (۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۱۶۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۳/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۵/٤ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر ، ۳۹۰/۱
الصحیح لمسلم ، باب المبالغة بعد الفتح ، ۱۳۱/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الهجرة، ۱۹۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب الهجرة هل انقطعت، ۲۳٦/۱
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۱٦۳/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۲٦/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۳۹/۲
المستدرك للحاكم ، ۲۵۷/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۱۰
المعجم الكبير للطبرانی، ٤۱۲/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ٤۰٦/٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۰/۵
كنز العمال للمتقی، ٤۵۰۵٤، ۱۰۹/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳٦/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸٦/۲ ☆ التاریخ الكبير للبخاری، ۱۰۹/۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہوتو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہوتو مکان بدلے۔ محلّہ میں معذوری ہوتو دوسرے محلّہ میں چلا جائے۔ بستی میں معذوری ہوتو دوسری بستی میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۲/۱

## (۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ۲/۱
الصحیح لمسلم، باب انما الاعمال بالنیات، ۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد، باب فی ما عنی بہ الطلاق و النیات، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء من یقاتل ربا الناس، ۱۹۸/۱
الجامع للترمذی، باب النیۃ فی الوضوء ۱۹۸/۱
السنن للنسائی، ۱۱/۱
السنن لابن ماجہ، ابواب الزھد، ۳۲۱/۱

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۳۵/۱ | ☆ | السنن الکبری للبیھقی، | ۴۱/۱ |
| الترغیب و الترھیب للمنذری، | ۵۶/۱ | ☆ | التفسیر لابن کثیر، | ۳۴۵/۲ |
| التمھید لابن عبدالبر، | ۱۰۶/۷ | ☆ | روح المعانی للحقی، | ۹۶/۳ |
| حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، | ۳۴۲/۶ | ☆ | التفسیر للبغوی، | ۴۳۱/۱ |
| المسند للحمیدی، | ۲۸ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی، | ۹/۱ |
| شرح السنۃ للبغوی، | ۴۰۱/۱ | ☆ | مشکوۃ المصابیح للتبریزی، | ۱۱/۱ |
| اتحاف السادۃ للزبیدی، | ۳۸۰/۲ | ☆ | تلخیص الحبیر لابن حجر، | ۵۵/۱ |
| المغنی للعراقی، | ۳۵۱/۴ | ☆ | البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، | ۱۱۸/۱۰ |
| تاریخ بغداد للخطیب، | ۲۴۴/۴ | ☆ | تاریخ اصفھان لابن کثیر، | ۱۵/۲ |
| علل الحدیث لابن ابی حاتم، | ۳۶۲ | ☆ | الصحیح لابن خزیمۃ، | ۱۴۲ |
| تاریخ دمشق لابن عساکر، | ۴۰۳/۱ | ☆ | مسند الشھاب، | ۱۱۷۱ |
| الزھد لابن المبارک، | ۶۲ | ☆ | امالی الشجری، | ۹/۱ |
| جامع بیان العلم لابن عبد البر، | ۹۶/۳ | ☆ | منحۃ المعبود للساعاتی، | ۱۹۹۷ |
| السنن للدار قطنی، | ۵۱/۱ | ☆ | | |

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالٰی علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ ، وَ اِنَّمَا لِاِمْرَءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ فَهِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ،وَ مَنْ کَانَتْ هِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِمْرَاَۃٌ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْہِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول للہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ و رسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی ۔ اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی ، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہو گی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۷

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔ جہاد

## (۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أُغۡزُوۡا تَغۡنِمُوۡا ، وَ صُوۡمُوۡا تَصِحُّوا ، وَ سَافِرُوۡا تَسۡتَغۡنَوۡا ۔

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔**　　**فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰**

## (۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ بِالۡعِيۡنَةِ وَاَخَذۡتُمۡ اَذۡنَابَ الۡبَقَرِ وَ رَضِيۡتُمۡ بِالزَّرۡعِ وَ تَرَكۡتُمُ الۡجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ ذُلًّا لَا يَنۡزِعُهٗ حَتّٰى تَرۡجِعُوۡا اِلٰى دِيۡنِكُمۡ ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔**

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور**

---

۱۸۰۵۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۳۰۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲
المسند للعقيلی، ۲/۹۲ ☆

۱۸۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن العينة ، ۱/۴۹۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۵/۲۰۹
الجامع الصغير للسيوط، ۱/۲۳۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۳۲۹
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲۴۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵/۳۱۶
نصب الراية للزيلعی، ۴/۱۷ ☆ الكامل لابن عدی،

www.alahazratnetwork.org　WWW.NAFSEISLAM.COM

ہے اس سے بہتر۔ابوداؤد کی اس سند میں ابوعبدالرحمٰن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔اور ابوحاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سے گنا۔اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن مس ایک فصل خاص وضع کی اور نکی علتین بیان کیں۔

**اقول:** کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔تو اس صوت مس وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

بہرحال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

## (۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان نبی الله صلی الله تعالیٰ

---

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۵۶۶/۲
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۰/۷

عليه وسلم أمر يوم بدر بأربعة و عشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا فى طوِيٍ من أطواء بدر خبيث بخبث ، و كان اذا ظهر على قوم أقام بالعرصة ثلث ليال ، فلما كان ببدر اليوم الثالث أمر براحتله فشد عليها رحلها ثم مشى و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نرى ينطلق الالبعض حاجته حتى قام على شقه الركى فجعل يناديهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ! أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :يا رسول الله! ما تكلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں۔اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا ۔راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرمارہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ فتاوی افریقہ ۳۸

## (۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

۱۸۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة المسلمين ، ۱۲۷/۲
السنن للنسائی، کتاب لمحاربة، ۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ، ابواب الفتن، ۲۹۱/۲

عليه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لَعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر عفلت میں قتل کیا جائے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۸۱۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ ،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔　　دوام العیش ۸۵

---

۱۸۰۹۔ الصحيح لمسلم ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ، ۱۲۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۶/۲
۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فى العصبية ، ۶۹۸/۲
شرح السنة للبغوى، ۱۲۲/۱۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۹۰۷
الكامل لابن عدى، ☆

## (۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج يوم الخميس فى غزوة تبوك ، وكان يحب ان يخرج يوم الخميس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کو تشریف لے گئے ۔اور جمعرات کو سفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

## (۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا اُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن كيسان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه ليزيد بن سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسكر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولاتغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی ۔نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

---

۱۸۱۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من احب الخروج يوم الخمسين ، ۴۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۷/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۷۴۴
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱۰۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۱۶۳، ۱۰۱/۷
۱۸۱۲۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۳۱۰/۳
۱۸۱۳۔ السنن الكبرى للبيهقى،

# کتاب الخلافۃ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔خلافت

## (۱)امامت وخلافت

۱۸۱٤۔**عن** عبد الله بن سبع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوا لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : استخلف علینا، قال : لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنادیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۴۲/۱۱

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعة بن صوحان رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا علی رضی الله تعالیٰ عنه حین ضربه ابن ملجم فقلنا : یا امیر المؤمنین !استخلف علینا فقال : اترککم کما ترکنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قلنا : یا رسول الله ! استخلف علینا ! فقال : ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم ، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : فعلم الله فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ جہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا ۔ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

---

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱/۱۰۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱٦۵۰، ۱۱/ ۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرک للحاکم، ۳/۱۵٦ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

## (۲) شیخین کی خلافت حضرت مولی علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ عن الحسن البصر ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سأل رجلان عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فی عھدہ ، اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أم رأی ر أیتہ ؟ قال : بل رأی رأیتہ ، أما أن یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عھدہ الی فی ذلك فلا و اللہ ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتری علیہ کذلك ، و لو کان عندی منہ عھد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما یثوبان علی منبرہ ، و لقاتلتھما ما بیدی و لو لم أجد الابر دتی ھذہ ، و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاء ۃ ، مکث فی مرضہ ایاما و لیالی ، یا تیہ المؤذن یؤذنہ بالصلوۃ فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، ثم یاتیہ المؤذن فیؤذن بالصلوۃ فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، و لقد اراد ت امرأۃ من نسائہ تصرفہ عن أبی بکر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا أبا بکر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی اُمورنا فأخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا ، و کانت الصلوۃ عظم الإسلام و قوام الدین ، فبایعنا ابا بکرر ضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذلك أھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔ قال : فادیت الی أبی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت معہ فی جنودہ ، و کنت آخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بین یدیہ الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان ھکذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

---

۱۸۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرارداد فرمایا ہوسوایسا نہیں۔اگرسب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پرافترا کرنے والا نہ ہوں گا۔اوراگراس باب میں حضور والاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکروعمر کو منبراطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ میں اپنی اس چادر کے سواکسی کوساتھی نہ پاتا۔بات یہ ہوئی کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے ،نہ یکا یک انتقال فرمایا۔بلکہ کئی دن رات حضور کومرض میں گذرے۔مؤذن آتا اورنماز کی اطلاع دیتا۔حضورابوبکر کوامامت کاحکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظرموجودہوتا۔پھرمؤذن آتا اوراطلاع دیتا۔حضورابوبکرہی کوامامت کاحکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔اورخدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کوابوبکر سے پھیرناچاہاتھالیکن حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکونہ مانااورغضب فرمایا۔کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ابوبکر کوحکم دوکہ امامت کریں۔پس جبکہ حضورپرنورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ہم نے اپنے کاموں میں نظرکی تواپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا ۔کہ نمازتواسلام کی بزرگی اوردین کی درستی تھی۔لہذا ہم نے ابوبکررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اوروہ اسکے لائق تھے۔ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔یہ سب کچھ ارشاد فرماکرحضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:پس میں نے ابوبکر کوانکاحق دیااور انکی اطاعت لازم جانی۔اورانکے ساتھ ہوکرانکے لشکروں میں جہاد کیا۔جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔اورجب مجھے لڑائی پربھیجتے میں جاتا اورانکے سامنے تاز یانے سے حدلگاتا۔پھربعینہ یہی مضمون امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم اورامیرالمؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشادفرمایا۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔**

دوام العیش، ۶۱ اراءۃ الادب، ۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاویة بن ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِی قُرَیْشٍ ،لَا یُعَادِیْ بِهِمْ أَحَدٌ اِلَّا أَکَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فِی النَّارِ ۔

**حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا۔**

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۸۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۱/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۶/۱ ☆ المستدرك للحاکم ، ۷۶/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲٤/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲/۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۵۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۱٤۷۹۲، ٤۸/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٦۲/۱
المغنی للعراقی، ۱۱٤/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٤۲/٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۹۸/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۷۰/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۷۰/۱۳
منحة المعبود للساعاتی، ۲۵۹٦ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۰۲٦٤
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۱ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۷۹۹
لسان المیزان لابن حجر، ۱۳۸٦/۵ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی ۱۰٦/۱
السنة لابن ابی عاصم ، ۵۳۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/٦
الدر المنتثرة للسیوطی، ۵٦ ☆ تاریخ اوسط ، ۷۰

۱۸۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامرء من قریش، ۱۰۵۷/۲
الصحیح لمسلم ، باب الناس تبع لقیش، ۱۱۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۲/۵ ☆

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذَا الْاَ مْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

**حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م**

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ و جهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا اِنَّ الْاُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

**امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔**

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

**حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔**

www.alahazratnetwork.org

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قُرَیْشٌ وُلَاۃُ هٰذَا الْاَمْرِ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**اراءۃ الادب ۸**

**امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔**

---

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱٤۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷٦/۱٤ ☆ المطالب العالیة، ۲۰۵۵
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰۵۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲۱/٤ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹٥، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

۱۸۲۳۔ **عن** عبد الله بن خطب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قَدِّمُوْا قُرَیْشًا وَ لَا تُقَدِّمُوْهَا ۔

حضرت عبداللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِی قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔　　دوام العیش، ۶۱

www.alahazratnetwork.org

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی هٰذَا الْاَمْرِ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

---

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۲۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۲۲۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۱، ۵/۵۲۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۳۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۴۰
۱۸۲۴۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۱۶۹
السنة لابن ابی عاصم، ۲/۵۳۴ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۴/۶۰
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۱۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۶/۴۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۵۳۲
البداية و النهاية لابن کثیر، ۱/۱۵۳ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوم العیش، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہہ سکتے سوا اسکے جو ساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، اور قرشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روائے اعظم ہو۔ائمہ کرام اس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے ۔یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنا دیا۔مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمۃ من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش'' بتایا۔یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے ۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔ دوام العیش ص ۷۷

## (۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَاوَ لِّھُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

**حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م**

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِثْنَا عَشَرَ کَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِی اِسْرَآئِیْلَ۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔ فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م**

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَا یَزَالُ الْاِسْلَامِ عَزِیْزًا اِلیٰ اِثْنَی عَشَرَ خَلِیْفَةً ۔

**حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م**

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِیْ صَالِحًا حَتّٰی یَمْضِیَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً ۔

---

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۱۲/۳۳
۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس ، تبع لقریش، ۲/۱۸۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۹۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٥٩٧٤
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۱۲/۳۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۱۱
۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۹۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۸٦
دلائل النبوۃ للبیهقی، ٦/۳۲٤ ☆

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے۔۱۲م

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا و رسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم الق احدا یقطع فی ھذا الحدیث بمعنی ، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوھا اخر و اللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی ھذا الحدیث ، و طلبت مظانہ وسألت عنہ فلم اقع علی المقصود بہ ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔

اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ و رسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعاً کیونکر معلوم

---

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۶۱۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۰/۵

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ہو۔ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جونشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں۔سب قرشی ہوں گے۔وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے۔ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا۔ان کا زمانہ صلاح ہوگا۔ان پر اجماع امت ہوگا، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق مانیں گے۔وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ان میں سے دواہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔جیسے ابوالحسین بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امر امت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے آخر ولاۃ نبی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ما علیہ کو بھی گنا دیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق۔یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی۔مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجتماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ریحانہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔شراب پئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب بالا

فصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ان میں سے آٹھ گذر گئے۔صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔باقی کی تعیین اللہ ورسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفوا و العافیۃ ۔عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔نسأل العفو و العافیۃ ۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۵۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔ قضا

## (۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۹۴

۱۸۳۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَيُّمَا رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْ غَشَّ اللّٰهَ وَ غَشَّ رَسُوْلَهُ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵

---

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۴/۹۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۷۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲ ☆ المسند للعقیلی، ۱/۲۴۷
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۶۲ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۰۳
کنز العمال للمتقی، ۱۴۶۸۷، ۶/۲۵ ☆

۱۸۳۳۔ نصب الرایة للزیلعی، ۴/۶۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۰۲
کنز العمال للمتقی، ۱۴۶۵۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۴۴۴

# (۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳٤ ـ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَا طَاعَةَ لِأَحُدِ فِي مَعُصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالىٰ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

# (۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْبَيِّنَةُ عَلىٰ مَنِ ادَّعى وَ الْيَمِيْنُ عَلىٰ مَنُ أَنُكَرَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

---

۱۸۳٤ ـ المسند لاحمد بن حنبل ٥/٦٦ ☆ المستدرك للحاكم، ٣/١٢٣
المعجم الكبير للطبرانى، ٣/٢٣٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٧٠٠
كنز العمال للمتقى، ١٤٨٧٣، ٦/٦٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٢٢٦
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٧٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٥١٠
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١٢٩٢ ☆

۱۸۳۵ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اختلف الراهين المرتهن ١/٣٤٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ان البينة لعى المدعى، ١/١٦٠
السنن لابن ماجه ، باب البينة على المدعى ، ٢/١٦٩
الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٩٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٨/١٣٣
التفسير للقرطبى، ١/٤٠٩ ☆ السنن للدارقطنى، ٤/٢١٨
شرح السنة للبغوى، ١٠/١٠١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٤/٢٩
المطالب العالية لابن حجر، ١٢٣٠ ☆ نصب الراية للزيعلى، ٥/٩٥
فتح البارى للعسقلانى، ٥/٢٨٢ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٦/٣٥٧
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣٧٦٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٢/٤٤٧
كنز العمال للمتقى، ١٥٢٨٢، ٦/١٨٧ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ١٠٣٧
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٣٤٢ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ٢/١٧٠
دلائل النبوة للبيهقى، ٥/٤٠٢ ☆ الكامل لابن عدى،

۱۸۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوۡ یُعۡطَی النَّاسُ بِدَعۡوٰهُمۡ لَادَّعَی النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ اَمۡوَالِهِمۡ، وَ لٰكِنَّ الۡیَمِیۡنَ عَلَی الۡمُدَّعٰی عَلَیۡهِ ۔

نور عینی فی الانتصار للامام العینی ۔ ص ۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعوی پر دیدیے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعوی کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷ ☆ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳۔۸/ ۹۷

## (۴) دعوی کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ اِلَیَّ ، فَلَعَلَّ بَعۡضُكُمۡ اَنۡ یَّكُوۡنَ اَلۡحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنۡ بَعۡضٍ فَاَقۡضِیۡ لَهٗ عَلٰی نَحۡوِ مَآ اَسۡمَعُ ، فَمَنۡ قَضَیۡتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسۡلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ قِطۡعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلۡیَاۡخُذۡهَا اَوۡ لِیَتۡرُكۡهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوالہ تعالی ان الذین یشترون الخ، ۲/ ۶۵۳
الصحیح لمسلم ، کتاب الاقضیۃ ، ۲/ ۷۴
السنن لابن ماجہ ، باب البینۃ علی المدعی، ۲/ ۱۶۹
السنن الکبری للبیہقی، ۱/ ۲۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۵۹
السنن للدارقطنی، ۴/ ۱۰۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۲۰۸
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۷۵۸

۱۸۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اقام البینۃ یوم الیمین ، ۱/ ۳۶۸
الصحیح لمسلم ، باب بیان احکم الحاکمین لا یغیر الباطن ، ۲/ ۷۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التشدید علی ومن یقتضی لہ، ۱/ ۱۶۰
السنن لابی داؤد ، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء ، ۲/ ۵۰۴
السنن لابن ماجہ ، باب قضیۃ الحاکم لا تحل حراما، ۲/ ۱۶۸
السنن للنسائی، باب ما یقطع القضاء ۲/ ۲۶۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۱۴۹
شرح السنۃ للبغوی، ۲/ ۳۶۴ ☆ التفسیر للبغوی، ۶/ ۱۴

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۵۱۱

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الرؤیا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔خواب

## (۱)حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما یکثر أن یقول لأ صحابہ : ھل رأی أحد منکم ؟ قال : فیقص علیہ من شاء اللہ أن یقص ۔ صفائح اللجین ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوۃ الغداۃ یقول : ھَلْ رَأی أحَدٌ مِنْکُمُ اللَّیْلَۃَ رُؤیَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۱۲م صفائح اللجین ص ۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲)اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادۃ الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۱۸۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤیا بعد صلوۃ الصبح ، ۱۰۴۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد ، با ب ففی الرؤا، ۶۸۴/۲
الموطا لمالک ، ۹۵۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۷۵/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤا بعد صلوۃ الصبح ، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲
السنن لابی داؤد ، با ب فی الرؤیا، ۶۸۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَاالْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْریٰ مِنَ اللّٰهِ ، وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے، اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۳۔ **عن** أبی رزین العقیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ، وَهِیَ عَلٰی رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يَحُدِثْ بِهَا ، فَإِذَا يَحُدِثْ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تَحُدِثْ بِهَا إِلَّا لَبِيْبًا أَوْ حَبِيْبًا ۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

---

۱۸۴۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا لصالحة ، ۲۸۶/۲
التمهید لابن عبد البر، ۲۸۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۴/۷
الجامع الصغیر للسیو طی، ۲۶۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۰۳، ۳۶۷/۱۵
۱۸۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۸۱/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۳/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۰۵، ۳۶۷/۱۵
۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤیا ، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کردیتا ہے تو گرجاتا ہے۔ لہذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔۱۲م

۱۸۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

---

۱۸۴۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من راى النبى فى المنام ، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذى، باب الرؤيا ، ۵۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/۴

۱۸۴۵۔ الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات ، ۵۱/۲
الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغليل للالبانى، ۱۲۸/۸ ☆

۱۸۴۶۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲۴۲/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱۴/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۱۴۱۲، ۳۶۸/۱۵
فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۴/۱۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۵۵/۱۱

۱۸۴۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲۸۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۷۵/۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ عن حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤیَا الصَّالِحَةِ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰی لَهٗ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قول الله سبحانه : لهم البشری فی الحیاة الدنیا و الآخرة، قال : هِیَ الرُّؤیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا "مومنین کیلئے دنیا وآخرت میں بشارت ہے" تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ عن عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

---

۱۸۴۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۵ صحیح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲/۳۸۶

الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۲/۵۱

۱۸۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۷۵

۱۸۵۱۔ **عن** أم کرز الکعبیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدُ اِنْقَطَعَتُ فَلاَ رَسُوُلَ بَعُدِیُ وَ لاَ نَبِیَّ ، قال فشق ذلک علی الناس فقال : لٰكِنَّ الْمُبَشِّراتِ ، فقالوا : یا رسول اللہ ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِیَ جُزُءٌ مِّنَ أَجُزَآءِ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت ونبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول :لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةَ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : اَلرُّؤيَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴۰۴/۵ ☆ الحامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۵/۲
۱۸۵۲۔ الحامع للترمذی، باب ذهبت النبوه و بقیت المبشرات ، ۵۱/۲
الحامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۳/۱
۱۸۵۳۔ الحامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳۵/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۰۳/۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۱۸، ۳۷۰/۱۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۳۸/۱۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۹/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔ ۱۲م

۱۸۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: کشف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الستارۃ فی مرضہ و الصفوف خلف ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: أَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃَ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔ ۱۲م

۱۸۵۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: اِذَا رَأٰی أَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّھَا فَاِنَّمَا ھِیَ مِنَ اللّٰہِ، فَلْیَحْمَدُ اللّٰہَ عَلَیْھَا وَ لْیُحَدِّثْ بِھَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہٰذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ ۱۲م

صفائح اللجین ص ۶

۱۸۵۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۸۵۴۔ السنن لابن ماجہ، باب الرؤیا الصالحۃ، ۲/۲۸۶
السنن الکبری للبیہقی، ۲/۸۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۴۲۸
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۲۴، ۱۵/۲۷۱ ☆
۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۲/۱۰۳۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۴
۱۸۵۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲/۲۴۱

علیہ وسلم رُؤیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

## (۳) براخواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَأی أَحَدُکُمُ الرُّؤیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَلیٰ یَسَارِہٖ ثَلاَثًا وَ لْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلاَثًا ،و لْیَحُوِّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِی کَانَ عَلَیْہِ ۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو جائے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۸۵۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۱/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی الرؤیا ، ۶۸۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴/۱ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳۹۲/۴
شرح السنۃ للبغوی ، ۲۰۷/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۰/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۴۱۳۸۶، ۳۶۳/۱۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۸۴/۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

# ۱۔ مقدار طعام

## (۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مَلأَ آدمِیٌّ وَ عَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنِہٖ ، بِحَسْبِ اِبْنِ آدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ ، فَاِنْ کَانَ لَامُحَالَۃَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِہٖ ، وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِہٖ،وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں،اور اگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے،تہائی پانی کیلئے، اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

## (۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔عن اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ کثر الاکل ، ۲/۶۰
السنن لابن ماجہ ، باب الاکثار فی الاکل ، و کاھیۃ الشبع ، ۲/۲۴۸
المستدرک للحاکم ، ۴/۲۳۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۱۳۶ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۸۷۰، ۱۵/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۵۲۸
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳/۴۰۳
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴۴۸
المغنی للعراقی، ۲/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۴۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۰ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۰۹
مناھل الصفا ، ۱۳ ☆ الاحکام النبویۃ للکحال ، ۲/۱۱
۱۸۵۹۔ مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۴۲۳۸ ☆ الکامل لابن عدی،

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات وبرکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔آداب طعام

## (۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اَکَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَکُمْ ، فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ ، وَ اِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِیْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھوتو جوتے اتارلوکہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہےاور یہ اچھی سنت ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگراس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھار ہا ہےاور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتارے،اوراگر میز پر کھاتا ہےاور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاری کی ہے۔اس سے دور بھاگےاور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبہ بقوم وھو منھم ،جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔　　فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کرتناول فرماتے۔۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

---

۱۸۶۰۔ المستدرك للحاكم، ۱۱۹/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٠٧٢٦، ٢٣٥/١٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۳/۵ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۳۶۳
السنن للدارمی، ۲۶۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۶/۱
المسند لابی یعلی، ۱۸۷/٤ ☆
۱۸۶۱۔ كتاب الزهد لاحمد، ☆
۱۷۶۲۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۱٤/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٠٧٠٨، ٢٣٢/١٥

وسلم یضعها علی الحضیض و یقول :اِنَّمَا اَنَا عَبۡدٌ اٰکُلُ کَمَا یَاۡکُلُ الۡعَبۡدُ ، وَ اَشۡرَبُ کَمَا یَشۡرَبُ الۡعَبۡدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

۱۸۶۳۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارہ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

## (۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

۱۸۶۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفۃ و قال: اِنَّکُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ فِی اَیَّۃِ الۡبَرَکَۃُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۱۸۶۵۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أمر نا أن نسلت القصعۃ و قال: فَاِنَّکُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ فِی اَیِّ طَعَامِکُمُ الۡبَرَکَۃَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

---

۱۸۶۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ☆
۱۸۶۴۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب لعق الاصابع ، ۲/۱۷۵
۱۸۶۵۔ الصحیح لسملم ، باب استحباب لعق الاصابع، ۲/۱۷۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لعق الاصابع، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۹۰ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی االله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِي آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَكَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲

السنن لابن ماجه ، باب تنقیة الصحفة ، ۲۳۵/۲

المسند لاحمدبن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۷۸۷، ۲۴۷/۱۵

شرح السنة للبغوی، ۳۱۶/۱۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲

۱۸۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆

۱۸۶۸۔ کنز العما للمتقی، ۳۵۳/۱۵ ☆

۱۸۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبيها رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ لُعُوْقَ الْقَصْعَةِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا طَعَامًا ۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهٗ أَشْبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالی اسکو دنیا وآخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبيصة بن هلب عن ابيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فقال : لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِی نَفْسِكَ شَیْءٌ ضَارَعَتْ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةُ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

---

۱۸۷۰۔ کنز العما ل للمتقی، ۵/ ۲۷ ☆

۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۲۶۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۱۵/ ۲۴۷

۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب کراهیة لاتقذر للطعام ، ۲/ ۵۳۱

# (۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ۔ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی انیتهم فقال: اِسْتَغْنَوْا عَنْهَامَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوا مِنْهَا وَاشْرَبُوْا ۔

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔ سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔ اور اگر دوسرے برتن نہ میں تو انہیں دھو کر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴ ۔ **عن** أبی ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنْقُوْهَا غَسْلًا وَ اطْبَخُوْا فِیْهَا ، وَنَهٰی عَنْ أَکْلِ ذِیْ نَابٍ ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔ فرمایا: خوب دھو کر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔　فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلك علینا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ ۱۲م

---

۱۸۷۳ ۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱/۹۰

۱۸۷۴ ۔ الجامع للترمذی ، باب الاکل فی آنیة الکفار ، ۲/۲

۱۸۷۵ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب ، ۲/۵۳۶

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمع الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم توضؤا من مزادة امرأةمشرکة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه أن عمر رضی ا للہ تعالی عنه توضأ من ماء فی جرة النصرانیه ۔ فتاوی رضویہ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان ابا ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنه سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم افتنا فی آنیة المجوس اذا اضطر رنا الیها قال : اِذَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ وَ اطْبُخُوْا فِیْهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول اللہ ! انا بارض

---

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام ، ۱/۵۰۴
الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۱/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۳۴
۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،
۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب ، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴
۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنیة المجوس و المیتة ، ۲/۸۲۶
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الانتفاع بآنیة المشرکین ، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه ، باب صید الکلب ، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۸۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۳

قوم اهل الكتاب، افنأكل فى آنيتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ هَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوْا فِيهَا ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگر انکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھوکر کھا پی سکتے ہو۔۱۲م

۱۸۸۰ـ عن أبى ثعلبة رضى الله تعالى عنه انه سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقا ل : اِنا نحاوز أهل الكتاب وهم يطبخون قدور هم الخنزير و يشربون فى آنيتهم الخمر ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوْا فِيهَا وَ اشْرَبُوْا ، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انکے برتنوں کے علاوہ تم کو ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیؤ۔اور اگر انکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کو دھوکر استعمال کرسکتے ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۳

## (۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱ـ عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان يهوديا دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خبز شعير و اهالة سخنة فاجابه۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور ایسی چربی جس میں بو ہو کی دعوت کی۔حضور نے منظور فرمائی۔۱۲م

---

۱۸۸۰ـ السنن لابى داؤد ، باب فى استعمال آنية اهل الكتاب، ۲/۵۳۷

۱۸۸۱ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۱۱

# (۶) جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

۱۸۸۲۔ **عن** وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِجْتَمِعُوْا عَلیٰ طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكُ لَكُمْ فِيْهِ ۔

**حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔ ۱۲م**

۱۸۸۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: كُلُوْا جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا ، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ ۔

**امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔**

www.alahazratnetwork.org

۱۸۸۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اَلْبَرَكَةُ فِی ثَلٰثَةٍ ، فِی الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيْدِ وَالسُّحُوْرِ ۔

**حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔** راد القحط والوباء ص ۱۵

---

۱۸۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجتماع علی الطعام ، ۲۳۶/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۷/۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱۰۳/۳
كشف الخفاء للعجلونی، ۴۸/۱ ☆

۱۸۸۳۔ السنن لابن ماجه ، باب اجتماع علی الطعام ، ۲۳۶/۲
كنز العمال للمتقی، ۴۰۷۱۳، ۲۳۳/۱۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۳۳/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۷/۵
مشكوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۷ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۵۱/۲
التفسیر لابن كثیر ، ۹۴/۶ ☆

۱۸۸۴۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ۳۰۸/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۵۵۱/۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۳۷/۲
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۵۷/۱ ☆

١٨٨٥۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ ، يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

١٨٨٦۔ **عن** جابر رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ فِيهِ الْاَيْدِيْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

## ﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

راد القحط ص ١٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

١٨٨٥۔ الصحيح لمسلم ، باب طعام الثنين يكفى الثلاثة ، ١٨٦/٢
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فى طعام الواحديكفى الاثنين ، ٤/٢
السنن لابن ماجه ، باب طعام الواحديكفى لاثنين ٢٣٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٠٧/٢ ☆ السنن للدامى، ١٠٠/٢
المعجم الكبير للطبرانى، ٢٧٨/٧ ☆ مجمع لزوائد للهيثمى، ٢١/٥
المصنف لابن ابى شيبة ، ١٣٤/٨ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ١٩٥٥٧
شرح السنة للبغوى، ٣٢٠/١١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٩/٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤١٧٨ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٣٥/٩
الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٣٣/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٠٧٢١، ٢٣٤/١٠
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٢٨/٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٣٧٩/٦
المسند للعقيلى، ١٨٥/٣ ☆ السلسلة لصحيحة للالبانى، ١٦٨٦
١٨٨٦۔ مجمع الزوائدللهيثمى، ٢١/٥ ☆ الترغيب و الترهيب للنمذرى، ١٤٠/٣

# ۲۔ دعوت

## (۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

## (۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلیٰ غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَ خَرَجَ مُغِیْرًا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلا جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

---

۱۸۸۷۔ الصحیح لمسلم ، باب لا تحل المطلقۃ ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابۃ الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۲ ☆

۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ ، ۵۲۵/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں ۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی ۔اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے ۔اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے ۔او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے ۔اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ۔آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر کھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلایا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۲/۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ کھلانے پلانے کی فضیلت

## (۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِیُ مَلٰٓئِکَتَهٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الہی کی بے تعظیمی ہے۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص ۱۵

## (۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔ **عن** سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه انه اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : ای الصدقة اعجب الیك ؟ قال : الماء ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔۱۲م

---

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۶۸

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ۱/۲۳۶

## (۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَى الْمَآءِ، تَتَنَاثَرُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز اہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۲۲

## (۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ، كَسَوْتَ عَوْرَتَهُ، أَوْ أَشْبَعْتَ جُوْعَتَهُ، أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۸۹۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهُ ۔ راد القحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شئی مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

---

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۶/۴۰۳ ☆ میزان الاعتدال ، ۱/۲۳۶
لسان المیزان لابن حجر ، ۶/۶۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۳، ۴/۲۵۹
۱۸۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/۳۹۴
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۸ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۳۹۶
تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ۲/۱۳۷ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۲/۶۶
الفوائد المجموعہ للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرۃ الموضوعات للسیوطی، ۶۷
المغنی للعراقی، ۲/۱۲ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۳/۴۶

۱۸۹۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ راد القحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَان ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

راد القحط والوباء ص ۱۲

## (۵) کھلانا اور سلام کو روج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

---

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷

۱۸۹۵۔ المستدرك للحاكم ، ۵۲۴/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام ، ۹۳/۲

الترغيب والترهيب للمنذری، ۲۶۲/۱ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرك للحاكم ، ۱۲۹/۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۶۳/۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

نِیَامٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ راد القحط والوباء ص ۱۳

## (۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰی يُشْبِعَهٗ، وَ سَقَاهُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی يُرْوِيَهٗ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِأَةِ عَامٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

راد القحط والوباء ص ۱۳

www.alahazratnetwork.org

## (۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ راد القحط والوباء ص ۱۴

---

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۶۵/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۳/۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۰/۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجہ، ۳۳۵۷، باب الضیافۃ، ۲۴۰/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

## (۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّى عَلىٰ أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

## (۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ عن أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلضَّيْفُ يَأْتِى بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ عن الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِىْ فِى اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأَنْ أُعْطِىَ أَخًا لِىْ فِى اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِأَةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۷۲/۳

۱۹۰۱۔ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ۶۸/۲ ☆ تاريخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحيحة للالبانى، ۳۰۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کوایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کوروپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کوایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پرسوروپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ عالیٰ وجھه الکریم قال : لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

## (۱۱) ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

www.alahazratnetwork.org

۱۹۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤکل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جوایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر وریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

---

۱۹۰۳۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۶۸

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد ، باب فی طعام المتبارئین ۲/۵۲۷

المستدرك للحاکم ، ۴/۱۲۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۳۰

## (۱۲) پرہیز گاری کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَأْکُلُ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۲۶

## (۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش التمرعما فیہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من یومر ان یجالس ، ۲/۶۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۸
المستدرك للحاکم ، ۴/۱۲۸ ☆
۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۸ حسن

# کتاب الاضحیۃ

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔قربانی

## (۱)صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۵۲۱/۶

## (۲)قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا ۔

www.alahazratnetwork.org

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔۱۲م

## (۳)حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين ، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

---

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه ، باب الاضاحی واجبتهی ام لا ، ۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم ، ۲۳۲/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱٦۹، ۸٦/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی، ٥٤۰/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۰/۹
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲٤/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳٦۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱۹۷/۱۰ ☆
كنز العما ل للمتقی، ۱۲۱۷٥، ۸۸/٥ ☆ الطبقات الكبری لابن سعد، ۱٤۰/۷
۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من ذبح الضاحی بيده ، ۸۳٤/۲
الصحيح لمسلم ، باب استجاب الصحيحة ، ۱٥٥/۲
الجامع للترمذی، باب الاضحية بكشين ، ۱۸۰/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين ، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

## (۴) قربانی کی دعا

www.alahazratnetwork.org

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال عند التضحيه : اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ۔ اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

## (۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

---

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ، باب اضاحی رسول الله ﷺ ، ۲/۲۳۲
السنن لابی داؤد ، باب ما يستحب من الضحايا ، ۲/۳۸۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۰۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۳۷۹
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ السنن لابی داؤد، ۲/۳۸۶
۱۹۱۲۔ الصحيح لمسلم ، باب سن الضيحة ، ۲/۱۵۵
السنن لابی داؤد ، باب ما يجوز من السنن فی الصحايا، ۲/۳۸۶
السنن لابن ماجه ، باب ما يجزئ من الضاحی، ۲/۲۳۴
السنن للنسائی، باب السنة ولاجزعة ، ۲/۱۸۰

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّةً اِلَّا أنْ يَّعْسِرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِّنَ الضَّانِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو۱۲م　　فتاوی رضویہ ۸/۴۰۱

## (۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

## (۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

www.alahazratnetwork.org

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدا لله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امر نا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشرك فى الابل و البقر كل سبعة منافى بدنة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اشتركنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة ، فقا ل رجل لحابر : ايشترك فى البدنة ما يشترك فى الجزور ؟ قال : ما هى الا من البدن ۔

---

۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاضحية للمسافر و النساء ، ۸۳۲/۲
الصحيح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فى الهدى، الخ، ۴۲۴/۲
۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فى الهدى، ۴۲۴/۱
السنن لابى داؤد ، باب البقر و جزروعن كم يجزى، ۳۸۸/۲
السنن لابن ماجه ، باب عن كم تجزئ البدنة ، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۳
۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فى الهدى، ۴۲۴/۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۴۵۱/۸

۱۹۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحضر الاضاحی ، فذبحنا البقرۃ عن سبعۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ فتاوی رضویہ ۴۵۱/۸

## (۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

۱۹۱۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قالوا: یا رسول اللہ ! اِن الناس یتخذون الأسقیہ من ضحایا ھم و یحملون فیھا الودک ، فقال : و ماذاک ؟ قالو ا : نھیت أن توکل لحوم الأضاحی بعد ثلث ۔ قال : اِنَّمَا نَھَیۡتُکُمۡ مِنۡ أَجَلِ الدَّافَّۃِ فَکُلُوۡا وَ ادَّخِرُوۡا وَ تَصَدَّقُوۡا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اوران میں چربی ڈھوتے ہیں ۔فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے :ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔فرمایا: مین نے تمھیں ذخیرہ

---

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی، باب فی الاشتراک لی الاضیحۃ ، ۱۸۱/۱
السنن للنسائی، باب ما یجزی علیہ البقر ، ۱۸۱/۲
۱۹۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یو کل من یحوم لاناقی ۸۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان من النھی عن اکل ، ۱۵۸/۲
السنن الابی داؤد ، باب حبسن لحوم الدضاحی، ۳۸۸/۲
السنن لابن ماجہ ، ، باب اذخار لحوم الحوم الضاحی، ۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۱/۶

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرواب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۲

۱۹۱۸۔ **عن** نبشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ ائْتَجِرُوْا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھار کھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۴

## (۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِیَّةٍ فَلَا أُضْحِیَّةَ لَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بریدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کُلُوْا مَا بَدَالَکُمْ وَ أَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأکوع رضی الله تعالیٰ عنه قا ل:قال رسول الله صلی

---

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹

۱۹۱۹۔ المستدرك للحاکم ، ۲/۳۹۰ ☆ السنن الکبری لبیهقی، ۹/۲۹۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰ ☆ کنز العمال للتمقی، ۱۳۳۰۵، ۵/۳۷۵
نصب الرایة لزیلعی، ۴/۲۱۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۵۶

۱۹۲۰۔ السن الکبری للبیهقی، ۹/۲۹۱ ☆

۱۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یؤکل من لحوم الضاحی، ۲/۸۳۵
السنن لابی د اؤد ، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
الجامع للترمذی باب فی الرخصه فی کلها بعد ثلاث، ۱/۱۸۲
السنن للنسائی، باب ادخار من اضاحی، ۲/۱۸۴
السنن لابن ماجه ، ۲/۲۳۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ ۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیرہ کرلو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

## (۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائۃ بدنۃ فامرنی بلحومھا فقسمتھا ، ثم امرنی بجلالھافقسمتھا ثم بجلود ھا فقسمتھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کرکے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔ ۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : بعثنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومھا،

---

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان النھی عن اکل لحوم الاضاحی، ۲/ ۱۵۹
المستدرك للحاكم، ۴/ ۲۳۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ۲۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴ ☆

۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بھاالبدن ۱/ ۲۳۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الھدی، ۱/ ۴۲۴
السنن لابن ماجہ ، باب جلود الاضحیۃ ۲/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۷۹ ☆

۱۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الھدی، شیئا ، ۱/ ۲۳۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ثم أمرنی فقسمت جلالها وجلودها ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کردیں۔ ۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :امرنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیھا شیئا فی جزارتھا ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہوجاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔ ۱۲م

۱۹۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا ، و لا یعطی فی جزار تھا شیئا۔

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت ، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کردوں ۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان یجلل بدنہ القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بھا الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا۔

---

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، | باب لا یعطی الجزار من الھدی شیئا ، | ۱/۲۳۲ |
| ۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، | با ب لا یعطی الجزار من الھدی شیئا ، | ۱/۲۳۲ |
| الصحیح لمسلم، | باب الصدقۃ للحوما الھدایا، | ۱/۴۲۳ |
| ۱۹۲۷۔ المؤطا لمالک ، | العمل فی الھدی حین یساق | ۱۴۸ |

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم ونازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے ۔قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔۱۲م

۱۹۲۸۔ **عن** مالك رضی الله تعالی عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضی الله تعالیٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهمايصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال : كان يتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھادیا گیا۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟فرمایا:صدقہ کردیا کرتے تھے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۵

۱۹۲۹۔ **عن** أسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتی يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتی يكون يوم عرفة فيلبسها اياهاحتی ينحرهاثم يتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے ۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کردیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۶

---

۱۹۲۸۔ الموطا لمالک — العمل فی الهدی حين يساق، — ۱۴۸

۱۹۲۹۔ ابن المنذر

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الصید والذبائح

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ذبیحہ

## ۱۔ اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا اُنْهِرَ الدَّمُ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔ ۱۲م

۱۹۳۱۔ عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت : یا رسول اللہ ! ان نصید صیدا فلا نحد سکینا الا الظرارۃ و شقۃ العصا ، قال : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔ صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک، فرمایا: خون بہاؤ، جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔ ۱۲م

۱۹۳۲۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی

---

۱۹۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما انھر الدم من العصب ، ۸۲۷/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الذبح بکل ماانھر ، ۱۵۶/۲
الجامع للترمذی ، ۱۸، باب فی الزکاۃ با لقصب ، ۱۸۰/۱
السنن لابی داؤد ، باب فی ذبائح اھل الکتاب ، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجہ ، باب ما یذکی بہ ۲۲۹/۲
السنن للنسائی، باب النھی عند الذبح بالظفر ، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۲/۴
نصب الرایۃ للزیعلی، ۱۸۶/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما یذکی بہ ، ۲۳۶/۲
السنن لابی داؤد ، باب الذبیحۃ بالمروۃ ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۴/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۸/۴
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲۵۹/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۷/۳

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذبیحۃ باللیط فقال : کُلُ مَافَرَی الْاَوْدَاجَ اِلَّاسِنٌّ اَوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھاردار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

## (۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲ ☆ فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

## (۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَیْفِہٖ ذَبِیْحَۃً کَانَتْ فَدَآئَہٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

---

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر اللہ ۲/۱۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۸
السنن الکبری للبیھقی، ۸/۲۳۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۰۲
۱۹۳۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۶ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/۳۴

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہوسکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۱۲/۶

## (۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِيْ ذَبَآئِحِهِمْ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔اور جہاں مجوس ذابح ہو۔یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

---

۱۹۳۵۔ الموطا لمالك، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴۳۲/۶
الاصابة لابن حجر، ۸۸/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۹/۹ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔حرام جانور

## (۱)مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ اَکْلُھَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

## (۲)زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینة و هم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم ، فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَةِ وَ ھِیَ حَیَّةٌ فَھُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳)پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:نهی رسول اللہ صلی

---

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم ، باب طهارة جلود المیتة ، ۱/ ۱۵۸
الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة ، ۲/ ۸۳۰
السنن لابی داؤد ، باب فی احب المیتة ۲/ ۵۶۹
۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت ، ۱/ ۱۷۹
السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهیمة و هی حیة ، ۲/ ۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۱۸ ☆
۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۲/ ۸۲۹
الصحیح لمسلم ، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة ، ۲/ ۱۴۹
السنن لابن ماجه، با ب تحریم الحمر الهلیته ، ۲/ ۲۳۸
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته ، ۲/ ۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۲۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا ھلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۳۶۵

## (۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

## (۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹۴۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ھا فی زنبیل فخرج راسھا من جانب و ذنبھا من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جاکر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔فرمایا: کتنے کو لی؟

---

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۲/۸۶۰
الصحیح لمسلم ، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ۲/۱۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۳۲ ☆ الد رالمنثو رللسیوطی، ۳/۵۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۵/۳۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۶۵۴
۱۹۴۰۔ المبسوط لمحمد ،

www.alahazratnetwork.org

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

## (٦) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

١٩٤١ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يكره من الشاة سبعا، المرارة و المثانة ، و الحيا ، و الذكر ، و الانثيين ، والغدة و الدم ـ و كان احب الشاة اليه مقدمها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

١٩٤١ـ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٧٠ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٨٧٧١
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٣٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٧/١١٥
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٣٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٢١٥، ٧/١١٥

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

# كتاب الطب والرقى

WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ مرض ودوا

## (۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ **عن** أسامة بن شريك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرِمَ ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی و سیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

## (۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

۱۹۴۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔　سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے۔

---

۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد، 　باب الرجل يتداوى، 　۲/ ۵۳۹
السنن لابن ماجه، 　باب ما انزل الله داء الا الخ، 　۲/ ۲۵۳
كنز العمال للمتقى، ۲۸۰۷۶، ۱۵/ ٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۹۶
اتحاف السادة للزبيدى، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰/ ۱٤٥
۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية ☆

۱۹۴۴۔ **عن** عوف بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله فى صحفة و ليغسلها بماء السماء و ليا خذ من امراته درهما عن طيب نفسة منها فليشتربه عسلا فليشربه فانه شفاء ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۹

## (۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ **عن** أُم المؤمنين أُم اسلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔۱۲م

جد الممتار ۱/۱۳۴

## (۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا يَقُوْلُ ، أَوْ أَتٰى اِمْرَأَةً حَائِضًا ،أَوْ أَتٰى اِمْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

---

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنية ،

۱۹۴۵۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۹۶۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۸۶ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/۷۹
كنز العمال للمتقى، ۲۸۳۱۹، ۱۵/۵۲ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۴/۷۴
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۲۷۶ ☆

۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجه ، باب النهى عن ايتان الحائض، ۱/۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۰۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۱۱۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۰۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/۳۴
المطالب العالية لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۲/۱۸۱
كنز العمال للمتقى، ۱۷۶۸۵، ۶/۷۴۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/۲۱۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی کاہن کے پاس جائے اوراسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: مَنْ أَتٰی عَرَّافًا أَوْ کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اوراس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔　　فتاوی افریقہ ۱۸۸

## (۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

www.alahazratnetwork.org

۱۹۴۸۔**عن** أم المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: مَنْ أَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کے پاس جاکر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلۃ بن الأسقع رضی اللہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

---

۱۹۴۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۸/۱۲۵ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۳۶
جامع صغیر لسیوطی، ۲/۵۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۸، ۶/۷۴۹
۱۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الکہانۃ، و اتیان الکہان، ۲/۲۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۲۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۱۲۸
الجامع الصغیر للسوطی، ۲/۵۰۵ ☆
۱۹۴۹۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۳۵ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۱۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۶، ۶/۷۴۹

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أتٰی کَاھِنًا فَسَألَہٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْہُ التَّوْبَۃُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً، فَإنْ صَدَّقَہٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی کاہن کے پاس جاکر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔اوراگروہ اس کی بات پریقین رکھے توکافرہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتٰب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ
(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

## المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

## جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتٰب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاٰثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب________ **جلد چہارم**

اصلاح ونظر ثانی________ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج________ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ________ مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ......... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد________ (۱۰۰۰)

سن اشاعت________ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت________

www.alahazratnetwork.org

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۱

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الادب

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# اجمالی فہرست



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔لباس

## (۱) کپڑے اتار کر تہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُوْنَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ اَحَدُکُمْ ثَوْبَہٗ فَلْیَطْوِہٖ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْھَا اَنْفَاسُھَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہ کردیا کرو کہ اس کا دم راست ہوجائے کہ شیطان تہ کپڑے کونہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْھَا اَرْوَاحُھَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْہُ وَ اِنْ وَجَدَہٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُہٗ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے۔اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْہِ اَحَدٌ اِلَّا نَامَ عَلَیْہِ الشَّیْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔۱۲م

---

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۲۹۹/۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۲۹۹/۱۵

۱۹۵۲۔ ابن أبی الدنیا ☆

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔
فتاوی رضویہ ۷۵/۳

## (۲) پاجامہ کا استعمال

۱۹۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أَجَلُ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيُلِ وَ النَّهَارِ فَاِنِّی أُمِرُتُ بِالسَّتْرِ فَلَمُ أَجِدُ شَيُئًا أَسْتَرَمِنُهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر وحضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ہوا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

۱۹۵۴۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

---

۱۹۵۳۔ المسند لا بی یعلی ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲۷۳/۱۰
السلسلة الضعيفة للالبانی ، ۸۹ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی ۴۷/۳
۱۹۵۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب لبس السراويل ، ۲۶۴/۲
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ۱۹۵/۲

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔۱۲م

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا ۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تھذیب الامام النودی ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۳/۹

## (۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۹۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَ عَلیٰ مُوْسٰی عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَآءُ صُوْفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوْفٍ وَ جُبَّةُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۵/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چڑے کی تھیں۔۱۲م

---

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی　باب الرحجان فی الوزن　۱۹۵/۲
۱۹۵۶۔ المستدرك للحاكم،　۲۸/۱

## (۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔۱۲م

## (۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْ وِلَاتِ مِنْ أُمَّتِی، يَاأَيُّهَا النَّاسُ ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِيْلَاتِ ، فَاِنَّهَا مِنْ أَسْتَرِثِيَابِكُمْ وَ حَصِّنُوْ بِهَا نِسَآئَكُمْ اِذَا خَرَجْنَ ۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اور ان کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

---

۱۹۵۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر　۱۴۹/۲

۱۹۵۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۲/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۱/ ۳۱۲
میزان الاعتدال للذهبی، ۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۴۵۹/۱۵
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۴۳/۲ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۱۴۶
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲۷۲/۲ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلا شبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستنان تقریرا کما علمت ۔ لا جرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا:لیس السروایل سنة و ھو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٨٤/٩

## (٦) ریشم کا لباس ناجائز ہے

١٩٥٩۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَاِنَّہٗ مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْآخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

١٩٦٠۔ **عن** ام المؤ منین جویریة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِیْرٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

١٩٦١۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ تَلْبَسْہُ فِی الْآخِرَةِ ۔

---

١٩٥٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشہ للرجال ، ٨٦٧/٢
الصحیح لمسلم ، کتاب اللباس ١٩١/٢
السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر ٢٥٣/٢
المستدرک للحاکم ١٩١/٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ٩٦/٣
١٩٦٠۔ المسند لا حمد بن حنبل ١٣٩/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٤٢/٢
المعجم الکبیر للطبرا نی ، ٦٥/٢٤ ☆
١٩٦١۔ السنن للنسائی ، باب التشدید فی لبس الحریر، ٢٥٢/٢

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

١٩٦٢۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِي الآخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

١٩٦٣۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أخذ حریرا بشماله وذهبا بیمینه ، ثم رفع بهما یدیه فقال : اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ اُمَّتِي۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

١٩٦٤۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : من لبس ثوب حریر ألبسه اللہ تعالیٰ یوما من نار لیس من أیامکم ،ولکن من أیام اللہ تعالیٰ الطوال قال تعالیٰ :

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ١٩٦٢۔ | الجامع الصحیح للبخاری | باب لبس الحریر و افتراشه للرجال | | | ٨٦٧/٢ |
| | الصحیح لمسلم ، | با ب تحریم الاستعمال اناء الذهب الخ، | | | ١٨٩/٢ |
| | السنن للنسائی ، | باب التشدید فی لبس الحریر ، | | | ٢٥٣/٢ |
| | الجامع الصغیر للسیوطی ، | ١٥٦/١ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی ، | ٢٨٥/١٠ |
| | تاریخ بغداد للخطیب | ٣٤٩/١١ | ☆ | کنز العمال للمتقی ، ٤١٢٠٨ | ٣١٩/١٥ |
| ١٩٦٢۔ | الجامع للترمذی، | باب ما جاء فی حریر و الذهب، | | | ٢٠٥/١ |
| | السنن لابی داؤد ، | باب الحریر للنساء | | | ٥٦١/٢ |
| | السنن لابن ماجه ، | باب لبس الحریر و الذهب، | | | ٢٥٧/٢ |
| | المسند لاحمد بن حنبل، | ١١٥/١ | ☆ | شرح السنة للبغوی، | ٥٦/١٢ |
| | کنز العمال للمتقی، ٤١٢٠٧، | ٣١٨/١٥ | ☆ | مشکوة المصابیح للتبریزی، | ٤٣٩٤ |
| | مجمع الزوائدللهیثمی، | ١٤٣/٥ | ☆ | الترغیب والترهیب للمنذری، | ٩٦/٣ |
| | السنن الکبری للبیهقی، | ٤٢٥/٢ | ☆ | | |
| ١٩٦٤۔ | المعجم الکبیر للطبرانی، | | ☆ | | |

وَاِنَّ يَوْمَ عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جوریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۵

## (۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ يَلْهَبُ فِيْهِ النَّارُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔ صفائح اللجین ص ۵۴

www.alahazratnetwork.org

## (۸) سرخ کپڑا مرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِيَّاكُمْ وَ الْحُمْرَةَ ، فَاِنَّهَا مِنْ زِيِّ الشَّيْطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

---

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب من لبس شهرة من الثياب ، ۲۶۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۴۲/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱۱۶/۳
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۵۳/۳ ☆
كنز العمال للمتقى، ۴۱۱۶۹، ۲۹۴/۱۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۲/۲
شرح السنة للبغوى، ۴۶/۱۲ ☆
۱۹۶۶۔ كنز العمال للمتقى، ۴۱۱۷۸، ۲۹۵/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۹۳۴۸
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۴۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۰/۵

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر ا اور مزعفر۔ یعنی کم وکیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر و اخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۷

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam

## (۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنۡ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالی

---

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۰٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۲۳۷، ۱۰/۳۲٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۷۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۲۱
المسند للعقیلی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/۲۵۱
تلبیس ابلیس لابن الحوزی، ۲۳۹ ☆

علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال ، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔اور جنگل کے اکے لئے سوار کو۔یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ثَلٰثَةٌ لَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ اَبَدًا، اَلدَّیُّوۡثُ وَ الرَّجُلَۃُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدۡمِنُ الۡخَمَرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

www.alahazratnetwork.org

۱۹۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَنۡظُرُ اللّٰهُ اِلَیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ، اَلۡعَاقُّ لِوَالِدَیۡهِ ، وَا لۡمَرۡاَۃُ الۡمُتَرَجِّلَۃُ الۡمُتَشَبِّهَةِ بِالرِّجَالِ وَ الدَّیُّوۡثُ ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل رسول الله صلی

---

۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۵/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱٤/۱
السنن للنسائی، زکاۃ ۱٦ ☆

۱۹۷۰۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۲٦٥/٥ ☆ المستدرک للحاکم ۱٤٦/٤
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۷۸/٤ ☆ المسند لا بی عوانة ٤٠/١
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱۵/۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۳٤/۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۱۹/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳۳۹/۱
کنز العمال للمتقی ، ٤۳۸۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٦۷٤
التفسیر لا بن کثیر ، ٤۷٠/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳٠۸/۳

۱۹۷۱۔ السنن للنسائی، با ب المنان بما اعطی ۲۷۵/۱
المستدرک للحاکم ، ۷۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَ الدَّيُّوْثُ، وَ رِجْلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ يُصْبِحُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَ يُمْسُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ يَأْتِي الْبَهِيْمَةَ،وَالَّذِي يَأْتِي بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

www.alahazratnetwork.org

۱۹۷۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَاَمَّنَتْ عَلَيْهِمْ مَلآئِكَتُهٗ ، اَلَّذِي يَحْصِنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا يَتَزَوَّجُ وَ لَا يَتَسَرّٰى لِئَلَّا يُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُنْثٰى، وَ مُضَلِلُ الْمَسَاكِيْنَ ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

---

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۹۸۲، ۱۶/۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۶/ ۲۷۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳/ ۱۰۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/۲۸۷
۱۹۷۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۸/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/ ۲۵۱

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلآئِكَةُ ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهٗ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثٰى فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِي يُضِلُّ الْأَعْمٰى ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ و السَّلامُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا وآخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۹۷۵۔ **عن** بعض الشیوخ رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلآئِكَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَكَّرَتْ ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَى الطَّرِيْقِ يَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰى، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِي يَوْمِ مَسْغَبَةٍ ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۴/۹

---

۱۹۷۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۰۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۲۵/۸

۱۹۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۳، ۷۳/۱۶ ☆

## (١٠) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦۔ عن عبد الله بن ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قیل لعائشة رضی الله تعالیٰ عنها : ان امراة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجلة من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩

## (١١) مرد و عورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

١٩٧٧۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأةِ وَ الْمَرْأةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ۔

---

١٩٧٦۔ السنن لا بی داؤد، باب فی لباس النساء ٢/٥٦٦
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٤٧٠

١٩٧٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبهین بالنساء ٢/ ٨٧٤
السنن لا بی داؤد باب فی لباس النساء ٢/٥٦٦
المسند لا حمد بن حنبل، ١/ ٢٥٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٤٤٦
محمع الزوائد للهیثمی ، ٨/ ١٠٣ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٣/ ١٠٣

١٩٧٨۔ المسند لا بی داؤد، باب لباس النساء ٢/ ٥٦٦
المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/ ٣٢٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٢/ ١٢١
الترغیب والترهیب للمنذری ٣/ ١٠٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٢٦٣
کشف الخفاء للعجلونی، ٢/٢٠٦ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ ۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان امراة مرت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متقلدة قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنِّثِيْنَ مِنْ بُيُوْتِكُمْ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراة من ذیلها ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنها ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

---

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤٦

۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجهم ، ۲/ ۸۷٤

السنن لا بی داؤد باب الحکم فی المخنثین ، ۲/ ٦٧٥

المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤٦

مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۰٥

۱۹۸۱۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذیل المراۃ کم یکون ، ۲/ ۲٦٤

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت، عرض کیا: پھر تو بے ستری ہوسکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

## (۱۴) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر نا جائز ہے

١٩٨٢ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلیٰ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔ ۱۲م

١٩٨٣ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَيَّلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

١٩٨٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

---

١٩٨٢ ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب من جرثوبه من الخيلاء ٢/ ٨٦١
السنن لا بن ماجه ، باب من جرثوبه خيلاء ٢/ ٢٦٤
شرح السنة للبغوی، ١٢/ ٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٢٥٨
اتحاف السادة للزبيدی ، ٨/ ٣٤٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/ ٩
مشكوة المصابيح للتبريزی ، ٤٣١١ ☆ الكامل لا بن عدی

١٩٨٣ ـ السنن لا بی داؤد ، باب ما جاء فی اسبال الازار ٢/ ٥٦٤
السنن لا بن ماجه ، باب من جرثوبه خيلاء ٢/ ٢٦٣
المسند لا حمد بن حنبل ٢/ ٤٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٣٥٨
الجامع الصغير للسيوطی ، ٢/ ٥٢٣ ☆

١٩٨٤ ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب من جرثوبه من الخيلاء ٢/ ٨٦١
الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء ٢/ ١٩٤
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی كراهية الازار، ١/ ٢٠٦

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلیٰ مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُیَلآءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ لَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا ، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

---

۱۹۸۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب من جرثابه خيلاء ۲/ ۲۶٤
التمهيد لا بن عبد البر ، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/ ۸
الترغيب والترهيب للمنزری ، ۳/۸۹ ☆ المعنی للعراقی ، ۳/۳۵۲
۱۹۸۵۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب من جرثوبه من غير خيلاء ۲/۸۶۱
السنن للنسائی، باب تحت الكعبين من الازار، ۲/ ۲۵٤
السنن لا بن ماجه ، با ب موضع الازار اين هو ، ۲/۲٦٤
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٦١ ☆ المصنف لا بن أبی شيبه ، ۸/ ۲۰٤
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/۸۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤١١٥٨، ۱۰/۳۱۵
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۵٦ ☆ الكامل لا بن عدی
۱۹۸٦۔ الصحيح لمسلم ، باب غلظ تحريم الاسباب ، ۱/ ۷۱
السنن لا بی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/۵٦۵
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ٤٨٠
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/۷۵

والا۔۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُيَلآءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه : یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهٗ خُيَلآءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو از راہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه انه رای عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و یرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتزرها ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھادیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی ۔

---

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازاره من غیر خیلاء ، ۲/ ۸۶۰
السنن لابی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۲/ ۵٦٤
۱۹۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی قدر موضع الا زار، ۲/ ٥٦٦

کما لا یخفی علی الفطن الماھر بالفن ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال مررت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی ازاری استرخآء فقال : یا عبد اللہ ! ارفع ازارك فرفعتہ ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراھا بعد فقال بعض القوم الی این ؟ فقال: انصاف الساقین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔فرمایا: اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک ۔۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: اِزَارَۃُ الْمُؤمِنِ اِلیٰ أَنْصَافِ سَاقَیْہِ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے ۔۱۲م

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر وعزیمت ہے

---

۱۹۸۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء و بیان حدما، ۲/ ۱۹۵

۱۹۹۰۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم جر الثوب ، ۲/ ۱۹۵

السنن لا بن ماجہ ، باب موضع الازار این ھو ، ۲/ ۲٦٤

السنن لا بی داؤد، باب فی قدر موضع الازار ۲/٥٦٦

| | | | |
|---|---|---|---|
| الجامع الصغیر للسیوطی ، | ۱/ ٦٥ | ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، | ۳/٦ |
| السنن الکبری للبیھقی، | ۲/ ۲٤٤ | ☆ شرح السنۃ للبغوی ، | ۱۲/ ۱۲ |
| مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، | ٤۳۳۱ | ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی | ۹/ ۳٥۹ |
| تاریخ دمشق لابن عساکر | ٤/۲٥٥ | ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۰۹۸، | ۱٥/ ۲۹۹ |
| المعبود للساعاتی ، | ۱۸۰۲ | ☆ علل الحدیث لا بن أبی حاتم ، | ۱٤٥۹ |
| تاریخ الکبیر للبخاری ، | ٥/۳٦٦ | ☆ میزان الاعتدال للذھبی | ٥۷۳٥ |
| المعجم الکبیر للطبرانی ، | ۱۲/ ۳٤۱ | ☆ الموطا لمالك ، | ۹۱٤ |

اکثر ازار پر انوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

## (۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْجَارِيَةَ اِذَا حَاضَتُ لَمْ يَصِحُ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا وَجُهَهَا وَ يَدَيُهَا اِلَى الْمَفُصَلُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔　فتاوی رضویہ ۳/۸

## (۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

www.alahazratnetwork.org

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : دخل علیها وهی تخمر فقال : لَيَّةً لَا لَيَّتَيُنِ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۴۹

---

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما قیدی المرأہ من زینتها ۲/۵۶۷

۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۲/۵۶۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۴ ☆ المستدرک للحاکم ۴/۱۹۴

کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۴۲

المصنف لعبد الرزاق، ۳/۱۳۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۶۷

# ۲۔ خضاب

## (۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصُّفْرَۃُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمْرَۃُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْکَافِرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔ ۱۲م

۱۹۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَکُوْنُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِھٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

---

۱۹۹۳۔ المستدرک للحاکم، ۳/۵۲۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۶۳
کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۵، ۶/۶۶۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۴۳

۱۹۹۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۳۱۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۱۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۴۳۱ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۵۰
اللالی المصنوعہ للسیوطی، ۲/۱۴۴ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۴۳

۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۶۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۵۵
کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۳۳، ۶/۶۷۱ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۵۰
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۴۱۱، ۶/۶۷۱ ☆ الکامل لابن عدی،

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : غَيِّرُوْا هٰذَا الشَّيْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۱۹۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔۱۲م

۱۹۹۸۔**عن** اسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : قال

---

۱۹۹۶۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب خضاب الشیب بصفرۃ و حمرۃ ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۹۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۷/۳۱۰
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲/ ۴۲۰ ☆ الکامل لا بن عدی ،
الطبقات الکبری لا بن سعد ، ۵/۳۳٤ ☆ المسند لا بی عوانۃ ، ۲/۷٤

۱۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قولہ تعالیٰ وما اتا کم الرسول فخذوہ ۲/ ۷۲۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/٤۳٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/٤٤٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/۲۲۵ ☆ المسند لا بی عوانۃ ، ۲/ ۷٤

۱۹۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المتشبع بما لم نیل ۲/ ۷۸۵
الصحیح لمسلم ، باب النھی عن التزویرفی اللباس ۲/ ۲۰٦

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کا لباس پہنا۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۲

۱۹۹۹۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۰۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُبْغِضُ الشَّیْخَ الْغِرْبِیْبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَنْظُرُ اِلیٰ مَنْ یَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

---

۱۹۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۴۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۴۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۶۸
۲۰۰۰۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۴/۳۴۳
۲۰۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۱، ۶/۶۷۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/۱۴۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

٢٠٠٢۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلشَّیْبُ نُوْرٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّیْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْاِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

٢٠٠٣۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا مَا لَمْ یُغَیِّرْھَا ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

٢٠٠٤۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحِنَاءَ وَ الْکُتْمَ اِبْرَاھِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ ، وَ اَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

---

٢٠٠٢۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٢/ ٤٢٥ ☆ المسند للعقیلی ٤/٣٢٢
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ، ١/ ٧٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٣٠٥
٢٠٠٣۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/ ٢١٠ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ٩/ ١٦١
المعجم الکبیر للطبرانی ، ١/ ٢١ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ١/ ٢
مجمع الزوائد للہیثمی ، ٥/١٥٨ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ، ٢/ ٢٨٠
الدر المنثور للسیوطی ، ٣/ ١٩٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ١٧٣٣٤، ٦/٦٧١
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٥٣٠ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٨/٢٤٩
کشف الخفا للعجلونی ٢/ ٢٥٢ ☆ الامالی للشجری ، ٢/ ٢٤٢
٢٠٠٤۔ الدر المنثور للسیوطی ، ١/ ١١٥ ☆ کنز العمال للمتقی ، ١٧٣١٣، ٦/٦٦٨
مسند الفردوس للدیلمی ، ١/ ٢٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١/١٦٩

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ داڑھی منڈائے یا سیاہ خضاب کرے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۰۶۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شَرُّ كُهُوْلِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

---

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۱/۸
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۷۰/۱۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لا بن سعد ، ☆

## سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال : مَا أَحْسَنَ هٰذَا ، قال : فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال : هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا ، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال : هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا كُلِّهٖ ۔

**حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔**

**فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶**

www.alahazratnetwork.org

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جوان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔**

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

**حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت**

---

۲۰۰۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب الخضاب بالصفرة ، ۲/ ۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی شیب ، ۲/ ۸۷۵

السنن لا بن ماجه باب الخضاب بالحناء ۲/۲۵۸

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الشیب ، ۲/ ۸۷۵

ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔اور اس میں کتم کی پتیاں ملاکر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔اور زرد رنگ اس سے بہتر۔اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

www.alahazratnetwork.org

# ۳۔ داڑھی مونچھ

## (۱) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۳۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأيت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه انه كان يقبض على لحيته فاخذما فضل من القبضة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

---

۲۰۱۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۳۱۱/۱۲ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی ۱۹۳
الكامل لا بن عدی ، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱٦٤/٥
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۰٤ ☆ كنز العمال للمتقی ،۳۰۷٤۸، ۹۱/۱۱
۲۰۱۲۔ كتاب الآثار لمحمد ☆
۲۰۱۳۔ السنن لا بی داؤد ، صوم ، ۳۳ ☆
السنن للنسائی ☆
۲۰۱٤۔ المصنف لا بن أبی شيبه ، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہ ہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہ ہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح ۔تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہر گز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔۔ ھذ اما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۰

## (۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَسَرْوَلُوا ، وَ اتَّزِرُوا ، وَ خَالِفُوا أھلَ الْکِتَابِ ۔ قُصُّوا سَبَالَکُم، وَ وَفِّرُوا عَثَانِیْنَکُمْ وَ خَالِفُوا أھْلَ الْکِتَابِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاری کا خلاف کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۱

۲۰۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۰۱۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۸۲
کنز المعال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/۶۵۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۴۰
۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اعفاء اللحی، ۲/۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أنهكوا الشوارب و اعفوا اللحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوا اللُّحی وَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْفُو الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرواور داڑھیاں بڑھاؤ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۶۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۸
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۲۳ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱/ ۱۴۰/ ☆
۲۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحیة، ۲/ ۱۰۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ۶/ ۶۴۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۶ ☆ المسند لا بی عوانة، ۱/ ۱۸۸
المعجم الصغیر للسیوطی، ۲/ ۱۷ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۲/ ۷۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲ ☆
۲۰۱۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۵۲
کنز المعال للمتقی، ۱۷۲۲۶، ۶/ ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۸۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۷۹ ☆

۲۰۲۰۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰی ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحی۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۲۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ فِّرُوا اللُّحٰی وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

---

۲۰۲۰۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۴۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۲۳
نصب الراية للزيلعی ، ۲/ ۴۵۸ ☆

۲۰۲۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۷۲۸۱ ، ۶/ ۶۶۳ ☆

۲۰۲۲۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء اعفاء اللحية ، ۲/ ۱۰۰
السنن لا بی داؤد ، باب فی اخذ الشارب ، ۲/ ۵۷۷
الموطا لمالك، ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۱/ ۱۵۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۲ / ۱۰۷ ☆ علل الحديث لا بن أبی حاتم ، ۲۵۲۹

۲۰۲۳۔ السنن الكبری للبيهقی ، ۱/ ۱۵۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/۱۶۸
كنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۴۲، ۶/۶۲۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ،
الكامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قا ل رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوُفُوا اللُّحی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المجوس فقال : انهم یؤفرون سبالهم و یحلقون لحاهم فخالفو هم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔تم ان کا خلاف کرو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحۡفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعۡفُوا اللُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خُذُوا مِنۡ عِرۡضِ لُحَاكُمۡ وَ أَعۡفُوا طُوۡلَهَا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد الله بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

---

۲۰۲٤۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۷۲٤٦، ٦/٦٥٦
الکامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲٥۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/۱٥۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳٤۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ٤۰۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٤/٩٤

۲۰۲٦۔ الکامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی ،۱۷۲۲٥، ٦/٦٥۳ ☆

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲٤۸، ٤/٦٥۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِی وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِی ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کردیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خر خسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ عن رويفع ابن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَا رُوَيْفِعُ ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ى فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا ، أَوِ اسْتَنْجى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيٌّ مِنْهُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع ! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وبے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب وناراضی واحد قہار ورسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ وفقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

---

۲۰۲۹۔السنن للنسائی، باب عقد اللحية ، ۲/ ۲۳۵

## (۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَيْوَانُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلآئِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم اللہ فی سبیل اللہ ، قاتلوا من کفر باللہ ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سید سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ا رسلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم اللہ و فی سبیل اللہ ، قاتلوا من کفر باللہ و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من المثلہ و المصورۃ ، ۸۲۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۳۳/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲
۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ۸۲/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیۃ النبی اللہ ﷺ، ۱۹۵/۱
السنن لا بن ماجہ ، باب وصیۃ الامام ، ۲۱۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۰/۱ ☆ الموطا لمالک جہاد
المستدرک للحاکم ، ۵۴۱/۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۴۹/۹
المصنف لعبد الرزاق ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱۲۳/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۴/۸ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ، ۲۵۶/۵
نصب الرایۃ للزیلعی ، ۳۸۰/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۱/۱۱
۲۰۳۲۔ السنن لا بن ماجہ ، باب وصیۃ الامام ، ۲۱۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل،، ۳۵۸/۵ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خذ فاغز فی سبیل الله ، فقاتلوا من کفر بالله ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا ، فهذا عهد الله و سیرة نبیه ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول : لا تمثلوا بآدمی و لا بهیمة ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن النهبة والمثلة ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم أن یمثل بالبهائم ۔

---

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹۱/۹

۲۰۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یکره من المثلة والمصورة ، ۸۲۹/۲

۲۰۳۶۔ السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن صبرا بهائم و عن المثلة ، ۲۳۷/۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المثلة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن المثلة و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَیْءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عزوجلَّ فِیْهِ رُوْحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۴۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی

---

۲۰۳۷۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النهی بغیر اذن صاحبه ، ۳۳۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۴۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶۹/۹
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۰۶۸ ـ ۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷/۷
۲۰۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی النهی عن المثلة ، ۲/ ۳۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۰۰۹ ، ۳۹۸/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۹/۷ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان بعد ذلك یحث علی الصدقة وینهی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تمثلوا بعباد الله ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۴۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا أُمثل به فیمثل الله بی یوم القیامة ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بكر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العكسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی و خیانت کرنا۔

---

۲۰۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عكل و عزینة، ۲/ ۶۰۲

۲۰۴۲۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۳۹۶، ۱۵/ ۳۹۴ ☆

۲۰۴۳۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۵/ ۴۰۸ ☆ البدایة والنهایة لا بن كثیر، ۳/ ۳۱۰

۲۰۳۴۔ السنن الكبری للبیهقی، ۹/ ۹۱ ☆

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزریئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت وانتقام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۲

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱ ☆ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول

---

۲۰۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۱۰/۴۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۲۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶/۶۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۲۱

۲۰۴۶۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/۱۲۹
السنن لابی داؤد، باب السواك من المفطرة ۱/۸
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرة، ۲/۲۳۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۲/۱۰۰
السنن لابن ماجه، باب الفطرة ۱/۲۵
المسند لابن حنبل، ۶/۱۳۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۶
شرح السنة للبغوی، ۱/۳۸۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۵۰
نصب الرایة للزیلعی ۱/۷۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۲

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحی ، و السواك،و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زکر یا : قال مصعب : و نسیت العاشرة الاان تکون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔انتہی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۲۰۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰعلیه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیرناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔۱۲م

۲۰۴۸ ۔**عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

---

۲۰۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
السنن لا بی داؤد ، باب السواك من الفطره ، ۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۴۹/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۴/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۲/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار ، ۱۰۰/۲
۲۰۲۸۔ السنن لا بی داؤد، با ب السواك من الفطرة ، ۸/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِن من الفطرة المضمضه و الإستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۷۷

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔۱۲م

## (۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا یترك اکثر من اربعین لیلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

## (۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کثیر شعر اللحیة ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔۱۲م

## (۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی

---

۲۰۴۹۔ السنن لابی داؤد،　باب فی اخذ الشارب،　۲/ ۵۷۷

المسند لاحمدبن حنبل، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الکبری،للبیهقی، ۱/ ۱۵۰

۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم، فضائل، ۱۰۶ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۰۴

۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه ،　با ب الطلاء بالنورة ،۔　۲/ ۲۷۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورتہ فطلا ھا بالنورۃ، و سائر جسدہ اھلہ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور تراشا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کر دیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۷۶۹

www.alahazratnetwork.org

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔ ختنہ

## ۱۔ نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الق عنك شعر الكفر ثم اختتن ۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

اگر یہ نومسلم خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ وہ ختنہ کر دے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو حجام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۱/۹

## لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الختان سنة للرجال و مکرمة للنساء۔

---

۲۰۵۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، ۵۰/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۵/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۲/۱

کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲، ۲۶۳/۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۸/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۴/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۸۲/۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۸۳۵

۲۰۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۷

اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۷/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۴/۱

السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۵/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۱/۱۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۱/۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلماناں واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

فتاوی افریقہ ۲۰

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۵۔ مصافحہ ومعانقہ

## (۱) مصافحہ کا ثبوت

۲۰۵۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیه واخذ بیده فصافحه تناثرت خطایا هما کما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

۲۰۵۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحاتت عنهما ذنوبهما۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۵۶۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه الا کان حقا علی الله عزوجل ان یحضر دعا ئهما و لا یفرق بین اید یهما حتی یغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

۲۰۵۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳۶/۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۵۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۲۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲۶

۲۰۵۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۷/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۵/۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۳/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۹۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۶۲، ۱۳۳/۹ ☆

۲۰۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۶۱، ۱۳۳/۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۲/۳ ☆

ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اوران کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ایما مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه وتصافحا و حمدالله جمیعا تفرقاو لیس بینهماخطیئة۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الٰہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔**عن** البرآء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یلقی مسلم مسلما فیرحب به و یا خذ بیده الا تناثرت الذنوب بینهما کما یتنا ثر ورق الشجر۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہے اور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تا ہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالباً ادنی کو ذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

## (۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔**عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل : یا رسول الله

---

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایة للزیلعی، ۲۶۰/٤ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ۹۷/۲

الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ ، اینحنی لہ ؟ قال : لا ، قال : افیستلزمہ ویقبلہ ؟ قال : لا، قال : فیا خذ بیدہ و یصافحہ ؟ قال : نعم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

## (۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التشہد و کفی بین کفیہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو "التحیات" تعلیم فرمائی۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی "کتاب الاستئذان" میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے "صفحات کف" ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیہ، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے انکار پر کیا باعث۔

---

۲۰۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المصافحۃ،
الصحیح لمسلم ، باب التشہد فی الصلوٰۃ ،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ۲۷

## (۴) مصافحہ کی برکت

۲۰۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصافحوا ! یذهب الغل من قلوبکم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

www.alahazratnetwork.org

صفائح اللجین ص۴۶

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

**اولا**۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

**ثانیاً**۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طاقی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی ، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

---

۲۰۶۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الموطا لمالك، ۹۰۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۴۴، ۱۳۵/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵/۱۱
التفسیر للقرطبی، ۱۹۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۸/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۶۹۲

لمصل او مسافر ،، سنی تھی ۔بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے ۔حالانکہ یہ صرف عبد الرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔نقله الترمذی۔

## (۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تمام التحیة الاخذ بالید۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

**ثالثاً** ۔ اقول وبالله التوفیق ۔اس سب سے درگذر یئے اور ذرا غور و تامل سے کام لیجئے ۔تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں' اخذ بالید 'بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے ۔نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تمام تحیتکم بینکم المصافحة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ صفائح اللجین ۱۵

## (۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** أبی داؤد الاعمی قال : لقینی البرآء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه

---

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی المصافحة، ۹۷/۲
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجهی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقینی ففعل فی ذلك ۔

ابوداؤداعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑااور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ،مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایساہی معاملہ فرمایا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں،قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ابوداؤداعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔
صفائح اللجین ص ۱۳

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال : تحیة الامم وصالح ودهم ،وان اول من عانق خلیل الله ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اوران کی اچھی دوستی،اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: عانق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحسن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۴۶ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/ ۲۵۰
لسان المیزان ۴/ ۸۳۰ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۶۰۷۴
۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین، ۱/ ۵۳۰

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال للحسن :اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه قال:وضمه الی صدره۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ضمنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی صدره وقال : اللهم ! علمه الحکمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔الٰہی! اسے حکمت سکھادے۔

www.alahazratnetwork.org

وشاح الجید ۱۹

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا خذبیدی فیقعدنی علی فخذه ویقعد الحسین علی فخذه الاخری ویضمنا ثم یقول : رب انی ارحمهما فارحمهما ۔

حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔اور ہمیں لپٹالیتے، پھر دعا فرماتے۔الٰہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** یعلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان حسنا وحسینا رضی الله تعالیٰ عنهما استبقا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضمهما الیه۔

---

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجه، باب فضائل الحسن، ۱/۱۳
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحة، ۲/۹۷
۲۰۶٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی
۲۰۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابن عباس، ۱/۵۳۱
۲۰۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الصبی عن الفخر، ۲/۸۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۰۱، ۱۳/۲۷۲
۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاجزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹا لیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وکان یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمھما ویضمھما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاجزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وبارک وسلم،

www.alahazratnetwork.org

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما ھو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکھم ،فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه ،قال : انما اردت ھذا یا رسول اللہ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

---

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما ، ۲۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱

۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۷۰۹/۲

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی ، فلما جئت اخبرت بہ ، فاتیتہ وھو علی سریر ،فالتزمنی فکانت تلک اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔میں گھر میں نہ تھا۔آیا تو خبر پائی،حاضر ہوا،حضور تخت پر جلوہ فرماتھے۔گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید و نفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھا قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول : بأبی الوحید الشھید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا،اور فرماتے تھے۔میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر ،فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقہ فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی ۔

---

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی المعانقۃ ، ۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۳/۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۳۴/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابہ ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲۷۶/۲
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۵۴۶/۱۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احد اخیرا منہ ،ولا افضل ،ولہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابو بکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ والتزمہ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بکر فصا فحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعانقہ وقبل فاہ ،قال علی : اتقبل فا أبی بکر ، فقال : یا ابا الحسن ! منزلۃ أبی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

---

۲۰۷۶۔ تاریخ بغداد للخطیب

۲۰۷۷۔ السیرۃ لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکانو ا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الظهور فقال : یا ابابکر! انا قلیل ،فلم یزل یلح علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی ظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس، و کان اول خطیب دعا الی الله عزوجل و الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،و ثار المشرکون علی أبی بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئی ابو بکر و ضرب ضربا شدیدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربه بنعلین مخصوفین ویحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتی ما یعرف انفه من وجهه ، و جاء ت بنوتیم تتعادی فاجلو االمشرکین عن أبی بکر و حملو ا ابابکر فی ثوب حتی ادخلوه بیته ولا یشکون فی موته،ورجع بنوتیم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!لان مات ابو بکر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الی أبی بکر فجعل ابو قحافة و بنوتیم یکلمون ابابکر حتی اجا بهم فتکلم آخر النهار :ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخیر بنت صخر : انظری !ان تطعمیه شیئااو تسقیه ایاه ،فلما خلت به والحت جعل یقول : ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسألیها عنه، فخرجت حتی جاء ت الی ام جمیل فقالت: ان ابابکر یسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت ماعرف ابابکر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبی ان امضی معك الی ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتی وجدت ابابکر صریعا دنفا فدنت منه ام جمیل واعلنت با لصیاح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انی لا رجو ان ینتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعین علیك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانی هو ؟

---

۲۰۷۸۔ الریاض النفرة للطبری، 　ذکر اسلام الخیر، 　۶۶/۱

www.alahazratnetwork.org

قالت : فی دارالارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فانکب علیه فقبله وانکب علیه المسلمون ،ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجهی،هذه امی برة بوالدیها ، و انت مبارك فادعها الی الله ،وادع الله عزوجل لها ، عسی ان یستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،وکان اسلام حمزة یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنھوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار نا ہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنو تیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنو تیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کرکے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنو تیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

www.alahazratnetwork.org

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہا رہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبد اللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبد اللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔

www.alahazratnetwork.org

صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب ہلچل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہانتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید، ۲۳

۲۰۷۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ،فوثب و قال : انا ذا یا رسول اللہ !فقال :ادن منی فضمه الی صدرہ و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی نفرمن المهاجرین ،منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لینهض کل رجل الی کفؤہ و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و ا لآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان

---

۲۰۷۹۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

۲۰۸۰۔ المستدرک للحاکم ۱۰۴/۳

۲۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۲۳، ۵۹۵/۱۱ ☆ تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۲۶/۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخی عثمان ، فمن کان لہ اخ فلیعا نقہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

## ﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل وفاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ "نذور" میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔　　　　وشاح الجید ۲۵

www.alahazratnetwork.org

٢٠٨٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قدم زید بن الحارثة رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدینة و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بیتی ،فاتاہ فقرع الباب، فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیی علیہ وسلم عریانا، یجر ثوبہ،واللہ ما رآیتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ و قبلہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آ کر دروازہ کھٹ کھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔١٢م

---

٢٠٨٢۔ الجامع للترمذی،　　　　باب ما جاء فی المعانقة ،　　　　٩٨/٢

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمہ و قبلہ بین عینیہ ۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴ ۔ **عن** بھیسة عن ابیھا رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت: استاذن أبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل بینہ و بین قمیصہ فجعل یقبل و یلتزم ،ثم قال : یانبی اللہ !ماالشیٔ الذی لا یحل منعہ ؟قال : الماء،قال : یا نبی اللہ !ماالشیٔ الذی لا یحل منعہ ؟ قال : الملح،قال : یا نبی اللہ !ما الشی الذی لا یحل منعہ ؟ قال : ان تفعل الخیر خیر لك ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت بھیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی : یا رسول اللہ ! کیا چیز روکنا جائز نہیں ؟ فرمایا : پانی ۔ پھر عرض کی : کیا چیز روکنا جائز نہیں ؟ فرمایا: نمک ۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں ؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۸۵۔ **عن** ھالة بن أبی ھالة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو راقد فاستیقظ فضم ھالة الی صدرہ و قال :ھالہ، ھالہ، ھالہ۔

حضرت ہالہ بن اَبی ہالہ فرزندار جمند ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

---

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی قبلة ما بین العینین، ۷۰۹/۲
السنن للبیھقی، ۱۰۱/۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۴۳۳/۸
۲۰۸۴۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یحوز منعہ ، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۷۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۹/۶
المستدرك للحاکم، ۴۱۴/۱ ☆
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجہ ، مقدمہ ، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرك للحاکم ، ۶۴۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۷۷/۹

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرما تھے۔ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۱۱/۹

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۶۔ سلام

## (۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفار ی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم:تسلیمه علی من لقیه صدقة ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۰۱/۴

## (۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یا بنی !اذا دخلت علی اھلك فسلم یکون برکة علیك و علی اھل بیتك۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اھلھا، فان الشیطان اذا سلم احد کم لم ید خل بیته ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹۰/۹

---

۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۸/۵ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیته، ۹۵/۲

۲۰۸۸۔ المستدرك للحاکم، ۴۰۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۹/۵

کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۴۵، ۳۹۹/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۴/۶

## (۳) اسلامی سلام اور یہود ونصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود ونصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

یہ حدیث بطور ترمذی وموافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل ! یا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

---

۲۰۸۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲
۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، السئذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

# (۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقضی ابن عمر حاجته، و کان من حدیثه یومئذان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی سکة من السکك و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة فضرب بیدیه علی الحائط ، و مسح بهما وجهه،ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال : انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

www.alahazratnetwork.org

---

۲۰۹۱۔ السنن لأبی داؤد، باب التیمم، ۴۷/۱

# ۷۔ حسن معاشرت

## (۱) مساوات بین المسلمین

۲۰۹۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الناس بنوآدم و آدم من تراب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

۲۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناس ربکم واحد ، و ان اباکم واحد ،الا لافضل لعربی علی عجمی ،و لا لعجمی علی عربی ،و لا لاحمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ،ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

## (۲) مدارات خلق

۲۰۹۴۔ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

---

۲۰۹۲۔ السنن لأبی داؤد، ۶۹۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۷٤/۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱۸۸/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۱۹/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۲/۱۰

۲۰۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۱۱/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۱۲/۳ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۵۶۵۲

۲۰۹٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۲ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۳۶۱/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۲۵۷/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۵/۱٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس ۔

فتاوی رضویہ،۹/ ۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ،۲/ ۱۲٦

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۰۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۳٤۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۸۹ ☆
۲۰۹٦۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم ، ۳/ ۲۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۳/ ۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲٦۷ ☆
۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی الرحمۃ ، ۲/ ٦۷۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس ، ۲/ ۱٤
السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ٤۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ٦٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۱۹

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالی مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ، ۱۱/۲۵۴

## (۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔

فتاوی رضویہ، ۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ عن أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبسمك فی وجه اخیك صدقه۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۰۱

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۰۰۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور علی اخیك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

---

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆

۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ۶/۴۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۵۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۷۵ ☆

۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۰ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

راد القحط والوباء، ۱۱

## (۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صنا ئع المعروف تقی مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صنائع المعروف تقی مصارع السوء، الصدقة خفیا تطفی غضب الرب ، وصلة الرحم زیادة فی العمر ، كل معروف صدقة ، واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة، واهل المنكر فی الدنیا هم اهل المنكر فی الآخرة ، و اول من یدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبی میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

راد القحط والوباء، ۱۱

---

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۵/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵٤/۱
المعجم الكبیر للطبرانی، ۳۱۲/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵٦۵ ۳٤۳/٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲۹/۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۹۰۸ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ☆

# (۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا اباذر! اتق اللہ حیث کنت ،و اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا، و خالق الناس بخلق حسن ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹادے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خالطوا الناس باخلاقھم ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے ۔شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصاً وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

---

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم ، ۱/۱۲۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۵۴

۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۳/۱۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۸۸

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آگئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات وافعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کرسکتے ممنوع وناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم وممانعت میں کوئی آیت وحدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ ومذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔　　صفائح اللجین، ۵۳

## (۶) آپس میں میل محبت سے رہو

www.alahazratnetwork.org

۲۱۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و كونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض وحسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۶۲

## (۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب لله ، وابغض لله ،واعطى لله ،ومنع لله ،فقد

---

۲۱۰۵۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم التحاسد و التباغض ۲/۳۱۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۲۳۲

شرح السنة للبغوى، ۱۳/۱۰۰ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۶/۱۱۶

فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/۴۸۱ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۴۰۹

المسند للحميدى، ۱۱۸۳، ☆ الادب المفرد للبخارى ، ۳۹۸

۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۳۸ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۱۵۹

الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدى،

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

## (۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :"لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق الثلث ، فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ،۲۵۲/۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ايوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

---

۲۱۰۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ،
الصحيح لمسلم ، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام ، ۳۱۶/۲
السنن لابن ماجه ، ٤٦
السنن لأبی داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، ٦۷۳/۲
الموطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷٦/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۳، ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۰۳/۷
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۱/٤ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ٥۲/۲
الادب المفرد للبخاری، ٤۰٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٦٦/۸
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۷۱/٤ ☆ المسند للحميدی، ۳۷۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۳٥/٦ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۹/٥
مشكل الآثار للطحاوی، ۱۹۰/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۱۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤۹۲/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲٤۷۹٥، ۳۳/۹
۲۱۰۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ، ۸۹۷/۲
الصحيح لمسلم ، باب تحريم الهجرة فوق ثلاثة ايام ۳۱٦/۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤۹۱/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٥۰۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا، و خیر ھما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایحل لمؤمن ان یھجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ،فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الھجر۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ،۳/۲۵۲

## (۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۱۰۹۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ، ۲/۶۸۳
السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۶۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰، ۹/۳۲
التمھید لابن عبد البر ۱۰/۱۴۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۴۵۶
مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۵۰۳۷، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۸
۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ۲/۳۴۵
السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰ باب فی المعونۃ للمسلم، ۲/۶۷۷
الجامع للترمذی، ۱۴۲۵، باب م جاء فی الستر علی المسلمین ، ۲/۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۲ ☆ المستدرک للحاکم ، ۴/۳۸۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۱۷۵
التفسری لابن کثیر ۷/۳۵۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۸

علیه وسلم : الله فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالٰی بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالٰی اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالٰی اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۶

## (۱۰) رہنمائی کارِ خیر ہے

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دل الطریقة صدقة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

---

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم، ۲/۳۳۰
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰
السنن لأبی داؤد، ادب ۱/۳۸ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۹۷
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲٤۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦٤٦۳
الامالی للشجری، ۲/۱۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/٤٤۹
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/۲۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤۳/۲۳

۲۱۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کوراستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔۱۲م

## (۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الا هلك المتنطعون ،ثلث مرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں۔ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کودس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کوخندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

---

۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۱۷/۲
الادب المفرد للبخاری، ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹٤/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۲۲/۳ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۸٦٤

۲۱۱٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب العلم، ۳۲۹/۲ ☆
السنن لأبی داؤد ، باب لزوم السنة ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٦/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲٦۷/۱۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥۰/۲
شرح السنة للبغوی، ۲٦۷/۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱٦/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۱/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۹٥/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۷۸٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦۹/۲
الاذکار للنودی، ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔ 　　فتاوی رضویہ،۵/۵۸۰

## (۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید،۴/ ۳۲۸

## (۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا عینه۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۶۲۰/۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۲۲۹/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۵/۸
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۶٤/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۱۰۸/۹
جمع الجوامع، ۹۵۱۶ ☆

۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ ۲۱۲/۲
المسند لاحمد بن ۳۸۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳۳۸/۸
السنن للدار قطنی، ۱۹۹/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۶۳/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ٤۳۵/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٤۰٤/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۶/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲٤٤/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۱۰۹/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸٤/۷

۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤۳۶/۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیہ۔ ولو ان رجلا فقأ عینہ لھدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

## (۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الفتنة نائمة ،لعن اللہ تعالیٰ من ایقضھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سورہا ہے،اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۳۸۳/۹

## (۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قا ل :انا عالم فھو جاھل ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ، ۹۶/۱۰

## (۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۷/۱۱ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۷ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۴۵/۲
المغنی للعراقی، ۱۲۴/۱ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۳ ☆ المسند للربیع ، ۶۸/۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۶۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۲/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۷۳۰ ، ۱۱۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۵/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تواضع للہ رفعہ اللہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

## (۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۲۷

## (۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۱۲۰۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳۴۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۱۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۷/۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۲۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۱۱۰ ☆ البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۱۰/۳۲۵
تاریخ اصفہان لأبی نعیم، ۲/۳۵۳ ☆ العل المتناھیۃ لابن الحوزی، ۲/۳۲۶
اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۵

۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل ، ۱/۱۵۴
السنن الکبری للبیہقی، ۳/۱۴ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۱۲۹
شرح السنۃ للبغوی، ۴/۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/۶
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۲۵ ☆

۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب الامر باحسان الذبح ۲/۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النہی عن المثلۃ ۱/۱۶۹
السنن لأبی داؤد ، باب الرفق بالذبیحۃ، ۲/۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/۱۸
السنن لابن ماجہ ، باب اذا ذبحتم فاحسنوا ، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵

الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله کتب الاحسان علی کل شیء، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔تو جب تم کسی کو قتل کروتو قتل میں بھی احسان کرو،اور ذبح کروتو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی،۱۹۰

## (۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۱۲۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و رطا نة الاعاجم،فانه یورث النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۹۵

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی ،چینی ،جاپانی ،جرمنی ، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو،جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

---

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/۵۶
التفسیر لابن کثیر ۵/۴۲۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۲۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۵۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۲۹۶
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۳۰
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸۶۰۴، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۰۹، ۶/۳۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۷۸
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳۴، ۳/۸۸۶ ☆
۲۱۲۴۔ المستدرك للحاکم ، ☆

چاہئے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

## (۲۰) بابرکت چیز کولازم کرلو

۲۱۲۵۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالى عنها قالت : قال النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من بورك له فی شئ فليلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہوتو چاہئے کہ اسے لازم پکڑلے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

## (۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضانہ لو

۲۱۲۶۔ عن أبی حميد الساعدی رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا يحل لمسلم ان يأخذ عصا اخيه بغير طيب نفس منه۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کوحلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔　　فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالى عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ماانت محدث قوما حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان على بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۲۱۲۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/ ۲۸۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۶۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۷ ☆ الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۳۳۷
۲۱۲۶۔ الصحیح لابن حبان ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۱۷ ☆
۲۱۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۲/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوط، ۲/ ۴۷۹
الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۶۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔ مسائل سماع ۱۱

## (۲۳) کسی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لایقل احد کم عبدی و امتی ، کلکم عبید الله ، و کل نسائکم اماء الله ، ولیقل غلامی و جاریتی و فتائی وفتاتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارے۔تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام ، جاریہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز وشائع اور قرآن وحدیث میں واقع ، فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقہ علی مارقۃ المشارقہ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی ، اور اپنے رسالہ ’’مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم‘‘ میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی ، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے ،۔وانکحوا الایامی منکم والصا لحین من عباد کم و امائکم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگر چہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ، ۴۶

---

۲۱۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب حکم اطلاق لفظة البعد ، الخ ۲۳۸/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفردللبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۷/۵

## (۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من حسن اسلام المرء ترکه ما لا يعنيه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کردے۔　　فتاوی رضویہ جدید، ۱/ ۷۵۷

## (۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يحب التيمن فی طهوره و ترجله و تنعله۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۷۸

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے، اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔ ۱۲م

## (۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعيشوا فی اكنا فهم،

---

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الذهد ، ۲/ ۵۵
السنن لابن ماجه ، باب كف اللسان فی الفتنة ، ۲/ ۲۸۶
المعجم الكبير للطبرانی،
مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/ ۱۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰
كنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۳/ ۱۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۰۳
امام نووی نے حسن کہا، اورابن عبدالرو بیثمی نے صحیح قرار دیا۔　　فتاوی رضویہ، ۱/ ۷۵۷

۲۱۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب بيد بانعال اليمنی، ۲/ ۸۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/ ۲۸۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/ ۳۶۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱/ ۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهثمی، ۵/ ۱۷۱
كنز العمال للمتقی، ۱/ ۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۱۷۱

۲۱۳۱۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۷۲ ☆

فان فیهم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کروگے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔ برکات الامداد، ۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا المعروف عن رحماء امتی ، تعیشوا فی اکنافهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی ترزقوا و تنجحوا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤگے مرادیں پاؤگے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ عزوجل یقول : اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی ، تعیشوا فی اکنافهم ،فانی جعلت فیهم رحمتی۔

---

۲۱۳۲۔ المستدرك للحاکم ، ۳۲۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۷، ٦/۵۱۹٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵٦
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۵٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲
۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۱
میزان الاعتدال للذهبی، ۳٦۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲
۲۱۳٤۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵٦
کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۹، ٦/۵۲۰ ☆ مکارم الاخلاق للخرائطی، ۵۵
الفوائد المجموعه للشوکانی، ٦٦ ☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد،۱۲

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

www.alahazratnetwork.org

برکات الامداد، ۱۲

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۸۔ صحبت صالح وطالح

## (۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تصاحب الامؤمنا ،و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رفاقت نہ کرمگر مسلمان سے،اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹/ ۲۹۷

## (۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۱۳۶۔**عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر ،فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منه ریحا طیبة،ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا،اور کچھ نہ سہی خوشبوتو آئے گی۔اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلادیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

---

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، ۱۶ بابمن یومر ان یحلس، ٦٦٤/٢
الجامع للترمذی، زهد ، ٥٦ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨/٣ ☆ المستدرك للحاکم ، ١٢٨/٤
السنن للدارمی ، ١٢٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٥٠١٨
الترغیب والترهیب للمنذری، ٢٧/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦٩/١٣

۲۱۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك ، ٢٨٢/١
الصحیح لمسلم ، باب استحباب مجالسه الصالین، ٣٣٠/٢
کنز العمال للمتقی، ٢٤٨٤٩، ٤٤/٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٥٥/١

# (۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔　　فتاوی رضویہ،۲۶۶/۵

# (۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك وقرین السوء فانك بہ تعرف۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔
فتاوی رضویہ، حصہ اول،۱۲/۹

# (۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

---

۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ۶۶۴/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۱/۶ ☆
۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۱۹/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۲/۴ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲۴۸۴۴، ۴۳/۹
۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۰/۸

## (۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱۴۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الرجل علی دین خلیله ، فلینظر احد کم من یخالل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

## (۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۴۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا یحب رجل قوما الا جعله اللہ معهم۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

۲۱۴۲۔ **عن** أبی قرحافة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من احب قوما حشرہ اللہ تعالیٰ فی زمرتھم۔

فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

حضرت ابوقرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔ ۱۲م

---

۲۱۴۰۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ۶۶۴/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۲۷/۲ ☆

۲۱۴۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۷/۱

۲۱۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۱/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۷۸، ۱۰۷/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۹/۲

۲۱٤۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المرء مع من احب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۲/۹

## (۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے

۲۱٤٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا هذا ! اتق الله ،ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك،ثم یلقاه من الغد و هو علیٰ حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه و قعیده، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا و کانوا یعتدون ،کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه، لبئس ما کانوا یفعلون۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

---

۲۱٤۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامة الحب۔ ۲/۳۳۱
الجامع الصحیح لمسلم ، باب المرء مع من احب ، ۲/۳۳۱
الجامع للترمذی، زهد
السنن لأبی داؤد، باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ، ۲/٦٩٩
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/٦۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/٦٥
المعجم الصغیر للسیوطی ، ۱/٥٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲٨٦
شرح السنة للبغوی، ۱۳/٦۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٦٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٧۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/٥٥٧
تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/۲٥٩ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ٤/۱۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥٥۰ ☆ السنن للدار قطنی، ٤/۱۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲/٨٨ ☆ الکامل لابن عدی،
۲۱٤٤۔ السنن لأبی داؤد ، باب الامر و النهی، ۲/٥٩٦
السنن لابن ماجه ، باب الامر بالمعروف، ۲/۲٩٨

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالٰی نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوالوں کے مثل ہوگیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد وعیسٰی ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ **عن** عمرالصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیم: ان اھلک من قریتک اربعین الفاً من الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال: یا رب! الفاسقون ھم الفاسقون، فلم یھلک الصالحون ؟ قال: انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

## (۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیرا لاصحاب عند اللہ خیر ھم لصاحبہ، و خیر الجیران عند اللہ خیر ھم لجارہ۔

---

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۸ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۴۴۳

الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۳۶۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۹

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۲، ۹/۲۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

## (۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱۴۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم متی الساعة ؟ قال : وما اعدد ت لها؟ قال : لا شئ الا انی احب اللہ و رسوله ، قال : انت مع من احببت،قال انس: فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱۴۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۱۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۸/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۹۸/۱
حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۳۳۹/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۸۷/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۲/۸
فتح الباری للعسقلانی، ٤۲/۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲٤/٤
کنز العمال للمتقی، ۲٤٦۸٦، ۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳٦۱/۲
الادب المفرد للبخاری، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۵۵/۱
۲۱٤۸۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۲۰۵/۱
السنن لأبی داؤد، باب الامر و النهی ۵۹٦/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنھتھم علماؤھم فلم ینتھوا، فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض و لعنھم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیھم الصلوۃ و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۵/۲۸۰

www.alahazratnetwork.org

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

aTaTaTaTaTaTa
aTaTaTaTaTa
aTaTaTaTa
aTaTaTa

# ۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

## (۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۶/۳

www.alahazratnetwork.org

## (۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۶/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰ ۱۶۵/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۲/۷
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱٤/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۱/۲
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳۲، ٦٦٤/۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٦/۲ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۵۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٦/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔
نقاء السلافہ، ۴۲

## (۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ عن أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم۔
فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۲

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت ہی کا اظہار ہے۔۱۲م

## (۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

www.alahazratnetwork.org

۲۱۵۳۔ عن أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثلاثۃ لا یستخف حقھم الامنافق بین النفاق، ذوالشیبۃ فی الاسلام، و ذو العلم، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، اور عالم دین، اور بادشاہ اسلام عادل۔

## (۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت و جلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ عن أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

---

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد، ☆
السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲۴/۱۰
الترغیب والترھیب للمنذری، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۵/۷
۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱ ☆
۲۱۵۴۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلھم ۶۶۵/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۴۲/۱۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۸۴، ۸۲۶/۱۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم، و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ، و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۱۱

## (۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

www.alahazratnetwork.org

۲۱۵۶۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۵۷۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۹ ☆ الترغیبو الترہیب للمنذری، ۱/۱۱۳
الامالی للشجری، ۲/۲۴۱ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱/۲۰۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۱۸ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴
میزان الاعتدال، ۵۰۲۵ ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/۷۸
المجروحین لابن حبان، ۳/۹ ☆

۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۹۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۵۱
میزان الاعتدال للذھبی، ۳۴۲۷ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۵۸۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۹۱ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۱۰۳
المسند للعقیلی، ۲/۱۲۱ ☆

۲۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲

۲۱۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۶/۵۱۶ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۹۸۳۴
لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۲۵، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیه یزید القسمی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق، وان ردك ردك بوجه طلق۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

---

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆ میزان الاعتدال للذهبی ۱۷۵۰ ☆

۲۱۵۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۱٦٤۱، ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴۲/۲

۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹
لسان المیزان للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲٦/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/٦

۲۱۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصيفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلاقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عطا بن اَبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۱۶۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۵۱۶/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۲/۱
اللالی المصنوعة للسيوطی، ۴۲/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۹/۱
۲۱۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۳۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۴۔ المصنف لابن أبی شيبة، ۳۰۰/۵ ☆
۲۱۶۵۔ المصنف لابن أبی شيبة، ۳۰۰/۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملت والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت:وقوله هذا لا شك حسن صحيح، فقد بلغ حد التواترعلى رائى۔ یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔ بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبينا قال قولا ☆ هولمن يطلب الحوائج راحة

اغتدواواطلبواالحوائج ممن ☆ زين الله وجهه بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

## (۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقبلواالكرام عثراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تجافوا عن عقوبة ذى المروة الافى حد من حدو د الله تعالىٰ ۔

---

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى ۲۸۲/۶ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۱۳۰/۳

المعجم الكبير للطبرانى، ۴۳/۲ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۳۶۸/۱

كنز العمال للمتقى، ۱۲۸۰، ۳۱۵/۵ ☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقبلوا ذوى الهيئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءۃ الادب، ۲۴

## (۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انزلوا الناس منازلهم۔

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

---

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۸۱ ☆

۲۱۶۹۔ الصحيح لمسلم ☆

السنن لابى داؤد، باب فى تنزيل اللباس منازلهم، ۲/۶۶۵

المعجم الصغير للسيوطى، ۱/۱۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/۲۶۵

كنز العمال للمتقى، ۱۷۱۴۶، ۶/۶۳۰ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۸/۹

۲۱۷۰۔ المستدرك للحاكم، ۴/۲۹۲ ☆ المعجم الكبير لطبرانى، ۲/۳۷۰

حلية الاولياء لأبى نعيم، ۶/۲۰۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۸/۱۶۸

مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۲۳۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۷/۹۴

اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۱۸۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۵۴۸۷، ۹/۱۵۴

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا عطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۹

## (۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۱۷۱۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی ا للہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی لله تعالیٰ علیه وسلم :لا تقولوا للمنافق : یا سید، فانه ان یکن سیدا فقد ا سخطتم ربکم ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔　　فتاوی افریقہ، ۳۶
فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

۲۱۷۲۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی

---

۲۱۷۱۔ السنن لأبی داؤد ، باب لا یقول المملوک ربی، ۲/۶۸۰
السنن للنسائی، ☆
المسند لاحمد بن ۵/۳۴۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۷۹
کنز العمال للمتقی، ۸۶۰ ، ۱/۱۷۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۷
الادب المفرد للبخاری، ۷۶۰ ، ۷۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۵۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲ ☆
۲۱۷۲۔ المستدرک للحاکم ، ۲/۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵٤
تاریخ بغداد للخطیب ، ۵/٤٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۱ ، ۱/۱۷۵
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربہ عزوجل ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃً امام وسردار بنانا، اوراس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

www.alahazratnetwork.org

## (۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۷۳۔ عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۴۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا ۔

---

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، ۱۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۷۸/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲ ☆

۲۱۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۶۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷ ۱۶۴/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۵۹/۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۴/۸ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۵۔ **عن** ضمیرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا ،و لیس منا من غشنا ،ولا یکون المؤمن مومنا حتی یحب للمؤمنین ما یحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

fgfgfgfgfgfgfgf
fgfgfgfgfgfgf
fgfgfgfgfgf
fgfgfgfgf

---

۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۳۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸

# ۱۰۔لہوولعب

## (۱) لہوولعب ناجائز ہے

۲۱۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده في لحم خنزيرو دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اورخون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبي موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصى الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدااور رسول کی نافرمانی کی۔

www.alahazratnetwork.org

۲۱۷۸۔ **عن** أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تاديبه بفرسه و مناضلته بقوسه

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اورشطرنج کو اگرچہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

---

۲۱۷۶۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم اللعب بالنردشير ۲/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۲ ☆ المصنف لابن أبي شيبة، ۸/۵۴۷
۲۱۷۷۔ السنن لأبي داؤد، باب في النهى عن اللعب بالنرد، ۲/۶۷۵
السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ۲/۲۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۵۴۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۴۲
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/۸۴ ☆
۲۱۷۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۷۴

ہے۔

(۱)　بدکرنہ ہو۔

(۲)　نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳)　اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴)　اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵)　فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لااقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقهية على الغالب فلا ينظر الى النادر و لا يحكم الابالمنع۔ تو ٹھیک یہ ہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکرنہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل شئ يلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتاديبه فرسه، و ملاعبته امرأته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

---

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ۱۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب الرمي، في سبيل الله ، ۲۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ۳۴۱/۱۷
اتحاف السادة للزبيدى، ۵۱۹/۶ ☆ المغنى للعراقي، ۲۸۳/۲
الدر المنثور للسيوطى، ۱۴/۱۰ ☆ التفسير للقرطبى، ۳۵/۸
السنن للدارمی، ۲۰۵/۲ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۰۹/۹

## (۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالی عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ، و قال : انه لا یقتل الصید ، ولا ینکاء العدو ، و انه یفقؤ العین و یکسر السن ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۵/۹

## (۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۱۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل شیٔ من لهوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك ، وتادیبك فرسك ، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔۱۲م ہادی الناس، ۳۱

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔حاکم نے کہا: صحیح بر شرط مسلم ہے۔ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

---

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف ، ۹۱۹/۲
الصحیح لسملم، باب اباحة ما یستعان علی الاصطیاء ، ۱۵۲/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الخذف ، ۷۱٤/۲
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن الخذف ، ۲٤۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸٤/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۸/۲
المستدرك للحاکم ، ۲۸۳/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۸

۲۱۸۱۔ المستدرك للحاکم ، ۹۵/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸۶۳، ۳۵٤/٤ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۹۹۷

ابوحاتم اورابوزرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی۔ یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔توہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔　　ہادی الناس،۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل شیٔ لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعة ، ملا عبة الرجل امرأته ، و تا دیب الرجل فرسه ، و مشیه بین العرضین ، وتعلیم الرجل السباحة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہروہ چیز جواللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہووہ کھیل ہے۔مگر چار چیزیں۔مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کوسدھانا، دوہدفوں کے درمیان چلنا، تیرا کی سیکھنا۔۱۲م

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل لھو یکرہ الا ملاعبة الرجل ، و مشیه بین الھدفین، وتعلیمه فرسه ۔

امیر المؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرلہومکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کوسکھانا۔۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

---

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۹/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۹/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۲۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲ ، ۲۱۱/۵
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۰/۷ ☆ مجمع البحرین ۲۶۷۶

# ۱۱۔ شعروشاعری

## (۱) شعرگوئی عیب نہیں

۲۱۸٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الشعر بمنزلة الکلام ، فحسنه کحسن الکلام، و قبیحه کقبیح الکلام ۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ۶۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح ۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸۵۔ **عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان وتقریر جادو ہیں۔۱۲م

---

۲۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۲/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٤/۲ ☆ اتحاف السادۃللزبیدی، ٤۷٦/٦
فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۹/۱۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸٦۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۳/۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ٤٤۸
السنن للدار قطنی، ۱۵۷/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵۰/۱۳

۲۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۷/۲
السنن لابن ماجه ، باب الشعر، ۲۷٤/۲
حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۲٦۹/۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۳۲/۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲٤۹/۱ ☆ البدایة و النھایة لابن کثیر، ٤۵/۹

# (۳) نعت گوشاعر کی فضیلت

۲۱۸۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع لحسان بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوينا فخ ، و يقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يؤيد حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ، حسان اوپر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مفاخر بیان فرماتے ، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار ، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں ، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقیں ہے۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب و مندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مدو قصر اور حرکات و سکنات وغیر ہا ہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں ، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ ، نغمات محررہ ، طرقات مطربہ ، قرعات معجبہ ، اتار چڑھاؤ ، زیر و بم ، تان گٹکری اور تال و سم کی رعایت سے رنڈیوں ، ڈومنیوں ، مراثیوں ، ڈھاریوں ، نقاروں ، قوالوں وغیرہم میں معمول ۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب و مخذول۔

---

۲۱۸۶۔ السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الشعر، ۶۸۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۲/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۰/۶
التفسیر للبغوی، ۱۳۱/۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲۷۲/۲

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ و تابعین وائمہ دین میں مجوز ومقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور و منقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کیے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھائیے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر انجشہ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل مكة فی عمرة القضاء و ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول :

خلوا بنی الكفار عن سبیله ☆ الیوم نضربكم علی تنزیله

ضربا یزیل الهام عن مقیله ☆ و یذهل الخلیل عن خلیله

فقال عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه:یا ابن رواحة !بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خل عنه یا عمر ! فلهی فیهم اسرع من نضح النبل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان انجشة حدی بالنساء فی حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یا انجشة : رفقا با لقواریر۔

---

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی انشاء الشعر، ۱۰۷/۲

۲۱۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۱۰۷/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۰۸/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

## (۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله یؤید حسان بروح القدس، و امرء القیس صاحب لواء الشعراء الی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵/۹

## (۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال: شهدت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه یتذاکرون الشعر و اشیاء من امر الجاهلیة، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

---

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۸۷/۳
كنزالعمال للمتقى، ۳۳۲۴۸، ۶۷۲/۱۱ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱۱۱/۳
اتحاف السادة للزبيدى، ۴۸۰/۲ ☆ علل المتناهية لابن الجوزى، ۱۳۰/۱
لسان الميزان لابن حجر، ۷۳۴/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۴۰۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۷۰/۹ ☆ التفسير للبغوى، ۱۳۱/۵
شرح السنة للبغوى، ۳۷۷/۱۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۷۷/۳
۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسااوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار،۱/ ۳۱۸

www.alahazratnetwork.org

ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ
ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ
ZVZVZVZVZVZVZVZVZ

WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۲۔ گانا اور مزامیر

## (۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالك الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ،اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے ،تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہوسکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

---

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر ، ۲/۷۳۷
السنن لأبی داؤد ، باب ما جاء فی الحر، ۲/۵۶۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۲۱ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳/۳۱۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۴۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶، ۱۱/۳۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۲۶۹

کجا محرم کجا مبیح، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم و عنا بہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ھذہ التھمۃ و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۰۰

## (۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ لصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرۃ ، مزمار عند نعمۃ ، ورنۃ عند مصیبۃ ۔

---

۲۱۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۳۵۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۱۵/۲۱۹ ☆ المسند للربیع، ۲/۵۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہوکر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

۲۱۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الآنك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

۲۱۹۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما قال : اخذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيد عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجد ه يجود بنفسه فاخذ ه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حجره فبكى ،فقال له عبدالرحمن : اتبكى ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟قال : لا، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۴۲/۹

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھا لیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

---

۲۱۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۹، ۲۲۰/۱۵ ☆

۲۱۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرخصة فی البکاء الخ ۱۲۰/۱

شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اورمزامیر کی آواز ہے۔۱۲م

## (۳)ناچ گانے میں شریک ہونے والاملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قعد وسط الحلقةفهو ملعون ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص ناچ دیکھنےاورمزامیراورگانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل وناہل کاتفرقہ سماع مجرد (بغیرمزامیر) میں ہے،مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کاکوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگرمجاذیب ازخودرفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں،ان پر ایک مزامیرکیاکسی بات کامواخذہ نہیں کہ

ع، سلطان نگیردخراج ازخراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل وناہل کافرق کرناہرکس وناکس کوگناہ پرجری کرنااورامت مرحومہ پر مکرشیطان لعین کادروازہ کھولناہے،ہرفاسق مدعی ہوگاکہ ہم اہل ہیں،ہم کوحلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگااورحرام خداکوحلال بتائے گا،اوراپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیاشریعت محمدیہ ایساحکم لاتی ہے۔حاشاللہ،شریعت مطہرہ فتنہ کادروازہ بندکرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کوعظیم پھاٹک کرتاہے۔توکس قدرمبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامتشخص، کتنے بےتمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاءکرنے کی بھی تمیزنہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاءکرنے میں کیاکیافرض،واجب،سنت، مکروہ اورحرام ہیں،وہ گیرواکپڑارنگ کر،یاعورتوں کےسے کاکل بڑھاکررات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔نمازیں قضاہوں بلاسے مگرڈھولک ٹھنکناناغہ نہ ہو۔اورپھروہ پیرو مرشدہیں،کہ ان کے پاؤں پرسجدے ہوتے ہیں،اورعلانیہ کہتے ہیں:ہم کورواہے،ہماری روح کی پاکیزہ غذاہے۔یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل وناہل کےفرق پرجہل کاہے۔

---

۲۱۹۵_المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٤/٥

اوران کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل ونا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل ونا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل ونا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑئے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلھا یدعو الی کثیرھا" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچار ہے ہیں، تف بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل ونا اہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارۂ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کومزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا ، وفى اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين ـ

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں "العسل مرة والخمر يا قوتية" کہہ دینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح وجانفزا و جاں پرور کہا کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

www.alahazratnetwork.org

ع کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۴

## (۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ **عن** أبى مالك الاشعرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليكونن اقوام من امتى يستحلون الحر والحرير و الخمر و المعازف ـ

---

۲۱۹۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، د، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر، ۸۲۷/۲

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا وغنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافية واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

## (۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۵۹، ۲۱۸/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۵/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۹/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۴/۲
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۸/۲
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۶/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۹/۴

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گانادل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گانادل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

زازازازازازاز
زازازازازاز
زازازازاز

---

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۲۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۸

# ۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت

## (۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیته ان یفی ، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان لا یفی ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اوراس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك وما یعتذر منه ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۳۵۳/۸

## (۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔**عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳۴۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۹/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۳۰/۳
۲۲۰۰۔ المستدرك للحاکم، ۳۲۶/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۰/۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۰/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱ ☆
۲۲۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تضمین العاریة ، ۵۰۱/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :علی الید ما اخذت حتی تردھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

## (۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم اللہ تعالی وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا ضمان علی قصار و صباغ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان العاریة مودة ، ۱/۱۵۲
السنن لابن ماجه ، باب العاریة ، ۲/۱۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲٤۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲٦
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۵۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۵۲
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۵۰۰
۲۲۰۲۔ جامع مسانید أبی حنیفة ، ۲/٤۹ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرك للحاکم ، ٤/۲۷۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۸٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱٦ ☆

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہوجائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۶

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

jijijijijijijij
jijijijijijij
jijijijijij
jijijijij

# ۱۴۔حقوق عباد

## (۱)مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ، ان ترك شئیا منها فقد ترك حقا واجبا علیه لاخیه ، یسلم علیه اذا لقیه ، ویجیبه اذا دعاه ، و یشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض،ویحضره اذا مات ، وینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔اگران میں سے ایک چیز چھوڑے تواپنے بھائی کا حق ترک کرے گاجواس کے لئے اس پرواجب تھا۔ملاقات کے وقت اسے سلام کرے،جب وہ دعوت کرے توقبول کرے،یاجب وہ پکارے توجواب دے،جب اسے چھینک آئے (اوروہ حمدالہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمك الله کہے۔بیمار پڑے تواسے پوچھنے جائے۔اس کی موت میں حاضرہو۔اگرنصیحت چاہے تونصیحت کرے۔

### ﴿۱﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا:ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کوایسے معنی پر حمل کریں جووجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدابالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یاواجب فقہی۔

فتاوی رضویہ۷/۱۸۱

## (۲)پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال

---

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم، علی المسلم، ۲/۲۱۳
۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ، ۲/۱۶
السنن لأبی داؤد ، باب فی حق الجوار، ۲/۲۶۱
السنن لابن ماجه ، باب حق الجوار ، ۲/۲۶۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ یورثہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ **عن** معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حق الجار علی جارہ ان مرض عدتہ ، وان مات شیعتہ ، و ان استقر ضك اقرضتہ ، وان اعور سترتہ ، وان اصابہ خیر هنأ تہ، و ان اصا بتہ مصیبۃ غریتہ ، ولا ترفع بناك فوق بنائہ فتسد علیہ الریح ، ولاتوذیہ بریح قدرك الا ان تغرف لہ منہا۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے ،اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے ،اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے،اور اس کا کوئی عیب معلوم ہوجائے تو اسے چھپائے،اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے،اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے،اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب،اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں،خوشبو اسے پہونچے گی،وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا،لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہوجائے۔　　احکام شریعت،۱۴۱

---

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸٤/۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۶۰/۳ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲٤۸۷۸، ٤۹/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۷۵/۶
۲۲۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۰۹۷، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۸/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، [

## (۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كانت له مظلمة لا خيه من عرضه اوشئ فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ، ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة ، و ان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه محمل عليه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۶۷

www.alahazratnetwork.org

## (۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لتؤدن الحقوق الى اهلها يوم القيامة حتى يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے ۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حتى للذرة من الذرة۔

---

۲۲۰۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من كانت مظلمة عند الرجل ، الخ، ۱/ ۳۳۱
التفسير للقرطبی، ۹/ ۲۶۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۰۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۱۲۹ ☆

۲۲۰۸۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الظلم، ۲/ ۳۲۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/ ۶۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۴۴۴ ☆ التفسير لابن كثير، ۲/ ۲۲۸

۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہوگیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹

## (۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اتدرون من المفلس؟ قالوا : المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع ، فقال : ان المفلس من امتی من ياتی يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة، و ياتی قد شتم هذا ،وقد قذف هذا ، و اكل مال هذا ، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فيعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته ، فان فنيت حسناته قبل ان يقضی ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

---

۲۲۱۰۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الظلم ، ۳۲۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۳/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ٦٤/٢

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : انہ یکون للوالدین علی ولد ھما دین فاذا کان یوم القیامۃ یتعلقان بہ ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلک ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم و رحیم مالک و مولی جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :بینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناہ ضحک حتی بدت ثنایاہ ، فقال لہ عمر : ما اضحکک ؟ یا رسول اللہ بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزۃ ، فقال احد ھما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال اللہ: کیف

---

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۷۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۳۵۵
حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۴/۲۰۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۰۵
۲۲۱۲۔ المستدرک للحاکم، ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۳/۱۶۱
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخیك و لم یبق من حسناته شیٔ ، قال : یارب ! فیحمل من او زاری و فاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالبکاء ثم قال : ان ذلك لیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنهم من او زارهم ، فقال اللہ للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : ،یا ربی اری مداین من ذهب وقصورا من ذهب مکللة باللؤلؤ، لا ی بنی هذا ، او لا ی صدیق هذا ، اولای شهید هذا ؟ قال : لمن اعطی الثمن، قال : یارب او من یملك ذلك ؟ قال : انت تملکه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخیك ، قال: یارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال اللہ تعالیٰ : فخذ بید اخیك و ادخله الجنة ، فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك : اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم ، فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے

www.alahazratnetwork.org

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰

۲۲۱۳۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی مناد یا اھل الجمع! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یجمع الاولین و الآخرین یوم القیامۃ فی صعید واحد، ثم ینادی مناد من تحت العرش، یا اھل التوحید! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات، فینادی مناد، یا اھل التوحید! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم و فضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

---

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

**اول۔** حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقاً درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کو بجانہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد و دیون و مظالم، مثلاً کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کرلیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرالیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کردیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی، اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر وتقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہوکر پلٹے۔ فانا اللہ و انا الیہ راجعون، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف وجوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: وقف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعرفات ، وقد كادت الشمس ان تغرب ، فقال : يا بلال! انصت لى الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فانصت النا س ۔ فقال : يا معشر الناس ! اتانى جبرئيل آنفا فاقرآنى من ربى السلام و قال : ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقال : يا رسول الله ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لكم و لمن اتى من بعد كم الى يوم القيامة ، فقال عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه : كثر خير الله و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوگئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۱

دوم ۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

---

۲۲۱۵۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۳۰۳

سب مطالبے جواس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین ، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللھم ارزقنا بجاهله عندك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

www.alahazratnetwork.org

۲۲۱۷۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاه۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

---

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه ، ☆
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷٤/٤

۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳
زاد المسیر ، ۳۳٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰٤
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸

۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳٦۹، ۳۸۹/۵
الکامل لابن عدی، ٦۹/٤ ☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

## ﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج ومعتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

**اقول۔** بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کرلی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہوگیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لیئے کی کہ حدیث میں ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لوان صاحب بدعة مكذبا با لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فى شئ من امره حتى يد خله جهنم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود ومقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

**چہارم۔** مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بجبوری ادا نہ ہوسکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کردیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

---

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الحوزى، ۱/ ۱٤۰ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/ ۳۲۰

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من ادان دینا ینوی قضاء ہ ادی اللہ عنہ یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تداین بدین و فی نفسہ و فا ء ہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۲۲۲۔ **عن** عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ ما لم یکن فیما یکرہ اللہ ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳ ۔**عن** عبدالرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان

---

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجہ، باب من ادان دینار الخ، ۱۷۳/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۳۵۴/۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۲۷، ۲۲۱/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ، ۴۳۲/۲۳ ☆
۲۲۲۱۔ المستدرک للحاکم ، ۲۳/۳ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۵۹۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۴۵، ۲۲۴/۶ ☆
۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجہ باب من ادان دینار الخ، ۱۷۳/۲
۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یدعو الله بصاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه ، فقال : یا ابن آدم! فیم اخذت هذا الدین ؟ و فیم ضیعت حقوق الناس ؟ فیقول: یارب! انك تعلم انی اخذ ته فلم آکل ، و لم ا شرب، و لم البس ، ولم اضیع ، ولکن اتی علی یدی اما حرق ، واما سرق و اما وضیعة ، فیقول الله عزوجل : صدق عبدی، انا احق من قضی عنك الیوم ، فیدعو الله عزوجل بشیٔ فیضعه فی کفة میزانه فترجح حسناته علی سیئا ته فید خل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی ، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

**پنجم ۔** اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا الله ببرکاتهم فی الدنیا و الآخرة کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی ، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی ، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی ۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستکون لا صحابی زلة یغفر ها الله لهم لسا بقتهم معی،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۔

اس مبارک قوم کے سرور وسردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم ۔

www.alahazratnetwork.org

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ما علی عثمان مافعل بعد هذه ، ماعلی عثمان مافعل بعد هذه ۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

---

۲۲۲۴۔　اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۶۱

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔ پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له "اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، والحمد لله الکریم الودود، و هذا ما زدته بفضل المحمود ۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی واخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبدالدینار، عبدالدرہم، عبدطمع، عبدہوی، عبدرغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأیت من اتخذ الهه هواه۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله ،خواص کے نزدیک " لا مقصود الا الله "اہل ہدایت کے نزدیک "لا مشهود الا الله "اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا الله "،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدا مهم و تراب اقدامهم فی الدنیا والآخرة ۔ غفرلنا بجاههم عنده ،انه اهل التقوی و اهل المغفرة۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہ ہی برتی گئی کہ صاحب حق کوراضی فرمائیں اور معاوضہ دیگر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ،حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔'' غرض معاملہ نازک ہے،اورامر شدید،اورعمل تباہ،اوراامل بعید،اورکرم عمیم،اوررحم عظیم، اورایمان خوف ورجاء کے درمیان۔وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین ، نجاۃ الھالکین، مرتجی البائسین،محمد وآلہ و صحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ،وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۳/۹

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ERERERERERERERERE
ERERERERERERERE
ERERERERERERE
ERERERERERE

# ۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

## (۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تها دو ا تحابوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آپس میں ہدیہ کالین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تحابوا،و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی ، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی

---

۲۲۲۵۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۴۶/۴
الموطا لمالك، ۹۰۸ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱۲۰/۴

۲۲۲۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۴۶/۴ ☆ كنز العمال لمتقی،۱۵۰۵۷، ۱۱۵/۶
اتحاف السادة للزبدی، ۳۴۶/۵ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق،
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۰۲/۱ ☆

۲۲۲۷۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۶۹/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۵، ۱۱۰/۶ ☆ التفسير للقرطبی، ۶۹/۱۳
الكامل لابن عدی، ۱۰۴/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۴۲/۲

۲۲۲۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۷۰/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کردیتا ہے۔

٢٢٢٩۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کردیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ٩/٩٤

## (٢) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

٢٢٣٠۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا جاءك من هذا المال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کرلو۔ پھر چاہو تو کھالو اور چاہو تو صدقہ کردو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔　　فتاوی رضویہ، ٨/١٣٩

## (٣) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

٢٢٣١۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الصدقة يبتغی بها وجه الله تعالیٰ ، والهدية يبتغی بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

---

٢٢٢٩۔ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٧٠ ☆

٢٢٣٠۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من اعطاه الله شيئا من غير مسئلة، ١/١٩٩
كنز العمال للمتقی، ٦/٥٢٢ ☆

٢٢٣١۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٦/١٦٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٦٧١
كنز العمال للمتقی، ١٥٩٩٧، ٦/٣٤٨، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/١٢٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

## (۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من عرض عليه ريحان فلايرده فانه خفيف المحمل طيب الريح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے، یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

## (۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من احب ان يبسط له فی رزقه، وينسأله فی اثره فليصل رحمه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۲۲۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۸۱۶، ۶/۵۲۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۸۸
كنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴ ☆ الاحكام النبوية للكحال، ۲/۱۳۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۳۴ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من بسط له فی الرزق الصلة الرحم، ۲/۸۸۵
الصحيح لسملم، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، ۲/۳۱۵
السنن الكبری للبيهقی، ۷/۲۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۳۴
التفسير للبغوی، ۴/۱۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۵۶
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۶۹۲۸، ۳/۳۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۴/۳۲۳

www.alahazratnetwork.org

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سره ان یمد له فی عمره و یوسع له فی رزقه ،و یدفع عنه میتةالسوء فلیتق الله ولیصل رحمه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمر وبن سهل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صلة القرابة مثراة فی المال ، محبة فی الاهل ، منسأة فی الاجل۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۳۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

---

۲۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۳۶
الترغیب والترهیب للمذری، ۳/۳۳۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۸، ۳/۳۶۵
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۳/۱۰۷ ☆
۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۵، ۳/۳۵۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۹۸ ☆
۲۲۳۶۔ الدر المنثور لسیوطی، ۱/۳۵٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۰۹ ۳/۳۵۶
التفسیر للقرطبی، ۵/۱۹۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲/۷۰۷

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلۃ الرحم حتی ان اہل البیت لیکونون فجرہ فتمنوا اموالہم ،و یکثر عدد ہم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔　　راد القحط والوباء، ۱۰

## (۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن اہل بیت یتواصلون فیحتاجون۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

## (۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلۃ الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباداور عمروں کوزیادہ کرتے ہیں۔

راد القحط والوباء، ۱۰

---

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۲۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳/۳۶۳ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۲/۷۰۷
۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆
۲۲۳۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۴۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۷۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰، ۳/۳۵۶

# ۱۶۔ صدق وکذب

## (۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ،اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔ الزلال الانقی ،۱۷۱

www.alahazratnetwork.org

## (۲) پہلودار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلودار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۰۲/۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

---

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳۴۴/۳ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۹۱۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۹/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبید، ۵۲۸/۷
الدر المنثور للسوطی، ۲۹۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۹۶۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱ ☆ مسند الشهاب ، ۱۰۱۱
الدر المنتثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العید و الکذب ، ۱۸/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۹۷/۸

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا كذب العبد تباعد الملك عنه ميلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔ فتاوی رضویہ، جدید، ۱/۲۰۷

## (۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبدالله بن أبی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اكثرالناس ذنوبا يوم القيامة اكثرهم كلاما فيما لا يعنيه۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اُبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔ الزلال الانقی، ۱۷۲

www.alahazratnetwork.org

ZXZXZXZXZXZXZXZ

ZXZXZXZXZXZXZ

ZXZXZXZXZXZ

ZXZXZXZXZ

۲۲۴۳۔

۲۲۴۳۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۵۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۶۲

المسند للعقيلى، ۳/۴۲۴ ☆ العلل لمتناهية لابن الحوزى، ۲/۲۱۶

# ۱۷۔حیاوفحش گوئی

## (۱)حیازینت ہے

۲۲۴۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحیاء زینة والتقی کرم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیازینت ہے اورتقوی بزرگی ۔۱۲م

## (۲)حیاء بہتر ہے

۲۲۴۵۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیاسراسر بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ جدید،۳/۴۱۸

## (۳)بے حیائی کی مذمت

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۴۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

---

۲۲۴۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ۲۳۹/۱ ☆

۲۲۴۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۴۸/۱ ☆
السنن لأبی داؤد ، باب فی الحیاء ۶۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶/۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۱/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ۲۶/۸
التمهیدلابن عبد البر، ۱۷۱/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۷/۸
فتح الباری للعسقلانی، ، ۵۲۱۱۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۵/۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۰/۳ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۵۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۵۷۶۲، ۱۱۹/۳ ☆

۲۲۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶/۱۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۰/۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۶۲/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۴/۱۲
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۵۳۸ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی، ۱۲۲

## (۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الجنة حرام علی کل فاحش ان یدخلها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

www.alahazratnetwork.org

## (۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما کان الفحش فی شئ قط الا شانه وما کان الحیاء فی شئ قط الازانه۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کردے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کردیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۲۲۴۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۸/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۱۷/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۱/۱ ☆

۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش ، ۱۹/۲
السنن لابن ماجه ، باب الحیاء ۳۱۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۶/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۱/۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۳

۲۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۱/۱ ☆

تعالیٰ علیه وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۸۔ بدگمانی اورتہمت

## (۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اياكم و الظن ، فان الظن اكذب الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

## (۲) تہمت کی جگہ سے بچو

www.alahazratnetwork.org

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواللہ تعالیٰ اورآخرت پرایمان رکھتا ہووہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۲۵۰۔ | الجامع الصحيح للبخاری، | باب قوله تعالیٰ ، ايها الذين آمنو اجتنبوا الخ، | | | ۸۹۶/۲ |
| | الصحيح لمسلم، | باب تحريم الظن و العبس، | | | ۳۱۶/۲ |
| | الجامع للترمذی، | باب ماجاء فی ظن السوء ، | | | ۲۰/۲ |
| | السنن لأبی داؤد ، | باب فی الظن ، | | | ۶۷۳/۲ |
| | المؤطا لمالك، ، | | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل، | ۳۱۲/۲ |
| | المسند للشهاب | ۹۵۹ | ☆ | السنن للبيهقی، | ۸۵/۶ |
| | اتحاف السادة للزبيدی، | ۲۱۴/۶ | ☆ | شرح السنة للبغوی، | ۱۰۹/۱۳ |
| | فتح الباری للعسقلانی، | ۳۷۵/۵ | ☆ | كنز العمال للمتقی، ۴۴۲۶، | ۴۳۳/۲ |
| | الادب المفرد للبخاری، | ۴۱ | ☆ | التفسير للقرطبی، | ۳۳۱/۱۶ |
| | التفسير لابن كثير، | ۲۰۲/۲ | ☆ | الدر المنثور للسيوطی، | ۹۲/۶ |
| | الترغيب والترهيب للمنذری، | ۵۴۵/۳ | ☆ | المصنف لعبد الرزاق، | ۲۰۲۲۸ |
| | ارواء الغليل للالبانی، | ۲۱۸/۶ | ☆ | الاذكار لنووی، | ۳۰۶ |
| | زاد المسير لابن الحوزی، | ۴۷۰/۷ | ☆ | كنز العمال للمتقی، ۴۴۰۲۶، | ۸۶/۱۴ |
| ۲۲۵۱۔ | مراقی الفلاح للشرنبلالی، | ۲۴۹ | ☆ | | |

# (۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

٢٢٥٢ـ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها،اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی ،حسد، بدگمانی ، بدشگونی۔کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں ؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو،اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو،اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ،١٤٥

www.alahazratnetwork.org

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

٢٢٥٢ـ کنز العمال للمتقی، ٤٣٧٨٩، ٢٧/١٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٠٩/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٥٥٢/٧ ☆

# ۱۹۔ غیبت ودھوکہ

## (۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغیبة اشد من الزنا،قیل: وکیف؟قال : الرجل یزنی ،ثم یتوب ، فیتوب الله علیه ،و ان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ،اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۴۹

www.alahazratnetwork.org

## (۲) غیبت کی بدبو

۲۲۵۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء نتن فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتدرون ما هذه الریح ؟ هذه ریح الذین یغتابون المومنین ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید،۱/۲۰۷

---

۲۲۵۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۳
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۴۷۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۸۷۴
۲۲۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۳۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۷۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۳۶۳

# (۳)فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : لیس للفاسق غیبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالی عنھم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس، اذکروا الفاجر بما فیه یحذرہ الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن اَبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتم فاسقوں کے فسق وفجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو،لوگ اسے کب پہچانیں گے،فاسق کافسق خوب بیان کروکہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں،مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ہاں جس کی غیبت جائزنہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/ ۲۹۷

# (۴)فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۲۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۸۰۷۱ ، ۳/۵۹۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱
الاسرار المرفوعة ۳۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسیوطی، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۴۱۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/۲۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۲۷۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
۲۲۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۹۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۰۵

www.alahazratnetwork.org

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واھتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہےاورعرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافرکومہاتما کہنا حرام اورسخت حرام ہے۔مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ،یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوایذادینا ہے۔حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پراورایسی عظیم مدح پرکیا حال ہوگا۔نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالامحض بے بنیاد ہےشرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاًترک موالات کاحکم ہے۔مجوس ہوں یاہنود،نصاری ہوں یایہود،خصوصاًوہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۲۸۵

www.alahazratnetwork.org

## (۵) جس نے دھوکہ دیاوہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برجل یبیع طعاما فأعجبہ فادخل یدہ فیہ،فاذا ھو بطعام مبلول فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزرایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنادست اقدس اس

---

۲۲۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب قول النبی ﷺ لیس منا فی غشنا ، ۱/۷۰

| | | | |
|---|---|---|---|
| المسند لاحمدبن حنبل، | ۳/۴۹۸ | ☆ السنن للدارمی، | ۲/۲۴۸ |
| السنن الکبری للبیھقی، | ۵/۲۰۵ | ☆ المستدرک للحاکم | ۲/۹ |
| المصنف لابن أبی شیبۃ ، | ۷/۲۸۰ | ☆ الصحیح لابن حبان ، | ۱۱۰۷ |
| المعجم الکبیر للطبرانی، | ۱۰/۱۶۹ | ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، | ۱/۲۶۱ |
| الترغیب و الترھیب للمنذری، | ۲/۵۷۱ | ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، | ۴/۷۸ |
| السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، | ۱۰۵۸ | ☆ ارواء الغلیل للالبانی، | ۵/۷۸ |
| التفسیر للقرطبی، | ۳/۲۵۲ | ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، | ۴/۱۸۹ |
| کشف الخفاء للعجلونی، | ۲/۴۱۱ | ☆ تاریخ اصفھان لأبی نعیم، | ۱/۱۳۷ |
| الکامل لابن عدی | | ☆ | |

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔آپ نے فرمایا: جوشخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م جد الممتار، ۱/۱۴۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۰۔ ظالم ومظلوم

## (۱)ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ،والا من فیہ عرق منہ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم وتعدی نہ کریگا مگر حرامی، یاوہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹

## (۲)ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

www.alahazratnetwork.org

۲۲۶۰۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۴۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳)ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

---

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۲۳۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴/۱۰۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳ ، ۵/۳۳۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۶ ☆

۲۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب الظلم الظلمات یوم القیامۃ ۱/۵۱۶
الصحیح لسملم ، ابواب البرد و الصلۃ ۲/۳۲۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الظلم ، ۲/۲۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۷ ☆ السنن الکبیر للبیھقی، ۶/۹۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۳۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۵/۱۰۰
الادب المفرد للبخاری، ۴۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۳۹۰

۲۲۶۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الظلم و غصب الارض ، ۲/۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۳۲ ☆ السنن الکبیر للبیھقی، ۶/۹۸

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ،۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذمن الارض شئیا بغیر حقه خسف به یوم القیامة الی سبع ارضین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۶۳۔ **عن** الحکم بن الحرث رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذ من طریق المسلمین شبرا جاء یوم القیامة یحمله من سبع ارضین۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبالے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۱۳

---

۲۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم شیئا من الارض، ۱/۳۲۳
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۲۲۴
۲۲۶۳۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/۴۴۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۳۷۸، ۱۱/۵
المعجم الکبیر للطبرا نی، ۲/۲۴۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۱۷۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۵۳
المطالب العالیه لابن حجر، ۱۴۱۰ ☆ الحاوی للفتاوی، ۱/۲۲۵

## (۴) ظالم کی اعانت حرام

۲۲٦٤۔ **عن** اوس بن شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من مشی مع ظالم لیعینه وھو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ و دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵۰/۹

## (۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

۲۲٦٥۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا جلس القاضی فی مجلسه ھبط علیه ملكان یسددانه و یوفقانه و یرشدانه مالم یجر فاذا جار عرجا وترکاہ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔۱۲م

۲۲٦٦۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لو لم ابعث فیکم لبعث عمر ، اید اللہ

---

۲۲٦٤۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۰۹/۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱٦/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵٦/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۰۵/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٤۹۵۵، ۸۵/٦
التفسیر لابن کثیر ۱۱/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷/۱۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۷۰٦ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤۹۸۰
۲۲٦٥۔ السنن الکبری للبیھقی، ۸۸/۱۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷٦/۸
میزان الاعتدال للذھبی، ۹٤٦٤ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۸۵۳/٦
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۱۵، ۹۹/٦ ☆

عمربملکین یو فقانه و یسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالٰی دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تایید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔ ۱۲م　　فقہ شہنشاہ،۴۲

## (۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۳۱

## (۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ینصره وهو یستطیع نصره اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

---

۲۲۶۶۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۵۷
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۱/۳۷۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۱
۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه باب من ادعی مالیس له ۲/۱۶۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۸۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ٤/۹۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۶
۲۲۶۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۱۸ ☆ اتحاف السادة للزبدی، ۷/۵٤٥
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۲۲ ☆

کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۵۱/۹

# (۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضي الله تعالی عنه قال : ان رجلا من اهل مصراتٰی عمر بن الخطاب رضي الله تعالی عنه فقال : يا اميرالمؤمنين !عائذ بك من الظلم ، قال : عذت معاذا ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ،فجعل يضر بني بالسوط و يقول : انا ابن الاكرمين ،فكتب عمر الی عمر و بن العاص يا مره بالقدوم و قدم بابنه معه،فقدم ،فقال عمر : اين المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل يضربه بالسوط و يقول عمر : اضرب ابن الاكرمين ،قال انس: فضرب،فوالله ! لقدضر به و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتي تمنينا انه يرفع عنه ،ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو،فقال : يا امير المؤمنين !انما ابنه الذی ضربني وقدا استقدت منه ،فقال عمر لعمرو: مذكم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاجزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریموں کے بیٹے کو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

---

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۲۶۰/۱۲

بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یاامیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یاامیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔ الامن والعلی، ۲۳۹

## (۹) مجبورو بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الله و رسوله مولیٰ من لامولی له۔

فتاوی رضویہ، ۵۵/۷

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ ورسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ اکبر ☆ اللہ اکبر ☆ اللہ اکبر

---

۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی، فرائض ۱۲ باب ما جاء فی میراث الخال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجه، باب ذوی الارحام، ۱۹٦/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ٤۰۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۷/٤ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٦۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤۰٦/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۵۳٦/۵
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۹/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

# ٢١۔ اچھے اور برے نام

## (١) اچھے ناموں کی برکت

٢٢٧١۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

٢٢٧٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعتبروا الارض باسما ئها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

www.alahazratnetwork.org

٢٢٧٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتفاء ل و لا یطیر و کان یحب الاسم الحسن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ١١/١٢٤

٢٢٧٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

---

٢٢٧١۔ کنز العمال للمتقی ، ١٤٧٧٥، ٦/٤٥ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ٧/٣٦٧
اتحاف السادة للزبیدی ، ٩/٩٢ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١/١٥٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٣٧ ☆
٢٢٧٢۔ الکامل لا بن عدی ، ☆
٢٢٧٣۔ المسند لا حمد بن حنبل، ١/٢٥٧ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ١٠/٥٥٦
کنز العمال للمتقی، ١٨٣٧٣، ٧/١٣٦ ☆ شرح السنة للبغوی ١٢/١٧٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٣١ ☆
٢٢٧٤۔ الجامع للترمذی ، ادب ٦٦، باب ما جاء فی تغیر الاسماء ٢/١٠٧
الترغیب والترهیب للمنذری ، ٣/٧١ ☆ کنز العمال للمتقی ، ١٨٥٠٨، ٧/١٥٧
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٣٧ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حوله الی ما هو الحسن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کا ن لا یتطیر من شیٔ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و ان کره اسمه روی کراهة ذلك فی وجهه ، و اذا دخل قریة سأل عن اسمها ، فان اعجبه اسمها فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و انکره اسمها رؤی کراهیة ذلك فی وجهه۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر پسند آتا خوش ہوتے ، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی ، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر خوش آتا مسرور ہوجاتے اور اس کا اثر روئے پر نور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۵

---

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۱۸ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی الطیرة و الحظ ، ۲/ ۵۴۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۱۴۰

## (۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔لہذا تم اچھے نام رکھو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰۱/۹

## (۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو،لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

---

۲۲۷۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی تغیر الاسماء ۔ ۶۷۶/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۹۴/۵ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۱۹۴۴
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۵۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۷/۱۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۹/۳ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۱۰/۵
کنز العمال للمتقی ۴۵۲۰۱ ، ۴۱۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۸۹/۵
۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ۹۱۴/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی با بی القاسم ، ۲۰۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الجمع بین ، ۱۰۷/۲
السنن لا بن ماجه ، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ ، ۲۶۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۰/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰۸/۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۸/۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۹/۱۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی،۴۵۲۱۶، ۴۲۱/۱۶
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۷۷/۱ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱۴/۱
فتح الباری للعسقلانی ، ۳۲۹/۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۶/۱
۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۰۰/۲ ☆ کشف الخفا للجلونی ، ۳۹۳/۲
الاسرار الموفوعه للقاری ، ۴۳۵ ☆ اللآ لی المصنوعة للسیوطی، ۵۵/۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰۔ **عن** نبیط بن شریط رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالی : و عزتی و جلالی لا عذبت احد ا یسمی باسمك فی النار ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اطعم طعام علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

---

۲۲۸۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ☆

۲۲۸۱۔ا لکامل لابن عدی ، ۱/۱۶۱ ☆ لسان المیزان لابن حجر ، ۱/۷۷۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۱/۵۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۸۹

۲۲۸۲۔ الکامل لابن عدی ، ۱/۱۶۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۲۴، ۱۶/۴۲۲

تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما اجتمع قوم قط فى مشورة فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فى مشورتهم الا لم يبارك لهم فيه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں ۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے ۔

۲۲۸۳ ۔ **عن** عثمان العمرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ضر احد كم لو كان فى بيته محمد و محمد ان و ثلثلة ۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں ۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۸۴ ۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا سميتم الولد محمدا فاكرموه واوسعوا له فى المجلس و لا تقبحوا له وجها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو ۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو ۔

۲۲۸۵ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

---

۲۲۸۳ ۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۵/۳۸ ☆ كنزالعمال للمتقى، ۴۵۲۰۵، ۱۶/۴۱۹
مناهل الصفاء، ۳۱ ☆

۲۲۸۴ ۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۵۱۹۸، ۱۶ / ۴۱۸ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/۹۴
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸/۴۸ ☆

۲۲۸۵ ۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۱/۷۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۰۴، ۱۶/۴۱۹ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى ، ۲/۴۷
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۱/۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى ، ۴۱۵

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :من ولد لہ ثلثة اولاد فلم یسم احدا منھم محمدا فقد جھل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸۶۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ و لا تحرموہ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔ :من اراد ان یکون
www.alahazratnetwork.org
حمل زوجتہ ذکرا فیضع یدہ علی بطنھا و لیقل : ان کان ذکرا فقدسمیتہ محمدا، فانہ یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا ۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیہ الائمة فی التوضیح و غیرہ ۔ ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ ان کا کوئی عمل قبول نہیں ۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

---

۲۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۷، ۱۶ / ۴۱۸

۲۲۸۷۔ الفتاوی للسخاوی ،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

## (۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احب اسمائکم الی اللہ تعالی عبد اللہ و عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کو عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

www.alahazratnetwork.org

## (۵) حارث وہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ عن أبی وھب الجشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسموا باسماء الانبیاء، و احب الاسماء الی اللہ تعالی عبد اللہ و عبد الرحمن، و اصدقھا حارث و ھمام، و اقبحھا مرۃ۔

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں، اور سب سے برا نام مرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۶

---

۲۲۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب النھی عن التکنی بأبی القاسم، ۲/۲۰۶
السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء ۲/۶۷۶
السنن لابن ماجہ، ما یستحب من الاسماء، ۲/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۴، ۱۶/۴۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹

۲۲۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء، ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۴۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
الادب المفرد للبخاری، ۸۱۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۹/۳۰۶

## (۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالی فطمها و محبیها من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

## (۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخنع الاسماء عند الله یوم القیامة رجل تسمی ملك الاملاك ۔

www.alahazratnetwork.org

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

Nafse Islam

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالی خالد و مالك و ذلك ان احدا لیس یخلد و المالك هو الله ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

---

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۲۷، ۱۲/۱۰۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/۴۱۳

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البغض الاسماء الی الله تعالی ، ۲/۹۱۶

السنن لا بی داؤد ، باب تغیر الاسم القبیح ، ۲/۶۷۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۴۴ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۷/۳۱۲

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۷۱۹

## (٨) عزیز و حکیم نام نہ رکھو

٢٢٩٣۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسمه عزیزا ۔

حضرت عبد اللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

٢٢٩٤۔ **قال** ابو داؤد رضی الله تعالیٰ عنه : غیر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم عزیز و الحکیم ۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔　فقہ شہنشاہ ١٩

www.alahazratnetwork.org

## (٩) حرب و ولید نام منع ہیں

٢٢٩٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرة، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ١٩

## (١٠) نام بگاڑنے کی ممانعت

٢٢٩٦۔ **عن** عمیر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

---

٢٢٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١٧٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٨/٤٩
اتحاف السادة للزبیدی ، ٥/٣٨٨ ☆ کنز العمال، للمتقی، ٤٥٢٧٢
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ٩٠٤ ☆
٢٢٩٤۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ٢/٦٧٧
٢٢٩٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ١٠/٨٩ ☆
٢٢٩٦۔ کنز العمال، للمتقی ، ٤٥٢١١، ١٦/٤٢٠ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/٢٥٢
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ٣٨٨ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا رجلا بغیر اسمه لعنته الملائکة ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۲۔ سجدۂ تعظیمی

## (۱) مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا الله تعالیٰ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن هانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فار ادان یسجد له فقال له علی : اسجد لله و لا تسجد لی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

www.alahazratnetwork.org

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

## (۲) سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول الله ! نسلم علیك كما یسلم بعضنا علی بعض ، ا فلا نسجد لك ؟ قال : لا و لكن اكرموا نبیكم ، و اعرفوا الحق لا هله ، فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون الله تعالیٰ ، فانزل الله تعالیٰ ، ماكان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔اسے اسی

---

۲۲۹۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۹۳/۷

۲۲۹۸۔ التفسیر الكبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۹۳/۷

کے لئے رکھو۔اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

ما کان لبشر الایہ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

## (۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاوية بن أبی سفيان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوه مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل، ۲/ ۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۲۹۵
المصنف لا بن أبی شیبة، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۲۰۳
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۳۱۲۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۶
التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۵۲۵ ☆

# ۲۳۔عورتوں کے احکام

## (۱)زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذھب و الحریر حل لا ناث امتی و حرام علی ذکورھا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

## (۲)عورتیں مہندی لگائیں

www.alahazratnetwork.org

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : ان ھندۃ بنت عتبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : یا نبی اللہ ! بایعنی فقال : لاا با یعک حتی تغیری کفیک کانھما کفا سبع ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔۱۲م

۲۳۰۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت او مت امرأۃ

---

۲۳۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۴۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۵۷، ۷/ ۶۷۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۴۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲۲۵/٤
المطالب العالیۃ لا بن حجر، ۲۱۹۲، المسند للعقیلی، ۱/ ۱۷٤

۲۳۰۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء ۲/ ۵۷٤
کنز العمال للمتقی، ٤۵۵، ۱/ ۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۳۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٤٦٦ ☆

۲۳۰۳۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء، ۲/ ۵۷٤
المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ۲٦۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۷٦
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲٦۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٤٦۷

من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأۃ ، قالت : بل یدامرأۃ ، قال : لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارھا بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأۃ صلت القبلتین مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت: دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : اختضبی ! تترک احداکن الخضاب حتی تکون یدھا کیدالرجل ، فما ترکت الخضا ب و انھا لابنۃ ثمانین ۔

www.alahazratnetwork.org

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔　　فتاوی رضویہ دوم ۹/۱۴۹

## (۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : المرأۃ عورۃ ، اقرب ما تکون الی اللہ تعالیٰ فی قعر بیتھا ، فاذا خرجت استشرفھا الشیطان و کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقوم یحصب النساء یوم الجمعۃ یخرجھن من المسجد ، و کان ابراھیم یمنع نساء ہ الجمعۃ و الجماعۃ ۔

---

۲۳۰۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۷۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۷۱
الطبقات الکبری لا بن سعد ، ۸/ ۵ ☆
۲۳۰۵۔ عمدۃ القاری للعینی ، ۳/
الجامع للترمذی ، ۱/ ۱۴۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارکر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا ۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

www.alahazratnetwork.org

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہ ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔امیر المؤمنین بہ پابندیٔ شرط منع نہ فرماتے۔امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا للہ فسد الناس ۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔لوگوں میں فساد آ گیا۔

www.alahazratnetwork.org

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔　　جمل النور ص ۲۵

## (۴) نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : فبینما نحن عندہ اقبل عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنه فدخل علیه ، و ذلك بعد ما امرنا بالحجاب ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: احتجبا منه ، فقلت : یا رسول اللہ ! الیس ھو اعمی لا یبصر نا و لا یعرضنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانه ۔

---

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احتجاب النساء ، ۲/ ۱۰۱

السنن لا بی داؤد، با ب قوله تعالیٰ و قل للمؤمنات ، ۲/ ۵۶۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۹۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹/ ۲۴

تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ۳۳۹ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۸/ ۱۲۶

الصحیح لا بن حبان ، ۱۴۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۹۱

تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۱۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۱۱۶

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اورام المؤمنین حضرت میمونہ رضی االلہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں ۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشادفرمایا: کیا تم دونوں بھی نا بینا ہو۔ کیا تم انکونہیں دیکھ رہی ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶

## (۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اياكم و الدخول على النساء فقال رجل من الانصار: يا رسول الله ! افرأيت الحمو؟ قال : الحمو الموت ۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۷

## (۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يحل لا مرأة تومن بالله و اليوم الآخر ان تسافر مسيرة يوم و

---

۲۳۰۷۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الخلوة جنبية ، ۲/۲۱٦
المسند لا حمدبن حنبل، ۴/۱۴۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۷/۲۷۷
المصنف لا بن أبی شيبة ، ۴/۴۰۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ، ۷/۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی كراهية الدخول على المغيبات ، ۱/۱۳۹
۲۳۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهية ان تسافر المرأة، ۱/۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مفاتك ، ۳، باب فی المرأة لحج بغير محرم، ۱/۲۴۱
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/۷۲ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۸/۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الاو معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگرچہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی۔ اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

## (۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

---

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/ ۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۳۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۹۶

۲۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلمو هن الکتاب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تعلموا نساء کم الکتابة، و لا تسکنو هن العلالی ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعا ممنوع وسنت نصاری وفاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عندالتحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف ومحفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

**حدیث اول:** حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندا و متنا ۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروك ۔

---

۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹،۱۶/ ۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الکامل لا بن عدی، ۲/ ۱۵۳ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۳ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

**اقول**: الآن القول فیه ابن عدی ، فقال : بعض حدیثه لا یتابع علیه ، و هذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین ، بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کرکے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغیر هذا الاسناد لیس بمنکر۔یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

**اقول**: و ستسمع انه بنفس السند غیر منکر۔

**حدیث دوم**: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

**حدیث سوم**: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۵۷

www.alahazratnetwork.org

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سیکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابوحاتم نے ثقہ کہا۔امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔اس سلسلہ میں یحیٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو صدوق سیئ الحفظ صدوق یھم ' صدوق یخطی ، صدوق تغیر بآجره عمر ہ ' کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ہیں ، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔صرف ابومسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابوبکر سلیمان بن اَبی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت کرتے ہیں۔لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/ ۱۵۷

## (۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ ۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالی عنہا قالت ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

www.alahazratnetwork.org

## (۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳۔ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثها شیطان ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ ۹/ ۷

---

۲۳۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اخراج المشتبهین بالنساء ۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد، با ب الحکم فی المخنثین ۲/ ٦٧٤
السنن لا بن ماجه ۔ با ب فی المخنثین ، ١/ ١٣٨
السنن الکبری للبیهقی ، ٨/ ٢٢٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٤٣٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ١١/ ٣٥٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٠٦٦، ١٦/ ٣٩٢

۲۳۱۳۔ الجامع للترمذی ، با ب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیات ، ١/ ١٤٠
المستدرک للحاکم ، ٤/ ١١٤ ☆ الصحیح لا بن خزیمة ٢٥٢٠٩
تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ٥٥ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ، ٤/ ٤٠٩
مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/ ٢٢٣ ☆

# ۲۴۔تشبہ کفار

## (۱) تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱۴۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ابغض الناس الی اللہ تعالیٰ ثلثۃ ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرء بغیر حق لیھر یق دمہ ۔

*حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔حرم میں بے دینی پھیلانے والا ، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند ، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔۱۲م*

www.alahazratnetwork.org

۲۳۱۵۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبہ بقوم فھو منھم ۔

*حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی ، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔۱۲م*

۲۳۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل : قال رسول اللہ

---

۲۳۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب طلب دم امری بغیر حق ، ۲/۱۰۱۶
کنز العمال للمتقی ،۴۳۸۳۳، ۱۶/۵۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/۲۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۰۸ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۴/۲۲
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ، ۷۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۰

۲۳۱۵۔ السنن لابی داؤد ، باب فی لباس الشھرۃ ، ۲/۵۵۹
المسند لاحمدبن حنبل، ۲/۵۰ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی ، ۴/۳۴۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/۱۲۸ ☆ التمھید لا بن عبد البر ، ۶/۸۰
کنز العمال للمتقی ،۲۴۶۸۰، ۹/۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۷۴
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/۵۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۲۷۱
مشکل الآثار للطحاوی ۱/۸۸ ☆ المغنی للعراقی ۱/۲۷۰

۲۳۱۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۷ ، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۷۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنة غیرنا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من تشبہ بغیرنا ، لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیھود الاشارة بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارة بالاکف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبھو ا بالیھود ۔

حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراھیة اشارة الیدباسلام ، ۲/ ۹٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷٤
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ٤۳٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ٤۷۰
۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی النظفة ، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲٤۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٦۰
تذکرة الموضوعات للقیرانی ، ۱۵۷ ☆

# ۲۵۔شکر

## (۱)شکر عباد شکر خدا

۲۳۱۹ ۔عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جولوگوں کا شکرادانہیں کرتا وہ اللہ کا شکرادانہیں کرتا۔۱۲م

## (۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اولی معروفا فلم یجد له جزاء ا الا الثناء فقد شکرہ و من کتمه فقد کفر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اوراس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکرادا کردیا۔اور جس نے بھلائی کو چھپایاتواس نے گویا کفران نعمت کیا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

---

۲۳۱۹۔ السنن لا بی داؤد، باب فی شکر المعروف ، ۲/ ۶۶۲
الجامع للترمذی ، با ب ما جاء الشکر لمن احسن الیک ، ۲/۱۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۳ ☆ المعجم الکبیر للطرانی، ۱/ ۱۶۲
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳/۱۸۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٤/ ۱۵۶ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۸/ ۳۸۹
کنز العمال للمتقی ، ٦٤٨٥، ۳/ ۲۶۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۷۷

۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیک ، ۲/۱۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ٤۰۸
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/ ۲۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۳۶۲
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٤/ ۱۵۵ ☆

۲۳۲۱۔ السنن لا بی داؤد باب شکر المعروف ۲/ ۶۶۳

۲۳۲۲۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبہ و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔۱۲م

## (۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسوال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

## (۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۲۴۔ عن أبی ذر الغفا ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تحقرن من المعروف شیئًا ولوان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۳۲۲۔ الجامع للترمزی ، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعط ، ۲/ ۲٤
کنز العمال للمتقی ، ١٦٥٦٩ ، ٧/ ٤٦٥ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٦/ ٦٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ١٤/ ٣٠٥ ☆

۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٢٧٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٥/ ٢١٧
الدر المنثور للسیوطی ، ٦/ ٣٦٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦٤٧٩ ، ٣/ ٢٦٦
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦٧ ☆ التفسیر للبغوی ، ٧/ ٢٦١

۲۳۲۴۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء ٢/ ٣٢٩
المسند لا حمد بن حنبل ، ٣/ ٤٨٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ١٨٨
کنز العمال للمتقی ، ١٦٣٤١ ، ٧/ ٤١٨ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری ، ١/ ١١٧

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔۱۲م

۲۳۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

## (۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة ۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

## (۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/ ۱۳۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۹۰، ۵۱/۹
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/ ۱۴۱
۲۳۲۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۶۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳۶۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ۶/ ۳۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول وایوب اذ نادہ الاید ۱/ ۴۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/ ۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۸/ ۷ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱/ ۲۲۴
التفسیر للقرطبی، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/ ۶۶

www.alahazratnetwork.org

علیه وسلم : بینما ایوب علیه الصلوة و السلام عریانا خر علیه رجل جراد من ذهب، فجعل یحثی فی ثوبه فناداه ربه : یا ایوب ! الم اکن اغنیتك عما تری ، قال : بلی ،وعزتك ! و لکن لا غنی لی عن برکتك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہارہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔رب عزوجل نے ندافرمائی: اے ایوب! جوتمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔　فتاوی رضویہ ۴/۲۰۵

## (۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۳۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب ان یری اذثر نعمته علی عباده ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۲۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان الله یحب ان یری اثر نعمته ، ۲/ ۱۰۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۱۳۵
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/ ۴۲۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۶۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۱۸۹۹ ، ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۴۳۵
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۱۷۴، ۷/ ۱۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/۳۱۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۲/ ۴۹ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۱/ ۲۸۳
المغنی للعراقی، ۳/ ۳۴۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۷۹

# ۲۶۔حقوق والدین

## ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :ای العمل احب الی اللہ تعالیٰ ؟ قال : الصلوۃ علی وقتھا ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجھاد فی سبیل اللہ ۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا،کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا:وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھراس کے بعد کونسا؟ فرمایا:ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھراس کے بعد کونسا؟ فرمایا:اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م**

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲)والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

**حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے،اوررب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م**

---

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ۲/ ۸۸۲
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان باللہ تعالیٰ ، ۱/ ۶۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوالدین ، ۲/ ۱۲
السنن للنسائی باب فضل الصلوۃ لمواقیتھا ، ۱/ ۷۱
المسند لا حمد بن حنبل ۱/ ۴۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۸۸۹۷، ۷/ ۲۸۵

۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۲/ ۱۲
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۳۳۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۷۳

٢٣٣١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین ۔
فتاوی رضویہ ۴/٦٧٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔١٢م

٢٣٣٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناستاذنه فی الجهاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیهما فجاهد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی ، فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں ، فرمایا: جا اور ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔١٢م

٢٣٣٣۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ابا یعك علی الهجرة و الجهاد ، ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل کلاهما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما۔

---

٢٣٣١۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٣/ ٣٢٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٢٧٣
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ١٧٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٥٥٥١، ١٦/ ٧٨٠
٢٣٣٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب الجهاد باذن الالوین ، ١/ ٤٢١
الصحیح لمسلم، کتاب البرو الصلة ، ٢/ ٣١٣
السنن للنسائی ، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدین ، ٢/ ٤٤
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی الغز ، ١/ ٢٠٠
المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ١٦٥ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ١٢/ ٤٧٣
مشکل الآثار للطحاوی، ٣/ ٢٥ ☆ شرح السنة للبغوی ، ١٠/ ٢٥٠
ارواء الغلیل للالبانی ، ٥/ ١٩ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ٢٥٠
٢٣٣٣۔ الصحیح لمسلم ، کتاب البر ء الصلة ، ٢/ ٣١٣

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالی سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرکے ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فقال : جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان ، قال : ارجع الیهمافاضحکهما کما ابکیتهما ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔ ۱۲م

۲۳۳۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی

---

۲۳۳۴۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة ، ۲/ ۱۶۲
السنن لا بی داؤد ، جهاد، ۳۱، باب فی الرجل یغز وو ابوه کارهون ، ۱/ ۳۴۲
۲۳۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۳۹۲
الدر المثور للسیوطی ، ۱/ ۲۲۸ ☆
۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۱۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، / ۳۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۵۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطع والدیك و ان اخرجا ك من مالك و من کل شئ ھو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کردیں۔ اور ہر اس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۰۱/۹

## (۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا من اھل الیمن ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ھل لك احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیھما فاستاذنھا، فان اذناك فجاھد و الا فبرھما ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کرکے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے؛ نہیں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۷۴/۴

## (۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثة لا یدخلون الحنة ، العاق لوالدیه ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

---

۲۳۳۷۔ السنن لابی داود، باب فی الرحل یغزو وابوہ کارھون ، ۳۴۲/۱
۲۳۳۸۔ المستدرك للحاکم، ۷۲/۱ ☆ الحامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/۸۱۱

## (۶) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لایقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبل کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

## (۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۳۴۰۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

## (۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳۴۱۔ عن أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیا ت قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۰۶ ☆ العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۱/ ۱۵۱

۲۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۶/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۸۷

الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۱۰۱ ☆

۲۳۴۱۔ المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۳۱

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچا تا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

## (۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا قال : یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ! ان لی مالاو ولدا ، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی ، فقال : انت و مالك لا بیك ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی ؛ یا رسول اللہ ! مال وعیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی ، بیبا کی ، کافر نعمتی ، ناپا کی ہے ۔ اور ناشکر، خدا ناترس ، مال لایا کہاں سے ، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان أبیه یرید ان یاخذ مالی ، فقال

---

۲۳۴۲۔ السنن لا بن ماجه ، با ب ما للرجل ما ولده، ۲/ ۱۶۷

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ٤٨٠

تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ٤٥٦ ☆

المصنف لا بن أبی شیبة ، ۷/ ١٥٨ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۲۳٤

الکامل لا بن عدی، ۲/ ۳۳٥ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤٩٤

تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ٤٩ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ۲/ ۲۳٠

المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ٨ ☆ جامع مسانید أبی حنفة ، ١٥٩

۲۳۴۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/ ۳٠٤ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ادعه لی ،قال : فجاء فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان ابنك یزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه علی نفسی و عیالی ، قال : فهبط جبرئیل الامین علیه الصلوة و السلام ، فقال : یا رسول اللہ ! ان الشیخ قد قال فی نفسه شیئًا لم تسمعه اذناه ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قلت فی نفسك شیأ لم تسمعه اذناك قال : لا یزال یزید نا الله بك بصیرة و یقینا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ یقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ یَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أُجْنِی عَلَیْكَ وَ تُنْهَلُ
اِذَا لَیْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ
تَخَافُ الرَّدٰی نَفْسِی عَلَیْكَ وَ اِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَكَّلُ
كَاَنِّی أَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِی ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِی فَعَیْنَایَ تَهْمَلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَایَةَ الَّتِی ☆ اِلَیْكَ مَدٰی مَا كُنْتُ فِیْكَ أُؤَمِّلُ
جَعَلْتَ جَزَائِی غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَاَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَیْتَكَ اِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ أُبُوَّتِی ☆ كَمَا یَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اخذ بتلبیب ابنه و قال : انت ومالك لأبیك ۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلا کھانے کی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ **عن** معاویة بن جاهمة رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال :یا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشیرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجلیها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔۱۲م

۲۳۴۵۔ **عن** طلحة بن معاية السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : یا رسول الله ! انی ارید الجهاد فی سبیل الله ، قا ل: امك حیة ؟قلت :نعم، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الزم رجلیها فثم الجنة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔۱۲م

۲۳۴۶۔ **عن** معاویة بن جاهمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استشیره فی الجهاد ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

---

۲۳۴۴۔ السنن للنسائی ،جهاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة ، ۲/ ٤٤
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل یغزو و له ابوان، ۲/ ۲۰٤
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ٤۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۳۲۲
كشف الخفا للعجلونی، ۳/ ۳۲٤ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳/ ۳۰
الدر المنثور للسیوطی، ٤/ ۱۷۳ ☆

۲۳۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب الرجل یغزو له الوان ، ۲/ ۲۰۵
المعجم الكبير للطبرانی ، ۸/ ۳۷۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٥٤٤٤، ۱٦/ ٤٦۲

۲۳۴٦۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/ ۳٦۵ ☆

الک والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

## (۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ای الناس اعظم حقا علی المرأة ؟ قال : زوجھا ، قلت : فای الناس حقا علی الرجل قال : امہ ۔

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۴۸۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ !من احق الناس بحسن صحابتی ؟ قال : امک ، ثم من ؟ قال : امک ، ثم من ؟ قال : امک ، ثم من ؟ قال ابو ک ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

---

۲۳۴۷۔ المستدرک للحاکم، ٤/ ١٧٥

۲۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من احق الناس الصحیحة ، ٢/ ٨٨٣
الصحیح لمسلم، کتاب البردا الصلة ، ٢/ ٣١٢

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپئے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۴۹۔ السنن لا بن ماجه، باب الوالدین، ۲/۲٦۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۵۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۲۱۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۴۵۴۴٦، ۱۴٦/۹

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم وآقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

## (۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو، اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

## (۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، | باب عتوق الوالدين ، | | | ۲/ ۸۸٤ |
| الصحيح لمسلم، | باب النهى كثرة المسائل ، | | | ۲/ ۷٥ |
| المسند لا حمد بن حنبل، | ٤/ ۲٤٦ | ☆ | الترغيب والترهيب للمنذرى ، | ۳/ ۳۲٥ |
| مشكل الآثار للطحاوى، | ٤/ ۲۳۳ | ☆ | التفسير للقرطبى ، | ٦/ ۳۳۱ |
| فتح البارى للعسقلانى ، | ٥/ ٦٨ | ☆ | كنز العمال للمتقى، ٤۳٥٤۰، | ١٥/ ٨٩٥ |
| السنن الكبرى للبيهقى ، | ٦/ ٦۳ | ☆ | شرح السنة للبغوى ، | ١۳/ ١٦ |
| جمع الجوامع للسيوطى، | ٤٧٩۰ | ☆ | | |
| ۲۳۵۱۔ السنن للنسائى، | باب الحث على اللسب ، | | | ۲/ ۱۸٥ |
| السنن لا بن ماجه ، | باب الحث المكا سب ، | | | ١/ ١٥٥ |
| السنن للدارمى ، | ۳۳۸ | ☆ | المسند لا حمد بن حنبل، | ٦/۳١ |
| الجامع الصغير للسيوطى ، | ١/۳٤ | ☆ | السنن الكبرى للبيهقى ، | ٧/ ٤٨۰ |
| الدر المنثور للسيوطى، | ١/۳٤٧ | ☆ | المصنف لعبد الرزاق | ١٦٦٤۳ |
| الصحيح لا بن حبان | ١۰٩١ | ☆ | المصنف لا بن أبى شيبة ، | ٧/١٥٧ |
| كنز العمال للمتقى، ٩۲۲۳ ، | ٤/ ٨ | ☆ | | |

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اطیب ما اکل الرجل من کسبه ، و ان ولده من کسبه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔۱۲م

۲۳۵۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان اولادکم هبة لکم ، یهب لمن یشاء انا و یهب لمن یشاء الذکور ، و اموالهم لکم اذا احتجتم الیها ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔۱۲م

## (۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابر البر صلة الولد اهل ودأبیه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن عند

---

۲۳۵۲۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۸٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/٤٨٥
الدر المنثور للسیوطی ، ٦/ ١٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٥٥١٠، ١٦/ ٤٧٣
جمع الجوامع للسیوطی ، ٦٣٤٤ ☆

۲۳۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب ۲/٣١٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکرام صدیق الوالد ، ۲/ ۱۲
السنن لابی داؤد، باب برالوالدین ، ۲/ ۷۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۸۸ ☆ الترغیب الترهیب للمنذری، ۳/ ۳۲۳

۲۳۵۴۔ السنن لابن ماجه، باب برالوالدین، ۲/ ۲٦٩

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء ہ رجل من بنی سلمۃ فقال : یا رسول اللہ! ابقی من بر ابوی شئ ابرھما بہ من بعد موتھما ؟ قال : نعم ، الصلوۃ علیھما ، و الاستغفا رلھما ۔ و ایفاء بعھودھما من بعد موتھما و اکرا م صدیقھما، و صلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعداب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۵۹/۹

www.alahazratnetwork.org

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من البر ان تصل صدیق أبیك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے سات نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قا ل :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : احفظ و د أبیك لا تقطعہ فیطفی اللہ نورك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

---

۲۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴٦۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۴۳/۷

۲۳۵٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۵

کنز العمال ،للمتقی، ۴۵۴٦۰، ۱٦/ ۴٦۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۴۷

لسان المیزان لا بن حجر ، ٦/ ۱۷۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ٦۹

## (۱۵) ماں باپ کو ستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا ينظر الله تعالیٰ اليهم يوم القيامة العاق لوالديه ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الديوث ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۲۸۰/۵

## (۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۳۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عم الرجل صنو أبيه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۵۸/۱۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزيزرضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرض الاعمال يوم الاثنين و الخميسن علی الله تعالیٰ ، و تعرض علی الانبياء و علی الآباء و الامهات يوم الجمعة ، فيفرحون بحسناتهم و

---

۲۳۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۴/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۶۳/۴
۲۳۵۸۔ الصحيح لمسلم، زكوة، ۱۱ كتاب الزكوة ، ۳۱۶/۱
الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الى الفضل عباس، ۲۱۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۵/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۰۳/۱۰
الجامع الصغير للسيوطی، ۳۴۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳۳۹۴، ۷۰۰/۱۱
الكامل لا بن عدی ، ۲۰۰/۶ ☆ التفسير للقرطبی ، ۲۸۲/۹
۲۳۵۹۔ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱۹۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی ،۴۵۴۹۳، ۴۶۹/۱۶

تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لا توذوا موتاکم ۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہوسکے، وہ اس کے حیات ووجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی ودنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہوسکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الدیك، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

## (۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رجلا قا ل: یا رسول الله ! انی حملت الی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدة ، لو القیت فیها بضعة من لحم لنضحت ، فهل ادیت شکرها ؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لعله ان یکون بطلقة واحدة ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

---

۲۳۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۰۶، ۱۶/ ۴۷۲

اللہ تعالی عنہ نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہوجاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کرکے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کردیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

## (۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ **عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل: یا رسول الله ! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما ؟ قال : نعم ،اربعة ، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما ، انفاذ عهد هما من بعدهما ، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما ، فبهذ الذ ی بقی من برهما بعد موتهما ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع ، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده ، و صلة رحمه ، و اکرام صدیقه ۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۶۲۳/۲ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۴۷۴/۱۶

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: والد کے انتقال کے بعداولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابواسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

## (۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا تصدقۃ احدکم بصدق تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھما ، و لا ینقص من اجرہ شیئا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

---

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۲۸
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/ ۱۵۹ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ، ۲۰۲
۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳۶۶۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لھما مع صلاتک و تصوم لھما مع صیامک ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مرگئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا:

www.alahazratnetwork.org

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والدیہ او عن ابویہ او قضی عنھما مغرما بعث یوم القیامۃ مع الابرار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

---

۲۳۶۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۶۳/۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبۃ، ۳۸۷/۲
تاریخ واسط، ۲۰۹ ☆
۲۳۶۷۔ السنن للداقطنی، ۲۷۲/۲ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی ، ۵۲۳/۲
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۴۶/۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۲۳۳۹، ۱۲۵/۵

۲۳۶۸۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما ، تبشربه ارواحهما فی السماء و کتب عند اللہ برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اوران سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اوران کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن أبیه و عن امه فقد قضی عنه حجته ، و کان له فضل عشر حجج ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہوجائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۳۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه بعد و فاتهما کتب اللہ له عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اوران دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

---

۲۳۶۸۔ السنن للدراقطنی، ۲۷۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۵۷، ۱۴۸/۹ ☆
۲۳۶۹۔ السنن للدرقطنی، ۲۷۲/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۸۴، ۴۶۸/۱۶
۲۳۷۰۔ شعب الایمان للبیهقی ، ۲۰۵/۶ ☆

## (۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما ، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اوراوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

## (۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب برہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

---

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۰ ۴۷۸/۱۶

۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۷۴/۴

کنز العمال، للمتقی ، ۴۵۴۸۶، ۴۶۸/۱۶ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ، ۲۳۹/۲ ☆

www.alahazratnetwork.org

غفرلہ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اوراس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ فقرأ عندہ یٰسین غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالٰی اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۳۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ من کان زوارا لھما زارت الملائکۃ قبرہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہوگیا۔ وہ

---

۲۳۷۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰/ ۳۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۲۸

۲۳۶۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰/۳۶۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۵۹

کنز العمال للمتقی ، ۴۵۵۴۳، ۱۶/۵۷۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۷۶۸

المغنی للعراقی ، ۴/ ۴۷۴ ☆ الامالی للشجری ، ۲/۱۲۲

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا،ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأیتك تطوی الدوم لیلا و لا تری - علیك لاهل الدوم ان تتكلما
و مرباهل الدوم عاج فسلما -

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے،اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

## (۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

www.alahazratnetwork.org

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان أبیه من بعده۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر ، فأووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت علیهم ، فقال بعضهم

---

۲۳۷۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۲۳ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۲۵۱۸
کنز العمال للمتقی، ۲۵٤٦٤، ۹/۱٤۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۲/۳۵۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب حدیث الغار، ۱/٤۹۳
السنن الکبری للبیهقی، ٦/۱۱۷ ☆ المسند لا حمدبن حنبل، ۲/۱۱٦
البدایة و النهایة لا بن کثیر، ۲/۱۳۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم : اللهم ! انه كان لي والدان شيخان كبيران و امرأتي و لي صبية صغار ارعى عليهم ، فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت لوالدي فسقيتهما قبل بني ، و انى نأبى ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجد تهماقدناما ، فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما ، و اكره ان اسقى الصبية قبلهما و الصبية يتضاغون عند قدمى ، فلم يزل ذلك ودأبى و دابهم حتى طلع الفجر ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء و طلبت اليها نفسها فابت حتى اتيها بمأة دينار ، فبغيت حتى جمعت مائة دينار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بين رجليها قالت : يا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انى كنت استاجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال : اعطنى حقى فعرضت عليه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا و رعائها فجاء نى فقال : اتق الله و لا تظلمنى حقى ، قلت : اذهب الى تلك البقرورعائها فخدها فقال :اتق الله و لا تستهزئ بى فقلت:انى لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقى ففرج الله ما بقى ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھائی کا منہ بند ہوگیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹادے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آکر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلادوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کردے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضا مندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا وخوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دئے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کرچکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کردیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۸۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ عن اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قدمت علی امی و ھی مشرکۃ فی عھد قریش اذعا ھد ھم ، فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت : قدمت علی امی و ھی راغبۃ ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۲۱

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۷۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکوۃ ، ۱/ ۳۲٤
الجامع الصحیح للبخاری ، باب الھدیۃ المشرکین ، ۱/ ۳۵۷
السنن لا بی داؤد، باب الصدقۃ علی اھل الزمۃ ، ۱/ ۲۳۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ۳٤٤

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الحیوانات

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ جانورں سے سلوک

## (۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فی کل ذات کبد حری اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۶/۹

## (۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

www.alahazratnetwork.org

۲۳۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخلت امرأۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلم یطعمھا و لم تدعھا تاکل من خشاش الارض۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا ایا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

---

۲۳۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب رحمۃ الناس بالبھائم ، ۸۸۹/۲
الصحیح لمسلم، باب فضل سقی البھائم المحترمہ، ۲۳۷/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب فضل الصدقۃ الماء، ۲۷۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۷۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱۸۶/۴
شرح السنۃ للبغوی ، ۲۲۹/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱۳/۵
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۳۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۰۶۴، ۳۶۱/۶
التفسیر للقرطبی، ۲۱۶/۷ ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۳۷۸

۲۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم قتل الھرۃ ، ۲۳۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۹/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۵۱

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تأکل من خشاش الارض فوجبت لها النار ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ فتاوی رضویہ ۴۰۲/۶

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فهی تنهش قبلها و دبرها ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۶/۹

## (۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التحریش بین البهائم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

---

۲۳۸۱۔ السنن لا بن ماجه، باب ذکر التوبة، ۳۱٤/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۸/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۰۹/۳
۲۳۸۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی التحریش بین البهائم، ۳٤٦/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم، ۲۰٤/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۸/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۵/۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۱۰ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) جانور غیر مکلف ہے

۲۳۸۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العجماء جبار ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

## ۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

۲۳۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لعن الله من مثل بالحیوان ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس ، ۱/ ۲۰۳
الصحیح لمسلم ، با ب جرح العجماء جبار ، ۲/ ۷۳
الجامع للترمذی ، با ب ما جاء ان العجماء جبار ، ۱/ ۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۵۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۱۰۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۷۸
۲۳۸۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۴۹۷۱، ۹/ ۶۶
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۱/ ۲۰۶ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۲/ ۱۵۲

# ۲۔ جانور پالنا

## (۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضاربا نقص من عملہ کل یوم قیراطان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صیدا و زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

## (۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا صلی الرجل و لیس بین یدیہ کأخرۃ الرحل او کواسطۃ

---

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۲/ ۲۱
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۱۷
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۱/۲۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء انہ لا یقطع الصلوۃ ، ۱/۴۵
السنن لا بن ماجہ، باب مایقطع الصلوۃ ، ۱/۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۴۹

الرحل قطع صلوته الكلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبي ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبيض ، فقال : يا ابن اخي : سالتني كما سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال : الكلب الاسود شيطان ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہوتو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔١٢م

www.alahazratnetwork.org

٢٣٨٨۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الكلب الاسود البهيم الشيطان ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔١٢م

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ٢/٨١

## (٣) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

٢٣٨٩۔ عن أبي قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها من الطوافين عليكم و الطوافات ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/٩٧

---

٢٣٨٨۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٠٢ ☆

٢٣٨٩۔ المستدرك للحاكم، ١/١٦٠ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٣٠٣

التمهيد لا بن عبد البر ، ١/٣١٨ ☆

# (۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہا ای الہرة لیست بنجس ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔ فتاوی رضویہ ۸۰/۲

# (۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالی عنہ قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الہر سبع ، و فی روایة السنور سبع ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلی درندہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۸۰/۲

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدیك یؤذن بالصلو ة ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاہن ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہوگیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۷/۹

---

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی سور الہرة ، ۱۴/۱
المسند لا حمد بن حنبل ۳۹۶/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۶۰/

۲۳۹۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴۴۲/۲ ☆

۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۲۸۸ ، ۳۳۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۶۱/۲
تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ، ۴۳۱

# ۳۔موذی جانور

## (۱)سانپ کو مارڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر ۔

حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: سانپوں کوقتل کرو،اورخاص طور پرذوالطفیتین کوقتل کرو،اورابترکوقتل کرو۔۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پردو سفیددھاریاں ہوتی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

ابتربھی ایک خطرناک قسم کاسانپ ہوتاہےجس کی دم چھوٹی اوررنگ نیلاہوتاہے۔

۲۳۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیا ت کلھن ، فمن خاف ثارھن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۹/۲ ۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرسانپ کومارو،جس نے ان کے حملے کاخوف کرکے چھوڑدیاوہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

---

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول اللہ عزوجل و بث فیھا من کل دابۃ ، ۱/ ۴۶۵
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرھا ، ۲/ ۲۳۴
السنن لا بن ماجہ ، باب قتل ذی الطفیتین ، ۲/ ۲۶۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۹ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ۲۰/ ۲۵
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۴/ ۴۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۶۲۶
المصنف لعبدالرزاق، ۱۹۶۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۵/ ۲۲
۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول اللہ عزوجل وبث فیھا من کل ، ۱/ ۴۶۶
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرھا ، ۲/ ۲۳۴
السنن لا بی داؤد باب فی قتل الحیات ، ۲/ ۷۱۲

۲۳۹۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ 'و المرسلات' نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کر ہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

www.alahazratnetwork.org

## (۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۴

---

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب قتل الحیات ، ۲۳۵/۲
السنن للنسائی ، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲۵/۲
۲۳۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴۲۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲ ، ۴۸/۱۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۳۰/۱۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ، ۹۱/۴
۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۳۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۹۹۵ ، ۴۲/۱۵

# (۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب کلھم فاسقة ، یقتلھن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۲/۷۸

۲۳۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح ، الغراب ، و الحدأة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

۲۴۰۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی

---

۲۳۹۸۔ السنن لابن ماجه ، باب یقتل المحرم ، ۲/۲۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۵۷ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۲۶۶۵
شرح السنة للبغوی ، ۷/۲۶۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳/۲۰۹
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۲۷۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۵/۲۰۹
المسند للحمیدی ، ۶۱۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/۳۴
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۹۴۲، ۵/۳۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۲۹۲
التفسیر لابن کثیر ، ۳/۱۸۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،

۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق ، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم ، باب ماینذب للمحرم و غیره قتله من الدواب ، ۱/۳۸۱
الموطا لمالک ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۴۲ ☆

۲۴۰۰۔ السنن للنسائی ، باب ما یقبل المحرم من الدواب ، ۲/۲۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۰۳ ☆ السنن للدار قطنی ، ۲/۲۶۰
المسند لابی داؤد الطیالسی ، ۸/۲۵۷ ☆ المصنف لعبدالرزاق ، ۸۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس یقتلهن محرم ، الحیة و الفارة و الحدأة ، و الغراب الا بقع ، و الکلب العقور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جا سکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۱۔ **عن** أبی هریر ۃ رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خمس قتلهن حلال فی الحرم ، الحیة ، و العقرب و الحدأة و الفارة و الکب العقور ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

www.alahazratnetwork.org

۲۴۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : امر محرما بقتل حیة بمنی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مار نیکا حکم دیا۔۱۲م

## (۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر ، فانهما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر ، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیة و جدها ، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و هو یطار دحیة ، فقال : انه

---

۲۴۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ۲۵۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۴۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲۱۰/۵
۲۴۰۲۔ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات ، ۲۳۵/۲
۲۴۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲۳۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۳/۱ ☆
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات ، ۷۱۲/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نھی عن ذوات البیوت ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے ماردیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

## (۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الاسودین فی الصلوۃ ، الحیۃ و العقرب۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرڈالو۔ ۱۲م

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

## ۶۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیۃ فلہ سبع حسنات ، و من قتل وزغۃ فلہ حسنۃ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۴۰۴۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوۃ ، ۱/۸۹
السنن للنسائی ، باب قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوۃ ، ۱/۱۴۳
المستدرک للحاکم ، ۴/۲۷۰ ☆ المسند للعقیلی ، ۲/۲۳۷
الصحیح لابن حبان ، ۵۲۸ ، ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۲۸۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۰۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱ ، ۷/۵۳۳
۲۴۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۲۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۴/۴۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/۶۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ الصحیح لابن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷۹/۲

## (۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قا ل :سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ما یقتل من الدواب و ھو محرم ، قال : حدثنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل الکلب العقور ، و الفارۃ و العقرب والحدأۃ و الغراب والحیۃ ، قال و فی الصلوۃ ایضا ۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہ ہی حکم ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قا ل: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷۹/۲

---

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب ، ۳۸۲/۱
المسند لا بی عوانہ، ۱۴۴/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۳۵/۴
۲۴۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۰/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲۲۹/۳
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱۴۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۲/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۸۳/۱

# (۹) سفید سانپ نہ مارو

۲۴۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم: اقتلوا الحيات كلها الا الحان الأبيض الذى كانه قضيب فضة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

# (۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲۴۰۹۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان بالمدينة نفرا من الحن قد اسلموا ، فمن رأى شيًا من هذه العوامر فليؤذنه ثلاثا ، فان بدا له بعد فليقتله فانه شيطان ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لا چکے، تو جوان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۴۱۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لهذه البيوت عوامر ، فاذا رأيتم شيًا منها فخرجو ا عليها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۴۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/ ۷۱۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۴۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۶۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۰۴
۲۴۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/ ۲۳۵
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۲/۷۱۳
۲۴۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۴۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۶۲۶
علل الحدیث لابن حاتم، ۲۴۶۶ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۱۳۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲٤۱۱ ۔**عن** أبی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالی عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجد ته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهو ی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیًا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ۔

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

---

۲٤۱۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳۵
السنن لا بی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۷۱۳/۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لاکر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۴۱۲۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقتل الحیات کلهن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نهی عن قتل جنان البیوت فامسك ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

---

۲۴۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/ ۲۳۴

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔۱۲م

۲٤۱۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ابا لبابة کلم عبد الله بن عمر لیفتح له بافی داره یستقرب به الی المسجد فوجد الغلمة جلد جان فقا ل : عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : التمسوه فاقتلوه ، فقال :ابو لبابة رضی الله تعالیٰ عنه : لا تقتلوه ، فان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تاکہ مسجد نبوی قریب ہوجائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کیچلی دیکھی، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہوجائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں توان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علمانے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

---

۲٤۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳٤

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار وتحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲٤۱٤۔ **عن** ابن حبیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انشدکن بالعهد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیهما السلام ان لا توذونا و لا تظهرن لنا ۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار وتحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲٤۱٥۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها : انا نسألك بعهد نوح و بعهد سلیمان بن دائود علیهم السلام ان لا تؤذینا ، فان عادت فاقتلوه ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وسلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

---

۲٤۱٤۔ شرح مسلم للنودی، ۲/ ۲۳٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳۱۸

۲٤۱٥۔ الجامع للترمذی، ☆

شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۱۹٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۲، ۱۰/ ٦۲

مشکوه المصابیح للتبریزی، ٤۱۳۷ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۲۱۱

۲۴۱۶۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سئل عن حیا ت البیوت فقا ل : اذا رأیتم منھن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العھد الذی اخذ علیکن سلیمان علیہ السلام ان لا تؤذونا فان عدن فافتلوھن ۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مارڈالو۔۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

www.alahazratnetwork.org

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید وساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوالطفیتین اور ابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولیٰ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۱/۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۴۱۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۷۱۳/۲

www.alahazratnetwork.org

# کتاب التوبۃ

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۔ فضائل توبہ

## (۱) توبہ کا طریقہ

۲٤۱۷۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل شیٔ یتکلم به ابن آدم فانه مکتوب علیه ، فاذا خطأ الخطیئة ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعة مرتفعة فلیمد د یدیه الی اللہ ثم یقول : اللھم !انی اتوب الیك منھا لا ارجع الیھا ابد ا، فانه یغفر له ما لم یرجع فی عمله ذلك ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے،توجو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے:الہی ! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت ومنزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

## (۲) توبہ گناہ مٹا دیتی ہے

۲٤۱۸۔ عن عبدا للہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول للہ صلی

---

۲٤۱۷۔ المستدرك للحاکم، ٤/ ۱٦۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۹٤
کنز العمال للمتقی ،۱۰۲٤٤، ٤/ ۲۱۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰/ ٥٤
۲٤۱۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذکر التوبة ، ۲/ ۳۱۳
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۰۱۷٤، ٤/ ۲۰۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : التائب من الذنب كمن لا ذنب له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰

## (۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲۴۱۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیرالخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

www.alahazratnetwork.org

## (۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲۴۲۰۔ **عن** معاذ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

---

۲۴۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۲۰۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۸/۲۰۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۵/ ۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۹۷ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۵
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۵۰۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۱۰۳۴۰
۲۴۱۹۔ السنن لا بن ماجه باب ذكر التوبة ، ۲/۳۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۹۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۲۴۴
۲۴۲۰۔ الجامع للترمذی ، قیامت ، ۵۳ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۳۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/ ۵۰۴
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۳۴۰ ☆ كشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۳۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۵ ☆ الكامل لا بن عدی،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔　　فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

## ۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے

۲۴۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فی قلبه نكتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذكر الله تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہوجاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ ران سے فرمایا گیا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۴۲۱۔ السنن لا بن ماجه ،　　با ب الذكر الذنوب
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۹۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/ ۹۱
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۹۹ ☆ كنز العما ل للمتقی، ۱۰۱۷۳، ۴/ ۲۰۷

# ۲۔ توبہ کیا ہے؟

## (۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲۴۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

## (۲) ندامت توبہ ہے

۲۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الندم توبۃ۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۴

## (۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲۴۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل: قال رسول اللہ صلی

---

۲۴۲۲۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی الاستغفار، ۱/ ۲۱۲
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱۸۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی ،۱۰۲۳۰، ۴/ ۲۱۶
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ،

۲۴۲۳۔ السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر التوبہ ، ۲/ ۳۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۷۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱۵۴
المستدرک للحاکم، ۴/ ۲۴۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/ ۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۰/ ۱۹۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۱۰۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۳۳ ☆ التمھید لا بن عبد البر، ۴/ ۴۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/ ۲۹۷ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۱/ ۲۰۰
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ۸/ ۲۵۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۰۱، ۴/ ۲۳۲

۲۴۲۴۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/ ۹۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۰۴
المغنی للعراقی، ۴/ ۴۷ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ، ۶۱۶

اللہ تعالی علیہ وسلم : المستغفر من الذنب و ھو مقیم علیہ کالمستھزئ بربہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

## (۴) گناہ کے فورا بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخبیتہ یحول ثم یرجع الی اخبیتہ ، و ان المومن یسھو ثم یرجع ، فاطعموا طعامکم الاتقیاء و او لو معروفکم المؤمنین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ۹

---

۲۴۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۵۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۲۰۱
الترغیب والترھیب للمنذری ۴/ ۹۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۱۳/ ۶۹
الصحیح لابن حبان ، ۲۴۵۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۰

# ۳۔ توبہ کی نوعیت

## (۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲۴۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اذا عملت سئیۃ فاحدث عندھا توبۃ، توبۃ السر بالسر ، و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

۲۴۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندھا توبۃ ، ان سرا فسر ، و ان علانیۃ فعلانیۃ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں ، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے۔اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

---

۲۴۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ۴/۲۰۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۳ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۴۷
۲۴۲۷۔ کنز المعال للمتقی،۱۰۲۴۶، ۴/۲۲۰۹ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دورخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔فی الحال اس کا ترک اوراس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنے کا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبۃ۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کوخود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اوران کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اوراحکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہوسکتا۔اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

**اقول** وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

**اول**: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں توان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

**دوم**: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد وتنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

**سوم**: جب یہ واقع میں تائب ہولے۔اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لاذنب لہ تواب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کردیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تولازم ہوا کہ انہیں مطلع کردے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہواور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

**چہارم**: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مرگیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں ، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے ، اور ان کے سید و مولی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے ، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت ، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے ، اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علماء و صلحاء اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے ، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا ، یہ شناعت کیا کم ہے ، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

**پنجم:** اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كل امتى معافى الا المجاهرين۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۵

۲۴۲۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا يزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله ، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

---

۲۴۲۸۔ الجامع الصغير للبخاری ، باب ستر المومن على نفسه، ۲/ ۸۹۶

الصحيح لمسلم، باب النهى عن هتك الانسان ستر نفسه ، ۲/ ۴۱۲

مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۶/ ۱۷۲

المعجم الصغير للطبرانی ، ۱/ ۲۲۷ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۵/ ۳۳۹

الدر المنثور للسيوطی، ۸/ ۳۳۰ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۰۳۳۷، ۴/ ۲۳۹

فتح البارى للعسقلانی، ۱۰/ ۱۶۱ ☆ المغنى للعراقی ۔ ۲/ ۱۹۹

۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للديلمی، ۴/ ۹۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

کریں گے۔اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا اعلاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی وشناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کرسکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے۔مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت ومشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ولہذا علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندها توبة تحانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کردیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقتہ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری واستنکاف باقی ہے۔اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ ٔسر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری واستنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الٰہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق وبدمذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبداللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبداللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

معین نہیں کر سکتے ، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی ۔اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات بر طرف ہوں گے۔ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵۷/۹

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الزہد

www.alahazratnetwork.org
NafseIslam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔زہد

## (۱)زہدوتوکل

۲٤۳۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال :رأی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ یا بلا ل ! قال : شیٔ اذخرته لغد ، قال : ام تخشی ان یکون لك دخان فی نار جهنم ، انفق یا بلال ! و لا تخشی من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے،فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کرر کھے ہیں۔فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو،اسے خرچ کراے بلال!اورعرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

www.alahazratnetwork.org

۲٤۳۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواللہ تعالیٰ کے بھروسہ پرخلق سے بے پرواہی کرے گااللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا،اورجو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گااللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادیگا۔

۲٤۳۲۔ **عن** عمر بن امیة الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله عالی علیه وسلم و قال : ارسل ناقتی وا تو کل ؟ قال : قیدها و

---

۲٤۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳٤٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱٦۰۱۱،٦/۳۵۰
الترغیب والترغیب للمنذری ، ۲/ ۵۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲٤٤
۲٤۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱٦۷۲۷، ٦/۵۰۳
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۲۹۸ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ٤/۹٤
السنن الکبری لبیهقی، ٤/ ۱۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۱۳
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱/ ۲۰٤ ☆
۲٤۳۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۹٦۹۸، ۳/ ۱۰٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۳۸٤

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

## (۲) فقر کی ترغیب

۲٤۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا بلال! الق الله فقیرا ولا تلقه غنیا، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول الله! قال: اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول الله! قال: هو ذاك و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲٤۳٤۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: توفی رجل من اهل الصفة فوجد فی مئزره دینار فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیة۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزره دیناران فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیتان۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکلا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

---

۲٤۳۳۔ المستدرك للحاکم، ٤/۳۱٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۱۸۳، ٦/۳۸۷
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/۳۱٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳٤
۲٤۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱٤۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱٦٤۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/٤۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۵۷ ☆ التحاف السادة للزبیدی، ۹/۵۰۵

دوداغ۔۱۲م

۲۴۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اھل الصفة فوجدوا فی شملته دینار ین ، فذکروا ذلك للنبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دوداغ۔۱۲م

۲۴۳۶۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : ھل ترك شیئا ؟ قالو ا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وتبتل الی اللہ، اصحاب تجرید وتفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقض عہد ہے۔ اور بعد عہد بھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا،۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر وتوکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

---

۲۴۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۸۱
المغنی للعراقی ، ۴/ ۲۷۱ ☆
۲۴۳۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۴۷ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۸۲
السنن الکبری للبیھقی، ۶/ ۷۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۲/ ۵۸

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں ۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسیب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰۳/۴

## (۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲۴۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : کن فی الدنیا کانک غریب و غریب و عابر سبیل ، وعد نفسک فی اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲۴۳۸۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یا ایھاا لناس ! الا تستحیون ، قالوا : بما یا رسول اللہ ! علیک الصلوٰۃ و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاکلون ، و تبنون ما لاتعمر و ن ، و تاملون مالا تدر کون ، الا تستحیون من ذلک ۔

---

۲۴۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۵۷/۲
السنن لابن ماجہ ، باب مثل الدنیا ، ۳۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۹۹/۱۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲۴۲/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۶۱۲۷ ، ۱۹۴/۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۲۳۳/۱۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۳۶/۱۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۷۴/۵
۲۴۳۸۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۴۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲۸۴/۱۰

www.alahazratnetwork.org

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

۲۴۳۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الا تعجبون من اسامة المشتری الی شھر، ان اسامة طویل الامل، و الذی نفسی بیدہ! ما طرفت عیناى الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض اللہ روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغھا حتی اغص بما من الموت، و الذی نفسی بیدہ! ان ما توعدون لآت، و ما انتم بمعجزین۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

---

۲۴۳۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ۲/۳۹۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۲۴۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۳۳۸ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۴۳۷
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۴۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۹۱

۲۴۴۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : من الدنیا دار من لا دار له ، و لها یجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اوراس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲۴۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : مر علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هی نحن نصلحه ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : ما اری الامر الا اعجل من ذلك ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کررہے تھے اورٹٹی درست کررہے تھے۔فرمایا: اے عبداللہ! کیا کررہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کررہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۴۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع یده عنده فقاه ثم بسطها

---

۲۴۴۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۷۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۱۷۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۰۸۶، ۳/۱۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۸۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۴۱
المغنی للعراقی ، ۳/ ۱۹۹ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۱/۳۶۴
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۵۲۱۱ ، ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۹۳
۲۴۴۱۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی البناء ۲/ ۷۱۰
السنن لا بن ماجه، باب فی البناء و الخراب ، ۲/ ۳۱۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۲/۵۷
المسند لا حمدبن حنبل، ۲/ ۱۶۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۲۴۴
۲۴۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الامل ، ۲/۵۷
المسند لا حمدبن حنبل، ۳/ ۲۵۷ ☆
۲۴۴۳۔ التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۳۰۰ ☆

فقال: و ثم امله و ثم امله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲۴۴۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من كنز دنيا يريد حياة باقية فان الحياة بيد الله ، الا وانی لااكثر دينارا و لا درهما ، و لا اخبأر زقا لغد ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۷

## (۴) مذمت دنیا

۲۴۴۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ما كان منه لله عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲۴۴۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

---

۲۴۴۳۔

۲۴۴۴۔ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۳/ ۱۵۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۲۶۰
العلل المتناهية لا بن الحوزی ، ۲/ ۳۱۲ ☆

۲۴۴۵۔ السنن لا بن ماجه ، باب مثل الدنيا ، ۱/ ۳۱۲
الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/ ۹۸ ☆ العلل المتناهية لا بن الحوزی، ۳/ ۳۲۶
كنز العمال ،للمتقی، ۶۰۸۳ ، ۳/ ۱۸۵ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/ ۱۱
الدر المنثور للسيوطی ، ۴/ ۲۵۶ ☆ الا مالی للشجری ، ۲/ ۱۶۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی هوان الدنيا علی الله ، ۲/ ۵۶

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ فتاوی رضویہ ۳۱۱/۶

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیاوی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۰/۹

## (۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذهب لا بتغی الیه ثانیا ، و لو کان له وادیان لا بتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

---

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۲۲/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۶۰/۱
۲۴۴۷۔ المسند للبزار ، ۱۷۳۶ ، ۱۴۵/۵ ☆
۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الزهد، ۵۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۷/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۵۸/۲
المسند للبزار ، ۲۲۲۲ ، ۱۸۱/۶ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے ، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے ، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک ، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔　فتاوی رضویہ ۶/۳۷۱

## (۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم : من استعف اعفہ اللہ ، و من استکفی کفاہ اللہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

## (۷) دنیا وآخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لیس بخیرکم من ترک دنیاہ لاخرتہ و اخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منہما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرۃ ، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا وآخرت کا

---

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی ، باب الاستعفان علی المسألۃ، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/۹۵
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱/۲۰۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۳۰۴
التمہید لابن عبد البر، ۴/۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۶
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۳۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۱/۷۸۰ ☆
۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی ،۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۶۵
کشف الخفا للعجلونی ،، ۲/۲۳۸ ☆

وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۲

## (۸) آزمائش کے وقات اعانت ہوتی ہے

۲۴۵۱۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونة علی قدر المؤنة، و ینزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔۱۲م

## (۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۴۵۲۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: انما الکرم قلب المؤمن، و انما المفلس الذی یفلس یوم القیامة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔۱۲م

---

۲۴۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۵۹۹۲ا۔ ۶/۴۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۰

۲۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انما الکرم قلب المومن، ۲/۹۱۳

فتح الباری، للعسقلانی، ۱۰/۶۶ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲/۵۷۲

# ۲۔تقوی

## (۱)تقوی وتواضع کی فضیلت

۲۴۵۳۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: الکرم التقوی و الشرف التواضع ۔

حضرت یحیٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تقوی بزرگی ہےاورتواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲۴۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قا ل النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم : من سره ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہوتو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲)خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲۴۵۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : قال ربکم : انا اهل ان اتقی فلا یجعل معی اله فمن اتقی ان یجعل معی الها فان اهل ان اغفر له ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارارب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

---

۲۴۵۳۔الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۰۲ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۵۶۳۷، ۳/ ۹۰

۲۴۵۴۔الکامل لا بن عدی، ۷/ ۱۰۶ ☆

۲۴۵۵۔المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۴۲ ☆ المسند للدرامی، ۲/ ۳۰۳

السنن لا بن ماجه، باب ما یرجی من رحمة اللہ ۲/ ۳۲۸

الدر المنثور للسیو طی، ۶/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۴، ۱/ ۶۷

التفسیر لا بن کثیر، ۸/۲۹۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۵۲

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

## (۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲۴۵۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الا وان فی الحسد مضغة، اذا صلحت صلح الحسد کله، و اذا فسدت فسد الحسد کله، الا وهی القلب۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔۱۲م    الزلال الانقی ص ۱۵۲

www.alahazratnetwork.org

## (۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲۴۵۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: انما سمی القلب من تقلبه، انما مثل القلب مثل ریشة بالفلاة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الریاح ظهر البطن۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔    فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳

---

۲۴۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من استبرأ لدنیه و عرضه، ۱/۱۳
الصحیح لسملم، باب اخذ الحلال و ترک الشبهات، ۲/۲۸
الترغیب الترهیب للمنذری، ۲/۵۵۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی۔ ۶/۳۲
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۴/۱۷۰ ☆
۲۴۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۴۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۱۰، ۱/۲۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵ ☆

# (۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲٤٥٨۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

# (۶) مومن متقی کی فضیلت

۲٤٥٩۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله یصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ،و یحفظه فی ذریته و الدویرات حوله ، فما یزالون فی ستر من الله و عافیة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲٤٦٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله یرفع ذریة المؤمن الیه فی درجة و ان کانو دونه فی العمل لتقربهم عینه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

---

۲٤٥٨۔ الصحیح لمسلم، باب تصریف الله تعالیٰ القلوب ، ۲/۳۳٥
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۱۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۲/۳۱۷
۲٤٥٩۔ الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ۲۳٥ ☆
۲٤٦٠۔ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۱۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥/۲۹۸
الكامل لا بن عدی، ٦/٤۲ ☆

۲۴۶۱۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ تعالیٰ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲۴۶۲۔ **عن** خثیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عیسی بن مریم علیھما الصلوۃ والسلام : طوبی لذریۃ المومن ، ثم طوبی لھم ، کیف یحفظون من بعدہ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص ۴۶

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۴۶۱۔ کتاب الزھد لاحمد بن حنبل،

۲۴۶۲۔ المصنف لابن أبی شیبۃ، ۸۹/۷

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الدعوات

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ فضائل دعا

## (۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲۴۶۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالی يقول : ان عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعا نی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہرشی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصود ومراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص ۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۴۶۴۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ليس شئ اكرم علی الله من الدعاء ۔　　ذیل المدعا ۔ص ۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

---

۲۴۶۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعاء، ۳۴۳/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم الله نفسه ، ۱۱۰۱/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲۰۰/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل العلی، ۲۷۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۱۹/۱
۲۴۶۴۔ الجامع للترمزی ، ، باب فی فضل الدعاء ۱۷۳/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء، ۲۸۰/۲
المستدرک للحاکم، ۱۶۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۶۶/۲

۲۴۶۵ـ **عن** محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصبیکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں توانہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۸۷

## (۲) کثرت دعا کی ترغیب

www.alahazratnetwork.org

۲۴۶۶ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲۴۶۷ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۹

---

۲۴۶۵ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹ / ۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰ / ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۸۶
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲۴، ۷/۷۶۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۶۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆

۲۴۶۶ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة ، ۲/۱۷۴

۲۴۶۷ـ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

## (۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

۲۴۶۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : تدعون اللہ تعالیٰ فی لیلکم و نہارکم فان الدعا سلاح المومن ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۵

۲۴۶۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال : قال رسول الہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعا ء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض ۔ ذیل المدعا ص ۶

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

## (۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲۴۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یحب محلین فی الدعا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت وبار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

---

۲۴۶۹۔ المستدرك للحاکم، ۱/۶۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۵۹
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۴۷
الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۴۷۹ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۳۳۳۰
۲۴۷۰۔ الکامل لا بن عدی، ۷/۱۶۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۱۶ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۲/۹۵
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۶

## (۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲۴۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم الدعاء مخ العبادة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

## (۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲۴۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما كان منك و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

## (۸) دعا کو لازم پکڑو

۲۴۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : علیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

---

۲۴۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۴۸۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/۲۸۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/ ۹۴ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۴۸۵
كنز العمال للمتقی ، ۳۱۱۴، ۲/ ۶۲ ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی ، ۲۲۳۱

۲۴۷۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۹۳
المسند لا حمد بن حنبل ۵/۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/ ۱۷۷ ☆ الترغیب والیرهیب للمنذری، ۲/۴۶۷

۲۴۷۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۹۳
الدرالمنثور للسیوطی ، ۱/۱۹۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/ ۳۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۹۵ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

## (۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲۴۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اکثرمن الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

۲۴۷۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

## (۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲۴۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۴۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/۳۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/۶۳
۲۴۷۵۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الاالدعار ۲/۳۶
السنن لا بن ماجه ، باب فی القدر ، ۱/۱۰
المستدرك للحاكم ، ۱/۴۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵
۲۴۷۶۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۹۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/۴۸۰
کنز العمال للمتقی ، ۳۱۵۶ ، ۲/۶۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/۴۸۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالی علیہ وسلم : ان الدعاء ینفع ومما نزل مما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

۲۴۷۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان البلاء لینزل فیتلقاہ الدعا، فیعتلجان الی یوم القیامۃ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

## (۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے درزوا ے کھل گئے

۲۴۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : من فتحت لہ ابواب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

---

۲۴۷۷۔ المستدرک للحاکم، ۱/۶۶۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۱۹۵
العلل المتناھیۃ لا بن الجوزی ، ۲/۲۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۴۵۲

۲۴۷۸۔ الجامع للترمزی ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۹۳
المستدرک للحاکم، ۱/ ۶۷۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۶
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۵/ ۴۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱
اتحاف السادۃ لزبیدی، ۵/ ۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۳۰ ، ۲/ ۶۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۹

www.alahazratnetwork.org

# (۱۲) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲۴۷۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمؤمنین وا لمؤمنات کتب الله له لکل لمؤمن ومومنة حسنة ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: جوسب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲۴۸۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :من استغفر للمومنین وا لمؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستحباب لهم و یرزق بهم اهل الارض ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد و اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔۲۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۲۴۸۱۔**عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد و اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

---

۲۴۷۹۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۹/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷، ٤۷٥/۱
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸۱/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۱۳/۲
المغنی للعراقی، ۳۲٤/۱ ☆
۲٤۸۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۸، ٤۷٦/۱
۲٤۸۱۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

## (۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا دعا الغائب لغائب قال لہ الملک و لک مثل ذلک۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲م

## (۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ **عن** ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا دعا العبد بدعوۃ فلم یستجب لہ کتبت لہ حسنۃ۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

## (۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہو سلم: الدعاء یرد القضاء، و ان البر یزید فی الرزق، و ان العبد لیحرم الرزق

---

۲۴۸۲۔ الکامل لا بن عدی، ۴۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳/۱

۲۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰، ۶۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۴۳/۱

۲۴۸۴۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۹۶/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۸۶/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸، ۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۲

www.alahazratnetwork.org

بلذنب یصیبه ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲٤۸۵۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء جند من اجناد اللہ تعالی مجند یرد القضاء بعد

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالی کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو و اثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو و اثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

---

۲٤۸۵۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ٦/ ۲٤۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۹،۔ ۲/ ٦۳

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ١٢٧

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدرالشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔١٢م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الہی میں کسی شئی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔　　بہارشریعت اول

نظیراس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں ۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کونہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقولہ تعالیٰ : حتی یتوفھن الموت او یجعل اللہ لھن سبیلا ۔

دوسرے وہ کہ علم الہی میں توان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات اللہ ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گوہمیں خبر نہ تھی ۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں ۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں ۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماتہ ، و ھو السمیع العلیم ۔

و اللہ تعالیٰ اعلم　　ذیل المدعا ص ١٢٩

## (١٦) دعا نہ کرنا غضب الہی کا سبب ہے

٢٤٨٦۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

٢٤٨٦۔ السنن لا بن ماجہ، باب فضل الدعاء ٢٨٠/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٤٤٣/٢ ☆ التحاف السادۃ للزبیدی، ٣٠/٥
کنز العمال، للمتقی، ٣١٦٠، ٦٨/٢ ☆
شرح السنۃ للبغوی، ١٨٨/٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ١٠٥/١
الدر المنثور للسیوطی، ٣٥٦/٥ ☆

علیه وسلم : من لم یسأل الله یغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جواللہ تعالٰی سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالٰی اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

۲٤۸۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : من لا یدعوننی اغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالٰی کا فرمان مقدس ہے : جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۸۵ ۷

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲٤۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۲/ ٦۳

# ۲۔ آداب دعا

## (۱) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یده فی الدعا لم یحطهما حتی یمسح بها وجهه

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ ۱۲م

۲۴۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه ومسح وجهه بیدیه ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۴۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا رفعتم ایدکم الی الله تعالیٰ و دعوتم و سألتموه حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوهکم فان الله تعالیٰ حی کریم یستحی من عبده اذا رفع یدیه و سأل ان یردهما خائبین ، فامسحو هذا الخیر علی وجوهکم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

---

۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۲/۱۷۴
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۵ ☆
۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/۲۰۹ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱۴، ۷/۷۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۷۸ ☆
۲۴۹۰۔ السنن لابن ماجه باب رفع الیدین فی الدعاء، ۲/۲۸۴
المستدرك للحاکم، ۱/۲۷۵ ☆

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالٰی کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالٰی شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالٰی خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونھوں پر مسح کرو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالٰی ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت وبرکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔　ذیل المدعا ص۳۱

## (۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سلوا الله ببطون اکفکم و لا تسئلوه بظهورها ، فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

## (۳) ذکر و دعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ عن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی

---

۲۴۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۰۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۶۹
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوه المصابیح للتبریزی، ۲۲۴۳

۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علا عقبة ، ۲/۹۴۴
الصحیح لمسلم، باب الستحباب خفض الصوت ، ۲/۳۴۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۹۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۱۸۵
التفسیر للطبری، ۸/۱۴۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۲۴
التحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ، ۲/۴۸۸
التفسیر لابن کثیر ، ۱/۳۱۳ ☆

اللہ تعالی علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبر نا فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ایھا الناس ! اربعو ا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لاغائبا ، و لکن تدعون سمیعا بصیرا ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے ۔حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔تم تو سننے والے خدا کو ندا کررہے ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

## (۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زید بن خارجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : صلوا علی واجتھدوا فی الدعا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء محجوب عن اللہ تعالی حتی یصلی علی محمد و اھل بیتہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوران کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طاہر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑسکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

---

۲۴۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۰

۲۴۹۴۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰، ۲/۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۳ ☆

## (۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا دعا احدکم فلیومن علی دعاء نفسه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔۱۲م

## (۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم و قطیعة رحم ما لم یستعجل ، قیل :یا رسول الله ! ما الاستعجال قال ۔ یقول :و قد دعوت قددعوت فلم اریسیتجب لی فیستحر عند ذلك و یدع الدعاء ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بددعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۲۵

## (۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایها الناس ! ان الله طیب ، لا یقبل الا الطیب و ان الله امرا لمؤمنین بما امر به المرسلین ، فقال : یا ایها الرسل ! کلو من الطیبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون علیم و قال : یا ایها الذین آمنوا! کلو من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر

---

۲۴۹۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۵۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹ ، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱
۲۴۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۰، ۳/ ۸۲ ☆
۲۴۹۷۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۶
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۶۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶ ، ۲/ ۷۲

الرجل یطیل السفر اشعث اغبر ، یمد یدیه الی السماء ، یا رب ، یا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذی بالحرام ، فانی یستجاب لذلک؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیا و مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیا و مرسلین! پاک و حلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص ۶۶

www.alahazratnetwork.org

## (۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔　　ذیل المدعا ۱۰

## (۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا احدکم فلیعزم المسألة و لا یقل: اللهم! ان شئت فاعطنی ، فان الله لا مستکره له ۔

---

۲۴۹۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/۱۸۹

الصحیح لمسلم ، باب العزم فی الدعاء ۲/۳۴۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/۱۸۹

کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۹ ، ۲/۷۲ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۵/۳۴۶

۲۴۹۹۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم وجزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص ۲۴

## (۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اکثر الدعاء بالعافیة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ دعائے عافیت کی کثرت کرو۔۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا سال احدکم فلیکثر الدعاء۔

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فللہ الحمد و حدہ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

---

۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۳۴، ۲/۸۰

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶

کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/۵۳ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳/۲۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۲/۶۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۷ ☆

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لقد بارك اللہ لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیھا اعطاھا او منعھا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالی نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔　　فتاوی رضویہ ۲۴/۴

## (۱۱) اپنے لئے بددعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لا تدعوا علی انفسکم ، و لا تدعوا علی اولادکم ، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم ، و لا توفقوا من اللہ ساعة نیل فیھا عطاء فیستجاب لکم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اولاد پر بددعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

## (۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : انی سألت اللہ ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

---

۲۵۰۳۔ الصحیح لمسلم،　باب حدیث جابر الطویل ، ۴۱۶/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۲۲۲۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۹۳/۲
۲۵۰۴۔ کشف الخفا للعجلونی ، ۱۸۷/۲ ☆
السنن لا بن ماجه ، ۷۲۴/۱ ☆ باب کراھیة الاعتداد فی الدعاء ۴۹۳/۲
۲۵۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ۸۶/۴ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔　　ذیل المدعا ۱۰۵

## (۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۰۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الحنة قال : انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور ۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۰۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالی سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۸۶ ۷

## (۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۰۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی

---

۲۰۰۶۔

۲۰۰۷۔

۲۰۰۸۔ الجامع للترمذی،　باب ماجاء فی جامع الدعوات　۲/۱۸۸
السنن لا بن ماجه،　باب اسم الله الاعظم　۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل،　٦/ ٤٦١　☆　المستدرك للحاکم،　۱/٦۸٥

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : هل ادلکم علی اسم الله الاعظم الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ؟ الدعوة التی دعا بها یونس علیه الصلوة و السلا م حیث ناداه فی الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، فقال رجل : یا رسول الله ! هل کانت لیونس خاصة ام للمؤمنین عامة ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجیناه من الغم و کذلك ننجی المؤمنین ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اورمرادیں پوری ہوں ۔وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی ،یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، ایک صاحب بولے:یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اورہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اوراسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلا یقول : اللهم ! انی اسئلك فانك احد صمد ، لم یلد و لم یولد ، و لم یکن له کفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاکبر الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔اللهم انی اسئلك انك احد صمد ، لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔۱۲م

---

۲۵۰۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۱۸۵/۲
باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن لابن ماجه باب السم الله الاعظم ، ۲۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۸/٤ ☆ المستدرك للحاکم، ۶۸۳/۱

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اورامام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور دربارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید وصحیح تر ہے۔　　ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین و الھکم الہ واحد ، لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۔ الٓمٓ، اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والھکم الہ وا حد ، لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۔ اور الٓمٓ اللہ لا الہ ھو الحی القیوم ۔

www.alahazratnetwork.org

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یقول : اللھم ! انی اسئلک بان لک الحمد ، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک ، المنان بدیع السموات و الارض ذو الحلال و الاکرام ، فقال : لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذا دعی بہ اجاب ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کواس طرح دعا کرتے سنا: اللھم ! انی اسئک بان لک الحمد ، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک ۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

---

۲۵۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب الدعاء ۱/۲۱۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۲/۱۸۶
السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/۲۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۶۱۳
الترغیب والترھیب للمنزری ۲/۴۸۶ ☆ الا مالی للشجری، ۱/۱۱۳

۲۵۱۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الدعاء ۱/۲۱۰
السنن لابن ماجہ ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/۲۸۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۴۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۰/۱۵۶
المستدرک للحاکم، ۱/۵۰۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۴۴۳
تاریخ جریان للسھمی، ۱۴۵ ☆

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم!انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان الله قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول الله ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول الله !علمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیًا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوك الله ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك بسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی ۔ اللهم ! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھادیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

---

۲۵۱۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب اسم الله الاعظم ، ۲۸۳/۲

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۹۳/۱

دیگر عرض کیا : یا رسول اللہ ! مجھے سکھا دیجئے ۔ فرمایا : وہ تمہیں بتانے کا نہیں ۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی ۔ اللھم ! انی ادعوك اللہ و ادعوك الرحمن ، و ادعوك البر الرحیم ، و ادعوك باسمائك الحسنی کلھا ما علمت منھا و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔قبولیت دعا کے اوقات

## (۱) جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ذکر يوم الجمعة فقال : فيه ساعة لا يوفقها عبد مسلم و هو يصلی يسأل الله شيًا الا اعطاه اياه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

## (۲) مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۰۱۴۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك يحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته يقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : هی ما بين ان يجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

---

۲۰۱۳۔ الصحيح لمسلم، کتاب الجمعة ، ۱/ ۱۸۱
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الجمعة ۱/ ۷۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۸۶ ☆ السنن الکبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰
اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۷۹ ☆ کنز العما ل للمتقی ، ۲۱۳۲۰، ۷/ ۷۶۷

۲۰۱۴۔ الصحيح لمسلم، کتاب الجمعة ۱/۱۸۱
السنن الکبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰ ☆ الرغيب والرهيب للمنذری، ۱/ ۴۹۳
کنز العمال للمتقی ، ۲۱۳۱۰ ، ۷/ ۷۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۸۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

۲۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التمسوا الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

۲۵۱۶۔ **عن** عمرو بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان فى الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيًا الا اتاه الله اياه ، قالوا: يا رسول الله ! اية ساعة هى ، قال : حين تقام الصلوة الى انصراف عنها ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵۱۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت الى الطور فلقيت كعب الاحبار فجلست ، فحدثنى عن التورات و حدثته عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان فيما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اخير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم ، و فيه اهبط ، و فيه تيب عليه ، و فيه مات ، و فيه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هى مصبحة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فيه

---

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذی، 　ابواب الجمعة ، 　۱/ ۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، 　۱/ ۹۸ ☆ 　الترغیب و الترهیب للمنزری، 　۱/ ۴۹۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۰۳، ۷/ ۷۶۴
۲۵۱۶۔ الجامع للترمذی، 　ابواب الجمعة ، 　۱/ ۶۵
۲۵۱۷۔ المؤطا لمالک، 　باب ماجاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة ، 　۳۸
الجامع للترمذی ، 　ابواب الجمعة ، 　۱/ ۶۵

ساعة لا یصادفها عبد مسلم و ھو یصلی فیسأل اللہ شیئًا الا اعطاہ ایاہ، قال کعب: ذلک فی کل سنة ، فقلت : بل فی کل جمعة ، فقرأ کعب التوراة فقال : صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر وافضل یوم جمعہ ہے ۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس ۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے ۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے ۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ۔۱۲م

۲۵۱۸ ۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فی الجمعہ ساعة لا یوافقھا عبد یستغفر اللہ الا غفر لہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے ۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے ۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

---

۲۵۱۸ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۳٦٦/۲

ومختار اکابر محققین وجماعت کثیرہ ائمہ دین دوقول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکائی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ ودر مختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس ما بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات ودرود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

توقف کرے۔فافہم      ذیل المدعا ص ۴۷

## (۳)عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۰۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : خیرا لدعا دعا ء یوم عرفة ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔۱۲م

۲۰۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الدعا ء دعا ء یوم عرفة و خیر ما قلت اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و هو علی کل شئ قدیر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اورانبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴)نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۰۲۱۔**عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله !

---

۲۰۱۹۔ الجامع للترمذی ، باب جامع الدعوات ، ۲/ ۱۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲٤٤ ☆ التحاف السادة للزبیدی ، ٤/ ۳۷۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۱۹ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۲۰٤
۲۰۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۲/ ۱۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲٤٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۱۹
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ۳۷۳ ☆ الد ذکا ر النودیه ، ۱۵۷
۲۰۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۸۸
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۱۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲/ ٤۵۵
کنز العمال للمتقی ،۳٤۰۲، ۲/ ۱۱٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۹٤ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآ خر ، و دبر الصلوات المکتوبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔۱۲م

۲۰۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب لہ ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ ۔ فلا یبقی مسلم یدعو ا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجھا او عشار۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالٰی قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۸۲

۲۰۲۳۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیہ افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔　　ذیل المدعا، ۳۵

---

۲۰۲۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/۲۷۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۲/ ۱۰۵
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۰۰ ☆

۲۰۲۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

## (۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲۵۔ **عن** العرباض بن السارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فريضة فله دعوة مستجابة ،ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الكريم قال : من ادی فريضة فله عند الله دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

## (۶) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد ۔

---

۲۵۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۱۴، ۱/ ۵۱۷

۲۵۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸ / ۱۵۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۷/ ۱۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۳ ☆

۲۵۲۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۰۴۰، ۷/ ۳۱۳ ☆

۲۵۲۷۔ السنن لابن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ۱/۱۲۶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لکل عبد صائم دعوۃ مستجابۃ عند افطارہ اعطیھا فی الدنیا ، اوا ادخرت لہ فی الآخرۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

www.alahazratnetwork.org

## (۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۰۲۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول : من یدعونی فاستجیب لہ ، من یسئالنی فاعطیہ ، ومن یستغفرنی فاغفر لہ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔۱۲م

---

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۶۱۳، ۸/ ۴۵۱ ☆

۲۰۲۹۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

السنن لابی داؤد تطوع ۲۲ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۵۳، ۲/ ۱۰۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۳ ☆ المسند لابی عوانہ ، ۱/ ۱۴۴

الموطا لمالک ، ۲۱۴ ☆

## (۸) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۰۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدعاء بین الاذان والاقامۃ مستجابۃ فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

## (۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۰۳۱۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ، لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ، وسبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،ثم قال : اللھم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب لہ، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوتہ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا،لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ، لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر،اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،اور پھر بطور دعا پڑھا،اللھم اغفرلی،یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۲۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

---

۲۰۳۰۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۴۵، ۲/ ۱۰۳
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/ ۱۹۰ ☆ الکامل لا بن عدی ،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۵۹ ☆
۲۰۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فضل من لقار اللیل ، ۱/ ۱۵۵
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۷۷
۲۰۳۲۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ۲۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۴۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوۃ ،اول لیلۃ من رجب ، ولیلۃ النصف من شعبان ،ولیلۃ الجمعۃ ، ولیلۃ الفطر ، ولیلۃ النحر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔رجب کی پہلی رات ،شب براءت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔۱۲م

## (۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۰۳۳۔**عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیھن الا استجیب لہ مالم یسئل قطیعۃ رحم او ماثما ، حین یوذن المؤذن بالصلوۃ حتی یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم اللہ تعالیٰ بینھما ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ۔

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے،اذان کے وقت، جہاد کے وقت،اور بارش ہوتے وقت۔۱۲م

## (۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۴۔**عن** سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حین یلحم بعضھم بعضا ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۲۰۳۳۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۹/ ۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۵، ۲/ ۱۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۸ ☆
۲۰۳۴۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعاء عند اللقاء ۱/ ۳۴۴
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱۷ ☆

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔اذان کیوقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔۱۲م

## (۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۰۳۵۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

## (۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۶۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالى عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا نادى المنادى فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

## (۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۰۳۷۔ عن أبی بن كعب رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔۱۲م

---

۲۰۳۵۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء بظهر الغيب، ۲۱۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۶۷/۱
۲۰۳۶۔ المستدرك للحاكم، ۷۳۱/۱ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۲۱۳/۱۰
عمل اليوم والليلة لابن السنی، ۹۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۱۰۲/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۹/۱ ☆

## (۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۰۳۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا زالت الأفیاء وراحت الا رواح فاطلبوا الی الله حوائجکم ، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

## (۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۰۳۹۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکا ، و اذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذبالله من الشیطان فانه رأی شیطانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

## (۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۰۴۰۔ عن عباس بن مرداس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

---

۲۰۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۸، ۱۰۳/۲

۲۰۳۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۴/۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۳۰۶/۲ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۳۴۲/۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸/۱ ☆

۲۰۴۰۔ السنن لا بن ماجه، باب الدعاء بعرفة ۲۲۲/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا متہ عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انی قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانی اخذ للمظلوم منه ، قال : ای رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ماسأل قال : فضحك رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم او قال تبسم ، فقا ل ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضى الله تعالى عنهما : بأبى انت وامى ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذى اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال :ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائى وغفر لامتى اخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويد عو بالويل والثبور فاضحكنى مارأيت من جزعه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہ ہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آ گئی۔

www.alahazratnetwork.org

# ۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

## (۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۰۴۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثلۃ لا ترد دعوتھم ، الصائم حین افطر ، و الامام العادل ، و دعوۃ المظلوم یرفعھا اللہ دون الغمام و تفتح لھا ابواب السماء و یقول بعزتی لا نصرک و لو بعد حین ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں سے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔۱۲م

## (۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۲۔ **عن** واثلۃ بن الا سقع رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اربع دعوتھم مستجابۃ ، الامام العادل ، و الرجل یدعو لاخیہ بظھر الغیب ، و دعوۃ المظلوم ، ور جل یدعو لوالدیہ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

---

۲۰۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۲/۱۹۹
السنن لا بن ماجہ ، باب فی الصائم لا ترد دعوتہ ، ۱/۱۲۶
السنن الکبری للبیھقی ، ۳/ ۳۴۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۲۱۳
نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۶۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۵، ۲/ ۱۰۰
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۳۸۸ ☆
۲۰۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵، ۲/۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۶۳

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔۱۲م

۲۰۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوات لا یرد ،دعوة الحاج حتی یرجع ، و دعوة الغازی حتی یصدر ، و دعوة المریض حتی یبرأ ، و دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہ ہی دعا ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفرلهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی

---

۲۰۴۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۰۴، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۶۲/۱

۲۰۴۴۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ۲۱۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۷/۲ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۱۹۷/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۲/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱۱/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۲/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۰/۱ ☆ المغنی للعراقی ۲٤۱/۱
کنز العما ل للمتقی، ۱۱۸۱۵، ۸/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤۲۱/۱

۲۰٤۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الحاج ، ۲۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤۲۲/۱۲ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۹٦٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۰/۱ ☆ کنزالعمال، للمتقی، ۱۰٦۰۲، ۳۰۲/٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغازی فی سبیل اللہ ، و الحاج و المعتمر و فد اللہ دعا ھم فاجابو ہ سألوہ فاعطاھم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیولا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔۱۲م

۲۰۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیہ و صافحہ و مرہ ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

## (۴) احسان مندی کی دعا محسن میں کے حق مقبول ہے

۲۰۴۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دعاء المحسن الیہ للمحسن لا یرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔۱۲م

## (۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۰۴۸۔ **عن** حبیب بن مسلمۃ فھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

---

۲۰۴۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۶۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۱۶
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۴۸ ☆ میز ان الاعتدال للذھبی، ۷۸۲۷
کنز المعال للمتقی، ۱۱۸۲۳، ۵/ ۱۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۸
۲۰۴۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۵۶ ☆
۲۰۴۸۔ المستدرك للحاکم، ۳/۳۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۱۷۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۶۷، ۲/ ۱۰۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

## (۶) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۴۹۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم ما لم یعجل ، یقول : دعوت ما لم یستحب لی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔ صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، بار نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ کرتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی، یہ حضرت گرہ سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔ صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

---

۲۰۴۹۔ السنن لا بن ماجہ، باب استجاب لا حد کم ما لم لعجل، ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۹۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/۴۹۰

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت وعافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کرلیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانۂ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

## (۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۰۵۰۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سرها ان یستجیب الله له عند الشدائد و الکرب فلیکثر الدعا فی الرخاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۳۷

## (۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۰۵۱۔ عن أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اغتنموا دعوة المؤمن المبتلی ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

## (۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۰۵۲۔ عن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة یدعون الله فلا یستجاب لهم ، رجل کانت تحته امرأة سئیة فلم یطلقها ، و رجل کان له مال فلم یشهد علیه ، و رجل اتی سفیها ماله ، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولکم ۔"

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اوران کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اوراس کے گواہ نہ کرلئے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کردیا حالانکہ

---

۲۰۵۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۸
۲۰۵۲۔ المستدرك للحاکم، ۲/۳۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۲۱۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۲۵، ۱۶/۳۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۴۶

اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق : ظاہر اس سے مراد یہ ہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ را علاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالٰی اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذهب حقه لم یؤجر، وان دعا علیه لم یجب ، لانه ترك حق الله تعالیٰ و امره ۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالٰی واشهدوا اذا تبایعتم ۔ اور خرید وفروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالٰی اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۷۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۰۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراہ احد الا اللہ فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے۔تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

# (۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۰۵۴۔ **عن** مالك الدار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فجاء رجل "هو البلال بن الحارث المزنی الصحأبی " رضی اللہ تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول اللہ ! استسق اللہ لامتك فانهم قد هلکو ا ، فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأہ السلام و اخبر هم انهم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔رحمت عالم صلی

---

۲۰۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ،۴۳۳۶، ۱۰۲/۲

۲۰۵۴۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۳۲/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۵۳۵، ۸/ ۴۳۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۸

## (۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۰۵۵۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتنسانایا اخی ! من دعائك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔۱۲م

## (۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

www.alahazratnetwork.org

۲۰۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیہ منکم فلیستغفرلکم
فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۰۵۵۔ السنن لا بن ماجہ، باب فضل الحاج، ۲/ ۲۱۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۲۵۱
الطبقات الکبری لا بن سعد، ۳/ ۱۹۵ ☆ الاذکار النودیہ، ۱۹۷
کنزالعمال للمتقی ۱۲۹۴۳، ۵/ ۳۰۱ ☆
۲۰۵۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ۲/ ۳۱۱

# ۵۔مسنون دعائیں

## (۱)نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من دعا بهذ االدعاء بعد کل صلوۃ اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحتمك فاجعل رحتمك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیامة انك لا تخلف المعیاد ۔

www.alahazratnetwork.org

*امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔* اللهم فاطرالسموات و الارض ، عالم الغیب و الشهادة ، الرحمن الرحیم ، انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و انی لااعلق الابرحتمك فاجعل رحمتك لی عهد ا عندك تودیه الی یوم القیامة ، انك لا تخلف المیعاد ۔ *فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے،فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔انہیں وہ عہدنامہ دیدیا جائے۔*

## (۲)مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللهم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب ۔

---

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات ،

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات ، ۱۸۷/۲

کنز العمال للمتقی ، ۳۶۳۲ ، ۱۷۹/۲

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و هو ساجد و هو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سورہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔اعوذبرضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔۱۲م

۲۵۶۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم , اللھم لك الحمد کالذی تقول، و خیر ا مما نقول۔ ذیل المدعا ص۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللھم لك الحمد کالذی تقول ، و خیر ا مما نقول ۔۱۲م

۲۵۶۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول الله

---

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲
الصحیح لمسلم، باب ما یقول فی الرکوع و السجود، ۱۹۲/۱
السنن لا بن ماجه ، باب ما لعوذمنة رسو ل الله ﷺ، ۲۸۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹۶/۱
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۴/۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ۱۷۵/۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۷/۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و ھو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعہ ، فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوء ہ و یصلی رکعتین و یدعو بھذا الدعاء ، اللھم انی اسألك و اتوجہ الیك بمحمد نبی الرحمۃ یا رسول اللہ ! انی قد توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر وثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللھم ! انی اسألك و اتوجہ الیك بمحمد نبی الرحمۃ یا رسول اللہ انی قد توجھت بك فی حاجتی ھذہ لتقضی ، اللھم فشفعہ فی ۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵۶۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃالصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳۔ **عن** ھشام بن أبی رقیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم قا ل : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

---

۲۵۶۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۸۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۲۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۵۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۲، ۲/۶٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/٥٤ ☆
۲۵۶۳۔ المستدرك للحاکم، ۱/٦٨٤ ☆

اورحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب،رب، ہے
ذیل المدعاص ۶۳

۲۵۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالى عنه قال : ان ام سليم غدت على النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت : علمنی كلمات اقولهن فی صلوتی فقال : كبری الله عشرا ، و سحی الله عشرا ، واحمديه عشرا ، ثم سلی ما شئت يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ارشادفرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمدللہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔اچھا اچھا۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دورکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے،اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔مثلا " اسئلك ان تقضی لی حاجاتی كلها فی الدنيا ء و الآخرة ما كان منها لی خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمين ۔
ذیل المدعاص ۱۷۴

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

۲۵۶۵۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضی ا لله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنی آدم فليتوضأ

---

۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة التسبیح ۱/ ۶۳
المستدرك للحاكم ، ۱/۴۶۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۴۸۱
۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ۱/۶۳
السنن لا بن ماجه ، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ، ۱/۱۰۰

ولیحسن الوضوء ثم یصل رکعتین ، ثم لیثن علی الله و لیصل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا اله الا الله الحلیم الکبیر سبحان الله رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لك رضا الا قضیتها یا ارحم الرحمین ۔　　ذیل المدعا۔ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحلیم الکبیر ، سبحان الله رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنیمة من کل بر ، و السلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفر ته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لك رضا الاقضیتها یا ارحم الرحمین ۔۱۲م

٢٥٦٦۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یا علی ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوهم تدعوبه ربك فیستجاب لك باذن الله و یفرج عنك ۔ توضأ و صل رکعتین ، و احمد الله ، و اثن علیه ، و صل علی نبیك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنین و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحکم بین عبادك فیما کانو ا فیه یختلفون ۔ لا اله الا الله العلی العظیم ، لا اله الا الله الحکیم الکبیر ، سبحان الله رب السمو ت السبع و رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اللهم ! کاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجیب دعوة المضطرین اذا د عوتك ، رحمن الدنیا ء والآخرة و رحیمها ، فارحمنی فی حاجتی هذه بقضائها و نجاحها رحمةتغنینی بها عن رحمة من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہوتو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

---

٢٥٦٦۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ٤٧٧

اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللهم ! انت تحكم بين عبادك فيما كانو ا فيه يختلفون لا اله الا الله العلي العظيم ، لا اله الا الله الحكيم الكريم ، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك ، رحمن الدنيا و الآخرة و رحيمهما ، فارحمنى فى حاجتى هذة بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

۲۵٦۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اثنتى عشرة ركعة تصليهن من ليل اونهار ، و تشهد بين كل ركعتين ، فاذا تشهدت فى اخر صلوتك فاثن على الله عزوجل ، و صل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و اقرأ و انت ساجد ا فاتحة الكتاب ، سبع مرات ، و آية الكرسى سبع مرات ، و قل : لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد ، و هو على كل شئ قدير عشر مرات ثم قل : اللهم !انى اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، و منتهى الرحمة من كتابك ،و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك ، ثم ارفع رأسك ، و سلم يمينا و شمالا ، و لا تعلموها السفهاء فانهم يدعون بها فيستجابون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، ایۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير ، دس بار پڑھو، پھر کہہ " اللهم انى اسئلك بمعا قد الغرمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة " پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

---

۲۵٦۷۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۴۷۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۴/ ۲۷۲
اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۴۴ ☆

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب و ابراہیم بن علی، اور ابوذکریا و حاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

**فائدہ**: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ و آیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك 'پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات ' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جدا گانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

**اقول**: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ و وقایہ و تنویر الابصار و درمختار و شرح جامع صغیر امام قاضی خان و تمرتاشی و محبوبي وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

**ثم اقول**: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث و فقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الہی کی نیت کرے نہ قرآن عظیم کی تلاوت کی، نیز واضح رہے کہ نوافل مطلقہ میں ہر دو رکعت نماز جدا گانہ

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے اغاز میں سبحانك اللھم و اعوذ بھی ہو۔

**ثم اقول:** ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الکراھۃ کراھۃ التحریم، وقد نص فی رد المحتار علی انہ لا یحل فعلہ، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عامتھم علی الکراھیۃ و صححھا فی البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

## (۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۰۶۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من دعاء احب الی اللہ تعالیٰ من ان یقول العبد: اللھم اغفر لامۃ محمد رحمۃ عامۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۲۷

## (۴) عافیت کی دعا کرو

۲۰۶۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثر الدعا بالعافیۃ۔

---

۲۰۶۸۔ الکامل لا بن عدی، ۴/۳۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۰

۲۰۶۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۵

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الذکر

# فضائل ذکر

## (۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یذکر اللہ علی کل احیانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جمیع اوقات میں ذکر الہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

۲۵۷۱۔ عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان للہ ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر ، فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادو، هلموا الی حاجتکم فیحفونهم باجنحتهم الی السماء الدنیا ، قا ل :فیسئلهم ربهم ، و هو اعلم منهم، ما یقول عبادی؟ قال : تقول : یسبحونك و یکبرونك ویحمدونك ویمجدونك ، قال فیقول : هل رأونی ؟ قال: فیقولون: لا واللہ! ما رأو ك ، قال: فیقول :کیف لو رأونی ؟ قال : یقولون: لو رأوك کانوا اشدلك عبادة و اشدلك تمجیدا و اکثرلك تسبیحا ، قال : یقول : فما یسئلون ؟ قالوا : یسئلونك الحنة ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون: لا و اللہ یا رب !ما رأوها ، قال : یقول : فکیف لو انهم رأوها ؟ قال : یقولون :لو انهم رأوها ، کانوا اشد علیهاحرصا و اشد له طلبا و اعظم فیها رغبة ، قال : فمما

---

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۱۷٤/۲
الصحیح لمسلم، ،۱۳۹، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة ، ۱۶۲/۱
السنن لا به داؤد، باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طها، ٤/ ۱
السنن لا بن ماجه، باب ذکر اللہ عزوجل علی الخلاء ۲٦/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۳۹/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۳۳/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۷/۲
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۹۸۰، ۷/ ٦٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٤/۲
التفسیر للقرطبی ، ۳۱۰/٤ ☆ المسند لا بی عوانه ، ۲۱۷/۱
۲۵۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ ، ۹٤۸/۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

یتعوذون قال : یقولون : من النار ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون : لا والله یا رب ! ما رأوها ، قال : یقول فکیف لو رأوها ؟ قال : فیقولون : لو رأوها کانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قال: فیقول : فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم ، قال:یقول : ملك من الملائکة فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة ، قال : هم الجلساء لا یشقی جلیسهم ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں ، جب کسی جماعت کو ذکر خدا ورسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں ۔ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ۔ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ۔عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی ،خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں ۔ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے ۔حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں ، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں ،اور بہت زیادہ پاکی بولیں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں ۔فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم !اس کو تو نہیں دیکھا، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں : اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص ، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم !اسے نہیں دیکھا ۔فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں ۔فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا ۔یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں : ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے ۔ وہ ان ذاکرین

www.alahazratnetwork.org

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لله تبارك و تعالىٰ ملائكة سيارة فضلاً يتغون مجالس الذكر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتى ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الى السماء قال : فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم ، فيقولون جئنا من عبادلك فى الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك ، قال : و ما ذا يسئلوننى ؟ قالوا: يسئلونك جنتك ، قال : وهل رأوا جنتى ؟ قالو؛ لا اى رب ! قال : فكيف لو رأواجنتى ؟ قالوا : و يستجيرونك ، قال : و مما يستجيرونى ، قالوا :من نارك يا رب ! قال : و هل رأوانارى ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فكيف لو رأوانارى ، قالوا : و يستغفرونك ، قال : فيقول : قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال :يقولون : رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فيقول:و له غفرت ، هم القوم لا يشقىٰ بهم جليسهم ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین و آسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی ،توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

---

۲۵۷۲۔ الصحيح لمسلم، باب فضل مجالس الذكر ۳٤٤/۲

کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہو ان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت ومحروم نہیں رہتا۔ ۱۲ام

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول : من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین ۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان واضع خطمہ علی قلب ابن آدم ، فان ذکر اللہ خنس، و ان نسی التقم قلبہ ، فذلک الوسواس الخناس ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی،

| | | | |
|---|---|---|---|
| التاریخ الکبیر للبخاری، | ۱۱۵/۲ ☆ | اتحاف السادۃ للزبیدی ، | ۳۷۵/۴ |
| فتح الباری للعسقلانی، | ۱۴۷/۱۱ ☆ | التمہید لا بن عبد البر، | ۴۶/۶ |

۲۵۷۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۴۹/۷ ☆

| | | | |
|---|---|---|---|
| جمع الجوامع للسیوطی، | ۵۶۳۲ ☆ | کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲، | ۴۱۸/۱ |
| المطالب العالیۃ لا بن حجر ، | ۳۳۸۴، ☆ | الدر المنثور للسیوطی، | ۴۲۰/۶ |
| اتحاف السادۃ للزبیدی ، | ۲۹۸/۷ ☆ | التفسیر لا بن کثیر ، | ۵۸۸/۸ |
| التفسیر للقرطبی ، | ۲۶۲/۲۰ ☆ | البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر ، | ۶۰/۱ |
| الترغیب والترہیب للمنذری، | ۴۰۰/۲ ☆ | المغنی للعراقی ، | ۲۷/۳ |

ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

## (۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۰۷۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : افضل الذکر لا اله الا الله ، و افضل الدعا ، الحمد لله ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الاالله ، اذکار الہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۵۵/۴

www.alahazratnetwork.org

## (۳) ذکر اللہ پر اجر و ثواب

۲۰۷۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قا : قال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل يقول : و ان ذكرنی فی ملأذكرته فی ملأخير منهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔۱۲م

---

۲۰۷۵۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۱۷۴/۲
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الحا مدین، ۲۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۹۸/۱
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴۱۵/۲ ☆ التفسير للبغوی، ۱۹۰/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۷/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۵/۵
الدر المنثور للسيوطی، ۱۱/۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۸، ۴۱۴/۱
التمهيد لا بن عبد البر ، ۴۳/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۷۹/۱
۲۰۷۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب قول الله يحذر كم الله ، ۱۱۰۱/۲
الصحيح لمسلم، باب الحث ذكر الله تعالیٰ ، ۳۴۱/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲۰۰/۲

۲۵۷۷۔ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ عزوجل یقول : لا یذکر نی فی ملأ الا ذکرته فی الرفیق الاعلیٰ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰/۹

## (۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاتکم حسنات ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۱/۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، فاذا ارأیتم ذلك فافزعو الی ذکر اللہ ۔

---

۲۵۷۷۔ الترغیب والترهیب ،للمنذری، ۳۹۴/۲ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱۴۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۶/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ۴۳۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۱/۱
المغنی للعراقی، ۲۹۷/۱ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۰۸/۳

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۱۷۳/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل الذکر ، ۲۷۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۳۹/۲ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔۱۲م

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما عمل آدمی عملا انجاله من عذاب الله من ذکر الله ، قیل: و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب سیفه حتی ینقطع ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۰۸۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل شئ صقالة ، و ان صقالة القلب ذکر الله ، و ما من شئ انجامن عذاب الله من ذکر الله تعالیٰ قال : ولا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا:: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالی کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔۱۲م

---

۲۰۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۵/۲

۲۰۸۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۴۹/۱

کنز العمال للمتقی ، ۱۷۷۷، ۴۱۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶/۱

## (۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۵۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : انا مع عبدی اذا ذکر نی و تحرکت بی شفتاه ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔۱۲م

## (۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۵۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كلمتان حبيبتان الی الرحمن ، خفيفتان علی اللسان ، ثقليتان فی الميزان ، سبحا ن الله و بحمده ، سبحان الله العظيم ۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۳۰

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان الله و بحمده ۔ سبحان لله العظيم

---

۲۵۸۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الذكر، ۲/۲۷۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۴۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۴۹۶
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۷/۱۳۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۴۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۱۹ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۱۷۲
كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳، ۱/۴۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۳۱۳

۲۵۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله ونضع الموازين القسط، ۲/۱۱۲۹
الصحيح لمسلم، ذكر، ۳۰، باب فضل التحصيل والتسبيح ، ۲/۳۴۴
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۵
السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبيح ۲/۲۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۳۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۴۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۱۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۴۲۰
المصنف لا بن أبی شيبة ، ۱۰/۲۸۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۱/۴۶۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۷۱ ☆ التفسير للبغوی، ۵/۲۰۵
التفسير للقرطبی ، ۱/۶۷ ☆ التفسير لا بن كثير، ۸/۲۹

# (۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸٤ ـ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی امرأة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به فقال : الااخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل ، فقال : سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد بین ذلك ، وسبحان اللہ عدد ما هو خالق ، و اللہ اکبر ، مثل ذلك ، و لا اله الا اللہ مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا باللہ مثل ذلك ـ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲٦

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن اللہ عدد ما خلق فی السماء ، سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض ،و سبحان اللہ عدد ما بین ذلك ، و سبحان اللہ عدد ما هو خالق ، و اللہ اکبر مثل ذلك ، و لا اله الا اللہ مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا باللہ مثل ذلك ـ ۱۲م

# (۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ عزوجل قال لموسی علیه الصلوة و السلام : یا موسی ! لو ان السموات السبع و عامر هن غیری و الارضین السبع فی کفة و لا اله اللہ فی کفة مالت بهم لا اله الااللہ ـ فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۵۸٤ ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹٤
السنن لا بن ماجه باب فضل التسبیح ، ۲/۲۷۸
المستدرك للحاکم، ۱/۵۱۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/٦۲
کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۳/۱۹۲ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۳۳۰
۲۵۸۵ ـ المستدرك للحاکم، ۱/۱۱۳ ☆ اتحاف السادة ، للزبیدی، ۵/۱۱
المغنی للعراقی ۱/۲۹۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲٤۵

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسی! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اورکلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔۱۲م

## (۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلاث مرات : سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلی و تب علی ، فان کان اتی خیریا کان کالطابع علیه ، وان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذلك المجلس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلی و تب علی ، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہوجائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہوجائے گی۔

www.alahazratnetwork.org

۲۵۸۷۔ **عن** أبی برزة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخره اذا اراد ان یقو م من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان الا اله الا انت ، استغفرك و اتوب الیك ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب الیك ، الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری

---

۲۵۸۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لابی داؤد باب فی کفارة المجلس ، ۶۶۷/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۴۷۷، ۱۵۲/۷

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۵۸۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخرہ اذا اراد ان ینھض من المجلس ، سبحانک اللھم و بحمدک ، اشھد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی ، انہ لا یغفرالذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانک اللھم و بحمدک ،اشھد ان الا الہ الا انت، استغفرک واتوب الیک ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۵۸۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من جلس مجلسا کثر فیہ لغطۃ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ ذلک ، سبحانک اللھم و بحمدک ، اشھد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، الا غفرلہ ما کان فی مجلسہ ذلک ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت، استغفرک و اتوب الیک ، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔۱۲م

۲۵۹۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قال : سبحان اللہ و بحمدہ ، سبحانک اللھم و بحمدک،

---

۲۵۸۸۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۹۹

۲۵۸۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، السنن لا بی داؤد، با ب فی کفارۃ المجلس، ۲/ ۱۸۱

۲۵۹۰۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۱ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فی مجلس ذکر کان کالطابع یطبع علیه ، ومن قالها فی مجلس لغو کان کفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا و رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہوگئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : کلمات لا یتکلم بهن احد فی مجلس حق او مجلس باطل عند قیامه ثلاث مرات الا کفر بهن عنه ، و لا یقولهن فی مجلس خیر و مجلس ذکر الا ختم الله له بهن کما یختم بالخاتم علی الصحیفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگادی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے برشرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سربمہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہوجائے گا۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

---

۲۵۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی کفارة المجلس ، ۲/۶۶۷

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۲

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرۃ فی الشرط تعم، و فی الجزاء تخص کھی فی النفی و الاثبات ۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انہ نکرۃ فی موضع الشرط، وموضع الشرط نفی و النکرۃ فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما ھو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر واعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری واہم۔ اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل واعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا نا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسۂ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ وشہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسۂ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن ابی الدنیاء وحاکم وبیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم، میں ہے۔

۲۰۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت ان رسول اللہ

---

۲۰۹۲۔الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۴۱۱

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال : ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة ، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائنگے۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم وبحمدك ،استغفرك و اتوب الیك ۔ الہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، لفظ لا یبرحن" میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتا رہی ہے۔ کہ صلی زیر اذا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔　　فتاوی رضویہ ۳/۸۴۷

## (۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الذکر الخفی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

---

۲۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۱/۳۷۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنی للعراقی، ۱/۲۷۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۷۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔ فضیلت مجالس ذکر

## (۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا ، قالوا: یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال: حلق الزکر ۔ فتاوی رضویه ۹/۱۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چرلیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۵۹۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة : سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم ، فقیل : ومن اهل الکرم ؟ یا رسول الله ! قال : اهل مجالس الذکر فی

---

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ۲/۱۸۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۵۰ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۶/۲۶۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۹۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۲۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲٤۰ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/۲۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۱۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲٦ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۵/۲۳۹
۲۵۹۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۷۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۷۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۰۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳ ، ۱/٤۲۰ ☆
۲۵۹٦۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۲۸ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱ ، ۱/٤٤۷ ☆

المساجد ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسکم ههنا ،قالوا : جلسنا نذکر اللہ ، قال : اتانی جبرئیل فاخبرنی : ان اللہ عزوجل یباهی بکم الملائکة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان عبداللہ ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحا به یقول : تعال ! نوئمن بربنا ساعة ، فقال : ذات یوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه ولسم فقال : یا رسول اللہ ! الا تریٰ ، الی ابن رواحة ، یرغب عن ایمانك الی الیمان ساعة ، فقا ل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یرحم اللہ ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملائکة علیهم السلام ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

---

۲۵۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/ ۳٤٦
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/ ۱۷٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۹۲ ☆
۲۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲٦۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۵۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۰۳ ☆

لے آئیں۔ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہوگئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمرو بن عسبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عن یمین الرحمن و کلتا ید یه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظر ین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقربهم من الله وعزوجل قیل : یا رسول الله ! من هم ؟ قال:هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر الله تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

www.alahazratnetwork.org

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی وشہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔۱۲م

## (۲)ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲٦۰۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل مجلس یذکر اسم الله تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون : زید وازادکم الله والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا

---

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　　۲/۳۴۷
۲٦۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰،　　۱/٤٦۲

اجنحتھم ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔۱۲م

۲۶۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مامن قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رأس الصالحين ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵

---

۲۶۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم يجلسون، ۱۷۳/۲

كنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۴۲۴/۱

# ۳۔ذکر کی تاکید

## (۱) ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکرو الله ذکرا یقول المنافقون : انکم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۶۰۴ـ **عن** أبی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون : انکم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔۱۲م

---

۲۶۰۲ـ المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۶۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۴۹۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۹۹
کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۳ ، ۱/ ۴۱۴ ☆
۲۶۰۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۱
۲۶۰۴ـ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۵۴ ، ۱/ ۴۱۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶

۲۶۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ **عن** ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثری من ذکر اللہ ، فانک لا تاتین بشیء احب الیہ من کثرۃ ذکرہ ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشادفرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۶۰۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یکثر ذکر اللہ فقد بریٔ من الایمان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸

## (۲) ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

۲۶۹۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی

---

۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ۲/۱۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۸۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۳/ ۳۷۱
المستدرک للحاکم، ۱/۴۹۵ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۹۴
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۹/ ۵۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۴۱۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۶ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۸۴۱، ۱/ ۴۲۷
الا مالی للشجری، ۱/ ۲۵۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹
۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۵ ☆ الجامع الکبیر ۲/ ۷۵۷
۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۹۷
۲۶۰۸۔ السنن الکبری للبیہقی ، ۱/ ۳۲۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۶۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہوسکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الفرائض

# ا۔علم فرائض کی اہمیت

## (۱)علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ينسی ، و هو اول شئ ينتزع من امتی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھا لیا جائے گا۔ ۱۲م

## (۲)میراث سے محروم نہ کرو

www.alahazratnetwork.org

۲۶۱۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من فر من ميراث و ارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویہ ۲۲۵/۹

۲۶۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من زوی ميراثا عن وارثه زوی الله عنه ميراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

---

۲۶۰۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۰۸/۶ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۳۲/٤
اتحاف السادة للزبيدی، ۵۰/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۲٦/۲
المغنی للعراقی، ۹۵/۱ ☆ التفسير لا بن كثير، ۱۹٦/۲
۲۶۱۰۔ السنن لا بن ماجه، باب الحيف فی الوصية، ۱۹۸/۲
كنز العمال للمتقی، ٤٦۰۸۲، ٦۱۹/۱٦ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۳٤۸/۲
۲۶۱۱۔ مسند الفردوس للديلمی۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغۂ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے "زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک و تائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے،اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں ) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔اور حقیقۃ قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناہ فی الھاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

www.alahazratnetwork.org

اور اگر جاہل ہے،بطور خود جاہلانہ برسر پیکار ہے تو قابل تادیب وزجروان کار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر وتہدید۔یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔یا صورت قصد مضارت بمضادت شریعت پر محمول ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا یعجبنی ، لا یطلع علی ذلک من راجع کلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یزکر الفقھاء من الکفار۔

**اقول:** یا یہ کہ وہ قصور جناں کہ بر تقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ ھذا ان شاء اللہ تعالیٰ احسن و امکن و أبین وازین و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ۔ فتاوی رضویہ ۱۶۲/۱۲

۲٦۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

| | | |
|---|---|---|
| ۲٦۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، | باب قول المریض الی وجع ، | ۸٤٦/۲ |
| الصحیح لمسلم، | کتاب الوصیۃ ، | ۳۹/۲ |
| السنن لا بن ماجہ، | باب الوصیۃ بالثلث، | ۱۹۹/۲ |
| السنن لا بی داؤد، | باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی مالہ، | ۱۰۳/۲ |
| المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۳/۱ ☆ | تاریخ دمشق لا بن عساکر، | ۳۹۵/٦ |

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انك ان تزر و رثتك اغنیاء خیر من ان تذرهم عالة یتکففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔اور امام ابوبکر فضل سے دس ہزار درہم۔اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے،اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

www.alahazratnetwork.org

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔ میراث کی تفصیل

## (۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔ **عن** عمرو بن شعیب عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما احترز الولد او الوالد فھو لعصبة من کان ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۵۹

## (۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

www.alahazratnetwork.org

۲۶۱۴۔ **عن** المغیرة بن شعبة عن اصحابه رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال: کان امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لم یجد ذا اسھم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیرہ۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

## (۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲۶۱۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : ان مولی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مات و ترک شیًا و لم یدع و لدا و لا حمیما ،

---

۲۶۱۳۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الولاء ۲/ ٤٠٤
السنن لابن ماجه، باب میراث الولاء، ۲/ ۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۷

۲٦١٤۔

۲٦١٥۔ السنن لابن ماجه، باب میراث الولاء، ۲/۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/ ١٣٧

فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اعطو میراثه من اهل قریته ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲٦۱٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان و ردان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمیراثه فقال : انظرو اله ذاقرابة ، قالوا : ما له ذو قرابة قال : فانظروهم شهر یا له فاعطوه میراثه یعنی بلد یا له ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے ۔حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں ۔فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲٦۰

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث ، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔علیہم الصلوۃ والتسلیم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

## (۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جا سکتا ہے

۲٦۱۷۔ **عن** ضحاك بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال: انه كان طاعون فی الشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتی ترث القبيلة الاخری ۔

---

۲٦۱٦۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۰٦٦۱

۲٦۱۷۔ المصنف لعبدالرزاق ،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شا میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الاذد،و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول اللہ ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں ۔فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔فرمایا:اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جداعلی سے قریب ہوا سے دیدو۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال عمرالفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

---

۲۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲
المصنف لابن أبی شیبة،
۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔۱۲م

## (۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یرث المسلم الکافر ، و لا الکافر المسلم ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔۱۲م

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال : یا رسول اللہ ! این تنزل فی دارک بمکة ؟ فقال : ھل ترک عقیل من رباع او دور ، و کان عقیل و رث ابا طالب ھو و طالب و لم یرثہ جعفر و لاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما شیًا ، لانہما کانامسلمین و کان عقیل و طالب کافرین ، فکان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول :لا یرث المؤمن الکافر۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلہ کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابوطالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔اور حضرت جعفر وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔اس لئے کہ دونوں حضرات ابوطالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

---

۲۶۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یرث المسلم الکافر، ۲/ ۱۰۰۱
الصحیح لسملم، کتاب الفرائض ۲/۳۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم، ۲/۳۲
السنن لا بن ماجہ ، باب میراث اھل الاسلام من اھل ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۰

۲۶۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرک عند الموت ، ۲/ ٦١٤
السنن لا بن ماجہ، باب میراث اھل الاسلام من ، ۲/ ۲۰۰
الموطا لمالک،

فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے۔کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

# كتاب الساعة

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ا۔ علامات قیامت

## (۱) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا ۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہاں سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ۱۲م

## (۲) نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۲۶۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یقبض العلم، ۱/۲۰
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل ، ۲/۳۴۰
السنن لا بن ماجه ، باب اجتناب الرأی والقیاس ۱/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۲۶۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۸۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ۱۰/۱۸۷ ☆ فتح الباری لا بن حجر، ۱/۱۹۴
تاریخ بغداد للخطیب ۱/۱۴۱ ☆ الا مالی للشجری، ۱/۴۱
التفسیر للبغوی، ۴/۳۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۳۱۵
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۲/۱۸۱ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱/۱۹۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۶۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/۵۴۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۱۶۵ ☆

۲۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ۱/۱۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۵۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۷۴
التفسیر للبغوی ۶/۱۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۱۲۳

عليه وسلم: اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نااہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۷

## (۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

۲۶۲۴۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیأتین علی النا س زمان یکذب فیه الصادق و یصدق فیه الکاذب ، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا ۔　شمائم العنبر قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔ ۱۲م

## (۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

۲۶۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لاآباء کم فایا کم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

---

۲۶۲۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۴۷۵، ۱۴/ ۲۲۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۸۳

۲۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ۱/ ۱۰

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۰۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرمارہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

## (۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی ، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۶۲۶۔ المستدرك للحاکم، کتاب الفتن و الملاحم، ۵۱۱/٤

# ۲۔دجال کا ذکر

## (۱) دجال کا خروج

۲٦٢٧۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ : یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المؤمنین فتلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون له : این تعمد ؟ فیقول : اعهد الی هذالذی خرج ، قال : فیقولون له:او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوه ؛ فیقول بعضهم بعض : الیس قدنها کم ربکم ان تقتلوا احدادونه ، قال فیظلقون به الی الدجال ، فاذا رآه المؤمن قال :یا ایها الناس ! هذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : فیأمر الدجال به فیشج فیقول : خذوه و شجوه فیوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار من مفرقة حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول له أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرة ، قال : ثم یقول : یا ایها الناس ! انه لا یفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فیاخذه الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا ، قال : فیأخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسب الناس ، انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین ۔

*حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہاہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا :ہمارا رب پوشیدہ نہیں ۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال*

---

۲٦٢٧۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال ، ۲/ ٤٠٢

کے پاس پہونچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کردیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہوکر سیدھا کھڑا ہوجائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرسکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہوجائے گی اور وہ ذبح نہیں کر سکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔　　مالی الجیب ص ۱۳

www.alahazratnetwork.org

۲۶۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاحد ثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه، انه اعور و انه یجیٔ معه بتمثال الجنة والنار فالتی یقولها انها الجنة هی النار، وانی انذر کم کما انذربه نوح قومه۔　　شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔، وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا در حقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرارہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔۱۲م

---

۲۶۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومه، ۱/ ۴۷۰
الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/ ۴۰۰
فتح الباری لا بن حجر، ۱۳/ ۱۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۷۵۳، ۱۴/ ۳۰۰

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور ، اضرشی و اقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھرایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملاعلی قاری علیہما الرحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد ، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشیٔ واقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال : ابوہ طوال ، ضرب اللحم ، کان انفہ منقار ، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین ، قال: ابوبکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ ،فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذًا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما ، قلنا ھل لکما ولد ؟ فقالا :مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد ، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشیٔ واقلہ

---

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی،　باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد ،　۲/ ۴۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریذی، ۵۵۰۳
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی،　باب ما جاء فی ذکر الصیاد ،　۲/ ۴۹

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فى الشمس فى قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتها ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے ۔ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی ۔اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشادفرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق وفجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر عقوبت میں جتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابرامت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیواقیت والجواہر'' کی بائیسیوں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کرکے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کرلیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

## (۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی ، و انا خاتم النبیین لانبی عبدی۔

---

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ ، ۲/ ۴۵
السنن لابی داؤد ، باب خبر ابن الصائد ، ۲/ ۵۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ۵/ ۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۸۷ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

## (۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انه سیکون فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون ، منهم اربع نسوة ، وانی خاتم النبیین لانبی بعدی ۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۶۳۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۳۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸

# ۳۔میدان قیامت

## (۱)حساب وکتاب

۲۶۳۳۔عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ ، فینشر علیہ تسعۃ و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول : اتنکر من ھذا شیًا ؟ اظلمک کتبتی الحافظون؟ فیقول : لا یا رب! فیقول : افلک عذر ؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلی ان لک عند نا حسنۃ و انہ لا ظلم علیک الیوم ، فتخرج بطاقۃ ، فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ، فیقول : احضر و زنک فیقول : یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات ، فقال : فانک لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفۃ و البطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات و ثقلت البطاقہ و لا یثقل مع اسم اللہ شیٔ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھراس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گےاور ہر جسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے ان کار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب!نہیں،اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں،اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے،اللہ تعالیٰ فرمائے گا:تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

---

۲۶۳۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فیمن یموت وھو یشھد ۲/۸۸
المستدرک للحاکم، ۱/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹، ۱۰۹
شرح السنۃ للبغوی ، ۱۵/ ۱۳۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۵۵۹
الصحیح لا بن حبان ۲۵۲۴، ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔　　صلاۃ القضاء ص ۳۵

## (۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

۲۶۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ناسا قالوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نری ربنا يوم القيامة ؟ فقال : رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل تضارون فی القمر ليلة البدر ، قالو : لا يا رسول ا لله ! قال : هل تضارون فی الشمس ليس دونها سحاب ، قالوا: لا يا رسو ل الله ! قال فانكم ترونه كذلك ، يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول : من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من يعبد الشمس الشمس و يتبع من يعبد القمر القمر، و يتبع من يعبد الطواغيت الطواغيت و تبقی هذه الامة فيها منا فقوها ، فياتيهم الله فی صورة غير صورته التی يعرفون فيقول : انا ربكم فيقولون : نعوذ با لله منك هذا مكاننا حتی ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفنا ه فيأتيهم الله فی صورته التی يعرفون فيقول : ا نا ربكم فيقولون: انت ربنا فيتبعونه و يضرب الصراط بين ظهرانی جهنم فاكون انا و امتی اول من يجيز و لا يتكلم يومئذالا المرسل ، و دعوی الرسل يومئذ اللهم سلم سلم،و فی جهنم كلاليب مثل شو ك السعدان ، هل رأيتم السعدان ؟ قالوا : نعم يا رسول الله ! قال : فانها مثل شو ك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله ، تخطف الناس باعمالهم ، فمنهم الموبق يعنی بعمله و منهم المجازی حتی ينجی ، حتی اذا فرغ الله من القضاء بين العباد و اراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا فمن اراد الله ان يرحمه ممن يقول : لا اله الا لله فيعرفونهم فی النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله علی النار اثر السجود ، فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة فی حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد و يبقی رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة ، فيقول : ای رب ! اصرف و جهی عن النار فانه قد قشبنی ريحها و احرقنی ذكائها ، فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم

---

۲۶۳۴۔ الصحيح لمسلم،　　كتاب الايمان ،　　۱۰۰/۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

يقول الله تعالیٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول : لا اسئلك غيره و يعطى ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : اى رب ! قدمنى الى باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنى غير الذى اعطتيك ، و يلك يا ابن آدمُ اغدرك فيقول : اى رب ! يدعوا لله حتى يقو ل له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لاوعزتك ، فيعطى ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الى باب الجنة ، فاذ ا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأى ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب ! ادخلنى الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : اى رب ! لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنى حتى ان الله ليذكره من كذاو كذا حتى اذا انقطعت به الامانى قال الله ذلك لك و مثله معه ۔ تجلی الیقین ص ۱۳۰

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسوال اللہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کودیکھنے میں تم کوکوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یارسول اللہ! فرمایا کیا بغیرابر سورج کودیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدارالٰہی سے مشرف ہوگے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کوجمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جوجس کا پجاری تھاوہ اس کے ساتھ ہوجائے۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہوجائیں گے،اور جودیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس مین مومن ومنافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پرایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ ناآشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں،لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے،ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پرخاص تجلی فرمائے توہم اس کوبخوبی پہچان لیں گے۔ پھراللہ تعالیٰ کی ان پرایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرما دیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ

www.alahazratnetwork.org

الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرما دیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچا دے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول واقرار اور عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا:اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا،عرض کریگا: تیری عزت کی قسم!اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیان کریگا۔آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی،اور اس میں جو کچھ نعمت،فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔اس کے بعد عرض کریگا:اے میرے رب!مجھے جنت کے اندر پہونچادے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا:تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیان کئے تھے۔کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم!کتنا غدار ہے تو۔وہ عرض کریگا الٰہی!میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجائے گا اور فرمائے گا۔جنت میں داخل ہوجا۔جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالی اس سے فرمائے گا:اب تو خواہش کر،اور اپنے رب سے مانگ،وہ مانگتا رہے اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہوجائیگی تو فرمائے گا۔جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔ شفاعت

## (۱) شفاعت کا ثبوت

**۲۶۳۵۔ عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب مسیرة شهر ، و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا ایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فیلصل ، و احلت لی الغنائم ، و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس کافة و اعطیت الشفاعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبری کا منصب عطا کیا گیا۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

**۲۶۳۶۔ عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

---

۲۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی ، ۱/ ۶۲
الصحیح لمسلم، باب المساجد ، ۱/ ۱۹۹
السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۲۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۶
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۸/ ۳۱۶ ☆ فتح الباری لا بن حجر ، ۱/ ۴۳۶
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۶/ ۲۹۱ ☆ التمهید لا بن عبدالبر، ۵/ ۲۲۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۵۹
الدر المنثور للسیوطی ، ۵/ ۲۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۲۰۵۸، ۱۱/ ۴۳۷
۲۶۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ۲/ ۲۰۱
السنن لا بن ماجه، باب الشفاعة ۲/ ۳۳۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۳۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۵۶ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۳۱۸۹۸، ۱۱/ ۴۰۶

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا کان یوم القیامة کنت انا امام النبین وخطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر ۔　　فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق الله من اشهد ان لااله الا الله یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۶۳۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا و ان محمد رسو ل الله یصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق۔ اللهم ! اشهد و کفی بك شهیدا ۔ انی اشهد بقلبی و لسانی انه لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حنیفا مخلصا و اما انا من المشرکین ۔ و الحمد لله رب العالمین ۔　　فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

---

۲۶۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹۴،

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۴۳۷ و

۲۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر ت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطاکاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

## (۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

www.alahazratnetwork.org

۲۶۴۰۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۴۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

---

۲۶۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ۲/ ۶۷
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ۲/ ۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۵۰ ☆
۲۶۴۰۔ الکامل لا بن عدی، ☆
۲۶۴۱۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ۳/ ۶۶
السنن لا بی داؤد، باب فی الشفاعة ، ۲/ ۶۵۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱۷
الترغیب والترهیب للمنذری ۴/ ۴۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۰۵۵، ۱۴/ ۳۹۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لاھل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابودرداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو فرمایا اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو برخلاف خواہش ابودرداء کے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

www.alahazratnetwork.org

## (۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصقه من امته الارجل واحد ۔　　تجلی الیقین ص ۱۲۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کر کے جنت میں لیا جاؤنگا ، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے ، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲م

## (۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۶۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۶، ۱۴/ ۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱/ ۴۱۶
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱/ ۱۱۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۷، ۱۱/ ۴۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۴/ ۹۸
۲۶۴۴۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۱۱۰ ☆

الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهيم فانه خليل الله تعالىٰ فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالىٰ فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاوتى فاقول انا لها، انطلق فستأذن على ربى فيوذن لى فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالى ثم اخر له ساجد فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالىٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يامحمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال **لا اله الا الله** قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخرجن من قال **لا اله الا الله** .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے ،فرمائیں گے؛ آج میں اس منصب پر فائز نہیں ،تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہ ہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہوکر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کر کے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔۱۲م

۲٦٤٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سيد الناس يوم القيامة ـ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالیٰ يوم القيامة الاولين والآخرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذ هم البصر وتد نو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه، الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الی من يشفع لكم يعنی الی ربكم، فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: يآدم! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول آدم: ان ربی غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، انه نهانی عن الشجرة فعصيته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی نوح، فيأتون نوحا عليه السلام فيقولون: يا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شكورا، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ماقد بلغنا، فيقول لهم،: ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، و انه قد كانت لی دعوة دعوت بها علی قومی، نفسی نفسی، اذهبو ا الی ابراهيم، فيأتون ابراهيم فيقولون: انت نبی الله تعالیٰ وخليله من اهل الارض، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فيه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فيقول لهم ابراهيم، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله، وذكر كذباته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی موسی فيأتون موسی عليه السلام فيقولون: يا موسی! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتكليمه علی الناس، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه الا تری ما قد بلغنا ـ فيقول لهم موسی، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

---

۲٦٤٥۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱۱۱/۱

www.alahazratnetwork.org

بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ،اذهبو ا الی عیسی فیأ تون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبو ا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلهمنی من محا مده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصرا عین من مصا ریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھا لہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا ،لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکرگزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲ م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲۶۴۶۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی لا شفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

## (۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲۶۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا اللہ مخلصا یصدق لسانه قلبه۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

## (۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲۶۴۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انها او سع لهم هی لمن مات و لا یشرک باللہ شیًا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

---

۲۶۴۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۹
کنز العمال للمتقی، ۳۹۵۵۴، ۱۴/ ۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱
۲۶۴۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۴۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷
الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹۴ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۳۷ ☆
۲۶۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل ۲/۷۵ ☆

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

## (۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذھب یجلسون علیھا و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیۃ ان ادخل الجنۃ و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول اللہ : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول :یا رب ! عجل حسابھم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بھم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سروقد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

## (۹) اللہ تعالی اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال : ا ن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالیی فی ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام : رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی الآیۃ ۔ و قال عیسی علیہ الصلوۃ و السلام ، ان تعذبھم فانھم عبادك ، و ان تغفرلھم فانك انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیہ و قال : اللھم ! امتی امتی ، وبکی فقال اللہ تبارك و تعالیٰ

---

۲۶۴۹۔ المستدرك للحاکم، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/ ۴۴۶

کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۱۷، ۱۴/ ۴۱۴ ☆ مناھل الصفا ۳۵

۲۶۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامتہ، ۱/ ۱۱۳

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبر ه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم ، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الایہ۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فورا ہاتھ اٹھادئے اور عرض کیا: الٰہی میرا امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۶

## (۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود د فقال هو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عنها رسول الله صلی

---

۲۶۵۱۔ الجامع للترمذی، 　تفسیر سورة بنی اسرائیل، 　۲/ ۱۵۲
۲۶۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، 　۲/ ٤٤٤

www.alahazratnetwork.org

الله تعالیٰ علیه وسلم يعنی قوله تعالیٰ "عسی ان يبعثك ربك مقاما محمودا"
فقال : هی الشفاعة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی ان یبعثك الآیہ کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الله عزوجل اتخذ ابراهيم خليلا ، وان صاحبكم صلى الله تعالیٰ عليه وسلم خليل الله واكرم الخلق على الله ، ثم قرأ عسیٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : يقعده على العرش۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الآیہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

يجلسه الله تعالیٰ معه على العرش ۔ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انكر هذا القول فهو متهم

---

۲۶۵۳۔ التفسير للبغوی، ۳/ ۵۲۱

جواس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة

وقدجاء الحدیث باقعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده

امروا الحدیث علی وجهه ☆ ولا تد خلوا فیه ما یفسده

ولا تنکروا انه قاعد ☆ و لا تنکروا انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے ،اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا رد وانکار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کردیا۔پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔پھر بولے: عرش الٰہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال،کو مردود کہا،جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''مقاما محمودا'' فرمایا:'' مقعدا'' نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

**اقول وباللہ التوفیق:** عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت وبزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود وجلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول ومثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

**اقول وباللہ التوفیق:** اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب وکتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال وبھیجنا مقصود ہے۔ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالٰی کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یا تی بالعجائب ۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے'' محض جزاف وانکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی مروی ہوا۔

www.alahazratnetwork.org

**قلت :** بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معہ علی السریر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالی مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

---

۲۶۵۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۸/۴

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہیں۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان الله تعالیٰ یقعده علی الکرسی ۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله واصحابه اجمعین ،والحمد لله رب العالمین ۔

تجلی الیقین، ص ۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

## (۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی یوم القیامة حق،فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

---

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ ☆

۲۶۵۶۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱ ☆

۲۶۵۷۔ المطالب العالیة لابن حجر، ۴۶۳۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۸، ۱۴/ ۴۲۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ۱۱

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حین انزل علیه " وانذر عشیرتك الاقربین، یا معشر قریش! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شیئا یا بنی عبد الله المطلب! لا اغنی عنکم من الله شئیا، یا عباس! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ "اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

---

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/ ۱۱۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۶ ☆ المسند لا بی عوانه، ۱/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۳۸۲

www.alahazratnetwork.org

تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنادیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، "اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرلے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ، اس کا ردبلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالی عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خرجت متبرجۃ قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اعلمی فان محمدا لا یغنی عنك شیئا ، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی ،وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت امرأۃ من بنی ھاشم

---

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/۴۳۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۵۷

۲۶۶۰۔ الکامل لا بن عدی، ۴/۱۷۹ ☆

تحت رجل من قریش فوقع بینهما کلام فقال لها : واللہ ما تغنی قرابتك من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عنك شیئا ، فاتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام یزعمون ان قرا بتی لا تغنی شیئا ، والذی نفسی بیدہ ان شفاعتی لترجو صداء وسلهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں ۔دونوں کسی وجہ سے شکر رنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے ،فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچا ئیگی ۔قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں۔ اراءۃ الادب ص،۵۶

## (۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة یشرف یوم القیامة علی اهل النار ، فینادیه رجل من اهل النار فیقول : یا فلان ! هل تعرفنی ؟ فیقول : لا ، واللہ ما اعرفك من انت ؟ فتقول:انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقیتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لی بها عند ربك ، قال : فیسأل اللہ تعالیٰ جل ذکرہ، فیقول : انی اشرفت علی النار فنادا نی رجل من اهلها ،فقال لی :هل تعرفنی ؟ قلت : لا ، واللہ ما اعرفك من اتت ؟ قال: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقینك ، فاشفع لی عند ربك فشفعنی فیه فیشفعه اللہ تعالیٰ فیأ مربه فیخرج من النار۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۲۶۶۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۶۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/ ۴۹۶

المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱۲ ☆

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

نے ارشادفرمایا:ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھان کے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا:اے فلاں!کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟وہ کہے گا:نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟وہ کہے گا:میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا:ہاں میں نے تجے پہچان لیا ،اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے،تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

٢٦٦٢۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يصف الناس يوم القيامة صفوفا ،ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة ،قال:فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: اما تذ كر يوم ناولتك طهورا فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم بعثتني لحاجة كذاو كذا فذهبت لك فيشفع له.

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا،اس سے کہے گا:کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا،اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا:آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا۔ایک کہے گا:آپ کو یاد نہیں،ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔　　اراءۃ الادب ص ۴۳

---

٢٦٦٢۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء ٢/٢٦٢
الترغيب والترهيب للمنذرى ٢/ ٧٠ ☆ التفسير للبغوى، ٧/ ١٠٨
كنز العمال للمتقى، ٣٩٠٥٠، ١٤/ ٣٩١ ☆ التفسير للقرطبى، ٣/ ٢٧٥

# (۱۴) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابو یه و ذریته وولده فیقال: انهم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولهم فیؤمر بالحاقهم به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اوران کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملادیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۲۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۱۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۱۴ ☆ التفسیرلا بن کثیر ۷/۴۰۸
کنز العمال، للمتقی، ۳۹۳۳۳، ۱۴/۴۷۸ ☆

# ۵۔ حوض کوثر

## (۱) حوض کوثر کی خصوصیت

۲۶۶۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :حوضی مسیرۃ شہر ، ماؤہ ابیض من اللبن ، وریحہ اطیب من المسک ۔

**حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔**

۲۶۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حوضی مسیرۃ شہر ۔ و زوایاہ سواء وما ؤہ ابیض من الورق ، وریحہ اطیب من المسک و کیزانہ کنجوم السماء فمن شرب منہ لا یظمأ بعدہ ابدا ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۳۸

**حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے، کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جو ایک مرتبہ اس کا پانی پئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔ ۱۲م**

---

۲۶۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الحوض ،　۲/۹۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۲۵ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۶۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۴۶۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲/۲۹
الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۱۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/۳۰۳
شرح السنۃ للبغوی، ۱۵/۱۶۸ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۴۴، ۱۴/۴۲۳ ☆
الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا ﷺ ۲/۲۴۹
۲۶۶۵۔ التمہید لا بن عبد البر، ۲/۳۰۷ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۲)حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

۲۶۶۶۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لبعقر حوضی اذود الناس لا ھل الیمن، اضرب بعصای حتی یرفض علیھم، فسئل عن عرضہ فقال: من مقامی الی عمان، سئل عن شرابہ فقال: اشد بیا ضا من اللبن واحلی من العسل، یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ، احدھما من ذھب والاخرمن الورق۔ فتاوی رضویہ جدید۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۶۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا بنینا ﷺ ۲/۲۵۱
المسند لا حمدبن حنبل، ۵/۲۸۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۱۸

# ٦۔ رویت باری تعالیٰ

## (۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

٢٦٦٧۔ **عن** جرير رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :انكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر لا تضامون فى رؤيته۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔ فتاوی افریقہ ص ۳۶

## (۲) جنت اور دیدار الٰہی

www.alahazratnetwork.org

٢٦٦٨۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : جنتان من فضة أنيتها وما فيهما ، و جنتان من ذهب أنيتهما وما فيها ، وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبر على وجهه فى جنة عدن ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

٢٦٦٧۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب وجوه يومئذ فاخرة ١١٠٥/٢
الصحيح لمسلم، كتاب الزهد ، ٤٠٩/٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء روية الرب تبارك و تعالىٰ ٧٨/٢
السنن لا بى داؤد ، باب فى الرؤية ٦٥٠/٢
السنن لا بن ماجه ، باب ذكر الجنة ، ٣٣٢/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٣٦٠/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٣٥٩/١
المعجم الكبير للطبرانى، ٣٣٢/٢ ☆ التفسير للبغوى، ١٦٧/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ١١٨/٢ ☆ المغنى للعراقى ، ٥٢٨/٤
فتح البارى للعسقلانى ، ٣٣/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣١٢/٤
المسند للحميدى ٧٩٩ ☆ المسند لا بى عوانه ، ٣٧٦/١
٢٦٦٨۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ومن دونها جنتان ٧٢٣/٢
السنن لا بن ماجه ، باب فيما انكرت الجهنية ١٧/١
الصحيح لمسلم، با ب رؤية المؤمنين فى الآخرة ، ١٠٠/١
فتح البارى للعسقلانى ٦٢٤/٨ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٤٦/٦
اتحاف السادة للزبيدى ، ٥٢٤/١٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٩٢٢٨، ٤٥٣/١٤
الجامع الصغير للسيوطى، ٢١٩/١ ☆ التفسير لا بن كثير، ١١٥/٤

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوجنتیں چاندی کی اوراس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دوجنتیں سونے کی مع سازوسامان ، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا،ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔۱۲م

## (۳)اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کانزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالىٰ عن عليين على كرسيه ثم حف الكرسى بمنابر من نور وجاء النبيون حتى يجلسوا عليها ۔
فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب جمعہ کادن ہوگا تو رب تبارک وتعالی کی تجلی خاص کانزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نورکامنبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔پھرانبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری ہوگی اوران منبروں پرتشریف فرماہوں گے۔۱۲م

## (۴)اللہ تعالی کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔**عن** معاوية بن الحكم السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :بينا انااصلى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت : يرحمك الله ، فرمانى القوم بابصا رهم فقلت: واثكل امياه ماشانكم تنظرون الى، فجعلوا يضربون بايد يهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتو ننى لكنى سكت ، فلما صلى رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبأبى هو وامى مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليمامنه، فوالله ما كهر نى ولا ضربنى ولاشتمنى،

---

۲۶۶۹۔ ميزان الاعتدال ۶۰۴/۱ ☆
۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكلام فى الصلوة ۲۰۳/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۴۷/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۳۶۰/۲
المعجم الكبير للطبرانى ، ۴۰۳/۱۹ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة ۴۳۲/۲
كنز العمال للمتقى ، ۱۹۹۱۵، ۴۸۹/۷ ☆ الدر المنثور ، للسيوطى ، ۳۰۷/۱

www.alahazratnetwork.org

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصد هم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنمها ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔یہ سن کرلوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔آپ نے نہ مجھے جھڑکا،نہ مارانہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں،نماز تو تسبیح،تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اوراسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کرآغوش اسلام میں آیا ہوں۔مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں،فرمایا: تو ان کے پاس مت جا۔میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ برا شگون لیتے ہیں،فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہوگیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کردو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان المیت تحضره الملائكة، فاذا كان الرجل الصالح قالوا: اخرجی ايتها النفس الطیبة، كانت فی الجسد الطیب، اخرجی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال ذلك حتی تخرج، ثم یعرج بها الی السماء فیستفتح لها فیقال: من هذا؟ فیقال: فلان، فیقولون: مرحبا بالنفس الطیبه كانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال لها حتی ینتهی بها الی السماء التی فیها الله عزوجل۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

---

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۵٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔۱۲م

## (۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۶۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۸۶

# ۷۔ جنت

## (۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲۶۷۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تحاجت النار والجنة ، فقالت النار : او ثرت بالمکتبرین والمتجبرین ، وقالت الجنة : فمالی لا ید خلنی الا ضعفاء الناس وسفلتهم وعرتهم ، فقال الله عزوجل للجنة : انما انت رحمة ارحم بك من اشاء من عبادی ، وقال للنار :انما انت عذأبی اعذب بك من اشاء من عبادی ، ولکل واحد منکما ملؤ ها ، فاما النار فلا تمتلیٔ حتی یضع الله عزوجل رجله فتقول : قط قط، قط، ای حسبی ، فهنا لك تمتلیٔ ویزوی بعضها الی بعض ، ولا یظلم الله من خلقه احداً واما الجنة فان الله تعالیٰ ینشیٔ لها خلقا۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۹/ ۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر وظالم لوگوں کا ٹھاکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے ۔اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔، تو وہ بھر جائیگی

---

۲۶۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ ق ۲/ ۱۷۹
الصحیح لمسلم، باب جهنم اعاذ نا الله تعالیٰ عنها، ۲/ ۳۸۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۵۹۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۵۶۲، ۱۴/ ۵۴۴
مشکوٰۃ المصابیح للتبریذی، ۵۶۹۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۱۰۷
المسند لا حمد بی عوانه، ۱/ ۱۸۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/ ۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۵/ ۲۵۶ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا،لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔۱۲م

## (۲) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

۲۶۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے،اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۴۹

## (۳) زمانہ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

www.alahazratnetwork.org

۲۶۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يد خلها سحب اليها ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانہ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا،اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ،تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی،اور جو انکار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔　　شرح الحقوق ص ۲۵

## (۴) اہل جنت کی مقبولیت

۲۶۷۶۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

---

۲۶۷۴۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القيامة ۳/ ۶۸

۲۶۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۶۰۲

۲۶۷۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ، ۲/ ۹۶۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیك ربنا و سعد یك ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون:و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقك فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلك، قالوا : یا رب ! وای شیٔ افضل من ذلك ، فیقول : احل علیکم رضوا نی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے! اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأ تون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ،لست بصا حب ذلك ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذالك ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیأتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلك، اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسی علیہ السلام لست بصاحب ذلك، فیأ تون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یوذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

---

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۹
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱/ ۱۱۲

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شیئ کمر البرق، قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفة عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بھم اعمالھم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیئ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی هریرة بیده ! ان قعر جهنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی ،سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے؛ اے ہمارے والد گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں ،تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلاواسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔تم حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا،سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہ ہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں ،تم حضور احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا،سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آ جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہوکر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: هم ذرية المؤمن يموتون على الاسلام، فان كانت منازل آبائهم ارفع من منازلهم لحقوا بآبائهم ولم ينقصوا من اعمالهم التى عملوا شيئا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

---

۲۶۷۸۔ التفسير لا بن أبي حاتم،

نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلی وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یر ید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔ اراءۃ الادب ص ۴۹

## (۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤ تی بہ یوم القیامۃ فیقال: اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارھا ، فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ ، فیقال لہ:فان لك مکان کل سیئۃ حسنۃ ،فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحك حتی بدت نوا جذہ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الہی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ فتاوی افریقہ ص ۱۴۳

---

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم، كتاب الایمان ۱۰۶/۱
الجامع للترمذی ابواب صفۃ جھنم ۸۳/۲

# ۸۔ جہنم

## (۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اترونہا حمراء کنارکم ہذہ ، لہی اسود من القار ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔**

۲۶۸۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نار جہنم سوداء مظلمۃ ۔

www.alahazratnetwork.org

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔**

۲۶۸۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ، وقودہا الناس والحجارۃ فقال : اوقد علیہا الف عام حتی احمرت ، والف عام حتی ابیضت ۔ والف عام حتی اسودت ، فہی سوداء مظلمۃ لا یضئ لہبہا ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودھا الناس الآیۃ ،جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں ،تلاوت فرمائی۔اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی ۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی ، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔**

---

۲۶۸۰۔ الموطا لمالک، 　ما جاء فی صفۃ جہنم، 　۳۸۹

۲۶۸۱۔ کشف الاستار للبزار، 　۴/ ۱۸۰

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی 　ابواب صفۃ جہنم ، 　۸۳/۲

شعب الایمان للبیہقی ، 　۱/ ۴۸۹

۲۶۸۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فهی سوداء مظلمة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲۴۲/۳

## (۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ عن نعمان بن بشير رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان اهو ن اهل النار عذابا من يوضع فی اخمص قدميه جمراتان يغلی منها دماغه۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يقول الله عزوجل لا هون اهل النار عذابا يوم القيامة : لو ان لك ما فی الارض من شئ اكنت تفتدی به فيقول : نعم ، فيقول : اردت منك اهون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شيئا فأبيت الا ان تشرك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

۲۶۸۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب صفة جهنم ، ۸۳/۲

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسير لا بن كثير ۴۴۳/۸

كنز العما ل للمتقی ، ۳۹۸۰۰، ۶۶۸/۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۵۱۲/۱۰

الدر المنثور للسيوطی ، ۳۲۵/۴ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب صفة الجنة البار ، ۹۷۰/۲

الصحيح لمسلم، باب صفة المنافقين ۳۷۴/۲

www.alahazratnetwork.org

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان و شرا کان من نار یغلی منھا دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منہ عذابا و انہ لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

شرح المطالب ۲۲

## (۳) نفس امارہ اور جنت ودوزخ

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشھوات ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

---

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صفۃ الجنۃ والنار ، ۲/ ۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۱/ ۱۱۵
التفسیر لا بن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/ ۵۱۲
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۲۷
شرح السنۃ للبغوی ، ۱۴/ ۳۰۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۲۶
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ۱۲/ ۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۴/ ۲۸

سے ڈھانپ دی گئی ہے جونفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال ـ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الادخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال ـ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ـ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالی نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

---

۲۶۸۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء حفت الجنة بالمكا رة ، ۲/ ۸۰
السنن لا بی داؤد باب حق الجنت والنار ۲/ ۲۵۲
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/۴۶۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۲ ☆ كنزالعمال للمتقی، ۳۹۵۲۳، ۱۴/ ۵۴۵

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

## (۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعمه قل : لا اله الا الله ، اشهد لك بها يوم القيامة قال : لو لا ان تعيرنى قريش يقولون : انماحمله على ذلك الجزع لا قررت عينك فانزل الله عزوجل ، انك لا تهدى من احببت ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشادفرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

www.alahazratnetwork.org
Nafs-e-Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۹۰۔ **عن** سعيد بن المسيب عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاة جاء ه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبى امية بن المغيرة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا عم ! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله ، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبى امية : يا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم يزل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعرضها عليه و يعيد له تلك المقالة حتى قال ابو طالب اخرما كلمهم هو على ملة عبد المطلب و ابى ان يقول : لا اله الا الله ، فقال رسول اله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل الله تبارك و تعالىٰ ما كان للنبى و الذين آمنوا ان يستغفروا و المشركين و لو كانوا

---

۲۶۸۹۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/ ٤٠
المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/٤٣٤
۲۶۹۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۱/ ۱۸۱
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ٤٠/١
المسند لا حمد بن حنبل، ٥/٤٣٣

اولی قربی من بعدی ماتبین لهم انهم اصحاب الجحیم ، و انزل الله تعالی فی أبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۔

حضرت سعد بن میسب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولی سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔　　شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال:نزلت ای " انك لا تهدی من احببت " فی أبی طالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ" انك لا تهدی من احببت " ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماانه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

---

۲۶۹۱۔ المستدرك للحاکم،

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب فصة ابی طالب ،　۱/ ۵۴۸

الصحیح لسملم،　کتاب الایمان　۱/ ۱۱۵

عليه وسلم : ما اغنيت عن عمك ؟ فو الله كان يحوطك و يغضب لك ، قال :هو في ضحضاح من نار و لو لا انا لكان في الدرك الا سفل من النار ، و في رواية و جد ته في غمرات من النار فا خرجته الى ضحضاح ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳ـ **عن** أبي سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال ـ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة فيجعل في ضحضاح في النار يبلغ كعبه يغلي منه دماغه ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابو طالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۹۴ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال ـ قيل للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الى ضحضاح منها ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵ـ **عن** ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضى

---

۲۶۹۳ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب قصة أبي طالب ، ۱/ ۵۴۸
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ، ۱/ ۱۱۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۹ ☆
۲۶۹۴ـ جمع الجوامع للسيوطى، ۸۱۱ ☆
۲۶۹۵ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/ ۱۱۸ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۴۴۳۶، ۱۲/ ۱۵۱

الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال : یا رسول الله! انك تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الحار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغیرة فما ظنك به یا رسول الله ! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمکانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضوران باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر بے جس کا مردہ لا اله الا الله نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابوطالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت و خدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کردیا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۶۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهون اهل النار عذ ا با ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

---

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۹۷۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱۱۵/۱
المستدرك للحاکم، ۴/ ۵۸۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۹۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۲ ☆ المسند لا بی عوانه ۹۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۵ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ۴۵۸/۲
السنن للنسائی باب موارة المشرك ، ۲۱۰/۱

قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذهب فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچاوہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا،اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قا ل : قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچاوہ بڈھا کافر مرگیااس کے بارے میں حضور کی کیارائے ہے۔فرمایا: نہلاکر دبادو

www.alahazratnetwork.org

شرح المطالب ص ۲۳

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمه ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابوطالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ابوطالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر وقمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھران کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

---

۲۶۹۸۔ المصنف لا بن أبی شیبة ،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا ورسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔　　شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما جاء ابو بکر بأبی قحافۃ قال: فلما مدیدہ یبایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما یبکیک؟ قال: لان تکون ید عمک مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیک احب الی من ان یکون۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح۔　　شرح المطالب ص ۲۷

---

۲۶۹۹۔ المستدرک للحاکم،
الاصابہ لابن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضى الله تعالیٰ عنه بأبى قحافة يقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال : ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالى و الذى بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبى طالب لوكان اسلم منى بأبى ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۷۰۱۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : كانت مشية الله عزوجل فى اسلام عمى العباس و مشيتى فى اسلام عمى أبى طالب فغلبت مشية الله مشيتى ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابوطالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظى رضى الله تعالیٰ عنه قال : بلغنى انه لما شتكى ابو طالب شكواه التى قبض فيها قالت له قريش : ارسل الى ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التى ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله حرمها على الكافرين طعامها و شرابها ، ثم

---

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق ، الاصا بة لا بن حجر ۴/۳۷۵
۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لا بى نعيم كنز العمال ، للمتقى ، ۳۴۴۳۹، ۱۲/۱۵۲
۲۷۰۲۔ البسيط للواحدى ،

اتاہ فعرض علیہ الاسلام فقال: لو لاان تعیربہا فیقال جزع عمک من الموت لاقررت بہا عینک و استغفرلہ بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لا بیہ و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ فاستغفر وا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی و الذین آمنوا لآیۃ ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابوطالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کروکہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابوطالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لاکر ابوطالب پر اسلام پیش کیا۔ ابوطالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مرگئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی ۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کررہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان یوم القیامۃ شفعت لأبی و امی و أبی طالب و اخ لی کان فی الجاھلیۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابوطالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

---

۲۷۰۳ ـ فوائد تمام الرازی ،

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبٰی میں فرمایا:۔

یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد ومعنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔شفاعت کبریٰ کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہان کو شامل وعام ہے۔امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بی طالب والتخفیف عنه بسببه۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرو رہ بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشربه و انما ھی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔

بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق ومصدوق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللھم! اجرنا من عذابك الالیم بجاہ نبیك الرؤف الرحیم علیه و علی آله افضل الصلوة و ادوم التسلیم ۔ آمین والحمد لله رب العالمین ۔

شرح المطالب ص ۴۰

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الفضائل

# ا۔ فضائل قرآن

## (۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء حرفا من کتاب الله تعالیٰ فله حسنة ، و الحسنة بعشر امثالها، لا اقول : الٓمٓ حرف ، الف حرف ، و لام حرف ، و میم حرف،۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

www.alahazratnetwork.org

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفهم او بغیر فهم، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا؛ بفهم و بغیر فهم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام الله تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل الله تعالیٰ علی خلقه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے رو کے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

---

۲۷۰۴۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۱۱۴/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۳/۷ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۵۳۴/۱
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۷

## (۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان الله تبارك و تعالی قرء طٰه و يٰس قبل ان يخلق السمٰوات و الارض بالف عام، فلما سمعت الملائكة القرآن قالت: طوبی لامة ينزل هذا عليه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لا لسنة تتكلم بهذا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۰۷۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم و خبر ما بعدكم و حكم ما بينكم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لا تنقضی عجائبه۔

---

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی، باب فی فضل سورة طه و يس ٤٣٤
۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل القرآن ٢/ ١١٤
السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ٤٢٥
۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن، ٢/ ١١٤

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین ومعجزات ختم ہونے والے نہیں۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ذھب عمر بہ تسعہ اعشار العلم۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

کان ابو بکرا علمنا۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

## (۳) فضیلت سورۂ بقرو آل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانما یاتیان یوم القیامة کانهما غما متان اوغیابتان ، او کانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ،اقرء و ا سورة البقرة، فان اخذها برکة و ترکها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة ۔

---

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم،　　باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة،　　۱/۲۷۰

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو سورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان وسائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت وندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

## (۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

۲۷۱۰۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لكل شيء عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) فضیلت سورۂ اخلاص

۲۷۱۱۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل هو الله احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

---

۱۷۱۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ كنز العمال للمتقى، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۴۰/۶
التفسير للقرطبى، ۱۵۱/۱۷ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۱۸۰

# (۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ **عن** عبد اله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا لقرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وروایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہوسکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔**عن** سمرة بن جند ب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل قل هوالله احد، ۲/۷۵۰
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۱/۲۷۱
الجامع للترمذی، با ب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۲/۱۱۳
السنن لا بی داؤد، باب فی سورة الصمد ، ۱/۲۰۶
السنن لا بن ماجه، باب ثواب القرآن ، ۲/۲۷۲
السنن للنسائی ، الفضل فی قرآة قل هو الله احد ، ۱/۱۱٤
الموطا لمالك، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/٤۳۹
المستدرك للحاكم، ۱/٥٦۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۲
المصنف لعبد الرزاق، ٦۰۰۳، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۳۹۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳۷۷
التفسیر للبغوی، ۷/۲۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۹/٦۱
الطبقات الکبری لا بن سعد، ٤/۷۲ ☆ التمهید لا بن عبدالبر، ۷/۲۰٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/٦٤٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٦٥۳ ، ۱/٥۸٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٤/۱٥٤ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۸/٤۸۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱٤۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۱۳۷
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/٥٥٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٥۱

## (۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ما اذن الله بشی ما اذن لنبی صلی الله تعالی عليه وسلم حسن الصوت يتغنی بالقرآن يجهربه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الہی کی تلاوت بآواز کرتا ہے۔

۲۷۱۵۔ **عن** فضالة بن عبيد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لله اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الی قينة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۱۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

---

۲۷۱۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۹۵
الدرالمنثور للسیوطی، ۱/ ۳۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۸۶، ۱/ ۵۱۴
۲۷۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ۲/ ۱۱۱۵
الصحیح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ۱/ ۲۶۸
السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآة ، ۱/ ۲۰۷
السنن لابن ماجه ، باب حسن الصوت بالقرآن، ۱/ ۹۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۵۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۴۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/ ۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۳، ۱/ ۶۰۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/ ۴۸۴
۲۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۲۳۰
السنن لابن ماجه ، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/ ۹۶
المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۳۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۲ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۶۵۹

اللہ تعالیٰ علیه وسلم :تعلموا کتاب اللہ و تعاهدوه و تغنوابه۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۰

www.alahazratnetwork.org

## (۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

## (۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۷۱۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ۴/۱۴۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/۴۳۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹
۲۷۱۸۔ السنن لا بی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۱/۲۰۷
السنن لا بن ماجه، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ۱/۹۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۲۳
المستدرك للحاکم، ۱/۵۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷٦٦، ۱/٦۰۵
التمهید لا بن عبد البر ، ۹/۱۲٦ ☆ حلیة الا ولیاء لا بی نعیم، ۵/۲۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/۴۹٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۷۱
شرح السنة للبغوی، ۴/۴۸٦ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۱۰/۳۲۷
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ و اسروا قولکم، ۲/۱۱۲۳

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة،فاذا قرأ تمو ہ فابکوا ، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ،فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز وگداز، کے لئے نازل ہوا،تو جب تم تلاوت کروتو سوز وگداز پیدا کرو اوراگرایسانہ کرسکوتو رونے کی صورت بناؤ،اورقرآن اچھی آواز سے پڑھوکہ جواچھی آواز سے نہیں پڑھتاوہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتأبین و اهل الفسق فانه سیجئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یحاوز حناجر هم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھواور یہود ونصاری اوراہل فسق کے لحنوں سے بچوکہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جوقرآن آ آ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں،اورراہبوں اورمرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۱/۹

www.alahazratnetwork.org

---

۲۷۱۹۔ السنن لا بی داؤد ، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن ۱/ ۲۰۷

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۱۷۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۶۹

السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۵۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۵

الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۳۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/ ۴۸۵

مشکل الآثار للطحاوی، ۲/ ۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۴۱۷۰

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۴۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۱۷۰

۲۷۲۰۔ السنن لا بن ماجه، باب فی حسن الصوت با لقرآن ۱/ ۹۶

السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۶۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۴۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۶ ، ۱/ ۶۰۹

# (۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدة الملیکیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اھل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ آناء اللیل و النھار ، افشوہ و تغنو ابہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا ۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اسے روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور وفکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام واکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

# (۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ھذا لقرآن طرفہ بیداللہ تعالیٰ و طرفہ بایدیکم فتمسکو ا بہ و لا تھلکو بعدہ ابدا ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہوگے۔ ۱۲م

---

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/ ۱۶۹ ☆ میزان الاعتدل للذھبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۱/ ۶۰۵ ☆
۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۱/ ۶۱۱ ☆

## (۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طیبوا فواهكم بالسواك فان افواهكم طریق القرآن ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تمبا کو مطلقا خلاف ادب ومعیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کررہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اوراس میں تذکرۂ ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا وران امور کامدار عرف پر ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

## (۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله الله به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد و جبت له النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۲۶ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱۰/ ۴۸۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۷۹ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۲/ ۱۲۳
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۶۰ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۹/ ۴۵
الصحیح لا بن حبان، ۱۷۹۲ ☆
۲۷۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۸ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲۷۵۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا ور اسکے حلال کو حلال او رحرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہوچکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة ، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

## (۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمه ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

## (۱۵) تعلیم و تعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنا اذ تعلمنا من

---

۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن و علیه ، ۱/۱۹
الجامع للترمذی، با ب ما جاء فی فضل قاری القرآن، ۲/۱۱٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱٤۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۵۵
۲۷۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضیلة حافظ القرآن ، ۱/۲۶۹
السنن للدارمی، ٤۲۹
۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ٤۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریک : من العمل ؟ قال : نعم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشرالاخری حتی یعلموا ما فی ھذ ہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

## (۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

---

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۲/۳٤٦

۲۷۲۹۔ موطا لمالك، ۷۱

۲۷۳۰۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۲۰۰۰۹ ۔ ٦/۱۲۷

القران ، فان فیه علم الاولین و الآخرین ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جوعلم حاصل کرنے کاارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

امالی الجیب قلمی ص ۷۹

## (۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذامات حامل القرآن اوحی اللہ تعالی الی الارض ان لا تاکلی لحمہ ، فتقول الارض : ای رب ! کیف آکل لحمہ و کلا مك فی جوفہ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی حامل قرآن یعنی حافظ وعالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

## (۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الذی لیس فی جوفہ شیٔ من القرآن کا لبیت الخراب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

---

۲۷۳۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۸ ۱/ ۵۵۵

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی ، باب فضائل القرآن ۲/۱۱۵

السنن للدارمی، ۴۲۲، ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۵۵۴

جمع الجوامع ۵۸۱۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶، ۱/۵۱۲

التفسیر لا بن کثیر، ۷/ ۴۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۰

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳۵۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۳۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

۱۷۳۳۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عرضت على اجور امتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت على ذنوب امتي فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية او تيها رجل ثم نسيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلادے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

www.alahazratnetwork.org

## (۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۳۴۔ **عن** سعد بن عبادة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من امرأ يقراء القرآن ثم ينساه الا لقى الله تعالىٰ يوم القيامة اجذم ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

## (۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

۲۷۳۵۔ **عن** أبي موسى الاشعرى رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

---

۲۷۳۳۔ الجامع للترمذی، باب فضائل القرآن ۲/۱۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۳۵
۲۷۳۴۔ السنن لابی داؤد، ۱/۲۰۷
السنن للدارمی، ۴۲۶ ☆ الجامع الصغیر ۲/۴۸۹
۲۷۳۵۔ الصحیح لسملم، کتاب فضائل القرآن وما یتلق له ، ۱/۲۶۸
السنن للدارمی، ۴۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

## (۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## (۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل آیة منها ظهر و بطن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ۔ ۱۲م

---

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۰/۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۲۶۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳/ ۱۸۵ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۹/۲
الصحیح لا بن حبان ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۷۲/٤

## (۲۴)ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل آیۃ ظھر و بطن ، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خبر القرآن تحت العرش له ظھر و بطن یحتاج العباد ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔۱۲م

۲۷۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ھذ القرآن لیس له حرف الا له حد و مطلع ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔۱۲م

امالی الجیب قلمی ص ۳۷

## (۲۵)بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیه بسم اللہ

---

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹۔

۲۷۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القرأت السبع ،

الرحمن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔۱۲م

## (۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: یا رسول اللہ ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنة منك ، قال :: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔ فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیزگار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال : ینظر فیه العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو نئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔ فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ایها الناس ! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنا لك و ان اللہ قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

---

۲۷۴۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی ، باب الحکم با تفاق اهل العلم، ۲۶۰/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۷/۹ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما في كتاب الله ، فان اتاه امر ليس في كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس في كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت در پیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ در پیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

## (۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه البقرة في اثنتي عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

---

۲۷۴۵ ۔ كتاب رواة مالك للخطيب ،

# ۲۔ فضائل قبائل

## (۱) فضیلت قریش

۲۷۴۶۔ **عن** الامام ا الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل علیہ الصلوۃ و السلام فقال : یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! ان اللہ تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربھا وسھلھا و جبلھا فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العر ب فلم اجد حیا خیر امن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانہ ، ثم امرنی فطفت فی کنانۃ فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی ھاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسھم فلم اجد فیھا نفسا خیرا من نفسک ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلیہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءاہ الادب ص ۲۲

۲۸۴۷۔ **عن** عتبۃ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الخلافۃ فی قریش ۔

---

۲۷۴۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۰۱۔ ۱۲/ ۸۵
نواد ماالا صول للحکیم الترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی۔
۲۷۴۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ٤/ ۱۸۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۱۲۱
السلسلۃ الصحیحۃ للا لبانی، ۱۸۵۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱/۳۳٦
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۹، ۱۲/ ۲۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۳۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۲ ☆

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعۃ بن رافع الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان قریشا اھل صدق و امانۃ فمن بغی لھا العواثر اکبہ اللہ فی النار لوجھہ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔تو جوان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔　　اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قا ل رسول اللہ صلی علیہ وسلم : ان فیھم لخصالا اربعا ، انھم اصلح الناس عند فتنۃ ، و اسرعھم افاقۃ بعد مصیبۃ و او شکھم کرۃ بعد فرۃ ، و خیرھم لمسکین و یتیم، وامنعھم من ظلم المملوك ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں۔اور مسکین ویتیم ومملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔　　اراءۃ الادب ص ۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قریش علی مقدمۃ الناس یوم القیامۃ و لو لا ان تبطر قریش

---

۲۷۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل۔ ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/۶ ☆
۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆
۲۷۵۰۔ الکامل لا بن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۸۱۰، ۲۵/۱۲
العلل المتناھیۃ لا بن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

لا خبر تها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ اراءۃ الادب ص ۳۴

## (۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قدموا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔ ۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناس ! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال:۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناس ! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

---

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۲/ ۱۱۲ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲/ ۲۳۱ ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۳۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۵ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۷۹۱ ،۱۳/ ۵ /۵۲۱
فتح الباری للسقلانی ۱۳/ ۱۱۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۲۹۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۶۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۱۵۰
۲۷۵۲۔ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۲۷ ☆
۲۷۵۳۔ المصنف لا بن شیبة ، ☆

۲۷۵۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس تبع لقریش فی هذا الشان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص۹

۲۷۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قریش صلاح الناس ، و لا یصلح الناس الا بهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ قریش آدمیوں کی سنوار ہیں،لوگ نہ سنوریںگے مگر قریش سے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۷۵۶۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش خالصة الله تعالی ۔

حضرت عمروبن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۵۷۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:من یردهوان قریش اهانه الله تعالی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۲۷۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المناقب ، ۴۹۶/۱
الصحیح لمسلم، باب الناس تبع لقریش ، ۱۱۹/۲

۲۷۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۲، ۲۲/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

۲۷۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۱۵، ۲۶/۱۲ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۵۹/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆

۲۷۵۷۔ الجامع للترمذی، کتاب المناقب فضل الانصار و قریش ، ۲۳۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۱/۱ ☆ کنز العمال،للمتقی، ۳۳۷۹۳ ۲۲/۱۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۴۵۹/۲
المستدرك للحاکم، ۷۴/۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۲/۳
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۶۱۴، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ۶۳۴/۲

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالٰی اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤمواقریشاو أتموھا ، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا ، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور نکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۶۰ ۔**عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت قریش ما لم یعط الناس ۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون واراہ عن حلیس بمھملۃ فلام ۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

---

۲۷۵۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۸۱ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۱۲/ ۳۱ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۱۲/ ۵۲۴ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۲/ ۴۹

٢٧٦١ـ **عن** ام هانی رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضل الله قریشا بسبع خصال لم یعطها احدا قبلهم و لا منهم و فیهم الخلافة والحجاجة ، و السقایة ، و نصرهم علی الفیل ، و عبدوا الله عشر سنین لا یعبده غیرهم ، و انزل الله فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لإ یلف قریش ـ

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ اللہ تعالیٰ نے قریش کوایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کوعطا ہوں۔ ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلی ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظمہ کی دربانی، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید وموالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءة الادب ص ۱۳

٢٧٦٢ـ **عن** عدی بن حاتم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا معشرالناس ! حبوا قریشا فانه من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان الله حبب الی قومی فلا اتعجل لهم نقمة و لا استکثر لهم نعمة ، اللهم ! انك اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرها نوالا ، الا ان الله علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیهم، قال الله عزوجل و انذر عشیرتك الا قربین و اخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد لله الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشهید من قومی ،و الائمة من قومی، ان الله قلب العباد ظهرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و هیالشجرة التی قال

---

٢٧٦١ـ المستدرك للحاکم، ٢/ ٥٣٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/ ٦٤
الدر المنثور للسیوطی، ٦/٣٩٧ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٣٨١٩، ١٢/ ٢٧
التفسیر لا بن کثیر ، ٨/٥١٢ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١/٣٢١
الجامع الصغیر للسیوطی ٢/٣٦٤ ☆
٢٧٦٢ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧/ ٨٧ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

الله تعالیٰ ( و مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة ) یعنی بها قریش ، ( اصلها ثابت ) یقول : اصلها کرم ، ( و فرعها فی السماء ) یقول : الشرف الذی شرفهم الله بالاسلام الذی هدا هم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فیهم سورة من کتاب الله ، قال : ما رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکرت عنده قریش بخیر قط الاسیره حتی یتبین ذلك السرور فی وجهه ، و کان یتلو هذه الآیة ، و انه لذکرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الٰہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود وکرم سے نواز۔ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید ، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

۲۷۶۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کنانۃ عز العرب ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

۲۷۶۴۔ **عن** الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قریش سادۃ العرب ۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

۲۷۶۵۔ **عن** عثما ن بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عبد مناف عز قریش ، و قریش تبع لولد قصی ، والناس تبع لقریش ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنی عبدمناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اورقریش اولاقصی کے تابع ہیں، اورتمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۶۶۔ **عن** أبی الدرادء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یا ابا الدراء ! اذا فاخرت ففاخر بقریش ۔

حضرت ابودرادء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ۱۶

---

۲۷۶۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۱۵ ۲ ۱/ ۸۸ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۴۹۱۲
۲۷۶۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۱۴ ۱۲/ ۸۸ ☆
۲۷۶۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۱۲ ۱۲/ ۸۸ ☆
۲۷۶۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۴۱۲۰ ۸۹/۱۲ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۲۸/۷

# (۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بکرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قریشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش و غلمان ثقیف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءۃ الادب ص۲۹

# (۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : استقیموا لقریش ما استقاموا لکم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم ۔

---

۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفة ۲/۲۳۳
المسند لا حمد بن حنبل ۲/۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۷۲، ۶/۱۱۲
مشکوۃ المصا بیح للتبریزی، ۳۰۲۲ ☆

۲۷۶۸۔

۲۷۶۹۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۹۵
میز ان الاعتدال للذهبی، ۳۶۹۷، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/۱۴۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۱۶ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۴۸۸۲،۶/۶۸
الکامل لا بن عدی، ۶/۵۱۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱/۱۲۴ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

## (۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خير نساء ركبن الابل صالح نساء قريش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات يده ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

www.alahazratnetwork.org

اراءۃ الادب ص ۳۱

## (۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خير الناس العرب ، و خير العرب قريش

---

۲۷۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات، يده ۲/۸۰۸
الصحيح لمسلم، باب فضائل نساء قريش، ۲/۳۰۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۷۵ ☆ مجمع الذوائد للهيثمی، ۴/۲۷۱
المسند للحميدی، ۱۰۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۹/۱۲۵
كنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۲/۱۴۵ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير، ۲/۶۰
السنن الكبری للبيهقی ، ۷/۲۹۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۳۴۳
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۲۳ ☆ السنة لا بی عاصم، ۲/۶۴۰
شرح السنة للبغوی، ۴/۱۶۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۲/۱۴۶
التفسير لا بن كثير ۲/۳۲ ☆ التفسير للطبری، ۳/۱۸۰
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۱/۳۱۳ ☆
۲۷۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۱۲/۸۷ ☆ تنزية الشريعة لا بن عراق، ۲/۳۶
الفوائد المجموعة للشوكانی، ۴۱۴ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

و خیر القریش بنو هاشم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :ان اللہ تعالٰی اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قریش ، و اختار من قریش بنی ہاشم ، و اختارنی من بنی ہاشم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

www.alahazratnetwork.org

۲۷۷۲۔ **عن** المطلب بن أبی و داعۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : ان اللہ تعالٰی خلق خلقہ فجعلہم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ، ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیر قبلیۃ ، ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیر ہم بیتا فانا خیر کم قبیلۃ و خیر کم بیتا ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ مر سلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : ان اللہ اختار العرب فاختار منہم کنانۃ ، و اختار قریشا من کنانۃ و اختار بنی ہاشم من قریش ، و اختارنی من بنی ہاشم و فی لفظ

---

۲۷۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۸، ۱۲/ ۴۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۲۷

۲۷۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جا فی فضل النبی ﷺ، ۲/ ۲۰۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۰ ☆

۲۷۷۴۔ السنن الکبری للبیہقی، ۷/ ۱۳۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۲۶، ۲/ ۵۱۳

جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۲۵ ☆

ثم اختار بني عبد المطلب من نبی هاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولا دعبدالمطلب ، اور اولاد عبدالمطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل ، واصطفی قریشامن کنانة ، و اصطفی من قریش بنی ھاشم ، و اصطفانی من بنی ھاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیہ الصلوۃ والسلام وانتھبوہ ، فدعا علیھم موسی بن عمران علیہ الصلوۃ و السلام قال :یا رب ھؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ، فاوحی اللہ الیہ : یا موسی بن عمران لا تدعوا علیھم ، فان منھم النبی الامی النذیر البشیر بحنتی ۔ و منھم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق ، و یرضی اللہ منھم بالقلیل من العمل ، فیدخلھم اللہ الجنة بقول لا الہ الا اللہ لا ن نبیھم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ھیبتہ المجتمع لہ اللب فی سکوتہ ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجتہ من خیر جیل من امتہ قریشا ثم اخرجتہ من ھاشم صفوة قریش ، فھم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امتہ

---

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ۲/۲۴۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۰۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/ ۲۹۷
التفسیر للقرطبی، ۸/۳۰۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱/ ۶۳۰
۲۷۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۱۴۰ ☆

الی خیر یصیرون ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے، ایک بار انہوں نے موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسی علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عزجل نے وحی بھیجی، اے موسی! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اورانہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اوران کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص ۲۰

www.alahazratnetwork.org

۲۷۷۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خرجت من افضل حين من العرب هاشم و زهرة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دوسب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم وبنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی جبرئيل عليه الصلوٰة والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد حيا افضل من بنی هاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

---

۲۷۷۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۲۷۷۸۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۷۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱

التفسیر لا بن کثیر ۳۲۵/۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسہ الا لبنی ھاشم ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقوم الرجل من مجلسہ الا خیہ لابنی ھاشم لا یقومن لاحد ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: لو انی اخذت بحلقۃ باب الجنۃ ما بدأت الا بکم یا بنی ھاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروزاۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنۃ ا وثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

---

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۴، ۴۳/۱۲
۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۴۳/۱۲
۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۳۹/۹ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۴۱/۱۲
۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۴، ۴۱/۱۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔ اراءۃ الادب ۳۵

## (۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔ اراءۃ الادب ۲۹

## (۸) اہل عرب کی فضیلت

www.alahazratnetwork.org

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة او طاس : لو کان ثأبیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

اراءۃ الادب ۳۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قسم الحیا ء عشرة اجزاء فتسعة فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اراءۃ الادب ص ۱۹

---

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۱۲/۵۹

۲۷۸۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳۳۲

کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۱۲/۴۷ ☆

۲۷۸۵۔ البخلاء للخطیب، ☆

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لواء الحمد یوم القیامۃ بیدی ، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اول من اشفع لہ یوم القیامۃ من امتی اھل بیتی ، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم، و من اشفع لہ اولا افضل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

## (۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سب العرب فاولئک ھم المشرکون ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۹۷

---

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۵، ۱۲/ ۹۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۸ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۲/ ۳۸۲

۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/ ۴۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۰/ ۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ۶/ ۳۷۹

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۳۔ فضائل مقامات

## (۱) فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الارویۃ من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن وما من بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

www.alahazratnetwork.org

## (۲) شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ، ولکن فی التحریش بینھم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

---

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الاسلام، فذأ غریبا، ۲/ ۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۱٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹٤ ، ۱/ ۲۳۸
جمع الجوامع للسیوطی، ٥٤۸۲، ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱/۱۲۱
۲۷۹۰۔ الصحیح لسملم، باب تحریش الشیطان ، ۲/۳۷٦
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التباعض، ۲/۱٦
السنن لا بن ماجہ باب الخطبۃ یوم النحر ، ۲/ ۲۲٥
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۱۲٥
کنز العمال للمتقی ، ۱۲٤٦، ۱/ ۲٤۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲٥۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/ ۲۸۲ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۳/ ۲۲
الترغیب والترھیب للمنذری ۳/٤٥۷ ☆ البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر ، ۱/۵۹

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال .قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولكنه سیرضی منكم بدون ذلك بالمحقرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر وآسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تكم هذه ، و لكن یطاع فیما تحتقرون من اعمالكم فقد رضی بذلك ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادة بن الصامت و أبی الدراء رضی الله تعالیٰ عنهما قالا : قال رسول االله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرة العرب ۔

---

۲۷۹۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱/۲۶۹، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹، ۱۲/۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۲۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۵/۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساكر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۵۴
كنز العمال للمتقی، ۹۴۱ ، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت وحضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اما انھم لا یعبدون شمشاو لا قمرا و لا حجرا و لا وثنا ولکن یراؤن اعمالھم ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

## (۳) عرب کی فضیلت

www.alahazratnetwork.org

۲۷۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بغض العرب نفاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

## (۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالی احد العروسین عسقلان او غزہ ۔

---

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی،
السنن لا بن ماجہ،　　باب الریاء والسمعۃ ،　　۲/۳۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶
التفسیر لا بن کثیر، ۵/۵۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۷۷، ۱۲/۲۸۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالٰی دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

E
EEE
www.alahazratnetwork.org
EEEEE
EEEEEEE
EEEEEEEEE
EEEEEEEEEEE
WWW.NAFSEISLAM.COM
EEEEEEEEEEEEE
EEEEEEEEEEE
EEEEEEEEE
EEEEEEE
EEEEE
EEE
E

# ۱۔ فضائل ایام

## (۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ما من شیئ بدیٔ یوم الاربعاء الاتم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

## (۲) شب برات کی فضیلت

www.alahazratnetwork.org

۲۷۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالٰی وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها، فان اللہ تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول: الا من مستغفر لی فاغفرله،، الا مسترزق فارذقه، الا متبلی فاعافیه، الا کذا، الا کذا حتی مطلع الفجر۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالٰی غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا، خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔ ۱۲م

---

۲۷۹۷۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من لیلۃ من نصف شعبان، ۱/۱۰۰

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : فقدت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذات لیلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقیع رافع راسه الی السماء فقال : یا عائشة : ا کنت تخافین ان یحیف الله علیك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بی ذلك ، ولکنی ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان الله تعالیٰ ینزل لیلة النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر الا کثر من عدد شعر غنم کلب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع میں آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۸۰۰۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالی لیطلع فی لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه الا المشرك او مشاحن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک وچغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔۱۲م

---

۲۷۹۹۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من لیلة من نصف شعبان ، ۱۰۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوی، ۱۲۶/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۱۶
۲۸۰۰۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جا فی لیلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۷۴، ۳۱۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۱۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۳۰۶

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنجِ گرانمایہ

## المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد پنجم


تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف



WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

## المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

www.alahazratnetwork.org

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد پنجم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدرالمدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت............................................(۵)

نام کتاب.................. جامع الاحادیث جلد پنجم

ترتیب فہرست.......... مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

ترتیب آیات کریمہ..... مولانا محمد شکیل استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ترتیب مسائل ضمنیہ..... مولانا عبد السلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ......... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

کمپوزر..................... مولوی محمد زاہد علی بریلوی

باہتمام.................... کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶ فون ۲۳۲۴۳۱۸۷

تعداد...................... (۱۰۰۰)

سن اشاعت باراول...... ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

سن اشاعت باردوم...... ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی

# کتاب المناقب

## ابواب



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ

www.alahazratnetwork.org

# ۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں

## (۱) حضور اولاد آدم کے سردار اور صاحب شفاعت ہیں

۲۸۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا لَہٗ دَعْوَۃٌ قَدْ تَخَیَّرَ ھا فی الدنیا و اِنّی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لأمتی و أنا سید و لد آدم یوم القیامۃ و لا فخر، و أنا اول من تنشق لہ الارض و لا فخر، و بیدی لواء الحمد و لا فخر، وآدم و من دونہ تحت لوائی و لا فخر، فاذا أراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی منا د أین أحمد و امتہ، فنحن الاخرون الاولون ، نحن آخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقتنا فتمضی غرًا محجلین من أثر الطھور، فیقول الامم، کادت ھذہ الأمۃ أن تکون أنبیاء کلھا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکے، اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں، آدم اور انکے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول، ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی، ہم

---

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۸۰۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، | باب فی المیتۃ و الارادۃ | | | ۱۱۱۳/۲ |
| الصحیح لمسلم | کتاب الایمان | | | ۱۱۳/۱ |
| السنن لابن ماجہ | باب ذکر الشفاعۃ | | | ۳۲۹/۲ |
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۲۸۱/۱ | ☆ | شرح السنۃ للبغوی، | ۲۰۴/۱۲ |
| التفسیر للقرطبی | ۲۲۵/۳ | ☆ | الترغیب و الترھیب للمنذری | ۴۴۲/۴ |
| اتحاف السادۃ للزبیدی | ۲۲۵/۹ | ☆ | کنز العمال للمتقی ۳۱۸۸۱، | ۴۰۴/۱۱ |
| البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر | ۱۷۱/۱ | ☆ | | |

چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ اور تابندہ اعضاء، سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے۔ فتاوی افریقہ ص ۱۳۲

۲۸۰۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلحم فرفع الیه الرزاع و کانت تعجبه فنهس منها نهسة ثم قال . انا سید الناس یوم القیامة و هل تدرون مما ذلك ؟ یجمع الناس الاولین و الآخرین فی صعید واحد یسمعهم الداعی و ینفذهم البصر و تد نوالشمس فیبلغ الناس من الغم و الکرب ما لا یطیقون و لا یحتملون فیقول الناس : الا ترون ما قد بلغکم ، الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم؟ فیقول بعض الناس لبعض علیکم بآدم، فیاتون آدم فیقلون له : انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه و امر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ، الا تری الی ما قد بلغنا ، فیقول آدم علیه السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله ، و انه قد نهانی عن الشجرة فعصیته ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری اذهبوا الی نوح علیه السلام، فیاتون نوحا فیقولون : یا نوح ! انك انت اول الرسل الی اهل الارض و قد سماك الله عبدا شکورا، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه ، فیقول: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوتها علی قومی، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی ابرهیم علیه السلام ، فیاتون ابراهیم فیقولون : یا ابراهیم ! انت نبی الله و خلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ،فیقول لهم : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعد ہ مثله ، و انی قد کنت کذبت ثلث کذبات فذکرهن ابو حیان فی الحدیث، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی ، فیاتون موسی فیقولون : یا موسی انت رسول الله ، فضلك الله برسالته و بکلامه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، اما تری الی ما نحن فیه ، فیقول : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله ، و انی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی عیسی علیه السلام ، فیاتون عیسی فیقولون :یا عیسی !انت رسول الله و کلمته القاها الی

---

۲۸۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر سورة بنی اسرائیل ۶۸۴/۲

مریم و روح منه ، و کلمت الناس فی المهد صبیا ، اشفع لنا ، الا تری الی ما نحن فیه فیقول عیسی علیه السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ، و لن یغضب بعده مثله ، و لم یذکر ذنبا، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فیاتون محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله و خاتم الانبیاء و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر ، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ، فأنطلق فاٰتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ، ثم یفتح الله علی من محامده و حسن الثناء علیه شیٔا لم یفتحه علی احد قبلی ثم یقال : یا محمد ! ارفع راسك ، سل تعطه ، واشفع تشفع فارفع راسی فاقول: امتی یا رب ! امتی یا رب ! امتی یا رب! فیقال : یا محمد! ادخل من امتك من لا حساب علیهم من الباب الایمن من ابواب الجنة و هم شرکاء الناس فیما سواء ذالك من الابواب، ثم قال: و الذی نفسی بیده! ان ما بین المصراعین من مصار یع الجنة کمابین مکة و حمیر، اوکما بین مکة وبصری ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا، اس میں سے ایک دست حضور کی خدمت پیش ہوئی کیونکہ دست کا گوشت حضور کو پسند تھا۔لہذا آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور اس کے بعد نگاہ نبوت سے نوازنا شروع کیا کہ قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے۔اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ نا قابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے، پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے۔ چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیئے ۔پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالی نے اپنے دست خاص سے بنایا، آپ کے اندر اس نے اپنی جانب سے برگزیدہ روح ڈالی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا: تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔لہذا اپنے رب

کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔
حضرت آدم فرمائیں گے: آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور اس کے بعد نہ ایسا کبھی فرمائے گا، بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی۔ لہذا اپنی جان کی فکر ہے، اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں ہماری شفاعت فرمائیے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے آج میرے رب عزوجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا اظہار فرمایا اور اس کے بعد نہ کبھی ایسا اظہار فرمائے گا، بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے: بیشک میرے رب نے یہ غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک مجھ سے تین ایسی باتیں واقع ہوئیں جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں باتوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: کہ اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور شرف ہم کلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت دی تھی، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں: کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا

کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے ماردیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت عیسی! آپ اللہ تعالی کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب القا فرمایا تھا۔ نیز آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور آپ نے پالنے کے اندر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں، لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کسی حال کو پہونچ گئے ہیں حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی کسی لغزش کا اظہار نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، اور تم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور جاؤ، چنانچہ لوگ حضور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے، اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں اور اس کے رسول، اللہ تعالی نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے، لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ پس میں اس کام کے لئے چل پڑونگا اور عرش اعظم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا۔ پھر اللہ تعالی مجھ پر اپنی ایسی حمدیں اور حسن ثناء ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی، پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت، پھر فرمایا جائے گا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کو ہمیں حساب نہیں لینا ہے باب ایمن سے داخل کردو جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بیشک جنت کے ہر دروازہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان فاصلہ ہے، یا مکہ معظمہ سے بصری جتنی دور ہے۔ ۱۲ م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۰۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ، و اول من ینشق عن القبر ، واول شافع و اول مشفع۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا، اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جسکی شفاعت قبول ہو۔ تجلی الیقین ص ۸۸

۲۸۰۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا سید ولد آدم ولا فخر ،وانا اول من تنشق الارض عنہ یوم القیامۃ ولا فخر ، وانا اول شافع و اول مشفع ولا فخر ، ولو اء الحمد بیدی یوم القیامۃ ولا فخر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا، میں سب سے پہلے قیامت کے دن قبر انور سے باہر تشریف لاؤں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، اور میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور وہ جسکی سب سے پہلے شفاعت قبول ہوگی اور اس پر مجھے افتخار نہیں، اور میرے ہاتھوں میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا۔
تجلی الیقین، ص ۸۸

۲۸۰۵۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۲۸۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل ۲/۲۴۵
السنن لابی داؤد، سنت ۱۳، باب فی التیر بین الانبیاء ۲/۶۴۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۱
۲۸۰۴ ۔ السنن لابن ماجہ باب ذکر الشفاعۃ ، ۲/۳۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۴۰ ☆ المستدرک للحاکم ۲/۶۰۴
اتحاف السادۃ للزبدی، ۷/۵۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۰ ۱۱/۴۳۴
المغنی للعراقی، ۳/۵۷ ☆
۲۸۰۵ ۔ المستدرک للحاکم ، ۱/۸۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۳۵
التفسیر لابن کثیر، ۵/۴۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/۳۹۵
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۲، ۱۱/۴۳۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۷۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انا سید الناس یوم القیامة ولا فخر ، ما من احد الا وهو تحت لوائی یوم القیامة ینتظر الفرج ، و ان معی لواء الحمد ، انا امشی و یمشی الناس معی ، حتی آتی باب الجنة فاستفتح ، فیقال : من هذا ؟ فاقول : محمد فیقال: مرحبا بمحمد ، فاذا رأیت ربی خررت له ساجدا انظر الیه ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے پریشانی سے نجات کے منتظر ہوں گے۔ لوائے حمد میرے ساتھ ہوگا۔ میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر دروازہ کھلواؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد، جواب میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو بے ساختہ اس کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۸۰۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی لا ول الناس تنشق الارض عن جمجمتی یوم القیامة ولا فخر ، واعطی لواء الحمد ولا فخر ، و انا سید الناس یوم القیامة ولا فخر ، وانا اول من یدخل الجنة یوم القیامة ولا فخر ، و انی آ تی باب الجنة فآخذ بحلقتها فیقو لون : من هذا ؟ فاقول : انا محمد ، فیفتحون لی فادخل ، فاذ ا الجبار عزوجل مستقبلی فا سجدله فیقول : ارفع رأسك یا محمد ! و تکلم یسمع منك ، وقل یقبل منك واشفع تشفع ، فا رفع رأسی فاقول : امتی امتی یارب ! فیقول : اذهب الی امتك ، فمن وجدت فی قلبه مثقال حبة من شعیر من الایمان فأدخله الجنة ، فا قبل فمن وجدت فی قلبه ذلك فادخله الجنة فاذا الجبار مستقبلی فاسجد له فیقول : ارفع رأسك یا محمد!وتکلم یسمع منك، وقل یقبل منك واشفع تشفع ، فأ رفع رأسی فاقول : امتی امتی ای رب! فیقول: اذهب الی امتك ، فمن وجدت فی قلبه نصف حبة من شعیر من الایمان

---

۲۸۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۴۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۸، ۴۳۵/۱۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۱/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۴۹/۷
دلائل النبوة لابی نعیم ، ۱۳/۱ ☆

فأدخله الجنة ، فاذا الجبارمستقبلي فاسجد له فيقول: ارفع راسك يا محمد! وتكلم يسمع منك، و قل يقبل منك واشفع تشفع ، فارفع رأسي فاقول : امتي امتي اى رب! فيقول : اذهب الى امتك فمن وجدت فى قلبه حبة من خردل من الايمان فأدخله الجنة ، فأدخله الجنة، فاذهب فمن وجدت في قلبه مثقال ذلك ادخلهم الجنة ـ وفرغ الله من حساب الناس ، وادخل من بقى من امتى النار مع اهل النار ، فيقول اهل النار ما اغنى عنكم انكم كنتم تعبدون الله عزوجل لا تشركون به شيئا ، فيقول الجبار عزوجل : فبعزتي لاعتقهم من النار ، فيرسل اليهم فيخرجون وقد امتحشوا فيدخلون فى نهر الحياة فينبتون فيه كما تنبت الحبة فى غثاء السيل ويكتب بين اعينهم هؤلآء عتقاء الله عزوجل فيذهب بهم فيد خلون الجنة ، فيقول لهم اهل الجنة هؤلآء الجهنميون ، فيقول الجبار :بل هؤلاء عتقاء الجبار عزوجل ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں روز قیامت سب سے پہلے اپنی مرقد انور سے باہر تشریف لاؤں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ لوائے حمد مجھے دیا جائے گا اور مجھے اس پر کچھ افتخار نہیں، میں روز قیامت لوگوں کا سردار ہوں گا مجھے اس پر کچھ تفاخر نہیں، روز قیامت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور مجھے اس چیز پر فخر نہیں، میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر اس کی زنجیریں ہلاؤں گا تو مجھ سے دربان کہیں گے: آپ کون؟ میں فرماؤں گا: کہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اچانک مجھے دیدار الٰہی ہوگا اور میں سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ بولو تمہاری بات سنی جائے گی عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے اس امتی کو جنت میں داخل کردو جسکے دل میں جو کے دانہ برابر بھی ایمان ہو، میں آؤنگا اور جسکو ایسا پاؤنگا اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر مجھے دیدار خداوندی ہوگا اور میں سجدہ کروں گا، فرمان الٰہی ہوگا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائیگی عرض کرو تمہاری عرض داشت قبول ہوگی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا:

اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جس کے قلب میں جو کے آدھے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جنت میں داخل کردو، چنانچہ میں ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں دیدار الٰہی سے سرفراز ہوں گا اور سجدہ کروں گا، حکم ہوگا: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی، عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جنت میں لے جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو، میں ان سب کو بھی جنت میں پہونچادوں گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوگا اور میرے باقی امتی دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائینگے۔ ان کو دیکھ کر دوزخی کہیں گے: تمہارا دنیا میں اللہ عزوجل کو پوجنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کچھ کام نہ آیا۔ یہی سنکر خدائے جبار عزوجل فرمائیگا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور ان کو دوزخ سے آزاد فرماؤں گا، چنانچہ ان کی طرف فرشتوں کو بھیجا جائیگا اور ان کو اس حال میں نکالا جائیگا کہ وہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے، ان سب کو نہر حیات میں داخل کیا جائیگا، وہاں وہ اس تیزی سے صحیح وسالم نکلیں گے جیسے کاپ میں دانہ جلد اگتا ہے، ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ عزوجل کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو دیکھ کر جنتی کہیں گے یہ دوزخی ہیں، اللہ تعالیٰ عظمت والا عزوجل فرمائے گا: نہیں بلکہ یہ عظمت والے خدا کے آزاد کردہ ہیں۔

## (۲) حضور تمام جہان کے سردار ہیں

۲۸۰۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا سید العالمین ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام عالم کا سردار ہوں۔ تجلی الیقین ص ۹۳

## (۳) حضور حبیب اللہ ہیں

۲۸۰۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : جلس ناس من

---

۲۸۰۷۔ المستدرک للحاکم

۲۸۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ، ۲۰۲/۲

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینتظرونہ قال : فخرج حتی اذا دنا منھم سمعھم یتذاکرون فسمع حدیثھم فقال بعضھم عجبا : ان اللہ تعالیٰ اتخذ من خلقہ خلیلا ، اتخذ ابراھیم خلیلا و قال آخر : ما ذا بأعجب من کلام موسی کلمہ اللہ تکلیما، وقال آخر : فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ، وقال آخر:آدم اصطفاہ اللہ فخرج علیھم فسلم وقال: قد سمعت کلامکم وعجبکم ، ان ابراھیم خلیل اللہ و ھو کذلک ، وموسی نجی اللہ وھو کذلک ،وآدم اصطفاہ اللہ و ھو کذلک ، ألا وانا حبیب اللہ ولا فخر ، وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ و یفتح اللہ لی فید خلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر و انا اکرم الاولین و الآخرین و لا فخر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دراقدس پر کچھ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بیٹھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں باتیں کررہے تھے۔حضور تشریف فرما ہوئے ،انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خلیل بنایا، دوسرا بولا: حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بے واسطہ کلام فرمایا، تیسرے نے کہا: اور حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں، چوتھے نے کہا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام صفی اللہ ہیں، جب وہ سب کہہ چکے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ قریب آئے اورارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں، اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور وہ حقیقت میں ایسے ہی ہیں، سن لو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤنگا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں، میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں ،سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤنگا ، اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کریگا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا، اور میں سب اگلوں اور پچھلوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔ تجلی الیقین ص ۹۴

## (۴) حضور تمام مخلوق سے بہتر ہیں

۲۸۰۹۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: بلغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض ما یقول الناس قال: فصعد المنبر فقال : من انا ؟ قالوا: انت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ، ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقہ ، و جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیر فرقۃ و خلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ ، و جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا ، فانا خیرکم بیتا و خیرکم نفسا۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کی چہ میگوئیاں پہونچیں تو حضور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پوچھا، میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں،(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، مخلوق کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہتر جماعت میں رکھا اور مختلف قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو مختلف خاندانوں میں بانٹا تو مجھے ان میں بہتر خاندان میں رکھا، لہذا میں خاندان اور ذات دونوں کے اعتبار سے تم میں بہتر ہوں ۱۲م

تجلی الیقین ص ۹۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) قیامت میں تمام مخلوق پر حضور کی سیادت کا اظہار

۲۸۱۰۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔

---

۲۸۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۰۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۵
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۱۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۰۸
۲۸۱۰۔ اللسنن لابن ماجہ باب ذکر الشفاعۃ ، ۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵٦
المستدرک للحاکم ، ۱/۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/٤۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸۷ ☆ فتحالباری للعسقلانی، ۱۳/۳۳٤
التفسیر للبغوی ٤/۱۹۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ٤/۲۹٦

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام اوران کا خطیب اوران کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا۔ تجلی الیقین ص ۱۲۶

## (۶) حضور افضل الانبیاء ہیں

۲۸۱۱۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بکتاب اصابه من بعض اهل الکتاب فقرأہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فغضب ، فقال : امتهو کون انتم کما تهوکت الیهود و النصاری فیها یا ابن الخطاب ؟ و الذی نفسی بیده لقد جئتکم بها بیضاء نقیة لاتسالوهم عن شئ فیخبر و کم بحق فتکذ بوابه، او بباطل فتصدقوابه ، والذی نفسی بیده و لو ان موسی علیه الصلوٰۃ و السلام کان حیا ماوسعه الا ان یتبعنی ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۴

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جوانہیں کچھ یہود نے دی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو پڑھ کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم یہود ونصاری کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اورصاف شریعت لایا،ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ناحق بتائیں گے اور تم تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔۱۲م

۲۸۱۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بنسخة من التورۃ فقال: یا رسول اللہ ! هذه نسخة من التوراۃ فسکت ، فجعل یقرء و وجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه : ثکلتك

---

۲۸۱۲۔ السنن للدارمی، ۱۱۶/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

الثواکل ، ما تری ما بوجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : اعوذباللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ، رضینا باللہ ربا ، و بالاسلام دینا ، و بحمد نبیا ، فقال رسول اللہ : و الذی نفسی بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتمو ہ وترکتمو نی لضللتم عن سواء السبیل ، و لو کان حیا ادرک نبوتی لا تبعنی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ تورات کا نسخہ ہے حضور خاموش رہے، آپ پڑھنے لگے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ بدلنے لگا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اے عمر! تمہیں رونے والیاں روئیں، تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا حال نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور کے چہرۂ اقدس سے جلال وغضب کا اظہار دیکھا تو فورا کہنے لگے: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے، میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا کہ وہ میرا رب ہے، اور اسلام سے کہ وہ میرا دین ہے، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ وہ میرے نبی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کہ اگر آج موسی علیہ السلام ہوں اور تم میری اتباع چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ، اور اگر آج وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ہی باعث ہے کہ جب آخر الزماں میں حضرت سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک امتی ونائب یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۳ ☆ تجلی الیقین ۱۸

۲۸۱۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل لرسول اللہ صلی

---

۲۸۱۳ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ تعالی کلم موسی ، وخلق عیسی من روح القدس ، واتخذ ابراھیم خلیلا ، و اصطفی آدم علیھم الصلوٰۃ و السلام وما اعطاك فضلا ، فینزل جبرئیل علیه السلام وقال : ان اللہ تعالیٰ یقول : ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلا قد اتخذتك حبیبا ، وان کنت کلمت موسی فی الارض تکلیما فقد کلمتك فی السماء ، وان کنت خلقت عیسی من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنة ، ولقد وطأت فی السماء مؤطا لم یطأہ احد قبلك ولا یطأ احد بعدك ، و ان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بك الانبیاء ، وما خلقت خلقا اکرم علی منك ( وساق الحدیث الی ان قال ) ظل عرشی فی القیامة علیك ممدود ، تاج الحمد علی راسك معقود ، و قرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واھلھا لا عرفھم کرامتك، ومنزلتك عندی ، ولو لاك ما خلقت الدنیا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا، آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا؟ فوراً جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے: اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں حبیب کیا، اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا، اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا، اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہونچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا اور نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہے، اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں خاتم الانبیاء ٹھہرایا، اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا، کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ۔ اور بیشک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

تجلی الیقین ص ۲۷

www.alahazratnetwork.org

٢٨١٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام فقال : ان اللہ تعالیٰ یقول: لولاك ما خلقت الجنة ، ولولاك ما خلقت النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

## ﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیل ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کے لئے ہوتیں ، اورخود جنت نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔)

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

تجلی الیقین ص ٧

www.alahazratnetwork.org

WWW.NAFSEISLAM.COM

٢٨١٥۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اوحی اللہ تعالیٰ الی موسی علیه الصلوٰة و السلام نبّی بنی اسرائیل انه من لقینی و هوجاحد باحمد ادخلته النار، قال : یا رب ! و من احمد ؟ قال : ما خلقت خلقا اکرم علیّ منه ، کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموت و الارض ، ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها هو و امته ، قال و من امته ؟ قال :الحمادون (و ذکر صفتهم ثم قال )جعلنی نبی تلك الامة قال: نبیها منها قال: اجعلنی من امت ذلك النبی ، قال استقدمت واستاخر، ولکن ساجمع بینك وبینه فی دارالخلد ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی، بنی اسرائیل کو خبردے

---

٢٨١٤۔ مسند لافردوس للدری میل، کنز العمال للمتقی، ٤٣١/١١

٢٨١٥۔ السنة لابن ابی عاصم ٣٠٥/١

کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے وزخ میں ڈال دوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب احمد کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی امت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا، عرض کی: الٰہی اس کی امت کون ہے؟ فرمایا وہ بڑی حمد کرنے والی، اوران کی صفات جلیلہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائیں، عرض کی: الٰہی! مجھے اس امت کا نبی کر، فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الٰہی! مجھے اس نبی کی امت میں کر، فرمایا: تو زمانے میں مقدم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اسے جمع کروں گا۔

تجلی الیقین ص ۴۷

۲۸۱۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لما اسرى بى قربنى ربى تعالىٰ حتى كان بينى و بينه تعالىٰ كقاب قوسين او ادنى ، لا بل ادنى ، قال: يا حبيبى ! يا محمد ! قلت : لبيك يا رب ! قال : هل غمك ان جعلتك آخر النبيين؟ قلت : يا رب ! لا ، قال:حبيبى هل غم امتك ان جعلتهم اخر الامم ؟ قلت يا رب ! لا ، قال: ابلغ امتك عنى السلام و اخبرهم انى جعلتهم آخر الامم لاُفضح الامم عندهم و لا افضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسریٰ میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا، رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کیا تجھے کوئی برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا؟ عرض کی نہیں، اے رب میرے! فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں، اے رب میرے! فرمایا: اپنی امت کو میرا سلام پہونچا اور انہیں خبر دے میں نے انہیں سب امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

---

۲۸۱۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۸/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۱، ٤٤۹/۱۱
اتحافات السنیة ، ۲۶۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۳۰/۵
العلل المتناهیة لابن الحوزی، ۱۷۶/۱ ☆

۲۸۱۷ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما فرغت مما امرنی الله به من امر السموت قلت : یا رب انه لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمته ، جعلت ابراهیم خلیلا ، و موسی کلیما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسلیمان الریاح و الشیاطین ، و احییت لعیسی الموتی فما جعلت لی ؟ قال : اولیس اعطیتك افضل من ذلك كله ، لا اذكر الا ذكرت معی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سموت سے فارغ ہوا، اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے، ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل کیا، موسیٰ علی السلام کو کلیم، داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ مسخر کئے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور شیاطین، عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مردے جلائے۔ میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سب سے افضل بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۸۱۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما فرغت مما امرنی الله به من امر السموت قلت:یا رب انه لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمته ، جعلت ابراهیم خلیلا ، و موسی کلیما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسلیمان الریاح و الشیاطین ، و احییت لعیسی الموتی ، فما جعلت لی قال : ما اعطیتك خیر من ذلك ، اعطیتك الكوثر و جعلت اسمك مع اسمی ینادی به فی جوف السماء ( الی ان قال ) و خبأت شفاعتك و لم أخبأها لنبی غیرك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سموت سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے۔ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ کو کلیم، حضرت داؤد کے لئے پہاڑ مسخر کئے اور حضرت سلیمان کے لئے ہوا

---

۲۸۱۷۔ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۲۱/۶

۲۸۱۸ ۔ دلائل النبوة للبیهقی،

اور شیاطین، حضرت عیسی کے لئے مردے جلائے اور میرے لئے کیا کیا؟ علیہم الصلوۃ والسلام، ارشاد ہوا، جو میں نے تجھے دیا وہ سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا کیا، اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کررکھی ہے اور رتیرے سوا کسی کو یہ دولت نہ دی۔

تجلی الیقین ص ۷۷

۲۸۱۹۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتخذ الله ابراهیم خلیلا ، وموسی نجیا و اتخذنی حبیبا ، ثم قال: وعزتی و جلالی لا وثرن حبیبی علی خلیلی و نجی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسی کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل و نجی پر تفضیل دوں گا۔(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی عزوجل : نحلت ابراهیم خلتی ، وکلمت موسی تکلیما ، واعطیتك یا محمد کفاحا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی، اور موسی سے کلام کیا، اور تجھے اے محمد! اپنا مواجہ عطا فرمایا کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

۲۸۲۱۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الله تعالیٰ اوحی فی الزبور ، یا داؤد ! انه سیاتی بعدك من اسمه احمد و محمد صادقا نبیا لا اغضب

---

۲۸۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۳، ۱۱/۴۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۴۱ ☆ تنزیه الشریعه لابن عاق ۱/۳۳۳
۲۸۲۰۔ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر
۲۸۲۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆

علیه ابدا ، ولا یعصینی ابدا ( الی قوله ) امته امة رحمة اعطیتهم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء ، اوافرضت علیهم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیامة و نورهم مثل نور الانبیا ء ( الی ان قال ) یا داؤد ! انی فضلت محمدا و امته علی الامم کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی، اے داؤد! عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انہیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دئے۔ اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء ورسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابونعیم وبیہقی حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ اور حضرات انبیاء بلائے گئے۔ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت آئی ہر نبی کیلئے دو نور ہیں اور ان کے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے۔ ان کے سر انور اور روئے انور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بکے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے، اور ان کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے، حضرت کعب احبار نے خواب سن کر فرمایا:

بالله الذی لا اله الا هو، لقد رایت هذ افی منامك ۔

تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا۔ کہا: ہاں!

و الذی نفسی بیده ! انها لصفة محمد وامته وصفة الانبیاء وامهم فی کتاب الله تعالیٰ ، فکانما قراته فی التوراة ۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک بعینہ کتاب اللہ میں یونہی صفت

لکھی ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کی امت ، اور انبیائے سابقین اوران کی امتوں کی ، گویا تونے توراۃ میں پڑھ کر بیان کیا۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالہ میلاد امام علامہ ابن طغر بک سے ناقل ، مروی ہوا کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی: الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا، اے آدم! اپنا سر اٹھا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا۔ سراپا پردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا، عرض کی: الٰہی! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا:

هذا نور نبی من ذریتك اسم فی السماء احمد ، و فی الارض محمد ، لولاه ما خلقتك و لا خلقت سماء و لاارض۔

یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، اور نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نیز مواہب میں ہے۔

www.alahazratnetwork.org

مروی ہوا جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے باہر آئے۔ ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہیں؟ فرمایا:

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

هذا ولدك الذی لولاه ما خلقتك ۔

یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔

عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلے سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ناقل:۔

ان اللہ تعالٰی قال لنبیه : من اجلك اسطح البطحاء و اموج ا لموج ، وارفع السماء و اجعل الثواب و العقاب ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا اور سزا۔

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔
الحق۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ وہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی ۔ جان ہے تو جہاں ہے

اما سراج الدین بلقینی کے فتاوی میں ہے۔
اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: قد مننت علیك بسبعة اشیاء، اولها انی لم اخلق فی السموت و الارض اکرم علی منك ۔
میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری اور مفسر ثعلبی، پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: حق عزجلالہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا:

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

الجنة حرام علی الانبیاء حتی تد خلها و علی الامم حتی تد خلها امتك ۔
جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو، اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر میں، پھر قسطلانی وشامی وحلبی ودلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک وتعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوۃ والسلام میں فرماتا ہے۔

عبدی الذی سرت به نفسی انزل علیه و حی فیظهر فی الامم عدلی، و یوصیهم الوصایا و لا یضحك و لا یسمع صوته فی الاسواق، یفتح العیون العور و الآذان الصم، و یحیی القلوب الغلف، و ما اعطیه لا اعطی احدا مشفح یحمد الله حمدا جدیدا۔

میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے، میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا وہ تمام امتوں میں

میرا عدل ظاہر کرے گا، اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا، بے جا نہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولدے گا۔اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا، مشفح اللہ کی نبی حمد کرے گا۔

مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد، ہم وزن اور ہم معنی ہے۔ یعنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا۔

علامہ قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات توراۃ نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یا موسی ! احمد نی اذا مننت علیك مع کلامی ایاك بالایمان باحمد و لو لم تقبل الایمان باحمد ما جاو رتنی فی داری ، و لا تنعمت فی جنتی ، یا موسی ! من لم یومن باحمد من جمیع المرسلین و لم یصدقه و لم یشتق الیه کانت حسناته مردودة علیه ، و منعته حفظ الحکمة ولاا دخل فی قلبه نور الهدی ، و امحو اسمه من النبوة یا موسی ! من آمن باحمد و صدقه اولئك هم الفائزون، و من کفر باحمدو کذبه من جمیع خلقی اولئك هم الخاسرون اولئك هم النادمون، اولئك هم الغافلون ۔

www.alahazratnetwork.org

اے موسی! میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا، کہ اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا۔اور اگر تو احمد پر ایمان لا نا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا۔نہ میری جنت میں چین کرتا، اے موسی! تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اسکا مشتاق نہ ہو اس کی نیکیاں مردود ہونگی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا۔اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا۔اور اسکا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا، اے موسی! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کرے وہی ہیں مراد کو پہونچنے والے۔اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار، وہی ہیں پشیماں، وہی ہیں بے خبر،

الحمدللہ، یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیت کریمہ

لتومنن به و لتنصرن میں مذکور ہوا۔

تذئیل: بعض رویات میں ہے

حق عز جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

یا محمد ! انت نوری نوری و سر سری ، وکنوز ھدایتی و خزائن معرفتی، جعلت فداً لك ملکی من العرش الی ما تحت الارضین ، کلھم یطلبون رضاتی ، و ان اطلب رضاك یا محمد!

اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے، اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان، اور میری معرفت کے خزانے، میں نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثری تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ اے محمد!

اللھم رب محمد صل علی محمد وعلی آل محمد ، اسئالك برضاك عن محمد ، و رضا عنك ان ترضی عنا محمدا، ترضی عنا بمحمد، آمین ، اله محمد و صل علی محمد و آل محمد و بارك وسلم ۔ تجلی الیقین ص ۸۵

۲۸۲۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حمد الانبیاء ربھم واثنو ا علیه، ثم ذکروا فضائلھم و مناقبھم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کلکم اثنی علی ربه و انی مثن علی ربی ، الحمد للہ الذی ارسلنی رحمة للعالمین ، و کافة للناس بشیرا ونذیرا ، و انزل علیّ القرآن فیه تبیان لکل شیٔ ، و جعل امتی خیر امة اخرجت للناس ، و جعل امتی امة و سطا ، و جعل امتی ھم الاولون و الآخرون ، و شرح لی صدری ، و وضع عنی و زری ، و رفع لی ذکری ، و جعلنی فاتحا و خاتما۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے، سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں، حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا ، خوش خبری دیتا، اور ڈر سناتا، اور مجھ پر قرآن اتارا، اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل، اور زمانہ میں موخر اور مرتبہ میں مقدم اور میرے لئے میرا ذکر بلند کیا اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

---

۲۸۲۲۔ البدایة و النھایة لابن کثیر، ۳۲۲/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶۹/۱

۲۸۲۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه فی قول الله عزوجل " سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله ، لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر ، قال :جاء جبریل علیه السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومعه میکائیل ، فقال جبرئیل لمیکائیل: اعتنی بطست من ماء زمزم کیما اطهر قلبه ، واشرح له صدره ، قال: فشق عن بطنه فغسله ثلث مرات الی ان قال ، ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی ربهم فقال : ابراهیم : الحمد الله الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکا عظیما ، و جعلنی امة قانتا لله یوتم بی و انقذنی من النار ، و جعلها علیّ بردا و سلاما ، ثم ان موسی اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی کلمنی تکلیما و جعل هلاك آل فرعون و نجاة بنی اسرائیل علی یدیّ ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون ، ثم ان داؤد علیه السلام اثنی علی ربه ، فقال : الحمد لله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور ، و الان لی الحدید ، و سخر لی الجبال یسبحن و الطیر ، و اعطا نی الحکمة و فصل الخطاب ، ثم ان سلیمان اثنی علی به ، فقال الحمد لله الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب و قدور راسیات ، و علمنی منطق الطیر ، و اٰتانی من کل شئ فضلا ، و سخرلی جنود الشیاطین و الانس و الطیر و فضلنی علی کثیر من عباده المؤمنین ، و اٰتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی ، و جعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیه حساب ، ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه ، فقال :الحمد لله الذی جعلنی کلمته و جعل مثلی مثل آدم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون و علمنی الکتاب و الحکمة و التورة و الانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کهئیة الطیر ، فانفخ فیه ، فیکون طیرا باذن الله ، وجعلنی ابرئ الاکمه و الابرص ، ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه ۔الحدیث۔

*حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر معراج کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج حضرت جبرئیل حضرت میکائیل کولیکر میری بارگاہ میں حاضر آئے اور میکائیل سے فرمایا: ایک طشت میں آب زمزم لاؤ کہ میں قلب*

---

۲۸۲۳۔ التفسیر لابن جریر، ۸/۹

www.alahazratnetwork.org

اقدس کو خوب مزید ستھرا کردوں، اور سینہ کشادہ کردوں۔ پھر بطن پاک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو تین مرتبہ دھویا۔ (پھر کچھ حدیث بیان فرمائی) اور فرمایا میری ملاقات حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی اور ان سب نے اپنے رب کی خوب حمد وثنا بیان فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے خلیل فرمایا اور عظیم ملک عطا کیا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میرے تابعدار اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنادیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ہی ذریعہ ہلاک فرمایا اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا اور پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا۔ یعنی حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا کلام۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا ، شیاطین میرے تابع فرمان رہتے میں جو چاہتا ہوں ان سے بناتے ہیں پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور مجھے پرندوں کی بولیاں سکھائیں، اور ہر چیز میں مجھے فضیلت بخشی، میرے تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر مجھے فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ فرمائی اور میری بادشاہت مرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی تو فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ پیدا کیا۔ مجھے اپنی کتاب تورات وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا: ساتھ ہی مجھے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ معجزہ عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس میں پھونک مارتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور مجھے یہ معجزہ بھی دیا کہ میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو صحیح کر دیتا اور مردوں کو اللہ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرماتے ہوئے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ الحدیث۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قال لی جبرئیل علیه اسلام: قلبت الارض مشارقها و مغاربها، فلم اجد رجلا افضل من محمد، و لم اجد بنی اب افضل من بنی هاشم۔

www.alahazratnetwork.org

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی، کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان، خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔ نقلہ فی المواہب۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و معنا ناس من اهل المدینة و هم اهل النقاق، فاذاً سحابة! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: سلم علیّ ملك ثم قال لی: لم ازل استاذن ربی عزوجل فی لقائك حتی کان اوان اذن لی، و انی ابشرك انه لیس احدا اکرم علی اللہ منك۔

---

۲۸۲۴۔ المواهیب اللدنیة للقسطلانی، ☆

۲۸۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۹۹، ۴۳۱/۱۲ ☆

حضرت عبداللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبوی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، کچھ مدینہ کے باشندہ منافقین بھی جمع تھے، ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی دعا مانگتا تھا، یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا کہ میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

۲۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حملت علی دابة بیضاء بین الحمار و بین البغل ، فی فخذیها جناحان تحفز بهما رجلیها ، فلما دنوت لا رکبها شمست ، فوضع جبرئیل یده علی معرفتها ثم قال : الا تستحین یا براق مما تصنعین ؟ و الله ! ما رکب علیك عبد الله قبل محمد اکرم علی الله منه ، فاستحیت حتی ارفضت عرقا، ثم اقرت حتی رکبتها فعملت باذنیها و قبضت الارض حتی کان منتهی و قع حافرها طرفها ، وکانت طویلة الظهر طویلة الاذنین و خرج معی جبرئیل لا یفوتنی و لا افوته حتی انتهی بی الی بیت المقدس فانتهی البراق الی موقفه الذی کان یقف فربطته فیه ، وکان مهبط الانبیاء ، و رأیت الانبیاء جمعوا لی، فرأیت ابراهیم و موسی و عیسی فظننت انه لابد من ان یکون لهم ایام ، فقدمتی جبرئیل حتی صلیت بین ایدهم ، و سألتهم فقالوا : بعثنا للتوحید۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میں ایک جانور پر سوار ہوا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی دونوں رانوں میں پر تھے جن کے ذریعہ وہ خوب تیز چلتا، جب میں سوار ہونے کے قریب ہوا تو اس نے شوخی کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی گردن پر تھپکی دی اور فرمایا: اے براق تجھے اپنی شوخی پر شرم نہیں آتی، قسم بخدا تجھ پر آج تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اللہ کے یہاں برگزیدہ کوئی دوسرا سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر وہ پسینہ پسینہ ہوگیا، وہ سکون سے ہوا تو میں اس پر سوار ہوا، میں نے اس کے کان پکڑے اور نہایت اطمینان سے بیٹھا

---

۲۸۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۵۲، ۳۹۷/۱۱

جیسے زمین پر بیٹھتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں اس کے قدم پڑتے ہیں جہاں نگاہ پہونچتی، اس کی پیٹھ بھی خوب چوڑی تھی اور کان خوب لمبے تھے، حضرت جبرئیل میرے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنی جگہ پر جاکر ٹھہر گیا اور میں نے اس کو وہاں ہی باندھ دیا، یہ انبیائے کرام کی جائے نزول تھی اور سب حضرات میرے لئے جمع تھے، میں نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ ان کا کوئی امام ضرور ہوگا۔ پھر حضرت جبرئیل نے میرا دست اقدس پکڑ کر مجھے امام بنایا، میں نے ان کو نماز پڑھائی پھر آپس میں گفتگو شروع ہوئی، میں نے ان سے سوال کیا تو عرض کرنے لگے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے اعلان کے لئے مبعوث فرمایا: ۱۲م

۲۸۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتی بالبراق لیلة اسری به ملجما مسرجا فاستصعب علیه فقال له جبرئیل علیه السلام : ابمحمد تفعل هذا فما رکبك احد اکرم علی اللہ منه، قال فارفض عرقا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس کی لگام لگی تھی اور زین کسی تھی، اس نے شوخی کی تو حضرت جبرئیل نے فرمایا: اے براق! کیا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ شوخی کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا معزز و مکرم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہوگیا۔ ۱۲م تجلی الیقین ص ۱۴۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی۔

اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامة ۔

میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔

اسی میں منقول

اما ترضون ان یکون ابراهیم و عیسی کلمة اللہ فیکم یوم القیامة ثم قال : انهما فی امتی یوم القیامة ۔

---

۲۸۲۷۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة بنی اسرائیل ، ۱۴۱/۲

کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ وعیسی کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائینگے پھر فرمایا: وہ دونوں روز قیامت میری امت میں ہوں گے۔

افضل القری میں فتاوی امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کی: ابشر فانك خير خلقه و صفوته من البشر ، حباك الله بما لم يحب به احدا من خلقه ،لا ملكا مقربا ولانبيا مرسلا۔

مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں۔اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہاں میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو نہ کسی مرسل نبی کو۔

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے فرمایا:

يا ابا الحسن ! ان محمدا رسول رب العالمين و خاتم النبيين و قائد الغر المحجلين وسيد جميع الانبياء و المرسلين الذى تنبأ وآدم بين الماء والطين ، رؤف بالمومنين ، شفيع المذنبين ارسله الله الى كافه الخلق اجمعين ۔

اے ابوالحسن! بیشک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم ، روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا، تمام انبیاء ومرسلین کے سردار، نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے، مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالی نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

بعض احادیث میں مذکور ہے

لى مع الله وقت لا يسعنى فيه ملك مقرب و لا نبى مرسل

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نیں۔ مدارج النبوۃ۔

مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت کی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے آکر یوں سلام کیا۔

السلام عليك يا اول ، السلام عليك يا آخر، السلام عليك يا ظاهر ،

السلام علیك یا باطن ۔

میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں، مخلوق کو کیوں کر مل سکتی ہیں، عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔ اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سے سب سے موخر اور آخرامم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں، اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث فرمایا: خوشخبری دینے اور ڈرسنانے کے لئے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور چراغ تاباں، اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا، اور حضور کا شرف وفضل سب اہل آسمان وزمین پر آشکارا کیا۔

www.alahazratnetwork.org

تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی، اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر باطن ہے، اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذی فضلنی علی جمیع النبین حتی فی اسمی و صفتی،

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں کہ میرے نام اور صفت میں۔

هکذا نقل و قال روی التلمسانی عن ابن عباس ، وظاهره انه اخرجه بسنده الی ابن عباس ، فان ذلك هو الذی یدل علیه روی ، کما فی الزرقانی و الله سبحانه تعالیٰ اعلم تجلی الیقین ص ۱۵۱

## ۷۔ حضور کے لئے انبیائے کرام سے عہد و میثاق

۲۸۲۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

---

۲۸۲۸۔ التفسیر لابن جریر، ۳۳۲/۳

لم یعث اللہ عزوجل نبیا آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العھد فی محمد ، لئن بعث و ھو حی لیؤمنن بہ و لینصرنہ ، و یامرہ فیاخذ العھد علی قومہ ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے ۔ اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔

۲۸۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ثم ذکر ما اخذ علیھم ، یعنی علی اھل الکتاب ، و علی انبیائھم من المیثاق بتصدیقہ یعنی بتصدیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جائھم و اقرار ھم بہ علی انفسھم ، فقال : و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ، الی آخرالآیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس عہد میثاق کا ذکر فرمایا جو اہل کتاب اور ان کے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیا گیا تھا کہ جب نبی آخر الزماں حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوں اور وہ ان کے زمانہ میں موجود ہوں تو سب ان کی نبوت ورسالت کی تصدیق کریں اور اقرار کریں، لہذا اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے و اذ اخذ الآیۃ ۱۲م تجلی الیقین ص ۱۵

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام زرکشی وحافظ عماد بن کثیر و امام الحفاظ و علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا، واللہ تعالیٰ اعلم

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء نشر مناقب وذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے ، اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے ، اور اپنی امتوں سے حضور پرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے ، یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰت اللہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی

---

۲۸۲۹۔ التفسیر لابن جریر، ۳۳۲/۳

اسمہ احمد" کہتا تشریف لایا، اور جب سب ستارے روشن مہ پارے ممکن غیب میں گئے آفتاب عالم تاب ختمیت نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دہر الداہرین۔ تجلی الیقین ص ۱۶

## (۸) حضور افضل خلق ہیں

۲۸۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ما خلق اللہ وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ما سمعت اللہ اقسم بحیاۃ احد غیرہ ، قال اللہ تعالیٰ ذکرہ " لعمرك انھم لفی سکرتھم یعمھون"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔ تجلی الیقین ص ۳۲

www.alahazratnetwork.org

## (۹) حضور کو جنت میں مقام وسیلہ عطا ہوگا

۲۸۳۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا صلیتم فاسئلوا اللہ لی الوسیلۃ، قیل :یا رسول اللہ ! ما الوسیلۃ ؟ قال : اعلی درجۃ فی الجنۃ ، لا ینالھا الا رجل واحد ، ارجو ان اکون انا ھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود پاک پڑھو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد، امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

۲۸۳۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الوسیلۃ درجۃ عند اللہ لیس فوقھا درجۃ فسلوا اللہ ان

---

۲۸۳۰۔ التفسیر لابن جریر، ۱٤/٤٤
۲۸۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/٥٢٠
۲۸۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/٥٠٣

یوتینی الوسیلة ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وسیلہ ایک درجہ ہے اللہ تعالیٰ کے پاس جس سے اونچا کوئی درجہ نہیں، تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خدا ورسول جس بات کو بکلمۂ امید وترجی بیان فرمائیں وہ یقین الوقوع ہے بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلام اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لئے۔ ذکر الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخه فی اقسام الشفاعة ۔ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی صاحبها۔ تجلی الیقین ص ۱۳۵

۲۸۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذ اسمعتهم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ،ثم صلوا علیّ ، فانه من صلی علی صلوة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بها عشرا ، ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة ، لا تنبغی الا لعبد من عباد الله ، و ارجو ان اکون انا هو فمن سأل لی الوسیلة حلت علیها الشفاعة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کا جواب دو پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ جنت میں یہ ایک درجہ ہے فقط ایک بندے کو ملے گا اور مجھے کامل امید ہے کہ وہ میں ہوں تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت اترے گی۔

۲۸۳۴۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله رفعنی یوم القیامة فی اعلی غرفة من جنات النعیم

---

۲۸۳۳۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن ، ۱۶۶/۱
السنن لابی داؤد، صلوة ۲۶ ، باب ما یقول اذا سمع المؤذن ، ۷۷/۱
الجامع للترمذی، مناقب، کتاب المناقب، ۲۰۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۹/۲

۲۸۳۴۔ کتاب الزرد علی الجهیمة للدارمی،

لیس فوقه الا حملة العرش ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی مجھے روز قیامت جنات نعیم کے سب غرفوں سے اعلٰی غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

تجلی الیقین ص ۱۳۶

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۔ معجزات

## (۱) انگشتان مبارک سے چشمہ جاری ہوا۔

۲۸۳۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فاتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى ذلك الاناء يده ، فامر الناس ان يتوضؤا منه ، فرأيت الماء ينبع من تحت بين اصابعه فتوضأ الناس حتى توضؤا من عند آخرهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں تھے لیکن پانی نہیں مل سکا، حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھوڑا پانی ایک برتن میں لایا گیا، حضور نے اس برتن میں اپنا دست اقدس رکھا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وضو کریں، میں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی ابل رہا تھا یہاں کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے وضو کیا ۱۲م

۲۸۳۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : عطش الناس يوم الحديبية و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضا فجهش الناس نحوه قال : ما لكم ؟ قالو ا : ليس عند نا ماء نتوضأ و لا نشرب الا ما بين يديك ، فوضع يده فى الركوة فجعل الماء يثوربين اصابعه كامثال العيون ، فشربنا و توضأنا قلت : كم كنتم قال : لو كنا مأة الف لكفانا ، انا كناخمس عشرة مأة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس کی شدت میں مبتلا ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہوگئے، حضور نے یہ دیکھ

---

۲۸۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب علامات النبوة فى الاسلام ، ۱/۵۰۴
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى آيات النبوة ، ۲/۲۰۴

۲۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب علامات النبوة فى الاسلام ، ۱/۵۰۵

کر فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں، اور نہ پینے کے لئے، بس یہی تھوڑا سا پانی ہے جو حضور کے پاس رکھا ہے، یہ سن کر آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشتان مبارک سے ایسا ابل پڑا جیسے چشمے سے پانی، تو ہم سب نے پیا اور وضو کیا، راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر ایک لاکھ ہوتے جب بھی کافی ہوجاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔۱۲م

۲۸۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نعد الآیات برکة و انتم تعدونها تخویفا ، کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فقل الماء ، فقال : اطلبوا فضلة من ماء فجاء وا باناء فیه ما ء قلیل، فادخل یده فی الاناء ثم قال: حی علی الطهور المبارك و البرکة من الله ، فلقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لقد کنا نسمع تسبیح الطعام و هو یؤ کل ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برکت والے معجزات شمار کرتے تھے جبکہ تم خوف دلانے والی آیات کی شمار میں لگے رہتے ہو، سنو! ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی، آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لے آؤ، ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا پانی تھا، آپ نے برتن میں اپنا دست اقدس ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے بارہا یہ معجزہ بھی دیکھا کہ ہم خود آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔۱۲م

## (۲) درخت اور ابر کا سایہ کرنا

۲۸۳۸۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج ابو طالب

---

۲۸۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام ، ۱/۵۰۵

۲۸۳۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابد ء النبوة ، ۲/۲۰۲

الى الشام و خرج معه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اشيا خ من قريش ، فلما اشرفوا على الراهب هبط فخلوا رحالهم ، فخرج اليهم الراهب ، و كانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم و لا يلتفت قال : فهم يخلون رحالهم فجعل يخللهم الراهب حتى جاء فاخذ بيد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : هذا سيد العالمين ، هذا رسول الله رب العالمين ، يبعثه الله رحمة للعالمين ، فقال له اشياخ من قريش : ما علمك ؟ فقال : انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق حجر و لا شجر الا خر ساجدا، و لا يسجدان الا لنبى ، و انى اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ، ثم رجع فصنع لهم طعاما ، فلما اتاهم به فكان هو فى رعية الابل فقال : ارسلوا اليه فاقبل و عليه غمامة تظله، فلمادنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فئ الشجرة ، فلما جلس مال فئ الشجرة عليه فقال : انظروا الى فئ الشجرة مال عليه ، قال : فبينما هو قائم عليهم و هو ينا شدهم ان لا يذهبوا به الى الروم ، فان الروم ان روعرفوا بالصفة فيقتلونه ، فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال : ما جاء بكم ؟ قالوا : جئنا ان هذا النبى خارج فى هذا الشهر ، فلم يبق طريق الا بعث اليه باُنا س و انا قد اخبرنا خبره بعثنا الى طريقك هذا، فقال : هل خلفكم احد هو خير منكم قالوا: انما اخبرنا خبره بطريقك هذا ، قال: افرأيتم امرا ا راد الله ان يقضيه ، هل يستطيع احد من الناس رده ؟ قالوا: لا، قال: فبايعوه و اقاموا معه قال: انشد كم بالله ! ايكم وليه ؟ قالوا : ابو طالب، فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب اور رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف سفر فرمایا، جب بصریٰ میں بحیرہ راہب کے پاس پہونچے تو ابوطالب نے وہاں پہونچ کر قیام کا ارادہ کیا اور اس ارادہ سے سب نے اپنے کجاوے کھول دئے ان لوگوں کو دیکھ کر راہب ان کے پاس آیا حالانکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی یہاں قیام کیا تھا لیکن کبھی اس نے ملاقات نہیں کی، اور نہ ہی ان کی طرف کوئی التفات کیا تھا، حضرت ابوموسی اشعری فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ ابھی اپنے کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہونچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہان کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں،

اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اکابر قریش نے کہا: تمہیں کس نے بتایا، اس نے کہا: جب تم لوگ مکہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو، اور یہ سب صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ نیز میں ان کو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کے مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان تمام لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا، جب وہ کھانا لیکر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے، راہب نے کہا: ان کو بلاؤ، آپ تشریف لائے تو آپ کے سرانور پر بادل سایہ فگن تھا، قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہونچ چکے ہیں۔ لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا، راہب نے کہا: درخت کے سایہ کو دیکھو کہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راوی فرماتے ہیں: راہب ان کے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو ان کی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کردیں گے، اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آرہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے گھر سے باہر نکلنے والے ہیں، اس لئے ہر راستہ پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں ان کی خبر ملی ہے لہذا ہم اس راستہ کی طرف آئے ہیں، راہب نے پوچھا، کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ بولے: ہمیں آپ کے اس راستہ کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا: بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، راوی فرماتے ہیں: کہ ان سب نے حضور کے یا راہب کے ہاتھ پر عہد کرلیا (کہ اپنی حرکت سے باز رہیں گے) اور وہیں اقامت اختیار کرلی کہ واپس ہی نہ گئے۔ پھر راہب نے ان قافلہ والوں سے کہا: میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوطالب، چنانچہ وہ ابوطالب کو مسلسل قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ کو واپس کردیا۔

۲۸۳۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و انا اسرینا حتی کنا فی آخر اللیل وقعنا وقعة و لا

---

۲۸۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصعید الطیب فی وضوء المسلم، ۴۹/۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

وقعة احلى عند المسافر منها ، فما ايقظنا الاحر الشمس فكان اول من استيقظ فلان ثم فلان ثم فلان يسميهم ابو رجاء فنسى ثم عمر بن الخطاب الرابع و، و كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نام لم يوقظه حتى يكون هو يستيقظ ، لا نا لا ندرى ما يحدث له فى نومه ، فلما استيقظ عمر و رأى ما اصاب الناس و كان رجلا جليدا ، فكبر و رفع صوته بالتكبير فما زال يكبر و يرفع صوته بالتكبيرحتى استيقظ لصوته النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فلما استيقظ شكوا اليه الذى اصابهم فقال : لا ضير اولا يضير ، ارتحلوا فارتحل فسارغير بعيد ثم نزل فدعا بالوضوء فتوضأ ونودى بالصلوٰة فصلى بالناس، فلما انفتل من صلوته اذا هو برجل معتزل لم يصل مع القوم قال : ما منعك يا فلان ان تصلى مع القوم ؟ قال : اصابتنى جنابة و لا ماء ، قال عليك بالصعيد ، فانه يكفيك ثم سار النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتكى اليه الناس من العطش فنزل فدعا فلانا كان يسميه ابورجاء نسيه عوف، و دعا عليا فقال : اذهبا فابتغيا الماء ، فانطلقا فتلقيا امرأة بين مزادتين او سطيحتين من ماء على بعير لها ، فقالا لها : اين الماء ؟ قالت :عهدى بالماء امس هذه الساعة و نفرنا خلوفا ، قالالها : انطلقى اذاً قالت : الى اين؟ قالا: الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالت الذى يقال له الصابى قالا : هو الذى تعنين فانطلقى فجاء ا بها الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وحدثاه الحديث ، قال : فاستنز لوها عن بعيرها و دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باناء ففرغ فيه من افواه المزادتين او السطيحتين واوكأ افواههما واطلق العزالى و نودى فى الناس ، اسقوا واستقوا فسقى من سقى و استقى من شاء وكان آخر ذلك ان اعطى الذى اصابته الجنابة اناء من ماء، قال: اذهب فافرغه عليك و هى قائمة تنظر الى ما يفعل بمائها وايم الله : لقد اقلع عنها وانه ليخيل الينا انها اشد ملئة منها حين ابتدأ فيها ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اجمعوا لها ، فجمعولها من بين عجوة و دقيقة و سويقة حتى جمعوالها طعاما فجعلوه فى ثوب وحملوها على بعيرها ووضعوا الثوب بين يديها فقال لها: تعلمين ما رزئنا من مائك شيئا ، ولكن الله هو الذى اسقانا فاتت اهلها و قد احتبست عنهم قالوا : ما حبسك يا فلانة ؟ قالت : العجب ،لقينى رجلان فذهبا بى الى هذا الرجل الذى يقال له الصابى ففعل كذا وكذا، فو الله انه لا سحر الناس من بين هذه و هذه و قالت اصبعيها الوسطى و السبابة فرفعتهما الى السماء تعنى السماء و الارض او

انہ لرسول اللہ حقا ، فکان المسلمون بعد یغیرون علی من حولھا من المشرکین و لا یصیبون الصرم الذی ھی منہ ، فقالت یوما لقومھا : ما اری ان ھولاء القوم قد یدعونکم عمدا ، فھل لکم فی الاسلام فاطاعوھا فدخلوا فی الاسلام۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔رات بھر چلتے رہے اور رات کے آخری حصہ میں ہم نے پڑاؤ کیا، مسافر کے لئے چونکہ رات کے آخری حصہ میں نیند سے زیادہ اور کوئی میٹھی چیز نہیں ہوتی لہذا سب سو گئے اور آنکھ اس وقت کھلی جب سورج کی گرمی پہونچی۔سب سے پہلے فلاں پھر فلاں اور پھر فلاں بیدار ہوئے (راوی حدیث حضرت ابورجاء نے ان سب کے نام بتائے تھے لیکن ان سے روایت کرنے والے حضرت عوف بھول گئے اس لئے ابورجاء کے بعد کے رواۃ فلاں پھر فلاں ہی سے تعبیر کرتے آئے) پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آرام فرماہوتے تو ہم آپ کو بیدار نہ کرتے جب تک آپ خود نہ جاگتے، کیونکہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کو خواب میں کیا امور پیش آنے والے ہیں۔لیکن حضرت عمر جب جاگے تو لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر رہا نہ گیا، چونکہ آپ باہمت شخص تھے اس لئے آپ نے جرأت کر کے تکبیر کہی اور بلند آواز سے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی آواز سن کر جاگے،لوگوں نے فوراً حضور کی خدمت میں پریشانی عرض کی: فرمایا: کوئی فکر کی بات نہیں، یا فرمایا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔چلو،تھوڑی دیر چلنے کے بعد اترے وضو کا پانی طلب کیا، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک طرف بیٹھے ہیں،انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی ،فرمایا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا،عرض کی: مجھے غسل کی ضرورت تھی اور پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: مٹی سے تیمّم کرلیتے یہ تیرے لئے کافی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے حضور سے پیاس کا شکوہ کیا۔آپ اترے اور فلاں شخص کو بلایا (یہاں بھی حضرت ابورجاء نے ان شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف بھول گئے) اور حضرت علی کو بلایا،ان دونوں حضرات سے فرمایا: دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ

www.alahazratnetwork.org

کرلاؤ یہ دونوں چل دیئے ، راستہ میں ایک عورت ملی جس نے پانی کے دو مشکیزے یا تھیلے لٹکا رکھے تھے اور درمیان میں بیٹھی ہوئی جارہی تھی، اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ بولی مجھے پانی کل اسی وقت ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے، ان دونوں حضرات نے فرمایا: تب تو تم ہمارے ساتھ چلو، بولی کہاں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چلو، اس نے کہا: وہی جو نئے دین کا بانی صابی کہلاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں وہی جن کو تم یہ سمجھتی ہو، دونوں حضرات اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، سارا ماجرا کہہ سنایا، حضرت عمران بیان کرتے ہیں، لوگوں نے اسے اونٹ سے اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا، دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کا منہ کھول کر اس سے پانی ڈالنا شروع کردیا اور پھر اوپر کا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا، پھر لوگوں میں اعلان کردیا گیا کہ پانی پیو اور جانوروں کو پلاؤ، لہذا جس نے چاہا پیا اور جس نے چاہا پلایا، آخر میں آپ نے فرمایا: جسے نہانے دھونے کی ضرورت تھی اسے بھی ایک برتن بھر کے دو کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔ وہ عورت حیران کھڑی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم! جب پانی لینا بند کردیا گیا تو ہمیں ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اب وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اس کے لئے جمع کرو ،لوگوں نے آٹا، کھجور اور ستو وغیرہ اکٹھے کرنا شروع کئے یہاں تک کہ کافی مقدار میں کھانا اکٹھا ہوگیا اور کھانا ایک کپڑے میں باندھ کر اسے اونٹ پر سوار کردیا گیا، آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہ کیا، اللہ ہی نے ہمیں پلایا ہے پھر وہ عورت اپنے گھر والوں میں پہونچی۔ چونکہ اس کی واپسی میں تاخیر ہوگئی تھی اس لئے پوچھا تجھے کس نے روک لیا تھا؟ وہ بولی: ایک تعجب خیز واقعہ پیش آیا، مجھے دو آدمی ملے اور اس شخص کے پاس لے گئے جسے صابی کہا جاتا ہے، اس نے اس طرح کیا، خدا کی قسم! جتنے لوگ اِس کے اور اُس کے درمیان ہیں اس نے اپنی بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے آسمان وزمین کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ان سب میں بڑا جادوگر ہے، یا واقعی وہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر مسلمان اس کے اردگرد مشرکوں کو قتل کرتے مگر جس بستی میں وہ عورت رہتی تھی اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے، ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا : میں سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو کیا اب بھی تمہیں اسلام قبول کرنے

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

میں تامل ہے؟ انہوں نے اس عورت کی بات مانی اور سب اسلام میں داخل ہوگئے۔۱۲م

## (۴) چاند کا شق ہونا

۲۸۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه حدثهم ان اهل مكة سألوا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔۱۲م　　رسائل نور اور سایہ ۹۵

## (۵) سایۂ حضور نہیں تھا

۲۸۴۱۔ **عن** ذكوان رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یكن یری له ظل فی شمس ولا فی قمر۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں دیکھا گیا اور نہ چاند کی چاندنی میں۔۱۲م　　نفی الفئی ص ۵۲

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

بیشک اس مہر سپہر اصطفاء، ماہ منیر اجتباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ وجہابذ فضلاء مثل حافظ رزین محدث وعلامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی وامام عارف باللہ سید جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ وعلامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی ومولانا شاہ عبد

---

۲۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب سوال المشركین ان یریهم آیة،　۵۱۳/۱

۲۸۴۱۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی،

العزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدیان کہ آج کل کے مدعیان خام کار کوان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفاعن سلف ائمہ اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل و قاضی نقل نے باہم اتفاق کر کے اس کی تاسیس وتشید کی ۔

امام علام حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایااوراس میں حدیث ذکوان ذکر کر کے نقل کیا:

قال ابن سبع من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان ظله کان لا یقع علی الارض و انه کان نورا فکان اذا مشی فی الشمس و القمر لا ینظر له ظل قال بعضهم و یشهد له حدیث قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه و اجعلنی نورا۔

یعنی ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا، بعض علماء نے فرمایا: اوراس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعامیں عرض کیا کہ مجھے نور کردے۔

نیز انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں۔

لم یقع ظله علی الارض و لا رئی له ظل فی شمس و لا قمرفقال ابن سبع لانه کان نورا قال رزین لغلبة انواره ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں، ابن سبع نے فرمایا: اس لئے کہ حضور نور ہیں، امام رزین نے فرمایا: اس لئے کہ حضور کے انور سب پر غالب ہیں۔

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ شفاء میں فرماتے ہیں:

و ما ذکرمن انه لا ظل لشخصه فی شمس و لا قمر لانه کان نورا۔

یعنی حضور کے دلائل نبوت وآیات رسالت سے ہے وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ حضور نور ہیں۔انتہی''

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

دھوپ اور چاندنی اور جو روشنیاں کہ ان میں بسبب اس کے کہ اجسام انوار کے حاجب

ہوتے ہیں لہذا ان کا سایہ نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، پھر حدیث کتاب الوفاء ذکر کرکے اپنی ایک رباعی انشاد کی جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی آپ کے سایہ میں آرام کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں: بہ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا، اگر تو سمجھے تو ہو نور علیٰ نور ہیں و هذا نصه الخفاجي ۔

(و) و من دلائل نبوته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ذكر بالبناء للمجهول و الذي ذكره ابن سبع ( من انه ) بيان ما الموصولة لا ظل تشخصه ) اى جسده الشريف اللطيف اذا كان فى شمس و لا قمر ) مما ترى فيه الظلال لحجب الاجسام ضوء النيرين و نحوهما وعلل ذلك ابن سبع بقوله ( لانه )( صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان نورا و الانوار شفافة لطيفة لا تحجب غيرها و الانوار لا ظل لها كما تشاهد فى انوار الحقيقة و هذا ورد صاحب الوفاء عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لم يكن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل و لم يقم مع شمس الا غلب ضوء ه ضوئها و لا مع السراج الا غلب ضؤه ضؤه و قد تقدم هذا والكلام عليه ورباعيتها فيه و هى ۔

ماجر لظل احمد اذيال فى الارض كرامة كما قد قالوا
هذا عجب و كم به من عجب و الناس بظله جميعا قالوا

و قالوا هذا من القيلولة و قد نطق القرآن بانه االنور المبين و كونه بشرا لا ينافيه كما توهم فان فهمت فهو نور على نور فان النورهم الظاهر بنفسه المظهر لغير ه و تفصيله فى مشكوٰ ة الانوار ۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی دفتر پنجم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ۔

چوں فناش از فقیر پیرایہ شود او محمد وار بے سایہ شود (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مولانا بحرالعلوم نے شرح میں فرمایا:

درمصرع ثانی اشارہ بمعجزۂ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راسایہ نمی افتاد۔

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا دھوپ نہ چاندنی میں، اسے حکیم ترمذی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور سے استدلال اور حدیث "اجعلنی نورا" سے استشہاد ذکر کیا حیث قال :۔

لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس و لا قمر رواہ الترمذی عن ذکوان و قال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظل قال غیرہ و یشھد لہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائہ و اجعلنی نورا۔

اسی طرح سیرت شامی میں ہے

و زاد عن الامام الحکیم قال معناہ لئلا یطأ علیہ کافر فیکون مذلۃ لہ۔

امام ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے۔

**اقول:** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لئے جاتے تھے، ایک یہودی حضرت کے گرد عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا، اس سے دریافت فرمایا: بولا بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پر نہیں پاتے، جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اسے اپنے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں، ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے حضرت حق عز جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا: نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے۔ قدر ما فی شفاء الصدور۔

محمد زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح میں فرماتے ہیں

حضور کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں جیسا کہ ابن سبع نے کہا، اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں، سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر پڑے۔ ہذا کلامہ

(زرقانی کی اصل عبارت)

و لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس و لا قمر لا نہ کان نورا کما قال ابن سبع و قال رزین بغلبۃ انوارہ قیل حکمۃ ذلک صیانتہ عن ان یطا کافر علی ظلہ رواہ الترمذی الحکیم عن ذکوان ابی السمتان الزیات المدنی واو

ابی عمر و المدنی مولی عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا و کل منھما ثقة من التابعین فھو مرسل لکن روی ابن المبارک و ابن الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماو لم یکن للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل و لم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوؤہ ضوء الشمس و لم یقم مع سراج قط الا غلب ضوئہ ضو السراج و قال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظل لان النور لا ظل لہ (و قال غیرہ و یشھد لہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائہ) لما سئل اللہ تعالیٰ یجعل فی جمیع اعضائہ و جھاتہ نورا ختم بقولہ (واجعلنی نورا) و النور لا ظل لہ و بہ یتم الاستشھا د۔ انتھی۔

علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم االنوع الرابع مااختص صلی اللہ تعالیٰ علیہ بہ من الکرامات میں فرماتے ہیں

لم یقع ظلہ علی الارض و لا ری لہ ظل فی شمس و لا قمر

www.alahazratnetwork.org

حضور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں نظر آتا اسی طرح کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار میں ہے۔

امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں زیر قولہ تعالیٰ: لو لا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا۔ فرماتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قال عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ ما اوق ظلک علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذلک الظل

امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

امام ابن حجر مکی افضل القری میں زیر قول ماتن قدس سرہ لم یساوو ک فی علاک و قد حال سنامنک وونھم و سناء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے حضور کی چمک اور رفعت حضور تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئی۔

فرماتے ہیں:۔

هو مقتبس من تسميته تعالي لنبيه نورا في نحو "قد جاء كم من الله نورو كتاب مبين" و كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكثر الدعا بان الله يجعل كلا من حواسه و اعضائه و بدنه نورا اظهار الوقوع ذلك و تفضل الله تعالىٰ عليه به ليزداد شكره و شكرامته على ذلك كما امرنا بالدعاء الذى فى اخر البقرة مع وقوعه و تفضل الله تعالىٰ به لذلك و مما يؤيد انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صارنورا و انه كان اذا مشى فى الشمس و القمر لا يظهر له ظل لانه لا يظهر الا للكثيف و هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد خلصه الله من سائر الكثافات الجسمانيه و صيره نورا صرفا لا يظهر له ظل اصلا ۔

یعنی یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا، مثلا اس آیت میں کہ "بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن کتاب" اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے کہ الٰہی! میرے تمام حواس واعضاء اور سارے بدن کو نور کردے اور اس دعا سے یہ متصور نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کی لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ عزوجل نے حضور پر کردیا جیسے ہمیں حکم ہوا کہ سورۂ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں وہ بھی اسی اظہار وقوع وحصول فضل الٰہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور محض ہوجانے کی تائید اس سے ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا، اس لے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کرکے نرا نور کردیا، لہذا حضور کے لئے سایہ اصلا نہ تھا۔

علامہ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

لم يكن له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل يظهر فى شمس و لا قمر ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں۔

فاضل محمد بن فہمیہ کی " اسعاف الراغبين فى سيرة المصطفى و اهل بيته الطاهرين" میں ذکر خصائص نبی میں ہے۔

وانه لا فئ له

حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا

مجمع البحار میں برمز 'ش' یعنی زبدہ شرح شفاء شریف میں ہے:۔

من اسمائه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم النور قیل من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اذا مشی فی الشمس و القمر لا یظهر له ظل ۔

حضور کا ایک نام مبارک نور ہے، حضور کے خصائص سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

ونبود مر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر

رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول وعجب است ازیں بزرگان کہ ذکر نکردند چراغ را ونور یکے از اسمائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونور را سایہ نمی باشد۔ انتہی۔

جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات مکتوب صدم میں فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

اورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود، در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است چون لطیف ترے ازوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد۔

نیز اسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں:

واجب را تعالیٰ چرا ظل بود کہ ظل موہم تولید مثل است ومنبئ از شائبہ عدم کمال لطافت اصل، ہرگاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورۂ والضحیٰ میں لکھتے ہیں۔

سایہ ایشاں برزمیں نمی افتاد۔

فقیر کہتا ہے: غفر اللہ لہ استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علماء نے حدیث ''واجعلنی نورا'' سے استشہاد اور علمائے لاحقین نے اسے اپنے کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا کہ ہمارے مدعا پر دلالت واضحہ ہے۔ دلیل شکل اول بدیہی الانتاج دو مقدموں سے مرکب۔

صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور کبریٰ یہ کہ نور کے لئے سایہ نہیں۔

جوان دونوں مقدموں کو تسلیم کرے گا نتیجہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سایہ نہ تھا، آپ ہی پائے گا مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جس میں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گفتگو ہو، کبریٰ تو ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور مشاہدۂ بصر وشہادت بصیرت سے ثابت، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراء سے حاجب، نور کا سایہ پڑے تو پر کون کرے، اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں۔ اور صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے، حاجت بیان حجت نہیں مگر تبکیت معاندین کے لئے اس قدر ارشاد ضرور کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا و مبشرا و نذیر ا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔

اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ چمکتا۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے، یا ماہ، یا مہر، سب صورتیں ممکن ہیں اور خود قرآن عظیم میں آفتاب کو سراج فرمایا

وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجا ۔

اور فرماتا ہے:۔

قد جاء کم من اللہ نو ر و کتاب مبین ۔

تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور کتاب روشن۔

علماء فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح آیہ کریمہ "و النجم اذا ھوی " میں امام جعفر صادق اور کریمہ "وما ادراك ماالطارق، النجم الثاقب " میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک محمد سید لولاک مراد لیتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آج تک کسی عالم دین سے اس کا انکار منقول نہ ہوا یہاں تک کہ وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دین میں ابتداع اور نیا مذہب اختراع اور ہوائے نفس کا اتباع کیا اور بہ سبب اس سوء رنجش کے جو ان کے دلوں میں اس رؤف رحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تھی، ان

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کے محو فضائل و رد معجزات کی فکر میں پڑے حتی کہ معجزۂ شق القمر جو بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ بلکہ خود قرآن عظیم و وحی حکیم کی شہادت حقہ اور اہل سنت و جماعت کے اجماع سے ثابت، ان صاحبوں میں سے بعض جری بہادروں نے اسے بھی غلط ٹھہرایا اور اسلام کی پیشانی پر کلف کا دھبہ لگایا فقیر کو حیرت ہے کہ ان بزرگواروں نے اس میں اپنا کیا فائدہ دینی یا دنیاوی سمجھا ہے۔

اے عزیز! ایمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط ہے اور آتش جاں سوز جہنم سے نجات ان کی الفت پر منوط، جو ان سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده الناس اجمعین ۔

تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اس کے ماں باپ اور اولاد سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح میں مشغول رہتا ہے اور جو بات اس کی خوبی اور تعریف کی سنتا ہے کیسی خوشی اور طیب خاطر سے اظہار کرتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحر نفی اوصاف کی فکر میں رہنا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جان برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس شخص کو تجھ سے الفت صادقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چیں بہ جبیں ہو اور اس کے محو کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان و کام احسان جس کے جمال جہاں آرا کی نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب؟ جسے اس کے مالک نے تمام جہاں کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب؟ جس نے اپنے تن پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب؟ جس نے تمہارے غموں میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو لعب میں مشغول، اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب و روز گریاں وملول۔

شب کہ اللہ جل جلالہ نے آسائش کیلئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے، اور جو محتاج

بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت میں ٹھنڈے زمانہ میں وہ معصوم بے گناہ پاک داماں عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب آرام سے منہ موڑ، جبین نیاز آستانہ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتش دوزخ سے بچا۔

جب وہ جان راحت کان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور " رب ھب لی امتی " فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا، لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ " امتی " فرماتے تھے، قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سایہ کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملک قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار دام آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا " نفسی نفسی اذھبوا الی غیری " کے کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوب غمگسار کام آئے گا، قفل شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اتاریں گے اور سر بسجود ہوکر " امتی " فرمائیں گے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

وائے بے انصافی، ایسے غم خوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور مدح و ستائش و نشر فضائل سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور دل کو ٹھنڈک دینا واجب، یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور ان روشن خوبیوں میں انکار کی شاخیں نکالے۔

مانا کہ ہمیں احسان شناسی سے حصہ نہ ملا، نہ قلب عشق آشنا ہے کہ حسن پسند یا احسان دوست، مگر یہ تو وہاں چل سکے جس کا احسان اگر نہ مانیئے، اس کی مخالف کیجئے تو کوئی مضرت نہ پہنچے اور یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا و عقبی میں کہیں ٹھکانا متصور، پھر اگر اس کے حسن و احسان پر والہ و شیدا نہ ہو تو اپنے نفع و ضرر کے لحاظ سے عقیدت رکھو۔

اے عزیز! چشم خرد میں سرمہ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ انکار نکال، پھر تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب و ملت کے عقلاء سے پوچھتا پھر کہ عشاق کا اپنے محبوب کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے اور غلاموں کو مولیٰ کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے، نشر فضائل و تکثیر مدائح اور ان کی خوبی حسن سن کر باغ باغ ہوجانا، جامے میں پھولا نہ سمانا، یا رد محاسن و نفی کمالات اور ان کے اوصاف حمیدہ

سے بہ انکار تکذیب پیش آنا، اگر ایک عاقل منصف بھی تجھ سے کہہ دے کہ نہ وہ دوستی کا مقتضی نہ یہ غلامی کے خلاف تو تجھے اختیار ہے ورنہ خدا ورسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار وجبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ، وہ تیرے اور تمام جہاں کی پیدائش سے پہلے ازل میں لکھ چکا" ورفعنا لك ذكرك" یعنی ارشاد ہوتا ہے: اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقہ اور زمینوں کے پردے تمہارے نام نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے، اشجار واحجار، آہو وسوسمار ودیگر جاندار واطفال شیرخوار ومعبودان کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبان فصیح وبیان صحیح تمہارا منشور رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اکناف عالم میں "لا اله الا الله محمد رسول الله" (جل جلاله وصلى الله تعالىٰ عليه وسلم) کا غلغلہ ہوگا، جز اشقیائے ازل ہر زرہ کلمہ شہادت پڑھتا ہوگا، مسبحان ملاء اعلیٰ کو ادھر اپنی تسبیح وتقدیس میں مصروف کروں گا، ادھر تمہارے محمود وردو مسعود کا حکم دوں گا، عرش وکرسی، ہفت اوراق سدرہ، قصور جناں، جہاں پر اللہ لکھوں گا، محمد رسول اللہ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اولوالعزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح وستائش اور جمال صورت وکمال سیرت ایسی تشریح وتوضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیص شان اور محو فضائل میں مشغول ہو تو میں قادر مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا، آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہل ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے، بے ساختہ پکار اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محو فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

خوبی روز بروز مترقی رہی، پھر اپنے مقصود سے تو یاس و ناامیدی کر لینا مناسب ہے ورنہ برب کعبہ ان کا کچھ نقصان نہیں، بالآخر ایک دن تو نہیں، تیرا ایمان نہیں۔

اے عزیز! سلف صالح کی روش اختیار کر اور ان کے قدم پر قدم رکھ، ائمہ دین کا وطیرہ ایسے معاملات میں دائما تسلیم وقبول رہا ہے، جب کسی ثقہ معتمد علیہ نے کوئی معجزہ یا خاصہ ذکر کر دیا، اسے مرحبا کہہ کر لیا اور حبیب جان میں بہ طیب خاطر جگہ دی، یہاں تک کہ اگر اپنے آپ احادیث میں اس کی اصل نہ پائی، قصور اپنی نظر کا جانا، یہ کبھی نہ کہا کہ غلط ہے، باطل ہے، کسی حدیث میں وارد نہیں، نہ یہی ہوا کہ جب حدیث سے ثبوت نہ ملا تھا اس کے ذکر سے باز رہتے بلکہ اسی طرح اپنی تصانیف میں اس ثقہ کے اعتماد پر اسے لکھتے آئے، اور کیوں نہ ہو، مقتضی عقل سلیم کا یہی ہے کہ

**فائدہ جلیلہ:** ۔ جب ہم اسے ثقہ معتمد علیہ مان چکے اور وقوع ایسے معجزے کا یا اختصاص ایسے خاصہ کا ذات پاک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعید نہیں کہ اس سے عجیب تر معجزات بہ تواتر حضور سے ثابت اور ان کا رب اس سے زیادہ پر قادر اور ان کے لئے اس سے بہتر خصائص بالقطع مہیا اور ان کی شان اس سے بھی ارفع واعلی، پھر انکار کی وجہ کیا ہے، تکذیب میں تو اس راوی سے ثقہ معتمد علیہ ہونا ثابت ہو چکا اور وثوق واعتماد اس کا بتاتا ہے کہ اگر من عند نفسہ کہہ دیتا، خدا اور رسول پر مفتری ہوتا۔ "ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا" (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے، مرتب) ان وجوہ پر نظر کر کے سمجھ لیجئے کہ بالضرور اس نے حدیث پائی، گو ہماری نظر میں نہ آئی۔ ہر چند کہ فقیر کا یہ دعوی اس شخص کے نزدیک بالکل بدیہی ہے جو خدمت سیر میں رہا اور اس راہ میں روش علماء کو مشاہدہ کیا مگر ناواقفوں کے افہام اور منکروں پر الزام کے لئے چند مثالیں بیان کرتا ہوں۔

اولا: جسم اقدس ولباس انفس پر مکھی نہ بیٹھنا، علامہ ابن سبع نے خصائص میں ذکر فرمایا علماء نے تصریح کی، اس کا راوی معلوم نہ ہوا اور باوجود اس کے بلانکیر اپنی کتابوں میں ذکر فرماتے آئے۔

شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے۔

و ان الذباب کان لا یقع علی جسدہ و لا ثیابہ ۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

مکھی آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر نہ بیٹھتی تھی۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

باب ذکر القاضی عیاض فی الشفاء والعراقی فی مولدہ ان من خصائصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان لا ینزل علیه الذباب وذکرہ ابن السبع فی الخصائص بلفظ انه لم یقع علی ثیابه ذباب قط وزاد ان من خصائصه ان القمل لم تکن یوذیه۔

قاضی عیاض نے شفاء میں اور عراقی نے اپنے مولد میں ذکر کیا کہ حضور کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ پر نہ بیٹھتی تھی، ابن سبع نے خصائص میں ان لفظوں سے ذکر کیا کہ مکھی آپ کے کپڑوں پر کبھی نہیں بیٹھتی اور یہ بھی زیادہ کیا کہ جوئیں آپ کو نہیں ستاتی تھیں۔

شیخ ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی میں فرماتے ہیں۔

ونقل الفخر الرازی ان الذباب کان لا یقع علی ثیابه و ان البعوض لا یمتص دمه۔

www.alahazratnetwork.org

رازی نے نقل کیا کہ مکھیاں آپ کے کپڑوں پر نہیں بیٹھتی تھیں اور مچھر آپ کا خون نہیں چوستے تھے۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں علماء کا وہ قول کہ اس کا راوی نہ معلوم ہوا، نقل کیا اور اس خاصہ کی نسبت لکھا کہ ایک کرامت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا کی اور اپنے نتائج افکار سے ایک رباعی لکھی کہ اس میں بھی اس خاصہ کی تصریح ہے اور بعض علمائے عجم نے اسی بنا پر کلمہ محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہوتے ہیں ایک لطیفہ لکھا کہ آپ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، لہذا یہ کلمہ پاک کلی نقطوں سے محفوظ رہا کہ وہ شبیہ مکھیوں کے ہیں۔

پھر اسی مضمون پر دوسری عبارت۔

عبارته برمته، ومن دلائل نبوته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الذبا ب کان لا یقع علی ثیابه هذا مما قاله ابن سبع الا انهم قالوا لا یعلم من روی هذه، والذباب واحده ذبابة قیل انه سمی به لانه کلما ذب اب ای کلما طرد رجع و هذا مما اکرمه اللہ به لانه طهره اللہ من جمیع الا قذار و هو مع استقذارہ قد یجیئ من مستقذر قیل وقد نقل مثلها عن ولی اللہ العارف به الشیخ عبد القادری

الکیلانی ولا بعد فیه لان معجزات الانبیاء قد تکون کرامة لاولیاء امته و فی رباعیه لی ۔

من اکرم مرسل عظیم حلا　　لم تدن اذبابة اذ ما حلا

ھذا عجب و لم یذق ذو نظر　　فی الموجودات من حلاه احلا

وتظرف بعض علماء العجم فقال محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس فیه حرف منقوط لان المعلوم ان النقط تشبه الذباب فصین اسمه ونعته کما قلت فی مدحه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

لقد ذب الذباب فلیس یعلو　　رسول اللہ محمودا محمد

و نقط الحرف یحکیه بشکل　　لذلک الخط عنه قد تجرد

ان کی مکمل عبارت یہ ہے: آپ کے دلائل نبوت سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ کے نہ تو ظاہری جسم پر بیٹھتی تھی اور نہ لباس پر، یہ ابن سبع نے کہا۔ محدثین نے کہا کہ اس کا راوی معلوم نہیں، اور ذباب کا واحد ذبابہ ہے، کہتے ہیں اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ اس کو جب بھی بھگایا جاتا ہے واپس آجاتی ہے، یہ کرامت آپ کو اس لئے عطا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاک رکھا تھا، شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ ہوتی ہے وہ بطور کرامت ولی کے ہاتھ سے سرزد ہو جاتی ہے اور میں نے (خفاجی) ایک رباعی کہی ہے۔

آپ بزرگ ترین عظیم مٹھاس والے رسول ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی مٹھاس کے باوجود مکھی آپ کے قریب نہ جاتی تھی اور کسی بھی صاحب نظر نے موجودات میں آپ کی مٹھاس سے زیادہ مٹھاس نہ چکھی۔

اور بعض علماء نے کہا کہ "محمد رسول اللہ" میں کوئی نقطہ نہیں ہے اس لئے کہ نقطہ مکھی کے مشابہ ہوتا ہے، لہذا عیب سے بچانے کے لئے آپ کی تعریف میں یہ کہا ہے۔

بلاشبہ اللہ نے مکھیوں کو آپ سے دور کر دیا تو آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی ہے، اللہ کے رسول محمود و محمد ہیں اور حروف کے نقطے جو شکل میں مکھی کی طرح ہیں، ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے آپ کو محفوظ رکھا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ثانیا۔ ابن سبع نے حضور کے خصائص میں کہا: جُوں آپ کو ایذا نہ دیتی علامہ سیوطی نے خصائص کبرے میں اسی طرح ابن سبع سے نقل کیا اور برقرار رکھا۔ کما مر

اور ملا علی قاری شرح شمائل میں فرماتے ہیں:۔

ومن خواصه ان ثوبه لم یقمل

ثالثا۔ ابن سبع نے فرمایا جس جانور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوتے عمر بھر ویسا ہی رہتا اور حضور کی برکت سے بوڑھا نہ ہوتا،

علامہ سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں

باب قال ابن سبع من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کل دابة رکبها بقیت علی القدر الذی کانت علیه ولم تهرم ببرکته ۔

ابن سبع نے کہا کہ آپ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ جس جانور پر سوار ہوتے تو وہ عمر بھر ویسا ہی رہتا اور آپ کی برکت کے باعث بوڑھا نہ ہوتا،

رابعاً۔ امام ابو عبد الرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اکابر اعیان مأتہ ثالثہ سے ہیں حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حکایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں۔

اس حدیث کو بیہقی نے موصولاً مسند روایت کیا اور علامہ خفاجی نے اکابر علماء مثل ابن بشکوال وعقیلی وابن جوزی وسہیلی سے اس کی تضعیف نقل کی یہاں تک کہ ذہبی نے تو میزان الاعتدال میں موضوع ہی کہہ دیا، بایں ہمہ خود علامہ خفاجی فرماتے ہیں جیسا بقی بن مخلد وغیرہ ثقات نے اسے ذکر کیا اور حضور والا کی شان سے بعید نہیں تو اس کا انکار کس وجہ سے کیا جائے۔

وهذا نصه ملتقطا وحکی بقی بن مخلد ابوعبد الرحمن القرطبی مولده فی رمضان سنة احدی وما ئتین و توفی سنة ست و سبعین وما ئتین عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها قالت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یری فی الظلمة کما یری فی الضوء وفی روایته کما یری فی النور ولا شك انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان کامل الخلقة قوی الحواس فوقوع مثل هذا منه غیر بعید وقد رواه الثقات کابن مخلد هذا فلا وجه لا نکا ره ۔

بقی بن مخلد ابو عبد الرحمٰن قرطبی نے کہا (رمضان ۲۰۱ھ تا ۲۷۶ھ) عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاریکی میں دیکھا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے جس طرح کہ روشنی میں دیکھتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کامل الخلقۃ ،قوی الحواس تھے تو آپ سے اس کیفیت کا وقوع بعید نہیں پھر اس کو ثقات نے روایت کیا ہے لہذا اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

**خامسا**۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،اس سب سے زیادہ یہ ہے کہ باوجود حدیث شدید الضعف وغیر متمسک ہونے کے احیاء والدین، وسعت قدرت وعظمت شان رسالت پناہی پر نظر کرکے گردن تسلیم جھکائی اور سوا سلمنا وصدقنا، کچھ بن نہ آئی۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا، حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب عقبہ حجون پر گزر ہوا، حضور اشکبار ورنجیدہ ومغموم ہوئے، پھر تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے چہرہ بشاش تھا اور لب تبسم ریز، میں نے سبب پوچھا، فرمایا: میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور خدا سے عرض کیا کہ انہیں زندہ کردے، وہ قبول ہوئی اور وہ زندہ ہوکر ایمان لائیں اور پھر قبر میں آرام کیا۔

www.alahazratnetwork.org

اخرج الخطیب عن عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : حج بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر بی عقبۃ الحجون وھو باك حزین مغتم ثم ذھب وعاد وھو فرح متبسم فسألت فقال ذھبت الی قبرامی فسألت اللہ ان یحییھا فأمنت بی وردھا اللہ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام جلال الدین سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں، اس کی سند میں مجاہیل ہیں اور سہیلی نے ام المؤمنین سے احیائے والدین ذکر کرکے کہا، اس کے اسناد میں مجہولین ہیں اور حدیث سخت منکر اور صحیح کے معارض:

ففی مجمع بحار الانوار وح احی ابوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی امنا بہ قال فی اسناد ہ مجاھیل وانہ ح منکر جدا یعارضہ ما ثبت فی الصحیح ۔

بایں ہمہ اسی مجمع البحار میں لکھتے ہیں؛

وفی المقاصد الحسنۃ وما احسن ما قال ۔

حبا اللہ النبی مزید فضل علی فضل وکان بہ رؤفا

فاحیی امہ و کذا اباہ   لا یمان بہ فضلا لطیفا
نسلم فالقدیم بذا قدیر   وان کان الحدیث بہ ضعیفا

حاصل یہ کہ مقاصد میں ہے وہ کیا خوب کہا۔ خدا نے نبی کو فضل پر فضل زیادہ عطا فرمائے اوران پر نہایت مہربان تھا پس ان کے والدین کو ان پر ایمان لانے کیلئے زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قدیم تو اس پر قدرت رکھتا ہے اگر چہ جو حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ضعیف ہے۔

اے عزیز! سنا تو نے؟ یہ ہے طریقہ ارا کین دین متین واساطین شرع متین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت میں نہ یہ کہ جو معجزہ خاصہ حضور کا احادیث صحیحہ سے ثابت اور اکابر علماء برابر اپنی تصانیف معتبرہ ومستندہ میں جن کا اعتبار واستناد آفتاب نیمروز سے روشن تر ہے، بلانکیر ومنکر اس کی تصریح کرتے آئے ہوں اور اس کے ساتھ عقل سلیم نے ان پر وہ دلائل ساطعہ قائم کئے ہوں جن پر کوئی حرف نہ رکھ سکے بایں ہمہ اس سے انکار کیجئے اور حق ثابت کے رد پر اصرار، حالانکہ نہ ان حدیثوں میں کوئی سقم مقبول وجرح معقول واردنہ ان ائمہ کے مستند باد لائل معتمد ہونے میں کلام کرسکو، پھر اس مکابرہ کج بحثی اور تحکم وزبردستی کا کیا علاج، زبان ہر ایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کو رات کہہ دے یا شمس کو ظلمات۔

آخر تم جو انکار کرتے ہو تو تمہارے پاس بھی کوئی دلیل ہے؟ یا فقط اپنے منہ سے کہہ دینا، اگر بفرض محال جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئیں نامعتبر ہوں اور جن جن علماء نے اس کی تصریح فرمائی انہیں بھی قابل اعتماد نہ مانو اور جو دلائل قاطعہ اس پر قائم ہوئے وہ بھی صالح التفات نہ کہے جائیں، تاہم انکار کا کیا ثبوت اور وجود سایہ کا کس بنا پر، اگر کوئی حدیث اس بارے میں آئی ہو تو دکھاؤ یا گھر بیٹھے تمہیں الہام ہوا ہو تو بتاؤ، مجرد ماومن پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے۔

ع   چہ نسبت خاک را با عالم پاک

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف واحسن، وہ انسان ہیں مگر ارواح وملائکہ سے ہزار درجہ الطف۔ وہ خود فرماتے ہیں: " لست مثلکم " میں تم جیسا نہیں رواہ الشیخان، و یروی لست کھیئتکم، میں تمہاری ہیئت پر نہیں، ویروی ایکم مثلی، تم

میں کون مجھ جیسا ہے۔

آخر علامہ خفاجی کو فرماتے سنا: آپ کا بشر ہونا اور نور درخشندہ ہونا منافی نہیں کہ اگر سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں پھر اس خیال فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے ان کا بھی ہوگا تو ثبوت سایہ کا قائل ہونا عقل وایمان سے کس درجہ دور پڑتا ہے۔

محمد بشر لا کالبشر

بل هو یاقوت بین الحجر

صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی اٰله و صحبه اجمعین ۔

**القائے جواب:** ۔ایقاظ دفع بعض اوہام وامراض میں، اس مقام پر باوجودیکہ قلب بحمداللہ غایت اطمینان وتسلیم پر تھا مگر مرتبہ کاوش وتنقیح میں بوسوسہ ایک خدشہ ذہن ناقص میں گزرا تھا یہاں تک کہ حق جل جلالہ نے اپنے کرم عمیم سے فقیر کو اس کا جواب القاء فرمایا جس سے چشم تصور کو نور اور دل منتظر کو سرور حاصل ہوا، الحمد اللہ علی ما اولی الصلوۃ السلام علی ھذا المولی فاقول و باللہ التوفیق ۔

www.alahazratnetwork.org

## مقدمۂ اولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

WWW.NAFSEISLAM.COM

احادیث صحیحہ سے ثابت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور رسالت میں نہایت ادب و وقار سے سر جھکائے، آنکھیں نیچے کئے بیٹھے رعب جلال سلطانی ان کے قلوب صافیہ پر ایسا مستولی ہوتا کہ اوپر نگاہ اٹھانا ممکن نہ تھا۔

مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم حدیبیہ کے طویل قصے میں روایت کرتے ہیں کہ عروہ اصحاب نبی کو گھور رہا تھا، اس نے کہا کہ بخدا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی ناک سنکی تو کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں پڑی اور اس نے اپنے چہرہ پر ملی اور اپنے جسم پر لگائی، جب آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ماننے میں جلدی کی، جب آپ وضو فرماتے تو وہ وضو کا پانی لینے پر لڑنے کی قریب ہوجاتے، اور جب گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف نگاہ نہ کر پاتے تھے، تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ آیا اور کہا میں قیصر وکسری ونجاشی کے درباروں میں آیا مگر ایسا کوئی بادشاہ نہ دیکھا جسکی

تعظیم اسکے ساتھی ایسے کرتے ہوں جیسی محمد کی ان کے صحابی کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے حلیہ شریف میں اکثر اکابر صحابہ سے حدیثیں وارد ہیں کہ وہ نگاہ بھر کر نہ دیکھ سکتے بلکہ نظر اوپر نہ اٹھاتے کماسیأتی، بلکہ اس معنی میں کسی حدیث کے ورود کی بھی حاجت کیا تھی، عقل سلیم خود گواہی دیتی ہے کہ ادنی ادنی نوابوں اور والیوں کے حاضرین دربار ان کے ساتھ کس ادب سے پیش آتے ہیں، اگر کھڑے ہیں تو نگاہ قدموں سے تجاوز نہیں کرتی، بیٹھے ہیں تو زانو سے آگے قدم نہیں رکھتے، خود اس حاکم سے نگاہ چار نہیں کرتے، پس وپیش یا دائیں بائیں دیکھنا تو بڑی بات ہے حالانکہ اس ادب کو صحابہ کے ادب سے کیا نسبت، ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ گراں تھا اور دربار اقدس کی حضوری ان کے نزدیک ملک السموات و الارض کا سامنا، اور کیوں نہ ہوتا کہ خود قرآن عظیم نے انہیں صدہا جگہ کان کھول کر سنادیا کہ ہمارا اور ہمارے محبوب کا معاملہ واحد ہے، اس کا مطیع ہمارا فرمانبردار، اور اس کا عاصی ہمارا گنہگار، ان سے الفت ہمارے ساتھ محبت، اور ان سے رنجش ہم سے عداوت، ان کی تکریم ہماری تعظیم، اور ان کے ساتھ گستاخی ہماری بے ادبی، لہذا جب ملازمت والا حاصل ہوئی، قلب ان کے خوف خدا سے ممتلی اور گردنیں خم اور آنکھیں نیچی اور آوازیں پست اور اعضاء ساکن ہوجاتے ہیں، ایسی حالت میں نظر ایں وآں کی طرف کب ہوسکتی ہے جو سایہ کے عدم یا وجود کی طرف خیال جائے اور بالضرور ایسے سراپا ادب، ہمہ تن تعظیم لوگوں کی نگاہ اپنے عرش پائے گاہ کی طرف بے غرض مہم نہ ہوگی، اس حالت میں نفس کو اس مقصود کی طرف توجہ ہوگی، مثلاً نظارہ جمال باکمال، یا حضور کا مطالعہ افعال واعمال، تاکہ خود ان کا اتباع کریں اور غائبین تک روایت پہونچائیں کہ وہ حاملان شریعت اور راویان ملت اور حاضری دربار اقدس سے ان کی غرض اعظم یہی تھی، جب نگاہ اس رعب وہیبت اور اس ضرورت وحاجت کے ساتھ اٹھے تو عقل گواہ ہے کہ ایسی حالت میں ادھر ادھر دھیان نہیں جائے گا کہ قامت اقدس کا سایہ ہمیں نظر نہ آیا، آخر نہ سنا کہ ایک ان کا نماز میں مصروف ہونا، تکبیر کیساتھ دونوں جہان سے ہاتھ اٹھانا، کوئی چیز سامنے گزرے، اطلاع نہ ہوتی اور کیسا ہی شور وغوغا ہو، کان تک آواز نہ جاتی یہاں تک کہ مسلم بن یسار، کہ تابعین میں ہیں نماز پڑھتے تھے مسجد کا ستون گر پڑا، لوگ جمع ہوئے شور وغوغا ہوا، انہیں مطلق خبر نہ ہوئی، یہی حالت صحابہ کی حضور رسالت میں تھی اور

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

دربار نبوت میں بارگاہ عزت باری۔

اے عزیز! زیادہ خوض بے کار ہے، تو اپنے ہی نفس کی طرف رجوع کر اگر کسی مقام پر عالم رعب وہیبت میں تیرا گزرا ہوا ہو، وہاں جو کچھ پیش نظر نہیں آتا ہے اسے بھی اچھے طور پر ادراک کامل نہیں کرسکتا، نہ امر معدوم کی طرف خیال کیا جائے کہ مثلاً اگر تجھے کسی والی ملک سے ایسی ضرورت پیش آئے جس کی فکر تجھے دنیا ومافیہا پر مقدم ہو اور اس کے دربار تک رسائی کرکے اپنا عرض حال کرے تو تجھے اول تو رعب سلطانی، دوسرے اپنی اس ضرورت کی طرف قلب کو نگرانی ہر چیز کی طرف توجہ سے مانع ہوں گے، پھر اگر تو واپس آئے اور تجھ سے سوال ہو، وہاں دیواروں میں سنگ موسیٰ تھا یا سنگ مرمر اور تخت کے پائے سیمیں تھے یا زریں اور مسند کا رنگ سبز تھا یا سرخ؟ ہرگز ایک بات کا جواب نہ دے سکے گا بلکہ خود اسی بات کو پوچھا جائے گا کہ بادشاہ کا سایہ تھا یا نہ تھا، تو اگر اس قیاس پر کہ سب آدمیوں کیلئے ظل ہے، ہاں کہہ دے مگر اپنے معائینے سے جواب نہ دے سکے گا۔

www.alahazratnetwork.org

صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو اول روز ملازمت سے تا آخر حیات جو کیفیت رعب وہیبت کی طاری رہی، ہماری عقول ناقصہ اس کی مقدار کے ادراک سے بھی عاجز ہیں پھر ان کی نظر اوپر اٹھ سکتی اور چپ وراست دیکھ سکتی کہ سائے کے عدم یا وجود پر اطلاع ہوتی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**ثم اقول:۔** اپنے نفس پر قیاس کرکے گمان نہ کرنا چاہئے کہ بعد مرور زمان وتکرر حضور کے ان کی حالت میں کمی ہو جاتی بلکہ بالیقین روز بہ روز زیادہ ہوتی ہے کہ باعث اس پر دو امر ہیں، ایک خوف کہ اس عظمت کے تصور سے پیدا ہو جو اس سلطان دو عالم کو بارگاہ ملک السموات والارض جل جلالہ میں حاصل ہے، دوسری محبت ایمانی کہ مستلزم خشوع کو اور منافی جرأت وبے باکی اور یہ ظاہر کہ جس قدر دربار والا میں حضوری زائد ہوتی، یہ دونوں امر جو اس پر باعث ہیں بڑھتے جاتے، حضور کے اخلاق وعادات اور رحمت والطاف معائنے میں آتے، حسن واحسان کے جلوے ہر دم لطف تازہ دکھاتے، قرآن آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا اور طرح طرح سے اس بارگاہ کے آداب سکھاتا کہ۔

آداب بارگاہ۔ ہمارا ان کا معاملہ واحد ہے، جو ان کا غلام ہے وہ ہمارا قائد ہے، ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل حبط ہو جاتے ہیں، انہیں نام لے کر پکارنے والے سخت

سزائیں پاتے ہیں، اپنے جان ومال کا انہیں مالک جانو، ان کے حضور زندہ بدست مردہ ہو جاؤ، ہمارا ذکر ان کی یاد کے ساتھ ہے، ان کا ہاتھ بعینہ ہمارا ہاتھ ہے، ان کی رحمت ہماری مہر، ان کا غضب ہمارا قہر، جس قدر ملازمت زیادہ ہوتی حضور کی عظمت ومحبت ترقی پاتی اور وہ حال مذکور یعنی خشوع وخضوع ورعب ہیبت روز افزوں کرتی قال تعالیٰ زادتھم ایمانا اور ایمان حضور کی تعظیم اور محبت کا نام ہے کما لا یخفی۔

## مقدمۂ ثانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پر ظاہر کہ آدمی بلاوجہ کسی بات کے درپے تفتیش نہیں ہوتا اور جو بات عام وشامل ہوتی ہے اور تمام آدمی اس میں یکساں کسی شخص میں بالقصد اس کی طرف غور نہیں کرتا، مثلاً ہر ہاتھ کی پانچ انگلیاں ہونا ایک امر عام ہے لہذا بلا سبب کسی آدمی کی انگلیوں کو کوئی شخص اس مقصد سے نہیں دیکھتا کہ اس کی انگلیاں پانچ ہیں یا کم، ہاں پہلے سے سن رکھا ہو کہ زید کی انگلیاں چار ہیں یا چھ تو اس صورت میں البتہ بقصد مذکور نظر کی جائے گی، اسی طرح سایہ ایک امر عام شامل ہے اگر بعض آدمیوں کا سایہ پڑتا اور بعض کا نہیں تو البتہ بیشک خیال جانے کی بات تھی کہ دیکھیں حضور کے بھی سایہ ہے یا نہیں، نہ اس سے کوئی امر دینی مثل اتباع واقتداء کے متعلق تھا کہ اس کے خیال سے بالقصد اس طرف لحاظ کیا جاتا، ہاں ایسی صورت میں ادراک کا طریقہ یہ ہے بے قصد وتوجہ خاص نظر پڑ جائے اور وہ صورت بعد تکرار مشاہدہ ذہن میں منقش اور مثل مرئیات قصد یہ کہ خزانہ خیال میں مخزون ہو جائے، مثلاً زید کہ ہمارا دوست ہے ہم اپنے مشاہدے کی رو سے بتا سکتے ہیں کہ اس کے ہر ہاتھ کی انگلیاں پانچ ہیں اگرچہ ہم نے کبھی اس قصد سے اس کے ہاتھوں کو نہیں دیکھا ہے مگر ہم نے اس کے ہاتھوں کو بارہا دیکھا ہے، وہ صورت خزانہ میں محفوظ ہے نفس اسے اپنے حضور حاضر کر کے بتا سکتا ہے لیکن ہم مقدمہ اولی میں ثابت کر آئے ہیں کہ یہ طریقہ ادارک وہاں معدوم تھا کہ رعب وہیبت اور امور مہمہ کی طرف توجہ اور حضور کے استماع اقوال ومطالعہ افعال ہمہ تن صرف ہمت اور نگاہ کا بسبب غایت ادب وخوف الٰہی کے اپنے زانو وپشت پا سے تجاوز نہ کرنا، اس ادراک بلا قصد سے منع قوی تھا علی الخصوص کسی شی کا عدم کہ وہ تو کوئی امر محسوس نہیں جس پر بے ارادہ بھی نگاہ پڑ جائے

اورنفس اسے یادرکھے یہاں تو جب تک خیال نہ کیا جائے علم عدم حاصل نہ ہوگا،آدمی جب ایسے مقام رعب وہیبت اور قلب کی مشغولی ومشغوفی میں ہوتا ہے تو کسی چیز کی عدم رویئت سے اس کے عدم پر استدلال نہیں کرتا اور جب اذہان میں بنا برعادت اس کا عموم وشمول متمکن ہوتا ہے تو برخلاف عادت اس کے معدوم ہونے کی طرف خیال نہیں جاتا بلکہ اس سے اگرتفتیش کی جائے اوراس امر کی طرف خیال دلایا جائے تو خواہ مخواہ اس کا گمان اس طرف مسارعت کرتا ہے کہ جب یہ امر عام ہے تو ظاہراً یہاں بھی ہوگا،میرا نہ دیکھنا کچھ نہ ہونے پر دلیل نہیں،میری نظر میں نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ اول میری نگاہ ادھرادھر نہ اٹھتی تھی اور جواٹھی بھی تو ہزار رعب وہیبت اور نفس کے امور دیگر کی طرف صرف ہمت کے ساتھ ایسی حالت میں کیسے کہہ سکوں کہ تھا کہ نہ تھا۔

**ثم اقول**۔یہ کیفیت تواس وقت کی تھی جب صحابہ کرام حضور سے ملاقی ہوتے اور جوہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوتے تو وہاں باوجود ان وجوہ کے ایک وجہ اور بھی تھی کہ غالباوقات صحابہ کرام کوآگے چلنے کاحکم ہوتااور حضوران کے پیچھے چلتے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ترمذی نے شمائل کی حدیث طویل میں حضرت ہندبن ابی ہالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا "یسوق اصحابہ" یعنی حضور والا صحابہ کرام کواپنے آگے چلاتے،امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا:

مارأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یطأ عقبہ رجلان ۔

حاصل یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ دوآدمی بھی حضور کے پیچھے چلے ہوں۔

جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یمشون امامہ و یکون ظھرہ للملائکۃ

اصحاب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آگے چلتے اوپشت اقدس فرشتوں کے لئے چھوڑتے۔

دارمی نے بہ اسناد صحیح مرفوعا روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

خلوا ظھری للملائکۃ ۔میری پیٹھ فرشتوں کے لئے چھوڑدو،

بالجملہ ہماری اس تقریر سے جو بالکل وجدانیات پر مشتمل ہے کہ کوئی شخص اگر مکابرہ نہ کرے بالیقین اس کا دل ان سب کیفیات کے صدق پر گواہی دے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ ظاہراً اکثر صحابہ کرام کا خیال اس طرف نہ گیا اور اس معجزے کی انہیں اطلاع نہ ہوئی اور اگر بر سبیل تنزل ثابت ومبرہن ہوجانا نہ مانئے تو ان تقریروں کی بنا پر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ عدم اطلاع کا احتمال قوی ہے، قوت بھی جانے دو اتنا ہی سہی کہ شک واقع ہوگیا، پھر یہی استدلال منکر کہ اگر ایسا ہوتا تو مثل حدیث ستون حنانہ مشہور ومستفیض ہوتا، کب باقی رہا، خصم کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے عدم شہرت بسبب عدم اطلاع کے ہو۔ کما ذکرنا و باللہ التوفیق۔

## مقدمۂ ثالثہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری تنقیح سابق سے لازم نہیں آتا کہ بالکل کسی کو اس معجزے پر اطلاع نہ ہو اور کوئی اسے روایت نہ کرے، صغیر السن بچوں کو بعض اوقات اس قسم کی جرائتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ اسی طریقہ سے جو ہم نے مقدمہ ثانیہ میں ذکر کیا ادراک کرسکتے ہیں اسی سبب سے اکثر احادیث حلیہ شریفہ ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشتہر ہوئیں نہ اکابر صحابہ سے، ترجمہ ابن ابی ہالہ میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں۔

وکان ربیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخا لفاطمۃ وخال الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم فکان لصغرہ یتشبع من النظر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویدیم النظر لوجھہ لکونہ عندہ داخل بیتہ فلذا اشتہر وصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنہ دون غیرہ من کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہم لکبرھم کانوا یھابون اطالۃ النظر الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاحاط بہ نظرہ احاطۃ الھالۃ بالبدر و الاکمام بالتمر ھنیئا لہ مع ان ماقالہ قطرۃ من بحر۔

اور ہر ذی علم جانتا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانۂ نبوت میں صغیر السن تھے اور ان کا شمار بہ اعتبار عمر اصاغر صحابہ میں ہے اگرچہ بہ برکت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقاہت میں اکثر شیوخ صحابہ پر مقدم تھے۔

و علی تفنن عاشقیہ بوصفہ یفنی الزمان و فیہ مالم یوصف

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

## مقدمۂ رابعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابۂ کرام میں ہزاروں ایسے ہیں جنہیں طول صحبت نصیب نہ ہوا اور بہت ایسے ہیں جنہوں نے سوائے مجامع عظیم کے شرف زیارت نہ پایا، غیر مدینہ کے گروہ کے گروہ حاضر ہوتے اور عرصۂ قلیلہ میں واپس جاتے، ایسی صورت اور مجمع کی کثرت میں موقع سایہ پر نظر اور اس کے ساتھ عدم سایہ کی طرف خیال جانا کیا ضرور، ظاہر ہے کہ مجمع میں سایہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہوتا اور کسی شخص خاص کی نسبت امتیاز کرنا کہ اس کے لئے ظل ہے یا نہیں، دشوار ہوتا ہے، علاوہ بریں یہ کس نے واجب کیا کہ ان اوقات پر حضور والا دھوپ یا چاندی میں جلوہ فرما ہوں، کیا مدینہ طیبہ میں سایہ دار مکان نہ تھے یا مسجد شریف کہ اکثر وہیں تشریف رکھتے، بے سقف تھی۔

www.alahazratnetwork.org

احادیث سے ثابت کہ سفر میں صحابہ کرام حضور کے لئے سایہ دار پیڑ چھوڑ دیتے اور جو کہیں سایہ نہ ملا تو کپڑے وغیرہ کا سایہ کر لیا جیسا کہ روز قدوم مدینہ طیبہ سیدنا ابی بکر الصدیق اور حجۃ الوداع میں واقع ہوا اور قبل از بعثت تو ابر سایہ کے لئے متعین تھا ہی، جب چلتے ساتھ چلتا اور جب ٹھہرتے ٹھہر جاتا، اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے غلام میسرہ نے فرشتوں کو سر اقدس پر سایہ کرتے دیکھا اور سفر شام میں آپ کسی حاجت کو تشریف لے گئے تھے، لوگوں نے پیڑ کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور دھوپ میں بیٹھ گئے، سایہ حضور پر جھک گیا، بحیرِ عالم نصاری نے کہا دیکھو سایہ ان ان کی طرف جھکتا ہے اور بعض اسفار میں ایک درخت خشک و بے برگ کے نیچے جلوس فرمایا، فوراً زمین حضور کے گرد کی سبزہ زار ہوگئی اور پیڑ ہرا ہوگیا شاخیں اسی ساعت بڑھ گئیں اور اپنی کمال بلندی کو پہونچ کر سائے کے لئے حضور پر لٹک گئیں، چنانچہ یہ سب حدیثیں کتب سیر میں تفصیلاً مذکور ہیں۔

اب نہ رہے مگر وہ لوگ جنہیں طول صحبت روزی نہ ہوا اور حضور کو آفتاب یا ماہتاب یا چراغ کی روشنی میں ایسی حالت میں دیکھا کہ مجمع بھی کم تھا اور موقع سایہ بالقصد نظر بھی کی اور ادراک کیا کہ جسم انور ہمسائیگی سایہ سے دور ہے اور ظاہر ہے کہ ان سب کا احساس وانکشاف

جن لوگوں کے لئے ہوا ہے وہ بہت کم ہیں، پھر اس طائفہ قلیلہ سے یہ کیا ضرور ہے کہ ہر شخص یا اکثر اس معجزے کو روایت کرتے، ہم نہیں تسلیم کرتے کہ مجرد خرق عادت باعث توفر دواعی نقل جمیع یا اکثر حاضرین ہے۔

خادم حدیث پر کالشمس فی نصف النہار روشن کہ صدہا معجزات قاہرہ حضور سے غزوات واسفار ومجامع عامہ میں واقع ہوئے کہ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں نے ان پر اطلاع پائی مگر ان کی ہم تک نقل صرف آحاد سے پہنچی۔

واقعۂ حدیبیہ میں انگشتان اقدس سے پانی کا دریا کی طرح جوش مارنا اور چودہ پندرہ سو آدمی کا علی اختلاف الروایات اسے پینا اور وضو کرنا اور بقیہ توشہ کو جمع کرنا اور اس سے لشکر کے سب برتن بھر دینا اور اسی قدر باقی بچ رہنا، ایسے معجزات میں ہیں اور بالضرور چودہ پندرہ سو آدمی سب کے سامنے اس کا وقوع ہوا اور سب نے اس پر اطلاع پائی مگر ان میں سے چودہ نے بھی اسے روایت نہ فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

فقیر نے کتب حاضرۂ احادیث خصوصاً وہ کتابیں سیر وفضائل کی جن کا موضوع ہی اس قسم کی باتوں کا تذکرہ ہے مانند شفائے قاضی عیاض وشرح خفاجی و مواہب لدنیہ وشرح زرقانی ومدارج النبوۃ وخصائص کبری علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ مطالعہ کیں، پانچ سے زیادہ راوی اس واقعے کے نہ پائے، اسی طرح رد شمس یعنی غروب ہو کر سورج کا لوٹ آنا اور مغرب سے عصر کا وقت ہو جانا جو غزوۂ خیبر میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے لئے واقع ہوا کیسی عجیب بات ہے کہ عدم ظل کو اس سے اصلاً نسبت نہیں اور اس کا وقوع بھی ایک غزوہ میں ہوا کما ذکرنا اور تعداد لشکر خیبر کی سولہ سو، بالضرور یہ سب حضرات اس پر گواہ ہوں گے کہ ہر نمازی مسلمان خصوصاً صحابہ کرام کو بہ غرض نماز آفتاب کے طلوع وغروب وزوال کی طرف لاجرم نظر ہوتی ہے۔

توراۃ میں وصف اس امت مرحومہ کا رعاۃ الشمس کیساتھ وارد ہوا، کما رواہ ابو نعیم عن کعب الاحبار عن سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام یعنی آفتاب کے نگہبان کہ اس کے تبدل احوال اور شروق وافول وزوال کے جویاں وخبر گیراں رہتے تھے، جب آفتاب نے غروب کیا ہوگا بالضرور تمام لشکر نے نماز کا تہیہ کیا ہوگا، دفعۃً شام سے دن ہوگیا اور

خورشید الٹے پاؤں آیا، کیا ایسے عجیب واقعہ کو دریافت نہ کیا اور نہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس کے حکم سے لوٹا ہے جسے قادر مطلق کی نیابت مطلقہ اور عالم علوی میں دست بالا حاصل ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لیکن اس کے سوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ اتنی بڑی جماعت سے دو چار آدمیوں نے اور بھی اس معجزے کو روایت کیا ہو تو نشان دیں۔

بالجملہ۔ یہ حدیث واہبہ ہے جس کی بنا پر ہم عقل ونقل واتباع حدیث وعلماء کو ترک نہیں کر سکتے، کیا یہ اکابر اس قدر نہ سمجھے تھے، انہوں نے دیدہ ودانستہ خدا اور رسول پر افتراء گوارا کیا۔ لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم، بلکہ جب ایک راوی اس حدیث عدم ظل کے ذکوان ہیں اور وہ خود صالح سمان زیات ہوں یا ابو عمر مدنی مولائے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تردد فیہ الزرقانی، بہر تقدیر تابعی ثقہ معتمد علیہ ہیں، کما ذکرہ ایضا د...... اور تابعین وعلمائے ثقات اہل ورع واحتیاط سے مظنون یہی ہے کہ غالب حدیث کو مرسلا اسی وقت ذکر کریں گے جب انہیں شیوخ وصحابہ کثیرین سے اسے بنکرمرتبہ قرب ویقین حاصل کرلیا ہو۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ درصورت اسناد صدق وکذب سے اپنے آپ کو غرض نہ رہی، جب ہم نے کلام کو اس کی طرف نسبت کردیا جس سے سنا ہے تو بری الذمہ ہو گئے بخلاف اس کے کہ اس کا ذکر ترک کریں اور خود لکھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا، ایسا فرمایا، اس صورت میں بار اپنے سر پر رہا تو عالم ثقہ متورع محتاط، بے کثرت سماع و اطمینان کلی قلب کے ایسی بات سے دور رہے گا اس طور پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سایہ نہ ہونا بہت صحابہ نے دیکھا اور ان سب سے ذکوان کو سماع حاصل ہوا اگر چہ ان کی روایات ہم تک نہیں پہونچیں۔

## (۶) خواب میں حضور کا دیدار واقعی ہوتا ہے

۲۸۴۲۔ **عن** انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من رأنی فی المنام فقد رانی ، فان الشیطان لا یتمثل بی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔

۲۸۴۳۔ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فقد رای الحق ، فان الشیطان لا یتزیابی ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔

۲۸۴۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فقد رای الحق ، فان الشیطان لا یتکوننی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۴۵۔ **عن** ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فی المنان فسیرانی فی الیقظۃ و لا یتمثل الشیطان بی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۲۸۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا، ۱۰۳۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ ۵۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۳۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۷۲/۸
المستدرک لحاکم ۴۳۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ۱۲۵/۱

۲۸۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا ، ۱۰۳۶/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲

۲۸۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸۱/۷
دلائل النبوۃ للبیھقی، ۴۵/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۸/۷

۲۸۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۶/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۷/۱۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸۲/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۲۷/۱۲

نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔ ۱۲م

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس معنی میں احادیث متواتر ہیں، مگر ازآنجا کہ حالت خواب میں ہوش وحواس عالم بیداری کی طرح ضبط وتیقظ پر نہیں ہوتے، لہذا خواب میں جو ارشاد سنے مثل سماع بیداری مورث یقین نہیں ہوتا۔ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو ارشادات بیداری میں ثابت ہو چکے ان پر عرض کریں، اگر ان سے مخالفت نہیں فبہا، سواء و جد مطابقة الصریح اولا، ایسی حالت میں اس ارشاد کا ماننا چاہیئے اور مخالفت ہے تو یقین کریں گے کہ صاحب خواب کے سننے میں فرق ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق فرمایا، اور بوجہ تکدر حواس کہ اثر خواب ہے اس کے سننے میں غلط آیا جیسے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے مے کشی کا حکم دیتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور نے مے کشی سے نہی فرمائی، تیرے سننے میں الٹی آئی۔ اس امر میں فاسق ومتقی برابر ہیں، نہ متقی کا سماع واجب الصحۃ نہ فاسق کا بیان یقینی الکذب، بلکہ ضابطہ مطلقا یہی ہے جو مذکور ہوا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۲۴

## (۷) سفر معراج کی تفصیل

۲۸۴۶۔ **عن** ابی هرير رضی الله تعالیٰ عنه او غيره ، شك ابو جعفر فی قول الله عزوجل " سبحان الذی اسری بعبده ليلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنريه من آياتنا انه هو السميع البصير " قال : جاء جبرئيل عليه الصلوة و السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه عليه وسلم ومعه مكائيل عليه الصلوة والسلام فقال جبرئيل لميكائيل : ائتنی بطست من ماء زمزم كيما اطهر قلبه ، و اشرح له صدره ، قال : فشق عن بطنه ، فغسله ثلاث مرات ، و اختلف اليه ميكائيل بثلاث طسات من ماء زمزم ، فشرح صدره ، و نزع ما كان

---

۲۸۴۶۔ التفسير لابن جرير، سورة الاسراء، ۶/۹

فیہ من غل ، وملأہ حلما و علما و ایمانا و یقینا و اسلاما ، و ختم بین کتفیہ بخاتم النبوۃ ۔ ثم اتاہ بفرس فحمل علیہ کل خطوۃ منہ منتھی طرفہ و اقصی بصرہ ، قال : فسار و سار معہ جبرئیل علیہ السلام ، فأتی علی قوم یزرعون فی یوم یحصدون فی یوم کلما حصدوا عاد کما کان ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا جبرئیل ! ما ھذا ؟قال: ھؤلاء المجاھدون فی سبیل اللہ ، تضاعف لھم الحسنۃ بسبع مأۃ ضعف ، وما انفقوا من شیٔ فھو یخلفہ و ھو خیر الرازقین۔ثم اتی علی قوم ترضخ رؤسھم بالصخر ،کلما رضخت عادت کماکانت ،لایفترعنھم من ذلک شیٔ فقال: ما ھؤلاء یاجبرئیل؟ قال: ھؤلاء الذین تتثاقل رؤسھم عن الصلوٰۃ المکتبوبۃ ۔ ثم اتی علی قوم علی اقبالھم رقاع ، و علی ادبارھم رقاع ، یسرحون کما تسرح الابل و الغنم ، یاکلون الضریع الزقوم ورضف جھنم وحجارتھا ،قال: ماھؤلاء یاجبرئیل ؟قال: ھؤلاء الذین لایؤدون صدقات اموالھم و ما ظلمھم اللہ شیئا ، و ما اللہ بظلام للعبید ، ثم اتی علی قوم بین ایدیھم لحم نضیج فی قدور، و لحم آخرنیٔ قذر خبیث فجعلوا یاکلون من النیٔ ، ویدّعون النضیج الطیب ، فقال: ما ھؤلاء یا جبرئیل ؟ قال : ھذ االرجل من امتک تکون عندہ المرأۃ الحلال الطیب فیاتی امراۃ خبیثۃ فیبیت معہ حتی یصبح ، قال : ثم اتی علی خشبۃ فی الطریق لایمربھا ثوب الاشقتہ ، و لا شیٔ لا خرقتہ ، قال : ما ھذا یا جبرئیل؟ قال : ھذا مثل اقوام من امتک یقعدون علی الطریق فیقطعونہ ، ثم قرء ( و لا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون ) الآیۃ ۔ ثم آتی علی رجل قد جمع حزمۃ حطب عظیمۃ لا یستطیع حملھا ، و ھو یزید علیھا ، فقال : ما ھذا یا جبرئیل؟ قال : ھذا الرجل من امتک تکون عندہ امانات الناس لا یقدر علی ادائھا ، و ھو یزید علیھا، و یرید ان یحملھا ، فلا یستطیع ذلک ، ثم اتی علی قوم تقرض ألسنتھم شفاھھم بمقاریض من حدید کلما قرضت عادت کما کانت لا یفترعنھم من ذلک شیٔ، قال: ما ھؤلاء یا جبرئیل؟ فقال ھولاء خطباء امتک خطباء الفتنۃ یقولون مالا یفعلون۔ثم اتی علی حجرصغیر یخرج منہ ثور عظیم فجعل الثور یرید ان یرجع من

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حيث خرج فلا يستطيع ، فقال : ما هذا يا جبرئيل ؟ قال:هذ الرجل يتكلم بالكلمة العظيمة ، ثم يندم عليها فلا يستطيع ان يردها ـ ثم اتى على واد ، فوجد ريحا طيبة باردة و فيه ريح المسك و سمع صوتا فقال يا جبرئيل ما هذه الريح الطيبة الباردة و هذه الرائحة التى كريح المسك ، و ما هذا الصوت ؟ قال : هذا صوت الجنة تقول : يا رب أتنى ما وعدتنى فقد كثرت غرفى و استبرقى وحريرى و سند سى وعبقرى و لؤلؤى و مرجانى ، وفضتى ذهبى ، و اكوابى وصحافى واباربقى و فواكهى ونخلى ورمانى ولبنى وخمرى ، فاتنى وماعدتنى ، فقال : لك كل مسلم و مسلمة ، و مؤمن و مؤمنة ، و من آمن بى و برسلى و عمل صالحا و لم يشرك بى، و لم يتخذ من دونى اندادا ، و من خشيتى فهو آمن ، و من سألنى اعطيته ، و من اقرضنى جزيته ، ومن توكل علىّ كفيته ، انى انا الله لا اله الا انا لا اخلف الميعاد ، قد افلح المومنون ، و تبارك الله احسن الخالقين ، قالت: قد رضيت ـ ثم اتى على واد فسمع صوتا منكرا و وجد ريحا منتنة ، فقال : ما هذه الريح يا جبرئيل ؟ و ما هذا الصوت ؟ قال : هذ ا صوت جهنم ، تقول : يا رب آتنى ما وعدتنى، فقد كثرت سلاسلى و اغلالى و سعيرى و جحيمى و ضريعى و غساقى، وعذابى عقابى ، و قد بعد قعرى و اشتدحرى فأتنى ماوعدتنى،قال لك كل مشرك و مشركة ، و كافرو كافرة ، و كل خبيث وخبيثة وكل جبار لا يومن بيوم الحساب ، قالت: قد رضيت قال : ثم سارحتى اتى بيت المقدس، فنزل فربط فرسه الى صخرة ،ثم دخل فد فصلى مع الملآئكة ، فلما قضيت الصلوٰة ، قالوا : يا جبرئيل من هذا معك؟ قال : محمد ، صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالوا : و قد ارسل اليه قال : نعم قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المحى جاء ، قال : ثم لقى الارواح فاثنوا على ربهم ، فقال ابراهيم عليه السلام : الحمد لله الذى اتخذنى خليلا و اعطانى ملكا عظيما ، وجعلنى امة قانتا لله يوتم بى و انقذ نى من النارجعلها على بردا و سلاما ـ ثم ان موسى عليه السلام اثنى على ربه فقال : الحمد لله الذى كلمنى تكليما و جعل هلاك آل فرعون ونجاة بنى اسرائيل على

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یدی ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون۔ ثم ان داؤد علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد الله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور و الان لی الحدید و سخر لی الجبال یسبحن والطیر ، واعطانی الحکمة و فصل الخطاب۔ ثم ان سلیمان علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین ، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب ، و قدور راسیات و علمنی منطق الطیر، واتانی من کل شئ فضلا ، و سخر لی جنود الشیاطین والانس و الطیر ، و فضلنی علی کثیر من عبادة المومنین ، و اتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی فجعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیه حساب۔ ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی جعلنی کلمة و جعل مثلی مثل ادم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون ، و علمنی الکتاب و الحکمة و التوراة والانجیل ، وجعلنی اخلق من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وجعلنی ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله و رفعنی و طهرنی و اعاذنی و امی من الشیطان الرجیم ، فلم یکن للشیطان علینا سبیل ، قال : ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه فقال :کلکم اثنی علی ربه و انا مثن علی ربی ، فقال : الحمد الله الذی ارسلنی رحمة للعالمین و کافة للناس بشیرا ونذیرا ، وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شئ ، وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی هم الاولون و هم الآخرون ، وشرح لی صدری و وضع عنی وزری، و رفع لی ذکری، وجعلنی فاتحا خاتما۔قال ابرهیم علیه الصلوٰة والسلام: بهذا فضلکم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ قال ابو جعفر و هو الرازی : خاتم النبوة و فاتح بالشفاعة یوم القیامة ۔ ثم اتی الیه بآنیه ثلاثة مغطاة افواهها ، فاتی باناء فیه ماء فقیل : اشرب فشرب منه یسیرا، ثم دفع الیه اناء آخر فیه لبن، فقیل له : اشرب ، فشرب منه حتی روی ، ثم دفع الیه اناء اخر فیه خمر ، فقیل له : اشرب ، فقال : لا اریده قد رویت فقال له جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام: اما انها ستحرم علی امتك ، لو شربت منها

لم يتبعك من امتك الا القليل ـ ثم عرج به الى السماء الدنيا ، فاستفتح جبرئيل بابا من ابوابها ، فقيل من هذا ؟ قال جبرئيل ، قيل و من معك ؟ فقال : محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالوا: او قد ارسل اليه قال : نعم ،قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، فد خل فاذا هو برجل تام الخلق لم ينقص من خلقه شئ ، كما ينقص من خلق الناس ،على يمينه باب يخرج منه ريح طيبة ،وعن شماله باب يخرج منه ريح خبيثة ، اذا نظر الى الباب الذى عن يمينه ضحك واستبشر ، واذا نظر الى الباب الذى عن شماله بكى و حزن فقلت : يا جبرئيل من هذا الشيخ التام الخلق الذى لم ينقص من خلقه شئ ، و ما هذان البابان ؟ قال : هذا ابو ك آدم ، وهذ الباب الذى عن يمينه باب الجنة ، و اذا نظر الى من يدخله من ذريته ضحك واستبشر، و الباب الذى عن شماله باب جهنم ، اذا نظر الى من يدخله من ذريته بكى و حزن ،ثم صعد به جبرئيل عليه الصلوٰة و السلام الى السماء الثانية فاستفح فقيل : من هذا ؟ قال جبرئيل: قيل و من معك ؟ قال محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا: او قد ارسل اليه قال : نعم، قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجى جاء ، قال : فاذا هو بشابين فقال : يا جبرئيل من هذا الشابان ؟ قال : هذا عيسى بن مريم و يحى بن زكريا ابنا الخالة عليهم الصلوٰه والسلام قال : فصعد به الى السماء الثالثة فاستفتح فقالوا : من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا : و من معك ؟قال : محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالوا :او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم، قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجى جاءـ قال : فدخل فاذا هو برجل قد فضل على الناس كلهم فى الحسن ، كما فضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب ، قال : من هذا يا جبرئيل الذى فضل على الناس فى الحسن ؟ قال : هذا اخوك يوسف ، ثم صعد به الى السماء الرابعة ، فاستفتح فقيل : من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال نعم، قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

قال :فدخل فاذا هو برجل قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذ ا ادريس رفعه الله مكانا عليا ، ثم صعد به الى السماء الخا مسة ، فاستفتح جبرئيل فقالوا : من هذا ؟ فقال : جبرئيل قالوا : و من معك ؟ قال : محمد ،قالوا : او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم قالوا : حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، ثم دخل فاذا هو برجل جالس و حوله قوم يقص عليهم ، قال : من هذا يا جبرئل؟ و من هؤلاء الذين حوله ؟ قا ل: هذا هارون المحبب فى قومه ، وهؤلاء بنو اسرائيل ، ثم صعد الى السماء السادسة ، فاستفتح جبرئيل فقيل له : من هذا ؟ قال : جبرئيل، قالوا : و من معك؟ قال: محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم قالوا :حياه الله من اخ و من خليفه ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، فاذا هو برجل جالس فجاوزه فبكى الرجل ، فقال : يا جبرئيل من هذا؟ قال : موسى ،قال : فما باله يبكى ؟ قال: تزعم بنو اسرائيل انى اكرم بنى آدم على الله ، و هذا رجل من بنى آدم قد خلفنى فى دنيا و انا فى اخرى ، فلو انه بنفسه لم ابال و لكن مع كل نبى امته، ثم صعد به الى السماء السابعة ، فاستفتح جبرئيل ، فقيل: من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا: من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه؟ قال : نعم، قالوا : حياه الله من اخ ومن خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة ونعم المجى جاء، قال : فدخل فاذاً هو برجل اشمط جالس عند باب الجنة على كرسى،وعنده قوم جلوس بيض الوجوه ، امثال القراطيس، وقوم فى الوانهم شئ ، فقام هؤلاء الذين فى الوانهم شئ، فدخلوا نهر فاغتسلوا فيه، فخرجوا و قد خلص من الوانهم شئ،ثم دخلوا نهر آخر، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شئ ، ثم دخلوا نهر آخر ، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شئ ثم دخلوا فنهر آخر فاغتسلوا فيه فخرجوا و قد خلص من الوانهم شئ ،فصارت مثل الوانهم اصحابهم فجآء وا فجلسوا الى اصحابهم ، فقال: يا جبرئيل من هذا الاشمط؟ ثم من هولاء البيض وجوههم ؟ ومن هولاء الذين فى الوانهم شئ؟ و ما هذه الانهار التى دخلوا فجاء واقد صفت الوانهم ؟ قال : هذا ابوك ابراهيم اول من

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

شمط علی الارض ، واما ھؤلاء البیض الوجوہ فقوم لم یلبسوا ایما نھم بظلم ، و ما ھولاء الذین فی الوانھم شیٔ ، فقوم خلطوا عملا صالحا وآخرسیئاً فتابوا، فتاب اللہ علیھم و اما الانھار فاولھا رحمۃ اللہ وثانیھا نعمۃ اللہ ، و الثالث سقاھم ربھم شرابا طھورا ، قال ۔ ثم انتھی الی السدرۃ فقیل لہ : ھذہ السدرۃ ینتھی الیھا کل احد خلا من امتک علی سنتک ، فاذا ھی شجرۃ یخرج من اصلھا انھا رمن ماء غیر آسن ، وانھارمن لبن لم یتغیرطعمہ ، وانھارمن خمر لذہ للشاربین، وانھارمن عسل مصفی ، و ھی شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا سبعین عاما لایقطعھا ،والورقۃ منھا مغطیۃ للامۃ کلھا ، قال : فغشیھا نور الخلاق عزوجل وغشیتھا الملائکۃ امثال الغربان حین یقعن علی الشجرۃ ، قال : فکلمۃ عند ذلک ، فقال لہ : سل فقال : اتخذت ابراھیم خلیلا و اعطیتہ ملکا عظیما،وکلمت موسی تکلیما، واعطیت داؤد ملکا عظیما، والنت لہ الحدید ، وسخرت لہ الجبال ، و اعطیت سلیمان ملکا عظیما ، و سخرت لہ الجن و الانس و الشیاطین ، و سخرت لہ الریاح ، و اعطیتہ ملکا لا ینبغی لاحد من بعدہ ، وعلمت عیسی التوراۃ و الانجیل ، و جعلتہ یبری الاکمہ و الابرص ، یحی الموتی باذن اللہ و اعذتہ و امہ من الشیطان الرجیم، فلم یکن للشیطان علیھما سبیل ، فقال لہ ربہ : قد اتخذتک حبیبا و خلیلا، وھو مکتوب فی التوراۃ ، حبیب اللہ ، و ارسلتک الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا ، وشرحت لک صدرک ، وضعت عنک و زرک و رفعت لک ذکرک فلا اذکر الا ذکرت معی ، وجعلت امتک امۃ و سطا، وجلعت امتک ھم الاولون و الآخرون ، وجعلت امتک لا تجوز لھم خطبۃ حتی یشھد وا انک عبدی و رسولی ، جعلت من امتک اقواما فلو بھم اناجیلھم ، وجعلتک اول النبین خلقا ، و اخرھم بعثا، واولھم یقضی لہ، و اعطیتک سبعا من المثانی لم یعطھا نبی قبلک،واعطیتک الکوثر، واعطیتک ثمانیۃ اسھم، الاسلام ، والھجرۃ،والجھاد، والصدقۃ، والصلوۃ، وصوم رمضان،والامر بالمعروف والنھی عن المنکر، وجعلتک فاتحاوخاتما ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلنی ربی بست اعطانی فواتح الکلم و

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

خواتمیه وجوامع الحدیث وارسلنی الی الناس کافة بشیرا ونذیرا وقذف فی قلوب عدوی الرعب من مسیرة شهر و احلت لی الغنائم و لم تحل لاحد قبلی ، وجعلت لی الارض کلها طهورا و مسجدا ، قال و فرض علی خمسین صلاة ۔ فلما رجع الی موسی ، قال بم امرت یا محمد ؟ قال : بخمسین صلاة ، قال ارجع الی ربک فاسئله التخفیف فان امتک اضعف الامم ، فقد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال فرجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی ربه فسأله التخفیف ، فوضع عنه عشرا ، ثم رجع الی موسی فقال : بکم امرت؟ قال باربعین ، قال ارجع الی ربک فاسئله التخفیف فان امتک اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال: فرجع الی ربه فسأله التخفیف فوضع عنه عشرا فرجع الی موسی فقال بکم امرت؟ قال : امرت بثلاثین ، فقال له موسی : ارجع الی ربک فاسئله التخفیف فان امتک اضعف الامم ، و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال : فرجع الی ربه فساله التخفیف ، فوضع عنه عشرا فرجع الی موسی فقال بکم امرت؟ قال بعشرین، قال:ارجع الی ربک فاسئله التخفیف فان امتک اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال : فرجع الی ربه فسأله التخفیف ، فوضع عنه عشر ، فرجع الی موسی ، فقال : بکم امرت ؟ قال : بعشر ، قال . ارجع الی ربک فاسئله التخفیف ، فان امتک اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال : فرجع علی حیاء الی ربه فسأله التخفیف ، فوضع عنه خمسا ، فرجع الی موسی فقال : بکم امرت ؟ قال بخمس قال : ارجع الی ربک فاسئله التخفیف فان امتک اضعف الامم ، و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة قال : قد رجعت الی ربی حتی استحییت فما انا راجع الیه ، فقیل له : اما انک کما صبرت نفسک علی خمس صلوت فانهن یجزین عنک خمسین صلاة فان کل حنسة بعشر امثالها ، قال فرضی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل الرضا، فکان موسی اشدهم حین مربه و خیرهم له حین رجع الیه ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے (یہ شک راوی حدیث حضرت ابو جعفر کی طرف سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "سبحا ن الذی اسری " الآیہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل اپنے ساتھ حضرت میکائیل علیہما السلام کو لیکر حاضر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل سے فرمایا: آب زمزم سے ایک طشت بھر کے لاؤ تا کہ میں آپ کے مقدس قلب کو خوب ستھرا کردوں اور آپ کے سینہ اقدس کو کھول دوں، راوی کہتے ہیں: پھر آپ کے مبارک پیٹ تک ایک شگاف لگایا اور قلب مبارک کو تین مرتبہ دھویا، ہر مرتبہ حضرت میکائیل آب زمزم سے طشت بھر کے لاتے، اس کے بعد آپ کا سینہ اقدس خوب کشادہ ہوگیا اور اس میں بشری تقاضے کی رو سے جو چیز تھی اسے دور کر دیا نیز حلم و بردباری ایمان و یقین اور اسلام سے اس کو بھر دیا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی، پھر براق آیا اور اس پر آپ سوار ہوئے اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ منتہائے نظر قدم پڑتا اور اس سے حضور کا سفر اسی طرح جاری رہا اور ساتھ میں حضرت جبرئیل بھی تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی کرتے اور اسی دن کاٹ لیتے، جب کھیتی کاٹ کر فارغ ہوتے فوراً پھر وہ ویسی ہی لہلہاتی اور بدستور سابق یہ کاٹ لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں کہ ان کی نیکیاں سات سوگنی تک بڑھادی جاتی ہیں اور جو انہوں نے راہ خدا میں خرچ کیا اللہ تعالی نے اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمادیا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے ہیں، جب پورے طور پر کچل جاتے ہیں تو پھر ویسے ہی دوبارہ صحیح ہوجاتے ہیں، فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سر فرض نماز سے بوجھل رہتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے آگے پیچھے شرمگاہوں پر چیتھڑے بندھے تھے اور اونٹ بکریوں کے طرح چل پھر رہے تھے، ساتھ ہی وہ ذلت کا کھانا، تھوہڑ اور جہنم کے گرم گرم پتھر کھارہے تھے، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کن لوگوں کی مثال ہے؟ عرض کیا: یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنے مالوں کی زکوۃ نہیں ادا کرتے، اللہ تعالی نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا، اور اللہ تعالی بندوں پر بالکل ظلم نہیں فرماتا۔ پھر ایسی قوم کے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پاس سے گزر ہوا جن کے پاس بھنا ہوا گوشت ہانڈیوں میں رکھا ہے، اور پاس ہی کچا بدبودار ناپاک گوشت بھی ہے، یہ لوگ کچا بدبودار گوشت تو کھاتے ہیں لیکن پاکیزہ بھنے گوشت کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ جن کی دنیا میں حلال و پاکیزہ بیویاں تھیں لیکن یہ بدچلن عورتوں کے پاس شب باشی کرتے، اور ان عورتوں کی مثال تھی جو اپنے پاک شوہروں کو چھوڑ کر بدچلن مردوں سے ساز باز رکھتیں اور انہیں کے پاس رات گزارتیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی لکڑی کے پاس سے ہوا کہ راستہ میں اس لکڑی کے پاس سے جو کپڑا گزرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے، اور جو چیز بھی گزرتی ہے وہ پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کے ان امتیوں کی مثال ہے جو لوٹ مار کرتے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔

و لا تقعدوا بکل صراط توعدون و تصدون۔

اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو۔

(کنزالایمان)

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر ایک ایسے مرد کے پاس سے گزر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا تیار کرلیا تھا جس کو اٹھا نہیں پا رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ مزید لکڑیاں لاکر اس میں اضافہ کررہا ہے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کا وہ امتی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوتیں جن کی یہ بخوبی حفاظت نہیں کرپاتا تھا لیکن اس کے باوجود اور زیادہ امانتوں کا خواہش مند رہتا۔ پھر ایسی قوم سے گزر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے، پھر اس کے بعد ویسے ہی ہوجاتے کہ ان میں کسی طرح کا نقص نہیں ہوتا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ مقرر ہیں جن کی تقریروں سے فتنے برپا ہوتے اور یہ خود بے عمل بھی تھے۔ پھر ایک چھوٹے سوراخ کے پاس سے گزر ہوا جس سے عظیم الجثہ بیل نمودار ہوا، لیکن جب اس نے اس میں دوبارہ داخل ہونے کی کوشش کی تو داخل نہ ہوسکا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ شخص بڑے بول بولتا پھر شرمندہ ہوتا لیکن ان کو لوٹا نہیں سکتا تھا۔ پھر ایک وادی کے پاس سے گزر ہوا جس سے ٹھنڈی پاکیزہ ہوا آرہی تھی، اور مشک کی خوشبو، اور ایک آواز بھی سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو کیسی ہے؟، اور یہ آواز کس

کی ہے؟ عرض کیا: یہ جنت کی آواز ہے، اپنے رب کے حضور عرض کررہی ہے: اے میرے رب! مجھے وہ چیز عطا فرما جس کا تونے مجھ سے وعدفرمایا، میرے اندر بہت محل اور آراستہ کمرے ہیں، ریشم وسندس کے عمدہ اور تعجب خیز لباس ہیں، موتی وموتگا اور سونا چاندی کی بہتات ہے، میرے اندر کوزے، پیالے، لوٹے کثرت سے ہیں، اور میرے میوے کھجوریں، انار، دودھ اور شراب کی نہریں تونے نہایت کثرت سے پیدا فرمائی ہیں، لہذا مجھے وہ عطا فرما جس کا تونے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے مسلمان مرد وعورت اور مومن مرد وعورت ہیں اور ہر وہ شخص جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا، نیک عمل کئے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا، اور میرے مقابل کوئی ہمسر نہ ٹھہرایا، جو مجھ سے ڈرا وہ امن والا ہے، اور وہ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کرتا ہوں، اور جو مجھے راضی کرنے کے لئے کچھ خرچ کرے میں اس کا بدلا عنایت کرتا ہوں، بیشک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں وعدہ خلافی نہیں کرتا ، بیشک مومن بندے کامیاب ہوئے اور برکت والی ہے خدا کی ذات جو بہترین خالق ہے، جنت نے یہ مژدہ سن کر عرض کیا: میں راضی ہوں۔ پھر ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس سے نہایت ڈراؤنی آوازی آئی اور نہایت بدبودار رہا۔ فرمایا: اے جبرئیل! یہ بدبو کیسی اور یہ آواز کس کی ہے؟ عرض کیا یہ دوزخ کی آواز ہے۔ بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کررہی ہے: اے میرے رب مجھے وہ چیز عطا فرما جن کا تونے مجھ سے وعدہ فرمایا، میرے اندر زنجیریں اور طوق بہت ہیں، میری بھڑک ولپٹ زیادہ ہے اور میرے اندر ذلت آمیز کھانے اور بدبودار چیزیں کثیر ہیں، اور میرا عذاب وسزا کثرت سے ہیں، میری گہرائی بہت ہے اور گرمی سخت ہے، مجھے وہ عطا فرما جس کا تونے مجھ سے وعدہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے ہر مشرک مرد و عورت ہے، اور ہر کافر مرد وعورت اور ہر بدکار مرد وعورت، اور ہر وہ مغرور ومتکبر شخص جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا، دوزخ نے کہا: میں راضی ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضور کا سفر جاری رہا یہاں تک کہ بیت المقدس آپ کی سواری پہونچ گئی، آپ نے اتر کر براق کو ایک چٹان سے باندھا اور اندر داخل ہوکر فرشتوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ہوچکی تو فرشتوں نے عرض کیا: اے جبرئیل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی اور اپنے خلیفہ

مطلق کو سلامت رکھے، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں: پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان سب حضرات نے اپنے رب کی مختلف انعامات پر حمد و ثنا بیان کی، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں حمد بیان کی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم عطا فرمایا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میری تابعدار اور اللہ کی فرمانبردار رہی، مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا، اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ذریعہ غرق کیا، اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا، اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا، پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا یعنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا کلام عطا فرمایا: پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا اس طرح بیان فرمائی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا، شیاطین میرے تابع فرماں رہتے، میں جو چاہتا وہ میرے لئے بناتے پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولھوں پر جمی رہتیں، اور تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ ہوئی، اور میری بادشاہت میرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کی اور اس طرح فرمایا: تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا، اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا، مجھے اپنی کتاب تورات و انجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا، ساتھ ہی مجھے یہ معجزہ بھی عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

میں پھونک مارتا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست کر دیتا اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا، لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، تمام مخلوق کے لئے بشیر نذیر بنایا، مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے، میری امت کو خیر امت فرمایا اور تمام امتوں میں افضل قرار دیا، میری امت کو دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا لیکن بروز قیامت پہلے حساب ہو کر داخل جنت ہوں گے، میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرمایا، مجھ سے میرا بوجھ اتار دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا، مجھ کو تمام انبیاء کا خاتم اور سردار فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: بیشک ان تمام چیزوں میں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تم سب پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تین برتن پیش ہوئے جن کے منہ بند تھے، ان سے ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، عرض کیا: نوش فرمائیں، آپ نے اس سے کچھ پیا، پھر دوسرا برتن پیش ہوا اس میں دودھ تھا، کہا گیا، نوش فرمائیں، آپ نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر تیسرا برتن پیش ہوا جس میں شراب تھی، عرض کیا گیا: نوش فرمائیں، فرمایا: اب مجھے خواہش نہیں میں سیراب ہو گیا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! واضح رہے کہ یہ شراب عنقریب آپ کی امت پر حرام ہونے والی ہے، اگر آپ اس سے آج کچھ پی لیتے تو آپ کی امت کے کچھ لوگ ہی اس سے بچتے۔
پھر آسمان دنیا کی طرف عروج فرمایا، حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے فرمایا: میں جبرئیل ہوں، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا: کیا ان کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ بولے: ہاں، سب ملائکہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سلامت رکھے ہمارے بھائی اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، جب آپ دروازہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص ہیں جو اپنے قد و قامت میں کامل و اکمل ہیں، کسی عضو میں کسی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

طرح کی کوئی خامی نہیں جیسا کہ عموما ہوتا ہے، ان کے داہنی طرف ایک دروازہ ہے جس سے پاکیزہ ہوا آرہی ہے، اور بائیں طرف ایک دروازہ ہے جس سے بد بودار ہوا آتی ہے، داہنی طرف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، لیکن بائیں طرف نظر کر کے روتے اور غمزدہ ہوتے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرئیل سے پوچھا، اے جبرئیل! یہ بزرگ انسان قد وقامت میں صحیح جس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہیں یہ کون ہیں؟ اور دونوں دروازے کیسے ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور یہ داہنی طرف دروازہ جنت کا دروازہ ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دروازہ دوزخ کا ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہونچے اور دروازہ کھلوایا یہاں بھی وہی سوال ہوا، آپ کون؟ فرمایا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، ندا ہوئی، کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا، بولے ہاں، تمام فرشتوں نے وہی کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو سلامت رکھے اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، وہاں دو جوانوں سے ملاقات ہوئی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ دونوں کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحیی بن زکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، یعنی دونوں خالہ زاد بھائی۔ پھر تیسرے آسمان پر لیکر پہونچے اور دروازہ کھولنے کے لئے دستک دی تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے کہا میں جبرئیل، بولے: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا تھا، فرمایا: ہاں انہوں نے بھی حسب سابق دعائیں اور مبارک بادیاں پیش کیں، آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جو حسن صورت میں تمام لوگوں پر فائق تھے، اور حسن میں تمام مخلوق پر ان کی فضیلت ایسی تھی جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر چوتھے آسمان پر بھی وہی تفصیل رہی اور یہاں حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، حضرت جبرئیل نے عرض

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کیا: اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام رفیع عطا فرمایا: پھر پانچویں آسمان پر وہی معاملہ درپیش رہا، یہاں حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ بنو اسرائیل کو جمع کر کے واقعات سنا رہے تھے۔ پھر چھٹے آسمان پر اسی تفصیل کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ جب آگے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے گریہ فرمایا، حضور نے وجہ دریافت کی تو حضرت جبرئیل بولے: بنو اسرائیل یہ سمجھتے تھے کہ میں اولاد آدم میں اللہ کے یہاں سب سے مکرم ومعزز ہوں اور یہ شخص تو مجھ سے بھی دنیا وآخرت میں سبقت لے گیا، اگر یہ فضیلت ان کی ذات ہی کو ہے تو کوئی پرواہ نہیں، لیکن ہر نبی کے ساتھ اس کی امت بھی ہوگی۔ پھر ساتویں آسمان پر عروج فرمایا، وہاں ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جن کی داڑھی کھچڑی تھی، جنت کے دروازہ پر کرسی پر تشریف فرما تھے، ان کے پاس نہایت روشن چہرے والے لوگ بھی جن کی سفیدی کاغذ کے مثل تھی، اور ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کے رنگوں میں کچھ بھدا پن تھا، یہ لوگ اپنے مقام سے اٹھ کر ایک نہر میں غسل کے لئے داخل ہوئے، جب وہاں سے نکلے تو ان کا رنگ کچھ کھل گیا تھا، پھر دوسری نہر میں داخل ہو گئے، اس مرتبہ نکلے تو رنگ خوب صاف ہو گیا تھا، لیکن پھر تیسری نہر میں نہائے تو ان کے چہروں کی روشنی ان کے ساتھیوں کی طرح ہو گئی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کھچڑی داڑھی والے کون ہیں؟ اور یہ روشن چہروں والے؟ اور پھر ان کے ساتھ غسل کر کے بیٹھنے والے کون ہیں؟ اور یہ نہریں کونسی ہیں؟ عرض کیا: یہ بزرگ تو آپ کے والد مکرم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، دنیا میں سب سے پہلے اپ کی ہی داڑھی کھچڑی ہوئی، اور یہ روشن چہروں والے وہ صاحب ایمان ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں کبھی ظلم نہیں کیا، اور باقی دوسرے لوگ گنہگار ہیں لیکن توبہ کر کے مرے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، اور یہ نہریں اس طرح ہیں کہ پہلے رحمت کی نہر ہے، دوسری نعمت کی، اور تیسری شراب طہور کی۔

پھر حضور صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف فرما ہوئے، عرض کیا گیا: یہ بیری کا درخت ہے، یہاں ہر ایک کی انتہاء ہے آپ کی امت اور آپ کے سوا، یہ ایسا درخت ہے کہ اس کی جڑ میں نہریں رواں ہیں جن کا پانی کبھی بودار نہیں ہوتا، اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلتا، اور شراب کی نہریں جس کے پینے سے لذت حاصل ہوتی ہے،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اور صاف شہد کی نہریں، یہ ایسا درخت ہے کہ ستر سال تک اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں چلے تو اس کو طے نہ کر پائے، اس کا ایک ایک پتہ ایک قوم کو ڈھانک لے اتنا کشادہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے نور نے اس سدرہ کو ڈھانپ لیا، اور ملائکہ اس پر چھائے تھے، اور کیفیت وہ تھی کہ جو کوؤں کے کسی درخت پر اترنے کے وقت ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام فرمایا: ارشاد فرمایا: اے محبوب مانگو، آپ نے عرض کیا: اے اللہ! تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا اور ملک عظیم سے نوازا، حضرت موسی سے کلام فرمایا، حضرت داؤد کو ملک عظیم بخشا، لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کیا، پہاڑوں کو ان کے تابع کیا، حضرت سلیمان کو ملک عظیم عنایت کیا، جن وانس اور شیاطین کو ان کے تابع فرمان کیا، ہوا ان کے تابع رہتی، اور ایسا ملک بخشا کہ ان کے بعد کسی کو نہ ملا، حضرت عیسی کو تورات وانجیل کا علم عطا کیا اندھے اور سفید داغ والے ان سے شفا پاتے، مردے تیرے حکم سے ان کے ذریعہ زندہ ہوتے، ان کو اور ان کی والدہ کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے محبوب! میں نے تمہیں حبیب وخلیل کیا، اور تورات میں حبیب اللہ لقب نازل فرمایا، تمام لوگوں کی طرف تم کو بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، تمہارے لئے سینہ کشادہ کیا، تمہارا بوجھ ہلکا کیا، تمہارا ذکر بلند کیا، لہذا ہمیشہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہوگا، تمہاری امت کو افضل امت بنایا، تمہاری امت سب میں اول بھی ہے اور سب میں آخر بھی، اور میں نے آپ کی امت کے لئے لازم کیا کہ وہ اپنے خطبوں میں اس بات کی گواہی دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپ کی امت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا فرمائے جن کے قلوب نہایت رقیق ہوں گے، میں نے آپ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا، اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے، اور میں نے آپ کو سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ جیسی عظیم سورۃ عطا کی جو بار بار تلاوت کی جاتی ہے، اس سے پہلے ایسی عظیم سورۃ کسی نبی کو عطا نہ ہوئی، میں نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا اور مزید آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، زکوۃ، نماز، رمضان کے روزے، بھلی بات کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور میں نے تم کو فاتح باب نبوت اور خاتم الانبیاء بنایا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے چھ چیزوں سے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فضیلت دی۔ مجھے ایسا کلام بخشا جس کی عبارت کم ہوتی ہے اور معانی کثیر، اور ایسا کلام جو فصاحت و بلاغت میں نہایت کو پہونچا ہوا ہے، رموز و اسرار اور علم و حکمت کو کھولنے والا، مقاصد و مطالب کو بخوبی بیان کرنے والا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، دشمن کے دل میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت سے ہی ڈال دیا جاتا، میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جو مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ ہوا، تمام روئے زمین میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔

حضور فرماتے ہیں: پھر مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض فرمائیں، جب حضور کا گزر واپسی میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے ہوا تو آپ نے عرض کیا: آپ پر کیا لازم کیا گیا: فرمایا: پچاس نمازیں، یہ سن کر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے گزارش کی، آپ اپنے رب کے حضور جائیے اور اس میں کچھ تخفیف کرائیے کہ آپکی امت تمام امتوں میں ناتواں امت ہے، میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سلسلہ میں آزمالیا ہے، حضور یہ سن کر اپنے رب کے حضور آئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، لہذا دس نمازیں معاف کر دی گئیں، پھر جب حضرت موسی کے پاس آئے تو آپ نے پھر وہی بات کہی، حضور پھر واپس ہوئے اور اس مرتبہ بھی دس نمازیں معاف ہوئیں، پھر جب واپسی میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسی علیہ الصلوۃ و السلام نے عرض کیا: اب کتنی نمازیں باقی ہیں؟ فرمایا: تیس نمازیں، آپنے پھر وہی عرض کیا، حضور پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور معاف فرمادیں پھر ملاقات پر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے مزید تخفیف کا مشورہ دیا، آپ نے بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو کر تخفیف چاہی اور دس نمازیں پھر معاف کر دی گئیں، حضرت موسی علیہ السلام کا مشورہ اب بھی یہ ہی ہوا، کہ مزید تخفیف کرائیے آپ کی امت اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکے گی۔ آپ اس مرتبہ نہایت ندامت و شرمندگی کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، اس مرتبہ پانچ نمازیں معاف ہوئیں، لیکن حضرت موسی کا مشورہ یہ تھا کہ آپ پھر اپنے رب کے حضور جائیے اور تخفیف کرائیے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرتبہ نہایت شرمندگی کے عالم میں حاضر ہوا تھا اب میں مزید تخفیف کے لئے جانے سے قاصر ہوں، ندا ہوئی، آپ نے

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان پانچ نمازوں کے ذریعہ آزمائش پر صبر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ان پانچ کا بدلہ پچاس کی صورت میں ملے گا، کہ ایک نیکی کا ثواب دس ملتا ہے، حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حکم الٰہی اور مژدہ سے پورے طور پر راضی ہوگئے، جب پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزر ہوا تھا تو آپ نے کچھ شدت محسوس کی تھی لیکن جب واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ کی ملاقات ہی سب سے زیادہ خیر خواہی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔۱۲م

## (۸) معراج میں دیدار خداوند قدوس

۲۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رأیت ربی عزوجل ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبری، اور علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: یہ حدیث بسند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۴۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ اعطی موسی الکلام و اعطانی الرویة لوجهه و فضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا اور مجھے اپنے وجہ کریم کے دیدار پر انوار سے نوازا۔ اور مجھے مقام محمود اور حوض کوثر کے ذریعہ فضیلت عطا فرمائی۔۱۲م

---

۲۸۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۲۸۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۱/ ۷۸
کنز العمال للمتقی ۳۹۲۰۹، ۱۴/ ۴۴۸ ☆ الشفا للقاضی ۱/ ۴۷۹
۲۸۴۸۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۲۰۶، ۱۴/ ۴۴۷

۲۸۴۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی :نحلت ابراهیم خلتی ، و کلمت موسی تکلیما ، و اعطیتك یا محمد کفا حا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسی سے کلام فرمایا۔ اور تمہیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔　　منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۵۰۔ **عن** اسماء بنت ابی بکرالصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : و هو یصف سدرة المنتهی ، فقلت ، یا رسو ل الله ! ما رأیت عندها ؟ قال : رأیت عندها یعنی ربه ۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہی کی صورت وسیرت اور اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے وہاں اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۵۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالی عنه قال : لقی عبد الله بن عباس کعبا بعرفة رضی الله تعالی عنهم فسئاله عن شیٔ ، فکبر حتی جاء و بته الجبال ، فقا ل ابن عباس رضی الله تعالی عنهما : انا بنو هاشم ، فقال کعب : ان الله تعالی قسم رؤیته و کلامه بین محمد و موسی ، فکلم موسی مرتین ، و رأه محمد مرتین ۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات عرفات میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، آپنے ان سے کوئی بات دریافت کی، اس پر حضرت کعب نے ایسی بلند آواز سے نعرہ لگایا کہ پہاڑ گونج

---

۲۸۴۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ،

۲۸۵۰۔ التفسیر لا بن مردویه

۲۸۵۱۔ الجامع للترمذی ،　　تفسیر سورة النجم　　۲/ ۱۶۰

اٹھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان تقسیم فرمایا حضرت موسی نے دومرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اور حضور دومرتبہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔۱۲م

۲۸۵۲۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالی عنه قال : قال عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما : رأی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربه تبارك و تعالیٰ و تقدس ، قلت : الیس الله یقول : لا تدرکه الابصار و هو یدرك الا بصار ، قال : و یحك ، ذاك اذا تجلی بنوره الذی هو نوره ، و قد رأی ربه مرتین ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا، حضرت عکرمہ آپ کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: کہ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں لا تدرکه الابصار و هو یدرك الابصار، کہ آنکھیں اسکا ادراک نہیں کرسکتیں، آپ نے فرمایا: افسوس تم سمجھے نہیں، یہ اس وقت ہے جب کہ اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو اسکا نور ہے۔ حضور نے اپنے رب کو دومرتبہ دیکھا۔۱۲م

۲۸۵۳۔ **عن** عبد الله بن ابی سلمة رضی الله تعالی عنه قال :ان ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ارسل الی ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یسأله هل رای محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربه فقال : نعم ۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کرا بھیجا، کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

۲۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : نظر محمد صلی

---

۲۸۵۲۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورۃ النجم ۲/ ۱۶۰
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا۔
۲۸۵۳۔ السند لا بن اسحاق
۲۸۵۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۸۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ربہ عزوجل ، قال عکرمۃ رضی اللہ تعالی عنہ : فقلت لہ : نظر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ربہ عزوجل ؟ قال: نعم ، جعل الکلام لموسی ، و الخلۃ لا براھیم ، و النظر لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فقد رأی ربہ مرتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا، فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی کے لئے کلام رکھا، اور حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار، اور بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔

۲۸۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قا ل: اتعجبون ان یکون الخلۃ لابراھیم ، و الکلام لموسی ، و الرؤیۃ لمحمد صلوات اللہ تعالیٰ علیہم والتسلیمات ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، حضرت موسی کے لئے کلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبھا ہے۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے امام بخاری کی شرط پر اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یقو ل : ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأی ربہ مرتین ، مرۃ ببصرہ ، و مرۃ بفوادہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے تھے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا، ایک بار اس آنکھ سے، اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔

---

۲۸۵۵۔ المستدرک للحاکم ۱/ ۱۳٤

۲۸۵٦۔ المعجم الاوسط للطبرانی ، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/ ۲٤۵

# ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ شامی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۷۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه قال: ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه عزوجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

# ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد قسطلانی، اور علامہ عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں، کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

www.alahazratnetwork.org

۲۸۵۸۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالی عنه انه کا یحلف باللہ، لقدر رأی محمدصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے، بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

# ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عروہ بن زبیر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے نواسے ہیں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے تھے۔

و انه کان یشتد علیه ان کارھا۔

ان پر اس کا انکار سخت گراں گذرتا۔ صحیح ابن خزیمہ

یونہی کعب احبار عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی مکی،

---

۲۸۵۷۔ الصحیح لا بن خزیمة، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/ ۲۴۵

۲۸۵۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/ ۲۴۵

امام اکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی، امام عطاء ابن ابی رباح قرشی مکی استاذ امام ابوحنیفہ، امام مسلم بن صبیح ابوالضحی کوفی، وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں

اخرج ابن خزیمة عن عروة ابن الزبیر اثباتها ، و ربه قال سائر اصحاب ابن عباس ، و جزم به کعب الاحبار و الزهری ۔

امام خلال کتاب السنہ میں اسحق بن مروزی سے راوی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ روایت کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل فرماتے۔

قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأیت ربی ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سندالانام رضی اللہ تعالی عنہ سے روای۔

انه قال : اقول بحدیث ابن عباس بعینه ، رأی ربه ،را ہ راہ حتی انقطع نفسه ۔

یعنی انہوں نے فرمایا: میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا معتقد ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا، دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔

جزم به معمر و آخرون ، و هو قول الاشعری ، و غالب اتباعه ۔

یعنی امام معمر بن راشد بصری اور ان کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا، اور یہی مذہب ہے امام اہل سنت امام ابو الحسن اشعری اور ان کے غالب پیروں کا ،

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

الاصح الراجح انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه بعین رأسه حین اسری به کما ذهب الیه اکثر الصحابة ۔

مذہب اصح وارجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے

رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں، پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

الراجح عند اکثر العلماء انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه بعین رأسه لیلة المعراج۔

جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو انہیں آنکھوں سے دیکھا۔

ائمہ متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں۔ لفظ اکثر العلماء کو منہاج میں فرمایا: کافی ومغنی۔　منبہ المنیہ ص ۶

## (۹) معراج کی شب جنت کی سیر

۲۸۵۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال له اصحابه یا رسول الله ! اخبرنا عن لیلة اسری بك فیها، قال : قال الله عزوجل (سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر ) قال فاخبرهم قال : بینا انا قائم عشاء فی المسجد الحرام اذا اتانی آت فأیقظنی ، فاستیقظت فلم ارشیًا ثم عدت فی النوم ، ثم ایقظنی فاستیقظت فلم ارشیًا ثم عدت فی النوم ، ثم ایقظنی فاستیقظت فلم ارشیًا فاذا انا بکهیئة خیال فاتبعته ببصری حتی خرجت من المسجد فاذا انا بدابة ادنی ، شبیهة بدوابکم هذه ، بغالکم هذه ، مضطرب الاذنین یقال له : البراق، و کانت الانبیاء صلوات الله ترکبه قبلی یقع حافره مد بصره فرکبته فبینما انا اسیر علیه اذ دعانی داع عن یمینی یا محمد انظر نی اسالك یا محمد! انظرنی اسالك فلم اجبه ولم اقم علیه فبینما انا اسیر علیه اذا دعانی داع عن یساری : یا محمد ! انظرنی اسالك یا محمد! ا نظرنی اسالك فلم اجبه ولم اقم علیه و بینما انا اسیر علیه اذ انا بامرأة حاسرة عن ذراعیها و علیها من کل زینة خلقها الله فقالت یا محمد! انظرنی

---

۲۸۵۹۔ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۲/ ۳۹۰

www.alahazratnetwork.org

اسالك فلم التفت اليها و لم اقم عليها حيث اتيت بيت المقدس فاوثقت دابتى بالحلقة التى كانت الانبياء توثقها به فاتانى جبرئيل عليه السلام باناء ين : احدهما خمر ، و الآخر لبن ـ فشربت اللبن و تركت الخمر فقال جبرئيل : اصبت الفطرة، فقلت الله اكبر الله اكبر فقال جبرئيل ما رأيت فى وجهك هذا قال فقلت بينما انا اسير اذ دعانى داع عن يمينى يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبه و لم اقم عليه قال ذاك داعى اليهود، اما انك لو اجبته او وقفت عليه لتهورت امتك ، قال: وبنيما انا اسير اذ دعانى داع عن يسارى فقال: يا محمد ! انظرنى اسألك فلم التفت اليه و لم اقم عليه قال : ذاك داع النصارى ، اما انك لو اجبته لتنصرت امتك ، فبينما انا اسير اذ انابامرأة حاسرة عن ذراعيها عليها من كل زينة خلقها الله تقول: يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبها ولم اقم عليها قال تلك الدنيا، اما انك لو اجبتها لاختارت امتك الدنيا على الآخرة ـ

قال : ثم دخلت انا و جبرئيل عليه السلام بيت المقدس فصلى كل واحد منا ركعتين ثم اتيت بالمعراج الذى تعرج عليه ارواح بنى آدم فلم ير الخلائق احسن من المعراج ما رأيتم الميت حين يشق بصره طامحا الى السماء (فانما يشق بصره طامحا الى السماء ) عجب بالمعراج قال قصعدت انا وجبرئيل فاذا انا بملك يقال له اسماعيل و هوصاحب سماء الدنيا وبين يديه سبعون الف ملك مع كل ملك جنده مأة الف ملك ، قال : و قال الله عزوجل ( و ما يعلم جنود ربك الا هو ) فاسفتح جبرئيل باب السماء ، قيل : من هذا؟ قال : جبرئيل قيل : و من معك؟ قال : محمد ، قيل : و قد بعث اليه؟ قال: نعم ، فاذا انا بآدم كهيئة يوم خلقه الله على صورته تعرض عليه ارواح ذريته المومنين فيقول : روح طيبة و نفس طيبة اجعلوها على عليين ، ثم تعرض عليه ارواح ذريته الفجار ، فيقول : روح خبيثة و نفس خبيثة اجعلوها فى سجين ، ثم مضت هنية فاذا انا باخونة ـ يعنى الخوان المائدة التى يوكل عليها لحم مشرح ليس بقربها احد و اذا انا باخونة اخرى عليها لحم قد اروح و نتن عنها اناس ياكلون منها ، قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟قال : هؤلاء من امتك يتركون الحلا ل و ياتون الحرام ، قال : ثم مضت هنية فاذا انا باقوام بطونهم امثال البيوت كلما نهض احدهم خر يقول اللهم لا تقم الساعة ، قال : و هم على سابلة آل فرعون ، قال : فتجى السابلة فتطأهم قال: فسمعتهم يضجون الى الله سبحانه۔ قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء من امتك

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ، قال :ثم مضت هنية ، فاذا انا باقوام مشافرهم کمشافر الابل قال فتفتح على افواهم ویلقون ذلك الحجر ، ثم یخرج من اسافلهم ، فسمعتهم یضجون الی الله عزوجل ، فقلت : یا جبرئیل من هؤلاء ؟ قال هؤلاء من امتك یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا و سیصلون سعیرا قال : ثم مضت هنية فاذا انا بنساء یعلقن بثدیهن فسمعتهن یصحن الی الله عزوجل قلت : یا جبرئیل ! من هؤلاء النساء ؟ قال: هؤلاء الزناة من امتك ، قال ثم مضت هنية فاذا انا باقوام تقطع من جنوبهم اللحم فیلقمون فیقال له : کل کما کنت تاکل من لحم اخیك قلت : یا جبرئیل ! من هؤلاء ؟ قال هؤلاء الهمازون من ا متك اللمازون ۔

ثم صعدنا الی السماء الثانية فاذا انا برجل احسن ما خلق الله قد فضل عن الناس بالحسن کالقمر لیلة البدر علی سائر الکواکب قلت : یا جبرئیل من هذا ؟ قال : اخوك یوسف و معه نفرمن قومه فسلمت علیه وسلم علی۔

ثم صعدت الی السماء الثالثة فاذا انا بیحیی و عیسی ومعهما نفر من قومهما فسلمت علیهما و سلما علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الرابعة فاذا انا بادریس قد رفعه الله مکانا علیا فسلمت علیه وسلم علی ۔

ثم صعدت الی السماء الخامسة فاذا انا بهارون و نصف لحیته بیضاء و نصفها سودآء تکاد لحیته تصیب سرته من طولها ، قلت : یا جبرئیل ! من هذا ؟ قال : هذا المحبب فی قومه ، هذا هارون بن عمران و معه نفر من قومه فسلمت علیه وسلم علیّ ۔

ثم صعدت الی السماء السادسة فاذا انا بموسی بن عمران رجل آدم کثیر الشعر لو کان علیه قمیصان لنفد شعره دون القمیص ۔ و اذا هو یقول یزعم الناس انی اکرم علی الله من هذا ، بل هذا اکرم علی الله منی قال : قلت : یا جبرئیل من هذا ؟ قال :هذا اخوك موسی بن عمران ، قال : و معه نفر من قومه فسلمت علیه و سلم علیّ ۔

ثم صعد ت الی السماء السابعة فاذا انا بابینا ابراهیم خلیل الرحمن ساندا ظهره الی البیت المعمور کاحسن الرجال ، قلت : یا جبرئیل ! من هذا ؟ قال : هذا ابوك ابراهیم خلیل الرحمن ، وهو نفر من قومه فسلمت علیه و سلم علی واذا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بامتي شطرين : شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس ، و شطر عليهم ثياب رمد ۔

قال : فدخلت البيت المعمور ، و دخل معی الذين عليهم الثياب البيض و حجب الاخرون الذين عليهم ثياب رمد ، وهم على حر، فصليت انا ومن معی فی البيت المعمور ، ثم خرجت انا و من معی ، قا ل : و البيت المعمور يصلی فيه كل يوم سبعون الف ملك لا يعودون فيه الی يوم القيامة ۔

قال : ثم رفعت الی السدرة المنتهی فاذ ا كل و رقة منها تكاد ان تغطی هذه الامة ، واذا فيها عين تجری يقال لها سلسبيل ، فينشق منها نهران، احدهما الكوثر و الآخر يقال له نهر الرحمة : فاغتسلت فيه ، فغفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تاخر ۔

ثم انی دفعت الی الجنة فاستقبلتنی جارية فقلت : لمن انت ياجارية ؟ قلت لزيد بن حارثه ، و اذا انا بانهار من ماء غير آسن ، وانهار من لبن لم يتغير طعمه ، و انهار من خمر لذة للشاربين ، وانهار من عسل مصفی واذا رمانها كانه الدلاء عظما و اذا انا يطير كالبخاتی هذه ، فقال عندها صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و علی جميع ابنياء ، ان الله قد اعد لعباده الصالحين ما لا عين رأت و لا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ، قال : ثم عرضته علی النار فاذا فيها غضب الله و رجزه و نقمته لو طرح فيها الحجارة و الحديد لاكلتها ، ثم اغلقت دونی ، ثم انی دفعت الی السدرة المنتهی فتغشی لی ، و كان بينی و بينه قاب قوسين او ادنی ، قال و نزل علی كل ورقة ملك من الملائكة ، قال : و قال : فرضت علیّ خمسون صلاة ، قال : لك بكل حسنة عشراذا هممت بالحسنة فلم تعملها كتبت لك حسنة ، فاذا عملتها كتبت لك عشرا، واذا هممت بالسيئة فلم تعملها لم يكتب عليك شئ فان عملتها كتبت عليك سيئة واحدة ۔ثم دفعت الی موسی فقال بما امرك ربك قلت خمسين صلاة قال : ارجع الی ربك فسأله التخفيف لامتك فان امتك لايطيقون ذلك ومتی لا تطيقه تكفر، فرجعت الی ربی فقلت يا رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم، فوضع عنی عشرا و جلعها اربعين ، فما زلت اختلف بين موسی و ربی كلما اتيت عليه قال لی مثل مقالته حتی رجعت اليه فقال لی بم امرت ؟ قلت : امرت بعشر صلوات قال : ارجع الی ربك فسأله التخفيف عن امتك ، فرجعت الی ربی فقلت ای رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم ،

فوضع عنی خمسا ، و جعلها خمسا، فنادنی ملك عندها : تمت فریضتی ، و خففت عن عبادی ، و اعطیتهم بكل حسنة عشر امثالها ، ثم رجعت الی موسی ، فقال :بم امرت ؟ قلت : بخمس صلوات قال: ارجع الی ربك فسأله التخفیف فانه لا یؤوده شئ فسله التخفیف لامتك فقلت رجعت الی ربی حتی استحییته ۔

ثم اصبح بمكة یخبرهم بالعجائب : انی اتیت البارحة بیت المقدس و عرج بی الی السماء و رأیت كذا ورأیت كذا ، فقال ابو جهل بن هشا م : الاتعجبون مما یقول محمد ! یزعم انه اتی البارحة بیت المقدس ، ثم اصبح فینا ، واحدنا یضرب مطیته مصعدة شهرا و منقلبة شهرا ، فهذا مسیرة شهرین فی لیلة واحدة قال فاخبرهم بعیر لقریش لما كان فی مصعدی رأیتها فی مكان كذا و كذا وانها نفرت فلما رجعت رأیتها عند العقبة ، و اخبرهم بكل رجل و بعیره كذا و كذا ومتاعه كذا و كذا ، فقال ابو جهل : یخبرنا باشیاء،فقال رجل من المشركین انا اعلم الناس بیت المقدس و كیف بناؤه و كیف هیأته و كیف قربه من الجبل ، فان یكون محمد صادقا فساخبركم وان یكن كاذبا فساخبركم ، فجاء ه ذلك المشرك فقال : یا محمد انا اعلم الناس بیت المقدس فاخبرنی كیف بناؤ ہ و كیف هیأته و كیف قربه من الجبل ؟ قال : فرفع لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بیت المقدس من مقعده فنظر الیه كنظر احدنا الی بیته : بناؤه كذا و كذا و هیاته كذا و كذا ، وقربه من الجبل كذا و كذا ، فقال الاخر: صدقت ، فرجع الی الصحابة فقال : صدق محمد فیما قال او نحوا من هذا الكلام ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! شب معراج کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔حضور نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی باركنا حوله لنریه من آیاتنا ، انه هو السمیع البصیر ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک، جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل یوں ارشاد فرمائی: اس وقت

جبکہ میں مسجد حرام کی حدود میں آرام فرما تھا تو مجھے کسی نے آکر جگایا، میں نے بیدار ہوکر ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا تو میں دوبارہ آرام کرنے لگا۔ پھر کسی نے آکر جگایا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نظر نہ آیا اور میں سو گیا۔ پھر کسی نے بیدار کیا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نہیں تھا۔ میں اسی خیال میں اندازہ سے مسجد حرام سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک جانور کے قریب کھڑا ہوں، یہ تمہارے گھوڑوں اور خچروں کے مشابہ تھا اور کان لمبے تھے اس کو براق کہا جاتا ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام بھی مجھ سے قبل اس پر سوار ہوئے تھے، حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا تھا، میں اس پر سوار ہوکر چلنے لگا کہ راستہ میں داہنی جانب سے مجھے کسی نے آواز دی اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری طرف نظر فرمائیں میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، دو مرتبہ آواز آئی لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ رکا۔ پھر آگے چل کر اسی طرح ایک آواز آئی لیکن میں وہاں بھی نہ رکا۔ میں سفر کر ہی رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کلائی کھولے سامنے آئی جو ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی، اس نے بھی اسی طرح آواز دی مگر میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہونچ گیا میں نے اسی احاطہ میں براق کو باندھا جہاں انبیائے کرام باندھتے تھے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام دو پیالے لیکر آئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، میں نے دودھ پی لیا اور شراب کے پیالے کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، میں نے اس توفیق ربانی پر تکبیر پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل نے پوچھا، یارسول اللہ! میں آپ کے چہرۂ اقدس میں کچھ محسوس کر رہا ہوں، فرمایا: میں نے تینوں آوازوں کی بابت بتایا۔ عرض کیا: یارسول اللہ! پہلی آواز یہودیوں کی تھی، اگر آپ جواب دے دیتے تو آپ کی امت کے لوگ یہودی ہوجاتے، دوسری آواز نصاری کی تھی، وہاں بھی جواب دینے پر امت کے نصرانی ہوجانے کا خطرہ تھا۔ اور تیسری آواز جو عورت کی شکل میں تھی وہ دنیا تھی کہ اگر آپ جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو پسند کر لیتی۔

فرمایا: پھر میں حضرت جبرئیل کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد معراج (سیڑھی) لائی گئی جس پر چڑھ کر مومنین کی روحیں آسمان پر جاتی ہیں، مخلوق نے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس سے زیادہ خوبصورت کوئی سیڑھی نہ دیکھی ہوگی، ہاں آدمی کی روح قبض ہوتے ہی اسکا دیدار کرتی ہے۔اس کے ذریعہ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آسمان پر گیا تو وہاں پہلے ایک اسماعیل نامی فرشتے سے ملاقات ہوئی جو آسمان دنیا پر متعین کیا گیا ہے، اس کے سامنے ستر ہزار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی جماعت ایک لاکھ فرشتوں پر مشتمل تھی، اللہ تعالی نے اسی کے بارے میں فرمایا:

و ما یعلم جنود ربك الاھو ۔

اور تیرے رب کے لشکر کو تیرا رب ہی جانتا ہے۔

حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، آواز آئی، کون؟ آپ نے کہا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون؟ آپ نے جواب دیا: حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، پھر ندا ہوئی کیا ان کے طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب میں کہا: ہاں، آسمان پر پہونچنے کے بعد ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے ہوئی اور آپ اس صورت میں تشریف فرماتھے جس پر آپ کو پیدا کیا گیا تھا، آپ پر آپ کی اولاد میں سے پاک روحیں پیش کی جاتیں تو آپ فرماتے: ان کو اعلی علیین میں لے جاؤ، اور بدروحوں کے بارے میں فرماتے ان کو سجین میں قید کردو۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرا گذر ایک خوان کے پاس سے ہوا جس پر عمدہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے پارچے چنے تھے لیکن اس کے قریب کوئی نہیں آرہا تھا، اور آگے ایک ایسی خوان تھا جس پر بدبودار سڑا ہوا گوشت تھا اور لوگ اس کو کھا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل کہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں کہ حلال چیزیں چھوڑ کر حرام پر کمر بستہ رہتے ہیں۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، جب کوئی اٹھنے کا ارادہ کرتا تو گر جاتا، اور کہتا: اے اللہ! قیامت قائم نہ ہو، یہ لوگ آل فرعون کی راہ پر دنیا میں گامزن رہے یعنی دنیاوی مال ومتاع جمع کرنے میں وقت گزارتے، میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ آتا اور ان کو روندتا چلا جاتا۔ اس وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوتیں اور اللہ تعالی کی جناب میں فریاد کرتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ۔

قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنادیا ہو۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹ کی طرح ہیں، ان کے منہ کھلوائے جاتے ہیں اوراس میں پتھر ڈالے جاتے ہیں، پھر ان کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ میں نے ان کا شوروغل سنا جو وہ بارگاہ خداوند قدوس میں گڑگڑارہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے لوگ ہیں۔ بطور ظلم ان کا مال کھاتے تھے، اللہ تعالی نے فرمایا:

انما یأکلون فی بطونھم نارا و سیصلون سعیرا۔

وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں، اورکوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔

پھر کچھ دیر بعد ہی ایسی عورتیں نظر آئیں جو سینے کے بل لٹکادی گئی تھیں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں ان کی گریہ وزاری سنی میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ عورتیں کون ہیں؟ بولے: یہ آپ کی امت کی زناکار عورتیں ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایسے لوگوں سے گزرہوا کہ ان کے پہلو سے گوشت کاٹکڑا کاٹا جاتا اوران سے کھانے کو کہا جاتا کہ کھاؤ جس طرح تم اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جولوگوں کے منہ پر عیب لگاتے اور پیٹھ پیچھے بدی کرتے تھے۔ پھر ہم دوسرے آسمان پر پہونچے۔ وہاں ایک ایسے حسین وجمیل شخص سے ملاقات ہوئی جن کا حسن و جمال لوگوں میں اس فضیلت کا حامل تھا جسے چودھویں رات کے چاند کوتمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ و السلام ہیں اور یہ ان کی قوم ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر تیسرے آسمان پر پہونچے، وہاں حضرت عیسی اور حضرت یحیی علیہما الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کے ساتھ بھی ان کی قوم تھی میں نے سلام کیا تو ان کی طرف سے جواب ملا۔

پھر چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام ومرتبہ نہایت بلند فرمایا ہے میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کی آدھی داڑھی سفید تھی اور آدھی سیاہ، اور لمبائی میں ناف کے قریب، میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ اپنی قوم کے محبوب ومعزز ہیں، یعنی حضرت ہارون بن عمران اور ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے سلام کیا تو جواب ملا۔

پھر چھٹے آسمان پر پہونچے وہاں حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کے بال نہایت کثیر تھے وہ کہہ رہے تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ معزز ہوں، بلکہ یہ مجھ سے نہایت معزز ومکرم ہیں، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر میں ساتویں آسمان پر پہونچا وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی کہ آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، اور لوگوں میں نہایت خوبصورت معلوم ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے ساتھ یہ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر مجھے میری امت دو گروہوں میں نظر آئی، ایک جماعت کاغذ کی مانند سفید لباس میں ملبوس تھی، اور دوسری میلا کچیلا لباس پہنے تھی۔

اس کے بعد میں بیت المعمور میں داخل ہوا میرے ساتھ سفید لباس والے بھی تھے لیکن گندے لباس والوں کو روک دیا گیا تھا۔ وہ گرمی اور تپش میں رہے۔ میں نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ بیت المعمور میں نماز ادا کی، پھر ہم وہاں سے نکلے۔

فرمایا: بیت المعمور ایسا مقام ہے کہ ہر دن وہاں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک مرتبہ آچکے وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے۔ فرماتے ہیں: پھر میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچا، اس کا ایک ایک پتہ اتنا بڑا تھا کہ گویا اس امت کو ڈھانپ لے۔ وہاں ایک چشمہ جاری ہے جس کو سلسبیل کہتے ہی۔ اس سے دو نہریں رواں ہیں ایک کوثر، دوسری نہر رحمت، میں نے اس میں غسل کیا، پھر مجھے یہ مژدہ ملا کہ تمہارے سبب سب اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف کردی گئیں اور تمہیں ہر لغزش سے مامون ومحفوظ کردیا گیا۔

اس کے بعد میں جنت کی سیر کے لئے چلا تو مجھے ایک عورت سامنے سے آتی نظر آئی، فرمایا: تو کون ہے؟ اور کس کے لئے ہے؟ اس نے عرض کیا: میں زید بن حارثہ کی ہوں۔ پھر میں نے ایسی نہریں دیکھیں جن کا پانی بودار نہیں ہوتا اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں جسکو پینے سے پینے والے کو لذت محسوس ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں، وہاں کے سیب ایسے جیسے بڑے ڈول، وہاں کے پرندے ایسے کہ بختی اونٹ۔ بیشک اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔

پھر میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا غضب تھا، اور اسکا عذاب و سزا، اس میں ایک پتھر اور لوہا ڈال دیا جائے تو وہ اس کو کھا جائے۔ پھر وہ ہٹالی گئی۔

اس کے بعد سدرۃ المنتہی مجھ پر پیش ہوا تو اس نے مجھے ڈھانپ لیا، اس وقت میرے اور رب عزوجل کے جلوہ کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ سدرۃ المنتہی کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ تھا، اس وقت مجھ پر پچاس نمازوں کا تحفہ فرض ہوا اور ساتھ ہی ندا ہوئی کہ ہر نیکی کے بدلے تمہارے لئے دس نیکیاں ہیں، جب کسی نیکی کا ارادہ کروگے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب عمل کروگے تو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اور جب کوئی ایک گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس پر عمل سے پہلے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اور عمل کرنے پر صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔

یہ تحفہ لیکر میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے گزرا تو آپ نے عرض کیا: آپ کو آپ کے رب نے کیا حکم فرمایا: میں نے کہا: پچاس نمازیں، عرض کیا: جائیے اور اس میں تخفیف کرائیے کہ آپکی امت اس بار کو نہیں اٹھا سکے گی اور جب عاجز رہے گی تو انکار کر بیٹھے گی، میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوا اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا خواستگار ہوا کہ میری امت تمام امتوں میں ضعیف و ناتواں ہے، لہذا دس نمازیں معاف کردی گئیں، اسی طرح میں اپنے رب کے حضور اور حضرت موسی کے پاس آتا جاتا رہا یہاں تک کہ دس نمازیں باقی رہیں، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے وہی مشورہ دیا، اس مرتبہ میری درخواست پر پانچ نمازیں اور معاف ہوئیں، اور اب صرف پانچ باقی تھیں، سدرہ کے پاس ایک فرشتے نے مجھے ندا کی فریضہ تو مکمل رہا بندوں سے تخفیف کردی گئی کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر حضرت موسی سے ملاقات ہوئی تو آپ کا مشورہ اب بھی یہی تھا کہ مزید تخفیف اور کرائیے۔ میں نے کہا: اب مجھے تخفیف کے لئے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میں نے صبح کو اہل مکہ کے سامنے یہ عجائب وغرائب بیان فرمائے کہ میں رات بیت المقدس گیا، وہاں سے آسمانوں کی طرف سیر کی، اور وہاں ایسا ایسا دیکھا، ابو جہل بن ہشام نے لوگوں سے کہا: لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے یہ تعجب خیز باتیں سنو، کہہ رہے ہیں کہ میں رات میں بیت المقدس گیا اور اب صبح کو یہ ہم میں موجود ہیں۔ حالانکہ بیت المقدس آنے جانے میں دو ماہ لگ جاتے ہیں، اور یہ صرف ایک رات میں ہو آئے۔

اس پر میں نے قریش کے ایک قافلہ کی بھی نشاندہی کی، کہ میں جب جارہا تھا تو وہ فلاں فلاں مقام پر نظر آیا، اور جب میں لوٹا تو میں نے ان کو عقبہ کے پاس دیکھا ہے۔ ہر شخص ، اسکا اونٹ اور اس کے ساز وسامان کا بھی میں نے پتہ دیا اس پر ابو جہل بولا: دیکھو یہ کچھ چیزوں کی خبر بھی دے رہے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

مشرکین میں سے ایک شخص بولا: میں بیت المقدس کو دوسروں کی نسبت خوب جانتا ہوں، اس کی عمارت، شکل وصورت اور پہاڑ کے قریب جائے وقوع سے بھی خوب واقف ہوں۔ اگر وہ سچ فرماتے ہیں تو میں ابھی آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ اور غلط کہتے ہیں تو بھی میں تم کو بتاؤں گا۔ وہ مشرک آیا اور بولا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں لوگوں میں بیت المقدس سے بخوبی واقف ہوں، بتایئے کہ اس کی عمارت، شکل وصورت اور اسکا جائے وقوع کیسا ہے؟

حضور فرماتے ہیں: کہ پھر بیت المقدس حضور کے سامنے اس طرح کردی گئی جیسے مالک مکان کے سامنے اسکا مکان ہو۔ آپ نے پوری تفصیل واضح طور پر بیان فرمادی، یہ سن کر وہ مشرک بولا: آپ نے سچ کہا: پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچ کہہ رہے ہیں۔ ۱۲م

# (۱۰) شب معراج تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی امامت فرمانا

۲۸۶۰۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لقدرأيتنى فى حجر و قريش تسألنى عن مسراى ،فسألنى عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها ، فكربت كربةماكربت مثله قط ، قال: فرفعه الله تعالى لى انظر اليه ما يسألونى عن شئ الا انبأتهم به ، وقد رأيتنى فى جماعة من الانبياء ، فاذا موسى عليه السلام قائم يصلى ، فاذا رجل ضرب جعد كانه من رجال شنوءة ، واذا عيسى بن مريم عليهما السلام قائم يصلى ، اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفى ، واذا ابراهيم عليه السلام قائم يصلى ، اشبه الناس به صاحبكم يعنى نفسه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فحانت الصلوة فاممتهم ، فلما فرغت من الصلوة قال قائل : يا محمد ! هذا مالك صاحب النار ، فسلم عليه ، فالتفت اليه فبدأ نى بالسلام ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی صبح میں نے اپنے آپ کو حجر اسود کے پاس پایا اور قریش مکہ مجھ سے سیر معراج کے بارے میں سوالات کررہے تھے، مجھ سے انہوں نے بیت المقدس کی متعدد چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں نے ذہن نشین نہ کیا تھا۔ مجھے اس چیز کا نہایت رنج ہوا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا، میں اس کو بالکل عیاں دیکھ رہا تھا، انہوں نے جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا میں نے ان کو پورے طور پر جوابات دیئے۔ میں نے خود کو انبیاء کرام کی ایک جماعت میں پایا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ قد و قامت میں میانہ تن و توش کے گٹھے ہوئے جسم والے معلوم ہورہے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں، حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو میں ان سے بہت زیادہ مشابہ پاتا ہوں، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نماز میں کھڑے ہوئے مصروف

---

۲۸۶۰۔ الصحیح لمسلم ، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ ، ۱/ ۹٦
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳/ ٤٦۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۲/ ۳۵۸
کنز العمال للمتقی ، ۳۱۸٤۹، ۱۱/ ۳۹٦ ☆ الدرالمنثور للسیوطی ، ۵/ ۲۱٤

ہیں، ان سے زیادہ مشابہت تمہارے صاحب کی ہے، یعنی حضور نے اپنے بارے میں فرمایا: پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت فرمائی اور تمام انبیاء کرام نے میرے پیچھے نماز پڑھی، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ندا آئی اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حضرت مالک داروغہ جہنم ہیں ان کو سلام کیجئے، میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے ہی سلام میں پہل کی۔۱۲م

٢٨٦١۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خرج معى جبرئيل لا يفوتنى ولا افوته حتى انتهى بى الى بيت المقدس، فانتهى البراق الى موقفه الذى كان يقف، فربطته فيه، وكان مهبط الانبياء، ورأيت الانبياء جمعوا الى، فرأيت ابراهيم و موسى و عيسى، فظننت انه لا بد من ان يكون لهم امام، فقدمنى جبرئيل حتى صليت بين ايدهم، وسألتهم فقالوا: بعثنا للتوحيد۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام پورے راستہ میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنے رکنے کی جگہ ٹھہر گیا، میں نے اس کو وہاں باندھا، یہ ہی انبیاء کرام کے اترنے کی جگہ تھی، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام میرے پاس جمع ہوگئے، میں نے ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کو بھی دیکھا، میں سمجھ رہا تھا کہ ان کا کوئی امام بھی ہوگا اتنے میں حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے ان کی امامت فرمائی، پھر میں نے ان سے ان کی بعثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ہم سب توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔۱۲م

٢٨٦٢۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ثم لقيه خلق من الخلائق، فقال احد هم: السلام عليك يا اول! والسلام عليك يا آخر! والسلام عليك ياحاشر! فقال له جبرئيل: اردد السلام يا محمد! صلى الله تعالىٰ عليه

---

٢٨٦١۔ كنز العمال للمتقى، ٣١٨٥٢، ١١/٣٩٧

٢٨٦٢۔ التفسير لابن جرير، ١٥/٦

وسلم ، قال : فرد السلام ، ثم لقيه الثاني ، فقال له مثل مقالة الاولين ، حتى انتهى الى بيت المقدس ، فعرض عليه الماء واللبن والخمر ، فتناول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللبن ، فقال له جبرئيل : اصبت الفطرة يا محمد!ولو شربت الماء لغرقت امتك ، ولو شربت الخمر لغوت امتك ، ثم بعث له آدم فمن دونه من الأنبياء ، فامهم رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلك الليلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضور کی ملاقات ایک جماعت سے ہوئی، ان میں سے کسی نے حضور کو اس طرح سلام کیا، السلام علیک یا اول! السلام علیک یا آخر! السلام علیک یا حاشر! حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں، حضور نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر دوسری جماعت سے ملاقات ہوئی تو وہاں بھی اسی طرح سلام و جواب کا سلسلہ رہا، اتنے میں سواری بیت المقدس پہونچ گئی، حضور کی خدمت میں پانی، دودھ، اور شراب کے پیالے پیش ہوئے، آپ نے دودھ کا پیالہ اختیار فرمایا، حضرت جبرئیل نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، اگر آپ پانی کا پیالہ پسند فرماتے تو آپکی امت پانی میں غرق ہوجاتی، اور اگر شراب لے لیتے تو آپکی امت بہک جاتی، پھر حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک تمام انبیائے کرام حضور کے لئے جمع ہوئے اور حضور نے ان سب کو اس رات نماز پڑھائی۔۱۲م

۲۸٦۳۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : او تيت بدابة فوق الحمار و دون البغل ،خطوها عند منتهى طرفها ، فركبت و معي جبرئيل عليه السلام ، فسرت فقال: انزل فصل ، ففعلت ،فقال: اتد ري اين صليت ؟ صليت بطيبة و اليها المهاجر ، ثم قال: انزل فصل، فصليت ، فقال : اتد ري اين صليت ؟ صليت بطور سيناء حيث كلم الله عزوجل موسى عليه السلام ، ثم قال : انزل فصل، فصليت ،فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ، ثم دخلت الى بيت المقدس ، فجمع لي الانبياء عليهم الصلوة والسلام ، فقدمني جبرئيل حتى

---

۲۸٦۳۔ السنن للنسائي ، باب فرض الصلوة ، ۱/ ۵۲

www.alahazratnetwork.org

امتهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شب معراج میرے لئے ایک جانور سواری کے لئے لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، لیکن اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا، میں اس پر سوار ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ رہے، میں چل رہا تھا کہ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یہاں تشریف فرما ہوکر نماز ادا فرمایئے، میں نے نماز پڑھی، جب فارغ ہوا تو کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ پھر خود ہی کہا: آپ نے سرزمین طیبہ پر نماز پڑھی ہے۔ اور اسی کی طرف آپ ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر نماز پڑھنے کے لئے کہا، تو میں نے وہاں بھی نماز پڑھی، فراغت کے بعد بولے: کیا آپ اس مقام کو پہچانتے ہیں؟ پھر خود ہی بتایا: یہ مقام طور سیناء ہے جہاں اللہ عزوجل نے حضرت موسی سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک تیسرے مقام پر نماز کی درخواست کی تو میں اترا اور نماز ادا کی ، کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون سا مقام ہے؟ پھر خود ہی یوں بولے: یہ مقام بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، وہاں میرے لئے تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم اجمعین پہلے سے موجود تھے، حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے سب کی امامت فرمائی۔ ١٢م

٢٨٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اتيت بالبراق فركبت انا و جبرئيل فسارىنا ، فكان اذا اتى على جبل ارتفعت رجلاه ، و اذا هبط ارتفعت يداه (الى ان قال ) ثم مضينا الى بيت المقدس ، فربطت الدابة بالحلقة التى يربط بها الانبياء ثم دخلت المسجد ونشرت لى الانبياء من سمى الله فى كتابه ومن لم يسم، فصليت بهم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شب معراج میرے لئے براق لایا گیا، میں اور حضرت جبرئیل اس

---

٢٨٦٤۔ كنز العمال للمتقى، ٣١٨٤١، ١١/ ٣٩٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٥/ ٢٠٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پر سوار ہوئے اور وہ ہمیں لیکر روانہ ہوا، جب کسی پہاڑ پر چڑھتا تو اس کے پچھلے پاؤں بڑے ہوجاتے اور جب اترتا تو اگلے پاؤں لمبے ہوجاتے۔ یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، میں نے اسی احاطہ میں اپنا براق باندھا جہاں دوسرے انبیاء کرام اپنی سواری باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصی میں داخل ہوا، میرے لئے تمام انبیاء کرام جمع کئے گئے جنکا تذکرہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں، پھر میں نے اس سب کو نماز پڑھائی۔ ۱۲م

۲۸۶۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فلم البث الایسیرا ، حتی احتمع ناس کثیر، ثم اذن مؤذن واقیمت الصلوة ، فقمنا صفو فا ننتظرومن یؤمنا ، فاخذ بیدی جبرئیل فقدمنی ، فصلیت بهم ، فلما انصرفت قال: جبرئیل علیه السلام : یا محمد ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اتدری من صلی خلفك ، قلت ، لا ، قال: صلی خلفك کل نبی بعثه الله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے، مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے، جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، میں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نے جانا کہ یہ کس کس نے آپکے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ، عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔

۲۸۶۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لیلة اسری بنبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودخل الجنة فسمع من جانبها وجسا ، قال : یا جبرئیل! ما هذا ؟ قال : هذا بلال المؤذن ، فقال نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین جاء الی الناس : قد افلح بلال ، رأیت له کذا کذا، قال : فلقیه موسی علیه الصلوة والسلام فرحب به وقال: مرحبا بالنبی الامی ، قال : فقال : وهو رجل آدم طویل سبط شعره مع اذ نیه اوفوقهما ، فقال : من هذا ؟ یا جبرئیل !

---

۲۸۶۵۔ التفسیر لا بن ابی حاتم، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۱۸۷
۲۸۶۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۵۷ ☆

www.alahazratnetwork.org

قال : هذا موسى عليه السلام، قال : فمضى فلقيه عيسى عليه السلام فرحب به وقال: من هذا يا جبرئيل ؟قال : هذا عيسى قال : فمضى فلقيه شيخ جليل مهيب فرحب به وسلم عليه و كلهم يسلم عليه قال : من هذايا جبرئيل ؟ قال : هذاابوك ابراهيم ، قال فنظر فى النار فاذا قوم ياكلون الجيف ، فقا ل : من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ، و راى رجلا احمر ازرق جعدا شعثا اذا رايته ، قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا عاقر الناقة قال : فلما دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المسجد الأقصى قام يصلى فالتفت ثم التفتفاذا النبيون اجمعون يصلون معه ، فلما انصرف جى ء بقدحين ، احدهما عن اليمين و الاخر عن الشمال ، فى احدهما لبن و فى الآخر عسل ، فاخذ اللبن فشرب منه فقال الذى كان معه القدح : اصبت الفطرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی اور جب آپ جنت میں داخل ہوئے تو ایک طرف کسی کی آہٹ سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپکے مؤذن حضرت بلال ہیں، حضور جب واپس تشریف لائے تو لوگوں کو بتایا کہ بلال کامیاب ہوئے، میں نے ان کے بارے میں ایسا ایسا دیکھا ہے۔۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضور کو مرحبا بالنبی الامی، کہہ کر خوش آمدید کہا، ان کا حلیہ شریف ایسا تھا کہ ایک لمبے قد والے اور بال سیدھے کانوں تک یا ان سے اوپر تک، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں،۔ پھر تھوڑی دیر بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے خوش آمدید کہا، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر آگے چل کر ایک جلیل القدر شیخ جنکے چہرہ اقدس سے رعب و دبدبہ ظاہر تھا ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی مرحبا کہا اور سلام کیا۔ بلکہ جہاں سے بھی حضور گزرے سب نے سلام پیش کیا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپکے والد محترم حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر حضور نے جہنم کی طرف دیکھا تو اس میں ایک گروہ نظر آیا جو مردار کھا رہا تھا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کر کے ان کا گوشت کھاتے تھے، ایک شخص ایسا بھی نظر آیا جو سرخ رنگ اور زرد آنکھوں والا تھا

جس کا جسم گٹھا ہوا اور بال بکھرے ہوئے تھے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی معجزہ نما اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں، اس کے بعد جب حضور مسجد اقصی میں داخل ہوئے تو نماز شروع کی، پھر ادھر ادھر دیکھا تو یہ منظر تھا کہ سب انبیائے کرام حضور کیساتھ نماز میں مشغول تھے۔

۲۸۶۷۔ **عن** ام هانی بنت ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نشرلی رهط من الانبیاء فبهم ابراهیم وموسی و عیسی، علیه الصلوة واسلام ، فصلیت بهم ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جماعت انبیا جس میں حضرت ابراہیم، حضرت موسی، اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تھے میرے لئے اٹھائی گئی، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

۲۸۶۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : فصلی بهم ثم اتی باناء فیه لبن الحدیث ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، کو نماز پرھائی ، اس کے بعد حضور کی خدمت میں دودھ کا پیالہ لایا گیا الی آخرہ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۶۹۔ **عن** کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال : فاذن جبرئیل و نزلت الملائکة من السماء وحشر الله له المرسلین،فصلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم با لملائکة و المرسلین ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضرت جبرئیل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے، اللہ تعالیٰ نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرما کر بھیجے ،حضور نے ملائکہ و مرسلین کی امامت فرمائی۔

---

۲۸۶۷۔ المعجم الکبیر الطبرانی ، ۱۰/ ۸۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر

۲۸۶۸۔ المسند لا بن اسحاق، ☆

۲۸۶۹۔

## (۱۱) حضور نے شب معراج ملائکہ کی امامت فرمائی

۲۶۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لما اسرى بى الى السماء اذن جبرئيل عليه السلام ، فظننت الملائكة انه يصلى بهم فقدمنى فصليت بالملائكة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج جب میں آسمانوں پر تشریف لے گیا تو جبرئیل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبرئیل نماز پڑھائیں گے، جبرئیل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔

تجلی الیقین، ص ۱۴۷

www.alahazratnetwork.org

سبحانہ وتعالیٰ

---

۲۸۷۰۔ الدرالمنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۵☆ الحاوی للفتاوی، ۲/ ۲۵۹

# ۳۔ تصرفات واختیارات رسول

## (۱) اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے

۲۸۷۱۔ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما فتح حنيناً قسم الغنائم ، فاعطى المؤلفة قلوبهم ، فبلغه ان الانصار يحبون ان يصيبوا ما اصاب الناس ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخطبهم فحمد الله واثنى عليه ، ثم قال : يا معشرالانصار! الم احدكم ضلا لًا فهد اكم الله بى وعالة فاغنا كم الله بى ، و متفرقين فجمعكم الله بى ، ويقولون: الله و رسوله امن ـ فقال: الاتجيبونى ،فقالوا: الله و رسوله امن ، فقال : اما انكم لو شئتم ان تقولوا كذا و كذا ـ فقال : الا ترضون ان يذهب الناس بالشاء و الا بل ، وتذهبو ن برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى رحالكم ، الانصار شعار والناس دثار، ولولا الهجرة لكنت امرأ من الانصار، ولو سلك الناس واديا وشعبا لسلكت وادى الانصار وشعبهم ، انكم ستلقون بعدى اثرة فاصبروا حتى تلقونى على الحوض ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح حنین کے دن مال غنیمت تقسیم فرمایا اس موقع پر مولفہ قلوب کو بہت کچھ عنایت فرمایا۔انصار کے بارے میں حضور کو یہ اطلاع ملی کہ ان کی بھی خواہش ہے کہ دوسروں کی طرح انہیں بھی مال غنیمت ملنا چاہئے ،حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہ پایا پس اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہیں ہدایت دی ،اورتمہارے آپس میں پھوٹ تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کردی ،اورتم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی ،انصار اس وقت یوں گویا ہوئے ، بلکہ اللہ ورسول کا احسان اس

---

۲۸۷۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب غزوة الطائف فى شوال ، ۲/ ۶۲۰
الصحيح لمسلم ، باب اعطاء المؤلفة و من يخاف على ايمانه، ۱/ ۳۳۹
فتح البارى لا بن حجر ، ۸/۴۷ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۱۴/ ۵۲۸

سے بھی زائد ہے، پھر حضور نے خود ہی فرمایا: ہاں تم اس کے جواب میں چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ ہمارے بھی حضور پر اتنے احسان ہیں، پھر فرمایا: اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ انصار استر کپڑے کی طرح اور دوسرے لوگ ابرے کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں قبیلہ انصار کا ایک فرد ہوتا، لوگ اگر کسی وادی میں چلیں یا کسی میدان میں تو میں انصار کے پسندیدہ میدان اور وادی کو پسند کروں، اے انصار سنو! میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائیگی، لہذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تم سے ملاقات کرو۔ ١٢م

٢٨٧٢ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال : لما قسم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم السبی بالجعرانة اعطی عطایا قریشاً وغیرها من العرب ولم یکن فی الانصار منها شئ فکثرت المقالة و فشت حتی قال قائلهم : اما رسول الله لقد لقی قومه فارسل الی سعد بن عبادة فقال : ما مقالة بلغتنی عن قومك اکثرو فیها ؟ فقال له سعد: فقد کان ما بلغك ، قال فاین انت من ذاك ؟ قال: ماا نا الا رجل من قومی ، فاشتد غضبه و قال : احمع قومك و لا یکن معهم غیرهم فجمعهم فی حظیرة من حظائر السبی و قام علی بابها و جعل لا یترك الا من کان من قومه و قد ترك رجالا من المهاجرین و رد اناسا ، ثم جاء النبی یعرف فی وجهه الغضب فقال : یا معشر الانصار الم احدکم ضلالا فهداکم الله ؟ فجعلوا یقولون : نعوذ بالله من غضب الله و من غضب رسوله یا معشر الانصار الم احدکم عالة فاغناکم الله فجعلو یقولون : نعوذ بالله و من غضب الله و من غضب رسوله ! قال ا لا تجیبون ؟ قالوا : الله و رسوله أمن و افضل فلما سری عنه قال : و لو شئتم لقلتم فصدقتم الم نجدك طریدا فاویناك و مکذبا فصدقناك و عائلا فآسیناك و مخذولا فنصرناك ؟ فجعلوا یبکو ن و یقولون:الله و رسوله أمن وافضل ثم قال : اوجد تم من شئ من دنیا اعطیتها قوماًاتالفهم علی الاسلام وکلتم الی اسلامکم؟ لو سلك الناس و ادیا او شعبا لسلکت و ادیکم وشعبکم ، انتم شعارو الناس دثار، ولو لا الهجرة لکنت امرأ من الانصار ، ثم رفع یدیه حتی انی لأ ری ما تحت منکبیه فقال : اللهم اغفر للانصار و لابناء الانصار و لا بناء

---

٢٨٧٢ ۔ کنز العمال للمتقی ، ٣٧٩٣٩، ١٤/ ٦٠

ابناء الانصار ! اما ترضون ان یذھب الناس بالشاء و البعیر و تذھبون برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی بیوتکم ؟ فبکی القوم حتی اخضلوا لحاھم و انصرفوا و ھم یقولون رضینا باللہ و برسولہ حظا و نصیبا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرمایا تو قریش اور دیگر قبائل عرب کو دیا اور انصار کو کچھ نہ ملا، (انہیں اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ توجہ اور نظر کرم نہ رہی، شاید اب اپنی قوم کی طرف زیادہ التفات فرمائیں، بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں ملال گزرا) یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سنا تو خاطر انور پر ناگوار گزرا۔ حضرت سعد بن عبادہ انصاری کو بلایا، فرمایا: تمہاری قوم انصار کی طرف سے مجھے یہ کیا سننے کو مل رہا ہے، عرض کیا: حضور جو کچھ سنا وہ واقعہ ہے، فرمایا تو اس وقت تم کہاں تھے، عرض کیا: میں بھی اپنی قوم کا ایک فرد ہوں لہذا قومی ہمدردی میں شریک ہوگیا، حضور کا جلال بڑھ گیا، فرمایا: اپنی قوم کو جمع کرو اوران کے علاوہ کوئی نہ ہو، سب انصار مال غنیمت کے باڑہ میں جمع ہوئے، حضرت سعد سب کو ہی بلا لائے تھے اور خود دروازہ پر کھڑے سب کی نگرانی کررہے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ چہرہ اقدس سے غضب کے آثار نمایاں تھے، فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمکو گمراہ نہ پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت دی؟ سب ہیبت زدہ بول اٹھے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے، پھر فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو نادار نہ پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو غنی کردیا؟ سب نے عرض کیا: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے،، فرمایا: کیوں جواب کیوں نہیں دیتے؟ بولے: اللہ ورسول کا احسان اور فضل بڑا ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غم ہلکا ہوا تو فرمایا: اگر تم چاہو تو جواب میں یہ بھی کہہ سکتے ہو اور تم اپنے قول میں سچے قرار دیئے جاؤ گے، کہ یارسول اللہ! کیا ہم نے آپ کو بے ٹھکانا نہ پایا کہ اپنے یہاں ٹھکانا دیا، آپکی قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی، آپ حاجت مند تھے تو ہم نے اس کو پورا کیا، اور بے یارومددگار تھے تو ہم نے مدد کی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے یہ باتیں سنکر انصار رونے لگے اور بار بار کہتے: اللہ ورسول کا فضل واحسان بڑا ہے، پھر حضور نے فرمایا: میں نے جو کچھ کسی قوم کو دیا وہ محض تالیف قلب کے لئے دیا، اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کردیا کہ تمہاری طرف سے کامل اطمینان ہے، سنو! تمہاری فضیلت یہ ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا گھائی کی طرف ہوں اور تم دوسری طرف تو میں تمہاری طرف رہوں گا، تم استر کی مانند ہو اور دوسرے لوگ ابرہ کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، پھر خوب اونچے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، الٰہی! انصار کی بخشش فرما۔ اور ساتھ ہی ان کے بیٹوں اور پوتوں کی بھی مغفرت فرما، اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو لیکر اپنے وطن پہونچو، یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ داڑھیاں تر ہوگئیں۔ جب واپس ہوئے تو سب کی زبان پر جاری تھا، ہم اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے عطیہ سے بخوبی رضامند اور خوش ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

الامن والعلی۔ ص ۱۰۷

## (۲) اختیار مصطفٰی علیہ التحیہ والثناء

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۷۳۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما نھیتکم عنه فاجتنبوہ ، وما امر تکم به فافعلوا منه ماستطعتم ،فانمااھلك الذین من قبلکم کثرة مسائلھم واختلافھم علی انبیائھم۔　جدالممتار ۱/۱۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس چیز سے تم کو منع کروں باز رہو، اور جس چیز کا حکم دوں اس پر حسب استطاعت عمل کرو، کہ تم سے پہلے لوگوں کو کثرت سوالات اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حکم عدولی نے ہلاک کیا۔ ۱۲م

---

۲۸۷۳۔ الصحیح لمسلم، باب توقیرہ ﷺ وترك اکثار سوالہ، ۲/ ۲۶۲
السنن الکبری للبیھقی، ۱/ ۲۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۵۷۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۳۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۲۶۱
التفسیر للقرطبی، ۵/ ۲۶۲ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/ ۱۶۶

۲۸۷٤۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بصدقه ، فقیل : منع ابن جمیل و خالد بن الولید و عباس بن عبد المطلب ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناہ اللہ و رسوله ، واما خالد فانکم تظلمون خالدا ، قد احتبس ادراعه و اعتدہ فی سبیل اللہ ، واما العباس بن عبدالمطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فھی علیه صدقة و مثلھا معھا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوۃ کی وصول یابی کا حکم دیا، حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب نے زکوۃ دینے سے منع کردیا، حضور نے فرمایا: ابن جمیل نے کیوں منع کیا؟ کیا اسے یہ بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ ورسول نے غنی کردیا، اور خالد بن ولید کا معاملہ یہ ہے کہ ان سے زکوۃ لینا ظلم کے مترادف ہے، کیونکہ انہوں نے اپنا سب مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کردیا ہے، یہاں تک کہ اپنی ذرع بھی، اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زکوۃ انہیں پر صدقہ ہے بلکہ اتنا ہی ان کو اور دے دیا جائے۔۱۲م

۲۸۷۵۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اللھم انی احرم ما بین جبلیھا مثل ماحرم به ابراھیم علیه الصلوۃ والسلام مکة ۔

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۸۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، | باب قول اللہ تعالیٰ و فی الرقاب الخ، | | | | ۱/ ۱۹۸ |
| الصحیح لمسلم ، | کتاب الزکوۃ ، | | | | ۱/ ۳۱٦ |
| السنن لا بی داؤد ، | باب فی تعجیل الزکوۃ ، | | | | ۱/ ۲۲۹ |
| السنن للنسائی ، | باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق، | | | | ۱/ ۲٦٥ |
| السنن الکبری للبیھقی ، | ٤/ ۱۱۱ | ☆ | الصحیح لا بن خزیمة ، | | ۲۳۳ |
| کنز العمال للمتقی ،۱٦۸٥٥، ٦/ ٥۳٤ | | ☆ | شرح السنة للبغوی ، | | ٦/ ۳۳ |
| المصنف لعبد الرزاق، | ۲۸۲٦، | ☆ | تاریخ دمشق لا بن عساکر ، | | ۷/ ۲۳۸ |
| ۲۸۷٥۔ الجامع الصحیح للبخاری ، | باب الحیس | | | | ۲/ ۸۱٦ |
| الصحیح لمسلم ، | باب فضل المدینة ، | | | | ۱/ ٤٤۱ |
| المسند لا حمد بن حنبل ، | ۳/ ۱٥۹ | ☆ | الترغیب االترھیب للمنذری ، | | ۲/ ۲۲۹ |
| کنز العمال للمتقی ، ۳٤۸۷۳، ۱۲/ ۲٤۳ | | ☆ | جمع الجوامع للسیوطی ، | | ۹٦۸۹ |

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حضور عرض کیا: الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔

۲۸۷۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ، و انی حرمت المدینۃ ما بین لا بتیھا، لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ منورہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اسکا شکار۔

الکوکبۃ الشہابیہ۔ ص ۴۲

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس مطلب کی حدیثیں صحاح، سنن اور مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گردو پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے، یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ وحنبلیہ اور بکثرت صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ ائمہ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں ہیں مع نظر مذکور، مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحۃً مدینہ منورہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کی سنئے۔

گردو پیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام

---

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۸۷۶۔ الصحیح لمسلم، | باب فضل المدینۃ۔ | | ۴۴۰/۱ |
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۱۴۱/۴ ☆ | السنن الکبری للبیھقی، | ۱۹۷/۵ |
| تلخیص الحبیر لابن حجر، | ۲۷۹/۲ ☆ | الکامل لابن عدی، | ۳۶۵/۱ |
| کنز العمال للمتقی، | ۳۴۸۶۱، ۲۴۲/۱۲ ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی، | ۳۰۵/۴ |
| جمع الجوامع للسیوطی، | ۶۰۳۸ ☆ | | |

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بنائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔

تقویۃ الایمان ص ۱۱

جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ ورسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے، تف ہزار تف بروئے بے دیناں۔

## (۳) حضور نعمت دیتے ہیں

۲۸۷۷۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنت جالسا اذ جاء على و العباس رضى الله تعالىٰ عنهما يستاذنان ، فقالا ، يا اسامة ! استاذن لنا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،فقلت: يا رسول الله ! على والعباس يستا ذنان ،قال: اتدرى ماجاء بهما ؟ قلت: لا، فقال لكنى ادرى، ائذن لهما ، فدخلا ، فقالا:يا رسول الله ! جئناك نسألك اى اهلك احب اليك؟ قال: فاطمة بنت محمد، رضى الله تعالىٰ عنها و صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالا: ما جئناك نسألك عن اهلك ، قال : احب اهلى الى من قد انعم الله عليه و انعمت عليه اسامة بن زيد ، قالا: ثم من؟ قال: ثم على بن ابى طالب فقال العباس: يا رسول الله! جعلت عمك آخر هم ، قال : ان عليا سبقك بالهجرة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ کے قریب بیٹھا تھا کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کی بارگاہ اقدس میں حاضری کے لئے تشریف لائے، دونوں حضرات نے فرمایا: اے اسامہ! ہمارے لئے حضور سے باریابی کی اجازت لے لو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت علی وحضرت عباس آپکی خدمت میں حاضری کی اجازت کے طالب ہیں ،فرمایا: جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں ، آنے دو، دونوں حضرات نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد

---

۲۸۷۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب اسامة، ۲/ ۲۲۳

(رضی اللہ تعالٰی عنہا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) عرض کیا: ہم آپکے خاص گھر کی بات نہیں کرر ہے ،فرمایا مجھے اپنے اقربا میں وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالٰی نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، یعنی اسامہ بن زید، پھر عرض کیا: ان کے بعد کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، یہ سنکر حضرت عباس بول اٹھے، یارسول اللہ! کیا آپکے چچا کا مقام بعد میں ہے؟ فرمایا: ہاں حضرت علی تم پر ہجرت میں سبقت حاصل کر چکے ہیں۔۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں:۔

لم یکن احدمن الصحابۃ الا وقد انعم اللہ تعالیٰ علیہ و انعم علیہ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،الا ان المراد المنصوص علیہ فی الکتاب، الخ،

یعنی سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین ایسے ہی تھے جنہیں اللہ تعالی نے نعمت بخشی اور اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نعمت بخشی ،مگر یہاں مراد وہ ہے جسکی تصریح قرآن کریم میں ارشاد ہوئی کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالٰی نے نعمت دی ،اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی ،اور وہ زید بن حارثہ ہیں، رضی اللہ تعالٰی عنہ،اور اس میں نہ کسی کا خلاف اور نہ اصلا شک ،آیت اگرچہ حضرت زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی مگر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے، افادہ فی المرقات۔

**اقول**: نہ صرف صحابہ کرام بلکہ تمام اہل اسلام اولین وآخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نعمت دی ، پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیت کریمہ میں بار ہا سنا ہوگا کہ 'یزکیھم' یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے۔ بلکہ لا واللہ، تمام جہان میں کوئی شی ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو، اور اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو، فرماتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے،

جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعا سارے جہان پر ان کی نعمت ہے، صلی

اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اہل کفر واہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چناں ☆ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

الامن والعلی ص ۱۳۶

## (۴) حضور رزق عطا فرماتے ہیں

۲۸۷۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا، فما اخذ بعد ذلك فهو غلول۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا، اس کے بعد جو کوئی کچھ لے گا وہ خیانت ہے۔

## (۵) حضور نجات دہندہ ہیں

www.alahazratnetwork.org

۲۸۷۹۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالی عنه قال : خرجنا مع النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فرأینامنه عجبا مررنا بأرض فیها أشاء متفرق فقال نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم یا غیلان!ایت هاتین الاشاء تین فمر احدٰهما تنضم الی صاحبتها حتی استربهما فاتوضأ فانطلقت فقمت بینهما ، فقلت : ان نبی الله یامر احدٰ کما ان تنضم الی صاحبتها ، قال : فمادت احداهما ثم انقلعت تخد فی الارض حتی انضمت الی صاحبتها ، فنزل نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم فتوضأ خلفها ثم رکب و عادت تخد فی الارض الی موضعها ،قا ل : ثم نزلنا معه منزلا فاقبلت امرأة بابن لها کانه الدینار فقالت : یا نبی الله ! ما کان فی الحی غلام احب الی من ابنی هذا فاصابته الموتة فانا اتمنی موته فادع الله له یا نبی الله ! قال

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی ارذاق العمال، ۲/ ۴۰۸
المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۶۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۵۶۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۸۴، ۴/ ۳۹۴
شرح السنة للبغوی، ۱۰/ ۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/ ۲۶۲
الصحیح لابن خزیمة، ۲۳۶۹، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۲۵۵
۲۸۷۹۔ دلائل النبوه لابی نعیم، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۳۹۰۔۱۲/ ۳۷۴

فادناه نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم ثم قال : بسم الله انا رسول الله ، اخرج عدو الله ـ ثلاثا ، قال : اذهبی بابنك لن تری بأسا ان شاء الله ، ثم مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقا ل : یا نبی الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی و لی فیه ناضحا ن فاغتلما و منعانی انفسهما و حائطی و ما فیه و لا یقدر احد علی الدنو منهما ، فنهض النبی صلی الله تعالی علیه وسلم باصحابه حتی اتی الحائط فقال لصاحبه : افتح فقا ل : یا نبی الله !امرهما اعظم من ذلك ، قال : فافتح ، فلما حرك الباب بالمفتاح اقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح ، فلما افرج الباب و نظر ا الی النببی صلی الله تعالی علیه وسلم برکاثم سجدا ، فاخذ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم رؤسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما فقا ل القوم یا نبی الله ! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا آجرتنا من الضلالة و استنقذتنا من الهلکة ، افلا تاذن لنا بالسجود لك ـ

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ہم نے دوران سفر ایک معجزہ دیکھا، ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو وہاں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! میرا ایک باغ ہے جو میری اور میرے اہل وعیال کی کل معیشت ہے، اس باغ میں میرے دو اونٹ بھی ہیں جو اس باغ کو پانی دینے کے لئے ہیں، وہ دونوں مجھ سے سرکش ہو گئے ہیں اور مجھے اپنے یا باغ کے نزدیک تک نہیں آنے دیتے، اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ان کے قریب جاسکتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اس باغ کی طرف تشریف لے گئے، باغ کے مالک سے فرمایا: دروازہ کھول دو، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ نہایت سرکش ہیں اور یوں قابو میں آتے نظر نہیں آتے، فرمایا: تم دروازہ کھول دو، جب دروازہ کو حرکت ہوئی تو وہ طوفان کی طرح شور وغوغا کرتے دروازہ کی طرف لپک کر آئے، مگر جب دروازہ کھلا اور اونٹوں کی نظر رخ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی فوراً آپکے سامنے مؤدب بیٹھ گئے اور سر سجدہ میں رکھ دیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سروں سے پکڑ کر اٹھایا اور مالک کے حوالہ کر دیا اور فرمایا: ان سے کام بھی لو اور چارہ پانی کا خیال بھی خوب رکھو۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہیں اور آپکے طفیل ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان بڑا ہے، ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہتر ہے، حضور نے ہمیں گمراہی سے پناہ دی، حضور نے ہمیں ہلاکت سے نجات بخشی، تو کیا حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔۱۲م

## (۶) غیر خدا سے استمداد اور اختیارات حضور

۲۸۸۰۔ **عن** ربیعة بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ ، فقال لی : سل ماشئت ، فقلت: اسئلک مرافقتک فی الجنة قال: او غیر ذلک ، قلت : ھو ذاک ، قال لی : فاعنی علی نفسک بکثرة السجود ۔

حضرت ربیعہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے وضو وغیرہ کے لئے پانی لیکر حاضر ہوا، حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا: بھلا اور کچھ؟ عرض کی: بس میری مراد تو یہ ہی ہے، فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے پر کثرت سجود سے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد اللہ، یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعنی، کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ در کنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سل، فرمانا: کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں، دنیا

---

۲۸۸۰۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل السجود والحث علیہ ، ۱/ ۱۹۳
السنن لابی داؤد ، باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل ، ۱/ ۱۸۷
السنن للنسائی ، باب فضل السجود ، ۱/ ۱۲۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۱۰ ☆ الموطا لمالک ،
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/ ۲۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۰۰۶ ، ۷/ ۳۰۶

وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلاتقید وتخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

از اطلاق سوال کہ فرمودہ 'سل' وتخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہرچہ خواہد وہر کرخواہد باذن پروردگار خود دہد۔

فان من جودك الدنيا وضرتها، و من علو مك علم اللوح والقلم۔

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔

یوخذ من اطلاقه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا مر بالسؤال ان الله تعالیٰ مكنه من اعطاء كل ما اراد من خزائن الحق ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔

پھر لکھا:۔

و ذكر ابن سبع و غيره فی خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ اقطعه ارض الجنة يعطی منها ماشاء لمن يشاء ۔

یعنی ابن سبع وغیرہ علمائے کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

انه كان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خليفة الله الذی جعل خزائن كرمه و موائد نعمه طوع يديه و تحت ارادته، يعطی منها من يشاء و يمنع من يشاء ۔

بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور

کے زیرحکم وارادۂ واختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔
اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء قدست اسرارہم میں حد تواتر پر ہیں، جوان کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ ''سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری'' مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسئلك مرافقتك فی الجنة ، یارسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں۔ وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے، مگر اس کی کیا شکایت۔ ابھی فقیر غفرلہ القدیر نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ ''اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ'' تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سوساٹھ آیتوں اور حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام، ملائکہ عظام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ اشراک بمذ ہے کہ تاحق برسد ☆ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

برکات الامداد ص، ۹ ☆ الامن والعلی ص ۱۵۰

## ۷۔ حضور حافظ ونگہبان ہیں

۲۸۸۱۔ عن امیر المؤمنین عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اللہ و رسولہ مولی من لا مولی لہ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

۲۸۸۱۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی میراث الخال ، ۲/ ۳۱
السنن لا بن ماجه ، باب ذوی الارحام ، ۲/ ۱۹۶
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹/ ۷۰۶
جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۶۷۵ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ۴/ ۷
كنز العمال للمتقی ، ۱۳۸۵۷، ۵/ ۵۳۶ ☆
السنن للدارقطنی ، ۴/ ۸۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۸
المصنف لا بن ابی شیبه ، ۱۱/ ۲۶۴ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۵/ ۱۷۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ ورسول اس کے نگہبان ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی حافظ وناصر اللہ ورسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

انما و لیکم اللہ و رسولہ و الذین امنو ا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون ۔

یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں، اورزکوۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

**اقول**: یہاں اللہ ورسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرمایا کہ بس یہی مددگار ہیں، تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں، ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

قال تعالیٰ:

و المؤمنون و المؤمنات بعضھم اولیاء بعض ۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے:

مالھم من دونہ من ولی۔

اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

معالم التنزیل میں ہے۔

(مالھم ) ای لاھل السموات و الارض (من دونہ) ای من دون اللہ (من ولی ) ناصر ۔

وہابی صاحبو! تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول وصلحا کے لئے ثابت کیا، جسے قرآن ہی جابجا فرما چکا: کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں۔

مگر بحمدہ تعالیٰ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ذاتی وعطائی کا فرق سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے، یہ صفت دوسرے کی نہیں، اور رسول واولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی قدرت دینے سے مددگار ہیں۔ وللہ الحمد۔

اب اتنا سمجھ لیجئے کہ مدد کاہے کے لئے ہوتی ہے؟ دفع بلا کے لئے، تو جب رسول اللہ اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانون کے مددگار ہیں تو قطعا دفع البلاء بھی ہیں، اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہ بالذات دافع البلاء، اور انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والثناء بعطائے خدا،

و الحمد لله العلی الاعلی۔

پنج آیت از توریت وانجیل وزبور مقدسہ۔

امام بخاری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور دارمی وطبرانی و یعقوب بن سفیان حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ تورات مقدس میں حضور پرنور دافع البلاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

یا ایها النبی ! انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین ( الی قوله تعالیٰ) یعفو و یغفر ۔

اے نبی ! ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ، معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔ حرز بھی رب العزت جل جلالہ کی صفات سے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

یا حرز الضعفاء ! یا کنز الفقراء !

علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

جعله نفسه حرزا مبالغة لحفظه لهم فی الدارین ۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں، مگر رب تبارک وتعالیٰ نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا: جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں، اور اس صفت کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا وآخرت میں اپنی امت کے حافظ ونگہبان ہیں۔ و الحمد للہ رب العالمین۔

ہاں ہاں، خبردار ہوشیار، اے نجدیان نابکار! ذرا کم سن نو پیدا عیارہ خام پارۂ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا، توریت وزبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی، نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہر الٰہی کی بجلیاں گرائیں گی، افسوس، تمہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا ہے، جب تم قرآن کی نہ سنو، اللہ کا کذب تم ممکن گنو، مگر جان کی آفت، گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے نقل فرمائیں، کلام الٰہی بتائیں، یہ امام

www.alahazratnetwork.org

الطائفہ کے نسب کے چچا، شریعت کے باپ، اور طریقت کے دادا۔ اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الٰہی پر ایمان لانے کو روٹھی وہابیت منتی ہے، نہ روئے رفتن، نہ رائے ماندن۔

دو گونہ رنج وعذاب است جان لیلی را　بلائے صحبت مجنون وفرقت مجنون

ہاں اب ذرا گھبرائے دلوں، شرمائی چتونوں سے لجالی انکھڑیاں اوپر اٹھایئے، اور بحمدہ وہ سنئے کہ ایمان نصیب ہو تو سنی ہو جایئے۔

جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

توریت کے سفر چہارم میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لابراهيم : ان هاجرة تلد ويكون من ولدها من يده فوق الجميع و يدا الجميع مبسوطة اليه بالخشوع ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: بیشک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے۔ اور سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں۔ عاجزی اور گڑ گڑانے میں۔

وہ کون محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الكون ، معطی العون ، صلی اللہ تعالى عليه وسلم ، قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے، اے دو جہاں کے اجالے، حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی ومحتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بے قدر سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف ورحیم کے سامنے پھیلائے، والحمد للہ رب العالمین۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا　ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول:۔

يا احمد ! فاضت الرحمة على شفتيك من اجل ذلك ابارك عليك فتقلد السيف ، فان بهاء ك و حمدك الغالب (الى قوله ) الامم يخرون تحتك ، كتاب حق جاء اللہ به من اليمن و التقديس من جبل فاران ، وامتلأت الارض من تحميد احمد و تقديسه ، و ملك الارض و رقاب الامم ۔

اے احمد! رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے برکت دیتا ہوں، تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے، سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی سچی کتاب لایا اللہ برکت وپاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے، بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی

www.alahazratnetwork.org

پا کی بولنے سے، احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اے احمد پیارے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مملوکو! خوشی وشادمانی ہے تمہارے لئے، تمہارا مالک پیارا سراپا کرم وسراپا رحمت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدائے

باہمہ بندۂ وایں قوم خداوند انند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

لہذا امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالٰی عنہ، پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدینہ شریف میں نقلا وتذکیرا، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض، پھر علامہ محمد بن عبدالباری زرقانی شرح مواہب میں شرحا وتفسیرا فرماتے ہیں:۔

من لم یرولایۃ الرسول علیہ فی جمیع احوالہ و لم یرنفسہ فی ملکہ لا یذوق حلاوۃ سنتہ۔

www.alahazratnetwork.org

جو ہر حال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبردار نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**فائدۂ عظیمہ:** الحمدللہ سنیوں کی اقبالی ڈگری، ان آیات توریت وزبور پر فقیر غفرلہ القدیر کو دو آیات توریت وانجیل مبارک مع چند احادیث کے یاد آئیں، مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان پنے کا اقرار سن لیجئے۔

تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا:۔

جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے تو نہ کھولے۔ انتہی

بھولا نادان لکھتے تو لکھ گیا مگر۔

کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہوجائے گا ☆ دین نجدی پائمال سنیاں ہوجائے گا

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس نام محمد یا علی ہے وہ کسی

چیز کا مختار نہیں۔

یہاں اس قول سے تمام عالم پر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہو جائے گا، بیچارے مسکین عزیز کے دھیان میں اس وقت بھی یہ ہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے ہیں، اس کے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہ جبار جلیل اقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ کن ہو جا۔

الامن والعلی ص ۹۳

## ۸۔ حضور کو تمام خزائن ارض کی کنجیاں عطا ہوئیں

۲۸۸۲۔ **عن** ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قلت لکعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما تجدون فی التوراۃ من وصف النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟ قال : نجدہ محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ، و یسمع بہ آذانا صما، و یقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشھدون لا الہ الا اللہ وحدہ و لا شریک لہ ، یعین المظلوم و یمنعہ من ان یستضعف۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نعت پاک کیا پاتے ہو؟ کہا: حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں، نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردے، یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اسکا کوئی ساجھی نہیں، وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے، اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

---

۲۸۸۲۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱/ ۳۷۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/ ۳۴۳
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۶/ ۲۹ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۸۸۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: مکتوب فی الانجیل من نعت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ، لا فظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح مثل ما مر سواء بسواء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے، نہ سخت دل ہیں، نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور کرتے انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔ باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے۔

۲۸۸۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بینما انانائم اذ جئی بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھدی گئیں۔

www.alahazratnetwork.org

۲۸۸۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول لله صلی الله تعالی علیه وسلم : اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب، و اعطیت مفاتیح الارض الحدیث ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے

---

۲۸۸۳۔ دلائل النبوة للبیهقی ، ۱/ ۳۷۷ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد،
دلائل النبوة لا بی نعیم ، ☆ البدایة و النهایة لا بن کثیر ، ۶/ ۲۹

۲۸۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب نصرت بالرعب مسیرة شهر، ۱/ ۴۱۸
الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوة ، ۱/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۵۵ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۰/ ۴۹
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱۷۵ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۵/ ۳۳۵
التفسیر للبغوی ، ۲/ ۱۶۰ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/ ۲۰۲

۲۸۸۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۹۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ، ۱/ ۲۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۲۶۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۲/ ۷۸
نصب الرایة للزیلعی ، ۱/ ۱۵۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۱/ ۳۱۷
الدر المنثور للسیوطی ، ۶/ ۲۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۴۱۶، ۷/ ۷۸۸

میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۸۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق ، جاء نی بہ جبرئیل ، علیہ قطیفۃ من سندس ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں، جبرئیل لیکر آئے، اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا۔

۲۸۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی غیوب خمسہ، علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ثم اعلم بہا بعد ذلک۔

پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں۔ ان کا علم بھی دیا گیا۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبری میں نقل فرمایا:

WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں: یہ ہی حق ہے۔ وللہ الحمد۔

اس مقام کی تحقیق انیق فقیر کے رسالہ "مالی الجیب بعلوم الغیب" میں دیکھئے۔ وباللہ التوفیق۔　　الامن والعلی ص ۹۴

---

۲۸۸۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳۲۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/ ۲۰
میزان الاعتدال للذھبی، ۲۰۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤/ ۱۹۷
کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹٤۔ ۱۱/ ٤۰٦

۲۸۸۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۸۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳٦۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۲٦۳ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ٦/ ۳۵۵

# (۹) ساری دنیا اور زمین وآسمان کی کنجیاں حضور کی مٹھی میں

۲۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قالت ام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم امنة رضی الله تعالیٰ عنها : لما خرج من بطنی نظرت الیه ناذا انا به ساجد ا ، ثم رأیت سحابة بیضآء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیب عن وجهی ، ثم تجلت فاذا انا به مدرج فی ثوب صوف ابیض و تحته حریرة خضراء ، و قد قبض علی ثلثة مفاتیح من اللؤلؤ الرطب ، و اذ اقائل یقول : قبض محمد صلی الله تعالی علیه وسلم علی مفاتیح النصر و مفاتیح الربح و مفاتیح النبوة ، ثم اقبلت سحابة اخری حتی غشیته فغیب عنی ، ثم تجلت فاذا انا به قد قبض علی حریرة خضراء مطویة ، و اذا قائل یقول : بخ بخ ، قبض محمد صلی الله تعالی علیه وسلم علی الدنیا کلها لم یبق خلق من اهلها الادخل فی قبضته ، هذا مختصر۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدہ میں پڑے ہیں، پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہوگئے۔ پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمی بچھونا بچھا ہے، اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں، کہنے والا کہہ رہا تھا، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں اور نبوت کی کنجیاں، سب پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا، پھر ایک اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے، پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے۔ اور کوئی منادی پکار رہا ہے۔ واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی، زمین وآسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی ہو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

۲۸۸۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قالت امنة الزهرية

---

۲۸۸۸۔ دلائل النبوة لا بی نعیم ،

۲۸۸۹۔ المولد لا بی زکریا یحیٰ بن عائذ،

رضی اللہ تعالیٰ عنہا : لما ولد جاء رضوان خازن الجنة علیه السلام و ادخله فی جناحیه فقال فی اذنه معك مفاتیح النصر ، قد البست الخواف و الرعب ، لا یسمع احد بذکرك الاوجل فؤاده و خاف قلبه و ان لم یراك یا خلیفة اللہ !

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رضوان خازن جنت علیہ السلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لیکر گوش اقدس میں عرض کی: حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں، رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے۔ جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا، اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آ گیا، اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیئے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں؟ ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ دار وہاں کیسیاہ و سفید کا مختار ہوتا ہے، مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے؟ و ما قدر و االله حق قدرہ ، بے دولتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ! اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۹۶

## (۱۰) حضور دنیا و آخر میں کارساز ہیں

۲۸۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم جیشا ، استعمل علیهم زید بن حارثة و ان قتل زید او استشهد فامیرکم جعفر ، فان قتل و استشهد فامیر کم عبد اللہ بن رواحة فلقوا العدو فاخذ الرایة زید ، فقاتل حتی قتل ، ثم اخذ الرایة جعفر فقاتل حتی قتل ثم اخذها عبد اللہ بن رواحة فقاتل حتی قتل ثم اخذ الرایة خالد بن الولید ، ففتح اللہ علیه ، واتی خبر هم النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فخرج الی الناس ، فحمد اللہ

---

۲۸۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۰۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/ ۱۰۵
کنز العمال للمتقی ، ۳۰۶۰۴۲/ ۱۷۷/ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

و اثنی علیه ، و قال : ان اخوانکم لقوا العدو، و ان زید ااخذ الرایة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة بعد ہ جعفر بن ابی طالب ، فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة عبد الله بن رواحة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذالرأیة سیف من سیوف الله خالد بن الولید ففتح الله علیه ، فامهل ثم امهل آل جعفر ثلاثةان یاتهم ثم اتاهم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم او غدا، الیّ ابنی اخی، قال فجئ بناکانا افرخ، فقال : ادعوا لی الحلاق فجی ء بالحلاق فحلق رؤسنا ثم قال : اما محمد فشبیه عمنا ابی طالب ، واما عبد الله فشبیه خلقی و خلقی ، ثم اخذ بیدی فاشالها فقال : اللهم اخلف جعفرا فی اهله ، و بارك لعبد الله فی صفقة یمینه قالها ثلاث مرار قال : فجاء ت اُمّنا ، فذکرت له یتمنا ، و جعلت تفرح له ، فقال : العیلة تخافین علیهم و انا ولیهم فی الدنیا و الاخرة۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے لئے لشکر روانہ فرمایا اوراس کا سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کومقرر فرمایا: نیز ارشاد فرمایا: اگر یہ شہید ہوجائیں تو تمہارے سپہ سالار حضرت جعفر طیار ہونگے ، اور یہ بھی شہید ہوں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ، چنانچہ میدان جنگ میں جھنڈا حضرت زید کے ہاتھ میں تھا کہ جہاد کرتے ہوئے آپ شہید ہوگئے ، پھر ہدایت کے مطابق حضرت جعفر نے جھنڈالیااوروہ بھی جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈالیااوروہ بھی شہادت سے سرفراز ہوئے ، پھر حضرت خالد بن ولید کوسپہ سالار بنایا گیا اوراللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں فتح مبین عطا فرمائی ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ یہ خبر جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اورفرمایا: تمہارے بھائیوں نے میدان جہاد میں دشمن کا مقابلہ کیا، حضرت زید بن حارثہ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا کہ وہ اسی حال میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے ، پھر حضرت جعفر طیار نے جھنڈالیااوروہ بھی قتال کرتے ہوئے شہید ہوئے ، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈالیااوروہ بھی اسی حال میں شہید ہوگئے ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ان کے بعد اللہ کی تلوار خالد بن ولید کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد تین دن تک حضرت جعفر کے اہل خانہ یعنی ہمیں مہلت دی کہ ہم نے سوگ منایا اس کے

www.alahazratnetwork.org

بعد حضور تشریف لائے اور فرمایا: اب میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے، میرے بھائی کے دونوں بچوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اس حال میں کہ ہم گھبرائے ہوئے تھے، فرمایا حجام کو بلواؤ، چنانچہ بلایا گیا اور حضور نے ہمارے بال منڈوائے، پھر فرمایا: یہ محمد بن جعفر ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ ہے، اور یہ عبداللہ بن جعفر عادت واطوار میں میری طرح، اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور دعا کی، الٰہی! جعفر کی اولاد میں اسکا جانشین بنا اور عبداللہ کی تجارت میں برکت فرما، یہ دعا تین مرتبہ فرمائی، میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی وکارساز ہوں دنیا وآخرت میں۔

غم نخور د آنکہ حفظش توئی　☆　والی ومولی وولیش توئی

www.alahazratnetwork.org

۲۸۹۱۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضھم کفر، و حب الانصار من الایمان و بغضھم کفر، حب العرب من الایمان و بغضھم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و من حفظنی فیھم فانا احفظہ یوم القیامۃ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت، اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اسکا حافظ ونگہبان ہوں گا۔

۲۸۹۲۔ **عن** خولۃ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ من اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ،

---

۲۸۹۱۔ الکامل لا بن عدی، ۳/ ۹۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۲۲، ۱۱/ ۷۴۱

۲۸۹۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال۔ ۲/ ۶۰

المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۳۷۸ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۸۵۲

ورب متخوض فیما شاء ت به نفسه من مال الله و رسوله لیس له یوم القیامة الا النار۔

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال دنیوی زیب وزینت اور حلاوت والا ہے تو جس کو اسکا حق ملا اسے اس میں برکت دی گئی، اور بہت لوگ اللہ ورسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جنکے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔

۲۸۹۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر ، قال : فبکی ابو بکر و قال : هل انا و ما لی الا لك یا رسول الله !

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی: میری جان ومال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یارسول اللہ!۔

الامن والعلی ص ۱۰۳

## (۱۱) حضور مالک ارض ہیں

۲۸۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : موتا ن الارض لله و رسوله ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

۲۸۹۵۔ **عن** طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : عادی الارض من الله و رسوله ۔

---

۲۸۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۵۳ ☆ المصنف لا بن ابی شیبه ، ۱۲/ ۷

۲۸۹۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۴۳ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳/ ۶۲

کنز العمال للمتقی ، ۹۰۴۹، ۳/ ۸۹۱۔ ۳/ ۸۹۱

۲۸۹۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۴۳ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳/ ۶۲

ارواء الغلیل للالبانی ، ۶/ ۳ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ، ۵۵۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قدیم زمین اللہ ورسول کی ملک ہیں۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**اقول:** بن، جنگل، پہاڑوں اور شہروں کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں، یہ ہر طرح خالص ملک خدا ورسول ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ورنہ محلوں، اور احاطوں، گھروں اور مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ ورسول ہی کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من وتو کا لگا ہوا ہے۔

زبور شریف سے رب العزت کا ارشاد سن ہی چکے کہ "احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا"، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیۂ کریمہ و الامر یومئذ للہ، میں تخصیص فرمائی، کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہے حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے، مگر وہ دن روز ظہور حقیقت وانقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ ورسول کی ملک بتائی، وہ حدیث یہ ہے۔

۲۸۹۶۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اعلموا ان الارض للہ و رسولہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　الامن والعلی ص ۱۰۸

## (۱۲) حضور تمام انسانوں کے مالک ہیں

۲۸۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن الاعورالمازنی الاعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فانشدتہ۔

یا مالک الناس و دیان العرب ☆ انی لقیت ذریۃ من الذرب

---

۲۸۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب، ۱/ ۴۴۹
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۴۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/ ۳۱۷
۲۸۹۷۔ الاصابہ لا بن حجر، ۴/ ۹ ☆

## الأبيات:

و فيه قصة امرأته و هربها و فى الابيات قوله :

و هن شر غالب لمن غلب۔

قال :فجعل النبى صلى الله تعالى عليه و سلم يقول :

و هن شر غالب لمن غلب۔ يتمثلهن

حضرت عبداللہ بن اعور مازنی اعشٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ اشعار عرض کئے۔اے تمام آدمیوں کے مالک اوراے عرب کے جزاوسزادینے والے میراپالا ایک ایسی عورت سے پڑ گیا ہے جو نہایت زبان دراز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔

دوسرے اشعار بھی اس موقع پر انہوں نے سنائے تھے جن میں انکی بیوی کے فرار کا قصہ اورآخر میں یہ شعر بھی تھا۔

www.alahazratnetwork.org

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آخری مصرع سن کر اس کو بطور مثل متعین فرمادیا کہ عورتیں بڑے بڑوں کو ناکوں چنے چبوادیتی ہیں۔

## ﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مندرجہ ذیل اسناد سے روایت کی گئی ہے۔

الامام احمد حدثنا محمد بن ابى بكر المقدمى ثنا بو معشر البراء ثنى صدقة بن طيسنة، ثنى معن بن ثعلبة المازنى و الحى بعده، ثنى الاعشى المازى رضى الله تعالىٰ عنه قال اتيت النبى صلى الله تعالى عليه و سلم الحديث ۔

و رواه الامام اجل ابو جعفر الطحاوى فى معانى الاثار حدثنا ابن ابى داؤد ثنا المقدمى ثنا ابو معشر الى آخره نحوه سند ا و متنا ۔

و رواه ابن عبد الله ابن الامام فى زوائد مسنده من طريق عوف بن كهمس بن الحسن عن صدقة بن طيسنة حدثنى معن بن ثعلبة المازنى و الحى بعده قالوا حدثنا الاعشى رضى الله تعالىٰ عنه فذكره، قلت و اليه اعنى عبد الله عزاه حافظ الشان فى الاصابة انه رواه فى الزوائد ، و العبد الضعيف غفر الله تعالىٰ له قدراه فى المسند نفسه ايضاً كماسمعت و لله الحمد ۔

و رواه البغوی و ابن السکن و ابن ابی عاصم کلهم من اطریق الجنید بن امین بن عروة بن نضلة بن طریق بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ۔ و لفظ اللبغوی عنه حدثنی ابی امین حدثنی ابی ذروة عن ابیه نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی و اسمه عبد الله بن الاعور رضی الله تعالیٰ عنه فذکر القصة و فیه فخرج حتی اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فعاذبه وانشأ یقول : یا مالك الناس و دیان العرب ، الحدیث،

یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی، اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں، واے جزاوسزادہ عرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۹

## (۱۳) حضور پناہ گاہ عالم ہیں

www.alahazratnetwork.org

۲۸۹۸۔ **قال** الزبیر بن البکار :حدثنی عمی مصعب ان الحارث بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : ابعث معی من یدعوا لی دینك فانا له جار ، فارسل معه رجلا من الانصار ، فغدر به عشیر ة الحارث فقتلوه، فقال حسان:

یا حار من یغدر بذمة جار ہ ☆ منکم فان محمد لا یغدر

فجاء الحارث فاعتذر و ودی الانصاری و قال : یا محمد ! انی عائذ من لسان حسان۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت حارث بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ساتھ کسی شخص کو ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کردیا، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنبے والوں ے عہد شکنی کی اور انہیں شہید کردیا، حضرت حسان بن ثابت رضی

---

۲۸۹۸۔ الاصابة لا بن حجر، ۱/ ۶۸۳

اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے، ازانجملہ یہ شعر ہے۔

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دئے ہوئے کے عہد سے بے وفائی کرے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے،

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے۔

الامن والعلی ص ۱۱۰

۲۸۹۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ کان یضر ب غلامہ فجعل یقول :اعوذ باللہ، قال : فجعل یضربہ فقال ـ: اعوذ برسول اللہ فترکہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : واللہ اللہ اقدر علیك منك علیہ، قال : فاعتقہ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دہائی، اللہ کی دہائی، انہوں نے ہاتھ نہ روکا، غلام نے کہا: رسول خدا کی دہائی فوراً ہاتھ چھوڑ دیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر، انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، اس حدیث صحیح کے تیور کو دیکھئے، حیا ہو تو وہابیت کو ڈوب مرنے کو بھی جگہ نہیں، یہ حدیث تو خدا جانے بیماروں پر کیا کیا قیامت توڑے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی دینا ہی ان کی دہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں: وہ اللہ عزوجل کی دہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی دی فوراً چھوڑ دیا۔

علماء فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی سنکر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا۔

---

۲۸۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب صحبۃ الممالیك، ۲/ ۵۲

**اقول:** یعنی پہلی بات ایک معمولی (روزمرہ کے معمول میں) ہوجانے سے ایسی موثر نہ ہوئی، انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دہائی ہے، اور حضور کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے۔

بحمدہ تعالی حدیث کے یہ معنی ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے۔　　الامن والعلی ص ۱۱۱

۲۹۰۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : بینا رجل یضرب غلاما لہ و ھو یقول : اعوذ باللہ ، اذ بصر برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال : اعوذ برسول اللہ، فالقی ما کان فی یدہ و خلی عن العبد ، فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اما و اللہ انہ احق ان یعاذ من استعاذبہ منی ، فقال الرجل : یا رسول اللہ ! فھو حرلوجہ اللہ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے، وہ کہہ رہا تھا اللہ کی دہائی، اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا، اب کہا: رسول کی دہائی، فوراان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سنتا ہے خدا کی قسم! بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دہائی دینے والے کو پناہ دی جائے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! تو وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، اس حدیث نے تو اور بھی پانی سر سے تیر کردیا، صاف تصریح فرمادی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دہائیاں بھی سنیں، اور پہلی دہائی پر ان کا نہ رکنا اور دوسری پر فورا باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا، مگر افسوس وہابیت کی ذلت ومردودیت کہ نہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہوگیا، اللہ کے سوا میری دہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دہائی چھوڑ کر، نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں کہ ہیں یہ کیسا

---

۲۹۰۰۔ المصنف لعبد الرزاق ،　☆　کنز العمال للمتقی ، ۲۵۶۷۳، ۹/ ۲۰۳

شرک اکبر؟ خدا کی دہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دہائی پر یہ نظر، ایک تو میری دہائی مانی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دہائی نہ مانکر، افسوس آقا و غلام کو مشرک بنانا درکنار خود جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ کس مزے کی بات ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔

دہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دہائی دینے پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی، صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی،

الحمد للہ، کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی، اسے سخت ذلت پہونچائی، جس میں اسکا امام لکھتا ہے۔

اول معنی شرک وتوحید کے سمجھنا چاہیئے، اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے، کوئی علی بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے، غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کر گزرتے ہیں، اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔ سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں۔اھ مختصراً

ان دافع البلاء کے منکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ یعنی اس کی دہائی دینی دفع بلا کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور؟ و لکن الوھابیة قوم یعتدون۔

الامن والعلی ص ۱۱۲

## (۱۴) دشمنوں کے مقابلہ میں خدا اور سول کافی ہیں

۲۹۰۱ ـ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و ہو بین ظہر انی اصحابہ یقول : احذرکم المسیح و انذرکموہ و کل نبی قدحذر قومہ ، و ہو فیکم ایتہا الامۃ !وسأحکی لکم من نعتہ مالم یحک الانبیاء قبلی لقومہم یکون قبل خروجہ ستون خمس جدب حتی یہلك کل ذی حافرفناداہ رجل فقال : یارسول اللہ ! فیما یعیش المؤمنون ؟قال :

---

۲۹۰۱ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/ ۱۶۹

بما یعیش به الملائکة ، ثم یخرج و هو اعور ، ولیس الله باعور ، و بین عینیه کافر ، یقرؤه کل مؤمن کاتب وغیر کاتب ، اکثر من یتبعه الیهودو النساء و الاعراب یرون السماء تمطر وهی لا تمطر ، و الارض تنبت وهی لا تنبت و یقول للاعراب : ما تبغون منی ؟ الم ارسل السماء علیکم مدرارا و أحیی لکم انعامکم شاخصة دراها خارجة خواصرها دارة البانها ، نبعث معه الشیطاطین علی صورة من قد مات من الاباء و الاخوان والمعارف فیأتی احدهم الی ابیه او اخیه اوذوی رحمة فیقول : الست فلانا ؟ الست تعرفنی ؟ هو ربك فاتبعه یعمر اربعین سنه ، السنة الاولی کالشهر و الشهرکالجمعة ، و الجمعة کالیوم ، والیوم کالساعة ، و الساعة کاحتراق ، السعفة فی النار ، یرد کل منهل الامسجدین ثم قام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یتوضأ ، فسمع بکاء الناس و شهیقهم ، فرجع الیهم فقام بین اظهرهم فقا ل : ابشروا فان یخرج و انا بین ظهر کم فالله کافیکم و رسوله ، و ان یخرج بعدی فالله خلیفتی علی کل مسلم ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے روبرو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں مسیح دجال سے ڈرا رہا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن یاد رکھو وہ کسی دوسری امت سے نہیں ہوا لیکن تم میں سے ہوگا۔ میں تمہیں اس کی وہ نشانیاں بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اب تک نہیں بیان فرمائی تھیں۔ سنو! اس کے ظہور سے قبل پانچ سال قحط پڑے گا اتنا شدید کہ چوپائے مرجائیں گے ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو مؤمنین کس طرح زندہ رہیں گے فرمایا: جس طرح ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام زندہ رہتے ہیں پھر وہ دجال خروج کریگا اور وہ کانا ہوگا، خدائی کا دعوی کریگا حالانکہ خداوند قدوس اس عیب سے منزہ ہے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، ہر مومن خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہیں پھر بھی وہ اس کو پڑھ لیگا، اس کی تابعداری میں اکثر یہودی، عورتیں، اور دہقانی لوگ ہوں گے، وہ اس کے شعبدے دیکھیں گے کہ آسمان سے پانی برسا رہا ہے حالانکہ وہ بارش نہ ہوگی زمین سے سبزہ اگائے گا لیکن وہ کھیتی نہ ہوگی، دہقانی لوگوں سے کہے گا تم مجھ سے کیا مانگتے ہو؟ کیا میں نے آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار بارش نہ کی، کیا میں نے تمہارے چوپائے زندہ نہ کئے کہ دم زدن میں وہ تمہارے پاس واپس آگئے نہایت تندرست اوران کے تھنوں سے دودھ بھرا ہے زمین سے لوگوں کے ماں باپ اور

برادران واحباب کی شکل میں شیاطین کو ظاہر کریگا، وہ شیاطین لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی باپ کی شکل اور کوئی بھائی اور رشتہ دار کی شکل میں آکر کہے گا، کیا تو فلاں نہیں؟ کیا تو مجھے نہیں پہچانتا سن یہ (دجال) تیرا رب ہے لہذا تو اسکی اتباع کر۔ چالیس سال تک اسی طرح لوگوں کو ورغلاتا پھریگا پہلا سال ایک ماہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر ہوگا اور دن ایک گھنٹہ کا پھر وہ گھنٹہ اتنا مختصر جیسے آگ بھڑکی اور ختم ہوگئی، سب جگہ گشت کریگا لیکن حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں داخل نہ ہوسکے گا۔ یہ بیان فرماکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وضو فرمانے لگے۔ اتنے میں لوگوں کی آہ و بکا سنائی دی تشریف لائے اور خوشخبری سنائی، سنو! اگر اسنے خروج کیا اور میں تم میں موجود ہوں تو اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے لئے اس سے حفاظت کو کافی ہیں، اور میرے بعد نکلا تو میری طرف سے ہر مسلمان کا اللہ تعالی نگہبان ہے۔۱۲م

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلے میں اللہ ورسول کو کفایت فرمانے والا بتایا، کہ خوش ہو بے خوف رہو کہ اللہ ورسول کے ہوتے تمہیں کچھ اندیشہ نہیں، اللہ، اللہ، ایسی جلیل حاجت روائیوں عظیم مشکل کشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گا۔

الامن والعلی ص ۱۳۵

## (۱۵) اہل خانہ کے لئے خدا ورسول بس ہیں

۲۹۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امر نا

---

۲۹۰۲۔ الجامع للترمذی　مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۲/ ۲۰۸
المستدرک للحاکم، ۱/ ۴۱۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۴/ ۱۸۱
کنز العمال للمتقی، ۳۵۶۱۱، ۱۲/ ۴۹۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/ ۹۷
السنة لا بن ابی عاصم، ۲/ ۵۹۷ ☆ السنة ال بن شاهین، ۶/ ۱۸۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۱۰۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۵۷
المغنی للعراقی، ۲/ ۳۵۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، / ۶۰۲
زاد المسیر ال بن الجوزی، ۸/ ۲۱۳ ☆ تغلیق التعلیق لا بن حجر ۵۱۲
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح فرمایا۔

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوما ان نتصدق ووافق ذلك ما لا عندى ، فقلت : اليوم اسبق ابا بكر ان سبقته يوما ، فجئت بنصف مالى ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ابقيت لا هلك ؟قلت : ابقيت لهم ، قال : ما ابقيت لهم؟ قلت : مثله ، و اتى ابو بكر بكل ما عندى ، فقال: يا ابا بكر ،ما ابقيت لاهلك؟ فقال : ابقيت لهم الله و رسوله ، قلت لا اسبقه الى شئ ابدا ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا، اتفاق سے ان دنوں میں خوب مالدار تھا، میں نے اپنے جی میں کہا: اگر میں کبھی ابوبکر صدیق سے سبقت لیجاؤنگا تو وہ دن آج ہے، اپنا آدھا مال حاضر لایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ میں نے عرض کی: ان کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں، فرمایا: آخر کتنا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: اتنا ہی، اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے باقی رکھا؟ عرض کی: میں نے گھر والوں کے لئے اللہ و رسول کو باقی رکھا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے کہا: میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لیجاؤنگا۔ الامن والعلی ص ۱۳۵

## (۱۶) حضور نے خود تعلیم دی کہ ہم سے مدد مانگو

۲۹۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنا عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذاتته وفد هوازن فقالوا : يا محمد ! انا اصل و عشيرة ، و قد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك ، فامنن علينا من الله عليك ، فقال : اختاروا من اموالكم او من نسائكم و ابنائكم ، فقالوا : خيرتنا بين احسابنا و اموالنابل نختار نساء نا و ابناء نا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اما ما كان لى و لبنى عبد المطلب فهو لكم ، فاذا صليت الظهر فقوموا و قولوا : انا نستعين برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المومنين او المسلمين فى نساء نا و ابناء نا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فما كان لى و لبنى عبد المطلب فهو لكم ، فقا ل المهاجرون : و

---

۲۹۰۳۔ السنن للنسائى كتاب الهبة ۲/۱۱۷

ما کان لنا فھو لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و قالت الانصار : و ما کان لنا فھو لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، فقال الاقرع بن حابس ۔ ا ماانا و بنو تمیم فلا ، قال عیینۃ بن حصین : اما انا و بنو فزارۃ فلا ، و قال العباس بن مرداس : اما انا و بنو سلیم فلا ، فقامت بنو سلیم فقالوا: کذبت ، ما کان لنا لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یا ایھا الناس ! ردوا علیھم نسائھم وابنائھم فمن تمسک من ھذا الفی بشئ فلہ ست فرائض من اول شئ یضیئہ اللہ علینا، ورکب راحلتہ ورکبہ الناس اقسم علینا فیئنا ، فالجوہ الی شجرۃ فخطفت رداء ہ فقال یا ایھا الناس ! ردوا علی ردائی ، فواللہ لو ان شجرتھا مۃ نعما قسمتہ علیکم ثم لم تلقونی بخیلا و لا جبانا و لا کذوبا ، ثم اتی بعیرا فاخذ من سنامہ و بررۃ بین اصبعیہ ثم یقولھا : انہ لیس لی من الفی شئ ولا ھذہ الاخمس والخمس مردود فیکم ، فقام الیہ رجل بکبۃ من شعر ، فقال : یا رسول اللہ ! اخذت ھذہ لا صلح بھا بردعۃ بعیرلی فقال : ما کان لی ولبنی عبد المطلب فھولک ، فقال: او بلغت ھذہ فلا ارب لی فیھا فنبذھا و قال یاایھاالناس ! ادو الخیاط و المخیط ، فان الغلول یکون علی اھلہ عارا و شغارا یوم القیامۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا؛اے محمد! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہم سب لوگ ایک ہی اصل اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جو مصیبت ہم پر آپڑی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔لہذا ہم پر نظر کرم فرمائیں، اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے،آپ نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو، یا تو اپنا مال ودولت لیجاؤ یا اپنی عورتوں اور بچوں کو آزاد کراؤ۔عرض کیا: آپ نے ہمیں دونوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہمیں عورتیں اور بچے دیدیئے جائیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں جتنا میرا اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب میں تم کو دیتا ہوں ،لیکن جب میں ظہر کی نماز سے فارغ ہوجاؤں تو تم سب یوں کہنا: ہم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے

استعانت کرتے ہیں مؤمنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں۔ راوی فرماتے ہیں: جب لوگ نماز پڑھ چکے تو سب نے ایسا ہی کہا: حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب تمہارے لئے ہے، یہ سنکر مہاجرین نے عرض کیا: جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے، پھر انصار نے بھی یہ ہی کہا: اقرع بن حابس نے کہا: میں اور بنو تمیم اس میں شریک نہیں عیینہ بن حصین نے بھی اسی طرح کہا: کہ میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں، یوں ہی عباس بن مرداس نے کہا: میں اور بنو سلیم اس میں شریک نہیں، اس پر بنو سلیم نے اسے جھٹلایا اور کہا تو نے جھوٹ بولا، ہمارا جو کچھ بھی ہے سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ان کی عورتیں اور بچے واپس کردو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب جہاں بھی مال غنیمت ملے گا تو سب سے پہلے اس کو چھ اونٹ دوں گا۔

www.alahazratnetwork.org

یہ ارشاد فرما کر حضور اونٹ پر سوار ہوگئے، لیکن لوگ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے پیچھے پیچھے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہمارا مال ہمیں عنایت کردیجئے یہاں تک کہ ایک درخت کے پاس آپ کو گھیر کر کھڑے ہوگئے، وہاں آپ کی رذائے مبارک ایک درخت سے الجھ کر آپ سے جدا ہوگئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھادو، خدا کی قسم اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور بھی میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کردوں، پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤگے اور نہ جھوٹا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی سے اس کے بال پکڑ لئے اور فرمایا: سنو! میں تمہاری اس غنیمت سے کچھ بھی نہیں لیتا، صرف پانچواں حصہ لیتا ہوں جو بعد میں تمہارے لئے ہی کام آتا ہے، یہ سن کر ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کھڑا ہوا، اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا، عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ چیز اس لئے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں، آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میرے لئے ہے اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے لئے وہ سب تیری ہے، اس شخص نے کہا: جب معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور وہ بالوں کا گچھا پھینک دیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگے تک کو اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیوں کہ مال غنیمت میں چوری اور خیانت لوگوں کیلئے قیامت کے روز باعث ننگ وعار ہوگی۔ ۱۲م

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث فرماتی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا، نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔

وہابی صاحبو! ایاك نعبد و ایاك نستعین، کے معنی استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی، یہ ارشا کیسا؟ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس بات سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں، جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر خدا کے لئے شرک ٹھہر چکی اس میں حیات وموت وقرب وبعد اور ملکیت وبشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا، کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہو سکتے ہیں؟ یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنادیا ہے۔

ایک بات کو کہیں گے شرک ہے، پھر کبھی موت وحیات کا فرق کریں گے اور کبھی قرب و بعد کا اور کبھی کسی اور وجہ کا، جس کا صاف حاصل یہ نکلے گا کہ یہ انوکھے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لئے اس کا اثبات شرک تھا ان کے لئے ثابت مانتے ہیں۔

اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی صاحبوں کی نسبت کہا تھا۔ اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔

سبحان اللہ، یہ منہ اور یہ دعوی، سچ فرمایا اللہ صاحب نے: کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔　　الامن والعلی ص ۱۴۰

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۱۷) ہر شئی رسول کے زیر فرمان ہے

۲۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امر الشمس فتاخرت ساعۃ من النہار۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ چلنے سے باز رہ فوراً ٹھہر گیا۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور کے لئے پلٹا ہے، یہاں تک کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کہ خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی۔ امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی۔

www.alahazratnetwork.org

الحمد للہ، اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملک السموات والارض میں ان کا حکم جاری ہے، تمام مخلوق الہی کو ان کے لئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے، وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔

۲۹۰۵۔ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قلت : یا رسول اللہ ! دعانی الی الدخول فی دینک امارۃ لنبوتک ، رایتک فی المھد تناجی القمر و تشیر الیہ باصبعک ، فحیث اشرت الیہ مال ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انی کنت احدثہ و یحدثنی و یلھینی عن البکاء و اسمع وجبتہ حین یسجد تحت العرش ۔

حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سیدنا اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزہ کا دیکھنا ہوا، میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے، جس طرف انگشت

---

۲۹۰۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ،

۲۹۰۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۸۲۸، ۱۱/ ۳۸۳

مبارک سے اشارہ کرتے چانداسی طرف جھک جاتا، سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا، اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھما کہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدہ میں گرتا۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں: یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔ جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ اللہ الکبری کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا مجال کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے۔ آفتاب و ماہتاب درکنار، واللہ العظیم! ملائکہ مدبرات الامر کہ تمام نظم ونسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ارسلت الى الخلق کافه۔

میں تمام مخلوق الہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔

www.alahazratnetwork.org

قرآن فرماتا ہے:۔

تبرك الذی نزل الفرقان علی عبده ليكون للعلمين نذيرا ۔

برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں، علیہم الصلوۃ والسلام۔ سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی۔

حتی توارت بالحجاب ، قال : ردوها علی۔

یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا، ارشاد فرمایا: پلٹا لاؤ میری طرف۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔

معالم التنزیل شریف میں ہے:۔

حکی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال : معنی قولہ ردوھا علیّ یقول سلیمان علیہ الصلوۃ و السلام بامراللہ عزوجل للملائکۃ المؤکلین بالشمس ردوھا علی یعنی الشمس فردوھا علیہ حتی صلی العصر فی وقتھا ۔

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ، سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالی کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدینہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

ھو صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خزانۃ السر و موضع نفوذ الامر ، فلا ینفذ امر الامنہ و لا ینقل خیرا الامنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

الا بابی من کان ملکا و سیدا ☆ و آدم بین الماء و الطین واقف

اذا رام امرا ل ا یکون خلافہ ☆ ولیس لذلک الامر فی الکون صارف

www.alahazratnetwork.org

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خزانہ راز الہی وجائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

خبردار ہو! میرے باپ قربان ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوہ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے، وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہاں میں کوئی ان کا حکم پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

**اقول**: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الہی کسی کے پھیرے سے نہیں پھرتا۔

لا راد لقضائہ ولا معقب لحکمہ ،

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہ چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

۲۹۰۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت : کنت

---

۲۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، تفسیر سورۃ الاحزاب ، ۲/ ۷۰۶
الصحیح لمسلم ، کتاب الرضاع ، ۱/ ۴۷۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷/ ۱۹۵۔

اغار علی اللاتی وهبن انفسهن لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اقول : اتهب المرأة نفسها ، فلما انزل الله تعالیٰ " ترجی من تشاء منهن و تؤی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیك " قلت: ماأری ربك الایسارع فی هواك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے ان عورتوں پر رشک آتا ہے جنہوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا، چنانچہ میں نے کہا: عورت اپنے آپ کو کس طرح ہبہ کرسکتی ہے۔
جب اللہ تعالی نے یہ حکم نازل فرمایا:۔

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو۔اور جسے تم نے کنارے کردیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپکی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔۱۲م

## (۱۸) اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے

۲۹۰۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : مرض ابو طالب فعاده النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا ابن اخی ! ادع ربك والذی بعثك یعافینی ، فقال : اللهم ! اشف عمی ، فقام کانما نشط من عقال ، فقال : یا ابن اخی ! ان ربك لیطیعك فقال : و انت یا عماه لواطعته لیطیعنك ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب بیمار پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے، ابوطالب نے عرض کی: اے بھتیجے! میرے لئے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، الہی ! میرے چچا کو شفا دے، یہ دعا کرتے ہی ابوطالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی ہو۔ حضور سے عرض کی: اے میرے بھتیجے! بیشک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چچا!

---

۲۹۰۷۔ الکامل لا بن عدی، ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۴۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۳۰۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب،

اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ فرمائے گا۔

الامن والعلی ص ۱۴۳

۲۹۰۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوما فلم یخرج ، حتی ظننا انه لم یخرج ، فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسه قد قبضت منها ، فلما رفع رأسه قال : ان ربی تبارك و تعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بهم ؟ فقلت : ما شئت ای رب ، هم خلقك و عبادك ، فاستشارنی الثانیه ، فقلت له كذلك فقال : لا احزنك فی امتك یا محمد ، و بشرنی ان اول من ید خل الجنة من امتی سبعون الفامع كل الف سبعون الفا، لیس علیهم حساب ، ثم ارسل الی فقال : ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسوله : او معطی ربی سؤلی ؟ فقال : ما ارسلنی الیك الا لیعطیك ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر ، وغفر لی ماتقدم من ذنبی وما تاخر ، وانا امشی حیا صحیحا ، و اعطانی ان لا تجوع امتی ولا تغلب واعطا نی الكوثر فهو نهر من الجنه یسیل فی حوضی ، و اعطانی العز و النصر و الرعب یسعی بین یدی امتی شهرا، واعطا نی انی اول الا نبیاء ادخل الجنة ، وطیب لی ولا متی الغنیمة ، واحل لنا كثیرا مما شدد علی من قبلنا ، ولم یجعل علینا من حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہماری نگاہوں سے اوجھل رہے اور اپنے حجرہ مقدسہ سے باہر تشریف نہ لائے، ہم یہ سمجھے کہ آج حضور تشریف نہ لائیں گے، لیکن جب تشریف لائے تو ایک طویل سجدہ فرمایا، ہم سمجھے کہ حضور وصال فرما گئے،اس کے بعد حضور نے اپنا سر اقدس سجدہ سے اٹھایا تو یوں فرمایا: میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں، میں نے عرض کی: اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے

---

۲۹۰۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۵۴۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۶۸
التفسیر لا بن كثیر، ۳/ ۲۳۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۷۶
كنز العمال للمتقی، ۳۲۱۰۹، ۱۱/۴۴۸ ☆ الخصائص الكبری للسیوطی، ۲/ ۲۱۰

بندے ہیں، اسنے دوبارہ مجھ سے پوچھا تو میں نے اب بھی وہی عرض کی، اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا میں نے پھر وہی عرض کی، تو رب عزوجل نے فرمایا: اے احمد! بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معلاملہ میں رسوا نہ کروں گا، چنانچہ مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائیگا۔ پھر میرے پاس ایک پیغامبر آیا اور اسنے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے قبول ہوگی اور مانگئے آپ کو دیا جائے گا، میں نے اس قاصد سے کہا: کیا میرا رب میرا ہر سوال پورا فرمائے گا۔ اس نے عرض کیا: مجھے آپکی خدمت میں اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ جو چاہیں وہ آپکو عطا فرمائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ عطا فرمادیا اور مجھے اس پر کوئی فخر وغرور نہیں، میری برکت سے اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف ہوئیں، میں آخر عمر مبارک تک صحت مند اور تندرست رہونگا، میری امت کبھی مستقل قحط میں نہ مبتلا ہوگی اور نہ مغلوب، مجھے کوثر عطا ہوا کہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے حوض میں آکر گرتی ہے، مجھے عزت، نصرت اور ایسا رعب ودبدبہ ملا کہ دشمن میری امت سے ایک ماہ کی دوری پر ہی خوفزدہ رہیگا، نیز مجھے یہ شرف بھی عطا ہوا کہ میں تمام انبیاء کرام سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا، میرے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال ہوا، ہمارے لئے بہت سی وہ چیزیں حلال کر دی گئیں جن میں ہم سے پہلے لوگوں کے لئے دشواریاں تھیں اور ہم پر کوئی حرج اور تنگی نہ رکھی گئی۔ ۱۲م

۲۹۰۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انى لسيد الناس يوم القيامة، لا فخر و رياء، وما من الناس من احد الا وهو تحت لوائى يوم القيامة، ينتظر الفرج وانا بيدى لواء الحمد فأمشى ويمشى الناس معى حتى آتى باب الجنة فأستفتح فيقال: من هذا؟ فاقول: محمد، صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فيقال: مرحبا بمحمد! فاذا رأيت ربى عزوجل خررت له ساجداً شكرا له، فيقال: ارفع رأسك، وقل تطاع، واشفع تشفع، فيخرج من النار من قد احترق برحمة الله و شفا عتى۔

---

۲۹۰۹۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۰۳۸، ۱۱/ ٤٣٤

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں روز قیامت تمام جہان کا سید ہوں، اس میں کوئی فخر وریا نہیں، میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا، میں چلونگا اور لوگ میرے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ دروازۂ جنت پر تشریف فرما کر دروازہ کھلواؤ گا، سوال ہوگا، کون ہے؟ فرماؤں گا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کہا جائیگا مرحبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لئے سجدہ شکر میں گرونگا، اس پر کہا جائیگا: اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائیگی، اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک ادھر ادھر ہو تو اس کو باہر کردو، اور کوئی جھوٹا متصوف نصاری کی طرح غلو وافراط والا دبا چھپا ہو تو اسے بھی دور کردو، اور تم ''عبدہ ورسولہ'' کے سچے معیار پر کانٹے کی تول مستقیم ہوکر یہ احادیث سنو، نیز یہ ہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ رب العزت روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ سے مجمع اولین وآخرین میں فرمائے گا۔

كلهم يطلبون رضائي و انا اطلب رضاك يا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہو اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک سب تجھ پر قربان کردیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے مسلمان، اے سنی بھائی، اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے فدائی آفتاب وماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے، کہ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزندان کے دلبند غوث الثقلین غیث الکونین حضور پر نور سیدنا ومولنا امام ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرے۔

امام اجل سیدی نورالدین ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ الروفی (جنہیں امام اجل عارف باللہ سیدی عبداللہ بن اسعد مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرأۃ الجنان میں الشیخ الامام

الفقیہ المفرادی سے وصف کیا ) کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں:

امام اجل حضرت ابوقاسم عمر بن مسعود بزار و حضرت ابوحفص عمر کیماتی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرۂ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے: آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے،، نیا دن جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے ، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! تمام سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔ میں اللہ عزوجل کے علم ومشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور کا وارث ہوں۔

صدقت یا سیدی واللہ ! فانما انت کلمت عن یقین لا شك فیه، ولا وهم یعتریه ، انما تنطق فتنطق ، و تعطی فتفرق ، وتو مر فتفعل والحمد لله رب العالمین ۔
الامن والعلی ۱۴۸

## (۱۹) حضور نے خود اپنی بارگاہ میں ندا اور استعانت کی تعلیم فرمائی

۲۹۱۰۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا ضریرا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا نبی الله! ادع الله ان یعافینی ؟ فقال : ان شئت اخرت ذلك فهو افضل لآخرتك ، و ان شئت دعوت لك ؟ قال :

---

۲۹۱۰۔ الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ۱۹۷/۲
السنن لا بن ماجه، باب ماجاء فی صلوة الحاجة ، ۹۹/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۳۸/٤ ☆ المستدرك للحاكم ۳۱۳/۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۹۸/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۸۵۲
کنز العمال للمتقی ، ۳٦٤۰ ، ۱۸۱/۲ ☆ الاذکار للنووی، ۱٦۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۷۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۷۹/۲

www.alahazratnetwork.org

لا، بل ادع اللہ لی ، فأمرہ ان یتوضأ و ان یصلی رکعتین و ان یدعو بھذا الدعاء، اللھم انی اسألك واتوجه الیك بنبیك محمدصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و نبی الرحمة ، یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی ھذہ فتقضی وتشفعی فیه و تشفعه فیّ ، قال: فکان یقول ھذا مرارا ، ثم قال بعد احسب ان فیھا ان تشفعنی فیه قال: ففعل الرجل فبرأ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے میری بینائی کے لئے دعا کردیں، فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ دعا نہ کراؤ کہ تمہاری آخرت کے لئے بہتر ہو، اور چاہو تو دعا کردوں؟ عرض کیا: حضور میرے حق میں دعا فرمادیں، حضور نے اس کو وضو کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔ الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں، یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو، الٰہی! انہیں میرا شفیع کر، ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ وہ اس دعا کی تکرار کرتے رہے اور آخر میں عرض کیا: مجھے کامل امید ہے کہ میرے حق میں تو حضور کی شفاعت قبول فرمائیگا، چنانچہ اس شخص نے اس دعا کی بدولت شفا پائی اور بینائی واپس آئی۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت وہابیت کش ہے۔ امام ترمذی نے حسن غریب صحیح، اور امام طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا، امام حافظ الحدیث زکی الدین عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا۔

یہ حدیث خود ہی بیمار دلوں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت والتجا بھی، مگر حصن حصین شریف کی بعض روایات نے سر سے پانی تیر کردیا، اس میں "تقضی لی" بصیغہ معروف ہے، یعنی یارسول اللہ! حضور میری حاجت روا فرمادیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں:

و فی نسخة بصیغة الفاعل ای لتقضی الحاجة لی ، والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی و وصول مرادی ، فالا سناد مجازی ۔

ایک نسخہ بصیغہ فاعل ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ آپ میری حصول حاجت اور حصول مراد کے سبب ہیں ، یہ اسناد مجازی ہے ۔

اب دافع البلا شرک ماننے کا مول تول کہئے ۔

**ثم اقول:** سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو ، ہمارا نام پاک لیکر ندا کرو ، ہم سے استمد اد والتجا کرو ، شرک وہابیت کو قعر جہنم میں پہونچانے کو یہ ہی بس تھا کہ اولا جو شرک ہے اس میں تفرقہ زمانہ حیات و بعد وفات ، یا تفرقہ قرب و بعد ، یا غیبت و حضور سب مردود و مقہور ، جس کا بیان بارہا مذکور ۔

**ثانیا:** حاصل تعلیم یہ نہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھکر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا ، پھر ہمارے پاس حاضر ہو کر 'یا محمد' سے اخیر تک عرض کرنا ، اور دعا میں سنت اخفا ہے ، اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے عادی طور پر دونوں ندا بالغیب ہونگی ۔

مگر قیامت تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کردی کہ زمانہ خلافت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں یہ ہی دعا ایک صاحب مند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جان وہابیت پر آفت عظمی ڈھائی ۔

۲۹۱۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان یختلف رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر حاجته ، فلقی ابن حنیف فشکی ذلك الیه ، فقال : له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ایت المیضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : اللھم ! انی اسئلك و اتوجه الیك بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة ، یا محمد ، ! انی اتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی ، وتذکر حاجتك ورح حتی اروح معك ، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم اتی باب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،فجاء البواب حتی اخذ

---

۲۹۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹/ ۳۰

المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۸۳

بیده فادخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فاجلسه معه علی الطنفسة فقال : حاجتك ؟ فذ کر حاجته وقضا ها له ، ثم قال له :ما ذکرت حاجتك حتی کان الساعة ، وقال : ما کانت لك من حاجة فاذکرها ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف ، فقال له: جزاك الله خیرا ، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمته فی ، فقال عثمان بن حنیف ، والله ! ما کلمته ولکنی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاه ضریر ، فشکی الیه ذهاب بصره ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتصبر ، فقال : یا رسول الله! لیس لی قائد وقد شق علی ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ائت المیضأ ة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات، قال ابن حنیف فو الله ! ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضر قط۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے ، امیر المؤمنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے ، نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ۔ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ،ان سے شکایت کی عثمان بن حنیف نے فرمایا: وضو کی جگہ جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر یوں دعا کرو، الٰہی ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں ، یا رسول اللہ ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیں،اور اپنی حاجت کا ذکر کرو،شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں، صاحب حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا، پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے، دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا، امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور فرمایا: کیسے آئے؟ انہوں نے اپنی حاجت عرض کی: امیر المؤمنین نے فورا روا فرمائی، پھر ارشاد کیا: اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی ، اور فرمایا: جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا ۔اب یہ صاحب امیر المؤمنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکو

www.alahazratnetwork.org

جزائے خیر دے، امیر المؤمنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی، عثمان بن حنیف نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے بارے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا، مگر ہے یہ کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا: موضع وضو پر جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر یہ دعائیں کر' عثمان بن حنیف فرماتے ہیں: خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر ہی رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طبرانی نے اس حدیث کو حسن صحیح کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرمایا: والحدیث صحیح، یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا، ابو اسحاق نے اس حدیث کی تصحیح کی، اور حاکم نے شیخین کی شرط پر اس کو صحیح قرار دیا، امام ذہبی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

الامن والعلی مع زیادۃ ص ۱۵۶

## (۲۰) صحابۂ کرام کا عقیدہ کہ حضور ہماری جان ومال کے مالک ہیں

۲۹۱۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قالت الانصار فعلنا و فعلنا ، فکانهم فخروا ، فقال ابن عباس او العباس ، شك عبد السلام لنا الفضل علیکم ، فبلغ ذلك رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فاتا هم فی مجالسهم فقال یا معشر الانصار الم تکونوا اذلة فاعزکم الله بی ؟ قالوا : بلی یا رسول الله قال : الم تکونوا ضلالا فهداکم الله بی ؟ قالوا : بلی یا رسول الله ! قال : افلا تجیبونی ، قالوا : ما نقو ل یا رسول الله ؟ قال : الا تقولون : الم یخرجك قومك فاوینك اولم یکذبك فصدقناك ؟ اولم یخذلوك فنصرناك قال : فما زا ل یقول حتی جثوا علی الرکب ، و قالوا : اموالنا و ما فی ایدینا لله و لرسوله ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار نے ایک مرتبہ

---

۲۹۱۲۔ التفسیر لا بن جریر، ۱۳ / ۲۵

بطور فخر کہا کہ ہم نے نہایت عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں، اس پر حضرت عباس یا ابن عباس نے فرمایا: ہمیں تم پر فضیلت حاصل ہے، یہ گفتگو حضور تک پہونچی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کی مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم ذلیل وکمزور قوم نہیں تھے؟ کہ اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں عزت بخشی، بولے: کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا: کیا تم بے راہ رو اور گمراہ نہیں تھے کہ میرے طفیل تمہیں ہدایت ملی، بولے: ہاں رسول اللہ! فرمایا؛ جواب میں تم مجھ سے کچھ کیوں نہیں کہتے؟ بولے ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے: کہ کیا ایسا نہیں کہ جب مکہ سے آپ کی قوم نے آپ کو نکالا تو ہم نے ہی آپ کو ٹھکانا دیا، آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اس وقت ہم نے آپ کی تصدیق کی، جب آپ کی قوم نے بے یار و مددگار چھوڑا تو ہم نے آپ کی مدد کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسی طرح فرمارہے تھے کہ انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ورسول کا ہے۔　الامن والعلی ص ۱۰۳

www.alahazratnetwork.org

## (۲۱) حضور سے خلق کی امیدیں وابستہ ہیں

۲۹۱۳ ـ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحنيين ، فلما اصاب من هو ازن ما اصاب من اموالهم و سباياهم ادركه و فدهو ازن بالجعرانة و قد اسلموا، فقالوا: يا رسول الله ! ,صلى الله تعالى عليه وسلم، انا اصل و عشيرة ، فامنن علينا من الله عليك ، و قام خطيبهم زهير بن صرد فقال :

امنن علينا رسول الله فى كرم ☆ فانك المرء ترجوه و تدخر
امنن على بيضة قدعا قها قدر ☆ مشتت شملها فى دهرهاغير
ابقت لنا الدهر هنا فاعلى حزن ☆ على قلوبهم الغماء و الغمر
ان لم تدار كهم نعمآء تنشرها ☆ يا ارجح الناس حلما حين يخبر،

قال : فلما سمع النبی صلى الله تعالى عليه وسلم هذا الشعر قال :ما كان

---

۲۹۱۳ـ المعجم الصغير للطبرانی ، ☆ اسد الغابة للجزری ، ۲/ ۲۶۲

لی و لعبد المطلب فهو لکم ، و قالت قریش : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ، و قالت الانصار : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان بنی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادیئے ، اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے ، زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم پراحسان فرمایئے اپنے کرم سے، حضور ہی وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔ احسان فرمایئے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئی اور اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی، اس کے وقت کی حالتیں بدل گئی،۔ یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گے جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا۔ اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہونچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں، اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ میرے اور بنی عبد المطلب کے حصہ میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا، قریش نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ انصار نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

۲۹۱۴۔ **عن** اسود بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : انت الرسول الذی ترجیٰ فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطأ المطر۔

حضرت اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے۔ الامن والعلی ص ۱۰۴

---

۲۹۱۴۔ الاصابۃ لا بن حجر، ۱/ ۲۲۸

# (۲۲) ایک صحابی نے حضور سے بارش طلب کی

۲۹۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله لقد اتيناك و مالنا بعير يبط ولاصبى يصبح ، و انشده ۔

اتيناك و العذراء يدمى لبانها ☆ و قد شغلت ام الصبى عن الطفل
و القى بكفيه الصبى استكانة ☆ من الجوع ضعفا ما يمر و لا يخلى
و لا شئ مما ياكل الناس عندنا ☆ سوى الحنظل العامى و العلهزالفسل
و ليس لنا الا اليك فرارنا ☆ و اين فرار الناس الا الى الرسل

فقام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يجر رداء ه حتى صعد المنبر ثم رفع يديه الى السماء ، فقال :اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئاً مريعا غدقاء طبقا عاجلا غير رائث ، نافعا غير ضار تملأ به الضرع وتنبت به الزرع تحيى به الارض بعد موتها و كذلك تخرجون ، فوالله ما رد يديه الى نحره حتى القت السماء بابراقها ، و جاء اهل البطانة يعنجو ن يا رسول الله ! الغرق الغرق ، فرفع يديه الى السماء ثم قال : اللهم حوالينا و لا علينا ، فانجاب السحاب عن المدينة حتى احدق بها كا لا كليل ، فضحك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم قال : لله در ابى طالب لو كان حيا قرتا عيناه من ينشدنا قوله ؟ فقام على ابن ابى طالب رضى الله عنه فقال يا رسول الله كانك اردت :

و ابيض يستسقى الغمام بوجهه ☆ ثمال اليتامى عصمة للأرامل
يلوذبه الهلال من آل هاشم ☆ فهم عنده فى نعمة و فواضل
كذبتم و بيت الله يبزى محمدا ☆ و لما نقاتل دونه و نناضل
و نسلمه حتى نصرع حوله ☆ ونذهل عن ابنائنا و الحلائل

قال : اجل ذلك اردت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں، ناداری کے باعث خادمہ

---

۲۹۱۵۔دلائل النبوة للبيهقى ، ٦/ ١٤١

رکھنے کی طاقت نہیں، کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہوگئے ہیں) ان کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے، مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں، جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی ،اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوراً بہ نہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا، ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پرنور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ امڈا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا: ہمارے گرد برس، ہم پر نہ برس، فوراً ابر مدینے پر کھل گیا، آس پاس گھرا تھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا۔

یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا اور فرمایا: اللہ کے لئے خوبی ابوطالب کی، اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے؟ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے۔

کہ وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے، یتیموں کی جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان، بنوہاشم جیسے غیور لوگ تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں، ان کے پاس ان کی نعمتیں و فضل میں بسر کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ ہی نظم ہمیں مقصود تھی۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالی اول تا آخر شفائے مؤمنین و شقائے منافقین ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے، وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینھ پڑتا ہے، وہ یتیموں کا حافظ، بیواؤں کا نگہبان، وہ ملجا و ماوی کہ بڑے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بڑے تباہی کے وقت اس کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ الامن والعلی ص ۱۰۶

## (۲۳) جنت ودوزخ کی کنجیاں حضور کے دست اقدس میں ہیں

۲۹۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عبد ربه رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : ینصب لی یوم القیامة منبر علی الصراط ( وذکر الحدیث الی ان قال ) ثم یأتی ملك فیقف علی اول مرقاة من منبری فینادی معاشر المسلمین ! من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا ملك خازن النار ، ان اللہ امرنی ان ادفع مفاتیح جهنم الی محمد ، و ان محمدا امرنی ان ادفع الی ابی بکر ، هاه اشهدوا ، هاه اشهدوا ، ثم یقف ملك آخر ثانی مرقاة منبری فینادی معاشر المسلمین ! من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا رضوان خازن الجنان ، ان اللہ امر نی ان ادفع مفاتیح الجنة الی محمد ، و ان محمد ا امرنی ان ادفعها الی ابی بکر ، هاه اشهدوا ، هاه اشهدوا۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں: روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا، پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینے پر کھڑا ہوگا اور ندا کریگا اے گروہ مسلماناں! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کے سپرد کردوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑے ہوکر پکارے گا، اے گروہ مسلماناں! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغۂ جنت ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دے دوں، اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کے سپرد کر دوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔

۲۹۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ

---

۲۹۱۷۔ الا کتفاء فی فضل الاربعة ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴/ ۲۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی،، ۹/ ۱۷۶

صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة جمع الله الاولين و الآخرين ، يؤتى بمنبرين من نور، فينصب احدهما عن يمين العرش و الآخر عن يساره و يعلوهما شخصان ، فينادى الذى عن يمين للعرش يامعاشر الخلائق ! من عرفنى و فقدعرفنى و من لم يعرفنى فانا رضوان خازن الجنة ، ان الله امرنى ان اسلم مفاتيح الجنة الى محمد ، و ان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم امرنى ان ا سلمها الى ابى بكر و عمر ، يدخلا محبيهما الجنة ، الا فاشهدوا ، ثم ينادى الذى عن يسار للعرش يامعاشر الخلائق !من عرفنى فقد عرفنى و من لم يعرفنى فانا مالك خازن النار ، ان الله امرانى ان اسلم مفاتيح النار الى محمد ، و محمد صلى الله تعالى عليه وسلم امرنى ان اسلمها الى ابى بكر و عمر ليدخلا مبغضيهما النار ،الا فاشهدوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :روز قیامت اللہ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا ، دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں ، ان پر دو شخص چڑھیں گے۔ داہنے والا پکارے گا ،اے جماعات مخلوق !جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا ،اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دے دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ ۔پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا ، اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں ، مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپر د کردوں ،اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معنی ہیں اس حدیث کے کہ ابو بکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی ۔نسیم الریاض میں ہے:۔

ینادی یوم القیامة این اصحاب محمدصلى الله تعالى عليه وسلم فيوتى بالخلفاء رضى الله تعالىٰ عنهم ، فيقول الله لهم : ادخلوا من شئتم الجنة و دعوا

من شئتم ۔

روز قیامت ندا کی جائے گی! کہاں ہے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ بس خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لائے جائیں گے ، اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا : تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔ الامن والعلی ص ۹۹

## (۲۴) حضور اپنی امت سے نار جہنم دفع فرمائیں گے

۲۹۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان سیدا بنی دارا و اتخذ مادبۃ و داعیا، فالسید اللہ ، والمادبۃ القرآن ،و الدار الجنۃ، و الداعی انا ، و انا اسمی فی القرآن محمد ، و فی الانجیل احمد ، و فی التوراۃ احید ، و انما سمیت احیدا لانی احید عن ا متی نار جھنم ، فاحبو العرب بکل قلوبکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک سردار نے گھر بنایا اور اس میں مہمان نوازی کا سامان مہا کیا اور پھر لوگوں کو دعوت میں بلانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو سنو سردار اللہ تعالی ہے، مہمان نوازی کے لئے قرآن ہے، گھر جنت ہے اور بلانے والا میں ہوں میرا نام قرآن میں محمد ہے انجیل میں احمد ہے اور توراۃ میں احید، میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ دفع فرماتا ہوں۔ لہذا اہل عرب سے دل سے محبت رکھو۔

فلوجہ ربك الحمد ، و علیك الصلوۃ و السلام یا احید یا نبی الحمد!

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! تمہارے نزدیک احید پیارا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دافع البلاء تو ہے ہی نہیں، کہہ دو کہ وہ تم سے نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں گے، اور بظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت الہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:　انا عند ظن عبدی بی۔

میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں۔

---

۲۹۱۸۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۲۷۶

جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع البلا نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو کہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ ہوں۔

ایک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الٰہی کے منکر ہیں، اور وہابی شفاعت نبوی کے، فقیر نے کہا: ایک یہ ہی مسئلہ نزاعیہ ہے جس میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں۔ہم کہتے ہیں: کہ دیدار الٰہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں، انشاءاللہ الغفار ہمیں ہوگا، رافضی کہتے ہیں: نہ ہوگا، وہ سچ کہتے ہیں انشاءاللہ القہار انہیں نہ ہوگا، ہم کہتے ہیں: شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے، اور ہم قطعاً حق پر ہیں ان کے کرم سے ہمارے لئے ہوگی، وہابی کہتے ہیں: شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔امید ہے کہ ان کے لئے نہ ہوگی۔

حاضراں گفتند اے صدر الوری
راست گو گفتی دو ضد گور اچرا

گفت من آئینہ ام مصقول دوست
ترک و ہندو درمن آں بیند کہ اوست

خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیامۃ حق، فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا۔

روز قیامت میری شفاعت حق ہے، تو جو اس پر یقین نہ لائے وہ شفاعت کے لائق نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے۔

بالجملہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ سہی، مگر لا واللہ! ہمارا ٹھکانہ تو ان کی بارگاہ بیکس پناہ کے سوا نہیں۔

منکر اپنا اور حامی ڈھونڈ لیں ☆ آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجئے۔

بلکہ لا واللہ! اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بنکر آئے بھی تو ہمیں اس کا احسان لینا منظور نہیں، وہ اپنی حمایت اٹھا رکھے، ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کرلیا ہے، اور اسی کے وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے، جسکا کھایئے اسی کا گایئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

چوں دل بادلبرے آرام گیرد
زوصل دیگرے کے کام گیرد
یاتو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں
اے واہ وہ حبیب را کلید ہمہ کار
باران درود برخ پاکش بار
دستے کہ بداماں کریمش زدہ ایم
زنہار بدست دیگر انش مسپار
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

صلی اللہ تعالی علیک و علی آلک وصحبک و بارک وسلم والحمد للہ رب العالمین ۔

www.alahazratnetwork.org

خیران اہل شر کے منہ کیا لگئے۔ مسلمان نظر فرمالیں کہ عیاذاًباللہ نار جہنم سے سخت تر کون سی بلا ہوگی، مگر اسکا دافع دافع البلا نہیں۔ ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔　الامن والعلی ص ۱۳۲

## (۲۵) حضور کی دعا سے اندھیری قبریں روشن ہوجاتی ہیں

۲۹۱۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان هذه القبور مملوة ظلمة على اهلها ، و ان الله ينور ها بصلوتی عليهم ۔　فتاوی رضویہ ۴/۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبریں نہایت اندھیری ہیں مردوں کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ میری

---

۲۹۱۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/۳۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۴۷ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۶/۲۶۶ شرح السنة للبغوی، ۵/۳۶۲ ☆

دعا سے ان کو منور فرمادیتا ہے۔۱۲م

## (۲۶) حضور کو انصار نے عزیز کہا

۲۹۲۰۔ **عن** عروة بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال الانصار : يا رسول الله ! انت و الله الا عزو العزيز۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ! خدائے تعالیٰ کی قسم! حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔۱۲م

۲۹۲۱۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال عبد الله بن عبد الله بن ابى رضى الله تعالى عنه لا بيه : انك الذليل و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العزيز۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ عبداللہ ابن ابی منافق سے کہا: بے شک تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عزیز ہیں۔　فقہ شہنشاہ ۲۲

## (۲۷) حضور کی دعا سے قحط جاتا رہا

۲۹۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان و جاه المنبر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائما فقال: يا رسول الله ! هلكت الاموال وانقطعت السبل ، فادع الله ان يغيثنا ، قال : فرفع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يديه فقال: اللهم! اسقنا ، اللهم ! اسقنا ، اللهم ! اسقنا، قال انس : فلا و الله ! ما نرى فى السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيئا ولا بيننا و بين سلع من بيت ولا دار ، قال : فطلعت من ورائه سحابة مثل

---

۲۹۲۰۔ المصنف لا بن ابى شيبة ۔ ☆

۲۹۲۱۔ الجامع للترمذى ، تفسير سورة المنافقين، ☆ ۲/ ۱۶۵

۲۹۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الا ستسقاء فى المسجد الجامع ، ۱/ ۱۳۷

الترس ، فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت ،قال : فو الله ! ما رأينا الشمس سبتا ، ثم دخل رجل من ذلك الباب فی الجمعة المقبلة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائم یخطب فاستقبله قائما فقال : یا رسول الله ! هلکت الاموال وانقطعت السبل ، فادع الله ان یمسکها ، قال : فرفع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدیه ، ثم قال: اللهم ! حوالینا ولا علینا ، اللهم ! علی الآ کام والجبال والظراب والاودیة و منابت الشجر ، قال : فانقطعت ، و خرجنا نمشی فی الشمس ، قال : شریك ،فسألت انساً اهوالرجل الاول ؟ قال: لا ادری ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازہ سے داخل ہوئے جو منبر نبوی کے ٹھیک سامنے تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما ہوکر خطبہ دے رہے تھے، حضور کے بالکل سامنے پہونچ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مال برباد ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے کہ جانوروں کے لئے چارہ اور پانی نہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش ہوجائے، حضور نے اپنے مبارک ہاتھ دعا کے لئے اٹھادیئے اور دعا کی، الٰہی! ہمیں سیراب فرما، الٰہی! ہمیں سیراب فرما، الٰہی! ہمیں سیراب فرما، حضرت انس کہتے ہیں کہ: خدا کی قسم! اس وقت ہم نے نہ تو کہیں بادل دیکھا تھا اور نہ بادل کا ٹکڑا، نہ ہمارے درمیان اور نہ پہاڑی آبادی میں کسی مقام پر۔ پھر اچانک پہاڑ کے کنارے سے ایک ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا اٹھا اور آسمان کے بیچ آ کر پھیل گیا۔ پھر بارش شروع ہوئی اور قسم بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا، دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے پھر ایک شخص آیا، اس وقت بھی حضور خطبہ دے رہے تھے، حضور کی خدمت میں پہونچ کر عرض کی: یارسول اللہ! مال ہلاک ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے پانی کی کثرت وسیلاب سے، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش تھم جائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: الٰہی! ہمارے اردگرد پہاڑوں اور ٹیلوں چراگاہوں، ندیوں نالوں اور جنگلوں پر بارش فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد فوراً بارش رک گئی اور ہم مسجد سے نکلے تو خوب دھوپ تھی حضرت شریک نے حضرت انس سے پوچھا دوسرے جمعہ کو آنیوالے ہی پہلے شخص تھے، فرمایا: اسکا مجھے علم نہیں۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف ایک اذان ہوتی تھی، یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے سامنے مواجہ اقدس میں مسجد کریم کے دروازہ پر۔ زمانۂ اقدس میں مسجد شریف کے تین دروازے تھے۔

ایک مشرق کو جو حجرۂ شریفہ کے متصل تھا جس میں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے، اس کی سمت پر اب باب جبرئیل ہے۔

دوسرا مغرب میں جسکی سمت پر اب باب الرحمۃ ہے۔

تیسرا شمال میں جو خاص محاذی منبر اطہر تھا (مندرجہ بالا حدیث میں اسی دروازہ کا تذکرہ ہے)

اس دروازہ پر اذان جمعہ ہوتی تھی کہ منبر کے سامنے بھی ہوتی اور مسجد سے باہر بھی، زمانۂ صدیق اکبر عمر فاروق اعظم وابتدائے خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ ہی ایک اذان ہوتی رہی، جب لوگوں کی کثرت ہوئی اور شتابی حاضری میں قدرے کسل واقع ہوا امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اذان شروع خطبہ سے پہلے بازار میں دلوانی شروع کی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے اور خلاف سنت ہے، یہ نہ زمانۂ اقدس میں تھا نہ زمانۂ خلفائے راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں۔ نہ تحقیق سے معلوم کہ یہ بدعت کب سے ایجاد ہوئی نہ ہمارے ذمہ اسکا جاننا ضرور، بعض کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک مروانی بادشاہ ظالم کی ایجاد ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہر حال جبکہ زمانۂ رسالت وخلافتہائے راشدہ میں نہ تھی اور ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں اذان نہ ہو مسجد میں اذان مکروہ ہے، تو ہمیں سنت اختیار کرنا چاہئے بدعت سے بچنا چاہئیے، اس تحقیقات سے پہلے کہ سنت پہلے کس نے بدلی، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو توفیق دے کہ اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی سنت اور اپنے فقہائے کرام کے احکام پر عامل ہوں اور ان کے سامنے رواج کی آڑ نہ لیں۔ وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ قدیم　۲/۴۹۶ ☆　فتاوی رضویہ جدید　۵/۴۰۶

# (۲۸) حضور مدد فرماتے ہیں

۲۹۲۳۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول فى متوضئه : لبيك، لبيك ،لبيك ، ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت فلما خرج قلت: ما هذا ؟ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :هذا راجز بنى كعب يستصرخنى ( يستغيث بى ) و يزعم ان قريشا اعانت عليهم بنى بكر۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضوخانہ میں فرماتے سنا: میں حاضر ہو، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں ،تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے مدد کی میں نے مدد کی، میں نے مدد کی، جب سرکار وضو سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: حضور کیا واقعہ پیش آیا؟ فرمایا: بنوکعب کا گڑگرانا سنکر میں نے کہا کہ وہ چیخ چیخ کر مجھ سے فریاد کررہے تھے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ قریش مکہ نے ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی اعانت کی۔۱۲م　مالی الجیب۔

# (۲۹) حضور مومنین کے والی ومالک ہیں

۲۹۲۴۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من مومن الا و انا اولى به فى الدينا والآخرة ، فاقرُو ان شئتم، النبى اولى بالمؤمنين من انفسهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں ہرمومن سے دنیاوآخرت میں اسکا زیادہ مالک ہوں، چاہوتو اس آیت کریمہ سے اس سلسلہ میں استدلال کرو، نبی مومنوں سے ان کی جان کے زیادہ مالک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۲۲۵

---

۲۹۲۳۔شرح المواهب للزرقانى ، ☆ ۶/ ۱۰۸

۲۹۲۴۔الجامع الصحيح للبخارى ، ☆ تفسير السورة ، ۲/ ۷۰۵

الصحيح لمسلم، كتاب الفرائض ، ۲/ ۳۶ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۴

# (۳۰) حضور الطاف ربانی اور دفع بلیات کا وسیلہ ہیں

۲۹۲۵۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل اوحی الی شعیا علیه الصلوة والسلام انی باعث نبیاامیا افتح به اذا ناصما و قلوبا غلفا ، واعینا عمیا ، اهدی به من بعد الضلالة ، واعلم له بعد الجهالة ،وارفع به بعد الخمولة ، اسمی به النکرة ، واکثره به بعد القلة ، واغنی به بعد العیلة ، اجمع به بعد الفرقه ، واؤ لف به بین قلوب واهواء اتشتتة و امم مختلفة ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیا علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا ،اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا ،اس کے ذریعہ سے جہل کے بعد علم دوں گا ،اس کے وسیلہ سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا ،اس کے ذریعہ سے ناشناسی کے بعد شناخت دوں گا ،اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا ،اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کردوں گا ،اس کے وسیلہ سے پھوٹ کے بعد یکدلی کردوں گا ،اس کے وسیلے سے ہر پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کردوں گا۔

۲۹۲۶۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لما خلق الله العرش کتب علیه بقلم نور ، طول القلم ما بین المشرق والمغرب ، لا اله الا الله محمد رسول الله ۔ به آخذ واعطی ، وامته افضل الامم ، افضلها ابو بکر الصدیق ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں انہیں کے واسطے سے لونگا، اور انہیں کے واسطہ سے دوں گا، ان کی امت سب امتیوں سے افضل ہے، اور ان کی

---

۲۹۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۸۱، ۱۱/ ۵۴۹ ☆ اتحاف السنیة، ۲۵۴

امت میں سب امتوں سے افضل صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

## ﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث جلیل پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ وعطا سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں، ان کے واسطے، ان کے وسیلے سے ہے۔اسی کو خلافت عظمی کہتے ہیں۔وللہ الحمد حمدا کثیرا

دیکھو! بشہادت خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا، مدد لینا، مینہ برسنا، بلا دور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی، عذاب کی موقوفی، یہاں تک کہ زمین کا قیام، زمین کی نگہبانی، خلق کی موت، خلق کی زندگی، دین کی عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی سب اولیا کیوسیلے، اولیا کی برکت، اولیا کے ہاتھوں اور اولیا کے واسطے سے ہیں۔

مگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفع بلا کا واسطہ نہ مانا اور شرک پسندوں نے مشرک جانا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بحمد اللہ! ان احادیث نے تو روشن ومستنیر کر دیا کہ جو نعمت ملی، جو بلا ٹلی، سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل وزائل ہوئی، بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے۔

لا واللہ ثم باللہ! ایک دفع بلا وحصول عطا کیا تمام جہان اور اسکا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے، عالم، جس طرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ۔

لولاك ما خلقت الدنیا۔

یونہی بقا میں بھی ان کا محتاج ہے، آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہو جائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ و بارك وسلم۔

الامن والعلی ۷۷

# (۳۱) حضور بشیر ونذیر ودافع بلیات ہیں

۲۹۲۷۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقول : انا لنجد صفة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین ، انت عبدی و رسولی ، سمیته : المتوکل ، لیس بفظ ولا غلیظ، ولا سخاب فی الاسواق ، ولا یجزی بالسیئة مثلها ، ولکن یعفوو یتجاوز، ولن اقبضه حتی یقیم الملة العوجاء بان یشهد ان لا اله الا الله۔ نفتح به اعینا عمیا و آذا نا صما وقلو با غلفا ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بیشک ہم حضور کی صفت توارت میں پاتے ہیں۔اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا، اور ڈر سناتا۔ بیشک آپ بے پڑھوں کی جائے پناہ ہیں آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ لوگوں پر سخت ہیں اور نہ درشت رو، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے، بلکہ درگزر اور معاف کردیتے ہو، میں اس نبی کو نہ اٹھاؤنگا یہاں تک کہ لوگ، لا اله الا الله ۔ کہدیں، اور اس نبی کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں۔

الامن والعلی۔۵۷

# (۳۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھروسہ کرنا صحابہ کا عقیدہ تھا

۲۹۲۸۔ **عن** عبد الله بن سلامة بن عمیر الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : تزوجت ابنة سراقة بن حارثة البخاری وقدقتل ببدر ،فلم اصب شیئا من الدنیا کان احب الی من نکاحها واصدقتها مأتی درهم ، فلم احد شیئا اسوقه الیها ،فقلت علی الله و رسوله المعول ، فجئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته۔وقال: ارجو ان یغنمك الله مهرزوجتك ۔

حضرت عبداللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سراقہ بن حارثہ شہید غزوۂ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا، دنیا

---

۲۹۲۷۔ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۱/ ۳۷۶

۲۹۲۸۔ فتح القدیر للمحقق،

کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جوان کیساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے پیاری ہو، میں نے دوسوروپے ان کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جوانہیں بھیجوں، میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول پر ہی بھروسہ ہے۔ پس میں خدمت انور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا: حضور نے ایک جہاد پر مجھے بھیجا اور فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلادے گا کہ اپنی بی بی کا مہرادا کردو، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وللہ الحمد۔

الامن والعلی ۱۱۵

## (۳۳) بارگاہ رسالت میں مغفرت ذنوب کی التجا کرنا

۲۹۲۹۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خيبر فسرنا ليلا فقال : رجل من القوم لعامر : يا عامر ! الاتسمعنا من هنيها تك ؟ و كان عامر رجلا شاعرا، فنزل يحدو بالقوم يقول:

اللهم لولا انت مااهتدينا ☆ ولا تصدقنا و صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا ☆ وثبت الا قد ام ان لا قينا

و القين سكينة علينا ☆ انا اذا صيح بنا ابينا

وبا لصياح عو لوا علينا ۔

فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من هذا السائق ؟ قالوا: عامر بن الاكوع ، قال : يرحمه الله ، قال رجل من القوم : وجبت ، يا نبى الله! لو لا امتعتنا به ، فاتينا خيبر فحاصر ناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة ، ثم ان الله تعالىٰ فتحها عليهم ، فلما امسى الناس مساء اليوم الذى فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة ،فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما هذه النيران ؟ على اى شى يوقدون ؟ قالوا: على لحم ، قال : على اى لحم ؟ قالوا: لحم حمر الا نسية ، قال البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اهريقوها و اكسر و ها ، فقال رجل :يا رسول الله! اونهر يقها ونغسلها ؟ قال: اوذاك، فلما تصاف القوم كان سيف عامر قصيرا ، فتنا ول به ساق يهودى ليضربه فيرجع ذباب سيفه فاصاب عين ركبةعامر ، فمات منه قال : فلما قفلوا قال سلمة : رأنى رسول صلى

---

۲۹۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب غزوة خيبر ، ۶۰۳/۲
الصحيح لمسلم ، باب غزوة خيبر ، ۱۱۱/۲

www.alahazratnetwork.org

اللہ تعالیٰ علیه وسلم وهوآخذ بیدی قال:مالك ؟ قلت له : فداك ابی وامی، زعموا! ان عامرا حبط عمله ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کذب من قاله، وان له لأجرین ،وجمع بین اصبعیه انه لجاهد مجاهد قل عربی مشابها له ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے ،رات کا سفر تھا، حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے عامر! ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے ،حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم راہ نہ پاتے ، نہ زکوۃ ونماز بجالاتے ، ہم حضور پر قربان، ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجئے، حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور ہمیں ثابت قدم رکھیں ، کافروں کے مذہب باطل سے ہم دور رہیں ، اگر چہ وہ ہمارے درپے آزار ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

یہ اشعار سنکر حضور اقدس لی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: عامر بن اکوع، حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، ایک صاحب یعنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کی دعا سے حضرت عامر کے لئے شہادت واجب ہوگئی، حضور نے ان سے ہمیں نفع کیوں نہ لینے دیا۔ بہر حال ہم خیبر پہونچ گئے اور یہودیوں کا محاصرہ کرلیا، اس دوران زادراہ کی قلت کے سبب ہم بھوک سے تنگ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی ،جس روز ہم فتحیاب ہوئے اسی روز شام کو ہم نے خوب آگ جلائی ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کہ آگ کیسی ہے،اس پر تم کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت، دریافت فرمایا: کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا: پالتو گدھوں کا، فرمایا: یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھوڈالیں؟ فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو، جب مسلمانوں نے صف بندی کی اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی ،لہذا دوران جنگ جب انہوں نے اپنی تلوار ایک یہودی کے ماری تو وہ

اچٹ کر آپکے گھٹنے ہی میں لگی جس سے وہ شہید ہوگئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ حضور پر قربان، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے، حضور نے یہ سنکر فرمایا: جس نے یہ کہا غلط کہا، اس کے لئے تو دوگنا ثواب ہے، پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: وہ راہ خدا میں جانفشانی کرنے والا مرد تھا، عربی لوگوں میں ایسے جوانمرد کم ہیں۔۱۲م

۲۹۳۰۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال : بارز عمى يوم خيبر مرحب اليهودى فقال قد علمت خيبر انى امرحب :

شاكى السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال عمى عامر :

قد علمت خيبر انى عامر ☆ شاكى السلاح بطل مغامر

فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب فى ترس عامر و ذهب سيفل له ، فرجع السيف على ساقه قطع اكحله ، فكانت فيها نفسه ، قال سلمة بن الاكوع : لقيت ناسا من صحابة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا : بطل عمل عامر قتل نفسه ، قال سلمة : جئت الى نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابكى ، قلت : يا رسول ا لله بطل عمل عامر ، قال : من قال ذاك ؟ قلت : ناس من اصحابك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كذب من قال ذاك بل له اجر ه مريتن ، انه حين خرج الى حيبر جعل يرجز باصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و فيهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يسوق الركاب و هو يقول :

تالله لو الله ما اهتدينا ☆ و لا تصدقنا و لا صلينا
ان الذين قد بغوا علينا ☆ اذا ارادوا فتنة ابينا
و نحن عن فضلك ما استغنيا ☆ فثبت الاقدام ان لا قينا

و انزلن سكينة علينا۔

فقال رسول ا لله صلى الله تعالى عليه وسلم : من هذا ؟ قال عامر

---

۲۹۳۰۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٦٤٦

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یا رسول اللہ ! قال : غفر لك ربك قال : و ما استغفرلانسان قط یخصه الا استشهد فلما سمع ذلك عمر بن الخطاب قال : یا رسول اللہ لو متعتنا بعامر ، فقدم فاستشهد ، قال سلمة : ثم ان نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ارسلنی الی علی ، فقال : لا عطین الرایة الیوم رجلا یحب اللہ و رسوله او یحبه اللہ و رسوله ، قا ل فجئت به اقوده ارمد ، فبصق نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی عینه ثم اعطاه الرایة فخرج مرحب یخطر بسفیه ، فقال :۔

قد علمت خیبر انی مرحب ☆ شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجهه :

انا االذی سمتنی امی حیدره ☆ کلیث غابات کریه المنظره

اوفیهم بالصاع کیل السندره

ففلق رأس مرحب باالسیف ، و کان الفتح علی یدیه ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن مرحب یہودی نے میرے چچا کو اپنا مقابل طلب کرتے ہوئے کہا:۔

خیبر کی سرزمین خوب واقف ہے کہ میں مرحب ہوں

ہتھیار بند صاحب شوکت اور دلیر مرد بارہا آزمایا گیا۔

جب جنگ کی آگ زوروں پر ہو۔

اس کے جواب میں میرے چچا عامر نے کہا:

خیبر کا میدان جنگ خوب جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔

ہتھیار لگائے ہوئے موت کی پرواہ کئے بغیر دلیری کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں۔

رجز کے ان اشعار کے بعد دونوں نے ایک دوسرے پروار کئے، مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اس کے بچاؤ میں خود حضرت عامر کی تلوار آپکے گھٹنے میں لگی اور آپ شہید ہوگئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: میری ملاقات حضور کے بعض صحابہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: عامر کے عمل برباد ہوگئے کہ انہوں نے خودکشی کرلی۔

حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں یہ افسوسناک بات سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے چچا عامر کے اعمال

صالحہ برباد ہوگئے، فرمایا: کس نے کہا: عرض کیا: بعض صحابہ کرام کا کہنا ہے، فرمایا: جس نے کہا جھوٹ کہا، ان کو دوگنا اجر ملا۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب خیبر کے لئے سفر کرکے آرہے تھے تو صحابۂ کرام اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انہوں نے حدی خوانی کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے۔ قسم بخدا! اگر ہمارے اوپر سایۂ کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ نماز پڑھنے کی توفیق ملتی اور نہ زکوۃ کی۔ بیشک کافروں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب وہ کسی فتنہ وفساد کا ارداہ کرتے ہیں تو آپ ہی ہمیں ان سے بچاتے ہیں۔ ہم آپ کے فضل سے بے نیاز نہیں، لہذا آپ ہمیں دشمنوں سے مقابلہ میں ثابت قدم رکھئے۔ اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں۔

یہ اشعار سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اشعار کون پڑھ رہا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حضرت عامر ہیں، فرمایا: اے عامر! تمہارے رب نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ حضور کا طریقہ یہ تھا کہ جب بھی کسی خاص شخص کے لئے دعائے مغفرت فرماتے تو وہ شہادت سے سرفراز ہوتے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دعا سنی تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں حضرت عامر سے مزید فائدہ کیوں نہ حاصل کرنے دیا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس موقع پر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بھیجا اور فرمایا: آج میں اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں آپکو لیکر حاضر ہوا جبکہ آپکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگادیا جس سے وہ شفایاب ہوگئے، پھر اسلامی پرچم عطا فرمایا۔ آپ کے مقابلہ میں بھی مرحب یہودی یہ شعر پڑھتا ہوا آیا۔

خیبر کی زمین گواہ ہے کہ میں مرحب ہوں، صاحب شوکت ودبدبہ بہادر مرد جو ہتھیار لگا کر نکلتا ہے جبکہ جنگ کی آگ خوب بھڑک رہی ہوتی ہے۔

اس کے جواب میں حضرت میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بھی رجز کے یہ اشعار پڑھے۔

میں وہ ہوں کہ میری والدہ ماجدہ نے میرا نام حیدر رکھا، میں جنگلوں کے ہیبتناک شیر کی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

طرح ہوں۔

یہ کہہ کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حملہ کیا اور مرحب کے سر کے اپنی تلوار سے دو ٹکڑے کردیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ ہی کے دست مبارک پر خیبر کو فتح فرمایا۔۱۲م

## (۳۴) اللہ ورسول کی طرف توبہ کرنا

۲۹۳۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: اشتربت نمرقة فیہا تصاویر ،فلما رأہا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل ،فعرفت فی وجہہ الکراہیة وقلت: یا رسول اللہ ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت ؟ قال : مابال ہذہ النمرقة ؟ قلت: اشتریتہا لتقعد علیہا و توسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامة و یقال لہم : احیوا ماخلقتم ، وقال : ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک تصویر دار قالین خریدا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے اور دروازہ پر رونق افروز رہے، اندر قدم نہ رکھا، میں نے چہرۂ اقدس میں ناراضی کا اثر پایا (اللہ تعالیٰ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ فرمایا: یہ قالین کس لئے خریدا ہے؟ میں نے عرض کیا: تاکہ حضور اس پر تشریف فرماں ہوں، فرمایا: ان تصاویر کے بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا: جن کی

---

۲۹۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تدخل الملائکة بیتا فیہ صورة ، ۲/ ۸۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب اللباس، ۲/ ۲۰۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۴۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، / ۲۶۷
الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/ ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۴۹۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۷۱ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۷۷
المسند لابی عوانة، ۲/ ۷۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۲۵۴
المسند للربیع بن حبیب، ☆ تجرید التمہید لابن عبد البر، ۶۱۱

تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو، نیز فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہو ان میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے۔۱۲م

۲۹۳۲۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال:اجتمع اربعون رجلا من الصحابة ینظرون فی القدر والجبرفیهم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، فنزل الروح الامین جبرئیل علیه الصلوة والسلام فقال :یا محمد ! اخرج علی امتك فقد احدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة ،لم یکن یخرج علیهم فیها ،فانکروا ذلك منه وخرج علیهم ملتمعا لونه متوردة وجنتاه کأنما تفقأبحب الرمان الحامض ، فنهضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاسرین اذرعهم ترعداکفهم واذرعهم ، فقالوا تبنا الی اللہ ورسوله۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین باہم بیٹھے مسئلہ جبر وقدر میں بحث کر نے لگے، ان میں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ روح امین جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا، صحابہ سمجھے کوئی نئی بات ہے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے۔ کہ رنگ چہرۂ اقدس کا شدت جلال سے دہک رہا تھا، دونوں رخسارۂ مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں۔ صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف عاجزی کے ساتھ کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرہم اکتالیس صحابۂ کرام رضی

---

۲۹۳۲۔ الجامع للترمذی، ابواب القدر ۲/ ۳۵

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۹۵

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے توبہ کرنے میں اللہ قابل التوب جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا، اور حضور پرنور نے قبول فرمایا، حالانکہ توبہ بھی اصل حق جل جلالہ کا ہے، ولہذا حدیث میں ہے

۲۹۳۳۔ **عن** الاسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باعرابی اسیر فقال : اتوب الی اللہ عزوجل ولا اتوب الی محمد، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : عرف الحق لا ھلہ ۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قیدی گرفتار کرکے لایا گیا، وہ بولا الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا۔　　　الامن والعلی ص ۱۲۰

## (۳۵) اللہ ورسول کے لئے صدقہ کرنا

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۳۴ ۔**عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ، و لم یعاتب احدا تخلف عنہ ، انما خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و المسلمون یریدون عیرقریش حتی جمع اللہ بینھم و بین عدو ھم علی غیر میعاد ، و لقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام ، و ما احب ان لی بھا مشھد بدر و ان کانت بدر اذکر فی الناس منھا ، و کان من خبری حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک ، انی لم اکن قط اقوی و لا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ ، و اللہ ! ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی جمعتھما فی تلک الغزوۃ ، فغزوھا رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی حر شدید و استقبل سفرا بعیدا و مفازا ، و استقبل عدو ا کثیرا ، فجلا للمسلمین امرھم لیتأھبوا اھبۃ غزوھم فاخبر ھم بوجھھم الذی یرید و المسلمون مع رسول اللہ

---

۲۹۳۳۔ المستدرک للحاکم ،　۲۸۴/۴

۲۹۳۴۔ الصحیح لمسلم،　باب توبۃ کعب بن مالک،　۳۶۰/۲

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کثیر، و لا یجمعهم کتاب حافظ یرید بذلك الدیوان، قال کعب : فقل رجل یرید ان یتغیب الا یظن ان ذلك سیخفی له ما لم ینزل فیه وحی من اللہ عزوجل ، و غزا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تلك الغزو ةحین طابت الثمار و الظلال ، فانا الیها اصعر، فتجهز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و المسلمون معه ، و طفقت اغدو لکی اتجهز معهم ، فارجع و لم اقض شیًا ، و اقول فی نفسه : انا قادر علی ذلك اذا اردت ، فلم یزل ذلك یتمادی بی حتی استمر بالناس الجد ، فاصبح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غادیا و المسلمون معه و لم اقض من جهاز شیًا ، ثم غدوت و فرجعت و لم اقض شیًا ، فلم یزل ذلك یتمادی بی حتی اسرعوا و تفارط الغزو ، فهممت ان ارتحل فادرکهم ، فیالتینی فعلت ثم لم یقدر ذلك لی ، فطفقت اذا خرجت فی الناس بعد خروج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یحزننی ، انی لا اری لی اسوة الا رجلا مغموصا علیه فی النفاق ، او رجلا ممن عذر اللہ من الضعفاء ، و لم یذکرنی حتی بلغ تبوك فقال وهو جالس فی القوم بتبوك ، ما فعل کعب بن مالك ؟ قال رجل من بنی سلمة یا رسو ل اللہ ! حبسه برد اه و النظر فی عطفیه ، فقال له معاذ بن جبل : بئس ما قلت : و اللہ ! یا رسول اللہ ! مع علمنا علیه الا خیرا ، فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، فبینما هو علی ذلك رای رجلا مبیضا یزول به السراب ، فقا ل رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : کن ابا خیثمة فاذا هو ابو خیثمه الانصاری ، و هو الذی تصدق بصاع التمر حین لمزه المنافقون ۔ فقال کعب بن مالك : فلما بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قد توجه قافلا من تبوك حضرنی بثی فطفقت اتذکر الکذب ، و اقول بما اخرج من سخطه غدا ، و استعین علی ذلك کل ذی رای من اهل فلما قیل لی : ان رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قد اظل قادما زاحا عنی الباطل حتی عرفت عنی لن انجومنه بشئ ابدا ، فاجمعت صدقه ،و صبح رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قادما ، و کان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد ، فرکع فیه رکعتین ، ثم جلس للناس ، فلما فعل ذلك جاء ه المخلفون فطفقو یعتذرون الیه و یحلفون له و کانو ا بضعة و ثمانین رجلا ،فقبل منهم رسول اللہ علانیتهم و بایعهم واستغفرلهم و وکل سرائرهم الی ا للہ ، حتی جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال : تعال! فجئت امشی حتی جلست بین یدیه ، فقال لی : ما خلفك ؟ الم تکن قد ابتعت

ظهرك قال : قلت يا رسول الله !انی و الله لو جلست عند غير ك من اهل الدنيا لرأيت انى سا خرج من سخطه بعذر لقد اعيطت جدلا ، و لكنى و الله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عنى، ليوشكن الله ان يسخطك على ، ولئن حدثتك حديث صدق تجد على فيه انى لا رجو فيه عقبى الله ، و الله ! ما كان لى عذر و الله ! ما كنت قط اقوى و لا ايسر منى حين تخلفت عنك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضى الله فيك فقمت و ثار رجال من بنى سلمة فاتبعونى ، فقالوا لى: و الله ما علمناك اذنبت ذنبا قبل هذا ، لقد عجزت فى ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لك ، قال : فوا لله ، ما زالوا يؤنبونى حتى اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاكذب نفسى قال : ثم قلت لهم : هل لقى هذا معى من احد قالوا: نعم لقيه معك رجلان ، قالا: مثل ما قلت و قيل لهما مثل ما قيل لك قال: قلت: من هما ؟ قالوا: مرارة بن ربيعة العامرى و هلال بن امية الواقفى ، قال: فذكر وا لى رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة ، قال فمضيت حين ذكرو هما لى ، قال : و نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه، قال : فاجتنبنا الناس ، او قال : تغيروا لنا حتى تنكرت لى فى نفسى الارض ، فما هى بالارض التى اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة ، فاما صاحباى فاستكانا و قعدا فى بيوتهما يبكيان ، و اما انا فكنت اشب القوم و اجلدهم ، فكنت اخرج فاشهد الصلوة و اطوف فى الاسواق و لا يكلمنى احد ، و آتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاسلم عليه و هو فى مجلسه بعد الصلوه فاقول فى نفسى : هل حرك شفتيه برد السلام ام لا ، ثم اصلى قريبا منه و اسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتى نظر الى ، واذا التفت نحوه اعرض عنى حتى اذا طال على ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى تسورت جدا رحائط ابى قتادة و هو ابن عمى و احب الناس الى ، فلسمت عليه فو الله ما رد على السلام ، فقلت له : يا ابا قتادة ! انشدك بالله ! هل تعلمن انى احب الله و رسوله ! قال : فسكت فعدت فناشدته فسكت فعد ت فناشدته فقال : الله و رسوله اعلم ، ففاضت عيناى و توليت حتى تسورت الجدار فبينا انا امشى فى سو ق المدينة اذا نبطى من نبط اهل الشام ممن قدم

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بالطعام يبيعه بالمدينة يقول : من يدل على كعب بن مالك ؟ قال : فطفق الناس يشيرون له الى حتى جاء نى ، فدفع الى كتابا من ملك غسان و كنت كاتبا فقرا ته فاذا فيه ، اما بعد ـ فانه قد بلغنا ان صاحبك قد جفاك و لم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة ، فالحق بنا نواسك ، قال :فقلت : حين قراتها و هذه ايضا من البلاء فتيامت بها التنور فسجرتها بها ، حتى اذا مضت اربعون من الخمسين و استلبث الوحى اذا رسول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياتينى فقال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يامرك ان تعتزل امرأتك ، قال : فقلت: اطلقها ام ماذا افعل ؟ قال : لا بل اعتزلها فلا تقربنها ، قال : فارسل الى صاحبى بمثل ذلك قا ل : فقلت لامرأتى : الحقى باهلك ، فكونى عندهم حتى يقضى الله فى هذا الامر قال : فجاء ت امراة هلال بن امية رسول اله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت له : يا رسول الله ! ان هلال بن امية شيخ ضائع ليس له خادم ، فهل تكره ان اخدمه قال : لا و لكن لا يقربنك فقالت انه و الله مابه حركة الى شئ و والله ! ما زال يبكى منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا قال : فقال لى بعض اهلى : لو استاذنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى امرأتك فقد اذن لامرأ ة هلال ابن امية ان تخدمه ، قال فقلت : لا استاذن فيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وما يدرينى ما ذا يقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا استاذنته فيهاوانا رجل شاب ، قال:فلبثت بذلك عشر ليال فكمل لناخمسون ليلةمن حين نهى عن كلامنا قال : ثم صليت صلوة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على الحال التى ذكر الله منا قد ضاقت على نفسى و ضاقت على الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ او فىٰ على سلع يقول باعلى صوته :يا كعب بن مالك ! ابشر قال : فخررت ساجدا و عرفت ان قد جاء فرج قال : و اذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا حين صلى صلوة الفجر ، فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبى مبشرون و ركض رجل الى فرسا و سعى ساع من اسلم قبلى و اونى على الجبل فكان الصوت اسرع من الفرس فلما جا ء نى الذى سمعت صوته يبشرنى نزعت له ثوبى فكسوتهما اياه ببشارته ، و الله ما املك غيرهما يومئذ و استعرت ثوبين فلبستهما ، فانطلقت اتامم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتلقانى الناس فوجا فوجا يهنؤنى بالتوبة و يقولون لتهنك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد ، فاذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

www.alahazratnetwork.org

وسلم جالس فی المسجد حول الناس ، فقام طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی و هنانی و الله ! ما قام رجل من المهاجرین غیره قال : فکان کعب لاینساها لطلحة قال کعب :فلما سلمت علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال و هو یبرق وجهه من السرور یقول : ابشر بخیر یوم مر علیك منذ و لد تك امك ، قال : فقلت : امن عندك یا رسول الله ام من عند الله ؟ فقال : لا بل من عند الله ، و کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سراستنار وجهه حتی کان وجهه قطعة قمر ، قال : و کنا نعرف ذلك قال : ام فلما جلست بین یدیه قلت : یا رسول الله ! ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسوله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : امسك علیك بعض مالك فهو خیر لك ، قال : فقلت : فانی امسك سهمی الذی بخیبر ، قال : و قلت : یا رسول الله ! ان الله انما انجانی بالصدق ، و ان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت ، قال : فو الله ! ما علمت ان احدا من المسلمین ابلاه الله فی صدق الحدیث منذ ذکرت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم احسن مما ابلانی الله ، ووالله !ما تعمدت کذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی یومی هذا و انی لا رجو ا یحفظنی الله فیما بقی قال : فانزل الله عزوجل، لقد تاب الله علی النبی و المهاجرین و الانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة حتی بلغ انه بهم رؤف رحیم ۔ و علی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت و ضاقت علیهم انفسهم و ظنو ا ان لا ملجأ من الله الا الیه ثم تاب علیهم لیتوبوا ان الله هو التواب الرحیم ۔ یا ایها الذین امنو اتقوا الله و کونوا مع الصادقین ۔ قال کعب: و الله ! ما انعم الله علی من نعمة قط بعد اذهدانی الله للاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ان لا اکون کذبته فاهلك کما هلك الذین کذبوا ، ان الله قال للذین کذبو ا حین انزل الوحی شر ما قال لا حد و قال بالله : سیحلفون الله لکم اذا انقلبتم الیهم لتعرضوعنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس و مأ وٰهم جهنم جزاء بما کانوا یکسبون ۔ یحلفون لکم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا یرضی عن القوم الفاسقین قال کعب : کناخلفنا ایها الثلاثة عن امر اولئك الذین قبل منهم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حین حلفوا له فبایعهم و استغفر لهم و ارجأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا حتی قضی الله فیه فبذلك قال الله عزوجل:

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا و لیس الذی ذکر اللہ مما خلفنا تخلفنا عن الغزو و انما هو تخلیفه ایانا و ارجاؤہ امرنا عن من حلف له و اعتذر الی فقبل منه ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ کبھی نہ چھوڑا البتہ غزوۂ بدر میں نہیں گیا تھا تو حضور اس پر کسی سے ناراض بھی نہیں ہوئے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ غزوۂ بدر اچانک پیش آیا کہ مقصود قریش کے قافلہ کو روکنا تھا اور مڈبھیڑ قریش مکہ سے ہوگئی۔ میں حضور کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بھی تھا جب حضور نے انصار کرام سے اسلام پر بیعت لی تھی نیز میرے نزدیک غزوۂ بدر سے زیادہ فضیلت بیعت عقبہ کی ہے اگر چہ لوگوں میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کی فضیلت مشہور ہے۔

بہرحال غزوۂ تبوک میں میرے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ غزوہ پیش آیا تو میں نہایت طاقتور اور مالدار تھا، خدا کی قسم! اس سے قبل میرے پاس دو اونٹیاں کبھی نہیں تھیں لیکن اس موقع پر میں دو اونٹیوں کا مالک تھا، حضور نے اس غزوہ کے لئے نہایت گرمی کے موسم میں کافی لمبا سفر فرمایا جبکہ راہ میں جنگل بھی تھا، اس غزوہ میں چونکہ دشمنوں کی ایک بڑی جماعت سے مقابلہ کی توقع تھی اس لئے آپ نے واضح طور پر تبوک کی جنگ کا اعلان فرمایا کہ لوگ خوب اچھی طرح تیاری کریں، آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کے لئے تیار ہوگئی، اس زمانہ میں کوئی دفتر ورجسٹر نہ تھا جس میں شرکاء کے نام درج کئے جاتے، پھر بھی ایسے لوگ کم تھے جو غزوات میں غیر حاضر رہتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اسی وقت تک پوشیدہ رہ سکتا ہے جب تک وحی نازل نہ ہو۔ غزوۂ تبوک کا ارادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موسم بہار میں فرمایا، پھل پک چکے تھے، درخت خوب سایہ دار ہوگئے تھے، اور مجھے ان تمام چیزوں کا بہت شوق دامنگیر تھا۔ اس سہانے موسم میں حضور اور آپ کے ساتھیوں نے تیاری کی، میں بھی صبح کیوقت تیاری کے لئے نکلتا لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر پاتا تھا۔ دل میں یہ بھی خیال آتا تھا کہ تیاری کی جلدی بھی کیا ہے، میرے پاس تو سارا سامان موجود ہے جب چاہونگا چل دوں گا یونہی ٹال مٹول ہوتی رہی اور لوگ اپنی کوشش میں لگے رہے، آخر کار ایک دن صبح سویرے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

www.alahazratnetwork.org

روانہ ہوگئے اور میں اپنی تیاری کے چکر میں پھنسا رہا، اور کوئی فیصلہ نہ کرسکا۔ معاملہ یونہی آج کا کل پر ٹلتا رہا اور مجاہدین اسلام نہایت تیزی کے ساتھ کوچ کر گئے میں نے بھی ایک دن چاہا کہ جلدی جا کر اس قافلہ کو پالوں، کاش میں ایسا کرلیتا لیکن نہ کرسکا۔ اس کے بعد مجھے بہت احساس رہا اور کوفت ہوئی لیکن اب کیا ہوتا، اب کوئی ایسا آدمی مجھے نہیں مل پایا جسکے ساتھ جاسکتا، یا تو بعض چھپے منافق تھے یا پھر معذور اور ضعیف وناتواں لوگ۔

راہ میں میرا تذکرہ بھی حضور نے نہ کیا اور حضور مقام تبوک پہونچ گئے۔ وہاں تشریف فرما ہوکر فرمایا: کعب بن مالک کہاں گیا؟ بنوسلمہ میں سے ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! اس کی چادروں اور لباس کی زیب وزینت نے اسے روک لیا کہ وہ اسی کو نکھارتا رہتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر کہا: تو نے نہایت بری بات کہہ دی، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں، آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا، اتنے میں غبار اڑتا نظر آیا اور ایسا دکھائی دیا کہ کوئی سفید لباس والا آرہا ہے، فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہوگا، جب دھول چھٹی تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے، یہ ایسے شخص تھے کہ منافقین کا طعنہ سن کر اپنی ایک صاع کھجور صدقہ کرکے تنہا چل دیئے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک سے مراجعت فرمائی اور مجھے اس کی خبر ملی تو میری بے چینی اور بڑھ گئی، میں نے جواب دہی کے لئے جھوٹی باتیں بنانے کی ٹھان لی کہ ایسے عذر پیش کروں گا جس سے حضور کی ناراضگی ختم ہوجائے۔ اس سلسلہ میں گھر کے بعض دانشوروں سے مشورہ بھی لیا، جب پتہ چلا کہ حضور مدینے سے قریب آگئے ہیں تو میری ساری بناوٹیں کافور ہوگئیں اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ جھوٹ بول کر مجھے ہرگز چھٹکارا نہیں مل سکتا، اب میں نے بالکل سچ بولنے کا عزم کرلیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور صبح کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو مسجد نبوی میں پہلے داخل ہوتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر مسجد ہی میں کچھ دیر تشریف رکھتے، اس مرتبہ بھی حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی درمیان وہ لوگ آنا شروع ہوئے جو اس غزوہ میں شریک نہیں ہوسکے تھے، سب نے قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنا شروع کئے، ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے متجاوز تھی، آپ نے ان سب کے ظاہر حال کے مطابق معاملہ فرمایا

اوران کے عذر قبول فرماتے ہوئے ان کو بیعت کیا اوران کے لئے دعائے مغفرت کی، ان کے دل کی بات اور حقیقت حال کو اللہ کے سپرد فرمایا۔ اسی درمیان میں بھی حاضر ہوا اور سلام پیش کیا ، حضور نے مجھے دیکھ کر غصہ سے بھرا تبسم فرمایا، میں حضور کے قریب جا کر بیٹھا تو فرمایا: تو پیچھے کیوں رہ گیا تھا؟ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں دنیا کے کسی اور شخص کے پاس بیٹھتا تو ہوسکتا تھا کہ میں جھوٹا عذر پیش کر کے نکل جاتا اور راضی کر لیتا، کہ زبان کی قوت میرے پاس ہے۔ لیکن قسم بخدا! میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آج کی بارگاہ میں کوئی حیلہ بہانہ پیش کروں تو قریب ہے کہ خدا میرے فریب کو بذریعہ وحی آپ پر واضح فرمادے اور آپ مجھ سے اور زیادہ ناراض ہوجائیں۔ یارسول اللہ! اس موقع پر سچ سچ کہنے کی وجہ سے اگر چہ آپ ناراض ہوں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر فرمائے گا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا، میں اتنا نہ کبھی طاقت ور رہا تھا اور نہ اتنا مالدار جتنا اس وقت تھا پھر بھی میں آپ کے ساتھ نہ جاسکا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب نے سچ کہا، اے کعب! جاؤ اور انتظار کرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے مین فیصلہ نازل فرمائے۔ میں وہاں سے چلا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے: اے کعب ہم نہیں سمجھتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو، تم اس موقع پر اتنے عاجز کیوں ہوگئے، دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی کوئی عذر بیان کردیتے تو ہمیں امید تھی کہ حضوسید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمہارے لئے بھی استغفار کرتے اور یہ تمہارے حق میں کافی ہوتا۔ انہوں نے مجھے اس قدر ملامت کی کہ میرا ارادہ پھر یہ ہونے لگا کہ حضور کی خدمت میں جا کر عرض کردوں گا کہ پہلے میں نے جھوٹ کہا اور میرا عذر یہ تھا۔ لیکن میں نے ان سے یہ پوچھ لیا کیا میری طرح اور لوگ بھی آئے تھے جنہوں نے سچ سچ کہا ہو اور کوئی عذر بیان نہ کیا ہو؟ بولے: ہاں تمہاری طرح دو شخص اور ہیں، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہنے لگے: مرارہ بن ربیعہ، اور ہلال بن امیہ، میں نے کہا: واقعی تم نے ایسے دوشخصوں کے بارے میں مجھے بتایا کہ یہ دونوں حضرات متقی و پرہیز گار ہیں اور اصحاب بدر سے ہیں، میں ان کی پیروی کروں یہ میرے لئے کافی ہے۔ یہ کہ کر میں چلا آیا، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان ہوگیا کہ ہم تینوں لوگوں سے کوئی بات نہ کرے کہ ہم بغیر عذر تبوک کے غزوہ میں شریک نہ ہوئے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آخر کار حضور کا فرمان سب کے لئے واجب الاذعان تھا، سب لوگوں نے ہمارا مقاطعہ کر دیا اور ہم سے سلام کلام بالکل بند کر دیا، ہم لوگوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ گویا ہمارے لئے زمین بدل گئی ہو، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمیں کوئی پہچانتا ہی نہیں۔ پچاس دن ورات ہمارا یہ ہی حال رہا، میرے دونوں ساتھی تو اس سخت رویہ سے اتنے تنگ آ گئے کہ گھروں میں گوشۂ تنہائی اختیار کر لی، لیکن میں ان میں کمسن اور طاقتور تھا لہذا نکلتا بیٹھتا اور نمازوں کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دیتا، بازاروں میں جاتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا ،حضور کی خدمت میں بھی حاضری دیتا، سلام کرتا اور دل میں سوچتا کہ حضور نے جواب کے لئے اپنے مبارک لبوں کو جنبش دی یا نہیں، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتا جاتا کہ میری طرف نظر رحمت فرما رہیں لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر دیکھتا تو حضور منہ پھیر لیتے، صحابۂ کرام کی سختی جب میرے معاملہ میں دراز ہو گئی تو ایک دن میں اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا، حضور کے بعد سب سے زیادہ میں ان سے محبت کرتا تھا، میں نے جا کر ان کو سلام کیا، قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب کچھ نہ دیا، میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالی کی کہ تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ اس مرتبہ بھی خاموش رہے، پھر میں نے یہ ہی کہا، لیکن اس پر بھی انہوں نے خاموشی اختیار کی اور بولے تو خود ہی کو مخاطب کر کے کہا: اللہ ورسول بہتر جانتے ہیں، یہ سنکر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، فوراً میں دیوار پر چڑھ کر باہر آیا، پھر میں مدینے کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شامی کسان جو مدینے کے بازار میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میں نے اسے دیکھا کہ لوگوں سے پوچھتا پھر رہا ہے کہ کعب بن مالک کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میری طرف بڑھکر ملاقی ہوا، ساتھ ہی حاکم غسان کا ایک خط بھی مجھے دیا، میں پڑھا لکھا شخص تھا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

حمد ونعت کے بعد کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ نے تم پر جفا کی ہے، خدائے تعالی نے تم کو ذلت کے گھر میں پیدا نہیں کیا اور نہ ایسے ماحول میں جہاں تم پر ظلم وجفا کی جائے، لہذا ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہم سے ملاقات کرو اور ہمارے ساتھ رہو، ہم تمہاری قدر کرینگے اور عزت افزائی، میں نے جب وہ خط پڑھا تو مجھے

محسوس ہونے لگا کہ میرے لئے یہ بھی ایک ابتلاؤ آزمائش ہے، لہذا اس خط کو میں نے چولھے میں جلادیا۔

جب چالیس روز گزر گئے تو حضور کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس یہ خبر لایا کہ آپ کا یہ حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو، میں نے کہا: کیا میں اس کو طلاق دیدوں؟ وہ بولا: نہیں بلکہ صرف علیحدہ رہو کہ صحبت نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح کا حکم بھیجا گیا تھا، یہ فرمان سن کر میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی حاکم نازل فرمائے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، تو کیا حضور مجھے اجازت دینگے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں، فرمایا: خدمت کو منع نہیں کرتا، لیکن وہ تم سے صحبت نہیں کرسکتے، بولیں: یارسول اللہ ان کو تو کسی کام کا خیال ہی نہیں، وہ تو اول دن سے اب تک گریہ و زاری ہی کررہے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت کعب کہتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت مانگتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی نے اجازت حاصل کرلی ہے، میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لونگا، کہ میں جوان آدمی ہوں، پھر اسی حال میں دس راتیں اور گزریں اور پورے پچاس دن اور راتیں گزر گئے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

پچاسویں دن میں نے فجر کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر میں چھت پر بیٹھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان فرمایا: کہ میرا جی تنگ ہوگیا تھا اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود ہم پر تنگ ہوگئی تھی۔ اتنے میں سلع پہاڑ پر چڑھ کر ایک منادی ندا کررہا تھا! اے کعب بن مالک خوش ہوجا، یہ سنکر میں سجدہ میں گرپڑا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو معاف فرمادیا۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے، میرے ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری پہونچائی گئی، اور ایک تیز رو قاصد گھوڑا دوڑاتا میرے پاس آیا۔ یہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص تھا، اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے مجھ تک خوشخبری نہایت جلد پہونچ گئی

اس نے جیسے ہی مجھے یہ خوشخبری سنائی تو اس خوشی کے عالم میں میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے دے دیئے، پھر دو کپڑے عاریت لیکر اور پہن کر حضور کی خدمت میں حاضری دی ،راستہ میں لوگ گروہ در گروہ مجھے خوشخبری دیتے جاتے تھےاور مبارکبادی کی نچھاور ہورہی تھی، کہ میں مسجد نبوی میں پہونچ گیا حضور اب بھی مسجد نبوی میں تشریف فرماتھے،صحابۂ کرام کا مجمع تھا، مجھے دیکھتے ہی اس مجمع سے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکبادی دی، مہاجرین میں سے اور دوسرے لوگ کھڑے نہیں ہوئے۔خدا کی قسم! میں حضرت طلحہ کا یہ احسان عمر بھر نہیں بھول سکتا میں نے جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا، فرمایا: اے کعب! خوش ہوجاؤ، تمہاری پیدائش سے لیکر آج تک اتنی خوشی کا دن تمہیں کبھی میسر نہیں نہ آیا ہوگا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ معافی حضور کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: اللہ جل جلالہ کی جانب سے، حضور جب خوش خوش ہوتے تو آپکا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، ہم اس چمک دمک سے یہ جان لیا کرتے تھے کہ حضور خوش ہیں۔اللہ تعالی ہمیشہ ان کو خوش رکھے۔

www.alahazratnetwork.org

بارگاہ رسالت میں میری پہلی درخواست یہ تھی کہ یارسول اللہ! میں اپنی اس توبہ کی خوشی میں اللہ ورسول کی رضائے بے بہا کی خاطر اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں، فرمایا: تھوڑا مال اپنے لئے رکھ لے، میں نے عرض کیا: اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو مجھے فتح خیبر کے موقع پر ملا تھا، دوسرا عہد میں نے اسی وقت یہ بھی کیا تھا کہ یارسول اللہ! میری نجات میں میری سچائی کو بھی ایک خاص دخل ہے لہذا آج سے تاحیات کبھی جھوٹ نہیں بولونگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قسم خدا کی! یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے جب سے حضور کے روبرو یہ عہد کیا تھا آج تک قائم ہوں اور امید قوی ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر قائم رکھے گا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں: ہماری توبہ کی قبولیت اور معافی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر، جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں

کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھران پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اوران تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کران پر تنگ ہوگئی اوروہ اپنی جان سے تنگ آئے اورانہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھران کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں، بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرواور سچوں کے ساتھ رہو۔　(کنزالایمان)

حضرت کعب فرماتے ہیں؛ اللہ تعالی نے اسلام لانے کے بعد مجھ پر میرے نزدیک اس سے بڑا احسان نہیں فرمایا جو میری سچائی کی بدولت فرمایا، کہ اگر میں جھوٹ بول جاتا تو تباہ ہو جاتا جیسے دوسرے جھوٹے تباہ ہو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں حکم نازل فرمایا۔

اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم انکی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو (اوران پر ملامت اور عتاب نہ کرو) تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو (اوران سے اجتناب کرو) وہ تو نرے پلید ہیں اوران کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔　(کنزالایمان)

حضرت کعب کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے قسمیں کھا کر حضور کی خدمت میں عذر پیش کر دیا تھا، حضور نے ان کا عذر قبول فرما کر ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کی تھی، لیکن ہم تینوں کا معاملہ موقوف رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے فیصلہ فرمایا اور معاف کر دیا۔

یہاں 'خلفوا' کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے بلکہ یہ ہی ہے کہ ہمارا مقدمہ پیچھے رہا اور پچاس دن تک ہمیں معلق رکھا گیا ہے۔ ۱۲م

الامن والعلی مع زیادہ ص ۱۲۰

۲۹۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما قال : ان امرأة من اهل اليمن اتت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و بنت لها و فی يد ابنتها مستكان غليظتان من ذهب ، فقال : اتؤدين زكوة هذا ، قالت : لا، قال :

---

۲۹۳۵۔ السنن للنسائی، باب زکوۃ الحلی، ۱/ ۲٦٦

السنن لابی داؤد، باب من نذر ان یتصدق بما له، ۲/ ٤٧٠

ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال : فخلعتهما فالقتهما الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : هما لله و لرسوله جل جلا له و صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یمن کی ایک بیوی اوران کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئیں، دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے، مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زکوۃ دیگی؟ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے، ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دیئے اورعرض کی: یارسول اللہ! یہ دونوں اللہ اوراللہ کے رسول کے لئے ہیں۔ جل وجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۹۳۶۔ **عن** ابی لبابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما تاب الله علی جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله ! انی اهجر دار قومی الذی اصبت بها الذنب وانخلع من مالی کله صدقة لله عزوجل و لرسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ابا لبابة ! یجزیٔ عنك الثلث ، قال : فتصدقت بالثلث۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میری توبہ قبول ہوئی تو میں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں، اوراپنے مال سے اللہ اور رسول کے نام پر تصدق کرکے باہر آیا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابولبابہ! یہ تہائی مال کافی ہے، میں نے ثلث مال اللہ ورسول کے لئے صدقہ کردیا، عزجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۲۱

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیثیں جان وہابیت پر صریح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور مقبول رکھتے ، وللہ

---

۲۹۳۶۔ المستدرك للحاکم ، ۳/ ۷۳۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۷۴، ۶/ ۴۰۴ ☆

الحجة البالغة ۔

اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین امام المشاہدین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ جب حضرت صدیق عتیق حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کو آزاد کرکے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے تو عرض کیا: میں حضور کا بندہ وغلام ہوں۔

گفت مادو بندگان کوئے تو

کردمش آزاد ہم بر روئے تو

پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کررہے ہیں اس پر تو دیکھا چاہئے کہ وہابیت کا جن کتنا مچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے، مگر ہاں امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درۂ سیاست دکھایا چاہئے کہ بھوت بھاگے، اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجئے کہ آگ دبے وہ کہاں؟ وہ حدیث آئندہ میں۔ وباللہ التوفیق۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۳۷۔ **عن** ابی حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لما ولی امور المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه هابه الناس هیبة عظمیة حتی ترکوا الجلوس بالأ فنیة، فلما بلغه هیبة الناس له جمعهم ثم قام علی المنبر حیث کان ابو بکر رضی اللہ تعالی عنه یصنع قدمیه، فحمد اللہ تعالی و اثنی علیه بماهو اهله وصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: بلغنی ان الناس قد ها بو اشدتی و خافوا غلظتی و قالوا: قد کان عمر یشتد علینا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بین اظهرنا ثم اشتد علینا وابو بکر رضی اللہ تعالی عنه و الینا دونه فکیف الآ ن وقد صارت الا مور الیه ۔ ولعمری من قال: ذلك فقد صدق، کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فکنت عبده و خادمه حتی قبضه اللہ عزوجل وهو عنی راض، والحمد للہ و انا اسعد الناس بذلك ،ثم ولی امر الناس ابو بکر رضی اللہ تعالی عنه فکنت خادمه و عونه، اخلط شدتی بلینه فاکون سیفا ومسلولا حتی یغمد نی اوید عنی فما زلت معه کذلك

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۹۳۷۔ حیاة الحیوان للزبیدی، ۱/ ۱۸۹ ☆ الریاض النضرة للطبری، ۲/ ۲۶۸

حتی قبضه الله تعالیٰ وهو عنی راض، والحمد لله و انا اسعد الناس بذلك ثم انی ولیت امورکم ،اعلموا ان تلك الشدة قد تضا عفت ولکنها انما تکون علی اهل الظلم والتعدی علی المسلمین ، و اما اهل السلامة والدین والقصد فأ نا الین لهم من بعضهم لبعض ، ولست ادع احداً یظلم احدا ویعتدی علیه حتی اضع خده علی الارض واضع قدمی علی الخد الآخر حتی یذعن للحق ، ولکم علی أیهاالناس ان لا اخبأ عنکم شیأ من خرا جکم واذا وقع عندی ان لا یخرج الا بحقه ، ولکم علی ان لا القیکم فی المها لك واذا غبتم فی البعوث فا نا ابو العیال حتی ترجعوا ، اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم لی ولکم ، قال سعید بن المسیب : وفی و الله عمر وزاد فی الشدة فی مواضعها واللین فی مواضعه ، وکان رضی الله تعالی عنه ابا العیال حتی کان یمشی الی المغیبات ای التی غابت عنهن ازواجهن ویقول : الکن حاجة حتی اشتری لکن فا نی اکره ان تخدعن فی البیع ولشراء فیر سلن بحواریهن معه فیدخل فی السوق ووراء ہ من جواری النساء وغلمانهن ما لا یحصی فیشتری لهن حوائجهن ومن کان لیس عندها شیٔ اشتری لها من عنده رضیٰ الله تعالی عنه ، ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پران کے شدت وجلال سے عجیب، ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا، کہ جب تک امیر المؤمنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو(لوگ بولے صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اوران کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں ) جب امیر المؤمنین کو یہ خبر پہونچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں،لوگ حاضر ہوئے ،امیر المؤمنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے،اور فرمایا: مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں، جب سب جمع ہولئے امیر المؤمنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہوکر خطبہ دیا،حمد ثنائے الٰہی ودرود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم مجھ میں سختی ودرشتی پاتے ہو،اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں عمر ہم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی سخت تھے اور صدیق اکبر کے

دور خلافت میں بھی، تو سنو جس نے یہ کہا درست کہا، اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا، حضور کی نرمی ورحمت وہ ہے جسکی نظیر نہیں، اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور مجھ سے راضی تشریف لے گئے ،اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت، پھر حضرت صدیق اکبر مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی نرمی ورحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے، میں ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا، اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ ملاتا، ان کے سامنے تیغ عریاں تھا، وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے، میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی گئے خدا کا شکر اور یہ میری سعادت ہے، اب کہ میں تمہارا والی ہوا، جان لو! کہ وہ شدت دونی ہوگئی ہے، درجوں بڑھ گئی ہے، مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی کریں، اور دینداروں کے لئے تو میں ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں، ہاں جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤنگا اسے نہ چھوڑونگا، اسکا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نیز امیر المؤمنین نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ تمہارے خراج اور محصول کو خود نہ رکھوں، بلکہ تمہاری ضرورتوں میں خرچ کروں، میرے ذمہ یہ بھی حق ہے کہ میں تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالوں، اور جب تم جہادوں میں گھروں سے باہر ہوتو تمہاری واپسی تک تمہارے اہل وعیال کا کفیل ہوں، آخر میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالی سے مغفرت کا طالب ہوں۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت عمر نے اس حال میں وصال فرمایا کہ مقامات شدت میں ان کی شدت اور نرمی کے مواقع میں نرمی زیادہ ہوتی گئی۔

واقعی آپ اپنے کو ذمہ دار باپ تصور فرماتے، بسا اوقات پردہ نشینوں کے یہاں جاتے جنکے شوہر جہاد پر ہوتے اور ان سے کہتے بازار کا کوئی کام ہو تو مجھے بتاؤ کہ میں خرید و فروخت کا کام کردوں، مجھے یہ ناپسند ہے کہ کوئی تمہیں دھوکہ دے، چنانچہ ان عورتوں کی باندیاں اور غلام قطار در قطار آپ کے ساتھ ہوتے جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا، آپ ان کے لئے

چیزیں خرید کر دیتے اور جسکے پاس روپے نہیں ہوتے اپنے اپاس سے خرید دیتے تھے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۱۲م

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں بحوالۂ روایت ابوحذیفہ اسحق ابن بشیر اور کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ نقل کیا،

**اقول**۔یہ حدیث ابوحذیفہ سے فتوح الشام،اورحسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے، نیز ابن بشران نے امالی، ابواحمد دہقان نے حرز حدیثی ، ابن عساکر نے تاریخ لاسکائی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن مسیّب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

دیکھو! امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اشد الناس فی امر اللہ برملا بر سر منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتارہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنتا اور برقرار رکھتا ہے وللہ الحمد ، ولہ الحجۃ السامیۃ ،

الامن والعلی ص ۱۳۴

## (۳۶) حضرت عمر کا فرمان کہ عزت حضور کی عطا کردہ ہے

۲۹۳۸۔ **عن** السید الحسین بن علی ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال لی عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ :یا بنی! لو جعلت تغشا نا ، فاتیتہ یوما وھو خال بمعاویۃ وابن عمر بالباب ، فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد فقال : لم ارک ، فقلت:یا امیر المؤمنین ! انی جئت و انت خال بمعاویۃ وابن عمر فی الباب ، فرجع ابن عمر فرجعت معہ قال: انت احق بالاذن من ابن عمر ، انما انبت ما فی رؤسنا اللہ عزوجل ثم انتم ،۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں، ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

---

۲۹۳۸۔ الریاض النضرۃ للطبری، ۲/ ۲۹۰

عنہ سے کچھ باتیں کررہے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دروازے پر رکے ہیں، عبداللہ پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا، اس کے بعد امیر المؤمنین مجھے ملے تو فرمایا: جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے، میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں آیا تھا آپ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے، میں آپکے صاحبزادے کے ساتھ واپس آگیا، امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں، یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اگائے ہیں پھر آپ حضرات (یعنی حضور اور اہل بیت ہی کی عطا کردہ عزت ہمیں ملی ہے۔

۲۹۳۹۔ **عن** عبید بن حنین المدنی رضی اللہ تعالی عنہ قال : جاء الحسن والحسین رضی اللہ تعالی عنہما یستأذنان علی عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ وجاء عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فلم یوذن لعبداللہ فرجع، قال: فقال الحسن اوالحسین : اذا لم یؤذن لعبد اللہ لا یؤذن لنا فبلغ عمر فارسل الیہ فقال : یا ابن اخی ! ما ادراك ؟ قال : قلت: اذا لم یأذن لعبد اللہ بن عمر لم یؤذن لی ، قال : یا بن اخی ! فھل انبت الشعر علی الرأس غیر کم ۔

حضرت عبید بن حنین مدنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کاشانہ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا، ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا امیر المؤمنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی واپس آگئے، امیر المؤمنین نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے آکر کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے خیال کیا کہ آپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دینگے، فرمایا: آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں، کیا سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے۔

۲۹۴۰۔ **عن** السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی امیر المؤمنین

---

۲۹۳۹۔ الریاض النضرۃ للطبری ، ۲/ ۲۹۱

۲۹۴۰۔ الطبقات الکبری لا بن سعد،

www.alahazratnetwork.org

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھل انبت الشعر علی رؤ سنا الا ابوك۔

حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی اعنہ نے مجھے پر سر منبر گود میں لیکر فرمایا: ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کچھ عزت، نعمت اور دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے، حافظ الشان نے اس آخری حدیث کو روایت کرکے اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

میں ڈرتا ہوں کی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کردے۔

قل موتوا بغیضکم ، ان اللہ علیم بذات الصدور ،

www.alahazratnetwork.org

شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا، کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے۔ الامن والعلی ص ۱۲۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳۷) حضور کی بخشش وعطا کی امتیازی شان

۲۹۴۱۔ **عن** زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت : رأیت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنھااتت بابنیھا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی تو فی فیہ فقالت : یا رسول اللہ ! ھذان ابناك فورثھما فقال: اما حسن فان لہ ھیبتی و سؤدی ،و اما حسین فان لہ جرأتی و جودی ۔

حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا و بارک وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کو لیکر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:

---

۲۹۴۱۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴/ ۲۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی،۳۴۲۷۲، ۱۲/ ۱۱۷

یارسول اللہ! یہ دونوں آپکے نور نظر ہیں انہیں اپنی میراث سے کچھ عطا فرمایئے، ارشاد فرمایا: حسن کے لئے تو میری ہیبت وسرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرات اور میرا کرم۔

۲۹۴۲۔ **عن** ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اتت بابنیہا فقالت: یا رسول اللہ! انحلہما، قال: نعم، اما الحسن فقد نحلتہ حلمی و ہیبتی، واما الحسین فقد نحلتہ نجدتی و جودی۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمایئے، قاسم خزائن الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور ہے، حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور ہیبت عطا کی، اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

۲۹۴۳۔ **عن** ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء ت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یا نبی اللہ! انحلہما، فقال: نحلت ہذا الکبیر المہابۃ والحلم، ونحلت ہذا الصغیر المحبۃو الرضی۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شاہزادوں کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر آئیں اور عرض کی: یا نبی اللہ! کچھ عطا ہو، فرمایا: میں نے اس بڑے کو ہیبت و بردباری عطا کی، اور اس چھوٹے کو محبت ورضا کی نعمت دی۔

## ﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**اقول** وباللہ التوفیق۔ حلم ہیبت جود وشجاعت اور رضا ومحبت کچھ اشیائے محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کردے دیئے جائیں، پھر حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغہ عرض ودرخواست تھا کہ حضور انہیں کچھ عطا فرمائیں، جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں، اور

---

۲۹۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۷۳، ۱۲/ ۱۱۷
۲۹۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۱۰، ۱۳/۶۷۰

وہ زمان استقبال کے لئے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانہ حال منقضی ہو جائے گا، اس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئے گا، اگرچہ بحالت فورو اتصال اسے عرفا زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست وقبول کو زمانہ ماضی سے اصلا تعلق نہیں، اب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کیا فرمایا: یعنی ہاں دوں گا، لاجرم یہ قبول زمانہ استقبال کا وعدہ ہوا۔ فان السؤال معاد فی الجواب ای نعم انحلهما ۔

اس کے متصل ہی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں، اور اس شہزادے کو یہ دولتیں بخشیں، یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں، اور اس سے مراد زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے، لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشاء کے ہیں، جس طرح بائع و مشتری کہتے ہیں: بعت اشتریت، میں نے بیچی، میں نے خریدی، ۔ یہ صیغے کسی گزشتہ خرید و فروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع وشراء پیدا ہوتی ہے، انشا کی جاتی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دیا، اسے یہ دیا، حلم وہیبت، جود وشجاعت اور رضا و محبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخش دیں، یہ نعمتیں خاص خزائن ملک السموات والارض جل جلالہ کی ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فریاد ے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کرسکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہونچتا ہے، جسے اس کے رب جل وعلا نے عطا و منع کا اختیار دے دیا ہے، ہاں وہ کون؟ ہاں واللہ! وہ محمد رسول اللہ ماذون ومختار حضرت اللہ، قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، والحمد للہ رب العالمین،

لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

هو صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیفة الله الاعظم الذی جعل خزائن کرمه و موائد نعمه طوع یدیه و اردته یعطی من یشاء صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع اوران کے ارادے کے زیرفرمان کردیئے جسے چاہتے ہیں عطافرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری، میں بکثرت ہیں، وللہ الحمد۔　الامن والعلی ۱۲۹

## (۳۸) حضور نے پیمانہ رزق میں برکت عطافرمادی

۲۹۴۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : غلا السعر بالمدینۃ فاشتد الجھد ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اصبروا وابشروا ، فانی قد بارکت علی صاعکم و مدکم و کلوا ولا تتفرقوا فان طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ، وطعام الاربعۃ یکفی الخمسۃ و الستۃ ، و ان البرکۃ فی الجماعۃ ،فمن صبر علی لاوائھا و شدتھا کنت لہ شفیعا و شھیدا یوم القیامۃ و من خرج عنھا رغبۃ عما فیھا ابدل اللہ بہ من ھو خیر منہ فیھا۔و من ارادھا بسوء اذا بہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں غلہ گراں قیمت ہوگیا اور لوگوں کی پریشانی بڑھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر کرو اور بشارت سن لو کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت کردی ہے، لہذا مل جل کر کھانا علیحدہ علیحدہ نہیں۔ کہ اجتماعی شکل میں ایک فرد کا کھانا دو کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے، اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے، اور چار کا پانچ اور چھ تک کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جماعت میں برکت ہے۔ جس نے مدینہ منورہ میں سختی پر صبر کیا میں کل قیامت میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ اور جو شخص یہاں سے اعراض کر کے نکل بھاگا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو اس میں لا کر آباد فرمادیگا۔ اور جس نے مدینہ طیبہ اور اس کے باشندگان کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس

---

۲۹۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۱۲۳، ۱۴/ ۱۲۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۳۰۵
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۲۲۲ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔۱۲م

## (۳۹) مدینہ طیبہ کو حضور نے حرم کردیا

۲۹۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اللهم ! ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة ، وانى احرم ما بين لا بتيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: الہی ! بیشک ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا، اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۶۔ **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان ابراهيم حرم مكة و دعا لا هلها وانى حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة وانى دعوت فى صاعها و مدها بمثلى ما دعا ابراهيم لا هل مكة ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی، اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا

---

۲۹۴۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضائل المدينة ، ۱/ ۲۵۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۱/ ۴۴۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل المدينة، ۲/ ۲۳۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱۳۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۵/ ۱۹۷
التفسير لا بن كثير ، ۱/ ۲۵۱ ☆ التفسير للقرطبى ، ۶/ ۳۰۶
كنز العمال للمتقى ، ۳۴۸۱۱، ۱۲/ ۲۳۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ۹۸۳۱
التمهيد لا بن عبد البر ، ۶/ ۳۱۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۴/ ۳۰۵
الدر المنثور للسيوطى، ۴/ ۱۲۱ ☆

۲۹۴۶۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۱/ ۴۴۰
كنز العمال للمتقى ، ۳۴۸۶۶، ۱۲/ ۲۴۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۱۸۸
الدر المنثور للسيوطى ، ۱/ ۱۲۱ ☆ السنن لدارقطنى ، ۳/ ۹۸

کی جودعا انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

۲۹۴۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :اللهم! ان ابراهيم خليلك ونبيك و انی عبدك و نبيك ، و انه دعاك لمكة ، و انی ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة و مثله معه ، و انی احرم ما بين لا بتيها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا: الٰہی! بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں، انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی ، میں اسی طرح مدینہ کے لئے تجھ سے دونی دعا کرتا ہوں، اور میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انی احرم مابين لا بتی المدنية ان يقطع عضاهها اويقتل صيدها ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں حرام بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینے کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اسکا شکار نہ مارا جائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۴۹۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة ، ،و انی احرم ما

---

۲۹۴۷۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۱/ ۴۴۲
السنن لا بن ماجة ، باب فضل المدينة ، ۲/ ۲۲۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل المدينة ، ۲/ ۲۳۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/۳۰۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۳/۳۰۴
جمع الجوامع للسيوطی ،، ۹۸۱۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۱/ ۱۲۱
كنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۷۵، ۱۲/ ۲۴۴ ☆ السنن الكبری ، للبيهقی ، ۴/ ۱۷۱
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ۲۲۷ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۲/۲۸۷
۲۹۴۸۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۱/ ۴۴۰
۲۹۴۹۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ۱/ ۴۴۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/۱۴۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۴/۳۰۵

بین لا بتیھا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکۂ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینے کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں ۔

۲۹۵۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم! ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ فجعلھا حرما،و انی حرمت المدینۃ ما بین ما زمیھا ان لا یھراق فیھا دم ، ولا یحمل فیھا سلاح لقتال ، ولا یخبط فیھا شجرۃ الا بعلف ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنایا، اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے، نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں، نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کے چارہ دینے کے لئے۔

۲۹۵۱۔ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اللھم! انی قد حرمت ما بین لا بتیھا کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی ! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر حرم محترم کو حرم بنایا۔

۲۹۵۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ

---

۲۹۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۳
فتح الباری ،للعسقلانی ، ۴/ ۴۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۲۷۳۲
۲۹۵۱۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۲۲۵ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ ، ۲/ ۴۴۹
۲۹۵۲۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ ، ۱/ ۴۴۰
التفسیر للطبری ، ۱/ ۴۲۶ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۱/ ۲۴۹
جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۰۲۷، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۱۰، ۱۲/ ۲۳۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۱۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۲/ ۲۸۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم بیت اللہ و امنہ ، و انی حرمت المدینۃ ما بین لا بتیھا لا یقطع عضا ھھا ولا یصا د صیدھا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا، اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

۲۹۵۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما بین لا بتی المدینۃ ، وجعل اثنا عشر میلا حول المدینۃ حمیً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم کیا، اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۵۴۔ **عن** خبیب الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرھا ان یعضد او یخبط۔

حضرت خبیب ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا۔

۲۹۵۵۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حرم ما بین لا تبی المدینۃ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنایا۔

۲۹۵۶۔ **عن** عاصم الاحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لا نس بن مالک

---

۲۹۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ ، ۱/ ۴۴۲

۲۹۵۴۔ التفسیر لا بن جریر،

۲۹۵۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ ، ۱/ ۴۴۰

۲۹۵۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ ، ۱/ ۱۴۱

رضی اللہ تعالیٰ عنہ : أحرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ ، قال: نعم، ما بین کذا الی کذا ، وھی حرام لا یختلی خلاھا ، ، فمن فعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنادیا؟ فرمایا: ہاں، وہ اتنی اتنی دور تک حرم ہے، اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے، اس کی گھاس نہ چھیلی جائے، جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

۲۹۵۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۵۸۔ **عن** شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتانا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نحن ننصب فخاخاً لنا بالمدینۃ فرمی بھا و قال : الم تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم صیدھا ۔

حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور جال پھینک دیئے اور فرمایا: تمھیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کردیا ہے۔

۲۹۵۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ما بین لا بتی المدینۃ ان یعضد شجرھا او یخبط۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ کو حرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں، نہ پتے جھاڑے

---

۲۹۵۷۔ السنن لا بی داؤد ،

۲۹۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صید المدینۃ ، ۲/ ۳۱۱

۲۹۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صید المدینۃ ، ۲/ ۳۱۱

جائیں۔

۲۹۶۰۔ **عن** ابراھیم بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : اصطدت طیرا بالقنبلة فخرجت بہ فی یدی فلقینی ابی عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: ما ھذا ؟ فقلت :طیرا اصطدت بالقنبلة ،فعرك اذنی عرکا شدیدا ثم ارسلہ من یدی ثم قال: حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صید ما بین لا بتیھا ۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن چڑیا پکڑی تھی ،اسے لئے ہوئے باہر گیا، میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔

۲۹۶۱۔ **عن** صعب بن جثامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم البقیع و قال : لا حمی الا للہ و رسولہ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا: چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ ورسول کے۔ جل جلالہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سولہ حدیثیں ہیں، پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا، اور پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: کہ حضور کے حرم کردینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا۔ حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی یہ ہی نسبت ارشاد ہوئی، کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کردی، انہوں نے امن والی بنادی، حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

---

۲۹۶۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب صید المدینة ، ۲/ ۳۱۱

۲۹۶۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،

۲۹۶۲۔ عن ابی شریح البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان مکۃ حرمہا اللہ تعالیٰ ولم یحرمہا الناس ۔

حضرت ابوشریح بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا ہے۔

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ (الامن والعلی) کی مقصود ہیں، مگر یہاں جان وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے کہ مدینہ طیبہ کا حرم ہونا فقط انہیں سولہ میں منحصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔ مثلاً۔

۲۹۶۳۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المدینۃ حرم من کذا الی کذا لایقطع شجرہا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۶۴۔ عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المدینۃ حرم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ حرم ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۶۵۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :

---

۲۹۶۲۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم مکۃ، ۱/ ۴۳۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۱ ☆ السنن الکبری، للبیهقی، ۷/ ۶۰

۲۹۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۲
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،

۲۹۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۲
شرح معانی الآثار۔ ☆

۲۹۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۲
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۸۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۷/ ۲۲۷
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۵، ۱۲/ ۲۳۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/ ۳۰۷

'قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : المدینة حرم ما بین عیر الی ثور لا یختلی خلا ھا ولا ینفر صیدھا ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے۔اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

۲۹۶۶۔ **عن** سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اھوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بیدہ الی المدینة فقال : انھا حرم آمن ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ امن والی حرم ہے۔

۲۹۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لکل نبی حرم و حرمی المدینة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۶۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حرم کل دافة اقبلت علی المدینة من العضة ۔،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ طیبہ ہو اس کے خاردار درختوں سے منع فرمایا۔

۲۹۶۹۔ **عن** عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنه عن ابی ایوب الانصاری

---

۲۹۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ٤٤٣
المسند لا حمد بن حنبل ، شرح معانی الآثار للطحاوی ،

۲۹۶۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۱۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۳۰۱
کنز العمال ، للمتقی ، ۳۴۸۲۱، ۱۲/ ۲۳۵ ☆ الکامل لا بن عدی ،
تاریخ اصفھان ، ☆

۲۹۶۸۔ المصنف لعبدالرزاق ☆

۲۹۶۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، باب صید المدینة ۲/ ۳۱۱

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ وجد غلمانا قدا نحوا ثعلبا الی زاویۃ فطردھم ، قال مالک:لا اعلم الا انہ قال: أفی حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع ھذا ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دیکھا کہ ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشہ میں کر دیا تھا، آپ نے لڑکوں کو دور کر دیا، امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے یقین سے یہ ہی یاد ہے کہ فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے۔

۲۹۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یبعث اللہ عزوجل من ھذہ البقیعۃ و من ھذا الحرم سبعین الفاید خلون الجنۃ بغیر حساب ، یشفع کل واحد منھم فی سبعین الفا ، وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔

۲۹۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بین کذا و احد حرام ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں سے احد پہاڑ تک حرم ہے۔۱۲م

## ﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں۔ بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں، و بالیقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۹۷۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۶۰، ۱۲/ ۴۶۲
مسند الفردوس للدیلمی، ☆

۲۹۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۷۲، ۱۲/ ۲۴۳

www.alahazratnetwork.org

علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام واہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے۔ بایں ہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بدفرجام بہ کمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا۔

گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت پری کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے سو اس پر شرک ثابت ہے۔ (تفویۃ الایمان)

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب، ملعون مشرب، اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول تک شرک کا حکم پہونچائے، پھر اور کسی کی کیا گنتی۔

تف ہزار تف برروئے بددینی۔

اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ کی بیشمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوران کے ادب داں غلاموں پر۔

www.alahazratnetwork.org

ذرا ملاحظہ ہو، مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزو ایمان ہے، جو نہ کرے ان کے نزدیک مشرک ہوجائے۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلمانو! صرف یہ ہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پرنور مالک الامم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے، نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگر چہ چار پانچ کوس کے فاصلہ سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدالرجال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اس پر راستہ میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرض عین وجزو ایمان ہے۔ یہاں تک کہ اگر اپنے مالک وآقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت وجلال کے خیال سے باادب مہذب بنکر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہوجائیگا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں۔

"رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا۔ تفویۃ الایمان

بھی انہیں امور میں گنادیا، جنہیں خدا پر افتراء کرکے کہتا ہے، یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر پیغمبر کے لئے کرے اس پر

شرک ثابت ہے۔

سبحان اللہ! نا معقول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجدیہ ہے، بلکہ سچ پوچھو تو اسکا تمام ایمان اسی قدر ہے، وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیت کریمہ۔

”فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج“

پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا، وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہوجائے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرات نجدیہ! خدارا انصاف، کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء واولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے، آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز ہیں؟ نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے، تو آپ حضرات اپنے کسی نذیر بشیر، یا پیر فقیر یا مرید رشید، یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے، ایکدوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے، ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہوجاوگے،

ہرگز مغفرت کی بو نہ پاؤگے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا، اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے۔

جدال ہونا تو خود ظاہر، اور جب بلاوجہ ہے تو فسوق بھی ظاہر اور رفث کے معنی ہرنا معقول بات کے ٹھرے تو وہ بھی حاصل، ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل،

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

الحمد للہ، خامۂ برق بار رضا خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اقول وباللہ التوفیق، احکام الٰہیہ دو قسم ہیں۔

اول تکوینیہ: مثل احیاء واماتت، قضائے حاجت ودفع مصیبت، عطائے دولت، رزق، نعمت، فتح اور شکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوم تشریعیہ: کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا۔

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک، قال اللہ تعالٰی۔

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ۔

کیاان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دیں ہیں جنکا خدا نے حکم نہ دیا۔اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔

قال اللہ تعالٰی: والمدبرات امرا۔

قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں،

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت امیر وذریۂ طاہرہٗ اودر تمام امت برمثال پیراں ومرشداں می پرستند وامور تکوینیہ رابایشاں وابستہ می دانند۔وفاتحہ ودرود وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

حضرت امیر یعنی حضرت مولی علی مشکل کشا اور ان کی اولاد طاہرہ کو تمام امت اپنے مرشد جیسے سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو انہیں سے وابستہ جانتی ہے،اور فاتحہ،درود، صدقات اور ان کے ناموں کی نذر وغیرہ دینا رائج ومعمول ہے۔

مگر کچھ وہابی ان دوقسموں میں فرق کرتے ہیں۔اگر کہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کردیا تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا،اور اگر کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کردیا تو شرک سوجھتا ہے۔یہ ان کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچا پن ہے، جب ذاتی وعطائی کا تفرقہ اٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا؟ سب یکساں شرک ہونا لازم۔

ان کا امام مطلق وعام کہہ گیا:

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیز کہا۔

کسی کام کو روا یا ناروا کردینا اللہ ہی کی شان ہے۔ تقویۃ الایمان

صاف تر کہا:

کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں۔ تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔　تقویۃ الایمان

اور آگے اسکا قول:

سول اللہ کے حکم پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے۔ تقویۃ الایمان

اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر وپیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کیساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہیکہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے،

تقویۃ الایمان

نیز کہا کہ:

www.alahazratnetwork.org

انبیاء اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا، سو ان میں بڑائی یہ ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں، صرف بتانے، جاننے، پہچاننے پہوچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم ان کے ہیں، فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تقویۃ الایمان

آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے بتائے، یونہی طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے، یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا، نبی کی نسبت یوں کہے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر، اور وہ کسی

کی راہ ماننے اور اسکا حکم سند جاننے کو ان افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کیے ہیں۔ اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا، اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ۔

پھر خواہ یوں سمجھئے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح

کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ تفویہ

توذاتی عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ کہہ چکا۔

نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے۔اس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوا مت مانو۔ تفویہ

جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض ومحرمات کو رسول کے لئے فرض وحرام کردینے سے جاننا کیوں کر شرک نہ ہوگا۔غرض وہ اپنی پکی دھن کا پکا ہے، ولہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اس میں شکار وغیرہ منع فرمایا، مگر جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو حرم میں کرتا ہوں، اس چوئی کے موحد نے کہ جابجا کہتا ہے:

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔تفویۃ

صاف صاف حکم شرک جڑ دیا، اور اللہ تعالٰی واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

www.alahazratnetwork.org

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی اسناد صریح ہے۔نیز اس قسم کی خاص چند آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ استیعاب نہ آیات میں منظور اور نہ احادیث میں مقدور۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

واللہ الھادی الی منائر النور ۔

ہم پہلے چند آیتیں قسم اول یعنی احکام تکوینیہ کی تلاوت کرتے ہیں پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات واحادیث سے مسلسل رہے، وباللہ التوفیق۔

آیت: ان کل نفس لما علیھا حافظ ۔

کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو۔یعنی ملائکہ ہر شخص کے حافظ ونگہبان رہتے ہیں۔

آیت:۲۔ ان الذین توفتھم الملائکۃ ۔

بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت۳۔جاء تھم رسلنا یتو فو نھم ۔

ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کو۔

آیت۴۔ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ ۔

کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔

آیت ۵۔ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین تتوفتھم الملائکۃ ظالمی انفسھم ۔

بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔

آیت۶۔کذلك یجزی اللہ المتقین الذین تتوفتھم الملائکۃ طیبین ۔

ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیز گاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں۔

جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم، آمین

آیت۷۔الرٰ کتاب انزلناہ الیك لیخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید۔

www.alahazratnetwork.org

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف،ان کے رب کی پروانگی سے غالب،سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۸۔ ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومك من الظلمات الی النور۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور بیشک بالیقین ہم نے موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسی! تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

**اقول**:اندھیریاں کفر وضلالت ہیں اور روشنی ایمان وہدایت، جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا۔اور ایمان وکفر میں واسطہ نہیں،ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے، تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرمارہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسی علیہ الصلوۃ والسلام،نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دیدی۔اس امت کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں،اگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا،انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذاللہ تکلیف مالا یطاق تھا۔ الحمدللہ،قرآن عظیم نے کیسی تکذیب فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی۔

پیغمبر خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کو کیا کر سکوں، غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے، دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں، انبیا میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کر دیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں، ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں۔ عاجز اور بے اختیار۔

ملخلصا تقویۃ الایمان

مسلمانو! اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ، دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا ورسول کو جھٹلا رہا ہے، خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے، شکر اس اکرم الاکرمین کا بجالائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا، ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم، اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خدا ہے، انك لا تهدی من احببت، وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے، کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔ تا خدا نہ دہد سلیماں کے دہد

یہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ بہکے،، اور افتؤ منون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض ، میں داخل ہوئے۔

نسأل الله العافية وتمام العاقبة و دوام العافية والحمدلله رب العالمين۔

الامن والعلی ۱۵۷ تا ۱۷۰

# (۴۰) احکام شریعت حضور کے سپرد ہیں

۲۹۷۲۔ **عن** عبدالله ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلیٰ الله تعالی علیه وسلم :ا ن الله عزوجل حرم مکة ،فلم تحل لا حد کان قبلی ولا تحل لا حد بعدی ،و انما احلت لی ساعة من نهار ،لا یختلی خلا ها ، ولا یعضد شجرها ،ولا ینفر صیدها ، ولا یلتقط لقیطهاالا لمعرف ،فقال العباس رضی الله تعالی عنه : الا الا ذخر لصا غتنا و قبورنا ،قال : الا الا ذخر ۔

***حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا، تو مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، فقط میرے لئے ایک ساعت دن میں حلال ہوا، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے درخت نہ تراشے جائیں، شکار نہ بھڑکایا جائے، گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص جو لوگوں میں اعلان کرے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا: مگر اذخر۔***

www.alahazratnetwork.org

۲۹۷۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما فتح الله تعالیٰ علیٰ رسوله مکة قام فی الناس فحمد الله واثنی علیه ، ثم قال : ان الله حبس عن مکة الفیل وسلط علیها رسوله والمؤمنین ، وانها لن تحل لاحد کان قبلی ، وانها احلت لی ساعة من نهار ، وانها لن تحل لاحد بعدی ، فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوکها ، ولا تحل ساقطتها الا المنشد ، ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین ، اما ان یفدی واما ان یقتل ، فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه : الا الاذخر یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! فانا نجعله فی قبورنا وبیوتنا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا الاذخر ، فقام ابو شاه رجل من اهل الیمن فقال : اکتبوا لی

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۲۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۷۹
الصحیح لمسلم ، باب تحریم مکة و تحریم صیدها ، ۱/ ۴۳۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۵۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۴۰۹

۲۹۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۸۰
الصحیح لمسلم ، باب تحریم مکة و تحریم صیدها ، ۱/ ۴۳۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۹۲۹، ۱۰/ ۳۸۹

یارسول الله! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکتبوا لابی شاه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے حمد وثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ کی ہاتھیوں سے حفاظت فرمائی اور ابرہہ کو خائب وخاسر کیا، اور آج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مؤمنین کو فاتح فرمایا، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہ ہوا، اور میرے لئے آج دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا لیکن اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا، اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے، خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ اٹھائے، اور جسکا کوئی شخص قتل کردیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے خواہ قصاص، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے، فرمایا: مگر اذخر۔ یمن کے باشندہ ابوشاہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خطبہ مجھے لکھوادیں، فرمایا: ابوشاہ کے لئے لکھدو۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۹۷۴۔ **عن** صفية بنت شيبة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب عام الفتح فقال : يا ايها الناس ! ان الله حرم مكة يوم خلق السمٰوات والارض فهى حرام الى يوم القيامة ، لا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا يأ خذ لقطتها الا منشد ، فقال العبا س رضى الله تعالىٰ عنه : الاالاذخر فانه للبيوت والقبور ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الاالا ذخر۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی مکہ مکرمہ کو حرم محترم بنایا تھا لہٰذا وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، یہاں شکار کو نہ بھڑکایا جائے، اور کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائے مگر وہ جو اعلان کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: مگر اذخر۔

---

۲۹۷۴۔ السنن لا بن ماجة ، باب فضل مكة ،

شرح السنة للبغوى ، ۷/ ۲۹۷ ☆ فتح البارى ، للعسقلانى ، ۵/ ۸۷

نصب الراية للزيلعى ، ۳/ ۱۴۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳/ ۲۸۳

# ﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمۂ محققین تصریح فرماتے ہیں: کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔

آیت کریمہ۔ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ۔

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت کریمہ۔ ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ، ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

نہیں پہونچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کردیں اللہ ورسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار ہے اپنے معاملہ کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بھٹکا۔

www.alahazratnetwork.org

یہاں سے ائمۂ مفسرین فرماتے ہیں: حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد کردیا تھا اور متبنی بنادیا تھا ، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے ان کار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں، ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر ان کار کیا، اس پر یہ آیت کریمہ اتری، اسے سنکر دونوں بھائی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے، خصوصاً جبکہ وہ اسکا کفو نہ ہو، خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندانی کواکب ثریا سے بھی بلند وبالا ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہی کے ترک پر فرمائے جاتے

اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ بھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی۔ مسلمانوں کو نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائیگا۔

دیکھو! رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا، ایک مباح اور جائز امر تھا، ولہذا ائمۂ دین خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنی کر دیں۔

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے، اسی واسطے انھوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کہا اور وتر کا نام واجب رکھا، یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے، تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کر دیں، اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دیدیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں،

اسی میں ہے:۔

حضرت عزت جل جلالہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے، فرمایا: اچھا نکال دی، اسکا کاٹنا جائز کر دیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت میں چاہیں مقرر فرمائیں۔ تو حضور ہر گز جرأت نہ فرماتے، کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنی فرمادیں۔ الامن والعلی ۱۷۲

۲۹۷۵۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر امت کو مشقت میں ڈالنے کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دیتا۔

۲۹۷۶ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لاخرت صلاة العشاء الی نصف اللیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۷۷ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اخر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلاة العشاء فاحتبس عنها حتی نام الناس واستیقظوا، ثم ناموا ثم استیقظوا ، فقام عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فناداه ، الصلوة یارسول الله ! فخرج یقطر رأسه وقال : لو لا ان اشق علی امتی لاخرت هذه الصلاة الی هذه الساعة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی۔ حضور حجرۂ مقدسہ سے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے پھر بیدار ہوئے، اس کے بعد پھر بیٹھے بیٹھے سونے لگے پھر بیدار ہوئے، لوگوں کی یہ کیفیت دیکھکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہوئے نماز کے لئے ندادی، یارسول اللہ نماز، اب حضور تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، فرمایا: اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ جانتا تو اس نماز کو اتنی موخر کر کے

---

۲۹۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۱۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱/ ۲۳۱

۲۹۷۶۔ السنن لا بن ماجه ، باب وقت صلاة العشاء ۱/ ۵۰

پڑھتا۔ ۱۲م

۲۹۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصلوة العشاء الآخرة فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده ، فلاندری اشیٔ شغله فی اهله او غیر ذلك ، فقال حین خرج : انکم لتنتظرون صلوة ماینتظروها اهل دین غیر کم ، ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم نماز عشا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منتظر تھے کہ حضور تہائی رات گذرنے یا اس کے بعد تشریف لائے ، پتہ نہیں حضور کو اپنے دولت خانہ میں کوئی ضروری کام تھا یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ، جب تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم آج اس وقت ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کسی دوسرے مذہب کا کوئی اس کے انتظار میں نہیں، اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑھاتا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۷۹ ۔ **عن** ابی سعیدالخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلوة المغرب ثم لم یخرج حتی ذهب شطر اللیل فخرج فصلی بهم ثم قال : ان الناس قد صلوا وناموا وانتم لم تزالوا فی صلوة ما انتظر تم الصلوة ، ولولا الضعیف والسقیم احببت ان اؤ خر هذه الصلوة الی شطر اللیل۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے یہانتک کہ رات کا

---

۲۹۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء وتاخیر ها ، ۱/ ۲۲۹
الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ، ۱/ ۸۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳/ ۳۱۷ ☆ کنز العمال لمتقی ، ۲۱۸۵۹، ۸/ ۵۸
السنن للنسائی ، باب آخر وقت العشاء ، ۱/ ۲۳
۲۹۷۸۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء و تاخیرها ، ۱/ ۲۲۹
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۰٤
السنن لابی داؤد ، باب وقت العشاء الآخره، ۱/ ٦۰
الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ، ۱/ ۸۱

ایک حصہ گذر گیا، اس کے بعد تشریف لاکر نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ نماز پڑھکر سو چکے ہیں اور تم جب تک نماز ہی میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اگر تم میں بوڑھے اور بیمار نہ ہوتے تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ اس نماز کو رات کے اس حصہ تک مؤخر کرتا۔

۲۹۸۰۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت صلوة العشاء الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بوڑھے ناتواں کی کمزوری اور بیماری کا خیال نہ ہوتا تو نماز عشا کو موخر کردیتا۔

۲۹۸۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان الله عزوجل قد فرض علیکم الحج ، فقال رجل فی کل عام فسکت عنه حتی اعاده ثلثا ، فقال : لو قلت : نعم ، لوجبت ، ولووجبت ماقمتم بها ، ذرونی ماترکتکم ، فانما هلك من کان قبلکم بکثرة سؤالهم واختلافهم علی انبیائهم ، فاذا امرتکم بالشئ فخذوا به ماستطعتم ،واذا نهیتکم عن شئ فاجتنبوه۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر حج بیت اللہ فرض فرمایا ہے، ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ حضور خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ یہ ہی سوال کیا تو فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا، اور جب واجب ہو جاتا تو تم ادا نہیں کر پاتے۔ جب تک میں خود تم پر کوئی حکم صادر نہ کروں اس وقت تک تم مجھے چھوڑے رہو کہ

---

۲۹۷۹۔ السنن لابی داؤد ، باب وقت العشاء الآخرة ، ۱/ ۶۱
السنن للنسائی ، باب آخرت وقت العشاء ، ۱/ ۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۴۰۹
۲۹۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۴۵۸، ۷/ ۳۹۳
۲۹۸۱۔ السنن للنسائی ، باب وجوب الحج ، ۲/ ۱
الصحیح لمسلم باب فرض الحج مرة فی العمر ۱/ ۴۳۲

تم سے پہلی امتیں اسی سبب ہلاک ہوئیں کہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوالات کرکے اپنے اوپر تنگی مول لے لی اور پھر نافرمانی کی۔ سنو! جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب منع فرماؤں تو باز رہو۔ ۱۲م

۲۹۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام فقال : ان الله کتب علیکم الحج ، فقال الاقرع بن حابس التیمی : کل عام؟ یارسول الله ! فسکت فقال : لو قلت : نعم لوجبت ،ثم اذاً لا تسمعون ولا تطیعون ولکنه حجة واحدة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجمع عام میں ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا، اقرع بن حابس بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ حضور خاموش رہے پھر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، پھر نہ تم سنتے اور نہ بجالاتے لیکن حج عمر میں ایک ہی بار فرض ہے۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۲۹۸۳۔ **عن** امیر المؤ منین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لما نزلت ، ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا ، قالوا: یارسول الله ! الحج فی عام؟ فسکت ، ثم قالوا : أفی کل عام ؟ فقال : لا ، ولو قلت : نعم، لوجبت ، فنزلت : یا ایها الذین امنوا ! لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اور اللہ ہی کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو" تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے، حضور خاموش رہے، پھر عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے، فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اے ایمان والو! بہت چیزوں کے

---

۲۹۸۲۔ السنن للنسائی ، باب وجوب الحج ، ۲/ ۱
السنن الکبری للبیهقی ، ۵/ ۱۷۸ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۴۷۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ۶۵ ☆ السنن للدارقطنی ، ۲/ ۲۷۹
۲۹۸۳۔ السنن لا بن ماجه ، باب فرض الحج ، ۲/ ۲۰۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۸۷۰، ۵/ ۲۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/ ۲۶۰
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۵۵ ☆

بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر اسکا حکم تمہارے لئے ظاہر کیا جائے تو تمہیں ناپسند ہو۔۱۲م

۲۹۸۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوایارسول الله ! الحج فی کل عام ؟ قال : ولوقلت : نعم ، لوجبت ، ولووجبت لم تقوموابها ، ولولم تقوموا بها عذبتم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، اور ہر سال فرض ہو جاتا تو تم اس کو ادا نہیں کر پاتے اور جب تم ادا نہیں کر پاتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

## ﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور کے فرمان اقدس کا مطلب یہ ہے کہ جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے، یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ مباح وبلا حرج ہے۔

وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہو کر ہر جگہ پوچھتے ہیں، خدا ورسول نے اسکا کہاں حکم دیا ہے؟ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے، جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا، تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ ورسول پر افتراء کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو۔

مجلس میلاد مبارک، قیام، فاتحہ اور سوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں ۔ اعلیٰ حضرت، حجۃ الخلف خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اسکا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا۔ فنور الله منزله واکرم عنده نزله ، آمین ،

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یخص من شاء بماشاء من الاحکام ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔

میزان الشریعۃ الکبری میں ہے:۔

شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم پہننا حرام حضور نے اسی طور پر فرمایا، گیاہ اذخر کا استثناء اسی طور پر گذرا نماز عشا کے مؤخر نہ ہونے اور حج کی ہر سال فرضیت صادر نہ کرنے کی وجہ بھی اسی قبیل سے متعلق ہیں۔

بلکہ امام جلیل جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری شریف میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بانه یخص من شاء بماشاء من الاحکام ۔

www.alahazratnetwork.org

باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے تھے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ دیگر۔

فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقع ہوئے، وللہ الحمد،

ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

## (۱) ششماہی بکری کی قربانی جائز فرمادی

۲۹۸۵ ۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ذات یوم فقال : من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف ، فقام خالی ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال :یا رسول اللہ! فعلت ، فقال: ھو شیء عجلته ، قال : فان عندی جذعة ھی خیر من مستنتین أ اذ

---

۲۹۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ذبح قبل الصلوۃ اعادہ ، ۲/ ۸۳۴

الصحیح لسملم ، کتاب الاضاحی ، ۲/ ۱۵۴

بحها ؟ قال : نعم اجعله مکانه ولن تجزیٔ عن احد بعدك ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ عیداضحیٰ کی نماز سے فارغ ہوئے تو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی فرمایا: جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ پر عامل ہے تو نماز عید سے پہلے قربانی نہ کرے میرے۔ ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں تو قربانی کر چکا، فرمایا: تم نے وقت سے پہلے کردی، بولے: میرے پاس بکری کا ششماہی بچہ ہے مگر دو بکریوں سے بھی اچھا ہے کیا میں اس کو ذبح کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں، اس کی جگہ اس کو کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

## ﴿۳۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۸۶ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر : من کان ذبح قبل الصلوة فلیعد ،فقام رجل فقال : یارسول الله اهذایوم یشتهی فیه اللحم ، وذکرهنة من جیرانه ، کأن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقه ، قال : وعندی جذعة هی احب الی من شاتی لحم ،أفاذبحها قال: فرخص له ، فقال : لاادری ابلغت رخصة من سواه ام لا ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے، ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن تو گوشت کھانے کا ہے، پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں پر گوشت بطور ھدیہ عطیہ تقسیم کرنے کا ذکر کیا، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضور ان کے فعل کی تصدیق فرمارہے ہیں، پھر انہوں نے خود ہی عرض کی: میرے پاس ایک بکری کا ششماہی بچہ ہے جو بکری سے زیادہ مجھے پسند ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کردوں حضور

---

۲۹۸۶ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مایشتهی ، من اللحم یوم النحر ، ۲/ ۸۳۲

الصحیح لمسلم ، کتاب الاضاحی ، ۲/ ۱۵٤

نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس کہتے ہیں: اب مجھے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ رخصت صرف ان کے لئے تھی یا عام حکم تھا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ حضرت انس کا قول خود ان کے اپنے اعتبار سے ہے ورنہ حدیث سابق سے بات واضح ہوگئی کہ یہ حکم خاص ابو بردہ کے لئے تھا۔

۲۹۸۷۔ **عن** عقبة بن عامرالجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین اصحابه ضحا یا فصارت لعقبة رضی الله تعالیٰ عنه جذعة ، فقلت : یارسول الله ! صارت لی جذعة ، قال : ضح بها ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصہ میں ششماہی بکری آئی حضور سے حال عرض کیا، فرمایا: تم اسی کیقربانی کردو۔

## ﴿۳۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے، لا أرخصه لاحد فیها بعد ،تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برقول صحیح۔ صحیح قول کے مطابق احکام شرعیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۷۸

۲۹۸۸۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قسم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اصحابه رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین غنما،فاعطانی عتوداً جذعاً فقال : ضح به ،فقلت انه جذع من المعز اضحی به ؟ قال : نعم ، ضح به فضحیت به ۔

---

۲۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قسمة الاضاحی بین الناس ، ۲/ ۸۳۲
الصحیح لمسلم ،، باب من الاضحیة ، ۲/ ۱۵۵
السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۴۵۲

۲۹۸۸۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۴۶۳

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان بکریاں تقسیم فرمائیں، مجھے بھی ایک ششماہی بکری عنایت فرما کرارشاد فرمایا: قربانی کرو، میں نے عرض کیا: یہ تو ششماہی بچہ ہے کیا اسی کی کردوں؟ فرمایا: ہاں، اسی کی قربانی کردولہذا میں نے قربانی کی۔

## (۴۲) چندبی بیوں کے لئے نوحہ کرنا جائز فرمادیا

۲۹۸۹۔ **عن** ام عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : لما نزلت ھذہ الآیة ، یبایعنك علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یعصینك فی معروف ، قالت : منه النیا حة ، قالت : فقلت : یارسول اللہ ! الا آل فلان ، فانھم کانوا اسعدونی فی الجاھلیة فلا بد لی من ان اسعدھم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الا آل فلان ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیعت زناں کی آیت اتری اوراس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی، اورمردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا ، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں گھر والوں کواستثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہوکر میری ایک میت پر نوحہ کیا تھا، تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا وہ مستثنیٰ کردیئے۔

۲۹۹۰۔ **عن** ام سلمة اسماء بنت یزید الانصاریة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قالت امرأة من النسوة : ما ھذاالمعروف الذی لا ینبغی لنا ان نعصیك فیه ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لا تنحن ، قلت : یارسول اللہ ! ان بنی فلان قد اسعدونی علی عمی ولا بد لی من قضائھم فأبیٰ علی فراجعته مرارًا فاذن لی فی قضائھن ، فلم انح بعد قضائھن ۔

حضرت ام سلمہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حاضر بارگاہ رسالت ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! ولا یعصینك فی المعروف الآیة ، میں کس چیز کا ذکر ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

۲۹۸۹۔ الصحیح لمسلم ، باب نھی النساء عن النیا حة ، ۱/ ۳۰۴

۲۹۹۰۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورة الممتحنه ، ۲/ ۱۶۴

تم نوحہ مت کرو، یہ سنکر میں بولی: یارسول اللہ! فلاں خاندان کی عورتوں نے میرے چچا کے مرنے پر نوحہ خوانی کی تھی تو مجھ پر ان کا بدلہ اتارنا ضروری ہے، حضور نے ان کار فرمادیا۔ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دیدی، پھر اس کے بعد میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

۲۹۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان خولۃ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! کان ابی واخی ماتا فی الجاھلیۃ ، وان فلانۃ اسعدتنی وقد مات اخوھا ، فلابد لی من ان اسعدھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذھبی فاسعدیھا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے باپ اور بھائی کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا تو فلاں عورت نے نوحہ خوانی میں میرا ساتھ دیا تھا، لہذا مجھے اسکا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اسکا ساتھ دے آ۔

۲۹۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما بایع النساء (لاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ )قالت امرأۃ : یارسول اللہ ! اراك تشترط علینا ان لا نتبرج ، وان فلانۃ قد اسعدتنی وقد مات اخوھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذھبی فاسعدیھا ثم تعالی فبایعینی ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عورتوں نے اس بات پر بیعت کی کہ زمانہ جاہلیت کی طرح اجنبی لوگوں کے سامنے عورتیں بے پردہ نہیں جائینگی تو ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم پر یہ حکم لازم فرمارہے ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا اور اب اسکا بھائی انتقال کرگیا ہے، فرمایا: جاؤ اور نوحہ میں اسکا ساتھ دو پھر مجھ سے آکر بیعت کرو۔۱۲م

---

۲۹۹۱۔ الدر المنثور للسیوطی ، ☆ تفسیر سورۃ الممتحنہ ،

۲۹۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۲۱۱ ☆

## ﴿۳۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ظاہر ہے کہ گذشتہ احادیث میں ہر عورت کے لئے رخصت اسی کے ساتھ خاص تھی کہ اس میں دوسری شریک نہ تھی، لہذا امام نووی کے قول پر اس بات کی تردید نہ کی جائے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رخصت صرف حضرت ام عطیہ کے لئے خاص تھی۔

اسی طرح وہ تعارض بھی دور کیا جاسکتا ہے جس میں بعض حضرات کو اشکال پیش آیا کہ قربانی سے متعلق احادیث حضرت ابو بردہ بن نیار اور حضرت عقبہ بن عامر دونوں کے لئے کیسے ہوسکتی ہیں کہ تخصیص تو صرف ایک ہی کی متصور ہوگی۔

دفع تعارض کی صورت یہ ہوگی کہ دونوں احادیث میں حکم ہے خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بردہ کو ایک حکم میں خاص کردیا تو ان کے علاوہ تمام امت اس بات میں شریک ہوئی کہ کسی کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز نہیں، پھر حضرت عقبہ بن عامر کو خاص کیا تو اب بھی یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تمہارے سوا کسی کے لئے جائز نہیں، اور صرف انہیں پر منحصر نہیں بلکہ بعد میں جسکے لئے بھی حضور فرماتے جاتے سب کے لئے ہر مرتبہ یہ حکم تخصیص صادق آتا فافھم فقد خفی علی کثیر من الاعلام۔

الامن والعلی ۱۷۹

## (۴۳) حضرت اسماء کی عدت وفات اور سوگ فقط تین دن متعین فرمایا

۲۹۹۳۔ **عن** اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : لما اصیب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : تسلّمی ثلاثا ثم اصنعی ماشئت ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

---

۲۹۹۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/ ۲۲۰

## ﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

الامن والعلی ۱۸۰

## (۴۴) تعلیم قرآن کو بیوی کا مہر قرار دیدیا

۲۹۹۴۔ **عن** ابی النعمان الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رجلا خطب امرأۃ ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اصدقها ، قال : ماعندی شیء ، قال : اما تحسن سورة من القرآن فاصدقها السورة ، ولا تکون لاحد بعدك مهرا ۔

حضرت ابوالنعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو، عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں، فرمایا: کیا تجھے قرآن کریم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورت سکھانا ہی اسکا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

## (۴۵) حضرت خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی

۲۹۹۵۔ **عن** عمارة بن خزیمة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان عمه رضی اللہ تعالیٰ عنه حدثه وهو من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیقضیه ثمن فرسه ، فاسرع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المشی وبطأ الاعرابی ،فطفق رجال یعترضون الاعرابی فیساومونه بالفرس ولا یشعرون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاعه ، فنادی الاعرابی رسول اللہ

---

۲۹۹۴۔ الاصابه لا بن حجر ، ۷/ ۳٤۰

۲۹۹۵۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا علم الحاکم صدق شهادة الواحد ، ۲/ ۵۰۸

السنن للنسائی ، باب التسهیل فی ترالا شهاد علی البیع، ۲/ ۱۹۹

شرح معانی الآثار للطحاوی ،

تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۵/ ۱۳٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹/ ۳۲۰

المصنف لا بن ابی شیبة ، ٤/ ۵۳۸ ☆ الاصابه لا بن حجر ۲۳۹۲

کنز العمال للمتقی ، ۳۷۰۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۱/ ۸۷

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان کنت مبتاعا ھذا الفرس والا بعته ، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حین سمع نداء الاعرابی فقال : اولیس قد ابتعته منك ؟ قال الاعرابی : لا واللہ ! ما بعتکه ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : بلی قد ابتعته منك ، فطفق الاعرابی یقول : ھلم شهیدا ، فقال : خزیمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : انا اشهد انك قد بایعته ، فاقبل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی خزیمة فقال : لم تشهد ؟ فقال : بتصدیقك یارسول اللہ ! فجعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شهادة خزیمة بشهادة رجلین ۔　　الامن والعلی ۱۸۰

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے چچا صحابی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، پھر حضور اس کو اپنے ساتھ لے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت ادا فرمائیں، حضور تو تیزی سے چل رہے تھے لیکن اعرابی آہستہ آہستہ قدم رکھتا تھا، راہ میں کچھ لوگوں نے اس اعرابی سے اس گھوڑے کا مول تول کیا، کیونکہ ان لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ حضور اس کو خرید چکے ہیں۔ اعرابی نے وہاں سے ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز لگائی کہ آپ گھوڑا لینا چاہیں تو خریدیئے ورنہ میں گھوڑا فروخت کئے دیتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں لیا؟ اعرابی بولا؛ نہیں قسم خدا کی! میں نے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا: کیوں نہیں تو نے بلاشبہ مجھ سے سودا کرلیا ہے، بولا: اچھا کوئی گواہ پیش کیجئے، اس وقت حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے گھوڑا خرید لیا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے گواہی کیسے دی تم تو اس وقت موجود بھی نہ تھے، عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ یہ سنکر انعام میں حضور نے آپ کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی۔ ۱۲م

۲۹۹۶ ـ **عن** خزیمة بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاع من سواء بن الحارث المحاربی فرسا فجحده فشهدله خزیمة بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۲۹۹۶ـ المستدرك للحاکم ، ۲/ ۲۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۷۰۳۸، ۱۳/ ۳۷۹

علیه وسلم : ماحملك على الشهادة ولم تكن معه ؟ قال : صدقت یارسول الله ! ولكن صدقت بما قلت ،وعرفت انك لاتقول الاحقا ، فقال : من شهد له خزيمة واشهد عليه فحسبه ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواء بن حارث محاربی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا، وہ بیچ کرمکر گئے اور گواہ مانگا، حضرت خزیمہ نے گواہی دی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو موجود ہی نہیں تھے تم نے گواہی کیسے دی، عرض کی ؛ آپ نے سچ فرمایا میں موجود نہیں تھا، لیکن میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائینگے، اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دومرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

## ﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام "واشهدوا ذوى عدل منكم" سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنی فرمادیا۔　الامن والعلی ۱۸۱

## (۴۶) روزہ کا کفارہ ایک صحابی کے لئے خود ہی کھالینا حلال فرمادیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۹۹۷۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما نحن جلوس عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذجاء ه رجل فقال : يارسول الله ! هلكت ، قال : مالك ؟ قال : وقعت على امرأتى وانا صائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هل تجد رقبة تعتقها ، قال : لا، قال : فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين ، قال : لا ،قال : فهل تجد اطعام ستين مسكينا ، قال : لا، قال : فمكث النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبينانحن على ذلك اتى النبى صلى الله تعالىٰ

---

۲۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیء، ۱/ ۲۵۹
الصحیح لمسلم، باب تغليظ تحريم الجماع فی نهار رمضان، ۱/ ۳۵٤
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کفارة الفطر فی رمضان
السنن لابی داؤد، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان ۱/ ۳۲۵
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کفارة من الفطر یوما الخ، ۱/ ۱۲۰
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۳٦٦ ☆ السنن الكبرى للبیهقی، ٤/ ۲۲۱

علیه وسلم بعرق فیما تمر ، والعرق المکتل ، قال : این السائل ؟فقال: انا ، قال : خذ هذا فتصدق به ، فقال الرجل : أعلی افقر منی ؟یارسول الله ! فوالله اما بین لابتیها یرید الحرقین اهل بیت افقر من اهل بیتی ،فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی بدت انیا به ثم قال : اطعمه اهلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی، فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ، فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے، حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے، عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر، مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۹۹۸ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اتی رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد فی رمضان ، فقال : یارسول الله ! احترقت ،احترقت ، فسأله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماشانه ؟ فقال:اصبت اهلی ، قال : تصدق ، فقال : والله یانبی الله ! مالی شئ وما اقدر علیه ، قال : اجلس ، فجلس فبینا هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : این المحترق آنفا ، فقام الرجل ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصدق بهذا ، فقال : یارسول الله ! أغیرنا ، فوالله ! انا الجیاع ، مالنا شئ ،قال : فکلوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ماہ رمضان میں مسجد نبوی میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں برباد ہوگیا، میں برباد ہوگیا، حضور نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کی:

---

۲۹۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان، ۱/ ۳۵۵

السنن لابی داؤد، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان، ۱/ ۲۳۵

میں اپنی بیوی سے قربت کر بیٹھا، فرمایا: صدقہ کر، بولا: یارسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ،فرمایا: اچھا بیٹھ جا، اتنے میں ایک مرد اپنے گدھے پر کھانا لاد کر حاضر ہوا، فرمایا: کہاں ہے بربادی والا؟، وہ شخص حاضر ہوا تو فرمایا: یہ کھانا صدقہ کردو، بولا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اھل خانہ کے علاوہ پر صدقہ کروں، قسم خدا کی! میرے گھر والے خود فاقہ سے ہیں اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا تو تم کھالو۔۱۲م

۲۹۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :کلہ انت وعیالك فقد کفر اللہ عنك ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تو اور تیرے اھل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

## ﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا، سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ "فاؤ لئك یبد ل اللہ سیئاتھم حسنات " کی خلافت کبری ہے، ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلا لہ نے گنہگاروں خطاواروں تباہکاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ ۔ ولو انھم اذظلموا انفسھم جائوك الآیۃ ۔

گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ کرنے والا مہربان پائیں۔　والحمد للہ رب الغلمین ۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا:

کل انت وعیالك تجزئك ولا تجزئ احدا بعد ك

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

---

۲۹۹۹۔ السنن للدار قطنی ، ۲/ ۲۱۱

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

انما کان ھذہ رخصة له خاصة ، ولو ان رجلا فعل ذلك الیوم لم یکن له بدّ من التکفیر ۔

یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی، آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمانے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا، وفی الحدیث وجوہ اُخر۔ الامن والعلی ۱۸۲

## (۴۷) حضرت سالم کے لئے جوانی میں بھی حرمت رضاعت ثابت فرمادی

۳۰۰۰۔ **عن** زینب بنت ابی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قالت: قالت ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا : قد جاء ت سھلة بنت سھیل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یارسول اللہ ! واللہ ! انی لأری فی وجه ابی حذیفة من دخول سالم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ارضعیه ، فقالت : انه ذولحیة فقال : ارضعیه حتی یدخل علیك ویذھب مافی وجه ابی حذیفة، رضی اللہ تعالیٰ عنه ، فقالت :واللہ ! ماعرفته فی وجه ابی حذیفة ۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ کی بی بی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! سالم آزادکردۂ ابوحذیفہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے، ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دودھ پلادو کہ تمہارے پاس بے پردہ آنا جانا جائز ہوجائے، عرض کیا: وہ تو داڑھی والے جوان ہیں، فرمایا: تم دودھ پلاؤ کہ ابوحذیفہ کی ناگواری ختم ہوجائیگی، چنانچہ انہوں نے دودھ پلایا، پھر فرماتی تھیں کہ قسم بخدا! میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ میں پھر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔۱۲م

---

۳۰۰۰۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرضاع ، ۱/ ۴۶۹
السنن للنسائی ، باب رضاع الکبیر ، ۲/ ۶۹
السنن لا بن ماجه ، باب رضاع الکبیر ، ۲/ ۱۳۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۶/ ۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۲۶۰
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۵۷۲۶، ۶/ ۲۸۴

۳۰۰۱۔ **عن** عمرة بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قالت ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها : ان امرأۃ ابی حذیفة ذکرت لرسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دخول سالم مولی ابی حذیفة علیها ، فقال لها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :ارضعیه ، فارضعته بعد ان شهد بدرا فکان یدخل علیها ۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابوحذیفہ کی بیوی نے سالم غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ کے بارے میں عرض کیا کہ وہ میرے پاس آتا جاتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو دودھ پلادو، لہذا انہوں نے سالم کو دودھ پلا دیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے، جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔

جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ولہذا ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے فرمایا:

مانری هذہ الا رخصة ارخصها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لسالم خاصة ۔

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔　　الامن والعلی ۱۸۳

## (۴۸) دوصحابیوں کے لئے ریشم کا لباس جائز فرمادیا

۳۰۰۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رخص لبعد الرحمٰن بن عوف والزبیر ابن العوام فی لبس الحریر لحکة کانت بهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

---

۳۰۰۱۔ المستدرک للحاکم ، 　کتاب معرفة الصحابه　۳/ ۲۵۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

بدن میں خشک خارش کی وجہ سے ان دونوں حضرات کو ریشمین کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔

## (۴۹) حضرت علی کے لئے حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخلہ جائز فرمایا

۳۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم : یاعلی ! لایحل لاحد ان یجنب فی ھذاالمسجد غیری وغیرک ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی ! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

۳۰۰۴ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لقد اعطی علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم ثلاث خصال لأن تکون لی خصلۃ منھا احب الی من ان اعطی حمر النعم ،قیل : وما ھن یا امیرالمؤ منین ؟ قال : تزوجہ فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،وسکناہ المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحل لہ فیہ مایحل لہ ، والرایۃ یوم خیبر۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دیدی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی ،سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں کسی نے کہا: یاامیرالمؤمنین !وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دختر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی ،اوران کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔یعنی بحالت جنابت رہنا،اور روز خیبر کا نشان۔

---

۳۰۰۲۔ السنن لابی داؤد ، باب فی لبس الحریر لعذر ۲/ ۵۶۱

۳۰۰۳۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب علی بن ابی طالب ، ۲/ ۲۱۴

السنن الکبری للبیھقی ، ۷/ ۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۲۸۸۵، ۱۱/ ۵۹۹

التفسیر لابن کثیر ، ۲/ ۲۷۴ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ۷/ ۳۴۳

۳۰۰۴۔ المستدرک للحاکم ، کتاب معرفۃ الصحابۃ ، ۳/ ۱۳۵

۳۰۰۵۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم:الا ان هذاالمسجد لایحل لجنب ولا لحائض الا للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وازواجه وفاطمة بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وعلی ،الا بینت لکم ان تضلوا ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولی علی کو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ۔ سن لو! میں نے تم سے صاف صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

## (۵۰) حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز فرمادی

۳۰۰۶۔ **عن** محمد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :رأیت علی البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه خاتما من ذهب وکان الناس یقولون له :لم تختم بالذهب وقد نهی عنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال البراء : بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وبین یدیه غنیمة یقسمها سبی وخرثی،قال: فقسمها حتی بقی هذاالخاتم ، فرفع طرفه فنظر الی اصحابه ثم خفض،ثم رفع طرفه فنظر الیهم ،ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر الیهم ،ثم قال: ای براء! فجئته حتی قعدت بین یدیه، فاخذالخاتم فقبض علی کورعی ،ثم قال : خذالبس ماکساك اللہ ورسوله ،قال : وکان البراء یقول : کیف تأمرونی ان أضع ماقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: البس ماکساك اللہ ورسوله ۔

حضرت محمد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا،لوگ ان سے کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

---

۳۰۰۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۸۳،۱۲/ ۱۱

تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۴/ ۳۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۱۰۴،

تاریخ اصفهان لا بی نعیم ، ۱/ ۲۹۱ ☆ المطالب العالیة ،لابن حجر، ۱۹۳

۳۰۰۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳۷۶ ☆

ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے، حضور تقسیم فرمارہے تھے، سب بانٹ چکے تو یہ انگوٹھی باقی رہی، حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا، اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لیکر میری کلائی تھامی پھر فرمایا: لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لے پہن لے جو کچھ اللہ ورسول نے پہنایا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　الامن والعلی ۱۸۵

## (۵۱) حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن جائز کردیئے

www.alahazratnetwork.org

۳۰۰۷ ـ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لسراقۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ : کیف بک اذالبست سواری کسری ، اذا فتح کسری بزمن امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجیئت بسواری کسری الی عمر الفاروق فالبسھما سراقۃ وقال : قل : برفع یدیک اللہ اکبر ، الحمد للہ الذی سلبھما کسری بن ہرمز والبسھما سراقۃ الاعرابی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: وہ وقت تیرا کیسا ہوگا جب تجھے کسری بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائینگے؟ جب ایران زمانۂ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن، کمر بند، تاج خدمتِ فاروقی میں حاضر کئے گئے، امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔ اللہ بہت بڑا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسری بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

امام زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث سے سونے کا استعمال جائز نہیں ہوتا، کیونکہ وہ تو

---

۳۰۰۷ـ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/ ۱۸　☆　الشفا للقاضی، ۱/ ٦٧٤

حرام ہے، رہا امیر المومنین کا یہ فعل تو یہ محض حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار مقصود تھا ان کو مستقل پہنانا نہیں، اسی لئے تو روایت ہے کہ امیر المومنین نے ان کو اتارنے کا حکم دیا اور ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔ اور اس طریقے کو استعمال کرنا نہیں کہا جاتا۔

**اقول**: اللہ تعالیٰ فاضل کبیر الشان علامہ زرقانی پر رحم فرمائے، یہاں معجزہ کا اظہار بایں معنی مقصود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا بالکل حق ثابت ہوا کہ حضرت سراقہ کسری کے کنگن پہننگے، اور چونکہ پہننا ہی حرام ہے لہذا حرمت کا تعلق پہننے ہی سے مانا جائیگا، تو واضح یہ ہی ہے جو ہمارا مقصود ہے یہ کہ خاص حضرت سراقہ کے لئے رخصت تھی، ہاں حدیث شریف میں ایسا کوئی اشارہ نہ تھا جس سے وہ کنگن حضرت سراقہ کی ملک ثابت ہوتے لہذا امیر المومنین نے صرف پہنانے تک محدود رکھا اور پھر ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔

الامن والعلی ۱۸۶

## (۵۲) حضرت علی کو نام وکنیت کے جمع کرنے کی رخصت دیدی

www.alahazratnetwork.org

۳۰۰۸ ۔ **عن** محمد بن الحنفية رضى الله تعالىٰ عنهما قال : وقع بين على وطلحة رضى الله تعالىٰ عنهما كلام ، فقال طلحة لعلى : ومن جرأتك انك سميت باسمه وكنيت بكنيته وقدقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لايجتمعان ، وفى لفظ ، قد نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يجمعهما احد من امته بعده فقال على كرم الله تعاليى وجهه الكريم : ان الجرى من اجترأ على الله ورسوله ، ادعولى فلانا وفلانا ، لنفرمن قريش ، فجاؤا فشهادوا ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لعلى : انه سيولد لك ولد ، نحلته اسمى وكنيتى ، ولا يحل لاحد من امتى بعده ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی، حضرت طلحہ نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابوالقاسم کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاک نام رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت ،حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک جماعت قریش کو بلاکر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی

---

۳۰۰۸۔ كنز العمال للمتقى ، ۳۷۸۵٤، ۲۹/۱٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرمادیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔

## ﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے رخصت تھی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:۔

اس مسئلہ میں علمائے کرام کے متعدد اقوال ہیں، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ حضور کے نام پر نام رکھنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن کنیت درست نہیں، اسی طرح نام وکنیت دونوں کا جمع کرنا بطریق اولی ممنوع ہے ہاں حضرت علی کے لئے دونوں کا اجتماع جائز تھا جو دوسرے کے لئے نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

تنویر الابصار میں ہے۔لیکن

جسکا نام محمد ہو اس کو ابوالقاسم کنیت رکھنا جائز ہے۔

درمختار میں اس کی وجہ یوں بیان ہوئی:۔

نام وکنیت کے جمع کرنے کی ممانعت منسوخ ہوچکی، حضرت علی کا دونوں کو جمع کرنا اس نسخ کی دلیل ہے۔

**اقول**: یہاں منسوخ کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ خود نص حدیث سے ثابت ہورہا ہے کہ یہ رخصت حضرت علی کے لئے خود حضور کی جانب سے تھی اور دوسروں کے لئے ناجائز۔ یہاں مزید تفصیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن اس کی گنجائش نہیں۔ایک خاص بات اور پیش نظر رہے کہ حضور تاکید فرمارہے ہیں کہ لڑکا ہوگا، وہابیہ کے دین میں پیٹ کا حال بتانا کہ نر ہے یا مادہ شرک اکبر ہے، ان بدمذہبوں نے شرک سے حضور کو بھی نہ بخشا۔

الامن والعلی ۱۸۶

---

۳۰۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۸۵۴، ۱۴/ ۲۹

## (۵۳) حضرت عثمان غنی کو بغیر شرکت جہاد ثواب وغنیمت دونوں عطا فرمائے

۳۰۰۹ ـ **عن** عثمان بن موهب رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل من اهل مصر وحج البيت فرأى قوما جلوسا ، فقال : من هؤلآء القوم ؟ فقالوا : هؤلاء قريش ،قال : فمن الشيخ فيهم ، قالوا : عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ، قال : يا ابن عمر ! انى سائلك عن شئ فحدثنى ، هل تعلم ان عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه فر يوم احد ؟ قال : نعم ،قال : تعلم قد تغيب عن بدر ولم يشهد ؟قال : نعم ،قال : تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهد؟قال : نعم قال : الله اكبر ، قال ابن عمر : تعال ابين لك ، اما فرار يوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفرله ، واما تغيبه عن بدر فانه كان تحته بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكانت مريضة ،فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه ، واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعزببطن مكة من عثمان بعثه مكانه ، فبعث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيد ه اليمنى : هذه يد عثمان فضرب بها على يده فقال : هذه لعثمان ، فقال له ابن عمر : اذهب بها الآن معك ـ

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

*حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مصر سے آیا اور اس نے حج کیا، حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے چند حضرات کو ایک جگہ بیٹھے دیکھا تو پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ قریش ہیں، بولا: ان کا سردار کون ہے؟ جواب ملا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اس نے قریب آکر حضرت ابن عمر سے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اسکا جواب عنایت فرمایئے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ*

---

۳۰۰۹ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مناقب عثمان رضى الله تعالى عنه ، ۱/ ۵۲۳
الجامع للترمذى ، باب مناقب عثمان رضى الله تعالىٰ عنه ، ۲/ ۲۱۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۰ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۲/ ۱۱۷
فتح البارى للعسقلانى ، ۷/ ۵٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۲۸۲٦، ۱۱/ ۵۹۰
الدر المنثور للسيوطى ، ۲/ ۸٦ ☆

حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے، فرمایا: ہاں، پھر دریافت کیا، کیا آپکے علم میں ہے کہ حضرت عثمان بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہ تھے؟ فرمایا: ہاں، اس نے یہ تمام جوابات سنکر کہا اللہ اکبر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ٹھریئے، میں ان تمام واقعات کی حقیقت تمہیں سناتا ہوں۔ سنو! جنگ احد سے فرار ہوجانے کا معاملہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا اور بخشدیا۔ غزوۂ بدر میں شرکت نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکے نکاح میں تھیں اور اس وقت بیمار تھیں، لہذا خود حضور نے ان سے فرمایا تھا تمہارے لئے وہی ثواب وہی حصہ ہے جو شریک ہونے والوں کے لئے ہے۔

رہا بیعت رضوان کا قصہ تو سنو! مکہ مکرمہ کی سرزمین پر حضرت عثمان سے بڑھکر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی جگہ اہل مکہ کے پاس اس کو بھیجتے تو بیعت رضوان کا واقعہ ان کے مکہ مکرمہ تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا (بلکہ اس بیعت کا سبب ہی حضرت عثمان کا مکہ مکرمہ میں دیر تک ٹھہرے رہنا تھا جس سے غلط افواہ پھیل گئی اور لوگ بے چین ہوگئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے داہنے دست اقدس کے بارے میں فرمایا تھا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ تفصیل بیان فرما کر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اے مصری! یہ معلومات اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے ان کو یہ بتاتے رہنا۔

اس حدیث سے ثابت کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثواب جہاد بھی عطا فرمایا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، یہ حضرت عثمان غنی کی خصوصیت تھی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اسکا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں حضرت ابن عمر سے ہے۔

۳۰۱۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام یعنی یوم بدر فقال : ان عثمان انطلق فی حاجة الله ورسوله ، وانی ابایع له فضرب له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بسهم ولم

---

۳۰۱۰۔ السنن لا بی داؤد ،　باب فی من جاء بعد الغنیمة سهم له،

يضرب لاحد غاب غيره ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے دن مال غنیمت کی تقسیم کے لئے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا؛ حضرت عثمان اللہ ورسول کی حاجت میں گئے ہیں لہذا ان کی طرف سے میں بیعت کر رہا ہوں ،( یہ جملہ بیعت رضوان کے موقع پر فرمایا تھا لیکن راوی سے خلط واقع ہوا۔۱۲م ) حضور نے حضرت عثمان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

الامن والعلی ۱۸۷

## (۵۴) حضرت معاذ کو قاضی ہوتے ہوئے بھی ھدیہ حلال فرمادیا

۳۰۱۱۔ **عن** عبيد الله بن صخرا الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لمعاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه حين بعثه الى اليمن : انى قد عرفت بلاء لك فى الدين ، والذى قد ركبك من الدين ، وقد طيبت لك الهدية ،فان اهدى لك شئ فاقبل ،قال : فرجع حين رجع بثلاثين رأسا اهديت له ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبید بن صخر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں ۔لہذا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ھدایا طیب کر دیئے ،اگر کوئی چیز تمہیں ھدیہ دی جائے تو تم قبول کرلو۔راوی حضرت عبید کہتے ہیں: جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیں غلام ساتھ لائے کہ انہیں ھدیہ دیئے گئے۔

حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ھدیہ لینا حرام ہے۔

۳۰۱۲۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله

---

۳۰۱۱۔ الاصابه لا بن حجر ، ۱۰۸/۶ ☆
۳۰۱۲۔ اتحاف السادة ، للزبيدى ، /۶ ☆ المطالب العالية لا بن حجر ، ۲۱۰۲
كنز العمال للمتقى ، ۱۵۰۶۸، ۱۱۲/۶ ☆ كشف الخفا للعجلونى ، ۴۶۳/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھدایا العمال حرام کلھا ۔

۳۰۱۳۔ **عن** حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھدایا العمال غلول ۔

**حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔**

## (۵۵) غبن کو باعث خیار قرار دیدیا

۳۰۱٤ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ذکر رجل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیوع فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من بایعت فقل لاخلا بۃ فکان اذا بایع یقول : لاخیابۃ زاد الحمیدی فی مسندہ ثم انت بالخیار ثلثا ۔

**حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ ایک شخص یعنی حبان بن منقذ عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ میں فریب کھا جاتا ہوں، یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں، فرمایا: جس سے خریداری کرو یہ کہدیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی، پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے، اگر نا موافق پاؤ بیع رد کردو۔**

۳۰۱۵ ۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یبتاع وفی عقدتہ ضعف ۔فاتی اھلہ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا: یا رسول اللہ ! احجر علی فلان ،فانہ یبتاع وفی عقدتہ ضعف ، فدعا ہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنھاہ عن البیع ، فقال یا رسول اللہ!انی لا اصبر عن البیع، فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان کنت

---

۳۰۱۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی ، ٤/ ۲۰۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٦/ ١٦٢
فتح الباری للعسقلانی ، ٥/ ٢٢١ ☆ کنز العمال للمتقی ، ١٥٠٦٧، ٦/ ١١١
۳۰۱٤۔ الصحیح لمسلم ، باب من یخدع فی البیع ، ۲/ ۷
السنن لابی داؤد ، باب فی الرجل یقول عند البیع لا خلابۃ ، ۲/ ٤٩٤
۳۰۱۵۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول عند البیع لا خلابۃ ، ۲/ ٤٩٤

غیر تارك للبیع فقل : هاء وهاء ولا خلابة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کرتا لیکن اس میں اس سے چوک ہوجاتی ،ان کے گھر والے حضور اقدس کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ آپ ان کو خرید وفروخت سے روک دیجئے ، کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتے ہیں ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور خرید وفروخت سے منع فرمایا: بولے: یارسول اللہ !مجھ سے صبر نہیں ہوسکے گا، فرمایا: اچھاتم چھوڑ نہیں سکتے تو معاملۂ بیع کے وقت یہ کہہ دیا کرو، خبر دار اس معاملہ میں فریب اور چکمہ نہیں۔۱۲م

## ﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں، کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا، اوروں کے لئے نہیں، یہ ہی قول صحیح ہے۔

الامن والعلی ۱۸۸

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵۶) بعد عصر نماز نفل ممنوع لیکن ام المومنین کے لئے رخصت تھی

۳۰۱۶ ۔ **عن** کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن عباس والمسور ابن مخرمة وعبد الرحمن بن ازھر رضی اللہ تعالیٰ عنھم ارسلوہ الی عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا فقالوا اقرأ علیھا السلام منا جمیعا وسلھا عن الرکعتین بعد صلوة العصر وقل لھا : انا اخبرنا انك تصلیھما ، وقد بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عنھما ،وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما : وکنت اضرب الناس مع عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال کریب : فدخلت علی عائشة

---

۳۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا کلم وھو یصلی فاشار بیدہ واستمع ، ۱/ ۱٦٤
الصحیح لمسلم ، باب الاوقات نھی عن الصلوة فیھا، ۱/ ۲۷۷
السنن لابی داؤد ، باب الصلوة بعد العصر ، ۱/ ۱۸۰

الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فبلغتها ماارسلونى ، فقالت : سل ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها ، فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها ، فردونى الى ام سلمة بمثل ماارسلونى به الى عائشة ، فقالت ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينهى عنها ، ثم رأيته يصليهما حين صلى العصر ، ثم دخل على و عندى نسوة من بنى حرام من الانصار ،فارسلت اليه الحارية فقلت : قومى بحنبه قولى له تقول لك ام سلمة : يارسول الله ! سمعتك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما ،فان اشار بيدى فاستاخرى عنه ، ففعلت الحارية فاشار بيده فاستا خرت عنه ،فلما انصرف قال : يا ابنة ابى امية ! سألت عن الركعتين بعد العصر وانه اتانى ناس من عبد القيس فشغلونى عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان۔

حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا: جاؤ ان کو ہمارا سلام عرض کرنا اور عصر کے بعد دو رکعت نماز نفل کے بارے میں پوچھنا، کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حضرت فاروق اعظم کی موجودگی میں لوگوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہونچا اور ان حضرات کا پیغام پہونچایا، ام المومنین نے فرمایا: جاؤ اس سلسلہ میں ام سلمہ سے پوچھو، میں نے واپس آکر ان حضرات کو بتایا تو وہی پیغام لیکر مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا۔ ام سلمہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دو رکعتوں سے روکتے ہوئے سنا تھا لیکن ایک مرتبہ عصر کے بعد میں نے آپ کو پڑھتے بھی دیکھا، اس وقت میرے یہاں قبیلہ بنو حرام کی کچھ انصاری عورتیں آئی ہوئی تھیں، لہذا میں نے ایک لونڈی سے کہا: حضور کے پاس جاؤ اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہوکر عرض کرو: ام سلمہ عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ! میں نے تو ان دو رکعتوں کی ممانعت سنی تھی اور اب میں آپ کو پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر حضور اشارے سے

www.alahazratnetwork.org

ہٹائیں تو پیچھے ہٹ آنا۔ چنانچہ وہ لونڈی گئی اور اس نے ویسا ہی عرض کیا: حضور نے اس کو اشارے سے ہٹایا تو وہ ہٹ آئی، جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ام سلمہ کے پاس آکر فرمایا: اے بنت ابی امیہ! تم نے مجھ سے ابھی عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا تھا تو سنو، میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انھوں نے ظہر کے بعد کچھ گفتگو شروع کردی جسکے سبب میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا، یہ دو رکعتیں وہی ہیں۔۱۲م

حالانکہ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ نیز ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام بھی راوی ہیں۔

۳۰۱۷۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصلى بعد العصر وينهى عنها ، ويواصل وينهى عن الوصال ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے، نیز صوم وصال خود رکھتے تھے اور دوسروں سے باز رکھتے۔۱۲م

۳۰۱۸۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وعن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے قبل نفل نماز سے منع فرمایا، اور اسی طرح نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل ممانعت فرمائی۔۱۲م

۳۰۱۹۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لاصلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس ، ولا صلوة

---

۳۰۱۷۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة بعد العصر ، ۱/ ۱۸۱
الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحری الصلوة قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۳
۳۰۱۸۔ الصحیح لمسلم ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ، ۱/ ۲۷۵
۳۰۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تتحری الصلوة قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۲
الصحیح لمسلم ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ، ۱/ ۲۷۵

بعد صلوۃ الفجر حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز نہیں، اور اسی طرح فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نماز نہیں ۔۱۲م

۳۰۲۰ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس، وبعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد بھی غروب آفتاب تک ممانعت فرمائی ۔۱۲م

۳۰۲۱ ۔ **عن** معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انکم لتصلون صلوۃ ، لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما رأینا ہ یصلیہما ولقد نہی عنہما یعنی الرکعتین بعد العصر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تم اس وقت نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہے لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں ۔۱۲م

## ﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بایں ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں، علماء فرماتے ہیں: یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کردیا تھا۔ امام جلیل خاتم

---

۳۰۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۳
الصحیح لمسلم ، باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیہا ، ۱/ ۲۷۵

۳۰۲۱۔ الجامع للبخاری ، باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۲

الحفاظ سیوطی نے انموذج اللبیب پھر امام زرقانی علیہما الرحمہ نے اس کی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۸

## (۵۷) حضرت ضباعہ کے لئے نیت حج میں شرط کی اجازت عطا فرمادی

۳۰۲۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی ضباعة بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنها فقال لها : لعلك اردت الحج ؟ قالت : واللہ ! لاا جدنی الاوجعة ، فقال لها : حجی واشترطی وقولی : اللهم ! محلی حیث حبستنی وکانت تحت المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤنگی) فرمایا: احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ الہی! جہاں تو مجھے روکے وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ یہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان ضباعة بنت

---

۳۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاکفاء فی الدین ، ۲/ ۷۶۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر ، ۱/ ۳۸۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاشتراط فی الحج ، ۱/ ۱۱۳
السنن للنسائی ، باب الاشتراط فی الحج ، ۲/ ۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۱۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۲۳۲۸، ۵/ ۱۲۲
الصحیح لا بن حبان ، ۹۷۳ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۴/ ۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/ ۳۲۴ ☆ السنن للبیهقی ، ۵/ ۳۶۳
۳۰۲۳۔ الصحیح لمسلم، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر، ۱/ ۳۸۵
السنن للنسائی ، باب الاشتراط فی الحج ۲/ ۱۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاشتراط فی الحج، ۱/ ۱۱۳
السنن لا بن ماجه ، باب الشرط فی الحج ، ۱/ ۲۱۱
السنن لا بی داؤد ، باب الا شتراط فی الحج ، ۱/ ۲۴۷
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/ ۳۲۴ ☆ السنن للبیهقی ، ۵/ ۳۶۴

الزبیربن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما اتت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یارسول الله ! انی ارید الحج فکیف اقول : قال : قولی : لبیك اللهم لبیك ! ومحلی من الارض حیث تحبسنی ، فان لك علی ربك ما استثنیت ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپکی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! حج کا ارادہ کرچکی ہوں تو اب تلبیہ کس طرح پڑھوں؟ فرمایا: لبیك اللهم لبیك ، پڑھنے کے بعد یوں کہو: مجھے تو جہاں روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں، تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا۔

۳۰۲۴ ـ **عن** ضباعة بنت الزبیر رضی الله تعالیٰ عنها قالت : دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وانا شاکیة فقال : اما تریدین الحج العام؟قلت :انی لعلیلة یارسول الله ! قال : حجی وقولی : محلی حیث تحبسنی فان حبست او مرضت فقد احللت من ذلك شرطك علی ربك عزوجل ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی، فرمایا: کیا اس سال حج کا ارادہ نہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں مریضہ ہوں، فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الٰہی! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑ گئیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

۳۰۲۵ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لضباعة بنت الزبیر رضی الله تعالیٰ عنها :حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۰۲۴ـ السنن لا بن ماجه ، باب الشرط فی الحج ، ۲۱۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵۷۰/۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳٦٤/۵
۳۰۲۵ـ السنن للبیهقی ، ۳٦٤/۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الہی! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔۱۲م

۳۰۲۶ ۔ **عن** اسماء بنت الصديق او سعدى بنت عوف رضى الله تعالىٰ عنهم قالت : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل على ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما فقال لها : ياعمة ! حجى ؟ فقالت : انى امرأة ثقيلة وانى اخاف الحبس فقال : حجى واشترطى ان محلى حيث حبست ۔

حضرت اسماء بنت صدیق یا سعدی بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے چچازادی! کیا حج کا ارادہ نہیں ہے؟ عرض کی: میں بیمار عورت ہوں خوف ہے کہ کہیں روک نہ دی جاؤں، فرمایا: حج کے لئے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ تو مجھے جہاں روک دے گا میں وہاں ہی احرام سے باہر ہوں۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی ورنہ نیت میں شرط اصلا مقبول ومعتبر نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بلکہ اس تخصیص میں بعض شوافع بھی ہمارے موافق ہیں، مثلا امام خطابی اور امام اویانی۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں یونہی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۹

## (۵۸) ایک صاحب کو دو وقت کی نماز پڑھنے کی شرط پر مسلمان کرلیا

۳۰۲۷۔ **عن** نصربن عاصم رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل منهم رضى الله تعالىٰ عنه انه اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأ سلم على انه لا يصلى الا صلاتين فقبل ذلك منه ۔

---

۳۰۲۶۔ السنن لا بن ماجه ، باب الشرط فى الحج ، ۲/ ۲۱۱

المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۴/ ۳۰۴

۳۰۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ كنز العمال للمتقى ،

حضرت نصر بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

## ﴿۴۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے، امام جلیل سیوطی نے اپنی کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے کہ فقیر نے بخوف طوالت ان کو ترک کیا۔

الامن والعلی ۱۹۰

## (۵۹) موزوں پر مسح کی مدت اور اختیار رسول

۳۰۲۸۔ **عن** خزيمة بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : جعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم للمسافر ثلثا ولو مضى السائل على مسألته لجعلها خمسا وفي رواية ، ولو استزد ناه لزادنا ، وفي رواية ولو اطنب له السائل في مسألته لزاد ، وفي رواية وايم الله ! لومضى السائل في مسئالته لجعله خمسا ۔

ذوالشہادتین حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی، اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرو حضور پانچ راتیں کردیتے، ایک روایت میں ہے، اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھادیتے، دوسری روایت میں ہے، اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے، تیسری روایت میں ہے، خدا کی قسم! اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کردیتے۔

## ﴿۴۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بلا شبہ صحیح السند ہے۔ اس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات ہیں، لاجرم اسے امام ترمذی نے روایت کر کے فرمایا: "هذا حديث حسن صحيح" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۳۰۲۸۔ السنن لا بی داؤد ، باب التوقيت في المسح ، ۱/ ۲۱

السنن لا بن ماجه ، باب ماجاء في التوقيت على المسح ، ۱/ ٤٢

نیز امام الشان یحی بن معین سے نقل کیا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اپنی روایت میں اگر چہ یہ زائد جملہ نقل نہیں فرمایا لیکن مخرج وسند متحد ہیں۔ امام ابن دقیق نے اس حدیث کی تقویت میں طویل بحث کی ہے، نیز امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اس کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے، فراجعہ ان شئت۔

اس حدیث کی عدم صحت کے سلسلہ میں ایک بڑا شبہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کہ عبداللہ جدلی کا حضرت خزیمہ بن ثابت سے سماع ثابت نہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے امام بخاری کی جانب سے یہ شکایت عموماً پائی جاتی ہے، کیونکہ ان کے نزدیک اتصال سند کے لئے سماع شرط ہے خواہ ایک مرتبہ ہی ثابت ہو۔

لیکن صحیح مذہب جمہور ہی ہے کہ فقط معاصرت ہی اتصال سند کے لئے کافی ہے، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں، اور امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں اس کی واضح طور پر تردید فرمائی ہے۔ لاجرم امام بخاری کے شیخ امام الناقدین یحی بن معین نے، اور امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

**اقول:** اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی پیش نظر رہے کہ سماع ثابت نہ ہونے سے صرف یہ ہی تو ہوگا کہ حدیث منقطع ہو جائیگی اور یہ کوئی جرح نہیں کہ یہ ہمارے یہاں نیز تمام محدثین جو مرسل کو قبول کرتے ہیں مقبول ہے اور یہ ہی مذہب جمہور ہے۔

یہاں ابن حزم ظاہری کی جھنجھناہٹ پر بھی کان دھرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے تو امام جدلی کی روایت کو ہی غیر معتمد قرار دیدیا، یہ ابن حزم جرح وتنقید میں دواندھوں یعنی سیلاب وآتشزدگی کی طرح ہے کہ اس نے تو امام ترمذی تک کو مجاہیل میں شمار کر ڈالا تھا۔

امام جدلی کی عظمت شان تو اس سے عیاں ہوجاتی ہے کہ علم حدیث کے دو عظیم امام احمد بن حنبل اور یحی بن معین ان کو ثقہ مانتے ہیں۔ پھر ابن حزم ان حضرات کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے، یہ بے چارہ تو اس سلسلہ میں اکیلا ہے کسی نے بھی اس جیسی بات نہ کہی۔ دیکھئے امام بخاری بھی جرح کررہے ہیں تو صرف یہ ہی کہ امام جدلی کا سماع ثابت نہیں، روایت جدلی پر ان

کی طرف سے کوئی تنقید منقول نہیں، اور امام ترمذی تو تصحیح فرما چکے، نیز تقریب التہذیب میں علامہ ابن حجر نے ان کو ثقہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض واختیار میں نص صریح ہے، ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم، کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کر دیتے، اصلا گنجائش نہ رکھتا تھا، کما لا یخفی۔

اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی، تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد واختیار حضور سید الانام ہیں، علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۹۲

## (۶۰) مسواک اور اختیار رسول

۳۰۲۹ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

۳۰۳۰ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

---

۳۰۲۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب السواك يوم الجمعة ، ۱/ ۱۲۲
الصحيح لمسلم ، باب السواك ، ۱/ ۱۲۸
السنن للنسائی ، باب الرخصة بالسواك بالعشی ، ۱/ ۳
السنن لا بن ماجه ، باب السواك ۱/ ۲۵
الموطا لمالك ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۱
المعجم الكبير للطبرانی ، ۵/ ۲۸۰ ☆ السنن للبيهقی ، ۱/ ۳۵
الصحيح لا بن حبان ، ۱۴۲ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۷/ ۱۹۶
المسند لا بی عوانه ، ۱/ ۱۹۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۱/ ۱۱۳
اتحاف السادة للزبيدی ، ۲/ ۳۴۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۱ /۱۶۴
۳۰۳۰۔ السنن للنسائی ، باب الرحمة فی السواك بالعشی ، ۱/ ۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۵۹ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۱/ ۱۶۳

تعالیٰ علیہ وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم عند کل صلوۃ بوضوء ،ومع کل وضوء بسواک ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

## ﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔تیسر وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔

اقول: امر دو قسم ہے۔

اول حتمی۔ جسکا حاصل ایجاب اوراس کی مخالفت معصیت۔

وذلک قولہ تعالیٰ :

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ

www.alahazratnetwork.org

ڈریں وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوم ندبی۔ جسکا حاصل ترغیب اوراس کے ترک میں وسعت۔

وذلک قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

WWW.NAFSEISLAM.COM

امرت بالسواک حتی خشیت ان یکتب علی ۔

مجھے مسواک کا حکم ملا یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرض ہو جائے۔

امر ندبی تو یہاں قطعا حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔امر حتمی بھی دو قسم ہے۔

اول ظنی۔ جسکا مفاد وجوب۔

دوم قطعی جسکا مقتضی فرضیت۔

ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ ہو یا من جہۃ الدلالت، ہمارے حق میں ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اس کی وضاحت فرمائی

اب واضح ہوگیا کہ ان ارشادات کریم کے قطعا یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت

پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض کردیتا، مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کی، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وللہ الحمد۔

**عن۔** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك مع کل وضوء۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کردیتا۔

۳۰۳۱ ـ **عن** ابی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تستاکوا فان السواك مطھرة للفم مرضاة للرب ،ما جاء نی جبرئیل الا او صانی بالسواك حتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی ،ولو لا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضته لھم ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کرو کہ مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے ،جبرئیل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی ، یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبرئیل مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض کردینگے، اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کردیتا۔

یہاں جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کردینے کی اسناد ہے۔

۳۰۳۲ ـ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواك عند کل صلوة کما فرضت علیھم الوضوء ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۳۰۳۱ـ السنن لا بن ماجه ، باب السواك ، ۱/ ۲۵
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۱۳
۳۰۳۲ـ المستدرك للحاکم ۱٤٦۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/ ۲۲۱

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا لحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضوان پر فرض کردیا ہے۔

یہاں وضوکو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا۔

۳۰۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک والطیب عند کل صلوۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوش بولگانا فرض کردوں۔

یہاں خوشبو کی بھی فرضیت زائد فرمادی۔

www.alahazratnetwork.org

۳۰۳۴ ۔**عن** عبدللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لا ان اشق علی امتی ان امرتھم ان یستاکوا بالاسحار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۳۵۔ **عن** زید بن خالد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ ، ولأ خرت العشاء الی ثلث اللیل ۔

---

۳۰۳۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۶۱۹۵، ۹/۱۱۶

۳۰۳۴۔

۳۰۳۵۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی السواک ۱/ ۵
السنن لا بی داؤد ، با ب السواک ، ۱/ ۷
السنن للنسائی ، باب الرخصہ بالسواک بالعشی ، ۱/ ۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۹۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی ۱/۳۵
الصحیح لا بن حبان ، ۱۴۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۵/ ۲۸۰

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹادوں۔

## (۶۱) گھوڑے اور غلام کی زکوۃ حضور نے معاف فرمادی

۳۰۳۶ ۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکرم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قد عفوت عن الخیل والرقیق ،فھا توا صدقة الرقة من کل اربعین درھما درھم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف کردی ،روپیوں کی زکوۃ دو، ہر چالیس درھم سے ایک درھم۔

## ﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سواری کے گھوڑوں ، خدمت کے غلاموں میں زکوۃ واجب نہ ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے۔ بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## (۶۲) اللہ ورسول نے زنا کو حرام فرمایا

۳۰۳۷ ۔ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاصحابه: ماتقولون فی الزنا ،قالوا: حرام حرمه اللہ ورسوله فھو حرام الی یوم القیامة ۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۰۳۶۔ الجامع للترمذی ، | باب ماجاء فی زکوة الذھب والفضة ، | | | | ۷۹/۱ |
| السنن لابی داؤد ، | باب فی زکوة السائمة ، | | | | ۲۲۱/۱ |
| المسند لاحمد بن حنبل ، | ۹۲/۱ | ☆ | الدر المنثور للسیوطی ، | | ۳۴۱/۱ |
| تاریخ بغداد للخطیب ، | ۲۹۱/۱۴ | ☆ | حلیة الاولیاء لابی نعیم ، | | ۱۸۶/۴ |
| ۳۰۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، | ۸/۶ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی ، | | ۴۹۴/۸ |
| مجمع الزوائد للھیثمی ، | ۱۶۸/۸ | ☆ | الدر المنثور للسیوطی ، | | ۱۵۹/۲ |

تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا: زنا کو کیا سمجھتے ہو؟ عرض کی: حرام ہے اسے اللہ ورسول نے حرام کردیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

## (۶۳) عورت اور یتیم کی حق تلفی حضور نے حرام فرمادی

۳۰۳۸۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: انی احرم عليكم حق الضعيفين اليتيم والمرأة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

## (۶۴) اللہ ورسول نے شراب وغیرہ کی بیع حرام فرمائی

۳۰۳۹۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عام الفتح يقول : ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والا صنام ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا: بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۶۵) ہر نشیلی چیز حضور نے حرام فرمائی

۳۰۴۰۔ عن ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لاتشرب مسكرا ،فانی حرمت كل مسكر ۔

---

۳۰۳۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/ ۶۳ ☆ السنن الكبرى ،للبيهقى ،
كنز العمال للمتقى، ۱۰۰۱، ۱/ ۱۹۸ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰۱۵

۳۰۳۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب بيع الميتة والا صنام، ۱/ ۲۹۸
الصحيح لمسلم، باب تحريم الخمر و الميتة، ۲/ ۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۱۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۶/ ۱۲

۳۰۴۰۔ السنن للنسائى، باب تفسير البتع والمزر ۲/ ۲۷۷
كنز العمال للمتقى، ۱۳۱۵۰، ۵/ ۳۴۳

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہرشی میں نے حرام کردی ہے۔

۳۰۴۱ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی فرضت علی امتی قرأة یس کل لیلة ،فمن داوم علی قرأتها کل لیلة ثم مات مات شهیدا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت پر یس شریف کی ہررات تلاوت فرض کی، جو ہمیشہ ہرشب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔

## ﴿۴۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند سعید ین موسی ہیں جو متھم بالکذب ہیں، لیکن محققین کے نزدیک یہ بات ثابت و محقق ہے کہ کسی حدیث کا موضوع ہونا محض کسی کذاب کے سند میں ہونے سے نہیں ہوجاتا چہ جائیکہ راوی صرف متھم بالکذب ہو جب تک دوسرے قرائن اس کی وضع کا فیصلہ نہ کریں، جیسے کسی حدیث کا نص قطعی اور اجماع قطعی کے مخالف ہونا، یا حسن سلیم اور وضع کرنے والے کے اقرار سے ثابت ہونا وغیرہا ذلک،

امام سخاوی نے فتح المغیث میں یہ ہی صراحت کی، اور ہم نے اپنی کتاب " منیر العین فی حکم تقبیل الابهما مین " میں اس کی مکمل تحقیق کی ۔علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع پر فضائل میں عمل کرنا جائز۔" الهاد الکاف فی حکم الضعاف" میں اسکا بیان پورے طور پر موجود ہے۔

اس حدیث اور اس فرضیت سے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جسکا جواب فتاوی فقیر العطایاہ النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتی میں مذکور، واللہ الهادی الی معالی الامور۔

الامن والعلی ۱۹۷

---

۳۰۴۱۔ الامالی للشجری ، ۱/ ۱۱۸ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/ ۲۷۹

المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۳۱ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۱/ ۴۷۱

## (۶۶) حضور کی حرام کردہ چیز اللہ کی حرام کردہ چیز کے مثل ہے

۳۰۴۲ ـ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الا انی اوتیت القرآن ومثله معه ، الا یوشك رجل شعبان علی اریکته یقول : علیکم بهذا القرآن ، فما وجد تم فیه من حلال فاحلوه ، وما وجد تم فیه من حرام فحرموه ، الا لایحل لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطة معاهد الا ان یستغنی عنها ،وان ماحرم رسول الله مثل ماحرم الله۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! مجھے قرآن کے ساتھ اسکا مثل ملا، یعنی حدیث، دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے یہی قرآن لئے رہو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو، جو اس میں حرام ہے حرام مانو۔ سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے، ہر کیلے والا درندہ حرام ہے اور ذمی کافر کا گرا پڑا مال بھی حرام جب تک وہ اس سے مستغنی نہ ہو۔ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اس کے مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

### ﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ حرام کی دو قسمیں فرمائیں، ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا۔ دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا۔ اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔

**اقول**: مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول اللہ کے فرض سے اشد واقوی ہے۔ الامن والعلی ۱۹۷

---

| | | |
|---|---|---|
| ۳۰۴۲ـ الجامع للترمذی ، | باب ماجاء فیمن روی حدثنا | ۲/ ۹۱ |
| السنن لا بی داؤد ، | باب فی لزوم السنة ، | ۲/ ۶۳۲ |
| السنن لا بن ماجه ، | باب اتباع سنة رسول الله ﷺ ، | ۱/ ۳ |

# (۶۷) حضور شارع وبانی دین اسلام ہیں

۳۰۴۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان جھیش ابن اویس النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورجالا من قبیلتہ اتوا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال :

الایا رسول اللہ انت مصدق فبورکت مھدیا وبورکت ھادیا
شرعت لنادین الحنیفۃ بعد ما عبدنا کامثال الحمیر طواغیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جہیش ابن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے، قصیدہ عرض کیا، ازاں جملہ یہ اشعار ہیں۔

یارسول اللہ! حضور تصدیق کیے گئے ہیں، حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک، اور خلق کو ہدایت فرمانے میں بھی مبارک، حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃً تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے۔

لہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

قداشتھر اطلاقہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،لانہ شرع الدین والاحکام ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ومعروف ہے، اس لئے کہ حضور نے دین متین واحکام دین کی شریعت نکالی۔

اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آ گیا، ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو

---

۳۰۴۳۔ الاصابۃ لا بن حجر، ۱/ ۲۶۵

جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امرونہی وقضاوامثالھا کی اسناد ہے۔

نوٹ۔ زیادت وضاحت کے لئے ہم ان میں سے کچھ نقل کررہے ہیں۔۱۲م

## (۶۸) حضور نے بہت چیزوں سے منع فرمایا اور بہت کا حکم دیا

۳۰۴۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نشرب فی آنیة الذھب والفضة وان ناکل فیھا ، وان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا، نیز ریشم ودیبا کا لباس پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع کیا۔۱۲م

۳۰۴۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المیاثرالحمر وعن القسی ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرد ریشم اور مصری ریشمی کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۴۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان وفد عبد القیس اتوا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فامرھم باربع ونھاھم عن اربع ، امرھم بالایمان باللہ عزوجل وحده ،قال : ھل تدرون ماالایمان باللہ وحده ؟ قال : اللہ ورسوله اعلم ،قال : شھادة ان لا اله الا اللہ وان محمد رسول اللہ ، واقام الصلوة ،

---

۳۰۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب افتراش الحریر، ۲/ ۸۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳۹۸ ☆ السنن لدارقطنی، ۴/ ۲۹۳
المسند لا بی حنیفة ، ۱۴۸ ☆
۳۰۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس القسی ، ۲/ ۸۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۱۰۰ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲۶۳
الحاوی للفتاوی ، ۱/ ۳۲ ☆
۳۰۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب تحریض النبی ﷺ وفد عبد القیس ،الخ ، ۱/ ۱۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۳/ ۲۴۳

وایتاء الزکوۃ ، وصوم رمضان ، وتعطوا الخمس من الغنم ونهاهم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وفد عبدالقیس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، توحید کا حکم دیا۔ پھر فرمایا، جانتے ہو توحید کیا ہے؟ بولے: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا توحید ہے، نماز کا حکم دیا زکوۃ کی ادائیگی اور رمضان کے روزوں کا حکم فرمایا۔ نیز فرمایا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرتے رہنا۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا: ٹھلیا، تونبی، لکڑی، کا کھکل کیا ہوا برتن اور تارکول کے پیالے سے (یہ چاروں برتن شراب کے لئے استعمال ہوتے تھے۔)

۳۰۴۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یباع الطعام اذا اشتراہ حتی یستوفیه ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلہ خرید کر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے منع فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۴۸ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابصر نخامة فی قبلة المسجد فحکها بحصاۃ ثم نهی ان یبزق الرجل بین یدیه او عن یمینه ،ولکن عن یسارہ او تحت قدمه الیسری ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ میں تھوک جما ہوا دیکھا تو اس کو کھرچ کر صاف فرمادیا، پھر سامنے اور داہنی جانب تھوکنے سے منع فرمایا، ہاں بائیں جانب اور بائیں قدم کے نیچے۔

---

۳۰۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ماذکر فی الاسواق، ۱/ ۲۸۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۲ ☆

۳۰۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البزاق عن یسارہ ۱/ ۵۹
المسند للحمیدی ، ۷۲۸ ☆

۳۰۴۹۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یبیع حاضر لباد ، ولا تناجشوا ولا یبیع الرجل علی بیع اخیه ، ولا یخطب علی خطبة اخیه ، ولا تسأل المرأة طلاق اختھا لتکفأ مافی انائھا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہری دیہاتی کے ہاتھ فروخت نہ کرے، آپس میں بولی کے ذریعہ چیزیں نہ خریدو۔ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، اور عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے کہ پھر خود اسکا حصہ حاصل کرلے۔

۳۰۵۰ ۔ **عن** ابی قتادة الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یجمع بین التمر والزھو ، والتمر و الزبیب ، ولینبذ کل واحد منھما علی حدة ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکی اوسرادھ پکی کھجوروں، نیز پکی کھجوروں اور منقی کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا، لہذا ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

۳۰۵۱ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نھی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دارالحرب میں قرآن کریم لیجانے سے منع فرمایا۔

---

۳۰۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یبیع علی بیع اخیه ۱/ ۲۸۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۶۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۷/ ۲۶۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/ ۷۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۰۳۰

۳۰۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من رأی ان لا یخلط البسر ، ۲/ ۸۳۸
شرح السنة للبغوی ، ۱۱ / ۳۵۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۶۷

۳۰۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب کراھیة السفر بالمصاحف الخ، ۱/ ۴۱۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۷ ☆ الکامل لابن عدی ، ۶/ ۲۱۲
السنن الکبری للبیھقی ، ۹/ ۱۰۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱۴/ ۱۵۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ۸/ ۳۲۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۶۸

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۵۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: عن الشرب من فی السقاء ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کومنع فرمایا۔**

۳۰۵۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان يصلی الرجل مختصرا ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔**

۳۰۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان يقيم اخاه من مقعده ويجلس فيه ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو کسی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے۔**

www.alahazratnetwork.org

۳۰۵۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان يلبس الرجل ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران یا ورس گھاس کے رنگے ہوئے کپڑے استعمال**

---

۳۰۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری باب الشرب من فم السقاء، ۸۴۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ۲۹۳/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷٦/۱۱
الصحيح لا بن خزيمة، ۵۲۵۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۸۰۵/۱۱
المصنف لابن ابی شيبة، ۲۰/٦ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۷٦/٤

۳۰۵۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الخصر فی الصلوة،
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۹/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۳٦٤/۱
المصنف لا بن ابی شيبة، ٤۸/۲ ☆

۳۰۵٤۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لا يقيم الرجل اخاه يوم الجمعة، ۱۲٤/۱
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲۲۲ ☆

۳۰۵۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب النعال السبية وغيرها، ۸۷۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ٦٦/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۵۰/۵

کرے۔

۳۰۵۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشتمال الصماء، وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد لیس عن فرجہ منہ شیٔ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پورے طور کپڑے میں لپٹنے اور اس طرح کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا کہ شرمگاہ کھلی رہ جائے۔

۳۰۵۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التلقی ،وان یبتاع المہاجر للاعرا بی، وان تشترط المرأۃ طلاق اختہا،وان یستام الرجل علی سوم اخیہ، ونہی عن النجش،وعن النضریۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔شہر کے باہر ہی چیزوں کو خرید لیا جائے اور بازار نہ پہونچنے دیا جائے۔شہری دیہاتیوں سے خرید وفروخت کریں، عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط پر نکاح کرے ،کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرلے ۔دلالی کرنے ،اور اور جانوروں کو فروخت کرنے کے لئے تھنوں میں دودھ چھوڑے رکھنے سے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الشغار ،والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ

---

۳۰۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مایستر من العورۃ ، ۱/ ۵۳
المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۲۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۲/ ۲۲٤
۳۰۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشروط فی الطلاق، ۱/ ۳۷٦
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۵/۳۱۷
تاریخ بغداد للخطیب ، ۵/۷۲ ☆ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ٦/۳۹۹
۳۰۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشغار ، ۲/ ۷٦٦
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ٦/ ۳۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳٤٦ ☆ السنن الکبری ،للبیہقی ، ۷/ ۲۰۰
مسند الحبیب بن الربیع، ۲/ ۳۰ ☆

الآخر ابنته لیس بینهما صداق ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار کا مطلب یہ کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا نکاح یونہی کردے اور دونوں کے لئے کوئی مہر متعین نہ کیا جائے کہ یہ بدلہ ہی مہر قرار پائے۔

۳۰۵۹ ۔ **عن** امیر المؤ منین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المتعة عام خیبر ولحوم الحمر الانسیة ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے سال متعہ حرام فرمادیا اور پالتو گدھوں کا گوشت بھی حرام کردیا۔

www.alahazratnetwork.org

۳۰۶۰ ۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذة والمزابنة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے محاقلہ یعنی ایک معین مقدار میں غلہ مالک زمین کو دیکر کاشت کرنے سے منع فرمایا۔ مخاضرہ یعنی زمین کی پیداوار کے ثلث یا ربع کو زمین کے کرایہ میں دینے سے منع فرمایا، مزابنہ یعنی درخت میں لگے پھل معین پیمانے میں بیچنا، ملامسہ یعنی چھونے کہ بیع کی صرف چھوکر بیع کرنا شرط ہوا لٹنے پلٹنے کا اختیار نہ ہو۔ منابذہ یعنی ایک دوسرے کی جانب پھینک دینے سے اس چیز کی بیع ہوجائے اور

---

۳۰۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۲/ ۸۲۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۴۰۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۳
التمهید لا حمد بن عبد البر ، ۱۰/ ۱۰۴ ☆ السنن للدارقطنی، ۳/ ۲۵۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱۰، المسند للحمیدی، ۶۰۵

۳۰۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع المخاضرة ، ۱/ ۲۹۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۹۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲/ ۵۷
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۷/ ۳۳۴ ☆ السنن للدارقطنی، ۳/ ۳۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۴۲ ☆ شرح معانی الآثار ، ۴/ ۲۹

دیکھنے کا کوئی موقع نہ ملے۔

۳۰۶۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا،نھی البائع والمبتاع ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع درختوں پر ناجائز فرمائی اس سے پہلے کہ وہ پھل نفع کے قابل ہوں۔ بائع اور مشتری دونوں کو اس سے منع فرمایا۔

۳۰۶۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الذھب بالورق دینا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی چاندی کے عوض ادھار بیع سے منع فرمایا۔

۳۰۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الثمر حتی یصلح،ونھی عن الورق بالذھب نساء بنا جز ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل کی بیع قابل نفع سے پہلے ناجائز فرمائی، اور چاندی کی سونے کے عوض ادھار بیع بھی منع فرمائی۔

۳۰۶۴ ۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی النبی صلی

---

۳۰۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحھا ، ۱/ ۲۹۲
السنن لابی داؤد
التمھید لابن عبد البر ، ۲/ ۱۹۱ ☆ مسند الربیع بن حبیب ، ۲/ ۴۱

۳۰۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع الورق بالذھب نسیئۃ ، ۱/ ۲۹۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/ ۲۰ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۶/ ۲۸۵

۳۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب السلم فی النخل ، ۱/ ۲۹۹
المسند للحمیدی ، ۶۲۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲۳

۳۰۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب السلم فی النخل ، ۱/ ۲۹۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۱۶۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۱۳۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۶/ ۲۴
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۴/ ۳۸۶ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

الله تعالىٰ عليه وسلم عن بيع النخل حتى يأكل او يؤكل وحتى يوزن ،قلت : وما يؤزن؟ قال رجل عنده : حتى يحرز ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع قابل نفع سے پہلے ممنوع فرمائی، اور جب تک اس لائق نہ ہو کہ اس کو محفوظ کیا جاسکے۔

۳۰۶۵ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن بيع الولاء وعن هبته ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۶٦ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة ۔ وكان بيعا يتبايعه اهل الجاهلية ، كان الرجل يتباع الجزور الى ان تنتج الناقة ،ثم تنتج التى فى بطنها ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا، یہ ایک طرح کی تجارت تھی جو دور جاہلیت میں رائج تھی ،یعنی ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خرید تا کہ اس کی قیمت اس وقت دیگا جب وہ بچہ جنے گی اور اس بچہ کے بھی بچہ ہو۔

۳۰٦۷ ۔ **عن** ابى جحيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه

---

۳۰٦۵۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اثم من تبرأ من مواليه ، ۲/ ۹۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۹ ☆ السنن الكبرى ، للبيهقى ، ۱۰/ ۹۲
التمهيد لا بن عبد البر ، ۳/ ۷۳ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۱۱/ ٤۱۸
المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۲/ ٤٤۸ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم ، ۷/ ۳۳۱

۳۰٦٦۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب بيع الغرر وحبل الحبله ، ۱/ ۲۸۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ٥٦ ☆ شرح السنة ، للبغوى ، ۸/ ۱۸٦
المسند للحميدى ، ٦۸۹ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم ٦/ ۳٥۲
تاريخ بغداد للخطيب ، ۱٤/ ۱۳۲ ☆

۳۰٦۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الواشمة ، ۲/ ۸۸۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۳۰۸ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ٦/ ۲٦۹

وسلم نهى عن ثمن الدم ،وثمن الكلب ،واكل الربا ،وموكله ، والواشمة، والمستوشمة ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت سے منع فرمایا، سود کھانا، کھلانا، بدن گودنا اور گدوانا سب حرام فرمایا۔

۳۰۶۸ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ثمن الكلب ، وحلوان الكاهن ، ومهر البغى ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت کاہن کی اجرت اور زنا کی خرچی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۶۹ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن خاتم الذهب ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۷۰۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر ،وعن الصماء ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مهر البغى والنكاح الفاسد، ۸۰۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۲/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۸/۶
المستدرك للحاكم ، ۳۳/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۳۹۸/۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۸۷/۴ ☆ المسند للعقيلى ، ۹۴/۴
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۶۵/۱۷ ☆

۳۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب خواتيم الذهب، ۸۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶۸/۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳۰۵/۸
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۱۶۱/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۳۱۹/۶
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ۲۰۰/۱ ☆

۳۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صوم يوم الفطر ، ۲۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶/۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۱۰۴/۳

علیہ وسلم نے عید الفطر اور ایام نحر کے روزوں سے ممانعت فرمائی۔ اور کپڑوں میں لپٹنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : وجدت امرأۃ مقتولۃ فی بعض مغازی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے کسی معرکۂ جہاد غزوۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عورت کو مقتول پایا تو حضور نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت فرمادی۔

۳۰۷۲ ۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن کراء الارض ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۷۳ ۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : توفی ابن لام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنها ، فلما کان الیوم الثالث دعت بصفرۃ فتمسحت بہ وقالت : نھینا ان نحد اکثر من ثلاث الابزوج ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ کے کسی بچہ کا انتقال ہوا، تیسرے دن آپ نے خوشبو منگا کر اپنے بدن پر لگائی اور بولیں: ہمیں شوہروں

---

۳۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قتل النساء فی الحرب ، ۱/ ۴۲۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۳۱۵
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۵/ ۳۱۰ ☆ الدر المنثور ، للسیوطی ، ۱/ ۲۰۵
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۲۲۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۳۸۳
الکامل لا بن عدی ، ۳/ ۹۵۴ ☆

۳۰۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا استاجر ارضا فمات احداھما ، ۱/ ۳۰۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۳/ ۲۸۴
السنن للدارقطنی ، ۳/ ۳۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۶/ ۱۳۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۵/ ۱۴۲ ☆

۳۰۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب احداد المرأۃ علی غیر زوجها ، ۱/ ۱۷۰

کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روکا گیا ہے۔

۳۰۷۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مدعی علیہ پر قسم ہے۔

۳۰۷۵ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قضی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل مالم یقسم ،فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم زمین میں شفعہ کا حکم فرمایا۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے پھیر دیئے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہا۔

www.alahazratnetwork.org

۳۰۷۶ ۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ ،عبدا وولیدۃ ، فقال الذی قضی علیہ : کیف اعزم مالا اکل ولا شرب ولا نطق ولا استھل ، ومثل ذلک بطل ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما ھذا من اخوان الکھان ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جسکو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا، کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے، جس شخص کو یہ دیت دینا تھی اس نے کہا: میں اس بچہ کی دیت کس طرح دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی، نہ رویا، یہ تو ایسی بات تھی کہ آئی گئی

---

۳۰۷۴ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا اختلف الراھن والمرتھن ، ۱/ ۳۴۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۱۹۱ ☆

۳۰۷۵ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشفعۃ فیما لم یقسم ، ۱/ ۳۰۰
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/ ۱۲۱ ☆ التمھید لا بن عبد البر ، ۷/ ۳۶

۳۰۷۶ ۔ الجامع الصیح للبخاری ، باب الکھانۃ ، ۲/ ۸۵۷
التمھید لا بن عبد البر ، ۷/ ۱۱۱ ☆

ہوگئی، اس پر حضور نے فرمایا: یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

۳۰۷۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فیمن زنی ولم یحصن بنفی عام وباقامۃ الحد علیہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی شخص کو ایک سال شہر بدر کرنے اور حد جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

۳۰۷۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصحابہ ان یجعلوھا عمرۃ ویطوفوا، ثم یقصروا ویحلوا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو عمرہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: طواف کرکے بال کٹوادو اور احرام کھولدو۔

www.alahazratnetwork.org

۳۰۷۹۔ **عن** ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر ازواجہ ان یحللن عام حجۃ الوداع فقلت: فمایمنعک؟ فقال: لبدت رأسی وقلدت ھدی، فلست احل حتی انحر ھدیی۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولدینے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کی: حضور آپ کیوں نہیں کھولتے؟ فرمایا: میں نے احرام باندھ لیا اور قربانی کا جانور متعین کرلیا ہے لہذا قربانی کے پہلے احرام نہیں کھولوں گا۔

---

۳۰۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکران یجلد ان وینفیان، ۲/ ۱۰۱۰

۳۰۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل المعتمر، ۱/ ۲۴۱

السنن لابی داؤد باب افراد الحج،

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۷۸۵

۳۰۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری باب حجۃ الوداع، ۲/ ۶۳۱

المسند لاحمد بن حنبل ۶/ ۲۸۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۱۰۵

البدایہ والنہایۃ لابن کثیرۃ، ۵/ ۱۳۸ ☆

۳۰۸۰ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر الناس ان یکون آخر عهدهم بالبیت ،الا انه خفف عن الحائض ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ آخر میں طواف وداع ضرور کریں لیکن حائضہ عورتوں کو معاف ہے۔

۳۰۸۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بزکاة الفطرصاعا من تمر اوصاعا من شعیر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور اور ایک صاع جو متعین فرمائے۔

۳۰۸۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بزکاة الفطر قبل خروج الناس الی الصلوة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے پہلے فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۸۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : فرض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقة الفطر او قال : رمضان علی الذکر والانثی والحر

---

۳۰۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب طواف الوداع ، ۱/ ۲۳۶
الصحیح لمسلم، کتاب الحج،
الصیح لا بن خزیمة ۲۹۹۹ ☆ المسند للحمیدی ، ۵۰۲

۳۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صدقة الفطرصاعا من تمر ، ۱/ ۲۰٤
المستدرك للحاکم ۲/ ۲۸۳ ☆ المعجم الکبیر لطبرانی ، ۱۰/۳٦٤

۳۰۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصدقة قبل العید ، ۱/ ۲۰٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ٦۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷٦۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ٤٦ ☆ المسند للعقیلی ، ۳/ ۱۷۳

۳۰۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صدقة الفطر علی الحرو المملوك ، ۱/۲۰۵
السنن للنسائی ، ☆
شرح السنة للبغوی ، ٦/ ۷٦ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ٤/۱۳٦

والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعير ،فعدل الناس به نصف صاع من بر ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر واجب فرمایا، یا فرمایا: کہ رمضان کا صدقہ، مرد عورت، آزاد وغلام سب کی جانب سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، لوگوں نے بعد میں اس کی مقدار نصف صاع سے معین کی۔

۳۰۸۴ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الكلاب ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۳۰۸۵ ـ **عن** ام شريك رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الوزغ وقال : كان ينفخ على ابراهيم عليه الصلوة والسلام ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ وچھپکلی کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: یہ آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آگ بھڑکانے کو پھونک مارتا تھا۔

۳۰۸۶ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : رخص النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرقية من كل ذى حمة ـ

---

۳۰۸۴ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا وقع الذباب فى شراب احد كم الخ ۱/۴۶۷
الصحيح لمسلم، كتاب المساقاة ، ۴۳
السنن للنسائى ، باب المياه ،☆
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱/۲۴۲
۳۰۸۵ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول الله تعالىٰ واتخذ الله ابراهيم خليلا ، ۱/ ۴۷۳
الصحيح لمسلم، كتاب السلام ،
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۳۹۰
شرح السنة للبغوى ، ۱۲/ ۱۹۷ ☆
۳۰۸۶ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب رقية الحية والعقرب ، ۲/ ۸۵۴
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۵/ ۱۱۱ ☆

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۰۸۷۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تباع العرایا بخرصھا ثمرا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت دی کہ درخت کے پھل اندازہ سے چھوہاروں کے عوض بیچ دے۔

۳۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر، ورخص فی لحوم الخیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للحائض ان تنفر اذا حاضت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو بغیر طواف وداع حج سے واپسی کی رخصت عطا فرمادی۔

۳۰۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

---

۳۰۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل یکون لہ ممر، ۱/ ۳۲۰
التمھید لابن عبد البر، ۲/ ۳۳۱

۳۰۸۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الخیل، ۲/ ۸۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ۱۲۵
المستدرک للحاکم، ۲/ ۱۳۷ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۵۶
المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۸۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۶۸

۳۰۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المرأۃ تحیض بعد الافاضۃ، ۱/ ۴۷

۳۰۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تباشر المرأۃ المرأۃ الخ، ۲/ ۷۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۳۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی،

الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کی بے ستری نہ دیکھے کہ پھر شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا وہ اس عورت کو علانیہ دیکھ رہا ہے۔

۳۰۹۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم والظن ،فان الظن اکذب الحدیث ،ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ، وکونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمان سے بچو کہ یہ بسا اوقات سب سے جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے، کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض وعناد نہ رکھو، کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

www.alahazratnetwork.org

۳۰۹۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولاغروبها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت اپنی نمازیں اٹکل سے نہ پڑھو۔

۳۰۹۳ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما رجل واقف

---

۳۰۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب تعلیم الفرائض ، ۲/ ۹۹۵
الصحیح لمسم، کتاب البر و الصلة ، ۲۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۸۵
الامالی للشجری ، ۲/ ۱٤٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ۲۱٤
شرح السنة للبغوی ، ۱۳ / ۱۰۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥/۳۷٥

۳۰۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصلوة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ۱/ ۸۲
الصحیح لمسلم کتاب صلاة المسافرین ٥۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۲۷٥
الصحیح لا بن خزیمة ، ۱۲۷۳ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ٥/ ۲۰۲
المسند للحمیدی ، ٦٦٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲/ ٥۸

۳۰۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الکفن فی ثوبین ۱/ ۱٦۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۲٤ ☆ المسند للحمیدی ، ٤٦٦

بعرفة اذوقع عن راحلته فوقصته ،او قال : فاوقصته ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اغسلوا بماء وسدر ، وکفنوه بثوبین ، ولا تحبطوا رأسه ،ولا تخمروا رأسه ،فانه یبعث یوم القیامة ملبیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات میں وقوف کے درمیان ایک شخص اپنی سواری سے گرا تو سواری نے اسے کچل ڈالا اور وہ ہلاک ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیری کے پتوں سے جوش دیکر پانی سے نہلاؤ، اسے دو کپڑوں میں کفن دو، نہ تو اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھیگا۔

۳۰۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال :ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الامع ذی محرم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ عورت تین رات کا سفر بغیر ذی رحم محرم نہ کرے۔

www.alahazratnetwork.org

۳۰۹۵۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : لاتصوم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ بغیر اجازت شوہر نہ رکھے۔

۳۰۹۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی

---

۳۰۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فی یقصر الصلوة ، ۱/ ۱۴۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۵ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۲/ ۳۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۲۱۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/ ۸۲
۳۰۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا، ۲/ ۷۸۲
الجامع الصحیح للترمذی ، ۷۸۲ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۶/ ۲۰۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۵۲ ☆ الا مالی للشجری ، ۱/ ۱۷۸
۳۰۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ۱/ ۲۵۵
الصحیح لمسلم ، ، کتاب الصیام، ۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۶۳ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال : لاتصوموا حتی تروا الھلال ،ولا تفطروا حتی تروہ ،فان غم علیکم فاقدروا لہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رمضان کا تذکرہ ہوا، فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اور افطار بھی نہ کرو جب تک چاند کی رویت کا ثبوت نہ ہو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو پورے تیس دن شمار کرو۔

۳۰۹۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتعذبوا بعذاب اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے عذاب کی طرح لوگوں کو سزائیں نہ دو۔

۳۰۹۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لایبیع بعضکم علی بیع بعض ،ولا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الی السوق ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے، اور سامان تجارت کو شہر کے باہر ہی نہ روک لو جب تک کہ وہ بازار نہ آجائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۰۹۹ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۳۰۹۷ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعذب بعذاب اللہ ۱/ ۴۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۷ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳/ ۵۳۹
نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/ ۴۰۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۵/ ۳۹۰
السنن للدارقطنی ، ۳/ ۱۰۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۳/ ۱۳۳

۳۰۹۸ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب النھی عن تلقی الرکبان ۱/ ۲۸۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۶۳ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۲۵۵
السنن الکبری للبیھقی، ۵/ ۳۴۵ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی، ۴/ ۳۷۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۳ ☆

۳۰۹۹ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الابرضاھما، ۲/ ۷۷۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۱۲۲
فتح الباری للعسقلانی، ۹/ ۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۵۷

وسلم : لاتنکح الایم حتی تستامر ، ولا تنکح البکر حتی تستاذن ،قالوا : یارسول الله ! و کیف اذنها ؟ قال : ان تسکت ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیوہ سے بغیر صریح اجازت لئے اسکا نکاح نہ کیا جائے ،اور دوشیزہ کا بغیر اذن ،عرض کی : یارسول اللہ! اذن کس طرح ہوگا ،فرمایا: اگر وہ خاموش ہوجائے تو یہ بھی اذن ہے۔

۳۱۰۰ ـ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاغلوطات ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل مبہمہ بیان کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاخصاء ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے سے منع فرمایا۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۰۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اَلْاِقْرَانِ اُن یستاذن الرجل اخاه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشترکہ کھجوروں کو ساتھی کی اجازت کے بغیر کھانے سے منع فرمایا۔

---

۳۱۰۰ـ السنن لابی داؤد ، باب التوقی فی الفتیا ، ۲/ ۵۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۷
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۹/ ۳۸۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/ ۲۶۳
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۷/ ۴۳۷ ☆
۳۱۰۱ـ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۸ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
۳۱۰۲ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا اذن انسان لآخر شیئا جائز ، ۱/ ۲۳۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۴۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸/ ۱۱۸

۳۱۰۳ ۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاقعاد والتورك فی الصلوة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰٤ ۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التبتل ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے بالکل کنارہ کشی اور عورتوں سے شادی نہ کرنے کو منع فرمایا۔

۳۱۰٥ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التبقر فی الاهل والمال ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال ودولت میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

www.alahazratnetwork.org

۳۱۰٦۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی

فیض اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۱۰۳۔ المستدرك للحاکم، ۱/ ۲۷۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۳۳
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱٦۷۰، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٥۷
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۱۲۰ ☆

۳۱۰٤۔ الجامع الصحیح للترمذی ، باب ما جاء فی النهی عن القتیل ، ۱/ ۱۲۸
السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن التبتل ، ۱/ ۱۳۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷٥ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ٤/ ۱۲۸
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۳۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٥۸

۳۱۰٥۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٥۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ٤۳۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۲ ☆

۳۱۰٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن الترجل الا غبا ، ۱/ ۲۰۸
السنن لا بی داؤد ، کتاب الترجل ، ۲/ ٥۷۳
السنن للنسائی، باب الترجل غباً ، ۲/ ۲۳٥
التمهید لا بن عبد البر، ٥/ ٥۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٥۰۱
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٦/ ۲۷۹ ☆ المسند لعقیلی ، ٤/ ۱۳۷
المصنف لا بن ابی شیبة ۸/ ۳۹۲ ☆ الکامل لا بن عدی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۷۔ **عن** الحسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الجداد باللیل والحصاد باللیل ۔

حضرت امام حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راتوں کو کھجور توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الجلالة ان یرکب علیها او یشرب من البانها وان یوکل لحمها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پلیدی کھانے والے جانوروں پر سواری کرنے، ان کا دودھ پینے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

۳۱۰۹ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الحبوة یوم الجمعة والامام یخطب ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت لوگوں کی گردن پھلانگنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نهی

---

۳۱۰۷۔ السنن الکبری للبیهقی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۸۔ السنن لابی داؤد باب الشرب من فی السقاء ، ۲/ ۵۲۳
المستدرك للحاکم ، ۲/ ۳۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸/ ۱۴۷
السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۳۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳۰۴
الکامل لابن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۹۔ السنن لابی داؤد باب الاحتباء یوم الجمعة ، ۱/ ۱۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۴۳۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۷۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸ ☆

۳۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۶/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الحکرة بالبلد ،وعن التلقی ،وعن السوم قبل طلوع الشمس ،وعن ذبح قنی الغنم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا: غلہ کو اس وقت تک روکنا کہ بازار میں کمیاب ہو کہ گراں قیمت ہو جائے۔ غلہ شہر سے باہر ہی بازار آنے سے قبل خرید لیا جائے۔ طلوع آفتاب اسے قبل ہی بیع کر لی جائے۔ اور دودھ دینے والی بکری کو ذبح کیا جائے۔

۳۱۱۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الدواء الخبیث ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہر قاتل کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۱۱۲۔ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرکوب علی جلود النمار ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۱۳ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن السدل فی الصلوة ، وان یغطی الرجل فاه ۔

---

۳۱۱۱۔ الجامع للترمذی، باب من قتل نفسه بسم و غیره ۲/ ۲۵
السنن لا بن ماجه ، با ب النهی عن الدواء الخبیث ۱/ ۲۴۷
السنن لا بی داؤد ، باب فی الا دویة المکروهة ، ۲/ ۵۴۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/ ۴۱۰
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰ / ۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲۶۴
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۸ / ۳۷۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸
۳۱۱۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۸
۳۱۱۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة السدل فی الصلوة ، ۱/ ۵۰
السنن لا بی داؤد ، باب السدل فی الصلوة ، ۱/ ۹۴
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۹۵ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۲/ ۲۵۹
الکامل لا بن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل اور ڈھاٹا لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن السوم قبل طلوع الشمس ،وعن ذبح ذوات الدر ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے قبل سے خرید وفروخت سے منع فرمایا، اور دودھ دیتے جانوروں کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الشرب قائما ، والاکل قائما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

۳۱۱۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الشراء والبیع فی المسجد وان ینشد فیه ضالة ، وان ینشد فیه شعر ،ونهی عن التحلق قبل الصلوة یوم الجمعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا، نیز مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے سے اور شعر گوئی سے، اور نماز جمعہ سے پہلے جمعہ کے دن حلقہ بندی سے بھی ممانعت فرمائی۔

---

۳۱۱۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب الصوم، ۱/ ۱۵۹
الکامل لا بن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹
۳۱۱۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن الشرب قائما ، ۲/ ۱۰
السنن لا بن ماجه ، باب الشرب قائما، ۲/ ۲۴۴
المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۱۸۲ ☆ الکامل لا بن عدی،
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۷ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۱۸
۳۱۱۶۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۲/ ۴۱۹ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹

۳۱۱۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۸ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة فی الحمام ، وعن السلام علی بادی العورة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اور ننگے شخص کو سلام کرنے سے بھی ممانعت فرمائی۔

۳۱۱۹ ۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الضحك من الفرطة

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۲۰۔ **عن** عبد الواحد بن معاویة بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الطعام الحار حتی یبرد ۔

حضرت عبدالواحد بن معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا جب تک ٹھنڈا نہ ہو۔

۳۱۲۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله

---

۳۱۱۷۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱۴/ ۲۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۹
۳۱۱۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹ ☆
۳۱۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹ ☆
۳۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹ ☆
۳۱۲۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۰۹ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۳۲
التمهید لا بن عبد البر ، ۱/ ۳۹۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۰
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۲۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی الطعام والشراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی السجود ، وعن النفخ فی الشراب ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے میں جاتے وقت زمین پر پھونک مارنے اور پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۳۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوسم فی الوجہ ،والضرب فی الوجہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے پر بھسمہ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوشم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۵ ۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاجابۃ طعام الفاسقین ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدکاروں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

---

۳۱۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۰

۳۱۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم والوسم الخ ، ۱/ ۲۰۴

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳۷۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/ ۲۵۵

الصحیح لا بن خزیمة، ۲۵۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۰۹

۳۱۲۴۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۱

۳۱۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۱

۳۱۲۶ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اکل الھرۃ ، وعن اکل ثمنھا ۔

*حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع فرمایا۔*

۳۱۲۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اکل المجثمۃ وھی التی تصبر با النبل ۔

*حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے پرندہ اور خرگوش کے گوشت کھانے سے منع فرمایا جسکو باندھ کر ماڈالا جائے۔*

۳۱۲۸ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لایعلم مکیلھا بالکیل المسمی من التمر ۔

www.alahazratnetwork.org

*حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے اس ڈھیر کوفروخت کرنے سے منع فرمایا جسکا ناپ معلوم نہ ہو*

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الکالی بالکالی ۔

*حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ*

---

۳۱۲۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ ثمن الکلب والنور ، ۱/ ۱۵۳
السنن الکبری للبیھقی، ۶/ ۱۱ ☆ العلل المتناھیۃ لا بن الجوزی ،۲/ ۱۰۶
السنن للدارقطنی ، ۳/ ۲۹۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۵۲
المستدرک للحاکم، ۲/ ۳٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦۱
۳۱۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ اکل المصبورۃ ، ۱/ ۱۷۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦۱ ☆
۳۱۲۸۔ السنن للنسائی، باب بیع الصبرۃ من التمر ، ۲/ ۱۹۱
المستدرک للحاکم ، ۲/ ۳۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۵/ ۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦۲ ☆
۳۱۲۹۔ السنن للدارقطنی ، ۳/ ۷۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۲ ☆

وسلم نے ادھار کی ہوئی چیز کو پھر ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۰ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع حبل الحبلة ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی بیع منع فرمایا۔

۳۱۳۱ـ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الشاة باللحم ـ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کو گوشت کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۲ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع المضامین والملاقیح وحبل الحبلة ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں بچوں اور پھر ان کے ہونے والوں بچوں کی بیع سے منع فرمایا۔اور جانور مادہ کی اس طرح بیع کہ اس کی قیمت جب دیگا جب کہ وہ بچہ جنے اور پھر اس بچہ کا بچہ ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۳۳ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن جلد الحد فی المساجد ـ

---

۳۱۳۰ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن بیع حبل الحبلة ، ۱/ ۱۴۷
السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن شراء مافی بطون الانعام، ۱/ ۱۵۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۵۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۸/ ۱۷۶
المسند للحمیدی ، ۶۸۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۶/ ۲۵۲
تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/ ۱۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵/ ۵۶۲
۳۱۳۱ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۲ ☆
۳۱۳۲ـ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۱۰۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۲۳۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۳ ☆
۳۱۳۳ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۳ ☆

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں حدیں جاری کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن حلق القفا الاعند الحجامة ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گدی کے بال مونڈنے سے منع فرمایا مگر پچھنا لگوانے کے لئے۔

۳۱۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن ذبیحة نصاری العرب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ ناجائز فرمایا۔

۳۱۳۶ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن ذبیحة المجوسی وصید کلبه وطائره ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبد اللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندہ کے شکار کو ناجائز فرمادیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۳۷ ۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن شریطة الشیطان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کا ذبیحہ یعنی اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس کو ذبح کرتے وقت ادھورا چھوڑ دیا جائے اور وہ مرجائے۔

---

۳۱۳۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۶۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ☆

۳۱۳۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۲۱۷ ☆ الکامل لا بن عدی، الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۳ ☆

۳۱۳۶۔ السنن للدارقطنی، ۴/۲۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۳

۳۱۳۷۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/۲۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۴۲

۳۱۳۸ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صیام رجب کله ۔

*حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجب کے پورے ماہ روزے رکھنے سے منع فرمایا۔*

۳۱۳۹۔ **عن** ابی ریحانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن عشر ،الوشر ، الوشم ،والنتف ،ومکامعة الرجل الرجل بغیر شعار ،ومکامعة المرأة المرأة بغیر شعار ،وان یجعل الرجل فیه اسفل ثیابه حریرا مثل الا عاجم ،وان یجعل علی منکبیه حریرا مثل الاعاجم ،وعن النهبی ، ورکوب النمار ولبس الخاتم الالذی سلطان ۔

*حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا۔ دانتوں کو ریتنا اور بناؤ سنگار کے لئے تیز کرنا۔ بدن گودنا، سفید بال اکھیڑنا، دو مردوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، دو عورتوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، عجمیوں کی طرح نیچے کا کپڑا ریشم کا پہننا، عجمیوں کی طرح مونڈھوں پر ریشم کا کپڑا ڈالنا، لوٹ مار کرنا، چیتے کی کھال پر بیٹھنا، انگوٹھی کا استعمال مگر حاکم وسلطان کے لئے۔*

۳۱۴۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قتل اربع من الدواب ،النملة والنحلة ، والهد هد ،والصرد ۔

*حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی*

---

۳۱۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦٤

۳۱۳۹۔ السنن للنسائی ، باب النتف ۲/ ۲۳۷ ☆
السنن لا بی داؤد ، باب من کره لبس الحریر ۲/ ۵٦۱
السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۲۷۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ٤/ ۱۳٤
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦٤ ☆

۳۱۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی قتل الذر ، ۲/ ۷۱٤
السنن لا بن ماجه ، باب ما ینهی عن قتله ، ۲/ ۲۳۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۳۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۹/ ۱۲۰
الدر المنثور ، للسیوطی ، ٤/ ۱۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/ ۵٦٤
شرح السنة للبغوی ، ۱۱/ ۲٤۱ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی ، ۹/ ۳۱۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔

۳۱٤۱ ۔ **عن** عبد الرحمن بن معاویة المرادی رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قتل الخطاطیف ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن معاویہ مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاطیف پرندے کو جو ابابیل کے مانند ہوتا ہے مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱٤۲ ۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن کسب الامة حتی یعلم من این هو ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندی کی کمائی سے منع فرمایا جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے کر کے لائی۔

۳۱٤۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن نتف الشیب ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱٤٤ ۔ **عن** عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ

---

۳۱٤۱ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۵ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۱/ ۱۸۹

۳۱٤۲ ۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ٤۲ ☆ السنن الکبری، للبیهقی، ٦/ ۱۲۷
المصنف لا بن ابی شیبة، ۷/ ۳۵ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ۷/ ۱۰۱
کنز العمال، للمتقی، ۹٤۲۱، ٤/ ٤۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۵

۳۱٤۳ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن نتف الشیب ۲/ ۱۰۵
السنن للنسائی، باب النهی عن نتف الشیب ۲/ ۱۲۵
السنن لا بن ماجه، باب نتف الشیب، ۲/ ۲٦٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰٦ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۸/ ٤۸۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۵ ☆

۳۱٤٤ ۔ السنن لا بی داؤد، باب صلوة من لا یقیم صلبه فی الرکوع، ۱/ ۱۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ٤۷۷ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۲۲۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۱۱۸ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد ٤/ ۸۷

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن نقرۃ الغراب ،وافتراش السبع ،وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارنے اور درندے کی طرح چارزانو بیٹھنے اور مسجد میں ایک جگہ اپنے لئے خاص کرنے سے منع فرمایا کہ جس طرح اونٹ اپنی ایک جگہ بیٹھنے کی بنالیتا ہے۔

۳۱۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یتباهی الناس فی المساجد ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں فخر وریاء سے منع فرمایا۔

۳۱۴۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یقعد الرجل بین الظل والشمس ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آدھا سائے میں بیٹھے اور آدھا دھوپ میں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۴۷ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع فرمایا۔

---

۳۱۴۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۵ ☆

۳۱۴٦۔ السنن لابن ماجه ، باب الجلوس بین الظل والشمس، ۲/ ۲٦۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۸/ ۴۹۱ ☆ الکامل لابن عدی ،
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦٦ ☆

۳۱۴۷۔ الجامع للترمذی ، باب النهی عن تعاطی السیف مسلولا، ۲/ ۳۹
السنن لابی داؤد ، باب فی النهی ان یتعاطی السیف مسلولا ، ۱/ ۳۴۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۳۰۰ ☆ المستدرك للحاکم ۴/ ۲۹۰
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/ ۲۲۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸/ ۳۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۸/ ۳۹۵ ☆

۳۱۴۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یقوم الامام فوق شئ والناس خلفه ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے نیچی جگہ پر ہوں۔

۳۱۴۹ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتخلی الرجل تحت شجرة مثمرة ، ونهی ان یتخلی علی ضفة نهر جار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل دار درخت کے نیچے رفع حاجت سے منع فرمایا، نیز جاری نہر کے کنارے بھی اس سے منع فرمایا۔

۳۱۵۰ ۔ **عن** عبد الله بن سرجس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یبال فی الجحر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجل حربا ،اوولیدا،اومرة ،اوالحکم، او اباالحکم ، او افلح ، او نجیحا ،او یسارا ،اونافعا ،اورباحا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان ناموں سے منع فرمایا، حرب، ولید، مرہ۔ حکم، ابوالحکم، افلح، نجیح، یسار، نافع، رباح۔

---

۳۱۴۸۔ السنن للدارقطنی ، ۲/ ۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۶

۳۱۴۹۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۴/ ۹۳ ☆ المسند للعقیلی ، ۳/ ۴۵۸
الکامل لابن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۶

۳۱۵۰۔ السنن لابی داؤد باب النهی عن البول فی الجحر ، ۱/ ۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۶ ☆

۳۱۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۸۹ ☆

۳۱۵۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یضحی لیلا ۔

**حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔**

۳۱۵۳ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا ،او یرحب بہم ۔

**حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے مصافحہ ،ان کی تعظیم کے پیش نظر کنیت سے پکارنا اور مرحبا کہنے سے منع فرمایا۔**

۳۱۵۴۔ **عن** علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرسلا قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تستر الجدر ۔

www.alahazratnetwork.org

**حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیواروں پر پردہ ڈالنے سے منع فرمایا۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۵۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : تراء ی الناس الہلال، فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی رأیتہ فصام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامر الناس بالصیام ۔

**حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے اور میں نے بھی ،تو حضور نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔**

۳۱۵۶ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت

---

۳۱۵۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸ ☆
۳۱۵۳۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ۹/۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۸
۳۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸ ☆
۳۱۵۵۔ المستدرک للحاکم ، ۱/ ۵۸۵ ☆
۳۱۵۶۔ کنز العمال للمتقی ،۲۷۵۸۷، ۹/ ۶۰۰ ☆

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المسح علی ظهر الخف ۔

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنے کا حکم فرماتے۔

۳۱۵۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بالوضوء عند کل صلوة طاهرا اوغیرطاهرا ،فلما شق ذلك علیہ امر بالسواك لکل صلوة ،فکان ابن عمر یری ان بہ قوة فکان لایدع الوضوء لکل صلوة ۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرنماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا خواہ پہلے سے باوضو ہو یا بے وضو۔لیکن جب لوگوں کے لئے اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو صرف مسواک کا حکم باقی رکھا،لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے لئے اس میں طاقت رکھتے تھے لہذا ہرنماز کے لئے وضوفرماتے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۵۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بزکاة الفطر ان نودی قبل خروج الناس الی الصلوه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے قبل فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۹ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزکاة الفطر بصاع من تمر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

---

۳۱۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۳۸ ☆

۳۱۵۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ٤٦ ☆ المسند للعقیلی، ۳/ ۱۷۳

۳۱۵۹۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳٦٤

۳۱۶۰ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الا صابع والصحفة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کھانے کے آخر میں انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۶۱ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل والبقر كل سبعة منافی بدنه ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں قربانی کے لئے سات لوگ شریک ہوں۔

۳۱۶۲ ۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نعجل الافطار ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں افطار میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۶۳ ۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باقصار الخطب ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں خطبوں میں اختصار کا حکم فرمایا۔

۳۱۶۴ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نتمسح بعظم او بعر۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

---

۳۱۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۸۷ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۸۶
المصنف لابن ابی شیبة ۸/ ۱۰۸ ☆
۳۱۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۱۶ ☆
۳۱۶۲۔ كنز العمال للمتقی، ۲۴۳۹۶، ۸/ ۶۱۳ ☆
۳۱۶۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/ ۴۲۱ ☆
۳۱۶۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۰۳ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۵۔ عن جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ندخل علی المغیبات۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ان عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا جنکے شوہر گھروں میں نہ ہوں۔

۳۱۶۶۔ عن جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تزوج المرأۃ علی عمتھا او علی خالتھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایک وقت میں بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ سے بھی نکاح کرے۔

۳۱۶۷۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نطرق النساء، ثم طرقنا ھن بعد۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور پھر ان کے لئے راستے ہموار کریں۔

۳۱۶۸۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الطروق اذا جئنا من السفر۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر سے واپسی کے وقت رات میں آنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی

---

۳۱۶۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۹۵
۳۱۶۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۶۸
۳۱۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/ ۲۴۳
۳۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۹۰
۳۱۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۱۱۵

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتناجی اثنان دون الثالث اذا لم یکن معهم غیرهم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ دو شخص آپس میں چپکے چپکے گفتگو کریں اور تیسرا علحدہ رہے جبکہ ان کے پاس اور دوسرے اشخاص نہ ہوں۔

## ﴿۴۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،

قضی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،

اتنی حدیثوں میں وارد ہے جنکے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی ناکافی ہو۔ خود قرآن عظیم ہی نے جو ارشاد فرمایا:

وما آتکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا ۔

www.alahazratnetwork.org

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

امر و نہی اور قضا کو اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاغی تقویۃ الایمان مین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کر کے کہتا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہ ہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔ تفویہ

مسلمانو! للہ انصاف، یہ اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جمیلہ وکمالات رفیعہ و درجات منیعہ جن میں زید و عمر کی کیا گنتی انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں، سب ایک لخت اڑا دیئے۔ سب لوگوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں اور لوگ غافل، تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف میں غافل نہیں، اور

امتیوں سے بھی امتیاز اتنے ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں، واقف ہوجائیں تو کچھ امتیاز نہیں، کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اس میں منحصر تھا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانو! دیکھا' یہ حاصل ہے اس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے محمد رسول اللہ پر اس کے ایمان کا جس پر اس نے خاتمہ کیا۔

حالانکہ واللہ در بارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں، صاحب فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، والی تحریم ہیں، سن او سرکش! احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے، پھر تجھے کوئی کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں؟ شرع کے محرمات تو نے حرام کئے ہیں؟ جن پر زکوۃ نہیں انہیں تو نے معاف کردیا ہے؟ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہوا ہے؟ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں؟ اور وہ احکام احکام خدا کے مثل مساوی ہیں؟ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں، لہذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گزار و آہن گزاران گستاخان چشم بند و دہن باز کے دل وجگر کے پار کردیا۔ وللہ الحمد

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں۔

نبینا الآمر الناهي فلا احد ۔ ابر في قول لامنه ولا نعم۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب امر ونہی ہیں تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں۔ فرماتے ہیں۔

معنی نبینا الآمر الخ ۔ انه لا حاکم سواه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهو حاکم غیر محکوم ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر ونہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، نہ وہ کسی کے محکوم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ۲۰۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۶۹) خدا اور رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کا حکم

۳۱۷۰ ـ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خطب رجل عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : من یطع اللہ ورسوله فقد رشد ،ومن یعصهما فقد غوی ـ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ لفظ کہے،من یطع اللہ ورسوله فقد رشد ومن یعصهما فقد غوی ،جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا برا خطیب ہے،تو یوں کہہ: کہ جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

قال : قم ،او قال : اذهب فبئس الخطیب انت ـ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ، یا فرمایا: چلا جا، کہ تو برا خطیب ہے۔

قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علما کا ارشاد ہے۔

انما انکر علیه تشریکه فی الضمیر المقتضی للتسویة ،وامره بالعطف تعظیما لله تعالی بتقدیم اسمه ـ

یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس خطیب کا اللہ ورسول کا ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنا پسند نہ فرمایا کہ اس میں برابری کا وہم نہ ہو جائے ،اور حکم دیا کہ یوں کہے: جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی ،جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول اللہ سے تعظیما مقدم رہے،حالانکہ حدیث میں خود ہے۔

۳۱۷۱ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من یطع اللہ ورسوله فقد رشد ،ومن یعصهما فانه لایضر الا نفسه ولا یضر اللہ شیئا ـ

---

۳۱۷۰ـ شرح السنة للبغوی، ۱۲ / ۳۶۰ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۸/ ۹۹

۳۱۷۱ـ السنن لا بی داؤد ، باب فی خطبة النکاح، ۱/ ۲۸۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کریگا، اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہ پہونچاسکے گا۔

## ﴿۴۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ضمیر میں اللہ ورسول کو جمع نہ کرنے کی جو توجیہ ہم نے بیان کی وہی صحیح ہے کہ اس دوسری حدیث سے منافات لازم نہ آئے۔

امام اجل نووی علیہ الرحمۃ والرضوان نے منہاج میں یوں توجیہ فرمائی کہ ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کی ممانعت اس لئے وارد ہوئی کہ خطبات ومواعظ میں خوب خوب وضاحت مقصود ہوتی ہے اور رموز واشارات سے بچنا لازم ہوتا ہے، اور اس طرح کی ضمیر تثنیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں متعدد مقامات پر ہے۔

جیسے حضور نے فرمایا:

ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما۔

www.alahazratnetwork.org

تو ضمیر تثنیہ یہاں اسی لئے وارد ہوئی کہ یہ خطبہ وعظ نہیں، کہ اسکا محفوظ رکھنا لازم نہیں بلکہ فقط نصیحت مقصود ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک حکم شریعت ہے تو جتنے الفاظ کم ہوں اتنا ہی حفظ آسان ہوگا کہ اس کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

**اقول**۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تکلف پر اس لئے برانگیختہ کیا کہ ان کی نظر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطیب کو ضمیر تثنیہ میں اللہ ورسول کو جمع فرمانے سے باز رکھنا اور پھر خود دوسرے موقع پر جمع فرمانا ان دونوں کے درمیان تنافی ہے۔ حالانکہ آپ نے دیکھ لیا کہ دونوں میں تنافی نہیں، نیز خطبہ میں ضمائر کا ترک واجب نہیں، اور ضمیر کے مقام پر اسم ظاہر کو لانا بھی وضاحت کے لئے شرط نہیں۔

ہاں اضمار کو اظہار مقصود میں وہاں مخل سمجھا جاتا ہے جہاں التباس کا خوف ہو اور یہاں ایسا نہیں۔ تو یہاں بصورت ضمیر تثنیہ ذکر کرنا اس بات کا سبب کیسے ہوجائیگا کہ حضور اس کی مذمت فرمائیں اور اس کو مجلس سے برخاست فرمادیں، حالانکہ خود آپ کلام میں ایجاز کو پسند فرماتے جبکہ مقاصد کو سمجھانے میں خلل انداز نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ نماز خوب طویل کرو اور خطبے چھوٹے پڑھو۔ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

اب جبکہ ابوداؤد شریف سے یہ ثبوت مل گیا کہ حضور نے خود یہ طریقہ خطبہ ہی میں استعمال فرمایا تو امام نووی کی توجیہ اب قابل قبول نہ رہی، چھٹکارہ کی راہ یہ ہی ہے کہ ہماری ذکر کردہ توجیہ کو تسلیم کیا جائے۔ والحمد لله على التوفيق ۔

الامن والعلی ۲۰۵

## (۷۰) اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے'' اس قول کی تحقیق

۳۱۷۲۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا من المسلمين رأى في النوم انه لقى رجلا من اهل الكتاب فقال : نعم القوم انتم ، لو لا انكم مشركون تقولون ماشاء الله وشاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، وذكر ذلك للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اما والله ! ان كنت لا عرفها لكم ، قولوا : ماشاء الله ثم ماشاء الله محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا، وہ بولا: تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے، تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مسلم نے یہ خواب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: فرمایا: سنتے ہو خدا کی قسم! تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گذرتا تھا، یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۱۷۳۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا حلف احدكم فلا يقل ماشاء الله وشئت ، ولكن ليقل ماشاء الله ثم شئت ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں، ہاں یوں کہے: جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

---

۳۱۷۲۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٥٣١، ٥٤٦، ٥٥٢

۳۱۷۳۔

۳۱۷٤ ـ **عن** طفیل بن سخبرة رضی الله تعالیٰ عنه انه رأی فیما یری النائم کانه مر برهط من الیهود فقال : من انتم ؟ قالوا: نحن الیهود ،قال : انکم انتم القوم لولا انکم تزعمون ان عزیر بن الله، فقالت الیهود : وانتم القوم لولا انکم تقولون : ماشاء وشاء محمد ،ثم مر برهط من النصاری فقال : من انتم ؟ قالوا : نحن النصاری ،فقال : انکم نتم القوم لولا انکم تقولون : المسیح بن الله ، قالوا : وانکم انتم القوم لولا انکم تقولون : ماشاء الله وماشاء محمد ،فلما اصبح اخبربها من اخبر ،ثم اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبره فقال : هل اخبر ت بها احدا؟ قال : عفان ، قال : نعم ، فلما صلوا خطبهم فحمد الله واثنی علیه ثم قال : ان طفیلا رأی رؤیا فاخبربها من اخبر منکم ،وانکم تقولون کلمة کان یمنعنی الحیاء منکم ان انهاکم عنها ،قال : لاتقولوا : ماشا ء الله وماشاء محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ـ

حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک یہودی جماعت کے پاس سے گذرا ، میں نے کہا: تم لوگ کون ہو؟ بولے : ہم یہودی ہیں، میں نے ان سے کہا: تم کامل لوگوں میں شمار ہوتے اگر تم حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ مانتے ، یہودی بولے : تم بھی خاص کامل لوگ ہوا گر یوں نہ کہو: جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی ابنیت حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے بارے میں یہی سوال وجواب ہوئے ،صبح کو میں نے یہ خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ خواب سنایا ،فرمایا: کیا تم نے یہ خواب کسی کو سنا دیا ہے ،عرض کی : ہاں عفان کو فرمایا: ٹھیک ہے ، جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے ، مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کروں ، یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۳۱۷٥ ـ **عن** عبد الله بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه قال ان یهودیا اتی النبی

---

۳۱۷٤ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ٦٨

۳۱۷٥ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٥/ ۳۸٤

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : انکم تندون وانکم تشرکون ،تقولون : ماشاء اللہ وشئت ،وتقولون والکعبة ،فامر ھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا ارادان یحلفوا ایقولوا : ورب الکعبة ،ویقول احد : ماشاء اللہ ثم شئت ۔

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: بیشک تم لوگ اللہ کا برابر ٹھراتے ہو، بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، یوں کہتے ہو: جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔اور کعبے کی قسم کھاتے ہو،اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم فرمایا: کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں: رب کعبہ کی قسم ،اور کہنے والا یوں کہے: جو چاہے اللہ اور پھر جو چاہو تم ۔

۳۱۷۶ ـ **عن** قتیلة بنت صیفی الجهنیة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : اتی حبر من الاحبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : یامحمد ! نعم القوم انتم لولا انکم تشرکون ،قال : سبحان اللہ ،وماذاك ؟ قال : تقولون اذا حلفتم : والکعبة ! قالت : فامهل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شیئا ثم قال : انه قد قال : فمن حلف فلیحلف بر ب الکعبة ،قال : یامحمد ! نعم القوم انتم ،لولا انکم تجعلون للہ ندا ،قال : سبحان اللہ ، وما ذلك ؟ قال : تقولون : ماشاء اللہ وشئت، قالت : فامهل رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شیئا ، قال : انه قد قال : ماشاء اللہ فلیفصل بینهما ثم شئت ۔

حضرت قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: اے محمد! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجیے ،فرمایا: سبحان اللہ! یہ کیا؟ کہا: آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں، اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی ،یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی ،پھر فرمایا: یہودی نے ایسا کہا ہے، تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے ،یہودی نے عرض کی: اے محمد! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھرایئے، فرمایا: سبحان اللہ! یہ کیا؟ کہا: آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔اس پر بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۳۱۷۶ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/ ۱۴

نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا، بعدہ فرمادیا، اس یہودی نے ایسا کہا ہے، تواب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔

## ﴿۵۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طائفہ وہابیہ کی اور بڑھکر سنئے، شرک فی العادۃ کے بیان میں لکھا۔

اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں۔ جیسے اولاد کا نام عبداللہ، خدا بخش رکھنا، جس چیز کو فرمایا اس کو برتنا، جو منع کیا اس سے دور رہنا، اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کرینگے اور اس کے نام کی قسم کھانی، اس قسم کی چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے بنائی ہیں، پھر کوئی کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے، جیسے اولاد کا نام عبدالنبی، امام بخش رکھے، کھانے، پینے، پہننے میں رسموں کی سند پکڑے، یا یوں کہے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو میں آؤنگا، یا پیغمبر کی قسم کھاوے، سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں۔ تفویۃ الایمان

www.alahazratnetwork.org

پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوۃ کے باب الاسامی سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

لاتقولوا ماشاء الله وشاء محمد ،وقولوا ماشاء الله وحده ۔نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔ تفویہ

اور اس پر یہ فائدہ چڑھایا۔

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے، گو کیسا ہی بڑا ہو۔ مثلا یوں نہ بولو، کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہوجاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تفویۃ الایمان

**اقول**: وباللہ التوفیق۔

اولاً۔ وہی قدیم لت، وہی پرانی علت، کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لانے میں اسفل السافلین۔ حدیث میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو، وہ شرک کا حکم کدھر گیا؟

**ثانیاً**۔ سخت عیاری ومکاری کی چال چلا، مشکوۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں مذکور تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتقولوا: ماشاء الله وشاء فلان ،ولکن قولوا : ماشاء الله ثم شاء فلان ۔

نہ کہو جو چاہے اور چاہے فلاں۔ بلکہ یوں کہو: جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں۔

مشکوۃ میں اسے مسند امام احمد وسنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کر کے فرمایا:

وفی روایة منقطعا ۔

اور ایک روایت منقطع یعنی جسکی سند نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی۔

یہاں وہ روایت شرح السنہ ذکر کی۔ ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوی شرک کو داخل جہنم کئے دیتی ہے اسے صاف الگ اڑا گیا۔اور فقط یہ منقطع روایت نقل کر لایا، کیا یہ سمجھتا تھا کہ مشکوۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے؟ نہیں نہیں، خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے اسی کو پڑھتا ہے مگر اسے تو ان بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی، سمجھ لیا ان پر اندھیری ڈال لونگا۔اہل علم نے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض ہونگے۔

ع اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

**ثالثاً**۔ امام الوہابیہ کا تو مبلغ علم یہ ہی مشکوۃ ہے، ہم نے اس مطلب کی احادیث ذکر کر دیں، اب بتوفیقہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ یہ ہی حدیثیں اس کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں۔ بحمد اللہ یہ احادیث کثیرہ صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں۔امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھکر شرح السنہ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی۔

**اقول**۔ وبا لله التوفیق ۔

اب بفضلہٖ تعالیٰ ملاحظہ کیجیئے کہ یہ ہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں۔

**اولاً**۔ ان احادیث سے ثابت کہ صحابۂ کرام میں یہ قول کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے، یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا، شائع وذائع تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

پر مطلع تھے،اوران کارنہ فرماتے تھے، بلکہ اس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں۔

کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے۔

امام الوہابیہ اسے شرک کہتا ہے،تو ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرک کرتے تھے،اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے۔

**ثانیاً**۔حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا،مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا، جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا فرمایا۔اوراس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا۔امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے۔والعیاذ باللہ رب العلمین۔

**ثالثاً**۔ایک یہودی نے آکر اعتراض کیا،اس کے بعد حکم ممانعت ہوا،تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابۂ کرام بلکہ سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کو سچی توحید اوراس پر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

www.alahazratnetwork.org

**رابعاً**۔قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث صحیح دیکھو،اس یہودی کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا اور فرمایا: وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے،اچھا یوں نہ کہا کرو۔تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا،اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا، پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے، بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے، لہذا چھوڑ دو، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**خامساً**۔ان سب وقتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی ہماں درکاسہ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو: جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کام ہوگا۔

امام الوہابیہ کے الفاظ یاد کیجئے۔

یہ خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں،رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویۃ الایمان

مسلمانو! للہ انصاف، جو بات خاص شان الٰہی عزوجل ہے،جس میں کسی مخلوق کو کچھ

دخل نہیں، اس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ (اور) کہہ کر ملایا تو کیا، اور ''(پھر'') کہکر ملایا تو کیا، شرک سے کیونکر نجات ہوجائیگی۔ مثلا

آسمان وزمین کا خالق ہونا، اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں، کیا اگر کوئی یوں کہے: کہ اللہ ورسول خالق السمٰوات والارض ہیں، اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں، جبھی شرک ہوگا۔ اور اگر کہے: کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہاں ہیں، تو شرک نہ ہوگا۔

مسلمانو! گمراہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں، اللہ پھر رسول نے ہماری مشکلیں کھول دیں، دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں۔ اسی لئے تو یہ عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی۔ تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پاکر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی۔

www.alahazratnetwork.org

مسلمانو! یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ یہ تو ان کے طور پر نتیجۂ احادیث تھا، ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**اقول**۔ وباللہ التوفیق۔ بحمداللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارہ فرمایا۔ کسی کے لحاظ وپاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کرسکتا تھا۔

بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے اور مشیت عطائیہ طابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے۔ مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہ ہے وہ ہماری تقریرات جلیلہ وتحریرات انیقہ سے واضح وآشکار ہے، محمد رسول تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان کے ایک نائب وخادم سیدنا علی مرتضی مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نسبت امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ۔

حضرت امیر وذریہ طاہرہ اور اتمام امت برشاں پیراں ومرشداں می پر ستند وامور تکوینیہ رابایشاں وابستہ می دانند۔

امام الوہابیہ اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جو ایمان صراط مستقیم میں رکھتا تھا وہ بھی یہ ہی تھا، جہاں کہتا تھا۔

مقامات ولایت بل سائر خدمات مثل قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرھا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضی تا انقراض دینا ہمہ بواسطہ ایشاں ست ودر سلطنت سلاطین وامارت امراء ہمت ایشاں رادخلے ست کہ برسیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔

اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قل بئسما یأمر کم بہ ایمانکم ان کنتم مؤمنین، اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف ایک نیا ایمان، سخت برا ایمان، نام کا ایمان اور حقیقت میں پر لے سرے کا کفران سکھایا۔ یہ اسفل السافلین پہونچا، اب وہ بات کہ سیاحان عالم بالا پر ظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی دے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور۔

اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابۂ کرام نام الٰہی عزجلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملاکر کہا کرتے تھے؛ کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے۔ مگر ازانجا کہ طریق ادب سے اقرب وانسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ ومشیت عطائیہ میں فرق ومراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ کسی احمق کو توہم مساوات نہ گذرے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمہ پر خیال گذرتا تھا، پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں، معنی حق وصدق انہیں ملحوظ ہیں، محبت خدا ورسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک وتوسل انہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعا ممنوع نہیں کہ واؤ مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات اور نہ معیت کے واسطے۔ لہذا منع نہ فرماتے تھے۔

یہ نکتہ یادرکھنے کا ہے کہ بعض بڑے لوگ بھی اس سے غافل رہے، لہذا ان لوگوں نے '' ماشاء اللہ ثم شاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو جائز قرار دیا لیکن اسی جملہ کو 'ثم' کے بجائے 'واؤ' کے ذریعہ استعمال کرنے کو شرک جلی قرار دیا، حالانکہ ان کی یہ بات اسی وقت درست ہوسکتی جبکہ 'واؤ' بمعنی استواء وبرابری ہو اور یہ بلاشبہ باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نیز فرماتا ہے: اغنھم اللہ ورسولہ ۔ اوراس کے علاوہ بھی بے شمار مثالیں ہیں جو واؤ کو مطلق جمع کے معنی میں ہونے کو ثابت وظاہر کرتی ہیں۔

اس کے باوجود بحمدہ تعالیٰ ان کا قول وہ نہیں جسکو وہابیہ ناپاک گروہ نے بیان کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مشیت ثابت کرنا ہی شرک ہے جیسا کہ ان کے امام مہلک نے بیان کیا اور آپ سب سن چکے۔ کہ کہتا ہے:

مشیت خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویہ

اگر ایسا ہی تھا اور ان وہابیہ کا مذہب ہی درست ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلق مشیت کو شرک فرماتے خواہ اس کو 'واؤ' کے ذریعہ استعمال کریں یا 'ثم' کے ذریعہ۔ جیسا کہ ہم بتا چکے۔ کہ حضور نے 'ثم' کے ذریعہ جواز کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ جل جلالہ نے چاہا پھر اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہا۔ کہا کرو۔

بالجملہ جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور معاذ اللہ شرک کا الزام دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بد عقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدلدیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک و توسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے، مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معناً تو قطعاً صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سنجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا، اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوئے ہیں، اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہ ہی ٹھرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے پناہ ٹھرا ہے بدل دیا جائے، جس طرح رب العزت نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا، کہ یہود عنوداسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ انظرنا، کہنے کا ارشاد ہوا تھا، ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں

یہود ونصاری کو اس امام الوہابیہ کے خیالوں کی طرح معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفاں کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے۔

اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یوں نہ کہو کہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا۔ (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ تو ہم مساوات کہ ان وہابی خیالات کے یہود ونصاری، یا یوں کہیئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا۔ الحمد للہ علی تواتر الائہ والصلوہ والسلام علی انبیائہ۔

اہل انصاف ودین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح ومستنیر ہے جسنے ان احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہر میں منظوم کردیا اور تمام مدارج ومراتب مرتبہ کا بحمد اللہ تعالیٰ نورانی نقشہ کھینچ دیا۔ الحمد للہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہل سنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرھم بد مذہبوں کو اس سے کیا علاقہ۔ ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم والحمد للہ رب العالمین۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

عرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس دروغ گو کو تا بخانہ پہونچا رہی ہیں۔ رہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکر کی اور یونہی روایت اعتبار للحاوی ام المومنین صدیقہ سے کہ یہود کے اعتراض پر فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ کہو: ماشاء اللہ وحدہ۔

**اقول۔** اگر صحیح بھی ہو تو نہ ہمیں مضر نہ اسے مفید۔ کہ واؤ سے احتراز کی دو صورتیں ہیں۔

**اول** ۔ تبدیل حرف، جسکی طرف وہ احادیث صحیحہ ارشاد فرمارہی ہیں،

**دوم** ۔ رأسا ترک عطف، جسکا اس روایت میں ذکر آیا۔ اب ایک صورت دوسری کی نافی ومنافی نہیں، نہ ذاتی میں حصر عطائی کی نفی کرے۔

قال اللہ تعالیٰ

فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم

ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

اور جب بحمد اللہ تعالیٰ خود حدیث سے ہم (ماشاء اللہ ثم شاء فلان) کی طرح ماشاء اللہ ثم

شاہ محمد صلی اللہ علیہ، کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلا ہمیں ان نکات وتوجیہات کی حاجت نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اصل حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں۔

شیخ محقق نے یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا:

دریں جا غایت بندگی وتواضع وتوحید ست۔ زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در غیر خود اسناد مشیت اگرچہ بطریق تاخر وتبعیت باشد تجویز کرد۔ اما در حق خود بآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد باسناد مشیت بہ پروردگار تعالیٰ تنہا بے توہم شرکت۔

یہاں نہایت بندگی اور تواضع وتوحید کا اظہار مقصود ہے، اس لئے کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع کر کے غیر خدا کے لئے مشیت کو جائز قرار دیا ہے لیکن اپنے لئے اس کو بھی منع فرمادیا کہ کسی کو شرک کا وہم نہ ہو جائے۔

**اقول:** یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ کی کیفر چشانی کو بس ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا اپنی مشیت کا ذکر نہ کرنے کو فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی، اگر شرک ہو تو معاذ اللہ یہ ٹھرے گی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریک خدا کرنے سے منع فرمایا اور زید وعمرو کو شریک کر دینا جائز رکھا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف ودقیق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأس الموحدین ،ومشیتہ معمورۃ فی مشیۃ اللہ تعالیٰ ومضمحلۃ فیہا ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق وگم ہے۔

**اقول:** تقریر اس اشارۂ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واؤ سے خواہ ثم، خواہ کسی حرف سے معطوف ومعطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے ۔ بلکہ ثم ،بوجہ افادۂ فصل وتراخی زیادہ مفید مغایرت ہے، اور سید الموحدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں، ان کی مشیت خدا بعینہ خدا کی مشیت ہے اور مشیت بعینہ ان کی مشیت، اور عطف کر کے کہے تو دوئی سمجھی جائیگی کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور

رسول کی مشیت اور۔لہذا یہاں عطف کے لئے نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا، ذکر بتایا کہ اس میں خود ہی مشیۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آجائے گا۔جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

هكذا ينبغي ان يفهم هذا المقام وبه يندفع مااورد عليه القاري ،عليه رحمة الباري ۔

یہاں علامہ علی قاری نے ایک نقض یوں وارد کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انسانوں کی مشیت بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت میں مستغرق وگم ہے، پھر علامہ طیبی کی تقریر وتوجیہ سے کیا خصوصیت باقی رہی۔

**اقول:** علامہ قاری نے یہاں اضمحلال اضطراری اور اختیاری میں فرق نہ کیا کہ اول تو تمام مخلوق کو حاصل ہے اور دوسری صرف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو حاصل ہوتی ہے اور وہ اس میں دوسرے بندوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

علامہ قاری نے پھر اعتراض کیا کہ علامہ طیبی کی توجیہ تو اس بات کا افادہ کررہی ہے کہ مشیت خدائے تعالیٰ اور مشیت رسول کے درمیان واو لانا جائز نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اقول علامہ طیبی نے یہ بات اس لئے نہیں کہی تھی کہ وہ اس توجیہ سے واؤ حرف عطف کا دونوں مشیتوں کے درمیان لانے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

الامن والعلی ۲۲۴

## (۱۷) حضور نے ابوطالب کی سزا ہلکی فرمادی

۳۱۷۷۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : يارسول الله ! هل نفعت اباطالب بشئ فانه كان يحوطك يغضب لك ، قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نعم ،هو في ضحضاح من نار ،ولو لاانا لكان في الدرك الاسفل من النار ۔

---

۳۱۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب قصة ابي طالب ، ۱/ ۵۴۸
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ، ۱/ ۱۱۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۰۶ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۷/ ۹۱۷

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا، خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا، حضور کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا؟ فرمایا: ہاں وہ پاؤں تک آگ میں ہے، اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نیچے طبقے میں رہتا۔

۳۱۷۸ ـ **عن** عبد الله بن الحارث رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت العباس رضی الله تعالیٰ عنه یقول : قلت : یارسول الله ! ان اباطالب کان یحوطك وینصرك ویغضب لك ، فهل نفعه ذلك ، قال : نعم ،وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح ـ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا: کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ابو طالب آپکی حفاظت کرتا، ہر موقع پر مدد کرتا اور آپکی خاطر لوگوں سے جھگڑتا تھا، کیا حضور نے بھی ابو طالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا: میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا۔

۳۱۷۹ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ابی طالب ،هل تنفعه نبوتك ؟ قال : نعم ،اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابو طالب کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپکی نبوت سے انہیں کچھ فائدہ پہونچا؟ فرمایا: ہاں! میں نے ان کو جہنم کے عذاب میں ڈوبا ہوا پایا تو نکال کر ان کو صرف پاؤں تک چھوڑ دیا۔

## ﴿۵۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرمارہے ہیں: کہ

---

۳۱۷۸ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب کنیة المشرك ، ۹۱۷/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۱۱۵/۱
۳۱۷۹ـ المسند لابی لیلی ۳۹۹/۲ ☆ الکامل لابن عدی،

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا،اسے میں نکال لایا،اورتم حضورکومسلمانوں کے لئے بھی دافع البلانہیں مانتے ، یہ تمہارا ایمان ہے،مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف،قدرتیں،اختیار دیکھیں دنیا کیا بلاہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں،ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے،جس عذاب میں اسے رکھا ہو وہاں سے اسے نکال لے،ہاں یہ وہی پیارا ہے جسکی عزت وجاہت،اورجسکی محبوبیت نے دوجہاں کے اختیارات اسے دلادیئے۔آخر حدیث میں نہ سنا،الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ۔

عزت دینااورتمام کاروبار کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی۔

توراۃ شریف کاارشاد ہے

یدہ فوق الجمیع وید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع ۔

اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے،سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں،صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　الامن والعلی ۱۲۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عینی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

فان قلت : اعمال الکفرۃ ھباً منثورۃ لا فائدۃ فیھا ، قلت : ھذاالنفع من برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخصائصہ ۔

یہ اعتراض کہ کفار کے اعمال نیک آخرت میں ھباً منثورہ ہو جائینگے اوران کا کوئی ثواب نہ پائینگے۔تواسکا جواب یہ کہ یہ نفع ابوطالب وغیرہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ملیگا اور یہ حضور کے خصائص سے ہے۔

امام ابن حجر کی فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

یرید الخصوصیۃ انہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ ۔

اگرچہ ابوطالب وغیرہ کے لئے شفاعت ممتنع تھی لیکن یہ حضور کی خصوصیت ہے کہ آپکی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

اسی طرح مجمع بحارالانوروغیرہ میں ہے۔ان سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ نفع کافر کے

عمل سے نہ ہوا بلکہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے اور یہ خصائص علیہ مخصوص سے ہے۔　فتاوی رضویہ ۱۲/۲۶۲

## (۷۲) حضور اپنے رضاعی باپ کو جنت میں داخل فرمائیں گے

۳۱۸۰ ۔ **عن** رجال من بنی سعد بن بکر قالوا : قدم الحارث ابو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۃ فقالت لہ قریش :الاتسمع مایقول ابنك ، وان الناس یبعثون بعد الموت ، فقال : ای بنی ! ماھذا الذی تقول : قال : نعم لوکان ذلك الیوم اخذت بیدك حتی اعرفك وحدیثك الیوم ، فاسلم بعد ذلك فحسن اسلامہ ،وکان یقول : لو قد اخذ ابنی بیدی لم یرسلنی حتی یدخلنی الجنۃ ۔

قبیلہ بنوسعد کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی باپ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے تو قریش نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے؟ کہتے ہیں کہ: لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونگے۔ حضرت حارث نے حاضر ہوکر عرض کی: اے بیٹے! یہ تم کیا کہتے ہو؟ حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں، جب وہ دن آئے گا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑوں گا اور آپ کو آج کا دن یاد دلاؤں گا، پھر وہ اسلام لے آئے اور ایک اچھے مسلمان کی طرح رہے، بسا اوقات فرماتے: جب میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑینگے تو اس وقت تک نہیں چھوڑینگے جب تک مجھے جنت میں نہ داخل کردیں۔ ۱۲ام　مالی الجیب قلمی ۱۳

۳۱۸۱ ۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا محمد واحمد والحاشروالماحی والخاتم والعاقب ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے، میں خاتم سلسلہ نبوت ہوں اور عاقب کہ سب نبیوں کے بعد آیا۔

## ﴿۵۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے، تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھکر کون

---

۳۱۸۰۔ الاصابہ لابن حجر،　۱/ ۵۷۸

۳۱۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل،　۵/ ۴۱

دافع البلاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مگراس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرمارہے ہیں، کہ میں حشر دینے والا ہوں اپنے قدموں پر خلائق کو۔ تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا، حشر دینا خدا کی شان ہے، یہاں تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملادیا، تم مدعیان علم وایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں، تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں، کہ موجبہ کلیہ کو اسکا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے۔ ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لئے نہیں ہوسکتی، دفع بلا، یا سماع ندا، یا فریاد کو پہونچنا، یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی ووساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا ۔

الامن والعلی ۱۳۰

## (۷۳) اللہ ورسول بچوں کے محافظ ونگہبان ہیں

www.alahazratnetwork.org

۳۱۸۲ ۔ **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان اباسلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما توفی عنہا وانقضت عدتہا خطبہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! ان فی ثلاث خصال ، انا امرأۃ کبیرۃ ،فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اکبر منک ،قالت : واناامرأۃ غیور ،قال : ادعواللہ عزوجل فیذھب غیرتک ،قالت : یارسول اللہ !وانی امرأۃ مصبیۃ ، قال : ھم الی اللہ ورسولہ ، قال : فتزوجھا ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا اور عدت گذرگئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیغام نکاح دیا، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ میں تین باتیں ہیں، میری عمر زائد ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں، عرض کی: میں رشک ناک عورت ہوں، (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکررنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا: میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا

---------- ۳۱۸۲۱-

۳۱۸۲۔ السنن للنسائی، باب النکاح الابن امہ ، ۶۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۵۲/۷

وہ تمہارا رشک دور فرمادے گا۔عرض کی: یارسول اللہ! میرے بچے ہیں ان کی پرورش کا خیال ہے۔فرمایا: بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۳۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں

## (۱) حضور تمام مخلوق کے نبی ہیں

۳۱۸۳۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کان النبی یبعث الی قومه خاصة ،وبعثت الی الناس عامة ،وفی روایة کافة ۔

**حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا، اور مجھے تمام لوگوں کا نبی بنا کر مبعوث کیا گیا۔**

۳۱۸۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارسلت الی الخلق کافة۔

www.alahazratnetwork.org

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام مخلوق الہی کی طرف بھیجا گیا۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱۸۵ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان الله تعالیٰ فضل محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الانبیاء وعلی اهل السماء ،قالوا: کیف ؟ قال : ان الله تعالیٰ قال : وماارسلنا من رسول الا بلسان قومه ،وقال لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وماارسلناك الا کافة للناس ، فارسله الی الانس والجن ۔

**حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے**

-۳۱۸۲۱------------------------------------------------------------

۳۱۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب التیمم، ۱/ ۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱۱/ ۴۳۲
التمهید لا بن عبد البر، ۵/ ۲۲۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۲۱۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۸ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ۱/ ۴۳٦

۳۱۸۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲/ ۴۳۳

۳۱۸۵۔ المسند لا بی یعلی ، ☆ السنن الکبری للبیهقی،

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام سے افضل کیا، حاضرین نے انبیا پر وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لئے فرمایا: ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے، تو حضور کو تمام جن وانس کا رسول بنایا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل۔ کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبرئیل۔

بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر، ارض وسماء، جبال وبحار تمام ماسوی اللہ اس کے احاطۂ عامہ ودائرہ تامہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم میں لفظ عالمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی موکد بکلمہ کافۃ اس مطلب پر احسن الدلائل۔ تجلی الیقین ۲۶

## (۲) تمام مخلوق حضور کو اپنا نبی جانتی اور مانتی ہے

۳۱۸۶۔ **عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن شئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن وآدمی۔

السوء والعقاب ۳۳

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب نظر کیجئے! یہ آیت (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوئی) کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے۔

**اولاً**۔ اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک شہر کے ناظم تھے، اور حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین

۳۱۸۲۱-----------

۳۱۸۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۹/۶ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير، ۶/ ۱۶۰
كنز العمال للمتقی، ۳۱۹۲۳، ۱۱/ ۴۱۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۴۹۲
یہ حدیث صحیح ہے۔

وآسماں۔

**ثانیاً**۔اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اوران کاتحمل بغایت دشوار۔ انا سنلقی علیك قولاً ثقیلا ۔اسی لئے موسی وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی، لاتنیا فی ذکری ۔

دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہوجانا۔

پھر جسکی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تواس قدر، جسکی رسالت نے انس وجن، اورشرق وغرب کوگھیر لیااس کی مؤنت کس قدر، پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر، افضل العبادات احمزھا ۔

**ثالثاً**۔جیسا جلیل کام ویسا ہی جلالت والااس کے لئے درکار ہوتا ہے۔بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پرافسران ماتحت کوبھیجتا ہےاورسخت عظیم مہم پرامیر الامراء وسردار اعظم کو، لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جوتفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اوراس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

**رابعاً**۔یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہواسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں۔جس طرح بڑے کام پرچھوٹے سردار کاتعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پربڑے سردار کاتقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کاجالب۔

**خامساً**۔ جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ، نواب کوانتظام ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کواس کے رتق وفتق اورنظم ونسق میں اسی کے موافق ۔اور یہاں سامان وہ تائیدالٰہی وتربیت ربانی ہے جوحضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پرمبذول ہوئی ہے،تو ضرور ہے کہ جوعلوم ومعارف قلب اقدس پرالقاہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واولیٰ ہوں ۔ افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی ۔

**اقول**: پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کوادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

حلم، کہ گستاخی کفار پرتنگ دل نہ ہوں۔

دع اذٰھم وتوکل علی اللہ ۔

صبر، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرانہ جائیں۔

فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل ۔

تواضع، کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین ۔

رفق ولینت، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم الآیہ

رحمت، کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں۔

رحمۃ للذین آمنوا منکم

شجاعت، کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

انی لا یخاف لدی المرسلون ۔

www.alahazratnetwork.org

جود وسخاوت، کہ باعث تالیف قلوب ہوں۔

فان الانسان عبید الاحسان ،وجبلت القلوب علی حب من احسن الیھا ۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

ولاتجعل یدك مغلولۃ الی عنقك ۔

عفو ومغفرت، کہ نادان جاہل فیض پاسکیں۔

فاعف عنھم واصفح ،ان اللہ یحب المحسنین

استغناء وقناعت، کہ جہال اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

لا تمدن عینیك الی ما متعنا بہ ازواجا منھم ۔

جمال عدل، کہ تثقیف وتادیب وتربیت امت میں جس کی رعایت کریں۔

وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ۔

کمال عقل، کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے۔ لہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی۔

ومامارسلنامن قبلك الا رجالا ۔

نہ کبھی اہل بادیہ وسکان دہ کو نبوت ملی کہ جفا وغلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔

الا رجالا نوحی الیھم من اھل القری ،ای اھل الامصار ۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۷ ۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من بدا جفا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدوی کی جبلت میں شدت وغلظت ہوتی ہے۔

اسی طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوئے ہیں، پھر جسکی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۸ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونۃ علی قدر المؤ نۃ ، وینزل الصبر علی قدر البلاء ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مدد بندوں پر ان کی دشواریوں کے مطابق اتارتا ہے، اور صبر آزمائشوں کے مطابق عنایت فرماتا ہے۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ واوصاف کاملہ میں تمام انبیا سے اتم واکمل واعلی واجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۳۱۸۹ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

-------- ۳۱۸۲۱-

۳۱۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۵۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۷۱
المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۱۲/ ۳۳۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱۰۱
کنز العمال للمتقی ، ۴۱۵۹۱، ۱۵/ ۴۰۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۱۹۴
الکامل لا بن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۰
یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۸۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۲، ۶/ ۳۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۰

۳۱۸۹۔ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ، ۶/ ۴۱ ☆ کشف الخفا للعجھلونی ، ۱/ ۲۴۴
کنز العمال للمتقی ، ۵۲۱۷، ۳/ ۱۶ ☆ المغنی للعراقی ۲/ ۱۵۵
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۵۵ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔

وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔

سادساً۔ حضور کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں۔ حدیث میں ہے۔

۳۱۹۰ ۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :متی وجبت لك النبوة ؟ قال : وآدم بین الروح والحسد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی ،فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جبل الحفاظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں کی نسبت فرمایا: مسندہ قوی۔

آدم سروتن بآب وگل داشت
کو حکم بملک جان ودل داشت

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں۔ جسکا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔

چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعثت کرد خدائے تعالیٰ

-۳۱۸۲۱-----

۳۱۹۰۔ الجامع للترمذی ، مناقب، باب فضل النبی ﷺ ۲/ ۲۰۱
المستدرك للحاكم، ۲/ ۶۰۹ ☆ المسند للعقيلي ، ۴/ ۳۰۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۱۴۴ ☆

اورا بسوئے کافۂ ناس، ومقصود نہ گردانید رسالت اورا بر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را، بلکہ بر جن وانس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را، بس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔

چونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خلق عظیم سے نوازا تھا لہذا تمام انسانون کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا، اور حضور کی نبوت انسانوں ہی میں منحصر نہ رہی بلکہ جن وانس کے لئے عام ہوگئی، بلکہ جن وانس میں بھی محصور نہ رکھکر تمام عالموں کے لئے اس کو عام کردیا گیا، لہذا اللہ تعالیٰ جن کا پالنے والا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے خاص ایک بستی کے لوگون کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرہ مخلوق وہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود انبیاء ومرسلین کو ہے۔ اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی۔ والحمد للہ رب العالمین تجلی الیقین ۳۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۳) حضور جن وانس کے نبی ہیں

۳۱۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارسلت الی الجن والانس ،والی کل احمر واسود ،واحلت لی الغنا ئم دون الانبیاء ،وجعلت لی الارض کلها طهورا ومسجدا ،ونصرت بالرعب امامی شهرا ،واعطیت خواتیم سورة البقرة وكانت من كنوز العرش ،وخصصت بها دون الانبیاء ،واعطیت المثانی مكان التوراة والمئین مكان الانجیل والحوامیم مكان الزبور ،وفضلت بالمفصل ،وانا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرة ولا فخر،و بی تفتح الشفاعة و لا فخر و انا سابق الخلق الی الجنة و لا فخر،وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر ، وبیدی لواء الحمد یوم القیامة وجمیع الانبیاء تحته ولافخر ، والی مفاتیح الجنة یوم القیامة ولافخر، وانا امامهم وامتی بالاثر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---۳۱۸۲۱۔

۳۱۹۱۔ دلائل النبوة ،لابی نعیم، ۱/ ۱۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۶۱

،اورسب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں ،اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھری ،اور میرے آگے ایک مہینہ کی راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی ،اور مجھے سورۂ بقرہ کی پچھلی آیتیں کہ خزانہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں ،خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا ،اور مجھے توارات کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں ،اور انجیل کی جگہ سوسو آیت والیاں ،اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔اور دنیا وآخرت میں میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں ،اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبر سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہونگی اور کچھ فخر نہیں ،اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں ،میں ان سب کے آگے ہونگا اور میری امت میرے پیچھے۔ اللھم اجعلنا منھم وفیھم ومعھم بجاھۃ عندك آمین۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے: مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تا کہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تجلی الیقین ۹۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۴) جانور بھی حضور کے مطیع اور اپنا نبی مانتے ہیں

۳۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصحراء فاذا منادیا ینادیہ ، یارسول اللہ ! فالتفت فلم یراحدا ، ثم التفت فاذا ظبیۃ موثقۃ ، فقالت : ادن منی یارسول اللہ ! فدنا منھا فقال :حاجتك ؟ قالت : ان لی خشفین فی ذلك الجبل ،فخلنی حتی اذھب فارضعھما ، ثم ارجع الیك ،قال: وتفعلین ؟قالت : عذبنی اللہ بعذاب العشار ان لم افعل ،فاطلقھا فذھبت فارضعت خشفیھا ثم رجعت فأوثقھا ،وانتبہ الاعرابی ،فقال :لك حاجۃ یارسول اللہ ! قال : نعم ، تطلق ھذہ ،فاطلقھا،فخرجت



۳۱۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳/ ۳۲

تعدو وهی تقول : اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے، کہ کسی کے پکارنے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا، پھر نظر فرمائی تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور میرے پاس تشریف لائیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے، فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں، حضور مجھے کھول دیں کہ میں انہیں دودھ پلا آؤں، پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤنگی ،حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنا وعدہ سچا کریگی، ہرنی نے عرض کی: میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلماً لوگوں سے مال کھسیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا، وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اس کو باندھ دیا۔ وہ بادیہ نشین جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں؟ فرمایا: ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے، اس نے چھوڑ دی، وہ دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی، اشهد ان لا اله الا الله ،وانك لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۹

# ۵۔حضور باعث ایجاد عالم ہیں

## (۱)حضور کی خاطر کائنات بنی

۳۱۹۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : خلقت الخلق لاعرفهم کرامتك ومنزلتك عندی ،ولولا ك ماخلقت الدنیا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمام مخلوق اس لئے بنائی کہ تمہاری عزت اور تمہارا مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۴۷

www.alahazratnetwork.org

۳۱۹۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسی علیه الصلوة والسلام ان آمن بمحمد ومر من ادرکه من امتك ان یومنوا به ،فلولا محمد ماخلقت آدم ، ولا الجنة ، ولاالنار ،ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطر ب فکتبت علیه لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی ،اے عیسی ! ایمان لاؤ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر،اور تیری امت سے جو لوگ ان کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں ،اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا، نہ جنت ودوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی، میں نے اس پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا تو ٹھہر گیا۔

۳۱۹۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل فقال : ان اللہ تعالیٰ یقول : لولاك

---

۳۱۹۳۔ تاریخ دمشق ، لا بن عساکر ، ☆

۳۱۹۴۔ المستدرك للحاکم، کتاب التاریخ ، ۲/ ۶۷۲

۳۱۹۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۱/ ۴۳۱

ماخلقت الجنة ،ولولا ك ماخلقت النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کے لئے ہوتیں، اور خود جنت ونار اجزائے عالم ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔　　تجلی الیقین ۳۷

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

## (۲) حضور تخلیق عالم سے پہلے نبی تھے

www.alahazratnetwork.org

۳۱۹۶ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم متی وجبت لك النبوة ؟ قال : وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

۳۱۹۷ ۔ **عن** شقيق ابی الجدعاء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابوجدعاء شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کی منزل میں تھے۔

---

۳۱۹۶ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۸، ۴۵۰/۱۱ ☆ المستدرك للحاكم ۶۶۶/۲

۳۱۹۷ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۷، ۴۵۰/۱۱ ☆ المصنف لا بن ابی شيبة، ۲۹۲/۱۴

۳۱۹۸ ۔ **عن** میسرة الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد ۔

**حضرت میسرۂ فجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اس وقت بھی منصب نبوت پر فائز تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔**

وفی الباب عن عمر الفاروق ،وعبد اللہ بن عباس ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ تجلی الیقین ۳۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۱۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۷، ۱۱/۴۵۰ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد ، ۱/ ۹۵
اتحاف السادۃللزبیدی ، ۱/ ۴۵۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۳۷٤

# ۶۔ فضائل رسول

## (۱) حضور کی فضیلت انبیاء کرام پر

۳۱۹۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فضلت علی الانبیاء بست ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں چھ باتوں میں تمام انبیاء کرام پر فضیلت دیا گیا۔**

۳۲۰۰ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من قبلی ۔

**حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔**

www.alahazratnetwork.org

۳۲۰۱۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بخصلتین ۔

**حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۲۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۱۹۹۔ | المسند لاحمد بن حنبل، | ۲/ ۴۱۲ | ☆ | مشکل الآثار للطحاوی، | ۱/ ۴۵۱ |
| | السنن الکبری للبیهقی، | ۲/ ۴۳۲ | ☆ | دلائل النبوة للبیهقی ، | ۵/ ۴۷۲ |
| | التفسیر للبغوی ، | ۱/ ۲۶۶ | ☆ | مجمع الزوائد للهیثمی، | ۸/ ۲۶۹ |
| | الدر المنثور للسیوطی، | ۳/ ۲۰۴ | ☆ | المسند لابی عوانه ، | ۱/ ۳۹۵ |
| ۳۲۰۰۔ | الجامع الصحیح للبخاری، | باب التیمم | | | ۱/ ۴۸ |
| | الصحیح لمسلم، | کتاب المساجد و مواضع الصلوة ، | | | ۱/ ۱۹۹ |
| | المسند لاحمد بن حنبل ، | ۳/ ۳۰۴ | ☆ | السنن الکبری للبیهقی، | ۱/ ۲۱۲ |
| | مجمع الزوائد للهیثمی ، | ۸/ ۵۹ | ☆ | حلیة الاولیاء لابی نعیم، | ۸/ ۳۱۶ |
| | الدر المنثور للسیوطی، | ۵/ ۲۳۷ | ☆ | البدایة والنهایة لابن کثیر ، | ۶/ ۲۹۱ |
| ۳۲۰۱۔ | مجمع الزوائد للهیثمی، | ۸/ ۲۲۵ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی، | ۱/ ۴۳۹ |
| ۳۲۰۲۔ | مجمع الزوائد للهیثمی، | ۱۰/ ۱۶۰ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی ، | ۱۱/۲۶۳ |

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤ تهن نبی قبلی ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائینگی، یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاشا للہ، ان کے فضائل نا مقصور اور خصائص نا محصور، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انہیں تمام انبیاء ومرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام وعام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

www.alahazratnetwork.org

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پرتو سے ملا؟ اسی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسرا ایجاد وتخم وجود سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۷

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) حضور نے غافل دل زندہ کئے

۳۲۰۳۔ **عن** جبیر بن نفیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لقد جاء کم رسول الیکم لیس بوهن ولا کسل ،لیحیی قلوبا غلفا ویفتح اعینا عمیا ،ویسمع اذا نا صما ، ویقیم السنة عوجا حتی یقال لااله الا الله وحده ۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف وکاہلی سے پاک ہے، تاکہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے دل، اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں، اور وہ رسول شنوا کردے بہرے کانوں کو، اور وہ رسول سیدھی کردے ٹیڑھی

---

۳۲۰۳۔ السنن للدارمی، ۱/ ٦

زبانوں کو، یہاں تک کہ لوگ کہدیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔

الامن والعلی ۱۳۷

## (۳) حضور کا مقدس سینہ منبع تقوی ہے

۳۲۰۴۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: التقوى هٰهنا ،التقوى هٰهنا ، التقوى هٰهنا ،يشير الى صدره ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی یہاں ہے تقوی یہاں، تقوی یہاں، ہر مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔۱۲م

الزلال الانقی ۱۵۱

۳۲۰۵ ۔ **عن** ابی بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنت فى المسجد فدخل رجل يصلى ،فقرأ قراء ة انكرتها عليه ، ثم دخل آخر فقرأ قراء ة سوى قراء ة صاحبه ،فلما قضينا الصلوة دخلنا جميعا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : ان هذا قرأ قراء ة انكرتها عليه ودخل آخر فقرأ سوى قراء ة صاحبه فامر هما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقرء ا فحسن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شانهما فقسط فى نفسى من التكذيب ، ولا اذ كنت فى الجا هلية ،فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ماقد غشينى ضرب فى صدرى ففضت عرقا وكانما انظر الى الله عزوجل فرقا ،فقال لى : يا ابى ! ارسل الى ان اقرأ القرآن على حرف فرددت اليه ان هون على امتى ، فرد الى الثانية ان اقرأه على حرفين ،فرددت اليه ان هون على امتى ،فرد الى الثالثة اقرأه على سبعة احرف ،فلك بكل ردة رددتكها مسئلة تسألينها ،فقلت :الهم اغفر لامتى ،اللهم اغفر لامتى واخرت الثالثة ليوم يرغب الى الخلق كلهم حتى ابراهيم عليه وسلم ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ یک شخص نماز پڑھنے آیا، اس نے نماز میں اس طرح قرأت کی کہ میں اس سے واقف نہیں تھا، دوسرا آیا اور اس نے دوسری طرح قرآن پڑھا، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور

---

۳۲۰۴۔ الصحيح لمسلم، باب البر والصلة ،

۳۲۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب بيان القرآن انزل على سبعة احرف ، ۱/ ۲۷۳

المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۲۷

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی: اس شخص نے یوں قرأت کی کہ میں اس کو نہیں جانتا اور دوسرا جو آیا تو اس نے اور دوسرے انداز میں قرآن پڑھا، حضور نے ان دونوں سے پڑھوا کر سنا تو آپ نے دونوں کی قرأت کو خوب بتایا ،حضرت ابی کہتے ہیں: میرے دل میں اس وقت تکذیب کا وسوسہ پیدا ہوا نہ ایسا جیسا کہ ایام جاہلیت میں تھا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینے پسینے ہوگیا، خوف کی وجہ سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ گویا میں خدا کی بارگا میں حاضر ہوں۔ فرمایا: اے ابی! مجھے پہلے پہل اللہ کی طرف سے یہ حکم ملا تھا کہ میں قرآن کریم صرف ایک طرح پڑھا کروں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا کی :الٰہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا دوبارہ حکم ملا کہ دو حرفوں یعنی دو طریقے سے تلاوت کرسکتا ہوں، پھر میں نے دوسری مرتبہ عرض کی: الٰہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا تیسری مرتبہ میں سات حرفوں یعنی سات قرأتوں کی مجھے اجازت ملی، پھر ارشاد ربانی ہوا: اے محبوب! تم نے جتنی مرتبہ اپنی امت کی آسانی کے لئے ہم سے عرض کی اتنی مرتبہ تمہاری دعائیں مقبول ہیں لہذا تم ہم سے دعا کرو، میں نے چونکہ امت کے لئے تین مرتبہ عرض کی تھی لہذا میں نے دو مرتبہ اس طرح دعا کی، الٰہی! میری امت کو بخشدے۔ الٰہی! میری امت کو بخشدے، اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے محفوظ رکھی ہے جس دن سب کو میری حاجت ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔ ۱۲م

## (۴) سب سے پہلے حضور روضۂ انور سے اٹھیں گے

۳۲۰۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول الناس خروجا اذا بعثوا ، وانا قائد هم اذا وفدوا ،وانا خطیبهم اذا انصتوا موانا مستشفعهم اذا جلسوا ، وانا مبشر هم اذا یئسوا، الكرامة

---

۳۲۰۶۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۹۶ ☆ الشفا للقاضی، ۱/ ۳۹۸
التفسیر لا بن کثیر، ۷/ ۱۲ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۶/ ۱۱۹
التفسیر للبغوی، ۴/ ۱۷۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/ ۲۶۳
دلائل النبوۃ لا بی نعیم، ۱/ ۱۳ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

والمفاتیح یو مئذ بیدی ،ولواء الحمد یومئذ بیدی ،انا اکرم ولد آدم علی ربی، یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون ولؤلؤ منثور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھینگے، اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے، اور میں ان کا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود رہ جائینگے ۔اور میں ان کا شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائینگے ،اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ نا امید ہو جائینگے ،عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہونگی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا ، میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں، میرے گرد وپیش ہزار خادم دوڑتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے، یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

**اقول** : ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد وپیش عرصات محشر میں ہونگے اور وہاں دوسروں کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

لہذا امام زرقانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اس توجیہ کی ضرورت نہیں جو انہوں نے بایں طور فرمائی ۔کہ یہ ہزار خادم حضور کے ان خدام کا ایک جز اور حصہ ہیں جو حضور کے لئے بنائے گئے ہیں۔

اس توجیہ کی ضرورت انہیں اس لئے پیش آئی کہ حدیث شریف میں ہے

۳۲۰۷۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اسفل اهل الجنة اجمعین درجة من یقوم له عشرة آلاف خادم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے نیچے درجہ والے کو بھی دس دس ہزار خادم ملیں گے جو اس کی عزت افزائی کے لئے کھڑے رہیں گے۔۱۲م

---

۳۲۰۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۴۰۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۵۴۱

الدر المنثور للسیوطی ، ۶/ ۲۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۵۰۸

۳۲۰۸ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ ولیس فیھم دنی من یغدوویروح علیہ خمسۃ عشر الف خادما ،لیس منھم خادم الا معہ طرفۃ لیست مع صاحبہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنتیوں میں کم درجہ والے جنتی کے لئے بھی حالانکہ فی نفسہ کسی کا درجہ کم نہیں، صبح شام پندرہ پندرہ ہزار خادم دور کرینگے ہر ہر خادم کے پاس علیحدہ علیحدہ نئی عمدہ چیزیں ہونگی۔۱۲م

تو یہ تمام چیزیں اہل جنت کے لئے جنت میں ہونگی لہذا حضور کے لئے صرف ایک ہزار خادم کا ہونا باب فضیلت سے شمار نہیں ہوسکتا۔لہذا امام زرقانی کو توجیہ کی ضرورت پیش آئی ،کہ جملہ انعامات سے ایک انعام کا کچھ حصہ مراد ہے۔ برخلاف ہماری توجیہ کہ ان تکلفات کی ضرورت ہی نہیں۔اور حضور کے لئے قیامت اور جنت میں کتنے انعامات ہیں وہ ان کا رب کریم ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں۔　　تجلی الیقین ۹۶

www.alahazratnetwork.org

## (۵) حضور عرش اعظم کی داہنی جانب جلوہ فرما ہوں گے

۳۲۰۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اول من تنشق عنہ الارض فأکسنی حلۃ من حلل الجنۃ، اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤنگا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔

---

۳۲۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/ ۲۰۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۱۵۹

۳۲۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب تفضیل نبینا ﷺ ۔ ۲/ ۲۴۵

الجامع للترمذی، باب فضل النبی ﷺ ، ۲/ ۲۰۱

السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر الشفاعۃ ، ۲/ ۳۲۹

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۱ ☆

۳۲۱۰ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول من یکسی ابراهیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم ادنی بکسوتی فلبستها فاقوم عن یمینه مقاما لایقوم احد غیری یغبطنی فیه الاولون والآخرون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا، وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے، پھر میری پوشاک حاضر کی جائیگی، میں پہنکر عرش کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائینگے۔

تجلی الیقین ۱۲۷

## (۶) پہلے حضور کے لئے ہی دروازۂ جنت کھلے گا

www.alahazratnetwork.org

۳۲۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتی باب الجنة یوم القیامة فاستفتح ،فیقول الخازن : من انت ؟ فاقول : محمد ،صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فیقول : بك امرت لاافتح لاحد قبلك۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت در جنت پر تشریف لاکر کھلواؤنگا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤنگا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے۔ داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا۔

---

۳۲۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول عزوجل وتخذ الله ابراهیم خلیلا ۱/ ۴۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۳ ☆ التفسیر للطبری، ۸/ ۱۱۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۳۲۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۲۰۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹۹، ۱۱/ ۲۸۷ ☆

۳۲۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة ۱/ ۱۱۲
المسند لا حمد بن حنبل ۱/ ۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۷، ۱۱/ ۷۲۵

لاافتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك ،

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

## (۷) حضور سب سے پہلے جنت میں دخل ہوں گے

۳۲۱۲۔ عن ابی هريرة رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انا اول من يدخل الجنة ولا فخر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہونگا،اور کچھ فخر مقصود نہیں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

## (۸) حضور اور آپکے امتی دنیا میں آخر لیکن قیامت میں سابق ہوں گے

www.alahazratnetwork.org

۳۲۱۳۔ عن ابی هريرة رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : نحن الآخرون السابقون يوم القيامة بيدا انهم اتوالكتاب من قبلنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانے میں پیچھے اور قیامت کے دن ہر فضل میں اگلے،اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ہاں ان لوگوں کو کتاب پہلے دی گئی ہے۔۱۲م

۳۲۱۴۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : هم تبع لنا يوم القيامه ، نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيامة المقضى لهم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۲۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۴۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱۰/ ۴۹۱
كنز العمال للمتقى، ۳۲۰۴۸، ۱۱/ ۴۳۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۷/ ۳۴۹
۳۲۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فرض الجمعة ، ۱/ ۱۲۰
الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة، ۱/ ۲۸۲
۳۲۱۴۔ الصحيح لمسلم ۔ كتاب الجمعة ، ۱/ ۲۸۲

علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں: وہ قیامت میں ہمارے توابع ہونگے، ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے، تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

۳۲۱۵۔ **عن** عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ادرک بی الاجل المرحوم، واختصر لی اختصارا، فنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ، وانی قائل قولا غیر فخر، ابراھیم خلیل اللہ، وموسی صفی اللہ، وانا حبیب اللہ، ومعی لواء الحمد یوم القیامۃ الحدیث۔

حضرت عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا، ہم ظہور میں پیچھے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں، اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں، ابراہیم خلیل اللہ، اور موسی صفی اللہ اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: اختصر لی اختصارا، کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔

یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا، کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

**اقول:** وباللہ التوفیق، یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہونچیں۔ یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔

یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گذر جائینگے یا جیسے بجلی کوند گئی۔ کما فی الصحیحین۔

---

۳۲۱۵۔ السنن للدارمی، ۱/ ۲۹ ☆ البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر، ۶/ ۳۰۵

یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے، میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گذر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھئے۔ کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان، وابن عدی والبغوی والبیھقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

یا یہ کہ علوم ومعارف جو ہزار ہا سال کی محنت وریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں وہ میری چندروزہ خدمت گذاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیئے۔

یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا۔

یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جسکے معدود ورقوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جسکی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں، اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔

یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی۔

یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الصحیحین،

یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھالیئے۔ پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس، زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع، و علی ھذا القیاس والحمد للہ رب العالمین۔

یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معانی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
تجلی الیقین ۱۰۵

## (۹) حضور اور آپ کی امت جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۳۲۱۶۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی دخلھا، و حرمت علی

---

۳۲۱۶۔ التفسیر للبغوی، ۱/۴۰۵ ☆ کنز العمال ۳۱۹۵۳، ۱۱/۴۱۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۳۵ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۴۵۳۶

الامم حتی تدخلها امتی ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

۳۲۱۷۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ علی رجل من الیھود حق فاتاہ یطلبہ فلقیہ ، فقال لہ عمر : لا و الذی اصطفی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی البشر! لا افارقك وانا اطلبك بشیٔ، فقال الیھودی: ما اصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمہ عمر فقال : بینی و بینك ابو القاسم ، فقال : ان عمر قال : لا والذی اصطفی اللہ محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ا لبشر ، قلت لہ:مااصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمنی ، فقال : اما انت یا عمر ! فارضہ من لطمتہ ، بلی یا یھودی ، ! سمی اللہ باسمین ، سمی بھما امتی، ھو السلام و سمی امتی المسلمین ۔ و ھوالمؤمن وسمی امتی المومنین ، انتم الاولون و نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ ، بلی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا ، و ھی محرمۃ علی الامم حتی یدخلھا امتی۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا۔ اس سے جا کر فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا جب تک اپنا حق نہ لے لوں، یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا، امیر المومنین نے اسے طمانچہ مارا، یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا کہ تم نے اسے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، کہ ذمی ہے، لیکن یہودی کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: کیوں نہیں اے یہودی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا، ہاں ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت سب سے پہلے ہیں، بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں تشریف لے جاؤں، اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

تجلی الیقین ص ۱۳۴

---

۳۲۱۷۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، باب ما اعطی اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ، ۶/۳۳۱

۳۲۱۸۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اکثرالا نبیاء تبعا یوم القیامة ، و انا اول من یقرع باب الجنة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا۔اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

۳۲۱۹۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول الناس یشفع فی الجنة ، و انا اکثر الانبیاء تبعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں،اور میرے پیروسب انبیاء کی امتوں سے افزوں ہوں گے۔

۳۲۲۰۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول من یدق باب الجنة فلم تسمع الآذان احسن من طنین الحلق علی تلك المصاریع ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹونگا،زنجیروں کی جھنکار جوان کواڑوں پرہوگی اس سے بہترآواز کسی کان نے نہ سنی ہوگی۔　تجلی الیقین ۱۲۹

## (۱۰)حضورکازمانہ سب سے افضل

۳۲۲۱۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۳۲۱۸۔ لصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۲، ۴۳۶/۱۱

۳۲۱۹۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۱، ۴۳۶/۱۱

۳۲۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۸۶، ۴۰۴/۱۱

۳۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة النبی ﷺ، ۵۰۱/۱
المسندلا حمد بن حنبل، ۳۷۳/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۴/۳
کنز العمال للمتقی ، ۳۲۰۰۵، ۴۲۷/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱

علیه وسلم : بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں ہرقرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس طبقہ میں آیاجس میں پیدا ہوا۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۴　　اراءۃ الادب ۱۹

## (۱۱) حضور معلم کائنات ہیں

۳۲۲۲۔ **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ذات یوم من بعض حجره فدخل المسجد فاذا هو بحلقتین ، احدٰهما یقرأون القرآن و یدعون اللہ ، والاخری یتعلمون و یعلمون ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل علی خیر ، هؤلآء یقرء ون القرآن و یدعون اللہ ، فان شاء اعطاهم و ان شاء منعهم ، وهؤلاء یتعلمون ویعلمون و انما بعثت معلما فجلس معهم۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے حجرۂ مقدسہ سے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا دو حلقے بنائے لوگ بیٹھے ہیں، ایک جماعت تلاوت قرآن اور دعا میں مشغول ہے، دوسری علم دین سیکھنے اور سکھانے میں، فرمایا: دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم ہیں، یہ لوگ تلاوت کرتے ہیں اور دعا کر رہے ہیں، اللہ تعالٰی اپنے فضل سے چاہے تو عطا فرمائے ورنہ رد فرمادے، اور یہ لوگ علم دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات مبعوث فرمایا گیا، پھر حضور انہیں کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ ۱۲م

۳۲۲۳۔ **عن** ابی هریره رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۲۲۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/ ۲۱
التفسیر للبغوی، ۷/۲۵ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۵/۱۱۸
المغنی للعراقی ، ۱/۱۱ ☆ کنز العمال، ۲۸۷۵۱، ۱۰ /۱۴۷
۳۲۲۳۔ السنن لا بی داؤد، باب کراهیة استقبال القبلة، ۱/۳
السنن لا بن ماجه، باب الاستنجاء بالحجارة، ۱/۲۷
المسند لا حمد بن حنبل، ☆ ۲/۲۴۷

لم : انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم کو ہر ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔ ۱۲م

## (۱۲) ذکر مصطفیٰ کی عظمت وفضیلت

۳۲۲۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال : ا ن ربی و ربك یقول: کیف رفعت لك ذکرك ؟ قال : اللہ اعلم ، قال : اذا ذکرت ذکرت معی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے عرض کی: اللہ عزوجل خوب جانتا ہے، عرض کی: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا۔

دوسری روایت میں یوں ہے۔

جعلتك ذکرا من ذکری ، فمن ذکرك فقد ذکرنی ۔

اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا، اور جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے بیشک میرا ذکر کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۸۷
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۸
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۰۶

## (۱۳) حضور بے مثل بشر ہیں

۳۲۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما منکم من احد الاو معہ قرینہ من الحن و قرینہ من

---

۳۲۲۴۔ التفسیر لا بن جریر، ۱۵/۲۳۵ ☆ الشفاء للقاضی ، ۱/۱۲

۳۲۲۵۔ المسند لا بن حمد بن حنبل، ۱/۳۹۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۲۲۵

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۶۷ ☆ کنز العمال، ۱۲۷۶، ۱/۲۵۳

الملائکة ، قالوا: و اباك یا رسول الله ! قال : و ایای ، و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اسکا ایک ہمزاد فرشتہ اور ایک شیطان جن ہے، صحابۂ کرام نے عرض کی: اور آپ کے ساتھ یارسول اللہ! فرمایا: میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری اعانت فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، تو اب وہ مجھے بھلائی کا حکم ہی دیتا ہے۔۱۲م　　　فتاوی رضویہ۹/۲۰۹

## (۱۴) حضور کی محبت شرط ایمان ہے

۳۲۲۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور ماں باپ اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔　　　فتاوی رضویہ۱۰/۱۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۲۲۷۔ **عن** الضحاك بن مزاحم الهلالی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا دعوة ابراهیم علیه الصلوٰة و السلام ، قال : و هو یرفع القواعد من البیت ، ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم فقرا الایة حتی اتمها ۔

حضرت ضحاک بن مزاحم ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں،

---

۳۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حب الرسول ﷺ، ۱/۷
الصحیح لمسلم، باب وجوب محبت رسول الله ﷺ، ۱/۴۹
السنن للنسائی، ایمان، باب علامة الایمان، ۲/۲۳۲
السنن لا بن ماجه ، باب فی الایمان، ۱/۸
المسندلا حمد بن حنبل، ۳/۱۷۷ ☆ السنن للدارمی، ۲/۳۰۷
السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۵۲۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۵۰
المستدرك للحاکم، ۲/۴۸۶ ☆ اتحاف السادة، للزبیدی، ۹/۵۴۷

آپ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت یوں دعا کی تھی، ''اے ہمارے رب! یہاں کے باشندگان میں تو ایک رسول مبعوث فرما'' حضور نے پوری آیت تلاوت فرمائی۔ ۱۲م
تجلی الیقین ۸۱

## (۱۵) حضور دعائے ابراہیم اور بشارت عیسی ہیں

۳۲۲۸۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا دعوة ابراهیم ، و کان اخر من بشرنی عیسی ابن مریم علیهم الصلوة و السلام ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں، اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے حضرت عیسیٰ بن مریم تھے، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ فتاوی رضویہ ۱۲/ ۳۷

www.alahazratnetwork.org

## (۱۶) اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کی حیات کی قسم یاد فرمائی

۳۲۲۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما حلف الله بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال تعالیٰ: لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون، و حیاتك یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ کہ آیت کریمہ ''لعمرك'' میں فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

---

۳۲۲۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۳۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۱۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۶۹ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۱/۹۶
کنز العمال، ۳۱۸۳۳، ۱۱/۳۸٤ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۲/۲۷۵
التفسیر للطبری، ۱/٤۳۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۳۹
التفسیر للقرطبی ، ۲/۱۳۱ ☆ السلسلة الصحیحة، للالبانی، ۱٤۵
۳۲۲۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٦۱ ☆
۳۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۰۳ ☆

# (۱۷) حضور کی حیات اور شہر کی قسم یاد فرمائی

۳۲۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ما خلق اللہ و ما ذرأ و ما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ما خلف بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم " لعمرک الآیۃ "۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو۔ نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔

۳۲۳۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بابی انت و امی یا رسول اللہ ! قد بلغ من فضلک عند اللہ ان اقسم بحیاتک دون سائر الانبیاء ، و لقد بلغ من فضلک عندہ ان اقسم بتراب قدمیک فقال : لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی : یارسول اللہ ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، بے شک حضور کی بزرگی خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی، اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کو ٹھہری کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے قسم اس شہر کی جس میں اے محبوب! تم قیام پذیر ہو۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ایں لفظ در ظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت، چوں گویند کہ سوگند می خورد بخاک پائے حضرت رسالت، و نظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کے غبارے نیست برآں، و تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آن چیز است نزد مردم و نسبت بایشاں، تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف است نہ آنکہ اعظم است نسبت بوے تعالیٰ۔

---

۳۲۳۰۔ الشفاء للقاضی، ۲۰/۱ ☆

۳۲۳۱۔ احیاء علوم الدین للغزالی، ☆ المدخل لا بن الحاج المکی،

ظاہر نگاہ میں یہ لفظ اللہ رب العزت کی جانب نظر کرتے ہوئے اگرچہ سخت معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی۔ لیکن حقیقت پر نگاہ رکھنے والوں کے نزدیک اس کے معنی پاک وصاف ہیں اوراس میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں۔اس سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرماتا ہے تواس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی شرافت وبزرگی کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور یہ کہ وہ چیز لوگوں کے نزدیک ممتاز ہوجائے تا کہ لوگ اس کی عظمت سے واقف ہوں، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ عظیم ہے۔ تجلی الیقین ۴۴

## (۱۸) حضور کا نام اقدس ساق عرش پر لکھا ہے

۳۲۳۲۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لما اقترف آدم الخطیئة قال: یا رب اسألك بحق محمد لما غفرت لی، فقال اللہ : یا آدم وکیف عرفت محمدا و لم اخلقه ؟ قال : یا رب لانك لما خلقتنی بیدك و نفخت فیّ من روحك رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال اللہ : صدقت یا آدم ! انه لأحب الخلق الیّ ادعنی بحقه فقد غفرت لك و لو لا محمد ما خلقت۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے میرے رب! صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما، رب العالمین نے فرمایا: تو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی تو میں نے اپنا سر اٹھایا، دیکھا عرش کے پایوں پر لکھا تھا، لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلاله و صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،تو میں نے جانا کہ تو

---

۳۲۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۶۷۲/۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۴۸۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۴۵۵/۱۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸۱/۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱۴۷/۲ ☆ الاحافات السنیة، ۲۵۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا: بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تیری مغفرت کرتا اور نہ تجھے بناتا۔

بیہقی اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں نے ہر جگہ جنت میں، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اور عزت والا۔

آجری کی روایت میں ہے، مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میرے نزدیک یہ حدیث حسن کے درجہ سے کم نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

## (۱۹) قیامت میں سب سے پہلے ندا حضور کو ہوگی

۳۲۲۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یجمع اللہ تعالی الناس فی صعید واحد فلا تکلم نفس، فاول مدعو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فیقول : لبیك و سعدیك و الخیر فی یدیك ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ کرے گا، سب سے پہلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوگی، حضور عرض کریں گے: الٰہی! میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔

---

۳۲۲۳۔ السنن لا بن ماجه، باب التلبیه، ۲۱۵/۲
المستدرك للحاكم، ۶۱۷/۴ ☆ السنة لا بی العاصم، ۳۶۷/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۱۰ ☆ كنز العمال، ۴۳۳۹۱، ۱۸۵۲/۱۵
حلیة الاولیاء لا بن نعیم، ۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۰/۵

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن مندہ نے کہا:

حدیث مجمع علی صحة اسنادہ و ثقة رجالہ۔

اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔

صفائح اللجین ۱۷

۳۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من آذی شعرة منی فقد آذنی و من آذانی فقد آذی اللہ، و فی روایة۔ ومن آذی اللہ لعنہ اللہ ملٔ السموات و الارض ، لا یقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۲/۱۰

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس پر اللہ کی لعنت ہے آسمان اور زمین برابر، نہ اسکا نفل قبول نہ فرض۔ ۱۲م

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸٤/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳/۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنزری، ۵۰٤/۱
السنة لابن ابی عاصم، ٤۷۹/۲ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۱۷۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۳٤۱۵٤، ۹۵/۱۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۸۸/۲

# (۷) تعظیم رسول

## (۱) بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام کا ادب

۳۲۳۵۔ **عن** اسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حوله كأن على رؤسهم الطير ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے، گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی سر جھکائے، گردنیں خم کئے، بے حس وحرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جانکر سروں پر آ بیٹھیں، اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی عنہ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے۔

اذا تكلم اطرق جلساء ه كان على رؤسهم الطير۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۳۴

## (۲) حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں حضور کا قیام......

۳۲۳۶۔ **عن** ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نزل عليه ، فنزل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفل و ابو ايوب فى العلو ، فانتبه ابو ايوب ليلة فقال : نمشى فوق راس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واسلم فتنحوا فباتوا فى جانب ، ثم قال للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : السفل ارفق فقال : لا اعلو سقيفة انت تحتها ، فتحول النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى العلو وابو ايوب فى السفل ،

---

۳۲۳۵۔ السنن لا بی داؤد، باب الرجل يتداوى، ۲/۵۳۹

۳۲۳۶۔ الصحیح لمسلم، باب اباحاة اكل الثوم، ۲/۱۸۳

فکان یصنع للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعاما فاذاجئی بہ الیہ سأل عن موضع اصابعہ فیتتبع موضع اصابعہ ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے یہاں مہمان ہوئے، میں بالائی منزل میں رہتا اور حضور پہلی منزل میں، ایک دن بیدار ہوا تو یہ احساس جاگا کہ میں اوپر چلتا ہوں اور حضور نیچے مکان میں قیام فرما ہیں، اس خیال سے ایک گوشہ میں رات جاگ کر گذاری، صبح کو خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی: فرمایا: نچلی منزل میں ہمارے لئے آرام ہے، عرض کیا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ قیام فرما ہوں، اس کے بعد حضور بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب پہلی منزل میں رہنے لگے، حضور کے لئے کھانا تیار کرتے جب حضور تناول فرمالیتے تو بعد میں خود کھاتے، بچے ہوئے کھانے کے بارے میں دریافت فرماتے کہ سرکار نے کہاں سے انگلیاں رکھ کر تناول فرمایا ہے، پھر خاص اسی جگہ سے اٹھاتے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرح مسلم نووی میں ہے:۔

فیہ التبرک بآثار اھل الخیر فی الطعام و غیرہ۔

اس حدیث میں کھانے وغیرہ میں بزرگ ہستی کے آثار سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

نیز اسی میں ہے:۔

اما کراھۃ ابی ایوب فمن الادب المحبوب الجمیل ، و فیہ اجلال اھل الفضل و المبالغۃ فی الادب معھم ۔

حضرت ابوایوب انصاری نے بالاخانہ پر رہنا اس لئے پسند نہ کیا کہ بارگاہ رسالت کا ادب اسی بات کا متقاضی تھا، نیز اس حدیث میں اہل فضیلت کی بزرگی کا اظہار اور ادب میں مبالغہ کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بدرالانوار مع زیادۃ، ۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۴) حضور کی جانب دانستہ جھوٹ کی نسبت اشد حرام

۳۲۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸

---

۳۲۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم من كذ على النبی ﷺ، ۱/ ۲۱
الصحيح لمسلم، زهد، ۷۲
www.alahazratnetwork.org
السنن لا بی داؤد، با ب التشديد فی الكذب علی رسول الله ﷺ، ۲/۵۱۴
السنن للنسائی، باب الثبت فی الحديث وحكم كناية العلم، ۲/۴۱۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعظيم الكذب علی رسول الله ﷺ، ۲/۹۵
السنن لا بن ماجه، المقدمه، ۱/۵ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۷۸ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۷۳
المسند للدارمی، ۱/۷۶ ☆ المسند للحميدی، ۱۱۶۶
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۲۷۶ ☆ المسند لا بی حنيفة، ۲۱
المستدرك للحاكم، ۱/۷۷ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۲/۵۵
الصحيح لا بن حبان، ۱۴۶۱ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۱/۲۴۸
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۴۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۲۵۳
التفسير للبغوی، ۲/۱۲۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/۱۱۱
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۲۵۸
المطالب العالية لا بن حجر، ۳۰۸۳، ☆ دلائل النبوة للمتقی، ۶/۲۸۴
كنز العمال، ۲۹۲۸۲، ۱۰/۲۴۲ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۴۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۷۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۸
التفسير للقرطبی، ۴/۱۸۵ ☆ التفسير لا بن كثير، ۴/۴۴۳
الكامل لا بن عدی، ۱/۱۵ ☆ الاذكار النوديه، ۳۳۷
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۱/۴۲۷ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم، ۸/۱۱۹
المسند للعقيلی، ۲/ ۹۳ ☆ الاسرار المرفوعه للقاری، ۴/۸

# ۸۔ نور مصطفیٰ

## (۱) حضور کے نور کی پیدائش

۳۲۳۸ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قلت : یا رسول اللہ !بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئ خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء ، قال : یا جابر ! ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ ، فجعل ذلك النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالیٰ ، ولم یکن فی ذلك الوقت لوح و لا قلم و لا جنۃ و لانار و لا ملك و لا سماء ولا ارض ولاشمس و لا قمر ولا جنی ولا انسی ۔ فلما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق قسم ذلك النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ، ومن الثانی اللوح ، و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول حملۃ العرش ، ومن الثانی الکرسی و من الثالث باقی الملائکۃ ، ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول السموٰت ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنۃ و النار ۔ ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء ۔ الحدیث بطولہ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی، فرمایا: اے جابر! بیشک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصہ کئے، پہلے سے فرشتگان حامل عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے بہشت ودوزخ بنائے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے ۔ الی آخر الحدیث

---

۳۲۳۸۔ المواهب اللدنیہ للقسطلانی، ۱/۵۵ ☆ شرح المواهب للزرقانی، ۱/۵۵
مدارج النبوۃ للمحدث الدهلوی، ۲/۲ ☆ تاریخ الخمیس للدیار البکری، ۱/۲۲

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں بنحوہ روایت کی۔

اجلۂ ائمہ دین مثل امام قسطلانی مواہب لدنیہ، اور امام ابن حجر مکی افضل القریٰ، اور علامہ فاسی مطالع المسرات، اور علامہ زرقانی شرح مواہب، اور علامہ دیار بکری خمیس، اور شیخ محقق دہلوی مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد اور اس پر تعویل و اعتماد فرماتے ہیں۔

بالجملہ وہ تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے، تو بلا شبہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی علماء بالقبول وہ شیئ عظیم ہے جس کے بعد ملاحظہ سند کی حاجت نہیں رہتی، بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی، کما بیناہ فی منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین۔

لا جرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

قد خلق کل شیئ من نورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کما ورد بہ لحدیث الصحیح۔

بیشک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنی جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ذکرہ فی المبحث الثانی بعد النوع الستین من آفات اللسان فی مسئلۃ ذم الطعام۔

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار و الروح النبویۃ القدسیۃ لمعۃ من نورہ، و الملائکۃ شرر تلک الانوار، و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اول ما خلق اللہ نوری، و من نوری خلق کل شیئ و غیرہ فیما فی معناہ۔

یعنی امام اجل امام اہل سنت سیدنا ابو الحسن الاشعری قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو اشاعرہ کہا جاتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل نور ہے نہ اور نوروں کی مانند، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے، اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے

میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی، اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔

ہاں اسے باعتبار کنہ وکیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے، واقعی نہ رب العزت جل وعلا نہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مطہر سید انوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر بنایا، نہ بے بتائے اس کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہوسکتی ہے، اور یہ ہی معنیٰ متشابہات ہیں۔

شمع سے شمع روشن ہوجانا بے اس کے کہ اس شمع سے کوئی حصہ جدا ہوکر یہ شمع بنے اس کی مثال میں کہا جاسکتا ہے، لیکن اس سے بہتر آفتاب اور دھوپ کی مثال ہے کہ نور شمس نے جس پر تجلی کی وہ روشن ہوگیا اور ذات شمس سے کچھ جدا نہ ہوا، مگر ٹھیک مثال کی وہاں مجال نہیں، جو کہا جائے گا ہزاروں ہزار وجوہ پر ناقص وناتمام ہوگا۔ پھر یہ کہ مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔

www.alahazratnetwork.org

قرآن عظیم میں نور الٰہی کی مثال دی۔

کمشکوٰۃ فیھا مصباح ، جیسے طاق کہ اس میں چراغ ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نور رب جلیل، یہ مثال وہابیہ کے اس اعتراض کے دفع کو تھی کہ نور الٰہی سے نور نبوی پیدا ہوا تو نور الٰہی کا ٹکڑا جدا ہونا لازم آیا۔

اسے بتایا گیا کہ چراغ سے چراغ روشن ہونے میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا جب یہ فانی مجازی نور اپنے نور سے دوسرا نور روشن کردیتا ہے تو اس نور الٰہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے کو تمام وروشنی میں مساوات بھی ضروری نہیں، چاند کا نور آفتاب کی ضیاء سے ہے، پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علم ہیئات میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوے ہزار چاند ہوں تو روشنی آفتاب تک پہونچیں گے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نور عرف عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطہ سے دوسری اشیائے دیدنی کو، اور حق یہ ہے کہ نور اس سے اجلی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، یہ جو بیان ہوا تعریف الجلی بالخفی ہے ، کما نبہ علیہ فی المواقف و شرحھا نور بایں معنی ایک عرض وحادث ہے اور رب عزوجل اس سے منزہ ہے۔

محققین کے نزدیک نوروہ کہ خودظاہر ہواوردوسروں کا مظہر۔

کماذکرہ الامام حجۃالاسلام الغزالی ثم العلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب الشریفۃ ۔

بایں معنیٰ اللہ عزوجل نورحقیقی ہے بلکہ حقیقۃً وہی نور ہےاورکریمہ ''اللہ نور السموٰت و الارض ''بلاتکلف وبلاتاویل اپنے معنیٰ حقیقی پرہے۔فان اللہ عزوجل ھو الظاھر بنفسہ المظھر بغیرہ من السموٰت و الارض و من فیھن و سائر المخلوقات ۔

حضورپرنورسیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ عزوجل کےنورذاتی سے پیداہیں۔

حدیث میں''نورہ ''فرمایا،جس کی ضمیراللہ کی طرف ہے،کہ اس میں ذات ہے،''من نور جمالہ ''یا، من نور رحمتہ،وغیرہ نہ فرمایاکہ نورصفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:۔

من نورہ ای من نور ھو ذاتہ۔

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواس نور سے پیداکیا جوعین ذات الٰہی ہے۔یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدافرمایا۔

امام احمدقسطلانی مواھب شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

لما تعلقت ارادہ الحق تعالیٰ بایجاد خلقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من الانوار الصمدیۃ فی الحضرۃ الاحدیۃ ، ثم سلخ منھا العوالم کلھا علوھا و سفلھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیداکرنا چاہا،صمدی نوروں سے مرتبہ ذات صرف میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوظاہرفرمایا،پھراس سے تمام عالم علوی وسفلی نکالے۔

شرح علامہ میں فرماتے ہیں:۔

مرتبہ احادیت ذات کا پہلا تعین اور پہلامرتبہ ہےجس میں غیرذات کا اصلالحاظ نہیں، جس کی طرف حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کےاس ارشادمیں اشارہ ہے،کہ اللہ تعالیٰ تھا اوراس کے ساتھ کچھ نہ تھا،اسے سیدی کاشانی قدس سرہ نے ذکرفرمایا۔

شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:۔

انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسمائے ذاتیہ سے پیداہوئےاوراولیاء اسمائے صفاتیہ سے، بقیہ

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کائنات صفات فعلیہ سے، اور سید رسل ذات حق سے اور حق کا ظہور بالذات ہے۔

ہاں عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی ذات رسالت کے لئے مادہ ہے، جیسے مٹی سے انسان پیدا ہوا۔ یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات بنی ہو گیا، اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شئی میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شئی کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عالم میں ذات رسول کو کوئی پہچانتا نہیں۔

حدیث میں ہے

یا ابابکر ! لم یعرفنی حقیقة غیر ربی

www.alahazratnetwork.org

اے ابو بکر! مجھے جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

ذات الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کسے مفہوم ہو، مگر اس میں فہم ظاہر بیں کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ نے تمام جہان کو حضور پر نور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لولاك ما خلقت الدنیا ۔

اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا۔

لولا محمد ماخلقتك و لا ارضا و لا سماء

اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا، نہ زمین، نہ آسمان۔

تو سارا جہاں ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ یعنی حضور کے واسطے، حضور کے صدقہ، حضور کے طفیل میں۔

یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا، جیسے فلاسفہ کا فرگمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے سے اور ان کے وجود بخشنے سے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے

علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں، تو وہ ذات الٰہی سے بلاواسطہ پیدا ہیں۔

زرقانی شریف میں ہے

اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔

یا زیادہ سے زیادہ بغرض توضیح ایک کمال ناقص مثال یوں خیال کیجئے، کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل وجلیل آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا، اور اس کے نور سے اور آئینے اور پانیوں کے چشمے اور ہوائیں، اور سائے ہوئے آئینوں اور چشموں میں صرف ظہور نہیں بلکہ اپنی اپنی استعداد کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی کہ اور جنکو روشن کرسکے کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی، یہ کیفیت نور سے متکیف ہیں اگرچہ اور کو روشن نہ کریں جن تک دھوپ بھی نہ پہونچی، وہ ہوائے متوسط نے ظاہر کیں، جیسے دن میں مسقف دالان کی اندرونی دیواریں ان کا حصہ صرف اسی قدر ہوا، کیفیت نور سے بہرہ نہ پایا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلا آئینہ خود ذات آفتاب سے بلاواسطہ روشن ہے اور باقی آئینے، چشمے اس کے واسطے سے، اور دیواریں وغیرہا واسطہ در واسطہ، پھر جس طرح وہ نور کہ آئینہ اول پر پڑا بعینہ آفتاب کا نور ہے بغیر اس کے کہ آفتاب خود یا اس کا کوئی حصہ آئینہ ہوگیا ہو، یونہی باقی آئینے اور چشمے کہ اس آئینے سے روشن در روشن ہوئے اور دیوار وغیرہ اشیاء پر ان کی دھوپ پڑی یا صرف ظاہر ہوئی ان سب پر بھی یقیناً آفتاب ہی کا نور اور اسی سے ظہور ہے، آئینے اور چشمے فقط واسطۂ وصول ہیں۔ ان کی حد ذات میں دیکھو تو یہ خود نور تو نور ظہور سے بھی حصہ نہیں رکھتے۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

یہ نظیر محض ایک طرح کی تقریب فہم کے لئے ہے جس طرح ارشاد ہوا۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح، ورنہ کجا چراغ اور کجا وہ نور حقیقی، وللہ المثل الاعلیٰ۔

توضیح صرف ان دو باتوں کی منظور ہے

ایک یہ کہ دیکھو، آفتاب سے تمام اشیاء منور ہوئیں بے اس کے کہ آفتاب خود آئینہ ہوگیا یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر آئینہ بنا۔

دوسرے یہ کہ ایک آئینہ نفس ذات آفتاب سے بلاواسطہ روشن ہے باقی بوسائط۔

ورنہ حاشا کہاں مثال اور کہاں وہ بارگاہ جلال۔ باقی اشیاء سے کہ مثال میں بالواسطہ منور مانیں آفتاب حجاب میں ہے اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے۔ آفتاب ان اشیاء تک اپنے وصول نور میں وسائط کا محتاج ہے اور اللہ عزوجل احتیاج سے پاک، غرض کسی بات میں نہ تطبیق مراد نہ ہرگز ممکن، حتی کہ نفس وساطت بھی یہاں یکساں نہیں۔ کما لا یخفی و قد اشرنا الیہ۔

سیدی ابو سالم عبد اللہ عیاشی ہم استاذ علامہ محمد زرقانی تلمیذ علامہ ابو الحسن شبراملسی اپنی کتاب "الرحلہ" پھر سیدی علامہ عثمادی رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا "شرح صلاۃ" حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کا ادراک حقیقۃً وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اللہ نور السمٰوت و الارض" کا معنی جانتا ہے، کیونکہ وہم اور عقل کے ذرائع اس کا حقیقی ادراک نہیں کر سکتے، اس کو تو صرف بندے کے دل میں اس نور کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شعاؤں سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حدیث کے معنی کو سمجھنے کے لئے قریب ترین یہ ہے کہ نور محمدی جب قدیم اور ازلی نور کی پہلی تجلی ہے تو کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا وہی سب سے پہلا مظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ نور اول چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلاواسطہ یا واسطوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہر چیز اپنی استعداد کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق واقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے، یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اس کی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جبکہ وجود حادث میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ایک فیض دینے والا دوسرا فیض پانے والا۔ حالانکہ نفس الامری حقیقت میں یہ دونوں

نور ایک ہی ہیں، یہ ایک واقعی نور ہی قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے متعدد مظاہر میں ظاہر ہوتا ہے اور تمام اجسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے، اسی طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی استعداد کے مطابق دوسری قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے، جس سے مزید مظاہرات کی اقسام حاصل ہوتی ہیں، جبکہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلا واسطہ سب سے پہلے نور حادث سے ہی مستفیض ہیں۔

اس تقریر کے لئے یہ انتہائی محتاط عبارت ہے جو علوم الٰہیہ کے موافق ہے، اس سے زائد عبارت خطرناک ہوسکتی ہے۔

اس تقریر کے مناسب مثال وہ چراغ ہے جس سے بے شمار چراغ روشن ہوئے، اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت پر ہے اور اس کے نور میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

مزید واضح مثال سورج ہے جس سے تمام سیارے روشن ہیں جن کا اپنا کوئی نور نہیں۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سورج کا نور ان سیاروں میں منقسم ہوگیا ہے جبکہ فی الواقع ان سیاروں میں سورج ہی کا نور ہے جو سورج سے نہ تو جدا ہوا اور نہ کم ہوا۔ سیارے تو صرف اپنی قابلیت کی بنا پر چمک اور سورج کی روشنی سے منور ہوئے۔

مزید سمجھنے کے لئے پانی اور شیشے پر پڑنے والی سورج کی شعاؤں کو دکھا جائے جن کا عکس پانی یا شیشے کے بالمقابل دیوار پر پڑتا ہے جس سے دیوار روشن ہو جاتی ہے، دیوار پر یہ روشنی سورج ہی کا نور ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کے قلب کو حجاب غفلت سے پاک کرتا ہے اور وہ دل انوار محمدیہ سے منور ہوتا ہے تو پھر اس کا ادراک ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ اس میں شک اور وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری بصیرت کو اپنے علم کے نور سے منور فرمائے، اور ہمارے باطن کو جہالت کے اندھیروں سے محفوظ فرمائے، اور جن امور میں ہم غور کرنے کے اہل نہیں ان پر ہماری جسارت کو معاف فرمائے، اور اس جناب میں ہماری عبارت کی کوتاہیوں پر مواخذہ نہ فرمائے۔ آمین۔

اس تقریر منیر سے مقاصد مذکورہ کے سوا چند فائدے اور حاصل ہوئے۔

اقول:

اول: یہ بھی روشن ہوگیا کہ تمام عالم نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیونکر بنا، بے

اس کے کہ نور حضور تقسیم ہوایا اس کا کوئی حصہ ایں وآں بنا ہو۔ اور یہ کہ وہ جو حدیث میں ارشاد ہوا کہ پھر اس نور کے چار حصے کئے تین سے قلم ولوح وعرش بنائے، چوتھے کے پھر چار حصے کئے الی آخرہ۔ یہ اس کی شعاعوں کا انقسام جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے تو وہ ہزار حصوں میں منقسم نظر آئے گا حالانکہ آفتاب نہ منقسم ہوا نہ اس کا کوئی حصہ آئینوں میں آیا۔

اس تقریر سے علامہ شرابلسی کا اعتراض بھی ختم ہوگیا، اعتراض اس طرح تھا۔

اعتراض:- حقیقت واحدہ تقسیم نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقت محمدیہ ان اقسام میں ایک قسم ہے، اور اگر باقی اقسام اسی حقیقت سے ہیں تو یہ حقیقت تقسیم ہوگئی، اور اگر باقی چیزیں اس حقیقت کی غیر ہیں تو انقسام کا کیا مطلب، پھر علامہ نے خود ہی جواب دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی اتباع کی۔

جواب:- حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو تقسیم کیا، کیوں کہ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسی صورت مثالی عطا کی جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی تھی، تو اسے تقسیم نہیں کہا جائے گا۔

ان کے جواب کا خلاصہ جسے ان کے شاگرد علامہ عیاشی نے بیان کیا یہ ہے کہ انقسام کا معنی نور محمدی پر اضافے کے ہیں اس طرح آخری تقسیم تک سلسلہ جاری رہا۔

عیاشی نے کہا: ظاہر کے لحاظ سے یہ جواب کافی ہے اور تحقیق اس کے علاوہ اللہ خوب جانتا ہے۔

اقول اولا: انہوں نے اس مسئلہ میں اپنے شیخ شبراملسی کی پیروی کی لیکن حق یہ ہے کہ یہ ایک بے معنی بات ہے، کیونکہ اس صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تخلیق کائنات نہ ہوگی، یہ نص اور مراد کے خلاف بات ہے۔

ہاں اس کا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پہلی شعاع سے زائد شعاع عطا کی پھر اس سے کچھ جدا کیا، پھر اس کی تقسیم کی، جیسے فرشتے ستاروں کی ان شعاعوں کو لیتے ہیں جو ستاروں کو محیط ہیں اور پھر ان کے ذریعہ چھپ کر سننے والے شیطانوں کو مارتے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے: نجوم کے لئے رجوم ہے۔

اقول ثانیا: یہ شبہ بھی دفع ہوگیا کہ خلق میں کفار ومشرکین بھی ہیں وہ محض ظلمت ہیں، نور

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

مصطفیٰ سے کیونکر بنے اور نرے نجس ہیں تو نور پاک سے کیونکر مخلوق مانے گئے۔

وجہ اندفاع ہماری تقریر سے روشن، ظلمت ہو یا نور جس نے خلعت وجود پایا ہے اس کے لئے تجلی آفتاب وجود سے ضرور حصے ہے اگرچہ نور نہ ہو صرف ظہور ہو، کما تقدم۔ اور شعاع شمس ہر پاک وناپاک جگہ پڑتی ہے وہ جگہ فی نفسہ ناپاک ہے، اس سے دھوپ ناپاک نہیں ہو سکتی۔

اقول ثالثاً: یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود، یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے، باقی سب پراسی کے عکس کا فیض وجود، مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے، اور مرتبۂ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارا جہاں اس کے آبگینے۔ و فی ھذا اقول ۔

خالق کل الوری ربك لا غیرہ
نورك کل الوری غیر ك لم لیس لن

ای لم یوجد ، و لیس موجودا ، و لن یوجد ابداً۔

کل مخلوق کا پیدا کرنے والا آپ کا رب ہی ہے آپ ہی کا نور کل مخلوق ہے اور آپ کا غیر کچھ بھی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔

اقول رابعاً: نور احدی تو نور احدی نور احمدی پر بھی آفتاب کی یہ مثال منیر چراغ سے احسن واکمل ہے۔ ایک چراغ سے بھی اگرچہ ہزاروں چراغ روشن ہو سکتے ہیں بے اس کے کہ ان چراغوں میں اس کا کوئی حصہ آئے، مگر دوسرے چراغ صرف حصول نور میں اسی چراغ کے محتاج ہوئے، بقا میں اس سے مستغنی ہیں، اگر انہیں روشن کر کے پہلے چراغ کو ٹھنڈا کر دیجئے ان کی روشنی میں فرق نہ آئے گا، نہ روشن ہونے کے بعد ان کو اس سے کوئی مدد پہونچ رہی ہے، معہذا کسب نور کے بعد ان میں اور اس چراغ اول میں کچھ فرق نہیں رہتا، سب یکساں معلوم ہوتے ہیں بخلاف نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عالم جس طرح اپنے ابتدائے وجود میں اس کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا، یونہی ہر شئی اپنی بقا میں اس کی دست نگر ہے، آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعۃً فنائے محض ہو جائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں
جان ہیں وہ جہان کی ، جان ہے تو جہان ہے

تعالیٰ علیه وسلم فهو روحه و حیوته و سبب وجوده و بقائه ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے زندہ فرمانے والے، اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے، تو حضور تمام عالم کی جان وزندگی اور اس کے وجود وبقاء کے سبب ہیں۔

اسی میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان وحیات وسبب وجود ہیں، حضور نہ ہوں تو عالم نیست ونابود ہوجائے، کہ حضرت سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو، اس لئے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطہ سے تھا آپ ہی فنا ہوجائے۔

ہمزیہ شریف میں فرمایا:

کل فضل فی العالمین فمن فضل ☆ النبی باستعارۃ الفضلاء

www.alahazratnetwork.org

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کو لی ہے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

تمام جہان کی امداد کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں، بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں، اور تمام عالم مدد الٰہی حضور کی وساطت سے لیتا ہے، تو جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کی مدد اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملی۔

شرح سید عشماوی میں فرماتے ہیں:

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں نعمت ایجاد، نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی، اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہو تو وجود کے ستون ڈھے جائیں، تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہاں حضور کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔

ان مضامین جمیلہ پر بکثرت ائمہ وعلماء کے نصوص جلیلہ فقیر کے رسالہ " سلطنة

المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری "میں ہے، وللہ الحمد

اقول خامساً: ہماری تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضور خود نور ہیں تو حدیث مذکور میں "نور نبیك" کی اضافت بھی "من نورہ" کی طرح بیانیہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہار نعمت الٰہیہ کے لئے عرض کی: واجعلنی نورا، اور خود رب العزت عز جلالہ نے قرآن عظیم میں ان کو نور فرمایا:

قد جآء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔

پھر حضور کے نور ہونے میں کیا شبہ رہا۔

اقول: اگر "نور نبیك" میں اضافت بیانیہ نہ لو بلکہ نور سے وہی معنی مشہور یعنی روشنی کہ عرض و کیفیت ہے مراد تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول مخلوق نہ ہوئے بلکہ ایک عرض و صفت، پھر وجود موصوف سے پہلے صفت کا وجود کیونکر ممکن؟ لا جرم حضور ہی خود وہ نور ہیں کہ سب سے پہلے مخلوق ہوا۔

www.alahazratnetwork.org

تو اب علامہ زرقانی کے اس قول کی حاجت نہ رہی کہ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ نور عرض ہے، قائم بذاتہٖ نہیں، کیونکہ جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خرق عادت ہے۔

کیونکہ وجہ اس کی یہ ہے کہ صفت کا وجود بغیر موصوف سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے کہ صفت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو موصوف کے غیر کے ساتھ قائم ہوگی تو موصوف کی صفت نہ ہوگی بلکہ غیر کی ہوگی اور اگر قائم بنفسہا ہو تو صفت ہی نہ ہوئی، کیونکہ صفت اسے کہتے ہیں جو غیر کے ساتھ قائم ہو۔ جب وہ قائم بنفسہا ہو تو وہ نہ صفت ہوئی اور نہ ہی عرض بلکہ وہ جوہر ہوئی۔ اور یہ کہنا کہ وہ عرض ہے اور قائم بنفسہ بھی ہے تو یہ اجتماع ضدین ہے اور یہ باطل، اور قدرت الٰہیہ محالات عقلیہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

ہاں ایک سوال یہ کیا جاسکتا ہے کہ آخرت میں وزن اعمال ہوگا اور یہ اعراض وصفات ہیں تو ان کا قیام بنفسہ کیسے ہوگیا کہ ان کو وزن کیا جائے گا۔

جواب یہ ہے کہ بایں معنی کہا گیا ہے کہ کاغذ اور صحیفے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

٣٢٣٩۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی راس الخلائق یوم القیامۃ ،فینشر علیہ تسعۃ و تسعین سجلا ، کل سجل مثل مد البصر ، ثم یقول : اتنکر من ھذا شیئا ؟ اظلمک کتبنی الحافظون ؟ فیقول : لا یا رب ! فیقول ؟ افلک عذر؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلیٰ ان لک عندنا حسنۃ ، وانہ لا ظلم علیک الیوم ، فتخرج بطاقۃ فیھا ، اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ ، فیقول : احضر وزنک فیقول : یا رب ! ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات، فیقول : انک لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفۃ و البطاقۃ فی کفۃ ، فطاشت السجلات و ثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت سے ایک شخص کو چن لے گا ، پھر اس کے سامنے کہا جائے گا، کیا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا ، پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا وزن کر، بندہ عرض کرے گا: ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں وہ کاغذ۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلڑا ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔

## ﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا بالجملہ حاصل حدیث نور یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے

---

٣٢٣٩۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی من یموت و ھو یشھد ان لا الہ الا اللہ ٢/٨٨
المستدرک للحاکم ١/٦ ☆ الصحیح لابن حبان ، ٢٥٢٤
کنز العمال للمتقی ، ١٠٩، ١/٤٤ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ١٥/١٣٤

پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلا واسطہ ہمارے حضور ہیں، باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔

صلات الصفا۔ ۷ تا ۳۴ ملخصا

## (۲) حضور کا نور سب پر غالب تھا

۳۲۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل، و لم یقم مع شمس قط الا غلب ضوء ہ ضوء الشمس ، و لم یقم مع السراج قط الا غلب ضوء ہ علی ضوء السراج ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آ گیا، اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیا میں مگر یہ کہ حضور کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبا دیا۔　　نفی الفئی ۵۲

www.alahazratnetwork.org

## (۳) حضور سراپا نور تھے

۳۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم! اجعل فی قلبی نورا ، و فی بصری نورا و فی سمعی نورا و فی عصبی نورا و فی لحمی نورا و فی دمی نورا و فی شعری نورا و فی بشری نورا و عن یمینی نورا و عن شمالی نورا و امامی نورا و خلفی نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و اجعلنی نورا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں یوں دعا کی: الٰہی! میرے دل اور جان، میری آنکھ اور میرے کان، میرے گوشت و پوست واستخواں، اور میرے زیر و بالا و پس و پیش اور ہر عضوء میں نور اور خود مجھے نور کر دے۔

---

۳۲۴۰۔ کتاب الوفا لابن الجوزی، ۲/۴۰۷

۳۲۴۱۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل ۔ ۱/۲۶۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۴۳ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳/۵۳۵

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب وہ (حضور) یہ دعا فرماتے، اور ان کے سننے والے (اللہ تعالی) نے انہیں ضیاء تابندہ و مہر درخشندہ و نور الہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا، اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جاتیں، جیسے چراغ پیش مہتاب، یا یکسر ناپدید و کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔　　نفی الفی ۶۴

## (۴) حضور کے دندان مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا

۳۲۴۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا تكلم رئی كالنور يخرج من بين ثناياه ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا۔

www.alahazratnetwork.org

## (۵) چہرۂ انور چودھویں کا چاند نظر آتا

۳۲۴۳۔ **عن** هند بن ابی هاله رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يتلألؤ وجهه تلألأ القمر ليلة البدر۔

WWW.NAATSEISLAMI.COM

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا۔

## (۶) حضور کے چہرۂ اقدس میں آفتاب کی روشنی نمایاں رہتی

۳۲۴۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما رايت شيئا احسن من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كأن الشمس تجری فی وجهه و اذا ضحك يتلألأ فی الجدر۔

---

۳۲۴۲۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆
۳۲۴۳۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆
۳۲۴۴۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا، گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا، جب ہنستے دیواریں روشن ہوجاتیں۔

۳۲۴۵۔ **عن** الربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لو رایتہ لقلت الشمس طالعۃ۔

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا آفتاب طلوع کررہا ہے۔

۳۲۴۶۔ **عن** ام ابی قرصافۃ و خالتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : رأینا کان النور یخرج من فیہ ۔

حضرت ابوقرصافہ کی ماں اور خالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: ہم نے نور نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۷) حضرت آمنہ نے حضور کے نور سے شام کے محل دیکھے

۳۲۴۷۔ **عن** آمنۃ ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی امہ و سلم قالت :انی رایت حین خرج منی نورا اضأت منہ قصور الشام ، وفی راویہ رایت نورا ساطعا من راسہ قد بلغ السماء ۔

حضرت آمنہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی امہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں: جب حضور پیدا ہوئے تو میں نے ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محلات تک روشنی تھی، دوسری روایت ہے کہ میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتے دیکھا کہ آسمان تک پہونچا۔

۳۲۴۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : استعرت من حفصۃ بنت رواحہ ابرۃ کنت اخیط بھا ثوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فسقطت عنی الابرۃ فطلبتھا فلم اقدر علیھا ، فدخل رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۲۴۵۔ الخصائص الکبری للسیوطی، ۱۷۹/۱ ☆
۳۲۴۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۰/۸ ☆
۳۲۴۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۳۶، ۳۹۶/۱۲ ☆
۳۲۴۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۹۲، ۴۲۹/۱۲ ☆

تعالیٰ علیه وسلم ، فتبینت الابرة بشعاع نور وجهه فضحکت ، فقال : یا حمیرآء !لم ضحکت ؟ قلت : کان کیت و کیت ، فنادی باعلی صوته : یا عائشة ! الویل ثم الویل لمن حرم النظر الی هذا الوجه ، ما من مومن و لا کافر الا یشتهی ان ینظر الی وجهی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حفصہ بنت رواحہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑے سینے کے لئے سوئی مانگ کر لائی، حجرۂ مقدسہ میں بیٹھی سیتی تھی کہ سوئی گر پڑی، تلاش کی نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، حضور کے نور رخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی۔

یہ ماجرا دیکھ کر مجھے بیساختہ ہنسی آگئی، فرمایا: اے حمیرا! کیا بات ہے، کیوں ہنستی ہو؟ عرض کی: یارسول اللہ! ایسا ایسا واقعہ ہوا، حضور نے بآواز بلند ندا فرمائی، اے عائشہ سنو! خرابی و محرومی ہے اس کے لئے جو اس چہرے کو دیکھنے سے محروم رہتا ہے، ہر مومن و کافر کی ایک مرتبہ دیدار کے بعد یہ ہی خواہش رہتی ہے کہ وہ بار بار دیکھا رہے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ فاسی مطالع المسرات میں علامہ ابن سبع سے نقل کرکے فرماتے ہیں:۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے خانہ تاریک روشن ہوجاتا۔

اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے سے کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گا یا نور کے لئے بھی سایہ مانے گا۔

یا مختصر طور پر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے، تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا، عیاذاً باللہ کثیف تھا، اور جو اس سے تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے۔

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی ودنیاوی تصور کیا ہے۔

ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔ آفتاب نیم روز

کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح و مشغوف رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی نہ سنا ہے کہ تیرا محب تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان و کان احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بار تن نازک پر اٹھالیا، تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن لہو ولعب اور ان کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب و روز تمہاری بخشش کے لئے گریاں وملول۔

جب وہ جان رحمت و کان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور "رب ھب لی امتی" فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ، آہستہ "امتی" فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے "نفسی نفسی، اذھبوا الی غیری" سنو گے اور غمخوار امت کے لب پر "رب امتی" کا شور ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں "امتی، امتی" پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہونچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش و نشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشم خردبین میں سرمۂ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ اعتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھنا، پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہہ دے یہ نشر محاسن و تکثیر مدائح نہ دوستی کا مقتضی نہ رد فضائل و نفی کمالات غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے، ورنہ خدا ورسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان

لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس چلے گا اور جس کی شان وہ بڑھائے اس کوئی گھٹا سکتا ہے؟ آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الٰہی پر مدار ہے۔

نفی الفئ ۶۷ تا ۶۸

## (۹) حضور ہمیشہ پاک اصلاب میں منتقل ہوتے رہے

۳۲۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذبا ، لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما۔وفی روایة ، من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات۔ و فی روایة من الاصلاب الکریمة و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوتیں میں بہتر شاخ میں تھا۔ ایک روایت میں ہے، میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین و امہات کرائمہ طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر و کافرہ کے لئے کرم وطہارت سے حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام اجل فخر المتکلمین علامۃ الوری فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افادہ فرمائی، اور امام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوی و علامہ تلمسانی شارح شفا و امام ابن حجر مکی و علامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم اکابر نے اس کی تائید و تصویب کی۔

---

۳۲۴۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۹۲۴ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۶۸

# ۹۔ علم غیب

## (۱) قیامت تک کی تمام چیزیں حضور کے پیش نظر ہیں

۳۲۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قدر رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم ا لقیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ ، جلیان من امر اللہ عزوجل جلاہ لنبیہ کما جلالہ للنبیین قبلہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اوراس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء کے لئے روشن فرمائیں۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام کان و ما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہورہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرت الٰہی پر دشوار اور نہ عزت ووجاہت انبیاء کے مقابل بسیار مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدا ہی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو ائمہ کرام وعلمائے اعلام ان سے سند لائے ، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے ، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مصنف خصائص کبری وامام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ وامام ابوالفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و

---

۳۲۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۱۰۱/۶ ☆ جمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۷/۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۸۴۹، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۸۱۰، ۳۷۸/۱۱

علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شارح شفاء قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انہیں مشرک کہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

وسع العالمین علما و حکما ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہاں کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین و ما کان و ما یکون ۔

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان وما یکون کا علم حضور پرنور کو حاصل ہوگیا۔

www.alahazratnetwork.org

امام جلیل، قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء ۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:۔

النفوس القدسیة اذا تجردت عن العلائق البدنیة اتصلت بالملاء الا علی و لم یبق لها حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاهد ۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا۔ وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:۔

قد قال علماء نا رحمهم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موته و حیاته صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم فی مشاهدته لامته و معرفته باحوالهم و نیاتهم و عزائهم و خواطرهم و ذلك جلی عنده لا خفاء نه۔

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ارادے ان کے دلوں کے خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلا کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالی مرقدہ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:۔

ذکر کن او را و درود و بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و باش در حال ذکر گویا حاضر ہست پیش تو در حالت حیات و می بینی تو او را متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و امید بداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ و یکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا۔ گویا فرمایا: اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا۔ بدانکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کہ نیچے داخل نہ سمجھے، غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ۔

اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك ۔

اللہ تعالی کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم۔)

نیز فرماتے ہیں:۔

ہر چیز در دنیا است زمان آدم تا نفخۂ اولیٰ بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند،

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

تاہمہ احوال اور اازاول تا آخر معلوم گردیدی یاران خودرا نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔

نیز فرماتے ہیں:۔

و ھو بکل شیٔ علیم ۔ ووے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق ، فوق کل ذی علم علیم، علیه من الصلوٰت وافضلها و من اتمها واکملها۔

شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:۔کہ

فاض علیّ من جنابه المقدس صلی الله تعالیٰ علیه و آله و سلم کیفیة العبد من حیزه الی حیز القدس فیتجلی له کل شیٔ کما اخبر عن هذا المشهد فی قصة المعراج المنامی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہوجاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت ائمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذا باللہ کافر و مشرک بنایا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ وروایات معتمدہ فقہیہ خود کافر ومشرک بنتا ہے۔اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال ائمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ" النهی الا کید عن الصلوٰة و رآء عدی التقلید "و رسالہ" الکوکبة الشهابية علی کفريات ابی الوهابية "۔وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور علم سے مراد وہ علم ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء، وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتین کی ذات وصفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں، پھر یہ ایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ ان کے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ بارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان وما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان وما یکون علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

و الحمد لله رب العالمين ـ و خسرهنا لك المبطلون ـ في قلوبهم مرض فزاد هم الله مرضا و قيل بعداً للقوم الظالمين ـ

نصوص حصر:۔ یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمدہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر متکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال، نص جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے، علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوجل کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو، اور مطلق علم یعنی جاننا اگر محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق یعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ماکان وما یکون بمعنی مسطور اگر چہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم واکمل ہو، علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہونچتا پھر علوم الہیہ تو علوم الہیہ ہیں، (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہوسکتی ہے نہ کہ قسم اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان و ما یکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازیدو افزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلامس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے وللہ الحمد، یہ معنی باآنکہ خود بدیہی واضح ہے ائمہ دین نے اس کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

امام اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org

لا یعلم ذلك استقلالا و علم الاحاطة بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ اما المعجزات و الکرامات فبا علام اللہ تعالیٰ لھم علمت و کذا ما علم باجراء العادة ۔

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الہیہ کو محیط ہوجائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔

رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر گیا مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں وہ روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہاء کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہاء میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے)

کا لفظ ناپاک ہے کہ وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے، بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بد فرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جل جلالہ کی توہین شان، ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

۳۲۵۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مقاما ما ترك شیئا الی قیام الساعة الا حدث به۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن ہم میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا۔ الدولة المکیة ۲۲۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲) حضور کے لئے آسمان وزمین کی تمام چیزیں روشن ہوگئیں

۳۲۵۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی نعست فاستثقلت نوما فرأیت ربی فی احسن صورة فقال : فیم یختصم الملأ الاعلیٰ و الحدیث بطوله عن ابن عباس۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور پھر میں نیند سے بوجھل ہوا، میں نے اپنے رب

---

۳۲۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب و کان امر اللہ قدرا مقدورا، ۹۷۷/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، ۳۹۰/۲
دلائل النبوة للبیهقی، ۳۱۳/۱ ☆
۳۲۵۲۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة الصافات، ۱۵۶/۲
شرح السنة للبغوی، ۳۸/٤ ☆

عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا، فرمایا، ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں، پوری حدیث حضرت ابن عباس سے یوں منقول ہے۔

۳۲۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اتانی ربی عزوجل اللیلة فی احسن صورة ، احسبه یعنی فی النوم ، فقال : یا محمد ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل تدری فیما یختصم الملأ الاعلی؟ قال : قلت : لا ، قال فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدی او قال : نحری ، فعلمت ما فی السموٰت و ما فی الارض، ثم قال : یا محمد ! هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ؟ قال : قلت : نعم ، یختصمون فی الکفار ات والدرجات ، قال : و ما الکفارات و الدرجات ؟ قال : المکث فی المساجد و المشی علی الاقدام الی الجمعات ، و ابلاغ الوضوء فی المکاره ، و من فعل ذلك عاش بخیر ، و کان من خطیئته کیوم ولدته امه ، و قل یا محمد اذا صلیت : اللهم ! انی اسألك الخیرات و ترك المنکرات و حب المساکین ، و اذا اردت بعبادك فتنة ان تقبضنی الیك غیر مفتون ، قال : و الدرجات بذل الطعام و افشاء السلام و الصلوٰة باللیل و الناس نیام ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رات اللہ عزوجل کا دیدار ہوا یعنی خواب میں، فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ مقربین بارگاہ فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں، اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو چیزیں تھیں ان کو جان لیا۔ پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ ملائکہ عالم بالا کس چیز میں متنازع اور مختلف ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، یہ کفارات اور درجات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، فرمایا: کفارات و درجات کیا ہیں؟ عرض کی: مساجد میں نماز کے انتظار میں

---

۳۲۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورة الصافات ، ۱۵۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۵
التفسیر للطبرانی، ۱۶۲/۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴۲۵/۷
السنة لابن ابی عاصم، ۲۰۴/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۳۲۱، ۲۴۵/۱۶

بیٹھنا یا جماعت کے لئے مسجدوں میں پیدل چل کر آنا، اور جبکہ طبیعت پر بار ہو خوب اچھی طرح وضو کرنا، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور جب انتقال کیا تو ساتھ ایمان کے گیا، اس دن گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے روز پیدائش تھا، فرمایا: اے محبوب! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو، اللهم! انی اسألك الخیرات وترك المنكرات و جب المساكین ، و اذا ردت بعبادك فتنة ان تقبضنی الیك غیر مفتون ۔ الٰہی! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے ، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں ، اور تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ جب تو بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہے تو بغیر آزمائش مجھے اپنی بارگاہ میں بلالے۔ اور درجات یہ ہیں کہ سلام کو خوب رواج دیا جائے ، لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور اس وقت نماز پڑھی جائے جب لوگ سور ہے ہوں۔ ۱۲م

## (۳) حضور نے ہوا میں اڑنے والے پرند کی بھی خبر دی

۳۲۵۴ عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : لقد تركنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وما یحرك طائر جناحیه فی السماء الا ذكرلنا منه علما ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں اڑنے والے پرندے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ بتایا۔ ۱۲م الدولۃ المکیہ ۲۶۱

## (۴) مطلق علم غیب کا انکار کفر ہے

۳۲۵۵ عن مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال فی قوله تعالیٰ : " ولئن سألتهم لیقولن انما كنا نخوض ونلعب" قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی كذا وما یدریه بالغیب۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت " ولئن سألتهم الآیة " کی تفسیر میں فرمایا: کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں

---

۳۲۵۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۲۶۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۳

۳۲۵۵۔ التفسیر لابن جریر، ۱۰/۱۷۳ ☆

جگہ ہے۔محمد غیب کیا جانیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفصیل یوں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرماتھے۔ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تواس سے بات نہ کرنا، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلاکر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں، وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلالایا، سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے آیت اتاری، کہ خدا کی قسمیں کھاتیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک وہ ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہوگئے۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اسکا کہنے والا اگر چہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو دیکھو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگئے۔

یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں، دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ ورسول اور قرآن سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھرایا، اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے، جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی، امام احمد قسطلانی، مولانا علی قاری، علامہ محمد زرقانی وغیرھم اکابر نے تصریح فرمائی جسکی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہٖ تعالیٰ بروجہ اعلی مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے۔ تمہید ایمان ۱۱۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۵) حضور نے قیامت تک کی اجمالی خبر دی

۳۲۵۶۔ **عن** عمرو بن اخطب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما الفجر وصعدالمنبر حتی حضرت الظهر فنزل فصلی ،ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبر بما هو کائن الی یوم القیامة، قال : فاعلمنا احفظنا ۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے یہانتک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، منبر سے اتر کے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا، پھر مصلی پر تشریف لاکر نماز پڑھائی اور پھر غروب آفتاب تک خطبہ دیا، ان خطبات میں حضور نے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی اجمالی خبر دی، اب ہم میں وہی زیادہ جانتا ہے جس نے ان خطبات کو زیادہ یادرکھا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org

۳۲۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قام فینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم ،حفظ ذلك من حفظ ونسیه من نسیه ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہو کر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کا حال بیان فرمایا، جس نے یادرکھایا درکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔ انباء المصطفی ۷

۳۲۵۸۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ زوی لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۳۲۵۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، ۳۹۰/۲

۳۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، ۴۵۳/۱

۳۲۵۸۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۸۹/۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے مشرق ومغرب سب کو دیکھ لیا۔۱۲م
انباء المصطفی ۹

۳۲۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: سلونی قبل ان تفقدونی، فانی لا اسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنه۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے وصال سے پہلے پہلے جو کچھ معلوم کرنا ہے کرلو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اس کی خبردوں گا۔
مالی الجیب ۶

۳۲۶۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: واللہ انی لاعلم الناس بکل فتنة هی کائنة فیما بینی وبین الساعة، وما ذلك ان یکون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حدثنی من ذلك شیئا اسره الی لم یکن حدث به غیری، ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قا ل وهو یحدیث مجلسا انا فیه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم بخدا! میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ حضور نے میرے علاوہ کسی کو نہ بتائے، بلکہ بات یہ ہے کہ حضور نے جب بھی کسی مجلس میں کوئی واقعہ آئندہ بیان فرمایا تو میں اس میں موجود تھا۔

۳۲۶۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: عرضت علی امتی باعمالها حسنها وسیئها، فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق، ووجدت فی مساوی اعمالها النخاعة تکون فی المسجد ولاتدفن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے نیک وبد اعمال پیش ہوئے، میں نیک اعمال میں یہ

---

۳۲۵۹۔ ابن النجار، 　　اتحاف السادة للزبیدی 　　۴۹۶/۱۱
۳۲۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، 　　۵۳۶/۶

بھی دیکھا کہ بندے کوراستہ سے اذیت ناک چیز روڑا پتھر وغیرہ ہٹانے پر جو نیکی ملتی ہے، اور بد اعمال میں یہ بھی ملاحظہ کیا کہ مسجد میں تھوک وغیرہ ڈالا جائے اور پھر اس کو صاف نہ کیا جائے۔۱۲م

۳۲۶۱۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : عرضت علی امتی البارحة لدن هذه الحجرة حتی لا عرف بالرجل منهم من احدکم بصاحبه ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی، بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔　　انباء المصطفیٰ ۱۸

۳۲۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وفی یدیه کتابان ،فقال اتدرون ماهذان الکتابا ن ؟ قلنا :لا یارسول اللہ ! الا ان تخبرنا ،فقال للذی فی یده الیمنی : هذا کتاب من رب العالمین ،فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم ،فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ا بدا ، ثم قال للذی فی شماله :هذا کتاب من رب العالمین ،فیه اسماء اهل النارواسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلایزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپکے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، فرمایا: جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ! ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو

---

۳۲۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ۲۰۷/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۶۶/۱
الادب المفرد للبخاری، ۳۶، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۷/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۵/۲
۳۲۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاهل الخ، ۳۶/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱/۱ ☆ المسند لاحمدبن حنبل، ۱۲۷/۲
المعجم الکبیر للبطرانی، ۱۸۱/۳ ☆

جائے گا، داہنے دست مبارک میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے، اب نہ ان میں زیادہ ہو سکتے ہیں اور نہ کم۔ پھر بائیں دست اقدس کی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں، پھر اس میں بھی آخر میں جوڑ لگا دیا گیا ہے، اب ان میں نہ کبھی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔ ۱۲ ام

مالی الجیب ۱۹

## (۶) حضور نے حضرت امام باقر کی پیدائش کی خبر دی

۳۲۶۳۔ **عن** جابر بن عبدا لله رضی الله تعالیٰ عنه انه قال للامام باقر رضی الله تعالیٰ عنه وهو سفیر رسول الله تعالی علیه وسلم یسلم علیك ،فقیل له : وکیف ذلك ؟ قال :کنت جالسا عنده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والحسین رضی الله تعالیٰ عنه فی حجره وهو یلاعبه ،فقال : یاجابر ! یولد له مولود اسمه علی، اذا کان یوم القیامةنادی مناد لیقم سید العابدین، فیقوم ولده ،ثم یولد له ولد اسمه محمد فان ادرکته یاجابر فاقرأنه منی السلام ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے حضور کا سلام کہا۔ ان سے حاضرین نے کہا: آپ نے یہ کیونکر کہا؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مبارک گود میں تھے اور حضور آپ سے کھیل رہے تھے، حضور نے فرمایا: اے جابر! حسین کا ایک بیٹا ہوگا جسکا نام علی ہوگا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ایک منادی ندا کریگا، عابدوں کے سردار کھڑے ہوں، تو وہ لڑکا کھڑا ہوگا، پھر ان کے ایک لڑکا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا، اگر تم ان کو پاؤ تو میرا سلام ان سے کہنا۔ ۱۲ ام　　مالی الجیب ۱۳

---

۳۲۶۳۔ الصواعق المحرقة لابن حجر، ۱۷۷/۱ ☆

## (۷)حضور بعد وصال بھی اس عالم سے باخبر ہیں

۳۲٦٤۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: علمي بعد وفاتي كعلمي في حياتي ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد وصال میرا علم ویسا ہی ہے جیسے اس ظاہر حیات مبارک میں ۔۱۲م مالی الجیب ۸۹

## (۸)حضور نے عالم برزخ کی خبر دی

۳۲٦٥۔ **عن** سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غفر الله عزوجل لزيد بن عمرو ورحمه، فانه مات على دين ابرا هيم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر تھے۔

۳۲٦٦۔ **عن** عامر بن ربيعة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رايته في الجنة يسحب ذيولا ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔
فتاوی رضویہ ۱۱/۱٦۰

## (۹)حضور آئندہ کے حالات سے باخبر ہیں

۳۲٦٧۔ **عن** ابى وفرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : لما انهزم المشركون لحق مالك بن عوف بالطائف ،فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لواتاني

---

۳۲٦٥۔ الكامل لابن عدى،

۳۲٦٦۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲۷۷/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳٤۰۷۳، ۷۷/۱۲

۳۲٦٦۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲۷۷/۱ ☆

۳۲٦٧۔ الاصابه لابن حجر، ۵۵۰/۵ ☆

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلما لرددت علیه اهله وماله ،فبلغه ذلك ، فلحق به ، وقد خرج من الجعرانة فاسلم ، فاعطاه اهله وماله ، واعطا ه مائة من الابل کالمؤلفة ، فقال مالك بن عوف یخاطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قصیده ۔

مان رأیت ولا سمعت بواحد
فی الناس کلهم کمثل محمد
اوفی فاعطی للجزیل لمجتدی
ومتی تشاء یخبرك عما فی غد

قال : واستعمله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن من اسلم من قومه ، ومن تلك القبائل من ثمالة وسلمة وفهم ۔

حضرت ابو وفرہ یزید بن عبید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے اور مالک بن عوف کہ (لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے ، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہوتو ہم اس کے اہل ومال اسے واپس دیں ، یہ خبر مالک بن عوف کو پہونچی ، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے ، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اهل ومال انہیں واپس دیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کئے ۔

اس وقت حضرت مالک بن عوف نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی : میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل کوئی نہ دیکھا نہ سنا ، سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع اور کثیر عطا بخشنے والے ، اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتادیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ ، سلمہ اور فہم پر سردار فرمایا ۔

الامن والعلی ۲۰۷

## (۱۰) حضور نے اپنی غیب دانی کے ذکر سے کیوں منع فرمایا

۳۲۶۸۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : جاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل علیّ صبیحة بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

www.alahazratnetwork.org

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے، تو وہ اس حدیث سے یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئندہ جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگرچہ بعطائے الٰہی جانے کہ اس نے صاف کہہ دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح مشرک ہے، اور خود مصرع مذکور کا مطلب ہی یوں بتایا کہ چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ کہی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ باتیں جانتے ہیں، بایں ہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی۔

---

۳۲۶۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغناء ۶۷۴/۲
السنن الکبری للبیهقی ۲۸۹/۷ ☆ الاتحافات السنیة، ۵۵۸/۶
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹
شرح السنة للبغوی، ۴۷/۹ ☆

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اس کو کہے یا سن کر پسند کرے۔ (تفویہ)

اللہ اللہ، اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں کہ اس کے دھرم میں اس کا معبود کو دہی کسی کو آئندہ باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قادر نہیں، کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا، یونہی یہ امر بھی اسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح مخالف قرآن عظیم ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکنّ اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء ۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

www.alahazratnetwork.org

و قال اللہ تعالیٰ :۔

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ۔ الا من ارتضی من رسول ۔

غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہاں ''لا یظھر غیبہ علی احد ا'' نہ فرمایا کہ اللہ تعالی اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرم قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا ''لا یظھر علی غیبہ احدا'' اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو، ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ کا کذب ممکن جیسا کہ اس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ ''سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح'' میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اس پر کیا موثر، و اللہ المستعان علی کل غوی فاجر ،اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھئے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ

رکھے، وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکالا؟ کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوی کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت الثری میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا، جابجا ایسی ہی ناتمام الکل بازیوں سے عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا۔

ثم اقول: اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے! تو بحمداللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا، او شرک پسند! او شرک کی حقیقت وشناعت سے غافل! کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہے جاؤ۔

اب یاد کرو حدیث ابی داؤد و یحك انه لا یستشفع باللہ علی احد کے متعلق اپنی بدلگامی کی تقریر کو۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

عرب میں قحط پڑا تھا، ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمہاری شفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس، یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے، پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرۂ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بےحواس ہوگئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے۔

**اقول:** انبیاء اولیاء کو ذرۂ ناچیز سے کم تر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افتراء ہے، حدیث میں اس کا وجود نہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بےحواس کہنا یہ تیری بیدینی کا ادنیٰ کرشمہ اور افتراء ہے، حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات

اقدس سے قائم ہے مکان ومحل سے منزہ ہے، کیا جانے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں مین بھری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

تیر بر جائے انبیاء انداز

طعن در حضرت الٰہی کن

بے ادب باش وآنچہ دانی گو

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اتروا کر ذرا یہ سوچ کہ جو بات عظمت شان الٰہی کے خلاف ہوا سے سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس اس کی سفارش لائی گئی۔ ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں ولہذا وہ صحابہ اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک وکفر کے کلمے سنیں، اور اصلا کوئی اثر غضب وجلال چہرۂ اقدس پر نمایاں نہ ہو، نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحان اللہ کہیں، نہ اہل مجلس کی حالت بدلے، نہ ان کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو، ایک آسان سی بات قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو، کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو، اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں، تمہارا دین جاتا رہا، تم مرتد ہوئیں، از سر نو ایمان لاؤ، کلمہ پڑھو، نکاح ہوگیا ہے تو تجدید نکاح کرو، غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو، کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقت حاجت بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں، تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں، رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائے کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہم افضل الصلوۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہ باطل ہے، یہ منہ دھور کھئے، منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل ونقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ " اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال "۔

اولا ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی، لہذا ارشاد ہوا: اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

ارشادالساری لمعات ومرقات وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے۔

ثانیاًاقول: ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کی کم فہم لوگوں کی تھی ان میں منع فرمایا کہ توہم ذاتیت کا سد باب جوشرع حکیم ہےاور امام الوہابیہ کی مت اوندھی، جومحتمل ذووجوہ بات جس میں برے پہلو کی طرف لے جانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے ،دانشمند مردوں کے لئے اس کی ممانعت بدرجۂ اولی جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے،ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں ، عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں۔　　الامن والعلی ۲۰۱ تا ۲۰۴

## (۱۱) غیوب خمسہ کا ثبوت

۳۲۶۹۔ **عن** ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : مررت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : انك حامل لغلام ، فاذا ولدته فأتینی به ، قالت : یا رسول اللہ ! انیٰ لی ذلك و قد تحالفت قریش ان لا یاتوا النساء ، قال : ھو ما اخبرتك ، قالت فلماولدته اتیته فأذن فی اذنه الیمنی و اقام فی الیسری والھاہ من ریقه و سماہ عبد اللہ ، و قال اذھبی بابی الخلفاء ، فاخبرت العباس فاتاہ فذکرله فقال : ھو ما اخبرتھا ، ھذا ابو الخلفاء ، حتی یکون منھم السفاح حتی یکون منھم المھدی۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے ہو کر گزری، حضور نے فرمایا: تو حاملہ ہےاور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے، جب وہ پیدا ہوتو اسے میرے حضور لانا، ام الفضل نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھائی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں، ارشاد ہوا، بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی ، ام الفضل فرماتی ہیں: جب لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا، فرمایا: لے جاؤ خلفا کے باپ کو، میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا

---

۳۲۶۹۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم،
تاریخ بغداد للخطیب،

، وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا: بات وہی ہے جو ہم نے کہی، یہ خلیفوں کا باپ ہے، یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی گا۔

۳۲۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی ام ابراھیم الماریۃ القبطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ھی حامل منہ بابراھیم ، فذکر الحدیث ، وفیہ ان جبرئیل علیہ الصلوٰۃ و السلام اتانی فبشرنی ان فی بطنھا منی غلاما و ھو اشبہ الخلق بی ، و امرنی ان اسمہ ابراھیم و کنانی بابی ابراھیم صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہ و علیہ وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لائے جبکہ حضرت ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (اور حدیث ذکر کی اور اس میں ہے) کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ ، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں، اور جبرئیل نے میری کنیت ابوابراہیم رکھی۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی نے اس کی سند حسن بتائی:۔

اقول: تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے کہ وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ میں ہے، اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کے پیٹ والے کے پیٹھ میں ہے۔ بلکہ وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ خلیفوں کے باپ کو لے جاؤ، اور فرمایا: انہیں میں سفاح ہے، انہیں میں مہدی ہے۔

۳۲۷۱۔ **عن** ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحلھا جداد عشرین و سقا من مالہ بالغابۃ ، فلما حضرتہ

---

۳۲۷۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۳۲۷۱۔ المؤطا لمالک، باب الاقضیۃ، ۳۱۴

الوفاۃ قال : یا بنیہ ! و اللہ ما من الناس احد احب الی غنی منك ولا اعز علی فقرا بعدی منك، و انی کنت نحلتك جداد عشرین و سقا، فلو کنت جددتہ واحرزتہ کان لك، وانما ھو الیوم مال و ارث و انما ھو اخواك و اختاك ، فاقتسموہ علی کتاب اللہ، قالت : یا ابت و اللہ لو کان کذا و کذا لترکتہ ، وانما ھی اسماء فمن الاخری؟ فقال : ذو بطن بنت خارجۃ اراھا جاریۃ فو لدت ام کلثوم ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں، جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین سے فرمایا: اے پیاری بیٹی ! خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمہارے برابر مجھ پر دشوار نہیں ، میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کئے تھے کہ درختوں پر سے اتروالینا، تو تم نے اگر کٹوا کر قبضہ میں کر لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے، اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں، لہذا اب حسب فرائض اللہ تقسیم کرلینا، ام المومنین نے عرض کی: اے ابا جان ! خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی، لیکن یہ تو بتائیں کہ میری ایک بہن اسماء ہے اور دوسری کون؟ فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے، میرے علم میں وہ لڑکی ہے، لہذا ام الکلثوم پیدا ہوئیں۔

www.alahazratnetwork.org

۳۲۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ و کل فی الرحم ملکا فیقول : یا رب ! نطفۃ ، یا رب ! علقۃ ، یا رب ! مضغۃ ، فاذا اراد ان یخلقھا قال : یا رب ! اذکر ام انثی ؟ یا رب ! اشقی ام سعید ؟ فما الرزق ؟ فما الاجل ؟ فیکتب کذلك فی بطن امہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۲۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء ، ۱/۴۶۹

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۳/۱۱۶ | ☆ | جمع الجوامع للسیوطی، | ۱۱/۱۸ |
| السنن الکبری للبیھقی، | ۷/۴۲۱ | ☆ | اتحاف السادۃ للزبیدی، | ۹/۱۲۵ |
| فتح الباری للعسقلانی، | ۱/۴۱۸ | ☆ | الدر المنثور للسیوطی، | ۴/۳۴۵ |
| التفسیر لابن کثیر، | ۴/۳۴۵ | ☆ | السنۃ لابن ابی عاصم، | ۱/۸۲ |
| حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، | ۶/۲۶۰ | | | |

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے، عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نطفہ ہے، پھر عرض کرتا ہے، یہ خون بستہ ہے، پھر عرض کرتا ہے: یہ گوشت کا ٹکڑا ہے ، جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو عرض کرتا ہے، یہ مرد ہوگا یا عورت؟ نیک بخت ہوگا یا بد بخت؟ اس کا رزق اور اس کی زندگی کتنی ہے؟ یہ سب چیزیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔۱۲م

۳۲۷۳۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا عطین الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه ، قال : فبات الناس یدو کون لیلتهم ایهم یعطاها فلما اصبح الناس غدوا علیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلهم یرجو ان یعطاها ، فقال : این علی ابن ابی طالب ؟ فقالوا: یشتکی عینیه یا رسول الله ! قال فارسلوا الیه فاتونی به ، فلما جاء بصق فی عینیه فدعا له فبرأ حتی کان لم یکن به و جع ، فاعطاها الرایة فقال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم یا رسول الله ! اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا ، فقال : انفذ علی رسلك حتی تنزل بسا حتهم ، ثم ادعهم الی الاسلام و اخبرهم بما یحب علیهم من حق الله فیه ، فو الله ! لان یهدی الله بك رجلا و احدا خیر لك من ان یکون لك حمر النعم۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں ایسے شخص کو اسلامی پرچم عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ رات بھر لوگ اسی غور وخوض میں رہے کہ دیکھئے کل جھنڈا کس خوش نصیب کو ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو ہر شخص یہ تمنا لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مل جائے، حضور نے فرمایا: حضرت علی کہاں ہیں؟ عرض کی: ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، فرمایا: ان کو بلا کر لاؤ، چنانچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور دعا کی، اس کے بعد وہ اس طرح شفایاب ہو گئے کہ انہیں یہ بیماری ہی نہیں ہوئی

---

۳۲۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم، ۵۲۵/۱
الصحیح لمسلم ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ۲۷۸/۲
الجامع للترمذی، باب ماقب علی ابن طالب، ۲۱٤/۲
السنن لابن ماجه ، باب فضل علی بن ابی طالب، ۱۲/۱

تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا، حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں، فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ، جب تم ان کے میدان میں اترو تو پہلے اسلام کی دعوت دینا اور اس کی طرف بلانا جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔ ۱۲م

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کر کے بیان فرمائی، تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

یہ بات تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے، تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی، جنگوں، فتنوں، سیدنا مسیح کے اترنے، امام مہدی کے ظاہر ہونے، دجال، یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض وغیرہ کے نکلنے سے جو بشارتیں اسی باب سے ہیں۔

الدولۃ المکیۃ ۳۵۳

## (۱۲) حضور کو اپنے وصال کا مقام اور وقت خوب معلوم تھا

۳۲۷۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للانصارالکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم :المحیامحیاکم والممات مماتکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار مدینہ! ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمہاری زندگی ہے، اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمہاری موت۔

۳۲۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۲۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۳۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/۱۱۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۳۸۹ ☆ نصب الرایۃللزیلعی، ۳/۴۴۰
۳۲۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۳۵ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۰۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۵۲۲۷
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ۵/۱۰۰ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/۴۰۴
السنن الکبری للبیھقی، ۹/۸۶ ☆

تعالیٰ علیه وسلم لما بعثنی الی الیمن ، یا معاذ ! انك عسی ان لا تلقانی بعد عامی هذا ، و لعلك ان تمر بمسجدی هذا او قبری ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھ سے ارشاد فرمایا: اے معاذ! قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد دنیا میں نہ ملے گا، اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گزرے۔

## (۱۴) حضور جانتے تھے کہ کون کہاں مرے گا

۳۲۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ندب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فانطلقوا حتی نزلوا بدرا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا مصرع فلان و یضع یده علی الارض ههنا و ههنا ، قال : فما ماط ای ما زال وما تجاوز احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی، حضرت انس فرماتے ہیں: جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلا تجاوز نہ کی۔

۳۲۷۷۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال:والذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا، جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے

---

۳۲۷۶۔ الصحیح لمسلم ، باب غزوة بدر ۱۰۲/۲
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین ، ۲۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۰۰۲۳، ۴۲۳/۱۰
۳۲۷۷۔ الصحیح لمسلم ، باب عرض مقعة المیت الجنة و النار، ۳۸۷/۲

مقرر فرمائی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی۔　　الدولۃ المکیۃ ۳۵۵

## (۱۴) حضور کو علم تھا کہ بارش کب ہوگی

۳۲۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اصابتنا سحابة فخرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی انفا فسلم علی و اخبرنی انہ یسوق السماء الی وادی الیمن یقال لہ ضریح فجاء نا راکب بعد ذلک فسألناہ عن السحابة فاخبرانھم مطروا فی ذلک الیوم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا، مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک نالے کی طرف جسے ضریح کہتے ہیں، پھر ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا، ہم نے اس سے بادل کی نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۲۷۹۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرنا عن ملک السحاب انہ یجیٔ من بلد کذا و انھم مطروا یوم کذا۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آرہا ہے فلاں شہر کو، اور بلاشک اس دن پانی برسا۔　　الدولۃ المکیۃ ۳۷۰

## (۱۵) حضور کو قیامت کا علم تھا کہ کب آئے گی

۳۲۸۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۳۲۷۸۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳۱۱/۶ ☆
۳۲۷۹۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۳۱۱/۶ ☆
۳۲۸۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۳/۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۶۰۴/۴
شرح السنۃ للبغوی، ۱۰۳/۱۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : كيف انعم و صاحب الصور قد التقم الصور ، و حنى جبهته ، و اصغى سمعه ، فينتظر متى يومر فينفخ قلنا : يا رسول الله ! فكيف نقول؟ قال : قولوا حسبنا الله و نعم الوكيل توكلنا على الله۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیونکر چین لوں حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے، ماتھا جھکائے ہوئے انتظار کر رہا ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے، لہذا وہ پھونکے گا، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: ہم کیا کہیں؟ فرمایا: کہو: ہمیں کافی ہے اللہ اور بہتر کام بنانے والا۔

۳۲۸۱۔ **عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كيف انعم و صاحب القرن قد التقم القرن ، وحنى جبهته ، و اصغى السمع متى يومر ، قال فسمع ذلك اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فشق عليهم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قولوا : حسبنا الله و نعم الوكيل ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے چین لوں حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور منہ میں لے لیا ہے، پیشانی جھکالی ہے اور کان لگائے منتظر ہے کہ کب حکم ملے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب یہ معلوم ہوا تو ان پر دشوار گزرا، حضور نے فرمایا: تم "حسبنا الله ونعم الوكيل" پڑھا کرو۔۱۲م　　الدولة المكية ۳۸۷

---

۳۲۸۱۔ الجامع للترمذی، ۳۴۳۱، باب تفسير سورة الزمر ، ۱۵۶/۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۳۷۴/۴ | ☆ مجمع الزوائد لهيثمی، | ۱۳۱/۷ |
| المعجم الكبير للطبرانی، | ۲۲۲/۵ | ☆ شرح السنة للبغوی، | ۱۰۳/۱۵ |
| المعجم الصغير للطبرانی، | ۲۴/۱ | ☆ المغنی للعراقی، | ۴۹۶/۴ |
| حلية الاولياء لابی نعيم ، | ۱۸۹/۳ | ☆ الكامل لابن عدی، | ۸۹۱/۳ |
| كنز العمال للمتقی ۳۸۹۰۶، | ۳۵۱/۱۴ | ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، | ۲۵۲/۱۰ |
| الدر المنثور للسيوطی، | ۲۲/۳ | ☆ اتحاف السادة للزبيدی، | ۴۵۰/۱۰ |
| التفسير للطبرانی، | ۲۴/۱۶ | ☆ التفسير لابن كثير، | ۱۴۸/۲ |

www.alahazratnetwork.org

## (۱۶) حضور نے آسمانوں کے چرچرانے کی آواز سنی

۳۲۸۲۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی اری ما لا ترون ، و اسمع ما لا تسمعون ، اطت السماء و حق لھا ان تأط ۔ فتاوی رضویہ ۳۲/۹

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، فرشتوں کی کثرت سے آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی چاہیئے تھا۔۱۲م

## (۱۷) غیر خدا کے لئے لفظ علم غیب کا اثبات جائز ہے

۳۲۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : حد ثنی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان موسی ھو نبی بنی اسرائیل سأل ربہ فقال ای رب! ان کان فی عبادك احد ھو اعلم منی فادللنی علیہ فقال لہ : نعم فی عبادی من ھو اعلم منك ، ثم نعت لہ مکانہ و اذن لہ فی لقیہ ، فخرج موسی معہ فتاہ و معہ حوت ملیح، و قد قیل لہ اذا حی ھذا الحوت فی مکان فصاحبك ھنالك و قد ادرکت حاجتك ، فخرج موسی و معہ فتاہ ، و معہ ذلك الحوت یحملانہ ، فسار حتی جھدہ السیر ، وانتھی الی الصخرۃ وا لی ذلك الماء ، ماء الحیاۃ ، ومن شرب منہ خالد، ولایقاربہ شئ میت الا حی ،فلما نزلا ، ومس الحوت الماء حی، فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا ، فانطلقا، فلما جاوز ا منقلبہ قال : موسی : آتنا غداء نا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا ، قال الفتی و ذکر، ا رأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت و ما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ و اتخذ سبیلہ فی البحر عجبا ، قال ابن عباس فظھر موسی علی الصخرۃ حین انتھیا الیھا ، فاذا رجل متلفف فی کساء لہ فسلم موسی

---

۳۲۸۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون ، ۵۵/۲
السنن لابی ماجہ ، باب الحزن والبکاء، ۳۱۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۱۰/۲
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۲۳۸/۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲٦٤/٤
۳۲۸۳۔ التفسیر للطبرانی، الجزء الخامس عشر، ۲۷۹/۹

فرد علیه العالم ، ثم قال له : و ما جاء بك ؟ ان کان لك فی قومك لشغلً ؟ قال له موسی : جئتك لتعلمنی مما علمت رشدا ، قال انك لن تستطیع معی صبرا و کان رجلا یعلم علم الغیب قد علّم ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی : اے میرے رب! اگر تیرے بندوں میں مجھ سے زیادہ علم والا کوئی اس وقت ہے تو مجھے اس کی طرف ہدایت فرما، فرمایا : ہاں میرا ایک بندہ ہے، پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس جگہ کی نشانی بتائی کہ جاؤ ملاقات کرو، حضرت موسیٰ اپنے ساتھ یوشع بن نون کو لے کر تشریف لے چلے، زادراہ کے لئے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ تھی، انہیں یہ نشانی بتائی گئی تھی کہ جہاں یہ مچھلی زندہ ہو جائے وہی تمہاری ملاقات کی جگہ ہے، حضرت موسیٰ کو جب سفر کی تکان محسوس ہوئی تو ایک چٹان اور ندی کے پاس قیام پذیر ہوئے، اس ندی کا پانی آب حیات تھا، کہ جو پی لے ہمیشہ زندہ رہے، اور کسی مردہ کو مس ہو جائے تو وہ بھی زندہ ہو جائے جب آپ نے وہاں قیام فرمایا اور مچھلی کو پانی مس ہوا تو وہ زندہ ہو گئی اور وہ پانی میں کود گئی پھر سفر شروع ہوا جب وہاں سے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع سے فرمایا: ہمیں سفر کی مشقت نے نڈھال کر دیا ہے لاؤ کھانا کھلاؤ، وہ بولے: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم نے اس چٹان کے پاس قیام کیا تو مچھلی زندہ ہو کر پانی میں کود گئی تھی اور میں آپ کو بتانا بھول گیا، یہ شیطان کی طرف سے تھا کہ میں یاد نہ رکھ سکا اور آپ کو نہ بتا سکا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ اسی چٹان کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک صاحب چادر اوڑھے آرام فرما ہیں ، حضرت موسیٰ نے سلام پیش کیا ، انہوں نے اس طرح جواب دیا گویا خوب جانتے ہیں ، پھر فرمایا: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ کو تو آپ کی قوم میں بہت سے کام ہیں، حضرت موسیٰ نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے وہ چیزیں حاصل کروں جن کا صحیح صحیح علم آپ کو ملا ہے، فرمایا: میرے ساتھ تم صبر نہیں کر سکو گے۔

بات یہ تھی کہ حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب سکھایا تھا اور وہ غیب کے عالم تھے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۱۵

www.alahazratnetwork.org

# (۱۸) پندرہویں رمضان کو چنگھاڑ کی خبر حضور نے دی

۳۲۸۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان الصیحۃ الی ا ن قال ھدۃ فی النصف من رمضان لیلۃ الجمعۃ فی سنۃ کثیرۃ الزلازل و البرد فاذا و افق شھر رمضان فی تلک السنۃ لیلۃ الجمعۃ فاذا صلیتم الفجر من یوم الجمعۃ فی النصف من رمضان فادخلوا بیوتکم و اغلقوا ابوابکم و سدوا ا کواکم فخروا للہ و دثروا انفسکم وسدوا آذانکم فاذا احسستم بالصیحۃ فخروا للہ سجداو قولوا:سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس ، فانہ من فعل ذلک نجا و من لم یفعل ھلک۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک میں دھماکہ سنائی دے ، اور یہ رمضان کی پندرھویں شب جمعہ میں ہوگا، اس سال زلزلے کثرت سے ہوں گے ، اولے کثرت سے پڑیں گے، پندرہویں شب صبح کی نماز کے بعد ایک چنگھاڑ سنائی دے گی، اس تاریخ کو نماز صبح پڑھ کر گھروں کے اندر داخل ہو جاؤ اور کواڑ بند کرلو، گھر میں جتنے روزن ہوں بند کرلو، کپڑے اوڑھ لو ،کان بند کرلو، پھر آواز سنو تو فوراً اللہ عزوجل کے لئے سجدہ میں گرو اور یہ کہو۔

سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس۔

جو ایسا کرے گا نجات پائے گا، جو نہ کرے گا ہلاک ہوگا۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس میں یہ تعیین نہیں کہ کس سنہ میں ایسا ہوگا، بہت رمضان المبارک گزر گئے جن کی پہلی جمعہ کو تھی اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی گزریں گے، ہاں جو خبر دی ہے ہونے والی ضرور ہے، جب بھی ہو، اللہ تعالیٰ سے خوف و امید ہر وقت رکھنا چاہیئے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

---

۳۲۸۴۔ کنزالعمال للمتقی، ۳۹۶۲۷، ۱۴/۵۷۰ ☆

اللآلی المصنوعہ للسیوطی، ☆

# ۱۰۔ خصائص رسول

## (۱) حضور کے لئے صوم وصال جائز تھا

۳۲۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تواصلوا ، قالوا: فانك تواصل یا رسول الله ! قال : انی لست كاحدكم ، انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م

## (۲) حضور کا بھولنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۲۸۶۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال انه بلغ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : انی لا نسی او انسی لا سن۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ روایت پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقۂ سنت معلوم ہو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھانا پینا اور سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں ہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں، حاشا، ان کے یہ افعال بھی اقامت

---

۳۲۸۵۔ الجامع للترمذی، باب كراهية الوصال فی الصیام ، ۹۷/۱
السنن لابی داؤد ، باب فی الوصال ، ۳۲۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۷۵۳
السنن الكبری للبیهقی، ۲۸۲/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۰/۱
۳۲۸۶۔ الموطا لمالك باب العمل فی السهو، ۳۵
التمهید لابن عبد البر، ۲۰٦/٥ ☆ الشفاء للقاضی، ۳۲۰/۲

سنت اور تعلیم امت کے لئے تھے کہ ہر بات میں طریقۂ محمدیہ لوگوں کو عملی طور پر دکھائیں سکھائیں، جیسے ان کا سہو ونسیان۔

امام اجل محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری کھانا، پینا، سونا اور جماع اپنے نفس کریم کے لئے نہ فرماتے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لئے کہ ان افعال مین حضور کی اقتداء کریں۔ کیا نہیں دیکھتا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں۔

نیز فرمایا:۔

مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دلائی گئی۔ یہ نہ فرمایا کہ میں نے انہیں دوست رکھا، اور فرمایا: تمہاری دنیا میں سے، تو اوروں کی طرف نسبت فرمایا، نہ اپنے نفس کریم کی طرف۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.alahazratnetwork.org

معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ خاص ہے، جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے، کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے، لہذا حضور سے یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لئے شریعت قائم کرنے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شی کی کچھ حاجت ہے۔

انہیں اوصاف جلیلہ وفضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بیچارے جاہل لعین کافر نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۱۴۵

## (۳) انبیائے کرام بدخوابی سے محفوظ رہتے ہیں

۳۲۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ما احتلم نبی قط ، و

---

۳۲۸۷۔ الکامل لابن عدی،　　مجمع الزوائد للھیثمی،　　۱/۲۶۸

میزان الاعتدال للذھبی،　　☆　　۲۶۰۰

انما الاحتلام من الشیطان۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا ،کیونکہ احتلام تو شیطانی وساوس کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج و ماجوج نطفۂ احتلام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہونچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، نجومی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو، مقبول نہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۲۷۸

## (۴) حضور کا رشتہ قیامت میں بھی قائم رہے گا

www.alahazratnetwork.org

۳۲۸۸۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل سبب و نسب و صھر ینقطع یوم القیامۃ الا سببی و نسبی و صھری۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر علاقہ و رشتہ اور ٹوپی پائچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔ اراءۃ الادب ۳۷

۳۲۸۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ، کل سبب و نسب ینقطع الا نسبی و سببی فانھا موصولۃ فی الدنیا و الآخرۃ۔

---

۳۲۸۸۔ المستدرک للحاکم، ۳/۱۴۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۳۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۴، ۱۱/۴۰۹
التفسیر للقرطبی، ۴/۱۰۴ ☆ البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ۷/۸۱
السنن الکبری للبیھقی، ۷/۱۰۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۵
التفسیر لابن کثیر، ۵/۴۹۰ ☆
۳۲۸۹۔ الکامل لابن عدی، ۱۷۹۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۲۱۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں قطع ہوجائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ،، کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔

۳۲۹۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنفع قومہ یوم القیامۃ ، و اللہ ! ان رحمی موصولۃ فی الدنیا و الآخرۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی۔ خدا کی قسم! میری قرابت دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۳۲۹۱۔ **عن** ابی بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ر سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع ، بل حتی حاء و حکم ۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء اور حکم دو قبیلہ یمن کو۔　　اراءۃ الادب ۳۹

## (۵) انبیائے کرام کی بہ نسبت حضور کے خصائص

۳۲۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۲۹۰۔ المسند لابن حنبل، ۱۸/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳٦٤/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱٦۷۱، ۳۸۷/۱ ☆
۳۲۹۱۔ التمھید لابن عبد البر، ۲۹۹/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳٦٤/۲
۳۲۹۲۔ دلائل النبوہ للبیھقی، ٤۸۸/٥ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۱۳/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٥٤/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۳٦، ٤۱۳/۱۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۱/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲/۲
العلل المتناھیۃ لابن الحوزی، ۱۷٦/۱ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی آدم بخصلتین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دو چیزوں میں فضیلت دی گئی۔ ۱۲م

۳۲۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاث خصال ، اعطیت الصلوة فی الصفوف، واعطیت السلام و هو تحیة اهل الجنة ، و اعطیت آمین ، و لم یعطها احد ممن کان قبلکم الا ان یکون الله اعطاها ها رون ، فان موسی کان یدعو و یؤمن هارون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں، صف بندی کر کے نماز، سلام کہ اہل جنت کی آپس میں تحیت ہے، اور آمین عطا کی گئی، یہ تم سے پہلے کسی کو نہ ملی، ہاں صرف حضرت ہارون کو، کہ حضرت موسیٰ دعا کرتے اور حضرت ہارون اس پر آمین کہتے تھے۔ ۱۲م (علیہما السلام)

www.alahazratnetwork.org

۳۲۹۴۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاثا لم یعطهن نبی قبلی و لا فخر۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں مجھے وہ ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

۳۲۹۵۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت اربعا لم یعطهن احد من انبیاء الله، اعطیت مفاتیح الارض، و سمیت احمد، و جعل التراب لی طهورا، و جعلت امتی خیر الامم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ایسی ملیں جو انبیائے سابقین کو نہ دی گئیں، زمین کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں، میرا نام احمد ہوا، مٹی کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنایا گیا

---

۳۲۹۳۔ كنز العمال للمتقی ۲۰۵۸۵، ۶۲۵/۷ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۴۵۰
۳۲۹۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۰/۵ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۲/۶
۳۲۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۵/۱ ☆ فتح الباری لابن حجر، ۴۳۹/۱

اور میری امت کو خیر الامم کہا گیا۔۱۲م

۳۲۹۶۔ عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت اربعا لم یعطهن نبی قبلی، نصرت بالرعب مسیرة شهر، و بعثت الی کل ابیض و اسودو احلت لی الغنائم ،و جعلت لی الارض طهورا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ملیں جو کسی دوسرے نبی کو نہ ملیں، دشمن کے دل میں میرا رعب ودبدبہ ایک ماہ کے مسافت سے ڈال دیا گیا، مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف رسول بنا کر بھیجا، میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا، زمین کی مٹی میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنائی گئی۔

۳۲۹۷۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اعطیت خمسالم یعطها نبی قبلی،الی ان قال و اعطیت الشفاعة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے پانچ چیزیں ملیں جو دوسرے انبیائے کرام کو نہ ملیں، آخر میں فرمایا: اور مجھے منصب شفاعت عطا کیا گیا۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۲۹۸۔عن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی، الی ان قال : و اعطیت جوامع الکلم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسے جملے عطا ہوئے کہ الفاظ کم اور معانی زیادہ

---

۳۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۵/۸ ☆ کنز العمال...... ۳۲۰۶۷، ۶۲۹/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۹/۱ ☆
۳۲۹۷۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۴/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۸/۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۳/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۶۵/۱
اتحاف السادة للزبیدی ۴۸۷/۱۰ ☆ کنز العمال، ۳۲۰۶۵، ۴۳۹/۱۱
۳۲۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆

ہوتے ہیں۔۱۲م

۳۲۹۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی ، و فیہ و جعلت لی الارض مسجدا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے قبل انبیائے کرام کو نہ ملیں، انہیں میں یہ ہے کہ میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنایا گیا۔۱۲م

۳۳۰۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلت علی الانبیاء بخمس ، بعثت الی الناس کافۃ و ذخرت شفاعتی لامتی ،الی آخرالحدیث۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر پانچ چیزوں میں فضیلت دی گئی ، میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا، میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو آخرت کے لئے محفوظ رکھا۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۰۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلت علی الناس باربع، السخاء و الشجاعۃ الی الحدیث۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۲۹۹۔ التمھید لابن عبد البر، ۲۲۱/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب جعلت لی الارض مسجدا، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۱۲/۱
۳۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۴/۷ ☆ مجمع الزوائد للھثمی، ۲۸۹/۸
کنز العمال...... ۳۱۹۳۳، ۴۱۲/۱۱ ☆
۳۳۰۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۴۷/۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷۰/۸
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۹/۸ ☆ الشفاء للقاضی، ۱۹۸/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۷/۷ ☆ کنز العمال...... ۳۹۱۳۵، ۴۱۳/۱۱
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی ، ۱۶۹/۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمام لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی، منجملہ ان کی سخاوت و شجاعت ہے۔الحدیث۔

۳۳۰۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلت باربع ،جعلت انا وامتی فی الصلوٰۃ کماتصف الملائکۃ ۔ الحدیث۔

حضرت ابودردارضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے چار چیزوں میں فضیلت دی گئی، مجھےاور میری امت کونماز میں اس طرح صفیں قائم کرنے کا حکم ملاجس طرح ملائکہ قائم کرتے ہیں،الحدیث۔

۳۳۰۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلت علی الانبیاء بستۃ، اعطیت جوامع الکلم و نصرت باارعب، و فیہ و ختم بی النبیون۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی، مجھے جامع کلمات عطاہوئے،ایک ماہ کی مسافت سے دشمنوں کے دل مین رعب ڈال دیا گیا،اور سلسلہ نبوت مجھ پرختم کردیا گیا۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۰۴۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال

---

۳۳۰۲۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۴۶، ۴۱۴/۱۱
۳۳۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، ۱۹۹/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۱۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۴۵۱/۱ ☆ الدلائل النبوۃ للبیهقی، ۴۷۲/۵
التفسیر للبغوی، ۲۶۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۹۸/۱۳
۳۳۰۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۳/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۰/۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۷۸/۲
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۵۹/۱ ☆ علل الحدیث لا بن ابی حاتم، ۲۷۰۵
المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۴۳۴/۱۱ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء ، و فیه وسمیت احمد و جعلت امتی خیر الامم۔

امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ ملا جو کسی نبی کو نہ ملا، انہیں سے ہے کہ میرا نام احمد ہوا اور میری امت کو خیر الامم بنایا گیا۔۱۲م

۳۳۰۵۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اعطینا اربعالم یعطهن احد کان قبلنا،و سالت ربی الخامسة فاعطانیها ، وهی ما هی ؟ سالت ربی ان لا یلقاه عبد من امتی یوحده و الا ادخله الجنة ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی نہ دی گئیں، اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی تو اس نے مجھے وہ بھی عطا فرمادی، اور وہ تو وہی ہے یعنی اس پانچویں خوبی کا کہنا ہی کیا ہے، پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی، میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر اس کو داخل بہشت فرمائے۔

۳۳۰۶۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج فقال : ان جبرئیل اتانی فقال : اخرج فحدث بنعمة الله التی انعم بها علیك فبشرنی بعشر لم یوتها نبی قبلی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: جبرئیل نے میرے پاس حاضر ہوکر عرض کی: باہر جلوہ فرمایئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کئے گئے بیان فرمائیں، پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔

---

۳۳۰۵۔ المسند لابی یعلی، ☆

۳۳۰۶۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ☆ التفسیر لابن ابی حاتم،

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث خصائص سے وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے، جو کسی نبی وہ رسول نے نہ پائے اوران کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا، یہ روایت متواتر المعنی ہے۔

امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔

ابوذر، ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پھر حدیث کے چار پانچ جملے متفرق نقل کئے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح البخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔

فقیر غفرلہ القدیر نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق و روایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا، تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت پایا۔

ابوہریرہ، حذیفہ، ابودرداء، ابوامامہ، سائب بن یزید، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر، ابوذر، ابن عباس، ابوموسیٰ اشعری، ابوسعید خدری، مولیٰ علی، عوف بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کا ملاً میرے پیش نظر ہے، اما خاتم الحفاظ علامہ بن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جوان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہونچایا۔

یہاں ہم نے سولہ سترہ بطور تردید وشک اس لئے لکھا کہ امام مذکور نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان احادیث سے ثابت شدہ خصائص سترہ ہیں، لیکن ان احادیث میں حضرت ابن عباس سے حدیث بھی ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام پر فضیلت دو

چیزوں میں دی گئی۔ایک میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالٰی نے میری اعانت فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا۔ابن عباس فرماتے ہیں: دوسری چیز میں بھول گیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ امام خاتم الحفاظ نے اس سے قبل پندرہ خصائص بیان فرمائے تھے پھر اس حدیث سے دو مزید اضافہ کیے تو سترہ ہوگئے۔لیکن حضرت ابن عباس جس چیز کو بھول گئے اس کو علیحدہ مستقل خصوصیت شمار کرنے میں میرے نزدیک تامل ہے۔وجہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے جسکو بھول گئے وہ مذکورہ خصائص ہی سے کوئی ایک ہو۔

امام زرقانی نے یہاں یہ بیان کیا کہ سترہ خصائص کے شمار کی بنا امام بیہقی کی روایت پر ہے جو انہوں نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عمر سے ذکر فرمائی، وہ اس طرح ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فضلت علی آدم بخصلتین ،کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیه حتی اسلم ،و کان ازواجی عونالی و کان شیطان آدم کافرا و کانت زوجه عونا علیه۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت آدم پر مجھے دو چیزوں میں فضیلت ملی، میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالٰی نے میری اس پر مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، میری ازواج مطہرات میری مددگار رہیں۔اس کے برخلاف حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اور ان کی بیوی نے ان کی مرضی کے خلاف کیا۔

اقول: یہاں یہ حدیث پیش کرنا موضوع سے متعلق نہیں، کیونکہ اس حدیث سے تو صرف حضرت آدم پر فضیلت کا اظہار ہوا اور بات چل رہی ہے تمام انبیائے کرام پر فضیلت کی۔رہا یہ کہ حضور کی ازواج مطہرات تمام انبیائے کرام کی ازواج کے مقابلہ میں یہ خصوصیت رکھتی ہیں تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکا ثبوت پیش کیا جائے۔

آخری بات یہی ہے کہ اس توجیہ سے یہ بات واضح نہ ہوسکی کہ حضرت ابن عمر کی پیش کردہ حدیث میں جس خاصہ کا تذکرہ ہے وہی حضرت ابن عباس کی حدیث میں مراد لینا لازم ہے۔کیونکہ ہوسکتا ہے کہ پندرہ خصائص میں سے ہی کوئی ہو جسکو حضرت ابن عباس اس مقام پر بھول گئے، لہذا اس کو علیحدہ شمار کرنا مناسب نہیں، اسی لئے ہم نے سولہ سترہ کہا تھا، واللہ تعالٰی اعلم۔

فقیر غفرلہ القدیر نے ان حضرات کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پہونچایا والحمدللہ رب العالمین۔

یہ بھی انہیں دواماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش تلاش میں داخل، اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقراء پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔

ہماری ذکر کردہ روایت ہی سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکور میں حصر مراد نہیں کہیں دوفرماتے ہیں، کہیں، تین کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس۔ اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہاء نہیں۔ عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس خاصے جمع ہوئے کما مر، اور دو سے دس تک جو اعداد حدیث میں آئے انہیں جمع کیجئے تو تیس ہی آتے ہیں۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری میں ڈھائی سو کے قریب خصائص جمع کئے اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے ہیں، اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے، پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا ''ان الی ربك المنتهی''، جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ غالیہ دیئے اور بے حدو حساب وبے شمار ابدالآباد کے لئے رکھے'' وللآخرة خير لك من الاولى'' اسی لئے حدیث میں ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں:۔

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة سوی ربی۔

اے ابوبکر ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔

ذکرہ العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔

ترا چناں کہ توئی دیدۂ کجا بیند

بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ الک واصحابک اجمعین۔ تجلی الیقین ۱۶۱

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے

بلند نظر آتی ہے۔یہ وہ بحر ذخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار۔علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالی نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا،فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کرکے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے ،ظاہر کرے گا،تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس پر اقتصار کا باعث ہوا۔

۱۔ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ والتجمیل سے نقل فرمایا:۔

و لا تخزنی یوم یبعثون ۔

مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

حبیب قریب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا:۔

یوم لا یخزی اللہ النبی و الذین آمنو معہ۔

جس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمی سے مشرف ہوئے۔

۲۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی۔

انی ذاھب الی ربی سیھدین۔

میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں،اب وہ مجھے راہ دیگا۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔

سبحان الذی اسری بعبدہ۔ الآیۃ ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو رات ورات لے گیا۔

۳۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی:۔

سیھدین ۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا:۔

و یھدیك صراطا مستقیما ۔

اور تمھیں سیدھی راہ دکھادے۔

www.alahazratnetwork.org

۴۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آیا۔فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے:۔

هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين ۔

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔

حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرمایا: فرشتے ان کے لشکری وسپاہی بنے۔

و ايده بجنود لم تروها ۔ و قال تعالیٰ :والملائكة بعد ذلك ظهير۔

اوران فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔اور فرمایا: اور اسکے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

۵۔ کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرمایا: انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔

و عجلت اليك رب لترضى۔

اور اے میرے تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بتایا، خدا نے ان کی رضا چاہی۔

فلنولينك قبلة ترضٰها۔ و لسوف يعطيك ربك فترضى۔

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

۶۔ کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا:

ففررت منكم لما خفتكم۔

تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا، جبکہ تم سے ڈرا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارت ادا فرمایا:۔

اذ يمكر بك الذين كفروا۔

اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔

۷۔ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا۔

وانا اخترتك فاستمع لما يوحى، انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني و اقم الصلوٰة لذكرى الى آخر الآيات۔

اور میں نے تجھے پسند کیا اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں

اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السموٰت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا۔

فاوحی الی عبده ما اوحی۔

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

۸۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا:۔

لا تتبع الھوی فیضلك عن سبیل اللہ۔

خواہش کی پیروری نہ کرنا کہ تجھے بہکادے خدا کی راہ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا:۔

و ما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحی یوحی۔

کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا۔ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق۔

www.alahazratnetwork.org

نوح وہود علیہما الصلوٰۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی۔

رب انصرنی بما کذبون۔

الٰہی میری مدد فرما بدلہ اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔

وینصرك اللہ نصرا عزیزا ۔ اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔

۱۰۔ نوح وخلیل علیہما الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امتوں کی دعائے مغفرت کی۔

ربنا اغفرلی و لوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب۔

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میری ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو۔

و استغفر لذنبك و للمومنین و المومنات۔

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

۱۱۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔

و اجعل لی لسا ن صدق فی الاٰخرین ۔

اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا:۔

و رفعنا لك ذ کرك۔

اور اسے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا۔

عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا۔

کہ جہاں اولین وآخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔

۱۲۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی۔(یجاد لنا فی قوم لوط) مگر حکم ہوا:۔

یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔

عرض کی:۔ ان فیھا لوطا۔ اس بستی میں لوط جو ہے۔

حکم ہوا:۔ نحن اعلم بمن فیھا ۔ ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا:۔

ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔

اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم! تو ان میں تشریف فرما ہے۔

۱۳۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔

ربنا و تقبل دعآء ۔ الٰہی میری دعا قبول فرما۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا۔

قال ربکم ادعونی استجب لکم۔

تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگوں میں قبول کروں گا۔

۱۴۔ کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی۔

نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ۔

ندا کی گئی میدان کے دہنے کنارے سے، برکت والے مقام میں، پیڑ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ وفردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی

عند سدرة المنتهیٰ ، عندها جنة الماوی۔

۱۵۔ کلیم علیہ الصلوۃ والسلام نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔

ویضیق صدری و لا ینطلق لسانی فارسل الی هارون ۔

اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، تو تو ہارون کو بھی رسول کر۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی،

الم نشرح لك صدرك ۔

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۶۔ کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔

فلماجاء هانودی ان بورك من فی النار و من حولها۔

پھر جب آپ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا، وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہے، یعنی موسیٰ اور اسکے آس پاس میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم وتعظیم کے لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔

اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ۔

جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔

ابن ابی حاتم ابن مردویہ، بزاز، ابو یعلی، بیہقی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی۔

ثم انتهی الی السدرة فغشیها نور الخلاق عزوجل فکلمه تعالیٰ عند ذلك فقال سل۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہونچے خالق عزوجل کا نور اس پر

چھایا۔ اس وقت جل جلالہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: ماأوحیٰ ملخصاً۔
۱۷۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برات وقطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا، عرض کی:۔

رب انی لا املك الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفسقین ۔

الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا۔ مگر اپنا اور اپنے بھائی تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار تک کو داخل کیا۔

وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم ۔

اور اللہ کا م نہیں کہ انہیں عذاب کرے، جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

یہ شفاعت کبری ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔

۱۸۔ ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے فرمایا۔ انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔

ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی۔

دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔

اس پر حکم ہوا۔ لا تخاف اننی معکما اسمع و اری ۔

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا۔

و اللہ یعصمك من الناس ۔ اور اللہ تمہاری نگہبانی کریگا لوگوں سے۔

۱۹۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا۔

یعیسیٰ ابن مریم أ انت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ ۔

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو۔

معالم میں ہے:۔

اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہے گا۔ پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا۔ اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ہوا۔ مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قبل غور ہے۔

ارشاد فرمایا:۔

عفا الله عنك لم اذنت لهم۔

www.alahazratnetwork.org

اللہ تجھے معاف فرمادے۔ تو نے انہیں کیوں اجازت دے دی،

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین۔

۲۰۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ انہوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فلما احس عیسیٰ ممنهم الكفر قال من انصاری الی الله ، قال الحواريون نحن انصار الله ۔

پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں، اللہ کی طرف حواریوں نے کہا: ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا۔

لتومنن به و لتنصرنه ۔

تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا۔ اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ☆ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ الہ و اصحابہ و بارك و کرم والحمد للہ رب العالمین۔

## (٦) حضور کو آٹھ چیزیں بطور فضیلت ملیں

۳۳۰۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قال لی : یا محمد ! اعطیتك ثمانیة اسھم الاسلام و الھجرۃ ، والجھاد و الصلوٰۃ ، و الصدقة ،و صوم رمضان الامر بالمعروف نھی عن المنکر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اے محبوب! ہم نے تمہیں آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، رمضان کے روزے، بھلائیوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث قدسی کا پس منظر یوں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان فضائل کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کو عطا فرمائے تھے تو اللہ عزوجل نے اپنے محبوب سے فرمایا میں نے آپ کو آٹھ حصے عطا کئے،

علامہ زرقانی نے اس کی تشریح میں یوں فرمایا: یعنی پانچ نمازوں کا مجموعہ۔

قلت: حضور نے ہر نبی کی وہ عظمت ذکر کی تھی جو ان کے ساتھ مختص تھی، لہذا موقع کا اقتضاء یہ ہی تھا کہ ایسی چیزیں جواب میں عطا ہوں جو حضور ہی کے ساتھ خاص ہوں۔

اقول: لیکن خصوصیت کے لئے کوئی وجہ ضرور ہونی چاہئے ورنہ مطلقاً مذکورہ آٹھ چیزیں اس امت کے ساتھ خاص نہیں۔ تو یہ تخصیص من وجہ ثابت ہوگی مطلقاً نہیں کیونکہ مذکورہ چیزوں میں مثلاً جہاد پہلی امتوں میں بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

و کاین من نبی قاتل معه ربیون کثیر ۔

---

۳۳۰۷۔ الذرقانی علی المواھب، ☆ المقصد الخامس، ۱۲۰/٦

کتنے ہی نبی تھے کہ ان کے ساتھ ملکر بہت سے اللہ والوں نے لڑائی کی۔

پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر توان امور سے ہیں جن کے لئے بالخصوص انبیائے کرام مبعوث ہوئے تھے۔ بلکہ یہ کام تو امتوں کے بعض دیگر بعض کے لئے بھی کرتے تھے۔

لہذا در حقیقت مراد یہ ہے کہ مذکورہ آٹھ چیزیں اس طرح باقی انبیاء کرام کو نہ دی گئیں جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں۔

مثلا جہاد اس طرح فرض ہوا کہ مال غنیمت حلال کر دیا گیا جبکہ اس سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھا، اسی طرح زکوۃ وصدقات کہ اغنیاء سے لیکر فقراء کو دیئے جاتے ہیں حالانکہ پہلے اس کو آگ جلایا کرتی تھی۔ یونہی دیگر فضائل کا حال ہے۔ مثلا نماز کہ اس میں ہمیں بعض اشیاء کے ساتھ خاص کیا گیا جو ہم سے پہلے لوگوں کو عطا نہ ہوئیں تھیں۔ کہ اذان اقامت اور تمام روئے زمین پر نماز پڑھنے کی اجازت۔ وللہ الحمد۔

بلکہ نماز پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمی ہے کہ اس نے اپنے کرم عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی، ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔ بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی اور وہ بھی صرف چار رکعتیں۔ دو صبح، دو شام، وہ بھی ان سے نہ نبھی۔

۳۳۰۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم:ثم ردت الیٰ خمس صلوات،قال:فارجع الی ربك فاسأله التخفیف فانه فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموابهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث معراج میں ارشاد فرمایا: پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجا نہ لائے۔

اور امتوں کا حال خدا جانے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ پانچوں ان میں کسی کو نہ ملیں، علماء نے بے خلاف اس کی تصریح فرمائی۔

---

۳۳۰۸۔ السنن للنسائی، کتاب الصلوۃ، ۱/۷۸

مواہب شریف میں ہے:۔

اس امت کے خصائص سے پانچ نمازوں کا مجموعہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کے علاوہ کسی اورامت کے لئے پانچ نمازیں جمع نہ کی گئیں۔شرح زرقانی میں اس کو درست کہا، پھرلمعات میں شیخ نے ،شرح مشکوۃ میں امام ابن حجرمکی نے ، تیسروسراج المنیر شروح جامع صغیر میں بھی اس کی تصریح ہے، بلکہ یہ معنی خودارشادحضور پرنورسیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

۳۳۰۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعتموا بهذا الصلوٰة فانکم فضلتم بها علی سائر الامم و لم تصلها امة قبلکم۔

حضرت معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اس نماز کودیر کر کے پڑھوکہ تم اس سے تمام امتوں پرفضیلت دئے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

www.alahazratnetwork.org

پرظاہرکہ جب نمازعشاہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی امت کونہ ملا۔رہاہمارے نبی سیدالانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے سواکسی نبی کو یہ پانچوں ملنا،علماءاس کی بھی تصریح فرماتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مجموع الصلوات الخمس و لم تجمع لاحد ۔

یہ باب اس چیز کے بیان میں ہے کہ پانچ نمازوں کا مجموعہ حضور کے ساتھ خاص ہے، آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے یہ جمع نہ ہوئیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام محمد محمدابن امیرالحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل:۔

هذه الصلوٰة و تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی هذه الامة ۔

یہ نمازیں باقی انبیاء کومتفرق طور پرعطا کی گئیں اوراس امت کے لئے جمع کردی گئیں،

---

۳۳۰۹۔ السنن لابی داؤد،　باب وقت العشاء الآخرة،　۶۱/۱

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں:۔

لم تجمع لاحد غیرھم من الانبیاء و الامم۔

اس امت کے علاوہ باقی انبیاء اور امتوں میں سے کسی کے لئے یہ نمازیں جمع نہیں کی گئیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

یہاں ہمارے مدعا پر حدیث امامت جبرئیل سے معارضہ پیش نہ کیا جائے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کا اور آپ سے پہلے انبیائے کرام کی نمازوں کا وقت ہے۔ عدم تعارض کی وجہ یہ ہے کہ یہ اوقات دیگر انبیائے کرام کو اجتماعی طور پر ملے تھے۔ انفرادی طور پر تو ہر نبی کو کچھ وقت دئے گئے تھے۔

لمعات وشرح ابن حجر مکی میں ہے۔

حضرت جبرئیل کا قول بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پانچ نمازیں پہلے انبیاء پر واجب تھیں۔ لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ عشا کے علاوہ باقی نمازیں دیگر انبیاء پر تقسیم کی گئی تھیں۔ کیونکہ پانچ نمازوں کا مجموعہ ہماری خصوصیات سے ہے۔ باقی انبیاء کو عشا کے علاوہ متفرق طور پر ملی تھیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

پانچ نمازیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے علاوہ کسی کے لئے جمع نہیں کی گئیں۔ نہ آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے، پہلے انبیائے کرام کو جو نمازیں ملی تھیں ان میں سے ہر نبی کی نماز ان اوقات میں سے کسی ایک وقت کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی، مجموعی طور پر پانچ نمازیں کسی کو نہیں دی گئیں۔

اقول: مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کوئی دلیل صحیح صریح اس پر نہ پائی۔ یہ سب باتیں جو علمائے کرام نے ذکر فرمائیں یا تو اثبات مدعی کے لئے مفید نہیں، یا زیادہ صحیح اور قوی روایت سے معارض ہیں۔

اس موضوع پر ہم نے ایک مستقل تحریر میں مفصلا کلام کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء نے پانچ نمازوں کا مجموعہ اس امت کے ساتھ مختص ہونے پر چند احادیث وآثار سے استدلال

کیا ہے۔

ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم ہے جو واقعۂ معراج کے بارے میں ہے۔

۳۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اعطی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلثا،اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورة البقرة ، و غفر لمن لم یشرك بالله من امته شیئا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں ، پانچ نمازیں ، سورۂ بقر کی آخری آیتیں ، اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کی مغفرت جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ پانچ نمازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہیں۔خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ موقع اکرام خاص کا تھا،لہذا پانچ نمازیں بھی آپ کے ساتھ خاص ہونی چاہیئے جس طرح باقی دو چیزیں آپ کے لئے خاص ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اقول: اختصاص کی یہ وجہ مان بھی لی جائے پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ہر لحاظ سے خاص ہو۔کیونکہ نمازیں تو دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی فرض تھیں ، نیز شب معراج کے بعد دو دن حضرت جبرئیل کا امامت فرما کر یہ کہنا کہ ''یہ وقت ہے آپ کا اور آپ سے پہلے انبیاء کا'' صاف بتا رہا ہے دیگر انبیائے کرام بھی ان اوقات میں نماز پڑھتے تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ،اعطی الصلوات الخمس ۔ اس سے یہ مطلب نکالنا کہ آپ کو اجتماعی طور پر پانچ نمازیں عطا کی گئیں تھیں حدیث کے ظاہری الفاظ کے خلاف ہے،اگر یہ مراد ہوتی تو یوں فرماتے ، اعطی الصلوت خمسا،یا یہ کہتے۔اعطی خمس الصلوات۔

بایں ہمہ اگر فرضیت صلوٰۃ کو خاص کرنا ہی مقصود ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس خصوصیت کے ساتھ کہ ہماری نمازوں میں اذان اقامت ، بسم اللہ اور آمین ہے دوسرں کی نماز میں نہ تھیں اور ہمارے لئے نمازوں کے مقامات متعین نہ کئے گئے بلکہ تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا نیز اولا پچاس اوقات کی فرضیت تھی بعدہ صرف پانچ رہ گئیں لیکن ثواب پچاس ہی کا

---

۳۳۱۰۔ الصحیح لسملم، باب فی قوله تعالیٰ ولقدر أة نزلة اخری، ۹۷/۱

باقی رکھا گیا۔

ان میں سے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا:۔

۳۳۱۱۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قرأت فی بعض ما انزل اللہ تعالیٰ علی موسی علیہ الصلوۃ والسلام یاموسی ! رکعتان یصلیھما احمد وامتہ ، وھی صلوۃ الغداۃ ، من یصلیھما غفرت لہ مااصاب من الذنوب من لیلہ ویومہ ذلک ویکون فی ذمتی۔ یاموسی ! اربع رکعات یصلیھا احمد وامتہ ، وھی صلوۃ الظھر ، اعطیھم باول رکعۃ منھا المغفرۃ ، وبالثانیۃ اثقل میزانھم ،وبالثالثۃ اؤکل علیھم الملائکۃ یسبحون ویستغفرون لھم ، وبالرابعۃ افتح لھم ابواب السماء ویشرفن علیھم الحور العین ۔ یاموسی ! اربع رکعات یصلیھا احمد وامتہ ،وھی صلوۃ العصر ، فلایبقی ملک فی السمٰوات والارض الا استغفرلھم ، ومن استغفرلہ الملائکۃ لم اعذبہ ۔ یاموسی ! ثلاث رکعات یصلیھا احمد وامتہ حین تغرب الشمس ، افتح لھم ابواب السماء ، لایسأ لون من حاجۃ الاقضیتھا لھم ۔ یاموسی ! اربع رکعات یصلھا احمد وامتہ حین یغیب الشمس ، ھی خیر لھم من الدنیا ومافیھا ، ویخرجون من ذنوبھم کیوم ولدتھم امھم ۔یاموسی ! یتوضؤ احمد وامتہ کما امرتھم ، اعطیھم بکل قطرۃ تقطر من الماء جنۃ عرضھا کعرض السماء والارض ۔یاموسی ! یصوم احمد وامتہ شھرا فی کل سنۃ ، وھو شھر رمضان ، اعطیھم بصیام کل یوم مدینۃ فی الجنۃ واعطیھم بکل خیر یعملون فیہ من التطوع اجر فریضۃ ، واجعل فیہ لیلۃ القدر ، من استغفر منھم فیھا مرۃ واحدۃ نادماصادقا من قلبہ ، ان مات من لیلہ او شھرہ اعطیتہ اجر ثلثین شھیدا ۔ یاموسی ! ان فی امۃ محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشھدون بشھادۃ ان لا الہ الااللہ ، فجزا ؤھم بذلک جزاء الانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام ، ورحمتی علیھم واجبۃ ، وغضبی بعید منھم ، ولا احجب باب التوبۃ عن واحدمنھم مادامو ا ، یشھدون ان لا الہ الا اللہ ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے توریت مقدس کے

---

۳۳۱۱۔ تنبیہ الغافلین، باب فضل امۃ رسول اللہ ﷺ، ۴۰۴

کسی مقام پر پڑھا، اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے موسی! فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت ادا کریگی، جو انہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ اس کے بخش دوں گا اور وہ میرے ذمۂ کرم میں ہوگا۔ اے موسی! ظہر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، پہلی رکعت کے عوض بخشدوں گا، دوسری رکعت کے بدلے میزان عدل کا پلہ بھاری کروں گا، تیسری کے صلہ میں فرشتوں کو مقرر کروں گا کہ میری تسبیح اور اس بندہ کے لئے استغفار کرینگے، اور چوتھی کے عوض آسمان کے دروازے کھول دوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالینگی۔ اے موسی! عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت ادا کرے گی تو ساتوں آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہینگے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسی! مغرب کی تین رکعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی، آسمان کے تمام دروازے ان کے لئے کھول دوں گا، جس چیز کا سوال کرینگے اسے پورا کردوں گا۔ اے موسی! شفق ڈوب جانے کے بعد عشاء کی چار رکعتیں ہیں، انہیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، یہ دنیا و مافیھا سے ان کے لئے بہترین ہوگی، انہیں گناہوں سے ایسا نکال دے گی جیسے وہ روز پیدائش تھے۔ اے موسی! احمد اور ان کی امت میرے حکم کے مطابق وضو کرینگے، ہر قطرہ کے عوض ایسی جنت عطا کروں گا کہ جس کا عوض آسمان و زمین کے برابر ہوگا۔ اے موسی! احمد اور ان کی امت ایک ماہ کے روزے رکھیں گے، ہر روزہ کے عوض ان کو جنت میں ایک شہر عطا کرنگا، اس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہوگا، اسی مہینے میں ایک شب قدر عطا کروں گا کہ اس میں ندامت کے ساتھ استغفار کریگا اور اسی شب میں انتقال کر جائے گا یا اسی مہینے میں تو اس کو تیس شہیدوں کا ثواب دوں گا۔ اے موسی! امت محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہونگے جو ہر شرف پر قائم رہیں گے، لا الہ الا اللہ، کی شہادت دینگے، ان کی جزا انبیاء کرام کی طرح ہوگی اور میری رحمت ان پر واجب اور غضب ان سے دور ہوگا۔ میں ان میں سے کسی پر توبہ کا دروازہ بند نہ کروں گا جب تک وہ میری وحدانیت کی گواہی دیتے رہیں گے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس روایت میں ذکر کردہ نفیس انعامات سے محبت کی بنا پر ہم نے اس کو مکمل نقل کردیا، اللہ تعالٰی اپنے احسان و کرم سے اور قاسم نعمت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

وجاہت کے صدقے ہمیں ان انعامات سے کامل حصہ نصیب فرمائے، آمین۔

اقول: اس روایت سے اختصاص پر استدلال اگر مکمل مان بھی لیا جائے تو صرف اس قدر پر دلالت ہوئی کہ پانچ میں سے ہر ایک نماز حضور سے خاص ہے، نہ کہ پانچ کا مجموعہ، کیونکہ اس روایت میں یہ آیا کہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت یہ نمازیں ادا کرے گی، نیز یہ بھی آیا کہ وضو پر اتنا ثواب ہے حالانکہ وضو کے بارے میں خود حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا فرمان یہ بھی ہے: کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ان چیزوں کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ان کے مذکورہ فضائل صرف امت محمدیہ کو عطا کئے جائیں گے۔

بالجملہ اس قدر بلا شبہ ثابت کہ نماز عشاء ہم سے پہلے کسی امت نے نہ پڑھی نہ کسی کو پانچوں نمازیں ملیں، اور انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں ظاہراً راجح یہی ہے کہ عشا ان میں سے بعض نے پڑھی۔

غرض یہاں دو مطلب تھے، ایک یہ کہ اجتماع خمس ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا، یہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خود ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

دوسرے یہ کہ پانچوں نمازوں کا اجتماع انبیاء میں بھی صرف ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ یہ باعتماد علمائے کرام مانا جائے گا اگرچہ ہم اس پر دلیل نہ پائیں کہ آخر کلمات علماء کا اطباق واتفاق بے چیزے نیست، ہمارا دلیل نہ پانا دلیل نہ ہونے پر دلیل نہیں۔

اقول: شاید نظر علماء اس طرف ہو کر جب حدیث صحیح سے ثابت کہ اللہ عزوجل نے اس نعمت جلیلہ وفضیلت عظیمہ سے اس امت مرحومہ کو تمام امم پر تفضیل دی اور قطعاً ہمارے جس قدر فضل ہیں سب ہمارے آقا ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اور صدقہ میں ہیں تو مستبعد ہے کہ ہم تو اس خصوص نعمت سے سب امتوں پر فضیلت پائیں اور ہمارے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر یہ تخصیص واختصاص نہ ہو، اس تقدیر پر یہی حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلالۃً اس دعوی کی بھی مثبت ہوگی۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۶۷

# (۷) حضور نے اپنی امت کو جہنم سے بچایا

۳۳۱۲ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مثلی ومثلکم کمثل رجل اوقد نارا ، فجعل الفراش والجنادب یقعن فیها وهو یذبهن عنها وانا آخذ بحجزکم عن النار ،وانتم تفلّتون من یدی ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، پنکھیاں اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے، وہ انہیں آگ سے ہٹارہا ہے اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمہیں آگ سے بچارہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو۔

۳۳۱۳ـ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس منکم الا انا ممسك بحجز ته ان یقع فی النار ـ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اسکا کمر بند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔ الامن والعلی ۷۲

۳۳۱۴ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله لم یحرم حرمة الاوقد علم انه سیطلعها منکم مطلع ، الا وانی ممسك بحجز کم ان تهافتوا فی النار کتهافت الفراس والذباب ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا، سن لو! اور میں تمہارا کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں۔ الامن والعلی ۷۳

---

۳۳۱۲ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۹۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری، ۴/۴۵۳
دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۳۶۷ ☆
۳۳۱۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۶۹ ☆
۳۳۱۴ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۲۴ ☆

# ۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں

## (۱) حضور بنائے نبوت کی آخری اینٹ ہیں

۳۳۱۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی داراً فاکملھا واحسنھا الا موضع لبنۃ ، فجعل الناس یدخلونھا ویتعجبون منھا ویقولون : لولا موضع اللبنۃ فانا موضع اللبنۃ فختم بی الانبیاء ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ خالی ہے۔ تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے۔ المبین ۱۲۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثلی ومثل النبین کمثل رجل بنی داراً فاتمھا الالبنۃ واحدۃ، فجئت اناو اتممت تلک اللبنۃ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے پورا مکان بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

---

۳۳۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین ۵۰۱/۱
الصحیح لمسلم، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبین، ۲۴۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل مثلی الانبیاء ۱۰۹/۲
المسند للحمیدی، ۱۰۳۷ ☆ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۴۹۹/۱۱
۳۳۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبین، ۲۴۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹/۳ ☆

۳۳۱۷۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنھا واکملھا واجملھا وترک فیھا موضع لبنۃ ولم یضعھا ، فجعل الناس یطوفون فی البنیان وتعجبون منہ ویقولون : لوتم موضع اللبنۃ ،فانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوش نما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجاتی ،تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

۳۳۱۸ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الاموضع لبنۃ من زاویۃ زوایاہ ،فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون : ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ ؟ قال : فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے قبل آنے والے انبیائے کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک خوبصورت خوشنما مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور کہتے: اس اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوا اور میں خاتم النّبیین ہوں۔ فتاوی رضویہ ۶/۶۵

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پرنور خاتم النّبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی

---

۳۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل النبی الخ، ۲/۱۰۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۸۱، ۱۱/۴۲۲
۳۳۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبین، ۱/۵۰۱
الصحیح لمسلم، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبین، ۲/۲۴۸

بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جواس کا منکر ہو یااس میں ادنی شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔

آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین "اورحدیث متواتر لانبی بعدی، سے تمام امت مرحومہ نے سلفاوخلفا ہمیشہ یہ ہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے۔حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوی یتیمۃ الدھر،الاشباہ والنظائر وفتاوی عالمگیریہ وغیرھامیں ہے۔

اذا لم یعرف الرجل ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم۔

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

شفاء شریف میں ہے:۔

جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعاء کرے،کافر ہےاور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبردی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اوران کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہےاورامت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خداورسول کی مراد ہے،نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جولوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی،کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:۔

ان الامۃ فھمت من ھذااللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولاتخصیص من اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولامخصوص ملخصا۔

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے،وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا،حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔،،

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفوائد میں فرماتے ہیں:۔

تحویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ یستلزم بتکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین وآخر المرسلین وفی السنۃ اناالعاقب لانبی بعدی وجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورۃ التی کفر نا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالیٰ ۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا، تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وآخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

المبین

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المنتقد میں فرماتے ہیں:۔

بحمد اللہ یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان ایسا روشن وظاہر ہے کہ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوگا۔ اس مسئلہ کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو حضور کی نبوت ہی کا منکر ہو۔ کیونکہ آپ کی رسالت کا اعتراف کرنے کے بعد حضور کی دی ہوئی خبر کو ہر شخص صادق مانتا ہے۔

چنانچہ جس طرح حضور کی رسالت ہمارے نزدیک بلا شک وارتیاب ثابت ومتحقق اور

تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ ثابت ومتواتر ہے کہ حضور کے زمانہ اقدس یا آپکے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا اور حضور باعتبار زمانہ انبیائے کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے اب جسکو اس میں شک ہے اس کو خاتم الانبیاء ہونے میں شک ہے۔ رہا وہ شخص جو کہتا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی تھا، یا ہے، یا، ہوگا، یا، ہوسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کے لئے آپکو باعتبار زمان آخری نبی ماننا شرط ہے۔

## (۲) حضور کے بعد کوئی نبی نہیں

۳۳۱۹۔ **عن** حذیفة ابن الیمان رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فی امتی کذابون ودجالون سبعة و عشرون ،منهم اربعة نسوة ، وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۳۳۲۰۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعهم انه نبی، و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ۱۱۳

---

۳۳۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین، ۵۰۱/۱
الصحیح لمسلم، باب اشراط الساعة، ۳۹۷/۲
الجامع مع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۴۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۲/۷
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۵ ☆ کنز العمال...... ۳۸۳۶۰، ۱۹۶/۱۴
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۱۹۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶۸/۲
۳۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۴۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۷۸/۵ ☆

# (۳) بریت آدم اور ختم نبوت

۳۳۲۱۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما اقترف آدم الخطیئة قال : یا رب ! اسالك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال اللہ تعالیٰ : وکیف عرفت محمداً ولم اخلقه بعد ، قال: یارب! لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فیه من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوباً "لااله الا الله محمد رسول الله" فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال اللہ عزوجل : صدقت یاآدم ! انه لاحب الخلق الی واذاسالتنی بحقه فقد غفرت لك ، ولولا محمد ماخلقتك۔ وزادالطبرانی وھوآخر الانبیاء من ذریتك ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یارب اسالك بحق محمد لماغفرت لی ، الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی: الٰہی جب تو مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا ''لااله الا الله محمد رسول الله '' تو میں نے جانا کہ تو نے اس کے ہی نام کو اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　جزاء اللہ عدوہ　　۸

# (۴) حضرت موسیٰ اور ختم نبوت

۳۳۲۲۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۳۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۱۱/۴۵۵ ☆ التوسل للآلبانی، ۱۰۶

۳۳۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۲۴ ☆ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱/۱۴

www.alahazratnetwork.org

علیه وسلم : ان موسی علیه الصلوة والسلام لما انزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال : یارب ! انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون، فاجعلها امتی ،قال : تلك امة احمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلے اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## (۵) حضور اول وآخر ہیں

۳۳۲۳ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما خلق الله عزوجل آدم اخبره ببنیه فجعل یری فضائل بعضهم علی بعض فرأنی اسفلهم نوراً ساطعاً فقال : یارب ! من هذا ؟ قال : هذاابنك احمد ، هوالاول وهوالآخر ، وهو اول شافع واول مشفع۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔ وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے، مجھے ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا عرض کی: الٰہی ! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## (۶) حضور کا دین آخری دین ہے

۳۳۲٤۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : اوحی الله تعالیٰ الی شعیا علیه الصلوة والسلام انی باعث لذلك نبیا امیا افتح به اذا نا صماء وقلوبا غلفاء واعینا عمیاء مولده بمكة ومهاجرة بطیبة وملكه بالشام اختم بكتابهم الكتب

---

۳۳۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۶، ۴۳۷/۱۱ ☆
۳۳۲٤۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱۵/۱ ☆

وبشریعتهم الشرائع وبدینهم الادیان واجعلهم افضل الامم واجعلهم امة وسطالیکونوا شهداء علی الناس الحدیث الجلیل الجمیل ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اوراندھی آنکھیں کھول دوں گا۔اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں، ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا۔میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔　جزاء اللہ عدوہ ۱۰

## (۷) حضور کا نام مبارک خاتم ہے

۳۳۲۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یسمی لنا احمد ومحمد والحاشر والمقفیٰ والخاتم ونبی الملاحم ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے یہ نام بتائے ،احمد، محمد، حاشر، کہ لوگوں کا حشر آپکے قدموں پر ہوگا، مقفی کہ سارے نبیوں کے بعد آنے والے، خاتم ، کہ سارے انبیاء کے آخر میں آنے والے، نبی ملاحم، جہادوں کے پیغمبر۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۸) حضور پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا

۳۳۲۶۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : هبط جبرئیل علیه الصلوة والسلام فقال : ان ربك یقول : قد ختمت بك الانبیاء ،وما خلقت خلقا اکرم علی منك ، وقرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ، ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعر فهم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك ماخلقت السمٰوات والارض ومابینهما ، لولاك ماخلقت الدنیا ۔هذا مختصر ۔

---

۳۳۲۵۔ تاریخ دمشق لا نن عساکر، ۱/۲۷۵ ☆

۳۳۲۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور کا رب فرماتا ہے: بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا واہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلا نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔　جزاءاللہ عدوہ ۱۲

## (۹) شب معراج اللہ عزوجل نے حضور کو آخری نبی فرمایا

۳۳۲۷۔ **عن** انس مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لما اسرى بى الى السماء قربنى ربى تعالىٰ حتى كان بينى وبينه تعالىٰ كقاب قوسين او ادنى لابل ادنى قال : ياحبيبى ! يامحمد ! قلت : لبيك يارب ! قال : هل غمك ان جعلتك آخر النبيين ؟ قلت : يارب! لا ، قال : حبيبى ! هل غم امتك ان جعلتهم آخر الامم ؟ قلت : يارب ! لا، قال: ابلغ امتك عنى السلام واخبرهم انى جعلتهم آخر الامم لأفضح الامم عندهم ولا افضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے سب امتوں کے پیچھے رکھا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: اپنی امت کو خبر دیدے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے رکھا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

جزاءاللہ عدوہ ۱۲

---

۳۳۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۱، ۱۱/۴۴۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۵۸
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۱۲۰ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزی، ۱/۱۷۶

# (۱۰) حضور اولاد آدم میں آخری نبی ہیں

۳۳۲۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نزل آدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان : اللہ اکبر ۔ مرتین ، اشھد ان لا الہ الا اللہ ۔مرتین ، اشھد ان محمداً رسول اللہ ۔ مرتین ، قال : آدم من محمد قال : آخر ولدك من الانبیاء ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہا الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۵

# (۱۱) حضور کا نام مبارک عاقب کہ سب کے بعد آنیوالے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لی اسماء، انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ

---

۳۳۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵ ☆

۳۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ الصف، ۲/۷۲۷
الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲/۲۶۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اسماء النبی ﷺ، ۲/۱۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۶۵۷
المسند للحمیدی، ۵۵۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۲۲
التفسیر لابن کثیر، ۶/۴۲۵ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۲
التفسیر للبغوی، ۵/۲۶۵ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۱۰
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۲۱۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۱۶۳
کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۵، ۱۱/۴۶۲ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۱۵۲
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۱/۴۵۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۴

اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

## (۱۲) حضور کا اسم گرامی مقفیٰ، کہ سب انبیاء کے بعد آنیوالے

۳۳۳۰۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا نبی التوبہ اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشروح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضہا املح من بعض واحلی۔

### خصائص مصطفیٰ:۔

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں، حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں،

---

۳۳۳۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲۶۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۵/۴ ☆ المستدرك للحاکم، ۶۰۴/۲
التاریخ الصغیر للبخاری، ۱۰/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۰/۱
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۰۰/۵ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۲۳۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۶۶، ۴۶۳/۱۱ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۶۵/۱
المصنف لا بن ابی شیبة، ۴۵۸/۱۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۷۵/۱

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعة اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواھب اللدنیہ شرح الاسماء العلیہ وقبلہ شارحہ الزرقانی عند سردھا ۔

۲۔ ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات والاشعة ۔
اقول ولیس بالاول فان الھدایة دعوة وارائة وبالبرکة توفیق الوصول ۔

۳۔ ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعة حیث قال بعد ذکر الاولین ”این صفت در جمیع انبیاء مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر وکامل ترست ۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے ۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں ۔ والحمد للہ رب العالمین ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے ۔ ذکرہ الامام النودی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمیع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب ۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے ۔ ذکرہ الزرقانی فی شرح المواھب والمنادی فی التیسیر ۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے، ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ذکرہ الفاسی فی مطالع المسرات فجزاء اللہ تعالیٰ معانی المبراث وعوالی المسرات ۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں، ای علی وزان قولہ تعالیٰ وسل القریة، یعنی توابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادة منی،

اقول :۔ اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں ، کما سوغہ المنادی ثم

العزیزی فی شروح الجامع الصغیر۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی امت توابین ہیں، وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں التائبون فرماتا ہے، جمع الوسائل۔ جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع۔ مطالع

اقول وبه فارق ماقبله فليس فيه حذف ولاتجوز۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی، حفنی علی الجامع الصغیر کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت وشدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی، گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی، كما نطق به القرآن العزيز، جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا للقاری وللمرقاة ونسيم الرياض والفاسی و مجمع البحار برمز (ن) للامام النودی والزی رایته فی منها جه ماقدمت فحسب۔

www.alahazratnetwork.org

۱۱۔ وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں ہر روز اللہ سبحٰنہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں، شرح الشفا والمرقاة واللمعات والمجمع برمز (ط) للطيبی والزرقانی، ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے، حسنات الابرار سيات المقربين۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں، وللاخرة خيرلك من الاولى۔ جب ایک مقام اجل واعلٰی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبۂ بے تقصیر میں ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطالع مع بعض زيادات منی۔

۱۲۔ انہیں کے امت کے آخر میں باب توبہ بند ہوگا، شرح الشفا للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود، تو جوان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں، افاده الفاسی وبه استقام كونه من وجوه التسمی بهذاالاسم

العلی السمی۔

۱۳۔ وہ فاتح باب توبہ ہیں، سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مطالع۔

۱۴۔ وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں، ان کا دروازۂ کرم توبہ ومعذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے۔ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا، طرالیه فانه لایرد من جاء تائبا،ان کے حضور اڑکر آؤ جوان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے، مطالع المسرات، اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں۔

انبئت ان رسول الله اوعد نی
والعفوعند رسول الله مامول

www.alahazratnetwork.org

☆ ☆ ☆

انی اتیت رسول الله معتذرا
والعذر عند رسول الله مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولتِ قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے، لایجزی بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویغفر، احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے، رواہ البخاری عن عبد الله بن عمر والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبد الله بن سلام وابن ابی حاتم عن وهب بن منبه وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔ ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں، عفو غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ اقول:۔ وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں، اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اسکا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ

میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔

قال تعالیٰ:

ولو انهم اذظلموا انفسهم جائوك فاستغفروالله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما۔

اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضورِ مزار پر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد و استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

روح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حاضرة فی بیوت اهل الاسلام۔

www.alahazratnetwork.org

۱۶۔ اقول:۔ وہ مفیض توبہ ہیں، توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، تو یہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وائمۂ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے ابد تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی، یہ سر الوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:۔

انا ابو القاسم الله یعطی وانا اقسم۔

میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔

رواه الحاکم فی المستدرك وصححه واقره الناقدون۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وما ارسلنٰك الا رحمةً للعٰلمين ۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے اس جاں فزا و ایمان افروز و دشمن گزاو شیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تکثیر جمیل اپنے رسالۂ مبارکہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری میں ذکر کی والحمدللہ رب العالمین۔

۱۷۔ اقول:۔ وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے، توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے، ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! اتوب الی الله والی رسوله ماذا اذنبت ، یا رسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ابو بکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تبنا الی الله و الی رسوله ۔

ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل و نفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا میں ذکر کیں۔

اقول: توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔

قال الله تعالیٰ :۔

من یطع الرسول فقد اطاع الله۔

ویلزمه عکس النقیض من لم یطع الله لم یطع الرسول وهو معنی قولنا من

عصى الله فقد عصى الرسول ۔

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔

قال الله تعالیٰ:

والله ورسوله احق ان يرضوه ان كانوا مومنين۔

سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

نسأ ل الله الايمان والامن والامان ورضاه ورضى رسوله الكريم عليه وعلى اله الصلاة والتسليم۔

یہ نفیس فوائد کہ اسعطر ادا زبان پر آ گئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو:۔

ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگرست

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۰

www.alahazratnetwork.org

## (۱۳) حضور کے اسماء مبارکہ ختم نبوت پر نص صریح ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۳۱۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا محمد وانا احمد وانا نبى الرحمة ونبى التوبة واناالمقفى وانا الحاشر ونبى الملاحم ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں دونوں جہاں کا نبی ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۱

---

۳۳۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶۲/۶ ☆ شرح السنة للبغوى، ۶۱۳/۱۳
الشمائل للترمذى، ۱۹۷ ☆

۳۳۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا احمد وانا محمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی وانا ماحی الذی یمحوالله بی الکفر، فاذا کان یوم القیٰمة کان لواء الحمد معی وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتهم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اوران کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفی، تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں:

اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء : معناهما ای معنی روایتی قدمی بالتثنیة والافراد ، یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی ۔

علماء کرام فرماتے ہیں۔ قدمی، خواہ مفرد پڑھو یا تثنیہ مطلب یہ ہوگا کہ حضور فرماتے ہیں : میرے فوراً بعد تمہارا حشر ہوگا، اور میری نبوت ورسالت کے بعد ہی قیامت قائم ہوگی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تیسیر اور جمع الوسائل میں بھی اسی کی صراحت ہے۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۱

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۳۳۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، | ۸۱/٤ | ☆ | الصحیح لا بن حبان، | ۲۰۹۵ |
| المعجم الکبیر للطبرانی، | ۱۳۸/۲ | ☆ | کنز العمال للمتقی ۳۲۱۷۱، | ٤٦۳/۱۱ |
| الطبقات الکبری لا بن سعد، | ٦٥/۱ | ☆ | دلائل النبوة للبیهقی، | ۱۲٥/۱ |
| الدر المنثور للسیوطی، | ۲۱٤/٦ | ☆ | التفسیر للبغوی، | ۲٦٥/٥ |
| اتحاف السادة للزبیدی، | ۱٦۳/۷ | ☆ | المسند للحمیدی، | ٥٥٥ |

۳۳۳۳۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لی عشرۃ اسماء عند ربی ،انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰہٰ ۔

حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخرالانبیاء وماحی کفر ویٰس وطٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۳۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لی عند ربی عشرۃ اسماء واناالمقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی للہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں ازالجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی ختم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبۃ ورسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیااور میں کامل جامع ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۳۵۔ **عن** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :انطلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما وانا معہ ،حتی دخلنا کنیسۃ الیہود بالمدینۃ یوم عید لہم، فکرھوا دخولنا علیہم ،فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یامعشر الیہود ی! انبانا اثنا عشر رجلا یشہدون ان لاالہ الااللہ وان محمداًرسول اللہ یحبط اللہ عن کل یہودی تحت ادیم السماء الغضب الذی غضب علیہ قال :

---

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۳۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، | ۱۶۳/۷ | ☆ | الشفا للقاضی ، | ۴۴۸/۱ |
| التفسیر للقرطبی، | ۱۶۶/۱۱ | ☆ | | |
| ۳۳۳۴۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، | ۲۷۵/۱ | ☆ | المغنی للعراقی، | ۳۸۳/۲ |
| اتحاف السادۃ للزبیدی، | ۱۶۱/۷ | ☆ | کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۹، | ۴۶۲/۱۱ |
| الشریعۃ للآجری، | ۴۶۳ | ☆ | | |
| ۳۳۳۵۔ المستدرک للحاکم، | ۴۱۵/۳ | ☆ | المسند لا حمد بن حنبل، | ۲۵/۶ |
| السنن الکبری للبیہقی، | ۵۸۵/۲ | ☆ | تاریخ دمشق لا بن عساکر، | ۴۴۸/۷ |
| الصحیح لا بن حبان، | ۲۱۰۶ | ☆ | موارد الظمئان للہیثمی، | ۲۱۰۶ |
| الدر المنثور للسیوطی، | ۳۹/۶ | ☆ | | |

فا سکتوا ما جآء به منهم احد ثم رد عليهم فلم يجبه احد ثم ثلث فلم يجبه احد فقال:ابيتم فوالله انى لأنا الحاشر وانا العاقب وانا النبى المصطفى آمنتم او كذبتم ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب یعنی جس میں وہ زمانہ موسی علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وبا ؤا بغضب من الله فبا ؤا بغضب على غضب ۔ اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا:۔

ابيتم فوالله لاناالحاشر وانا العاقب وانا النبى المصطفى آمنتم او كذبتم۔

تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفٰی ہوں خواہ مانو یا نہ مانو۔

www.alahazratnetwork.org

۳۳۳۶۔ **عن** المجاهد المكى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا محمد واحمد ،انا رسول الرحمة انارسول الملحمة اناالمقفى والحاشر ۔

حضرت مجاہد مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۳

## (۱۴) حضور دنیا میں پچھلے نبی ہیں

۳۳۳۷۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

۳۳۳۶۔ كنز العمال للمتقى ۳۲۱٦۷، ٦٤٢/١١ ☆

۳۳۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٢٤٩/٢ ☆ السنن للدارقطنى، ٣/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٩٨/١ ☆ دلائل النبوة لا بن نعيم، ٩/١
فتح البارى للعسقلانى، ٣٤٥/١ ☆ شرح السنة للبغوى، ٢٠٠/٤
دلائل النبوة للبيهقى، ٤٧٥/٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢١٥/٣
الدر المنثور للسيوطى ١٣٤/٤ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١٦٠/٢

علیه وسلم : نحن الآخرون السابقون یوم القیامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانہ میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۸۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں۔تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۹۔ **عن** ابن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله ادرك بی الاجل المرحواختار نی اختیارافنحن الأخرون ونحن السابقون یوم القیامة ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر وزمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:۔

---

۳۳۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، ☆
السنن للنسائی، جمعه، ۱ ☆
السنن لا بن ماجه، ☆
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۵/۴ ☆

۳۳۳۹۔ السنن للدارمی، ۲۹/۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۳۰۵/۶
کنز العمال لمتقی ۳۲۰۸۰، ۴۴۲/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیو طی، ۴۶۴۱

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا، مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالۂ تحلی الیقین بان نبینا سیدالمرسلین، میں بیان کی۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

## (۱۵) حضور سب سے پہلے نبی لیکن بعثت سب سے آخر میں

۳۳٤٠۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

۳۳٤۱۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاقال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کنت اول الناس فی الخلق وآخرھم فی البعث ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۵

۳۳٤۲۔ **عن** ابی قلابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما بعثت فاتحا وخاتما ۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

جزاء اللہ عدوہ ۳٤

---

۳۳٤٠۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۲٦ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ٦/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸٤/۵ ☆ الکامل لابن عدی،
الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۲۷۲ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۳٠۷/۲
۳۳٤۱۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۹٦/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱٦
الکامل لابن عدی، ☆
۳۳٤۲۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۷۷۹ ☆

## (۱۶) حضور دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفیع

۳۳۴۳۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اناقائد المرسلین ولافخر ،واناخاتم النبیین ولافخر ،وانا اول شافع ومشفع ولافخر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر سے نہیں کہتا ، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## (۱۷) تخلیق آدم کے وقت بھی حضور خاتم النبیین تھے

۳۳۴۴۔ عن العرباض بن ساریة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی مکتوب عند الله فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں تھے۔　　جزاء اللہ عدوہ　۳۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۸) حضرت آدم پہلے نبی اور حضور آخری

۳۳۴۵۔ عن ابی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول الرسل آدم وآخرهم محمد ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　جزاء اللہ عدوہ　۴۰

---

۳۳۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱/۴۳۶ ☆

۳۳۴۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۰، ۱۱/

۳۳۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۶۹، ☆

۳۳۴۶۔ **عن** امیرالمؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی محفل من اصحابه اذجاء اعرابی من بنی سلیم قدصاد ضبا وجعله فی کمه لیذهب به الی رحله فیشویة ویأکله ،فلما رأی الجماعة قال : ماهذه ؟قالوا:هذاالذی یذکر انه نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! مااشتملت النساء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولأمقت ، و لولا ان تسمینی قومی عجولالعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر و الاسود والابیض وغیرهم ،فقلت : یارسول الله ! دعنی فاقوم فاقتله ! فقال : یاعمر! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ماحملك علی ان قلت ماقلت وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟قال : وتکلمنی ایضا استخفافا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ واللات والعزی ! لااومن بك اویؤمن بك هذاالضب ،فاخرج الضب من کمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ان آمن بك هذاالضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یاضب !فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا:لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة !قال: من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشه ،وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه ،قال : فمن اناياضب ؟قال : انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین ، وقدافلح من صدقك وقدخاب من کذبك ،قال الاعرابی : لااتبع اثراً بعد عین ، والله لقد جئتك وماعلی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرماتھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا، سوسمار شکار کرکے لایا تھا، وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے ،حضور پرنور صلی

---

۳۳۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳٦٤، ☆ ۱۲/ ۳۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامة، میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں، فرمایا: بھلا میں کون ہوں عرض کی: حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور اس سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں، اشھدان لاالہ الااللہ وانك رسول اللہ، یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

وفی الباب عن امیر المومنین علی المرتضی وعن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنهما وعن ام المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۹) حضور کے مقدس شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی

۳۳۴۷۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: بین کتفیه خاتم النبوة و هو خاتم النبیین۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## (۲۰) انبیائے سابقین یکے بعد دیگرے خلیفہ، لیکن حضور آخری نبی ہیں

۳۳۴۸۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی و

---

۳۳۴۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المناقب، ۲۰۴/۲

۳۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، امارة، ☆
السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۴/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۰۵
التفسیر لا بن کثیر، ۳۰۲/۲ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱۵۳/۲

لا نبی بعد ی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انبیائے کرام بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرااس کے بعدآتا،اورمیرے بعدکوئی بنی نہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## (۲۱) نبوت ورسالت حضور پر منتہی ہوگئی

۳۳۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی،اب میرے بعدکوئی نبی اورنہ رسول۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　جزاءاللہ عدوہ　۴۲

## (۲۲) نبوت سے کچھ باقی نہیں مگر اچھے خواب

www.alahazratnetwork.org

۳۳۵۰۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا،صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

---

۳۳۴۹۔ الجامع للترمذی، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۷/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۹۱/۴
كنز العمال للمتقی، ۴۱۴۰۷، ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۵۶۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/ ۳۷۵ ☆ التفسير لا بن كثير، ۴۲۳/۶

۳۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، ☆
التفسير للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۱۴۱۸،
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۲۸/۱۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۱۲/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲ ☆ السلسلة الصحيحة للآلبانی، ۴۷۴
التفسير للقرطبی، ۱۲۷/۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۰۲/۱۲
البداية والنهاية لا بن كثير، ۳۴۲/۱۰ ☆

۳۳۵۱۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ذهبت النبوه فلا نبوة بعدى الا المبشرات الرؤيا يراه الرجل او ترى له ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب، کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔　جزاء اللہ عدوہ، ۴۲

۳۳۵۲۔ عن ام كرز رضى الله تعالىٰ عنه قالت ۔: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ذهبت النبوة و بقيت المبشرات ۔

حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

۳۳۵۳۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يا ايها الناس ! انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا، سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے) ارشاد فرمایا: اے لوگو!

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۳۵۱۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۰۰/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۲۷/۱۰
الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۱۴۲۰
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳/۷ ☆
۳۳۵۲۔ السنن لا بن ماجه، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۸۱/۶ ☆ السنن للدارمى، ۱۲۳/۲
التمهيد لا بن عبد البر، ۵۷/۵ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۴۷/۳
كنز العمال للمتقى، ۴۱۴۵۳، ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲
الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۵۰۳/۱
۳۳۵۳۔ السنن لا بى داؤد، باب استفتاح الصلوة، ۳۷
فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة، ۴۳۷/۲
كنز العمال للمتقى ۴۱۴۶۰، ☆

نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب، کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۲

## (۲۳) بالفرض حضور کے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

۳۳۵۴۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

و فی الباب عن عبد الله بن عمر ، و عن عصمة بن مالك و عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۳

## (۲۴) صاحبزادۂ رسول زندہ رہتے تو نبی ہوتے

۳۳۵۵۔ **عن** اسماعیل بن خالد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لعبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه : اریت ابراهیم ابن النبی ؟ صلی الله تعالیٰ علیه و علی ابنه وسلم، قال: مات صغیرا و لو قضی ان یکون بعد محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبی عاش ابنه ابراهیم۔

حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا، ان کا بچپن میں انتقال ہوا، اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزدے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

---

۳۳۵۴۔ الجامع للترمذی، باب فضائل عمر بن الخطاب،

| | | | |
|---|---|---|---|
| المسند لا حمد بن حنبل، | ۱۵۴/۴ | ☆ المستدرك للحاكم، | ۵۸/۳ |
| المعجم الکبیر للطبرانی، | ۲۹۸/۱۷ | ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، | ۶۸/۹ |
| کنز العمال للمتقی، | ۳۲۷۴۵، | ☆ فتح الباری للعسقلانی، | ۵۱/۷ |
| تاریخ دمشق لا بن عساکر، | ۲۹۰/۳ | ☆ الکامل لا بن عدی، | |
| المغنی للعراقی، | ۱۵۷/۳ | ☆ السلسلة الصحیحة للآلبانی، | ۳۲۷ |
| کشف الخفا للعجلونی، | ۲۱۹/۲ | ☆ | |

۳۳۵۵۔ کنزل العمال للمتقی، ۳۵۵۴۹، ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۵۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان ابراهيم قد ملا المهد و لو عاش لكان نبيا ، و لكن لم يكن ليبقى ، فان نبيكم آخر الانبياء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گھوارے کو بھر دیتا تھا، اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے، تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے۔

۳۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق و پیغمبر ہوتا۔

www.alahazratnetwork.org

و فی الباب عن عبد الله بن عباس، و عن عبد الله بن ابی اوفی، و عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کی روشنی میں وہ اشتباہ کافور ہوگیا جو امام نووی کو ان کی جلالت شان اور علم حدیث وغیرہ میں وسعت معلومات کے باوجود پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ امام ابوعمر بن عبد البر نے اپنی کتاب (تمہید یا کوئی دوسری کتاب) میں کیا کہہ دیا کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ میرے فہم وفراست سے یہ بات بالاتر ہے، ارے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا بیٹا تو زندہ رہا پھر بھی غیر نبی تھا (بلکہ ایک تو کافر رہا ایمان تک نہ لایا) اگر ایسا ہی ہو کہ ہر نبی کی اولاد نبی ہی ہو تو پھر ہر شخص نبی ہوتا کہ سب حضرت نوح کی اولاد ہی سے باقی ہیں، باقی دوسروں کی نسل ہی نہ چلی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

---

۳۳۵۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۵۵۳، ۱۲/۴۵۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۹۵

۳۳۵۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۹۵ ☆

وجعلنا ذریته هم الباقین۔
ہم نے اسی کی اولاد کو باقی رکھا۔
علمائے کرام نے اس کا جواب اس طرح دیا۔ کہ قضیہ شرطیہ کے لئے وقوع لازم نہیں۔
اقول: ہاں ٹھیک ہے لیکن لزوم کا افادہ تو کرتا ہی ہے، اب اگر بنائے قول یہ ہو کہ نبی کا بیٹا نبی ہی ہوگا جب تو ابوعمر بن عبدالبر پر الزام درست ہے۔
لیکن حق بات یہ ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام اوران کے بیٹوں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپکے بیٹوں پر قیاس کرنا درست نہیں، کہ اگر حضور کا صاجزادہ حضور کے بعد نبوت کا مستحق قرار دیا جائے تو اس سے یہ لازم آئے کہ تمام انبیاء کرام کے صاجزادگان بھی نبوت کا استحقاق رکھتے ہیں۔
میں نے تیسیر شرح جامع صغیر کے حاشیہ پر یہ ہی جواب تحریر کردیا تھا، پھر میں نے ملاعلی قاری کی وضاحت موضوعات کبیر میں اسی طرح دیکھی، فللہ الحمد۔
www.alahazratnetwork.org
امام دیلمی سے روایت ہے۔

۳۳۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن اهل بیت لایقاس بنااحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت نبوت پر کسی دوسرے کو قیاس نہ کیا جائے۔
اقول: ہمیں بالخصوص یہ بات ہی تسلیم نہیں کہ حدیث سابق نبوت کا حکم لگا رہی ہے، بلکہ اس بات کی خبر دے رہی ہے کہ حضرت ابراہیم صاجزادۂ رسول میں وہ جوہر کامل موجود تھا جو انبیائے کرام کے خصائل حمیدہ اور مرسلین عظام کی عادات رفیعہ میں ودیعت ہوتا ہے۔ اس طرح کہ اگر باب نبوۃ مسدود نہ ہوا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس شرف کو پالیتے، یہ مطلب نہیں کہ وہ ان خصائل کی بنیاد پر مستحق نبوت ہوتے، کہ کوئی شخص نبوت کا مستحق اپنی ذات کے اعتبار سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے بندوں سے اس کو چن لیتا ہے جو ظاہر وباطن، نسب وحسب میں کامل وتام ہو اور ہر خوبی وبھلائی میں اعلیٰ ترین منزل پر فائز ہو۔

---

۳۳۵۸۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۳/۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۰۱ ☆

الله اعلم حیث یجعل رسالته ۔

اب اس حدیث کا وہی مطلب ہوا جو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں آپ نے ملاحظہ کی کہ، لو کان بعدی نبی لکان عمر ، والله تعالیٰ اعلم ۔

جزاء اللہ عدوہ　۴۴

## (۲۵) حضور کے بعد مدعی نبوت کذاب دجال ہے

۳۳۵۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انه سيكون فی امتی دجالون كذابون قريباً من ثلثين ، كلهم يزعم انه نبی وانا خاتم النبيين لانبی بعدی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں قریب تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.alahazratnetwork.org

۳۳۶۰۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انه سيكون فی امتی كذابون ثلثون ، كلهم يزعم انه نبی ، وانا خاتم النبيين لانبی بعدی ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کریگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۶۱۔ **عن** علابن زياد رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لاتقوم الساعة حتی يخرج ثلثون دجالون كذابون كلهم يزعم انه نبی ، وانا خاتم النبيين لانبی بعدی ۔

---

۳۳۵۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، ☆

۳۳۶۰۔ السنن لابی داؤد، ☆

الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۸/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۰۴/۵

فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۱۳ ☆

۳۳۶۱۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۵۵/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۸۳۸۶

حضرت علا بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے، اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد نبی نہیں۔

۳۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابون ، منھم مسیلمۃ والعنسی والمختار۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں، ان میں سے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور مختار ثقفی ہے۔ خذلھم اللہ تعالیٰ۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، بفضلہٖ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کتے کہ شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسود مردود خود زمانہ اقدس میں، اور مسیلمہ ملعون خلافت صدیقی میں، اور مختار خبیث حضرت عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ خلافت میں۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۲۶) حضرت علی خلیفہ رسول لیکن نبوت سے کچھ حصہ نہیں

۳۳۶۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۳۳۶۲۔ الکامل لا بن عدی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۷۴

۳۳۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، ☆
الجامع للترمذی، ☆
السنن للنسائی، ☆
السنن لا بن ماجہ، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۳/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۳۱۷/۲
التفسیر للقرطبی، ۲۶۸/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۱۹۵/۷
السنن الکبری للبیھقی، ۴۰/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۲/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۳۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۰۹/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۲۱۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۴/۴
المطالب العالیۃ لا بن حجر، ۳۹۵۰ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۲۰۱

الله تعالیٰ علیه وسلم لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : اماترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں) فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے، میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

وفی الباب عن امیرالمومنین علی المرتضی ، وعن عبد الله بن عباس ، وعن ابی سعید الخدری ،وعن جابر بن عبد الله ، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی هریرة ، وعن الامیرمعاویة ،وعن سعید بن زید ،وعن البراء بن عازب ، وعن زید بن ارقم ، وعن حبیش بن جناده ،وعن جابر بن سمره ،وعن مالك بن حویرث ،وعن ام المومنین ام سلمة ، وعن اسماء بنت عمیس رضی الله تعالیٰ عنهم ،

جزاء اللہ عدوہ ۴۶

۳۳٦٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یاعلی ! اخصمك بالنبوة ،ولا نبوة بعدی ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں۔ اور میرے بعد نبوت اصلا نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۸

۳۳٦٥۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ذکر الحسن بن ابی الحسن ،عن سبعة رهط شهدوا بدرا قال وهب: وقد حدثنی عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کلهم رفعواالحدیث الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

---

۳۳٦٤۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۳۳٦٥۔ المستدرك للحاکم، ۵۹۷/۲ ☆

وسلم : (ان الله يدعو نوحا وقومه يوم القيامة اول الناس فيقول : ماذا اجبتم نوحا ؟ فيقولون : مادعانا وما بلغنا ولانصحنا ولاامرنا ولانهانا، فيقول نوح : دعوتهم يارب دعاء فاشيا فى الاولين والآخرين امة بعد امة حتى انتهى الى خاتم النبيين احمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه فيقول الله للملائكة: ادعوا احمد وامته فيأتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته يسعى نورهم بين ايديهم فيقول نوح لمحمد وامته :هل تعلمون انى بلغت قومى الرسالة واجتهدت لهم بالنصيحة وجهدت ان استنقذ هم من النار سراًوجهاراًفلم يزدهم دعائى الا فراراً؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته : فانا نشهد بما نشدتنا به انك فى جميع ماقلت من الصادقين ،فيقول قوم نوح : واين علمت هذا يااحمد انت وامتك ونحن اول الامم وانت وامتك آخر الام ؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بسم الله الرحمٰن الرحيم "انا ارسلنا نوحا الى قومه ان انذر قومك من قبل ان ياتيهم عذاب اليم "قرأ السورة حتى ختمها فاذا ختمها قالت امته نشهد ان هذا لهو القصص الحق ومامن اله الا الله وان الله لهو العزيز الحكيم فيقول الله عزوجل عند ذلك : امتازوا اليوم ايها المجرمون فهم اول من يمتاز فى النار ـ

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنھم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوۃ والسلام اوران کی قوم کو بلا کر فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا، وہ کہیں گے: نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوۃ والسلام عرض کریں گے: الٰہی میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی ،انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا: احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے

جولان کرتے ہوں گے،نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۹

## (۲۷) ختم نبوت کی گواہی حضرت عیسی کے وصی نے دی

۳۳۶۶ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال : كتب عمربن الخطاب الى سعد بن ابى وقاص وهو بالقادسية ان وجه نضلة بن معاوية الى حلوان العراق فليغر على ضواحيها فوجه سعد نضلة فى ثلاثمائة فارس،فخرجوا حتى اتوا حلوان فاغاروا على ضواحيها فاصابوا غنيمة وسبياً ،فاقبلوا يسوفون الغنيمة والسبى حتى اذا رهقهم العصر وكادت الشمس ان تؤوب فالحاء نضلة الغنيمة والسبى الى سفح جبل ثم قام فاذن فقال : الله اكبر الله اكبر ،فاذا مجيب من الجبل يحييه : كبرت كبيراً يانضلة ! قال : اشهد ان لا اله الا الله ، قال :كلمة الا خلاص يانضلة! قال : اشهد ان محمد رسول الله ،قال: هو النذير وهو الذى بشر نا به عيسى ابن مريم وعلى رأس امته تقوم الساعة ،قال : حى على الصلاة ، قال : طوبى لمن مشى اليها وواظب عليها قال : حى على الفلاح،قال : افلح من اجاب محمداً ، فلما قال : الله اكبر الله اكبر لااله الاالله ـقال : اخلصت الا خلاص كله يانضلة ! فحرم الله بها جسدك على النار ،فلما فرغ من اذانه قمنا فقلنا له : من انت يرحمك الله ؟ املك انت ام ساكن من الجن ام طائف من عباد الله أسمعتننا صوتك ؟ فارنا صورتك فانا وفد الله ووفد رسول الله ووفد عمر بن الخطاب ، فانفلق الجبل عن هامة كالرحا ابيض الراس واللحية ،عليه طمران من صوف ، فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، قلنا : وعليك السلام ورحمة الله ، من انت يرحمك الله ؟ قال : انا زريب بن ثرملة وصى العبد الصالح عيسى ابن مريم ، اسكننى هذالجبل ودعا لى بطول البقاء الى نزوله من السماء ،فيقتل الخنزير و يكسر الصليب ويتبرأ مما نحلته النصارى ، فاما اذفاتنى لقا ء محمد فاقرئوا عمر منى السلام وقولوا له : يا عمر ! سدد وقارب فقد دنا الامر ، واخبروه بهذه الخصال التى اخبر كم بها ،ياعمر ! اذا ظهرت هذه الخصال فى امة محمد

---

۳۳۶۶ـ دلائل النبوة لابى نعيم، ۲۷/۱ ☆
كنز العمال للمتقى، ۳۵۳۶۵، ۳۵۸/۱۲ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فالهرب الهرب : اذااستغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ، وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا الى غير مواليهم ،ولم يرحم كبيرهم صغيرهم ،ولم يوقر صغيرهم كبيرهم ،وترك المعروف فلم يؤمر به ، وترك المنكر فلم ينه عنه ، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم ، وكان المطر قيظا والولد غيضاً وطولوا المنازل ،وفضضوا المصاحف ، وزخرفوا المساجد ،واظهرالرشا وشيدوا البناء ، واتبعوا الهوى ،وباعوا الدين بالدنيا ،واستخفوا بالدماء ، وقطعت الارحام ،وبيع الحكم ،واكل الربوا فخراً وصارالغنى عزا، وخرج الرجل ممن بيته فقام اليه من هو خير منه فسلم عليه ، وركب النساء السروج ،ثم غاب عنا ،فكتب بذلك نضلة الى سعد ، فكتب سعد الى عمر ،فكتب عمر الى سعد : لله ابوك ! سر انت ومن معك من المهاجرين والانصار حتى تنزل هذاالجبل ،فان لقيته فاقرئه منى السلام ،فان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخبرنا ان بعض اوصيا ء عيسى ابن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخرج سعد فى اربعة آلاف من المهاجرين والانصار حتى نزلوا ذلك الجبل اربعين يوما ينادى بالاذان وقت كل صلاة فلاجواب ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجو، آپ نے تعمیل حکم کی، حضرت نضلہ قیدی اوور غنیمتیں لئے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت كبيرا يانضلة، تم نے کبیر کی بڑائی بیان کی اے نضلہ ۔ جب کہا اشهد ان لااله الا الله، جواب آیا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشهد ان محمد رسول الله، آواز آئی، یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں ، یہی ڈرسنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام نے دی تھی، انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی، جب کہا: حی علی الصلاۃ، جواب آیا، نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا: حی علی الفلاح ، آواز آئی، مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے

آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا: قدقامت الصلاۃ، جواب آیا، بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی، جب کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ ، آواز آئی، اے نضلہ تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا، نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین عمر کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو درازریش سر ایک چکی کے برابر۔ سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ کہا میں زریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام کا وصی ہوں، انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں، پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا: انتقال فرمایا، اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے پھر کہا: ان کے بعد کون ہوا؟ کہا: ابو بکر کہا وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا، کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر، کہا امیر المومنین عمر سے میرا سلام کہو اور کہا کہ ثبات وسداد و آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے، جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے، اور وہ ملیں تو انہیں میرا سلام کہیے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ اس پہاڑ کو گئے، چالیس دن ٹھہرے پنج گانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

۳۳۶۷۔ **عن** بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجت تاجرا الی الشام فی الجاهلیة ،فلما کنت بادنی الشام لقینی رجل من اهل الکتاب فقال : هل عند

---

۳۳۶۷۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ☆

کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۷۱، ۳۶۵/۱۲ ☆

کم رجل تنباء ؟قلنا : نعم ،قال : هل تعرف صورته اذا رأيتها ؟قلت : نعم ،فادخلنی بيتا فيه صور ،فلم ارصورة النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ،فبينما انا كذلك اذ دخل رجل منهم علينا فقال : فيم انتم ؟ فاخبرناه ،فذهب بنا الی منزله فساعة مادخلت نظرت الی صورة النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ،واذا رجل آخذ بعقب النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قلت : من هذا الرجل القائم علی عقبه ؟ قال : انه لم يكن نبی الا كان بعده نبی الا هذا فانه لانبی بعده ،وهذا الخليفة بعده، واذا صفة ابی بكر۔

سیدنا حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے، میں نے کہا: ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آ کر بولا کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا: یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا: بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۳۶۸۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : بعثنی ابو بكر الی ملك الروم يدعوه الی الاسلام ويرغبه فيه ومعی عمروبن العاص بن وائل السهمی وهشام بن العاص ابن وائل السهمی وعدی بن كعب ونعيم بن عبد الله النحام فخرجنا حتی انتهيا الی مدينتهم ونحن علی رواحلنا علينا العمائم والسيوف فقال لناالذين معنا ان دوابكم هذه لاتدخل مدينة الملك ،فان شئتم فجئنا كم ببراذين وبغال ،قلنا : لاوالله لاندخلها الا علی رواحلنا ! فبعثوا اليه يستاذنونه ،فارسل اليهم ان خلوا سبيلهم ،ودخلناعلی رواحلنا حتی انتهينا الی غرفة مفتوحة الباب فاذا هو

---

۳۳۶۸۔ كنز العمال للمتقی، ۳۵۵۶۰، ۴٦۵/۱۲ ☆

فیها جالس ینظر ،قال : فانخنا تحتها ثم قلنا : لااله الاالله والله اکبر ،فیعلم الله لا نتفضت حتی کانها نخلة تصفقها الریح ،فبعث الینا رسولا ان هذا لیس لکم ان تجهروا بدینکم فی بلادنا ،وامرنا فادخلنا علیه فاذاهو مع بطارقة ، واذاعلیه ثیاب حمر ،فاذافرشه وما حوالیه احمر ،واذارجل فصیح بالعربیة یکتب فاوما الینا فجلسنا ناحیة ،فقال لنا وهو یضحك :مامنعکم ان تحیونی بتحیتکم فیما بینکم ؟فقلنا: نرغب بها عنك ،واما تحیتك التی لاترضی الابها فانها لاتحل لناان نحییك بها ،قال : وماتحیتکم فیما بینکم ؟قلنا :السلام ،قال : فما کنتم تحیون به نبیکم ؟ قلنا: بها ،قال: فماکان تحیته هو ؟قلنا ،بها قال: فیم یحیون ملککم الیوم! قلنا :بها قال : فبم یحییکم ؟ قلنا : بها قال : فما کان نبیکم یرث منکم ؟قلنا : ماکان یرث الا ذا قرابة ،قال: وکذلك ملککم الیوم ؟قلنا : نعم ،قال : فما اعظم کلامکم عندکم ؟قلنا لااله الاالله،قال : فیعلم الله لانتفض حتی کانه طیر ذو ریش من حسن ثیابه ،ثم فتح عینیه فی وجوهنا ،قال فقال : هذه الکلمة التی قلتموها حین نزلتم تحت عرفتی ؟قلنا : نعم ،قال: کذلك اذا قلتموها فی بیوتکم تنفضت لها سقوفکم ؟ قلنا والله مارأینا ها صنعت هذا قط الا عندك وما ذاك الاالامر اراده الله تعالیٰ ،قال : مااحسن الصدق ! اما والله لوددت انی خرجت من نصف ماملك وانکم لاتقولونها علی شئ الا انتفض لها ،قلنا ولم ذاك ؟قال : ذاك ایسر لشانها واحری ان لا تکون من النبوة وان تکون من حیل ولد آدم ،قال : فماذا تقولون اذا افتحتم المدائن والحصون ؟قلنا : نقول: لااله الاالله والله اکبر ،قال : تقولون :لااله الا الله والله اکبر ،لیس غیره شئ ؟قلنا : نعم ،قال : تقولون الله اکبر هو اکبر من کل شئ ؟قلنا : نعم ،قال : فنظر الی اصحابه فراطنهم !ثم اقبل علینا فقال : اتدرون ماقلت لهم ؟ قلت : مااشد اختلاطهم ،فامرلنا بمنزلة واجری لنا نزلا ،فاقمنا فی منزلنا تاتینا الطافة غدوة وعشیة ،ثم بعث الینا فدخلنا علیه لیلا وحده لیس معه احد ،فاستعادناالکلام فاعدناه علیه ثم دعا بشئ کهیئة الربعة ضخمة مذ هبة فوضعها بین یدیه ،ثم فتحها فاذا بها بیوت صغار وعلیها ابواب ،ففتح منها بیتا فاستخرج منها خرقة حریر سوداء فنشر ها فاذا فیها صورة حمراء واذارجل ضخم العینین عظیم الالیتین لم یر مثل طول عنقه فی مثل جسده اکثر الناس شعراً ،فقال لنا : اتدرون من هذا ؟قلنا : لا قال: هذا آدم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،ثم اعاده ففتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حریر سوداء فنشرها فاذا بها صورة بیضاء واذا

رجل له شعر کثیر کشعر القبط ،قال القاضی : اراه قال : ضخم العینین بعید مابین المنکبین عظیم الهامة ،فقال: اتدرون من هذا ؟قلنالا، قال : هذا نوح صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،ثم اعادها فی موضعها وفتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حریر حضراء فاذا بها صورة شدیدة البیاض واذا رجل حسن الوجه حسن العینین شارع الانف سهل الخدین اشیب الراس ابیض اللحیة کانه حی یتنفس ،فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال ؛ هذا ابراهیم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اعادها وفتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حیریر خضراء فاذا فیها صورة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : تدرون من هذا ؟قلنا : هذا محمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ وبکینا ،فقال : بدینکم انه محمد ؟قلنا :نعم بدیننا انها صورته کانما ننظر الیه حیا قال : فاستخف حتی قا م علی رجلیه قائما ثم جلس فامسك طویلا فنظر فی وجوهنا فقال : اما انه کان آخر البیوت ولکنی عجلته لانظر ماعندکم ،فاعاده وفتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حریر خضراء فاذا فیها صورة رجل جعد ابیض قط غائر العینین حدید النظرعابس متراکب الاسنان مقلص الشفة کانه من رجال اهل البادیة ،فقال : تدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال : هذاموسی ،والی جانبه صورة شبیهة به رجل مدرالراس عریض الجبین بعینیه قبل ،قال : تدرون من هذا؟قلنا :لا، قال : هذاهارون،فاعادها وفتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حریر خضراء فنشرها فاذا فیها صورة بیضا واذاشبه المراة ذو عجیزة وساقین ،قال : تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال :دائود ،فاعادها وفتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حریر خضراء فاذا فیها صورة بیضا فاذارجل اوقص قصیر الظهر طویل الرجلین علی فرس ،لکل شئ منه جناح ،قال: تدرون من هذا ؟قلنا : لا، قال : هذا سلیمان وهذه الریح تحمله ،ثم اعادها وفتح بیتا آخر فیه خرقة حریر خضراء فنشرها فاذا فیها صورة بیضاء واذا رجل شاب حسن الوجه حسن العینین شدید سواد اللحیة یشبه بعضه بعضا ، فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا :لا، قال : عیسی ابن مریم ،فاعادها واطبق الربعة ،قال قلنا : اخبرنا عن قصة الصور ماحالها ؟ فانا نعلم انها تشبه الذین صورت صورهم فانا راینا نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یشبه صورته قال : اخبرت ان آدم سال ربه ان یریه انبیاء بنیه ،فانزل علیه صورهم ، فاستخرجها ذوالقرنین من خزانة آدم فی مغرب الشمس ، فصورها لنا دانیال فی خرق الحریر علی تلك الصور ،فهی هذه بعینها اماوالله لوددت ان نفسی طابت بالخروج من ملکی فتابعتکم علی

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

دینکم وان اکون عبدا لاسوئکم ملکۃ ! ولکن نفسی لاتطیب فاجازنا فاحسن جوائز نا ،وبعث معنا من یخرجنا الی مامننا ،فانصرفنا الی رحالنا ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کی شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا: لاالہ الااللہ واللہ اکبر، یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اس نے کہلا بھیجا یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے، وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا، آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے، ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے، وہ سن کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا، ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا: لاالہ الا اللہ، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا، پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا: یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا، ہم نے کہا: ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں، ہم نے کہا: خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا: سچی بات خوب ہوتی ہے، سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں، کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار رمنگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا۔ اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا طے کیا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دوگیسو غایت حسن وجمال میں) ہرقل بولا انہیں پہچانتے ہو، ہم نے کہا: نہ، کہا یہ آدم

ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیان فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر آنکھیں سرخ داڑھی خوبصورت پوچھا انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ نوح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی کشادہ پیشانی رخسارے ستے ہوئے سر پر نشان پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے مسکرارہی ہے کہا: ان سے واقف ہو، ہم نے کہا نہ، کہا یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں، ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم، یہ حضور کی تصویر پاک ہے، گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہوگیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انه اٰخر البیوت ولکنی عجلته لانظر ماعندکم، سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے، اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے، اٹھا بیٹھا دم بخود رہا، واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ،والحمد للہ رب العالمین ۔

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہوگیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (دیگر

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب باطن مائل تیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول) کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ھارون علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا: یہ لوط علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر اور خانے سے حریر سپید ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت، کہا: یہ اسحق علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت اسحق علیہ الصلوۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا۔ کہا یہ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوبصورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سرخی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ باریک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کس کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ ابھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کیے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے، حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار، کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے، پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت آنکھیں حسین اعضا متناسب، کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پائی، کہا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے، حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام میں تھیں، ذو القرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلوۃ والسلام کو دیں انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ بعینہ وہی چلی آتی ہیں، سن لو خدا کی قسم! مجھے آرزو تھی، کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارہ کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا۔ پھر ہمیں عمدہ جائزے دیکر رخصت کیا اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہونچا دیا، ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اسکا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

## (۲۸) حضور کے نام مبارک سے ظاہر کہ سب انبیاء کے بعد آئے

۳۳۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا احمد ومحمد والحاشر والمقفی والخاتم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنیوالا اور نبوت ختم فرمانے والا۔　　جزاء اللہ عدوہ　۶۹

## (۲۹) حضرت عباس خاتم المہاجرین اور حضور خاتم النبیین

۳۳۷۰۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: استاذن العباس بن عبد المطلب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الهجرة فقال له: یا عم! اقم مکانك

---

۳۳۶۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۸۴/۴ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۷۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۴/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۹۹/۵ ☆ المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۸/۱
کنز العمال للمتقی ۰ ۳۲۱۷۴ ☆

۳۳۷۰۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۳۵/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۰/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۹ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۹۲۷
لسان المیزان لا بن حجر، ۱۳۲۹/۱ ☆

www.alahazratnetwork.org　WWW.NAFSEISLAM.COM

الذی انت فیه ، فان الله یختم بك الهجرة کما ختم بی النبوة۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا: اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی محفل من اصحابه اذجاء اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا وجعله فی کمه لیذهب به الی رحلة فیشویه ویأکله ،فلما رأ الجماعة قال : ماهذه؟قالوا: هذاالذی یذکر انه نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! ماشتملت النساء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولا امقت ، ولولا تسمینی قومی عجولا لعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر والاسود والابیض وغیرهم ،فقلت : یا رسول الله ! دعنی فاقوم فاقتله ! فقال : یاعمر ! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ما حملك علی ان قلت ماقلت ، وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟ قال : و تکلمنی ایضا ۔ استخفافا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ واللات والعزی ! لاآومن بك او یو من بك هذا الضب ،فاخرج الضب من کمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ان آمن بك هذاالضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یاضب ! فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا : لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة !قال ؛ من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشه ، وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه ،قال: فمن انا یاضب ؟ قال : انت

---

۳۳۷۱۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱۳۴/۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۶٤، ۳۵۵/۱۲ ☆

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

رسو ل رب العالمین وخاتم النبیین ، وقد افلح من صدقك وقد خاب من کذبك ، قال الاعرابی :لااتبع اثراً بعد عین ، والله لقد جئتك وما علی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشهد ان لااله الله وانك رسول الله ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرماتھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامۃ۔ میں خدمت وبندگی میں حاضرہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت حضور نے فرمایا: من تعبد، تیرا معبود کون؟ عرض کی: الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه، وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقك وقد خاب من کذب حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے مانا نامراد رہا۔ اعرابی نے کہا ان آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

## (۳۰) چار پائے ختم نبوت کی گواہی دیتے ہیں

۳۳۷۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو بخیبر حمار اسودفوقف بین یدیه فقال : من انت ؟ فقال : انا

---

۳۳۷۲۔دلائل النبوۃ لا بی نعیم، ۲ /۱۳۸

عمرو ابن فلان کنا سبعة اخوة کلنا رکبنا الانبیاء وانا اصغر هم وکنت لك ، فملکنی رجل من الیهود فکنت اذا ذکرتك کبأت به ، فیوجعنی ضربا ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فانت یعفور۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک درازگوش سیاہ رنگ دیکھا، اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی: عمرو بن فلاں، ہم سات بھائی تھے، ہر ایک پر انبیاء کرام نے سواری کی، میں ان سب میں چھوٹا ہوں اور میں حضور کے لئے تھا، لیکن ایک یہودی کے قبضہ میں چلا گیا، جب مجھے حضور کی یاد آتی تو اسے گرادیتا تھا، پھر وہ مجھے مارتا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جا آج سے تیرا نام یعفور ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو اپنے پاس رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے، چوکھٹ پر سر مارتا، جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں میں گر کر مرگیا۔

۳۳۷۳۔ **عن** ابی منظور رضی الله تعالیٰ عنه قال :لما فتح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اظنه خیبراصاب حمارا اسود فکلمه فتکلم ،فقال : ما اسمك؟ قال :یزید بن شهاب ،فذکر الحدیث بطوله ، وان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سماه یعفوراً۔

حضرت ابومنظور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر فتح فرمایا تو ایک درازگوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا (حدیث پاک میں پورا واقعہ ہے) آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں اس باب میں علامہ ابن جوزی کی لایعنی جرح وتنقید پر کان دھرنے کی ضرورت

---

۳۳۷۳۔ الاصابة لا بن حجر، ۳۲۱/۷ ☆ اسد الغابة لا بن الاثیر، ۲۰۴/۶

نہیں جیسی کہ ان کی عادت ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کہدیا۔

اسی طرح گذشتہ حدیث جو اعرابی کی گوہ سے کلام کے بارے میں نقل ہوئی کہ اس بارے میں دحیہ نے خصائص میں کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

ان دونوں احادیث میں نہ تو کوئی خلاف شرع چیز ہے اور نہ اس کی سند میں کوئی کذاب، یا وضاع، یا متہم بالکذب ہے، پھر ان کے موضوع ہونے کا حکم کس بنیاد پر لگایا جاسکتا ہے۔

ہاں امام الشان علامہ عسقلانی نے حدیث ابی امنظور کی تضعیف کی ہے لیکن اس کا شاہد یہ حدیث معاذ موجود ہے، اسی لئے تو علامہ زرقانی نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع ہرگز نہیں۔

امام قسطلانی اور علامہ زرقانی نے اعرابی کی گوہ والی حدیث جسکو ابن عمر نے روایت کیا کے بارے میں فرمایا کہ حضور کے معجزات سے یہ کیا بعید کہ آپ سے جانور گویا ہوں، آپ کے معجزات تو اس سے کہیں زیادہ عظیم وجلیل ہیں، پھر یہ کہ اس حدیث میں کوئی منکر شرعی نہیں اور ائمہ حفاظ کبار نے اس حدیث کو روایت کیا۔

جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد حاکم، اور ان کے تلمیذ امام بیہقی۔ جبکہ ان کے یہاں التزام ہے کہ موضوع کی روایت نہیں کرتے۔ اور امام دار قطنی، آخری بات یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع ہرگز نہیں جیسا کہ بعض کا گمان ہے۔

پھر اس حدیث کو کیونکر موضوع کہہ سکتے ہیں جبکہ اس کے دوسرے طریق میں ''محمد بن علی بن ولید السلمی،، موجود نہیں اور اس حدیث کو ابو نعیم نے روایت کیا، بلکہ اس کے مثل دوسری روایات ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی آئی ہیں۔

اقول: یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ یہ دونوں حدیثیں امام خاتم الحفاظ سیوطی نے خصائص کبری میں نقل فرمائی ہیں اور اس کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ موضوع احادیث سے میں اس کتاب کو پاک رکھا ہے۔

نیز امام زرقانی نے گوہ والی حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمر کی طرف منسوب کیا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ کی اتباع کی، اور ان سے پہلے علامہ

دمیری حیوۃ الحیوان میں بھی ابن عمر ہی سے روایت نقل فرما چکے ہیں۔

لیکن میں نے جامع کبیر وخصائص کبری میں دیکھا کہ امام سیوطی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے۔جیسا کہ گذرا۔لہذا لفظ ابن، یا تو سہواً روایات میں زیادہ ہوگیا یا پھر حدیث حضرت ابن عمر کے طریق سے بھی مروی ہوئی، لہذا ہرایک کی طرف نسبت روایت درست ہے اگرچہ اولی یہ ہی تھا کہ آخری راوی کا ذکر ہوتا،ایک دورکا احتمال یہ بھی ہے کہ روایت دونوں حضرات سے مستقل آئی ہو، لہذا اس صورت میں یہ روایت چھ صحابہ سے ہوگی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم ،ام المومنین عائشہ صدیقہ،معاذ بن جبل،عبداللہ بن عمر، ابو ہریرہ،ابومنظور، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

یعنی ان جانوروں سے کلام فرمانا جنہوں نے حضور کے خاتم النبیین ہونے کی گواہی دی ان چھ حضرات سے مروی ہوا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم واللہ تعالیٰ اعلم۔جزاء اللہ عدوہ ۷۳

www.alahazratnetwork.org

## (۳۱) بشارتوں کے سوا نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا

۳۳۷۴۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لانبوۃ بعدی الاالمبشرات الرؤیاالصالحۃ ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لایبقی بعدی من النبوۃ شئ الاالمبشرات الرئویا الصالحۃ یراھاالعبد اوتری لہ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہیگا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔جزاء اللہ عدوہ ۷۳

---

۳۳۷٤۔

۳۳۷۵۔

۳۳۷۶۔ **عن** نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا ، کلھم یزعم انه نبی قبل یوم القیامة ۔

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہوا۔ جزاء اللہ عدوہ اللہ ۷۴

## (۳۲) حضرت علی حضور کے سچے نائب لیکن نبی نہیں

۳۳۷۷۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انما علی بمنزلة هارون من موسی ، الا انه لانبی بعدی ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ھارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۴

www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۷۸۔ **عن** زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لما اخی بین اصحابه فقال علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : لقد ذهب روحی ، وانقطع ظهری حین رأیتك فعلت باصحابك مافعلت غیری ، فان کان هذامن سخط علی فلك العتبی والکرامة ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : والذی بعثنی بالحق مااخرتك الا لنفسی ، وانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی ، وانت اخی ووارثی ، قال : وما ارث منك یا نبی اللہ ! قال : ماورثت الانبیاء من قبلی ، قال: وما ورثت الانبیاء من قبلك ؟ قال:

---

۳۳۷۶۔ الکامل لا بن عدی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۷۴

۳۳۷۷۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۳/۷ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۳۴، ۶۰۷/۱۱ ☆

۳۳۷۸۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۰۳/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۷۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۵۵۳
العلل المتنا ھیة لا بن الجوزی، ۲۱۵/۱ ☆

كتاب ربهم وسنة نبيهم ،وانت معي في قصري في الجنة مع فاطمة ابنتي ، وانت اخي ورفيقي ۔

حضرت زید بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو، امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاجزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔　　جزاء ۴۷ تا ۵ ۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۳۷۹۔ **عن** عقيل بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ياعقيل ! والله! انی لاحبك لخصلتين ، لقرابتك ،ولحب ابی طالب اياك ، واما انت ياجعفر ! فان خلقك يشبه خلقنی ، واما انت ياعلی فانت منی بمنزلة هارون من موسی غير انه لانبی بعدی ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی۔ اور اے جعفر تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں۔ اور تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔　　جزاء اللہ عدوہ　۷۵

۳۳۸۰۔ **عن** خليفة بن عبدة المنقری قال : سالت محمد بن عدی بن ربيعة بن

---

۳۳۷۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۱۶، ۱۱/۷۳۹ ☆

۳۳۸۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲/۳۹۷ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۹۳

سوائة بن جشم بن سعد : کیف سماك ابوك فی الجاهلیة محمداً ؟قال : اما انی سالت ابی عما سالتنی عنه فقال : خرجت رابع اربعة من بنی تمیم انااحدهم وسفیان بن مجاشع ویزید بن عمرو ابن ربیعة بن حرقوص بن مازن واسامةبن مالك بن جندب بن العنبر نرید زید بن جفنة الغسانی بالشام ،فلما ورد نا الشام نزلنا علی غدیر علیه شجرات وقربه قائم لدیرانی فقلنا : لواغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثیابنا ثم اتینا صاحبنافاشرف علینا الدیرانی فقال : ان هذه للغة قوم ماهی بلغة اهل هذاالبلد ،فقلنا : نعم نحن قوم من مضر ،قال : من ای المضائر ؟ قلنا ؟من خندف ،فقال : اما انه سیبعث فیکم وشیکا نبی فسار عوا الیه وخذوا بحظکم منه ترشدوافانه خاتم النبیین ؟ فقلنا : ماسمه ؟ قال محمد، فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لکل واحد منا غلام فسماه محمد لذلك ۔

حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا؟ جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا۔کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنو تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ،ایک میں اور سفیان بن مجاشع یزید بن اور عمرو بن اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے۔ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا: اولاد معضر سے کچھ لوگ ہیں کہا: سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے، ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا ؟ کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا، اس کا نام محمد رکھا۔انتھی واللہ اعلم حیث یجعل رسالته ۔

## (۳۳)ولادت رسول سے قبل ختم نبوت کی گواہی دی گئی

۳۳۸۱۔ **عن** عامر بن ربیعة العدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لقیت زیدبن عمرو بن نفیل وهو خارج من مکة یرید حراء یصلی فیها واذا هو قد کان بینه وبین قومه سوء فی صدر النها رفیها اظهر من خلافهم واعتزال آلهتهم وماکان یعبد آباؤهم

---

۳۳۸۱۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۲۶/۱ ☆ الاصابة لا بن حجر، ۵۰۹/۲

فقال زيد بن عمر و:يا عامر انى خالفت قومى فاتبعت ملة ابراهيم خليل الله و ما كان يعبد ابنه اسمٰعيل عليهما السلام من بعده وماكان يصلون الى هذه القبلة فانا انتظر نبيا من ولد اسمعيل من بنى عبد المطلب اسمه احمد ولا ارانى ادركته فانا ياعامر اومن به واصدقه واشهد انه النبى، فان طالت بك المدة فرايتة فاقرأه منى السلام وساخبر ك ياعامر مانعته حتى لايخفى عليك، قلت: هلم قال هو رجل ليس بالقصير، ولا بالطويل، ولا بكثير الشعر ولا بقليله، وليس تفارق عينيه حمرة وخاتم النبوة بين كتفيه واسمه احمد وهذا البلد مولده ومبعثه حتى يخرجه قومه منها ويكرهون ماجاء به حتى بهاهاجرت الى يثرب فيظهر امر ،فاياك ان تخدع عنه فانى بلغت البلاد كلها اطلب دين ابراهيم الخليل عليه السلام و كل من اسئل من اليهود والنصارى والمجوس، يقول هذاالدين وراء ك وينعتونه مثل مانعته لك ويقولون لم يبق نبى غيره قال عامر فوقع فى نفسى الاسلام من يومئذ فلماتنبأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كنت اخبرت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بما اخبرنى به زيد بن عمرو بن نفيل فترحم عليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال لقد رايته فى الجنة يستحب ذيلاله او ذبولا۔

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے، طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختمی پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے: اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا، اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پوجتے تھے۔ میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبد المطلب سے ہوں گے، ان کا نام پاک احمد ہے۔ میرے خیال میں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا، میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل ان

کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے ان کا نام احمد اور یہ شہران کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ان کی قوم انہیں مکہ میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے ان کا دین ظاہر وغالب ہوگا۔دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا، یہود ونصاری اور مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی نہ رہا۔عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والثناء کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

۳۳۸۲۔ **عن** مغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه فی خروجه الی المقوقس مع ابن مالك وانهم لما دخلوا علی المقوقس قال لهم كيف خلصتم الی من طلبتكم ومحمد واصحابه بينی وبينكم قالوا لصقنا با لبحر وقد خفنا ه علی ذلك قال كيف صنعتم فيما دعاكم اليه قالوا ماتبعه منا رجل واحد قال: لم؟ قالواجاء نا بدين مجد د لابدين به الاباء ولايدين به الملك ونحن علی ماكان عليه آباء نا قال كيف صنع قومه قال اتبعه احداثهم وقد لاقاه من خالفه من قومه وغيرهم من العرب فی مواطن مرة تكون عليهم الدبرة ومرة تكون له قال الا تخبروننی وتصدقوننی الی ماذا يدعو قالوا يدعو الی ان نعبد الله وحده لاشريك له ونخلع ماكان يعبد الاباء ويدعو الی الصلوة والزكوة قال: وما الصلوة والزكوة قال هماوقت يعرف وعدد ينتهی قال يصلون فی اليوم والليل خمس صلوات كلها لمواقيت وعدد سموه له ويؤدون من كل ما بلغ عشرين مثقالا واخبر وه بصدقة الاموال كلها قال افرأيتم اذااخذ ها اين يضعها، قالوا يردها علی فقرائهم ويامر بصلة الرحم ووفاء العهد وتحريم الربا والزنا والخمر ولا ياكل ماذبح لغير الله تعالیٰ قال: هو نبی مرسل الی الناس كافة ولو اصاب القبط والروم تبعوه وقد

---

۳۳۸۲۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۲۱/۱

امرهم بذلك عيسى بن مريم وهذاالذى تصفون منه بعث به الانبياء من قبله وستكون له العاقبة حتى لا ينازعه احد ويظهر دينه على منتهى الخف والحافر ومنقطع البحور ويوشك قومه يدافعونه بالرماح قال: قلنا لودخل الناس كلهم معه مادخلنا قال فانفض راسه وقال انتم فى اللعب ـثم قال: كيف نسبه فى قومه ؟قلنا هو اوسطهم نسبا قال كذ لك المسيح والانبياء عليهم السلام تبعث فى نسب قومها قال كيف صدقه فى حديثه قال قلنا ما يسمى الا الامين من صدقه قال: انظر وا فى امر كم اترونه يصدق فيما بينكم وبينه ويكذب على الله قال: فمن اتبعه قلنا الاحداث قال هم اتباع المسيح و الانبياء قبله قال: فما فعلت يهود يثرب فهم اهل التوراة قلنا خالفوه فاوقع بهم فقتلهم وسباهم وتفرقوا فى كل وجه قال هم حسدة حسدوه اما انهم يعرفون من امره مثل مانعرف قال المغيرة فقمنا من عنده وقد سمعنا كلا ماذ للنا لمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم، وخضعنا وقلنا ملوك العجم يصدقونه ويخافونه فى بعد ارحامهم منه ونحن اقرباؤه وجيرانه لم ندخل معه قد جاء نا داعيا الى منازلنا ـقال المغيرة :فرجعنا الى منازلنا فاقمت بالاسكندرية لادع كنيسة الادخلتها وسألت اساقفها من قبطها وروموها عما يجدون من صفة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان اسقف من القبط هو رأس كنيسة ابى غنى ،، كانوا ياتونه بمرضاهم فيدعولهم لم اراحدا قط يصلى الصلوات الخمس اشد اجتهادا منه فقلت اخبرنى هل بقى احد من الانبياء قال نعم وهو آخر الانبياء ليس بنيه وبين عيسى ابن مريم احد وهو نبى قد امرنا عيسى باتباعه وهو النبى الامى العربى اسمه احمد ليس بالطويل ولا بالقصير فى عينيه حمرة ليس بالابيض ولا بالادم يعفى شعره ويلبس ماغلظ من الثياب ويجتزى بما لقى من الطعام سيفه على عاتقه ولايبالى من لاقى يباشر القتال بنفسه ومعه اصحابه يفيدونه بانفسهم هم له اشد حبا من اولا د هم وآبائهم يخرج من ارض القرظ ومن حرم ياتى الى حرم يهاجر الى ارض سباخ ونخل يدين بدين ابراهيم عليه السلام ، قال المغيرة بن شعبة: زدنى فى صفته قال: يأتزر على وسطه ويغسل اطرافه ويخص بمالا يخص به الانبياء قبله، كان النبى يبعث الى قومه وبعث الى الناس كافة وجعلت له الارض مسجدا وطهو را، اينما ادركته الصلوة تيمم وصلى ومن كان قبله مشددا عليهم لايصلون الافى الكنائس والبيع ،قال المغيرة فوعيت ذلك كله من قوله وقول غيره فرجعت الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاسلمت ـ

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کرا ٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل وخاضع کردیا، ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ داران کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے۔ پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا گھر کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: آیا پیغمبروں میں سے کوئی رہا؟ وہ بولا: ہاں، ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر، اس نے اور بتائے از انجملہ کہا انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے، ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے، مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

## (۳۴) احبار یہود نے ولادت سے پہلے ختم نبوت کی گواہی دی

۳۳۸۳۔ **عن** حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انی واللہ لغلام یفع ابن سبع سنین اوثمان سنین اعقل کل ماسمعت ، اذ سمعت یهودیا یصرخ علی اطعم یثعب : یامعشر یهود طلع اللیلة نجم احمد الذی به ولد هذا کوکب احمد قد طلع هذا کوکب لایطلع الا بالنبوة ولم یبق من الانبیاء الا احمد ۔

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا

---

۳۳۸۳۔ دلائل النبوۃ لا بی نعیم، ۱۶/۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۱۱۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۴۴/۱۲ ☆

دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۲۰

۳۳۸۴۔ **عن** حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کناو یهود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیره وهو فی کتبنا ۔

حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکہ میں مبعوث ہونگے ان کا نام پاک احمد ہے، اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۵۔ **عن** سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : احبار یهود بنی قریظة والنضیر یذکرون صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انه لانبی بعده اسمه احمد ومهاجره الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المدینة ونزلها انکروا وحسدوا وبغوا ۔

حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہ حسد و بغاوت منکر ہو گئے، فلما جاء هم ماعرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین ۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۶۔ **عن** زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : یااهل یثرب قد ذهب والله نبوة بنی اسرائیل هذا نجم قد طلع بمولد احمد وهو نبی آخر الانبیاء ومهاجره الی

---

۳۳۸۴۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۷/۱

۳۳۸۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم،

۳۳۸۶۔ دلائل النبوة لابی نعیم،

یثرب ۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم! بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاءاللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۷۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال سمعت ابی مالک بن سنان یقول جئت بنی عبد الاشھل یوما لاتحدث فیھم ونحن یومئذ فی ھدنة من الحرب فسمعت یوشع الیھودی یقول اظل خروج نبی یقال لہ احمد یخرج من الحرم فقال لہ خلیفة بن ثعلبة الاشھلی کالمستھزی بہ ماصفتہ قال رجل لیس بقصیر ولا بالطویل فی عینیہ حمرة یلبس الشملة ویرکب الحمار سیفہ علی عاتقہ و ھذاالبلد مھاجرہ قال :فخرجت علی قومی بنی خدرة وانا یومئذ ویوشع یقول ھذا وحدہ کل یھود یثرب، تقول ھذا قال ابی مالک بن سنان فخرجت حتی جئت بنی قریظة فاجد جمعا فتذاکروا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الزبیر بن باطاقة قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا بخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمدوھذہ مھاجرہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا اب وقت آ لگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، حرم سے تشریف لائیں گے، ان کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہورہا تھا، ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا: بیشک سرخ ستارہ طلوع ہوکر آیا، یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اوراب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے اور یہ شہران کی ہجرت گاہ ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاءاللہ عدوہ ۲۲

۳۳۸۸۔ **عن** ام المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت :کان

---

۳۳۸۷۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۸ ☆

۳۳۸۸۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱/۱۰۸ ☆ المستدرک للحاکم،

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

یھودی قد سکن مکة یتجر بھا ، فلما کانت اللیلة التی ولد فیھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،قال فی مجلس من قریش : یامعشر قریش ! ھل ولد فیکم اللیلة مولود ؟ فقال القوم : واللہ مانعلمه قال : اللہ اکبر ، اما اذااخطأکم فلاباس ، انظروا واحفظوامااقول لکم : ولد ھذہ اللیلة نبی ھذہ الامة الاخیرة بین کتیفه علامة ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا، جس رات حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　جزاء اللہ عدوہ　۲۲

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین، آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے۔

محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ " انه قال اول من یاخذ حلقه بابالجنة فیفتح له محمدصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قرأ آیة من التوراة اخر یاقد مایا الاولون والآخرون، یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　جزاء اللہ عدوہ　۹تا۱۰

حضرت کعب احبار نے فرمایا:۔

میرے باپ اعلم علمائے توارت تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسی علیہ السلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ

چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں، ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا، میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو تو اس کی پیروی کر لے، یہ طاق تیرے سامنے ہے، میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگادی ہے، ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انہیں دیکھنا، جب وہ جلوہ فرما ہو، اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائیگا، یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے، مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا اوراق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے "محمد رسول الله خاتم النبيين لانبي بعده مولده بمكة و مهاجره بطيبة الحديث "۔

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔	جزاء اللہ عدوہ ۱۶ تا ۱۷

شرح شفا میں سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا، السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن، میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی، اپنے نام ووصف سے حضور کے نام ووصف مشتق فرمائے۔

وسماك بالاول لانك اول الانبياء خلقا وسماك بالأخر لانك أخر الانبياء في العصر وخاتم الانبياء الى أخر امم۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا۔ پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا

سورج۔ حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور وغلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت وارض پر ظاہر وآشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پرنور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔ فربك محمود وانت محمد وربك الاول والاخر والظاهر والباطن وانت الاول والآخر والظاهر والباطن، پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الحمد لله الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی،، سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں، ذکره القاری فی شرح الشفاء فقال قدروی التلمستانی عن ابن عباس الخ اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فی مفهوم الروایة کما قاله الزرقانی فی شرح المواهب ولعل الظاهر ان فیه تجرید اوالمراد اورد وذکر، و الله تعالیٰ اعلم ۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۶ تا ۳۷

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم درود شریف کے ایک صیغہ بلیغہ میں فرماتے ہیں:۔

اجعل شرائف صلاتك ونوامی برکاتك ورافة تحننك علی محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق ،الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۱

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:۔

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمر ان حدثنا عبد الرحمن ثنا داؤد ثنا عباس بن الکثیر عن عبد خیر علی بن طالب رضی الله تعالیٰ عنه، جب سورۃ "اذا جاء نصر الله" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے، پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو، لوگو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو، یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کواریاں پردے سے نکل آئیں حدیہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے ہیں اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرواپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد وثنائے الٰہی بجالائے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا۔

انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی الحدیث، میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم ومکہ معظمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہذا مختصر۔

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین وآسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ خوشی وشادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچہ کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہورہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جان تنگ جاموں میں قبائے گل کا رنگ نور ہے جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشیں کنواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ۔

طلع البدر علینا من ثنیا ت الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بنی نجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سرائی ہیں کہ۔

نحن جوار من نبی النجار

یا حبذا محمد من جار

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیئے ہیں، دل کمہلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم

زیادہ گناہ کرے یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے، من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم بدی کو محو کرتی ہے، ان الحسنات یذھبن السیات، تو اس کے پڑھنے والے کی نیکیاں ہی غالب رہیں مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا، و حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کرکے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یا رسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا، اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے، ادھر ادھر اصلا نہ پھرے، اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر دوسرا ہلا آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراہ گاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے ایک مٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے۔ پھر عام ازدحام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور بولے: یہ منزل سب سے اچھی ہے، یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردلاغر ناقہ ہے، حضور اس کے پیچھے تشریف لیجاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راہ نرم و وسیع ہدایت ہے، جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو، اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے، میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلا علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا اور نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا، پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں داہنے بائیں پڑ گئے، تو انا للہ وانا الیہ راجعون، اور اے ابن زمل تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

کا منبر جس کے درجۂ اعلی پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں، وام الناقة التی رأیت ورایتنی اتبعها فهی الساعة علینا تقوم لانبی بعدی ولا امة بعد امتی، اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ علیك وعلی امتك اجمعین وبارك وسلم واٰخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ۔

جزاالله عدوه، ۷۷

www.alahazratnetwork.org

# ۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال

## (۱) حمل مبارک وولادت مبارکہ

۳۳۸۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم قال : حمل برسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی عاشوراء المحرم وولد یوم الاثنین ثنتی عشرة من رمضان ۔

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حمل مبارک عاشورۂ محرم میں ہوا، اور ولادت ۱۲/ رمضان المبارک بروز پیر ہوئی۔ ۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

اقول: فیه مسیب بن شریک ضعیف جدا ۔ اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ۔ هکذا صححه فی المدارج ۔

اس کی مؤید ہے حدیث ابن سعد و ابن عساکر، کہ زن خثعمیہ نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلایا، رمی جمار کا عذر فرمایا، بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا۔ پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا: کیا ہم بستری کی؟ فرمایا: ہاں، کہا: وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا تھا نہ رہا، آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔ ظاہر ہے کہ رمی جمار نہیں ہوتی مگر حج میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۲۴/۱۲

## (۲) حضور پیر کے دن پیدا ہوئے

۳۳۹۰۔ **عن** ابی قتادة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : صوم الاثنین والخمیس ؟قال : ذاك یوم ولدت فیه وانزل علی فیه ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۳۳۸۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۳۳۹۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۹۷/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۳/۶

نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھو، کہ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ　۲۵/۱۲

## (۳) حضور کی بعثت قیامت کے قریب ہوئی

۳۳۹۱۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالى عنه قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بعثت انا والساعة كهاتين ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے قریب مبعوث ہوا۔۱۲م

## (۴) حضور اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں

۳۳۹۲۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اولى الناس بعيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام فى الدنيا والآخرة ،ليس بينى وبينه نبى ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کا قریبی ولی ہوں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔　　فتاوی رضویہ　۳۷/۱۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۵) حالات وصال اقدس

۳۳۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما ثقل النبى صلى الله

---

۳۳۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۱۳۱/۸ ☆
الصحيح لمسلم، فتن، ۱۳۵ ☆
الجامع للترمذى، ۲۲۲٤ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲٤/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۰٦/۳

۳۳۹۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب و اذكر فى الكتاب مريم، ٤۹۰/۱
الصحيح لمسلم، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۹/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱٦۲/۱

۳۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ و وفاته، ٦٤۱/۲
الطبقات الكبرى لابن سعد، ۸۳/۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱٤۹/۸

تعالیٰ علیه وسلم وجعل یتغشاه الکرب فقالت فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها : واکرب اباه ! فقال : لیس علی ابیك کرب بعد الیوم ،فلما مات ، قالت : یاابتاه ! اجاب ربادعاه ،یاابتاه ! من جنة الفردوس ماواه ،یابتاه ! الی جبرئیل ننعاه ، فلما دفن قالت فاطمة الزهراء : یاانس !اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التراب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرانی ہوئی، بے چینی نے غلبہ کیا، حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کی بے چینی! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ حضرت بتول زہراء نے کہا: اے میرے باپ! اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے، اے باپ میرے! وہ کہ فردوس کے باغ میں جنکا ٹھکانا ہے، اے باپ میرے! ہم نے ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہراء نے فرمایا: اے انس! تمہارے دلوں نے کیونکر گوارہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلمات نہ صیحہ وفریاد کے طور پر کہے، نہ ان میں کوئی غلطی، نہ بے تحقیق وصف بیان فرمایا، نہ کوئی کلمہ شکایت رب العزت وناراضی قضائے الٰہی پر دال تھا، لہذا اس میں کوئی وجہ ممانعت نہیں۔ اس سے جواز نوحہ ثابت نہ کرے گا مگر جاہل، واللہ الهادی۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۴/۹

۳۳۹۴۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما دخل بیتی واشتد وجعه قال : اهریقوا علی من سبع قرب لم تحلل وکیتهن ، لعلی اعهد الی الناس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور

---

۳۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸۵۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۱/۶

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ اقدس میں تشریف لائے اور مرض نے شدت اختیار کی تو فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کا منہ نہ باندھا گیا ہو۔ تاکہ لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول　　۹/۱۷۵

## (۶) تاریخ وصال اقدس

۳۳۹۵۔ **عن** عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم : مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول ۔

حضرت عمر بن علی اوسط زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۱۲/ ربیع الاول شریف کو ہوا۔　　فتاوی رضویہ　　۱۲/ ۲۷

www.alahazratnetwork.org

۳۳۹۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حیاتی خیرلکم وموتی خیرلکم ، اما حیاتی فاحدث لکم ، واماموتی فتعرض علی اعمالکم عشیۃ الاثنین والخمیس۔ فما کان من عمل صالح حمدت اللہ علیہ ، وما کان من عمل سیئ استغفرت لکم ۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس اور وصال مبارک دونوں تمہارے لئے خیر ہیں، حیات اس لئے کہ میں تمہیں اچھی باتیں بتاتا ہوں، اور وصال اس لئے کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیر اور جمعرات کی شب میں پیش ہوتے رہینگے ، اگر اچھے اعمال ہونگے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا، اور اعمال بد ہونگے تو مغفرت کی دعا کروں گا۔۱۲م

۳۳۹۷۔ **عن** بکربن عبد اللہ المزنی التابعی الثقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حیاتی خیرلکم ، تحدثون ویحدث

---

۳۳۹۵۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ☆

۳۳۹۶۔ الکامل لا بن عدی، ۲/۷۶ ☆

۳۳۹۷۔ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر، ۵/۲۷۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۳۲

المطالب لعالیۃ لا بن حضر، ۳۸۵۳، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۳، ۱۲/۴۰۷

لکم ،فاذا انامت کانت وفاتی خیرالکم ،تعرض علی اعمالکم ،فاذا رأیت خیرا حمدت اللہ ،وان رأیت شرا استغفرت اللہ لکم ۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی تابعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس تمہارے لئے خیر ہے کہ تم دین کی باتیں پوچھتے ہو اور تمہیں اسکا جواب ملتا ہے، جب میرا وصال ہوگا تو وہ بھی تمہارے لئے خیر ہوگا، کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہونگے، میں اچھے اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالٰی کی حمد بیان کروں گا، اور برے اعمال ہونگے تو اللہ تعالٰی سے مغفرت کی دعا کروں گا۔۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۲۹

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۳۔اخلاق،شمائل،تبرکات

## (۱)خوشبوکا استعمال حضور کو پسند تھا

۳۳۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : حبب الى من دنيا كم ثلثة ، النساء ،والطيب ،وجعلت قرة عينى فى الصلوة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا میں سے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی، نکاح ،

خوشبواور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لايرد الطيب ۔

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔　　فتاوی رضویہ　　۲۲۶/۹

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

---

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۳۹۸۔ | المسند لا حمد بن حنبل، | ۱۲۸/۳ | ☆ | المستدرك للحاكم، | ۱۶۰/۲ |
| | تلخيص الحبير لا بن حجر، | ۱۱۶/۳ | ☆ | اتحاف السادة للزبيدى، | ۳۱۱/۵ |
| | الكامل لا بن عدى، | | ☆ | كشف الخفا للعجلونى، | ۴۰۵/۱ |
| | اتحاف السادة للزبيدى، | ۲۲/۳ | ☆ | الشفا للقاضى، | ۱۹۴/۱ |
| | كنز العمال للمتقى ۱۸۹۱۳، | ۲۸۸/۷ | ☆ | الدر المنثور للسيوطى، | ۱۰/۲ |
| | الحاوى للفتاوى للسيوطى، | ۲۶۱ | ☆ | التفسير لا بن كثير، | ۴۵۶/۵ |
| | التفسير للقرطبى، | ۱۴/۲ | ☆ | الاسرار المرفوعه للقارى، | ۱۷۶ |
| | الجامع الصغير للسيوطى، | ۲۲۳/۲ | ☆ | | |
| ۳۳۹۹۔ | الجامع الصحيح للبخارى | | | باب مال يدرض الهدية، | ۳۵۱/۱ |
| | الجامع الصحيح للبخارى، | | ☆ | باب ماجاء فى كراهية رد الطيب، | ۱۰۲/۱ |
| | المسند لا حمد بن حنبل، | ۱۳۳/۳ | ☆ | الطبقات الكبرى لا بن سعد، | ۲/۱ |
| | شرح السنة للبغوى، | ۸۷/۱۲ | ☆ | كنز العمال للمتقى، ۱۸۲۹، | ۱۲۲/۷ |
| | فتح البارى لا بن حجر، | ۲۰۹/۵ | ☆ | حلية الاولياء لا بى نعيم، | ۴۶/۹ |
| | تاريخ اصفهان لا بى نعيم، | ۱۷۵/۱ | ☆ | | |

۳۴۰۰۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عرض علیه ریحان فلایرده ، فانه خفیف المحمل طیب الریح ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو خوشبودار نباتات یا پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اسکا بوجھ ہلکا اور بو اچھی۔　　ھادی الناس　۳۷

## (۲) حضور کی سادہ زندگی

۳۴۰۱۔ **عن** عروة بن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنهما انا ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت لی : والله یاابن اختی ! انا کنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلثة اهله فی شهرین وما اوقد فی ابیات النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نار ،قلت : یاخالة ! فما کان یعیشکم ؟ قالت : الاسود ان التمر والماء۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! خدا کی قسم! ہم ایک ہلال دیکھتے ، پھر دوسرا پھر تیسرا ، دومہینوں میں تین چاند اور کاشانہائے نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی ، میں نے عرض کی : اے خالہ جان! پھر اہلبیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے،فرمایا: بس دو سیاہ چیزیں۔چھوارے اور پانی۔　　فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۳

## (۳) حضور اچھے اخلاق کی تعلیم کے لئے مبعوث ہوئے

۳۴۰۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔

---

۳۴۰۰۔ الصحیح لمسلم، باب استعمال المسک، ۲/۲۳۹
شرح السنة للذهبی، ۱۲/۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴
۳۴۰۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الهبة، ۱/۲۴۹
۳۴۰۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۷۱
المغنی للعراقی، ۲/۱۵۵ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۶/۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۴۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔ تجلی الیقین ۳۰

## (۴) حضور نے بطور تحدیث نعمت اپنے نسب پر فخر فرمایا

۳۴۰۳۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول : انا النبی لاکذب ، انا ابن عبد المطلب ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ حنین کے دن ارشاد فرماتے جاتے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔

۳۴۰۴۔ عن شیبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول : قدماھا ، انا النبی لاکذب ، وانا ابن عبد المطلب ۔

حضرت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے: اسے بڑھنے دو، میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلۂ شریفہ کی لگام مضبوط تھامے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرمارہے ہیں: انا النبی الحدیث۔

دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم لگام روکے ہیں اور

---

۳۴۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال خذھا و ابا بن فلان، ۴۲۷/۱
الصحیح لسملم، کتاب الجھاد، ۱۰۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۸۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۵۵/۹
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۱۳۲/۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۲۵/۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۹/۱ ☆ التمھید لا بن عبد البر، ۴۸۹/۶
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر، ۶۹/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵۲۷/۸
۳۴۰۴۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆

حضرت عباس دبچی تھامے اور حضور فرمارہے ہیں: قدماھا الحدیث۔

۳۴۰۵۔ **عن** البراء بين عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لاکذب ،انا ابن عبد المطلب ،اللھم انصرنصرك۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فرماتے جاتے تھے: میں ہوں نبی برحق سچا، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا،الٰہی اپنی مددنازل فرما۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھرایک مٹھی خاک دست پاک میں لیکر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: شاھت الوجوہ ۔ بگڑ گئے چہرے،وہ خاک ان ہزاروں کافروں پرایک ایک کی آنکھ میں پہونچی اور سب کے منہ پھر گئے ۔ان میں جومشرف باسلام ہوئے وہ بیان فرماتے ہیں: جس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکی تھیں ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم ہے اوراس پر سے پہاڑ ہم پر لڑھکائے گئے ۔سوا بھاگنے کے کچھ نہ بن آئی۔وصلی اللہ علی الحق المبین سید المنصورین واٰلہ وبارك وسلم ۔

اسی غزوہ کے رجز میں ارشادفرمایا:۔

۳۴۰۶۔ **عن** سیابة بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب ،انا ابن العوائك من سلیم ۔

حضرت سیابہ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشادفرماتے تھے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔

---

۳۴۰۵۔ المصنف لا بن ابی شیبة، ۸/۵۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶/۱۶۰

۳۴۰۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۸۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۰۱

مجمع الزوائد،للھیثمی، ۸/۲۱۹ ☆ البدایة والنھایة لا بن کثیر، ۴/۳۲۸

کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۷۴، ۱۱/۴۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۰

السنن لسعید بن المنصور، ۲۸۴۰ ☆ السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۱۵۶۹

۳۴۰۷۔ **عن** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتك، ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی صاحب تیسیر ،امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس ، جوہری صاحب صحاح اور صنعانی وغیرھم نے کہا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدات میں نو بیبیوں کا نام عاتکہ تھا، ابن بری نے کہا: وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی تھیں، تین سلمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات، دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ اسدیہ، ہذلیہ، قضاعیہ، ازویہ، ذکرہ فی تاج العروس ۔

www.alahazratnetwork.org

ابو عبد اللہ عدوی نے کہا : وہ بیبیاں چودہ تھیں ،تین قرشیات ، چار سلمیات ، دو عدوانیات ،اور ایک ایک ہذلیہ، قحطانیہ، قضاعیہ ثقفیہ ،اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے ۔ اوردہ الامام الحلال السیوطی فی الجامع الکبیر۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور ظاہر ہے کہ قلیل نافی کثیر نہیں، حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح وفضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کرکے فرمایا: میں سب سے نسب میں افضل، باپ میں افضل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۱۶۰/۱۱

۳۴۰۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالك بن النضر

---

۳۴۰۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۰/۰

۳۴۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۰/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۴/۳

کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۶۷، ۴۰۱/۱۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۴/۱

بن کنانة بن مدرکه بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ،مالفترق الناس فرقتین الا جعلنی الله فی خیر ھما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شئ من عھد الجاھلیة،وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی وامی ، فانا خیرکم نفساوخیرکم ابا ، وفی لفظ ،فانا خیرکم نسبا وخیرکم ابا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہوں، یونہی اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا: کبھی لوگ دوگروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا۔ میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہونچی ،اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لیکر اپنے والد تک ،تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں اول تو نفی عام فرمائی کہ عہد جاہلیت کی بات نے نسب اقدس میں کبھی راہ نہ پائی ، یہ خود دلیل کافی ، اور امر جاہلیت کو خصوص زنا پر محمول کرنا ایک تو تخصیص بلا مخصص ، دوسرے لغو کہ نفی زنا صراحۃ اس کے متصل مذکور۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۴۰۹۔ **عن** الاشعث بن قیس الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن بنو النضر بن کنانة لاننتفی من ابینا ۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں، ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

## (۵) حضور صحابہ کرام کے پیچھے چلتے تھے

۳۴۱۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مارأیت رسول الله

---

۳۴۰۹۔ السنن لا بن ماجه، باب من نفی رجلا من قبیلة، ۲/۱۹۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۱۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۷۲۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۱۲۸ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۷۹
۳۴۱۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۶۵ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطأعقبہ رجلان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے کبھی دو آمیون کو بھی چلتے نہ دیکھا۔

۳۴۱۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مشی مشی اصحابہ امامہ وترکوا ظھرہ للملائکۃ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب راہ میں چلتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آگے چلتے اور پشت مبارک فرشتوں کے لئے چھوڑ دیئے۔۱۲م

۳۴۱۲۔ **عن** امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر نحو بقیع الغرقد وکان الناس یمشون خلفہ ،فلما سمع صوت النعال وقر ذلک فی نفسہ فجلس حتی قدمھم امامہ لئلا یقع فی نفسہ شئ من الکبر ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت دھوپ میں جنت البقیع تشریف لے گئے ،اس وقت لوگ حضور کے پیچھے چل رہے تھے ،جب حضور نے جوتوں کی آواز سنی تو گراں بار خاطر ہوا ،لہذا تشریف فرما ہوگئے یہاں تک کہ صحابہ کرام کو آگے کیا کہ کہیں دل میں غرور نہ پیدا ہو۔۱۲م

مجموعہ رسائل نور وسایہ ۹۲

## (٦) حضور کا مشورہ کرنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۴۱۳۔ **عن** الحسن بن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قد علم اللہ انہ مابہ الیھم حاجۃ ،ولکن ارادان یستن بہ من بعدہ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے رسول کو امت کے

---

۳۴۱۱۔ السنن لا بن ماجہ، باب من کرہ ان یوطا عقبہ، ۱/۲۲

۳۴۱۲۔ السنن لا بن ماجہ، باب من کرہ ان یوطا عقبہ، ۱/۲۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۳۲ ☆

۳۴۱۳۔ الدر المنثور للسیوطی، شاور ھم فی الامر،

مشورہ کی حاجت نہیں،لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد کے لوگوں کے لئے سنت رسول قائم کرنے کا ارادہ فرمایا،اس لئے اپنے رسول کو امت یعنی صحابہ کرام سے مشورہ کا حکم دیا۔

## ﴿۵﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے علماء کرام نے ہر حاکم ذی رائے کے لئے اس کے عموم کی تصریح کی کہ مشورہ کرے پھر عمل اپنی ہی رائے پر کرے اگرچہ سب رائے دھندگان کے خلاف ہو،یعنی جبکہ مشورہ سے اپنی رائے کی غلطی ظاہر نہ ہو۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو محتاج مشورہ نہیں بلکہ ہر امر میں اپنے رب کے سوا جہان سے غنی و بے نیاز ہیں،حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقہ اجتہاد سکھانے اور امت کے لئے سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔امت کے لئے فائدہ مشورہ یہ ہے کہ تلاحق انظار وافکار سے بارہا وہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صاحب رائے کی نظر میں نہ تھی۔　　فتاوی رضویہ　۴۸۱/۷

## (۷)حضور مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں

www.alahazratnetwork.org

۳۴۱۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اولی بالمومنین من انفسھم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ حقدار ہوں۔　فتاوی رضویہ ۴۳/۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۸)حضور کا جودو کرم

۳۴۱۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتلاحق بی وتحتی ناضح لی قد اعیا ولا یکا دیسیر ،

---

۳۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ من ترک مالا فلاعلہ، ۹۹۷/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض، ۳۵/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المد یون، ۱۲۷/۱
المسند لا حمد بنحنبل، ۲۹۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۰۱/۶
کنز العمال للمتقی،۳۰۴۰۸، ۱۱/۱۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۳/۸
الترغیب والترھیب للمنذری ۶۰۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۵
۳۴۱۵۔ الصحیح لسملم، باب بیع البعیر و استثناء رکوبہ، ۲۹/۲

قال : فقال لی : مالبعیرك ،قال : قلت : علیل ،قال : فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذجره ودعاله ،فما زال بین یدی الابل قدامها یسیر ، فقال لی : کیف تری بعیرك ، قال: قلت : بخیر قد اصابته برکتك ،قال : افتبیعینه فاستحییت ولم یکن لی ناضح غیره ،قال : فقلت : نعم ، فبعته ایاه علی ان لی فقار علی ظهره حتی ابلغ المدینه ۔قال : فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة غدوت الیه بالبعیر فاعطانی ثمنه ورده علی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا، میرے پاس جب سرکار تشریف لائے تو میں ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو پانی لاد کر لانے کے سبب تھک گیا تھا، سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے، میں نے عرض کی: بیمار ہے، یہ سنکر حضور پیچھے ہٹے اور اس کو ہانکا اور دعا فرمائی، پھر تمام اونٹوں کے آگے چلنے لگا، سرکار نے فرمایا: اے جابر! اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی: آپکی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہوگیا، فرمایا: کیا تم اس کو میرے ہاتھ بیچوگے؟ میں یہ سنکر شرمندہ ہوا کہ میرے پاس کھیتی سیراب کرنے کے لئے اس اونٹ کے علاوہ کوئی دوسرا اونٹ نہ تھا، پھر میں نے کہدیا ہاں، اور میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کردیا کہ مدینہ شریف تک میں اس پر سوار رہونگا، جب سرکار مدینہ تشریف لائے تو میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لیکر حاضر ہوا، سرکار نے مجھے قیمت عطا فرمائی اور اونٹ بھی عنایت فرمایا۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک جائز ہے کہ بائع کوئی چیز بیچے اور اس مجلس خواہ دوسری مجلس میں کل ثمن یا بعض مشتری کو معاف کردے، اس معافی کے سبب وہ عقد عقد بیع ہی رہے گا اور اسی کے احکام اس پر جاری ہونگے، ابراء کے سبب ھبہ ٹھہر کر احکام ھبہ کا محل نہیں قرار پاسکتا، کیونکہ ھبہ یا ابراء جو کچھ ہوا ثمن کا ہوا نہ اس مبیع کا۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع نے ثمن مشتری کے لئے معاف کیا ہو۔ اور لفظ ثمن خود تحقق بیع کو مقتضی ہے کہ اگر وہ بیع نہ تھی تو یہ ثمن کا ہے کا تھا جو معاف کیا گیا، دیکھو مندرجہ بالا حدیث سے ثابت کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ خریدا پھر قیمت بھی عطا فرمائی اور اونٹ بھی نہ لیا، یونہی بائع کو روا ہے کہ مبیع سپرد کردے اور ثمن بھی نہ لے

## (۹) حضور کو حلوہ اور شہد پسند تھا

۳۴۱۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یحب الحلوی والعسل ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ جدید ۶۳۰/

## (۱۰) حضور کے زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے

۳۴۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ورجلای فی قبلته ،فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی ،فاذا قام بسطتھا ،قالت:والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں حضور کے قبلہ کی طرف پھیلے رہتے ،جب نماز کا سجدہ فرماتے تو مجھے اشارہ کردیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی ،جب حضور قیام فرماتے تو میں پھر اپنے پاؤں پھیلا لیتی ،فرماتی ہیں: اس زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے۔۱۲م

## (۱۱) حضور کے تبرکات

۳۴۱۸۔ **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھما انھا اخرجت جبة طیالسیة کسروانیة ،لھا لبنة دیباج ، وفرجیھا مکفوفین بالدیباج وقالت : ھذہ جبة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کانت عند عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا ، فلما قبضت قبضتھا ،وکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یلبسھا ،فنحن نغسلھا للمرضی نستشفی بھا ۔

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت

---

۳۴۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلوی والعلی، ۸۱۷/۲
۳۴۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انتطوع خلف المرأة ۷۳/۱
۳۳۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم استعمال اناء الذھب الخ، ۱۹۰/۲

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

نکالا،اس کی پلیٹ ریشمی تھی،دونوں چاکوں پر ریشمی کام تھا،فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک ہے،ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا،آپکے انتقال کے بعد میں نے لے لیا،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے،اب ہم اسے دھودھو کر مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا پاتے ہیں۔

۳۴۱۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن مواهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا ۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مواہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا،انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی ہمیں زیارت کرائی،اس پر خضاب کا اثر تھا۔

۳۴۲۰۔ **عن** ابی بردة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخرجت الینا ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کساء ملبدا وا زا را غلیظا ،فقالت : قبض روح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی هذین ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: وقت وصال اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ دو کپڑے تھے۔

۳۴۲۱۔ **عن** عیسی بن ملهان رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخرج الینا انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه نعلین لهما قبالان ، فقال ثابت البنانی رضی الله تعالیٰ عنه : هذا نعل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

---

۳۴۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکرون فی الشیب، ۸۷۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۹۶/۶ ☆
۳۴۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب الا کسیة والخمائص، ۸۶۵/۲
الصحیح لسملم، باب التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظ، ۱۹۴/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۱/۶ ☆
۳۴۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس، ۸۷۱/۲

حضرت عیسی بن ملھان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے دو تسمے تھے، ان کے شاگرد رشید حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس ہے۔

۳۴۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الایمن فحلقه ، ثم دعا ابا طلحة الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه فاعطاه ایاه ،ثم ناول الشق الایسر فقال: احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال : اقسمه بین الناس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے داھنی جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا، پھر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرمادیئے، پھر بائیں جانب کے بالوں کا حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ کو دیئے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ چند احادیث صحیحین سے لکھدیں، اور یہ ان احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تواتر بشدت اور مسئلہ خود واضح ،اور اسکا انکار جہل فاضح ہے۔ لہذا صرف ایک عبارت شفا شریف پر اقتصار کریں۔ فرماتے ہیں۔

ومن اعظامه واكباره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعظام جمیع اسبابه ومالمسه اوعرف به ، وكانت فی قلنسوة خالد بن الولید رضی الله تعالیٰ عنه شعرات من شعره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسقطت قلنسوته فی بعض حروبه فشد علیها شدة انكر علیه اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كثرة من قتل فیها،فقال : لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمینته من شعره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لئلا تسلب بركتها وتقع فی ایدی المشركین ،ورأی ابن عمر رضی

---

۳۴۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ان السنة بعد النحر ان یری، ۴۲۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء بای الراس یبدأ فی الحلق، ۱۱۱/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۴/۱ ☆

الله تعالیٰ عنهما واضعا یده علی مقعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر ثم وضعها علی وجهه ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جزیہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو، حضور کی طرف منسوب ہو، حضور نے اسے چھوا ہو، یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے، حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گر گئی، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابہ کرام نے انکار کیا، اس لئے کہ اس شدید وسخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا، بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگتیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

www.alahazratnetwork.org

اللهم ارزقنا حب حبيبك وحسن الادب معه ومع اولياء ك آمين ،صلی الله تعالیٰ عليه وبارك وسلم وعليهم اجمعين ۔ بدرالانوار ۷

۳۴۲۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدينة بآنيتهم فيها الماء ،فمايوتی بانا ء الاغمس يده فيه ،وربماجاء ه فی الغداة الباردة فيغمس يده فيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو مدینے شریف کے خدام برتنوں میں پانی لیکر حاضر ہوتے، ہر برتن میں حضور اپنا دست اقدس ڈبوتے، بسا اوقات سردیوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا ار حضور ان ٹھنڈے پانیوں میں بھی اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے۔ ۱۲م

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آثار بزرگاں سے برکت کا انکار آفتاب روشن کا انکار ہے جب حضور کے آثار شریفہ سے تبرک تسلیم تو پر ظاہر کہ اولیاء علماء حضور کے ورثہ ہیں تو ان کے آثار میں برکت کیوں نہ ہوگی

---

۳۴۲۳۔ الصحيح لمسلم، باب قربة ﷺ من الناس و تبركهم به و تواضعه مهم، ۲/۲۵۶

کہ آخروارث برکات ووارث ایراث برکات ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر چند عبارات ائمہ وعلماء حاضر کرتا ہے، امام اجل ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں زیر حدیث عتبان بن مالک۔

انی احب ان تاتینی وتصلی فی منزلی فاتخذہ مصلی ۔

فرماتے ہیں:۔

فی ھذاالحدیث انواع من العلم وفیہ التبرک بآثار الصالحین ،وفیہ زیارۃ العلماء والصلحاء الکبار واتباعھم وتبریکھم ایاھم ۔

اس حدیث میں بہت علوم پوشیدہ ہیں ،اس میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز بھی ہے اوراس میں علماء صلحاء کی زیارت کو جانا اوران سے برکت لینے کی ترغیب بھی ہے۔

اسی میں زیر حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ:۔

فخرج بلال بوضوءہ فمن نائل وناضح فرمایا:۔

فیہ التبرک بآثار الصالحین واستعمال فضل طھورھم وطعام ھم وشرابھم ولباسھم ۔

اس حدیث میں نیکوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے پر دلیل ہے، نیز ان کی طہارت کے بچے ہوئے پانی ،اوران کے بچے ہوئے کھانے اور پانی اورلباس کے استعمال کرنے کی عظمت کا ثبوت بھی ہے۔

اسی میں حدیث مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

فیہ التبرک بآثار الصالحین ۔

اس طرح کی صدہا عبارات ہیں جسکے حصر واستقصاء میں محل طمع نہیں ، یہ سب ایک طرف، فقیر غفراللہ تعالٰی لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پرنور سید یوم النشور افضل صلوات اللہ تعالٰی واجل تسلیماتہ علیہ وعلی آلہ وذریاتہ آثار مسلمین سے تبرک فرماتے ۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۴۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبعث الی المطاھر فیوتی بالماء فیشربہ یرجو بہ برکۃ ایدی المسلمین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی طہارت گاہوں مثل حوض وغیرہ سے جہاں اہل اسلام وضو کیا کرتے، پانی منگا کر نوش فرماتے اور اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: باسناد صحیح۔

علامہ محمد حفنی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں:۔

www.alahazratnetwork.org

یرجوبہ برکۃ الخ لانھم محبوبون للہ تعالیٰ بدلیل ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیہ آب وضوئے مسلمین میں اس وجہ سے امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبان خدا ہیں، قرآن عظیم میں فرمایا: بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت والوں کو۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اعلی واجل واکبر، یہ حضور پرنور سید المبارکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنکی خاک نعلین پاک تمام جہان کے لئے تبرک دل وجان وسرمہ چشم دین وایمان ہے، وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرک ٹھرائیں اور اسے منگا کر بغرض حصول برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ! مسلمانوں کے دست وزبان، دل وجان میں جو برکتیں ہیں سب انہیں نے عطا فرمائیں، انہیں کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں، یہ سب تعلیم امت وتنبیہ مشغولان خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولی وآقا صلی اللہ

---

۳۴۲۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۲۰۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی،
کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۳۱، ۷/۱۱۲ ☆ مجمع الزواید، للھیثمی، ۱/۲۱۴

تعالٰی علیہ وسلم کافعل سنکر بیداراور برکت آثاراولیاء وعلماء کے طلبگار رہوں، پھر کیسا جاہل ومحروم ونافہم وملوم کہ محبوبان خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصول برکت نہ مانے، ولاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم ،وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ بدرالانوار ۱۳

۳۴۲۵۔ **عن** عروۃ بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایتوضأ الا ابتدا روا ویوضوء ہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقاولا یتنخم نخامۃ الا تلقوھا باکفھم فدلکوا بھا وجوھھم و احسادھم۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضوفرماتے تو صحابہ کرام آب وضو پر بے تابانہ دوڑتے قریب تھا کہ آپس میں کٹ مریں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکارتے تو اسے ہاتھوں میں لیتے اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے۔ ابرالمقال ۸

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۴۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳۷۹/۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۴/۴ ☆

# ۱۴۔ فضائل انبیائے کرام

## (۱) حیات انبیاء کا ثبوت

۳۴۲۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔: الانبياء احياء فى قبورهم يصلون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام زندہ ہیں، اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔۱۲م

۳۴۲۷۔ **عن** اوس بن اوس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم على الارض ان تاكل احساد الانبياء ۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔ہاں بایں معنی کہ اب تک لحوق موت اصلانہ ہوا ہو چار نبی زندہ ہیں۔عیسی وادریس علیہما الصلوۃ والسلام آسمان پر،

---

۳۴۲۶۔ كنز العمال للمتقى ۳۲۲۳۰، ۱۱/۴۷۵ ☆ شرح الصدور للسيوطى، ۷۸

۳۴۲۷۔ السنن لابى داؤد، باب تفريع ابواب الجمعة، ۱/۱۵۰

السنن لابن ماجه، باب فضل الجمعة، ۱/۷۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۷۷

المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۱۸۶ ☆ الصحيح لابن حبان، ۵۵

المصنف لابن ابى شيبة، ۱۲/۵۱۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۲۴۹

الاذكار النووية، ۱۰۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۴۶۳

الحادى للفتاوى للسيوطى، ۲/۲۶۴ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۵/۲۷۶

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۷۹۱ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى، ۲۹۹۱

ارواء العليل للآلبانى، ۱/۳۳ ☆

اور الیاس وخضر علیہما الصلوۃ والسلام زمین میں ہے۔شرح مقاصد میں ہے۔

ماذھب الیہ العظماء من العلماء ان اربعۃ من الانبیاء فی زمرۃ الاحیاء الخضر والیاس فی الارض ،وعیسی وادریس فی السماء علیھم الصلوۃ والسلام ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری حضرت عیسی کو آسمان دوم پر پایا، استقبال سرکار واقتداء حضور کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولاً بیت المقدس میں جمع ہوئے ،پھر ہر نبی کو ان کے محل میں دیکھا،اس سے ظاہر یہ کہ مقام سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام آسمان دوم ہے اور مشہور چہارم۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　فتاوی رضویہ　۴۶/۱۱

## (۲)ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا

۳۴۲۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا۔۱۲م تجلی الیقین

www.alahazratnetwork.org

## (۳)انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں

۳۴۲۹ ـ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الانبیاء اخوۃ لعلا ت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں۔　فتاوی رضویہ　۲۲/۱۲

## (۴)انبیاء کرام کو ایک خاص دعا عطا ہوتی ہے

۳۴۳۰۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۴۲۸۔ الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۴۰/۴

۳۴۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، ۴۰۱/۱۱ ☆

۳۴۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ، ۹۳۲/۲

الصحیح لمسلم، باب الشفاعۃ، ۱۱۲/۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۶/۲ ☆ المسند لا بی عوانہ، ۹۰/۱

السنۃ لا بن ابی عاصم، ۳۷۱/۲ ☆ الموطا لمالك، ۲۱۲

علیه وسلم : لکل نبی دعوة یدعوها، فارید ان اختبی دعوتی شفا عة لامتی یوم القیامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں خاص جناب باری سے عطا ہوئی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بیشک دیا جائیگا، تمام انبیاء کرام حضرت آدم سے حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی ہے، وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے ۔

۳۴۳۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لکل نبی دعوة مستجابة ،فتعجل کل نبی دعوته ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ،فهی نائلة ان شاء الله تعالیٰ من مات من امتی لایشرك بالله شیئا ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو خاص طور پر ایک مقبول دعا عطا کی گئی، تمام انبیاء کرام نے جلدی کر کے دنیا ہی میں وہ دعا کر لی لیکن میں نے وہ دعا قیامت کے دن کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہے، تو اسکا فائدہ ہر اس شخص کو ملے گا جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو انشاء اللہ تعالیٰ،

۳۴۳۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل نبی دعوة قد دعا بها فی امته فاستجیب له ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایک دعا مقبول ملی جو انہون نے اپنی امت کے لئے دنیا ہی میں

---

۳۴۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب الشفاعة، ۱۱۳/۱
الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ۲۰۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۷۵/۲ ☆ المسند لا بی عوانة، ۹۰/۱
۳۴۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوة، ۹۳۲/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۳/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۸۱/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۷/۱

کرلی اور وہ مقبول ہوئی۔اور میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کو اٹھا رکھی ہے۔

۳۴۳۳۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ قد اعطانی الاسئلة الثلاثة ،فقلت مرتین فی الدنیا ،اللھم اغفرلامتی ،اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثة لیوم یرغب الی فیه الخلق حتی ابراھیم علیه الصلوة والسلام ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین دعائیں عطا فرمائیں، میں نے دنیا میں دو مرتبہ دعا کرلی کہ اللھم اغفرلامتی ،اللھم اغفر لامتی تیسری دعا اس دن کے لئے اٹھا رکھی ہے جس دن تمام مخلوق کو میری ضرورت ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔

www.alahazratnetwork.org

۳۴۳۴۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لربه لیلة الاسری : انت اعطیت الانبیاء کذاکذا، فقال اللہ تبارك وتعالیٰ : اعطیتك خیرامن ذلك الی قوله خبأت شفاعتك ولم اخبأھا لنبی غیرك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی: تو نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے ،رب عزمجدہ نے فرمایا: میں نے تجھے عطا فرمایا وہ جو ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔　فتاوی رضویہ　۱۴۰/۱۱

## (۵)انبیاء کرام کو ہر چیز کا اختیار دیا جاتا ہے

۳۴۳۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا سئل شیأ فارادأن یفعله قال:"نعم"،

---

۳۴۳۳۔ الصحیح لمسلم،　باب بیان ان القرآن انزل علی سبعة، احرف،　۲۷۳/۱
المسند لا حمد بن حنبل،　۱۲۷/۵　☆
۳۴۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی،　☆
۳۴۳۵۔ المعجم الاوسط للطبرانی،　۳۷۵/۷　☆

واذاارادان لا يفعل سكت ، وكان لايقول لشئ : لا، فاتاه اعرابی ،فسأله ،فسكت ،ثم سأله فسكت ،ثم سأله ،فقاله النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كهيئة المنتهر : "سل ماشئت یااعرابی "، فغبطناه ،فقلنا:الآن يسأل الجنة ،فقال الاعرابی : أسالك راحلة ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : "لك ذاك "،ثم قال : "سل"،قال : اسألك زاداً ،قال : "ولك ذاك " ،قال : فتعجبنا من ذلك ،فقال النبی: "كم بين مسألة الاعرابی وعجوزبنی اسرائيل ! " ثم قال : "أن موسى لما أمر أن يقطع البحر فانتهى اليه ،فضربت وجوه الدواب ، فرجعت ،فقال موسى : مالی يارب ،قال له : انك عند قبريوسف ،فاحتمل عظامه معك ،وقد استوى القبر بالارض ،فجعل موسى لايدری اين هو ، قالوا :ان كان احد منكم يعلم أين هو ،فعجوزبنی اسرائيل لعلها تعلم أين هو، فارسل اليها موسى عليه السلام ، قال : هل تعلمين أين قبر يوسف عليه السلام ؟ قالت : نعم ،قال : فدلينی عليه ، قالت : لاوالله حتى تعطينی ماأسألك ، قال : ذاك لك ، قالت : فانی أسألك أن أكون معك فی الدرجة التی تكون فيها فی الجنة ،قال : سلی الجنة ،قالت : لاوالله أن أكون معك ،فجعل موسى يرادها،فأوحى الله تبارك وتعالیٰ اليه : أن أعطها ذلك ، فانه لاينقصك شيئا، فأعطاها ودلته على القبر ،فاخرج العظام وجاوز البحر ".

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا نعم ،فرماتے یعنی اچھا،اور منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو لا یعنی نہ نہیں فرماتے،ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا،حضور خاموش رہے، پھر سوال کیا، سکوت فرمایا، پھر سوال کیا،اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑ کنے کے انداز سے فرمایا: سل ماشئت یااعرابی !اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ لے، یہ حال دیکھکر کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے،ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا،ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ جنت مانگے گا،اعرابی نے کہا تو کیا کہا؟ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں، فرمایا: عطا ہوا،عرض کی: حضور سے زادراہ مانگتا ہوں،فرمایا: عطا ہوا۔ہمیں ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیرزن کے سوال میں، پھر حضور نے اسکا ذکر ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ

والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا، کنار دریا تک پہونچے، سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو، ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو، موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا، فرمایا: اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرئیل کی پیرزن کو معلوم ہو، اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر معلوم ہے؟ کہا: ہاں، فرمایا: تو مجھے بتادے عرض کی: خدا کی قسم! میں نہ بتاؤنگی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں، فرمایا: تیری عرض قبول ہے، پیرزن نے عرض کی: تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپکے ساتھ ہوں، اس درجہ میں جس میں آپ ہونگے، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسام نے فرمایا: جنت مانگ لے یعنی تجھے یہ ہی کافی ہے، اتنا بڑا سوال نہ کر، پیرزن نے کہا: خدا کی قسم! میں نہ مانوں گی مگر یہ ہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام اس سے یہی ردوبدل کرتے رہے، اللہ عزوجل نے وحی بھیجی، موسی! وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر بتادی، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لیکر دریا سے عبور فرما گئے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق:۔ بحمدہ تعالیٰ اس حدیث کا ایک ایک حرف جان وہابی پر کوکب شہابی ہے۔

**اولاً:** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ، حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا، یہاں صراحۃ خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے، ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و بارك علیہ و علی آلہ قدر رجودہ و نوالہ ونعمۃ و افضالہ۔

**ثانیاً:** یہ ارشاد سن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابہ کرام حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا، حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ

حضور سے جنت مانگے گا، معلوم ہوا کہ بحمدہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا وآخرت کی ہر نعمت پر پہونچتا ہے، یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت، یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**ثالثاً:** خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے خطام دنیا مانگنے بیٹھا، پیر زن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم توزبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے، وہی اسے عطا فرمادیتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

**رابعاً:** ان بڑی بی پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کردینے پر قادر مان کر شرک کیا تو...... موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کیا ہوا کہ باں شان غضب وجلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں، بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں، ان میں میرا کیا اختیار، تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام شہید اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان اور حقیقت کے کلمات کفر و کفران میں فرمائیں گے، کہ انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علام میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو، میں تو میں مجھ سے اور تمام جہان سے افضل، محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کی نسبت ان کی وحی باطنی میں اترے گا، کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، خود انہیں کے نام سے بیان کیا جائے گا کہ ”میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں، تو دوسرے کا تو کیا سکوں،“۔ نیز کہا جائے گا: ”پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا حال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے، بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو، دیکھو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود ان کے جگر پارے کا اور وہ

بھی کتنا کہ دوزخ سے بچالینا اس کا تو انہیں خود اپنی صاحبزادی کے لئے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آسکتے تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاحبزادی اور کہاں تم، کہاں صرف دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اعلی درجہ بخش دینا بھلا بڑی بی تم مجھے خدا بنارہی ہو، پہلے تمہارے لئے کچھ امید بھی ہوسکتی تھی اب تو شرک کرکے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کرلی۔ افسوس کہ موسی کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا اس بھاری شرک پر اصلا انکار نہ کیا۔

**خامساً:** انکار درکنار اور رجسٹری کہ "سلی الجنۃ" اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرماچکے ہیں عطا کردیں گے، تمہیں یہ ہی بہت ہے، افسوس موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا شکایت کہ امام الوہابیہ اگرچہ یہودی خیالات کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اول میں ثابت ہوچکا مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا، ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور سے جنت کا سب سے اعلی درجہ مانگا، اس عظیم سوال کے صریح شرک پر انکار نہ فرمایا، بلکہ صراحۃ عطا فرمادینے کا متوقع کردیا، اب وہ جل جل کر ان کی توہین نہ کرے ان کا نام سوسو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے کیا بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا مارا اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی نہ پھوڑے، مثل مشہور ہے کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان۔ و للہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون، ۔

**سادساً:** سب فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے، کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ رکھائی برتی تو اسے جائے عذر تھی کہ موسی بدیں خود مابدین خود حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تقویۃ الایمان کی صریح تذلیل وتضلیل فرمائی، تو اسے آنسو پونچھنے کو جگہ تھی، کہ نبی امی ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے مگر پورا قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسی کے اقرار کو خوب مسجل ومکمل فرمادیا، وحی آئی تو کیا آئی کہ "اعطہا ذلک" موسی جو یہ مانگ رہی ہے تم اسے عطا کر بھی دو، اس بخشش فرمانے میں تمہارا کیا نقصان ہے، واہ ری قسمت یہ اوپر کا حکم تو سب سے تیز رہا، یہ نہیں فرمایا جاتا کہ موسی تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنے والے ہمارے یہاں کے معاملے کا ہمارے حبیب کو تو

ذرہ اختیار ہے ہی نہیں، یہاں تک کہ خود اپنی صاجزادی کو دوزخ سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت پھنائے دیتے ہو اپنی گرمجوشی اٹھا رکھو تقویۃ الایمان میں آچکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنا درست کرلے، بلکہ علی الزعم الثانیہ حکم آتا ہے کہ موسیٰ تم اسے جنت کا یہ عالی درجہ عطا کردو، اب کہیئے یہ بیچارہ کس کا ہو کر رہے جس کے لئے توحید بڑھانے کو تمام انبیاء سے بگاڑی دین وایماں پر دولتی جھاڑی صاف کہہ دیا کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے، اسی خدا نے یہ سلوک کیا، اب وہ بے چارہ ازیں سو ماندہ درآنسو راندہ سوا اس کے کیا کرے کہ اپنی اکلوتی چہرتوحید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکل جائے اور سر پر ہاتھ دھر کر چلائے۔

ما زیاراں چشم یاری داشتیم

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مجھے امام الوہابیہ کے حال پر ایک حکایت یاد آئی اگر چہ میں ذکر حدیث میں ہوں مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں ہوتا جسے تحمیض کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے، کمافی حدیث خرافۃ ام زرع'' میں نے ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ رافضیوں کے کسی محلے میں چند غریب سنی رہتے تھے روافض کا زور تھا ان کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اس میں کلمات ملعونہ بکتا ان غریبوں کے قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا جبھی تبرا شروع کیا ان میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور اس بڈھے کو گرا کر دست ولکد ونعل سے خوب خدمت کی کہ ہیں! میں ابوبکر ہوں تو مجھے برا کہتا ہے، آخر اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا، دوسرے صاحب تشریف لائے اور مارتے مارتے بے دم کر دیا کہ ہیں! مجھے کہتا تھا کہا یا حضرت توبہ ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا، تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع فرمائی کہ ہیں! مجھے کہے گا، اب سخت گھبرایا بیتاب ہو کر چلایا کہ مولی دوڑیئے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے حضرت ہاتھ میں استرہ لئے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اڑالی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو برا کہے گا، اور ہم سے مدد چاہے گا، اب موذن صاحب درد کے مارے شرم وذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سرک رہے، مومنین آئے نمازیں پڑھتے اور کہتے جاتے ہیں آج قبلہ وکعبہ تشریف نہ لائے جناب

قبلہ بولیں تو کیا بولیں، جب اجالا ہوا ارے حضرت قبلہ تو یہ پڑے ہیں، قبلہ خیر ہے، رو کر کہا خیر کیا ہے، آج وہ تینوں دشمن آپڑے تھے مارتے مارتے کچومر نکال گئے، تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے، قبلہ پھر آپ نے حضرت مولی کو کیوں نہ یاد فرمایا۔ جب کئی بار یہی کہے گئے تو آخر جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو انہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے انہوں نے تو جڑ سے پونچھ لی۔

ما زیاراں چشم یاری داشتیم ☆ خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم

واستغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا با اللہ العزیز الحکیم،،

**سابعاً:** پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے فاعطاہا، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے پیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی، والحمد للہ رب العالمین، مسلمانو! دیکھا تم نے کہ اللہ اور اسکے مرسلین کرام علیہم الصلوۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی، کذالك العذاب ولعذاب الآخرة، اکبر لو کانوا یعلمون۔　　الامن والعلی　۲۲۸ تا ۲۳۲

## (۶) حضرت موسیٰ نے بوڑھی کو جنت اور جوانی عطا فرمائی

۳۴۳۶۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقسم غنائم ہو ازن فی حنین فقام رجل فقال : یارسول اللہ ! انت وعدتنی ،قال: صدقت ،فاحتکم ماشئت ،قال : اعطنی ثمانین غنما و راعیہا ،قال : اعطیت وما سألتنی شیئا ولصاحبۃ موسی التی دلتہ علی عظام یوسف کانت انہم منك حین حکمہا موسی فقالت :حکمی ان تردنی شابۃ وادخل معك الجنۃ فاعطاہا ۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرمارہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا، ارشاد ہوا: تو نے سچ کہا، اچھا جو جی میں آئے

-----
۳۴۳۶۔

۳۴۳۶۔ الصحیح لا بن حبان، ☆ المستدرك للحاکم، ۴۳۹/۲
الدر المنثور للسیوطی،

حکم لگادے، عرض کی: اسی (۸۰) دنبے اوران کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا، اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی، اور بیشک موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی بوڑھی جس نے انہیں یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی، جبکہ اسے موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے، اس نے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرمادیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں، یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فورا نوجوان ہوگئی اسکا حسن وجمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ حکیم کریم نے عطا فرمایا۔

۳۴۳۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اوحى الله تعالىٰ الى موسى ،ياموسى ! كن للفقير كنزا وللضعيف حصنا وللمستجير غيثا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی، اے موسی! فقیروں کے لئے خزانہ ہوجا، اور کمزوروں کے لئے قلعہ، اور پناہ مانگنے والوں کے لئے فریادرس۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسی! تو خدا ہوجا، کہ جب یہ خاص شان الوہیت ہے اوران باتوں میں بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور یکساں عاجز تو موسی علیہ الصلوۃ والسلام کوان باتوں کا حکم ضرور خدا بن جانے کا حکم ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔
الامن والعلی ۳۳۳

## (۷) حضرت آدم سب سے پہلے نبی تھے

۳۴۳۸۔ **عن** ابى ذر الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت : يارسول الله ! اى الانبياء كان اول ؟ قال : آدم عليه الصلوة والسلام ،قلت : يارسول الله ! ونبى كان

۳۴۳۶۔

۳۴۳۷۔ لا بن النجار، ☆ كنز العمال ۱۶۶۶۴، ۶/487

۳۴۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

قال : نعم نبی مکلم ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول! کون سے نبی دنیا میں پہلے تشریف لائے ،فرمایا: حضرت آدم، میں نے عرض کی: وہ نبی تھے، فرمایا: وہ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے تھے۔　　فتاوی رضویہ　۱۶۵/۹

## (۸) حضرت آدم کامل صورت انسانی پر پیدا ہوئے

۳٤۳۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله تعالیٰ خلق آدم علی صورته ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کامل صورت پیدا فرمایا۔　　فتاوی رضویہ　۱۶۰/۱۲

## (۹) حضرت آدم نے حضرت داؤد کو عمر عطا کی

www.alahazratnetwork.org

۳٤٤۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لما خلق الله آدم مسح ظهره فخرج من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذرية الی يوم القيامة وجعل بين عينی كل انسان منهم وبيضامن نورهم ثم عرضهم علی آدم فقال : ای رب من هؤلاء ؟قال : هؤلاء ذريتك قال : فرأی رجلا منهم اعجبه وبيض مابين عينيه قال : يارب من هذا ؟ قال : هذارجل من آخر الامم من ذريتك يقال له داؤد ،قال: يارب كم جعلت عمره ؟ قال : ستون سنة قال : ای رب فزده من عمری اربعين سنة قال : اذن يكتب ويختم ولايبدل فلما انقضی

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳٤۳٦۔

۳٤۳۹۔ الصحيح لمسلم، باب النهی عن ضرب الوجه، ۳۲۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲٤٤/۲ ☆ المسند للحميدی، ۱۱۲۰
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۳۹٥/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳/۱۱
المغنی للعراقی، ۱٦٦/۲ ☆ السنة لا بن ابی عاصم، ۲۲۸/۱
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱٦۰/۱۲ ☆

۳٤٤۰۔ المستدرك للحاكم، ٦٤۱/۲ ☆ الا تحافات السنة، ۲٥۸
كنز العمال للمتقی ۱٥۱۲۲، ۱۲٥/٦ ☆ التفسير لا بن كثير، ٥۰٤/۳
التفسير للقرطبی، ۳۱٥/۷ ☆

عمر آدم جاء ہ ملك الموت ،قال : اولم یبق من عمری اربعون سنة قال : تعطها ابنك داود ؟قال : فجحد فجحدت ذریته ونسی فنسیت ذریته وخطیٔ فخطئت ذریته۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عزت جل وعلانے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدکیاان کی پیٹھ کومسح فرمایا جس قدر لوگ ان کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھے سب ظاہر ہوگئے۔رب عزوجل نے ہرایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھرانہیں آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر پیش فرمایا عرض کی: الٰہی یہ کون ہیں؟ فرمایا تیری اولاد ہیں، آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان میں ایک مردکودیکھاان کی پیشانی کانورانہیں بہت بھایاعرض کی: الٰہی یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤد نام ہے،عرض کی: الٰہی اس کی عمر کتنی ہے فرمایاساٹھ برس،عرض کی: الٰہی اس کی عمر زیادہ فرما،رب جل وعلانے فرمایا: لاالا ان تزید انت من عمرك، میں زیادہ نہ فرماؤں گا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کردے۔آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھے،عرض کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھادے فرمایاایساہےتولکھ لیاجائےگااورمہرکرلی جائے گی اورپھربدلے گا نہیں،نوشتہ لکھ کر ملائکہ کی گواہیاں کرالی گئیں،جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس سال باقی رہے یعنی نوسوساٹھ برس گزرگئے ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے پاس آئے فرمایا: کیامیری عمر سے ابھی چالیس سال باقی نہیں۔کہاکیاآپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو نہ دے چکے؟ پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ہزار اور داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سوبرس پورے کردیئے۔ الامن والعلی ۲۳۳

## (۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کا واقعہ

۳٤٤۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ارسل ملك الموت الی موسی

-۳٤۳٦-

۳۳٤۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب دفاۃ موسی علیہ الصلوۃ والسلام، ٤۸٤/۱
الصحیح لمسلم، باب فضلائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام، ۲٦۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲٦۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۳٦۹، ۵۰٦/۱۱
السنة لا بن ابی عاصم، ۲٦٦/۱ ☆

www.alahazratnetwork.org

علیهما الصلوة والسلام ،فلما جاء ہ صکه فرجع الی ربه فقال : ارسلتنی الی عبد لایرید الموت قال : ارجع الیه فقل له : یضع یده علی متن ثور فله بما غطت یده بکل شعرة سنة ،قال : ای رب ! ثم ماذا،قال : ثم الموت ،قال : فالآن ،قال: فسال الله عزوجل ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حضرت ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا گیا، جب وہ آئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے زور سے طمانچہ مارا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہونچے اور عرض کی: اے میرے رب! تونے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جو موت نہیں چاہتا۔ فرمایا: جاؤان سے کہنا: کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھ دیجئے اور کہنا جتنے بال آپکے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے اتنے ہی سال آپکی عمر بڑھادی جائے گی ، حضرت موسیٰ نے عرض کی: اے رب ! پھر کیا ہوگا، فرمایا: پھر موت، عرض کی: تو مجھے ابھی منظور ہے، پھر اللہ عزوجل سے دعا کی، اے اللہ! مجھے اس مقدس زمین سے اتنا قریب کردے جتنی دور پتھر پھینکا جاسکتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

## (۱۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ڈوبا سورج پلٹ آیا

۳۴۴۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : معنی قوله تعالیٰ : ردوها علی ، یقول سلیمان علیه الصلوة والسلام بامر الله عزوجل للملائکة المؤکلین بالشمس ردوها علی یعنی الشمس فردها علیه حتی صلی العصر فی وقتها ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے آیت کریمہ ردوھا علیّ، کی تفسیر میں منقول کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لے آئے یہاں تک کہ مغرب ہوکر پھر عصر کا وقت ہوگیا اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے

۔۳۴۳۶

۳۴۴۲۔ التفسیر للبغوی، ۶۰۴/۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

نماز عصرادا فرمائی۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلاينفذ امر الامنه ولا ينقل خير الاعنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

الابابی من كان ملكا وسيدا
وآدم بين الماء والطين واقف ،

اذا رام امرالا يكون خلافه
وليس لذلك الامر في الكون صارف

www.alahazratnetwork.org

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی وجائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خبردار ہو، میرے باپ قربان ہوں ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھرے ہوئے تھے۔ وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں ان کے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا۔

لاراد لقضائه ولا معقب لحكمه ۔

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے، کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

ام المومنین فرماتی ہیں:۔

ماارى ربك الايسارع في هواك۔

یارسول اللہ! میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا ہوا۔ الامن والعلی ۱۴۳

# (۱۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کی عظمت

۳۴۴۳۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان یوضع لسلیمان علیہ الصلوہ والسلام ثلث مائۃ الف کرسی یجلس مومنو الانس مما یلیہ ، ومؤمنو الجن من ورأھم ، فما کانت الشیاطین الاوراء کل ذلک ۔

**حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علی عبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں تین لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں، مومن انسان ان کے قریب بیٹھتے اور مومن جن ان کے پیچھے، اور شیاطین سب کے پیچھے الگ۔**

شمائم العنبر ۲۵

# (۱۳) انبیاء کرام کا ترکہ مالی تقسیم نہیں ہوتا

۳۴۴۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان الی ابی بکر لیسئلنہ میراثھن فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا : الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لانورث ماترکناہ صدقۃ ۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج کر اپنی میراث کا سوال کریں، تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ**

---

۳۴۴۳۔ التفسیر لا بن ابی حاتم،

۳۴۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری،　کتاب الفرائض،　۹۹۶/۲
الصحیح لمسلم،　باب حکم الفیٔ،　۹۲/۲
السنن لا بی داؤد،　باب صفا یا رسول اللہ ﷺ،　۴۱۶/۲
الجامع للترمذی،　باب ما جاء فی ترکۃ النبی ﷺ،　۱۹۴/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۶۴۱ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲۹۷/۲
البدایۃ و النہایۃ لا بن کثیر، ۴۸/۲ ☆ التمہید لا بن عبد البر، ۱۵۰/۸

وسلم کا یہ فرمان اقدس تم نے نہیں سنا کہ ارشاد فرمایا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔۱۲م

۳۴۴۵۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لايقتسم ورثتی دينارا ماتركت بعد،نفقةنسائی و مؤنة عاملی فهو صدقه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری وراثت درھم و دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگی، اور میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ　۴/۴۵

## (۱۴) قاتل انبیاء سخت عذاب میں مبتلا ہوگا

۳۴۴۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اشدالناس عذابا يوم القيامة من قتل نبيا اوقتله نبی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا اسے کسی نبی نے قتل فرمایا۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم　۹/۹۱

---

۳۴۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۲/۹۹۲
الصحیح لمسلم، باب حکم الفیٔ، ۲/۹۲
السنن لابی داؤد، باب صفا یا رسول اللہ ﷺ، ۲/۴۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۶۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۳۰۲
۳۴۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۹۳۶۶، ۴/۳۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۶۰
التفسیر لابن کثیر، ۱/۱۴۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۸۱

# ۱۵۔فضائل شیخین

## (۱)شیخین کی پیروی کرو

۳٤٤٧۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرنا۔۱۲م

## (۲)شیخین کی فضیلت اہلسنت کی نظر میں

www.alahazratnetwork.org

۳٤٤٨۔ عن محمدبن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت لابی : ای الناس خیر بعدالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : ابوبکر ،قال : قلت : ثم من ؟ قال : عمر ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں؟ فرمایا: حضرت ابوبکر، میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: حضرت عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

---

۳٤٤٧۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی الصدیق، ۲۰۷/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل ابی بکر الصدیق، ۱۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۸۲/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ۷٥/۳
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۰۹/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۷/٤
السنن الکبری للبهقی، ۱۲/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥۲/۹
التفسیر للبغوی، ٥٥٦/۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۸۳/۲
الصحیح لا بن حبان، ۲۱۹۳، ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۱۹۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۰۲/۱٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۰/۱
۳٤٤٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابی بکر، ٥۱۸/۱

۳۴۴۹۔ **عن** عبد الله بن ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم یقول : خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر ،وخیر الناس بعد ابی بکر عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کوفرماتے سنا: بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ہیں،اور بہترین مردم بعد ابی بکر عمر ہیں،رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۳۴۵۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغ امیر المؤمنین علیا المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال : یاایها الناس ! انه بلغنی ان اقوامایفضلوننی علی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ،لوکنت تقدمت فیه لعاقبت فیه ،فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا،فهو مفتر علیه حد المفتری ،ثم قال :ان خیرهذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ،ثم اعلم بالخیر بعد ،قال : وفی المجلس الحسن بن علی فقال : والله لوسمی الثالث سمی عثمان ،رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کوخبر پہونچی کہ کچھ لوگ انہیں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں یہ سنکر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور حمد وثناء الہی کے بعد فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہونچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل بتاتے ہیں،اس بارے میں اگر میں نے پہلے سنادیا ہوتا تو ضرور سزادیتا ،آج سے جسے ایسا کہتے سنونگا وہ مفتری ہے،اس پر مفتری کی حد یعنی (۸۰) کوڑے لازم ہیں ،پھر فرمایا: بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے،حضرت علقمہ فرماتے ہیں: اس مجلس میں سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرماتھے ، انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم ! اگر

---

۳۴۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب فضائل الصحابة،　۵۱۷/۱
السنن لا بن ماجه، 　باب فضل عمر، 　۱۱/۱
الکامل لا بن عدی، 　۸۱۶/۲ ☆ 　البدایة والنهایة لا بن کثیر، 　۲۷۷/۱۰

۳۴۵۰۔

www.alahazratnetwork.org
www.NAFSEISLAM.COM

عائذة ،قال : نعم ، قال : لولا ان المؤمن عائذ الله لقتلتك ، ولئن بقيت لتأتينك منى روعة حصراء ،ويحك ! ان ابابكر سبقني الى اربع : سبقني الى الامامة ،وتقديم الامامة وتقديم الهجرة والى الغار،وافشاء الاسلام ،ويحك ! ان الله ذم الناس كلهم ومدح ابابكر فقال :" الا تنصروه فقد نصره الله" الآية ۔

حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مولی علی سے عرض کی : یاامیر المؤمنین کیابات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے ۔افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا، افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے: اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی ، جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا "غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

۳۴۵۴۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ياعلى ! سألت الله ثلثا ان يقدمك فابى على الا تقديم ابى بكر ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی ! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے، اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۶

۳۴۵۵۔ **عن** حكم بن حجل رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : لااجد احدا فضلنى على ابى بكر وعمر الا جلدته حدالمفترى ۔

حضرت حکم بن حجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

---

۳۴۵۴۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۶۸۰، ۱۲/۵۱۵ ☆

۳۴۵۵۔ کنز العمال للمتقی ۳۶۱۴۳، ۱۳/۲۱ ☆ الصواعة المحرقة لا بن حجر، ۶۰

افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٤٥٦۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یری ان امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم افضل الامة ، فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا ، فقال له علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بعد ان اخذ یده وادخله بیته : مااحزنك یاابا جحیفة ! فذکرله الخبر فقال : الااخبرك بخیر الامة ،خیرها ابوبکر ثم عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ،قال ابو جحیفة : فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی مابقیت ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے خیال میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم افضل تمام امت تھے، انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا، سخت رنج ہوا، حضرت مولی علی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے، غم کی وجہ پوچھی۔گذارش کی: فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابوبکر ہیں پھر عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا کہ جب خود حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بالمشافہ مجھ سے فرمایا ہے۔

٣٤٥٧۔ **عن** عبد خیر قال : قلت لعلی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم :من أول النا س دخو لا الجنته بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟قا ل: ا بو بکر و عمر، قلت :یا امیر المؤ منین ید خلا نهاقبلك ؟قال أی والذی فلق الحبة وبرأالنسمة؛انهما لیأ کلان من ثما ر ها ویرو یان من ما ئها و یتکئان علی فرا شها وانا موقوف مغموم مهموم بالحساب۔

ایک عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر وعمر، میں نے عرض کی : یاامیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں

---

٣٤٥٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٥٧، ٢٧/١٣ ☆

٣٤٥٧۔ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٠٠، ٩/١٣ ☆

جائیں گے؟ فرمایا: ہاں، قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا، بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔ اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۵۸۔ **عن** ابی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی علی فی بیتہ فقلت: یاخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: مھلا یا ابا جحیفة! الا اخبرک بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ ابوبکر عمر یا اباجحیفة! لایجمع حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن، ولایجمع بغضی وحب ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سے عرض کی: یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرمایا: ٹھہرو اے ابوجحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر و عمر، اے ابوجحیفہ! کسی مومن کے دل میں میری محبت اور ابو بکر و عمر کی عداوت جمع نہیں ہوسکتی، اور کسی مومن کے دل میں میری دشمنی اور ابوبکر و عمر کی محبت جمع نہیں ہوسکتی۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۵۹۔ **عن** الحسن بن کثیر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: اتی علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم رجل فقال: انت خیر الناس، فقال: ھل رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قال: لا، قال: اما رأیت ابابکر؟ قال: لا۔ قال: فما رأیت عمر؟ قال: لا، قال: اما! انک لوقلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک، ولوقلت: رأیت ابابکر وعمر لجلدتک۔

حضرت حسن بن کثیر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں فرمایا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ، فرمایا: ابوبکر کو دیکھا کہا نہ، فرمایا: عمر کو دیکھا، کہا: نہ، فرمایا: سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار

---

۳۴۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۴۱، ۲۱/۱۳

۳۴۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۵۳، ۲۶/۱۳

سبقت لے گئے ہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلی صدیقیت سے بلند وبالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:۔

امابتخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم یصدرمنہ غیرہ قط و کذا علی کرم اللہ تعالی وجھہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط ولم یسجدلغیراللہ مع صغرہ و کون ابیہ علی غیر الملۃ ولذاخص بقول علی کرم اللہ تعالی وجھہ۔

حضرت خاتم الولایہ المحمدیہ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی ذالک الوطن وحضرھا ابوبکر لقام فی ذالک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلی منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکیمہ وما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقینہ اذ حصل لہ فی قلبہ ما لیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر و بین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے کہ وہاں صدیق سے اعلی کوئی نہیں جوانہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور

صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلب میں وہ راز الہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۶۳۔ **عن** ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ماكان منزلة ابی بكر وعمر من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : منزلهما الساعة وهما ضجیعاه ۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ابوبکر وعمر کا کیا مرتبہ تھا، فرمایا: جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۴۶۴۔ **عن** محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اجمع بنوفاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنهم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایكون من القول ۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اولاد امجاد حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائیگی جو سب سے بہتر ہو۔

۳۴۶۵۔ **عن** جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء بعض اهل الكوفة والجزیرة الی محمد بن عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنهما وسال عن ابی بكروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فقال : انظر الی اهل بلادك یسألوننی عن ابی بكروعمر ، لهما فضل عندی من علی ،رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

---

۳۴۶۳۔ المسند لا حمد بن حنبل،

۳۴۶۴۔ السنن للدارقطنی،

۳۴۶۵۔ السنن للدارقطنی،

حضرت جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہل کوفہ وجزیرہ حضرت امام محمد بن عبداللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا: اپنے شہروالوں کو دیکھو! مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولی علی سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی وحسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھم وعلیھم وبارک وسلم۔　　فتاوی رضویہ　　۱۱/۱۵۱

www.alahazratnetwork.org

## (۳) رافضی عموما شیخین پر تبرا کرتے ہیں

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۴۶۶۔ **عن** زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابی بکروعمر ولم یستطیعون ان یقولوا فیھا شیأ، وانطلقتم فتفرتم فوق ذلک، فبرأتم منھما، فمن بقی؟ فواللہ! مابقی احد الابرئتم منہ۔

حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علی جدھم الکریم وعلیھم سے روایت ہے کہ خارجیوں نے ٹھکران سے تبری کی جو ابوبکر وعمر سے کم تھے یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنھم، مگر ابوبکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی، اور تم نے اے کوفیو! زور پر جست کی کہ ابوبکر وعمر سے تبری کی، تو اب کون رہ گیا؟ خدا کی قسم! اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کہا ہو۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

---

۳۴۶۶۔ المصنف لا بن ابی شیبة،

# ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے۔

سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سیدنا ومولانا میر عبد الواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نے کتاب مستطاب ''سبع سنابل شریف''، تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی۔ اس فقیر کے آقائے نعمت ومولائے اوحد، حضرت اسد الواصلین، محبوب العاشقین سیدنا ومولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب ''کاشف الاستار شریف''، کی ابتدا میں فرماتے ہیں:۔

باید دانست کہ درخاندان ما حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بسیار صاحب کمال برخاستہ اند، قطب فلک ہدایت، ومرکز دائرۂ ولایت بود درعلم صوری ومعنوی فائق واز مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحب تصنیف وتالیف است، ونسب ایں فقیر بہ چہار واسطہ بذات مبارکش می پیوندو۔

جاننا چاہئے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بہت بڑے صاحب کمال ہوئے ہیں، آسمان ہدایت کے قطب اور دائرہ ولایت کے مرکز تھے، ظاہری ومعنوی علم میں کامل اور اہل تحقیق کے مشرب چشیدہ اور صاحب تصنیف وتالیف تھے اس فقیر کا نسب ان کی ذات مبارکہ چار واسطوں سے پہونچتا ہے۔

پھر چند اجزا کے بعد فرماتے ہیں:۔

اشہر تصانیف او کتاب سبع سنابل است درسلوک وعقائد، حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ در ''مآثر الکرام''، می نویسد وقتے درشہر رمضان المبارک سنہ خمس وثلثین ومائۃ والف مولف اوراق در دار الخلافہ شاہجہاں آباد خدمت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ را زیارت کردوذ کر میر عبد الواحد قدس سرہ درمیان آمد، شیخ مناقب ومآثر میر تادیر بیان کرد فرمود شبے درمدینہ منورہ پہلو بربستر خواب گزاشتیم درواقعہ می بینم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معادرمجلس اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحابۂ کرام واولیائے امت حاضر اند دریںنہا شخصے است کہ حضرت باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا می زنند والتفاتے تمام دارند، چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسا کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت بااو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی وباعث مزید احترام او این ست کہ ''سبع سنابل،، تصنیف او در جناب رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتادہ انتہی مقالہ الشریف بلفظ المنیف قدس سرہ اللطیف۔

سلوک وعقائد میں آپ کی مشہور ترین تصنیف ''سبع سنابل شریف،، ہے حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد بلگرامی مآثر الکرام،، میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان المبارک ۱۱۳۵ھ میں مؤلف اوراق (سید آزاد بلگرامی) دار الخلافہ شاہجہاں آباد میں حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا حضرت شیخ دیر تک میر عبدالواحد کے فضائل ومناقب بیان فرماتے رہے فرمایا: ایک رات مدینہ طیبہ میں آرام کررہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغۃ اللہ دربار رسالت میں باریاب ہیں۔ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت حاضر بارگاہ ہے۔ ان میں سے ایک شخص کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے گفتگو فرمارہے ہیں اور خوب توجہ فرمارہے ہیں جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ سے پوچھا یہ شخص کون ہیں جن کی طرف حضرت اس قدر توجہ فرمارہے ہیں، انہوں نے بتایا یہ سید عبدالواحد بلگرامی ہیں، ان کے اعزاز کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تصنیف ''سبع سنابل،، دربار رسالت میں مقبول ہوچکی ہے۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا، لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام ومحدثین وفقہائے جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں۔

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء ابوبکر صدیق است وبعد از وے عمر فاروق است وبعد از وے عثمان ذی النورین است وبعد از وے علی مرتضی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اور ان کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام بشر میں افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اوران کے بعد حضرت عمر فاروق اوران کے بعد حضرت عثمان ذی النورین اوران کے بعد حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ پھر فرمایا:۔

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است بے نقصان وقصور۔یعنی حضرت عثمان وعلی کی فضیلت ابوبکر وعمر سے بغیر کسی عیب ونقصان کے کم ہے۔ پھر فرمایا: اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علمائے امت ہم بریں عقیدہ واقع شدہ است۔یعنی صحابہ تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے امت کا اسی عقیدے پر اجماع ہے۔ پھر فرمایا: مخدوم قاضی شہاب الدین در ''تیسیر الحکام،،عبشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبر نہ رسید زیرا کہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغمبراں از ہمہ اولیاء برتر است واو بدرجہ ہیچ پیغمبرے نہ رسید وبعد او امیر المومنین عمر بن خطاب است وبعد او امیر المومنین عثمان بن عفان است وبعد او امیر المومنین علی بن ابی طالب است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسے کہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج است وکسے کہ اورا برامیر المومنین ابوبکر وعمر تفصیل کند او از روافض است۔

www.alahazratnetwork.org

مخدوم قاضی شہاب الدین نے ''تیسیر الحکام،، میں لکھا ہے کہ کوئی ولی کسی نبی کے مقام کونہیں پہونچ سکتا، کیونکہ حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق ازروئے حدیث انبیاء کے بعد تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی پیغمبر کے مقام کو نہ پہونچ سکے ان کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب ان کے امیر المومنین عثمان بن عفان اور انکے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ جو شخص حضرت امیر المومنین علی کو خلیفہ نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص انہیں امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے وہ رافضی ہے۔ پھر فرمایا:۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ازیں جا باید دانست کہ در جہاں نہ ہچو مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شد ونہ ہچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت ،اے عزیز! اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط وفائق اعتقاد باید کرد امانہ بروجہیکہ در کمالیت فضائل قصورے ونقصانے بخاطر تو رسد، بلکہ فضائل ایشاں وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ وافکار انسانیہ بسے بالاتر است۔

اس جگہ سے جاننا چاہئے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا جہان میں نہ کوئی پیر پیدا نہ ابوبکر ایسا کوئی مرید ظاہر ہوا۔ اے عزیز! اگرچہ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر) کی

ختنین (حضرت عثمان وعلی) پر فضیلت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہئے لیکن اس طور سے نہیں کہ حضرت عثمان وعلی کے فضائل کے بارے میں تیرے دل میں کوئی کمی واقع ہو۔ بلکہ ان کے اور اتمام صحابۂ کرام کے فضائل بشری عقل اور انسانی فکر سے بہت بلند ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر فرمایا:۔

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفصیل شیخین واقع شد ومرتضی نیز دریں اجماع متفق وشریک بود مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اے خانمان ما فدائے نام مرتضی ۔وائے دل وجان ما نثار اقدام مرتضی باد کدام بد بخت ازل کہ محبت مرتضی در دلش نہ باشد وکدام راندۂ درگاہ مولی کہ اہانت او روا دارد، مفضلہ گمان بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضی تفصیل اوست بر شیخین ونمی داند کہ ثمرۂ محبت موافقت است با او نہ مخالفت است کہ چوں مرتضی فضل شیخین وذی النورین را بر خُو در روا داشت واقتدا بایشاں کرد وحکمہائے عہد خلافت ایشاں را امتثال فرمود شرط محبت با او آں باشد کہ در راہ وروش با او موافق باشد نہ مخالف۔ جب انبیاء صفت صحابہ کرام کا شیخین کی فضیلت پر اتفاق ہے اور حضرت علی مرتضی بھی اس اجماع میں شریک ہیں لہذا مفضلہ (یعنی حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والوں) کا یہ اعتقاد غلط ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی کے نام پر فدا ہو ہمارے دل وجان حضرت علی مرتضی کے قدموں پر نثار ہوں۔ کون ازلی بد بخت ہے جس کے دل میں حضرت علی مرتضی کی محبت نہ ہوگی اور کون مردود درگاہ ان کی توہین روا رکھے گا۔ اہل تفضیل کا گمان ہے کہ حضرت علی مرتضی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں شیخین پر فضیلت دی جائے اور یہ نہیں سمجھتے کہ محبت کا تقاضا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت کہ جب علی مرتضی نے شیخین اور ذی النورین کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی، ان کی اقتدا کی، ان کے عہد خلافت کے احکام کی تعمیل کی تو آپ کی محبت کی شرط یہ ہے کہ آپ کے طرز وطریق کی موافقت کی جائے نہ مخالفت۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے۔ من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ۔

الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنت وجماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۳

## (۴) خلافت شیخین کی طرف حضور کے خواب سے اشارہ

٣٤٦٧۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بینما انانائم رأیتنی علی قلیب علیھا دلو ، فنزعت منھا ماشاء اللہ ،ثم ا خذ ھا ابن ابی قحافة فنزع منھا ذنوبا اوذنو بین وفی نزعہ ضعف ،واللہ یغفرلہ ضعفہ ،ثم استحالت غربا فا خذ ھا ابن الخطاب فلم اری عبقر یا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنویں پر ہوں،اس پر ایک ڈول ہے، میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھرابوبکر نے ڈول لیااور ایک دوبار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہوگیا جسے چرسا کہتے ہیں اسے عمر نے لیا،تو میں نے کسی سردار زبردست کواس کام میں انکے مثل نہ دیکھا، یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کردیا کہ لوگ پانی پی پی کرفرودگاہ کو واپس ہوئے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۴

## (۵) فضائل شیخین اور خلافت کی طرف اشارہ

٣٤٦٨۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : حسبت انی کثیر اسمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ذھبت اناوابو بکر وعمر ،ودخلت اناوابوبکر وعمر ،وخرجت اناوابوبکروعمر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بارہا فرماتے سنا: گیا میں اور ابوبکر وعمر، داخل ہوا میں اور ابوبکر وعمر، نکلا میں اور ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

---

٣٤٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ١/٥١٧
الصحیح لمسلم، باب فضائل الصحابة، ٢/٢٧٥
٣٤٦٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب عمر رضی اللہ تعالی عنہ، ١/٥٢١
الصحیح لمسلم، باب فضایل الصحابہ ٢/٢٧٤
السنن لا بن ماجہ، با ب فضائل عمر، ١/١٠
المستدرك للحاکم، ٣/٧١ ☆

۳۴۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالوا : سل لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدك ؟ قال : فاتیته فسألته فقال : الی ابی بکر ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع الیه فسله ،فان حدث با بی بکرحدث فالی من ؟ فاتیته فسألته فقال : الی عمر ،فاتینهم فاخبرتهم فقالوا: ارجع الیه فسله ،فان حدث لعمرحدث الی من ؟ فاتیته فسألته فقال : الی عثمان ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع الیه فسله ،فان حدث بعثمان حدث فالی من ؟ فاتیته فسالته فقال : ان حدث بعثمان حدث فتبا لکم الدهر تباً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بنو مصطلق نے خدمت اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں کہ حضور کے بعد ہم اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا: ابوبکر کے پاس، عرض کی: اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا: عمر، عرض کی: جب ان کا بھی واقعہ ہو، فرمایا: عثمان کو، عرض کی: اور عثمان کو بھی حادثہ پیش آئے، فرمایا: تو تمہارے لئے خرابی ہے۔

۳۴۷۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتت امرأة الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فامرها ان ترجع الیه ، قالت : ارأیت ان جئت ولم اجدك ، کانها تقول : الموت ،قال : ان لم تجدنی فأتی ابابکر ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی: آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا: مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔

۳۴۷۱۔ **عن** سهل بن خیثمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اتی علی ابی بکر اجله ، وعمر اجله ،وعثمان اجله ،فان استطعت ان تموت فمت ۔

حضرت سہل بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۳۴۶۹۔ المستدرك للحاکم، باب مناقب ابی بکر، ۸۲/۳
۳۴۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب مناقب ا بی بکر، ۵۱۶/۱
۳۴۷۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۲۸۰/۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی کا انتقال ہوجائے تو ہوسکے تو مرجانا۔

۳۴۷۲۔ **عن** عصمة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قدم رجل من اهل البادية بابل له ، فلقيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتراها منه ،فلقيه على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فقال : مااقدمك ؟قال : قدمت بابل فاشتراها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قال : فنقدك ،قال : لاولكن بعتها منه بتاخير ،فقال على رضى الله تعالىٰ عنه : ارجع فقل له : يارسول الله ! ان حدثك بك حدث من يقضينى مالى ؟ وانظر مايقول لك ؟ فارجع الى حتى تعلمنى ،فقال : يارسول الله ! ان حدث بك حدث فمن يقضينى ؟ قال : ابوبكر ،فاعلم عليا ،فقال له : ارجع اساله ان حدث بابى بكر حدث فمن يقضينى ؟ فسأله فقال : عمر ، فجاء فاعلم عليا ، فقال له : ارجع فسله اذامات عمر فمن يقضينى ؟فجاء فسأله ،فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ويحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے کچھ اونٹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرضوں میں خریدے، یہ واپس جاتا تھا کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ملاقات ہوگئی، حال پوچھا، اس نے بیان کیا، فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر جا اور عرض کر: اگر حضور کو کوئی حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کریگا؟ فرمایا: ابوبکر، پھر دریافت کرایا، اور جو ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو کون دیگا، فرمایا: عمر، پھر دریافت کرایا کہ اگر انہیں بھی کوئی حادثہ رونما ہوتو؟ اس پر ارشاد فرمایا: ہائے نادان، جب عمر مرجائے تو اگر مرسکے تو مرجانا۔　　فتاوی رضویہ　　۱۴۵/۱۱

۳۴۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال ؛قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كنت وابوبكر وعمر ، وفعلت وابوبكر وعمر ،وانطلقت

---

۳۴۷۲۔ المعجم الكبير للطبرانى،　　۱۸۰/۱۷

۳۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخارى،　　باب مناقب عمر،　　۵۱۹/۱

الصحيح لمسلم،　　باب فضل عمر،　　۲۷۴/۲

وابوبکر وعمر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوا میں اور ابوبکر وعمر، کیا میں نے اور ابوبکر وعمر نے، چلا میں اور ابوبکر وعمر۔
فتاوی رضویہ ۱۴۴/۱۱

۳۴۷۴۔ **عن** امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ابوبکر وعمر خیر الاولین والآخرین ، وخیر اهل السموات واهل الرضین ، الا الانبیاء والمرسلین ،لا تخبرهما یاعلی ۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابوبکر وعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں، تمام آسمان والوں کی اور زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء ومرسلین کے، اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ اے علی تم ان سے نہ کہنا بلکہ ہم خود فرمائیں گے تاکہ ان کی مسرت زیادہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲۶۸/۱۲

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۶) شیخین، عمار اور ابن مسعود کی فضیلت

۳۴۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتدوا بالذین من بعدی ،ابی بکر وعمر ،واهتدوا بهدی عمار ،وتمسکوا بعهد ابن مسعود ۔

---

۳۴۷۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱/۱ ☆
۳۴۷۵۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمار بن یاسر، ۲۲۱/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضائل الصدیق، ۱۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۸۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۷۵/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۲/۱ ☆ المسند للحمیدی، ۹۴۹
الکامل لا بن عدی، ۶۶۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۳۰/۱
مجمع الزواید، للهیثمی، ۵۳/۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۶۵۶، ۱۸۴/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۵۵۶/۱

كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر خليلا ، وان صاحبكم خليل الله ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرشخص کے احسان کا بدلہ ہم نے اسے دیدیا سوائے ابوبکر کے، کہ ہم پر وہ احسان ہے جس کا بدلہ انہیں اللہ تعالیٰ روز قیامت دیگا۔ مجھے کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جوفائدہ مجھے ابوبکر کے مال نے دیا، اوراگر میں کسی کو دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، اور بے شک تمہارے صاحب (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ) اللہ تعالیٰ کے محبوب ودوست ہیں۔　الزلال الانقی　٣٩

٣٤٧٨ـ **عن** امير المومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول ا لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحم الله ابابكر رضى الله تعالىٰ عنه زوجنى ابنته وحملنى الى دارالهجرة واعتق بلالا من ماله ،وما نفعنى مال احد فى الاسلام مانفعنى مال ابى بكر ـ

www.alahazratnetwork.org

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحمت نازل فرمائے، مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کیا اور مجھے دارالہجرت مدینہ منورہ میں لائے اوراپنے مال سے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ ) کوخرید کرآزادکیا، اور مجھے اسلام میں کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جوفائدہ ابوبکر کے مال نے دیا۔

٣٤٧٩ـ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مانفعنى مال قط مانفعنى مال ابى بكر ،فبكى ابوبكر رضى الله تعالىٰ

---

٣٤٧٨ـ الجامع للترمذی، باب مناقب علی المرتضی، ٢١٣/٢
المسند للعقيلى، ٢١٠/٤ ☆ السنة لا بن ابى عاصم، ٥٧٧/٢
العلل المتانية لا بن الجوزى، ٢٥٣/١ ☆ كنز العمال للمتقى ٣٣١٢٤، ٦٤٢/١١
البداية والنهاية لا بن كثير، ٣٦١/١٧ ☆

٣٤٧٩ـ اللسنن لا بن ماجه، باب فضل ابى بكر الصديق، ١٠/١
المسند لا حمد بن حنبل، ٢٥٣/٢ ☆ الصحيح لا بن حبان، ٢١٦١
مشكل الآثار للطحاوى، ٢٣٠/٢ ☆ السنة لا بن ابى عاصم، ٥٧٧/٢
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ١٦٧/٥ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ١٥٨/٤
تاريخ بغداد للخطيب، ٢١/٨ ☆ الكامل لا بن عدى،

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اللهم ! اعزالاسلام باحب هذین الرجلین الیك ، بعمربن الخطاب اوبابی جهل بن هشام۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں یوں دعا کی: الٰہی! اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے، یا تو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام۔

الامن والعلی ۷۴

## (۴) حضرت عمر سچی پناہ گاہ مسلمین تھے

۳٤۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اهل مصر اتی عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال : یاامیرالمؤمنین ! عائذ بك من الظلم ،قال : عذت معاذاً ،قال : سابقت ابن عمروبن العاص فسبقته ، فجعل یضربنی بالسوط ویقول : انابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمرو یأمره بالقدوم ویقدم بابنه معه ، فقدم ، فقال عمر، این المصری ؟ خذالسوط فاضرب ،فجعل یضربه بالسوط ویقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس : فضرب فوالله ! لقدضربه ونحن نحب ضربه ،فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ، ثم قال عمر للمصری : صنع السوط علی صلعةعمرو ،فقال : یاامیرالمؤمنین ! انما ابنه الذی ضربنی وقد استقدت منه ، فقال عمر لعمرو : مذکم تعبد تم الناس وقدولد تهم امهاتهم احرارا ،قال : یاامیرالمؤمنین ! لم اعلم ولم یأتنی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المومنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ لی، اس فریادی مصری نے عرض کی : میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں، اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص

---

۳٤۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳٦۰۱۰، ۱۲/٦٦۰

لا رجوان ایکون ربی خلقنی سعیدا ، ثم ارسل الی کعب فدعاه ،فلماجاء ہ کعب قال : یاامیرالمؤمنین !الاتعجل علی ، والذی نفسی بیده لاینسلخ ذوالحجة حتی تدخل الجنة :فقال عمر: أی شئ هذا مرةً فی الجنة ومرةً فی النار ؟ فقال : یاامیرالمؤمنین ! والذی نفسی بیده ! انا لنجدك فی کتاب الله علی باب من ابواب جهنم تمنع الناس أن یقعوا فیها ،فاذامت لم یزالوا یقتحمون فیها الی یوم القیامة ۔

حضرت سعد جاری آزاد کردہ غلام امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولی علی وبتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا کہا: یاامیر المومنین ! یہ یہودی کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمۂ تابعین وعلمائے کتابین واعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے شاہزادی کا اس وقت حالت غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بربنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں ۔امیر المومنین نے فرمایا: جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہو پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے،فرمایا: یہ کیا بات کبھی جنت میں کبھی نار میں،عرض کی: یاامیر المومنین !قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے،وحسبنا الله ونعم الوکیل ولاحول ولا قوة الابالله رب عمر الجلیل،

الامن والعلی ۲۳۷

www.alahazratnetwork.org

## (۶) حضرت علی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے

۳۵۰۱۔ **عن** عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اسلم علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وھو ابن ثمان سنین۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے۔

## (۷) فضائل حضرت علی

۳۵۰۲۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یزف علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم بینی و بین ابراھیم علیھما الصلوۃ والسلام الی الجنۃ ۔

فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے بیچ خوش خوش تیز چلینگے، یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لیجائینگے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

۳۵۰۳۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت علی کے مقابل کوئی جوان نہیں، اور ان کی تلوار ذوالفقار کے سامنے کوئی تلوار نہیں۔۱۲م

۳۵۰۴۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کنت ولیہ فعلی ولیہ ۔

---

۳۵۰۱۔ عیون الاثر لابن سید الناس، ☆

۳۵۰۲۔ النھایۃ لابن الاثیر، ۳۰۵/۲ ☆

۳۵۰۳۔ الاسرار المرفوعۃ لعلی القاری، ۳۸۴ ☆

۳۵۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۸/۵ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ۵۷/۱۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۷/۹

فتح الباری للعسقلانی، ۶۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۶۰۵، ۵۵۴/۱۱

العرش الا اخبرت عنه۔

امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

مالی الجیب، ص ۱۱

## (۹) حضرت علی قاضی الحاجات ہیں

۳۵۰۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالٰی عنه قال: قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالٰی وجهه الکریم: انی لا ستحی من اللہ ان یکون ذنب اعظم من غفری، اوجهل اعظم من حلمی اوعورة لا یواریها ستری، اوخلة لا یسدهاجودی۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے، وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخش سکوں، یا کسی کی جہالت میرے حلم سے زیادہ ہوجائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں۔ یا کسی عیب یا کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے، یا کسی حاجتمندی کو میرا کرم نہ بند فرمائے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۰۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالٰی عنه قال: قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالٰی وجهه الکریم: لا ادری ای النعمتین اعظم علی منة من رجل بذل مصاص وجهه الی فرانی موضعا لحاجته و اجزی اللہ قضاء ها او یسره علی یدی، ولأن اقضی لا مرئ مسلم حاجة احب الی من ملا الارض ذهبا وفضة۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا: بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دونعمتوں میں کونسی مجھ پر زیادہ احسان ہے، کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جان کر اپنا معزز منہ میرے

---

۳۵۰۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر۔

۳۵۰۸۔ قضاء الحوائج للترسی۔

سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا، یا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے یہ تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرمادوں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیو! دیکھا تم نے محبوبان خدا کا احسان، ان کا غفران، ان کی حاجت برآری، ان کی ستاری، اللھم! انفعنا بفضلھم وعفو ھم و حلمھم و جودھم و کرمھم فی الدنیا والآخرۃ، آمین۔　الامن والعلی، ۱۴۲

## (۱۰) مولی علی قسیم نار ہیں

۳۵۰۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: انا قسیم النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: میں قسیم دوزخ ہوں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے احادیث حضور والاصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولی علی کو قسیم النار فرمایا۔

شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

قد اخرج اھل الصحیح والا ئمۃ ما اعلم بہ اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما وعدھم بہ من الظھور علی اعدائہ وقتل علی و ان اشقا ھا الذی یخضب ھذہ من ھذہ ای لحیتہ من راسہ و انہ قسیم النار یدخل الاولیاء ہ الجنۃ و اعدا ءہ النار۔

بیشک اصحاب صحاح وائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولی علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت ترین امت ان کے سر مبارک کے خون

---

۳۵۰۹۔

www.alahazratnetwork.org

سے ریش مطہر کو رنگے گا اور یہ کہ مولی علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ والحمد اللہ رب العالمین۔

## (۱۱) مولی علی کی مدح میں افراط وتفریط نہ کرو

۳۵۱۰۔ **عن** علی المرتضی وجهه الکریم قال : دعانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا علی ! ان فیك من عیسی علیه الصلوة والسلام مثلا ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها وقال علی:الاو انه یهلك فی رجلان محب مطری یفرطنی بما لیس فی، و مبغض مفتر یحمله شنأنی علی ان یهتنی، الا وانی لست بنبی ولا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب الله و سنة نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما استطعت، فماامرتکم به من الله طاعة الله فحق علیکم طاعتی فیما احببتم اوکرهتم وما امرتکم بمعصیة انا و غیری فلا طاعة لا حد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف ۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسی علیہ السلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاری ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولی علی فرماتے ہیں: سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے، ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی آتی ہے، میں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں، تو میں جب تمہیں اطاعت الہی کا حکم دوں تو میری فرمان برداری تم پر لازم ہے، چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

---

۳۵۱۰۔ المستدرك للحاكم، ۳/ ۱۲۳ ☆ السنة لا بی ابی عاصم، ۲/ ۴۸۴
کنزالعال للمتقی ۳۳۰۳۲، ☆ العلل المتناهبة لا بن الحوزی ۔ ۱/ ۱۶۲

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہو گئے، تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب نے مجھے عطا فرمایا، مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں اسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ۔ اقول و باللہ التوفیق: یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبۂ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ اجناس وانوع واصنات فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص و لوازمات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیرہ وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں، مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا، مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں۔

اوردہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنونی قدس سرہ فی بھجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاھرۃ ۶۷۱ھ احدی و سبعین وستما ئۃ قال: اخبرنا الشیخ القدوۃ شھاب الدین ابوحفص عمر بن عبد اللہ السھر وردی ببغداد ۶۲۴ھ

اربع و عشرين و ستمائة قال:سمعت الشيخ محى الدين عبد القادر رضى الله تعالىٰ عنه يقول على الكرسى بمدرسته فذكره ۔

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک ، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اوران پر بشدت مقول بالتشکیک بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کے پاس ملک الموت آئے اور وہ طلب علم میں ہواس میں اورانبیاء کرام میں ایک درجہ کا فرق ہو کہ درجہ نبوت ہے۔رواہ ابن النجار عن انس رضى الله تعالىٰ عنه،

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كاد حملة القرآن ان يكونوا انبياء الا انه لا يوحى اليهم ۔

قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی ،رواه الديلمى فى حديث عن عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما ، تواس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۷۔ فضائل اہل بیت

## (۱) اہل سنت سے حسن سلوک کا بدلہ حضور عطا فرمائیں گے

۳۵۱۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: من صنع الی احد من اہل بیتی یدا کافأتہ۔ فتاوی رضویہ ۳۹۴/۴

**امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہلبیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں روز قیامت اسکا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔**

۳۵۱۲۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا فعلی مکافأتہ اذا لقینی۔

www.alahazratnetwork.org

**امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اولاد عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے گا اسکا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔**

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**اللہ اکبر اللہ اکبر، قیامت کا دن وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے۔ بلکہ یہی صلہ کروروں صلے سے اعلیٰ وانفس ہے کہ جسکی طرف کلمہ کریمہ " اذا لقینی " اشارہ**

---

۳۵۱۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۳۱۳/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۲، ۹۵/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۳/۲
۳۵۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۰۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۳، ۹۵/۱۲
العلل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۲۸۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۳/۲

فرماتا ہے۔ بحمد اللہ روز قیامت وعدہ وصال ودیدار محبوب ذوالجلال کا مژدہ سناتا ہے۔
مسلمانو! اور کیا کچھ درکار ہے، دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لے لو۔
فتاوی رضویہ　　۳۹۴/۴

## (۲) اہلبیت جنتی ہیں

۳۵۱۳۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سألت ربى ان لا يدخل احدا من اهل بيتى النار فاعطانيها ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لیجائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

۳۵۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : من رضاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان لا يدخل احد امن اهل بيته النار ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہلبیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وعدنى ربى فى اهل بيتى من اقرمنهم بالتوحيد ولى بالبلاغ ان لا يعذ بهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلبیت سے جو شخص اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لایگا اسے عذاب نہ فرمایگا۔

---

۳۵۱۳۔ كنز العمال للمتقى، ۳۴۱۴۹، ۹۵/۱۲

۳۵۱۴۔ التفسير لا بن جرير۔

۳۵۱۵۔ المستدرك للحاكم، ۱۵۰/۳ ☆ الكامل لا بن عدى،
كنز العمال للمتقى، ۳۴۱۵۶، ۹۶/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۷۱/۲

۳۵۱۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علی ! ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا و انت والحسن والحسین وذرارینا خلف ظھورنا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! سب سے پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہونگے ، میں ہوں، اور تم اور حسن وحسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی۔

۳۵۱۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اول من یرد علی حوض اھل بیتی و من احبنی من امتی ۔

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنیوالے میرے اہلبیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

www.alahazratnetwork.org

۳۵۱۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم ! انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم وھبھم لی ، ثم قال : ففعل ، قال علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ما فعل ؟ قال : فعلہ ربکم بکم ، و یفعلہ بمن بعد کم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، الہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران کے نکوکاروں کو دے ڈال اور ان سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔ پھر فرمایا: مولی تعالیٰ نے ایسا ہی کیا امیر المؤمنین نے عرض کی: کیا کیا؟ فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کیا اور تمہارے بعد جو آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کریگا۔　　اراءۃ الادب　۵۱

---

۳۵۱۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴/ ۳۲۱　☆　کنز العمال للمتقی ۳۴۲۰۵، ۱۲/ ۱۰۴

۳۵۱۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴/ ۳۲۱　☆　کنز العمال للمتقی ۳۴۲۰۵، ۱۲/ ۱۰۴

۳۵۱۸۔ اتحاف السادۃ لزبیدی، ۱۰/ ۵۰۸　☆　کنز العمال للمتقی ۳۴۱۷۸، ۱۲/ ۱۰۰

## (۳) اہلبیت کو ایذا دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت

۳۵۱۹۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ستة لعنتهم ولعنهم الله،وكل نبى مستجاب ، الزائد فى كتاب الله ، والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلك من اذل الله و يذل من اعزالله والمستحل لحرم الله ، والمستحل من عترتى ما حرم الله ، والتارك لسنتى ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا، جیسے رافضی کچھ آیتیں، سورتیں، پارے جدا بتاتے ہیں، اور تقدیر الہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور میری عترت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو سنت کو برا ٹھرا کر چھوڑ دے۔

## (۴) اہلبیت کو ایذا دینے والے کی عمر میں برکت نہیں ہوتی

۳۵۲۰۔ عن عبد الله بن بدر الخطمى عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب ان يبارك له فى اجله ، و ان يمتعه الله بما خوله فليخلفنى فى اهلى خلافة حسنة، و من لم يخلفنى فيهم تبك امره وورد يوم القيامة مسودا وجهه۔

حضرت بدر خطمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے میرے بعد میرے اہلبیت سے اچھا سلوک کرے، جو ایسا نہ

---

۳۵۱۹۔ الجامع للترمذی

الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/۲۸۶ ☆ مجمع الزائد للهيثمى، ۱/۱۷۶

۳۵۲۰۔ كنز العمال للمتقى ، ۳۴۱۷۱، ۱۲/۹۹ ☆

کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لیکر آئے۔

۳۵۲۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ عزوجل ثلث حرمات ، فمن حفظھن حفظ اللہ دینہ ودنیاہ ، و من لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ و دنیاہ ،حرمۃ الاسلام وحرمتی ، و حرمۃ رحمی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جوان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا محفوظ رکھے،اور جوان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے نہ دین کی حفاظت فرمائے اور نہ دنیا کی ،ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

## (۵) اہلبیت کی قدر نہ کرنے والا منافق ہے۔

۳۵۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لا حدی ثلث ، اما منافق ، و اما ولد زنیہ ، و اما امرأ حملتہ امہ بغیر طھر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے، یا حرامی، یا حیضی بچہ۔

## (۶) اہلبیت سے محبت دخول جنت کا سبب ہے

۳۵۲۳۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الزموا مودتنا اہل البیت

---

۳۵۲۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۳۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۸۸
کنز العمال للمتقی، ۳۰۸، ۱/ ۷۷ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۲۳۰۸
لسان المیزان لا بن حجر، س ۵/ ۱ ☆
۳۵۲۲۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۳۳۳ ☆ الامالی للشجری، ۱/ ۱۵۷
الکامل لا بن عدی، ۳/ ۲۰۳ ☆
۳۵۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فانه من لقی الله وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا ، والذی نفسی بیده ! لا ینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل سنت کی محبت لازم پکڑو، کہ جو اللہ تعالیٰ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائیگا، قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دیگا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم　　۹/۱۶۷

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے، اور اس میں شک نہیں کہ جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے۔اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ، اور جو سید مشہور ہو اگرچہ واقعیت نہ معلوم ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں، اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسی کوڑوں کا سزاوار، اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم ہے، اور بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام قطعی۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ حصہ دوم　　۹/۱۳۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) فضائل سیدہ فاطمہ

۳۵۲۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انما سميت فاطمة ،لان الله تعالیٰ حرمها و ذريتها علی النار ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا نام فاطمہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالی نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔

۳۵۲۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله

---

۳۵۲۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۲۲۷،　　۱۲/۱۰۹

۳۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۶،　　۱۲/۱۰۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمة: ان اللہ تعالی غیر معذبك ولا ولدك ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب کرے اور نہ تیری اولاد میں کسی کو۔

۳۵۲۶۔ **عن** المسوربن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فاطمة بضعة منی ، وكل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتیں ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔

۳۵۲۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان فاطمة احصنت فرجهافحرمها اللہ و ذریتها علی النار ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاکدامنی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اور اس کی اولاد پر دوزخ حرام فرمادی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۸) حضرت سیدہ عورتوں کے عوارض سے پاک ہیں

۳۵۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان ابنتی فاطمة آدمیة حوراء لم تحض ولم تطمث۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری صاحبزادی بتول زہراء انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱۸/۹

---

۳۵۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مناقب فاطمه رضی اللہ تعالیٰ عنه ۲۳۲/۱

۳۵۲۷۔ المستدرك للحاکم، ۱۵۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۳۹، ۱۱۱/۱۲

۳۵۲۸۔ کنز العمال للمتقی،۳۴۲۲۶، ۱۵۲/۱۲ ☆

## (۹) حضرت سیدہ فاطمہ چال ڈھال میں حضور کے مشابہ تھیں

۳۵۲۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃالصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ما رأیت احدا کان اشبہ سمتاً وھدیاً ودلاً برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فاطمۃ کرم اللہ تعالیٰ وجھھا، کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا و اجلبسھا فی مجلسہ ، وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ و اجلستہ فی مجلسہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادات و اطوار میں مشابہ کسی کو نہ دیکھا۔ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرماتے اور ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے ، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زہراء کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور دست اقدس کو بوسہ دیتیں، اور حضور والا کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔

www.alahazratnetwork.org

صفائح اللجین　　۱۳

## (۱۰) حضرت سیدہ سے محبت دوزخ سے آزادی کا پروانہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما سماھا فاطمۃ، لا ن اللہ تعالی فطمھا ومحبیھامن النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اسکا نام فاطمہ اسلئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غلامان زہراء کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے مگر نام حضرت زہراء کا ہے،

---

۳۵۲۹۔ السنن لا بی داؤد، باب فی القیام ☆ ۲/۷۰۸

۳۵۳۰۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۲/۳۳۱ ☆ تنزیۃ الشریفۃ لا بی نعیم ، ۱/۴۱۲

کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۲۶، ۱۲/۱۰۹ ☆

فاطمہ، چھڑانے والی آتش جہنم سے نجات دینے والی۔　　الامن والعلی　۲۳۶

## (۱۱) فضائل حسنین کریمین

۳۵۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منھما ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن وحسین جوانان جنت کے سردار ہیں اوران کے والدان سے افضل ہیں۔　　فتاوی رضویہ　۶۰/۱۱

## (۱۲) فضائل امام حسن

۳۵۳۲۔ **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر فقال : ان ابنی ھذا سید ،یصلح اللہ علی یدیہ بین فئتین ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اورارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائیگا۔　　فتاوی رضویہ　۷۱/۹

۳۵۳۳۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول

---

۳۵۳۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین　۲۱۸/۲
السنن لا بن ماجہ، باب فضل علی ابی طالب،　۱۲/۱
المستدرک للحاکم، ۱۶۶/۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۶۲/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۷۸/۹
الصحیح لا بن حبان ۲۲۲۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۹۳/۲
تاریخ بغداد للخطیب ۹۰/۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۶۲/٤
شرح السنۃ للبغوی ۱۳۸/۱٤ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ۱۳۹/٤
۳۵۳۲۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین　۲۱۸/۲
المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۹۶/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۷۶۹۱ ۶٦٤/۱۳
۳۵۳۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۸/۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۲/۱
المدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ۳۶/۸ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۸۱۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۱۱/٤ ☆ کشف الخفا للعلونی، ٤۲۹/۱

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

الله صلیالله تعالی علیه وسلم: الحسن منی والحسین من علی رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن میرے اور حسین علی کے آئینہ ہیں۔

## (۱۳) فضیلت امام حسین

۳۵۳۴۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حسین منی و انا من حسین، احب الله من احب حسینا، حسین سبط من الاسباط۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین میرا اور میں حسین کا، اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے، حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

فتاوی رضویہ ۹/۱۳۸

## (۱۴) ازواج مطہرات اہل جنت سے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۳۵۔ **عن** هند بن ابی هالة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالی ابی لی ان اتروج الا من اهل الجنة۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ

---

۳۵۳۴۔ الجامع للترمذی، باب حدثنا الحسین بن سیدنا علی بن الحسین، ۲/۲۱۹
السنن لا بن ماجه، فضائل الحسن والحسین، ۱/۱۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۷۲ ☆
۳۵۳۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۳۹، ۱۱/۴۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۰۴ ☆

تھا، گریہ وزاری فرمارہی تھیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا ام المؤمنین! کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا، ام المؤمنین نے فرمایا: فرجت عنی فرج اللہ عنك، تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے، جب اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پسند نہ فرمایا تو خود حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پاک معاذاللہ محل کفر میں رکھے یا حبیب پاک کا جسم پاک عیاذاً باللہ خون کفار سے بنانے کو پسند فرمائے، یہ کیونکر متوقع ہو۔

فتاوی رضویہ　۱۶۱/۱۱

## (۱۵) ام المؤمنین حضرت خدیجہ کا وصال

۳۵۳۶۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ہاشم من الشعب ودفنت بالحجون، و نزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتہا و لم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے، آپ حجون میں دفن ہوئیں اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپکی قبر میں اترے، اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہیں ہوئی تھی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

---

۳۵۳۶۔ الاصابۃ لابن حجر، ۴/ ۲۸۳

# ۱۸۔ فضائل صحابہ کرام

## (۱) صحابہ کرام کا تذکرہ بھلائی سے کرو

۳۵۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا ذكر اصحابى فامسكوا ۔

**حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تذکرہ ہوتو نہایت احتیاط سے بولو۔**　　فتاوی رضویہ　۹/۳۰

## (۲) صحابہ کو ایذا دینا ہلاکت کا سبب ہے

www.alahazratnetwork.org

۳۵۳۸۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من آذاهم فقد آذانى ، و من آذانى فقد آذى الله ومن آذى الله يوشك ان يأخذه ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اسنے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ**

---

۳۵۳۷۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۹۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/ ۲۰۲
الدر المنثور للسيوطى ۳/ ۳۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲/ ۴۲
كنز العمال للمتقى، ۹۰۱، ۱/ ۱۷۸ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۶/ ۲۸
السلسلة الصحيحة للبانى، ۳۴ ☆

۳۵۳۸۔ الجامع للترمذى، باب ما جا فى فضل من بايع تحت الشجرة، ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۵۴ ☆ حليه الاولياء لا بى نعيم ۸/ ۲۸۷
اتحاف السادة للزبيدى ، ۲/ ۴۲ ☆ التفسير للبغوى، ۶/ ۲۱۷
شرح السنة للبغوى ، ۱۴/ ۷۰ ☆ الكامل لا بن عدى،
كنز العمال للمتقى، ۳۲۴۸۳، ۱۱/ ۵۳۲ ☆
تاريخ بغداد للخطيب ۹/ ۱۲۳ ☆ الصحيح لا بن حبان، ۲۲۸۴
المغنى للعراقى ۱/ ۹۳ ☆ الشفا للقاضى، ۲/ ۶۰

تعالیٰ اسے گرفتار کرے۔ فتاوی رضویہ ۹/۵۲

۳۵۳۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ستکون لا صحابی زلة یغفر ھا اللہ لھم لسابقتھم، ثم یأتی من بعد ھم قوم یکبھم اللہ علی مناخرھم فی النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ تعالی بخش دیگا اس سابقہ کے سبب جوان کو میری سرکار میں ہے، پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئینگے جنکو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کردیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۱

## (۳) صحابہ پر تبرا کرنے والوں سے میل جول حرام

۳۵۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا و اصھارا، وسیأتی قوم یسبونھم و ینتقصونھم، فلا تجالسوھم ولا تشار بوھم، ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ست روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے یار اور خسرال کے رشتہ دار پسند فرمائے، عنقریب کچھ لوگ آئیں گے اور انہیں برا کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہت کرنا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نص صریح ہے کہ رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جسکی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا

---

۳۵۳۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۳۷، ۱۱/ ۵۴۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۹۷۶
الکامل لا بن عدی، ۶/ ۲۳۹۰ ☆

۳۵۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۴۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۳۲
کنز العمال للمتقی ۳۲۴۶۸، ۱۱/ ۵۲۹ ☆

جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں، اور جسکی اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت تک مطلقاً نہ کریں، قال اللہ تعالیٰ : و من یتولھم منکم فانہ منھم، اور بے ضروت و مجبوری محض کے حال میل جول بھی نہ رکھیں کہ بدمذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں کو دین سے پوری لاگ ہے۔

رب عزوجل فرماتا ہے:۔

و اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔

جاہل کو ان کی صحبت سے یوں اجتناب ضرور ہے کہ اس پر اثر بدکار کا زیادہ اندیشہ ہے اور عالم مقتدایوں بچے کہ جہال اسے دیکھکر خود ہی اس بلا میں نہ پڑیں، بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے ملتا دیکھ کر ان کے مذہب کی شناعت ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول　　۷۹/۹

www.alahazratnetwork.org

## (۴) صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

۳۵۴۱۔ **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالجابیۃ فقال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام فینا مثل مقامی فیکم فقال : احفظو نی فی اصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جابیہ میں امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کے درمیان فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے تذکرہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرنا پھر تابعین و تبع تابعین کے سلسلہ میں بھی یہ ہی طریقہ اختیار کرتے رہنا۔۱۲م

## (۵) فضیلت انصار

۳۵۴۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۵۴۱۔ السنن لا بن ماجہ، باب کراھۃ الشھادۃ لمن یشتشھد، ۲/ ۱۷۲
المسند للعقیلی ۲/ ۳۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۵۸، ۱/ ۵۲۷
۳۵۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۲۴، ۱۳/ ۲۴۲ ☆

تعالیٰ علیه وسلم:اکرموا الانصار، فانهم ربوا الاسلام کمایربی الفرخ فی وکره ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کی عزت کرو، کہ انہوں نے اسلام کو پالا جس طرح پرندکا پٹھا آشیانے میں پالا جاتا ہے۔ الامن والعلی ۲۴۲

## (۶) حضرت طلحہ، زبیر وغیرہ کی فضیلت

۳۵۴۳۔ **عن** طلحة بن عبید الله رضی الله تعالی عنه قال : لما کان یوم احد حملت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی ظهری حتی استقل و صار علی الصخرة واستترعن المشرکین ، فقال : هکذا و أوما بیده الی وراء ظهر ه هذا جبرئیل علیه السلام یخبرنی انه لا یراك یوم القیامة فی هول الا انقذك منه ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز احد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کندھیاں لیکر ایک چٹان پر بیٹھادیا کہ مشرکین سے آڑ ہوگئی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک سے اشارہ فرمایا: یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ! وہ روز قیامت تمہیں جس کسی دہشت میں دیکھیں گے اس سے تمہیں چھڑادیں گے۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۴۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : لما طعن عمر رضی الله تعالی عنه و امر بالشوری دخلت علیه حفصة ابنته فقالت له : یا ابی ! ان الناس یزعمون ان هؤلاء الستتة لیسوا برضاء فقال : اسندونی ، اسندونی ، فلما اسند قال :ما عسی ان یقولوا فی علی بن ابی طالب سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : یا علی! یدك فی یدی تدخل معی یوم القیامة حیث ادخل، ما عسی ان یقولوا فی عثمان بن عفان سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: یوم یموت عثمان تصلی علیه ملائکة السماء قال: قلت: یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا لعثمان خاصة ام للناس عامة ؟ قال لعثمان خاصة قال: ما عسی ان یقولوا فی طلحة بن عبد الله سمعت النبی صلی

---

۳۵۴۳۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۴/ ۳۷۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۶۰۶، ۱۳/ ۲۰۲

۳۵۴۴۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۵/ ۳۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۷۳۶، ۱۲/ ۲۴۶

الله تعالى عليه وسلم ليلة و قد سقط رحله فقال: من يسوى رحلي وهو في الجنة، فبدر طلحة بن عبيد الله فسواه حتى ركب فقال له النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا طلحة ! هذا جبرئيل يقرئك السلام و يقول : انا معك في اهوال القيامة حتى انجيك منها، ما عسىٰ ان يقولوا في الزبير بن العوام ، رأيت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قد نام فجلس الزبير يذب عن وجهه حتى استيقظ فقال له: يا ابا عبد الله ! لم تزل؟ قال لم ازل بابى انت و امى ، قال: هذا جبرئيل يقرئك السلام و يقول: انا معك يوم القيامة حتى اذب عن وجهك شرر جهنم، ما عسى ان يقولوا في سعد بن ابى وقاص سمعت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول يوم بدر وقد اوتر قوسه اربعة عشرمرة ويد فعها اليه: ارم فداك ابى و امى، ما عسى ان يقولوا في عبد الرحمن بن عوف، رأيت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو في منزل فاطمة والحسن والحسين يبكيان جوعاو يتضوران، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من يصلنا بشئ؟ فطلع عبد الرحمن بن عوف بصحفة فيها حيسن و رغيفان بينهما اهالة، فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :كفاك الله امردنياك فا ما آخر تك فانا لها ضامن۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو لولوہ مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المؤمنین نے مشورے کا حکم دیا( کہ میرے بعد عثمان غنی وعلی مرتضی وطلحہ وزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں میں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں ) حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المؤمنین میں آئیں اور کہا: اے باپ میرے! لوگ کہتے ہیں: یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں۔امیر المؤمنین نے فرمایا: مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو، بٹھائے گئے ،ارشاد فرمایا: علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اے علی! اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لا تو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا۔بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس دن عثمان انتقال کریگا آسمان کے فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ فضیلت خاص عثمان کے لئے ہے یا ہر مسلمان کے لئے فرمایا: خاص عثمان کے لئے۔طلحہ بن عبداللہ کو کیا کہیں گے،ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوہ ٹھیک کردے اور جنت لے۔ یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کردیا، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اوران سے ارشاد فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ ان سے تمہیں نجات دوں گا، زبیر بن عوام کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے، زبیر بیٹھے پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا: اے ابوعبداللہ (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا ہے؟ عرض کی: میرے ماں باپ حضور پرنثار جب سے برابر جھل رہا ہوں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرئیل ہیں، تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کردوں گا۔ سعد بن ابی وقاص کو کیا کہیں گے، میں نے روز بدر دیکھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ باران کی کمان چلہ باندھ کر انہیں عطا کی اور فرمایا: تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے، دونوں صاحب زادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے روتے بلکتے تھے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے، اس پر عبدالرحمٰن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لے کر حاضر ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کردے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

معاذ بن المثنی فی زیادات مسند مسدد والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ و ابو بکر الشافعی فی الغیلا نیات وابو الحسن بن بشران فی فوائدہ والخطیب فی تلخیص المتشابہ و ابن عساکر فی تاریخ دمشق والدیلمی فی مسند الفردوس عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں:۔
سندہ صحیح اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
تکملۂ کاملہ، وصل اول کی طرف پھر عود کرنا والعود احمد۔

اعد ذکر و الینا لنا ان ذکرہ ☆ ھو المسك ما کررتہ یتضوع

باز ہوائے چمنم آرزوست
جلوۂ سرو سمنم آرزوست
پھر اٹھا ولولہ یاد بیابان حرم
پھر کھنچا دامن دل سوئے مغیلان حرم

اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتش شوق سینے میں بھڑکا دی، کتا اس اپنے پیارے آقا مہربان مولی کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جائے، ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہے بلکہ واللہ یہ کتا اپنے پیارے کریم مالک کے در اطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیا کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیا کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملائکہ کی منزلوں پر گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔

کوئی اور ان کے سوا کہاں ☆ وہ اگر نہیں تو جہان نہیں۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں ہر
کجا در نگری انجمنے ساختہ اند
آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
بندہ ات غیرت برد کے بردر غیرت رود
دررود چوں بنگر و ہم شاہ آں ایواں توئی

الامن والعلی، ۲۴۸ تا ۲۵۱

## (۷) حضرت امیر حمزہ کی فضیلت

٣٠٤٥۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ

---

٣٠٤٥۔ ابن شاذان

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی جنازه الحمزة : یا حمزه ! یا کاشف الکربات یا حمزة ! یا ذاب عن وجه رسول الله ـ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنازہ پر فرمایا: اے حمزہ! اے دافع البلاء، اے حمزہ! اے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کو دفع کرنے والے۔

فتاوی رضویہ　　٩/٤٧

## (٨) حضرت جعفر طیار کی فضیلت

٣٥٤٦ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رأیت کانی دخلت الجنة لجعفر درجة فوق درجة زید ، فقلت : ما کنت اظن ان زیدا دون جعفر ، فقال جبرئیل : زید لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر لقرابة منك ـ

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید کے اوپر ہے، میں نے کہا: مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے، جبرئیل نے عرض کی: زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا کہ ان کو حضور سے قرابت ہے۔

اراءۃ الادب　　٣٨

٣٥٤٧ـ **عن** محمد بن عمر و بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رأیت جعفر ملکا یطیر فی الجنة قدمی قادمتاه ورأیت زیدا دون ذلك فقلت ماکنت اظن ان زیداً دون ذلك ، فقال جبرئیل :ان زیدا لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر بقرابتك منك ـ

حضرت محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

٣٥٤٦ـ المستدرك للحاکم، ٣/٢٠٩ ☆

٣٥٤٧ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢/١٠٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/٣١٤
السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٢٢٦ ☆ الکامل لا بن عدی ،
کنز العمال للمتقی، ٣٣٢١٣، ١١/٦٦٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٧/٧٦
البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ٤/٢٥٦ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ٤/٢٨

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں میں نے جعفر بن ابی طالب کو جنت میں بشکل فرشتہ اپنے پروں سے اڑتا ہوا دیکھا، زید بن حارثہ کا مقام ان سے کچھ کم تھا۔ حضرت جبریٔل نے کہا: ویسے زید کا مقام کم نہیں لیکن ہم نے جعفر کو آپکا خاندانی ہونے کی وجہ سے فضیلت دی۔۱۲م

## (۹) فضائل عمرو بن العاص

۳۰۴۸۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اسلم الناس و امن عمر و ابن العاص۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت لوگ وہ ہیں جو اسلام لائے مگر عمرو بن العاص وہ ہیں جو ایمان لائے۔

۳۰۴۹۔ **عن** طلحة بن عبید اللہ احد العشرة المبشرة رضی اللہ تعالی عنهم قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : عمر و بن العاص من صالحی القریش۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو عشرۂ مبشرہ سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرو بن العاص صالحین قریش میں سے ہیں۔

۳۰۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :نعم اهل البیت عبد اللہ،و ابو عبد اللہ ،و ام عبدا للہ ۔

---

۳۰۴۸۔ الجامع للترمذی ، مناقب عمرو بن العاص، ۲/ ۲۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۵۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۵۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۳۰۷ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸/ ۳۶
کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۱، ۱۱/ ۷۲۸ ☆

۳۰۴۹۔ الجامع للترمذی، مناقب عمر و بن العاص، ۲/۲۲۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۰، ۱۱/ ۷۲۸ ☆ الکامل لا بن عدی،
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۱۶۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸/ ۲۶

۳۰۵۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۱۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۲، ۱۱/ ۷۲۸
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸/ ۲۶ ☆

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص ، اور عبد اللہ کے باپ عمرو بن العاص، اوران کی ماں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غزوۂ ذات السلاسل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکو ایک الٰہی فوج کا سردار مقرر کیا جس میں صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف پیدا ہوا کہ متفرق ہوگئے سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لیکر مسجد شریف میں حاضر رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا " الا یکون فزعکم الی اللہ و رسولہ الا فعلتم کما فعل ھذان الرجلان المؤمنان۔ کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ ورسول کی طرف التجا لاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا، منکر اگر احادیث کو بھی نہ مانے تو قرآن عظیم کو تو مانے گا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنی و اللہ بما تعملون خبیر۔

تم میں برابر نہیں جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ وقتال کیا وہ درجے میں ان سے بڑے جنھوں نے بعد میں خرچ وقتال، کیا اور دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کروگے۔

اللہ عزوجل نے صحابۂ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو قسم فرمایا: ایک مومنین قبل فتح مکہ، دوسرے مومنین بعد فتح مکہ، فریق اول کو فریق دوم پر فضیلت بخشی اور دونوں فریق کو فرمایا کہ اللہ نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مومنین قبل فتح میں ہیں۔

اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے:۔

عمر و بن العاص بن وائل بن ھاشم بن سعید بالتصغیر بن سھم بن عمرو ابن ھصیص بن کعب بن لوی القرشی امیر مصر مکنی ابا عبداللہ و ابا

محمد اسلم قبل الفتح فی سفر ۶۰۸ ثمان وقیل بین الحدیبیة و خیبر۔

اور بعد فتح تو راہ خدا میں جوان کے جہاد ہیں آسمان وزمین ان کے آوازے سے گونج رہے ہیں اور اللہ عزوجل نے دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مریض القلب معترضین جوان پر طعن کریں کہ فلاں نے یہ کام کیا اگر ایمان رکھتے ہوں تو ان کا منہ تتمہ آیت سے بند فرمایا دیا کہ و اللہ بما تعملون خبیر، مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو مگر میں تو تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھے کہ اللہ عزوجل نے جس سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اس کے لئے کیا ہے فرماتا ہے:۔

ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئك عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون لا یحزنھم الفزع الاکبر وتتلقھم الملائکة ھذا یومکم الذی کنتم توعدون ۔

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور اپنی من مانتی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ قیامت کی سب سے بری گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی اور ملائکہ ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جسکا تم سے وعدہ تھا۔ ان ارشادات الہیہ کے بعد مسلمان کی شان نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کرے بفرض غلط بفرض باطل طعن کرنے والا جتنی بات بتاتا ہے اس سے ہزار حصے زائد سہی اس سے یہ کہیے: أأنتم اعلم ام اللہ، کیا تم زیادہ جانو یا اللہ کیا اللہ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی باہمہ وہ ان سے فرما چکا کہ میں نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرمالیا تمہارے کام مجھ سے پوشیدہ نہیں، تو اب اعتراض نہ کریگا مگر وہ جسے اللہ عزوجل پر اعتراض مقصود ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر قریشی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد امجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے اور ان کی نسبت وہ ملعون کلمہ طعن فی النسب کا اگر کہا ہوگا تو کسی رافضی نے پھر وہ صدیق وفاروق کو کب چھوڑتے ہیں عمرو بن عاص کی کیا گنتی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۴۰

# (١٠) فضائل عبداللہ بن عباس

٣٥٥١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان فی بیت میمونة رضی الله تعالیٰ عنها فوصعت له وضوء من اللیل ، قال : فقالت میمونة : یا رسول الله ! و ضع لك هذا عبد الله ابن عباس فقال : اللهم ! فقهه فی الدین و علمه التاویل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں قیام پزیر تھے، میں نے رات میں حضور کے لئے وضو کا پانی رکھا ام المؤمنین نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پانی عبد اللہ بن عباس نے رکھا، یہ سنکر حضور نے دعا کی: الٰہی ! عبداللہ کو دین کی سمجھ عطا فرما۔اور اپنی کتاب کی تفسیر۔　　فتاوی رضویہ ٤/ ٦٧٧

# (١١) حضرت عباس بن المطلب کی فضیلت

٣٥٥٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقال : اللهم !انا کنا نتوسل الیك بنبیناصلی الله تعالی علیه وسلم، فتسقینا و انا نتوسل الیك بعم نبینا فأسقنا ، قال : فیسقون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس میں جب کبھی قحط پڑتا تو نماز استسقاء کے بعد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے توسل سے اس طرح دعا کرتے ،الٰہی ! ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تو ہمیں سیرابی ملتی تھی ،الٰہی !اب ہم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں:اس دعاوتوسل کے سبب ہم سب سیراب ہوتے۔١٢م

---

٣٥٥١۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب وضع الماء عند الخلاء،　١/ ٢٦
الصحیح لمسلم،　٢/٢٩٨ ☆
المسند لا حمد بن حنبل،　١/ ٥٤٠ ☆
٣٥٥٢۔ الجامع الصحیح للبخاری ،　ابواب الاستسقاء،　١/ ١٣٧

# (۱۲) حضرت امیر معاویہ کی فضیلت

۳۵۵۳۔ **عن** ابی عمیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لمعاویۃ : اللھم ! اجعلہ ھادیا مھد یاواھد بہ ۔

حضرت ابوعمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی: الٰہی! معاویہ کو راہ نما، راہ یاب کر، اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ فتاوی رضویہ ۶۱/۱۱

# (۱۳) حضرت معاذ بن جبل کی فضیلت

۳۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لرجل :تعالی حتی نؤمن ساعۃ ، فشکاہ الرجل الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقال : اوما نحن بمؤمنینَ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :دع عنك معاذاً فان اللہ یباھی بہ الملائکۃ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے کہا: آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے مومن بنیں، انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کردی کہ یارسول اللہ! کیا ہم مومن نہیں؟ حضور نے فرمایا: حضرت معاذ کے بارے میں کچھ مت کہو، کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرشتوں سے مباہات فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۸۴/۳

# (۱۴) ابودرداء کی فضیلت

۳۵۵۵۔ **عن** شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حکیم امتی عویمر ۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے حکیم ابودرداء ہیں۔ فقہ شہنشاہ ۱۸

---

۳۵۵۳۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب معاویۃ، ۲۲۵/۲

۳۵۵۴۔ الجامع للترمذی، باب مناقب معاویہ ، ۲۲۵/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۳۱، ۷۱۸/۱۱ ☆

۳۵۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۰۸، ۷۱۸/۱۱ ☆

# (۱۵) حضرت براء بن مالک کی فضیلت

٣٠٥٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبه له ، لو اقسم علی الله لا بره، منهم البراء بن مالك رضی الله تعالی عنه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جنکی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے، انہیں میں سے براء بن مالک ہے۔　　فتاوی رضویہ　　١٧٢/٩

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے، یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں، بدر کے سوا سب مشاہد میں شریک ہوئے۔

ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا: اللہ عزوجل نے آپ کو وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے، یعنی قرآن عظیم، فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا، خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں، اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ، جب خلافت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعۂ تستر پر حملہ ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث مذکور سنے ہوئے تھے، ان سے کہا اپنے رب پر قسم کھایئے، انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے، کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا، ایرانیوں کا سپہ سالا ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے براء شہید ہوئے، رضی اللہ تعالی عنہ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول　　١٧٢/٩

---

٣٠٥٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣١٥٤، ٦٥١/١١

# (۱۶) حضرت فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت علی کی فضیلت

۳۵۵۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رحمك الله یا امی !کنت امی بعد امی ، تجوعین و تشبعیننی، وتعرین وتکسیننی ،وتمنعین نفسك طیبا وتطبیننی، تریدین بذلك وجه الله والدار الآخرة ، الله الذی یحی و یمیت وھوحی لا یموت ، اغفرلا می فاطمه بنت اسد ولقنها حجتهاووسع مد خلها بحق بنبیك والا نبیاء الذین من قبل ، ارحم الراحمین ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اس طرح دعا کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اے میری ماں، آپ میری ماں کے بعد دوسری ماں تھیں، جو خود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتیں، اپنے بجائے میرے لئے پوشاک کا انتظام کرتیں، اپنا آرام چھوڑ کر مجھے آرام سے رکھتیں، ان تمام چیزوں سے آپ کا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا، اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور ان کی قبر وسیع فرما، صدقہ اپنے نبی کا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا، تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔　شرح المطالب ۲۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۵۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۲٥، ۱۲/۱٤۷

# ۱۹۔ فضیلت تابعین

## (۱) فضیلت حضرت اویس قرنی

۳۵۵۸۔ **عن** اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما اقبل اھل الیمن جعل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستقری الرفاق فیقول : ھل فیکم احد من قرن؟ حتی اتی علیہ قرن فقال : من انتم ؟ قالوا قرن فرفع عمر بزمام اوزمام او یس فناولہ عمر فعرفہ بالنعت فقال لہ عمر : ما اسمك ؟ قال : انا اویس قال : ھل کان لك والدۃ؟ قال : نعم قال : ھل بك من البیاض ؟ قال: نعم، دعوت اللہ تعالٰی فاذھبہ عنی الاموضع الدرھم من سرتی لا ذکربہ ربی فقال لہ عمر : استغفر لی قال انت احق ان تستغفر لی انت صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس القرنی ولہ والدۃ وکان بہ بیاض فدعا ربہ فاذھبہ عنہ الاموضع الدرھم فی سرتہ قال : فاستغفر لہ قال ثم دخل فی اغمار الناس فلم یدر این وقع قال ثم قدم الکوفۃ فکنا نجتمع فی حلقۃ فنذکر اللہ وکان یجلس معنا فکان اذ ذکرھم وقع حدیثہ من قلوبنا موقعا لا یقع حدیث غیرہ ففقدتہ یوما فقلت لجلیس لناما فعل الرجل الذی کان یقعد الینا لعلہ اشتکی فقال رجل من ھو ؟فقلت : من ھو قال : ذاك اویس القرنی فدللت علی منزلہ فاتیتہ فقلت یرحمك اللہ این کنت ولم ترکتنا فقال :لم یکن لی رداء فھو الذی منعنی من اتیانکم قال : فألقیت الیہ ردائی فقذ فہ الی قال: فتخالیتہ ساعۃ ثم قال : لو انی اخذت رداء ك ھذا فلبستہ فراہ علی قومی قالوا: انظروا الی ھذا المرائی لم یزل فی الرجل حتی خدعہ واخذ رداء ہ فلم ازل بہ حتی اخذہ فقلت انطلق حتی اسمع ما یقولون فلبسہ فخرجنا فمر بمجلس قومہ قالوا:انظروا

---

۳۵۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب من فضائل اویس قرنی، ۲/ ۳۱۱
المستدرك للحاکم، ۳/ ۴۰۴ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۶/۱۱۲
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۳/۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۵۴،
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۵/۳۳۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۱۳۲

الی هذا المرائی لم یزل بالرجل حتی خدعه واخذ رداء ه فقبلت علیهم فقلت: الا تستحیون لم توذونه والله لقد عرضته علیه فابی ان یقبله قال: فوفدت و فود من قبائل العرب الی عمر فوفد فیهم سید قومه فقال لهم عمر بن الخطاب افیکم احد من قرن فقال له سیدهم :نعم انا فقال له : هل تعرف رجلا من اهل قرن یقال له اویس من امره کذاومن امره کذا فقال : یا امیر المؤمنین ما تذکر من شان ذاك و من ذاك فقال له عمر: ثکلتك امك ادرکه مرتین اوثلا ثا ثم قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لنا: ان رجلا یقال له اویس من قرن من امره کذا ومن امرهکذا فلماقدم الرجل لم یبدا باحد قبله فدخل علیه فقال استغفرلی فقال:مابدا لك قال:ان عمر قال لی کذاوکذا قال :ما انابمستغفرلك حتی تجعل لی ثلاثا قال: وما هن؟ قال : لا توذینی فیما بقی ولا تخبر بما قال لك عمر احدا من الناس ونسیی الثا لثة ۔ هذا مطول و فی الفتاوی مختصرا۔

فتاوی رضویہ　　۲۴۷/۴

www.alahazratnetwork.org

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اہل یمن مدینہ آئے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلہ میں چکر لگاتے ہوئے یہ پوچھتے تھے کہ کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ ہے یہاں تک کہ اہل قرن سامنے آئے فرمایا تم کون ہو؟ بولے قرن کے باشندے تو حضرت عمر فاروق اعظم نے حضرت اویس کا پنکھا اٹھایا تو انہوں نے حضرت عمر کو ہاتھ بڑھا کر دیا حضرت عمر نے ان کو نشانی سے پہچان لیا۔فرمایا: تمہارا نام کیا ہے، کہا: ، مجھے اویس کہتے ہیں فرمایا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ بولے :ہاں،فرمایا: کیا تمہارے سفید نشانات تھے؟ بولے: ہاں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درست فرمادیا مگر ایک درہم کی مقدار میری ناف پر باقی ہے تاکہ اس کو دیکھ کر اپنے رب کی یاد کرتا رہوں، حضرت عمر نے نے کہا: میرے لئے دعا کیجئے ،عرض کیا: آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں کہ آپ صحابی رسول ہیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرد خیر التابعین ہیں جنکو اویس کہا جاتا ہے،ان کی والدہ بھی باحیات ہیں۔ان کے سفید داغ تھے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے داغ دور فرمادیئے فقط ایک درہم کی مقدار ان کی ناف پر باقی ہے۔راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے مغفرت کی۔پھر

لوگوں کی بھیڑ میں چلے گئے اور پتہ نہیں چلا کہ کہاں گئے۔

راوی کہتے ہیں: کہ پھر وہ ایک موقع پر کوفہ تشریف لائے۔ہم ان کے حلقۂ ذکر میں شامل ہوئے، جب وہ لوگوں کو نصیحت کرتے تو ان کی بات دل میں اس طرح بیٹھ جاتی کہ کسی دوسرے کی بات اتنی جاگزیں نہیں ہوتی تھی، ایک دن میں نے ان کو نہ پایا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا وہ مرد کیا ہوئے جو ہمارے ساتھ حلقہ ذکر میں تشریف فرما ہوتے تھے، شاید وہ بیمار ہو گئے، ایک صاحب بولے وہ کون تھے؟۔ میں نے بھی کہا وہ کون تھے؟ اس پر انہوں نے کہا: وہ حضرت اویس قرنی تھے، مجھے ان کی قیام گاہ بتائی گئی، تو میں وہاں پہونچا۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔آپ کہاں تھے اور ہمیں کیوں چھوڑ دیا، فرمایا: میرے پاس چادر نہیں تھی، اسلئے میں آپ لوگوں تک نہیں پہونچ سکا، راوی کہتے ہیں۔ میں نے اپنی چادر پیش کی انہوں نے میری طرف پھنک دی۔ پھر میں نے تھوڑی دیر خلوت میں گفتگو کی تو فرمایا: اگر میں تم سے یہ چادر لے لیتا تو میری قوم دیکھ کر کہتی، دیکھو اس ریاکار کو کہ فلاں کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ اس کو فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ پھر میں ان سے اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ چادر انہوں نے قبول فرمالی۔ میں نے عرض کیا: آپ چلئے تاکہ میں دیکھوں کہ آپ کی قوم کے لوگ کیا کہتے ہیں۔انہوں نے وہ چادر اوڑھ لی، پھر ہم نکل کر ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ کہنے لگے: دیکھو اس ریاکار کو کہ اس مرد کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ یہ سنکر میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا: کیا تمھیں شرم نہیں آتی۔ کیوں تم ان کو تکلیف پہونچا رہے ہو، خداوند قدوس کی قسم میں نے یہ چادر ان کو پیش کی تھی تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔(اب بہت اصرار کے بعد قبول کی ہے )راوی کہتے ہیں کہ عرب کے متعدد قبائل وفد کی شکل میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پاس آئے، ان میں ان کی قوم کا سردا بھی تھا۔حضرت عمر نے ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ بھی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں ہوں۔فرمایا: کیا تم قرن کے اس شخص کو جانتے ہو جسکا نام اویس ہے اور ان کی یہ نشانیاں ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ان کے بارے میں کیسے جانتے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تمھیں تمہاری ماں روئے۔ تم ان سے ملاقات کرو۔ یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: کہ حضور نے ہم

سے ارشاد فرمایا تھا کہ ایک مرد جنکو اویس کہا جاتا ہے اور ان کی نشانیاں یہ ہیں، وہ قرن سے آئیں گے جب وہ مرد آئے تو سب سے پہلے یہی شخص تھے جوان سے ملے اور عرض کیا: آپ میری مغفرت کی دعا کریں، حضرت اویس قرنی نے فرمایا: تمہیں یہ کیسے پتہ چلا۔ تو عرض کیا: حضرت عمر نے ہمیں یہ نشانیاں بتائیں ہیں۔ فرمایا: میں تمہاری مغفرت کے لئے دعا اس وقت کروں گا جب تم مجھ سے تین عہد کرلو۔ بولے وہ کیا ہیں؟ فرمایا: آئندہ تم مجھے کبھی تکلیف نہیں دوگے۔ اور یہ باتیں جو حضرت عمر نے بتائیں کسی کو نہیں بتاؤ گے تیسری بات وہ بھول گئے۔

## (۲) فضیلت امام اعظم

۳۰۵۹۔ **عن** ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لوکان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس کے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اعنی امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ جنکی رائے منیر ونظر بے نظیر تمام مصالح شرعیہ کو محیط وجامع، اور مومنین کے لئے ان کی حیات وموت میں خیر محض ونافع ، فجزاه الله عن الاسلام و المسلمین کل خیر ، و قاه و تابعیه بحسن الاعتقاد کل ضرو ضیر آمین ، یا ارحم الراحمین ، والحمد لله رب العالمین،و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و اله و صحابته و مجتهدی ملته اجمعین ۔　فتاوی رضویہ　۵۱/۴

---

۳۰۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۲/ ۷۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۹۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۶/ ۳۴۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۶۴

# ۲۰۔ فضائل اولیاء کرام

## (۱) اولیاء کرام کی ذات سے قدرت الٰہی کا صدور ہوتا ہے

۳۵۶۰۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ عزوجل قال :لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به ، و بصرہ الذی یبصربه، ویدہ التی یبطش بھا ، ورجله التی یمشی بھا، و ان سألنی لا عطینه ، و لئن استعاذنی لا عیذ نه ، وما ترددت عن شیٔ انا فاعله ترددی عن قبض نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساء ته۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ پھر میں اسے درست رکھتا ہوں تو میں خود اسکا وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اوراس کی وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اسکا وہ ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے، اسکا وہ پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو دیتا ہوں، اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں، میں اپنے کسی کام میں تردد نہیں فرماتا جیسا کہ میں اس مومن کی جان کے بارے میں فرماتا ہوں جسکو موت ناپسند ہے کہ اس کی ناپسندیدہ چیز مجھے بھی ناپسند ہے۔　فتاوی رضویہ　۲۸۳/۳

## (۲) خدا کا محبوب بندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے

۳۵۶۱۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذااحب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب۔　فتاوی رضویہ　۲۸۳/۳

---

۳۵۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التواضع، ۹۶۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۶/۶ ☆

۳۵۶۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲۸٤/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲٦۱/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اسے گناہ نقصان نہیں دیتا۔۱۲م

## (۳) اولیائے کرام کی شان عظیم ہے

۳۵۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدنیا والآخرۃ حرام علی اہل اللہ ۔

فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت اللہ والوں پر حرام ہے۔۱۲م

۳۵۶۳۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل یقول : اعطیہم من حلمی و علمی ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''اولیاء کرام'' کو اپنا حلم اور علم عطا فرماؤں گا۔

www.nafseislam.com

۳۵۶۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من زہد فی الدنیا علمہ اللہ بلا تعلم وہداہ بلا ہدایۃ ، وجعلہ بصیرا فکشف عنہ العمی۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اللہ تعالیٰ اس کو بغیر تعلیم حاصل کئے علم عطا فرماتا ہے، اور بغیر ظاہری اسباب صحیح راستہ پر چلاتا ہے، اور اس کو صاحب بصیرت بنادیتا ہے، اور اس سے جہالت کو دور فرمادیتا ہے۔۱۲م

---

۳۵۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۰، ۲۱٤/۱
کشف الخفا للعجلونی، ٤۹۳/۱ ☆
۳۵۶۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤۵۰/۶ ☆
۳۵۶٤۔حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۷۲/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤۰۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۱٤۹، ۱۹۷/۳

## (۴)محبوب بندہ کے حال کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے............

۳۵۶۵۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول یوم القیامۃ : یا ابن آدم ! مرضت فلم تعدنی یا ابن آدم ! استطعمتک فلم تطعمنی، یا بن آدم ! استسقیک فلم تسقنی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو عیادت کے لئے نہیں آیا، ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے نہیں کھلایا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا۔

فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

## (۵)عرفاء کے دل تقوی کا خزانہ ہیں

www.alahazratnetwork.org

۳۵۶۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل شیٔ معدن و معدن التقوی قلوب العارفین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک کان ہوتی ہے، اور تقوی کی کان اولیاء و عرفا کے دل ہیں۔

## (۶)اللہ کے نیک بندے حاجت روائی فرماتے ہیں

۳۵۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ عبادا اختصھم بحوائج الناس ، یفزع الناس الیھم فی حوائجھم ، اولئک الآمنون من عذاب اللہ ۔

---

۳۵۶۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل عیادۃ المریض ، ۳۱۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۶۹/۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۸/۵
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۱۷/۴ ☆ التفسیر للبغوی ، ۲۰۱/۱
۳۵۶۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۳/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۶۸/۱۰
الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۴۴۲ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۶۵/۱
۳۵۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۴/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۹۲۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالی نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے، لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذاب الہی سے امان میں ہیں۔

۳۵۶۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ارادالله عبدا بخیر صیرحوائج الناس الیه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کا مرجع حاجات بنادیتا ہے۔

۳۵۶۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ارادالله بعبد خیرا استعمله علی قضاء الحوائج للناس ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۷۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : انی لاهم باهل الارض عذابا ،فاذا نظرت الی عمار بیوتی والمتحا بین فی والمستغفر ین بالاسحار صرفت عذابی عنهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا

---

۳۵۶۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۱۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۹۴، ۶/ ۷
المغنی للعراقی، ۳/ ۲۳۸ ☆
۳۵۶۹۔ الجامع للترمذی، ☆
المستدرك للحاکم، ۱/ ۳۴۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۱۳۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۹۲ ☆
۳۵۷۰۔ شعب الایمان ، للبیهقی، ۶/ ۵۰۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۲۹۲

ہوں ،لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والے،اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

۳۵۷۱۔ **عن** مسافع الدئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لولا عباداللہ رُکّع وصبیۃ رُضّع وبھا ئم رُتّع لصب علیکم العذاب صبأثم رص رصاً۔

حضرت مسافع دئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے،اور دودھ پیتے بچے،اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر بسختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و مستحکم کردیا جاتا۔

۳۵۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مأئۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۷۳۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :من استغفرللمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

---

۳۵۷۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/ ۳۰۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۳/ ۳۴۵
۳۵۷۲۔ الکامل لا بن عدی ، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۳۶۳
التفسیر لا بن جریر، ۲/۶۳۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/ ۲۰۶
۳۵۷۳۔ کنز العمال للمتقی،۲۰۶۸، ۱/ ۴۷۶ ☆

# (۷) ضعیفوں کے سبب رزق ملتا ہے

۳۵۷۴۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے۔

۳۵۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینصرالقوم باضعفهم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے ان کے ضعیف تر کے سبب۔

www.alahazratnetwork.org

# (۸) نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے

۳۵۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان اخوان علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فکان احدهما یاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والآخر یحترف ،فشکا المحترف اخاه الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال : لعلك ترزق به ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دو بھائی تھے ،ایک کسب کرتے ،دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ،کمانے والے ان کے شاکی ہوئے ،فرمایا: کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے۔

---

۳۵۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعان باضعفاء والصالحین فی الحرب، ۱/ ۴۰۵

۳۵۷۵۔ المسند للحارث، ☆

۳۵۷۶۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۷۲ ☆

# (۹) ابدال نظام کائنات کا سبب ہیں

۳۵۷۷۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی امتی ثلثون ،بهم تقوم الارض ،وبهم تمطرون وبهم تنصرون ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے، انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

۳۵۷۸۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا، کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث ،وینتصربهم علی الاعداء ، ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب ۔

www.alahazratnetwork.org

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے، انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے، انہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الابدال بالشام یکونون وهم اربعون رجلا، بهم تسقون الغیث ،وبهم تنصرون علی اعدائکم ،ویصرف عن اهل الارض البلاء و الغرق ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، انہیں کے ذریعہ بارش

---

الدر المنثور للسیوطی، ۳۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۵۹۳، ۱۸۶/۱۲

التفسیر لا بن کثیر، ۴۴۸/۱ ☆

۳۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۰۷، ۱۸۹/۱۲ ☆

۳۵۷۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۵۹۴، ۱۸۶/۱۲ ☆

ہوتی ہے، انہیں کے سبب دشمنوں پر مدد ملتی ہے انہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اورغرق دفع ہوتا ہے۔

۳۵۸۰۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی اهل الشام ،وبهم ینصرون وبهم یرزقون ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال اہل شام میں ہیں، انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں انہیں کے وسیلے سے رزق۔　　الامن والعلی　۶۶

۳۵۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلوا الارض من اربعین رجلا ،مثل خلیل الرحمن ،فیهم تسقون وبهم تنصرون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء کرام سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پرتو ہونگے ،انہیں کے سبب تمہیں مینھ ملے گا ،اورانہیں کے سبب مدد پاؤگے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۵۸۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلواالارض من ثلثین مثل ابراهیم علیه الصلوة والسلام بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے خوبو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص

---

۳۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۴/ ۲۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۶۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۵۵ ☆

۳۵۸۱۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۴/ ۲۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۶۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۴۶۰۳، ۸/ ۶۵۸

۳۵۸۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۳۳۰
الحاوی للفتاوی، ۲/ ۴۲۸ ☆ الآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۱۷۷

زمین پر ضرور رہیں گے، انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائیگی، انہیں کی برکت سے مینھ دیئے جاؤ گے۔

۳۵۸۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا من امتی ،قلوبھم علی قلوب ابراھیم ، یدفع اللہ بھم عن اھل الارض یقال لھم الابدال۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہینگے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل پر ہونگے ،اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا۔ ان کا لقب ابدال ہوگا۔

۳۵۸٤۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا یحفظ اللہ بھم الارض ،کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ آخر وھم فی الارض کلھا ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ چالیس لوگ ایسے رہیں گے جن کے سبب اللہ تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ قائم کیا جاتا رہے گا، یہ تمام روئے زمین میں ہوں گے۔

۳۵۸۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ فی الخلق ثلاث مأۃ قلوبھم علی قلب آدم ،وللہ فی الخلق اربعون قلوبھم علی قلب موسی ،وللہ فی الخلق سبعۃ قلوبھم علی قلب ابراھیم ،وللہ فی الخلق خمسۃ قلوبھم علی قلب جبرئیل، وللہ فی الخلق ثلاثۃ قلوبھم علی قلب میکائیل ،وللہ فی الخلق واحد قلبہ علی قلب اسرافیل ، فاذامات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ،واذامات من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ من

---

۳۵۸۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۶۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/۳۸٦
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤٦۱۲، ۱۲/۱۹۰
۳۵۸٤۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۲۱٤، ۱۲/ ۱۹۱ ☆
۳۵۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤٦۲۹، ۱۲/ ۱۹٤ ☆

الخمسة ،واذا مات من الخمسة ابدل الله مكانه من السبعة ،واذا مات من السبعة ابدل الله مكانه من الاربعين ،واذا مات من الاربعين ابدل الله مكانه ،من الثلاثمأئة واذا مات من الثلاثمأئة ابدل الله مكانه من العامة ،فيهم يحى ويميت ويمطر وينبت ويدفع البلاء ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سو اولیا ہیں، کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں، اور چالیس کے دل قلب موسی پر، اور سات کے قلب ابراہیم، اور پانچ کے قلب جبرئیل، اور تین کے قلب میکائیل، اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے، علیہم الصلوۃ والتسلیم ۔

جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اسکا قائم مقام ہوتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اسکا بدل کیا جاتا ہے، اور پانچ والے کا عوض سات سے، اور سات کا چالیس سے، اور چالیس کا تین سو سے، اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ انہیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات، موت، مینھ کا برسنا، نباتات کا اگنا، بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے۔　　الامن والعلی　　٦٧

## (١٠) صالحین کے طفیل بلائیں دفع ہوتی ہیں

٣٥٨٦۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قراء القرآن ثلث ،رجل قرء القرآن فاتخذه بضاعة فاستحرمه الملوك واستمال به الناس، ورجل قرء القرآن فاقام حروفه وضيع حدوده ،كثر هؤلاء من قراء القرآن لاكثرهم الله تعالىٰ ،ورجل قرء القرآن فوضع دواء القرآن على داء قلبه فاسهر به ليله واظمأبه نهاره وقاموا فى مساجدهم وحبوابه تحت برانسهم ،فهؤلاء يدفع الله بهم البلاء ويزيل من الاعداء وينزل غيث السماء ،فوالله ! لهؤلاء من القراء اعزمن الكبريت الاحمر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ۔ایک وہ جو اس کے ذریعہ

---

٣٥٨٦۔ كنز العمال للمتقى، ٢٨٨٢، ١/ ٦٢٣

بادشاہوں کے یہاں عزت کا خواہاں ہوا اور لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے درپے رہا۔ دوسرا وہ جو قرآن عظیم کو اچھی آواز اور خوب ادائیگی کے ساتھ پڑھتا رہا لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا۔ان دونوں قسموں کے لوگ بہت ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تعداد میں زیادہ نہ کرے۔

تیسرے وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا دفع فرماتا ہے، اور دشمنوں سے مال ودولت وغنیمت دلاتا ہے، اور آسمان سے مینھ برساتا ہے، خدا کی قسم! قاریان قرآن میں ایسے لوگ گوگرد سرخ سے بھی کمیاب ہیں۔ الامن والعلی ۶۸

## (۱۱) صحابہ کے دم قدم سے زمانہ میں صلاح وفلاح رہی

www.alahazratnetwork.org

۳۵۸۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : النجوم امنۃ للسماء ،فاذاذھبت النجوم اتی السماء ماتوعد، واناامنۃ لاصحابی ،فاذا ذھبت اتی اصحابی مایوعدون ،واصحابی امنۃ لامتی ، فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے امان ہیں آسمان کے لئے ، جب ستارے جاتے رہینگے آسمان پر وہ آئیگا جس کا اس سے وعدہ ہے، یعنی شق ہونا، فنا ہوجانا۔ اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے ، جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا، جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات ۔اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لئے ،جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئیگا جس کا ان سے وعدہ ہے، یعنی ظہور کذب و مذاہب فاسدہ وتسلط کفار۔
الامن والعلی ۶۸

۳۵۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی

---

۳۵۸۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۵۴۳ ☆
۳۵۸۸۔ المستدرک للحاکم، ۳/ ۱۶۲ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : النجوم امان لاھل الارض من الغرق ، واھل بیتی امان لامتی من الاختلاف ،فاذاخالفتھا قبیلۃ من العرب اختلفوافصاروا حزب ابلیس ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں ،اور میرے اہل بیت میری امت کے اختلاف سے امان ہیں ، جب کوئی عربی قبیلہ ان سے اختلاف کریگا تو خود ان میں ہی پھوٹ پڑیگی اور وہ شیطان کے پیرو ہو جائیں گے۔

۳۵۸۹۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اھل بیتی امان لامتی ،فاذاذھب اھل بیتی اتاھم مایوعدون۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں ، جب اہلبیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئیگا جو ان سے وعدہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر اہلبیت کرام میں تعمیم ہو جیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالبا یہاں ہلاک مطلق وارتفاع قرآن عظیم وہدم کعبہ معظمہ وویرانی مدینہ سے پناہ مراد ہو، کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ جانگزا بلائیں پیش نہ آئینگی ۔واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور برتقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو۔ الامن والعلی ۶۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۳) اولیاء کرام سے استمداد

۳۵۹۰۔ **عن** عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا اضل احدکم شیئا اواراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس ، فلیقل : یاعباداللہ اغیثونی، یاعباداللہ اغیثونی ،فان للہ عباداالایراھم ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۵۸۹۔ المستدرک للحاکم، ۴۸۶/۳، وتعقب،

۳۵۹۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۹۸، ۷۰۶/۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے۔اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کرینگے۔

۳۵۹۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اذاانفلتت دابة احدکم بارض فلاة فلیناد!یاعباد اللہ احبسوا علی دابتی،فان للہ فی الارض حاضراسیحبسه علیکم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنگل میں کسی کا جانور چھوٹ جائے تو یوں ندا کرے،اللہ کے بندو روک دو،عباد اللہ اسے روک دینگے۔

۳۵۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فلیقل : اعینونی یا عباداللہ ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہے،میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔

الامن والعلی　　۲۳۴

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تین حدیثیں وہابیت کش ہیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی روایت سے آئیں ،قدیم سے اکابر علمائے دین رحمھم اللہ تعالیٰ کی مقبول ومجرب معمول رہیں،اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل فقیر کے رسالے ''انھار الانوار'' میں ہے،کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک ایک فعل کے سر بدیع میں تصنیف کیا، ملاحظہ ہو۔

الامن والعلی　　۲۳۴

---

۳۵۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ۶،۱۷۴۹۶/ ۷۰۵ ☆ الاذکار النوویة ۲۰۱

۳۵۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ،

## (۱۴) خدا کے ولی سے دشمنی خداوند قدس سے اعلان جنگ ہے

۳۰۹۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال الله تبارك وتعالیٰ : من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔

۳۰۹۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من عادی اولیاء الله فقد بارذ الله بالمحاربة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔

فتاوی رضویہ　۲۹۹/۳

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں جنگ کی ابتدا فرمانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دلیل واضح ہے کہ عداوت ولی سخت باعث ایذائے رب عزوجل ہے، اور رب عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یوذون الله ورسوله ،لعنهم الله فی الدینا والآخرة واعدلهم عذابا مهینا۔

بیشک وہ جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں، اوران کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ عاصی معاذ اللہ معذب ہو آخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں ورنہ بالآخر رحمت ونعمت اور جنت ابدی نہ پاتا، اس کی نار نار تطہیر ہے، نہ نار لعنت و ابعاد و تذلیل وتحقیر، تو جسے اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر، یہ وہاں ہے کہ بعد وضوح حق براہ عناد ہو، جس طرح اب وہابیہ ماردین اعدائے دین کا حال ہے۔

فتاوی رضویہ　۳۵/۶

## (۱۵) مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

۳۵۹۵۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنوراللہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کی باطنی فراست سے بچو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مالی الجیب ۶۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۵۹۵۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ الحجر، ۲/ ۱۴۰

# ۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت

## (۱) فرشتے نور سے پیدا ہوئے

۳۵۹۶۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :خلقت الملائکۃ من نور، وخلق الجان من نار ،وخلق آدم مماوصف لکم ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے نور سے پیدا ہوئے ،اور جن آگ سے،اور حضرت آدم کی تخلیق اس سے جو تمہیں بتایا جاچکا۔ ہدایۃ المبارکہ ۴

## (۲) روح ایک عظیم فرشتہ ہے

www.alahazratnetwork.org

۳۵۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : الروح ملک من الملائکۃ ،ماخلق اللہ مخلوقا اعظم منہ ،فاذا کان یوم القیامۃ قام وحدہ صفا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ روح نامی ایک فرشتہ ہے،اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑی کوئی دوسری مخلوق نہیں بنائی، جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ فرشتہ تنہا ایک صف ہوگا۔

۳۵۹۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح ملک اعظم من السموات ،ومن الجبال ،ومن الملائکۃ ،وھو فی السماء الرابعۃ یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحۃ ،یخلق اللہ من کل تسبیحۃ ملکا یجیئ یوم القیامۃ صفاوحدہ ۔

---

۳۵۹۶۔ الصحیح لمسلم، زھد۔ ۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۵۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۳۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۶/۱۳
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۱/۵۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۳۴۳
کنز العمال للمتقی ،۱۵۱۵۶، ۶/۱۳۶ ☆ المصنف لعبدالرزاق ۲۰۹۰، ۱۱/۴۲۵
۳۵۹۷۔ التفسیر للبغوی، ۵/۵۱۳ ☆
۳۵۹۸۔التفسیر للبغوی، ۵/۵۱۳ ☆

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک ملک عظیم ہے آسمان وزمین وجبال وملائکہ سب سے، اسکا مقام آسمان چہارم میں ہے، ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے، ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے ۔ یہ روح نامی فرشتہ روز قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف ہے۔ ہدایۃ المبارکہ ۷

## (۳) ملائکہ کی خشیت ربانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں

۳۵۹۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان لله ملائكة ترعدفرائصهم من خيفته ،مامنهم ملك تقطر منه دمعة الا وقعت ملكا قائما يسبح ۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوف خدا سے ان کا بند بند لرزتا ہے، ان میں سے جس فرشتہ کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے ہی فرشتہ ہوجاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت جل جلالہ کی تسبیح کرتا ہے۔ ہدایۃ المبارکہ ۱۰

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۶۰۰۔ **عن** كعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لاتقطرعين ملك منهم الا كانت ملكاً يطير من خشية اللہ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان فرشتوں سے جنکی آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے وہ ایک فرشتہ ہوکر خوف خدا سے اڑجاتی ہے۔

## (۴) جبرئیل کے جنتی نہر میں غوطہ لگانے سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان فی الجنة لنهرامايدخله جبرئيل دخلة فيخرج فينتفض الاخلق اللہ من كل قطرة تقطر منه ملكا ۔

---

۳۵۹۹۔ التفسير لا بن كثير، ۸/۲۹۷ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۲/۳۰۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۹/۱۲۶ ☆ كنز العمال للمتقی ۲۹۸۳۶، ۱۰/۳۶۶
۳۶۰۰۔ كتاب الثواب لا بی الشيخ ، ☆
۳۶۰۱۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۹۳ ☆ الآلی المصنوعة للسيوطی، ۱/۴۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وشبہ جنت میں ایک نہر ہے کہ جب جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم اس میں جاکر باہر آکر پر جھاڑتے ہیں، جتنی بوندیں ان کے پروں سے گرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر بوند سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۸

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حالانکہ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں کہ اگر ایک پر پھیلادیں تو افق آسمان چھپ جائے۔

۳۶۰۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فی السماء الرابعۃ لنھر یقال لہ الحیوان ،یدخلہ جبرئیل کل یوم فینغمس فیہ انغماسہ منہ یخرج فینتفض انتفاضۃ فیخرج عنہ سبعون الف قطرۃ یخلق اللہ من کل قطرۃ ملکا ،ھم الذین یؤمرون ان یاتوا البیت المعمور فیصلوا،فیفعلون ثم یخرجون فلایعودون الیہ ابدا ،ویولی علیھم احدھم ثم یؤمر ان یقف بھم فی السماء موقفایسبحون اللہ الی ان تقوم الساعۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں، جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام ہر روز اس میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں ،اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے، انہیں حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھیں، جب پڑھکر نکلتے ہیں پھر اس میں کبھی نہیں جاتے ،ان میں ایک کوان پر افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انہیں ایک جگہ لیکر کھڑے ہو، وہ وہاں قیامت تک تسبیح الہی کرتے ہیں۔ ھدایۃ المبارکہ ۹

۳۶۰۳۔ **عن** علاء بن ھارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لجبرئیل کل یوم انغماس فی الکوثر ثم ینتفض ،فکل قطرۃ یخلق منھا ملک ۔

حضرت علاء بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۰۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۱۱۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۷/ ۴۰۴

۳۶۰۳۔کتاب الثواب لا بی الشیخ، ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم ہر روز کوثر میں ایک ڈبکی لگا کر پر جھاڑتے ہیں، ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۹

## (۵) مومن کو خوش کرنے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

۳۶۰۴۔ **عن** الحسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ماادخل رجل علی مؤمن سرورا الاخلق اللہ عزوجل من ذلک السرور ملک یعبداللہ عزوجل ویوحدہ ،فاذاصارالعبد فی قبرہ اتاہ ذلک السرور فیقول : الم تعرفنی ،فیقول : من انت ؟ یقول اناذلک السرور الذی ادخلتہ فی قلب ذلک المسلم ، اناالیوم اونس وحشتک والقنک حجتک واثبتک بالقول الثابت واشہدک مشاھدک یوم القیامۃ واریک منزلک من الجنۃ ۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وتمجید وتوحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ مسلمان پوچھتا ہے، تو کون ہے؟ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت سکھاؤنگا میں تجھے نکرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا، میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤنگا، میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا، میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤنگا۔

الامن والعلی ۲۴۶ ☆ ھدایۃ المبارکہ ۲۰

## (۶) فضائل نہر میں فرشتہ کے غوطہ سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۵۔ **عن** وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ تعالیٰ نہرافی الھواء یسع الارضین کلھا سبع مرات ، فینزل علی ذلک النہر ملک من السماء فیملؤہ ویسد مابین اطرافہ ثم یغتسل منہ ،

---

۳۶۰۴۔ کتاب الثواب لابی الشیخ ،

۳۶۰۵۔ کتاب الثواب لابی الشیخ ،

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

فاذا خرج منه قطرمنه قطرات من نور فیخلق الله من کل قطرة منها ملکا یسبح لله بجمیع تسبیح الخلائق کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ھواء میں ایک نہر ہے کہ سب زمینیں مل کر اس میں سات دفع سما جائیں، اس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے کہ اپنی جسامت سے اسے بھر دیتا ہے اور اس کے کنارے بند کر دیتا ہے، پھر اس میں نہاتا ہے، جب باہر آتا ہے اس سے نور کی بوندیں ٹپکتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوق الٰہی سے اس کی تسبیح کرتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۹

## (۷) ملائکہ نور عزت اور ربانی روح سے پیدا ہوئے

۳۶۰۶۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: خلقت الملائکة من نورالعزة ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: فرشتے نور عزت سے بنائے گئے۔

۳۶۰۷۔ **عن** یزید بن رومان رضی الله تعالیٰ عنه قال؛بلغنی ان الملائکة روح خلقت من روح الله ۔

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ فرشتے ربانی روح سے پیدا کئے گئے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: غالبا اس اجمال کی شرح وہ ہے جو امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی کہ روح ایک فرشتہ ہے جسکے ستر ہزار سر ہیں، ہر سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار دہن، ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان میں ستر ہزار لغت۔

وہ ان سب لغتوں سے کہ ایک لاکھ ارسٹھ ہزار ستر جگہ مہاسنکھ ہوئے، جسکی کتابت یوں ہے کہ ۱۶۸۰۷ لکھکر داہنے ہاتھ کو بیس صفر لگادیجئے، وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے، ہر تسبیح سے

---

۳۵۰۶۔ کتاب الثواب لا بی الشیخ،

۳۵۰۷۔ کتاب الثواب لا بی الشیخ،

ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کریگا۔ عینی۔ تفسیر کبیر سیدی شیخ اکبر محی الملت والدین ابن عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں:۔

اللہ عزوجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی پھر تاریکی بنائی، ظلمت پر اس نور کا پرتو ڈالا اس سے عرش ظاہر ہوا۔ پھر اس لئے ہوئے نور سے کہ ضیائے صبح کے مانند تھا جس میں شب کی تاریکی مخلوط ہوتی ہے ان ملائکہ کو بنایا جو گرد عرش ہیں، پھر کرسی پیدا کی اور اس میں اسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کئے۔ الیواقیت والجواہر۔ ھدایۃ المبارکہ ۷

## (۸) حضرت جبرئیل کے نوری نہر میں غوطے سے ملائکہ کی تخلیق

۳۶۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عن یمین العرش نهرا من نور مثل السموات السبع والارضین السبع والبحار السبع یدخل فیه جبریل علیه الصلوة والسلام کل سحر ویغتسل فیه فیزداد نور االی نوره وجما لاالی جماله،ثم ینتفض فیخلقالله تعالیٰ من کل نقطة تقع من ریشه کذا کذا الف ملك یدخل منهم البیت السبعون الفا ثم لا یعودون الیه الی ان تقوم الساعة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرش کے داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کی برابر، اس میں ہر سحر جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے، پھر پر جھاڑتے ہیں، جو چھینٹ گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے جن میں سے ستر ہزار بیت المعمور میں جاتے ہیں پھر قیامت تک اس میں داخل نہیں ہوتے۔

ھدایۃ المبارکہ ۱۰

## (۹) درود پاک کی برکت سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۹۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی تعظیما لحقی خلق اللہ عزوجل من ذلك القول ملکا له جناح بالمشرق وآخربالمغرب ،یقول : عزوجل له : صل علی عبدی کما

---

۳۶۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۳۶۰۹۔ التفسیر الکبیر للرازی،

صلی علی نبیی ،فھو یصلی علیه الی یوم القیامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرے جس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب میں ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجی میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۱

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد اپنی کتاب مستطاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں۔

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اسکا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص محبت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ انتھی کلامه الشریف قدس سره اللطیف ۔

مواہب شریف میں ہے:۔

مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں، اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے،

سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں۔

نیک کلام، اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ الله یصعد الکلم الطیب ،والعمل الصالح یرفعه ، کے یہ معنی ہیں۔

امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل، کہ جو شخص سورۂ بقرہ وال عمران پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے کہ روز قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑیں گے۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری میں

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

فرماتے ہیں:۔

آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں، اوران میں قوی تر اور حیا میں زائدوہ ہوتے ہیں جو عورتوں کی سانس سے بنائے جاتے ہیں۔انفاس ناس سے فرشتے بننے کی تصریح فتوحات شریف میں بھی ہے۔

یہ احادیث واقوال ہیں جن میں آفرینش ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے،ان سے ثابت کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے، ہرروز بے شمار بنتے ہیں جنکی گنتی ان کا بنانے والا ہی جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں: قلشانی نے اس مقام پر ایک عجیب وغریب بات کہی: کہ زمین وفضا کے فرشتے عناصر اربعہ سے مرکب ہیں،ان کے جسم ہیں کہ جن میں خون رواں ہوتا ہے۔

الیواقیت میں فرمایا: یہ قول بعض ہے اور شاید ان کی مراد یہ ہو کہ یہ جنات کی ایک نوع ہیں،ان کا نام فرشتے رکھنا ان کی اپنی ایک اصطلاح ہے۔

www.alahazratnetwork.org

اسی طرح ایک روایت غریبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آئی کہ ایک نوع ملائکہ سے توالد کا سلسلہ بھی چلتا ہے جنکو جن کہا جاتا ہے،انہیں سے ابلیس بھی ہے۔ ارشادالساری۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

لیکن واضح رہے کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ملائکہ کے باب میں یہ ہے کہ وہ تذکیروتانیث اور سلسلہ توالد سے منزہ وپاک ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۳

رہاان کی موت کا حال، امام ولی الدین عراقی سے اسلۂ مکیہ میں اس باب میں سوال ہوا جواب فرمایا: لم یثبت فی ذالک شیئ ولا یجوز الحجوم علیہ بمجرد الاحتمال ولا مجال للنظر فیہ دلا دخل للقیاس۔

اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوا اور محض احتمال سے اس جرأت روانہیں ۔ نہ نظر کی گنجائش نہ قیاس کا دخل۔

نقلہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات۔

بلکہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انہیں مثل ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے،ارواح کو کبھی موت نہیں۔

فتوحات شریف کے باب ۵۱۸ میں فرمایا:۔

انه لیس للملائکة اٰخرة هو ذلك انهم لا یمو تون فیبعثون وانما هو صعق و افاقة کا لنوم والا فاقة منه عندنا ذالك حال لا یزال علیه الممکن فی التحلی الاجمالی دنیا وآخرة الخ، نقله فی الیواقیت والجواهر۔

اقول:۔شاید یہ مسئلہ تجسم وتجرد ملائکہ پر مبنی ہو جوانہیں نفوس مجردہ مانتے ہیں جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ ان کے طور پر ملائکہ کیلئے موت نہ ہونی چاہیئے کہ روح کبھی نہیں مرتی، موت جسم کے لئے ہے یعنی روح کا اس سے جدا ہو جانا، اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوس شریفہ متعلق ہیں جیسا جمہور اہل سنت کا مسلک ہے اور صدہا طور پر نصوص اسی طرف ناظر، ان کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں اور یہ ہی ظاہر مفاد آیت۔اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد تو یہی صحیح ومعتمد ہے،وقال کل نفس ذائقة الموت، ہر جان موت کا مزہ چکھے گی۔

www.alahazratnetwork.org

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی جب آیہ کریمہ، کل من علیها فان، نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیہ کریمہ کل نفس ذائقة الموت نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب، بن جریر انہیں سے راوی قال:و کل ملك الموت بقبض ارواح المومنین والملائکة۔الحدیث۔

یعنی ملک الموت مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

نیز ابن جریر وابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرہم موتا ملک الموت،فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔

بیہقی و فریاوی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں تفصیلا انکی کیفیت موت روایت کی۔کہ جب سب فنا ہوں گے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت باقی رہیں گے،رب تبارک وتعالیٰ کہ داناتر ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے:۔

بقی وجھك الباقی الدائم و عبدك جبرئیل و میکائیل و ملك الموت۔

باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت، حکم ہوگا تغرف نفس میکائیل ، میکائیل کی روح قبض کروہ عظیم پہاڑ کی طرح گریں گے۔پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے،اب کون باقی ہے عرض کریں گے، وجھك الباقی الکریم وعبدك جبرئیل و ملك الموت، تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و ملک الموت۔ فرمائے گا:تغرف نفس جبرئیل ،جبرئیل کی روح قبض کر،وہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، پھر فرمائے گا: اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے:وجھك الکریم وعبدك ملك الموت، وھو میت ۔تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ کہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا،فرمائے گا: مت، مرجاؤ،وہ بھی مرجائیں گے، پھر فرمائے گا:ابتدامیں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا،کہاں ہیں سلاطین،مغرور جو ملک کا دعوی کرتے تھے، کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا، لله الواحد القھار، آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔

www.alahazratnetwork.org

ملفق منھما وعنده الفریابی ان اٰخرھم موتا جبرئیل ۔ واللہ تعالیٰ اعلم،

WWW.NAFSEISLAM.COM

ثم اقول:۔اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت زندہ رہنا معلوم ہی ہوا،اور حدیث میں سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے گزرا کہ یہ بیشمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملائکہ کے ساتھ اڑتے پھریں گے،اور حدیث میں گزرا کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں قیامت تک تسبیح الہی کریں گے۔حدیث میں گزراوہ فرشتہ قیامت تک مصلی پر درود بھیجتا ہے۔

روایت سخاوی میں گزرااس کے پر کے قطروں سے جوفرشتے بنتے ہیں قیامت تک مصلی کے لئے استغفار کریں گے، ہر مسلمان کے ساتھ جو کراماً کاتبین ہیں ان کے لئے حدیث میں آیا،مرگ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں ،حکم ہوتا ہے میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں عرض کرتے:تو ہمیں حکم ہو کہ زمین میں رہیں فرمان ہوتا ہے میری زمین مخلوق سے بھری ہے کہ میری تسبیح کرتے ہیں۔

ولکن قوما علی قبر عبدی فسبحانی وھللانی کبرانی الی یوم القیامة و اکتباہ لعبدی۔

مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح وتحلیل ورکبیر کرو اور اسکا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید الخدری والبیھقی فی البعث و ابن ابی الدنیا عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

یوں ہی اور احادیث بھی ہیں ان حدیثوں سے بیشمار ملائکہ کا زندہ رہنا ثابت اور اصلا کسی حدیث میں نہ آیا کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوئی ہو، بلکہ روایت مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزول آیت کریمہ، کل نفس ذائقۃ الموت۔ تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے کہ ہمیں بھی موت ہوگی لہذا ظاہر یہ ہی ہے کہ ملائکہ کے لئے قیامت سے پہلے موت نہیں بلکہ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انسان وجن وحیوانات کی موت بیان کرکے فرمایا:۔

www.alahazratnetwork.org

والملائکة یموتون فی الصعقة الاولی و ان ملك الموت یقبض ارواحهم ثم یموت۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائے گا ملک الموت انکی روح قبض کریں گے۔ پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

## (۱۰) عام مومنین بعض ملائکہ سے افضل ہیں

۳۶۱۰۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : عبدی المؤمن احب الی من بعض ملائکتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مومن بندہ مجھے اپنے بعض فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ مالی الجیب ۶

---

۳۶۱۰۔ التیسیر للمناوی ۲/ ۱۸۹

## (۱۱) فرشتے کاروبار دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

۳۶۱۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:فی قولہ تعالیٰ فالمدبرات امرا ٔ ھم الملائکۃ وکلوا بامور عرفھم اللہ تعالیٰ العمل بھا ،قال عبدالرحمن بن سابط : یدبرالامر فی الدنیا اربعۃ ،جبریل ،ومیکائیل ،وملک الموت ،واسرافیل ،علیھم السلام ،اما جبرئیل فمؤکل بالوحی والبطش وھزم الجیوش واما میکائیل فمؤکل بالمطر والنبات والارزاق ،واما ملک الموت فمؤکل بقبض الانفس ،واما اسرافیل فھو صاحب الصورولاینزل الا لامر عظیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مدبرات امر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کئے گئے ہیں جنکی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی،عبدالرحمٰن بن سابط نے فرمایا: دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں،جبرئیل،میکائیل،عزرائیل ،اوراسرافیل علیہم السلام۔جبرئیل تو وحی الٰہی ،ہواؤں اور لشکروں پر مؤکل ہیں،کہ ہوائیں چلانا ،لشکروں کو فتح شکست دینا ان سے متعلق ہے۔میکائیل باراں اور روئیدگی پر مقرر ہیں،کہ مینھ برساتے اور درخت وگھاس اور کھیتی اگاتے ہیں۔عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں۔اسرافیل صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں اور زمین پر کوئی عظیم حکم لیکر اترتے ہیں۔علیہم الصلوۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۵

## (۱۲) حضرت جبرئیل دعائیں قبول کرتے ہیں

۳۶۱۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان العبد المومن لیدعواللہ تعالیٰ ،فیقول اللہ تعالیٰ لجبرئیل : لاتجبہ ،فانی احب ان اسمع صوتہ ، واذا دعاہ الفاجر قال : یاجبرئیل ! اقض حاجتہ ،فانی لا احب ان اسمع صوتہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۱۱۔ التفسیر للبغوی ، ۵/۵۱۲ ☆

۳۶۱۲۔ کنز العمال للمتقی ،۳۲۲۶۱، ۲/۸۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۷۴۱

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۵۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندۂ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے فرماتا ہے: اس کی دعا قبول نہ کرنا، میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں۔ اور جب فاجر دعا کرتا ہے، رب جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اس کی حاجت روا کردے، کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

## (۱۳) فرشتے رزق دینے پر مقرر ہیں

۳۶۱۳۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ تعالیٰ ملائکۃ موکلین بارزاق بنی آدم ،ثم قال لھم : ایما عبد وجدتموہ جعل الھم ھما واحداً فضمنوا رزقہ السموات والارض وبنی آدم ،وایما عبد وجدتموہ طلبہ ،فان تحری العدل فطیبوالہ ویسروا،وان تعدی الی غیرذلک فخلوا بینہ وبین مایرید ،ثم لاینال فوق الدرجۃ التی کتبتھا لہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر موکل ہیں، انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر آخرت کا ہو رہا ہے، آسمان وزمین وانسان سب کو اس کے رزق کا ضامن کردو، یعنی بے طلب ہر طرف سے اسے رزق پہونچاؤ، اور جسے روزی کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اس کے لئے اس کا رزق پاک وآسان کرو، اور جو حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو، پھر ملے گا تو اتنا ہی جو میں نے اس کے لئے لکھدیا ہے۔

## (۱۴) فرشتہ آدمی کی حفاظت کرتا ہے

۳۶۱۴۔ عن کنانۃ العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ملک قابض علی ناصیتک ،فاذا تواضعت للہ رفعک، واذاتجبرت علی اللہ قصمک ،وملک قائم علی فیک لایدع الحیۃ ان تدخل فی فیک ۔

---

۳۶۱۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۳۲۱، ۴/۲۶

۳۶۱۴۔ التفسیر لا بن جریر،

حضرت ابوکنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ تیری پیشانی کے بال تھامے ہوئے ہے، جب تو اللہ عزوجل جل شانہ کے لئے تواضع کرے تجھے بلندی بخشتا ہے، اور جب تو اس پر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے توڑ ڈالتا ہے، ہلاک کردیتا ہے، اور ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا۔

۳۶۱۵۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ابن آدم لفی غفلة عما خلق له ،ویبعث الله ملکا فیحفظه حتی یدرك ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم زاد اس سے غافل ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا، اور اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہونچنے تک اس کا نگہبان رہتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

## (۱۵) فرشتے ماں کے پیٹ میں بچوں کی صورت بناتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۶۱۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذامر بالنطفة اثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ،ثم قال : یارب ! اذکر ام انثیٰ ؟ فیقضی ربك ماشاء ویکتب الملك ،فیقول : یارب ! اجله ؟فیقول ربك ماشاء و یکتب الملك ثم یقول : یا رب ! رزقه ؟ فیقضی ربك ماشاء ،ویکتب الملك ،ثم یخرج الملك بالصحیفة فی یده فلایزید علی امر ولاینقص ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۱۵۔ التفسیر لا بن کثیر، ۸/ ۳۸۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/ ۱۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۱۰۶ ☆ الحبائك فی الملائك للیسوطی، ۷۱
الفتاوی الحدیثیه ، للهیثمی، ۳۵ ☆
۳۶۱۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ،۲/ ۳۳۳ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۳۴۵
مشکل الآثار للطحاوی ۳/ ۲۷۹ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۱۴۰
کنزالعمال للمتقی، ۵۲۰۰، ۱/ ۱۱۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نطفے پر بیالیس راتیں گذرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے، وہ آکر اس کی صورت بناتا ہے کان، آنکھ، کھال، گوشت، ہڈیاں خلق کرتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، اور فرشتہ اسی کے مطابق لکھ لیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اس کی عمر کیا ہوگی؟ تو جو چاہتا ہے تیرا رب فرماتا ہے، فرشتہ اس کو بھی لکھدیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا ہوگا؟ پھر فرشتہ اللہ کے فرمان کے مطابق لکھدیتا ہے، پھر فرشتہ وہ صحیفہ لیکر آتا ہے، اب اس میں نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔

۳۶۱۷۔ **عن** حذیفة بن اسید الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باذنی هاتین ،ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ،ثم یتصور علیها الملك ،قال زهیر: حسبته قال : الذی یخلقها ،فیقول : یارب ! اذکر ام انثیٰ ؟ فیجعله اللہ ذکرا اوانثیٰ ،ثم یقول : یارب ! اسویٌّ اوغیر سوی ، فیجعله اللہ سویا اوغیرسوی ،ثم یقول : یارب ! مارزقه ؟ مااجله ؟ ماخلقه ؟ ثم یجعله اللہ شقیا اوسعیدا ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، نطفہ رحم میں چالیس راتیں یوں ہی رکھا رہتا ہے، پھر فرشتہ اس پر صورت بناتا ہے، راوی زہیر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ فرمایا: جو خلق کرتا ہے، کہتا ہے: اے رب! کیا یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مؤنث بنانے کا حکم دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: کیا صحیح وسالم اعضاء والا بنیگا یا ناقص؟ پھر حکم کے مطابق بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا؟ اس کی عمر کیا ہوگی؟ اس کے چال چلن کیسے ہونگے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بدچلن یا نیک بنادیتا ہے

۳۶۱۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان ملکا مؤکلا بالرحم ،اذا اراداللہ ان یخلق شیئا باذن اللہ لبضع واربعین لیلة ۔

---

۳۶۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۳۳۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۷☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۷۵
۳۶۱۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/ ۳۳۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۷۱۶ ☆

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے تو چالیس دن سے زیادہ وہ یونہی رہتا ہے۔

۳۶۱۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ،ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک ،ثم یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک ،ثم یرسل اللہ الملک فینفخ فیہ الروح ویومر باربع کلمات بکتاب،رزقہ ،واجلہ ،وعملہ ،وشقی او سعید فوالذی لاالہ غیرہ ! ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی مایکون بینہ وبینھا الا ذراع فسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا ،وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی مایکون بینہ وبینھا الاذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ کا مادۂ آفرنش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں گوشت کی بوٹی، جب تین چلے گزر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اس میں جان ڈالتا ہے، اور چار چیزیں لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے، یعنی رزق، عمر، عمل اور یہ کہ بدبخت ہے یا نیک بخت، قسم اس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! بیشک تم میں کے کچھ لوگ جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب جنت سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ سبقت کرتا ہے اور وہ شخص دوزخیوں کے کام کر کے دوزخی ہو جاتا ہے۔ اور بعض وہ ہیں جو دوزخیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب دوزخ سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ سبقت کرتا ہے اور جنتیوں کے کام کر کے یہ جنتی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو اللہ عزوجل فرماتا ہے: ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔ اللہ ہے کہ تمہاری تصویر فرماتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے۔

---

۳۶۱۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ۲/۳۳۲

اور فرماتا ہے:۔

هل من خالق غير الله ۔

کیا کوئی اور بھی خلق کرنے والا ہے اللہ کے سوا۔

یہاں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنکا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر وشرک کے مٹانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وہ خود صحیح حدیثوں میں فرمارہے ہیں کہ:۔

فرشتہ تصویر کرتا ہے، فرشتہ صورت بناتا ہے، فرشتہ آنکھ، کان، گوشت، استخواں، بال، کھال، خون خلق کرتا ہے۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتہ کے ہاتھ سے ہوکر جان بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔

شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھکر اور کیا شرک ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم تو اتنا ہی فرما کر چپ ہورہے تھے۔

لأهب لك غلاما زکیا۔ تاکہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔

www.alahazratnetwork.org

یہاں تو ان سے کم درجہ کے ملائکہ کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹیوں کی خلق تصویر ہورہی ہے۔

احمق جاہلو! اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو۔ یہ فرق نسبت اٹھانا، اقسام اسناد مٹانا، خدا جانے تمہیں کن بڑے حالوں پہونچائیگا۔ مسلمانوں کو مشرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے۔

الامن والعلی　۲۴۵

## (۱۶) فرشتہ قاضی شرع کی اعانت کرتا ہے

۳۶۲۰۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا جلس القاضی فی مجلسه هبط علیه ملکان لیسدد انه ویوفقانه ویرشد انه مالم یحر، فاذا جار عرجا وترکاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۲۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۸۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۱۷۶
میزان الاعتدال للذهبی، ۹۴۶۴، ☆ لسان المیزان لا بن حجر۔ ۶/۸۵۳
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۱۵، ۶/۹۹ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر دو فرشتے اترتے ہیں، کہ وہ اسے راستی دیتے، توفیق بخشتے، سیدھی راہ پر لاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے، جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور اڑ گئے۔

الامن والعلی　　۲۴۶

## (۱۷) فرشتہ آتش دوزخ سے نگہبان ہوتا ہے۔

۳۶۲۱۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حمی مؤمنا من منافق یعیبہ بعث اللہ تبارک وتعالی ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جنہم ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے برا کہہ رہا ہو تو جو شخص اس منافق سے اس مسلمان کی حمایت کرے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتش دوزخ سے اس کے گوشت کو بچائے۔ الامن والعلی ۲۴۷

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۶۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۴۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۲۹۳
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/ ۱۰۵ ☆

# کتاب الشتی

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الشتی

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۲۔ کتاب الشتی

## (۱) حلال وحرام کا اجمالی بیان اور مسکوت عنہ معاف

۳۶۲۲۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحلال مااحل اللہ فی کتابہ ،والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ وما سکت فھو مما عفا عنہ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا، اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا، اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

یعنی اسمیں کچھ مواخذہ نہیں اوراس کی تصدیق خود قرآن عظیم میں موجود کہ فرماتا ہے۔

یاایھاالذین آمنوا ! لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ،وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبدلکم عفا اللہ عنھا ،واللہ غفوررحیم۔

اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پوچھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں برا لگے، اور اگر قرآن اترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی جائینگی، اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بہت باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہوجاتیں، اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہوجاتیں، پھر جو انہیں چھوڑتا یا کرتا گناہ میں پڑتا۔اس مالک مہربان نے اپنے احکام میں ان کا ذکر نہ فرمایا، یہ کچھ بھول کر نہیں کہ وہ تو بھول اور ہر عیب سے پاک ہے، بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لئے، کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں، تو مسلمانوں کو فرماتا ہے: تم بھی ان کی چھیڑ نہ کرو کہ پوچھوگے حکم مناسب دیا جائیگا، اور تمہیں کودقت ہوگی۔اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن

---

۳۶۲۲۔ الجامع للترمذی، ۱/۲۰۶ ☆
السنن لا بن ماجہ ، ۲/۲۴۹ ☆
المستدرک للحاکم، ۴/۱۱۵ ☆

باتوں کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ نکلے وہ ہرگز منع نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی معافی میں ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۲۷

۳۶۲۳۔ **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلاتضیعوھا ،وحرم حرمات فلا تنتھکوھا،وحدحدودافلاتعتدوھا،وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثوا عنھا

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں، انہیں ہاتھ سے نہ دو، اور کچھ حرام فرمائیں ان کی حرمت نہ توڑو، اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو، اللہ نے کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۲۷

۳۶۲۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مااحل فھوحلال ،وماحرم فھوحرام ، وماسکت عنہ فھو عفو۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے اللہ ورسول نے حلال کہا وہ حلال ہے، اور جسے حرام کہا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا ۔

جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

تو معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ نہ واجب نہ گناہ۔ فتاوی افریقہ ۱۱۵

---

۳۶۲۳۔السنن الکبری، للبیہقی، ۱۰/۱۳ ☆ الکامل لا بن عدی، ۱/ ۳۹۵

المستدرک للحاکم، ۲/ ۱۲۲ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۲۹۰۹

فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۲۶۶ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۹/۱۷

۳۶۲۴۔السنن لا بی داؤد،

# (۲) حلال وحرام کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں

۳۶۲۵۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحلال بین ،والحرام بین ،وما بینهما مشتبهات ،لایعلمهن کثیر من الناس ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال چیزیں واضح ہیں، اور حرام بھی واضح ہیں، لیکن ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ ان سے غافل ہیں۔

۳۶۲۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحلال بین والحرام بین ،وبینهما امور مشتبهة ،فمن ترك ماشبه علیه من الاثم کان لما استبان له اترك ، ومن اجترأ علی مایشك فیه من الاثم اوشك ان یواقع ماastban ،والمعاصی حمی الله ،من یرتع حول الحمی یوشك ان یواقعه ۔

www.alahazratnetwork.org

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام واضح ہیں، اوران کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں، جس نے مشتبہات کوترک کردیا وہ محرمات کوبھی چھوڑ دے گا، اور جس نے مشتبہ امور کواختیار کیا عنقریب وہ کھلے گناہ میں ملبوث ہوسکتا ہے، گناہ اللہ تعالیٰ کی حمی ہیں، جوشخص اس کے اردگرد جانور چرائگا عین ممکن کہ وہ اس میں داخل ہوجائے۔۱۲م

# ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آدمی کو حظوظ نفس کی وسعتیں خراب کرتی ہیں، حق سبحانہ وتعالیٰ نے جب انسان کو بحکم " الدنیا خضرة حلوة "اس سبزہ زار، شہد نماز ہر فروش، یعنی دنیا میں بھیجا، بحض رحمت ازلی اس کے قاتل زہر کو الگ چن کر حد مقرر فرمادی، اور نواہی شرعیہ سے عام منادی سنادی، کہ

---

۳۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، ۲/ ۲۸
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٤/ ۲۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۷۳
المسند لاحمد بن حنبل ٤/ ۲٦۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ٥
۳۶۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلال بین والحرام بین، ۱/ ۲۷٥

اوغافل بکریو! اس احاطہ کے اندر نہ چرنا، تمہارا دشمن بھیڑیا کہ عبارت شیطان سے ہے اسی جنگل میں رہتا ہے، یہاں کی گھاس اس وقت کی نظر میں تمہیں ہری ہری دوب، لہکتی لہلہاتی نظر آتی ہے، مگر خبردار! اس میں بالکل زہر بھرا ہے، اب اس مرغزار کی گھاس تین قسم کی ہوگئی، کچھ سب کو معلوم ہے کہ اسی قطعہ کی ہے جس میں زہر ہے، اور کچھ اس ٹکڑے سے بہت دور ہے جسے ہم یقینی اپنے حق میں نافع یا ضرر سے خالی جانتے ہیں، اور جو کچھ اس پہلے خُطہ کے آس پاس رہ گئی اس میں شبہ ہے، کیا جانئے شاید اس میں کی ہو۔ تو ہم میں سے جن کو اپنی جان پیاری اور ہوش وخرد کی پاسداری تھی انہوں نے تو اس تختہ کے دور ہی سے کوسوں کا طرارہ بھرا، اور بھولی بھیڑیں اپنی نادانی سے یہ ہی کہتی رہیں: کہ ابھی تو وہ ٹکڑا نہیں آیا ہے، ابھی تو دور معلوم ہوتا ہے، یہاں تک کہ خاص اس خطہ میں جا پڑیں اور زہر کی گھاس نے کام تمام کیا۔ آدمی کو اگر پلاؤ کی رکابی دی جائے اور کہدیں: کہ اس کے خاص وسط میں روپیہ بھر جگہ کے قریب سنکھیا پسی ہوئی ملی ہے، ڈرتے ڈرتے کناروں سے کھائے گا اور بجائے ایک روپیہ کے چار روپیہ کی جگہ چھوڑ دے گا، کاش ایسی احتیاط جو اپنے بدن کی محافظت میں کرتا ہے قلب کی نگاہ داشت میں بجالاتا۔

اے عزیز! باشاہوں کا قاعدہ ہے، ایک چراگاہ محصور کرلیتے ہیں کہ رعایا اس میں نہ چرانے پائیں، عربی میں اسے حمیٰ کہتے ہیں، خدا اور رسول کی سچی سلطنت، قاہر بادشاہت میں حمیٰ محرمات شرعیہ ہیں، جسے اپنے دین وآبرو کا خیال ہے شبہات سے بچے گا، کہ مبادا آس پاس چراتے چراتے خاص حمیٰ میں جا پڑے، اور جو نہیں مانتے تو قریب ہے کہ انہیں ایک دن یہ واقعہ پیش آجائے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول　　۹/۹

## (۳) مشکوک چیزوں کو چھوڑ دو

۳۶۲۷۔ **عن** الحسن المجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :دع مایریبك الی مالا یریبك ،فان الصدق طمانیة ،وان الکذب ریبة ۔

حضرت حسن مجتبیٰ گل مصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۶۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر المشتبهات ، ۱/ ۲۷۵
الجامع للترمذی، آخر ابواب القیامة ، ۲/ ۷۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ کروہ چیز اختیار کر جو شک میں نہ ڈالے، کہ صدق موجب اطمینان اور کذب موجب قلق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید　۶۳۳/۱

## (۴) برائی اور منکر کو مٹادو

۳۶۲۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ، فان لم یستطع فبلسانہ ، فان لم یستطع فبقلبہ ، وذلک اضعف الایمان ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کسی ناجائز بات کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو زبان سے منع کرے، اگر اس کی طاقت نہیں تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ　۴۹۷/۲

www.alahazratnetwork.org

## (۵) کنگھا کرنا سنت ہے

۳۶۲۹ ۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہاتھی دانت کا کنگھا کرتے تھے۔

فتاوی رضویہ　۴۲/۲

---

۳۶۲۸۔ الصحیح لمسلم،

الجامع للترمذی، فتن،　۱۱

السنن لابی داؤد،　باب الامر والنہی ، ۲/ ۵۹۶

السنن للنسائی ایمان،　☆　۱۷

المسند لاحمد بن حنبل،　۳/ ۲۰　☆　حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ،　۷/ ۲۵۸

السنن الکبری للبیہقی،　۳/ ۲۹۷　☆　الجامع الصغیر للسیوطی　۲/ ۵۲۶

التمہید لابن عبدالبر،　۱۰/ ۲۶۰　☆　کنز العمال للمتقی،　۵۵۲۴،

۳۶۲۹۔السنن الکبری للبیہقی،

## (۶) ہر دن کنگھی نہ کی جائے

۳۶۳۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضي الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الترجل الاغباً۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا، مگر ناغہ کر کے۔

۳۶۳۱۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم قال: نهانا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان يمشط احدنا كل يوم۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر دن کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

مقصود احادیث ترفہ و تنعم کی کثرت اور تزئین و تحسین بدن میں انہماک سے نہی ہے۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ مرد کو زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی چوٹی میں مشغولی نہ چاہئے۔ اور جہاں پر نیت ذمیمہ نہ ہو بلکہ بہ نیت صالحہ مثل علاج وغیرہ دن میں کئی بار کنگھی کرے کوئی حرج وکراہت نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۷) کسی ضرورت سے ہر دن کنگھی کر سکتا ہے

۳۶۳۲۔ **عن** ابى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قلت لرسول الله صلى الله

---

۳۶۳۰۔ السنن لابی داؤد،
الجامع للترمذی، ۲۰۸/۱
حلية الاولياء لابی نعيم، ۲۷۹/۶ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۵۰۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۶/۴ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۵۱/۵
الكامل لابن عدی، ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۲۹۲/۸
المسند للعقيلی ۱۳۷/۴ ☆
۳۶۳۱۔ السنن لابی داؤد، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۱/۴ ☆ الحاوی للفتاوی، للسيوطی، ۹۵/۲
۳۶۳۲۔ الموطا لمالك باب اصلاح الشعر، ۳۷۶

تعالیٰ علیه وسلم: ان لی جمة فأرجلها ؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعم واکرمها ،قال : فکان ابوقتادة ربما دهنهافی الیوم مرتین لما قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم واکرمها ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: میرے بال شانوں تک ہیں، کیا میں انہیں کنگھی کروں؟ فرمایا: ہاں اوران کی عزت کر، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دوبار بالوں میں تیل ڈالتے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا، ہاں اوران کی عزت کر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۹/۹

## (۸) بالوں کو سنوارنا چاہیئے

۳۶۳۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان له شعر فلیکرمه ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۷/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکے سر پر بال ہوں وہ بالوں کی عزت کرے کہ ان کو کبھی کبھی سنوارتا رہے۔۱۲م

## (۹) بدفالی ناجائز ہے

۳۶۳۴۔**عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الطیرة شرك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۳۳۔ السنن لا بی داؤد، باب فی اصلاح الشعر، ۲/ ۵۷۳
شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۸٤ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ٥/ ٥٤
مشکل الآثار للطحاوی، ٤/۳۲۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳٦۸
۳۶۳۴۔ الجامع للترمذی، ۱/ ۱۹٤ ☆
السنن لا بی داؤد، ادب، ۲٤، ۲/ ۲٦۱ ☆
السنن لا بن ماجه، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۸۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۳۰ ☆

www.alahazratnetwork.org

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی لینا اور اس پر عمل کرنا مشرکین کا طریقہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۹

## (۱۰) علم رمل ناجائز ہے

۳۶۳۵۔ **عن** معاویة بن الحکم السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت یارسول الله ! انی حدیث عهدبجاهلیة وقد جاء الله بالاسلام ،وان منار جالا یأتون الکهان قال: فلاتأتهم ،قال : ومنا رجال یتطیرون ،قال : ذلك شیٔ یجدونه فی صدورهم فلایصدهم ،وقال ابن الصباح : فلا یصدنکم ،قال : قلت : ومنا رجال یخطون ، قال : کان نبی من الانبیاء یخط ،فمن وافق خطه فذاك ۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے مشرف فرمایا، ہم میں بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تم وہاں نہ جانا، میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض پرندا اڑا کر فال لیتے ہیں ،فرمایا: یہ ان کے خیالات فاسدہ ہیں، ان کی بنا پر کاموں سے نہ رکیں، عرض کی: بعض لکیریں کھینچ کر آئندہ کی بات بتاتے ہیں، فرمایا: ایک پیغمبر (حضرت دانیال علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جسکا خط ان کے موافق ہوگا تو درست ہے۔۱۲م

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ ٹھرا دینا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمل پھینکنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ حدیث صراحۃً مفید ممانعت ہے، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواز موافقت خط انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے مشروط فرمایا اور وہ معلوم نہیں تو جواز بھی نہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں:۔

مقصود حدیث تحریم رمل ہے کہ اباحت بشرط موافقت ہے اور وہ نا معلوم تو اباحت بھی معدوم۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

حاصل حدیث یہ ہے کہ رمل اس شریعت میں حرام ہے کہ موافقت معدوم ہے یا موہوم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۳/۹

## (۱۱) منہ پر طمانچہ نہ مارو

۳۶۳۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذاقاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه ،فان الله خلق آدم علی صورته ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶۰/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے اتفاق سے بھڑ جائے تو چہرے پر زدوکوب نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی عظیم وکریم صورت پر پیدا فرمایا۔۱۲م

## (۱۲) بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے

www.alahazratnetwork.org

۳۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما الصرعة الذی یملك نفسه عند الغضب ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے۔ فقہ شہنشاہ ۲۲

☪ ✠ ☪ ✠ ☪ ✠ ☪ ✠ ☪ ✠ ☪

☪ ✠ ☪ ✠ ☪ ✠ ☪ ✠

---

۳۶۳۶۔ الصحیح لمسلم، ۳۲۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۳/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۷۹۵۱،
شرح السنة للبغوی، ۲۶۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۴۲،
فتح الباری ،للعسقلانی، ۱۸۲/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۶/۸

۳۶۳۷۔ الادب المفرد للبخاری، با ب من مات له سقط،

## (۱۳) سفر سے جلد واپس آئے

۳۶۳۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : السفر قطعة من العذاب ،یمنع احدکم نومه وطعامه و شرابه ، فاذاقضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر ایک تکلیف دہ چیز ہے، کہ تمہارے کھانے پینے اور نیند میں خلل انداز ہوتا ہے، جب ضرورت پوری ہوجائے تو جلد واپس آنا چاہیئے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو بے ضرورت چار ماہ سے زیادہ کے لئے چھوڑ کر ہرگز سفر میں نہ ٹھرے، حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۶۹

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## (۱۴) کنکریاں پھینک کر مارنا منع ہے

۳۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ،وقال : انه لایقتل الصید ولاینکال لعدو، وانه یفقو العین ویکسر السن ۔

---

۳۶۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳/ ۱۰ ☆
الصحیح لمسلم، امارة، ۱۷۹ ☆
السنن لا بن ماجه، ۲۸۸۲ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۵۹
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۱۲۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۲۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۶/ ۳۴۴ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۴/ ۲۴۷
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۵۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/ ۳۷
۳۶۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الخذف البندقة، ۲/ ۸۳۸
الصحیح لمسلم، ۲/ ۱۵۲ ☆
السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن الخذف، ۲/ ۲۴۰
المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۸۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳/ ۵۵۸

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی، یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: نہ ان سے دشمن پر وار ہو سکے، اور نہ جانور کا شکار، اس کا نتیجہ یہ ہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑے۔

احکام شریعت　　۲۵٦

## (۱۵) بچوں سے معمولی کام لینا جائز ہے

۳٦٤٠۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب ،فجاء فخطأ فی خطأۃ وقال : اذھب ادع لی معاویۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا، آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے تھپکی دی اور فرمایا: معاویہ کو بلا لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

www.alahazratnetwork.org

## (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے بچے کو اس طرح کے کام کے لئے بھیجا جا سکتا ہے، اور اسکا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ بچے کی منفعت میں تصرف کیا، کیونکہ یہ معمولی چیز ہے، اور شریعت نے ضرورۃً ایسی چیزوں کی اجازت دی ہے، اور عام طور پر مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱۷/۵

## (۱٦) ہبہ کر کے واپس لینا برا ہے

۳٦٤١۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

---

۳٦٤٠۔ الصحیح لمسلم، باب من لعن النبی ﷺ، ۳۲۵/۲

۳٦٤١۔ الجامع الصحیح للبخاری،
السنن لابی داؤد،
السنن لابن ماجہ،
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۸۰/٦
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۲/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۳/٤
شرح السنۃ للبغوی، ۲۹۵/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۵٤/٦

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ ، لیس لنا مثل السوء ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے کھالیتا ہے۔

فتاوی رضویہ　۵/۲۶۹

۳۶۴۲۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استفت عن قلبک وان افتاک المفتون ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لوخواہ تمہیں مفتی کچھ بھی فتوی دیں۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جاہل کیا اور جاہل کا دل کیا، قرآن عظیم نے غیر عالم کے لئے یہ حکم دیا کہ عالم سے پوچھو، ہاں اگر عالم، فقیہ، مبصر ماہر متبحر ہو تو اسے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے دل سے فیصلہ کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۴۱

www.alahazratnetwork.org

## (۱۷) ہر شخص کے خمیر میں اس کے مدفن کی مٹی ہوتی ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۶۴۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن مولود الاوقد ذر علیہ من تراب حفرتہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

۳۶۴۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۳۶۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۹۴ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/ ۱۳۱
المغنی للعراقی، ۱/ ۲۰ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ۔ ۱/ ۱۴۵
۳۶۴۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۲/ ۲۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ۱۱/ ۲۱۰
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱۱/ ۱۶۰ ☆
۳۶۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/ ۵۶۵ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱/ ۱۹۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن مولود الاوفی سرته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها ،واناابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہانتک کہ اسی میں دفن کیا جائے ،اور میں اورابوبکروعمرایک مٹی سے بنے اس میں دفن ہونگے۔

فتاوی افریقہ ۱۰۰

۳۶۴۵۔ **عن** عطاء الخر اسانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملك ینطلق فیأخذ من تراب المکان الذی یدفن فیه ،فیذره علی النطفة فیخلق من التراب ومن النطفة ، وذلك قوله تعالیٰ : منها خلقنا کم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری ۔

حضرت امام عطاخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکراس کے مدفن کی مٹی لاکراس نطفہ پر چھڑکتا ہے،تو آدمی اس مٹی اوراس بوند سے بنتا ہے،اور یہ ہے مولی تعالیٰ کا وہ ارشادکہ۔ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا،اوراسی میں پھر تمہیں لیجا ئینگے،اوراسی سے پھر ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ فتاوی افریقہ ۱۰۰

## (۱۸)سب سے پہلے قلم کی تخلیق ہوئی

۳۶۴۶۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ماخلق الله القلم ،قال له : اکتب ،قال: یارب ! وما اکتب ؟ قال : اکتب مقادیر کل شیٔ ماکان وماهو کائن الی الابد ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدافرماکراس سے فرمایا: لکھ،اس نے عرض کی: اے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا: ہر چیز کی تقدیر،اور جو کچھ ہوااورابدتک ہوگا سب کچھ لکھ۔ مالی الجیب ۶

---

۳۶۴۵۔ الترغیب الترهیب للمنذری ،،

۳۶۴۶۔ شرح الزرقانی علی المواهب، ۶/ ۱۰۳

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# (۱۹) فضائل میں احادیث ضعیفہ پر بھی عمل جائز ہے

٣٦٤٧۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من بلغه عن الله عزوجل شئ فيه فضيلة ،فأخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله تعالىٰ ذلك وان لم يكن كذلك ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچے، وہ اپنے یقین اور ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔

٣٦٤٨۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :من بلغه عن الله عزوجل شئ فيه فضيلة ، فأخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك الثواب وان لم يكن مابلغه حقا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچی، وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث اسے پہونچی حق نہ ہو۔

٣٦٤٩۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ماجاء كم خير منى قلته اولم اقله فانى اقوله ،وماجاء كم عنى من شر فانى لاأقول الشر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں میری طرف سے اچھی بات کا حکم پہونچے خواہ میں نے وہ بات کہی ہو یا نہیں، تو تم یہ سمجھو کہ وہ بات میں نے کہی ہے، اور جو میری طرف کوئی برا حکم منسوب کرے تو

---

٣٦٤٧۔ كنز العمال للمتقى، ٤٣١٣٢، ١٥/ ٧٩١

٣٦٤٨۔ الموضوعات لا بن الحوزى ٣/ ١٥٣

٣٦٤٩۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٣٦٧

سن لو! میں بری بات کا حکم نہیں دیتا۔۱۲م

۳۶۵۰۔ **عن** حمزة بن عبدالمجید رحمه الله تعالیٰ قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فی الحجر فقلت : بابی انت وامی یارسول الله ! انه قدبلغناعنك ،انك قلت : من سمع حدیثا فیه ثواب، فعمل بذلك الحدیث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله تعالیٰ ذلك الثواب وان کان الحدیث باطلا،فقال : ای و رب هذه البلدة ! انه لمنی وانا قلته ۔

حضرت حمزہ بن عبدالمجید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظمہ میں دیکھا، عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، ہمیں حضور سے حدیث پہونچی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو، وہ اس حدیث پر باامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطا فرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں قسم اس شہر کے رب کی! بیشک یہ حدیث مجھ سے ہے اور میں نے فرمائی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.alahazratnetwork.org

۳۶۵۱۔ **عن** ابی حمزة انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من بلغه عن الله تعالیٰ فضیلة فلم یصدق بهالم ینلها ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہونچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے گا۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوعمر بن عبدالبر نے حدیث مذکور روایت کر کے فرمایا:۔

اهل الحدیث بجماعتهم یتساهلون فی الفضائل فیروونها عن کل ،وانما یتشددون فی احادیث الاحکام ۔

تمام علماء محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں، انہیں ہر شخص سے روایت

---

۳۶۵۰۔الفوائد للخلعی ، نا یاب ،

۳۶۵۱۔المسند لا بی یعلی ، ۳/ ۳۸۷

کر لیتے ہیں، ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوا، کہ جسے اس قسم کی خبر پہونچی کہ جو ایسا کرے گا یہ فائدہ پائے گا، اسے چاہیئے نیک نیتی سے اس پر عمل کرے اور تحقیق صحت حدیث ونظافت سند کے پیچھے نہ پڑے۔ وہ انشاء اللہ اپنے حسن نیت سے اس نفع کو پہونچ ہی جائیگا۔

اقول: یعنی جب تک اس حدیث کا بطلان ظاہر نہ ہو۔ کہ بعد ثبوت بطلان رجاء وامید کے کوئی معنی نہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ٥/٤٨٨

## (٢٠) اللہ تعالیٰ فاسق کے ذریعہ بھی دین کی تائید کرالیتا ہے

٣٦٥٢۔ **عن** عبداللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ لیؤید الاسلام برجال ماھم باھلہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کراتا ہے جو خود اہل اسلام سے نہیں۔　　شرح المطالب ٤٧

٣٦٥٣۔ **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یؤید ھذا الدین باقوام لاخلاق لھم ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی حمایت ایسے لوگوں سے بھی کرالیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ ١٢م　　شرح المطالب ٤٧

## (٢١) زمین وآسمان ساکن ہیں اور سورج چلتا ہے

٣٦٥٤۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : من این جئت ؟ قال: من الشام ،فقال : من

---

٣٦٥٢۔ کنز العمال للمتقی، ٢٨١٥٧، ١٠/١٨　☆　جمع الجوامع للسیوطی، ٦/٥٠٣

٣٦٥٣۔ المسند لا حمد بنحنبل، ٥/٤٥　☆　حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ٢/١٣

٣٦٥٤۔

لقیت ،قال : لقیت کعبا ،فقال : ما حدثك كعب ؟ قال : حدثنی ان السموات تدارعلی منکب ملك ،فقال : صدقته او کذبته ،قال : ماصدقته ولاکذبته ،قال : لوددت انك افتدیت من رحلتك الیه براحلتك ،ارحلها ،کذب کعب ،ان اللہ تعالیٰ یقول : ان اللہ یمسك السموات والارض ان تزولا،ولئن زالتا ان امسکهما من احد من بعده ،زاد غیر ابن جریر ،وکفی بها زوالاان تدورا۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے ،فرمایا: کہاں سے آئے ؟ عرض کی: شام سے،فرمایا: وہاں کس سے ملے؟ عرض کی: کعب احبار سے،فرمایا: کعب نے تم سے کیا بات کی؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں،فرمایا: تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب،عرض کی: کچھ نہیں، (یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے ،کعب نے جھوٹ کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں ،اور وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے ،گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۶۵۵۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :ذهب جندب البجلی الی کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنهما ثم رجع فقال له عبداللہ : حدثنا ماحدثك ؟ فقال :حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا،قال عبداللہ :لوددت انك افتدیت رحلتك بمثل راحلتك ،ثم قال: ماتنكب الیهودیة فی قلب عبدفکادت ان تفارقه ، ثم قال : ان اللہ یمسك السموات والارض ان تزولا ،وکفی بها زوالا ان تدورا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر واپس آئے ،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہو: کعب احبار نے تم سے کیا کہا؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے،حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دیکر اس

---

۳۶۵۵۔ التفسیر للطبری،

سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے، اللہ تو فرمارہا ہے: بیشک اللہ آسمان اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں۔ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

۳۶۵۶۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ،فقال حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما : کذب کعب ،ان اللہ تعالیٰ یسمك السموات والارض ، ان تزولا ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے، جیسے چکی کی کیلی ،اس پر حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کعب نے جھوٹ کہا، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔

www.alahazratnetwork.org

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! ان اجلۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مطلق حرکت کو زوال مانا اور اس پر انکار فرمایا اور قائل کی تکذیب کی ،اور اسے بقایائے خیالات یہودیت سے بتایا۔وہ اتنا نہ سمجھ سکتے تھے کہ ہم کعب احبار کی ناحق تکذیب کیوں فرمائیں۔آیت میں تو زوال کی نفی فرمائی ہے اور ان کا یہ پھرنا چلنا اپنے اماکن میں ہے۔جہاں تک احسن الخالقین تعالیٰ نے ان کو حرکت کا امکان دیا ہے وہاں تک ان کا حرکت کرنا ان کا زوال نہ ہوگا۔

مگر ان کا ذہن مبارک اس معنی باطل کی طرف نہ گیا نہ جاسکتا تھا، بلکہ اس کے ابطال ہی کی طرف گیا اور جانا ضرور تھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً زوال کی نفی فرمائی ہے نہ کہ خاص زوال عن المدار کی۔تو انہوں نے روانہ رکھا کہ کلام الٰہی میں اپنی طرف سے پیوند لگالیں۔لاجرم اس پر رد فرمایا اور اس قدر شدید واشد فرمایا۔وللہ الحمد

تنبیہ۔کعب احبار تابعین اخیار سے ہیں،خلافت فاروقی میں یہودی سے مسلمان

---

۳۶۵۶۔ التفسیر لعبد بن حمید ،

ہوئے، کتب سابقہ کے عالم تھے، اہل کتاب کی احادیث اکثر بیان کرتے، انہیں میں سے یہ خیال تھا جسکی تغلیط ان اکابر صحابہ نے قرآن عظیم سے فرمادی، تو کذب کعب، کے یہ معنی ہیں کہ کعب نے غلط کہا، نہ یہ کہ معاذ اللہ قصداً جھوٹ کہا۔ کذب، بمعنی اخطأ، محاورۂ مجاز ہے، اور خراش یہودیت بمشکل چھوٹنے سے یہ مراد ہے، کہ ان کے دل میں علم یہود بھرا ہوا تھا، وہ تین قسم ہے۔

(۱) باطل صریح

(۲) حق صحیح

(۳) مشکوک

اسلام لاکر قسم اول کا حرف حرف قطعاً ان کے دل سے نکل گیا۔

قسم دوم کا علم اور مسجل ہوگیا۔

قسم سوم کہ جب تک اپنی شریعت سے اس کا حال نہ معلوم ہو حکم ہے کہ اس کی تصدیق نہ کرو ممکن کہ ان کی تحریفات یا خرافات سے ہو نہ تکذیب کرو ممکن کہ توریت یا تعلیمات سے ہو۔

یہ مسئلہ قسم سوم بقایائے علم یہود سے تھا جس کے بطلان پر آگاہ نہ ہو کر انہوں نے بیان کیا اور صحابہ کرام نے قرآن عظیم سے اس کا بطلان ظاہر فرمادیا۔ یعنی یہ نہ تو توریت سے ہے نہ تعلیمات سے، بلکہ ان خبیثوں کی خرافات سے۔

تابعین صحابہ کرام کے تابع وخادم ہیں، مخدوم اپنے خدام کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرسکتے ہیں، اور مطلب یہ ہے جو ہم نے واضح کیا، وللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۱۲

## (۲۲) افادہ زمین اللہ ورسول کی ہے

۳۶۵۷۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عادی الارض للہ ولرسولہ ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۵۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/ ۱۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۳۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/ ۶۲ ☆ المسند للعقیلی ۳/ ۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افتادہ زمین اللہ و رسول کی ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۸۰۶/۳

۳۶۵۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان شئت حبست اصلھاوتصدقت بھا ،قال : فتصدق بھا عمرالفاروق انہ لایباع ، ولا یوھب ولایورث،وتصدق بھافی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر کی زمین ملی ،تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ اس سلسلہ میں مشورہ کریں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہو تو اس کی اصل کو یعنی درخت روک لو اور پھل صدقہ کردو، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کردیئے کہ انہیں بیچنا، ہبہ کرنا اور ورثہ میں دینا منع ہے ، یہ فقیروں ،قرابت داروں ،گردن چھڑانے والوں، اللہ کے راستوں، مسافروں اور مہمانوں کے لئے وقف ہے۔

فتاوی رضویہ ۶۲۸/۳

## (۲۳) عرب وموالی اپنے اپنے کفو ہیں

۳۶۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول

---

۳۶۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳۸۲/۱ ☆
الصحیح لمسلم، ۴۱/۲ ☆
السنن لا بن ماجہ، ۱۷۴/۲ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۵۵/۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۲۶۳/۸
المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۲۵۲/۶ ☆ التمھید لا بن عبد البر ، ۲۱۴/۱
شرح معانی الآثار، ۹۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۲۶۰/۳
السنن الکبری للبیھقی، ۱۵۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۴/۵
۳۶۵۹۔ السنن الکبری للبیھقی ، ۱۳۵/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۹۹ ۳۱۸/۱۶ ☆

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العرب للعرب اکفاء ،والموالی للموالی اکفاء ، الا حائك او حجام ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب عرب کے کفو، اور موالی موالی کے، مگر جولاہا یا حجام۔

اراءۃ الادب ۳۳

## (۲۴) بیعت وارادت

۳۶۶۰۔ عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : بایعنا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی السمع والطاعةفی العسر والیسر والمنشط والمکره وان لا ننازع للأمر اهله ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم نے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی ودشواری، ہر خوشی وناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کرینگے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چوں وچرا نہ کرینگے۔

www.alahazratnetwork.org

### ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے، اور رسول کا حکم اللہ کا حکم، اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں۔

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ و رسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرتا۔

عوارف شریف میں فرمایا:۔

یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کردیا اور اپنے ارادہ سے بالکل باہر آیا، اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہوگیا۔ فتاوی افریقہ ۱۵۱

---

۳۶۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۲/۱۰۶۹ ☆ الصحیح لمسلم، ۱/۵۵ ☆
المسند لا حمد بن حنبل۔ ۵/۳۱٤ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۲/۱٦۱

# (۲۵) بیعت وامامت کبری

۳۶۶۱۔ **عن** عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : من خلع یدامن طاعته لقی اللّٰه یوم القیامة ولاحجة له ، ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا ہاتھ اپنے امام وہادی کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیگا کہ قیامت کے دن اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہ ہووہ جاہلیت کی موت مرا۔

نقاء السلافہ ۳۱

# (۲۶) اطاعت خداورضائے الٰہی

www.alahazratnetwork.org

۳۶۶۲۔ **عن** ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : قال ربکم : لو ان عبادی اطاعونی لا سقیتهم المطر باللیل واطلعت علیهم الشمس بالنهار ،ولما اسمعتهم صوت الرعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے تو میں رات کو انہیں مینہ دیتا اور دن کو کھول دیتا اور انہیں بادل کی گرج نہ سناتا۔

فتاوی افریقہ ۳۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۶۶۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۵۹ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/ ۲۵٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۲۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱٦، ۱/ ۷۸
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/ ۳۹ ☆

۳۶۶۱۔ الصحیح لملسم، امارة ، ۵۸ ☆
المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ٤٤٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱۵٦
کنز العمال للمتقی، ۱٤۸۱۰، ٦/ ۵۲ ☆ اتحا ف السادة للزبیدی ، ٦/ ۱۲۲
التفسیر لا بن کثیر ۲/ ۳۰۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۷

۳۶۶۳۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربکم تعالیٰ لیعجب من عبدہ اذا قال : رب اغفرلی ذنوبی ۔

**امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا رب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے: الہی! میرے گناہ بخش دے۔　　فتاوی افریقہ　۳۶**

اللھم اغفرلی ولوالدی ولاساتذتی ولا حبابی ولسائر المو منین یوم یقوم الحساب۔

**الہی! تیرا یہ عاجز وحقیر، ضعیف وناتواں، پرمعاصی وسراپا تقصیر بندہ تیری بارگاہ میں بصد عجز و نیاز رجوع لاتا اور اپنے بے شمار گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے، مولیٰ تعالیٰ اپنی بارگاہ لطف وکرم میں پناہ عطا فرما۔**

www.alahazratnetwork.org

**الہی! تیرا سیاہ کار وگنہگار بندہ اپنی خطاؤں کے کامل اعتراف کے ساتھ تیرے دربار کریم میں حاضر آیا ہے اور تجھ سے بخشش کا طالب ہے۔ رب کریم اسکی خطاؤں کو بخش دے، ماں باپ، اساتذہ ومحبین، بھائی بہن اور اہل وعیال عزیز واقارب اور جملہ مسلمانوں کی بخشش فرما۔ سب کے درجات بلند فرما۔**

WWW.NAFSEISLAM.COM

**اساتذہ جامعہ نوریہ رضویہ، طلبہ جملہ اراکین ومعاونین ادارہ اور اس کتاب کی تالیف واشاعت میں حصہ لینے والے جملہ معاونین کو سعادت دارین سے سرفراز فرما۔**

**الہی! اپنے فضل وکرم سے نواز اور "جامع الاحادیث" کو شرف قبولیت سے مشرف فرما، اس کو خالص اپنے وجہ کریم کے لئے فرما اور اپنی رضا کے لئے قائم وباقی رکھ۔ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا، اپنے بندوں میں مقبولیت عطا فرما اور مسلمانوں کے قلوب کو اس سے استفادہ کی طرف مائل فرما۔**

---

۳۶۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مایقول اذا رکب دابۃ ۲/ ۱۸۲
السنن لابی داؤد باب ما یقول الرجل اذا رکب ۱/ ۳۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳ ۱/ ٤٧٦ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی ٥٧٤

رب کریم! میں اپنی کم علمی، بے نوائی اور ہیچ مدانی کا پورا احساس واعتراف کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے مشرف فرما۔ خدمت دین کی توفیق رفیق عطا فرما اور ہر کام اپنی رضا کے لئے کرنے کے اسباب مہیا فرما۔

آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی الہ وصحبہ افضل الصلوۃ واکرم التسلیم صلوۃ دائمۃ بدوام الملک الحی القیوم۔

بحمدہ تعالٰی جس منزل کی طرف یہ حقیر سراپا تقصیر ۴ر محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵ر جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت دس بجکر ۵۷ منٹ پر روانہ ہوا تھا آج اسی یوم سعید میں بتاریخ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۰ء ماہ رمضان اور جمعۃ الوداع کی مبارک ساعتوں میں بعد نماز جمعہ ۴ بج کر ۸ منٹ پر اس منزل سے ہمکنار ہوا اور یہ مجموعہ احادیث اپنے اختتام کو پہونچا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

www.alahazratnetwork.org

کل مدت:۔ ۷سال ۸ماہ ۲۵ایام

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# فہرست عنوانات جلد پنجم

## کتاب المناقب ۵

### ۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں ۵



### ۲۔ معجزات ۳۹



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔ تصرفات واختیارات رسول ۱۱۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں ۳۳۱



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں ۳۴۰



## ۶۔ فضائل رسول ۳۴۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

## ۹۔علم غیب ۳۸۶



www.alahazratnetwork.org

## ۱۰۔ خصائص رسول ۴۱۸



## ۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں ۴۴۶



www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال ۵۱۱



## ۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات ۵۱۶



WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۴۔ فضائل انبیائے کرام ۵۳۲



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۵۔ فضائل شیخین ۵۴۹



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

## ۱۶۔فضائل ختنین ۵۸۰

## ۱۷۔ فضائل اہل بیت ۵۹۰



www.alahazratnetwork.org

## ۱۸۔ فضائل صحابہ کرام ۶۰۱



## ۱۹۔ فضائل تابعین ۶۱۶



www.alahazratnetwork.org

## ۲۰۔ فضائل اولیائے کرام ۶۲۰



## ۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت ۶۳۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم ایٰتہٖ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۲۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

## المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد ششم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد ششم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت...... ششم

نام کتاب............فہارس جامع الاحادیث

ترتیب فہرست..........مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

ترتیب آیات کریمہ......مولانا محمد شکیل صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ترتیب مسائل ضمنیہ......مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ...........مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ..........محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

کمپوزر...................مولوی محمد زاہد علی بریلوی۔

تعداد................(۱۰۰۰)

سن اشاعت...........۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت.................

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنندوہار بریلی شریف

۴۔

# فہارس کی فہرست



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱

# فهرس الآيات الكريمة

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فهرس الآيات الكريمة



WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة آل عمران۔٣



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورۃ النساء ـ ٤



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورۃ المآئدہ ـ ٥



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة الانعام ـ ٦



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورۃ الاعراف۔۷



## سورۃ الانفال ۔۸



## سورۃ التوبۃ ۔۹



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alanazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة الحج ـ ۲۲



## سورة المؤمنون ـ ۲۳



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

## سورة النور ـ ۲٤

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة الفرقان ـ ٢٥



## سورة الشعرآء ـ ٢٦



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة النمل ـ ٢٧

## سورۃ القصص۔۲۸



## سورۃ العنکبوت ۔۲۹



## سورۃ لقمان ۔۳۱



## سورۃ الاحزاب۔۳۳

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

## سورة الشوٰری۔ ٤٢



## سورة الزخرف ۔ ٤٣



## سورة الجاثيه۔ ٤٥



## سورة الاحقاف ۔ ٤٦



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

## سورة محمد۔ ٤٧

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM



## سورة الفتح ۔ ٤٨



## سورة الحجرات ۔ ٤٩

## سورة الذاریات۔ ۵۱



## سورة الطور ۔ ۵۲



## سورة النجم ۔۵۳



## سورةالرحمن۔ ۵۵



## سورة الحديد ۔ ۵۷



## سورة الحشر ۔ ۵۹



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة المدثر ـ ۷٤



## سورة النٰزعٰت ـ ۷۹



## سورة المطففين ـ ۸۳



## سورة الطارق ـ ۸٦



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

## سورة البلد ـ ۹۰



نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سورة الليل ـ ۹۲



## سورة الضحٰی ـ ۹۳



## سورة الم نشرح ـ ۹٤

| | | | |
|---|---|---|---|
| ورفعنالك ذكرك | ۳۰ | ۱۹ | ۴۳۳/۴ |
| الم نشرح لك صدرك | ۳۰ | ۱۹ | ۴۳۴/۴ |

## سورة الماعون ـ ۱۰۷

| | | | |
|---|---|---|---|
| الذين هم عن صلاتهم ساهون | ۳۰ | ۳۲ | ۴۱۳/۱ |

## سورة الاخلاص ـ ۱۱۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| قل هو الله احد | ۳۰ | ۳۷ | ۸۸/۲ |

## سورة الفلق ـ ۱۱۳

| | | | |
|---|---|---|---|
| ومن شر غاسق | ۳۰ | ۳۹ | |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فهرس اطراف الحديث والآثار

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فهرس اطراف الحديث والآثار

## (المجلدالاول)

## ﴿الف﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ث



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ج



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ح



## خ

## ر



## س



www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ف﴾



## ﴿ق﴾



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ك﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ل﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**(م)**



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ن﴾



## ﴿و﴾



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

OYOYOYOYOYOYO
OYOYOYOYO

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

OYOYOYOYOYOYO
OYOYOYO

# فهرس اطراف الحديث والآثار

## (المجلد الثانی)

### ﴿الف﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ب﴾

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM



﴿ت﴾

## ﴿ث﴾



## ﴿ج﴾



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ ز ﴾



## ﴿ س ﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ش﴾



## ﴿ص﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ق﴾



## ﴿ك﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ل﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

(م)



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| من حلف علی یمین فرأی، | ابو ھریرہ | ۱۷۱۵ |
| من حمل من امتی دنیا، | عائشہ | ۱۷۰۸ |
| من خرج حاجا او معتمرا، | ابو ھریرہ | ۱٤٦٨ |
| من دعی فلم یجب | ابن عمر | ۱۸۸۸ |
| من ذبح لضیفہ، | جابر | ۱۹۳٤ |
| من رزق فی شیٔ فلیلزمہ، | انس | ۱٦٦٥ |
| من زارنی بعد وفاتی ، | ابن عباس | ۱٤۹۲ |
| من زارنی بالمدینة، | انس | ۱٤۹۷ |
| من زار قبری ، | ابن عمر | ۱٤۹۸ |
| من زار قبری ، | عمر | ۱٤۹٤ |
| من زنی اوشرب الخمر، | ابو ھریرہ | ۱۷۲٦ |
| من صام ثلثة ایام ، | ابو ذر | ۱٤۲۸ |
| من صام الا ربعاء، | ابن عباس | ۱٤۳۰ |
| من صام الاربعاء، | انس | ۱٤۳۳ |
| من صام ستة ایام ، | ثوبان | ۱٤۲۹ |
| من صام یوم الاربعاء، | ابو امامہ | ۱٤۳۱ |
| من صام یوم الجمعة، | ابو ھریرہ | ۱٤۳٤ |
| من صام یوم سبع و عشرین ، | ابو ھریرہ | ۱٤۲۱ |
| من صام یوم عرفة، | سھل | ۱٤۲٦ |
| من صام یوم عرفة، | ابو سعید | ۱٤۱۵ |
| من صام یوم من المحرم، | ابن عباس | ۱٤۱٦ |
| من صلی علی جنازة، | ثوبان | ۱۰٦٤ |
| من صلی علی جنازة، | ابن مسعود | ۱۰۵۷ |
| من صلی علیہ ثلثة صفوف، | مالك بن ھبیرہ | ۱۰۸۷ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

و



ہ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# آثار الصحابة و التابعين



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| ان خالد بن الولید کا ن یشرب الطلاء، | خالد بن ولید | ۱۷۹۱ |
| الروح بید الملك یمشی به، | عبدالرحمن بن ابی لیلی | ۱۰۵۳ |
| الروح بید الملك یمشی به، | عبدالرحمن بن ابی لیلی | ۱۱۹۴ |
| ان الملك ینطلق فیأخذ | عطا خراسانی | |
| ان ام حبیبة کانت، | عروہ بن الزبیر | ۱۰۳۸ |
| کان الرجل اذا طلق امرأته، | عروہ بن الزبیر | ۱۶۳۴ |
| لا و الله ! ما هی قدم، | عروہ بن الزبیر | ۱۲۴۶ |
| ما من میت یموت الاورو حه، | ابن نجیح | ۱۰۵۴ |
| ما من میت یموت الاوروحه، | ابن نجیح | ۱۱۹۵ |
| ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها، | عبد الله بن محمد بن عقیل | ۱۰۶۰ |
| اقبل مروان یوما فوجد | داؤد بن صلح | ۱۱۳۲ |
| بلغنی ان ارواح المومنین، | مالك | ۱۱۸۲ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

OYOYOYOYOYO
OYOYOYOYO
OYOYOYO

# فهرس اطراف الحديث والآثار

## (المجلد الثالث)

## ﴿الف﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| اذا مررتم برياض الجنة، | انس | ٢٥٩٤ |
| اذا نادى المنادى فتحت، | ابو امامه | ٢٥٣٦ |
| اذا وسد الامر الى غير اهله ، | ابو هريره | ٢٦٢٣ |
| اذكر الله ذكرا يقول المنافقون، | ابن عباس | ٢٢٠٣ |
| اذكر الله عند كل شجرو حجر، | معاذ | ٢٦٠٨ |
| اربع دعوات لا ترد، | ابن عباس | ٢٥٤٣ |
| اربع دعوتهم مستجابة، | واثله | ٢٥٤٢ |
| اربعة لعنوا فى الدنيا و الآخرة، | ابو امامه | ١٩٧٤ |
| اربعة لعنهم الله فوق عرشه، | ابو امامه | ١٩٧٣ |
| اربعة يصبحون فى غضب الله ، | ابو هريره | ١٩٧٢ |
| اربعوا على انفسكم | ابوموسى | ٢٤٩٢ |
| اربى ان تغسله تحنه، | على | ٢٦٩٨ |
| ارجع اليها فاضحكها، | ابن عمرو | ٢٣٣٤ |
| ارحموا من فى الارض، | ابن عمرو | ٢٠٩٧ |
| ازارة المومن الى انصاف ساقيه، ، | ابو سعيد | ١٩٩٠ |
| استغفار الولد لا بيه، | مالك بن زاره | ٢٣٦٤ |
| استقيموا لقريش ما ستقاموا، | ثوبان | ٢٧٦٩ |
| اسرع الدعاء اجابة، | ابن عمر | ٢٥٣٥ |
| اطع والديك و ان اخرجاك ، | معاذ | ٢٣٣٦ |
| اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه، | عائشه | ٢١٥٨ |
| اطلبوا الحوائج الى حسان الوجوه، | ابو مصعب | ٢١٦٤ |
| اطلبو الحوائج الى ذوى الرحمة، | ابو سعيد | ٢١٣٣ |
| اطلبوا الخير عند حسان الوجوه، | عائشه | ٢١٥٥ |
| اطلبوا الخير و الحوائج، | ابن عمر | ٢١٥٦ |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ب﴾



## ﴿ت﴾



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ذ﴾



## ﴿ر﴾

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ص﴾



## ﴿ط﴾



## ﴿ظ﴾



## ﴿ع﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| علی الید ما اخذت حتی تر دھا، | سمرہ | ۲۲۰۱ |
| علیکم عباد اللہ بالدعاء، | ابن عباس | ۲۳۷۳ |
| عم الرجل صنوا بیہ | ابو ہریرہ | ۲۳۵۸ |
| عن یمین الرحمن فکلتا یدیہ ، | عمرو بن عسبہ | ۲۵۹۹ |
| العجماء جبار، | ابو ہریرہ | ۲۳۸۳ |

## غ

| | | |
|---|---|---|
| غنیمة مجالس اھل الذکر الجنة، | ابن عمر | ۲۰۹۵ |
| غیر النبی ﷺ اسم عزیز، | ابو داؤد | ۲۲۹٤ |
| غیر و الشیب ولا تقربوا السواد، | انس | ۱۹۹۹ |
| غیر و ھذا الشیب و اجتنبوا السواد، | جابر | ۱۹۹٦ |
| الغازی فی سبیل اللہ ، | ابن عمر | ۲۰٤٥ |
| الغناء ینبت النفاق، | ابن مسعود | ۲۱۹۷ |
| الغناء ینبت النفاق، | اجبر | ۲۱۹۸ |
| الغیبة اشد من الزناء، | جابر | ۲۲۵۳ |

## ف

| | | |
|---|---|---|
| فاذا کان یوم الجمعة، | انس | ۲٦٦۹ |
| فاذھب فالتمس ازدیا، | بریدہ بن حصیب | ۲٦۱۸ |
| فا رجع الیھا فاستأ ذنھما | ابو سعید | ۲۳۳۷ |
| فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود، | ابو ذر | ۲۰۷۳ |
| فألمھما فان لجنة عند رحلیھما، | معاویہ بن جاھمہ | ۲۳٤٤ |
| فضل اللہ قریشا بسبع خصال ، | ام ھانی | ۲۷٦۱ |
| فضمھما، (الحسن و الحسین) | یعلی بن مرہ | ۲۰۷۰ |
| فمن لقیہ منکم فلیستغفرلکم، | عمر | ۲۵۵٦ |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# ﴿ك﴾

## ﴿ل﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿م﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| من خضب بالسواد، | ابو درداء | ۱۹۹۵ |
| من دعا بهذا الدعاء، | ابو بکر | ۲۵۵۷ |
| من دعا رجلا بغير اسمه ، | عمیر بن سعد | ۲۲۹۶ |
| من زار قبر ابویه، | ابو ہریرہ | ۲۳۷۲ |
| من زار قبر ابویه ، | ابو بکر، | ۲۳۷۳ |
| من زار قبر ابویه، | ابن عمر | ۲۳۷۵ |
| من زارقبرا والدیه، | ابو بکر | ۲۳۷٤ |
| من زوی میراثا عن ، | انس | ۲٦۱۱ |
| من سب العرب، | عمر | ۲۷۸۸ |
| من سره ان ینتمثل له الرجال | امیر معاویه | ۲۳۰۰ |
| من سره ان یستجب الله ، | سلمان | ۲۵۰۷ |
| من سره ان یستجیب الله، | ابو ہریرہ | ۲۵۵۰ |
| من سره ان یکون اکرم الناس، | ابن عباس | ۲٤۵٤ |
| من سره ان یمدله فی عمره، | علی | ۲۲۳٤ |
| من شاب شیبة فی الاسلام، | ام سلیم | ۲۰۰۳ |
| من صلی صلوة فریضة، | عریاض | ۲۵۲۵ |
| من عرض علیه ریحان، | ابو ہریرہ | ۲۲۳۲ |
| من عیراخاه بذنب، | معاذ | ۲٤۲۰ |
| من فرمن میراث و ارثه، | انس | ۲٦۱۰ |
| من فتحت له ابواب الدعاء، | ابن عمرو | ۲٤۸۷ |
| من قال اناعالم فهو جاهل، | بن عمرو | ۲۱۱۹ |
| من قال سبحان الله وبحمده | جبیر بن مطعم | ۲۵۹۰ |
| من قتل حیة فکأنما ، | ابن مسعود | ۲۳۹٦ |
| من قتل حیة فله سبع حسنة، | ابن مسعود | ۲٤۰۵ |

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ن﴾

## و



## ه

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# آثار الصحابة والتابعين



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

OOOOOOOO
OOOOOO
OOOO

# فهرس اطراف الحديث والآثار

## (المجلد الرابع)

### الف



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ح﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿خ﴾



## ﴿د﴾



## ﴿ذ﴾



## ﴿ر﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| رحم الله ابابکر، | علی | ۳٤۷۸ |
| رحمك الله یامی بعد امی (لفاطمة بنت اسد، | انس | ۳۵۵۷ |
| رخص ان تباع العرایا، | زید بن ثابت | ۳۰۸۷ |
| رخص الحائض ان تنفر، | ابن عباس | ۳۰۸۹ |
| رخص الرقیة من کل، | عائشه | ۳۰۸٦ |
| رخص لعبد الرحمن،والزبیر، | انس | ۳۰۰۲ |

﴿س﴾

| | | |
|---|---|---|
| سألت ربی ان لا یدخل احدا من | عمران | ۳۵۱۳ |
| ستة لعنتهم ولعنهم الله، | عائشه | ۳۵۱۹ |
| ستکون لا صحابی زلة، | علی | ۳۵۳۹ |
| سلم علیّ ملك ثم قال لی، | عبد الرحمن بن غنم | ۲۸۲۵ |
| سلونی قبل ان تفقدونی، | علی | ۳۲۵۹ |
| السفر قطعة من العذاب، | ابو هریره | ۳٦۳۸ |
| السفل ارفق، | ابو ایوب | ۳۲۳٦ |

﴿ش﴾

| | | |
|---|---|---|
| شرعت لنا دینا، (جهیش بن اویس، ) | ابو هریره | ۳۰۳٤ |

﴿ض﴾

| | | |
|---|---|---|
| ضح بها، | عقبه | ۲۹۹۷ |
| ضح به فضحیت، | زید بن خالد | ۲۹۸۸ |

﴿ط﴾

| | | |
|---|---|---|
| الطیرة شرك، | ابن مسعود | ۳٦۳٤ |

﴿ع﴾

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿غ﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ف﴾

## ﴿ق﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ل﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿م﴾



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ن﴾



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## آثار صحابه وتابعين



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# اقوال احبار الیھود،



www.alahazratnetwork.org

# فہرست عنوانات

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فہرست عنوانات جلداول

## ۱۔کتاب الایمان ۵

### ۱۔نیت ۷



### ۲۔توحید وصفات الٰہی ۱۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔ سنت کی اہمیت ۴۸



## ۵۔ بدعت ۵۷



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۶۔ شرک وکفر ۷۲



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۷۔ تکفیر　　۱۰۴



## ۸۔ فرق باطلہ　　۱۰۷

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM



## ۹۔ تقدیر و تدبیر　　۱۱۵

## ۱۰۔ گناہ صغیرہ و کبیرہ ۱۲۶



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۱۔ شعب ایمان ۱۵۲



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۲۔صفات مومن ۱۵۵



# ۲۔کتاب العلم ۱۶۳

## ۱۔ضرورت علم دین ۱۶۵



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۸۔ مسواک ۲۸۴



www.alahazratnetwork.org

## ۹۔ غسل ۲۹۵



# ۴۔ کتاب الصلوٰۃ ۳۱۵

## ۱۔ اوقات نماز ۳۱۷



www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔اذان ۴۱۸



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔ فضائل اذان ۴۴۱



## ۴۔ فضائل نماز ۴۴۶



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۵۔ شرائط وارکان نماز ۴۶۷



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۷۔ مساجد ۵۰۳



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۷۔عیدین ۶۱۸



## ۱۸۔ کسوف ۶۲۶

www.alahazratnetwork.org



## ۱۹۔استسقاء ۶۳۰

WWW.NAFSEISLAM.COM



## ۲۰۔سہو ۶۳۲



## ۲۱۔مکروہات ۶۳۴

## ۲۲۔عمامہ ۶۳۹



## ۲۳۔قضائے فوائت ۶۴۹



## ۲۴۔فضائل درود شریف ۶۵۵

# فہرست عنوانات جلد دوم



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔نماز جنازہ　　۲۷



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں ۵۶



www.alahazratnetwork.org

## ۵۔ زیارت قبور ۶۳



## ۶۔ احترام مقابر ۷۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب ۸۲



www.alahazratnetwork.org

## ۸۔ عالم برزخ کے احوال ۹۱

## ۹۔سوگ اور نوحہ ۱۰۷



## ۱۰۔اذان قبر ۱۱۴



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۱۔ شہید کون؟ ۱۲۰



## ۱۲۔ شہید کی فضیلت ۱۲۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۳۔ طاعون ۱۲۹

# ۶۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵

## ۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷



## ۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱



## ۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔ فضائل صدقہ ۱۸۱



## ۵۔ حیلۂ شرعی ۱۹۲



## ۶۔ صدقہ فطر ۱۹۴



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۷۔ چندہ اور اسراف ۱۹۶



## ۸۔ احکام سوال ۱۹۹



## ۹۔ مال جمع کرنا ۲۰۵



# ۷۔ کتاب الصوم ۲۰۷

## ۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت ۲۰۹



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔مناسک کی فضیلت ۲۶۵



## ۳۔زیارت روضۂ انور ۲۶۸



www.alahazratnetwork.org

## ۴۔فضائل مدینہ منورہ ۲۸۱



## ۵۔فضیلت حرم ۲۸۶



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۹۔کتاب النکاح ۲۸۹

## ا۔فضیلت نکاح اور احکام ۲۹۱

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔شوہر کے حقوق　۳۱۷



## ۵۔نسب ورضاعت　۳۳۹



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

## ۶۔ اعلان نکاح ۳۵۰



## ۷۔ مباشرت ۳۵۸

## ۸۔ نکاح پر عدم قدرت ۳۵۹



# ۱۰۔ کتاب الطلاق ۳۶۱

## ۱۔ طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۱۔کتاب البیوع ۳۷۹

## ۱۔کسب حلال وحرام ۳۸۱



www.alahazratnetwork.org

## ۲۔خریدوفروخت ۳۹۰

WWW.NAFSEISLAM.COM



## ۳۔غبن وغصب وعاریت ۳۹۴

## ۴۔ اجرت ومزارعت ۳۹۶



www.alahazratnetwork.org

## ۵۔ قرض وسود ۴۰۱

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۱۲۔کتاب الأیمان والنذور ۴۱۵

## ۱۔قسم وکفارہ ۴۱۷



www.alahazratnetwork.org

# ۱۳۔کتاب الحدود والدیات ۴۳۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۔شراب ۴۲۵

## ۲۔ نشہ آور اشیاء ۴۳۰



## ۳۔ حد شرعی ۴۵۵



# ۱۴۔ کتاب الہجرۃ والجہاد ۴۵۹

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۔ ہجرت ۴۶۱



## ۲۔ جہاد ۴۶۴

# ۱۵۔ کتاب الخلافۃ ۴۶۹

## ۱۔ خلافت ۴۷۱



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔ قضاء ۴۸۲



# ۱۶۔ کتاب الرؤیا ۴۸۷

## ۱۔ خواب ۴۸۹

# ۱۷۔کتاب الاطعمۃ والاشربۃ ۴۹۷

## ۱۔مقدار طعام ۴۹۹



## ۲۔آداب طعام ۵۰۱



## ۳۔دعوت ۵۱۰



## ۴۔کھلانے پلانے کی فضیلت ۵۱۲



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

## ۱۸۔ کتاب الاضحیۃ ۵۱۹

### ۱۔ قربانی ۵۲۱

# ۱۹۔ کتاب الصید والذبائح ۵۲۹

## ۱۔ ذبیحہ ۵۳۱



www.alahazratnetwork.org

## ۲۔ حرام جانور ۵۳۵

WWW.NAFSEISLAM.COM



# ۲۰۔ کتاب الطب والرقی ۵۳۹

## ۱۔ مرض ودوا ۵۴۱

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فہرست عنوانات جلد سوم

## ۲۱۔کتاب الادب ۳

### ا۔لباس ۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔خضاب ۲۳



## ۳۔داڑھی مونچھ ۳۰



## ۴۔ختنہ ۴۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۵۔ مصافحہ ومعانقہ ۴۷



## ۶۔ سلام ۶۴



## ۷۔ حسن معاشرت ۶۷

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۸۔صحبت صالح وطالح　　۸۶



## ۹۔عزت وتعظیم وشفقت　　۹۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۰۔لہو ولعب ۱۰۳



## ۱۱۔شعروشاعری ۱۰۷



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۲۔گانا اور مزامیر ۱۱۳



## ۱۳۔وعدہ عاریت وامانت ۱۲۱



## ۱۴۔حقوق عباد ۱۲۴



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی ۱۴۰



## ۱۶۔ صدق وکذب ۱۴۵



## ۱۷۔ حیا وفحش گوئی ۱۴۷



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۸۔ بدگمانی اور تہمت ۱۵۰



## ۱۹۔ غیبت ودھوکہ ۱۵۲



## ۲۰۔ ظالم ومظلوم ۱۵۶



www.alahazratnetwork.org

## ۲۱۔اچھے اور برے نام ۱۶۲



## ۲۲۔عورتوں کے احکام ۱۷۴



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۳۔ تشبہ کفار ۱۸۳



## ۲۴۔ شکر ۱۸۵



## ۲۵۔ حقوق والدین ۱۸۹



www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۲۔ کتاب الحیوانات ۲۱۵

## ۱۔ جانوروں سے سلوک ۲۱۷



## ۲۔ جانور پالنا ۲۲۰



## ۳۔ موذی جانور ۲۲۳



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۳۔ کتاب التوبۃ ۲۳۵

## ۱۔ فضائل توبہ ۲۳۷



## ۲۔ توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔توبہ کی نوعیت ۲۴۲



# ۲۴۔کتاب الزہد ۲۴۹

## ۱۔زہد ۲۵۱



## ۲۔تقوی ۲۶۱



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۵۔ کتاب الدعوات　۲۶۵

## ا۔ فضائل دعا　۲۶۷



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔ کن لوگوں کی دعا کب اور کہاں قبول ہوتی ہے ۳۰۳



## ۵۔ مسنون دعائیں ۳۱۲



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۶۔ کتاب الذکر ۳۲۱

## ۱۔ فضائل ذکر ۳۲۳



## ۲۔ فضیلت مجالس ذکر ۳۳۷



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔ذکر کی تاکید ۳۴۱



# ۲۷۔کتاب الفرائض ۳۴۵

## ا۔علم فرائض کی اہمیت ۳۴۷



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔میراث کی تفصیل ۳۵۱

# ۲۸۔ کتاب الساعۃ ۳۵۷

## ۱۔ علامات قیامت ۳۵۹



## ۲۔ دجال ۳۶۲



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔ میدان قیامت ۳۶۸



## ۴۔ شفاعت ۳۷۳

## ۵۔حوض کوثر ۳۹۶



## ۶۔رویت باری تعالیٰ ۳۹۸



## ۷۔جنت ۴۰۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۸۔ جہنم ۴۰۹



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ۲۹۔ کتاب الفضائل ۴۳۲

## ۱۔ فضائل قرآن ۴۲۵

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۔ فضائل قبائل ۴۴۳



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔ فضائل مقامات ۴۵۹



## ۴۔ فضائل ایام ۴۶۳

# فہرست عنوانات جلد چہارم

## کتاب المناقب ۵

### ۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں ۵



### ۲۔ معجزات ۳۹



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۔ تصرفات واختیارات رسول ۱۱۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں ۳۳۱



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں ۳۴۰



## ۶۔ فضائل رسول ۳۴۳



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۹۔ علم غیب ۳۸۶



www.alahazratnetwork.org

## ۱۰۔ خصائص رسول ۴۱۸



## ۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں ۴۴۶

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال ۵۱۱



## ۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات ۵۱۶



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۴۔ فضائل انبیائے کرام　　۵۳۲



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

## ۱۵۔ فضائل شیخین ۵۴۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۶۔ فضائل ختنین　۵۸۰

www.alahazratnetwork.org

## ۱۷۔ فضائل اہل بیت ۵۹۰



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۱۸۔ فضائل صحابہ کرام ۶۰۱



## ۱۹۔ فضائل تابعین ۶۱۶



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۲۰۔ فضائل اولیائے کرام ۶۲۰



## ۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت ۶۳۵



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ۳۱۔ کتاب الشتی ۶۵۴



www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فہرست مسائل ضمنیہ

www.alahazratnetwork.org

# فہرست مسائل ضمنیہ جلد اول

## کتاب الایمان

### نیت



www.alahazratnetwork.org

## دین حق

## سنت کی اہمیت



## بدعت



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## کفر وشرک



www.alahazratnetwork.org

## فرق باطلہ



www.alahazratnetwork.org

## تقدیر و تدبیر



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## گناہ صغیرہ وکبیرہ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## شعب ایمان



## صفات مومن



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب العلم

## ضرورت علم دین



www.alahazratnetwork.org

## فضیلت علم وعلماء

WWW.NAFSEISLAM.COM

## تبلیغ وعمل



www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## توسل واستمداد



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الطہارت

## ضرورت طہارت واحکام آب



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## آداب استنجاء



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## احکام حیض



## وضو



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## نواقض وضو

www.alahazratnetwork.org

## مسواک

## غسل



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الصلوۃ

## اوقات نماز

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## اذان

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## فضائل اذان



## فضائل نماز



www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سنن وآداب نماز



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## مساجد

## امامت



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## جماعت



## صفوف

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM



## سترہ



## مساجد سے متعلق

www.alahazratnetwork.org

## وتر

WWW.NAFSEISLAM.COM



## نوافل

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## قیام لیل



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عیدین



## نماز کسوف



## نماز استسقاء

## سہو



## مکروہات



## عمامہ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

KLKLKLKLK
KLKLKLK
KLKLK

# فہرست مسائل ضمنیہ جلد دوم

## کتاب الجنائز

### موت



### تجہیز وتکفین وتدفین



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## نماز جنازہ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## نماز جنازہ کی دعائیں



## زیارت قبور



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## احترام مقابر



## مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

## عالم برزخ کے احوال

## سوگ اور نوحہ



## اذان قبر



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## کفن وغیرہ میں تبرکات



## شہید کون؟



## شہید کی فضیلت



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## طاعون

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الزکوۃ

## زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

## بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ہے



## مصارف زکوۃ وصدقات



## صدقہ کے فضائل



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## صدقہ فطر



www.alahazratnetwork.org

## چندہ اور اسراف



WWW.NAFSEISLAM.COM



## احکام سوال

## مال جمع کرنا



# کتاب الصوم

www.alahazratnetwork.org

## روزے کی فرضیت

WWW.NAFSEISLAM.COM



## رویت ہلال

## نفلی روزے



## سحری وافطار



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الحج

www.alahazratnetwork.org

## حج کی فرضیت واہمیت

## مناسک کی فضیلت



## زیارت روضۂ انور



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

## فضائل مدینہ منورہ



## فضیلت حرم



# کتاب النکاح

## فضیلت نکاح واحکام

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## مہر



www.alahazratnetwork.org

## حسن معاشرت



## شوہر کے حقوق



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## نسب ورضاعت



Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## اعلان نکاح



## نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے



# کتاب الطلاق



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب البیوع



www.alahazratnetwork.org

## خرید وفروخت



## اجرت ومزارعت



## قرض وسود

www.alahazratnetwork.org



# کتاب الایمان والنذور

## قسم وکفارہ

# کتاب الحدود والدیات

## شراب



## نشہ آور اشیاء



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## حد شرعی



# کتاب الہجرۃ والجہاد

## ہجرت



## جہاد

www.alahazratnetwork.org

# کتاب الخلافت

## امامت وخلافت



## قضا



# کتاب الرویا

## خواب

# کتاب الاطعمہ والاشربہ

## مقدار طعام



## آداب طعام



## دعوت



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## کھلانے پلانے کی فضیلت



# کتاب الاضحیہ

## قربانی



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# کتاب الصید والذبائح

## ذبیحہ



# کتاب الطب والرقی

## مرض و دوا



www.alahazratnetwork.org

# فہرست مسائل ضمنیہ جلد سوم

## کتاب الادب

### لباس

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ختنہ



## مصافحہ ومعانقہ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## سلام



## صحبت صالح وطالح

## تعظیم وشفقت



## لہو ولعب



www.alahazratnetwork.org

## شعر وشاعری



## گانا مزامیر

## وعدہ، عاریت اور امانت

## ھدیہ وصلہ رحمی



## غیبت ودھوکہ



www.alahazratnetwork.org

## ظالم ومظلوم



## اچھے اور برے نام

www.alahazratnetwork.org

## جانوروں سے سلوک



## جانور پالنا



## موذی جانور

# کتاب التوبہ

## فضائل توبہ



www.alahazratnetwork.org

# کتاب الزہد

# کتاب الدعوات

## فضائل دعا



## آداب دعا

www.alahazratnetwork.org



## قبولیت دعا کے اوقات

## کن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے



# کتاب الذکر



# کتاب الفرائض



# کتاب الساعۃ



www.alahazratnetwork.org

# کتاب الفضائل



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

# فہرست مسائل ضمنیہ جلد چہارم

## کتاب المناقب

### حضور افضل الخلق



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## معجزات

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## حضور تمام کائنات کے نبی ہیں

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## فضائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## تعظیم رسول ﷺ



## نور مصطفیٰ ﷺ



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# علم غیب

## خصائص رسول



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## حضور خاتم الانبیاء ہیں



www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ولادت، بعثت، وصال



www.alahazratnetwork.org

## اخلاق، شمائل، تبرکات



www.alahazratnetwork.org



WWW.NAFSEISLAM.COM

## فضائل انبیائے کرام



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## فضائل شیخین



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## فضائل عثمان وعلی



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حالات راویان حدیث

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حالات راویان حدیث

## ابواسحاق

آپ ابواسحاق سبیعی، ہمدانی، کوفی ہیں اور تابعی، بہت صحابہ سے آپ کی ملاقات ہے، شہادت عثمان سے دوسال پہلے پیدا ہوئے، اور ۱۲۹ھ میں وفات پائی، بڑے متقی عالم بڑے محدث ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۵۲

## ابوامامہ باہلی

آپ ابوامامہ عدی بن عجلان باہلی ہیں، اولاً مصر میں پھر حمص میں رہے وہاں ہی وفات پائی، آپ شام کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے زمین شام صحابہ سے خالی ہوگئی۔۹۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۳۔۲۱۶۔۴۳۸۔۴۳۹۔۴۵۶۔۲۳۲۔۲۵۵۔۶۲۳۔ ۸۰۳
۸۳۸۔۹۰۰۔۱۰۱۳۔

جلد دوم:۔۱۰۷۷۔۱۰۷۸۔۱۲۳۹۔۱۳۳۸۔۱۳۹۲۔۱۴۳۱۔۱۵۷۹۔۱۶۰۱
۱۶۵۴۔۱۷۰۹۔۱۷۲۹۔۱۷۳۰۔۱۷۹۹۔

جلد سوم:۔۱۹۷۳۔۱۹۷۴۔۲۰۱۵۔۲۰۶۳۔۲۱۰۶۔۲۱۵۳۔۲۲۱۶۔ ۲۲۲۱
۲۷۴۰۔۲۷۷۶۔۲۷۷۹۔۲۷۸۰۔

جلد چہارم:۔۳۰۳۱۔۳۲۹۶۔۳۴۱۲۔

## ابوامامہ بن سہل بن حنیف

ابوامامہ کا نام سعد ہے، علماء تابعین سے ہیں، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف سے دوسال پہلے ولادت ہوئی، خود حضور نے انکا نام اور کنیت تجویز فرمائی

بہت لڑکپن کی وجہ سے زیارت نہ کر سکے، اپنے والد سہل اور ابو سعید خدری سے روایت لی ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۲۸۲

## ابوایوب انصاری

آپ کا نام خالد بن زید ہے، آپ انصاری خزرجی ہیں۔ تمام جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے، آپ کی وفات قسطنطنیہ میں ہوئی جسے اب استنبول کہتے ہیں، ۵۱ھ میں آپ کی وفات ہے۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں جب یزید ابن معاویہ کی سرکردگی میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو آپ اس لشکر میں تھے، بیمار ہو گئے۔ جب مرض زیادہ ہوا تو وصیت کی کہ جب میں وفات پا جاؤں تو میری میت اپنے ساتھ رکھنا، جب تم دشمن کے مقابل صف آرا ہو تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کرنا، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، آپ کی قبر قسطنطنیہ کے شہر پناہ کے پاس اب تک مشہور ہے، اس قبر کا اب تک بہت بڑا احترام ہے، لوگ آپ کی قبر کی برکت سے شفا حاصل کرتے ہیں انہیں شفا ملتی ہے، آپ سے بہت حضرات نے احادیث روایت کیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۵۶۔ ۳۲۲۔ ۳۷۰۔ ۴۳۴۔ ۴۴۳۔ ۹۱۲۔

جلد سوم:۔ ۲۱۰۹۔ ۲۲۰۴۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۳۶

## ابو بردہ

آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے یعنی ابو موسی اشعری کے بیٹے ہیں، کہ عبداللہ بن قیس ابو موسی اشعری کا نام ہے، آپ حضرت علی کے ساتھ رہے، قاضی شریح کے بعد کوفہ کے قاضی رہے، حجاج بن یوسف نے آپ کو معذول کیا، اپنے والد اور حضرت علی سے احادیث نقل کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۵۳۔

جلد سوم:۔۲۵۱۴

جلد چہارم:۔۳۲۹۱۔۳۴۲۰

## ابو برزہ

آپ کا نام فضلہ بن عبید ہے، اسلمی ہیں، پرانے مسلمان ہیں، عبداللہ بن خطل کو حضور کے حکم سے آپ نے قتل کیا تھا۔حضور انور کی وفات تک ہر غزوہ میں حضور کے ساتھ رہے پھر بصرہ چلے گئے۔خراسان کے غزوہ میں شریک ہوئے، مقام مرو میں آپ کی وفات ۶۰ھ ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۸۵۷

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ابو بکر صدیق

آپ کا نام شریف عبداللہ بن عثمان (ابوقحافہ) ابن عامر ابن عمرو بن کعب ابن سعد بن تیم بن مرہ ہے، یعنی ساتویں والد مرہ میں حضور سے ملتے ہیں، آپ کا لقب صدیق بھی ہے عتیق بھی، حضور نے فرمایا کہ جسے آتش دوزخ سے عتیق دیکھنا ہو وہ ابو بکر کو دیکھے، حضور انور کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے، زمانہ جاہلیت اور اسلام میں بھی کبھی حضور انور سے الگ نہ ہوئے۔آپ سب سے پہلے مومن ہیں، قدرت خدا ہے کہ آپ کی کنیت ابو بکر ہے، یعنی اولیت والے، آپ ایمان، ہجرت، بعد رسول وفات وغیرہ سب میں اول ہی رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۶۸۔۶۱۵۔۱۰۱۶

جلد دوم:۔۱۳۴۲۔۱۸۲۲

جلد سوم:۔۲۲۶۹۔۲۳۷۳۔۲۳۷۴۔۲۴۲۲۔۲۵۵۷

جلد چہارم:۔۳۴۸۶

# ابو بکر بن سلمان بن ابی حثمہ

آپ کا نام عبداللہ بن حذیفہ ہے، عدوی مدنی ہیں، ثقہ اور انساب کے عارف تھے۔اوساط تابعین میں شمار ہوتے ہیں، صحاح ستہ میں آپ کی روایات مذکور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۵۵۔۸۲۰

# ابو بکرہ

آپ کا نام نفیع بن حارث بن کلدہ ثقفی ہے، طائف کے رہنے والے تھے، جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو آپ نے اپنے کو طائف کے قلعہ سے ایک بیرونی کنویں کی چرخی پر ڈال دیا اور اس طرح وہاں سے نکل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اسلام لے آئے، آپ کا نام ابو بکرہ یعنی چرخی والے، بکرہ چرخی کو کہتے ہیں، بعد میں بصرہ مقیم ہو گئے، ۹۴ھ میں وہاں ہی وفات پائی اور وہاں ہی دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۴۱

جلددوم:۔۱۴۱۳۔۱۵۹۰

جلدسوم:۔۲۲۳۷۔۲۲۳۸۔۲۲۴۱۔۲۶۲۹۔۲۶۳۰۔

جلد چہارم:۔۳۵۳۲۔۳۶۵۳

# ابو تمیمہ

آپ کام نام طریف بن خالد ہجمی ہے یمن کے باشندے تھے۔پھر بصرہ میں رہے آپ نے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے، ۹۵ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۶۴۴

# ابو ثعلبہ

آپ اپنی کنیت میں مشہور ہیں، قبیلہ خشن سے ہیں، بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے،

WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی قوم کا مبلغ بنا کر بھیجا، آپ کی تبلیغ سے وہ سب مسلمان ہو گئے، آپ کا قیام شام میں رہا، ۵۷ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۷۳۔۱۸۷۴۔۱۸۷۹۔۱۸۸۰

جلد چہارم:۔۳۶۲۳

## ابوجحیفہ

آپ کا نام وہب بن عبداللہ عامری ہے، آپ بہت نوعمر صحابی ہیں، حضور کی وفات کے وقت آپ نابالغ تھے، ۷۴ھ کوفہ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۹۔۵۶۵۔۵۶۷۔۵۶۹۔

جلد دوم:۔۱۸۳۰۔

جلد چہارم:۔۳۰۶۷۔۳۴۵۶۔۳۴۸۵۔

www.alahazratnetwork.org

## ابوجعفر بن مہلب

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۱۲

## ابوجہیم

آپ کا نام ابوجہیم ہے بعض نے فرمایا کہ عبداللہ بن حارث بن صمہ ہے صحابی ہیں انصاری ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۵۹

## ابوحازم

ابوحازم غفاری مدنی ہیں، ابورہم دینار غفاری کے آزاد کردہ ہیں، اوساط تابعین سے

ہیں، اور محمد بن عمرو بن علقمہ، عباد بن ابی علی، محمد بن عبدالرحمٰن، بن دؤیب سے روایت کرتے ہیں، ابن عبدالبر اور حبان نے انکو ثقات میں شمار کیا ہے۔

ان سے صرف یہ ایک حدیث اس مجموعہ میں ذکر کی گئی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۶۳

## ابو حاضر

ابو حاضر عثمان بن حاضر حمیری ازدی ہیں، تابعین میں شمار ہوتے ہیں، ابن عباس، ابن زبیر، اور بن عمر سے روایت کرتے ہیں، امام بغوی اور ابن حبان نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔اور حدیث مندرجہ ذیل اپنے موقف کی تائید میں پیش کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۹

## ابو جحیرہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۶۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ابو حذیفہ

ابو حذیفہ ثقفی ہیں، بیعۃ رضوان میں شریک تھے۔غیاث بن مالک کی اولاد سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۳۷

## ابو حمید ساعدی

آپ کا نام عبدالرحمٰن یا کچھ اور ہے، قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں، اپنے گاؤں میں رہتے تھے، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آتے رہتے تھے۔اسی لئے اس موقعہ پر صحابہ نے بطور تعجب پوچھا کہ اے ابو حمید تم کو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحبت زیادہ میسر نہ ہوئی تم حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ واقف کیسے ہو گئے، جیسا کی ابوداؤد

کی روایت میں ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۶۵۳

جلد سوم:۔۲۱۲۷

جلد چہارم:۔۳۰۱۳

## ابوخصیفہ

یہ عبداللہ بن یزید ہیں، امام طبرانی نے انکو صحابہ میں شمار کیا۔ بعض نے عبداللہ بن سعید بن ثمامہ کندی کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۰۱

جلد سوم:۔۲۱۶۲

## ابوداؤد

www.alahazratnetwork.org

حالات محدثین کے تذکرہ میں ملاحظہ ہوں۔

ان سے اس مجموعہ میں ایک حدیث براہ راست بغیر اسناد مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۹۴

## ابو درداء

آپ کا نام عویمر بن عامر ہے، انصاری خزرجی ہیں، اپنی کنیت میں مشہور ہیں، درداء آپ کی بیٹی کا نام ہے اپنے گھر والوں کے بعد ایمان لائے۔آپ بڑے فقیہ عالم ہیں، شام میں قیام رہا۔دمشق میں آپ کی قبر انور ہے،۳۲ھ میں وفات پائی،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں

جلد اول:۔۱۱۶۔۱۶۶۔۱۶۷۔۲۲۰۔۲۳۱۔۲۳۸۔۶۴۵۔۶۴۶۔۹۲۳۔۹۳۴۔
۹۹۵۔

جلد دوم:۔۱۲۳۵۔۱۳۵۲۔۱۴۴۶۔۱۵۱۵۔۱۸۹۳۔۱۹۰۱۔

جلدسوم:۔۱۹۹۵_۲۱۷۸_۲۲۳۹_۲۲۷۷_۲۳۱۷_۲۴۴۶_۲۴۸۰_۲۵۵۱_
۲۶۴۲_۲۷۶۶_
جلدچہارم:۔۳۱۲۷_۳۲۵۴_۳۳۰۲_۳۵۶۳_۳۵۷۳_

## ابوذرغفاری

آپ کا نام جندب بن جنادہ ہے، عظیم الشان صحابی ہیں، حضور کی ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ آکرایمان لائے، آپ پانچویں مومن ہیں، پھراپنی قوم میں واپس گئے، پھرغزوہ خندق کے بعد حضورانور کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضرہوئے۔ پھر خلافت عثمانیہ میں مقام ربذہ میں رہے۔ وہاں ہی وفات پائی ۔۳۲ ھ میں آپ کی وفات ہے، آپ اسلام سے پہلے بھی موحد تھے۔ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلداول:۔۹_۷۹_۱۱۹_۱۴۴_۵۰۳_۵۰۶_۳۹۲_۹۱۱_
www.alahazratnetwork.org
جلددوم:۔۱۲۶۹_۱۲۹۷_۱۲۹۸_۱۳۱۲_۱۴۳۸_۱۵۸۹_
جلدسوم:۔۱۹۸۶_۲۰۷۳_۲۰۸۶_۲۰۹۹_۲۱۰۳_۲۱۱۷_۲۳۲۴_۲۶۸۷_
۲۶۷۹_۲۷۶۳_
جلدچہارم:۔۳۲۶۱_۳۲۸۲_۳۳۴۵_۳۴۳۸_۳۵۹۶

## ابورافع

آپ کا نام مصعب یا ابراہیم ہے، کنیت ابورافع ہے، آپ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے۔کسی قبطی نے آپ کو عطیہ دیا تھا حضرت عباس نے بطور نذر حضور کو انکا مالک بنادیا۔ بدر سے کچھ پہلے ایمان لائے مگر بدر میں حاضر نہ ہوسکے۔ جب انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے ایمان لانے کی خبر دی تو حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہوکر انہیں آزاد کردیا۔ اکمال میں ہے کہ آپ کا انتقال شہادت حضرت عثمان سے کچھ پہلے ہوا ہے مگر بعض مورخین فرماتے ہیں، کہ آپ کا انتقال خلافت مرتضوی میں ہوا۔ آپ آزاد

ہونے کے بعد بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۱۔۲۴۸۔۶۳۱

جلد دوم:۔۱۳۲۳۔۱۷۶۴

جلد سوم:۔۲۱۵۰۔۲۲۸۶

جلد چہارم:۔۲۹۴۲

## ابو الربیع

آپ عبداللہ بن ثابت انصاری ہیں، ابو الربیع کنیت اور بنوظفر بن خزرج کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ظفری بھی کہلاتے ہیں، عہد نبوی میں وصال ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی عیادت فرمائی، اور بعد انتقال اپنی قمیص مبارک میں کفن دیا۔ صحیحین میں آپ کی رویات مذکور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد اول:۔۳۰۲

جلد دوم:۔۱۲۱۸

## ابو رزین عقیلی

آپ کا نام لقیط ابن عامر بن صبرہ ہے، اور کنیت ابو رزین ہے، عقیلی سے مشہور ہیں اور صحابی ہیں، اہل طائف سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۸۴۳

### ابو رمثہ

آپ ابن رفاعہ بن یثربی ہیں، اور تمیمی ہیں، القیس بن زید بن مناۃ بن تمیم کی اولاد سے ہیں، آپ کے نام میں بہت اختلاف ہے، عمارہ نام ہے یا کچھ اور، اور آپ اپنے والد کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۰۴

## ابو ریحانہ

آپ شعون بن یزید کے بیٹے ہیں قرظی ہیں، یعنی بنی قریظہ کے حلیف ہیں، اور انصاری ہیں، آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں، آپکی بیٹی کا نام ریحانہ ہے۔ بڑے عالم زاہد تارک الدنیا تھے، آخر میں شام میں قیام رہا۔آپ سے اس مجموعہ میں فقط ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۳۹

## ابوالزناد

آپ کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے، قرشی مدنی ہیں، ثقہ اور فقیہ ہیں طبقہ خامسہ سے ہیں اور موطا امام مالک کے رجال سے۔حضرت انس، سعید بن میتب اور عروہ بن زبیر وغیرہم سے روایت کرتے۔۶۶ سال کی عمر ہوئی اور ۱۳۰ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ابوسعید خدری

آپ کا نام مبارک سعد بن مالک انصاری ہے، خدرہ انصار کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف آپ کی نسبت ہے۔ بڑے عالم احادیث کے ماہر صحابی ہیں، غزوۂ خندق اور بارہ غزووں میں آپ حضور کے ساتھ شریک رہے، آپ نے ۸۴ رسال کی عمر شریف پاکر ۶۴ ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۶۔۲۰۔۱۳۔۱۲۲۔۱۶۱۔۲۸۲۔۲۹۳۔۲۹۵۔۴۱۳۔۴۱۸۔۴۷۱۔
۴۷۳۔۴۳۹۔۵۶۱۔۵۶۲۔۵۹۶۔۶۶۴۔۷۱۶۔۷۴۹۔۷۶۱۔۷۹۷۔۸۲۷۔
۸۲۸۔۸۶۲۔۹۵۳۔۹۵۴۔۹۶۸۔

جلد دوم:۔۷۰۱۷۔۱۱۸۴۔۱۱۸۷۔۱۳۷۶۔۱۳۶۹۔۱۴۱۵۔۱۴۳۸۔۱۵۷۴۔
۱۵۸۵۔۱۶۷۹۔۱۷۰۴۔۱۸۴۱۔۱۸۵۵۔۱۹۰۵۔۱۹۲۲۔

جلد سوم:۔۱۹۹۰۔۲۰۲۱۔۲۰۳۶۔۲۱۲۰۔۲۱۳۱۔۲۱۳۳۔۲۱۳۴۔۲۱۳۵۔۲۳۲۰۔
۲۳۳۷۔۲۴۰۹۔۲۴۱۰۔۲۴۱۱۔۲۴۲۵۔۲۴۳۱۔۲۴۳۹۔۲۴۴۹۔۲۵۸۵۔
۲۵۹۶۔۲۶۰۲۔۲۶۲۷۔۲۶۷۶۔۲۶۹۳۔۲۷۰۵۔۲۷۱۱۔

جلد چہارم:۔۲۷۰۴۔۲۸۴۴۔۲۸۵۹۔۲۸۶۸۔۲۸۷۲۔۲۹۵۰۔۲۹۵۹۔۲۹۷۹۔
۳۰۰۳۔۲۰۱۹۔۳۰۴۸۔۳۰۵۶۔۳۰۷۰۔۳۲۲۴۔۳۲۸۰۔۳۲۹۰۔۳۳۱۶۔
۳۳۳۰۔۳۳۸۷۔۳۵۲۱۔۳۵۹۵۔۳۶۰۱۔۳۶۲۸۔

## ابوسلامہ

بعض نے انکو ابوسلمہ سلمی کہا ہے۔ نام خداش یا خرامش ہے صحابی ہیں، اور صحیحین میں آپ سے روایت آئی۔ صرف ایک حدیث ہی آپ سے مروی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۴۴۹

## ابوسلمہ

عبداللہ بن الاسد بن ہلال مخزومی ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی اور پھوپھی زادے بھی، سابقین اولین سے ہیں اور بدری صحابی ہیں، عہد نبوی میں وصال ہوا۔ آپ کی بیوہ ام سلمہ سے حضور نے نکاح فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۴۳

## ابوشریح

آپ کا نام خویلد بن عمرو کعبی عدوی خزاعی ہے، کنیت ابوشریح، صحابی ہیں، فتح مکہ سے قبل ایمان لائے۔ ۶۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اپنی کنیت میں مشہور ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نقش اسلام
WWW.NAQSHEISLAM.COM

جلداول:۔۱۹
جلددوم:۔۲۷۲۲
جلدسوم۔۲۹۶۲

## ابوالشعثاء

جابر بن زید ازدی بصری ہیں، کنیت سے مشہور ہیں، طبقۂ ثالثہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ۹۳ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلداول:۔۷۵۹

## ابوضمرہ

آپ کا نام انس بن عیاض بن ضمرہ ہے۔ بعض نے عبدالرحمٰن کہا ہے، لیثی مدنی ہیں۔ ثقہ ہیں۔ دوسوہجری میں وصال ہے۔ ہشام بن عروہ، سہل بن ابی صالح اور صالح بن کیسان وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل، جیسے ائمہ ہیں، طبقۂ ثامنہ میں شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلداول۔۷۶۹

## ابوصفوان

آپ کا نام سوید بن قیس ہے۔ آپ کو ابومرحب بھی کہا جاتا ہے، کوفہ میں رہے اور صحابی ہیں، آپ کا واقعہ مشہور ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلدسوم:۔۱۹۵۵

## ابوالطفیل عامر

آپ کا نام عامر بن واثلہ ہے، لیثی کنعانی ہیں، حضور انور کی صحبت پاک میں آٹھ سال رہے۔۱۰۲ھ میں وفات ہوئی، آپ آخری صحابی ہیں۔ کہ آپ کی وفات سے زمین صحابہ

سے خالی ہوگئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۳۵۷

## ابوطلحہ

آپ کا نام زید بن سہل ہے، انصاری نجاری ہیں، اپنی کنیت میں مشہور ہیں۔

حضرت انس کے سوتیلے والد اور اعلی درجہ کے تیرانداز تھے۔حضور انور نے فرمایا کہ لشکر میں ابوطلحہ کی صرف آواز بڑی جماعت سے بہتر ہے۔۷۷سال عمر پائی۔۳۱ھ میں وفات ہوئی۔ بیعت عقبہ میں ۷۰ انصاریوں کے ساتھ آپ آئے تھے۔ پھر غزوہ بدر وغیرہ میں تمام غزوات میں شامل ہوئے۔آپ سے ایک جماعت نے روایات کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۵۸

جلددوم:۔۱۸۰۷

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

## ابوعبدالرحمٰن سلمی

آپ کا نام عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ ہے۔ تابعی کوفی مقری ہیں، اور کنیت سے مشہور ہیں۔آپ کے والد صحابی۔ثقہ ثبت ہیں اور طبقۂ ثانیہ میں شمار ہے۔۷۰ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۷۳۸

## ابوعثمان

آپ نہدی بصری ہیں، زمانہ جاہلیت پایاہے، حضور انور کازمانہ پایامگر زیارت نہ کر سکے۔ساٹھ سال جاہلیت میں اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے۔ قریباً ایک سوتیس سال عمر ہوئی۔۹۵ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۵۳۳

## ابو عسیب

آپ حضور انور کے آزاد کردہ غلام ہیں۔آپ کا نام احمد ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۲۵۲۔۱۲٦۷

## ابو عمیرہ

ابو عمیرہ ازدی مصری ہیں۔اور صحابیت کا شرف بھی حاصل ہے
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۳۵۵۳

## ابو عوام بصری

نام عبدالعزیز بن الربیع باہلی ہیں ثقہ اور طبقۂ سابعہ سے ہیں، امام بخاری نے آپ سے روایت لی ہے۔
www.alahazratnetwork.org
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:۔۴۱
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ابو الغادیہ

ان کا نام یسار بن سبع ہے۔بعض نے جہنی کہا اور بعض مزنی کہتے ہیں۔امام بخاری نے انکو صحابی مانا ہے۔امام مسلم فرماتے ہیں۔یہ ہی عمار بن یاسر کے قاتل ہیں کہ جنگ صفین میں یہ واقعہ پیش آیا۔بعض حضرات نے ابو الغادیہ کو جہنی اور مزنی کے علاوہ تیسرا شخص قرار دیا ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔۲۱۱۵

## ابو غطیف ہذلی

انکو بعض نے غطیف اور غضیف بھی کہا ہے۔ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔امام

ابو زرعہ کہتے ہیں،۔ان کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ابن یونس نے کہا:۔یہ حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۶۱

## ابوقتادہ

آپ کا نام حارث بن ربعی ہے۔حضورانور کے پیادہ سپاہیوں میں سے ہیں۔۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بعض نے فرمایا کہ خلافت حیدری میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ستر سال عمر ہوئی۔تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۲۴۔۳۲۵۔۵۱۷۔۶۶۱۔۶۶۵۔۸۲۹۔۹۲۵۔۱۰۰۲۔۱۰۰۸۔ ۱۴۲۵۔

جلدسوم:۔۲۳۹۰۔۲۳۹۱۔

جلدچہارم:۔۲۸۴۳۔۲۹۵۱۔۳۰۵۰۔۳۳۹۰۔۳۶۳۲۔

## ابوقرصافہ

نام جندرہ بن خیشنہ ہے۔کنعانی ہیں۔صحابی ہیں اور شام میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ پھر عسقلان کو وطن بنایا اور یہاں ہی وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۳۷

جلدسوم:۔۲۱۴۲

## ابوقلابہ

آپ کا نام عبداللہ بن زید ہے جرمی ہیں مشہور تابعی ہیں،حضرت انس وغیرہ سے ملاقات ہے،شام کے علماء میں سے ہیں۔ایک سو چھ میں شام میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۳۳۴۲

# ابولبابہ

آپ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر ہے، اوسی انصاری ہیں، بیعت عقبہ، غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض نے کہا کہ بدر میں شریک نہیں ہوئے، کیونکہ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حکم سے مدینۂ منورہ میں انتظام کیلئے رہے، مگر آپ کو غنیمت سے حصہ دیا گیا۔ حضرت علی کی خلافت میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۹۳۲

جلد چہارم:۔ ۲۹۳۲

# ابولیلی انصاری

آپ کا نام بلال ہے، اور بعض نے بلبل کہا ہے۔ اسکے علاوہ بھی کافی اختلاف ہے۔ احد میں شریک رہے۔ پھر کوفہ کو مسکن بنا لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔ کہتے ہیں کہ صفین میں شہید ہوئے۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد دوم:۔ ۱۳۲۵

جلد سوم:۔ ۲۴۱۵۔ ۲۴۱۶

# ابومالک اشعری

آپ کا نام کعب بن عاصم ہے اشعری ہیں، خلافت فاروقی میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔

جلد سوم:۔ ۱۲۹۱۔ ۲۱۹۶

# ابومحذورہ

آپ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے یا اوس بن مغیرہ۔ حضور انور کی طرف سے مکہ معظمہ میں موذن تھے۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔ آپ نے مکہ معظمہ سے ہجرت نہیں کی وہاں ہی رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۶۰۵

## ابومرثد غنوی

آپ کا نام کناز بن حصین ہے غنوی ہیں اپنی کنیت میں مشہور ہیں۔آپ اورآپ کے بیٹے مرثد غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔۱۲ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۴۔۷۔۸۰۵

## ابومسعود انصاری

آپ کا نام عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ہے، دوسری بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ کوفہ میں قیام رہا، اکتالیس ہجری یا بیالیس ہجری میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلداول:۔۲۰۶۔۷۔۸۱۵

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلددوم:۔۱۷۵۵

جلدسوم:۔۲۲۴۶

جلدچہارم:۔۲۸۹۹

## ابومصعب انصاری

تابعی ہیں اورمرسل احادیث ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ابونعیم نے انکوصحابہ میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۳۱۶۴

## ابومنظور

ان کے حالات نہیں ملے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۷۳

## ابوموسی اشعری

آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے مکہ معظمہ میں ایمان لائے۔پھر حبشہ ہجرت کر گئے۔ پھر کشتی والوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہونچے،راہ میں خیبر میں حضور سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے آپ کو بیس ہجری میں بصرہ کا حاکم بنایا۔آپ نے اہواز کا علاقہ فتح کیا۔شروع خلافت عثمانیہ تک آپ بصرہ کے حاکم رہے۔پھر حضرت عثمان نے آپ کو معذول کر کے کوفہ کا حاکم بنا دیا۔آپ حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے حاکم رہے۔ حضرت علی نے آپ کو امیر معاویہ کے مقابلہ میں اپنا پنچ مقرر کیا تھا۔اسکے بعد آپ مکہ معظمہ چلے گئے۔وہاں ہی ۵۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۳۔۲۵۔۲۳۹۔۴۸۷۔۶۸۱۔۹۳۳۔

جلددوم:۔۱۰۲۵۔۱۰۴۷۔۱۲۲۵۔۱۲۵۴۔۱۲۵۶۔۱۲۵۷۔۱۳۷۳۔۱۴۶۳۔

۱۵۱۸۔۱۵۹۶۔۱۶۱۹۔۱۷۱۶۔۱۷۲۷۔۱۷۵۷۔۱۷۷۳۔۱۸۱۹۔۱۸۲۱۔

جلدسوم:۔۲۱۳۶۔۲۱۵۲۔۲۱۵۴۔۲۱۵۷۔۲۱۷۷۔۲۲۵۹۔۲۴۵۷۔۲۴۸۵۔

۲۴۹۲۔۲۵۵۲۔۲۶۶۸۔۲۷۳۵۔۲۷۸۶۔۲۸۰۰۔

جلدچہارم:۔۲۸۳۸۔۳۰۴۰۔۳۲۹۷۔۳۴۳۶۔۳۵۸۷۔

## ابونضرہ عبدی

ابن مالک آپ عبدی ہیں۔بہت صحابہ سے ملاقات ہے بصری ہیں حسن بصری سے کچھ پہلے وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۵۸۸

## ابونعامہ

ان کا نام عبدربہ ہے، بعض نے عمرو کہا ہے۔تابعین سے ہیں۔عبداللہ بن صامت

www.alahazratnetwork.org

اور ابوعثمان نہدی وغیرہما سے روایت کرتے ہیں۔ایک جماعت نے انکو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۸۸

## ابونعمان ازدی

امام طبرانی کے جد اعلی ہیں۔اور آپ نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۹۴

## ابوواقد لیثی

آپ کا نام حارث بن عوف ہے، ابوواقد کنیت ہے، قبلیہ بنی لیث سے ہیں۔قدیم الاسلام ہیں بدر میں حاضر ہوئے۔بعد میں مکہ معظمہ میں رہے۔وہاں ہی ۶۸ ھ میں وفات ہوئی ۷۵ سال عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۴۸۱۔۱۹۳۷

جلد چہارم:۔۲۸۹۸

## ابووائل

آپ کا نام شقیق بن سلمہ ہے، کنیت ابووائل کوفی ہیں، مخضرمی ہیں، جلیل القدر صحابی ہیں خلفائے راشدین سے احادیث لی ہیں، ۹۹ ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۷

جلد دوم:۔۱۲۳۱

جلد چہارم:۔۳۶۵۴

## ابووفرہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۷۶

## ابو وہب جشمی

صحابی ہیں، شام میں مقیم رہے۔ دو حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۸۹

## ابو ہریرہ

آپ کے نام اور نسب میں بہت ہی اختلاف ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ کا نام عبد الشمس یا عبد عمرو تھا۔ اسلام میں آپ کا نام عبد اللہ یا عبد الرحمٰن ہوا۔ قوی یہ ہے کہ آپ درسی ہیں، حاکم اور ابو احمد کہتے ہیں: کہ آپ کا نام عبد الرحمٰن بن صخر ہے مگر نام گم ہو کر رہ گیا۔ خیبر کی فتح کے سال ایمان لائے اور غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے۔ پھر حضور کیساتھ سایہ کی طرح رہے۔ علم کا بہت شوق تھا۔ ہر دم حضور کیساتھ رہتے تھے۔ اللہ نے آپ کو غضب کا حافظہ دیا تھا آپ نے ایک بار حضور انور کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں حضور کے فرمان بھول جاتا ہوں، فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ آپ نے پھیلائی حضور انور نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا آپ نے چادر سینے سے لگائی پھر حافظہ بہت قوی ہو گیا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ آپ سے آٹھ سو حضرات سے زیادہ نے روایات لیں۔ حتی کے حضرت ابن عباس، ابن عمر، جابر، اور انس نے بھی۔ آپ کی عمر ۷۸ سال ہوئی ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۔۱۵۔۱۷۔۲۱۔۲۶۔۳۲۔۳۳۔۳۸۔۴۵۔۶۷۔۷۸۔۱۱۸۔۱۲۹۔

۱۴۶۔۱۴۷۔۱۵۳۔۱۳۵۔۱۶۳۔۱۶۴۔۱۶۸۔۱۷۲۔۱۷۵۔۱۸۲۔۱۹۹۔۲۰۰۔۲۰۱۔۲۰۵

۲۰۷۔۲۰۹۔۲۱۴۔۲۱۵۔۲۷۶۔۲۷۹۔۲۹۳۔۲۸۵۔۲۹۷۔۳۰۳۔۳۱۹۔۳۵۰۔۳۵۸

۳۶۴۔۳۶۶۔۳۷۱۔۳۷۵۔۳۹۲۔۳۹۴۔۳۹۹۔۴۰۹۔۴۱۹۔۴۳۶۔۴۷۷۔۴۷۸

۲۲۱۔۲۲۸۔۲۳۵۔۲۳۶۔۲۵۲۔۲۵۳۔۲۵۴۔۲۵۷۔۲۶۱۔۴۹۱۔۵۰۴۔۵۵۶۔۵۹۷

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۰۶_۶۱۷_۶۱۹_۶۲۰_۶۲۵_۶۳۶_۶۳۷_۶۴۰_۶۵۷_۶۶۲_۶۸۲_۶۸۷_۷۰۰
۷۱۳_۷۱۴_۷۱۹_۷۴۷_۷۴۸_۷۵۷_۷۶۰_۷۶۷_۷۶۸_۷۷۰_۷۷۵_
۷۷۷_۷۹۰_۷۹۶_۸۱۷_۸۲۲_۸۲۴_۸۲۶_۸۳۰_۸۵۳_۸۵۹_۸۶۳_۸۶۶
۸۷۴_۸۷۹_۸۹۴_۹۱۷_۹۲۶_۹۳۱_۹۶۹_۹۸۰_۱۰۰۴_

جلد دوم:_۱۰۵۶_۱۰۶۱_۱۰۶۳_۱۰۷۰_۱۰۷۵_۱۰۹۰_۱۱۰۲_۱۱۰۲_۱۱۱۷_۱۱۲۲
۱۱۲۴_۱۱۳۴_۱۱۳۶_۱۱۴۹_۱۱۵۳_۱۱۶۹_۱۱۸۸_۱۱۹۷_۱۲۰۱_۱۲۰۳_۱۲۲۰_۱۲۲۴
۱۲۳۳_۱۲۳۶_۱۲۴۱_۱۲۴۸_۱۲۷۰_۱۲۷۱_۱۲۸۷_۱۳۳۷_۱۳۵۵_۱۳۵۹_۱۴۲۱_
۱۴۲۴_۱۴۳۱_۱۴۴۰_۱۴۵۰۱۴۴۴_۱۴۶۲_۱۴۶۸_۱۴۷۰_۱۴۷۳_۱۴۷۴_۱۴۷۵
۱۴۷۸_۱۴۸۴_۱۵۹۲_۱۵۰۳_۱۵۰۵_۱۵۱۰_۱۵۲۷_۱۵۳۵_۱۵۴۷_۱۵۵۰_۱۵۵۱_
۱۵۵۳_۱۵۵۴_۱۵۵۵_۱۵۷۱_۱۵۷۳_۱۵۸۷_۱۵۹۳_۱۵۹۵_۱۶۱۲_۱۶۵۵_۱۶۶۳
۱۶۶۶_۱۶۷۷_۱۶۸۱_۱۶۹۳_۱۶۹۴_۱۷۰۵_۱۷۰۶_۱۷۱۱_۱۷۱۲_۱۷۱۳_۱۷۱۵_
۱۷۲۱_۱۷۲۲_۱۷۲۴_۱۷۲۶_۱۷۸۸_۱۸۰۵_۱۸۰۸_۱۸۰۹_۱۸۲۴_۱۸۲۵_۱۸۳۹
۱۸۵۳_۱۸۵۶_۱۸۶۲_۱۸۸۷_۱۴۹۴_۱۸۹۷_۱۹۰۷_۱۹۰۹_۱۹۱۰_۱۹۱۱_۱۹۱۹
۱۹۳۶_۱۹۴۷_

جلد سوم:_۱۹۵۳_۱۹۵۷_۱۹۶۸_۱۹۷۲_۱۹۷۸_۱۹۸۲_۱۹۸۵_۲۰۰۰_۲۰۱۴
۲۰۱۷_۲۰۱۹_۲۰۲۳_۲۰۴۷_۲۰۶۶_۲۰۶۷_۲۰۹۲_۲۱۰۷_۲۱۰۹_۲۱۱۰_۲۱۱۲_۲۱۱۶
۲۱۲۸_۲۱۲۹_۲۱۴۰_۲۱۶۱_۲۱۸۹۲۱۸۱_۲۲۰۷_۲۲۰۸_۲۲۰۹_۲۲۱۰_۲۲۱۸_۲۲۲۵
۲۲۲۷_۲۲۳۲_۲۲۳۳_۲۲۵۰_۲۲۵۸_۲۲۷۱_۲۲۹۱_۲۳۰۸_۲۳۱۹_۲۳۲۵_۲۳۲۶
۲۳۲۷_۲۳۴۰_۲۳۴۸_۲۳۵۸_۲۳۷۲_۲۳۵۳۲۳۷۹_۲۳۸۶_۲۳۹۱_۲۴۰۱_۲۴۰۴
۲۴۲۱_۲۴۳۰_۲۴۴۵_۲۴۵۱_۲۴۵۲_۲۴۶۳_۲۴۶۷_۲۴۶۶_۲۴۸۲_۲۴۸۶_۲۴۸۷_
۲۴۹۵_۲۴۹۶_۲۴۹۷_۲۴۹۸_۲۵۱۳_۲۵۱۷_۲۵۱۸_۲۵۲۹_۲۵۳۹_۲۵۴۱_۲۵۴۴_۹
۲۵۴_۲۵۵۰_۲۵۶۸_۲۵۷۱_۲۵۷۲_۲۵۷۶_۲۵۸۲_۲۵۸۹_۲۶۰۰_۲۶۰۱_۲۶۰۷_۹
۲۶۱۰_۲۶۲۳_۲۶۲۵_۲۶۲۸_۲۶۳۴_۲۶۳۸_۲۶۴۵_۲۶۴۷_۲۶۵۸_۲۶۶۰_
۲۶۷۱_۲۶۷۳_۲۶۷۴_۲۶۷۵_۲۶۸۰_۲۶۸۳_۲۶۸۷_۲۶۸۸_۲۶۸۹_۲۷۰۶_

۲۷۱۴_۲۷۱۸_۲۷۶۷_۲۷۷۰_۲۷۷۷_

جلد چہارم:_۲۸۰۲_۲۸۰۳_۲۸۱۸_۲۸۱۹_۲۸۲۲_۲۸۲۳_۲۸۳۱_۲۸۴۵
۲۸۴۶_۲۸۶۰_۲۸۷۳_۲۸۷۴_۲۸۸۴_۲۸۹۳_۲۸۹۶_۲۹۱۹_۲۹۲۴_۲۹۴۷_۲۹۵۳
۲۹۶۴_۲۹۷۳_۲۹۸۱_۲۹۹۷_۳۰۰۴_۳۰۲۹_۳۰۳۰_۳۰۳۸_۳۰۴۳_۳۰۴۹
۳۰۵۲_۳۰۵۳_۳۰۵۷_۳۰۶۹_۳۰۷۷_۳۰۹۱_۳۰۹۵_۳۰۹۹_۳۱۱۱_۳۱۱۳_
۳۱۲۴_۳۱۳۷_۳۱۸۹_۳۱۹۰_۳۱۹۶_۳۱۹۹_۳۲۰۱_۳۲۰۴_۳۲۰۸_۳۲۰۹
۳۲۱۲_۳۲۱۳_۳۲۲۱_۳۲۲۳_۳۲۲۹_۳۲۴۴_۳۲۴۷_۳۲۸۹_۳۳۰۳_۳۳۰۷_
۳۳۲۲_۳۳۲۳_۳۳۲۸_۳۳۳۷_۳۳۴۰_۳۳۴۸_۳۳۵۰_۳۳۵۹_۳۳۹۲_
۳۴۰۰_۳۴۰۲_۳۴۱۴_۳۴۲۹_۳۴۳۰_۳۴۳۱_۳۴۳۴_۳۴۳۹_۳۴۴۰_۳۴۴۱_
۳۴۴۵_۳۴۶۷_۳۴۷۷_۳۴۷۹_۳۴۸۹_۳۴۹۷_۳۵۲۴_۳۵۵۹_۳۵۶۰_
۳۵۶۵_۳۵۸۲_۳۵۹۳_۳۶۰۲_۳۶۱۰_۳۶۱۳_۳۶۲۳_۳۶۳۶_۳۶۳۸
_۳۶۴۳_۳۶۴۹_۳۶۶۲_

www.alahazratnetwork.org

## ابو ھیاج اسدی

آپ کا نام حبان بن حصین ہے، کوفی ہیں ثقہ ہیں اوساط تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:_۱۸۸_

## ام ابی قرصافہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:_۳۲۴۶

## ام ایمن

آپ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آزاد کردہ ہیں، آپ کا نام برکت ہے، حبشیہ ہیں، قدیم الاسلام ہیں، حبشہ اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔ حضور فرماتے ہیں کہ

یہ میری ماں ہیں میری حقیقی ماں کے بعد۔ بچپن سے حضور کی پرورش آپ ہی کہ ہاتھوں سے ہوئی۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد آپ ہی مکہ لیکر آئیں۔ اور پرورش میں مصروف رہیں۔

حضور نے آپ کا نکاح اپنے محبوب خادم زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ انہیں سے حضرت اسامہ پیدا ہوئے۔ حضور کے وصال کے پانچ ماہ بعد آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۴۳

## ام المؤمنین ام حبیبہ

آپ کا نام رملہ بنت ابوسفیان ہے۔ کنیت ابوحبیبہ امیر معاویہ کی بہن ہیں۔ آپکی والدہ صفیہ بنت عاص یعنی حضرت عثمان غنی کی پھوپھی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نکاح نجاشی شاہ حبشہ نے کیا۔ ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۳۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ام درداء

آپ کا نام خیرہ بنت ابی الحدرد اسلمی ہے۔ اور ام درداء کبری سے مشہور ہیں۔ حضرت ابودرداء کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ سے طلحہ بن عبید اللہ اور معاذ بن انس اور میمون بن مہران نے روایات لیں۔ نہایت فاضلہ عاقلہ تھیں اور عابدہ زاہدہ۔ خلافت عثمانی میں شام میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۱۸۹۔۱۷۷۹

جلد چہارم:۔۲۸۸۲

## ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری

آپ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ ہیں۔ اور زید بن ثابت کی بیٹی۔ بیرام سعد کا واقعہ

انہیں سے متعلق ہے، عہد نبوی میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۶۹

## ام المومنین ام سلمہ

آپ کا نام ہند بنت ابی امیہ ہے، پہلے حضرت ابو سلمہ کے نکاح میں تھیں۔۴ھ میں جب ابو سلمی کا انتقال ہو گیا تو حضور انور کے نکاح میں آئیں۔اسی سال شوال کے مہینہ میں نکاح ہوا۔آپ کی عمر ۸۴ سال ہوئی۔۵۹ھ میں وفات ہوئی۔آپ سے آپ کی بیٹی زینب اور عائشہ صدیقہ وغیرہم نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۴۸_۷۷۹۔

جلد دوم:۔۱۰۲۱_۱۰۳۱_۱۳۱۵_۱۵۲۳_۱۵۵۲_۱۷۳۴_۱۸۳۷_۱۹۳۵۔

جلد سوم:۔۱۹۸۱_۱۹۹۲_۲۰۵۱_۲۱۰۱_۲۳۰۹_۲۳۱۷_۲۶۲۴_۲۶۹۵۔

جلد چہارم:۔۲۸۶۱_۳۰۰۵_۳۱۸۲_۳۱۹۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ام سلیم

آپ ملحان کی بیٹی ہیں آپ کا نام سہلہ یا رمانہ یا ملیکہ یا غمیصہ یا رمیصا ہے۔آپ کا نکاح مالک بن نضر سے ہوا جو حضرت انس کے والد ہیں۔حضرت انس مالک بن نضر کے بیٹے ہیں آپ کے شکم سے۔پھر مالک مشرک ہو کر ہی قتل ہوئے۔ آپ ایمان لائیں ابوطلحہ نے آپ کو نکاح کا پیغام دیا۔آپ بولیں کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تم سے نکاح کر لونگی۔اور سواء اسلام کے کوئی مہر نہ لونگیں۔چنانچہ ابوطلحہ ایمان لائے اور آپ سے نکاح کیا۔ایک مخلوق نے آپ سے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔۲۰۰۳_۲۶۰۶

# ام شریک

آپ انصاریہ ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ام شریک عتبہ انصاری کی زوجہ ہیں۔ خیال رہے کہ ایک ام شریک قرشیہ بھی ہیں، جو لوی ابن غالب کی اولاد ہیں یہ انصاریہ ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۸۵

# ام عطیہ

آپ کا نام نسیبہ بنت کعب ہے، کنیت ام عطیہ، اکثر غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ رہیں۔ بیماروں کی دوا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ بصرہ ہی میں رہیں اور وہاں ہی انتقال فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۸۔۷۰۔۸۷۔۹۵۸

جلد دوم:۔۱۰۲۷

جلد چہارم:۔۲۹۸۹

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ام عمارہ

آپ کا نام نسیبہ بنت کعب ہے انصاریہ ہیں بیعت عقبہ میں شریک ہوئیں،۔ پھر اپنے خاوند زید بن عاصم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئیں۔ پھر بیعت الرضوان میں غزوہ یمامہ میں خود جہاد کیا حتی کہ آپ کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور جسم پر بارہ زخم نیزوں تلواروں کے کھائے بہت لوگوں نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۵۷۔۴۵۸

# ام الفضل

آپ کا نام لبابہ بنت حارث ہے۔حضرت عباس بن عبد المطلب کی زوجہ ہیں عامریہ ہیں۔ام المومنین میمونہ کی بہن ہیں۔مشہور یہ ہے کہ جناب خدیجۃ الکبری کے بعد

عورتوں میں آپ ہی ایمان لائیں، آپ سے بہت احادیث مروی ہیں حضور انور کی چچی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۶۹

## ام کرز کعبیہ

آپ ام کرز خزاعیہ مکیہ ہیں، چند احادیث آپ سے مروی ہیں۔خصوصاً عقیقہ کی حدیث۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۵۱

جلد چہارم:۔۳۳۵۲

## ام ہانی

آپ کا نام فاختہ یا عائلہ ہے۔ابو طالب کی بیٹی جناب علی مرتضی کی بہن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن ہیں۔انہیں کے گھر سے حضور کو معراج ہوئی۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں۔حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں ۵۱ھ میں وفات پائی۔آپ سے حضرت علی اور عباس اور بہت تابعین نے روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم؛۔۱۵۲۰

جلد سوم:۔۲۲۱۴

جلد چہارم:۔۲۸۶۷

## ابن ابی ملیکہ

آپ کا نام عبداللہ ابن ابی عبداللہ ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۸۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ابن ابی نجیح

آپ کا نام عبداللہ ہے۔مکی ثقفی ہیں۔تدلیس کرتے ہیں۔طبقہ سادسہ میں شمار ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۰۵۴۔۱۱۹۴

# ابن امرأۃ عبادہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:۔۹۱۵

# ابن شہاب زہری

آپ کا نام محمد بن مسلم ہے اور زہرہ بن کلاب پر جا کر آپ کا نسب حضور سے مل جاتا ہے لہذا قریشی ہیں۔کنیت ابوبکر ہے اور ابن شہاب زہری سے مشہور ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

۵۸ھ میں ولادت ہوئی۔۸۰؍دن میں قرآن حفظ کیا،سعید بن مسیب کی خدمت میں آٹھ سال رہے۔محدثین وفقہاء کی خدمت میں حاضر ہوتے تو قلم وقرطاس ساتھ ہوتا اور جو کچھ سنتے لکھتے جاتے۔اس محنت ولگن کی بدولت تمام ہم عصروں پر فائق ہوئے۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں دمشق پہونچے اور دربار خلافت میں نہایت معظم ومکرم رہے۔تدوین حدیث میں نمایاں کردار ادا کیا۔خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز آپ کو نہایت عزت دیتے اور تدوین حدیث کیلئے آپ ہی نے ان کو معمور فرمایا تھا۔حفظ وضبط میں انفرادی شان رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ ہشام بن عبدالملک نے آپ سے اپنے بیٹے کیلئے چارسو احادیث کا مجموعہ لکھوایا،پھر اس نوشتہ کو محدثین پر پیش کیا جو بالکل صحیح تھا۔ایک سال کے بعد ہشام نے یوں ہی کہدیا کہ وہ نوشتہ تو ضائع ہوگیا ہے اب کیا ہو،فرمایا:کوئی حرج نہیں لاؤ انہیں احادیث پر مشتمل دوسرا لکھے دیتے ہیں:آپ نے جب تیار کر کے دیا تو ہشام نے پہلا نسخہ منگا کر جو دراصل ضائع

نہیں ہوا تھا بلکہ آپ کے حفظ کا امتحان لینا تھا، جب مقابلہ کرایا گیا تو بالکل درست تھا، ایک حرف بھی نہیں چھوٹا تھا۔

عمر بن عبد العزیز فرماتے تھے:۔

میں نے امام زہری سے بہتر کوئی عالم بالسنہ نہ دیکھا۔

امام احمد اور امام نسائی نے کہا:۔

سب بہتر سند حدیث امام زہری کی ہیں۔

امام لیث بن سعد کہتے ہیں:۔

میں نے آپ سے زیادہ جامع علم کسی کو نہ دیکھا۔

امام مکحول سے کسی نے پوچھا: آپ نے سب سے بڑا عالم کسے پایا، فرمایا: امام زہری کو، عرض کیا: پھر، فرمایا: زہری کو، عرض کیا: پھر، فرمایا: زہری کو۔

آپ کا وصال ماہ رمضان ۱۲۴ھ میں ہوا۔ شارع عام کے کنارے آپ کو دفن کیا گیا تاکہ گذرنے والے آپ کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد اول:۔ ۳۸۷۔

جلد دوم:۔ ۱۱۱۲

جلد سوم:۔ ۲۱۶۵

## آمنہ والدہ ماجدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ حضرت وہب بن مناف کی بیٹی ہیں۔ اور ہمارے حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ، حضور کی عمر مبارک چھ سال تھی کہ مدینہ منورہ سے واپسی میں انتقال فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۴۷

# ابراہیم اشہلی

یہ ابراہیم بن اسمعیل بن جیبہ انصاری اشہلی ہیں۔ابو اسمعیل کنیت ہے۔مدنی ہیں اور طبقۂ سابعہ میں شمار ہوتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۸

# ابراہیم بن عبدالرحمٰن

آپ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔بعض نے آپ کو صحابی کہا ہے اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے آپ نے سماعت حدیث کی ہے۔۹۵ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۶۰

www.alahazratnetwork.org

# ابراہیم نخعی

WWW.NAFSEISLAM.COM

ابو عمران، ابراہیم بن یزید بن قیس بن نخعی اور کوفی فقیہ عراق ہیں اور مشہور تابعی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت بچے تھے۔

تلامذہ: حماد بن سلیمان فقیہ، سماک بن حرب، حکم بن عقبہ بن عون اعمش منصور اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی۔

حضرت مغیرہ بن مقیم ضبی کہتے ہیں: ہمارے قلوب پر انکا رعب چھایا رہتا ہے جیسے امراء و حکام کا۔

امام اعمش نے کہا:۔بارہا میں نے انکو نماز پڑھتے دیکھا، پھر اسکے بعد ملاقات ہوتی تو گویا میں انکو مریض پاتا۔یعنی عبادت میں مشغولیت انکو توانا رکھتی اور اسکے بغیر ان پر آثار علالت و مرض نمایاں رہتے کہ اصل غذا انکی عبادت تھی۔شہرت سے پرہیز رکھتے تھے۔

امام اعظم نے فرمایا: میں نے حجاج بن یوسف ظالم و جابر حاکم کی موت کی خبر جب

آپ کو سنائی تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا اور خوشی سے آپ کے آنسو نکل پڑے۔

عبدالملک بن ابی سلمان کہتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا کہ تم لوگ مجھ سے فتوی پوچھتے ہو حالانکہ تم میں ابراہیم موجود ہیں۔

آپ کی زوجہ محترمہ ہنیدہ فرماتی ہیں۔

صوم داؤدی رکھتے تھے کہ ایک دن روزہ اور دوسرے دن افطار۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۰۲۔۶۶۹۔۶۷۲۔۶۷۳۔۶۷۴۔۷۰۹۔۷۳۱۔۷۳۲۔۸۱۸۔۹۰۶

جلد سوم:۔۱۱۰۸۔۱۷۴۰۔۱۷۴۱۔۱۷۴۳۔۱۷۴۸۔۱۷۸۶۔۱۷۸۱۱۔۱۷۸۳۔

۱۷۸۴۔۱۷۸۶۔

جلد چہارم:۔۳۶۵۵

## ابی بن کعب

آپ انصاری خزرجی ہیں، کاتب وحی تھے، آپ ان چھ صحابہ میں ہیں جنہوں نے زمانہ نبوی میں قرآن مجید حفظ کیا اور ان فقہاء صحابہ میں سے ہیں جو زمانہ نبوی میں فتوی دیتے تھے۔ صحابہ میں بڑے قاری تھے۔ حضور انور نے آپ کی کنیت ابوالمنذر رکھی تھی اور عمر فاروق نے ابوالطفیل۔ حضور انور نے آپ کو خطاب دیا سید انصار، عمر فاروق نے خطاب دیا سید المسلمین کا۔ آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۹ھ میں وفات پائی۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۹۰۔۶۹۹۔۱۰۱۰

جلد دوم:۔۱۶۷۲

جلد سوم:۔۲۱۸۵۔۲۵۳۷۔۲۶۳۶

جلد چہارم:۔۲۸۱۰۔۳۲۰۵۔۳۳۱۷۔۳۴۳۳

## اسامہ بن زید

آپ اسامہ بن زید ابن حارثہ ہیں، قبیلہ بنی قضاعہ سے ہیں، آپ کی ماں کا نام برکت ہے کنیت ام ایمن حضور کی دودھ کی والدہ۔ وہ آپ کے والد جناب عبداللہ کی لونڈی تھیں اور

اسامہ حضور کے غلام اور غلام زادے تھے کہ زید ابن حارثہ بھی حضور کے غلام تھے اسامہ اور زید دونوں حضور کے بڑے پیارے تھے۔ حضور کی وفات کے وقت اسامہ بیس سال کے تھے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد آپ وادی قرالی میں رہے وہیں وصال ہوا۔ بعض نے کہا کہ آپ کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ہی قوی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۴۔ ۱۹۵۔ ۳۹۱۔ ۵۵۸۔ ۷۹۳

جلد دوم:۔ ۱۹۲۹

جلد سوم:۔ ۲۶۲۰۔ ۲۶۲۱

جلد چہارم:۔ ۲۸۷۷

## اسامہ بن شریک

آپ ذبیانی ثعلبی ہیں کہ کوفہ میں آپ کی احادیث زیادہ مشہور ہوئیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم:۔ ۱۹۴۲

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد چہارم:۔ ۳۲۳۵

## اسامہ بن عمیر

آپ اسامہ بن عمیر بن عامر اقیشر ھذلی ہیں اور صحابی۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ صحاح میں آپکی احادیث مروی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۹۸۷

## اسلم مولی عمر

آپ کا نام اسلم ہے۔ کنیت ابو خالد ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں حبشی تھے۔ حضرت عمر نے آپکو ۱۱ھ میں خریدا۔ بڑے متقی تابعی ہیں۔ مروان کی حکومت میں وفات پائی ۱۱۴ر سال عمر ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۹۹۔۱۹۸

جلد دوم:۔۱۸۷۷

## اسماء بنت الصدیق

آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں، حضور انور کی سالی، آپ کا لقب ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی، کیونکہ ہجرت کی رات آپ نے اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑے سے حضور انور کے سفر کا توشہ باندھا تھا، دوسرا ٹکڑا اپنے استعمال میں رکھا یا دوسرے سے حضور کے سفر کا مشکیزہ باندھا۔ آپ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں مکہ معظمہ میں ایمان لائیں آپ سے پہلے صرف سترہ آدمی ایمان لائے تھے آپ اٹھارویں مومنہ ہیں۔ اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دس سال بڑی ہیں اپنے فرزند عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے دس دن بعد وفات ہوئی ان کے صولی سے اوترنے کے بعد۔ ۱۱۰ ربرس عمر ہوئی ۷۳ھ میں مکہ معظمہ میں وفات ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد اول:۔۹۶۳

جلد دوم:۔۱۵۷۶

جلد سوم:۔۱۹۹۸۔۲۳۱۸

جلد چہارم:۔۲۸۵۰۔۳۰۲۶۔۳۴۱۸

## اسماء بنت عمیس

آپ حضرت جعفر ابن ابوطالب کی زوجہ ہیں اپنے خاوند کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہاں ہی آپ کے بیٹے محمد۔ عبداللہ۔ عون پیدا ہوئے پھر مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئیں حضرت جعفر کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے آپ سے نکاح کیا ان سے محمد ابن ابوبکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت علی کے نکاح میں آئیں ان سے یحیی بن علی پیدا ہوئے آپ سے بہت صحابہ نے روایات لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۹۳

## اسماء بنت یزید

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔۲۵۱۰

جلد چہارم:۔۲۹۰۱۔۲۹۹۰

## اسمعیل

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۵۰

www.alahazratnetwork.org

## اسمعیل بن ابی خالد

یہ صحابی ہیں اور بصرہ میں قیام رہا۔امام مسلم اور نسائی نے آپ سے روایات لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۵۵

## اسود بن سریع

یہ اسود بن سریع بن حمیر بن عبادہ تمیمی سعدی مشہور شاعر ہیں۔خود فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کے ساتھ چار غزووں میں شرکت کی۔قصہ گوئی میں مشہور تھے، بیالیس ہجری میں عہد معاویہ میں مقام بصرہ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۳۳

# اسود بن مسعود ثقفی

یہ صحابی ہیں اور حضور کی بارگاہ میں مدحیہ اشعار سناتے تھے، انہیں اشعار سے یہ دو شعر ہیں۔

امسیت ربی لاشریك له
رب العباداذا ماحصل الیسر

انت الرسول الذی ترجی فواضله
عند القحوط اذا ما أ خطا المطر

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۲۹۱۴

# اسود بن وہب خال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ماموں ہیں۔ حضور آپ کا احترام فرماتے، ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک انکے لئے بچھائی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد دوم:۔۱۶۹۵

# اسید بن حضیر

آپ انصاری اوسی ہیں، آپ دوسری بیعت عقبہ میں شریک ہیں آپ نقیبوں میں سے تھے، دونوں بیعت عقبہ میں ایک سال کا فاصلہ ہے آپ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے آپ سے جماعت صحابہ نے روایات لیں۔ مدینہ منورہ میں ۲۰ ھ میں خلافت فاروقی میں وفات ہوئی بقیع میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔۲۰۷۲

# اسیر بن جابر

آپ اسیر بن جابر بن سلیم ہیں تمیمی ہیں۔حضور کی خدمت میں حاضری دی ہے اور کلمات طیبات سے نوازے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۵۵۸

# اشعث بن قیس

آپ اشعث بن قیس بن معدیکرب ہیں،کنیت ابو محمد ہے کندی ہیں،کندہ کے وفد میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وفد کے سردار تھے یہ واقعہ ۱۰ھ میں ہوا،آپ زمانۂ جاہلیت میں بھی اپنی قوم کے محترم سردار تھے اسلام میں بھی بڑے معزز رہے،حضور کی وفات کے بعد اسلام سے مرتد ہوگئے تھے پھر خلافت صدیقی میں دوبارہ مسلمان ہوئے،آخر میں کوفہ میں رہے وہاں ہی وفات ہوئی،امام حسن ابن علی نے جنازہ پڑھایا ۴۰ھ میں وفات ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد چہارم:۔۳۴۰۹

# اصبغ بن نباتہ

آپ تمیمی حنظلی ہیں اور کوفہ میں سکونت تھی،ابوالقاسم کنیت ہے متروک ہیں اور طبقۂ ثالثہ میں شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۱

# انس بن سیرین

آپ انصاری ہیں اور محمد بن سیرین کے بھائی۔کنیت ابو موسی یا ابوحمزہ ہے۔۱۸ھ میں وصال ہوا۔اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل احادیث منقول ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۶۷۷۔

جلد دوم:۔ ۱۶۳۵۔۱۶۴۱۔۱۶۴۲۔۱۷۷۷۔۷۷۹۱۔

## انس بن مالک

آپ کا نام انس بن مالک ابن نضر ہے، کنیت ابوحمزہ ہے، خزرجی انصاری ہیں، حضور انور کے خادم خاص، آپ کی والدہ ام سلیم بنت ملحان ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت انس کی عمر دس سال تھی۔ جب حضور انور کی وفات ہوئی تو آپ بیس سالہ تھے دس سال تک مسلسل حضور انور کی خدمت کی، خلافت فاروقی میں آپ بصرہ منتقل ہوگئے وہاں ہی آپ کی وفات ہوئی، آپ بصرہ کے آخری صحابی ہیں ۹۱ھ میں وفات ہوئی ایک سوتین سال عمر ہوئی بعض نے فرمایا ۹۹ رسال عمر ہوئی۔ آپ کی اولاد ۸۰ ریا ۱۰۰ ر ہے اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں یعنی اولاد در اولاد۔ آپ سے بہت مخلوق نے روایات لیں۔ خلاصہ میں ہے کہ آپ کی احادیث ایک ہزار دو سو چھیاسی ہیں جن میں سے ایک سو اڑسٹھ حدیثیں متفق علیہ ہیں اور تراسی احادیث بخاری کی اکہتر مسلم کی۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۲۔۶۔۸۔۱۳۔۶۱۔۷۴۔۸۰۔۸۷۔۹۶۔۹۸۔۱۱۵۔۱۲۴۔۱۲۷۔۱۳۵

۱۴۸۔۱۵۰۔۱۵۲۔۱۵۵۔۲۰۴۔۲۱۲۔۲۷۴۔۲۸۰۔۲۸۷۔۳۲۳۔۳۲۹۔۳۳۰۔ ۳۷۹

۳۸۹۔۴۲۵۔۴۲۷۔۴۴۰۔۴۵۳۔۴۵۵۔۴۶۱۔۴۶۸۴۷۶۔۲۲۵۔۲۴۴۔۲۴۶۔۲۶۴

۴۸۴۔۴۹۶۔۵۰۵۔۵۵۲۔۵۷۴۔۵۷۵۔۵۷۶۔۵۷۷۔۵۷۸۔۵۷۹۔۵۸۰۔۶۰۰

۶۲۴۔۶۳۸۶۵۲۔۶۵۸۔۶۸۸۔۷۲۰۔۷۲۱۔۷۲۲۔۷۲۳۔۷۲۴۔۷۳۶۔ ۷۵۴

۷۷۲۔۷۸۰۔۷۸۶۔۷۸۸۸۱۲۔۸۱۳۔۸۳۲۔۸۳۴۔۸۳۶۔۸۳۷۔۸۳۹۔۸۴۰

۸۴۱۔۸۵۰۔۸۷۵۔۸۷۷۔۸۷۸۔۸۸۰۔۹۴۱۔۹۵۰۔۹۶۰۔۹۸۳۔۹۹۶۔۱۰۰۱

۱۰۰۳۔۱۰۰۷۔۱۰۰۹۔

جلد دوم:۔ ۱۰۱۹۔۱۰۲۲۔۱۰۶۲۔۱۰۷۹۔۱۰۸۰۔۱۰۹۵۔۱۱۳۰۔۱۱۴۶۔۱۱۷۷۔

۱۱۹۸۔۱۲۰۶۔۱۲۲۱۔۱۲۲۹۔۱۲۴۲۔۱۲۴۷۔۱۲۷۸۔۱۳۰۷۔۱۳۲۸۔۱۳۴۰۔۱۳۴۵۔

۱۳۴۷_۱۳۴۹_۱۴۰۸_۱۴۱۹_۱۴۲۲_۱۴۳۳_۱۴۵۲۱۴۴۸_۱۴۵۴_۱۴۵۹_۱۴۶۰

۱۴۹۷_۱۵۰۱_۱۵۱۳_۱۵۱۷_۱۵۲۱_۱۵۳۳_۱۵۴۴_۱۵۵۷_۱۵۸۲_۱۵۸۴_ ۱۶۰۰

۱۶۱۳_۱۶۲۰_۱۶۴۷_۱۶۵۷_۱۶۶۵_۱۶۹۱_۱۷۲۵_۱۷۴۲_۱۷۸۲_۱۷۸۷_ ۱۸۱۷

_۱۸۴۴_۱۸۳۵_۱۸۵۲_۱۸۶۰_۱۸۶۵_۱۸۶۷_۱۸۶۸_۱۸۸۱_۱۸۹۱_۱۹۳۸_

جلد سوم:_۱۹۹۹_۲۰۰۲_۲۰۰۴_۲۰۲۰_۲۰۴۹_۲۰۵۶_۲۰۵۹_۲۰۷۱_۲۰۷۶_

۲۰۷۹_۲۰۸۷_۲۰۹۰_۲۱۰۱_۲۱۰۵_۲۱۱۸_۲۱۳۷_۲۱۳۸_۲۱۴۷_۲۱۶۰_ ۲۱۸۷

۲۱۸۸_۲۱۹۳_۲۲۱۲_۲۲۱۵_۲۲۱۹_۲۲۲۴_۲۲۴۸_۲۲۵۷_۲۲۶۸_۲۲۶۹_۲۲۷۸

۲۳۵۵_۲۳۶۳_۲۴۲۷_۲۴۴۸_۲۴۶۷_۲۴۷۱_۲۴۷۲_۲۴۸۱_۲۴۹۹_۲۵۰۲_۲۵۱۱

۲۵۱۵_۲۵۲۴_۲۵۳۰_۲۵۶۴_۲۵۶۶_۲۵۷۴_۲۵۷۸_۲۵۹۴_۲۵۹۸_۲۶۱۰_۲۶۱۱

۲۶۳۷_۲۶۴۱_۲۶۴۳_۲۶۴۴_۲۶۶۱_۲۶۶۹_۲۶۸۲_۲۶۸۵_۲۶۹۹_۲۷۳۳

۲۷۸۱_۲۸۰۶_۲۸۱۵_۲۸۱۶_۲۸۱۷_۲۸۲۷_۲۸۳۵_۲۸۴۰_۲۸۴۲_۲۸۶۲_۲۸۶۵

۲۸۷۵_۲۹۰۷_۲۹۱۵_۲۹۲۲_۲۹۴۵_۲۹۶۳_۲۹۸۴_۲۹۸۶_۳۰۰۲_۳۰۲۵_

۳۰۴۱_۳۰۶۰_۳۱۱۵_۳۱۱۷_۳۱۱۸_۳۱۲۵_۳۲۰۶_۳۲۰۷_۳۲۱۱_۳۲۱۸_۳۲۱۹_

۳۲۲۰_۳۲۲۶_۳۲۶۴_۳۲۷۲_۳۲۷۶_۳۲۸۵_۳۲۹۳_۳۳۰۱_۳۳۰۸_۳۳۲۷_

جلد چہارم:_۳۳۴۹_۳۳۵۸_۳۳۹۳_۳۳۹۶_۳۳۹۸_۳۳۹۹_۳۴۰۸_

۳۴۲۲_۳۴۲۴_۳۴۲۶_۳۴۲۸_۳۴۳۲_۳۴۳۷_۳۴۶۹_۳۴۸۳_۳۴۹۳_۳۵۱۵

۳۵۴۰_۳۵۴۲_۳۵۵۲_۳۵۵۶_۳۵۵۷_۳۵۶۱_۳۵۶۸_۳۵۷۶_۳۵۸۱_۳۶۰۹

۳۶۱۲_۳۶۲۹_۳۶۴۷_۳۶۵۱_

## اوس بن اوس

آپ کو اوس بن ابی اوس بھی کہا جاتا ہے قبیلہ بنی ثقیف سے ہیں عمرو بن اوس کے والد ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:_۹۳۰

جلد چہارم:_۳۴۲۷

# اوس بن شرحبیل

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۶۴

# اوس بن عبداللہ الربعی

کنیت ابوالجوزاء ہے آپ بصری تابعی ہیں اور ثقہ ہیں۔عابد وفاضل۔۸۳ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۶۰۴

# ایاس بن عبداللہ

www.alahazratnetwork.org

آپ دوسی مدنی ہیں آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے آپ سے صرف ایک حدیث مروی ہے بیوی کو مارنے کے متعلق۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۴۸

# ایاس بن معاویہ مزنی

آپکی کنیت ابو وائلہ ہے، بصری مزنی ہیں، بصرہ کے قاضی تھے، امام طبرانی نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔

حضرت انس، سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر وغیرہ ہم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔حمید الطویل۔حماد سفیان، شعبہ وغیرہم آپکے تلامذہ میں ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۲۰

# براء بن عازب

آپ مشہور صحابی ہیں، انصاری حارثی ہیں، آخر میں کوفہ میں قیام رہا۔۶۴ھ میں کئی علاقہ کے فاتح آپ ہیں۔ جنگ جمل وصفین حضرت علی کے ساتھ تھے کوفہ ہی میں وفات پائی وہاں ہی دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۹۴۷

جلد دوم:۔۱۱۹۹۔۱۵۰۴

جلد سوم:۔۲۰۵۷۔۲۰۵۸

# بریدہ بن حصیب اسلمی

آپ مشہور صحابی ہیں آپ کا نام بریدہ ابن حصیب اسلمی ہے، حق یہ ہے کہ عین ہجرت کی حالت میں راستہ میں ایمان لائے۔ بصرہ میں قیام رہا خراسان کے جہادوں میں شریک رہے یزید ابن معاویہ کے زمانہ میں مقام مرو میں ۔۶۲ھ میں وفات پائی۔ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ مرو میں آپکی قبر کی زیارت ہوتی ہے جس سے برکتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۳۴۔۷۶۵۔۹۵۹۔۹۶۱۔۹۷۳۔

جلد دوم:۔۱۴۷۲۔۱۵۶۵۔۱۹۲۰۔۲۰۳۱۔

جلد سوم:۔۲۱۷۱۔۲۱۷۲۔۲۱۷۶۔۲۲۷۶۔۲۳۶۰۔۲۵۰۹۔۲۶۱۸۔۲۶۴۶

جلد چہارم:۔۲۸۷۸۔۳۱۴۶۔۳۵۰۴۔۳۵۸۶

# بشیر بن خصاصیہ اسلمی

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۹۸

www.alahazratnetwork.org

# بشیر بن خصاصیہ سدوسی

یہ بشیر بن معبد ہیں اور ابن خصاصیہ سے مشہور ہیں۔ان کا نام زخم تھا حضور نے بشیر رکھا بصرہ میں رہے۔بشیر بن نہیک نے آپ سے روایات لی ہیں۔

امام ابوحاتم نے ابن خصاصیہ نام سے دو حضرات کا ذکر کیا ہے،ایک اسلمی اور دوسرے سدوسی۔امام بخاری اور ابن حبان نے بھی ایسا ہی فرمایا۔لہذا اول الذکر اسلمی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۵۳

# بکر بن عبد اللہ مزنی

کنیت ابوعبداللہ ہے،مزنی بصری ہیں اور ثقہ تابعی۔عابد وفاضل تھے۔ابن سعد نے آپ کو ثقہ ثبت حجہ اور فقیہ کہا ہے۔۱۰۸ھ میں وصال ہوا۔

حضرت انس،ابن عباس،ابن عمر،مغیرہ بن شعبہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے پچاس حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد دوم:۔۱۰۵۱۔۱۰۵۵۔۱۱۸۳۔۱۱۹۵۔

جلد چہارم:۔۳۲۸۹۔۳۳۹۷

# بلال بن رباح

بلال ابن حارث صحابی ہیں،مزنیہ کے وفد میں حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام لائے۔۸۰/سال عمر پائی۔۶۰ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۲

جلد سوم:۔۲۴۳۳

جلد چہارم:۔۳۳۶۷

## بہز بن حکیم

آپ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ ہیں قیشری بصری ہیں آپ کے متعلق علماء میں اختلاف رہا۔ بخاری مسلم نے آپ کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۵۶

## بھیسہ

آپ فزاریہ ہیں صحابیہ ہیں آپ نے اپنے والد سے بھی روایات لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۸۴

## تمیم داری

آپ کا اسم شریف تمیم بن اوس بن دار ہے، آپ عیسائی تھے۔۹ ھ میں ایمان لائے۔ آپ سے کل اٹھارہ احادیث مروی ہیں جن میں سے صرف یہ ایک حدیث ہے۔ آپ شب کو نوافل میں ایک رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ اور کبھی ایک آیت صبح تک بار بار پڑھتے اور روتے رہتے تھے۔ اولا مدینہ منورہ میں رہے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام چلے گئے وہاں ہی وفات پائی۔ مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ آپ ہی نے روشن کئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۶۵

## ثابت بن اسلم بنانی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے بنانی ہیں تابعی ہیں اہل بصرہ سے ہیں مشہور محدث ہیں، حضرت انس کے ساتھ چالیس سال رہے۔۸۶ر سال عمر پائی ۱۲۳ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۳۰

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ثعلبہ بن ابی مالک

آپ قرظی ہیں، صحابیت میں اختلاف ہے، ابن حبان نے ثقات تابعین میں آپ کا ذکر کیا ہے، ابوحاتم کہتے ہیں۔ یہ تابعی ہیں اور انکی احادیث مرسل ہوتی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۶۱

# ثوبان

آپ کا نام شریف ثوبان ابن بجدد ہے کنیت ابوعبداللہ، حضور کی وفات کے بعد آپ شام چلے گئے مقام رملہ حمص میں مقیم رہے۔ آپ حضور کے آزاد کردہ مشہور غلام ہیں۔ جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر وحضر میں ملازم بارگاہ رہتے تھے۔ ۵۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد اول:۔۱۳۲۔۳۰۶

جلد دوم:۔۱۰۶۴۔۱۳۰۳۔۱۴۲۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔۲۱۰۴۔۲۴۸۴۔۲۶۶۶۔۲۷۶۹

جلد چہارم:۔۲۹۳۲۔۳۲۵۸۔۳۳۲۰۔۳۳۶۰

# جابر بن سمرہ

آپ مشہور صحابی ہیں، آپکی کنیت ابوعبداللہ ہے عامری ہیں، حضرت سعد ابن وقاص کے بھانجے ہیں۔ آپکی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہیں۔ کوفہ میں رہے وہاں ہی ۷۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۸۵۔۷۱۰۔۷۳۷۔۷۳۸۔۹۷۹

جلد دوم:۔۱۵۰۶۔۱۸۲۷۔۱۸۲۹۔۱۸۳۱

جلد چہارم:۔۳۵۴۱

# جابر بن عبداللہ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے انصاری ہیں سلمی ہیں بہت احادیث آپ سے مروی ہیں، آپ بدر وغیرہ اٹھارہ غزوات میں شریک ہوئے حضور انور کی وفات کے بعد شام ومصر میں گئے آخر میں نابینا ہوگئے تھے۔ آپ کی عمر چورانوے سال ہوئی ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ آپ مدینہ منورہ کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے زمین مدینہ صحابہ سے خالی ہوگئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۷۔۳۹۔۵۷۔۸۴۔۱۹۳۔۱۹۴۔۲۱۳۔۲۷۵۔۳۲۰۔۳۳۶۔۳۹۷۔
۴۰۴۔۴۴۲۔۴۴۵۔۴۶۵۔۲۳۳۔۲۴۲۔۴۸۶۔۴۹۴۔۵۰۹۔۵۶۶۔۶۱۰۔۶۱۸۔۶۴۴
۶۵۳۔۶۶۶۔۶۶۷۔۶۶۸۔۷۵۰۔۷۷۳۔۸۰۰۔۸۰۱۔۸۱۶۔۹۱۶۔۹۴۳۔۹۴۶
۹۶۲۔۹۷۰۔۱۰۰۰۔

جلد دوم:۔ ۱۰۲۰۔۱۰۲۶۔۱۰۴۳۔۱۰۴۶۔۱۰۶۶۔۱۰۷۱۔۱۰۹۲۔۱۰۹۸۔۱۲۲۷۔
۱۲۴۴۔۲۶۰۔۲۶۴۔۱۲۶۸۔۱۲۸۸۔۱۳۰۱۔۱۳۵۰۔۱۳۵۱۔۱۳۷۲۔۱۳۷۶۔۱۴۷۶۔
۱۴۸۵۔۱۵۱۲۔۱۵۳۲۔۱۵۶۴۔۱۶۸۰۔۱۶۸۳۔۱۶۸۶۔۱۷۱۰۔۱۷۳۳۔۱۸۵۷۔۱۸۶۴۔
۱۸۶۹۔۱۸۷۵۔۱۸۸۶۔۱۸۹۵۔۱۹۱۲۔۱۹۱۴۔۱۹۱۵۔۱۹۳۴۔

جلد سوم:۔ ۱۹۵۰۔۱۹۵۱۔۱۹۹۶۔۲۰۸۰۔۲۰۸۸۔۲۰۹۳۔۲۰۹۵۔۲۱۷۰۔۲۱۸۲
۲۱۹۴۔۲۱۹۸۔۲۲۴۴۔۲۲۵۳۔۲۲۵۴۔۳۲۲۱۔۲۳۲۲۔۲۳۴۲۔۲۳۴۳۔۲۳۶۹۔۲۳۸۱
۲۴۴۴۔۲۴۵۹۔۲۴۶۸۔۲۵۰۴۔۲۵۷۵۔۲۵۸۰۔۲۶۳۵۔۲۶۹۴۔۲۷۳۱۔۲۷۵۰۔
۲۷۹۰۔۲۷۹۷۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۱۱۔۲۸۱۲۔۲۸۳۶۔۲۸۴۸۔۲۸۷۶۔۲۸۸۶۔۲۸۹۱۔۲۹۰۴۔
۲۹۵۲۔۲۹۶۸۔۳۰۲۵۔۳۰۳۹۔۳۰۷۵۔۳۰۷۸۔۳۰۸۸۔۳۱۱۹۔۳۱۲۳۔۳۱۲۶۔
۳۱۲۸۔۳۱۳۶۔۳۱۴۷۔۳۱۵۳۔۳۱۵۹۔۳۱۶۰۔۳۱۶۱۔۳۱۶۴۔۳۱۶۵۔۳۱۶۶۔
۳۱۶۷۔۳۱۶۸۔۳۱۷۹۔۳۱۸۳۔۳۲۰۰۔۳۲۳۸۔۳۲۶۳۔۳۲۹۹۔۳۳۱۲۔۳۳۱۵۔
۳۳۴۳۔۳۴۱۵۔۳۵۵۰۔۳۵۸۹۔۳۶۱۵۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## جابر بن عتیک

آپ انصاری ہیں اور مشہور صحابی ہیں، آپ کے جنگ بدر کی شرکت میں اختلاف ہے، باقی سارے غزووں میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے عمر شریف ۹۱ر سال ہوئی ٦١ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔١٢٣٤۔١٢٥١

## جبیر بن مطعم

آپ جبیر بن مطعم ابن عدی بن نوفل بن عبد مناف ہیں کنیت ابو محمد ہے، فتح مکہ یا خیبر کے دن ایمان لائے، بڑے شاعر، نسبوں کے عالم سردار قوم تھے، حضرت ابوبکر صدیق کے شاگرد تھے۔۵۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد اول:۔٢٩۔

جلد دوم:۔١٨١٠

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔٢٥٩٠۔٢٧٥٢۔٢٧٥٨

جلد چہارم:۔٣١٨١۔٣٣٢٩۔٣٤٧٠

## جبیر بن نفیر

یہ حضرمی ہیں زمانہ جاہلیت واسلام دونوں پائے اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے ہیں ۸۰ھ میں وفات پائی یعنی حضور انور کا زمانہ پایا مگر ملاقات نہ ہوسکی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔٣٢٠٣

## جریر بن عبداللہ بجلی

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے حضور انور کی وفات کے سال آپ ایمان لائے، خود فرماتے

ہیں کہ میں وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا آخر میں کوفہ میں رہے پھر بستی قرقیس میں ۵۱ ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۲۶۔۱۳۷۰

جلد سوم:۔۲۶۶۷

## جندب اسدی

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۶۶۵

## جندب بن عبداللہ بجلی

آپ عبداللہ بن سفیان کے بیٹے ہیں بجلی علقی ہیں، علق بجل کا ایک خاندان ہے، واقعہ عبداللہ بن زبیر کے ۴ رسال بعد وفات پائی۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۵۰۔۲۵۱۔۷۹۵۔۹۵۱

## ام المومنین جویریہ

آپ جویریہ بنت حارث ہیں۔۵ ھ میں غزوۂ مریسیع میں جسے غزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں گرفتار ہوکر آئیں اور حضرت ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں انہوں نے آپ کو مکاتب کردیا حضور انور نے آپ کی کتابت کا روپیہ ادا کر کے آپ کو آزاد کر کے آپ سے نکاح کرلیا لہذا آپ ام المومنین ہیں، آپ کا پہلا نام برہ تھا حضور انور نے بدل کر جویریہ رکھا۔ آپ نے ۶۵ رسال عمر پائی ربیع الاول ۵۶ ھ میں وفات ہوئی آپ کے بہت فضائل ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۱۹۶۰

# حارث بن نوفل

حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہیں ہاشمی مطلبی ہیں، ابن حبان نے صحابہ میں ذکر کیا، خلافت عثمانی کے آخر میں مقام بصرہ میں وصال ہوا، بعض نے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں انتقال لکھا ہے، کہتے ہیں آپ حضور کے بہت مشابہ تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۵

# حبان بن حیلہ تابعی

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۴۳

# حبان بن منقذ

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ انصاری مازنی مدنی ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۰۱۱

# حبشی بن جنادہ

آپ سلولی ہیں اور صحابی، کوفہ جائے سکونت تھا حجۃ الودع میں حضور کے ساتھ تھے اور حضور سے روایت کرتے ہیں، ابو اسحاق اور عامر شعبی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۷۹

# حبیب بن ابی ثابت

حبیب بن ابی ثابت قیس بن دینار ہیں، بعض نے قیس بن ہند کہا ہے، کوفی ہیں اور تابعی۔ابن عمر بن عباس اور انس وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام اعمش ابواسحاق شیبانی امام ثوری اورامام شعبہ آپ کے تلامذہ میں ہیں۔۱۱۹ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۶۳۰

## حبیب بن مسلمہ

کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے،قرشی فہری ہیں صحابی ہیں،حضور سے،سعید بن زید،اپنے والد مسلمہ،اورابوذرغفاری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،آپ کے تلامذہ میں عوف بن مالک اشجعی،ابن ابی ملیکہ،ضحاک بن قیس ہیں۔۴۲ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۵۴۸

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## حبیب بن یساف

تابعی ہیں،نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں اوران سے حبیب بن سالم نے روایت لی ہے ابوحاتم نے انکو مجہول کہاہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۲۔۹۴

## حجاج بن عمرو

حجاج بن عمرو بن عزیرانصاری مازنی مدنی صحابی ہیں۔حضور سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن رافع،عکرمہ اورضمرہ بن سعید آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۹۲۴

## حدیر سلمی

حدیر بن کریب حضرمی ہیں انکوابوالزاہرانیہ حمیری حمصی بھی کہا جاتا ہے۔تابعی ہیں

حذیفہ بن الیمان، ابودرداء، ابوامامہ وغیرہم سے روایت لیتے ہیں۔۱۲۹ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۴۰۶

## حذیفہ بن اسید

آپ ابن امیہ بن اسید ہیں، کنیت ابوسریحہ اور غفاری ہیں، صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعت رضوان کے موقع پر بھی حاضر رہے، حضور، صدیق اکبر، علی، ابوذر وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں

جلددوم:۔۱۰۷۶۔۱۸۴۸۔

جلدچہارم:۔۳۲۶۱۔۳۳۵۱۔۳۶۱۶۔۳۶۱۷۔۳۶۱۸۔

## حذیفہ بن یمان

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کا نام حذیفہ بن یمان ہے کنیت ابوعبداللہ آپ کے والد یمان کا نام جمیل تھا لقب یمان۔آپ حضور کے صاحب اسرار صحابی ہیں آپ کو قیامت کے ایک ایک فتنہ کا علم تھا۔آپ کا وصال ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد مدائن میں ہوا وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۸۔۲۱۸۔۳۳۷۔۴۲۴۔۵۲۳۔۸۱۴۔

جلددوم:۔۱۳۹۷۔۱۸۳۳۔

جلدسوم:۔۱۹۶۴۔۲۰۵۴۔۲۱۹۵۔۲۶۳۲۔۲۶۷۷۔۲۷۲۰۔

جلدچہارم:۔۲۹۰۸۔۳۰۱۲۔۳۰۴۴۔۳۱۴۸۔۳۱۷۲۔۳۲۱۴۔۳۲۲۳۔

۳۲۵۱۔۳۲۶۰۔۳۳۱۹۔۳۳۳۱۔۳۳۳۸۔۳۴۹۶۔

## حسان بن ثابت

آپ کی کنیت ابوالولید ہے انصاری خزرجی ہیں، آپ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے

مخصوص شاعر ہیں۔شاعروں کے سرتاج ابوعبید کہتے ہیں، اہل عرب متفق ہیں کہ شاعروں سے افضل شاعر حسان ہیں، آپ نے چالیس ہجری سے پہلے حضرت علی مرتضی کی خلافت میں وفات پائی۔۱۲۰/سال عمر ہوئی۔۶۰/سال جاہلیت میں اور ۶۰/سال اسلام میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۳

## حسان بن عطیہ

آپ محاربی ہیں اور تابعی، ابوامامہ باہلی، عبسہ بن ابی سفیان، خالد بن معدان، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں۔امام اوزاعی، ابوغسان مدنی اور عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان اور ولید بن مسلم آپ کے تلامذہ میں ہوتے ہیں۔۱۲۰ھ بعد وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۴۴۱

## حسان بن مخارق

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۹

## حسن بن کثیر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۹

## حسن ضبی کوفی

حسن بن حماد الضبی کوفی ہیں، ابوعلی الوراق الصیرفی سے مشہور ہیں۔

ابن عیینہ، ابوامامہ، ابوخالد احمر، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی وغیرہم سے حدیث روایت

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

کرتے ہیں۔اورآپ کے تلامذہ میں ابویعلی، ابوزرعہ رازی، حسن بن سفیان وغیرہم شمار ہوتے ہیں، ثقہ مامون ہیں۔۲۳۸ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۲۷

# حسن بن علی

آپ کی کنیت ابومحمد ہے، سبط رسول اللہ، ریحانہ رسول، سید شباب اہل جنت، آپ کے القاب ہیں۔۱۵رمضان ۳ھ میں آپ کی ولادت ہے۔۵۰ھ میں وفات جنت البقیع میں مزار مقدس ہے، اپنے والد ماجد علی مرتضی کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ ہوئے چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے موت پر آپ سے بیعت کی، لیکن آپ نے مسلمانوں میں خوں ریزی دفع کرنے کیلئے امیر معاویہ کے حق میں خلافت سے دست برداری فرمالی یہ واقعہ پندرہ ۱۵رجمادی اولی ۴۱ھ کو ہوا قریبا چھ ماہ خلافت کی۔آپ کی وفات زہر دیئے جانے سے ہوئی انتیس صفر یا چار ربیع الاول شنبہ کی شب میں ہوئی، اس کے متعلق اور بھی قول ہیں مگر چہارم ربیع الاول قوی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۱۳

جلددوم:۔۱۳۱۹۔۱۹۰۲

جلدسوم:۔۲۰۶۹۔۲۱۰۰۔

جلد چہارم:۔۳۶۲۷

# حسن بصری

نام حسن، کنیت ابوسعید والد کا نام ابوالحسن یسار، بصری تابعی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ آپ زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں، بعض نے جمیل بن قطنہ کا آزاد کردہ کہا ہے، آپ کی والدہ خیرہ تھیں جو ام المومنین حضرت ام سلمہ کی آزاد کردہ تھیں۔

مدینہ منورہ میں پرورش پائی اور قرآن کریم خلافت عثمانی میں حفظ کیا۔بڑے ہوکر اکثر

جہاد اور علم وعمل میں زندگی بسر فرمائی۔آپ مرد مجاہد تھے۔

حضرت امیر معاویہ کے دور میں والی خراسان ربیع بن زیاد کے میر منشی رہے۔امیر المومنین حضرت عثمان، عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، عبدالرحمٰن سمرہ، سمرہ بن جندب بجلی، ابن عباس، ابن عمر، ابن بکرہ اور جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ، ایوب، ابن عون، یونس خالد الحذاء، ہشام بن حسان، حمید الطویل، جریر بن حازم وغیرہم نے آپ سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے کہا:۔

آپ عالم رفیع الشان تھے، ثقہ اور حجت ہیں، عابد وزاہد اور فصیح ووجیہ تھے لیکن ارسال کریں تو حجت نہیں۔مدلس ہیں لہذا جنکو نہ پایا ان سے روایت کریں تو حجت نہیں۔کبھی ان سے بھی تدلیس کرتے ہیں جن سے ملاقات ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حافظ وعلامہ، فقیہ النفس کبیر الشان ہیں، بے نظیر واعظ اور ہر بھلائی کے جامع۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں:۔

آپ کی ہر روایت کی میں نے دوسری روایات میں اصل ومطابقت پائی چار احادیث کے سوا۔

علی بن مدینی نے آپ کی چند کے علاوہ تمام مرویات کو صحاح میں شمار کیا ہے جبکہ ثقات سے ہوں۔

یونس بن عبید کہتے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ روایت حدیث کی بلا واسطہ حضور کی طرف نسبت کرتے ہیں حالانکہ آپ نے حضور کو نہ پایا۔فرمایا: اے ابن اخی، آج تم نے ایسی بات پوچھ لی جو کسی نے اب تک نہ پوچھی، سنو۔میں نہایت ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہوں۔جب میں ایسا کہوں تو سمجھ لو میری وہ روایت حضرت علی کے توسط سے ہے۔لیکن اس دور میں انکا نام لینا جرم سمجھا جاتا ہے۔۱۱۰ھ میں وصال ہوا ۸۸ رسال عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۱۴

جلد دوم:۔۱۱۱۳۔۱۲۸۹۔۱۸۱۶۔۱۸۶۱۔۱۸۸۹۔

جلد سوم:۔۲۲۵۲۔۲۲۹۹۔۲۷۳۸۔۲۷۳۹۔

جلد چہارم:۔۲۸۵۸۔۲۹۰۰۔۳۰۰۷۔۳۴۱۳۔

# حسین بن علی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور سبط رسول، ریحانۃ رسول، سید شباب اہل الجنۃ آپ کے القاب ہیں۔آپ پانچ شعبان ۴ھ کو حضرت فاطمہ زہرہ کے شکم پاک سے پیدا ہوئے، آپ حضرت حسن کی ولادت سے پچاس رات بعد حسین کی حاملہ ہوئی تھیں اور امام حسین کی شہادت دسویں محرم ۔۶۱ھ جمعہ کے دن بعد زوال مقام کربلا میں ہوئی، کربلا عراق میں کوفہ اور حلہ کے درمیان مشہور بستی ہے، آپ کو سنان ابن انس نخعی نے یا شمر ذی الجوشن نے شہید کیا، خولی ابن یزید اصبحی نے آپ کا سر مبارک تدن شریف سے جدا کیا پھر یہی خولی عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس پہونچا اور کچھ اشعار پڑھ کر انعام کا طالب ہوا۔ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

میری رکاب سونے چاندی سے بھر دے کیونکہ میں نے بڑے بادشاہ زادے کو قتل کیا ہے۔میں نے اسے تیری خاطر قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے اشرف ہے جس کا نسب بہترین ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت حسین کے ساتھ آپ کے خاندان کے یعنی اولاد بھائی بھتیجے تیس اشخاص شہید ہوئے، آپ شہادت کے وقت ۵۸ رسالہ تھے۔آپ سے حضرت ابو ہریرہ، امام زین العابدین، فاطمہ اور سکینہ بنت حسین نے احادیث نقل فرمائیں۔اللہ کی شان کہ ۶۷ھ میں عین عاشورہ کے دن عبداللہ بن زیاد قتل کیا گیا۔اسے مالک ابن اشتر نخعی نے قتل کیا اس کا سر مختار کے پاس بھیجا مختار نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس اور عبداللہ بن زبیر نے امام زین العابدین کے پاس بھیجا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۷۶۔۱۶۷۳

جلد چہارم:۔۲۹۳۸۔۲۹۴۰۔۳۱۰۷۔۳۶۰۴

# حصین بن وحوح

آپ انصاری اوسی مدنی ہیں، صحابی ہیں، جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۲۹۔۱۱۷۳

# ام المومنین حفصہ

آپ ام المومنین ہیں حضرت عمر کی صاجزادی، آپ کی ماں کا نام زینب بنت مظعون ہے، حضور انور سے پہلے خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں، انکے ساتھ ہی ہجرت کی غزوۂ بدر کے بعد خنیس فوت ہوگئے، حضرت عمر نے جناب ابوبکر صدیق سے عرض کیا کہ حفصہ سے نکاح کرلو حضرت عثمان سے بھی یہ ہی کہا اسکے بعد حضور انور نے پیغام نکاح دیا۔ چنانچہ ۳ھ میں حضور انور کے نکاح میں آئیں۔ ایک بار حضور انور نے انہیں ایک طلاق دیدی تھی مگر پھر رجوع فرمالیا کیونکہ وحی الٰہی آئی کہ حفصہ آپ کی زوجہ ہیں، جنت میں بھی وہ بہت نمازی قائم اللیل ہیں، آپ سے جماعت صحابہ اور تابعین نے روایات لیں۔ شعبان ۴۵ھ میں وفات ہوئی مدینہ منورہ قبر انور ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# حکم

حکم نام کے تہذیب میں سترہ راویان حدیث مذکور ہیں، ان میں سے کوئی ایسے نہ ملے جو عبدالملک سے روایت کرتے ہوں۔ لہذا تعین نہ ہوسکا کہ یہ کون ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۱۱۔

# حکم بن جحل

حکم بن جحل ازدی بصری ہیں، حجر عدوی عطا اور ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

حجاج بن دینار، سعید بن ابی عروبہ اور دیلم بن غزوان آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۵

## حکم بن حرث

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۱۲۶۳

## حکم بن حزن

آپ حکم بن حزن کلفی ہیں، کلفہ بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کی طرف منسوب ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے، شعیب بن زریق طائفی نے آپ سے روایت لی ہے اور یہ حدیث سنن ابی داؤد میں خطبۂ جمعہ میں مذکور ہے۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۴۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

## حکم بن عمیر

اس نام کے کوئی راوی نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۳۹

## حکیم بن حزام

آپ صحابی ہیں، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھتیجے ہیں، آپ کی پیدائش خانۂ کعبہ میں ہوئی، ایک سو بیس سال عمر شریف پائی۔ ۶۰/سال جاہلیت میں گذارے اور ۶۰/سال اسلام میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۱۔۱۰۳

جلددوم:۔۱۰۸۵۔۱۲۶۷

جلدچہارم:۔۳۵۳۶

## حلیس

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۷۶۰

## حماد

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۷۳۸

www.alahazratnetwork.org

## حمزہ بن عبدالمجید

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدچہارم:۔۳۶۵۰

## حنظلہ کاتب

آپ تمیمی ہیں آپ کو کاتب کہا جاتا تھا کیونکہ آپ کاتب وحی رہے ہیں۔حضورانور کے بعدآپ مکہ معظمہ چلے گئے،وہاں سے مقام قرقیس گئے۔وہاں ہی رہے امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات آپ سے ابوعثمان اور یزید بن شخیر نے احادیث لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۴۸۱

## خویصہ بن مسعود

آپ انصاری اوسی حارثی ہیں۔کنیت ابوسعد ہے اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں۔احد، خندق اور تمام مشاہد میں شریک رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۴

## خارجہ بن زید

آپ زید بن ثابت کے بیٹے ہیں۔انصاری مدنی ہیں تابعی ہیں۔مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں سے ہیں۔۱۹۹ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۸۱۔۱۲۸۲

## خالد بن معدان

www.alahazratnetwork.org

آپ جلیل القدر عظیم الشان تابعی ہیں۔آپکی کنیت ابوعبداللہ ہے ملک شام میں مقام حمص کے رہنے والے ہیں۔قبیلۂ کلاع سے ہیں۔ستر صحابہ سے ملاقات کی۔۱۰۴ھ میں مقام طرطوس میں آپکی وفات ہوئی وہیں قبر شریف ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۹۹۳۔۹۹۴

## خبیب ھذلی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۵۴

## خزیمہ بن ثابت

آپ کی کنیت ابوعمارہ ہے،انصاری ہیں اوسی ہیں، لقب ذوالشہادتین ہے، کیونکہ آپ

اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر تھی، غزوۂ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے، حضرت عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد آپ نے تلوار سونتی اور قتال کرتے رہے حتی کہ قتل ہوگئے، آپ سے بہت صحابہ نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۲۶

جلد چہارم:۔۲۹۹۶۔۳۰۲۸

## خزیمہ بن فاتک اسدی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۴۰

## خلیفہ بن عبدہ

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۰

## خولہ بنت قیس

آپ جہنیہ ہیں آپ سے نعمان بن خربوز نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۱۷۔

جلد دوم:۔۱۶۵۱

جلد چہارم:۔۲۸۹۲

## خیثمہ بن عبدالرحمٰن

آپ ابوسبرہ جعفی کے پوتے ہیں، ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک ہے۔خیثمہ عظیم الشان

تابعی ہیں، ابووا صل سے پہلے فوت ہوئے۔ حضرت علی اور ابن عمر وغیرہم سے احادیث سنیں دو لاکھ روپیہ میراث میں ملے سارے علماء پر خرچ کردیئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۳۷

جلد سوم:۔۲۴۶۲

## داؤد ابن صالح

آپ داؤد بن صالح بن دینار ہیں تمار ہیں انصاری مدنی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۳۲

## داؤدی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۹۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ذکوان

آپ کا نام ذکوان بن جندب یا ابن عمرو ہے۔ چونکہ آپ نے قریش کے شر سے نجات حاصل کی تھی اس لئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام ناجیہ رکھا۔ یعنی بہت نجات پانے والا۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ کا لقب صاحب بدن ہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدنے لے جانے والے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۸۴۱

## رافع بن خدیج

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، حارثی ہیں انصاری ہیں، غزوۂ احد میں آپ کو تیر لگا حضور

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت میں تمہارا گواہ ہوں۔ پھر عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں یہ ہی زخم ہرا ہوگیا اس زخم سے آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۔۳۷ھ میں ہوئی ٨٦ ؍سال عمر پائی ایک خلقت نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۹٨۔۴۹۹۔۵۰۰۔۵۰۱۔٨٨٨۔

جلد دوم:۔۱۳۴٦۔۱۴۰۴۔۱۵۰٨۔۱٦٦۴۔۱۹۳۰۔۱۹۳۲

جلد سوم:۔۲۵٨٨۔

جلد چہارم:۔۲۹۴۹۔۳۰۷۲۔۳۱۴۲۔

## رافع بن مکیث الرضوانی

جہنی ہیں حدیبیہ میں حاضر ہوئے بہت لوگوں نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۴۴

www.alahazratnetwork.org

## ربیع بن ایاس انصاری

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ ربیع بن ایاس بن عمرو بن عثمان بن امیہ زید انصاری ہیں، بدری صحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۵۰

## ربیع بنت معوذ

آپ مشہور صحابیہ ہیں انصاریہ ہیں، مدینہ منورہ میں اور مصر میں آپ کی احادیث بہت مشہور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳٨۲۔۴٦۰

جلد دوم:۔۱٦۰۷

جلد چہارم:۔۳۲۴۵۔۳۲٦٦٨

## ربیعہ بن کعب

آپکی کنیت ابوفراس ہے، اسلمی ہیں، اصحاب صفہ میں سے تھے، پرانے صحابی ہیں۔ سفر وحضر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادم ہیں۔ ۶۳ھ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۸۰

## ربیعہ بن وقاص

صحابی ہیں اور حضرت انس بن مالک آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۵۵۳

## رفاعہ بن رافع الزرقی

آپ انصاری بدری صحابی ہیں، آپکے والد نقیب الانصار تھے، آپکی وفات ۴۱ھ میں ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۷۴۸

## رکانہ بن عبد یزید

آپ رکانہ ابن عبد بن یزید بن ہاشم بن عبد المطلب ہیں۔ آپ قرشی ہیں، حضرت عثمان کے زمانہ تک رہے۔ بعض نے فرمایا کہ ۴۲ھ میں وفات پائی آپ اہل حجاز سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول؛ ۹۸۱۔ ۹۸۶۔ ۹۸۹

## رکب مصری

ابن مندہ نے آپ کو صحابہ میں شمار نہیں کیا ہے، ابو عمرو کہتے ہیں یہ کندی ہیں اور ایک حدیث حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں البتہ صحابہ کرام میں شمولیت

آپ کی غیر مشہور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۶۱

## رویفع بن ثابت

آپ کا نام رویفع بن ثابت انصاری ہے، آپ کو امیر معاویہ نے طرابلس کا حاکم بنایا اور آپ نے افریقہ پر ۔۴۷ھ میں جہاد کیا اور آپ ۔۵۶ھ میں مقام رقہ میں فوت ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۲۹

## زرارہ بن ابی اوفی

آپ صحابی ہیں حضرت عثمان کے زمانہ میں آپ کی وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد اول:۔۹۰۱

## زرارہ بن ابی اوفی تابعی

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کی کنیت ابو صاحب ہے، حرشی ہیں بصرہ کے قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس وغیرہم سے ملاقات ہے، ایک بار آپ نے یہ آیت پڑھی "فاذا نقر فی الناقور " اس پر بے ہوش ہوکر گرے اور فوت ہوگئے آپ کی وفات ۔۹۳ھ میں ہے۔

## زر بن حبیش

آپ کی کنیت ابو حریم ہے اسدی کوفی ہیں ۔۱۲۰ر سال عمر ہوئی ساٹھ سال جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ اسلام میں عراق کے بڑے قاریوں میں سے ہیں۔ حضرت عمر اور ابن مسعود سے ملاقات ہے آپ سے ایک مخلوق نے فیض لیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۴۲

# زہیر بن کیسان

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۵۱۱

# زیاد بن حارث

آپ صدائی ہیں آپ نے جب حضور سے بیعت کی تو آپ کے سامنے اذان دی آپ کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

جلداول:۔

# زیاد بن عبداللہ نخعی

www.alahazratnetwork.org

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلداول:۔۵۱۰

# زیاد بن لبید

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے انصاری ہیں، زرقی ہیں، تمام غزات میں حضور کے ساتھ رہے، حضور نے حضرموت پر حاکم مقرر کیا۔امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸٦

# زیاد بن نعیم حضرمی

امام بغوی وغیرہ نے آپ کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابن مندہ کہتے ہیں آپ تابعی ہیں۔اسی لئے آپ کی روایات مرسل ہوتی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۸۶

## زید بن ابی اوفی

آپ اسلمی ہیں اور صحابی۔اور عبداللہ بن ابی اوفی کے بھائی، مدینہ میں سکونت تھی بعدہ بصرہ میں قیام رہا۔حدیث مواخات بین الصحابہ بھی آپ سے مروی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۷۸

## زید بن ارقم

آپ مشہور صحابی ہیں۔انصاری ہیں، خزرجی ہیں۔کوفہ میں رہے وہاں ہی ۔۷۸ھ میں وفات ہوئی۔۸۵ سال عمر ہوئی آپ کی کنیت ابو عمر ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۴۸۳۔۱۴۸۶۔

جلد سوم:۔۲۱۹۹۔۲۳۰۱۔

جلد چہارم:۔۳۲۸۱۔۳۳۶۸۔۳۶۵۷۔

## زید بن اسلم

آپ تابعی ہیں، حضرت عمر فاروق اعظم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔بڑے فقیہ وعابد تھے آپ کے درس میں چالیس فقہاء بیٹھتے تھے۔حتی کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے درس پر شرکت فرماتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۸۲۔۱۰۰۵۔۱۲۶۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

کہ اے حاضرین کعبہ گواہ رہو کہ میں نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا۔ چنانچہ آپ کو زید ابن محمد کہا جانے لگا۔ پھر جب حضور انور نے نبوت کا اعلان فرمایا اور آیت کریمہ " ادعوھم لابائھم "نازل ہوئی تب آپ کو زید بن حارثہ کہا گیا۔

بعض مؤرخین نے کہا کہ پہلے آپ ہی حضور پر ایمان لائے حضور انور نے پہلے تو اپنی لونڈی ام ایمن سے آپ کا نکاح کیا جن سے اسامہ ابن زید پیدا ہوئے پھر زینب بنت جحش سے آپ کا نکاح کیا۔ حضور کے محبوب ترین صحابی ہیں، قرآن مجید میں صرف آپ کا نام آیا ہے اور کسی کا نام نہیں آیا " فلما قصی زید منھا وطراً " آپ غزوہ موتہ۔۸ھ میں شہید ہوئے، اس لشکر کے آپ ہی امیر تھے آپ نے پچپن سال کی عمر شریف پائی غزوہ موتہ جمادی الاولیٰ۔۸ھ میں ہی ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۹۸

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org

## زید بن جبیر

آپ طائی جشمی کوفی ہیں۔ ابن عمر، خشف بن مالک، ابو یزید ضبی، ابوالبختری سعید بن فیروز وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ اور آپ سے امام شعبہ، امام ثوری، ابو عوانہ، نے حدیث روایت کی ہے۔

ابن معین نے آپکو ثقہ کہا ہے، عجلی، ابن حبان اور امام نسائی نے بھی انکی توثیق کی ہے اور ابن ابی حاتم نے ثقہ صدوق فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۴۰۶

## زید بن خارجہ

آپ انصاری خزرجی حارثی ہیں، بعض نے آپ کو بدری صحابی کہا ہے۔ آپ نے انتقال کے بعد کلام فرمایا یہ واقعہ مشہور ہے، کہ غزوہ احد کے دن آپ کو لوگوں نے مردہ پا کر ایک کپڑے سے ڈھاپ دیا تھا، اسکے بعد آپ کی سانس چلتی ہوئی پائی گئی تو صدیق اکبر اور فاروق

اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے گفتگو کی، پھر انتقال ہوگیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے

جلدسوم:۔۲۴۹۳

## زید بن خالد جہنی

آپ صحابی ہیں، جہنی ہیں، آپ کی وفات ۔۷۸ھ میں ہوئی پچاسی سال عمر پائی عبدالملک کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۱۲

جلددوم:۔۱۴۷۷

جلدچہارم:۔۲۹۸۸۔۳۰۳۵

www.alahazratnetwork.org

## زید بن علی بن الحسین بن علی

آپ کی کنیت ابوالحسین ہے مدنی ہیں اور امام زین العابدین کے صاحبزادے۔تبع تابعین سے ہیں، اہل کوفہ نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور ایک جم غفیر آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے بنوامیہ کے خلاف خروج کیا تھا اور اسی معرکہ میں ۔۱۲۲ھ میں شہید ہوئے۔

اپنے والد، اور بھائی امام باقر، ابان بن عثمان اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ۔آپ سے امام جعفر، امام زہری، امام اعمش اور امام شعبہ جیسے جلیل القدر محدثین نے روایت لی ہے، تبع تابعین میں شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۷۳۶

جلدچہارم:۔۳۴۶۶

## زینب بنت ابی رافع

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع کی صاحبزادی ہیں۔آپ

سے جو روایت حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت میں آئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صحابیہ ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۴۱

## زینب بنت ابی سلمہ

ان کا نام برہ تھا حضور انور نے زینب رکھا، آپ حضور کی سوتیلی بیٹی ہیں یعنی ام المومنین ام سلمہ کی دختر، آپ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن رافع کے نکاح میں آئیں اپنے زمانہ کی بڑی فقیہہ عالمہ تھیں واقعہ حرہ کے بعد وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۰

## زینب بنت عبداللہ امرأۃ عبداللہ

آپ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں اور آپ کے والد کا نام بھی عبداللہ تھا۔ بعض نے والد کا نام معاویہ کہا ہے۔ آپ کو ریطہ اور رائطہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں آپ کے لقب ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۱۹

جلد دوم:۔۱۳۳۲

## سائب بن یزید

آپ کی کنیت ابو یزید ہے کندی ہیں، ۲ھ میں پیدا ہوئے، حجۃ الودع میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے، اس وقت سات سال کے تھے۔ ۸۰ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۱۱۔۸۸۵۔

جلد دوم:۔۱۶۱۰۔۱۷۹۶۔۱۸۶۳۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔۲۴۸۹۔

جلد چہارم:۔۳۳۰۰

## سالم بن ابی الجعد

آپ کے والد کا نام رافع ہے، کنیت ابو جعد ہے، آپ کوفی ہیں تابعین سے، ثقہ ہیں ۹۷ھ میں آپکی وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۴۷۶

## سالم بن عبداللہ

آپ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے ہیں کنیت ابو عمرو ہے۔قرشی عدوی مدنی ہیں فقہائے مدینہ اور افضل تابعین سے ہیں۔۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۳۱۔۷۷۱۔۹۹۹۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد چہارم:۔۳۵۴۴

## سبرہ بن معبد جہنی

آپ جہنی ہیں مدینہ منورہ میں رہے مصریوں میں آپ کا شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۲۹

## سراقہ بن مالک

آپ مالک بن جعشم کے بیٹے ہیں مدلجی کنعانی ہیں۔اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہے بڑے شاعر تھے۔۲۴ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۷۰

## سعد بن ابی وقاص

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے آپ کے والد یعنی ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے آپ قرشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پرانے مومن ہیں، سترہ سال کی عمر میں ایمان لائے آپ تیسرے مومن ہیں اور آپ نے سب سے پہلے کفار پر تیر چلایا، تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے آپ بڑے مقبول الدعا تھے آپ کا لقب مستجاب الدعوات تھا، لوگ آپکی بددعا سے بہت ہی ڈرتے تھے۔ کیونکہ حضور نے آپ کیلئے دعا کی تھی " اللھم سدد سھمه واجب دعوته " خدایا سعد کا نشانہ اور دعا کبھی خالی نہ جائے۔ حضور انور نے آپ سے اور حضرت زبیر سے فرمایا کہ تم پر میرے ماں باپ فدا ان کے سوا کسی سے نہ فرمایا۔ آپ کی وفات اپنی منزل عقیق میں ہوئی جو مدینہ منورہ سے قریب ہے، لوگ میت شریف مدینہ منورہ لائے مروان بن حکم نے آپ کا جنازہ پڑھایا کہ اس وقت وہی حاکم مدینہ تھا بقیع شریف میں دفن ہوئے۔ ۵۵ھ میں وفات ہے۔ ستر سال سے زیادہ عمر شریف ہوئی عشرہ مبشرہ میں آخری وفات آپ کی ہے۔ آپ کو حضرت عمر و عثمان نے کوفہ کا حاکم بنایا تھا۔ آپ سے ایک خلقت نے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۵۸۔۵۹۰۔۵۹۱۔۵۹۸۔۶۸۳۔

جلد دوم:۔۱۲۶۱۔۱۳۶۰۔۱۵۰۷۔۱۶۷۵۔

جلد سوم:۔۲۲۰۰۔۲۳۱۸۔۲۵۰۸۔۲۵۸۴۔۲۵۹۳۔۲۶۱۲۔۲۷۱۹۔۲۷۵۷۔

جلد چہارم:۔۲۹۴۸۔۲۹۵۷،۳۱۰۴۔۳۳۶۳۔۳۵۷۴

## سعد بن ثابت

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۵۔

# سعد الجاری

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۳۴۹۵

# سعد بن عبادہ

آپ کی کنیت ابوثابت ہے انصاری سعدی خزرجی ہیں بارہ نقیبوں میں آپ بھی تھے۔ انصار کے سردار تھے،انصار کواس کا اقرار تھا،آپکی وفات خلافت فاروقی ۔۱۵ھ میں ہوئی۔شام کے علاقہ میں مقام حوران میں اپنے غسل خانہ میں مردہ پائے گئے۔لوگوں کو آپکی موت کا علم نہیں ہوا حتی کہ کسی غیبی آواز نے ان کو آپ کی موت کی خبر دی۔کہا جاتا ہے کہ آپ کو جنات نے قتل کیا،انہوں نے ہی اس شعر سے آپ کے قتل کی خبر دی۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد ابن عبادۃ۔ ورمینا ہ بسھمین فلم تحط فوادہ

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۱۷۶۔۱۸۰۰۔۱۸۹۰۔
جلد سوم:۔۲۷۳۴۔

# سعید بن ابراہیم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:۔۷۵۶

# سعید بن جبیر

نام سعید،والد کا نام جبیر بن ہشام،اسدی والبی ہیں،اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر سے شرف تلمذ حاصل تھا۔
حضرت ابن عباس نے ایک دن فرمایا: حدیث بیان کرو،عرض کیا،آپ کی موجودگی میں ہمت نہیں ہوتی،فرمایا: کیا تم پر یہ اللہ کا خاص انعام نہیں کہ میری موجودگی میں بیان کرو اگر

صحیح رویت کروگے تو ٹھیک ورنہ تمہاری اصلاح ہوجائے گی۔ آپ کے حضور فتوی سے گریز کرتے تھے آپ فرماتے ہیں: مجھ سے علم قرآن وتفسیر وقرات حاصل کیا۔ اکثر ابن عباس ہی سے روایت کرتے ہیں۔

وفاء بن ایاس کہتے ہیں: مجھ سے ایک رمضان میں فرمایا قرآن کریم لواور سنو، اسکے بعد ایک مجلس میں پورا قرآن کریم ختم فرمایا، خود فرماتے ہیں: میں نے بیت اللہ شریف میں ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کیا۔

اسمعیل بن عبداللہ کا قول ہے:۔

حضرت سعید رمضان المبارک میں ہماری امامت فرماتے ایک شب میں عبداللہ بن مسعود کی قرات سے ختم فرماتے، دوسری شب میں حضرت زید بن ثابت کی قرات، اسی طرح دوسری راتیں دوسری قراتوں میں بسر ہوتیں۔ ہمیشہ آپ کا یہ ہی معمول رہا۔

خصیف کا قول ہے:۔

سعید بن مسیب تابعی ہیں طلاق کے مسائل سب سے زیادہ جانتے تھے۔ عطاء حج کے مسائل میں اعلم تھے۔ طاؤس حلال وحرام کے زیادہ جاننے والے تھے اور مجاہد تفسیر میں فائق تھے لیکن سعید بن جبیر ان سب کے جامع۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

عبدالملک بن مروان پر جب عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث نے خروج کیا تو آپ اس کے ساتھ تھے، جب عبدالرحمٰن قتل ہوا اور اس کا لشکر شکست خوردہ بھاگ گیا تو آپ بھی مکہ مکرمہ چلے گئے۔ وہاں اس وقت حاکم خالد بن عبداللہ قسری تھا، اس نے آپ کو گرفتار کرکے حجاج بن یوسف ظالم وجابر فرمانروا کے پاس بھیجدیا۔

حجاج سے آپ کا جو مکالمہ ہوا وہ کچھ اس طرح ہے۔

حجاج:　آپ کا نام کیا ہے؟

سعید:　سعید بن جبیر۔

حجاج:　نہیں، بلکہ شقی بن کسیر۔

سعید:　۔میری والدہ تجھ سے میرے نام کے بارے میں زیادہ جانتی تھیں۔

حجاج:　تم اور تمہاری ماں دونوں شقی ہو۔

سعید: غیب کا علم تیرے علاوہ جاننے والا ہے۔

حجاج: تمہاری دنیا کو میں بھڑکتی آگ میں بدل دوں گا۔

سعید: اگر میں یہ جانتا تو تیری عبادت کرتا۔

حجاج: محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔

سعید: وہ نبی رحمت اور امام ہدی ہیں۔

حجاج: علی کے بارے مین کیا کہتے ہو جنتی ہیں یا جہنمی۔

سعید: اگر میں وہاں داخل ہوا ہوتا تو پہچانتا۔

حجاج: خلفاء کے بارے میں کیا خیال ہے۔

سعید: میں ان کا وکیل نہیں۔

حجاج: تمہیں ان میں کون زیادہ پسند ہے۔

سعید: جو اپنے خالق سے زیادہ راضی ہو۔

حجاج: ان میں کون ایسا تھا۔

سعید: اس کا علم اس ذات کو جو ان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی گفتگو ہوئی اور آخر میں یوں ہوا۔

حجاج: اے سعید، تیرے لئے خرابی۔

سعید: جو جہنم سے دور اور جنت میں داخل ہوا ان کیلئے کوئی خرابی نہیں۔

حجاج: اے سعید! تم جس طرح قتل ہونا پسند کرو وہ بتاؤ۔

سعید: جیسے تو چاہے کہ اس کی آخرت میں ویسی ہی سزا تجھے ملے گی۔

حجاج: کیا آپ معافی چاہتے ہیں۔

سعید: اگر معافی ہوگی تو اللہ کی جانب سے۔

حجاج نے یہ سن کر کہا لے جاؤ ان کو قتل کرو، جب آپ وہاں سے چلے تو ہنسے، حجاج نے بلا کر وجہ معلوم کی تو فرمایا: اللہ کے مقابل تیری دلیری اور تیرے سلسلہ میں اللہ کے حلم پر ہنسی آئی۔ پھر آپ کو زمین پر لٹایا گیا، آپ نے اس وقت آیت کی تلاوت کی " انی وجهت الآية "حجاج نے کہا: اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو۔ اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی " فاينما تولوا فثم وجه الله

"یٰسٓ کر منہ کے بل لٹایا گیا تو آپ نے " منها خلقنا كم الآية " کی تلاوت فرمائی۔حجاج نے غضب میں آکر کہا ذبح کردو، لہذا آپ کو اسی وقت شہید کردیا گیا، اس وقت آپ یہ پڑھ رہے تھے " اما انی اشهد الا اله الاالله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله" خذها منی حتی تلقانی یوم القیامة ۔

اس وقت آپ نے یہ دعا بھی کی تھی الٰہی میرے بعد اس کو کسی کے قتل پر مسلط نہ فرمانا۔

آپ کی شہادت مقام واسط میں شعبان ۔۹۵ھ میں ہوئی، اور حجاج اسی سال رمضان میں مرگیا پھر کسی کو قتل نہ کرسکا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آخری دعا کو شرف قبولیت بخشا۔آپ کو واسط ہی میں دفن کیا گیا، آپ کی قبر انور زیارت گاہ خاص عام رہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام احمد فرماتے ہیں:۔

آپ کی شہادت ایسے زمانہ میں ہوئی کہ روئے زمین پر ہر ایک آپکے علم کا محتاج تھا۔

آپ کی شہادت پر آپکے جسم سے خون بہت زیادہ نکلا تو حجاج نے اطبا کو بلا کر وجہ معلوم کی کہ اس سے قبل جو قتل کئے گئے ان کا معاملہ اس کے برخلاف ہے۔

www.alahazratnetwork.org

اطبا نے کہا، یہ وقت قتل نہایت مطمئن تھے اور انہیں کوئی خوف حراس نہ تھا اور خون طمانیت قلب کے ساتھ ہوتا ہے، ان سے پہلے لوگ قتل سے خوف زدہ تھے اس لئے ان کا خون خود خشک ہوگیا تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۴۳

## سعید بن حبیب

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۱۵

## سعید بن ذی خدان

آپ کوفی ہیں، حضرت سہیل بن حنیف علقمہ اور نمران بن سعید سے روایت کرتے ہیں

۸۳ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۰۰

## سعید بن مسیتب

آپ کی کنیت ابو محمد ہے قرشی مخزومی مدنی ہیں، خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے، حدیث فقہ عبادت تقوی کے جامع تھے، صحابہ کرام سے ملاقات ہے چالیس حج کئے۔۹۳ھ میں مدینہ شریف میں وفات پائی۔

فقہائے مدینہ سے ہیں اور تابعین میں اعلی مقام کے حامل۔بعض اوقات امیر المومنین فاروق اعظم کے خطبہ سننے کا شرف بھی حاصل ہے۔

حضرت عثمان، زید بن ثابت، ام المومنین عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابو ہریرہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں

امام احمد نے فرمایا: سعید بن مسیتب کی مرسل روایات صحیح ہیں۔

زہری، مکحول، اور قتادہ نے کہا: ہم نے آپ سے بڑا عالم نہ دیکھا،

علی مدینی نے کہا: میں تابعین میں آپ سے زیادہ وسیع علم والا نہیں جانتا۔میرے نزدیک بزرگ ترین تابعی ہیں۔تجارت کرتے اور حکام کے عطیات کبھی قبول نہ فرماتے۔

واقعہ حرہ کے موقع پر مسلم بن عتبہ اور اسکے لشکر نے جب مدینہ منورہ میں قتل وغارت کا بازار گرم کیا تو کچھ لوگ شہر چھوڑ گئے اور بعض گھروں میں روپوش تھے، باقی سب کو شہید کردیا گیا تھا جن میں حضرات انصار، مہاجرین اور تابعین کے علاوہ سترہ سو باشندگان تھے، سات سو حفاظ قرآن اور ستانوے سرداران قریش کو ذبح کرڈالا گیا۔

حضرت سعید نے اس وقت مسجد نبوی میں پناہ لی اور ایک مجنوں ودیوانہ کی شکل میں یہاں محفوظ رہے۔ان ایام میں مسجد نبوی میں اذان نہ ہوئی لیکن روضۂ انور سے برابر اوقات نماز میں اذان کی آواز آتی، فرماتے ہیں، میرے سوا کوئی نماز پڑھنے والا نہ تھا۔

امام احمد نے آپکو افضل التابعین فرمایا۔حضور اور آپکے خلفائے ثلثہ کے شرعی فیصلوں کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، چالیس سال تک ہر نماز کیلئے اذان سے پہلے مسجد میں موجود

ہوتے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۵۳۔۱۱۲۳۔۱۱۲۷۔۱۱۸۰۔۱۲۱۰۔۱۴۷۹۔۱۷۶۵۔۱۷۷۱۔
۱۷۷۲۔۱۷۷۵۔

جلد سوم:۔۲۰۹۴۔۲۶۹۰

جلد چہارم:۔۳۰۷۶۔۳۴۸۱

## سعدیٰ بنت عوف

آپ طلحہ بن عبید اللہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں انکی زوجہ ہیں اور یحیی بن طلحہ کی والدہ۔آپ کے والد عوف بن خارجہ بن سنان ہیں۔

آپ سے آپکے بیٹے یحیی ،زفر بن عقیل اور محمد بن عمران بن طلحہ نے روایت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۲۶

## سفیان بن حکم

یہ سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ہیں ،انکے سلسلہ میں کثیر اختلاف ہے،تہذیب میں دس اقوال اس سلسلہ میں منقول ہیں۔امام ابوزرعہ رازی نے آپکو صحابہ میں شامل مانا ہے اور امام بخاری وغیرہ نے نقل فرمایا کہ آپ صحابی نہیں ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۹۶

## سفیان ثوری

نام سفیان ،کنیت ابوعبداللہ ، والد کا نام سعید بن سرور ہے،ثوری قبیلہ مضر سے تعلق ہے۔فقہائے کوفہ سے ہیں ،اپنے والد ،اسود بن قیس ،زیاد بن علاقہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے روایت کرنے والوں میں ابن مبارک، یحیی قطان ابن وہب، وکیع، فریابی، ابونعیم، محمد بن کثیر، احمد بن یونس وغیرہ مشہور محدثین ہیں۔

شعبہ، یحیی بن معین اور ایک جماعت کا قول ہے کہ آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

ابن مبارک فرماتے ہیں: میں نے گیارہ سو مشائخ سے حدیث لی ان سب میں سفیان ثوری افضل تھے۔

امام شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: میرے نزدیک ان پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔

امام اوزاعی نے فرمایا:

امت کسی پر جمع ہوئی تو وہ سفیان ہیں۔

امام قطان نے کہا: سفیان کو امام مالک پر فوقیت حاصل ہے آپ کی ولادت ۹۷ھ اور وصال ۱۶۱ھ میں ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم:۔۱۰۵۲۔۱۱۹۲

## سلمہ بن اکوع

آپ کی کنیت ابو مسلم ہے اسلمی ہیں مدنی ہیں بیعۃ الرضوان میں شامل ہوئے بڑے بہادر تھے پیدل کی لڑائی میں مشہور تھے ۸۰ برس عمر پائی مدینہ منورہ میں ۷۴ھ میں وفات ہوئی

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۱

جلد دوم:۔۱۹۲۱

جلد چہارم:۔۲۹۳۰۶۹۲۹

## سلمہ بنت جابر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۲۴

## سلمان بن عامر

آپ ضبیّی ہیں اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہے بہت کم عمر صحابی ہیں یعنی لڑکپن میں حضور کی زیارت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۳۳

## سلمان فارسی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ حضور انور کے آزاد کردہ ہیں آپ فارسی النسل رام ہرمز کی اولاد سے ہیں۔فارس کے شہر اصفہان کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔تلاش دین میں دیس چھوڑ پردیسی بنے، پہلے عیسائی بنے ان کی کتابیں پڑھیں، بہت مصیبتیں جھیلیں حتی کہ انہیں بعض عربیوں نے غلام بنالیا اور یہود کے ہاتھ فروخت کردیا۔ان کے آقا نے انہیں مکاتب کردیا۔حضور انور نے ان کا مال کتابت ادا کرکے آزاد کردیا۔آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہونچے حتی کہ حضور انور تک پہونچ گئے۔حضور انور نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں جنت ان کی مشتاق ہے بڑی عمر پائی ڈھائی سو بلکہ ساڑے تین سو سال عمر ہوئی۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا اور صدقہ کیا۔ مدائن میں وفات ہوئی وہاں ہی مزار ہے ۵۳ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۷۸۔۴۰۸

جلد دوم:۔۱۰۹۴۔۱۱۸۱۔۱۳۲۹۔۱۳۸۷۔۱۴۱۸۔۱۴۵۳۔۱۵۱۴۔۱۸۸۴

جلد سوم:۔۲۰۵۵۔۲۲۹۷۔۲۴۷۵۔۲۵۰۷

جلد چہارم:۔۲۸۱۳۔۲۹۲۶۔۳۱۹۳۔۳۳۲۶۔۳۶۲۲

## سلیمان بن ابی حثمہ

آپ ابن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عویج بن کعب قرشی عدوی ہیں۔صحابی ہیں اور

آپ کی والدہ کا نام شفاء ہے۔

فضلاء مدینہ میں آپ کا شمار ہے اور نہایت صالح شخص ہیں، فاروق اعظم نے آپ کو سوق، کا حاکم بنایا تھا، لوگ قیام رمضان میں آپکی اقتداء میں جمع ہو کر تراویح ادا کرتے تھے۔ بعض نے آپ کو صف اول کے تابعین میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔٦٥٦

## سماک بن حرب

آپ ذہلی ہیں کنیت ابو مغیرہ ہے آپ سے دو سو احادیث مروی ہیں، ابن مبارک نے آپ کو ضعیف کہا۔۱۲۳ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۵۸

## سماک ہانی

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۹۸

## سمرہ بن جندب

آپ انصار کے حلیف تھے حافظ قرآن تھے۔حضور انور سے بڑے فیوض پائے، ۵۹ھ میں بصرہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۵۔۸٦۔۱۵٦۔

جلد دوم:۔۱٦۷٦۔۱۸۳۸۔۱۸۸۵

جلد سوم:۔۲۰۴۰۔۲۲۰۱۔۲۷۱۳۔۲۷۲۳

جلد چہارم:۔۱۳۰۳۔۳۱۳۱۔۳۳۱۳

# سہل بن حنیف

آپ صحابی اور انصاری ہیں، بدر اور تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ جانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساتھ ڈٹے رہے، پھر حضرت علی کے ساتھ رہے اور حضرت نے آپکو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر فرمادیا۔ پھر فارس پر۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ آپکی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور وہیں دفن کئے گئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۱۶۲۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۶۶

# سہل بن ابی حثمہ

آپ کا نام عبداللہ ہے، بعض نے عامر بتایا۔ بعض نے سہل بن عبداللہ بن ابی حثمہ کہا ہے۔ کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، خزرجی انصاری ہیں اور صحابی۔ بدر کے تمام غزوات میں شریک رہے حضرت امیر معاویہ کے عہد میں وصال ہوا۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد چہارم:۔ ۳۴۷۱

# سہل بن سعد ساعدی

آپ انصاری ہیں، خزرجی ہیں، قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے۔ مدینہ میں آخری صحابی آپ ہی ہیں یعنی سب سے آخر میں آپ ہی کا انتقال ہوا۔

آپ مشہور صحابی ہیں۔ آپکا نام حزن تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہل رکھا۔ کنیت ابوالعباس اور آپکی وفات مدینہ منورہ میں۔ ۹۱ھ کو ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۲۴۷۔ ۶۲۲۔ ۶۸۹۔ ۸۴۸

جلد دوم:۔ ۱۰۴۰۔ ۱۳۵۳۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۴۵۔ ۱۸۰۱۔

جلد سوم:۔۲۵۳۴

جلد چہارم:۔۳۱۶۲۔۳۲۷۳۔۳۳۷۰۔۳۳۹۱

## سوید بن غفلہ

آپ ابن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن الحارث جعفی ہیں، ابوحبشہ کنیت ہے۔

اصح یہ ہے کہ آپ صحابی نہیں، کیونکہ آپ مدینہ شریف اس وقت پہونچے جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا اور صحابہ کرام دفن سے فارغ ہو کر لوٹ رہے تھے۔

خلفائے اربعہ، ابن مسعود، بلال وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے امام شعبی اور امام نخعی وغیرہما نے روایت لی ہیں۔

نہایت متواضع اور زاہد تھے، ایک سوتیس سال کی عمر طویل پائی، اور ایک سوبیس سال کی عمر میں بھی کھڑے ہو کر اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۶۷

www.alahazratnetwork.org

## سوید بن قیس

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کی کنیت ابوصفوان ہے آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۱۹۵۴

## سیابہ بن عاصم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۰۶

## شداد بن اوس

آپ کی کنیت ابویعلیٰ ہے انصاری ہیں، حضرت حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی

ہیں آخر میں بیت المقدس میں رہے، ۶۷ رسال عمر پائی۔ ۸۵ھ میں وفات پائی۔ شام میں مزار ہے۔ عبادہ بن صامت اور ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ انہیں علم وحکمت عطا ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۷۱۸

جلد سوم:۔ ۲۱۲۲۔ ۲۷۹۴

## شریح بن عبیدہ

آپ حضرمی ہیں چند صحابہ سے روایات لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۴۴۷

جلد دوم:۔ ۱۷۹۲

جلد چہارم:۔ ۳۵۵۵

## شرحبیل بن سعد

www.alahazratnetwork.org

آپ کی کنیت ابوسعد ہے خطمی مدنی ہیں اور انصار کے آزاد کردہ۔

زید بن ثابت، ابورافع، ابوہریرہ، ابوسعید وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

مغازی واہل بدر کے حالات وکوائف کے عالم تھے، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا، بعض نے ضعیف بھی کہا۔ ابن معین آپکو ثقہ مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۵۸

## شعیب بن جریر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۷۳۳

# شقیق ابوالجد عاء

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۹۷

# شیبہ بن عتبہ

آپ کا نام شیبہ بن عتبہ ہے۔کنیت ابوہاشم، ہند بنت عتبہ کے بھائی حضرت امیر معاویہ کے ماموں ہیں کیونکہ ہند امیر معاویہ کی والدہ ہیں۔آپ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔شام میں قیام رہا خلافت عثمانی میں آپکی وفات ہوئی ۔بڑے عالم فقیہ وصالح تھے۔آپ سے حضرت ابوہریرہ وغیرہ صحابہ نے احادیث کی روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد چہارم:۔۳۴۰۴

# صالح بن کیسان

آپ کی کنیت ابومحمد ہے اور مدنی ہیں۔عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے ملاقات ہے،ابن معین نے ان دونوں سے روایت کرنا بھی نیان کیا ہے۔سلیمان بن ابی خیثمہ،سالم بن عبداللہ،اعرج،عروہ اور نافع وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۱۳

جلد سوم:۔۲۰۴۴

# صالح مولی التوأمہ

آپ صالح بن نبھان ہیں،توأمہ بنت امیہ بن خلف مدینی کے آزاد کردہ ہیں۔

ابودرداء،ام المومنین،ابوہریرہ،اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

ابن معین نے آپ کو ثقہ اور حجت کہا ہے، بہت سے محدثین نے آپکو قوی نہیں مانا۔ ۱۲۵ھ ہجری میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۰۴

## صعب بن جثامہ

آپ لیسی ہیں ودان اور ابواء میں قیام پذیر رہے تھے۔خلافت صدیقی میں وفات ہے

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۶۱

## صعصعہ بن صوحان

آپ کی کنیت ابوعمر اور عبدی کوفی تابعی ہیں۔بعض حضرات نے ابوطلحہ اور ابوعکرمہ بھی کنیت بیان کی ہے، حضرت عثمان غنی، مولی علی، ابن عباس، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور ایک حصہ فوج کے امیر تھے۔

آپ سے ابواسحاق سبیعی، ابن بریدہ، امام شعبی اور مالک بن عمیر وغیرہم روایت کرتے ہیں ۔ثقہ ہیں البتہ قلیل الحدیث ہیں۔خلافت معاویہ کے عہد میں مقام کوفہ وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے

جلد دوم:۔۱۸۱۵

## صفوان بن امیہ

آپ امیہ بن خلف کے بیٹے ہیں۔جمحی قرشی ہیں، فتح مکہ کے دن بھاگ گئے تھے، عمیر ابن وہب نے آپ کیلئے امان حاصل کی حضور انور نے امن دیدی، عمیر آپ کو تلاش کر کے لائے آپ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ عمیر نے مجھ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس شرط امان دی ہے کہ میں دو ماہ تک سفر میں رہوں، حضور انور نے امان عطا فرمائی آپ حنین اور طائف میں شریک ہوئے حضور انور نے آپ کو غنیمت سے بہت مال عطا فرمایا آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے آپ کی بیوی آپ سے ایک ماہ پہلے ایمان لائیں صفوان کے

ایمان لانے پر حضور نے آپ کا نکاح قائم رکھا۔ حضرت صفوان نے مکہ معظمہ میں ۔۴۲ھ میں وفات پائی آپ غزوۂ طائف میں ایمان لائے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۴۹۔۱۶۶۲

# صفوان بن سلیم

آپ جلیل القدر تابعی ہیں، بڑے عالم زاہد تھے۔ چالیس سال زمین سے اپنی پیٹھ نہ لگائی، زیادتی سجود کیوجہ سے پیشانی میں گڑھا پڑ گیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ تھے بیٹھ کر جان دی۔ آپ کی ولادت ۔۶۰ھ میں ہوئی اور وفات ۔۱۳۲ ہجری میں۔ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن جعفر، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ملاقات ہے اور ان حضرات سے روایت اور بہت سے تابعین سے روایت احادیث کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۴۴

جلد دوم:۔۱۴۸۰

www.alahazratnetwork.org

# صفوان بن عسال

آپ مرادی ہیں کوفہ میں قیام رہا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۳۲

# صلہ بن زفر

آپ کی کنیت ابوالعلاء ہے عبسی کوفی ہیں اور تابعی۔

عمار بن یاسر، حذیفہ بن الیمان، ابن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والے آپ سے زیادہ عمر والے بھی ہیں، جیسے حضرت ابووائل، اور انکے علاوہ ربعی بن خراش مستورد بن احنف، ابواسحاق سبیعی، ایوب سختیانی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

محدثین نے آپکو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۴۱۱

## ام المومنین صفیہ بنت حیی

آپ حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں، بنی اسرائیل سے ہیں، حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے، پہلے کنانہ ابن ابی حقیق کے نکاح میں تھیں جو جنگ خندق میں مارا گیا۔ یعنی محرم سنہ سات میں آپ قید ہوکر آہیں اور دحیہ کلبی ابن خلیفہ کلبی کے حصہ میں آئیں حضور انور نے سات غلام انہیں دے کر ان سے خرید لیں انہیں آزاد فرما کر خود ان سے نکاح فرمالیا۔ یعنی ام المومنین ہیں۔ ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ بقیع میں دفن ہوئیں۔

آپ سے حضرت انس اور عبداللہ ابن عمرو غیرہما نے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۱۲۹

www.alahazratnetwork.org

## ضباعہ بنت الزبیر

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ حضرت عبدالمطلب کی پوتی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازادی ہیں، قرشیہ ہاشمیہ ہیں، مقداد بن عمر کی زوجہ ہیں، آپ کے بیٹے عبداللہ اور بیٹی کریمہ تھیں، عبداللہ جنگ جمل میں ام المومنین کیساتھ تھے اور اسی معرکہ میں شہید ہوئے۔

آپ سے حضرت ابن عباس، جابر، انس، اور ام المومنین وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۰۳۴

## ضحاک بن قیس

آپ کی کنیت ابوانس ہے اور فہری قرشی صحابی ہیں، فاطمہ بنت قیس آپ کی بہن ہیں بعض نے آپ کی صحابیت کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم، اور حبیب بن مسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے حضرت

معاویہ، حسن بصری، سعید بن جبیر اور سماک بن حرب وغیرہم نے روایات لی ہیں۔

فتح دمشق میں شریک تھے اور پھر یہاں ہی سکونت اختیار کر لی تھی، جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید کے بعد دمشق میں حضرت عبداللہ بن الزبیر کے لئے بیعت لی اور پھر اپنے لئے، مروان بن حکم سے مرج راہط میں مقابلہ ہوا اور اس میں آپ شہید ہوئے۔ یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۶۱۷

## ضحاک بن مزاحم ہلالی

آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے، خراسانی ہیں، ابن عمر، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

جویبر بن سعید، حکیم بن دیلم، عبدالرحمٰن بن عوسجہ وغیرہم آپ سے روایت کرتے ہیں۔

ابن معین، ابوزرعہ نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر فرمایا۔ امام دارقطنی نے بھی ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۲۷

## ضمیرہ

آپ ضمری ہیں اور صحابی، بعض نے سلمی یا اسلمی کہا ہے، انکو حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کا دادا بتایا ہے، حالانکہ صحیح یہ ہے کہ وہ دوسرے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۳۱۷۵

## طلحہ بن عبیداللہ

آپ کی کنیت ابومحمد ہے قرشی ہیں، عشرہ مبشرہ سے ہیں پرانے مومن ہیں، سواء بدر کے

تمام غزوات میں شریک ہوئے، بدر کے دن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سعید بن زید کے ساتھ ابوسفیان کے قافلہ کی تحقیق کے لئے بھیجا تھا، آپ عین بدر کے دن واپس ہوئے، احد کے دن حضور انور کی حفاظت میں اپنے ہاتھ سے چوبیس زخم کھائے، ہاتھ کی انگلی بیکار ہوگئی ۔بعض روایات میں ہے کہ اس دن آپ نے ۷۵ زخم کھائے، تلواروں نیزوں وغیرہ کے۔ جمل کے واقعہ میں جمعرات کے دن ۳۰ھ میں ۲۵/ جمادی الاخری کو شہید ہوئے۔

۶۴ سال عمر پائی، بصرہ میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۰۹

جلد دوم:۔۱۴۰۳

جلد چہارم:۔۳۵۴۳۔۳۵۴۹

## طلحہ بن معاویہ سلمی

آپ طلحہ بن معاویہ بن جاہم سلمی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔۲۳۴۵

## طلق بن علی

آپ کی کنیت ابوعلی ہے۔ حنفی یمانی ہیں طلق بن ثمامہ بھی آپ کو کہا جاتا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۲۸

## طاؤس بن کیسان

آپ خولانی ہمدانی یمانی ہیں۔ اصل میں فارسی النسل ہیں بڑے عالم وعامل تھے۔

۱۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۲۸۹۵۔۳۶۹۷

# طفیل بن سخبرہ

آپ طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ ہیں، قرشی ہیں، بعض نے ازدی اور اسدی بھی کہا ہے، صحابی ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ کے اخیافی بھائی ہیں، آپ سے امام زہری، ربعی بن خراش، روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۴

# عائذ بن عمرو مزنی

آپ ہلالی اور بصری ہیں، حدیبیہ میں شریک ہوئے۔۶۱ھ میں وصال ہے۔رجال شیخین سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۲۔

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ام المومنین عائشہ صدیقہ

ام المومنین ابوبکر صدیق کی دختر، آپ کی ماں ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کا پیغام دیا۔نبوت کے دسویں سال مکہ معظمہ میں آپ سے نکاح کیا یعنی ہجرت سے تین سال پہلے۔

۲ھ شوال میں مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی، اسوقت آپ کی عمر شریف صرف نو برس تھی۔۹ سال حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریف ۱۸ سال تھی۔آپ کے سوا کسی کنواری بیوی سے حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نکاح نہیں کیا۔بے مثال عالمہ فقیہ فصیحہ فاضلہ تھیں۔حضور انور سے بہت سی احادیث روایت فرمائیں۔

تاریخ عرب پر بڑی خبر تھی۔اشعار عرب پر بڑی نظر تھی۔مدینہ منورہ میں ۵۷ھ سترہ رمضان منگل کی رات وفات ہوئی۔وصیت فرمائی تھی کہ مجھے رات میں دفن کیا

جاوے۔آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں، آپ پر حضرت ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی۔مروان بن حکم کی طرف سے اس وقت ابوہریرہ مدینہ کے حاکم تھے۔امیر معاویہ کازمانہ خلافت تھا۔

صرف آپ کے بستر میں حضور پروحی آئی۔حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کو سلام کرتے تھے۔آپ پر بہتان لگاتو سورۂ نور کی قریباً ۱۸/آیتیں آپ کی برأت میں نازل ہوئیں، یعنی حضرت مریم اور حضرت یوسف کو بہتان لگاتو بچے گواہ مگر محبوبۂ محبوب رب العالمین کو بہتان لگاتو خود رب تعالیٰ گواہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یعنی ہے سورۂ نور جنکی گواہ　☆　ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

خلاصہ تہذیب میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں، جن میں ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں یعنی بخاری و مسلم دونوں کی روایات۔اور ۵۴/احادیث صرف بخاری کی ہیں، ۶۸/احادیث صرف مسلم کی۔عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھکر کسی کو اشعار کا عالم نہ پایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلداول:۔ ۵۵ ۹۰ ۹۳ ۱۱۳ ۱۳۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱

۱۸۷۔ ۱۹۷۔ ۲۰۲۔ ۲۹۹۔ ۳۱۱۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۳۲۔۳۳۳۔ ۳۴۰

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۴۱۔ ۳۷۶۔ ۳۹۳۔ ۴۰۳۔ ۴۰۷۔ ۴۲۶۔ ۴۲۹۔ ۴۳۳۔۴۴۶۔ ۴۴۹

۴۵۴۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۷۵۔ ۵۱۹۔ ۵۳۰۔ ۷۴۰ ۷۸۳۔۷۸۹

۷۹۱۔ ۸۴۷۔ ۸۶۹۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۹۰۳۔ ۹۰۵۔ ۹۱۹۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔

جلددوم:۔۱۰۳۲۔۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۳۳۔۱۱۳۹۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۹

۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۸۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۶۔۱۲۵۵۔ ۱۲۸۶

۱۲۹۳۔۱۲۹۴۔ ۱۳۳۶۔۱۳۶۵۔۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔۱۴۱۰۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۶۷

۱۴۶۹۔۱۵۳۴۔۱۵۳۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۳۔۱۵۹۲۔ ۱۵۹۸۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۰۴

۱۶۰۶۔۱۶۰۸۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔۱۶۴۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۹۲۔۱۷۰۸

۱۷۱۹۔۱۷۴۰۔ ۱۷۹۸۔۱۸۱۲۔ ۱۸۵۹۔۱۹۰۰۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۷۔

جلدسوم:۔۱۹۷۶۔۱۹۹۱۔ ۲۰۴۶۔ ۲۰۷۴۔۲۰۷۸۔ ۲۰۸۲۔۲۱۲۵۔ ۲۱۳۰

۲۱۵۵۔۲۱۵۸۔ ۲۱۶۶۔ ۲۱۶۸۔۲۱۶۹۔ ۲۱۸۴۔۲۱۸۶۔ ۲۱۹۲۔۲۲۰۵۔ ۲۲۱۷
۲۲۲۶۔۲۲۳۹۔۲۲۷۴۔ ۲۲۷۵۔۲۳۰۲۔ ۳۲۰۳۔۲۳۰۹۔۲۳۴۷۔۲۳۵۱۔۲۳۸۸
۲۴۰۰۔ ۲۴۴۰۔ ۲۴۷۰۔۲۵۰۱۔ ۲۵۱۲۔ ۲۵۳۳۔۲۵۵۹۔۲۵۶۲۔۲۵۷۰۔۲۵۸۶
۲۵۹۲۔ ۲۶۱۵۔ ۲۶۴۰۔۲۷۲۵۔۲۷۵۵۔۲۷۷۸۔ ۲۷۹۹۔۲۸۰۷۔۲۸۲۴۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۷۰۔ ۲۸۸۳۔۲۹۰۶۔۲۹۳۱۔۲۹۹۸۔۳۰۱۷۔۳۰۲۲
۳۰۸۶۔۳۲۷۱۔۳۳۷۵۔۳۳۸۸۔۳۳۹۴۔۳۴۱۶۔۳۴۱۷۔۳۴۴۴۔۳۴۹۱۔۳۵۱۹۔
۳۵۲۹۔۳۶۵۹۔

## عائشہ بنت سعد

آپ حضرت سعد بن ابی وقاص کی صاحبزادی ہیں اور صحابیہ ہیں، بعض نے اس نام سے دو کا ذکر کیا ہے، ایک عائشہ صغری، دوسرے عائشہ کبری، اول الذکر تابعیہ ہیں ااوران سے امام مالک کی ملاقات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۳۱۶

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عاصم احول

آپ عاصم بن سلیمان احول ہیں، کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے بصری ہیں، اور بنو تمیم کے آزاد کردہ، بعض نے حضرت عثمان کا آزاد کردہ بتایا ہے۔

حضرت انس، عبد اللہ بن سرجس وغیرہما سے روایت کرتے ہیں، تابعی ہیں، امام احمد نے آپ کو ثقہ فرمایا، ابن معین، ابن مدینی، نے ثبت وثقہ کہا ہے۔ دوسرے محدثین نے بھی آپ کی توثیق کی ہے، ۱۴۲ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۵۶

## عاصم عدوی

آپ عاصم بن عبد اللہ بنو عاصم بن عمر بن الخطاب عدوی مدنی ہیں، اپنے والد، ابن عمر

سالم اور عبدالرحمٰن بن زید، جابر بن عبداللہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام مالک، امام شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ شریک وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، تابعی ہیں، امام عجلی نے لابأس بہ کہا ہے، اوراکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۴۳

## عامر شعبی

آپ کا نام عامر بن شرحبیل ہے کوفی ہیں خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے۔ پانچسو صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی۔۸۲سال عمر پائی۔۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۱۷

جلد دوم:۔۱۱۱۰۔۱۷۸۵۔۱۷۹۵۔۲۰۰۱۔

جلد سوم:۔۲۰۸۳۔

جلد چہارم:۔۲۸۵۱۔۳۵۰۷۔۳۵۰۸۔

## عامر بن سعد

آپ زہری قریشی ہیں۔۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۱۱

## عامر بن عبداللہ

آپ ابن عبداللہ قشیری زاہد بصری ہیں، جو عامر بن عبد قیس سے بھی مشہور ہیں سادات تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

سلمان فارسی، عمر فاروق اعظم سے روایت کرتے ہیں اور آپ حسن بصری اور بن سیرین نے روایت لی ہے، امیر معاویہ کے زمانہ میں ملک شام میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد دوم:۔۱۷۶۸

## عامر بن واثلہ

آپ کا نام عامر بن واثلہ ہے، لیثی کنعانی ہیں۔کنیت ابو طفیل، آٹھ سال حضور کی خدمت میں رہے۔۱۰۲ھ میں مکہ معظمہ میں وصال فرمایا۔روئے زمین پر آپ ہی آخری صحابی ہیں جنکی وفات پر صحابیت ختم ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۶۵۔

جلد چہارم:۔۳۳۳۳۔۳۳۷۴۔

## عبادہ بن صامت

آپ کی کنیت ابو الولید ہے۔انصاری سالمی ہیں، نقیب انصار تھے۔عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے۔پھر بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔حضرت عمر نے آپ کو شام کا قاضی اور معلم بنا کر بھیجا۔آپ حمص میں مقیم رہے۔پھر وہاں سے فلسطین چلے گئے، رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔مشہور صحابی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۳۔۲۳۰۔۲۳۴۔۵۹۳۔۶۳۹۔۶۴۷۔۹۰۹۔

جلد دوم:۔۱۲۳۷،۱۴۰۲،۔۱۶۳۲،۔۱۶۸۲۔۱۸۴۱۔۱۸۴۹۔

جلد سوم:۔۲۱۴۹۔۲۴۸۹۔۲۵۳۱۔۲۷۹۳۔

جلد چہارم:۔۲۸۳۴۔۲۹۰۹۔۳۲۰۲۔۳۲۲۸۔۳۳۰۶۔۳۳۶۸۔۳۵۷۷۔
۳۶۴۶۔۳۶۶۰۔

## عباس بن عبد المطلب

آپ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چچا ہیں، حضور انور سے دو سال بڑے۔آپ کی والدہ نمرو بن قاسط قبیلہ کی ایک بیوی تھیں۔آپ پہلی وہ بیوی ہیں جنہون نے کعبہ معظمہ کو ریشمی اور اعلی درجہ کے غلاف پہنائے۔کیونکہ ایک بار حضرت عباس گم ہو گئے تھے تو انہوں نے

نظر مانی تھی کہ خدایا میرا بچہ مل جاوے تو میں کعبہ کو بہترین غلاف پہناؤں گی۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس خادم کعبہ حجاج کو زم زم دینے والے اور کعبہ کو آباد کرنے والے تھے۔ جو طواف کعبہ کرنے آتا اس سے آپ تقوی وطہارت کا عہد لیتے تھے،۔ آپ نے اپنی وفات کے وقت ستر غلام آزاد کئے۔ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے۔ ۸۸ سال عمر پائی ۱۲ رجب جمعہ کے دن ۳۲ ھ کو وفات ہوئی۔ بقیع میں دفن ہوئے۔ آپ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔

مگر اپنا ایمان ظاہر نہ کرتے تھے۔ بدر میں کفار جبراً آپ کو اپنے ساتھ لائے تھے۔ حضور انور نے اعلان فرمایا تھا کہ کوئی عباس کو قتل نہ کرے۔ وہ مجبوراً لائے گئے ہیں اسی غزوہ میں ابو الیسر یعنی کعب بن عمر نے آپ کو قید کر کیا تھا۔ آپ فدیہ دیکر چھوٹے مکہ معظمہ واپس گئے مکہ پھر مہاجر ہو کر مدینہ منورہ آئے۔ مترجم کہتا ہے کہ فتح مکہ کے لئے حضور مکہ جا رہے تھے، اور حضرت عباس مکہ سے مدینہ آ رہے تھے کہ راہ میں ملاقات ہوئی، حضور نے فرمایا کہ عباس خاتم المہاجرین یعنی آخری مہاجر ہیں جنت البقیع میں آپ کی قبر ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم :۔ ۱۸۴۲۔

جلد چہارم :۔ ۲۸۰۹۔ ۲۹۰۵۔ ۳۰۳۲۔ ۳۱۷۷۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## عباس بن مرداس

آپ کی کنیت ابو الہیثم ہے قبیلہ بنی سلیم سے ہیں بڑے پایہ کے شاعر تھے۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے ایمان لائے مولف القلوب سے تھے۔ فتح مکہ میں آپ پانچسو ساتھیوں کے ساتھ شریک تھے۔ زمانہ جاہلیت میں آپنے اور آپ کے ساتھیوں نے اپنے پر شراب حرام کر لی تھی اور آپ اپنے قوم کے سردار تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم :۔ ۲۵۴۰۔

## عبداللہ بن ابی اوفی

آپ عبداللہ بن اسش جہنی انصاری ہیں۔ اسش کی کنیت ابو اوفی ہے، باپ بیٹے

دونوں صحابی ہیں، غزوہ احد حدیبیہ اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوفہ میں قیام رہا۔حضرت اسشں یعنی ابواوفی کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۴ھ کو ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۱۹۔۱۲۷۳۔۱۵۶۶۔

جلد سوم:۔۲۲۴۳۔۲۵۶۵۔

## عبداللہ بن ابی بکر صدیق

آپ حضرت ابو بکر صدیق کے بیٹے ہیں، حضور انور کے ساتھ طائف میں شریک ہوئے۔وہاں ہی آپ کو ابومجن ثقفی نے تیر مارا۔شوال ۱۱ھ میں شروع خلافت صدیقی میں وفات پائی پرانے مومنین میں سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم:۔۱۰۸۱

## عبداللہ بن اعور مازنی اعشی

آپ صحابی ہیں اور مشہور شاعر، آپکے والد کا نام اعور یا عبداللہ ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۸۹۷

## عبداللہ بن ابی سلمہ

آپ عبداللہ بن ابی سلمہ ماجتون تیمی ہیں، آل منکدر کے آزاد کردہ غلام ہیں، والد کا نام میمون یا دینار ہے۔

ابن عمر، مسعود بن حکم زرقی، مسعود بن مخرمہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔تابعی ہیں۔

امام نسائی نے ثقہ کہا اور ابن حبان نے ثقات میں شمار فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۲۸۵۳۔۳۴۴۹

## عبداللہ بن ام مکتوم

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۲۵

جلد چہارم:۔۳۳۳۹

## عبداللہ بن بسر

آپ سلمی مازنی ہیں۔آپ کے ماں باپ بھائی بہن عطیہ بن صماد سب صحابی ہیں شام میں رہے مقام حمص میں وفات پائی۔آپ کی موت اچانک وضو کرتے ہوئے ہوئی، آپ شام کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے شام صحابہ سے خالی ہوگیا۔بعض نے فرمایا کہ وہاں کے آخری صحابی ابوامامہ ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۱

جلد دوم:۔۱۳۸۲۔۱۴۳۶

جلد سوم:۔۲۶۰۵

## عبداللہ بن بشیر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۶۰۵

## عبداللہ بن جراد

آپ عقیلی ہیں اور صحابی، اہل طائف سے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۹۸

جلدسوم:۔۲۱۵۷

## عبداللہ بن جعفر طیار

آپ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب قرشی ہاشمی علی مرتضی کے بھائی ہیں، حبشہ میں پیدا ہوئے۔اسلام میں سب سے پہلے آپ کی پیدائش ہوئی۔بہت سخی خوش خلق اور حلیم تھے۔

آپ کا لقب بحرالجود تھا۔والدہ کا نام اسما بنت عمیس ہے۔۹۰ سال عمر پائی۔۸۰ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۳۳

جلددوم:۔۱۲۷۲

جلدسوم:۔۲۲۲۲

جلدچہارم:۔۲۸۹۰

www.alahazratnetwork.org

## عبداللہ بن حارث

آپ صحابی ہیں جنگ بدر میں حاضر ہوئے پھر عہد فاروقی میں جہاد مصر میں شرکت کی۔ وہاں ہی وفات پائی۔۵۵ھ میں وفات ہے۔آپ کی کنیت ابوالحدث ہے نام عبداللہ، سہمی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدچہارم:۔۳۱۷۸

## عبداللہ بن حنظلہ

آپ انصاری ہیں آپ کے والد حنظلہ غسیل الملائکہ ہیں کہ انہیں فرشتوں نے غسل میت دیا عبداللہ حضورانور کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ سات سال کے تھے، آپ انصار کے سردار تھے، یزید کے مقابل اہل مدینہ نے

آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔اسی وجہ سے فتنہ حرہ میں آپ قتل کیے گئے۔۶۲ سال میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۳۰

جلد دوم:۔۱۶۹۰

جلد چہارم:۔۳۱۵۷

## عبداللہ بن خطب

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۸۲۳

## عبداللہ بن دینار

آپ عدوی مدنی ہیں کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بن عمر کے آزاد کردہ ہیں، ابن عمر، انس سلیمان بن یسار، نافع، مولی عمر سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے امام مالک امام شعبہ صفوان بن سلیم، عبدالعزیز بن مسلم، قسمبلی وغیرہم اور محدثین روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول۔۵۸۵

## عبداللہ بن زیاد

غالبًا یہ ابومریم اسدی کوفی ہیں، اور ثقہ تابعی، حضرت بن عمر، عمار بن یاسر، بن مسعود امام حسن وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

ابن حبان نے انکو ثقات میں شمار کیا اور امام دارقطنی نے انکو ثقہ بتایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۳۷

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# عبداللہ بن زید بن عاصم

آپ انصاری مزنی ہیں، بدر میں شریک نہ ہوئے احد میں شریک ہوئے۔آپ نے حضرت وحشی کے ساتھ مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔آپ ۶۳ سال کی میں حرہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۱۰

جلددوم:۔2035

جلدچہارم:۔۲۸۷۱۔۲۹۸۶

# عبداللہ بن الزبیر

آپ کی کنیت ابوبکر ہے اسدی قرشی ہیں، حضور انور نے آپ کے نانا جناب صدیق اکبر کی کنیت ابوبکر عطا فرمائی اور انہیں کا نام عبداللہ رکھا۔آپ مہاجرین میں پہلے بچے ہیں جو سنہ ۱ھ مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ابوبکر صدیق نے کان میں اذان دی، مقام قبا میں بی بی اسماء بنت صدیق اکبر کے شکم شریف سے پیدا ہوئے۔آپ انہیں حضور کی خدمت میں لائیں حضور انور نے چھوہارے سے تحنیک کی، آپ کے پیٹ میں سب سے پہلے حضور کا لعاب پہونچا پھر حضور نے آپ کو دعائے برکت دی۔آپ کے سر اور چہرہ پر کوئی بال نہ تھا۔آپ بہت زیادہ نماز روزے کے عادی تھے۔آپ کے والد حضرت زبیر والدہ بنت صدیق نانا خود صدیق دادی بی بی صفیہ، حضور کی پھوپھی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ ہیں۔آٹھ سال کی عمر میں حضور سے بیعت کی۔آپ کو حجاج ابن یوسف نے مکہ معظمہ میں ۱۷ جمادی الاخری ۷۳ھ منگل کے دن صولی دے کر ہلاک کیا۔۶۴ھ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔حجاز یمن، عراق، خراسان وغیرہ کے مسلمانوں نے آپ کی بیعت کرلی تھی شام کے مسلمانوں کے علاوہ۔آپ نے اپنی خلافت میں آٹھ حج لوگوں کو کرائے۔

جلدسوم:۔۲۷۹۶

جلدچہارم:۔۳۳۶۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عبداللہ بن زید بن عبد ربہ

آپ زید بن عبد ربہ کے فرزند ہیں انصاری خزرجی ہیں، بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے، اسلامی اذان آپ نے ہی خواب میں دیکھی تھی۔۶۴ سال عمر پائی۔مدینہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۵۶۔۶۰۱۔۶۰۲۔۶۰۴

جلد چہارم:۔۲۹۱۶

## عبداللہ بن سائب

آپ قرشی مخزومی ہیں، اہل مکہ نے قرأت ان سے سیکھی۔آپ شہادت ابن زبیر سے پہلے مکہ معظمہ میں فوت ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد اول:۔۹۵۵

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عبداللہ بن سبع

ان کو ابن سبع بھی کہا جاتا ہے، حضرت علی سے روایت کرتے ہیں، تابعی ہیں، ابن حبان نے انکو ثقات میں شمار کیا ہے۔ان سے سالم بن ابی الجعد ہی روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۸۱۴

## عبداللہ بن سرجس

آپ مزنی بصری ہیں، آپ کی احادیث بصرہ والوں میں بہت مشہور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۱۲

جلد چہارم:۔۳۱۵۰

# عبداللہ بن سلام

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے، اسرائیلی ہیں، یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، بنی عوف ابن خزرج کے حلیف تھے۔ بنی اسرائیل کے چوٹی کے عالم تھے، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو جنتی ہونے کی شہادت دی۔ آپ کے بیٹوں میں یوسف اور محمد وغیرہم نے آپ سے روایات لیں۔ مدینہ منورہ میں ۴۳ھ میں وفات پائی۔ آپ کے فضائل بہت ہیں۔ آپ کے متعلق بہت آیات ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۶۹۸۔۱۷۰۳

جلد سوم:۔۲۶۵۶

جلد چہارم:۔۲۹۲۷۔۲۹۷۱

# عبداللہ بن سلامہ

www.alahazratnetwork.org

آپ عبداللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد سرایا میں آپ کو امیر بنا کر بھیجا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۶۹۸۔۱۷۰۳

جلد سوم:۔۲۶۵۶

جلد چہارم:۔۲۹۲۷۔۲۹۷۱

# عبداللہ بن شخیر

آپ عامری ہیں، قبیلہ بنی عامر کے وفد میں آپ بھی تھے جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۸

# عبداللہ بن شقیق

آپ مشہور تابعی ہیں۔ بہت صحابہ سے آپ کی ملاقات ہے۔۱۰۸ھ میں وفات پائی۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلداول:۔۵۴۱_۵۴۲_۸۸۴_۸۸۷

# عبداللہ بن عباس

آپ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث ہیں یعنی ام المومنین میمونہ کی بہن۔ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضور کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۳ سال تھی۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو علم و حکمت کی دعائیں دیں۔ آپ کا لقب حبر الامت ہے یعنی مسلمانوں کے بڑے عالم۔ آپ نہایت حسین بڑے عالم فقیہ مجتہد تھے۔ حضرت عمر نے آپ کو اپنا مشیر خاص بنایا تھا۔ ہر بات میں جلیل القدر صحابہ کے ساتھ آپ سے بھی مشورہ کرتے تھے۔ آخر میں نابینا ہو گئے تھے۔

۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔ اے سال عمر ہوئی۔ آپ سے ایک خلق نے روایت لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۰_۳۰_۳۴_۴۰_۶۴_۸۲_۱۰۵_۱۱۱_۱۳۶_۱۳۷_۱۳۹_۱۴۹_
۱۷۰_۱۷۴_۱۷۷_۱۷۸_۱۹۰_۱۹۱_۱۹۲_۲۷۲_۲۸۴_۲۹۱_۲۹۶_۳۱۳_۳۱۸_۳۳۱_
۳۴۲_۳۴۳_۳۴۴_۳۴۵_۳۴۶_۳۴۸_۳۵۱_۳۵۲_۳۵۳_۳۵۴_۳۵۵_۳۵۶_
۳۵۷_۳۷۴_۳۸۱_۳۸۳_۴۰۰_۴۱۴_۴۱۵_۴۲۰_۴۲۱_۴۲۲_۴۳۲_۴۶۷_۴۷۹_
۲۲۴۲۲۷_۲۳۷_۲۴۳_۲۴۹_۲۶۰_۲۶۷_۲۶۸_۲۶۹_۲۷۰_۴۸۹_۴۹۲_۵۰۸_
۵۳۵_۵۳۶_۵۳۷_۵۳۸_۵۳۹_۵۵۰_۵۵۱_۵۷۱_۵۷۲_۵۷۳_۶۲۱_۶۳۲_
۶۴۲_۶۸۶_۷۱۵_۷۲۷_۷۲۸_۷۴۶_۷۸۱_۷۸۵_۷۸۷_۸۱۱_۸۴۵_۴۵۸_
۹۲۷_۹۳۹_۹۴۵_۹۴۸_۹۵۷_۹۶۰_۹۷۱_۹۷۲_۹۸۵_

جلددوم:۔۱۰۴۱_۱۰۷۴_۱۰۸۴_۱۰۸۴_۱۰۹۶_۱۰۹۷_۱۰۹۹_۱۱۰۵_۱۱۰۶_

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۱۱۹_۱۱۴۳_۱۱۴۴_۱۱۸۵_۱۱۹۶_۱۲۰۰_۱۲۰۲_۱۲۱۶_۱۲۶۶_۱۲۷۴_۱۲۷۵_۱۳۱۴_

۱۳۲۰_۱۳۲۱_۱۳۲۲_۱۳۶۲_۱۳۹۰_۱۴۱۶_۱۴۱۷_۱۴۲۳_۱۴۳۰_۱۴۸۲_۱۴۸۷_

۱۴۸۹_۱۴۹۶_۱۴۹۹_۱۵۲۶_۱۵۳۱_۱۵۳۵_۱۵۴۰_۱۵۴۶_۱۵۶۳_۱۵۷۲_۱۵۷۷_

۱۵۷۸_۱۵۸۰_۱۵۸۶_۱۵۹۴_۱۶۰۹_۱۶۳۳_۱۶۷۸_۱۶۸۸_۱۷۰۰_۱۷۲۸_۱۷۹۴_

۱۷۹۷_۱۸۰۳_۱۸۳۲_۱۸۳۶_۱۸۳۶_۱۸۵۴_۱۹۱۶_۱۹۳۶_۱۹۳۹_۱۹۴۰_

جلد سوم:۔ ۱۹۷۷_۱۹۷۹_۱۹۹۴_۲۰۰۵_۲۰۰۸_۲۰۱۱_۲۰۳۵_۲۰۵۳_

۲۰۶۸_۲۰۷۵_۲۰۷۷_۲۰۹۸_۲۱۲۷_۲۱۷۴_۲۲۰۳_۲۲۲۹_۲۲۶۵_۲۲۷۳_

۲۲۸۵_۲۲۹۰_۲۳۱۱_۲۳۱۴_۲۳۱۶_۲۳۶۷_۲۳۸۲_۲۳۹۸_۲۴۰۷_۲۴۲۴_

۲۴۶۰_۲۴۷۳_۲۴۹۱_۲۵۰۰_۲۵۴۳_۲۵۶۹_۲۶۰۳_۲۶۱۶_۲۶۴۹_۲۶۵۵_

۲۶۶۳_۲۶۷۸_۲۶۹۱_۲۶۹۲_۲۶۹۶_۲۷۳۲_۲۷۴۱_۲۷۴۲_۲۷۸۲_۲۷۸۳_

۲۷۹۵_۲۸۰۱_۲۸۰۸_۲۸۱۴_۲۸۶۶_۲۸۲۹_۲۸۳۰_۲۸۴۷_۲۸۵۴_۲۸۵۵_

۲۸۵۶_۲۸۶۶_۲۸۸۸_۲۸۸۹_۲۸۹۴_۲۹۱۲_۲۹۱۷_۲۹۷۸_۲۹۷۲_۲۹۷۷_

۲۹۸۰_۲۹۸۲_۲۹۹۱_۲۹۹۲_۳۰۴۶_۳۰۶۴_۳۰۸۰_۳۰۸۹_۳۰۹۳_۳۱۳۲_

۳۱۳۵_۳۱۳۸_۳۱۴۰_۳۱۵۲_۳۱۸۵_۳۱۹۱_۳۱۹۴_۳۱۹۵_۳۲۳۰_۳۲۴۰_

۳۲۴۱_۳۲۴۲_۳۲۴۹_۳۲۰۵۳_۳۲۷۸_۳۲۸۳_۳۲۸۷_۳۳۲۵_۳۳۵۳_

۳۵۶۸_۳۴۷۳_۳۴۸۰_۳۴۸۸_۳۵۱۴_۳۵۲۵_۳۵۲۸_۳۵۳۰_۳۵۴۶_

۳۵۵۱_۳۵۶۳_۳۵۸۸_۳۵۹۲_۳۵۹۷_۳۶۰۸_۳۶۱۱_۳۶۲۰_۳۶۲۴_

۳۶۵۰_۳۶۴۱_

## عبداللہ بن عبداللہ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی ہیں یعنی عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے اور عمر بن عبدالعزیز کے استاد فقہائے مدینہ میں سے تھے۔ تابعی تھے نابینا تھے۔۹۲ھ میں وفات پائی۔ حق یہ ہے کہ انکے والد بھی تابعی ہیں ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۰۲۸

# عبداللہ بن عمر

آپ قرشی عدوی ہیں، حضرت فاروق اعظم کے فرزند، اپنے والد کے ساتھ مکہ معظمہ میں ایمان لائے، بدر میں لڑکپن کیوجہ سے شریک نہ ہوئے۔ حق یہ ہے کہ غزوہ احد میں بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے بچہ ہونے کی وجہ سے شریک نہیں کیا۔ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ ۱۴ سالہ تھے۔ بڑے عابد زاہد محتاط اور متبع سنت تھے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں: کہ ہم لوگوں کو دنیا نے اپنی طرف راغب کر لیا سوائے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔ حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں: کہ میں نے ابن عمر جیسا متقی، ابن عباس جیسا عالم نہ دیکھا۔ حضرت نافع کہتے ہیں:۔ کہ ابن عمر نے ایک ہزار غلام آزاد کئے۔ ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے۔ اور ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کے قتل کے تین مہینہ بعد وفات پائی۔

آپ کی وصیت تو یہ تھی کہ آپ کو حل میں دفن کیا جائے۔ مگر حجاج نے ایسا نہ کرنے دیا تو آپ ذی طوی میں دفن کئے گئے، مہاجرین کے قبرستان میں۔ آپ کی وفات کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بار حجاج نے جمعہ کا خطبہ دراز کیا آپ نے فرمایا: کہ سورج تیرا انتظار نہ کرے گا، وہ بولا: کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اندھا کر دوں، آپ نے فرمایا: کہ اگر تو چاہے تو ایسا کر سکتا ہے کہ تو ایک احمق شخص ہے جو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ نیز آپ حج میں حجاج سے پہلے ہی عرفہ میں حضور کی قیام گاہ میں جا کر ٹھہر جاتے تھے۔ ان وجوہ سے حجاج آپ سے کینہ رکھنے لگا۔ اس نے ایک شخص سے کہا اس نے راہ چلتے ہوئے زہریلا نیزہ آپ کے تلوے میں چبھو دیا۔ اس سے آپ کی موت واقع ہوگئی۔ ۸۴ یا ۸۶ سال آپ کی عمر ہوئی۔ آپ کے فضائل بہت ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۷۔۲۸۔۴۸۔۵۸۔۵۹۔۶۶۔۷۵۔۱۱۴۔۱۱۷۔۱۲۸۔۱۳۰۔۱۴۲۔

۱۵۴۔۱۵۹۔۱۷۲۔۱۸۳۔۱۹۶۔۲۰۳۔۲۱۱۔۲۷۸۔۲۸۶۔۳۰۴۔۳۰۹۔۳۲۱۔۳۳۸

۳۵۹۔۳۸۶۔۴۰۵۔۴۱۱۔۴۷۲۔۴۴۱۔۵۱۵۔۵۲۶۔۵۲۹۔۵۴۸۔۵۴۹۔۵۸۷۔

۵۸۸۔۵۸۹۔۵۹۹۔۶۲۷۔۶۲۹۔۶۳۵۔۷۰۳۔۷۰۵۔۷۰۶۔۷۳۹۔۷۴۱۔۷۵۱

۷۷۶۔۷۷۸۔۸۰۲۔۸۰۴۔۸۴۲۔۸۵۴۔۸۵۵۔۸۵۷۔۸۶۴۔۸۷۲۔۸۹۷۔

۹۱۰۔۹۴۰۔۹۴۲۔۹۴۹۔۹۵۲۔۹۷۷۔۹۹۸۔

جلد دوم:۔ ۱۰۳۰۔۱۰۳۴۔۱۰۴۲۔۱۰۶۸۔۱۰۸۲۔۱۱۰۷۔۱۱۳۵۔۱۱۴۷۔۱۱۷۲
۱۲۰۴۔۱۲۱۲۔۱۲۱۳۔۱۲۱۵۔۱۲۷۹۔۱۲۹۲۔۱۳۱۳۔۱۳۶۸۔۱۳۷۴۔۱۳۸۱۔۱۳۹۶۔
۱۴۰۵۔۱۴۱۲۔۱۴۳۲۔۱۴۳۷۔۱۴۳۹۔۱۴۵۸۔۱۴۶۶۔۱۴۷۱۔۱۴۸۸۔۱۴۹۱۔۱۴۹۳۔
۱۴۹۵۔۱۴۹۸۔۱۵۰۰۔۱۵۰۹۔۱۵۲۸۔۱۵۹۹۔۱۶۰۲۔۱۶۱۸۔۱۶۳۶۔۱۶۳۷۔۱۶۳۸۔
۱۶۳۹۔۱۶۴۰۔۱۶۵۰۔۱۶۵۹۔۱۷۱۷۔۱۷۱۸۔۱۷۲۳۔۱۷۵۲۔۱۷۵۴۔۱۷۶۱۔
۱۸۰۶۔۱۸۳۵۔۱۸۴۷۔۱۸۵۰۔۱۸۷۸۔۱۸۸۸۔۱۸۹۸۔۱۹۰۶۔

جلد سوم:۔ ۱۹۶۵۔۱۹۷۰۔۱۹۷۱۔۱۹۸۳۔۱۹۷۸۔۱۹۸۹۔۱۹۹۳۔۲۰۱۶۔
۲۰۱۸۔۲۰۲۲۔۲۰۲۵۔۲۰۳۰۔۲۰۳۳۔۲۰۶۱۔۲۱۱۱۔۲۱۱۹۔۲۱۲۴۔۲۱۵۶۔۲۲۳۰۔
۲۲۴۲۔۲۲۴۷۔۲۲۶۰۔۲۲۶۲۔۲۲۶۷۔۲۲۸۸۔۲۳۱۵۔۲۳۱۷۔۲۳۳۰۔۲۳۳۸۔
۲۳۵۳۔۲۳۵۶۔۲۳۵۷۔۲۳۵۶۔۲۳۷۰۔۲۳۷۵۔۲۳۷۶۔۲۳۷۷۔۲۳۸۰۔
۲۳۸۴۔۲۳۸۵۔۲۳۹۲۔۲۳۹۳۔۲۳۹۹۔۲۴۰۳۔۲۴۳۷۔۲۴۴۱۔۲۴۴۳۔۲۴۷۸۔
۲۵۰۵۔۲۵۲۳۔۲۵۲۸۔۲۵۳۵۔۲۵۴۵۔۲۵۴۶۔۲۵۴۷۔۲۵۸۱۔۲۶۵۱۔۲۶۵۴۔
۲۷۰۰۔۲۷۰۳۔۲۷۴۵۔۲۷۷۲۔۲۷۸۷۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۸۷۔۳۹۷۸۔۳۰۱۰۔۳۰۱۴۔۳۰۵۱۔۳۰۵۴۔۳۰۵۵۔۳۰۵۸
۳۰۶۱۔۳۰۶۲۔۳۰۶۵۔۳۰۶۶۔۳۰۷۱۔۳۰۸۲۔۳۰۸۳۔۳۰۸۴۔۳۰۹۲۔۳۰۹۴۔
۳۰۹۶۔۳۰۹۸۔۳۱۰۱۔۳۱۰۲۔۳۱۰۸۔۳۱۲۹۔۳۱۳۰۔۳۱۴۹۔۳۱۵۵۔۳۱۵۸۔۳۱۶۹۔
۳۴۴۴۔۳۵۳۱۔۳۵۶۶۔۳۵۶۷۔۳۵۶۹۔۳۵۷۲۔۳۵۸۴۔۳۶۴۸۔۳۶۵۸۔۳۶۶۱۔

## عبداللہ بن عمرو

آپ سہمی قرشی ہیں آپ اپنے والد سے پہلے ایمان لائے۔آپ کے والد آپ سے تیرہ سال بڑے تھے۔آپ بڑے عالم حافظ تھے۔آپ نے حضور انور سے احادیث لکھنے کی اجازت حاصل کی۔آپ کی وفات میں بڑا اختلاف ہے۔آپ کی وفات ۶۳ھ حرہ کے واقعہ میں ہوئی یا ۷۳ھ ۶۷ھ میں مکہ معظمہ مین یا ۵۵ھ میں، طائف میں، یا ۶۵ھ میں مصر میں یعلی بن عطا اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت بن عمرو کے لئے سرمہ تیار رکھتیں تھیں تا کہ لگا کر سوئیں۔مگر آپ چراغ گل کر دیتے تھے۔پھر خوف خدا سے رویا کرتے تھے۔حتی کہ

آپ کی آنکھیں ابھر گئیں تھیں یونی خراب ہو گئیں تھیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۳۱ـ۳۸۵ـ۲۲۶ـ۴۸۸ـ۴۹۰ـ۵۵۷ـ۷۷۹ـ۸۰۸ـ

۸۹۹ـ۹۲۹ـ

جلد دوم:۔۱۱۴۰ـ۱۱۴۵ـ۱۱۷۰ـ۱۱۷۸ـ۱۱۷۹ـ۱۲۳۸ـ۱۳۳۵ـ۱۴۴۱ـ۱۵۹۷ـ

۱۶۶۸ـ۱۶۷۱ـ۱۶۷۱ـ۱۷۳۲ـ

جلد سوم:۔۱۹۶۷ـ۲۰۹۷ـ۲۱۲۱ـ۲۱۴۶ـ۲۳۲۸ـ۲۵۲۰ـ۲۵۲۷ـ۲۵۹۱ـ۲۵۹۵

۲۶۲۲ـ۲۶۳۳ـ۲۶۵۰ـ۲۵۶۴ـ۲۵۶۵ـ

جلد چہارم:۔۲۹۰۳ـ۲۹۳۵ـ۳۰۳۳ـ۳۰۳۴ـ۳۱۱۶ـ۳۱۳۳ـ۳۱۴۳ـ۳۲۲۲

۳۲۳۷ـ۳۲۳۹ـ۳۲۶۴ـ

## عبد اللہ بن عمیر

آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور ام الفضل کے آزاد کردہ ہیں، بعض حضرات ابن عباس کا آزاد کردہ کیا ہے۔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، قلیل الحدیث تھے۔ ابن حبان نے آپ کو ثقات میں شمار کیا ہے، ۱۱۰ھ میں وصال ہے۔ دیگر محدثین بھی آپ کو ثقہ مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۷۴ـ

## عبد اللہ بن ابی فروہ

مدنی ہیں اور تابعی، ثقہ ہیں، ابن معین نے ثقات میں شمار کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۳۷ـ

## عبد اللہ بن محمد بن عقیل

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، مدنی ہاشمی ہیں، اور حضرت علی کے نواسے۔ اپنے والد ماموں محمد بن حنفیہ، بن عمر، انس، جابر اور ربیع بنت معوذ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

آپ سے سفیان ثوری، سفیان بن عینیہ، ابو جریج وغیرہم آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ کے سلسلہ میں ائمہ حدیث کا اختلاف ہے، لیکن امام احمد اور اسحاق بن راہویہ آپ کی مرویات کو قابل احتجاج مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۰۶۰

## عبداللہ بن ابی مطرف

آپ ازدی ہیں اور صحابی، اہل شام سے ہیں، بعض نے آپکو عبداللہ بن شخیر کا پوتا کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۰۷

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عبداللہ بن مسعود

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے، ہذلی ہیں پرانے مومنین سے ہیں، حضرت عمر فاروق سے کچھ پہلے ایمان لائے۔ بلکہ آپ اسلام کے چھٹے صاحب ہیں۔ کہ آپ سے پہلے صرف پانچ آدمی ایمان لائے تھے۔ حضور انور کے خاص خادم تھے۔ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صاحب اسرار تھے۔ سفر میں حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعلین مسواک وضو کا برتن آپ کے پاس رہتا تھا۔ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ کہ میں اپنی امت کے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو بن مسعود پسند کرتے ہیں۔ اخلاق عادات طور طریقہ میں حضور سے بہت ملتے جلتے تھے۔

دبلے دراز قد گندمی رنگ تھے۔ حضرت عمر کے زمانہ بلکہ شروع خلافت عثمانیہ میں بھی کوفہ کے حاکم رہے۔ پھر بیت المال کے محافظ پھر مدینہ منورہ آگئے وہاں ہی ۳۲ھ میں وفات ہوئی۔ ۶۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ خلفائے راشدین نے آپ سے احادیث لیں۔ مترجم کہتا ہے کہ صحابہ میں بڑے فقیہ صحابی ہیں۔ حتی کہ امام اعظم ابو حنیفہ آپ کی اتباع کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۲۴۔۸۱۔۹۷۔۱۱۰۔۱۲۵۔۱۵۱۔۱۷۱۔۱۷۶۔۲۱۰۔۲۹۰۔۳۶۵۔
۴۱۶۔۴۱۷۔۴۴۵۔۴۷۱۔۴۸۲۔۵۰۷۔۵۱۳۔۵۱۴۔۵۲۰۔۵۲۱۔۵۲۲۔۵۴۵۔۵۴۶
۵۴۷۔۵۵۹۔۵۶۰۔۵۹۴۔۶۴۳۔۶۵۰۔۷۰۷۔۷۰۸۔۷۳۵۔۷۵۲۔۷۶۲۔۷۶۳
۷۶۴۔۷۶۶۔۷۹۴۔۸۳۵۔۸۴۹۔۸۷۱۔۹۷۶۔۱۰۱۲۔

جلد دوم۔ ۱۰۱۸۔۱۰۳۹۔۱۰۴۴۔۱۰۵۷۔۱۰۵۸۔۱۰۶۷۔۱۱۱۶۔۱۱۵۴۔۱۱۵۶
۱۱۵۷۔۱۲۰۷۔۱۲۹۹۔۱۳۰۰۔۱۳۰۵۔۱۳۱۰۔۱۳۱۱۔۱۳۷۷۔۱۳۹۸۔۱۴۶۴۔۱۴۶۵۔
۱۴۹۰۔۱۶۱۵۔۱۶۱۷۔۱۶۴۶۔۱۶۸۵۔۱۶۸۹۔۱۶۹۹۔۱۷۰۲۔۱۷۱۴۔۱۸۲۸۔

جلد سوم:۔ ۱۹۵۶۔۱۹۹۷۔۲۰۶۰۔۲۰۶۲۔۲۱۰۱۴۔۲۱۳۹۔۲۱۴۴۔۲۱۴۸۔۲۲۳۶
۲۲۷۲۔۲۲۹۵۔۲۳۰۵۔۲۳۱۰۔۲۳۲۹۔۲۳۹۵۔۲۳۹۶۔۲۳۹۷۔۲۴۰۲۔۲۴۰۵۔
۲۴۱۸۲۴۰۸۔۲۴۲۳۔۲۴۳۵۔۲۴۴۷۔۲۴۹۰۔۲۵۶۷۔۲۶۲۶۔۲۶۵۳۔۲۷۰۴۔۲۷۱۲
۲۷۲۷۔۲۷۳۰۔۲۷۳۷۔۲۷۴۰۔۲۷۴۴۔۲۷۹۱۔۲۸۲۰۔

www.alahazratnetwork.org

۲۸۴۹۔۲۸۶۴۔۲۹۷۰۔۳۰۶۸۔۳۰۸۱۔۳۰۹۰۔۳۱۰۶۔۳۱۵۱۔۳۱۷۱۔۳۲۱۰۔۳۲۲۵
۳۲۸۴۔۳۳۱۰۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد چہارم:۔ ۳۳۱۴۔۳۴۵۶۔۳۴۴۷۔۳۴۷۵۔۳۴۸۷۔۳۵۱۷۔۳۵۳۷
۳۵۴۵۔۳۵۸۳۔۳۵۸۵۔۳۵۹۱۔۳۵۹۸۔۳۶۱۹۔۳۶۳۴۔۳۶۳۷۔۳۶۴۴۔

## عبداللہ بن مغفل

آپ مزنی ہیں، بیعت رضوان میں شریک ہوئے اولاً مدینہ منورہ میں رہے۔ پھر بصرہ میں، آپ ان گیارہ میں سے ہیں جنہیں حضرت عمر نے بصرہ بھیجا تھا۔ لوگوں کو علم فقہ سکھانے کے لئے تشریف لائے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ نے بصرہ میں ۔۶۰ھ میں وفات پائی۔ آپ سے خواجہ حسن بصری وغیرہم نے روایات لیں۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ بصرہ میں آپ سے افضل کوئی نہ ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۲۶۷۔

جلدسوم:۔۲۱۸۰۔۲۵۰۶۔

جلدچہارم:۔۳۱۰۶۔۳۵۳۸۔۳۶۳۰۔۳۶۳۹۔

## عبداللہ بن ملیکہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۱۹۷۶۔

## عبداللہ بن ہوزنی

آپ عبداللہ بن یحیی حمیری ہوزنی حمصی مخضرمی شامی ہیں،کنیت ابوعامر ہے،حضرت عمرفاروق اعظم،ابوعبیدہ،معاذ بن جبل،بلال،مقدام بن معدی کرب اورامیر معاویہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

آپ سے آپکے بیٹے ابوالیمان عامر،راشد بن سعد،اسعد بن عبداللہ حرازی وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عجلی نے آپکو ثقہ کہااور کبارتابعین میں شمار کیا۔دیگر محدثین بھی آپکو ثقہ کہتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۱۰۴۔

## عبداللہ بن یزید خطمی

آپ خطمی انصاری ہیں۔صلح حدیبیہ میں ۱۷سالہ تھے۔وہاں شریک ہوئے حضرت ابن زبیر کے زمانہ میں کوفہ کے گورنر رہے،اسی زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی۔امام شعبی آپ کے کاتب یعنی میر منشی تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۷۶۹

جلد سوم:۔۲۵۵۸

## عبداللہ بن یسار

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۵

## عبد بن عمر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۵۰

## عبدالاعلی بن عدی

www.alahazratnetwork.org

آپ بہرانی حمصی تابعی ہیں، مرسلا روایت کرتے ہیں، اور ثوبان، ابن عمرو سے روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے، ۱۰۴ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۹۱

## عبدالحمید بن زید

آپ حضرت زید بن خطاب کے صاحبزادے ہیں اور فاروق اعظم کے بھتیجے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۴۷

## عبدالحمید بن عبدالرحمٰن

آپ زید بن خطاب کے پوتے ہیں اور مدنی ہیں، کنیت ابوعمر ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز نے آپ کو کوفہ کا عامل بنایا تھا۔ تابعی ہیں، اور اپنے والد، ابن عباس اور مقسم وغیرہم سے

روایت کرتے ہیں، ام المومنین حضرت حفصہ سے کبھی ارسال کرتے ہیں، امام نسائی وغیرہ محدثین نے آپکو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۶۰

## عبدالحمید بن محمود

آپ بصری تابعی ہیں، حضرت انس، اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، امام نسائی نے ثقہ کہا، اور دارقطنی آپکو قابل احتجاج کہتے ہیں، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۷۵

## عبدالمطلب بن ربیعہ

آپ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں، قرشی ہیں۔ مدینہ منورہ میں رہے۔ پھر دمشق چلے گئے۔ وہاں ہی ۶۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد دوم:۔۱۳۱۸۔۱۳۳۰۔

## عبدالملک بن الطفیل جزری

آپ تابعی ہیں اور زیادہ معروف نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۷۸

## عبیداللہ بن ابی جعفر

آپ مصری ہیں، کنیت ابو بکر ہے، تابعی فقیہ ہیں، اور بنو کنانہ یا بنوامیہ کے آزاد کردہ ہیں، اپنے زمانہ کے فقیہ تھے۔

آپ حمزہ بن عبداللہ بن عمر، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمٰن وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے ابن اسحاق، عمر بن حارث، سعید بن ابی ایوب، لیث، حیوۃ بن شریح، وغیرہم نے روایت لی ہے۔۶۰ھ میں ولادت اور ۱۳۲ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۲۷۷

## عبیداللہ بن حفص

آپ عبیداللہ بن حفص بن انس ہیں، حضرت جابر سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۷۵۵

## عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر

آپ کی کنیت ابوبکر ہے اہل مدینہ سے ہیں اپنے بھائی سالم سے پہلے فوت ہوئے۔ ثقہ ہیں۔امام زہری کے شیخ ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلداول:۔۸۳۔

## عبید بن مرزوق

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۲۰۸

## عبید بن حصین

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۳۹

## عبید بن صخر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۱۱

## عبیدہ ملیکی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۲۱

## عبدالرحمٰن بن ابی بکر

آپ صدیق اکبر کے صاحبزادے ہیں، عائشہ صدیقہ کے سگے بھائی کہ دونوں کی ماں ام رومان ہیں۔ حدیبیہ کے سال اسلام لائے۔ ابوبکر صدیق کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ ۵۳ھ میں وفات ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۲۳

## عبدالرحمٰن بن ابی رافع

آپ تابعی ثقہ ہیں، ابن معین نے آپکو صالح الحدیث کہا، عبداللہ بن جعفر اور اپنی پھوپھی سلمی اور چچا کے واسطہ سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۶۵۹

## عبدالرحمٰن بن ابی لیلی

آپ کی کنیت ابوعیسی ہے، ثقہ تابعی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے

جب چھ سال باقی رہے تو آپ پیدا ہوئے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ۸۳ھ میں بصرہ کی نہر میں ڈوب کر آپ کی وفات ہوئی۔ بیس صحابہ کرام سے آپ کی ملاقات ہے جن میں حضرت عثمان وعلی وابو طالب انصاری، اور ابو درداء ہیں۔ آپ سے بہت لوگوں نے روایات لیں۔ آپ کے بیٹے کا نام محمد تھا۔ ابن ابی لیلی کنیت تھی۔ کوفہ کے قاضی تھے بڑے فقیہ تھے۔ جب فقہاء ابن ابی لیلی کہتے ہیں تو یہی مراد ہوتے ہیں۔ ۴۸ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۶۰۳

جلد دوم:۔ ۱۰۵۳۔۱۱۹۳۔۱۷۹۰

## عبد الرحمٰن بن سمرہ

آپ قرشی ہیں، فتح مکہ کے دن ایمان لائے، پھر حضور انور کے ساتھ رہے، آپ کا شمار اہل بصرہ سے ہے، ۵۱ھ میں وہاں ہی وفات پائی۔ ایک خلقت نے آپ سے روایات لیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔ ۲۲۹۴۔۲۳۷۱

## عبد الرحمٰن بن شبل

آپ کا نام عبد الرحمٰن بن شبل بن عمر بن زید ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں، بلکہ انصار کے نقیب رہے ہیں۔ حمص میں قیام رہا، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۱۴۴

## عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سابط

آپ کے نسب میں اختلاف ہے، بعض عبد الرحمٰن بن سابط کہتے ہیں۔ بعض عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سابط بن ابی حمیصہ بن عمر بن اہیب بن خزامہ بن جمع الجحی مکی تابعی بتاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کرتے ہیں، اور حضرت عمر

فاروق اعظم، سعد بن ابی وقاص، عباس بن عبدالمطلب اور معاذ بن جبل وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں، ۱۱۸ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۰۶

## عبدالرحمٰن بن عثمان

آپ تیمی قرشی ہیں، طلحہ بن عبداللہ کے بھتیجے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۵۳

## عبدالرحمٰن بن علقمہ

آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے، وفد ثقیف کے ہدیہ کی حدیث آپ سے مروی ہے اور بعض نے اسکا راوی عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی کو بتایا ہے، آپ عبداللہ بن مسعود سے بھی روایت کرتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔۲۲۳۱

## عبدالرحمٰن بن عوف

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، زہری قرشی ہیں اور عشرۂ مبشرہ سے، حضرت ابوبکر صدیق کی تبلیغ سے آپ کے ہاتھ پر ایمان لائے، دو ہجرتوں والے ہیں، حضور کے ساتھ سارے غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ احد میں حضور کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ غزوۂ تبوک میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے پیچھے فجر کی ایک رکعت نماز پڑھی۔ غزوۂ احد میں بیس سے زیادہ زخم کھائے، پاؤں میں زخم کی وجہ سے لنگ ہوگیا تھا۔ واقعہ فیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے اور ۳۲ھ میں وفات ہوئی، ۷۲ سال عمر پائی بقیع میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۹۳۔

جلد دوم:۔۱۲۵۹۔۱۹۳۵

جلد سوم:۔۲۷۳۶۔

## عبدالرحمٰن بن غنم

آپ اشعری شامی ہیں، آپ نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں پائے۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان تو لائے مگر زیارت نہ کر سکے۔جب حضور نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تب آپ انکے ساتھ رہے۔اور پھر انکی وفات ہوگئی۔شام کے مشہور فقیہ تھے۔حضرت عمر فاروق سے ملاقات ہے۔۷۸ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۶۲۔۱۲۶۳

جلد سوم:۔۲۷۹۲۔

جلد چہارم:۔۲۸۲۵

## عبدالرحمٰن بن معاویہ مرادی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۴۱

## عبدالرحمٰن بن ہرمز

آپ عبدالرحمٰن اعرج مدنی تابعی ہیں، اور ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ۔کنیت ابوداؤد ہے، حضرت ابوہریرہ، ابوسعید خدری، ابن عباس، محمد بن مسلم، امیر معاویہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے صالح بن کیسان، ابوالزبیر، یحیی بن سعید، امام زہری، موسی بن عقبہ، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان، اور ابن اسحاق وغیرہم کثیر محدثین روایت کرتے ہیں۔ ثقہ کثیر الحدیث ہیں۔۔اسکندریہ میں ۱۱۷ھ کو وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول۔۵۵۵

## عبدالرحمٰن بن یزید

آپ انصاری مدنی ہیں، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، مگر ملاقات نہ ہوئی۔۹۸ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول۔۵۱۸۔۵۱۹

## عبدالرحمٰن نخعی

آپ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید بن قیس نخعی تابعی ہیں، کنیت ابوحفص ہے، فقیہ ہیں، اپنے والد اور والد کے چچا علقمہ بن قیس، ام المومنین، انس، ابن الزبیر وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ابواسحاق سبیعی، ابواسحٰق شیبانی، مالک بن مغول، عاصم بن کلیب، اعمش، نے روایت لی ہیں۔

آپ کی ثقاہت کے محدثین معترف ہیں، اور ابن خراش نے تو خیار الناس سے بتایا۔ ۹۹ھ میں وصال ہوا ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں، ام المومنین کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب بچے تھے۔لہذا آپ سے سماعت حاصل نہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۵۱۲

## عبدالواحد بن معاویہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۲۰

www.alahazratnetwork.org

## عتبہ بن عبد السلمی

بعض نے فرمایا کہ انہیں کا نام عتبہ بن منذر ہے، بعض نے کہا کہ یہ دو حضرات ہیں ان کا نام عتلہ ہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتبہ رکھا۔ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے، ۹۴ سال عمر پائی۔ ۸۷ھ میں حمص میں وفات ہوئی۔ واقدی کہتے ہیں کہ آپ شام کے آخری صحابی ہیں جن کی وفات سے شام صحابہ سے خالی ہوگیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۲۳۔۱۶۱۴

جلد سوم:۔۲۷۴۷

## عتبہ بن غزوان

آپ مازنی ہیں پرانے مومن ہیں، پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ کی طرف۔ بدر وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ ساتویں مسلمان ہیں۔ حضرت عمر نے آپ کو بصرہ کا حاکم بنایا۔ پھر آپ حضرت عمر کے پاس آئے تو آپنے وہاں ہی واپس فرمادیا، راستے میں انتقال ہوا۔ ۵۷ سال عمر پائی۔ ۱۵ھ میں وفات ہوئی۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۸۹

جلد چہارم:۔۳۵۹۰

## عتبہ بن فرقد

آپ ابن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ سلمی ہیں، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ اور مال غنیمت کی تقسیم میں آپ کو بھی حصہ ملا تھا۔

دور فاروقی میں موصل فتح کیا۔ آخر میں کوفہ مسکن بنالیا تھا، اور یہاں ہی وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۶

## عثمان بن ابی طلحہ

آپ عبدری، قرشی، حجی ہیں۔۴۲ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۴۸۔۹۷۸

## عثمان بن حنیف

آپ انصاری ہیں سہل کے بھائی ہیں آپ کو حضرت عمر نے سواد عراق اور جہانیہ کا حاکم بنایا تھا وہاں کے باشندوں کفار پر جزیہ قائم کیا تھا پھر بصرہ کا حاکم بنایا وہاں سے آپ کو طلحہ وزبیر نے نکال دیا جبکہ وہ دونو جنگ جمل میں وہاں آئے پھر آپ کوفہ میں رہے امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی آپ سے بہت لوگوں نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۸۱

جلد سوم:۔۲۵۶۱

جلد چہارم:۔۲۹۱۰۔۲۹۱۱

www.alahazratnetwork.org

## عثمان بن ضحاک

آپ حجازی یا حزامی ہیں، آپکے دادا کا نام بھی عثمان ہے۔امام ترمذی نے آپکو ضحاک بن عثمان بتایا ہے، کبار تبع تابعین سے ہیں۔

ابوحازم بن دینار، محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام، سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ابوحمزہ، عبداللہ بن نافع اور محمد بن صدقہ فدکی نے روایت کی ہے۔ابن حبان نے آپکو ثقات میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۶۵

## عثمان بن العاص

آپ ثقفی ہیں، آپ کو حضور انور نے طائف کا حاکم بنایا، آپ وہاں حضرت عمر کی

خلافت کے دو سال تک حاکم رہے۔ حضرت عمر نے آپ آپ کو وہاں سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا حاکم بنایا۔ آپ حضور انور کی خدمت میں وفد بنی ثقیف میں آئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۹ سال تھی۔ آپ ۱۰ھ میں آئے تھے، آخر میں بصرہ میں رہے۔ وہاں ہی وفات ہوئی۔ ۵۱ھ میں وفات پائی۔ حضور انور کی وفات کے بعد جب بنی ثقیف نے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: کہ اے میری قوم تم آخر مومنین ہو اب اول مرتدین نہ بنو۔ چنانچہ وہ لوگ اس حرکت سے باز رہے خواجہ حسن بصری وغیرہم نے آپ سے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۵۲۲

## عثمان بن عبداللہ

آپ ابن اوس ثقفی ہیں۔ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایات لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔ ۲۰۰۹۔ ۲۰۱۰

www.alahazratnetwork.org

## امیر المومنین عثمان بن عفان

آپ کی کنیت ابو عبداللہ، اموی قرشی ہیں، آپ شروع اسلام میں ہی حضرت ابو بکر صدیق کی تبلیغ سے انہیں کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابھی حضور دار ارقم میں نہیں گئے تھے۔ آپ نے حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں۔ آپ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ آپ کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیمار تھیں۔ حضور انور کے حکم سے مدینہ منورہ میں رہے، حضور نے بدر کی غنیمت سے حصہ آپ کو دیا، نیز صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان میں جسماً شریک نہ ہوئے کیونکہ حضور انور نے آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر اہل مکہ سے صلح کی بات چیت کرنے بھیجا تھا۔ اور یہ بیعت آپ کے پیچھے ہوئی تھی۔ اس خبر پر کہ عثمان کو اہل مکہ نے شہید کر دیا۔ حضور انور نے اپنے بائیں ہاتھ کے متعلق فرمایا: کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اور آپ نے داہنے ہاتھ کے متعلق فرمایا کہ یہ محمد مصطفٰی کا ہاتھ ہے۔ اور بیعت کی چونکہ حضور انور کی دو بیٹیاں رقیہ و کلثوم آگے پیچھے حضرت عثمان کے نکاح میں آئیں۔ اس لئے آپ کا لقب ذوالنورین ہے۔

یعنی دونوروالے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنے بیاسی سال عمر پائی، بارہ برس خلافت کی، آپ کو اسود تجیبی، مصری، نے یا کسی اور نے شہید کیا۔اور جنت البقیع کے کنارہ پر دفن ہوئے۔شہادت ۱۸ذی الحجہ جمعہ کے دن ۳۵ھ کو ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۶۳،۴۳۵۔۶۵۴۔۷۴۴۔۷۵۸۔

جلددوم:۔۱۰۴۵۔ل۱۱۷۴۔۱۷۰۱۔

جلدسوم:۔۲۷۲۶۔

جلدچہارم:۔۳۵۰۰۔۳۵۱۲

## عثمان عمری

آپ عثمان بن واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر العدوی العمری مدنی ثم بصری ہیں،اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انکے علاوہ نافع بن جبیر بن مطعم ،نافع مولی بن عمر، ابو نصیرہ مسلم بن عبدالواسطی، وکدام بن عبدالرحمٰن سلمی وغیرہم سے بھی روایت کرتے ہیں۔

آپ سے امام وکیع، مخلد بن یزید،اور عبدالحمید حمانی وغیرہم نے روایات لی ہیں محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۲۸۳

## عثیم بن کلیب

آپ عثیم بن کثیر بن کلیب حضرمی ہیں، بعض نے جھنی حجازی کہا ہے، دادا کی طرف منسوب ہوکر معروف ہیں،اپنے والداور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے محمد بن مسلم جوسق،عبداللہ بن منیب،ابن جریج وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۰۵۲

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# عثمان بن موہب

آپ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں تابعی ہیں، ابوحاتم کہتے ہیں، صالح الحدیث ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۹۔۳۴۱۹

# عدی بن حاتم

آپ امرء القیس مشہور شاعر جاہلیت کے خاندان سے ہیں، کنیت ابوطریف ہے، شعبان ۷ھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور اور عمر فاروق اعظم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عمر بن حریث، عبداللہ بن مغفل، خیثمہ بن عبدالرحمٰن، عامر الشعبی، سعید بن جبیر، قاسم بن عبدالرحمٰن وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

فتح مدائن میں شریک تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔۶۸ھ کوفہ میں انتقال فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۹۳۱

جلد سوم:۔۲۷۶۲۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۰

# عرباض بن ساریہ

آپ صحابی ہیں، اہل صفہ سے تھے، آپ اس جماعت سے ہیں جنہوں نے جہاد کے لئے حضور انور سے سواریاں مانگیں مگر نہ پائیں تو روتے ہوئے واپس ہوئے۔ انکا یہ واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔۷۵ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۰۵۳

جلد دوم:۔۱۸۷۱

جلد سوم:۔۲۵۲۵۔

جلد چہارم:۔۳۳۴۴

## عروہ بن زبیر

آپ عروہ بن زبیر ہیں۔قرشی ہیں، اسدی ہیں، جلیل القدر تابعی ہیں، مدینہ کے بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ صائم الدہر تھے۔صدیق اکبر کے نواسے ہیں۔یعنی حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق کے فرزند۔۲۲ھ میں ولادت ہوئی ۹۴ھ میں وفات ہوئی۔آپ کا ایک باغ اور کنواں مدینہ منورہ میں ابتک مشہور ہے،لوگ برکت کے لئے اسکا پانی پیتے ہیں۔بیر عروہ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۶۳۴۔

جلد چہارم:۔۲۹۲۰،۳۴۰۱،۳۵۰۱

www.alahazratnetwork.org

## عروہ بن مسعود ثقفی

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ صلح حدیبیہ میں کافروں کی طرف سے آئے تھے،خود کافر تھے، پھر۔۹ھ میں جب حضور طائف سے واپس ہوئے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لائے۔آپ کے نکاح میں اسوقت بہت عورتیں تھیں حضور انور نے حکم دیا کہ چار رکھو۔باقی کو علیحدہ کردو۔پھر آپ حضور سے اجازت لے کر گھر واپس گئے اپنی قوم کو دعوت اسلام دی۔انہوں نے انکار کیا، آپ فجر کے وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گئے وہاں اذان دی،کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھا۔ایک ثقفی نے آپ کو وہاں ہی تیر مارا جس سے آپ شہید ہوگئے۔حضور انور کو جب اس واقعہ کی خبر دی گئی تو فرمایا:عروہ سورہ یسین والے کی مثل ہیں کہ انہوں نے بھی اپنی قوم کو رب کی طرف بلایا تھا انہوں نے بھی انہیں اسی وجہ سے قتل کردیا تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۲۵

# عزیزہ بنت ابی تجراۃ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔٦٦٠

# عصمہ بن مالک

آپ انصاری خطمی ہیں، آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔۲۲۲۸

جلد چہارم:۔۳۴۷۲

# عطا بن ابی رباح

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، آپ ہاتھ پاؤں سے بیکار ایک آنکھ سے محروم تھے۔ آخر میں نابینا ہو گئے تھے۔ مکہ معظمہ کے بڑے فقیہ تھے۔ امام اوزاعی کہتے ہیں کہ آپ مقبول ترین لوگوں سے ہیں، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ علم کا خزانہ اللہ جسے چاہے دے اگر علم نسب سے ملتا تو حضور انور کی صاحبزادی اسکی مستحق ہوتیں، دیکھو عطا بن ابی رباح حبشی تھے مگر علم کے خزانے انہیں ملے سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین شخص دیکھے جن کا علم محض رضائے الہی کے لئے تھا۔ عطا، طاؤس، مجاہد حضرت عطا کی عمر اٹھاسی سال ہوئی۔ ۱۱۵ھ میں وفات ہوئی بہت صحابہ سے ملاقات ہوئی۔ ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری وغیرہم۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۸۴۔۹۳۶

جلد دوم:۔۱۰۸۶۔۱۰۹۲۔۱۱۰۹

جلد سوم:۔۲۱۶۳۔۲۲۸۷

www.alahazratnetwork.org

## عطا بن عبداللہ خراسانی

آپ تابعی ہیں۔۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵ھ میں وفات پائی ابوحاتم کہتے ہیں کہ آپ ثقہ تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۵۹

جلد چہارم:۔۳۶۴۵

## عطا بن دینار

آپ ہذلی مدنی ہیں، آپ نے سعید بن جبیر حکیم بن شریک ہذلی، عباس بن جلید حجری، ابویزید خولانی، وغیرہم سے روایات کی ہے۔

آپ سے عمر بن حارث، سعید بن ابی ایوب یحیی بن ایوب، حیوۃ بن شریح، اور نافع بن یزید روایت کرتے ہیں۔

محدثین نے آپکو ثقات میں شمار کیا ہے۔۱۲۶ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۱۰

## عطا بن یسار

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۶۹

## عفیف کندی

آپ اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی اور چچازادے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپکو اپنے قبائل کی قیادت ملی تھی۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۲۱

## عقبہ بن عامر

آپ عامر جہنی ہیں عقبہ ابن ابی سفیان کے بعد امیر معاویہ کی طرف سے مصر کے حاکم رہے۔ پھر امیر معاویہ نے آپ کو معزول کردیا۔ ۵۸ ھ میں مصر میں آپ کی وفات ہوئی، آپ سے چند صحابہ اور بہت سے تابعین نے احادیث نقل کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۷۔۴۰۱۔۹۲۷

جلد دوم:۔۱۱۴۲۔۱۱۴۸۔۱۱۶۶۔۱۱۶۷

جلد سوم:۔۲۱۷۹۔۲۳۰۷۔۲۷۱۶۔

جلد چہارم:۔۲۹۸۷۔۳۳۵۴۔۳۴۹۰۔۳۵۴۸۔

www.alahazratnetwork.org

## عقیل بن ابی طالب

آپ حضرت علی کے برادر اکبر ہیں، کنیت ابو یزید ہے، فتح مکہ کے سال اسلام لائے، غزوہ بدر میں قید ہوئے تو چچا عباس نے فدیہ دیکر آزاد کرالیا تھا۔ پھر اسلام کے بعد غزوہ موتہ میں شریک ہوئے، غزوہ حنین میں بھی شریک تھے۔ اور ثابت قدم رہے۔

انساب قریش کے عالم تھے، اور نہایت حاضر جواب، حضرت علی کو چھوڑ کر امیر معاویہ کے ساتھ رہے، فیصلے خوب فرماتے تھے اور لوگوں کا آپکی طرف اس سلسلہ میں رجوع تھا، حضرت امیر معاویہ کے آخر زمانہ میں یا یزید کے ابتدائے دور میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۶۶

جلد چہارم:۔۳۲۷۹

## عکرمہ

آپ تابعی ہیں، حضرت بن عباس کے کاتب اور آزاد کردہ غلام، فقہائے مکہ معظمہ سے ہیں، اسی سال عمر ہوئی، ۱۰۷ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۰۔۵۷۔۷۹

جلد سوم:۔ ۱۹۸۸

جلد چہارم:۔۲۸۵۲۔۳۶۰۲

## علقمہ بن عبداللہ

آپ ابن سنان مزنی بصری تابعی ہیں، اپنے والد، معقل بن یسار، ابن عمر، سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے قتادہ حمیر بن عوف الاعرابی۔ابوعمران جونی وغیرہم روایت لیتے ہیں۔

محدثین آپ کو ثقہ مانتے ہیں۔ابن حبان نے آپ کو ثقات میں شمار کیا ہے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں وصال ہوا۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۴

جلد دوم:۔ ۱۶۲۹

## علقمہ بن قیس

آپ نخعی کوفی، تابعی ہیں، عہد نبوی میں ولادت ہوئی، عمر فاروق اعظم، عثمان غنی، مولی علی سعد بن ابی وقاص، حذیفہ، ابو درداء، ابن مسعود، ابو مسعود، اور کثیر صحابہ سے روایت کرتے ہیں، جلیل القدر تابعی ہیں، اور فقہ ابن مسعود کے امین ووارث تھے۔چال ڈھال میں انکی شبیہ تھے۔۶۱ھ میں یا اسکے بعد وصال ہوا۔اور کوفہ میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۷۱

جلد دوم:۔۱۲۹۱۔۱۷۵۹۔۱۷۶۰۔۱۷۸۰

جلد چہارم:۔۳۴۵۰

## علا بن زیاد

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۶۱

## علا بن ہارون

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۶۰۳

## علی بن ابی طالب

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور ابوتراب بھی، قرشی ہاشمی ہیں،۔حضور انور کے چچازاد بھائی اور داماد، بعض نے فرمایا کہ مردوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے۔اس وقت آپ کی عمر شریف دس بارہ سال تھی۔سوائے تبوک کے سارے غزوات میں حضور انور کے ساتھ شریک ہوئے۔غزوہ تبوک میں حضور انور نے مدینہ منورہ اور اپنے گھر بار کا انتظام کرنے کے لئے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑا۔اور فرمایا تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو موسی علیہ السلام سے تھی۔آپ گندمی رنگ بڑی آنکھوں والے بڑے پستہ قد تھے۔اٹھارہ ذی الحجہ جمعہ کے دن یعنی عین شہادت عثمان غنی کے دن ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔آپ کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے اٹھارہ رمضان المبارک جمعہ کے دن ۴۰ھ میں شہید کیا تین دن بعد آپ کو دفن کیا گیا۔آپ کو حسنین کریمین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا۔امام حسن نے نماز پڑھائی عمر شریف تریسٹھ سال ہوئی۔خلافت چار سال نو مہینہ چند دن ہوئی۔آپ کے فضائل بیشمار ہیں۔ آپ کے گھر میں حضور انور نے اور حضور کے گھر میں آپ نے پرورش پائی۔آپ ہی نسل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل ہیں کوفہ کے قریب نجف شریف میں مزار انور ہے۔حضرت علی سے پانچ سو چھیاسی احادیث مروی ہیں۔جن میں سے بیس متفق علیہ ہیں نو بخاری کی ہیں، اور

پندرہ مسلم میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵ـ۱۱ـ۱۰۶ـ۱۲۱ـ۱۳۵ـ۱۵۸ـ۱۶۰ـ۱۸۴ـ۱۸۶ـ۱۸۹ـ۲۹۴ـ

۳۳۹ـ۳۴۹ـ۴۲۸ـ۴۳۷ـ۴۷۴ـ۲۲۳ـ۲۵۶ـ۲۶۲ـ۴۸۰ـ۶۲۶ـ۶۴۱ـ

۶۹۰ـ۶۹۱ـ۶۹۲ـ۶۹۸ـ۷۴۳ـ۷۸۲ـ۸۷۳ـ۹۳۵ـ۹۳۸ـ۹۸۲ـ۹۸۴ـ

۹۹۰ـ۹۹۲ـ

جلددوم:۔۱۰۶۵ـ۱۱۱۴ـ۱۱۲۰ـ۱۱۷۵ـ۱۳۰۴ـ۱۳۰۶ـ۱۳۴۸ـ۱۴۰۹ـ۱۴۶۱ـ

۱۵۳۰ـ۱۵۴۳ـ۱۵۹۱ـ۱۶۲۴ـ۱۷۹۳ـ۱۸۲۰ـ۱۸۳۴ـ۱۹۰۳ـ۱۹۲۵ـ۱۹۲۶ـ

۱۹۳۳ـ۱۹۴۳ـ

جلدسوم:۔۱۹۵۸ـ۱۹۶۳ـ۲۰۳۴ـ۲۰۳۸ـ۲۰۸۱ـ۲۰۹۶ـ۲۱۳۲ـ۲۱۴۱ـ۲۲۰۲ـ

۲۲۳۴ـ۲۲۸۱ـ۲۲۸۲ـ۲۲۸۴ـ۲۳۶۹ـ۲۳۹۴ـ۲۵۲۶ـ۲۵۳۸ـ۲۵۶۰ـ

۲۶۹۷ـ۲۶۹۸ـ۲۷۰۱ـ۲۷۰۷ـ۲۷۰۸ـ۲۷۱۰ـ۲۷۲۴ـ۲۷۵۱ـ۲۷۵۹ـ

۲۷۷۱ـ۲۷۹۷ـ۲۸۲۸ـ

جلدچہارم:۔۲۸۸۵ـ۲۹۶۵ـ۲۹۸۳ـ۲۹۹۹ـ۳۰۳۶ـ۳۰۵۹ـ۳۱۱۰ـ۳۱۱۴ـ

۳۲۳۴ـ۳۲۵۹ـ۳۲۹۵ـ۳۲۹۸ـ۳۳۰۴ـ۳۳۴۷ـ۳۴۳۸۵ـ۳۴۴۲ـ

۳۴۵۲ـ۳۴۵۴ـ۳۴۷۴ـ۳۴۷۸ـ۳۵۰۹ـ۳۵۱۰ـ۳۵۱۱ـ۳۵۱۶ـ۳۵۱۷ـ

۳۵۱۸ـ۳۵۲۲ـ۳۵۳۹ـ۳۵۶۴ـ۳۵۷۸ـ۳۵۷۹ـ۳۶۶۳ـ۳۵۰۵ـ

۳۵۰۶ـ

## علی بن حسین

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۶۳

جلدچہارم:۔۳۱۵۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# عمار بن یاسر

آپ مشہور صحابی ہیں۔آپ کے والد کا نام یاسر ہے،حضرت علی مرتضی کے ساتھ رہے۔صفین میں ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔حضو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا تھا کہ تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی۔آپ نے ۹۳ رسال کی عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۹۵۔۴۰۶۔۱۰۱۵

جلد دوم:۔۱۷۳۱

جلد سوم:۔۱۹۶۹۔۲۰۴۸

جلد چہارم:۔۳۱۶۳۔۳۴۶۰

# عمارہ بن حزم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد اول:۔۶۵۹

جلد دوم:۔۱۱۵۱

# عمارہ بن خزیمہ

آپ ابن ثابت انصاری اوسی مدنی تابعی ہیں،کنیت ابوعبداللہ ہے،

اپنے والد، چچا عثمان بن حنیف عمرو بن عاص، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپ کے بیٹے محمد، ابوخزیمہ، عمرو بن خزیمہ، امام زہری، ابوواقد، لیثی، یزید بن عبداللہ بن الھاد وغیرہم روایت کرتے ہیں،

محدثین نے آپ کو ثقہ بتایا ہے،اور ابن حبان نے آپکو ثقات میں شمار کیا ہے۔۱۰۵ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۹۵

# عمر بن ابی سلمہ

آپ کے والد ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے۔ مخزومی قرشی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوتیلے بیٹے ہیں۔ یعنی جناب ام سلمہ کے فرزند، آپ حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ۲ ھ میں حضور انور کی وفات کے وقت نو سال کے تھے۔ عبد الملک بن مروان کی حکومت میں ۸۳ ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۱۲۷

# عمر بن حریث

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۴۶۱

www.alahazratnetwork.org

# امیر المومنین عمر بن الخطاب

آپ کا لقب فاروق ہے، کنیت ابو حفص عدوی قرشی ہیں، نبوت کے چھٹے یا پانچویں سال ایمان لائے۔ آپ سے پہلے چالیس مرد گیارہ عورتیں مسلمان ہو چکے تھے۔ بعض نے فرمایا کہ آپ سے چالیس مومنوں کا عدد پورا ہوا۔ آپ کے ایمان لانے کے دن مکہ میں اسلام چمکا تین دن پہلے حضرت حمزہ ایمان لا چکے تھے۔ آپ کی بہن فاطمہ بنت خطاب آپ کے ایمان کا ذریعہ بنیں اس دن حضور انور دار ارقم میں تھے صفا کے پاس۔ جب آپ وہاں پہونچے تو جناب حمزہ حضور کے پاس تھے، آپ نے دروازہ بجایا حاضرین بارگاہ باہر آئے، جناب حمزہ نے پوچھا کون ہے؟ لوگوں نے کہا عمر ہیں، حضور انور باہر نکلے آپ کے دامن کو جھٹکا دیا آپ کھڑے نہ رہ سکے، دوزانوں بیٹھ گئے، حضور نے فرمایا: کہ اے عمر! کیا ابھی تمہارے ایمان کا وقت نہیں آیا، آپ نے فوراً کلمہ پڑھ لیا، حاضرین نے خوشی سے نعرۂ تکبیر لگایا جو حرم شریف میں سنا گیا۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور کفار باطل پر نہیں ہیں؟ حضور انور نے فرمایا خدا کی قسم تم حق پر ہو۔ عرض کیا پھر چھپتے کیوں ہیں۔ چنانچہ مسلمان دو صفوں میں نکلے،

ایک میں حضرت حمزہ تھے۔ دوسری صف میں حضرت عمر، آپ کے سینے سے چکی کی سی آواز نکل رہی تھی۔ آپ کو اور حضرت حمزہ کو کفار قریش نے مومنین کی صف میں دیکھا تو انکے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ بہت ہی غمگین ہوئے حضور نے آپ کو فاروق کا لقب دیا۔ جب آپ ایمان لائے تو جبرئیل امین حاضر خدمت ہوکر بولے: یارسول اللہ! آج حضرت عمر کے ایمان پر فرشتوں میں مبارک باد کی دھوم مچی ہے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر تمام دنیا والوں کے علوم ایک پلہ میں رکھے جائیں اور حضرت عمر کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم وزنی ہوگا۔ حضرت عمر کی وفات سے نو حصہ علم اٹھ گیا۔ دسواں حصہ باقی رہ گیا۔ آپ حضور کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ پہلے آپ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ ابوبکر صدیق کے بعد آپ خلیفہ ہوئے، آپ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ بدھ کے دن ایک یہودی غلام ابولولو کے خنجر سے محراب النبی میں نماز فجر پڑھاتے ہوئے زخمی ہوئے۔ اور تین دن بعد ۶۳ / برس کی عمر میں وفات پائی یکم محرم ۲۴ھ کو پہلوئے مصطفوی میں گنبد خضرا کے اندر دفن کئے گئے۔ ساڑھے دس سال خلافت کی، حضرت صہیب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ خیال رہے کہ آپ سے ایک سو انتالیس احادیث مروی ہیں۔ دس حدیثیں متفق علیہ ہیں نو حدیثیں صرف بخاری میں ہیں۔ پندرہ حدیثیں مسلم میں ہیں۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۱۔ ۳۷۔ ۴۹۔ ۷۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۳۱۰۔ ۳۳۵۔ ۴۸۳۔ ۵۲۴۔ ۵۹۵۔ ۶۶۳۔ ۶۸۴۔ ۹۶۶۔

جلد دوم:۔ ۱۰۶۹۔ ۱۱۸۶۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۴۔ ۱۳۸۳۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۳۷۔ ۱۷۳۹۔ ۱۸۰۴۔ ۱۸۸۳۔ ۱۸۹۲۔

جلد سوم:۔ ۱۹۵۹۔ ۱۹۶۱۔ ۱۹۶۲۔ ۲۱۲۳۔ ۲۱۸۳۔ ۲۲۷۰۔ ۲۳۱۳۔ ۲۴۸۸۔ ۲۵۵۵۔ ۲۵۵۶۔ ۲۷۸۸۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۸۱۔ ۲۹۰۲۔ ۲۹۴۴۔ ۳۰۲۰۔ ۳۱۳۴۔ ۳۱۵۶۔ ۳۲۱۶۔ ۳۲۳۱۔ ۳۲۳۲۔ ۳۲۵۷۔ ۳۲۷۷۔ ۳۲۸۸۔ ۳۳۲۱۔ ۳۳۴۶۔ ۳۳۳۷۷۔ ۳۴۹۲۔

# عمر صنعانی

آپ عمر بن حوشب صنعانی ہیں، اسمعیل بن امیر سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عبد الرزاق صاحب مصنف نے روایت لی ہیں، ابن حبان نے آپکو ثقات میں شمار فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۱۴۵

# عمر بن علی

آپ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے صاجزادے ہیں، ہاشمی ہیں اور عمر اکبر کہلاتے ہیں، آپ کی والدہ صھبا بنت ربیعہ بنو ثعلب سے تھیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپکی اولاد میں محمد، عبید اللہ، علی، روایت کرتے ہیں، اور انکے علاوہ امام ابوزرعہ۔عمرو بن جابر، خضرمی بھی روایت کرتے ہیں، فاروق اعظم نے آپ کا نام اپنے نام پر رکھا تھا۔

محدثین آپکو ثقہ مانتے ہیں، اولاد مولی علی میں آپ کا انتقال سب سے بعد میں ہے، ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں آپکا انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۳۲

جلد چہارم:۔۳۳۹۵

# عمر بن علیہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۰۲۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عمران بن حصین

آپ کا نام عمران، کنیت ابوالخیر ہے، خزاعی کعبی ہیں۔ خیبر کے سال حصین اپنے والد کیساتھ ایمان لائے۔ عہد فاروقی میں بصرے بھیجے گئے۔ پھر وہاں رہ گئے۔ بصرہ ہی میں ۵۲ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۲۔۳۶۔۷۷۔۸۹۸۔۹۸۸۔

جلد دوم:۔۱۰۷۲۔۱۰۸۳۔۱۲۱۷۔۱۳۸۴۔۱۶۶۹۔۱۸۷۶۔

جلد سوم:۔۱۹۶۶۔۲۰۳۷

جلد چہارم:۔۲۸۳۹۔۳۱۲۵۔۳۵۲۳۔

## عمرہ بنت ابی طلیخ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۹۴۰۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## عمرہ بنت عبدالرحمٰن

آپ عبدالرحمٰن بن سعید بن زرارہ کی دختر ہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے آپ کی پرورش کی آپ نے انہیں سے بہت احادیث روایت کیں۔۱۰۳ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۱

## عمرو بن اخطب

آپ کی کنیت ابوزید ہے اسی سے مشہور ہیں انصاری ہیں، کئی غزوات میں حضور انور کے ساتھ حاضر ہوئے حضور انور نے آپ کے سر پر دست اقدس پھیرا، اور حسن و جمال کی دعا فرمائی۔ سو برس سے زیادہ عمر ہوئی مگر سر اور داڑھی میں صرف چند بال سفید ہوئے۔ آپ سے

بہت صحابہ نے احادیث نقل فرمائیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۵۶

## عمرو بن امیہ ضمری

آپ ضمری ہیں بدر واحد میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ مگر احد سے واپسی پر مسلمان ہوگئے۔ عرب کے مشہور بہادر تھے۔ مسلمانوں کے ساتھ پہلے غزوہ بیر معونہ میں شریک ہوئے۔ آپ کو عمار بن طفیل نے اس غزوہ میں قید کرلیا پھر چھوڑ دیا۔ ٦ ھ میں حضور انور نے آپکو دعوت اسلام کے لئے حبشہ بھیجا۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بعض نے فرمایا کہ ٦٠ ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد سوم:۔۲۴۳۲

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## عمرو بن حزم

آپ کی کنیت ابوضحاک ہے، انصاری ہیں غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۵ر سال تھی۔ حضور انور نے آپ کو نجران کا حاکم بنایا۔ ۵۳ ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۵۰۔

## عمرو بن دینار

آپ کی کنیت ابو یحیی ہے سالم ابن عبداللہ ابن عمرو غیرہم سے ملاقات ہے:

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول؛۔۷۹۸

جلددوم:۔۱۰۴۸۔۱۰۵۰۔۱۱۹۰۔۱۱۹۱

## عمرو بن سھل

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۲۳۵

## عمرو بن شعیب

ابن محمد ابن عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سہمی ہیں۔ آپنے اپنے والد شعیب ابن مسیتب طاؤس وغیرہم سے روایت لی بخاری مسلم نے ان کی کوئی حدیث نہ لی کیونکہ ان کی روایت میں عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم آتا ہے، لہذاہ معلوم نہیں کہ ''جدہ'' سے ان کے اپنے دادا محمد مراد ہیں یا والد یعنی شعیب کے دادا ابن عمرو بن عاص مراد ہیں، محمد تابعی ہیں اور عبداللہ بن عمرو صحابی ہیں تو پتہ نہیں لگتا کہ حدیث متصل ہے یا مرسل، نیز شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے ملاقات نہیں کی۔ لہذا انکی احادیث میں تدلیس ہے، اس وجہ سے بخاری و مسلم نے انکی احادیث نہ لیں۔

www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۶۰۔۴۲۳۔۵۴۳۔۶۳۴۔

جلددوم:۔۱۳۰۹

جلدسوم:۔۲۰۸۹۔۲۵۱۹۔۲۶۱۳۔

جلدچہارم:۔۳۳۸۹

## عمرو بن عاص

آپ سہمی قرشی ہیں ۵ھ یا ۸ھ میں ایمان لائے۔ آپ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ ایک ساتھ آ کر مسلمان ہوئے۔ حضور انور نے آپکو عمان کا حاکم بنایا۔ حضور کی وفات تک آپ حاکم رہے۔ پھر حضرت عمر، عثمان اور معاویہ نے آپ کو حاکم بنایا۔ مصر آپ نے ہی فتح کیا ۔اور وفات تک مصر کے حاکم رہے۔ حضرت عثمان نے چار سال تو آپ کو عامل رکھا، پھر معزول

کردیا، پھر امیر معاویہ نے اپنی حکومت میں وہاں کا حاکم بنایا۔ ۹۰ سال عمر ہوئی۔ ۴۳ھ میں وفات پائی۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمرو مصر کے حاکم ہوئے۔ جنہیں حضرت معاویہ نے معزول کردیا۔ بہت لوگوں نے آپ سے روایات لیں۔ جیسے عبداللہ بن عمر، وقیس بن حازم، وغیرہم۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۴۴۔ ۸۹۔

جلد دوم:۔ ۱۰۳۸۔

جلد سوم:۔ ۲۷۵۶۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۱۳

## عمرو بن عبسہ

آپ مشہور صحابی ہیں، چوتھے مسلمان ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے صلح کے زمانہ میں رومی عیسائیوں کے سرحد پر پہنچ جانے کو بھی بدعہدی میں شمار فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد اول:۔ ۹۲۸

جلد دوم:۔ ۱۸۰۲

جلد سوم:۔ ۲۵۹۹

## عمرو بن عوف

آپ انصاری ہیں بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ منورہ میں رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۶۳

جلد دوم:۔ ۱۳۳۹

جلد سوم:۔ ۲۵۱۶۔ ۲۷۸۹

## عمرو بن قیس بن ام مکتوم

آپ قرشی عامری ہیں آپ کا دوسرا نام عبداللہ ہے آپ ہی کو ابن ام مکتوم کہتے ہیں نابینا تھے آپ کی والدہ کا نام عاتکہ ہے آپ ام المومنین خدیجہ کبری کے ماموں زاد یا خالہ زاد بھائی ہیں مکہ معظمہ میں اول ہی میں ایمان لائے۔آپ نے مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی مہاجرین اولین میں سے ہیں حضور انور نے آپ کو بارہا مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا اور سفر میں تشریف لے گئے آخری بار حجۃ الوداع کے موقعہ پر، وفات مدینہ منورہ میں ہوئی بعض کہتے ہیں۔غزوہ قادسیہ میں شہید ہوئے۔سورہ عبس وتولی آپ ہی متعلق نازل ہوئی۔اس سورۃ کے نزول کے بعد حضور انور آپ کیلئے اپنی چادر بچھا دیتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۱۵

## عمرو بن مرہ

آپ کی کنیت ابو مریم ہے جہنی ہیں یا ازدی، اکثر غزوات میں شریک ہوئے، شام میں قیام رہا اور امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۰۳۶

## عمرو بن میمون

آپ اودی ہیں، زمانہ جاہلیت پایا ہے، حضور انور کی حیات شریف میں ایمان لائے مگر ملاقات نہ کر سکے، کوفہ کے عظیم تابعی ہیں۔حضرت عمر، معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے ملاقات ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔۷۴ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۵

## عمیر بن سعد

آپ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

انصاری اوسی ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے آپکے بیٹے محمود اور انکے علاوہ ابو ادریس خولانی، حبیب بن عبید، راشد بن سعد، زہیر بن سالم، اور ابو طلحہ ،خولانی غیرہم روایت کرتے ہیں۔

شام کی فتوحات میں شریک ہوئے، پھر حضرت عمر نے حمص پر والی بنا دیا تھا۔ نہایت عابد و زاہد تھے اور آخر عمر تک یہاں ہی قیام رہا، امیر معاویہ کی خلافت میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۲۹۶

## عوف بن مالک اشجعی

آپ صحابی ہیں، اشجعی ہیں، غزوۂ خیبر اور فتح مکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بلکہ فتح مکہ کے دن بنی اشجع کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا، شام میں قیام رہا اور وہاں ہی ۷۳ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم:۔ ۱۱۱۸۔۱۵۱۹۔۱۹۴۴

جلد چہارم:۔ ۳۳۰۵۔۳۳۳۵۔۳۵۸۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

## عیسی بن ملحان

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۴۲۱

## عیاض بن حمار مجاشعی

آپ تیمی مجاشعی ہیں اہل بصرہ میں آپکا شمار ہے حضور انور کا ان پر بہت کرم تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۱۰۱

# غیلان بن سلمہ ثقفی

آپ ثقفی ہیں فتح طائف کے بعد ایمان لائے ثقیف کے سرداروں میں سے تھے بڑے شاعر اور عبادت گذار تھے۔ حضرت عمر فاروق کی خلافت میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۵۶۲

جلد چہارم:۔۲۸۷۹

# فضالہ بن عبید الزہرانی

آپ انصاری صحابی ہیں، غزوۂ احد اور بیعت الرضوان میں شریک ہوئے، خیبر کی فتح مین شامل تھے حضور کے بعد دمشق میں رہے، وہاں امیر معاویہ کی طرف سے دمشق کے گورنر رہے، امیر معاویہ کے زمانہ میں دمشق میں ۵۳ھ کو وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلد اول:۔۶۵۱

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔۲۷۱۵

# فضل بن عباس

ابن عبد المطلب آپ حضور انور کے چچازاد ہیں، حضور کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اور ثابت قدم رہے، حجۃ الوداع میں حضور کے ساتھ تھے۔ حضور انور کو غسل دینے والوں میں آپ بھی تھے۔ پھر شام میں جہاد کرتے رہے۔ اردن کے علاقہ میں وفات پائی۔ اٹھارہ سال عمر ہوئی۔ اپنے بھائی عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ سے روایات کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۸۱

# فطیمہ

انکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۲۸۵

## قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق

آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہا میں ہیں اور تابعی، اپنے زمانے میں سب سے افضل تھے۔ یحیی بن سعید قطان کہتے ہیں: ہم نے مدنیہ منورہ میں آپ سے افضل کسی کو نہ پایا۔ آپ سے بہت صحابہ نے احادیث روایت کیں حتی کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے بھی۔ ۱۰۱ھ میں وصال ہوا۔ آپ امام جعفر صادق کے نانا ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۲۸۴

## قاسم بن مخیمرہ

آپ ہمدانی کوفی ہیں، کنیت ابوعروہ ہے، دمشق میں رہے، تابعی ہیں، ابن عمرو، ابو سعید خدری، ابوامامہ باہلی، علقمہ بن قیس، مغیرہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،

آپ سے ابواسحاق سبیعی، سماک بن حرب، علقمہ بن مرثد، سلمی بن کہیل، حسان بن عطیہ، اور امام اوزاعی وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ ۱۰۰ھ کے قریب وصال ہے، صالحین کوفہ سے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۳۵۸

## قبیصہ بن ہلب

آپ طائی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ کے والد صحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم۔۱۸۷۲۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

# قتادہ بن الربیعی

آپ قتادہ بن وعامہ ہیں کنیت ابوالخطاب ہے۔نابینا تھے۔حضرت انس اور عبداللہ ابن حسن صدیق سے ملاقات ہے۔تابعی ہیں ۱۰۷ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول۔۶۴۸

جلد دوم۔۱۲۱۱۔

جلد سوم۔۲۰۴۱

جلد چہارم۔۳۳۴۱۔۳۴۰۷۔۳۶۵۶۔

# قتیلہ بنت صیفی جھنیہ

ان کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۶

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# قرہ بن ایاس

آپ مزنی بصری ہیں آپ کے بیٹے معاویہ نے آپ سے احادیث لیں ازارقہ نے آپ کو قتل کیا اور کسی نے آپ سے احادیث نہ لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۷۴

# قیس بن ابی حازم

آپ احمسی بجلی ہیں، زمانہ جاہلیت کو پایا ہے،آپ حضور انور سے بیعت کرنے مدینہ منورہ آئے تو معلوم ہوا کہ قریب ہی میں وفات شریف ہوچکی۔آپ کوفہ کے تابعین میں سے ہیں،عشرہ مبشرہ سے روایات لیتے ہیں سوائے عبدالرحمٰن بن عوف کے۔آپ کے سوا کسی تابعی نے عشرۂ مبشرہ میں سے ۹ر حضرات سے احادیث نہیں لیں نہروان میں حضرت علی کے ساتھ

تھے آپ نے سو برس سے زیادہ عمر پائی ۹۸ھ میں وفات ہوئی نہروانی خوارج پر جہاد کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۸

جلد سوم:۔1952

## قیس بن حبر

آپ تیمی کوفی ہیں، جزیرہ میں قیام رہا، تابعی ہیں، ابن عباس، ابن مسعود، سے روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپکو ثقہ کہا ہے، اور بن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۶۲

## قیس بن سعد

قیس بن سعد ابن عبادہ انصاری خزرجی بڑے مشہور صحابی ہیں صاحب کرم ذہین، فطین، معاملہ شناس، انتظام میں یکتا، دراز قد بھاری بھرکم تھے۔خلافت حیدری میں آپ کی طرف سے مصر کے حاکم رہے۔۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں شہید کئے گئے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۶۹

## قیس بن عمرو

آپ انصاری مدنی ہیں اور صحابی، حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے قیس بن ابی حازم، آپکے بیٹے سعید بن قیس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۹۵۔۸۹۶

## قیس بن نعمان

آپ عبدی ہیں، بعض نے سکونی کوفی کہا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں، ان سے زید بن علی ابوالقموص نے روایت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۷۶۳

# کثیر بن شنظیر

آپ مازنی ہیں، بعض ازدی کہتے ہیں، کنیت ابوقرہ ہے، بصری ہیں اور تابعی یا تبع تابعی ہیں، صدوق ہیں۔

آپ عطا، مجاہد، حسن بصری، ابن سیرین، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے روایت کرنے والے سعد بن ابی عروبہ، حماد بن زید، عبدالوارث بن سعید، ابان بن یزید عطار، عباد بن عباد، بشر بن مفضل، وغیرہم ہیں،

رجال صحاح سے ہیں، امام بخاری اور امام مسلم نے آپ سے روایات لی ہیں، بہت محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۷۳۰

# کریب بن ابی مسلم

کنیت ابورشید ہے، اور بن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

تابعی ہیں، ابن عباس، ام الفضل، ام المومنین عائشہ، ام المومنین ام سلمہ، ام ہانی، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،

آپ سے آپ کے بیٹے محمد، اور رشدین نیز سلیمان بن یسار، حبیب بن ابی ثابت ،سالم بن ابی الجعد، مکحول شامی، بکیر، سلمہ بن کہیل ،صفوان بن سلیم، عروہ بن دینار اور بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں،

محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔۹۸ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد چہارم:۔۳۰۱۶

## کعب الاحبار

آپ کا نام کعب بن ماتع کنیت ابواسحاق قبیلہ حمیر سے ہیں، یہود کے بڑے مشہور عالم تھے حضورانور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ملاقات نہ کرسکے عہد فاروقی میں ایمان لائے اور خلافت عثمانی میں ۳۲ھ کو مقام حمس میں وفات پائی لہذا آپ تابعین میں سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۶۸۷

جلد سوم:۔۲۴۶۱

جلد چہارم:۔۲۸۶۹۔۳۳۱۱۔۳۶۰۰

## کعب بن عجرہ

آپ صحابی ہیں بیعت رضوان میں حاضر تھے زمانہ جاہلیت میں عبادہ بن صامت سے دوستی تھی آپ کا ایک بت تھا جس کی پرستش کرتے تھے ایک دن حضرت عبادہ نے انکی غیر موجودگی میں بت توڑ دیا آپ نے آکر بت کو ٹوٹا ہوا پایا اور حضرت عبادہ کو وہاں بیٹھا ہوا پایا تو حضرت عبادہ پر غصہ آیا مگر فوراً دل سے آواز آئی اے کعب اگر بت کچھ کرسکتے تو اپنے کو عبادہ سے کیوں نہ بچاتے، یہ خیال آتے ہی اسلام قبول کرلیا کوفہ میں قیام رہا مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔ ۷۵ سال عمر شریف پائی۔ ۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۴۹۔۸۲۳۔۸۸۶

جلد دوم:۔۱۶۵۶

## کعب بن مالک

آپ انصاری خزرجی ہیں عقبۂ ثانیہ کی بیعت میں شریک تھے سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں حاضر رہے۔ حضور کے نعت گو شعراء میں سے ایک ہیں، آپ ان تین صحابہ میں سے ہیں جن کا غزوۂ تبوک کے موقعہ پر بائی کاٹ کیا گیا اور پھر عرش اعظم سے جن کی قبولیت

توبہ سورۂ توبہ میں اعلان ہوا آخر عمر شریف میں نابینا ہو گئے تھے۔ ۷۰ رسال عمر ہوئی اور ۵۰ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۱۰۰۔۱۰۲

جلد چہارم:۔ ۲۹۳۴

## کنانہ عدوی

آپ کنانہ بن نعیم عدوی بصری ہیں، کنیت ابو بکر ہے، تابعی ہیں۔

ابو برزہ اسلمی، قبیصہ بن مخارق سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ثابت بنانی، عبد الزبیر بن صہیب، عدی بن ثابت، وغیرہم روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے، امام مسلم ونسائی نے آپ سے روایات لی ہیں،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۶۱۴

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## لیث بن سعد

لیث بن سعد مشہور تابعی فقیہ ہیں مصر کے امام ہیں ان کے حالات قدر تفصیل سے تدوین حدیث میں گذرے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۴۹۴

## امام مالک ابن انس

ان کے حالات مقدمہ میں تفصیل سے گذرے۔

## مالک بن حویرث

آپ لیثی ہیں حضور انور کی خدمت میں وفد بن کر آئے اور حضور کے پاس بیس دن رہے آخر میں بصرہ میں قیام رہا وہاں ہی ۹۴ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۳۳۔۸۰۷

## مالک بن ربیعہ ساعدی

کنیت ابواسید ہے، انصاری ساعدی ہیں اور بدری صحابی، بدر، احد، اورتمام مشاہد میں شریک رہے، فتح مکہ کے دن بنوساعدہ کا جھنڈا آپ ہی اٹھائے ہوئے تھے۔آپ سے آپ کے بیٹے حمید، زبیروغیرہم تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

امیر معاویہ کے سنہ وصال ۶۰ھ میں وصال ہوااسی سال یا کچھ کم کی عمر پائی، بدری صحابہ، میں یہ آخری ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلدسوم:۔۲۳۵۴۔۲۳۶۱۔۲۳۶۲۔۲۳۶۴

## مالک بن صعصعہ

www.alahazratnetwork.org

آپ انصاری مازنی ہیں بصرہ میں رہے احادیث کم روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلداول:۔۶۳۰

## مالک بن ہبیرہ

آپ سکونی ہیں۔اہل شام میں آپ کا شمار ہے امیر معاویہ کی طرف سے لشکروں کے سردار رہے روم پر جہاد کیا یہ جہاد امیر معاویہ کے زمانہ میں ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۰۸۷۔۱۰۸۸

## مالک الدار

آپ مالک بن عملیہ بن السباق بن عبدالدار ہیں، موسی بن عقبہ نے آپکو بدری صحابی کہا ہے، میں نے مغازی موسی بن عقبہ کا مطالعہ کیا تو مجھے آپ کا نام کہیں نہیں ملا، زبیر بن بکار

نے بنوعبدالدار کا نسب نامہ ذکر کر کے آپ کا نام لیا۔لیکن اسلام لانے کے سلسلہ میں کچھ نہ لکھا۔مغازی بن اسحاق اور مغازی واقدی میں بھی آپکا ذکر نہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۵۵۴

## مجاہد بن جبیر

آپ کی کنیت ابوحجاج ہے عبداللہ ابن سائب مخزومی کے آزاد کردہ ہیں، مکہ معظمہ کے عظیم الشان تابعی وہاں کے فقیہ بڑے قاری قراء کے امام، مفسرین کے پیشوا ہیں ۱۰۰ھ میں وفات ہوئی آپ مشہور تابعی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۷۰۔۶۲۸

جلد دوم:۔۱۰۴۹۔۱۳۷۱۔۱۶۲۵۔۱۷۵۶

جلد چہارم:۔۳۲۵۵

www.alahazratnetwork.org

## مجاہد مکی

آپ مجاہد بن جبیر مکی مخزومی مقبری تابعی جلیل ہیں، کنیت ابوالحجاج ہے، سائب بن ابی سائب کے آزاد کردہ حضرت علی، عبادلہ کثیر صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ایوب سختیانی، عطاعکرمہ، ابن عون، عمرو بن دینار، ابواسحاق سبیعی، ابوزبیر مکی وغیرہم کثیر محدثین روایت کرتے ہیں، آپ کی جلالت شان پر اجماع امت ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۳۶

## مجحن بن الادرع اسلمی

آپ اسلمی پرانے مومن ہیں، دراز عمر پائی امارات امیر معاویہ کے آخر میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۵۔۹۰۷

## محمد باقر

آپ کا نام محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے، کنیت ابوجعفر، لقب باقر ہے۔ یعنی آپ امام زین العابدین کے بیٹے ہیں۔ امام جعفر آپ کے بیٹے ہیں۔ آپ تابعی ہیں حضرت جابر بن عبداللہ سے ملاقات ہے۔ ۵۶ھ میں پیدائش اور ۱۱۷ھ میں وفات ہے۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۳۴۔۴۴۴۔۴۵۱۔۹۶۸

جلد سوم:۔۲۷۴۶۔۲۷۵۳۔

جلد چہارم:۔۳۴۶۴

## محمد بن ابراہیم تیمی

آپ قرشی تیمی مدنی ہیں، کنیت ابو عبداللہ ہے، تابعی ہیں، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ام المومنین وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،۔

آپ سے ہشام بن عروہ، ابن اسحاق، امام اوزاعی اسامہ بن زید لیثی اور آپ سے موسی و یحیی روایت کرتے ہیں، انکے علاوہ محدثین کی کثیر جماعت نے آپ سے روایات لی ہیں محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔۱۲۰ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۱۱۵۔۱۱۳۱

## محمد بن ایاس

آپ لیثی مدنی ہیں، آپکے والد بدری صحابی ہیں، اور آپ تابعی جلیل، ابو ہریرہ ام المومنین، ابن عمرو، ابن عباس، ابن الزبیر، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نافع مولی بن عمر، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، نے

روایات لی ہیں، ابن سعد نے مشہور صحابیہ ربیعہ بنت معوذ کو آپکی ماں کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۶۸

## محمد بن حاطب

آپ قرشی جمحی ہیں، خوداور آپ کے ماں باپ آپ کے بھائی حارث اور چچا خطاب سب ہی صحابی ہیں۔ حبشہ میں پیدا ہوئے۔۷۴ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ سب سے پہلے آپ ہی کا نام محمد رکھا گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۰۵

## محمد بن الحسن الشیبانی

www.alahazratnetwork.org

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد اول:۔۵۱۶

## محمد بن حنفیہ

آپ محمد بن علی بن ابی طالب ہیں۔ کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر حنفیہ ہیں۔ یمامہ کے غزوہ میں وہ قید ہو کر مدینہ منورہ لائی گئیں۔ حضرت علی کو دی گئیں۔ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے خولہ کو دیکھا سندی سیاہ فام تھیں، آپ سے آپ کے بیٹے ابراہیم نے روایات لیں، آپ کی عمر ۶۵ سال ہوئی۔ ۸۱ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۸۔۳۴۴۸

## محمد بن سیرین

آپ کا نام محمد ہے، حضرت انس کے آزاد کردہ غلام ہیں، شہادت حضرت عثمان سے دو برس پہلے پیدا ہوئے۔ تیس صحابہ سے ملاقات ہوئی۔ فن حدیث وتعبیر خواب کے امام تھے۔ ایک بار جوز تارے کو ثریا سے آگے بڑھا ہوا پایا، تو فرمایا کہ میری موت قریب ہے۔ پہلے حسن بصری وفات پائیں گے، پھر میں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سو دن پہلے خواجہ حسن بصری فوت ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۶۶

## محمد بن عبداللہ بن جحش

آپ قرشی اسدی ہیں۔ ہجرت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے، اپنے والد کی ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مکہ معظمہ آئے، پھر وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم:۔۱۵۴۹

## محمد بن عمرو بن حسن بن علی

آپ حضرت جابر سے روایات لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۵۴۷

## محمد بن کعب قرظی

آپ قرظی مدنی ہیں، ایک جماعت صحابہ سے روایات لیتے ہیں۔ ۱۰۸ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۰۲

# محمد بن مسلم

آپ کی کنیت ابوالزبیر ہے، آپ کا ذکر ''ز'' کی تختی میں ہو چکا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۷۸۵

# محمد بن مسلمہ

آپ انصاری حارثی ہیں، سوا تبوک کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت عمر وغیرہم نے آپ سے روایات لیں۔ فضلا صحابہ سے ہیں، ۷۷ رسال عمر ہوئی، اور ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔ ۲۴۶۵۔۲۶۷۲

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# محمد بن واسع

آپ ازدی ہیں، کنیت ابوبکر ہے، بعض نے ابوعبداللہ بتائی ہے، بصری تابعی ہیں، انس بن مالک، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن صامت، مطرف بن عبداللہ، ابوصالح حنفی، ابوصالح سمان، اور امام اعمش وغیرہم سے آپ نے روایت کی ہے۔

آپ سے ہشام بن حبان، محمد بن حجادہ، حماد بن ابی سلیمان، اسمعیل بن مسلم، ازہر بن سنان قرشی عبدالسلام بن حرب، نے روایت لی۔ ۱۲۳ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۱۳۸

# محمود بن الربیع

آپ انصاری خزرجی ہیں، کنیت ابونعیم ہے، عبادہ بن صامت کے داماد ہیں اور صحابی صغیر ہیں، عبادہ،، ابوایوب انصاری عتبان بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے انس بن مالک، امام زہری، رجاء بن حیوۃ، مکحول شامی، ہانی بن کلثوم،

وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کے وقت آپ کی عمر تقریباً پانچ سال تھی، لہذا بعض حضرات نے حضور سے روایت کو تسلیم نہ کیا۔ اور بعض نے تو تابعین میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۷۷

## محمود بن لبید انصاری

آپ انصاری ہیں اشہلی ہیں، آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے، امام مسلمہ نے آپ کو تابعی مانا ہے۔ امام بخاری آپ کو صحابی کہتے ہیں۔ امام بخاری کا قول قوی ہے۔ حضو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۸۳۔۱۷۳۵

## مرثد بن عبد اللہ یزنی

آپ کی کنیت ابوالخیر ہے، مصری فقیہ تابعی ہیں، عقبہ بن عامر جہنی، عروہ بن عاص، عبد اللہ بن عمرو، ابوایوب انصاری، ابوبصرہ غفاری، زید بن ثابت، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے یزید بن حبیب، جعفر بن ربیعہ، کعب بن علقمہ، عبداللہ بن ابی جعفر، وغیرہم روایت کرتے ہیں، اپنے زمانہ میں مصر کے مفتی تھے، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، دوسرے محدثین بھی آپ کو ثقہ کہتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۰۸۹

## مروان بن سالم

آپ مروان بن سالم مقفع ہیں، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے حسین بن واقد، عزرہ بن ثابت نے روایت کی ہے، ابن حبان نے ثقات

میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۰۱۳

## مسافع دیلی

آپ عبدری حجبی مکی تابعی ہے،عبداللہ بن عمرو،معاویہ بن ابی سفیان، حسین بن علی عروہ بن زبیراور امام زہری سے روایت کرتے ہیں،ان سے منصور بن صفیہ، مصعب بن شیبہ اور امام زہری نے بھی روایت کی ہے،محدثین نے ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدچہارم:۔۳۵۷۱

## مستورد بن شداد فہری

آپ فہری قرشی ہیں، اہل کوفہ سے ہیں، بصرہ میں قیام رہا۔حضور انور کی وفات کے وقت یہ لڑکے تھے۔مگر حضور سے سماع ثابت ہے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۷۴۹

## مسلم قرشی

آپ مسلم بن عبداللہ ہیں،یا ابن عبداللہ بن مسلم ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۴۳۵

## مسور بن مخرمہ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے زہری قرشی ہیں،عبدالرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ۲ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ ۸ر میں آپ کو مدینہ منورہ میں لایا گیا۔ذی الحجہ میں حضور انور کی وفات کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی،اس کے باوجود آپ نے حضور سے احادیث

سنیں، حفظ کیں، بڑے فقیہ دیندار پرہیزگار تھے۔شہادت عثمان غنی تک آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ پھر مکہ معظمہ چلے گئے۔امیر معاویہ کی وفات تک وہاں رہے۔یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔جب یزید کی فوجوں نے مکہ معظمہ پر حملہ کرکے اس پر پتھر برسائے، منجنیق سے اس وقت آپ حطیم میں نفل پڑھ رہے تھے۔ایک پتھر آپ کے لگا جس سے آپ کی وفات ہوگئی۔ یہ واقعہ ربیع الاول،۶۴ھ میں ہوا آپ سے ایک خلقت نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۵۲۶

## مطلب بن ابی وداعہ

آپ کے والد حضرت ابووداعہ کا نام حارث ہے، سہمی قرشی ہیں، فتح مکہ کے دن ایمان لائے، پھر کوفہ میں بعد میں مدینہ منورہ میں رہے، آپ کے والد بدر کے دن قید کرلئے گئے تھے۔تو آپ انکا فدیہ یعنی چار ہزار درہم لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ سے متعدد صحابہ وتابعین نے روایات لیں۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلد سوم:۔۲۷۷۳

## معاذ بن انس

آپ جہنی ہیں، اہل مصر سے ہیں، آپ کے بیٹے سہل نے آپ سے احادیث لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۰۷۔۶۰۸۔۸۳۱۔۸۵۱۔

جلد سوم:۔۲۵۷۷۔

جلد چہارم:۔۳۱۰۹۔۳۶۲۱

## معاذ بن جبل

آپ کی کنیت ابوعبداللہ انصاری ہیں خزرجی ہیں، بیعت عقبہ دوم میں ستر صحابہ میں آپ بھی تھے۔بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، حضور انور نے آپ کو یمن کا قاضی

ومعلم بنا کر بھیجا، اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام لائے، حضرت عمر نے ابوعبیدہ ابن جراح کے بعد آپ کو شام کا حاکم بنایا۔ اڑتیس سال عمر پائی۔ ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۷۲۔۱۲۶۔۲۸۸۔۳۷۷۔۲۶۳۔۵۵۳۔۵۵۴۔۶۳۷۔۹۹۷۔

جلد دوم:۔ ۱۰۲۴۔۱۲۵۸۔۱۳۷۵۔۱۵۶۷۔۱۵۶۸۔

جلد سوم:۔ ۲۳۳۵۔۲۳۳۶۔۲۴۲۰۔۲۴۲۶۔۲۵۷۹۔۲۶۰۸۔۲۶۴۸۔۲۷۸۴۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۵۲۔۳۲۷۵۔۳۳۰۹۔۳۳۶۴۔۳۳۷۲۔۳۵۵۴۔۳۵۹۴۔

## معاذ بن زہرہ

آپ ضبی تابعی ہیں، کنیت ابو زہرہ ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ارسال کرتے ہیں، ابن حبان نے آپکو ثقہ میں ذکر فرمایا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۴۵۵۔۱۴۵۶

## معاویہ بن ابی یحیی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۶۳۱

## معاویہ بن حکم

آپ صحابی ہیں، قبیلہ بنی سلیم سے ہیں۔ اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ آپ سے صرف یہی حدیث مروی ہیں۔ ۱۷ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۶۹۵

جلد سوم:۔ ۲۶۷۰

جلد چہارم:۔۳۶۴۵

## معاویہ بن حیدہ

آپ قشیری ہیں بصرہ میں سکونت تھی، صحابی ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے، آخر میں خراسان تشریف لے گئے، اور وہاں ہی وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۶۵

جلد دوم:۔۱۳۲۶

جلد سوم:۔۲۲۰۶۔۲۲۵۵

## معاویہ بن ابی سفیان

آپ قرشی اموی ہیں آپ کی ماں ہند بنت عتبہ ہیں اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے، مولف القلوب میں سے ہیں۔آپ حضور انور کے کاتب وحی تھے۔بعض مورخین نے کہا کہ آپ کاتب وحی نہ تھے بلکہ دوسری تحریریں حضور انور کی طرف سے لکھتے تھے۔آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس اور ابوسعید خدری نے احادیث لیں۔خلافت فاروقی میں اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان کے بعد شام کے حاکم بنے۔پھر وفات تک وہاں ہی حاکم رہے۔۴۰ سال حکومت کی خلافت فاروقی میں چار سال، خلافت عثمانی میں پورے بارہ سال، پھر خلافت حیدری اور خلافت امام حسن میں اس طرح بیس سال حکومت کی پھر مستقل سلطان اسلام بنکر بیس سال سلطنت کی۔۴۱ میں امام حسن نے آپکو خلافت سونپ دی، خود علیحدہ ہوگئے، رجب ۶۰ ھ میں وفات پائی۔دمشق میں دفن ہوئے۔۷۸ سال عمر پائی۔آخر عمر میں لقوہ ہوگیا تھا، آپ وفات کے وقت کہتے تھے کہ کاش میں ایک قرشی شخص ہوتا جو ذی طوی گاؤں میں رہتا۔حکومت میں حصہ نہ لیتا۔آپ کے پاس حضور انور کے تبرکات بال، ناخن شریف، تہبند تھے۔وصیت کی کہ مجھے حضور انور کے تہبند میں لپیٹا جائے۔ہونٹوں، ناک۔نتھنوں آنکھوں میں حضور کے بال، ناخن رکھ دینا۔پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کردینا۔آپ کی عمر شریف کے بیان میں غلطی غالبًا

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

کاتب نے کی۔آپ کی عمر ۸۷رسال ہوئی ہے۔حق یہ ہے کہ آپ کاتب وحی رہے۔اور آپ نے اپنا اسلام فتح مکہ کے دن ظاہر فرمایا۔ایمان پہلے ہی لا چکے تھے۔عمرہ قضا میں حضور انور کی حجامت آپ نے ہی کی تھی۔جیسا کہ بخاری میں ہے۔کاتب بجائے ثمان وسبعون کے ثمان و اربعون۔لکھ گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۷۳

جلد دوم:۔۱۸۱۸

جلد سوم:۔۲۳۰۰۔۲۵۹۷

جلد چہارم:۔۳۰۲۱۔۳۱۰۰۔۳۱۱۲۔

## معاویہ بن جاہمہ

آپ سلمی ہیں، اور صحابی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت کیلئے حاضر ہوئے تو آپ نے واپس فرما دیا تھا کہ اپنی والدہ کی خدمت کرو۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔۲۳۴۴۔۲۳۴۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

## معقل بن یسار

آپ شجرہ والے صحابہ سے ہیں، جنہوں نے حدیبیہ میں بیعت رضوان کی تھی بصرہ میں قیام رہا۔خواجہ حسن بصری آپ کے شاگرد ہیں، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۳۸۵۔۱۶۷۰

## مغیرہ بن شعبہ

آپ قبیلہ بنی ثقیف سے ہیں، خندق کے سال ایمان لائے، امیر معاویہ کی طرف سے کوفہ کے گورنر رہے۔ستر سال عمر پائی۔ ۵۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔آپ سے بہت احادیث مروی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۵۹۔۸۸۹۔۹۱۸

جلددوم:۔۱۱۶۲۔۱۳۸۰۔۱۶۴۵

جلدسوم:۔۲۳۵۰۔۲۴۲۹۔۲۶۱۴

جلدچہارم:۔۳۳۸۲

## مقداد بن اسود

آپ کا نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ کندی ہیں، مگر مشہور ہیں مقداد بن اسود کے نام سے۔ اسلئے کہ آپ اسود کی پرورش میں رہے۔ آپ جلیل القدر صحابی اور چھٹے مومن ہیں۔ نوے سال کی عمر شریف پاکر ۳۳ھ میں مدینہ منورہ سے تین میل دور مقام جرف میں وفات پائی۔ لوگ آپ کی میت شریف کو کندھوں پر اٹھا کر لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

جلداول:۔۸۵۶

جلدچہارم:۔۳۰۳۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

## مقدام بن معدی کرب

آپ کی کنیت ابوکریمہ ہے۔ کندی ہیں اہل شام میں آپ کا شمار ہے۔ اکیانوے سال عمر پائی۔ ستاسی ہجری میں شام میں وفات پائی۔ بہت احادیث کے آپ راوی ہیں مشہور صحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۲۔۲۲۲

جلددوم:۔۱۳۵۴۔۱۶۴۸۔۱۸۵۸

جلدچہارم:۔۳۰۴۲۔۳۵۳۳

## مکحول

آپ کا نام مکحول بن عبداللہ ہے، کنیت ابوعبداللہ، شامی ہیں، حضرت لیث کے غلام امام

اوزاعی کے استاذ، تابعی ہیں، بہت صحابہ سے ملاقات کی، ۱۱۸ھ میں وفات ہوئی۔آپ کی احادیث مبارکہ زیادہ مرسل ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۶۹

جلد چہارم:۔۳۲۱۷

## مسیرۃ الفجر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۹۸

## میمون بن شبیب

آپ تیمی کوفی ہیں، اور تابعی، معاذ بن جبل، عمر فاروق، مولی علی، ابوذر غفاری، مقداد بن مسعود، قیس بن سعد، مغیرہ بن شیبہ، اور ام المومنین، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،

آپ سے ابراہیم نخعی، حبیب بن ابی ثابت، حکم بن عتیبہ، منصور بن داذن نے روایت کی۔

ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔۸۳ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۲۴۰

## میمون بن کردی

آپ کی کنیت ابوبصیر ہے، اپنے والد اور ابوعثمان نہدی سے روایت کرتے ہیں

آپ سے مالک بن دینار، فضل بن عمیرہ، ابوخدرہ، اور حماد بن زید وغیرہم نے روایت کی ہے، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، دوسرے محدثین نے بھی آپ کو ثقہ کہا ہے۔

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۷۰۷

جلد سوم:۔۲۷۲۹

## ام المومنین میمونہ

آپ میمونہ بنت حارث ہیں، بلالیہ عامریہ ہیں، بعض نے فرمایا کہ آپ کا نام برہ تھا۔ حضور انور نے میمونہ نام رکھا، آپ پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں، اس نے آپ کو طلاق دے دی۔ پھر آپ سے ابورہم نے نکاح کیا ان کی وفات کے بعد حضور نے آپ سے نکاح ذی القعدہ ۷ھ میں عمرہ قضاء کے موقع پر مقام سرف میں کیا۔ جو مکہ معظمہ سے دس میل ہے وہاں ہی آپ کی وفات ۶۱ھ میں واقع ہوئی۔ وہاں ہی آپ دفن ہوئیں، بلکہ عین نکاح کی جگہ ہی آپ کی قبر شریف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ آپ ام الفضل زوجہ عباس کی بہن ہیں اسماء بنت عمیس کی بھی بہن ہیں۔ حضور انور کی آخری زوجہ آپ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی خالہ ہیں۔ آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس اور جماعت صحابہ نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۵۲۔۳۷۳۔۳۸۰

جلد دوم:۔۱۰۹۱

جلد سوم:۔۲۲۲۰

جلد چہارم:۔۲۹۲۳

## میمونہ بنت سعد

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں، حضور سے روایت کرتی ہیں آپ سے ایوب بن خالد بن صفوان، طارق بن عبدالرحمٰن، ہلال بن ابی ہلال مدنی نے روایت کی۔

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۰۰۶

# نافع

آپ حضرت عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں، دیلمی ہیں عظیم الشان تابعی ہیں، حضرت ابن عمر اور ابو سعید خدری سے روایات لیتے ہیں اور آپ سے زہری، امام مالک وغیرہ مشہور محدثین ثقہ علماء نے روایات لیں۔ حضرت بن عمر کی اکثر روایات آپ سے مروی ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں، کہ جب میں حضرت بن عمر کی احادیث نافع سے سن لیتا ہوں۔ تو مجھے کسی اور سے سننے کی پرواہ نہیں ہوتی۔ ایک سو سترہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۸۵۔۹۲۷۔۵۲۸۔۵۸۱۔۵۸۳۔۵۸۴۔۵۸۶۔

۶۷۵۔۶۷۶۔۷۳۴۔۷۹۱۔۹۱۴

جلد دوم:۔۱۴۹۲۔۱۹۲۷

جلد سوم:۔۲۰۹۱۔۲۴۱۲۔۲۴۱۳۔

www.alahazratnetwork.org

# نبیشہ خیر ہذلی

آپ ہذلی ہیں اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہے۔ وہاں ہی آپ کی احادیث مشہور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۶۶۔۱۹۱۸

# نبیسط بن شریط

آپ اشجعی کوفی ہیں اور صحابی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، نیز سالم بن عبید، انس بن مالک سے بھی روایت کرتے ہیں، آپ سے آپ کے بیٹے سلمہ اور نعیم بن ابی ہند، ابو مالک اشجعی نے روایت لی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۲۲۸۰

# نجیح بن عبدالرحمٰن

آپ سندی مدنی ہیں، بنو ہاشم کے آزاد کردہ، ابومعشر کنیت ہے، ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے ملاقات ہے، تابعی ہیں۔

سعید بن مسیب، محمد بن کعب قرظی، ہشام بن عروہ، موسی بن یسار، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپکے بیٹے محمد، لیث بن سعد، عبداللہ بن ادریس، ھشیم، ابن مہدی، وکیع وغیرہم نے روایت لی۔ آپ کے سلسلہ میں محدثین مختلف ہیں، بعض توثیق کرتے ہیں اور بعض تضعیف۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۴۲

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

# نزال بن سبرہ

آپ ہذلی کوفی ہیں، آپکی صحابیت میں اختلاف ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صدیق اکبر سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔

عثمان غنی، مولی علی، ابن مسعود، سراقہ بن مالک، ابومسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عامر شعبی، اسمعیل بن رجاء، ضحاک بن مزاحم روایت کرتے ہیں،

امام عجلی نے کہا: تابعین سے ہیں اور کوفی ثقہ ہیں، بن حبان نے ثقات میں ذکر کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۹۹

# نصر بن عاصم

آپ لیثی بصری ہیں، اور تابعی، عمر بن خطاب، مالک بن حویرث لیثی، ابوبکرہ، فروہ بن نوفل، عبداللہ بن فطیمہ، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے احمد بن ہلال، قتادہ، عمران بن حدیر، بشر بن شعثاء، بشر بن عبید اور ابوسعید،

بقال وغیرہم نے روایت لی ہے۔

امام نسائی نے ثقہ کہا، اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۲۷

## نعمان بن بشیر

آپ بہت خرد سال صحابی ہیں، ہجرت سے چودہ ماہ بعد تولد ہوئے، آپ انصار میں پہلے بچہ ہیں، جو پیدا ہوئے۔ جیسے مہاجرین میں اول حضرت عبداللہ بن زبیر پہلے بچے ہیں۔ حضور کی وفات کے وقت آٹھ سال سات ماہ کے تھے۔ کوفہ میں قیام رہا۔ امیر معاویہ کی طرف سے عراق کے حاکم تھے۔ جب حضرت امام حسین نے مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا تو آپ اس وقت یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔ آپ نے حضرت مسلم سے کوئی تعارض نہ کیا اس لئے یزید نے آپ کو معزول کر دیا اور عبداللہ بن زیاد کو مقرر کیا۔ جب سر مبارک امام حسین کا کوفہ سے شام بھیجا گیا اسوقت اہل بیت پر یہی نعمان مقرر تھے۔ آپ نے راہ میں اہل بیت کی بہت خدمات انجام دیں۔ اور اہل بیت اطہار نے آپ کو بہت دعائیں دیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۴۴

جلد سوم:۔۲۳۲۳۔۲۴۵۶۔۲۶۸۴۔۲۶۸۶

جلد چہارم:۔۳۶۲۵۔۳۶۲۶

## نعیم بن مسعود

آپ اشجعی ہیں، غزوۂ خندق میں حضور انور کی خدمت میں مہاجر ہو کر آئے۔ آپ ہی جنگ احزاب میں ابوسفیان اور بنی قریظہ کے درمیان رابطہ پیدا کئے ہوئے تھے۔ جنگ احزاب میں ابوسفیان کفار کے سردار تھے۔ یہ انکے خاص مددگار ایلچی آپ کا واقعہ مشہور ہے۔ آپ کی وفات خلافت عثمانیہ میں ہوئی بعض مورخین فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں قتل کئے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۷۶

## نواس بن سمعان

آپ کلابی ہیں شام میں رہے ایک جماعت نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۴۳

## نو بلہ بن مسلم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۶۹۶

## وائل بن حجر

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کا نام وائل بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر ہے۔کنیت ابو عبیدہ، قبیلہ بنی حزم سے ہیں۔حضر موت کے شہزادہ تھے۔جب اسلام لانے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے انکے لئے اپنی چادر بچھادی اور اپنے قریب بٹھالیا اور فرمایا: کہ تم نے اللہ کے لئے بہت دراز سفر کیا، اور بہت دعائیں دیں۔اور حضر موت کا حاکم بنایا۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو ہمیشہ حاضریٔ بارگاہ میسر نہ تھی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۰۱۔۷۰۲۔۷۰۴

## والصبہ بن معبد جہنی

آپ آخری صحابہ میں سے ہیں، ۹ھ میں ایمان لائے، بہت پرہیزگار ہمیشہ خوف خدا سے رونے والے تھے۔آخر میں کوفہ قیام رہا، اور مقام رقہ میں وفات ہوئی۔آپ کی کنیت ابو شدا ہے قبیلہ اوس سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۲۶۵

## واثلہ بن اسقع

آپ لیثی ہیں، جب حضور انور غزوہ تبوک کی تیاری فرمارہے تھے۔ تب آپ ایمان لائے مشہور یہ ہے کہ آپ نے تین سال حضور انور کی خدمت کی۔ صفہ والوں سے تھے پہلے بصرہ میں رہے۔ پھر شام میں آپ کا گھر دمشق سے تین کوس دور بلاد میں تھا۔ پھر بیت المقدس چلے گئے وہیں وفات پائی۔ سو برس عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول :۔۴۳۱۔۷۵۳

جلد دوم:۔۱۰۸۳۔۱۱۲۶۔۱۹۴۹

جلد سوم:۔۲۰۰۶۔۲۵۴۲۔۲۷۷۵۔

جلد چہارم:۔۲۶۴۲

www.alahazratnetwork.org

## وحشی بن حرب

آپ حبشی سوڈانی ہیں۔ جبیر بن مطعم کے غلام، آپ نے غزوہ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا۔ اس زمانہ میں آپ کافر تھے۔ پھر غزوہ طائف کے بعد ایمان لائے۔ خلافت صدیقی میں غزوۂ یمامہ میں آپ شریک ہوئے مسیلمہ کذاب کو آپ ہی نے قتل کیا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے اس نیزہ سے اگر ایک خیر الناس کو قتل کیا تھا تو ایک شر الناس کو بھی قتل کیا ہے، شام میں رہے۔ حمص میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے اسحاق اور حرب نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۸۸۲

## وضین بن عطاء

آپ خزاعی دمشقی تابعی ہیں، کنیت ابو کنانہ یا عبداللہ ہے، ابوالاشعث صنعانی قاسم بن

عبدالرحمٰن، ابوعثمان صنعانی، محفوظ بن علقمہ، مکحول شامی وغیرہم روایت کرتے ہیں، آپ سے حماد بن سلمہ، حماد بن سلیمان، بقیہ بن ولید، ولید بن مسلم روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں، ۱۴۷ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۶۴

## والد عبدالعزیز

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۳۶۹

## وہب بن منبہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے صنعانی ہیں اولاد فارس سے ہیں حضرت جابر و بن عباس سے ملاقات ہے۔۱۱۴ھ میں وفات ہے۔

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۲۸۲۱۔۲۹۲۵۔۳۳۲۴۔۳۳۶۵۔۳۶۰۵

## ہالہ بن ابی ہالہ

آپ ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے صاحبزادے ہیں، اور صحابی، آپ سے آپ کے بیٹے ہند بن ہالہ روایت کرتے ہیں،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۸۵

## ہرمز

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، اور بدری صحابی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۳۱

## ہند بن ابی ہالہ

آپ ام المومنین خدیجۃ الکبری کے بیٹے اور حضور نبی کریم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت میں پرورش پائی، بدری صحابی ہیں، جنگ جمل میں حضرت علی کیساتھ تھے، اور اسی معرکہ میں شہید ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۲۴۳۔۳۵۳۵

## ہشام بن ابی رقیہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد دوم:۔۲۵۴۳

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ہشام بن عروہ

آپ کی کنیت ابو المنذر رہے، قرشی مدنی ہیں، مدینہ منورہ کے مشہور تابعی ہیں بڑے محدثین وعلماء سے ہیں۔ حضرت بن زبیر بن عمر و وغیرہم سے روایات لیتے ہیں، بغداد میں خلیفہ منصور کے پاس تشریف لے گئے۔ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے ۱۴۶ھ وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۴۵

## ہلال بن یساف

آپ اشجع کے آزاد کردہ ہیں حضرت علی کی زیارت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۴۸۳

# یحیی بن حبیب

آپ اسدی کوفی ہیں، کنیت ابوعقیل ہے، اپنے چچا ابوثابت، محمد بن اسمعیل، محمد بن قاسم اسدی، ابواسامہ، جعفر بن عون، یحیی بن آدم وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے امام بخاری، ابن ابی حاتم، عبداللہ بن احمد، احمد بن یحیی بن زہرہ، وغیرہم روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں ذکر فرمایا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۴۹۴

# یحیی بن عبدالرحمٰن

ابن حاطب بن ابی بلتعہ آپ مدنی ہیں۔ جماعت صحابہ سے روایت لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۰۸

www.alahazratnetwork.org

# یحیی بن کثیر

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کی کنیت ابوالیسر ہے، اصلی باشندے بصرہ کے تھے۔ پھر یمامہ چلے گئے تھے۔

حضرت انس بن مالک سے ملاقات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۹۴

جلدسوم:۔۲۴۵۳

# یزید بن اسود

آپ سوائی ہیں، اہل طائف میں آپ کا شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۰۸۔۹۱۳

## یزید اودی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۹۷

## یزید بن حبیب

آپ ازدی مصری ہیں، کنیت ابو رجاء ہے، تابعی ہیں، عبداللہ بن حارث، ابوالطفیل عامر بن واثلہ، اسلم بن یزید، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اور امام زہری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے سلیمان تیمی، محمد بن اسحٰق، عمرو بن حارث، حیوۃ بن شریح، لیث بن سعد، سعید بن ابی ایوب، اپنے دور میں مفتی مصر تھے۔ مصر میں علم دین کا چرچا آپ ہی کے ذریعہ ہوا۔ سب نے اپنا پیشوا مانا۔ محدثین آپ کو ثقہ مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

جلد اول:۔۶۹۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

## یزید بن رکانہ

آپ قرشی مطلبی ہیں، اور صحابی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۱

## یزید بن رومان

آپ اسدی مدنی ہیں، آل زبیر کے آزاد کردہ، کنیت ابو روح تھی، ابن زبیر، انس، سالم بن عبداللہ، عبیداللہ بن عبداللہ، عروہ بن زبیر، امام زہری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ہشام بن عروہ، ابن اسحاق، امام مالک وغیرہم نے روایت کی، محدثین آپ کو ثقہ کہتے ہیں، ۔۱۳۰ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۱

## یزید بن عبداللہ بن مغفل

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۷۲۵

## یزید قسملی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۰۰

جلد سوم:۔۲۱۵۹

www.alahazratnetwork.org

## یعلی بن عطا

آپ عامری لیثی طائفی ہیں، اور تابعی، اپنے والد، اوس بن اوس، عمار بن حدید بجلی، عمرو بن الشرید، بن سوید، ابوعلقمہ ہاشمی، جابر بن یزید، بن اسود، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں آپ سے امام شعبہ، امام ثوری، حماد بن سلمہ، ھشیم، شریک بن ابوعوانہ وغیرہم نے روایت لی ہے، محدثین آپ کو ثقہ کہتے ہیں، ابن حبان نے آپکو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۷۷۔۱۷۷۴

## یعلی بن مرہ ثقفی

آپ ثقفی ہیں حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ حنین طائف، تبوک میں شریک ہوئے، آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۵۵۹۔۱۶۷۴

جلد سوم:۔۲۰۴۲۔۲۰۷۰

جلد چہارم:۔۳۱۸۶۔۳۵۳۴

## رجل من الصحابہ

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۲۔۵۰۔۱۰۹۔۲۰۹۔۳۶۲۔۲۲۹۔۱۰۱۴۔

جلد دوم:۔۱۰۲۸۔۱۲۹۰۔۱۵۴۱۔۱۶۹۶۔۱۹۰۸

جلد سوم:۔۱۹۷۵۔۲۲۵۱

جلد چہارم:۔۳۱۸۰۔۳۵۰۲۔۳۵۲۳۔۳۵۹۹۔۳۶۳۱۔

## امرأۃ من الصحابیات

www.alahazratnetwork.org

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۳۰۴

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# امام احمد رضا قدس سرہ نے جن کتب سے احادیث نقل فرمائیں

| | الف | متوفی |
|---|---|---|
| ۱۔ | الابانة عن اصو ل الديانة | ابو نصر السنجری |
| ۲۔ | الاتحاف السادة المتقين | السيد مرتضى الزبيدی ۱۲۰۵ |
| ۳۔ | الاتقان فی علوم القرآن | جلال الدين عبد الرحمن بن ابی ابكر السيوطی ۲۵۶ |
| ٤۔ | الاجر الجزل فی الغزل | جلال الدين بن عبدالرحمن بن ابی بكر السيوطی ۹۱۱ |
| ۵۔ | احياء العلوم | امام محمد بن محمد الغزالی ۵۰۵ |
| ٦۔ | اخبار المدينة | زبير بن بكار الزبيری ۲۵٦ھ |
| ۷۔ | اخبار مدنيه | محمد حسن المدنی ابن زباله ۳۰۰ھ |
| ۸۔ | الادب المفر د | امام محمد بن اسماعيل البخاری ۲۵٦ |
| ۹۔ | اربعين طائيه | |
| ۱۰۔ | اربعين سمی بالماء المعين | برهان خجندی تقريباً ۱۰۰۰ |
| ۱۱۔ | ارشاد الساری شرح بخاری | شهاب الدين احمد بن محمد |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ٢٤۔ الام للشافعی | محمد بن ادریس الشافعی | ٢٠٤ |
| اسد الغابة | ابو الحسن علی بن محمد الجزری | ٦٣٠ |

## ب

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ٢٥۔ الباب المزبور | جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی | ٩١١ |
| ٢٦۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع | علاء الدین بن ابی بن مسعود الکاسافی | ٥٨٧ |
| ٢٧۔ بلوغ المرام | حافظ شهاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی | ٩٧٣ |
| ٢٨۔ البناية شرح الهداية | بد ر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی | ٨٥٥ |
| ٢٩۔ بهجة المجالس | احمد بن محمد عبد ربه | ٨٦٠ |
| البداية و النهاية | اسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی | ٧٧٤ |
| البحر الزخار | حافظ ابو بکر احمد بن عمرو العتکی البزار | ٢٩٣ |

## ت

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ٣٠۔ تاریخ البخاری | امام محمد بن اسماعیل البخاری | ٢٥٦ |
| ٣١۔ تاریخ نیشاپور | امام احمد بن محمد بن حنبل | ٢٤١ |
| ٣٢۔ تاریخ الحاکم | ابو عبد الله الحاکم نشاپوری | ٤٠٥ |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| نمبر | کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|---|
| ٣٣ـ | تاریخ الطبری | ابو جعفر محمد بن جریر الطبری | ٣١٠ |
| ٣٤ـ | تاریخ دمشق | علی بن حق الدمشقی بابن عساکر | ٥٧١ |
| ٣٥ ـ | تاریخ بغداد | علی بن حسن الدمشقی معروف با بن عساکر | ٥٧١ |
| ٣٦ ـ | التاریخ | شمس الدین محمد صالح | ١١٣ |
| ٣٧ـ | التاریخ | الحافظ ابو بکر ابی خیثمه | ٢٧٩ |
| ٣٨ـ | تاریخ ابی اسحاق | ابو اسحاق الجوزجانی | ٣٨٠ |
| ٣٩ـ | تاریخ بغداد | محمد بن محمود حسن البغدادی النجار | ٦٤٣ |
| ٤٠ـ | تبین الحقائق | فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی | ٧٤٣ |
| ٤١ـ | تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (ا لتبیین) | فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی | ٧٤٣ |
| ٤٢ـ | التجرید للصحاح و السنن | ابو الحسن احمد بن رزین | ٥٣٥ |
| ٤٣ـ | التحریر المختار | امام عبد القادر الرافعی الفاروقی | ١٣٢٣ |
| ٤٤ـ | تحفة الزائر | علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر | ٥٧١ |
| ٤٥ـ | التحقیق فی فضل الصدیق | ابراهیم بن عبد الله الیمینی المدنی الشافعی | ١٣٠٤ |
| ٤٦ـ | تخریج احیاء العلوم | حافظ شهاب الدین احمد بن | |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ج



Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | سن وفات |
| --- | --- | --- |
| ١٤٢ـ شرح السير الكبير | | |
| ١٤٣ـ شرح المهذب | محى الدين ابو زكريا يحى بن شرف النووى | ٦٧٦ |
| ١٤٤ـ شرح مسند | عبد القادرى الرافعى الفاروقى | ١٣٣٢ |
| ١٤٥ـ شرح الطيبى على مشكوة المصابيح | شرف الدين حسين بن محمد بن عبد الله الطيبى | ٧٤٣ |
| ١٤٦ـ شرح احياء العلوم | سيد مرتضى بلگرامى | ١٢٠٥ |
| ١٤٧ ـ شرح المصابيح | شهاب الدين فضل بن حسين توريشى حنفى | ٦٦١ |
| ١٤٨ـ شرح منتقى | | |
| ١٤٩ـ شرح المصابيح | قاضى ناصر الدين ابو الخير عبد الله بن عمر بن محمد بن الشيرازى البيضاوى | ٦٤١ يا ٦٨٥ |
| ١٥٠ـ شرح المؤطا | علامه محمد بن عبد الباقى الزرقانى | ١١٢٢ |
| ١٥١ـ شعب الايمان | ابو بكر احمد بن حسين بن على البيهقى | ٤٥٨ |
| ١٥٢ـ شفاء السقام فى زيارت خير الانام | تقى الدين على بن عبد الكافى السبكى | ١٧٥٦ |
| ١٥٣ـ الشفاء تعريف حقو ق المصطفى | ابو الفضل عياض بن موسى قضاعى | ٥٤٤ |
| ١٥٤ـ الشهاب | | |
| شعب الايمان | ابو بكر احمد بن حسين بن على البيهقى | ٤٥٨ |


Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ص﴾


| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ۱۵۵ ـ صحیح ابن حبان | ابو الشیخ محمد بن حبان | ۳۵۴ |
| ۱۵۶ ـ صحیح ابن ابان | عیسی بن ابان بن صدقة | ۲۲۱ |
| ۱۵۷ ـ صحیح ابو عوانة | یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی | ۳۱٦ |
| ۱۵۸ ـ صحیح ابن خزیمة | محمد بن اسحق بن خزیمة | ۳۱۱ |
| ۱۵۹ ـ صحیح بن السکن | ابن السکن سعید بن عثمان | ۳۵۳ |
| ۱٦۰ ـ صحیح التقاسیم و الانواع | ابو الشیخ محمد بن حبان | ۳۵٤ |
| ۱٦۱ ـ الصحاح | ابو عبد الله الحاکم نیشاپوری | ٤۰۵ |
| ۱٦۲ ـ صفة قبر النبی ﷺ | ابوبکر محمدبن حسین الآجری | ۳۰٦ |
| ۱٦۳ ـ الصواعق المحرقة | الحافظ شها ب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی | ۹۷۳ |


## ﴿ض﴾


| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ۱٦٤ ـ الضعفاء | امام موسی کاظم | |


## ﴿ط﴾


| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ۱٦۵ ـ الطب النبوی | ابو نعیم احمد بن عنبد الله الاصبهانی | ٤۳۰ |
| ۱٦٦ ـ طبقات ابن سعد | محمد بن سعد | ۳۲۰ |
| ۱٦۷ ـ طبقات الحفاظ | امام ابو عبد الله الذهبی | ۷٤۸ |
| ۱٦۸ ـ الطحاوی علی الدر | سید احمد الطحطاوی | ۱۳۰۲ |
| ۱٦۹ ـ الطریق ابن الاعرابی | امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السبحتانی | ۲۷۵ |
| ۱۷۰ ـ الطیورات | ابو طاهرالسلفی | ۵۷٦ |


www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ع﴾


| کتاب | مصنف | سن |
| --- | --- | --- |
| ۱۷۱ ـ علوم الحدیث | ابو عبد الله الحاکم النیشاپوری | ۴۰۵ |
| ۱۷۲ ـ عمل الیوم واللیلة | حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنیٰ | ۳۶۴ |
| ۱۷۳ ـ عمدة القاری شرح صحیح البخاری | علامه بدر الدین محمد احمد العینی | ۸۵۵ |
| ۱۷۴ ـ العنایة | اکمل الدین محمد بن محمد البابری | ۷۸۶ |
| ۱۷۵ ـ عوافی سعید بن منصور | ابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی | ۴۳۰ |
| ۱۷۶ ـ عوالی الفرش الی معالی العرش | | |


## ﴿غ﴾

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM


| کتاب | مصنف | سن |
| --- | --- | --- |
| ۱۷۷ ـ غایة البیان | شیخ اقوام الدین امیر اکاتب امیر الاتقانی | ۷۸۵ |
| ۱۷۸ ـ غایة سمعانیة | | |
| ۱۷۹ ـ غرائب امام مالك | امام ابو الحسن علی بنعمر الدر قطنی | ۳۸۵ |
| ۱۸۰ ـ غریب الحدیث | ابو عبید الله القاسم بن سلام | ۲۲۴ |
| ۱۸۱ ـ غریب الحدیث | ابراهیم الحربی | |
| ۱۸۲ ـ غریب الحدیث | ابو الحسن علی بن مغیرة البغدادی المعروف باثرم | ۲۳۰ |
| ۱۸۳ ـ غنیة | حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص الشر بنلالی | ۱۰۶۹ |

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ۱۸۴ ـ الغنية شرح منية | علامه ابراهيم الحلبى | ۹۷۱ |
| ۱۸۵ ـ الغيلانيات | ابو بكر الشافعى | |

﴿ف﴾

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ۱۸۶ ـ فتاوى امام سخاوى | شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوى | ۹۰۲ |
| ۱۸۷ ـ فتوح المصر | ابو القاسم بن عبد الحكيم | |
| ۱۸۸ ـ فتوح الشام | ابو حذيفه | |
| ۱۸۹ ـ فتح الملك المجيد | | |
| ۱۹۰ ـ فتح الله ا لمعين السيد | ابو منصور محمد بن احمد | ۹۸۰ |
| ۱۹۱ ـ فتح القدير | كمال الدين محمد بن عبد الواحد نابن الهمام | ۸۶۱ |
| ۱۹۲ ـ فتح الغيب | شيخ محى الدين ابو محمد عبد القادرى الجيلانى | ۵۶۱ |
| ۱۹۳ ـ الفتوحات المكيه | امام محى الدين محمد بن على ابن العربى | ۶۳۸ |
| ۱۹۴ ـ فتح البارى | الحافظ شهاب الدين احمدبن حجر العسقلانى المكى | ۱۷۳ |
| ۱۹۵ ـ فتاوى حديثيه | الحافظ شهاب الدين احمد بن حجر العسقلانى | ۹۷۳ |
| ۱۹۶ ـ فتح القدير | محمد بن على الشوكانى | ۱۲۵۵ |
| ۱۹۷ ـ الفجر المنير | امام تاج الدين الخابانى | |
| ۱۹۸ ـ فضائل الصحابة | ابو نعيم احمد بن عبد الله الاصبهانى | ۴۳۰ |
| ۱۹۹ ـ فضائل لباس العمائم | ابو عبد الله محمد بن وضاح | |


Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ق﴾



www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| | بن الجوزی | ٥٩٧ |
| ٢٦٧۔ کتاب الصفین | یحی بن سلیمان الجعفی | |
| ٢٦٨۔ کتابالصلاۃ | محمد بن نصر المروزی | ٢٩٤ |
| ٢٦٩۔ کتاب الصلاۃ | ابو محمد بن الابراھیمی | |
| ٢٧٠۔ کتاب الصحابۃ | | |
| ٢٧١۔ کتاب الضعفاء الکبیر | ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی | ٣٢٢ |
| ٢٧٢۔ کتاب الضعفاء | ابو الشیخ محمد بن حبان | ٣٥٤ |
| ٢٧٣۔ کتاب الطب | حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق بن السنی | ٣٦٤ |
| ٢٧٤۔ کتاب الطھور | ابو القاسم بن سلام | ٢٢٤ |
| ٢٧٥۔ کتاب الطاعۃ و المعصیۃ | علی بن معبد | |
| ٢٧٦۔ کتاب ا لعلل | ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی | ٢٧٩ |
| ٢٧٧۔ کتاب العظمۃ | ابو الشیخ محمد بن حبان | ٣٥٤ |
| ٢٧٨۔ کتاب العلل علی ابواب الفقہ | ابو محمد عبد الرحمن بن ابی کاطم محمد الرازی | ٣٢٧ |
| ٢٧٩۔ کتاب العقوبات | ابو بکر عبد اللہ محمد بن عبید اللہ بن ابی الدنیا القرشی | ٢٨١ |
| ٢٨٠۔ کتاب العلل | ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی | ٥٩٨ |
| ٢٨١ کتاب العاقبۃ | امام عبد الحق اشبیلی | ٥٨٢ |
| ٢٨٢۔ کتاب العقل | ابو الحسن التیمی | |
| ٢٨٣۔ کنز العمال | علاء الدین علی المتقی حسام | |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | سن وفات |
| --- | --- | --- |
| | الدين الهندى | ٩٧٥ |
| ٢٨٤۔ كتاب العباد | على ابن احمدالغورى | |
| ٢٨٥۔ كشف الغمة عن جميع الامة | شيخ عبد الوهاب بن احمد الشعرانى | ٩٨٣ |
| ٢٨٧۔ كتاب فضل الصحت | ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبدى ابن الدنيا القرشى | ٢٨١ |
| ٢٨٨، كتاب فضل العلم | الموهبى | |
| ٢٩٠۔ كتاب الفوائد | ابو سعيدهثيم بن كليب الشاشى | ٣٣٥ |
| ٢٩١۔ كتاب الفوائد | الشيخ المخلص | ٩٤٠ |
| ٢٩١۔ كتاب الفوائد | ابو الحسن بن بشران | |
| ٢٩٢ كتاب الفوائد | حسن بن سفين النوى | ٣٠٣ |
| ٢٩٣ كتاب الفوائد | | |
| ٢٩٤۔ كتاب الفتوح | | |
| ٢٩٥۔ كتاب الفرائض | سفين ثورى الكوفى | ١٦١ |
| ٢٩٦۔ كتاب الفتن | نعيم بن حماد استاذ البخارى | ١٢٥ |
| ٢٩٧۔ كتاب الفوائد | ابوبكر العاقولى | |
| ٢٩٨۔ كتاب الفوائد | حاجب الطوسى | |
| ٢٩٩ كتاب الفضائل | الدرلابى | |
| ٣٠٠۔ كتاب القنوت | ابو بكر احمد بن على الخطيب البغدادى | ٤٦٣ |
| ٣٠١۔ كتاب القبور | ابو بكر عبد الله بنمحمد عبيد بن ابى الدنياالقرشى | ٢٨١ |

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | وفات |
| --- | --- | --- |
| ٣٠٢۔ کتاب الکنی و الالقاب | ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری | ٤٥٠ |
| ٣٠٣ الکامل لابن عدی | ابو احمد عبد اللہ بن عدی | ٣٦٥ |
| ٣٠٤۔ کتاب المراسیل | امامابو داؤد سلیمان بن اشعث السجتانی | ٢٧٥ |
| ٣٠٥۔ کتاب المناقب | امام احمد بن محمد بن حنبل | ٢٤١ |
| ٣٠٦۔ کتاب المعرفۃ | ابو بکر احمد بن ھسین بن علی البیہقی | ٤٥٨ |
| ٣٠٧۔ کتاب المعجزات | ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری | ٤٥٠ |
| ٣٠٨۔ کتاب المتفق و المتفرق | ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی | ٤٦٣ |
| ٣٠٩۔ کتاب المعالم | عبد اللہ بن محمدالبغوی | ٥١٦ |
| ٣١٠۔ کتاب المواعظ | حسن بن عبد اللہ ابو احمد العسکری | ٣٨٢ |
| ٣١١۔ کتاب المعرفۃ | ابن مندہ | |
| ٣١٢۔ کتاب المجالس | ابن قتیبہ عبد اللہ بن سالم الدینوری | ٢٧٦ |
| ٣١٣۔ کتاب المصاحب | ابن الانباری | |
| ٣١٤۔ کتاب المغازی | محمد بن عمر بن واقد الواقدی | ٢٠٧ |
| ٣١٥۔ کتاب المغازی | حافظ محمد بن عائذ | |

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ٣١٦۔ کتاب المعرفة | ابو الحسن علی بن الماوردی البصری | ٤٥٠ |
| ٣١٧۔ کتاب الرواة | ابو بکر بن المرزبان | |
| ٣١٨۔ کتاب الناسخ و المنسوخ | محمد بن موسی الحاذمی | ٥٨٤ |
| ٣١٩۔ کتاب الوفاء | سید نور الدین علی بن احمد سمهووی المدنی الشافعی | ٩١١ |
| ١٢٠ ۔ کتاب الوفا | ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی | ٥٩٧ |
| ٣٢١۔ کتاب الهواتف | محمد بن جعفر الخرائطی | ٣٢٧ |

## ل

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ٣٢٢۔ اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة | جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی | ٩١١ |
| ٣٢٣۔ لسان المیزان | الحافظ شهاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی | ٩٧٣ |
| ٣٢٦۔ لمعات | شیخ محقق عبد الحق محدث الدهلوی | ١٠٥٢ |

## م

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ٣٢٥ ۔ مسند امام اعظم | امام ابو حنیفة نعمان بن ثابت | ١٥٠ |
| ٣٢٦۔ المدخل | ابو بکر احمدبن حسین بن علی البیهقی | ٤٥٨ |
| ٣٢٧۔ مسند امام احمد بن حنبل | امام احمد بن حنبل ، | ١٤١ |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | وفات |
| --- | --- | --- |
| ٣٤٤۔ معجم ابن منیع | ابن منیع | |
| ٣٤٥۔ معجم ابن قانع (معجم الصحابة) | ابو الحسن عبد الباقی بن قانع | ٣٥١ |
| ٣٤٦۔ معجم ابی یعلی | احمد بن علی الموصلی | ٣٠٧ |
| ٣٤٧۔ مستخرج اسماعیلی | ابو احمد بن ابراهیم اسماعیلی | ٣٧١ |
| ٣٤٨۔مسند ابو داؤد | سلیمان بن داؤد الطیالسی | ٢٠٤ |
| ٣٤٩۔ موضوعات ابن جوزی | ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی، | ٥٩٧ |
| ٣٥٠۔ مؤطا ابن ذؤیب | محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذؤیب | ٧٣٧ |
| ٣٥١۔ مائتین | محمد بن یحیی عدنی | ٢٤٣ |
| ٣٥٢۔ مختصرا بی داؤد | للحافظ المنذری عبدا لعظیم بن عبد القوی المنذری | ٦٥٦ |
| ٣٥٣۔ مصنفات بن بشکوال | امام ابو القاسم بن بشکوال | ٥٧٨ |
| ٣٥٤۔ مقدمة ابن الصلاح (علوم الحدیث) | ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن صلاح الدین | ٦٤٣ |
| ٣٥٥۔ المیزان | امام ابو عبد الله الذهبی | ٧٤٨ |
| ٣٥٦۔ مناهل | جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی | ٩١١ |
| ٣٥٧۔معرفت الاصحاب | حافظ ابوموسی المدینی | ٢٣٤ |
| ٣٥٨۔مرسل و بلاغ مالك | امام مالك بن انس المدنی | ١٧٩ |


Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ٣٨٦۔ مصنف عبد الرزاق | ابو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعانی | ٢١١ |
| ٣٨٧۔ مقدمة غزنوية | | |
| ٣٨٨۔ مسند الفردوس | شهر دار بن شيرويه الديلمی | ٨٥٨ |
| ٣٨٩۔ مسند قضاعی | ابو عبد الله محمد سلامه القضاعی | ٢٩٤ |
| ٣٩٠۔ المعجم الكبير | ابو القاسم سليمان بن احمد الطبرانی | ٣٦٠ |
| ٣٩١۔ مسند كبير | | |
| ٣٩٢۔ موضوعات كبير | علی بن سلطان ملا علی القاری | ١٠١٤ |
| ٣٩٣۔ المواهب اللدنية ۔ | شهاب الدين احمد بن محمد القسطلانی الشافعی | ٩٢٣ |
| ٣٩٤۔مسند مسدد | مسدود بن مسرهد | ٩٣٨ |
| ٣٩٥۔ مشكوة امصابيح للتبريزی | شيخ ولی الدين العراقی | ٧٤٢ |
| ٣٩٦۔ منح المدح | ابو الفتح محمد بن محمد بن سيدالناس | ٧٣٤ |
| ٣٩٧۔ مصنفات مغلطائی | حافظ علاء الدين المغلطائی | ٧٦٢ |
| ٣٩٨۔ مسند مدينی | علی بن المدينی | ٢٣٤ |
| ٣٩٩۔ مصنف وكيع | وكيع بن الجراح | ١٩٨ |

﴿ن﴾

| کتاب | مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| ٤٠٠۔ نسخة | كامل الحجدری | |
| ٤٠١۔ نسيم الرياض | علامه شهاب الدين الخفاجی | |

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| | | ۱۰۶۹ |
| ۴۰۲۔ نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ | عبد اللہ بن یوسف الزیلعی | ۷۲۶ |
| ۴۰۳۔ النجلاء ابو بکر | احمد بن علی الخطیب البغدادی | ۴۶۳ |
| ۴۰۴۔ نوادر الاصول فی معرفۃ اخبارالرسول | ابو عبد اللہ بن محمد بن علی الحکیم الترمذی | ۲۵۵ |
| ۴۰۵۔ النھایۃ فی غریب الحدیث و الاثر | محب الدین مبارک بن محمد الجزری ابن اثیر | ۶۰۶ |
| ۴۰۶۔ نیل الاوطار | محمد بن علی الشوکانی | ۱۲۵۵ |

﴿و﴾

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ۴۰۷۔ الوجیز فی الفروع | ابو حامد محمد بن محمد الغزالی | ۵۰۵ |
| ۴۰۸۔ وصایا العلماء عند العلماء | ابن زھیرہ | |
| ۴۰۹۔ وفاء الوفاء | سید نور الدین علی بن احمد سموھوی مدنی الشافعی | ۹۱۱ |

﴿ہ﴾

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ۴۱۰۔ الھدایۃ | برھان الدین علی ابو الحسن الفرغانی | ۵۹۳ یا ۵۹۶ |

﴿ی﴾

| کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|
| ۴۱۱۔ الیوقیت و الجواھر | برھان الدین علی ابو الحسن الفرغانی | ۵۹۳ یا ۵۹۶ |

www.alahazratnetwork.org
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# مآخذ ومراجع

| کتاب | مطبع |
|---|---|
| احیاء العلوم للغزالی | ابناء مولوی غلام رسول ممبی |
| الادب المفرد للبخاری | ابناء مولوی غلام رسول ممبی |
| الاصابہ فی تمیز الصحابۃ لا بن حجر | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| اسدالغابۃ للجزری | داراحیاء التراث العربی بیروت |
| البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر | دارالمعرفۃ بیروت |
| البحرالزخار للبزار | مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ |
| تاریخ دمشق لا بن عساکر | داراحیاء التراث العربی |
| الترغیب والترہیب للمنذری | ابناء مولوی غلام رسول ممبی |
| | داراحیاء التراث العربی |
| التفسیر لا بن جریر | دارالفکر بیروت |
| التفسیر للبغوی | دالفکر بیروت |
| تقریب التہذیب للعسقلانی | مکتبہ اشرفیہ دیوبند |
| تہذیب التہذیب للعسقلانی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| الجامع الصحیح للبخاری اول ثانی | فاروقیہ بکڈپو، رشید کتب خانہ |
| الجامع الصحیح للمسلم | فاروقیہ رشیدیہ |
| جا مع الترمذی | کتب خانہ رشیدیہ |
| الجامع الصغیر للسیوطی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| جذب القلوب الی دیار المحبوب للشیخ | رضوی کتاب گھر دہلی |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| جمع الجوامع للسیوطی | بیروت |
| حلیة الاولیاء لا بی نعیم | دارالفکر۔ بیروت |
| الخصائص الکبریٰ للسیوطی | مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر |
| الدر المنثو للسیوطی | دارالفکر بیروت |
| دلائل النبوۃ للبیہقی | دارالکتب العربیہ۔ بیروت |
| دلائل النبوۃ لا بی نعیم | تصویر مطبوعہ حیدرآباد۔ دکنی |
| الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ للطبری | بیروت |
| السنن لابی دائود | دارالاشاعت اسلامیہ۔ کلکتہ |
| السنن للنسائی | رحیمیہ۔ دیوبند |
| السنن الکبریٰ للنسائی | مکتبہ اشرفیہ دیوبند۔ رمیمہ دیوبند |
| السنن لابن ماجہ | یاسر ندیم۔ دیوبند |
| السنن للطحاوی | رشیدیہ۔ دہلی |
| السنن الکبریٰ للبیہقی | دارالکتب العلمیہ |
| السنن للدارقطنی | الطباعۃ الفنیہ |
| السنن للدارمی | بیروت |
| السنن لابن منصور | |
| السنن لا بن ابی شیبہ | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| شرح معانی الآثار للطحاوی | |
| شعب الایمان للبیہقی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| شفاء السقام فی زیارت خیر الانام للسبکی | ابوالخیر اکیڈمی۔ |
| الشفا فی تعریف حقوق المصطفی للقاضی | ملتان |
| شعب الایمان للبیہقی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| الصحیح لا بن حبان | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| الصحیح لا بی عوانہ | دارالکتب العلمیہ بیروت |

Nafse Islam www.alahazratnetwork.org نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| الصحیح لابن خزیمه | المکتبۃ الاسلامی |
| الصواعق المحرقة للمکی | ملتان |
| الطبقات الکبر ی لا بن سعد | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| عمل الیوم والیلة لا بن السنی | |
| عمدة القاری للعینی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| فتح القدیر لا بن الهمام | مکتبہ رشیدیہ۔کوئٹہ |
| فیض القدیر للمناوی | دارالفکر بیروت |
| فتح الباری للعسقلانی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| کتاب الآثار لمحمد الشیبانی | ادارۂ قرآن کراچی پاکستان |
| کتاب الزهد لا حمد بن حنبل | دارالدیان، القاہرہ |
| کتاب الزهد لعبدالله بن مبارك | دارالمعراج الدولۃ ریاض |
| الکامل لابن عدی | دارالفکر بیروت |
| کتاب المراسیل لا بی داؤد | دارالاشاعت اسلامیہ کلکتہ |
| اللآلی المصنوعة للسیوطی | بیروت |
| المسند للامام الاعظم | مجتبائی۔دہلی |
| المدخل | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| المسند لا حمد بن حنبل | داراحیاء التراث العربی بیروت |
| المؤطا لمالك | مجتبائی۔دہلی |
| الموطا لمحمد الشیبانی | رحیمیہ۔دیوبند |
| معانی الآثار للطحاوی | رحیمیہ دیوبند |
| المعجم الصغیر للطبرانی | داراحیاء التراث العربی۔بیروت |
| المعجم الاوسط للطبرانی | دارالحرمین قاہرہ |
| المعجم الکبیر للطبرانی | داراحیاء التراث العربی۔بیروت |
| المصنف لابن ابی شیبه | دارالکتب العلمیہ بیروت |

www.alahazratnetwork.org WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| المسند لا بی یعلی | دارالقبلہ جدہ |
| المسند لا بی داؤد الطیالسی | حیدرآباد۔دکن |
| المصنف لعبدالرزاق | المکتب الاسلامی۔بیروت |
| المقا صد الحسنة للسخاوی | دارالکتب العربی۔بیروت |
| المستدرك للحاکم | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| مدخل الشرع الشریف للعبدری | |
| المسند الفردوس للدیلمی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| المواھب اللدنیہ للقسطلانی | مرکز اہل سنت برکات رضا۔پور بندر |
| مشکوۃ المصابیح للعراقی | فاروقیہ بکڈ پو |
| نسیم الریاض للخفاجی | دارالکتب العربیہ بیروت |
| نصب الرایة للزیلعی | دارالکتب العلمیہ بیروت |
| النھایة فی غریب الحدیث للجزری | موسسۃ المعیلیان ایران |

www.alahazratnetwork.org

## موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی سے جن کتب کا حوالہ لکھا گیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

الاتحافات السنیة

اخلاق النبوة

الاذکار النوویة

الاذکیا لا بن الجوزی

الاسرار المرفوعة لعلی القاری

الاستذکار لا بن عبد البر

الاشربہ لاحمد بن حنبل

تاریخ اصبھان لا بی نعیم

الاولیاء لا بن ابی الدنیا

الایمان لا بن ابی شیبہ

تجرید التمهید لا بن عبدالبر

التاریخ الکبیر للبخاری

تذکرۃ الموضوعات للفتنی

تغلیق التعلیق لا بن حجر

تلبیس ابلیس لا بن الجوزی

تلخیص الحبیر لا بن حجر

التمہید لا بن عبدالبر

تنزیہ الشریعۃ لا بن عراق

تاریخ جرجان للسہمی

الشریعۃ للآجری

جمع الجوامع للسیوطی

الحاوی للفتاوی للسیوطی

www.alahazratnetwork.org

موارد الظمأن للهیثمی

الحبائک فی الملائک للسیوطی

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسند الربیع بن حبیب

الفتاوی الحدیثیۃ للهیثمی

المسند للحمیدی

جامع مسانید ابی حنیفۃ

مسند ابی حنیفۃ

قضاء الحوائج لا بن ابی الدنیا

کشف الخفا للعجلونی

الدر المنتثرۃ للسیوطی

ریاض الصالحین للنووی

عمل الیوم و الیلۃ لا بن السنی

الامالی للشجری

السلسلة الصحیحة للالبانی

السلسلة الضعیفة للالبانی

الاسماء والصفات للبیهقی

التاریخ للطبری

السنة لا بن ابی عاصم

الضعفاء للعقیلی

علل الحدیث لا بن ابی حاتم

ارواء الغلیل للالبانی

السنن للدارقطنی

لسان المیزان لا بن حجر

اللآلی المصنوعة للسیوطی

العلل المتناهیة لا بن الجوزی

المجروحین لا بن حبان

مجمع الزوائد للهیثمی

الجامع الکبیر

القول المسدد لا بن حجر

زاد المسیر لا بن الجوزی

مشکل الآثار للطحاوی

المطالب العالیة لا بن حجر

جامع بیان العلم لا بن عبدالبر

المنتقی لا بن الجارود

منحة المعبود للساعاتی

السنن لسعید ابن منصور

www.alahazratnetwork.org
WWW.NAFSEISLAM.COM

المنار المنیف لا بن القیم

الموضوعات لابن الجوزی

مناهل الصفا

اسباب النزول للواحدی

Nafse Islam
www.alahazratnetwork.org
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایته و یزکیهم ویعلمهم الکتاب و الحکمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث و آثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

# المختارات الرضویه من الاحادیث النبویه والاثار المرویه

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

## جلد ہفتم

مع افادات مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

WWW.NAFSEISLAM.COM

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد ہفتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت ________ (۵)

نام کتاب ________ المختا رات الرضویۃ من الا حا دیث النبویۃ والا ثار المر ویۃ

عرفی نام ________ جامع الاحادیث جلد ہفتم

افادات ________ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

ترتیب وتخریج ________ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ ________ مولانا عبدالسلام صاحب رضوی، مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی

کمپوزر ________ مولوی محمد زاہد علی بریلوی مولوی محمد عبدالوحید بریلوی، حافظ محمد قمر بریلوی
محمد منیف رضا بریلوی، محمد عفیف رضا بریلوی، محمد نظیف رضا بریلوی، محمد توصیف رضا بریلوی،

تعداد ________ (۱۰۰۰)

سن اشاعت ________ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

## تقسیم کار

## کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۔ ٦

## ملنے کے پتے

- ☆ رضا اکیڈمی ۲٦ کامبیکر اسٹریٹ۔ ممبئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳
- ☆ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات
- ☆ نیو سلور بک یجنسی محمد علی روڈ بھنڈی بازار۔ ممبئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳
- ☆ فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۔ ٦
- ☆ اعلیحضرت دار الکتب ۱۲۸ اسلامیہ مارکیٹ نو محلہ بریلی شریف

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

باسمہ تعالیٰ

# عرضِ ناشر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے حمایت حق اور سرکوبیٔ باطل کیلئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کی تجلیاں وتابناکیاں آج بھی تاریخ کے سینے میں درخشاں ہیں۔ آپ نے نوک قلم سے علم وفضل کا سیل رواں جاری فرمایا، چنانچہ ایک ہزار سے زائد عظیم الشان تصانیف ان کے گرانمایہ فضل وکمال کا بین ثبوت ہیں جس کے لئے ہر دل ہوشمندان کا شکرگزار اور ہر زبان حق گوان کی مدح سرا ہے۔ مگر کیا کہئے: ع ہنر بچشم عداوت بزرگ ترعیبے ست۔

اس کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے مولانا ابوالحسن ندوی دیوبندی، اعلیٰ حضرت کی تعریف کے ساتھ ساتھ تنقیص کا بے تکا پیوند لگانے سے نہیں چوکے اور معلوم نہیں کس جنون میں پکار اٹھے۔ قلیل البضاعة فی الحدیث والتفسیر (امام احمد رضا کے پاس علم حدیث وتفسیر کا سرمایہ قلیل تھا)۔ ارباب فکر ونظر سمجھتے ہیں کہ اس بے تکی تنقید اور متعصبانہ منطق نے مولانا ندوی جیسے شخص (جن کو اعتدال پسند اور کشادہ ذہن دانشور وعالم کہا جاتا ہے) کے اعتبار قلم کو کس قدر مجروح ومطعون کیا ہے؟

مولانا ندوی کے اس خلاف واقعہ شگوفہ کا تعاقب برابر کیا گیا ہے اور ہمارے محققین ومبصرین ہر گام ومقام پر اس کا مسکت اور دندان شکن جواب دیتے رہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس باطل خیال کے بطلان کے لئے آپ کی تصنیفات میں احادیث کا جوگراں قدر سرمایہ موجود ہے اس کو منصوبہ بند طریقہ سے منظر عام پر لایا جائے۔

خدائے پاک بحرالعلوم مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ اعظمی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے کہ آپ نے اس ضرورت کا احساس کیا اور اس عظیم کام کے لئے فاضل جلیل حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی پرنسپل جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا انتخاب فرمایا۔

حضرت مولانا المکرّم نے اس کام کو باقاعدہ بتاریخ ۴ر محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵ر جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ شروع فرمایا، مگر تدریسی وتنظیمی مصروفیات کے سبب کام زیادہ تیز رفتار میں نہ ہوسکا۔ تاہم عزم محکم کی برکت سے یہ عظیم الشان کام پایہ تکمیل کو پہونچ ہی گیا اور بتاریخ ۲۵ر رمضان المبارک

۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ الوداع جامع الاحادیث کی چھ جلدیں مکمل ہوئیں اور پھر الحمد للہ زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منصۂ شہود پر بھی آگئیں۔ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب کے اہتمام میں برکات رضا پور بندر سے شائع ہوئیں۔ کتاب کی اہمیت کا اندازا اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوگیا اور دوسرا ایڈیشن پاکستان سے شائع ہوا جو قریب بہ اختتام ہے۔

مگر اس مجموعہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی بعض تصانیف (انباء الحی، المستند المعتمد اور فوزمبین وغیرہ) کی احادیث جمع نہیں کی جاسکی تھیں، نیز کتاب التفسیر بھی باقی تھی۔ چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد بعض مقتدر شخصیات کا مشورہ اور خصوصاً حضرت امین ملت زیب سجادہ خانقاہ مارہرہ مطہرہ کا حکم ہوا کہ باقی کام بھی مکمل ہوجائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب قبلہ نے پھر انتہائی جدوجہد فرمائی اور بحمدہ اللہ تعالیٰ ان بقیہ احادیث کا مجموعہ جلد ششم کی شکل میں اور کتاب التفسیر تین جلدوں میں مکمل ہوکر "تلک عشرۃ کاملۃ" کی عملی تفسیر بن کر دس جلدوں میں آپکے سامنے ہے۔

یہ دس جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، کتب خانہ امجدیہ دہلی کی شرکت سے چھاپ رہی ہے۔ اراکین اکیڈمی تہہ دل سے حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم کارنامہ انجام دیکر اکیڈمی کو اس کی اشاعت کی عظیم خدمت انجام دینے کا موقع فراہم فرمایا۔ خدائے کریم حضرت مولانا موصوف کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہان میں بہتر سے بہتر صلہ نصیب فرمائے۔

ہم انتہائی ممنون ومشکور ہیں مخیّر قوم وملت، رفیق اہل سنت محترم الحاج رفیق احمد صاحب برکاتی کے جن کی بے دریغ نوازش سے اکیڈمی یہ عظیم اشاعتی خدمت انجام دینے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا محمد ایوب صاحب سنبھلی، مبلغ دین وملت حضرت مولانا محمد اقبال صاحب اور فاضل جلیل حضرت مولانا نظام الدین صاحب گجراتی کی معرفت بھی بعض مخلصین نے تعاون فرماکر اراکین کے عزم وحوصلہ کو جلا بخشی۔ ہم بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہیں کہ رب کریم ان حضرات کو دارین کی سعادت سے مالامال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

۱۵؍شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ　　**صغیر اختر مصباحی　　عبد السلام رضوی**

بروز جمعہ مبارکہ　　امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

# کتاب الشتی

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

# ایمان واسلام

۳۶۶۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمذات یوم اذطلع علینا رجل شدیدبیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثرالسفرولایعرفہ منااحد حتی جلس الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فا سند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخیر نی عن الاسلام، قا ل: الا سلام ان تشھدان لا الہ الااللہ وان محمد ا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتو تی الزکو ۃ وتصو م رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا، قال: صدقت، فعجبنا لہ یسئلہ ویصدقہ، قال :فا خبرنی عن الا یما ن، قال :ان تو من با للہ وملئکۃ و کتبہ ورسلہ والیو م الا خر وتو من با لقد ر خیرہ وشرہ، قال: صدقت، قا ل: فا خبر نی عن الا حسان، قال: ان تعبد اللہ کانک تراہ، فان لم تکن تراہ فانہ یراك، قا ل: فا خبرنی عن السا عۃ، قال: ما المسئول عنھا با علم من السائل ،قا ل : فا خبرنی عن اما ر اتھا، قال: ان تلد الا مۃ ربتھا وان تری الحفا ۃ العراۃ العا لۃ رعا الشاۃ یتطا ولو ن فی النبیا ن، قال: ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قا ل لی یا عمر اتدری من السا ئل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فا نہ جبریل اتا کم یعلمکم دینکم ۔

---

۳۶۶۴۔ الصحیح لمسلم۔ کتاب الا یما ن　　۱/ ۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید بال نہایت کالے تھے۔ نہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سفر کرکے آئے ہیں اور نہ ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے گھٹنے سرکار کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہونچنے کی قدرت ہو، سائل نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ سرکار سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ عرض کیا: کہ مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھو اور اچھی بری تقدیر کی تصدیق کرو۔ عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا: مجھے احسان کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہوسکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، عرض کی: قیامت کی خبر دیجئے۔ سرکار نے فرمایا: کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں، عرض کیا: تو کچھ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے بدن و ننگے پاؤں والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے، میں سرکلار کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر سرکار نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ حضرت جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

**اقول:** سرکار دوعالم ﷺ نے اس حدیث پاک میں اجمالی طور پر مکمل دین اسلام کو بیان فرما دیا، اس میں دین کے اصول وفروع انتہائی جامع انداز میں اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرکار نے بیان فرمائے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ تمام باتیں حضرت جبرئیل امین ہی کے سوال کے جواب میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ نیز اس کو ام الجوامع بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ جملہ علوم کو شامل ہے۔

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی بابت فرمایا ہے کہ یہ حدیث تمام ظاہری وباطنی عبادات کو شامل ہے، خواہ اعتقادیات ہوں یا عملیات، یہاں تک کہ جملہ علوم شرعیہ اسی کی جانب راجع اور اسی کے فروع ہیں اور یہ حدیث اصل اسلام ہے۔

علامہ قرطبی اور دیگر ائمہ حدیث نے اس کو ام الاحادیث اور ام السنۃ بھی فرمایا ہے اسی لئے امام بغوی نے مصابیح اور شرح السنۃ دونوں کتابوں کو اسی حدیث پاک سے شروع کیا ہے جیسے قرآن کریم سورۂ فاتحہ سے شروع ہوا ہے۔ اور یہ ام الکتاب ہے۔

**قال ....... ذات یوم** ۔ رحمت عالم نور مجسم ﷺ کی یہ عادت کریمہ اور عام دستور تھا کہ صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات سے نوازتے رہتے تھے۔ سفر وحضر، شام وسحر، ہر وقت اور ہر جگہ سرکار کا یہ محبوب مشغلہ تھا۔ ساتھ ہی صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی شب وروز اسی تلاش وجستجو میں لگی رہتی تھی کہ کوئی دینی بات معلوم ہو جائے، لیکن یہ ادب کے مجسمے سرکار کی تعظیم وتوقیر کا اس قدر لحاظ وپاس رکھتے تھے کہ اکثر وبیشتر اپنی زبان سے کچھ عرض نہیں کرتے کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ

پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

سرکار کی خدمت اقدس میں اس طرح خاموش وساکت رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ کہیں کسی عضو یا سر کی حرکت سے پرواز نہ کر جائیں۔ اس حسن ادب کے ساتھ برابر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہتے۔ لیکن سرکار کی نگاہ نبوت ان کے ارادوں اور ان کی حاجتوں سے باخبر تھی۔ لہذا کوئی ناکام ونامراد نہیں جاتا۔

اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا کہ تمام صحابہ کرام خاموشی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، کسی کو سوال کرنے کی جرأت وہمت نہیں ہو رہی تھی۔

**اذ طلع ...... احد :** سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہیں کہ اچانک ایک شخص حاضر بارگاہ رسالت ہوئے۔ یعنی ہم نے ان کو کسی راستہ سے تشریف لاتے نہیں دیکھا، بلکہ اچانک وہ مجمع عام کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ان کی ہیئت و حالت بظاہر یہ تھی کہ وہ انتہائی سفید لباس میں ملبوس تھے،خوب کالے بال تھے۔ی عنی صاف ستھرے لباس اور جوانی کے عالم میں وہ شہزادوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے،ساتھ ہی یہ دونوں علامتیں اس بات کی کھلی شہادت تھیں کہ یہ کسی سفر سے نہیں آئے ہیں ورنہ لباس پر گرد ہوتی اور بال بھی غبار آلود ہوتے اور لباس کی سفیدی نیز بالوں کی سیاہی میں کچھ فرق ضرور آتا،اس لئے ہم نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ اندازہ لگایا کہ یہ مسافر نہیں ہیں۔

لیکن اب ہمارے سامنے یہ مشکل تھی کہ پھر یہ ہیں کون۔،ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ منورہ اوراس کے گردونواح کے باشندے بھی نہیں ہیں ورنہ ہم سے ان کو کوئی پہچانتا ہوتا۔ نیز یہ اس سے پہلے ہم سے کسی کی موجودگی میں بارگاہ رسالت میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے ورنہ ضرور کوئی پہچان لیتا۔ہم اسی حیرت واستعجاب میں تھے کہ۔

حتی جلس ..... فخذیه :. وہ سرکار کا اذن پاتے ہی ہم لوگوں کے درمیان سے گذر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اتنے قریب جا بیٹھے کہ نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں شریف سے اپنے گھٹنوں کو ملا دیا اور دوزانوں بیٹھ گئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکار ان کو خوب جانتے ہیں۔اور واقعہ بھی یہی تھا جیسا کہ آئندہ مضمون حدیث سے ظاہر ہے۔مزید قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکار کے زانوئے اقدس پر رکھ دیا۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو اپنی ہی رانوں پر رکھا ہو۔

وقال .....سبیلا . اب سرکار کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیں۔ی عنی ضروریات اسلام سے آگاہ فرمائیں تا کہ لوگ اس پر عمل کر کے فلاح پائیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کو معبود برحق جانو اوراس کی وحدانیت کی گواہی دو،اگر چہ تم نے اس ذات اقدس کو دیکھا نہیں ہے لیکن بغیر دیدار ہی اس کی گواہی دینا اسلام کا اہم ترین رکن ہے،ساتھ ہی اس بات کی گواہی دو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں،مخلوق کی نجات ان کی

اتباع پر موقوف ہے اور یہ جو پیغام خداوندی لیکر آئے ہیں وہ حق ہے، ان کی ہر بات کو بے چون وچرا تسلیم کرنا ہے۔

جب ان دو اہم شہادتوں سے فارغ ہو جاؤ تو جس خدا کا اقرار کیا ہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ خواہ وہ عبادت محض بدنی ہو یعنی نماز وروزہ یا محض مالی ہو یعنی زکوۃ یا بدنی ومالی کا مجموعہ ہو یعنی حج بیت اللہ اگر خانہ کعبہ پہنچنے کی قدرت وطاقت تمہارے اندر ہو اور یہ تمام چیزیں اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں۔

**قال ...... صدقت:** جب سرکار نے اسلام کی حقیقت کو بیان فرمادیا تو سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق بھی کرتے ہیں، جبکہ عموما سائل معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ نیز ان کا رویہ بھی بتارہا تھا کہ ان کو اسلام کی حقیقت معلوم نہیں ہے جبھی تو ایک طالب علم کی طرح زانوئے ادب طے کرتے ہوئے سرکار کی خدمت میں مودبانہ طور پر بیٹھے تھے، بہر حال یہ بات ہمارے نزدیک تعجب خیز تھی بلکہ ہماری حیرت واستعجاب میں اور اضافہ ہوگیا۔ کیونکہ ہم پہلے سے ان کی آمد ہی کے سلسلہ میں متعجب تھے۔ اسلام کے بارے میں جواب حاصل کر کے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا کہ ایمان کی حقیقت سے مطلع فرمائیے۔ سرکار نے ایمان مجمل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھو ن اس کے تمام فرشتوں کو مخلوق جانتے ہوئے معصوم عن الخطاء مانو اور ان کی تفصیلی تعداد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کردو، نیز اس نے جتنی کتابیں لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان سب کی تصدیق کرو اور جتنے انبیاء ومرسلین کو اس نے مبعوث فرمایا ان سب کی آمد پر عقیدہ رکھو، قیامت کے دن پر بھی ایمان لاؤ کہ ایک دن مخلوق کو فنا ہونا ہے اور پھر زندہ ہو کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں تمام اولین وآخرین کو حاضر ہونا ہے اور وہاں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے۔

ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھلائی برائی عالم میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر وتخلیق سے ہے، پروردگار عالم ان تمام چیزوں کو جو عالم میں ہونے والی تھیں ازل ہی میں جانتا تھا کہ فلاں موقع پر فلاں سے متعلق

ایسا ہونے والا ہے اور فلاں شخص عمل خیر یا عمل بد کرے گا، لہذا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ اس بات پر عقیدہ رکھنا انتہائی ضروری ہے، سائل نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ واقعی ایمان انہیں چیزوں کا نام ہے۔

قال فاخبرنی ........یراک : مسائل کلامیہ اور احکام فقہیہ کے اجمالی بیان کے بعد سائل نے مسائل تصوف کے اصول کے بارے میں سوال کیا کہ سرکار مجھے احسان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ سرکار نے انتہائی جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس انداز میں کرو کہ گویا تم بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر معراج کی سربلندیوں سے سرفراز ہو رہے ہو۔ اور اگر تم اس بات پر قادر نہیں، یعنی اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ضرور خیال کرو کہ پروردگار عالم تمہاری ہر نقل وحرکت سے واقف ہے۔ اس سے تمہارا کوئی فعل اور عالم کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

ہر عبادت میں اگر تمہارا یہ ہی طریقہ ہو گا تو تم کو عبادت کی لذت حاصل ہو گی نیز تمہارا ظاہر وباطن نکھر کے صاف وستھرا ہو جائے گا پھر تم معرفت خدا کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے قرب خداوندی کی منزلوں سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قال ------فی البیان :۔ سائل نے عرض کیا: سرکار اجمالی طور پر تو قیامت کا علم حاصل ہو گیا۔ لیکن اتنا اور فرمادیں کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ سرکار نے فرمایا: میں اور تم اس بارے میں خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ اسرار الہیہ میں سے ہے۔ لہذا اس کو پوچھ کر لوگوں پر ظاہر نہ کرو بلکہ یہ پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں فرمادیا گیا ہے کہ قیامت تو اچانک آئے گی۔ یہاں اس موقع پر پوچھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس موقع پر گذشتہ باتیں پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں پر ان چیزوں کا علم ظاہر ہو جائے، یہ جان لیں کہ احکام شریعت واسرار شریعت یہ ہیں، تو ان کا بیان ہو چکا، لہذا اب حاجت نہیں۔

سائل نے عرض کہ اگر قیامت کہ خبر دینا خلاف مصلحت ہے تو کچھ نشانیاں ہی بیان فرما دیجئے تا کہ ان کو دیکھ کر لوگوں کو عین الیقین کی دولت حاصل ہو جایا کرے اور ان کے ایمان وایقان کی تقویت کا باعث ہو، سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نا

فرمان ہوگی، بیٹاماں کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے آقا لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔

دوسری نشانی یہ ہے کہ بھک منگے چرواہے ذلیل وکمین لوگ شاندار محلوں میں عیش کریں گے اور اپنی اس حالت پر اترائیں گے۔تکبر وغرور سے اکڑے پھریں گے اور اپنی سابقہ حالت کو یکسر فراموش کردیں گے، دونشانیاں ہی اس موقع پر کافی ہیں۔انہی سے اندازہ لگالینا۔

قال ----- دینکم :۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سائل عام باتیں معلوم کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھے نظروں سے غائب ہوگئے۔میں سرکار کی خدمت میں تین دن حاضر ہا، سرکار نے مجھ سے تیسرے دن ارشاد فرمایا:اے عمر!میں نے عرض کیا۔ لبیك یا رسول الله، توسرکار نے ارشاد فرمایا: کیاتم جانتے ہوکہ وہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔یعنی مجھے معلوم نہیں۔ البتہ فرمادیں تو معلوم ہوجائے گا۔فرمایا:وہ جبرئیل تھے جوتمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

## کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے

۳۶۶۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قال: ان اللہ انزل ھذا الکتاب تبیانا لکل شیٔ ولقد علمنا بعضا مما بین لنا فی القرآن ثم تلا"و نزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیٔ"۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ قرآن نازل فرمایا ہر چیز کا بیان ،اور بلاشبہ ہم نے قرآن میں بیان شدہ بعض چیزوں کو جان لیا۔پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔اورہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہر چیز کا روشن بیان۔

۳۶۶۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :من اراد العلم فلیثور

---

۳۶۶۵۔التفسیر لابن جریر　　۷/۱۱۱

۳۶۶۶۔السنن لسعید بن منصور

شعب الایمان للبیھقی　　۱۹۶۰

القرآن : فان فیه علم الاولین والآخرین۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ قرآن کے معانی میں غور وفکر سے کام لے، کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں ان اندھوں کا کھلا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو چند حروف واوراق پر مشتمل ہے اس میں ماکان ومایکون کے علوم کی وسعت کیسے ہوسکتی ہے۔

بلاشبہ ان سرکشوں کا یہ قول مشرکین کے اس قول کی طرح جوانہوں نے بکا تھا کہ ایک معبود تمام عالم کے لئے کیسے ہوسکتا ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر آیت کے ساتھ ہزار علم وہ ہیں جو سمجھے جاسکتے ہیں، اور جو سمجھ سے بالا ہیں وہ اس سے بھی زائد۔

شرح عشروی میں ہے کہ بعض اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت چار لاکھ معانی پائے، اور جس حرف کے جو معنی ایک جگہ ہیں وہ دوسری جگہ نہیں۔

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے (۲۴۷۹۹۹) دولاکھ سینتالیس ہزار نوسو ننانوے علوم استخراج فرمائے۔ پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کیا اور پھر اس کی باء میں ان سب کو پوشیدہ مانا، حتی کہ باء کے نقطہ میں بھی یہ تمام معانی ودیعت کئے گئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک آدمی اس وقت تک مقام معرفت میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کے جس حرف تہجی سے چاہے تمام احکام اور جمیع مذاہب مجتہدین کا استخراج نہ کرسکے۔ آپ کے اس قول کی تائید امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کے باء کے نقطہ کے علوم سے اسی اونٹ بھردوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔۲۴)

۳۶۶۷۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال :لو شئت لأوقرت سبعین بعیرا من تفسیر الفاتحة۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بار کردوں۔

۳۶۶۸۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ ھه الکریم قال : لو تکلمت لکم فی تفسیر الفاتحة لحملت لکم سبعین وقراً۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں تمہارے لئے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹوں کا بوجھ ہوجائے۔

۳۶۶۹۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم :لو طویت لی وسادة لقلت فی الباء من بسم اللہ سبعین جملا ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص۲۳)

۳۶۷۰۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : لو شئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر القرآن لفعلت ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میں تفسیر قرآن سے ستر

---

۳۶۶۷۔۔۔۔۔۔

۳۶۶۸۔الیواقیت والجواهر الشعرانی الفصل الثالث

۳۶۶۹۔المواهب اللدنیه القسطلانی خطبة الکتاب

۳۶۷۰۔مرقاة المفاتیح ۲۳۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

اونٹوں کا وزن کرنا چاہتا تو ایسا کرتا۔

۳۶۷۱۔ **عن** عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی قولہ تعالیٰ "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" قال : لم نغفل مامن شیٔ الا ھو فی ذلک الکتاب ۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۵)

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" کے بارے میں مروی ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ہر چیز کا بیان ہے۔۱۲م

۳۶۷۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اراد علم الاولین والآخرین فلیثور القرآن۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اولین وآخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کریم کے معانی میں تحقیق وتفتیش کرے۔

۳۶۷۳۔ **عن** علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم وخبرمابعدکم وحکم مابینکم وھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ الند ومن اتب عنی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ، ھو

---

۳۶۷۱۔الاتقان　　النوع الخامس والستون　　۱۲۶/۲

۳۶۷۲۔---------

۳۶۷۳۔الجامع للترمذی،باب ماجاء فی فضل القرآن　　۱۱۱/۲

السنن للدارمی　　۳۳۳٤

WWW.NAFSEISLAM.COM

الذی لایزیغ بہ الاھواء ولاتلتبس بہ الالسنہ ولاتشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولاینقضی عجائبہ ،ھو الذی لم تنتہ الجن اذا سمعتہ حتی قالوا انا ھھنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فآمنا بہ من قال بہ صدق ۔ ومن حمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم خذھا الیک یااعور!۔

(انباء الحی ص ۴۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ قرآن تمہارے درمیان ایک حکم اور فیصل کی طرح ہے جو فیصلہ کرتا ہے۔ یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں۔ جو شخص اسے چھوڑے گا ہلاک و برباد ہوگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں دوسری جگہ ہدایت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جو حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے۔ جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دوہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اسکے عجائب ختم ہونے والے نہیں۔ جنات نے اس کو سن کر بلاتوقف کہا کہ ہم نے نہایت عجیب وغریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے اس کے مطابق قول کیا سچ کہا، اور جس نے اس پر عمل کیا ثواب کا مستحق قرار پایا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا درست کیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں: علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حقیقت کی ایسی حد تک رسائی نہیں پاتے جہاں پہونچکر طلب سے باز رہیں، بلکہ جب جب کسی حقیقت پر اطلاع پاتے ہیں تو ان کے شوق میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے، تو اس طرح نہ وہ سیر ہوتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وہ غرائب جن سے تعجب ہوتا ہے وہ منتہی نہیں ہوتے،

کیونکہ عجائب کا ظہور غیر متناہی ہے۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئی ۔ص ۲۸)

۳۶۷۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان القرآن ذو شجوز وفنون وظھور وبطون لاتنقضی عجائبہ ولاتبلغ عایتہ ۔ انباء الحی ص ۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم میں بہت سے علوم وفنون ہیں، اوراس کے کچھ معانی ظاہر اور کچھ پوشیدہ ہیں ۔اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور نہ ان کی انتہا تک رسائی ممکن۔

۳۶۷۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ضمنی الیہ رسول اللہ ﷺ وقال : اللھم علمہ الکتاب۔ (انباء الحی ص ۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے گلے لگایا اور دعا کی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔

۳۶۷۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ ۔ انباء الحی ص ۳۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر

---

۳۶۷۴۔ -----

۳۶۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ۲۹/۱ ☆

الجامع للترمذی ۳۸۲۴ ☆

المسند لاحمد بن حنبل ۵۹۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۰۶/۹

جمع الجوامع للسیوطی ۹۸۱۶ ☆ کنزالعمال للمتقی ۳۳۶۵۷

شرح السنۃ للبغوی ۱۴۶/۱۴ ☆ البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ۱۲۱/۸

العلل المتناھیۃ ۲۷۲/۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ۱۰۰

۳۶۷۶۔ اتحاف السادۃ للزبیدی الباب الرابع فی تفسیرالقرآن وتفسیرہ بالرائی

میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پالوں۔

۳۶۷۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : سلونی قبل ان تفقدونی فانی لااسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ ص ۳۵)

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے وصال سے پہلے مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

۳۶۷۸۔ **عن** ابی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : شھدت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یخطب فقال فی خطبتہ اسلونی فواللہ لاتسئلونی عن شئ یکون الی یوم القیمۃ الاحدثتکم بہ ۔ (انباء الحی ص ۳۵)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، قسم بخدا تم مجھ سے قیامت تک ہونے والی جن چیزوں کے بارے میں سوال کروگے میں اس کو بیان کرونگا۔

۳۶۷۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لو ان علم عمر یوضع فی کفۃ ووضع علم احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمھم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور روئے زمین کے تمام انسانوں کا دوسرے پلے میں تو آپ کا علم سب پر بھاری ہو۔

---

۳۶۷۷۔ کنزالعمال للمتقی ۳۶۵۰۲

۳۶۷۸۔ کنزالعمال للمتقی　۴۷۴۰　۵۶۵/۲

۳۶۷۹۔----------

۳۶۸۰۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کا یقول :
وددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔انباء الحی ص ۳۵

امیرالمؤمنین حضرت عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے : کاش میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کاایک بال ہوتا۔

## امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اشعۃ اللمعات میں فرمایاکہ قرآن کے تمام علوم کااحاطہ نہیں کرسکتے کہ ٹھہرجائیں اورغوروفکرچھوڑدیں۔اوراسکے معانی ومعارف بھی منتہی نہیں ہوتے۔امام قاضی عیاض شفامیں وجوہ اعجازقرآن کے شروع میں فرماتے ہیں:قرآن کریم کے ہرلفظ کے تحت بہت جملے،کثیرفصول اور علوم زواخرہیں،دواوین ان معانی سے بھرے ہوئے ہیں جومعنی مستفادہوئے۔

ملاعلی قاری علوم زواخرکی تشریح میں حضرت ابن عباس کایہ قول پیش فرماتے ہیں۔

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں۔لیکن لوگ ان کوسمجھنے سے قاصرہیں۔

علامہ خفاجی نے فرمایا:جب بعض معانی سے کتابیں بھرگئیں توکل کاحصرواحاطہ نہ ممکن ہےاورنہ کوئی کتاب اسکااحاطہ کرسکتی ہے۔جیساکہ اللہ تعالیٰ کاارشادہے۔

قل لو کان البحر مدادالکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی۔

تفسیرنیشاپوری میں ہے:کہ اس آیت میں قرآن کے کمال حال پرتنبیہ ہے۔

اقول:مجھے یہاں لفظ حال پسندنہیں۔کہ قرآن صفت قدیمہ ہےاورتحول وانتقال سے منزہ ہے۔یہاں پرکمال وصف قرآن کریم کہنامناسب تھا۔

اتقان میں ہے:امام ابن دنیافرماتے ہیں کہ علوم قرآن اوران سے جومستنبط ومستفاد ہووہ ایساسمندرہے جس کاکنارہ نہیں۔

---

۳۶۸۰۔کنزالعمال للمتقی ۳۵۶۲ ۱۲/

امام شعرانی طبقات کبری میں سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں بیان فرماتے ہیں: کہ آپ فرماتے تھے:

تمام متکلمین، مفسرین، اور مؤولین علم توحید وتفسیر میں قرآن کریم کے ایک حرف کے ادراک میں بھی ایک فیصد معنی کی تہہ تک نہ پہونچ سکے۔

سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہیں:

جب اولیائے کرام ترقی فرماتے ہیں تو ان کے وصول کی غایت ونہایت اسمائے الٰہیہ ہوتے ہیں، جب وہ وہاں تک ترقی فرماتے ہیں تو ان پر علوم وانوار کی بارش ہوتی ہے۔ اور یہ بقدر استعداد ان علوم ومعارف کی معرفت وسمجھ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ لے کر تشریف لائے۔

الیواقیت والجواہر میں ہے کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: میں اپنی تقریر وتحریر میں قرآن کریم سے استفادہ کرتا ہوں، مجھے علم کی کنجیاں عطا ہوئیں تو میں ہر علم میں اسی قرآن سے استفادہ کرتا ہوں۔ (انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۳۱)

۳۶۸۱۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایکون الرجل فقیہا کل الفقہ حتی یری للقرآن وجوھا کثیرۃ ۔

(انباء الحی ص ۴۲)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کے معانی میں مختلف جہتوں سے غور نہ کرے۔

۳۶۸۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لایفقہ الرجل کل الفقہ حتی یجعل للقرآن وجوھا ۔ (انباء الحی ص ۴۲)

---

۳۶۸۱۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۳۶۸۲۔ مرقات المفاتیح ۲۳۸

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کامل فقیہ اسی وقت ہوتا ہے جب قرآن حکیم کے معانی میں متعدد وجوہ سے غور کرے۔

۳۶۸۳۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالى عنه قال : قال عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما "ومايعلم تاويله الاالله والراسخون فى العلم" انا ممن يعلم تاويله۔

(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آیات متشابہات کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور راسخ فی العلم جانتے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جو لوگ اس تاویل سے باخبر ہیں۔

۳۶۸۴۔ **عن** الضحاك رضی الله تعالیٰ عنه قال : الراسخون فى العلم يعلمون تاويله ، ولولم يعلموا تاويله لم يعلموا ناسخه من منسوخه ولا حلاله من حرامه ولامحكمه من متشابهه۔ (انباء الحی ص ۴۹)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راسخ فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں، اگر نہ جانیں تو پھر ناسخ ومنسوخ، حلال وحرام اور محکم ومتشابہ کی معرفت بھی وہ نہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔

۳۶۸۵۔ **عن** عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كبر فى العيدين ،فى الاول سبعا قبل القرأة وفى الآخرة خمسا قبل القرأة۔

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدین میں تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات، اور دوسری میں

---

۳۶۸۳۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۴۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۵------------

قرأت سے قبل پانچ۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ میں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری سے پوچھا تو فرمایا:۔

لیس فی ھذا الباب اصح منه ۔

ابن قطان کتاب الوہم والایہام میں فرماتے ہیں کہ یہ قول تصحیح حدیث صریح نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس باب کے زیادہ مشابہ اور ضعف میں اقل ہے۔

(انباءالحی ص ۵۰)

۳۶۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خفف عن داؤد القرآن فکان یامر بدوابه فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابه ۔ انباءالحی ص ۷۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن پڑھنا اتنا ہلکا کردیا گیا تھا کہ آپ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور قرآن پڑھنا شروع کرتے تو زین مکمل ہونے سے پہلے ختم فرمالیتے۔

ملا علی قاری نے علامہ توریشی کا قول نقل کیا امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ قرآن سے مراد یہاں زبور ہے۔ قرآن اس لئے کہا کہ بطور قرأت اس کا اعجاز مقصود تھا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے زمانہ کو لپیٹ دیتا ہے جس طرح مکان کو ان کے لئے طے فرماتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں

---

۳۶۸۶۔الجامع الصحیح للبخاری    باب قوله ذریة من حملنا مع نوح الآیه

المسند لاحمدبن حنبل

ہیں جن کا ادراک فضل الہی اور فیض ربانی سے ہی ممکن ہے۔

ملاعلی قاری فرماتے ہیں: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بطور خرق عادت ہوا، اب خواہ اس کو بسط زمان ( زمانہ کو دراز کردینا ) سے تعبیر کرو، خواہ طی مکان ( مکان کو لپیٹ دینے ) سے قرار دو۔ پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔اور یہ معنی ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج مکمل طور پر حاصل ہوئے کہ اس میں طی مکان اور بسط زمان دونوں جمع ہوئے اور ایک آن سے بھی کم میں وہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اقول: واقعہ اسراء طی مکان کے قبیل سے نہیں ہے کہ اس میں مکان کی حیثیت وہی ہوگی جو لپیٹے ہوئے کپڑے کی ہوتی ہے اور اس کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔اور شان اسراء کی کیفیت وہ ہے جس کو قرآن نے بیان فرمایا:

لنریه من آیاتنا ۔انه هو السمیع البصیر۔

لہذا اسراء میں بسط زمان ہی تھا۔اور جب بسط زمان ہے تو پھر طی مکان کی حاجت ہی کیا کہ ایک ہی سے معنی حاصل۔

خاتم الحفاظ علامہ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: کہ بعض کے نزدیک قرآن سے مراد یہاں زبور ہے اور بعض نے تورات مراد لی۔اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زبور شریف کل مواعظ پر مشتمل تھی، اور احکام بہر حال وہ تورات ہی سے لیتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: کہ زبور شریف میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور وہ سب مواعظ وثنا پر مشتمل۔ان میں حلال وحرام، فرائض وحدود کچھ نہیں تھے۔بلکہ ان کے سلسلہ میں تورات پر اعتماد تھا۔

اقول: تورات مراد ہو تو معجزہ اور عظیم وجلیل ہوگا۔کیونکہ معالم شریف میں ہے کہ ربیع بن انس نے فرمایا:

تورات جب نازل ہوئی تو وہ ستر اونٹوں کا بوجھ تھی۔اس کا ایک جزایک سال میں پڑھا جاتا۔مکمل طور پر از اول تا آخر اس کو صرف چار حضرات انبیائے کرام ہی نے پڑھا۔یعنی حضرت موسی، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت عیسی علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیم۔

اعتراض۔اس تقدیر پر تو یہ لازم آیا کہ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں توارت مراد نہ ہو۔

جواب۔علامہ خازن فرماتے ہیں: یہاں عدم قرأت سے مراد عدم حفظ ہے۔یعنی زبانی صرف یہ ہی چار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پڑھتے تھے۔اور حدیث میں کوئی ایسا جملہ نہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس کو زبانی پڑھتے تھے۔بلکہ وہ اس کو دیکھ کر از اول تا آخر اس تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔

ملا علی قاری اس مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خرق عادت بطور کرامت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا ہوا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کا قصد فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے پھر مکمل مخارج حروف کی ادائیگی کے ساتھ اور معانی قرآن کو سمجھ کر پڑھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

### کہ مجھے جن الفاظ سے یہ واقعہ معلوم ہوا وہ یہ ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۶۸۷۔**عن** علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم کان یبتدئ القرآن من ابتداء قصد رکوبه مع تحقق المبانی وتفهم المعانی ویختمه حین وضع قدمه فی رکابه الثانی ۔ (انباء الحی ص ۷۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سواری پر سوار ہونے کے شروع سے قرآن کریم تلاوت شروع فرماتے،حروف کو مخارج کے ساتھ ادا فرماتے،معانی خوب سمجھتے جاتے ان تمام چیزوں کے باوجود دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک پورا قرآن ختم فرمالیتے۔۱۲م

---

۳۶۸۷۔مرقات المصابیح لعلی القاری ۵۷۱۸

۳۶۸۸۔انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یضع قدمہ الیسری فی الرکاب ویشرع القرآن فلاتصل قدمہ الیمنیٰ الی الرکاب الا وقد ختم القرآن ۔

آپ اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے، تو آپ کا داہنا قدم رکاب تک نہیں پہونچ پاتا کہ قرآن کریم ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۹۔انہ کان یختم القرآن من الملتزم الی الباب ۔

نیز آپ کے بارے میں مروی ہے کہ قرآن کریم ملتزم سے دروازہ کعبہ تک ختم فرمالیتے۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمیں ایسے شخص کے بارے میں بھی خبر پہونچی جو چار ختم قرآن رات میں کرتا اور چار دن میں۔

امام عینی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حافظ شخص کو دیکھا کہ تین ختم نماز وتر میں کرتا، یعنی ہر رکعت میں ایک ختم۔

## ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے

۳۶۹۰۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۶۸۸۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۶۸۹۔اشعۃ اللمعات کتاب الفتن

۳۶۹۰۔الجامع الصحیح للبخاری (۸) ☆

الصحیح لمسلم کتاب الایمان ☆

المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳۲۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۳۲۰

المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۶۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۵/۱۶۷

المسند لابی عوانۃ ۱/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۹/۳۴۱

شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۳۲۰

تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب ،ھم الذین لایسترقون ولایطیرون وعلی ربھم یتوکلون ۔ انباء الحی ص ۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب جائیں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کے قائل ہوں گے اور نہ بدفالی کے۔اوراپنے رب پر توکل رکھتے ہوں گے۔

۳۶۹۱۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیدخلن من امتی الجنة سبعون الفا او سبعمائة الف متماسکین آخذا بعضھم ببعض حتی یدخل اولھم وآخرھم ، وجوھھم علی صورة القمر لیلة البدر ۔ (انباء الحی ص ۹۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کے ستر ہزار۔یا۔سات سو ہزار جنت میں داخل ہوں گے ،ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کے اول وآخر سب جنت میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔۱۲م

۳۶۹۲۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ

---

۳۶۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم کتاب الایمان

المسند لاحمدبن حنبل ۵/۲۸۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۷۵

تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۰۷

المسند لابی عوانہ ۱/۱۴۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴/۴۹۹

۳۶۹۲۔ الجامع للترمذی ۲۴۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱۱/۴۷۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولاعذاب، مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی ۔ انباء الحی ص ۹۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔نہ ان سے کسی طرح کا حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب، نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے،اور تین مٹھیاں میرے رب کی طرف سے زائد۔

وفی الباب عن ابی سعید الزرقی وابی سعد الخیر وابی ایوب الانصاری وحذیفۃ بن الیمان وثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقبۃ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

۳۶۹۳۔ **عن** ابی سعید الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب۔ ویشفع کل الف سبعین الفا ثم یحثی ربی ثلث حثیات بکفیہ۔

انباء الحی ص ۹۳

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا،اور ہر ایک ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی، پھر خداوند قدوس اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لیکر داخل جنت فرمائے گا۔

۳۶۹۴۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

---

۳۶۹۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۳۶۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴/۴۱۸
التفسیر لابن کثیر ۲/۸۲ ☆

۳۶۹۴۔ المسند لاحمدبن حنبل ۱/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۱۰

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ، وجوھھم کالقمر لیلة البدر وقلوبھم علی قلب رجل واحد فاستزدت فربی زادنی مع کل واحد سبعین الفاً ۔ انباء الحی ص ۹۳

امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ستر ہزار میری امت سے ایسے لوگ دیئے گئے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ سب ایک دل ہوں گے۔ میں نے ان کی تعداد میں اضافہ کے لئے عرض کیا تو میرے رب نے یہاں تک اضافہ فرمادیا کہ ہرایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۵۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ربی تعالیٰ اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ،قال عمر: یارسول اللہ ! ھلا استزدته قال : استزدته فاعطانی ھکذا وبسط باعه ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رب تبارک وتعالیٰ نے ستر ہزار ایسے امتی عطا فرمائے کہ وہ سب بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے، حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اسمیں کچھ زیادہ کیوں نہیں کرالئے؟ فرمایا: میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو مجھے اتنا عطا ہوا۔ اور حضور نے اپنی باہیں پھیلادیں۔ ۱۲م

۳۶۹۶۔ **عن** عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

---

۳۶۹۵۔ المسند لاحمدبن حنبل ۱/۱۹۷ ☆مجمع الزوائد للهیثمی ۱۰/۴۱۰
التفسیر لابن کثیر ۲/۷۸ ☆اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/۵۶۹
کنزالعمال للمتقی ۳۲۱۰۵ ☆
۳۶۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۲۵۰ ☆الطبقات الکبری لابن سعد ترجمه عمر بن عمید

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : وعدنی ربی ان یدخل من امتی الجنة سبعین الفا بغیر حساب هم الذین لایسترقون ولایطیرون ویکتوون وعلی ربهم یتوکلون ، قلت : ای رب زدنی ، قال : لك بكل واحد من السبعین الفا سبعون الفا ، قلت : ای رب انهم لایکملون قال : اذن نکملهم لك من الاعراب ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں۔ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں، میں نے بارگاہ رب تبارک وتعالیٰ میں عرض کیا: اے رب! اگر یہ تعداد ان لوگوں سے پوری نہ ہوئی تو؟۔ فرمایا: پھر میں اعرابی مسلمانوں سے اس تعداد کو مکمل فرمادوں گا۔۱۲م

۳۶۹۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یدخل من امتی سبعون الفا الجنة بغیر حساب ،فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه : سبعون الفا ، قال : نعم ، ومع کل واحد سبعون الفا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: کل ستر ہزار، فرمایا: ہاں، اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۸۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالی عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان ربی عزوجل وعدنی من امتی سبعین الفا لا یحاسب مع کل الف سبعین الفا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۶۹۷۔المسند لاحمد بن حنبل ۵/۶۰۴

۳۶۹۸۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۱۳۔۲/۹۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: کہ بیشک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔

۳۶۹۹۔ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم الیھم، فقال لھم : ان ربکم عزوجل خیرنی بین سبعین الفاً یدخلون الجنۃ عفوا بغیر حساب وبین الخبیئۃ عندہ لامتی ، فقال لہ بعض اصحابہ : یارسول اللہ ایخبأ ذلک ربک عزوجل ؟ فدخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمثم خرج وھو یکبر ،فقال : ان ربی عز وجل زادنی مع کل الف سبعین الفاً ،والخبیئۃ عندہ ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اوران سے فرمایا: بیشک تمہارے رب عزوجل نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں۔یا میری امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پوشیدہ ہے،بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ عزوجل اس کو پوشیدہ رکھے گا؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو تکبیر پڑھی اور فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار،اور معاملہ اب بھی اس کے حضور پوشیدہ ہی ہے۔اور مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میری امت کبھی بھوکی نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی۔مجھے کوثر عطا فرمایا کہ وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں گرتی ہے،اور مجھے عزت،نصرت،اور رعب ودبدبہ عطا فرمایا کہ میری امت کے آگے ایک ماہ کی مسافت سے دوڑتا ہے،اور مجھے یہ اعزاز بھی بخشا کہ میں انبیائے کرام میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔میرے لئے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال فرمادیا،اور میرے لئے بہت سی ایسی چیزیں حلال فرمادیں جن کے بارے میں اگلوں کی امتوں پر سختی تھی ۔اور ہم پر کسی طرح کا حرج نہ رکھا

---

۳۶۹۹۔المسند لاحمد بن حنبل　　۲۲۹۹۴　　۵۷۴/۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

گیا۔۱۲م

۳۷۰۰۔ **عن** ابی سعد الخیر رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب ویشفع کل الف بسبعین الفا ثم یحثی ربی ثلاث حثیات بکفیہ ، ان ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ مستوعب مهاجری امتی ویوفینی اللہ شیئا من اعرابنا۔

حضرت ابوسعد خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کا گروہ ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر میرا رب عزوجل تین مٹھیاں اپنے دست قدرت سے داخل فرمائے گا۔ بیشک یہ تعداد انشاء اللہ میری امت کے مہاجرین کو محیط ہوگی بلکہ اس کو اعرابی صحابہ سے پورا فرمائے گا۔

۳۷۰۱۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فلم یخرج حتی ظنناانہ لن یخرج فلما خرج سجد سجدۃ فظنناان نفسہ قد قبضت منہا ، فلما رفع رأسہ قال: ان ربی تبارک وتعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بہم ؟ فقلت: ماشئت ای رب ، ہم خلقک وعبادک ، فاستشارنی الثانیۃ ، من امتی فقلت لہ کذلک ، فقال: لا احزنک فی امتک یامحمد ، وبشرنی ان اول من یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً، مع کل سبعون الفاً ، لیس علیہم حساب ، ثم ارسل الی فقال: ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسولہ: او معطی ربی سؤلی؟ فقال: ما ارسلنی الیک الا لیعطیک ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر، وغفرلی ماتقدم من ذنبی وما تاخر وانا امشی حیا صحیحاً۔ واعطانی ان لاتجوع امتی ولاتغلب ، واعطانی الکوثر فہو نہر من

---

۳۷۰۰۔-------

۳۷۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل　　۲۲۸۲۵　　۵۴۴/۶

الجنة يسيل فی حوضی ، واعطانی العز والنصر والرعب يسعی بين يدی امتی شهراً ، واعطانی انی اول الانبياء ادخل الجنة ، وطيب لی ولامتی الغنيمة ، واحل لنا كثيراً مماشدد علی من قبلنا ، ولم يجعل عليناممن حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوشیدہ رہے اور تشریف نہیں لائے۔حتی کہ ہم نے یہ سمجھا کہ آج آپ تشریف نہیں لائیں گے ۔ پھر جب تشریف لائے تو طویل سجدہ فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ حضور کا وصال ہوگیا۔پھر جب سر اٹھایا تو فرمایا: میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں ان کو کیا مقام عطا کروں میں نے عرض کیا: اے میرے رب تو جو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ طلب فرمایا تو اس مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا، تو فرمایا: اے محبوب! میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں رنجیدہ نہیں کروں گا ،اور مجھے یہ بشارت دی کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار جنت میں جائیں گے ،اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید۔ان میں سے کسی سے حساب نہیں ہوگا ۔ پھر میرے پاس پیغام بھیجا کہ دعا کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا۔ میں نے پیغام رساں سے کہا: کیا میرا رب میرے ہر سوال کو پورا فرمادے گا،تو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کا سوال پورا کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔تو میرے رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔اور میرے خاصوں کو معاف فرمادیا، میں بحالت صحت وسلامتی چلتا ہوں۔

۳۷۰۲ **عن** رفاعة بن عربة الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : اقبلنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حتی اذا كنا بالكديد،او قا ل بقديد۔ فجعل رجال منا يستا ذنون الی اهليهم فيا ذن لهم ۔ فقا م رسو ل الله ﷺ فحمد الله وأ ثنی عليه ،ثم قا ل:مابا ل رجا ل ، يكون شق الشجرة التی تلی رسول الله ﷺابغض اليهم من الشق الاخر ؟! فلم نر عند ذلك

---

۳۷۰۲۔المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۷۸۲ ۵۸۹/٤

من القوم الا با کیاً ، فقا ل رجل : ان الذی یستا ذنك بعد ھذا السفیه ، فحمد الله ، وقال : حینئذ اشھد عند الله ، لا یموت عبد یشھد ان لا اله الاالله وانی رسول الله ،صدقاً من قلبه ثم یسدد ، الا سلك فی الجنة ،قا ل : وقد وعدنی ربی عزّوجلّ ان یدخل من امتی سبعین الفاًلا حسا ب علیھم ولا عذا ب ، وانی لارجو ان لا یدخلوھا حتی تبوؤا انتم ومن صلح من آ با ئکم وازوا جکم وذریا تکم مسا کن فی الجنة ، وقا ل : اذا مضی نصف اللیل او قا ل ثلثاً اللیل ، ینزل الله عزّ وجلّ الی السما ء الدنیا ، فیقول : لا اسأل عن عبا دی احداً غیری ، من اذا یستغفرنی فاغفرله ، من الذی یدعونی استجیب له ، من ذا الذی یسأ لنی اعطیه ،حتی ینفجر الصبح ۔

حضرت رفاعہ بن عربہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم ﷺ چلے یہانتک کہ مقام کدید یاقدید پہونچے،تو لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگنا شروع کی ،تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جواللہ کے رسول کے جس جانب ( گوشہ دلی ) سے وہ اللہ کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں۔وہ ان کی دوسری جانب مقابلہ میں ناپسندندہ ہے،

راوی کہتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ یہ سن کر ہرایک رونے لگا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کے بعداب وہی اجازت چاہے گا جواحمق ہوگا۔حضور یہ سن کر حمد بجالائے اور فرمایا: تواب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ جوشخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی سچے دل سے گواہی دے گا اور اسی پر ثابت قدم رہے گا وہ جنت کے راستہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: اور بیشک رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار جنت میں بے حساب وکتاب اور بغیر عذاب داخل فرمائے گا۔اور بیشک میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر یہ کہ تم اور تمہارے آباء واجداد،اور تمہارے بیوی اور بچے خود اپنا جنت میں ٹھکانا بنائیں۔پھر فرمایا: جب آدھی رات یا تہائی رات گذرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت آسما ن دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کسی کونہیں

مانگتا۔کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کی مغفرت فرماؤں۔کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں،کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی ہے۔۱۲م

۳۷۰۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سألت ربی عزوجل فوعدنی ان یدخل من امتی سبعین الفا علی صورة القمر لیلة البدر ، فاستزدت ربی فزادنی مع کل الف سبعین الفا فقلت : ای رب !ان لم یکن هؤلاء مهاجری امتی قال : اذن اکملهم لك من الاعراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی تو وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ اس حال میں جنت میں جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، پھر میں نے اپنے رب سے اس میں کچھ زیادہ کے لئے عرض کیا تو اضافہ فرمادیا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، میں نے عرض کیا: اے رب !اگر میری امت کے مہاجرین سے یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو،فرمایا: پھر میں تمہارے اعرابی صحابہ سے اس کو مکمل فرمادوں گا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۰۴۔ **عن** عتبة بن عبدالسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ربی تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا بغیر حساب ، ثم یشفع کل الف بسعین الفا ثم یحثی لی ربی کفیه ثلاث حثیات ۔

حضرت عتبہ بن عبداسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے۔پھر ہر ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی۔

---

۳۷۰۳۔المسند لاحمد بن حنبل　۲/۳۵۹

۳۷۰۴۔المعجم الکبیر للطبرانی　۱۷/۱۲۷۔　☆　کنزالعمال للمتقی　۳۲۱۰۔۱۱/۴٤۷

پھر اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لے کر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۷۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله وعدنی ان یدخل الجنة من امتی اربعمائة ،قال ابو بکر: زدنا یارسول الله ! قال وهکذا وجمع کفیه ،قال : زدنا یارسول الله قال وهکذا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کہ جنت میں میری امت کے چارسو لوگ داخل ہوں گے،حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس تعداد میں اضافہ فرمایئے ،فرمایا: اس طرح ،اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا، پھر عرض کیا اور زیادہ فرمایئے ،فرمایا: اوراس طرح۔

# سو میں ننانوے دوزخی

۳۷۰۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عرضت الانبیاء بامممها ، فجعل النبی یمر ومعه الثلة، والنبی ومعه الاصابة والنبی ومعه النفر، والنبی ولیس معه احد حتی مر علی موسی علیه السلام معه کبکبة من بنی اسرائیل ، فاعجبونی، فقلت: من هؤلاء؟ فقیل :هذا اخوك موسیٰ ومعه بنو اسرائیل ،قلت: فاین امتی؟ قیل : انظر عن یمینك، فنظرت فاذا الظراب قد سد بوجوه الرجال ، ثم قیل لی: انظر عن یسارك، فاذا الافق قد سد بوجوه الرجال فقیل لی: ارضیت؟ قلت: رضیت یارب، رضیت یارب ، فقیل لی : ان مع هؤلاء سبعین الفاً یدخلون الجنة بغیر حساب ۔ قال النبی ﷺ: فداء لکم ابی وامی ان استطعتم ان تکونوا من السبعین الفاً

---

۳۷۰۵---------------------

۳۷۰۶۔المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷۶۵ ۔۱۰/۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

فـافعلوا ، فان قصرتم ، فكونوا من اهل الظراب ، فان قصر تم فكونوا من اهل الافق ، فانى قد رأيت اناسا يتهاوشون فقام عكاشة بن محصن الاسدى ، فقال : ادعولى يـا رسـول الـلـه! ان يـجعلنى من السبعين ، فدعا له ، فقام رجل آخر فقال: ادع الله يـارسول الله ان يجعلنى منهم فقال : قد سبقك بها عكاشة، قال ثم تحدثنا ، فقلنا: مـن هـؤلاء السبعـون الالف ؟ قـوم ولدوا فى الاسلام حتى ماتوا ، فبلغ ذلك النبى ﷺفقال: هم الذين لايكتوون ولايسترقون ولايتطيرون وعلى ربهم يتوكلون ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کیے گئے ، بعض نبی وہ تھے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی ، اور بعض کے ساتھ تین امتی تھے ، اور بعض کے ساتھ کوئی نہیں تھا ، پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے ساتھ گذرے ، میں نے عرض کیا: اے رب میری امت کہاں ہے؟ فرمایا: اپنی داہنی جانب دیکھو ، میں نے دیکھا تو مکہ کے تمام ٹیلے لوگوں سے بھرے پڑے تھے ۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں اے رب ۔ پھر فرمایا: دیکھو بائیں طرف ۔ میں نے دیکھا تو پورا آسمان کا کنارہ بھرا ہوا تھا ۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا : اے رب کریم میں راضی ہوں ۔ فرمایا: نیز ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے ۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی آگے بڑھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے ۔ حضور نے دعا کی: اللھم اجعله منهم ۔ پھر دوسرے مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے بھی دعا کر دیجئے ، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ، پھر حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ان ستر ا ہزار میں سے ہونا ، اور اگر ان میں سے نہ ہو سکے تو ٹیلے والوں میں ہونا ، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہو سکو تو افق والوں میں ہونا ، میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپس میں ملتے ہیں ( لیکن فتنہ وفساد ڈالتے ہیں ) پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت میں چوتھائی جنتی ہیں ، یہ سن کر صحابہ کرام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا ، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی ہیں ، یہ سن کر بھی نعرہ لگایا ، پھر یہ

آیت تلاوت فرمائی،(ثلة من الا ولین وقلیل من الأ خرین )

پھر ہم آپس میں کہنے لگے شاید یہ ستر ہزار وہ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔یہ خبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمتک پہونچی تو فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں،اور نہ جنتر منتر کے قائل ہیں،اور نہ بدشگونی لیتے ہیں،اور اپنے رب پر سچا توکل رکھتے ہیں۔۱۲م

۳۷۰۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اول من يدعی يوم القيامة آدم عليه الصلوة والسلام فترأی ذريته فيقال : هذا ابوكم آدم ، فيقول لبيك وسعديك ،فيقول اخرج بعث جهنم من ذريتك فيقول : يارب !كم اخرج ؟ فيقول : اخرج من كل ماة تسعة وتسعون ، فقالوا : يارسول الله ! اذا اخذمنا من كل مائة تسعة وتسعون فماذا يبقیٰ منا ، قال : ان امتی فی الامم كالشعرة البيضاء فی الثور الاسود ۔انباءالحی ۔ص۹۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو قیامت کے دن بلایا جائے گا،آپ کی تمام ذریت آپ کا بغور دیدار کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، حضرت آدم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے میں حاضر ہوں،اور بارگاہ میں دست بستہ ہوں،اللہ تعالیٰ فرمائے گا:تم اپنی اولاد سے دوزخیوں کو نکالو،عرض کریں گے:اے رب! کتنے نکالوں؟ رب فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے(۹۹)۔صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہر سیکڑے سے ننانوے دوزخ میں جائیں گے تو پھر بچے گا کون؟ فرمایا: میری امت کی تعداد تمام امتوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔۱۲م

---

۳۷۰۷۔الجامع الصحيح للبخاری كتاب الرقاق، باب كيف الحشر

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله یبعث یوم القیامة منادیا ینادی یا آدم !ان الله یامرك ان تبعث بعثا من ذریتك الی النار ، فیقول آدم ، یارب !ومن کم ؟ فیقال له : من کل مائة تسعة وتسعون ۔ هل تدرون ماانتم فی الناس ؟ ماانتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو بھیجے گا وہ کہے گا،اے آدم! بیشک اللہ تعالیٰ آپ کوحکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو بھیجو،حضرت آدم عرض کریں گے :اے رب! کتنوں سے کتنے؟ کہا جائے گا:ہر سو سے ننیانوے، پھر فرمایا: کیا جانتے ہو لوگوں کے درمیان تمہاری تعداد کتنی ہے؟ تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل ۔۱۲م

## ہزار میں نوسوننانوے دوزخی

۳۷۰۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یقول الله عزوجل یوم القیامة یا آدم ! قم فابعث بعث النار من ولدك ،فیقول : لبیك وسعدیك والخیرفی یدیك یا رب ! ومابعث النار ؟ فیقول : من کل الف تسعمائة وتسعون ،قال : فیقولون این ذاك الواحد ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تسعمائة وتسعون من یاجوج وماجوج ومنکم واحد۔ انباءالحی ۔ص۹۹

---

۳۷۰۸۔المسند لاحمد بن حنبل

کنزل العمال للمتقی ۳۰۱٤ ۳۲/۲

۳۷۰۹۔معالم التنزیل للبغوی تحت آیة یوم تر ونھاتذھل ۔۔ الآیة

جامع البیان لابن جریر تفسیر سورة الحج ۱۱۲/۱۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! جاؤ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو، عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اے رب! کتنوں کو بھیجو؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے (۹۹۹)۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ایک کہاں ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاجوج ماجوج کی تعداد تم میں کے ایک کے مقابل نوسو ننیانوے ہے۔

۳۷۱۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ تعالیٰ یا آدم! فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک، قال: اخرج بعث النار، قال ومابعث النار، قال: من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین، ف عندہ بشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید، قال: فاشتدذلک علیھم، قالوا: یارسول اللہ! أینا ذاک الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابشروا فان من یاجوج وماجوج الف ومنکم رجل، قال: ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فحمدنا اللہ تعالیٰ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا شطر اھل الجنۃ، ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی الثور الابیض۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم عرض کریں گے میں حاضر

---

۳۷۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان باب کون ھذہ الامۃ نصف اھل الجنۃ ۱/۱۱۷

جامع البیان لابن جریر　تفسیر سورۃ الحج ۱۰/۱۱۲

ہوں، تیری بارگاہ میں دست بستہ، کل بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے، فرمائے گا: دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے۔ یہ وقت وہ ہوگا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے، اور ایسا سخت وقت ہوگا کہ حاملہ اپنا حمل وضع کردے، تمہیں معلوم ہوگا کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر یہ حکم سخت گراں گذرا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں وہ کون شخص ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بشارت حاصل کرو کہ یاجوج ماجوج کی تعداد ایک ہزار اور تم میں کا ایک ان کے مقابل ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تم جنتیوں میں ایک چوتھائی ہو یہ سن کر ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تم ایک تہائی ہو، یہ سن کر پھر ہم نے حمد وتکبیر بیان کی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم جنتیوں میں تعداد کے لحاظ سے آدھے ہو۔ بیشک تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہے ہے جیسے سفید بال کالے بیل کے جسم میں۔ یا کالا بال سفید بیل کے جسم میں۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ کرمانی اور علامہ عینی نے شروح بخاری میں فرمایا کہ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

یہاں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو حضرت ابوسعید کی حدیث پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ ابوہریرہ کی حدیث زیادہ تعداد پر مشتمل ہے۔ یعنی ابوسعید کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ہزار میں ایک جنتی ہے، اور ابوہریرہ کی حدیث ہر ہزار میں دس لوگوں کو جنتی بتارہی ہے۔ لہذا حکم تقدم زائد کے لئے حاصل۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے، یہاں تو معاملہ برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ سوق کلام جنتیوں کی تعداد بتانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بتانا مقصود ہے جو جہنمی ہیں۔ لہذا حدیث ابوہریرہ کا اقتضا یہ ہے کہ ہزار میں نوسونوے (۹۹۰) جہنمی ہوں۔ اور ابوسعید کی حدیث نو

سوننانوے (۹۹۹) کو بتارہی ہے۔ تو حکم تقدم زائد کے لئے ہوا۔

اس کے علاوہ یوں سمجھا جائے کہ حدیث ابوہریرہ کی دلالت اگر اس بات پر تسلیم کرلی جائے کہ ناجی دس ہیں، تو یہ بطور مفہوم ہوگا۔ اور حدیث ابوسعید کا منطوق یہ ہے کہ جہنمی (۹۹۹) ہیں۔ اور مفہوم کبھی منطوق کے معارض ومقابل ہوسکتا ہے؟۔ انباء الحی ص ۱۰۵

۳۷۱۱۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لاادری اربعین یوما اواربعین شہرا اواربعین عاما، فیبعث اللہ عیسی بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ وفیہلکہ ، ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلایبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،قال: فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لہم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فماتامرنا فیامرہم لعبادۃ الاوثان وہم فی ذلک دار رزقہم حسن عیشہم ثم ینفخ فی الصور لایسمعہ احد الا اصغی لیتاو رفع لیتا ،قال واول من یسمعہ رجل یلوط حوض ابلہ قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل انہ او قال ینزل اللہ مطرا کانہ الطل اوالظل نعمان الشاک وتنبت منہ اجسادالناس ثم ینفخ فیہ اخری فاذاہم قیام ینظرون ثم یقال ،یاایہاالناس ہلموا الی ربکم وقفوہم انہم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال : من کم فیقال من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعون قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق ۔

---

۳۷۱۱۔ الصحیح لمسلم　　کتاب الفتن　　باب ذکرالرجال　　۴۰۳/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود کی شکل وشباہت کے ہونگے، وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی نہ ہوگی ،سب ایک دل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی خواہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان ہو۔ اس وقت کوئی شخص اگر پہاڑ کی کھائی میں ہوگا وہاں بھی یہ ہوا پہونچے گی اور اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اب روئے زمین پر بد باطن اور فساق وفجار ہی رہ جائیں گے، پرندوں کی طرح جلد باز بے عقل، اور درندوں کی طرح سبک عقل بداخلاق۔ نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، اور نہ بری کو برا۔ اسی درمیان ان کے پاس شیطان ایک صورت میں آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی، وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، تو وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ لہذا وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گذاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے گا۔ اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپتا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو مثل نطفہ کے ہوگی، کہ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو، تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخیوں کو نکالو: عرض کیا جائے گا: کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے (۹۹۹)۔ تو یہ وقت سخت ہوگا کہ غم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے، اور پنڈلی سختی کے سبب کھل جائے گی۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار،قال یا رب! مابعث النار ،قال: تسعمائة وتسعة وتسعون فی النار وواحدالی الجنة فانشاء المسلمون یکون ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قاربوا سددوا فانھا لم تکن نبوة قط الا کان بین یدیھا جاھلیة قال فیؤخذ العدد من الجاھلیة فان تمت والاکملت من المنافقین وما مثلکم والامم الاکمثل الرقمة فی ذراع الدابة او کالشامة فی جنب البعیر ثم قال : انی لارجو ان تکونوا ربع اھل الجنة فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنة فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اھل الجنة فکبروا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو حضرت آدم عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: نوسونانوے(۹۹۹) دوزخ کی طرف اور ایک جنت کی طرف۔یہ سن کر صحابہ کرام نے رونا شروع کیا،حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: میانہ روی اختیار کرواور سیدھے رہو، جب بھی کسی نبی کی نبوت کا زمانہ آیا تو اس سے پہلے متصل جاہلیت کا دور بھی تھا، یہ تعداد جاہلیت کے لوگوں سے لی جائے گی،اگر تعداد مکمل ہوگئی تو ٹھیک ورنہ یہ تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی، تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے،انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا تہائی حصہ ہوگے،انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا،پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔۱۲م

۳۷۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ

---

۳۷۱۲۔الجامع للترمذی　　ابواب التفسیر ،تفسیر سورة الحج　　۱۴۶/۲

۳۷۱۳۔الجامع للترمذی　　باب تفسیر الحج　　۱۴۶/۲

تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابہ فی السیر فرفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوتہ بھاتین الآیتین ۔یاایھاالناس اتقوا ربکم ،ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید ، ولما سمع ذلک اصحابہ حثوا المطی وعرفوا انہ عند قول یقولہ فقال: ھل تدرون ای یوم ذلک ،قال اللہ ورسولہ اعلم ،قال ذلک یوم ینادی اللہ فیہ آدم فیتادیہ ربہ فیقول آدم ! ابعث بعث النار ، فیقول ای رب !وما بعث النار ، فیقول من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون الی النار وواحد الی الجنۃ ، فیئس القوم حتی ما ابد وابضاحکۃ فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی با صحابہ قال : اعملوا وابشروا، فوالذی نفس محمد بیدہ انکم لمع خلیقتین ماکانتا مع شئ الاکثر تاہ یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس ، قال : فسری عن القوم بعض الذی یجدون ،قال: اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیدہ ما انتم فی الناس الا کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الدابۃ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہوگئے ۔حضور نے یہ دوآیتیں ۔"یا ایھا النا س اتقوا ربکم الآیۃ" ۔اور۔" ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم " سے" ولکن عذا ب اللہ شدید" تک بلندآواز سے تلاوت فرمائیں۔صحابہ کرام نے یہ آواز سن کرجانوروں کوتیز کردیااور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مقام پر ہیں۔حضور نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا،صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اوراس کے رسول زیادہ جانتے ہیں،آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کوندا فرمائے گا،اے آدم جہنمیوں کالشکر تیار کرو،آپ عرض کریں گے:وہ لشکر کیا ہے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانویں (۹۹۹) جہنم میں اورایک جنت میں، یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہوگئے، یہاں تک کہ کوئی ہنستا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا ،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی توارشادفرمایا:عمل کرواورخوش خبری سنو!اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک تم اس طرح کی دومخلوقوں کے سا

تھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھادیں گی۔ یہ یاجوج وماجوج ہیں۔اور وہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور ابلیس کی اولاد سے مرگئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام خوش ہوگئے،تو حضور نے فرمایا: کام کرو اور بشارت سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے،تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔یا جانور کے بازو میں داغ۔۱۲م

۳۷۱۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ :یا آدم ! قم فابعث النار ، فیقول یارب من کم ؟ فیقول من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین الی النار وواحد الی الجنۃ ، فشق ذلك علی القوم ووقعت علیھم الکابۃ والحزن ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لارجو ان تکونوا شطر اھل الجنۃ ، ففرحوا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعملوا وابشروا فانکم بین خلیقتین لم یکونا مع احد الاکثرتاہ یاجوج وماجوج وانما انتم فی الناس او فی الامم کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الناقۃ وانما التی جزء من الف جزء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا،اے آدم! اٹھو اور دوزخیوں کا گروہ تیار کرو،حضرت آدم عرض کریں گے:اے رب! کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔یہ سنکر صحابہ کرام کو نہایت دشوار گزرا اور مشقت ورنج میں مبتلا ہوگئے۔تو حضور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں نصف ہو، یہ سنکر خوش ہوئے، پھر حضور نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت سنو، تم ایسی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ جس کے ساتھ بھی یہ ہوں گی اس کو بڑھادیں گی،یعنی یاجوج وماجوج۔تم امتوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا اونٹنی کے پہلو میں داغ، میری امت تو ایک ہزار میں فقط ایک ہے۔۱۲م

---

۳۷۱۴۔المستدرك للحاکم کتاب الاحوال ۸۶۹۷ ۶۱۲/۴

۳۷۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما نزلت "یاایها الناس اتقوا ربکم وان زلزلة الساعة شئ عظیم" (الحج ۔ ۱) علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی مسیرله فرفع بها صوته حتی ثاب الیه اصحابه فقال : اتدرون ای یوم هذا؟ یوم یقول الله لآدم یا آدم قم فابعث النار من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین ، فکبر ذلك علی المسلین فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سددوا وقاربوا وابشروا فوالذی نفسی بیده ماانتم فی الامم الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة فان معکم لخلیقتین ماکانتا مع شئ الا کثرتاه یاجوج وماجوج ومن هلك من کفرة الجن والانس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب [ یا ایها الناس ! اتقوا ربکم الآیة۔اور۔ ان زلزلة الساعة الآیة] یہ دوآیتیں نازل ہوئی تو حضور سفر میں تھے، حضور نے ان کو بلند آواز میں تلاوت فرمایا یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہوگئے، آپ نے فرمایا: جانتے ہو ان آیات میں کون سے دن کا ذکر ہے؟ پھر فرمایا: اس دن کا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم! جاؤ ہر ہزار میں سے نوسوننیانوے (۹۹۹) کا لشکر دوزخ میں بھیجو، یہ سنکر صحابہ کرام کو بہت دشوار گزرا، تو حضور نے فرمایا: ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور ساتھ ہی خوشخبری سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نہیں ہو امتوں میں مگر جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا جانور کے بازو میں داغ، کہ تمہارے ساتھ ایسی دو مخلوقیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہوں ان کی کثرت بڑھادیں۔ یعنی یاجوج وماجوج، اور جو کافر جن وانس مرگئے۔ ۱۲م

## یاجوج وماجوج اولاد آدم سے ہیں

۳۷۱۶۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله

---

۳۷۱۵۔المستدرك للحاکم کتاب الاحوال ۸۶۹۲ ۶۱۱/۴

۳۷۱۶۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۰۳۴ ۲۹۰/۱۱

تعالیٰ علیه وسلم قرأ :(یوم یجعل الولدان شیبا) قال: ذلك یوم القیامة وذلك یوم یقول الله جل ذکره لآدم ، قم فابعث من ذریتك بعثا الی النار ، فقال : من کم یارب ؟ قال : من الف تسعمائة وتسعة وتسعین وینجو واحد ، فاشتد ذلك علی المسلمین وعرف ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حین البصر ذلك فی وجوههم ان بنی آدم کثیر ، وان یاجوج وماجوج من ولد آدم وانه لایموت منهم رجل حتی یرثه لصلبه الف رجل وفیهم وفی اشباههم جنة لکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [ یوم یجعل الولدا ن شیبا ] تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کا دن ہوگا۔اس دن اللہ تعالی حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجو،عرض کریں گے،کتنوں میں کتنے؟فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیاوے۔اور ایک نجات پائے گا۔مسلمانوں پر یہ بہت شاق گزرا اور حضور نے اس کو محسوس کیا تو ارشاد فرمایا: آدم کی اولاد تو بہت ہے،یاجوج وماجوج بھی آدم کی اولاد سے ہیں،اور ان کی کثرت کا عالم تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار شخص دیکھ چکا ہوتا ہے،لہٰذا ن جیسے لوگ تمہارے لئے ڈھال ہوں گے۔۱۲م

۳۷۱۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله تبارك وتعالیٰ یوم القیامة : یا آدم قم فجهز من ذریتك تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحدا الی الجنة ،فکبأ اصحابه وبکوا فقال : ارفعوا رؤسکم ، فوالذی نفسی بیده مامتی فی الامم الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود۔

حضرت ابو درا ء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

۳۷۱۷۔ کنزالعمال للمتقی　۳۰۱۶　۳۲/۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے نوسو ننیانوے جہنم کے لئے تیار کرو اور ایک جنت کے لئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام جھک گئے اور رونے لگے، فرمایا: اپنے سروں کو اٹھاؤ، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کی مثال امتوں کے بیچ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کے جسم پر۔۱۲م

۳۷۱۸۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا كان يوم القيامة فان ربنا يدعو آدم فيقول : يا آدم !اخرج بعث النار من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين يساقون الى النار سوقا مقرنين زرقا كالحين ، فاذا خرج بعث النار شاب كل وليد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب تعالیٰ حضرت آدم کو ندا فرمائے گا اور حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ تم ہر ہزار سے نوسو ننیانوے کو دوزخ کے لئے تیار کرو، ان کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جیسے جانوروں کا جوئے میں جوڑ کر ہانکا جاتا ہے، اور نیزوں کے ذریعہ لیجایا جائے گا جیسے قتل گاہ میں ہلاکت کے لئے، جب جہنم کا گروہ نکلے گا تو اس وقت کی سختی سے بچے بھی بوڑھے ہوجائیں گے۔(۱۲)

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۱۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال :بلغني ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما قفل من غزوة العسرة ومعه اصحابه بعد ماشارف المدينة ،قرأ(يا ايها الناس اتقوا ربكم و ان زلزلة الساعة شئ عظيم ، يوم ترونها الآية) فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اتدرون اى يوم ذاكم ؟ قيل: الله و رسوله اعلم ، فذكر نحوه الا انه زاد :وانه لم يكن رسولان الا كان بينهما فترة من الجاهلية ، فهم اهل النار ، وانكم بين ظهرانى خليقتين لايعادهما احد من اهل الارض الا كثروهم وهم ياجوج وماجوج وهم اهل النار وتكمل العدة من المنافقين ۔

---

۳۷۱۸۔الدرالمنثور للسیوطی سورة المزمل

۳۷۱۹جامع البیان لابن جریر تفسير سورة الحج ۱۱۱/۱۰

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ عسرہ سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، جب آپ مدینہ طیبہ سے قریب ہوئے تو آپ نے یہ آیتیں پڑھیں،[یاایھا النا س اتقوا ربکم ،اور۔ ان زلزلة السا عة شئی عظیم ، یوم ترو نھا الآیة ]اورارشادفرمایا: کیا جانتے ہو یہ کونسادن ہوگا؟ عرض کیا گیا: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں، پھرراوی نے اسی طرح بیان کیا ،اوراتنا اضافہ بھی کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے ارشادفرمایا: ہمیشہ دورسولوں کے درمیان زمانہ فترت یعنی جاہلیت کا زمانہ رہا،ان میں عموما لوگ دوزخی ہیں،اورتم تو ایسی دومخلوقوں کے درمیان ہوکہ جب بھی اہل زمین میں سے وہ کسی کے ساتھ ہوں گی تو ان کو بڑھادیں گی ، یہ یاجوج وماجوج ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں،اور پھر بھی کمی رہی تو تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام احادیث میں غورکرو، کہ پہلی تین احادیث میں سومیں ایک کوناجی فرمایالکن ساتھ ہی یہ قید بھی ذکرفرمائی کہ اپنی ذریت سے۔یااپنی اولاد سے۔لیکن جن روایات میں ہزار میں ایک کوجنتی فرمایاوہاں یہ قیدنہیں۔

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد سے بطریق معہودنہ ہوں۔کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ قوم حضرت آدم کی اولاد سے ہے یا نہیں۔

حضرت وہب وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اولادآدم ہی سے ہیں۔

۳۷۲۰۔ان یاجوج وماجوج من ولد آدم۔

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولادمیں سے ہیں۔۱۲م

---

۳۷۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۶/۸ ☆ الدرالمنثور للسیوطی ۲۵۰/۴

کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۷۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۶/۱۱

۳۷۲۱۔ان یاجوج وماجوج من ذریۃ آدم :

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی ذریت میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۲۔ عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن یاجوج وماجوج فقال : انہ کل امۃاربع ما ئۃ الف امۃ لا یمو ت الرجل منھم حتی ینظر الی ا لف ذکر بین یدیہ من صلبہ کل قد حمل السلاح ، قلت :یا رسول اللہ! صفھم لنا قال : ھم ثلاثۃ اصنا ف، صنف منھم امثا ل الارز ، قلت : وما ھو الارز ؟ قا ل: شجرۃ الصنوبر ، شجرۃ با لشا م طو ل الشجرۃ عشرو ن ومائۃ ذرا ع فی السما ء ، وصنف منھم عرضہ وطولہ سوا ء عشرو ن وما ئۃ ذراع فی السماء ، قا ل رسول اللہ ﷺ : ھم الذین لا یقوم لھم الجبل ولا حدید ، وصنف منھم یفترش احدی الاذن ویلتحف با لا خری ولا یمرو ن بقلیل ولا بکثیر ولا بجمل ولا خنزیر الا اکلوہ ، ومن ما ت منھم اکلوہ، مقدمتھم با لشا م وسا قتھم بخراسان ، یشربون انہا ر المشرق وبحیرۃ طبریۃ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ چار لاکھ لوگوں کا گروہ ہے،ان کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار ہتھیار بند جوان دیکھ لیتا ہے، میں نے عرض کیا: حضور ان کا کچھ حال بیان فرمادیں، فرمایا: ان کی تین قسمیں ہیں۔ایک ارز کے مثل ہے، میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے صنوبر نامی، اس کی لمبائی ایک سوبیس ہاتھ ہوتی ہے۔دوسری قسم یہ کہ ان کا طول وعرض برابر ہوتا ہے یعنی ایک سوبیس گز۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کہ روبرو پہاڑ اور لوہا کچھ نہیں۔ تیسری قسم کے لوگ اتنے بڑے بڑے کانوں والے ہیں کہ ایک کان بچھاتے ہیں اور دوسرا اوڑھ لیتے

---

۳۷۲۱۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۲۔الکامل لابن عدی ۱٦۹/٦

ہیں۔اور تھوڑی یا زیادہ، اونٹ یا خنزیر جس کے پاس سے گزرتے ہیں اس کو کھا جاتے ہیں، اوران میں جو مرتا ہے اس کو بھی کھا لیتے ہیں۔ان کا اگلا حصہ شام میں اور باقی چلنے والے خراسان میں ہوں گے۔پورب اور طبرستان کے دریاؤں کا سب پانی پی جائینگے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت کعب احبار یاجوج وماجوج کو اولاد آدم سے تو شمار کرتے ہیں لیکن حضرت حوا کے واسطہ سے نہیں۔ بلکہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک مرتبہ سوئے تو احتلام ہوا،اس کے اجزاء مٹی میں پیوست ہو گئے،اور یاجوج ماجوج کی تخلیق اس سے ہوئی۔

اقول:ان احادیث واقوال میں تطبیق ممکن ہے۔یعنی اولاد آدم سے بایں معنی ہیں کہ ان کے پانی اوراجزاء سے پیدا ہوئے۔اورنفی اس اعتبار سے ہے کہ اولاد اس کو کہا جاتا ہے جو بیوی کے واسطہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ۔

اس کے کیوں کر بچہ ہو حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔

لہذا یہ ان روایات کے منافی نہیں جو گذریں۔اور آئندہ احادیث بھی اس پر دال ہیں۔

یہاں یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بدخوابی سے منزہ ہوتے ہیں تو پھر احتلام چہ معنی دارد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی دخل سے جو احتلام ہو اس سے بلاشبہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پاک ہوتے ہیں۔البتہ قبض ودفع فضلہ کے طور پر احتلام کی وہی حیثیت ہے جو بول وبراز کی۔فتح الباری کے معنی کا یہی خلاصہ ونچوڑ ہے۔اور شیخ الاسلام امام نووی نے اپنے فتاوی میں اسی کو اختیار فرمایا۔فرماتے ہیں: کہ یاجوج وماجوج جمہور علماء کے نزدیک اولاد آدم سے ہیں البتہ حضرت حوا سے نہیں۔لہذا یہ ہمارے علاتی بھائی ہوئے۔

ہاں فتح الباری میں اس قول پر اعتماد کیا کہ یہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ورنہ یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ طوفان نوح میں کہاں رہے۔

اقول: اولا۔ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے نطفہ سے ہونا اس چیز کو واجب نہیں کرتا کہ یہ طوفان کے وقت بھی موجود ہوں۔ایسا کیوں ممکن نہیں کہ اللہ تعالی نے ان اجزائے منویہ کو ایک مدت تک زمین میں محفوظ وودیعت رکھا اور پھر طوفان کے بعد انہیں سے ان کو پیدا فرمایا۔

ثانیاً۔یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا ایک جوڑا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور ان کو کشتی میں سوار کرلیا گیا اور باقی سب غرق ہوگئے ہوں۔پھر اللہ تعالی نے انہیں کی اولاد سے سب کو وجود بخشا۔اور ان کا نادراً ایمان لانا مستبعد نہیں۔جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوگا۔انباء الحی ص ۱۰۴

۳۷۲۳۔ان یاجوج وماجوج لهم نساء یجامعون ماشاؤا وشجر یلقحون ماشاؤا۔

بیشک یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ ان سے جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔

۳۷۲۴۔ان یاجوج وماجوج یجامعون ماشاؤا ولایموت رجل منهم الاترك من ذریته الفا فصاعدا۔

یاجوج وماجوج جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔ان کا کوئی ایک شخص جب مرتا ہے جب اپنی صلبی اولاد سے ایک ہزار اشخاص یا ان سے زیادہ کی تعداد دیکھ لیتا ہے۔۱۲م

۳۷۲۵۔ان یاجوج وماجوج اقل مایترك احدهم لصلبه الفا من الذریة۔

بیشک یاجوج وماجوج میں کوئی اتفاق سے ہوگا جو اپنی موت کے وقت ایک ہزار سے کم افراد اپنی اولاد سے چھوڑ کر جائے۔۱۲م

۳۷۲۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۳۷۲۳۔الدرالمنثور للسیوطی ۲۵۰/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۹/۱۳
کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۷۰☆

۳۷۲۴۔فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۶۔المسند لاحمد بن حنبل۔۱۰۲۵۴ ۳۱۱/۳ ☆کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۶۹
البدایة والنهایة لابن کثیر ۱۱۲/۲ ☆

علیہ وسلم : ان یاجوج وماجوج لیحفرن السد کل یوم ، حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیھم : ارجعوا فستحفرونہ غداً ، فیعودون الیہ کاشد ما کان ، حتی اذا بلغت مدتھم واراداللہ عزوجل ان یبعثھم الی الناس حفروا حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیھم :ارجعوا فستحفرونہ غداً ان شاء اللہ ویستثنی ، فیعودون الیہ وھو کھیئۃ حین ترکوہ ، فیحفرونہ ویخرجون علی الناس ،فینشفون المیاہ ، ویتحصن الناس منھم فی حصونھم، فیرمون بسھامھم الی السماء فترجع وعلیھا کھیئۃ الدم ، فیقولون :قھرنا اھل الارض وعلونا اھل السماء فیبعث اللہ علیھم نغفاً فی اقفائھم ، فیقتلھم بھا ، فقال رسول اللہ ﷺ :والذی نفس محمد بیدہ،ان دواب الارض لتسمن شکراً من لحومھم ودمائھم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یاجوج وماجوج ہرایک دن دیوار کھودتے ہیں، جب سورج کی شعاع کے دیکھنے کی حدتک پہونچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے چلواب کل جلد کھودلیں گے، دوسرے دن پھر وہ اسی طرح لوٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہوگی اور اللہ تعالی یہاں کے انسانوں تک پہونچنے کا ان کے لئے ارادہ فرمائے گا تو وہ کھودتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہونچیں گے تواب ان کا سردار کہے گا لوٹ چلواب انشاءاللہ کل اس کو کھودلیں گے، جب دوسرے دن آئیں گے تو اس مرتبہ اس حالت پر رہے گی جس پر چھوڑا تھا اور آج یہ اس دیوار کو کھود کر لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے، جہاں سے نکلیں گے وہاں کے پانی خشک کردیں گے،لوگ اپنے مضبوط مقامات پر چڑھ جائیں گے،یہ سب مل کر آسمان کی طرف تیر چلائیں، ادھر سے تیر خون میں ڈوبے ہوئے آئیں گے، یہ دیکھ کر کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی اپنی عظمت کا سکہ بٹھادیا اور آسمان والوں کو بھی زیر کرلیا۔ پھر اللہ تعالی ان کی گدیوں میں ایک قسم کے پھوڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ سب مرجائیں گے، پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین کے جانوران کے

گوشت اور خون سے موٹے ہو جائیں گے۔۱۲م

ان تمام توجیہات کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے جو تحقیق پیش فرمائی وہ اس طرح ہے۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام احتلام سے پاک ومنزہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن و کفیٰ بربک وکیلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

طبرانی، معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرمایا:

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج وماجوج نطفۂ احتلام سیدنا آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہنچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، کمافی العمدۃ القاری، نووی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو مقبول نہیں، ہاں امام نووی وحافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم وصحیح بخاری میں اس آیت کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب امتلائے اوعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا۔

اقول: مگر لفظ شنیع ومکروہ ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حصر کے خلاف کہ احتلام نہیں مگر شیطان کی طرف سے، ولہذا عامۂ علمائے کرام نے اسے مقبول نہ رکھا۔

فتح الباری بدا الخلق میں ہے:

ھو قول منکر جد الااصل لہ الامن بعض اھل الکتاب۔

وہ سخت واجب الانکار بات ہے اس کی اصل نہیں مگر بعض اہل کتاب میں۔

امام علامہ بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

حکا ہ الثعلبی عن کعب الاحبا ر وحکا ہ النووی ایضا فی شرح مسلم وغیرہ ولکن العلما ء ضعفوہ وقال ابن کثیر وھو جدیر بذلك اذ لا دلیل علیه بل ھو مخا لف لما ذکروا من ان جمیع النا س الیوم من ذریة نو ح علیه الصلا ۃ والسلام بنص القرآن (قلت) جا ء فی الحدیث ایضاً امتنا ع الاحتلا م علی الانبیاء علیھم الصلا ۃ والسلام ۔

یعنی اسے ثعلبی نے کعب احبار سے حکایت کیا، نیز نووی نے شرح مسلم وغیرہ میں مگر علماء نے اسے ضعیف بتایا اور امام ابن کثیر نے کہا وہ تضعیف ہی کے لائق ہے کہ بے دلیل محض ہے، بلکہ اس ارشاد علماء کے مخالف ہے کہ آج بنص قطعی قرآن مجید تمام آدمی ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے ہیں، امام عینی نے فرمایا میں کہتا ہوں: نیز حدیث وارد ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر احتلام محال ہے۔

” قا ل اللہ تعالی: وجعلنا ذریته ھم البا قین۔

اللہ تعالی کا مبارک فرمان ہے ہم نے نوح ہی کی اولاد باقی رکھی۔

فتح الباری کتاب الفتن میں ہے:۔

”الاول المعتمد والا فا ین کانوا حین الطوفا ن “

یاجوج وماجوج کا ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہی سے ہونا معتمد ہے ورنہ طوفان کے وقت وہ کہاں رہے۔

” اقول: وقد اجبنا عن ھذا بجوابین فی کتابنا الفیوضا ت الملکیة احد ھما ما یدرینا لعل اللہ خمرھا مدداً متطاولة حتیٰ خلقھم منھا بعد الطو فا ن ۔

ہم نے اپنی کتاب الفیوضات الملکیۃ میں اس کے دو جواب دئے، ایک یہ ہے کہ ہمیں کیا علم شاید اللہ تعالی نے اس نطفہ کو طویل مدت تک محفوظ رکھا ہو اور پھر اس سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے:

”وھذا لفظه فی بدء الخلق قا ل ابن کثیر وھذ القو ل غریب جدا ثم لا

دلیل علیہ لا من عقل ولا من نقل ولا یحو زالا عتما د ھھنا علی ما یحکیہ بعض اھل الکتاب لما عندھم من الاحادیث المفتعلۃ“

کتاب بدء الخلق میں ان کے الفاظ یہ ہیں: امام عماد نے فرمایا: یہ قول سخت غریب ہے پھر اس پر نہ عقل سے دلیل ہے نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل کتاب کی حکایت پر اعتماد حلال نہیں کہ ان کے پاس بہتیری باتیں گڑھی ہوئی ہیں۔

اما ما عزاہ الامام النو وی فی فتا وا ہ لجما ھیر العلماء انھم من ماء آ دم لا من حواء،

فاقول :لایثبت الاحتلام ،فاولا: قد تحصل النطفۃ بنحوالتبطین فی المحیض ۔وثانیا ما کل نطفۃ تقبلھا الرحم ۔وثالثا ما کل النطفۃ تقبلھا الرحم بل اذا قبلت ربما قبلت جزء منھا ورمت با لبا قی وقد ثبت الجو اب عن حدیث الطو فا ن وقد یکو ن جو اباً ایضاً عن الذی ذکر ابن کثیر فا ن الکلام فی المو جو دین اذ ذلک لا ن البقا ء فرع الوجود علی ان الکلام فی ولد آ دم قطعا وھم لیسو من ولدہ علی الاطلا ق وان کا نو ا من ولدہ لا نھم من ما ئہ وذلک لا ن الولد ما ء عن صاحبتہ ،قا ل تعا لی: ان یکو ن لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ“

امام نووی نے فتاوٰی میں جماہیر علماء کی طرف منسوب کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا، تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت ہوتا ہے،

اولا: کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شرم گاہ سے باہر پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہوجاتا ہے۔ ثانیا: ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا۔ ثالثا: رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کر کے بقیہ کو پھینک دیتا ہے۔

اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں، یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا، کیوں کہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے، کیوں کہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگر چہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں، کیوں کہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد

کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے: کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لیئے بیوی ہی نہیں۔

بالجملہ انبیاعلیہم الصلاۃ والسلام پر احتلام منع ہے،اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر ﷺ کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جزم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا یقیناً حضور پرنور ﷺ پر صریح افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء جہنم کا راستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی متواتر حدیث میں ہے:

من کذب علی متعمد افلیتبو ا مقعده من النا ر ۔

جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۵۵ تا۱۵۸

۳۷۲۷۔ **عن** فاطمة بنت قيس رضى الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: ذات يوم وصعد المنبر و كان لا يصعد عليه قبل ذلك الا يوم الجمعة فاشتد ذلك على الناس فمن بين قائم و جالس فاشار اليهم بيده ان اقعدوا فاني والله ماقمت مقامي لامر ينفعكم لرغبةٍ ولالرهبة ولكن تميما الدارى اتانى فاخبرنى خبراً من عنى القيلولة من الفرح وقرة العين فاحببت ان انشر عليكم فرح نبيكم الا ان ابن عم تميم الدارى اخبرنى ان الريح الجاتهم الیٰ جزيرة لا يعرفونهافقعدوا فى قوارب السفينة فخرجوا فيها فاذاهم بشئ اهدب اسود قالوا له ما انت قالت انا الجساسة قالوا اخبرينا قالت ما انا بمخبرتكم شيئًا ولا سائلتكم ولكن هذا الدير قد رمقتموه فاتوه فان فيه رجلا بالاشواق الى ان تخبروه ويخبركم فاتوه فدخلوه عليه فاذا هم بشيخٍ موثق شديد الوثاق، يظهر الحزن شديد التشكى ،فقال لهم من اين؟ قالوا من الشام، قال: مافعلت العرب؟ قالوا

---

۳۷۲۷۔السنن لابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج ياجوج وماجوج ۲/۲۹۶

:نحن قوم من العرب عما تسئال قال ما فعل هذا الرجل الذى خرج فيكم، قالوا خيراً تاوى قوماً فاظهره الله عليهم فامرهم اليوم جميع الٰههم واحد و دينهم واحد قال مافعلت عين زغر قالوا خيرا يسقون منها زروعهم ويسقون منها لسقيهم قال فما فعل نخل مابين عمان وبيسان قالوا يطعم ثمره كل عام قال فما فعلت بحيرة الطبرية قالوا تذفق جنباتها من كثرة الماء قال فزفر ثلث زفرات ثم قال لو انفلت من وثاقى هذا لم دعا ارضا وطئتها برجلى هاتين الا طيبة ليس لى عليها سبيل قال النبى ﷺ الى هذا ينتهى وحى هذه طيبة والذى نفسى بيده مافيها طريق ضيق ولا واسع ولا سهل ولاجبل الا وعليه ملك شاهر سيفه الى يوم القيمة۔

حضرت فاطمہ بن قیس نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے اوراس سے پہلے جمعہ کے سوا کبھی منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے، یہ بات لوگوں پر گراں گزری، کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے تھے، کچھ بیٹھے تھے، آپ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ کوئی کام تمہارے نقصان یا فائدہ کا ہوا ہے جس کے بارے میں میں تمہیں بتلاؤں اور نہ کسی اور برائی سے ڈرانے کے لئے، نہ کار خیر کی رغبت دلانے کے لئے، بلکہ یہ بات سن ہے کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک خبر سنائی کہ جس سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ خوشی کی وجہ سے نیند نہ آئی، میں نے چاہا کہ اپنی مسرت کو تم پر بھی ظاہر کروں، ان کے چچا زاد بھائی نے یہ واقعہ بیان کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ خود تمیم نے بیان کیا، کہ وہ لخم اور جزام (عرب کے دو قبیلے) کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک ان کا جہاز سمندری ہوا میں ادھر ادھر مارا پھرتا رہا اور آخر کار ان کا جہاز ایک نا معلوم جزیرہ کے کنارے جالگا، یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے، انہیں وہاں ایک سیاہ رنگ کی چیز نظر آئی جس کے جسم پر کثرت سے بال تھے، انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، ہم نے اس سے کہا تو کچھ خبر بیان کر، اس نے کہا نہ میں تمہیں کوئی خبر سناؤں گی، نہ سنوں گی، تم اس بت خانہ میں چلے جاؤ، وہاں ایک شخص تم سے باتیں کرنے کا خواہش مند ہے، وہی تمہیں خبر سنائے گا اور تم

سے سنے گا، یہ سن کرلوگ اس بت کدہ میں گئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہا ئے ہائے کرر ہا تھا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا، تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا شام سے، اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں، اور ہمارا اچھا حال ہے، اس نے کہا اس شخص کا وجود وہاں پیدا ہوا ہے (یعنی حضور کا) کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ اچھے حال میں ہیں، شروع میں قریش نے انکی مخالفت کی لیکن اللہ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرما دیا، اب سب عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہیں، اس نے کہا؟ اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی اچھی حالت میں ہے، لوگ اس سے پانی دیتے اور پینے کے لئے لیتے ہیں، اس نے دریافت کیا، عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں، یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹا تو میں زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی گوشہ مجھ سے باقی نہ رہے گا سوائے طیبہ، کہ وہاں جانے کی مجھ میں طاقت نہ ہوگی، حضور نے فرمایا یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ طیبہ یہی شہر ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ہر گلی کوچہ سڑک میدان، پہاڑ، نرم اور سخت زمین، الغرض ہر مقام پر ننگی تلوار لئے ہوئے فرشتہ پہرا دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔

۳۷۲۸۔ **عن** النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدجال الغداۃ فخفض فیہ ورفع حتیٰ ظننا انہ فی طا ئفۃ النخل فلما رحنا الی رسول اللہ ﷺ عرف ذلک فینا وقال ما شا نکم؟ فقلنا: یا رسول اللہ اذکرت الدجال الغدلۃ فخفضت فیہ ثم

---

۳۷۲۸۔السنن لابن ماجہ　　باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج　　۲۹۷/۲

رفعت حتی ظننا انه فی طا ئفة نخل ،قال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دو نکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسه والله خلیفنی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه قا ئمة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن را ہ منکم فلیقرء علیه فوا تح سو رة الکهف انه یخرج من خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شما لا یا عبا دالله، اثبتوا! قلنا یا رسول الله! وما لبثه فی الارض ؟قال اربعو ن یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة و سا ئر ایامه کایامکم ،قلنا یا رسول الله فذالك یوم الذی کسنة تکفینا فیه صلاة یوم، قال فاقدروا له قد ره، قال: قلنا: فما اسراعه فی الارض؟ قال ؟کالغیث استدبرته الریح، قال فیا ت علی القوم فیدعوهم فیستجیبون له وومنو ن به، فیا مر السما ء ان تمطر فتمطر و یا مر الارض ان ینبت فتنبت وتروح علیهم سار حتهم اطول ما کانت ذرأ واسبغه زروعا امده خواصر ثم یا تی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم، فیصبحو ن ممحلین ما با ایدیهم شئی ثم یمر با لخربة، فیقول لها اخرجی کنو زك فینطلق فتتبعه کنو زها کیعا سیب النحل، یدع رجلا ممتلئا شوابا فیضربه بالسیف ضربة فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعو ہ فیقبل یتهلل وجهه یضحك فبینا ما هم کذلك اذ بعث الله عیسی بن مریم فینزل عند منا رة البیضا ء ژرقی دمشق بین مهذو دتین واضحا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأ طا نفسه قطر واذا رفع یخد ر منه جما ن کا لؤلو ولا یحل لکا فر ان یجد ریح نفسه الا ما ت ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فینطلق حتی یدرکه عند با ب لد فیقتله ثم یأتی نبی الله عیسی قوم قد عصمهم الله فیمسح وجوههم ویحدثهم بد رجا تهم فی الجنة فبیعا هم کذلك اذ اوحی الله الیه یا عیسی انی قد اخرجت عبا دا لی لا یدان لاحد بقتالهم فاحرز عبا دی الی الطو رویبعث الله یا جو ج وما جو ج وهم کما قا ل الله من کل حدب ینسلون فیا مر اوآ ئلهم علی بحیرة الطبریة فیشربو ن ما فیها ثم یمر آخرهم فیقولون لقد کا ن فی هذا ما ء مرة فیحصر نبی الله عیسی

NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

واصحا به حتى يكون رأس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم التغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ويهبط نبي الله عيسى واصحابه فلا يجدون موضع شبر الا قد ملاه زهمهم ونتنهم ودمائهم فيرغبون الى الله سبحانه ويرسل عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسله حتى يتركه كالزلقة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي بركته فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة فتشبعهم ويستظلون بقحفها ويبارك الله في الرسل حتى ان اللقحة من الابل تكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر تكفي القبيلة واللقحة من الغنم تكفي الفخذ فبينما هم كذلك اذ بعث الله عليهم ريحا طيبة فتاخذ تحت آباطهم فتقبض ريح كل مسلم ويبقى سائر الناس يتهارجون كما تتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة ۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا، اس میں اسے ذلیل بھی کہا اور اسکے فتنے کو بڑا بھی بتایا، آپ کے بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، جب ہم شام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیوں تم لوگوں کا یہ کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذلت اور بڑائی ہر دو آپ نے بیان فرمائی تھیں، اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے، دیکھو دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی، میں اس کی مشابہت عبدالعزی بن قطن سے دیتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے

چاہئے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو عراق اور شام کے مابین خلہ کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا، روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اے خدا کے بندو دیکھو ایمان پر ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینہ کے، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یانبی اللہ کیا: اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا، ہم نے عرض کیا، اس کے چلنے کی رفتار آخری کتنی تیز ہوگی، آپ نے فرمایا: ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہوا اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی، وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے، تو وہ پانی برسنے کا حکم دے گا، پانی خوب برسے گا، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا، جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے پستان اور ان کی کوکھیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا، ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے، تو وہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال واسباب سے خالی ہوگی، کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا، اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزریگا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا، وہاں خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں، پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہو چلا آئے گا۔ الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا، آپ اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے، آپ کے جسم پر اس وقت دو زرد کپڑے ہونگے، سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں، جب سر جھکائینگے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں

تک آپ کی نظر کام کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا، دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسی ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لاکر انہیں تسلی دینگے، ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس خدا کی جانب سے وحی آئے گی کہ میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لے کر چلے جاؤ، کیونکہ میں اب اپنی اس مخلوق کو ظاہر کرتا ہوں جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، اس کے بعد یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا (وھم من کل حدب ینسلون) یعنی وہ ہر اونچی نیچی گھاٹی سے چڑھ کر دوڑیں گے، ان میں سے پہلا گروہ جو کثرت میں ٹڈیوں کے مانند ہوگا طبریہ کے چشمے پر سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا: کسی زمانہ میں اس مقام پر پانی تھا۔ حضرت عیسیٰ اس وقت سب کو لئے کوہ طور پر موجود ہوں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کی ایک سری سو اشرفیوں سے بہتر ہوگی، جب مسلمان زیادہ پریشان ہوں گے، حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، چنانچہ خدائے تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا نکالے گا جس کی وجہ سے صبح کو سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرجاتا ہے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو زمین کی کوئی جگہ یاجوج وماجوج کی بدبو خون اور پیپ سے خالی نہ ہوگی، حضرت عیسیٰ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی طرح گردن والے جانور بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، اس کے بعد ایک سخت بارش ہوگی جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان نہ رک سکے گا اور زمین کو ایسا صاف کردے گی جیسے آئینہ یا خوبصورت عورت، اس کے بعد خدائے تعالیٰ زمین کو حکم کرے گا کہ پھل اگائے اور اپنی برکت ظاہر کر تو اس وقت انار کو کئی آدمی شکم سیر ہو کر کھائیں گے اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کرینگے، دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اسی حالت میں ایک پاک وصاف ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چلے گی وہ جس مومن کی بغل میں لگے گی اس کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو

جھگڑالو ہونگے اور گدھوں کی طرح لڑیں، تو انہی شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۳۷۲۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال اللہ تعالیٰ وھم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منھم المسلمون حتی تصیر بقیۃ المسلمین فی مدائنھم وحصونھم ویضمون الیھم مواشیھم حتی انھم لیمرون بالنھر یشربون حتی ما یذرون فیہ شیئا، فیمر اخرھم علی اثرھم فیقول قائلھم لقد کان بھذا المکان مرۃ ماء ویظھرون علی الارض فیقول قائلھم ھؤلاء اھل الارض قد فرغنا منھم ولننازلن اھل السماء حتی ان احدھم لیھز خربتہ الی السماء فترجع مخضبۃ بالدم فیقولون: قد قتلنا اھل السماء فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ دوابا کنغف الجراد فتاخذ ا عناقھم فیموتون موت الجراد یرکب بعضھم بعضا فیصبح المسلمون لایسمعون لھم حسا فیقولون من رجل یشری نفسہ وینظر مافعلوا فینزل منھم رجل قد وظن نفسہ علی ان یقتلوہ فیجدھم موتی فینادیھم الا ابشروا فقد ھلک عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیھم فمایکون لھم رعی الا لحومھم فتشکر علیھا کاحسن ماشکرت من نباتٍ اصابتہ قط۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وھم من کل حدب ینسلون) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہوجائیں گے، یاجوج وماجوج کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کردے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے : اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے باقی رہ

---

۳۷۲۹۔ السنن لابن ماجہ　　باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج　　۲۹۸/۲

چمک پہونچتی ہے تو کہتے ہیں اب لوٹ چلو باقی کل کھودلیں گے، اللہ تعالیٰ پھر اسے ویسا ہی کردیتا ہے، جب ان کا عرصہ پورا ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خروج منظور ہوگا تو ایک روز دیوار کھودتے کھودتے آفتاب کی شعاعیں دیکھیں گے، تو ان کا سردار کہے گا انشاء اللہ کل کھودلیں گے، جب صبح ہوگی اور یہ واپس آکر دیکھیں گے تو دیوار کھدی ہوئی پائیں گے اور یہ اسے کھود ڈالیں گے اور باہر نکلیں گے، مسلمان اس وقت قلعوں میں محصور ہوجائیں گے۔ یہ لوگ زمین میں پھیل کر آسمان کی جانب تیر ماریں گے اور کہیں گے اب زمین والے آسمان پر غالب ہوگئے کیونکہ ان کے تیر اللہ کے حکم سے رنگین ہوکر واپس ہونگے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے وہ مرجائیں گے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک جانوران کے گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوجائیں گے۔

٣٧٣١۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما کان لیلة اسری برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقی ابراهیم وموسیٰ و عیسیٰ فتذا کروا الساعة فبدء وا بابراهیم فسالوه عنها فلم یکن عنده منها علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عنده منها علم فرد الحدیث الی عیسی ابن مریم فقال قد عهد الی فیما دون وجبتها فلما وجبتها فلا یعلمها الا الله فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتله فیرجع الناس الی بلادهم فیستقبلهم یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون، فلا یمرون بماء الا شربوه ولا شیء الا افسدوه فیجارون الی الله فادعوا الله ان یمیتهم فتنتن الارض من ریحهم فیجارون الی الله فادعوا الله فیرسل السماء بالماء فیحملهم فیلقیهم فی البحر ثم تنسف الجبال وتمد الارض مدد الادیم فعهد الی متی کان ذلک کانت الساعة من الناس کالحامل التی لا یدری اهلها متی تفجا ئهم بولادها قالت

---

٣٧٣١۔السنن لابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج

العوام ووجد تصديق ذلك فى كتا ب الله تعالى حتى اذا فتحت يا جو ج وما جوج وهم من كل حدب ينسلون ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا، سب نے ابراہیم سے قیامت کے متعلق سوال کیا، لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا، پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا، تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: قیامت سے پہلے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہو کر اسے قتل کر دوں گا، لوگ جب اپنے شہر کو لوٹیں گے تو یاجوج اور ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کر دیں گے، خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا وہ سب مر جائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبو دار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے، میں دعا کروں گا اور اللہ تعالی آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہکر سمندر میں چلی جائیں گے اور بدبو ختم ہو جائے گی، اس کے بعد پہاڑ اڑادئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور صاف ہموار ہو کر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو اور لوگ اس کے انتظار میں ہوں کہ ولادت کا وقت آئے گا اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ لوگ کہتے ہوں اب ہوا اب ہوا۔ اللہ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: (وهم من كل حدب ينسلو ن)

۳۷۳۲۔ **عن** اميرالمؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان ياجوج وماجوج يغدون كل يوم على السد فيلحسونه وقد جعلوه مثل قشر البيض

---

۳۷۳۲۔التفسير لابن ابی حاکم ۱۲۹۸۸

فیقولون نرجع غدا ونفتحه فیصبحون وقد عادالی ماکان علیه قبل ان یلحس فلایزالون کذلك حتی یولد فیهم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لهم : قولوا بسم الله فاذا قالوا بسم الله فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا فنفتحه فیقول : قولوا ان شاء الله ، فیقولون ان شاء الله فیصبحون وهو مثل قشر البیض ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ یاجوج وماجوج ہر دن صبح کو اس دیوار کے پاس جاتے ہیں اور اس کو چاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو انڈے کے چھلکے کے مثل باریک کردیتے ہیں پھر کہتے ہیں ہم کل آئیں گے اور اس میں دروازہ کھول لیں گی دوسرے دن ان کی آمد سے پہلے ہی وہ مثل سابق موٹی دیوار ہو جاتی ہے، چنانچہ اسی طرح وہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان ہوگا، جب وہ دیوار چاٹنے کے لئے جائیں تو وہ ان سے کہے گا کہو: بسم اللہ، جب وہ بسم اللہ کہکر شروع کریں گے اور شام کو واپسی کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ہم کل آکر اس کو کھولدیں گے تو وہ مرد مسلم کہے گا کہو: انشاء اللہ، تو وہ انشاء اللہ کہیں گے اور دوسرے دن جب صبح کو آئیں گے تو انڈے کے چھلکے کی طرح ہوگی ۔۱۲م۔

۳۷۲۳۔ **عن** ابی حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : وفیه فیصبحون وهو اقوی منه بالامس حتی یسلم رجل منهم حین یرید الله ان یبلغ امره فیقول المؤمن غدا نفتحه ان شاء الله تعالیٰ ۔

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ جب صبح کو وہ آیا کرتے ہیں تو پہلے سے زیادہ موٹی دیوار ان کو ملتی ہے ایسے ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالی ان کے کام کو مکمل فرمانا چاہے گا تو ان میں سے ایک شخص مسلمان ہوگا اور وہ مومن کہے گا: ہم انشاء اللہ کل ضرور اس دیوار میں دروازہ کھولیں گے ۔۱۲م

---

۳۷۲۳۔فتح الباری للعسقلانی　　کتاب الفتن　　باب یاجوج وماجوج

WWW.NAFSEISLAM.COM

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی سے نقل فرمایا اور کہا: ہم نے کعب احبار کے سوا سلف میں کسی کا قول اس سلسلہ میں نہیں دیکھا۔ کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی بغیر حوا کے اولاد ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع اس کی تردید فرماتی ہے۔ کہ حدیث مرفوع میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ یہ حضرت نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح علیہ السلام کا حضرت حوا سے ہونا قطعا ثابت ہے۔

حدیث مرفوع سے مراد وہ حدیث ہے جو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی وہ اس طرح ہے۔

۳۷۳۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح سام وحام ويافت ، فولد لسام العرب وفارس والروم ،وولد لحام القبط والبربر والسودان ، وولد ليافت ياجوج وماجوج والترك والصقالبة ـ

قال الحافظ وفی سنده ضعف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے تھے حام سام، یافث، سام کی اولاد عرب، فارس، اور روم میں پھیلی، حام سے قبطی، بربر، اور سوڈانی ہوئے، اور یافث سے یاجوج وماجوج، ترک اور سسلی واٹلی کے لوگ۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: یہاں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اس کی سند میں ضعف ہے ہمارے لئے ان کے مذہب مختار کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ حدیث ضعیف اور حافظ ابن حجر کا مسلک صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

---

۳۷۳۴۔ المستدرك للحاكم　كتاب الفتن والملاحم

تعالیٰ عنہ کی دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے۔وہ احادیث یہ ہیں۔

۳۷۳۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثة ، سام وحام ویافث ابوالروم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سام، حام، اور یافث یہ اہل روم کے مورث اعلیٰ تھے۔

۳۷۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثه ،فسام ابوالعرب ، وحام ابوالحبشة ،ویافث ابوالروم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: حضرت نوح کی تین اولاد سام، تو اہل عرب کے باپ حام، اہل حبشہ کے، اور یافث رومیوں کے باپ تھے۔

۳۷۳۷۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ولد نوح ثلاث، فسام ابوالعرب وحام ابوالحبش ویافث ابوالروم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے، سام یہ اہل عرب کے باپ ہیں ۔حام یہ اہل حبش کے، اور یافث اہل روم کے جداعلی۔ (انباء الحی ص ۱۰۵)

---

۳۷۳۵۔المستدرك للحاكم　　كتاب التاريخ　　۴۶۳/۴

۳۷۳۶۔المعجم الكبير للطبرانی　　حديث ۳۰۹　　۱۴۶/۱۸

۳۷۳۷۔كنزالعمال للمتقی　　۳۲۲۹۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

# تورات اور علم غیب

۳۷۳۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی موسیٰ التوراۃ فی سبعۃ الواح من زبرجد ، فیھا تبیان لکل شئ وموعظۃ ، فلما جاء بھا فرأی بنی اسرائیل عکوفا علی عبادۃ العجل رمی بالتوراۃ من یدہ فتحطمت فرفع اللہ تعالیٰ منھا ستۃ اسباع وبقی سبع ۔ انباء الحی ص ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی سات تختیوں میں تورات عطا کی گئی، اس میں ہر چیز کا بیان تھا اور نصیحت تھی، جب آپ ان کولیکر آئے تو بنو اسرائیل کو بچھڑے کی عبادت میں مصروف دیکھا تو حالت غضب میں آپ نے ہاتھ سے تختیاں ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چھ حصے اٹھالئے اور پھر ایک حصہ باقی رہا۔

۳۷۳۹۔ **عن** محمد بن یزید الثقفی قال : اصطحب قیس بن خرشۃ و کعب الاحبار حتی اذا بلغا صفین وقف کعب ثم نظر ساعۃ ثم قال : یھرا قن بھذہ البقعۃ من دماء المسلمین شئ لا یھراق ببقعۃ من الارض مثلہ ، فقال قیس مایدریک ؟ فان ھذا من الغیب الذی استترہ اللہ تعالیٰ بہ ، فقال کعب مامن الارض شبر الا مکتوب فی التورٰۃ الذی انزل اللہ تعالیٰ علی موسیٰ مایکون علیہ ومایخرج منہ الی یوم القیامۃ۔

حضرت محمد بن یزید ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن خرشہ اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ساتھ سفر کیا اور جب صفین کے مقام پر پہنچے تو حضرت کعب نے کچھ وقفہ غور کرنے کے بعد فرمایا: اس سرزمین پر مسلمانوں کا اس طرح خون بہے گا کہ

---

۳۷۳۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم ۸۹۵۷ المجلد الخامس

۳۷۳۹۔ دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماروی فی اخبارہ قیس بن خرشہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس جیسا کہیں دوسری جگہ نہیں بہیگا، حضرت قیس نے کہا: آپ نے یہ بات کیونکر کہی، کہ یہ تو غیب کی خبر ہے جس کو اللہ تعالی نے پوشیدہ فرمایا ہے، حضرت کعب نے فرمایا: تورات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں زمین کا چپہ چپہ تحریر ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہے۔۱۲م

۳۷۴۰۔ **عن** کعب الاحبار انه قال لعمر رضی الله تعالیٰ عنه ۔یاامیرالمؤمنین! لولا آیة فی کتاب الله تعالیٰ لأنبأتك بماهو کائن الی یوم القیامة، قال وماهی ؟ قال قول الله تعالیٰ : یمحوالله مایشاء ویثبت و عنده ام الکتاب ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں آپ کو قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دیتا، آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت کعب نے کہا: وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے، یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے محو رکھتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس کتاب کی اصل لوح محفوظ ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۴۱۔ **عن** امیرالمومنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال : انا لله وانا الیه راجعون ۔ قلت: أجل انا لله وانا الیه راجعون ۔ فمما ذلك یاجبرئیل !قال: ان امتك مفتنة بعدك بقلیل من الدهر غیر کثیر۔ قلت : فتنة کفر اوفتنة ضلالة؟ قال : کل ذلك سیکون ، قلت : ومن این ذاك ؟ وانا تارك فیهم کتاب الله ، قال : بکتاب الله یضلون ۔انباءالحی ص ۱۳۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبریل آئے اور کہا: بیشک ہم اللہ تعالی کے

---

۳۷۴۱۔نوادرالاصول للحکیم الترمذی    الاصل الثالث والستون

لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں نے عرض کیا: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔اے جبریل یہ اس وقت تم نے کس سلسلہ میں ''انا للہ'' الخ پڑھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: آپ کی امت آپ کے وصال کے بعد تھوڑے زمانہ کچھ آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، حضور فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: ان میں سے ہر ایک ظہور پذیر ہوگا۔تو آپ نے فرمایا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑے جارہا ہوں، عرض کیا: کتاب اللہ ہی سے تو گمراہ ہوں گے۔۱۲م

۳۷۴۲۔ **عن** امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انہ سیأتیکم ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن ، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ،

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو قرآن کریم کے شبہات میں جھگڑے کریں گے، لہٰذا تم سنتوں پر کاربند رہنا، کہ اہل سنت کتاب اللہ کے بڑے جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۳۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : سیأتی قوم یجادلونکم فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کرے گی، لہٰذا تم سنتوں کو اختیار کرنا، کہ سنتوں کے عالم کتاب اللہ کو بخوبی جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۴۔ **عن** عمران بن مناح ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : فانا اعلم بکتاب اللہ منہم ۔ فی بیوتنا نزل ،قال صدقت ، ولکن القرآن حمال ذو

---

۳۷۴۲۔السنن للدارمی　　　　حدیث ۱۲۱

۳۷۴۳۔الاتقان للسیوطی　　النوع التاسع والثلاثون

۳۷۴۴۔الاتقان للسیوطی　　　　النوع التاسع والثلاثون

WWW.NAFSEISLAM.COM

وجوہ تقول ویقولون ولکن حاجھم بالسنۃ ۔ فانھم لم یجدوا عنھا محیصا ۔ فخرج الیھم فحاجھم بالسنۃ فلم یبق بأیدیھم حجۃ۔

حضرت عمران بن مناح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: میں کتاب اللہ کوان سے زیادہ جانتا ہوں، کیوں کہ یہ ہمارے گھروں میں نازل ہوا، عمران کہتے ہیں: میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا: لیکن قرآن تو چند معانی کا محتمل ہے، آپ بھی اس پر ان سے اتفاق رکھتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے سنت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ مناظرہ کیجئے تو پھر ان کو گلو خلاص کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ لہذا وہ ان (خارجیوں) کی طرف تشریف لے گئے، اور ان سے سنت کے ذریعہ مناظرہ کیا تو واقعی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

۳۷۴۵۔ **عن** یحی بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ ارسل عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما الی اقوام خرجوا فقال لہ : ان خاصموک بالقرآن فخاصمھم بالسنۃ ۔ انباء الحی ص ۱۳۹

حضرت یحیی بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خارجیوں کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے قرآن کے ذریعہ مناظرہ کریں تو تم سنت رسول کے ذریعہ مناظرہ کرنا۔ ۱۲م

۳۷۴۶۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : علوم القرآن علی ثلاثۃ اجزاء حلال فاتبعہ وحرام فاجتنبہ ومتشابہ یشکل علیک ، فکلہ الی عالمہ ۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

---

۳۷۴۵---------------

۳۷۴۶۔ المسند للاحمد بن حنبل ۲ ۱۰۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے علوم تین حصوں میں منقسم ہیں: اول حلال، لہٰذا ان کی اتباع کرو۔ دوم حرام کہ ان سے بچو۔ سوم متشابہ جو تم پر دشوار ہوں، تو ان کا علم عالم کے حوالہ کرو۔ ۱۲م

## سنت رسول کی اہمیت

۳۷۴۷۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أيحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله تعالىٰ لم يحرم الا مافى هذا القرآن،ألا وانى قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل القرآن اواكثر وان الله لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم اذا اعطوكم الذى عليهم ۔ انباء الحی ص ۱۴۰

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے اس گمان میں مبتلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حرام فرمایا ہے وہ سب اس قرآن میں ہے؟ خبردار! اور میں نے قسم بخدا بہت چیزوں کا حکم دیا، بہت کے بارے میں نصیحت کی اور بہت سے منع کیا اور یہ سب قرآن کے برابر بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ ہیں، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر جاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں کو قتل کرو، اور نہ یہ درست ہے کہ پھل توڑ کر کھاؤ جب وہ خود اپنے حقوق لازمہ کو ادا کرتے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۴۸۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : انما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلاتكذبوا بعضه ببعض فماعلمتم منه فقولوا وماجهلتم فكلوه الى عالمه ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: کتاب اللہ نازل ہوئی

---

۳۷۴۷۔ السنن لابی داؤد　　　　كتاب الخراج والفئ

۱۳۷۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل　　　مرويات عبدالله بن عمرو

اس حال میں کہ اس میں بعض کی بعض کے سلسلہ میں تصدیق موجود ہے، لہٰذا بعض کو بعض کے ذریعہ نہ جھٹلاؤ، جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں علم ہوتو اس سلسلہ میں کہو، اور جب علم نہ ہوتو عالم کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۴۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا مرثلاثۃ، امر بین رشدہ فاتبعہ ۔ وامر بین غیہ فاجتنبہ ، وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل ۔انباء الحی ص ۱۴۱

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چیزیں تین ہیں۔ اول وہ کہ اس کی ہدایت واضح ہے تو تم اس کی اتباع کرو، دوم وہ کہ اس کی گمراہی عیاں ہے تو اس سے بچو۔ سوم وہ جس میں اختلاف ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۵۰۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اجرأکم علی قسم الجد اجرأکم علی النار۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ تم میں جوتر کہ میں دادا کی تقسیم پر جری ہے وہ ناردوزخ پر جری ہے۔۱۲م

۳۷۵۱۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمابعثہ الی الیمن قال: کیف تقضی اذا عرض لک قضاء، قال: اقضی بکتاب اللہ، قال: فان لم تجد فی کتاب اللہ؟ قال: فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ؟ قال اجتہد برأی

---

۳۷۴۹۔المسند لاحمد بن حنبل

۳۷۵۰۔السنن لسعیدبن منصور　　القسم الاول من المحلد الثالث باب قول عمر فی الحد

۳۷۵۱۔السنن لابی داؤد　　کتاب القضاء　　باب احتہاد الرأی فی القضاء

ولاآلو، قال فضرب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی صدره وقال : الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما یرضی به رسول الله۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کیسے فیصلہ کروگے؟ میں نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر بظاہر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ عرض کیا: سنت رسول ﷺ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملا تو؟ عرض کیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں حتی الامکان کوئی کمی نہ چھوڑوں گا۔ حضور ﷺ نے یہ سن کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا: الحمد للہ، تمام خوبیاں اس ذات کو جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔۱۲م

۳۷۵۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : السنة سنتان ، سنة فی فریضة ، وسنة فی غیر فریضة ، السنة التی فی الفریضة اصلها فی کتاب الله تعالیٰ ، اخذها هدی وترکها ضلالة ،والسنة التی اصلها لیس فی کتاب الله تعالیٰالأخذ ا فضیلة وترکها لیس بخطیئة ۔

انباء الحی ص ۱۴۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنت دو قسم پر ہے۔ سنت فریضہ، سنت غیر فریضہ۔ سنت فریضہ کی اصل کتاب اللہ سے ثابت، اس پر عمل ہدایت اور ترک گمراہی ہے، اور وہ سنت جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں اس پر عمل فضیلت اور ترک خطاء ومعصیت نہیں۔۱۲

۳۷۵۳۔ **عن** امیرالمومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قلت

---

۳۷۵۲۔المعجم الاوسط للطبرانی　　٤٠٢٣　　٥/

۳۷۵۳۔جامع بیان العلم وفضله ، باب احتهاد الرأی

: یارسول اللہ!الامر ینزل بنالم ینزل فیہ القرآن ولم تمض فیہ منک سنۃ ، قال: اجمعوا لہ العالمین او قال العابدین من المؤمنین فاجعلوہ شوری بینکم ولاتقضوا فیہ برأی واحد۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہت سے ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کے سلسلہ میں بظاہر نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ کی سنت میں، فرمایا: مومن علماء کو جمع کرو۔ یا فرمایا مومن عابدوں کو جمع کرو اور پھر آپس میں صلاح ومشورہ کرو اور کبھی ایک رائے سے فیصلہ نہ کرنا۔

۳۷۵۴۔ **عن** محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم قال : قلت یارسول اللہ ! ان نزل بنا امر لیس فیہ بیان ، امر ولا نھی ، فماتأمرنا ؟ قال:تشاورون الفقہاء والعابدین ولا تمضوا فیہ رأی خاصۃ ۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس میں ہمارے سامنے کوئی حکم شرعی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق امر سے ہو یا نہی سے۔ تو آپ ہمیں حکم بتائیں کہ کیا کریں، فرمایا: فقہاء وعابدین سے مشورہ کرنا اور کسی ایک کی رائے پر مت جانا۔۱۲م

۳۷۵۵۔ **عن** ابی سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مرسلا: ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب وسنۃ ، فقال ینظر فیہ العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی

---

۳۷۵۴۔ المعجم الاوسط للطبرانی ۱۶۴۱ المعجم الکبیر للطبرانی

۳۷۵۵۔السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کتاب وسنت میں نہ ملے، فرمایا: اس میں مومن عابدوں کا نظریہ معلوم کرنا۔ ۱۲م

۳۷۵۶۔ **عن** ابی العوام البصری قال : کتب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفهم ، الفهم فیما أدی الیك مما لیس فی قرآن ولا سنة ، ثم قال لیس الامور عند ذلك ، واعرف الامثال والاشباه ثم اعمد الی احبها الی اللہ فیما تری واشبها بالحق ۔ انباء الحی ص ۱۴۳

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ جب تمہارے دربار میں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کی صراحت قرآن وسنت میں نہ ہو تو اس میں جواب اچھی طرح غور وخوض کرلینا۔ پھر فرمایا: اس کے باوجود فیصلہ اپنی طرف سے نہ کرنا بلکہ مسئلہ دائرہ کے امثال واشباہ ونظائر سامنے رکھنا اور ان میں جو بھی تمہاری رائے میں اللہ کو محبوب اور حق کے زیادہ مشابہ ہو اس پر اعتماد کرنا۔ ۱۲م

۳۷۵۷۔ **عن** شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الیہ اذا جاءك شیٔ فی کتاب اللہ فاقض بہ ولا یلفتنك عنہ الرجال ، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ فانظر سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقض بها ، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ ولیس فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانظر اجتمع علیہ الناس فخذبہ ، فان جاءك مالیس فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یتکلم فیہ احد قبلك فاختر ای الامرین شئت ، ان شئت ان تجتهد رایك وتقدم فتقدم ۔ وان شئت ان تتاخر فتأخر ،ولا اری التاخر الاخیرالك ۔

---

۳۷۵۶۔ السنن للدارقطنی　　کتاب عمر الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنهما

۳۷۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی　　کتاب آداب القاضی

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے جو قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے تو اس کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اس حکم سے تمہیں لوگ ادھر ادھر نہ موڑ دیں۔ اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جو تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت میں غور کرو اور اسی کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول میں تو پھر اجماع امت میں دیکھو اور اسی پر حکم سناؤ۔ اور کوئی ایسا مسئلہ آئے جس میں ان میں سے کسی میں نہ مل سکے تو تمہیں دو چیزوں میں اختیار ہے: چاہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور پہلی رائے اور کوشش پر عمل کرو۔ اور چاہو تو مزید غور کرو اور کچھ تاخیر سے حکم سناؤ۔ میں تمہارے حق میں یہی بہتر جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقض بماقضی بہ ائمۃ الھدی ،فان لم یکن فی کتاب اللہ ولافی سنۃ رسولہ ﷺ ولا فیماقضی بہ ائمۃ الھدی فانت بالخیار ان شئت تجتھد رأیك وان شئت توامرنی ولاأری مؤامرتك ایای الا اسلم الیك ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قاضی شریح کو یہ حکم دیا تھا کہ تم ائمہ ہدیٰ کے موافق فیصلہ کرنا، اور اگر کتاب اللہ، سنت رسول اور ائمہ ہدیٰ کے فیصلوں سے مسئلہ حل نہ ہو تو پھر تمہیں اختیار ہے، چاہو تو اجتہاد کرنا، اور چاہو تو مجھ سے مشورہ لینا اور اس مشورہ ہی کو میں تمہارے لئے زیادہ سلامتی کا موجب جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۹۔ **عن** محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی

---

۳۷۵۸۔ السنن الکبری للبیھقی　　کتاب آداب القاضی

۳۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی　　۱٤٤٥١

اللہ تعالیٰ عنہ قال لرجل قاض بد مشق کیف تقضی ؟ قال بکتاب اللہ تعالیٰ ، قال: فاذا جاء ك مالیس فی کتاب اللہ تعالیٰ ؟ قال اقضی بسنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال: فاذا جاء ك مالیس فیه سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : اجتهد رأی واؤ امر جلسائی ، قال : احسنت ۔ انباءالحی ص ۱۴۴

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق کے قاضی سے فرمایا: تم کس طرح فیصلے کرو گے؟ بولے :اللہ کی کتاب سے۔فرمایا: اور اگر اس میں نہ ہوا تو؟ بولے: میں سنت رسول سے فیصلہ سناؤں گا، فرمایا: اور اگر اس میں سنت رسول کی صراحت نہ ہوئی تو؟ بولے: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اپنے ہم نشینوں سے مشورہ کروں گا۔فرمایا: تم نے اچھا کہا۔۱۲م

## کتاب اللہ امت کے حق میں تبیان نہیں
## لہذا صحابہ وتابعین نے بہت سے مسائل میں سکوت فرمایا

۳۷۶۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من عرض له منکم قضاء بعدالیوم فلیقض فیه بما فی کتاب اللہ تعالیٰ ، فان آتاہ امر لیس فی کتاب اللہ فلیقض فیه بما قضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، فان آتاہ امر لیس فی کتاب اللہ تعالیٰ ، ولم یقض فیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلیقض بما قضی به الصالحون ، فان آتاہ امر لیس فی کتاب اللہ تعالیٰ ، ولم یقض فیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ولم یقض فیه الصالحون فلیجتهد رأ یه ولایقولن احدکم انی اخاف وانی اری ، ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلك امور مشتبهة ، فدع مایریبك الی مالا یریبك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آج کے بعد تم میں کسی کے یہاں کوئی مقدمہ آئے تو وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اور کوئی ایسا مسئلہ آیا جس کا ذکر

---

۳۷۶۰۔السنن للدارمی　　باب الفتیا وما فیه من الشدة ۔ ۱۶۷

قرآن میں نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ کے عمل وفیصلہ کے مطابق حکم دو، اور اگر ان دونوں میں سے کسی میں صراحت نہ ملے تو صالحین کے موافق فیصلہ کرو، اور ان کا فیصلہ بھی نہ مل سکے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں۔ یا میں بڑی رائے والا ہوں۔ کیونکہ حلال چیزیں واضح ہیں اور حرام بھی واضح ہیں۔ ہاں ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں، تو تم ایسی چیزوں کو ترک کردو جو شبہ لائیں اور ان پر عمل کرو جو شبہ پیدا نہ کریں۔ ۱۲م

۳۷۶۱۔ **عن** الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کتب عمربن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنه انه لارأی لاحد فی کتاب اللہ تعالیٰ ،انما رأی الائمة فیما لم ینزل فیه کتاب ولم تمض به سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں لکھوا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی کو اپنی رائے سے دخل دینے کی اجازت نہیں، ہاں ائمہ کرام اپنی رائے اور مشورہ سے ان احکام کو بیان کریں جن کے بارے میں قرآن وسنت میں بیان نہیں ملتا۔ ۱۲م

۳۷۶۲۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ، ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لایعلم من عمر ، وان ابابکرنزلت به قضیة فلم یجد لھا فی کتاب اللہ تعالیٰ اصلا ولا فی السنة اثرا فقال اجتھد رأیی ،فان یکن صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یکن خطأ فمنی واستغفر اللہ ۔ انباء الحی ص ۱۴۵

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اس بات سے ڈرنے والا نہیں تھا کہ بغیر علم کوئی مسئلہ بیان کرے،

---

۳۷۶۱۔ السنن للدارمی	باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

۳۷۶۲۔ جامع بیان العلم وفضله	باب مایلزم العالم اذا سئل عمالا یدریه

آپ کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کا بھی یہ ہی حال تھا۔ایک مرتبہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ کتاب وسنت میں اس کی صراحت یا نشاندھی نہ ملی تو فرمایا: اب میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر غلط ہوا تو میری جانب سے، اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔۱۲م

۳۷۶۳۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الکلالہ، فقال: انی اقول فیھا برأیی فان کان صوابا فمن اللہ وحدہ لاشریک لہ، وان کا خطاء فمنی، ومن الشیطان واللہ منہ برئ اراہ ماخلا الوالد والولد۔ فلما استخلف عمر قال: الکلالۃ ماعد الولد، وزید فی لفظ: فلما ط عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انی لأستحی من اللہ تعالیٰ ان اخالف ابابکر، أری ان الکلالۃ ماعدا الوالد والولد۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں اس میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، اگر صواب ہے تو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے اور اللہ اس سے بری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلالہ وہ میت ہے جسکے وارث اولاد ووالدین میں سے کوئی نہ ہو۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کلالہ اس کو فرمایا جس کا وارث اولاد میں نہ ہو۔لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں صدیق اکبر کی مخالفت کروں، آج میں بھی یہ ہی کہتا ہوں کہ کلالہ وہی ہے جس کے وارث اولاد ووالدین میں کوئی نہ ہو۔۱۲م

۳۷۶۴۔ **عن** حمید بن عبدالرحمن عن ابیہ قال: دخلت علی ابی بکر رضی

---

۳۷۶۳۔السنن للدارمی باب الکلالۃ ۲۹۷۶

۳۷۶۴۔المستدرک للحاکم کتاب الفرائض، باب میراث العمۃ والخالۃ

اللہ تعالیٰ عنه فقال : وددت انی سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن میراث العمة والخالة ۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا: میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پھوپھی اور خالہ کی میراث دریافت کرلوں ۔۱۲

۳۷۶۵۔ **عن** میمون بن مهران قال: کان ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه اذا ورد علیه الخصم نظر فی کتاب الله تعالیٰ ، فان وجد فیه مایقضی بینهم قضی به ،وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ذلك الامر سنة قضی به ، فان اعیاه خرج فسأل المسلمین وقال: أتانی کذا و کذا ، فهل علمتم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی فی ذلك بقضاء فربما اجتمع الیه النفر کلهم یذکر من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه قضاء فیقول ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه ، الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فان اعیاه ان یجد فیه سنة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمجمع رؤوس الناس وخیارهم ، فاستشارهم ، فاذا اجتمع رأیهم علی امر قضی به ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مقدمہ لے کر آتا تو آپ کتاب اللہ میں دیکھتے، اگر ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ،اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول ﷺ میں دیکھتے، ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ۔اور اگر ان دونوں چیزوں میں نہ ملتا تو آپ مومنین کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مقدمہ آیا ہے، کیا کروں؟ کیا تمہیں حضور سید عالم ﷺ کا کوئی فیصلہ اس سلسلہ میں معلوم ہے ، تو

---

۳۷۶۵۔السنن للدارمی　　باب الفتیا ومافیه الشدة　　۱۶۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسا اوقات صحابہ کی جماعت جمع ہوکر ان فیصلوں کا ذکر سناتی جس کو سن کر صدیق اکبر کو مسرت ہوتی اور فرماتے، الحمد للہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جو اس کے رسول کے علوم و معارف اپنے سینوں میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان حضرات کی طرف سے بھی سنت رسول کے ثبوت میں خاموشی نظر آتی تو اخیار صحابہ کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے، جب کسی رائے پر جمع ہوجاتے تو آپ فیصلہ فرمادیتے۔ ۱۲م

۳۷۶۶۔ **عن** ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال: أی سماء تظلنی ؟ و ای ارض تقلنی؟ وأین اذھب؟ و کیف اصنع اذا قلت فی حرف من کتاب اللہ تعالیٰ بغیر ما اراد تبارك و تعالیٰ ۔ انباء الحی ص ۱۴۶

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کونسی زمین مجھے بلند کرے گی۔ اور میں کہاں جاؤں گا، اور کیا کروں گا جب میں کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مراد کے بغیر کچھ کہوں۔ ۱۲م

۳۷۶۷۔ **عن** ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال : أی سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ مالا اسمع ۔

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کے ایک حرف کی تفسیر کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی اگر میں کتاب اللہ میں محض اٹکل سے بغیر سنے بیان کرنے لگوں۔

---

۳۷۶۶۔ کنزالعمال للمتقی　فصل فی حقوق القرآن　٤١٤٩

۳۷۶۷۔ کنزالعمال للمتقی　فصل فی حقوق القرآن　٤١٥٠

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۶۸۔ **عن** القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ برأیی۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن رہے گا اور کونسی زمین مجھے بلندر کھے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۹۔ **عن** ابراهیم التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابابکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه سئل عن الابّ ماهو؟فقال: ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم ۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (أبّ) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر بلندر کھے گی جب میں بغیر علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۷۰۔ **عن** قبیصة بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء ت الجدة الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه فقالت : ان لی حقا ابن ابن او ابن ابنة لی مات ، قال: ماعلمت لك حقا فی کتاب اللہ تعالیٰ ولا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فیه شیئا ، وسأ سئل ، فشهد المغیرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعطاها السدس ، قال : من شهد ذلك معك فشهد محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه فأعطاها ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه السدس۔

---

۳۷۶۸۔شعب الایمان للبیهقی باب تعظیم القرآن ۲۲۷۸

۳۷۶۹۔الجامع الاحکام القرآن للقرطبی سورۃعبس

۳۷۷۰۔المستدرك للحاکم کتاب الفرائض قضاء ابی بکر فی الجدة

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا ایک پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا، کیا میرا کچھ حق اس کی وراثت میں ہے، فرمایا: میں نے تیرا حق نہ کتاب اللہ میں پایا اور نہ سنت رسول میں، میں عنقریب مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کو چھٹا حصہ دلوایا تھا، فرمایا: تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گواہی دی، اس پر آپ نے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔۱۲م

۳۷۷۱۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت الی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه جدة ام اب او ام ام ، فقالت ان ابن ابنی او ابن بنتی توفی وبلغنی ان لی نصیبا فمالی؟ فقال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه : ماسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فیها شیئا وسأ سئل الناس ۔ انباء الحی ص ۱۴۷

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی جو دادی یا نانی تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ میرا حصہ اس کی میراث میں ہے، تو فرمائیں کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں سنا، میں عنقریب لوگوں سے مشورہ کروں گا۔۱۲م

۳۷۷۲۔ **عن** ابن الشهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : فجاء ت الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه مثلها فقال : ماسمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیها شیئا،وسأ سئل ، فحدثوا بحدیث المغیرة بن شعبة ومحمدبن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنهما فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ایکما خلت به فلها

---

۳۷۷۱۔السنن للدارمی باب قول ابی بکر فی الجدات ۲۹۴۲

۳۷۷۲۔السنن للدارمی باب قول ابی بکر فی الجدات ۲۹۴۲

السدس فان اجتمعتا فھو بینھما۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی اسی طرح کا مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا ہے، عنقریب میں مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا واقعہ لوگوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی دادی یا نانی کو چھوڑے تو اس کو چھٹا حصہ ملے، اور اگر دو ہوں تو اسی میں شریک رہیں گی۔۱۲م

۳۷۷۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلیہ قمیص، فی ظھرہ اربع رقاع، فقرأوا "فاکھۃ وابّا" فقال: ھذہ الفاکھۃ قد عرفنا ھا، فما الأبّ؟ ثم قال: نھینا عن التکلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس وقت آپ ایک کرتا زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چار پیوند لگے تھے، حاضرین نے (فاکہۃ وابّا) آیت تلاوت کی، فرمایا: فاکہہ یہی ہے جس کو ہم نے جانا، تو (اَبّ) کیا ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔۱۲م

۳۷۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأ عمر (وفاکھۃ وأبّا) فقال: ھذہ الفاکھۃ قد عرفناھا فماالابّ؟ ثم قال: مہ نھینا عن التکلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ (وفاکہۃ وابّا) تلاوت فرمائی اور فرمایا: اس فاکہہ کو تو ہم نے جان لیا لیکن یہ "ابّ" کیا چیز ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

---

۳۷۷۳۔فتح الباری للعسقلانی — کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب مایکرہ من کثرۃ السوال

۳۷۷۴۔الدر المنثور للسیوطی — سورۃ عبس، تحت آیۃ وفاکھۃ وابّاً

۳۷۷۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیی عنہ قال : ان عمر قرأ علی المنبر (فانبتنا فیھا حبا و عنبا و قضبا)الی قولہ (وابًا) قال: کل ھذا قد عرفناہ فما الابّ ؟ثم رفع عصا کانت فی یدہ فقال : ھذا لعمر اللہ ھو التکلف، فماعلیك ان لا تدری ماالابّ؟ اتبعوا مابین لکم ھداہ من الکتاب فاعملوا بہ ، ومالم تعرفوہ فکلوہ الیٰ ربہ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر یہ آیت (فانبتنا حبا و عنبا و قضبا۔سے وابًا) تک تلاوت فرمائی، پھر ارشادفرمایا: ہم نے ان سب کو جان لیا لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ کا عصا اٹھایا اور فرمایا: قسم خدا کی یہ تکلف ہے، اگر تم (أبّ) کے معنی نہ جانو تو تم پر کچھ الزام نہیں، تم تو ان آیات کی اتباع کرو جن میں تمہارے لئے ہدایت ورہنمائی کردی گئی کہ یوں عمل کرو، اور جو تم نہ جانو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو۔

۳۷۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیی عنہ قال:قرأ عمر (عبس وتولیٰ) حتی اتی علی ھذہ الآیۃ (وفاکھۃ وابًا) قال: قد علمنا ماالفاکھۃ ، فما الأبّ ؟ ثم احسبہ (شك الطبری) قال: ان ھذا لھو التکلف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ عبس تلاوت کی، اور جب (وفاکھۃ وأبا) پر پہونچے تو فرمایا: ہم نے فاکہہ کو تو جان لیا، لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، اور طبری فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ راوی نے یوں کہا: کہ یہ تکلف کے معنی پر مشتمل ہے۔۱۲م

۳۷۷۷۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ

---

۳۷۷۵۔الدرالمنثور للسیوطی　　سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۶۔جامع البیان للطبرانی　　سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۷۔الدرالمنثور للسیوطی　　سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

WWW.NAFSEISLAM.COM

تعالیٰ عنه سأل عن قوله تعالیٰ "وابّاً" ماالابّ ؟ ثم قال: ما كلفنا هذا او ماأمرنابهذا ۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ (ابّ) کیا چیز ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: ہمیں اس کا مکلّف نہیں بنایا گیا، یا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔۱۲م

۳۷۷۸۔ **عن** عبدالرحمن بن يزيد رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا سأل عمر رضی الله تعالیٰ عنه عن قوله تعالیٰ: "وابّا" فلما رأهم يقولون اقبل عليهم بالدرة۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (وابّاً) کے متعلق پوچھا، جب ان کو آپ نے دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ متوجہ ہوئے۔۱۲م

۳۷۷۹۔ **عن** اميرالمؤمنين عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كيف قسم الجد ؟ قال: ماسؤلك عن ذلك ياعمر! انی اظنك تموت قبل ان تعلم ذلك ،قال سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه فمات عمر قبل ان يعلم ذلك رضی الله تعالیٰ عنه ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دادی یانانی پر ترکہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اے عمر یہ تم نے کیا سوال کیا؟ میں خوب جانتا ہوں کہ تم اس کو جاننے سے قبل انتقال کر جاؤ گے۔ سعید بن مسیّب کہتے: حضرت عمر کا واقعی اس سے پہلے ہی وصال ہوگیا۔۱۲م

۳۷۸۰۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ

---

۳۷۷۸۔الدرالمنثور للسیوطی سورة عبس ، تحت آية وفاكهة وأبا

۳۷۷۹۔كنزالعمال للمتقی كتاب الفرائض ۳۰۶۱۱

۳۷۸۰۔المصنف لعبدالرزاق كتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰٤۷

عنه قال: اجرؤ کم علی جرائیم جهنم اجرؤ کم علی الجد۔ انباء الحی ۔ص ۱۴۹

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دادی یا نانی کے ترکہ کا فیصلہ کرنے پر جو جری ہے وہ دوزخ کے شراروں، چنگاریوں پر جری ہے۔

۳۷۸۱۔ **عن** ابن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: اشهدکم انی لم اقض فی الجد قضاء۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادی یا نانی کے ترکہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۳۷۸۲۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : لأن اکون اعلم الکلالة احب الی من ان یکون لی مثل قصورالشام وفی لفظ له قصورا لروم۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اگر کلالہ کو بخوبی جان لوں تو میرے لئے شام کے محلات، یا روم کے محلات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔۱۲م

۳۷۸۳۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الکلالة فقال : تکفیك آیة الصیف فلأن اکون سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنها احب الی من ان یکون لی حمر النعم۔

---

۳۷۸۱۔المصنف لعبدالرزاق　کتاب الفرائض　باب فرض الجد　۱۹۰۴۶

۳۷۸۲۔جامع البیان للطبرانی　تحت یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة۔

۳۷۸۳۔المسند لاحمد بن حنبل　مرویات عمرالفاروق

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے (یہ سورۂ نساء کی آخری آیت ہے) فرماتے ہیں: میرے لئے اس کے بارے میں پوچھنا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۴۔ **عن** مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ذی قرابة لی ورث کلالة فقال: الکلالة ، الکلالة، الکلالة۔ واخذ بلحیته ثم قال : واللہ لأن اعلمها احب الی من ان یکون لی ماعلی الارض من شیٔ سألت عنها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : الم تسمع الآیة التی انزلت فی الصیف فاعادها ثلاث مرات۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تھا۔ تو آپ نے کلالہ، کلالہ، تین مرتبہ فرمایا اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: قسم بخدا اگر مجھے اس کا علم ہو جائے تو یہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، میں نے اس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمر تم نے وہ آیت نہیں سنی جو صیف (سورۂ نساء کے آخر میں) نازل ہوئی، حضور نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ ۱۲م

۳۷۸۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن شیٔ اکثر ماسألته عن الکلالة حتی ط عن باصبعه فی صدری وقال : تکفیك آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

---

۳۷۸۴۔ جامع البیان لابن جریر — تحت آیة یستفتونك قل اللہ الآیة

۳۷۸۵۔ الصحیح لمسلم — کتاب الفرائض

جامع البیان لابن جریر — تحت الآیة المتلوة

WWW.NAFSEISLAM.COM

بنایا جائے ،فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا؟ پھر یہ آیت تلاوت کی ، (وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ) الی آخر الآیۃ ،اتنی بات سے حضرت عمر نہیں سمجھ پائے تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جب تم حضور کو خوش دیکھو تو اس بارے میں پوچھنا، حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا: تمہارے والد نے ایسا ذکر کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کبھی اس کو جان سکیں ،اس کے بعد حضرت عمر ہی فرماتے تھے، میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کبھی جان سکوں گا۔ بلاشبہ حضور نے جو فرمایا وہی ہے۔۱۲م

۳۷۸۸۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تسال النبی ﷺ عن الکلالۃ ، فامھلتہ حتی اذا لبس ثیابہ فسألتہ ،فاملّھا علیھا فی کتف ، فقال: عمر امرک بھذا ،ماأظنہ ان یفھمھا ، اولم تکفہ آیۃ الصیف۔؟

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ کو حکم دیا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھو، وہ کسی مناسب وقت کے انتظار میں رہیں ،ایک مرتبہ حضور لباس زیب تن فرمارہے تھے کہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں کندھا پکڑ کر جھٹک دیا اور فرمایا: عمر نے تمہیں یہ کہا ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کو سمجھ پائیں، کیا ان کے لئے آیت صیف کافی نہیں ہے۔۱۲م

۳۷۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر ما نزل آیۃ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبض قبل ان یفسرھا لنا فدعوا الربا والریبۃ۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سب

---

۳۷۸۸۔المصنف لعبدالرزاق　　۱۹۱۹٤

۳۷۸۹۔السنن لابن ماجہ　　ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا

سے آخر میں آیت سود نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اوراس کی کامل وضاحت نہ فرمائی، لہذا تم سوداورشک دونوں سے بچو۔ ۱۲م

۳۷۹۰۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انه خطب فقال: ان من آخر القرآن نزولاً آية الربا، وانه قدمات رسول الله ﷺ ولم يبينه لنا،فدعوا مايريبكم الی مالا يريبكم۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق ہے، اور حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا اوراس کی تشریح تام آپ نے بیان نہ فرمائی، لہذا شک وشبہ کی چیزیں چھوڑ کران کو اختیار کرو جن میں اشتباہ نہ ہو ۔۱۲م

۳۷۹۱۔ **عن** اميرالمؤمنين عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : يا ايهاالناس ! انا لاندری لعلنا نأمركم شياء لاتحل لكم ولعلنا نحرم عليكم اشياء هی لكم حلال ان آخر مانزل ـــــــــــــ الخ لمغباه۔ انباءالحی ص ۱۵۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے ہم کچھ چیزوں کا تمہیں حکم دیں اوروہ تمہارے لئے حلال نہ ہوں، اور یہ بھی ممکن کہ ہم تمہیں بعض چیزوں کی حرمت کا حکم سنائیں حالانکہ وہ تمہارے لئے حلال ہوں۔ سنو آخری آیت جونازل ہوئی۔ پھر مثل سابق ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۲۔ **عن** اميرالمؤمنين عمرابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ثلاث

---

۳۷۹۰۔الدرالمنثور للسيوطی　　تحت آية الذين يأكلون الربا الآية

۳۷۹۱۔السنن للدارمی　　باب كراهية الفتيا ۱۳۱

السنن لابن ماجه ـ باب الكلالة۔

۳۷۹۲۔الجامع الصحيح للبخاری　　كتاب الاشربه،باب ماجاء فيان الخمر ماخامر الخ

الصحيح لمسلم　　كتاب التفسير

وددت ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا تنتهى اليه، الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں جو مجھے بہت پسند تھیں ان کے بارے میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا کہ ان کے بارے میں آگے نہ بڑھنا، دادی کا تکہ، کلالہ۔اور سود کی تفصیل۔

۳۷۹۳۔ **عن** امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : ثلاث لأن يكون النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بينهن لنا احب الى من الدنيا وما فيها الخلافة والكلالة والربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے بیان فرمادیا ہوتا تو دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہوتا، خلافت، کلالہ، سود۔

۳۷۹۴۔ **عن** امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : لان اكون سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ثلاث احب الى من حمر النعم عن الخليفة بعده و عن قوم قالوا نقربالزكوة من اموالنا ولانؤديها اليك ايحل فمالهم و عن الكلالة۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضور نبی کریم ﷺ سے تین چیزیں معلوم کر لیتا تو مجھے سرخ اونٹوں سے یہ زیادہ پسند ہوتا۔اول یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔دوم اس قوم کے بارے میں کہ زکوۃ کی فرضیت کا اقرار تو کریں لیکن ادانہ کریں کیا ان سے جنگ جائز ہے۔سوم کلالہ کے بارے میں۔۱۲م

---

۳۷۹۳۔السنن لابن ماجه　　باب اكلالة

المستدرك للحاكم　　كتاب التفسير الكلالة من لا ولدله

۳۷۹۴۔المصنف لعبدالرزاق　　كتاب الفرائض

۳۷۹۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب فی الجدۃ والکلالۃ کتابا فمکث یستخیر اللہ تعالیٰ یقول: اللھم ! ان علمت ان فیہ خیرا فأمضہ حتی اذا طعن دعا بالکتاب فمحاولم یدر احد ماکتب فیہ ۔ انباء الحی ص ۱۵۲

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادی یانانی اور کلالہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی، پھر کچھ دن ٹھہرے رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمایا کہتے تھے اے اللہ! اگر تیرے علم میں اس میں بھلائی ہے تو اس کی تکمیل اور عمل کی توفیق دے پھر جب آپ پر حملہ ہوا تو آپ نے وہ کتاب منگائی اور سب مٹادی، کسی کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا تھا۔۱۲م

۳۷۹۶۔ **عن** طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتفا وجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکتب الجد وھم یرون انہ یجعلہ أبا فخرجت علیھم حیۃ فتفرقوا فقال : لو ان اللہ اراد ان یمضیہ لامضاہ۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شانہ کی ہڈی لی اور صحابہ کرام کو جمع کر کے دادا کے سلسلہ میں کچھ حکم لکھنا چاہا، حاضرین جانتے تھے کہ آپ دادا کو باپ کے زمرہ میں داخل فرمائیں گے، تو اچانک سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہوگئے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور ہوتا تو ہم کر لیتے ۔۱۲م

۳۷۹۷۔ **عن** طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمر بن الخطاب

---

۳۷۹۵۔المصنف لعبدالرزاق

۳۷۹۶۔السنن الکبری للبیھقی — کتاب الفرائض — باب التشدید فی الکلام

۳۷۹۷۔جامع البیان لابن جریر — تحت الآیۃ یستفتونک ،قل اللہ الخ

كتفا وجمع اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : لأقضين فی الكلالة قضاء تحدث به النساء فی خدورهن فخرجت حیئذحیة من البیت فتفرقوا فقال : لو اراد الله ان یتم هذا الامر لاتمه ـ

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹکڑا لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: آج ہم کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کریں گے جس کا پردہ نشین عورتوں کے درمیان بھی چرچا رہے گا، اتنے میں سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے، تو فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ کام مکمل ہو جائے تو ضرور ہو جاتا۔۱۲م

۳۷۹۸ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسأله عن الكلالة فقال: تكفیك آیة الصیف ـ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کلالہ کے سلسلہ میں دریافت کرنے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۹۹۔ **عن** ابی سلمة رضی الله عنه قال: جاء رجل الی النبی ﷺ فساله عن الكلالة ،فقال : الم تسمع الآیة التی انزلت فی الصیف (وان كان یورث الكلاله )الیٰ آخر الآیة ـ انباءالحی ص ۱۵۳

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کلالہ کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: کیا تم نے وہ آیت صیف نہیں سنی؟۔

---

۳۷۹۸۔السنن لابی داؤد 	كتاب الفرائض ، باب من كان لیس له ولد

المسند لاحمدبن حنبل 	مرویات البراء بن عازب

۳۷۹۹ جامع البیان لابن جریر 	تحت الآیة یستفتونك ،قل الله الخ

۳۸۰۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله اتاه رجل یستفتیه فی الکلالة فلم یقل له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شیئا غیر انه قرأ علیه آیة الکلالة التی فی سورة النساء ثم عاد رجل یسأله فکلما سأله قرأ ها حتی اکثر وصخب الرجل واشتد صخبه من حرصه علی ان یبین له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقرأ علیه الآیة ثم قال له انی والله لاازیدك علی مااعطیت۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کلالہ کا استفتاء لے کر آئے، تو حضور ﷺ نے آیت کلالہ جو سورۂ نساء میں ہے تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ پلٹے اور سوال کیا، پھر جب جب سوال کرتے حضور وہی آیت تلاوت فرمادیتے، یہاں تک کہ بہت مرتبہ پوچھا اور شور کیا اور ان کے شور میں شدت تک آگئی کہ ان کو اس بات کی بہت طمع تھی کہ حضور ان کے لئے بیان فرمادیں لیکن آپ نے وہی آیت پڑھی اور فرمایا: قسم بخدا میں اس سے زیادہ تمہیں نہیں دے سکتا۔۱۲م

۳۸۰۱۔ **عن** مسروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال کاتب لعمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: هذا مااری الله امیرالمؤمنین عمر، فانتهره عمر وقال : لابل اکتب هذا مارأی عمر فان کان صوابا فمن الله وان کان خطأ فمن عمر ۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب نے کہا: یہ مسئلہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر منکشف فرمادیا، تو آپ نے یہ سن کر اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ لکھ، یہ عمر کی رائے ہے اگر صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو عمر کی جانب سے۔۱۲م

---

۳۸۰۰۔المعجم الکبیر للطبرانی ۷۰۵۵

۳۸۰۱۔ السنن الکبری للبیهقی کتاب آداب القاضی ، باب مایقضی به القاضی

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۰۲۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بما اراك اللہ قال : مہ انما ھذہ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاصۃ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ کلالہ کس سبب سے بتادیا، فرمایا: خاموش رہ، یہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔۱۲م

۳۸۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قد رفعت علیہ ورکب بعضھا بعضا قال : واللہ ما ادری کیف اصنع بکم ، واللہ ما ادری ایکم قدم اللہ ولا ایکم أخر وما اجد فی ھذا المال شیئا احسن من ان اقسمہ علیکم بالحصص ثم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : وایم اللہ لو قدم من قدم اللہ ، وأخر من أخر اللہ ماعالت فریضۃ فقیل لہ ، ایھا قدم اللہ وایھا أخر، قال کل فریضۃ لم یھبطھا اللہ تعالیٰ عن فریضۃ الا الی فریضۃ فھذا ماقدم اللہ تعالیٰ وکل فریضۃ اذازالت عن فرضھا لم یکن لھا الا ما بقی ، فتلك التی اخر اللہ تعالیٰ فالذی قدم کالزوجین والام والذی اخر کالاخوات والبنات ، فاذا اجتمع من قدم اللہ ومن أخر بدئ بمن قدم فأعطی حقہ کاملا فان بقی شئ کان لمن أخر وان لم یبق شئ فلاشئ لہ ۔

(انباء الحی ص ۱۵۴)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلے فرائض کے مسائل کی جن کو ضرورت پیش آئی وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ

---

۳۸۰۲۔ کنز العمال للمتقی ۲۹۵۰۲

۳۸۰۳۔ المستدرك للحاکم کتاب الفرائض اولا من اعال الفرائض

السنن الکبری للبیھقی باب الحقوق فی الفرائض

آپ پر یہ مسائل پیش ہوئے اور آپ کی خدمت میں پے در پے آئے۔آپ نے فرمایا: قسم بخدا میں نہیں جانتا کہ تم کو کس طرح یہ مسائل بتاؤں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقدم رکھا اور کس کو مؤخر فرمایا، اور میں اس مال میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پاتا کہ تمہارے درمیان پورے پورے حصوں پر تقسیم کردوں، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: قسم بخدا اگر ان کو مقدم رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم رکھا، اور ان کو مؤخر رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ختم نہ ہوگا، تو آپ سے کہا گیا: اللہ رب العزت نے کس کو مقدم فرمایا اور کس کو مؤخر کیا؟ فرمایا: ہر فریضہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ کو کم نہ فرمایا مگر ساتھ ہی دوسرا فریضہ اس کے ساتھ رکھا، تو یہ وہ ہے جس کو اللہ عز جلالہ نے مقدم فرمایا، اور ہر فریضہ جب اپنے معین کردہ اشخاص سے عدول کرے گا تو اس کے حقدار وہی ہوں گے جو باقی رہے، تو یہ وہ ہیں جن کو موخر کیا، تو جن کو مقدم کیا وہ جیسے زوجین اور ماں اور جن کو مؤخر کیا وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں۔تو جب یہ سب جمع ہوں جن کو مقدم ومؤخر فرمایا تو تقسیم ان سے شروع کی جائے جن کو مقدم فرمایا، لہذا ان کو پورا حصہ دیا جائے، اور جب باقی رہے تو مؤخر کو دیا جائے، اگر کچھ نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۰۴۔ **عن** مروان ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لماط عن قال : انی کنت قضیت فی الجدۃ قضاء فان شئتم ان تاخذوا بہ فافعلوہ فقال لہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نتبع رأیک فان رأیک رشد ، وان نتبع رأی الشیخ قبلک فنعم ذوالرأی کان ۔

مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو فرمایا: میں دادی کے بارے میں فیصلہ کرچکا، تو اگر تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرنا، اس پر حضرت

---

۳۸۰۴۔السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض ، باب من لم یورث الاخوۃ مع الجدۃ

السنن للدارمی باب فی قول عمر فی الجدۃ ۲۹۱۹

المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۵۲

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے پر عمل کریں تو آپ کی رائے ہدایت ہے، اور اگر آپ سے پہلے شیخ (صدیق اکبر) کی رائے پر عمل کریں تو ان کی رائے اور بہتر ہے۔۱۲

۳۸۰۵۔ **عن** قبیصة بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سئل عن الاختین الامتین من ملك الیمین هل یجمع بینهما قال: احلتها آیة و حرمتهما آیة وما أحب ان اصنعه۔

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو بہنوں کے بارے میں پوچھا گیا جو باندیاں ہوں، کیا ان دونوں کو جمع کیا جاسکتا ہے، فرمایا: ایک آیت سے تو ان کے حلت ثابت ہوئی ہے اور دوسری سے حرمت، اور میں نہ کرنا ہی پسند جانتا ہوں۔۱۲م

۳۸۰۶۔ **عن** علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ای ارض تقلنی اذاقلت فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم۔ (انباء الحی ص ۱۵۵)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں کتاب اللہ میں بغیر علم کچھ کہوں تو مجھے کونسی زمین میں قرار ملے۔۱۲م

۳۸۰۷۔ **عن** محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سأل رجل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم عن مسألة فقال فیها، فقال الرجل: لیس هکذا ولکن کذا و کذا، قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اصبت واخطأت وفوق کل ذی علم علیم۔

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم

---

۳۸۰۵۔ الموطا لمالك　　کتاب النکاح، باب ماجاء فی کراهیة اصابة الاختین الخ

۳۸۰۶۔ جامع بیان العلم للقرطبی　　باب مایلزم العالم اذا سئل الخ

۳۸۰۷۔ جامع البیان للطبرانی　　سورة یوسف تحت آیة (فوق کل ذی علم علیم)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کو جواب دیا، تو وہ مرد بولے: یہ اس طرح نہیں بلکہ ایسا ہے، حضرت علی نے فرمایا: تو نے صحیح کہا اور مجھ سے خطا ہوئی، اور ہر ذی علم پر زیادہ جاننے والا موجود ہے۔ ۱۲م

۳۸۰۸۔ **عن** ابی البختری وزاذان قالا قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابردھا علی الکبد ،اذا سئلت عما لا اعلم ، ان اقول : اللہ اعلم ۔

حضرت ابوالبختری اور زاذان سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میرا جگر اس سے ٹھنڈا ہوتا ہے کہ میں ''اللہ اعلم'' کہوں جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کو میں نہیں جانتا۔ ۱۲م

۳۸۰۹۔ **عن** عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سئل عن مسألۃ فقال : لاعلم لی بھا، ثم قال : وابردھا علی الکبد ، سئلت عما لا اعلم فقلت لا اعلم ۔

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، پھر فرمایا: میرا جگر اس سے تازہ ہوتا ہے کہ جب مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا مجھے علم نہیں تو میں کہوں: میں نہیں جانتا ۔۱۲م

۳۸۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمرو الخارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان علی بن طالب کرم اللہ تعالیٰ عنہ وجہہ الکریم أتاہ رجل فسألہ عن فریضۃ قال: ان لم یکن فیھا جدۃ فھاتھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو خارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ

---

۳۸۰۸۔السنن للدارمی　　باب فی الذی یفتی الناس فی کل ما یستفتی　　۱۸۱

۳۸۰۹۔کتاب الفقیہ و المتفقہ للخطیب ، باب ماجاء فی الالحام عن الجواب　　۱۱۰۴

۳۸۱۰۔السنن للدارمی　　کتاب الفرائض ،باب الجد　　۲۹۰۴

تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس ایک شخص آیا اور ترکہ کا مسئلہ پوچھا، تو فرمایا: اگر اس میں دادی کا مسئلہ شامل نہ ہو تو آنا۔ ۱۲م

۳۸۱۱۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: من سرہ ان یتقحم جراثیم جہنم فلیقض بین الجدۃ والاخوۃ۔ (انباء الحی ص ۱۵۶)

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ دوزخ کی چنگاریوں میں داخل ہو تو دادی اور بھائیوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا فیصلہ کردے۔ ۱۲م

۳۸۱۲۔ **عن** ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم: سلونی فانکم لاتسئلون مثلی ولن تسئلوا مثلی، فقال: ابوالکواء: اخبرنی عن الاختین المملوکتین فقال: احلتہما آیۃ وحرمتہما آیۃ ولا آمر ولا انہی ولا احل ولا احرم ولا افعلہ انا ولا اہل بیتی۔

حضرت ابو صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھ سے پوچھو، کہ تم مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے اور ہرگز مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے تو ابوالکواء نے کہا: مجھے دو سگی بہنوں کے بارے میں بتایئے جو باندیاں ہوں، فرمایا: ایک آیت ان کو حلال کرتی ہے، اور دوسری حرام فرمائی ہے، میں نہ حکم دوں اور نہ منع کروں، نہ حلال ٹھہراؤں اور نہ حرام، نہ میں اس پر عمل کروں اور نہ میرے اہل بیت۔ ۱۲م

۳۸۱۳۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الف باب یفتح الف باب۔

---

۳۸۱۱۔ المصنف لعبدالرزاق، کتاب الفرائض ۱۹۰۴۸

السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۹۰۵

۳۸۱۲۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب النکاح، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۱۳۔ کنزالعمال للمتقی ۳۶۳۷۲

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ہزار علم کے دروازے سکھائے اور ہر دروازہ ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔ ۱۲م

۳۸۱۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه خطب الناس فقال : لتفتحن البصرة ولتأتینكم مادة (ای مدد) من الكوفة ستة آلاف وخمس مائة وستین او خمسة آلاف وستمائة وخمسین (ای نفر)قال ابن عباس : فقلت: الحرب خدعة، قال: فخرجت فاقبلت اسأل الناس (ای المدد الآتی من الكوفة) كم انتم؟ فقالوا كماقال ، فقلت:هذا مما اسره الیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه علمه الف الف كلمة، كل كلمة تفتح كلمة ۔ كلاالاثرین حسن الاسناد ، وقد رجع رضی اللہ تعالیٰ عنه الی الجزم بتحریم الاختین الامتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: تم بصرہ کو ضرور فتح کرلوگے اور تمہارے پاس کوفے سے چھ ہزار پانچسو ساٹھ۔ یا پانچ ہزار چھ سو پچاس کی مدد آئے گی، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے کہا: جنگ دھوکہ (یعنی ہوسکتا ہے یونہی جنگی چال کے طور پر آپ نے فرمادیا ہو) پھر میں نکلا اور لوگوں سے مدد کے بارے میں پوچھا کہ تم کتنے ہو، تو آپ نے جتنے بتائے تھے اتنے ہی تھے، میں نے کہا: یہ وہ پوشیدہ علوم ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھائے اس طرح کے ہزاروں کلمے، ہر کلمہ دوسرے کلمہ کو کھولتا ہے۔ یہ دونوں روایتیں حسن ہیں، اور آپ نے آخر میں اس کو حتمی فیصلہ فرمادیا تھا کہ دوسگی بہنیں باندیاں ہوں جب بھی جمع کرنا حرام۔ ۱۲م

---

۳۸۱۴۔ كنزالعمال للمتقی ۳۶۵۰۰

۳۸۱۵۔ **عن** سلمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وذکرہ ابن شھاب فی حدیث قبیصۃ المار فان تمامہ فبلغ ذلک رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسألہ عن ذلک ،فقال : لو ولیت شیئا من امرالمسلمین ثم جئت بہ جعلتہ نکالا ، قال الزھری : اراہ علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ذکر حدیث قبیصہ میں گذرا، اس کا تتمہ یہ خبر جب ایک صحابی رسول ﷺ کو پہونچی تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر میں مسند خلافت پر ہوتا اور پھر تو یہ مسئلہ لے کر آتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۸۱۶۔ **عن** عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ أتی فی رجل تزوج امرأۃ ولم یفرض لھا صداقا فمات عنھا ولم یدخل بھا فقال : اقول ان لھا صداقا کصداق نسائھا لاوکس ولاشطط ولھا لمیراث وعلیھا العدۃ ۔ فان یک صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یک خطأً فمنی ومن الشیطان ، واللہ ورسولہ بریئان ، فقام ناس من اشجع فقالوا نشھد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی بروع بنت واشق کماقضیت ۔ قال ففرح ابن مسعود فرحاً شدیدا حین وافق قضاؤہ قضاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ (انباء الحی ص ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا مسئلہ لایا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن مہر متعین نہیں، اب اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں فتوی دیتا ہوں کہ اس کا مہر دوسری عورتوں کی طرح ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اس کو میراث

---

۳۸۱۵۔الاستذکار لابن عبدالبر تحت رقم الترجمہ ۱۰۹۵

۳۸۱۶۔السنن لابی داؤد کتاب النکاح ،باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا

بھی ملے گی اور عدت بھی لازم ہے۔ اگر میرا یہ فتوی صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف اور شیطان کی طرف سے۔ اللہ ورسول اس سے بری ہیں، یہ سن کر اشجعی لوگ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واثق کے حق میں بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا، یہ سن کر حضرت ابن مسعود کو نہایت خوشی ہوئی کہ میر فیصلہ حضور کے مطابق ہوگیا۔۱۲م

۳۸۱۷۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألتمونا عن شیٔ من کتاب اللہ تعالیٰ نعلمہ اخبرناکم بہ او سنۃ من نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرناکم بہ ولا طاقۃ لنا بما احدثتم ۔ انباء الحی ص ۱۵۸

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جو تم ہم سے پوچھوگے جسے ہم جانتے ہوں تو جواب دیں گے، اور سنت رسول پوچھوگے تو بھی جواب دیا جائے گا، ہمارے اندر یہ طاقت نہیں کہ تمہارے تمام نو پیدا مسائل میں ہم جواب دیں ۔۱۲م

۳۸۱۸۔ **عن** شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن شیٔ فقال : انی لاکرہ ان احل لک شیئا حرمہ اللہ علیک اواحرم ما احلہ اللہ لک۔

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی ایسی چیز حلال کردوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو، یا کوئی ایسی چیز حرام قرار دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیا ہو۔۱۲م

---

۳۸۱۷۔السنن للدارمی باب التورع عن الحواب فیما لیس فیہ کتاب ولا سنۃ ۱۰۲

۳۸۱۸۔السنن للدارمی باب التورع الخ ۱۴۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۱۹۔ **عن** خارجة بن زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنهما ان زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه کتب لمعاویة رضی الله تعالیٰ عنه ۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ لعبدالله معاویة امیرالمؤمنین من زید بن ثابت ۔ سلام علیك یا امیرالمؤمنین ورحمة الله ۔

فانی احمد الله الذی لا اله الا هو۔ اما بعد ۔ فانك کنت تسألنی عن میراث الجدة والاخوة و عن الکلالة وکثیرا مما قضی به فی هذه المواریث لا یعلم مبلغها الاالله تعالیٰ وقد کنا نحضر من ذلك اموراً عندالخلفاء بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوعینا منها ماشئنا ان نعی فنحن نفتی بعد من استفتانا فی المواریث ۔ انباء الحی ص ۱۵۹

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے معاویہ امیرالمؤمنین کی طرف ،سلام علیک یاامیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ۔

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔امابعد۔آپ نے مجھ سے دادی اور بھائیوں،کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے،اورکلالہ وغیرہ بہت سے مسائل جن کا فیصلہ ان میراثوں میں کیا جاتا ہے،ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے،ہم حضور نبی کریم ﷺ کے بعدان امور کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کے پاس حاضر رہے،تو جن کو ہم نے محفوظ کرنا چاہا کرلیا،تواب ہم میراث کے سلسلہ میں فتوی دیتے ہیں جو ہم سے معلوم کرتے ہیں۔۱۲م

۳۸۲۰۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسلنی ابن عباس رضی الله

---

۳۸۱۹۔المعجم الکبیر للطبرانی ترجمه ابی الزناد عن خارجه ۴۸۶۰

۳۸۲۰۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض ۱۹۰۲۰

تعالیٰ عنهما الی زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أسأله عن زوج وابوین ، فقال للزوج نصف وللام ثلث مابقی وللاب الفضل ۔ فقال ابن عباس:أفی کتاب الله تعالیٰ وجدته ام رأی تراه؟ قال: بل رأی أراه۔لا أری افضل أما علی اب ، وکان ابن عباس یجعل لها ثلث من جمیع المال ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت کی خدمت میں بھیجا کہ میں شوہراور والدین کو ترکہ ملنے کے بارے میں پوچھوں،تو آپ نے فرمایا: شوہر کو نصف اور ماں کا باقی کا ثلث اور باپ کو جو بچ رہے۔اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا آپ نے یہ تقسیم کتاب اللہ سے کی یا اپنی رائے سے ،فرمایا: بلکہ یہ میری رائے ہے، میں اس سلسلہ میں ماں کو باپ پر افضل نہیں جانتا ،اور حضرت ابن عباس ماں کوتمام مال کا تہائی حصہ دینے کے قائل تھے۔۱۲م

۳۸۲۱۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسلنی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه الی زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أتجد فی کتاب الله ثلث مابقی ، فقال زید : انما انت رجل تقول برأیك وأنا رجل اقول برائی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ ماں کے سلسلہ میں مابقیہ کا ثلث کتاب اللہ میں پاتے ہیں،تو حضرت زید نے فرمایا: آپ بھی ایک مرد ہیں جو اپنی رائے سے کہتے ہیں،اور میں بھی ایک مرد ہوں جو اپنی رائے سے کہتا ہوں۔

۳۸۲۲۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال :خالف عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اهل القبلة فی امرأة وابوین ، جعل للام الثلث من جمیع المال ۔

---

۳۸۲۱۔السنن للدارمی　　کتاب الفرائض　　۲۸۷۸

۳۸۲۲۔السنن للدارمی　　کتاب الفرائض　　۲۸۸۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل قبلہ کی مخالفت کی ہے عورت اور ماں باپ کے سلسلہ میں ۔ ماں کو تہائی حصہ تمام مال سے ملے گا۔

۳۸۲۳۔ **عن** عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبربه و ان لم یکن فی القرآن و کان عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم اخبربه ، فان لم یکن ف عن ابی بکروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ،فان لم یکن قال فیه برأیه ۔

حضرت عبداللہ بن ابی زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو اگر وہ قرآن میں ہوتی تو اس کے بارے میں بتادیتے ،اور اگر قرآن میں وہ حکم نہ ہوتا اور سنت رسول ﷺ میں ہوتا تو بیان فرماتے ،اور ان دونوں میں نہ ملتا تو پھر حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل اور فیصلوں کو لیتے ورنہ پھر اپنی رائے پر عمل کرتے ۔

۳۸۲۴۔ **عن** ابن ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سئل عن آية لو سئل عنها بعضکم لقال فیها فأبی ان یقول فیها ۔ (انباء الحی ص ۱۶۰)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا، اگر تم میں سے کسی سے پوچھا جاتا تو ضرور اس میں تم کچھ کہتے ،لیکن حضرت ابن عباس نے اس میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔۱۲م

۳۸۲۵۔ **عن** عبداللہ بن ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابن

---

۳۸۲۳۔السنن للدارمی باب الفتیاوما فیه من الشدة ۱۶۸

۳۸۲۴۔التفسیر لابن جریر مقدمة الکتاب ،ذکر بعض الاخیار

۳۸۲۵۔التفسیر لابن ابی حاتم سورة السجدة تحت ثم یعرج الیه فی یوم

WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انا وعبداللہ بن فیروز مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فیروز: یاابن عباس ! قولہ تعالیٰ ؛ (یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه في یوم کان مقداره خمسین الف سنة) فکان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتهمه (ای ظن انه یسأله ت عنتا وامتحانا منه ) فقال: مایوم کان مقداره خمسین الف سنة ، فقال: انما سألتك لتخبرنی فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: همایومان ذکرهما اللہ تعالیٰ فی کتابه ، اللہ اعلم بهما، واکره ان اقول فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم، فضرب الدهر من ضرباته حتی جلست الی ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسأله عنها انسان فلم یخبر ولم یدر ، فقلت الا اخبرك بما احضرت من ابن عباس قال: بلی ! فاخبرته ، فقال للسائل: هذا ابن عباس الی ان یقول فیها وهو اعلم منی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عبداللہ بن فیروز آزاد کردہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں دونوں حاضر ہوئے ، ابن فیروز نے کہا: اے ابن عباس (یدبر الامر من السماء الآیة۔ السجدہ ۔ ۵) کا مطلب کیا ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے یہ گمان فرمایا کہ شاید یہ آزمائش وامتحان کے طور پر پوچھ رہے ہیں، لہذا غصہ میں فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔انہوں نے عرض کیا: میں نے تو آپ سے صرف معلومات چاہنے کے لئے پوچھا تھا۔تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ دو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے، اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔ زمانہ یونہی گذرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھنے لگا، ان سے بھی ایک شخص نے پوچھا تو نہیں بتایا اور انہیں بھی معلوم نہیں تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں یہ نہ بتاؤں جو مجھے پیش آیا حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں، فرمایا: کیوں نہیں؟ تو میں نے بتایا، لہذا آپ نے سائل سے فرمایا: یہ ابن عباس ہیں جنہوں نے کچھ بتانے سے انکار کردیا حالانکہ وہ مجھ سے

زیادہ جاننے والے تھے۔۱۲م

۳۸۲۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینما أنا فی الحجر جالس اذا تانی رجل فسأل عن العادیات ضبحا ، فقلت: الخیل حین تغبر فی سبیل اللہ ، فانفتل عنی فذھب الی علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وھو جالس تحت سقایۃ زمزم ، فسألہ فقال: سألت عنھااحدا قبلی ؟ قال : نعم، سألت عنھا ابن عباس ، فقال: ھی الخیل تغبر فی سبیل اللہ ، فقال : اذھب فادعہ لی ، فلما وقفت علی رأسہ قال: تفتی الناس بمالا علم لک ، فساق الحدیث وفسرھا بالابل العادیات من عرفۃ الی جمع ، قال ابن عباس فنزعت عن قول ورجعت الی قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجراسود کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور مجھ سے (والعادیات ضبحاً) کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا: وہ گھوڑے جو اللہ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، وہ یہاں سے پلٹ کر زمزم شریف کے پانی پلانے کے مقام پر پہونچا جہاں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف فرماتھے، ان سے بھی پوچھا، توانہوں نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے اس بارے میں معلوم کیا ہے؟ بولا: ہاں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مراد وہ گھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، فرمایا: جاؤان کے بلاکر لاؤ، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادب وخوف کی وجہ سے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، فرمایا: کیا لوگوں کو بغیر علم فتوی دیتے ہو۔ یہاں وہ اونٹ مراد ہیں جو میدان عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول چھوڑ دیا اور حضرت علی کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔۱۲م

۳۸۲۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: شئ لاتحدونہ فی

---

۳۸۲۶۔جامع البیان لابن جریر　　سورۃ العادیات

۳۸۲۷۔المستدرک للحاکم ، کتاب الفرائض　　مسألۃ المیراث

كتاب الله ولا فى قضاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وتجدونه فى الناس كلهم للبنت النصف ، وللاخت النصف ، وقد قال الله تعالى:(ان امرؤ هلك ليس له ولد ، وله أخت فلها نصف ماترك) (النساء-١٧٦)۔انباءالحی ص۱۶۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چیز ایسی ہے جس کو نہ تم کتاب اللہ میں پاتے ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں میں، اور تم اسے تمام لوگوں میں رائج دیکھتے ہو، کہ بیٹی کو نصف ترکہ ہے اور بہن کو بھی نصف، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا انتقال ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا۔۱۲م

۳۸۲۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما انه سئل عن رجل توفى وترك ابنته واخته لابيه وامه ، فقال: للبنت النصف ، وليس للاخت شئ ومابقى فلعصبة ، فقيل : ان عمر جعل للأخت النصف ، فقال ابن عباس ، ءأنتم اعلم ام الله ؟ قال الله تعالىٰ : (ان امرؤ هلك ليس له ولد وله أخت فلها النصف ماترك) فقلتم لها النصف وان كان ولد هذا۔انباءالحی ص۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے بیٹی اور حقیقی بہن چھوڑی، تو فرمایا: بیٹی کو نصف، اور بہن کو کچھ نہیں، جو کچھ بچا وہ عصبہ کا ہے، آپ سے کہا گیا: کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے تو بہن کو نصف دیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اگر کسی کا انتقال ہو اور اس کی اولاد نہ ہو، لیکن اس کی بہن ہو تو اس کو نصف دیا جائے، اور تم اولاد کی موجودگی میں اس کو نصف دلوار ہے ہو۔۱۲م

۳۸۲۹۔ **عن** الاسود رضى اللـه تعالىٰ عنه قال : قضى فينا معاذبن جبل رضى

---

۳۸۲۸۔المستدرك للحاكم　كتاب الفرائض　قصة اسلام النجاشي

السنن الكبرى للبيهقى　كتاب الفرائض

۳۸۲۹۔الجامع الصحيح للبخارى　كتاب الفرائض ، باب ميراث البنات

اللہ تعالیٰ عنه علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ابنة واخت ، للابنة النصف وللأخت النصف ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے عہد پاک میں ہمارے درمیان بیٹی اور بہن کے بارے میں فیصلہ فرمایا، بیٹی کو نصف اور بہن کو بھی نصف ۔۱۲م

۳۸۳۰۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: ان الناس لایأخذون بقولی ولابقولك ، ولو مت انا وانت ما اقسموا میراثا علی ماتقول ، قال فلیجتمعوا فلنضع أیدینا علی الرکن ثم نبتهل ماحکم الله بما قالوا۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: لوگ نہ آپ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور نہ میرے قول پر ،اور میرا اور آپ کا انتقال ہوگیا تو یہ لوگ میراث آپ کے قول کے مطابق تقسیم نہیں کریں گے ۔فرمایا: ان لوگوں کو جمع کرو، پھر ہم سب اپنے ہاتھ رکن اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ حکم نہیں جو وہ کہتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه دخل علی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه فقال : ان الاخوین لایرد ان الام عن الثلث ،قال الله تعالیٰ : ( فان کان له اخوة) (النساء ۔ ۱۱) فالاخوان لیسا بلسان قومك اخوة ،قال عثمان : لاأستطیع ان ارد ماکان قبلی ومضی فی الامصار وتوارث الناس ۔انباءالحی ص۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی

---

۳۸۳۰۔السنن سعیدبن منصور کتاب ولایة العصبة

۳۸۳۱۔المستدرك للحاکم کتاب الفرائض

السنن الکبری للبیهقی کتاب الفرائض باب فرض الام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: دو بھائی ماں کو ثلث ترکہ سے محروم نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ( فان كان له اخوة) (النساء ـ ۱۱) کہ اخوان کو آپ کی قوم میں اخوۃ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، حضرت عثمان نے اس پر فرمایا: میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اپنے سے پہلے لوگوں کے قول کو رد کردوں اور اس کو جو عام شہروں میں رائج ہو چکا اور لوگوں میں متوارث چلا آرہا ہے۔۱۲م

۳۸۳۲ـ **عن** زيدبن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يحجب الام بالاخوين قال: ان العرب تسمى الاخوين اخوة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ماں کو دو بھائیوں کی موجودگی میں محروم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اہل عرب اخوان کو اخوۃ کہتے ہیں۔۱۲م

۳۸۳۳ـ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما (وان تجمعوا بين الاختين) قال : ذلك فى الحرائر ، فاما فى المماليك فلاباس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وان تجمعوا بين الاختين) آزاد عورتوں کے بارے میں ہے، اور باندیوں میں کوئی حرج نہیں۔۱۲م

۳۸۳۴ـ **عن** عمروبن دينار رضى الله تعالىٰ عنه ان ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما كان يعجب من قول على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فى الاختين يجمع بينهما حرمتهما آية ، واحلتهما اخرى ويقول : الاماملك ايمانكم هى مرسلة ـ

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المؤمنین حضرت علی کرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے تعجب ہوتا کہ دو بہنوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت ان کی حرمت پر دلالت

---

۳۸۳۲ـالمستدرك للحاكم　　كتاب الفرائض

۳۸۳۳ـالدرالمنثور للسيوطى　　سورة النساء تحت آية حرمت عليكم امهاتكم

۳۸۳۴ـالمصنف لعبدالرزاق باب جمع بين ذوات الارحام ۱۲۷۳۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

کرتی ہے اور دوسری حلت پر۔ آپ کا فیصلہ یہ تھا کہ دو باندیوں کے بارے میں حکم عام ہے۔ ۱۲م

۳۸۳۵۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابن عباس کان لایری بأسا ان یجمع بین الاختین المملوکتین۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کیا جائے۔ ۱۲

۳۸۳۶۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فی الاختین من ملك الیمین فقالوا: ان علیا قال: احلتہما آیۃ وحرمتہما آیۃ ۔قال ابن عباس: عند ذلك احلتہما آیۃ وحرمتہما آیۃ، انما یحرمہن علی قرابتہن منی ولایحرمہن علی قرابۃ بعضہن من بعض لقول اللہ تعالیٰ: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء: ۲۴)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دو سگی بہنوں کا باندیوں کی صورت میں جمع کرنے کا قول عرض کیا گیا: کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ایک آیت حلت پر دال ہے اور دوسری حرمت پر، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آیت حرمت پر اور دوسری حلت پر دلالت کرتی ہے، اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کی حرمت ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں، اور ان کی آپسی قرابت کے پیش نظر حرمت کے قائل نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء: ۲۴)

---

۳۸۳۵۔ الدر المنثور للسیوطی　　سورۃ النساء

۳۸۳۶۔ السنن الکبری للبیہقی　　کتاب النکاح، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۳۷۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: وان تجمعوا بین الاختین ی عنی فی النکاح ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:(وان تجمعوا بین الاختین) نکاح کے سلسلہ میں ہے۔۱۲م

۳۸۳۸۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه سئل عن الرجل یقع علی الجاریة وابنتها تکونان عنده مملوکتین فقال: حرمتهما آیة واحلتهما آیة ولم اکن لأفعله ۔ انباءالحی ص ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے، تو فرمایا: ایک آیت حرمت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری حلت پر، اور میں اس پر عمل نہیں کرتا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا بہترین جواب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے وہ اس طرح ہے۔

۳۸۳۹۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم انه سئل عن ذلك فقال : اذا احلت لك آیة وحرمت علیك اخری فان أملکهما آیة الحرام مافصل لنا حرتین ولا مملوکتین ۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ آپ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارے لئے ایک آیت میں حلت ہے اور

---

۳۸۳۷۔الدرالمنثور للسیوطی — سورة النساء تحت آیت وان تجمعوا بین الاختین

۳۸۳۸۔المصنف لابن ابی شیبة — کتاب النکاح — باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۳۹۔المصنف لابن ابی شیبة — کتاب النکاح — باب الرجل یکون تحته الامة

دوسری میں حرمت تو آیت حرمت زیادہ لائق ہے کہ جس طرح دو آزاد بہنوں کو جمع کرنے میں تفصیل نہیں اسی طرح باندیوں میں۔

یعنی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح (الا ماملکت ایمانکم) بغیر قید مذکور ہے اسی طرح (وان تجمعوا بین الاختین ) تو ترجیح آیت کریمہ کو ہوگی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۴۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سئل عن الرجل یجمع بین الاختین الامتین فکرھہ فقیل یقول اللہ تعالیٰ (الا ماملکت ایمانکم) فقال : وبعیرك ایضا مما ملکت یمینك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کرے، تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا، لہذا ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: (الا ماملکت ایمانکم) تو آپ نے غصہ سے فرمایا: تو اپنے اونٹ کا بھی تو مالک ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : استفتی رجل ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : یاأبا المنذر ! ماتقول فی کذا و کذا؟ قال: یابنی ! أکان الذی سألتنی عنہ ؟ قال : لا ،قال: اما لا فاجلنی حتی یکون ، فنعالج انفسنا حتی نخبرك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفتاء کیا اور عرض کیا: اے ابو منذر! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا جس کا تم مجھ سے سوال کرتے

---

۳۸۴۰۔المصنف لابن ابی شیبۃ　　کتاب النکاح　　باب الرجل یکون تحتہ الامۃ

۳۸۴۱۔السنن للدارمی　　باب من ھاب الفتیا

ہو، عرض کیا: نہیں، فرمایا: اگر نہیں تو مجھے مہلت دے یہاں تک کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو پھر ہم خوب غور وفکر کے بعد تجھے بتائیں گے۔ ۱۲م

۳۸۴۲۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عماربن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن مسألة فقال هل کان هذا بعد ؟ قالوا: لا ، قال: دعونا حتی تکون ، فاذا کان تحشمناها لکم ۔ انباء الحی ص ۱۶۴

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہو چکا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو ہمیں چھوڑ دو، جب ایسا ہو گذرے تو پھر ہم تمہیں اس کا فیصلہ سنائیں گے۔ ۱۲م

۳۸۴۳۔ **عن** ابی قلابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ : انك لم تفقه کل الفقه حتی تری للقرآن وجوها۔ قال: فقلت لا یوب : أرأیت قوله حتی تری للقرآن وجوها أهو ان یری له وجوها فیهاب الاقدام علیه قال : نعم هو هذا۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جب تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کی آیات کو چند معانی پر محمول نہ کرو، کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ایوب سے کہی، کہ آپ ہمیں حضرت ابودرداء کے اس قول کے بارے میں بتائیں، کیا اس کو چند معانی پر محمول کیا جائے، اس پر اقدام سے تو خوف کیا جاتا ہے، فرمایا: ہاں یہ یونہی ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۴۔ **عن** یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنہ هلم الی الارض المقدسة

---

۳۸۴۲۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۲۵

۳۸۴۳۔اتحاف السادة المتقین للزبیدی الباب الرابع فی فهم القرآن

۳۸۴۴۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ترجمه سلمان الفارسی

فکتب الیه سلمان ان الارض تقدس احدا أو انما یقدس الانسان عمله ، قد بلغنی انك جعلت طبیبا ( یرید قاضیا) فان کنت تبری فنعمالك و ان کنت متطببا فاحذر ان تقتل انسانا فتدخل النار ،فکان ابو الدرداء اذا قضی بین اثنین فادبرا عنه نظر الیهما وقال : متطبب وارجعا الی اعید ا قصتکما۔ انباء الحی ۱۶۵

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کولکھا کہ آپ پاک زمین کی طرف آؤ، تو حضرت سلمان نے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں بناتی ، یا یہ کہ انسان کو تو اس کا عمل ہی پاکیزہ بناتا ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو طبیب یعنی قاضی بنالیا ہے، اگر تم اس سے علیحدہ رہتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا، اور اگر تم قاضی بن ہی بیٹھے ہو تو اس سے بچنا کہ کہیں کسی انسان کے قتل کا حکم دے دو اور دوزخ میں جاؤ۔ لہذا ابودرداء جب دوشخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ دونوں جانے لگتے تو ان کو بغور دیکھتے اور فرماتے: میں بہ تکلف قاضی ہوں، ان دونوں کو واپس لاؤ کہ دونوں پھر سے مجھے اپنا قصہ سنائیں۔ ۱۲م

۳۸۴۵۔ **عن** خالد بن اسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا نمشی مع ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فلحقه اعرابی فسأله عن ارث العمة فقال : لا ادری ، قال : انت ابن عمرو لاتدری ؟ قال: نعم ، اذهب الی العلماء ،فلما ادبر قبل ابن عمر یدیه قال: نعم ماقلت۔

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے پھوپھی کے ترکہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، بولا: آپ ابن عمر ہیں اور نہیں جانتے؟ فرمایا: ہاں، جاؤ تم علماء کی خدمت میں حاضری دو، جب جانے لگا تو اس نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا: آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ ۱۲م

---

۳۸۴۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی　　الباب السادس فی آفات العلم۔

۳۸٤٦۔ **عن** عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت اجلس بمکۃ الی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما والی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما ، فما یقول ابن عمر فیما یسأل ،لاعلم لی اکثر ممایفتی بہ ۔

حضرت عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا، اور ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ،تو حضرت ابن عمر سوالات کے جواب میں فتوے کم دیتے اور لاعلمی کا اظہار زیادہ فرماتے ۔۱۲م

۳۸٤۷۔ **عن** ھشام بن عروۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلا اتی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسألہ عن شیء، فقال: لاعلم لی ۔ ثم التفت بعد ان قفا الرجل فقال :نعم ماقال ابن عمر، یسأل عما لایعلم فقال: لا علم لی ی عنی ابن عمر نفسہ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا،تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پھر جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے، کتنی اچھی بات ہے ابن عمر کی کہ جب کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا علم نہ ہوتو کہتے ہیں: مجھے علم نہیں ۔۱۲م

۳۸٤۸۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یسأل عن عشر مسائل فیجیب عن واحدۃ ویسکت عن تسعۃ ۔ انباء الحی ص ١٦٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ سے دس مسائل

---

۳۸٤٦۔السنن للدارمی　　باب من ھاب الفتیا ١٥٧

۳۸٤۷۔السنن للدارمی　　باب الفتیا ومافیہ من الشدۃ ١٨٧

۳۸٤۸۔قوت القلوب لابی الحسن　　الفصل الحادی والثلاثون

پوچھے جاتے تو آپ ایک کا جواب دیتے اور نو سے خاموشی اختیار فرماتے ۔۱۲م

۳۸۴۹۔ **عن** هزيل بن شرحبيل ان ابا موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن ابنة وابنة ابن واخت لأبوين فقال : للبنت النصف ، وللأخت النصف وقال: وأت ابن مسعود فينا ى عنى فسئل ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه واخبر بقول ابى موسى فقال:لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين ، اقضى فيها بماقضى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،للابنة النصف، ولابنة الابن السدس تكملة للثلثين ومابقى فللأخت ،فأتينا ابا موسى فأخبرناه بقول ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال : لاتسألونى مادام هذا الحبر فيكم ۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن کو ترکہ ملنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیٹی کو نصف، بہن کو نصف، پھر فرمایا: تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اس سلسلہ میں پوچھو، اور یہ بھی بتانا کہ ابوموسیٰ نے یوں فیصلہ کیا ہے، اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر تم بھٹک گئے اور میں ہدایت نہیں دے سکتا، میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا، تاکہ دو ثلث کی تکمیل ہو جائے، اور جو باقی رہا وہ بہن کا۔ پھر ہم ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں آئے اور حضرت ابن مسعود کا قول سنایا، اس پر آپ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تم میں رہیں تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا۔۱۲م

۳۸۵۰۔ **عن** هذيل بن شرحبيل قال: جاء رجل الى ابى موسى الاشعرى والى سلمان بن ربيعة فسألهما فذكر بم عناه وفيه وأت ابن مسعود فانه سيتاب عنا۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا،

---

۳۸۴۹۔الجامع الصحيح للبخارى　　كتاب الفرائض　　باب ميراث ابنة ابن الخ

۳۸۵۰۔السنن للدارمى　　باب فى بنت وابنة ابن　　۲۸۹۳

اور پھر اسی طرح واقعہ مذکور ہے۔۱۲م

۳۸۵۱۔ **عن** عبدالرحمن بن عتاب قال: کان ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: من اصبح جنبا فلاصوم لہ ، قال فارسلنی مروان الحکم أنا ورجل آخر الی عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما نسألھما عن الجنب یصح فی رمضان قبل ان یغتسل ،فقالت احداھما قد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصحبح جنبا ثم یغتسل ویتم صیام یومہ ، وقالت الاخری، کان یصبح جنبا من غیر احتلام ثم یتم صومہ ، قال فرجعا فاخبرا مروان بذلک ، فقال لعبدالرحمن أخبر أباھریرۃ بما قالتا۔ فقال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کذا کنت احسب و کذا کنت اظن ، فقال لہ مروان: باظن وباحسب تفتی الناس ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: کہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں، کہتے ہیں : کہ مجھے اور ایک شخص کو مروان بن حکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے بھیجا کہ ایک شخص رمضان میں جنبی ہوا اور صبح اس حال میں ہوگئی کہ ابھی غسل نہیں کیا تھا، ان میں سے ایک نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح فرماتے اور جنبی ہوتے ، پھر غسل فرما کر روزہ مکمل فرماتے ۔دوسری نے جواب دیا کہ حضور بغیر احتلام حالت جنابت میں صبح فرماتے اور روزہ رکھتے ۔راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحب مروان کے پاس آئے اور یہ بیان کیا، تو حضرت عبدالرحمٰن سے کہا جاؤ اور ابوہریرہ کو ان دونوں ام المؤمنین کی احادیث سناؤ، تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: میں تو یونہی خیال کرتا تھا اور یونہی گمان کرتا تھا، اس پر مروان نے کہا: آپ ظن وخیال سے فتوی دیتے ہیں۔۱۲م

---

۳۸۵۱۔المسند لاحمدبن حنبل　　مرویات ام المومنین عائشۃ الصدیقہ

۳۸۵۲۔ **عن** الولید بن مسلم قال:جاء طلق بن حبیب الی جندب بن عبدالله بن سفیان البجلی رضی الله تعالیٰ عنه فسأله عن آیة القرآن ،فقال له : أحرج علیك ان کنت مسلما ان تجالسنی ۔

حضرت ابوالولید بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اگر تو مسلمان ہے تو کیا تیرا اس میں کچھ نقصان ہے کہ تو ہمارے پاس بیٹھے۔۱۲م

۳۸۵۳۔ **عن** رجل قال لعمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهما : لاتتحدث م عنا الا بالقرآن ، فقال له عمران : انك لاحمق ، هل فی القرآن بیان عدد رکعات الفرائض او اجهروا فی کذا دون کذا ، فقال الرجل : لا، فاقحمه عمران۔

ایک صاحب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ ہمیں قرآن کی آیات ہی سنایئے، اس پر حضرت عمران نے فرمایا: تو احمق ہے، کیا قرآن میں فرائض کی رکعتوں کا بیان ہے؟ اور نماز میں جہری قرأت کا کہ اس نماز میں بالجہر پڑھو اور اس میں نہیں، تو وہ بولا نہیں، تو حضرت عمران نے اس کو یوں خاموش کیا۔۱۲م

۳۸۵٤۔ **عن** ابی الخیر مرثدبن عبدالله الیزنی ان رجلا سأل عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه عن الکلالة فقال : الاتعجبون من هذا یسألنی عن الکلالة وما اعضل باصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شیٔ ما اعضلت بهم الکلالة۔

---

۳۸۵۲۔السنن للدارمی

۳۸۵۳۔میزان الشریعة للشعرانی فصل فی بیان الذم من الائمة

۳۸۵٤۔السنن للدارمی ۲۹۷۷

جامع البیان للطبرانی سورة النسا تحت یستفتونك قل الله یفتیکم الآیة

حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سوال سے تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کلالہ کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے، جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کوکلالہ کا مسئلہ جتنا دشوار تھا کوئی دوسرا نہیں۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ روایات جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گذریں یہ وہ جلیل القدر علمائے صحابہ ہیں جوامت محمد یہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، جن پر علوم الہیہ ریاست منتہی ہے۔

ان میں حکیم الامت حضرت ابودرداء ہیں۔ علم فرائض میں اعلم حضرت زید بن ثابت ہیں۔ علمائے قراء میں سب سے بڑے عالم حضرت ابی بن کعب ہیں۔ جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: اے ابومنذر علم تمہیں مبارکباد کہتا ہے۔ حلال وحرام کوزیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ سر سے پاؤں تک ایمان وعلم سے بھرے ہوئے حضرت عمار بن یاسر ہیں، جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ان کو جب بھی دو چیزوں کا اختیار ملا انہوں نے زیادہ رشد و ہدایت والی چیز کواپنایا ہمیشہ حق پر رہے۔ ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔ اس امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ خلفائے اربعہ کے بعد سب سے بڑے فقیہ علم کی گٹھری حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جس نے برسر منبر فرمایا: مجھ سے وہ علوم پوچھو جو لاکھوں کی تعداد میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائے۔ جو اپنے خطبہ میں فرماتے: مجھ سے معلوم کرو، قسم بخدا! قیامت تک ہونے والی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں جواب دونگا۔ جوفرماتے: مجھ سے قرآن کے بارے میں دریافت کرو، قسم بخدا! ہرآیت کے بارے میں جانتاہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں۔ ہموار زمین میں اتری یا پہاڑ پر۔ ان تمام اوصاف کے جامع سے مراد ہیں امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت مولائے کائنات علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

انہی میں اللہ کے رسول کے خلیل، اور دنیا وآخرت میں حضور کے ولی اور جنت میں آپ کے رفیق امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جن کے بارے میں جلیل القدر صحابہ فرماتے: وہ تو علم کے نو حصہ لے گئے، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ۔

بلکہ ان عظیم شخصیات میں وہ ذات گرامی بھی ہے جو انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل، امت میں سب سے اعلم، صدق وصفا میں اکبر، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو اگر قرآن امت میں ہر حکم دینی کا واضح بیان ان حضرات کے لئے نہیں ہوگا تو کس کے لئے ہوگا۔ (انباء الحی ص ۱۶۹)

۳۸۵۵۔ **عن** یحی بن سعید رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه کان اذا سئل عن تفسیر آیة من القرآن قال : انا لا اقول فی القرآن شیئا۔

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی آیت کے بارے میں سوال ہوتا تو فرماتے: میں قرآن میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا۔۱۲م

۳۸۵۶۔ **عن** یزید بن ابی یزید قال : کنا نسأل سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه عن الحلال والحرام وکان اعلم الناس ، واذاسألناه عن تفسیر آیةمن القرآن سکت کأنه لم یسمع ۔

حضرت یزید بن ابی یزید سے روایت ہے کہ ہم سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

۳۸۵۵۔جامع البیان لابن جریر　　مقدمة الکتاب

۳۸۵۶۔جامع البیان لابن جریر　　مقدمة الکتاب

WWW.NAFSEISLAM.COM

حلال وحرام کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور جب ہم کسی آیت کی تفسیر معلوم کرتے تو آپ خاموشی اختیار فرماتے، گویا انہوں نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔ ۱۲م

۳۸۵۷۔ **عن** ابی سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان علی امرأتی اعتکاف ثلاثۃ ایام فی المسجد الحرام ، فسألت عمربن عبدالعزیز و عندہ ابن شھاب ، قال: قلت علیھا صیام ، قال ابن شھاب لایکون اعتکاف الا بصیام ، فقال لہ عمربن عبدالعزیز عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لا، قال: ف عن ابی بکر؟ قال: لا،قال: ف عن عمر؟ قال: لا، قال : ف عن عثمان؟ قال: لا، قال عمر بن عبدالعزیز : ماأری علیھا صیاما ، فخرجت فوجدت طاؤسا وعطا بن ابی رباح فسألتھما ، فقال طاؤس: کان ابن عباس لایری علیھا صیاما الا ان تجعلہ علی نفسھا قال : وقال عطاء ذلك رأیی ۔ انباء الحی ص ۱۷۰

حضرت ابوسہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیوی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف بطور نذر لازم تھا، میں نے عمربن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا، وہاں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، کہتے ہیں: میں نے کہا اس پر روزے بھی لازم ہیں، حضرت ابن شہاب نے فرمایا: اعتکاف بغیر روزوں کے ہوتا ہی نہیں، تو حضرت عمربن عبدالعزیز نے فرمایا: کیا تم حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کرکے کہتے ہو؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: تو کیا ابوبکر سے منقول ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا عمرفاروق اعظم سے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: عثمان غنی سے جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت عمربن عبدالعزیز نے خود فرمایا: میں اس پر روزے لازم نہیں جانتا، ابوسہل کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو حضرت طاؤس اور حضرت عطابن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے بھی پوچھ لیا، طاؤس بولے : حضرت ابن عباس تو اس پر روزے لازم نہیں جانتے تھے ، ہاں اگر وہ خود

---

۳۸۵۷۔السنن للدارمی باب الفتیا ومافیہ من الشدۃ ١٦٤

اپنے اوپر لازم کرے تو ہونگے۔ حضرت عطانے فرمایا: میری رائے بھی یہ ہی ہے۔۱۲م

۳۸۵۸۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بینا نحن جلوس اصحاب ابن عباس عطاء وطاؤس وعکرمة اذ جاء رجل وابن عباس قائم یصلی فقال: ھل من مفت؟ فقلت : سل ، فقال: انی کلمابلت تبعه الماء الدافق ؟ فقلنا الذی یکون منه الولد ؟ نعم ،فقلنا:علیك الغسل ، فولی الرجل وھو یرجع وعجل ابن عباس فی صلاته ، فلما سلم قال : یاعکرمة اعلی بالرجل ، فاتاہ به ثم اقبل علینا فقال: أرأیتم ما افتیتم به ھذا الرجل عن کتاب اللہ تعالیٰ ؟ قلنا: لا، قال: فمن سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟قلنا: لا، قال: فمن ؟ قلنا: عن رأینا ، فقال : لذلك یقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ثم اقبل علی الرجل فقال: أرأیت اذا کان منك ھل تجد شھوۃ فی قلبك ؟ قال : لا، قال: فھل تجد خدرا فی جسدك ؟ قال: لا، قال: انما ھذا بردۃ یجزئك منه الوضوء۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ میں عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عباس نماز میں مشغول تھے، بولا: کیا آپ میں کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: پوچھو، بولا: جب میں پیشاب کرتا ہوں تو اس کے فوراً بعد کچھ پانی کے قطرے اچھل کر آتے ہیں، ہم نے کہا کیا منی جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے، بولا: ہاں، تو ہم نے جواب دیا تجھ پر غسل ہے، وہ مرد جانے کے لئے پلٹا، تو حضرت ابن عباس نے جلدی نماز پوری کی اور سلام پھیر کر فرمایا: اے عکرمہ! اس مرد کو بلاؤ، وہ ان کو لے کر آئے پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم نے اس کو کتاب اللہ سے فتویٰ دیا، ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا سنت رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا، ہم نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو پھر کس چیز سے ؟ ہم نے عرض کیا: اپنی رائے

---

۳۸۵۸۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی نواقض الوضوء ۲۷۰۸۳

سے، اس پر آپ نے فرمایا: اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر سو عابدوں کے مقابلہ میں بھاری ہے، پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ جب یہ قطرے آتے ہیں تو تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ بولے نہیں، فرمایا: کیا تم اپنے جسم میں سنسنی محسوس کرتے ہو، بولے: نہیں، فرمایا: یہ قبض کی وجہ سے ہوتا ہے تمہارے لئے وضو کافی ہے۔۱۲م

۳۸۵۹۔ **عن** المسیب بن رافع قال : کانوا اذا نزلت بهم قضية ليس فيها من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اثر ، اجتمعوا لها واجمعوا فالحق فيما رأ وه۔ انباء الحی ص ۱۷۱

حضرت مسیّب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام جب کوئی واقعہ پیش آتا اور حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہ ہوتا، تو اس کے لئے اجتماع کرتے اور کسی ایک چیز پر اجماع کر لیتے، تو حق وہی ہوتا جس پر اجماع منعقد ہوتا۔۱۲م

۳۸۶۰۔ **عن** ايوب قال: سمعت القاسم سئل قال: انا والله مانعلم كل ماتسألون عنه ولو علمنا ماكتمناكم ولاحل لنا ان نكتمكم۔

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ سے سوال ہوا: قسم بخدا! ہم ان تمام چیزوں کو نہیں جانتے جو تم ہم سے پوچھتے ہو، اگر ہم جانتے تو تم سے نہیں چھپاتے، اور ہمارے لئے چھپانا جائز بھی نہیں۔۱۲م

۳۸۶۱۔ **عن** ابن عون قال: قال القاسم بن محمد رضى الله تعالىٰ عنهما :انكم تسألون عن اشياء ماكنا نسأل عنها وتنقرون عن اشياء ماكنا ننقر عنها ،

---

۳۸۵۹۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب　۱۱۶

۳۸۶۰۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة　۱۱۳

۳۸۶۱۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة　۱۲۰

وتسألون عن اشياء ما ادری ماھی ، ولو علمنا ھاماحل لنا ان نكتمكموھا۔

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: تم کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہو جن کے بارے میں ہم نہیں پوچھتے تھے، اور تم ایسی چیزوں کے بارے میں تفتیش کرتے ہو جن میں ہم نہیں کرتے تھے۔ تم بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں، اگر ہم جانتے تو ہمارے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ تم سے چھپائیں۔ ۱۲م

۳۸۶۲۔ **عن** يحيى قال: قلت للقاسم ماأشد على ان تسأل عن الشئ لايكون عندك وقد كان ابوك اماما؟ قال: ان اشد من ذلك عندالله و عند من عقل ان افتى بغير علم او اروى عن غير ثقة ۔

حضرت یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: مجھے یہ بات بہت گراں معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ کو وہ معلوم نہ ہو حالانکہ آپ کے والد تو امام تھے، فرمایا: اس سے زیادہ سخت اور گراں اللہ کے یہاں اور ہر عقلمند کے نزدیک یہ ہے کہ میں بغیر علم فتوی دوں، یا غیر ثقہ سے روایت کروں۔ ۱۲م

۳۸۶۳۔ **عن** عبدالعزيز بن رفيع قال سئل عطاء عن شئ قال: لاادری قال: قيل له: ألا تقول فيها برأيك ؟ قال : انی استحيی من الله ان يدان فی الارض برأی۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عطا ابن ابی رباح سے کوئی مسئلہ معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس پر آپ سے کسی نے کہا: آپ اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں شرم کرتا ہوں کہ روئے زمین پر میری رائے سے کوئی دینی مسئلہ رواج پائے۔

---

۳۸۶۲۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۱۵

۳۸۶۳۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۰۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ان مسائل میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جن کی علت واضح نہیں ، ہاں وہ مسائل کہ جن کی وجوہ ظاہر ہیں تو وہ اپنے ماخذ کی طرف منسوب ہونگی۔

ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عطا سے بے شمار مسائل ان کی آرا اور اجتہادات سے منقول ہیں۔اور ابھی ایک مسئلہ گذرا کہ آپ نے حضرت طاؤس کے جواب کو اپنی رائے بتایا۔انباء الحی ص ۱۷۲

۳۸٦٤۔ **عن** ابراهيم رضى الله تعالىٰ عنه انه سئل عن ثمانية ابواب مسائل ، فأجاب عن اربع و ترك اربعا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آٹھ طرح کے مسائل معلوم کئے گئے تو آپ نے چار کے جوابات دیئے اور چار کو چھوڑ دیا۔۱۲م

۳۸٦٥۔ **عن** عمر بن ابى زائدة رضى الله تعالىٰ عنه قال : مارأيت احدا اكثر ان يقول اذا سئل عن شئ لاعلم لى به من الشعبى۔

حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں سوال کے جواب میں کسی کو زیادہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۸٦٦۔ **عن** مغيرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان عامر الشعبى اذا سئل عن شئ يقول لا ادرى ، فان ردوا عليه قال: ان شئت كنت حلفت لك بالله ان كان لى به علم ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب

---

۳۸٦٤۔السنن للدارمی　　باب من هاب الفتيا　　۱۳۲

۳۸٦٥۔السنن للدارمی　　باب من هاب الفتيا　　۱۳٤

۳۸٦٦۔السنن للدارمی　　باب من هاب الفتيا　　۱۸۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، جب لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو فرماتے اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو۔۱۲م

۳۸۶۸۔ **عن** جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت سعید بن جبیر: مالك لاتقول فی الطلاق شیئا ؟ قال: مامنه شیٔ الاقد سألت عنه ولکنی اکره ان احل حراما أو أحرم حلالا۔

حضرت جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ طلاق کے سلسلہ میں کچھ کیوں نہیں کہتے، فرمایا: میں نے ہر ہر مسئلہ کے بارے میں پوچھ لیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند ہے کہ کہیں حرام کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرادوں۔۱۲م

۳۸۶۹۔ **عن** ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال حمیدبن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنهما: لئن أرده بعیه احب الی من ان تکلف له مالا اعلم۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان (سائلین) کو مصیبت میں مبتلا کردوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں بہ تکلف وہ مسائل بیان کروں جن کا علم نہیں۔۱۲م

۳۸۷۰۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان لا یفتی فی الفرج بشیٔ فیه اختلاف ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شرمگاہ کی حلت وحرمت میں وہاں فتوی نہ دیتے جہاں اختلاف ہے۔۱۲م

---

۳۸۶۸۔السنن للدارمی | باب من هاب الفتیا | ۱۳۶

۳۸۶۹۔السنن للدارمی | باب من هاب الفتیا | ۱۴۹

۳۸۷۰۔السنن للدارمی | باب من هاب الفتیا | ۱۵۴

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان الشریعہ میں ہے: ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو رائے کی مذمت میں منقول ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جو رائے ظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رائے کے خلاف ہیں جس کی بعض متعصبین آپ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت میں رسوا ہونگے جب آمنے سامنے معاملہ پیش ہوگا۔

لہذا جن لوگوں کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز اس بات پر جرأت نہیں کرسکتے کہ ان حضرات کو برائی سے یاد کریں۔ ان حضرات کا مقام عالی شان تو یہ ہے کہ یہ زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، کہ اہل زمین ستاروں کو پورے طور پر جاننے سے قاصر ہیں یہی حال ان کی جلالت شان کا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں خود اپنی سند امام اعظم تک متصلا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالرای وعلیکم باتباع السنة ، فمن خرج منھا ضل۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے زنی سے بچو، تمہارے اوپر سنت کی اتباع لازم ہے جس نے اس کی حد سے تجاوز کیا وہ گمراہ ہوا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ کی درسگاہ میں کوفہ کا ایک شخص آیا، اس وقت آپ کے یہاں احادیث کریمہ کا دور ہو رہا تھا۔ وہ مرد بولا: ہمیں ان احادیث سے جدا رکھو۔ یہ سن کر آپ نے اس کو سخت سست کہا اور فرمایا: اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن ہماری رہنمائی نہ فرماتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ تم بندر کے گوشت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اور قرآن میں اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش رہا اور پھر بولا: آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتوی ہے؟ آپ نے جوابا فرمایا: یہ بہیمۃ الانعام سے نہیں۔ انباء الحی ص ۱۷۴

۳۸۷۱۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ربيعة بن عبدالرحمن التيمی رضی الله تعالیٰ عنه : ان الله تعالیٰ انزل القرآن وترك فيه موضعا للسنة وسن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم السنة وترك فيها موضعا للرأی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس سے کچھ چیزیں سنت رسول کے لئے چھوڑیں، پھر حضور ﷺ نے ان کو اپنی سنت سے بیان فرمادیا، اور حضور نے بھی کچھ مقامات رائے اور اجتہاد کے لئے ترک فرمادیئے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ربیعہ ابن عبدالرحمٰن فروخ تیمی ہیں، امام ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، رجال صحاح ستہ سے ہیں اور امام مالک کے استاذ، ان کو ربیعۃ الرأی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ رائے اور اجتہاد میں ید طولی رکھتے تھے۔ انباء الحی　　ص ۱۷۵

۳۸۷۲۔ **عن** ابن وهب قال: قال مالك : الحكم الذی يحكم به بين الناس علی وجهين ۔ فالذی يحكم بالقرآن والسنة الماضية فذلك الحكم الواجب والصواب ۔ والحكم الذی يجهد فيه العالم نفسه فيما لم يأت فيه شیء فلعله ان يوفق ، قال: والثالث التكلف لما لا يعلم فما اشبه ذلك ان لا يوفق ۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ حکم جس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائے وہ دو قسم پر ہے، وہ حکم جو قرآن وسنت سے ثابت وہ واجب وصواب ہے، اور وہ حکم جس میں عالم خود کوشش کرتا ہے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو امید ہے کہ وہ صحیح ہو، اور تیسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی بہ تکلف کسی ایسے حکم کو بتائے جس کا علم نہیں رکھتا تو اس میں خطا کا زیادہ امکان ہے۔۱۲م

---

۳۸۷۱۔التفسير لابن ابی حاتم　　سورة الانعام تحت آية (هذا كتاب انزلناه ) ۸۱۲۱

۳۸۷۲۔---------

۳۸۷۳۔ **عن** علی بن المدینی قال: کان سفیان بن عیینة رضی الله تعالیٰ عنهما اذا سئل عن شئ یقول لا احسن فیقول : من نسأل؟ فیقول : سل العلماء وسل الله التوفیق ۔

حضرت علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے اچھی طرح تحقیق نہیں، سائل کہتا: پھر ہم کس سے پوچھیں، فرماتے: علماء سے پوچھو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق صواب کی دعا کرو۔۱۲م

۳۸۷۴۔ **عن** الامام الشافعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال مرة بمکة، سلونی عما شئتم اخبرکم عنه من کتاب الله تعالیٰ ، فقیل له: ماتقول فی المحرم یقتل الزنبور فقال: بسم الله الرحمٰن الرحیم ، وما آتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں تمہیں اس کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا، عرض کیا گیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے بھڑ کو مار ڈالا ہو، فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا، اللہ کے رسول جو تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔۱۲م

## اس کے بعد یہ حدیث سنائی

۳۸۷۵۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۸۷۳۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ترجمه سفیان بن عیینه

۳۸۷۴۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/ ۱٦٠

۳۸۷۵۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/ ۱٦٠

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی اتباع کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

## (پھر یہ حدیث روایت کی)

۳۸۷۶۔ **عن** طارق بن شهاب عن عمربن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه انه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محرم کو بھڑ کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام مجتہدین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کو اس امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ اگر ان حضرات نے کتاب وسنت سے امت کے لئے احکام شرعیہ کا استنباط نہ فرمایا ہوتا تو دوسروں میں کوئی اس پر قدرت نہ پاتا۔

ان کے اجتہاد واستنباط کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا۔ کیونکہ حضور نے ان تمام چیزوں کی خوب خوب وضاحت فرمائی جو قرآن کریم میں اجمالا مذکور تھیں۔ حالانکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔

مافرطنا فی الکتاب من شیٔ ۔

ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

تو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے طہارت ونماز اور حج وغیرہ کی کیفیت وتفصیل بیان نہ فرماتے تو قرآن سے استخراج احکام اور ان کی تفصیل کی طرف کوئی راہ نہ پاتا۔ اور ہم فرائض ونوافل کی تعداد رکعات وغیرہ کی معرفت بھی حاصل نہ کر پاتے۔

اسی میں امام شعرانی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ

---

۳۸۷۶۔الاتقان للسیوطی　النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة　۱۶۰/۲

تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا اور یہ تمام تفصیل آپ نے بیان فرمائی۔

نیز میں نے اپنے آقا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی یہی فرماتے سنا: کہ اگر حضور کی سنت کریمہ ہمارے لئے اجمال قرآن کو بیان نہ فرماتی تو علماء میں کوئی پانی وطہارت کے احکام نہ جانتا، صبح کی نماز میں دو رکعتیں ظہر وعصر وعشاء میں چار رکعتوں، اور مغرب میں تین رکعتوں کی تعداد معلوم نہ ہوتی۔ اسی طرح نماز وروزہ، حج وزکوۃ، بیع وشراء، نکاح وطلاق وغیرہا مسائل فقہ کو کوئی نہ جان پاتا۔

لہذا یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن امت کے لئے ضروری احکام کی بھی وضاحت نہیں فرماتا چہ جائیکہ تمام احکام، پھر باقی دینی اموراور دنیوی حالات ومعاملات بلکہ تمام چیزوں کا بیان قرآن کریم سے معلوم کرنا سب کے بس کی بات نہیں، ہاں اس پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن ہر چیز کا فی الواقع بیان ہے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

امام شعرانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب ''الجواہر والدرر'' میں فرماتے ہیں: جب بھی کسی آیت کی تاویل میں لوگوں کو ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ امور غامضہ اور پوشیدہ علتوں کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ یعنی کبھی مکمل طور پر ان کی معرفت حاصل نہ ہوسکی، بعض امور روشن ہوئے تو بہت کچھ پوشیدہ رہ گئے۔ رہی قرآن کے اجمال کی تفصیل تو اس میں کبھی کوئی ساحل تک نہ پہونچ سکا بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا خاصہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتبین للناس مانزل الیھم۔

تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کریں جوان کی طرف نازل ہوا۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب ہی نازل نہ فرمائی بلکہ اپنے رسولوں کو اس کے بیان کی قوت وقدرت اوران علوم لدنیہ سے بھی نوازا جن سے وہ اجمال کی مکمل تفصیل فرمادیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں۔ اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام بہت سے صحابہ سے مخفی رکھتے اور بعض

کے لئے بعض اوقات بیان فرماتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایسا سمندر ہے کہ جس کا پانی نہیں ناپا جاسکتا۔لیکن میں یہاں ایسے چند امور ذکر کرتا ہوں جو تبیان کے منافی ہیں۔صاحب بصیرت ان کا انکار نہیں کرسکتا۔ان تمام امور کا تعلق احکام دینیہ اور حلال وحرام کے مسائل سے ہے۔اس سے مزید واضح ہوجائے گا کہ قرآن کریم امت کے لئے واضح بیان نہیں۔

فاقول وباللہ التوفیق:

اولاً:-صحابہ کرام کے درمیان عظیم اختلاف رہا حتی کہ ترکہ وفرائض کے مسائل میں بھی جبکہ ان میں رائے کو بہت کم دخل ہے۔یہاں تک کہ ان پانچ حضرات کے درمیان بھی اختلاف تھا جو اعلم صحابہ شمار ہوئے۔یعنی حضرات خلفائے اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک مسئلہ فرائض میں ان پانچوں حضرات کے الگ الگ پانچ اقوال منقول ہیں تفصیل اس طرح ہے۔کہ ایک شخص نے ماں،دادا اور حقیقی بہن کو چھوڑا۔تو ان کے نزدیک اس طرح تقسیم ہوگی۔

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مسئلہ صدیق اکبر ۳؍سہام پر

| ماں | دادا | بہن |
|---|---|---|
| ۱ | ۲ | محروم |

مسئلہ فاروق اعظم ۹؍سہام پر

| ماں | دادا | بہن |
|---|---|---|
| ۳ | ۴ | ۲ |

مسئلہ عثمان غنی ۳؍سہام پر

| ماں | دادا | بہن |
|---|---|---|
| ۱ | ۱ | ۱ |

مسئلہ علی مرتضی ۶؍سہام پر

ماں　　دادا　　بہن

۲　　۱　　۳

مسئلہ ابن مسعود　　۶ر سہام پر

ماں　　دادا　　بہن

۱　　۲　　۳

۳۸۷۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اختلف علی وابن مسعود وزید بن ثابت وعثمان بن عفان وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم فی جد وام واخت لاب وام ۔ فقال علی : للأخت النصف والام الثلث وللجد السدس۔ وقال ابن مسعود : للاخت النصف وللام السدس وللجد الثلث۔ وقال عثمان: للام الثلث وللاخت الثلث وللجد الثلث۔ وقال زید هی علی تسعة اسهم ، للام الثلث ثلاثه ومابقی فثلثان للجد والثلث للاخت ۔ وقال ابن عباس :للام الثلث ومابقی فللجد ولیس للاخت شئ ۔ انباء الحی ص ۱۷۹

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، عثمان غنی اور بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان دادا، ماں اور حقیقی بہن کے ترکہ پانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا۔ تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو ثلث اور دادا کو سدس حصہ ملے گا۔

حضرت ابن مسعود کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو سدس، اور دادا کو ثلث ملے گا۔

(یہ ہی ہم احناف کا مسلک ہے)

حضرت عثمان غنی کے نزدیک ماں کو ثلث، بہن کو ثلث اور دادا کو بھی ثلث ملے گا۔

اور حضرت زید بن ثابت کے نزدیک ۹ر سہام پر منقسم ہو کر ماں کو ثلث یعنی تین سہام۔ اور جو باقی رہے یعنی چھ ان کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ملے گا۔

---

۳۸۷۷۔ المصنف لعبدالرزاق　　۱۹۰۶۹

حضرت ابن عباس کے نزدیک ماں کو ثلث، اور باقی دادا کو، بہن محروم رہے گی۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات واضح رہے کہ حضرت ابن عباس نے صدیق اکبر کی اتباع کی، اور زید بن ثابت کا قول فاروق اعظم کا قول ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

۳۸۷۸۔ **عن** عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ن یجعل الجد ابا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو باپ کے مرتبہ میں شمار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۷۹۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دعاعمربن الخطاب ، علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فسألھم عن الجد

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی مرتضی، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اوران سب حضرات سے دادا کی میراث کے سلسلہ میں پوچھا۔ ۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۸۰۔ **عن** ابن الشھاب الزھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انما ھذہ فرائض عمربن الخطاب ولکن زید اثارھا بعد وفشت عنہ ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حصے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کئے ہوئے ہیں، پھر آپ کے آثار اور زیادہ ہوگئے اور شائع وذائع ہوئے۔ ۱۲م

---

۳۸۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض ، باب میراث الجد

۳۸۷۹۔ المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۵۹

۳۸۸۰۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۶۰

# امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثانیاً:- آپسی مناظرے، بعض کا دوسروں کے اقوال کو رد کرنا، اور اپنے اقوال پر جم جانا۔ یہ اس بات کی نشانیاں ہیں کہ ان سے بہت سے مسائل کی حقیقت پردۂ خفا میں رہی، حتی کہ بحث و تمحیص کے بعد بھی بہت احکام واضح نہ ہوسکے۔ یہ طریقہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے جاری وساری ہے۔ انباء الحی ص ۱۷۹

۳۸۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عمربن الخطاب وعثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنهما کانا یتنازعان فی المسألة بینهما حتی یقول الناظر الیهما لایجتمعان ابدا ۔ فمایفترقان الا علی احسنه واجمله ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا، حتی کہ دیکھنے والا کہتا کہ اب یہ دونوں حضرات اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کر پائیں گے، لیکن جب جدا ہوتے تو کسی اچھی صورت پر اتفاق ہو چکا ہوتا۔ ۱۲م

۳۸۸۲۔ **عن** جری بن کلیب قال: رأیت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه یأمر بشئ وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه ینهی عنه ۔ فقلت لعلی ان بینکما لشرا، قال مابیننا الا بخیر۔

حضرت جری بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چیز کا حکم فرماتے، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اسی سے منع فرماتے، میں نے حضرت علی سے عرض کیا: آپ دونوں حضرات کے درمیان کوئی غلطی پر ہے، فرمایا: ہم دونوں کے درمیان ہر ایک بھلائی پر ہے۔ ۱۲م

---

۳۸۸۱۔ کنزالعمال للمتقی　آداب العلم متفرقه　۲۹۵۱۳

۳۸۸۲۔ السنن للدارمی　باب فی زوج وابوین　۲۸۷۸

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثالثا:- ہر مجتہد خطا وصواب کے درمیان دائر رہتا ہے،اور ہر ایک کا قول اخذ ورد کے مابین ہے،یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے سوا ہر قول اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا رد کردیا جائے۔

۳۸۸۳۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا حکم الحاکم فاجتہد فأصا ب فلہ اجران ، واذاحکم فاجتہد ، فأخطأ فلہ اجر واحد۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اگر کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کو دوگناہ ثواب ہے،اور اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو ایک ثواب پھر بھی ہے۔۱۲م

۳۸۸۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کے مثل فرمایا۔۱۲م

۳۸۸۵۔ **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لعمرو: اقض بینہما ، قال: اقضی وانت حاضر ، قال : نعم ، علی انك ان اصبت فلك عشر اجور وان اجتہدت فأخطأ ت فلك اجر ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا مقدمہ

---

۳۸۸۳۔الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الاعتصار باب اجر الحاکم اذا اجتہد

۳۸۸۴۔الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الاعتصار　باب اجرالحاکم

۳۸۸۵۔المستدرك للحاکم　کتاب الاحکام

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان کا فیصلہ کردو، عرض کیا: میں فیصلہ آپ کے حضور کروں، فرمایا: ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو دس نیکیاں حاصل ہوں گی، اور تم نے اجتہاد کیا اور اس میں خطا ہوگئی تو ایک نیکی پھر بھی ملے گی۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اجتهد فاذا اصبت فلك عشر حسنات ، وان اخطأت فلك حسنة ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجتہاد کرو، اگر صحیح ہوا تو دس نیکیاں، اور اگر خطا ہوئی تو ایک۔ ۱۲م

۳۸۸۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس من احد الا یؤخذ من قوله ویدع ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اس کے قول پر عمل بھی ممکن اور ترک بھی۔ ۱۲م

۳۸۸۸۔ **عن** مجاهد وعطاء رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مامن احد الا ومأخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت مجاہد اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کلام قابل عمل بھی ہے او رچھوڑا بھی جاسکتا ہے مگر رسول اللہ ﷺ کا فرمان واجب الاذعان۔ ۱۲م

---

۳۸۸۶۔ کنزالعمال للمتقی　الباب الاول فی القضاء　۱۵۰۱۹

۳۸۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی　۱۱۹۴۱

۳۸۸۸۔ الیواقیت والجواهر للشعرانی　المبحث التاسع وا لأربعون

۳۸۸۹۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من احد الا وماخوذ من

كلامه ومردود عليه الا صاحب هذا القبر صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا قول لائق عمل بھی ہوسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے مگر اس روضہ انور میں آرام فرمانے والے آقا ﷺ کا فرمان واجب الاذعان ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رابعا:-خواہ صحابی ہوں یا مجتہد، امام ہوں یا کسی بھی علمی منصب پر، جب بھی علم وفتوی سے تعلق رکھا تو بسا اوقات ان کو یہ کہنا پڑا کہ ''لا ادری'' میں نہیں جانتا۔

۳۸۹۰۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا ادرى نصف العلم ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لا ادری) یعنی میں نہیں جانتا، کو نصف علم فرماتے تھے۔۱۲م

۳۸۹۱۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه : اذا سئل احدكم عما لا يدرى فليقل : لاادرى فانه ثلث العلم۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم سے ایسی چیز کا سوال ہو جس کو تم نہیں جانتے تو کہو: ''لا ادری'' کہ یہ تہائی علم ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: انسان ہر مسئلہ علم وعدم علم کے درمیان ہے۔ لہذا ''لا ادری'' نصف علم ہوا۔ اور

---

۳۸۸۹۔اليواقيت والجواهر للشعرانى　المبحث التاسع والاربعون

۳۸۹۰۔السنن للدارمى　　باب (۲۶) ۱۸۶

۳۸۹۱۔اتحاف السادة المتقين　　الباب السادس فى آفة العلم

ہر مسئلہ کے لئے یا تو نص صریح ہوگی۔ یا استنباط صحیح سے مسئلہ معلوم ہوگا۔ یا ''لا ادری'' کہنا ہوگا۔ تو یہ تہائی علم ہوا۔

چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء کے سردار ہیں لہذا انہوں نے ''لا ادری'' کو ثلث علم کہا۔ اور امام شعبی نے کبھی اجتہاد نہیں فرمایا اور اپنی رائے سے کبھی کچھ نہیں کہا لہذا یہ ''لا ادری'' کو نصف کہتے ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجلس میں چالیس مسائل دریافت کئے گئے تو صرف چار کا جواب دیا اور چھتیس (۳۶) کے بارے میں (لا ادری) فرمایا۔

امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچاس مسائل پوچھے گئے تو کسی کا جواب نہیں دیا۔ مجلس میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے لہذا آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے معلوم کرو۔ آپ نے سب کے جواب عطا فرمائے۔ یہ سن کر امام اعمش نے فرمایا: آپ نے یہ مسائل کہاں سے حاصل کئے؟ آپ نے کہا: انہی احادیث سے جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں۔ پھر ہر مسئلہ حدیث سے استنباط کر کے دکھایا۔ یہ دیکھ کر امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ماحدثتك مائة يوم تحدثني به في ساعة ـ يا معشر الفقهاء ـ نحن الصيادلة وانتم الاطباء ، وانت يا اباحنيفة قد اخذت بكلا الطرفين ـ

نیز اس موقع کے سوا خود امام اعظم سے بھی بعض مسائل میں ''لا ادری'' ثابت ہے۔ ایسے نو (۹) مسائل کی طرف شیخ الاسلام ابن ابی شریف نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

حمل الامام ابو حنيفة دينه ـ ان قال لادرى لتسعة أسئلة ـ

اور علامہ شامی نے تو دس مسائل بتائے ہیں بلکہ درمختار میں سراج وہاج سے نقل کر کے ایسے چودہ (۱۴) بیان کئے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ معلوم کیا گیا جب آپ منبر وعظ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے جواب میں ''لا ادری'' فرمایا۔ سائل بولا: آپ تو سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنا مبلغ علم جانتا ہوں، اگر میں اپنے علم سے بڑھ کر کوئی بات کہوں تو یہ آسمان سے بلند ہونے کی کوشش ہوگی۔ اوکما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قوت القلوب اور احیاء العلوم میں ہے کہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں (لاادری) کہنے والوں کی تعداد (ادری) کہنے والوں سے زیادہ ہے۔ان میں حضرت سفیان ثوری، امام مالک، امام احمد بن حنبل، فضیل بن عیاض اور بشر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرفہرست ہیں۔

خامساً: صحابہ کرام ہوں یا بعد کے ائمہ، جب کسی مسئلہ میں کوئی قول فرماتے تو بسا اوقات اس سے رجوع فرمالیتے۔اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے قول کو ترک فرمادیتے اور پھر اس سلسلہ میں خاموش رہتے۔

۳۸۹۲۔ **عن** عبیدة السلمان قال: لقد حفظت من عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی الجدمائة قضية مختلفة ۔ انباء الحی ص ۱۸۲

حضرت عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دادا کے سلسلہ میں ایک سو فیصلے مختلف انداز میں سنے۔۱۲م

۳۸۹۳۔ **عن** طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ربما رأى ابن عباس الرأى ثم تركه، وقد كثر القول القديم والجديد فی فقه الامام المطلبی عالم قريش رضی الله تعالیٰ عنه ۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سادساً: بسا اوقات فقہائے کرام اپنی ایک رائے پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کل کو اس رائے کے خلاف قول کرنا پڑے گا۔اس کی دلیل حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول ہے جو گذرا کہ فرماتے تھے: اگر صواب و درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے، اور اگر کوئی غلطی واقع ہوئی تو ہماری اور شیطان کی جانب سے۔حتی کہ بعض ائمہ تابعین نے اپنے فتاوی تحریر کرنے سے منع

---

۳۸۹۲۔السنن الکبری للبیهقی کتاب الفرائض باب التشدید فی الکلام

۳۸۹۔السنن للدارمی باب الرجل یفتی بشی ۶۵۱

فرمایا کہ ہوسکتا ہے کل کو ہمیں ان سے رجوع کرنا پڑے۔

سابعاً: آیات واحادیث میں بظاہر تعارض نظر آنا جیسا کہ امام رازی سے منقول ہے۔ کہ ظاہر آیات میں کبھی تعارض واقع ہوتا ہے، تو جب کسی کو تاویل معلوم نہیں ہوتی تو یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید یہ کتاب حق نہ ہو۔ ہاں جب تاویل جان لیتا ہے تو کتاب اللہ تاویل کے مطابق نظر آتی ہے اور یہ اس کے لئے نور وہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس سے قبل حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول بھی گذرا کہ دو بہنوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں ایک آیت حرمت پر دال ہے اور دوسری حلت پر۔

ثامناً: تمام فقہاء کا احادیث کی طرف رجوع کرنا، یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن ان کے حق میں تبیان نہیں تھا۔

تاسعاً: جب احادیث میں بھی کوئی حکم نظر نہ آئے تو رائے اور اجتہاد کی طرف رجوع کرنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جو ضروریات دین سے ہیں۔

امام بخاری سے منقول ہے اور امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ کرام سے رائے اور اجتہاد کا ثبوت قطعی ہے، اسی طرح اجتہاد کے قائلین کے بارے میں ثبوت بھی۔ اور یہ تواتراً وقائع مشہورہ میں ثابت ہے، لہذا اس سے علم ضروری حاصل ہوا۔ اب رہا بعض حضرات کا اس کی مخالفت کرنا تو یہ رائے اور اجتہاد کے بارے میں مقطوع اور غیر ثابت روایات میں ہے، نیز یہ خود صحیح روایات کے معارض ہیں جو خود انہیں حضرات سے مروی ہیں۔ لہذا ایک ضروری چیز کو ان روایات مقطوعہ غیر ثابت سے کیسے ترک کیا جاسکتا ہے۔

نیز اسی میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرات اس سلسلہ میں متفق نظر آتے ہیں جہاں نص نہ ہو۔ لہذا یہ اجماع ہوا جو حجت قطعی ہے۔

اسی طرح فواتح الرحموت میں اس بات کی صراحت ہے کہ قیاس کا دلیل شرعی ہونا ضروریات دین سے ہے۔

فقہائے کرام کے محاورات ومطارحات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے بہت

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

سے احکام و مسائل قرآن سے ظاہر نہ ہو سکے۔ کیونکہ انہوں نے ایسے مقامات پر یا تو احادیث سے استنباط کیا۔ یا آثار صحابہ و تابعین سے یا قیاس سے۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے تو ان چیزوں سے ثابت احکام کو بھی قرآن کریم ہی کی طرف منسوب فرمایا۔ جیسا کہ حالت احرام میں زنبور کو مار ڈالنے کا حکم بیان فرمایا۔

اسی سے قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول بھی ہے کہ آپ نے ''واصلہ وواشمہ'' وغیرہا پر لعنت فرمائی، بنو اسد کی ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا: آپ اس اس طرح عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ لعنت کروں ایسی عورتوں پر جن پر خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ بلکہ خود کتاب اللہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس نے عرض کیا: میں نے پورا قرآن پڑھا، مجھے کہیں یہ حکم نظر نہ آیا۔ فرمایا: اگر تم پڑھتیں تو ضرور یہ حکم پالتیں کیا تم نے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما آتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا۔

یہ آیت سن کر بولیں: ہاں کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔

عاشراً: ہر مسئلہ اجتہادی میں مجتہدین ظن غالب سے کام لیتے ہیں ایسا نہیں کہ قطعی طور پر کسی چیز کا فیصلہ کرلیں اور اپنے مخالف کو گمراہ قرار دیدیں۔ ہاں اصول اعتقاد میں حکم قطعی ہوتا ہے اور مخالف گمراہ و بددین بلکہ کبھی کافر و مرتد بھی قرار دیا جاتا ہے۔

لہذا اصولی اور فروعی اختلاف کا فرق واضح رہنا چاہئے اور صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تک اسی پر لوگ کاربند ہیں۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ امت کے کسی فرد کے لئے مسائل غیر اجماعیہ میں قرآن تبیان نہیں بلکہ بہت سے اجماعی مسائل میں بھی یہ ہی حال ہے۔ کہ بسا اوقات اجماع کرنے والے اس مسئلہ میں ظن سے کام لیتے ہیں اور اس میں قطعیت اجماع کی جہت سے آتی ہے نہ کہ اجماع سے پہلے۔ فواتح الرحموت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلے ہم نے نوے (۹۰) دلائل ذکر کئے پھر ان پر یہ دس مزید ہیں لہذا یہ کل سو (۱۰۰) ہوئے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۱۸۵

۳۸۹۴۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام قال : بکتاب اللہ تعالیٰ یضلون ۔انباء الحی ص ۱۹۱

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہیں: کتاب اللہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے۔۱۲م

۳۸۹۵۔ **عن** امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تکون مدینۃ بین الفرات ودجلۃ یکون فیھا ملک بنی عباس وھی الزوراء تکون فیھا حرب مقطعۃ تسبی فیھا النساء ویذبح فیھا الرجال کمایذبح الغنم۔

امیرالمؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر جس کو حکمراں بنوعباس سے ہوگا اس میں خونریز جنگ ہوگی، عورتیں قیدی بنائی جائیں گی، اور مردوں کو ایسا ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطیب بغداد نے اس حدیث کو نقل کرکے یہ بتانا چاہاہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغداد معلیٰ کے قیام اور اس میں ہونے والی عظیم جنگ کی خبر دی ہے۔

پھر اس روایت کی سند کو ضعیف شدید قرار دیا ہے۔ امام سیوطی الجامع الکبیر میں فرماتے

---

۳۸۹۴۔نوادر الاصول للحکیم الترمذی　　الاصل الثالث والستون والمائۃ

۳۸۹۵۔تاریخ بغداد للخطیب

ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ واقع ہوئی اور قتل عام بھی ہوا جب کہ خطیب کے انتقال کو دوسو سال سے زیادہ گذر چکے تھے۔تو اس اعتبار سے کہ حدیث واقعہ کے مطابق ہوئی اس کا ضعف جاتا رہا اور اس کو قوت حاصل ہوئی۔

قلت: یہاں سے اس شخص کی سند و روایت کے سلسلہ میں کوتاہ دستی معلوم کی جاسکتی ہے ،کہ کسی کو اگر کسی سند سے تمسک نہیں کرنا ہو تو اس کی بالکلیہ نفی کر دیتا ہے اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ حدیث ہی نہیں۔ بلکہ اس کو اس مقام پر کہنا چاہئے کہ ثابت نہیں۔ کیونکہ بہت ضعیف سندیں ایسی ہیں جو صحیح چیزیں بیان کرتی ہیں۔ بہت سے نسیان کے شکار کثیر چیزوں کے حافظ ہوتے ہیں بلکہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔ ہاں جس روایت کی عقل صحیح۔ یا نقل صریح۔ یا حس صحیح نفی کر دے وہ منتفی ہے۔ (انباء الحی ص ۱۹۱)

۳۸۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاه لآخرته ولا آخرته لدنیاه حتی یصیب منهما جمیعا ، فان الدنیا بلاغ الی الآخره ولاتکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ بھلا نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے اور نہ وہ جو آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑے، بلکہ دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کی طرف پہونچانے والی ہے، اور تم لوگوں پر بوجھ نہ بن جانا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہمارے دین و دنیا دونوں کی اصلاح کے لئے ہوئی۔لہذا آپ نے عبادات و معاملات دونوں کے احکام بیان فرمائے ، چنانچہ آپ نے جس طرح نماز و روزہ ، اور حج و زکوۃ کے مسائل بیان فرمائے اسی طرح خرید و فروخت ، تجارت و مزارعت، ہبہ و شرکت، مضاربت و وصیت، اکل و شرب، نکاح طلاق، لباس و مرکب،

---

۳۸۹۶۔ کنزالعمال للمتقی ٦٣٣٤

WWW.NAFSEISLAM.COM

سیاسیات، غرضکہ ہردم وقدم کے احکام بھی تفصیل سے بیان فرمائے۔ قسم بخدا اگر آپ کی بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ ہمارا دین سنورتا اور نہ دنیا آراستہ ہوتی۔ ہمیں حضور ہی نے یہودیوں اور نصرانیوں کی رہبانیت سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ ہم کھائیں بھی اور روزہ دار بھی رہیں۔ سوئیں بھی اور بیدار بھی رہیں۔ بیویوں اور باندیوں سے استمتاع بھی کریں۔ حتی کہ ہمارے دین میں آسانیاں رکھیں اور شدت ودشواری سے بچایا۔　　(انباء الحی ص ۲۲۲)

۳۸۹۷۔ **عن** ابی نضرة قال: قال رجل منا يقال له جابر او جوير طلبت حاجة الى عمر رضى الله تعالىٰ عنه فى خلافته فانتهيت الى المدينة ليلا ، فغدوت عليه وقد اعطيت فطنه ولسانا او قال منطقا ، فأخذت فى الدنيا فصغرتها فتركتها لا نسوى شيئا والى جنبه رجل ابيض الشعر ابيض الثياب ، فقال لما فرغت :كل قولك كان مقاربا الا وقوعك فى الدنيا ، وهل تدرى ماالدنيا ، ان الدنيا فيها بلاغنا او قال زادنا الى الآخرة ، وفيها اعمالنا التى نجزى بها فى الآخرة ،قال: فاخذ فى الدنيا رجل هو اعلم بها منى ، فقلت: يا اميرالمومنين ! من هذا الرجل الذى الى جنبك ، قال : سيد المسلمين ابى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے (جن کا نام جابر یا جویبر تھا) بتایا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے رات کو مدینہ پہونچا، صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھے ذہانت وطلاقت اور قوت گویائی کی دولت ملی تھی، لہذا میں نے دنیا کے تعلق سے گفتگو شروع کی اور اس کو نہایت حقیر ثابت کر کے علیحدگی کا عندیہ پیش کردیا، آپ کے بغل میں ایک صاحب سفید لباس اور سفید ریش والے بیٹھے تھے، میں جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوگیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری تمام باتیں تو تقریباً ٹھیک ہیں مگر دنیا کے بارے میں جو تم نے کہا تو کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کیا ہے؟ بیشک دنیا آخرت تک پہونچنے کا ذریعہ ہے اور اس میں ہمارے اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت

---

۳۸۹۷۔ الادب المفرد للبخاری　　۴۷۶

میں بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: اس دنیا کو انہوں نے اختیار فرمایا جو مجھ سے بھی زیادہ اس کو جانتے تھے ، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ آپ کے برابر کون صاحب ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۱۲م

۳۸۹۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعون مافیھا الا ماابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہو ۔۱۲م

۳۸۹۹۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعونۃ مافیھا الاماکان منھا للہ عزوجل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ان کا بیان ضروری ہے، چنانچہ بے شمار حدیثوں میں مصالح دینیہ اور منافع بدنیہ کی طرف حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی۔ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک دفتر طویل ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

---

۳۸۹۸۔ مجمع الزوائد للھیثمی　　باب ماجاء فی الربا ء

۳۸۹۹۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم　　ترجمہ محمدبن المنکدر　　۲۳۰

معجزات باہرہ میں سے وہ علوم ومعارف ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جمع فرمایا اور تمام مصالح دین ودنیا پر آپ کو اطلاع بخشی۔

نیز فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تواترًا منقول ہے کہ آپ دنیوی امور، ان کی باریک مصلحتوں اور سیاسیات پر مشتمل ایسی چیزوں کے عارف تھے جو انسانوں کے بس کی بات نہیں۔ (انباء الحی ص ۲۲۳)

۳۹۰۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ان ھذا المال حلوۃ خضرۃ ، ونعم صاحب المسلم ھو لمن اعطاھا المسکین والیتیم وابن السبیل ، فمن اخذہ ووضعہ فی حقہ ، فنعم المعونۃ ھو ، ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یأکل ولایشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیامۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال ومتاع بہت شیریں اور سبز ہے، اور یہ اس مسلمان کے لئے بہت خوب ہے جو اس سے مسکین یتیم اور راہ گیر کو دے، تو جس نے اس کو حاصل کیا اور اس کے حق میں خرچ کیا تو یہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے ناحق خرچ کیا تو اس شخص کی مثال ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔۱۲م

۳۹۰۱۔ **عن** ابی کبشۃ الانماری رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احدثکم حدیثا فاحفظوہ ، انما الدنیا لاربعۃ نفر، عبدرزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی فیہ ربہ ویصل فیہ رحمہ ویعلم للہ مافیہ حقا فھذا بافضل المنازل ۔وعبد رزقہ اللہ تعالیٰ علما ولم یرزقہ مالا وھو صادق النیۃ

---

۳۹۰۰۔الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الجھاد　　باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ

الصحیح لمسلم　　کتاب الزکوۃ　　باب التحذیر من الاغترار

۳۹۰۱۔الجامع للترمذی　　ابواب الزھد　　باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر

یقول : لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فهو بنیته واجرهما سواء ، وعبد رزقه الله تعالیٰ مالا ولم یرزقه علما یخبط فی ماله بغیر علم لایتقی فیه ربه ولا یصل فیه رحمه ولایعلم لله تعالیٰ فیه حقا فهذا باخبث المنازل ۔ وعبد لم یرزقه مالا ولاعلما فهو یقول : لو ان لی مالا لعملت فیه بعمل فلان فهو بنتیه ووزرهما سواء ۔

حضرت ابوکبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو محفوظ کرلو۔دنیا صرف چار لوگوں کے لئے ہے،ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور علم دیا،تو وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہےاور صلہ رحمی کرتا ہےاور اللہ کا حق اس سلسلہ میں پہچانتا ہے،یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا اور مال نہ دیا،اور وہ اچھی نیت رکھتا ہے، کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتا۔تو یہ اور وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔تیسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور علم نہیں دیا،تو اب یہ اپنے مال میں جہالت کے سبب بے راہ روی کا شکار ہے،اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا،صلہ رحمی نہیں کرتا،اور اللہ کا حق نہیں پہچانتا،تو یہ بد ترین مقام پر ہے۔چوتھا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور نہ علم۔اور کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اڑاتا۔تو بدنیتی کے سبب یہ اور وہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

۳۹۰۲۔ **عن** طاؤس بن ۱ شیم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعمت الدار الدنیا لمن تزود منها لأخرته حتی یرضی ربه ۔وبئست الدنیا لمن صدته آخرته وقصرت به عن رضاء ربه ۔

حضرت طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کا گھر اس کے لئے بہت اچھا ہے جو اس سے آخرت کا توشہ تیار

---

۳۹۰۲۔ المستدرك للحاكم كتاب الرقاق استعد للموت قبل نزول الموت

کرے کہ اس سے اس کا رب راضی ہو۔اور یہ گھر اسکے لئے بہت برا ہے جو آخرت کے لئے اس کو آڑ بنالے اور اپنے رب کی رضا حاصل نہ کر سکے۔۱۲م

۳۹۰۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتسبوا الدنیا ، فلنعم المطیة للمؤمن علیھا یبلغ الخیر وعلیھا ینجو من الشر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دنیا کو گالی نہ دو، یہ مومن کے لئے بہترین سواری ہے،اس کے ذریعہ بھلائی تک پہونچے گا اور شر سے نجات پائے گا۔۱۲م

۳۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی تقوی اللہ المال ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقوی اور پرہیزگاری پر بہترین معاون مال ہے۔۱۲م

۳۹۰۵۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی الدین قوت سنة ۔

حضرت معاویہ حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ایک سال کا رزق جمع کر لینا دین کے لئے بہترین مددگار ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالبا تمہیں اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ مومن کے تمام دنیوی کام بھی دین ہیں،خواہ وہ کھانا پینا ہو۔یا لباس اور سواری ہو۔زیب وزینت ہو۔یا خرید وفروخت۔کھیتی اور زراعت ہو

---

۳۹۰۳۔ مسند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۷۲۸۸

۳۹۰۴۔ مسند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۶۷۵۶

۳۹۰۵۔الطبرانی فی الکبیر

۔یا اپنے اہل وعیال سے خوش طبعی ۔اپنے گھوڑے وغیرہ سواری کے جانوروں اور دیگر سواریوں کا سیکھنا سکھانا۔حتی کہ شادی بیاہ میں مسابقت اور خربوزہ وغیرہ سے آپسی کھیل۔

رہا منافق تو اس کے تمام دینی کام بھی محض دنیا ہیں ،حتی کہ روزہ نماز ، حج وصدقات ، تواضع وپرہیزگاری۔ان میں امتیاز نیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔

تو اگر دینی امور سے خالص دینی امور ہی مراد ہوں جن میں دنیا کو دخل نہ ہو تو ایسی تخصیص واضح البطلان ہے۔اور اگر ایسی چیزیں مراد ہوں جن کو دین میں دخل ہے اور دینی امور کے لئے ذریعہ ہیں تو پھر تخصیص وتعمیم دونوں برابر انباء الحی ص ۲۶۶

واضح رہے کہ افعال مکلفین خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی حکم شرعی سے خالی نہیں ہونگے۔ یعنی مستحب سے لے کر فرض تک اور کراہت سے لے کر حرمت تک اور اباحت۔اور ان تمام چیزوں کا بیان شان نبوت ہی کے لائق ہے۔اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ نبی مباحات میں نہ مخالفت کرتے اور نہ شدت سے پیش آتے ہیں۔ان کا منصب تو یہ ہے کہ وہ امت کے لئے ایک میزان قائم فرمائیں تا کہ وہ حد اعتدال پر قائم رہیں۔اور ان کو حقوق عباد وحقوق اللہ کی تعلیم فرمائیں۔

اب اگر وہ بغیر کسی جزم وحکم کے کسی چیز کی جانب اشارہ فرمائیں اور طبیعتیں اپنی عادت وغیرہ کے ذریعہ کسی دوسری جانب مائل ہوں اور میزان اعتدال سے خروج لازم نہ آئے تو ان کے فعل وترک میں بندوں کو اختیار رہتا ہے یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں حضور نے فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تم اپنے دنیوی معاملات کو خود جانو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دینی مباحات میں بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اس کی واضح مثال وہ حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال اقدس سے قبل ایک کاغذ طلب فرمایا، صحابہ کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف ہوا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ عنہ نے درد کی شدت کے وقت آپ کو زحمت دینا گوارہ نہ فرمائی اور کہا: ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ لہذا حضور نے ان پر شدت وسختی نہ فرمائی بلکہ ان کو ان کے حال چھوڑ دیا اور فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے حضور تنازع مناسب نہیں۔ بخاری ومسلم

ہاں حضور نے صنعت وحرفت کے طریقوں اور تجارت وزراعت کی تعلیم وترکیب سے اس لئے گریز فرمایا کہ عقول سلیمہ اس کو حاصل کرنے میں مستقل ہیں، لوگ اس میں ازخود مشغول رہتے ہیں۔ مکمل توجہ اور عمیق نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور شریعت ان کو بیان فرماتی جیسے حضرت آدم وحضرت داؤد علیہما السلام کو کھیتی باڑی اور زرہ بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لہذا حضور کا ان تمام چیزوں سے تعرض نہ فرمانا ایسا ہی ہے جیسے علم نحو وصرف، معانی وبیان، لغت واشتقاق اور دوسرے علوم مروجہ کہ قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم میں جن کی ضرورت پیش آتی ہے، بیان نہ فرمائے حالانکہ یہ سب علوم دینیہ ہیں اور لوگ اس زمانہ میں ان سے واقف تھے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ہوئی کہ وہ تعلیم امت فرمائیں اور ان کا مقصود اعظم ان غیوب کی تعلیم دینا ہے جہاں عقل وحواس کی رسائی نہ ہو سکے۔ اسی لئے علوم دینیہ میں علم اصول فقہ، اس کے قواعد کی تاسیس اور فوائد کا اظہار نہ فرمایا۔ البتہ کچھ اصول قائم فرما کر لوگوں کو ان کے لئے راہ ہموار فرمادی اور پھر چھوڑ دیا کہ اجتہاد واستنباط سے کام لیں۔
انباء الحی۔ ص ۲۲۷

## عالم حادث ہے

۳۹۰۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب، فاتاہ ناس من بنی تمیم فقال: اقبلوا البشری یابنی تمیم، قالوا: قد بشرتنا فاعطنا مرتین۔ ثم دخل علیہ ناس من الیمن فقال: اقبلوا البشری یا اھل الیمین ان لم یقبلھا بنو تمیم، قالوا: قد قبلنا یا

---

۳۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی قول اللہ وھو الذی یبدء الخلق ۱/۴۵۳

رسول الله !قالوا: جئناك لنسألك عن هذا الامر ،قال: كان الله ولم يكن شئ غيره وكان عرشه على الماء وكتب في الذكر كل شئ وخلق السموات والارض۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی سواری دروازہ پر باندھی، اسی درمیان کچھ تمیمی شخص آئے، تو حضور نے فرمایا: اے بنو تمیم بشارت لو، بولے: آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو آپ ہمیں کچھ مال بھی عطا فرمائیں، یہ دو مرتبہ کہا۔ پھر کچھ لوگ یمن سے آئے، فرمایا: اے اہل یمن! بشارت لو، اس کو بنو تمیم نے تو قبول کیا نہیں، بولے: یارسول اللہ! ہم نے قبول کی، اور عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں اس دنیا کے بارے میں معلوم کرنے حاضر ہوئے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا، اس کا عرش اعظم پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں سب کچھ تحریر فرمادیا اور آسمانوں اور زمین کو بنایا۔۱۲م

۳۹۰۷۔ **عن** ابى رزين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه ، قال : كان فى عماء ماتحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء۔

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مخلوق کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کا جلوہ کہاں تھا، فرمایا: کنز مخفی تھا، ادھر ادھر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث مسبوق بالعدم ہے، پہلے نہیں تھا پھر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی قدیم نہیں، اور اس کی صفات نہ اس کی ذات کا عین ہیں اور نہ غیر۔

---

۳۹۰۷۔الجامع للدارمی　　تفسیر سورہ یونس

المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی رزین

اس مسئلہ (حدوث) میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں خواہ وہ اہل بدعت ہی سے ہو، بلکہ جو بھی آسمانی مذہب کا قائل ہے وہ بھی اس میں متفق ہے۔ضروریات دین میں کسی کے لئے نہ سند خاص کی ضرورت اور نہ کسی خارجی نص کی حاجت، اور نہ اس میں تاویل مسموع ہے نہ نفع بخش۔

یعنی کسی کو ایسے اعتقادی مسئلہ میں جس پر عوام وخواص مسلمین زمانہ خیر وصلاح سے قائم رہے اپنی طرف سے کوئی جدید معنی نکالنا اور اس کے ظاہر کو ترک کر دینا قطعا باطل ہے، جیسے جنت ودوزخ کی تاویل میں کوئی کہہ گیا کہ اس سے مراد لذت روحانی اور الم نفسانی ہے۔اور جیسے خاتم النبیین کے معنی گڑھ لئے کہ اصل نبوت مراد ہے باقی انبیائے کرام بالعرض وبالتبع نبی ہیں۔دیوبندیوں کا یہی نظریہ ہے۔

امام ابوزکریا نووی (روضہ) میں۔اور ابن حجر (اعلام) میں فرماتے ہیں: کہ صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجماعی کا انکار اس وقت کفر ہوگا جب ایسے اجماعی مسئلہ کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے، خواہ اس کا ثبوت نص سے ہو یا بغیر نص۔

شرح مقاصد میں کہا: کہ جس کا علم دینی امور میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ یہ اپنے ظاہری معنی پر ہے۔لہذا اس کی تاویل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہوگی۔

اسی لئے حدوث عالم کے خلاف عقیدہ رکھنے والے بالاتفاق کافر ہیں۔چنانچہ خفاجی شرح شفا نسیم الریاض میں۔علامہ ابن حجر مکی الاعلام بقواطع الاسلام میں۔محقق علی الاطلاق مسایرہ میں۔عارف باللہ امام محمد سنوسی ام البراہین میں۔قاضی بیضاوی طوالع الانوار میں۔اور اس کی شرح مطالع الانظار میں۔امام ابن امیر الحاج شرح تحریر میں۔امام یوسف اردبیلی کتاب الانوار میں۔علامہ سعد الدین تفتازانی مقاصد اور اس کی شرح میں۔ایسے لوگوں کی تکفیر فرماتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔

جمع الجوامع اور اس کی شرح، بحر الرائق، طحطاوی علی الدر، اور رد المحتار وغیرہا کتب میں بھی ایسے لوگوں کی تکفیر مصرح ہے۔

(انباء الحی ص ۲۳۵)

# منکرین علم غیب کی مستدل احادیث اوران کا جواب

۳۹۰۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الحيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله ﷺ على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله ﷺ والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله ﷺ واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يط عننى بيده فى خاصرتى فلا يمن عنى من التحرك اِلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله ﷺ حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أُسيد بن حضير ، ما هى بأول بر كتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔ تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ تو حضور سید عالم ﷺ نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔ اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں۔ لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار او رتمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔

---

۳۹۰۸۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۶۰ ☆ الجامع الصحيح للبخارى، اليتيم ، ۱/۴۸

المسند لابى عوانة، ۱/۳۰۲ ☆

توحضرت ابوبکرصدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ!تم نے رسول اللہ ﷺ کوروک رکھا ہے اورلوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہےاورنہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جوکچھ بھی کہ سکتے تھے سخت ست کہا اوراپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانوپرسرکارکا سرتھااس لئے میں ہل نہ سکی۔سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئےاس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔تواللہ تعالیٰ نےآیت تیمم نازل فرمائی۔چنانچہ سب نے تیمم کرکے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر!یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہوچکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھرجب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہارمل گیا۔۱۲م

۳۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع و كانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال : انا سيد الناس يوم القيامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالیٰ يوم القيامة الاولين والآ خرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذ هم البصر وتد نو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون ، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه ،الا ترون ما قد بلغكم ، الا تنظرون الی من يشفع لكم ء عنی الی ربكم ،فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم ، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون : يآدم ! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فيه ، الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول آدم : ان ربی غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ، انه نهانی عن الشجرة فعصيته ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری ، اذهبوا الی نوح ، فيأتون نوحا عليه السلام

---

۳۹۰۹۔ الصحيح لمسلم، 　　كتاب الايمان، 　　۱/۱۱۱

فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شکورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ،الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لھم ، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوت بھا علی قومی ، نفسی نفسی ، اذھبو ا الی ابراھیم ، فیأتون ابراھیم فیقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخلیله من اھل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لھم ابراھیم ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله ، وذکر کذباته، نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری ، اذھبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون : یا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا ۔ فیقول لھم موسی ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلھا ، نفسی نفسی ،اذھبو ا الی عیسی فیأ تون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المھد وکلمة منه القاھا الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لھم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری ، اذھبو ا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلھمنی من محا مده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہورہی ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا ارنہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں ۔آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔۱۲م

۳۹۱۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی لله تعالیٰ علیه وسلم: انی لا شفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

۳۹۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۹
کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۴، ۱۴/ ۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

۳۹۱۱۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : جاء رسول اللہ ﷺ فدخل علیّ صبیحة بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری شادی میں تشریف لائے ، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے،(ﷺ) اس پر سید عالم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

۳۹۱۲۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۳۹۱۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغناء ۶۷۴/۲
السنن الکبری للبیهقی ۲۸۹/۷ ☆ الا تحافات السنیة، ۵۵۸/۶
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹

۳۹۱۲۔ السنن الکبری للهیثمی، ۲۴۹/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۵۰۳/۲
التفسیر للطبری، ۰ ۸۴/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱
المستدرك للحاکم ، ۴۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا ۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۹۱۴ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے ﷺ ۔فتاوی رضویہ

---

۳۹۱۳۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۹۹/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱۴۲/۱ ☆ میزان الاعتدال للذھبی،

۳۹۱۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۱، ۴۸۴/۱ ، ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۲۴۹/۳
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۹۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۴۴/۲

۳۹۱۲۔**عن** طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مررت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بقوم علی رؤس النخل فقال: مایصنع هؤلاء؟ قلت: یلقحونه ، یجعلون الذکر فی الانثی فتلقح ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مااظن یغنی ذلك شیئا ، قال: فاخبروا بذلك فترکوه ، فاخبر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بذلك فقال: انکان ینفعهم ذلك فلیصنعوه ،فانی انما ظننت ظنا فلاتواخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیئا فخذوا به ، فانی لن اکذب علی الله عزوجل ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا، وہ اپنی کھجور کی کھیتیوں میں مشغول تھے،فرمایا: یہ لوگ کیا کرتے ہیں ،میں نے کہا:اصلاح کررہے ہیں،نر اور مادہ کی قلم لگارہے ہیں جس سے کاشت میں اضافہ ہوگا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا، کہتے ہیں، لوگوں کو جب یہ بتایا گیا تو انہوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا،(اس سے نقصان ہوا) تو حضور ﷺ کو اس کی خبر دی گئی،فرمایا: اگر ان کو اس سے فائدہ ہے تو کریں، میں نے تو اپنا عندیہ پیش کیا تھا، میرے اس مشورہ پر عمل نہ کریں، ہاں جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کہ میں کبھی اللہ کی جناب میں جھوٹ نہیں کہتا۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وهم یابرون النخل ، یقول: یلقحون النخل ، فقال : ماتصنعون؟ قالوا: کنا نصنعه ،قال لعلکم لو لم تفعلوا لکان خیرا ،قال: فترکوه فنقصت ، قال: فذکروا ذلك له فقال: انما انا بشر ، اذا امرتکم بشیٔ من دینکم فخذوا به ، واذا امرتکم بشیٔ من رأی فانما انا بشر

---

۳۹۱۲۔الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ۱٦٤/۲

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی قلم لگاتے ہیں اور نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے ہیں، فرمایا: تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: ہم ایسا ہی کرتے آئے ہیں، فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو امید ہے کہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لہذا ان لوگوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، اس وجہ سے کاشت کی پیداوار میں کمی آگئی، یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں دین کے سلسلہ میں بتاؤں تو عمل کرو، اور جب میں اپنی رائے اور مشورہ کے طور پر کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔ ۱۲م

۳۹۱۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مربقوم فقال: لو لم تفعلوا لصلح ، قال: فخرج شيصا فمر بهم فقال: مالنخلكم ؟ قالوا: قلت كذا و كذا ، قال: انتم اعلم بامر دنياكم ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو کھجور کے شگوفہ سے قلم لگا رہے تھے، فرمایا: اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو، کہتے ہیں: وہ کھجوریں کچی ہی گر گئیں، پھر ایک دن حضور کا گذر ہوا تو فرمایا: تمہاری کھیتی کو کیا ہوا، بولے: اتنی اتنی کم ہوگئی، فرمایا: تم اپنے دنیوی امور کو زیادہ جانتے ہو۔ ۱۲م

۳۹۱۵۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سلونى فهابوا ان يسئلوه ، قال: فجاء رجل فجلس عند ركبتيه فقال يا رسول الله ! ماالاسلام ؟ قال : لاتشرك بالله شيئا وتقيم الصلوة وتؤتى الزكوة وتصوم رمضان ،قال: صدقت ، قال : يارسول الله ! ماالايمان؟ قال: ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله ، قال: صدقت ، قال : يارسول الله ! ماالاحسان ؟ قال ان تخشى الله كانك تراه فانك ان

---

۳۹۱۳۔ الصحيح لمسلم　　كتاب الفضائل　　باب وجوب امتثال ماقاله شرعا　　۲/۲٦٤

۳۹۱۴۔ الصحيح لمسلم　　كتاب الفضائل　　باب وجوب امتثال ماقاله شرعا　　۲/۲٦٤

لاتکن تراہ فانہ یراک ، قال: صدقت ، قال: یارسول اللہ ! متی تقوم الساعۃ ، قال : ماالمسئول عنھا باعلم من السائل ، وساحدثک عن اشراطھا ، اذا رأیت المرأۃ تلدر بھا فذاک من اشراطھا واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض ، فذاک واذا رأیت رعاء البھم یتطاولون فی البنیان فذاک من اشراطھا فی خمس من الغیب لایعلمھن الااللہ ثم قرء : ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت الی آخر السورۃ ثم قام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ردوہ فالتمس فلم یجدوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھذا جبرئیل علیہ السلام اراد ان تعلموا اذا لم تسئلوا ۔

۳۹۱۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی نبیکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شیٔ الا مفتاح الغیب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ کو ہر چیز عطا ہوئی مگر غیب کی کنجی ۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ذات وصفات خداوند قدوس کا علم اور بالفعل غیر متناہی چیزوں کا علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے ۔ ہاں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا کہ جمیع ما کان وما یکون کا علم ی عنی اول یوم سے آخر یوم تک کا احاطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے علوم سے جو چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

نیز صریح نصوص کو محتمل سے رد نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی نصوص قرآن کے متعارض

---

۳۹۱۵۔الصحیح لمسلم کتاب الایمان

۳۹۱۶۔التفسیر لابن جریر

احادیث احادپیش کی جاسکتی ہیں۔

اب چند اصول وقواعد کی روشنی میں تمام احادیث کا جواب واضح ہے جو منکرین پیش کرتے ہیں۔ انباء الحی ص ۲۵۲

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کو پہچانتے تھے

۳۹۱۷۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ثم دل اللہ جل وعلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعو باسم الرجل من اهل النفاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد منافقین کے بارے میں بتادیا، تو حضور ہر ہر منافق کا نام لے کر پکارتے (اور مسجد نبوی سے نکلنے کا حکم فرماتے)۔۱۲م

۳۹۱۸۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم جمعة خطیبا فقال: قم یا فلان فاخرج فانك منافق ۔ فاخرجهم باسمائهم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

۳۹۱۷۔التفسیر لابن جریر ابی حاتم تفسیر سورة محمد ۱۸۵۹

۳۹۱۸۔جامع البیان للطبرانی تحت آیة وممن حولکم من الاعراب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے فلاں! کھڑا ہو اور نکل جا، کہ تو منافق ہے، لہذا سب کے نام لے کر نکال دیا۔۱۲م

۳۹۱۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : لقد خطبنا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خطبة ماشهدت مثلها قط فقال : ایها الناس ! ان منکم منافقین فمن سمیته فلیقم ، قم یافلان ، قم یا فلان ، حتی قام ستة وثلاثون رجلا ، ثم قال: ان منکم وان منکم ،وان منکم فسئلوا الله العافیة ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جمعہ کو حضور ﷺ نے خطبہ دیا، میں نے کبھی ایسا خطبہ نہ سنا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ منافق ہیں، تو میں جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے، کھڑا ہو اے فلاں! کھڑا ہو اے فلاں! یہاں تک کہ (۳۶) لوگ کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، تو اللہ سے عافیت مانگو۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام بغوی قدس سرہ نے آیت (ولو نشاء لارینا کهم فلعرفتاهم) کے تحت فرمایا:
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس آیت کے نزول کے بعد منافقین کے سلسلہ میں کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا بلکہ حضور ان کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ بلکہ صحابہ کرام بھی پہچانتے تھے۔ مثلا حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ منافقین کے بہت سے لوگوں سے واقف تھے اور ان کی شخصیات کو پہچان لیتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۵۲

۳۹۲۰۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مربی عمربن الخطاب رضی

---

۳۹۱۹۔الدرالمنثور للسیوطی | سورة التوبة | وممن حولکم من الاعراب

۳۹۲۰۔تاریخ دمشق لابن عساکر | ترجمه حذیفه | ۱۵۰

الله تعالیٰ عنه وانا جالس فی المسجد ، فقال لی : یاحذیفة ! ان فلانا قد مات فاشهده قال: ثم مضی حتی اذا کاد ان یخرج من المسجد التفت الی فرانی وانا قلت : اللهم لا ، ولن ابرئ احدا بعدك ، فرأیت عینی عمر جاء تا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے جب میں مسجد نبوی میں حاضر تھا، فرمایا: اے حذیفہ! بیشک فلاں کا انتقال ہوگیا ہے اس کے جنازہ میں جانا، پھر آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ مسجد سے باہر قدم رکھنے ہی والے تھے کہ میری جانب متوجہ ہوکر دیکھا اور میں اپنی جگہ ہی بیٹھا تھا، سمجھ گئے اور میرے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے حذیفہ! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں اسی قوم سے ہوں، میں نے عرض کیا: یا اللہ! ہرگز نہیں، اب میں کسی سے آپ کے بعد برأت ظاہر نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی آنکھیں یہ سن کر بہہ نکلیں۔ ۱۲م

۳۹۲۱۔ **عن** حمید بن هلال قال : اتی عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه برجل یصلی علیه فدعا بوضوء لیصلی علیه و عنده حذیفة فمرزه مرزة شدیدة ،قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه : اذهبوا فصلوا علی صاحبکم من غیر ان یخبره ، فقال عمر : یا حذیفة أمنهم انا ، قال :لا،قال: ففی عمالی احد منهم ؟ قال رجل واحد وکأ نما دل علیه حتی نزعه من غیر ان یخبره ۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا کہ وضو کرکے نماز پڑھائیں، آپ کے پاس حضرت حذیفہ بھی بیٹھے تھے، آپ نے زور سے چٹکی لی، (یعنی نماز پڑھانے سے منع کیا) حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو بغیر بتائے ، پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا میں ان میں سے ہوں، عرض کیا: نہیں، فرمایا: میرے عاملوں میں سے کوئی انہیں سے ہے: عرض کیا ایک، حضرت حذیفہ نے گویا آپ کو

---

۳۹۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ترجمه حذیفه ۳۶۹۶۱

اشارہ کیا یہاں تک کہ آپ نے بغیر اطلاع دیئے اس کو علیحدہ کردیا۔۱۲م

۳۹۲۲۔ **عن** زید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مات رجل من المنافقین فلم یصل علیہ حذیفۃ فقال لہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما: أمن القوم ھذا قال: نعم، قال : باللہ أمنھم انا، قال : لا ، ولن اخبربہ بعدك احدا ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مرگیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ اسی قوم سے ہے؟ بولے: ہاں، فرمایا: قسم بخدا! کیا میں بھی انہیں سے ہوں، بولے: نہیں، اور میں اب آپ کے بعد کسی کو نہیں بتاؤں گا۔۱۲م

۳۹۲۳۔ **عن** السدی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کماعرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر ، فبلغ ذلك المنافقین فقالوا استھزاء ، زعم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق ونحن معہ وما یعرفنا، فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال: مابال اقوام طعنوا فی علمی ، لاتسألونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ ، فقام عبداللہ بن حذافۃ السھمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: من أبی ؟ یا رسول اللہ! قال : حذافۃ، فقام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ ! رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبك نبیا۔ فاعف عنا عفا اللہ عنك ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فھل انتم منتھون ، ثم نزل عن المنبر فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ ، ی عنی (ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔ الآیۃ)۔

حضرت سدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش ہوئی اپنی صورتوں پر مٹی میں جیسے حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی (ان کی

---

۳۹۲۳۔ التفسیر للبغوی سورۃ آل عمران ، تحت آیۃ ماکان اللہ لیذر الآیۃ

ذریت) اور مجھے بتایا گیا کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہونچی تو بطور مذاق بولے: محمد (ﷺ) جانتے ہیں کہ کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا ان میں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے بستے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے، یہ اطلاع حضور ﷺ کو ملی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں، تم آج مجھ سے جو بھی پوچھو گے تو میں تمہارے درمیان سے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی خبر دوں گا، حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے سے راضی ہیں، آپ ہمیں معاف فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: تو کیا اب تم باز رہو گے، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ۔(ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔الآیۃ)

۳۹۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظہر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان بین یدیہا امورا عظاما، ثم قال: من احب یسأل عن شئ فلیسأل عنہ، فواللہ لاتسألونی عن شئ الا أخبرتکم بہ مادمت فی مقامی ہذا ۔ وفی روایۃ لمسلم: لا تسألونی عن شیء الا بینتہ لکم، ولابن جریر: لاتسألونی الیوم عن شئ الا بینتہ لکم۔ وفی اخری لہ عن مجاہد قال: سلونی فلایسألنی رجل فی مجلسی ہذا عن شئ الا أخبرتہ وان سألنی عن ابیہ، قال انس: فاکثر

---

۳۹۲۴۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرۃ السوال ۱۰۸۳/۲

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب توقیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۶۳/۲

جامع البیان للطبرانی سورۃ المائدہ تحت آیۃ (یا ایہا الذین آمنوا لاتسألوا عن اشیاء)

الناس لبکاء واکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقول : سلونی فقام الیہ رجل فقال: این مدخلی یارسول اللہ اقال : النار، فقام عبداللہ بن حذافۃ رضی عنہ فقال : من أبی یارسول اللہ ؟قال: ابوک حذافۃ ، ثم اکثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقول : سلونی ، قال: فبرک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رکبتیہ فقال: رضینا باللہ رباو بالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولا ، فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین قال عمر ذلک ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا: اس سے پہلے کچھ بڑی نشانیاں رونما ہوں گی ، پھر فرمایا: جسے کچھ پوچھنا مقصود ہو وہ پوچھے، قسم بخدا! جب تک میں یہاں موجود ہوں تم میں سے جو بھی پوچھے گا ہر چیز کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

ابن جریر کی روایت میں ہے: آج جو چیز بھی تم مجھ سے معلوم کروگے اس کو بیان کروں گا۔ دوسری روایت میں امام مجاہد سے ہے کہ مجھ سے پوچھو جو شخص بھی پوچھے گا اسی مجلس میں بتاؤں گا چاہے وہ اپنی ولدیت ہی پوچھے، حضرت انس فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ خوب روئے اور حضور ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو، ایک صاحب کھڑے ہوکر بولے: میرا ٹھکانا کہاں ہے یارسول اللہ! فرمایا: دوزخ۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ۔ پھر حضور نے بار بار فرمایا: پوچھو، پوچھو، تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں ۔حضرت عمر کا یہ قول سن کر رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا۔۱۲م

۳۹۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا ، فلما اکثر واعلیھا المسئلۃ غضب وقال: سلونی، فقام رجل فقال : یارسول اللہ !من أبی؟ قال: ابوک حذافۃ ، ثم قام آخر فقال یارسول اللہ ! من أبی ؟فقال ابوک سالم مولیٰ شیبۃ فلما رأی عمر ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الغضب قال: انا نتوب الی اللہ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی چیزوں کا سوال ہوا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا، جب سوالات کی کثرت ہوئی تو غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا: پوچھو، ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ، جب حضرت عمر فاروق اعظم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں غضب کے آثار دیکھے تو عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع لائے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی قدس سرہ کا قول ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باربار یہ فرمانا کہ مجھ سے پوچھو، میں ہر چیز کی خبر دونگا یہ صاف بتارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کی وحی فرمائی تھی، ورنہ ہر سوال کا جواب بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ممکن ہی نہیں۔

قلت: قسم بخدا! اگر اس موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روح کی حقیقت، حروف مقطعات کے معانی، اور قیامت کے وقت وتعیین کے بارے میں سوال کرتے تو ضرور حضور ان کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ ان چیزوں سے ہٹادی اور وہ صرف این أنا؟ اور من أبی؟ جیسے سوالات میں کھوگئے، حالانکہ انہوں نے اس

---

۳۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرۃ السوال ۱۰۸۳/۲

سے قبل و بعد قیامت کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس موقع پر بالکل خیال نہ آیا۔ لہذا یہ سب کچھ من جانب اللہ تھا کہ وہ ہر چیز کا فیصلہ فرما چکا، اور بلا شبہ سب کچھ اسی کے فیصلہ وقدرت میں ہے، اور بندوں کا چاہا کچھ نہیں ہوتا، ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

لہذا مخالفین کے لئے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم میں طعن و تشنیع کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی اور غضب شدید کا اظہار فرمایا، لہذا بچو اور خوف کرو کہ کہیں ہمارا قول منافقین کے قول کی طرح شمار کیا گیا تو پھر آخرت کی تباہی ہے۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

## لا اعلم الغیب الآیۃ کے سلسلہ میں پانچ جواب
## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علمائے کرام کے اس میں چند مسلک ہیں۔

۱۔ علامہ نیشاپوری فرماتے ہیں: (لا اعلم الغیب) میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ (لا اقول) پر معطوف ہو۔ تو مطلب ہوا (قل لا اعلم الغیب) لہذا اب اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ غیب مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خزانے اور ملکیت ثابت ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظہار نہیں فرماتے۔

علم ذاتی و عطائی کی تقسیم کا یہی مطلب ہے۔ علامہ بیضاوی نے (ولا اعلم الغیب) کا مطلب مالم یوح الی ولم ینصب علیه دلیل ۔ بیان فرمایا اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

فتوحات الہیہ اور لباب میں ہے کہ (لا اعلم الغیب) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع و تقدیر کے بغیر میں غیب کا عالم نہیں۔

۲۔ اس آیت میں جمیع معلومات الہیہ کے احاطہ کی نفی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ (قل لا اقول لکم عندی خزائن الله) کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت میں اس بات کا اعتراف فرمایا کہ آپ تمام مقدورات الہیہ پر قادر نہیں۔ اور (لا اعلم الغیب) اس بات پر دال ہے کہ آپ تمام معلومات کے عالم نہیں۔

علامہ نیشاپوری نے بھی اسی طرح معنی بیان فرمائے۔

۳۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں جو آیات واحادیث منقول ہیں وہ سب اس وقت پر محمول ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمیع ماکان وما یکون کا علم عطا نہیں فرمایا تھا۔

تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام غیوب پر جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں عطا فرمادیئے،خواہ وہ روح کا علم ہو یا کسی اور چیز کا۔ہاں جمیع معلومات الٰہیہ کا نہیں ورنہ حادث وقدیم میں مساوات لازم آئے گی۔لہذا (لا اعلم الغیب ) وغیرہا آیات اسی پر محمول ہیں۔

اقول: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بلکہ تمام مومنین اپنے رب کی ذات وصفات کے علم میں ہمیشہ ابدا الاباد تک ترقی پر ہیں۔لہذا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخروی حیات میں ایسے غیر متناہی علوم حاصل ہونگے جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں۔ نچانچہ یہ بات بلاشبہ حق ہے کہ آپ کو جمیع غیوب ماکان وما یکون کا علم حاصل تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۔علامہ خازن لباب التاویل میں فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی ازراہ تواضع فرمائی کہ حق عبودیت کا اقتضاء ہے۔

۵۔سب سے بہتر جواب وہ ہے جس کا امام نیشاپوری نے اختیار فرمایا: کہ قرآن کریم میں (قل لا اقول لکم الخ ) ہے،(لیس عندی خزائن اللہ ) نہیں۔

واضح رہے کہ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کے حقائق وماہیات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا مشاہدہ کراتا ہے،جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا۔(سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں دعا قبول فرمائی کہ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی تھی: اللھم ارنا الاشیاء کماھی ۔

چنانچہ حضور ان تمام علوم کے حامل تھے،لیکن لوگوں سے ان کی عقل وفہم کے مطابق کلام

فرماتے۔اور

(لا اعلم الغیب ) میں حضور نے اسی قول کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے بسااوقات گذشتہ وآئندہ کی خبریں دیں اوراللہ تعالیٰ کی عطا سے بہت کچھ بیان فرمادیا۔

خود حضور نے معراج کی شب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میرے دل میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ماکان ومایکون کو جان لیا۔اور

(ولا اقول لکم انی ملك ) میں حضور نے اپنے فرشتہ ہونے کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے فرشتوں بلکہ ان کے سردار حضرت جبرئیل علیہم السلام کے مقام ومرتبہ سے بھی آگے عروج فرمایااور حضرت جبرئیل یہ کہتے ہوئے رک گئے کہ میں اس سے آگے نہیں جاسکتا۔انباء الحی ص۲۶۰

(ولو کنت اعلم الغیب ) کے سلسلہ میں سات جواب

اس آیت کی تفسیر میں بھی علماء کے چند مسلک ہیں۔

۱۔احاطہ علوم الٰہیہ کلیہ کی نفی۔

علامہ سید شریف علیہ الرحمہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں: تمام غیوب پر اطلاع کسی نبی ورسول کے لئے واجب نہیں۔اسی لئے حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا:

ولو کنت اعلم الغیب الآیۃ ۔

۲۔اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرماتے ہیں:

آپ کو غیوب پر اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخشی اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والی چیزوں سے آگاہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں احادیث کا دریا موجزن ہے جس کی گہرائی نہیں ناپی جاسکتی۔آپ کا یہ معجزہ ان معجزات سے ہے جن کا ثبوت قطعی اور خبر متواتر سے ہم تک پہونچا ہے، کیونکہ اطلاع علی الغیب کی روایات کے راوی نہایت کثیر ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

نسیم الریاض میں ہے کہ یہ ان آیات کے منافی نہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔ کیونکہ نفی اس علم کی ہے جو بغیر واسطہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا واعلام سے غیب کی خبریں دینا تو یہ امر متحقق ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اس پر دال ہے۔

عالم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۔ انباء الحی ص ۲۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عرش تا فرش کو محیط ہے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (وعلم آدم الاسماء کلھا) کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ آیت میں اسماء سے مراد اسمائے عالیہ ہیں نہ کہ اسمائے نازلہ۔ کیونکہ ہر مخلوق کا ایک اسم عالی ہے اور ایک نازل۔

اسم نازل تو وہ ہے جو مسمی کو اجمالی طور پر بتاتا ہے۔ اور اسم عالی وہ ہے جو اصل مسمی کو واضح کرتا ہے۔

یعنی کس چیز سے اس مسمی کی تخلیق ہوئی اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ مثلا بڑھی کا بسولہ۔ کہ اس سے کیا فائدہ ہے، کس چیز سے بنا۔ کس طرح بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا مجرد لفظ کے سماع سے اہل علم ان تمام علوم ومعارف کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اسی طرح ہر مخلوق کے بارےمیں۔ تو (الاسماء کلہا) سے مراد وہ اسماء ہیں جن کی حضرت آدم علیہ السلام کو طاقت حاصل ہوئی اور تمام انسان جن چیزوں کے محتاج یا انسے کسی طرح کا تعلق انکو ہونے والا تھا۔ تو یہ ہر مخلوق کو شامل ہوا جو عرش تا فرش موجود ہیں، لہذا جنت ودوزخ۔ ساتوں آسمان اور ان میں جو کچھ ہے۔ زمین سے آسمان تک اور جو کچھ زمین پر یا زمین میں ہے، خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے۔ وادیاں ہوں یا دریا۔ شجر ہوں یا حجر۔ ہر مخلوق ناطق ہو یا جامد۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ان تمام چیزوں کے نام، ان کی حقیقت، فائدہ وکیفیت، ترتیب ووضع، شکل وہیئت سب جانتے تھے۔

مثلا جنت کے نام سے ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں پیدا کی گئی۔ کس لئے پیدا کی گئی۔ اس کے مراتب کی ترتیب۔ اس میں موجود حوروں کی تعداد۔ قیامت کے بعد جنت میں جانے

والے لوگوں کی شمار۔یہ سب کچھ ان کو سکھایا گیا تھا۔

اسی طرح دوزخ ،آسمان ، ملائکہ وغیرہا سے متعلق علوم انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم اوراولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ہیں۔ہاں حضرت آدم کا تذکرہ صرف اس لئے ہے کہ سب سے پہلے خلق عالم کے بعد یہ علوم ان کو سکھائے گئے۔یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ان چیزوں کا علم نہ ملا۔انباء الحی ص ۲۶۷

۳۹۲۶۔ عن معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :انماانا قاسم والله يعطى۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں ہی بانٹتا ہوں اوراللہ عطا فرماتا ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاکبر ہیں اس کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔لہذا دینی ودنیوی کسی بھی طرح کی نعمت آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتی ہے۔

اس سلسلہ میں ائمہ کرام اورعلمائے اعلام کے اقوال بکثرت ہماری کتاب (سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ) میں منقول ہیں ،لہذا حضور ہرایک سے زیادہ ہر چیز کے عالم ہوئے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کے لئے امانت عظمی سونپی اورآپ کو ان کے درمیان مقرر فرمایا اوراپنی اطاعت کی دعوت کا فریضہ تفویض فرمایا تو ضروری ہوا کہ آپ لوگوں کے دنیوی اوردینی حالات سے بھی بخوبی واقف ہوں۔

انباء الحی ص ۲۷۱

۳۹۲۷۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الله عزوجل تابع

---

۳۹۲۶۔الجامع الصحیح للبخاری ---------

۳۹۲۷۔المسند لاحمد بن حنبل مرویات انس بن مالك

الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل وفاتہ حتی توفی ، واکثر ماکان الوحی یوم توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر پے در پے وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا، اور سب سے زیادہ وحی آپ کے وصال اقدس کے دن نازل ہوئی۔۱۲م

# قرآن میں آخری آیت کونسی نازل ہوئی

۳۹۲۸۔ **عن** طارق بن شہاب قالت الیہود لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکم تقرؤن آیۃ لو نزلت فینا لاتخذناھا عیدا، فقال عمر: انی لاعلم حیث انزلت واین انزلت واین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین انزلت یوم عرفۃ وانا واللہ بعرفۃ ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہودی بولے: تم ایک آیت پڑھتے ہو، اگر وہ ہمارے یہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب وہ نازل ہوئی، اور جہاں نازل ہوئی، اور رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں تھے۔ وہ مقام عرفہ ہے اور میں بھی قسم بخدا عرفات میں تھا۔۱۲م

۳۹۲۹۔ **عن** عمار بن ابی عمار قال: تلا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) و عندہ یہودی فقال: لو انزلت ھذہ الآیۃ علینا لاتخذنا یومھا عیداً ، فقال ابن عباس : انھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ ۔

---

۳۹۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب التفسیر　　باب قولہ تعالیٰ : الیوم اکملت لکم الآیۃ　　۶۶۲/۲

۳۹۲۹۔ الجامع للترمذی　　سورۃ المائدۃ　　۱۲۹/۲

حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) تلاوت کی، وہاں ایک یہودی بھی تھا، بولا: اگر یہ آیت ہمارے یہاں اترتی تو ہم اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتے، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ایسے دن نازل ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں، ایک جمعہ، دوسرے عرفہ کا دن۔۱۲م

۳۹۳۰۔ عن ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ماانزلت ھذہ الآیۃ احدی وثمانین لیلۃ قولہ تعالیٰ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) کے بعد دنیا میں اکیاسی (۸۱) دن تشریف فرما رہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قول کی بنا پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۲/ربیع الاول کو ہوا۔ اور ۸/ربیع الاول کے پیش نظر جو بہت سے محدثین کا مذہب مختار ہے ۸۷/ایام آپ نے دنیا میں قیام فرمایا۔ اور بارہ ربیع الاول جیسا کہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ۹۱/ایام ہونگے۔ اور ۱۳/ربیع الاول کہ تحقیق یہی ہے تو کل ۹۲/ایام قرار پائیں گے۔

رویت ہلال کے خلاف میں تطبیق ہم نے اپنے فتاوی کی نویں جلد میں مع دلائل ہیئت واستہلال بیان کی ہے جس کی رو سے یہ مدت تین ماہ زائد ہی ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ قرآن کریم کی آیات میں باعتبار نزول آخری آیت نہیں، اور کسی معتمد ثقہ سے یہ قول ثابت نہیں۔ ہاں ابن جریر نے امام سدی سے نقل کیا کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور پھر اس کے بعد حرام وحلال کے تعلق سے کوئی آیت نہیں اتری

---

۳۹۳۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدۃ

۔چنانچہ اس میں آخر قرآن کا لفظ نہیں۔

بلکہ انہی سے صراحۃ روایت موجود ہے کہ سب سے آخری آیت (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله) ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے یوں ہی روایت کی۔

یہ روایت مطلق ہے اور اس سے قبل حرام وحلال کی قید سے مقید، جس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ (الیوم اکملت لکم) باعتبار نزول آخری آیت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح روایت آئی۔

۳۹۳۱۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: آخر آیة نزلت من القرآن علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت باعتبار نزول (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله الآیة) ہے۔۱۲م

پھر امام ابن جریر نے امام سدی کے قول کو رد کیا ہے اور تائید میں حضرت براء بن عازب کی روایت پیش کی جو اس طرح ہے۔

۳۹۳۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه ان آخر آیة نزلت من القرآن (یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت (یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة الآیة) ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت احکام سے متعلق ہے۔ امام سدی کے قول پر اس کو ترجیح دی۔ اس طرح کہ نفی پر کوئی شاہد نہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم حاصل ہوتا ہے۔ اور اکمال کے معنی جو (الیوم اکملت) میں مراد ہیں وہ اس روایت سے واضح ہوتے ہیں۔

---

۳۹۳۱۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله)

۳۹۳۲۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدہ تحت آیة (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۳۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان المشرکون والمسلمون یحجون جمعا، فلما نزلت براءۃ فنفی المشرکون عن البیت وحج المسلمون لایشارکھم فی البیت الحرام احد من المشرکین ۔ فکان ذلک من تمام النعمۃ (اتممت علیکم نعمتی)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ حج ادا کرتے، جب سورۂ براءۃ نازل ہوئی تو مشرکوں کو بیت اللہ میں داخلہ سے منع کردیا گیا۔اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ اب بیت حرام میں کوئی مشرک شریک نہیں تھا، تو یہ تمام نعمت ہوا جس کا ذکر آیت (اتممت علیکم نعمتی) میں ہے۔۱۲م

۳۹۳۴۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : تھدمت منار الجاھلیۃ ومناسکھم واضمحل الشرک ولم یطف حول البیت عریان ، فانزل اللہ (الیوم اکملت لکم دینکم )۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کی نشانیاں ختم ہوگئیں اوران کی عبادت گاہیں بھی، شرک ماند پڑ گیا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہوکر حرام قرار پایا تواللہ تعالیٰ نے (الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ) نازل فرمائی۔

۳۹۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر آیۃ نزلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیۃ الربوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری آیت جو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی وہ آیت الربو ہے۔۱۲م

---

۳۹۳۳۔ جامع البیان للطبری	سورۃ المائدہ	تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم )

۳۹۳۴۔ جامع البیان للطبری	سورۃ المائدہ	تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم )

۳۹۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری	کتاب التفسیر ،تحت قولہ تعالیٰ : واتقوا یوما	۶۵۲/۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۹۳۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: ان آخر آیۃ نزلت الربا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔۱۲م

۳۹۳۷۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان آخر القرآن عھدا بالعرش آیۃ الدین ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش پر سب سے آخر آیت دین کا ظہور رہا۔۱۲م

۳۹۳۸۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر القرآن عھدا بالعرش آیۃ الربا و آیۃ الدین ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا ظہور آخر میں عرش پر آیت ربوا اور آیت دین کی شکل میں ہوا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں مذکورہ آیات کا تعلق بھی احکام سے ہے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان روایات میں خوب تطبیق دی ہے۔فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان روایات میں کوئی منافات نہیں۔اس لئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام آیات دفعۃ واحدہ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب پر نازل ہوئیں۔ کیونکہ قصہ واحد ہے۔لہذا ہر ایک راوی نے آخر میں نازل ہونے والی آیات کا بعض بیان فرمایا۔یہ صحیح ہے۔اور حضرت براء بن عازب کا قول فرائض کے سلسلہ میں ہے۔

---

۳۹۳۶۔السنن الکبری للھیثمی

۳۹۳۷۔ جامع البیان للطبری　　　سورۃ البقرۃ تحت آیۃ (واتقوا یوما)

۳۹۳۸۔ فضائل القرآن لابی عبید　　　باب منازل القرآن بمکۃ المکرمۃ

امام سیوطی نے اس کے بعد فتح الباری سے آیت سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما الآیۃ) کی ترجیح نقل فرمائی۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کی طرف اشارہ ہے جو ختم نزول قرآن کو مستلزم ہے۔

بحمدہ تعالیٰ ہمارے پاس ایک ایسی روایت بھی ہے جو نزول قرآن کے اختتام پر سب سے کم مدت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۹۳۹۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال : آخر مانزل من القرآن قل لہ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) الآیۃ، عاش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نزول ھذہ الآیۃ تسع لیال ثم مات یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سارے قرآن کے آخر میں (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور ﷺ نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے، پھر پیر کے دن آپ کا وصال ہوا جب ۲ ربیع الاول تشریف تھی۔ ۱۲م

۳۹۴۰۔ **عن** ابن جریر قال : یقولون: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکث بعدھا تسع لیال وبدأ یوم السبت ومات یوم الاثنین ۔ انباء الحی ص ۲۷۵

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس کے بعد نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے ہیں، ہفتہ کے دن مرض وصال کی ابتداء ہوئی اور پیر کے دن وصال ہوا۔ ۱۲م

۳۹۴۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیار ولد آدم خمسۃ ، نوح وابراھیم وموسی وعیسی ومحمد

---

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم　سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی　۲۰۰/۸　کنز العمال للمتقی　۳۱۹۰۵۔ ۳۲۲۸۲

وخیرھم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سب سے افضل پانچ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں، حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد ﷺ۔ اوران سب میں افضل محمد ﷺ ہیں۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مسئلہ اصول دین سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔

امام سراج الدین بلقینی، پھر امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اس کو بیان فرمایا۔ امام رازی نے فرمایا: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر کبیر۔

امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں۔ امام زندوسی نے روضہ میں۔ اسی طرح بحر الرائق، منح الغفار اور ردالمحتار میں اجماع نقل فرمایا۔ اور امام زرقانی نے تمام ملائکہ ومرسلین پر افضل قرار دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر بے شمار علماء نے اجماع نقل فرمایا۔ ہاں ملا علی قاری نے منح الروض الازہر میں جو یہ کہا کہ انبیائے کرام میں بعض کی بعض پر تفضیل اجمالاً قطعی ہے۔ اور تفصیلاً ظنی ہے، اور عقیدہ معتمدہ یہ ہے کہ افضل الخلق ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حتی کہ بعض نے اجماع کا بھی دعوی کیا ہے۔ یہ ان کی خطائے فاحش ہے جس سے اجتناب واحتراز لازم ہے، نسأل اللہ تعالیٰ السلامۃ۔ انباء الحی ص ۲۸۳

---

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۵۵/۸ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۵۔ ۳۲۲۸۲

# فضائل درود پاک

۳۹۴۲۔ **عن** امیرالمؤمنین ابی بکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثروا الصلوۃ علیّ ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عند قبری فاذا صلی رجل من امتی ،قال لی ذلک الملک ، یامحمد! ان فلان بن فلان صلی علیک الساعۃ۔

امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میرے روضۂ انور کے پاس متعین کردیا ہے، جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔۱۲م

۳۹۴۳۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لقن السمع ثلاثۃ ، فالجنۃ تسمع والنار تسمع وملک عند رأسی یسمع ، فاذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم انی أسالک الجنۃ ، قالت الجنۃ: اللھم اسکنہ ایای ، واذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم اجرنی من النار ، قالت : اللھم اجرہ منی ، واذا سلم علی رجل من امتی قال الملک الذی عند رأسی یامحمد ! ھذا فلان یسلم علیک فرد علیہ السلام ، ومن صلی علی صلاۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ عشرا ، ومن صلی علی عشرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ مائۃ ، ومن صلی علی مائۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکتہ الف صلوۃ ولم یمس جسدہ النار ۔

---

۳۹۴۲۔کنزالعمال ۲۱۸۱

۳۹۴۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو سماعت کی قوت عطا ہوئی ہے، جنت سنتی ہے، دوزخ سنتی ہے، اور میرے روضۂ انور کے پاس موجود فرشتہ سنتا ہے۔ تو میری امت میں سے جو شخص بھی جب یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو میرے اندر جگہ عطا فرما۔ اور جب کوئی شخص کہتا ہے: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، تو دوزخ کہتی ہے: اے اللہ اس کو مجھ سے محفوظ رکھ۔ اور جب مجھ پر میرا کوئی بھی امتی درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: یارسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے جو آپ پر درود پڑھ رہا ہے، آپ اس کا جواب عطا فرمائیں، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار درود بھیجتے ہیں، اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار مرتبہ اور اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ۱۲م

۳۹۴۴۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (وفی لفظ اعطاہ سمع العباد کلھم) فھو قائم علی قبری ۔(زاد الاصبھانی حتی تقوم الساعۃ) فلیس احد من امتی یصلی علی صلوۃ (ولفظ البزار فلایصلی علیّ احد الی یوم القیامۃ) الا قال یامحمد صلی علیک فلان بن فلان فیصلی الرب تبارک وتعالیٰ علی ذلک الرجل بکل واحدۃ عشرا ۔

---

۳۹۴۴۔ میزان الاعتدال للذھبی رقم الترجمہ ۸۲۹ /۱

القول البدیع للسخاوی ثواب الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کشف الاستار للھیثمی باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۱۶۲

کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی رقم الترجمہ ۱۲۴۶

الترغیب والترھیب للمنذری اکثار الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۷/۲

السراج المنیر لنور الدین الشھیر بالعزیزی حرف ان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے روضۂ انور کے پاس کھڑا ہے، اور قیامت تک یونہی قائم رہے گا، تو میری امت سے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اور قیامت تک پڑھے گا اسکے بارے میں وہ فرشتہ کہتا ہے، یارسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بار کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سراج منیر میں اس حدیث کو حسن بتایا۔ میں کہتا ہوں: اس کا مدار نعیم بن ضمضم راوی پر ہے۔ اما ذہبی فرماتے ہیں: کہ بعض محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔ ی عنی مفہوم مخالف یہ ہوا کہ اکثر ان کی توثیق کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: میں ان کی توثیق و تجریح میں امام ذہبی کے قول کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

امام منذری پھر امام سخاوی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث مختلف فیہ ہے۔ میں کہتا ہوں: امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: حدیث مختلف فیہ درجہ حسن سے نیچے نہیں، تو پھر اس حدیث کو کس طرح ضعیف قرار دیا جائے گا جب کہ نہ اس میں جرح مفسر منقول اور نہ جارح کا نام معلوم۔

یہ حدیث عمران بن حمیری سے مروی ہے، اور عمران کے بارے میں امام منذری و امام ذہبی نے صرف اتنا کہا کہ یہ معروف نہیں۔ حالانکہ امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہیں اور امام بخاری نے ان کو لین قرار دیا اور کہا کہ البتہ ان کا کوئی متابع نہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات تابعین میں شمار فرمایا۔

لہذا سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ محمد حجازی شعرانی نے فرمایا۔ انباء الحی ص ۲۸۹

۳۹۴۵۔ **عن** كنانة العدوى رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : يا رسول الله ! كم ملك مع العبد ؟ قال: ملك عن يمينك على حسناتك وهو أمين على الذى على الشمال يقول الله تعالىٰ (مايلفظ من قول الالدية رقيب عتيد) وملكان من بين يديك ومن خلفك يقول الله تعالىٰ : (له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من أمرالله ) وملك قابض على ناصينك فاذا تواضعت لله رفعك واذا تجبرت على الله قصمك ، وملكان على شفتيك ليس يحفظان عليك الا الصلاة على محمد ﷺ وملك قائم على فيك لايدع الحية تدخل فى فيك، وملكان على عينيك ، فهؤلاء عشرة املاك على كل آدمى ينزلون ملائكة الليل على ملائكة النهار لان ملائكة الليل سوى ملائكة النهار ، فهؤلاء عشرون ملكا على كل آدمى ۔انباءالحی ص ۲۹۰

حضرت کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہیں؟ فرمایا: ایک داہنی جانب نیکیاں لکھنے پر مامور ہےاور بائیں جانب کا فرشتہ باتوں کا محافظ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کوئی بات بھی بندہ جب اپنے منہ سے نکالتا ہےتو اس کے پاس ایک محافظ آمادہ رہتا ہے۔ اور دوفرشتے تمہارے سامنےاور پیچھے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہرایک کے لئے آگے پیچھے فرشتے ہیں جواللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں،اورایک فرشتہ تمہارے سرکا اگلا حصہ تھامے ہے۔جب تو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہےتو وہ تجھے بلندی دیتا ہے،اور جب تو اکڑتا ہےتو تیرا غرور توڑ دیتا ہے،اور دوفرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جوصرف اس کام پر ہیں کہ تیرے منہ سے درود پاک نکلےاور وہ اس کو پیش کریں۔اورایک تیرے منہ کی حفاظت میں ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہ جانے دے،اوردوفرشتے دونوں آنکھوں پر۔تو یہ دس فرشتے ہوئے، پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پرآتے ہیں کہ ان کی علیحدہ ڈیوٹی ہے،تو ہرآدمی کی حفاظت پر یہ بیس

---

۳۹۴۵۔جامع البيان للطبرى سورة الرعد ، تحت آية　　وله معقبات من بين يديه

فرشتے ہوئے۔

۳۹۴۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان مع کل مؤمن خمسۃ من الملائکۃ واحد عن یمینہ یکتب الحسنات وآخر عن یسار یکتب السیئات وآخر امامہ یلقنہ الخیرات وآخر ورائہ یدفع عنہ المکارہ ، وآخر عند ناصیتہ یکتب مایصلی علی النبی ﷺ ویبلغہ النبی ﷺ ۔

(انباء الحی ص ۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مومن کے ساتھ پانچ فرشتے ہیں، ایک داہنے جو نیکیاں لکھتا ہے، اور دوسرا بائیں جو گناہ لکھتا ہے، اور تیسرا آگے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے، اور چوتھا پیچھے جو ناپندیدہ چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور پانچواں سر کے اگلے حصہ پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پڑھی جائے تو اس کو پیش کرتا ہے۔

۳۹۴۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان للہ ملائکۃ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے ہیں اور میری امت کا

---

۳۹۴۶۔ الکفایۃ للخوارزمی باب صفۃ الصلوۃ

۳۹۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۴۱/۱ ☆ المستدرک للحاکم ۴۲۱/۲

المعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۱/۱۰ ☆ السنن للدارمی ۳۱۷/۲

مجمع الزوائد للھیثمی ۲۴۱۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴۹۸/۲

التفسیر للبغوی ۲۷۵/۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۱۹۷/۳

اتحاف السادۃ للزبیدی ۴۱۹/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبہ ۵۱۷/۲

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

صلوۃ وسلام مجھے پہونچاتے ہیں۔۱۲م

۳۹۴۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوة علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائكة وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها ، قال : قلت : وبعد الموت ؟ قال وبعد الموت ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء، فنبی الله حی یرزق۔ انباء الحی ص ۲۹۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر خوب کثرت سے درود پڑھو جمعہ کے دن کہ اس دن ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ انبیائے کرام کے اجسام کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض نسخوں میں (حین یفرغ منها) کی جگہ (حتی یفرغ منها) ہے، امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں: (حین) ظرف زمان ہے، اگر واقعۃ یہی لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا جیسے ہی فارغ ہوتا ہے فورا پیش کیا جاتا ہے، اور اگر (حتی) اس مقام پر ثابت ہے تو پھر جس وقت وہ پڑھتا ہے اسی وقت پیش ہوتا رہتا ہے۔

۳۹۴۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعمال امته غدوة وعشیا فیعرفهم بسیماهم وأعمالهم ۔

---

۳۹۴۸۔ السنن لابن ماجه ابواب الجنائز باب ذکر وفاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۴۹۔ کتاب الزهد لابن المبارک

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں حضور نبی کریم ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال پیش نہ کئے جاتے ہوں، صبح وشام پیش ہوتے ہیں، حضور ان کو ان کی علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی پہچانتے ہیں۔۱۲م

۳۹۵۰۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی کل جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرھم علی صلوة کان أقربھم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود کثرت سے بھیجو کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن امت کا درود پیش ہوتا ہے، تو جس کا درود زیادہ ہوتا ہے وہی میری بارگاہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۱۔ **عن** خالدبن معدان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلا الی قولہ تعرض علی فی کل یوم جمعة۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کو امت کا درود پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۲۔ **عن** ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال: بشر امتك انہ من صلی علیك صلاۃ کتب لہ بھا عشر حسنات وکفر عنہ بھا عشر سیئات ،ورفع لہ بھا عشر درجات، ورد اللہ تعالیٰ علیہ مثل قولہ وعرضت علیك یوم القیامة۔انباء الحی ص ۲۹۲

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

۳۹۵۰۔السنن الکبری للھیثمی کتاب الجمعة باب مایؤمر بہ فی لیلة الجمعة

۳۹۵۱۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۲۔المعجم الکبیر للطبرانی

WWW.NAFSEISLAM.COM

نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم آئے اور عرض کیا: آپ اپنی امت کو بشارت سنایئے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح لوٹاتا ہے اور آپ پر قیامت کے دن سب مجموعی شکل میں پیش ہوگا۔

۳۹۵۳۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکثروا علی من الصلوة فی اللیلة الغراء والیوم الازهر، فانهما یؤدیان عنکم، وان الارض لا تأکل اجساد الانبیاء، وکل ابن آدم یأکله التراب الا عجب الذنب۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر روشن رات اور مہکتے دن میں خوب درود پڑھو، کہ ان دونوں وقتوں میں تمہاری طرف سے مجھے پہونچایا جاتا ہے، اور بیشک زمین انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو نہیں کھاتی، اور ہر انسان کے جسم کو کھالیتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی اصل باقی رہتی ہے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بار بار درود وسلام پیش کیا جاتا ہے اور احادیث اس سلسلہ میں متعدد ومتکرر ہیں۔

لیکن یہ پیش کیا جانا اس لئے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پہلے سے بغیر پیش کئے علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاہان وقت کا یہ ادب ہے کہ ان پر سب ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر رب تبارک وتعالیٰ کی شان اقدس ہے اور اس کی بارگاہ میں صبح وشام بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، پھر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک دو مرتبہ، پیر اور جمعرات کے دن۔

---

۳۹۵۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع

۳۹۵۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تعرض اعمال الناس لی کل جمعۃ مرتین ،یوم الاثنین ویوم الخمیس ، فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال : اترکوا او ارکوا ھذین حتی یفیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کے درمیان دومرتبہ پیش ہوتے ہیں،ایک مرتبہ پیرکواوردوسری بار جمعرات کو۔تو ہر بندۂ مومن کی مغفرت ہوجاتی ہے۔البتہ جن دوشخصوں میں رنجش ہوان کے بارے میں کہاجاتا ہے:ان دونوں کوچھوڑے رکھوجب تک یہ صلح نہ کرلیں۔۱۲م

پھرایک سال کے اعمال شب برات میں۔پھرتمام عمر کے اعمال جس دن تم اپنے رب کے حضور حاضر ہوگے،حالانکہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

توبارگاہ خداوندقدوس کے بارے میں یہ قاعدہ مقررہ ثابتہ ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے لیکن پھربھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔یہاں کسی تاویل کے بغیراحادیث اپنے ظاہرپرہیں۔لہذا پیش ہوناعدم علم کی دلیل نہیں۔پھرحضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درودوسلام پیش ہوناکیوں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کوعلم نہیں ہوتااس لئے پیش کیاجاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی عمل کاپیش ہوناپہلے سے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں۔بلکہ علم کے باوجودپیش کیاجاناشب وروزواقع ہے۔لہذامستدل کی یہ دلیل باطل کہ عرض اعمال عدم علم کی دلیل ہے۔

تمام احادیث کوجمع کرنے کے بعدمیرے نزدیک یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ پردرود وسلام دس مرتبہ پیش ہوتا ہےاورباقی اعمال پانچ بار۔اورجب اتنی مرتبہ عرض اعمال علم کے باوجودپیش ہوتے ہیں توان سے زیادہ مرتبہ بھی علم ہوتے ہوئے پیش ہونے میں کوئی استحالہ

---

۳۹۵۴۔الصحیح لمسلم کتاب البر والصلوۃ ۲/۳۶۱

نہیں۔خواہ دس مرتبہ ہو یا سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ۔

امام سبکی نے ابن ماجہ کی گذشتہ روایت میں (وبعد الموت) کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور پر حیات مبارکہ اور بعد وصال دونوں حالتوں میں درود وسلام پیش ہوتا ہے۔

اقول: یہاں ایک چیز اور ہے کہ (ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها) حدیث میں نکرہ چیز نفی میں وارد سو جو قریب وبعید دونوں کو شامل ہے ۔نیز یہاں دیگر عموم اور بھی ہیں۔اور احادیث بکثرت ہیں۔مثلا۔

۳۹۵۵۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اکثروا علی من الصلاة فی یوم الجمعة ، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن خوب درود پڑھو، کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا اس کا درود پیش ہوگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۹۵۷۔ **عن** الحسن رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوة علی فی اللیلة الغراء والیوم الازهر فان صلاتکم تعرض علی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر چمکتی رات اور مہکتے دن خوب درود پڑھا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے ۔۱۲م

---

۳۹۵۵۔المستدرك للحاكم كتاب التفسير ،فضائل الصلوة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۵۷۔المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۲۴۳

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عموم افراد عموم احوال پر دال ہے جیسا کہ متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بلکہ قریب وحاضر مخاطب ضمیر (کم) میں داخل ہیں دخول اولی کے طور پر۔

توان جیسی احادیث میں یہ ہے کہ جو آپ پر درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ کہ شاہوں کے دربار کا یہی طریقہ ہے، تو اس بادشاہ کریم کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے جو سلطنت الٰہیہ کا دولہا ہے۔ اور جب آپ کی حیات طیبہ میں ایسا ہے تو حدیث عمار بن یاسر کی حدیث کے بموجب بعد وصال بھی۔ اور حدیث ابی درداء تو اس پر خوب دلالت کرتی ہے۔

ان عمومات سے شعب الایمان کی حدیث کی بخوبی تائید ہوتی ہے جو اس طرح ہے۔

۳۹۵۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مامن عبديسلم علی عند قبری الا وكل الله به ملكا يبلغنی وكفی امر اخرته ودنياه ، وكنت له شهيدا أوشفيعا يوم القيامة ۔ ورواه ابن سمعون فی اماليه بلفظ من صلى علی عند قبری سمعته ومن صلى نائيا وكل بها ملك يبلغنی وكفى امر دنياه وآخرته وكنت له يوم القيامة شهيدا أو شفيعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندہ کا میرے روضہ انور کے پاس درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین فرشتہ میرے حضور پہونچاتا ہے اور یہ اس کی دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ ۱۲م

اس روایت کی سند اگر چہ ضعیف ہے جیسا کہ قول بدیع میں کہا، لیکن احادیث صحاح وحسان کے عموم سے اس کو قوت حاصل ہو رہی ہے۔ لہذا صاحب جوہر منظم نے فرمایا: کہ حضور

---

۳۹۵۸۔شعب الايمان للبيهقی الباب الثالث والعشرون ٤١٥٦

القول البديع للسخاوی الباب الرابع فی تبليغه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر انور کے پاس والوں کا درود بلاواسطہ سماعت فرماتے ہیں، اور اسی صورت میں آپ کی عظمت شان اور مزید خصوصیت کے مدنظر آپ پر فرشتہ پیش بھی کرتا ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے پیش نظر اس شبہ کا استیصال ہوگیا اور ثابت ہوگیا آپ کی خدمت میں درود وسلام کا پیش کیا جانا آپ کے عدم علم کی دلیل نہیں۔ انباء الحی ص ۲۹۶

## حضور اور آپ کی امت کے فضائل

۳۹۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه ، فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها ۔ وفؤاده الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور میرے یہاں پسندیدہ ہوجاتا ہے تو میں اس کی قوت سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی قوت باصرہ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، دست قدرت ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ قدم ناز ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اس کے دل کی گہرائیوں میں میری قدرت کارفرما ہوتی ہے جس سے وہ ادراک کرتا ہے، حتی کہ میں اس کی قوت گویائی ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک روایت میں "بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی" وارد ہوا۔

---

۳۹۵۹۔ کتاب الزہد الکبیر للبیہقی　　فصل فی الاجتهاد فی الساعة وملازمة العبودیة　　۶۹۳

جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔ تو سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت سے واقع ہوا۔ لہذا اب کوئی چیز نہ حدرہی اور نہ حجاب۔ بلکہ سب عیاں ہے۔ عام مومنین کے بارے میں وارد ہوا۔

۳۹۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندمومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ۱۲م

۳۹۶۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ وینطق بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کی فراست ایمان سے محفوظ رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔ ۱۲م

امام رازی نے سورۂ کہف میں فرمایا: اس میں شک نہیں کہ افعال کا مدار روح ہے نہ کہ بدن۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معرفت روح کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدن کو۔ اسی لئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عالم غیب کے احوال سے زیادہ واقف ہے وہی زیادہ قوی قلب کا حامل ہے۔ اسی لئے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے باب خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ قوت ربانی سے۔

اسی طرح جب بندہ طاعت پر مداومت کرتا ہے تو اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا کان اور آنکھ ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا نور اس کا کان ہوتا ہے تو وہ قریب وبعید سب کو سنتا دیکھتا ہے، اور جب وہ نور آنکھ ہوتا ہے تو دور ونزدیک

---

۳۹۶۰۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر، سورۃ النحل

۳۹۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۴۹۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

سب کو دیکھتا ہے۔اور جب ہاتھ ہوتا ہے تو سہل ودشوار، قرب وبعد سب یکساں قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نسیم الریاض میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام جسم وظاہر کے اعتبار سے بشری قوت کے حامل ہوتے ہیں۔اور روح وباطن کے لحاظ سے ملکی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مشرق ومغرب کو یکساں دیکھتے ہیں اور آسمان کی چرچراہٹ اور حضرت جبرئیل کی خوشبو تک محسوس فرماتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

۳۹۶۲۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی ارنی مالاترون ، واسمع مالاتسمعون ، اطت السماء وحق لھا ان تئط ، لیس فیھا موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبھتہ ساجدا للہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی تھا، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ بیان کرتا ہو۔۱۲م

۳۹۶۳۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اصحابہ اذ قال لھم تسمعون مااسمع ؟ قالوا:مانسمع من شئ ،قال: انی لأسمع اطیط السماء وما تلام ان تئط مافیھا موضع شبرا الا علیہ ملك ساجد أو قائم ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک فرمایا: سنتے ہو تم جو میں سنتا ہوں

---

۳۹۶۲۔الجامع للترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو تعلموا ۲/

۳۹۶۳۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم رقم الترجمہ ۱۷۹ صفوان بن محرر

WWW.NAFSEISLAM.COM

،عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے ،فرمایا: میں آسمان کی چرچراہٹ سنتاہوں،اور وہ اس کو قبول کیوں نہ کرے جب کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی فرشتہ ضرور سجدہ یا قیام میں ہے۔۱۲م

۳۹٦٤۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : بات عندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیلة فقام لیتوضأ للصلوة ، فسمعته یقول فی متوضئه لبیك ، لبیك ، لبیك ثلاثا۔ نصرت ، نصرت ، نصرت ۔ثلاثا ۔ فلماخرج ، قلت : یارسول اللہ ! سمعتك تقول فی متوضئك ، لبیك ، لبیك ، لبیك ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت ثلاثا ، كانك تكلم انسانا فهل كان معك احد ؟ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: هذا راجزبنی كعب یستصرخنی ویزعم ان قریشا اعانت علیهم بنی بكر ۔ قالت فأقمنا ثلاثا ثم صلی بالناس صبح الیوم الثالث سمعت الراجز ینشده یارب ، انی ناشد محمدا۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی کریم ﷺ نے میرے پاس گذاری،تو رات کو نماز کے لئے وضو فرمایا، میں نے خود بوقت وضو سنا کہ حضور فرمارہے ہیں، میں موجود ہوں، موجود ہوں، موجود ہوں، تین مرتبہ فرمایا: اور تین مرتبہ یوں فرمایا کہ تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو وضو کے مقام پر اس طرح تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا، گویا آپ کسی سے کلام فرمارہے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بنوکعب کے لوگ میرے پاس گڑگڑا کر مدد کے طالب تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے مقابلہ میں بنوبکر کی مدد اہل قریش کر رہے ہیں، فرماتی ہیں: تین دن ہی گذرے تھے اور حضور نے فجر کی نماز لوگوں کو پڑھائی ہی تھی کہ ایک رجز پڑھنے والا یوں کہہ رہا تھا، اے رب میں حضور کو تلاش کرتا ہوں۔۱۲م

---

۳۹٦٤۔ المعجم الصغیر للطبرانی باب المیم ، ترجمه من اسمه محمد

۳۹۶۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما تجلی اللہ تعالیٰ لموسی علیہ الصلوۃ والسلام کان یبصر النملۃ علی الصفا فی للیلۃ الظلماء مسیرۃ عشرۃ فراسخ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر تجلی فرمائی تو حضرت موسیٰ تین فرسخ کے فاصلہ سے اندھیری رات میں کوہ صفا پر چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہ رویت بصری ہے، نسیم الریاض میں ہے کہ نور الٰہی کا ان سے اتصال ہوا اور روح حیوانی میں اس کا اثر ہوا۔ چنانچہ اس نور میں اضافہ ہوا جو بدن میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے ادراک حاصل ہوتا ہے۔

لہذا جب کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی وسعت نظر کا یہ عالم ہے تو پھر حبیب اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی بصارت مبارکہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ان کے روح مع جسم کا حال ہے۔ رہی ان کی ارواح طیبہ کی رویت تو اس کو فرسخ و مراحل سے مقید نہیں کیا جا سکتا۔ عرش وفرش، عالم بالا سے تحت الثری تک ہر جگہ اس کے لئے یکساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض۔

۳۹۶۶۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : فی الآیۃ جلی لہ الامر سرہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شئ من اعمال الخلائق ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں ہے کہ آپ پر تمام امور واضح ہو گئے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر، تو آپ پر مخلوق کے اعمال سے کچھ پوشیدہ نہیں

---

۳۹۶۵۔الشفا للقاضی عیاض　　القسم الاول　　فصل واما وفور عقلہ

۳۹۶۶۔جامع البیان للطبری　　سورۃ الانعام　　تحت آیۃ وکذلک نری ابراھیم الآیۃ

۱۲م

۳۹۶۷۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: فرجت له السماوات السبع فنظر الی مافیهن حتی انتهی بصره الی العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر الی مافیهن ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے تو آپ ان میں دیکھ رہے ہیں حتی کہ آپ کی نگاہ کے سامنے عرش ہے، اور ساتوں زمین کے طبقات بھی کھول دیئے گئے تو آپ ان کو بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں۔۱۲م

۳۹۶۸۔ **عن** السدی الکبیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : فرجت له السموات السبع حتی نظر الی العرش والی نزله من الجنة ، ثم فرجت له الارضون السبع حتی نظر الی الصخرة التی علیها الارضون ۔

حضرت سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کشادہ کردیئے گئے حتی کہ آپ نے عرش کو بھی ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں اپنا مقام رفیع بھی دیکھا، پھر ساتوں زمینیں کشادہ کی گئیں حتی کہ آپ نے اس چٹان کو بھی ملاحظہ فرمایا جس پر زمین قائم ہے۔۱۲م

جب یہ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت تو حبیب جمیل علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت۔ انباء الحی ص ۳۱۰

۳۹۶۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول من یکسی یوم القیامة ابراهیم ۔

---

۳۹۶۷۔ التفسیر لابن ابی حاتم　سورۃ الانعام　تحت آیة وکذلك نری ابراهیم الآیة　۷۵۰۱

۳۹۶۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم　سورۃ الانعام　تحت آیة وکذلك نری ابراهیم الآیة　۷۵۰۲

۳۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الانبیاء　باب قول الله تعالیٰ عزوجل واتخذ الله ابراهیم خلیلا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ۱۲م

۳۹۷۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یجاء بکم حفاۃ، عراۃ، غرلا، فیکون اول من یکسی ابراھیم، یقول اللہ عزوجل: اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من رباط الجنۃ، ثم أکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والآخرون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم برہنہ پا، برہنہ تن آؤ گے بغیر ختنہ کئے، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، لہذا جنت سے دو سفید لباس لائے جائیں گے، پھر فوراً مجھے بھی پہنایا جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور داہنے ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں اولین وآخرین سب کو رشک ہوگا۔ ۱۲م

۳۹۷۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتخیرونی علی موسی، فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاصعق معھم، فأکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش، فلاادری کان فیمن صعق فافاق قبلی آو کان فیمن استثنی اللہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو، کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب سب لوگوں پر غشی

---

۳۹۷۰۔ السنن للدارمی　باب فی شان الساعۃ　رقم الکتاب　۲۸۰۳

۳۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب التوحید　باب فی المشیئۃ والارادۃ

الصحیح لمسلم　کتاب الفضائل　باب من فضائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام　۲۶۷/۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ ہوں گا، سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ان میں ہوں کے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا، یا یہ شروع ہی سے مستثنیٰ رہے۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطالع المسرات میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے۔ تو جس کو جو ملا یا ملے گا خواہ وجود ہو یا دنیوی واخروی رزق، ظاہر وباطن کے کمال ہوں یا علوم ومعارف، یہ سب آپ ہی کے ذریعہ تقسیم ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے دربار سے جنت عطا ہوتی ہے کہ تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئیں۔ اب ہر ایک کو خزائن الٰہیہ سے حصہ آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتا ہے۔

یہاں بعض حضرات کی جانب سے یہ سوال ہے کہ جب ایسا ہے تو خلق خدا میں انبیائے کرام کو جو فضائل عطا ہوئے وہ سب پہلے حضور کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ کہ آپ کے بغیر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تو جو فضائل آپ کو نہ ملے وہ کسی دوسرے نبی کو بھی عطا نہ ہوئے ہونگے۔ حالانکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔

مثلاً حضرت موسیٰ کے معجزات عصا اژدھا بن جاتا تھا۔ اور ید بیضا۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات، مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست فرمادینا۔ پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا پرند بن کر اڑ جانا۔

حضرت آدم کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا۔

حضرت سلیمان کے لئے ہوا کا مسخر ہونا، پرند، چرند اور جن وشیطان کا تابعدار ہونا۔

وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام معجزات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر نہیں ہیں۔ مزید گذشتہ احادیث میں جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل ہیں وہ بھی آخرت میں

بغیر حضور ان کو حاصل ہونگے۔

شراح احادیث نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمام فضائل جزئی ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں ہمارے یہاں اس کا یہ جواب بھی ہے، بلکہ اس سے اعظم واجل جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں اور کمال میں آپ کو افضلیت حاصل ہے۔لہذا آپ کو تمام وجوہ سے جمیع اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو جو معجزات ملے ان کی نوعیت اس طرح ہے۔کہ

فضیلت درحقیقت صفت میں ہوتی ہے، رہا فعل تو وہ کسی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔ مثلا دو کاتب ہیں جن کو فن کتابت میں فوقیت حاصل ہوئی اور اس فن میں خوبی کے حامل قرار پائے۔ پھر ایک کاتب نے کسی مصلحت کے پیش نظر کتابت بالفعل کی، اور دوسرے نے کسی مصلحت سے اس کو ترک کیا۔تو اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جس نے فن کتابت کا مظاہرہ کیا وہ نہ لکھنے والے پر فضیلت رکھتا ہے، بلکہ عین ممکن کہ جس نے نہ لکھا وہ کاتب بالفعل سے کتابت میں اجود وافضل ہو۔کیا تم اس حدیث میں غور نہیں کرتے جو دلائل النبوۃ وغیرہ میں مروی ہے۔

۳۹۷۲۔ **عن** الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما نزلت :(وانذر عشرتك الاقربین) صاح رسول اللہ ﷺ علی ابی قبیس یا آل عبد مناف ! انی نذیر فجاءتہ قریش فحذرھم وانذرھم فقالوا اتزعم انك نبی یوحی الیك وان سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام سخرت لہ الریح والجبال ، وان موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سخر لہ البحر، وان عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کان یحی الموتی فادع اللہ تعالیٰ ان یسیر عنا ھذہ الجبال ویفجر لنا الارض انھارا فنتخذھا محارث نزرع وناکل والا فادع اللہ تعالیٰ ان یحی لنا موتانا فنکلمھم

---

۳۹۷۲۔ المسند لابی لعلی مرویات زبیر بن العوام رقم ٦٧٥

ویکلمونا والا فادع الله تعالیٰ ان یجعل هذه الصخرة التی تحتك ذهبا فننحت منها وتغنینا عن رحلة الشتاء والصیف ، فانك تزعم انك کهیاتهم ، فبینا نحن حوله ﷺ اذ نزل علیه الوحی ، فلما سری عنه الوحی قال والذی نفسی بیده لقد اعطانی الله تعالیٰ ما سألتم ولو شئت لکان ، ولکنه خیرنی بین ان تدخلوا باب الرحمة فیؤمن مؤمنکم وبین ان یکلکم الی ما اخترتم لانفسکم فتضلوا عن باب الرحمة ولا یؤمن مؤمنکم فاخترت باب الرحمة ، ویؤمن مؤمنکم واخبرنی ان اعطاکم ذلك ثم کفرتم انه یعذبکم عذابا لایعذب احدا من العلمین ، فنزلت وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون حتی قرأ ثلاث آیات ونزلت ﴿ولو ان قرء انا سیرت به الجبال ـ الآیة﴾ ـ

(انباء الحی ص ۳۲۳ ـ ۳۲۴)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (وانذر عشیرتك الاقربین) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے جبل ابوقبیس پر تشریف فرما ہوکر ندا فرمائی :اے آل عبد مناف! بیشک میں ڈرانے والا ہوں، ندا سن کر قریش جمع ہوئے تو آپ نے سب کو عذاب آخرت سے ڈرایا، بولے: آپ اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں، تو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے پہاڑ اور ہوائیں تابع فرمان تھیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سمندر مسخر ہوا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مردے زندہ کرتے تھے۔آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ پہاڑ یہاں سے چل کر جائیں، اور زمین سے چشمے پھوٹ نکلیں، تو ہم ان کے ذریعہ کھیتیاں کریں اور خوب سب چیزیں کھائیں ۔اور یہ نہ ہو تو ہمارے مردوں کو زندہ کریں تو ہم ان سے گفتگو کریں، ورنہ آپ دعا کریں کہ یہ پہاڑوں کی چٹانیں سونا ہوجائیں تاکہ ہم ان کو کھودیں اور جاڑوں اور گرمی میں مشقت کے سفر کرکے تجارت کے لئے نہ جائیں، آپ تو ان انبیائے کرام کے مثل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: کہ ہم حضور ﷺ کے پاس جمع ہی تھے کہ اچانک وحی نازل ہوئی۔ جب وحی کے آثار جاتے رہے تو ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے:

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا جو تم مانگتے ہو، اور اگر میں چاہتا تو ویسا ہی ہوتا۔ لیکن مجھے دو چیزوں کے درمیان اختیار ملا۔ ایک یہ کہ تم باب رحمت میں داخل ہو جاؤ اور تم میں کے لوگ ایمان لائیں۔ دوسرے یہ کہ جس کو تم اختیار کرتے ہو وہ تمہیں دیا جائے تو تم باب رحمت سے بھٹک جاؤ اور تم میں سے کوئی ایمان نہ لائے۔ لہذا میں نے باب رحمت کو اختیار کیا اور تمہارے ایمان لانے کو پسند فرمایا۔

نیز مجھے یہ بتایا گیا کہ میں تم کو تمہاری پسندیدہ چیز دیدوں تو تم بعد میں کفران نعمت کر کے گمراہ ہو جاؤ گے اور پھر اللہ تعالیٰ تم کو سب سے سخت عذاب دے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: (وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون) یہاں تک کہ آپ نے تین آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿ولو ان قرء انا سیرت بہ الجبال۔ الآیۃ﴾ ۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کریم کی قدرت وعطا سے مردوں کو زندہ کرنے، پہاڑوں کو چلانے، زمین سے نہریں اور چشمے جاری کرنے اور پہاڑی چٹانوں کو سونے میں تبدیل کرنے پر قادر تھے۔ لیکن آپ نے قصدا ایسا نہیں کیا۔ کیا آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں کیا کہ حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: لو شئت لکان۔ اگر میں چاہتا تو ایسا ہی ہوتا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں ایک باب وضع کیا اور اس میں مردوں کو زندہ کرنے اور آفت رسیدہ لوگوں کی آفتوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں روایات ذکر کیں۔ جن میں آپ کے خدام وغلاموں کے واقعات حد تواتر پر ہیں۔ وللہ الحمد

۔

بلکہ امام شعرانی کی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے مراتب خاص فرمائے گئے کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کے احوال کا علم دیا گیا۔ کیونکہ آپ سب کے رسول ہیں۔ اور

یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے احوال مختلف ہیں، تو ضروری ہوا کہ آپ سب کے حالات سے باخبر ہوں۔ نیز آپ کو احیاء موتی کا معجزہ اس طرح عطا ہوا کہ اس کو حیات حسی وم عنوی دونوں سے تعلق ہے، جب کہ یہ دوسروں کو نہ ملا۔

۳۹۷۳۔ **عن** عمرو بن سواد قال لی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما اعطی اللہ تعالیٰ نبیا ما اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قلت : اعطی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام احیاء الموتی ، فقال : اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنین الجذع ۔ فھذا اکبر من ذاک ۔

حضرت عمرو بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو جو ملا وہ ہمارے حضور ﷺ کو بھی ملا، میں نے عرض کیا: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو مردوں کو زندہ کرنے کو معجزہ عطا ہوا، فرمایا: حضور ﷺ سے کھجور کے خشک تنے نے فریاد کی، یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے ۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی والد ماجد قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ''سرور القلوب بذکر المحبوب'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: امام شافعی کا فرمان حق وصواب ہے کہ مردہ تو پہلے زندہ تھا اور صورت انسانیہ نفس ناطقہ سے تعلق کی صلاحیت رکھنے کے لئے باقی ہے۔ برخلاف اس سوکھی لکڑی کے، کہ اس میں اس وقت عادۃ حیات کی صلاحیت ہی نہیں اور کبھی اس پر روح حیوانی کا فیضان ہی نہیں ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں حیات کی ابتداء ہے اور وہاں اعادہ۔ اور اعادہ بلا شبہ آسان ہے۔ ی عنی فاعل مجازی کی طرف نسبت کرتے ہوئے البتہ فاعل حقیقی رب تبارک وتعالیٰ کے لئے سب برابر ہیں، ایک دوسرے کے مقابل اھون وآسان نہیں۔ اور سورۂ روم میں (وھو

---

۳۹۷۳۔ دلائل النبوۃ للھیثمی　السفر السادس　باب ماجاء فی حنین الجذع

اور قوت گویائی بخشا ہے۔ کہ جب آپ گذر فرماتے سب آپ کی رسالت کی گواہی دیتے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۳۲۷

اب رہا ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کا سجدہ کرنا۔ تو اس میں مسجود لہ کو قبلہ اور مسجود الیہ پر بلاشبہ زیادہ فضیلیت ہے۔ یہاں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام قبلہ اور مسجود الیہ تھے اور مسجود لہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں اور امام نیشا پوری نے رغائب الفرقان میں (تلك الرسل فضلنا) کے تحت اس کی وضاحت فرمائی کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ الصلوہ والسلام کے سجدہ کا حکم اس لئے دیا گیا کہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں جلوگر تھا۔ اسی لئے تو حدیث قدسی میں فرمایا: اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔

امام ابن حجر مکی، منح مکیہ، میں فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تخلیق آدم سے مقصود ہیں۔ لہذا ملائکہ کا سجدہ کرنا نور محمدی کو تھا جو حضرت آدم کی پیشانی میں ضوفگن تھا۔

انباء الحی ص ۳۲۸

## سفینہ نوح اور سلطنت سلیمان علیہم الصلوۃ والسلام

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی سلطنت و بادشاہت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی برکت سے تھی۔

علامہ ابن عماد کشف الاسرار میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

شیاطین کا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مسخر اور تابعدار ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکت سے تھا۔

متعدد احادیث میں آیا کہ آپ کی حکومت و بادشاہت آپ کی انگشتری میں مضمر تھی۔ اور اس میں راز یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ بحکم الٰہی آپ کی انگوٹھی میں نقش تھا۔

لہذا ثابت ہوا کہ خلق میں جس کو بادشاہت ملی وہ حقیقۃ اور معنی ،عموما واطلاقا، تقدما واستمرارا اول یوم سے ابدالآباد تک آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابداً ابداً۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہانہ طور طریقہ اختیار نہ فرمایا، حالانکہ ساری کائنات آپ کے لئے پیش ہوئی اور حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے یہ پیغام لائے کہ اگر آپ اس کو پسند کریں کہ تہامہ کے پہاڑ آپ کے لئے زمرد و یاقوت، سونے اور چاندی کے ہوکر چلاکریں تو ایسا کردیا جائے، لیکن آپ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳۹۷۵۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بلغه اسرافیل علیه الصلوة والسلام عن ربه تبارك وتعالیٰ ان احببت ان اسیر معك جبال تهامة زمردا ویاقوتا وذهبا وفضة ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت جل جلالہ کا یہ پیغام پہونچایا کہ اگر ایک آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی سے بنا کر چلاؤں ۔۱۲م

۳۹۷۶۔ **عن** ام المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لو شئت لسارت مع جبال الذهب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے ۔۱۲م

---

۳۹۷۵۔اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی بیان فضیلۃ الزهد ۹/

۳۹۷۶۔المسند لاحمد بن حنبل کتاب الزهد مقدمة الکتاب

۳۹۷۷۔ عن ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو سألت اللہ تعالیٰ من یجعل تہامۃ کلہا ذہبا لفعل ۔

انباء الحی ص ۲۳۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ وہ تہامہ کے تمام پہاڑوں کو سونے کا کردے تو ضرور ایسا کر دیتا۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ چاہیں تو نبی ہو کر شاہان وقت کی زندگی گذاریں اور چاہیں تو خالص عبدیت ونبوت پسند کریں، تو آپ نے خالص عبدیت ونبوت اپنے رب کی بارگاہ میں تواضعاً اختیار فرمائی۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

۳۹۷۸۔ عن خیثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خزائن الارض ومفاتیحہا مالم یعط نبی قبلک ولا یعطاہ احد بعدک ولا ینقصک ذلک عند اللہ شیئا وان شئت جمعتہا لک فی الآخرۃ ۔قال : اجمعہا لی فی الاخرۃ ۔ فانزل اللہ تعالیٰ (تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا)۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ندا ہوئی کہ ہم نے تمہیں زمین کے خزانے اور ان کی کنجیاں عطا کیں جو تم سے پہلے نہ کسی نبی کو ملیں اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملیں، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کچھ کم نہ ہوگا، اور اگر تم چاہو تو آخرت کے لئے ان سب کو جمع رکھا جائے، عرض کیا: میرے لئے آخرت میں اس کو جمع رکھ، اس

---

۳۹۷۷۔المعجم الکبیر للطبرانی　　۲۹۵/۲۵

۳۹۷۸۔ جامع البیان للطبرانی　　سورۃ الفرقان تحت آیت　　(تبارک الذی انشاء)

لعابه بین اصبعی هاتین الا بهام والتی تلیها ، ولولا دعوة اخی سلیمان لأصبح مربوطا بسارية من سواری المسجد فتلا عب به صبیان المدینه۔ انباء الحی ص ۳۳۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ادا فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قرأت کی تو اس میں اشتباہ ہوگیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اگر تم مجھے دیکھتے اور ابلیس کو کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں پیچھے ہٹا یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دوانگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل انگلی کے درمیان اس کے لعاب کی ٹھنڈک پائی۔ اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو آج صبح وہ مسجد کے ستون بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلت: یہ دو قصے جدا جدا ہیں، یہ صبح کی نماز میں ابلیس کا، اور وہ صلاۃ اللیل میں عفریت کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنانے کی تفصیل اس طرح ہے۔

اقول: یہ لباس بطور کرامت واعزاز ہوگا، اور یہ بات ثابت اور طے شدہ کے تمام اعزاز وبزرگی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوگی۔

تو خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور فوراً آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں آپ لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لائیں گے اور سب کا حشر آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اس حال میں کہ ننگے بدن۔ اب حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آپ اس سے قبل ہی لباس زیب تن فرما چکے ہونگے۔ لہذا حضور کو اولیت حقیقۃ حاصل ہے۔ ہاں اس کے بعد تمام اولین وآخرین کی موجودگی میں شفاعت کبری اور قربت عظمی کا لباس اللہ تعالیٰ کے حضور پہنایا جائے گا۔ لہذا آپ یہ لباس پہن کر عرش اعظم کی داہنی جانب کھڑے ہونگے ، بلکہ اس پر جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ امام مجاہد نے فرمایا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب ''تجلی الیقین بان نبینا

سید المرسلین'' میں بیان فرمایا۔ ھذا بحمد اللہ تعالیٰ م عنی صحیح لاعبار علیہ ۔ ھذا ما افاض المولیٰ سبحانہ وتعالیٰ علی عبدہ الفقیر ۔ انباء الحی　　ص ۳۳۴

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ انبیائے کرام، شہدائے عظام اور اولیائے ذوی الاحترام بروز قیامت لباس میں ملبوس ہوں گے، اور بغیر لباس عوام ہی ہونگے۔

اقول: ہمارا رب حی کریم ہے، جل جلالہ۔ لوگوں کا بغیر لباس ہونا میدان قیامت میں کوئی باعث شرم نہیں۔ کہ قیامت کی ہولناکیاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھیں گی۔ اس دن ہر شخص دوسرے سے بے نیاز اور جدا ہوگا۔ حسبنا للہ و نعم الوکیل۔ صحیحین میں ہے۔

۳۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا ۔ قلت: یارسول اللہ ! الرجال والنساء جمیعا ینظربعضھم الی بعض ؟ فقال: یاعائشۃ! الأمر اشد من ان ینظر بعضھم الی بعض ۔ انباء الحی ص ۳۳۶

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے سر بغیر ختنہ جمع ہوں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے، فرمایا: اے عائشہ! اس وقت اتنی شدت ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف نظر ہی نہ کرسکیں گے۔ ۱۲م

لیکن حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب تو سب کی نگاہیں لگی ہوں گی ، اور تمام مخلوق آپ کی جانب راغب ہوگی ، بلکہ جب حضور روضہ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو صدیق اکبر و فاروق اعظم ساتھ ہوں گے۔ (تو اس حال میں حضور کا بے لباس ہونا کیونکر متصور)

---

۳۹۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الرقاق　　باب الحشر

الصحیح لمسلم　　کتاب الجنۃ　　باب فناء الدنیا وبیان الحشر

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۹۸۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر ، احدهما عن یمینه والآخر عن شماله وهو آخذ بأیدیهما ، فقال: هکذا نبعث یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، ساتھ میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ایک داہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔۱۲م

۳۹۸۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان ابا بکر لماحضرته الوفاة دعا بثیاب جدد فلبسها وقال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها ۔

انباء الحی ص ۳۴۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے وصال کا وقت قریب آیا تو نیا جوڑا منگوایا اور اس کو پہن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میت اسی لباس میں اٹھائی جائے گی جس میں انتقال ہوا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان کے خلاف ہے جن میں بے لباس اٹھنے اور میدان قیامت میں جانے کا ذکر ہے، لہذا علمائے کرام نے ان کے درمیان یوں تطبیق دی کہ درجات مختلف ہیں۔تو توزیعا یہ کہا جاتا ہے کہ بعض عاری اور بعض کاسی ہوں گے۔

اقول: بلکہ جو کاسی یعنی صاحب لباس ہوں گے ان کی بھی متعدد جماعتیں ہوں گی۔ بعض تو انہیں کپڑوں میں ہوں گے جن میں انتقال ہوا۔

---

۳۹۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب المناقب مناقب الفاروق الاعظم

۳۹۸۳۔السنن لابی داؤد کتاب الجنائز باب مایستحب من تطهیر ثیاب المیت

اس حدیث میں انہیں کا بیان ہے۔ بعض وہ ہوں گے جن کو ان کے کفن میں اٹھایا جائے گا۔حدیث میں ہے:

۳۹۸٤۔ **عن** عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دفننا ام معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فأمر بها فکفنت فی ثیاب جدد، وقال: احسنوا اکفان موتاکم فانهم یحشرون فیها۔

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی تجہیز وتدفین کی تو آپ نے جدید لباس میں کفن دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ یہ اسی میں اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ توزیع وتطبیق میں یہ حدیث نص ہے جو حضرت ابوذر سے مروی ہے:

۳۹۸۵۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حدثنی الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الناس یحشرون یوم القیامة علی ثلاثة افواج، طاعمین کاسین راکبین، وفوج یمشون، وفوج تسحبهم الملائکة علی وجوههم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ میں اٹھائیں جائیں گے۔ایک تو وہ جو کھاتے پیتے لباس پہنے سواری پر جائیں گے۔دوسرے پیدل۔تیسرے وہ جن کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حجۃ الاسلام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

---

۳۹۸٤۔فتح الباری للعسقلانی کتاب لرفاق باب الحشر

۳۹۸۵۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی ذر ٥/

تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں اس طرح ہے۔

بالغوا فی اکفان موتاکم ، فان امتی تحشرون فی اکفانهم و سائر الامم عراة ۔

اپنے مردوں کے کفن میں مبالغہ کرو، یعنی اچھے کفن پہناؤ کہ میری امت اپنے کفن میں اٹھائی جائے گی اور باقی امتیں بغیر لباس۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: میں نے اس کی اصل نہ پائی۔ لیکن امام عینی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ مسند ابی سفیان میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں یہ معلوم ہوچکا کہ یہ حکم عام امت کے لئے ہے، لیکن جمہور علماء نے اس کو شہداء کے لئے خاص مانا ۔کیونکہ ان کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

علامہ قرطبی امام غزالی سے منقول حدیث کی بھی یہی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہے تو شہداء کے لئے ہے تاکہ دوسری احادیث سے یہ مناقض نہ ہو۔

اقول: اس تفصیل سے تو یہ لازم آیا کہ لباس والوں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں نہ ہوں ۔ کیونکہ شہداء کا لباس تو ان کے کفن ہوں گے۔ حالانکہ امت کے حق میں توزیع وتقسیم جمہور کا مسلک ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ شہداء پر اس لئے محمول کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں دفن کئے جاتے ہیں۔ لہذا لباس میں ان کو مبعوث کیا جانا دوسروں سے امتیاز کے لئے ہے۔

اقول: جب یہ امتیاز کے لئے ہے تو انبیائے کرام کے لئے اس کا ثبوت بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جیسا کہ ان کے دیگر امتیازات احادیث میں وارد ہوئے۔

۳۹۸۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تبعث الانبیاء علی الدواب ویحشر صالح علی ناقته ویحشر ابنا

---

۳۹۸۶۔ المواهب اللدنیه للقسطلانی المقصد العاشر

فاطمة على ناقتي العضباء والقصوا واحشرانا على البراق خطوها عند اقصى طرفها ويحشر بلال على ناقة من نوق الجنة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سواریوں پر اٹھائے جائیں۔اور حضرت صالح تو اپنی اونٹنی پر ہوں گے اور فاطمہ کے دونوں بیٹے میری اونٹنی عضباء اور قصواء پر،اور مجھے براق پر جس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا اور بلال کو ایک جنتی اونٹنی پر لایا جائے گا۔۱۲م

۳۹۸۷۔ يحشر الانبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا المحشر ، ويبعث ابناى الحسن والحسين على ناقتين من نوق الجنة ۔

انبیائے کرام قیامت کے دن سواریوں پر ہوں گے تاکہ میدان محشر جائیں اور میرے بیٹے حسن وحسین جنتی اونٹنیوں پر۔۱۲م

۳۹۸۸۔ **عن** على المرتضى كرام الله تعالىٰ وجهه الكريم عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تحت قوله تعالىٰ: (يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفد) مريم ۸۵ انباء الحی ص ۳۳۹

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضوت نبی کریم ﷺ نے (یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفد۔(مریم۔۸۵) کے تحت فرمایا:

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قیامت کے دن افاقہ ہوگا اور حضور کے فرمان کے مطابق حضرت موسی کو آپ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔

تو اس کا جواب اس طرح بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث بہت سے متقدمین ومتاخرین

---

۳۹۸۷۔ المستدرك للحاكم المعجم الكبير للطبرانى ۲۶۲۹

۳۹۸۸۔ الدر المنثور للسيوطى

علماء کے نزدیک مشکل احادیث سے ہے۔ حتی کہ امام قاضی عیاض سے امام نووی نے نقل فرمایا:

کہ ان ھذا من اشکل الاحادیث۔ یہ مشکل ترین احادیث سے ہے۔

اسی لئے تو ان کے علاوہ دوسرے محققین وشارحین کو اس میں سخت اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ثقہ راویوں کو جو رواۃ صحیحین سے ہیں وہمی اور ضعیف قرار دیدیا۔ اگر میں ان سب کی تفصیل بیان کروں اور سب کے اقوال جمع کروں تو مقصد اصلی سے خروج کا خوف ہے اور کلام کے طویل ہونے کا خطرہ ہے۔

میں نے اس مقام پر فتح الباری، عمدۃ القاری اور مرقاۃ شرح مشکوۃ کے حاشیہ پر کچھ تعلیقات تحریر کی ہیں، ان میں اپنے مولیٰ عزوجل کی توفیق سے تمام اشکالات کے بارے میں یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ وارد ہی نہیں ہوئے، ہاں ایک شبہ ہے جس کا افادہ امام عینی نے عمدۃ القاری میں اور شیخ محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:

کہ اس سلسلہ میں مکمل وضاحت موجود اور اجماع منقول کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروز قیامت سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے تشریف لائیں گے، آپ سے پہلے کوئی اپنی قبر سے نہیں اٹھے گا، تو پھر اس حدیث میں حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ لاادری کان فیمن الخ۔ لہذا معلوم کہ حضرت موسی کو پہلے افاقہ ہوگا۔ یا وہ اس سے مستثنی قرار پائیں گے۔

اس کے حل کے لئے بعض شارحین نے یہ جزم کرلیا کہ اس حدیث میں جو تردد منقول ہے وہ راوی کا وہم ہے۔

ملا علی قاری مرقات میں فرماتے ہیں: کہ بعثت بعد الموت میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔ پھر اس حدیث کے حل میں فرمایا: کہ اس حدیث میں صعقہ سے مراد نفخۂ فزع ہے جو بعثت بعد الموت سے پہلے ہوگا۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ بعثت سے پہلے نفخۂ قیامت کے سوا اور کوئی نفخہ نہیں۔ حتی کہ خود علامہ علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ تمام لوگ قیامت کے دن مرجائیں گے یعنی نفخۂ اولیٰ کے وقت۔ اور یہ نفخۂ اولیٰ باعث موت ہی ہوگا نہ کہ محض ہول واضطراب اور بے ہوشی۔ پھر لکھتے ہیں:

ہاں یہاں ایک سہل جواب وہ بھی ہے جس کی طرف علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا: کہ نفخہ ہر زندہ شخص کو بے ہوش کردے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس سے مستثنی رہے گا۔اس کے بعد ہر وہ زندہ شخص کہ اب تک اسے موت نہ آئی فورا بعد مرجائے گا۔

اور وہ نفوس قدسیہ جن کو پہلے موت آچکی اور پھر وہ زندہ کردیئے گئے ی عنی انبیائے کرام اور شہدائے عظام۔ان کے لئے محض غشی ہوگی پھر افاقہ ہوگا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کا استثناء جس غشی سے فرمایا وہ یہ ہی ہو۔

اقول: علامہ علی قاری کا مقصود تو اس وقت ہی تام ہوسکتا ہے جب کہ افاقہ بعثت سے پہلے ہو۔تاکہ بعثت میں سبقت لازم نہ آئے۔اور بعثت سے پہلے افاقہ صریح حدیث صحیحین کے خلاف ہے۔

۳۹۸۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتفضلوا بین انبیاء اللہ، فانہ ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللہ، ثم ینفخ فیہ اخری فاکون اول من بعث فاذا موسی آخذ بالعرش۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو، کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین وآسمان والے بے ہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنے روضہ انور سے اٹھوں گا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسی عرش کا پایہ پکڑے ہیں۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں صراحت ہے کہ افاقہ سے مراد بعثت ہے۔یہاں سے وہ قول بھی دفع

---

۳۹۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل وان یونس لمن المرسلین

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب فضائل من موسی علیہ الصلوۃ والسلام ۲۶۷/۲

ہوگیا جوملاعلی قاری، امام قاضی عیاض، اوران کے علاوہ حضرات نے پیش فرمایا کہ افاقہ سے مراد بعثت نہیں۔ بلکہ افاقہ غشی سے چھٹکارا پانا، اور بعثت مرنے کے بعد زندہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، جیسے حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر بے ہوش ہوجانا موت نہیں تھا اوراس سے افاقہ بعث بعدالموت کے معنی میں نہیں۔

اس کے جواب میں مزید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس افاقہ کوایک حدیث میں بعث سے بھی تعبیر فرمایا۔

۳۹۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: فلا ادری أکان ممن استثنی الله تعالیٰ ان لا تصیبه النفخة او بعث قبلی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں بتا سکتا کہ حضرت موسی ان لوگوں میں ہونگے جو مستثنی رہیں گے کہ ان کوصور کی آواز نہ پہنچے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے عرش اعظم تک پہلے پہونچنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ روضۂ انور سے تو حضور ہی سب سے پہلے تشریف لائیں گے، لیکن آپ بعد میں اس لئے پہونچیں گے کہ حشرونشر ملک شام کی سرزمین پر ہوگا اور حضرت موسی کی قبراس سرزمین سے قریب جہاں عرش اعظم کے پائے ہوں گے۔ لہذا حضرت موسی قبرانور سے باہر تشریف لاتے ہی وہاں پہونچ جائیں گے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ انور سے بقیع شریف تشریف لے جائیں گے اوران کے زندہ ہوکر باہر آنے کے منتظر رہیں گے، پھر ان کوساتھ لیکر حرمین کے درمیان اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے، اور جب وہ سب آجائیں گے تو آپ میدان محشر کی طرف قصد فرمائیں گے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ من اللاحقین تبعاله ، المتعلقین باذیاله ، بمنه وأفضاله ،

---

۳۹۹۰۔ جامع البیان للطبری تفسیر سورۃ زیر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

آمین رب محمد آمین ، وصل وسلم وبارك عليه وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین ۔

بعض حضرات نے یہاں صعقہ کو بعد بعث پر محمول کیا اور بعث کے معنی میں نہیں لیا۔ امام قاضی عیاض ، امام نووی ، ابن قیم ،امام عسقلانی نے اس کو جائز مانا۔ اور امام عینی نے احادیث انبیاء میں اس پر جزم فرمایا۔اور شیخ نے اشعۃ اللمعات میں ان کی متابعت کی۔لیکن علامہ قرطبی نے اس کو رد کر دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی تصدیق کی۔

اقول: اولاً۔حدیث صحیحین جو ابھی ذکر ہوئی اس کی تردید کے لئے کافی ہے، کہ اس میں صراحت ہے کہ صعقہ (موت) افاقہ (بعث) دونوں نفخوں کے وقت ہی ہوگا۔ نیز امام بخاری نے تفسیر سورۂ زمر میں روایت کی۔

۳۹۹۱۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انی اول من يرفع رأسه بعد النفخة الآخرة ، فاذا انا بموسى متعلق بالعرش ، فلاادری أكذلك كان ام بعد النفخة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں اٹھوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسی عرش کا پایا پکڑے ہیں،تو نہیں بتایا جاسکتا کہ وہ اسی حال میں رہیں یا صور کے بعد یہاں پہونچے۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہاں قیامت وبعثت کے دو نفخوں کے سوا کوئی تیسرا نفخہ ہی نہیں،دو کے بارے میں قرآن کریم میں آیا۔اور زیادہ نفخوں کا امکان بغیر ثبوت نہیں ہوسکتا۔اور یہاں نہ ثبوت اور نہ کسی تیسرے پر جزم۔

امام عینی علامہ کرمانی سے نقل فرماتے ہیں کہ اصح مسلک میں صرف دو نفخے ہی ہیں۔

اور

---

۳۹۹۱۔ الجامع الصحيح للبخاری كتاب التفسير سورة الزمر باب قوله ونفخ الصور

علامہ عسقلانی علامہ قرطبی سے ناقل کہ صحیح یہی ہے کہ دو نفخے ہیں فقط۔ کیونکہ آیت سورۂ نمل میں (ففزع) سے۔ اور آیت سورۂ قصص میں (فصعق) سے (الامن شاء اللہ) استثناء موجود ہے۔ ملخصا انباء الحی ص ۳۴۳

ثانیاً اقول: عین ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فاصعق معہ) اس وقت فرمایا جب حضور کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ انبیائے کرام کو صعق لاحق نہیں ہوگا۔

بلکہ حضور کیونکر ارشاد فرماتے جب کہ خود حضور کا فرمان ہی شہداء کا استثناء فرمارہا ہے۔

۳۹۹۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سأ ل جبرئيل علیه الصلوة والسلام عن هذه الآية، من الذين لم يشاء الله ان يصعقوا، قال: هم شهداء الله عزوجل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والسلام (من الذين لم يشاء الله ان يصعقوا) کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: یہ شہدائے کرم ہوں گے۔ ۱۲م

۳۹۹۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: هم شهداء الله ثنبية الله تعالیٰ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شہداء ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ رکھے گا۔ ۱۲م

۳۹۹۴۔ **عن** سعيد بن جبير رضی الله تعالیٰ عنه قال: وزاد متقلدی السيوف حول العرش۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے گرد تلوار لٹکائے

---

۳۹۹۲۔ فتح الباری للعسقلانی		كتاب الرفاق		باب نفخ الصور		۱۱/

۳۹۹۳۔ الدر المنثور للسيوطی		سورة الزمر تحت آية ونفخ فی الصور

۳۹۹۴۔ جامع البيان للطبری		سورة الزمر تحت آية ونفخ فی الصور

شہداء ہوں گے۔۱۲م

۳۹۹۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : والاموات لایعلمون شیئا من ذلک ، فقلت یارسول اللہ ! فمن استثنی اللہ تعالیٰ حین یقول (ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) قال : اولئک الشھداء ، وانما یصل الفزع الی الاحیاء وھم احیاء عند ربھم یرزقون ووقاھم اللہ فزع ذلک الیوم وآمنھم منہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردے تو اس سے کچھ نہیں جانتے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اس آیت (فـفـزع مـن فی السموا ت ومن نی الا رض الا من شاء اللہ ) میں کس کا استثناد ہے،فرمایا: یہ شہداء ہیں، فزع تو زندوں کو ہی ہوگی اور یہ اپنے رب کہ یہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس دن فزع سے ماموں ومحفوظ رکھے گا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جب یہ شہداء کے لئے ثابت تو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام تو اس کے زیادہ حقدار ہیں ۔اسی لئے امام بیہقی نے اختیار فرمایا کہ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے استثناء حاصل فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے آیت کریمہ کے مجمل استثناء کو حاملین عرش اور باقی چار فرشتوں پر محمول فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

۳۹۹۶۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالوا: یا رسول اللہ ! من ھؤلاء الذین استثنی اللہ ؟ قال جبرئیل ومکائیل وملک الموت واسرافیل وحملۃ العرش ۔

---

۳۹۹۵۔ الدرالمنثور للسیوطی — سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

۳۹۹۶۔ جامع البیان للطبری — سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا؟ فرمایا چاروں مقرب فرشتے ،جبرئیل،میکائیل،عزرائیل،اسرافیل،اور حاملین عرش۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ پر حکم عام لگایا۔لیکن جب حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیدیا گیا کہ انبیائے کرام بھی مستثنیٰ ہیں تو پھر آپ نے ان کا بھی استثنا فرمایا۔

ایسا ہی وہاں واقع ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضلیت مطلقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا نام لیا۔لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء ومرسلین اور جملہ اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ کی بشارت سنائی تو آپ نے علی الاعلان بطور تحدیث نعمت سب کو یہ مژدہ سنادیا۔ انا اکرم ولد آدم ۔وغیرھا من الاحادیث الکثیرۃ المتکاثرۃ ۔

ثالثا۔اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ صعقہ بعد البعث میدان محشر میں ہوگا اور اس میں کسی کا استثناء نہیں ۔جیسا کہ ابن قیم کا گمان فاسد ہے،اور اسی بنا پر اس نے ثقہ راویوں کو وہمی قرار دیا ہے اور احادیث صحاح کو رد کردیا۔

اس کو نہیں معلوم کہ یہ حدیث خود بعض کا استثناء فرمارہی ہے۔تو اگر صعقہ قیامت ہی کا صعقہ ہے تو ٹھیک ۔اور اگر اس کے علاوہ ہے جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو اس میں استثناء اسی حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے۔

لیکن استثناء وارد نہ ہونے کی صورت میں ہم ان کے لئے یہ بات تسلیم نہیں کرتے ۔تو یہ راویوں کا تیسرا وہم ہوگا۔اور دونفخوں کا ذکر جو تھا وہم ہوگا۔

بعثت کے بعد بھی ابن حزم وغیرہ نے دو نفخے مراد لئے ہیں،اور حضرت موسی ان دونوں میں بے ہوش نہیں ہوں گے ۔یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے آپ کو افاقہ ہوجائے گا۔

بہر حال ہم صعقہ وافاقہ دونوں سے حضور کے لئے فضیلت مانتے ہیں۔خواہ افاقہ طاری ہوا ہو۔یا اصلی کہ صعقہ کا وجود ہی نہیں ہوا تھا۔افاقہ کی توجیہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جب کوہ طور پر اپنے رب کی تجلی دیکھی تو آپ بے ہوش ہوگئے۔

۳۹۹۷۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خر موسی صعقا مقدار جمعۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جمعہ کی مقدار بے ہوش رہے۔۱۲م

۳۹۹۸۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرء ھذہ الآیۃ (فلما تجلی ربہ للجبل ) قال : واشار باصبعہ ووضع طرف ابہامہ علی انملۃ الخنصر ای علی المفصل الا علی من الخنصر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فلما تجلی ربہ للجبل ) آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: وہ تجلی اس طرح تھی، ی عنی آپ نے انگوٹھے کو چھنگلی کے پورے پر رکھا۔ی عنی آخری مفصل پر( گویا بہت مختصر تجلی)

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ تجلی نور تھی نہ کہ تجلی ذات کہ وہ تبعض وتجزی سے منزہ ہے، یہ مختصر تجلی کوہ طور پر تھی نہ کہ حضور موسی کی ذات پر۔پھر حضرت موسی نے پہاڑ کو دیکھا ایسا نہیں کہ آپ کی نظر اس تجلی پر تھی۔ان تمام چیزوں کے باوجود حضرت کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم برداشت نہ کر سکے اور ایک ہفتہ بے ہوش رہے۔

ہاں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال معجزہ ملاحظہ کیجئے، کہ اپنے رب کو دومرتبہ

---

۳۹۹۷۔الدر المنثور للسیوطی سورۃ الاعراف تحت آیۃ فلما تجلی ربہ الآیۃ

۳۹۹۸۔ المستدرک للحاکم باب التفسیر جامع البیان للطبری تفسیر فلما تجلی ربہ

الجامع للترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ الاعراف ۱۳۳/۲

دیکھا۔نہ بے ہوش ہوئے اور نہ کوئی ہول پیدا ہوا۔ بلکہ ان کی شان تو (مازاغ البصر وماطغی) تھی ۔تو کون ہے جس سے ایسا عظیم ثبات معرض وجود میں آیا ہو۔ نہ کوئی فرشتہ ونبی اپنی قوت روحانی سے ثابت رہا۔اور نہ کوئی پہاڑ اور فلک اپنی شدت جسمانی سے۔یہ ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال فضل افاقہ میں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صعقہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ اگر عرصات قیامت میں یہ صعقہ لاحق ہو بھی تو یہ کسی فزع وہول کی وجہ سے نہیں ۔کہ اس دن تو آپ کے خدام خاص وغلام بھی اس سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔لایحزنہم الفزع الاکبر۔

بلکہ اس کی نوعیت یہ ہوگی کہ جب بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی تو آپ کا قلب کریم رؤف ورحیم اپنی کمزور امت کے لئے بے چین ہوگا۔کیونکہ اس دن آپ کو اپنی امت کی فکر کے سوا کوئی دوسری فکر نہ ہوگی۔تو آپ پر جو صعقہ طاری ہوگا اگر ہوا بھی تو وہ صرف رقت ہوگی اور یہ محض امت کی خاطر۔کیا آپ نے مہربان باپ سے ایسی رقت ووارفتگی نہیں دیکھی ہے۔ حالانکہ حضور مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں،اپنی امت پر ماں سے زیادہ شفیق ومہربان ہیں۔

ہم نے ایک عورت کا حال دیکھا کہ جب اس کو اپنے داماد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہوگئی، کیونکہ اس کو اپنی بیٹی کی مصیبت وپریشانی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ ہوش گنوا بیٹھی۔

بہر حال حضور کو اپنی امت کی فکر ہوگی۔اور آپ کے سوا سب اپنی اپنی فکر میں ہوں گے ۔جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے، ہر نبی ومرسل بھی اس دن نفسی، نفسی فرمارہے ہوں گے۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین ۔ بہر حال اگر ایسا ہوا تو اس صعقہ کے نتیجہ میں شفاعت کبری کا منصب عطا ہوگا۔لہذا اس کو ہزاروں افاقوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ خود اپنی خاطر نہیں بلکہ امت کی غمخواری میں۔

یہ تین توجیہیں ہیں اوران میں درمیانی زیادہ اطمینان بخش۔والحمدللہ رب العالمین۔

انباء الحی ص ۳۵۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۹۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قالت قریش للیھود اعطونا شیئا نسأل ھذا الرجل ، قالوا: سلوہ عن الروح ، فسألوا فنزلت : (ویسئلونک عن الروح ، قل الروح من امر ربی ) ۔ (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) قالوا: اوتینا علما کثیرا ، اوتینا التوراۃ ، ومن اوتی التوراۃ فقد اوتی خبرا کثیرا ، فانزل اللہ تعالیٰ : (قل لو کان البحر مداد الکلمات تبی لنفد البحر قبل ان تند کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا) ۔ انباء الحی ص ۳۶۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا کچھ چیزیں ایسی بتاؤ جو ہم ان (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے پوچھیں، بولے روح کے بارے میں معلوم کرو، ان لوگوں نے پوچھا تو یہ آیت (ویسئلونک عن الروح ، قل الروح من امر ربی ) نازل ہوئی، اور ساتھ ہی (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) بولے ہمیں تو بہت علم ملا ہے، ہمیں تورات دی گئی، اور جسے تورات ملی اسے بہت بھلائی ملی، تو اللہ تعالیٰ نے (قل لو کان البحر مداد الکلمات تبی لنفد البحر قبل ان تند کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا) نازل فرمائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۰۰۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) وجمیع خلق اللہ تعالیٰ کتاب وھذا البحر یمد فیہ سبعۃ البحر مثلہ فمات ھؤلاء الکتاب کلھم ، وکسرت ھذہ الاقلام کلھا ، وییست ھذہ البحور الثمانیۃ ، وکلام اللہ کما ھو لاینقص ، ولکنکم اوتیم التوراۃ فیھا شیٔ من حکم اللہ ، وذلک فی حکم اللہ قلیل ، فارسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأتوہ ، فقرأ علیھم ھذہ الآیۃ ، قال : فرجعوا مخصومین بشر ۔

---

۳۹۹۹۔ الجامع للترمذی		ابواب التفسیر		سورۃ الاسراء		یسألونک عن الروح

۴۰۰۰۔ الدر المنثور للسیوطی		سورۃ لقمان تحت آیۃ وبوان مافی الارض من شجرۃ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) نازل ہوئی، ی عنی تمام مخلوق کاتب ہو، اس سمندر میں سات سمندر اور مل جائیں، تو یہ سب کاتب مرجائیں، تمام قلم ٹوٹ جائیں اور یہ سمندر سب خشک ہوجائیں لیکن اللہ کا کلام کچھ کم نہ ہو، لیکن تمہیں تورات دی گئی اس میں اللہ کے کچھ احکام ہیں اور یہ بہت کم ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے نزول کے بعد یہود کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی تو سب اپنا سامنہ لے کر چلے گئے۔ ۱۲م

۴۰۰۱۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه، وفیه فقالوا: تزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا وقد اوتینا التوراة وهی الحکمة، ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیر کثیرا، وتزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا، فکیف یجتمع هاتان ۔فنزلت هذه الآیة (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) ونزلت التی فی الکهف:(قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی --- الآیة )۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بولے: آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کم علم ملا حالانکہ ہمیں تورات دی گئی جو حکمت ہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) اور سورۂ کہف کی آیت (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی۔ الآیۃ )

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ شبہ یہود کی جانب سے تھا، اور جواب غفور ودود، حبیب محمود کی طرف سے۔ جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے، اسی طرح اس کی حکمتیں۔ اور ہر ذرہ میں جو مصلحتیں اس نے ودیعت فرمائیں وہ سب متناہی ہیں۔ اس سے پہلے ہم بتا چکے کہ ہر ذرہ ممکنہ کے احوال غیر متناہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو بیان فرمایا۔ اور جس کو چھوڑ دیا وہ

---

۴۰۰۱۔ جامع البیان للطبری　　سورة لقمان تحت آیة وبوان مافی الارض من شجرة

سب کسی حکمت بالغہ کے تحت ہے۔

لہذا انبیائے کرام کے علوم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان سب کو محیط ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔ لہذا ایسے ہر ہر ذرہ کا، ہر ہر بال کا، اور ہر ہر پتہ کا علم ان کے رنگ، مقدار، وضع، وزن، شکل اور محل وغیرہ کے ساتھ ان کے پیش نظر ہے۔

ان تمام چیزوں کے باجود جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا وہ غیر متناہی ہے، اور غیر متناہی بالفعل کا احاطہ مخلوق کا علم نہیں کرتا۔ اور ما کان وما یکون کا علم متناہی بالفعل ہے۔ اور متناہی وغیر متناہی میں کوئی نسبت ہی نہیں ۔ لہذا وہ حکمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ودیعت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے ہیں اور وہ فی نفسہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو معرض تحریر میں لایا جائے تو زمین وآسمان کے درمیان کا خلا ان کے دفتر سے بھر جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابل وہ بہت تھوڑے علام ہیں۔

هكذا ينبغي ان يفهم المقام انباء الحی ص ۳۶۷

۴۰۰۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قال الله تعالیٰ : اعددت لعبادی الصالحين مالاعين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ، قال ابوهريرة: اقرؤا ان شئتم ( نفس ما اخفی لهم من قرأة اعين)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار رکھا ہے جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ اس کے دل پر خطرہ گذرا، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين ) ۔ ۱۲م

---

۴۰۰۲۔ الجامع الصحيح للبخاری كتاب التفسير سورة السجده

الصحيح لمسلم كتاب الجنة وصفة نعيمها

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے منکرین کے سب سے بڑے عالم اور سب سے سخت جھگڑالو، زبان دراز اور فلسفی ہذیانات بکنے والے نے احتجاج کیا کہ یہاں خفا کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس بات کا افادہ کرتا ہے۔ کہ مخفی چیزیں وہ ہیں جو ہو چکیں۔ لہذا آیت اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض چیزیں وہ ہیں جو وقوع پذیر ہو چکیں لیکن ان کا علم غیر اللہ کو کسی نوع کی تفصیل سے اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اخفا اور پوشیدگی کا زمانہ باقی ہے، جب یہ زمانہ منتہی ہو گا ی عنی دخول جنت کے وقت تو یہ خفا ختم ہو گا۔ یہ اس کی طول طویل بکواس کا خلاصہ ہے۔

اقول: اولا۔ (لاتعلم) نفی حال پر دلالت کرتا ہے، نفی استقبال پر اس کی کوئی دلالت نہیں۔ کیا منافقین کے حال کے بارے میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لاتعلمهم) پھر خود ہی خداوند قدوس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم فرمادیا۔ کمامر۔ نیز (لهم) میں لام نفع، اور (قرة اعین) اس بات بردال ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو یقیناً ان کے لئے ظہور ہو جائے گا۔ لیکن آیت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ اس سے قبل تمام مخلوق کے لئے اس کا علم ممتنع ہے حتی سید الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کلام کا ابتدائی حصہ اس وقت نفی علم کے عموم پر دلالت کرتا ہے۔

جب آیت کریمہ نازل ہوئی، اور آخر کلام ان لوگوں کے لئے حصول علم پر دلالت کرتا ہے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان طویل زمانہ ہے۔ اس مدة کے سلسلہ میں آیت کی کوئی دلالت نہیں، نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔

اب عموم نفی کو جنت کے دخول تک مستمر ماننا خالص نفسانی ہوس ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہاں سے وہ شبہ مندفع ہو گیا جو ہماری کتاب کی عبارت پر وارد ہو رہا تھا، ہم نے وہاں کہا تھا کہ قرآن کریم حضور نبی علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے ہر چیز کا تبیان ہے اور ہر شی کی تفصیل۔ اور یہ آیت اس کی نفی نہیں کرتی۔ کہ بعض چیزیں قرآن کے مکمل نازل ہونے سے پہلے اگر پوشیدہ ہیں تو اس سے مقصود پر کوئی اثر نہیں۔

ثانیا: صیغہ ماضی (اخفی) صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخفا واقع ہوا۔ایسا نہیں کہ اخفا مخفی کے وجوداور وقوع پر دال ہو۔کیونکہ خفا یہاں علم کے مقابل ہے۔اور ظہور علمی معلوم کے خارج میں وجود کو مستلزم نہیں،تو خفا میں یہ وجود کیوں ضروری ہونے لگا۔

کیا قرآن کریم کی آیت (ان الساعة آتية أكاد اخفيها) (طه ـ ١٥) کو نہیں دیکھا ۔کیا وقوع کے بعد وہ پوشیدہ ہوگی۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ قیامت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا وہ ظاہر کردی گئی یا پوشیدہ رکھی گئی۔جو صورت بھی ہو تمہارے نزدیک اس کا وجود اس وقت لازم ہوگا۔ اس لئے کہ اخفا کا زمانہ ماضی میں ہونا جب مخفی کے وجود کو مستلزم تو اظہار میں تو یہ بدرجۂ اولیٰ ہوگا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ ابریز شریف میں حضرت ابویحیٰ شریف شہیر باابن ابی عبداللہ شریف تلمسانی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں:

کسی چیز کے پوشیدہ ہونے کے چند درجات ہیں۔پہلا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ یہ ہے کہ شی کا بالکل وجود ہی نہ ہو۔اور وہ ظلمت عدم میں مستور ہو۔جیسے سورج وجود سے پہلے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ موجود ہو،لیکن ہمارے پاس ایسا حاسہ نہیں جو اس کا ادراک کرسکے ۔جیسے سورج وجود کے بعد اندھے کے نزدیک۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا وجود ہو،اور ایسا حاسہ بھی جو اس کا ادراک کرسکے،لیکن ہمارے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہو۔جیسے سورج بادلوں میں چھپا ہو۔

ثالثا: کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا،نہ کان نے سنا،نہ بشر کے قلب پر اس کا خطرہ گزرا،یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہے مطلع فرمادے۔بلکہ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اس چیز پر کسی کے اطلاع پاجانے کے بعد بھی وہ چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے،اس لئے کہ یہاں تو مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ عالم شہادت سے نہیں کہ لوگ عموما اپنے حواس سلیمہ اور عقل سے اس تک وصول حاصل کریں۔اس کی وضاحت خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوب فرمائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالؔ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدینۃ عن لیلۃ اسری بہ من مکۃ ( و سباق الحدیث الی ان قال ) ثم اخذت علی الکوثر حتی دخلت الجنۃ ، فاذا فیھا مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا: اس میں یہ بھی فرمایا: کہ پھر میں کوثر اور جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں وہ چیزیں دیکھیں جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب بشر پر اس کا خطرہ گذرا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! یہاں حضور نے ان چیزوں کا دیدار بھی فرمایا اور اس کے باوجود انہیں صفات سے متصف کیا، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، وغیرہ۔ انباء الحی ص ۳۷۳

۴۰۰۴۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی قول تعالیٰ : (وما ادری مایفعل بی ولا بکم ) قال:نسختھا آیۃ الفتح ، فقال رجل من المومنین : ھنیئالک یانبی اللہ ، قد علمنا الآن مایفعل بک فماذا یفعل بنا؟ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ الاحزاب (وبشرالمؤمنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا۔وقال :(لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔۔۔۔۔ الآیۃ)فبین اللہ مایفعل بہ وبھم ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے کے قرآن ( وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ) کے بارے میں فر مایا، آیت سورہ فتح نے اس کو منسوخ فرمادیا۔ جب وہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی بولے: یا

---

۴۰۰۳۔ جامع البیان للطبری تحت قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری الآیۃ

۴۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی تحت قل ماکنت بدعامن الرسل

رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو ہم نے اب جان لیا کہ آہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوھا۔ تو ہمارا حال بھی بیان فرمائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی (وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا كبيرا۔ وقال :(ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات۔۔ الآية) تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے اور مؤمنین کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ۱۲م

**٤٠٠٥۔ عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : انزلت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) مرجعه من الحديبية فقال: لقد انزلت علىّ آية هى احب الىّ مما على الارض ، ثم قرأ عليهم ، فقالوا هنيئا مرئيا يارسول الله ! قد بين الله لك ماذا يفعل بك؟ فما ذا يفعل بنا؟ فنزلت عليه (ليدخل المومنين والمؤمنات جنات تجرى من تحتها الانهار) حتى بلغ ( فوزا عظيما)۔

حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر یہ آیۃ (ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) (سورۃ الفتح۔) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو روئے زمین کی ہر چیز سے مجھے محبوب ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، صحابہ کرام نے مبارک باد پیش کی ،، اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، لیکن ہمارا حال معلوم نہ ہوا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنٰت تجرى من تحتها الانهار ۔ فوزاً مبينا) تک۔

**٤٠٠٦۔ عن** ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: (وما ادرى مايفعل بى ولا بكم ) نزل الله تعالىٰ بعد هذا ( ليغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر) وقوله تعالى : (ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات)فاعلم الله تعالىٰ نبيه صلى الله تعالىٰ

---

٤٠٠٥۔ الجامع للترمذى　　ابواب التفسير　　سورة الفتح

٤٠٠٦۔ التفسير لابن ابى حاتم　　تحت آية قل ما كنت بدعا من الرسل

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم مایفعل بہ وبالمؤمنین جمیعا ۔ انباء الحی ص ۳۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وماادری مایفعل لی الآیۃ) نازل ہوئی تو اس کے بعد (لیغفرلک اللہ الآیۃ) اتری اور پھر (لیدخل المؤمنین الآیۃ) نازل ہوئی ۔۱۲م

## حضور علم کتابت جانتے ہیں تھے یا نہیں ۔ اور امی کا معنی

۴۰۰۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کنت احدکم بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیمم الرحمن ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھو تو (رحمٰن) پر کھڑا زبر بھی لگاؤ ۔۱۲م

۴۰۰۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کتبت فبین السین فی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بسم اللہ کی کتابت کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی سین کو واضح کر کے لکھنا ۔۱۲م

۴۰۱۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأیت لیلۃ اسری بی علی باب الجنۃ مکتوبا، الصدقۃ لعشر امثالھا والقرض ثمانیۃ عشر، فقلت یاجبرئیل مابال القرض افضل من الصدقۃ، قال: لان السائل بسأل و عندہ، والمستقرض لایستقرض لامن حاجۃ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

۴۰۰۷۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۱۶۸

۴۰۰۸۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۰۸۷

۴۰۱۰۔ السنن لابن ماجہ ابواب الصدقات باب القرض

WWW.NAFSEISLAM.COM

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا ثواب اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے کہا: اے جبرئیل! قرض میں کیا خوبی ہے کہ صدقہ سے افضل قرار پایا۔ عرض کیا: سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ہوتا بھی ہے، اور قرض چاہنے والا ضرورت ہی سے قرض لیتا ہے۔ ۱۲م

۴۰۱۱۔ **عن** ابی الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما اسری بی الی السماء بعة فاذا علی ساق العرش الأیمن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جل جلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابوحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج میں جب ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا تو عرش کی داہنی ساق پر لکھا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جل جلالہ ﷺ۔

۴۰۱۲۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامررت بسماالارأیت فیہا مکتوبا محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آسمان سے گذرا وہاں میں نے محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق لکھا دیکھا۔ ۱۲م

۴۰۱۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما عرج بی الی السماء مامررت بسماء الا وجدت اسمی فیہا مکتوبا محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی۔

---

۴۰۱۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی　　کتاب المناقب　　باب جامع فی مناقبہ

۴۰۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ　　۲۹۶۶

۴۰۱۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار للھیثمی　　۲۴۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب میں معراج میں آسمانوں سے گذرا تو جس آسمان سے گذرتا وہاں اپنا نام لکھا ہوا پاتا محمد رسول اللہ، اور ساتھ ہی اس کے نیچے ابوبکر صدیق بھی لکھا تھا۔۱۲م

۴۰۱۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلة اسری بی علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق۔ ﷺثم علیھما۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے شب اسراء عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، لکھا دیکھا۔

۴۰۱۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلة اسری بی فی العرش فریدة خضراء ،فیھا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،

الخصائص الکبری للسیوطی　باب خصوصیة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے شب اسراء سبز موتی دیکھا جس میں سفید نور سے لکھا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق،

۴۰۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلة اسری بی حول العرش مکتوبا آیة الکرسی الی العلی العظیم محمد رسول اللہ قبل ان یخلق الشمس والقمر بالفی عام ،ابو بکر

---

۴۰۱۴۔تاریخ بغداد للخطیب　رقم الترجمہ ۵۳۷۹

۴۰۱۵۔تاریخ بغداد للخطیب　رقم الترجمہ۵۹۰۸

۴۰۱۶۔مسند الفردوس للدیلمی　رقم الحدیث ۳۱۸۸

الصدیق علی اثرہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد آیت الکرسی لکھی دیکھی اور محمد رسول اللہ بھی، جو شمس وقمر کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا، اور ساتھ ہی صدیق اکبر لکھا گیا تھا۔۱۲م

۴۰۱۷۔ **عن** جعفر بن محمد الصادق عن ابیہ عن جدہ و عن امیر المؤ منین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلۃ اسری بی علی العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق، عثمان ذو النورین یقتل ظلما۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والداور وہ اپنے دادا سے اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم پر لکھا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، اور عثمان ذوالنورین کو ظلما قتل کیا جائے گا۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت کریمہ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی) میں امی کا معنی ہے جو نہ کتابت جانتا ہو اور نہ نقوش کتابیہ وحساب۔

پھر کہا: معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے کے تمہارے نبی امی ہیں جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں۔

پھر کہا: اس میں شک نہیں کہ نقوش کتابیہ کا تعلق عالم شہادت سے ہے، اور وہ اپنیا صول وضوابط کے اعتبار سے مختلف اور کثیر انواع پر مشتمل ہے، کہ مختلف زمانوں میں اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوا، اور اپنی جزئیات کے اعتبار سے تو وہ غیر متناہی لا تقف عند حد کی منزل

---

۴۰۱۷۔تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ عبد الرحمن

میں ہیں۔اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو وصف امی سے متصف فرمایا اور یہ وصف منسوخ بھی نہیں ہوا، تو آپ کو ان نقوش وکتابت اور ان کی قرأت کا علم نہیں تھا۔حالانکہ آپ کو خلافت کبری حاصل اور غایت اتصال باطنی بھی عطا ہوئی اس کے باوجود آپ عالم شہادت کے تمام افراد کو بھی نہیں جانتے تھے۔

اقول: اولا۔تو نے امی کا معنی بیان کیا جو کتابت نہ جانتا ہو، حالانکہ امام بغوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا: جو کتابت نہ کرتا ہو۔کیا دونوں میں عظیم فرق نہیں ہے؟

اگر تیری مراد علم سے ملکہ ہے تو سچ ہے۔پھر یہ باب قدرت کے قبیل سے ہوگا نہ کہ باب علم سے جس کی بحث یہاں ہے۔کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے لیکن اس کو ملکہ سے تعبیر کرنا غلط، اور اس کا علم اس سے قطعا متعالی وبلند ہے۔

اب اگر حضور نے خوشخطی کا اظہار نہ فرمایا اور اللہ کی عطا سے آپ کو ہر مکتوب کا علم حاصل ہوا تو یہ آپ کی امیت کے کب منافی ہے۔

امام قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: آپ کے معجزات باہرہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام علوم ومعارف جمع فرمائے۔اور دینی ودنیوی تمام مصالح کی اطلاع بخشی۔ان تمام چیزوں کے باوجود آپ کتابت نہیں فرماتے تھے۔لیکن آپ کو تمام چیزوں کا علم عطا ہوا تھا۔یہ تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

(انباء الحي صفحہ ۳۹۴)

اب یہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اپنے دست مقدس سے کبھی کچھ لکھا۔

اس کے وقوع کے قائلین میں مذاہب اربعہ کے علما کی ایک جماعت ہے۔نیز حفاظ حدیث، عظمائے متکلمین، اور بعض ائمہ تابعین ہیں، حتی کہ بعض صحابہ سے بھی ایسا منقول ہوا۔

علمائے کرام میں قاضی ابوالولید باجی، شیخ ابوذر ہروی مالکی، امام فقیہ ابوجعفر اصولی سمنانی حنفی، محدث ابوالفتح نیشاپوری، ان کے علاوہ علمائے افریقہ وصقلیہ وغیرہما جو قرن خامس

میں علامہ باجی کے معاصر گزرے۔ان کے بعد ابوالفرج ابن جوزی حنبلی ،امام قرطبی مالکی۔

متاخرین علماء میں علی قاری مکی ،اسی کی طرف میلان ہے علامہ طیبی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی شارحین مشکاۃ کا۔اسی کو راجح قرار دیا امام قاضی عیاض مالکی نے ،اور اس کو باقی رکھا شیخ الاسلام نووی شافعی نے ،اور ان سے پہلے تمام شوافع نے اس کو اپنایا۔جیسے محدث عمر بن شیبہ،امام بخاری ومسلم کے معاصر۔اور امام ثقہ یونس بن میسرہ تابعی،اور امام ثقہ عون بن عتبہ بن مسعود تابعی،امام جلیل ثقہ عامر شعبی ،وغیرہم کبرائے تابعین نے مقبول رکھا۔عبد اللہ بن عتبہ سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بھتیجے جو صغار صحابہ سے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

حضرت یونس بن میسرہ نے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث مذکور روایت کرنے کے بعد فرمایا: کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور پر جب قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو لکھا بھی۔

۴۰۱۸۔ **عن** عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما مات رسول اللہ ﷺ حتی کتب وقرء ۔ قال مجالد فذکرتہ للشعبی فقال : صدق ، قد سمعت من یذکر ذلک ۔

(انباء الحي ص ۳۹۶)

حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے قبل لکھا بھی اور پڑھا بھی۔مجالد کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر امام شعبی سے کیا تو آپ نے فرمایا: سچ ہے، میں نے ایسا ہی ذکر کرتے سنا۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے اقوال کتابت کو ثابت کرتے ہیں۔لیکن جمہور اس کی نفی فرماتے ہیں ،لہذا ہمارا ایمان اس پر ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی امی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم وہبی طور پر عطا کیا کسبی طور پر نہیں۔لہذا آپ کے علوم ضروری غیر مکتسب ہیں نظری نہیں۔بلکہ موصل اور موصل الیہ دونوں آپ کو نور ربانی سے ابتداء ہی سے حاصل ہوئے۔لہذا آپ کا علم مکتوب نقوش سے مستفاد نہیں۔اور نہ علم نقوش کسب سے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ اور فعل کی تصویر وامتیاز سے پاک رکھا۔چنانچہ اس سے نہ آپ کی امیت میں کوئی خلل اور نہ احاطہ

علمی میں کوئی فرق۔ والحمد لله الذی تفضل علیه بکل فضل افضل ۔ ﷺ و کرم و فضل۔

(ملخصا انباء الحی ص ۲۲۳)

## حضور ﷺ کو شعر کا علم تھا یا نہیں؟

۴۰۱۹۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ما ابال ما أتیت ان انا شربة تریا قاً او تعلقت تمیمة او قلت الشعر من قبل نفسه۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں خود تریاق نہ نوش کروں، تعویذ گلے میں نہ لٹکاؤں، اور شعر نہ کہوں۔۱۲م

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت (وما علمناه الشعر وما ینبغی له) اپنے عموم الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو شعر کا علم نہیں تھا، حلانکہ علم شعر اولین وآخرین کے علوم سے ہے جو علوم قرآنی میں بھی شامل ہے۔

اقول: اولا. ہر وہ شخص جس کو واقعی عقل کی دولت ملی وہ جانتا ہے کہ یہاں آیت میں علم سے ملکہ مراد ہے، ی عنی ہم نے ان کو اس بات ہر قدرت نہیں دی کہ وہ شعر کہا کریں، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔علم سے ملکہ مراد ھونے کی وجہ یہ ہے کہ جب علم می اضافت کسی صنعت کی طرف ہو تو اسی کو مراد لیا جاتا ہے، مثلاتم کہو کہ فلاں شخص تیراندازی، تیرا کی، گھوڑ سواری، کتابت، اور طباخی وغیرہ جانتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی تعریف حدی اور رسمی کو جانتا ہے، اس کے مفاہیم کا تصور اس کے ذہن میں ہے۔یا مثلاً کسی کو تیراندازی

کرتے دیکھا ،یا گھوڑ سواری وغیرہ میں مشغول پایا تو اس فن سے اتصاف کا انکشاف ہو گیا۔نہیں، بلکہ یہاں مراد وہ ملکہ اور کیفیت راسخہ ہے جس سے صحیح تیراندازی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو۔

## ان احادیث میں علم سے ملکہ ہی مراد ہے

۴۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد الله وجابر بن عمیر رضی الله تعالیٰ عنہم قالا:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کل شیء لیس من ذکر الله فهو لهو ولعب الا ان یکون اربعة ، ملاعبة الرجل امرأته ،وتأدیب الرجل فرسه ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں،مرد کا اپنی بیوی سے کھیلنا،گھوڑے کا سدھانا،نشانہ بازی کرنا،اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔۱۲م ۴۰۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:علموا ابناء کم السباحة والرمی والمرأة المغزل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی سکھاؤ،اور لڑکیوں کو کاتنا سینا وغیرہ سکھاؤ۔۱۲م

۴۰۲۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنہ قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:علموا بنیکم الرمی فانه نکایة العدو ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ کہ یہ دشمن پر غلبہ کا سبب ہے۔۱۲م

---

۴۰۱۹۔ السنن لابی داود ، کتاب الطب ، باب التریاق

۴۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی ، کتاب اللهو واللعب ۴۰۶۱۲

۴۰۲۱۔شعب الایمان للبیهقی ۔ باب حقوق الاولاد والاهلین ۸۶۶۴

۴۰۲۲۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب الترياق

۴۰۲۳۔ **عن** الشفاء بنت عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال :قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ألا تعلمین هذه رقیة النملة کما علمتها الکتابة ۔

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو اس کو چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو اس کو کتابت سکھائی۔۱۲م

۴۰۲۴۔ **عن** بکر بن عبد الله الربیع الانصاری عن النبی ﷺ: علموا اولادکم السباحة والریایة ۔

حضرت بکر بن عبداللہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چنانچہ یہ تمام احادیث باب قدرت سے ہیں باب علم سے نہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ (وماعلمناہ) سے جس کی نفی آیت کریمہ میں ہے وہ (وعلمناہ من لدنا علما) کے باب سے نہیں۔

بلکہ یہ (وعلمناہ صنعة لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فھل انتم شاکرون۔الانبیاء۔ ۸۰، اورہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آ(زخمی ہونے سے) بچائے تو کیا تم شکر کروگے،

کے قبیل سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح بیان فرمایا: (والنا له الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد ۔الانبیاء۔ ۱۰،۱۱، اورہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ۔

تو اس آیت میں حکم دیا، اور حکم امتثال کو واجب کرتا ہے، اور امتثال فعل کو، اور فعل استطاعت کے تابع، اور استطاعت ہی تو قدرت ہے۔ اگر یہاں علم محض معنی تصوری میں ہوتا تو پھر نہ لوہا نرم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ اس پر آنچ یعنی زخمی ہونے سے بچانے کا اثر اور فائدہ

۴۰۲۳۔السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

مرتب ہوتا۔

امام بغوی تہذیب میں، پھر امام ابن حجر عسقلانی تخریج احادیث رافعی میں، پھر علامہ شہاب قسطلانی عنایۃ القاضی میں فرماتے ہیں: کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ خوش خطی کا علم رکھتے اور نہیں لکھتے تھے۔اور خوب شعر گوئی سے واقف تھے اور شعر گوئی نہ فرماتے تھے۔تو اس سلسلہ میں اصح مسلک یہ ہے کہ عملی طور پر ان کی خوبیوں کا اظہار نہیں فرمایا، اس کے باوجود عمدہ اشعار اور ردی کلام منظوم میں امتیاز فرماتے۔

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں: کہ حضور سید عالم ﷺ کو لغات عرب کا بخوبی علم تھا اور مع اشعار اس کا حفظ مشہور بات ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:۔کہ آپ اگر چہ شعر گوئی نہیں فرماتے اور نہ اشعار پڑھتے، اور اگر اتفاق سے کبھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن بدل دیتے۔اس کے باوجود آپ کے دربار میں شعرائے عرب مدحیہ اشعار پڑھتے تو آپ نہایت توجہ سے ان کو سماعت فرماتے اور انکے معانی سے وہ سب کچھ جانتے جہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوتی۔

یہاں مصنف نے کتابت کے بعد شعر کا ذکر ایک خاص مناسبت کے تحت کیا ہے، کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی آپ کو معارفت تامہ حاصل تھی لیکن کبھی آپ اس میں مشغول نہیں ہوئے۔

واضح رہے کہ (وما علمناہ الشعر) میں قطعاً سلب کلی مراد ہے، نہ کہ سلب کلیہ، کہ یہ تو ہر شاعر کو حاصل ہوتا ہے حتی کہ شعرائے جاہلیت میں سب سے بڑے شاعر امرء القیس کو بھی۔تو یہ آپ کے خصائص سے کیسے شمار ہوسکتا ہے۔نیز (وما ینبغی لہ) سے بھی اس کا افادہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی شان کے یہ لائق نہیں تھا، بلکہ آپ کے حق میں یہ نقص تھا۔اور یہ بات قطعا معلوم کہ نقص بالکلیہ آپ سے منتفی ہے۔لہذا جو چیز آپ کے لائق نہیں اس میں مشغولیت بھی نہیں ہوسکتی۔اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے کبھی پورا شعر نہیں کہا اور کبھی کہا بھی تو اس کا وزن ساقط فرمادیا۔

٤٠٢٥ ۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی انہ قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھل کان رسول اللہ ﷺ یتمثل بشیء من الشعر قالت: کان ابغض الحدیث الیہ غیرأ انہ کان یتمثل ببیت اخی بنی قیس یجعل اخرہ اولہ وأولہ ویقول:

ویاتیک من لم تزود بالاخبار

فقال لہ ابوبکر رضٰ اللہ تعالی عنہ لیس ھکذا، فقال رسول اللہ ﷺ: انی واللہ ما انا بشاعر ولا ینبغی لی ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے تعلق سے شعر کہتے تھے؟ فرماتی ہیں: حضور سید عالم ﷺ کو یہ نہایت نہ پسند تھا مگر کبھی بنو قیس کے اشعار پڑھتے تو مصرع کا اول جز آخر میں کردیتے اور آخر کا اول میں، اور یوں پڑھتے، ویاتیک من لم تزود بالاخبار ۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اس طرح نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! بے شک میں شاعر نہیں اور نہ یہ میرے لائق ہے۔

٤٠٢٦ ۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ کان یتمثل بھذا البیت ۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیا ۔فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ: اشھد انک رسول اللہ ما علمک الشعر وما ینبغی لک ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ مصرع اس طرح پڑھا ۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیا ۔ اس پر صدیق اکبر

---

٤٠٢٥ ۔ جامع البیان للطبری ، سورۃ یٰس تحت وما علمناہ الشعر

٤٠٢٦ ۔ الطبقات الکبری لابن سعد ذکر من محاسنہ ﷺ

نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو شعر کا ملکہ عطا نہیں کیا اور نہ یہ آپ کے مناسب تھا۔۱۲م

٤٠٢٧۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی الزنا د رضی الله تعالیٰ عن النبی ﷺ قال للعبا س بن مرادس أرأیت قولك ۔

اصبح نهبی ونهبی العبید   بین الا قرع وعیینة

فقا ل ابو بکر رضی الله تعالی عنه :بابی انت وامی یا رسول الله ! ما انت بشاعرولا را ویه ولاینبغی لك ،وانما قال : بین عیینة والاقرع

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی زنا د رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجرت عباس ابن مرداس سے فرمایا: تم اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اصبح نهبی ونهبی العبید   بین الا قرع وعیینة

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! آپ نہ شاعر ہیں نہ انکے اشعار کے راوی اور نہ یہ آپ کے لائق۔ شعر تو اس طرح ہے۔ بین عیینة والاقرع۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

٤٠٢٨۔ **عن** ام ا لمو منین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قا لت : ما جمع رسول الله ﷺ بیت شعر قط الا بیتا واحدا ۔

تفا ء ل بما تهوی یکن فلقلما

یقال لشیء کا ن الا تحقق

ولم یقل "تحققا "لئلا یعربه فیصیر شعرا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا مگر ایک مصرع۔

تفا ء ل بما تهوی یکن فلقلما

یقال لشیء کا ن الا تحقق

اس شعر میں دوسرے مصرع میں "تحققا" نہیں کہا کہ اس کو اعراب دیکر شعر بنا لیا جاتا۔

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ثابت شدہ چیز ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے شعراء سے بہت سے اشعار سنے ۔ جیسے حضرت حسان بن ثابت ، عبد اللہ بن رواحہ ، کعب بن مالک صاحب توبہ ، لبید بن ربیعہ ، علی مرتضی ، عباس بن عبد المطلب ، بلال فی حنینہ الی مکہ ، کعب بن زہیر صاحب بانت سعاد ، عباس بن مرداس ، اقرع بن حابس ، زبرقان بن بدر ، مالک بن نمط ، برء بن مالک اخی انس ، انجشہ ، بجیر بن بجیرہ طائی ، کلیب بن اسد حضرمی ، اسود بن سریع ، سواد بن قارب ، اعشی مازنی ، علا بن یزید حضرمی ، عامر بن اکوع ، خفاف بن نضلہ ، بکر اسدی ، عمر بن سالم ، زہیر بن صرد جشمی ، اسود بن مسعود ثقفی ، مالک بن عوف ، اعرابی طلب الغیث ، شیخ شکا ولدہ ، جوار فی عرس الربیع ، نساء الانصار ، جواری بنی نجار ۔

صحابہ کے علاوہ عسکلان بن عواکر ، ابو طالب ، امیہ بن ابی صامت ۔ کہ ان کے اشعار ایک سو کی تعداد میں شرید بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ نے سنائے ، جب حضور سید عالم ﷺ نے خود فرمائش کی تھی ۔ ابو کبیر ہذلی ، ان کے اشعار ام المومنین نے سنائے تھے ۔

اگر ان اشعار کو جمع کیا جائے جو حضور سید عالم ﷺ نے سماعت فرمائے تو ایک بڑا دیوان ہو جائے ، لہذا قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم ﷺ کے علم نے بعض اشعار کا احاطہ فرمایا ۔ اور یہ آیت کریمہ کے منافی نہیں ۔ تو پھر اسمیں کوئی منافات نہیں کہ حضور کا علم تمام اشعار کو محیط ہو جسے نہ کوئی شعر خارج اور نہ کلام اولین و آخرین ، جن وانس اور تمام مخلوق کے کلام کا کوئی حصہ باہر ۔ اس لئے کہ جس چیز کا ایجاب جزئی سلب کلی کے منافی نہیں ہوتا محال ہے کہ ایجاب کلی اس کے منافی ہو ۔ لہذا واضح ہو گیا کہ عمومات قرآن کو اس آیت کریمہ سے رد کر دینا ہذیان اور مجنون کی بڑ کے سوا کچھ نہیں ، بلکہ قرآن میں اپنی رائے کو دخل دینا ہے اور بعض قرآن کو بعض سے رد کرنا ہے جو سرکشوں کا طریقہ ہے ۔ (انباء الحی ص ۴۲۲)

---

۴۰۲۷ ـ الطبقات الکبری لابن سعد ،　　ترجمہ عباس بن مرداس

۴۰۲۳۸ ـ تاریخ بغداد للخطیب　　ترجمہ ۵۳۲۳

# وہ احادیث جو وزن عروضی پر وارد ہوئیں

یہاں پندرہ احادیث بیت تام کی ہیئت پر منقول ہوں گی اور پھر انکے بعد کامل ایک سو جز بیت اور مصرع کی شکل پر۔

۴۰۲۹۔ **عن** جندب بن سفیا ن رضی اللہ تعالیٰ عن قال : قال رسول اللہ ﷺ:

هل انت الاء صبح دميت ۔ وفی سبیل اللہ ما لقیت ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نہیں مگر ایک انگلی جو خون آلود ہوئی، اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا (کسی جہاد میں حضور کی انگلی خون آلود ہوئی تھی اس پر آپ نے یہ فرمایا)

۴۰۳۰۔ **عن** الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی ﷺ وھم یبنو ن المسجد ۔ ھذا الحمال لا حما ل خیبر ۔ ھذا أبر ر بنا واظھر ۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بوجھ اٹھانے والے خیبر والوں کی طرح نہیں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور راہ خدا میں غالب آنے والے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۰۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اعتبر والا رض با سما ئھا ، واعتبر واالصا حب با لصا حب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین کا اندازہ اس کے نام سے کرو، اور ساتھی کے ذریعہ اس کے ساتھی کو پہچانو۔

---

۴۰۲۹۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجهاد باب من ینکب او یط عن فی سبیل اللہ

۴۰۳۰۔الطبقات الکبری لابن سعد ،

۴۰۳۱۔ کنزا لعما ل للمتقی ، ۳۰۷۳۴

۴۰۳۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: طالب العلم طالب الرحمة،طالب العلم ركن الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم طالب رحمت ہے، طالب رکن اسلام ہے۔۱۲م

۴۰۳۳۔ **عن** عمرو بن حريث رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:الطاهر النائم ،كالصائم القائم۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باوضوسونے والے عبادت گزار روزہ دار کی طرح ہیں۔۱۲م

۴۰۳۴۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:البر لا يبلیٰ ،والذنب لا ينسیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ وبدسلوکی بھلائی نہیں جاسکتی۔۱۲م

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۰۳۵۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:اذا عملت سيئة، فاحدث عندها توبة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی سرزد ہوتو فوراً توبہ کرو۔۱۲م

۴۰۳۶۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

---

۴۰۳۲۔مسند الفردوس للديلمی ، ۳۹۱۵

۴۰۳۳۔مسند الفردوس للديلمی ، ۳۹۸۱

۴۰۳۴۔كتاب الذهد لاحمد بن حنبل ، زهد ابی الدرداء

۴۰۳۵۔كتاب الذهد لاحمد بن حنبل ، زهد رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

۴۰۳۶۔السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد باب مثل الدنيا

تعالیٰ علیه وسلم :الدنیا ملعونة ،وملعون ما فیها ،الاذکراللہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:
دنیااوراس کی تمام چیزیں ملعون مگراللہ تعالی کاذکر۱۲م

۴۰۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ ﷺ:قد اختبأدعوتی، شفاعة لا متی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے اپنی دعاامت کی شفاعت کے لئے پوشیدہ رکھی ہے۔۱۲م

۴۰۳۸۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:نساء کاسیات،عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:
بہت سی لباس والی عورتیں بھی برہنہ ہیں کہ اپنی ہیئت سے لوگوں کو مائل کرتی ہیں۔۱۲م

۴۰۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:عقل اهل الذمة ،نصف عقل المسلمین۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذمی کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔۱۲م

۴۰۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ: ان علمی بعد موتی، کعلمی فی الحیاة۔

---

۴۰۳۷۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابن عباس

۴۰۳۸۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جهنم اعاذنا اللہ تعالیٰ

۴۰۳۹۔السنن للنسائی ، کتاب البیوع باب کم دیة الکافر

۴۰۴۰۔ کنزا لعما ل للمتقی ، ۲۲۴۲

التشبیه فی البقاء دون القدر،فان الزیادة لا تناهی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا حیات میں۔۱۲م
(یہاں تشبیہ علم کی بقا میں ہے نہ کہ مقدار میں، کیوں کہ زیادت کی تو انتہا ہی نہیں)

۴۰۴۱۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:صلوا علی موتاکم ،باللیل والنھار۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کی نماز جنازہ رات اور دن میں پڑھو۔۱۲م

۴۰۴۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: ویل للرجال من نساء،وویل للنساء من الرجال۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنانی وضع اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانی وضع اختیار کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطور ومصرعوں کی صورت پر جو احادیث وارد ہوئیں وہ میری نظر میں بہت زیادہ ہیں اور وہ ہر بحر و وزن کی شکل پر ہیں۔ بعض کے وزن مشترک اور بعض عرب کے اوزان اور بعض عجم کے اوزان کے ساتھ خاص ہیں۔

اگر میں ان سب کی تفصیل، تخریج، اوزان وغیرہ بیان کرنے پر آؤں تو کلام طویل ہو جائے ، اس سلسلہ میں بعض ائمہ کرام نے قرآن کریم کی آیات کو جمع کیا ہے لیکن میں نے احادیث کی طرف کسی کو متوجہ نہیں پایا۔ لہذا میں یہاں مکمل ایک سو احادیث پیش کرتا ہوں۔ ان میں بعض کا وزن اشباع کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ یہاں روایت میں اشباع ہے، العیاذ باللہ، بلکہ ہم وزن کرنے کے لئے وہ ایک اشارہ ہوگا۔ جیسا کہ اکابر ائمہ نے وزن عروضی دکھانے کے لئے آیات قرآنیہ اور جمل فرقانیہ میں بعض مقامات پر اشباع کی طرف اشارہ کیا ہے حالانکہ اشباع سے مراد محض وزن ہی کا اظہار ہے نہ کہ وہ کوئی ایسی قرأت ہے جس کی رو سے ہم

وزن کیا جائے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔

## بحوراوران کے ہم وزن احادیث

### بحرالطّویل

٤٠٤٣۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:فقدمنى جبريل،حين امتهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے حضرت جبریل نے آگے کیا جب امامت کا وقت آیا۔۱۲م

### بحر المديد

٤٠٤٤۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا زكاة فى حجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی طرح کے پتھر میں زکوۃ نہیں۔۱۲م

٤٠٤٥۔ **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:لا تتركوا النار فى بيوتكم ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اپنے گھروں میں آگ سلگتی نہ چھوڑو۔۱۲م

---

٤٠٤١۔السنن لابن ماجه ، كتاب الجنائز باب ماجاء فى اى الاوقات التى لا يصلى الخ

٤٠٤٢۔المستدرك للحاكم ، كتاب الاهوال ينتظر صاحب الصور متىٰ يومر بنفحه

٤٠٤٣۔السنن للنسائى ، كتاب الصلوٰة باب فرض الصلوٰة ١/٧٨

٤٠٤٤۔ كنزا لعما ل للمتقى ، ١٥٨٦٢ ٦/٣٢٣

٤٠٤٥۔الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الاستئذان باب لا تترك النار ٢/٩٣١

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

٤٠٤٦۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا قطع فی ثمر ولا كثر۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھلوں اور خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے،١٢م

٤٠٤٧۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تعجزوا فی الدعاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے میں نہ تھکو۔١٢م

٤٠٤٨۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:لا نذر فی المعصية۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معصیت وگناہ میں کوئی نذر معتبر نہیں۔١٢م

## بحر الوافر

٤٠٤٩۔ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:عليكم بالبياض من الثياب۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس اپناؤ۔١٢م

---

٤٠٤٦۔السنن لابی داود ، کتاب الحدود باب مالا قطع فیه ٦٠٣/٢

٤٠٤٧۔المستدرك للحاكم ، كتاب الدعا ١٨١٨ ٦٧١/١

٤٠٤٨۔السنن لابی داود ، کتاب الایمان والنذور باب من رایٔ علیه کفارة ٤٦٧/٢

٤٠٤٩۔السنن للنسائی ، کتاب الزینة باب الامر بلبس البیض ٢٩٧/٦

۴۰۵۰۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:تجافوا عن عقوبة ذی المروة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہادر اور اچھے برتاؤ والے لوگوں پر سزائیں نافذ کرنے سے حتی الامکان بچو۔۱۲م

۴۰۵۱۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:شهید البحر مثل شهید البر۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دریا میں ڈوب کر مرنے والا خشکی کے شہید کی طرح ہے۔۱۲م

۴۰۵۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:اذا کثر الزنا کثر السباء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا کی کثرت ہوگی تو قید و بند میں بھی اضافہ ہوگا۔۱۲م

۴۰۵۳ ۔ **عن** سلمة بن قیس الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:اذا استنشقت فانتثر۔

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو جھاڑو۔۱۲م

---

۴۰۵۰۔ کنزالعمال للمتقی ،　　۱۲۹۸۰　　۳۱۰/۵

۴۰۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ،　　۷۷۱۶　　۱۷۱/۸

۴۰۵۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ،　　۱۷۵۲　　۱۸٤/۲

۴۰۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ،　　٦۳۱۰　　۳۸/۷

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# بحرالکامل

۴۰۵۸۔ **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:البر ما سکنت الیه النفس۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے کہ قلب جس سے سکون پائے۔۱۲م

۴۰۵۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ترک السلام علی الضریر خیانة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کمزورنگاہ والے کوسلام نہ کرنا خیانت ہے۔۱۲م

۴۰۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:تجب الصلاہ علی الغلام اذا عقل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نمازفرض ہے لڑکے پرجب بالغ ہوجائے۔۱۲م

۴۰۶۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:عرضت علیّ امتی۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پرمیری امت پیش کی گئی۔۱۲م

۴۰۶۲۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله

---

۴۰۵۸۔المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۱۶

۴۰۵۹۔ کنزالعمال للمتقی ، ۲۵۳۳۱ ۹/۱۲۸

۴۰۶۰۔ کنزالعمال للمتقی ، ۴۵۳۲۶ ۱۶/۴۴۰

۴۰۶۱۔الصحیح لمسلم، کتاب المساجد باب النهی عن البصاق فی المسجد ۱/۲۰۷

ﷺ:سلمان سابق فارس۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان اہل فارس میں سب پر سبقت لے گئے۔۱۲م

٤٠٦٣۔ **عن** الوضين رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاقال :قال رسول الله ﷺ:جبل الخليل مقدس۔

حضرت وضین بن عطارضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑ عظیم مرتبہ والااور پاکیزہ ہے۔۱۲م

٤٠٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:طلب الحلال فريضة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی حاصل کرنا فرض ہے۔۱۲م

٤٠٦٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:طلب الحلال جهاد۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بحرالھزج، مجزوا

٤٠٦٦۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله

---

٤٠٦٢۔الطبقات الكبرى لابن سعد، رقم الترجمه ٣٥٩ ٦٢/٤

٤٠٦٣۔ كنزالعمال للمتقى، ٣٥٠٦٣ ٢٨٦/١٢

٤٠٦٤ كنزالعمال للمتقى، ٩٢٠٣ ٥/٤

٤٠٦٥۔ كنزالعمال للمتقى، ٩٢٠٥ ٦/٤

٤٠٦٦۔الصحيح لمسلم، كتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء ١٢٤/٢

تعالیٰ علیه وسلم :علیك السمع والطاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

تم پرسننااوراطاعت کرنالازم ہے۔۱۲م

۴۰۶۷۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله ﷺ:صهیب سابق الروم۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:صہیب اہل روم پر سبقت لے گئے۔۱۲م

۴۰۶۸۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا غضب ولا نهبة۔

حضرت عمروبن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:غصہ اورلوٹ مار جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۶۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:استوصوا بالنساء خیرا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

عورتوں کا بھلائی کاحکم دو۔۱۲م

۴۰۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:الدنیا کلها متاع۔

حضرت عبداللہ بن عمرورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۴۰۶۷۔الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمه ۴۸ ۳/۱۷۰

۴۰۶۸۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۲۳

۴۰۶۹۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب النکاح باب الوصاة بالنساء ۲/۷۷۹

۴۰۷۰۔الصحیح لمسلم، کتاب النکاح باب بالوصیةللنساء ۱/۵۷۵

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا مکمل طور پر ساز وسامان ہے۔۱۲م

۴۰۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ:ایاکم الغلو فی الدین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو۔۱۲م

۴۰۷۲۔ **عن** فضالۃ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:ثلاث لا یحوز اللعب فیھن ۔

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لہوولعب ناجائز ہے۔۱۲م

۴۰۷۳۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:ان المتشدقین فی النار۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: گفتگووغیرہ میں بداحتیاطی اختیار کرنے والے دوزخی ہیں۔۱۲م

۴۰۷۴۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدھرضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کل ما ردت الیک قوسک۔

حضرت عمروبن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادارضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تمہاری کما تمہارے لئے جوشکار لوٹادے اس کو کھاؤ۔۱۲م

---

۴۰۷۱۔السنن للنسائی ، کتاب المناسک باب الالتقاط الحصی ۲/۴۸

۴۰۷۲۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸/۳۰۵

۴۰۷۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۱۶۶

۴۰۷۴۔السنن لا بی داود ، کتاب الضحایا باب فی الصید ۲/۳۹۴

۴۰۷۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺللزهراء: لا كرب على ابيك بعد اليوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادفرمایا: آج کے بعد کبھی تمہارے والدکو بے چینی لاحق نہیں ہوگی۔۱۲م

# بحرالرجز

۴۰۷۶۔ **عن** البراء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:الله مولانا ولا مولىٰ لكم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:اللہ تعالیٰ ہمارامددگار ہے اورتمہاراکوئی حامی وناصر نہیں۔۱۲م

۴۰۷۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:لا تذكروا هلكاكم الا بخير۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:تم اپنے مردوں کوبھلائی سے ہی یادکیا کرو۔۱۲م

۴۰۷۸۔ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تركبوا الخز ولا النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ریشم اورچیتے کی کھال سے بنی ہوئی زین پرسواری نہ کرو۔۱۲م

---

۴۰۷۵۔ كنزالعمال للمتقى ، ۱۸۸۱۸ ۷/۲۶۰

۴۰۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الجهاد باب مايكره من التنازع ۱/۴۲۶

۴۰۷۷۔ السنن للنسائى ، كتاب الجنائز باب النهى عن ذكرالهلكى الا بخير ۱/۲۷۴

۴۰۷۸۔ السنن لابى داود ، كتاب اللباس باب فى جلود النمور ۲/۵۷۰

۴۰۷۹۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تغبطن فاجرا بنعمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم کسی بدکار کی دولت پر رشک نہ کرو۔۱۲م

۴۰۸۰۔ عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تدفنوا موتاكم بالليل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اپنے مردوں کورات میں دفن نہ کیا کرو۔۱۲م

۴۰۸۱۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:حد الجوار اربعون دارا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:پڑوس کی حدچالیس گھروں تک ہے۔۱۲م

۴۰۸۲۔ عن عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: العرش من ياقوتة حمراء۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: عرش سرخ یاقوت سے بنا ہے۔۱۲م

---

۴۰۷۹۔مشكوة المصابيح للتبريزی، كتاب الرقاق باب فضل الفقراء ۴۴۷/۲

۴۰۸۰۔السنن لابن ماجه ، كتاب الجنائز باب ماجاء فی الاوقات التی ۱۰۹/۱

۴۰۸۱۔ كنزالعمال للمتقی ، ۲۴۸۹۵ ۵۲/۹

۴۰۸۲۔ كنزالعمال للمتقی ، ۱۵۱۹۵ ۱۵۱/۶

۴۰۸۳۔حلية الاولياء لابی نعيم ، ترجمه عثمان بن عفان ۵۶/۱

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# من مجزوه

۴۰۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:عثمان احیا امتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عثمان غنی میری امت میں سب سے زیادہ حیادار ہیں۔۱۲م

۴۰۸۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول الله ﷺ:من سب اصحابی جلد۔

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسنے میرے صحابہ گالی دی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔۱۲م

۴۰۸۵۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:صلوا علی اطفالکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھو۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۰۸۶۔ **عن** فضالة بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حافظ علی العصرین ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زہراور عصر کی نمازوں خاص طور پر حفاظت کرو۔۱۲م

۴۰۸۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

---

۴۰۸۴۔مجمع الزوائد للهیثمی ، کتاب الحدود والدیات　باب فی من سب نبیا او غیره

۴۰۸۵۔السنن لابن ماجه ، کتاب الجنائز　باب ماجاء فی الصلوٰة علیٰ الطفل　۱۰۸/۱

۴۰۸۶۔السنن لا بی داود ، کتاب الصلوٰة باب المحافظة علیٰ الصلوات　۶۱/۱

۴۰۸۷۔الجامع للترمذی ، ابواب الزهد　باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه

تعالیٰ علیه وسلم :لا تذبحن ذات در۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دودھ والے جانوروں کوذبح نہ کرو۔۱۲م

۴۰۸۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا عقر فی الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اسلام میں دہشت زدہ کرنا جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۸۹۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:شفاعتی مباحة۔

اللهم الجها واتمهالنا بجاهه عندك یا ارحم الراحمین صل وسلم وبارك علیه وعلیٰ ا له وصحبه وحزبه اجمعین ۔آمین

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میری شفاعت مباح ہے۔۱۲م

WWW.NAFSEISLAM.COM

## بحر الرمل

۴۰۹۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:معدن التقوی قلوب العارفین ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اولیاءاللہ کے دل تقوی کی کان ہیں۔۱۲م

۴۰۹۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

---

۴۰۸۸۔السنن لابی داود ، كتاب الجنازة باب كراهية الذبح عند القبر ۲/۴۵۹

۴۰۸۹۔الجامع الصغیر للسیوطی ۴۸۹۵

۴۰۹۰۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۳۱۸۵ ۱۲/۲۳۴

تعالیٰ علیه وسلم :الشباب شعبة من الجنون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوانی بھی جنون کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

۴۰۹۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: کاسیات عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لباس پہنے ہوئے عورتیں اپنے بدن کے بعض حصوں کو زینت کے لئے کھلا رکھنے والیاں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۳۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: حاملات والدات مرضعات۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حمل کی مشقت اٹھانے والیاں جننے والیاں دودھ پلانے والیاں۔۱۲م

۴۰۹۴۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: انهن المؤنسات الغاليات۔

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ بہت زیادہ انس ومحبت رکھنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۵۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی

---

۴۰۹۱۔الدر المنثور للسیوطی ، تحت آیة ومن اصدق من الله قیلا ۶۴۳/۲

۴۰۹۲۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جهنم اعاذنا الله تعالیٰ ۳۸۳/۲

۴۰۹۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷۹۸۵ ۲۵۲/۸

۴۰۹۴۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸۵۶ ۳۱۰/۱۷

۴۰۹۵۔الجامع للترمذی ،ابواب البر والصلة باب ما جاء فی اصلاح ذات البین ۱۶/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یحل الکذب الا فی ثلاث ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کسی میں جھوٹ جائز نہیں۔۱۲م

## من مجزوه

۴۰۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ابن اخت القوم منهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خاندانی بہن کا بیٹا خاندان ہی سے ہے۔۱۲م

۴۰۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا غرار فی صلاة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں شک وشبہ نہیں۔۱۲م

۴۰۹۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:العسیلة هی الجماع۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عسیلہ کا معنی جماع ہی ہے۔۱۲م

۴۰۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حامل القرآن یرقی۔

---

۴۰۹۶۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲

۴۰۹۷۔السنن لابی داود ، کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام ۱۳۳/۱

۴۰۹۸۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ام المؤمنین ۹۳/۷

۴۰۹۹۔ کنزالعمال للمتقی ، ۲۲۹۹۲ ۵۱۴/۱

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کا عالم اور حافظ بلند رتبہ ہے۔۱۲م

## بحر السریع

۴۱۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ: لاحبس بعد سورۃ النساء۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ نساء کے نزول کے بعد روکنا نہیں۔۱۲م

## بحر المنسرج

۴۱۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:طوبیٰ لمن رانی۔

اللھم ارزقنا بالخیر التام بجاھہ عندک یا ذا الجلال و الاکرام،صل و سلم و بارک علیہ وعلیٰ ذویہ الیٰ یوم القیامۃ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جس نے میرا دیدار کیا۔۱۲م

۴۱۰۲۔ **عن** ابی جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:العلم فی قریش ۔

حضرت ابو جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم قریش میں ہے۔۱۲م

---

۴۱۰۰۔السنن الکبری للبیھقی، ۱۱۹۰۶ ۶/۲۶۸

۴۱۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابی سعید الخدری ۱۱۲۷۶ ۳/۴۸۳

۴۱۰۲۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فی القبائل ۳۳۷۱۵ ۱۲/۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۱۰۳۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:مطل الغنى ظلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ادائے حق میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۱۲م

۴۱۰۴۔ عن حيان بن بح الصدائى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: لا خير فى الامارة۔

حضرت ابوحیان بح صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکومت میں کوئی بھلائی نہیں۔۱۲م

۴۱۰۵۔ عن عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تكرهوا البنات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکیوں کو ناپسند نہ جانو۔۱۲م

۴۱۰۶۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:لا تقتلوا الضفادع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈک کو نہ مارو۔۱۲م

۴۱۰۷۔ عن النواس بن سمعان رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى

---

۴۱۰۳۔الصحیح لمسلم، كتاب المساقاة باب تحريم مطل الغنى ۱۸/۲

۴۱۰۴۔المعجم الكبير للطبرانى ، ۳۵۷۵ ۳۶/۴

۴۱۰۵۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرويات عقبه بن عامر ۱۶۹۲۲ ۱۴۹/۵

۴۱۰۶۔ كنزا لعمال للمتقى ، فى قتل الحية ۳۹۹۷۴ ۳۸/۱۵

۴۱۰۷۔الصحیح لمسلم، كتاب البر والصله باب تفسير البر والاثم ۳۱۴/۲

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

الله تعالیٰ علیه وسلم :البر حسن الخلق۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نیکی اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقةرضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:اليمن حسن الخلق۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: داہنی جانب سے شروع کرنا اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۹۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: كل ما فری الاوداج۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جورگوں کا خون بہادے ایسے آلہ کا ذبح کردا جانور کا گوشت کھاؤ۔۱۲م

## بحر الخفيف

۴۱۱۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ: انتم اليوم خير اهل الارض۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس زمانے میں تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔۱۲م

۴۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: خالفوا المشركين احفوا الشوارب۔

---

۴۱۰۸۔اتحاف السادة المتقين للزبيدی، كتاب رياضة النفس بيان فضيلة حسن الخلق

۴۱۰۹۔المصنف لابن ابی شيبة ، كتاب الصيد

۴۱۱۰۔الصحيح لمسلم، كتاب الامارة باب استحباب مبايعة الامام ۱۲۹/۲

۴۱۱۱۔الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب اللباس باب تقليم الاظفار ۸۷۵/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرواور مونچھیں پست رکھو۔۱۲م

۴۱۱۲۔ **عن** قیس بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رحم اللہ حارس الحرس ۔

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ محافظ پررحم فرمائے۔۱۲م

۴۱۱۳۔ **عن** ام المؤ منین عائشة الصدیقةرضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ:ذمة المسلمین واحدة۔

حضرت ام المؤ منین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک نوعیت کی ہے۔۱۲م

۴۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طاعة اللہ طاعة الوالد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والد کی فرمابرداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔۱۲م

۴۱۱۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لیلة القدر لیلة بلجة۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر روشن رات ہے۔۱۲م

---

۴۱۱۲۔السنن الکبری للبیهقی، کتاب السیر باب فضل الحرس فی سبیل اللہ ۹/۲۵۲

۴۱۱۳۔المستدرک للحاکم ، کتاب قسمة الفیء ۲۶۲۶ ۲/۱۶۵۳

۴۱۱۴۔التغیب والترهیب للمنذری ، کتاب البر والصلة ۳/۳۲۲

۴۱۱۵۔مجمع الزوائد للهیثمی، کتاب الصیام باب فی لیلة القدر ۳/۱۷۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۱۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ:لیلۃ القدر لیلۃ سمحۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر سخاوت کی رات ہے۔۱۲م

۴۱۱۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اطلبوا الخیر دہرکم کلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوری زندگی بھلائی کے طالب رہو۔۱۲م

۴۱۱۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کان داؤ د اعبد البشر۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام انسانوں میں بہت عبادت گذار تھے۔۱۲م

۴۱۱۹۔ **عن** ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کان ایوب احلم الناس ۔

حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام لوگوں میں بہت بردبار تھے۔۱۲م

۴۱۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ

---

۴۱۱۶۔الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۷۶

۴۱۱۷۔ کنز العمال للمتقی، فضل فی آداب الدعاء ۳۱۸۹ ۲/۷۴

۴۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، فضائل الانبیاء علیہم السلام ۳۲۲۲ ۱۱/۴۹۳

۴۱۱۹۔ کنز العمال للمتقی، فضائل الانبیاء علیہم السلام ۳۲۱۶ ۱۱/۴۹۱

۴۱۲۰۔ کنز العمال للمتقی، باب فی ذکر الصحابہ ۳۳۱۲۹ ۱۱/۶۴۴

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

ﷺ:خالد بن الولید سیف اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہیں۔۱۲م

۴۱۲۱۔ **عن** عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:امتی امة مبارکة۔

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت برکت دی گئی امت ہے۔۱۲م

۴۱۲۲۔ **عن** سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹالتی۔۱۲م

۴۱۲۳۔ **عن** ام المؤ منین عائشة الصدیقةرضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول

اللہ ﷺ:اطلبوا الرزق فی خبایا الارض۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: رزق زمین کی پوشیدہ چیزوں میں حاصل کرو۔۱۲م

۴۱۲۴۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اکثروا من تلاوة القرآن ۔

---

۴۱۲۱۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فضائل هذه الامة ۳۴۴۵۱ ۱۰۴/۱۲

۴۱۲۲۔الجامع للترمذی ، ابواب القدر باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۳۶/۲

۴۱۲۳۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فی آداب الکسب ۹۳۰۲ ۲۱/۴

۴۱۲۴۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فی آداب البیت والبناء ۴۱۴۹۶ ۳۸۸/۱۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو۔ ۱۲م

## بحر المضارع

۴۱۲۵۔ **عن** ابی الزهیر النمیری رضی الله تعالٰی عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تقتلوا الجراد۔

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو۔ ۱۲م

۴۱۲۶۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله ﷺ:طوبیٰ لمن تواضع فی غیر منقصة۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جو غیر نقصان میں بھی تواضع اختیار کرے۔ ۱۲م

## بحر المقتضب

۴۱۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:السواك مطهرة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہے۔ ۱۲م

۴۱۲۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:اتخذه من ورق۔

---

۴۱۲۵۔ کنزالعمال للمتقی، فضائل الطیور ۳۵۲۹۴ ۱۲/۳۳۷

۴۱۲۶۔ السنن الکبری للبیهقی، باب کراهیة امساك الفضل ۷۷۸۳ ۴/۳۰۶

۴۱۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصوم باب السواك والرطب ۱/۲۵۹

۴۱۲۸۔ السنن لابی داود، کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید ۲/۵۸۰

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگوٹھی چاندی کی بناؤ۔۱۲م

## بحر المجتث

۴۱۲۹۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا أسأت فأحسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو تو فورا کوئی بھلا کام کرو۔۱۲م

۴۱۳۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا یتم بعد احتلام ۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔۱۲م

## بحر المتقارب

۴۱۳۱۔ **عن** سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:قل آمنت باللہ ثم استقم۔

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔۱۲م

۴۱۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اقلوا الدخول علی الأغنیاء۔

---

۴۱۲۹۔المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ابی ذرالغفاری ۲۱۰۶۳ ۲۳۱/۶

۴۱۳۰۔السنن لابی داود، کتاب الوصایا باب متا ینقطع الیتم ۳۹۷/۲

۴۱۳۱۔ کنزالعمال للمتقی، باب الاستقامت ۵۴۷۷ ۵۷/۳

۴۱۳۲۔المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق ۷۸۶۹ ۳۴۷/۴

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار لوگوں کی ڈیوڑھی پر کم ہی جاؤ۔ ۱۲م

٤١٣٣۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:أتموا الصفوف فأنى أراكم ۔

حضرت بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یم صفیں مکمل کرو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔ ۱۲م

٤١٣٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:أقيموا الصلاة وا ٰتوا الزكاة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔ ۱۲م

٤١٣٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:عجبت بصبر أخى يوسف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے صبر پر تعجب ہوتا ہے۔ ۱۲م

٤١٣٦۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ردوا السلام وغضوا البصر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

٤١٣٣۔الصحيح لمسلم، كتاب الصلوة باب تسوية الصفوف واقامتها ١٨٢/١

٤١٣٤۔الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الادب باب قول الرجل مرحبا ٩١٢/٢

٤١٣٥۔المعجم الكبير للطبرانى ، ١١٦٤٠ ١٩٩/١١

٤١٣٦۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرويات ابى سعيد ١١١٩٢ ٤٦٧/٣

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دو اور نگاہیں نیچی رکھو۔۱۲م

۴۱۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:دفن البنات من المکرمات۔

# بحر رکض الخیل

۴۱۳۸۔ **عن** ابی ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:حسبی دینی من دنیای۔

حضرت ابو ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دین میری دنیا کے مقابلے میں کافی ہے۔۱۲م

۴۱۴۱۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لن یغلب عسر یسرین۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔۱۲م

۴۱۴۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استنجوا بالماء البارد۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجا کرو۔۱۲م

۴۱۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :واجعل لی فی نفسی نورا۔ (انباء الحی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے قلب وقالب کو نورانی بنادے۔۱۲م

# سمندر، زمین، اور سورج کے احوال

٤١٤٤ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔۱۲م

(فوز مبین ص ۵۷)

---

٤١٤١ـ المستدرك للحاكم، كتاب التفسير ٥٨٥/٢

٤١٤٢ـ كنزالعمال للمتقى ٢٦٣٩٤، ٣٥١/٩

٤١٤٣ـ المعجم الكبير للطبرانى ، ١٢٣٤٩ ١٧/١٢

٤١٤٤ـ المستدرك للحاكم ، كتاب الاهوال ٦٣٨/٤

٤١٤٥ـ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم :يقبض الله الارض يوم القيامة ويطوى السماء بيمينه ثم يقول انا الملك : اين ملوك الارض ؟ ـ

(حاشیہ معالم ص ۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین وآسمان کو اپنے دست قدرت میں سمیٹ لیگا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔۱۲م

٤١٤٦ـ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : وکّل بالشمس تسعة املاك يرمونها بالثلج كل يوم ، لولاذالك ما اتت على شیء الااحرقته ـ

(فوز مبین ص ۱۴۷)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج پر نو فرشتے مامور ہیں جو ہر دن اس پر برف چھڑکتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو جہاں سورج کی دھوپ پہونچتی سب کو جلا کر راکھ کردیتی۔۱۲م

---

٤١٤٥۔معالم التنزیل للبغوی، ٥/٢٨

٤١٤٦۔المعجم الکبیر للطبرانی ٨/١٦٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ٨/١٣١

کنز العمال للمتقی ١٥١٩٩ ☆ اتحاف السادۃ المتقین ٧/٢٨٨

المغنی للعراقی ٤/٤٣١

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فهرس اطراف الحديث والآثار

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# فهرس اطراف الحديث والآثار

## ﴿الف﴾



Nafs e Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| اذا کان دما احمر، | ابن عباس | ۱/ ۳٤٤ |
| اذا کان یوم القیامة ماج الناس ، | انس | ۱/ ۸ |
| اذا کانت غداة الفطر، | ابن عباس | ۱/۹٥۷ |
| آذا مدح الفاسق غضب الرب، | ابن عباس | ۱/۱٥۰ |
| اذا مررتم بریاض الجنة ، | ابو ہریره | ۱/ ۷٦۷ |
| اذا مس احدکم یوم القیامة ، | زید بن خالد | ۱/٤۱۲ |
| اذا نام العبد فی سجوده ، | انس | ۱/ ٤۲٥ |
| اذا نادی المنادی فتحت، | ابو امامه | ۱/٦۲۳ |
| اذا نعس احدکم یوم القیامة، | ابن عمر، | ۱/ ٤۱۱ |
| اذا وجد احدکم فی بطنه ، | ابو ہریره | ۱/٤۱۹ |
| اذا وقع الرجل باهله ، | ابن عباس | ۱/۳٤۲ |
| اذا وقعت الفارة السمن، | ابو ہریره | ۱/٤۷۸ |
| اذا اعتملت هذه الاسقیة ، | ابن عمر | ۲/ ۱۷٥٤ |
| اذا اقبل اللیل من ههنا، | عمر | ۲/ ۱٤٤۳ |
| اذا اکلتم الطعا م فاخلعوا، | انس | ۲/۱۸٦۰ |
| اذا تبا یعتم بالعینة، | ابن عمر | ۲/ ۱۸۰٦ |
| اذا تصدق احدکم بصدقة ، | ابن عمر | ۲/۱۱۷۲ |
| اذا حج الرجل عن والدیه ، | زید بن ارقم | ۲/۱٤۸۳ |
| اذا رأی احدکم الرؤیا، | ابو سعید | ۲/۱۸٥٥ |
| اذا رأی احکم الرؤیا، | جابر | ۲/۱۸٥۷ |
| اذا سمعتم به بارض، | عبد الرحمن بن عوف | ۲/ ۱۲٦۷ |
| اذا سمعتم الطاعون بارض، | عبد الرحمن بن عوف | ۲/ ۱۲٦۰ |
| ا ذا غسلمتمونی و کفنونی ، | عبد الرحمن بن عوف | ۲/ ۱۱۱٦ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| اللھم! اجعلہ ھادیا مھدیا، | ابو عمیر | ۳۵۵۳/٤ |
| اللھم! اسقنا غیثا مغیثا، | انس | ۲۹۱۵/٤ |
| اللھم! اسقنا، | انس | ۲۹۲۲/٤ |
| اللھم! اشف عمی، | انس | ۲۹۰۷/٤ |
| اللھم! اعز الاسلام باحب، | عمر | ۳٤۹۲/٤ |
| اللھم! اعز الاسلام بعمر، | عائشہ | ۳٤۹۱/٤ |
| اللھم!اغفر لا متی، | ابی بن کعب | ۳۲۰۵/٤ |
| اللھم! انضر نصرک، | براء بن عازب | ۳٤۰۵/٤ |
| اللھم! ان ابراھیم حرم مکۃ، | انس | ۲۹٤۵/٤ |
| اللھم! ان ابراھیم حرم مکۃ، | ابو سعید | ۲۹۵۰/٤ |
| اللھم! ان ابراھیم خلیلک، | ابو ھریرہ | ۲۹٤۷/٤ |
| اللھم! ابھم عترۃ رسولک، | علی | ۳۳۱۸/٤ |
| اللھم! انی احرم ما بین جبلھا، | انس | ۲۸۷۵/٤ |
| اللھم! انی اسئلک و اتوجہ ، | عثمان بن حنیف | ۲۹۱۱/٤ |
| اللھم! فقھہ فی الدین | ابن عباس | ۳۵۵۱/٤ |
| اللھم ! اجعل فناء امتی، | ابو ھریرہ | ۱۲۵٤/۲ |
| اللھم ! اجعل فناء امتی، | ابو موسی | ۱۲۵۵/۲ |
| اللھم ! اغفر لا خواننا، | حارث بن نوفل | ۱۱۲۵/۲ |
| اللھم ! اغفر لا ولنا، | ابراھیم بن اشھل | ۲۸۱۱/۲ |
| اللھم ! اغفر للحاج، | ابو ھریرہ | ۱٤۷۸/۲ |
| اللھم ! الق طلحۃ و یضحک الیک، | حصین بن وحوح | ۱۱۷۳/۲ |
| اللھم ! انت ربھا، | ابو ھریرہ | ۱۱۲٤/۲ |
| اللھم ! انک خلقتنا و نحن، | ابو حاصر | ۱۱۲۹/۲ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| ان المومن لا ينجس، ، | ابو هريره | ١/ ٤٧٧ |
| ان النبی ﷺ استخلف | انس | ١/ ٨١٣ |
| ان النبی ﷺ استسقی ، | انس | ١/ ٩٦٤ |
| ان النبی ﷺ توضأ فأتی باناء، | ام عماره | ١/ ٤٥٧ |
| ان النبی ﷺ توضأ فاتی بماء، | ام عماره | ١/ ٤٥٨ |
| ان النبی ﷺ جمع بين المغرب، | ابن مسعود | ١/٥٢١ |
| ان النبی ﷺ عقد فی جلوس | وائل بن حجر | ١/ ٧٠٤ |
| ان النبی ﷺ علمه هذا الا ذان ، | ابی محذوره | ١/٦٠٥ |
| ان النبی ﷺ عممه بيده ، | علی | ١/ ٩٩٣ |
| ان النبی ﷺ قنت بعد الركعة ، | ابو هريره | ١/٨٧٩ |
| ان النبی ﷺ كان اذا اغتسل ، | عائشه صديقه | ١/ ٤٤٦ |
| ان النبی ﷺ كان اذاعجل به ، | ابن عمر | ١/٥٨٤ |
| ان النبی ﷺ صلی صلوة، | جابر بن سمره | ١/ ٧٣٨ |
| ان النبی ﷺ صلی الفجر، | جابر بن سمره | ١/ ٧٣٧ |
| ان النبی ﷺ كان لا يرقد، | عائشه صديقه | ١/ ٤٢٣ |
| ان النبی ﷺ كان لا يقنت الا، | انس | ١/٨٧٥ |
| ان النبی ﷺ كا يجمع بين الصلوتين ، | ابن مسعود | ١/٥٥٩ |
| ان النبی ﷺ كان يجمع بين الصلوتين ، | ابو سعيد | ١/٥٦٢ |
| ان النبی ﷺ كان يجمع فی السفر | ابو سعيد | ١/٥٦١ |
| ان النبی ﷺ كان يجمع فی غزوة تبوك، | ابو الطفيل | ١/٥٦٤ |
| ان النبی ﷺ كان يصلی بعد الوتر، ، | ام سلمه | ١/ ٩٠٢ |
| ان النبی ﷺ كان يقوم من الليل، | عائشه صديقه | ١/٩١٩ |
| ان النبی ﷺ لم يكن يترك، | عائشة الصديقه | ١/١٨٧ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ب﴾



Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ث

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ح

خ

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ذ﴾



WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ش﴾



Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ص﴾



Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ض﴾



## ﴿ط﴾

## ظ



## ع

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿غ﴾

## ﴿ف﴾

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| فا رجع الیها فاستأ ذنهما | ابو سعید | ۳/ ۲۳۳۷ |
| فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود، | ابو ذر | ۳/ ۲۰۷۳ |
| فألمهما فان لحنة عند رجلیهما، | معاویه بن جاهمه | ۳/۲۳٤٤ |
| فضل الله قریشا بسبع خصال ، | ام هانی | ۳/۲۷٦۱ |
| فضمهما، (الحسن و الحسین) | یعلی بن مره | ۳/۲۰۷۰ |
| فمن لقیه منکم فلیستغفرلکم، | عمر | ۳/۲۵٥٦ |
| فهل من والدیك اهد حیی، | ابن عمر | ۳/ ۲۳۳۳ |
| فهی سوداء مظلمة، | ابو هریره | ۳/ ۲٦۸۳ |
| فی الجمعة ساعة لا یوفقها، | ابوهریره | ۳/۲۵۱۸ |
| فی کل ذات کبد حری اجر، | ابو هریره | ۳/۲۳۷۹ |
| فیه ساعة لا یوافقها، | ابوهریره | ۳/ ۲۵۱۳ |
| فاطمة بضعة منی | مسوربن مخرمه | ٤/۳۵۲٦ |
| فاخبر بما هو کائن | عمرو بن اخطب الانصاری | ٤/۳۲۵٦ |
| فاخبرنا عن بدء الخلق | عمر | ٤/۳۲۵۷ |
| فاذن جبرئیل و نزلت الملائکة | کعب الاحبار | ٤/۲۸٦۹ |
| فاراهم انشقاق القمر | انس | ٤/ ۲۸٤۰ |
| فارسل معه رجلا من الانصار | مصعب | ٤/۲۸۹۸ |
| فأسلم علی انه لایصل الاصلوتین | نصربن عاصم | ٤/۳۰۲۷ |
| فأعطا نی ثمنه ورده علی | جابر | ٤/۳٤۱۵ |
| فأ عنی علی نفسك بکثرة السجود | ربیعه بن کعب | ٤/۲۸۸۰ |
| فأمر الناس ان یتوضؤا منه | انس | ٤/ ۲۸۳۵ |
| فأن ٤/ت یعفور | معاذ | ٤/۳۳۷۲ |
| فتبا لکم الدهر تبا | انس | ٤/۳٤٦۹ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# ﴿ق﴾



Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| كان رسول الله ﷺ اذا كان صائما، | سهل بن سعد | ٢/١٤٤٥ |
| كان رسول الله ﷺ كما يكثر ، | سمره | ٢/١٨٣٨ |
| كان رسول الله ﷺ يصلى الصلوة ، | ابن عباس | ٢/١٤٩٠ |
| كان رسول الله ﷺ اذا جلس، | ابو برزه | ٣/٢٥٨٧ |
| كان رسول الله ﷺ اذا جلس، | رافع | ٣/٢٥٨٨ |
| كان رسول الله ﷺ اذا رفع يديه | عمر | ٣/٢٤٨٨ |
| كان رسول الله ﷺ اذا سمع با لاسم، | عائشه | ٣/٢٢٧٥ |
| كان رسول الله ﷺ كثير شعر اللحية، | جابر | ٣/٢٠٥٠ |
| كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة، | ابن عباس | ٣/٢٧٤١ |
| كان رسول الله ﷺ يتفأل ولا يتطير، | ابن عباس | ٣/٢٢٧٣ |
| كان رسول الله ﷺ يحب التمين، | عائشه | ٣/٢١٣٠ |
| كان رسول الله ﷺ يضع لحسان | | ٣/٢١٨٦ |
| كان على موسى عليه الصلوة والسلام يوم كلمه، | ابن مسعود | ٣/١٩٥٦ |
| كان النبى ﷺ يحث على الصدقة، | سمره | ٣/٢٠٤٠ |
| كان النبى ﷺ يذكر الله على كل ، | عائشه | ٣/٢٥٧٠ |
| كان النبى ﷺ اذا اتى ، | معاويه | ٢/١٣٢٧ |
| كان النبى ﷺ اذا افطر، | معاويه بن زهراه | ٢/١٤٥٦ |
| كان النبى ﷺ اذا افطر، | ابن عمر | ٢/١٤٥٨ |
| كان النبى ﷺ اذا افطر، | انس | ٢/١٤٦٠ |
| كان النبى ﷺ اذا رأى، حدير اسلمى | | ٢/٤٠٦ |
| ١ كان النبى ﷺ اذا رأى عبدالله بن طرف | | ٢/١٤٠٧ |
| كان النبى ﷺ اذا رأى عباده | | ٢/١٤٠٢ |
| كان النبى ﷺ اذا رأى، ابن عمر | | ٢/١٤٠٥ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ل﴾

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| لولا ان یثقل علی امتی لصلیت، | ابن عمر، | ۲۹۷۸/۴ |
| لولا ضعف الضعیف والسقیم ، | ابو سعید ، | ۲۹۷۹/۴ |
| لولا ضعف الضعیف و سقم السقیم ،، | ابن عباس، | ۲۹۸۰/۴ |
| لولا عباد اللہ رکع ، | مسافع دئلی، | ۳۵۷۱ /۴ |
| لولاك ما خلقت الدنیا ، | سلمان، | ۳۳۳۶/۴ |
| لولم العبث فیکم لبعث عمر،، | ابو بکر، | ۳۴۸۶/۴ |
| لی عشرۃ اسماء، | ابو الطفیل | ۳۳۳۳/۴ |
| لیس علی ابیك کرب بعد الیوم، | انس، | ۳۳۹۳/۴ |
| لیس منکم الا انا ممسك، | سمرہ | ۳۳۱۳/۴ |
| لیأتین علی الناس زمان، | ام سلمہ | ۲۶۲۴/۳ |
| لیکونن اقوام من امتی، | ابو امالك | ۲۱۹۶/۳ |
| لیکونن فی امتی اقوام، | ابو امالك | ۲۱۹۱/۳ |
| لیس بخیر کم من ترك دنیاہ | انس | ۲۴۵۰/۳ |
| لیس الخلف ان یعد الرحل، | زید بن ارقم | ۲۱۹۹/۳ |
| لیس شئ اکرم علی اللہ من الدعاء، | ابو ہریرہ | ۲۴۶۴/۳ |
| لیس للفاسق غیبة، | معاویہ بن حیدہ | ۲۲۵۵/۳ |
| لیس من امتی من لم یبحل، | عبادہ | ۲۱۴۹/۳ |
| لیس منا من تشبه بالرجال، | ابن عمر | ۱۹۶۷/۳ |
| لیس منا من بغیرنا، | ابن عمر | ۲۳۱۷/۳ |
| لیس منا من بغیرنا | عمرو بن شعیب | ۲۰۸۹/۳ |
| لیس منا من عمل بسنة غیرنا، | ابن عباس | ۲۳۱۶/۳ |
| لیس منا من غشنا، | ابو ہریرہ | ۲۲۵۸/۳ |
| لیس منا من لم تیغن با لقرآن ، | ابوہریرہ | ۲۷۱۸/۳ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| لیس منا من لم یرحم صغیرنا، | ابن عمرو | ۳/ ۲۱۷۳ |
| لیس منا من لم یرحم صغیرنا، | ابن عباس | ۲۱۷٤/۳ |
| لیس منا من لم یرحم صغیرنا، | ضمیرہ | ۳/ ۲۱۷٥ |
| لینتھن کل رجل الی کفؤہ، | جابر | ۲۰۸۰/۳ |
| لأن اطأعل جمرۃ، | ابو ہریرہ | ۱۱٥۰/۲ |
| لأن اطأعل جمرۃ، | ابن مسعود | ۱۱٥٥/۲ |
| لأن امشی علی جمرۃ، | عقبہ بن عامر | ۱۱٥۳/۲ |
| لأن یجلس احدکم علی جمرۃ ، | ابو ہریرہ | ۱۱٥۲/۲ |
| لأن یلج احدکم ، | ابو ہریرہ | ۱۷۲۲/۲ |
| لئن بقیت الی قابل ، | ابن عباس | ۱٤۱۷/۲ |
| لا تحدوا النظر الی ، | ا بن عباس | ۱۲۷٦/۲ |
| لا تد یموا النظر الی ، | حسین بن علی | ۱۲۷۷/۲ |
| لا تدیموا النظر الی المجذومین ، | ابن عباس | ۱۲۷٥/۲ |
| لا تذکروا موتا کم الا بخیر، | عائشہ | ۱۱٦۰/۲ |
| لا تذکروا ھلکا کم الا بخیر، | عائشہ | ۱۱٦۲/۲ |
| لا ترفع القصعۃ حتی، | جابر | ۱۸٦۹/۲ |
| لا تسبوا الاموات فانھم، | عائشہ | ۱۱٦۱/۲ |
| لا تسوا الاموات، فتوذوابہ ، | مغیرہ | ۲/ ۱۱٦۳ |
| لا تشرب الخمر حین یشربھا، | | |
| لا تشربوا فی الدباء، | قیس | ۱۷٦۲/۲ |
| لا تصلوا صلوۃ مر تین ، | ابن عمر | ۱۰٦۸/۲ |
| لا تصوموا یوم السبت، | عبد اللہ بن بسر | ۱۲۳٦/۲ |
| لا تغدروا ولا تمثل ، | صالح بن کیسان | ۱۸۱۲/۲ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## م



Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| ما من احد لا یؤدی زکوۃ مالہ، | ابن مسعود | ۱۳۰۱/۲ |
| ما من احد لا یؤدی من امتی لہ سعۃ، | انس | ۱۵۰۱/۲ |
| ما من احد یؤدی یشربھا فتقبل لہ ، | ابو امامہ | ۱۷۲۹/۲ |
| ما من یمر بقبر اخیہ ، | ابن عباس | ۱۱۹۷/۲ |
| ما من ایام احب الی اللہ تعالیٰ ، | ابو ھریرہ | ۲۲٤۹/۲ |
| ما من ایام العمل الصالح، | ابن عباس | ۲٤۹/۲/۲ |
| ما من رجل مسلم یموت، | ابن عباس | ۱۰۹۹/۲ |
| ما من رجل یزور قبرا خیہ، | عائشہ | ۱۱۲۳/۲ |
| ما من احدیشھد ان لا الہ الا اللہ ، | انس بن مالك | ٦/۱ |
| ما من امرء تکون صلوۃ اللیل ، | عائشۃ الصدیقۃ | ۹۲۲/۱ |
| ما من شئ لم اکن رأیتہ ، | اسماء بنت ابی عمر | ۹٦۳/۱ |
| ما من صباح ولا رواح، | انس | ٦٥۲/۱ |
| ما من صباح ولا رواح، | انس | ۷۷۲/۱ |
| ما من عبد قال : لا الہ الا اللہ، | | ۹/۱ |
| ما من عبد قال: لا الہ الا اللہ ، | | ۱٤٤/۱ |
| ما من رجل یزور قبرا خیہ، | عائشہ | ۱۱٤۰/۲ |
| ما من رجل یصاب بشئ، | ابو درداء | ۱۳٥۳/۲ |
| ما من صاحب ذھب، | ابوھریرہ | ۱۲۹۷/۲ |
| ما من صاحب مال، | جابر | ۱۳۰۲/۲ |
| ما من عبد یبیع تألدا، | عمران | ۱۲۸٤/۲ |
| ما من عبد یبیع تألدا، | عمران | ۱٦٦۹/۲ |
| ما من عبدیسلم ، | ابو ھریرہ | ۱٥۰۲/۲ |
| ما من مسلم یموت لہ ، | انس | ۱۰۲۲/۲ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| ما حلف الله بحياة احد، | ابو هريره | ٣٢٢٩/٤ |
| ما رأيت رسول الله ﷺ يطأعقبه ، | ابن عمر | ٣٤٠١/٤ |
| ما رأيت شيا احسن من رسول الله ، | ابو هريره | ٣٢٤٤/٤ |
| ما كان لى ولبنى عبد المطلب فهو لكم ، | ابن عمرو | ٢٩١٣/٤ |
| ما لا حد عندنا يد الا وقد، | ابوهريره | ٣٤٧٧/٤ |
| ما نف عنى مال قط مانف عنى بال ابى بكر، | ابوهريره | ٢٨٩٣/٤ |
| ما نف عنى مال قط مانف عنى بال ابى بكر، | ابوهريره | ٣٤٧٩/٤ |
| ما نهيتكم فاجتنبوه ، | ابو هريره | ٣٨٧٣/٤ |
| ما ولد فى الاسلام مولود ازكى ، | على | ٣٤٥١/٤ |
| ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا، ، | ابوهريره | ٢٨٧٤/٤ |
| ما من شئ الا يعلم انى | يعلى بن مره | ٣١٨٦/٤ |
| ما منكم من احد الاومعه ، | ابن مسعود | ٣٢٢٥/٤ |
| مامن مؤمن الا و انا اولى به ، | ابو هريره | ٢٩٢٤/٤ |
| ما من مولود الا فى سرته ، | ابن مسعود | ٣٦٤٤/٤ |
| ما من مولود الا وقدر، | ابوهريره | ٣٦٢٣/٤ |
| مطل الغنى ظلم | ابو هريرة | ٤١٠٣/٦ |
| ملك عن يمينك على حسا تك | كتانة العدوى | ٣٩٤٥/٦ |
| ما سوألك عن ذلك يا عمر | عمر الفا روق | ٣٧٧٩/٦ |
| ما اظن يعنى ذلك شيئا | طلحة | ٣٩١٢/٦ |
| معدن النقوى قلو ب العا رفين | عبد الله بن عمر | ٤٠٩٠/٦ |
| ما مر رت بسما ء الا رأيت | عبد الله بن عمر | ٤٠١٢/٦ |
| ما من عبد يسلم على | ابو هريرة | ٣٩٥٨/٦ |
| ما اباني ما أ تيت ان انا | عمر و بن العا ص | ٤٠١٩/٦ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ن﴾

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| نهى ان يبال فى الحجر، | عبد الله بن سرجس | ٣١٥٠/٤ |
| نهى ان يبزق الرجل بين يديه ، | ابو سعيد | ٣٠٤٨/٤ |
| نهى ان يبيع حاضر لباد | ابو هريره | ٣٠٤٩/٤ |
| نهى ان يتيا هى الناس فى المساجد ، | انس | ٣١٤٥/٤ |
| نهى ان يتخلى الرجل ، | ابن عمرو | ٣١٤٩/٤ |
| نهى ان يتزوج المرأة ، | جابر | ٣١٦٦/٤ |
| نهى ان يتعاطى السيف ، | جابر | ٣١٤٧/٤ |
| نهى ان يتناحى اثنتان ، | ابن عمر | ٣١٦٩/٤ |
| نهى ان يجمع بين التمر والزهو، | ابو قتاده | ٣٠٥٠/٤ |
| نهى ان يسافر بالقرآن | ابن عمر | ٣٠٥١/٤ |
| نهى ان يسمى الرجل ، | ابن مسعود | ٣١٥١/٤ |
| نهى ان يصافح المشركون، | جابر | ٣١٥٣/٤ |
| نهى ان يصلى الرجل اخاه ، | ابن عمر | ٣٠٥٤/٤ |
| نهى ان يضحى ليلا ، | ابن عباس | ٣١٥٢/٤ |
| نهى ان يقعد الرجل بين ، | بريده | ٣١٤٦/٤ |
| نهى ان يقوم الامام، | حذيفه | ٣١٤٨/٤ |
| نهى ان يقيم الرجل اخاه ، | ابن عمر | ٣٠٥٤/٤ |
| نهى ان يلبس الرجل مصبوغا، | ابن عمر | ٣٠٥٥/٤ |
| نهى عن اشتمال الصماء، | ابو سعيد | ٣٠٥٦/٤ |
| نهى عن اكل المجثمة ، | ابو درداء | ٣١٢٧/٤ |
| نهى عن اكل الهره ، | جابر | ٣١٢٦/٤ |
| نهى عن بيع التمار، | ابن عمر | ٣٠٦١/٤ |
| نهى عن بيع الثمر، | ابن عمر | ٣٠٦٣/٤ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| نهى عن بيع حبل الحبلة ، | ابن عمر | ٣٠٦٦/٤ |
| نهى عن بيع الذهب ، | براء | ٣٠٦٢/٤ |
| نهى عن بيع الشاه باللحم ، | سمره | ٣١٣١/٤ |
| نهى عن بيع الصبرة ، | جابر | ٣١٢٨/٤ |
| نهى عن بيع الكالى بالكالى، | ابن عمر | ٣١٢٩/٤ |
| نهى عن بيع المضامين ، | ابن عباس | ٣١٣٢/٤ |
| نهى عن بيع النخل ، | ابن عباس | ٣٠٦٤/٤ |
| نهى عن بيع الولاء، | ابن عمر | ٣٠٦٥/٤ |
| نهى عن التلقى ، | ابو هريره | ٣٠٥٧/٤ |
| نهى عن ثمن الدم، | ابو حجيفه | ٣٠٦٧/٤ |
| نهى عن ثمن الكلب، | ابن مسعود | ٣٠٦٨/٤ |
| نهى عن جلد الحد فى المساجد ، ، | ابن عمرو | ٣١٣٣/٤ |
| نهى عن حلق القفاء | عمر | ٣١٣٤/٤ |
| نهى عن خاتم الذهب، | ابو هريره | ٣٠٦٩/٤ |
| نهى عن ذبيحة المجوس، | جابر | ٣١٣٦/٤ |
| نهى عن ذبيحة النصارى ، | ابن عباس | ٣١٣٥/٤ |
| نهى عن شريطة الشيطان ، | ابوهريره | ٣١٣٧/٤ |
| نهى عن صوم يوم الفطر، | ابو سعيد | ٣٠٧٠/٤ |
| نهى عن صيام رجب كله ، | ابن عباس | ٣١٣٨/٤ |
| نهى عن عشر ، | ابو ريحانه | ٣١٣٩/٤ |
| نهى عن قتل اربع، | ابن عباس | ٣١٤٠/٤ |
| نهى عن قتل الخطا طيف، | عبدالرحمن بن معاويه | ٣١٤١/٤ |
| نهى عن قتل النساء ، | ابن عمر | ٣٠٧١/٤ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| نهى عن كراء الارض، | رافع بن خديج ٤/٣٠٧٢ |
| نهى عن كسب الامة ، | رافع بن خديج ٤/٣١٤٢ |
| نهى عن نتف الشيب ، | ابن عمر ٤/٣١٤٣ |
| نهى عن نقرة الغراب ، | عبد الرحمن بن شبل ٤/٣١٤٤ |
| نهى عن الاجابة طعام ، | عمران ٤/٣١٢٥ |
| نهى عن الاخصاء، | ابن عمر ٤/٣٢٠١ |
| نهى عن الاغلوطات، | معاويه ٤/٣١٠٠ |
| نهى عن الاقران ،، | ابن عمر ٤/٣١٠٢ |
| نهى عن الاقعاء والتورك ، | سمره بن جندب ٤/٣١٠٣ |
| نهى عن التلقى ، | ابوهريره ٤/٣٠٥٧ |
| نهى عن التبتل ، | سعد بن ابى وقاص ٤/٣٠١٤ |
| نهى عن التبقر، | ابن مسعود ٤/٣١٠٥ |
| نهى عن الترجل الاغبا، | عبدالله بن مغفل ٤/٣١٠٦ |
| نهى عن الجداد، | حسين بن على ٤/٣١٠٧ |
| نهى عن الجلالة ، | ابن عمر ٤/٣١٠٨ |
| نهى عن الحيوة يوم الجمعة ، | معاذ بن انس ٤/٣١٠٩ |
| نهى عن الحكرة بالبلد، | على ٤/٣١١٠ |
| نهى عن الخذف ، | عبدالله بن مغفل ٤/٣٦٣٩ |
| نهى عن الدواء الخبيث، | ابوهريره ٤/٣١١١ |
| نهى عن الركوب على ، | معاويه ٤/٣١١٢ |
| نهى عن السدل ، | ابوهريره ٤/٣١١١ |
| نهى عن السوم ، | على ٤/٣١١٤ |
| نهى عن الشراء والبيع، | ابن عمر ٤/٣١١٦ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

## و

| | | |
|---|---|---|
| والذی نفسی بیدہ لو یعلم، | ابو ہریرہ | ١/ ٦٣٧ |
| واللہ ! لان یهدی اللہ بك | ابو ہریرہ | ١/ ١٤ |
| ویحك اتدری ما تقول ، | جبیر بن مطعم | ١/ ٢٩ |
| ویلك و من یعدل اذا لم اعدل ، | ابو سعید الخدری | ١٢٢/١ |
| وجدتم ما وعد ربکم، | ابن عمر | ١٢٠٥/٢ |
| ولد الزنا شرا الثلاثة، | ابو ہریرہ | ١٥٩٣/٢ |
| ولدالزنا شر الثلاثة، | ابن عباس | ١٥٩٤/٢ |
| ویحك یا صاحب السبتین ، | بشیر بن خصاصیہ | ١١٥٤/٢ |
| ویل للاغنیاء من الفقراء، | انس | ١٣٠٨/٢ |
| والذی نفس محمد بیدہ لا توذی المرأہ، | عبداللہ بن ابی اوفی | ٢/ ١٥٦٦ |
| والذی نفسی بیدہ ان اطیب، | ابو ہریرہ | ١٢٠٢/٢ |
| والذی نفسی بیدہ لأن یاخذ، | ابو ہریرہ | ١٦٦٣/٢ |
| و الذی نفسی بیدہ ما انتم، | انس | ١٢٠٧/٢ |
| و آدم بین الروح والجسد، | ابوہریرہ | ٣١٩٠/٤ |
| و آدم بین الروح والجسد، | ابوہریرہ | ٣١٩٦/٤ |
| وعدنی ربی فی اهل بیتی ، | انس | ٣٥١٥/٤ |
| واللہ! للہ اقدر علیك، | ابو سعود | ٢٨٠٠/٤ |
| والذی نفسی بیدہ ، لوبدا لکم موسی ، | جابر | ٢٨١٢/٤ |
| ولقد نهی عنهما ے عنی الرکعتین بعد العصر، | امیر معاویہ | ٣٠٢١/٤ |
| ولوقلت : نعم لوجبت، | انس | ٢٩٨٤/٤ |
| وهن شر غالب لمن غلب، | عبد اللہ بن اعور مازنی ، | ٢٨٩٧/٤ |
| وهو یحدث مجلسا وانا فیه ، | حذیفہ | ٣٢٦٠/٤ |
| ویحك اذامات عمر ، | مصمہ بن مالك | ٣٤٧٢/٤ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿ہ﴾



WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿ی﴾



Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| یا معشر الشتاب! من استطاع، | ابن مسعود | ۱۶۱۷/۲ |
| یا ابالدرداء! اذا فاخرت، | ابو درداء | ۲۷۶۶/۳ |
| یا ابا ذر! اتق اللہ حیث کنت، | ابو ذر | ۱۲۰۳/۳ |
| یا الخشبة ! رفقا بالقواریر | انس | ۱۲۸۸/۳ |
| یا اھل القرآن ! الا توسدوا القرآن | عبیدہ ملیکی | ۲۷۲۱/۳ |
| یا ایہ الاناس ! الا تستحیون | ام ولید بنت فاروق | ۲۴۳۸/۳ |
| یا ایھا الناس ربکم واحد | جابر | ۲۰۹۳/۳ |
| یا ایھا الناس! لا تتقدموا قریشا، | جبر بن مطعم | ۲۷۵۲/۳ |
| یا ایھا الناس! لا تتقدموا قریشا، | باقر | ۲۷۵۳/۳ |
| یا بلال!الق اللہ فقیرا، | بلال | ۲۴۳۳/۳ |
| یا بنی ! اذا دخلت علی اھلک، | انس | ۲۰۸۷/۳ |
| یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک، | رویفع | ۲۰۲۹/۳ |
| یا عبداللہ ! ارفع اذارک، | ابن عمر | ۱۹۸۹/۳ |
| یا علی ! الأ اعلمک دعاء، | انس | ۲۰۶۶/۳ |
| یا معشر قریش،! اشتروا انفسکم، | ابو ھریرہ | ۲۶۷۸/۳ |
| یا معشر الناس! اتانی جبرئیل ، | انس | ۲۲۱۵/۳ |
| یا معشر الناس! اجیبوا قریشا | عدی بن حاتم | ۲۷۶۲/۳ |
| یا نساء الملمات! لا تحقرن، | ابوھریرہ | ۲۳۰۲/۳ |
| یا ابا لبابة، ! یجزی عنک الثلث، | ابو لبابہ | ۲۹۳۶/۴ |
| یاا بن الخطاب، ! والذی نفسی بیدہ ، | جابر | ۲۸۱۱/۴ |
| یا ابنة ابی امیہ ! سألت عن الرکعتین، | کریب | ۳۰۱۶/۴ |
| یا ایھا الناس!ان اللہ حرم مکة، | صفیہ بنت بشیر | ۲۹۷۴/۴ |
| یاایھا الناس،!انہ لم یبق من ، | ابن عباس | ۳۳۰۳/۴ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| یا جابر ! ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء، | جابر | ۳۲۳۸/۴ |
| یا جابر! یولدلہ مولود اسمہ علی ، | جابر | ۳۲۶۳/۴ |
| یاحمزة! یاکاشف الکربات ، | ابن مسعود | ۳۵۴۵/۴ |
| یاحمیراء! لم ضحک؟ | عائشہ | ۳۲۴۸/۴ |
| یاعقیل! واللہ انی لاحبک | عقیل بن ابی طالب | ۳۳۷۹/۴ |
| یاعلی ! اخصمک بالنبوة، | معاذ | ۳۳۴۶/۴ |
| یا علی ! ان اول اربعة ، | علی | ۳۵۱۶/۴ |
| یا علی ! ان فیک من عیسی مثلا | علی | ۳۵۱۰/۴ |
| یا علی ! سألت اللہ ثلاثا، | علی | ۳۴۵۴/۴ |
| یا علی ! لایحل لا حد یجنب فی ، | ابو سعید | ۳۰۰۳/۴ |
| یا عمة ! حجی، | اسماء | ۳۰۲۶/۴ |
| یا غیلان! ایت ھا تین الاشاء تین | غیلان بن سلمہ | ۲۸۷۹/۴ |
| یا معاذ! اتک عسی ان لا تلقانی ، | معاذ | ۳۲۷۵/۴ |
| یا معشر الانصار! الم اجد کم ضلا لا | عبد اللہ بن زید | ۲۸۷۱/۴ |
| یا معشر الانصار! الم تکونوا اذلة ، | ابن عباس | ۳۹۱۲/۴ |
| یا مر المسح علی ظھر الخف، | عمر | ۳۱۵۶/۴ |
| یجلسنی معہ علی السریر، | ابن عمر | ۲۶۵۴/۳ |
| یجمع اللہ تعالیٰ الناس، | حذیفہ | ۲۶۷۷/۳ |
| یجاء بکم حفاة عراة غرلا | عبد اللہ بن مسعود | ۳۹۷۰/۶ |
| یخرج الدجال فی امتی | عبد اللہ بن عمرو | ۳۷۱۱/۶ |
| یخرج الدجال فیتوجہ ، | ابو سعید | ۲۶۲۷/۳ |
| یدعو اللہ تعالیٰ لصاحب الدین ، | عبد الرحمن | ۲۲۲۳/۳ |
| یدفعون الی رجل من اھل بیتی، | ابن مسعود | ۲۶۲۶/۳ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

# آثارالصحابة والتابعين



Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| من شهد ذلك معك | ابو بكر الصديق | ٦/ ٣٧٧٠ |
| و سأسئل الناس | ابو بكر الصديق | ٦/ ٣٧٧١ |
| اتدرى اين انت، | عمر الفاروق | ١/ ٧٥٦ |
| ان الجمع بين الصلوتين فى وقت | عمر الفاروق | ١/ ٥١٦ |
| ان اهم امر كم عندى الصلوة، | عمر الفاروق | ١/ ٤٨٥ |
| ثلث من الكبائر، الجمع بين ، | عمر الفاروق | ١/ ٥١٧ |
| جمع عمر بين الظهر والعصر، | عمر الفاروق | ١/ ٥٤٤ |
| القبر اما مك، | عمر الفاروق | ١/ ٧٨٨ |
| كنيف ملئ علما، | عمر الفاروق | ١/ ٥٢٤ |
| لا ن اشهد صلوة الصبح، | عمر الفاروق | ١/ ٦٥٥ |
| لا ن اشهد صلوة الصبح، | عمر الفاروق | ١/ ٦٥٦ |
| لم ار سليمان فى صلوة الصبح ، | عمر الفاروق | ١/ ٨٢٠ |
| ليت فى فم الذى يقرء خلف، | عمر الفاروق | ١/ ٦٨٤ |
| ما بين المشرق والمغرب قبلة ، | عمر الفاروق | ١/ ٦٦٣ |
| من اراد ان يلفظ او ينشد، | عمر الفاروق | ١/ ٧٧١ |
| اخبار ما عندنا ان نساء كم، | عمر الفاروق | ٢/ ١٢١٠ |
| اذا خشيتم، | عمر الفاروق | ٢/ ١٧٦٤ |
| اكسروه بالماء، | عمر الفاروق | ٢/ ١٧٥٣ |
| ان رزق المسلمين من طلاء، | عمر الفاروق | ٢/ ١٧٦٧ |
| ان المسلمين جزوا لطعامهم، | عمر الفاروق | ٢/ ١٧٣٩ |
| ان الناس قد زعموا انى فررت، | عمر الفاروق | ٢/ ١٢٦٦ |
| ان عمر توضأ من ما ء فى ، | عمر الفاروق | ٢/ ١٨٧٧ |
| ان هذا الشديد، | عمر الفاروق | ٢/ ١٧٥١ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| ان امير المؤمنين عمر صلى على جنازة ، | عمر الفاروق | ١١٢٣/٢ |
| اما بعد فاطبخوا شرابكم، | عمر الفاروق | ١٧٩٦/٢ |
| اما بعد فانه انتهى الى شراب، | عمر الفاروق | ١٧٨٤/٢ |
| اما بعد فانها جاء تنا اشربة ،، | عمر الفاروق | ١٧٨٥/٢ |
| اما بعد فانها قدمت على عير، | عمر الفاروق | ١٧٦٨/٢ |
| انا اشرب الشراب الشديد، | عمر الفاروق | ١٧٤٠/٢ |
| انا نشرب هذا النبيذ الشديد، | عمر الفاروق | ١٧٤٦/٢ |
| انما اضربك على السكر، | عمر الفاروق | ١٧٤٧/٢ |
| انما جلدناك بالسكر، | عمر الفاروق | ١٧٤٨/٢ |
| انما جلدناك لسكره، | عمر الفاروق | ١٧٤٩/٢ |
| حتى افاق فجلده ، | عمر الفاروق | ١٧٥٠/٢ |
| خذ مما يليك و من شقك، | عمر الفاروق | ١٢٨٢/٢ |
| كان عمر يحب الشراب الشديد، | عمر الفاروق | ١٧٤٠/٢ |
| كانكم اقللتم عكره، | عمر الفاروق | ١٧٥٢/٢ |
| لو كان غيرك به الذى ، | عمر الفاروق | ١٢٨٣/٢ |
| ما علمت رسول الله ﷺ نكح شيأ، | عمر الفاروق | ١٥٧٣/٢ |
| هذ الطلاء مثل خلاء الابل ، | عمر الفاروق | ١٧٣٥/٢ |
| هكذا فافعلوه ، | عمر الفاروق | ١٧٦٥/٢ |
| يا امة الله ! لا توذى الناس، | عمر الفاروق | ١٢٨١/٢ |
| اياكم ومراطنة الاعاجم، | عمر الفاروق | ٢١٢٣/٣ |
| عذت معاذا، | عمر الفاروق | ٢٢٦٩/٣ |
| كل نسب توصل عليه فى الاسلام، | عمر الفاروق | ٢٦١٩/٣ |
| ما احترز الوالد، | عمر الفاروق | ٢٦١٣/٣ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| لو ان الله اراد ان يمضيه | عمر الفاروق | ٣٧٩٦/٦ |
| لو اراد الله ان يتم | عمر الفاروق | ٣٧٩٧/٦ |
| لا بل اكتب هذا ما رأى | عمر الفاروق | ٣٨٠١/٦ |
| مه انما هذه للنبى ﷺ | عمر الفاروق | ٣٨٠٢/٦ |
| والله ما ادرى كيف اصنع بكم | عمر الفاروق | ٣٨٠٣/٦ |
| ان فلانا قد ما ت فشهد ه | عمر الفاروق | ٣٩٢٠/٦ |
| اذ هبو ا فصلو ا على صاحبكم | عمر الفاروق | ٣٩٢١/٦ |
| أمن القوم هذا | عمر الفاروق | ٣٩٢٢/٦ |
| انى لاعلم حيث انزلت | عمر الفاروق | ٣٩٢٨/٦ |
| كيف تقضى(قال لقاضى دمشق ) | عمر الفاروق | ٣٧٥٩/٦ |
| انه سيأ تيكم ناسن يجادلونكم | عمر الفاروق | ٣٧٤٢/٦ |
| الفهم الفهم فيما ادى اليك | عمر الفاروق | ٣٧٥٦/٦ |
| اذا جاء ك شىء فى كتاب الله | عمر الفاروق | ٣٧٥٧/٦ |
| ما سمعت من رسول الله ﷺ شيئا | عمر الفاروق | ٣٧٧٢/٦ |
| هذه الفاكهة قدعرفنا ها | عمر الفاروق | ٣٧٧٣/٦ |
| هذه الفاكهة قدعرفنا ها | عمر الفاروق | ٣٧٧٤/٦ |
| كل هذا قد عرفنا ه | عمر الفاروق | ٣٧٧٥/٦ |
| قد علمنا ما الفاكهة | عمر الفاروق | ٣٧٧٦/٦ |
| ما كلفنا هذا | عمر الفاروق | ٣٧٧٧/٦ |
| فا قض بما قضى به ائمة الهدى | عمر الفاروق | ٣٧٥٨/٦ |
| من اراد العلم | عمر الفاروق | ٣٦٦٦/٦ |
| وددت انى شعرة | عمر الفاروق | ٣٦٨٠/٦ |
| ان تتبع رأيك فان رأيك رشد | عثمان ذو النورين | ٣٨٠٤/٦ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| سلونی فوالله لا تسئلونی | علی المرتضیٰ | ٣٦٨٧/٦ |
| لو شئت لأقرت سبعين | علی المرتضیٰ | ٣٦٦٧/٦ |
| لو تكلمت لكم فی تفسير | علی المرتضیٰ | ٣٦٦٨/٦ |
| لو طويت لی وسادة | علی المرتضیٰ | ٣٦٦٩/٦ |
| لو شئت ان اوقر | علی المرتضیٰ | ٣٦٧٠/٦ |
| كان يبتدأ القرآن | علی المرتضیٰ | ٣٦٨٧/٦ |
| كان يختم القرآن | علی المرتضیٰ | ٣٦٨٩/٦ |
| كان يضع قدمه اليسریٰ | علی المرتضیٰ | ٣٦٨٨/٦ |
| سيأتی قوم يجادلونكم | علی المرتضیٰ | ٣٧٤٣/٦ |
| وددت ان الذی يقرء خلف، | سعد بن ابی وقاص | ٦٨٣/١ |
| ما جمع رسول الله ﷺ ببيت | عائشه الصديقه | ٤٠٢٨/٦ |
| فاستانف الناس الطلاق | عائشه الصديقه | ١٦٢١/٢ |
| فوقت الطلاق ثلاثا، | عائشه الصديقه | ١٦٢٢/٢ |
| فلما دفن عمر معهم، | عائشه الصديقه | ١١٤٢/٢ |
| لو ادرك رسول الله ﷺ، ما احدث، | ام المو منين عائشه | ٨٦٩/١ |
| اخرجت كساء ملبدا | عائشه الصديقه | ٣٤٢٠/٤ |
| ان ابابكر اسلم يوم اسلم، | عائشه الصديقه | ٣٤٨٢/٤ |
| ان ازواج النبی ﷺ حين توفی ، | عائشه الصديقه | ٣٤٤٤/٤ |
| ماارى ربك الايسارع فی هواك، | عائشه الصديقه | ٢٩٠٦/٤ |
| ما رأيت احدا كان اشبه سمتا، | عائشه الصديقه | ٣٥٢٩/٤ |
| مكتوب فی الانجيل من نعت النبی ﷺ، | عائشه الصديقه | ٢٨٨٣/٤ |
| و الله ! يا بن اختی ، | عائشه الصديقه | ٣٤٠١/٤ |
| اخرو هن من حيث اخرهن، | عبد الله بن مسعود | ٨٣٥/١ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | |
|---|---|
| فاتینا نبیذ نبذته ، | عبد اللہ بن مسعود۲/۱۷۵۹ |
| کما اکرہ اذی المومن ، | عبد اللہ بن مسعود۲/۱۱۵۸ |
| لا یکوی رجل بکنز، | عبد اللہ بن مسعود۲/۱۳۰۰ |
| ایها الناس! قد اتی علینا زمان، | عبد اللہ بن مسعود۳/۲۷۴٤ |
| من اراد العلم فلیثور القرآن ، | عبد اللہ بن مسعود۳/۲۷۳۰ |
| المرأة عورة و اقرب ماتکون، | عبد اللہ بن مسعود۳/۲۳۰ |
| اعطانی رسول اللہ ﷺ، ثلاثا، | عبداللہ بن مسعود٤/۳۳۱۰ |
| ان اسلام عمر کان عزة ، | عبداللہ بن مسعود٤/۳٤۸۷ |
| الروح ملك اعظم، | عبداللہ بن مسعود٤/۳۵۹۸ |
| ان لها صداقا کصداق نسائها | عبد اللہ بن مسعود٦/۳۸۱٦ |
| ما سألمونا عن شئی من الکتاب اللہ | عبد اللہ بن مسعود٦/۳۸۱۷ |
| انی لاکرہ ان احل لك | عبد اللہ بن مسعود٦/۳۸۱۸ |
| وبعیرك ایضا مما ملکت یمینك | عبد اللہ بن مسعود٦/۳۸٤۰ |
| اقضی فیها بما قضا النبی ﷺ | عبد اللہ بن مسعود٦/۳۸٤۹ |
| اذاکان یوم القیامة | عبد اللہ بن مسعود٦/۳۷۱۸ |
| ان اللہ انزل هذا الکتاب | عبد اللہ بن مسعود ٦/۳٦٦۵ |
| من عرض له منکم قضاء | عبد اللہ بن مسعود ٦/۳۷٦۰ |
| اذا سئل احدکم عما لا یدری | عبد اللہ بن مسعود ٦/۳۸۹۱ |
| اعطی نبیکم کل شئ | عبد اللہ بن مسعود ٦/۳۹۱٦ |
| لو ان علم عمر | عبد اللہ بن مسعود ٦/۳٦۷۹ |
| اتعجبون ان یکون الخلة لا براهیم، | عبداللہ بن عباس٤/۲۸۵۵ |
| اذا تکلم رئ کالنور یخرج ، | عبداللہ بن عباس٤/۳۲٤۲ |
| ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس، | عبداللہ بن عباس٤/۲۸۵۳ |

| | |
|---|---|
| ان الله تعالیٰ فضل محمد اﷺ، | عبدالله بن عباس ٤/٣١٨٥ |
| ان عن يمين العرش نهرا، | عبدالله بن عباس ٤/٣٦٠٨ |
| ان محمدا ﷺرای ربه مرتين، | عبدالله بن عباس ٤/٢٨٥٦ |
| ثم ذكر مااخذ عليهم، | عبدالله بن عباس ٤/٢٨٢٩ |
| جعل االكلام لموسى والخلة، | عبدالله بن عباس ٤/٢٨٥٤ |
| ذاك اذا تجلى بنوره الذى ، | عبدالله بن عباس ٤/٢٨٥٢ |
| الروح ملك من الملائكة، | عبدالله بن عباس ٤/٣٥٩٧ |
| لم يكن لرسول الله ﷺ ظل، | عبدالله بن عباس ٤/٣٢٤٠ |
| ما احتلم نبى قط، | عبدالله بن عباس ٤/٣٢٨٧ |
| ما خلق الله وما ذرأوما برأ | عبدالله بن عباس ٤/٢٨٣٠ |
| ما خلق الله وما ذرأ وما برأ | عبدالله بن عباس ٤/٣٢٣٠ |
| من رضاء محمد ﷺ ان لا يدخل ، | عبدالله بن عباس ٤/٢٥١٤ |
| هم الملاكة وكلوابامور، | عبدالله بن عباس ٤/٣٦١١ |
| ان اسم الله الاكبر رب رب، | عبد الله ابن عباس ٣/٢٥٦٣ |
| ان محمدا ﷺيوم القيامة يجلس، | عبد الله ابن عباس ٣/٢٦٥٥ |
| نزلت اى انك لا تهدى من احببت، | عبد الله ابن عباس ٣/٢٦٩١ |
| هم ذرية المومن، | عبد الله ابن عباس ٣/٢٦٨٦ |
| اذا كنتم سائرين فنابك، | عبد الله بن عباس ١/٥٧٢ |
| اذا وجدت شيئا من البلة ، | عبد الله بن عباس ١/٤٠٠ |
| انه صلى با لبقرة الاولى ، | عبد الله بن عباس ١/٥٣٩ |
| انه قرءها وارجلكم بالنصب | عبد الله بن عباس ١/٣٨٣ |
| انه كان اذا نزل منزلا، | عبد الله بن عباس ١/٥٧١ |
| انه كره ان يمسح بالمنديل ، | عبد الله بن عباس ١/٣٧٤ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| من ترك الصلوة فقد كفر، | عبد الله بن عباس | ٦٤٢/١ |
| من السنة ان لا يخرج يوم الفطر، | عبد الله بن عباس | ٩٦٠/١ |
| وقت الظهر الى العصر، | عبد الله بن عباس | ٤٨٩/١ |
| الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، | عبد الله بن عباس | ٧٣٧/١ |
| هما يومان ذكرهما الله تعالىٰ فى كتابه | عبد الله بن عباس | ٣٨٢٥/٦ |
| بينما انا فى الحجر جالس | عبد الله بن عباس | ٣٨٢٦/٦ |
| شئ لاتجدونه فى كتاب الله | عبد الله بن عباس | ٣٨٢٧/٦ |
| للبنت النصف وليس للاخت شئ | عبد الله بن عباس | ٣٨٢٨/٦ |
| فلنضع ايدينا على الركن | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٠/٦ |
| ذلك فى الحرائر | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٣/٦ |
| الا ما ما ملك ايمانكم هى مرسلة | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٤/٦ |
| كان لا يرى بأسا ان يجمع | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٥/٦ |
| انما يحرمهن على قرابتهن منى | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٦/٦ |
| يعنى فى النكاح | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٧/٦ |
| حرمتها آية | عبد الله بن عباس | ٣٨٣٨/٦ |
| انما هذه بردة | عبد الله بن عباس | ٣٨٥٨/٦ |
| انها نزلت فى يوم عيدين | عبد الله بن عباس | ٣٩٢٩/٦ |
| آخر آية نزلت فى القرآن | عبد الله بن عباس | ٣٩٣١/٦ |
| كان المشركون والمسلمون يحجون | عبد الله بن عباس | ٣٩٣٣/٦ |
| آر آية نزلت | عبد الله بن عباس | ٣٩٣٥/٦ |
| لم يخف عليه شئ من | عبد الله بن عباس | ٣٩٦٦/٦ |
| ان النبى ﷺبلغه عن ربه | عبد الله بن عباس | ٣٩٧٥/٦ |
| نزل على النبى ﷺ(ولوان الخ | عبد الله بن عباس | ٤٠٠٠/٦ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| انا لنحد صفة رسول اللهﷺ | عبد الله بن سلام | ٢٩٢٧/٤ |
| خرجت تاجرا الى الشام، | بلال بن الحارث | ٣٣٦٧/٤ |
| انت الرسول الذى ترجى فواضله ، | اسود بن مسعود ثقفيه | ٢٩١٤/٤ |
| انك الذليل ورسول اللهﷺ | عبد الله بن عبدالله | ٢٩٢١/٤ |
| لوقضى ان يكون بعد محمد ﷺ | عبدالله بن ابى اوفى | ٣٣٥٥/٤ |
| اتيت النبى ﷺ، واصحابه حوله كان ، | اسامه بن شريك | ٣٢٣٥/٤ |
| فاخرجت ام سلمة شعرا من، | عثمان بن عبدالله | ٣٤١٩/٤ |
| انا والله ما نعلم | قاسم بن محمد | ٣٨٦٠/٦ |
| انكم تسألون عن اشياء | قاسم بن محمد | ٣٨٦١/٦ |
| ان اشد من ذلك عند الله | قاسم بن محمد | ٣٨٦٢/٦ |
| ان السماء تدور على نصب ، | كعب الاحبار | ٣٦٥٦/٤ |
| ان السماء فى قطب كقطب الرحا، | كعب الاحبار | ٣٦٥٥/٤ |
| ان السموات تدار على منكب ملك، | كعب الاحبار | ٣٦٥٤/٤ |
| ان ا الله تعالىٰ قسم رؤيته و كلا مه ، | كعب الاحبار | ٢٨٥١/٤ |
| فرأيت فى بعض ما انزل الله ، | كعب الاحبار | ٣٣١١/٤ |
| نجده محمدا رسول اللهﷺ | كعب الاحبار | ٢٨٨٢/٤ |
| لا تقطر عين ملك منهم، | كعب الاحبار | ٣٦٩٩/٤ |
| انت والله الاعزوالعزيز، | عروه بن الزبير | ٢٩٠٢/٤ |
| اسلم على وهو ابن ثمان، | عروه بن الزبير | ٣٥٠١/٤ |
| لقد رأى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، | حسن بصرى | ٢٨٥٨/٤ |
| قد علم الله انه ما به اليهم حاجة ، | حسن بصرى | ٣٤١٣/٤ |
| خلقت الملائكة من نور العزة، | عكرمة | ٣٦٠٦/٤ |
| ان الملائكة روح خلقت، | يزيد بن رومان | ٣٦٠٧/٤ |

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

| | | |
|---|---|---|
| كان يوضع لمسلمين عليه الصلوة والسلام، | سعيد بن حبير | ٣٤٤٣/٤ |
| ان الملك ينطلق فيأخذ من تراب، | عطا خراسانی | ٣٦٤٥/٤ |
| منزلهما الساعة وهما ضجيعاه ، | على بن حسين | ٣٤٦٣/٤ |
| لا نه كان افضلهم اسلاما، | محمد بن حنفيه | ٣٤٧٦/٤ |
| اجمع بنوا فاطمة على ان يقولوا، | محمد الباقر | ٣٤٦٤/٤ |
| لهما فضل عندى من على ، | محمد بن عبد الله بالمحض | ٣٤٦٥/٤ |
| انطلقت الخوارج فبرأت، | زيد بن على بن حسين | ٣٤٦٦/٤ |
| اخرج عليك ان كنت | جندب بن عبد الله | ٣٨٥٢/٦ |
| هل فى القرآن يبين عدد ركعات | عمران بن حصين | ٣٨٥٣/٦ |
| الا تعجبون من هذا | عقبة بن عامر | ٣٨٥٤/٦ |
| لا يكون اعتكاف الا بصوم | ابن شهاب | ٣٨٥٧/٦ |
| انى استحيى من الله ان يدان | عطا بن ابى رباح | ٣٨٦٣/٦ |
| ان الله تعالىٰ انزل القرآن | ربيعة بن عبد الرحمن | ٣٨٧١/٦ |
| الحكم الذى يحكم به بين الناس | مالك بن انس | ٣٨٧٢/٦ |
| سل العلماء وسل الله التوفيق | سفيان بن عيينة | ٣٨٧٣/٦ |
| ما من احد الا وماخوذ من قوله | مجاهد وعطا | ٣٨٨٨/٦ |
| ما من احد الا وماخوذ من قوله | مالك بن انس | ٣٨٨٩/٦ |
| فاذا كان تحشمناها لكم | عمار بن ياسر | ٣٨٤٢/٦ |
| لا ادرى نصف العلم | عامر الشعبى | ٣٨٩٠/٦ |
| لقد حفظت من عمر | عبيدة السلمان | ٣٨٩٢/٦ |
| مكث النبى ﷺ بعد ما انزلت حذه الآية | ابن جريح | ٣٩٣٠/٦ |
| ان آخت آية نزلت | براء بن عازب | ٢٩٣٢/٦ |
| تهبدمت منار المجاهلية | عامر التعبى | ٣٩٣٤/٦ |

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# اقوال احبار الیهود،

# فہرست عنوانات جلد ششم

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

WWW.NAFSEISLAM.COM

# جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا

# اجمالی خاکہ

(۱) مقدمہ: تقاریظ مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین وفقہاء۔ اصطلاحات حدیث

(۲) جلد اول: حدیث (۱) تا (۱۰۱۶) کل احادیث (۱۰۱۶)

(۳) جلد دوم: حدیث (۱۰۱۷) تا (۱۹۴۹) کل احادیث (۹۳۳)

(۴) جلد سوم: حدیث (۱۹۵۰) تا (۲۸۰۰) کل احادیث (۸۵۱)

(۵) جلد چہارم: حدیث (۲۸۰۱) تا (۳۶۶۳) کل احادیث (۸۶۳)

(۶) جلد پنجم: فہارس۔ فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ،
اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،

(۷) جلد ششم: حدیث (۳۶۶۴) تا (۴۱۳۴) کل احادیث (۴۷۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۸) جلد ہفتم: تفسیر سورۂ فاتحہ تا سورۂ نساء کل آیات (۱۳۲)

(۹) جلد ہشتم: تفسیر سورۂ مائدہ تا سورۂ فرقان کل آیات (۲۱۶)

(۱۰) جلد نہم: تفسیر سورۂ شعراء تا سورۂ ناس کل آیات (۲۱۷)

## ﴿تلک عشرة کاملة﴾

لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۲۵۰۰) احادیث و آثار
(۶۰۰) مباحث تفسیریہ اور (۱۱۰۰) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث مکمل

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد ہشتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ


مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف



ناشر
شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار، زبیدہ سنٹر، لاہور



Marfat.com

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں
بہ ارشاد عالیہ۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبد الحکیم شرف قادری** مدظلہ

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | •=•=• | المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة (جلد ششم) |
| عرفی نام | •=•=• | جامع الاحادیث (مکمل) |
| افادات | •=•=• | امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز |
| ترتیب وتخریج | •=•=• | مولانا محمد حنیف رضوی (صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف) |
| پروف ریڈنگ | •=•=• | مولانا عبد السلام رضوی (استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف) |
| کمپوزرز | •=•=• | مولوی محمد زاہد علی بریلوی۔ مولوی محمد فضل حق بستوی محمد عبد الوحید محمد منیف رضا، محمد عفیف رضا، محمد نظیف رضا |
| باہتمام | •=•=• | شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان) |
| تعداد | •=•=• | ٦٠٠ |
| سن اشاعت | •=•=• | ٢٠٠٥ء |
| سن اشاعت ثانی | •=•=• | ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء |
| قیمت | •=•=• | |
| قیمت | •=•=• | |

ملنے کے پتے

**ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل** رضا چوک ریگل (صدر) کراچی

**ادارہ پیغام القرآن** زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

**مکتبہ اشرفیہ** مرید کے (ضلع شیخوپورہ) — **مکتبہ غوثیہ ہول سیل** پرانی سبزی منڈی کراچی

**احمد بک کارپوریشن** کمیٹی چوک راولپنڈی — **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور/کراچی

**مکتبہ ضیائیہ** بوہڑ بازار راولپنڈی — **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

**مکتبہ قادریہ عطاریہ** موتی بازار راولپنڈی — **مکتبہ رحیمیہ** کوالی لین اُردو بازار کراچی

Marfat.com

# عرض مرتب

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

جامع الاحادیث کی جب چھ جلدیں منظر عام پر آئیں تو بعض احباب نے فرمائش کی کہ امام احمد رضا قدس سرہ کے مجموعہ احادیث کے ساتھ تفسیری مباحث پر مشتمل ایک مجموعہ بھی ہونا چاہیے۔

جامع الاحادیث کے لئے ہندو پاک کے جن حضرات علماء و مشائخ نے اپنی تقاریظ سے نوازا تھا ان میں بعض نے اس جانب بھی اشارہ فرمایا کہ اسی نہج پر امام موصوف کی تحقیقات علمیہ دوسرے فنون سے متعلق بھی پیش کی جائیں۔

سید الکریم بحر العلوم حضور مفتی عبد المنان صاحب قبلہ نے تو صراحۃ اس کو بیان فرماتے ہوئے ترغیب دلائی کہ اس موضوع پر کام ہونا چاہیے۔

لکھتے ہیں: یہ اور اعلیٰ حضرت کی تحریروں کے انبار میں اس موضوع (تفسیر) سے متعلق بیشمار مواد ملے گا، جسے ترتیب اور سلیقے سے ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کر کے شائع کر دیا جائے تو ایک وقیع تقریری وثیقہ ہوگا، جس میں ریسرچ اسکالروں کے ساتھ عام مسلمانوں کا بھی بھلا ہوگا۔ (مقدمہ جامع الاحادیث ص ۲۰)

نیز حضور امین ملت مدظلہ العالی زیب سجادہ آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ نے خود بالمشافہ گفتگو میں راقم سے فرمایا کہ اس کام کو ضرور انجام دینا ہے اور جن کتابوں کی ضرورت پیش آئے مجھے بتانا۔

ان بزرگوں کی فرمائش کے احترام میں اور احباب کی خواہش پر میں نے یہ کام شروع کیا اور تقریبا دو سال کی مدت میں پایہ تکمیل کو پہونچا۔ فالحمد للہ علی ذلک

کام کی طرح ڈالی تو یہ فیصلہ مشکل نظر آیا کہ کس طرح ترتیب دیا جائے۔ آیا قرآن کریم کی مکمل عبارت اوپر بطور متن لکھی جائے۔ یا صرف انہیں آیات کو جن کی تفسیر مقصود ہے۔

اول صورت میں کتاب ضخیم ہو جاتی جبکہ مکمل قرآن مع ترجمہ تو علیحدہ سے موجود ہی ہے، لہذا میں نے انہیں آیات کو شامل کیا جن کی تفسیر مقصود ہے اور محدثین اپنی کتابوں میں اسی طرح "کتاب التفسیر" قائم کرتے آئے ہیں۔

لہذا اب یہ جز قرآن کی تفسیر کی حیثیت سے نہ تو کوئی علیحدہ تفسیر ہے اور نہ ہی اس کا نہج مستقل تفسیر لکھنے والے مفسرین کی طرح ہے، بلکہ امام احمد رضا نے اپنے فتاویٰ کے ضمن میں جہاں آیات سے استدلال فرمایا اور ان آیات کے معانی و مفاہیم موقع کی مناسبت سے بیان فرمائے انہیں کا مجموعہ ہے اور محدثین کے عنوان کتاب التفسیر کے نہج پر ہے۔ لہذا اس کا عنوان "کتاب التفسیر" ہی منتخب ہوا اور جامع الاحادیث کے ابواب سے اس کو ملحق کر دیا

Marfat.com

گیا۔

اب ہر سورت میں سے انہیں آیات کو لکھ کر ترجمہ لکھا ہے، اور پھر افادات میں اس آیت کی تفسیر سے متعلق بعض گوشے بیان کئے گئے ہیں، جہاں کہیں آیت کے معنی اور افادہ کے درمیان ربط کی ضرورت پیش آئی وہاں راقم نے قوسین میں کچھ عبارت کا اضافہ کر دیا ہے تاکہ قارئین افادہ کو غیر مربوط سمجھ کر کسی غلط فہمی کے شکار نہ ہو جائیں۔

اولا خیال کیا تھا کہ آیات مع ترجمہ قرآن کریم کے کسی نسخہ سے فوٹو کر کے چسپاں کی جائیں کہ تصحیح وغیرہ کی مشکلات سے خلاصی رہے۔ لیکن بعد میں بعض مجبوریوں کے سبب اس کو ٹائپ کرانا ہی پڑا، اور تین چار مرتبہ خاص طور پر اس کی تصحیح کی گئی۔ وقت کی قلت اور کاموں کی کثرت کے سبب آخری ایام میں نہایت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، بہر حال خدا خدا کر کے کام تو مکمل ہو گیا ہے لیکن کچھ خامیاں ہونگی جس کی نشاندھی خیر خواہانہ انداز میں قارئین کے ذمہ ہے،

آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی ضرور ہو جائے گی۔ اب یہ کتاب سابقہ چھ جلدیں جامع الاحادیث اور اس کے ساتھ ہی احادیث سے متعلق ایک جلد اور یہ تین جلدیں مقدمہ تفسیر اور تفسیری مباحث پر مشتمل ہیں۔

امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کے بعض ارکان کی خواہش تھی کہ اسی ادارہ سے اس کی اشاعت ہو۔ لیکن اکیڈمی نے حال ہی میں ایک آراضی اپنی عمارت کے لئے دہلی روڈ پر صالح نگر کے متصل خریدی ہے جس میں بہت بڑی رقم خرچ کرنا پڑی حتی کہ قرض بھی لیا گیا۔

لہذا اس ادارہ میں کوئی پونجی نہیں تھی، لیکن رب قدیر نے مدد فرمائی اور بعض احباب اہلسنت اس کی اشاعت کے لئے اکیڈمی ہی کی طرف سے کمر بستہ نظر آئے اور یہ خاص انہیں کے اشتراک زر سے مکمل جلدیں ایک ساتھ اکیڈمی ہی کی جانب سے شائع کی جارہی ہیں۔

مولی تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ میری اس خدمت کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور پہلی چھ جلدوں کی طرح اس کو بھی مقبول خاص وعام بنائے،

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
خادم الطلبہ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
مورخہ ۵/شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ
۲۱/ستمبر ۲۰۰۴ء بروز سہ شنبہ

Marfat.com

# مقدمہ علم تفسیر

حامداو مصلیا و مسلما

## تفسیر وتاویل کے معنی

تفسیر کے لغوی معنی ہیں، کسی چیز کو واضح کرنا، بیان کرنا اور تفصیل سے ذکر کرنا۔ تو یہ 'فسر' بمعنی کشف سے ماخوذ ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت میں یہی معنی لغوی مراد ہیں۔

" ولا یا تو نك بمثل الا جئنا ك با لحق واحسن تفسیرا '' (سو ر ۃ الا سراء ۔)

اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے۔

لفظ تفسیر کا استعمال اشیاء حسیہ اور معانی معقولہ دونوں کے کشف وانکشاف کے لئے ہوتا ہے لیکن معانی میں اکثر۔

تفسیر کے اصطلاحی معنی میں علماء مختلف ہیں، لیکن سب کا مرجع ومآل تقریبا ایک ہے۔

یعنی ایسا علم جس کے ذریعہ قرآن کریم کے معانی مراد بقدر طاقت بشری سمجھے جائیں۔

لھذا یہ تعریف ان تمام چیزوں کو شامل ہے جن پر فہم معنی اور بیان مراد موقوف ہو۔

تاویل کے لغوی معنی ہیں، رجوع کرنا۔ لھذا یہ " اول " سے مشتق ہے۔ تو تاویل آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے معنی کی طرف پھیر دینا جس کی وہ آیت محتمل ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں تفسیر وتاویل کا فرق واضح ہو گیا۔ جس کی تعبیر امام ابو منصور ماتریدی کے الفاظ میں یوں کی جاتی ہے۔ کہ تفسیر اس یقین کا نام ہے کہ لفظ سے حق تعالی کی مراد یہی ہے۔ اور تاویل اس کو کہتے ہیں کہ چند احتمالات سے کسی ایک کو یقین کے بغیر ترجیح دینا ۔(۱)

---

۱۔ التفسیر والمفسرون للدکتور حسین الذھبی ۔ ۲۰

Marfat.com

بعض مفسرین نے تفسیر کو روایت اور تاویل کو درایت کے ساتھ خاص مانا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر آیت کے کوئی معنی بلا دلیل بیان کیے جائیں تو نہ وہ مسموع اور نہ صحیح بلکہ وہ تاویل فاسد ہے۔ اور آیات سے کھلواڑ کے مترادف۔ لہٰذا ایسے معنی تفسیر بالرائے کے قبیل سے ہونگے جس کی مذمت احادیث کریمہ میں وارد ہے۔ علمائے متاخرین نے دونوں میں فرق یوں بیان فرمایا۔ کہ تفسیر کا تعلق عبارۃ النص سے ہوتا ہے اور تاویل کا اشارۃ النص سے۔

ان تمام اقوال میں غور وخوض سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ قول راجح ہے جس میں تفسیر کا تعلق روایت اور تاویل کا تعلق درایت سے قرار دیا گیا ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ تفسیر کے معنی کشف وبیان ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مراد کی وضاحت پر جزم اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ معنی مراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہوں۔ یا صحابہ کرام سے منقول ہوں جو نزول وحی کے پس منظر اور پیش آمدہ واقعات سے باخبر تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر وحضر میں موجود اور مشکل آیات کے وقت آپ کی جانب رجوع لاتے۔ یا۔ وہ تابعین عظام جو مفسرین صحابہ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے منقول ہوں۔ تاویل میں چونکہ کسی ایک معنی محتمل کی ترجیح ملحوظ ہوتی ہے۔ اور ترجیح میں اجتہاد پر اعتماد، لغت عرب کی تتبع اور تلاش کے ذریعہ الفاظ کی معرفت، سیاق وسباق سے کسی معنی کی تعیین، اور عربی اسلوب کی معرفت سے معانی کا استنباط ہوتا ہے۔ اس لئے علامہ زرکشی نے فرمایا: کہ تفسیر وتاویل کے درمیان فرق کی اصطلاح معانی منقولہ اور معانی مستنبطہ کے درمیان امتیاز کی رو سے ہے تاکہ منقول معنی پر اعتماد ہو اور مسائل مستخرجہ میں نظر وفکر سے کام لیا جائے۔ (۲)

## موضوع تفسیر۔

آیات قرآنیہ اس حیثیت سے کہ ان کے مطالب ومقاصد بیان کیے جائیں۔

## غرض وغایت۔

سعادت دارین حاصل کرنا۔

---

۲۔ التفسیر والمفسرون للدکتور حسین الذہبی　۲:۲

Marfat.com

ان تینوں چیزوں کی معرفت ضروری ہے، ورنہ علم تفسیر کی جانب نہ طبعی رجحان ہوسکتا ہے، نہ اس علم کا دوسرے علوم سے امتیاز، اور نفس کی توجہ بھی کسی علم کی جانب اسی وقت ہوسکتی ہے جب اس کا من وجہ تصور ہو۔

## انواع علم تفسیر

علم تفسیر کے مختلف شعبے ہیں۔ علامہ زرکشی نے اس طرح کے شعبوں اور انواع کی تعداد (۴۷) شمار کی ہے۔

مثلاً معرفت شان نزول ۔ معرفت مناسبت بین الآیات ۔ معرفت وجوہ ونظائر ۔ معرفت مکی ومدنی۔ معرفت ناسخ ومنسوخ۔ معرفت احکام۔ معرفت امثال وغیرہا (۱)

اس کے بعد لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص ان انواع میں سے کسی ایک نوع کا استقصا اور احاطہ کرنا چاہے تو اس کی عمر تمام ہوجائے اور یہ خواہش پوری نہ ہو۔ (۲)

لہذا ان تمام مباحث سے عنان قلم پھیرتے ہوئے اس مقالہ میں چند ضروری چیزوں کے بیان پر اکتفا کر رہا ہوں۔

## مراحل علم تفسیر

پہلا مرحلہ = حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر دور حاضر تک علم تفسیر مختلف مراحل سے گزرا، اور ہر مرحلہ میں سابقہ تعلیمات کو منارۂ نور اور سرچشمہ ہدایت کا درجہ حاصل رہا۔

بندوں تک دین حق پہونچانے کے لئے ہمیشہ سے سنت الٰہیہ قائم رہی کہ نبی ورسول اپنی اپنی اقوام کی زبان میں پیغام حق سنائیں۔ لہذا وہ اپنے ساتھ کتاب لاتے تو اس کی توضیح وتفصیل بھی خود فرماتے۔

---

۱۔ البرہان فی علوم القرآن للزرکشی

۲۔ البرہان فی علوم القرآن للزرکشی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے:

"وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه" [سورة ابراهيم ـ ٤]

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم لے کر آئے تو اس کی تشریح وتفسیر بھی فرمائی۔ کیونکہ آپ کی طبیعت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسا رسوخ وملکہ ودیعت فرمایا تھا کہ آپ قرآن کریم کو اجمالی اور تفصیلی دونوں اعتبار سے بخوبی جانتے تھے۔ لہٰذا موقع ومحل کے اعتبار سے بخوبی وضاحت فرماتے تھے۔ البتہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کسی آیت کے ظاہری معنی ومطالب اور احکام سے من وجہ واقفیت کے ساتھ ساتھ تفصیلی معلومات اور رموز و اسرار حاصل کرنے کے لئے حضور کی جانب رجوع لازم تھا۔ ورنہ مجمل ومشکل اور متشابہ آیات کا علم محض مادری زبان اور روزمرہ کی بول چال نیز معرفت لغات سے حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔

لہٰذا صحابہ کرام نے اس سلسلہ میں شب وروز صرف فرمائے، بحث ونظر اور غور وفکر کے ذریعہ قرآنی آیات کے مطالب حاصل کئے، اور جہاں ضرورت پیش آئی فوراً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رجوع لائے۔ اس طرح جیسے جیسے قرآن کریم نازل ہوتا جاتا صحابہ کرام بھی اس کے سمجھنے سمجھانے میں مشغول رہتے۔ تاہم اس میدان میں تمام صحابہ یکساں نہیں تھے بلکہ دوسرے علوم کی طرح مختلف المراتب۔ کہ بعض حضرات کے لئے ایک معنی ظاہر ہوتے تو دوسروں پر مخفی رہتے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ کہ لغت کا احاطہ نبی کے سوا کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔ بہرحال بعض صحابہ کو فہم قرآن میں عظیم مقام حاصل تھا۔ ان میں دس صحابہ کرام کو خصوصی شہرت حاصل ہوئی جو حسب ذیل ہیں۔(۱)

خلفائے اربعہ۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن مسعود۔ ابی بن کعب۔ زید بن ثابت۔ ابوموسیٰ اشعری۔ عبداللہ بن زبیر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ان میں خلفاء ثلثہ، ابوبکر صدیق اکبر، عمر فاروق اعظم اور عثمان ذوالنورین سے تفسیر قرآن میں زیادہ روایات منقول نہیں۔ وجہ اس کی یہ رہی کہ ان کا وصال جلد ہوگیا اور خلافت و

---

۱۔ التفسیر والمفسرون للدکتور حسین الذهبی ۲۲

Marfat.com

فتوحات کی مشغولیات نے اس کی مہلت نہیں دی۔ لہٰذا خلفائے اربعہ میں حضرت علی مرتضیٰ کثیر الروایات فی التفسیر ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ حضرت عثمان غنی کے زمانہ تک خلافت کی مشغولیات سے فارغ رہے، اور آپ کا وصال اس زمانہ میں ہوا جب تفسیر قرآن کے لئے لوگوں کو زیادہ ضرورت درپیش تھی کہ اس وقت اسلام اہل عرب سے نکل کر دوسری اقوام تک پہنچ چکا تھا۔

اسی طرح عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب سے بھی باب تفسیر میں کثیر روایات منقول ہیں کہ یہ تینوں حضرات اپنے اماکن میں مرجع عوام و خواص تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس مکہ مکرمہ میں۔ حضرت ابی بن کعب مدینہ منورہ میں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کوفہ میں۔ باقی تین حضرات یعنی زید بن ثابت، ابوموسیٰ اشعری اور عبداللہ بن زبیر اگرچہ تفسیر میں مشہور ہوئے مگر ان کی روایات کم ہیں۔

ان چار حضرات میں بھی روایات کی کثرت کے اعتبار سے ترتیب اس طرح سے ہے۔

(۱) عبداللہ ابن عباس، (۲) عبداللہ ابن مسعود، (۳) علی ابن ابی طالب، (۴) ابی بن کعب۔

لہٰذا ان حضرات اربعہ کی تفسیری خدمات کے تعلق سے کچھ معلومات مختصر سوانح کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں۔

## حضرت عبداللہ ابن عباس

آپ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد ہیں۔ والدہ کا نام لبابہ کبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہے۔ آپ کی ولادت اس وقت ہوئی جب حضور مع خاندان شعب ابی طالب مکہ مکرمہ میں محصور تھے۔ حضور کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اپنے لعاب دہن سے تحنیک فرمائی۔ یہ ہجرت سے تین سال قبل کی بات ہے۔

ہجرت کے بعد جب آپ کا ابھی بچپن ہی تھا آپ نے حضور کی صحبت اختیار کرلی اور شب و روز آپ کے ساتھ گزارتے۔ ایک تو آپ خاندان کے فرد، دوسرے آپ کی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اس وجہ سے آپ کو قرب و صحبت کے زیادہ مواقع ملتے

Marfat.com

رہے۔ حضور کے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً پندرہ سال تھی۔

خود بیان کرتے ہیں کہ وصال کے بعد میں نے اپنے ہم عمر ایک انصاری صحابی سے کہا: حضور کی صحبت سے تو ہم محروم ہو گئے لہذا چلو اب اکابر صحابہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیثیں حاصل کریں اور اکتساب علم کریں۔

وہ بولے اے ابن عباس: یہ تو دیکھو اتنے جلیل القدر صحابہ کی موجودگی میں کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ آکر آپ سے حدیث ومسائل پوچھے۔ کہتے ہیں: میں نے ان کی بات پر کان نہ دیا اور مسلسل کوشش جاری رکھی۔ مجھے جس کے سلسلہ میں علم ہوتا کہ ان کے پاس حضور کی کوئی حدیث ہے تو میں ان کے در دولت پر پہونچتا اور حدیث سن کر یاد کر لیتا۔ بعض حضرات کے دروازہ پر پہونچ کر معلوم ہوتا کہ وہ آرام میں ہیں تو ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ جاتا۔ ہواؤں کے تھپیڑے چلتے۔ گرد وغبار اڑ کر میرے چہرے اور کپڑوں پر اٹ جاتا، لیکن میں اسی حال میں منتظر رہتا، وہ خود باہر تشریف لاتے تو اس وقت میں اپنا مدعا بیان کرتا، وہ حضرات مجھ سے فرماتے: آپ تو خاندان نبوت کے فرد ہیں، آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی ہمیں یاد کیا ہوتا ہم خود آپکے پاس پہونچتے، میں عرض کرتا: میں طالب علم ہوں، لہذا میں ہی اس بات کا مستحق ہوں کہ آپکی خدمت میں حاضری دوں۔ بعض حضرات پوچھتے، آپ یہاں کب سے ہیں تو میں وقت بتاتا جس پر وہ برہم ہو کر فرماتے:

آپ نے اپنی آمد کی اطلاع ہمیں کیوں نہ کرادی کہ ہم فوراً آتے، میں عرض کرتا: میرے دل نے نہ چاہا کہ میں ازخود آپ کو بلاؤں اور آپ اپنی ضرورت میں ہوں۔

انکی اس جانفشانی اور عرق ریزی کا ثمرہ تھا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صغر سنی کے باوجود ممتاز علمائے صحابہ میں جگہ دیتے۔

جب آپ مرجع انام بن گئے تو وہ انصاری صحابی بہت پچھتاتے اور کہتے تھے۔

کان ھذا الفتیٰ اعقل منی۔

یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند نکلا۔

آپ کا وصال ۶۸ ہجری میں ہوا اس وقت آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ طائف میں تدفین ہوئی۔ حضرت محمد بن حنیفہ نے دفن کے بعد کہا تھا آج حبر امت کا انتقال ہو گیا۔

Marfat.com

# فضل وکمال

آپ کے القاب میں حبر و بحر دونوں آپ کے کثرت علم وفضل پر دال ہیں، آپ اجتہاد کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے اور قرآن کریم کے معانی سمجھنے میں امتیازی شان حاصل تھی۔ اسی لئے آپ کو ترجمان القرآن اور رئیس المفسرین بھی کہا جاتا ہے۔

آپ کے وفور علم کے پیش نظر حضرت عمر فاروق اعظم آپ کو کبار صحابہ میں جگہ دیتے۔ آپ کی رائے کی قدر کرتے اور جب مشکل فیصلے آپ کے دربار میں پیش ہوتے تو آپ سے مشورہ کرتے۔ حضرت ابن عباس خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اعظم میرے پاس جلیل القدر بدری صحابہ کے ساتھ تشریف لاتے تھے۔ بعض حضرات کے دل میں یہ بات کھٹکی تو انہوں نے امیر المؤمنین سے عرض کیا: آپ ہمیں ان کے پاس نہ لے کر جایا کریں ان جیسے تو ہمارے بیٹے ہیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ تم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آخر کار ایک دن ان سب حضرات کو اپنے یہاں بلایا اور مجھے بھی ان کے درمیان رکھا۔ پھر سب نے ”اذا جاء“ کی تفسیر پوچھی۔ بعض نے کہا اس میں مدد وفتح کے بعد حمد واستغفار کا حکم ہے۔ کسی نے خاموشی اختیار کی۔ مجھ سے بھی پوچھا۔ میں نے عرض کیا: اس میں حضور کے وصال کی خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اذا جاء نصر اللہ والفتح“ تو یہ آپ کے وصال کی علامت ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور مغفرت کے طالب رہو۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: میں بھی اس کی تفسیر یہی جانتا ہوں۔ اس طرح کے واقعات آپ کی جودت طبع، قوت فکر اور علم تفسیر میں دوسروں پر فوقیت کے روشن دلائل ہیں۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے آپ کو ترجمان القرآن فرمایا۔

مشہور تابعی حضرت عطا بن ابی رباح استاذ امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میں نے ابن عباس کی مجلس سے زیادہ کسی کی مجلس علم وفضل میں عظمت والی نہ دیکھی۔ قرآن کے معانی و مطالب سیکھنے ان کے پاس آتے، حدیث پڑھنے یہاں آتے، فقہ سیکھنے یہاں آتے، اور شعر وسخن کا ذوق رکھنے والے بھی آپ کی مجلس میں حاضری دیتے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس سے زیادہ نہ کسی کو حدیث

Marfat.com

میں دیکھا اور نہ خلفاء ثلثہ کے فیصلوں کو جاننے میں۔ نہ آپ سے زیادہ اچھی سمجھ والا نظر آیا اور نہ پختہ رائے والا۔ ایک دن علم فقہ کیلئے مجلس لگتی تو دوسرے دن علم تفسیر کی محفل منعقد ہوتی۔ پھر ایک دن سیر و مغازی پر تو دوسرے دن شعر و سخن پر گفتگو فرماتے: میں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ جب بھی کوئی سوال آپ سے ہوتا تو فوراً جواب عنایت فرماتے۔ اور جب بھی کسی عالم کو آپ سے ملنا ہوتا تو وہ نہایت ہی خاکساری سے یہاں ملتے۔

حضرت بن کیسان مشہور تابعی فرماتے ہیں: مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم نے اکابر صحابہ کو چھوڑ کر اس بچے کی مجلس اختیار کر رکھی ہے۔ میں نے کہا: میں نے ستر صحابہ کو دیکھا جب بھی کسی امر میں فیصلہ کرتے تو ابن عباس کے قول کی طرف رجوع کرتے۔

ابووائل کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی مرتضی نے آپ کو حج کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نور کی تفسیر کرتے ہوئے میدان عرفات میں خطبہ دیا۔ یہ ایسا خطبہ تھا کہ رومی۔ ترکی اور دیلمی سن لیتے تو مسلمان ہو جاتے۔

حضرت علی مرتضی خود فرماتے تھے: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر کے وقت عالم غیب کو باریک پردوں سے دیکھتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ کی پوری زندگی تعلیم و تعلم سے عبارت تھی۔ حضرت علی کی جانب سے بصرہ کے گورنر کی حیثیت سے کچھ دن آپ نے امارت کی مصروفیات میں گزارے، باقی پوری حیات علمی خدمات میں گزاری۔

آپ کی جانب بعض صحابہ نے بھی رجوع کیا اور تابعین کی تو ایک بہت بڑی جماعت تھی جس نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ اور قرآن کریم کے مشکل مقامات کا درس لیا۔

حضرت سعید ابن جبیر کہتے ہیں: میں کوفہ سے حج بیت اللہ کے لئے پابرکاب تھا کہ ایک یہودی نے مجھ سے آکر یہ کہا: آپ تو طالب علمی میں لگے رہتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ جب حضرت شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے یہاں مدین میں رکھا اور بطور مہر آٹھ سال لازم اور باقی دو سال اختیاری کا وعدہ لیا۔ تو حضرت موسیٰ نے کونسی مدت پوری فرمائی۔ یعنی آٹھ سال میں چلے آئے یا مکمل دس سال کے بعد۔ کہتے ہیں: میں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں۔ میں حبر الامت یعنی ابن عباس کے پاس جارہا ہوں، واپسی پر بتاؤنگا۔ چنانچہ میں مکہ مکرمہ آیا، آپ

Marfat.com

سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا دس سال کی مدت پوری فرمائی، کہ نبی جب وعدہ کرتا ہے تو پورا فرماتا ہے۔ (خواہ وہ اختیاری وعدہ ہو)۔ فرماتے ہیں میں کوفہ آیا اور اس یہودی کو وہ جواب سنایا تو بولا۔ انہوں نے سچ کہا، حضرت موسیٰ پر جو کتاب نازل ہوئی اس میں اسی طرح ہے۔ قسم بخدا یہ شخص عالم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسا اوقات آپ کی تفسیر قرآن کو کلام الٰہی پر جرأت قرار دیتے اور تنقید فرماتے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ سے اس آیت کے معنی پوچھے۔

"اولم یر الذین کفروا ان السموٰت والارض کانتا رتقا ففتقناھما"۔

آپ نے سائل سے کہا جاؤ ابن عباس سے پوچھو اور جو وہ بتائیں مجھے بھی اس سے آگاہ کرنا، جب وہ پوچھنے آئے تو آپ نے اس کی تفسیر اس طرح فرمائی۔

آسمان رتق تھا کہ بارش نہیں ہوتی تھی۔ اور زمین رتق تھی کہ کھیتی نہیں اگتی تھی، تو دونوں کا فتق بارش و نباتات کی صورت میں ہوا۔

اس شخص نے حضرت ابن عمر کو یہ سب کچھ بتایا۔ تو کہنے لگے، مجھے تو ان کی تفسیر ایک جرأت و جسارت معلوم ہوتی تھی، میں اب سمجھا کہ واقعی ان کو علم کتاب عطا ہوا ہے۔ (۱)

آپ کے شاگرد حضرت مجاہد فرماتے ہیں: جب آپ کسی آیت کی تفسیر فرماتے تو نور ہی نور نظر آتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر قرآن کے سلسلے میں بے شمار روایات منقول ہیں۔ حتی کہ کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں آپ سے متعدد اقوال منقول نہ ہوں۔ اس لئے نقادان حدیث و اثر اور ائمہ فن نے ان روایات کے راویوں کی جانچ پڑتال کی۔ لہذا عدول و ضعفاء کو الگ الگ شمار کیا گیا اور ان رواۃ کے عدل و ضعف کے اعتبار سے آثار و مرویات کو رکھا گیا۔ یہاں چند مشہور سندیں بیان کی جا رہی ہیں ساتھ ہی ان کا مقام و مرتبہ بھی بیان کیا جائیگا۔

## پہلی سند

معاویۃ بن صالح عن علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنهما۔ یہ سند آپ کی تمام سندوں میں اجود واعلیٰ شمار کی جاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مصر میں ایک مجموعہ تفسیر میں نے دیکھا جو علی بن ابی طلحه عن ابن عباس کی سند سے تھا۔ حافظ ابن حجر نے بھی اس نسخہ کا تذکرہ کیا ہے جو لیث بن سعد کے کاتب ابوصالح کے پاس تھا۔ ابوصالح نے اس کو معاویه بن صالح عن علی بن ابی طلحه عن ابن عباس ۔ کی سند سے روایات کیا ہے۔ امام بخاری بھی تعلیقات ابن عباس میں اس پر صحیح بخاری میں اعتماد کرتے ہیں۔ امام مسلم اور باقی اصحاب سنن بھی اس طریق سے احتجاج کرتے ہیں۔ ابن جریر طبری، ابن ابی حاتم اور ابن منذر نے بھی اپنی اپنی تفاسیر میں چند وسائط سے اس سند پر اعتماد کیا ہے۔

بعض نقاد اس طریق پر طعن بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابن ابی طلحہ نے حضرت ابن عباس سے سماعت ہی نہیں کی، انہیں تو جو روایات ملیں وہ مجاهد اور سعید بن جبر کے واسطہ سے ہیں۔ لہذا ان کی روایات منقطع ہوئیں۔ گولڈزیہر مستشرق نے بھی اپنی کتاب المذاهب الاسلامیہ فی تفسیر القرآن میں اس بات کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ جب مسلم ناقدین خود اس پر نقد وجرح کرتے ہیں جو تفسیر کا مصدر اول ہے تو پھر دوسروں کا حال واضح ہے۔

لیکن ان لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ یہ لوگ منقطع روایت میں جب واسطہ معروف ہو اور اس کی ثقاہت مسلم تو پھر انقطاع سند سے کیا نقصان۔ وجہ نقد تو یہ تھی کہ جب واسطہ غیر معروف ہو تو اس کے ترک سے ایک راوی مجہول ہوگا جس سے سند میں ضعف آجائیگا۔ اور یہاں ایسا نہیں۔ اسی لئے امام ذھبی میزان الاعتدال میں کہتے ہیں:

وقد روی یعنی علی بن ابی طلحة عن ابن عباس تفسیرا کثیرا ممتعا والصحیح عند هم ان روایته عن مجاهد عن ابن عباس ان کان یرسلها عن ابن عباس فمجاهد ثقة یقبل۔ (۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طریق اصح الطرق ہے اور امام بخاری جیسے ناقدین فن کی توثیق واعتماد اس پر شاہد عدل۔

---

۱۔ التفسیر والمفسرون ص ۶۸

Marfat.com

## دوسری سند

قیس بن مسلم کو فی عن عطاء ابن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس۔

یہ سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔امام فریابی اور حاکم نے اس سند سے کثیر روایات ذکر کی ہیں۔

## تیسری سند

محمد ابن اسحاق صاحب سیر عن محمد بن ابی محمد مولی آل زید بن ثابت عن عکرمۃاو سعید بن جبیر عن ابن عباس۔

یہ سند جید وحسن ہے،ابن جریر وابن ابی حاتم اس سے بہت روایتیں لاتے ہیں اور امام طبرانی معجم کبیر میں اس طریقے سے تخریج فرماتے ہیں۔

## چوتھی سند

اسمعیل بن عبد الرحمن السدی الکبیر، تارۃ عن ابی مالك، و تارۃ عن ابی صالح عن ابن عباس۔

اس سند میں وارد اسمعیل سدی کے بارے میں اختلاف ہے۔امام مسلم اور اصحاب سنن اربعہ ان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ تابعی شیعی ہیں۔امام سیوطی نے فرمایا؛ سدی سے ائمہ حدیث نے روایت کی ہے جیسے امام ثوری اور امام شعبہ،لیکن ان کے مجموعہ تفسیر کو اسباط بن نصر روایت کرتے ہیں اور اسباط پر ائمہ کو اتفاق نہیں،حالانکہ تفسیر سدی امثل تفاسیر کہی جاتی ہے۔تفسیر ابن جریر میں اس تفسیر سے بہت روایتیں ہیں جو سدی عن ابی مالك عن ابی صالح عن ابن عباس۔کے طریق سے مذکور ہیں۔البتہ ابن حاتم نے اس طریق سے اپنی تفسیر میں کوئی روایت ذکر نہیں کی۔کہ انہوں نے اصح روایات کو ذکر کرنے کا التزام کیا تھا۔

## پانچویں سند

Marfat.com

عبد الملك بن جريج عن ابن عباس

اس سند میں تدقیق سے کام لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ ابن جریج نے تمام روایات کی صحت کا التزام نہیں کیا بلکہ ہر آیت کے تحت صحیح وضعیف ہر طرح کی روایات جمع کر دیں۔ ابن جریج سے ایک جماعت کثیر نے روایتیں لیں۔ ان میں ایک سند یوں ہے۔ بكر بن سهل الدمياطي عن عبد الغني بن سعيد عن موسى بن محمد عن ابن جريج عن ابن عباس ۔ اس روایت کو اطول روایت کہا جاتا ہے اور اس میں نظر ہے۔

## دوسری سند یوں ہے۔

محمد بن ثور عن ابن جريج عن ابن عباس

اس سند سے مروی احادیث وآثار کا مجموعہ تین ضخیم جلدوں میں تھا۔

## تیسری سند اس طرح ہے۔

حجاج بن محمد عن ابن جريج عن ابن عباس

یہ تفسیر ایک جلد میں تھی اور صحیح متفق علیہ۔

## چھٹی سند

الضحاك بن مزاحم الهلالي عن ابن عباس ۔

اس سند کو غیر مرضی قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اگرچہ بعض لوگوں نے اس کی توثیق کی ہے لیکن بعض نے اس کو منقطع مان کر ضعیف قرار دے دیا۔ کیونکہ ضحاک کو ابن عباس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اور اگر اس سند کو بشر بن عمارة عن ابی روق عن الضحاك کے طریق سے لیا جائے تو بلاشبہ یہ ضعیف ہوگی کہ بشر بن عمارہ ضعیف ہیں حالانکہ ابن جریج اور ابن ابی حاتم نے اس طرح کی کثیر روایات ذکر کی ہیں۔ اور اگر اس طریق کو زبير عن الضحاك کے طور پر ذکر کیا جائے تو پھر ضعف اور شدید ہوجائیگا کہ زبیر میں ضعف شدید ہے۔ کیونکہ ان کو متروک کہا گیا ہے۔ ایسی سند سے ابن جریر وابن ابی حاتم روایات نہیں لاتے البتہ ابن مردویہ اور ابوشیخ بن حبان ایسی روایتیں ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

## ساتویں سند

عطیۃ العوفی عن ابن عباس۔

اس سند کو بھی غیر مرضی کہا گیا ہے کہ عطیہ ضعیف ہیں لیکن امام ترمذی بسا اوقات ان کی روایت کو حسن قرار دیتے ہیں۔ اور اس طریق سے ابن ابی جریر اور ابن ابی حاتم بہت رویتیں لاتے ہیں۔

## آٹھویں سند

مقاتل بن سلیمان الازدی الخراسانی عن مجاهد او عن الضحاك عن ابن عباس۔

مقاتل کے بارے میں امام شافعی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بعد کے تمام لوگ مقاتل ابن سلیمان کے علم تفسیر میں تابع وپیروکار ہیں۔ حالانکہ دیگر محدثین ان کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ مجاهد اور ضحاک سے روایت کرتے ہیں جبکہ دونوں میں سے کسی سے ان کو سماع نہیں۔ بعض نے کذاب کہا، تجسیم وتشبیہ کا عقیدہ بھی ان کی نسبت سے مشہور ہوا۔ لہذا کسی نے اس کی توثیق بھی نہیں کی۔

امام سیوطی نے کہا کہ مقاتل پر کلبی کو فضیلت حاصل ہے کیونکہ مقاتل میں مذہبی کمزوریاں تھیں۔ امام وکیع سے مقاتل کے تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ اس کی تفسیر نہ دیکھو۔ سائل نے کہا پھر کیا کریں، فرمایا اس کی تفسیر کو دفن کردو۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں مقاتل سے کوئی روایت ذکر کروں۔ خلاصہ کلام یہ کہ جس نے مقاتل کی تفسیر کو مستحسن قرار دیا وہ خود بھی ضعیف کہتے اور استحسان کا مطلب بتاتے کہ ان کی تفسیر بہت عمدہ ہوتی گر یہ ثقہ ہوتے۔

## نویں سند

محمد ابن سائب الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس۔

اس کو تمام سندوں میں کمزور ترین سند قرار دیا گیا ہے حالانکہ کلبی تفسیر میں مشہور ہیں کسی

Marfat.com

کی تفسیر نہ ان سے زیادہ مطول ہے اور نہ ان سے زیادہ شائع۔

ان تمام چیزوں کے باوجود اگر کوئی کہے کہ ان کی تفسیر سے ائمہ راضی ہیں، تو یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ بعض کے نزدیک ان کے غیر ثقہ اور متروک ہونے پر اجماع قائم ہے[1]۔ لہذا ان کی حدیث نہ لکھی جائے اور بعض نے تو ان کو متہم بالوضع قرار دیا ہے کلبی سے روایت کرنے والوں میں محمد بن مروان السدی الصغیر بھی ہے جس کے بارے میں یہ منقول ہے کہ یہ حدیثیں وضع کرتا تھا۔ ذاھب الحدیث اور متروک تھا۔

نیز امام سیوطی نے درمنثور میں فرمایا: کلبی متہم بالکذب ہے۔ اس نے خود اپنے مرض الموت میں کہا تھا کہ میں نے تمھارے لئے جو کچھ ابو صالح سے روایت کیا وہ جھوٹ ہے۔ پھر یہ کہ کلبی سے روایت کرنے والے تفسیر میں یا تو اسی کے مثل ضعیف متہم بالکذب ہیں یا اور زیادہ ضعف ان میں پایا جاتا ہے۔ جیسے محمد بن مروان سدی صغیر۔ ثعلبی وواحدی نے اپنی تفاسیر میں ایسی بہت روایتیں بیان کی ہیں۔

یہ تو طرق حضرت ابن عباس سے مشہور ہیں، ان میں جو خوبیاں اور خامیاں تھیں وہ بیان ہوئیں۔ اور ہر سند کا مقام و مرتبہ بھی معلوم ہو گیا کہ کس پر اعتماد کیا جائے اور کس پر نہیں۔

حضرت ابن عباس کی طرف ایک تفسیر تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، کہ نام سے مشہور ہے، اس کو ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی شافعی صاحب قاموس المحیط نے جمع کیا ہے، اس کی تمام روایتیں محمد بن مروان سدی صغیر اور محمد بن سائب کلبی کے گرد گھومتی ہیں جس سے ظاہر ہے کہ اس تفسیر کا کیا مقام ہو سکتا ہے۔ امام شافعی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ابن عباس سے تفسیر میں سو احادیث سے زیادہ نہیں ثابت ہو سکیں۔ اگر امام شافعی کا یہ قول ثابت و صحیح مان لیا جائے تو واضح ہو جائیگا کہ اس تفسیر میں واضعین نے کس جرأت و دلیری سے کام لیا ہے۔ اور خود تفسیری اقوال میں تناقض سے بھی یہ بات ظاہر ہے۔ بہر حال اس کی علمی وفنی قدر و منزلت تو اپنی جگہ اکثر مقامات پر واضح ہے ہاں روایتی انداز اور حضرت ابن عباس کی جانب نسبت ضرور مخدوش ہے۔ (۱)

---

۱۔ التفسیر و المفسرون ص ۶۸

Marfat.com

# حضرت عبداللہ ابن مسعود

آپ عبداللہ بن مسعود بن غافل ہیں۔ نسب مضر بن کنانہ تک پہونچتا ہے اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، قبیلہ ھذیل سے ہیں، والدہ ام عبد بنت عبدود ہیں اور یہ بھی قبیلہ ھذیل کی خاتون تھیں۔ آپ کی نسبت کبھی والد کی طرف ہوتی ہے تو ابن مسعود کہے جاتے ہیں اور کبھی والدہ کی جانب تو ابن ام عبد کہلاتے ہیں۔ پتلے دبلے گنٹھے قد کے آدمی تھے، قدیم الاسلام ہیں۔ خود کہتے ہیں میں چھٹا مسلمان ہوں جب روئے زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اسلام نہ لایا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے مکہ میں قرآن کریم بلند آواز سے قریش پر آپ ہی نے پیش فرمایا۔ اس پر اہل مکہ نے آپ کو اذیتیں بھی دیں۔

آپ جب اسلام لائے تو حضور نے آپ کو اپنی خدمت میں رکھا، اکثر حالات میں آپ ہی خدمت کرتے، وضو و غسل کا پانی، مسواک اور نعلین پاک آپ ہی خدمت میں پیش کرتے۔ جب حضور کہیں تشریف لے جاتے تو نعلین پاک پہناتے، جب کسی مقام پر قیام فرماتے تو نعلین پاک اپنی آستین میں رکھتے، چلتے وقت آگے آگے رہتے، غسل فرماتے تو پردہ کرتے۔ آرام فرماتے تو ضرورت کے اوقات آپ ہی بیدار کرتے، اور کاشانہ نبوت میں بغیر حجاب داخل ہوتے۔ اسی لئے حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بھائی کے ساتھ یمن سے آیا تو ایک زمانہ تک ہم نے یہ سمجھا کہ آپ اور آپ کی والدہ اہل بیت نبوت سے ہیں کہ ہم ان دونوں کو اکثر و بیشتر حضور کے حرم محترم میں بے روک ٹوک آتے جاتے دیکھتے تھے۔

پہلے حبشہ کی طرف پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی، دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی۔ بدر، احد، خندق، بیعت رضوان اور تمام مشاھد میں حضور کے ساتھ شریک رہے۔ غزوہ بدر میں ابوجہل کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ حضور نے آپ کو جنت کی بشارت اور آپ کی فضیلت اور علو منزلت کی گواہی دی۔ فرماتے ہیں: اگر مومنین کے سوا مجھے کسی شخص خاص سے مشورہ کا حکم ملتا تو وہ ابن ام عبد ہوتے۔

خلافت فاروقی و عثمانی میں آپ کو کوفہ کے بیت المال کا والی بنایا تھا۔ آخری عمر میں

Marfat.com

مدینہ شریف کو مسکن بنایا اور ۳۲ ہجری میں وصال ہوا۔ وصیت کے مطابق جنت البقیع میں رات کو تدفین عمل میں آئی۔ وصال کے وقت آپ کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز تھی۔

## علم و فضل

آپ صحابہ کرام میں کتاب اللہ کے بڑے حافظ تھے۔ خود حضور آپ سے قرآن کریم پڑھوا کر سنتے اور پسند فرماتے۔ ایک مرتبہ فرمایا: اے ابن مسعود مجھے قرآن سے سورۂ نساء پڑھ کر سناؤ، ابن مسعود فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں آپکو سناؤں حالانکہ قرآن تو خود آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دوسروں سے بھی سنوں۔ کہتے ہیں: میں نے جب تلاوت شروع کی اور فکیف اذا جئنا۔ پر پہونچا تو حضور کی آنکھیں بہہ نکلیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص کو پسند ہو کہ وہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم اسی طرح پڑھے جیسا کہ نازل ہوا تو چاہئے کہ وہ ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق پڑھے۔

حضرت امام مسروق فرماتے تھے: صحابہ کرام کا علم چھ حضرات میں سمٹ آیا تھا، عمر فاروق اعظم، علی مرتضی، عبداللہ ابن مسعود، ابی بن کعب، ابو درداء، زید بن ثابت۔ پھر ان چھ کا دو حضرات میں، یعنی علی مرتضی اور عبداللہ بن مسعود میں رضی اللہ تعالی عنہما

حضرت حذیفہ بن یمان سے کہا گیا: ہمیں اس شخص کے بارے میں بتائیں جو چال ڈھال میں حضور کے مشابہ ہوتا کہ ہم ان کی سیرت اپنائیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔ تو آپ نے فرمایا: ہم عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے۔

حضرت عمر فاروق اعظم نے جب آپ کو کوفہ بھیجا تو اہل کوفہ کو لکھا، میں عمار بن یاسر کو امیر بنا کر بھیج رہا ہوں اور عبداللہ بن مسعود کو معلم و وزیر، یہ دونوں بدری صحابہ کرام کے اشراف میں ہیں۔ لہذا ان کا اتباع کرنا اور فرمانبرداری کرنا۔ اور عبداللہ بن مسعود کو خاص طور پر تمہارے پاس بھیج کر میں نے اپنے اوپر تم کو ترجیح دی ہے۔ لہذا آپ کوفہ میں اقامت پذیر رہے اور اہل کوفہ آپ سے علم حدیث، تفسیر اور فقہ حاصل کرتے تھے۔ آپ ان کے معلم تھے اور قاضی بھی اور

Marfat.com

طریقۂ اجتہاد کے مؤسس وبانی۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی جب کوفہ تشریف لائے تو بعض اہل کوفہ نے حاضر ہوکر کہا تھا: اے امیر المومنین ہم نے ابن مسعود سے بڑھ کر نہ کسی کو پرہیز گار پایا، نہ ان سے اچھی کسی کی مجلس دیکھی، نہ ان جیسا مہربان کوئی معلم دیکھا اور نہ حسن خلق میں کسی کو ان کا ہم پلہ۔ حضرت علی مرتضی نے فرمایا: میں تم سے حلف لے کر پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم اپنے صدق دل سے یہ بات کہہ رہے ہو۔ بولے: ہاں۔ اس پر آپ نے کہا: اے اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میرے نزدیک بھی ابن مسعود ایسے ہی ہیں بلکہ اس سے بھی افضل۔

ان شہادتوں سے آپ کا علم وفضل ظاہر اور صحابہ کرام میں آپ کی قدر ومنزلت عیاں ہے۔ "و ذلك فضل الله یو تیه من یشاء من فضل عباده"۔

## علم تفسیر میں آپ کا مقام

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

ہم میں سے جب کوئی دس آیات سیکھ لیتا تو ان سے آگے اس وقت تک نہیں بڑھتا تھا جب تک ان کی معانی ومطالب نہ جان لیتا اور ان پر عمل پیرا نہ ہو جاتا۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت ابن مسعود فہم معانی کتاب کے کتنے گرویدہ تھے اور آپ کو معانی قرآن میں کتنا درک حاصل تھا۔

خود فرماتے ہیں: قسم بخدا ہر آیت کے بارے میں مجھے علم ہے کہ کس سلسلے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے علم ہوتا کہ فلاں مجھ سے کسی آیت کو زیادہ جانتا ہے اور وہاں تک میں اپنی سواری کے ذریعہ پہونچ سکتا ہوں تو ضرور پہونچتا۔

اس قول سے اس بات پر دلالت واضح ہے کہ آپ نے معانی قرآن اور شان نزول آیات کا احاطہ فرمالیا تھا۔

حضرت مسروق کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود ہم پر کوئی سورۃ تلاوت فرماتے۔ پھر اسی سے متعلق احادیث بیان کرتے اور پورے دن اسی کی تفسیر بیان فرماتے۔

ایک مجلس میں حاضرین نے حضرت علی مرتضی سے عرض کیا: ہمیں ابن مسعود کے سلسلہ

Marfat.com

میں کچھ بتائیں۔ تو آپ نے فرمایا: علم قرآن وسنت ان پر منتہی ہو گیا، ان کی جلالت علمی کے سلسلے میں اتنا جملہ ہی بہت ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں: میں ابن مسعود سے زیادہ کسی کو قرآن کا عالم نہیں جانتا۔ یہ سن کر حضرت ابوموسی اشعری نے فرمایا: یہ سچ ہے۔ کیونکہ وہ حضور کا کلام اقدس اس وقت بھی سنتے جب ہم نہیں سن پاتے، اور وہاں سنتے جہاں ہم نہیں پہونچ پاتے (یعنی کاشانہ نبوت میں بے روک ٹوک جاتے تھے)

خود فرماتے ہیں: میں نے حضور سے بالمشافہ ستر سورتوں کا علم حاصل کیا۔ یہ اور ان کے علاوہ دوسرے اقوال حضرت ابن مسعود کی علم تفسیر کی بھر پور شہادت دیتے ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود صحابہ کرام کے درمیان قرآن کریم کے عظیم عالم تھے اور اس کے محکم اور متشابہ، حلال وحرام، قصص وامثال اور اسباب نزول کی زیادہ معرفت رکھتے تھے، دین کے فقیہ، سنت کے عالم اور قرآن میں بصیرت تامہ رکھتے تھے۔

**طرق روایات۔** آپ کی تفسیر قرآن سے متعلق روایات حضرت ابن عباس کے بعد سب سے زیادہ ہیں۔

امام سیوطی اتقان میں فرماتے ہیں۔ آپ کی روایات حضرت علی مرتضی کی مرویات سے زیادہ ہیں۔

اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ آپ کے علم تفسیر کو اہل کوفہ نے زیادہ حاصل کیا، کیونکہ آپ کا قیام ایک زمانہ تک کوفہ میں تھا۔ لہذا اہل کوفہ آپ کی مجلس میں بیٹھتے اور علم حاصل کرتے اور دوسروں تک پہونچاتے۔ ان میں مسروق بن اجدع ہمدانی، علقمہ بن قیس نخعی، اسود بن زید وغیرہم سر فہرست ہیں جنہوں نے بلا واسطہ شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے آپ کی مرویات منظر عام پر آئیں جو کتب تفسیر واحادیث میں ثبت ہیں۔ ان میں بعض طرق وہ ہیں جن پر اعتماد کلی حاصل ہے اور بعض پر ناقدین فن نے جرح اور نقد بھی کی ہے۔ آپ سے منقول مشہور طرق یہ ہیں۔

## پہلی سند

Marfat.com

اعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن ابن مسعود ۔
یہ سنداصح طرق کہلاتی ہے۔

## دوسری سند

مجاھد عن ابی معمر عن ابن مسعود ۔
یہ سند بھی صحیح ہےاور ضعف کااس میں شائبہ نہیں ۔

## تیسری سند

اعمش عن ابی وائل عن ابن مسعود ۔
یہ بھی صحیح سند ہے۔

## چوتھی سند

اسمعیل بن عبد الرحمن السدی الکبیر عن مرۃ الھمدانی عن ابن مسعود۔

اس سند سے حاکم مستدرک میں روایتیں لاتے ہیں اوران کی تصحیح فرماتے ہیں ۔ابن جریر نے بھی بہت روایتیں اس سند سے ذکر کی ہیں۔بہرحال سدی کبیر کا مقام پہلے ہی معلوم ہو چکا۔

## پانچویں سند

ابی روق عن الضحاك عن ابن مسعود۔

ابن جریر نے اس سند سے تخریج روایات کی ہے۔لیکن ناقدین نے اس کوغیر مرضی سند قراردیا کہ ضحاک نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی۔لہذا یہ سند منقطع ہوئی۔(۱)

---

۱۔التفسیر والمفسرون ص۶۸

Marfat.com

# حضرت علی بن ابی طالب

آپ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب قریشی ہاشمی ہیں۔ کنیت ابوالحسن، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازادے اور داماد اور اہل بیت میں داخل ہیں۔ خلفاء راشدین میں خلیفہ رابع ہیں۔

بچوں میں سب سے پہلے آپ ہی ایمان لائے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ تمام مشاھد وغزوات میں شریک رہے، البتہ غزوۂ تبوک میں حضور نے اہل بیت پر اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا، لہذا آپ مدینہ ہی میں رہے۔ باقی غزوات میں آپ کی جواں مردی و بہادری مشہور ہے اور جنگ خیبر کے موقع پر تو خود حضور نے ارشاد فرمایا تھا: کہ کل میں اسلامی جھنڈا اس کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح فرمادے گا۔ وہ اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول بھی اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اور پھر وہ جھنڈا حضور نے آپ کو عطا فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے تو آپ نے انصار ومہاجرین کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا، یعنی دو دو حضرات کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ تو حضرت علی سے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ آپ ایسے بہت سے فضائل کے جامع تھے جو دوسرے حضرات میں نہیں تھے۔ دین میں احتیاط، دنیا سے بے رغبتی، قرابت رسول ورشتہ دامادی، علم کثیر وفضل بے پایاں کے آپ حامل تھے۔ آپ کا وصال ۲۱، رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو ہوا۔ ابن ملجم خارجی نے جامع کوفہ میں عین حالت نماز میں آپ پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں آپ شہید ہوئے۔ عمر مبارک بوقت شہادت ۶۳ سال تھی۔

## علم وفضل

آپ علوم ومعارف کے بحر بیکراں تھے، اجتہاد واستنباط میں ملکہ حاصل تھا۔ فصاحت و خطابت اور شعروسخن سے حظ وافر ملا تھا۔

فیصلوں کے وقت عقل کی پختگی اور خفیہ رازوں کو جاننے میں بے مثال بصیرت کا

Marfat.com

مظاہرہ فرماتے۔ صحابہ کرام پوشیدہ حقائق کو سمجھنے اور مشکل مسائل کو حل کرنے کے لئے آپ کی جناب میں رجوع لاتے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور اس طرح دعا سے نوازا۔ اللھم ثبت لسانہ واھد قلبہ۔ چنانچہ آپ اس دعا کا مظہر کامل بن کر مشکل سے مشکل مسائل کے نہایت ہی درست فیصلے فرماتے، یہاں تک آپ ضرب المثل بن گئے، کسی نے کہا۔ قضیۃ ولا ابا حسن لھا۔ اور اس میں تعجب بھی کیا۔ آپ کی تربیت تو کاشانہ نبوت میں ہوئی تھی، معارف نبوت سے غذا پائی اور مشکاۃ نبوت کے انوار و تجلیات سے دل و دماغ منور رہا۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: ہمارے درمیان اس بات کا چرچا رہتا تھا کہ مدینہ شریف میں سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والے حضرت علی ہیں۔

حضرت عطا بن ابی رباح سے کہا گیا: کیا صحابہ کرام میں حضرت علی سے بڑا کوئی اور عالم بھی تھا۔ تو بولے، قسم بخدا میں کسی کو نہیں جانتا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: جب حضرت علی کی جانب سے ہمیں کوئی چیز طے شدہ مل جاتی تو پھر ہم کسی دوسرے کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے۔

## علم تفسیر میں آپ کا مقام

آپ کے فتاوی اور فیصلوں سے آپ کا علم قرآن اور اسرار خفیہ کی سمجھ واضح و عیاں ہے۔ صحابہ میں شان نزول اور تاویل و تفسیر کو زیادہ جاننے والے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے علم تفسیر جو بھی حاصل کیا وہ آپ سے حاصل کیا۔ حضرت علی مرتضی کا یہ فرمان بھی ہے: قسم بخدا۔ جو آیت نازل ہوئی تو میں نے اس کے بارے میں یہ ضرور جانا کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی (ابونعیم)

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں نے آپ کو ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ فرمارہے تھے مجھ سے سوال کرو، قسم بخدا! جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کروگے میں اس کا جواب دوں گا۔ مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں پوچھو، خدا کی قسم میں اس کی ہر آیت

Marfat.com

کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں، ہموار زمین پر نازل ہوئی یا پہاڑوں پر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: قرآن سات حرف پر نازل ہوا۔ اور ہر حرف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اور حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم ہر ایک کے ظاہر و باطن کو جانتے ہیں۔ (ابونعیم) التفسیر ۹۰

ان کے علاوہ اور دیگر آثار بھی ہیں جو آپ کی مفسرانہ شان کی گواہی دیتے ہیں۔

## مرویات کا مقام و مرتبہ

اس میں شک نہیں کہ آپ سے تفسیر وغیرہ میں بے شمار احادیث مروی ہیں لیکن محدثین میں ائمہ جرح و تعدیل نے بحث و تحقیق کے ذریعہ صحیح روایات کو ضعیف و موضوع سے ممتاز کرنے میں کافی جدوجہد کی ہے۔

لہذا باب تفسیر میں آپ کی مرویات کی تعداد موضوع روایات کے مقابلے میں قلیل ہی ثابت ہوئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غلاۃ شیعہ نے آپ سے غلو محبت میں بہت سی احادیث آپ کی طرف غلط منسوب کرڈالیں جن سے وہ اپنے مذہب کو رواج دینا چاہتے تھے۔ اس طرح گویا ان لوگوں نے آپ کے علم کا ایک بڑا حصہ ضائع کردیا۔ لہذا اب محدثین ان روایات کو صحیح مانتے ہیں جو یا تو آپ کے اہل بیت سے ثابت ہوں یا حضرت ابن مسعود کے تلامذہ کی سند سے منقول ہوں۔ جیسے عبیدہ، سلمان اور شریح وغیرہ۔ آپ کی مرویات کی اہم اسناد یہ ہیں۔

## پہلی سند

ھشام عن محمد بن سیر بن عن عبیدۃ السمانی عن علی۔

یہ سند صحیح ہے اور امام بخاری وغیرہ اس کے ذریعہ احادیث بیان فرماتے ہیں۔

## دوسری سند

ابن ابی الحسین عن ابی الطفیل عن علی۔

یہ سند بھی صحیح ہے، ابن عیینہ نے اپنی تفسیر میں اس سے احادیث بیان کی ہیں۔

Marfat.com

## تیسری سند

الزھری عن علی زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی ۔

یہ سند اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے حتی کہ بعض نے تو اس کو مطلقا اصح الاسانید شمار کیا، لیکن یہ سند زیادہ مشہور نہیں ہوئی، کہ ضعفاء و کذاب راوی بعد میں امام زین العابدین کی جانب غلط و باطل روایات منسوب کرنے لگے تھے ۔(۱)

# حضرت ابی بن کعب

آپ ابی بن کعب بن قیس انصاری خزرجی ہیں ۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ کی کنیت ابو المنذر ،اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو الطفیل رکھی ۔بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک رہے ۔آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مدینہ منورہ آنے کی دعوت دی ۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کو سید المسلمین کا لقب عطا فرمایا۔آپ کے زمانہ وصال کے بارے میں اختلاف ہے بقول اکثر آپ کا وصال خلافت فاروقی میں ہوا۔

## علم و فضل

آپ سید القراء کے لقب سے مشہور تھے اور کاتبان وحی میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں فرمایا؛

ابی بن کعب صحابہ میں سب سے اچھے قاری ہیں ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: بیشک مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن کریم کی سورۂ مبارکہ "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔اس پر حضرت ابی نے عرض کی یارسول اللہ! کیا اللہ تعالی نے میرا نام لے کر آپ سے فرمایا ہے، ارشاد

---

۱۔ التفسیر والمفسرون ، ص ۸۰۔

Marfat.com

فرمایا: ہاں، یہ سن کر آپ رونے لگے۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابی سے کہا گیا: کیا آپ کو اس مژدہ سے سرور و فرحت حاصل ہوئی: فرمایا: میں کیوں نہ خوش ہوتا جبکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔"قل بفضل الله و برحمته فليفرحوا"

امام شعبی حضرت امام مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں چھ حضرات اصحاب قضاء میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت عمر فاروق، حضرت علی مرتضی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوموسی اشعری،

## علم تفسیر میں مقام

آپ کتاب اللہ کے عظیم عالم اور صحابہ میں سب سے زیادہ معانی قرآن کو جاننے والے تھے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ علماء یہود میں ایک متبحر عالم تھے اور کتب سابقہ سماویہ کے رموز و اسرار سے واقف تھے۔ ساتھ ہی آپ کاتبان وحی میں بھی شمار ہوتے تھے ۔لہذا اسباب نزول اور مقامات نزول کا آپ کو علم ہونا بدیہی بات تھی۔ چنانچہ آپ کو آیات وسور کی تقدیم وتاخیر اور ناسخ ومنسوخ کا علم حاصل رہا۔ اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جب آپ کے سامنے کوئی مشکل آیت آتی ہوگی تو آپ اس کو ضرور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوں گے۔ تفسیری روایات میں انہیں وجوہ کے پیش نظر آپ کو مکثرین صحابہ میں شمار کیا گیا اور آپ سے منقول صحیح اور حسن روایات کی تعداد کثیر ہے۔

## تفسیری روایات

آپ کی تفسیری روایات کی طرق بھی متعدد ہیں۔ اصحاب جرح وتعدیل نے ان کی چھان بین کی ہے اور موضوع روایات کو ممتاز کر دیا ہے۔ مشہور اسناد یہ ہیں۔

### پہلی سند

ابو جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن ابی العالیہ عن ابی بن کعب۔

Marfat.com

یہ سند صحیح ہے اور آپ سے ایک بڑا حصہ تفسیر میں وارد ہے۔ اس سند میں ابن جریر اور ابن ابی حاتم بہت روایت کرتے ہیں۔ نیز امام حاکم نے مستدرک اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں۔

## دوسری سند

وکیع عن سفیان عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ۔

اس سند سے مسند امام احمد میں روایتیں ہیں۔ یہ سند حسن ہے۔ کیونکہ عبداللہ بن محمد بن عقیل اگرچہ صدوق ہیں لیکن ان کے حفظ وضبط میں محدثین کو کلام ہے۔

امام ترمذی نے سنن میں اس کی وضاحت فرمائی اور کہا میں نے امام محمد بخاری کو کہتے سنا کہ امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے سند پکڑتے تھے۔ نیز امام بخاری خود ان کو مقارب الحدیث کہتے ہیں اور حافظ ھیثمی نے مجمع الزوائد میں ان کی حدیث حسن ہونے کی صراحت کی ہے۔ میزان الاعتدال ۷☆۸۷

## تفسیر میں صحابہ کرام کا مقام

امام حاکم نے کہا: امام بخاری وامام مسلم کے نزدیک صحابہ کرام میں جو شاہد وحی تھے ان کی تفسیر حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ لیکن امام ابن صلاح اور امام نووی وغیرھما نے کہا: کہ ایسی روایات جن کا تعلق شان نزول سے ہو، یا جن میں رائے اور اجتہاد کو دخل نہ ہو وہ حکماً مرفوع ہیں باقی سب موقوف۔

جیسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان۔

کانت الیھود تقول: من اتی امرأته دبرھا فی قبلھا جاء الولد احول۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی 'نساء کم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم' (سورۃ البقرۃ ۲۲۳)

ان کے علاوہ صحابہ کرام کی تمام تفاسیر جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہوں وہ سب موقوف ہیں۔

Marfat.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ صحابی کی تفسیر حدیث مرفوع کی حکم میں اس وقت ہے کہ جبکہ وہ شان نزول سے متعلق ہو۔ اور وہ تفسیر جس میں رائے کو دخل نہ ہو۔ البتہ جس میں قیاس اور رائے کو دخل ہو وہ حدیث موقوف ہے جب تک اس کی نسبت حضور کی جانب نہ ہو۔ نیز جس تفسیر کو حکما مرفوع قرار دیا جاچکا اس کو رد کرنا جائز نہیں بلکہ مفسر پر لازم ہے کہ اس کو قبول کرے۔ البتہ جو موقوف ہو اس میں علما مختلف ہیں۔

ایک جماعت کے نزدیک صحابہ کی تفسیر موقوف کو قبول کرنا لازم نہیں کیونکہ اس کا رفع حضور تک ثابت نہیں، تو وہ صحابی کا اجتہاد ہوگا، اور مجتہد کے لئے خطا اور صواب دونوں کہ اجتہاد کے سلسلہ میں صحابہ دوسرے مجتہدین کے مثل ہیں۔

دوسری جماعت کہتی ہے: کہ ان کے ان اقوال کی جانب رجوع لازم ہے۔ کیونکہ اس بات کا ظن موجود ہے کہ انھوں نے یہ چیزیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سماعت کی ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ اپنی رائے سے تفسیر کریں تو ان کی رائے دوسروں کے مقابل زیادہ درست ہوگی کہ وہ کتاب اللہ کے زیادہ جاننے والے تھے۔ کیونکہ وہ اہل لسان بھی تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صحبت کی بدولت معانی قرآن زیادہ سمجھنے والے، احوال وقرائن کے مشاہدہ فرمانے والے، علم صحیح اور تام واکمل سمجھنے والے، بالخصوص اکابر صحابہ جیسے ائمہ اربعہ، عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، اور عبداللہ بن عباس وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم۔

امام زرکشی فرماتے ہیں۔ قرآنی آیات دو قسم پر ہیں۔

قسم اول۔　وہ آیات جن کی تفسیر نقل سے وارد۔

قسم دوم۔　وہ آیات جن کی تفسیر نقل سے وارد نہ ہو۔

قسم اول کی صورت میں تفسیر یا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منقول ہوگی یا صحابہ واکابر تابعین سے۔ تفسیر اول کے سلسلہ میں سند کی صحت وعدم سے بحث ہوگی۔ اور تفسیر صحابہ وتابعین میں دیکھا جائیگا کہ انھوں نے باعتبار لغت وزبان تفسیر کی ہے، تو اس پر اعتماد میں شک نہیں، یا باعتبار اسباب وقرائن پھر بھی قبول کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

## اس دور کی خصوصیت

اس دور میں مکمل قرآن کریم کی تفسیر نہ ہوئی۔ کیونکہ جن مقامات پر ابہام و پوشیدگی تھی انہیں کی تفسیر کی ضرورت پیش آئی۔

فہم معنی قرآن میں اس دور میں اختلاف بھی کم تھا۔ اکثر و بیشتر اجمالی معنی پر اکتفا فرماتے اور تفسیری معنی کے درپے نہیں رہتے۔ لہذا "وفاکھۃ وابا" جیسی آیات کے سلسلہ میں اتنا ہی کافی سمجھتے تھے کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی نعمتوں کو شمار فرمایا ہے۔

## دوسرا مرحلہ

دوسرا مرحلہ تابعین کا دور ہے۔ اس زمانہ میں مفسرین صحابہ کے تلامذہ نے اس علم کو خوب وسعت دی۔ جس طرح بعض صحابہ اس فن میں مشہور ہوئے اسی طرح بعض تابعین نے بھی خاص طور پر اس علم میں شہرت پائی۔ علم تفسیر میں مباحث جلیلہ پیش فرمائے اور اپنے معاصرین و تلامذہ کے لئے پوشیدہ معنی کی خوب خوب توضیح فرمائی۔

ان مفسرین تابعین عظام نے قرآن کی تفسیر قرآن سے بھی کی۔ اور احادیث رسول سے بھی۔ اور ان آثار صحابہ سے بھی جو انہوں نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں فرمائے تھے۔ ساتھ ہی اہل کتاب کی کتب سماویہ سے بھی مدد لی۔ اور پھر اپنے اجتہاد و استنباط اور نظر و فکر سے بھی کام لیا۔ تفسیر کی کتابوں میں تابعین عظام کے ایسے اقوال کثیر تعداد میں موجود ہیں جو انھوں نے اپنی رائے اور اجتہاد سے بیان فرمائے۔ لیکن یہ انہیں مقامات پر جہاں اول الذکر امور یعنی حدیث رسول اور آثار صحابہ ان کو نہ مل سکے۔

آپ پڑھ چکے کہ احادیث و آثار سے قرآن کریم کی مکمل تفسیر معرض وجود میں نہیں آئی تھی لیکن جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا مزید آیات کی تفسیر کی ضرورت پیش آتی رہی حتی کہ تابعین عظام نے اس کام کو مکمل فرمادیا۔

اس کام کی تکمیل کے لئے خاص طور پر حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود، اور حضرت ابی بن کعب کے تلامذہ نے حصہ لیا۔ ان تینوں حضرات کے خوان کرم سے

Marfat.com

فیض پانے والے حضرات کا اجمالی تعارف کچھ اس طرح ہے جنہوں نے تین مشہور مدارس سے علم تفسیر حاصل کیا۔

## مکہ مکرمہ میں علم تفسیر کا مدرسہ

حضرت عبداللہ بن عباس نے مکہ مکرمہ میں علم تفسیر کا مدرسہ قائم فرمایا۔ آپ اپنے تلامذہ کے لئے قرآن کی تفسیر بیان فرماتے اور مشکل معنی کی وضاحت کرتے۔ ان کے تلامذہ یعنی تابعین اپنے اساتذہ کے اقوال کی توجیہات کرتے اور بعد والوں کے لئے ان آثار کو روایت فرماتے۔ آپ کے تلامذہ میں مکہ مکرمہ کے اس مدرسہ سے جن حضرات کو خاص شہرت ملی وہ یہ ہیں۔

سعید بن جبیر۔ مجاہد۔ عکرمہ مولی ابن عباس۔ طاؤس بن کیسان یمانی۔ عطا بن ابی رباح۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔

یہ تمام حضرات موالی سے تعلق رکھنے والے نفوس قدسیہ تھے، ان میں بھی سب روایت و درایت میں یکساں نہیں تھے بلکہ مختلف المراتب۔

چنانچہ مختصراً ہر ایک کا فن تفسیر میں مقام و مرتبہ اور ان کی روایات پر اعتماد کی حیثیت ملاحظہ فرمائیں۔

## حضرت سعید بن جبیر

آپکی کنیت ابوعبداللہ یا ابومحمد ہے۔ سعید بن جبیر بن ہشام اسدی والبی ہیں۔

آپ حبشی نژاد تھے، رنگ سیاہ لیکن روشن خصائل کے حامل تھے۔ ائمہ صحابہ کی ایک جماعت سے آپ نے سماعت حدیث کی اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود سے بالعموم روایت کرتے ہیں۔

### مقام و مرتبہ

آپ کا مرتبہ اکابر تابعین میں ہوتا ہے۔ اور تفسیر و حدیث وفقہ میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ حضرت ابن عباس سے علم قرأت حاصل کیا اور تفسیر کی سماعت کی۔ آپ کی اکثر

Marfat.com

روایات انہیں سے ہیں، آپ نے صحابہ کرام کی قرأت ثابتہ کو محفوظ فرمالیا تھا۔ چنانچہ اسمعیل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ حضرت سعید ماہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے تو ایک شب ابن مسعود کی قرأت کرتے، اور ایک رات زید بن ثابت کی، اور پھر کسی دوسری قرأت پر پڑھتے ۔اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہتا۔

بلاشبہ اس سے آپ کی معانی قرآن اور اس کے رموز واسرار سے واقفیت اور مہارت تامہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان تمام چیزوں کے باوجود آپ تفسیر بالرائے سے مکمل اجتناب فرماتے۔ آپ تابعین کے علم کے عالم تھے۔

خصیف کہتے ہیں: تابعین میں سعید ابن میسب مسائل طلاق کے عالم تھے، اور عطا مسائل حج کے، طاؤس علم حلال وحرام میں مہارت رکھتے تھے اور مجاہد علم تفسیر میں۔ لیکن سعید بن جبیر ان سب کے جامع تھے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عباس آپ کے علم پر اعتماد فرماتے اور کوئی استفتا لے کر آتا تو آپکے پاس بھیج دیتے تھے۔

اہل کوفہ جب آپ کے پاس کوئی سوال لے کر آتے تو آپ فرماتے: کیا تمہارے پاس ابن ام دھم یعنی سعید نہیں ہے۔

عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید ابن جبیر کے انتقال کے زمانے میں روئے زمین پر ہر ایک آپ کے علم کا محتاج تھا۔

علمائے جرح وتعدیل آپ کی توثیق کرتے ہیں ابوالقاسم طبرانی نے کہا: آپ ثقہ، حجۃ اور امام المسلمین ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا، اور کہا آپ فاضل متقی ہیں، ائمہ محدثین میں اصحاب ستہ آپ کی جلالت شان پر متفق ہیں۔

حجاج بن یوسف ظالم حکمران نے آپ کو محبوس اور بے دست وپا کر کے شہید کیا۔ آپ کی شہادت ۹۵ ھجری ۴۹ سال کی عمر میں ہوئی۔ شہادت سے پہلے آپ کا طویل مناظرہ حجاج

Marfat.com

سے ہوا جو قوت ایمانی اور ثبات قلبی پر دال ہے۔ فرضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا۔

# حضرت مجاہد بن جبر

آپ کی کنیت ابوالحجاج ہے، مجاھد بن جبر مکی مقری مفسر ہیں۔ ولاء کے اعتبار سے مخزومی کہ سائب بن ابی سائب کے آزاد کردہ ہیں۔ علماء اعلام سے ہیں۔ ۲۱ ہجری میں ولادت اور وصال ۱۰۴ ہجری مکہ مکرمہ میں حالت سجدہ میں ہوا۔

## مقام ومرتبہ

آپ کی تفسیری روایات حضرت ابن عباس سے اگرچہ قلیل ہیں لیکن آپ اصحاب ابن عباس میں اوثق شمار ہوتے ہیں، اسی لئے امام شافعی اور امام بخاری وغیرہما نے آپ کی روایات پر اعتماد کیا۔ امام بخاری اپنی جامع میں بہت روایتیں آپ سے ذکر کرتے ہیں جو آپ کی فقاہت وعدالت کا بین ثبوت ہیں۔

فضل بن میمون کہتے ہیں: میں نے خود امام مجاہد کو کہتے سنا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے قرآن کریم از اول تا آخر تیس مرتبہ پڑھا اور تین مرتبہ تو اس انداز سے پڑھا کہ ہر آیت پر رکتا اور پوچھتا یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی اور کیوں نازل ہوئی۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے امام مجاہد کو دیکھا کہ آپ حضرت ابن عباس سے تفسیر قرآن پوچھتے جاتے اور لکھتے جاتے حتی کہ پورے قرآن کی تفسیر اسی طرح لکھی۔ قتادہ اور مصعب کہتے ہیں: کہ مجاہد علم تفسیر میں علم تابعین تھے۔

ابن سعد نے آپ کو ثقہ فقیہ عالم اور کثیر الحدیث کہا۔ ابن حبان نے فقیہ متقی عابد متقن قرار دیا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں، جب ہمیں مجاہد سے تفسیر مل جائے تو کافی ہے۔

Marfat.com

آپ کا حافظہ نہایت ہی قوی تھا، آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن عمر نے کہا: مجھے اس بات کی تمنا ہے کہ نافع تمہارے حافظہ کا حافظ ہو جائے۔

امام ذہبی کہتے ہیں: آپ کی امامت پر امت کا اجماع ہے اور آپ کی روایات قابل احتجاج ہیں۔ اصحاب صحاح ستہ نے بالاتفاق آپ کی روایات لی ہیں۔ علمائے ناقدین کی یہ شہادتیں آپ کے علم تفسیر میں مقام رفیع کو واضح کرتی ہیں۔

بعض اہل علم نے آپ پر بایں معنی تنقید بھی کی ہے۔ کہ آپ بعض اوقات اہل کتاب کی طرف رجوع کرتے تھے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے انہیں مواقع پر اہل کتاب کے اقوال لئے جہاں اہل کتاب کے اقوال سے تفسیر جائز ہے۔

بہرحال آپ کی عدالت وصداقت مسلم چیز ہے اور آپ ایسے استاد کے شاگرد رشید ہیں جنہوں نے اہل کتاب سے اخذ تفسیر کی شرعی مخالفت کی۔ البتہ احادیث رسول سے جن چیزوں میں اہل کتاب کے اقوال کو سند بنایا جا سکتا ہے ان سے استناد کوئی معیوب چیز نہیں۔

## حضرت عکرمہ مولی ابن عباس

آپکی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ عکرمہ بربری مدنی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کے غلام، آپ قبیلہ بربر سے تعلق رکھتے ہیں جو طارق بن زیاد کا قبیلہ تھا، اپنے مولی حضرت ابن عباس، حضرت علی مرتضی، اور ابو ہریرہ وغیرہم صحابہ سے روایت کرتے ہیں،

علماء آپ کی توثیق میں مختلف ہیں۔ جن حضرات نے آپ کے توثیق نہیں کی ہے وہ کہتے ہیں آپ علم کے سلسلہ میں جری تھے اور کہتے تھے کہ میں قرآن کے تمام علوم کا عارف ہوں،

Marfat.com

بلکہ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ آپ نے بعض روایتیں حضرت ابن عباس کی طرف جھوٹ منسوب کی ہیں۔آپ پر یہ بھی الزام ہے کہ آپ خوارج کے پیروکار تھے۔

ابن حجر تہذیب میں عمر بن مرہ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے ابن مسیب سے قرآن کی آیت کا مطلب پوچھا تو آپ نے بطور طنزیہ فرمایا مجھ سے مت پوچھو بلکہ ان سے پوچھو جو یہ سمجھتے ہیں کہ میں قرآن کے تمام علوم جانتا ہوں یعنی عکرمہ سے۔

طاؤس ابن کیسان کہتے ہیں: اگر عکرمہ اللہ سے ڈرتے اور اپنی مرویات میں احتیاط سے کام لیتے تو ان کی طرف ایک جم غفیر حصول علم کے لئے آتا۔

یحی بکاء نے کہا: ابن عمر سے لوگوں نے سنا کہ وہ اپنے غلام وشاگرد نافع سے فرماتے کہ اللہ سے ڈرنا اور میری طرف اس طرح جھوٹ منسوب نہ کرنا جیسا کہ عکرمہ نے ابن عباس کے طرف کیا۔

ابن سعد نے روایت کی کہ علی بن عبد اللہ ابن عباس انہیں بیت الخلا کے دروازہ پر باندھ کر سزا دیتے اور کہتے یہ میرے باپ کی جانب جھوٹ منسوب کرتا ہے۔

بعض لوگ یہ بھی بیان کرتے ہیں۔کہ معاصرین میں عکرمہ کا کوئی مقام نہیں،یہی وجہ ہے کہ ان کا اور کثیر شاعر کا ایک ہی دن انتقال ہوا۔تو کثیر شاعر کے جنازہ میں جم غفیر تھا اور ان کے جنازہ میں کوئی نہیں۔

## الزامات کا جائزہ

یہ تمام روایتیں جو آپ کے مطاعن پر دال ہیں سب باطل ومردود ہیں۔

Marfat.com

حضرت عکرمہ چونکہ حضرت ابن عباس کے سفر و حضر میں ساتھ رہتے تھے اور خدمت انجام دیتے تھے لہذا ابن عباس سے کثیر الروایہ ہونا طبعی امر تھا۔ لہذا کثرت روایت کی بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے ابن عباس کی جانب بہت روایتیں جھوٹ منسوب کر دیں۔ یہ الزام تو حضور کی نسبت سے حضرت ابوھریرہ پر بھی لوگوں نے لگایا لیکن آپ نے پر زور الفاظ میں تردید کی۔ اور وجہ وہی بیان کی کہ میں حضور کی خدمت میں کثرت سے حاضر رہا لہذا میری روایتیں زیادہ ہوئیں۔

حضرت حماد ابن زید حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ کہتے ہیں: لوگ میری پیٹھ پیچھے میری تکذیب کرتے ہیں سامنے کیوں نہیں کرتے، سامنے آئیں تو جانیں۔

عثمان ابن حکیم نے بیاں کیا کہ میں ابو امامہ بن سہل بن حنیف کے ساتھ بیٹھا تھا کہ عکرمہ آئے اور فرمایا: اے ابو امامہ اللہ کو سمیع و بصیر جان کر کہو کہ آپ نے حضرت عبد اللہ ابن عباس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عکرمہ میری طرف منسوب کر کے جو روایت بیان کریں اس کی تصدیق کرو کہ وہ میری طرف جھوٹ منسوب نہیں کرتا۔ ابو امامہ نے یہ سن کر فرمایا: ہاں۔

یہ روایت ان لوگوں پر کھلا رد ہے جو آپ پر کذب کا بہتان لگاتے ہیں۔ اور وہ روایت کہ حضرت ابن عباس کے صاحبزادے علی آپ کو سزا دیتے اور کہتے یہ میرے باپ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ اس کہ حقیقت یہ ہے کہ مردود و باطل ہے۔

تہذیب میں ہے کہ حضرت ابن عباس کا وصال ہوا۔ تو آپ غلام تھے ۔ لہذا ایک موقع پر ابن عباس کے انہیں صاحبزادے علی نے آپ کو چار ہزار دینار کے عوض خالد بن یز

Marfat.com

ید بن معاویہ کے ہاتھ میں فروخت کر دیا، جب یہ خبر عکرمہ کو پہونچی تو آپ نے حاضر ہو کر اپنے آقا علی سے کہا: آپ کے لئے یہ اچھا نہیں کے اپنے والد کا علم چار ہزار دینار میں بیچ ڈالیں۔ یہ سنکر مشتری سے آپ کو واپس لے کر آزاد کر دیا۔

حضرت ابن عمر کی روایت یحیی بکاء کے حوالہ سے جو گزری اس کی حقیقت یہ ہے کہ یحیی بکاء متروک الحدیث ہے۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجروح کی روایت سے عادل وضابط کو مجروح قرار دیا جا سکے۔

اب رہی وہ بات کے کثیر شاعر کے جنازہ میں جم غفیر تھا اور آپ کے جنازہ میں کوئی نہیں۔ تو یہ روایت ہرگز درست نہیں۔ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ یہ روایت ثابت نہیں کیونکہ اس کا ناقل مجہول ہے۔ اور خوارج کی طرف میلان والی روایت کا حال بھی یہی ہے۔

## مقام ومرتبہ

مروزی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ کیا عکرمہ کی حدیث قابل احتجاج ہے؟ فرمایا: ہاں، اس سے احتجاج درست ہے۔

امام ابن معین کہتے ہیں: جب تم عکرمہ اور حماد بن مسلم کے بارے میں کسی کو کچھ کہتے سنو تو سمجھو کے اس کے اسلام میں شبہ ہے۔

امام عجلی نے کہا: وہ مکی تابعی ثقہ ہیں خارجی ہونے کی نسبت جو ان کی طرف کی جاتی ہے وہ اس سے بری ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: ہمارے تمام اصحاب عکرمہ کی روایات سے احتجاج کرتے

Marfat.com

ہیں۔امام نسائی نے آپ کو ثقہ قرار دیا اور اپنی سنن میں آپ سے تخریج کی۔ص ۴۸

اسی طرح آپ کی روایات امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد نے بھی ذکر کی ہیں۔امام مروزی کہتے ہیں کہ عموما محدثین کا آپ کی مرویات سے احتجاج کرنے پر اجماع ہے۔اور ہمارے زمانے کے محدثین بھی اس پر متفق ہیں۔جیسے امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راھویہ، امام یحیٰی بن معین وغیرہم کہتے ہیں: میں نے اسحاق بن راھویہ سے آپ کی حدیث سے احتجاج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: عکرمہ ہمارے نزدیک امام الدنیا ہیں اور میرے سوال سے ان کو تعجب ہوا۔

کیا ان ائمہ حدیث کے حضرت عکرمہ کے سلسلہ میں توثیقی کلمات ہوتے ہوئے کسی شبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے۔لہذا حق یہ ہی ہے کہ آپ جلیل القدر تابعی ہیں اور آپ کی ثقاہت و عدالت، اور دین و دیانت ائمہ کے درمیان مسلم ہیں۔

## علم تفسیر میں مقام

آپ کو علم و فضل کے میدان میں عظیم مقام حاصل تھا بالخصوص فن تفسیر میں ید طولیٰ رکھتے تھے، علماء نے اس امر کی بھی شہادت دی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: ہم عصر علماء میں فقہ و تفسیر میں اعلم تھے۔

عمر بن دینار نے فرمایا: جابر بن زید سے چند مسائل کسی نے پوچھے تو آپ نے عکرمہ سے معلوم کیے اور فرمایا: یہ عکرمہ مولیٰ ابن عباس ہیں، یہ علم کا سمندر ہیں ان سے پوچھا کرو۔

Marfat.com

امام شعبی فرماتے تھے: کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھنے والوں میں عکرمہ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔

حبیب بن ثابت نے کہا: میرے پاس پانچ حضرات صاحبان علم وفضل جمع ہوئے، یعنی طاؤس، مجاھد، سعید، عکرمہ، عطاء، ان میں مجاھد وسعید دونوں عکرمہ پر کوئی آیت پیش کرنے اور اس کی تفسیر پوچھتے تو آپ فوراً اس کا جواب دیتے۔ جب ان کے سوالات ختم ہوگئے تو خود فرمانے لگے اس آیت کا شان نزول یہ ہے اور اس آیت کا یہ۔

یحیٰ بن ایوب مصری کہتے ہیں: مجھ سے ابن جریج نے پوچھا، کیا تم نے عکرمہ کی روایات لکھیں، میں کہا نہیں، تو فرمایا: تم نے دوتہائی علم ضائع کردیا۔ آپ کا وصال بھی ۱۰۴ھ میں ہوا۔

## حضرت طاؤس بن کیسان یمانی

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمن طاؤس بن کیسان یمانی محبری جندی ہیں بحیر بن ریسان یا ہمدان کے غلام تھے۔

عبادلہ اربعہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ خود فرماتے ہیں: میں پچاس صحابہ کی مجلس میں بیٹھا۔

آپ عالم متفق تھے اور کتاب اللہ کے معانی کے عالم، صحابہ میں خاص طور پر آپ نے حضرت ابن عباس سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ نہایت ہی متقی و پرہیز گار اور امین تھے۔ حتی کہ حضرت ابن عباس نے آپ کی فضیلت کی گواہی دی اور فرمایا:

میں سمجھتا ہوں کہ طاؤس اہل جنت سے ہیں۔

Marfat.com

عمرو بن دینار نے کہا: میں نے طاؤس جیسا کسی کو نہ دیکھا۔

ابن معین نے آپ کو ثقہ فرمایا۔ ابن حبان نے آپ کو عابد اور سادات تابعین میں شمار کیا آپ مستجاب الدعوات تھے، چالیس حج کئے۔ اصحاب صحاح ستہ آپ سے تخریج کرتے ہیں۔

امام ذھبی کہتے ہیں: آپ شیوخ اہل یمن سے تھے، بہت حج کئے اور مکہ ہی میں ۱۰۶ھ میں وصال ہوا۔

## حضرت عطا ابن ابی رباح

آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ عطا بن ابی رباح مکی قرشی ہیں۔ یعنی خاندان قریش میں کسی کے غلام تھے۔ ۲۷ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۱۴ھ میں وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر، اور ابن عمرو بن عاص وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ خود فرماتے تھے کہ میں نے دو سو صحابہ کرام کا زمانہ پایا۔ آپ ثقہ فقیہ عالم اور عظیم محدث تھے، مکہ مکرمہ میں آپ پر علم فتوی منتہی ہوا۔

حضرت ابن عباس نے اہل مکہ سے فرمایا:

تم لوگ میرے پاس فتوی پوچھنے آتے ہو حالانکہ تم میں عطا موجود ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں: میں نے جن حضرات سے ملاقات کی ان میں حضرت عطا سے افضل اور جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا کسی کو نہیں دیکھا۔

امام اوزاعی نے فرمایا: جس دن عطا کا وصال ہوا اس دن وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مقبول تھے۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں: جنہوں نے اپنے علم سے اللہ کی رضا چاہی میں نے ایسے تین اشخاص کے علاوہ کسی کو نہ دیکھا۔ یعنی عطا، مجاہد، طاؤس۔

ابن حبان فرماتے ہیں: آپ سادات تابعین میں سے ہیں اور فقیہ عالم فاضل متقی۔

اصحاب ستہ نے آپ سے تخریج کی۔

Marfat.com

# مدینہ منورہ میں علم تفسیر کا مدرسہ

حضرت اُبی بن کعب نے مدینہ منورہ میں اس علم کی آبیاری کی اور علم تفسیر کو پروان چڑھایا۔ مدینہ منورہ میں اگرچہ صحابہ کرام بڑی تعداد میں موجود تھے لیکن آپ کو اس میدان میں نمایاں شہرت حاصل ہونے کی وجہ سے زیادہ لوگ آپ کی جانب رجوع کرتے جس کی وجہ سے آپ مرکز توجہ بن گئے۔ آپ کے تلامذہ میں مندرجہ ذیل حضرات نے شہرت حاصل کی۔

ابوالعالیہ۔ محمد بن کعب القرظی۔ زید بن اسلم

## حضرت ابوالعالیہ

آپ کی یہ کنیت ہے۔ رفیع بن مہران ریاحی ہیں اور غلام تھے۔ جاہلیت کا زمانہ پایا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے دو سال بعد اسلام لائے۔

حضرت علی ابن مسعود، ابن عباس، ابن عمر اور ابی بن کعب وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ ثقات تابعین میں مشہور مفسر قرآن ہیں۔

ابن معین، ابوزرعہ اور ابوحاتم آپ کو ثقہ کہتے ہیں۔ لالکائی نے آپ کی ثقاہت پر اجماع نقل کیا ہے۔

امام عجلی نے تابعی ثقہ کہا۔ اور کبائر تابعین میں شمار کیا۔ آپ قرآن کریم حفظ کرتے اور اچھی طرح پڑھتے۔

قتادہ نے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے دس سال بعد قرآن کریم پڑھا۔ نیز فرمایا: میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں تین مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔

ابن ابی داؤد کہتے ہیں: صحابہ کے بعد علم قرأت میں آپ کا ثانی نہیں تھا۔

حضرت ابی بن کعب سے ایک نسخہ تفسیر آپ کی سند سے منقول ہے اور یہ سند اس طرح ہیں۔ ابو جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن ابی العالیہ عن ابی۔

اس سے قبل یہ بتایا جا چکا ہے کہ یہ سند صحیح ہے اور اس نسخہ اور سند سے ابن جریر و ابن ابی

Marfat.com

حاتم خوب روایتیں لیتے ہیں۔
امام حاکم نے مستدرک اور امام احمد نے مسند میں بھی اس سند سے تخریج کی ہے۔
آپ کا وصال ۹۰ھ میں ہوا۔

## حضرت محمد بن کعب القرظی

آپ کی کنیت ابوحمزہ یا ابوعبداللہ ہے۔ محمد بن کعب بن سلیم بن اسد قرظی مدنی ہیں۔ قبیلہ اوس کے حلیف تھے۔ حضرت علی۔ ابن مسعود۔ ابن عباس وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت ابی بن کعب سے بالواسطہ روایت لیتے ہیں؛
ثقاہت، عدالت اور تقوی میں مشہور تھے۔ عظیم محدث و مفسر کی حیثیت سے متعارف،
ابن سعد نے آپ کو ثقہ عالم متقی اور عظیم محدث مانا۔
امام عجلی نے مدنی تابعی اور مرد صالح اور عالم قرآن کہا۔
ابن عون نے کہا: میں نے ان سے زیادہ عظیم مفسر کسی کو نہ دیکھا۔
ابن حبان نے افاضل مدینہ میں شمار کیا اور عالم فقیہ کہا۔ آپ کے وصال کا حادثہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک مسجد میں درس و تدریس میں مشغول تھے کہ اچانک چھت گر گئی اور آپ مع ساتھیوں کے شہید ہو گئے۔ یہ ۱۱۸ھ کا واقعہ ہے۔

## حضرت زید بن اسلم

آپ کی کنیت ابواسامہ یا ابوعبداللہ ہے۔ زید بن اسلم عدوی مدنی ہیں اور فقیہ و مفسر سے مشہور ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے غلام تھے اور تابعین میں شمار ہوتے تھے۔
امام احمد، امام ابوزرعہ، ابوحاتم، اور امام نسائی نے آپ کو ثقہ فرمایا۔
ان چار ائمہ حدیث کی شہادت کے بعد آپ کی عدالت و ثقاہت پر مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ اصحاب ستہ آپ سے تخریج احادیث کرتے ہیں،
آپ اپنے علم و فضل کے اعتبار سے معاصرین میں مشہور تھے، بہت سے حضرات آپ کی مجلس میں بیٹھتے اور علم نافع حاصل کرتے۔ حضرت علی بن حسین امام زین العابدین اپنی

Marfat.com

خاندانی مجالس علمیہ چھوڑ کر آپ کی مجلس میں آتے۔ایک مرتبہ نافع بن زبیر بن مطعم نے کہا آپ اپنی قومی درسگاہ چھوڑ کر حضرت عمر کے ایک غلام کی مجلس میں آکر بیٹھتے ہیں۔اس پر امام زین العابدین نے فرمایا:

آدمی کو اپنے دین کا جہاں نفع ملتا ہے وہیں جاتا ہے۔

آپ تفسیر بالرائے میں مشہور ہوئے اور اسمیں آپ کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔چونکہ صحابہ وتابعین کے تفسیر بالرائے کے سلسلہ میں دو گروہ تھے۔لہذا آپ کا تعلق مجوزین کی جماعت سے تھا۔خاص بات یہ ہے کہ آپ کسی بدعت کو رواج دینے والے نہیں تھے۔کہ جس کی طرف اپنی تفسیر سے بلاتے۔لہذا تفسیر بالرائے میں کچھ حرج نہیں۔اور تفسیر بالرائے کن قیود کے ساتھ جائز ہے۔گذشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے۔

آپ سے عبدالرحمن بن زید اور امام مالک نے علم تفسیر حاصل کیا۔

آپ کا وصال ۱۳۶ھ میں ہوا۔

# عراق میں علم تفسیر کا مدرسہ

عراق میں تفسیر کا مدرسہ اس وقت قائم ہوا جب حضرت عبداللہ بن مسعود وہاں تشریف لے گئے،اگر چہ وہاں دوسرے صحابہ بھی تشریف لے گئے تھے۔لیکن اولیت کا سہرا آپ کے سر ہے۔آپ کو امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ معلم وزیر بنا کر بھیجا تھا۔حضرت عمار کوفہ کے گورنر بنا کر بھیجے گئے تھے۔لہذا اہل کوفہ آپ کی خدمت میں حصول علم کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

اہل عراق آگے چل کر اہل رائے سے مشہور ہوئے۔اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کو جہاں قرآنی آیات اور احادیث کریمہ کسی مسئلہ میں نہیں ملیں تو انہوں نے اجتہاد وقیاس سے مسائل کا استنباط کیا۔دراصل اس کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود نے رکھی۔اور پھر آپ ہی سے اہل عراق نے یہ طریقہ حاصل کیا۔اسی طرح تفسیر قرآن میں بھی رائے اور قیاس سے کام لیا جانے لگا۔اور مسائل خلافیہ شرعیہ کا استنباط اسی انداز سے ہوا۔علم تفسیر میں بہت سے تابعین عراق نے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔لیکن ان میں جن حضرات کو شہرت حاصل ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

Marfat.com

علقمہ بن قیس، مسروق، اسود بن یزید، مرہ ہمدانی، عامر شعبی، حسن بصری، قتادہ بن دعامہ سدوسی۔

# حضرت علقمہ بن قیس

آپ علقمہ بن قیس بن عبد بن مالک نخعی کوفی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ولادت ہوئی۔ حضرت عمر فاروق، حضرت علی مرتضی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ حضرت ابن مسعود کے مشہور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور آپ کے علم کے سب سے بڑے عالم تھے۔

عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے ابن معین سے کہا: آپ کے نزدیک علقمہ زیادہ پسندیدہ ہیں یا عبیدہ۔ تو آپ نے کسی کو ترجیح نہیں دی۔

پھر عثمان نے خود ہی کہا۔ دونوں ثقہ ہیں اور علقمہ اعلم تھے۔

ابو مثنی کہتے ہیں: کوئی اگر حضرت ابن مسعود کا دیدار نہ کر سکا اور علقمہ سے شرف ملاقات اس نے حاصل کرلیا تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔ کہ علقمہ چال ڈھال میں حضرت ابن مسعود سے بہت مشابہ تھے۔

داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں: میں نے امام شعبہ سے کہا: مجھے حضرت ابن مسعود کے تلامذہ میں کسی کی نشاندہی کیجئے۔ فرمایا: علقمہ سب سے زیادہ منظور نظر تھے۔

عبد بن یزید کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود نے خود فرمایا: علقمہ میری قرأت اور میرے علم کے وارث اور حامل ہیں۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود کے تلامذہ جو لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے تھے چھ حضرات تھے۔ اور پھر علقمہ کا نام سب سے پہلے ذکر فرمایا۔

امام احمد نے آپ کو اہل خیر اور صلاح میں شمار فرمایا۔

مرہ ہمدانی نے علمائے ربانیین میں داخل مانا۔

خلاصہ یہ کہ ورع واحتیاط وصلاح وفلاح میں آپ کا پایا بلند تھا۔ اصحاب ستہ نے آپ

Marfat.com

سے تخریج احادیث کی۔

۶۱ ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ وقت وصال ۹۰ سال عمر مبارک تھی۔

## حضرت مسروق

آپ کی کنیت ابو عائشہ ہے۔ مسروق بن اجدع بن مالک بن امیہ ہمدانی کوفی ہیں ، عابد کے لقب سے مشہور تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق نے آپ کا نام پوچھا تو آپ نے جواب دیا، میرا نام مسروق بن اجدع ہے۔ فاروق اعظم نے فرمایا: اجدع شیطان کو کہتے ہیں۔ تم مسروق بن عبدالرحمٰن ہو۔

آپ خلفائے اربعہ، ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن مسعود کے اعظم تلامذہ میں تھے۔ اپنے علم اور تقویٰ اور عدالت میں مشہور ہوئے، شریح قاضی کوفہ مشکل مسائل میں آپ سے مشورہ کرتے۔

مالک بن مغول کہتے ہیں: میں نے ابو سفر کو بارہا کہتے سنا کہ ہمدانی عورتوں نے مسروق جیسا نہیں جنا۔

امام شعبی نے فرمایا: میں نے مسروق جیسا طالب علم نہیں دیکھا۔

ابن مدنی کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود کے تلامذہ میں سب سے پہلے شاگرد آپ ہیں،

حضرت مسروق خود فرماتے ہیں: میں صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھا۔ میں نے ان کو دریا کے مثل پایا ایسا دریا جو کبھی ایک شخص کو سیراب کرتا ہے اور کبھی دو کو اور کبھی دس کو اور کبھی سو کو حتی کہ اگر تمام اہل زمیں بھی اس کے پاس جائیں تو سب سیراب ہو جائیں۔

آپ علم تفسیر کے امام اور عظیم عالم تھے اور کتاب اللہ کے معانی اور مطالب سے خوب خوب آگاہ۔ خود فرتے ہیں کہ میں نے علم تفسیر اپنے استاد سے حاصل کیا۔ آپ ایک سورۃ تلاوت کرتے اور اس کی تفسیر میں پورے دن احادیث بیان کرتے اور تفسیر فرتے۔ ائمہ محدثین اور اصحاب جرح وتعدیل کے یہاں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔

ثقہ ہیں اور ان جیسی عظیم المرتبت شخصیت کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا کے یہ کیسے ہیں۔

Marfat.com

ابن سعد نے ان کی احادیث کو صالح الاحتجاج بتایا اور ان کو ثقہ کہا۔

ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا۔

اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج احادیث کی۔ ابو اسحاق سے امام شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے ایک مرتبہ حج کیا تو سجدہ کے علاوہ کبھی نہیں سوئے۔

آپ کا وصال ۶۲ھ میں ہوا۔

## حضرت اسود بن یزید

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے۔ اسود بن یزید بن قیس نخعی ہیں۔ کبائر تابعین سے ہیں اور حضرت ابن مسعود کے ارشد تلامذہ میں گنے جاتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، علی مرتضی، حذیفہ اور بلال وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ثقہ اور صالح تھے اور کتاب اللہ کے عظیم عالم۔ امام احمد بن حنبل نے آپ کو ثقہ کہا اور اہل خیر میں شمار کیا۔ یحیی بن معین ثقہ کہتے ہیں۔

ابن سعد ثقہ کہتے اور آپکی مرویات کو صالح الاحتجاج قرار دیتے۔ حکم کہتے کہ آپ صائم الدہر رہتے۔ حتی کہ کثیر صوم کی باعث آپ کی ایک آنکھ جاتی رہی۔

امام نخعی نے حضرت ابن مسعود کے تلامذہ میں مسند افتاء کی زینت قرار دیا۔

ابن حبان نے ثقات میں آپ کو زاہد وفقیہ قرار دیا۔ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی۔ آپ کا وصال ۷۴ھ میں ہوا۔

## حضرت مرہ ہمدانی

آپ کی کنیت ابو اسمعیل ہے۔ مرہ بن شراحیل ہمدانی کوفی ہیں۔ عابد، مرہ طیب، اور مرۃ خیر کے لقب سے ملقب تھے۔ یہ القاب آپ کو عبادت میں انہماک اور غایت تقوی کے سبب دئیے گئے تھے۔

حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، علی مرتضی، ابن مسعود وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

آپ سے امام عامر شعبی اور دیگر ساتھیوں نے روایت کی ہے۔امام ابن معین اور امام عجلی آپ کی توصیف کرتے ہیں۔اصحاب ستہ نے آپ سے روایت کی۔

حارث غنوی کہتے ہیں: آپ اس کثرت سے سجدہ ریز رہتے۔ کہ مٹی کے گہرے اور واضح نشانات چہرہ سے ظاہر ہوتے تھے۔ ہر دن چھ سو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔۷۶ھ میں وصال ہوا۔

# حضرت عامر شعبی

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔عامر بن شراحبیل شعبی حمیری کوفی اور جلیل القدر تابعی ہیں، کوفہ کے قاضی رہے۔

حضرت فاروق اعظم، علی مرتضی اور ابن مسعود سے روایت تو کرتے ہیں لیکن سماعت حاصل نہیں ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ، ام المومنین عائشہ صدیقہ، ابن عباس اور ابو موسی اشعری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔خود فرماتے تھے: میں نے پانچ سو صحابہ کا زمانہ پایا۔

امام عجلی فرماتے ہیں: آپ نے اڑتالیس صحابہ سے سماعت حدیث کی۔

عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں: حضرت ابن عمر امام شعبی کے پاس سے گزرے تو آپ مغازی بیان فرمارہے تھے۔آپ نے فرمایا: میں قوم کے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ یہ بلاشبہ اس فن کے بڑے حافظ و عالم ہیں۔

مکحولی کہتے ہیں: میں نے ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

ابن عیینہ کہتے تھے: لوگ کہتے ہیں: ابن عباس۔ شعبی۔ثوری۔اور ابن شبر یہ اپنے اپنے زمانہ میں فرید عصر تھے۔

نیز کہتے تھے کہ میں نے امام شعبی کو خود فرماتے سنا کہ میں نے کبھی سیاہی سے سفیدی پر نہیں لکھا۔اور جب بھی کسی نے کوئی حدیث بیان کی مجھے حفظ ہوگئی۔ کہ میں نے کبھی اس کی تکرار نہیں کی۔

ابن معین اور ابوزرعہ وغیرہما ائمہ حدیث فرماتے ہیں کہ شعبی ثقہ ہیں۔

Marfat.com

ابن حبان نے ثقات میں آپ کو فقیہ و شاعر لکھا۔

ابو جعفر طبری نے طبقات فقہاء میں فرمایا: آپ ادب، فقہ اور دیگر علوم میں ممتاز تھے۔

ابن ابی خیثمہ نے ابو حصین سے روایت کی کہ میں نے ان سے بڑا عالم کسی کو نہ دیکھا۔ اس پر ابو بکر عیاش نے کہا۔ کیا امام شریح بھی نہیں۔ فرمایا۔ کیا تم سمجھتے ہو میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ ہاں سنو میں نے امام شعبی سے بڑا عالم ان کو بھی نہیں پایا۔

ابو اسحاق کہتے ہیں: وہ علوم وفنون میں وحید عصر تھے۔

سلیمان بن ابی مجلز کہتے ہیں: میں نے شعبی سے بڑا فقیہ نہ سعید بن مسیب کو دیکھا اور نہ طاؤس و عطا کو اور نہ حسن بصری و ابن سیرین کو۔

ابو بکر ہذل کہتے ہیں: مجھ سے ابن سیرین نے فرمایا: امام شعبی کے حلقہ درس کو نہ چھوڑنا کہ میں نے خود دیکھا کہ ان سے مسائل پوچھنے لوگ اس زمانہ میں بھی آتے تھے جب کہ صحابہ کرام کثرت سے موجود تھے۔ پھر فرماتے:

میں کوفہ آیا تو امام شعبی کا ایک حلقہ درس تھا۔ جب کہ وہاں صحابہ بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔

عاصم کہتے ہیں: میں نے علم حدیث میں اہل کوفہ و بصرہ اور اہل حجاز سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں دیکھا۔

اہل علم کی یہ تمام شہادتیں اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ آپ مختلف علوم وفنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ خواہ وہ حدیث و تفسیر ہو یا فقہ و شعر۔

جب صحابہ کے زمانہ اقدس میں ان کے فتویٰ پر لوگ پر اعتماد کرتے اور اہل علم ان کی علمی مجلس میں حاضر ہوتے تو پھر اس سے بڑھ کر ان کی علمی جلالت پر اور کس شہادت کی ضرورت ہے۔ لہذا بلا شبہ وہ اپنے اقران و امصار میں عظیم مقام کے حامل تھے۔ ان تمام فضائل و کمالات کے باوجود وہ علم تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ نہیں کہتے۔ سلف سے جب تک کوئی روایت نہیں ملتی اس وقت تک توقف فرماتے۔ باں علم و فضل یہ ان کی غایت احتیاط تھی۔

ابن جریر طبری کہتے ہیں میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تین چیزوں کے بارے میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا حتی کہ میری موت آجائے۔ یعنی قرآن، روح اور رائے۔ اسی

Marfat.com

لئے آپ ان ائمہ سے خوش نہیں رہتے تھے جو تفسیر میں اپنی رائے سے کام لیتے۔ حالانکہ وہ کوتاہ علم اور قاصر نظر ہوتے۔

آپ کی سنہ ولادت ووصال میں بہت اختلاف ہے۔ اور قول مشہور یہ ہے کہ ۲۰ھ میں ولادت اور ۱۰۹ھ میں وصال ہوا۔

# حضرت حسن بصری

آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ حسن بن ابی الحسن یسار بصری ہیں اور انصار کے غلام تھے۔
آپ کی والدہ خیرہ ام المومنین ام سلمہ کی باندی تھیں۔
آپ کی ولادت دور فاروقی میں یعنی ۲۳ یا ۲۴ ہجری میں ہوئی۔
آپ کو وعظ وتقریر میں کمال حاصل تھا۔ نہایت فصیح وبلیغ اور زہد وورع میں اعلی مقام کے حامل تھے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ آپ کے جملے دلوں میں گھر کر جاتے اور سامعین خوب خوب مستفیض ہوتے۔

کتاب اللہ اور سنت رسول کے عظیم عالم، حلال وحرام کے مسائل میں امتیازی شان کے مالک، خلق کثیر نے آپ کی جلالت شان کی گواہی دی۔

حضرت انس بن مالک صحابی رسول اور خادم حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہیں:

حسن سے پوچھو کہ علوم ومعارف ان کو محفوظ ہیں اور ہم ضعف پیری کی وجہ سے بھول گئے۔

مطر بن وراق کہتے: جابر بن زید بصرہ کی عظیم شخصیت تھے لیکن جب حسن بصری مسند علم وفضل پر نمودار ہوئے تو گویا پردۂ غیب اور عالم آخرت سے ایک شخص ظاہر ہوا کہ وہاں کے چشم دید مناظر بیان کرتا ہے۔

سلیمان تیمی کہتے: حسن بصرہ کے شیخ وامام ہیں۔

ابو عوانہ نے قتادہ سے روایت کی۔ کہ میں کبھی کسی فقیہ کی بارگاہ میں نہیں بیٹھا مگر حسن کو ان سے افضل پایا۔

Marfat.com

بکر مزنی کہتے تھے: جس کو یہ بات اچھی لگے کہ میں اس زمانے کے بڑے عالم کو دیکھوں تو وہ حسن بصری کو دیکھے۔ ہم نے کسی کو ان سے بڑا عالم نہیں پایا۔

حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں: میں نے عطاء ابن ابی رباح سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کبھی حسن بصری کی درس گاہ نہ چھوڑنا۔ وہ عظیم امام ومقتدا ہیں۔

امام باقر کی خدمت میں جب بھی آپ کا ذکر ہوتا تو فرماتے: ان کا کلام تو انبیاء کے کلام کے مشابہ ہوتا ہے۔

ابن سعد آپ کو عالم وفقیہ، جامع ورفیع، ثقہ ومامون، عابد وزاہد، وجیہ وجمیل اور کثیر العلم جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں۔

حماد بن مسلم نے حمید سے روایت کی کہ میں نے حسن بصری کے روبرو قرآن عظیم کی تلاوت کی تو آپ نے قدر وقضاء کے اثبات میں تفسیر فرمائی اور ارشاد فرمایا: جو تقدیر کا انکار کرے کافر ہے۔

اصحاب ستہ نے آپ سے روایت کی۔

۱۱۰ھ میں وصال ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۸ سال تھی۔

## حضرت قتادہ

آپ کی کنیت ابوالخطاب ہے۔ قتادہ بن دعامہ سدوسی ہیں اور عربی الاصل۔ بصرہ میں سکونت اختیار فرمائی۔

حضرت انس، ابوالطفیل، دونوں صحابیوں سے رویت کی، ان کے علاوہ تابعین میں ابن سیرین، عکرمہ، عطاء وغیرہم سے علم حدیث حاصل کیا۔

آپ کا حافظہ نہایت ہی قوی تھا۔ عربی شعر کی وسیع معلومات رکھتے تھے۔ ایام عرب اور انساب قبیلہا ئے عرب کی خوب خوب معلومات حاصل تھیں۔ عربی لغت میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔

آپ کے حافظہ کی قوت پر وہ واقعہ دلالت کرتا ہے جس کو سلام بن مسکین نے عمرو بن عبداللہ سے روایت کیا کہ قتادہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب کے پاس آئے تو ابن مسیب نے آپ

Marfat.com

سے چند چیزوں کے بارے میں پوچھا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا: جو سوالات آپ نے کئے ہیں کیا وہ سب آپ نے اپنی یادداشت اور حفظ وضبط ہی سے کئے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب اور ابن سیرین آپ کے حفظ وضبط کی گواہی دیتے ہیں حتی کہ سعید نے فرمایا: میرے پاس عراقیوں میں کوئی قتادہ سے بہتر نہیں آیا۔

معمر نے امام زھری سے کہا:

آپ کے نزدیک قتادہ اعلم ہے یا مکحول۔ آپ نے جواب دیا بلکہ قتادہ۔

ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو آپ کا ذکر جمیل نہایت شرح وبسط سے کرتے دیکھا، آپ کے علم وفقاہت، تفسیر اور اختلافی مسائل میں معرفت، اور حفظ وضبط کی تعریف فرماتے اور کہتے: ان پر جن کو تقدم حاصل ہو وہ کم ہی ہیں۔

آپ کا وصال ۱۱۷ھ میں ہوا، اس وقت آپ کی عمر شریف ۵۶ سال سے متجاوز تھی۔

تابعین عظام میں یہ چند مشہور مفسرین کا تذکرہ تھا، انھوں نے اکثر وبیشتر تو صحابہ کرام کے اقوال سے ہی تفسیر کی البتہ بعض نے حسب ضرورت اہل کتاب کے اقوال کے طرف بھی مراجعت فرمائی لیکن اسی حد تک جو ممنوع نہیں تھے۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ تو وہ ان کے اجتہاد ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ اللہ رب العزت نے ان کو علم عظیم اور فہم سلیم کی دولت سے نوازہ تھا کہ ان کا زمانہ اقدس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے قریب تھا۔ اور بالمشافہ انھوں نے صحابہ سے اکتساب علم کیا تھا۔ پھر یہ کہ ان کو زبان عربی میں عبور اور خالص عربی میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ لہذا وہ کوتاہیاں جو بعد میں رونما ہوئیں ان سے وہ یکسر پاک تھے۔ اس لئے ان کی تفسیر پر بعد کے علماء نے اعتماد کیا اور خوب خوب عام کیا۔

## اس دور کی تفسیر کا مقام ومرتبہ

علمائے کرام اس سلسلہ میں مختلف ہیں، کہ اگر کسی آیت کی تفسیر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے منقول نہ ہو تو کیا تابعین کی جانب رجوع کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ سے اس سلسلہ میں دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسی تفسیر مقبول ہے۔ اور دوسری رویت میں ہے کہ غیر مقبول۔ اور صحیح یہ ہے کہ ان حضرات کی

Marfat.com

تفسیر مقبول ہے اور اکثر مفسرین نے اسی کو اپنایا۔ اس لئے کہ تابعین نے اکثر تفسیری روایات صحابہ ہی سے اخذ فرمائیں۔

مثلا امام مجاہد فرماتے ہیں:

کہ میں نے قرآن عظیم کو از اول تا آخر حضرت ابن عباس پر تین مرتبہ پیش کیا۔ ہر آیت پر ٹھہرتا اور اس کے بارے میں پوچھتا۔ چنانچہ ہر آیت کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ میں نے آپ سے ضرور سنا۔

اسی لئے تابعین کے اقوال اکثر مفسرین نے اپنی کتابوں میں نقل فرمائے اور ان پر اعتماد کیا۔

انصافا اتنی بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ائمہ تابعین کے انہی اقوال پر عمل واجب جن میں رائے اور اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ ہاں اگر ان کا کسی قول اور رائے پر اجماع منعقد ہو چکا تو پھر اس سے عدول جائز نہیں۔ اس زمانہ میں بھی تفسیر میں اختلاف قلیل ہی رہا۔

پھر ان کے بعد وہ دور آیا جس میں علوم ادبیہ اور علوم عقلیہ کی تدوین ہوئی، اختلافات کلامیہ وفقہیہ نے باقاعدہ فن کی صورت اختیار کر لی۔ لہٰذا اختلافات کا دائرہ وسیع ہوتا گیا جس کا اثر علم تفسیر پر بھی پڑا۔

## تیسرا مرحلہ

یہ مرحلہ عہد اُموی کے اواخر اور عباسی عہد کے آغاز سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے علم تفسیر اکثر بطور روایت رہا۔ صحابہ کرام حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے، جیسے کہ ان کی روایت آپس میں بھی ایک دوسرے سے رہی۔ یوں ہی تابعین کے دور میں، کہ یہ حضرات صحابہ سے روایت کرتے یا آپس میں۔ بہر حال اس زمانہ میں اس علم تفسیر کی بطور فن تدوین وترتیب نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے بعد تین طریقوں سے اس علم کی اشاعت ہوئی

پہلا طریقہ:۔ صحابہ وتابعین کے بعد علم تفسیر نے دوسرا رخ اختیار کر لیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب باقاعدہ علم حدیث مدون ہوا۔ اس کے مختلف ابواب قائم ہوئے۔ انہیں میں ایک باب

Marfat.com

تفسیر بھی ہوتا تھا۔ لہٰذا علم تفسیر کے لئے علیحدہ کوئی کتاب معرض وجود میں نہ آئی جو تمام سور و آیات کی تفسیر پر مشتمل ہوتی۔ یعنی کچھ علم تفسیر سینوں میں رہا اور کچھ سفینوں کی طرف منتقل ہوا۔ لہٰذا جن ائمہ حدیث و تفسیر نے مختلف شہروں کا دورہ کر کے علم حدیث کو مدون کیا انہیں نے کتب حدیث کے مختلف ابواب میں ایک باب تفسیر بھی قائم کیا اور اس میں احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ و تابعین ذکر کئے۔ ان میں بعض ائمہ کے اسماء یہ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| یزید بن ھارون سلمی | متوفی | ۱۱۷ھ |
| شعبہ بن حجاج | // | ۱۶۰ھ |
| وکیع بن الجراح | // | ۱۹۷ھ |
| سفیان بن عیینہ | // | ۱۹۸ھ |
| روح بن عبادہ بصری | // | ۲۰۵ھ |
| عبدالرزاق بن ھمام | // | ۲۱۱ھ |
| آدم بن ایاس | // | ۲۲۰ھ |
| عبد بن حمید | // | ۲۴۹ھ |

لہٰذا اس وقت تک کوئی مستقل کتاب علیحدہ مکمل تفسیر قرآن کی شکل میں نہیں لکھی گئی۔

(۷)

## دوسرا طریقہ

اس کے بعد علم تفسیر نے مستقل علم کی حیثیت اختیار کر لی اور ائمہ کرام نے پورے قرآن کریم کی تفسیر لکھی۔ ان میں بعض حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| ابن ماجہ | متوفی | ۲۷۳ھ |
| ابن جریر طبری | // | ۳۱۰ھ |
| ابوبکر بن منذر نیشاپوری | // | ۳۱۸ھ |
| ابن ابی حاتم | // | ۳۲۷ھ |
| ابو شیخ ابن حبان | // | ۳۶۹ھ |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| حاکم | // | ۴۰۵ھ |
| ابوبکر بن مردویہ | // | ۴۱۰ھ |

ان تمام تفاسیر میں مکمل سندوں کے ساتھ احادیث اور آثار صحابہ وتابعین وتبع تابعین نقل کیے گئے۔ ان تفسیروں کا اکثر حصہ احادیث وآثار پر مشتمل ہے۔ البتہ تفسیر ابن جریر میں اتنا اضافہ ضرور ہے کہ متعدد اقوال ذکر کر کے ان کی توجیہات پیش کرتے ہیں اور بعض کو بعض پر ترجیح بھی دیتے ہیں۔ اور کبھی بوقت ضرورت الفاظ کے اعراب اور استنباط احکام کی طرف بھی توجہ فرماتے ہیں۔

اس دور میں تفسیر پر مستقل کتاب لکھنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ پہلے طریقے متروک قرار دے دیے گئے بلکہ محدثین کی کتابوں کا وہ باب بدستور قائم رہا جس پر حدیث کی بہت سی کتابیں آج بھی گواہ ہیں جو اس زمانہ میں ہی لکھی گئیں۔ ہاں اس زمانہ سے اتنا اضافہ ضرور ہوا کہ بالاستیعاب پورے قرآن کی مستقل تفاسیر لکھی جانے لگیں۔ اور تفسیر ماثور سے مشہور ہوئیں۔ زیادہ شہرت ان کتابوں کو ملی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| جامع البیان فی تفسیر القرآن | ابوجعفر محمد بن جریر طبری | متوفی | ۳۱۰ھ |
| بحر العلوم | ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی | // | ۳۷۳ھ |
| الکشف والبیان | ابواسحٰق احمد بن ابراہیم ثعلبی | // | ۴۲۷ھ |
| معالم التنزیل | ابومحمد حسین بن مسعود بغوی | // | ۵۱۰ھ |
| المحرر الوجیز | ابومحمد عبدالحق بن غالب اندلسی | // | ۵۴۶ھ |
| تفسیر القرآن | ابوالفداء اسمٰعیل بن کثیر دمشقی | // | ۷۷۴ھ |
| الجواہر الحسان | ابوزید عبدالرحمن بن محمد ثعالبی | // | ۸۷۶ھ |
| الدرالمنثور | ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی | // | ۹۱۱ھ |

لہذا مذکورہ ترتیب پر ان تفاسیر اور ان کے مصنفین کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جن سے ان کا مقام ومرتبہ متعین کیا جاسکے۔

تفسیر ماثور کی مشہور کتاب

Marfat.com

# جامع البیان

اس کتاب کے مصنف امام طبری ہیں۔ کنیت ابو جعفر ہے۔ نام ونسب محمد بن جریر بن کثیر بن غالب طبری ہے۔ امام جلیل الشان اور مجتہد مطلق ہیں اور بہت سی کتابوں کے مصنف، طبرستان کے شہر آمل کے باشندے تھے۔

آپ کی ولادت ۲۲۴ھ میں ہوئی۔ ۱۲ سال کی عمر میں اپنے شہر سے سفر شروع کیا اور مختلف بلاد اسلامیہ مثلاً مصر وشام وعراق گئے اور بغداد میں اقامت گزیں ہوئے اور آخر عمر تک وہیں رہے۔

## علم وفضل

ابن جریر ائمہ اعلام سے ایک تھے، محکم قول اور صائب رائے کے مالک تھے۔ اپنے علوم ومعارف میں ہم عصروں سے ممتاز۔ چنانچہ آپ کتاب اللہ کے حافظ ہونے کے ساتھ معانی قرآن کے عارف اور مطالب قرآنی میں بصیرت بھی رکھتے تھے۔ احادیث اور اس کے طرق کے عالم تھے، صحیح اور غیر صحیح احادیث کی خوب معرفت رکھتے تھے، اور ناسخ ومنسوخ کا بخوبی علم تھا۔ صحابہ وتابعین اور اپنے دور کے ائمہ اعلام کے اقوال سے آگاہ اور حلال وحرام کی معرفت رکھتے تھے، علم تاریخ میں مہارت حاصل تھی۔

ابوالعباس بن شریح کہتے تھے۔ ابن جریر فقیہ وعالم تھے۔ بہت سے علوم میں سبقت لے گئے، مثلاً علم قرأت وتاریخ، علم تفسیر وحدیث، اور علم فقہ۔ ہر علم میں ان کی تصانیف موجود ہیں جو ان کی جودت طبع اور استحضار علمی پر دال ہیں۔

آپ کی اہم تصانیف سے کتاب التفسیر جس کا یہاں تعارف مقصود ہے۔ کتاب التاریخ جو تاریخ امم وملوک اور تاریخ طبری سے مشہور ہے۔ کتاب القرأت۔ کتاب اختلاف العلماء۔ تاریخ الرجال من الصحابۃ والتابعین۔ کتاب احکام شرائع الاسلام۔ کتاب التبصرہ فی اصول الدین۔ وغیرہا۔

ابن جریر کی عصر حاضر میں صرف دو کتابیں باقی رہیں اور باقی امتداد زمانہ کی دبیز تہوں

Marfat.com

میں دب گئیں۔ایک تفسیر جامع البیان۔دوسری تاریخ طبری۔

علم تفسیر میں آپ کی یہ کتاب ماخذ کا درجہ رکھتی ہے جس طرح تاریخ میں آپ کی تصنیف کو اساسی حیثیت حاصل ہے۔

ابن خلکان کہتے ہیں: آپ ائمہ مجتہدین میں شمار ہوتے ہیں، کسی کے مقلد نہیں تھے۔

شیخ ابو اسحاق شیرازی نے مجتہدین فقہاء کے طبقات میں ذکر کیا۔آپ کا مذہب فقہی مشہور تھا اور آپ کے متبعین نے اس مذہب کا نام جریریہ رکھا۔لیکن یہ مذہب زیادہ زمانہ تک باقی نہ رہا جیسے اور بہت سے مذاہب منظر عام پر آئے اور روپوش ہوگئے۔

ابن سبکی نے طبقات کبیر میں خود ابن جریر کا قول ذکر کیا ہے کہ میں نے فقہ شافعی کو رواج دیا اور دس سال تک بغداد میں آپ کے مذہب کے مطابق ہی فتوی دیتا رہا۔

امام سیوطی نے طبقات المفسرین میں فرمایا: کہ یہ اولا شافعی تھے پھر مستقل مذہب کی بنیاد رکھی اور آپ کے بہت متبعین ومقلدین ہوئے۔

صاحب لسان المیزان نے ذکر کیا:

کہ آپ ثقہ وصدوق ہیں۔البتہ تشیع کی طرف مائل تھے لیکن آپ کا تشیع مولات تھا کہ اہل بیت سے غایت محبت رکھتے تھے۔

البتہ احمد بن علی سلیمانی نے آپ کو رافضی لکھا ہے حالانکہ یہ درست نہیں۔بلکہ آپ اکابر ائمہ اسلام ومعتمدین سے تھے۔ہوسکتا ہے کہ سلیمانی نے جسکو رافضی کہا ہے وہ یہ نہ ہوں بلکہ آپ کا ہمنام محمد بن جریر بن رستم طبری رافضی ہو کہ دونوں کے نام اور ولدیت کے ساتھ وطن کی نسبت میں بھی اتحاد ہے۔اور یہ واقعی رافضی تھا۔لہذا عین ممکن ہے کہ ان کے مراد یہ ہی ہو کیونکہ سلیمانی خود حافظ ومتقن ہیں۔لہذا ایسا صریح بہتان ایسے جلیل القدر امام پر لگانا ان کی شان سے بعید ہے۔

## تفسیر جامع البیان کا مقام

آپ کی یہ تفسیر کتب تفاسیر میں نہایت اہم اور مشہور ہے۔احادیث وآثار کے ذریعہ تفاسیر میں مفسرین کے درمیان ماخذ کا درجہ اس کو حاصل ہے۔آپ کی اس تفسیر میں استنباط مسائل،

Marfat.com

توجیہ اقوال اور بعض کو بعض پر ترجیح سب کچھ موجود ہے حتی کہ تفسیر عقلی میں بھی اس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

یہ تیس اجزاء میں سولہ مجلدات پر مشتمل ضخیم کتاب ہے اور علماء اس کی تعریف میں اس طرح رطب اللسان ہیں۔

امام سیوطی فرماتے ہیں: آپ کی یہ تفسیر نہایت عظیم وجلیل ہے۔ توجیہ اقول، اعراب واستنباط اور ترجیح میں متقدمین کی تفاسیر پر فوقیت رکھتی ہے۔

امام نووی نے فرمایا:

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تفسیر ابن جریر جیسی کوئی دوسری تفسیر نہیں لکھی گئی۔

ابوحامد اسفر ائنی کہتے ہیں:

اگر کوئی دور دراز کا سفر کر کے علم تفسیر حاصل کرے پھر بھی وہ اس کتاب پر کوئی خاص اضافہ نہیں کر سکتا۔

اور ابن تیمیہ نے تو یہاں تک لکھا کہ جو تفاسیر اس وقت متداول ہیں ان میں اس کا مقام یہ ہے کہ سب سے زیادہ صحیح ہے، مصنف اقوال سلف صحیح سندوں سے ذکر کرتے ہیں، نہ اس میں بدعت کو دخل ہے اور نہ ایسے رواۃ کی سند لاتے ہیں جو متھم ہوں۔

صاحب لسان المیزان کہتے ہیں:

ابن خزیمہ نے آپ کی یہ تفسیر ابن خالویہ سے مستعار لی اور چند سال اس کے مطالعہ میں مشغول رہے۔ اس کے بعد فرمایا: میں نے اس کو از اول تا آخر پڑھا تو اس نتیجہ پر پہونچا کہ میرے نزدیک روئے زمین پر ابن جریر سے زیادہ علم تفسیر جاننے والا کوئی دوسرا نہیں۔

ان تمام اقوال اور شہادتوں سے واضح ہوگیا کہ ابن جریر کو علم تفسیر میں علم غزیر حاصل تھا، کہتے ہیں آپ نے یہ تفسیر موجودہ متداول مجلدات سے دس گنی ضخیم لکھی تھی۔

ابن سبکی نے طبقات کبری میں ذکر کیا:

کہ ابن جریر نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: کیا تم میری تفسیر قرآن سے خوش ہو۔ بولے اس کی ضخامت کتنی ہے۔ آپ نے فرمایا: تیس ہزار اوراق۔ شاگردوں نے عرض کیا: اس کو پڑھتے پڑھتے تو عمریں تمام ہو جائیں گی لیکن کتاب ختم نہیں، چنانچہ آپ نے اس کو مختصر کیا اور تو

Marfat.com

حصے حذف کر کے صرف ایک حصہ باقی رکھا یعنی تیس ہزار اوراق سے کل تین ہزار ورق۔

ایسا ہی آپ نے اپنی تاریخ طبری کے بارے میں فرمایا تھا اور اس کی بھی ضخامت اسی قدر تھی۔ لہذا تلامذہ کی خواہش میں آپ نے اس کے بھی نو حصے حذف کر دیئے اور فرمایا: انا اللہ ہمتیں کتنی پست ہو گئیں۔

آپ نے یہ کتاب سات سال کی مدت میں اپنے تلامذہ کو املا کرائی یعنی ۲۸۳ھ سے ۲۹۰ھ تک۔ آپ کا وصال ۳۱۰ھ میں ہوا۔

## تفسیر بحرالعلوم سمرقند حنفی

اس کتاب کے مصنف ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی ہیں۔ حنفی فقیہ تھے اور امام الھدی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ابوجعفر ہندوانی سے فقہ حاصل کیا۔ بہت سے مفید اقوال اور اہم تصانیف سے مشہور ہوئے۔

آپ کی اہم تصانیف میں تفسیر قرآن ہے جس کا نام آپ نے بحرالعلوم رکھا، لیکن تفسیر سمرقندی سے مشہور ہوئی۔

دوسری کتابیں النوازل فی الفقہ، خزانۃ الفقہ، تنبیہ الغافلین ہیں۔ آپ کا وصال ۳۷۳ھ میں ہوا۔

## تفسیر بحرالعلوم کا مقام

کتاب کی اہمیت۔ کشف الظنون میں ہے: کہ یہ کتاب نہایت مفید ولطیف ہے۔
شیخ زین الدین قاسم بن قطلو بغا حنفی نے اس کی احادیث کی تخریج ۸۵۴ھ میں کی۔ یہ کتاب تین ضخیم جلدوں میں لکھی گئی اور مصری کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس تفسیر میں مصنف سلف سے منقول روایات لاتے ہیں۔ اور صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے اقوال ذکر کرتے ہیں لیکن سندوں کا ذکر بسا اوقات نہیں کرتے۔ جب مختلف روایات اور اقوال ذکر کرتے ہیں تو نہ ان میں بعض کو ترجیح دیتے ہیں اور نہ ان پر کسی طرح کی جرح کرتے ہیں جس طرح ابن جریر کا معمول ہے۔

Marfat.com

کبھی اختلاف قرأت کا ذکر بھی کرتے ہیں اور کبھی لغات عربیہ سے بھی تائید لاتے ہیں ۔اور ایک خاص طریقہ یہ بھی اپنایا ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے کرتے ہیں۔ قصص وواقعات میں کسی راوی کی روایتیں ذکر کرتے ہیں اور اکثر وبیشتر اقوال کو قال بعضھم کذا۔ سے ذکر کر کے چھوڑ دیتے ہیں کسی کا نام نہیں لیتے۔ کہیں بظاہر آیات پر اعتراضات وارد ہوتے ہیں تو ان کو مع اعتراض وجواب ذکر کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ کتاب تفاسیر میں اہمیت کی حامل ہے اور روایت ودرایت دونوں کو جامع ہے لیکن روایت غالب ہے اس لئے تفسیر ماثور میں اس کا شمار ہے۔

## الکشف البیان عن تفسیر القرآن للثعلبی

اس کتاب کے مصنف ابو اسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی نیشا پوری ہیں۔آپ مقرر مفسر حافظ واعظ تھے اور علوم عربیہ میں کمال حاصل تھا۔

ابن خلکان نے آپ کو علم تفسیر میں وحید الدہر مانا اور آپ کی تفسیر کو دیگر تفاسیر پر فوقیت دی۔

معجم الادباء میں مصنف اور تفسیر دونوں کی خوب خوب تعریف کی ہے۔

آپ نے دوسری کتابیں بھی تصنیف کیں ان میں کتاب العرائس فی قصص الانبیاء نہایت ہی عظیم کتاب ہے۔

سمعانی نے بعض علماء سے نقل کیا کہ آپ کو ثعلبی اور ثعالبی دونوں کہا جاتا ہے اور یہ آپ کا لقب ہے نسب نہیں۔

تاریخ نیشا پور میں عبد الغفار بن اسمعیل فارسی نے آپ کی تعریف کی ہے اور آپ کی توثیق وتصحیح بھی فرمائی ہے۔آپ ابو طاہر بن خزیمہ اور امام ابو بکر بن مہران مقری کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے علم تفسیر حاصل کرنے والوں میں امام ابو الحسن واحدی سرفہرست ہیں اور اپنے استاذ کی بہت تعریف کرتے ہیں۔اور بلا شبہ آپ کو علم حدیث میں ید طولی حاصل تھا اور آپ کے اساتذہ کی فہرست بھی نہایت طویل ہے۔آپ کا وصال ۴۲۷ھ میں ہوا۔ فرحمہ اللہ وارضاہ۔

Marfat.com

# فن تفسیر میں کتاب کا مقام

آپ نے شروع کتاب میں علم تفسیر پر ایک مقدمہ لکھا ہے اور اس میں اپنی کتاب کا طریقہ تصنیف واضح کیا ہے۔

کہتے ہیں: میں نے تمام علوم سے علم تفسیر کو اس لئے منتخب کیا کہ یہ تمام علوم دینیہ کی اساس ہے، اس کے ذریعہ ہی آدمی اندھیریوں سے اجالوں کی طرف آتا ہے۔ اللہ تعالی نے مجھے اس کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچ دیا۔ افضل و مفضول، قدیم و جدید، بدعت وسنت اور حجت وشکوک وشبہات کے درمیان امتیاز قائم کیا۔

ان تمام چیزوں کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں کہ تفسیر قرآن کے دوران میں نے مفسرین کو مختلف طریقوں پر پایا۔

ایک فرقہ اہل بدعت وہواء کا ہے، جیسے جبائی اور رمانی۔

ایک جماعت نے تفسیر تو خوب کی لیکن اہل بدعت کے اقوال کو سلف صالحین کے اقوال سے خلط ملط کردیا جیسے ابوبکر قفال۔

ایک گروہ نے روایت ونقل پر اقتصار کیا لیکن درایت ونقد سے کام نہ لیا، جیسے ابو یعقوب حنظلی۔

ایک طبقہ ان مفسرین کا ہے جنہوں نے سند وروایت کو حذف کیا اور کتابوں سے روایتیں نقل کیں جن میں ہر طرح کی روایتیں ہیں۔

ایک جماعت ان مفسرین کی بھی ہے جنھوں نے تمام چیزوں کا احاطہ کیا اور اپنی تصانیف کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی مگر ان کی کتابیں کثرت طرق وروایات کے باعث طویل ہوگئیں جیسے ابن جریر وغیرہ۔

اور ایک طبقہ ایسا بھی ہے جنھوں نے محض تفسیر کی۔ نہ احکام بیان کئے اور نہ مشکل مقامات کا حل۔ نہ معترضین کے جوابات دیئے اور نہ اہل زیغ وکج فہموں کا رد وابطال کیا۔ جیسے مشائخ سلف میں مجاھد، سدی، کلبی۔

پھر اپنی کتاب کی مندرجات چودہ وجوہ پر ذکر کیے ہیں۔

Marfat.com

اول کتاب میں سلف تک اپنی سند ذکر کی ہے اور پھر درمیان کتاب میں کسی روایت میں سند نہ ذکر کر کے اول ہی پر اکتفاء کرلیا ہے۔

اس کتاب میں قصص و واقعات کثرت سے ذکر ہوئے ہیں، بسا اوقات فضائل قرآن وسور میں موضوع روایات بھی ذکر کردی ہیں جو دراصل اسرائیلی روایات ہیں اور ان کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ اور بعض شیعی روایات بھی حضرت علی مرتضی اور اہل بیت کی طرف منسوب ہیں،

## معالم التنزیل للبغوی

اس کتاب کے مصنف ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد ہیں جو امام فراء بغوی سے مشہور ہیں ۔فقیہ شافعی اور محدث ومفسر تھے۔ محی السنۃ اور رکن دین آپ کا لقب ہے۔

آپ نے قاضی حسین سے حدیث وفقہ حاصل کیا۔ نہایت ہی پاک باز متقی وزاہد اور قانع تھے، باوضو درسگاہ میں شریک ہوتے۔ بغیر سالن تنہا روٹی پر اکتفاء فرماتے، آخر عمر میں زیتون کے تیل سے روٹی استعمال کرنے لگے تھے۔

۵۱۰ھ میں مقام مرو میں وصال ہوا، ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ اپنے استاذ کے پہلو میں مقبرۂ طالقانی میں دفن ہوئے۔

## علم وفضل

آپ تفسیر، حدیث، اور فقہ میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔

امام سبکی فرماتے ہیں: آپ جلیل القدر امام تھے اور صاحب تقوی وفتوی۔ جامع علم وعمل اور محدث ومفسر تھے۔ آپ نے ایک عظیم جلیل تفسیر لکھی۔ اور شرح احادیث میں نہایت ہی ضخیم کتاب شرح السنۃ۔ مصابیح اور جمع بین الصحیحین حدیث میں آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ اور فقہ شافعی میں تہذیب تحریر فرمائی۔ آپ کی تمام تصانیف کو حسن نیت کے باعث قبول عام حاصل ہوا۔

Marfat.com

## تفسیر معالم

مقدمہ خازن میں ہے کہ آپ کی یہ تصنیف کتب تفاسیر میں عظیم مرتبہ کی حامل ہے۔ صحیح اقوال کی جامع اور ضعیف اقوال سے پاک ہے۔ احادیث نبویہ سے مزین اور احکام شرعیہ کی مبین ہے، نادر واقعات اور تعجب خیز حکایات سے لبریز ہے۔ اشارات وکنایات سے مرصع اور واضح عبارات کی حامل ہے۔ خوبصورت جملوں کو فصاحت و بلاغت کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن کتانی رسالہ مستطرفہ میں کہتے ہیں:

پھر بھی بعض قصے اور حکایتیں ضعیف ہیں۔

آپ نے سلف کی تفسیر کو حذف وسند کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ وہی ہے کہ امام ثعلبی کی طرح آپ نے بھی مقدمہ میں اپنی سند ذکر کردی ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ البتہ بعض سندیں میں نے اختصار کے پیش نظر حذف کی ہیں۔ تفسیر سے غیر متعلق روایات اور منکر احادیث سے بالکلیہ اجتناب کیا ہے۔

مقدمہ میں آپ نے خود لکھا ہے:۔

میں نے تفسیر کے دوران جو احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر کی ہیں وہ سب اس طرح کی ہیں جو آیت کو موافق یا اس کے حکم کو بیان کرنے والی کہ قرآن کریم کی بسا اوقات سنت رسول وضاحت کرتی ہے۔ اور ایسی احادیث ہیں جن پر امور دین اور مسائل شرعیہ کا مدار ہے۔ لہذا یہ سب ان کتب سے ماخوذ ہیں جو ائمہ حدیث کی مقبول مشہور کتابیں ہیں۔ البتہ میں نے مناکیر اور غیر متعلق احادیث سے اجتناب کیا ہے۔ آپ نے تفسیر میں وقت ضرورت اختلاف قرأت اور مباحث اعراب کا بھی ذکر کیا ہے جن سے معنی کی وضاحت میں مدد لینا مقصود ہے۔ کبھی اسرائیلی روایات ذکر کرتے ہیں لیکن ان پر جرح ونقد نہیں کرتے۔ ہاں بعض مقامات پر بظاہر نظم قرآن پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جواب دیتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مجموعی طور پر کتاب عمدہ ہے اور تفسیر کی بہت کتابوں پر فائق۔

## المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز لابن عطیہ

Marfat.com

اس تفسیر کے مصنف ابومحمد عبدالحق بن غالب بن عطیہ اندلسی مغربی غرناطی ہیں۔ اندلس کے شہر مدیہ کے قاضی رہے۔ آپ کی ولادت ۴۸۱ھ میں ہوئی اور وصال مقام رقہ میں ۵۴۶ھ میں ہوا۔

## علم و فضل

آپ نے ایک علمی گھرانہ میں پرورش پائی۔ آپ کے والد ابوبکر غالب بن عطیہ جلیل القدر عالم اور عظیم الشان امام وحافظ تھے اور آپ کے دادا کی اولاد میں بہت سے علماء ذوی الاحترام پیدا ہوئے۔

آپ نہایت ذکی وفہیم تھے۔ ہمیشہ کتابوں سے شغف رکھتے۔ لہذا آپ بیک وقت فقیہ وعارف، محدث ومفسر، نحوی ولغوی اور ادیب وشاعر تھے۔

بحر محیط کے مقدمہ میں ابوحیان نے آپ کو جلیل القدر مفسر کہا اور تحریر وتنقیح میں صاحب فضل قرار دیا۔ آپ کی تصانیف میں کتاب مذکور نہایت عظیم تصنیف ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ علمی دنیا میں آپ کو شہرت کاملہ حاصل تھی۔ ابن فرحون نے دیباج مذہب میں آپ کو علماء مالکیہ میں شمار کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے شیوخ علم نحو بلکہ اساطین نحاۃ میں شمار فرمایا۔

## تفسیر وجیز

آپ کی اس تفسیر کی دس جلدیں ہیں۔ طرز تفسیر یہ ہے کہ ایک آیت ذکر کرتے ہیں اور پھر عمدہ اور سہل انداز میں اس کی تفسیر کرتے ہیں۔ اکثر وبیشتر تفسیر ابن جریر سے نقل کرتے ہیں اور کبھی عبارات منقولہ پر مناقشہ بھی کرتے ہیں۔ عربی اشعار بطور استشہاد لانا آپ کا معمول ہے، نحوی مسائل کا اجراء اور معانی وبیان کی وضاحت اور اختلاف قرأت کی نشاندہی بھی کثرت سے کرتے ہیں۔ ابوحیان نے اس تفسیر کا مقابلہ زمخشری کی تفسیر کشاف سے کیا تو فیصلہ یوں سنایا۔

ابن عطیہ کی کتاب نقل روایات میں کامل علوم کی جامع اور بہت سی تفاسیر کا نچوڑ اور خلاصہ ہے، جب کہ زمخشری کی کتاب مختصر اور معانی کی تہہ تک پہونچانے والی ہے، ابن تیمیہ

Marfat.com

نے یوں تقابل بیان کیا کہ ابن عطیہ کی تفسیر زمخشری کی تفسیر سے بہتر ہے، نقل و بحث کے اعتبار سے اصح ہے، بدعت سے دور بلکہ بہت سی تفاسیر سے راجح تر ہے۔ سنت رسول اور جماعت صحابہ وتابعین کے اقوال کے مطابق ہے۔ اصول میں متابعت تو اہل سنت کی کرتے ہیں اور جمہور کے قول ہی کو اپناتے ہیں لیکن اشارۃً معتزلہ کے قول کو بھی بعض اوقات لائق ترجیح جانتے ہیں۔

مثال کے طور پر للذین احسنو الحسنی وزیادۃ الآیہ۔ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔

جمہور نے الحسنی سے جنت اور زیادۃ سے دیدار الٰہی مراد لیا ہے اور اس سلسلہ میں صدیق اکبر۔ حذیفہ بن الیمان اور ابوموسیٰ اشعری کی روایات ذکر کی ہیں۔ لیکن ایک گروہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ''الحسنی'' سے نیکی اور ''زیادۃ'' سے نیکیوں میں تضعیف واضافہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو اپنے فضل سے ساتھ سو تک بڑھا دیتا ہے۔

یہ تفسیر بیان کر کے کہتے ہیں کہ غور وفکر کے بعد یہ قول بھی قوی معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر پہلی تفسیر کے قائل صاحبان عظمت وکمال نہ ہوتے تو یہ قول ہی راجح قرار پاتا۔

## تفسیر القرآن لابن کثیر

اس کتاب کے مصنف ابوالفداء اسمعیل بن عمرو بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصری ثم دمشقی ہیں۔ فقیہ شافعی سے مشہور تھے۔ دمشق آئے تو اپنے بھائی کے ساتھ تھے۔ اور عمر سات سال تھی۔

ابن شحنہ۔ آمدی۔ ابن عساکر وغیرہم سے علم حاصل کیا اور پھر امام مزی کے ہو رہے۔ تہذیب الکمال انہیں سے پڑھی اور انہوں نے اپنی بیٹی سے ان کی شادی بھی کر دی۔

آخر میں ابن تیمیہ کی شاگردی اختیار کی اور ان کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ ابن تیمیہ کو جب اہل سنت کے مسلک سے مخالفت کی بنیاد پر سزائیں دی گئیں تو یہ بھی اس کے زمرہ میں داخل تھے۔ لہٰذا ان کو بھی مخالفت اہل حق کے باعث وہی مشقتیں اٹھانا پڑیں۔ خاص طور پر اس وقت جب طلاق کے مسئلہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دیا۔

۷۰۰ھ کے قریب ولادت ہوئی اور شعبان ۷۷۴ھ میں انتقال ہوا، مقبرۃ صوفیہ

Marfat.com

میں اپنے استاذ ابن تیمیہ کے قریب دفن ہوئے، آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

## مبلغ علم

ابن کثیر کی علمی میدان میں کافی شہرت ہے بالخصوص تفسیر وحدیث وتاریخ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

متن حدیث اور اسمائے رجال کے مطالعہ میں ہمیشہ مشغول رہے، تفسیر قرآن لکھی، احکام ومسائل میں ایک ضخیم کتاب لکھنا شروع کی تھی لیکن مکمل نہ ہوسکی۔ تاریخ میں البدایہ والنہایہ۔ مشہور کتاب ہے۔ صحیح بخاری کی شرح بھی شروع کی تھی۔ نہایت ذہین اور کثیر الاستحضار تھے، زندگی ہی میں تصانیف مشہور ہو چکی تھیں۔

## تفسیر قرآن

تفسیر ابن کثیر کے نام سے مشہور ہوئی اور تفسیر ماثور میں ابن جریر کے بعد شہرت پائی۔ آیات کی تفسیر احادیث وآثار سے کرتے ہیں اور جہاں جرح وتعدیل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے وہاں نقد رجال سے بھی کام لیتے ہیں۔

کتاب کے شروع میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے جس میں اصول تفسیر سے بحث ہے اور اکثر اپنے استاذ ابن تیمیہ کی اتباع کرتے ہوئے مقدمہ اصول تفسیر سے نقل کیا ہے۔

آیات کی تفسیر میں پہلے آسان اور مختصر زبان میں تفسیر ہے۔ پھر احادیث اور اقوال سلف بیان کر کے مزید وضاحت وتائید کرتے ہیں۔ بعض اقوال کو بعض پر ترجیح اور بعض پر تضعیف بھی ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مصنف نے ابن تیمیہ کا حق شاگردی ادا کرتے ہوئے ان عقائد ومسائل کو رواج دینے کی کوشش کی ہے جن کا داعی ابن تیمیہ تھا اور اپنے موقف کے خلاف روایات میں جرح وتنقید جس کا شیوہ تھا۔ ظاہر قرآن سے استدلال اور حقائق ومعارف اور تصوف واسرار باطن سے چشم پوشی بلکہ ان کی تردید جس کا مشغلہ تھا، وہ سب کچھ اس تفسیر میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔

Marfat.com

لہذا اس تفسیر سے ھدایت کے بجائے خارجیت کی دلدل میں پھنس جانے کا شدید خطرہ ہے، چنانچہ اس کے مطالعہ سے عموما احتراز لازم وضروری ہے۔

## الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی

اس تفسیر کے مصنف ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن مخلوف ثعالبی جزائری مغربی مالکی ہیں۔ امام حجت، عالم باعمل اور زاہد ومتقی تھے اور عارفین باللہ سے تھے۔ اور دنیا واہل دنیا سے ایک گوشہ تنہائی اختیار کرنے والے۔

آپ کے اساتذہ نے بھی آپ کی جلالت علمی اور صلاح فی الدین کی گواہی دی۔ جیسے امام آبی اور ولی الدین عراقی وغیرہما۔

خود لکھتے ہیں کہ میں جزائر سے آٹھویں صدی کے اواخر میں طلب علم کے لئے نکلا اور جابیہ پہونچا۔ پھر تونس اور پھر مصر کا سفر کیا۔ اس کے بعد تونس لوٹ آیا۔ اس زمانہ میں تونس میں رہنے والا ہر علم کا شائق میرے حلقۂ درس میں شامل ہوا اور مجھ سے علم حدیث حاصل کیا۔ جب میں احادیث بیان کرتا تو قبول کرتے اور میری مرویات کو بغور سنتے۔ جب میں مشرق سے آیا تو بعض مغاربہ نے مجھ سے کہا: تم علم حدیث میں ایک نشانی ہو۔

آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں جو لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہوئیں۔ انہیں میں آپ کی یہ تفسیر بھی ہے۔ اس کے علاوہ "الذھب الابریز فی غرائب القرآن العزیز۔ تحفۃ الاخوان فی غرائب بعض آیات القرآن، جامع الاحادیث فی احکام العبادات وغرہا ہیں۔ آپ کا انتقال ۸۷۶ میں ہوا اور جزائر میں مدفون ہوئے۔

## تفسیر جواہر

اس تفسیر کے تعارف میں خود مصنف نے مقدمہ میں تحریر کیا ہے۔ میں نے اس تفسیر میں اپنے اور قارئین کے لئے وہ مفید مضامین درج کئے ہیں جن سے دارین میں دونوں کو راحت وسکون حاصل ہوگا۔

اس میں تفسیر ابن عطیہ کے اہم مضامین درج کئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے

Marfat.com

قواعد ائمہ کی کتب سے نقل ہوئے ہیں جن کی تعداد تقریبا سو ہے۔ یہ تمام کتابیں محققین ومشاہیر کی ہیں، نیز میں نے بعینہ ان کی عبارات نقل کی ہیں۔ اور روایت بالمعنی سے احتراز کیا ہے کہ کہیں مجھ سے روایت بالمعنی کے سبب لغزش نہ واقع ہو۔

پھر کہتے ہیں:

میں نے بخاری ومسلم اور ابوداؤد وترمذی کے علاوہ جن کتابوں سے احادیث نقل کی ہیں ان میں نووی، سلاح المومن، ترغیب وترہیب، تذکرہ، اور مصابیح امام بغوی سے خاص طور پر منقول ہیں۔

خلاصہ یہ کہ کتاب نفیس حکمتوں اور صحیح وحسن سنن وآثار پر مشتمل ہے۔ اسی لئے اس کا نام الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن ہے۔

مقدمہ تفسیر ابن عطیہ سے ماخوذ ہے جس میں مختلف ابواب قائم کر کے متعدد موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ ان میں فضیلت قرآن، فضیلت تفسیر، مراتب مفسرین، عجمی الفاظ کی قرآن میں شمولیت پر بحث اور قرآن وسور کے اسماء کا تفصیلی بیان ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ تفسیر از اول تا آخر ابن عطیہ کی تفسیر محرر وجیز سے ماخوذ ہے اور مصنف نے اس پر اعتماد کیا ہے۔

## الدر المنثور فی التفسیر بالماثور للسیوطی

اس کتاب کے مصنف حافظ جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد سیوطی شافعی ہیں جو عظیم محقق اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔

ولادت ۸۴۹ھ میں ہوئی۔ ابھی چھ سال کی عمر نہیں ہوئی تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والد ماجد کی وصیت کے مطابق شیخ کمال بن ہمام کی تعلیم وتربیت میں رہے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا۔ پھر بہت سی کتابوں کے متون حفظ کئے اور کثیر مشائخ سے علم حاصل کیا۔ آپ کے شاگرد رشید داؤدی نے ایسے شیوخ کی تعداد اکیاون شمار کی ہے۔ اور آپ کی تصانیف اس کثرت سے ہیں کہ آپ کے یہی شاگرد پانچ سو سے زیادہ بیان کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ آپ ہر دن تین جز تصنیف فرماتے۔ سب سے اہم بات یہ

Marfat.com

ہے کہ آپ کی تصانیف کو قبول عام حاصل ہوا اور شرق و غرب میں آپ کی تصانیف پھیل گئیں۔

اپنے دور میں اعلم علماء تھے، علم حدیث اور فنون میں یگانہ روزگار۔ سند و متن، جرح و تعدیل رجال اور استنباط احکام میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے دولاکھ احادیث حفظ کیں، اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو وہ بھی یاد کر لیتا۔

چالیس سال کی عمر میں دنیا اور اہل دنیا سے ترک تعلق کر کے عبادت میں مشغول ہو گئے تھے۔ افتاء و تدریس کا مشغلہ بھی ترک کر دیا تھا۔ اپنی تصنیف تنفیس میں اس سلسلہ میں ایک معذرت نامہ بھی تحریر کیا ہے۔ روضۂ مقیاس میں گوشہ تنہائی اختیار کر لیا تھا اور وقت وصال تک یہیں مقیم رہے۔ آپ کے مناقب بے شمار ہیں۔

جمعرات کی صبح ۱۹ر جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں اسی مقام پر وصال ہوا۔ فرضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

## تفسیر در منثور

اس تفسیر کے تعلق سے آپ نے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ جب میں نے تفسیر ترجمان القرآن تالیف کی جس میں احادیث و آثار پر ہی بنائے کار رکھی اور بحمدہ تعالیٰ یہ مکمل ہوئی۔ اس میں دس ہزار سے زائد احادیث ہیں۔

لیکن جب میں نے دیکھا کہ لوگ سند کے بجائے صرف متن ہی کے خوگر ہیں اور سندوں کو یاد رکھنے سے ہمتیں قاصر ہو چکی ہیں۔ لہذا میں نے سندوں کو حذف کر کے صرف متن لکھا اور ہر کتاب کا آخر میں حوالہ لکھ دیا اور اس کتاب کا نام میں نے در منثور رکھا۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کتاب کو ترجمان قرآن سے تلخیص کر کے لکھا ہے۔ اتقان کے آخر میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے ایک تفسیر شروع کی جو تمام تفاسیر منقولہ کو جامع ہو۔ اس میں استنباط و اشارات بھی ہوں۔ اور اعراب و لغات بھی۔ بلاغت کے نکات بھی ہوں اور محاسن بدائع بھی، کہ پھر کسی دوسری تفسیر کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اس کا نام میں نے مجمع البحرین و مطلع البدرین رکھا اور اتقان کو میں نے اسی کا مقدمہ بنایا۔

لیکن اس تفسیر کا حال معلوم نہ ہو سکا۔ در منثور سے یہ بات واضح ہے کہ یہ وہ تفسیر نہیں،

Marfat.com

کیونکہ اس میں محض تفسیری روایات ہیں، نہ روایات میں جرح وتعدیل ہے اور نہ تصحیح وتضعیف۔ بلکہ یہ صرف سلف کی تفاسیر کا باعتبار روایت مجموعہ ہے۔

آپ نے امام بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا وغیرہم سے تفسیری روایات نقل کی ہیں اور بس۔

لہذا اس میں سب طرح کی احادیث ہیں، بہرحال یہ بات واضح ہے کہ تفاسیر ماثور جن کا تذکرہ اب تک ہوا ان سے میں یہی تفسیر ایسی ہے جس میں محض روایت پر اکتفا کیا ہے۔ ورنہ مذکورہ بالا تفاسیر میں ہر ایک کے اندر کچھ نہ کچھ رائے اور تفسیر عقلی کو دخل ہے۔

ہم نے ان تمام کتابوں کا ذکر تفاسیر ماثورہ میں محض اس وجہ سے کیا کہ ان کو نقل وروایت میں دوسری تفاسیر کی بہ نسبت زیادہ دخل ہے۔

یہ چند کتابیں ذکر کی گئیں ورنہ ان کے علاوہ بھی بہت کتابیں ہیں، بعض کا صرف نام رہ گیا ہے اور بعض موجود بھی ہیں اور ان سب کا احاطہ نہایت مشکل ہے۔

## تیسرا طریقہ

تفسیر بالرائے اور اس کے متعلقات کی شکل میں رونما ہوا۔ رائے کا اطلاق اعتقاد، اجتہاد اور قیاس پر ہوتا ہے۔ اصحاب قیاس کو اسی لئے اصحاب رائے کہا جاتا ہے۔ یہاں تفسیر بالرائے سے مراد وہ تفسیر ہے جس میں اجتہاد کو دخل ہو۔ لہذا تفسیر بالرائے میں مفسر کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم تفسیر کے ان شعبوں کی معرفت رکھتا ہو جن کا بیان گزرا۔

## اس کو تفسیر عقلی سے بھی تعبیر کرتے ہیں

زمانہ قدیم سے علماء میں اختلاف رہا ہے کہ تفسیر بالرائے جائز ہے یا نہیں۔ لہذا مفسرین کے اس سلسلہ میں دو موقف ہیں، پھر ہر ایک اپنے موقف کی تائید میں دلائل پیش کرتا ہے۔

ایک جماعت اس قدر اپنے موقف میں سخت ہے کہ وہ تفسیر کا اہل کسی کو قرار ہی نہیں دیتے خواہ وہ عالم ہو، ادیب ہو، دلائل کی معرفت تامہ رکھتا ہو، فقہ ونحو اور اخبار وآثار کا بخوبی علم

Marfat.com

رکھتا ہو۔ ہاں تفسیر اسی وقت جائز جب کہ اس کی تفسیر یا تو حدیث رسول کی طرف راجع ہو یا صحابہ وتابعین کے اقوال سے ماخوذ ہو۔

دوسری جماعت کا موقف اس کے برعکس ہے۔ وہ رائے اور اجتہاد کی تفسیر کو مذموم قرار نہیں دیتے۔ بلکہ جو علوم وفنون کا جامع ہو وہ اپنی رائے اور اجتہاد سے تفسیر کر سکتا ہے۔ دونوں فریق اپنے دعوی کو دلائل وبراہین سے ثابت کرتے ہیں۔

فریق اول:۔ان حضرات کا کہنا ہے کہ تفسیر بالرائے بغیر علم اللہ تعالیٰ کی جناب میں لب کشائی ہے۔اور یہ ناجائز وحرام ہے۔لہذا تفسیر بالرائے بھی حرام ہے۔

اس شکل اول کے مقدمہ صغری کی وضاحت اس طرح ہے کہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والا یقین سے نہیں کہتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔ یعنی وہ ظن وتخمین سے کہتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں ظن وتخمین ناجائز ہے کہ یہ بغیر علم لب کشائی ہے۔

مقدمہ کبری کے اثبات کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمو ن۔ (سورۃ الاعراف۔۲۳)

یہ آیت کا ٹکڑا ماقبل میں مذکور محرمات پر معطوف ہے۔یعنی

قل انما حرم ربی الفوا حش ما ظھر وما بطن۔ (سورۃ الاعراف(۲۳)

اور سورہ اسرا میں یوں فرمایا:

ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔ (سورۃ الاسراء(۲۶)

اس دلیل کے جواب میں فریق ثانی یوں کہتا ہے:

ہمیں مذکورہ دلیل کا مقدمہ صغری تسلیم نہیں، اس لئے کہ ظن بھی علم کی ایک قسم ہے، کیونکہ ادراک راجح کا نام ظن ہے۔اور اگر صغری تسلیم بھی کرلیا جائے تو کبری ممنوع۔ کیونکہ ظن اس وقت ممنوع قرار دیا جاتا ہے جب علم یقینی قطعی تک وصول ممکن ہو۔ کہ نصوص شرعیہ میں سے کوئی نص قطعی موجود ہو یا کوئی ایسی دلیل عقلی جو موجب یقین ہو۔اور جب ان میں سے کوئی نہ ہو تو ظن کافی ہے۔ کیونکہ یہ خود دلیل قطعی یقینی سے ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ (سورۃ البقر۔۲۸۶)

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان شاہد ہے:

Marfat.com

جعل اللہ للمصیب اجرین وللمخطی واحدا ۔

اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا:

فبم تحکم ؟ قال : بکتاب اللہ ، قال : فان لم تجد ؟قال : بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔ قال: فان لم تجد؟قال : اجتھد برائی فضرب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لمایرضی رسول اللہ:۔

فریق اول:تفسیر بالرائے کے بارے میں دوسری دلیل یوں پیش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وانزلنا الیک الذکر لتبین ۔(سورۃ النحل۔۴۴)

اس آیت میں بیان قرآن کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ہے، لہذا دوسرے کسی کو معانی قرآن بیان کرنے کی اجازت نہیں۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ ہاں بلاشبہ حضور کو یہ عظیم کام سپرد ہوا تھا۔لیکن حضور کا وصال ہوا اور بہت سی چیزوں کو واضح طور پر آپ نے بیان نہیں فرمایا۔لہذا جن چیزوں کا بیان آپ سے وارد ہوا اس میں تو چون وچرا کی گنجائش نہ رہی۔لیکن جن چیزوں کو بیان نہیں فرمایا تو اس میں اہل علم کو غور وفکر کی اجازت بلکہ اسی آیت کے آخر میں غور وفکر کی دعوت وترغیب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولعلھم یتفکرون ۔

اور بہت سے دلائل ہیں جو جانبین سے پیش کئے جاتے ہیں۔صحیح بات یہ ہے کہ اگر تفسیر بالرائے ناجائز ہوتی تو اجتہاد سرے سے باطل قرار پاتا اور پھر بہت سے احکام شرعیہ ومسائل فرعیہ حیز خفا میں رہ جاتے جس سے دینی علوم تعطل کا شکار ہو جاتے۔لہذا تفسیر بالرائے کو علی الاطلاق ممنوع اور ناجائز قرار دینا کسی طرح بھی درست نہیں۔

آخری بات یہ ہے کہ جب صحابہ وتابعین خود اپنے اجتہاد وقیاس سے تفسیر قرآن کرتے آئے بلکہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ خصوصاً حضرت ابن عباس کے لئے

Marfat.com

تفسیر قرآن کی توفیق کے سلسلہ میں یوں دعا سے نوازتے رہے:

اللھم فقھہ فی الدین و علمہ التاویل"

تو پھر کیا شک رہا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر کس و ناکس کو اس طرح تفسیر کی اجازت نہیں بلکہ صاحبان علم و فضل ہوں جو ان شرائط کو جامع ہوں۔

## تفسیر کے لئے کن علوم کی ضرورت ہے

تفسیر بالرائے کی علمائے کرام نے جن حضرات کو اجازت دی ہے، ضروری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل علوم وفنون کے جامع اور ماہر ہوں۔

(۱) علم لغت۔ اس لئے کہ اس علم کے ذریعہ مفردات الفاظ اور وضع کے اعتبار سے جو ان کے مدلولات ومعانی ہیں وہ معلوم ہوتے ہیں۔

امام مجاہد نے فرمایا:

جو اللہ رب العزت اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ قرآن میں بغیر لغات عرب جانے لب کشائی کرے۔

لہذا زبان عربی میں مہارت تامہ اور تبحر کامل ضروری ہے، تھوڑی بہت عربی دانی کافی نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات لفظ مشترک ہوتا ہے اور مفسر کو ایک ہی معنی معلوم ہیں اور دوسرے اس سے پوشیدہ، اور ان ہی میں سے کوئی مراد تو پھر یہ تفسیر نہیں تحریف وتبدیل ہوگی جب کہ لفظ اس کا محتمل نہ ہو۔ اور محتمل کی صورت میں تاویل قرار پائے گی۔

(۲) علم نحو۔ کہ معنی اعراب کے اختلاف سے مختلف ہوتے رہتے ہیں، لہذا اعراب کا اعتبار ضروری ہے اور یہ علم نحو سے ہی حاصل ہوگا۔

(۳) علم صرف۔ کیونکہ اس علم کے ذریعہ الفاظ کے صیغے اور وزن معلوم ہوتے ہیں، ابن فارس نے کہا: کہ جس نے یہ علم حاصل نہ کیا اس نے عظیم علم فوت کردیا۔

امام سیوطی زمخشری سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے آیت کریمہ "یوم ندعو کل اناس بامامھم" میں 'امام' کو 'ام' کی جمع قرار دیا اور کہا کہ قیامت کے دن لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ بلائے جائیں گے باپوں کے ساتھ نہیں۔

Marfat.com

لیکن یہ غلط اور نہایت شنیع ہے اور علم صرف سے عدم واقفیت کا نتیجہ۔ کیونکہ 'ام' کی جمع امام نہیں آتی۔

(۴) علم اشتقاق: کیونکہ لفظ جب دو مختلف مادوں سے مشتق ہو تو معنی میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے، جیسے فاضل، کبھی فضیلۃ سے اور کبھی فضلۃ سے۔

(۵) علم معانی: کہ تراکیب کلام کی خصوصیات اس حیثیت سے کہ وہ معنی کا افادہ کریں اسی سے معلوم ہوتی ہیں۔

(۶) علم بیان: کہ تراکیب کلام کی خصوصیات اس اعتبار سے کہ معنی میں پوشیدگی اور وضاحت انہیں کے اختلاف سے رونما ہوتی ہے۔

(۷) علم بدیع: تحسین کلام کے طریقے اسی سے معلوم ہوتے ہیں۔

لہذا یہ تینوں علوم مفسر کے لئے نہایت اہم ہیں کہ ان کے ذریعہ قرآن کی اعجازی شان نمایاں ہوتی ہے۔

(۸) علم قرأت: تاکہ مفسر بعض وجوہ محتملہ کو بعض پر ترجیح دے سکے۔

(۹) علم اصول دین: یہ علم کلام ہے۔ اسی علم کے ذریعہ مفسر اللہ جل مجدہ کی ذات وصفات کے شایان شان چیزوں کے بارے میں قرآن عظیم سے استدلال کر سکے گا۔ اور جو لائق شان نہیں ان کی نفی۔ اسی طرح نبوت ورسالت اور قیامت وآخرت کے بارے میں وہ چیزیں بیان کرے گا جو صحیح ہوں گی۔ اور یہ علم نہیں تو پھر گمراہی وبے دینی میں مبتلا ہو گا۔

(۱۰) علم اصول فقہ: اس لئے کہ اس علم کے ذریعہ مفسر یہ جانتا ہے کہ کس طرح آیات سے احکام شرعیہ کا استنباط کیا جائے اور کیسے ان پر دلیل قائم کی جائے۔ اسی علم سے اجمال وبیان، عام وخاص اور مطلق ومقید کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی سے امر ونہی وغیرہما کی معنی مراد پر دلالت سمجھی جاتی ہے۔

(۱۱) علم اسباب نزول: اس کے ذریعہ آیات کا شان نزول معلوم ہوتا ہے جس کے ذریعہ مراد الٰہی معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(۱۲) علم قصص: اس لئے کہ جب کسی قصہ کا تفصیلی علم ہوتا ہے تو وہ قرآن کے اجمالی بیان کو سمجھانے میں معین ومددگار ثابت ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۱۳) علم ناسخ ومنسوخ : اس علم کے ذریعہ محکم آیات معلوم ہوتی ہیں، جو اس سے غافل رہتا ہے تو وہ بسا اوقات منسوخ حکم پر فیصلہ سناتا ہے اور خود گمراہ ہوکر دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

(۱۴) ان احادیث کا علم جو مجمل ومبہم آیات کو بیان کرتی ہیں۔تا کہ مشکل مقامات کی توضیح ہوسکے۔

(۱۵) علم موھبہ: یہ ایسا علم ہے کہ اللہ تعالی عالم باعمل کو عطا فرماتا ہے اور اسی کی جانب اس آیت میں اشارہ ہے۔

"واتقوا الله ويعلمكم الله"۔ (سورۃ البقرۃ ۲۸۲)

اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم يعلم" عالم باعمل کو اللہ تعالی ایسے علوم کا حامل بنادیتا ہے جو اس نے اپنے کسب سے حاصل نہیں کئے۔

امام سیوطی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان علوم کو شمار کرا کے جو مفسر کے لئے ضروری ہیں آخر میں فرمایا:

شاید اس علم وہبی کے سلسلہ میں تمہیں یہ اشکال پیش آئے کہ یہ تو ایسا علم ہے جو انسان کی طاقت سے باہر ہے۔حالانکہ ایسا نہیں اس علم کو حاصل کرنے کے لئے ایسی چیزوں کو اپنانا ضروری ہے جو عمل وزھد کا سبب ہیں۔

امام زرکشی "البرهان فی علوم القرآن" میں فرماتے ہیں: واضح رہے کہ وحی اور اس کے اسرار اس شخص کو حاصل نہیں ہوتے جس کے دل میں بدعت، کبر، ہوائے نفس، حب دنیا، ایمان پر عدم ثبات، ضعف ایمان، وغیرھا صفات مذمومہ ہوں۔یا کسی بے علم نام نہاد مفسر کے قول پر اعتماد رکھتا ہو۔یا محض اپنی عقل پر بھروسہ رکھتا ہو۔ایسے شخص کے لئے یہ تمام چیزیں کشف اسرار اور رموز وحی سے انکشاف میں مانع اور آڑ بن جاتی ہیں۔اس آیت میں اسی معنی کے طرف اشارہ ہے۔

"ساصرف عن آياتي الذين يتكبرون في الارض بغير الحق"

امام ابن عیینہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

ایسے لوگوں سے قرآن فہمی سلب کرلی جاتی ہے۔

یہ وہ علوم ہے جن کو علمائے کرام نے فہم قرآن کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ پھر بھی انہی علوم میں تفسیر منحصر نہیں۔

# مصادر تفسیر

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ فریقین کے درمیان تفسیر بالرائے کے سلسلہ میں جو اختلافات ہیں درحقیقت وہ لفظی ہیں حقیقی نہیں۔ کیونکہ مجوزین بھی تفسیر بالرائے کی دو قسم بیان کرتے ہیں۔

ایک قسم جائز۔ دوسری ناجائز۔

مندرجہ بالا علوم کے حامل اشخاص اس بات کے مستحق ہیں کہ وہ اپنے اجتہاد و قیاس سے تفسیر کریں۔ باقی لوگ اس سے محترز رہیں۔

جن حضرات کو تفسیر بالرائے کی اجازت ہے ان پر بھی لازم ہے کہ تفسیر کے وقت ان مصادر کا بھی لحاظ رکھیں جن کی ترتیب اس طرح بیان کی جاتی ہے۔

اولاً۔ خود قرآن عظیم کی طرف رجوع کیا جائے۔ یعنی قرآن کریم میں بغور تلاش کیا جائے کہ اس مضمون کی کوئی دوسری آیت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس طرح کی تمام آیتوں کو یکجا کرکے دیکھا جائے کہ کہاں اجمال ہے اور کہاں تفصیل۔ لہذا مجمل کو مفسر پر محمول کرکے تفسیر کی جائے۔ یہ تفسیر القرآن بالقرآن کہلاتی ہے۔ اگر ایسے مقامات پر بھی محض رائے اور قیاس سے کام لیا تو یہ تفسیر بالرائے ہوگی جو مذموم ہے۔

ثانیاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول تفسیری روایات کی طرف رجوع کیا جائے لیکن حتی الامکان ضعیف روایات سے محترز رہے، اور موضوع روایات کو ہرگز جگہ نہ دے، اور تفسیر میں اس طرح کی روایات بھی کافی تعداد میں شامل ہوگئی ہیں۔ لہذا جب تک صحیح احادیث سے تفسیر ممکن اس وقت تک تفسیر بالرائے کی ہرگز اجازت نہیں۔

ثالثاً۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو کچھ تفسیر میں صحیح نقل سے ثابت ہوا اس پر بھی عمل ضروری ہے، لیکن ہر قول پر اعتماد نہیں، کیونکہ تفسیری روایات میں صحابہ کی طرف

Marfat.com

بہت کچھ غلط منسوب کیا گیا ہے۔ البتہ جب صحیح نقل سے ثابت ہو جائے تو ان روایات وتفسیرات پر عمل لازم۔ کہ وہ اللہ کی کتاب کو بعد کے لوگوں سے زیادہ جاننے والے۔ اسرار ونزول سے باخبر، کیونکہ انہوں نے قرآنی آیات کے شان نزول، قرائن واحوال کا بچشم خود مشاہدہ کیا تھا۔ پھر ان کو علم صحیح اور کامل سمجھ کی دولت بھی ملی تھی، بالخصوص خلفائے اربعہ، ابن مسعود، ابی بن کعب، اور ابن عباس وغیرہم کو۔ تفصیل پہلے گذر چکی۔

رابعاً۔ لغت عربیہ اور قواعد شرعیہ کا لحاظ ضرور کیا جائے، کیونکہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور اللہ کے رسول حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حضرت ابن عباس کے لئے جو دعا فرمائی اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ اصول شریعت کی روشنی میں قرآن عظیم کا علم اور دین کی سمجھ عطا فرما۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم سے ایک مرتبہ عرض کیا گیا کیا: آپ کے پاس قرآن کے بعد حضور کی جانب سے کچھ اور بھی ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ رب العزت کی قسم، اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اللہ کسی کو قرآن کی سمجھ عطا فرمائے۔

یہ ہی وجہ ہے کہ صحابہ بعض آیات کے افہام وتفہیم میں مختلف ہوئے، جس کی عقل وسمجھ اور نظر وفکر جہاں تک پہونچی انہوں نے وہی بیان کیا۔

## مفسر کو جن امور سے اجتناب ضروری ہے

چند چیزیں وہ ہیں جن سے مفسر کو احتراز لازم ہے تا کہ اس سے خطا واقع نہ ہو اور ان لوگوں میں اس کا شمار نہ ہونے لگے جو قرآن میں اپنی فاسد رائے کو دخل دیتے ہیں۔ ان میں بعض یہ ہیں۔

(۱) لغت وزبان کے قوانین اور شریعت کے اصول کو جانے بغیر مراد الہی کو بیان کرنے پر جرأت کرنا۔ اور علوم تفسیر حاصل کئے بغیر تفسیر بیان کرنا۔

(۲) اللہ تعالی نے جن چیزوں کی مراد کو پوشیدہ رکھا اس میں غور وخوض کرنا۔ جیسے آیات متشابہات کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یا اللہ کی عطا سے اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جانتے ہیں۔ کہ ان کو اللہ تعالی نے اپنے بندوں سے چھپایا۔

Marfat.com

(۳) اپنی خواہش نفس سے تفسیر کرنا۔ یا محض اٹکل سے کسی معنی کو ترجیح دینا۔

(۴) ایسی تفسیر کرنا جو کسی مذہب فاسد کو ثابت کرے۔ یعنی مذہب کو اصل قرار دے کر تفسیر کو اس کے تابع قرار دینا۔ اس طرح کی تاویل بیان کرنے میں حیلہ بہانہ تلاش کرنا اور جس طرح بن پڑے اپنے مذہب کے مطابق تفسیر کر لینا، اگرچہ وہ معنی غریب و بعید ہی کیوں نہ ہوں۔

(۵) بغیر دلیل اللہ تعالیٰ کی مراد کو قطعی طور پر بیان کرنا کہ یہ ہی ہے کیونکہ یہ ناجائز ہے۔

ان تمام چیزون سے احتراز لازم وضروری ہے۔

گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے کہ تفسیر بالرائے کی ایک صورت وہ ہے جو قطعاً جائز ہے اور بہت سے مفسرین نے اس طریقہ کو اپنایا، بے شمار تفسیریں اس نہج پر منصۂ شہود پر جلوگر ہوئیں بعض کتابیں جو زیادہ مشہور ہوئیں وہ یہ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) | ابوعبداللہ محمد بن عمر ملقب بہ فخر الدین الرازی | ۶۰۶ھ |
| انوار التنزیل واسرار التاویل | ابوالخیر محمد بن علی البیضاوی الشافعی | ۶۹۱ھ |
| مدارک التنزیل وحقائق التاویل | ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی الحنفی | ۷۰۱ھ |
| لباب التاویل فی معانی التنزیل | ابوالحسن علی بن محمد البغدادی المعروف بالخازن | ۷۴۱ھ |
| البحر المحیط | ابوعبداللہ محمد بن یوسف الاندلسی الحیانی | ۷۴۵ھ |
| غرائب القرآن ورغائب الفرقان | نظام الدین بن الحسن الخراسانی النیسا فوری | ۸۵۰ھ |
| تفسیر الجلالین | محمد بن احمد جلال الدین المحلی الشافعی | ۸۶۴ھ |
| 〃 | ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی | ۹۱۱ھ |
| سراج المنیر | شمس الدین محمد بن محمد اشربینی القاهری | ۹۷۷ھ |
| ارشاد العقل السلیم | ابوالسعود محمد بن محمد العمادی الحنفی | ۸۹۳ھ |
| روح المعانی | ابوالثناء محمود الآلوسی البغدادی | ۱۲۷۰ھ |
| روح البیان | الشیخ العارف الکامل اسمٰعیل الآفندی الحنفی تقریباً | ۱۲۰۰ھ |

ان تمام کتب کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

# مفاتیح الغیب للرازی

اس کتاب کے مصنف ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسین بن حسنین علی تیمی بکری طبرستانی رازی ہیں۔آپ کا لقب فخر الدین ہے،ابن خطیب شافعی اور امام رازی سے مشہور ہیں۔

آپ کی ولادت ۵۴۴ھ میں ہوئی۔فرید عصر اور متکلم زمانہ تھے۔بہت سے علوم میں مہارت تامہ حاصل تھی۔تفسیر وکلام میں اور علوم عقلیہ ولغت میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔آپ کی بارگاہ میں دور دراز سے اہل علم حاضر ہوتے اور اکتساب علم میں مشغول رہتے۔

آپ نے اپنے والد ضیاء الدین عمر بن حسین خطیب رازی سے علم حاصل کیا،پھر کمال سمعانی،مجد جیلی اور بہت سے ہم عصر علماء سے اخذ علم کیا۔علمی شہرت کے ساتھ آپ کو وعظ وتذکیر میں خاص ملکہ حاصل تھا۔کہتے ہیں کہ آپ عربی وعجمی دونوں زبانوں میں وعظ کہتے اور دوران وعظ آپ کو وجد طاری ہوتا اور گریہ وزاری فرماتے۔

آپ نے اپنی یادگار میں مختلف علوم وفنون میں تصانیف چھوڑیں اور پوری دنیا میں یہ کتابیں پھیل گئیں اور ان کتابوں کو ایسی قبولیت عامہ حاصل ہوئی کہ متقدمین کی بہت سی کتابوں سے لوگ بے نیاز ہوگئے اور آپ کی کتابوں میں مشغول ہوئے۔

آپ کی تصانیف میں اہمیت کی حامل تفسیر کبیر ہے۔جس کا نام آپ نے مفاتیح الغیب رکھا۔ساتھ ہی سورہ فاتحہ کی مستقل تفسیر بھی ایک جلد میں لکھی جواب تفسیر کبیر کے شروع میں ضم کردی گئی ہے۔علم کلام میں مطالب عالیہ،ردومناظرہ میں کتاب البیان والبرہان،اصول فقہ میں المحصول،حکمت وفلسفہ میں ملخص شرح اشارات اور شرح عیون الحکمت،طلسمات میں اسرار المکنون،جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ زمخشری کی مفصل کی شرح ہے۔فقہ میں امام غزالی کی وجیز کی شرح،اور ان کے علاوہ بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

امام رازی کا وصال ۶۰۶ھ میں مقام رے میں ہوا۔وصال کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ آپ کے اور فرقہ کرامیہ کے درمیان ایک زمانہ تک بحث ومناظرہ رہا،آخر میں کرامیہ گروہ کے ایک شخص نے آپ کو زہر دے دیا جس سے آپ کا انتقال ہوگیا۔

Marfat.com

## تفسیر کبیر

یہ تفسیر آٹھ ضخیم جلدوں میں طبع ہوکر مقبول انام ہے، لیکن بعض علماء کا کہنا ہے کہ آپ نے یہ تفسیر مکمل نہیں کی تھی کہ وصال ہوگیا۔

اب سوال یہ ہے کہ پھر اس کو مکمل کس نے کیا۔ اس میں اختلاف ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ امام رازی نے کہاں تک تفسیر لکھی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی درر کامنہ میں لکھتے ہیں: کہ اس کی تکمیل احمد بن محمد بن ابی الحزم نجم الدین مخزومی قمولی نے کی اور ان کا وصال ۷۲۷ھ میں ہوا۔

اور صاحب کشف الظنون کہتے ہیں: کہ شیخ نجم الدین احمد بن محمد قمولی نے اس کا تکملہ لکھا اور ان کا وصال بھی ۷۲۷ھ میں ہوا۔ لیکن یہ بھی مکمل نہ کر سکے تو قاضی القضاۃ شہاب الدین بن خلیل خوبی دمشقی نے اس کو مکمل کیا اور ان کا انتقال ۷۲۹ھ میں ہوا۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ امام رازی نے کہاں تک تفسیر لکھی تھی۔ سید مرتضی زبیدی شرح شفا سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ سورۃ الانبیاء تک آپ نے لکھی تھی۔

اس امر کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سورۃ الواقعہ کی تفسیر میں مرقوم ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

المسالة الاولی اصولیة ذکرها الامام فخر الدین رحمه الله فی مواضع کثیرة ونحن نذکر بعضها۔

یہ عبارت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امام رازی اس سورت کی تفسیر تک نہیں پہونچے۔

ہاں اس کے معارض سورۂ مائدہ کی تفسیر میں آپ کا وہ بیان ہے جو اس طرح ہے کہ امام رازی وضو میں نیت کو شرط قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سورۃ البینہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین۔ (سورۃ البینہ ۵)

اس آیت میں اخلاص کا مطلب نیت ہے اور ہم نے اس آیت کی تفسیر میں نیت کے

Marfat.com

شرط ہونے کی مکمل تحقیق کی ہے۔ لہذا مزید اطمینان کے لئے اس کی تفسیر ملاحظہ ہو۔

امام رازی کے اس بیان سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپ نے کم از کم تیسویں پارہ کی سورۃ البینہ تک تفسیر لکھی۔

ان تمام اختلافات کو اس طرح ختم کیا جا سکتا ہے کہ خود امام رازی نے تو سورۃ الانبیاء تک ہی تفسیر لکھی تھی، پھر ان کے بعد نجم الدین مخزومی نے اس کی تکمیل کا ارادہ کیا لیکن وہ بھی مکمل نہ کر سکے اور آخر میں شہاب الدین خوبی نے اس کو مکمل کیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان دونوں حضرات کا تکملہ جدا جدا ہو۔

اور سورۃ البینہ کے سلسلہ میں جو کچھ بیان ہوا وہ اس امر میں صریح نہیں کہ آپ تفسیر کرتے ہوئے وہاں تک پہونچے، بلکہ اس چیز کا احتمال موجود ہے کہ آپ نے اس کی مستقل علیحدہ تفسیر کی ہو جیسا کہ آپ کے الفاظ خود اس جانب مشیر ہیں۔ کیونکہ سورۃ المائدہ میں آپ نے یوں فرمایا:

وقد حققنا الکلام فی ھذا الدلیل الخ۔

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ آپ سورۃ المائدہ کی تفسیر سے پہلے سورۃ البینہ کی تفسیر لکھ چکے تھے اور وہ تفسیر مستقل ہی رہی ہوگی۔

ان تمام چیزوں کے باوجود تفسیر کبیر پڑھنے والا جانتا ہے کہ اسلوب بیان، شکوہ الفاظ، اور قوت دلائل کے اعتبار سے پوری کتاب یکساں ہے، اصل اور تکملہ میں فرق کرنا مشکل ہے۔ اسی لئے حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے کہاں تک تفسیر لکھی تھی۔

یہ تفسیر علوم وفنون کا بحر بیکراں ہے۔ آیات اور سورت کے درمیان ترتیب وار مناسبت خوب بیان کرتے ہیں، بلکہ بسا اوقات متعدد مناسبتیں بتاتے ہیں۔ علوم ریاضیہ وطبعیہ، علم کلام، معتزلہ کے شبہات اور ان کا رد، آیات احکام میں فقہا کا مسلک، اور پھر فقہ شافعی کی برتری، مسائل اصولیہ، مسائل نحویہ اور بلاغت وغیرہ کے مسائل تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ علم کلام اور علوم طبعیہ کا گویا یہ انسائیکلوپیڈیا ہے۔

اسی لئے صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ امام رازی نے اپنی تفسیر کو حکماء وفلاسفہ کے اقوال سے بھر دیا ہے۔ اور ابو حیان نے تو بحر محیط میں یہاں تک کہا کہ اس تفسیر میں ایسی باتیں

Marfat.com

بھری پڑی ہیں جن کی علم تفسیر میں حاجت نہیں، اسی لئے بعض علماء نے فرمایا: اس تفسیر میں علم تفسیر کے سوا سب کچھ ہے۔

## مدارک التنزیل وحقائق التاویل للنسفی

اس تفسیر کے مصنف ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی ہیں۔ متاخرین علماء میں زہد وورع کے مالک اور معتمد شمار ہوتے ہیں۔ امام کامل، فقہ واصول میں ماہر، حدیث اور اس کے مطالب بیان کرنے میں فائق اور کتاب اللہ کی بصیرت تامہ رکھتے تھے۔ فقہ واصول میں آپ کی تصانیف نہایت معتبر ومفید شمار ہوتی ہیں۔

آپ کی تصانیف میں متن وافی اور اس کی شرح کافی، کنز الدقائق فقہ میں، منار اصول فقہ میں، عمدہ اصول دین وعقائد میں، اور مدارک التنزیل تفسیر میں۔

آپ کا وصال ۷۰۱ھ میں ہوا۔ شہر ایذج، میں جو بکرستان کا شہر ہے دفن ہوئے۔ رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا۔

## تفسیر مدارک

یہ تفسیر دراصل تفسیر بیضاوی اور تفسیر کشاف کا اختصار اور تلخیص ہے، ہاں کشاف میں جو معتزلہ کے استدلات تھے ان کو ترک کر کے خالص مذہب اہل سنت وجماعت کی پیروی کرتے ہیں۔ تفسیر میں اعتدال کی راہ اپناتے ہیں۔ نہ بہت طویل اور نہ بالکل مختصر، بلیغ نکات اور محسنات بدیعہ بھی بیان کرتے ہیں اور معانی دقیقہ خفیہ کی وضاحت فرماتے ہیں۔ زمخشری کی تفسیر میں جو سوال جواب ہیں ان کو بھی اجمالا بیان کرتے جاتے ہیں۔ زمخشری نے فضائل سور میں جو احادیث موضوع بیان کی تھیں ان کو آپ نے یکسر حذف کر دیا ہے۔

مسائل نحویہ کا ذکر بھی کہیں کرتے ہیں لیکن زیادہ تفصیل سے نہیں۔ قرآت سبعہ متواترہ بھی التزاما بیان فرماتے ہیں۔

اسی طرح آیات احکام میں فقہی مذاہب کا بیان بھی اختصارا کرتے ہیں، اور مذہب حنفی کی نصرت وحمایت میں کلام فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اسرائیلی روایات کو بہت کم ذکر کرتے ہیں اور جہاں کہیں تذکرہ آتا ہے تو اس پر جرح ونقد بھی فرماتے ہیں، البتہ کبھی خاموشی سے بھی نکل جاتے ہیں۔ لیکن یہ اسی مقام پر جہاں کسی عقیدہ پر زد نہ پڑتی ہو۔ اور جب عقائد اور اصول دین کی بات آتی ہے تو اسرائیلی روایات کا شدت سے تعاقب فرماتے ہیں۔

چار جلدوں میں یہ کتاب متداول ہے اور اکثر مدارس دینیہ میں داخل نصاب بھی۔

## لباب التاویل فی معانی التنزیل للخازن

اس کتاب کے مصنف ابوالحسن علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل شیخی بغدادی شافعی صوفی ہیں۔ لقب علاء الدین اور خازن سے مشہور ہوئے۔ اس لئے کہ آپ دمشق کی خانقاہ سیساطیہ کے کتب خانہ کے خازن تھے۔

بغداد میں ۶۷۸ھ میں پیدا ہوئے۔ یہاں ابن دوالیبی سے علم حاصل کیا۔ پھر دمشق آئے اور قاسم بن مظفر اور وزیرہ بنت عمر سے استفادہ کیا اور بہت مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ابن قاضی کہتے ہیں: کہ آپ ان اہل علم سے تھے جنہوں نے مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھیں۔ انہیں تصانیف میں یہ تفسیر بھی ہے۔ اس کے علاوہ شرح عمدۃ الاحکام ہے۔ اور مقتول المنقول دس جلدوں میں صحاح ستہ، مؤطا، مسند احمد، مسند شافعی، اور سنن دار قطنی کا مجموعہ ہے جس کو آپ نے ابواب پر مرتب کیا ہے۔ سیرت نبوی پر بھی ایک طویل کتاب آپ نے تحریر فرمائی۔ آپ اچھے اخلاق، ہنس مکھ، لوگوں سے میل جول رکھنے والے صوفی بزرگ تھے۔

آپ کا وصال ۷۴۱ھ میں بمقام حلب ہوا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

## تفسیر خازن

آپ نے یہ تفسیر معالم التنزیل سے اختصار کر کے لکھی۔ ساتھ ہی سابقہ تفاسیر کا خلاصہ اور نچوڑ بھی پیش کیا۔ خود فرماتے ہیں:

میرا اس میں کچھ نہیں، ہاں نقل وانتخاب اور حذف اسانید سے میں نے کام لیا ہے اور

Marfat.com

تطویل واسہاب سے اجتناب کیا ہے۔

پھر کہتے ہیں: میں نے تفسیر آیات میں جو احادیث پیش کی ہیں تو وہ اس لئے ہیں کہ سنت رسول کتاب اللہ کا بیان ہے، اور اس پر شرع اور احکام دین کی بنیاد ہے۔ ساتھ ہی میں نے ان احادیث کا حوالہ بھی پیش کر دیا ہے۔ اور حوالہ دیتے وقت اشاریہ قائم کیا ہے۔ لہذا صحیح بخاری کے لئے (خ) اور صحیح مسلم کے لئے (م) اور جس کی تخریج پر دونوں متفق ہوں اس کے لئے (ق) لکھ دیا ہے۔ ہاں ان کے علاوہ سنن کی کتابیں جیسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی وغیرہا تو ان کا نام صراحۃ ذکر کیا ہے۔ اور جن کی سند نہیں ملی اور امام بغوی نے ان کو اپنی سند سے روایت کیا تو ایسے مقام پر میں ان کا نام لیتا ہوں۔

آپ نے اس تفسیر میں بہت سی اسرائیلی روایتیں، واقعات بھی ذکر کئے ہیں جن کو آپ نے بعض تفاسیر سے نقل کیا ہے۔ جیسے تفسیر ثعلبی وغیرہ، لیکن ان پر اکثر مقامات میں تعاقب نہیں فرمایا۔ ہاں بعض جگہوں پر ضعف اور کذب کی جانب اشارہ کیا ہے۔

قرآن کریم میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے غزوات کی جانب اشارہ ہے تو آپ نے ان کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور جب آیات احکام کی تفسیر کا موقع آتا ہے تو فقہی مسائل اور مذاہب فقہاء مع دلائل بیان کرتے ہیں۔ پھر اس تفسیر میں پند و موعظت اور زہد و رقائق سے متعلق بھی نفیس بیانات ہیں اور اس سلسلہ میں ترغیب و ترتیب پر مشتمل احادیث ذکر فرماتے ہیں۔ غرض کہ اس طرح کے اس تفسیر میں بہت سے علمی موضوعات ہیں۔

## البحر المحیط لأبی حیان

اس کتاب کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی غرناطی حیانی ہیں۔ لقب اثیر الدین اور ابو حیان سے مشہور ہیں۔ ولادت ۶۵۴ھ میں ہوئی۔

قرآن کریم عبد الحق بن علی خطیب سے پڑھا، پھر ابو جعفر بن طباع خطیب سے پھر حافظ ابو علی بن ابی احوص سے۔ اور علم قرآت میں کمال حاصل کیا۔

اندلس و افریقہ کے متعدد شہروں میں بہت سے علماء سے اکتساب علم کیا۔ پھر اسکندریہ آکر عبد النصیر بن علی الدیوطی اور ابو طاہر اسمعیل بن عبد اللہ ملیجی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آخر

Marfat.com

میں شیخ بہاء الدین بن نحاس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں کے ہو رہے اور ادب کی بہت سی کتابیں پڑھیں۔

کہتے ہیں: میں نے چار سو پچاس مشائخ سے علم حاصل کیا۔ اور جن حضرات نے مجھے اجازت دی ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے۔

صفدی کا بیان ہے: کہ میں نے ہمیشہ آپ کو علم کی سماعت، کتاب کا مطالعہ اور حصول علم میں مشغول پایا۔ اس کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو خالی نہیں دیکھا۔

آپ شعر وادب، نحو وصرف اور لغت میں امام مطلق تھے، اس کے ساتھ ہی تفسیر وحدیث اور اسمائے رجال کی معرفت میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔

آپ سے بے شمار لوگوں نے علم حاصل کیا حتی کہ آپ کے بہت سے تلامذہ آپ کی حیات ہی میں علم وفن کے امام ہو گئے، آپ کی تصانیف بہت ہیں جو آپ کی زندگی ہی میں پھیل گئی تھیں۔ اور وصال کے بعد بھی ان کو قبولیت عامہ حاصل رہی۔ تمام تصانف میں اہم یہ ہی تفسیر بحر محیط ہے۔

اسکے علاوہ غرائب القرآن ایک جلد میں، شرح تسہیل، نہایۃ الاعراب، خلاصۃ البیان،

آپ شروع میں ظاہری المذہب تھے، اس کے بعد اس سے رجوع کر کے شافعی المسلک ہو گئے تھے، فلسفہ سے بہت دور رہتے اور معتزلہ ومجسمہ سے برأت ظاہر فرماتے، سلف کے طریقہ پر گامزن تھے۔

آپ کا وصال ۷۴۵ھ میں بمقام مصر ہوا۔

## تفسیر بحر محیط

یہ تفسیر آٹھ ضخیم جلدوں میں مطبوع ومتداول ہے۔ وجوہ اعراب بتانے میں اپنی مثال آپ ہے۔ مصنف نے مباحث نحویہ جو آیات قرآنیہ سے متعلق ہیں ان پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، بلکہ حق بات یہ ہے کہ ان بحثوں کے پیش نظر کتاب علم تفسیر کی بہ نسبت علم نحو کے زیادہ قریب پہونچ گئی ہے۔ اس کے باوجود آپ نے تفسیری علوم کو اختیار کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ لہذا مفردات کے معانی لغویہ بھی بیان کرتے ہیں اور اسباب نزول بھی، ناسخ ومنسوخ کی

Marfat.com

نشاندھی بھی کرتے ہیں اور علم قرآت مع توجیہات بھی، علم بلاغت اور احکام فقہیہ کا بھی بیان ہے اور سلف وخلف کے اقوال تفسیر یہ بھی، آیات کے درمیان مناسبت وارتباط بھی اور بعض مقامات پر تفسیر صوفیانہ بھی۔

غرض کہ آپ نے سمندر کو کوزہ میں بھرنے کی مثال پیش کی ہے۔ در حقیقت یہ کتاب مصنف نے اپنے شیخ جمال الدین ابوعبداللہ محمد سلیمان بن حسن بن حسین مقدسی معروف بابن النقیب کی تفسیر" کتاب التحریر و التحبیر لا قوال ائمة التفسیر" سے اخذ کی ہے جو اس فن کی نہایت ضخیم کتاب ہے اور سو جلدوں پر مشتمل ہے۔

# غرائب القرآن ورغائب الفرقان للنیسابوری

اس کتاب کے مصنف مشہور امام علامہ نظام الدین بن حسن بن محمد بن حسین خراسانی نیشاپوری ہیں، جو نظام اعرج سے مشہور ہیں۔ آپ کے اہل خاندان کا اصل وطن "قم" تھا، لیکن آپ کی نشوونما شہر نیشاپور میں ہوئی۔ آپ نیشاپور کے اساطین علم میں شمار ہوتے تھے۔ علوم عقلیہ اور فنون عربیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ انشاء اور علم تفسیر میں ید طولیٰ حاصل تھا، حفاظ وقراء کے درمیان عظیم مقام کے حامل تھے اور تقوی وطہارت میں شہرت کے مالک۔

آپ نے اپنی بہت سے تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ان میں ابن حاجب کی شافیہ کی شرح، طوسی کی تذکرۂ خواجہ کی شرح جو علم ہیئت میں ہے اور اس کا نام توضیح التذکرہ رکھا، رسائل فی علم ابواب، اوقاف قرآن، اور سب سے اہم تصنیف یہ ہی تفسیر غرائب القرآن ہے۔

آپ کا وصال ۷۳۰ھ میں ہوا۔ علامہ میر سید شریف جرجانی، علامہ جلال الدین دوانی اور حافظ ابن حجر عسقلانی آپ کے ہم عصر تھے۔

## تفسیر غرائب القرآن

آپ نے یہ کتاب امام رازی کی تفسیر سے اختصار کر کے لکھی۔ بعض مقامات پر کشاف سے بھی مضامین اخذ کئے ہیں۔ آپ کا تفسیری اسلوب یہ ہے کہ پہلے علم قرآت کا ذکر کرتے ہیں اور ائمہ قراء میں ہر ایک کی طرف قرأت کی نسبت بتاتے ہیں، پھر اوقاف اور ان کے وجوہ بیان

Marfat.com

کرتے ہیں، اس کے بعد آیات میں ربط ومناسبت ذکر کرتے ہیں، پھر معانی کا نہایت عمدہ انداز میں بیان کرتے ہیں، اسی طرح مقدر الفاظ کو ظاہر کرتے ہیں، متشابہات کی تاویل کرتے ہیں، کنایات کی تصریح فرماتے ہیں، مجاز واستعارات کی تحقیق پیش فرماتے ہیں اور مذاہب فقہیہ کی مع دلائل تفصیل کرتے ہیں، مسائل کلامیہ بیان کرتے وقت اہل سنت اور دیگر فرقوں کے مذاہب بیان کرتے ہیں اور پھر اہل سنت وجماعت کی نصرت وحمایت اور تائید وتقویت میں دلائل قائم فرماتے ہیں، مسائل فلسفیہ وکونیہ سے بھی تعرض فرماتے ہیں اور جہاں ایسا موقع آتا ہے وہاں اس طرح کی توضیحات بھی ملتی ہیں مثال کے طور پر۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا۔ (سورۃ الزمر۔۴۲)

اس آیت میں فرماتے ہیں کہ حکمائے اسلام کا قول ہے کہ نفس انسانی جو نورانی ہے کہ جب بدن سے متعلق ہوتا ہے تو تمام ظاہری اور باطنی اعضا کو روشن کر دیتا ہے، اسی کا نام حیات اور بیداری ہے۔ ہاں نیند آتے وقت صرف باطنی بدن پر اس کی ضیاء پڑتی ہے اور ظاہری بدن سے منقطع ہو جاتی ہے۔ لہذا نفس حیات تو باقی رہتی ہے اور باطن کے قوی اپنے عمل میں مشغول رہتے ہیں اور جب یہ روشنی بالکلیہ زائل ہو جاتی ہے تو اسی کا نام موت ہے۔

اس طرح کی توضیحات آپ نے امام رازی کی اتباع میں کی ہیں، ورنہ بہت سے مقامات پر آپ امام موصوف سے خوش نظر نہیں آتے اور ان کے بہت سے اقوال کو غلط قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب آیت کی تفسیر سے فارغ ہو جاتے ہیں تو آیت کی تاویل کی جانب رخ کرتے ہیں اور آیات کی تفسیرات اشاریہ پیش کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اہل حقیقت صوفیائے کرام کی عقول عارفہ پر منکشف فرمایا۔ چونکہ آپ خود بھی بڑے صوفی تھے لہذا درمیان تفسیر قیمتی حکمتوں اور انمول مواعظ سے قارئین کو نوازتے ہیں۔

آپ پر بعض لوگوں نے تشیع کی تہمت بھی لگائی ہے لیکن آپ اپنی تفسیر میں شیعہ اور روافض کا بھرپور رد فرماتے ہیں۔ خاص طور پر سورۂ مائدہ کی تفسیر میں آپ نے شیعہ اور روافض کے ان استدلات کی دھجیاں اڑا دیں جن کو وہ حضرت علی کی خلافت بلافصل میں ذکر کرتے ہیں۔ بلکہ خود تفسیر کے اختتام پر فرماتے ہیں کہ میں پوری تفسیر میں مذہب اہل سنت وجماعت کی طرف ہی مائل رہا ہوں۔

Marfat.com

# تفسیر الجلالین

اس تفسیر کے مصنف دو عظیم و جلیل امام ہیں۔ یعنی جلال الدین محلی اور جلال الدین سیوطی۔ امام سیوطی کا تذکرہ تو درمنثور کے بیان میں گذرا۔ اور امام جلال الدین محلی محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم شافعی تفتازانی ہیں۔ آپ کی ولادت ۷۹۱ھ میں ہوئی۔

فنون عقلیہ ونقلیہ میں مہارت حاصل کی۔ بدر الدین محمود اقصرائی، برہان بیجوری، شمس بساطی، علامہ بخاری وغیرہم سے علوم حاصل کئے۔ ذہانت وفطانت میں بے مثل تھے۔ اپنے دور میں سلف صالحین کا نمونہ تھے، زہد وورع اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں عظیم مقام رکھتے تھے۔ حق بات بلاخوف لومتہ لائم بیان فرماتے، بڑے بڑے ظالم وجابر حکام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے، حکام وقت آپ کو اپنے یہاں آنے کی درخواست کرتے لیکن آپ کسی کو اجازت نہیں دیتے۔ طبیعت میں دینی حدت تھی اور کبھی مداہنت سے کام نہیں لیتے تھے۔

عہد قضاء آپ پر پیش کیا گیا لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا، مدۃ العمر مؤیدہ اور برقونیہ شہروں میں فقہ کی تعلیم میں مشغول رہے، ذریعہ معاش کے لئے تجارت کرتے اور باقی اوقات کتابیں تصنیف فرماتے تھے۔ آپ کی تصانیف مختصر اور حشو وزوائد سے پاک ہوتیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کو قبول عام حاصل ہوا اور درس میں داخل ہوئیں۔

آپ کی تصانیف میں شرح جمع الجوامع اصول میں، شرح منہاج فقہ شافعی میں، شرح ورقات اصول میں، اور یہ تفسیر۔

آپ کا وصال یکم محرم ۸۶۴ھ کو ہوا۔ اور باب نصر کے پاس ایک مجمع نے نماز جنازہ پڑھی اور آپ کے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

## تفسیر

آپ نے سورۂ کہف سے تفسیر کا آغاز کیا اور آخر تک لکھی، اس کے بعد سورۂ فاتحہ کی تفسیر تحریر فرمائی، اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہوگیا۔ اور آپ یہ کام مکمل نہ کر سکے۔

Marfat.com

آپ کے بعد امام جلال الدین سیوطی آئے اور آپ نے سورۂ بقرہ سے سورۂ اسرا تک مکمل تفسیر لکھی۔ اس طرح یہ تفسیر پورے قرآن کی مکمل ہوئی اور دونوں کے نام سے منسوب ہوکر جلالین کہلائی۔

اب سوال یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر کس نے لکھی۔ اس سلسلہ میں صاحب کشف الظنون کا کہنا ہے کہ امام محلی نے نہیں کی بلکہ انھوں نے تو اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ بھی لکھی کہ سورۂ بقرہ سے اسرا تک امام محلی کی ہے۔ حالانکہ یہ صراحۃً خلاف واقع اور خود امام سیوطی کی صراحت کے خلاف ہے۔ وہ خود سورۂ بقرہ کی تفسیر سے پہلے دیباچہ میں فرماتے ہیں: کہ یہ امام محلی کی تفسیر کا تکملہ ہے اور سورۂ اسرا کے آخر میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں۔ اب یہ بات رہی کہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر کس نے کی۔ تو یہ بات بھی واضح ہے، کیونکہ تفسیر جلالین کے تمام نسخوں میں ایسا ہی ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر پہلے نہیں بلکہ آخر میں ہے، اور امام سیوطی جس کو تکملہ قرار دے رہے ہیں۔ وہ تو اول آخر دونوں کے لحاظ سے سورۂ فاتحہ کے سوا ہی ہے۔ پھر سورۂ فاتحہ کی تفسیر کہاں سے آئی۔ چنانچہ جلالین کی محشی صاحب جمل شیخ سلیمان مقدمہ میں لکھتے ہیں: فاتحہ کی تفسیر امام محلی نے کی ہے۔ اور امام سیوطی نے اس کو آخر کتاب میں اس لئے ضم کردیا تاکہ اس بات پر دلالت رہے کہ یہ انہیں کی ہے۔

غرضکہ دونوں حضرات کی تفسیر از اول تا آخر ایسی یکسانیت رکھتی ہے کہ ناواقف کو یہ گمان تک نہیں ہوتا کہ یہ دو شخصوں کی تصنیف ہے۔ دونوں کی عبارتیں نہایت مختصر و دقیق ہیں۔ نہج یکساں ہے، راجح اقوال دونوں نے اعتماد کیا ہے، اور آیات متشابہات میں وہی طرز اپنایا جو امام محلی نے اختیار فرمایا تھا۔

یہ تفسیر ایجاز و اختصار میں اس مقام پر ہے کہ صاحب کشف الظنون نے بعض علمائے یمن سے نقل کیا میں نے قرآن اور تفسیر جلالین کے حروف شمار کئے تو سورۂ مزمل تک برابر نکلے۔ البتہ سورۂ مدثر سے تفسیر کے کچھ الفاظ زیادہ ہیں اسی لئے تو بے وضو اس کو ہاتھ میں لینا جائز ہے۔

اس اختصار کے باوجود کتاب نہایت قیمتی ہے اور اہل علم میں مشہور و متعارف۔ بے شمار مرتبہ طبع ہوئی اور بہت سے علماء نے اس پر تعلیقات و حواشی لکھے، ان میں جمل اور صاوی سب سے مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ جلالین پر ملا علی قاری کا حاشیہ ہے۔ مجمع البحرین جلال الدین محمد

Marfat.com

بن محمد کرخی کا۔ کمالین شیخ سلام اللہ فخر الدین حنفی کا (یہ شیخ محدث کی اولاد سے ہیں۔

# السراج المنیر للخطیب الشربینی

اس کتاب کے مصنف امام شمس الدین محمد بن محمد شربینی قاہری شافعی ہیں اور خطیب شربینی سے مشہور ہیں۔

اپنے دور کے بہت سے علماء سے علم حاصل کیا۔ ان میں شیخ احمد برسی، نور محلی، بدر مشہدی اور شہاب املی وغیرہم ہیں۔ اساتذہ نے جب دیکھا کہ آپ فتوی نویسی اور درس وتدریس کے اہل ہو گئے تو ان کو اجازت دے دی اور پھر مدۃ العمر آپ اسی میں مشغول رہے۔ بے شمار خلق خدا کو آپ سے فائدہ پہونچا۔

علم وعمل، صلاح وفلاح، اور زہد وتقوی کے عظیم مقام پر فائز تھے اور اہل مصر کا اس بات پر اتفاق تھا۔ آپ کی عادت کریمہ یہ تھی کی شروع رمضان المبارک سے مصر کی جامع مسجد میں اعتکاف فرماتے اور نماز عید کے بعد ہی باہر تشریف لاتے۔ حج کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور شدید تکان کے بغیر کسی سواری پر سوار نہ ہوتے۔ دنیوی کاموں میں مشغول نہ ہوتے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ اللہ تعالی کی ایک عظیم شان تھے۔ آپ کا وصال ۹۷۷ھ میں ہوا۔

آپ کی اہم تصانیف میں کتاب المنہاج، کتاب النبیہ۔ یہ دونوں عظیم شرحیں ہیں۔ ان میں آپ نے اپنے اساتذہ کی تحریرات کو جمع فرمایا تھا۔ لوگوں میں بہت مقبول ہوئیں اور خاص طور پر آپ کی یہ تفسیر۔

## تفسیر سراج منیر

اس کتاب کا سبب تصنیف آپ نے خود مقدمہ میں بیان فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے،

کہتے ہیں کہ علمائے سلف نے اپنے فہم وادراک کے مطابق قرآن کی تفاسیر لکھیں۔ ایک دن میرے دل میں بھی یہ خیال گزرا کہ میں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک تفسیر لکھوں، لیکن ایک زمانہ تک اسی تردد کا شکار رہا اور یہ خوف لاحق رہا کہ کہیں میں اس وعید کا مصداق نہ ہو جاؤں۔ جس میں یہ آیا کہ جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی اور بغیر علم قرآن

Marfat.com

میں حرف زنی کی الخ۔ آخر کار میں نے استخارہ کیا تو میرے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے کھول دیا۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو دل میں اس بات کو پوشیدہ رکھا حتی کہ میرے احباب میں سے ایک صاحب نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ فرمارہے ہیں: فلاں سے کہو کہ قرآن کی تفسیر لکھیں۔ چنانچہ آپ نے تفسیر لکھی۔

اس تفسیر میں مصنف نے راجح اقوال ذکر کئے ہیں، جہاں ضرورت سمجھی وہاں توجیہ اعراب کو بھی ذکر کیا اور تطویل سے اجتناب برتا ہے۔ قرأت سبعہ کا ذکر بھی ہے۔ بعض مقامات پر چند اقوال بھی ذکر کئے ہیں لیکن ان میں پہلا قول قوی اور مصنف کے نزدیک راجح ترین ہوتا ہے۔

یہ تفسیر عبارت کے اعتبار سے درمیانی ہے، نہ تو اس میں تطویل ممل خواطر ہے اور نہ اجمال مخل مقاصد ہے۔ سلف کی تفسیر ماثور سے بھی ماخوذ ہے اور متاخرین مفسرین کے اقوال بھی جابجا پائے جاتے ہیں۔ جیسے زمخشری، بیضاوی اور بغوی وغیرہ۔ بہت سے مقامات پر آپ ان کے اقوال کو پسند کرتے ہیں اور ان کی توجیہ بھی کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان سے اختلاف بھی کرتے ہیں اور ان کو رد فرماتے ہیں۔

تفسیری نکات اور اعتراضات مع جواب بھی بعض مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ آیات میں مناسبت اور احکام فقہیہ بھی اس میں بیان کرتے ہیں۔ اسرائیلی روایات بھی واقعات کے ضمن میں ہیں۔ دراصل یہ تفسیر امام رازی کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور چار جلدوں میں طبع شدہ ہے۔

## ارشاد العقل السلیم لابی السعود

اس کتاب کے مصنف ابوالسعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ عمادی حنفی ہیں۔ ولادت ۸۹۳ھ میں ہوئی۔ جائے پیدائش شہر قسطنطنیہ ہے۔ آپ کا گھرانہ علم وفضل میں مشہور تھا حتی کہ بعض لوگوں نے کہا: کہ آپ علم کی گود میں پلے بڑھے اور فضل کے پستان سے دودھ پیا۔ ہمیشہ علوم دینیہ کی خدمت میں مشغول رہے۔

اکثر کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں اور پھر جلیل القدر علماء سے شرف تلمذ حاصل کیا،

Marfat.com

آپ کی علمی شہرت دور دراز ملکوں تک پہونچی، ترکستان کے بہت سے مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں، پھر شہر بروسہ میں منصب قضا پر فائز ہوئے، اس کے بعد قسطنطنیہ کا عہدۂ قضا سنبھالا، ملک روم میں بھی اس عہدہ پر رہے، اس طرح آٹھ سال گزرے، پھر فتوی نویسی پر مامور ہوئے اور تقریبا تیس سال تک یہ خدمت انجام دی، نہایت دقیق مسائل تحریر فرمائے اور فتوی نویسی میں اعلی مقام حاصل کیا۔

کہتے ہیں آپ کا فتوی سائل کے استفتاء کے مطابق ہوتا، اگر سوال منظوم ہے تو جوب بھی منظوم ہوتا، اور دونوں ہم وزن اور ہم قافیہ ہوتے، سوال مسجع نثری عبارت میں ہوتا تو جواب بھی ویسا ہی تحریر فرماتے، اگر سوال عربی زبان میں آتا تو جواب بھی اسی زبان میں جاتا، اور اگر ترکی زبان میں ہوتا تو جواب بھی ویسا ہی ہوتا۔

آپ ہم عصروں میں علم وعرفان اور فضل وکمال میں سب پر چھائے رہے، کسی کو آپ سے مقابلہ کی جرآت نہیں ہوئی، درس وتدریس، افتاء وقضا کی مصروفیات کی وجہ سے آپ نہایت عدیم الفرصت تھے، لہذا تصنیف وتالیف کے لئے آپ کو زیادہ فرصت نہیں مل سکی، پھر بھی آپ نے کچھ وقت اس تفسیر کے لئے نکالا اور عظیم سرمایہ اہل علم کو عطا کیا، ساتھ ہی تفسیر کشاف پر حواشی لکھے اور ہدایہ کتاب البیوع پر بھی حاشیہ لکھا۔

آپ کا وصال قسطنطنیہ میں ہوا اور صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ یہ ۹۸۲ھ۔ کا زمانہ تھا۔ فرحمہ اللہ برحمۃ واسعۃ۔

## تفسیر ارشاد العقل

آپ نے یہ تفسیر لکھنا شروع کی تو درمیان میں بہت سے مشاغل پیش آئے حتی کہ سورۂ (ص) پر جاکر یہ سلسلہ رک گیا۔ آپ نے جو کچھ لکھا تھا شاہی دربار میں پیش کردیا جس کو سلطان وقت سلیمان خان والی قسطنطنیہ نے بہت پسند کیا اور بہت کچھ انعام کے ساتھ آپ کا وظیفہ بھی پانچ سو درم یومیہ کے حساب سے بڑھا دیا۔ پھر جب آپ نے یہ تفسیر مکمل کرکے دوبارہ سلطان کے پاس بھیجی تو مزید انعامات سے نوازے گئے۔

حق بات یہ ہے کہ آپ کی یہ تفسیر اس میدان میں حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ حسن تحریر

Marfat.com

اور جمال تعبیر میں نہایت کو پہونچی ہوئی ہے، بلاغت قرآنیہ کے وہ رموز واسرار مصنف نے بیان کیے کہ پہلے کسی نے بیان نہیں کیے، اسی لئے اہل علم میں اس کو خاص شہرت حاصل ہوئی اور بہت سے علماء نے اس کو سب سے بہتر تفسیر قرار دیا۔

عقد منظوم فی ذکر افاضل الروم میں ہے: کہ صاحب ارشاد العقل نے اس تفسیر میں ایسے مضامین ارشاد فرمائے ہیں جو کسی دور میں کانوں میں نہ پڑے اور یہ مثل صادق آئی کہ "کم ترک الاول للآخر" پہلوں نے کتنی چیزیں بعد والوں کے لئے چھوڑ رکھی تھیں۔

فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ کے مصنف کہتے ہیں: میں نے اس تفسیر کا مطالعہ کیا اور اس سے استفادہ کیا تو اس کو بہت خوب پایا۔ نہ یہ طویل ممل خواطر ہے اور نہ قصیر مخل مقاصد۔ بہت سے لطائف وکلمات کو متضمن اور فوائد واشارات پر مشتمل ہے۔

## روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی للآلوسی

اس کتاب کے مصنف ابو الثنا سید محمد آفندی آلوسی بغدادی ہیں۔ لقب شہاب الدین تھا۔ ۱۲۱۷ھ میں بغداد شریف کے نواح علاقہ کرخ میں ہوئی۔

آپ عراقی علماء میں اعلیٰ مقام کے حامل اور شیخ العلماء کے درجہ پر فائز تھے، بہت سے علوم کے جامع حتی کہ معقول ومنقول میں یگانہ روزگار تھے۔

فحول علماء سے علم حاصل کیا، ان میں آپکے والد، شیخ خالد نقشبندی، اور شیخ علی سویدی ہیں۔

آپ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں تیرہ برس کی عمر سے مشغول ہوئے اور بہت سے مدارس میں درس دیا، اور جب سے مسلک حنفی کے مطابق فتوی دینا شروع کیا اس وقت سے تمام علوم اپنے گھر ہی پڑھائے، آپ کے تلامذہ میں وہ بھی ہوئے جو قضا اور دوسرے عظیم عہدوں پر فائز ہوئے، دور دراز کے مختلف شہروں سے طلبہ وفضلا کی جماعتیں آتیں اور آپ سے اکتساب علم کرتیں، طلبہ پر آپ نہایت مہربان رہتے، ان کے قیام وطعام کا انتظام خود کرتے، خود اپنے مکان عظیم الشان میں ٹھہراتے، حتی کہ عراق میں آپ علم وفضل کے مرجع

Marfat.com

کہلائے اور بالاتفاق اہل علم آپ کے فضل وکمال کے قائل تھے۔

آپ تصنیف وتالیف میں مہارت تامہ رکھتے تھے، پختہ قلم کے مالک، املاوانشاء میں منفرد اور طرز تحریر میں یگانہ روزگار تھے، بہت سے رسائل وفتاوی تحریر فرمائے، لیکن آپ کے آثار علمیہ میں بہت کم باقی رہے اور امتداد زمانہ کی دبیز تہوں میں دب گئے۔

آپ ۱۲۴۸ھ۔ میں افتائے حنفیہ کے منصب پر فائز ہوئے اور مدرسہ مرجانیہ کے اوقاف کی تولیت بھی آپ کے سپرد کی گئی، اور یہ تولیت اس شرط کے ساتھ مشروط چلی آرہی تھی کہ جو اعلم علمائے بلد ہو وہی اس کا اہل قرار پائے گا۔ آپ نے یہ ذمہ داری ایسے اچھے طریقہ سے انجام دی کہ اس وقت کے وزیر اعظم رضا پاشا پر یہ واضح ہو گیا کہ میرے جتنے مصاحب ہیں ان میں سے آپ کا کوئی مدمقابل نہیں۔ آپ پندرہ سال اس منصب پر فائز رہے، پھر فتوی نویسی اور تولیت سے استعفی دے کر تفسیر قرآن میں مشغول ہوئے اور اس کو مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے قسطنطنیہ کا سفر کر کے سلطان عبدالمجید خان والی ترکستان کے سامنے اپنی اس عظیم تصنیف کو پیش کیا جس کو سلطان نے بہت پسند کیا۔

آپ اگر چہ حنفی افتاء کے مذہب پر ایک زمانہ فتوی دیتے رہے لیکن شافعی المذہب تھے، البتہ بہت سے مسائل میں امام اعظم کے مسلک پر گامزن رہے۔ آپ کا انتقال ۲۵ر ذوالعقدہ ۱۲۷۰ھ جمعہ کے دن ہوا اور شیخ معروف کرخی کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

## تفسیر روح المعانی

یہ تفسیر سلف صالحین کی آراء کو جامع ہیں۔ آپ نے روایت ودرایت دونوں اعتبار سے اسلاف کی تفسیر کا خلاصہ پیش کیا۔ آپ اکثر وبیشتر تفسیر ابن عطیہ، تفسیر ابوحیان، تفسیر ابوالسعود تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر سے نقل کرتے ہیں۔ ہاں تفسیر کشاف بھی آپ کا ماخذ ہے۔

چونکہ آپ اہل سنت کے معتقدات کے حامل تھے۔ لہذا معتزلہ اور روافض پر سخت تنقید کرتے ہیں۔ مسائل ریاضیہ وہیئت اور مسائل نحویہ کی بحثیں بھی وافر مقدار میں ہیں اور فقہی احکام کا ذخیرہ بھی آپ نے جمع کیا ہے۔

اسرائیلی روایات پر سختی سے نوٹس لیتے ہیں اور خوب چھان بین کے بعد آخری فیصلہ

Marfat.com

سنائے ہیں، وجوہ قرأت، آیات کے درمیان مناسبت اور شان نزول بیان کرنے کا التزام بھی ہے۔ تفسیر اشاری اور صوفیانہ بھی بیان فرماتے ہیں۔ غرض کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر انسائکلوپیڈیا ہے۔

## انوار التنزیل واسرار التاویل للبیضاوی

اس تفسیر کے مصنف قاضی القضاۃ ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علی بیضاوی شافعی ہیں، لقب ناصر الدین تھا۔ بیضاوی بلاد فارس میں ایک شہر ہے جس کا علاقہ نہایت ہی خوشگوار اور سرسبز وشاداب اور موذی جانوروں سے پاک تھا۔ یہاں کے انگور کا ایک ایک دانہ دس دس مثقال کا ہوتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کا سیب ہوتا ہے جس کی گولائی دو بالشت کی ہوتی ہے۔ اس کو شاہ گشتاشب نے اور بقول بعض حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنات نے تعمیر کیا تھا، فارسیوں کے عہد میں اس کو (دار سفید) کہتے تھے، تعریب کے بعد بیضاء ہو گیا۔

آپ نہایت ہی عابد وزاہد، نیک وصالح، اور یگانہ روزگار امام تھے۔ ابتداء میں قضاء شیراز کے عہدہ پر فائز رہے۔ پھر وہاں سے معزول ہو کر تبریز تشریف لائے، اتفاق سے کسی فاضل کے حلقۂ درس میں حاضر ہوئی اور آپ سب کے آخر میں اس طرح خاموشی سے بیٹھ گئے کہ حاضرین کو خبر نہ ہوئی۔ دوران درس فاضل مذکور نے کوئی اشکال پیش کیا اور حاضرین سے اس کا حل پوچھا۔ بلکہ ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا کہ اگر کوئی اشکال حل نہ کر سکے تو کم از کم میرے طرز پر اشکال کا اعادہ ہی کر دے۔

یہ سن کر قاضی صاحب خاموش نہ رہ سکے اور جواب کی تقریر شروع کر دی، فاضل مذکور نے کہا جب تک تم مجھے یہ باور نہ کرا دو کہ تم میرا اشکال سمجھ گئے ہو اس وقت تک میں جواب نہیں سننا چاہتا۔ لہذا پہلے میرے اشکال کا اعادہ کرو۔ آپ نے بلا تامل انہیں الفاظ میں اشکال کا اعادہ کیا اور پھر تشفی بخش جواب دیا اور پھر فوراً ہی اس پر اشکال پیش کیا اور جواب کے طالب ہوئے، جس کا جواب فاضل مذکور سے نہ بن پڑا۔

Marfat.com

اسی مجلس میں وزیر بھی موجود تھا وہ قاضی صاحب کے فضل وکمال کو سمجھ گیا اور اپنے پاس بٹھا کر پوچھا آپ کون ہیں؟ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں بیضاوی ہوں اور طلب قضا میں یہاں آیا ہوں۔ وزیر نے نہایت ہی اعزاز واکرام کے ساتھ خلعت فاخرہ سے نواز کر رخصت کیا۔

بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ آپ ایک عرصہ تک یہیں قیام پزیر رہے اور شیخ محمد بن محمد کحتائی سے سفارش کی درخواست کی، اور شیخ نے موقع پا کر ان کے متعلق سفارش بھی کی مگر قاضی صاحب کا ارادہ بدل گیا اور منصب دنیویہ ترک کر کے شیخ کی خدمت ہی میں رہنے لگے اور آپ کے ایما پر ہی آپ نے بیضاوی جیسی عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی۔

آپ کا وصال تبریز میں ۶۹۱ھ میں ہوا۔ آپنے اپنی یادگار میں بہت سی تصانیف چھوڑیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔

الغایۃ القصوی فقہ شافعی ہیں، منہاج الوصول اصول فقہ میں، طوالع الانوار علم کلام میں، شرح مصابیح حدیث میں، شرح کافیہ نحو میں، اور شرح مطالع منطق میں۔ لیکن ان میں آپ کی عظیم تصنیف ''انوار التنزیل واسرار التاویل'' جس کو غیر معمولی شہرت ملی اور آج بھی مدارس اسلامیہ میں داخل درس ہے۔

# تفسیر بیضاوی

آپ کی یہ تفسیر باعتبار حجم درمیانی تفسیر تھی۔ آپنے اس میں تفسیر وتاویل دونوں کو جمع کیا ہے، یہ کتاب آپ نے کشاف، تفسیر کبیر اور تفسیر امام راغب اصفہانی سے اخذ کر کے لکھی۔

آپکی یہ تفسیر کلام وحکمت کے حقائق، حدیث وسنت کے دقائق، معانی وبیان کے اسرار، رموز فلسفہ ومیزان، وجوہ قرأت وتفسیر آیت، منقول ومعقول تاویلات، صرف ونحو کی باریکیاں، لغات عربیہ کے مباحث، نظم قرآن کے محاسن وغیرھا صدہا علوم پر مشتمل ہے۔

آپنے یہ تفسیر خالص اہل سنت کے مذہب پر لکھی ہے۔ اس لئے اگرچہ کشاف آپ کا ماخذ ہے لیکن آپ نے معتزلہ کے مذہب ومسلک کے دلائل کو یکسر اڑا دیا ہے۔ ہاں فضائل سور میں زمخشری کی اتباع کرتے ہوئے بہت سے مقامات پر موضوع احادیث ذکر کردی ہیں جو

Marfat.com

آپ کی علمی جلالت کے واقعی منافی ہے۔

بہر حال کتاب نہایت ہی اہمیت کے حامل ہے، اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ کسی زمانے میں قرآن کریم کے ساتھ لوگ اس کو بھی حفظ کرتے تھے۔

ان تمام تفصیلات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ علم تفسیر اب فقط تفسیر ماثور میں منحصر نہیں رہا بلکہ اس نے ایک وسیع علم وفن کی شکل اختیار کر لی جو صدہا شعبوں پر مشتمل ہے۔ ظاہر ہے کہ ان سب کا احاطہ عادی طور پر ممکن نہیں۔ لہٰذا مفسرین میں کسی نے اپنا موضوع احکام قرآن کو بنایا اور کسی نے احادیث وآثار پر اقتصار کیا۔ کوئی وجوہ نظم اور اعراب قرآن کی وضاحت میں مصروف ہوا تو کسی نے اپنا موضوع تحریر چند مباحث پر منحصر رکھا۔

دور حاضر میں اُردو تفاسیر بھی منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئیں اور نہایت تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر لکھا گیا۔ ان میں بعض تفاسیر کے اسماء اس طرح ہیں۔

اشرف التفاسیر المعروف بہ تفسیر نعیمی حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی ۱۶/ جلدیں

ضیاء القرآن محقق عصر علامہ پیر کرم شاہ ازہری ۵/ جلدیں

فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان شیخ التفسیر علامہ فیض احمد اویسی ۱۵/ جلدیں

ان کے علاوہ مختصر تفسیریں بھی لکھی گئیں جو بطور حاشیہ ترجمہ قرآن کو واضح کرنے کے لئے منظر عام پر آئیں۔ ان میں خزائن العرفان (از صدر الافاضل) اور نور العرفان (از مفتی احمد یار خاں نعیمی) یہ دونوں امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کے حاشیہ پر تحریر ہوئی ہیں اور متداول ومقبول ہیں۔

Marfat.com

# علم تفسیر میں امام احمد رضا کا مقام

ان تمام تفاسیر کے وافر ذخیرہ میں مجھے بالخصوص یہ بتانا ہے کہ اس فن میں امام احمد رضا قدس سرہ کا مقام ومرتبہ کیا تھا۔ بعض لوگ امام احمد رضا کا علم تفسیر میں کوئی مقام نہیں مانتے۔ ایسے لوگ درحقیقت امام موصوف کی تصانیف کا مطالعہ کئے بغیر یہ بات کہتے ہیں۔ یا محض عناد و دشمنی کے طور پر۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں مخالفین نے بغیر تحقیق یہ جملہ لکھ دیا:

"کان قلیل البضاعة فی الحدیث والتفسیر" (۸)

یہ جملہ مولوی ابوالحسن علی میاں ندوی کی طرف سے اپنے والد مولوی عبدالحی رائے بریلوی کی کتاب نزہۃ الخواطر پر اضافہ ہے۔ اور امام احمد رضا کی تصانیف سے ناواقفیت کا نتیجہ، یا بغض وعناد اور مخالفانہ جذبات کا عکاس۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اسی کتاب میں امام موصوف اور ان کی بعض کتب کی مدح سرائی کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

وہ نہایت کثیر المطالعہ، وسیع المعلومات، اور متبحر عالم تھے۔ رواں دواں قلم کے مالک اور تصنیف وتالیف میں جامع فکر کے حامل۔

وہ حرمت سجدۂ تعظیمی کے قائل تھے۔ اس موضوع پر بالخصوص انہوں نے ایک کتاب بنام " الزبدة الزکیة لتحریم سجود التحیة " تصنیف کی۔ یہ کتاب اپنی جامعیت کے ساتھ ان کے وفور علم اور قوت استدلال پر دال ہے۔ فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر معلومات کی حیثیت سے اس زمانہ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ان کے فتاوی اور "کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم" جو قیام مکہ مکرمہ کے درمیان لکھی اس پر شاہد عدل ہے۔ علوم ریاضی، ہیئت، نجوم، توقیت، رمل، جفر میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

یہ مدحیہ کلمات (ص/۴۱) پر ہیں اور تنقیصی جملہ (ص/۴۲) پر۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ ندوی صاحب نے یہ دورخی پالیسی کیوں اپنائی۔

راقم الحروف تو یہی سمجھتا ہے کہ انہوں نے امام احمد رضا کی صرف بعض کتابوں کا

Marfat.com

مطالعہ کیا جس کے نتیجہ میں اس تضاد بیانی کا مظاہرہ ہوا۔ یا۔ ہوسکتا ہے ان کے نزدیک کسی علم میں مہارت کے لئے ضروری ہو کہ اس فن میں مستقل تصانیف ہوں جو تمام ابواب کو محیط ہوں۔

اگر ایسا ہے تو پھر اس معیار پر بیشتر مفسرین ومحدثین بھی قلیل البضاعۃ اور تہی دامن شمار ہونگے۔ اور پہلے مرحلہ یعنی صحابہ وتابعین کے دور میں تو معدودے چند بھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا، کہ اس دور میں تو نہ پورے قرآن کی تفسیر ہوئی اور نہ جمیع ابواب پر احادیث جمع ہوئیں۔ جیسا کہ گزشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ اب جبکہ علوم وفنون مدون ہو چکے ہیں، تو کسی فن میں مہارت تامہ اس کے اصول وفروع کی تفصیلی معلومات اور اس علم کے متعلقات پر عبور حاصل کرنے پر موقوف ہے، اور جب ان چیزوں میں عمیق نگاہ اور وسعت مطالعہ ثابت ہو جائے تو پھر ضخیم مجلدات اور تمام ابواب کے احاطہ اور ترتیب کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

اس نقطۂ نگاہ سے امام موصوف کی تصانیف کا مطالعہ منصف مزاجی سے کیا جائے تو بیش بہا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ہاں مخالفین کو اگر اس بات پر ہی اصرار ہو کہ جب تک ضخیم مجلدات اور مستقل تصانیف نہ ہوں اس وقت تک مہارت تسلیم نہیں۔ تو ہم اس نوعیت کا ثبوت بھی فراہم کرسکتے ہیں۔

راقم الحروف نے آٹھ سال قبل امام احمد رضا کے علم حدیث کے تعلق سے معلومات فراہم کرنا شروع کی تھیں، زمانہ کی دست برد سے امام احمد رضا کی جو کتابیں محفوظ تھیں ان کو جمع کیا جن کی تعداد تین سو سے متجاوز نہ ہوسکی۔

ان تمام کتب کا مطالعہ کرنے کے دوران جو احادیث سامنے آئیں ان کو جمع کیا اور فقہی ابواب پر مرتب کیا۔ ان کتابوں میں پائی جانے والی تمام احادیث کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دس ہزار ہوگی۔ لیکن میں نے مکررات کو حذف کیا۔ اور جن احادیث کی متعدد سندیں تھیں ان کو بھی ترک کیا۔ اس کے باوجود یہ تعداد (۳۶۶۳) احادیث وآثار تک پہنچی جو بخاری ومسلم اور ترمذی وغیرہا صحاح ستہ کی غیر مکرر احادیث سے کسی طرح کم نہیں۔ جب کہ یہ صرف تین سو تصانیف کا سرمایہ ہے اور یہ تعداد امام احمد رضا کی جملہ تصانیف کا تہائی حصہ ہیں۔ اگر تمام تصانیف دستیاب ہو جاتیں اور ان کی تمام احادیث کو جمع کر دیا جاتا تو یہ سلسلہ کہاں پہنچتا؟ مزید

Marfat.com

اس موضوع پر تلاش جاری ہے، چند ضخیم کتابیں سامنے آئی ہیں۔ انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ ان کو بھی جمع کیا جائے گا۔ پھر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ روایت کے ساتھ درایت حدیث اور اصول سے متعلق سیکڑوں صفحات میں بکھرے ہوئے امام احمد رضا کے علمی جواہر پاروں کی جمع وترتیب اس سلسلہ کو مزید وسعت دے گی اور مخالفین کے دعوے خاک میں ملتے نظر آئیں گے۔

اب چار ہزار سے زیادہ احادیث وآثار پر مشتمل مجموعہ بنام ''جامع الاحادیث'' سات ضخیم جلدوں میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

پھر ندوی صاحب کے جملہ ''قلیل البضاعة فی الحدیث'' کی کیا حیثیت رہ گئی۔

ان کے جملے کا دوسرا جزء ہے ''والتفسیر'' یعنی امام احمد رضا حدیث کی طرح تفسیر میں بھی تہی دامن تھے۔

امام احمد رضا کی جو تصانیف دستیاب ہیں اگر ان کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو اس دعویٰ کی بھی قلعی کھل جائے گی۔ راقم الحروف نے تقریباً چھ سو آیات پر مشتمل تفسیری مباحث جمع کر کے قارئین کے سامنے پیش کر دئے ہیں۔ یہ (جامع الاحادیث) کا ایک باب ہے جو ''کتاب التفسیر'' کے عنوان سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ان مباحث کو پڑھ کر منصف مزاج حضرات اس بات کا ضرور اعتراف کریں گے کہ جو شخصیت ان آیات کی اس طرح محققانہ انداز میں تفسیر کر سکتی ہے وہ بلاشبہ پورے قرآن کی تفسیر پر قادر تھی اور تمام مضامین قرآن اس کے پیش نظر تھے۔

خیال رہے کہ امام موصوف نے ایک مستقل اور مختصر تفسیر بھی لکھنا شروع کی تھی جو سورہ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی ١٢ آیات تک پہنچ سکی۔ یا۔ پھر اتنی ہی دستیاب ہوئی اور باقی امتداد زمانہ کی دبیز تہوں میں دب گئی۔

پورے قرآن کریم کی تفسیر پر قدرت حاصل ہونے کی دلیل خود ان کا ترجمہ قرآن بھی ہے۔ آپ نے جس پس منظر میں ترجمہ کیا اس کی مثال صدیوں میں تلاش کرنا مشکل ہے۔ آپ کا ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' اس طرح معرض وجود میں نہیں آیا جس طرح مترجمین عام طور سے گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر، متعلقہ کتابوں کا انبار لگا کر، اور ترجمہ وتفسیر کی کتابیں دیکھ دیکھ کر معنیٰ کا تعین کرتے ہیں۔ اور ان تمام چیزوں کے بعد جب مترجم ترجمہ کرتا ہے تو بھی اس بات

Marfat.com

کی کوئی ضمانت نہیں کہ اس کا قلم رطب ویابس سے پاک رہے، اور دین ودیانت کی پاسداری میں کانٹے کی تول پورا اترے۔

امام احمد رضا کی مصروف ترین زندگی عام مترجمین کی طرح ان تمام تیاریوں اور کامل اہتمامات کی متحمل کہاں تھی۔ اور حق تو یہ ہے کہ بہت سے موضوع ان کے یہاں قلم اٹھانے کا موقع بھی نہیں دیتے تھے۔ اس لئے بعض مواقع پر زبانی جواب عنایت فرماتے اور دوسرے حضرات کو لکھواتے۔ املا کرانے کی شان بھی یہ تھی کہ چار چار چھ چھ لوگ لکھتے اورسب کو بالترتیب علیحدہ علیحدہ مضامین لکھواتے۔ ترجمہ قرآن کی نوعیت بھی اس طرح تھی۔ حضرت صدرالشریعہ علامہ امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ترجمہ قرآن کی امام احمد رضا سے گزارش کی۔ کاموں کے ہجوم میں اس اہم کام کے لئے علیحدہ سے وقت ملتا نظر نہ آیا تو صدرالشریعہ دوپہر قیلولہ کے وقت قلم وقرطاس لے کر حاضر ہوگئے۔ ہر دن ایسے ہی وقت حاضر ہوتے، امام احمد رضا ترجمہ املا کراتے اور صدرالشریعہ لکھتے جاتے حتی کہ یہ کام ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں مکمل ہوگیا۔ کیا تاریخ تراجم میں کوئی اور بھی ایسی مثال ملے گی؟

پھر یہ ترجمہ کس انداز سے ہوا؟ اور کس خوش اسلوبی سے معرض وجود میں آیا؟ اس کی ایک جھلک ارباب علم وادب اور صاحبان فضل وکمال کے تاثرات سے ملاحظہ کیجئے۔

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی فرماتے ہیں:

علم قرآن کا اندازہ صرف اعلی حضرت کے اس اردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے۔ اور جس کی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں اور نہ اردو میں۔ اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا نہیں جاسکتا۔ جو بظاہر محض ترجمہ ہے مگر درحقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں (روح) قرآن ہے۔ (۹)

مولانا عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

انہوں نے قرآن کریم کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا، قرآن فہمی کے لئے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے ان پر انہیں گہرا عبور حاصل تھا۔ شان نزول، ناسخ ومنسوخ، تفسیر بالحدیث، تفسیر صحابہ اور استنباط احکام کے اصول سے پوری طرح باخبر تھے۔ یہی سبب ہے کہ اگر قرآن پاک کے مختلف تراجم کو سامنے رکھکر مطالعہ کیا جائے تو ہر انصاف پسند کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امام

Marfat.com

احمد رضا کا ترجمہ کنز الایمان سب سے بہتر ترجمہ ہے جس میں شان الوہیت کا احترام بھی ملحوظ ہے اور عظمت ونبوت ورسالت کا تقدس بھی پیش نظر ہے۔(۱۰)

ملک شیر محمد خاں اعوان آف کالا باغ اس ترجمہ پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

مقام حیرت واستعجاب ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہے اور بامحاورہ بھی۔اس طرح گویا لفظ اور محاورہ کا حسین امتزاج آپ کے ترجمہ کی بہت بڑی خوبی ہے۔پھر انہوں نے ترجمہ کے سلسلہ میں بالخصوص یہ التزام بھی کیا ہے کہ ترجمہ لغت کے مطابق ہو اور الفاظ کے متعدد معانی میں ایسے معانی کا انتخاب کیا جائے جو آیات کے سیاق وسباق کے اعتبار سے موزوں ترین ہو۔ ناموس توحید ورسالت کی پاسداری میں یہ ترجمہ قرآن اپنی مثال آپ ہے۔اس ترجمہ سے قرآنی حقائق ومعارف کے وہ اسرار ومعارف منکشف ہوتے ہیں جو عام طور سے دیگر تراجم سے واضح نہیں ہوتے۔یہ ترجمہ سلیس شگفتہ اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ روح قرآن اور عربیت کے بہت قریب ہے۔ان کے ترجمہ کی ایک نمایاں ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر انبیاء علیہم السلام کے ادب واحترام اور عزت وعصمت کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔(۱۱)

علامہ یٰسں اختر صاحب مصباحی اس کے متعلق فرماتے ہیں:

امام احمد رضا قادری نے عشق ومحبت کی زبان میں قرآن حکیم کا ایک ترجمہ کیا ہے جو علمی،ادبی،اعتقادی ہر حیثیت سے معیاری اور قرآن کی حقیقی جھلک کا آئینہ دار ہے۔صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ مصنف بہار شریعت کے شدید اصرار پر ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں یہ ترجمہ مکمل ہوا جس کا نام کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن رکھا گیا۔

کتب تفسیر ولغت وغیرہ دیکھے بغیر آپ زبانی فی البدیہہ برجستہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اسے لکھتے جاتے،اور جب صدر الشریعہ ودیگر علمائے کرام اس ترجمہ کا کتب تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتے کہ یہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل مطابق اور ان کا ترجمان ہے۔(۱۲)

اور حد تو یہ ہے کہ امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان استاد سعید بن یوسف زئی بھی برملا اعتراف کرتے ہیں:

Marfat.com

یہ ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے کہ جس میں پہلی بار اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لئے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت وتقدیس وعظمت و کبریائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ جب کہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے علماء ہو، ان میں یہ بات نظر نہیں آتی ہے۔ اسی طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب خدا شفیع روز جزا سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے، یا جن میں آپ سے خطاب کیا ہے تو بوقت ترجمہ ... نا احمد رضا خاں نے اوروں کی طرح صرف لفظی اور لغوی ترجمہ سے کام نہیں چلایا ہے بلکہ صاحب "ما ینطق عن الھوی" اور "ورفعنا لك ذکرك" کے مقام عالی شان کو ہر جگہ ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو کہ دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ترجمہ میں وہ چیزیں پیش کی ہیں جن کی نظیر علمائے اہل حدیث کے یہاں بھی نہیں ملتی۔ (۱۳)

ایک غیر جانب دار عالم اور ممتاز صحافی کوثر نیازی نے یوں بیان کیا۔

امام احمد رضا نے عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ کیا ہے، کنزالایمان روح پرور ترجمہ، عشق رسول کا خزینہ اور معارف اسلامی کا گنجینہ ہے۔ (۱۴)

ان شہادتوں سے اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ امام احمد رضا کی علوم قرآن پر گہری نظر تھی اور تفسیر قرآن میں امتیازی مقام حاصل تھا۔ جس شخص کی نگاہ اتنی عمیق ہو پھر اس کو اس فن میں قلیل البضاعۃ کہنا حقیقت سے کوسوں دور کی بات ہے۔

ماہرین فن نے اس ترجمہ کا مستند تفاسیر سے مقابلہ کیا تو عین مطابق پایا۔ تقدیس الوہیت اور ناموس رسالت کا ترجمان قرار دیا۔ قرآنی حقائق و معارف کا آئینہ بتاتا۔ لیکن عناد پسند طبیعتیں علوم قرآن سے تہی دامن ہی جھتی رہیں۔

اس موضوع کے تعلق سے اہل علم نے بہت کچھ لکھا ہے۔ میں اس تفصیل میں نہ جا کر چند مثالیں ان کے علوم قرآن پر گہری نظر اور تفسیری معلومات میں رسوخ کامل سے متعلق پیش کر رہا ہوں۔

ائمہ تفاسیر نے تفسیر قرآن کیلئے چار اصول متعین کئے ہیں اور پانچواں اصول انہیں پر

Marfat.com

متفرع اور انہیں سے ماخوذ ہے۔ ترتیب اس طرح ہے۔

تفسیر القرآن با لقر آ ن ۔

تفسیر القرآن با لحدیث

تفسیر القرآن بآ ثا ر الصحا بۃ و التا بعین العظا م

تفسیر القر آ ن با للغۃ العربیۃ و القواعد الا سلا میۃ

اور پانچواں طریقہ یہ کہ مندرجہ بالا میں سے کسی کے ذریعہ مؤید وثابت ہو۔ لہٰذا اس مقالہ میں امام احمد رضا کے تفسیری مباحث ان تمام پہلوؤں سے ملاحظہ فرمائیں اور آپ کی مہارت وعبقریت کی داد دیں۔

## تفسیر القرآن بالقرآن

قرآن کریم کی کچھ آیات ایسی ہیں جو مکرر ارشاد ہوئیں۔ اور بعض تھوڑے فرق سے متعدد مواقع پر نازل ہوئیں۔ لہٰذا تفسیر کے وقت اس بات کا خیال ضروری ہے کہ ان آیات کو بھی سامنے رکھا جائے۔ اس طرح بسا اوقات ایسا ہوگا کہ ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر کرتی نظر آئے گی اور مطالب قرآن ومراد الٰہی کی صاف صاف وضاحت ہو جائے گی۔ اس طرح کی مثالیں تصانیف رضویہ میں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ چند ملاحظہ فرمائیں۔

**مثال اول** = امام احمد رضا قدس سرہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ کے سلسلہ میں ایک آیت نقل فرمائی:

"وما ارسلنٰك الا كافة للناس" [ سورۃ سبا ۔ ۲۸ ]

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔

اس کی مزید وضاحت وتفسیر کے لئے دوسری آیت پیش فرمائی:

"تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده ليكون للعٰلمين نذيراً"

[سورۃ الفرقان ۔ ۱]

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہے۔

Marfat.com

پہلی آیت سے حضور کی بعثت تمام انسانوں کی طرف معلوم ہوئی تھی، لیکن دوسری آیت نے واضح کر دیا کہ آپ تمام جہان کے رسول ہیں۔

اب امام احمد رضا کا تشریحی بیان سنئے۔ فرماتے ہیں:

تو حضور کو تمام انس وجن کا رسول بنایا۔ علما فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل۔ " کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالتنا اجلال جبرئیل " بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر وارض وسماء وجبال وبحار تمام ماسوی اللہ اس کے احاطہ عامہ ودائرہ تامہ میں داخل۔ اور خود قرآن عظیم میں لفظ " عالمین " اور روایت صحیح مسلم میں لفظ " خلق " وہ بھی مؤکد بہ کلمہ " کافۃ " اس مطلب پر احسن الدلائل۔ تجلی الیقین ص ۲۶

**مثال دوم:** انبیائے سابقین کی بعثت کے تعلق سے امام احمد رضا نے ایک آیت تحریر فرمائی:

" وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ " [سورۃ ابراھیم ـ ٤]

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

اس آیت کی تفسیر میں آپ نے مندرجہ ذیل آیات پیش فرمائیں۔ لکھتے ہیں:

علماء فرماتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ انبیاء سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کر کے بھیجے جاتے۔

**اقول:** وقال اللہ تعالیٰ:

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومہ فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاماً "

[سورۃ عنکبوت ـ ١٤]

اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا۔

وقال تعالیٰ: " والی عاد اخاھم ھوداً " [سورۃ ھود ـ ٥]

اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ھود کو بھیجا۔

وقال تعالیٰ: ولقد ارسلنا الی ثمود اخاھم صالحا ان اعبدوا اللہ "

Marfat.com

[سورۃ النمل ٤٥]
اور بے شک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو۔
"وقال تعالیٰ: ولوطا اذقال لقومہ" [سورۃ الاعراف - ۸۰]
اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔
وقال تعالیٰ: والی مدین اخاھم شعیباً" [سورۃ الاعراف ۸۵]
اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا۔
وقال تعالیٰ: ثم بعثنا من بعضھم موسیٰ بآیاتنا الی فرعون وملأہ"
[سورۃ الاعراف ۱۰۳]
پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اسکے درباریوں کی طرف بھیجا۔
وقال تعالیٰ فی یونس علیہ السلام: وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون"
[سورۃ الصافات - ۱٤۷]
اور ہم نے اس کو لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔
یہ آیات پیش فرما کر لکھتے ہیں کہ حضور کی افضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد سے ہے۔
دارمی، ابویعلی، طبرانی اور بیہقی روایت کرتے ہیں اس جناب نے فرمایا:
ان اللہ فضل محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء۔
بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء وملائکہ سے افضل کیا۔
حاضرین نے انبیاء پر وجہ تفضیل پوچھی تو فرمایا:
ان اللہ تعالیٰ قال: "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ"
[سورۃ ابراھیم - ٤]
وقال لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس"
[سورۃ سبا - ۲۸]

Marfat.com

اب نظر کیجئے! کہ یہ آیت کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے۔

اولاً: اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے۔ اور حضور پرنور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور بلکہ بادشاہ زمین وآسمان۔

ثانیاً: اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اور ان کا تحمل بغایت دشوار۔

انا سنلقی علیک قولا ثقیلا ° [سورۃ المزمل ۵]

اسی لئے موسیٰ وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی۔

لا تنیا فی ذکری " [سورۃ طہ۔۴۲]

دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہوجانا۔

پھر جس کی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر، جس کی رسالت نے انس وجن وشرق وغرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر۔ پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر۔ اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر۔ افضل العبادات احمزھا۔

ثالثاً: جیسا جلیل کام ہو ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے۔ اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء وسردار اعظم کو۔ لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور رسول الکل میں ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

رابعاً: یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علو شان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں۔ کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً: جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ۔ نواب کو اپنے انتظام ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار، اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق وفتق ونظم ونسق میں اسی کے موافق۔ اور یہاں سامان وہ تائید وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء پر مبذول ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر

Marfat.com

القاء ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واوفی ہوں۔ افادہ الامام الحکیم الترمذی و نقله عنه فی الکبیر الرازی ۔

**اقول:** پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

**حلم:** کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

"دع اذهم وتوكل على الله" [سورة الاحزاب ۔ ٤٨]

**صبر:** کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

"فاصبر كما صبر اولو العزم من الرسل" [سورة الاحقاف ۔ ٣٥]

**تواضع:** کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

"واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين" [سورة الشعراء ۔ ٢١٥]

**رفق ولینت:** کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

"فبما رحمة من الله لنت لهم" [سورة ال عمران ١٥٩]

**رحمت:** کہ واسطہ افاضۂ خیرات ہو۔

"رحمة للذين آمنوا منكم" [سورة التوبه ٦١]

**شجاعت:** کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

"انی لا يخاف لدى المرسلون" [سورة النمل ۱۰]

**جود وسخاوت:** کہ باعثِ تالیف قلوب ہوں۔

"فان الانسان عبيد الاحسان وجبلت القلوب على حب من احسن اليها"

"ولا تجعل يدك مغلولة الى عنقك" [سورة الاسراء ۔ ٢٩]

**عفو ومغفرت:** کہ نادان جاہل فیض پاس کی۔

"فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين"

[سورة المائده ۔ ٥]

**استغناء وقناعت:** کہ جہاں اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

Marfat.com

"لاتمدن عینیك الی مامتعنا بها ازواجا منهم"

[سورۃ حجر۔۸۸]

اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے کچھ جوڑوں کو برتنے دی۔

جمال عدل: کہ تثقیف وتادیب وتربیت امت میں جس کی رعایت کریں۔

"وان حکمت فاحکم بینهم بالقسط" [سورۃ مائدہ۔۲]

کمال عقل: کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے۔ ولہذا عورت بھی نبینہ ہوئی۔ نہ بھی اہل بادیہ وسکان دہ کو نبوت ملی کہ جفاوغلظت ان کی طینت ہے۔

"وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیهم من اهل القری"

[سورۃ یوسف۔۱۰۹]

اس طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے۔ کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انھیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوتے ہیں۔ پھر جس کی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔ تجلی الیقین ۳۰

مثال سوم: فضول خرچی اور بخل دونوں ہی مذموم ہیں: حتی کہ سخائے خیر میں بھی شرع مطہر اعتدال کا حکم فرماتی ہے۔ امام احمد رضا نے میانہ روی کے سلسلہ میں یہ آیت نقل فرمائی:

"ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوما محسورا"

[سورۃ الاسراء ۲۹]

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

اس آیت کے دوسرے جزء میں بسط وکشادے سے ممانعت کا مطلب اسراف وتبذیر اور بے جا خرچ سے باز رکھنا ہے جس کی وضاحت وتفسیر دوسری آیات میں اس طرح آئی۔

"والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وكان بین ذالك قواما"

[سورۃ الفرقان۔۶۷]

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ

Marfat.com

اعتدال پر رہیں۔

"وآتوا حقه يوم حصاده ولا تسرفوا انه لا يحب المسرفين"

[سورة الانعام۔ ۱۴۲]

اور بے جانہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

"ولا تبذر تبذيرا ☆ ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين وكان الشيطان لربه كفورا"

[سورة الاسراء۔ ۲۶۔۲۷]

اور فضول نہ اڑا، بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

**مثال چہارم:** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیگر انبیاء و مرسلین پر فضیلت اجمالا اس آیت سے ثابت ہوتی ہے:

"تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات"

[سورة البقرة۔ ۲۵۳]

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

امام احمد رضا اس اجمال کی تفصیل اس طرح بیان فرماتے ہیں:

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات و محاورات و نقل اقوال و ذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی شان سب انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے بلند نظر آتی ہے۔

یہ وہ بحر ذخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار۔ فقیر اول ائمہ کرام کے چند اخراجات ذکر کر کے پھر بعض امتیازات کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے ظاہر کرے۔ تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد یہیں پر اقتصار کا باعث ہوا۔

(۱) خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام وانجیل سے نقل فرمایا:

"ولا تخزني يوم يبعثون" [سورة الشعراء۔ ۸۷]

Marfat.com

اور مجھے رسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے۔
حبیب قریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا۔
"یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ" [سورۃ التحریم ـ ۸]
جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو۔
حضور کے صدقہ میں صحابہ بھی اس بشارت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔
(۲) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی
"انی ذاھب الی ربی سیھدین" [سورۃ الصافات ۹۹ـ]
اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔
"سبحان الذی اسری بعبدہ الآیۃ" [سورۃ الاسراء ـ ۱]
پاکی ہے اسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا۔
(۳) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے آرزوئے ھدایت نقل فرمائی۔
"سیھدین" [سورۃ الصافات ـ ۲]
اور مجھے سیدھی راہ دکھادے۔
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا
ویھدیك صراطا مستقیما۔ [سورۃ الفتح ـ ۲۶]
اور اللہ آپ کو سیدھی راہ پر گامزن رکھے گا
(۴) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا، فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے۔
"ھل اتاك حدیث ضیف ابراھیم المکرمین" [سورۃ الذاریات ـ ۲۴]
اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔
حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرمایا، فرشتے ان کے لشکری وسپاہی بنے۔
"وایدہ بجنود لم تروھا" [سورۃ التوبۃ ـ ۴۰]
اور ان فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔
"والملئکۃ بعد ذلك ظھیرا" [سورۃ التحریم ـ ۴]

Marfat.com

اوراس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

(۵) خلیل علیہ الصلوۃ والتسلیم کوفرمایا! انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔

"وعجلت اليك رب لترضى" [سورۃ طه۔ ۸٤]

اوراے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے بتایا، خدانے ان کی رضا چاہی۔

"ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ" [سورۃ الضحیٰ۔ ۵]

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارارب تمہیں اتنادے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

فلنولينك قبلة ترضها۔ [سورۃ البقرۃ۔ ۱٤٤]

توہم تمہیں اس جانب پلٹیں گے جس سے تم راضی ہو

(٦) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا لفظ فرار سے نقل فرمایا۔

"ففررت منكم لما خفتكم" [سورۃ الشعراء۔ ۲۱]

اور میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارت ادا فرمایا۔

"واذ يمكر بك الذين كفروا" [سورۃ الانفال۔ ۳۰]

اوراے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔

(۷) کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے طور پر کلام کیا اوراسے سب پر ظاہر فرمایا۔

"وانا اخترتك فاستمع لما يوحىٰ، انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني"

[سورۃ طه۔ ۱۲۔ ۱۳]

اور میں نے تجھے پسند کیا اور اب کان لگا کرسن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری بندگی کر۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے فوق السموات مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا۔

"فاوحى الى عبده ما اوحىٰ" [سورۃ النجم۔ ۱۰]

اور وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

Marfat.com

(۸) داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو ارشاد ہوا۔

"ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله" [سورة ص ـ ٢٦]

اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا۔

"وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى" [سورة النجم ـ ٤]

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

وباللہ التوفیق۔

## اب فقیر عرض کرتا ہے

(۹) نوح وھود علیہما الصلاۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی۔

"رب انصرني بما كذبون" [سورة المؤمنون ـ ٢٦]

اے میرے رب میری مدد فرما۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔

"وينصرك الله نصراً عزيزا" [سورة الفتح ـ ٢]

اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے گا۔

(۱۰) نوح وخلیل علیہما الصلاۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امت کی دعائے مغفرت کی۔

"ربنا اغفرلي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب"

[سورة ابراهيم ـ ٤١]

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگ۔

"واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات" [سورة محمد ـ ١٩]

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

Marfat.com

(۱۱) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آیا، انہوں نے پچھلوں میں اپنا ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔

"واجعل لی لسان صدق فی الآخرین "[سورة الشعراء ـ ٨٤]

اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خود فرمایا:

" ورفعنا لك ذكرك " [ سورة الانشراح ـ ٤ ]

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔

"عسى ان يبعثك ربك مقاماً محمودا" [سورة الاسراء۔ ۷۹]

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(۱۲) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا، انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی۔ مگر حکم ہوا:

"يا ابراهيم اعرض عن هذا" [ سورة هود ـ ٧٦]

اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔

عرض کی: "ان فيها لوطا" [سورة العنكبوت ـ ٣٢]

اس بستی میں لوط ہے۔ حکم ہوا۔

" نحن اعلم بمن هو" [سورة العنكبوت ـ ٣٢ ]

ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ارشاد ہوا۔

"وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم" [سورة الانفال ـ ٣٣]

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

(۱۳) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے نقل فرمایا۔

"ربنا وتقبل دعاء" [سورة ابراهيم ـ ٤٠]

اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے۔

Marfat.com

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے خلیفوں کو ارشاد ہوا۔

"وقال ربکم ادعو نی استجب لکم" [سورۃ غافر ۔ ٦٠]

اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(۱۴) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی۔

"فلما اتھا نو دی من شا طی الوا دی الایمن فی البقعة المبا رکة من الشجرة" [سو رة القصص ۔ ٢٠]

پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا، ندا کی گئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ وفردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی۔

"عند سدرة المنتهی عندها جنة الماویٰ" [سورة النجم ۔ ١٤]

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

(۱۵) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔

"ویضیق صدری ولا ینطلق لسا نی فا رسل الیٰ ھا رون"

[سو رة الشعرا ء ۔ ١٣]

اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی تو تو ھارون کو بھی رسول کر۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی،

"الم نشرح لك صدرك" [سو رة الانشراح ۔ ١]

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

(۱٦) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔

"فلما جاء ھا نو دی ان بو رك من فی النا رومن حو لھا"

[سورة النمل ۔ ٨]

پھر جب آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوہ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تکریم و تعظیم کے

Marfat.com

لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی۔

"اذ یغشی السدرة ما یغشی" [سورة النجم ـ ١٦]

جب سدرہ پر چھارہا تھا جو چھا رہا تھا۔

(۱۷) ہارون وکلیم علیہم الصلوۃ والتسلیم کے لئے فرمایا: انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔

"ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی" [سورة طه ـ ٤٥]

اے ہمارے رب بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔

اس پر حکم ہوا۔ "لا تخافا اننی معکما اسمع واریٰ" [سورة طه ـ ٤٦]

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خود مژدہ نگہبانی دیا۔

"واللہ یعصمك من الناس" [سورة المائدة ـ ٦٧]

اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

(۱۸) مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں فرمایا! ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہو گا۔

"یٰعیسی ابن مریم ءأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین من دون اللہ" [سورة المائدہ ـ ١١٦]

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ، کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا دو اللہ کے سوا۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی، اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی ہوا، مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قابل غور ہے۔

"عفا اللہ عنك لم اذنت لهم" [سورة التوبه ـ ٤٣]

اللہ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں اذن دیدیا۔

Marfat.com

سبحان اللہ اسوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

**(۱۹)** مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی۔

"فلما احس عیسٰی منہم الکفر قال من انصاری الی اللہ، قال الحواریون نحن انصار اللہ" [سورۃ آل عمران۔ ۵۲]

پھر جب عیسٰی نے ان سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف سے حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا۔

"لتؤمنن بہ ولتنصرنہ" [سورۃ آل عمران۔۸۱]

تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا۔ اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسٰی ید بیضا داری    آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم وبارک وکرم۔ والحمد للہ رب العالمین۔

تجلی الیقین ۶۷

## تفسیر القرآن بالاحادیث

یہ موضوع بسیط وعظیم ہے۔ امام احمد رضا کی تصانیف اس سے مالا مال ہیں۔

آپ کا طرز تحریر ہی یہ ہے کہ جب کسی موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اور کوئی بحث چھیڑتے ہیں تو پہلے قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس آیت کی تفسیر میں احادیث کی کتابوں کو کھنگالتے ہیں اور صفحہ قرطاس پر جب حدیثوں کے موتی بکھیرتے ہیں تو حفاظ حدیث کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

مثال اول: عقیدہ ختم نبوت کے ثبوت میں قرون اولیٰ سے یہ آیت پیش کی جاتی رہی ہے۔

Marfat.com

"ما کان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین"

[سورۃ الاحزاب ۔ ۴۰]

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہی بیان کیا جاتا رہا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء ومرسلین میں پچھلے اور سب کے بعد آخر زمانہ میں مبعوث ہوئے۔یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو۔یا۔اس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔

بعض لوگوں یعنی وہابیہ کے قاسم العلوم مولوی قاسم نانوتوی نے اپنے دل سے معنی گڑھے اور بے جا تاویل کر کے اس کا مطلب بیان کیا کہ آپ نبی بالذات ہیں۔لہٰذا آپ کے زمانہ میں یا اس کے بعد کوئی نبی آجائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔معاذ اللہ رب العالمین۔

امام احمد رضا نے اس قول کو قرآن میں تحریف قرار دیا اور اس باطل عقیدہ کی دھجیاں اڑادیں اور سیکڑوں احادیث 'خاتم النبیین' کی تفسیر میں پیش فرمائیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ آپ کی بعثت سب کے آخر میں ہوئی۔تفصیل کے لئے جزاء اللہ عدوہ ۔یا۔اسی جامع الاحادیث کی جلد چہارم ملاحظہ کریں۔

بعض احادیث یہ ہیں:

۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی داراً فاکملھا واحسنھا الا موضع لبنۃ ، فجعل الناس یدخلونھا ویتعجبون منھا ویقولون : لولا موضع اللبنۃ فانا موضع اللبنۃ فختم بی الانبیاء۔

---

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبین ۵۰۱/۱

الصحیح لمسلم، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبین، ۲۴۸/۲

الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل مثلی الانبیاء ۱۰۹/۲

المسند للحمیدی، ۱۰۳۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴۹۹/۱۱

Marfat.com

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ خالی ہے۔ تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔ المبین ۱۲۳

۲۔ عن حذیفة ابن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فی امتی کذابون ودجالون سبعة و عشرون، منهم اربعة نسوة، وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان: الله اکبر۔ مرتین، اشهد ان لا اله الا الله ۔مرتین، اشهد ان محمداً رسول الله ۔ مرتین، قال: آدم من محمد قال: آخر ولدك من الانبیاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہا لصلوۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۵

---

۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین، ۵۰۱/۱
الصحیح لمسلم، باب اشراط الساعة، ۳۹۷/۲
الجامع مع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۴۵/۲
۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۴۵۵/۱۱ ☆

Marfat.com

٤۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لی اسماء، انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔　　جزاءاللہ عدوہ ۲۳

٥۔ **عن** ابن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله ادرك بی الاجل المرجواختار نی اختیارافنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامة ۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر وزمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاءاللہ عدوہ ۳۳

٦۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کنت اول النبیین فی الخلق وآخرهم فی البعث ۔

---

٤۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　تفسیر سورة الصف،　　٧٢٧/٢

الصحیح لمسلم،　　کتاب الفضائل،　　٢٦١/٢

الجامع للترمذی،　　باب ما جاء فی اسماء النبی ﷺ،　　١٠٧/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٨٠/٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ١٩٦٥٧

المسند للحمیدی، ٥٥٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢٢/٢

٥۔ السنن للدارمی، ٢٩/١ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ٣٠٥/٦

٦۔ کنز العمال لمتقی ٣٢٠٨٠، ٤٤٢/١١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٤١

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

۷۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اول الرسل آدم و آخرھم محمد ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۰

**مثال دوم:** کفار ومشرکین سے استعانت ناجائز وحرام ہے۔ اس کے ثبوت میں امام احمد رضا نے اپنی کتاب "المحجۃ المؤتمنۃ" میں تحقیق وتدقیق غایت ونہایت کو پہنچادی ہے۔

منجملہ آیات حرمت استعانت میں ایک آیت یہ بھی پیش فرمائی۔

"لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء" [سورۃ آل عمران ۔ ۲۳]

مسلمان کافروں کو اپنا دوست (مددگار) نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا، اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔

پھر اس آیت کی تفسیر میں احادیث کی طرف رجوع فرمایا تو حدیثوں کا سیل رواں دکھائی دیتا ہے۔ پھر ہر حدیث کی تصحیح وتحسین، رجال احادیث کی توثیق وتعدیل، آپ کی بالغ نظری، استحضار کامل اور تفحص تام کا پتہ دیتی ہے۔ چند احادیث یہ ہیں۔

۸۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : إن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَرَجَ اِلیٰ بَدرٍ فَتَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ المُشرِکِینَ فَلَحِقَهُ عِندَ الحَمرَۃِ فَقَالَ : اِنِّی اَرَدتُ اَن اَتَّبِعَکَ وَ اُصِیبَ مَعَکَ، قَالَ : تُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهٖ ؟

---

۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۶۹ ☆

۸۔ السنن لابن ماجہ، الجہاد، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٤/۷

Marfat.com

قَالَ:لَا،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهُ قُوَّةٌ وَ جَلْدٌ۔ فَقَالَ : جِئْتُ لِاَ تْبَعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُؤْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ:تُؤْ مِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخَرَجَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے، سنگستان وبرہ ( کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے ) ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔ صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: پلٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب ذوالحلیفہ پہونچے ( کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے ) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔ صحابہ کرام خوش ہوئے۔ اس نے وہی عرض کی: حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۔ **عن** حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ وَجهاً فَأَتَيْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي، فَقُلْنَا :اِنَّا نَكْرَهُ اَنْ يَّشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا وَ لَا نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :اَسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ،قَالَ:فَاَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَهُ،فَضَرَبَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى عَاتِقِي

---

۹۔ المعجم الكبير للطبراني، ۲۲۳/۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۴/۳
مجمع الزوائد للهيثمي، ۳۰۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخاري، ۲۰۹/۱

Marfat.com

فقتلتُ رَجُلًا، وَ تزوّجتُ بِابنتِہٖ بعدَ ذٰلِکَ ، فکانت تقولُ: لَا عدمتَ رَجُلًا وَ شحکَ ھٰذا الوِشاحُ ، فأقولُ لَھَا: لَا عُدِمتُ رَجُلًا أعجلتُ أباکَ إلی النّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کو تشریف لئے جاتے تھے۔ میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ، فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے۔ ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کرڈالا۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کرلی۔ وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو فنا کردیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۱۰۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خَرَجَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی إذَا خَلَّفَ ثَنِیَّۃَ الوِدَاعِ إذَا کَتِیبَۃٌ ، قَالَ : مَنْ ھٰؤلاءِ، قَالُوا: بَنِی قَینقَاعِ وَھُوَ رَھطُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لَا ، بَلْ ھُمْ عَلٰی دِینِھِم ، قَالَ :قُلْ لَھُمْ : فَلْیَرْجِعُوا،فَإنَّا لَا نَسْتَعِینُ بِالْمُشْرِکِینَ ۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔ جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاد ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبد اللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے۔ عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں، ہم مشرکین سے مدد نہیں مانگتے۔

**مثال سوم:** حضور افضل المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضائل عطا

---

۱۰۔ السنن الکبری للبیہقی، ۹/ ۳۷

Marfat.com

فرمائے، اس کا استقصاء واحاطہ ممکن نہیں۔ آپ کی عظمت شان اور فضیلت مقام کی گواہی قرآن کے ساتھ دیگر کتب آسمانی بھی دیتی ہیں۔ بلکہ ہر نبی ورسول کا وظیفہ ہمارے سرکار کے مناقب ومحامد رہا۔ اور ان سب سے ان کا عہد ومیثاق میں وعدہ لیا گیا تھا۔ لہٰذا وہ سب اپنے اپنے زمانوں، شہروں اور قوموں میں اس کا اعلان کرتے آئے حتی کہ سیدنا حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ان کے آخر میں آئے تو صاف اعلان فرمایا۔

"ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد" [سورۃ الصف۔٦]

قرآن سے آپ کی فضیلت کلیہ ثابت کرنے کے سلسلہ میں امام احمد رضا نے یہ آیت پیش فرمائی۔

"تلك الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض" [سورۃ البقرۃ۔ ۲۵۳]

پھر اس کی صراحت اور مختلف النوع فضائل کا اثبات احادیث مبارکہ سے فرمایا، گویا یہ احادیث اس آیت کی تفسیر فرما رہی ہیں۔

بعض احادیث ملاحظہ کریں۔

۱۱۔ **عن** ابی هریرہ رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اتخذ الله ابراهیم خلیلا، وموسی نجیا و اتخذنی حبیبا، ثم قال: وعزتی و جلالی لاوثرن حبیبی علی خلیلی و نجی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسیٰ کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل ونجی پر تفضیل دوں گا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

---

۱۱۔ كنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۳، ۱۱/۴۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۴۱ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق ۱/۳۳۲

۱۲۔ البدایة و النهایة لابن كثیر، ۶/۲۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساكر

Marfat.com

تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی عزوجل : نحلت ابراهیم خلتی ، و کلمت موسی تکلیما ، واعطیتك یا محمد کفاحا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی، اور موسیٰ سے کلام کیا، اور تجھے اے محمد! اپنا مواجہ عطا فرمایا کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

۱۳۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الله تعالیٰ اوحی فی الزبور ، یا داؤد ! انه سیاتی بعدك من اسمه احمد و محمد صادقا نبیا لا اغضب علیه ابدا ، ولا یعصینی ابدا ( الی قوله ) امته امة رحمة اعطیتهم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء ، وافرضت علیهم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیامة و نورهم مثل نور الانبیاء ( الی ان قال ) یا داؤد ! انی فضلت محمدا و امته علی الامم کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی، اے داؤد! عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انہیں وہ نوافل عطا کیے جو پیغمبروں کو دیے۔ اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء ورسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱٤۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

---

۱۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆

۱٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/٤۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/٤٥۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/٤۳۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٥/٤۷۲

Marfat.com

تعالیٰ علیہ و سلم: فضلت علی الانبیاء بست ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں چھ باتوں میں تمام انبیاء کرام پر فضیلت دیا گیا۔

۱۵۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤ تھن نبی قبلی ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

۱۶۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسنی حلة من حلل الجنة، اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤنگا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں تمام مخلوق الہی ہمیں کسی کو بار نہ ہوگا۔

۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اول من یکسی ابراھیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم ادنی بکسوتی فلبستھا فاقوم عن یمینہ مقاما لایقوم احد غیری یغبطنی فیہ الاولون والآخرون ۔

---

۱۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۶۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۶۳

۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تفضیل نبینا ﷺ ۔ ۲/۲۴۵

الجامع للترمذی، باب فضل النبی ﷺ ۲/۲۰۱

۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة ۱/۱۱۲

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا، وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے، پھر میری پوشاک حاضر کی جائیگی، میں پہنکر عرش کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائینگے۔

تجلی الیقین ۱۲۷

۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اتى باب الجنة يوم القيامة فاستفتح، فيقول الخازن: من انت؟ فاقول: محمد، صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فيقول: بك امرت لاافتح لاحد قبلك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت در جنت پر تشریف لاکر کھلواؤنگا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤنگا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے۔ داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا۔ نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں۔　تجلی الیقین ۱۲۸

۱۹۔ **عن** ابی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا اول من يدخل الجنة ولا فخر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہونگا، اور کچھ فخر مقصود نہیں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

---

۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۴۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۰/۱۹۱
كنز العمال للمتقى، ۳۲۰۴۸، ۱۱/۴۳۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/[illegible]

Marfat.com

## تفسیر القرآن بآثار الصحابۃ والتابعین العظام

اس موضوع سے متعلق امام احمد رضا کے تفسیری مباحث آپ کی تصانیف میں کثرت سے موجود ہیں۔ آپ جب کسی آیت کو موضوع سخن بناتے ہیں تو احادیث کریمہ کے بعد صحابہ کرام کے ارشادات اور تابعین عظام کے اقوال سے مطلب کی خوب خوب وضاحت فرماتے ہیں۔

کسی آیت کے منسوخ ومحکم ہونے کا فیصلہ اپنی رائے سے نہیں بلکہ یا تو دوسری آیات کے ذریعہ۔ یا احادیث کی روشنی میں۔ یا پھر آثار صحابہ وتابعین عظام سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ایسی آیات جن کا مفہوم باہم متنافی ہو تو ظاہر ہے کہ ان کا مورد ومصداق بھی جداگانہ ہوگا۔ بصورت دیگر ایک آیت منسوخ اور دوسری ناسخ ہوگی اور ان چیزوں کا علم مندرجہ بالا طریقوں کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ امام احمد رضا نے ان تمام مباحث سے متعلق اپنی تصانیف میں بیش بہا اور قیمتی معلومات جمع کی ہیں۔ ان میں چند ہدیہ قارئین ہیں۔

**مثال اول:** ” لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ۔ ان اللہ یحب المقسطین “

[سورۃ ممتحنہ ۔ ۸]

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالے کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو۔ بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

**اولاً:۔** اس آیت کے تعلق سے آپ نے یہ بتایا کہ یہ آیت محکم ہے اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا مسلک۔

فرماتے ہیں:

ایک آیہ کریمہ کے بیان پر اقتصار کروں کہ وہی سب ان چھوٹے بڑے لیڈروں کی نقل مجلس ہے۔ یعنی کریمہ ممتحنہ ”لا ینھکم اللہ الآیۃ“

اس میں اکثر اہل تاویل جن میں سلطان المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی ہیں فرماتے ہیں: اس سے مراد بنو خزاعہ ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی

Marfat.com

علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔رب عزوجل نے فرمایا:

ان کی مدت عہد تک ان سے بعض نیک سلوک کی تمہیں ممانعت نہیں۔

امام مجاھد تلمیذ اکبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان کی تفسیر بھی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس ہی جھی جاتی ہے فرماتے ہیں: ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔

بعض مفسرین نے کہا: مراد کافروں کی عورتیں اور بچے ہیں جن میں لڑنے کی قابلیت ہی نہیں۔

قول اکثر کی حجت حدیث بخاری ومسلم واحمد وغیرہ ہے سیدتنا اسماء بنت ابیبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ان کی والدہ قتیلہ بحالت کفر آئی اور کچھ ھدایا لائی۔انھوں نے نہ اس کے ہدیے قبول کئے نہ آنے دیا کہ تم کافرہ ہو۔جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آسکتیں۔حضور میں عرض کی: اس پر آیہ کریمہ اتری کہ ان سے ممانعت نہیں۔ یہ واقعہ صلح ومعاھدہ کا ہے۔خصوصا یہ تو ماں کا معاملہ تھا اور ماں باپ کے لئے مطلقا ارشاد ہے۔

"وصاحبھما فی الدنیا معروفا" [سورۃ لقمان۔ ۱۵]

دنیوی معاملوں میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہ۔

ظاہر ہے کہ قول امام مجاھد پر تو آیہ کریمہ سے تعلق ہی نہیں خاص مسلمانوں کے بارے میں ہے۔اور نہ وہ اب کسی طرح قابل نسخ۔اور قول سوم یعنی ارادۂ نساء وصبیان پر بھی اگر منسوخ نہ ہو تو ان دوستان ہنود کو نافع نہیں کہ یہ جن سے وداد واتحاد منا رہے ہیں۔وہ عورتیں بچے نہیں۔

قول اول پر بھی کہ آیت اہل عہد وذمہ کے لئے ہے۔اور یہ ہی قول اکثر جمہور ہے۔ آیت کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں۔لاجرم اکثر اہل تاویل اسے حق مانتے ہیں۔اور اسی پر ہمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیت

"لاینھکم" دربارۂ اہل ذمہ،اور آیت کا "ینھکم اللہ" حربیوں کے بارے میں ہے۔اسی بنا پر ہدایہ ودرر وغیرہما کتب معتمدہ نے فرمایا: کافر ذمی کے لئے وصیت جائز ہے۔اور حربی کے لئے باطل وحرام۔کہ آیت "لاینھکم اللہ" نے ذمی کے ساتھ احسان جائز فرمایا۔اور آیت "انما ینھکم اللہ" نے حربی کے ساتھ احسان حرام۔ (فتاوی رضویہ جدید

Marfat.com

ثانیاً:۔ امام احمد رضا نے اس آیت کو بعض ائمہ تفسیر کے نزدیک منسوخ بتایا، اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی۔

آیت کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑیں۔ ان کے نزدیک وہ ضرور آیات قتال وغلظت سے منسوخ ہے۔ اجلہ ائمہ تابعین مثل امام عطا بن ابی رباح استاذ امام اعظم ابوحنیفہ جن کی نسبت امام اعظم فرماتے:۔

" ما رایت افضل من عطا "میں نے امام عطا سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔

وعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم مولی امیر المومنین عمر فاروق اعظم۔

وقتادہ تلمیذ خاص حضرت انس خادم خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ورضی اللہ تعالی عنھم۔ نے اس کے منسوخ ہونے کی تصریح فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ جدید)

امام احمد رضا نے اس مطلب کے ثبوت میں تفسیر قرطبی، تفسیر جمل، تفسیر در منثور، تفسیر جامع البیان۔ تفسیر ابوشیخ بن حبان۔ تفسیر ابن
ابی حاتم، تفسیر ابوالسعود، تفسیر عنایت القاضی، تفسیر خطیب شربینی، اور تفسیر جلالین کے حوالے پیش فرمائے جو بلاشبہ آپ کی وسعت نظر کا عکاس ہیں۔

**مثال دوم:** تبذیر واسراف دو علیحدہ لفظ ہیں۔ کیا دونوں کے معانی بھی جدا ہیں؟ یا ایک ہی معنی پر بولے جاتے ہیں۔ امام احمد رضا کی تحقیقات اقوال صحابہ وتابعین کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

" قال الله تعالیٰ: ولا تبذر تبذیرا "　[سورۃ الاسراء ـ ۲٦]

مال بیجا نہ اڑا۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

تبذیر کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں۔

(۱) وہ اور اسراف دونوں کے معنی ناحق صرف کرنا۔

**اقول:** یہ ہی صحیح ہے کہ یہ ہی قول حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس وعامہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم کا قول مسند فریابی، سنن سعید بن منصور، مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ، ادب مفرد امام بخاری، تفسیر ابن جریر تفسیر

Marfat.com

ابن ابی حاتم، تفسیر ابن منذر، معجم کبیر طبرانی، مستدرک حاکم اور شعب ایمان امام بیہقی نے نقل فرمایا ہے۔ تفسیر ابن جریر میں اس کے لفظ یوں نقل فرمائے۔

"قال التبذیر فی غیر الحق وھو الاسراف" (۲۳)

حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تبذیر ناحق خرچ کو کہتے ہیں۔ یہ ہی اسراف ہے۔

اور دوسری سند سے یوں مروی ہے۔

"قال کنا اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نتحدث ان التبذیر النفقة فی غیر حقہ" (۲۴)

حضرت ابن مسعود نے فرمایا: ہم اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تبذیر ناحق خرچ کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول سنن سعید بن منصور، ادب مفرد امام بخاری۔ شعب الایمان امام بیہقی، تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن منذر نے نقل کیا۔

"المبذر منفق فی غیر حقہ" (۲۵)

مبذر ناحق خرچ ہے۔

ابن جریر میں ایک روایت ان سے یہ ہے "

لا تنفق فی الباطل فان المبذر ھو المسرف فی غیر حقہ" (۲۶)

تو باطل میں خرچ نہ کر کہ مبذر ناحق خرچ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

وقال مجاھد: لو انفق انسان مالہ فی الحق ما کان تبذیرا ولو انفق مدا فی الباطل کان تبذیرا" (۲۷)

اور امام مجاہد نے فرمایا: اگر انسان اپنا کل مال بھی حق میں خرچ کردے تب بھی تبذیر نہیں۔ اور اگر ایک مد بھی
باطل میں خرچ کرے تو یہ تبذیر ہے۔

نیز قتادہ سے راوی۔

"التبذیر نفقة فی معصیة اللہ تعالی وفی غیر الحق وفی الفساد" (۲۸)

تبذیر اللہ کی نافرمانی میں خرچ کو کہتے ہیں اور اسی طرح غیر حق میں اور فساد میں خرچ

Marfat.com

کرنا تبذیر ہے۔

(۲) ان دونوں میں فرق ہے۔تبذیر خاص معاصی میں مال برباد کرنے کا نام ہے،

ابن جریر عبد الرحمن بن زید بن اسلم مولی امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی۔

''لا تبذر تبذیرا لا تعط فی المعاصی "(۲۹)

تبذیر معاصی میں خرچ کرنا۔

اس تقدیر پر اسراف تبذیر سے عام ہوگا کہ ناحق صرف کرنا عبث میں صرف کو بھی شامل ،اور عبث مطلقاً گناہ نہیں، تو از آنجا کہ اسراف ناجائز ہے یہ صرف معصیت ہوگا،مگر جس میں صرف کیا وہ خود معصیت نہ تھا۔اور عبارت

"لا تعط فی المعاصی" کا ظاہر یہی ہے کہ وہ کام خود ہی معصیت ہو۔بالجملہ تبذیر کے مقصود و حکم دونوں معصیت ہیں اور اسراف کو صرف حکم معصیت لازم=

مثال سوم=قال اللہ تعالی: سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود "

[سورۃ الفتح ۔ ۲۹]

ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے سجدے کے اثر سے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں: کہ صحابہ وتابعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں۔

قول اول= وہ نور کہ روز قیامت ان کے چہروں پر برکت سجدہ سے ہوگا۔

یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، امام حسن بصری، عطیہ عوفی، خالد حنفی اور مقاتل بن حیان سے ہے۔

قول دوم= خشوع وخضوع وروش نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا میں ہی بے تصنع ظاہر ہوتے ہیں۔یہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور امام مجاہد سے ہے۔

قول سوم= چہرہ کے زردی کہ قیام اللیل وشب بیداری میں پیدا ہوتی ہے۔

یہ امام حسن بصری، ضحاک، عکرمہ اور شمر بن عطیہ سے۔

Marfat.com

قول چہارم = وضو کی تری اور خاک کا اثر کے زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے۔ یہ امام سعید بن جبیر اور عکرمہ سے ہے۔

ان میں پہلے دو قول اقوی واقدم ہیں کہ دونوں خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث سے مروی ہیں۔ اور سب سے قوی ومقدم پہلا قول ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد سے بسند حسن ثابت ہے۔

رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط والصغیر وابن مردویہ عن ابیبن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی قولہ عز وجل: سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود وقال :النور یوم القیامۃ "

ولہذا امام جلال الدین محلی نے جلالین میں اسی پر اقتصار کیا۔

قول سوم میں قدرے ضعف ہے کہ وہ اثر بیداری ہے نہ اثر سجود۔ ہاں بیداری بغرض سجود ہے۔

اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے۔ وضو کا پانی اثر سجود نہیں۔ اور مٹی بعد نماز چھڑا دینے کا حکم ہے۔ یہ سیما ونشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی۔ امید ہے کہ سعید بن جبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو بہرحال یہ سیاہ دھبہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرت سجود سے پڑتا ہے تفاسیر ماثورہ میں اس کا پتہ نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس وسائب بن یزید ومجاہد رضی اللہ تعالی عنھم سے اس کا انکار ماثور۔ طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن میں حمری بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے۔

میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنھما کے پاس حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر سجدہ کا داغ تھا۔ سائب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: لقد افسد ھذا وجھہ اما واللہ ماھی السیما التی سمی اللہ ولقد صلیت علی جبھتی منذ ثمانین سنۃ ما اثر السجود بینی عینی " بیشک اس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا۔ سنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ میں اسی (۸۰) برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہ ہوا۔

سعید ابن منصور وعبد بن حمید وابن نصر وابن جریر نے مجاھد سے روایت کی اور یہ سیاق اخیر ہے۔

Marfat.com

"حدثنا ابن حمید ثنا جریر ابن منصور ان مجاھدا فی قولہ تعالی: سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود وقال :ھو الخشوع فقلت :ھو اثر السجود فقال: انہ یکون بین عینیہ مثل رکبۃ العنز وھو کما شاء اللہ"

یعنی منصور بن المعتمر کہتے ہیں امام مجاھد نے فرمایا: اس نشانی سے خشوع مراد ہے ۔میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدہ سے پڑتا ہے فرمایا: ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا، اور باطن میں ویسا ہے جیسی اس کے لئے خدا کی مشیت ہوئی یعنی یہ دھبہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے۔

ابن جریر نے بطریقہ مجاھد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ فرمایا:

" اما انہ لیس بالذی ترون ولکنہ سیما الاسلام ومجیتہ وسمتہ وخشوعہ"

خبردار یہ وہ نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ یہ اسلام کا نور، اس کی خصلت، اس کی روش، اس کا خشوع ہے۔

بلکہ تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات سلیمانیہ میں ہے۔ " قال البقائی ولا یظن ان من السیما ما یصنعہ بعضہ المرائین من اثر ھیائۃ سجود فی جبھتہ فان ذالک من سیما الخوارج وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال لأ بغض الرجل واکرھہ اذا رأیت بین عینیہ اثر السجود "

یعنی یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں ہے ۔یہ خارجیوں کی نشانی ہے اور ابن عباس سے روایت مرفوع آئی کہ میں آدمی کو دشمن و مکروہ رکھتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدہ کا اثر دیکھتا ہوں۔

اقول: اس روایت کا حال اللہ جانے اور بفرض ثبوت وہ اس پر محمول جو دکھاوے کے لئے ماتھے اور ناک کی مٹی نہ چھڑائے کہ لوگ جانیں کہ یہ ساجدین سے ہے اور وہ انکار بھی سب اسی صورت ریا کی طرف راجع، ورنہ کثرت سجود یقیناً محمود اور ماتھے پر اس سے نشان خود بن جانا ،نہ اس کا روکنا اس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنا، نہ اس کی اس میں کوئی نیت فاسد ہے۔تو اس

Marfat.com

پر انکارنا متصور اور مذمت ناممکن بلکہ وہ من جانب اللہ اس کے عمل حسن کا نشان اس کے چہرے پر ہے۔ تو زیر آیہ کریمہ " سیما ھم فی وجو ھھم من اثر السجو د "داخل ہوسکتا ہے کہ جو معنی فی نفسہ صحیح ہو اور اس پر دلالت لفظ مستقیم اسے معانی آیات قرآنیہ سے قرار دے سکتے ہیں ''کما صرح بہ الا ما م حجۃ

الاسلام وعلیہ د رج عا مۃ المفسرین الا علام''

اب یہ نشان اسی محمود و مسعود نشانی میں داخل ہوگا جس کی تعریف اس آیت کریمہ میں ہے۔ کہ بلاشبہ یہ امر جس طور پر ہم نے تقریر کی فی نفسہ عمل حسن سے ناشی اور اس کی نشانی اور الفاظ آیت کریمہ میں اسکی گنجائش ہے۔ لاجرم تفسیر نیشا پوری میں اسے بھی آیت میں برابر کا محتمل رکھا۔ تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا۔ کشاف وارشاد العقل میں اسی پر اعتماد کیا۔ بیضاوی نے اسی پر اقتصار کیا۔ اور اس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنھم کی پیشانی نورانی پر سجدہ کا یہ نشان تھا

(فتاوی افریقہ ص ۷۳)

## تفسیر القرآن باللغات العربیہ والقواعد الاسلامیہ

علوم عربیہ اور قواعد اسلامیہ کے میدان میں امام احمد رضا اجتہادی شان کے مالک تھے، بہت سے اصول وقواعد کے تعلق سے آپ نے مستقل کتابیں لکھیں۔ آپ کی تصانیف میں لسانی علوم اور فنی قوانین وضوابط کے مناظر شمار سے باہر ہیں۔ علوم عقلیہ ونقلیہ دونوں میں دستگاہ کامل اور ید طولی رکھتے تھے۔

نحوی وصرفی قواعد، معانی وبیان وبدیع، اصول تفسیر وحدیث وفقہ وغیرہا تمام علوم وفنون کی وضع ہی قرآن وحدیث کے افہام وتفہیم کے لئے ہوئی۔ اور مفسرین ومحدثین، فقہا ومجتہدین نے علوم ومعارف کے جو دریا بہائے وہ انہیں علوم کی مرہون منت ہیں۔

لہذا تفسیر قرآن کے وقت ان کو پیش نظر رکھنا ضروری اور اہم ہے۔

امام احمد رضا اس زاویہ نگاہ سے جب تفسیر قرآن پیش فرماتے ہیں تو وجوہ قرآن سے حجاب اٹھتے نظر آتے ہیں۔ اور کلام الہی کی اعجازی شان نمایاں ہوتی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ

Marfat.com

کیجئے اور اپنی مشام جان وروح ایمان کو معطر ومنور کیجئے۔

**مثال اول:** ۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو انبیاء ومرسلین کے درمیان جو امتیازی شان حاصل ہے وہ قرآن کریم کی ہر ہر سورت سے عیاں ہے۔اور آپ کی شان والا کا جو اہتمام منظور خدا ہے وہ پورے قرآن سے جلوہ فشاں ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"واذا اخذ اللـه ميثا ق النبيين لما آتيتكم من كتٰب وحكمة ثم جا ء كم رسـول مـصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قا ل أ أقررتم وأخذتم على ذلكم إصري قالوا أقررنا قا ل فا شهدوا وانا معكم من الشا هدين فمن تولى بعد ذلك فاو لئك هم الفا سقون" [سو رة ال عمران ـ ٨١ـ ٨٢]

اور یاد کروائے محبوب! جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف

لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔فرمایا:

کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا،سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اب امام احمد رضا کا ایمان افروز تفسیری بیان ملاحظہ فرمائیں۔لکھتے ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق = پھر دیکھنا یہ ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان فرمایا ہے۔اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

اولاً = انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء معصومین ہیں،زنہار حکم الہی کا خلاف ان سے محتمل نہیں ۔کافی تھا کہ رب تبارک وتعالی بطریق امر انہیں ارشاد فرماتا۔اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔مگر اس قدر پر اکتفانہ فرمایا۔بلکہ ان سے عہد وپیمان لیا۔یہ عہد، عہد "الست بربکم" کے بعد دوسرا پیمان تھا،جیسے کلمۂ طیبہ میں "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ "محمد رسول اللہ" تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوی اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الہیہ کا اذعان ہے۔

Marfat.com

پھراس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وبارك وشرف وجل وعظم۔

ثانیاً = اس عہد کو لام قسم سے مؤکد فرمایا۔ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ''جس طرح نوابوں سے بیعت سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔

امام سبکی فرماتے ہیں: شاید سوگند بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔

ثالثاً = نون تاکید۔

رابعاً = وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

خامساً = یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے تھے کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں: أأقررتم '' کیا اس امر پر اقرار لاتے ہو یعنی کمال تعجیل وتجیل مقصود ہے۔

سادساً = اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی۔ بلکہ ارشاد ہوا۔ واخذتم علی ذلکم اصری '' خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

سابعاً = 'علیہ یا علی ہذا' کی جگہ علی ذلکم، فرمایا کہ بُعد اشارت دلیل عظمت ہو۔

ثامناً = اور ترقی ہوئی کہ 'فاشھدوا' ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ معاذ اللہ! اقرار کر کے مکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔

تاسعاً = کمال یہ ہے کہ فقط ان گواہیوں پر بھی اکتفا نہ ہوئی، بلکہ ارشاد (فرمایا) '' وانا معکم من الشھدین '' میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔

عاشراً = سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو عصمت عطا فرمائی یہ سخت شدید تہدید بھی فرمادی گئی '' فمن تولی بعد ذلك فاولئك ھم الفاسقون '' اب جو اس اقرار سے پھرے گا فاسق ٹھہرے گا۔

اللہ اللہ! یہ وہی اعتنائے تام اور اہتمام تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے۔

'' ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلك نجزیہ جھنم کذلك نجزی

Marfat.com

الظالمین" [ سورۃ البیاء ۔ ۲۹ ۔ ]

اوران میں جوکوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو اسے ہم جہنم کی جزاء دیں گے، ہم ایسے ہی سزا دیتے ہی ستمگاروں کو۔

گویا اشارہ فرماتے ہیں: جس طرح ہمیں ایمان کے جزء اول" لا الہ الا اللہ" کا اہتمام ہے یوں ہی جزءدوم "محمد رسول الله" سے اعتنائے تام ہے۔ میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سرنہیں پھیر سکتے ،اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول اورمقتدا کہ انبیاءومرسلین بھی اس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔ والحمد لله رب العالمین وصلی الله علی سید المرسلین محمد و آله وصحبه اجمعین ۔

اس سے بڑھکر حضور کی سیادت عامہ وفضیلت تامہ پرکون سی دلیل درکار ہے۔ و لله الحجة البالغة =

(تجلی الیقین ص)

**مثال دوم** = اللہ رب العزت جل جلالہ سچا ہے اور اس کی ہر صفت ازلی وابدی ہے ۔اس کے کلام میں شائبہ کذب کو ہرگز دخل نہیں۔امام احمد رضا نے قواعد اسلامیہ کی روشنی میں آنے والی آیت کریمہ سے اللہ جل مجدہ کے لئے بروجہ کمال صفت صدق کا ثبوت مانا اور کذب کو باری تعالیٰ کے لئے محال عقلی ثابت فرمایا۔حالانکہ عموماً لوگ اس آیت کو صفت صدق کے ثبوت کے لئے تو سمجھتے ہیں لیکن کذب کے محال عقلی ہونے پر اس آیت کریمہ سے استدلال ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ومن اصدق من الله قیلا" [ سورۃ الانبیاء ۔ ۱۲۲ ]

اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔

اب امام احمد رضا کی تفسیر وتحقیق ملاحظہ فرمائیں۔

اقول وباللہ التوفیق =

آیہ کریمہ نص جلی کہ کذب الہی محال عقلی ہے۔وجہ دلالت سنئے!

خادم تفسیر وحدیث وواقف کلمات فقہا پر روشن کہ امثال عبارات اگر چہ بظاہر نفی مزیت غیر کراتی ہیں مگر حقیقۃً تفضیل ونفی برتر وہمسر کے لئے مسوق ہوتی ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔

Marfat.com

"ومن احسن من الله صبغة" [سورۃ البقرۃ - ۱۳۸]

یعنی صبغۃ اللہ سب سے احسن ہے۔

"ومن احسن قولاً ممن دعا الی الله" [سورۃ حم السجدۃ - ۳۳]

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے۔ یعنی وہ دوسرے تمام سے قول میں خوبصورت ہے۔

تو لاجرم معنی آیت یہ ہیں کہ مولیٰ عزوجل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جس کے صدق کو کسی کلام کا صدق نہیں پہنچتا۔ اور ظاہر کہ صدق کلام فی نفسہ اصلاً قابل تشکیک نہیں۔ کہ باعتبار ذوات قضایا یا خواہ کسی وجہ سے اس میں تفاوت مان سکیں۔ سچی سچی باتیں مطابقت واقع میں سب یکساں۔ اگر ذرا بھی فرق ہوا تو سرے سے سچ ہی نہ رہا۔ اصدق وصادق کہاں سے صادق آئے گا۔ یہ معنی اگرچہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام واحد میں لحاظ کرنے سے ان اغبیاء پر بھی انکشاف تام پائیں گے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت شانہ جنبانی وتنبیہ ہوتی ہے

قرآن عظیم نے فرمایا: محمد رسول الله"

اور ہم بھی کہتے ہیں۔ محمد رسول الله۔ صلی الله تعالی علیه وسلم

کیا وہ جملہ کہ قرآن میں آیا زیادہ مطابق واقع ہے، اور ہم نے جو کہا کم مطابق واقع ہے۔ حاشا کوئی مجنون بھی اس میں تفاوت گمان نہ کرے گا۔ یا متعدد باتوں میں دیکھئے تو یوں نظر کیجئے۔

فرقان عزیز نے فرمایا:

"وحمله وفصاله ثلثون شهراً" [سورۃ الاحقاف - ۱۵]

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

ہم کہتے ہیں "لا اله الا الله الملك الحق المبین"۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی مالک حق واضح ہے۔

کیا وہ ارشاد کہ بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینہ میں ہے، زیادہ سچا ہے؟ اور اس قول کے صدق میں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں معاذ اللہ کچھ کمی ہے؟

Marfat.com

تو ثابت ہوا کہ اصدقیت بمعنی اشد مطابقت للواقع غیر معقول ہے۔ ہاں نظر سامع میں ایک تفاوت متصور، اور اس تشکیک اصدق وصادق میں وہی مقصود ومعتبر۔ جسے دوعبارتوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

ایک یہ کہ وقعت وقبول میں زائد ہے، مثلاً رسول کی بات ولی کی بات سے زیادہ سچی ہے، یعنی ایک کلام کہ ولی سے منقول ہوا گر وہی بعینہ رسول سے ثابت ہو جائے قلوب میں وقعت اور قبول کی قوت اور دلوں میں سکون وطمانیت ہی اور پیدا کرے گا کی ولی سے ثبوت تک اس کا عشر نہ تھا۔ اگر چہ بات حرف بحرف ہے۔

دوسرے احتمال کذب سے ابعد ہونا۔ مثلاً مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر ہے۔ یعنی بہ نسبت اس کے احتمال کذب سے زیادہ دور ہے۔ اور حقیقۃً تعبیر اول اسی تعبیر کی طرف راجع۔ کہ سامع کے نزدیک جس قدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اسی درجہ وقعت ومقبولیت پوری ہوگی۔

جب یہ امر ممہد ہو گیا تو آیہ کریمہ کا مفاد یہ قرار پایا کہ اللہ عز وجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب سے پاک ومنزہ ہے۔ کوئی خبر اور کسی کی خبر اس امر میں اس کے مساوی نہیں ہوسکتی۔ اور شاید حضرات مخالفین بھی اس سے انکار کرتے کچھ خوف خدا دل میں لائیں۔

اب جو ہم خبر اہل تواتر کو دیکھتے ہیں تو وہ بالبداہت بر وجہ عادت دائمہ ابدیہ غیر مختلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل النقیض کو مفید ہوتی ہے جس میں عقل کسی طرح تجویز خلاف روا نہیں رکھتی اگر چہ بنظر نفس ذات مخبر امکان ذاتی باقی ہے کہ ان کا جمع علی الکذب قدرت الٰہیہ سے خارج نہیں۔ مگر ایسا امکان منافی قطع بالمعنی الاخص بھی نہیں ہوتا۔

"کما حققه فی المواقف وشرحها واشار الیه فی شرح المقاصد وشرح العقائد وغیرهما"

اسے پیش نظر رکھ کر کہ کلام باری تعالیٰ کی طرف چلئے۔ امکان کذب ماننے کے بعد غایت درجہ اس قدر کہ کلام ربانی وخبر اہل تواتر کانٹے کی تول ہم پلہ ہونگے، جیسا کہ احتمال کذب یعنی نافی قطع ومنافی جزم اس کلام پاک میں نہیں اس سے خبر تواتر کا بھی دامن پاک، اور بنظر امکان ذاتی جو احتمال عقلی خبر تواتر میں ناشی وہ بعینہ کلام الٰہی میں بھی باقی۔ پھر کلام الٰہی کا سب کلا

Marfat.com

ہوں سے اصدق ہونا اور کسی کی بات اس سے صدقاً بھی ہمسری نہ کر سکنا کہ مفاد آیۂ کریمہ تھا معاذ اللہ کب درست آیا بخلاف عقیدۂ مجیدہ اہلسنت " وقاینت اللـہ لھم دامت"۔یعنی امتناع عقلی کذب الٰہی کہ اس تقریر پر کلام مولیٰ جل وعلا میں کسی طرح احتمال کذب کا امکان نہیں بخلاف خبر تواتر کے، کہ احتمال کذب کا امکانی رکھتی ہے اور یہ بات قطعاً صرف اسی کے کلام پاک سے خاص۔محال ہے کہ کوئی شخص ایسی صورت نکال سکے کہ کسی غیر خدا پر کذب محال عقلی ہوجائے۔عصمت اگر بمعنی امتناع صدور وعدم قدرت ہی لیجئے تاہم امتناع ذاتی نہیں کہ سلب عصمت خود زیر قدرت۔اب بحمد اللہ شمس تابندہ کی طرح روشن ودرخشندہ صادق آیا کہ " ومن اصدق من الله قيلا ۔اور "العزة لله" کیوں نہ صادق آئے کہ آخر" ومن اصدق من الله حديثا "

یہ دیکھو یہ منشا تھا علما کے اس ارشاد کا کہ زیر آیت کریمہ استدلال میں فرمایا کہ کوئی اس سے کیونکر اصدق ہو سکے کہ اس پر تو کذب محال اوروں پر ممکن۔والحمد لله رب العالمين۔

(فتاوی رضویہ جدید)

**مثال سوم**=قال الله تعالى: وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا ۔ لا مبدل لكلمته وهو السميع العليم"۔　　[سورۃ الانعام۔۱۱۰]

اور پورا ہے تیرے رب کا کلام صدق وانصاف میں، کوئی بدلنے والا نہیں اس کی باتوں کا، اور وہی ہے سننے والا جاننے والا۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:۔صدق قائل کے لئے درجات ہیں۔اور باری عزوجل کا کلام انتہا درجہ صدق وعدل پر ہے جس کا مثل ان امور میں متصور نہیں۔

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی اخبار، احکام اور مواعید انتہائی کامل ہیں۔اخبار ومواعید صدق کے اعتبار سے۔اور قضایا واحکام عدل کے اعتبار سے۔

پھر امام احمد رضا نے صدق قائل کے سات درجات شمار فرمائے جن کی تلخیص اس طرح ہے۔

درجہ اول = روایات وشہادات میں قطعاً کذب سے محترز ہو۔اور مخاطبات میں بھی زنہار ایسا جھوٹ روا نہ رکھے جس میں کسی کا اضرار ہو اگرچہ اسی قدر کہ غلط بات کا باور کرانا۔مگر

Marfat.com

مزاحاً یا عبثاً ایسے کذب کا استعمال کرے جو نہ کسی کو نقصان دے۔ نہ سننے والا یقین لا سکے۔

مثلاً آج زید نے منوں کھانا کھایا، آج مسجد میں لاکھوں آدمی تھے۔ ایسا شخص کاذب نہ گنا جائے گا۔ یا۔ مردود الروایۃ نہ ہوگا۔ تاہم بات خلاف واقع ہے اور محض فضول وغیر نافع۔ اگرچہ نفس کلام میں حکایت واقع، مراد نہ ہونے پر دلیل قاطع۔

درجہ دوم = ان لغو وعبث جھوٹوں سے بھی بچے۔ مگر نثر یا نظم میں خیالات شاعرانہ ظاہر کرتا ہو۔ جس طرح قصائد کی تشبیبیں۔ ع

"بانت سعاد فقلبی الیوم متبول" سعاد کی جدائی پر آج میرا دل مضطرب ہے۔

سب جانتے ہیں کہ وہاں نہ کوئی عورت سعاد نامی تھی، نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ اس پر مفتون، نہ وہ ان سے جدا ہوئی، نہ یہ اس کے فراق میں مجروح۔ محض خیالات شاعرانہ ہیں مگر نہ فضول بحث، کہ تشحید خاطر وتشویق سامع وترقیق قلب وتزئین سخن کا فائدہ رکھتے ہیں۔ تاہم از انجا کہ حکایت بے محکی عنہ ہے، ارشاد فرمایا گیا۔

"وما علمنٰہ الشعر وما ینبغی لہ" [سورۃ یس۔ ۶۹]

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

درجہ سوم = ان سے بھی تحرز کرے مگر مواعظ وامثال میں ان امور کا استعمال کرتا ہو جن کے لئے حقیقت واقعہ نہیں جیسے کلیلہ دمنہ کی حکایتیں، منطق الطیر کی روایتیں۔ اگرچہ نصیحت کے لئے یہ تمثیلی باتیں بیان کی گئی ہیں جن سے دینی منفعت مقصود، پھر بھی انعدام مصداق موجود۔ ولہذا قرآن عظیم کو "اساطیر الاولین" (پہلوں کے قصے) کہنا کفر ہوا۔ جیسے آج کل کے بعض کفار لیام، مدعیان اسلام، نئی روشنی کے پرانے غلام، دعوی کرتے ہیں کہ کلام عزیز میں آدم وحوا کے قصے، شیطان وملک کے افسانے، سب تمثیلی کہانیاں ہیں جن کی حقیقت مقصود نہیں۔ "تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً"۔

درجہ چہارم = ہر قسم حکایت بے محکی عنہ کے تعمد سے اجتناب کلی کرے اگرچہ برائے سہو وخطا حکایت خلاف واقع کا وقوع ہوتا ہو۔ یہ درجہ خاص اولیاء اللہ کا ہے۔

درجہ پنجم = اللہ عزوجل سہواً وخطاً بھی صدور کذب سے محفوظ رکھے مگر امکان وقوعی

Marfat.com

باقی ہو۔یہ مرتبہ اعاظم صدیقین کا ہے۔کہ حدیث شریف میں ہے:

"ان اللہ تعالی یکرہ فوق سمائہ ان یخطاء ابو بکر الصدیق فی الارض،

اللہ تعالی آسمان پر اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ زمین پر غلطی کریں۔

درجہ ششم = معصوم من اللہ ومؤید بالمعجزات ہو کہ کذب کا امکان وقوعی بھی نہ رہے، مگر بنظر نفس ذات امکان ذاتی ہو۔

یہ رتبہ حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والسلام اجمعین کا ہے۔

درجہ ہفتم = کذب کا امکان ذاتی بھی نہ ہو۔ بلکہ اس کی عظمت جلیلہ وجلالیت عظیمہ بالذات کذب وغلط کی نافی ومنافی ہو، اور اس کی ساحت عزت کے گرد اس گرد لوث کا گزر محال عقلی۔یہ نہایت درجات صدق ہے جس سے مافوق متصور نہیں۔اب آیہ کریمہ ارشاد فرما رہی ہے۔کہ تیرے رب کا صدق وعدل اعلی درجہ منتہی پر ہے۔تو واجب کہ جس طرح اس سے صدور ظلم وخلاف عدل باجماع اہل سنت محال عقلی ہے، یوں ہی صدور کذب وخلاف صدق بھی عقلاً ممتنع ہو۔ورنہ صدق الہی غایت ونہایت تک نہ پہنچا ہوگا کہ اس کا مافوق ایک درجہ اور بھی پیدا ہو گا۔یہ خود بھی محال اور قرآن عظیم کے خلاف۔فثبت المقصود والحمد للہ العلی الودود۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴)

مثال چہارم = تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل"۔

[سورۃ ال عمران۔۲۷]

امام احمد رضا سے سوال ہوا کہ نماز مغرب کا وقت افق شرقی کی جڑ سے سیاہی نمودار ہوتے ہی معاً ہو جاتا ہے۔یا جب سیاہی بلند ہو جاتی ہے اس وقت آفتاب ڈوبتا ہے۔بر تقدیر ثانی وہ بلندی کتنے گز ہوتی ہے اور آبادیوں میں سیاہی شرق سے نظر آنے پر نماز کا وقت سمجھا جائے گا یا نہیں۔

آپ نے قرآن حکیم کی اس آیت سے وقت مغرب کے سلسلہ میں ایسا منفرد اور اچھوتا استدلال فرمایا کہ ہر قاری کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ قلوب واذہان منور ومجلی۔ اصول وقواعد سے مملو تفسیر وتوضیح ملاحظہ کیجئے۔فرماتے ہیں۔

Marfat.com

افق شرقی سے سیاہی کا طلوع قرص شمس کے شرعی غروب سے بہت پہلے ہوتا ہے، سیاہی کئی گز بلند ہو جاتی ہے اس وقت آفتاب ڈوبتا ہے۔ جس طرح قرص شمس کے شرعی طلوع سے سیاہی غربیہ کا غروب بہت بعد ہوتا ہے۔ آفتاب مرتفع ہو جاتا ہے اس وقت تک سواد مرئی رہتا ہے۔ اس پر عیان و بیان و برہان سب شاہد عدل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لیس الخبر کالمعاینہ"

خبر شاہد کی طرح نہیں۔

جسے شک ہو طلوع و غروب کے وقت جنگل میں جا کر جہاں سے دونوں جانب افق صاف نظر آئیں مشاہدہ کرے، جو کچھ مذکور ہوا آنکھوں سے مشاہدہ ہو جائے گا۔ الحمد للہ عجائب قرآن منتہی نہیں۔

کما فی حدیث الترمذی عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا تنقضی عجائبہ۔

ایک ذرا غور سے نظر کیجئے تو اس آیہ کریمہ کے مطالع رفیعہ سے اس مطلب کی شعاعیں صاف چمک رہی ہیں۔ رات یعنی سایہ زمیں کی سیاہی کو حکیم قدیر عز جلالہ دن میں داخل فرماتا ہے، ہنوز دن باقی ہے کہ سیاہی اٹھائی اور دن کو سواد مذکور میں لاتا ہے، ابی ظلمت شبینہ موجود ہے کہ عروس خاور نے نقاب اٹھائی۔

کیونکہ ایک چیز دوسری چیز میں اسی وقت داخل ہو سکتی ہے جب دونوں موجود ہوں۔ نہ کہ ایک ختم ہو جائے اور اس کے بعد دوسری آئے۔ اور لیل و نہار بمعنی رات اور دن آپس میں متضاد ہیں۔ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ تو مجازی معنی مراد لینا ضروری۔ اور اس کا اقرب طریقہ وہی ہے جو فقیر نے بیان کیا۔ کہ لیل سے مراد تاریکی اور نہار اپنے معنی حقیقی میں۔ اس طرح داخل کرنے کا مفہوم بغیر کسی تکلف کے ظاہر ہو گا اور مجاز کی ضرورت سے زیادہ ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اس کا عکس بھی ممکن کہ نہار سے مراد سورج کی شعاعیں اور لیل اپنے معنی حقیقی میں۔ اس صورت میں آیت کے اندر اشارہ ہو گا کہ مشرقی افق میں سورج کی روشنی نمودار ہو جاتی ہے اور رات بھی باقی ہے جیسا کہ صبح کاذب کے وقت ہوتا ہے۔ اور لیل سے مراد لیل عرفی لی جائے تو یہ مفہوم مزید واضح اور کامل۔ نیز اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہو گا کہ مغربیہ افق میں تحقق

Marfat.com

احمر وابیض کے دوران سورج کی روشنی باقی ہوتی ہے اس کے باوجود رات ہو جاتی ہے۔

قرآن عظیم کا نائب کریم کلام صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے، صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داؤد وجامع ترمذی ومسند امام احمد میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النھار من ھھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم ۔

جب ادھر سے رات آئے اور اُدھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہو چکا۔

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے مقصود ضوء۔ " فان الاقبال من ھھنا والادبار من ھھنا نمایکون لھما " کیونکہ تاریکی اور روشنی ہی ادھر سے آتی ہیں اور ادھر جاتی ہیں۔

تیسیر میں ہے:

"اذااقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النھار ای ضوءه۔

عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے، اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار وبخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے، پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثفا بخرہ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار، وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہو جاتی ہے مگر ہنوز قدرے قرص بے تکلف۔ اس معنی پر بحمدہ اللہ تعالی انتظام کلام اسی اعلی جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں وبجا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید)

Marfat.com

# مآخذ و مراجع

(۱) التفسیر والمفسرون
(۲) البرھان فی علوم القرآن
(۳) نزھۃ الخواطر
(۴) خطبۂ صدارت ناگپور
(۵) کلمۂ آغاز شمولہ فتاوی رضویہ جدید جلد اول
(۶) امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں
(۷) سالنامہ معارف رضا کراچی
(۸) تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین
(۹) جامع الاحادیث جلد چہارم
(۱۰) فتاوی رضویہ جدید چہاردہم
(۱۱) تفسیر ابن جریر
(۱۲) فتاوی رضویہ جدید پانزدہم
(۱۳) فتاوی افریقہ
(۱۴) تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین
(۱۵) فتاوی رضویہ جدید چہاردہم
(۱۶) کنز العمال
(۱۷) الجامع الصغیر
(۱۸) الجامع للترمذی
(۱۹) فتاوی رضویہ جدید

Marfat.com

# كتاب التفسير

Marfat.com

# سورة الفاتحة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ☆ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ☆ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ☆ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ☆ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ☆

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان کا۔ بہت مہربان رحمت والا۔ روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رحمٰن اللہ عزوجل کا خاص نام ہے، ان ناموں میں سے جن کا دوسرے پر اطلاق حرام بلکہ علماء نے کفر لکھا ہے۔ جیسے، قیوم، رحمٰن، قدوس۔ لوگ عبدالرحمٰن، عبدالقیوم، عبدالقدوس، نام رکھتے ہیں اور یہ بہت اچھے نام ہیں مگر پکارنے میں تخفیف کے لئے لفظ عبد کو حذف کر کے نرے اسمائے الہیہ پکارتے ہیں۔ عبدالرحمٰن کو رحمٰن، عبدالقیوم کو قیوم، یہ سخت حرام ہے اس سے احتراز لازم ہے۔

رحیم کا اطلاق مخلوق پر بھی آتا ہے، تمام جہان سے بڑھ کر رحیم حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ تمام عالم پر ان کی رحمت ہے اور خصوصیت سے مسلمانوں کے ساتھ تو "رؤف و رحیم" ہیں۔ مگر اسمائے الہیہ سے جن ناموں کا اطلاق اس کے بندوں پر بھی آتا ہے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نے سمیع، بصیر، علیم، غفور، رؤف، رحیم، حلیم، کریم اور ان کے سوا ستر کے قریب اپنے اسمائے حسنیٰ سے عطا کئے، حاشا یہ شرکت معنی نہیں اللہ عزوجل پاک ہے اس سے کہ کوئی کسی بات میں اس کا شریک ہو سکے، ذات وصفات تمام

Marfat.com

احکام سب میں وحدہ لاشریک لہ ہے۔یہ اس کی صفات کریمہ کی تجلیاں ہیں کہ جواس نے اپنے خاصوں پر فرمائیں۔

یہ سورت کریمہ قرآن مجید کا خطبہ ہے۔مولیٰ عزوجل نے بندوں کواس میں اپنی حمدوثناء ودعاتعلیم فرمائی اورانہیں کی زبان میں ان سے اشارہ کیا کہ خالص عرض عبادت رہے،اوراس میں جمیع مقاصد قرآن مجید کوجمع فرمادیا۔کتابیں اتارنا،رسولوں کا بھیجنادوباتوں کے لئے ہے ،تصحیح ایمان واخلاص اعمال،مدارایمان اللہ عزوجل کی توحیداوراس کے محبوبوں سے محبت اور دشمنوں سے عداوت ہے۔اوراخلاص اعمال خاص اس کی عبادت ہے۔

پہلی تین آیتوں میں جزواول یعنی توحیداورپانچویں چھٹی میں جزودوم اورساتویں میں سوم،باقی چوتھی آیت کہ وسط میں رہی اعمال کے لئے ہے۔توحیدبغیرتصدیق رسالت حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول نہیں۔بہتیرے کافر لا الہ الااللہ کہا کرتے تھے محمدرسول اللہ نہ ماننے سے ابدی جہنمی ہوئے۔

لہٰذاجزودوم سے پہلے جس میں اس کی تصریح ہے جزواول ہی نے اس کی طرف اشارہ فرمادیا۔اپنی کتاب کریم حمد سے شروع فرمائی جسے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص نسبت ہے۔وہ محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،تمام جہان سے زیادہ حمد کیے گئے۔اولین و آخرین ان کے حامد ہیں۔اللہ عزوجل نے جیسی ان کی حمد فرمائی کسی کی نہ فرمائی۔وہ احمد ہیں تمام جہاں سے زیادہ حمد کرنے والے۔اللہ عزوجل کی جیسی حمد انہوں نے فرمائی کسی سے نہ ہوئی۔وہ حامد ہیں،حمید ہیں،محمود ہیں،نبی الحمد ہیں،ان کا مقام مقام محمود ہے،ان کا نشان لواء الحمد ہے۔توریت مقدس میں ان کی امت کا نام حمادین ہے،ہرطرح سے حمدکوان سے نسبت ہےاوران کوحمد سے،صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔تواسی لفظ سے ابتداء فرمائی گئی کہ ذات وصفات کریمہ کی طرف اشارہ ہو۔گویااشارہ ہوتا ہے تمام حمد کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیں اور کریں گے جمیع محامداولین وآخرین کوشامل اوران سے اعلیٰ واکمل ہیں اورتمام حمدیں کہ اولین و آخرین نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیں اورکریں گے،ان سب کا مرجع کون ہے؟اللہ کہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم ہے،جس کے مظہراتم واکمل حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔انبیاءواولیاء جہان وجہانیاں مظہراسماءصفات ہیں اورحضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

مظہر ذات رب العالمین۔ سارے جہان کی پرورش فرمانے والا جس نے اپنے فیض کا واسطہ مطلق اور اپنی بارگاہ کا خلیفہ اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا اور دین و دنیا میں، اولیٰ واخریٰ میں جو نعمت جو رحمت کسی کو پہنچی یا پہنچے گی ان کے دست اقدس سے پہنچائی کہ بے اس وسیلہ مطلقہ کے خلق کا کیا منہ تھا کہ ایک ذرہ اس بارگاہ بے نیاز سے بلاواسطہ مستفیض ہوتا۔

الرحمن ۔ دنیا میں بڑی رحمت والا، جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین کر کے بھیجا۔

الرحیم۔ آخرت میں کمال مہربان جس نے گنہگاروں کی شفاعت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھی۔ جو بالمؤمنین رؤف رحیم ہیں۔

مالك يوم الدين ۔ انصاف کے دن کا مالک، جس نے جنت و دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھیں۔ جب ہر طرح سے استحقاق حمد اسی کو ثابت ہولیا کہ کسی کے کمال ذاتی کے لئے حمد کیجئے تو وہ اللہ ہے جامع جمیع کمالات، اس لئے حمد کیجئے کہ وہ ہمارا مولیٰ ہمارا پالنے والا ہے تو وہ رب العالمین ہے، اور اگر اس لئے کہ فی الحال اس سے نفع پہنچتا ہے تو وہ رحمن ہے، اور اگر نفع آئندہ کی امید پر تو وہ رحیم ہے، اور اگر سزا کے خوف سے تو وہ مالک یوم الدین ہے۔ یہی وجوہ حمد ہیں اور سب اسی کے لئے۔ لہٰذا اس کا مستحق عبادت ہونا برہان قطعی سے ثابت ہو کر عرض کراتا ہے۔

اياك نعبد: ہم تجھی کو پوجتے ہیں۔ ہم تجھی کو پوجتے ہیں اس میں شان دعویٰ نکلتی ہے، لہٰذا اپنے دعویٰ میں اپنے حول و قوت سے برأت کر کے اسی کی طرف رجوع لاتے ہیں۔

واياك نستعين: ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ بے تیری مدد کے نہ ہم عبادت کر سکیں نہ کچھ اس میں اس وہم کا شائبہ تھا کہ بلا وساطت اللہ عزوجل سے استعانت کرنا ہے۔ اور اس کا حکم ہے وابتغوا اليه الوسيلة میری طرف وسیلہ چاہو۔

لہٰذا وسیلہ عظمیٰ کی طرف رجوع کراتا ہے کہ اهدنا الصراط المستقيم:۔ ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے دونوں یاروں کی سچی معرفت عطا فرما۔ صحیح حدیث میں فرمایا:

الصراط المستقيم محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وصاحباه ابو بكر و عمر۔

صراط مستقیم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ان کے دونوں رفیق ابوبکر اور عمر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہما۔

آگے تمام وسائل کی تعلیم کرتا ہے۔

صراط الذین انعمت علیھم : راہ ان کی جن پر تو نے احسان کیا۔ وہ کون ہیں نبیین، صدیقین، شہدا، صالحین۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین۔ پھر یہ جان کر کہ اس راہ میں چور اور راہزن بکثرت ہیں ان سے پناہ ملنے کی دعا کرتا ہے۔

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

نہ ان کی جن پر تیرا غضب ہے نہ گمراہوں کی۔ اب اس کا ایمان علما وعملا ہر طرح کامل ہو گیا۔

ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

ہم تجھ کو پوجیں یہ حصہ مطلق ہے، اصالۃ یا وساطۃ کوئی غیر خدا کسی طرح مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اگر چہ اسے وسیلہ ٹھہرا کر پوجتے ہیں۔ قرآن عظیم نے ان کا رد فرمایا اور انہیں مشرک ہی ٹھہرایا۔ اور دوسرا حصہ ہم تجھی سے مدد چاہیں۔ حصر حقیقت ہے۔ یعنی حقیقۃ مدد تجھی سے ہے۔ اگر دوسرے کو مستقل بالذات سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے تو ضرور مشرک ہے اور بارگاہ الٰہی میں وسیلہ جان کر تو بیشک جائز و مستحسن بلکہ خود قرآن مجید میں اس کا حکم ہے۔

شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں: غیر سے ایسی استعانت انبیاء و اولیاء نے کی ہے۔ اس کی مثال پہلی آیت ہے کہ حمد کا حصر اللہ عزوجل کے لئے فرمایا یعنی حقیقی ذاتی کمال اسی کیلئے۔ اور اپنے نبی کریم کا نام محمد رکھا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یعنی بکثرت بار حمد کئے گئے اور قیامت میں ان کے مقام کا نام مقام محمود رکھا۔ تو اولین وآخرین میں حضور کے لئے حمد ہے۔

توریت مقدس میں ہے:

امتلأت الارض من تحمید احمد و تقدیسہ ملك الارض ورقاب الامم

زمین بھر گئی احمد کی حمد اور تقدیس سے، احمد ساری زمین کا مالک اور تمام امتوں کی گردنیں اس کی ملک ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حمد و ملک عطائی ہیں اور اللہ عزوجل کے لئے ذاتی، تو اس میں حصر ان کے لئے ثبوت کا منافی نہیں۔ یونہی اعانت واستعانت۔

Marfat.com

قرآن فرماتا ہے: و تعاو نوا علی البر و التقوی ۔
نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔
اگر دوسرا مدد نہیں کرسکتا تو یہ حکم کس لئے۔

حدیث میں ہے: اذا ارا د احد کم عونا فلیقل یا عباد الله اعینو نی! یا عبا د الله اعینو نی! یا عبا د الله اعینو نی !۔

جب تم میں سے کوئی مدد چاہے تو یوں پکارے۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو میری مدد کرو!۔

اور اس کی یہ تاویل کہ وہاں کچھ اولیاء زندہ نگاہوں سے پوشیدہ ہیں، یہ ان سے مدد کو فرمایا ہے محض نادانی ہے۔ دوسرے سے مدد مانگنا اگر شرک ہو تو شرک میں مردے اور زندے سب برابر۔ کیا زندے خدا کے شریک ہوسکتے ہیں؟ اور اولیاء مردہ نہیں کہے جاتے وہ بعد وفات بھی زندہ ہیں، قرآن مجید سے اس کا ثبوت آگے مذکور ہوگا۔ انشاء الله تعالیٰ ۔

اهد نا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیهم ۔ غیر المغضوب علیهم و لا الضالین ۔

اوپر حدیث سے ثابت ہوا کہ صراط مستقیم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق وفاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ تو سورۂ فاتحہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد پر مشتمل ہے اور شریعت مطہرہ نے نماز کی ہر رکعت میں اس کا پڑھنا واجب یا کم از کم سنت کیا اور ہر قعدہ میں التحیات واجب فرمائی جس کے اول میں حمد الٰہی کے بعد السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و بر کا ته ۔ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

اور آخر میں شہادت وتوحید کا ذکر ہے:

و اشهد ان محمدا عبده و رسو له ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سب سے خاص تر بندے اور رسول ہیں۔

پھر ہر اخیر قعدہ میں اس کے بعد درود کا حکم ہے، یہ ہمارے نزدیک سنت اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض ہے۔ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ غرض نماز از اول تا آخر

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد سے معمور اور مالا مال ہے۔

وہابیہ کا امام اسماعیل دہلوی اپنی کتاب مسمی بہ "صراط مستقیم" میں نماز میں حضور کی طرف خیال لے جانے کو معاذ اللہ سخت ملعون الفاظ سے تعبیر کرتا ہے۔ شریعت مطہرہ کا منکر نہایت گستاخ اور ضال ہے۔ سورہ فاتحہ پر ایمان لانے والے خوب ہوشیار رہیں کہ فاتحہ نے جس طرح محبوبوں کے دامن تھامنے کی ہدایت فرمائی یونہی دشمنوں سے دور بھاگنے کی و باللہ التوفیق۔

اللہ عزوجل اپنے غضب سے بچائے۔ اس کے غضب کو غصہ سے ترجمہ کرنا بھاری غلطی ہے۔ غصہ اصل میں گلے کے اچھو کو کہتے ہیں اور مجازا اس غضب پر اطلاق ہوا جو گلے کے پھندے کی طرح گھٹے اور آدمی کسی خوف یا خاطر سے اسے ظاہر نہ کر سکے۔ اصل معنی یہ ہیں۔ اور اللہ عزوجل اس سے پاک ہے تو اس پر اس کے اطلاق سے احتراز چاہئے۔ جیسے ناواقف لوگ اس کی رضا کو رضامندی بولتے ہیں، یہ بھی نادانی اور جہالت ہے۔ فارسی میں مند کا کلمہ ظرفیت کے لئے ہے۔ رضامندی یعنی رضا سے بھرا ہوا، اور اللہ عزوجل ظرفیت سے پاک ہے۔ ادب الفاظ ایک بہت بڑا علم ہے جسے اللہ عطا فرمائے۔ آج کل بہت لوگ اس سے معری ہیں یا پرواہ نہیں کرتے اور یہ اول سے سخت تر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ مغضوبوں سے مراد یہود ہیں اور ضالین سے نصاریٰ۔ یہود ونصاریٰ دونوں کافر ہیں اور ہر کافر پر اللہ کا غضب اور ہر کافر گمراہ۔ پھر اس آیت کی حکمت سمجھئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محبوبان خدا کے ساتھ عداوت بھی کفر ہے اور ایسی جھوٹی نفاقی محبت کہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا ٹھرائے یہ بھی کفر۔ تو کافر دونوں ہوئے مگر وہ محبوبوں کی عداوت کی راہ سے۔ لہٰذا ان پر غضب کا لفظ ارشاد فرمایا، اور یہ محبوبوں کی ادعائے محبت کی راہ سے، لہذا انہیں گمراہ بتایا اور یہی وجہ ہے کہ یہود پر ذلت وخواری مقرر فرمادی، ہزاروں برس ان کی سلطنت رہی پھر بھی جب سے اعلان فرمادیا: ضربت علیهم الذلة والمسكنة وباؤا بغضب من الله۔

کوئی بتادے کہ کہیں سلطنت ہوئی۔ براہ راست کوئی سلطنت نہیں۔ فلسطین کی حکومت بیسا کھی کے سہارے ہے، کہ محبوبوں سے دشمنی کی تھی اس کا بدلہ یہی ہے کہ دنیا میں خوار اور

Marfat.com

آخرت میں نار۔ نصاریٰ کی گمراہی محبت محبوبان خدا میں افراط سے ہوئی۔ محبوبوں کی محبت موجب عزت ہے، مسلمان بحمد اللہ سب سچے محب ہیں، انہیں کو عزت دی کہ آخرت کی سلطنت ہے، نصاریٰ جھوٹے محب تھے انہیں دنیا کی عزت، دولت اور سلطنت عطا فرمائی کہ دنیا بھی نری جھوٹ اور دھوکا ہے۔ اس سے غور کرلو کہ محبوبوں کی محبت اور عداوت میں یہ فرق ہوتا ہے، پھر کیا کہنا ہے ان خوش نصیبوں کا جنہیں اپنے محبوبوں کی سچی محبت عطا فرمائے۔ اللھم ارزقنا، آمین۔

سورۂ فاتحہ کے بعد "آمین" کہنا سنت۔ آمین کلمۂ قرآن نہیں۔ وہ مہر دعا اور خود ایک دعا ہے، اس کی معنیٰ ہیں۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ اور دعا میں سنت آہستہ ہونا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حکم ہے۔ لہٰذا نماز میں آہستہ آمین کہنا سنت ہوا۔

جو کچھ تیس پاروں میں ہے وہ صرف اس سورہ الحمد شریف میں ہے۔ اس کی بابت حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

انی قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین۔

میں نے سورۂ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا۔ نصف اول میرے لئے اور نصف آخر میرے بندے کے لئے ہے۔ جب بندہ پہلے تین آیتوں کو پڑھتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے: کہ میرے بندے نے میری تمجید کی۔ اور بیچ کی آیت "ایاك نعبد و ایاك نستعین" پڑھتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے: یہ آدھی میرے لئے اور آدھی میرے بندے کیلئے جب اخیر کی تین آیات پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے: ھذا لعبدی و لعبدی ما سأل،

یہ میرے بندے کے لئے اور میرے بندے کے لئے وہ جو اس نے مانگا۔ یہ اس لئے ارشاد ہوا کہ پہلی تین آیتوں میں "ملك یوم الدین" تک مولیٰ عزوجل کی خالص حمد وثنا اور پچھلی "اھدنا" سے آخر سورہ تک اپنے لیے دعا ہے اور بیچ کی آیت میں ذکر عبادت اور استعانت ہے۔ عبادت مولیٰ تعالیٰ کے لئے ہے اور استعانت بندہ کا نفع۔ (الملفوظ ا/ص ۱۹)

وہابیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو "ایاك نستعین" فرماتا ہے، مسلمانوں نے انبیاء و اولیاء سے کیسے استعانت کی۔ ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

"تعاونوا علی البرّ و التقوٰی" اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور

Marfat.com

''اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ'' اورصبراورنماز سے مدد چاہو۔اور'' اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔اور'' يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔اور'' تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ'' یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔اور'' يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ'' بے دیکھے ایمان لائے۔وغیرہا فرمارہا ہے۔'' اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ'' تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور نے خود تعلیم دی کہ ہم سے مدد مانگو۔حضرت عبداللہ بن عمرورضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں : کنا عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذاتته وفد هوازن فقالوا : يا محمد ! انا اصل و عشيرة ، و قد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك ، فامنن علينا من الله عليك ، فقال : اختاروا من اموالكم او من نسائكم و ابنائكم ، فقالوا : خيرتنا بين احسابنا و اموالنا بل نختار نساء نا و ابناء نا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اما ما كان لى و لبنى عبد المطلب فهو لكم ، فاذا صليت الظهر فقوموا و قولوا : انا نستعين برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المومنين او المسلمين فى نساء نا و ابناء نا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فما كان لى و لبنى عبد المطلب فهو لكم ، فقا ل المهاجرون : وما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و قالت الانصار : و ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فقال الاقرع بن حابس ـ اما انا و بنو تميم فلا ، قال عيينة بن حصين : اما انا وبنو فزارة فلا ، و قال العباس بن مرداس : اما انا و بنو سليم فلا ، فقامت بنو سليم فقالوا: كذبت ، ما كان لنا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يا ايها الناس ! ردوا عليهم نسائهم وابنائهم فمن تمسك من هذا الفى بشئ فله ست فرائض من اول شئ يفيئه الله علينا، وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فيئنا، فالجوه الى شجرة فخطفت رداء ه فقال يا ايها الناس ! ردوا على ردائى ، فوالله لو ان شجرتهامة نعما قسمته

Marfat.com

علیکم ثم لم تلقونی بخیلا و لا جبانا و لا کذوبا ، ثم اتی بعیرا فاخذ من سنامه و برۃ بین اصبعیه ثم یقولها : انه لیس لی من الفیٔ شیٔ ولا هذه الاخمس والخمس مردود فیکم ، فقام الیه رجل بکبة من شعر ، فقال : یا رسول الله ! اخذت هذه لا صلح بها بردعة بعیرلی فقال : ما کان لی ولبنی عبد المطلب فهولك ، فقال: او بلغت هذه فلا ارب لی فیها فنبذها و قال یاایهاالناس ! ادو الخیاط و المخیط ، فان الغلول یکون علی اهله عارا و شغارا یوم القیامة ۔

کہ ہم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سب لوگ ایک ہی اصل اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جو مصیبت ہم پر آپڑی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لہذا ہم پر نظر کرم فرمائیں، اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو، یا تو اپنا مال ودولت لیجاؤ یا اپنی عورتوں اور بچوں کو آزاد کراؤ ۔ عرض کیا: آپ نے ہمیں دونوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو ہمارا فیصلہ کہ ہمیں عورتیں اور بچے دیدئے جائیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں جتنا میرا اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب میں تم کو دیتا ہوں ،لیکن جب میں ظہر کی نماز سے فارغ ہوجاؤں تو تم سب یوں کہنا: ہم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مؤمنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں۔ راوی فرماتے ہیں: جب لوگ نماز پڑھ چکے تو سب نے ایسا ہی کہا: حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب تمہارے لئے ہے، یہ سنکر مہاجرین نے عرض کیا: جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ، پھر انصار نے بھی یہ ہی کہا: اقرع بن حابس نے کہا: میں اور بنوتمیم اس میں شریک نہیں عیینہ بن حصین نے بھی اسی طرح کہا کہ میں اور بنوفزارہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں ، یوں ہی عباس بن مرداس نے کہا: میں اور بنوسلیم اس میں شریک نہیں، اس پر بنوسلیم نے اسے جھٹلایا اور کہا تو نے جھوٹ بولا ، ہمارا جو کچھ بھی ہے سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے پھر حضور اقدس صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ان کی عورتیں اور بچے واپس کردو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب جہاں بھی مال غنیمت ملے گا تو سب سے پہلے اس کو چھ اونٹ دوں گا۔

یہ ارشاد فرما کر حضور اونٹ پر سوار ہو گئے، لیکن لوگ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے پیچھے پیچھے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہمارا مال ہمیں عنایت کردیجئے یہاں تک کہ ایک درخت کے پاس آپ کو گھیر کر کھڑے ہو گئے، وہاں آپ کی ردائے مبارک ایک درخت سے الجھ کر آپ سے جدا ہو گئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھادو، خدا کی قسم اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور بھی میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کردوں، پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے اور نہ جھوٹا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی سے اس کے بال پکڑ لئے اور فرمایا: سنو! میں تمہاری اس غنیمت سے کچھ بھی نہیں لیتا، صرف پانچواں حصہ لیتا ہوں جو بعد میں تمہارے لئے ہی کام آتا ہے، یہ سن کر ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کھڑا ہوا، اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا، عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ چیز اس لئے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں، آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میرے لئے ہے اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کے لئے وہ سب تیری ہے، اس شخص نے کہا: جب معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور وہ بالوں کا گچھا پھینک دیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگے تک کو اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیوں کہ مال غنیمت میں چوری اور خیانت لوگوں کیلئے قیامت کے روز باعث ننگ وعار ہوگی ۱۲ م

حدیث فرماتی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا، نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔

وہابی صاحبو! ایاک نعبد و ایاک نستعین، کے معنی استعانت تو خدا ہی کے ساتھ

Marfat.com

خاص تھی، یہ ارشاد کیسا؟ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس بات سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں، جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر خدا کے لئے شرک ٹھہر چکی اس میں حیات وموت، قرب وبعد اور ملکیت و بشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا، کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہو سکتے ہیں؟ یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنادیا ہے۔

ایک بات کو کہیں گے شرک ہے، پھر کبھی موت وحیات کا فرق کریں گے اور کبھی قرب وبعد کا اور کبھی کسی اور وجہ کا، جس کا صاف حاصل یہ نکلے گا کہ یہ انوکھے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لئے اس کا اثبات شرک تھا ان کیلئے ثابت مانتے ہیں۔

اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی صاحبوں کی نسبت کہا تھا۔

اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔

سبحان اللہ، یہ منہ اور یہ دعوی، سچ فرمایا اللہ صاحب نے: کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ (الامن والعلی ص ۱۴۰)

شریعت تمام احکام جسم وجان، روح وقلب اور جملہ علوم الہیہ ومعارف نامتناہیہ کو جامع ہے۔ جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے۔ لہٰذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے اگر شریعت کے مطابق ہوں حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول۔ تو یقینا قطعا شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط ومدار ہے۔ شریعت ہی محک ومعیار ہے۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی راہ یہ قطعا عام ومطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات واستقامت کی دعا ہر مسلمان پر واجب فرمائی ہے کہ: اھدنا الصراط المستقیم "ہم کو محمد صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ چلا ان کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔

عبداللہ بن عباس وامام ابوالعالیہ وامام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

الصراط المستقیم" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر الصدیق و عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

رواہ عن ابن عباس الحاکم و صححہ و عن ابی العالیۃ من طریق عاصم الاحول عنہ عبد بن حمید و ابناء جریح و ابی حاتم و عدی و عساکر و فیہ فذکرنا ذلک للحسن فقال صدق ابو العالیۃ۔ جس کا نتیجہ اللہ ہے۔

قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

ان ربی علی صراط مستقیم۔ (ھود۔ ۵۶)

بیشک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے۔ یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بددین وگمراہ ہے۔

قرآن عظیم نے فرمایا:

وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا و لا تتبعوا فتفرق بکم عن سبیلہ ذلک وصکم بہ لعلکم تتقون۔ (الانعام۔ ۱۵۲)

شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے فرماتا ہے اور اے محبوب تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ تمہیں خدا کی راہ سے جدا کردیں گے، اللہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پرہیزگاری کرو۔

دیکھو قرآن عظیم نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہوسکے سوا آدمی جو جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔ (شریعت وطریقت ۳؍۴)

شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے۔ منبع سے پانی نکل کر دریا بنکر زمین ون پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت۔ مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے، منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں صرف آیندہ کے لئے مدد موقوف ہوجائے فی الحال جتنا پانی آچکا

Marfat.com

ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں، منبع سے تعلق ٹوٹتے ہی یہ دریا فوراً فنا ہوجائے گا۔ بوند بوند نم کا نام نظر نہ آئے گا، نہیں نہیں میں نے غلطی کی کاش اتنا ہی ہوتا کہ وہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مرجھائے، آدمی پیاس سے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ یہاں اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹتے ہی یہ تمام دریا "البحر المسجور" ہوکر شعلہ فشاں آگ ہوجاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سوجھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک وسیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ انکا یہ بدانجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں وہ تو " نار اللہ الموقدۃ اللتی تطلع علی الافئدہ " (الھمزۃ ۔ ۶۔۷)

یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے۔

اندر سے دل جل گئے ایمان خاک سیاہ ہوا اور ظاہر میں وہی پانی نظر آرہا ہے دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا۔

شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اس روشنی کے بڑھنے کی کوئی حد نہیں، زیادت چاہنے افزائش پانے کے طریقے کا نام طریقت ہے، یہ روشنی بڑھ کر صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حقیقی تجلی فرماتا ہے۔ یہ مرتبۂ علم میں معرفت اور مرتبۂ تحقق میں حقیقت ہے، تو حقیقت میں وہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے ابلیس لعین خیر خواہ بنکر آتا ہے اور اس سے کہتا ہے " اطفئی المصباح فقد اشرق الاصباح "۔

چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہوگئی۔

اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہوگیا، تو ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے احمق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے۔

ع • ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد۔

تو ہدایت الہی اگر دستگیر ہے بندہ لاحول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ او عدو اللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے اسی فانوس کا تو نور ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے

Marfat.com

آئے گا۔اس وقت وہ دغاباز خائب وخاسر پھرتا ہے اور بندہ "نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء" کی حمایت میں نور حقیقی تک پہنچتا ہے۔اور اگر دام میں آ گیا اور نہیں سمجھا تو معاً اندھیرا گھپ کہ ہاتھ سے ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔جیسا کہ قرآن عظیم نے فرمایا:

ظلمت بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہ و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور" (النور۔ ۴۰)

ایک پر ایک اندھیریاں ہیں اپنا ہاتھ نکالے تو نہ سوجھے اور جسے خدا نور نہ دے اس کیلئے نور کہاں۔

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہونچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے فریب میں آ کر اس الٰہی فانوس کو بجھا بیٹھے۔کاش یہی ہوتا کہ اس کے بجھنے سے جو عالمگیر اندھیرا ان کی آنکھوں میں چھایا جس نے دن دھاڑے چوپٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرتے۔فانوس کا ایک مالک ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے پھر انہیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی بتی جلا کر ان کے ہاتھ میں دیدی، یہ اسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقۃً نار ہے۔مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہے ایک چراغ ہے۔ہمارا نور آفتاب کو لجا رہا ہے، وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے اور خبر نہیں کہ وہ حقیقۃً نور ہے اور یہ دکھاوے کی ٹٹی۔آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا۔

ع کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس، ایک ایک پل، ایک ایک لحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اسی قدر ہادی کی زیادہ حاجت۔لہٰذا حدیث میں آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون"

بغیر فقہ عبادت میں پڑنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ چکی کھینچنے والا گدھا، کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

Marfat.com

قصم ظهری اثنان جاهل متنسك عالم متهتك ۔

دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی۔ یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں، جاہل عابد اور عالم علانیہ بے باکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔ اے عزیز شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چنائی۔ پھر اعمال ظاہرہ وہ دیوار ہیں کہ اس بنیاد پر ہوا میں چنے گئے اور جب تعمیر او پر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار جتنی اونچی ہوگی نیو کی زیادہ محتاج ہوگی اور نہ صرف نیو بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل حصے کا بھی محتاج ہے اگر دیوار نیچے سے خالی کر دیجائے او پر سے بھی گر پڑے گی، احمق وہ جس پر شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چنائی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گذر گئے ہمیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جدا کر لی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن عظیم نے فرمایا:

فانهار به فی نار جهنم ۔ (التوبة ـ ۱۰۹)

اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی" والعیاذ باللہ رب العالمین "

اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں: صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ۔

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

رواه الترمذی وابن ماجه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، مونھ میں لگام ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے۔

وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا ۔ (الکهف ـ ۱۰٤)

وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(شریعت و طریقت ص۶ تا۹)

Marfat.com

# سورۃ البقرۃ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے

(۱) الٓمٓ ☆ (۲) ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھدی للمتقین ☆

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں۔ اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سورہ آل عمران میں بیان فرمایا گیا کہ قرآن مجید کی آیتیں دو قسم ہیں، متشابہات اور محکمات۔ حروف تہجی کہ سورتوں کی ابتدا میں مذکور ہیں محال ہے کہ بے معنے ہوں، نہ یہی معقول کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ان کے معانی ظاہر نہ فرمائے گئے ہوں۔ جس سے خطاب فرمایا جائے اس سے ایسا کلام جس کے معنے وہ نہ سمجھے شان مخاطبہ سے بعید ہے اور اگر حضور نہ سمجھتے تو جہاں میں کون سمجھنے والا ہو سکتا ہے۔ تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ وہ کلام نازل فرمایا جسے کوئی نہیں سمجھ سکتا، یہ بات غیر معقول ہے۔ بلکہ یقیناً ان کے معانی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں۔

حضور پر دو قسم کے علم نازل فرمائے، ایک وہ کہ امت کو جن کی تفسیر فرمانے کا حکم تھا، لتبین للناس ما نزل الیھم، دوسرے وہ کہ خاص محب ومحبوب میں ہیں وہ ان مقطعات شریفہ میں ہیں، ان میں اصل راہ تو یہی ہے کہ ان کے معنی کا علم اللہ ورسول کے حوالہ کیا جائے وبس، اور بعض صحابہ وائمہ کے ان اشارات کی طرف بھی توجہ فرمائی جائے یہ طریقہ تاویل کہلاتا ہے نہ کہ تفسیر۔ تفسیر رائے سے حرام ہے، اور تاویل میں رائے کی گنجائش۔ تفسیر بیان مراد ہے اور تاویل بیان احتمال واشارات، صحابہ وائمہ نے جس طور پر ان میں کلام فرمایا اصلاً صالح انکار نہیں تو یہ کہنا کہ وہ ان کی اپنی رائے ہے یہ گستاخی ہے۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کی تاویل یہ مروی ہے کہ الف اشارہ ہے اسم جلالت کی طرف اور لام جبرئیل کی طرف اور میم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف، گویا فرمایا،

Marfat.com

جاتا ہے کہ اللہ نے جبرئیل کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس یہ کلام لے کر بھیجا تو اس تقدیر پر اگلے دعوی ذالک الکتاب لا ریب فیہ کی دلیل ہوئی کہ اس کتاب میں کچھ شک نہیں۔ کلام کہ متکلم دوسروں کے ذریعہ سے پہونچائے اس میں شک کی تین صورتیں ہوتی ہیں، یا تو متکلم کا صدق ضروری نہ ہو، معاذ اللہ، خلاف کا بھی امکان ہو یا سفیر کو لے کر آیا اس میں نہ ہو۔ سہو یا خیانت کی گنجائش ہو یا جن کے پاس آیا ان میں احتمال ہو کہ پورا نہ پہنچائیں گے یا بات پوری نہ سمجھیں گے۔ یہاں یہ تینوں صورتیں محال ہیں، متکلم اللہ ہے جل جلالہ۔ جس کا صدق واجب اور کذب محال بالذات اور سفیر جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کہ سہو وخطا سے معصوم ہیں اور مخاطب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حادی علوم ورسول معصوم ہیں۔ لہذا ذلک الکتاب لا ریب فیہ۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ بعض نے فرمایا الف ایک ہے، اور لام تیس اور میم چالیس تو یہ اشارہ ہے کہ ایک اللہ نے تیس پارے والا قرآن چالیس برس کی عمر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ قسمیں ہیں۔ کہ کلام الٰہی میں مذکور ہوئیں میں کہتا ہوں اس تقدیر پر ممکن ہے کہ الف حضور کا قد مبارک ہو، اور لام زلف مطہر اور میم دہن اقدس، گویا ارشاد ہوتا ہے تمہارے قد وزلف ودہن کی قسم اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ یا الف حضور کا قامت مبارک ہے جب حضور قیام میں ہوں اور لام کہ نصف جھکا ہوا ہے حالت رکوع کا اشارہ ہے اور میم کہ سمٹا ہوا ہے بے حالت سجود کا ایما، گویا ارشاد ہوا کہ اے قائم راکع ساجد! تیرے قیام ورکوع وسجود کی قسم کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

ذلک الکتاب لا ریب فیہ: اس جملہ کریمہ میں محتمل ہے کہ ذلک مبتدا اور الکتاب اس کی خبر ہے، اور لا ریب فیہ دوسرا جملہ۔ ذلک سے اشارہ قرآن عظیم کی طرف ہے کہ اس کی علوشان کے سبب اشارہ بعید سے تعبیر فرمایا، اور الکتاب میں لام عہد کا ہے۔ سورہ کریمہ مدنیہ ہے، مدینہ منورہ میں تشریف آوری حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل یہود آپ سے خوب واقف تھے کہ بعثت اقدس کے منتظر تھے، تو ان میں قرآن عظیم خوب معہود ومعروف تھا، کہ وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کے انتظار میں ہم یہاں آباد ہیں ان پر ایسی کتاب اترے گی، تو یہ فرمایا گیا کہ یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے تم منتظر تھے، آگے دوسرے جملہ سے اس کی تاکید فرمائی کہ لا ریب فیہ اس کے وہ کتاب معہود ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اور محتمل

Marfat.com

کہ ذلك الکتاب مبتدا اور لا ریب فیه اس کی خبر ہو، پہلی صورت میں فیه کی ضمیر مضمون جملہ اول کی طرف تھی، اب نفس کتاب کی طرف ہوگی، یعنی اس کتاب کریم میں کوئی حرف محل شک نہیں، شک تو ہزاروں کو ہے مگر جہاں آرا آفتاب بے پردہ وحجاب جب نصف النہار پر آئے اور مادرزاد اندھا جس کی آنکھوں کو شعاع کا بھی احساس نہیں، اگر اس میں شک کرے تو آفتاب مشکوک نہیں ہوجائے گا، آفتاب کو یہی کہا جائے گا کہ اس میں کوئی شک نہیں۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمہ آفتاب را چہ گناہ

راست خواہی ہزار چشم چناں　　کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

یہ آیت کریمہ وہابیہ پر قاہر رد ہے، وہابیہ اس سبوح قدوس کا معاذ اللہ کذب ممکن جانتے ہیں، جب کذب ممکن ہو صدق ضروری نہ ہوا، اور جب صدق ضروری نہ ہوا تو لا ریب فیه کہاں سے آئے گا۔ ضرور اس میں محل ریب ہوگا، لا ریب فیه تو یونہی ہے کہ یہ اس کا کلام ہے جس پر کذب محال بالذات ہے، کسی طرح اس میں کذب کا امکان نہیں، اور جب امکان مانا تو یقیناً عقل کو احتمال کذب رہے گا۔ کیا دلیل کہ وہ کذب جو ممکن تھا واقع نہ ہوا۔

امام الحرمین نے ”کتاب الارشاد“ اور امام فخر رازی نے ”مفاتیح الغیب“ میں اور اکابر ائمہ نے تصریحیں فرمائی ہیں: کہ جو بات ممکن ہے عقل اپنی طرف سے اس کے وجود وعدم دونوں سے یکساں نسبت ہو، پھر کس ذریعہ سے مان لیا کہ اس نے جو کچھ فرمایا ضرور حق ہے، اس کے جاننے کے ذریعے اگر ہو سکے تو تین ہی ہیں، یا تو اس کا وعدہ کہ کذب اگرچہ ممکن ہے مگر میں کبھی صادر نہ کروں گا۔ یا اس کی خبر کہ میں نے جو کچھ فرمایا ہے حق ہی فرمایا ہے، اس امکان کو کام میں نہیں لایا ہوں۔ یا اس کے نبی کی خبر کہ جو کچھ فرمایا حق ہے۔

مسلمانو! ذرا غور کرو! اگر معاذ اللہ اس کا کذب ممکن ہو تو اس کے وعدہ اور اس خبر کے صدق پر کیا اطمینان، ممکن کہ جھوٹ ہی بولا ہو، اور جب اس کی خبر پر اطمینان نہیں تو نبی کی خبر تو دوسرے درجے میں ہے۔ غرض امکان کذب مان کر تصدیق کلام اللہ کے سارے ذرائع بند کردیئے۔ یہ حاصل ہے وہابیہ کے ایمان کا جس کو قرآن فرما رہا ہے کہ لا ریب فیه۔ خلاصہ یہ ہے کہ امکان کذب مان کر سارا قرآن اور تمام دین وایمان تہہ وبالا کردیا، کسی پر اطمینان نہ رہا۔

**(۳) اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ**

Marfat.com

**یُنفِقُونَ۔☆**

وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں، اور نماز قائم رکھیں، اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

متقی صاحب تقوی کو کہتے ہیں، تقویٰ بچنا اور پرہیز کرنا، اور وہ سات قسم ہے۔

قسم اول کفر سے بچنا، اور وہ ہر مسلمان کو حاصل ہے۔

دوم بدمذہبی سے بچنا اور یہ ہر سنی کو نصیب ہے۔

سوم ہر کبیرہ سے بچنا یعنی نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے اور نہ کسی صغیرہ پر اصرار کرے، صغیرہ بھی اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔

چہارم صغائر سے بھی بچنا۔

پنجم شبہات سے بھی احتراز جس کو فرمایا: آدمی متقین کے درجہ کو نہیں پہنچتا جب تک مباح کو ممنوع کے خوف سے ترک نہ کرے۔

ششم شہوات سے بچنا۔

ہفتم غیر کی طرف التفات سے بچنا، یہ اخص الخواص کا منصب ہے۔

اور قرآن کریم ان ساتوں فرقوں کا ہادی ہے۔

ایمان یہ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس سے لائے سچے دل سے اس سب کی تصدیق کرنا، ماننا، گرویدہ ہونا۔ بعض گمراہوں نے جو یہ کہا کہ ایمان سچا سمجھنے کو کہتے ہیں، یہ اس ایمان کے معنی ہوں گے جس کے وہ مدعی ہیں ورنہ فقط سچ سمجھنا ہرگز ایمان کے لئے کافی نہیں۔ ہزاروں یہود ونصاریٰ بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا نبی دل میں سمجھتے تھے، مگر ایمان سے حصہ نہ تھا۔

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے: یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم۔

یہ اہل کتاب اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ بیٹے میں احتمال ہے شاید عورت نے خیانت کی ہو، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت میں کوئی شک نہ تھا۔

Marfat.com

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے: جَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُم،
جان بوجھ کر مکرتے اور دلوں میں خوب یقین تھا۔

اورفرماتا ہے: وقد کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاء ھم ماعرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین۔

اور بیشک اس نبی کے ظہور سے پہلے لڑائیوں میں اس کے صدقہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے، کہ الٰہی اس نبی آخرالزماں کا صدقہ ہمیں ان پر فتح دے۔ پھر جب وہ جانا پہچانا نبی تشریف لایا منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت کافروں پر۔

یہودی بادشاہ خیبر نے اپنے بھائی سے کہ دونوں عالم یہود تھے پوچھا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ بولا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کی بشارت موسیٰ نے دی تھی، کہا: پھر تو اپنے دل کو ان کی طرف سے کیسا پاتا ہے؟ کہا خدا کی قسم! پہلے سے زیادہ عداوت سے پر، کہا: اپنا بھی یہی حال ہے۔ یہ حال ان سچ سمجھنے والوں کا تھا، یقیناً سچ سمجھتے تھے اور یقیناً کافر تھے۔ مسلمانو! ان تباہ کنندگان ایمان سے پرہیز کرو، جو ترجمۂ قرآن کریم کا نام کریں اور ایسی الٹی سمجھائیں کہ ایمان ہی کا پتانہ رہے۔ ایمان میں سچا ماننا ضرور ہے۔ یہ بھی سمجھے کہ اس قائل نے ماننے سے عدول کیوں کیا؟ اس میں بڑی حکمت ہے۔ اس کا پیشوائے مذہب اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں جابجا لکھ گیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان، اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ سب نبی اتنی ہی بات سمجھانے آئے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانئے۔ جب یہ ان لوگوں کا اعتقاد ہے تو وہ ایمان کے معنی ماننا کیسے لے سکتے ہیں کہ ایمان تو رسول پر لانا پڑے گا۔ اوران کا مذہب یہ ہے کہ رسول کو ماننا محض خبط ہے، لہذا ان ہی کی تقلید سے فقط سمجھنے پر اکتفا کی۔

(۴) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ☆

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا، اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیب پر ایمان لانے کا حکم فرمایا، غیب اسے کہتے ہیں جس تک عقل (حواس) کی رسائی

Marfat.com

نہ ہو۔ ایسی بات بغیر نبی کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتی، نبی کو نبی اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ غیب کی خبریں ارشاد فرماتا ہے۔ جنت و نار وحشر ونشر وعذاب وحساب و کتاب وملائکہ وغیرہم ہزاروں غیوب ہیں جن پر ایمان لانے کا حکم ہے اور ایمان اسی وقت مقبول ہے کہ ان پر بے مشاہدہ ایمان لائے۔ وقت نزع جب سینہ پر دم آتا اور حالت غرغرہ پیدا ہوتی ہے اس وقت پردے اٹھادئے جاتے ہیں، یہ چیزیں پیش نظر ہوجاتی ہیں، اس وقت کا ایمان مقبول نہیں، کہ حکم تو غیب پر ایمان لانے کا تھا۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے واسطے سے ہر مسلمان کو غیب کا علم دیتا ہے، غیب پر ایمان کا حکم ہے اور ایمان تصدیق ہے، اور تصدیق علم ہے۔ جو بات (علم ہی میں) نہیں اس کی تصدیق کیوں کر ہوسکتی ہے، تو یہ آیت بھی دہابیہ کارد ہے۔

یہاں سے نماز کی عظمت ظاہر ہوئی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ایمان وہدایت کے ساتھ اسے قرین کیا۔ اسی لئے حدیث میں ارشاد ہوا کہ: الصلوٰۃ عماد الدین، فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقدھدم الدین۔ نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا اس نے اپنا دین قائم کیا اور جس نے اسے چھوڑا اس نے اپنا دین ڈھایا۔

اس خرچ کرنے سے زکوۃ مراد ہے۔ یہ دین اسلام کا نماز کے بعد دوسرا رکن ہے۔ بتیس جگہ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ اسے ذکر فرمایا ہے۔ عبادت بدن سے ہوگی یا مال سے، اول کی سرتاج نماز ہے اور دوم کی سردار زکوۃ۔

ایمان کا ذکر فرماچکا تھا مگر وہ مجمل تھا۔ اب ایک صحیح معیار ارشاد فرماتا ہے۔ جس میں سب کچھ تفصیلا آجائے کہ اس قرآن کریم، خدا کی سب کتابوں پر ایمان لاؤ، کتب الٰہیہ تمام ایمانیات کی تفصیل ہے، ان پر ایمان میں تفصیلا سب پر ایمان ہوجائے گا۔

قرآن کریم جمیع مطالب کتب سماویہ پر مشتمل بلکہ جملہ ما کان وما یکون کو حاوی ہے اور وہ خود مصدق لما بین یدیہ اگلی کتب سماویہ کی تصدیق فرمانے والا ہے۔ بایں ہمہ فرمایا گیا کہ ایمان لائیں اس پر بھی جو تم سے پہلے اترا، یہ مسلمانوں کے ایک خاص طبقہ کے لئے ہے، کہ وہ اللہ کی سب کتابوں پر ایمان لاتے ہیں بخلاف یہود کہ توریت کو مانتے ہیں، انجیل وقرآن کے منکر، نصاری انجیل کو مانتے ہیں قرآن کے منکر، پھر واقعہ یہ ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابیں

Marfat.com

بدل دیں، تحریفیں کر دیں، گھٹا دیا، بڑھا دیا، تو کسی کو یہ شبہ ہو کہ اب ان کتابوں پر ایمان ضروری نہ رہا، تو ان پر ایمان ویسا ہی ضروری ہے، ان کے ہاتھوں کے تحریف ہونے سے کلام اللہ نہیں بدل گیا، ان کی نسبت یوں کہو کہ جو کچھ اس میں اللہ کا کلام ہے اس پر ہم ایمان لائے۔

(۵) اُولٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِن رَّبِّھِم وَاُولٰئِکَ ھُمُ المُفلِحُونَ۔☆

(۶) اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَیھِم ءَاَنذَرتَھُم اَم لَم تُنذِرھُم لَا یُؤمِنُونَ۔☆

(۷) خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِھِم وَعَلٰی سَمعِھِم وَعَلٰی اَبصَارِھِم غِشَاوَۃٌ وَلَھُم عَذَابٌ عَظِیمٌ۔☆

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں، اور وہی مراد کو پہونچنے والے۔

بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آخرت پر ایمان کا تین بار ذکر ہو چکا، غیب پر ایمان لاتے ہیں، آخرت غیب ہے۔ اگلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں، اور ان میں ذکر آخرت ہے۔ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اس میں تو اس تفصیل کے ساتھ ہے کہ کسی کتاب میں نہیں۔ بایں ہمہ چوتھی بار تصریحا اسے ارشاد فرمایا کہ تمام طبائع کو آخرت کا یقین ہی ایمان پر مستقیم رکھتا ہے، اور اطاعت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اللہ عزوجل لذاتہ مستحق عبادت ہے، اگر بالفرض عبادت پر کوئی ثواب موعود نہ ہو، اور اسکے ترک پر بھی کوئی عذاب نہ ہو تو بھی وہ مستحق عبادت ہے۔ توریت مقدس میں ہے، اس سے بڑھ کر ظالم کون جو بہشت کی خواہش یا دوزخ کے خوف سے میری عبادت کرے۔ کیا اگر میں بہشت ودوزخ نہ بناتا تو مستحق عبادت نہ تھا۔ مگر یہ صفت مردوں کی ہے، عام خلائق مثل اطفال ہیں، بھلائی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے کے لئے لالچ دیا جاتا اور ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ لہذا آخرت پر ایمان بالتصریح جداگانہ فرمایا۔

Marfat.com

یہ نہ فرمایا کہ تمہیں برابر ہے کہ حضور تو ان پر حجۃ اللہ قائم فرمارہے ہیں، ہاں انہیں یکساں ہے۔ اور اسی تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ بعض گمراہوں نے جو اس میں معاذ اللہ عبث ہونے کا احتمال نکالا ہے محض ضلالت ہے، کیا حجۃ اللہ قائم کرنا معاذ اللہ عبث ہے، انہیں تبلیغ دعوت نہ فرمائی جاتی تو روز قیامت ان کے لئے کہنے کو جگہ ہوتی کہ ہمیں کسی نے ڈرایا ہی نہیں، جیسا کہ باوصف ہزاروں تبلیغوں کے یہی جھوٹا عذر پیش کریں گے۔ اس کے رفع کے لئے انہیں ڈرایا گیا اور حجۃ اللہ ان پر قائم ہوگئی۔

یہ آیۂ کریمہ جبریوں، قدریوں، رافضیوں، معتزلیوں سب پر رد بلیغ ہے۔ جبریوں پر تو ظاہر ہے کہ ان کے لئے بڑا عذاب بتاتا ہے، اگر انسان اپنے کام میں پتھر کی طرح مجبور محض ہے تو اس پر عذاب کس لئے؟ قدریہ و معتزلہ نے بندے کو اپنے مطلقا افعال اور روافض نے افعال شر کا خالق اس لئے مانا تھا کہ ان کے زعم باطل میں مولی تعالی پر ارادہ شر کا الزام نہ آئے، وہ اب بھی حاصل ہے۔ جب اس نے ان کے دلوں پر مہر فرمادی کہ حق نہ سمجھ سکیں، کانوں پر مہر لگا دی کہ حق بات کان تک ہی نہ پہونچے، تو تمہارے ناقص عقول کے ظہور پر ان کے کفر کا الزام کس پر؟ تو ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کہ اس پر اصلح واجب نہ اس کے کسی فعل پر سوال وارد۔ دو غلاموں کا ایک مالک مجازی ہو، وہ ایک کو مسجد کی خدمت پر مقرر کرے اور دوسرے کو پاخانہ کمانے پر، اور دونوں ہوں ایک سے، تو اس پر اگر کوئی اعتراض کرے وہ یہی جواب دیگا کہ میں مالک ہوں جس سے جو چاہا کام لیا۔ جب مالک مجازی سے سوال نہیں ہو سکتا تو مالک حقیقی سے سوال کرنے والا کون؟ جو چاہا کیا، جو چاہے گا کرے گا، انسان اور پتھر میں فرق بدیہی ہے۔ مولی تعالی نے اسے عقل دی، ایک نوع کا اختیار دیا، اس نے اسے انکار میں صرف کیا، دنیا میں سزا یہ دی کہ ان کے دل اور کانوں پر مہر لگادی کہ اب سننے سمجھنے کے قابل ہی نہ رہے اور آخرت میں ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔

یہ آیت کریمہ نیچریہ کا رد ہے جو صرف کلمہ گوئی کو ایمان کے لئے کافی جانتے ہیں، یہاں ان کے کلمہ گوئی کو ذکر فرمایا اور ساتھ ہی فرمادیا کہ وہ مسلمان نہیں۔

**(۸) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ☆**

Marfat.com

(۹) يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا ج وَمَا يَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ۔ ☆

(۱۰) فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔ ☆

(۱۱) وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ لا قَالُوا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ۔ ☆

(۱۲) اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُونَ۔ ☆

(۱۳) وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوا اَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ط اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُونَ۔ ☆

(۱۴) وَاِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا اٰمَنَّا ج وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِينِهِمْ قَالُوا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ۔ ☆

(۸) اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے، اور وہ ایمان لانے والے نہیں۔

(۹) فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی ہی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

(۱۰) ان کے دلوں میں بیماری ہے، تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے، بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

(۱۱) اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں۔

(۱۲) سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

(۱۳) اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ سنتا ہے وہی احمق ہیں، مگر جانتے نہیں۔

(۱۴) اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں۔

Marfat.com

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(۸) اس آیت کریمہ میں تقیہ کا رد ہے۔ تقیہ والا مسلمانوں کو فریب ہی دیا چاہتا ہے، اور یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے اس فریب کی گرفت نہ کرے گا، گویا اللہ کو بھی فریب دینا چاہتا ہے۔ اسے فرمادیا کہ یہ ان کا خیال خام ہے، بلکہ خود اپنی جانوں کو فریب میں ڈالے ہوئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ دھوکہ دے کے بچ گئے اور ایک دن وہ آنے والا ہے تُبلَى السَّرَائِرُ فَمَالَه مِن قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ۔ جس دن دلوں کی چھپی جانچی جائیں گی، اس دن اسے نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

(۹) یہ آیہ کریمہ معتزلہ وروافض کا رد ہے۔ ان کے نزدیک معاذ اللہ، اللہ عزوجل پر اصلح واجب ہے، یعنی بندہ کے حق میں وہی کرنا جو اس کے حق میں بہتر ہو، جس کے دل میں بیماری ہو، اس کی بیماری بڑھادینا کیا اس کے حق میں بہتر ہے، نہیں بلکہ وُہی ہے۔ یفعل الله مایشاء۔ اللہ کرتا ہے جو چاہے۔

(۱۰) یہ آیہ کریمہ ان لوگوں پر رد ہے جو صلح کلی بننا چاہتے ہیں، جس جلسے میں گئے ویسی ہی کہی، اور اس میں اپنی بھلائی سمجھتے ہیں، اور اسے اصلاح جانتے ہیں، فرمادیا: کہ یہ بڑا فساد ہے، اصلاح تو دین میں قائم رہنے میں ہے، اور قیام دین کے دو رکن ہیں، الحب للہ والبغض للہ۔ محبوبوں سے محبت اور دشمنوں سے عداوت، یہ بغیر یکسو ہوئے نہیں ہو سکتا۔ دورویہ پن سے دین تو گیا ہی، دنیا میں بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسا شخص دونوں فریق کی نگاہ میں ذلیل ہوجاتا ہے۔

(۱۱ تا ۱۳) ان آیات سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عقل وعلم وکمالات کتنے ہی ہوں، آدمی کو احمق ہونے سے نہیں بچاسکتے، جب تک ایمان نہ لائے، ایک بوہرا جسے لوگ بے عقل کہیں اور ہو مسلمان، اور دوسرا کافر فلسفی کہ دنیا کی عقل بروجہ کمال رکھتا ہو اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ نجات کی راہ چلا اور اس نے اپنے لئے ہمیشہ کی آگ اختیار کی، اس سے بڑھ کر حماقت کیا ہے۔ حماقت پر حماقت جہل مرکب، کہ ہیں احمق اور اپنے آپکو سمجھتے ہیں عاقل۔

(۱۴) یہ آیت کریمہ بھی تقیہ کا رد ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے جو کافر

Marfat.com

ایمان نہ لاتے ان کا نہایت غم حضور اقدس کو ہوتا، یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

فلعلك باخع نفسك علیٰ آثارهم وان لم یومنوا بهذا الحدیث اسفا"

شاید تم ان کے پیچھے اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اس غم میں کہ وہ اس کلام پر ایمان نہیں لاتے۔

لہٰذا حضور کی تسکین خاطر اقدس کو یہ ارشاد ہوا ہے کہ جو ہمارے علم میں کفر پر مرنے والے ہیں: والعیاذ باللہ تعالیٰ، وہ کسی طرح ایمان نہ لائیں گے، تم اس کا غم نہ کرو۔ لہٰذا فرمایا کہ تمہارا سمجھانا، نہ سمجھانا ان کو یکساں ہے، یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے حق میں یکساں ہے کہ ہدایت معاذ اللہ امر فضول ٹھہرے۔ ہادی کا اجر اللہ پر ہے چاہے کوئی مانے نہ مانے۔

وَ مَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔　(النور۔ ٥٤)

اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

وَ مَا أَسْئَلُكُم عَلَيهِ مِن اَجرٍ، اِن اَجرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

(الشعراء۔ ١٠٩)

اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ ولله الحجة البالغة۔ اور اللہ ہی کی حجت پوری ہے۔

مروی ہے جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی مگر اے موسیٰ! فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ؟ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے۔ یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

ابن جریر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی فرعون نودی لن یفعل، قال: فلم افعل؟ قال: فناداه اثنا عشر ملکا من علماء الملئکة: امض لما امرت به، فانا جهدنا ان نعلم هذا فلم نعلمه۔

اور آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے، دوستان خدا نے ان کی

Marfat.com

غلامی اور ان کے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسے میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ۔ (الاعراف۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲)

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا، رب ہے موسیٰ وہارون کا۔

مولیٰ عزوجل قادر تھا کہ بے کسی نبی و کتاب کے تمام جہان کو ایک آن میں ہدایت فرمادے۔ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ۔

(الانعام۔ ۳۵)

اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا، تو اے سننے والے تو ہر گز نادان نہ بن۔

مگر اس نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر نعمت میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے، وہ چاہتا تو انسان وغیرہ جانداروں کو بھوک ہی نہ لگتی۔ یا بھوکے ہوتے تو کسی کا صرف نام پاک لینے سے، کسی کا ہوا سونگھنے سے پیٹ بھر جاتا۔ زمیں جوتنے سے روٹی پکانے تک جو سخت مشقتیں پڑتی ہیں کسی کو نہ ہوتیں۔ مگر اس نے یونہی چاہا اور اس میں بھی بے شمار اختلاف رکھا، کسی کو اتنا دیا کہ لاکھوں پیٹ اس کے در سے پلتے ہیں، اور کسی پر اس کے اہل وعیال کے ساتھ تین تین فاقے گذرتے ہیں۔ غرض ہر چیز میں " اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ، نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ۔ (الزخرف۔ ۳۲)

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں۔ ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔ (کنز الایمان۔ پ ۲۵ ر ع ۹۔ زخرف ۲۲)

کی نیرنگیاں ہیں۔ احمق بدعقل یا ابوجہل بددین وہ جو اس کے کاموں میں چون وچرا کرے کہ یوں کیوں کیا، یوں کیوں نہ کیا؟ سنتا ہے، اس کی شان ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ۔ (المائدۃ۔ ۲) اللہ جو چاہے حکم فرماتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ص ۱۹۲ تا ۱۹۴)

(۹ تا ۱۴) دل سے اہل بدعت سے محبت وعقیدت، دور دور سے ان کے پاس جانا، ان کی ترویج مذہب میں ساعی رہنا اور سنیوں کی تعزیر کو انہیں گالیاں دینا، اس مذہب پر تبرا کرنا ذو الوجہین ہونا ہے۔ جس پر وعید شدید (ان آیات میں) وارد۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذوالوجہین کو قیامت میں دوزبانیں آگ کی دی جائیں گے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶/۶ ۴۴ تا ۴۴۷)

عن عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من کان لہ وجھان فی الحیوۃ کان لہ لسانان من نار یوم القیمۃ ۔

(الجامع الصحیح للبخاری)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں دورخا ہوگا قیامت کے دن آتش دوزخ کی دوزبانیں اس کے منہ میں رکھی جائیں گی۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یوم القیمۃ ذو الوجھین الذی یأتی ھولاء بحدیث و یاتی ھولاء بحدیث (او عکس الاول) مزیدا من شرح الطریقۃ المحمدیۃ ۔

(الجامع الصحیح للبخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالوجہین جو یہاں ان کی سی کہے اور وہاں ان کی سی، وہ قیامت کے دن ان میں ہوگا جو تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔　　(عرفان شریعت اول ۳۵)

**(۲۹) ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۚ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ☆**

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف استواء (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

(امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے یہاں آیت کے جز "وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" سے اللہ تعالیٰ کا علم جمیع اشیا کو محیط ہونا ثابت فرمایا۔

**﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

Marfat.com

یہ کلیہ واجب وممکن وقدیم وحادث وموجود معدوم ومفروض وموہوم غرض ہر شئی ومفہوم کو قطعا محیط جس کے دائرے سے اصلا کچھ خارج نہیں۔ یہ ان عمومات سے ہے جو عموم قضیہ "ما من عام الا وقد خص منه البعض" سے مخصوص ہیں،

شرح مواقف میں فرمایا:

علمه تعالی یعم المفهومات کلها الممکنة والواجبة والممتنعة فهو اعم من القدرة لانها تختص بالممکنات دون الواجبات والممتنعات۔

(شرح المواقف ۸/۷۰)

اللہ تعالیٰ کا علم تمام مفہومات کو شامل ہے خواہ وہ ممکن ہوں یا واجب یا ممتنع، اور وہ قدرت سے عام ہے۔ کیونکہ قدرت کا تعلق فقط ممکنات سے ہے، واجبات اور ممتنعات سے نہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۲۱)

**(۳۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ لا فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ ☆**

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حافظ الحدیث سیدی احمد سلجماسی قدس سرہ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی عبدالعزیز ابن مسعود دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں: کہ انہوں نے اس آیت کریمہ کے متعلق فرمایا:

المراد بالاسماء الاسماء العالیة لا الاسماء النازلة فان کل مخلوق اسم عال ونازل فالاسم النازل هو الذی یشعر بالمسمی فی الجملة والاسم العالی هو الذی یشعر باصل المسمی من ای شیء هو بفائدة المسمی ولای شیء یصلح الفاس من سائر ما یستعمل فیه وکیفیة الحداد له فیعلم من مجرد سماع لفظه هذه العلوم والمعارف المتعلقة بالفاس وهکذا کل مخلوق والمراد بقوله تعالی الاسماء کلها الاسماء التی یطیقها ادم ویحتاج الیها سائر

Marfat.com

البشر اولهم بها تعلق وهی کل مخلوق وتحت العرش الی ما تحت الارض فیدخل فی ذلك الجنة والنار والسموات السبع وما فیهن وما بینهن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البرار والقفار والاودیة والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذلك ناطق اوجامد الا ادم یعرف من اسمه تلك الامور الثلثة اصله وفائدته وکیفة ترتیبه ووضع شکله فیعلم من اسم الجنة من این خلقت ولای شیٔ خلقت وترتیب مراتبها وجمیع ما فیها من الحور وعدد من یسکنها بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذلك ویعلم من لفظ السماء مثل ذلك ولای شیٔ کانت الاولیٰ فی محلها والثانیة وهکذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملٰئکة من ای شئی خلقوا ولای شئی خلقوا وکیفة خلقهم وترتیب مراتبهم وبای شئی استحق هذا الملك هذا فی کل ملك فی العرش الی ما تحت الارض فهذه علوم آدم واولاد آدم من الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام والاولیاء الکمل رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین وانما خص آدم بالذکر لانه اول من علم هذه العلوم ومن علیها من اولاده فانما علمها بعده ولیس المراد انه لا یعلمها الا آدم وانما خصصناها بما یحتاج الیه وذریته وبما یطیقونه لئلا یلزم من عدم التخصیص الاحاطة بمعلومات الله تعالیٰ وفرق بین علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بهذه العلوم وبین علم ادم وغیره من الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فانهم اذا توجهوا الیها یحصل لهم شبه منام من مشاهدة الحق سبحانه وتعالیٰ واذا توجهوا نحو مشاهدة الحق سبحانه وتعالیٰ حصل لهم شبه النوم عن هذه العلوم ونبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقوته لا یشغله هذا عن هذا هو اذا توجه نحو الحق سبحانه وتعالیٰ حصلت له المشاهدة التامة وحصل له مع ذلك مشاهدة هذه العلوم وغیرها مما لا یطاق واذا توجه نحو هذه العلوم حصلت له مع حصول هذه المشاهدة فی الحق سبحنه وتعالیٰ فلا تحجبه مشاهدة الحق عن مشاهدة الخلق ولا مشاهدة الخلق عن مشاهدة الحق سبحنه وتعالیٰ۔

Marfat.com

اس کلام نورانی واعلام ربانی ایمان افروز کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں، علوی وسفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمیٰ سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے۔ اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مسمیٰ کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لئے بنا۔ آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے انھوں نے حسب طاقت وحاجت بشری تمام اشیاء جان لیں۔ اور یہ زیر عرش سے زیر فرش تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت ودوزخ و ہفت آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ آسمان وزمین کے درمیان ہے اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات ناطق وغیر ناطق۔ ان کے صرف نام سننے سے آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کو معلوم ہو گیا کہ عرش سے فرش تک ہر شئی کی حقیقت یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس ترتیب سے اس شکل پر ہے۔ جنت کا نام سنتے ہی انھوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لئے بنی اور اس کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور جس قدر اس میں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد اتنے لوگ اس میں جائیں گے، اسی طرح نار، یوں ہی آسمان۔ اور یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہوا اور اور دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا۔ اسی طرح ملائکہ کا لفظ سننے سے انھوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کیوں کر بنے اور ان کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور کس لئے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا۔ اسی طرح عرش سے زیر زمین تک ہر فرشتہ کا حال اور یہ تمام علوم صرف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی اور ہر ولی کامل کو عطا ہوئے ہیں۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کا نام خاص اسی لئے لیا کہ ان کو یہ علوم پہلے ملے۔

پھر فرمایا: ہم نے بقدر طاقت وحاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا احاطہ اسی لئے رکھا کہ جملہ معلومات الٰہیہ کا احاطہ لازم نہ آئے۔ اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں یہ فرق ہے۔ اور حضرات جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی اور جب مشاہدۂ حق کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک نیندسی آجاتی ہے، مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے علم سے مشغول نہیں کرتا۔ وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام علوم اور ان سوالوں اور ان علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت

Marfat.com

کسی میں نہیں اوران علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں اوران کو نہ مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدہ خلق مشاہدہ حق سے، پاکی وبلندی اسے جس نے ان کو یہ علوم اور قوتیں بخشیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیوں وہابیو! ہے کچھ دم؟ ہاں ہاں تقویۃ الایمان و براہین قاطعہ کی شرک دانی لے کردوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح بھانجیو، کل قیامت کوکھل جائے گا کہ مشرک، کافر، مرتد، خاسر کون تھا۔ سیعلمو ن غدا من الکذا ب الا شر۔ (القمر۔ ۲۷)

اشرفی بھی دوقسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) اشر قولی کہ زبان سے بک بک کرے۔

(۲) اشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔

وہابیہ اشر قولی واشر فعلی دونوں ہیں: قا تلھم اللہ انی یؤ فکو ن۔

حضرت سیدی شاہ عبدالعزیز دباغ قدسنا اللہ بسرہ العزیز اجلۂ اکابر اولیاء عظام واعاظم سادات کرام سے ہیں، بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی وزبان درازی کریں۔ لہٰذا مناسب کہ اس پاک مبارک لاڈلے بیٹے کی تائید میں اس کے مہربان باپ، مسلمانوں کے مولیٰ، اللہ واحد قہار کے غالب شیر سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا زرد کے برادر اشغال اس اسد ذوالجلال کی بوسونگھ کر بھاگیں اور شرک شرک بکنے والے منہ میں قہر کے پتھر اور پتھروں سے آگیں۔

ابن النجار ابوالمعتمر مسلم بن اوس اجاریہ بن ادامہ سعیدی سے راوی امیر المومنین ابوالائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

سلو نی قبل ان تفقد و نی فا نی لا اسا ل عن شئی دو ن العرش الا اخبرت عنه۔

مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں بتاؤں گا۔

عرش کے نیچے کرسی ہفت زمین اور آسمانوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثریٰ تک سب داخل ہے۔

Marfat.com

مولیٰ علی فرماتے ہیں:

کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے ان میں جو شئی مجھ سے پوچھو میں بتاؤں گا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابو بکر عمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال شهدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبته سلونی فو الله لا تسالونی عن شئی الیٰ یوم القیمة الا حدثتکم به۔

میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا۔ امیر المومنین نے خطبہ میں اشاد فرمایا: مجھ سے دریافت کیا کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتاؤں گا۔

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

الجفر جلد کتبه جعفر الصادق کتب فیه لا هل البیت کل ما یحتاجون الی علمه و کل ما یکون الی یوم القیمة۔

جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی اور اس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انہیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرمادیا۔

علامہ شریف رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مواقف میں فرماتے ہیں:

الجفر والجامعة کتابان لعلی رضی الله تعالی عنه و قد ذکر فیهما علی طریقة علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم و کانت الائمة المعروفون من اولاده یعرفونها و یحکمون بهما فی کتاب قبول العهد الذی کتبه علی بن موسیٰ رضی الله عنهما الی المامون انك قد عرفت من حقو

Marfat.com

قنا ما لم یعرفه اباؤک قبلت منک عہدک الا ان الجفر و الجامعة ید لان علی انه لا یتم و المشائخ المغاربة نصب من علوم الحروف ینتسبون فیه الی اهل البیت و رایت انا بالشام نظما اشیر فیه بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انه مستخرج من ذینک الکتابین۔

یعنی جفر و جامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں، بیشک امیر المومنین نے ان دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرمادئے ہیں اور ان کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کتابوں کے رموز پہچانتے اور ان سے احکام نکالتے تھے۔ اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھ دیا۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قبول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا۔ اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے باپ دادا نے نہ پہچانے۔ اس لئے میں تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں۔ مگر جفر و جامعہ بتارہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی۔ اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں۔ اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہان مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے، میں نے سنا کہ وہ احکام انہی دونوں کتابوں سے نکالے ہیں۔ انتہی

اس علم علوی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کے رسالہ "مجتلی العروس و مراد النفوس" میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

(خالص الاعتقاد ۳۴ تا ۳۸)

**(۳۴) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ☆**

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔

Marfat.com

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کو اختلاف ہے کہ یہ سجدہ زمیں پر سر رکھنا تھا یا صرف جھکنا، سر خم کرنا۔
ابو الشیخ کتاب العظمۃ میں امام محمد بن جعفر مخزومی سے راوی:

قال کان سجود الملائکۃ لآدم ایماء۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا۔ ابن جریر وابن المنذر وابو الشیخ امام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج سے تفسیر" قولہ تعالیٰ و خروا لہ سجدا۔

(یوسف۔ ۱۰۰)

میں راوی:

قال بلغنا ان ابویہ واخوتہ سجدوا یوسف ایماء بروسھم کھیأۃ الاعاجم وکانت تلک تحیتھم کما یصنع ذلک ناس الیوم۔

ہمیں حدیث پہنچی کہ یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ اور بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا جیسے اہل عجم کے یہاں ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ کرتے ہیں کہ سلام میں سر جھکاتے ہیں۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ نے محاورات عرب سے اس معنی سجدہ کا اثبات کیا۔ امام بغوی نے معالم التنزیل اور امام خازن نے لباب میں اسی کو اختیار فرمایا اور قول اول کو ضعیف کہا۔ سجدہ ملائکہ میں فرماتے ہیں:

لم یکن فیہ وضع الوجہ علی الارض وانما کان انحناء فلما جاء الاسلام ابطل ذلک بالسلام۔

یعنی وہ زمیں پر مونھ رکھنا نہ تھا صرف جھکنا تھا۔ جب اسلام آیا اسے بھی سلام مقرر کر کے باطل فرمادیا۔

سجدۂ یوسف میں فرماتے ہیں:

لم یرد بالسجود وضع الجباہ علی الارض وانما ھو الانحناء والتواضع وقیل وضعوا الجباہ علی الارض علی طریق التحیۃ والتعظیم وکان جائزا فی الامم السابقۃ فنسخت فی ھذہ الشریعۃ۔

یعنی سجدے سے زمیں پر پیشانی رکھنا مراد نہیں وہ تو صرف جھکنا اور تواضع کرنا تھا۔ اور

Marfat.com

بعض نے کہا بطور تحیت و تعظیم پیشانی ہی زمیں پر رکھی اور یہ اگلی امتوں میں جائز تھا، اس شریعت میں منسوخ ہوگیا۔ بعینہ یونہی خازن میں ہے۔ دونوں امام جلیل جلال الدین نے تفسیر جلالین میں اسی پر اقتصار فرمایا۔ جلال الدین سیوطی سجدۂ آدم میں فرماتے ہیں:

و اذ قلنا للملٰئكة اسجدوا لآدم سجدة تحية بالانحناء۔

سورۂ یوسف میں فرماتے ہیں:

خروا له سجدا سجود انحناء لا وضع جبهة و كان تحيتهم في ذلك الزمان۔

جلال الدین محلی سورۂ کہف میں فرماتے ہیں:

و اذ قلنا للملٰئكة اسجدوا لآدم سجود انحناء لا وضع جبهة۔

اور یہ دونوں حضرات اصح الاقوال لیتے ہیں۔ خطبۂ جلالین میں ہے:

هذا تكملة تفسير القرآن الكريم الذي الفه الامام جلال الدين المحلي على نمطه من الاعتماد على ارجح الاقوال۔

تو ان چاروں اکابر کے نزدیک راجح یہی قول دوم ہے کہ محض جھکنا تھا نہ سجدۂ معروفہ، بعض گروہ دیگر کے نزدیک قول اول راجح ہے۔ و به اقول لقعوا و خروا۔

بہر حال خود اختلاف نافی قطعیت ہے نہ کہ ترجیح بھی مختلف۔

(فتاوی رضویہ قدیم ج۹ص ۲۴۲/۲۴۳)

**(۳۶) فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۔ ☆**

تو شیطان نے اس سے (یعنی جنت سے) انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کردیا اور ہم نے فرمایا نیچے اترو آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمیں میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔

**﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

بعض لوگ اس آیت سے ثابت کرتے ہیں کہ بنی آدم میں سے کوئی اپنی حیات میں ز

Marfat.com

میں کے سوا کہیں نہ جائے گا (جیسا کہ آیت کے جز وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۔ سے واضح ہے) اور یہ خطاب تمام بنی آدم کو عام ہے تو چاہئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آسمان پر تشریف فرما نہ ہوئے۔

جواب یہ ہے کہ بیشک یہ عام ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو زمین پر قرار ہے، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرار زمین ہی پر ہے۔ زمین میں سے کوئی بھی جدا نہ ہوگا اور یہ معنی لیے جائیں کہ زمین سے کوئی کسی وقت جدا نہ ہوگا تو معراج جسدی سے بھی انکار کرنا پڑے گا اور چاہئے کہ سمندر پر چلنا محال ہو کہ اس وقت بھی زمین پر قرار نہیں ہوتا لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ سمندر پر تھوڑی دیر کے واسطے چلا جانا زمین پر قرار ہونے کے منافی نہیں۔

(الملفوظ ۳ ص ۵۰)

## ﴿۴۱﴾ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۞

اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔ اور مجھی سے ڈرو۔

### ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل حکم یہ ہے کہ وعظ پر اجرت لینا حرام ہے۔ (اور آیت "وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا" سے ثابت ہے) درمختار میں اسے یہود ونصاریٰ کی ضلالتوں میں سے گنا۔ مگر

کم من حکم یختلف باختلاف الزمان کما فی العالمگیریۃ۔

کلیہ غیر مخصوصہ کہ طاعات پر اجرت لینا ناجائز ہے، ائمہ نے حالات زمانہ دیکھ کر اس میں سے چند جزیں بضرورت مستثنیٰ کیں۔ امامت، اذان، تعلیم قرآن مجید، تعلیم فقہ، کہ اب مسلمانوں میں یہ اعمال بلا نکیر معاوضہ کے ساتھ جاری ہیں۔ مجمع البحرین وغیرہ میں ان کا پانچواں وعظ گنا وبس۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں:

Marfat.com

میں چند چیزوں پر فتویٰ دیتا تھا، اب ان سے رجوع کیا، از آنجملہ فتویٰ دیتا تھا کہ عالم کو جائز نہیں کہ دیہات میں دورہ کرے اور واعظ کے عوض تحصیل کرے مگر اب اجازت دیتا ہوں۔ لہٰذا ایسی بات نہیں جس پر نکیر لازم ہو۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۹/۱۸۵)

﴿۵۹﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۔☆

تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکمی کا۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(امام احمد رضا قدس سرہ سے کسی نے سوال کیا تو اس میں درود شریف کے بجائے (صلعم) وغیرہ لکھا تھا جس پر آپ نے تنبیہ فرمائی اور اس آیت سے اس کی حرمت پر استدلال فرمایا، چنانچہ فرماتے ہیں)

سائل کو جواب مسئلہ سے زیادہ نافع یہ بات ہے کہ درود شریف کی جگہ جو عوام وجہال (صلعم یاع یاص یا صللم) لکھا کرتے ہیں محض مہمل و جہالت ہے۔ القلم احدی اللسانین۔ (قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے) جیسے زبان سے درود شریف کے عوض یہ مہمل کلمات کہنا درود کو ادا نہ کرے گا یوں ہی ان مہملات کا لکھنا درود لکھنے کا کام نہ دے گا۔ ایسی کوتاہ قلمی سخت محرومی ہے۔ میں خوف کرتا ہوں کہ کہیں ایسے لوگ۔ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم۔ تو ظالموں نے بدل ڈالی وہ بات جو ان سے کہی گئی تھی) میں نہ داخل ہوں۔ نام پاک کے ساتھ ہمیشہ پورا درود لکھا جائے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۹/ص ۳۱۴)

﴿۶۷﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۔ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۔☆

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو بولے کہ کیا آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں۔

Marfat.com

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ساتویں پارے چھٹی سورت سورۃ انعام کے دسویں رکوع میں موسیٰ وہارون وغیرہما انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے:

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہ ۔ (الانعام ۔ ۹۰)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ٹھیک راستے چلایا تو انہیں کی راہ چل۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگلے انبیاء کی شریعت میں جو کچھ تھا وہی ہمارے لئے بھی ہے جب تک ہماری شریعت اسے منسوخ نہ فرمادے،،(اور یہاں گائے کے ذبح کرنے کا ذکر ہے) تو گائے کی قربانی کرنے کی ہمیں اجازت یوں بھی ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گائے کا ذبح کیا جانا آج کا نہیں بلکہ اگلی شریعتوں سے چلا آتا ہے۔

تفسیر مذکور فرمائشی نولکشور جلد اول کے ص ۱۷ سطر اخیر وص ۱۸ سطر اول میں اس حکم الٰہی یعنی ذبح گاؤ کی حکمت یوں لکھی:

اس کے ذبح کرنے میں نکتہ یہ تھا کہ گوسالہ پرستوں کی سرزنش ہو، انہیں دکھادیا جائے کہ جسے تم نے پوجا ذبح کرنے کے قابل ہے۔ عبادت اور مدح کے لائق نہیں۔

ان سب کے علاوہ اگر فرض کیجئے کہ قرآن میں گائے اور قربانی کا نام تک نہ آیا ہوتا جب بھی گائے کی قربانی قرآن مجید سے بخوبی ثابت تھی۔ قرآن مجید نے مذہب اسلام کی بنیاد صرف انہیں احکام پر نہیں رکھی جس کا خاص خاص بیان قرآن مجید میں آچکا۔ بلکہ خود قرآن مجید نے اپنے احکام اور نبی کے ارشادات دونوں پر بنائے اسلام رکھی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۔ (الحشر ۔ ۷)

جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لو اور جس سے روکیں اس سے بچو۔

اور فرماتا ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ (النساء ۔ ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور فرماتا ہے

Marfat.com

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُوحىٰ ۔ (النجم ۔ ۳)

یہ نبی اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا وہ صرف خدا کا حکم ہے جو اسے بھیجا جاتا ہے۔

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود گائے کی قربانی کی اور مسلمانوں کو ایک گائے کی قر بانی میں سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم فرمایا۔ مذہب اسلام میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی چھ کتابیں زیادہ مشہور ہیں جنہیں صحاح ستہ کہتے ہیں۔ ان سب کتابوں میں یہ مضمون صراحۃً موجود ہے۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ضحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نسائه بالبقرۃ ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نشترك فی الابل و البقرۃ فی کل بدنة سبعة منا ۔

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات آدمی شریک ہو جائیں۔

صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے:

اشترکنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحج و العمرۃ کل سبعة فی بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر ما یشترك فی المجزور فقال ما هی الا من البدن ۔

حج وعمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے۔ کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قر بانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

Marfat.com

ترمذی ونسائی وابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی اشترکنا ہ فی البقرۃ عن سبعۃ۔

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ سبحان اللہ! جو کام خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور ہمیں اس کا حکم دیا۔ اسے مذہب اسلام کے خلاف جاننا یا مذہب اسلام میں اس کی اجازت وہدایت نہ ماننا کیسی کھلی ہٹ دھرمی ہے۔

اس بیان میں ایک بڑی ناانصافی یہ ہے کہ ہماری تو صرف کتاب آسمانی سے ثبوت چاہا، جو ہم روشن طور پر ادا کر چکے اور اپنے لئے شاستر کا دامن پکڑا وید کا نام کیوں نہ لیا جسے اپنے نزدیک کتاب آسمانی بتاتے ہیں۔ اگر سچے ہیں تو اب اپنے وید سے قربانی گاؤ کی ممانعت ثابت کریں اور شاستر بنائے مذہب رکھتے ہیں تو ہماری بھی کتب فقہ کو بنائے مذہب جانیں۔

ہدایہ۔ درمختار۔ قاضی خاں۔ عالمگیری۔ وغیرہا ہزاروں کتابیں جو چاہیں دیکھ لیں جس میں قربانی کا باب مذکور ہے ان سب میں قربانی گاؤ نہایت صریح طور پر مسطور ہے تو اسے خلاف مذہب بتانا صریح دھوکہ دینا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس بیان ہنود نے خوب ثابت کر دیا کہ مورتی پوجن اور بتوں کے آگے گھنٹا بجانا، سنکھ پھونکنا، مہادیو پر پانی ٹپکانا، ہولی دوالی وغیرہ وغیرہ صدہا باتیں کہ ہنود نے اپنی مذہبی ٹھہرا رکھی ہیں۔ جن کا ذکر ان کے وید میں نہیں، سب ان کے خلاف مذہب ہیں کہ جس کتاب پر بنیاد مذہب ہنود ہے ان کا پتا نہیں دیتی پچھلے ہنود نے محض براہ حیلہ انہیں مذہبی بنا رکھا ہے۔

سب سے زائد یہ ہے کہ وید جس پر مذہب ہنود کی بناء ہے خود صاف صاف قربانی گاؤ کی اجازت دے رہا ہے۔

اخبار پانیر ص ۷ کالم ۲ مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون چھپا ہے کہ

ہندوستان قدیم میں گائے کی قربانی۔

اے اگنی! یہ پاک نذر صدق دل سے راگ کی صورت میں تیرے حضور پیش کرتے

Marfat.com

ہیں اور تمنا ہے کہ یہ سانڈ اور گھنیاں تجھے پسند آویں۔رگ وید ۶:۱۶۔۷۔۴۷ میں تی دل سے سوما کا عرق پینے والی اگنی خالق کی، جسے گھوڑے اور سانڈ اور بیل اور گھنیاں اور منت کے مین ڈھے چڑھائے جاتے ہیں ستائش کروں گا۔رگ ۱۰:۹۱۔۱۴۔

اسی اخبار میں ہر ہمنہ پران۔اور ستیارتھ پرکاش اور ترہنا جلد ۳ باب ۸۔اور منو کی سامر تھی ۵:۴۱ وغیرہا کتب مذہب ہنود سے ہندوؤں کا گائیں ذبح کرنا بخوبی ثابت کیا ہے۔اسی طرح مہابھارت وغیرہا سے بھی ثابت۔فیصلہ ہائی کورٹ مقدمہ قربانی نمبری ۶۸۷ میں تاریخ ہنود زمانہ پیشیں سے حکام ہائی کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ اگلے ہندو اپنی دینی رسوم میں گؤعید گائے کی قربانی کیا کرتے تھے اور متقدمین حکمائے ہنود نے اس کی تاکید کی تھی۔تو ثابت ہوا کہ ہنود اپنے وید اور مذہبی کتابوں اور اگلے پیشواؤں سب کے خلاف بحیلہ مذہب صرف دل دکھانے مسلمانوں کے جن کے مذہب میں قربانی گاؤ کی صاف صریح اجازت ہے امر مذہبی مزاحمت بیجا استحقاق کرنا چاہتے ہیں۔جس کا عقلا وعرفا وقانونا کسی طرح انہیں اختیار نہیں۔

واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

(فتاوی رضویہ جدید ج ۱۴/ص ۵۶۲ تا ۵۶۶)

**﴿۸۰﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۔☆**

اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن تم فرمادو کہ خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا،یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

قولہ تعالیٰ فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ۔الآیۃ۔(البقرۃ۔۸۰) یدل علی انہ سبحانہ و تعالیٰ منزہ عن الکذب فی وعدہ و وعیدہ قال اصحابنا لان الکذب صفۃ نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال۔وقالت المعتزلۃ لان

الکذب قبیح لانہ کذب فیستحیل ان یفعلہ فدل علی ان الکذب منہ محال آہ ملخصا۔

اللہ عزوجل کا فرمانا کہ اللہ ہر گز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا دلالت کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ سبحانہ اپنے ہر وعدہ و وعید میں جھوٹ سے منزہ ہے۔ ہمارے اصحاب اہل سنت و جماعت اس دلیل سے کذب الٰہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت نقص ہے اور اللہ عزوجل پر نقص محال اور معتزلہ اس دلیل سے ممتنع مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے۔ تو باری عزوجل سے صادر ہونا محال۔ غرض ثابت ہوا کہ کذب الٰہی اصلا امکان نہیں رکھتا۔ (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۵/ص ۳۲۶)

کسی قول کی حکایت اس قول پر افتاء کے مترادف نہیں۔ کیوں کہ ہم بہت سے ایسے اقوال بیان کرتے ہیں جو مذہب (ابی حنیفہ) سے الگ ہوتے ہیں اور کوئی بھی نہیں سمجھتا ہے کہ ہم ان اقوال پر فتویٰ دے رہے ہیں۔ افتاء کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہم کسی چیز پر اعتماد کریں اور سائل کو بتائیں کہ تم نے جو سوال کیا ہے اس میں شرع کا یہ حکم ہے اور یہ اسی کے لئے حلال ہے جو کسی چیز کو اس کی شرعی دلیل سے پہچانتا ہو۔ ورنہ یہ غلط ہوگا اور شریعت پر افتراء ہوگا اور ایسا کرنے والا اللہ کے اس قول کا مصداق ہوگا۔ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جس کا تم کو علم نہیں۔ اور۔ قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۔

(یونس۔ ۵۹)

نیز فرمادیجئے کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم اللہ پر افتراء باندھتے ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱/ص ۱۰۲)

بے علم وفہم ترجمہ قرآن مجید میں دخل دینا گناہ کبیرہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

(الجامع للترمذی کتاب التفسیر ۲/ ۱۱۹)

جو بغیر علم قرآن میں زبان کھولے وہ اپنا گھر جہنم میں بنالے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶/ص ۳۹۵)

کسی فعل مسلمین کو بدعت شنیعہ وناجائز کہنا ایک حکم اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم پر لگانا ہے اور ایک حکم مسلمانوں پر۔ اللہ ورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو یہ حکم ان کے نزدیک فعل ناروا ہے انہوں نے اس سے منع فرمادیا ہے۔ اور مسلمانوں پر یہ کہ وہ اس کے باعث گنہگار و مستحق عذاب و ناراضی رب الارباب ہیں۔ ہر خداترس مسلمان کے دل میں اللہ ورسول جل علاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کامل عزت وعظمت اور کلمۂ اسلام کی پوری توقیر و وقعت اور اپنے بھائیوں کی بھی خیر خواہی ومحبت ہے کبھی ایسے حکم پر جرأت روا نہ رکھے گا جب تک دلیل شرعی واضح سے ثبوت کافی ووافی نہ مل جائے۔

قال اللہ تعالیٰ: ام تقولون علی اللہ مالا تعلمون۔ (البقرۃ۔ ۱٤٠)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: یا تم ایسی بات اللہ کی طرف سے کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

کیا اللہ عزوجل پر بے علم حکم لگائے دیتے ہو۔ دلیل شرعی مجتہد کے لئے اصول اربعہ ہیں اور ہمارے لئے قول مجتہد صرف۔ ایسی ہی جگہ علمائے کرام حکم بالجزم لکھتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ج۸/ص ۴۱۷)

**﴿۸۵﴾ ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔ ☆**

پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو ان کے مخالف کو گناہ اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کو چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلا کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

Marfat.com

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلام الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہیں توان میں سے ہرایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے، اب اگر کوئی شخص ۹۹۹/ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرماتا ہے کہ وہ ان ۹۹۹/ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی ؟ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا ۔‘‘ (جیسا کہ آیت ’’اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَاج وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط‘‘ سے ثابت ہے)

نہ کہ ۹۹/ کا انکار اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ فقہاء کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا انھوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انھوں نے یہ خصلت یہود ’’یحرفون الکلم عن مواضعہ‘‘ یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں، تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا۔ فقہاء نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ۹۹/ باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے، حاش للہ! بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ۹۹/ ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹/ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے۔ سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ۹۹/ قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو سب طیب وطاہر ہو جائیگا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے!

## کسی لفظ کے سو پہلو ہوں تو اسکا حکم

بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو، جس میں سو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹/ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف، تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اسنے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں اگر واقع

Marfat.com

میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا وہ عند اللہ کافر ہی ہوگا
۔اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے۔اس کلام میں اتنے پہلو ہیں۔
ا۔عمرو اپنی ذات سے غیب داں ہے یہ صریح کفر وشرک ہے۔
"قُلْ لا یَعلَمُ مَن فی السمٰوٰتِ والا رضِ الغیبَ الّا اللّٰہُ"
(پ ۲۰۔ ع ا۔آیت ۶۵۔سورۃ نمل)
تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمیں میں ہیں مگر اللہ۔
۲۔عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علم رکھتے ہیں ان کے بتائے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے۔
"تَبیّنَتِ الْجنُّ اَنْ لو کا نوا یعلمونَ الغیبَ ما لبثُوا فی العذا بِ المھینِ"
(پ ۲۲۔ع ۸۔آیت ۱۴۔سورۃ سبا)
جنوں کی حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے
۳۔عمرو نجومی ہے ۴۔رمال ہے ۵۔سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے
۶۔کوے وغیرہ کی آواز۔۷۔حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔۸۔کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے۔۹۔آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے ۱۰۔پانسہ پھینکتا ہے۔ ۱۱۔فال دیکھتا ہے۔۱۲۔حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔۱۳۔مسمریزم جانتا ہے۔۱۴۔جادو کی میز۔۱۵۔روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔۱۶۔قیافہ داں ہے۔۱۷۔علم زائرچہ سے واقف ہے۔
ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے۔یہ سب کفر ہیں (یعنی جبکہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے، ۱۲ منہ)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
"من اتی عرافا او کاھنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ رواه احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه"۔
ولاحمد وابی داؤد عنه رضی الله تعالیٰ عنه فقد برئ بما نزل علی

Marfat.com

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مسند احمد ۲/۴۲۹، ترمذی ۱/۳۵ باب ما جاء فی کرھیۃ اتیان الحائض۔)

جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور اس کے کہنے کی تصدیق کرے تو اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل شدہ احکام میں کفر کیا۔

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے۔

"ولٰکِنْ رَسُولَ اللّٰہِ و خاتَمَ النَّبِیینَ و کان اللّٰہُ بکُلِّ شیئٍ علِیماً"

(پ۲۲، ع۲، آیت ۴۰ سورہ احزاب)

ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں، اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا۔ یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں۔

"قُل ھل یستوِی الّذِینَ یعلمُونَ والّذِینَ لا یعلمونَ"

(پ۲۳، ع۱۵ آیت ۹ سورۃ الزمر)

تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

"من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب"۔ (نسیم الریاض)

جس نے کہا کہ فلاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ہے تو اس کا حکم حضور کی شان میں گستاخی کرنے والے کی مانند ہے۔

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ ہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً یا طناً کسی طرح کسی رسول انس و ملک کی وساطت و تبعیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا۔ یہ بھی کفر ہے۔

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکنّ اللہ یجتبی من رسلہ من یشاءُ۔

(پ۴ ع۹ آیت ۱۷۹ آل عمران)

Marfat.com

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے رسولوں سے جسے چاہے۔

"عالمُ الغیبِ فلا یُظھِر علی غیبہ احداً الّا مَنِ ارتضی من رسولٍ"۔

(پ ۲۹، ع ۱۲، آیت ۲۶، ۲۷ سورہ جن)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

۲۱۔ عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے، یہ احتمالا خالص اسلام ہے۔

تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اسکی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے۔

احتیاط و تحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پر حمل کرینگے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ و علیہم الصلاۃ والثناء میں صاف صریح نا قابل تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔

ابھی شفاء و بزازیہ، درر و بحر و نہر و فتاوی خیریہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہ کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہود منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں۔

"وَسَیَعلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوا اَیَّ منقلِبٍ یَنقَلِبُونَ"۔

(پ ۱۹ ع ۱۵، آیت ۲۲۷ شعراء)

اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

## سو پہلو والے کلمہ میں مفتی کا عمل کیا ہو

شرح فقہ اکبر میں ہے:

Marfat.com

"قدذ کروا ان المسئلة المتعلقة با لكفر اذا كا ن لها تسع و تسعو ن احتما لا للكفر و احتما ل وا حد فی نفيه فا لاولی للمفتی و القا ضی ان يعمل با لا حتما ل النا فی"

(شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹، ملا علی قاری)

علمائے کرام نے کفر سے متعلق یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ جب کسی کلمے میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال عدم کفر کا تو مفتی اور قاضی کے لئے بہتر یہ ہے کہ عدم کفر کے احتمال پر عمل کرے۔

فتوی خلاصہ جامع الفصولین محیط وفتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:۔

"اذا كا نت فی المسئلة و جو ه تو جب التكفير و وجه وا حد يمنع التكفير فعلی المفتی و القا ضی ان يميل الی ذ لك الوجه و لا يفتی بكفر ه تحسينا للظن با لمسلم ثم ان كا نت نية القا ئل الو جه الذ ی يمنع التكفير فهو مسلم وان لم يكن لا ينفعه حمل المفتی كلا مه علی و جه لا يو جب التكفير"۔

(ردالمحتار علی درالمختار ۳/۳۱۲، کوئٹہ، بحر الرائق ۵/۱۲۵، کوئٹہ)

جب کسی مسئلے میں چند وجہ موجب تکفیر ہوں اور ایک وجہ عدم کفر کی ہو تو مفتی اور قاضی پر واجب ہے کہ اسی وجہ کی طرف مائل ہو اور مسلمان پر حسن ظن کرتے ہوئے قائل کے کفر کا فتوی نہ دے، پھر اگر قائل کی نیت وہی وجہ ہو جو تکفیر کو روکتی ہے تو وہ مسلمان ہے اور اگر قائل کی مراد وہ وجہ نہ ہو تو مفتی کا اس کے کلام کو ایسی وجہ پر محمول کرنا جو موجب کفر نہ ہو کچھ فائدہ نہ دیگا۔

اسی طرح فتاوی بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانھر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے:۔

احتمال کفر پر مفتی کفر کا فتوی نہ دے۔

تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے:۔

"لا يكفر با لمحتمل لا ن الكفر نها ية فی العقو بة فيستد عی نها ية فی الجنا ية ومع الا حتما ل لا نها ية"

(ردالمحتار علی درالمختار ۳/۳۱۲، کوئٹہ، بحر الرائق ۵/۱۲۵، کوئٹہ)

صرف احتمال کفر پر کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا اس لئے کہ کفر انتہائی عذاب ہے

Marfat.com

تو وہ انتہائی قصور کو چاہے گا اور وجہ احتمال کے ساتھ انتہا نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

بحرالرائق وتنویر الابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے:۔

" والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ۔ (ردالمحتار علی درالمختار ۳/۳۱۲، کوئٹہ)

اور وہ جو تحریر کیا گیا یہ ہے کہ کسی مسلمان کے کلام کو جب اچھے احتمال پر محمول کرنا ممکن ہو تو اس پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ (مترجم)

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

## فائدہ جلیلہ

احتمال کفر، کفر نہیں۔

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل قاضی خاں وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ ورسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعاء کفر نہیں۔

بحرالرائق وردالمحتار میں ہے:

" علم من مسائلھم ھنا ان من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجہ الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا، ونظیرہ ماذکرہ القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شئی فی المستقبل بتجربہ امر عادی فھو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاھر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم۔

Marfat.com

زاد فی البحر الا تری انہم قالو ا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالا جماع ویعز ر کما فی الظھیرہ وغیرھا ولم یقل احدانہ یکفر و کذا فی نظائرہ۔

(۶۴۔ ردالمحتار علی درالمختار ۱۶۸/۳، کوئٹہ۔ بحر الرائق ۱۶/۵، کوئٹہ۔)

انکے مسائل سے یہاں پر یہ معلوم ہوا کہ جس نے اللہ کے حرام کردہ کوظن کے طور پر حلال جانا تو وہ کافر نہیں ہوگا ہاں جب حرام کو اعتقاد کے طور پر حلال جانے تو وہ کافر ہوگا، اور اسکی نظیر وہ ہے جسے قرطبی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے کہ اگر غیب دانی کا ظن وگمان کرے تو جائز ہے جیسے نجومی اور علم رمل جاننے والے امر عادی کے تجربہ سے مستقبل میں کسی چیز کے وقوع کاظن کرتے ہیں تو وہ ظن، صادق ہے اور علم غیب کا دعویٰ کرنا ممنوع ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ظن غیب کا دعویٰ حرام ہے کفر نہیں بخلاف علم غیب کے ادعاء کے۔

بحر الرائق میں اتنا زیادہ ہے، کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ فقہاء نے محرم عورت کے نکاح کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ اس عورت کو حلال گمان کرے تو اجماعاً حد لگائی نہیں جائیگی اور تعذیر کی جائیگی یعنی مناسب طور پر سزادی جائیگی جیسا کہ فتاوی ظہیریہ وغیرہ میں ہے اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ کافر ہو جائیگا اور یہی حکم اس کی نظیروں میں ہے (مترجم)

تو کیونکر ممکن کہ علماء، باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں، حکمِ کفر لگائیں۔ لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب وزائل ہونگے۔

اسکی تحقیق جامع الفصولین وردالمحتار وحاشیہ علامہ نوح وملتقط فتوی حجتہ تاتارخانیہ ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وسل الحسام وغیرہا۔ کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل ،،اللؤ لؤ المکنون،، وغیرہا میں ملاحظہ ہوں۔

وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں۔

جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیھا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیھا محمولاً علی ارادۃ قائلھا معنی عللوا بہ الکفر واذالم تکن ارادۃ قائلھا ذالک فلا کفر اہ مختصرا"۔

Marfat.com

یعنی کتب فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔

## ضروری تنبیہ

احتمال کونسا معتبر ہے: احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں۔

اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے، یعنی قضا دو ہیں، مبرم و معلق۔

—جیسے قرآن عظیم میں فرمایا: "اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰهُ ای امرُ اللّٰہِ" مگر یہ کہ آئے اللہ تعالیٰ یعنی اللہ کا امر عمرو کہے، میں رسول اللہ ہوں۔

اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔

شفاء شریف میں ہے:۔ ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

صریح لفظ میں تاویل کا دعوی نہیں سنا جاتا۔

شرح شفاء قاری میں ہے: ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ۔

ایسا دعوی شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے: لا یلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا۔

ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

فتاوی خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتوی ہندیہ وغیرہا میں ہے:۔

"والفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم، یرید بہ من پیغام می برم یکفر"۔ (۶۵۔ فتاوی عالمگیریہ ۲/۲۶۳، کوئٹہ)

یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کہ میں پیغام لیجاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یہ تاویل نہ سنی جائے گی۔ فاحفظ۔

مخالفین کی نازیبا عبارات کا مواخذہ وپس منظر

Marfat.com

مکر چہارم۔ انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے، اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چلدئے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا، ''کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا'' اور بے چارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں، اور آخر ہے کیا؟ یہ دو بطن قائل اس کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ:۔

''یَحلِفُونَ باللّٰہِ ما قالُوا،و لَقَد قالُوا کلمۃَ الکفرِ و کفرُوا بعدَ اسلامِہم''۔ (پ ۱۰، آیت ۷۴، التوبہ)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے کافر ہوگئے۔

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں (یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس و کتب قادیانی وغیرہ) جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انھوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض (جیسے براہین قاطعہ و حفظ الایمان۔۱۲) دو دو بار چھپیں، مدتہا مدت سے علمائے اہل سنت نے ان کے رد چھاپے مواخذے کئے، وہ فتویٰ جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب، جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اسوقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا، سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے۔

یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ، صیانۃ الناس، کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا۔

پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا۔

پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا۔

اور فتویٰ دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا، نہ یہی بتایا

Marfat.com

کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔

زید سے اس کا ایک مہری فتوی اسکی زندگی وتندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعا یقینا صریح کفر ہو اور سالہا سال اسکی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اسکا رد چھاپا کریں، زید کو اسکی بنا پر کافر بتایا کریں زید اس کے بعد پندرہ برس جئے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے۔

کیا کوئی عاقل گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اسکا مطلب کچھ اور تھا؟

اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہوسکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں ۱۳۲۰ھ میں انکے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ (یعنی مولوی اشرفعلی تھانوی) کے پاس لے گئے سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اسکی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی نہ تحریرات سے انکار ہوسکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثے کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کردیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵/ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دیدیا گیا، اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخواست، ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ میرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ حیا دے۔

مکر پنجم:۔ جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے بعض آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

"اذاعملت سیئتہ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر و العلا نیۃ با لعلا نیۃ،

(کنزالعمال ج ۲۰ص ۲۷۸،حیدرآباددکن)

جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔

رواہ الامام احمد فی الزھد و الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید۔

اور فحوائے کریمہ:۔

"یَصُدُّونَ عن سبیلِ اللّٰہِ و یَبْغُونَھا عِوَجاً"

(پ۸،آیت ۴۵،الاعراف)

(اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس سے کجی چاہتے ہیں)

معاندین کا افتراء و بہتان

راہ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمیں کو بھڑکانے اور دن دھاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، انکی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں، اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحاق صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا،

پھر جن کی حیا اور کچھ بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا۔

پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انھوں نے اسے کافر کہہ دیا، یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔

مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے، انہوں نے آیہ کریمہ:۔

"اِنْ جاءَکُم فاسقٌ بنباءٍ فتبیَّنوا"۔

Marfat.com

(پ۲۶، ع۱۳، آیت ۱۶ الحجرات)

(اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو) پر عمل فرمایا، خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ "انجاء البری عن وسواس المفتری" لکھ کر ارسال ہوا، اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا۔ غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

"اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ"

(پ۱۴، ع۱۹ النحل)

جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

اور فرماتا ہے:۔

"فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ"

(پ۳، ع۱۴، آل عمران)

ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔

مسلمانو! اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت دکھاتے ہو، کہاں کہہ دیا، کس کتاب، کس رسالہ، کس فتوے، کس پرچہ میں کہہ دیا، ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے، دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے

دعویٰ بلا دلیل اور کذب بیانی

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

"فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ"۔

(پ۱۸، ع۸، النور)

جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا تی

Marfat.com

ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہل سنت یوں ہیں بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں، ایسا ہی ان دشناموں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔

مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا۔

"وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ"۔

(پ۱۲، آیت ۵۲، یوسف)

(اور بیشک اللہ دغا بازوں کا مکر چلنے نہیں دیتا) ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہوگیا۔

تکفیر میں احتیاط کا روشن ثبوت

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

"قُلْ هَاتُوْ بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِیْنَ"۔

(پ۲۰، ع۱، النحل)

لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے، ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری، وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سال ہا سال کا، جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہل سنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہل سنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے، بایں ہمہ

اولاً۔ "سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح" (۱۳۰۷ھ)

دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنو مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر ۷۵ وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ

Marfat.com

علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں، یہی صواب ہے۔

وھو الجواب وبه یفتی و علیه الفتوی وھو المذھب و علیه الاعتماد و فیه السلامة وفیه السداد"

یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت۔

ثانیاً:۔"الکوکبته الشھابیة فی کفریات ابی الوھابیه" (۱۳۱۲ھ)
دیکھئے جو خاص اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد میں مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا، جس میں نصوص جلیلہ قرآن مجید وآحادیث صحیحہ وتصریحات ائمہ سے بحو اللہ صفحات کتب معتمدہ اس پر ستر/۷۰ وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا، (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ ومختار منا سب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

ثالثاً:۔سل السیوف اللھندیه علی کفریات باباالنجدیه(۱۳۱۲ھ)
دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں بھی اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دیکر صفحہ/۲۱، ۲۲، پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا، مگر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علماء کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفروشرک سنتے ہیں بایں ہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے، نہ قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے، اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصراً۔

رابعاً:۔ ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (۱۳۱۶ھ)
دیکھئے بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ/۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں، ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی

Marfat.com

منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے۔

خامساً:۔ اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھہتر ۷۸ وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے، سبحٰن السبوح، میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ! میں ہر گز انکی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں یعنی مدعیان (گنگوہی و انبیٹھی اور ان کے اذناب دیوبندی) جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔

(کنز العمال ۱/۱۹۳، حیدر آباد دکن)

جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے

"فان الاسلام یعلو و لا یعلی"

اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا (مترجم)

(بخاری ۱/۱۸۰، باب اذا اسلم الصبی الخ، سنن الدار قطنی ۳/۲۵۲ باب المھر، ملتان)

مسلمانو مسلمانو! تمہیں اپنا دین و ایمان اور روز قیامت و حضور بارگاہ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر، یہ شدید احتیاط، یہ جلیل تصریحات، اس پر تکفیر تکفیر کا افتراء کتنی بے حیائی، کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں۔

اذا لم تستحی فاصنع ماشئت ۔ (بخاری ۲/۹۰۴ باب اذا لم تستحی الخ)

جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

ع بے حیا باش وآنچہ خواہی کن

مسلمانو! یہ روشن واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و

Marfat.com

رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افتراء ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی، قطعی، واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش، کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیکر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔

یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھہتر (۷۸) وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دیکر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ! میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوئی؟ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی؟ حاش للہ! مسلمانوں کا علاقہ محبت وعداوت صرف محبت وعداوت خدا ورسول ہے، جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی۔ (جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی، اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک، قیام میں شریک اہل اسلام ہوتے۔۱۲)

یا اللہ ورسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی۔

اسوقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا، غایت احتیاط سے کام لیا حتی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا، جب صاف صریح انکار ضروریات دین ودشنام دہی رب العالمین وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے "من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر"۔

(ردالمحتار علی الدر المختار ۳/۳۱۷)

جو ایسے کے معذب وکافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

Marfat.com

اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا۔ و ذلك جزاء الظالمین" (اور ظالموں کی یہی سزا ہے)

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

"قُلْ جاءَ الحقُّ وزهقَ الباطِلُ اِنَّ الباطِلَ کان زھوقاً۔

(پ۱۵،ع۹،بنی اسرائیل)

کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل، باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا۔

اور فرماتا ہے:

"لا اکراہَ فی الدینِ قَد تبیّنَ الرّشدُ مِنَ الغَیّ۔

(پ۳،ع۲،البقرۃ)

دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ، صاف جدا ہو گئی ہے گمراہی سے۔

یہاں چار مرحلے تھے۔

ا۔ جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا، چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ضود شنام تھا۔

۲:۔ اللہ و رسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے۔

۳:۔ جو انہیں کافر نہ کہے، جو انکا پاس لحاظ رکھے، جو ان کی استادی یا رشتہ یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے، قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔

۴:۔ جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پادر ہوا ہیں

یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بر وجہ اعلیٰ واضح و روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیئے، اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی، دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر زید و

Marfat.com

عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا باقی ہدایت رب العزت کے اختیار ہے۔

## حسام الحرمین دیکھنے کی تلقین

بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہونگی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا، لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیارت واطمیں ان کو مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے علمائے کرام ومفتیان عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی وخوش اسلوبی وجوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب،، حسام الحرمین علی منحر الکفر والمبن ،، میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ ،، مبین احکام وتصدیقات اعلام،، جلوہ گر۔

الٰہی اسلامی بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرما اور ضد ونفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید وعمرو کی حمایت سے بچا، صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ آمین۔　(تمہید ایمان ۶۸ تا آخر)

**〈۹۷〉قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔**

تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس جبریل نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت وبشارت مسلمانوں کو۔

### ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہاں "بین یدیہ" سے آپ نے خطیب کے سامنے جمعہ کے دن اذان ثانی کی کیفیت وحالت بیان فرمائی، لہٰذا فرماتے ہیں:) اب میں اس لفظ (بین یدیہ) کی تحقیق کرتا ہوں۔
لفظ "بین یدیہ" دو حرفوں سے مرکب ہے۔ ان اجزائے ترکیبیہ کے اعتبار سے اس لفظ کے معنی تحقیقی یہ ہوئے کہ آدمی کے دونوں ہاتھ کے درمیان جو فضا ہے چاہے وہ آدمی کے آگے کی فضا ہو چاہے پیچھے کی، کیونکہ دونوں ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو ان کے بیچ میں آدمی کے دونوں پہلو

Marfat.com

اور دونوں رانیں ہوتی ہیں، اور انہیں دونوں کو جب منہ کے آگے یا پشت کے پیچھے دراز کیا جائے تو پہلی صورت میں آگے کی جانب دونوں ہاتھ کے بیچ کی فضا اور دوسری صورت میں پیچھے کی جانب کی اتنی فضا ''بین یدیہ'' ہے، اور دونوں ہاتھ لٹکانے کی صورت میں آگے پیچھے کا سوال ہی نہیں۔

لفظ ''بین یدیہ'' کے معنی ترکیبی حقیقی تو یہی ہیں لیکن یہ یہاں مراد نہیں ہو سکتے اور معنی مرکب میں بسا اوقات یہی ہوتا ہے کہ معنی حقیقی تفصیلی چھوڑ کر دوسرے معنی اجمالی مراد ہوتے ہیں یہ اطلاق کبھی لغوی ہوتا ہے اور کبھی عرفی۔ اپنے معنی تفصیلی کے لحاظ سے یہ دوسرے معنی اگرچہ مجازی قرار دیئے جائیں۔ لیکن استعمال کے لحاظ سے حقیقی ہوتے ہیں۔ لفظ بین یدیہ کا بھی یہی حال ہے کہ وہ سامنے اور مقابل کے معنی میں طے ہوگا ہے۔ قرب کے معنی سے قطع نظر کرکے یا اس کا لحاظ کرتے ہوئے۔ اور اس وقت میں اس لفظ کی تفسیر حاضر اور مشاہد سے کی جاتی ہے۔ کیونکہ رویت عادیہ لے لئے قرب و مقابلہ شرط ہے۔ جو مرئی ہے دیکھنے کے وقت قریب بھی ہے اور مقابل بھی ہے۔

لفظ۔ بین یدیہ۔ کا اصلی مفاد یہی ہے۔ البتہ قرب چونکہ ایک امر اضافی، حد درجہ متفاوت المعنی کلی مشکک ہے۔ اس لئے اس کے مختلف درجات میں سے کسی ایک کی تعیین مقام کی خصوصیت کے لحاظ سے ہوگی اور قرب و بعد کے مختلف مراتب پر دلالت لفظ کے تقاضہ سے نہیں عقل کے تقاضہ سے ہے۔ پھر اصل میں تو یہ لفظ ظرف مکان کے لئے تھا۔ لیکن بعد میں ظرف زمان کے لئے بھی مستعمل ہونے لگا۔ یا تو مطلقاً زمانہ ماضی یا ماضی قریب کے لئے، کیونکہ ماضی حضور کے قریب ہے۔ اور اسی طرح مستقبل میں بھی کہ آنے والا زمانہ بھی مقابل اور متوجہ ہے۔ قرآن عظیم اور محاورات عرب میں لفظ۔ بین یدیہ۔ ان دونوں معنی میں وارد ہوا۔ مفسرین نے اسی معنی سے اس کی تفسیر کی، میں نے تتبع اور تلاش سے قرآن پاک میں ۲۸ جگہ یہ لفظ پایا جن میں بیس مقامات میں قرب پر کوئی دلالت نہیں۔ اور ایک مقام پر معنی ترکیبی حقیقی کے لئے ہے۔ اور سترہ مقامات پر قرب کے لئے۔ مگر اس قرب میں بھی تفاوت عظیم ہے۔ کہ اتصال حقیقی سے پانچ سو برس کی راہ کی دوری تک پر قرب کا اطلاق ہوا ہے۔ ہم نے ان سب آیتوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

Marfat.com

قسم اول۔(۱)سورہ بقرہ۔(۲)سورہ طٰہٰ۔(۳)سورۂ انبیاء۔(۴)سورۂ حج۔

ان سورتوں میں آیات کے الفاظ یکساں ہیں "یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم"۔ ان کے پس وپیش کا اسے علم ہے۔

(۵)سورہ مریم شریف کی آیت "له ما بین ایدینا و ما خلفنا و ما بین ذلك" اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے ہمارے پیش وپس اور اس کے درمیان کی حکومت۔ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت اور اس کا علم قریب یا بعید کے ساتھ خاص نہیں۔

(۶)سورۂ بقرہ میں:فانه نزله علی قلبك مصدقالما بین یدیه ۔اللہ پاک نے قرآن عظیم کو آپ کے قلب پر اتارا جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرتا ہے۔

(۷)آل عمران میں "نزل علیك الكتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه" آپ پر کتاب اتاری حق کے ساتھ جو گزرے ہوئے کی تصدیق کرتی ہے۔

(۸)سورہ انعام میں "وهذا كتاب انزلنا ه مبرك مصدق الذی بین یدیه ۔" ہم نے اس مبارک کتاب کو اتارا جو گزرے ہوئے کی تصدیق کرتی ہے۔

(۹)سورہ یونس میں "وما كان هذا القرآن ان یفتری من دون الله لكن تصدیق الذی بین یدیه ۔" یہ قرآن غیر خدا کی طرف سے افتراء نہیں ہے۔یہ تو گزرے ہوئے کی تصدیق ہے۔

(۱۰)سورہ یوسف میں "ما كان حدیثا یفتری ولكن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل كل شئی "یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنے سے پہلے کاموں کی تصدیق اور ہر شی کی تفصیل ہے۔

(۱۱)سورہ سبا میں "وقال الذین كفرو الن نو من بهذا القرآن ولا بالذی بین یدیه" کافروں نے کہا ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔نہ اس پر جو گذشتہ ہے۔

(۱۲)سورہ ملائکہ میں "والذی او حینا الیك من الكتاب هو الحق مصدقا لما بین یدیه" جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی حق ہے۔اور گزرے ہوئے کی تصدیق ہے۔

(۱۳)سورہ حم السجدہ میں "وانه لكتب عذیز لا یا تیه الباطل من بین یدیه ولا

Marfat.com

من خلفه " یہ عزت والی کتاب کہ باطل کو اسکی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ پیچھے سے

(۱۴) سورہ احقاف میں " قالوا یا قومنا انا سمعنا کتبا انزل من بعد موسٰی مصدقا لما بین یدیه " اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے۔

(ان سب آیات میں ہے کہ قرآن عظیم گذشتہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے)

اور بلاشبہ قرآن عظیم تمام ہی گذری ہوئی آسمانی کتابوں کی تصدیق فرماتا ہے قریب کی ہو یا بعید کی اور گذشتہ کتابوں میں کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرتی۔ اور کافر کسی پر بھی ایمان نہیں لاتے۔

(۱۵) آل عمران کی یہ آیت بھی قسم اول میں ہی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حکایت کرتی ہے۔ " مصدقا لما بین یدی من التوراۃ " کہ میں تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی۔

(۱۶) سورہ مائدہ کی آیت " وقفینا علی آثارھم بعیسی بن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراۃ " ہم ان نبیوں کے نشان قدم پر عیسیٰ بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی۔

(۱۷) اور سورہ صف کی آیت۔ " مصدقا لما بین یدیه من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ " میں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا۔ جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

ان آیات میں لفظ۔ بین یدیہ۔ کو حضور پر حمل کیا جا سکتا تھا لیکن مفسرین نے اس کی تفسیر " من قبله " ہی کیا کہ ذہن کا تبادر اسی طرف ہوتا ہے۔

(۱۸) اور سورہ بقرہ میں " فجعلنا ھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا " تو ہم نے (اس بستی کا) واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لئے عبرت کر دیا۔ اس کی تفسیر بھی اگلی اور پچھلی امتیں ؟ کی گئی جس کا ذکر گذشتہ امتوں میں مذکور اور بعد والی قوموں میں مشہور ہوا۔

(بیضاوی)

Marfat.com

(۱۹) اور حم سجدۃ میں۔ اذ جا ئتھم الرسل من بین ایدیھم ومن خلفھم "اور جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔ حضرت حسن بصری سے اس کی تفسیر مروی ہے کہ رسول انہیں پہلی امتوں کے حادثات اور آخرت میں آنے والے عذاب سے ڈراتے۔ (نسفی)

یا گذشتہ اور آئندہ قومیں کہ انہیں پہلوں کی خبر پہونچی۔ اور ہود اور صالح علیہما السلام نے انہیں دعوت دیتے ہوئے متاخرین کا حال بتایا۔ (بیضاوی)

(۲۰) سورہ احقاف میں "اذا نذر قومہ بالاحقاف وقد خلت النذر من بین یدیہ ومن خلفہ۔" حضرت ہود نے اپنی قوم کو مقام احقاف میں ڈرایا۔ اور اس کے پہلے سنانے والے گذر چکے تھے اور بعد میں آئے۔ یعنی حضرت ہود سے پہلے اور ان کے بعد اپنی قوموں کی طرف کہ سوائے خدا کے کسی اور کو نہ پوجو۔ (جلالین)

## قسم ثانی۔

(۲۱) سورہ اعراف میں "ھو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمۃ" اللہ تعالی نے ہواؤں کو بارش سے پہلے بشارت دینے والی بنا کر بھیجا۔

(۲۲) سورہ فرقان میں "ھو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ (۲۳) سورہ نمل" میں "امن یھدیکم فی ظلمات البر والبحر ومن یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ۔" یاوہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے اندھیریوں میں خشکی اور تری کی۔ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوش خبری سناتی۔

ان آیات میں لفظ بین یدیہ بارش کے قریب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۲۴) لاتینھن من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم۔ ہم ان پر آئیں گے ان کے پیچھے اور دائیں اور بائیں۔

اس آیت میں شیطانوں کے وسوسہ کا بیان ہے۔ جس کے لئے ان کا ان لوگوں کے۔؟

(۲۵) سورہ رعد میں: لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ۔ ان کے نگراں اس کے آگے پیچھے ہیں۔ اس آیت میں نگرانی کا ذکر ہے جو قریب سے ہوتی ہے۔

(۲۶) سورہ سبا میں۔ افلم یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض۔ تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ آسمان وزمین۔ اس آیت

Marfat.com

میں سماء سے مراد آسمان دنیا ہے۔ جونسبۃً ہم سے قریب ہے۔ اور ہم پر سایہ فگن ہے۔

(۲۷) اسی میں ہے۔ ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ (الی قولہ تعالی) یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات۔ اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے۔ اس کے رب کے حکم سے۔ اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں۔ اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر لگن ،اور لنگر دار دیگیں۔ اس آیت میں بادشاہ کے حسب مرضی کام کرنے والوں کے اس کے سامنے ہونے سے مراد اس کی نگاہ میں ہونا ہے۔

(۲۸) اسی میں ہے۔ ما بصاحبکم من جنۃ ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید۔ تمہارے ان صاحب میں جنوں کی کوئی بات نہیں، وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈرسنانے والے، ایک سخت عذاب کے آگے، اس میں لفظ بین یدی قیامت کے قرب پر دلالت کرتا ہے۔

(۲۹) سورہ یٰس میں ۔ وجعلنا من بین ایدیھم سدا و من خلفھم سدا ۔ ہم نے ان کے آگے ایک دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار۔ یہاں لفظ بین ایدی اتصال حقیقی کے لئے ہے، تاکہ نابینائی پیدا ہو۔ (پناہ بخدا)

(۳۰) اسی میں ہے۔ واذا قیل لھم اتقوا ما بین ایدیکم وما خلفکم ۔ جب ان سے کہا گیا کہ سامنے اور پیچھے کے عذاب سے بچو۔ یعنی دوسروں کی طرح کہا گیا کہ عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے بچو۔ (جلالین)

(۳۱) حم سجدہ۔ میں۔ وقیضا لھم قرناء فزینوا لھم ما بین ایدیھم و ما خلفھم ۔ اور ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کئے۔ انہوں نے انہیں مزین کر دیا جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ ما بین ایدیھم سے مراد امور دنیا اور شہوتوں کی اتباع اور خلفھم سے مراد امور آخرت۔ (جلالین)

(۳۲) سورہ حجرات میں ۔ یا ایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ ۔ اے ایمان والو اللہ ورسول پر سبقت نہ کرو اس آیت میں نفی کا مفاد حکم خدا اور رسول سے پہلے کسی امر کے فیصلہ کی ممانعت ہے۔ اور اس کی شناعت کو محسوس کے ساتھ ممثل کر کے دکھایا گیا۔ اگر چلنے میں غلام آقا سے آگے چلے تو برا ہے۔ اور یہ برائی قرب کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

Marfat.com

(۳۳) سورہ حدید میں۔ یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورھم بین ایدھیم وبایمانھم ۔ اس دن تم دیکھو گے کہ مومن مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے اور دائیں چلے گا۔ یہاں یسعیٰ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آگے اور دائیں سے مراد وہ جگہ ہے جو ان کے لئے روشن کی گئی ہے۔ تو یہاں بین یدیہ سے مراد قرب ہے۔ اور نور تو مومنوں سے متصل ہی ہوگا۔

(۳۴) سورہ مجادلہ میں ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقه ۔ اے ایمان والو رسول کریم سے بات کرنا چاہو تو اس سے پہلے صدقہ پیش کرو۔

(۳۵) ااشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات ۔ بات چیت سے قبل صدقہ پیش کرنے سے ڈر رہے ہو۔ ان دونوں آیتوں میں مراد تعظیم رسول ہے۔ تو یہ قرب سے ہی ظاہر ہوگی۔

(۳۶) سورۂ ممتحنہ میں ہے" ولا یاتین ببھتان یفترینه بین ایدیھن وارجلھن ۔ ایسا بہتان نہ ظاہر کرو جسے تم نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بیچ گڑھا ہو۔ وہ لڑکا جو دوسرے کا ہو۔ عورت اس کو اپنے شوہر کی طرف منسوب کرے۔ اور اس کو شوہر کا حقیقی لڑکا بتائے۔ تو عورت جب بچہ جنے گی تو وہ حقیقۃً اس کے پاؤں اور ہاتھوں کے بیچ میں ہوگا۔ تو یہاں بین یدیہ کے معنی حقیقی ترکیبی مراد ہیں۔

(۳۸) سورہ جن میں۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا الامن ارتضیٰ من رسول فانه یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدا۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر اپنے پسندیدہ رسولوں کے سوا کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ان رسولوں کے آگے پیچھے نگران چلتے ہیں۔ یعنی فرشتے جو وحی کی تبلیغ تک ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ سب آیات واضح ہیں۔

اسی سے ہے۔ جعلنا ھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا۔ ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لئے عبرت کردیا۔ مشہور اور ظاہر یہی ہے کہ ما بین یدیہ اور خلفہ سے مراد وہ امتیں ہیں جو ان کے زمانہ میں تھیں اور ان کے بعد میں۔ (جلالین)

یا جو دیہات قریب تھے اور وہ جو دور تھے۔ یا ان دیہاتوں والے۔ (بیضاوی)

Marfat.com

ایسا ہی آیت مبارکہ۔ اذ جاء تھم رسلھم من بین ایدیھم و من خلفھم ۔ جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے فرشتے آئے ان کے آگے اور پیچھے ۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں ۔ فرشتے ان کے پاس ہر طرف سے آئے اور ان کے ساتھ ہر طرح کے حیلے برتے ۔ (مدارک، بیضاوی ۔)

ائمہ تفسیر ولغت کا بیان یہ ہے ۔ صحاح ۔ قاموس ۔ مختار الصحاح ۔ تاج العروس ۔ وغیرہ میں بین یدی الساعۃ کے معنی قیامت سے پہلے ، اور صراح میں آگے جانے والے ۔ اور تاج العروس میں ہے کہ بین یدیك ہر اس چیز کو کہا جائے گا جو تمہارے آگے ہو، معالم التنزیل تفسیر سورۂ حجرات میں بین الیدین کے معنی آگے ہے ۔ اور خازن میں بین یدیہ کے معنی جو اس کے آگے ہو ۔ تفسیر ابو سعود میں سورہ یونس علیہ السلام میں بین یدیہ کے معنی آگے ۔ اور جلالین میں سورہ رعد کے لفظ بین یدیہ کے معنی آگے ۔ اسی میں سورہ مریم کے لفظ ما بین اید ینا کے معنی ہمارے آگے، اسی میں اور دیگر تفاسیر میں سورہ بقرہ اور دیگر سورتوں کے لفظ "مصدقا لما بین یدیہ" کے معنی اس سے پہلے کی کتابیں ۔ انموذج جلیل میں ۲۷ ویں آیت کے تحت ہے ۔ مابین یدی الانسان ہر وہ چیز جس پر انسان کی نظر چہرہ پھرے بغیر پڑے ۔

کرخی اور فتوحات الٰہیہ میں اسی آیت کے تحت ہے ۔ انسان کے مابین یدیہ وہ چیز ہے جس پر اس کی نظر چہرہ پھرے بغیر پڑے ۔ تکملہ مجمع البحار میں ہے ۔ فعلتہ بین یدیك کا ترجمہ میں نے اسکو تیرے حضور میں کیا ۔ اور عنایۃ القاضی میں آیۃ الکرسی کے ما بین ایدیھم کے معنی لکھے ہیں ۔ کہ ما بین یدیہ کا اطلاق امور دنیا پر ہے کہ وہ تمہارے سامنے ہیں ۔ اور حاضر کی تعبیر ما بین یدیہ سے کی جاتی ہے ۔ اور امور آخرت تم سے پوشیدہ ہیں جیسے وہ چیز جو تمہارے پیچھے ہو ۔ اور جمل میں اسی آیت کی تفسیر میں ما بین ایدیھم کے معنی جو حاضر و مشاہد ہو ۔ لکھے ہیں ۔ خطیب اور جمل میں ۔ بین یدی اللہ ورسولہ کے معنی ان دونوں کے حضور کئے ہیں ۔ کہ جو آدمی کے پاس ہو وہ بین یدیہ ہے ۔ اور آدمی اس کو دیکھنے والا ہے ۔

(پوری بات آگے آرہی ہے)

تو قرآن عظیم ، احادیث کریمہ ، اور قدیم وجدید ائمہ کی نصوص سے ظاہر ہو گیا ۔ کہ قول فقہاء یوذن بین یدی الخطیب ۔ کی دلالت مسجد کے اندر ہونے پر بھی نہیں چہ جائے کہ منبر کے پاس ہو ۔

Marfat.com

(۱) لفظ بین یدیہ۔ افادہ قرب میں متعین نہیں جیسا کہ پہلے ذکر کی ہوئی بیس آیتوں سے ظاہر ہوا۔ اور پہلے ذکر ہوئی ائمہ لغت وتفسیر کی تصریحات سے ظاہر ہوا۔ فقہاء کی غرض تو یہ بیان کرنا ہے۔ کہ اس اذان میں مسنون خطیب کا سامنے رہنا ہے۔ جیسا کہ فاتح شرح قدوری کی عبارت سے ظاہر ہے کہ۔ جب موذنین خطیب کے سامنے اذان دے لیں۔ فقہاء کو اس عبارت سے صرف سامنا بتانا ہے۔ یہ بات کہ اذان جوف مسجد میں نہ ہو۔ نہ مسجد سے دور ہو بلکہ مسجد کے حدود واطراف میں ہو۔ یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے جس کو باب الاذان میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس دوسرے مسئلہ سے سامنے کی دوری متعین ہوتی ہے۔

(۲) اور اگر بین یدیہ۔ کے معنی قریب تسلیم بھی کر لئے جائیں تو قرب ایک امر اضافی ہے۔ ہر چیز کا قرب اسی کے حساب سے ہوگا۔

(الف) دیکھو اکیسویں آیت میں بین یدیہ کے معنی بارش قریب ہونے کے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں کہ ہوا چلی اور بارش۔ اور اس طرح جیسا کہ قران عظیم میں ہے: ہوا نے بادل کو اٹھالیا تو ہم نے اسے خشک علاقہ کی طرف روانہ کیا۔ تو اس سے بارش ہوئی۔

(ب) ۲۶ویں آیت میں آسمان کو ہمارے قریب بین یدیہ بتایا۔ اور ہم سے پانچ سو برس کی راہ کی دوری پر ہے۔ حضرت ترجمان القرآن علامۃ الکتاب، افصح العرب اور اعلم القوم باللسان، سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت الکرسی کے "یعلم ما بین ایدیھم" کے معنی زمین سے آسمان تک بتائے۔ اور ما خلفھم کے معنی آسمان متعین فرمائے۔ طبرانی نے اسے کتاب السنہ میں روایت کیا۔

(ج) ۲۷ویں آیت میں کہا گیا کہ جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے بین یدیہ چیزیں بناتے تھے۔ حالانکہ وہ شیطان تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں داخل ہو کر وہ عظیم الشان عمارتیں، مجسمے اور میدانوں کی طرح وسیع وعریض لگن۔ بڑی بڑی دیگیں کہ ایک ہزار آدمیوں کے کھانے کو کافی ہوں بنا ہی نہیں سکتے تھے۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں تین لاکھ کرسیاں بچھائی جاتیں۔ جن پر مومن انسان بیٹھتے، ان کے پیچھے مومن جن ہوتے، تو شیطان ان سب کے بعد میں ہی ہوں گے۔

Marfat.com

(اٹھائیسویں آیت میں ارشاد فرمایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت قیامت کے قریب ہے۔ خود حضور صلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کے ساتھ ساتھ مبعوث کیئے گئے۔ احمد اور شیخان نے سہل بن سعد سے اور ترمذی نے حضرت انس سے اس کو روایت کیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے آج ۱۳۲۳ھ (اور اب ۱۴۲۵ھ) تک امت مرحومہ کو مہلت دی۔ اور اس کے بعد بھی یہ امت باقی رہے گی۔ اس کے باوجود یہ مہلت نہ تو آیت کریمہ کے منافی ہے نہ حدیث مقدس کے۔ آپ کی حدیث ہے کہ مجھے قیامت کے قریب تلوار دے کر بھیجا گیا تاکہ لوگ ایک خدا کو پوجیں۔ (احمد وابویعلی اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو سند حسن کے ساتھ روایت کیا)

(ہ) انجیل میں۔ بین یدی القرآن ہے اور ان دونوں کے بیچ میں چھ سو سال سے زائد کا فاصلہ ہے۔ اور توریت انجیل کے ما بین یدیہ ہے اور ان دونوں کے درمیان حسب روایت جمل انیس سو پچھتر (۱۹۷۵) سال کا فاصلہ ہے۔ اور یونہی توراۃ قرآن کے بھی بین یدیہ ہے۔ تو توریت قرآن شریف کا فاصلہ لگ بھگ تین ہزار سال کا ہوا۔

(و) یہ بات یقینی ہے کہ غروب آفتاب کے وقت پچھم طرف رخ کر کے کھڑا ہونے والا عربی میں کہتا ہے الشمس بین یدی اور فارسی میں کہتا ہے آفتاب پیش روئے من است۔ اور ہندی میں کہتا ہے۔ سورج میرے منہ کے سامنے ہے۔ حالانکہ ان دونوں کے درمیان تین ہزار سال کی مسافت ہے۔ اور یہی بات ثریا کی طرف رخ کر کے بھی کہتا ہے۔ جب کہ اس کے اور ثریا کے درمیان آٹھ ہزار سال کی راہ ہے۔

(ز) انتیسویں آیت میں لفظ بین یدیہ سے مراد اتصال حقیقی ہے۔ اس لئے کے اندھا بن بے اس کے متحقق نہیں ہوسکتا۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ لفظ میں بین یدیہ کہ مدلول کی جولان گاہ اتصال حقیقی سے شروع ہو کر آٹھ ہزار سال کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہے۔ تو اس کی اصل حاضر و مشہود کے لئے ہے۔ اور محل و مقصود کے لحاظ سے اس حضور میں اختلاف ہوسکتا ہے۔

مثلاً ثریا اتنی دور ہے، اور سورج اتنی دور ہے، اور سیارے پانچ سو برس کی راہ ہے، تو ان اشیاء میں یہ قرب کہا جائے گا، اور مزدوروں میں اتنی دور سے نگرانی ہوسکے، مزدورست نہ

Marfat.com

پڑیں اور کھسک نہ سکیں۔اور مصلی کو حکم اپنی نگاہ موضع سجود پر رکھے۔تو اس کے موضع سجود میں اتنی ہی دوری اصل ہے۔اور مصلی کے سامنے سے گذرنا تبھی کہا جائے گا جب گذرنے والا خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی نگاہ کی زد میں آئے اور یہ موضع سجود ہی ہے جس کی محققین نے تصریح کی ہے۔

(ح) مقولہ جلست بین یدیہ میں مراد حدود بصر سے بھی کم اور محدود دائرہ ہوگا۔کہ یہ بیٹھنا بات چیت کے لئے ہے۔جس کا تعلق سماع سے ہے۔اور سماع کا دائرہ بصر کے دائرہ سے بھی محدود و مختصر ہے۔چنانچہ کشاف، مدارک۔اور شربینی وغیرہ کے مصنفین نے اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

حقیقة قوله جلست بین یدی فلان ان تجلس بین جهتین المسامتین لیمینه وشمائله قریبا منه فسمیت الجهتان یدین لکونهما علی سمت الیدین مع القرب منهما توسعا کما یسمی الشئی باسم غیره اذ جاوره۔

قول جلست بین یدی فلان کی حقیقت یہ ہے کہ دائیں بائیں کی دو مقابل جہتوں کے بیچ میں فلاں کے قریب بیٹھا جائے ان دونوں جہتوں کو دو ہاتھ سے تعبیر کیا کہ یہ جہتیں انہیں دونوں ہاتھوں پر ان سے قریب ہیں۔اور یہ مجاز ا ہے جیسا کہ دو پاس والی چیزوں میں ایک نام دوسرے کو دیدیا جاتا ہے۔

(خطیب شربینی کی یہی عبارت ہے جس کا ہم نے وعدہ کیا تھا)

تنبیہ۔اس عبارت میں اس معنی کو شروع میں حقیقی کہا اور بعد میں مجازی قرار دیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اجزائے تفصیلی کے معنی کے لحاظ سے تو یہ مجاز ہے۔اور اجمال کے لحاظ سے معنی حقیقی۔

(ط) ایک شخص قرآن کریم پڑھنا چاہتا ہے۔مگر خود بے وضو ہے۔تو وہ اپنے خادم سے کہتا ہے: میرے سامنے قرآن عظیم لے کر بیٹھ جاؤ۔تو یہاں قریب سے ایسا قرب مراد ہوگا کہ پڑھنا ممکن ہو۔اور یہ قرب تیز نگاہی اور ضعف بصارت کے اعتبار سے مختلف ہوگا۔اور تحریر کے جلی اور خفی ہونے کے لحاظ سے بھی متعدد ہوگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قریب کے یہ مختلف معانی موارد اور مقامات کے اختلاف کی وجہ

Marfat.com

سے پیدا ہوئے ہیں۔ تو لفظ بین یدیہ سے کسی خاص قرب پر استدلال باطل ہے۔ جس سے اذان کا منبر کے متصل یا مسجد کے اندر ہونا سمجھا جائے۔ نہ یہ کہ حکم دیا جائے کہ اذان منبر سے لگ کر دیجائے۔ اور چونکہ اس قرب کے مدعی وہ لوگ ہیں اور لفظ بین یدیہ سے اس مدعی پر وہی لوگ استدلال کرتے ہیں۔ تو انہیں ہی علاحدہ سے کوئی دلیل لانی چاہئے کہ یہاں اس لفظ سے مراد یہی قرب ہے۔ اور یہ بھلا ان کے بس کی بات کہاں۔

اور وہ خود یہاں بین یدیہ کے معنی متعین کرنے سے عاجز ہوں۔ تو ہم سے دریافت کریں ہم تبرعا انہیں بتاتے ہیں کہ یہاں وہی قرب مراد ہے جو اس لفظ کا مدلول ہے یعنی موجود مشاہد۔ جسے دیکھنے کے لئے چہرہ دائیں یا بائیں موڑنے کی ضرورت نہ پڑے۔ قرب کے تمام افراد میں یہی معنی مشترک ہیں اور اس معنی پر اضافہ تو موقع استعمال کی خصوصیت سے مستفاد ہوتا ہے جو مسئلہ دائرہ میں مسجد کی باہری حدیں اور بیرونی صحن ہے۔

بات مکمل ہوگئی اور مسلک حق موید بالدلیل ہوگیا۔ اللہ تعالی کا فیصلہ ظاہر ہوگیا مگر یہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہم تو اس ظہور حق پر اللہ تعالی کی حمد ہی کرتے ہیں۔

(۳) یہاں بین یدیہ کی حد متعین کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم العدل ہیں۔ اور جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں ہوتا تھا وہ حق و باطل کے درمیان امتیاز ہے۔ جسے حدیث صحیح سے سنا جا چکا کہ حضور کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی تھی، تو قرب کی بحکم رسول یہی حد مقرر ہوئی۔ اور جو اس پر اضافہ کرے یا اس میں کمی کرے وہ ظلم وتعدی کرنے والا ہے۔ پس جس نے اس قرب مروی میں اضافہ کر کے داخل مسجد کر دیا اس نے سنت رسول پر زیادتی کی، اور جس نے اس قرب میں کمی کی کہ ہر سہ معنی مسجد سے اس کو خارج کر دیا اس نے بھی ظلم کیا اور جس نے دو آخری معنی کے اعتبار سے خارج مسجد کیا۔ اور معنی اول کے اعتبار سے داخل مسجد کیا اس نے حق کے موافق حکم کیا۔ اور حکم تو اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۴) الحمد للہ گزشتہ صفحات میں تحقیقات کے جو گلشن لہلہائے ان سے ان صاحب کی ناسمجھی ظاہر ہوگئی جنھوں نے اذان خطیب کے داخل مسجد ہونے پر مفردات امام راغب اصفہانی کے اس قول سے استدلال کیا:

Marfat.com

یقال ھذا الشی بین یدیک ای قریبا منک۔

کہا جاتا ہے کہ یہ چیز تمہارے سامنے ہے یعنی تم سے قریب ہے۔

اور کشاف اور مدارک کے مذکورہ بالا قول سے۔

جلست بین یدی فلاں الخ۔

میں فلاں کے سامنے بیٹھا۔(الی آخرہ)

اولا۔ہم تو اس کا اعتراف ہی کرتے ہیں کہ لفظ بین یدیہ بسا اوقات قرب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔لیکن خود قرب میں بھی تو بڑی وسعت ہے۔

ثانیا۔انہیں یہ امر محسوس ہی نہ ہوا۔کہ یہاں لفظ بین یدیہ کے معنی مشترک حاضر ومشاہد پر قرب کی زیادتی جلوس کی خصوصیت سے مستفاد ہے۔پھر اس جلوس خاص کے بھی متعدد مراتب ہیں۔ایک بازاری آدمی اور وزیر اعظم دونوں بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دونوں ہی اپنے اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ میں بادشاہ کے پاس بیٹھا تھا۔لیکن دونوں پاس میں کتنا فرق ہوتا ہے۔کہ وزیر بادشاہ کے ساتھ صدر میں ہوتا ہے۔اور عام آدمی جوتا نکالنے کی جگہ بلکہ چوکھٹ کے باہر۔تو اس لفظ سے قرب پر استدلال الٹ گیا۔کہ دربار کے دروازہ کی چوکھٹ کے پاس بیٹھنے والا بھی صدر میں بیٹھنے والے کی طرح بین یدیہ اور پاس ہے۔

ثالثا۔راغب کے قول میں یہ رغبت ظاہر کرنے والوں کو کچھ یاد رہا اور کچھ بھول گئے۔ کیونکہ مخالف نے امام راغب کے قول کے جو معنی بتائے وہ ان ائمہ لغت وتفسیر کے خلاف ہے یا موافق۔اگر خلاف ہے تو آپ نے جمہور ائمہ لغت کی تصریحات کو چھوڑ کر امام راغب کے شاذ قول کی طرف کیوں رغبت ظاہر فرمائی۔اور اگر خلاف نہیں تو حاضر ومشاہد میں جتنا قرب ہے اس پر قناعت کیوں نہیں۔حالانکہ رویت عادیہ کے لئے قریب ہونے کی شرط لابدی ہے۔یا تو قرب کی ایک متعین حد مانتے ہو اور اسے کلی مشکک نہیں مانتے۔پھر تو آپ کا جواب آپ کے جیسا ناسمجھ ہی دے سکے گا۔

اللہ تبارک وتعالی اپنے قول حق میں فرماتا ہے۔

اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

قیامت قریب ہوئی اور چاند شق ہو چکا۔

Marfat.com

بلکہ اسی قدوس و پروردگار نے فرمایا:

اقترب للناس حسابهم وهم فی غفلة معرضون ۔

لوگوں کے حساب کی گھڑی آپہونچی اور وہ ابھی غفلت میں اعراض کرر ہے ہیں۔

حالانکہ حساب قیام قیامت کے بعد آدھادن گزار کر ہوگا۔ اس وقت ایک دن کی مقدار آج کے پچاس ہزار سال کے برس ہوگی۔

رابعا۔ امام قدوری نے اپنی شرح میں فرمایا اشیاء کی حفاظت کے دو طریقے ہیں۔

(ا) نگراں کے ذریعہ حفاظت۔ جوہرہ نیرہ میں اس کی تشریح فرمائی کہ محافظ چیز سے اتنا قریب ہو کہ اسے دیکھتا رہے۔ اور اگر اتنا دور ہوگیا کہ چیز نگاہ سے اوجھل ہوگئی تو یہ حفاظت نہیں ہے۔ امام قدوری اور صاحب جوہرہ نے قرب وبعد کا مدار دیکھنے نہ دیکھنے پر رکھا۔ تو کلام راغب میں بھی قرب سے مراد یہی حاضر و مشاہد ہونا چاہیے جیسا کہ دیگر ائمہ لغت و تفسیر کی تحقیق ہے۔

خامسا۔ اس مستدل سے خود امام راغب کو شکایت ہوگی کہ اس نے میری پوری بات یاد نہیں رکھی کیونکہ ان کی پوری بات تو یہ ہے:

یقال هذا الشی بین یدیك ای قریبا منك وعلی هذا قوله ۔ له ما بین ایدینا ومصدقا لما بین یدی من التوراة۔ وقوله وقال الذین کفروا لن نو من بهذا لقرآن وبالذی بین یدیه ای مقدمالله من الابخیل ونحوه۔(مختصرا)

محاورہ ہے کہ یہ چیز تمہارے سامنے یعنی تم سے قریب ہے اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل اقوال میں لفظ بین یدیہ سے یہی قرب مراد ہے۔ (مثلا اللہ تعالی نے فرشتوں کی زبان سے کہلایا) جو ہمارے سامنے ہے سب خدا کے لئے ہے۔ (اور قرآن کے لئے خود فرمایا۔) اپنے آگے والی کتاب توراۃ کی تائید کرتا ہے۔ اور کافروں کا قول نقل کیا کہ ہم نہ تو قرآن پر ایمان لائیں گے نہ اس سے پہلے کی کتابوں مثلا انجیل وغیرہ پر۔

اس پوری عبارت میں امام راغب نے بین یدیہ کے معنی قریب بتا کر اس کا مصداق ''له ما بین ایدینا'' کو قرار دیا۔ تو کیا فرشتوں نے ہمارے سامنے کہہ کر صرف اپنے متصل اشیاء مراد لیں کیا صرف وہی اللہ تعالی کی ملک ہیں؟

Marfat.com

سادسا۔ اسی معنی قریب کی فرع مصدقا لما بین یدی من التوراۃ کو کہا جن میں دو ہزار سال کا فاصلہ ہے۔ تو جب یہ عظیم زمانی فاصلہ لفظ بین یدیہ کے معنی قرب کے منافی نہیں، تو قرب مکانی میں مسجد کے حدود اور اس سے متصل زمین کا فاصلہ لفظ بین یدیہ کے معنی قرب کے کیا منافی ہوگا۔ جو عام طور سے سو ہاتھ بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ کئی مساجد میں بیس ہاتھ بھی نہیں ہوتا۔

ثامنا۔ چلئے ہم نے امام راغب کے قول کی وہی مراد تسلیم کر لی جو آپ کو مرغوب ہے۔ مگر اس کو کیا کیجئے گا۔ کہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید غزنی رضی اللہ عنہ جو خود بھی صاحب زبان ہیں اور آپ اور آپ کے امام راغب دونوں سے زیادہ عربی زبان کی باریکیاں سمجھتے ہیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اذان جمعہ کو بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کہتے اور علی باب المسجد بھی کہتے ہیں۔ یہ حدیث گرامی تو آپ کی کٹھ حجتی کے منہ پر ایسی مہر ہے جس کا ٹوٹنا ناممکن ہے۔ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہیں۔

تاسعا۔ مستدل نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ بین یدیہ بعض مواقع میں قرب سے خالی بھی ہوتا ہے۔ اور صرف سامنے اور مقابل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسا کہ بعض آیات قرآنی میں بھی واقع ہوا ہے۔ مگر مسئلہ اذان میں جو لفظ بین یدیہ آیا ہے اس کے معنی صرف وہ محاذاۃ ہے جو قرب سے خالی ہو۔ اس کی تصریح کسی نے نہیں کی ہے۔

مقام حیرت ہے کہ بین یدیہ۔ کو قریب و بعید دونوں کے لئے مان کر، اور یہ تسلیم کر کے کہ قرآن عظیم میں ایسا وارد ہے اور مستدل ہو کر سادگی سے یہ کہنا کہ مسئلہ متنازعہ میں بین یدیہ کے معنی بعید ہونے کی تصریح کہیں سے ثابت نہیں (الٹی بھیرویں الاپنا ہے)

اس عدم ثبوت سے مستدل کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ آپ کا استدلال تو اس احتمال کے تسلیم کرتے ہی ختم ہو گیا۔ کہ "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔" اب تو اگر آپ یہ ثابت کر سکتے کہ مسئلہ اذان میں اس لفظ کے معنی بعید نہیں مراد ہیں۔ تو بات بنتی اور یہ آپ کے بس سے باہر ہے۔ جبھی تو معنی محتمل مراد نہ ہونے کی تصریح کے عموم سے استدلال کرنے لگے۔

سبحان اللہ یہ بھی پتہ نہیں کہ مستدل کا موقف کیا ہے۔ اور معترض کو کس بات سے فائدہ پہونچتا ہے۔

**اسلوب بیان کی خامی**۔ یہ جملہ جیسا کہ قرآن کی بعض آیات میں واقع ہوا یہ

Marfat.com

بتانے کے لئے بولتے ہیں کہ یہ جو واقع ہوا سہوا وخطاء واقع ہوا کیا قرآنی آیت کے لئے یہ اسلوب بیان صحیح ہے۔ اللہ تعالی سے ہم عفو کے طالب ہیں۔

جب تم نے یہ تسلیم کرلیا کہ بین یدیہ کے معنی قرآن میں بعید مقابل کے لئے ہیں تو اس سے منہ موڑ کر اس کو راغب کے بیان کے مطابق قریب مراد لینے کی کیا وجہ ہے۔

اگر کوئی وجہ فرق تھی تو آپکو دونوں ہی پہلو کے لئے دلیل دینی چاہئے تھی کہ قران میں بعید ہونے کی یہ وجہ ہے اور اذان میں قریب مراد ہونے کی دلیل یہ ہے۔ اور جب آپ کے پاس تفریق کی کوئی دلیل نہیں۔ تو قرآن عظیم سے منہ موڑ کر راغب کا دامن پکڑنا کارذلیل ہے۔

(شمائم العنبر ۔۲۶۸ تا ۲۸۶)

**﴿۱۰۲﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ☆**

اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانے میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھوتو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اسکی عورت میں اس سے ضرر نہیں پہونچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں وہ جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔

Marfat.com

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں قصہ ہاروت و ماروت کی غلط شہرت اور غیر خدا کی جانب سے نفع وضرر کا ثبوت باذن اللہ تعالیٰ ثابت فرمایا)

امام احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ بسند حسن مالک بن قیس رضی اللہ عنہ سے راوی ۔حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من ضار ضار اللہ بہ و من شاق شق اللہ علیہ ۔

جو کسی کو ضرر دے گا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا اور جو کسی پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

حاکم کی حدیث میں ہے:

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایا: بلی یا امیر المو منین یضر و ینفع ۔ (الحدیث)

کیوں نہیں اے امیر المومنین! یہ پتھر نقصان دے گا اور نفع پہنچائے گا۔(الحدیث)

(فتاویٰ رضویہ جدید ج۹ ص ۶۹۱۔۶۹۲)

قصہ ہائے ہاروت و ماروت جس طرح عام شائع ہے ائمہ کرام کو اس پر سخت انکار شدید ہے۔جس کی تفصیل شفاء شریف میں اور اس کی شرح میں ہے۔ یہاں تک کہ امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

ھذہ الاخبار من کتب الیھود و افترا تھم ۔

یہ خبریں یہودیوں کی کتابوں اور ان کی افتراؤں سے ہیں۔

ان کو جن یا انس مانا جائے جب بھی درازیٔ عمر مستبعد نہیں۔سیدنا خضر وسیدنا الیاس اور سیدنا عیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہم انس ہیں اور ابلیس جن ہے۔

اور راجح یہی ہے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں جن کو رب عزوجل نے ابتلائے خلق کے لئے مقرر فرمایا کہ جو سحر سیکھنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ۔

انما نحن فتنۃ فلا تکفر ۔ (البقرۃ ۔ ۲ ۔ ۱۰۲)

ہم تو آزمائش ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں تو کفر نہ کر۔

Marfat.com

اور جو نہ مانے اپنے پاؤں جہنم میں جائے۔ اسے تعلیم کریں تو وہ طاعت میں ہیں نہ کہ معصیت میں۔

به قال اکثر المفسرین علی ما عزا الیهم فی الشفاء۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۲۰)

**(۱۱۴) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔☆**

**(۱۱۵) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔☆**

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہونچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

اور پورب و پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت) تمہاری طرف متوجہ ہے بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں علماء سے ناخوش ہونا اور انہیں وعظ سے منع کرنا ظلم عظیم ہے۔ (اس حکم کو "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ" سے ثابت فرمایا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۴۴۵)

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اور "وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ط" سے ثابت کر) مسجد اول کو منہدم کر کے تعمیر دنیوی ہی نہیں تعمیر دینی ہی میں شامل کر دینا حرام حرام سخت حرام ہے۔ جنہوں نے ایسا کیا ہو اور جو اس میں مشیر ہوں اور جو اسے جائز رکھیں سب اس آیت کریمہ کے تحت داخل ہیں۔

فرض فرض قطعی فرض ہے کہ مسجد اول کو بدستور مسجد رکھیں۔ اور اگر اس کی دوکانیں کرلی گئی ہوں تو فرض قطعی ہے کہ فوراً ان دوکانوں کو منہدم کر کے بدستور مسجد کا اعادہ کریں ورنہ

Marfat.com

عذاب عظیم کے مستحق ہوں گے۔ جو نہ مانیں اور قرآن عظیم کی مخالفت پر اڑے رہیں مسلمانوں کو ان سے اجتناب لازم ہے۔ ان کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

قال اللہ تعالیٰ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ (الانعام۔ ۶۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کبھی شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو مسجد ویران کر کے اس کو دوکانیں کرلے وہ لوگ اگر مخالفت خدا سے باز نہ آئیں تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ کوشش کر کے مسجد کو پھر سے مسجد کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (جدید ۸/۸۸)

**(۱۲۴) وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ ☆**

اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امامت اصل حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نبی الانبیاء وامام الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور ہر عاقل جانتا ہے جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم مقام ہوگا نہ کہ غیر۔ اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں نہ کہ جہال۔ (جیسا کہ آیت "قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط" سے ثابت) تو امامت خاص حق علماء ہے اس میں جہال کو منازعت کا اصلاً حق نہیں۔ ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے احق بالامامۃ اعلم قوم (فتاوی رضویہ جدید ۶/۵۱۴)

(اور "قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ ☆" سے ثابت کہ نا اہلوں کو امامت سونپنا جائز نہیں جیسا کہ)

Marfat.com

اہل سنت کے مذہب میں امامت حق خاندانی نہیں کہ یہ رافضیوں کا خیال ہے اسی بنا پر ان کے نزدیک امامت بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تھی۔ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ ناحق پہنچی کہ مولیٰ علی حضور کے خاندان اقدس میں سے تھے نہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ آج تک ان کے جہال عوام یہی بہکاتے ہیں کہ خاندان کی چیز خاندان سے باہر نہیں جاسکتی۔ صدیق وفاروق کیونکر اس کے مستحق ہوگئے۔ اہل سنت یہی جواب دیتے ہیں کہ یہ دنیوی وراثت نہیں دینی منصب ہے اس میں وہی مستحق ومقدم رہے گا جو افضل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۵۱۴)

**﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۔☆**

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے۔

### ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کی تفسیر سے متعلق دیکھو سورہ ال عمران کی آیت ۴۳۔

حدیث میں ہے: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں مساجد بنانے اور انہیں ستھرا ونظیف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

نجاستیں درکنار قاذورات مثل آب دہن وآب بینی باآنکہ پاک ہیں مسجد سے ان کو دور کرنا واجب۔ تو بدمذہب گمراہ لوگ کہ ہر نجس سے بدتر نجس ہیں۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اهل البدع شر الخلق والخليقة ـ (كنز العمال ۱/ ۲۲۳)

بدمذہب تمام مخلوق سے بدتمام جہان سے بدتر ہیں۔

دوسری حدیث میں ہے:

Marfat.com

اصحاب البدع کلاب اھل النار۔ (کنز الایمال ۱/۲۱۸)

تو ایسے لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔

تو ایسے لوگوں کو خصوصا بحال فتنہ وفساد کہ وہابیہ کی عادت قدیم ہے باوصف قدرت مسا جد میں کیوں کر آنے دیا جاسکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۴۹۹۔۵۰۰)

**(۱۲۹) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔**

اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائیں اور انہیں کتاب اور پختہ علم سکھاؤ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ہمارے نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے کہ۔ انا دعوۃ ابی ابراھیم ۔ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (الامن والعلی ص ۸۱)

۴۱۳۵۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انا دعوة ابراھیم، و کان اخر من بشرنی عیسیٰ ابن مریم علیھم الصلوۃ و السلام۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں، اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے حضرت عیسیٰ بن مریم تھے، علیہم الصلوۃ والسلام۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۳۷

**(۱۴۴) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا**

---

۴۱۳۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۱

Marfat.com

كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۔ ☆

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم الٰہی بیت المقدس کی طرف استقبال کا تھا، حضور تابع فرمان تھے، یہ حضور کی طرف سے رضا جوئی الٰہی تھی مگر قلب اقدس کعبہ کی طرف استقبال چاہتا تھا، مولیٰ عزوجل نے مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم منسوخ فرمادیا اور حضور جو چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہ ہی قبلہ مقرر فرمادیا۔ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رضا جوئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ ان میں سے جس کا انکار ہو قرآن عظیم کا انکار ہے۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں

ماارى ربك الايسارع فى هواك ۔ رواه البخارى

میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے ۔ اسے بخاری نے روایت کی۔

یہ وہ کلمہ ہے کہ بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا، تو قائل کا کہنا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات یہ کہنے لگی تھیں دراصل بات یہ ہے الخ۔ یہ بتا رہا ہے کہ ان بعض ازواج مطہرات نے خلاف اصل بات کہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر رکھی، حدیث میں ہے روز محشر میں جب رب عزوجل اولین وآخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا:

كلهم يطلبون رضائى وانا اطلب رضاك يامحمد

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

Marfat.com

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۲۷۵۔۲۷۶)

(۱۵۴) وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔☆

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو شخص شہیدوں کو محض مٹی کہتا ہے قرآن عظیم کا منکر ہے، اس پر لازم ہے کہ نئے سرے سے ایمان لائے اور عورت رکھتا ہو تو نئے سرے سے اس سے نکاح کرے۔ اور اس کا وہ کہنا کہ خواہ دفن کریں خواہ ویسا ہی کہیں ڈال دیں یہ بھی شہدائے کرام کی صریح توہین ہے اور کلمہ کفر ہے۔ غرض بوجوہ اس پر تجدید اسلام لازم۔ اور پہلے شخص کا یہ کہنا کہ باعتبار موت ظاہری مردہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ بھی محض فضول اور نامناسب ہے۔ جب قرآن عظیم نے صراحۃً انہیں مردہ کہنے مردہ سمجھنے کی ممانعت فرمائی تو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۲۲)

(۱۵۸) إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۔

بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طواف لغۃً وعرفاً وشرعاً پھیرے کرنے کو کہتے ہیں۔ عام ازیں کہ دو چیزوں کے درمیان آمد و رفت ہو جس میں ایک پھیرے کے مبدأ ومنتہی متغایر ہوں گے یا ایک ہی چیز کے گرد، جس میں دائرہ طرح مبدأ ومنتہی ایک ہوگا دونوں صورتوں کو لغت وعرف عرب نے طواف کہا اور دونوں کو شرع مطہر نے طواف مانا۔ صورت اولیٰ صفا ومروہ کے درمیان سعی قال تعالیٰ فلا جنا

Marfat.com

ح علیہ ان یطوف بینھما" اور صورت ثانیہ کعبہ معظمہ کے گرد پھرنا' قال تعالی ولیطوفوا بالبیت العتیق" حقیقت طواف اس قدر ہے نیت وغایت کا اختلاف حقیقت کی تغیر نہیں کرتا کہ نیت وغایت رکن شئے نہیں، آخر نہ دیکھا کہ ائمہ کرام نے نیت کو شرط نماز قرار دیا نہ رکن نماز، اور غایت کا خروج تو غایت ظہور میں ہے، غرض پھیرے کرنا جہاں اور جس طرح اور جس نیت اور جس غرض سے ہو طواف ہی ہے۔ پھر فعل اختیاری کو تصور بوجہ ما و تصدیق بفائدہ ما سے چارہ نہیں، مگر فعل کبھی غایت اصلیہ تک آپ مؤدی ہوتا ہے، کبھی دوسرے فعل مودی الی الغایۃ کا وسیلہ۔ اول کو مقصود لذاتہ کہتے ہیں، جیسے نماز۔ اور دوم کو وسیلہ مقصود لغیرہ جیسے وضو۔ طواف میں یہ دونوں صورتیں ہیں، مثلاً گلگشن۔ یعنی تفریح نفس وشم روائح طیبہ وچستی بدن وتنسم ہوا کے لئے چمن کی روشوں میں ٹہلنا پھرنا خواہ وہ خطوط مستقیم پر لغیرہ ہے۔ پھر طواف کی غایت مقصودہ تعظیم ہی میں منحصر نہیں بلکہ اسکے غیر کے لئے بھی ہوتا ہے، جیسے امثلہ مذکورہ، بلکہ توہین بلکہ تعذیب کیلئے جیسے ڈرل کہ یہاں آمد وشد کہ طواف ہے مقصود لذاتہ ہے، اور نار سے حمیم حمیم سے نار کی طرف کفار کے پھرے، کہ یہ طواف مقصود لغیرہ ہے اور دونوں تعذیب کے لئے ہیں۔ "قال اللہ تعالی یطوفون بینھما وبین حمیم ان" لاجرم طواف چار قسم ہے۔

قسم اول: نہ طواف مقصود لذاتہ ہو، نہ اس سے غرض وغایت تعظیم بلکہ چواف کسی اور فعل کا وسیلہ ہو اور اس فعل سے کوئی اور حاجت مقصود، جیسے سائلوں کا دروازوں پر گشت، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ہمیشہ کاشانہ نبوت کا ایسا طواف فرمایا کرتے۔

ابوداؤد وابن ماجہ ودارمی ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: لقد طاف بال محمد نساء کثیر یشکون ازواجھن لیس اولئک بخیارکم" آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا کہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں، وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں ہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

اور صحیح حدیث میں بلی کے نسبت فرمایا: "انھا من الطوافین علیکم والطوافات" بیشک وہ ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرنے والے ہیں۔

قسم دوم: طواف مقصود لذاتہ ہو اور غایت غیر تعظیم۔

Marfat.com

صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میرے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ کر شہید ہوئے، میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ قرض خواہ حضور کو دیکھیں یعنی شاید حضور کے خیال سے اپنے مطالبہ میں کمی کردیں، ارشاد فرمایا: جاؤ ہر قسم کے چھوہاروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ پھر تشریف فرما ہوئے، قرض خواہوں نے حضور کو دیکھا مجھ سے نہایت سخت تقاضے کرنے لگے کہ اس سے پہلے ایسا بھی نہ کیا تھا، یعنی ان کے خیال کے برعکس ہوا، حضور کے تشریف لے جانے سے قرض خواہ اپنا پلہ بھاری سمجھے کہ حضور ضرور ہمارا پورا حق دلا دیں گے، جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حال ملاحظہ فرمایا "فطاف حول اعظمها بيدرا ثلث مرات ثم جلس عليه" حضور نے ان میں سب میں بڑے ڈھیر کے گرد تین بار طواف فرمایا اور اس پر تشریف رکھی پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایا "حتى ادى الله عن والدى امانة وسلم الله البيادر كلها۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا سب قرض ادا کردیا اور سب ڈھیر سلامت بچ رہے۔ اسی قسم میں ہے عس کا گرد شہر گشت کرنا و لہذا عس کو عرب میں طائف کہتے ہیں، مفردات راغب میں ہے کہ "منه الطائف لمن يدور حول البيوت حافظا

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ طیبہ کا طواف فرمایا کرتے۔

ابن عساکر نے تاریخ میں اسلم مولیٰ امیر المومنین سے روایت کرتے ہیں: ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه طاف ليلة فاذا هو بامرأة فی جوف دارها وحولها صبيان يبكون الحديث" یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کررہے تھے دیکھا کہ ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولہے پر ایک دیگچی چڑھی ہے، امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا: اے اللہ کی لونڈی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں، انہوں نے عرض کی یہ بھوکے روتے ہیں، فرمایا: تو اس دیگچی میں کیا ہے؟ کہا: میں نے ان کے بہلانے کو پانی بھر کر چڑھا دی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا

Marfat.com

ہے اور انتظار میں سو جائیں، امیر المومنین فوراً واپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منہ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا: یہ امیری پیٹھ پر لاد دو، اسلم کہتے ہیں: میں نے عرض کی یا امیر المومنین! میں اٹھا کر لے چلوں گا، فرمایا: اے اسلم بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہونا ہے، پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیگچی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے چلاتے رہے پھر پکا کر انہیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا، پھر باہر صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے بلاتشبیہ ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کر سکا، امیر المومنین یونہیں بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھکر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے لگے، اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا اسلم! تم نے جانا کہ میں ان کے سامنے یوں کیوں بیٹھا؟ میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا: میں نے انہیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انہیں ہنسا نہ لوں، جب وہ ہنس لئے تو میرا دل شاد ہوا" واخرجه ایضا الدینوری فی المجالسة واحمد بن ابراهیم بن ساذان البزار فی مشیخة"

امام محب الدین طبری ریاض النضرہ پھر شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں مناقب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ میں لکھتے ہیں "انه کان یطوف لیلة فی المدینة فسمع امراة تقول" یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ ایک رات مدینہ طیبہ میں طواف کر رہے تھے کہ ایک بی بی کو یوں کہتے سنا۔ فذکر الحدیث۔

قسم سوم: طواف وسیلہ مقصود ہو اور غرض و غایت تعظیم، جیسے نوکر چاکر غلاموں کا اپنے مخدوم و آقا پر طواف اس کے کام خدمت کو اس کے گرد پھرنا "قال الله تعالی طوافون علیکم بعضکم علی بعض" تمہارے نوکر غلام تمہارے گرد بکثرت طواف کرنیوالے ہیں۔ تین وقت ترک حجاب کے سوا ہر وقت اذن لینے میں انہیں حرج ہوگا۔

اور اہل جنت کے حق میں فرماتا ہے "یطوف علیهم ولدان مخلدون" ہمیشہ رہنے والے لڑکے ان کے گرد طواف کریں گے۔ اور فرماتا ہے "یطاف علیهم بکاس من معین" ان پر طواف کیا جائے گا پیالوں میں وہ پانی لے کر جو آنکھوں کے سامنے بہتا ہے۔ اور فرماتا

Marfat.com

ہے" یطاف علیھم بانیة من فضة واکواب "چاندی کے برتن اور کوزے لے کر ان پر طواف کیا جائے گا۔ اس میں وہ صورت بھی آتی ہے کہ طواف غیر کعبہ کا ہو اور غرض و غایت عبادت الٰہی۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "قال سلیمان لا طوفن اللیلة علی تسعین امراة وفی روایة بمائة امراة کلھم تاتی بفارس یجاھد فی سبیل الله فطاف علیھن الحدیث" سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں پر طواف کروں گا کہ ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے، پھر انہوں نے ان پر طواف کیا۔

صحیح مسلم شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے "کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد" نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

الاشباہ والنظائر و در مختار میں ہے:

لیس لنا عبادة شرعت من عهد ادم الی الان ثم تستمر فی الجنة الا النکاح والایمان " ہمارے لئے کوئی عبادت ایسی نہیں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے اب تک مشروع رہی پھر ہمیشہ ہمیشہ جنت میں مشروع رہے گی مگر ایمان یعنی یادِ خدا اور نکاح یعنی جماع زوجہ۔

قسم چہارم: طواف بھی مقصود لذاتہ ہو اور غرض و غایت بھی تعظیم، یعنی نہ طواف کسی اور فعل کے لئے وسیلہ ہو، نہ اس سے سوائے تعظیم کچھ مقصود بلکہ نفس طواف سے محض تعظیم مقصود ہو، اسی کا نام طواف تعظیمی ہے، جیسے طواف کعبہ یا طواف صفا و مروہ، پھر اوضاع بدن کہ عبادت میں مقرر کیے گئے ہیں تین نوع ہیں۔ ایک وہ کہ تعظیم میں منحصر ہیں، اور دوسرے وہ کہ وسیلۃً و مقصوداً دونوں طرح پائے جاتے ہیں اور ان کی غایت تعظیم میں منحصر نہیں مگر بحال قصد تعظیم نوع اول سے قریب ہیں، جیسے رکوع تک انحنا کہ بلا تعظیم بھی ہوتا ہے بلکہ بقصد توہین بھی، جیسے کسی کے مارنے کے لئے اینٹ وغیرہ اٹھانے کو جھکنا، اور تعظیم کے لئے بھی ہوتا ہے مگر نہ خود مقصود بلکہ وسیلہ جیسے علماء و صلحاء کی قدم بوسی وغیرہ خدمات کو جھکنا، اور بذاتہٖ مقصود بھی ہوتا ہے، جیسے سلام کرنے

Marfat.com

میں رکوع تک جھکنا۔ تیسرے وہ کہ نوع اول سے بعید ہیں جیسے قیام یا قعود یا رکوع سے کم جھکنا، ظاہر ہے کہ ان میں بھی نوع دوم کی طرح قصد وتوسل وغایت مختلفہ کی سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔

انواع ثلثہ میں حکم عام تو یہ ہے کہ اگر بہ نیت عبادت غیر ہے تو کچھ بھی ہو مطلقا شرک وکفر ہے، اور بے نیت عبادت ہرگز شرک وکفر نہیں اگر چہ سجدہ ہی ہو جب تک کہ وہ فعل بخصوصہ شعار کفر نہ ہو گیا ہو۔ جیسے بت یا آفتاب کو سجدہ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور جب عبادت غیر کی نیت نہ ہو تو ان میں فرق احکام یہ ہے کہ نوع اول غیر خدا کے لئے مطلقا ناجائز، اور نوع دوم اس وقت ممنوع ہے جب کہ مقصود اسی کو بہ نیت تعظیم بجالایا جائے اور نوع سوم مطلقا جائز ہے اگر چہ اس سے تعظیم مقصود ہو۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۲/۹۔۷۸۔تا۔۸۱)

لا باس به ۔اور۔ لا جناح عليه ۔ کے کلمات دفع وہم کے لئے بھی آجاتے ہیں اگر چہ وہ کام سنت بلکہ واجب بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

صفا ومروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو بیت اللہ کا حج کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی خالہ ام المومنین محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق (اللہ تعالیٰ ان کے مبارک خاندان، ان کے والد گرامی، خود ان کی ذات پر رحمت وسلام نازل فرمائے) سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں پوچھتے ہوئے کہا۔ اللہ کی قسم صفا ومروہ کا طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں، تو ام المومنین نے فرمایا اے بھتیجے تو نے بہتر قول نہیں کہا۔ اگر اس کا معنی یہی ہوتا جو تو نے کیا ہے تو اس کے الفاظ یوں ہوتے۔ نہیں گناہ اس پر اگر وہ ان کا طواف نہ کرے۔ لیکن یہ تو انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام سے پہلے مقام مشلل میں "مناۃ" کی عبادت کیا کرتے تھے، تو ان میں سے جو شخص حج کے لئے آتا وہ صفا ومروہ کے طواف میں حرج محسوس کرتا، جب انصار اسلام لائے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم صفا ومروہ کے طواف میں حرج محسوس کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ: صفا و

Marfat.com

مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔(الآیۃ) تورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفاومروہ کے درمیان طواف کوسنت قرار دیا۔تواب کوئی ان کے طواف کوترک نہیں کرسکتا۔

دیکھاام المومنین نے نفی حرج کودفع توہم پر چسپاں کرتے ہوئے حضرت عروہ کے وہم کوواضح دلیل سے رد کردیااور کہااگر معاملہ ایسے ہوتاتو الفاظ یہ ہوتے۔نہیں گناہ اس پر کہ ان دونوں کا طواف نہ کرے۔ان کا طواف کرے۔کے الفاظ نہ ہوتے یعنی وجوب کے منافی،ترک سے حرج کی نفی ہے،فعل سے حرج کی نفی منافی نہیں۔فعل توخودلازم واجب ہے ۔کیوں کہ ترک واجب میں حرج ہےاوراس میں ثبوت حرج اس بات کومستلزم ہے کہ اس فعل کی نفی ہواورکسی لازم کااثبات ملزوم کے ثبوت کے منافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے موکد اورثابت کرنے والا ہوتا ہے۔اس مبارک معنی کوانھوں نے کتنے احسن اختصار کے ساتھ بیان فرمادیا۔یہی وجہ ہے کہ جب یہ بات حضرت عروہ نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام کے سامنے رکھی توانھوں نے کہاعلم یہی ہوتا ہے۔

اس آیت کے نزول کا سبب اہل علم نے ایک اوربھی ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا،مگرصفاومروہ کے طواف کا ذکر نہ کیا توصحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم صفاومروہ کا طواف کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایااورصفاومروہ کا ذکرنہیں کیاتو کیا ہماراصفاومروہ کا طواف کرنا صحیح نہیں؟تواللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔بلاشبہ صفاومروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ابوبکر نے کہااس آیت کوسنوجودونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ الخ

ردالمحتارمیں احکام مسجد سے تھوڑاسا پہلے باب"ما یکرہ فی الصلوٰۃ"میں ہے یہ کہا گیا ہےاس مقام پر"لا باس"کاذکراس وہم کے ازالہ کے لئے ہے کہ یہاں حرج ہے۔ ادراک الفریضہ کی ابتداء میں ہے"لا بـــاس"کاکلمہ یہاں خلاف اولیٰ کے لئے نہیں ہے۔

---

٤١٣٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ۔ باب وجوب الصفا الخ ۔ ۱/۲۲۲)

٤١٣٧۔ الجامع الصحیح للبخاری باب وجوب الصفا (۱/۲۲۳)

Marfat.com

کیونکہ اس کا یہ معنیٰ غیر یقینی ہے بلکہ وہ تو بعض اوقات وجوب کا معنیٰ دیتا ہے اور باب العیدین میں بھی فرمایا "لا بــــاس" کا کلمہ مندوب کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ بحر کے باب الجنائز اور باب الجہاد میں ہے اور مذکورہ مقام اس کے باب الجہاد سے ہے یہاں بھی فقہاء نے جو طاق میں قیام کو مکروہ فرمایا تو اس سے وہم پیدا ہوا، شاید اس طرح کھڑا ہو کر سجدہ طاق میں کرنا بھی مکروہ ہے۔ لہٰذا اس کا لاباس کے ساتھ دفع کر دیا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۳۲۸ تا ۳۳۱)

**(۱۷۳) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔☆**

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عند التحقیق آیت کریمہ "وما اهل به لغیر الله" میں اہلال وقت ذبح مقصود۔ یعنی اس وقت اگر نام غیر خدا لیا گیا حرام ہے۔ اس معنی پر آیہ کریمہ کو صورت مسئولہ سے کچھ علاقہ نہیں۔ اور بعض نے جو پیش از ذبح جانور پر نام غیر خدا پکار دینا ناروا رکھا۔ ان کے نزدیک بھی استمرار اسی کا تا دم ذبح شرط حرمت ہے۔ استدلال شاہ عبدالعزیز صاحب کا حدیث ـ ملعو ن من ذبح لغیر الله ـ

اور عبارت نیشاپوری:

اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحة و قصد بذ بحها التقرب الی غیر الله صار مرتدا و ذبیحته ذبیحة مرتد ـ

سے اس کا صاف مؤید ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جب ایک بار اس پر نام غیر خدا پکار دیا گیا نجس العین ہو گیا۔ اب اگرچہ وہ نیت جاتی بھی رہی اور وقت ذبح تقرب الی اللہ ہی مقصود ہو۔ اور نام بھی خدا ہی کا لیا جائے حرام رہے گا۔ حالانکہ علت حرمت مرتفع ہو گئی اور ارتفاع علت

Marfat.com

کوارتفاع معلول لازم۔

شاہ صاحب اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

آرے ذکر نام خدا برآں جانور واقتے فائدہ می دہد کہ تقرب بغیر خدا از دل دور کردہ وخلاف آں شہرت دادہ ز دیگر دہند کہ ما ازیں کا بر گشتیم۔

اس عبارت سے صاف ظاہر کہ اگر بعد اہلال للغیر وہ نیت فاسدہ زائل ہو جائے تو جانور قطعا حلال ہے خصوصا صورت مسئولہ میں کہ یہاں تو وہ بکرا صاحب اہلال کی ملک ہی نہ رہا دوسرے شخص کا مملوک ہو گیا ،کیا صرف ایک بار نام غیر خدا پکار دینے سے اس میں وہ حرمت ابدی ونجاست سرمدی آگئی کہ اب اگر چہ وہ نیت بھی جاتی رہی اور اہلال للغیر بھی موقوف ہو جائے بلکہ جانور صاحب اہلال کی ملک بھی نہ رہے اور مالک ثانی خاص خدا کے نام پر ذبح کرے۔ بایں ہمہ اس کی حرمت نہ جائے یہ امر بالبداھۃ باطل۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۸/۳۵۵)

﴿۱۷۷﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔☆

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائیں اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

Marfat.com

علی ،مصاحبت کے لئے ہے۔امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

علىٰ حرف جر لها معا ن(الیٰ ان قال)ثانيها المصاحبة كمع نحو اتى المال على حبه ذوي القربى اى مع حبه وان ربك لذو مغفرة للناس علىٰ ظلمهم(اتقان)

علی حرف جر ہے اس کے چند معانی ہیں ۔دوسرا معنی مصاحبت ہے ،جیسے لفظ 'مع' قرآن عظیم میں ہے کہ مال کو محبت کے باوجود قرابت داروں کو دیا۔دوسری مثال تمہارا رب ظلم کے باوجود لوگوں کی مغفرت کرنے والا ہے۔یہاں 'علی' بمعنی 'مع' ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے

زكوة الفطر علىٰ كل عبدو حر ۔زکوۃ فطر ہر آزاد اور غلام پر ہے۔

بنایہ میں فرمایا:على هنا بمعنى مع لان العبدلا تجب عليه الفطر وانما تجب على سيده ۔'علی' یہاں بھی مع کے معنی میں ہے کہ صدقہ فطر غلام پر واجب نہیں ،وہ تو مالک پر ہے،تو مطلب یہ ہوا کہ غلام کا صدقہ بھی اپنے ساتھ دے۔

قاموس سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

وللمصاحبة كمع واتى المال على حبه ۔ مع کی طرح علی بھی مصاحبۃ کے لئے آتا ہے، جیسے:'اتى المال على حبه ۔

اور فتوحات الٰہیہ میں آیت مبارکہ 'تمشی علیٰ استحياء" کی توضیح میں فرمایا:علیٰ بمعنى مع اى مع استحياء۔ آیت میں علیٰ مع کے معنی میں ہے،یعنی شرماتے ہوئے۔

(شمائم العنبر۔۲۹۶۔۲۹۷)

**﴿ ۱۸۵ ﴾شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ☆**

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی

Marfat.com

روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

## ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں آیت ”یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ز“ کی تفسیر ان احادیث سے بخوبی واضح ہے۔

۴۱۳۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَ لَن یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہ، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا، وَ اَبْشِرُوْا، وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَ الرَّوْحَۃِ وَ شَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَۃِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہذا تم میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔ ۱۲م

۴۱۳۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلدِّیْنُ یُسْرٌ، وَ لَن یُّغَالِبَ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔ ۱۲م

---

۴۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱/۱۰ ☆ السنن للنسائی، الایمان، ۲/۲۳۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۱ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۵۲۴۳، ۳/۳۵

۴۱۳۸۔ شعب الایمان للبیہقی، ۳/۴۰۱ ☆ الجامع الصغیر، ۲/۲۶۱

Marfat.com

٤١٣٩۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر دینکم أیسرہ ۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

٤١٤٠۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی کے لئے بھیجا گیا ہے، دشواری کے لئے نہیں۔ ۱۲م

٤١٤١۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یسروا ولا تعسروا، و بشروا ولا تنفروا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسانی پیدا کرو، مشکل و تنگی پیدا نہ کروا۔ خوشخبر دو نفرت نہ پھیلاؤ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۲۶۴)

**﴿۱۸۶﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۔ ☆**

اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے، تو انہیں چاہیئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان

---

٤١٣٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/ ۳۵ ☆ السنن لابی داؤد، الطھارۃ، ۱/ ۵۴
الجامع للترمذی، الطھارۃ، ۱/ ۲۱ ☆ السنن للنسائی، الطھارۃ، ۱/ ۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۹ ☆ المسند للحمیدی، ۹۳۸
السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ۴۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۳۲۳

Marfat.com

لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

### ﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں دعا کے تعلق سے حکم ہے اور رغبت دلائی جارہی ہے کہ دعا مانگو کہ یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، اس مطلب کی وضاحت ان احادیث سے بخوبی ہوتی ہے۔ مرتب)

۴۱۴۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیعليه وسلم : ان الله تعالى يقول : ان عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعانی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں ،اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

### ﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شی کے لئے ہے، یہ خاص معیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصد ومراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص ۵

۴۱۴۳۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ليس شیٔ اكرم علی الله من الدعاء ۔　　ذیل المدعا۔ ص ۵

---

۴۱۴۲۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذكر والدعا، ۲/۳۴۳

الجامع الصحيح للبخاری، باب و يحزر كم الله نفسه، ۲/۱۱۰۱

الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۲۰۰

۴۱۴۳۔ الجامع للترمزی، باب فی فضل الدعاء ۲/۱۷۳

السنن لابن ماجه، باب فضل الدعا، ۲/۲۸۰

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

٤١٤٤۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش و تجلی و کرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

٤١٤٥۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لیکثر من الدعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیے۔

٤١٤٦۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لا تعجزوا فی الدعا، فانه لن یھلك مع الدعا احد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل و کمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔
فتاوی رضویہ ۴/۱۹

---

٤١٤٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٩/٢٣٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ١٠/٢٣١
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣/٢٨٠ ☆ المغنی للعراقی، ١/١٨٦
٤١٤٥۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابة، ٢/١٧٤
٤١٤٦۔ المستدرك للحاکم، ١/٤٩٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٢/٤٧٩
الدر المنثور للسیوطی، ١/١٩٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٨٢

Marfat.com

۴۱۴۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : تدعون اللہ تعالیٰ فی لیلکم و نہارکم فان الدعا سلاح المومن ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹

۴۱۴۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض ۔

ذیل المدعا ص ۶

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

۴۱۴۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یحب محلین فی الدعا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت وبار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹

---

۴۱۴۷۔ المستدرک للحاکم، ۱/۶۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۴۷
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۷۹ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۳۳۳۰

۴۱۴۸۔ الکامل لابن عدی، ۷/۱۶۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۲/۹۵
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۵۶

Marfat.com

۴۱۵۰۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

۴۱۵۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انک ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان منک و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

۴۱۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : علیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۵

---

۴۱۵۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳

الترغیب والترھیب للمنذری ۲/ ۴۸۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۲۸۴

۴۱۵۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳

المسند لاحمد بن حنبل ۵/ ۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۷۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۴۶۷

۴۱۵۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳

الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۳۰

Marfat.com

٤١٥٣ ـ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكثرمن الدعاء فإن الدعاء يرد القضاء المبرم ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا کی کثرت کروکہ دعا قضاء مبرم کورد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

٤١٥٤ ـ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يرد القضاء الا الدعاء ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

٤١٥٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان الدعاء ينفع ومما نزل مما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء ـ

---

٤١٥٣ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٧٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/٨٦
تاريخ بغداد للخطيب، ١٢/٣٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣١٢٠، ٢/٦٣

٤١٥٤ ـ الجامع للترمذى باب ما جاء لا يرد القضاء الا الدعاء ٢/٣٦
السنن لا بن ماجه، باب فى القدر، ١/١٠
المستدرك للحاكم، ١/٤٩٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢/٩٧
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٥٨٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٧٧
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/٤٨١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/١٩٥

٤١٥٥ ـ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات، ٢/١٩٣
اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٣٠ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/٤٨٠
كنز العمال للمتقى، ٣١٥٦، ٢/٦٨ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١/٤٨٦

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

٤١٥٦ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان البلاء لينزل فيتلقاه الدعاء، فيعتلجان الی يوم القيامة ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

٤١٥٧ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

---

٤١٥٦ ـ المستدرك للحاكم، ١/٦٦٩ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/١٩٥

العلل المتناهية لابن الجوزی، ٢/٢٦٠ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٨/٤٥٢

٤١٥٧ ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ٢/١٩٣

المستدرك للحاكم، ١/٦٧٥ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/١٩٦

الترغيب والترهيب للمنذری، ٥/٤٧٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١/١٤١

اتحاف السادة للزبيدی، ٥/٣٠ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣١٣٠، ٢/٦٤

مشكوة المصابيح للتبريزی، ٢٢٣٩

Marfat.com

٤١٥٨ـ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كتب الله له لكل لمؤمن ومومنة حسنة ـ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوسب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد ومسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

٤١٥٩ـ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :من استغفر للمومنين والمؤمنات كل يوم سبعا عشرين مرة كان من الذين يستحباب لهم و يرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد واور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہوجن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

٤١٦٠ـ**عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من استغفر للمومن و المومنات استغفر كل مولود من بنى آدم حتى مات ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوتمام مسلمان مرد واور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

ذیل المدعا۔۲۶

---

٤١٥٨ـ التاريخ الكبير للبخارى، ٢١٩/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٠٦٧، ٤٧٥/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٨١/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥١٣/٢
المغنى للعراقى، ٣٢٤/١ ☆

٤١٥٩ـ الجامع الصغير للسيوطى، ٥١٣/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٠٦٨، ٤٧٦/١

Marfat.com

## ﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعامیں بخل کرتی ہیں اورنہیں جانتیں کہ یہ خودان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفرو ن لمن فی الارض الایہ۔

اورملائکہ اہل زمیں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

۴۱۶۰۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲م

۴۱۶۱۔ **عن** هلال بن يساف رضي الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم: اذا دعا العبد بدعوة فلم يستجب له كتبت له حسنة۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

۴۱۶۲۔ **عن** ثوبان رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الدعاء يرد القضاء، و ان البر يزيد في الرزق، و ان العبد ليحرم الرزق بلذنب يصيبه۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

---

۴۱۶۰۔ الکامل لابن عدی، ۲/۴۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۳

۴۱۶۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰، ۲/۶۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۴۳

۴۱۶۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۵۹۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۸۶

کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸، ۲/۶۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۹

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۴۱۶۳۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدعاء جند من اجناد اللہ تعالیٰ مجند یرد القضاء بعد.

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو و اثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو و اثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے باللہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق نے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مرد وہ ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔ ذیل الدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔ ۱۲م

---

۴۱۶۳۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ۶/۲۴۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۹، ۲/۶۳

Marfat.com

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شئی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہریہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ: حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا ۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا ۔ لا تبدیل لکلمات الله ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلاً صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلاً فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے

و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماته ، و هو السمیع العلیم ۔

و الله تعالیٰ اعلم ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۸۷) اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا فِى الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔

Marfat.com

لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

## ﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی اور اس کے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اس کا عکس، جب فجر بلند ہوتی ہے وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔(اس آیت "وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ص" میں اس طرف اشارہ ہے۔ مرتب) یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے اور اس پر عمدہ قرینہ یہ کہ بیاض کے بعد فحمہ عشا کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے، جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہو جاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربیٰ میں ہے:

فحمة العشاء هي اقبال الليل و اول سواده ۔ فحمۃ العشاء رات کے آنے کو اور اس کی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول للمصنف میں ہے:

هي اشد سواد الليل في اوله حتى اذا سكن فورة قلت بظهور النجوم و بسط نورها و لان العين اذا نظرت الى الظلمة ابتداء لا تكاد ترى شيئا۔

وہ رات کا ابتدائی حصے میں بہت سیاہ ہوتا ہے پھر جب اس کا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے نکلنے اور ان کی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔ (جدید ۵/۲۴۳۔۲۴۴)

Marfat.com

جس طرح فعل حرام حرام یونہی وہ کام کرنا جس سے فعل حرام کا سامان مہیا اور اس کا اندیشہ حاصل ہو وہ بھی ممنوع ہے۔ لہٰذا حدود اللہ میں فقط وقوع کو منع نہ فرمایا بلکہ اس کے قرب سے بھی ممانعت ہوئی۔ (فتاوی رضویہ جدید ۷/۱۵۱)

طہارت باجماع ائمہ اربعہ شرط صوم نہیں۔ اس آیت کریمہ نے ہر جزو شب میں جماع و تلبیس بالجماع حلال فرمایا اور محض تحلیل ہی نہیں بلکہ بصیغۂ امر ارشاد ہوا:

فالئن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم ـ (البقرة ـ ١٨٧)

اور ظاہر ہے کہ ہر جز و اخیر شب کو بھی لیلۃ الصیام شامل اور وہ بھی اس۔ احل لکم۔ اور۔ باشروھن۔ کے امر میں داخل اور اسے بحالت جنابت صبح کرنا اور تمامی غسل روزے میں جنب رہنا بداہۃ لازم تو قرآن عظیم اس کی حلت و دخول زیر امر ارشادی۔ پر حاکم اگر اس سے روزے میں کوئی نقص و خلل آتا ضرور اتنے حصے کا استثنا فرما دیتا، پھر صاحب شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عملاً اس کا بے خلل ہونا فرما دیا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۴/۶۱۵)

٤١٦٤ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالتا : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم ـ

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

---

٤١٦٤ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصائم يصبح جنبا، ٢٥٨/١
الصحيح لمسلم، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر، الخ، ٣٥٤/١
السنن لابى داؤد، باب من اصبح جنبا فى شهر رمضان، ٣٢٤/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٢١٤/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١٩٩/١
التفسير للقرطبى، ٣٢٦/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٨/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ٢٢٩/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٧٥، ٨٤/٧

Marfat.com

۴۱۶۵ ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! إنى أصبح جنباً وأنا أريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أصبح جنباً وأنا أريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله !إنك لست مثلنا ، قد غفر الله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : إِنِّي أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں ۔اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے معافی عطا فرمادی ہے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہئے۔

## ﴿۳۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا، اور سکوت کیسا۔ اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہئے، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی ۔ اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی ۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو

---

۴۱۶۵ـ السنن لابی داؤد، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان، ۲/۳۲۴

الصحیح لمسلم، باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ، ۱/۳۵۴

Marfat.com

کچھ مضر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

تلك حدود الله ۔سے سب احکام مذکورہ کی طرف اشارہ ہے۔

معالم میں ہے:

تلك الاحكام التی ذكرها فی الصیام و الاعتكاف ۔

بیضاوی میں ہے:

ای الاحکام التی ذکرت ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۴/۶۱۸)

**(۱۸۹) یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔**

☆

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ، ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۔

## ﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آیہ کریمہ شاہد ہے کہ اہل اسلام کے نہ صرف عبادات بلکہ معاملات میں بھی یہی قمری مہینے معتبر ہیں۔مدارک شریف میں ہے:

مواقیت للناس الحج ای معالم یوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال دیونهم وصومهم وفطرهم وعدد نسائهم وایام حیضهن ومدة حملهن وغیر ذلك ومعالم للحج یعرف بها وقته۔

عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی حاشیۃ خفاجی علی البیضاوی میں ہے:

اجیبوا ببیان الغرض من هذا الاختلاف من بیان مواقیت العبادات و المعاملات وقال تبارك وتعالیٰ ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی كتاب الله یوم خلق السموٰت و الارض منها اربعة حرم ۔

Marfat.com

بیشک گنتی مہینوں کی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں کتاب میں جس دن سے اس نے بنائے آسمان اور زمیں۔اس میں سے چار ماہ حرام ہیں۔(ذوالقعدہ۔ذوالحجہ،محرم،رجب) یہ آیت ارشاد فرماتی ہے کہ اللہ عزوجل کے نزدیک یہی بارہ مہینے قمری ہلالی عربی معتبر ہیں کہ چار ماہ حرام انہیں مہینوں میں ہیں۔تو اہل اسلام کو انہیں کا اعتبار چاہئے کہ شرع مطہرہ کے سب احکام عبادات ومعاملات انہیں پر مبنی ہیں۔

معالم میں ہے:

المراد منه الشهور الهلالية وهي الشهور التي تعتد بها المسلمون في صيامهم وحجهم واعيادهم وسائر امورهم۔

نسفی میں ہے:

المراد بيان ان احكام الشرع تبتنى على الشهور القمرية المحسوبة بالاهلة دون الشمسية۔

ولہذا بحمد اللہ اب تک عامہ مسلمین اپنے عام امور میں انہیں شہور کو جانتے انہیں پر مدار کار رکھتے ہیں کہ ان کے رب کے نزدیک مہینے یہی ہیں بلکہ حقیقۃً مہینہ کا لفظ انہیں پر صادق۔ مہینہ منسوب بماہ ہے شہر شمسی مہینہ نہیں،مہرینہ ہے۔بلکہ تفسیر کبیر میں زیر کریمہ ہے:

ان الله تعالىٰ امرهم من وقت ابراهيم واسماعيل عليهما السلام ببناء الامر على رعاية السنة القمرية فهم تركوا امر الله تعالىٰ في رعاية السنة القمرية و اعتبروا السنة الشمسية رعاية لمصالح الدنيا۔

بلکہ اسی میں ہے:

قال اهل العلم الواجب على المسلمين بحكم هذه الاية ان يعتبروا في بيوعهم وديونهم واحوال زكاتهم وسائر احكام السنة العربية بالاهلة ولا يجوز لهم اعتبار السنة العجمية والرومية اھ۔

اقول: فمن خلاف عندنا في تاجيل العنين هل هو بالسنة القمرية هو المذهب،خزانه وغيرها وهو الصحيح،هدايه وغيرها وعليه اكثر اصحابنا،ايضاح الكرماني او بالسنة الشمسية وهي رواية الحسن عن امامنا الاعظم رضي الله

Marfat.com

تعالیٰ عنه و روایة ابن سماعة عن الامام محمد و اختاره شمس الائمة السرخسی والامام فقیه النفس قاضی خان والامام ظهیر الدین المرغینانی "فتح وقیل وبه یفتی ۔ در المختار ۔ وعلیه اکثر المشائخ، محیط وعلیه الفتوی خلاصة" اه ۔ من رد المختار و جامع الرموز ۔ نعم عدم الجواز فی العبادات و العدد الشرعی مقطوع به مجمع علیه ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بالجملہ اجارات وغیرہا معاملات میں مدار تعارف پر ہے۔ اور مسلمیں میں متعارف یہی مہینے۔ عندالاطلاق انہیں کی طرف انصراف۔

ردالمحتار و فتح القدیر میں ہے:

اهل الشرع انما یتعارفون الاشهر والسنین بالاهلة فاذا اطلقوا السنة انصرف الی ذلك ما لم یصرحوا بخلافه ۔

اگر بعض مسلمان باتباع نصاریٰ شہور شمسیہ پر حساب رکھنے لگیں تو اس کا اعتبار نہیں کہ معتبر عام وشائع ہے نہ قرارداد خاص بعض ناس۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

انما تعتبر العادة اذا اطردت او غلبت ولذا قالوا فی البیع لو باع بدراهم او دنانیر و کانا فی بلد اختلف فیه النقود مع الاختلاف فی المالیة والرواج انصرف البیع الی الاغلب قال فی الهدایة لانه هو المتعارف فینصرف المطلق الیه ۔

اور بالفرض مان بھی لیا جائے کہ یہاں کے مسلمانوں میں شہور شمسیہ بھی بکثرت رواج پاگئے تاہم اس میں کلام نہیں کہ مدرسین علوم عربیہ دینیہ کا تقرر عام طور پر انہیں شہور ہلالیہ پر متعارف ہے کہ وہ خاص یہی کام ہے اور عام مسلمین پر بحمد اللہ ہنوز اتباع نصاریٰ ایسا غالب نہ ہوا کہ اپنے دینی امور میں بھی ان کی تقلید کریں۔ تو اس تقرر میں قطعاً شہور ربانیہ معتبر ہوں گے نہ شہور نصرانیہ۔ کما لا یخفی علی اولی النهی ۔

تعلیم علوم دینیہ پر اجرت لینی صدہا سال سے بمذہب مفتی علماء نے نظر بفساد زمانہ فرمائی۔ یہ تحلیل اس لئے تھی کہ اہل علم ناشران علم دین کی خدمت ہوتی رہے، وہ تلاش معاش میں پریشان ہوکر اس وراثت انبیاء کی اشاعت سے مجبور نہ رہیں، نہ اس لئے کہ معاذ اللہ استاذ

Marfat.com

علم دین کی تعظیم وتوقیر نہ کی جائے۔اساتذہ وشیوخ علوم شرعیہ بلاشبہ آباء معنوی وآبائے روح ہیں جن کی حرمت وعظمت آبائے جسم سے زائد ہے کہ وہ پدر آب وگل ہے اور یہ پدر جان ودل،

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

من علم الناس ذاك خير اب ۔ ذا ابو الروح لا ابو النطف ۔

یعنی استاذ کا مرتبہ باپ سے زیادہ کہ روح کا باپ ہے نہ نطفہ کا۔

علامہ حسن شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام حاشیہ درر وغرر میں فرماتے ہیں:

الوالد هو والد التربية فرتبته فائقة رتبة والد التبنية۔

یعنی اعلیٰ درجہ کا باپ استاذ مربی ہے۔اس کا مرتبہ پدر نسب کے مرتبہ سے زائد ہے۔

عین العلم شریف ہے:

يبر الوالدين فالعقوق من الكبائر و يقدم حق المعلم على حقهما فهو سبب حياة الروح ۔

ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرے کہ انہیں ناراض کرنا گناہ کبیرہ ہے۔اور استاذ کے حق کو ماں باپ کے حق پر مقدم رکھے کہ وہ زندگی روح کا سبب ہے۔

امام شعبہ فرماتے ہیں:

ما كتبت عن احد حديثا الا و كنت له عبدا ما احى ۔

میں نے جس کسی سے ایک حدیث بھی لکھی میں عمر بھر اس کا غلام ہوں۔

فتاویٰ بزازیہ وفتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

حق العالم على الجاهل وحق الاستاذ على التلميذ واحد على السواء و هو ان لا يفتتح بالكلام قبله و لا يجلس مكانه و ان غاب و لا يرد على كلامه و لا يتقدم عليه فى مشيه ۔

عالم کا جاہل پر استاذ کا شاگرد پر برابر یکساں حق ہے کہ اس سے پہلے بات نہ کرے،وہ موجود نہ جب بھی اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔اس کی کوئی بات نہ الٹے۔اس سے آگے نہ چلے۔ وباللہ التوفیق۔

(قدیم ۱۴۶/۸)

Marfat.com

(۲۰۰) فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۔☆

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

## ﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نسفی کافی شرح وافی میں فرماتے ہیں:

ارید به ذکر الله تعالیٰ فی الا وقات کلها ۔

اس آیت سے یہ مراد کہ ذکر الٰہی جمیع اوقات میں کرو۔

(جدید ۵۳۹/۸)

کافر خواہ مشرک یا غیر مشرک، جیسے آج کل کے عام رافضی کہ منکران ضروریات دین ہیں اسے ہرگز کسی طرح فعل خیر کا ثواب نہیں پہنچ سکتا۔

قال الله تعالیٰ: و ما له فی الآخرة من خلاق ۔ (البقرۃ ۔ ۲۰۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

اور انہیں ایصال ثواب کرنا معاذ اللہ خود راہ کفر کی طرف جانا ہے کہ نصوص قطعیہ کو باطل ٹھہرانا ہے۔ رافضی تبرائی کا فقہائے کرام کے نزدیک یہی حکم ہے۔ ہاں جو تبرائی نہیں۔ جیسے تفضیلی انہیں ثواب پہنچ سکتا ہے۔ اور پہنچانا بھی حرام نہیں جبکہ ان سے دینی محبت یا ان کی بدعت کو سہل و آسان سمجھنے کی بنا پر نہ ہو، ورنہ۔ انکم اذا مثلهم ۔ یہ بھی انہیں میں شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ۹/۲۹۱۔۲۹۲)

(۲۰۸) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۔☆

(۲۰۹) فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔☆

Marfat.com

(۲۱۰) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔☆

اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اور اگر اس کے بعد بھی بچلو کہ تمہارے پاس روشن حکم آچکے تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

کا ہے کے انتظار میں ہیں مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں اور کام ہو چکے اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے۔

## ﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جلالین شریف میں ہے:

نزل فی عبد اللہ بن سلام واصحابه لما غزموا السبت وکرهوا الابل بعد الاسلام ادخلوا فی السلم ای الاسلام کافة ای فی جمیع شرائعه۔

یعنی جب علمائے یہود مشرف باسلام ہوئے عادات قدیمہ کے باعث اونٹ کے گوشت سے کراہت کی کہ یہود کے یہاں اونٹ حرام تھا اور تعظیم شنبہ کا عزم کیا کہ یہود میں ہفتہ معظم تھا، اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۲۹۱/۵)

(۲۱۷) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔☆

تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی

Marfat.com

راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے سخت تر ہے اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

## ﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ساتھ عیاری وچالاکی اور انہیں دھوکا دینا فریب میں ڈالنا، ایسے افعال کرکے جن کے سبب لوگوں کی نمازان کے پیچھے خراب ہوان کی تسکین کے لئے بظاہر توبہ کرنا اور انہیں باتوں کا مرتکب رہنا فتنہ ہے۔ (اور آیت والفتنۃ اکبر من القتل ط میں اس کی مذمت ہے۔ مرتب) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قتل ناحق سے زیادہ سخت اور عذاب جہنم کا موجب۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۴۴۶)

**(۲۲۰) فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط اِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ☆**

اور آخرت کے کام سوچ کر کرو اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

## ﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت (ان تخالطوھم فاخوانکم ط) میں احد التفسیرین پر یتیم کے ساتھ جواز مخالطت مال ہے اور ظاہر کہ بحال مخالطت کامل امتیاز قریب محال ہے۔

تفسیر احمدی میں ہے۔

"وفی الزاھدی قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما المخالطۃ ان تاکل

Marfat.com

من ثمرته ولبنه وقصعته و هويا كل من ثمرتك ولبنك وقصعتك والآية تدل على جواز المخالطة فى السفر والحضر يجعلون النفقة على السواء ثم لا يكره ان يا كل احدهما اكثر لانه لما جاز فى اموال الصغار فجوازه فى اموال الكبار اولى هذالفظه فانه نافع حجة على الاكثر من المتعصبين فى زماننا اه‘‘

اورزاھدی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مخالطت یہ ہے کہ تم اس کے پھل اس کا دودھ اور اس کے پیالہ میں کھاؤ اور وہ بھی اسی طرح تمہارے ساتھ پھل کھائے اور تمہارا دودھ پئے اور تمہارے پیالہ میں کھائے۔ اور یہ آیت مخالطت کے جواز پر دلالت کرتی ہے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں ہو جبکہ نفقہ کو برابر کار کھیں۔ پھر اس میں کوئی کراہت نہیں کہ ان میں سے کوئی زائد کھالے کیونکہ یہ چیز بچوں کے مال میں جائز ہے تو بڑوں کے اموال میں بطور اولیٰ جائز ہے۔ یہ ان کے الفاظ ہیں ان کو بخوبی یاد رکھیں یہ مفید بھی ہیں اور ہمارے عہد کے بہت سے متعصبین پر حجت بھی ہیں۔اھ

اقول : فان ما فى جامع الصغار وعن فتاوىٰ رشيد الدين من باب دعوى الاب و الوصى لو لم تكن الام محتاجة الى ماله ولكن خلطت مالها بمال الولد و اشترت الطعام واكلت مع الصغير ان اكلت مازاد على حصتها لا يجوز لانها اكلت مال اليتيم ۔ اه ۔ معناه الزيادة المتبينة ففى الجامع الرموز عن الباب المذكور من الفتاوىٰ المزبورة قبيل هذا، صبى يحصل المال و يدفع الى امه و الام تنفق على الصبى و تاكل معه قليلا نحو لقمة او لقمتين من غير زيادة لا يكره ۔

میں کہتا ہوں تو جامع الصغار میں فتاویٰ رشید الدین سے (باب دعوی الاب والوصی میں) جو منقول ہے اگر ماں بچہ کے مال کی محتاج نہ ہو لیکن اس نے بچہ کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھانا خریدا اور بچہ کے ساتھ کھایا تو اگر اپنے حصہ سے زیادہ کھایا تو جائز نہیں کیونکہ اس نے یتیم کا مال کھایا۔اھ

اس سے مراد یہ ہے کہ اتنی زیادتی جو بالکل واضح اور ظاہر ہو اسی فتاویٰ کے مذکور باب سے جامع الرموز میں اس سے کچھ ہی پہلے ہے، ایک بچہ ہے جو مال لاتا ہے اور ماں کو دیتا رہتا

Marfat.com

ہے اور ماں اس پر خرچ کرتی رہتی ہے اور لقمہ دو لقمہ خود بھی اس کے ساتھ کھاتی رہتی ہے زیادہ نہیں تو یہ مکروہ نہیں ہے۔

صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس سے ہے:

قال کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب فجاء فحطانی حطاۃ و قال اذھب ادع لی معاویۃ۔ (الصحیح لمسلم باب من لعنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲/ ۳۲۵)

فرمایا میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا، تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے (پیار سے) تھپکی دی اور کہا کہ معٰویہ کو بلا لاؤ۔

امام نووی شرح میں فرماتے ہیں:

فیہ جواز ارسال صبی غیرہ ممن یدل علیہ فی مثل ھذا و لا یقال ھذا تصرف فی منفعۃ الصبی لان ھذا قدر یسیر و رد الشرع بالمسامحۃ للحاجۃ و اطرد بہ العرف وعمل المسلمین۔ (شرح مسلم للنووی ۲/ ۳۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے بچے کو اس جیسے کام کے لئے بھی بھیجا جا سکتا ہے اور اس کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ بچہ کی منفعت میں تصرف کیا کیونکہ یہ معمولی چیز ہے اور شریعت نے ضرورتاً اس قسم کی چیزوں کی اجازت دی ہے اور عام طور پر مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ نے حدیقہ ندیہ میں اسے مقرر رکھا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۲/۵۱۹تا۵۲۱)

(۲۲۱) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔ ☆

Marfat.com

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو، اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

## ﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیر کتابیہ سے مسلمان مرد کا نکاح حرام ہے۔(جیسا کہ ''ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن ط میں اس کا بیان ہے۔مرتب) یہ حکم کافران اصلی کا ہے۔مرتد اور مرتدہ کا نکاح تمام عالم میں کسی سے نہیں ہو سکتا۔نہ مسلم سے نہ کافر سے۔نہ اصلی سے نہ مرتد سے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۳۳۲)

## (۲۲۶) لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔☆

اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایلا کے یہ معنی کہ مرد اپنی عورت سے جماع کی قسم کھالے یا تعلیق کرے یعنی یوں کہے کہ اس سے جماع کروں تو مجھ پر یہ جزا لازم آئے۔اور یہ قسم و تعلیق یا مطلق ہوں مثلاً واللہ میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، یا تجھ سے جماع کروں تو مجھ پر روزہ لازم۔یا موبد یعنی صراحۃً ہمیشہ کے لئے ہو۔مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا، یا تجھ سے کبھی صحبت کروں تو مجھ پر حج واجب ہو۔یا کسی خاص مدت کے لئے ہو۔تو وہ مدت چار مہینے سے کم نہ ہو،مثلاً مجھے قسم ہے چار مہینے تک تیرے پاس نہ جاؤں گا، یا پانچ مہینے تک تجھ سے وطی کروں تو مجھ پر سو رکعت نماز

Marfat.com

لازم۔ اور تعلیق کی صورت میں یہ بھی ضرور کہ وہ جس امر کا لازم آنا کہے اس میں مشقت ہو جیسے امثلۂ مذکورہ، یا یہ کہ میرا غلام آزاد ہے، یا تجھ پر طلاق ہے، یا میرا مال خیرات ہے، یا مجھ پر قسم کا کفارہ ہو وغیر ذلک۔

اور وہ شرعاً تعلیق کہے سے بھی لازم آسکتا ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، صدقہ، اعتکاف، عمرہ، عتق، طلاق، کفارہ وغیرہا۔ نہ مثل وضو و غسل و تلاوت قرآن و سجدۂ تلاوت واتباع جنازہ وغیرہ کہ یہ چیزیں نذر و تعلیق سے لازم نہیں ہو جاتیں۔ اور یہ قسم و تعلیق ایسے طور پر واقع ہو کہ بے کسی چیز کے لازم آئے اصلا مفر نہ رہے، ایسی صورت نہ نکل سکے کہ یہ اس عورت سے جماع کرے اور کچھ لازم نہ آئے۔ جب یہ پانچوں باتیں جمع ہوں گی تو ایلا ہوگا، اور اگر ایک بھی کم ہوئی تو نہیں۔ مثلاً نہ قسم کھائی نہ تعلیق۔ خالی عہد کر لیا کہ عمر بھر تیرے پاس نہ جاؤں گا، یہ کچھ بھی نہیں کہ خالی عہد سے کچھ نہیں ہوتا۔ یا قسم و تعلیق تو ذکر کی مگر مدت چار مہینے سے کم رکھی اگرچہ ایک ہی ساعت کم۔ یہ ایلا نہ ہوا جتنی مدت کی قید لگائی ہے اس کے اندر جماع کیا تو بصورت قسم خاص کفارہ اور بصورت تعلیق روزہ وغیرہ لازم جو کچھ آنا کہا تھا خواہ مثل کفارہ لازم آئے گا کہ یہ حکم تو اس قسم و تعلیق کا ہے، مگر مدت بے جماع گذر گئی تو عورت نکاح سے نہ نکلے گی جو خاص حکم ایلا ہے۔ یونہی اگر تعلیق میں دو رکعت نماز لازم آنی کہی تو ایلا نہیں کہ دو رکعت میں کچھ مشقت نہیں اگر مدت کے اندر پاس گیا تو دو رکعتیں پڑھنی ہوں گی اور مدت خالی گزر گئی تو کچھ نہیں۔ اور اگر تعلیق میں تلاوت قرآن وغیرہ اشیاء غیر لازمہ ذکر کیں تو محض مہمل، نہ مدت گزرنے پر طلاق پڑے گی اور نہ مدت کے اندر صحبت کرنے سے کچھ لازم۔ اسی طرح اگر یوں کہا کہ واللہ میں اس گھر میں تجھ سے وطی نہ کروں گا، یا اس شہر میں تجھے ہاتھ لگاؤں تو مجھ پر سو حج لازم، یہ بھی ایلا نہیں، کہ جب اس گھر یا شہر کی تخصیص ہے تو بغیر کچھ لازم آئے مفر موجود ہے جب چاہے اس گھر یا شہر سے باہر لیجا کر جماع کر سکتا ہے کچھ بھی لازم نہ آئے گا۔ بس بے جماع چار مہینے نہیں کتنی ہی مدت گزر جائے طلاق نہ ہوگی، ہاں وہ قسم یا تعلیق جھوٹی کی تو اس کا جرمانہ اسی طرح دینا ہوگا کہ قسم میں خاص کفارہ اور تعلیق میں اختیار ہے چاہے وہ چیز بجا لائے جو لازم مانی تھی چاہے قسم کے مثل کفارہ دے لے۔ علی ھذا القیاس جس جس صورت میں بغیر کچھ لازم آئے مفر ملتی ہو ایلا نہیں۔ ان سب قیود و احکام کی تصریح و تفصیل درمختار و ردالمحتار میں ہے۔ من شاء فلیرا

Marfat.com

جعهما۔ پھر جب ایلا متحقق ہوتو اس کا حکم یہ ہے کہ چار مہینے کے اندر اس سے جماع کیا تو بتفصیل معلوم قسم کا کفارہ یا وہی امر شاق جس کا لازم آنا کہا تھا لازم آئے گا اور چار مہینے گزر گئے کہ اس سے جماع نہ کیا یا جماع مثلا بوجہ مرض یا حبس ناحق یا دوری مسافت کہ مدت کے اندر عورت تک پہنچ سکنا ناممکن تھا تو زبانی رجوع نہ کیا۔ مثلا یوں نہ کہا کہ میں نے اپنی عورت کی طرف رجوع کیا یا اپنے کہنے سے پھر گیا یا میں نے ایلا باطل کر دیا تو اس صورت میں عورت پر ایک طلاق بائن پڑے گی جس سے وہ خود مختار ہو گی۔

فی الدرحکمه وقوع طلقة بائنة ان بر ولم يطا ولزم الكفارة او الجزاء المعلق ان حنث بالقربان۔ فی ردالمحتار۔ قوله۔ و لم يطأ عطف تفسير والمراد بالوطی حقيقة عند القدرة او ما يقوم مقامه كالقول عند العجز فالمراد و لم يف ای لم يرجع الی ما حلف عليه اه۔ و فی الدر عجز عجزا حقيقيا لا حكميا كاحرام لكونه باختياره عن وطيها لمرض باحدهما او صغرها او جبه او عنته او لمسافة لا يقدر علی قطعها فی مدة الايلاء او لحبسه لا بحق ففيؤ نحو قوله بلسانه فئت اليها او راجعتك او ابطلت الايلاء او رجعت عما قلت و نحوه۔ اه ملخصا

مگر ایلا طلاق مغلظہ نہیں کہ حلالہ کی ضرورت ہو۔ عدت میں خواہ بعد عدت جب چاہیں باہم نکاح کر سکتے ہیں، ہاں اس سے پہلے بھی دو طلاقیں دے چکا تھا تو آپ ہی حلالہ درکار ہوگا کہ اب تیسری ملکر تین طلاقیں ہو گئیں یہ جدا بات ہے۔ یا اگر وقت کی قید نہ تھی بلکہ مطلق یا صراحۃ موبد تھا چار مہینے بے رجوع گزر گئے کہ ایک طلاق بائن پڑی پھر اس سے نکاح کر لیا اور پھر چار مہینے خالی گزر گئے تو دوسری پڑے گی پھر نکاح کر لیا اور یونہی چار مہینے بے رجعت گزر گئے تو تین طلاقیں ہو جائیں گی اور اب بے حلالہ نکاح میں نہ لا سکے گا۔

فی التنوير فی الحلف بالله وجب الكفارة و فی غيره وجب الجزاء و سقط الايلاء والا بانت بواحدة وسقط الحلف لو موقتا لا لو كان موبدا فلو نكحها ثانيا و مضت المدتان بلافئی بانت باخرين والمدة من وقت الزوج فان نكحها بعد زوج آخر لم تطلق وان وطئها كفر لبقاء اليمين۔ والله سبحنه

Marfat.com

واللہ تعالیٰ اعلم۔
(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۸۲۰ تا ۸۲۲)

(۲۲۹) اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔☆

(۲۳۰) فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۔☆

یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کرینگے، پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانشمندوں کے لئے۔

## ﴿۴۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شریعت کا حکم یہ ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہوں ایک دفعہ میں خواہ برسوں میں کہ ایک ہی دی اور رجعت کرلی پھر دوسری اور رجعت کرلی اب تیسری دی دونوں صورتوں میں عورت اس پر بغیر حلالہ حرام ہے۔

حلالہ کے یہ معنی ہیں کہ اس طلاق کے بعد عورت اگر حیض والی ہے تو تین حیض شروع ہوکر ختم ہوجائیں اور اگر حیض والی نہیں مثلاً نو برس سے کم عمر کی لڑکی ہے یا پچپن برس سے زائد عمر

Marfat.com

کی عورت ہے اور اس طلاق کے بعد تین مہینے کامل گزر جائیں یا حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہولے اس وقت طلاق کی عدت سے نکلے گی، اس کے بعد دوسرے شخص سے نکاح بروجہ صحیح کرے یعنی وہ شوہر ثانی اس کا کفو ہو کہ مذہب نسب چال چلن پیشہ کسی میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے عورت کا نکاح عورت کے اولیاء کے لئے باعث بدنامی ہو، یا اگر ایسا کم ہے تو عورت کا ولی نکاح ہونے سے پہلے اس کو یہ جان کر کہ یہ کفو نہیں ہے اس کے ساتھ نکاح کی بالتصریح اجازت نہ دی تو نکاح ہی نہ ہوگا یونہی لڑکی اگر نابالغہ ہے اور اس کے نہ باپ ہے نہ دادا، بھائی، چچا وغیرہ ولی ہیں۔ لوگوں نے کسی غیر کفو سے اس کا نکاح کر دیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔ غرض جب شوہر ثانی سے نکاح صحیح طور پر واقع اور اس سے ہمبستری کر لے اور اس کے بعد وہ طلاق دے اور اس طلاق کی عدت اسی طرح گزرے کہ یا تین حیض ہوں اور نہ آتا ہو تو تین مہینے اور حمل رہ جائے تو بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا پہلا شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ ان میں سے ایک بات بھی کم ہوگئی تو نکاح نہ ہوگا زنا ہوگا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۶۴۴/۵)

خلع کا معاملہ رضامندی پر ہے جب کہ وہ جانے کہ باہم نباہ نہ ہوگا تو زوجہ اپنی خلاصی کے لئے کل مہر چھوڑ دے اور لیا ہوا واپس کر دے اور اس کے سوا اور روپے بھی دے سب جائز ہے۔ قال تعالیٰ لا جناح علیھما فیما افتدت بہ ۔

(۲۳۳) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور، کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے، اولاد والے کو اس

Marfat.com

کی اولاد سے، یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچے کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو، اور جو باپ کا قائم مقام ہو اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے، پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ اور انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

## ﴿۴۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

باپ اگر شریف ونجیب ہے تو اولاد بھی شریف ونجیب ہے کہ شرعا نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ وعلی المولود له۔ اس پر دال ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۱۵۹)

**(۲۳۴) وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ج فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔☆**

تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

## ﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عدت میں نکاح حرام قطعی ہے بلکہ نکاح تو بڑی چیز ہے قرآن عظیم نے عدت میں نکاح کے صریح پیام کو بھی حرام فرمایا۔ نکاح بعد عدت کر لینے کے وعدہ کو بھی حرام فرمایا۔ صرف اس کی اجازت دی ہے کہ دل میں خیال رکھو یا کوئی پہلو دار بات ایسی کہو جس سے بعد عدت ارادۂ نکاح کا اشارہ نکلتا ہو، صاف صاف یہ ذکر نہ ہو کہ میں بعد عدت تجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں یہاں تک کہنا حرام ہے، تو خود نکاح کر لینا کیونکر حلال ہوگا۔ پھر پہلو دار بات بھی عدت وفات والی سے کہنا جائز ہے، عدت طلاق والی سے باجماع امت وہ بھی جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۹۷)

فتح القدیر میں ہے۔

Marfat.com

قو له و لا با س با لتعر يض فی الخطبة ارا د المتو فی عنها زو جها اذ التعر یض لا یجو ز فی المطلقة با لا جما ع ۔

اگر کوئی شخص عدت میں نکاح پڑھادیا کرتا اور اسے حرام وزنا جانتا تو اتنا ہوتا کہ وہ سخت مرتکب کبائر اور زانی وزانیہ کا دلال ہوتا مگر وہ جو اسے جائز بتائے اور قرآن عظیم میں تحریف کر کے۔ یتربصن ۔ کو فقط منع جماع پر حمل کرتا ہے وہ ضرور منکر قرآن مجید ہے اور اس پر یقیناً کفر لازم ۔ اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور اپنے اس قول ناپاک کو جھٹلائے اور نئے سرے سے اسلام لائے اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۲۹۷/۵)

## (۲۳۸) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ ☆

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

## ﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محافظت کرو کہ کوئی نماز اپنے وقت سے ادھر ادھر نہ ہونے پائے، بیچ والی نماز نماز عصر ہے۔ اس وقت لوگ بازار وغیرہ کے کاموں میں زیادہ مصروف ہوتے ہیں اور وقت بھی تھوڑا ہے اس لئے اس کی خاص تاکید فرمائی۔

بیضاوی شریف علامہ ناصر الدین شافعی میں ہے:

حا فظوا علی الصلوا ت با لا دا ء لو قتها و المدا و مة علیها ۔

نمازوں کی محافظت کرو یعنی وقت پر ادا کرو اور ہمیشہ کرو۔

مدارک شریف میں ہے:

حا فظوا علی الصلوا ت دا و موا علیها لموا قیتها ۔

نمازوں پر محافظت کرو یعنی ہمیشہ بروقت پڑھو۔

ارشاد العقل السلیم میں ہے:

حا فظوا علی الصلوا ت ای دا و موا علی ادا ئها لاوقا تها من غیر اخلا ل بشی منها ۔

Marfat.com

نمازوں پر محافظت کرو یعنی ہمیشہ بروقت پڑھو اور ان میں کسی قسم کا خلل نہ واقع ہونے دو۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۹۷)

﴿۲۴۸﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ آيَةَ مُلْكِهٖ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

## ﴿۴۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ تبرکات کیا تھے۔ موسیٰ علیہا الصلوۃ والسلام کا عصا اور ان کی نعلین مبارک اور ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کا عمامہ مقدسہ وغیرہا۔ ان کی برکات تھیں کہ بنی اسرائیل اس تابوت کو جس لڑائی میں آگے کرتے فتح پاتے اور جس مراد میں اس سے توسل کرتے اجابت دیکھتے۔

ابن جریر وابن ابی حاتم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

قال وبقیۃ مما ترک ال موسیٰ عصاہ ورضاض الالواح۔ تابوت سکینہ میں تبرکات موسویہ سے ان کا عصا تھا اور تختیوں کی کرچیں۔

وکیع ابن الجراح سعید ابن منصور وعبد ابن حمید وابن ابی حاتم وابو صالح تلمیذ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے۔

قال كان فى التابوت عصا موسى وعصا هارون وثياب موسى وثياب هارون ولوحان من التورلة والمن وكلمة الفرج لا اله الا الله الحليم الكريم وسبحان الله رب السمٰوات السبع ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين۔

تابوت میں موسیٰ وہارون علیہما السلام کے عصا اور دونوں حضرات کے ملبوس اور توراۃ کی دو تختیاں اور قدرے من کہ بنی اسرائیل پر اترا اور یہ دعائے کشائش "لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الخ"

Marfat.com

معالم التنزیل میں ہے۔ کان فیه عصا موسی ونعلاه وعمامة هرون وعصاه،
تابوت میں موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اور ان کی نعلین اور ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کا عمامہ اور عصا تھا۔ (تبرکات کے آداب ۱۱ تا ۱۲)

۴۱۶۶۔ **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما انها اخرجت جبة طیالسیة کسروانیة ،لها لبنة دیباج ، وفرجیها مکفوفین بالدیباج وقالت : هذه جبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانت عند عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ، فلما قبضت قبضتها ،وکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یلبسها ،فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها۔

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت نکالا ،اس کی پلیٹ ریشمی تھی ،دونوں چاکوں پر ریشمی کام تھا،فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک ہے،ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا،آپکے انتقال کے بعد میں نے لے لیا،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے،اب ہم اسے دھودھو کر مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا پاتے ہیں۔

۴۱۶۷۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن مواهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مواہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا،انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی ہمیں زیارت کرائی،اس پر خضاب کا اثر تھا۔

۴۱۶۸۔ **عن** ابی بردة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخرجت الینا ام المومنین عائشة

---

۴۱۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم استعمال اناء الذهب الخ، ۱۹۰/۲
۴۱۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکرون فی الشیب، ۸۷۵/۲
۴۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاکسیة والخمائص، ۸۶۴/۲

Marfat.com

الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کساء ملبدا وازارا غلیظا ،فقالت : قبض روح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ہذین ۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: وقت وصال اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ دو کپڑے تھے۔

۴۱۶۹۔ **عن** عیسی بن ملہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین لہما قبالان ، فقال ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ہذا نعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت عیسی بن ملہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے دو تسمے تھے، ان کے شاگرد رشید حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس ہے۔

۴۱۷۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ الایمان فحلقہ ، ثم دعا ابا طلحۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاعطاہ ایاہ ،ثم ناول الشق الایسر فقال: احلق فحلقہ فاعطاہ ابا طلحۃ فقال : اقسمہ بین الناس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے داھنی جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا، پھر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرمادیے، پھر بائیں جانب کے بالوں کا حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ کو دیے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

---

۴۱۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس، ۸۷۱/۲

۴۱۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ان السنۃ بعد النحر ان یری، ۴۲۱/۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء بای الراس یبدأ فی الحلق، ۱۱۱/۱

Marfat.com

## ﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ چند احادیث صحیحین سے لکھدیں، اور یہ ان احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تواتر بشدت اور مسئلہ خود واضح، اور اسکا انکار جہل فاضح ہے۔ لہذا صرف ایک عبارت شفا شریف پر اقتصار کریں۔ فرماتے ہیں۔

ومن اعظامه واكباره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعظام جميع اسبابه وما لمسه اوعرف به، وكانت فى قلنسوة خالد بن الوليد رضى الله تعالىٰ عنه شعرات من شعره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسقطت قلنسوته فى بعض حروبه فشد عليها شدة انكر عليه اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثرة من قتل فيها، فقال: لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضميته من شعره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لئلا تسلب بركتها وتقع فى ايدى المشركين، ورأى ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما واضعا يده على مقعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من المنبر ثم وضعها على وجهه۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جزیہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو، حضور کی طرف منسوب ہو، حضور نے اسے چھوا ہو، یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے، حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گرگئی، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابہ کرام نے انکار کیا، اس لئے کہ اس شدید وسخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا، بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

اللهم ارزقنا حب حبيبك وحسن الادب معه ومع اولياءك آمين، صلى الله تعالىٰ عليه وبارك وسلم وعليهم اجمعين۔

(بدر الانوار ص ۷)

Marfat.com

٤١٧١۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتھم فیھا الماء ،فمایوتی باناء الاغمس یدہ فیہ ،وربماجاء ہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو مدینے شریف کے خدام برتنوں میں پانی لے کر حاضر ہوتے ،ہر برتن میں حضور اپنا دست اقدس ڈبوتے ،بسا اوقات سردیوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا ار حضور ان ٹھنڈے پانیوں میں بھی اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے ۔۱۲م

## ﴿۴۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آثار بزرگاں سے برکت کا انکار آفتاب روشن کا انکار ہے جب حضور کے آثار شریفہ سے تبرک تسلیم تو پر ظاہر کے اولیاء علماء حضور کے ورثہ ہیں تو ان کے آثار میں برکت کیوں نہ ہوگی کہ آخر وارث برکات ووارث ایراث برکات ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر چند عبارات ائمہ وعلماء حاضر کرتا ہے، امام اجل ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں زیر حدیث عتبان بن مالک ۔

انی احب ان تاتینی وتصلی فی منزلی فاتخذہ مصلی ۔

فرماتے ہیں:۔

فی ھذاالحدیث انواع من العلم وفیہ التبرک بآثار الصالحین ،وفیہ زیارۃ العلماء والصلحاء الکبار واتباعھم وتبریکھم ایاھم ۔

اس حدیث میں بہت علوم پوشیدہ ہیں ،اس میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز بھی ہے اور اس میں علماء صلحاء کی زیارت کو جانا اور ان سے برکت لینے کی ترغیب بھی ہے۔

اسی میں زیر حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

فخرج بلال بوضوئہ فمن نائل وناضح ،فرمایا:۔

---

٤١٧١۔ الصحیح لمسلم،باب قربۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الناس وتبرکھم بہ، ۲/۲۵٦

Marfat.com

فیہ التبرك بآثار الصالحین واستعمال فضل طھورھم وطعام ھم وشرابھم ولباسھم ۔

اس حدیث میں نیکوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے پر دلیل ہے، نیز ان کی طہارت کے بچے ہوئے پانی، اور ان کے بچے ہوئے کھانے اور پانی اور لباس کے استعمال کرنے کی عظمت کا ثبوت بھی ہے۔

اسی میں حدیث مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

فیہ التبرك بآثار الصالحین ۔

اس طرح کی صدہا عبارات ہیں جسکے حصر واستقصاء میں محل طمع نہیں، یہ سب ایک طرف، فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پرنور سید یوم النشور افضل صلوات اللہ تعالیٰ واجل تسلیماتہ علیہ وعلی آلہ وذریاتہ آثار مسلمین سے تبرک فرماتے ۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

۴۱۷۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبعث الی المطاھر فیوتی بالماء فیشربہ یرجو بہ برکۃ ایدی المسلمین ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی طہارت گاہوں مثل حوض وغیرہ سے جہاں اہل اسلام وضو کیا کرتے، پانی منگا کر نوش فرماتے اور اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

## ﴿۴۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر میں، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: باسناد صحیح۔

علامہ محمد حفنی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں:۔

---

۴۱۷۲۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۲۰۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی،

Marfat.com

یرجوبہ برکۃ الخ لانھم محبوبون للہ تعالیٰ بدلیل ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیہ آب وضوئے مسلمیں میں اس وجہ سے امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبان خدا ہیں، قرآن عظیم میں فرمایا: بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت والوں کو۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اعلی واجل واکبر، یہ حضور پرنور سید المبارکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنکی خاک نعلین پاک تمام جہان کے لئے تبرک دل وجان وسرمہ چشم دین وایمان ہے، وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرک ٹھرائیں اور اسے منگا کر بغرض حصول برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ! مسلمانوں کے دست وزبان، دل وجان میں جو برکتیں ہیں سب انہیں نے عطافرمائیں، انہیں کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں، یہ سب تعلیم امت وتنبیہ مشغولان خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولی وآقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل سنکر بیدار اور برکت آثار اولیاء وعلماء کے طلبگار رہوں، پھر کیسا جاہل محروم ونافہم ملوم کہ محبوبان خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصول برکت نہ مانے، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔　　بذر الانوار ۱۳

۴۱۷۳۔ **عن** عروۃ بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایتوضأ الا ابتدا روا ویوضوءہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامۃ الا تلقوھا باکفھم فدلکوا بھا وجوھھم و اجسادھم۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرام آب وضو پر بے تابانہ دوڑتے قریب تھا کہ آپس میں کٹ مریں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکارتے تو

---

۴۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۳۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۲۴

Marfat.com

اسے ہاتھوں میں لیتے اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے۔ ابرالمقال ۸

﴿۲۵۱﴾ فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ لا وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لا لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ۔☆

تو انھوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داود نے جالوت کو اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور جو چاہا وہ سکھایا اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے۔

## ﴿۴۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ مفسرین فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سبب کافروں اور نیکوں کے باعث بدوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔(اس آیت **ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لا لفسدت الارض ولكن الله ذو فضل على العلمين۔☆** میں اس کی طرف اشارہ ہے۔اور مندرجہ ذیل احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔مرتب)

٤١٧٤۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يقول : انى لاهم باهل الارض عذابا ،فاذا نظرت الى عمار بيوتى والمتحا بين فى والمستغفرين بالاسحار صرفت عذابى عنهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں، لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والے، اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

٤١٧٥۔ **عن** مسافع الدئلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

---

٤١٧٤۔ شعب الايمان ، للبيهقى ، ٦/ ٥٠٠ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ٥٢٩٢

٤١٧٥۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ٢٢/ ٣٠٩ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٣/ ٣٤٥

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم :لولا عباداللہ رُکّع وصبیۃ رُضّع وبہا ئم رُتّع لصب علیکم العذاب صبائم رص رصاً ۔

حضرت مسافع دئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے، اور دودھ پیتے بچے، اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر سختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و مستحکم کردیا جاتا۔

۴۱۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مأئۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اس کے ہمسائے میں سوگھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

۴۱۷۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعاً وعشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

۴۱۷۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم ۔

---

۴۱۷۶۔ الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۳۶۳

۴۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۸، ☆ ۱/ ۴۷۶

۴۱۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب، ۱/ ۴۰۵

Marfat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے۔

٤١٧٩ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انّ الله تعالیٰ ینصر القوم باضعفهم ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے ان کے ضعیف تر کے سبب۔

## (۸) نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے

٤١٨٠ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اخوان علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،فكان احدهما یاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والآخر یحترف ،فشكا المحترف اخاه الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : لعلك ترزق به ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دو بھائی تھے، ایک کسب کرتے ، دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ، کمانے والے ان کے شاکی ہوئے ،فرمایا: کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے۔

٤١٨١ ـ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی امتی ثلثون ،بهم تقوم الارض ،وبهم تمطرون وبهم تنصرون ـ

---

٤١٧٩ ـ المسند للحارث، ☆

٤١٨٠ ـ المستدرك للحاكم، ١٧٢/١ ☆

٤١٨١ ـ الدر المنثور للسیوطی، ٣٢٠/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٤٥٩٣

التفسیر لابن كثیر، ٤٤٨/١ ☆

Marfat.com

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے، انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

٤١٨٢ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا، کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث، وینتصر بھم علی الاعداء، ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے، انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے، انہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے

٤١٨٣ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الابدال بالشام یکونون وھم اربعون رجلا، بھم تسقون الغیث، وبھم تنصرون علی اعدائکم، ویصرف عن اھل الارض البلاء والغرق۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، انہیں کے ذریعہ بارش ہوتی ہے، انہیں کے سبب دشمنوں پر مدد ملتی ہے انہیں کے سبب اہل زمیں سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے۔

٤١٨٤ ۔ **عن** عوف بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

---

٤١٨٢ ۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٦٠٧، ١٢/١٨٩ ☆

٤١٨٣ ۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٥٩٤، ١٢/١٨٦ ☆

٤١٨٤ ۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ٤/٢٤٧ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ١٠/٦٣

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم : الابدال فی اهل الشام ،وبهم ینصرون وبهم یرزقون ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال اہل شام میں ہیں، انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں انہیں کے وسیلے سے رزق۔

الامن والعلی ۶۶

۴۱۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلوا الارض من اربعین رجلا ،مثل خلیل الرحمن ،فیهم تسقون وبهم تنصرون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمیں ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء کرام سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پرتو ہونگے ،انہیں کے سبب تمہیں مینھ ملے گا،اور انہیں کے سبب مدد پاؤگے۔

۴۱۸۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلو الارض من ثلثین مثل ابراهیم علیه الصلوة والسلام بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے خو بو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص زمیں پر ضرور رہیں گے ،انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائیگی ،انہیں کی برکت سے میں ہ دیئے جاؤگے۔

۴۱۸۷۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

---

۴۱۸۵۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۴/۲۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۶۳

۴۱۸۶۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۲۰

الحاوی للفتاوی، ۲/۴۲۸ ☆ الآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۷۷

۴۱۸۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۸۶

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا من امتی ،قلوبھم علی قلوب ابراھیم ، یدفع اللہ بھم عن اھل الارض یقال لھم الابدال۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہینگے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل پر ہونگے ،اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمیں والوں سے بلا دفع کرے گا۔ان کا لقب ابدال ہوگا۔

٤١٨٨۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا یحفظ اللہ بھم الارض ،کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ آخر وھم فی الارض کلھا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ چالیس لوگ ایسے رہیں گے جن کے سبب اللہ تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ قائم کیا جاتا رہے گا، یہ تمام روئے زمین میں ہوں گے۔

٤١٨٩۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ فی الخلق ثلاث مأۃ قلوبھم علی قلب آدم ،وللہ فی الخلق اربعون قلوبھم علی قلب موسیٰ ،وللہ فی الخلق سبعۃ قلوبھم علی قلب ابراھیم ،وللہ فی الخلق خمسۃ قلوبھم علی قلب جبرئیل، وللہ فی الخلق ثلاثۃ قلوبھم علی قلب میکائیل ،وللہ فی الخلق واحد قلبہ علی قلب اسرافیل ،فاذامات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ،واذامات من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ من الخمسۃ ،واذامات من الخمسۃ ابدل اللہ مکانہ من السبعۃ ،واذا مات من السبعۃ ابدل اللہ مکانہ من الاربعین ،واذا مات من الاربعین ابدل اللہ مکانہ ،من الثلاثمائۃ

---

٤١٨٨۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٢١٤، ١٩١/١٢ ☆

٤١٨٩۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٦٢٩، ١٩٤/١٢ ☆

Marfat.com

واذا مات من الثلاثمأئة ابدل الله مكانه من العامة ،فيهم يحى ويميت ويمطر وينبت ويدفع البلاء۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سو اولیا ہیں، کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں، اور چالیس کے دل قلب موسی پر، اور سات کے قلب ابراہیم، اور پانچ کے قلب جبرئیل، اور تین کے قلب میکائیل، اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے، علیہم الصلوۃ والتسلیم۔ جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اسکا قائم مقام ہوتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اسکا بدل کیا جاتا ہے، اور پانچ والے کا عوض سات سے، اور سات کا چالیس سے، اور چالیس کا تین سو سے، اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ انہیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات، موت، مینھ کا برسنا، نباتات کا اگنا، بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے۔ الامن والعلی ۶۷

۴۱۹۰۔ **عن** بريدة الإسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قراء القرآن ثلث ،رجل قرء القرآن فاتخذه بضاعة فاستحرمه الملوك واستمال به الناس، ورجل قرء القرآن فاقام حروفه وضيع حدوده، كثر هؤلاء من قراء القرآن لاكثرهم الله تعالىٰ ،ورجل قرء القرآن فوضع دواء القرآن على داء قلبه فاسهو به ليله واظمأبه نهاره وقاموا فى مساجدهم وجبوابه تحت برانسهم ،فهؤلاء يدفع الله بهم البلاء ويزيل من الاعداء وينزل غيث السماء، فوالله ! لهؤلاء من القراء اعزمن الكبريت الاحمر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس کے ذریعہ بادشاہوں کے یہاں عزت کا خواہاں ہوا اور لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے درپے رہا۔ دوسرا وہ جو قرآن عظیم کو اچھی آواز اور خوب ادائیگی کے ساتھ پڑھتا رہا لیکن اس کے احکام پر عمل

---

۴۱۹۰۔ كنز العمال للمتقى، ۲۸۸۲، ۱/۶۲۳

Marfat.com

نہ کیا۔ ان دونوں قسموں کے لوگ بہت ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تعداد میں زیادہ نہ کرے۔

تیسرے وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا دفع فرماتا ہے، اور دشمنوں سے مال و دولت وغنیمت دلاتا ہے، اور آسمان سے مینھ برساتا ہے، خدا کی قسم! قاریان قرآن میں ایسے لوگ گوگرد سرخ سے بھی کمیاب ہیں۔ الامن والعلی ۶۸

**(۲۵۳) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ☆۔**

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے انکے پاس کھلی نشانیاں آچکیں لیکن وہ مختلف ہو گئے ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔

## ﴿۵۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ فرماتے ہیں: اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رفعت وعظمت بخشی۔ کما نص علیہ البغوی والبیضاوی والنسفی والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی وغیرہم واقتصار الجلالین دلیل انہ اصحالاقوال لالتزام ذلک فی الجلالین۔ اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت وشہرت سیدت کی طرف اشارہ تامہ ہے۔ یعنی یہ وہ نام ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہیں کی طرف ذہن جائے گا اور کوئی دوسرا خیال میں نہ آئے گا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فقیر کہتا ہے اہل

Marfat.com

محبت جانتے ہیں کہ اس ابہام نام میں کیا لطف ومزہ ہے۔

ع۔اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسے داری

شعر۔مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید

ع۔کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا۔

(تجلی الیقین ۔۳۳)

۴۱۹۱۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فضلت علی الانبیاء بست ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں چھ باتوں میں تمام انبیاء کرام پر فضیلت دیا گیا۔

۴۱۹۲ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من قبلی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔

۴۱۹۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بخصلتین ۔

---

۴۱۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۴۵۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۴۳۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۵/ ۴۷۲
التفسیر للبغوی، ۱/ ۲۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۲۶۹

۴۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التیمم ۱/ ۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۲۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۳۷ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۶/ ۲۹۱

۴۱۹۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۲۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۴۳۹

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔

۴۱۹۴۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤ تهن نبی قبلی ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائینگی، یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاشا للہ، ان کے فضائل نامقصور اور خصائص نامحصور، بلکہ حقیقۃ ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انہیں تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام و عام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

ع　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پرتو سے ملا؟ اسی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسر ایجاد وتخم وجود سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۷)

**﴿۲۵۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ☆**

---

۴۱۹۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰، ۱۶۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۱۰، ۲۶۳

Marfat.com

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

## ﴿۵۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قول الٰہی: من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ۔ نے اس جانب اشارہ کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ماذون بالشفاعت ہیں، وہی اس کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔ نہ کوئی اور ان کے سوا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو گویا پوچھنے والے نے ان دونوں کے ساتھ تخصیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دریافت کیا تو جواب دیا گیا کہ بارگاہ الٰہی میں شفیع کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ وہ مطلع ہو اور پر ہر اس چیز کے کہ صادر ہوئی اور صادر ہوگی ان سے کہ جن سے شفاعت کرے اور ان کے ایمانی مراتب اور اعمال باطنہ وظاہرہ پر آگاہی رکھے تاکہ ہر وہ شخص جو کہ شفاعت کئے جانے کا اہل ہوتا کہ جان لے کہ ہر اس شخص کو جو شفاعت کا سزاوار ہے اور یہ کون سی قسم شفاعت کا فی نفسہ محتاج ہے اور کون سی شفاعت بارگاہ الٰہی میں اس کے لئے قابل امداد ہے۔ کیونکہ شفاعت کی بہت سی قسمیں ہیں اور اس کے لئے مواقع اور مقامات ہیں، تو جو اسے نہ جانے اس کے کام کی بصیرت نہ ہوگی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس طرف اشارہ کر رہا ہے قول الٰہی۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن و قال صوابا ۔ کوئی بات نہ کرے گا مگر جسے بڑے رحمٰن نے اذن دیا اور ٹھیک بولا،

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہی احاطہ کئے ہوئے ہیں اس سب کو سارے جہانوں میں سے بلاشبہ وہ سارے عالم جانتے اور وہ چیز جس پر وہ اس آن میں پہنچے ہیں۔ یعلم ما بین ایدھم ۔ اور جانتے ہیں اس کو جو ان کے سامنے ہیں۔ ما کان ۔ سے اور جو ان کے پیچھے ہے ۔ ما یکون ۔ سے آخر زمانہ تک اپنے رب غالب بڑے علم والے کے بتائے سے۔ کیونکہ ما کان وما یکون ۔ قبل اطلاع خاص تھیں ان کے ساتھ جیسا کہ ان پر گزشتہ حدیث نے روایت کی یعنی روشن کر دینا اللہ سے جس نے میرے لئے روشن کیا جیسا کہ مجھ سے پہلے تمام

Marfat.com

انبیاء کے لئے روشن فرمایا، تو اس طرح جواب دیا گیا کہ انہوں نے اگرچہ جانا مگر بے ان کے سکھائے اور ان کی امداد کے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور باوجود اس کے کہ انھوں نے احاطہ نہ کیا مثل ان کے احاطہ کے اور انہیں ادراک ہوا مثل ان کے ادراک کے اور بلاشبہ باجود اس کے ان کے لئے فضل وکمال ہے۔ لا یحیطون بشئی من علمہ ۔ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے۔ الا بما شاء ۔ مگر جتنا وہ چاہے۔

(ترجمہ شعر) وہ بزرگی کا آفتاب ہے یہ اس کے ستارے کہ لوگوں کے لئے اپنے انوار ظاہر کرتے ہیں تاریکیوں میں۔

بہ سبب ان کے اصل اول ہونے کے اور اس میں انھیں پر اعتماد اور وہی اتم واکمل ہیں۔ تو وہی اس کے ساتھ خاص کئے گئے نہ ان کا غیر، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو گویا کہا گیا مشفوع لہم میں اولین وآخرین سے وہ کثرت ہے کہ عدد اسکے حصر سے تھک رہے، تو اگر ان کے لئے نہ ہوں مگر ایک ہی شفیع اور وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بشر ہیں، تو شاید ان کا سینہ کبھی تنگی فرمائے اور حاصل ہو اس سے ایک نوع جدائی۔ باقی ہلاک ہو جائیں تو جواب دیا گیا کہ اس کا سینہ کیسے تنگی کرے گا حالانکہ ۔وسع کرسیہ السموت والارض ۔ اور یقینی وسعت رکھتی ہے اس کی کرسی ہمارے آسمان وزمین کو۔ تو تمہارا کیا گمان ہے ان کے قلب کریم کے ساتھ جس میں عرش کا گنبد ایک مچھر کی طرح کہ اڑ رہا ہو فضا میں آسمان وزمین کے درمیان۔ تو گویا کہا گیا ہاں لیکن ہم ڈرتے ہیں شاید بھول جائیں کوئی اس عظیم کثرت کو کہ جو ان کے لئے ہو جائے بھولنے والا۔ تو جواب دیا کیونکر بھول جائے گا کوئی ان میں سے اور وہ وہ ہے کہ "ولا یؤدہ حفظھما" اس پر گراں نہیں ان دونوں آسمان وزمین کی حفاظت مع اس کے جو ان دونوں میں ہے مخلوقات سے اور فضل فرمایا، شفارش کے گنوں پر ایسا ایسا دوہرا کہ جس کا احصاء نہ فرمائے مگر اللہ برتر۔

یہاں تک کہ انتہائے کلام اور ازالۂ اوہام اور پوری فرحت حاصل ہوئی اسے جو ان کا وابستہ کنارۂ دامن ہے ان پر اور ان کی آل پر سب سے افضل صلاۃ وسلام۔

جان لو کہ میں اس کا مدعی نہیں کہ یہ معنی آیہ کریمہ کے ہیں نہ اس کا دعوی علامہ مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن وہ درحقیقت ان اشارات کے قسم سے ہے جو اہل زبان اہل باطن کے لئے معروف ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے متمتع کرے مثل ان کے قول کے زیر حدیث صحیح

Marfat.com

کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو کہ بیت قلب اور ملائکہ تجلیات الٰہی اور کلب شھوت۔ اور حاشا انکار نہیں کرتے معنی ظاہر کا باطنیہ کی طرح۔ اور ان کا یہ کام محض ایمان وکمال عرفان ہے جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد میں بسا اوقات ایسی شق لاتے ہیں جو بعید وغریب تر ہو اہل ظاہر میں۔ تو ان پر خطا وجھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں۔ یہ نہیں ہیں مگر از قبیل الخیار بد انقین۔ (ککڑی کھیرا بعوض دو دانگ) اور ایک شئی دوسری شئی کے ساتھ ذکر ہوتی اور قلب ایک حرف سے نصیحت پاتا ہے۔ بعض عارفین قدست اسرارہم دوسرے۔ تراہ۔ پر رک گئے اس معنی پر کہ۔ انك لم تكن۔ یعنی تو فنا ہو جائے اپنے نفس سے۔ تو اب تو اسے دیکھے اور تو پہنچ جائے مقام مشاہدہ باری تعالیٰ تک کیوں کہ تیرا نفس وہی حجاب ہے تجھ میں اور شہود مولیٰ میں۔ اور اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے یہ اعتراض کیا کہ اگر مراد وہ ہے جو انہوں نے کہا تو البتہ۔ تراہ۔ محذوف الالف ہوتا اور یقیناً قول۔ فانه يراك۔ ضائع ہو جاتا کہ اس کو ماقبل سے کوئی ربط نہیں رہتا۔ پھر الفاظ حدیث کی روایات پے در پے لائے کہ محتمل ان کی تاویل کی نہیں جیسے روایت خمس۔ انك ان لا تراه فانه يراك۔ کہ بلا شبہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علامہ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح میں یوں دیا کہ الف مضارع مجزوم میں ایک مروجہ لغت میں ہے اور اسی بنا پر ہے روایت قنبل کی ابن کثیر سے قول الٰہی میں۔ ارسله معنا غدا يرتعي و يلعب۔ اور قول الٰہی۔ و من يتقي و يصبر۔

اور شاعر کا قول ہے: الم ياتيك و الا نباء تمني۔

علاوہ ازیں واجب نہیں جزم جزا کا جب شرط ماضی ہو اگر چہ معنی یعنی جیسا کہ یہاں استدلال کیا گیا ہے۔ کلام امکان دیدار الٰہی پر یعنی ہمارا اس کو دیکھنا بغیر جہت ومکان اور خروج شعاع وغیرہا کے۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا استدلال یہاں تفسیر آیہ کریمہ سے نہیں بلکہ تاویل مفسر اور ان کے معنی پر ان کے اعتقاد سے ہے یہاں تک کہ اس نے جائز رکھا آیہ کریمہ کا اس کی جانب اشارہ تو وہ اب تمہارے نزدیک کفر کے زائد لائق والعیاذ باللہ تعالیٰ اور مقصود اس بات کا بیان ہے کہ تم معرفت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محجوب ہو اور اتنی معرفت بھی نہیں جتنی علمائے ظاہر کو ہے کجا

Marfat.com

وہ کہ اولیائے کرام کو مرحمت ہوئی تو تم مسلمان کی تکفیر کرتے ہو اور بے علمی سے انکار کرتے اور اس انکار کو اچھالا کرتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے بلکہ انھوں نے جھٹلایا اسے جسے انھوں نہ جانا یہ ہے ان کا مبلغ علم تو نور نہ دے اسکو جس کے لئے نور نہیں میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں عفو و عافیت اھ منہ جدیدہ۔ (الدولۃ المکیہ ۴۲۵ تا ۴۳۹)

(۲۶۷) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ☆

اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تم اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

## ﴿۵۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علما فرماتے ہیں: جو حرام مال فقیر کو دے کر ثواب کی امید رکھے اس پر کفر عائد ہو۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (اس کا ثبوت اس آیت ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ ط میں ہے۔ مرتب)

تحقیق مقام یہ ہے کہ اگر اس نے مال حرام کو اپنی ملک خاص جان کر بطور تبرع تصدق کیا جیسے مسلمان اپنے پاکیزہ مال کو بہ نیت نفل و تطوع تقربا الی اللہ صدقہ کرتا اور اسی پر اپنے رب کریم سے امید ثواب رکھتا ہے کہ بے ایجاب شرع اس نے اپنی خوشی سے اپنے پاک مال کا حصہ اپنے رب کی رضا کے لئے صرف کیا۔ جب تو یہ تصرف حکم شرع سے جدا اور خیال شرع مطہرہ کے خلاف ہے اور اس پر ہرگز اس کے لئے ثواب نہیں۔ اس کی بعض صورتوں میں فقہاء نے حکم تکفیر کیا۔ اور اگر یوں نہ تھا بلکہ اس مال کو خبیث و ناپاک ہی جانا اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر تائب ہوا اور بحکم شرع اپنے تصرف میں لانا ناجائز سمجھا اور اپنے نفس کو اس میں تصرف سے روکا اور از انجا کہ اس کے ارباب معلوم نہ رہے بجا آوری حکم شرع کے لئے اسے تصدق کیا اور اسی بجا آوری فرمان پر امیدوار ثواب ہوا تو بیشک اس میں اصلا حرج نہیں بلکہ اسی کا اسے شرعا حکم تھا

Marfat.com

اوراس تصدق پر اگر چہ ثواب وصدقہ نہیں مگر اس امتثال حکم کا ثواب بیشک ہے بلکہ یہ فعل اس کے توبہ کا تتمہ ہے اور توبہ قطعاً موجب رضائے الٰہی وثواب اخروی ہے، پھر آدمی خود ثواب پائے اس ثواب کو دوسرے مسلمانوں کی بھی پہنچا سکتا ہے۔

لعموم قولهم ان الانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره ۔

تو اس توبہ و بجا آوری حکم کا ثواب اگر نذر بزرگاں کریں کچھ مضائقہ نہیں ۔ ھذا ھو التحقيق و الله تعالى و لى التوفيق اتقن هذا فلعلك لا تجده فى غير هذه السطور

اور اس مال سے حج کرنا بھی جائز نہیں کہ اسے حکم تو یہ تھا کہ جن سے لیا انہیں واپس دے وہ نہ معلوم ہوں تو تصدق کردے، اس کے سوا جس میں صرف کیا جائے گا خلاف حکم شرع و موجب گناہ ہوگا۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ حج کرلیا تو فرض ذمہ سے اتر گیا۔ جیسے چوری اور غصب کے کپڑے سے نماز پڑھنا۔ فان الخبث انما هو فى المجاور فلا يمنع الصحة

پھر بھی امید اس پر ثواب کا محل نہیں بلکہ اسے کہا جائے گا۔ لا لبيك و لا سعديك و حجك مردود عليك حتى ترد ما فى يديك ۔

نہ تیرے لبیک قبول نہ خدمت مقبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مارا گیا یہاں تک کہ تو یہ ناپاک مال جو تیرے ہاتھ میں ہے واپس کردے۔

نسال الله العفو و العافية هذا ما جزمت به لظهوره ثم اتفق مراجعة رد المحتار فرأيت فيه التصريح بذلك كله حيث قال فى بيان الحج بمال الحرام ۔ الحج نفسه ليس حراما بل حرام هو انفاق المال الحرام و لا تلازم بينهما كما ان الصلوٰة فى الارض المغصوبة تقع فرضا و انما الحرام شغل المكان المغصوب و قال فى البحر يجتهد فى تحصيل نفقة حلال فانه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد فى الحديث مع انه يسقط الفرض عنه معها و لا تنافى بين سقوطه و عدم قبوله فلا يثاب لعدم القبول و لا يعاقب عقاب تارك الحج اه مختصرا ۔

اور تبدیل اس طرح ہے کہ کسی سے قرض لے کر اپنے خرچ میں لائے خواہ حج و تصدق و نذر و نیاز و تعمیر مساجد وغیرہا میں اٹھائے اور قرض اس ناپاک مال سے ادا کردے اگر چہ یہ صورت

Marfat.com

تصرفات کے جائز ہونے میں بکار آمد ہے کہ اب یہ روپیہ جوان کاموں میں اٹھا رہا ہے ناپاک نہیں ۔

فی الهندية عن الملتقط اكل الربا او كاسب حرام اهدى اليه او اضافه وغالب ماله حرام لا يقبل و لا ياكل مالم يخبره ان ذالك المال اصله حلال ورثه او استقرضه اه مثله عن الينابيع ـ

مگر اس حیلہ سے نہ وہ گناہ اس سے زائل ہو۔ نہ اس ناپاک مال کا وبال سر سے اترے ۔ نہ اس سے قرض ادا کرنا روا۔ بلکہ یہ دوسرا گناہ ہوا کہ حکم شرع اصحاب حقوق کو واپس دینا یا تصدق کرنا تھا۔ اس نے کچھ نہ کیا بلکہ اپنی ادائے قرض میں لگا دیا تو ثابت ہوا کہ خبیث مال والوں کو یہ حیلہ نافع نہیں بلکہ موجب گناہ ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۲۳۶/۸ تا ۲۳۷)

**(۲۷۵) اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ☆**

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انھوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔

## ﴿۵۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگ ملاحظہ فرمائے کہ پیٹ ان کے پھول کر مکانوں کے برابر ہو گئے ہیں اور مثل شیشہ کے ہیں کہ اندر کی چیزیں نظر آتی ہیں، سانپ بچھوان میں بھرے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں؟

Marfat.com

جبریل نے عرض کیا: سود کھانے والے ہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۱۴)

(اس آیت الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطن من المس ط میں بھی ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے جب یہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ مزید وضاحت کے لئے ان احادیث کو ملاحظہ کیجئے۔ مرتب)

۴۱۹۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علي المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبوا۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵

۴۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا و مأکله و شاهدیه و کاتبه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ و کاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۵

۴۱۹۷۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا ومؤکله و کاتبه وشاهدیه وقال: هم سواء۔

---

۴۱۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۳۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۱۶، ۶/۲۳۸

ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۲۳۵ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۳۷۳

۴۱۹۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکل الربوا، ۱/۱۴۵

السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی الربا، ۱/۱۶۵

السنن لابی داؤد، باب فی اکل الربوا، ۲/۴۷۳

۴۱۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا، ۲/۲۷

مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۴۶

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار رہوں گے۔ فتاوی رضویہ ۷/۷۵

۴۱۹۸۔ **عن** کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنیۃ احب الی من ان آکل درھما ربا یعلم اللہ انی اکلتہ من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

## ﴿۵۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورۃ تبیح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لے کر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کے لئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھروہی تونگری کی ہوس

---

۴۱۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۲۵

ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔ جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔ اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت محقق ہولی۔ حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہوتو خود ظاہر۔ اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔ انہیں اگر چہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔ پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔ بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کے لئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگر چہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔ (فتاوی رضویہ ۸۳/۷)

۴۱۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۴۲۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت

---

۴۱۹۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۱۱/۳ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲۴

۴۲۰۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۶/۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۳

Marfat.com

تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۴۲۰۱۔ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۴۲۰۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْخَطِيْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

۴۲۰۳۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ جُرْمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

---

۴۲۰۱۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۴۶/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۸۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۶۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۱۶/۳
۴۲۰۲۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۷۳۵/۷ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۴۷۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۷/۳ ☆ الدر المنثور لسيوطى، ۳۶۴/۱
المغنى للعراقى، ۱۳۹/۳ ☆ الكامل لابن عدى،
۴۲۰۳۔ كنز العمال للمتقى، ۹۷۸۰، ۱۰۹/۴ ☆

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

٤٢٠٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَیْسَرُ هَا کَالَّذِی یَنْکِحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

٤٢٠٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا أَدْنَا هَا کَالَّذِی یَقَعُ عَلیٰ أُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

٤٢٠٦۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الرِّبَا أَبْوَابٌ، أَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلُ بِسَبْعِیْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهُ فَجْرَةٌ کَاضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

---

٤٢٠٤۔ السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی الربا، ١٦٥/٢

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٧٦/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٣٧/٧

الترغیب والترهیب للمنذری، ٨/٣ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٥٠٨/١

٤٢٠٥۔ السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی الربا، ١٦٥/٢

الترغیب والترهیب للمنذری، ٦/٣ ☆

٤٢٠٦۔ الجامع الکبیر للطبرانی ٢٥٤/٢ ☆

Marfat.com

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

٤٢٠٦۔ **عن** رجل من الأنصار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

٤٢٠٧۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَدْنَاهُنَّ مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

٤٢٠٨۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِيْ يَأْتِيْ أُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

---

٤٢٠٦۔ المصنف لعبد الرزاق، ٣١٤/٨ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٢٧/٨

٤٢٠٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١١٧/٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٨٧١

الترغیب والترهیب للمنذری، ٨/٣ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٨٤/٢

کنز العمال للمتقی، ٩٧٥٩، ١٠٥/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ٢٧٠٥

٤٢٠٨۔ جمع الجوامع للسیوطی، ٦٠٧٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٩٧٥٦، ١٠٥/٤

Marfat.com

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۴۲۰۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَیْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ یَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۴۲۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الرِّبَا نَیِّفٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَهْوَنُهُنَّ مِثْلُ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبًا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۴۲۱۱۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

---

۴۲۰۹۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۶۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۳۲۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۷۶

۴۲۱۰۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۶/۹۶

۴۲۱۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۴/۱۹۰

Marfat.com

۴۲۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال:الربا اثنان وسبعو ن حوباء أصغرها كمن أتى أمه في الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثين زنية۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔اور سود کا ایک درم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۴۲۱۳۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوباء ادناها كمن اتى امه في الاسلام ،ودرهم من الربا كبضع وثلثين زنية ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں،سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا،اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔

**﴿۲۷۶﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۔اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔☆**

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

## ﴿۵۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زکوۃ اعظم فروض دین واہم ارکان اسلام سے ہے۔ولہذا قرآن عظیم میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا۔صاف فرما

---

۴۲۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴

۴۲۱۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱۴، ۱۹۳/۴

Marfat.com

دیا کہ زنہار نہ سمجھنا کہ زکوۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہوگیا بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے ۔(اور" **ویربی الصدقات**" اس پردال ہے۔مرتب)

بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہوجاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں، احمق نادان انہیں نہ تراشے گا کہ پیڑ سے اتنا کم ہوجائیگا۔ پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹے سے یہ نونہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا۔یہی حساب زکوتی مال کا ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۴/۴۳۳)

۴۲۱۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّکٰوةِ مَالاً اِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔

۴۲۱۵۔ **عن** أبی هریرہ رضی الله تعالیٰ عنه عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا تَلَفَ مَالٌ فِی بَرٍّ وَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّکٰوةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

---

۴۲۱۴ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۴۳
التفسیر لابن کثیر، ۲/۱۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۲

۴۲۱۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۴۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۷، ۶/۳۰۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۱۶

Marfat.com

٤٢١٦ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَدّٰی زَكٰوةَ مَالِهٖ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۴۴

٤٢١٧ ـ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله لی الله تعالیٰ علیه وسلم: حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ ـ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

٤٢١٨ ـ **عن** جماعة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قالوا: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ ـ

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

## ﴿٥٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

---

٤٢١٦ ـ المستدرك للحاكم، ١/٣٩٠ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٥١٩
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٦٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٧٧٨، ٦/٣٨٢
٤٢١٧ ـ المراسيل لابی داؤد، ٨ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٣/٣٨٢
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٦٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٠/١٥٨
الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٥٢٠ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٧٥٩، ٦/٢٩٢
٤٢١٨ ـ المعجم الكبير للطبرانی، ١٠/٥٨ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٣/٣٨٢
الجامع الصغير للسيوطی، ١/٢٢٧ ☆

Marfat.com

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمیں میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۴

﴿۲۷۸۔۲۷۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔☆

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہونچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

﴿۵۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب تحریم ربو کی آیت نازل ہوئی بعض مسلمانوں نے کہا: جو سود ہمارا نزول آیت سے پہلے کا رہ گیا ہے وہ لے لیں آئندہ باز رہیں گے۔ حکم آیا کہ اگر نہیں مانتے تو اعلان کردو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۱۴)

﴿۲۸۰﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ط وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔☆

اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

Marfat.com

## ﴿۵۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض دار جب مفلس ہو تو شرع قرض خواہ پر واجب کرتی ہے کہ انتظار کرے اور جب تک اسے استطاعت نہ ہو مہلت دے۔ اور قرض دار کو حکم دیتی ہے کہ حتی الامکان ادا میں کوشش کرے اور ہر وقت سچے دل سے ادا کی نیت رکھے مفلسی کو پروانہ معافی نہ ٹھہرا لے کہ اب ہم سے کوئی کیا لے گا، جب ایسی سچی نیت رکھے گا اور اپنی چلتی فکر ادا میں جو بروجہ شرعی ہوگی نہ کرے گا تو اس سے زیادہ اسے تکلیف نہیں دیتی۔ قال اللہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا،

پھر اگر اسی حال میں مر گیا اور ادا نہ کر سکا تو امید قوی ہے کہ ارحم الراحمین جل جلالہ درگزر فرما کر قرض خواہ کے مطالبہ سے نجات بخشے گا۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۸۳/۷)

۴۲۱۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَآءَ هَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

۴۲۲۰۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَدَانَ دَيْنًا يَنْوِیْ قَضَآءَهُ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت میمون کردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دین لے کر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرما دیگا۔

---

۴۲۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اخذ اموال الناس، ۳۲۱/۱

۴۲۲۰۔ السنن الکبری للبیھقی، ۳۵۴/۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰۲/۵

Marfat.com

۴۲۲۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِى دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِى قَضَآءِهٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مرجائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

۴۲۲۲۔ **عن** أبى أمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِى نَفْسِهٖ وَفَآءُهٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضٰى غَرِيمَهٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

(فتاوی رضویہ ۷/۸۴)

**(۲۸۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔـا ۭ☆**

اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیئے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور

---

۴۲۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۲/۷
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۹۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۲/۴

۴۲۲۲۔ المستدرك للحاكم ۲۳/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۹۷/۲

Marfat.com

اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔

## ﴿۵۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں دین مطلقا ہے جو ہر طرح کے دین کو شامل، لہذا ان کی وضاحت میں امام احمد رضا قدس سرہ نے فرمایا: مرتب)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک دین آسان ہے۔

(الجامع الصحیح للبخاری کتاب الایمان ۱/ ۱۰۔ السنن للنسائی کتاب الایمان ۲/ ۲۳۳)

اسے امام بخاری اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو۔

(الصحیح للبخاری باب الاموال الخ ۲/ ۱۰۶۳)

(فتاوی رضویہ جدید ۴/ ۴۴۱)

تفسیری احمدی میں ہے:

فی الزاھدی ان الآیۃ عامۃ فی المسلم و کل دین یصح فیہ الاجل۔

مدارک التنزیل میں ہے: الامر للندب۔

لباب التاویل میں ہے: وھو قول جمھور العلماء۔

اور مضمون میں وہی طریقہ معہودہ کافی ہے جو تمسکات میں رائج ہے کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں میں نے فلاں تاریخ فلاں بنت فلاں سے اتنے مہر پر نکاح کیا جس کی ادا اتنے دنوں بعد قرار پائی ہے کہ مہر مذکور میعاد مذکور پر ادا کروں گا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۷/ ۵۱۱)

رہن اور یہ اجارہ دو عقد ہیں جن کا حکم قبضہ کا دست نگر، رہن بے قبضہ باطل اور اجارہ بے قبضہ نفاذ سے عاطل۔

بدائع امام ملک العلماء میں ہے:

القبض شرط جواز الرھن لقولہ تعالیٰ وسبحنہ فرھن مقبوضۃ وصف سبحنہ وتعالیٰ الرھن بکونہ المنفعۃ فکان فی حق الحکم مضافا الی حین حدوث المنفعۃ فیثبت حکمہ عند ذالک حتی لو انقضت المدۃ من غیر تسلیم

Marfat.com

المستاجر لا یستحق شیئا من الاجر و لو مضی بعد العقد مدۃ سلم فلا اجرله فیما مضی لعدم التسلیم فیه ۔

رہن قبضہ مرتہن چاہتا ہے کہ اس کا مقتضی حبس ہے اور حبس بے قبض ناممکن اور اجارہ قبضۂ مستاجر چاہتا ہے کہ اس سے مقصود انتفاع ہے، بے قبضہ نا متصور اور شئی واحد کا وقت واحد میں دو مختلف قبضوں میں ہونا محال و لہذا اگر رہن بہ اجازت مرتہن یا جازت راہن شے مرہون شخص ثالث کے اجارہ میں دے یا راہن خود مرتہن کو اجارہ دے تینوں صورتوں میں رہن باطل ہو جاتا ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۰/۲۱۴)

Marfat.com

# سورۃ آل عمران (۳)

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

(۷) هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْهُ اٰیَاتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ ج وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ☆

وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہے اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو، اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**اقول:** بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اتارا ہے ہدایت فرماتے اور بندوں کو جانچنے وآزمانے کو۔

یُضِلُّ به کثیرا و یهدی به کثیرا ۔ (البقرۃ ۲۶)

اسی قرآن سے بہتوں کو گمراہ فرمائے اور بہتیروں کو راہ دکھائے ۔ اس ہدایت وضلالت کا بڑا منشا قرآن عظیم کی آیتوں کا دو قسم ہونا ہے۔

محکمات جن کے معنی صاف بے دقت ہیں ۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی پاکی و بے نیازی و بے مثلی کی آیتیں ۔

Marfat.com

اور دوسری متشابہات جن کے معنی میں اشکال ہے یا ظاہر لفظ سے کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا ہے جیسے حروف مقطعات ۔الم ۔وغیرہا۔یا جو سمجھ میں آتا ہے وہ اللہ عزوجل پر محال ہے۔جیسے ۔الرحمٰن علی العرش استوی ۔ (طہ ۔ ۵ ) یا۔ثم استوی علی العرش ۔ (یونس ۔ ۳ ) پھر جن لوگوں میں کجی اور گمراہی تھی وہ تو ان کو اپنے ڈھب کا پا کر ان کے ذریعہ سے بے علموں کو بہکانے اور دین میں فتنے پھیلانے لگے کہ۔قرآن میں آیا ہے کہ اللہ عزوجل عرش پر بیٹھا ہے۔عرش پر چڑھا ہوا ہے۔عرش پر ٹھہر گیا۔اور آیات محکمات جو کتاب کی جڑ تھیں ان کے ارشادوں سے بھلا دیئے حالانکہ قرآن عظیم میں تو ''استواء '' آیا ہے اور اس کے معنی چڑھنا، بیٹھنا، ٹھہرنا، ہونا کچھ ضروری نہیں ۔تو یہ تمہاری اپنی سمجھ ہے جس کا حکم خدا پر لگا رہے ہو۔

ماانزل اللہ بہا من سلطٰن ۔ (الاعراف ۔ ۷۱ )

اگر بالفرض قرآن مجید میں یہی الفاظ چڑھنا، بیٹھنا یا ٹھہرنا۔آتے تو قرآن مجید ہی کے حکم سے فرض قطعی تھا کہ انہیں ان ظاہری معنی پر نہ سمجھو جو ان لفظوں سے ہمارے ذہن میں آتے ہیں کہ یہ کام تو اجسام کے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ جسم نہیں مگر یہ لوگ اپنی گمراہی سے ظاہری معنی پر جم گئے انہیں کے لئے قرآن مجید نے فرمایا:الذین فی قلوبھم زیغ ۔ (آل عمران ۔ ۷ )

وہ لوگ کہ جن کے دل پھرے ہوئے ہیں

اور جو لوگ علم میں پکے ہیں اور اپنے رب کے پاس سے ہدایت رکھتے تھے وہ سمجھے کہ آیات محکمات سے قطعا ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ مکان وجہت واعراض سے پاک ہے۔بیٹھنے اور چڑھنے، ٹھہرنے سے منزہ ہے کہ یہ سب باتیں اس بے عیب کے حق میں عیب ہیں جن کا بیان انشاء اللہ المستعان عنقریب آتا ہے۔اور وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ان میں اللہ عزوجل کے لئے اپنی مخلوق عرش کی طرف حاجت نکلے گی اور وہ ہر احتیاج سے پاک ہے تو قطعا یقینا ان لفظوں کے ظاہری معنی جو ہماری سمجھ میں آتے ہیں ہرگز مراد نہیں ۔پھر آخر معنی کیا لیں ۔اس میں یہ ہدایت والے دو روش ہو گئے ۔اکثر نے فرمایا جب یہ ظاہری معنی قطعا مقصود نہیں اور تاویلی مطلب متعین ومحدود نہیں تو ہم اپنی طرف سے کیا کہیں ۔یہی بہتر کہ اس کا علم اللہ پر چھوڑ دیں ہمیں ہمارے رب نے آیت متشابہات کے پیچھے پڑنے سے منع فرمایا اور ان کی تعیین مراد میں خوض کرنے کو گمراہی بتایا ہے تو ہم حد سے باہر کیوں قدم رکھیں ۔اسی قرآن کے بتائے

Marfat.com

ہوئے حصے پر قناعت کریں کہ۔ امنا به کل من عند ربنا ۔ ( آل عمران ـ ٧ ) جو کچھ مولی تعالی کی مراد ہے ہم اس پر ایمان لائیں، محکم ومتشابہ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ۔ یہ مذہب جمہور ائمہ سلف کا ہے اور یہی اسلم واولی ہے، اسے مسلک تفویض وتسلیم کہتے ہیں، ان ائمہ نے فرمایا کہ استوا معلوم ہے کہ ضرور اللہ تعالی کی ایک صفت ہے اور کیف مجہول ہے کہ اس کے معنی ہماری سمجھ سے وراہیں ۔ اور ایمان اس پر واجب ہے کہ نص قطعی قرآن سے ثابت ہے اور سوال اس سے بدعت ہے کہ سوال نہ ہوگا مگر تعیین کے لئے اور تعیین مراد کی طرف راہ نہیں۔
اور بعض نے خیال کیا کہ جب اللہ عزوجل نے محکم ومتشابہ دو قسمیں فرما کر محکمات کو۔ ھن ام الکتاب ۔ ( آل عمران ـ ٧ ) فرمایا کہ وہ کتاب کی جڑ ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر فرع اپنی اصل کی طرف پلٹتی ہے۔ تو آیہ کریمہ نے تاویل متشابہات کی راہ خود ہی بتادی اور ان کی ٹھیک معیار ہمیں سمجھادی کہ ان میں وہ درست وپاکیزہ احتمالات پیدا کرو جن سے یہ اپنی اصل یعنی محکمات کے مطابق آجائیں اور فتنہ وضلال اور باطل ومحال راہ نہ پائیں ۔ یہ ضرور ہے کہ اپنے نکالے ہوئے معنی پر یقین نہیں کرسکتے کہ اللہ عزوجل کی یہی مراد ہے۔ مگر جب معنی صاف وپاکیزہ ہیں اور مخالفت محکمات بری ومنزہ ہیں اور محاورات عرب کے لحاظ سے بن بھی سکتے ہیں تو احتمالی طور پر بیان کرنے میں کیا حرج ہے، اور اس میں نفع یہ ہے کہ بعض عوام کی طبائع صرف اتنی بات پر مشکل سے قناعت کریں گی کی ان کے معنی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور جنہیں روکا جائے گا تو خواہ مخواہ ان میں فکر کی اور حرص بڑھے گی۔ ان ابن آدم لحریص علی ما منع ۔ اور جب فکر کریں گے فتنے میں پڑیں گے، گمراہی میں گریں گے۔ یونہی انسب ہے کہ ان کی افکار ایک مناسب وملائم معنی کی طرف محکمات سے مطابق محاورات سے موافق ہوں پھیر دی جائیں کہ فتنہ وضلال سے نجات پائیں۔ یہ مسلک بہت علمائے متاخرین کا ہے کہ نظر بحال عوام اسے اختیار کیا ہے۔ اسے مسلک تاویل کہتے ہیں۔ یہ علماء بوجوہ کثیر تاویل آیت فرماتے ہیں، ان میں چار وجہیں نفیس وواضح ہیں۔

اول: استواء بمعنی قہر وغلبہ ہے۔ یہ زبان عرب سے ثابت وپیدا ہے کہ عرش سب مخلوقات سے اوپر اور اونچا ہے، اس لئے اس کے ذکر پر اکتفا فرمایا اور مطلب یہ ہوا کہ اللہ اپنی تمام مخلوقات پر قاہر وغالب ہے۔

Marfat.com

دوم: استواء بمعنی علو ہے اور اللہ عزوجل کی صفت ہے کہ علو مکان مالکیت وسلطان یہ دونوں معنی امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں ذکر فرمائے جس کی عبارت عنقریب آتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سوم: استواء بمعنی قصد وارادہ۔ ثم استوی علی العرش۔ یعنی پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا یعنی آفرینش کا ارادہ فرمایا، یعنی اس کی تخلیق شروع کی۔ یہ تاویل امام اہل سنت امام ابو الحسن اشعری نے افادہ فرمائی۔ امام اسماعیل ضریر نے فرمایا: انه صواب۔ یہی ٹھیک ہے۔ نقله الامام جلال الدين السيوطی فی الاتقان۔

چہارم: استواء بمعنی فراغ وتمامی کار ہے یعنی سلسلہ خلق وآفرینش کو عرش پر تمام فرمایا اس سے باہر کوئی چیز نہ بنائی، دنیا وآخرت میں جو کچھ بنایا اور بنائے گا دائرہ عرش سے باہر نہیں وہ تمام مخلوق کو حاوی ہے۔ قرآن کی بہتر تفسیر وہ ہے جو قرآن سے ہو، استواء بمعنی تمامی خود قرآن عظیم میں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فلما بلغ اشده واستوی۔ (القصص۔ ۱۴)

جب اپنی قوت کے زمانہ کو پہنچا اور اس کا شباب پورا ہوا۔

اسی طرح۔ قوله کزرع اخرج شطأه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه۔ (الفتح۔ ۲۹)

میں استواء حالت کمال سے عبارت ہے۔ یہ تاویل امام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام ابوالحسن علی بن خلف ابن بطال سے نقل کی اور یہ کلام امام ابوطاہر قزوینی کا ہے کہ سراج العقول میں افادہ فرمایا اور امام عبدالوہاب شعرانی کی کتاب الیواقیت میں منقول ہے۔

اقول: اور اس کے سوا یہ کہ قرآن عظیم میں یہ استواسات جگہ مذکور ہوا، ساتوں جگہ ذکر آفرینش آسمان وزمین کے اور بلا فصل اس کے بعد ہے۔

سورہ اعراف وسورہ یونس علیہ السلام میں فرمایا:

ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش۔ (یونس۔ ۳)

سورہ رعد میں فرمایا: الله الذی رفع السموات بغیر عمد ترونها ثم استوی علی العرش۔ (الرعد۔ ۲)

Marfat.com

سورہ طہ میں فرمایا: تنزیل ممن خلق الارض والسموات العلیٰ، الرحمٰن علی العرش استوی۔(

سورہ فرقان میں فرمایا: الذی خلق السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش۔

سورہ حدید میں فرمایا: ھو الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش۔ (الحدید۔ ٤)

یہ مطالب کہ اول سے یہاں تک اجمالا مذکور ہوئے صدہا ائمہ دین کے کلمات عالیہ میں ان کی تصریحات جلیلہ ہیں۔ انہیں نقل کیجئے تو عظیم دفتر ہواور فقیر کو اس رسالہ میں التزام ہے کہ جن کتابوں کے نام مخالف گمنام نے اغوائے عوام کے لئے لکھ دیئے ہیں اس کے رد میں انہیں کی عبارتیں نقل کرے کہ مسلمان دیکھیں کہ وہابی صاحب کس قدر بیجا بیباک مکار چالاک بددین ناپاک ہوتے ہیں کہ جن کتابوں میں ان کی گمراہیوں کے صریح رد لکھے ہیں انہیں کے نام اپنی سند میں لکھ دیئے ہیں۔

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

مباحث آئندہ میں جو عبارات ان کتابوں کی منقول ہوں گی انہیں سے انشاء اللہ العظیم یہ سب بیان واضح ہو جائیں گے۔ یہاں صرف آیات متشابہات کے متعلق بعض عبارات نقل کروں جن سے مطلب ظاہر ہو اور یہ بھی کھل جائے کہ آیہ کریمہ الرحمن علی العرش استوی۔ آیات متشابہات سے ہے اور یہ بھی کہ کس طرح مخالف کا مذہب نامہذب یقیناً صریح ضلالت اور مخالفت اہل سنت ہے۔

(۱) اجمالا اس آیت کے معنی جاننے پر مخالف سلف صالحین و جمہور ائمہ اہل سنت و جماعت ہے۔

(۲) موضح القرآن کی عبارت اوپر گزری۔

(۳) معالم و مدارک و کتاب الاسماء والصفات و جامع البیان کے بیان یہاں سنئے کہ یہ پانچوں کتابیں بھی انہیں کتب سے ہیں جن کا نام مخالف نے گن دیا۔

معالم التنزیل میں ہے۔ اما اھل السنۃ یقولون الاستواء علی العرش صفۃ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ بلا کیف یجب علی الرجل الایمان بہ و یکل العلم فیہ الی اللہ عز وجل۔

یعنی اہل سنت وہ فرماتے ہیں کہ عرش پر استواء اللہ عز وجل کی ایک صفت بے چونی و چگونی ہے، مسلمان پر فرض ہے کہ اس پر ایمان لائے اور اس کے معنی کا علم خدا کو سونپے۔

مخالف کو سوجھے کہ اسی کی مستند کتاب خاص مسئلہ استواء میں اہل سنت کا مذہب کیا لکھا ہے۔ شرم رکھتا ہے تو اپنی خرافات سے باز آئے اور عقیدہ اپنا مطابق اعتقاد اہل سنت کرے۔

(۳) اسی میں ہے۔ ذھب الاکثرون الی ان الواو فی قولہ والراسخون واو الاستیناف و تم الکلام عند قولہ و ما یعلم تاویلہ الا اللہ و ھو قول ابی بن کعب و عائشۃ و عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم و روایۃ طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما و بہ قال الحسن و اکثر التابعین و اختارہ الکسائی و الفراء و الاخفش الی ان قال و لما یصدق ذلک قرأۃ عبد اللہ ان تاویلہ الا عند اللہ و الرسخون فی العلم یقولون امنا و فی حرف ابی یقول الراسخون فی العلم بتاویل القرآن الی ان قالوا امنا بہ کل من عند ربنا و ھذا القول اقیس فی العربیۃ و اشبہ بظاھر الآیۃ۔

یعنی جمہور ائمہ دین و صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا مذہب یہ ہے کہ۔ والراسخون فی العلم ۔ سے جدا بات شروع ہوئی۔ پہلا کلام وہیں پورا ہو گیا کہ متشابہات کے معنی اللہ عز وجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہی قول حضرت سید قاریان صحابہ ابی بن کعب اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے، اور یہی امام طاؤس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور یہی مذہب امام حسن بصری و اکثر تابعین کا ہے اور اسی کو امام کسائی و فراء و اخفش نے اختیار کیا اور اس مطلب کی تصدیق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس قرات سے بھی ہوتی ہے کہ آیات متشابہات کی تفسیر اللہ عز وجل کے سوا کسی کے پاس نہیں اور پکے علم والے کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی تفسیر میں محکم علم والوں کا منتہائے علم بس اس قدر ہے کہ کہیں ہم ان پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور یہ قول عربیت کی رو سے ز

Marfat.com

یادہ دلنشیں اور بظاہر آیت سے بہت موافق ہے۔

(۴) مدارک التنزیل میں ہے۔ منه آ یات محکمات احکمت عبا رتها با ن حفظت من الا حتما ل و الا شتبا ه هن ام الکتا ب تحمل المتشا بها ت علیها و ترد الیها و اخر متشا بها ت مشتبهات محتملا ت و مثا ل ذ لك" الر حمن علی العر ش استو ی" الا ستو اء یکو ن بمعنی الجلو س و بمعنی القد رة والا ستیلا ء و لا یجو ز الاو ل علی الله تعا لیٰ بد لیل المحکم و هو قو له تعا لیٰ "لیس کمثله شئی" فا ما الذ ین فی قلو بهم زیغ میل عن الحق و هم اهل البد ع فیتبعو ن ما تشابه منه فیتعلقو ن با لمتشا به الذ ی یحتمل ما یذ هب الیه المبتد ع مما لا یطابق المحکم و یحتمل ما یطا بقه من قو ل اهل الحق ا بتغا ء الفتنة طلب ان یفتنوا النا س و یضلو هم عن دینهم وابتغا ء تا ویله وطلب ان یأولوه التاویل الذی یشتهونه وما یعلم تاویله الا الله لا یهتدی الی تاویله الحق الذ ی یجب ان یحمل علیه الا با لله اه مختصرا ۔

یعنی قرآن عظیم کی بعض آیتیں محکمات ہیں جن کے معنی صاف ہیں احتمال واشتباہ کو ان میں گزر نہیں، یہ آیات تو کتاب کی اصل ہیں کہ متشابہات انہیں پر حمل کیجائیں گی اور ان کے معنی انہیں کی طرف پھیر دئے جائیں گے۔ اور بعض دوسری متشابہات ہیں جن کے معنی میں اشکال و احتمال ہے جیسے آیہ کریمہ۔ الر حمن علی العر ش استوی ۔ استوا بیٹھنے کے معنی پر بھی آتا ہے اور قدرت وغلبہ کے معنی پر بھی، اور پہلے معنی اللہ عز وجل پر محال ہیں کہ آیات محکمات اللہ تعالیٰ کو بیٹھنے سے پاک ومنزہ بتارہی ہیں، ان محکمات سے ایک یہ آیت ہے "لیس کمثله شئی" اللہ عز وجل کے مثل کوئی چیز نہیں۔ پھر وہ جن کے دل حق سے پھرے ہوئے ہیں اور وہ بدمذہب لوگ ہوئے وہ تو آیات متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں۔ ایسی آیتوں کی آڑ لیتے ہیں جن میں ان کی بدمذہبی کے معنی کا احتمال ہو سکے جو آیات محکمات کے مطابق نہیں۔ اور اس مطلب کا بھی احتمال ہو جو محکمات کے مطابق اور اہل سنت کا مذہب ہے۔ وہ بدمذہب ان آیات متشابہات کی آڑ اس لئے لیتے ہیں کہ فتنہ اٹھائیں، لوگوں کو سچے دین سے بہکائیں، ان کے وہ معنی بتائیں جو اپنی خواہش کے موافق ہوں۔ اور ان کے معنی تو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ، اللہ ہی کو خبر ہے کذا الخ

Marfat.com

کے حق معنی کیا ہیں جن پران کا تارنا واجب ہے انتہی۔

گمراہ شخص آنکھیں کھول کر دیکھے کہ یہ پاکیزہ تقریر، یہ آیت وتفسیر اس کی گمراہی کا کیسا رد واضح ومنیر ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

((۵) امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں فرماتے ہیں۔ اماالا ستواء فالمتقدمون من اصحابنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کانوا لا یفسرونہ و لا یتکلمون فیہ کنحو مذھبھم فی امثال ذلک۔

ہمارے اصحاب متقدمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم استواء کے کچھ معنی نہ کہتے تھے نہ اس میں اصلا زبان کھولتے جس طرح تمام صفات متشابہات میں ان کا یہی مذہب ہے۔

(۶) اسی میں ہے۔ حکینا عن المتقدمین من اصحابنا ترک الکلام فی امثال ذلک ھذا مع اعتقادھم نفی الحد و التشبیہ و التمثیل عن اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ۔

ہم اپنے اصحاب متقدمین کا مذہب لکھ چکے ہیں کہ ایسے نصوص میں اصلا لب نہ کھولتے اوراس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے کہ اللہ تعالیٰ محدود ہونے یا مخلوق سے کسی بات میں مشابہ ومانند ہونے سے پاک ہے۔

(۷) اسی میں یحیی بن یحیی سے روایت کی۔ نحن عند مالک ابن انس فجاء رجل فقال یا ابا عبد اللہ" الرحمن علی العرش استوی "فکیف استوی قال فاطرق مالک رأسہ حتیٰ عرق ثم قال الاستواء غیر مجھول والکیف غیرمعقول والایمان بہ واجب و المسئول عنہ بدعۃ و ما اراک الا مبتدعا فامر بہ ان یخرج۔

ہم امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی اے ابوعبداللہ ’’رحمٰن نے عرش پر استواء فرمایا‘‘ یہ استوا کس طرح ہے۔ اس کے سنتے ہی امام نے سرمبارک جھکالیا یہاں تک کہ بدن مقدس پسینہ پسینہ ہوگیا پھر فرمایا استوا مجہول نہیں اور کیفیت معقول نہیں اوراس پر ایمان فرض ہے اوراس سے استفسار بدعت اور میرے خیال میں تو ضرور بدمذہب ہے، پھر حکم دیا کہ اس کو نکال دو۔

Marfat.com

اسی میں عبداللہ بن صالح بن مسلم سے روایت کی۔ سئل ربیعة الرائی عن قول الله تبارك وتعالیٰ "الرحمن علی العرش استویٰ" کیف استوی قال الکیف مجهول والاستواء غیر معقول ویجب علی وعلیك الایمان بذلك كله۔

یعنی امام ربیعہ بن ابی عبدالرحمن استاذ امام مالک سے جنہیں بوجہ قوت عقل وکثرت قیاس ربیعة الرائی لکھا جاتا یہی سوال ہوا فرمایا کیفیت مجہول ہے اور اللہ تعالیٰ کا استواء معقول نہیں اور مجھ پر اور تجھ پر ان سب باتوں پر ایمان لانا واجب ہے۔

(۹) اسی میں بطریق امام احمد بن ابی الحواری امام سفین بن عیینہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں: کل ما وصف الله تعالیٰ من نفسه فی کتابه فتفسیره تلاوته والسکوت علیه۔ یعنی اس قسم کی جتنی صفات اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اپنے لئے بیان فرمائی ہیں، ان کی تفسیر یہی ہے کہ تلاوت کیجئے اور خاموش رہیئے بطریق اسحاق بن موسیٰ انصاری زائد کیا لیس لاحد ان یفسره بالعربیة ولا بالفارسیة۔ کسی کو جائز نہیں کہ عربی میں خواہ فارسی کسی زبان میں اس کے معنی کہے۔

(۱۰) اسی میں حاکم سے روایت کہ انہوں نے امام ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب کا عقائد نامہ دکھایا، جس میں مذہب اہلسنت مندرج تھا اس میں لکھا ہے: الرحمن علی العرش استوی بلا کیف۔ رحمن کا استوا بیچون وبیچگون ہے۔

(۱۱) اسی میں ہے، والآثار عن السلف فی مثل هذا کثیرة وعلی هذه الطریقة یدل مذهب الشافعی رضی الله تعالیٰ عنه والیها ذهب احمد بن حنبل والحسین بن الفضل البلخی ومن المتاخرین ابو سلیمن الخطابی۔

یعنی اس باب میں سلف صالح سے روایات بکثرت ہیں اور اس طریقہ سکوت پر امام شافعی کا مذہب دلالت کرتا ہے اور یہی مسلک امام احمد بن حنبل وامام حسین بن فضل بلخی اور متاخرین سے امام ابوسلیمن خطابی کا ہے۔

الحمدللہ امام اعظم سے روایت عنقریب آتی ہے ائمہ ثلثہ سے یہ موجود ہیں ثابت ہوا کہ چاروں اماموں کا اجماع ہے کہ استوا کے معنے کچھ نہ کہے جائیں، اس پر ایمان واجب ہے اور معنی کی تفتیش حرام، یہی طریقہ جملہ سلف صالحین کا ہے۔

Marfat.com

(۱۲) اسی میں امام خطابی سے ہے۔

ونحن اخری بان لا نتقدم فیما تأخر عنه من هو اکثر علما واقدم زمانا ولکن الزمان الذی نحن فیه قد حصل اهله حزبین منکر لما یروی من نوع هذه الاحادیث رأسا ومکذب به اصلا وفی ذلك تکذیب العلماء الذین رووا هذه الاحادیث وهم ائمة الدین ونقلة السنن والواسطة بیننا وبین رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والطائفة الاخری مسلمة لا دانیة فیها ذاهبة فی تحقیق الظاهر منها مذهبا یکاد یفضی بهم الی القول بالتشبیه ونحن نرغب عن الامرین معا ولا نرضی بواحد منهما مذهبا فیحق علینا ان نطلب لما یرد من هذه الاحادیث اذ صحت من طریق النقل والسند تاویلا یخرج علی معانی اصول الدین ومذاهب العلماء ولا تبطل الروایة فیها اصلا اذا کانت طرقها مرضیة ونقلتها عدولا۔

یعنی جب ائمہ کرام نے جو ہم سے علم میں زائد اور زمانے میں مقدم اور عمر میں بڑے تھے متشابہات میں سکوت فرمایا۔ ہمیں ساکت رہنا اور ان کے معنی کچھ نہ کہنا اور زیادہ لائق تھا مگر ہمارے زمانے میں دو گروہ پیدا ہوئے۔ ایک تو اس قسم کی حدیثوں کو سرے سے رد کرتا اور جھوٹ بتاتا ہے۔ اس میں علمائے رواۃ احادیث کی تکذیب لازم آتی ہے حالانکہ وہ دین کے امام ہیں اور سنتوں کے ناقل اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ہمارے وسائط وسائل۔

اور دوسرا گروہ ان روایتوں کو مان کر ان کے ظاہری معنے کی طرف ایسا جاتا ہے کہ اس کا کلام اللہ عزوجل کو خلق سے مشابہ کر دینے تک پہنچا چاہتا ہے اور ہمیں یہ دونوں باتیں ناپسند ہیں ہم ان میں سے کسی کو مذہب بنانے پر راضی نہیں، تو ہمیں ضرور ہوا کہ اس باب میں جو صحیح حدیثیں آئیں ان کی تاویل کر دیں جس سے ان کے معنی اصول عقائد وآیات محکمات کے مطابق ہو جائیں اور صحیح روایتیں کہ علماء ثقات کی سند سے آئیں باطل نہ ہونے پائیں۔

(۱۳) امام ابو القاسم لالکائی کتاب السنہ میں سیدنا امام محمد سردار مذہب حنفی تلمیذ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں۔

اتفق الفقهاء کلهم من المشرق الی المغرب علی الایمان بالقرآن وبا

Marfat.com

لاحادیث التی جاء بها الثقات عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی صفة الرب من غیر تشبیه ولا تفسیر فمن فسر شیئا من ذلك فقد خرج عما کان علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وفارق الجماعة فانهم لم یصفوا ولم یفسروا ولکن آمنوا بما فی الکتاب والسنة ثم سکتوا۔

شرق سے غرب تک تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع ہے کہ آیات قرآن عظیم واحادیث صحیحہ میں جو صفات الٰہیہ آئیں ان پر ایمان لائیں بلاتشبیہ وبلاتفسیر، تو جو ان میں کسی کے معنی بیان کرے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے سے خارج اور جماعت علماء سے جدا ہوا، اس لئے کہ ائمہ نے نہ ان صفات کا کچھ حال بیان فرمایا، نہ ان کے معنی کہے بلکہ قرآن وحدیث پر ایمان لاکر چپ رہے، طرفہ یہ کہ امام محمد کے اس ارشاد وذکر اجماع ائمہ امجاد کو خود ذہبی نے کتاب العلو میں نقل کیا اور کہا محمد سے یہ اجماع لاکلائی اور ابومحمد بن قدامہ نے اپنی کتابوں میں روایت کیا بلکہ خود ابن تیمیہ مخذول بھی اسے نقل کر گیا۔ وللہ الحمد ولہ الحجۃ السامیۃ۔

(۱۴) نیز مدارک میں زیر سورہ طہ ہے۔ المذهب قول علی رضی الله عنه الاستواء غیر مجهول والتکیف غیر معقول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة لانه تعالیٰ کان ولا مکان قبل خلق المکان ثم لم یتغیر عما کان۔

مذہب وہ ہے جو مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ استواء مجہول نہیں اور اس کی چگونگی عقل میں نہیں آسکتی۔ اسپر ایمان واجب ہے۔ اس کے معنی سے بحث بدعت ہے اس لئے کہ مکان پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ موجود تھا اور مکان نہ تھا۔ پھر وہ اپنی اس شان سے بدلا نہیں یعنی جیسا جب مکان سے پاک تھا اب بھی پاک ہے، گمراہ اپنی ہی مستند اس عبارت کو سوجھے اور اپنا ایمان ٹھیک کرلے۔

(۱۵) اسی میں زیر آیت سورہ اعراف یہی قول امام جعفر صادق وامام حسن بصری وامام اعظم ابوحنیفہ وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرمایا۔

(۱۶) یہی مضمون جامع البیان سورہ یونس میں ہے۔ الاستواء معلوم والکیفیة مجهول والسوال عنه بدعة۔

(۱۷) مضمون سورہ رعد میں سلف صالحین سے نقل کیا کہ۔ قال السلف الاستوا

Marfat.com

ء معلو م و الكيفية مجهو لة ۔

﴿ ۱۸ ﴾ سورہ طہ میں لکھا۔ سئل عن الشا فعی عن الا ستوا ء فا جا ب امنت بلا تشبيه و اتهمت نفسی فی الا د را ك فا مسكت عن الخو ض فيه كل الا مسا ك ۔

یعنی امام شافعی سے استواء کے معنی پوچھے گئے فرمایا میں استواء پر ایمان لایا اور وہ معنی نہیں ہوسکتے جن میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت مخلوق سے نکلے اور میں اپنے آپ کو اس کے معنی سمجھنے میں متہم رکھتا ہوں مجھے اپنے نفس پر اطمیں ان نہیں کہ اس کے صحیح معنی سمجھ سکوں، لہٰذا میں نے اس میں فکر کرنے سے اس میں یک قلم قطعی دست کشی کی۔

﴿ ۱۹ ﴾ سورہ اعراف میں لکھا۔ اجمع السلف علی ان استوا ء ه علی العر ش صفة له بلا كيف نو من به و نكل العلم الی الله تعالیٰ ۔

سلف صالح کا اجماع ہے کہ عرش پر استواء اللہ تعالیٰ کی صفت بیچون و بے چگون ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کا علم خدا کو سونپتے ہیں۔

﴿ ۲۰ ﴾ طرفہ یہ کہ سورۂ اعراف میں تو صرف اتنا لکھا کہ اس کے معنی ہم کچھ نہیں جانتے۔ الخ سورہ فرقان میں لکھا۔

قد ر فی سو رة الا عرا ف تفصيل معنا ه ۔ اس کے معنی کی تفصیل سورہ اعراف میں گزری۔

یونہی سورہ سجدہ میں لکھا۔ قد ر فی سو رة الا عرا ف ۔

یونہی سورہ حدید میں۔ قدر تفصيله فی سو رة الا عرا ف و غير ها ۔

دیکھو صاف بتادیا کہ اس کے معنی کی تفصیل یہی ہے کہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ اب تو کھلا کہ وہابیہ مجسمہ کا اپنی سند میں کتاب الاسماء و معالم و مدارک و جامع البیان کے نام لے دینا کیسی سخت بے حیائی تھا۔ و لا حو ل و لا قو ة الا با لله العلی العظيم ۔

## وہابیہ مجسمہ کی بددینی

صفات متشابہات کے باب میں اہل سنت کا عقیدہ تو معلوم ہولیا کہ ان میں ہمارا حصہ بس اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو کچھ مراد ہے ہم اس پر ایمان لائے، ظاہر لفظ سے جو معنی ہماری

Marfat.com

سمجھ میں آتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ یقیناً پاک ہے اور مراد الٰہی پر ہمیں اطلاع نہیں ولہذا ہم ان کے معنی کچھ نہیں کہہ سکتے، یا بطور تاویل کچھ کہیں بھی تو وہی کہیں گے جو ہمارے رب کی شان قدسی کے لائق اور آیات محکمات کے مطابق ہو۔ اہل سنت کو اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم عطا فرمائی ہے وہ ہمیشہ راہ وسط ہوتی ہے اس کے دونوں پہلو پر افراط وتفریط دو ہولناک مہلک گھاٹیاں ہیں اسی لئے اکثر مسائل میں اہل سنت دو فرقہ متناقض کے وسط میں رہتے ہیں۔ جیسے رافضی، ناصبی ۔خارجی، مرجی۔ قدری، جبری، یا باطنی، ظاہری، یا وہابی بدعتی۔ یا اسماعیل پرست گور پرست و علی ہذا القیاس۔ یہاں بھی دو فرقہ باطلہ نکلے۔ معطلہ، مشبہ۔ معطلہ جنہیں جہمیہ بھی کہتے ہیں ،صفات متشابہات سے یکسر منکر ہو گئے یہاں تک کہ ان کا پہلا پیشوا جعد بن درہم مردود کہتا کہ نہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو اپنا خلیل بنایا، نہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے کلام فرمایا۔ یہ گمراہ لوگ اپنے افراط کے باعث "امنا به کل من عند ربنا" سے بے بہرہ ہوئے۔ ان کی طرف نقیض پر انتہائے تفریط میں مشبہ آئے جنہیں حشویہ مجسمہ بھی کہتے ہیں، ان خبیثوں نے صاف مان لیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ہے، جسم جہت ہے اور جب یہ سب کچھ ہے تو پھر چڑھنا، اترنا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، ٹھہرنا، سب آپ ہی ثابت ہے، یہ مردود وہی ہوئے جنہیں قرآن عظیم نے "فی قلوبهم زیغ" فرمایا اور گمراہ فتنہ پرواز بتایا تھا۔ وہابیہ ناپاک کو آپ جانیں کہ سب گمراہوں کے فضلہ خوار ہیں، مختلف بدمذہبوں سے کچھ کچھ عقائد ضلالت لے کر اپنا بھرت پورا کیا ہے۔ یہاں بھی نہ چوکے اور ان کے پیشوا اسماعیل نے صراط مستقیم میں جو اپنے جاہل پیر کی اللہ تعالیٰ سے دوستانہ ملاقات اور ہاتھ ملا کر گڈ مارنگ ثابت کی تھی۔ (دیکھو کتاب مستطاب الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ ص ۱۷) لہذا اس کے واضح ثبوت صاف صاف مجسمہ مبہوت کا مذہب ممقوت مان گئے اور اس کی جڑ بھی وہی ان کا پیشوائے قبیح اپنے رسالہ ایذاء الحق الصریح میں جما گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو مکان وجہت سے پاک جاننا بدعت وضلالت ہے جس کے رد میں کوکبہ شہابیہ نے تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب کی یہ تحریر پیش کی تھی کہ اہل سنت وجماعت کے عقیدہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے مکان نہیں ہے، نہ اس کے لئے فوق یا تحت کوئی جہت ہو سکتی۔ اور بحر الرائق وعالمگیری کی یہ عبارت۔

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننے سے آدمی

Marfat.com

کافر ہو جاتا ہے۔ اور فتاویٰ امام اجل قاضی خان کی یہ عبارت ہے۔

رجل قال خدائے برآسمان می داند کہ من چیزے نہ دارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن المکان۔ یعنی کسی نے کہا خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہو گیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے۔ اور فتاویٰ خلاصہ کی یہ عبارت ہے۔

لو قال نردبان بنہ وآسمان برآئے وبا خدا جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ۔

یعنی یہ کہنے والا کافر ہو گیا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مکان مانا۔

(دیکھو کوب الشہابیہ ص ۱۳)

انہیں مجسمہ گستاخ کے تازہ افراخ سے ایک صاحب سہسوانی بکاسہ لیسی گمراہ ہزاری غلام نواب بھوپال قنوجی آنجہانی از سرنو اس فتنہ خوابیدہ کے بادی بانی اور اس سبوح وقدوس جل جلالہ کی شان میں مدعی عیوب جسمی ومکانی ہوئے۔ چہارم محرم الحرام ۱۳۱۸ھ ہجریہ قدسیہ کو اس بارے میں اور انہیں صاحب کے متعلق امر دیگر میں حضرت تاج المحققین عالم اہل سنت دامت ظلہم العالی سے استفتا ہوا۔ حضرت نے نفس حکم بنہایت اجمال ارشاد فرمایا۔ پونے دو مہینے کے بعد بست وششم صفر کو ان کے متعلق ایک پریشان تحریر گمراہی وجہالت وسفاہت وضلالت کی بولتی تصویر آئی، ایسے ہذیانات کیا قابل التفات، مگر حفظ عقائد عوام ونصرت سنت واسلام کے لحاظ سے یہ چند سطور محض لوجہ اللہ مستور اہل حق بنگاہ انصاف نظر فرمائیں اور امر عقائد میں کسی گمراہ مکار کے کہنے میں نہ آئیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(فتاویٰ رضویہ قدیم ۱۱/۲۲۱ تا ۲۳۰)

**(۲۷) تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔☆**

تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔

**﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

اقول وباللہ التوفیق۔ افق شرقی سے سیاہی کا طلوع قرص شمس کے شرعی غروب سے

Marfat.com

بہت پہلے ہوتا ہے، سیاہی کئی گز بلند ہو جاتی ہے اس وقت آفتاب ڈوبتا ہے۔ جس طرح قرص شمسی کے شرعی طلوع سے سیاہی غربی کا غروب بہت بعد ہوتا ہے، آفتاب مرتفع ہو جاتا ہے اس وقت تک صاف مرئی رہتا ہے۔ اس پر عیان و بیان و برہان سب شاہد عدل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس الخبر کالمعاینة۔ خبر مشاہدہ کی طرح نہیں۔

جسے شک ہو طلوع وغروب کے وقت جنگل میں جا کر جہاں دونوں جانب افق صاف نظر آئیں مشاہدہ کرے جو کچھ مذکور ہوا آنکھوں) سے مشاہدہ ہو جائے گا۔ الحمد للہ عجائب قرآن منتہی نہیں۔ کما فی حدیث الترمذی عن امیر المومنین علی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنقضی عجائبہ۔ جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں امیر المومنین علی حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: کہ قرآن کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے

ایک ذرا غور سے نظر کیجئے تو آیت کریمہ "تولج اللیل فی النہار و تولج النہار فی اللیل۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ کے مطالعہ رفعیہ سے اس کی شعائیں صاف چمک رہی ہیں، رات یعنی سایہ زمین کی سیاہی کو حکیم قدیر عزوجلالہ دن میں داخل فرماتا ہے، ہنوز دن باقی ہے کہ سیاہی اٹھائی اور دن کو سواد مذکور میں لاتا ہے ابھی ظلمت شبینہ موجود ہے کہ عروس خاور نے نقاب اٹھائی۔

کیوں کہ ایک چیز دوسری میں جبھی داخل کی جا سکتی ہے کہ جب دونوں موجود ہوں، نہ کہ ایک ختم ہو جائے اور اس کے بعد دوسری آئے اور لیل ونہار بمعنی رات دن آپس میں متضاد ہیں اکٹھے نہیں ہو سکتے، تو مجازی معنی مراد لینا ضروری ہے۔ اور اس کا اقرب طریقہ وہی ہے جو بندہ نے بیان کیا ہے کہ لیل سے مراد تاریکی لی جائے اور نہار اپنے حقیقی معنی میں ہو اس طرح داخل کرنے کا مفہوم بغیر کسی تکلف کے ظاہر ہو جائے گا اور مجاز کی طرف ضرورت سے زیادہ نہیں جانا پڑے گا۔ اور اس کا عکس بھی ممکن ہے یعنی نہار سے مراد سورج کی شعائیں لیجائیں اور لیل اپنے حقیقی معنی میں ہو، اس صورت میں آیت کے اندر اشارہ ہوگا کہ مشرقی افق میں سورج کی روشنی نمودار ہو جاتی ہے اور رات ابھی باقی ہوتی ہے جیسا کہ صبح کاذب کے وقت ہوتا ہے، اور اگر

Marfat.com

لیل سے مراد عرفی لیجائے تو یہ مفہوم مزید واضح اور کامل ہو جاتا ہے۔ نیز اس آیت میں اس طرف اشارہ ہوا کہ مغربی افق میں شفق احمر اور ابیض کے دوران سورج کی روشنی باقی ہوتی ہے اس کے باوجود رات ہو جاتی ہے اگر چہ امام فخر الرازی ان روشنیوں حتی کہ صبح صادق کی روشنی کو بھی سورج کی روشنی ماننے پر راضی نہیں ہیں جیسا کہ سورہ انعام کی تفسیر میں اللہ تعالی کے فرمان۔ "فالق الاصباح" کے تحت انہوں اس موقع پر لمبی گفتگو کی ہے۔ حالانکہ معاملہ اس طرح نہیں جس طرح انہوں نے سمجھا۔ ان کی گفتگو سے علامہ زرقانی کو دھوکا ہوا اور انھوں نے رازی کی رائے کو مذہب منقول سمجھ کر اہل سنت کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ یہ ان توسیعات میں سے ہے جو امام رازی بحث اور کلام میں اختیار کرتے ہیں۔ امام رازی نے اس پر کوئی دلیل بھی پیش نہیں کی صرف ایک عقلی بحث کی ہے جو نہ تمام ہے نہ واضح۔ اور یہ سب کے لئے بدیہی ہے کہ شفق اور صبح دونوں بہنیں ہیں اور ان کا معاملہ ایک جیسا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے عوام بن حوشب سے تخریج کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے مجاہد سے پوچھا شفق کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا شفق سورج ہے یہ روایت درمنثور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان "فلا اقسم بالشفق" کے تحت مذکور ہے بلکہ تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ شفق سورج کے اس اثر کو کہتے ہیں جو غروب آفتاب کے بعد افق پر باقی رہتا ہے۔ رہی امام رازی کی اپنی دلیل تو اس کو عبد ضعیف نے ایک لطیف کلام کے ساتھ رد کر دیا ہے۔ جو تفسیر کبیر کے حاشیہ پر مرقوم ہے وباللہ التوفیق۔

قرآن عظیم کا نائب کریم کلام صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مسند امام احمد میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اذا اقبل اللیل من ھھنا و ادبر النھار من ھھنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم۔ جب ادھر سے رات آئے اور ادھر دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہو چکا۔ لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے مقصود ضوء۔ فان الاقبال من ھھنا والادبار من ھھنا انما یکون لھما۔ (کیوں کہ تاریکی اور روشنی ہی ادھر سے آتی ہیں اور ادھر سے جاتی ہیں)

تیسیر میں ہے۔

Marfat.com

اذا اقبل اللیل یعنی ظلمتہ و اد بر النھا رای ضوء ہ۔ جب کہ رات آئے یعنی اس کی تاریکی اور دن واپس جائے یعنی اس کی روشنی۔ عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی طرح ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے، پھر قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرہ افقیہ وکثرت بعدعن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی تخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محجب ہو جاتی ہے مگر ہنوز قدر قرص افق مرئی شرعی باقی ہے اس کے بعد آفتاب ڈوبتا ہے اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف ونفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔ کلمات علمائے کرام بھی ان نفیس معنی کے ایماء سے خالی نہ رہے۔

امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

ای و قد یقبل اللیل و لا تکون غربت حقیقتہ فلا بد من حقیقتہ الغروب

یعنی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃ غروب نہیں ہوا ہوتا ہے اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔ قولہ وغربت الشمس لم یکتف بما قبلہ ان ذلک اشارۃ الی انہ قد یوجد اقوال الظلمۃ وادبار الضوء ولم یوجد غروب الشمس۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان اور سورج ڈوب جائے، آپ نے سیاہی کے آنے اور جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی، کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھتے تو اگرچہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا ۔ لما علمت ان اسنا د الا قبا ل و الا د با ر من ھھنا و ھھنا لیس الیھما علی الحقیقۃ ۔ کیونکہ تم جان چکے ہو کہ ادھر سے آنے اور ادھر سے جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃً نہیں ہے۔ مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا کہ شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلاثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی، وہذا اما قالہ الامام النووی فی

Marfat.com

المنهاج قال العلماء كل واحد من هذه الثلاثة يتضمن الاخرين ويلازمهما۔

یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی، علماء نے کہا ہے کہ ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم ہوتا ہے۔ اسی طرح اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ کی کہ انما قال غربت الشمس مع الاستغناء عنه لبيان كمال الغروب كيلا يظن انه يجوز الافطار بغروب بعضها۔

آپ نے اور سورج ڈوب جائے فرمایا حالانکہ بظاہر اس کی ضرورت نہیں تھی تاکہ مکمل غروب کا بیان ہو جائے اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہو جاتا ہے۔ علامہ مناوی وغیرہ نے بھی ان کی تبعیت کی ہے۔

تیسیر شرح جامع الصغیر میں ہے۔

وزاد (وغربت الشمس) مع ان ما قبله كاف اشارة الى اشتراط تحقق كمال الغروب۔

آپ نے "اور سورج ڈوب جائے" فرمایا حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے، اس میں اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ صراحۃ ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے نظر غائر میں بروجہ جلی اور قلت تدبر میں من طرف خفی یعنی اگرچہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جب بھی آئے گی تو سورج ڈوب چکے گا مگر سواد وضیاء پر ان کا حمل بعید نہیں۔ خصوصا جب کہ اقبال من ھھنا وادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی تو احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد وادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا حالانکہ اقبال لیل درکنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے لہذا "وغربت الشمس" "اور سورج ڈوب جائے"، زائد فرمایا کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے پر ظاہر کہ یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا، ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا ہے اور جواب محض مہمل جاتا تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے، علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

Marfat.com

حیث قال بعد نقله ،و قال بعض العلماء انما ذكر هذين ليبين ان غرو بها عن العيون لا يكفي لا نها قد تغيب و لا تكون غربت حقيقة فلا بد من اقبال الليل اه۔ ثم رده بقوله' فيه ان القيد الثاني مستغن عنه حينئذ و انما كان يتم كلامهم لو كان غربت مقدما اه۔اى انما كان يحتاج اذ ذاك الى دفع ذلك الوهم بذكر اقبال الليل، اما اذا ذكر اولا ما هو القاطع للوهم فاى حاجة بعده الى ذكر الغروب الموهم ،ثم قال :فيرجع الحكم الى ما حققه الطيبى اه۔فقد رجع الى ما يفيد تحقيق كلام الامام ابن حجر كما علمت ۔غير ان المولى الفاضل رحمه الله تعالى شديد الايلاع بالرد عليه فى شرحيه للمشكوة والشمائل ،حتى فى الواضحات الجلائل مع انه من تلامذته رحمة الله تعالى عليهما وعلى سائر العلماء الكرام۔

چنانچہ علی قاری نے طیبی کا کلام نقل کرنے کے بعد کہا ہے، بعض علماء نے کہا ہے آپ نے اقبال لیل اور ادبار نہار کا اسلئے ذکر کیا ہے تا کہ واضح کر دیں کہ سورج کا آنکھوں سے غروب ہو جانا کافی نہیں ہے کیونکہ کبھی آنکھوں سے تو غائب ہو جاتا ہے مگر حقیقۃ ڈوبا نہیں ہوتا پھر علی قاری نے یہ کہہ کر رد کر دیا ہے کہ اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں دوسری قید یعنی غربت الشمس کی کوئی ضرورت نہیں، علماء کی یہ بات تو تب تام ہوسکتی ہے جب 'غربت' اقبال وادبار سے پہلے مذکور ہوتا یعنی قاری کا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ چونکہ آنکھوں سے غائب ہونا کافی نہیں ہے اس لئے اس توھم کو دور کرنے کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد میں اقبال لیل کا ذکر کیا ہے مگر جب تو ہم کو قطع کرنے والی چیز یعنی اقبال لیل کا ذکر پہلے ہی ہو چکا تھا تو پھر اس کے بعد تو ہم پیدا کرنے والی چیز یعنی غروب کو لانے کی کیا ضرورت تھی ۔پھر علی قاری نے کہا: کہ آخر بات ادھر ہی لوٹ جاتی ہے جس کی تحقیق طیبی نے کی ہے ۔اس طرح علی قاری اسی فائدے کی طرف لوٹ آئے جو امام ابن حجر کے کلام کی تحقیق سے حاصل ہوتا ہے ۔جیسا کہ تم جان چکے ہو ،لیکن علی قاری مشکوۃ اور شمائل کی دونوں شرحوں میں ابن حجر کی ہر بات کی تردید کرنے سے خصوصی شغف رکھتے ہیں حتی کہ انتہائی واضح باتوں میں بھی ابن حجر کی تردید کرتے ہیں حالانکہ وہ ابن حجر کے شاگردوں میں سے ہیں، اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ان دونوں پر اور تمام علماء کرام پر رحمت نازل فرمائے۔

ہاں شہروں باغوں خصوصاً نخلستان وکوہستان کی آبادیوں جنگلوں میں جہاں افق نظروں سے دور ہوتا ہے غالباً یہ شرق سے اٹھتی ہوئی تاریکی خوب بلند ہوکر نظر آتی ہے اور یہ وقت خاص غروب کا ہوتا ہے بلکہ بہت جگہ اس سے بھی پہلے غروب ہو چکتا ہے۔ کلمات علماء مثل قول امام زکریا:

قال بعد ما نقلنا سابقا وانما جمع بينهما لانها قد يكون فی واد ونحوه بحيث لا يشاهد غروب الشمس فيعتمد اقبال الظلام وادبار الضياء۔

ابوزکریا نے بعد اس کے جو ہم پہلے نقل کر آئے ہیں کہا کہ اقبال لیل اور غروب کو جمع اس لئے کیا ہے کہ کبھی روزہ دار کسی وادی وغیرہ میں ہوتا ہے جہاں غروب کا مشاہدہ نہیں ہوسکتا تو تاریکیوں کے آنے اور روشنی کے جانے پر اعتماد کرنا پڑتا ہے۔

وقول امام قاضی عیاض فی شرح صحیح مسلم،

قد لا يتفق مشاهدة عين الغروب ويشاهد هجوم الظلمة حتى يتيقن الغروب بذلك، فيحل الافطار۔

کبھی غروب کا مشاہدہ کرنے کا اتفاق نہیں ہوتا لیکن تاریکی چھا جانے کا مشاہدہ ہو جاتا ہے جس غروب ہونے کا یقین ہو جاتا ہے، تو اس وقت افطار جائز ہے۔

ثم بين ما يعتبره من لم يتمكن من رؤية جرم الشمس وهو اقبال الظلمة من المشرق فانها لا تقبل منه الا وقد سقط القرص۔

پھر اس چیز کو بیان کیا جس کو وہ آدمی بھی جان لیتا ہے جس کے لئے سورج کی ٹکیہ کو دیکھنا ممکن نہ ہو یعنی مشرق کی جانب تاریکی کا آجانا، کیونکہ وہ تب ہی آتی ہے جب سورج کی ٹکیہ غروب ہو چکی ہوتی ہے۔

وقول جامع الرموز

ای وقت غيبته جرم الشمس كله اذا ظهر الغروب والا فالى وقت اقبال الظلمة من المشرق كما فی التحفة۔

یعنی افطار اس وقت کرے جب سورج کی پوری ٹکیہ غائب ہو جائے، اگر غروب اس

Marfat.com

کے لئے ظاہر ہو جائے، ورنہ جب مشرق کی جانب تاریکی آجائے تو افطار کرلے۔ جیسا کہ تحفہ میں ہے۔

وامثال ذلک کہ صراحۃ انہیں مواضع سے متعلق ہیں جہاں افق اور رویت مقدور نہ ہو ایسے ہی عدم تمکن پر محمول ورنہ جب باجماع امت اور خود انہیں علماء اور ان کے امثال کی تصریحات قطعیہ سے مدار حکم غروب جمیع جرم شمس ہے اور اصل افق سے ارتفاع سواد بشہادت مشاہدہ قبل غروب حاصل تو مجرد اقبال پر ادارت حکم کیونکر معقول اور حدیث موطاء:

مالك عن ابن شهاب عن حميد ابن عبد الرحمن عن عمر ابن الخطاب وعثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنهما كان يصليان المغرب حين ينظر الى الليل الاسود قبل ان يفطرا، ثم يفطران بعد الصلوة وذلك فى رمضان۔

مالک ابن شہاب سے، وہ حمید ابن عبدالرحمٰن سے راوی ہیں کہ عمر ابن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمضان میں اسوقت غروب کی نماز پڑھتے جب سیاہ رات کو دیکھ لیا کرتے تھے پھر نماز کے بعد افطار کیا کرتے تھے۔

تو ان عبارات سے بھی قریب تر ہے۔ شہر اور شہر کا بھی وسط اور وہ بھی نخلستان و ملک کوہستان، پھر امامین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ کا حسن احتیاط خود عبارت حدیث سے ظاہر ہے کہ "حين ينظران الى الليل الاسود" مجرد ذکر لیل یعنی سواد پر قناعت نہ کی بلکہ تاکید اصفت اسود بڑھائی یعنی جب سیاہ سیاہی گہری ظلمت دیکھ لیتے اس وقت نماز پڑھتے۔ حدیث صحیحین "اذا رائيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم" جب رات کو دیکھو کہ ادھر سے آگئی ہے تو روزہ دار افطار کرلے، میں اقبال لیل پر اقتصار بعض رواۃ کا اقتصار ہے کہ بکثرت معہود، خود اسی حدیث کی دوسری روایت میں صرف۔ اذا غابت الشمس من ههنا فقد افطر الصائم ۔ جب ادھر سے سورج غائب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرلے۔ تیسیر میں ہے "اذا غابت الشمس من ههنا وجاء الليل من ههنا فقد افطر الصائم ۔ جب ادھر سے سورج غائب ہو جائے اور ادھر رات آجائے تو روزہ دار افطار کرلے۔ كلتاهما فى صحيح مسلم وغیرہ۔

اور اگر نا بھی ہوتا تو بعد ارادہ لیل حقیقی اصلا مفید متوھم نہ رہتی اور علی التنزیل یہ بھی نہ

Marfat.com

سہی تو انہیں مواضع سے متعلق سمجھی جاتی۔ بالجملہ خلاف پر اصلا کوئی لفظ ایسا بھی نہیں جسے صریح مفسر کہئے۔ نہ کہ ایسا کہ جس کے سبب مشاہدات وحسیات کو باطل کردیجئے کہ ان کے ابطال میں معاذ اللہ ابطال شرائع ہے۔ تلقی کتاب ورویت معجزات آخر بذریعہ حاسہ سمع وبصر ہی ہونگے۔ فقیر غفر اللہ لہ نے اس مطلب پر برھان ھندسی قائم کی ہے اگرچہ بعد بیان سابق کسی دلیل عقلی کی حاجت نہیں مگر اس سے زیادہ تائید وتشید کے علاوہ یہ مقدار معلوم ہوگی کہ غروب شمس سے کتنے پہلے سیاہی چمک آئے گی، نیز اس سے مقدار بلندی سیاہی وقت غروب کے حساب میں بھی مدد ملے گی جسے اس پر اطلاع منظور ہو فقیر کی کتاب "زیج الاوقات للصوم والصلوۃ" کی طرف رجوع کرے۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴۰/۵ تا ۱۴۸)

﴿۲۸﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ۔☆

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر ارشاد العقل، تفسیر فتوحات الٰہیہ میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے۔ نھوا عن الاستعانۃ بھم فی الامور الدینیۃ" اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے کسی دینی کام میں مدد لیں، یوں ہی ایسی نماز قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سنی عالم کی اقتداء سے روک کر غالبا کسی منہم کے پیچھے پڑھوانے پر ہو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ قضیۂ زمین برسر زمین، ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے اتنا روکا ہے کہ مسلمانوں کی زمین میں بے اس کے اذن کے پڑھے اور کافر کی زمین سے بچے۔ اور اگر مسلمان کی زمین کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستہ میں پڑھے مگر کافر کی زمین میں نہ پڑھے، اگرچہ راستہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی

Marfat.com

زمین میں پڑھنے کی کراہت سے ہلکی ہے۔

حاوی قدسی میں ہے:

ان اضطر بین ارض مسلم و کافر یصلی فی ارض المسلم اذلم تکن مزروعة اولکافر یصلی فی الطریق۔

اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان میں اضطراب آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ وہ کاشت نہ ہو۔ اگر وہ زیر کاشت ہے یا کافر ہی کی زمین ہے تو راستہ میں نماز ادا کرلیجائے۔

ہاں ظاہرا یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا، اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہئے کہ کہاں تو کافر کی بےخبری میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے اور بندگان الہی کو مسجد الہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑے پوری کرنے کو اس کی زمین میں نماز قائم کرنی، کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کافر کی یہ خوشی بدرجہا بدتر ہے جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش نماز کے لئے دی۔ اول کا مقصود رضائے الہی ہے اور کافر کو اس سے غیظ ونفرت، اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے نہ مرضی خدا، اور کافر کو اس سے سرور وفرحت۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے اہل بصارت عبرت حاصل کرو۔ ایسا کرنے والے مسجد ضرار والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذاء مسلمین کے لئے مشرکین کے آلے اور ان کے مسخرے یعنی ان کے ہاتھوں میں ضرر اسلام کے لئے مسخر ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۶۴۔۱۶۵)

تفسیر لباب التاویل میں ہے:

ان عبادة بن الصامت کان له حلفاء من الیهود فقال یوم الاحزاب یا رسول الله معی خمس ماة من الیهود وقد رأیت ان استظهر بهم علی العدو فنزلت هذه الآیة۔ (لا یتخذ المومنین الکافرین اولیاء) یعنی انصارا واعوانا (من دون المومنین) یعنی من غیر المومنین والمعنی لا یجعل المومن ولایته لمن هو غیر

مومن نهى الله المؤمنين ان يوالوا الكفار اويلاطفوهم لقرابة بينهم اومحبة او معاشرة والمحبة فى الله والبغض فى الله باب عظيم واصل من اصول الايمان۔

یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی حلیف تھے، غزوہ احزاب میں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں، میری رائے ہوتی ہے کہ دشمن پر ان سے مدد لوں۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری کہ مسلمان غیر مسلم کو مددگار نہ بنائیں کہ یہ مسلمانوں کو منع ہے کہ رشتے خواہ یارانے خواہ نرے میل کے باعث کافروں سے دوستانہ برتیں یا ان سے لطف ونرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔　(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۹۲۔۴۹۳)

**(۳۵) اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ☆**

جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے رب میرے میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو مجھ سے قبول کر لے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

### ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولانا شیخ عبدالحق محقق دہلوی قدس سرہ ماثبت بالسنۃ میں لکھتے ہیں:

لا يخفى ان الذكر والتسبيح والتهليل والدعاء لا باس به لانها مشروعة فى كل امكنة والازمان۔

پوشیدہ نہیں کہ ذکر وتسبیح وتہلیل ودعا میں کچھ مضائقہ نہیں کہ یہ چیزیں ہر جگہ او ہر وقت مشروع ہیں۔ (اور آیت کریمہ اس پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے۔ مرتب)

اللہ اللہ کیا ستم اور کتنے جری ہیں وہ لوگ کہ قرآن وحدیث کی ایسی عام مطلق اجازتوں کے بعد خواہی نخواہی بندگان خدا کو یاد ودعاء سے رد کتے ہیں حالانکہ اس نے اس دعا سے ممانعت نہ فرمائی۔　(فتاوی رضویہ جدید ۸/۵۳۸)

**(۳۸) هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ☆**

Marfat.com

یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

## ۵ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دعا بنص قرآن وحدیث واجماع اور ائمہ قدیم وحدیث اعظم مندوبات شرع سے ہے اور اس کے مظان اجابت کی تحری مسنون ومحبوب۔

جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوا لہ لعلہ ان یصیبکم نفحۃ منھا فلا تشقون بعدھا ابدا رواہ الطبرانی فی الکبیر عن محمد بن مسلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بے شک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانہ کے دنوں میں اس وقت عطا وبخشش و تجلی وکرم وجود کے ہیں، توانہیں پانے کی تدبیر کرو شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ اور خود حدیث نے ان اوقات سے ایک وقت اجتماع مسلمین کا نشان دیا کہ گروہ مسلمانان جمع ہوکر دعا مانگیں کچھ عرض کریں کچھ آمین کہیں۔

کتاب المستدرک علی البخاری ومسلم میں ہے۔ عن حبیب بن مسلمۃ الفھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان مستجاب الدعوۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: لا یجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ۔

یعنی حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مستجاب الدعوات تھے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی گروہ جمع نہ ہوگا کہ ان کے بعض دعا کریں اور بعض آمین کہیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل ان کی دعا قبول فرمائے گا۔

ولہٰذا علماء نے مجمع مسلمانان کو اوقات اجابت سے شمار کیا، حصن حصین میں ہے۔

اجتماع المسلمین، یعنی مجمع مسلمین کا اوقات اجابت سے ہونا حدیث صحاح ستہ سے

Marfat.com

مستفاد ہے۔ علی قاری شرح میں فرماتے ہیں۔

ثم کل ما یکون الاجتماع فیہ اکثر کالجماعۃ و العیدین و عرفۃ و یتوقع فیہ رجاء الاجابۃ اظہر۔

یعنی جس قدر مجمع کثیر ہوگا جیسے، جمعہ، عیدین اور عرفات میں اسی قدر امید اجابت ظاہر ہوگی۔ فقیر غفرلہ کہتا ہے کہ دعاء نماز پر اقتصار ہرگز شرعا مطلوب نہیں بلکہ اس کے اختلاف کی طلب ثابت، خود حدیث میں ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر دو رکعت نفل کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا حکم دیا اور جو ایسا نہ کرے اس کی نماز کو ناقص بتایا حالانکہ نماز میں دعائیں ہو چکیں اور وہ وقت چار بار آیا جو انتہائی درجہ قرب الہی کا ہے یعنی سجود جس میں بالتخصیص حکم دعا تھا، حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اقرب ما یکون العبد من ربہ و ہو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے اور اس میں دعا کی کثرت کرو۔ اسے مسلم و ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

بلکہ اگر سوال نہ بھی ہو تو تسبیح کہ سجود میں ہوتی ہے خود دعا ہے کہ وہ ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل الذکر دعا ۔ ہر ذکر دعا ہے، امام حافظ الدین النسفی کافی شرح وافی کی فصل فی تکبیر التشریق میں فرماتے ہیں: قال اللہ تعالیٰ: ادع ربکم تضرعا و خفیۃ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: تم اپنے رب کو پکارو گڑگڑا کر اور آہستہ۔

کل الذکر الدعاء، کے معنی پر فقیر نے اپنے رسالہ " ایذان الاجر فی اذان القبر" دفن کے بعد قبر پر اذان کے جواز پر نادر تحقیق میں دلائل واضحہ ذکر کئے اور اس سے زیادہ کلام فقیر کے رسالہ " نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوباء" (صحیح کی ہوا اس کے بارے میں کہ اذان سے وبا ٹل جاتی ہے) میں ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح کی کتاب الدعوات میں "باب الدعاء اذا ہبط وادیا" جب کسی نیچی جگہ اترے تو دعا کرے، وضع کیا اور اس میں فرمایا "فیہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ" اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی

Marfat.com

ہے۔ ارشاد الساری میں ہے۔

فیہ ای فی الباب حدیث جابر انصاری رضی اللہ تعالیٰ السابق فی باب التسبیح اذا ھبط وادیا من کتاب الجہاد بلفظ کنا اذا صعدنا کبرنا و اذانزلنا سبحنا ھذا آخر الحدیث بحذف السند۔

اس میں یعنی اس مسئلہ میں حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو کتاب الجہاد کے ''باب التسبیح اذا ھبط الوادی'' میں گذری ہے،الفاظ یہ ہیں۔

جب ہم بلند جگہ چلتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔یہ حدیث کے آخری الفاظ ہیں۔سند محذوف ہے۔

دیکھو امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے صرف تسبیح کو دعا ٹھہرایا اور ''التسبیح اذا ھبط وادیا والدعاء اذا ھبط وادیا'' جب نیچے اترے تو تسبیح پڑھے اور جب نیچے اترے تو دعا کرے، کا ایک مصداق بتایا تو بآنکہ ایسے قرب اتم کے وقت میں نماز میں دعائیں ہو چکیں پھر بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر قناعت پسند نہ فرمائی اور بعد سلام پھر دعا کی تاکید شدید کی،علاوہ ازیں نماز میں آدمی ہر قسم کی دعا نہیں مانگ سکتا۔ کمابسط الائمۃ فی کتب الفقھیۃ۔جیسا کہ ائمہ کرام نے کتب فقیہ میں اس کی تفصیل بیان کی۔اور حاجت ہر قسم کی اپنے رب جل وعلا سے مانگنا چاہیے اور طلب میں مظنہ اجابت کی تحری کا حکم،اور یہ وقت بحکم حدیث اعلی مظان اجابت سے تو بلاشبہ مجمع عیدین میں دعا بعد نماز خاص اذن حدیث وارشاد شرع سے ثابت ہوئی اور حکم ''فتعرضوا لھا'' کی تاویل ٹھہری وھوالمقصود۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵۲۲/۸تا۵۲۵)

## (۴۳)یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔☆

اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔

### ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معالم میں ہے۔انما قدم السجود علی الرکوع لانہا کذلک کان فی

Marfat.com

شریعتھم، قیل بل کان الرکوع قبل السجود فی الشرائع کلھا و لیس الواو للترتیب بل للجمع۔

کہا گیا کہ یہاں سجدہ کا ذکر رکوع سے پہلے اس لئے کہ ان کی شریعت میں اسی طرح تھا اور بعض نے کہا ہے کہ رکوع تمام شریعتوں میں سجدہ سے پہلے تھا اور واو ترتیب کے لئے نہیں ہے بلکہ جمع کے لئے ہے۔

اقول۔ یہاں اگرچہ تاویل رکوع بخشوع ممکن مگر حدیث شب معراج۔

ثم دخلت المسجد فعرفت النبیین ما بین قائم وراکع وساجد رواہ الحسن بن عرفۃ وابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

پھر مسجد میں داخل ہوا تو میں نے نبیوں کو جانا کہ کچھ قیام میں ہیں کچھ رکوع اور کچھ سجود میں۔ اس کو حسن ابن عرفہ اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس میں تصریح ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب مسجد اقصی میں تشریف فرما ہوئے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والتسلیم کو ملاحظہ فرمایا کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں کوئی سجود میں۔ یہ نص مفسر غیر قابل التاویل ہے۔

کیونکہ یہ تقسیم کا فائدہ دیتا ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ خشوع، قیام اور سجود کے بالمقابل ایک قسم ہو۔ اس سے مسترد ہوگئی وہ بات جو علامہ زرقانی نے یہاں ذکر کی ہے۔ انہوں نے ''کچھ قیام میں کچھ رکوع میں'' کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے یعنی اس طرح خشوع کرنے والے جس طرح رکوع کرنے والا رکوع کرتا ہے کہ رکوع اس امت کی خصوصیات سے ہے، آخر تک جیسا کہ پہلے ہم زرقانی سے نقل کر چکے ہیں۔ اور مجھے یاد آرہا ہے کہ میں نے اس کے حاشیہ پر جو لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اس میں بھی وہی خامی ہے جو ہم زرقانی ہی سے نقل کر چکے ہیں کہ نص جہاں تک ہوسکے اپنی شرعی حقیقت پر حمل کی جائے اور یہاں شرعی حقیقت مراد لینا ممکن ہے اور باقی امتوں سے اس امت کا رکوع کے ساتھ خاص ہونا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ انبیاء سے رکوع کا صدور ہوتا رہا خصوصا ان انبیاء کے وصال کے بعد خصوصا نبی الانبیاء کی تشریف آوری سے شریعتیں یکسر منسوخ ہونے کے بعد۔ اور حدیث میں رکوع کا قیام اور سجود کیساتھ مذکور ہونا واضح دلیل ہے کہ یہاں شرعی رکوع مراد ہے۔ لغوی رکوع یعنی خشوع مراد بھی

Marfat.com

کیسے ہوسکتا ہے جب کہ انبیاء کے لئے تین قسم کی عبادتیں مذکور ہیں، یعنی قیام ورکوع اور سجود۔ کیا تمہارے خیال میں جو انبیاء قائم یا ساجد تھے وہ خشوع کرنے والے نہیں تھے، میں نے جو کچھ حاشیہ میں لکھا تھا وہ ختم ہوا۔

ثم اقول: پھر میں کہتا ہوں کہ حضرت علی والی حدیث اگر اس پر دال ہے کہ بنی اسرائیل کی نمازیں رکوع سے خالی تھیں، تو ملت ابراہیمیہ کی نمازوں کے رکوع سے خالی ہونے پر بطریق اولی دال ہوگی، کیونکہ ہماری ملت تو ملت ابراہیمی ہی ہے۔ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور عہد کیا ہم نے ابراہیم واسماعیل کی طرف کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں کیلئے پاک رکھو۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جب ٹھکانہ بنادیا ہم نے ابراہیم کے لئے بیت اللہ کی جگہ کو کہ نہ شریک ٹھراؤ میرے ساتھ کسی کو اور میرے گھر کو پاک رکھو طواف کرنے والوں کے لئے قیام کرنے والوں کے لئے اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے۔

اور یہ دعویٰ کرنا کہ رکوع کرنے والوں سے مراد صرف امت محمدیہ ہے واضح طور پر بعید ہے۔

بالجملہ مدار کار صحت حدیث مذکور طبرانی وبزار پر ہے اگر وہ صحیح ہے تو ثابت ہوگا کہ معراج شریف سے پہلے کی نمازیں بلکہ ایک نماز بعد کی بھی بے رکوع تھی ورنہ ظاہر احادیث یہی ہے کہ نماز سابق لاحق باہم یکساں ومتوافق ہیں۔ ھذا کلہ ما ظھرو العلم بالحق عند ربی واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹۴/۵ تا ۹۷)

**(۴۹) وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ☆**

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ کہتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں

Marfat.com

تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھوک مارتا ہوں تو فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے، اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سبحان اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جو فرمارہے ہیں۔ میں خلق کرتا ہوں، شفا دیتا ہوں، مردے جلاتا ہوں، بعض حراموں کو حلال کئے دیتا ہوں ان اسنادوں کی نسبت کیا حکم ہوگا۔ یعنی ہرگز شرک نہیں۔　(الامن والعلی ۸۰)

**(۵۵) اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ج ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ۔** ☆

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالونگا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے پیروؤں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا۔ (الزمر۔ ۴۲)

ایک لفظ 'توفی' کا دونوں کے واسطے فرمایا گیا تو 'فی منام' کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی، تو اب معنی یہ ہونگے کہ اے عیسیٰ میں تم کو سلا دینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تم کو کافروں سے۔ اور فرض کیا جائے 'توفی' کے معنی اگر موت ہی کے ہیں تو یہ کہاں سے نکلا کہ تم کو وفات دینے والا ہوں پھر تم کو اٹھانے والا ہوں اپنی

Marfat.com

طرف۔ نہیں ''ثم'' نہیں ''واو'' ہے اور وہ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا ہے صرف جمع کے لئے آتا ہے، اور کاف خطاب جو ''رافعک'' میں ہے وہ نہ صرف روح سے خطاب نہ صرف جسم سے بلکہ روح مع الجسد مخاطب ہے، اگر صرف روح مراد ہوتی تو ''رافعک'' نہ فرمایا جاتا بلکہ ''رافع روحک'' اسی طرح علمائے کرام نے معراج جسدی کو فرمایا کہ فرمایا گیا ہے ''اسری بعبدہ۔ (الاسراء۔۱) عبد روح مع الجسد کا نام ہے اور معراج روحی ہوتی تو ''اسری بروح عبدہ'' فرمایا جاتا۔

(الملفوظ ۳/۵۱۔۵۲)

**(۸۰) وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا ؕ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔☆**

اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہولئے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت خاص سجدہ تحیت کے بارے میں نازل ہوئی کما اخرج عبد الرزاق فی تفسیرہ۔ ایسا ہی تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر ابوالسعود، تفسیر مدارک میں ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۲۔۱۷۹)

**(۸۱) وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا أَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ ☆**

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

Marfat.com

کوئی رسول رسالت سے معزول نہیں کیا جاتا ہے، نہ سیدنا مسیح علیہ الصلاۃ والسلام رسالت سے معزول ہوں گے نہ حضور کا امتی ہونا رسالت کے خلاف، وہ قبل نزول اپنے عہد میں بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی تھے اور بعد رفع بھی امتی ہوکر اتریں گے۔ تمام انبیاء و مرسلین بھی اپنے عہد میں حضور کے امتی تھے اور اب بھی امتی ہیں۔ جب بھی رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔

قال اللہ تعالی :لتو منن به و لتنصر نه ۔ ( آل عمران ۔ ۸۱ )

ہاں اس وقت وہ اپنی شریعت پر حکم فرماتے تھے اب کہ شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگلی شریعتیں منسوخ فرمادیں۔ ایک حضرت مسیح نہیں جو کوئی رسول بھی اب ظاہر ہو شریعت محمدیہ پر ہی حکم کرے گا کہ منسوخ پر حکم باطل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر موسیٰ میرا زمانہ پاتے تو میرے اتباع کے سوا انہیں کچھ گنجائش نہ ہوتی۔ اور اس کا کہنا کہ ان کی امت بلا رسول کے رہ جائے گی اس کی سخت جہالت پر دلیل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو اس کی نصرانیت، کیا اب نصرانی امت مسیح ہیں؟ کیا اب وہ ان کے دین پر ہیں؟ حاشا۔ کبرت کلمة تخرج من افواھھم واللہ تعالیٰ اعلم۔ ( الکھف ۔ ۵ )

( فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۴۶ )

امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

۴۲۲۳۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال :لم یبعث اللہ عزوجل نبیا آدم فمن بعدہ الا اخذ علیه العھد فی محمد ، لئن بعث وھو حی لیؤمنن به و لینصرنه ، و یامرہ فیاخذ العھد علیٰ قومه ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے۔ اور اپنی امت سے اس مضمون کا

---

۴۲۲۳۔ التفسیر لابن جریر ۳/۲۳۲

Marfat.com

عہد لے۔

٤٢٢٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ثم ذکر ما اخذ علیهم ، یعنی علی اهل الکتاب ، و علی انبیائهم من المیثاق بتصدیقه یعنی بتصدیق محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جائهم و اقرار هم به علی انفسهم ، فقال : و اذ اخذ الله میثاق النبیین لَمَا آتیتکم من کتاب و حکمة ، الی آخر الآیة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس عہد میثاق کا ذکر فرمایا جو اہل کتاب اور ان کے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیا گیا تھا کہ جب نبی آخر الزماں حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوں اور وہ ان کے زمانہ میں موجود ہوں تو سب ان کی نبوت و رسالت کی تصدیق کریں اور اقرار کریں، لہذا اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے و اذ اخذ الآیة ۔۱۲م تجلی الیقین ص ۱۵

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام زرکشی وحافظ عماد بن کثیر وامام الحفاظ وعلامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا، واللہ تعالیٰ اعلم

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے، اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے، اور اپنی امتوں سے حضور پرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے، یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰت اللہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" کہتا تشریف لایا، اور جب سب ستارے روشن مہ پارے ممکن غیب میں گئے آفتاب عالم تاب ختمیت نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دہر الداہرین۔ تجلی الیقین ص ۱۶

٤٢٢٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ما خلق الله وما ذرأ

---

٤٢٢٥۔ التفسیر لابن جریر، ٤٤/١٤

Marfat.com

وما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ما سمعت الله اقسم بحیاة احد غیره ، قال الله تعالیٰ ذکره "لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا ، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔
تجلی الیقین ص ۳۲

۴۲۲۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلیتم فاسئلوا الله لی الوسیلة، قیل :یا رسول الله ! ما الوسیلة ؟ قال : اعلی درجة فی الجنة ، لا ینالها الا رجل واحد ، ارجو ان اکون انا هو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود پاک پڑھو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد، امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

ابن عساکر سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں۔

۴۲۲۷ **عن** عبد الله ابن عباس مالم یزل الله یتقدم فی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی ادم فمن بعده ولم تزل الامم تتبا شربه و تستفتح به حتی اخرجه الله فی خیر امة وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور ان کے بعد کے سب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے پیشین گوئی فرماتا رہا۔ اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں۔ اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین امم و بہترین قرون و بہترین اصحاب و بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے۔

وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔ فلما جاء هم ما عرفوا کفروا به ۔ فلعنة الله علی الکفرین۔

Marfat.com

یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔

علماء فرماتے ہیں جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے۔

اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخرالزمان الذی نجد صفتہ فی التورٰۃ۔

الٰہی ہمیں مدد دے ان پر صدقہ اس نبی آخر الزماں کا جس کی نعت ہم توراۃ میں پاتے ہیں، اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔

اسی پیمان الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لو ان موسیٰ کان حیا الیوم ما وسعہ الا ان یتبعنی۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو کچھ گنجائش نہ ہوتی۔

اخرجہ الامام احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وابو نعیم فی دلائل النبوۃ واللفظ لہ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزماں میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے۔ باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے۔ حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک امتی ونائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔

کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور اس عہد واثق کی پوری تائید وتوکید حق عزوجل نے توریت مقدس میں فرمائی جس

Marfat.com

کی بعض آیتیں ان شاء اللہ تابش اول ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ "التعظیم والمنه فی لتو منن به ولتنصر نه" لکھا اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیا و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے امتی۔ حضور کی نبوت و رسالت زمانہ سیدنا ابو البشر علیہ الصلوۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام وشامل ہے۔ اور حضور کا ارشاد "کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد" اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ اگر ہمارے حضور حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسے و عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے ان پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے، اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا تھا۔ اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسرا تمام انبیاء و مرسلین نے حضور کی اقتداء کی اور اس کا پورا ظہور روز نشور ہوگا جب حضور کے زیر لوا آدم و من سوا کافہ رسل وانبیاء ہوں گے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل ہے جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ۔ اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیفہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمی و مواہب کبری سمجھا "من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتہم رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔"

بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیۂ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے۔ صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں۔ امتیوں کو جو نسبت انبیاء و رسل سے ہے۔ وہ نسبت انبیاء و رسل کو اس سید الکل سے ہے۔ امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور رسولوں سے عہد و پیمان لیتے ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف جتارہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں۔ باقی تم سب تابع و طفیلی۔

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

اقول وباللہ التوفیق۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا۔ اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔ اولا انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء معصومین ہیں۔ زنہار

Marfat.com

حکم الٰہی کا خلاف ان سے محتمل نہیں۔ کافی تھا کہ رب تبارک وتعالی بطریق امر انہیں ارشاد فرماتا۔ اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا مگر اس قدر پر اکتفانہ فرمایا۔ بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا۔ یہ عہد۔ عہد الست بربکم کے بعد دوسرا پیمان تھا جیسے کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ تا کہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وعظم۔

ثانیا: اس عہد کو لام قسم سے مؤکد فرمایا۔ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ، جس طرح نوابوں سے بیعت سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔ امام سبکی فرماتے ہیں۔ شاید سوگند بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔

ثالثا: نون تاکید۔

رابعا: وہ بھی ثقیلہ لا کر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

خامسا: یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں ءاقررتم کیا اس امر پر اقرار لاتے ہیں؟ یعنی کمال تعجیل وتسجیل مقصود ہے

سادسا: اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی۔ بلکہ ارشاد ہوا۔ واخذتم علی ذلکم اصری خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

سابعا: علیہ یا علی ہذا کی جگہ علی ذلکم فرمایا کہ بعد اشارت دلیل عظمت ہو۔

ثامنا: اور ترقی ہوئی کہ فاشہدوا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ معاذ اللہ۔ اقرار کر کے مکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔

تاسعا: کمال یہ ہے کہ فقط ان کی گواہیوں پر بھی اکتفانہ ہوئی۔ بلکہ ارشاد فرمایا۔ وانا معکم من الشٰہدین۔ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔

عاشرا: سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو عصمت عطا فرمائی۔ یہ سخت شدید تہدید بھی فرمادی گئی کہ فمن تولی بعد ذلک فاولٓئک ہم الفٰسقون۔ اب جو اس اقرار سے پھرے گا۔ فاسق ٹھہرے گا۔ اللہ۔ اللہ۔ یہ وہی

Marfat.com

اعتنائے تام واہتمام تمام ہے جو باری تعالٰی کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے۔ ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین ۔ جو ان میں سے کہے گا: میں اللہ کے سوا معبود ہوں اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے ۔ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو۔ گویا اشارہ فرماتے ہیں۔ جس طرح ہمیں ایمان کے جزء اول لا الہ الا اللہ کا اہتمام ہے۔ یونہی جزء دوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے ۔ میں تمام جہاں کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتدا کہ نبی ومرسلین بھی اس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرے میں داخل ہوئے والحمد للہ رب العلمین ۔ وصلی اللہ تعالٰی علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ اجمعین ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان سید نا محمد اعبدہ ورسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین واکرم الاولین والاخرین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔

اس سے بڑھ کر حضور کی سیادت عامہ وفضیلت تامہ پر کونسی دلیل درکار ہے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔ (تجلی الیقین ۱۶ تا ۲۳)

## (۹۶) اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔☆

بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا رہنما۔

### ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اجلہ محدثین عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وارزقی نے امام اجل مجاہد تلمیذ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں روایت کی قال اثر قدمیہ فی المقام ایۃ بینۃ۔ فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دونوں قدم پاک کا اس پتھر میں نشان ہو جانا یہ کھلی نشانی ہے جسے اللہ عزوجل آیات بینات فرما رہا ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

الفضیلۃ الثانیۃ لھذا البیت مقام ابراھیم وھو الحجر الذی وضع ابراھیم

Marfat.com

قدمه علیه فجعل الله ما تحت قدم ابراهیم علیه الصلوة والسلام من ذلك الحجر دون سائر اجزائه كالطين حتى غاض فيه قدم ابراهيم عليه الصلوة والسلام وهذا فيما لا يقدر عليه الا الله تعالىٰ ولا يظهره الا على انبياء ثم لما رفع ابراهيم عليه الصلوة والسلام قدمه عنه خلق فيه الصلابة الحجرية مرة اخرى ثم انه تعالىٰ ابقى ذالك الحجر على سبيل الاستمرار والدوام فهذا انواع من الايات العجيبة والمعجزات الباهرة اظهر الله تعالىٰ فی ذلك الحجر ۔

یعنی کعبہ معظمہ کی ایک فضیلت مقام ابراہیم ہے، یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنا قدم مبارک رکھا تو جتنا ٹکڑا ان کے زیر قدم آیا تر مٹی کی طرح نرم ہوگیا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا قدم مبارک اس میں پیر گیا اور یہ قاضی قدرت الہیہ ومعجزۂ انبیاء ہے، پھر جب ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے قدم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کردی کہ وہ نشان قدم محفوظ رہ گیا، پھر اسے حق سبحانہ تعالیٰ نے اسے مدتہا مدت باقی رکھا، تو اقسام اقسام کے عجیب وغریب معجزے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر میں ظاہر فرمائے

ارشاد العقل السلیم میں ہے:

ان كل واحد من اثر قدميه فی صخرة صماء وغوصه فيها الى الكعبين والانة بعض دون بعض وابقائه دون سائر آيات الانبياء عليهم الصلوة والسلام وحفظه مع كثرة الاعداء الوف سنة اية مستقلة ۔

یعنی اسی ایک پتھر کو اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات فرمایا، اس لئے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا نشان قدم ہوجانا ایک، اور ان کے قدموں کا گٹوں تک اس میں پیر جانا دو، اور پتھر کا ایک ٹکڑا نرم ہوجانا باقی کا اپنے حال پر باقی رہنا تین، اور معجزات انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام میں اس معجزے کا باقی رکھنا چار، اور باوصف کثرت اعداء ہزاروں برس اس کا محفوظ رہنا پانچ ۔ یہ ہر بجائے خود ایک آیت ومعجزہ ہے۔

(تبرکات کے آداب ۹ تا ۱۰)

(۱۱۸) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَا

نَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔☆

اے ایمان والوں غیروں کواپناراز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیران کی باتوں سے جھلک اٹھااور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے،ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنادیں اگر تمہیں عقل ہو۔

## ﴿۱۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت کریمہ اپنے ایک ایک جملہ سے اس طوفان بدتمیزی کو جوآج مشرکین ہند سے لیڈران برت رہے ہیں ردفرماتی ہے۔

(الف) حالات کی کمزوری وعاجزی میں مدد کے لئے جس کسی کی طرف التجالائی جائے ضرور ہے کہ اسے اپناراز دار بنایا جائے اوررب عزوجل فرماتا ہے۔کسی کافرکواپناراز دار نہ بناؤ۔یہ واحد قہار کی نافرمانی ہوئی۔

(ب) ظاہر ہے کہ اسے اپنا خیر خواہ سمجھا گیا کہ بدخواہ کے دامن میں کوئی نہ چھپے گااور رب عزوجل فرماتا ہے۔وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔یہ اللہ کی تکذیب ہوئی۔

(ج) مصیبت میں التجاواستمداد اسی سے ہوگی جسے جانا جائے کہ ہمیں مشقت سے بچائے گا اوررب عزوجل فرماتا ہے: ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا۔یہ دوہری تکذیب ہوئی۔

(د) چھپادشمن جس سے اثر عداوت بھی ظاہر نہ ہوا آدمی اس کے دھوکے میں آسکتا ہے اور جس کے منہ سے بغض کھل چکا اس سے قطعی احتراز کرے گا۔ رب عزوجل نے فرمادیا تھا: کہ دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو چکی۔پھر بھی ان کی محبت نے وہ اندھا بہرا کردیا کہ نہ اللہ تعالیٰ کی سنی اور نہ ان کے منہ سے چھلکی یادرہی۔

(ہ) اگر ایک خفیف حد کی مخالفت ورنجش ظاہر ہوتی اور اطمینان ہوتا کہ اس سے زائد شائبہ نہیں تو کچھ گنجائش ہوسکتی کہ یہ ہمارااس حد کا بدخواہ نہیں جو ایسی بھاری مصیبت میں ساتھ نہ دے،اس خیال ارزل کورب عزوجل نے ان تینوں جملوں سے ردفرمایا کہ وہ کوئی ہلکے مخالف نہیں تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے،یہ گمان نہ کرنا کہ وہ کسی سخت سے سخت مصیبت

Marfat.com

میں تم پر کچھ ترس کریں گے، ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو۔ کوئی خفیف رنجش ان کے منہ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ بغض اور پوری دشمنی، بیر اور عداوت۔ اور اس پر چوتھا جملہ یہ ارشاد فرمایا کہ اس پر بس نہ جانو کہ ان کے دلوں کی دبی اور سخت تر ہے۔ مگر انہوں نے اس واحد قہار کریم مہربان پروردگار کی ایک نہ مانی اور جملے جملے کی تکذیب ہی ٹھانی۔ ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۹۱)

## (۱۲۸) لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔☆

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کریکہ وہ ظالم ہیں۔

### ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قنوت فجر کے بارے میں ہمارے مشائخ کرام تصریح فرماتے ہیں کہ منسوخ ہے، و لہذا حکم دیتے ہیں کہ حنفی اگر شافعی کی اقتدا کرے قنوت میں اس کی اتباع نہ کرے کہ منسوخ میں پیروی نہیں۔ اس قدر پر تو کلمات علماء متفق ہیں، ہاں محل نظر یہ ہے کہ یہاں عموم نسخ ہے یا نسخ عموم۔ عموم نسخ یہ کہ نازلہ و بے نازلہ کسی حال میں قنوت فجر کی مشروعیت باقی نہیں عموما نسخ ہوگیا۔ اور نسخ عموم یہ کہ نازلہ و بے نازلہ ہر حال میں عموما قنوت کا پڑھا جانا منسوخ ہوا صرف بحالت نازلہ باقی رہا۔ نسخ عموم پر تو بہت احادیث صحیحہ و جلیلہ ہیں جن کی تفصیل امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں افادہ فرمائی۔ اور مسند امام احمد و صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قنت شہرا یدعو علی احیاء العرب ثم ترکہ زاد ابن ماجۃ فی صلوۃ الصبح و ھو عند البخاری فی مغازی بزیادۃ بعد الرکوع ثم ترکہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز صبح میں ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے تھے پھر چھوڑ دی، ابن ماجہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے، بخاری کے مغازی میں یہ اضافہ ہے کہ قنوت رکوع کے بعد تھی پھر

Marfat.com

اسے ترک کر دیا۔ اور صحاح ستہ میں بضمن حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ترک کا سبب نزول آیت کریمہ:

لیس لك من الامر شئ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون۔

(آل عمران۔ ۱۲۸)

آپ کے ہاتھ میں معاملہ نہیں، چاہے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائے یا انہیں عذاب دے۔ کیونکہ یہ ظالم ہیں۔

یہاں نظر دو طرف جاتی ہے، اگر معنی آیت مطلقا ممانعت اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترک فرمانا بربنائے ارتفاع شریعت ہو یعنی فجر میں قنوت اصلا مشروع نہ رہی تو عموم نسخ ثابت ہوگا اور اب قنوت نازلہ بھی منسوخ ٹھہرے گی اور اگر معنی آیت خاص لوگوں کے دعائے ہلاکت سے ممانعت ہو کہ ان میں بعض علم الٰہی میں مشرف باسلام ہونے والے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترک انہیں کے بارے میں ہو نہ مطلقا، تو صرف نسخ عموم ہی ثابت ہوگا اور قنوت نازلہ مشروع رہے گی۔ یہ ہی دونوں نظریں امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں پھر ان کی تبعیت سے علامہ محقق حلبی نے شرح کبیر میں افادہ فرمائیں۔ ان دونوں کتابوں اور مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

جب نسخ ثابت ہوا تو اس روایت کو جسے حضرت انس سے ابو جعفر رازی یا اس کے مثل دیگر روایات مثلا دینار بن عبد اللہ حضرت انس کے خادم سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال تک فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، یا غلطی پر محمول کیا جائے گا، کیوں کہ قنوت کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے، یا اسے قنوت نازلہ پر محمول کیا جائے گا اور ان (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا قول دوسری حدیث (جو صحاح میں موجود ہے) میں کہ پھر اسے ترک کر دیا گیا، یعنی قوم کے خلاف دعا ترک کر دی نہ کہ ہر دعا اھ اختصارا۔ اور میری طرف سے وہ اضافہ ہے جو ہلالین کے درمیان ہے۔

نیز کتابین مذکورین میں ہے:

مصائب کے وقت قنوت پڑھنے کو باقی رکھنے کے معاملہ کو اجتہادی قرار دینا واجب ہے، کیوں کہ یہ حدیث (یعنی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو طریقوں سے مروی ہے، جما

Marfat.com

د بن ابی سلیمان وابوحمزہ قصاب نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھا پھر آپ نے اسے ترک فرمادیا۔اس سے پہلے بھی آپ نے قنوت فجر میں کبھی نہ پڑھی اور نہ بعد میں ۔حماد کے الفاظ یہ ہیں کہ اس سے پہلے بھی نہ دیکھا اور نہ بعد میں اور نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ قول منقول ہے کہ شدید مصیبت میں اس کے بعد قنوت نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے بعد محض عدم بھی منقول نہیں ہوا۔لہذا اس معاملہ میں اجتہاد ہوگا بایں طور کہ غالب گمان ہے کہ اس کے بعد کوئی ایسی شدید مصیبت ہی نہ ہوئی جو قنوت کا تقاضا کرتی ۔لہذا قنوت دائما جائز ہوگی اور یہ ہی محمل ہے اس قنوت کا جو حضور کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول ہے، یا بایں طور پر کہ غالب گمان ہے کہ اس کا جواز ختم ہونا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ترک کے باعث ہے اور وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قول: لیس لک من الامر شیئ ۔نازل ہوا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ترک کردیا۔واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ۔اھ بزیادۃ ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۹۹_۵۰۱)

﴿۱۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔☆

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب حق معاف نہیں کرتا معاف نہیں ہوتا، حقوق اللہ میں تو ظاہر ہے کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون۔

الحمد للہ کہ معافی کریم غنی قدیر رؤف رحیم کے ہاتھ میں ہے والکریم لایاتی منہ الا الکرم۔

حقوق العباد میں بھی ملک دیان عزوجل نے اپنے دار العدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان ومال سب کا مالک

Marfat.com

ہے، اگر وہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے معاف فرمادے تو بھی عین حق وعدل ہے۔ کہ ہم بھی اس کے اور ہمارے حق بھی اسی کے مقرر فرمائے ہوئے ہیں۔ اگر وہ ہمارے خون و مال وعزت وغیرہ کو معصوم ومحترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہونچا تا نام کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا، یونہی اس حرمت وعصمت کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجال عذر ہے، مگر اس کریم رحیم جل وعلا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا، بے ہمارے بخشے معاف ہوجانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے میں اپنی داد کو نہ پہونچا۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الدواوین ثلثة، فديوان لايغفر الله منه شيئا وديوان لا يعبأ الله به شيئا وديوان لا يترك الله منه شيئا، فاما الديوان الذى لا يغفر الله منه شيئا فالاشراك بالله واما الديوان الذى لا يعبأ الله به شيئا فظلم العبد نفسه فيما بينه وبين ربه من صوم يوم تركه او صلاة تركها فان الله تعالىٰ يغفر ذلك ان شاء ويتجاوز واما الديوان الذى لا يترك الله منه شيئا فمظالم العباد بينهم القصاص لامحالة۔

(قدیم ۹/۴۸)

۴۲۲۸۔ **عن** أبى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان للمسلم على اخيه ست خصال واجبة، ان ترك شيئا منها فقد ترك حقا واجبا عليه لاخيه، يسلم عليه اذا لقيه، ويجيبه اذا دعاه، ويشمته اذا عطس ويعوده اذا مرض، ويحضره اذا مات، وينصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ

---

۴۲۲۸۔ الصحيح لمسلم، باب من حق المسلم على المسلم، ۲/۲۱۳

Marfat.com

پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجا لائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۸۱

۴۲۲۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ یورثہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۴۲۳۰۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حق الجار علی جارہ ان مرض عدتہ، وان مات شیعتہ، وان استقرضك اقرضتہ، وان اعور سترتہ، وان اصابہ خیر هنأ تہ، وان اصابتہ مصیبة عزیتہ، ولا ترفع بناك فوق بنائہ فتسد علیہ الریح، ولا تؤذیہ بریح قدرك الا ان تغرف لہ منہا۔

---

۴۲۲۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار، ۲/۱۶

۴۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۷، ۹/۵۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۳۰۸

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، [

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے۔ اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔ احکام شریعت، ۱۴۱

۴۲۳۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من كانت له مظلمة لا حيه من عرضه او شیء فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم، أن كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة، و ان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه محمل عليه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ (فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۷)

۴۲۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

---

۴۲۳۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من كانت مظلمة عند الرجل، الخ، ۳۳۱/۱

۴۲۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الظلم، ۳۲۰/۲

Marfat.com

علیہ وسلم: لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء تنطحھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۴۲۳۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حتی للذرۃ من الذرۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقہ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

(فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹)

۴۲۳۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتدرون من المفلس؟ قالوا: المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع، فقال: ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلاۃ و صیام و زکاۃ، و یاتی قد شتم ھذا، وقد قذف ھذا، و اکل مال ھذا، و سفک دم ھذا و ضرب ھذا، فیعطی ھذا من حسناتہ و ھذا من حسناتہ، فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

---

۴۲۳۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

۴۲۳۴۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

(فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹)

۴۲۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : انہ یکون للوالدین علی ولدھما دین فاذا کان یوم القیامۃ یتعلقان بہ ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلک ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم و رحیم مالک و مولیٰ جل جلالہ و تبارک و تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کر دے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فللہ الحمد حمداً کثیراً طیباً

---

۴۲۳۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۷۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۳۵۵
حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۴/۲۰۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۰۵

Marfat.com

مباركا فيه كما يحب ربنا و يرضى ۔

(فتاوی رضویہ، حصہ اول،۹/۴۹)

٤٢٣٦ ـ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: بينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جالس اذ رأيناه ضحك حتى بدت ثناياه، فقال له عمر: ما اضحكك ؟ يا رسول الله بأبي انت وامي، قال: رجلان من امتى جثيابين يدى رب العزة، فقال احدهما: يا رب! خذلى مظلمتى من اخى، فقال الله: كيف تصنع باخيك و لم يبق من حسناته شئ، قال: يارب! فيحمل من او زارى وفاضت عينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالبكاء ثم قال: ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس ان يحمل عنهم من او زارهم، فقال الله للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال: يا ربى ارى مداين من ذهب وقصورا من ذهب مكللة باللؤلؤ، لاى بنى هذا، او لاى صديق هذا، اولاى شهيد هذا ؟ قال: لمن اعطى الثمن، قال: يارب او من يملك ذلك ؟ قال: انت تملكه، قال: بماذا ؟ قال بعفوك عن اخيك، قال: يارب! فانى قد عفوت عنه، قال الله تعالىٰ: فخذ بيد اخيك و ادخله الجنة، فقال: رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عند ذلك: اتقوا الله و اصلحوا ذات بينكم، فان الله يصلح بين المسلمين يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آگئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک

---

٤٢٣٦ ـ المستدرك للحاكم، ☆ الدر المنثور للسيوطي، ۳/ ۱۶۱

المطالب العالية لابن حجر، ٤٥٥ ☆

Marfat.com

وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔ (فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰)

۴۲۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی مناد یا اھل الجمع! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۴۲۳۸۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یجمع الاولین و الآخرین یوم القیامۃ فی صعید واحد، ثم ینادی مناد من تحت العرش، یا اھل التوحید! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم

---

۴۲۳۷۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۴۲۳۸۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۵

Marfat.com

الناس- فیتعلق بعضهم ببعض فی ظلامات، فینادی مناد، یا اهل التوحید! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب-

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبریٰ ونعمت عظمیٰ کہ اکرم الاکرمین جلت عظمته اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گار انند"

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ ونافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کہ جانا ادا یا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد دیون ومظالم مثلا، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کرلیا یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرالیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کر دیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ

Marfat.com

گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی، اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا ۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہوکر پلٹے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف و جوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث و کلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء بحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

۴۲۳۹۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعرفات، وقد کادت الشمس ان تغرب، فقال: یا بلال! انصت لی الناس، فقام بلال فقال: انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فانصت الناس۔ فقال: یا معشر الناس! اتانی جبرئیل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال: ان اللہ عزوجل غفر لاھل عرفات و اھل المشعر وضمن عنھم التبعات، فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ! ھذا لنا خاصۃ؟ قال: ھذا لکم و لمن اتی من بعد کم الی یوم القیامۃ، فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کثر خیر اللہ و طاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہو

Marfat.com

گئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعرالحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمین

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۱

دوم۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

۴۲۴۰۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

اللهم ارزقنا بجاهه عندك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ

---

۴۲۳۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۰۳

۴۲۴۰۔ السنن لابن ماجه، ☆

ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/۲۷۴

Marfat.com

تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

٤٢٤١۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قتل الصبر لا يمر بذنب الامحاه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

٤٢٤٢۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قتل الرجل صبرا كفارة لما قبله من الذنوب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

## ﴿٢٠﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج و معتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

**اقول۔** بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کر لی تو پھر التائب من الذنب كمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

---

٤٢٤١۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦/٢٦٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٣/٨١
زاد المسير، ٢/٣٣٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٣٣٧٠، ٥/٢٨٩
تاريخ اصفهان لأبى نعيم، ٢/١٩١ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ٣٠٤
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٢٠٨ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١٣٨

٤٢٤٢۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦/٢٦٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٣٣٦٩، ٥/٢٨٩

Marfat.com

۴۲۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو ان صاحب بدعة مكذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الركن والمقام لم ینظر الله فی شیٔ من امره حتی یدخله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں کمی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بہ مجبوری ادا نہ ہوسکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۴۲۴۴۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من ادان دینا ینوی قضاءه ادی الله عنه یوم القیامة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۴۲۴۵۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

---

۴۲۴۳۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۴۰ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱/۳۲۰

۴۲۴۴۔ السنن لابن ماجه، باب من ادان دینا الخ، ۲/۱۷۳

المعجم الكبیر للطبرانی، ۲۳/۴۳۲ ☆

۴۲۴۵۔ المستدرك للحاكم، ۲/۲۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۹۷

Marfat.com

لله تعالیٰ علیه وسلم : من تداین بدین و فی نفسه و فاءه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آ گئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کر دے گا۔

٤٢٤٦۔ **عن** عبدالله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینه ما لم یکن فیما یکره الله ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

٤٢٤٧ ۔**عن** عبدالرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یدعو الله بصاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه ، فقال : یا ابن آدم! فیم اخذت هذا الدین ؟ و فیم ضیعت حقوق الناس ؟ فیقول: یارب! انك تعلم انی اخذته فلم آکل ، و لم اشرب، و لم البس ، ولم اضیع ، ولکن اتی علی یدی اما حرق ، واما سرق و اما وضیعة ، فیقول الله عزوجل : صدق عبدی، انا احق من قضی عنك الیوم ، فیدعو الله عزوجل بشیئ فیضعه فی کفة میزانه فترجح حسناته علی سیئاته فیدخل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے

---

٤٢٤٦۔ السنن لابن ماجه باب من اذان دینا الخ، ١٧٣/٢

٤٢٤٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٩٨/١ ☆

Marfat.com

کا ہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

**پنجم**۔ اولیاء کرام، صوفیہ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا اللہ ببرکاتھم فی الدنیا و الآخرۃ کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ: الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستکون لا صحابی زلۃ یغفرھا اللہ لھم لسا بقتھم معی،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمایگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔

ان مبارک قوم کے سرور وسردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم۔

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا۔

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما علی عثمان مافعل بعد ھذہ، ماعلی عثمان مافعل بعد ھذہ۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۴۲۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیانا کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ و زاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔ پھر "التائب من الذنب کمن لا ذنب له" اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو و مغفرت، اور اظہار مکان

---

۴۲۴۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۶۲

Marfat.com

قبول ومحبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود ، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، و الحمد للہ الکریم الودود ، و ھذا ما زدتہ بفضل المحمود ۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں ۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے ۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبد الدینار ، عبد الدرہم، عبد طمع، عبد ہوی، عبد رغب، فرمایا گیا ۔ وقال تعالیٰ: افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواہ ۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں ۔

لا الٰہ الا اللہ کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا اللہ ، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا اللہ " اہل ہدایت کے نزدیک " لا مشھود الا اللہ " اور اخص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا اللہ "،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں ، ۔ جعلنا اللہ تعالیٰ من خدا مھم و تراب اقدامھم فی الدنیا و الآخرۃ ۔ غفرلنا بجاھھم عندہ ،انہ اھل التقوی و اھل المغفرۃ ۔ آمین ۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل ، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو ۔ وباللہ التوفیق ۔

پھر ان سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہ ہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ "حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا" غرض معاملہ نازک ہے ، اور امر شدید ، اور عمل تباہ ، اور امل بعید ، اور کرم عمیم ، اور رحم عظیم ، اور ایمان خوف ورجاء کے درمیان ۔ وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین ، نجاۃ الھالکین ، مرتجی البائسین ، محمد وآلہ و صحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین ۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ، وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم ۔

Marfat.com

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۳

(۱۴۵) وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ☆

اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھا رکھا ہے اور دنیا کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الفار من الطاعون کالفار من الزحف۔

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا کہ جہاد میں کافروں کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔

جسے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فقد باء بغضب من اللہ و ماوہ جھنم و بئس المصیر۔ (الانفال۔ ۱۶)

وہ بیشک اللہ کی غضب میں پڑا اور اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بہت ہی بری جگہ پھرنے کی۔

جو لوگ اس سے بھاگ کر کہیں بھی جاتے ہیں سب گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اسی کی تفصیل ہمارے رسالہ "تیسر الماعون" میں ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ لوگ اس میں بے موت مر جاتے ہیں وہ گمراہ ہیں، اس میں قرآن عظیم کا انکار ہے ان پر توبہ فرض ہے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح چاہئے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا موجلا۔

(آل عمران۔ ۱٤٠)

کوئی جان بے حکم خدا نہیں مر سکتی لکھا ہوا حکم ہے وقت باندھا ہوا ہے۔

پیڑ سے ایک آدھ پھل ٹپکتا رہتا ہے اس کا ٹپکنا لکھا تھا، اور ایک آندھی آتی ہے کہ

Marfat.com

ہزاروں پھل ایک ساتھ جھڑ پڑتے ہیں ان کا ساتھ ہونا ہی لکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و کل صغیر و کبیر مستطر ۔ (القمر ۔ ۵۳)

ہر چھوٹی بڑی بات سب لکھی ہوئی ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۲/۱۴۴)

(۱۴۶) وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۔☆

اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہونچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت سے ثابت کہ) جہاد پہلی امتوں میں بھی تھا۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/۵۲)

(۱۴۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۔☆

اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مشرکوں کا غلام و منقاد بننا ان کا پس رو بننا جو کہیں وہی کرنا خصوصا جسے امر دینی سمجھا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام حرام ہے، سخت مخالفت ذو الجلال والاکرام ہے، گمراہی اور کفر اس کا انجام ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۴۶)

(۱۶۹) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۔☆

Marfat.com

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

موت حقیقۃً صفت بدن ہے نہ کہ وصف روح، ولہذا علامۃ الوجود مفتی ابی سعود محمد عمادی نے تفسیر ارشاد العقل السلیم میں اس آیت کے تحت فرمایا:

فيه دلالة على ان روح الانسان جسم لطيف لا يفنى بخراب البدن و لا يتوقف عليه ادراكه و تالمه و لا التذاذه۔

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کی روح ایک جسم لطیف ہے جو بدن کے ہلاک ہونے سے فنا نہیں ہوتی اور اس کا ادراک والم پانا بدن پر موقوف نہیں۔

پھر مجاز ارواح مفارق علی البدن پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے۔ حدیث میں ہے۔

اللهم رب الارواح الفانية و الاجساد البالية الحديث۔ ولفظه عند ابن السنى عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا دخل الجبانة يقول: السلام عليكم ايتها الارواح الفانية والابدان البالية والعظام النخرة التى خرجت من الدنيا وهى بالله المؤمنة اللهم ادخل عليهم روحا منك و سلاما منا۔

اے اللہ فانی ارواح اور بوسیدہ اجسام کے رب الحدیث۔ ابن السنی کے یہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قبرستان میں داخل ہوتے تو فرماتے: تم پر سلام ہوا ے فانی ارواح اور بوسیدہ اجسام اور گلی ہوئی ہڈیو جو دنیا سے خدا پر ایمان کے ساتھ نکلے۔ اے اللہ ان پر اپنی جانب سے آسائش اور ہماری طرف سے سلام پہونچا۔

علامہ عزیزی اس حدیث کے نیچے سراج المنیر میں فرماتے ہیں:

(ارواح الفانية) اى الفانى اجسادها۔ ارواح فانی کا مطلب یہ ہے کہ جن کے جسم فانی ہیں۔

علامہ زین العابدین مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

یعنی الا رواح اللتی اجسا دھا فا نیة و الا فا لارواح لا تفنی ۔
یعنی وہ ارواح جن کے جسم فانی ہیں ورنہ ارواح تو فنا نہیں ہوتیں۔
علامہ حفنی حاشیہ جامع الصغیر میں فرماتے ہیں:

قولہ الفا نیة ای الفا نیة اجسا دھا اذالا رواح لا تفنی ولذا اتی بالجملة بعدھا مفسرۃ لذلک اعنی ولا بد ان البا لیة ای فی غیر نحو الشھداء ۔

اس کا قول الفانیة یعنی جن روحوں کے جسم فانی ہیں کیونکہ روحیں فنا نہیں ہوتیں اسی لئے اس کی تفسیر کرنے والا جملہ بعد میں لائے، میری مراد الا بدان البالیة (بوسیدہ اجسام) یعنی شھداء کے ماسوا اجسام بوسیدہ ہیں۔

ان سب عبارات کا محصل یہ ہے کہ روح پر اطلاق باعتبار جسم واقع ہوا۔ یعنی اے وہ روح جن کے بدن فنا ہو گئے تم پر سلام ہو۔ ورنہ خود روح کے لئے ہرگز فنا نہیں ولہذا دوسرے فقرے میں اس کی تفسیر فرمادی کہ گلے ہوئے بدن یعنی عام لوگوں کے لئے شھداء اور ان کے مثل خواص کے جسم سلامت رہتے ہیں۔ اس کے بعد تیسیر وسراج المنیر دونوں میں ہے۔

فیہ ان الا موا ت یسمعو ن اذ لا یخا طب الا من یسمع ۔ یعنی اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مردے سنتے ہیں کہ خطاب اس سے کیا جاتا ہے جو سنتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں فرمایا:

موت کا یہ معنی کہ حس وحرکت ختم ہو جائے اور ادراک وشعور مفقود ہو جائے صرف جسم کے لئے ہوتا ہے اور ارواح میں بالکل کوئی تغیر نہیں ہوتا، وہ جیسے پہلے حامل قوی تھی اب بھی ہے، پہلے جو شعور وادراک اس کے پاس تھا وہ اب بھی ہے، بلکہ اب زیادہ صاف اور روشن ہے تو اس معنی کر روح کو مردہ نہیں کہہ سکتے مطلقا خواہ شہید کی روح ہو یا کافر وفاسق کی روح۔ موت بدن کی صفت ہے کہ روح کے تعلق کی وجہ سے جو شعور وادراک اور حرکات وتصرفات بدن سے ظاہر ہوتے تھے اب نہیں ہوتے۔ ہاں روح کو دو معنی میں موت لاحق ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ بدن سے جدا ہو جانے کے بعد اس کی ترقی رک جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ کھانے پینے کی جیسی لذتیں اس کے قبضہ سے نکل جاتی ہیں۔ اسی لئے شریعت میں ان کے لئے بھی موت کا حکم دیتے ہیں لیکن وہ بھی صرف زندہ ہیں ان باتوں میں۔ مگر خدا کی راہ میں شہید ہونے والوں کے لئے حقیقت میں یہ دو

Marfat.com

نوں معنی بھی نہیں بلکہ یہ حضرات زندہ ہیں اور ان کی ترقی ہمیشہ جاری ہے اور جسمانی لذتیں بھی ان سے موقوف نہیں۔

اسی میں ہے۔

آدمی جس قدر بھی سختیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہو مگر اس کی روح خدا کی حفاظت کے باعث محفوظ ہے، اس کا ٹوٹنا پھوٹنا اور فنا ہونا محال ہے، اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے: تم ہمیشہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، یعنی تمہاری جان و روح کہ حقیقت میں انسان اسی سے عبارت ہے ابدی اور جاودانی ہے، کبھی بھی فنا ہونے والی نہیں، اور وہ جو عرف میں مشہور ہے کہ موت جان کو ہلاک کردیتی ہے محض مجاز ہے، موت کا زیادہ سے زیادہ اثر یہ ہے کہ جان سے جدا ہوتی ہے اور بدن اپنے مربی و محافظ کو کھودینے کی وجہ سے بکھر کر رہ جاتا ہے، ورنہ جان کے لئے فنا متصور نہیں۔ عالم برزخ اور امکان حشر ونشر کے اثبات کی بنیاد اسی مسئلہ پر ہے بالجملہ موت بمعنی حقیقی کہ بدن ہی کو عارض ہوتی ہے وہی ایسی چیز ہے کہ جسے لاحق ہو مہمل و معتل و معرض فساد ملحق بالجماد کردے، موت مجازی کہ روح کے لئے ان سب آفات سے پاک و مبرہ ہے وللہ الحجۃ السامیۃ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۸۴۳ تا ۸۴۷)

〈۱۷۸〉وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ‌ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا‌ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ۔☆

〈۱۷۹〉مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ‌ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى الۡغَيۡبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجۡتَبِىۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَلَكُمۡ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ۔☆

اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے لئے بھلا ہے، ہم تو اسی لئے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں، اور ان کے لئے ذلت کا

Marfat.com

عذاب ہے۔

اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صدر اسلام میں ایسا تھا کہ منافق مسلمانوں میں گھلے ملے رہتے، مجالس میں ساتھ بیٹھتے، جب یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص جمعہ کے دن علی رؤس الاشھاد نام بنام ایک ایک کو فرمایا: اخرج یا فلان فانك منافق ۔اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ نماز سے پہلے سب کو نکال دیا۔ یہ برتاؤ ان کا ہے جن کو رب العزت رحمۃ للعالمین فرماتا ہے۔ طبرانی وابن ابی حاتم۔ (الملفوظ ۱/۴۶)

تو ان کے غیر کو جو علم حاصل ہوگا انہیں کے فیض و مدد اور فائدہ عطا فرمانے اور راہ دکھانے سے ملے گا۔ تو برابری کیسی؟ علاوہ بریں علوم انبیاء میں سے ان کے غیر نہیں جانتے مگر تھوڑا قلیل کہ انبیاء کے علوم غیب کے سمندر چھلک رہے ہیں، ان کے سامنے کسی گنتی وشمار میں نہیں۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام روز ازل سے روز آخر تک تمام ما کان و ما یکون کو جانتے بلکہ دیکھ رہے ہیں اور مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور اسی طرح دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کو ساری سلطنت آسمانوں اور زمیں کی۔

طبرانی و معجم کبیر اور نعیم بن حماد نے کتاب الفتن اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

یہ ایک روشنی ہے اللہ کی طرف سے جو اللہ نے اپنے نبی کے لئے چمکائی جس طرح اگلے انبیاء کیلئے چمکائی تھی، تو مردود نے کل اور بعض دو شقیں تھیں۔ اور جب کہ پہلی شق موجود نہیں اور ان سے دوسری شق سب کے لئے شامل خیال کیا، تو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم جن کا علم وحلم سارے جہان کو وسیع ہے'' اور اللہ نے انہیں سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل ان پر بہت بڑا ہے۔ تو انہوں نے سب اگلوں پچھلوں کا علم جان لیا اور جو کچھ ہو گزرا ہے اور آنے والا ہے سب ان کے علم میں آ گیا، اور جو کچھ آسمانوں زمین میں ہے سب انہیں معلوم ہو گیا اور مشرق سے مغرب تک جو کچھ ہے سب سے خبردار ہو گئے اور ہر چیز ان پر روشن ہو گئی اور انہوں نے پہچان لی، اور ان پر قرآن اترا ہر چیز کا روشن بیان اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہر چیز خوب مفصل بیان فرما دی۔ لیکن مردود (تھانوی) نے ان کے علم کو زید و عمر بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپائے کے علم سے برابر کر دیا اور بدبخت نے نہ جانا کہ بعض میں تو بڑی چوڑی وسعت ہے جو ایک چھوٹی سی بوند کی خوار بے مقدار سے لے کر لاکھوں کروروں چھلکے سمندروں تک کو شامل ہے جن کا گہراؤ نہ جانا جائے اور نہ ان کا کوئی کنارہ نہ انتہاء۔ تو یہ سب کا سب نہیں مگر اللہ کے علموں میں سے بعض اور وہ اس کے علموں سے احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے تو اگر فقط لفظ بعض کو صادق آنا برابری اور مماثلت اور نفی خصوصیت کے لئے کافی ہو جیسا اس مردود و مطرود نے گمان کیا تو یہ بھی حکم لگا دے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت زید و عمر بلکہ ہر بچے و پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپائے کی قدرت کے برابر ہے کہ تمام حیوانات کسی نہ کسی فعل و حرکت پر قدرت رکھتے ہیں اگر چہ ان کی قدرت پیدا کرنے والی نہیں تو بعض صادق آیا اور اللہ تعالیٰ اس سے برتر ہے کہ اپنی ذات قدیم اور صفات قدیم پر قدرت رکھے ورنہ تحت قدرت ہو گا تو ممکن ہو جائے گا تو خدا نہ ہو گا اور اس کی صفت مخلوق ناپیدا ٹھہریں گی۔ اس لئے کہ جو قدرت سے موجود ہوا وہ پیدا کرنے والے سے موجود ہوتا ہے، وہ پہلے ناپیدا ہوتا ہے تو یہاں بھی بعض کا لفظ صادق آیا کہ تمام اشیاء کا احاطہ یہاں بھی نہیں تو برابری اور ساری برائیاں لازم آ گئیں۔ تو میں تجھے ایک مثال بیان کروں۔ ایک بادشاہ جبار تمام و کمال دنیا کا مالک ہوا اور ہر چھوٹا بڑا خزانہ سب اسی کے ملک میں تھا اور اس کے نواب سردار تھے جنہیں ایک ایک ضلع کے خزانے پر مسلط کیا تا کہ محتاجوں کی اعانت کریں اور مسکینوں کو خیرات دیں، اور سب پر ایک نائب اعظم کو سردار کیا جس کے اوپر سب سے زیادہ عزت والے بادشاہ کے سوا کوئی نہیں۔ تو بادشاہ نے اپنے تمام خزانے اس کے ہاتھ اختیار میں دیدیئے اور خواص اپنی ذات کے سوا سب کے معاملات اس کے سپرد کر دیئے تو وہ نائب اعظم سب نوابوں اور سرداروں میں تقسیم کرتا ہے

Marfat.com

اور وہ درجہ بدرجہ اپنے ماتحتوں پر بانٹتے ہیں، یہاں تک کہ وہ تقسیم فقیروں تک پہنچتی ہے تو ہر ایک کو اس کا نصیب ملتا ہے۔ اور ان محتاجوں میں ایک بد بخت مطرود گندا مردود ہے جو بادشاہ اور اس کے نوابوں سے جھگڑتا ہے۔ تو نہ ان کی عقیدت رکھے اور نہ ان کی تعظیم کرے اور نہ انہیں اپنے سے کچھ بڑھ کر سمجھے اور وہ نان شبینہ کو محتاج ہے فقیر آفت زدہ مسکین مفلس ہے، اسے امیروں کی تقسیم سے ایک پیسہ پہونچا ملت کھوٹا اور وہ کہتا ہے میں اور نائب اعظم دونوں مال وملک میں برابر ہیں، اس لئے کہ اگر تمام اموال کی ملک مراد لی جائے تو وہ خلیفہ کو بھی حاصل نہیں اور اگر بعض کی ملک مراد ہے تو اس میں خلیفہ کی خصوصیت کیا ہے کہ بعض کا میں بھی مالک ہوں۔ کیا یہ کالا کھوٹا پیسہ میری ملک میں نہیں۔ تو اس بد بخت بڑے ناشکرے محتاج مغرور، بد کنے والے نے نہ تو عطائے خلیفہ کا حکم مانا نہ منصب خلافت کی تعظیم کی، اور ایک کھوٹے پیسے اور معمولی خزانوں میں جو شرق سے غرب تک زمین کو بھرے ہوئے ہیں کچھ فرق نہ کیا بلکہ اس بادشاہ جبار کی قدر جیسی چاہی نہ پہچانی اور اس کی خلافت اور حکم کی عظمت شان ہلکی جانی، تو بڑے وبال والے عذاب اور سخت مار اور لمبی سزا کا مستحق ہوا۔ تو بادشاہ تو اللہ عزوجل ہے۔ اور اس کے خلیفہ اعظم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نواب وامیر انبیاء اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور ہم فقیر ہیں۔ ان سے بھیک مانگنے والے اور وہ گالی دینے والا مردود وہ کنگال ہے راندہ گیا ہٹ دھرم جھگڑالو و سرکش۔ ہم اللہ سے عفو وعافیت مانگتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اے مسلمان اللہ تیری حمایت کرے، کیا تجھے یہ گمان ہے کہ وہ ذلیل کمینہ اس بڑے فرق کو جانتا نہیں حاشا اللہ، بلکہ خوب جانتا ہے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت سے انکار کرنے کے لئے اسے دفع کررہا ہے۔ اگر تو اس کی حقیقت دیکھنا چاہے تو اس کے پاس جا اور اس سے یوں خطاب کر کہ اے علم وعزت میں کتے اور سور کے برابر! ابھی تو اسی کو دیکھ لے گا کہ غیض میں جل جائے گا اور غصہ میں مرنے کے قریب ہو جائے گا۔ تو اب اس سے پوچھ کیا تیرا علم اللہ تعالیٰ کی طرح ہر شئی کو محیط ہے؟ اگر کہے ہاں جب آپ ہی کافر ہے۔ اور اگر کہے نہیں تو اس سے کہہ کے علم میں تیری خصوصیت کیا ہے کہ بعض کا علم تو ہر کتے اور سور کو حاصل ہے، تو کیا سبب کہ تجھے عالم کہا جاتا ہے، نہ تیرے ان مانندوں کتوں اور سوروں کو۔ اور عزت کا بھی یہی حال ہے کہ جمیع عزت تو تیرے لئے ہے نہیں اور کتے اور سور بھی اس کے بعض سے خالی نہیں، اس لئے کہ کافران سے ز

Marfat.com

یادہ ذلیل وخوار تر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کہ وہ سارے جہان سے بدتر ہیں۔ اس وقت کم وبیش کے فرق پر ایمان لائے گا چہ جا یکہ اصلی اور طفیلی، بخلاف تمام جہان کے علم والوں کے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امداد سے ملا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ تاکہ تم لوگوں سے بیان کردو جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے۔ اور قصیدہ بردہ شریف میں امام بوصیری کا ارشاد سن چکے۔ رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

# نظر چہارم

خدا کے مخذول وہابیہ جب عاجز ونا امید ہوتے ہیں تو اپنے لئے بچاؤ ڈھونڈتے ہیں ،حالانکہ بچاؤ کا وقت کہاں۔ تو یوں کہتے ہیں کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض وقت بعض غیوب کا علم معجزے کے طور پر دیا مگر ہے یہ کہ وہ اتنا ہی جانتے ہیں جتنا سکھائے گئے۔ اور کہتے ہیں کہ تم بھی تو اسی کے قائل ہو تو اختلاف اٹھ گیا اور اتفاق حاصل ہوا۔ اور اپنی با توں سے یہ چاہتے ہیں کہ جاہل کو دھوکہ اور غافل کو شکار کریں لیکن وہ جس نے ان کی باتیں دیکھیں اور ان کی گالیاں سنیں اس پر پوشیدہ نہیں کہ سب بہودوں میں بری بہودہ ہے جو جھانکے اور دبک جائے، کیا دلی کے وہابی نے نہ کہا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نہ جانتے تھے یہاں تک کہ خود اپنے خاتمہ کا حال۔ اس ذلیل کو چھوڑو اور اس جیسے نیچے والے کو دھکا دے، کیا ان کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں نہ کہا؟ جو کسی نبی کے لئے غیب کی بات جاننے کا دعویٰ کرے اگرچہ ایک پیڑ کے پتوں کی گنتی، اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، چاہے یوں مانے کہ وہ اپنی ذات سے جانتے ہیں یا خدا کے بتائے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ کیا ان کے بڑے گنگوہی نے اپنی براہین میں نہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار کے پیچھے کا حال نہ جانتے تھے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء کر کے اسے خود حضور کا قول ٹھہرادیا اور با کمال بے حیا ئی اس کا روایت کرنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف نسبت کیا حالانکہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو اس کو اشکال کے طور پر ذکر کیا اور اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں اور اس کی روا یت صحیح نہیں جیسا کہ مدارج النبوۃ میں تصریح فرمائی۔ تو کہاں یہ قول اور کہاں وہ جس پر قرآن

Marfat.com

عظیم ناطق ہے اور جس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں نص فرما رہی ہیں اور ائمہ دین سے اگلوں پچھلوں کا قول کہ وہ جانتے ہیں اور تمام گزشتہ وآئندہ سے آگاہ ہیں اور ہر چیز ان کے لئے روشن ہوگئی اور انہوں نے پہچان لی۔ رہا ان کا کہنا کہ وہ نہیں جانتے مگر جتنا بتائے گئے، یہ حق بات ہے جس سے انہوں نے باطل کا ارادہ کیا۔ اور ایسا ہی انکا کہنا کہ بعض مغیبات اور بعض اوقات، اس لئے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرلیا، یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے اور عنقریب ہم تم سے بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھانا بذریعہ قرآن عظیم ہوا، اور قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اترا اور ہر وقت نہیں اترتا تھا تو اوقات اور معلومات دونوں میں بعض ہونا ثابت ہوا مگر یہ ہے کہ وہابیہ اس بات سے قلیل وحقیر واندک مراد لیتے ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کمینہ نفسوں پر قیاس کرتے ہیں جیسے کہ یہ مشرکین کی قدیم زمانہ سے عادت ہے جب کہ وہ رسولوں سے کہا کرتے تھے: تم تو نہیں ہو مگر ہم جیسے آدمی۔ بلکہ وہابیہ ان مشرکوں سے بھی بڑھ کر کودن وگمراہ ہیں۔ اس لئے کہ مشرک جو رسولوں کو اپنے جیسا بتاتے تھے وہ ان کے اس قول کی بنا پر تھا کہ رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تو جب وہ نزول کتاب وحصول رسالت کا انکار کر چکے تو اب نہ رہی مگر بشریت جو ان کے زعم میں شرکت تھی اور یہ تو رسالت کے قائل ہیں اور پھر بھی رسولوں کو اپنے مرتبہ میں رکھتے ہیں، تو پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیتا ہے اور یہ بیماری انہیں یوں پیدا ہوئی کہ ما کان وما یکون جس معنی پر ہم ذکر کر آئے ہیں انہیں بہت لگتا ہے اور ان کی بودی عقلوں کے اندازہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان کا صحیح ہو نا نہیں آتا چہ جائیکہ دیگر انبیائے کرام اور اولیائے عظام علیہم الصلوۃ والسلام اور یہ انہیں اس لئے بہت لگا کہ انہوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہئے نہ پہچانی۔ اس کے حکم وقدرت کی وسعت نہ جانی اور رسولوں کو اپنی عقل کی ترازو میں تولا تو جس بات کا علم ان کے وہم میں نہ آیا اسے جھٹلا بیٹھے۔

اور ہم گروہ اہل حق بحمد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ روز اول سے جو کچھ ہو گزرا اور روز آخر تک جو کچھ آئے گا اس سب کی تفصیل جو ہم نے ذکر کی وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے حضور نہیں مگر ایک تھوڑی سی چیز، اور اس پر دلیل رب عزوجل کا ارشاد ہے کہ اس نے بتایا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

Marfat.com

اقول: اس آیت کریمہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں بتادیا اور اس احسان جتانے کو ایسی بات سے ختم فرمایا جو اس عظیم منت کی عظمت اور اس بڑی نعمت کی بڑائی پر دلالت کرتی ہے کہ فرمایا: اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کہ ما کان وما یکون بمعنی مذکور جسکا ہر ہر فرد بہ تفصیل تام لوح محفوظ میں ثبت ہے یہ نہیں مگر دنیا۔ اس لئے کہ آخرت تو قیامت کے بعد آئے گی اور دنیا و آخرت دونوں سے باہر اللہ عزوجل کی ذات وصفات ہیں جو نہ لوح محفوظ میں آسکیں نہ قلم میں۔ اور اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں فرمایا تم کہدو کہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے۔ تو وہ جسے اللہ تعالیٰ قلیل بتارہا ہے اس چیز سے کیا نسبت رکھے جسے اللہ نے عظیم بتایا اور اس کی شان کی بڑائی کی۔ معہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم روز آخر سے بعد کی اشیا تک بڑھا جیسا کہ حشر ونشر، حساب وکتاب جنت و دوزخ میں اپنے اپنے ٹھکانے پہنچیں اور اس کے بعد کی باتیں جتنی خدائے تعالیٰ نے بتانی چاہی اور بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی ذات وصفات سے پہچانا جس کی قدر خدا ہی جانے جس نے یہ بخششیں اپنے مصطفیٰ کو عطا کیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو ثابت ہوا کہ تمام گزشتہ و آئندہ کا علم جو لوح محفوظ میں لکھا ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سے نہ ہو مگر ایک قطرہ۔ اسی لئے امام اجل بوصیری کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے نفع دے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے:

تمہارے جود سے دنیا اور اس کی سوت ایک حصہ تمارے علم سے لوح وقلم کا علم ایک ٹکڑا

تو امام 'من' کا لفظ لائے جو بعض پر دلالت کرتا ہے اور ہر بیمار دل پر غم وغصہ کے پہاڑ ڈھائے اس سے کہو کہ اپنے غصہ میں مرجائے، اللہ خوب جانتا ہے سینے کی بات۔

علامہ علی قاری زبدہ شرح بردہ میں شعر مذکور کے تحت میں فرماتے ہیں:

اس مطلب کا ایضاح یہ ہے کہ علم لوح سے مراد وہ قدسی نقش اور غیبی صورتیں جو اس میں ثبت کی گئیں اور علم قلم سے مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھا اور یہ اضافت ادنی علاقہ کے سبب ہے اور لوح وقلم کے علوم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ایک حصہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوموں میں بہت اقسام ہیں۔ کلیات وجزئیات، حقائق ودقائق اور عوارف ومعارف کہ ذات صفات الٰہیہ سے متعلق ہیں، اور لوح و

Marfat.com

قلم کا علم مکتوب نہیں مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ایک سطر، اور علم حضور کے سمندر وں سے ایک نہر، پھر بایں ہمہ ان کا علم مکتوب حضور والا ہی کی برکتوں سے ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہی۔

اب کھل گیا حق اور دفع ہوا جھوٹ اور یہاں ٹوٹے میں رہے باطل والحمدللہ رب العالمین۔

## نظر پنجم

اگر کہے کہ اللہ تجھ پر رحمت فرمائے جو تو نے ارشاد واشارے کیے میں نے اس سے مسئلہ کو قرار واقعی سمجھ لیا اور میں نے جان لیا کہ یہاں نہ شرک کی گنجائش ہے، نہ گمراہی کی۔ اس لئے کہ نہ تو ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم سے برابری مانتے ہیں، نہ غیر خدا کے لئے خود بخود حاصل ہونا جانتے ہیں، اور خدا کے دیئے سے بھی بعض ہی ثابت کرتے ہیں، مگر بعض اور بعض میں روشن فرق ہے جیسا کہ آسمان وزمین میں بلکہ اس سے بھی بڑا اور زیادہ، اللہ بہت بڑا ہے۔ تو وہابیہ کا بعض عداوت وتحقیر کا بعض ہے اور ہمارا بعض عزت وتمکین کا بعض ہے۔ اس کی قدر کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ جس کو اس نے عطا کیا۔ اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ سلف وخلف سے اس پر کچھ دلیلیں سناؤں جیسا کہ گزری ہوئی تقریروں میں تو نے اس کا مجھے مشتاق بنادیا۔

میں کہوں گا اے برادر! اللہ ہم پر اور تجھ پر رحم فرمائے، میں نے تو تجھے ان باتوں کی طرف ایما کر دیا جو اہل عقل کو بس ہیں، اور اگر تو چھلکتے دریا اور چمکتے چاند کو چاہے تو میری کتاب "مالی الحبیب بعلوم الغیب" اور "اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون" دیکھ۔ اور تیری آنکھوں کے سامنے موجود ہے میرا رسالہ "انباء المصطفی بحال سر واخفی"

اور اگر تو اپنی تمنا پوری کئے بغیر نہ مانے تو تجھے کافی ہے صحیح بخاری کی حدیث، امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائے آفرینش سے یہاں تک کہ جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جائیں گے سب کے احوال کی ہمیں خبر دیدی۔

اور صحیح مسلم کی حدیث عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صبح سے غروب تک خطبہ فرمانا مذکور ہے، اس میں یہ لفظ ہیں: تو جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے اس سب کی ہمیں خبر دیدی۔ ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا: ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے اس وقت سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا۔

اور ترمذی کی حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ میں نے رب عز وجل کو دیکھا جس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لیا۔ بخاری و ترمذی اور ابن خزیمہ اور ان کے بعد کے ائمہ نے اس حدیث کی تصریح فرمائی۔

نیز ترمذی کی حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: کہ میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ جان لیا۔ اور دوسری روایت میں جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا۔

اور مسند امام احمد اور طبقات ابن سعد اور معجم کبیر طبرانی کی حدیث بسند صحیح ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا نہیں جس کا علم حضور نے ہم سے ذکر نہ فرمایا ہو۔

اور صحیحین سورج کی گرہن کی حدیث میں ہے جو کوئی چیز میرے دیکھنے میں نہ آئی تھی وہ سب میں نے اس مقام میں دیکھ لیا۔ یا حدیث کہ جس طرح لفظ ہوں۔

اور ہم یہ حدیث تم سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو

Marfat.com

اٹھالیا تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کو۔

اور ان کے سواء اور حدیثیں جنکا شمار کثیر ہے اور ان کے بیان کا سلسلہ طویل۔

اور سرداروں اور اماموں اور پیشوا عالموں کے اقوال سے تجھے کافی ہے قصیدہ بردہ شریف کا وہ قول۔

تمہارے علم سے لوح وقلم کا علم ایک ٹکڑا۔

معہذا اس توضیح کے جو علامہ علی قاری سے گزری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب میں نے جان لیا۔ فرماتے ہیں: یہ ارشاد عبارت ہے تمام علوم کلی اور جزئی کے حاصل ہونے سے اور ان کو احاطہ فرما لینے سے۔ اور علامہ قاضی نسیم الریاض شرح شفا امام قاضی عیاض نے اور علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں شرح حدیث ابوذر اور ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس میں ذکر تھا کہ زمین آسمان کے درمیان جو پرندہ پر مارتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے حال سے خبر دیدی۔ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی تمثیل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شئی بیان فرمادی کبھی مفصل اور کبھی مجمل۔

امام احمد قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں: اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے زیادہ پر اطلاع بخشی اور حضور پر تمام اگلوں پچھلوں کے علوم القا فرمائے۔ اور امام بوصیری فرماتے ہیں: محیط جملہ عالم علم وحلم مصطفائی ہے۔

امام ابن حجر مکی اس کی شرح افضل القری لقراء ام القری میں فرماتے ہیں:

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سارے جہان کا علم دیا تو حضور نے تمام اگلوں پچھلوں کا علم جو کچھ گذرا ہے سب جان لیا۔

اور نسیم الریاض میں ہے کہ تمام مخلوقات آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے قیام قیامت تک سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں تو حضور نے ان سب کو پہچان لیا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے گئے۔

اور امام قاضی پھر علامہ قاری پھر مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی رحمۃ اللہ تعا

Marfat.com

لی علیہم میں فرمایا: پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اوران کے لئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں کہ جیسا سامنے ہو رہا ہو۔

اور امام ابن حاج مکی نے مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرمایا: بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اوران کی حاجتوں اور نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں، یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں کچھ پوشیدگی نہیں۔ انتہی۔

اور بیشک رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر۔

شفاء شریف میں جو یہ مسئلہ لکھا کہ جب خالی گھروں میں جاؤ جن میں کوئی نہ ہوتو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو۔

علامہ قاری اس کی شرح میں اس مسئلہ کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک تمام مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہے۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

دنیا میں آدم علیہ السلام سے لے کر صور پھونکنے تک جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظاہر کر دیا یہاں تک کہ اول سے آخر تک تمام احوال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جان لیا۔

نیز اسی میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں، اللہ کے کام اور احکام اور صفات اور اسماء اور افعال اور آثار تمام علوم ظاہر وباطن اول وآخر کا احاطہ فرمالیا اور حضور اس آیت کہ مصداق ہوئے کہ ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے، ان پر سب سے افضل درود اور سب سے تام وکامل تر سلام انتہی۔

یہ آیت عام ہے جس میں کسی شئی کی تخصیص نہیں۔ تو اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا تمام جہان میں جس طرف نظر کرے تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر علم والے سے بلندو بالا علم والے ہیں، اور جب تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کرے تو اللہ وہ علم والا ہے جس سے اوپر کوئی علم والا نہیں۔ اور ذی علم کا اطلاق اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر نہیں ہوسکتا کہ

Marfat.com

تنکیر بعضیت پر دلالت کرتی ہے، تو تخصیص کی کچھ حاجت نہیں۔

شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں: مجھ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پاک سے اس کا فیضان ہوا کہ بندہ کیونکر اپنے مقام سے قدس تک ترقی کرتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصہ معراج خواب میں اس مقام سے خبر دی انتہی۔

(الدولۃ المکیۃ۔ اردو۔ ۲۲۹ تا ۲۶۹)

## ﴿۱۸۸﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔☆

ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معالم شریف میں عکرمہ تابعی شاگرد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں منقول۔ یفرحون باضلالھم الناس و بنسبۃ الناس ایاھم الی العلم و لیسوا باھل العلم۔ خوش ہوتے ہیں لوگوں کو بہکانے پر اور اس پر کہ لوگ انہیں مولوی کہیں حالانکہ مولوی نہیں۔

جاہل کی وعظ گوئی بھی گناہ ہے۔ وعظ میں قرآن مجید کی تفسیر ہوگی یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث یا شریعت کا مسئلہ۔ اور جاہل کو ان میں سے کسی چیز کا بیان جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعدہ من النار۔

جو بے علم قرآن کی تفسیر بیان کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

رواہ الترمذی و صححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۹۶)

Marfat.com

۴۲۴۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم: مَنْ أُفْتِیَ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ۳۹۲/۷

۴۲۵۰۔ **عن** عبید الله بن ابی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: أَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا أَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرأت رکھتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ۹۴/۴)

۴۲۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَإِذَا لَمْ يَبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا

---

۴۲۴۹۔ السنن لابی داؤد، العلم، ۵۱۵/۲ ☆ الفقیه والمتفقه للخطیب، ۱۵۵/۲
الحبائك فی الملائك، ۴۵ ☆ السنن لابن ماجة، المقدمة، ۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۱۸، ۱۹۳/۱۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۲۶/۱

۴۲۵۰۔ کنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱، ۱۸۴/۱۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸/۱ ☆ مسند الدارمی، المقدمة، ۵۷/۱

۴۲۵۱۔ السنن لابن ماجة، مقدمة، ۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، العلم، ۲۰/۱
الصحیح لمسلم، العلم، ۳۴۰/۲ ☆ الجامع للترمذی، العلم، ۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۴/۱

Marfat.com

بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ اَضَلُّوْا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لہذا ان سے مسائل دریافت کئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ۴/۵۰۲)

۴۲۵۲۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حفظت عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعائین، فامّا احدهما فبثثته وامّا الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے شائع کردیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۴)

## ﴿۱۹۱﴾ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ☆

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ بے کار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

### ﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل کا ذکر اصل مقصود واجل مقاصد ومغز جملہ عبادات ہے۔

اقم الصلوٰۃ لذکری۔ میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

وہ ہر حال میں مطلوب ہے۔

Marfat.com

یذ کرو ن اللہ قیا ما و قعو دا وعلی جنو بھم۔(آل عمران ۔۱۹۱)
وہ کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذ کر اللہ فی کل احیانہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبھی اوقات میں خدا کا ذکر کیا کرتے۔

بلا تقیید اس کی تکثیر کا حکم۔

و اذ کر و اللہ کثیرا لعلکم تفلحو ن ۔ (الجمعة ۔ ۱۰)
اللہ کا ذکر زیادہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔

اکثر و اذ کرا اللہ حتی یقو لوا انہ مجنو ن ۔
خدا کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ کہیں کہ مجنون ہے۔

ذکر کے لئے انحاء کثیرہ ہیں، قلبی ولسانی، خفی وجلی۔ تلاوت وثناء، درود ودعاء، عبادات وطاعات، باوصف اطلاع بعض مقامات کو بعض انحاء سے خصوصیت ہوتی ہے۔ محل جنازہ مقام تفکر ہے کہ ذکر قلبی ہے۔ تفکر ساعة خیر من عبا دة الثقلین ۔ گھڑی بھر کا تفکر انسانوں اور جنوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ ولہذا افقہائے ذکر ذکر لسانی پر ترجیح دیے گئے ورنہ ذکر پر تفصیل محال ہوتی وذکر اللہ اکبر۔ (اور اللہ کا ذکر سب سے بڑھا ہوا ہے۔)

اس نحو ذکر کے لئے صمت یعنی خاموشی بہتر ہوتی ہے، ولہذا افقہاء نے "ینبغی ان یطیل الصمت " طویل سکوت اختیار کرنا چاہئے، فرمایا۔ صدر اول میں غالبا یہی معمول تھا یہاں تک کہ جنازہ کے ساتھ چلنے میں یہ نہ معلوم ہوتا کہ ہمارے داہنے ہاتھ پر کون اور بائیں ہاتھ پر کون ہے، ہر شخص اپنی فکر میں مشغول رہتا، اور اپنے لئے یہ وقت آنا، اور پھر اس وقت کیا ہوگا، کیسے گذرے گی، اپنے اعمال کی حالت کیا ہے، اس دھن میں مستغرق ہوتا۔ گویا ہر شخص اس جنازہ کو اپنا ہی جنازہ جانتا۔ بلاشبہ اس وقت کے مناسب یہی حالت ہے اور اس حالت کے مناسب وہی صمت مطلق کہ سانس کے سوا اصلا آواز نہ ہو۔ جب زمانہ بدلا اور دور اول کا سا خوف عام مسلمانوں میں نہ رہا، صمت محض بہتوں کو باعث پریشان خیالی ہوا، اطبائے قلوب نے ذکر لسانی خفی کا اضافہ فرمایا کہ۔ ان ارا دان یذ کر اللہ تعالیٰ یذ کرہ فی نفسہ۔
اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہے تو آہستہ کرے۔

Marfat.com

اقول: اس میں حکمت یہ تھی کہ صمت فی نفسہ کوئی شئی مطلوب نہیں کہ قول خیر عدم قول مطلق سے قطعا افضل ہے، ولہذا ارشاد ہوا۔ ان لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ۔ ہمیشہ تمہاری زبان خدا کے ذکر سے تر رہے۔

اگر شرائع نے اسے صوم میں رکھا تھا ہماری شریعت غرا نے اسے منسوخ فرمادیا۔ مجوس کے یہاں وقت اکل صمت ہے۔ ہماری شریعت میں وہ مکروہ ولازم الاحتراز ہے۔ یہاں ایک ذریعہ بعد معین مقصود ہوکر مطلوب ہوا تھا کہ عمل لسان وجہ انقسام توجہ نہ ہو۔ اب کہ دیکھا کہ زمانہ بدلا۔ اب وہ معین ہونے کے عوض بہتوں کے لئے مخل مقصود ہونے لگا، تحصیل اصل مقصود کے لئے ذکر لسانی بتایا اور خفی رکھا کہ سب تو ایسے پریشان خیال نہیں جہر سے اہل تفکر کا ذہن نہ ہٹے، جب زمانہ اور بدلا اور عامۃ الناس غالبا اسی قسم کے رہ گئے اور فقہ میں اکثر ہی کا اعتبار ہے۔

النادر مستثنی و لا یفرد بحکم کما فی فتح القدیر و رد المحتار و غیر هما۔

اطبائے روحانی نے جہر بالذکر کی اجازت دی کہ وہ اوقع فی النفوس وادفع للوساوس و انفع للناس ہے، ذاکرین کی زبانوں اور سامعین کے کانوں کو مشغول کرتا اور غافلین کو جگا کر لغویات سے باز رکھ کر ذکر و سماع کی طرف لاتا ہے، اور یہ سمجھ لینا کہ مسلمان ایسے ہوگئے کہ باوجود قرع وقوت قرع و تکرر بھی متاثر نہ ہوں گے، جہل وسوء ظن ہے۔ تو اب ذکر جہرا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے افراد سے ہے، جس سے منع عکس و نقیض مقصود شرع ہے۔ علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۂ ندیہ اور امام عارف باللہ سید عبدالوھاب شعرانی قدس سرہ الربانی عہود محمدیہ میں فرماتے ہیں:

عالم محلہ یا فقرائے محلہ کے بزرگوں کو چاہئے کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو اس کے ساتھ چلنے کے آداب سکھائیں کہ اس میں لغو باتیں نہ ہوں، کون حاکم ہوا، کون معزول ہوا، کون تاجر سفر سے آیا، کون گیا، اس طرح کی باتیں نہ ہوں۔ اس لئے کہ اس جگہ دنیا کی باتوں کا کوئی موقع نہیں۔ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے: جب جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ جنازہ میں لغو سے باز نہ آئیں گے اور دنیا کی باتوں میں مشغول رہیں گے تو انہیں حکم دینا چاہئے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی

Marfat.com

علیہ وسلم پڑھیں کہ اسے پڑھنا اس کے ترک سے افضل ہے۔ اور کسی فقیہ کو بغیر نص یا اجماع کے اس سے منع نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو شارع کی جانب سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا اذن عام ہے وہ جب چاہیں پڑھیں۔ الٰہی اس دل کے اندھے پن سے تعجب ہے جو اس طریقے کے عمل سے روکتا ہے، شاید جنازہ کے راستے میں کلمہ طیبہ پڑھنے کو باطل قرار دیکر حکام سے مال دنیا کی طمع رکھتا ہے جب کہ وہ راستے میں بھنگ بکتے دیکھتے تو بھنگ فروش سے اتنا کہنے کی زحمت نہ اٹھاتے کہ کام حرام ہے بلکہ میں نے ان میں ایسے فقیہ کو بھی دیکھا ہے جو بھنگ فروش کے مال سے اپنی پیش نمازی کی تنخواہ وصول کرتا ہے، تو خدا ہی سے عافیت کا سوال ہے اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

کتاب عھو والمشائخ امام شعرانی پھر حدیقہ مبارکہ میں ہے۔

ہم اپنے دوستوں کو کسی ایسی چیز سے روکنے کی اجازت نہ دیں گے جو مسلمانوں نے خدا کی بارگاہ میں تقرب کے طور پر ایجاد کی ہو اور اسے اچھا جانتے ہوں جیسا کہ بارہا اس کی تقریر اسی کتاب عھود میں گذر چکی ہے خصوصا وہ چیز جس کا تعلق رب تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہو، جیسے لوگوں کا جنازہ کے سامنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا یا وہاں پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اس طرح کی باتیں۔ اسے جو حرام کہے وہ شریعت کے فہم سے قاصر ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر چیز جو عہد رسالت میں نہ رہی ہو وہ بری نہیں ۔امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ترجیح دی ہے کہ کلام صرف خلاف اولیٰ ہے۔

یہ جان لو کہ اگر اس کا دروازہ کھولا جائے تو مجتہدین کرام کے وہ تمام اقوال مردود ہو جائیں گے جو انہوں نے اپنے پسند کردہ محاسن کے بارے میں استخراج فرمائے ہیں اور کوئی اس کا قائل کیوں ہوگا جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے علماء کے لئے یہ دروازہ کھلا رکھا ہے اور انہیں اجازت دی ہے کہ ایسے طریقے ایجاد کریں جن کو وہ اچھا جانیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت میں شامل کریں۔ یہ اجازت اس ارشاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ جس نے کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کے لئے اس ایجاد کا ثواب اور آئندہ تمام عمل کرنے والوں کا ثواب ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو سب سے بڑی نیکی ہے پھر اس سے کیوں روکا جائے گا، اس وقت جنازہ میں اکثر لوگوں

Marfat.com

کے حالات کا جائزہ لو، انہیں دنیوی باتوں میں مشغول پاؤ گے، میت کے حال سے کوئی عبرت نہیں، دل اس سارے واقعے سے جو اسے درپیش ہے غافل ہے، بلکہ ان میں ہنسی کرنے والے بھی نظر آتے ہیں، جب ایک طرف یہ احوال ہوں اور دوسری طرف یہ کہ اس وقت کلمہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا تو عمل کیا ہو، ایسے وقت ہم اللہ عزوجل کے ذکر کو مقدم رکھیں گے، بلکہ ہر لغویات جنازہ کے اندر دنیا کی باتوں کی بہ نسبت اچھی ہے تو اگر جنازہ میں کوئی بلند آواز سے لا الہ الا اللہ پڑھے تو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ہمیں اس سے ممانعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہ ملی، اگر اللہ کا ذکر ممنوع ہوتا تو حدیث میں وارد بھی ہوتا تو اسے سمجھو کہ وہ چیز جس سے شارع علیہ السلام نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں سکوت فرمایا ہے وہ آخر زمانہ میں ممنوع نہیں ہو سکتی۔ بالجملہ بجائے صمت اقامت جہر بالذکر تحصیل مقصود کے لئے تبدیل ذریعہ بمصلحت حالیہ ہے نہ کہ تفویت مقصود، جاہل وہ جو خموشی کو مقصود اصل جانے، مطلوب ذکر ہے۔ جب خموشی میں اور اب جہر بالذکر میں، خادم فقہ جانتا ہے کہ تحصیل مقصود کے لئے بعض مکروہات سے کراہت زائل ہو جاتی ہے۔ جیسے نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور خشوع یونہی ملتا ہے تو آنکھیں بند کرنا ہی اولیٰ ہے۔

درمختار میں ہے۔ نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے، کیوں کہ اس کی ممانعت آئی ہے، لیکن اگر کمال خشوع کے لئے ہو تو مکروہ نہیں۔ ردالمحتار میں ہے۔ ایسا طریقہ کہ طبیعت کو منتشر کرنے والی چیزیں دیکھنے کے سبب خشوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مکروہ نہیں، بلکہ بعض علماء نے فرمایا کہ اولیٰ ہے۔ یہ کوئی بعید نہیں حلیہ و بحر۔ اھ

اقول۔ شاید تحقیق یہ ہے کہ خشوع فوت ہونے کے اندیشہ کی وجہ سے کراہت زائل ہو جاتی ہے اور آنکھ بند کر لینے سے خشوع متحقق ہو جانے سے استحباب حاصل ہو جاتا ہے اور خدائے برتر خوب جاننے والا ہے۔

تو یہاں یہ کہ ذکر اعظم مطلوبات سے تھا اور منع ایک وجہ بعید کے لئے کہ مقصود میں مخل نہ ہو۔ اور اب وہ ذریعہ بھی نہ رہا بلکہ منعکس ہو گیا۔ تو وہ منع اگرچہ تنزیہی باقی رہنا کس قدر فقاہت سے دور بلکہ عقل سے مہجور ہے۔ پھر ذکر کہ عرض عریض ہے۔ ذکر موت اور ذکر قبر و ذکر آخرت ذکر انبیاء و ذکر اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سب ذکر الٰہی ہے۔ ہم نے اپنی

Marfat.com

تعلیقات کتاب مستطاب "اذاقۃ الآثام" میں اس پر بارہ دلائل قائم کئے ہیں۔

صحیح بخاری شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشرکین کے اشعار کا اشعار میں جواب دینا اور ان شعروں کو پڑھنا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا سننا ثابت ہے، اگر چہ یہ اشعار ذکر الہی نہ ہوتے، مسجد میں ان کے لئے منبر بچھانے کی اجازت کیوں کر۔

فانما بنیت المساجد لذکر اللہ والصلوۃ۔

کہ مسجدیں خدا کے ذکر اور نماز ہی کے لئے بنائی گئی ہیں

اور جب یہ ذکر نہ ہوتا تو اس کے لئے اہتمام فرمانا معاذ اللہ غفلت کے لئے اہتمام ہوتا اور یہ محال ہے۔لا جرم اشعار حمد ونعت وثناء ودعا ووعظ وپند ذکر الہی ہیں اور غناوہ کہ ان سے جدا ہو، کہ غنا کو آیت کریمہ: و من الناس من یشتری لھو الحدیث ۔لوگوں میں کوئی ایسا ہے جولہو کی بات خریدتا ہے۔ میں داخل کرتے ہیں اور بداہۃ معلوم کہ حمد ونعت ودعاء ووعظ ہرگز لہو الحدیث نہیں، والہذا جوہرہ ودر منتقی وردالمحتار میں ہے۔

ما نقل انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع الشعر لم یدل علی اباحۃ الغناء ویجوز حملہ علی الشعر المباح والمشتمل علی الحکمۃ والوعظ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شعر سننا جو منقول ہے اس سے غناء کی اباحت ثابت نہیں ہوتی۔اسے ایسے شعر پر محمول کیا جاسکتا ہے جو جائز اور حکمت ونصیحت پر مشتمل ہو۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۱۵۱تا۱۵۷)

**(۱۹۴) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔☆**

اے رب ہمارے اور دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

### ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واحدی نے بسیط میں اس آیت سے صرف وعدہ مراد لیا ہے اور وعید پر حمل کرنے سے

Marfat.com

انکار کیا کہ اس میں تو تخلف جائز ہے۔ تفسیر کبیر میں فرمایا۔

جبائی نے وعید فساق کی قطعیت پر اسی آیت مبارکہ سے استدلال کیا، پھر اس کا استدلال اور اس کے جوابات ذکر کرکے پھر کہا: اور واحدی نے بسیط میں ایک اور طریقہ ذکر کرتے ہوئے کہا: یہ کیوں جائز نہیں کہ اسے وعدہ اولیاء پر محمول کرلیا جائے نہ کہ وعید اعداء پر۔ کیونکہ خلاف وعید عربوں کے یہاں سراپا کرم ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ علمائے مجوزین اگر صرف امکان عقلی مانتے تو آیت میں اس حل کی انہیں کیا حاجت تھی کہ انتفاء شرعی جواز عقلی کے کچھ منافی نہیں

قائلان جواز کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ خلف وعید صرف بحق مسلمیں جائز ہے نہ بحق کفار۔ عبارت حلیہ

الاشبه ترجیح القول بجواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصته دون الکفار۔

مختار یہ کہ خلف وعید کا قول مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے نہ کہ کفار کے لئے۔

ابھی بحواللہ رد المحتار گزری۔ مگر اس کی جگہ اور تحفہ پیش کروں، مختصر العقائد میں ہے۔

ملک اللہ کا ہے تمام لوگ اس کے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنے ارادہ کے مطابق کرسکتا ہے لیکن اس نے وعدہ فرمایا کسی کو گناہ کے بغیر عذاب نہیں دیگا۔ کسی مومن گناہ گار کو ہمیشہ دوزخ میں نہیں ڈالے گا۔ اور اس سے وعدہ کی خلاف ورزی محال ہے، اس طرح اس نے مومن گناہ گار کو کچھ وقت کے لئے اور کافر کو ہمیشہ کے لئے عذاب دینے کی وعید فرمائی ہے۔ لیکن اگر کسی مومن کو معاف فرمادیتا ہے اور اسے عذاب نہیں دیتا تو یہ اس کا سراپا کرم وفضل ہے تو وعید کو ترک فرماتا ہے۔ رہا کفار کا معاملہ تو اس میں عفو نہیں، اگرچہ عفو وکرم فضل ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اگر ہم چاہیں تو ہر نفس کو ہدایت دیں لیکن میرا قول حق ہے الآیۃ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ کفار کے ساتھ صرف عدل کا معاملہ فرمائے گا۔

روح البیان میں ہے۔

ان اللہ تعالیٰ لا یغفر ان یشرک به فینجز وعیدہ فی حق المشرکین و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعدہ فی حق المومنین۔

اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرماتا ہے تو مشرکین کے حق میں وعید جاری وساری رہے

Marfat.com

گی۔اور اس سے نیچے کو معاف فرما دیتا ہے جس کو چاہے۔تو اہل ایمان کے حق میں خلف وعید جائز ہوگی۔

سبحان اللہ اگر صرف امکان عقلی میں کلام ہوتا تو وہ باجماع اشاعرہ بلکہ جماہیر اہل سنت حق کفار میں بھی حاصل۔و هو التحقيق يفعل الله ما يشاء و يحكم ما يريد۔

اور یہی تحقیق ہے اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔

شرح مقاصد الطالبین فی علم اصول الدین میں ہے۔

اتفقت الامة ان الله تعالى لا يعفو عن الكفر قطعا وان جاز عقلا ومنع بعضهم الجواز العقلي ايضا لانه مخالف لحكمة التفرقة بين من احسن غاية الاحسان ومن اساء غاية الاسائة وضعفه ظاهر۔

اس امت کا اتفاق ہے کہ کفر قطعا معاف نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس کا عقلی جواز ہے، بعض نے تو عقلی کا بھی انکار کیا ہے کہ انتہائی نیکی کرنے والا اور انتہائی برائی کرنے والے کے درمیان فرق کرنے کی حکمت کے خلاف ہے اور اس کا ضعف ظاہر ہے۔

اسی میں ہے۔

عند شرذمة لا يجوزون العفو فى الحكمة۔

ایک گروہ کے ہاں یہ ہے کہ وہ حکمت کے طور پر کفار سے معافی کو جائز نہیں کہتے۔

لاجرم بدلائل قاطعہ ثابت ہوا کہ قائلین جواز جواز شرعی لیتے اور خلف کے امتناع بالغیر سے بھی انکار رکھتے ہیں۔اب تم نے خلف ، کے وہ معنی لئے جو ایک قسم کذب ہے تو قطعا لازم کہ تمہارے زعم باطل میں ان علماء کے نزدیک کذب الہی نہ صرف عقلا بلکہ شرعا بھی جائز ہوا جسے امتناع بالغیر سے بھی بہرہ نہیں یہ صریح کفر ہے۔والعياذ بالله رب العالمين۔

امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں:

من دان بالوحدانية وصحة النبوة ونبوة نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم لكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى فى ذلك المصلحة بزعمه او لم يدعها فهو كافر بالاجماع۔

جو اللہ تعالی کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

Marfat.com

کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعی کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاجماع کافر ہے۔

سبحان اللہ حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثناء پر کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا، جناب باری عزوجل کا جواز کذب ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا۔ اب تو جانا کہ تم نے اپنی جہالت و وقاہت سے کفر و اسلام میں تمیز نہ کی اور کفر خالص پر معاذ اللہ ائمہ دین میں نزاع ٹھہرا دی۔ سبحان اللہ یہ فہم فقاہت، یہ دین و دیانت اور اس پر عالم رشید بلکہ شیخ مرید بننے کی ہمت

آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت۔

و اللہ المستعان علی ما تصفون ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/ ۴۱۷ تا ۴۲۰)

Marfat.com

# سورۃ النساء ﴿۴﴾

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے

﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔☆

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دہرے (آتش کدے) میں جائیں گے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالبا ورثہ میں کوئی یتیم یا اور بچہ نابالغ ہوتا ہے یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے نہ ان سے اس کا اذن لیا جاسکتا ہے جب تو یہ امر (دعوت میت) حرام شدید پر متضمن ہوتا ہے۔

مال غیر میں بے اذن غیر تصرف خود نا جائز ہے۔ قال تعالی "لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل" اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ۔

خصوصا نابالغ کا مال ضائع کرنا جس کا اختیار نہ خود اسے ہے، نہ اس کے باپ، نہ اس کے وصی کو "لان الولایۃ للنظر لا للضرر علی الخصوص۔ اس لئے کہ ولایت فائدے میں نظر کے لیے ہے نہ کہ معین طور پر ضرر کے لئے۔

اور اگر ان میں کوئی یتیم ہوا تو آفت سخت تر ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ ہاں اگر محتاجوں کے دینے کو کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ خوب ہے۔ بشرطیکہ یہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں۔ تو سب وارث موجود و بالغ راضی ہوں۔

خانیہ و بزازیہ و تتارخانیہ و ہندیہ میں ہے: ان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا اذا کانت الورثۃ بالغین وان کان فی الورثۃ صغیر لم یتخذ وا ذلک من الترکۃ۔

Marfat.com

اگر فقراء کے لیے کھانا پکوائے تو اچھا ہے جب کہ سب ورثہ بالغ ہوں اور اگر کوئی ورث نابالغ ہو تو یہ ترکہ سے نہ کریں۔

نیز فتاوی قاضی خان میں ہے: ان اتخذ ولی المیت طعاما للفقراء کان حسنا الاان یکون فی الورثۃ صغیر فلا یتخذ ذلك من الترکۃ۔

ولی میت اگر فقراء کے لیے کھانا تیار کرائے تو اچھا ہے لیکن ورثہ میں اگر کوئی نابالغ ہو تو ترکہ سے یہ کام نہ کرے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۹/۶۶۵)

**﴿۱۱﴾ یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُؕ وَ لِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًاؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔☆**

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولا د نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئے بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے، تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

**﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

ارث جبری ہے کہ موت مورث پر ہر وارث خواہ مخواہ اپنے حصہ شرعی کا مالک ہوتا ہے، مانگے خواہ نہ مانگے، لے یا نہ لے، دینے کا عرف ہو یا نہ ہو، اگرچہ کتنی ہی مدت ترکہ کو گزر جائے کتنے ہی اشتراک در اشتراک کی نوبت آئے اصلا کوئی بات میراث ثابت کو ساقط نہ کرے

Marfat.com

گی، نہ کوئی عرف فرائض اللہ کو متغیر کر سکتا ہے یہاں تک کہ نہ مانگنا درکنار اگر وارث صراحۃ کہدے کہ میں نے اپنا حصہ چھوڑ دیا جب بھی اسکی ملک زائل نہ ہوگی۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۰/۳۵۵)

میراث کا حق مقرر فرمودہ رب العزت ہے، جل جلاللہ۔ یہ خود لینے والے کے اسقاط سے ساقط نہیں ہو سکتا بلکہ جبرا دلایا جائے گا اگر چہ وہ لاکھ کہتا رہے مجھے اپنی وراثت منظور نہیں، میں حصہ کا مالک نہیں بنتا، میں نے اپنا حق ساقط کیا۔ پھر دوسرا کیونکر ساقط کر سکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۷/۳۲۵)

لڑکیوں کو حصہ نہ دینا حرام قطعی ہے اور قرآن مجید کی صریح مخالفت ہے "قال اللہ تعالی :یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین "ابن ماجہ وغیرہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں :من فر عن میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ " جو اپنے وارث کو میراث پہونچانے سے بھاگے گا اللہ تعالی جنت سے اس کی میراث قطع فرمادے گا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۰/۴۶۴)

غیر خدا کو کسی طرح نافع یا ضار جاننا مطلقا شرک ہے۔ یا۔ خاص اس صورت میں کہ اس نفع وضرر میں مستقل بالذات مانے۔ بر تقدیر اول یہ وہ شرک ہے کہ عالم میں کوئی محفوظ نہیں۔ جہاں شہد کو نافع اور زہر کو مضر جانتا ہے وہیں سچے دوست سے نفع کی امید اور پکے دشمن سے ضرر کا خوف ہوتا ہے۔ عالم کی خدمت، حاکم کی اطاعت اسی لئے کرتے ہیں کہ دینی دنیوی نفع کی توقع ہے۔ مخالف مذہب سے احتیاط، سانپ سے احتراز اسی لئے رکھتے ہیں کہ روحانی یا جسمانی ضرر کا اندیشہ ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۹/۶۹۱)

۴۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

۴۲۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۰، ۱۰/۶۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۷/۳۹۳

Marfat.com

تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ (فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۳/۹)

{۱۲} وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ☆

اور تمہاری بی بیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو اور اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حکم والا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وصیت نافذہ شرعیہ اگرچہ فی نفسہ واجب نہ ہو اپنے حد نفاذ تک کہ ثلث مال باقی بعد ادائے دین سے محدود ہے واجب التسلیم ہے۔ جس طرح وقف کہ واقف پر اسکی انشاء واجب نہیں اور بعد انشاء لازم و واجب العمل ہے، بلکہ نفس وقف درکنار شرائط واقف مثل نص شارع واجب الاتباع ہیں ''کما نصوا علیہ بشرائطہ'' ورثہ اگر وصیت کو روکیں رد کریں گنہگار ہوں گے اور

Marfat.com

دوسرے کے حق پر ظالم وستمگار۔ قرآن عظیم نے ورثہ کا حق وصیت سے موخر رکھا ہے "من بعد وصیۃ توصون بھا او دین" یہی آیت ثبوت ایجاب میں بس ہے کہ ورثہ کو ان کا حق پہنچانا ضرور فرض ہے اور وہ بنص قرآن تقدیم وصیت پر محول۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۰/۱۴۵)

(۱۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًاؕ-وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍۚ-وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِۚ-فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۔ ☆

اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں "وعاشروھن بالمعروف ج" اس بات پر دلالت کرتا کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ اس کی تفسیر ان احادیث میں ہے۔ مرتب)

۴۲۵۴- عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔

---

۴۲۵۴- الجامع للترمذی، باب حق المرأۃ علی الزوج ۱۳۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۲۲۳/۲

المستدرک للحاکم ۳/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۱۸/۱

موارد الظمآن للهیثمی، ۱۳۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۳/۵

المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۵۴۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۱۱/۳

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

۴۲۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِأَہْلِہِ وَأَنَا خَیْرُکُمْ لِأَہْلِی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور

---

۴۲۵۵۔ السنن لابن ماجہ، باب حسن معاشرۃ النساء ۱۴۳/۱
السنن للدارمی، ۱۵۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۴۶۸/۷
موارد الظمآن للھیثمی، ۱۳۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۳۰۳/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۳/۱۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲۱۱/۳
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۴۶۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۵/۵
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۴۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۴۱، ۳۷۱/۱۶

Marfat.com

اختیار یہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔

(فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱)

۴۲۵۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ،لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا ،وَبِهَا عِوَجٌ ،وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا ،وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

(فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱)

۴۲۵۷۔ **عن** أياس بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :لَقَدْطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ،لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ ۔

حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔ وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔ وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹)

(۲۰) وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰ

---

۴۲۵۶۔ الصحيح لمسلم، باب الوصية بالنساء ۱/۴۷۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۶۰ ☆ المسند للحميدی، ۱۱۶۸
۴۲۵۷۔ السنن الكبرى للبيهقی ۶۶/۴

Marfat.com

هُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ط اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔☆

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع شریف میں مہر کی جانب اقل معین ہے یعنی دس درہم، لیکن جانب اکثر کی کوئی حد نہیں جو باندھا جائے گا دینا لازم آئے گا۔ (آیت "و اٰتیتم احد ھن قنطا را" اس پر دال ہے۔ مرتب)　(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۴۸۰)

﴿۲۳﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔☆

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنھوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کریمہ میں رب عزوجل نے بنات کا لفظ تین جگہ ارشاد فرمایا کہ حرام کی گئیں تم پر تمہاری بیٹیاں، بھائی کی بیٹیاں، بہن کی بیٹیاں، اگر بنات یعنی بیٹیاں پوتی نواسی کو بھی شامل تو ضرور بھائی بہن کی پوتی نواسی بھی اسی حکم حرمت میں داخل اور اگر شامل نہیں تو خود اپنی پوتی

Marfat.com

نواسی بھی حکم آیت میں داخل نہیں، تو اس جاہل بیباک کے طور پر وہ بھی حلال ٹھہر یگی، لقولہ تعالی: "احل لکم ما وراء ذلکم"

لا جرم کتب تفسیر میں اسی آیت کریمہ سے بھائی بہن کی پوتی نواسی کا حرام ابدی ہو نا ثابت فرمایا اور کتب فقہ میں انہیں بھتیجی بھانجی میں داخل مان کر محارم ابدیہ میں گنا۔

معالم التنزیل میں ہے: یدخل فیھن بنات اولا د الاخ والاخت وان سفلت۔

تفسیر کبیر میں ہے: النوع الثانی من المحرمات البنا ت کل انثی یرجع نسبھا الیك بالو لا دۃ بدرجۃ او بدرجات باناث او بذکو ر فھی بنتك۔ النوع السادس والسابع بنا ت الاخ وبنا ت الاخت والقول فی بنات الاخ وبنات الاخت کالقول فی بنات الصلب فھذہ الاقسام السبعۃ محرمۃ فی نص الکتاب بالانساب والارحام اہ ملتقطا۔

تفسیر بیضاوی وتفسیر ارشاد العقل میں ہے: بنات الاخ وبنات الاخت تتنا ول القربی والبعدی۔

تفسیر جلالین میں ہے: وبنت الاخ وبنت الاخت ویدخل فیھن اولا دھم۔

فتوحات الھیہ حاشیہ جلالین میں ہے: شملت العبارۃ بنت ابن الاخ وان سفل وبنت ابن الاخت وان سفل۔

ملتقی الابحر میں ہے: تحرم علی الرجل اختہ وبنتھا وبنت اخیہ وان سفلتا۔

نقایہ میں ہے: حرم اصلہ وفرعہ وفرع اصلہ القرب۔

شرح وقایہ میں ہے: وبنا ت الاخوۃ والاخوت وان سفلت فیحرم جمیع ھولاء۔

اصلاح میں ہے: حرم علی المرء اصلہ وفرعہ واختہ وفرعھا وفرع اخیہ۔

درر میں ہے: واختہ وبنتھا وان سفلت۔

فتح القدیر میں ہے: یدخل فی بنات الاخ والاخت بنا تھن وان سفلن۔

اختیار شرح مختار وخزانۃ المفتین میں ہے: وبنا ت الاخ وبنا ت الاخوات وان سفلن فھو لاء محرمات بنص الکتاب نکا حا ووطأ ودواعیہ علی التابید۔

Marfat.com

فتاوی قاضی خان وغیرہا میں ہے: وبنات الاخوات وان سفلن۔

محیط سرخسی وفتاوے علمگیری میں ہے: وکذا بنات الاخ والاخت وان سفلن۔

انوار امام یوسف اردبیلی شافعی میں ہے: المحرمات علی التابید بالنسب الامہات وان علت والبنات وان سفلت وبنات الاخوۃ والاخوات وان سفلت۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۷۴۔۲۷۵)

شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ بیٹی سے مجرد نکاح ماں کو حرام ابدی کرتا ہے، وطی کی شرط نہیں "قال تعالی: وامھت نسائکم" اور وطی ہو تو بدرجہ اولے، نکاح ہو تو بالاجماع اور بلا نکاح ہو تو ہمارے نزدیک۔ اور ماں سے مجرد نکاح بیٹی کو حرام نہیں کرتا جب تک وطی نہ ہو "قال تعالی وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلاجناح علیکم" ہاں اگر وطی ہو تو تحریم لائیگی اسی تفصیل پر کہ نکاح میں بالاجماع اور بلا نکاح ہمارے نزدیک۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۳۱۴)

اس آیت کریمہ "وربائبکم التی الایۃ" میں زن مدخولہ کی بیٹی حرام فرمائی اور جس طرح وصف "التی فی حجورکم" یعنی اس کی گود میں پلنا بالاجماع شرط حرمت نہیں، مثلا زید کسی پچپن سال کی عمر والی عورت سے نکاح کرے اور اس کے پہلے شوہر سے اس کی ایک بیٹی چاردہ سالہ ہو جسے گود میں پانا درکنار زید نے آج سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ ہو تو کیا زید کو حلال ہو سکتا ہے کہ اس لڑکی سے بھی نکاح کرلے اور مادر ودختر دونوں کو تصرف میں لائے "لا الہ الا اللہ" یہ ہرگز شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہیں، اسی طرح وصف "نسائکم" یعنی ان مدخولات کا زوجہ ومنکوحہ ہونا بھی بالاتفاق شرط نہیں، کیا لیلے وسلمے ماں بیٹی دونوں جس کی کنیز شرعی ہوں اسے حلال ہے کہ دونوں سے جماع کیا کرے، مادر ودختر دونوں ایک کے پلنگ پر، عیاذا باللہ۔ یہ شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کس درجہ بعید ہے حالانکہ ہرگز کنیزیں "نسائکم" میں داخل نہ ان کی بیٹیوں پر "ربائبکم" صادق، غالبا ان حراموں کو حلال بتاتے ہوئے غیر مقلد صاحب بھی شرم کریں، تو ثابت ہوا کہ نکاح جس طرح بحکم تتمہ آیت "فان لم تکونوا دخلتم بھن" تحریم دختر کے لیے کافی نہیں یونہی شرط وضروری بھی نہیں، یعنی نہ

Marfat.com

وہ علت ہے نہ جزء علت، اب آیہ کریمہ میں نہ رہا مگر "التی دخلتم بهن" یعنی ان عورتوں کی بیٹیاں جن کے ساتھ تم نے صحبت کی۔ معلوم ہوا صرف اسی قدر علت تحریم ہے اور یہ قطعا مزنیہ میں بھی ثابت کہ وہ ایک عورت ہے جس کے ساتھ اس نے صحبت کی، لاجرم بحکم آیت اس کی بیٹی اس پر حرام ہوگئی۔ نظیر اس کی اسی بیان محرمات میں "قولہ عز شانہ: وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم" ہے، حرام کی گئیں تم پر تمہارے ان بیٹوں کی جورو ئیں جو تمہاری پشت سے ہیں کہ جس طرح "الذین من اصلابکم" یعنی بیٹے کا اس کی پشت سے ہونا اخراج متبنیٰ کے لئے ہے نہ اخراج نبیرہ وبنسہ کے واسطے یونہی وصف حلائل یعنی بیٹے کی جورو ہونا بھی ملحوظ نہیں، بیٹے کی کنیز مدخولہ بھی ضرور حرام ہے اور وہ لفظ حلیلہ میں داخل نہیں، اور اگر اشتقاقی معنی لیجیے یعنی جو بیٹے پر حلال ہے تو اب عموم تحریم صحیح نہ رہیگا کہ بیٹے کی کنیز مطلقا حرام نہیں جب تک مدخولہ نہ ہو، یہی حال "وامھت نسائکم" کا ہے کہ حرام کی گئیں تم پر تمہاری عورتوں کی مائیں، یہاں بھی وصف زوجیت قید نہیں کہ کنیز مدخولہ کی ماں بھی بدلیل مذکور بالاتفاق حرام بعینہ اسی دلیل سے "ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء" میں اگر نکاح بمعنی عقد لیجیے تو عقد غیر قید اور بمعنی وطی لیجیے تو وہ ہمارا عین مذہب۔ بالجملہ ان سب مواضع میں مطمح نظر صرف مدخولہ ہونا ہے اگرچہ بلانکاح وبس، اب "دخلتم بهن" میں مولیٰ عزوجل نے دخول حلال وحرام کی کوئی قید ذکر نہ فرمائی اور اس کے اطلاق میں دونوں داخل، تو جو مدعی تخصیص ہو دلیل پیش کرے اور دلیل کہاں بلکہ دلیل اس کے خلاف پر قائم۔ کیا جس نے اپنی منکوحہ سے صرف حالت حیض یا نفاس یا صوم یا اعتکاف یا احرام میں صحبت کی اس کی بیٹی اس پر حرام نہ ہوئی؟ قطعا اجماعا حرام ہوئی حالانکہ یہ دخول حرام تھا، بلکہ علمائے کرام نے بہت وہ صورتیں ذکر فرمائیں جن میں دخول تو دخول عورت ہی کو اس کے لئے حلال نہیں کہہ سکتے اور اس سے وطی بالاتفاق موجب تحریم دختر موطوہ ہوجاتی ہے۔ مثلا ایک کنیز دو مولی میں مشترک ہے، ان میں سے جو اس سے مقاربت کرے گا دختر کنیز اس پر حرام ہوجائے گی، یوہیں اپنے پسر کی کنیز یا اپنی کنیز کافرہ غیر کتابیہ یا اپنی اس عورت سے مجامعت جس سے ظہار کیا اور کفارہ نہ دیا یہ سب بالاتفاق ان عورتوں کی بنات کو حرام کر دیتی ہیں حالانکہ یہ عورات سرے سے خود ہی حلال نہ تھیں۔

اقول: ان مسائل سے مسئلہ زن مظاہرہ تو استناد بالاتفاق کا بھی محتاج نہیں کہ اس پر خود

قرآن عظیم دلیل شافی ، ظہار بنص قرآن مجید نکاح نہیں ، تو زن مظاہرہ بلا شبہ " نسائکم " میں داخل اور بعد وطی " دخلتم بھن " بھی حاصل تو قطعا اس کی دختر کو حکم حرمت شامل ۔ زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور قبل صحبت ظہار کر لیا بعدہ مشغول بجماع ہوا اور کفارہ نہ دیا ، کیا اس صورت میں اسے روا ہے کہ ہندہ کی بیٹی سے بھی نکاح کر لے ؟ حاش للہ ۔ یہ شریعت محمد رسول اللہ نہیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، حالانکہ بعد ظہار عورت بنص قرآن اس پر حرام ہو گئی اور جب تک کفارہ نہ دے اسے ہاتھ لگانا جائز نہ تھا ، تو ثابت ہوا کہ نہ نکاح شرط نہ وطی کا بروجہ حلال ہونا لازم ، بلکہ مناط حرمت صرف وطی ہے اور حاصل آیت کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسی طرح صحبت کی اگرچہ بلا نکاح ، اگرچہ بروجہ حرام ، اس کی بیٹی تم پر حرام ہو گئی ۔ یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب اور یہی اکابر صحابہ کرام مثل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم وحضرت عبد اللہ بن مسعود وحضرت عالم القرآن عبد اللہ بن عباس وحضرت اقرء الصحابہ ابی بن کعب وحضرت عمران بن حصین وحضرت جابر بن عبد اللہ وحضرت مفتیہ چار خلافت صدیقہ بنت الصدیق محبوبہ محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین وجماہیر ائمہ تابعین مثل حضرت امام حسن بصری وافضل التابعین سعید بن المسیب وامام اجل ابراہیم نخعی وامام عامر شعبی وامام طاؤس وامام عطا بن ابی رباح وامام حنبل وامام اسحق بن راہویہ اور ایک روایت میں امام امالک بن انس کا ہے ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

اقول : مع ہذا نکاح معنی وطی میں حقیقت ہے یا مجاز متعارف ۔

قال قائلھم :

التارکین علی طھر نساء ھم　والناکحین بشطی دجلة البقرا

وقال آخر :

کبکر تحب لذید النکاح　وتھرب من صولة الناکح

تو کریمہ " لا تنکحوا ما نکح اباؤکم " میں لا اقل محتمل تو ضرور اور امر فرج میں شرعا احتیاط واجب تو جانب تحریم ہی غالب بلکہ اصل فرج میں حرمت ہے ۔ تو جب تک حل ثابت نہ ہو حرمت ہی پر حکم ہوگا ، پھر مصاہرت میں فرق نہیں تو نفس جماع ہی اگرچہ بروجہ حرام بلا نکاح ہو علت تحریم رہیگا ۔ ولعلک ان رجعت الی کلما تھم دریت ان تقریر

Marfat.com

الدليل على هذا الوجه احسن مما قيل اذ لا يرد عليه ما افاده فى الفتح بل هو اصح عندى من الكلام الاول ايضا كما يرشدك اليه ما ذكرته ههنا على هامشه وبالله التوفيق۔

مخالف کے پاس اس کی حلت پر کوئی دلیل نہیں مگر حدیث "لا يحرم الحرام الحلال" حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ مگر یہ حدیث جس طرح مخالف کی دلیل ہو سکے سخت ضعیف وساقط و نا قابل احتجاج ہے۔ بیہقی با آنکہ انتصار شافعیت میں اہتمام شدید رکھتے ہیں اسے حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کر کے تضعیف کردی "كما فى التيسير شرح الجامع الصغير۔

اقول: دلیل ضعف کو یہی کافی کہ ام المومنین خود قائل حرمت ہیں، کما تقدم۔ اگر خاص اس باب میں خود ارشاد اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنے ہوتیں تو خلاف کے کیا معنی تھے، لاجرم امام احمد نے فرمایا: نہ وہ ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، نہ اثر ام المومنین بلکہ عراق کے کسی قاضی کا قول ہے، کمافی الفتح۔

روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں عثمان بن عبد الرحمٰن وقاصی ہے، سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل عمرو بن سعد کا پوتا۔

امام بخاری نے فرمایا: ترکوہ، محدثین نے اسے متروک کردیا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا: لیس بشئی، کوئی چیز نہیں۔

امام علی بن مدینی نے سخت ضعیف بتایا۔

نسائی ودارقطنی نے کہا متروک ہے، حتی کہ امام یحیی بن معین نے فرمایا: یکذب جھوٹ بولتا ہے۔

اقول: یہی عثمان حدیث ام المومنین صدیقہ کا بھی راوی ہے۔ روایت ابن حبان کتاب الضعفا میں یوں ہے۔ "حدثنا الحسن بن سفين نا اسحق بن بهلول نا عبد الله بن نافع نا المغيرة بن اسمعيل بن ايوب بن سلمة عن عثمان بن عبد الرحمن عن ابن شهاب الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الرجل يتبع المرأة حراما اينكح ابنتها او يتبع الابنة

Marfat.com

حراما اینکح امها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یحرم الحرام الحلال، انما یحرم ما کان بنکاح حلال۔

ابن حبان نے اسے روایت کر کے کہا: عثمن عبد الرحمٰن هو الوقاصی یروی عن الثقات الاشیاء الموضوعة لا یجوز الاحتجاج به "یہ عثمان بن عبدالرحمٰن وہی وقاصی ہے ثقات سے موضوع خبریں روایت کر دیتا ہے اس سے سند لانا حلال نہیں۔

ہاں سنن ابن ماجہ میں روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں آئی "حدثنا یحیی ابن معلّی بن منصور ثنا اسحٰق بن محمد الفروی ثنا عبداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لا یحرم الحرام الحلال۔

اولا: اس میں اسحٰق بن ابی فروہ متکلم فیہ ہیں، امام عبدالحق نے احکام میں اس حدیث کو ذکر کر کے فرمایا: فی اسناده اسحق ابن ابی فروة وهو متروك "اس کی سند میں اسحٰق بن ابی فروہ ہے اور وہ متروک ہے۔ نقله عنه المحقق فی الفتح۔

امام ابوالفرج نے علل متناہیہ میں فرمایا: "قد رواه اسحق بن محمد الفروی عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یحرم الحرام الحلال، قال یحیی الفروی کذاب وقال البخاری ترکوه۔

یعنی یہ حدیث اسحاق بن محمد فروی نے بسند خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ امام یحیی بن معین نے فرمایا: فروی کذاب ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: محدثین کے نزدیک متروک ہے انتہی۔

وانا اقول: وباللہ التوفیق، سبحان من لا ینسی، حافظین جلیلین عبدالحق وابی الفرج کو التباس واقع ہوا، اسحٰق بن ابی فروہ خواہ اسحٰق فروی دو ہیں، ایک اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ تابعی معاصر وتلمیذ امام زہری رجال ابوداود وترمذی وابن ماجہ سے، یہی متروک ہے، اسی کو امام بخاری نے "ترکوہ" فرمایا کما فی تذھیب التھذیب ومیزان الاعتدال وغیرھما"

تہذیب التہذیب میں ہے: قال ابوزرعة وجماعة: متروک۔ امام ابوزرعہ اور ایک جماعت ائمہ نے فرمایا متروک ہے، میزان میں ہے: لم ار احدا مشاه وقال ابن معین

وغیرہ لا یکتب حدیثہ" میں نے کسی کو نہ دیکھا کہ اسے رواں کیا یعنی اس کی روایت کو کچھ بھی معتبر سمجھا ہو، امام ابن معین وغیرہ نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی تک نہ جائے۔

دونوں کتابوں میں ہے: نھی احمد بن حنبل عن حدیثہ وقال ابراھیم الجوز جانی سمعت احمد بن حنبل یقول: لا تحل الروایۃ عندی عن اسحق بن ابی فروۃ "امام احمد نے اس کی حدیث نقل کرنے سے منع فرمایا، ابراہیم جوز جانی نے کہا: میں نے امام احمد کو فرماتے سنا کہ میرے نزدیک اسحٰق بن ابی فروہ سے روایت حلال نہیں۔

امام ترمذی نے "ابواب الفرائض باب ما جاء فی ابطال میراث القاتل" میں حدیث "القاتل لا یرث بطریق اسحق ابن عبد اللہ عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ" روایت کر کے فرمایا: "ھذا حدیث لا یصح اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروۃ قد ترکہ بعض اھل العلم منھم احمد بن حنبل۔

ابوالفرج نے موضوعات میں حدیث "الصبحۃ تمنع الرزق بطریق اسمعیل بن ابی عیاش عن ابن ابی فروۃ عن محمد بن یوسف عن عمرو بن عثمن بن عفان عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ" روایت کر کے کہا: لا یصح ابن ابی فروۃ متروک۔ امام خاتم الحفاظ نے اللآلی میں اس پر تقریر فرمائی اور تعقبات میں بھی اس جرح پر جرح نہ کی۔ غرض یہ بالاتفاق متروک ہے مگر یہ قدیم ہے ۱۳۶ھ میں انتقال کیا "قالہ ابن ابی فدیک ۱۴۴ھ میں کما قالہ ابن سعد وغیر واحد وھو الصحیح کما فی تذھیب التھذیب۔

اول یحییٰ بن معلّٰی نے کہ طبقہ حادیہ عشرہ سے ہیں اسے کہاں پایا۔

دوم اس کے بھائی کے پوتے اسحاق بن محمد بن اسمٰعیل بن عبد اللہ بن ابی فروہ یہ تبع تابعین سے بھی نہیں، ان کے تلامذہ سے ہیں، رجال بخاری وترمذی وابن ماجہ سے، امام بخاری کے استاذ ہیں ۲۲۶ھ میں انتقال کیا، یہ ہرگز متروک نہیں، امام بخاری نے خود جامع صحیح میں ان سے روایت کی، تو وہ ان کی نسبت "ترکوہ" کیونکر فرماتے۔ ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا اور ابوحاتم وغیرہ نے صدوق کہا۔ البتہ کلام سے خالی یہ بھی نہیں، امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہیں۔ ائمہ محدثین امام بخاری پر ان سے روایت کرنے میں

Marfat.com

معترض ہیں۔ امام ابوحاتم نے کہا: مضطرب الحدیث ہیں، آنکھیں جانے کے بعد بار ہا ہوتا کہ جیسا کوئی سکھا دیتا ویسے ہی روایت کرنے لگتے۔

عقیلی نے کہا: امام مالک سے بکثرت وہ حدیثیں روایت کیں جن پر ان کا کوئی متابع نہیں۔ امام ابوداؤد نے سخت ضعیف کہا۔ امام الشان نے فرمایا آنکھیں جا کر حفظ خراب ہوگیا تھا۔ امام عبدالعظیم منذری کی ترغیب میں ہے "اسحق بن محمد بن اسمعیل بن ابی فروۃ الفروی صدوق روی عنہ البخاری فی صحیحہ وقال ابو حاتم وغیرہ صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات ووھاہ ابو داود وقال النسائی لیس بثقۃ۔

میزان الاعتدال میں ہے: ھو صدوق فی الجملۃ صاحب حدیث قال ابو حاتم صدوق ذھبت بصرہ فربما لقن و کتبہ صحیحۃ وقال مرۃ مضطرب وقال العقیلی جاء عن مالک باحادیث کثیرۃ لا یتابع علیھا وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال النسائی لیس بثقۃ وقال الدار قطنی لا یترک وقال ایضا ضعیف قد روی عنہ البخاری ویو بخونہ علی ھذا و کذا ذکرہ ابو داود ووھاہ جدا۔

تقریب میں ہے: صدوق کف فساء حفظہ۔

تذہیب التہذیب میں ہے: قال البخاری مات سنۃ ۲۶۔

بر ظاہر کہ اس حدیث کے روای یہی اسحق بن محمد فروی متکلم فیہ ہیں نہ وہ اسحق بن عبداللہ فروی متروک۔ بہرحال ایک موضع کلام تو اس کی سند میں یہ ہے۔

ثانیا اقول: دوسرا محل کلام اسحق مذکور کے شیخ عبداللہ میں ہے، ائمہ محدثین کا ان میں کلام معروف ہے، امام ترمذی نے باب "فیمن یستیقظ ویری بللا ولا یذکر احتلاما" میں ایک حدیث ان سے روایت کرکے فرمایا: عبد اللہ ضعفہ یحیی بن سعید من قبل حفظہ فی الحدیث۔ عبداللہ کو امام یحیی بن سعید قطان نے نقصان حافظہ کی رو سے حدیث میں ضعیف بتایا۔

اسی کے "ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل" میں ہے: عبد اللہ بن عمر العمری لیس بالقوی عند اہل الحدیث" وہ محدثین کے نزدیک چنداں قوی نہیں، امام نسائی نے کہا قوی نہیں۔ امام علی بن المدینی نے کہا ضعیف ہیں۔ ابن

Marfat.com

حبان نے کہا"كان ممن غلب عليه الصلاح والعبادة حتى غفل عن حفظ الاخبار وجودة الحفظ للآثار فلما فحش خطوئه استحق الترك"

صلاح وعبادت نے ان پر یہاں تک غلبہ کیا کہ حفظ احادیث سے غافل ہوئے، حدیثیں خوب یاد نہ رہیں، جب خطا بکثرت واقع ہوئی ترک کے مستحق ہو گئے۔ امام احمد و یحیی سے ان کی توثیق کے اقوال بھی ہیں مگر قول فیصل یہ قرار پایا کہ حافظ الشان نے تقریب میں فرمایا ضعیف عابد۔

ثالثا اقول:۔ اس حدیث سے جواب کو وہی آیہ کریمہ و مسئلہ زن مظاہرہ کافی، ظہار میں جماع حرام تھا پھر اس نے مظاہرہ کی دختر حلال کو کیونکر حرام کر دیا۔

رابعا: یہ حدیث جس طرح ابن ماجہ نے روایت کی کہ اگر کچھ قابل ذکر ہے تو یہی اگر اس کے ضعف سند سے قطع نظر بھی کی جائے تو اس میں کوئی قصہ سوال اس حدیث متروک وساقط کی طرح نہیں، صرف اتنا بیان ہے کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا، یہ اپنے ظاہر پر تو یقیناً صحیح نہیں، کیا اگر قلیل پانی یا گلاب میں شراب یا پیشاب ڈالدیں تو اسے حرام نہ کر دینگے۔

اقول: کیا اگر کوئی زنا سے جنب ہو تو اسے نماز وقراءت قرآن ودخول مسجد وطواف کعبہ کہ حلال تھے حرام نہ ہو جائیں گے؟ کیا اگر کوئی ظالم کسی مظلوم کی بکری کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے تو اس کا یہ فعل کہ اگر اپنے مال کے ساتھ ہوتا جب بھی بوجہ اضاعت مال حرام تھا اور مال غیر کے ساتھ ظلما حرام در حرام اس حلال جانور کو حرام نہ کر دیگا؟ کیا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو ایک ہفتہ میں تین طلاقیں دے خصوصا ایام حیض میں تو اس فعل حرام در حرام سے وہ زن حلال اس پر حرام نہ ہو جائے گی؟ صدہا صورتیں ہیں جن میں حرام حلال کو حرام کر دیتا ہے۔ تو یہ اطلاق کیونکر مراد ہو سکتا ہے۔ لاجرم تاویل سے چارہ نہیں کہ حرام من حیث ہو حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

اقول: یعنی بول وشراب نے جو آب وگلاب کو حرام کیا نہ بوجہ اپنی حرمت کے بلکہ اس جہت سے کہ یہ نجس تھے اس سے ملکر اسے بھی نجس کر دیا، اب اس کی نجاست باعث حرمت ہوئی، اور اگر کوئی چیز طاہر حرام کسی حلال میں ایسی مل جائے کہ تمیز ناممکن ہو تو ہم تسلیم نہیں کرتے کہ وہ حلال خود حرام ہو گیا بلکہ حلال اپنی حلت پر باقی ہے اور مخلوط کا تناول اس لئے ناجائز کہ بوجہ اختلا ط اس کا تناول بتناول حرام سے خالی نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اگر جدا ہو سکے اور جدا کر لیں تو حلال

Marfat.com

بدستور اپنی حلت پر ہو کما لا یخفی۔ یونہی زنا نے نماز وغیرہ کو اس حیثیت سے حرام نہ کیا کہ وہ زنا ہے کہ خصوصیت زنا کو اس میں کیا دخل، بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ فرج مشتہی میں ایلاج مشتہی ہے، وقس علی ذلك البواقی۔

اب ہم اسے تسلیم کرتے ہیں اور حدیث ہم پر وارد نہیں۔ یہاں بھی عورت سے زنا کرنے دختر زن کو اس بنا پر حرام نہ کیا کہ وہ زنا ہے کہ خصوصیت زنا کو اس میں بھی دخل نہیں بلکہ اسی حیثیت سے حرام کیا کہ وہ وطی وادخال ہے، تو" دخلتم بهن" صادق آیا اور دختر موطوءۃ کی حرمت لایا، تو اس حدیث ضعیف میں بھی مخالف کے لئے اصلا حجت نہیں وللہ الحمد۔

محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں یہاں بعض احادیث اپنے مذہب کی مؤیدات ذکر فرمائیں از انجملہ "قال رجل یا رسول الله انی زنیت بامراۃ فی الجاھلیة افا نکح ابنتها قال لا اری ذلك ولا یصح ان تنکح امراۃ تطلع من ابنتها علی ما تطلع علیه منها" ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا، کیا اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں؟ فرمایا: میری رائے نہیں اور نہ ایسا نکاح جائز ہے کہ تو بیٹی کی اس چیز پر مطلع ہو جس چیز پر اسکی ماں سے مطلع تھا۔

اقول: نیز اس کے مؤید ہے وہ حدیث کہ غایہ سمعانیہ میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:" من نظر الی فرج امراۃ بشھوۃ حرمت علیه امها وبنتها" جوکسی عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھے اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں۔ دوسری حدیث میں ہے۔"ملعون من نظر الی فرج امراۃ وبنتها" ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کی فرج دیکھے۔

عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی "من نظر الی فرج امراۃ وبنتها لم ینظر الله الیه یوم القیمة" جو کسی عورت اور اس کی دختر دونوں کی فرج دیکھے اللہ تعالی روز قیامت اس پر نظر رحمت نہ کرے۔

نیز مصنف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے "فی الذی یزنی بام امراته قال حرمتا الیه" یعنی اپنی ساس سے زنا کرنے والے کی نسبت فرمایا کہ اس پر ساس اور عورت دونوں حرام ہوگئیں واللہ تعالی اعلم۔

Marfat.com

اس حرمت کے پیدا ہونے سے مرد وزن کو جدا ہو جانا اور اس نکاح فاسد شدہ کا فسخ کر دینا فرض ہو جاتا ہے۔ مگر خود بخود نکاح زائل نہیں ہو جاتا یہاں تک کہ شوہر جب تک متارکہ نہ کرے اور بعد متارکہ عدت نہ گزرے عورت کو روا نہیں کہ دوسرے سے نکاح کر لے۔ اور قبل متارکہ شوہر کا اس سے وطی کرنا حرام ہوتا ہے مگر زنا نہیں کہ نکاح باقی ہے ولہذا اس وطی سے جو اولاد پیدا ہو صحیح النسب ہے۔ ایسے نکاح کے ازالہ کو جو الفاظ کہے جائیں طلاق نہیں بلکہ متارکہ کہلاتے ہیں اگر چہ بلفظ طلاق ہوں یہاں تک کہ ان سے عدد طلاق کم نہیں ہوتا۔

درمختار میں ہے۔ بحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل لها التزوج بآخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة والوطوبها لا يكون زنا"

ردالمحتار میں ہے۔"قال في الذخيرة ذكر محمد في نكاح الاصل ان النكاح لا يرتفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل يفسد حتى لو وطئها الزوج قبل التفريق لا يجب عليه الحد اشتبه عليه او لم يشتبه عليه۔"

اسی میں ہے"قال في الحاوي الوطؤ فيها لا يكون زنا لانه مختلف فيه وعليه مهر المثل بوطئها بعد الحرمة ولا حد عليه ويثبت النسب"

اسی میں ہے"في البزازية المتاركة في الفاسد بعد الدخول لا تكون الا بالقول كخليت سبيلك او تركتك ومجرد انكار النكاح لا يكون متاركة امالو انكر وقال ايضا اذهبي و تزوجي كان متاركة والطلاق فيه متاركة لكن لا ينقص به عدد الطلاق۔"

اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ اس حالت میں اگر شوہر نے نہ چھوڑا اور ناجائز طور پر ہندہ سے وطی کرتا رہا اور اولاد ہوئی تو وہ اولاد اپنے ماں باپ دنوں کی وارث ہے، ماں کی وارث تو ظاہر کہ اولاد زنا بھی اپنی ماں کی میراث پاتی ہے" كما نصوا عليه والمسألة في الدر وغيره "اور باپ کی وارث یوں کہ ابھی منقول ہو چکا کہ ایسی حالت کی اولاد ولد الزنا نہیں صحیح النسب ہے، ہاں زن و شوہر آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہونگے۔ والله سبحنه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۲۴۶/۵ تا ۲۵۲)

Marfat.com

لا تنکح المراۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا۔ "یہ حدیث صحیح مشہور ہے۔ مع ہذا وہ مخالف قرآن نہیں بلکہ آیہ کریمہ "وان تجمعوا بین الاختین" کی تفسیر ہے۔ کہ اختیت سے ہر علاقہ محرمیت مراد ہے، علاوہ بریں کریمہ "واحل لکم ما وراء ذلکم" عام مخصوص منہ البعض ہے۔" قال اللہ تعالی: ولاتنکحو االمشرکت حتی یومن ولا مۃ مو منۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم" حدیث "کلامی لا ینسخ کلام اللہ "محض بے اصل ہے خود صحاح احادیث کثیرہ میں ہے کہ ارشادفرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۸۵/۵)

۴۲۵۸۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا أُلْفِیَنَّ أَحَدَکُمْ مُتَّکِئاً عَلیٰ أَرِیْکَتِهٖ یَاتِیْهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهِیْتُ عَنْهُ فَیَقُوْلُ: لَا أَدْرِیْ مَا وَجَدْ نَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱۹/۹)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کسی کو نہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا، یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اور وہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے، جو قرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔ ۱۲م

---

۴۲۵۸۔ الجامع للترمذی، العلم، ۹۱/۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۶۳۵/۲

السنن لابن ماجه، المقدمة، ۳/۱ ☆ المسند للشافعی، ۱۵۰

المسند لأحمد بن حنبل، ۳۶۷/۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۴

المسند للحمیدی، ۵۵۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۱۵۱/۱

دلائل النبوۃ للبیهقی، ۲۴/۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۰۸/۱

الدر المنثور للسیوطی، ۱۷/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۰۱/۱

کنز العمال لعلی المتقی، ۸۷۹، ۱۷۴/۱ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۱۸۹/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۵/۱ ☆

Marfat.com

٤٢٥٩ـ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلَااِنِّی اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ ـ اَلَا یُوْشَکُ رَجُلٌ یَنْثَنِی شَبْعَاناً عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِی وَ لَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْهِمْ اَنْ یَقْرُوْهُمْ، فَاِنْ لَمْ یَقْرُوْهُمْ فَلَهُمْ اَنْ یُعْقِبُوْهُمْ وَ زَادَ بَعْضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ کَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ـ

(فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹)

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لاپرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کرے۔ ۱۲م

٤٢٦٠ـ **عن** العرباض بن ساریة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَیَحْسِبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئاً عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئاً اِلَّا مَا فِی هٰذَا الْقُرْآنِ۔ اَلَا اِنِّی وَ اللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَ نَهَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ اِنَّهَا کَمِثْلِ الْقُرْآنِ اَوْ اَکْثَرَ ـ (فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹)

---

٤٢٥٩ـ السنن لابی داؤد، السنة، ٦٣٢/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٣١/٤

٤٢٦٠ـ السنن لابی داؤد، السنة، ٤٣٢/٢ ☆

Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۴۲۶۱۔ **عن** علقمة عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ الْمُوتَشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ اِمْرَأَةً من بنی أسد يقال لها أم يعقوب فجاء ت فقالت: إنه بلغنی أنك لعنت كيت و كيت فقال: و مالی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی كتاب الله فقالت: لقد قرأت ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما تقول، قال: لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه، أما قرأت "وَ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" قالت: بلی، قال: فإنه قد نهی عنه، قالت: فإنی أری أهلك يفعلونه، قال: فاذهبی و انظری، فذهبت و نظرت فلم تر من حاجتها شيئا فقال: لو كانت كذلك ماجا معتها۔ (فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر

---

۴۲۶۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، التفسير، ۷۲۵/ ☆ الصحيح لمسلم، اللباس، ۲۰۴/۲
الجامع للترمذی، الادب، ۲۰۸/۱ ☆ السنن لابن ماجه، النكاح، ۱۴۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۴/۱ ☆ السنن للنسائی، الزينة، ۲۳۸/۲
السنن لابی داؤد، الترجل، ۵۷۴/۲ ☆

Marfat.com

لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ "جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں۔ بہر حال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے۔

ع ولا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الهداية لن تنالا ـ بلا فضل من المولی تعالیٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دوں گا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ـ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن خراش عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ

Marfat.com

بَعْدِی أَبِی بَکْرٍ وَّ عُمَرَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے، ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما" و

حدثنا سفیان بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان۔

(فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲)

خود رب العزہ تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں کافروں کی حالت بیان فرماتا ہے۔" ولا یحرمون ما حرم الله ورسوله" کافر حرام نہیں جانتے ان چیزوں کو جنہیں اللہ اور اللہ کے رسول نے حرام کیا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۵/۱۸۵)

**(۲۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا۔☆**

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں **یاایها الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل**" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بغیر مرضی کسی مسلمان کا مال لینا درست نہیں، مزید وضاحت اس حدیث میں ہے۔ مرتب)

۴۲۶۲۔ عن أبی حمید الساعدی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

---

۴۲۶۲۔ الصحیح لابن حبان، ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۷ ☆

Marfat.com

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ (فتاوی رضویہ،۵/۱۳۵)

(۳۴) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔☆

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں ،خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بیشک اللہ بلند بڑا ہے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں عورت پر شوہر کی بڑائی اور اس کے عظیم حقوق کا ذکر ہے، ساتھ ہی عورت کے حق کو بھی بیان فرمایا ہے، مزید وضاحت وتفسیر میں ان احادیث کو ملاحظہ کیجئے۔ مرتب)

۴۲۶۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت :يا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةُ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے

---

۴۲۶۳۔ المستدرك للحاكم، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۲

Marfat.com

؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

٤٢٦٤۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَوْ كُنْتُ آمُرُ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

٤٢٦٥۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا ،فجاء بعیر فسجدلہ ،فقالوا: ھذہ بھیمۃ لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لَا يَصْلَحُ لِبَشَرٍ أنْ يُّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَالَهُ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔ اس نے حضور کو سجدہ کیا، ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے، ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو

---

٤٢٦٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأۃ ١/١٣٨

السنن لابی داؤد، باب حق الزوج علی المرأۃ، ١/٢٩١

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

٤٢٦٥۔ کنز العمال للمتقی، ٤٤٧٧٧، ١٦/٣٣٣ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٩/٤

الدر المنثور للسیوطی، ٢/١٥٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٢/٢٠٦

امام سیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

Marfat.com

اس کا اس پر ہے۔

٤٢٦٦۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنى عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فى ناحية ، فمشى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبى الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس على منه بأس، فلما نظرالجمل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتى خرساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بنا صيته اذل ماكانت قط حتى أدخله فى العمل ،فقال له أصحابه : يارسول الله اهذه بهيمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَايَصُلَحُ لِبَشَرٍ اَنُ يَّسُجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوُ صَلَحَ لَاَمَرُتُ الُمَرُاَةَ اَنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا مِنُ عَظُمِ حَقِّهٖ عَلَيُهَا، وَالَّذِى نَفُسِى بِيَدِهٖ! لَوُكَانَ مِنُ قَدَمِهٖ اِلىٰ مَفُرَقِ رَاُسِهٖ قُرُحَةٌ تَنُبَجِسُ بِالُقَيُحِ وَالصَّدِيُدِ ثُمَّ اسُتَقُبَلَتُهُ لِلَحُسَتِهٖ مَا اَدَّتُ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کے لئے پانی لادکر لاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لادکر لاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف

---

٤٢٦٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٩/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٥/٣

امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔ اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

Marfat.com

کھڑا ہے۔ حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔ انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے
کتے کی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔ فرمایا: مجھے اس سے کوئی
خطرہ نہیں۔ جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور
سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہو گیا کبھی نہیں تھا
یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگا دیا۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل
جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔ لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو
سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر کسی انسان کو
سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق
عظیم ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک
زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔ پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق
سے سبکدوش نہ ہو۔ ۱۲م (فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸)

۴۲۶۷۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى رجال من الأنصار، وفى الحائط غنم فسجدن له فقال أبو بكر: يا رسول الله! كنا نحن احق بالسجودلك من هذه الغنم، قال: إِنَّهُ لَا يَنبَغِي فِي أُمَّتِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ، وَلَوْ كَانَ يَنبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ صدیق وفاروق اور کچھ انصار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ صدیق
نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔
فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہیے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا

---

۴۲۶۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۳۶ ☆

ملاعلی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

Marfat.com

تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

٤٢٦٨ ـ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ أتاه آت فقال: یارسول الله! ناضح آل فلان قد ابق علیهم، فنهض رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (فذکر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) فقال اصحابه: یا رسول الله! بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك، فنحن احق ان نسجد لك، قال: لا، لَوْ كُنْتُ آمُرَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِی أَنْ يَّسْجُدَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَّسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا۔ حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں، حضور تشریف لے گئے۔ اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

٤٢٦٩ ـ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له، فقال المسلمون: نحن احق أن نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ

---

٤٢٦٨ ـ دلائل النبوة للبيهقی، ٦/٢٩ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ١٣٧

٤٢٦٩ ـ السنن لابن ماجه، باب حق الزوج علی المرأة، ١/١٣٣

الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/٥٦ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ٢٧٣

مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

Marfat.com

اللّٰہِ تَعَالیٰ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

٤٢٧٠ ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كان فی نفر من المهاجرين والانصار فجاء بعير فسجد له ، فقال اصحابه : يا رسول الله ! تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: أُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے۔ ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔ اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

٤٢٧١ ـ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: اشترى انسان من بنی سلمة جملا ينضح عليه فادخله فی مربد ، فجاء لما يحمل فلم يقدر احد ان يدخل عليه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فذكر له ذلك، فقال: افتحوا عنه ! فقالوا: انا نخشى عليك يا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رآه الجمل خر ساجدا ، فسبح القوم وقالوا: يارسول الله ! كنا احق

---

٤٢٧٠ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٧٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/٣١٠

٤٢٧١ ـ دلائل النبوة لابی نعيم، ٢٧٢ ☆

Marfat.com

بالسجود من هذه البهيمة، قال: لَوْ يَنْبَغِي لِشَيْءٍ مِنَ الْخَلْقِ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کردیا۔ جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے، فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔ اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کے لئے سجدہ میں گرا۔ حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔ فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کے لئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۴۲۷۲۔ **عن** غيلان بن سلمة الثقفي رضي الله تعالىٰ عنه قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في بعض اسفاره فرأينا عجبا من ذلك، ثم مضينا فنزلنا منزلا، فجاء رجل فقال: يا رسول الله! انه كان لي حائط فيه عيشي و عيش عيالي، ولي فيه ناضحان، فاغتلما علي فمنعا ني انفسهما، و حائطي و ما فيه، لايقدر أحد أن يدنو منهما، فنهض نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باصحابه حتى أتى الحائط فقال: لصاحبه: افتح! فقال: يا نبي الله امرهما اعظم من ذلك، قال: إفتح! فلما حرك الباب أقبلا، لهما جلبة كخفيف الريح، فلما انفرج الباب و نظرا الى نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بركا، ثم سجدا فاخذ نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم برأسهما ثم دفعهما الى صاحبهما فقال: استعملهما و احسن علفهما، فقال القوم: يا نبي الله! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا حين هدانا الله من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك، افلا تاذن لنا في السجود لك؟ فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ السُّجُوْدَ لَيْسَ إِلَّا لِلْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ، وَلَوْ أَنِّي آمُرُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

---

۴۲۷۲۔ دلائل النبوة لابي نعيم، ۱/ ۳۴۶ ☆ كنز العمال للمتقي، ۳۵۳۹۰، ۱۲/ ۳۷۴

Marfat.com

بِالسُّجُوْدِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ ہم نے ایک عجب دیکھا۔ ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دوشتر آبلش تھے۔ دونوں مست ہوگئے ہیں۔ نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔ کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے عرض کی: یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔ فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کردئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے، حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔ اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا وآخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔ وہ تو اسی زندہ کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔ میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

٤٢٧٣۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا من الانصار کان لہ فحلان، فاغتلما فادخلھما حائطا فسد علیھما الباب، ثم جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فأراد أن یدعو لہ، والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاعد ومعہ نفر من الأنصار، فقال: یانبی اللہ! انی جئت فی حاجۃ، وان فحلین لی اغتلما، وانی أدخلتھما حائطا وسددت الباب علیھما، فأحب أن تدعولی أن یسخرھما اللہ لی، فقال لاصحابہ: قوموا معنا! فذھب حتی أتی الباب فقال: افتح! فاشفق الرجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقال: افتح، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلین قریب من الباب، فلما رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم سجدله ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ائتنی بشیٔ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشٰی الی أقصی الحائط الیٰ الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنی بشیء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا یعصیا نك ، فلما رأی أصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ذلك ، قالوا: یا رسول الله ! هذین فحلین لا یعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دواونٹ مست ہوگئے ،انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے حاضر آئے۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرماتھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں ۔ میرے دو اونٹ مست ہوگئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے ۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں ۔ لہذا ایک مہار لائی گئی، حضور نے اسکا سر باندھا اور اس کے حوالے کردیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالے کردیا۔ پھر ان سے فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔

---

۴۲۷۳۔ المعجم الكبير للطبراني، ۲۸۲/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۵/۹
البداية و النهاية لابن كثير، ۱۵٦/٦ ☆ كنز العمال للمتقي، ۴۴۷۹۵، ۳۳٦/۱٦

مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کہ جملہ رجال ثقہ ہیں۔

Marfat.com

صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲ م

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دواونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۹

٤٢٧٤۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى سفر وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتى لا يراه أحد، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض ليس فيها علم ولا شجر، فقال لى: يا جابر! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء، فانطلقنا فمشينا حتى لانكاد نرى، فاذا شجرتان بينهما أربعةأذرع، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يا جابر! انطلق، فقل لهذه الشجرة! يقول لك رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم: ألحقى بصاحبتك حتى اجلس خلفكما، ففعلت، فرجعت حتى لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتى قضى حاجته ثم رجعنا فركبنا رواحلنا فسرنا كانما علينا الطير يظلنا، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم معها صبى تحمله، فقالت: يا رسول الله! ان ابنى هذا يا خذه الشيطان كل يوم ثلاث مرات لايدعه، فوقف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، فتناوله، فجعله بينه و بين مقدمة الرحل، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اخسأعدو الله! انا رسول الله، فاعاد

---

٤٢٧٤۔ دلائل النبوة للبيهقى، ٦/١٨ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٣/٥٥٣
السنن للدارمى، ١/١١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٩/٧
التمهيد لابن عبدالبر، ١/٢٢٤ ☆

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذلك ثلث مرات ، ثم ناولها اياه ، فلما رجعنا فكنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها كبشان تقودهما و الصبي تحمله ،فقالت : يا رسول الله ! أقبل مني هديتي ! فوالذي بعثك بالحق ان عاد اليه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر۔ ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم بيننا فجاء جمل ناداً ، فلما كان بين السما طين خر ساجدا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار : هو لنا يا رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا عليه منذ عشرين سنة ، فلما كبرت سنة و كان عليه شحمة واردنا نحره لنقسمه بيننا غلمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبيعونه ؟ قالوا:يا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنوا اليه حتي ياتيه اجله ، قالوا يا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَنۢبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کے لئے دور لوگوں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے۔ ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لے کر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فورا مل گئے۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ پھر سوار ہوئے۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دبا تا ہے۔ بچہ اس سے لے کر تین بار فرمایا: دور ہو اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔

Marfat.com

پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبلشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔ اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔ فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔ عرض کی: بلکہ یارسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔ فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

٤٢٧٥۔ **عن** بريدة بن حصيب رضى الله تعالى عنه قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! قد اسلمت فارنى شئيا ازدادبه يقينا ، فقال : مالذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تاتيك قال: اذهب فادعها فاتاها الاعرابى فقال : أجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمالت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت على الجانب الآخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت : السلام عليك يا رسول الله ! فقال الأعرابى : حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : إرجعى فرجعت فجلست على عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابى إئذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك و رجليك ، ففعل ثم قال إئذن لى أن أسجد لك ! قال لَا يَسْجُدُ اَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا۔

---

٤٢٧٥۔ دلائل النبوة لابى نعيم، ٢٨١ ☆ المستدرك للحاكم، ١٧٢/٤
مجمع الزوائد للهيثمى، ٧/٩ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

Marfat.com

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔ فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا: جا بلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گیا اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔ اور حضور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کے لئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کے لئے اسے سجدہ کرے۔

۴۲۷۶۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هٰذَا يَامُعَاذُ ؟ قال : أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : فَلَا تَفْعَلُوا ، فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا ، وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ

---

۴۲۷۶۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المراة ، ۱۳۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/۴

Marfat.com

تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا
: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں
سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ
غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان
ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق
ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح
میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔
(فتاویٰ رضویہ دوم ۹/۲۲۰)

۴۲۷۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدون لاساقفتھم و قسیسیھم و بطارقتھم ، و رأی الیھود یسجدون لاحبارھم و رھبانھم و ربانیھم و علمائھم و فقھائھم ، فقال : لای شیٔ تفعلون ھذا ؟ قالوا : ھذہ تحیۃ الانبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبینا ، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّھُمْ کَذِبُوْا عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ کَمَا حَرَّفُوْا کِتَابَھُمْ ، لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا مِنْ عَظْمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَاَۃٌ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِھَا وَلَوْ سَاَلَھَا نَفْسَھَا وَھِیَ عَلٰی ظَھْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا
نصاریٰ اپنے پادریوں، فقیروں، کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان
سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے ۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے

---

۴۲۷۷۔ المستدرک للحاکم، ۴/۱۷۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۵۶
حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

Marfat.com

کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔ ۱۲م

٤٢٧٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس آئے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔ فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسکے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں۔ اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔ اول بار شام میں یہود ونصاری کو دیکھ کر آئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔ اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔ یا اس میں بوجہ مخالفت یہود ونصاری کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔ نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔ صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۱)

٤٢٧٩۔ عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال: اتیت الحیرۃ فرأیتهم ــــ

---

٤٢٧٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٢٨ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٠/١٧٥

٤٢٧٩۔ السنن لابی داؤد، باب فی حق الزوج، ١/٢٩١

Marfat.com

یسجدون لمرزبان لهم، فقلت: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له، قال: فاتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم، فانت یا رسول الله! احق ان نسجد لك، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له، قال: قلت : لا، قال: فَلَا تَفْعَلُوْا، لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔ وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ اس حق کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداود نے سکوتا اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف ۔

(فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱)

۴۲۸۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

---

۴۲۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۳

Marfat.com

۴۲۸۱۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔۱۲م (فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱)

۴۲۸۲۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَىٰ ظَهْرِ قَتَبٍ أَنْ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا، وَمِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُوْمَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَلَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمیں کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر

---

۴۲۸۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة، ۱۳۸/۱

۴۲۸۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۷/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۲
المطالب العالیة لابن حجر، ۱۶۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۰۸

Marfat.com

ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔
(فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴)

۴۲۸۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت: يا رسول الله! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد، قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: قد عرفته، قالت: يخطبنی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة؟ فان كان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج۔ قال: مِنْ حَقِّهِ لَوْ سَالَ مَنْخَرَاهُ دَمًا أَوْ قَيْحًا فَلَحِسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهُ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

Marfat.com

٤٢٨٤ ـ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال: جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم با بنة له فقال: يا رسول الله ! هذه ابنتى قد ابت ان تزوج فقال لها النبى صلى الله تعالى عليه و سلم : أَطِيْعِي أَبَاكِ ـ فقالت : والذى بعثك بالحق لا أتزوج حتى تخبر نى ما حق الزوج على الزوجة ؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلىٰ زَوْجَتِهٖ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا ، أَوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِيْدًا أَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ، قالت: و الذى بعثك بالحق لا اتزوج ابدا ، قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تُنْكِحُوْ هُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لے کر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔ تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم

---

٤٢٨٤ ـ المستدرك للحاكم ٢/٢٠٥ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧/٢٩١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/٥٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢/١٥٤

Marfat.com

کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔

(فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶)

۴۲۸۵۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

(فتاوی رضویہ ۵/۲۶۷)

بالجملہ شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعظیم ہے اور بدمذہب کی تعظیم حرام۔ متعدد حدیثوں میں ہے۔

۴۲۸۶۔ عن عبد الله بن بسر رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ ۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔ (فتاوی رضویہ ۶/۱۰)

۴۲۸۷۔ عن معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ مَشٰى إِلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهُ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔ (فتاوی رضویہ ۶/۱۰۴)

---

۴۲۸۶۔ كنز العمال للمتقى، ۱۱۰۲، ۱/۲۱۹ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۱/۱۳۰
التفسير للقرطبى، ۷/۱۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۴۵
حلية الاولياء لابى نعيم، ۵/۲۱۸ ☆ الفوائد المجموعة للشوكانى، ۲۱۱
۴۲۸۷۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۰/۹۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۲۳، ۱/۲۲۲

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا۔

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع تو مبتدع فاسق بھی شرعاً واجب الاہانۃ ہے اور اس کی تعظیم ناجائز، علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں " الفاسق العالم تجب اهانته شرعا فلا یعظم۔

امام علامۃ فخر الدین زیلعی تبیین الحقائق پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح المعین پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

قد وجب علیهم اهانته شرعا"

علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد و شرح مقاصد میں فرماتے ہیں: حکم المبتدع البغض والعداوة والاعراض عنه والاهانة والطعن اللعن" بد مذہب کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں روگردانی کریں اس کی تذلیل و تحقیر بجالائیں اس سے لعن و طعن کے ساتھ پیش آئیں۔

لاجرم ثابت ہوا کہ بد مذہب کو سنیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۶۸)

## ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا۔☆

اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں مولی عزوجل نے عدم ظلم سے اپنی مدح فرمائی، کیوں بلاجی! جو ظلم پر قدرت ہی نہ رکھے اس کی بے ظلمی کی کیا تعریف، یوں تو پتھر کی بھی ثنا کیجیے کہ ظلم نہیں کرتا۔ اسی

Marfat.com

طرح جوصوبہ ظلم چاہے مگرحاکم بالا کا خوف مانع آئے عقلا اس کی بھی مدح نہ کریں گے۔ تولا جرم باری عزوجل کوظلم پر قادر رکھے گا، سبحان اللہ! تم سے کیادور جب کذب وغیرہ ہرعیب وآلائش پر قدرت مان چکے توظلم میں کیا ستم رکھا ہے مگراتنا سمجھ لیجئے کہ ظلم کہتے ہیں ملک غیر میں تصرف بے جاکو، جب باری سبحانہ وتعالی کواس پر قادر مانئے گا توپہلے بعض اشیاء کواس کی ملک سے خارج اور غیر کی ملک مستقل مان لیجئے، مسلمانوں کوتو بزورزبان زوروبہتان مشرک کہتے ہو، خود سچے پکے کافرمشرک بن جایئے۔

قال تعالی: للہ ما فی السموٰت وما فی الارض ۔ اللہ ہی کا ہے جوکچھ آسمانوں میں ہے اور جوکچھ زمین میں۔

وقال تعالی: قل لمن مافی السموات و الارض قل للہ ۔ توفرماؤ کس کا ہے جوکچھ آسمانوں اور زمین میں ہے توفرماؤ اللہ تعالی کا ہے۔

قال تعالی :ام لھم شرک فی السموٰت ۔ کیاان کا ساجھا ہے آسمانوں میں۔

ولہذا اہل سنت وجماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری جل مجدہ سے ظلم ممکن ہی نہیں،

شرح فقہ اکبر میں ہے: لا یو صف اللہ تعالی بالقدر ۃ علی الظلم لا ن المحال لا یدخل تحت القدرۃ وعند المعتزلۃ انہ یقدر و لا یفعل۔ باری تعالی کوظلم پر قادر نہ کہا جائے گا کہ محال زیرقدرت نہیں آتا، اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں۔

بیضاوی وعماوی وغیرہما تفاسیر میں ہے:

الظلم یستحیل صدورہ عنہ تعالی اھ ملخصا۔ اللہ تعالی سے ظلم صادر ہونا محال ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے: الظلم محال منہ تعالی۔ اللہ تعالے سے ظلم محال ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے: الذی یدل علی ان الظلم محال من اللہ تعالی ان الظلم عبارۃ عن التصرف فی ملک الغیر والحق سبحانہ لا یتصرف الافی ملک نفسہ فیمتنع کونہ ظالما وایضا الظالم لا یکون الھا والشئی لا یصح الا اذا کانت لوا زمہ صحیحۃ فلو صح منہ الظلم لکان زوال الھیتہ صحیحا وذالک محال اھ ملخصا۔

Marfat.com

ظلم الٰہی محال ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ظلم ملک غیر میں تصرف سے ہوتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ جو تصرف کرے اپنے ہی ملک میں کرتا ہے تو اس کا ظالم ہونا محال اور نیز ظالم خدا نہیں ہوتا اور شئے جبھی ممکن ہوتی ہے کہ اس کے سب لوازم ذاتیہ ممکن ہوں، تو اگر ظلم الٰہی ممکن ہو تو لازم ظلم یعنی زوال الوہیت بھی ممکن ہو یہ محال ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ۱۵/۳۸۵ تا ۳۸۷)

(۴۶) مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا ۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ ☆

کچھ یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لئے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر ہوتے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے: سنئے آپ سنائے نہ جائیں جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سناتے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو "راعنا" کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ ہے کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مراد خفی رکھتے، رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر "راعینا" کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہونچتا۔ بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی

Marfat.com

طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر۔اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح ہے" والعیاذ باللہ رب العالمین"

اس فرقہ باطلہ وہابیہ کا مکر اول یہ ہے کہ اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے،

مکر اول:۔ اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔حدیث میں فرمایا:۔

من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔

(ترمذی۔باب ماجاء فی من یموت۔۲/۹۲)

جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔

پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار! اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا۔یوں ہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔

اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیت کریمہ الم احسب الناس میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیے جائیں گے۔اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا۔تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے۔

تمہارا رب عزوجل فرما رہا ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔ (پ۲۶۔ع۱۴۔سورۃ الحجرات)

یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے تو فرمادو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو۔کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے۔ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔

اور فرماتا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ

Marfat.com

یَشھَد اِنَّ المنا فقینَ لکاذبُونَ:۔ (پ ۲۸۔ع ۱۳۔سورۃ المنافقین)

منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے موکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز مو جب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ، کوئی حرکت، کوئی فعل منافی اسلام نہ صادر ہو۔بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دیگی۔

(تمہید ایمان ۔۵۴۔۵۵)

مکر دوم:۔ یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذھب یہ ہے کہ " لا نکفر واحداً من اھل القبلہ " ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔

مسلمانو! اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھو یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے، کسی صورت، کس طرح ایمان نہیں ٹلتا۔ع چوں وضوئے محکم بی بی تمیز۔اولاً اس مکر کا جواب۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

" لَیسَ البرَّ اَنْ تُولّوا وجوھکُم قِبَلَ المشرقِ والمغربِ ولٰکِنَّ البرَّ مَنْ اٰمنَ باللّٰہِ والیومِ الاٰخرِ والملٰئکۃِ والنبیینَ ۔ (پ ۲۔ع ۶۔سورۃ البقرہ)

اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھم کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اور اللہ پر قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔

دیکھو صاف فرمادیا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں۔

Marfat.com

اور فرماتا ہے:۔

"وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ"۔

(پ۔۱۰۔ع ۱۳۔سورۃ التوبہ)

وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے رہے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انھیں کافر فرمایا کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا؟ قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین وایماں، سرور عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

"فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ"۔

(پ۱۰۔ع ۸۔سورۃ التوبۃ۔)

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتہ کی بات صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے اور اگر قول واقرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، ان کی قسمیں نہیں شاید وہ باز آئیں۔

دیکھو نماز وزکوۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انھیں کفر کا پیشوا کافروں کا سرغنہ فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کے شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں۔

ثانیاً:۔ اس کی رو سے سوا ہرے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو تمام کافر، مشرک، مجوس، ہنود، نصاریٰ، یہود، وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے تو قائل ہیں، ایک ہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار، فلاسفہ، وآریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود ونصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور

Marfat.com

ہزاروں نبیوں اور قیامت وحشر وحساب ثواب وعذاب، جنت ونار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں
ثالثاً:۔ اسکے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گذریں کافی ووافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرمادیا۔

کہیں ارشاد ہوا۔

" کفروا بعد اسلامھم ۔ (پ۱۰۔ع۱۶۔سورۃ التوبہ۔)

وہ مسلمان ہو کر اس کلمہ کے سبب کافر ہو گئے ۔

کہیں فرمایا:۔

'لَا تَعْتَذِروا قَد کفرتم بعد ایمانکم "۔

(پ۱۰۔آیت ۶۶ سورۃ التوبہ)

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹/ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرہ اسلام کو تنگ کر دیا، کلمہ گویوں کو اہل قبلہ کو دھکے دیکر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ " لا تعتذروا "عذر بھی نہ کرنے دیا، نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندویہ لیکچر یا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا "الا لعنۃ اللہ علی الظالمیں " (تمہید ایمان۔۶۷)

**(۴۹) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَھُمْ ؕ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ☆**

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اپنے آپ کو بے ضرورت شرعی مولوی صاحب لکھنا بھی گناہ ومخالف قرآن عظیم ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت۔ اور حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: من قال انا عالم فھو جاھل۔

Marfat.com

جواپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما"

ہاں اگر کوئی شخص حقیقت میں عالم دین ہو اور لوگ اس کے فضل سے ناواقف ہوں تو یہ اس سچی نیت سے کہ وہ آگاہ ہو کر فیض لیں ہدایت پائیں اپنا عالم ہونا ظاہر کرے تو مضائقہ نہیں ۔جیسے سیدنا یوسف علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا تھا۔انی حفیظ علیم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۹۶)

**(۵۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۠ ☆**

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصح قول کے مطابق "اولوا لامر" سے مراد علماء ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۰۳)

امیر شریعت دو قسم ہے: اختیاری وقہری۔اختیاری وہ جو کسی پر اپنے احکام کی تنفیذ میں جبر کا اختیار نہیں رکھتا۔احکام شریعت بتا دینا اس کا کام ہے۔ماننا نہ ماننا لوگوں کے اختیار، یہ امیر شریعت متدین فقہائے اہل سنت ہیں۔

قال اللہ تعالی: یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم، اولوالامر ھم العلماء علی اصح الاقوال کما قال تعالی ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں ان کی۔اصح قول کے مطابق اولوالامر سے مراد

Marfat.com

علماء ہیں جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔اور کاش وہ اسے لوٹائیں رسول کی طرف اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیں گے وہ جو استنباط کرتے ہیں ان میں سے۔

عدم سلطان کی حالت میں مسلمانوں پر اپنے امور دینیہ میں متدین معتمد علمائے اہل سنت کی طرف رجوع کرنا اور بھی لازم تر ہو جاتا ہے کہ بعض خاص دینی کام جنہیں ولاۃ وقضاۃ اٹھائے ہوتے ہیں ان میں بھی تاحد ممکن انہیں کے حکم سے تکمیل کرنی ہوتی ہے۔جیسے معاملہ عنین وتنفیذ انکحہ وخیارات بلوغ وغیر ہا سوائے حدود وتعزیر وقصاص جس کا اختیار غیر سلطان کو نہیں۔

فاذا عسر جمعهم على واحد استقل كل قطر باتباع علماء ه فانه كثرو افالمتبع اعلمهم فان استووا اقرع بينهم كما في الحديقة الندية عن الفتاوى العتابية۔

جب ایک پر اتفاق دشوار ہو تو ہر علاقہ کے لوگ اپنے عالم کی اتباع کر لیں۔اگر علماء کثیر ہوں تو سب سے بڑے عالم کا اتباع کیا جائے،اگر علم میں برابر ہوں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کر لی جائے۔جیسا کہ حدیقہ ندیہ میں فتاوی عتابیہ سے ہے۔

یہ امیر شرعی کسی کے انتخاب پر نہیں بلکہ خود بانتخاب الہی منتخب ہے۔دیانت وفقاہت میں اس کا تفرد وتفوق خود ہی اسے متعین کرتا ہے یہاں تک کہ لوگ اگر اس کے غیر کو منتخب کریں گے خطا کریں گے اور اسی کا اتباع لازم ہوگا کہ وہی اہل ہے اور طبائع خود ہی دینی امور میں اس کی طرف رجوع پر مجبور ہوتی ہیں کہ دوسری جگہ ویسا حل شافی نہیں پاتیں یہاں تک کہ اس کے اکابر اعداء کہ بوجہ بددینی یا حسد شیاطینی اس کے سخت دشمن ہوتے ہیں،اور زبردستی اس پر اپنی تعلی چاہتے ہیں،مسائل مشکلہ کے حل کرنے میں اس کے محتاج رہتے ہیں،اپنے گمنام جاہلوں کے ذریعہ سے اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں یوں اپنے لاحل مسئلوں کی گرہ کھلواتے ہیں۔

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے عطا کرتا ہے جسے وہ چاہے اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

اس امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت نہ کچھ ضرور نہ اس کا دستور،نہ اس کا ترک گناہ

Marfat.com

ومحذور، بلکہ اس کا معیار وہی ہے جو اوپر مذکور، اس کے فیصلے کو بہار و اڑیسہ کے جملہ علماء پر نظر تفصیل صحیح شرعی نے جو فیصلہ کیا ہو آپ ہی منظور، واللہ علیم بذات الصدور ۔ الا الی اللہ تصیر الامور" اور اللہ سینوں کے رازوں کو جانتا ہے اور سنو تمام امور اللہ کی بارگاہ میں لوٹتے ہیں۔

دوسرا امیر قہری۔ اس کے ذمہ وہ کام ہیں جو بغیر تسلط وغلبہ وقہر کے انجام نہیں پاتے، مثلا قصاص وحدود وتعزیرات واخذ عشور واخذ خراج۔ یہ ضرور نصب وانتخاب مسلمین پر ہے اور اسی کے ہاتھ پر بیعت کا دستور اور بلاوجہ شرعی اس سے انکار محظور، یہ اگر عام ممالک اسلامیہ پر مقرر کیا جائے تو خلیفہ وامیر المومنین ہے اور اس کے لئے سات شرطیں لازم کہ ایک بھی کم ہو تو خلیفہ نہیں متغلب ہے۔ اسلام، حریت، ذکورت، عقل، بلوغ، قدرت، قرشیت۔

علامہ قاسم بن قطلو بغا حنفی تلمیذ امام ابن الہمام تعلیقات مسایرہ میں فرماتے ہیں:

اما عندنا فالشروط انواع ،بعضها لا زم لا تنعقد بدونه ، وهی الاسلام والذكورة والحرية والعقل واصل الشجاعة وان يكون قرشيا۔

لیکن ہمارے نزدیک شروط مختلف طرح کی ہیں، بعض ان میں سے لازم ہیں جن کے بغیر امارت کا انعقاد نہیں ہو سکتا اور وہ مسلمان ہونا، مذکر ہونا، آزاد ہونا، عقل والا ہونا، دلیر ہونا اور قرشی ہونا ہے۔

اور اگر کسی قطر یا شہر یا موضع خاص پر تو وہاں کا صوبہ یا والی ہے اس کے لئے بھی عقل وبلوغ وقدرت یقینا شرط اور قرشیت کی کچھ حاجت نہیں اور تعمیم احکام کے لئے اسلام وحریت وذکورت بھی ضرور ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ عدم سلطان کے وقت مسلمانوں پر ایسا والی مسلم تلاش کرنا ان پر واجب ہے، کما فی المبسوط وجامع الفصولین ومعراج الدرایۃ وغیرہا۔

مگر ہر واجب بقدر قدرت ہوتا ہے اور ہر فرض بشرط استطاعت۔

قال اللہ تعالیٰ: لا يكلف الله نفسا الا وسعها۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔

یہاں مسلمان ایسا والی مقرر کرنے پر ہرگز قادر نہیں اور اس پر واضح دلیل یہ ہے کہ سو برس سے آج تک ہندوستان میں ہزارہا مشائخ وعلما وصلحا وکبراء گزرے کبھی اس طرف متوجہ نہ ہو

Marfat.com

ئے، کیا وہ مسئلہ نہ جانتے تھے؟ یا قصداً فاسق وتارک واجب رہے۔ حاشا ہرگز نہیں، بلکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ وجوب ہم پر نہیں۔

شرح مقاصد میں ہے:

فان قیل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامة فی اکثر الاعصار علی ترك الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات سیما بعد انقضاء الدولة العباسیة قلنا انما یلزم الضلالة لو ترکوہ عن قدرة واختیار لا عجز واضطرار۔

اگر یہ اعتراض اٹھایا جائے کہ اگر امام کا مقرر کرنا واجب ہے تو لازم آئے گا کہ امت نے اکثر زمانوں میں واجب کا ترک کیا، کیونکہ ایسا کوئی امام ہی نہیں ملا جو مذکورہ صفات کا حامل ہو خصوصاً حکومت عباسیہ کے گزرنے کے بعد، ہم جواباً کہتے ہیں امت کا گنہگار ہونا تب لازم آئے گا اگر انہوں نے قدرت واختیار ہونے کے باوجود اسے ترک کیا ہو اور اگر عجز واضطرار کی وجہ سے ہو تو پھر گناہ نہ ہوگا۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۶۸۔تا ۱۷۱)

مقدمہ اولی۔ حقیقت امر یہ ہے کہ دلالت مجبرہ جس کی تعریف "تنفیذ القول علی غیر شاء او ابی" دو قسم ہے، عرفیہ ودنیویہ کہ بادشاہ کو رعایا حکام کو محکومین پر ہوتی ہے، اسی کے سبب سلاطین کو والیان ملک کہا جاتا ہے۔ اور شرعیہ دینیہ کہ حقیقۃ اللہ عزوجل پھر اس کی عطا سے اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے وبس، جسکی حقیقت ذاتیہ کا بیان اس آیہ کریمہ میں ہے "مالهم من دونه ولی" اور حقیقت عطائیہ کا بیان اس آیہ کریمہ میں "النبی اولی بالمومنین من انفسهم" اور دونوں کا جمع اس آیہ کریمہ میں "وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من انفسهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضللا مبینا" پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریح وتفویض وانابت سے اسے ہے جسے انہوں نے جتنی بات میں اپنی ولایت اصلیہ سے اختیار ظلی عطا فرمایا، ماذون مطلق کو مطلق اور ماذون امر خاص کو اس امر خاص میں جس کا بیان آیت کریمہ "الذی بیده عقدة النکاح" اور آیہ کریمہ "اسمعوا واطیعوا" میں ہے۔ اور ان انواع ثلثہ یعنی ذاتیہ وعطائیہ وظلیہ کا اجتماع آیہ اس کریمہ میں "اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

اقول: یہی سر ہے کہ نوع دوم پر اطیعوا مکرر آیا کہ ذاتیہ وعطائیہ دو حقیقتیں ہیں اور نوع

Marfat.com

سوم کو اسی اطیعو دوم کے نیچے مندرج فرمایا کہ ظل اصل سے جدا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

مقدمہ دوم: دونوں ولایتوں میں بحسب مناشی ونتائج ولوازم ومقاصد جو فرق ہیں ان کی بہت تعبیرات ہیں۔

(۱) ولایت عرفیہ غلبہ واستیلا سے حاصل ہوتی ہے اور شرعیہ بعطائے شرع۔

(۲) عرفیہ ملکی مسئلہ ہے اور شرعیہ مذہبی ودینی۔

(۳) عرفیہ مقصد سلاطین ہے اور شرعیہ مقصود خاص دین۔

(۴) عرفیہ عالم اسباب میں احکام تکوینیہ الہی کا آلہ ہے یعنی کن لا تکن۔ یہ امر واقع ہو یہ نہ ہو، اور شرعیہ احکام تشریعیہ الہیہ کا مثلاً کن مکن یہ کرو یہ نہ کرو۔

(۵) عرفیہ تصرفات کے ثمرات حسیہ کی مثمر ہوتی ہے اور شرعیہ معانی دینیہ کی۔

(۶) عرفیہ سے شئے غیر موجود موجود ہو جاتی ہے اور شرعیہ سے حکم شرعی غیر حاصل حاصل۔

(۷) عرفیہ دنیا میں موثر ہے اور شرعیہ عقبیٰ میں معتبر۔

(۸) عرفیہ کی نافرمانی قوانین سلاطین کی خلاف ورزی ہے اور شرعیہ کی نا حفاظی اللہ عزوجل کی معصیت۔

(۹) عرفیہ کا لحاظ عام ہے کہ بادشاہ کی ہر رعیت پر ہے مسلم ہو یا کافر اور شرعیہ کا لحاظ خاص کہ اس سے صرف مسلمانوں کو کام ہے۔

(۱۰) عرفیہ کا عمل خاص ہے کہ ہر بادشاہ کی قلمرو تک محدود اور شرعیہ کا عمل دنیائے اسلام پر عام ہے مشرق میں ہو یا مغرب میں۔

(۱۱) عرفیہ فوج وسپاہ وتیغ وسلاح کے سایہ میں ہے اور شرعیہ فقیر محتاج کو بھی بقدر عطا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظلی عطیہ۔

یہ تمام مضامین اور ان دونوں ولایتوں میں عموم وخصوص من وجہ ہونا اس مثال سے روشن۔ سلطان نے زید کی قاصرہ کا اپنے پسر سے نکاح کر لیا اور زید راضی نہیں اس نے انکار کر دیا، اس تصرف کے تمام ثمرات حسیہ دنیا میں مرتب ہو جائیں گے، شئے غیر موجود موجود ہو جائے گی یعنی عورت کہ پہلے قبضہ میں نہ تھی اب آجائے گی، دوسرا شخص مزاحمت پر قدرت نہ پائے گا،

Marfat.com

مزاحمت کرے گا تو جب غضب سلطانی وسزائے نافرمانی ہوگا، عورت مرجائے گی تو یہ بزعم زوجیت اسکا ترکہ لے گا، پھر اگر بادشاہ نومسلم ہے تو اس واقع میں بھی نکاح ومباح جانے گا اور اپنے تصرف کو صحیح وصاف مانیگا۔ یہ تمام امور احکام تکوینیہ الہیہ سے صادر ہو جائیں گے، مگر احکام تشریعیہ کہ نکاح شرعی بولایت شرعیہ سے پیدا ہوتے اصلاً متحقق نہ ہوں گے، نہ وہ عورت اس کیلئے شرعاً حلال ہوگی، نہ بعد مرگ ایک کو دوسرے کا مال وراثۃً جائز ہوگا کہ باپ کے سامنے سلطان کو دربارۂ نکاح ولایت شرعیہ نہ تھی، تو نکاح نکاح فضولی ہوا، رولی شرعی کے ر[illegible] سے باطل ہو گیا۔ لان الولایۃ الخاصۃ اقوی من الولایۃ العامۃ کمافی الاشباہ وغیرھا۔

اقول: یعنی الظلیۃ اما الاصلیہ فماکان لظل ان یقاوم الظل بل یضمحل دونہ ولذا لو زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاصرۃ رجل من قاصر رجل تم النکاح ولزم ولم یکن لابویھما خیرۃ اصلا بل کذلک لو زوج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا عاقلا بالغا من امرأۃ کذابدون رضا ھما لزم النکاح ولم یکن لھما الخیرۃ من انفسھما کمانصوا علیہ وقدنطق بہ القرآن العزیز۔

اور اگر زید نے اپنی قاصرہ کا نکاح عمرو سے کر دیا اور سلطان کی ناراضی ہے اس نے حکماً اس نکاح کو ناجائز رکھا اور رخصت سے روک دیا عنداللہ اس تصرف کے تمام معانی شرعیہ ترتیب پائینگے، عورت کہ اس کے لئے حلال نہ تھی حلال ہوگئی، حکم غیر موجود موجود شرعی ہو گیا، دوسرا اگر بے افتراق بموت وطلاق اس سے نکاح کریگا مستحق غضب جبار وسزائے نار ہوگا، عورت مر جائیگی تو عمرو بحکم زوجیت اس کے ترکہ کا شرعاً بقدر حصہ مالک ہوگا، یہ تمام باتیں احکام تشریعیہ الہیہ سے ثابت ہو جائیں گی، مگر احکام تکوینیہ کہ ولایت عرفیہ سے آتے اصلاً حاصل نہ ہونگے، نہ وہ عورت اس کے قبضہ میں آئے گی، نہ یہ دعوی ارث کر سکے گا کہ سلطان کے سامنے باپ کو کیا اختیار اور یہ نکاح کے رائے سلطانی میں خلاف قانون تھا قانوناً باطل ہو چکا۔ "لان الولایۃ العامۃ املک من الولایۃ الخاصۃ فی الدنیا" اسی قیاس پر صدہا صورتیں ہیں۔ اور یہیں سے ظاہر ہوا ولایت عرفیہ میں تنفید سے مراد تحصیل ثمرات حسیہ دنیویہ ہے اگرچہ احکام شرعیہ حاصل نہ ہوں اور ولایت شرعیہ میں مراد اثبات معانی شرعیہ دینیہ اگرچہ موانع صوریہ زائل نہ ہوں۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۷/۴۹۲ تا ۴۹۴۔)

Marfat.com

اولی الامر میں اصح القول یہی ہے کہ اس سے مراد علمائے دین ہیں "کمانص علیہ الزرقانی وغیرہ۔" نہ سلاطین جن کے بہت احکام خلاف شرع ہوتے ہیں، یزید پلید کے وقت میں بکثرت صحابہ کرام وتابعین اعلام تھے وہی اولوالامر تھے۔ نہ یزید علیہ مایستحقہ۔ ہر رسالت کے زمانہ میں وہ رسول اور اس کی کتاب امام ہوتی ہے۔"قال تعالی: کتب موسی اماما ورحمۃ" زمانہ ختمیت میں آخر دہر تک قرآن عظیم وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام ہیں جس نے انہیں نہ پہچانا ظاہر کہ وہ جاہلیت کی موت مرا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۳۸)

**﴿۶۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔☆**

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سبحان اللہ خدا ہر جگہ سنتا ہے اور بے سبب مغفرت فرماتا ہے۔ مگر ارشاد یوں ہوتا ہے کہ گنہگار بندے تیری خدمت میں حاضر ہو کر ہم سے دعائے بخشش کریں اور قدیما وحدیثا علماء وصلحا اس آیہ کریمہ کو زمانہ حیات ووفات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عام اور حاضری مزار مبارک کو حاضری مجلس اقدس کی مثل سمجھا کئے اور اوقات زیارت میں یہی آیہ کریمہ تلاوت کر کے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہے، اس مضمون کی بہت روایات وحکایات مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ ومدارج النبوۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب وخلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفی وغیرہا تصانیف علماء میں مذکور ومشہور، بعض ان سے حضرت مقدام المحققین حضرت والد قدس سرہ الماجد نے سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں ذکر کر کے ان سے اثبات فرمایا۔"من شاء فلیتشرف بمطالعتہ (جو چاہے اس کے مطالعہ سے مشرف ہو۔

مثلا: تنبیہ۔ اس آیت سے تین مطلب نہایت نفیس ثابت ہوئے۔

اول: وعدہ قبول شفاعت کہ تو ان کی بخشش چاہے گا تو ہم انہیں بخش دیں گے۔

دوم: توسل مقبولان خدا کہ موجب حصول مدعا ہے، جو بات ان کے وسیلہ اور واسطے سے ہوتی ہے بغیر اس کے نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ "جاء وک" اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونا مغفرت میں اثر تمام رکھتا ہے۔

حکایت: تفسیر مدارک میں نقل کیا، بعد دفن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا اور قبر پر گر کر خاک پاک اس کی اپنے سر پر ڈالی اور کہا: یارسول اللہ! آپ کو فرمایا تو ہم نے سنا اور جو آپ پر اتارا گیا اس میں یہ آیت ہے:

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاء وك الآية ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں، آپ میرے رب سے میری بخشش چاہیں۔ قبر مبارک سے ندا آئی "قد غفر لك" تو بخشا گیا۔

حکایت: محمد بن حرب ہلالی سے منقول ہے: میں قبر مبارک کے نزدیک بیٹھا تھا، ایک بادیہ نشین آیا، جب زیارت سے فارغ ہو کر کہا: اے خیر الرسل۔ خدائے تعالیٰ نے تم پر سچی کتاب نازل کی اور اس میں فرمایا۔ "ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وك الآيه، میں اپنے گناہوں سے استغفار کرتا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی شفاعت چاہتا ہوں۔ راوی کہتا ہے: بعد اس واقعہ کے میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں: اس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دے کہ حق تعالیٰ نے میری شفاعت سے گناہ اس کے بخش دیئے۔

حکایت: منقول ہے کہ ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر کہا خدایا تو نے ہمیں بندوں کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ یہ تیرا حبیب ہے اور میں تیرا بندہ، اپنے حبیب کی قبر پر مجھے دوزخ سے آزاد فرما۔ ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے۔ سب خلق کی کیوں نہ چاہی۔ جا ہم نے تجھے آزاد کیا۔

ان الملوك اذا شابت عبيدهم ۔ في رقهم اعتقوهم عتق ابرار وان يا سيدى اولى بذا كرما ۔ قد شئت في الرق فاعتقني من النار ۔

حکایت: کہتے ہیں حاتم اصم جب روضہ مقدس پر پہنچے کہا: الٰہی ہم زیارت قبر پیغمبر سے

Marfat.com

مشرف ہوئے۔ اس مقام شریف سے تو ہمیں محروم مت پھیر۔ ندا آئی ہم نے تجھے زیارت قبر حبیب کی بدون قبول کے نہ دی یعنی ہم نے پہلے تجھے قبول کر لیا جب اس دولت سے مشرف کیا پھر جا اور جو زائر تیرے ساتھ ہیں تم سب بخشے گئے۔

حکایت: منصور دوانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا، امام مالک سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف؟ فرمایا: اپنا منہ حضرت کی طرف سے کیوں پھیرتا ہے، وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب میں وسیلہ ہیں، ان کی طرف منہ کر کے درخواست شفاعت کیا کر وہ تیری شفاعت جناب الٰہی میں عرض کریں گے۔ اور یہ آیت پڑھی۔" ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاوءك الآیہ ۔

سوم: یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر دلالت کرتی ہے کہ ہمیں ایسے مہربان پیغمبر کی امت پیدا میں کیا پھر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش ان کے دل میں پیدا کی پھر ان سے وعدہ کیا، اگر تم گناہ گاران امت کے لئے استغفار کرو گے تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا اور ان پر رحم فرماؤں گا۔ چنانچہ وہ جناب بمقتضائے اس محبت کے ہمارے لیے ہر روز ستر بار استغفار آپ کی ہمارے حق میں قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخش دے کہ کریم جس سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے۔ ولنعم ما قیل: اللہ کریم است و رسول او کریم۔ صد شکر کہ ہستم میان دو کریم

ایک روز سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جناب باری میں عرض کیا: الٰہی میری امت کا حساب میرے روبرو کر کہ سوا میرے ان کے گناہوں سے کوئی خبردار نہ ہو، حکم آیا اے محمد وہ تیری امت اور میرے بندے ہیں میں تجھ سے زیادہ مہربان ہوں۔ ان کا حساب اور کسی سے متعلق نہ کروں گا۔ تاکہ تو بھی ان کے گناہوں سے خبردار نہ ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: قیامت کو منادی ندا کرے گا۔ اے امت محمد! میں نے اپنا حق تمہیں معاف کیا۔ تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ۔

اسی طرح بہت علماء مصنفان مناسک باب زیارت شریف مدینہ طیبہ میں وقت حاضری اس آیت کو پڑھ کر استغفار کا حکم دیتے ہیں، تو ثابت ہوا کہ محبوبان خدا کی طرف جانا اور بعد وصال ان کی قبور کی طرف چلنا دونوں یکساں، جیسا کہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امام ابو حنیفہ کے مزار فائض الانوار کے ساتھ کیا کرتے۔ اب یہ کہ دعائے سرکار قادر یہ اس

Marfat.com

آستان فیض نشان سے دورومہجور ہے۔ گو بعد نماز مزار اقدس تک جانے کی حقیقت اسے میسر نہیں تاہم دل سے توجہ کرنا اور چند قدم اس سمت چل کر ان چلنے والوں کی شکل بنانا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیث حسن میں فرمایا۔

من تشبہ بقوم فھو منھم ۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ باسناد حسن وان کان طرق ابی داود عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما لیس بذلک۔

جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں سے ہے۔اس کی تخریج طبرانی نے اوسط میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کی ہے، یہ سند جید ہے اگر چہ ابوداود کے طریق پر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی قوی نہیں ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۷/ ۶۰۶ تا ۶۲۰)

آیت کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پرنور عفوعفو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سبب قبول توبہ ودفع بلائے عذاب ہے بلکہ آیت بیمار دلوں پر اور بھی بلا وعذاب کہ رب العزۃ قادر تھا یونہی گناہ بخش دے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ توبہ قبول ہونا چاہو تو ہمارے پیارے کی سرکار میں حاضر ہو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین ۔(الامن والعلی ص ۶۳)

**﴿۶۵﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔☆**

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہیں ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم فرما دو اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

### ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زید نے کہا: قسم کھا کر اس آیت میں فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث وآیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے۔ اب بتایئے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بجائے آیات واحادیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں، گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی

Marfat.com

ہے۔ جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیوں کر کافر کہیں، ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں ۔انتھی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے؟ اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔؟

الجواب: جو مدعی حق پر ہیں وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ مجبور ہے، جوابدہی نہ کرے تو یک طرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں، اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسروں کا مال مثلا چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے، یونہی جھوٹا مدعی علیہ مثلا دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں چاہتا اور وہی مدد ان ذرائع کاذبہ سے لیتا ہے، یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے۔ آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے۔ یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ فقط مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصا گرمیوں کے روزے نماز خصوصا جاڑوں میں صبح وعشا کہ نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے اس سے کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے احکام کو حق ونافع جانتا ہے۔ ہاں اگر دل سے نماز کو بیکار اور روزے کو مفت کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے۔ اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۳۶۵)

**(۶۶) وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۔☆**

اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جا رہی ہے تو اس میں ان کا بھلا اور ایمان پر خوب جمنا۔

**(۲۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو ثابت ہوا کہ

Marfat.com

حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذا للہ یہ ٹھہرے کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے: "ما فعلوہ الا قلیلا منھم" اسے نہ کرتے مگران میں تھوڑے۔ حالانکہ رب عزوجل جا بجا ان کے سچے پکے مومن ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/ ۳۶۶)

یہاں تک کہ فرماتا ہے:

ولکن اللہ حبب الیکم الایما ن وزینہ فی قلوبکم و کرہ الیکم الکفر والفسوق و العصیان اولئک ھم الرشدون فضلا من اللہ و نعمتہ واللہ علیم حکیم۔

اے محبوب کے صحابیو! اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوارا کر دی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں اللہ کے فضل اور اس کی نعمت سے اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے۔

یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان وکمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگوار جس پر زیادت ثواب کی بناء ہے۔ حدیث میں فرمایا:

افضل العبادات احمز ھا۔ سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس پر زیادہ شاق ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۳۶۶)

**(۷۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا اَخَّرْتَنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۔☆**

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد تو بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا تم فرما دو دنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی اور تم پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا۔

Marfat.com

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو آدمی بادشاہوں کے دربار میں حاضری دیتا ہے خوب جانتا ہے کہ جب کوئی شخص دربار کے باہر رہتا ہے اور بادشاہ اس کو بلانے کا حکم دیتا ہے تو دربان دربار کے اندر سے ہی اسے پکارنے نہیں لگتے بلکہ باہر نکل کر آواز دیتے ہیں، اگر یہ دربان بادشاہ کے سر پر ہی کھڑے ہوکر چلانے لگیں تو بے ادبی کے مرتکب ہوں گے، بادشاہ کے غضب کے مستحق اور سزا کے مستوجب ہوں گے۔

اور جو بادشاہوں کے دربار میں نہ جاسکا ہو تو وہ ہمارے علاقہ کے ججوں کی کچہری میں حاضر ہو جج مسلمان ہوں یا غیر مسلم وہ دیکھے گا کہ جج جب گواہوں یا مدعی و مدعا علیہ کو حاضر کرنے کا حکم دیتے ہیں تو چپراسی انہیں کچہری کے کمرہ کے اندر سے نہیں بلاتے بلکہ دروازہ کے باہر آکر پکارتے ہیں یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے، اور جو اس کے بے ادبی ہونے میں شبہ کرے وہ خود ہی اس کا تجربہ کرے، کہ جج کے سامنے کھڑے ہوکر فلاں حاضر ہو! فلاں حاضر ہو! پکارنے لگے۔ تو ہمارا بیان اس کے لئے مشاہدہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ تو اس کا سبب کچہری کا ادب اور حکام کا خوف ہی ہے۔ پس اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے تو اس سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ (حالانکہ وہ لوگوں سے ڈرتے ہیں اور بہت زیادہ ڈرتے ہیں جیسا کہ اس آیت ''يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً'' میں ہے۔ مرتب)

اور اس قسم کے امور تعظیم و اظہار ادب میں جہاں کوئی شرعی حکم منصوص نہ ہو معاملہ مشاہدہ پر ہی موقوف ہوتا ہے۔ اور مشاہدہ کا حال ہم بیان کر چکے تو اسی کی طرف پلٹنا چاہیے۔ اور غائب مصلیوں کو مصلی کے اندر کھڑے ہوکر پکارنے کو بارگاہ الوہیت میں بے ادبی ہی تصور کرنا چاہیے۔

ہم نے جو مسئلہ کو مشاہدہ پر محمول کرنیکی بات کہی وہ عقل سلیم کے نزدیک مسلم ہے اور تتبع اور تلاش سے بزرگوں کے کلام میں اس کی بہت ساری نظیریں مل سکتی ہیں۔

چنانچہ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

الثابت هو يد اليمنى على اليسرى وكونه تحت السرة او الصدر كما قال الشافعي لم يثبت فيه حديث يوجب العمل فيحال على المعهود وضعها حال

Marfat.com

قصد التعظیم فی القیام المعھود فی المشاھد منه تحت السرۃ۔

حدیث شریف سے اتنا ثابت ہے کہ قیام کی حالت میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا جائے یہ امر کہ وہ ناف کی نیچے ہو یا سینہ کے نیچے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں جس پر عمل واجب ہو۔ تو اس معاملہ کو مشاہدہ پر محمول کرنا چاہئے کہ حالت تعظیم میں جہاں ہاتھ باندھنا معلوم ومشہور ہو وہی اختیار کیا جائے اور یہ زیر ناف ہے انہیں نظیروں میں سے حضرت محقق کا یہ قول بھی ہے۔ جس کی ان کے شاگرد ابن امیر الحاج نے تحسین بھی کی ہے۔

لا اری تحریر النغم فی الدعاء کما یفعله القراء فی ھذا الزمان ویصدر ممن فھم معنی الدعاء والسوال وما ذلك الانوع لعب فانه لو قدر فی الشاھد سائل حاجته من ملك ادی سواله بتحریر النغم فیه من الرفع والخفض والتغریب والرصوع کا لتغنی نسب الی التھمة الی قصد السخریة واللعب اذ مقام طلب الحاجة التضرع لاالتغنی۔

دعاء میں گلے بازی (گانا) کو میں جائز نہیں تصور کرتا جیسا کہ آج کل کے قاری کرتے ہیں اور یہ فعل ایسے لوگوں سے بھی صادر ہوتا ہے جو سوال اور دعاء کے معنی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک قسم کا کھیل اور مذاق ہے۔ اگر مشاہدے کے اعتبار سے دیکھا جائے تو کوئی سائل جو بادشاہ سے اپنی حاجت کی درخواست کرر ہا ہو اپنے سوال کو گویوں کی طرح گا کر آواز کی بلندی اور پستی اور آواز کی آرائش کی ساتھ مانگے تو ایسے سائل کو کھیل اور مذاق کی تہمت دیجائے گی کہ مقام الحاح وزاری کا ہے نہ گانے کا۔

حلیہ میں اس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا گیا:

قد اجاد رحمه اللہ فیما اوضح وافاد۔ حضرت محقق نے بہت عمدہ توضیح وافادہ فرمایا۔

اس قسم کی بہت سی نظیریں فتح القدیر، حلیہ، غنیۃ وغیرہ میں ہیں بلکہ میرا کہنا تو یہ ہے کہ خود حدیث شریف میں اس طرف رہنمائی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

استحیی من اللہ استحیائك من رجلین من صالحی عشیرتك رواہ ابن

Marfat.com

عدی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ عن البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تم اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی شرم کرو جیسا اپنے خاندان کے دو نیک مردوں سے شرم کرتے ہو۔ اس حدیث کو ابن عدی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حضور سے روایت کیا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ان اللہ احق ان یستحی منہ من الناس ۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا زیادہ حق ہے کہ آدمی اس سے انسانوں کی بہ نسبت زیادہ شرم کرے۔

اس حدیث کو احمد وابوداؤ اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور نسائی وابن ماجہ اور حاکم نے معاویہ ابن حیدۃ سے روایت کیا۔

اور یہ حدیث:

اذا صلی لللہ فلیلبس ثوبیہ فان اللہ احق من تزین لہ۔

نماز پڑھو تو پورے لباس میں کہ اللہ کے لئے زینت وآرائش کا سب سے زیادہ حق ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے اوسط میں اور امام بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سے روایت کیا اور اس کی وضاحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہوئی کہ۔

انہوں نے اپنے غلام نافع کو دونوں کپڑے پہنائے (یعنی مکمل جوڑا دیا۔) پھر انہیں مسجد کے اندر ایک ہی چادر میں لپٹا ہوا دیکھا تو فرمایا: کیا تمہارے پاس پہننے کے لئے پورا جوڑا نہیں ہے۔ اگر میں تم کو گھر سے باہر کسی کام کے لئے بھیجتا تو مکمل جوڑا پہن کر جاتے یا ایک چادر لپیٹ کر؟ حضرت نافع نے جواب دیا ضرور پورا لباس پہنتا۔ اس پر ابن عمر نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کون اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

(شمائم العنبر ـ ۲۵۸ـ۲۶۱)

**(۸۰) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۔☆**

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

Marfat.com

## ﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رب تبارک وتعالیٰ اس آیت اور اس کے امثال میں حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا حکم بعینہ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہ اپنی اطاعت بتاتا ہے، تو تمام احکام کہ احادیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں، جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب اللہ اس سے ہرگز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو۔

احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی ونسائی وابن ماجہ سب ائمہ اپنی مسند وصحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ ۔

اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور مونھ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔

یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی؟ فرمایا:

مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن ھو فی کتاب اللہ ۔

مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا:

ان کنت قراتیہ لقد وجدتیہ ۔ اگر تم نے قران پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔

اما قرأت ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا ۔ کیا تم نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا۔ "فانہ قد نھی عنہ" تو بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔

منکر دیکھے کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

مسعود کا جواب ہے یا نہیں۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین وثقات صالحات سے، ہونے میں تو کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ میں سے معلوم ہوتی ہیں، بہرحال ان کی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی، سمجھ لیں اور اس کے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں، کما رواہ البخاری من طریق عبد الرحمن بن عابس عنھا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیے کہ ع۔ دلا مردانگی زین زن بیاموز۔

ولکن اللهدایه لن تنا لا بلا فضل من المو لی تعالی

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا، کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

حدثنا سفیٰن بن عیینة عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفة بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر"

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے ابوبکر وعمر۔

حدثنا سفیٰن عن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور۔" اور ہمیں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔" ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۲۲)

**(۸۵) مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ**

Marfat.com

مُّقِيْتًا ۔☆

جو اچھی سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فاقول: اولا۔ نماز جنازہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں میت کی شفاعت ہے۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ" کون ہے جو اللہ کے یہاں شفاعت کرے مگر اس کے اذن سے۔ اور اذن اللہ عزوجل کا قرآن عظیم سے ثابت ہو یا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اذن قولی یا فعلی یا تقریری سے، اور صورت مذکورہ کا اذن کہیں ثابت نہیں "ومن ادعی فعلیہ البیان (جو دعوی کرے دلیل اس کے ذمہ) لاجرم ان مجتہد صاحب نے ثبوت اذن الہی بارگاہ عزت میں شفاعت پر جرائت وبیباکی کی اور اپنے ساتھ اور مسلمانوں کو بھی اس بلا میں ڈالا اور "من ذاالذی یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها (جو کوئی بری سفارش کرے اسے بھی اس کا حصہ ملے) سے حصہ لیا دیا۔ (فتاوی رضویہ جدید ۹/۳۰۵)

〈۸۶〉وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۔☆

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

۴۲۸۸۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: تسلیمه علی من لقیه صدقة۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب

---

۴۲۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

Marfat.com

ہے۔ (فتاوی رضویہ ۴/۲۰۱)

٤٢٨٩۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا بنی !اذا دخلت علی اهلك فسلم ! یکون برکة علیك و علی اهل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے !جب تو اپنے اہل پر داخل ہوتو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

٤٢٩٠۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اهلها، فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیته ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

(فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۹۰)

٤٢٩١۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا

---

٤٢٨٩۔ الجامع للترمذی، ٢٦٩٨، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیته، ٢/٩٥

٤٢٩٠۔ المستدرك للحاکم، ٢/٢ ٤٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥/٥٩

کنز العمال للمتقی، ٤١٥٤٥، ١٥/٣٩٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٩/٢٧٤

٤٢٩١۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٤٣٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٥٠٣٣، ٩/١٢٨

الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٤٣٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٧

Marfat.com

بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود و نصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی وموافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ متصل ہے۔

(صفائح اللجین، ۴۸)

۴۲۹۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل ایا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ، اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔　　(ابر المقال، ۱۹)

۴۲۹۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : انطلقت مع عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما الی عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقضی ابن عمر حاجته، و کان من حدیثه یومئذان قال : مر رجل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سکة من السکك و قد خرج من غائط او بول ، فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة فضرب بیدیه علی الحائط ، و

---

۴۲۹۲۔ الجامع للترمذی، الستذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

۴۲۹۳۔ السنن لأبی داؤد، باب التیمم، ۴۷/۱

Marfat.com

مسح بهما وجهه، ثم ضرب ضربة اخرى فمسح ذراعيه ثم رد على الرجل السلام وقال : انه لم يمنعني ان ارد عليك السلام الا انى لم اكن على طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبداللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۲۸)

## ﴿۸۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۔☆

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر بیضاوی شریف میں ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ انکاران یکون احد اکثر صدقا منہ فانہ لایتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو علی اللہ تعالی محال۔

اللہ تعالی اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس سے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اس کی خبر تک تو کسی کذب کو کسی طرح راہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال۔

تفسیر مدارک شریف میں ہے:

ومن اصدق من الله حديثا ۔ تميز وهو استفهام بمعنى النفى اى لا احد اصدق منه فى اخباره ووعده ووعيده لا ستحالة الكذب عليه تعالى لقبحه لكونه

Marfat.com

اخبار اعن الشئی بخلاف ما ھو علیہ۔

آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر ووعدہ ووعید کسی بات میں کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا نہیں کہ اس کا کذب تو محال بالذات ہے کہ خود اپنے معنی ہی کے رو سے قبیح ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کا نام ہے۔

تفسیر علامۃ الوجود سیدی ابی السعود عمادی میں ہے۔

ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ انکار لان یکون احد اصدق منہ تعالی فی وعدہ وسائر اخبارہ وبیان لاستحالتہ کیف الاوالکذب محال علیہ سبحنہ دون غیرہ۔

آیت میں انکار ہے اس کا کہ کوئی شخص اللہ تعالی سے زیادہ سچا ہو وعدہ میں یا کسی اور خبر میں، اور بیان ہے اس زیادت کے محال ہونے کا اور کیوں نہ محال ہو کہ اللہ تعالی کا کذب تو ممکن ہی نہیں بخلاف اوروں کے۔

تفسیر روح البیان میں ہے۔

ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ انکار لان یکون احد اکثر صدقا منہ فان الکذب نقص وھو علی اللہ محال دون غیرہ اھ۔ ملخصا

آیت اس امر کا انکار فرماتی ہے کہ کوئی شخص صدق میں اللہ سے زائد ہو کہ کذب عیب ہے اور وہ خدا پر محال ہے نہ اس کے غیر پر، اھ ملخصا۔

شرح السنوسیہ میں ہے۔

الکذب علی اللہ تعالی محال لانہ دنائۃ۔

اللہ تعالی پر کذب محال ہے کہ وہ کمین پن ہے۔

فاضل سیف الدین ابہری کی شرح مواقف میں ہے۔

ممتنع علیہ الکذب اتفاقا لانہ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اجماعا۔

کذب الہی بالاتفاق محال ہے کہ وہ عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالی پر بالاجماع محال ہے۔

Marfat.com

شرح عقائد جلالی میں ہے۔

الکذب نقص والنقص علیه محال فلا یکون من الممکنات ولا تشمله القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیه تعالی کالجهل والعجز۔

جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال تو کذب الہی ممکنات سے نہیں، نہ اللہ تعالی کی قدرت اسے شامل، جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل وعجز الہی کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج۔

اسی میں ہے۔

لایصح علیه تعالی الحرکة والانتقال ولاالجهل ولاالکذب لانها نقص والنقص علی اللہ تعالی محال۔

اللہ تعالی پر حرکت وانتقال وجہل وکذب کچھ ممکن نہیں کہ یہ سب عیب ہیں اور عیب اللہ تعالی پر محال۔

کنز الفوائد میں ہے۔

قدس تعالی شانه عن الکذب شرعا وعقلا اذ هو قبیح یدرك العقل قبحه من غیر توقف علی شرع فیکون محالا فی حقه تعالی عقلا و شرعا کما حققه ابن الھمام وغیرہ۔

اللہ عزوجل بحکم شرع وبحکم عقل ہر طرح کذب سے پاک مانا گیا۔ اس لئے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اس کے قبح کو مانتی ہے بغیر اس کے کہ اس کا پہچاننا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالی کے حق میں عقلا وشرعا ہر طرح محال ہے جیسے کہ امام ابن الہمام نے اس کی تحقیق افادہ فرمائی۔

مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ میں فرماتے ہیں:

الکذب علیه تعالی محال۔ اللہ تعالی پر کذب محال ہے۔

مسلم الثبوت میں ہے۔

المعتزلة قالوا لو لا کون الحکم عقلیا لم یمتنع الکذب منه تعالی عقلا۔ والجواب انه نقص فیجب تنزیهه تعالی عقلا کیف وقد مرانه عقلی باتفاق العقلا

Marfat.com

ء لأن ما ینافی الوجوب الذاتی من جملة النقص فی حق الباری تعالی ومن الاستحالات العقلیه علیه سبحنه اه ـ ملخصا مع الشرح۔

حاصل یہ کہ معتزلہ نے اہل سنت سے کہا اگر حکم عقلی نہ ہوتو اللہ تعالی کا کذب محال نہ رہے حالانکہ اسے ہم تمام بالاتفاق محال عقلی مانتے ہیں، اہل سنت نے جواب دیا کہ کذب اس کے لئے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے تو واجب ہوا کہ اللہ تعالی کو اس سے منزہ مانیں، اس کے عقلی ہونے پر تمام عقلاء کا اجماع ہے، وجہ یہ ہے کہ کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالی کے حق میں عیب ہے اور اس کی شان میں محال عقلی ہے اھ ملخصا۔ مع الشرح۔

مولانا نظام الدین سہالی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ الکذب نقص لان ماینا فی الوجوب الذاتی من الاستحالات العقلیه بذلك اثبت الحکماء الذین هم غیر متشرعین بشریعة الاستحالة المذکورةفان الوجوب والکذب لا یجتمعان کما بین فی الکلام اه ملخصا۔

جھوٹ عیب ہے کہ جو کچھ خدا ہونے کے منافی ہے وہ سب محال عقلی ہے، اسی دلیل سے وہ حکماء اسے محال جانتے ہیں جو کسی شریعت پر ایمان نہیں رکھتے کہ خدائی و دروغ گوئی جمع نہ ہوں گی جیسا کہ علم کلام میں ثابت ہو چکا ہے۔ اھ ملخصا۔

مولانا بحر العلوم عبد العلی ملک العلماء فواتح الرحموت میں فرماتے ہیں:

الله تعالی صادق قطعا لا ستحالة الکذب هنا ك ـ (ملخصا)

اللہ تعالی یقیناً سچا ہے کہ وہاں کذب کا امکان ہی نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۲۷۔۳۳۱)

اگر باری عزوجل کذب سے متصف ہو سکے تو اس کا کذب اگر ہوگا تو قدیم ہی ہوگا کہ اس کی کوئی صفت حادث نہیں۔ اور جو قدیم ہے معدوم نہیں ہو سکتا۔ تو لازم کہ صدق الہی محال ہو جائے حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل۔ تو کذب سے اتصاف ناممکن۔ یہ دلیل تفسیر کبیر و مواقف وشرح مقاصد میں افادہ فرمائی، امام کی عبارت یہ ہے زیر قولہ تعالی "ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ (اللہ تعالی سے بڑھ کر کون ہے سچی بات فرمانے والا) امتناع کذب الہی پر اہل سنت کی دلیل

Marfat.com

بیان کرتے ہیں۔

اما اصحابنا فدلیلهم انه لو کان کاذبا لکان کذبه قدیما، ولو کان کذبه قدیما لا متنع زوال کذبه لا متناع العدم علی التقدیم، ولو امتنع زوال کذبه قدیما الا متنع کو نه صادقا۔ لان وجود احد الضدین یمنع وجود الضد الاخر فلو کان کاذبا لامتنع ان یصدق لکنه غیر ممتنع ۔ لا تانعلم بالضرورة ان کل من علم شیئا فانه لا یمتنع علیه ان یحکم علیه بحکم مطابق للمحکوم علیه ۔ والعلم بهذه الصحة ضروری ۔ فاذا کان امکان الصدق قائما کان امتناع الکذب حاصلا لا محالة۔

ہمارے علماء کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ کاذب ہے تو اس کا کذب قدیم ہوگا اور اس کا کذب قدیم ہے تو اس کے کذب کا زوال ممتنع ہوگا کیونکہ قدیم پر عدم ممتنع ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے کذب کا زوال قدیما ممتنع ہے تو اس کا صادق ہونا ممتنع ہوگا۔ کیونکہ ضدین میں سے ایک کا وجود دوسرے کے وجود کے لئے امتناع کا سبب ہوتا ہے۔ تو اگر وہ کاذب ہے تو اس کا صادق ہونا ممتنع ہوگا لیکن یہ تو ممتنع نہیں کیونکہ ہم بداہۃ جانتے ہیں کہ جو شخص کسی شئی کے بارے میں علم رکھتا ہو اس کے لئے اس شئے پر محکوم علیہ کے مطابق حکم لگانے میں کوئی امتناع نہیں، اس ضابطہ کی صحت کا علم ویقین ضروری ہے جب امکان صدق قائم تو کذب کا حصول ہر صورت میں ممتنع ہوگا۔

اقول: وباللہ التوفیق۔ تحریر دلیل یہ ہے کہ تم نے باری عزوجل کا تکلم بکلام کذب تو ممکن مانا، اس کا کاذب ومتصف بالکذب ہونا بھی ممکن مانتے ہو یا نہیں؟ اگر کہے نا تو قول بالمتناقضین اور بداہت عقل سے خروج ہے کہ کاذب ومتصف بالکذب نہیں مگر وہی جو تکلم بکلام کذب کرے اسے ممکن کہہ کر اسے محال ماننا نرا جنون ہے۔ اور اگر کہے ہاں تو اب ہم پوچھتے ہیں یہ اتصاف صرف لم یزل میں ممکن یا ازل میں بھی، شق اول باطل کہ امکان قیام حوادث کو مستلزم۔ اور شق ثانی پر جب ازلیت کذب ممکن ہوئی تو اس کا ممتنع الزوال ہونا ممکن ہوا کہ ہر ازلی واجب الابدیۃ اور کذب کا امتناع زوال استحالۃ صدق کو مستلزم کہ کذب وصدق کا اجتماع محال، جب اس کا زوال محال ہوگا اس کا ثبوت ممتنع ہوگا۔ اور امکان وجود ملزوم امکان وجود لازم کو مستلزم "تحقیقا

Marfat.com

لمعنی اللزوم حیث کان ذاتیا لا لعارض کما ھھنا"۔ (معنی لزوم کے ثبوت کی وجہ سے کہ ذاتی ہے نہ کہ کسی عارض کی وجہ سے جیسا کہ یہاں ہے) تو لازم آیا کہ صدق الٰہی کا محال ہونا ممکن ہو اور استحالہ اسی شے کا ممکن ہوگا جو فی الواقع محال ہو بھی کہ ممکن کا محال ہو جانا ہرگز ممکن نہیں، ورنہ انقلاب لازم آئے اور یہ قطعاً باطل۔ تو ثابت ہوا کہ اگر باری تعالیٰ کا امکان کذب مانا تو اس کا صدق محال ہوگا۔ لیکن وہ بالبداہۃ محال نہیں تو امکان کذب یقیناً باطل اور استحالہ کذب قطعاً حاصل۔

والحمد للہ اصدق قائل الدلائل الفائضۃ علی قلب الفقیر بعون القدیر عز جدہ وجل مجدہ۔

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کی ان سچے دلائل پر جو قدیر عز جدہ وجل مجدہ کی مدد سے فقیر کے دل پر وارد ہوئے۔　　(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۴۱۔۳۴۲)

﴿۸۹﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ☆

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ بھی کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں پھر اگر وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار۔

## ﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کریمہ میں "ولی" کے ساتھ لفظ "نصیر" خود ہی صاف ارشاد ہے کہ انہیں دوست ٹھہرانا بھی حرام اور مددگار بنانا بھی حرام۔

تفسیر مدارک التنزیل میں ہے:

(فان تولوا) عن الایمان (فخذوھم واقتلوھم حیث وجدتموھم ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا) وان بذلوا لکم الولایۃ والنصرۃ فلا تقبلوا منھم (الا الذین یصلون الی قوم) ویتصلون بھم والا ستثناء من قولہ فخذوھم واقتلوھم دون الموالاۃ۔

Marfat.com

اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور ان میں کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار۔ اور اگر وہ بلا معاوضہ بھی تمہاری دوستداری و مددگاری بگھاریں جب بھی قبول نہ کرو مگر وہ اہل معاہدہ سے ملیں، یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے استثناء ہے نہ دوستی سے کہ وہ تو ہر کافر سے مطلقا حرام ہے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے:

ای جانبوھم راسا ولا تقبلوا منھم ولایۃ ولا نصرۃ۔

یعنی ان سے بالکل دور رہو اور ان کی دوستی ومدد کچھ نہ قبول کرو۔

تفسیر ابی السعود میں ہے:

ای جانبوھم مجانبۃ کلیۃ ولا تقبلوا منھم ولایۃ ولا نصرۃ ابدا۔

یعنی کافروں سے بالکل کنارہ کش رہو اور کبھی ان کی دوستی ومدد قبول نہ کرو۔

تفسیر فتوحات الہیہ میں ہے:

ھذا مستثنی من الاخذ والقتل اما الموالاۃ فحرام مطلقا لا تجوز بحال۔

یہ استثناء گرفتاری وقتل سے ہے۔ رہی کافر سے موالات وہ تو مطلقا حرام ہے کسی حال میں جائز نہیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

ھذا استثناء یرجع الی القتل لا الی الموالاۃ لان موالاۃ الکفار والمنافقین لا تجوز بحال۔

یہ استثناء قتل کی طرف پھرتا ہے نہ کہ موالات کی جانب۔ اس لئے کہ کافروں اور منافقوں سے موالات تو کسی حال میں حلال نہیں۔

تفسیر کرخی میں ہے:

استثناء من مفعول فاقتلوھم لا من قولہ ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا وان کان اقرب مذکور لان اتخاذ الولی منھم حرام بلا استثناء بخلاف قتلھم۔

معاہدوں سے ملنے والوں کا استثناء ان سے ہے جن کی بابت حکم فرمایا تھا کہ انہیں قتل کرو اس ارشاد سے استثناء نہیں کہ ان میں نہ کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار اگرچہ ذکر میں یہی قریب تر

Marfat.com

ہے، اس واسطے کہ کافروں سے کسی کو دوست بنانا بلا استثناء حرام ہے بخلاف ان کے قتل کے کہ اس سے معاہدین مستثنی ہیں۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

قال الطیبی: لا من الضمیر فی ولا تتخذوا وان کان اقرب لان اتخاذ الولی منھم حرام مطلقا۔

طیبی نے کہا: کہ دوست یا مددگار بنانے کی ممانعت سے استثناء نہیں اگر چہ وہ قریب تر ہے اس لئے کہ کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقا حرام ہے اگر چہ معاہد ہو۔

اقول: اس پر خود سیاق کریمہ دال کہ قتل وقتال ہی کے منع ورخصت کا ذکر ہے، یونہی عموم حکم نفس استثنا کا مفاد کہ مجاہرین متصلین بالمعاہدین ومعاہدین غیر جانبدار طرفین مستثنی فرمائے واللہ تعالی اعلم۔　(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۹۴۔تا۔۴۹۶)

﴿۹۳﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۔☆

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

## ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بدمذہب اگر چہ کیسا ہی نمازی ہو اللہ عزوجل کے نزدیک سنی بے نمازی سے بدرجہا برا ہے کہ فسق عقیدہ فسق عمل سے سخت تر ہے۔ اور صرف گناہان جوارح میں کلام کیجئے تو مسلمان کو عمدا ناحق قتل کرنا ترک نماز سے سخت تر ہے۔ اس پر اگر احادیث میں حکم کفر ہے اس پر اس آیت میں حکم خلود فی النار ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۰۹)

﴿۹۷۔۹۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

Marfat.com

لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ حِیۡلَةً وَّلَا یَهۡتَدُوۡنَ سَبِیۡلًا۔ ☆

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کہ اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں۔

## ﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں ہجرت کا بیان ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ مرتب)

ہجرت دو قسم ہے۔ عامہ وخاصہ۔ عامہ یہ کہ تمام اہل وطن ترک وطن کر کے چلے جائیں ۔اور خاصہ یہ کہ خاص اشخاص، پہلے ہجرت دار الحرب سے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جس کا بیان آیہ کریمہ ''ان الذین توفھم الملئکة ظالمی انفسھم الآیة'' وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے الآیۃ۔ میں ہے، اس سے صرف عورتیں اور بچے اور عاجز مرد جو نکل نہیں سکتے مستثنیٰ ہیں۔ جس کا ذکر اس کے متصل دوسری آیہ کریمہ ''الا المستضعفین الآیة'' میں ہے۔ باقی سب پر فرض ہے جو باوصف قدرت دار الحرب میں سکونت رکھے اور ہجرت نہ کرے مستحق عذاب ہے۔ رہا دار الاسلام اس سے ہجرت عامہ حرام ہے کہ اس میں مساجد کی ویرانی و بے حرمتی، قبور مسلمین کی بربادی، عورتوں بچوں اور ضعیفوں کی تباہی ہو گی۔

اور ہجرت خاصہ میں تین صورتیں ہیں، اگر کوئی شخص کسی وجہ خاص سے کسی مقام خاص، میں اپنے فرائض دینیہ بجانہ لاسکے اور دوسری جگہ ممکن ہو، تو اگر یہ خاص اسی مکان میں ہے اس پر فرض ہے کہ یہ مکان چھوڑ کر دوسرے مکان میں چلا جائے، اور اگر اس محلہ میں معذور ہو تو دوسرے محلہ میں اٹھ جائے، اور اس شہر میں مجبور ہو تو دوسرے شہر میں وعلی ہذا القیاس۔ ''کما بینه فی مدارك التنزیل واستشھد بحدیث'' (جیسا کہ مدارک التنزیل میں اس کی تفصیل ہے اور اس پر حدیث مبارکہ سے استشہاد کیا ہے۔) دوسرے وہ کہ یہاں اپنے فرائض مذہبی بجا لانے سے عاجز نہیں اور اس کے ضعیف ماں یا باپ یا بیوی یا بچے جن کا نفقہ اس پر فرض ہے۔ وہ نہ جاسکیں گے یا نہ جائیں گے اور اس کے چلے جانے سے بے وسیلہ رہ جائیں گے تو اس کو

Marfat.com

دارالاسلام سے ہجرت کرنا حرام ہے۔حدیث میں ہے:

"کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت"

کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اسے ضائع کردے جس کا نفقہ اس کے ذمے تھا۔

یاوہ عالم جس سے بڑھ کر اس شہر میں عالم نہ ہو اسے بھی حرام ہے "وقد نص فی البزازیۃ والدر المختار انہ لا یجوز لہ السفر الطویل منہا فضلا عن المہاجرۃ" (بزازیہ اور درمختار میں تصریح ہے کہ ایسے آدمی کے لئے طویل سفر جائز نہیں چہ جائیکہ وہ وہاں سے ہجرت کر جائے۔)

تیسرے وہ کہ نہ فرائض سے عاجز ہے نہ اس کی یہاں حاجت، اسے اختیار ہے رہے یا چلا جائے جو اس کی مصلحت سے ہو۔یہ تفصیل دارالاسلام میں ہے۔" کما حققناہ فی فتاونا (جیسا کہ اس کی تحقیق ہم نے اپنے فتاوی میں کی ہے۔واللہ تعالی اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۳۱۔۱۳۲)

**(۱۰۳) فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ☆**

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

## ﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت کے بعد تاخیر روا۔بلکہ فرض ہے کہ نماز اپنے وقت پر ادا ہو۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۷۰)

(تفصیل ان احادیث میں ملاحظہ کیجئے۔مرتب)

۴۲۹۴۔ عن أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ

---

۴۲۹۴ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۲٤ ☆ السنن لابن ماجہ، الجنائز، ۱/۵۲

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُوْهُنَّ، اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب اسکا وقت آجائے۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔ اور زن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

(فتاوی رضویہ ۴/۵۰) (فتاوی رضویہ ۵/۱۳۸)

۴۲۹۵۔ **عن** حنظلة الکاتب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ اَوْ قَالَ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ۔ (فتاوی رضویہ ۲/۳۷۷)

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔ یا فرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہو جائے۔ یا فرمایا: دوزخ اس پر حرام ہو جائے۔

۴۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی اللہ تعالیٰ؟ قال: اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔ فرمایا:

---

۴۲۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۰ ☆ مجمع الزوائد لهیثمی، ۱/۲۸۸

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۴۲۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۴۷

۴۲۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، المواقیت، ۱/۷۶ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴

الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴

السنن للنسائی، فضل الصلوة لمواقیتها، ۱/۷۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۶

Marfat.com

نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

۴۲۹۷۔ عن أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل فقال: یا رسول اللہ ! ای شیء احب الی اللہ تعالیٰ فی الاسلام قال: اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ، وَالصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی۔ جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔ نماز دین کا ستون ہے۔

۴۲۹۸۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِيٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا، اَلصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْجَنَابَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو انکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے۔ اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن۔ نماز، روزے، اور غسل جنابت۔

۴۲۹۹۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی عمالہ اِن أهم أمركم عندی الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو ما سواها أضيع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم

---

۴۲۹۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۸۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۲۱۶۱۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۸۸

۴۲۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۵
مجمع الزوائد لهیثمی، ۱/۲۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۶

۴۲۹۹۔ الموطا لمالک،

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کوفرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے ۔جواسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی۔اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

(فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰)

۴۳۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالیٰ عنهما قال: سأل رجل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن مواقیت الصلوة ، فقال : صل معي، صلی الظهر حین زاغت الشمس، والعصر حین کان في کل شيء مثله ،والمغرب حین غابت الشمس، والعشاء حین غاب الشفق ، قال: ثم صلی الظهر حین کان في الانسان مثله والعصر حین کان في الانسان مثلیه والمغرب حین کان قبیل غیوبة الشفق ، قال: عبد الله بن الحارث ثم قالفي العشاء اری ثلث اللیل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کیے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد۔اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت۔اور عشا کی شفق غائب ہونے پر۔پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی۔دو مثل پر عصر ادا کی۔شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی ۔۱۲م

۴۳۰۱۔ **عن** أبي موسی الأشعري رضي الله تعالیٰ عنه ان سائلا سأل النبي صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لایعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة، وامر بلالا فاقام

---

۴۳۰۱۔السنن لابی داود، المواقیت ۱/۵۷ ☆ الصحیح لمسلم، الصلوٰۃ ۱/۲۲۳

Marfat.com

المغرب حين غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حين غابت الشفق، فلما كان من الغد صلى الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فى وقت العصر الذى كان قبله وصلى العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسى وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء الى ثلث الليل ثم قال: اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔یہانتک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا ۔اور نماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابر والے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا۔یا برابر والے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہانتک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اور نماز ادا کی۔جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔جب واپس ہوئے تو ہم کہنے سے لگے کیا سورج نکل آیا۔اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہانتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے ۔۱۲م

۴۳۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلىٰ نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ

---

۴۳۰۲۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۲۲۳/۱

Marfat.com

الصُّبحِ مِنْ طُلُوعِ الفَجرِ مَالَمْ يَطْلُعِ الشَّمسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمسُ فَامْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَي الشَّيطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(فتاوی رضویہ ۲/ ۳۴۵)

۴۳۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: وقت الظھر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

(فتاوی رضویہ ۲/ ۳۸۵)

۴۳۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهرِ مَالَمْ يَحْضُرِ العَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ العَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ المَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ العِشَاءِ الی نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الفَجْرِ مَالَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک

---

۴۳۰۳۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۲۱۷۳۳، ۸/۳۵

۴۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۰ ☆ الصحیح لمسلم، ۱/۲۲۳

Marfat.com

سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲م (جد الممتار ۱/۱۹۲)

۴۳۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلاً وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتَ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔ (فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو کر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔۱۲م

۴۳۰۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَمَّنِي جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَهٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

---

۴۳۰۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۸۸

Marfat.com

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی افطار کے وقت۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔ اور فجر کی خوب روشن کر کے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کے لئے بھی متعین تھے۔

۴۳۰۷۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَمَّنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلامُ فِی الصَّلٰوةِ فِی الظُّهْرِ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ، وَ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَّنِی فِی الْیَوْمِ الثَّانِی فَصَلَّی الظُّهْرَ وَفَیْءُ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلُهُ، وَ صَلَّی الْعَصْرَ وَالْفَیْءُ قَامَتَانِ، وَصَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْأَوَّلِ، وَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلَعَ ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ

(فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔ اور صبح کی صبح صادق پر۔ پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔ اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔ اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔ اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔ اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے

---

۴۳۰۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۸۸ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۱/۸۹

Marfat.com

اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔۱۲م

۴۳۰۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلمہ مواقیت الصلوۃ فتقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظہر حین زالت الشمس و اتاہ حین کان الظل مثل شخصہ فصنع کما صنع فتقدم جبرئیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ و الناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی العصر، ثم أتاہ جبرئیل علیہ السلام حین وجبت الشمس فتقدم جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والنا س خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی المغرب، ثم أتاہ حین غابت الشفق فتقدم جبرئیل علیہ السلام ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الغداۃ، ثم أتاہ الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل بشخصہ فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی الظہر، ثم أتاہ حین کا ن ظل الرجل مثل شخصیہ فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی العصر ثم أتاہ حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالأمس فصلی المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمناثم قمنا فأتاہ فصنع کما صنع بالأمس فصلی العشاء ثم أتاہ حین امتد الفجر و الصبح و النجوم باقیۃ مشتبکۃ فصنع کما صنع بالأمس فصلی الغداۃ ثم قال: مَا بَیْنَ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ وَقْتٌ۔

(فتاوی رضویہ ۲/۳۴۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے۔ تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی

---

۴۳۰۸۔ السنن للنسائی، المواقیت، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۲
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/۱۹۲ ☆ المستدرک للحاکم، المواقیت، ۱/۱۹۶

Marfat.com

نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پیچھے تھے ۔ اور عصر کی نماز پڑھائی ۔ پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور حضرت جبریل کے پیچھے ۔ اور نماز مغرب پڑھائی ۔ پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی ۔ پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا ۔ پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی ۔ اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی ۔ پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی ۔ پھر ہم لوگ سو گئے ۔ پھر جاگے ۔ پھر سو گئے ۔ پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی ۔ پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی ۔ پھر فرمایا: ان نمازوں کے درمیان وقت ہے ۔ ۱۲م

۴۳۰۹ ۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: تسحر نامع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ، قلت کم کان قدر ما بینهما؟ قال: خمسین آیۃ ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کے لئے کھڑے ہو گئے ۔ میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا ۔ فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا ۔

علمائے کرام اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جمیع احوال میں ذکر اور دعا کی مداومت کرو ۔ بیضاوی میں ہے:

داوموا علی الذکر فی جمیع الاحوال ای داوموا علی ذکر اللہ تعالی فی جمیع الاحوال ۔

تمام احوال میں وہ ذکر پر مدامت کرتے ہیں ۔ یعنی وہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ کے

---

۴۳۰۹ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصوم ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الصیام، ۳۵۰/۱
الجامع للترمذی، الصوم ۸۸/۱ ، ☆ السنن للنسائی الصوم، ۳۰۴/۱

Marfat.com

ذکر پر دوام اختیار کرتے ہیں۔

ارشاد العقل السلیم میں ہے:

داوموا علی ذکر الله تعالی وحافظوا علی مواقیته ومنا جاته و دعائه فی جمیع الاحوال۔

یہ تمام احوال میں اللہ تعالی کے ذکر پر مداومت کرتے ہیں اور مراقبہ، مناجات اور رب سے دعا کی محافظت کرتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸/۵۳۶۔۵۳۷)

**(۱۱۳) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔☆**

اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل ورحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکہ دے دیں اور اپنے ہی آپ کو بہکار ہے ہیں اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

## ﴿۳۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں علم غیب کا ذکر ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو عطا فرمایا، تفصیل ان احادیث میں ملاحظہ فرمائیں۔مرتب)

۴۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله عزوجل قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها و الی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه، جلیان من امر الله عزوجل جلاه لنبیه کما جلاالله للنبیین قبله۔

---

۴۳۱۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۱۰۱ ☆ جمع الزوائد للهیثمی، ۸/۲۸۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۸۴۹، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۱۰، ۱۱/۳۷۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء کے لئے روشن فرمائیں۔

## ﴿۳۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام کان و ما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزار ہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرت الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و جاہت انبیاء کے مقابل بسیار مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدا ہی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو ائمۂ کرام و علمائے اعلام ان سے سند لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شارح شفاء قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انہیں مشرک کہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

وسع العالمین علما و حکما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین و ما کان و ما یکون۔

Marfat.com

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان وما یکون کا علم حضور پرنور کو حاصل ہوگیا۔

امام جلیل، قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم آدم الاسماء۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:۔

النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلیٰ و لم یبق لھا حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاھد۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا۔ وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:۔

قد قال علماء نا رحمھم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موتہ و حیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ و معرفتہ باحوالھم و نیاتھم و عزائمھم و خواطرھم و ذلک جلی عندہ لا خفاء نہ۔

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ارادے ان کے دلوں کے خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلا کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ و صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:۔

ذکر کن اورا در ودو بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وباش درحال ذکر گویا حاضر ہست پیش تو درحالت حیات ومی بینی تو اورامتادب باجلال وتعظیم وہیبت وامید بداں کے وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام تراز یراکہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا۔ گویا فرمایا: اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا۔ بدانکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کہ نیچے داخل نہ سمجھے، غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ۔

اعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم۔)

نیز فرماتے ہیں:۔

ہر چیز در دنیا است زمان آدم تا نفخۂ اولیٰ بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند، تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید ویاران خودرا نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔

نیز فرماتے ہیں:۔

وہو بکل شیئ علیم۔ ووے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات واحکام الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق، فوق کل ذی علم علیم، علیہ من الصلوات وافضلہا و من اتمہا واکملہا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:۔ کہ

فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کیفیۃ

Marfat.com

العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیٔ کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ غرض شمس واَمس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت ائمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذا باللہ کافر ومشرک بنایا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر ومشرک بنتا ہے۔ اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال ائمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ ''النھی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید'' ورسالہ ''الکوکبۃ الشھابیۃ علی کفریات ابی الوھابیۃ''۔ وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقاء یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنوں کو، بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور کے ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل وبالدوام ازلا ابدا موجود ہیں، یہ شرق تا غرب وسماوات وارض وعرش تا فرش وماکان ومایکون من اول یوم الی اخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا وبالجملہ جملہ مکتوبات لوح ومکنونات قلم کو تفصیلا محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں، بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے، ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار ذخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بنا ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصدۂ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

فان من جودك الدنيا و ضرتها

و من علومك علم اللوح و القلم

یعنی یا رسول اللہ! دنیا اور آخرت دونوں حضور کے خوان جود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح وقلم کا تمام علم جن میں ما کان وما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم واعلیٰ آلک وصحبک وبارک وسلم۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

توضيحه ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فيه من النقوش القدسيه و الصور الغيبية و بعلم القلم ما اثبت فيه كما شاء و الاضافة لادنى ملابسة و كون علمها من علومه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات و الجزئيات و حقائق و معارف و عوارف تتعلق بالذات و الصفات و علمهما انما يكون سطرا من سطور علمه و نهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من بركته و وجوده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور علم سے مراد وہ علم ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء، وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کی ذات وصفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں

Marfat.com

سے ایک نہر ہیں، پھر یہ ایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ ان کے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ بارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ما کان وما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ما کان وما یکون علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

و الحمد للہ رب العالمین ۔ و خسرھنا لك المبطلون ۔ فی قلوبھم مرض فزاد ھم اللہ مرضا و قیل بعداً للقوم الظالمین ۔

نصوص حصر:۔ یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمدہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال، نص جنون وخام خیال بلکہ خود ستلزم کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے، علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزوجل کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو، اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔

ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق یعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ما کان وما یکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم واکمل ہو، علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہونچتا پھر علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں، (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسم اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما

Marfat.com

کان وما یکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید وافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے وللہ الحمد، یہ معنی باآنکہ خود بدیہی واضح ہے ائمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی ہے۔

امام اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:۔

لا یعلم ذلك استقلالا و علم الاحاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ اما المعجزات و الکرامات فبا علام اللہ تعالیٰ لھم علمت و کذا ما علم باجراء العادۃ ۔

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں وہ روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہاء کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہاء میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے کہ وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے، بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت

Marfat.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جل جلالہ کی توہین شان، ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

۴۳۱۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا الی قیام الساعة الا حدث بہ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن ہم میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا۔ (الدولۃ المکیۃ ۲۲۹)

۴۳۱۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی نعست فاستثقلت نوما فرأیت ربی فی احسن صورة فقال: فیم یختصم الملأ الاعلیٰ و الحدیث بطولہ عن ابن عباس۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور پھر میں نیند سے بوجھل ہوا، میں نے اپنے رب عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا، فرمایا، ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں، پوری حدیث حضرت ابن عباس سے یوں منقول ہے۔

۴۳۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: اتانی ربی عزوجل اللیلة فی احسن صورة، احسبہ یعنی فی

---

۴۳۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب و کان امر اللہ قدرا مقدورا، ۹۷۷/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، ۳۹۰/۲
۴۳۱۲۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة الصافات، ۱۵۶/۲
شرح السنة للبغوی، ۳۸/۴ ☆
۴۳۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورة الصافات، ۱۵۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۵

Marfat.com

النوم، فقال: یا محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ھل تدری فیما یختصم الملأ الاعلیٰ؟ قال: قلت: لا، قال فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین ثدی او قال: نحری، فعلمت ما فی السموٰت و ما فی الارض، ثم قال: یا محمد! ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ؟ قال: قلت: نعم، یختصمون فی الکفارات والدرجات، قال: و ما الکفارات و الدرجات؟ قال: المکث فی المساجد و المشی علی الاقدام الی الجمعات، و ابلاغ الوضوء فی المکارہ، و من فعل ذلک عاش بخیر، و کان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ، و قل یا محمد اذا صلیت: اللھم ! انی اسألک الخیرات و ترک المنکرات و حب المساکین، و اذا اردت بعبادک فتنۃ ان تقبضنی الیک غیر مفتون، قال: و الدرجات بذل الطعام و افشاء السلام و الصلوٰۃ باللیل و الناس نیام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رات اللہ عزوجل کا دیدار ہوا یعنی خواب میں، فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ مقربین بارگاہ فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں، اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو چیزیں تھیں ان کو جان لیا۔ پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ ملائکہ عالم بالا کس چیز میں متنازع اور مختلف ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، یہ کفارات اور درجات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، فرمایا: کفارات و درجات کیا ہیں؟ عرض کی: مساجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا یا جماعت کے لئے مسجدوں میں پیدل چل کر آنا، اور جبکہ طبیعت پر بار ہو خوب اچھی طرح وضو کرنا، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور جب انتقال کیا تو ساتھ ایمان کے گیا، اس دن گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے روز پیدائش تھا، فرمایا: اے محبوب! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو، اللھم! انی اسألک الخیرات و ترک المنکرات و حب المساکین، و اذا اردت بعبادک فتنۃ ان تقبضنی الیک غیر مفتون ۔ الٰہی! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا

Marfat.com

ہوں، اور تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ جب تو بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہے تو بغیر آزمائش مجھے اپنی بارگاہ میں بلالے۔ اور درجات یہ ہیں کہ سلام کو خوب رواج دیا جائے، لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور اس وقت نماز پڑھی جائے جب لوگ سور ہے ہوں۔ ۱۲م

۴۳۱۴۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرلنا منہ علما

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں اڑنے والے پرندے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ بتایا۔ ۱۲م (الدولۃ المکیہ ۲۶۱)

۴۳۱۵۔ **عن** مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی قولہ تعالیٰ: "ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب" قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وما یدریہ بالغیب۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت "ولئن سألتھم الآیۃ" کی تفسیر میں فرمایا: کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے۔ محمد غیب کیا جانیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفصیل یوں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں، وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا، سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے آیت اتاری، کہ خدا کی

---

۴۳۱۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/۲۶۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۳

۴۳۱۵۔ التفسیر لابن جریر، ۱۰/۱۷۳ ☆

Marfat.com

قسمیں کھاتیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک وہ ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اسکا کہنے والا اگر چہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو دیکھو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں، دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و رسول اور قرآن سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھرایا، اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے، جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی، امام احمد قسطلانی، مولانا علی قاری، علامہ محمد زرقانی وغیرھم اکابر نے تصریح فرمائی جسکی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی۔ پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے۔ (تمہید ایمان ۱۱۲)

۴۳۱۶۔ **عن** عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما الفجر وصعد المنبر حتی حضرت الظہر فنزل فصلی، ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبر بما ہو کائن الی یوم القیامۃ، قال : فاعلمنا احفظنا۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہمیں

---

۴۳۱۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، ۲/۳۹۰

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے یہانتک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، منبر سے اتر کے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا، پھر مصلّی پر تشریف لاکر نماز پڑھائی اور پھر غروب آفتاب تک خطبہ دیا، ان خطبات میں حضور نے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی اجمالی خبر دی، اب ہم میں وہی زیادہ جانتا ہے جس نے ان خطبات کو زیادہ یاد رکھا۔۱۲م

۴۳۱۷۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم ،حفظ ذلك من حفظ ونسیہ من نسیہ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہوکر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کا حال بیان فرمایا، جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔ (انباء المصطفیٰ ۷)

۴۳۱۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمیں کو سمیٹ دیا تو میں نے مشرق ومغرب سب کو دیکھ لیا۔۱۲م (انباء المصطفیٰ ۹)

۴۳۱۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سلونی قبل ان تفقدونی، فانی لا اسئل عن شیٔ دون العرش الا اخبرت عنہ ۔

---

۴۳۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، ۴۵۳/۱

۴۳۱۸۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۸۹/۲

۴۳۱۹۔ ابن النجار، اتحاف السادۃ للزبیدی ۴۹۶/۱۰۱

Marfat.com

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے وصال سے پہلے پہلے جو کچھ معلوم کرنا ہے کرلو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

(مالی الجیب ۲)

۴۳۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: والله انی لاعلم الناس بکل فتنة هی کائنة فیما بینی وبین الساعة، وما ذلك ان یکون رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حدثنی من ذلك شیئا اسره الی لم یکن حدث به غیری، ولکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال وهو یحدث مجلسا انا فیه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم بخدا! میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ حضور نے میرے علاوہ کسی کو نہ بتائے، بلکہ بات یہ ہے کہ حضور نے جب بھی کسی مجلس میں کوئی واقعہ آئندہ بیان فرمایا تو میں اس میں موجود تھا۔

۴۳۲۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عرضت علی امتی باعمالها حسنها وسیئها، فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق، ووجدت فی مساوی اعمالها النخاعة تکون فی المسجد ولا تدفن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے نیک وبد اعمال پیش ہوئے، میں نے نیک اعمال میں یہ بھی دیکھا کہ بندے کو راستہ سے اذیت ناک چیز روڑا پتھر وغیرہ ہٹانے پر جو نیکی ملتی ہے، اور

---

۴۳۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۳۶/۶

۴۳۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ۲۰۷/۱

السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۶۶/۱

الادب المفرد للبخاری، ۳۶، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۷/۹

Marfat.com

بداعمال میں یہ بھی ملاحظہ کیا کہ مسجد میں تھوک وغیرہ ڈالا جائے اور پھر اس کو صاف نہ کیا جائے۔۱۲م

۴۳۲۲۔ **عن** حذيفة بن اسيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عرضت على امتى البارحة لدن هذه الحجرة حتى لا عرف بالرجل منهم من احد كم بصاحبه ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی، بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔ (انباء المصطفیٰ ۱۸)

۴۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما قال : خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وفى يديه كتابان ،فقال اتدرون ماهذان الكتابان ؟ قلنا :لا يارسول الله ! الا ان تخبرنا ،فقال للذى فى يده اليمنى : هذا كتاب من رب العالمين ،فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم ،فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا ، ثم قال للذى فى شماله :هذا كتاب من رب العالمين ،فيه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلايزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپکے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں ،فرمایا: جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ! ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو

---

۴۳۲۲۔ الصحيح لمسلم ، كتاب المساجد ، ۲۰۷/۱
السنن لابى داؤد ، كتاب الصلوة ، ۶۶/۱
۴۳۲۳۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء ان الله كتب كتابا لاهل الخ ، ۳۶/۲
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۲۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۲۷/۲

Marfat.com

جائے گا، داہنے دست مبارک میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے، اب نہ ان میں زیادہ ہو سکتے ہیں اور نہ کم۔ پھر بائیں دست اقدس کی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں، پھر اس میں بھی آخر میں جوڑ لگا دیا گیا ہے، اب ان میں نہ کبھی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔ ۱۲ام

(مالی الجیب ۱۹)

٤٣٢٤ـ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه انه قال للامام باقر رضى الله تعالىٰ عنه وهو سفير رسول الله تعالى عليه وسلم يسلم عليك ،فقيل له : وكيف ذلك ؟ قال : كنت جالسا عنده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والحسين رضى الله تعالىٰ عنه فى حجره وهو يلاعبه ،فقال : ياجابر ! يولد له مولود اسمه على، اذا كان يوم القيامة نادى مناد ليقم سيد العابدين، فيقوم ولده ،ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته ياجابر فاقرأه منى السلام ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے حضور کا سلام کہا۔ ان سے حاضرین نے کہا: آپ نے یہ کیونکر کہا؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مبارک گود میں تھے اور حضور آپ سے کھیل رہے تھے، حضور نے فرمایا: اے جابر! حسین کا ایک بیٹا ہوگا جسکا نام علی ہوگا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ایک منادی ندا کریگا، عابدوں کے سردار کھڑے ہوں، تو وہ لڑکا کھڑا ہوگا، پھر ان کے ایک لڑکا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا، اگر تم ان کو پاؤ تو میرا سلام ان سے کہنا۔ ۱۲ام

(مالی الجیب ۱۳)

---

٤٣٢٤ـ الصواعق المحرقة لابن حجر، ١/١٧٧ ☆

Marfat.com

۴۳۲۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: علمى بعد وفاتى كعلمى فى حياتى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد وصال میرا علم ویسا ہی ہے جیسے اس ظاہر حیات مبارک میں ۔۱۲م

(مالی الجیب ۸۹)

۴۳۲۶۔ **عن** سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غفر الله عزوجل لزيد بن عمرو ورحمه، فانه مات على دين ابراهيم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر تھے۔

۴۳۲۷۔ **عن** عامر بن ربيعة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رايته فى الجنة يسحب ذيولا ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

(فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰)

۴۳۲۸۔ **عن** ابى وفرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما انهزم المشركون لحق مالك بن عوف بالطائف ،فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لواتانى

---

۴۳۲۴۔ الصواعق المحرقة لابن حجر، ۱/۱۷۷ ☆

۴۳۲۵۔ الكامل لابن عدى،

۴۳۲۶۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳/۲۷۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۰۷۳، ۱۲/۷۷

۴۳۲۷۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱/۲۷۷ ☆

۴۳۲۸۔ الاصابه لابن حجر، ۵/۵۵۰ ☆

Marfat.com

مسلما لرددت عليه اهله وماله ،فبلغه ذلك ، فلحق به ، وقد خرج من الجعرانة فاسلم ، فاعطاه اهله وماله ، واعطاه مائة من الابل كالمؤلفة ، فقال مالك بن عوف يخاطب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قصيده ـ

مان رأيت ولا سمعت بواحد

في الناس كلهم كمثل محمد

اوفى فاعطى للجزيل لمختدى

ومتى تشاء يخبرك عما في غد

قال : واستعمله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن من اسلم من قومه ، ومن تلك القبائل من ثمالة وسلمة وفهم ـ

حضرت ابو وفرہ یزید بن عبید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے اور مالک بن عوف کہ (لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزین ہوئے ، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہو تو ہم اس کے اہل ومال اسے واپس دیں ، یہ خبر مالک بن عوف کو پہونچی ، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام جعرانہ سے رخصت فرما چکے تھے ، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اھل ومال انہیں واپس دیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کئے ۔

اس وقت حضرت مالک بن عوف نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی : میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل کوئی نہ دیکھا نہ سنا ، سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع اور کثیر عطا بخشنے والے ، اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتادیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ ، سلمہ اور فہم پر سردار فرمایا ۔ (الامن والعلی ۲۰۷)

**﴿۱۱۴﴾ لا خير في كثير من نجوٰهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بين الناس ـ ومن يفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتيه اجرا عظيما ۔☆**

Marfat.com

ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے ہم عنقریب بڑا ثواب دیں گے۔

## ﴿۳۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں "لا" نفی جنس کے لئے ہے، جس سے مطلق خیر کی نفی کی جارہی ہے، اس حرف کی نفی کا مفاد متعدد مقامات امام احمد رضا قدس سرہ نے یوں بیان فرمایا۔ مرتب)

ابونعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

لا خیر فی صب الماء الکثیر فی الوضوء وانہ من الشیطان۔

وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگرچہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر، لہٰذا علامہ عمر نے نہر الفائق میں مسئلہ کراہت کلام بعد طلوع فجر تا طلوع شمس و بعد نماز عشا میں فرمایا: المراد ما لیس بخیر وانما یتحقق فی کلام ھو عبادۃ اذا لمباح لا خیر فیہ کما لا اثم فیہ فیکرہ فی ھذہ الاوقات کلما نقلۃ السید ابو السعود فی فتح اللہ المعین۔

مراد یہ ہے کہ جو خیر نہ ہو اور یہ اس کلام میں متحقق ہوگا جو عبادت ہو کہ مباح میں کوئی خیر نہیں جیسے کہ کوئی گناہ نہیں، تو ان تمام اوقات میں مکروہ ہوگا جیسا کہ سید ابو السعود نے فتح اللہ المعین میں نقل فرمایا۔

اقول: مگر نظر دقیق لیس بخیر اور لا خیر فیہ میں فرق کرتی ہے، مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اس کے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے تو "لا خیر فیہ" وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔

فاصاب رحمہ اللہ تعالیٰ فی قولھا المراد ما لیس بخیر وتسامح فی قولہ لا خیر فیہ فحق العبارۃ المباح لیس بخیر کما انہ لیس بشر۔

علامہ صاحب النہر اپنے قول "المراد ما لیس بخیر" میں اصابت رائے کو پہنچے اور اپنے قول "لا خیر فیہ" میں لغزش سے نہ بچ سکے، مناسب عبارت یہ ہے "المباح لیس بخیر کما انہ لیس بشر"

Marfat.com

ولهذاجب که هدایه میں فرمایا: لا خیر فی السلم فی اللحم (گوشت میں بیع سلم بہتر نہیں) محقق علی الاطلاق نے فتح میں فرمایا: هذه العبارة تاکیدفی نفی الجواز (نفی جواز کی اس عبارت میں تاکید ہے)

اقول: رب عزوجل فرماتا ہے:

لا خیر فی کثیر من نجواهم الا من امر بصدقه او معروف او اصلاح بین الناس۔

ان کی سرگوشیوں میں سے اکثر میں کوئی خیر نہیں سوائے اس کے کہ جو بھلائی کا حکم دیتے یا نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا۔

ہر معروف کو استثنا فرمالیا اور ہر طاعت معروف تو باقی نہ رہے مگر مباح یا معاصی تو اگر "لا خیرفیه" مباح کو بھی شامل ہوتا "فی کثیر" نہ فرماتے بلکہ "فی شی من نجواهم" لاجرم وہ معصیت کے ساتھ خاص ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ۱۷/۳۲۔۷۳۳)

**(۱۱۵) وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۞**

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری راہ پلٹنے کی۔

## ﴿۳۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت میں اجماع مسلمین کا ثبوت ہے۔ مرتب)

نماز میں قرأت کلام مجید پر اجماع مسلمین ہے اور اس کا خلاف جہنم کا خیال ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۱۹۳)

**(۱۱۶) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۞**

Marfat.com

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

## ﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوزین خلف وعید اپنے مذہب پر بڑی دلیل یہ آیت پیش کرتے ہیں۔اور پر ظاہر کہ دعوی دلیل پر متفرع اور اس کے مفاد کا تابع ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! جب جواز خلف خود ارشاد متکلم بالوعید جل مجدہ کی طرف مستند کہ اس نے فرما دیا۔ہم جسے چاہیں گے بخش دیں گے تو دلیل امکان کذب کو اصلاً راہ نہیں دیتی مگر مدلول میں زبر دستی خدا واسطے کو مان لیا جائے گا، اس جہالت کی کوئی حد ہے۔آپ کے نزدیک یہ علماء اپنے دعوی و دلیل کی بھی سمجھ نہ رکھتے تھے کہ خلف تو اس معنی پر جائز مانیں جسے امکان کذب لازم۔ اور دلیل وہ پیش کریں جو اس معنی کی بالکل قاطع وحاسم، خدارا اپنی جہالتیں، سفاہتیں علماء کے سر کیوں باندھتے ہو۔ع۔

اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

للہ انصاف! اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہ جرم کرے گا یہ سزا پائے گا اور ساتھ ہی اسی فرمان میں یہ بھی ارشاد فرمائے کہ ہم جسے چاہیں گے معاف فرمادیں گے۔تو کیا اگر وہ بعض مجرموں سے درگزر کرے تو اپنے پہلے حکم میں جھوٹا پڑے گا، یا اس آئین کی قدر لوگوں کے دلوں سے گھٹ جائے گی، جیسا کہ وہ احمق جاہل دعوی کرتا ہے۔یا اگر کوئی شخص بدلیل اس دوسرے ارشاد کے ثابت کرے کہ بادشاہ نے جو سزا مقرر فرمائی ہے کچھ ضروری نہیں کہ ہو کر ہی ہے بلکہ ٹل بھی سکتی ہے تو کیا اس کے قول کا حاصل یہ ہوگا کہ وہ بادشاہ کا کذب محتمل مانتا ہے۔ذرا آدمی سمجھ سوچ کر تو بات منہ سے نکالے،

سبحٰن اللہ! جس ردالمحتار سے سند لائے اسی میں وہیں اسی بیان میں اسی صفحہ میں وہ صاف وروشن تصریحیں موجود ہیں جن سے اس تفریع ناپاک کی پوری قلعی کھلتی ہے۔حضرت ایک ذراسا ٹکڑا نقل کر لائیں اور باقی بالکل ہضم، گویا دیکھا ہی نہیں، اسی کا نام دین و دیانت ہے ۔اسی پر دعوی رشد وہدایت ہے۔مگر حضرات وہابیہ عادت سے مجبور ہیں، نقل عبارت میں قطع وبرید ان صاحبوں کا داب قدیم رہا ہے، یہاں تک کہ ان کے متکلمین نے رسالے کے رسالے

Marfat.com

جی سے گڑھ کر علمائے سابقین کی طرف نسبت کر دیئے۔ انتہا یہ کہ عالم وامام دل سے تراشنے کہ با وجود تکرار مطالبہ تمام عالم میں ان کے وجود کا پتا نہ دے سکے، فقیر کے بعض احباب سلمہم اللہ تعالیٰ نے رسالۃ "سیف المصطفےٰ علی ادیان الافتراء" اسی باب میں لکھا اور اس میں ان حضرات کے عمائد واکابر کی ڈیڑھ سو سے زیادہ ایسی ہی عبارتوں، بددیانتیوں کا ثبوت دیا۔ واقعی حضرات نجدیہ نے ایک حدیث صحیح عمر بھر کے عمل کو بس سمجھی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت" جب کوئی بے حیا ہو جائے تو وہ جو چاہے کرے۔ ع۔ بے حیا ہو جا پھر جو چاہے کرتا رہ

**حجت سادسہ، اقول:** امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

قال ابو عمر وبن العلا لعمر وبن عبید: ما تقول فی اصحاب الکبائر ؟قال اقول: ان اللہ منجز ایعادہ کما ھو منجز وعدہ ۔ قال ابو عمر وانک رجل اعجم، لا اقول اعجم اللسان ولکن اعجم القلب، ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لوما وعن الایعاد کرما، والمعتزلۃ حکوا ان ابا عمر وبن العلاء لما قال ھذا الکلام قال لہ عمر وبن عبید یا اباعمر وفھل یسمی اللہ مکذب نفسہ ؟فقال لا، فقال عمر وبن عبید فقد سقطت حجتک، قالوا فانقطع ابو عمر وبن العلاء، وعندی انہ کان لابی عمر ان یجیب عن ھذا السوال ان ھذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط، وعندی جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو، فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالیٰ اہ ملخصا۔

یعنی امام ابو عمرو بن العلاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن عبید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا: اہل کبائر کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ کہا میں کہتا ہوں: اللہ تعالیٰ اپنی وعید ضرور پوری کرے گا جیسا کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائے گا۔ امام نے فرمایا: تو عجمی ہے، میں نہیں کہتا کہ زبان کا عجمی بلکہ دل کا عجمی ہے، عرب وعدہ سے رجوع کو نالائق جانتے ہیں اور وعید سے درگزر کو کرم، معتزلہ حکایت کرتے ہیں: اس پر عمرو نے جواب دیا، کیا خدا کو اپنی ذات کا جھٹلانے والا ٹھہرایئے گا؟ امام نے فرمایا: نہ، عمرو نے کہا: تو آپ کی حجت ساقط ہوئی، اس پر امام بند ہو گئے، امام رازی فرماتے ہیں: میرے نزدیک امام یہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض تو جب لازم آئے کہ وعید

Marfat.com

یقینی بلاشرط ہو اور میرے مذہب میں تو سب وعیدیں عدم عفو سے مشروط ہیں تو خلف وعید سے معاذ اللہ کلام الٰہی میں کذب کہاں سے لازم آیا۔

اب عاقل بنظر انصاف غور کرے۔

اولا: اگر تجویز خلف امکان کذب ماننا ہوتی تو بر تقدیر صدق حکایت امام کا بند ہونا کیا معنی، انہیں صاف کہنا تھا میں جواز خلف مانتا ہوں تو امکان کذب میرا عین مذہب، اور بر تقدیر کذب معتزلہ علمائے اہل سنت کیوں نہیں فرماتے کہ تم نے وہ حکایت گڑھی جو آپ ہی اپنے کذب کی دلیل ہے۔ مجوزین خلف تو امکان کذب مانتے ہی ہیں۔ پھر امام اس الزام پر بند کیوں ہو جاتے۔

ثانیا: آگے چل کر امام رازی امام ابن العلاء کی طرف سے اچھا جواب دیتے ہیں کہ میرے مذہب میں سب وعیدیں مقید ہیں۔ سبحان اللہ جب وعیدیں مقید ہوں گی تو امکان کذب کدھر جائے گا، کیوں نہیں کہتے کہ میرے مذہب میں کذب ممکن تو الزام ساقط، غرض بے شمار وجوہ سے ثابت کہ مدعی جدید غیر مہتدی ورشید نے علماء کرام پر جیتا طوفان باندھا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۴۰۹ تا ۴۱۱)

**(۱۱۷) اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا ۔☆**

**(۱۱۸) لَّعَنَہُ اللّٰہُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِکَ نَصِیۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۔☆**

**(۱۱۹) وَّ لَاُضِلَّنَّہُمۡ وَ لَاُمَنِّیَنَّہُمۡ وَ لَاٰمُرَنَّہُمۡ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّہُمۡ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّخِذِ الشَّیۡطٰنَ وَلِیًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِیۡنًا ۔☆**

یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزو دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو

Marfat.com

چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا۔

**﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یہ آخری آیت ہی وہ آیت کریمہ ہے جس کی رو سے حضور پرنور سید المرسلین اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں پر لعنت فرمائی اور اس کی علت یہ ہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی۔ بعینہ یہ ہی کیفیت داڑھی منڈانے کی ہے۔ مونھ کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں، یونہی داڑھی منڈانے والے، تو یہ سب اسی "فلیغیرن خلق اللہ" میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ ورسول کے ملعون ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط التنزیل میں زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

یستدل بالآیة علی تحریم الخصاء والوشم وما یجری مجراه من الوصل فی الشعر وبرد الاسنان والتنمص وهو نتف الشعر من الوجه"

تفسیر مدارک شریف میں ہے:

"فلیغیرن خلق الله بالخصاء او الوشم او تغیر الشیب بالسواد والتخنث اه باختصار"

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں زیر حدیث مذکور "المغیرات خلق الله" فرماتے ہیں:

علت حرمت مثلہ وحلق لحیہ وامثال آں نیز ہمیں ست۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۴۲)

**﴿۱۲۲﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا۔☆**

اور جو ایمان اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

**﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

اقول وباللہ التوفیق۔ آیہ کریمہ "ومن اصدق من اللہ قیلا" نص جلی کہ کذب الٰہی محال عقلی ہے، وجہ دلالت سنئے، خادم تفسیر وحدیث وواقف کلمات فقہا پر روشن کہ امثال عبارات

Marfat.com

اگرچہ بظاہر نفی مزیت غیر کرتی ہیں مگر حقیقۃً تفضیل مطلق و نفی برتر وہمسر کے لئے مسوق ہوتی ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی نہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں' ومن احسن من اللہ صبغة" یعنی صبغۃ اللہ سب سے احسن ہے۔"ومن احسن قولا ممن دعاالی اللہ ، ای ھو احسن قولا من کل من دعاہ "(اوراس سے زیادہ کس کی بات اچھی جواللہ کی طرف بلائے ، یعنی وہ دوسرے تمام سے قول میں خوبصورت ہے۔)

علامۃ الوجود سیدی ابوالسعود علیہ رحمۃ الودود تفسیر ارشاد میں زیر' قول تعالی عزوجل ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا " (اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا بولنے والے سے کون بڑا ظالم ہے) فرماتے ہیں:

ھو انکار واستبعاد لا ن یکو ن احد اظلم ممن فعل ذلك او مساویا لہ وان کا ن سبك الترکیب غیر متعرض لا نکا ر المساواۃ ونفیھا یشھد بہ العرف الفاشی والاستعمال المطرد ، فا نہ اذا قیل من اکرم من فلا ن او لاافضل من فلا ن فالمرادبہ حتما انہ اکرم من کل کریم وافضل من کل فاضل ۔ الایری الی قولہ عزوجل لا جرم انھم فی الاٰخرۃ ھم الاخسرون ۔ بعد قولہ تعالی ومن اظلم ممن افتریٰ علیٰ اللہ کذبا الخ والسر فی ذلك ان النسبۃ بین الشیئین انما تتصور غالبا لا سیما فی باب المغالبۃ بالتفاوت زیادۃ و نقصانا فاذالم یکن احدھما ازید یتحقق النقصان لا محالۃ ۔

یہ انکارواستبعاد ہے کہ اس سے بڑھ کر یا اس کے مساوی کوئی ظالم نہیں ہوسکتا اگرچہ بظاہر ترکیب انکارونفی مساوات پر ضرب نہیں لیکن اس پر مشہور عرف اور مسلمہ استعمال شاہد ہے، مثلا جب یہ کہا جاتا ہے، فلاں فلاں سے زیادہ بزرگ ہے، یا فلاں سے کوئی افضل نہیں، تو اس سے یقینا مراد یہ ہے کہ ہر کریم سے اکرم اور ہر فاضل سے افضل ہے۔ کیا رائے ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک میں۔ وہ یقینا آخرت میں خسارے میں ہیں۔ جس کے بعد فرمایا" ومن اظلم ممن افترای علی اللہ کذب "اوراس میں راز یہ ہے کہ نسبت غالبا دو چیزوں کے درمیان خصوصا غلبہ میں تفاوت کے باب میں زیادتی اور نقصان میں متصور ہوتی ہے جب ان

Marfat.com

میں سے کوئی ایک زیادہ نہ ہوتو بہر حال نقصان کا ہی تحقق ہوگا۔

تو لاجرم معنی آیت یہ ہیں کہ مولیٰ عزوجل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جس کے صدق کو کسی کلام کا صدق نہیں پہنچتا اور پر ظاہر کہ صدق کلام فی نفسہ اصلا قابل تشکیک نہیں کہ باعتبار ذوات قضایا خواہ اختلاف قدم وحدوث کلام یا بقاوفنائے سخن یا کمال ونقصان متکلم خواہ کسی وجہ اس میں تفاوت مان سکیں، سچی سچی باتیں مطابقت واقع میں سب یکساں، اگر ذرا بھی فرق ہوا تو سرے سے سچ ہی نہ رہا، اصدق وصادق کہاں سے صادق آئے گا، یہ معنی اگر چہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام واحد میں لحاظ کرنے سے ان اغبیاء پر بھی انکشاف تام پائیں گے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت شانہ جنبانی وتنبیہ ہوتی ہے۔

قرآن عظیم نے فرمایا: محمد رسول الله، اور ہم بھی کہتے ہیں: محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم۔ کیا وہ جملہ محمد رسول الله کہ قرآن میں آیا زیادہ مطابق واقع ہے اور ہم نے جو محمد رسول الله کہا کم مطابق ہے۔ حاشا کوئی مجنون بھی اس میں تفاوت گمان نہ کرے گا یا متعدد باتوں میں دیکھئے تو یوں نظر کیجئے، فرقان عزیز نے فرمایا: "وحمله وفصاله ثلثون شهرا۔" (اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ ہم کہتے ہیں "لا اله الا الله الملك الحق المبين" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی مالک حق واضح ہے) کیا وہ ارشاد کہ بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں ہے۔ زیادہ سچا ہے اور اس کے قول کے صدق میں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں معاذ اللہ کچھ کمی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اصدقیت بمعنی اشد مطابقۃ للواقع غیر معقول ہے۔ ہاں نظر سامع میں ایک تفاوت متصور اور اس تشکیک اصدق وصادق میں وہی مقصود ومعتبر جسے دو عبارتوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

ایک یہ کہ وقعت قبول میں زائد ہے، مثلا رسول کی بات ولی کی بات سے زیادہ سچی ہے یعنی ایک کلام کہ ولی سے منقول، اگر وہی بعینہ رسول سے ثابت ہوجائے قلوب میں وقعت اور قبول کی قوت اور دلوں میں سکون وطمانیت ہی اور پیدا کرے گا کہ ولی سے ثبوت تک اس کا عشر نہ تھا، اگر چہ بات حرف بحرف ایک ہے۔

دوسرے احتمال کذب سے ابعد ہونا، مثلا مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر

Marfat.com

ہے، یعنی بہ نسبت اس کے احتمال کذب سے زیادہ دور ہے۔ اور حقیقۃ تعبیر اول اسی تعبیر دوم کی طرف راجع کہ سامع کے نزدیک جس قدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اسی درجہ وقعت ومقبولیت پوری ہوگی۔

جب یہ امر ممہد ہوگیا تو آیہ کریمہ کا مفاد یہ قرار پایا کہ اللہ عزوجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب سے پاک ومنزہ ہے۔ کوئی خبر اور کسی کی خبر اس امر میں اس کے مساوی نہیں ہوسکتی، اور شاید حضرات مخالفین بھی اس سے انکار کرتے کچھ تو خوف خدا دل میں لائیں، اب جو ہم خبر اہل تواتر کو دیکھتے ہیں تو وہ بالبداہۃ بروجہ عادت دائمہ ابدیہ غیر متخلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل النقیض کو مفید ہوتی ہے جس میں عقل کسی طرح تجویز خلاف روا نہیں رکھتی اگرچہ بنظر نفس ذات خبر ومخبر امکان ذاتی باقی ہے کہ ان کا جمع علی الکذب قدرت الٰہیہ سے خارج نہیں، تلویح میں ہے:

المتواتر یوجب علم الیقین بمعنی ان العقل یحکم حکما قطعیا بانہم لم یتواطؤا علی الکذب وان ما اتفقوا علیہ حق ثابت فی نفس الامر غیر محتمل للنقیض لا بمعنی سلب الامکان العقلی عن تواطئہم علی الکذب اہ ملخصا۔

متواتر سے علم یقین حاصل ہونے کا معنی یہ ہے کہ عقل یہ حکم لگاتی ہے کہ ایسے لوگوں کا اتفاق کذب پر یقیناً نہیں ہوسکتا۔ جس پر ان کا اتفاق ہوا ہے وہ حق اور نفس الامر میں ثابت ہے اس میں نقیض کا احتمال نہیں ہے۔ اس کا یہ معنی نہیں کہ ان کے جھوٹ پر جمع ہونے کا امکان عقلی کا سلب ہوگیا ہے۔

مگر ایسا امکان منافی قطع بالمعنی الاخص بھی نہیں ہوتا" کما حققہ فی المواقف وشرحہا واشار الیہ فی شرح المقاصد وشرح العقائد وغیرہما" (جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے اور اس کی طرف شرح مقاصد اور شرح عقائد وغیرہ میں اشارہ ہے۔)

اسے پیش نظر رکھ کر کلام باری تعالیٰ کی طرف چلئے، امکان کذب ماننے کے بعد مباحث مذکورہ دلیل دوم دفرق امور عادیہ وارادہ غیبیہ سے قطع نظر بھی ہو تو غایت درجہ اس قدر کہ کلام ربانی وخبر اہل تواتر کانٹے کی تول ہم پلہ ہوں گے، جیسا کہ احتمال کذب یعنی نافی قطع ومنافی جزم اس کلام پاک میں نہیں اس سے خبر تواتر کا بھی دامن پاک اور بنظر امکان ذاتی جو

Marfat.com

احتمال عقلی خبر تواتر میں ناشی وہ بعینہ کلام الٰہی میں بھی باقی، پھر کلام اللہ کا سب کلاموں سے اصدق ہونا اور کسی کی بات اس سے صدقا بھی ہمسری نہ کرسکنا کہ مفاد آیہ کریمہ تھا معاذ اللہ کب درست آیا بخلاف عقیدہ مجیدہ اہلسنت وقایۃ اللہ لہم دامت (ان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت دائمی ہو) یعنی امتناع عقلی کذب الٰہی کہ اس تقریر پر کلام مولیٰ جل وعلا میں کسی طرح احتمال کذب کا امکان نہیں بخلاف خبر تواتر کہ امکان رکھتی ہے اور یہ بات قطعاً صرف اسی کے کلام پاک سے خاص، محال ہے کہ کوئی شخص ایسی صورت نکال سکے کہ کسی غیر خدا پر کذب محال عقلی ہو جائے، عصمت اگر بمعنی امتناع صدور وعدم قدرت ہی لیجئے تاہم امتناع ذاتی نہیں کہ سلب عصمت خود زیر قدرت، اب بحمد اللہ شمس تابندہ کی شرح روشن ودرخشندہ صادق آیا کہ "من اصدق من الله قيلا" (اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی) اور العزۃ للہ کیوں نہ صادق آئے کہ آخر "من اصدق من الله حديثا" (اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی) یہ دیکھو یہ منشا تھا علماء کے اس ارشاد کا کہ زیر آیت کریمہ استدلال میں فرمایا کہ کوئی اس سے کیونکر اصدق ہو سکے کہ اس پر تو کذب محال اوروں پر ممکن والحمد للہ رب العلمین۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۵۱ تا ۳۵۴)

(۱۲۶) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۔☆

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ کا قابو ہے۔

### ﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس لئے کہ ذات الٰہی محدود نہیں تو اس کی مخلوق میں کسی کو ممکن نہیں کہ اللہ عز وجل کو جیسا وہ ہے تمام وکمال ایسا پہچان لے کہ یہ کہنا صحیح ہو جائے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی جس کے بعد اس کی معرفت سے کچھ باقی نہ رہا اس لئے ایسا ہوتا تو یہ علم اللہ عز وجل کی ذات کو محیط ہو جاتا تو اللہ عز وجل اس کے احاطہ میں آجاتا اور وہ برتر ہی کہ اسے کوئی چیز احاطہ کر سکے بلکہ وہی ہر چیز کو محیط ہے اور اللہ عز وجل کو جاننے والے انبیا اور اولیا اور صالحین اور مومنین ان میں جو باہم مراتب کا فرق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جاننے ہی میں فرق کی بنا پر ہے۔ جو جتنا زیادہ جانتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کا مرتبہ ہی۔ تو ہمیشہ ابد الآباد تک انہیں علم پر علم بڑھتا رہے گا اور بھی

Marfat.com

اس کے علم میں سے قادر نہ ہوں گے مگر قدر متناہی پر۔ اور ہمیشہ معرفت الٰہی سے غیر متناہی باقی رہے گا تو ثابت ہوا کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق کا محیط ہو جانا عقلا اور شرعا دونوں طرح محال ہے بلکہ اگر تمام اولین و آخرین سب کے علوم جمع کر لئے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ سے اصلا کوئی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ کو دس لاکھ سمندروں سے اس واسطے کہ بوند کا یہ حصہ بھی محدود ہے اور وہ دریائے ذخار بھی متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے ضرور کوئی نسبت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ہم بوند کے اس حصہ کے برابر یکے بعد دیگرے ان سمندروں میں سے پانی لیتے جائیں تو ضرور ان سمندروں پر ایک دن وہ آئے گا کہ ختم وفنا ہو جائیں گے کہ آخر متناہی ہیں لیکن غیر متناہی ہیں لیکن غیر متناہی میں سے کتنے ہی بڑے متناہی حصے متناہی باقی رہے گا تو بھی کوئی نسبت حاصل نہیں ہو سکتی یہ ہے ہمارا ایمان اللہ عزوجل پر۔ اور اسی طرف حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام نے اشارہ فرمایا اپنے اس قول میں جو موسی علیہ الصلواۃ والسلام سے کہا جس وقت چڑیا نے سمندر سے ایک چونچ بھر کر پانی لیا تو یہ قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے۔ رہی باقی تین قسمیں یعنی علم مطلق اجمالی اور مطلق علم اجمالی اور تفصیلی یہ قسمیں اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ اگر اجمالی کو ہم مرتبہ بشرط لاشے میں لیں یعنی وہ جس میں ایک معلوم دوسرے سے پوری طور پر ممتاز نہ ہو جب تو اجمالی کی دونوں قسمیں اللہ سبحانہ وتعالی کے لئے محال ہونگی اور بندوں کے ساتھ ان کا خاص ہونا واجب ہوگا، علم مطلق اجمالی کا بندوں کے لئے حاصل ہونا عقلا بدیہی اور ضروریات دین سے ہے اس لئے کہ ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالی ہر شئے جانتا ہے تو ہر شے کہنے میں ہم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا لحاظ کر لیا اور ان سب کو ایک اجمالی طور پر جان لیا تو جسے اپنے لیئے ثابت نہ جانے وہ اپنے نفس سے اس آیت پر ایمان کی نفی کرتا ہے تو خود اپنے کفر کا مقر ہوا اور اللہ کی پناہ اور معلوم ہے کہ جب علم مطلق اجمالی بندوں کے لئے ثابت ہوا تو مطلق علم اجمالی اپنے آپ ثابت ہو گیا اور اسی طرح تفصیلی اس لئے کہ ہم قیامت و جنت ونار اور اللہ تعالی اور اس کی صفتوں میں سے ساتوں صفات اصول پر ایمان لائے اور یہ سب کا سب غیب ہے اور ان میں ہر ایک ہم نے علیحدہ علیحدہ دوسرے سے ممتاز پہچانا تو واجب ہوا کہ غیبوں کا مطلق علم تفصیلی ہر مسلمان کو حاصل ہو پھر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا کیا کہنا اور کیونکر نہ ہو، حالانکہ

Marfat.com

ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے غیب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے تو جو غیب کو جانتا نہیں اس کی تصدیق کیونکر کرے گا اور جو تصدیق نہ کریگا اس پر ایمان کیونکر لائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ وہ علم جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے لائق ہے وہ نہیں مگر علم ذاتی اور علم مطلق تفصیلی کہ جمیع معلومات الہیہ کو استغراق حقیقی کے ساتھ محیط ہو تو جن آیتوں میں غیر خدا سے نفی فرمائی ان میں ضرور ہے کہ یہی دونوں معنی مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ علم جسے بندوں کے لئے ثابت کر سکتے ہیں وہ علم عطائی ہے خواہ علم مطلق اجمالی ہو یا مطلق علم تفصیلی اور مدح اسی قسم اخیر سے ہوتی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم سے اپنے بندوں کی مدح فرمائی کہ فرماتا ہے ملائکہ نے ابراہیم کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دی۔ اور فرمایا کہ بے شک یعقوب ہمارے علم دیئے سے ضرور علم والا ہے۔ اور فرمایا ہم نے خضر کو علم لدنی عطا کیا اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھا دیا۔ جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور ان کے سوا اور بکثرت آیتیں تو یہی قسم ان آیتوں میں مراد ہے جن میں بندوں کے لئے علم غیب دیا جانا ثابت فرمایا ہے تو آیت کے یہ وہ سچے معنی ہیں جن سے اصلا مفر نہیں اور نہ انکے غیر کا امکان اور تجھے روشن ہو گیا کہ جو کچھ ہم نے یہاں تک بیان کیا سب دین متین سے ایسا بالضرورۃ ثابت ہے کہ جو ان میں سے کسی شے کا انکار کرے وہ دین کا انکار کرتا ہے اور اسلامی جماعت سے جدا ہوتا ہے اور یہ وہ معنی ہیں جن سے معتمد عالموں نے آیات نفی واثبات میں تطبیق کی ہے جیسا کہ امام اجل ابوزکریا نودی نے اپنے فتاوے میں فرمایا ان کے بعد امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اور علما نے اور کتابوں میں کہ غیر خدا سے نفی علم غیب کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ذات سے کوئی نہیں جانتا اور نہ کسی کا علم جمیع معلومات الہیہ کو محیط ہے تو آفتاب اور گزرے ہوئے کل کی طرح روشن ہو گیا کہ وہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غیبوں کے مطلق علم کی نفی کرتا ہے اگرچہ خدا کی عطا سے ہوا جیسا کہ ہمارے ملک کے وہابی صاف کہہ رہے ہیں یہانتک کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے خاتمہ کا جیسا کہ اس گمراہی کی نسبت میرے پاس ۱۳۱۸ھ میں دہلی سے سوال آیا تھا میں نے اس کے جواب میں رسالہ انباء المصطفی بحال سر واخفی لکھا اور میں نے وہابیہ پر قیامت کبریٰ قائم کی تو ایسا شخص اس چیز کی نفی کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ثابت فرمائی اور اس کا یہ قول اس کے ایمان کی نفی کرتا ہے اور اس کے

Marfat.com

زیان کار ہونے کے لئے کافی ووافی ہے وہ اپنے اس کفران کے سبب کافر و مرتد ہے اور اس کا کہنا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے یہ دوسرا کفر ہے کہ وہ بہت سی روشن آیتوں کا انکار ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: اور بیشک آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے۔

اور فرماتا ہے: کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور فرماتا ہے: جس دن اللہ رسوا نہ کریگا نبی کو نہ ان ایمان والوں کو جو اس کے ساتھ ہیں ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے۔

اور فرماتا ہے: کہ عنقریب تمہارا رب تمہیں حمد والے مقام میں بھیجے گا۔

اور فرماتا ہے: اللہ یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والوں کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔

اور فرماتا ہے: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح کر دی تا کہ اللہ تمہارے سبب بخشدے تمہارے اگلوں پچھلوں کے گناہ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے اور تمہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے اور اللہ تمہاری مدد کرے عزت والی مدد یہاں تک کہ فرمایا: داخل کرے اللہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں کہ ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کے گناہ ان سے مٹا دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔

اور فرماتا ہے: برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لئے اس سے بہتر کر دے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور کرے گا تمہارے لئے اونچے اونچے محل، لام کے پیش کے ساتھ جو ابن کثیر و عام کی قرأت اور عاصم سے ابو بکر کی روایت ہے اور ان کے سوا اور آیتیں ہیں ۔اس بات میں وہ حدیثیں کہ معنی واحد پر متواتر آئیں وہ تو ایک عمیق دریا جن کا گہراؤ نہ جانا جا سکے اور وہ کبھی پایاب نہ ہو، مگر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے۔ الٰہی میں تجھ سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اور کافروں کے کوتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

## نظر دوم

تقریر سابق سے ایسا چمک اٹھا جس کی نگاہ خیرہ ہو کہ تمام وکمال جملہ مخلوقات کے مجموعہ

Marfat.com

علوم کی ہمارے رب اللہ العالمین کے علوم سے برابری کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ بھی گزرے کیا اندھوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور خلق کا علم عطائی اور اللہ کا علم اس کے ذات کے لئے واجب اور خلق کا علم اس کے لئے ممکن اللہ سبحانہ وتعالی کا علم ازلی سرمدی قدیم حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث اس لئے کہ تمام مخلوق حادث ہے اور صفت موصوف سے پہلے نہیں ہوسکتی اور اللہ سبحانہ تعالی کا علم مخلوق نہیں اور خلق کا علم مخلوق ہے۔ اللہ تعالی کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں اور خلق کا علم اللہ کی قدرت میں اور اس کا زیر دست ہے علم الہی کا ہمیشہ رہنا واجب اور علم مخلوق کی فنا ممکن علم الہی کسی طرح بدل نہیں سکتا اور علم خلق میں تغیر روا اور ان فرقوں کے ہوتے ہوئے برابری کا وہم نہ کرے گا مگر وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ تو اگر ہم فرض کریں کہ کوئی گمان کرنے والا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع معلومات الٰہیہ کا محیط جانے تو اتنا تو ضرور ہے کہ اس کا گمان باطل اور اس کا وہم خطا مگر علم الہی سے برابری اب بھی نہ ہوئی ان ہولناک فرقوں کے سبب جو ہم اوپر ذکر کر آئے جو علم خالق سے علوم مخلوق کے لئے سوا (ع۔ل۔م) یعنی شرکت نام کے کچھ باقی نہیں رکھتے، نہ کہ اس حالت میں کہ ہم دلائل قطعیہ قائم کر آئے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا یقیناً عقل سے بھی باطل اور شرع سے بھی باطل۔ اور وہابیہ وہ کہ جب ائمہ کے پیرووں کو سنتے ہیں کہ وہ ائمہ کی پیروی اور قرآن وحدیث کے اتباع سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے روز آخر تک کی تمام گزشتہ وآئندہ باتوں کا علم ثابت کرتے ہیں تو یہ وہابی ان پر شرک وکفر کا حکم لگاتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے علم الہی سے علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برابر کردیا ۔یہ حکم لگانے والے خود ہی خبط وغلطی میں بڑے ہیں اور آپ ہی شرک وکفر کے گڑھے میں گرے ہیں اس لئے جب انہوں نے اس گھرے ہوئے حد باندھے ہوئے گنتی کے علم کے ثابت کرنے میں علم الہی سے مساوات ٹھہرادی تو وہ گواہی دے چکے کہ اللہ تعالی کا علم بس اسی قدر ہے کم چھوٹا قلیل تھوڑا کیونکہ علم الہی ان کے نزدیک اس مقدار سے زیادہ ہوتا تو زیادہ کم کے کیسے برابر ہوجاتا تو وہ مساوات کا حکم نہ کرتے لیکن وہ اس کا حکم لگارہے ہیں تو اللہ ہی کے علم سے ٹھٹھا کررہے ہیں اور زبردستی اسے ناقص بتارہے ہیں خدا انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ فتنہ سے بچائے۔

Marfat.com

(الدولۃ المکیہ اردو۔۱۹۳تا۲۲۳)

(۱۳۸۔ ۱۳۹) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔☆ اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا۔☆

خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے۔

## ﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بل بازو سے ہمیں قوت ملے گی، ہماری کمزوری وذلت غلبہ وعزت سے بدلے گی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے :یہ ان کی بدعقلی ہے کافروں کی مدد سے غلبہ وعزت کی تمنا ہوس باطل ہے۔ اور فرماتا ہے: کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

تفسیر ارشاد العقل السلیم میں اسی آیہ کریمہ کے تحت ہے:

بیان لخیبة رجائهم، ایطلبون بموالاة الکفر القوة والغلبة (فان العزة لله جمیعا) تعلیل لبطلان رائهم، فان انحصار جمیع افراد العزة فی جنابه عزوعلا بحیث لا ینالها الااولیاءه قال تعالی :ولله العزة ولرسوله وللمومنین یقضی ببطلان التعزز بغیره واستحالة الانتفاع به (مختصرا)۔

اس آیت میں ان کی نامرادی کا بیان ہے جو کافروں سے استعانت کرتے ہیں، فرماتا ہے: کیا کافروں کی دوستی سے غلبہ وقوت چاہتے ہیں، عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے، اس میں ان کی رائے فاسد ہونے پر دلیل فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت عزت کے لئے خاص ہیں کہ اس کے دوستوں کے سوا کسی کو نہیں مل سکتیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت صرف اللہ ورسول اور مسلمانوں کے لئے ہے۔ تو اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور ان سے نفع پہونچنا محال (مختصر) (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۹۲)

(۱۴۰) وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ

Marfat.com

يَكْفُرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْكٰفِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا۔☆

اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

## ﴿۴۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! کیا قرآن عظیم کی یہ آیات تم نے منسوخ کر دیں یا اللہ عزوجل کی اس سخت وعید کو سچا نہ سمجھے یا کافروں جیسا ہونا قبول کر لیا؟ اور جب کچھ نہیں تو ان جمگھٹوں کے کیا معنے ہیں جو آریوں پادریوں کے لکچروں نداؤں پر ہوتے ہیں، ان جلسوں میں شرکت کیوں ہے جو خدا اور رسول وقرآن پر اعتراضوں کے لیے منعقد کیے جاتے ہیں۔

بھائیو! میں نہیں کہتا قرآن فرماتا ہے کہ "انکم اذا مثلھم" ان لکچروں پر جمگھٹ والے ان جلسوں میں شرکت کرنے والے سب انہیں کافروں کے مثل ہیں، وہ علانیہ بک کر کافر ہوئے یہ زبان سے کلمہ پڑھیں اور دل میں خدا اور رسول وقرآن کی اتنی عزت نہیں کہ جہاں ان کی توہین ہوتی ہو وہاں سے بچیں، تو یہ منافق ہوئے جب تو فرمایا: کہ اللہ انہیں اور انہیں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا کہ اب یہاں تم لکچر دو اور تم سنو "ذق انك انت العزيز الكريم" الٰہی اسلامی کلمہ پڑھنے والوں کی آنکھیں کھول، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والعلی العظیم۔

مسلمان اگر قرآن عظیم کی اس نصیحت پر عمل کریں تو ابھی ابھی دیکھیں کہ اعداء اللہ کے سب بازار ٹھنڈے ہوئے جاتے ہیں، ملک میں ان کے شور وشر کا نشان نہ رہے گا، جہنم کے کندے شیطان کے بندے آپس ہی میں ٹکرا ٹکرا کر سر پھوڑیں گے، اللہ ورسول وقرآن عظیم کی توہینوں سے مسلمانوں کا کلیجا پکانا چھوڑیں گے اور اپنے گھر بیٹھ کر بکے بھی تو مسلمانوں کے کان تو ٹھنڈے رہیں گے۔ اے رب میرے توفیق دے "وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۵)

(۱۴۱) اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ج فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ

Marfat.com

قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ☆

وہ جو تمہاری حالت تکا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

## ﴿۴۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں"ولن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلا۔ سے استدلال فرماتے ہیں۔)

حلت، حرمت، طہارت، نجاست احکام دینیہ ہیں۔ ان میں کافر کی خبر محض نامعتبر۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت۔

یعنی جب ضمن معاملات میں نہ ہو۔؟ مثلاً کافر گوشت لایا اور کہا مسلمان سے خریدا ہے بات ساس کی مقبول اور گوشت حلال۔ اور جو کہا مجوسی کا ذبیحہ ہے قول اس کا ماخوذ اور لحم حرام۔ "وکم من شئی یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا۔　(فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۱)

اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے کوئی ولایت نہیں رکھی کافروں کے واسطے مسلمانوں پر۔ ولایت کہتے ہیں حکم نافذ التصرف کوشاء اوابی، چاہے مانے یا نہ مانے۔ اور شریعت بھی اس کو قبول کرلے، یہ بات بھی حاصل نہوگی کسی کافر کو کسی مسلم پر۔ والد اپنی نابالغ اولاد پر ولایت رکھتا ہے یہ ان کا نکاح کردے اور وہ چلاتے رہیں ہمیں نہیں منظور نکاح نافذ ہوگیا، بعد بالغ ہونے کے بھی کچھ اختیار نہیں، یا دو عادل مسلمان کسی پر گواہی دیں وہ کہہ رہا ہے یہ جھوٹے ہیں میں نے ایسا نہیں کیا، وہ کہدیں کہ اسنے ایسا کیا گواہی نافذ ہوگی۔

(الملفوظ ۴/۲۶۔۲۷)

(۱۴۵) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ☆

Marfat.com

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہر گز ان کا مددگار نہ پائے گا۔

## ﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل ہر قسم کفر و کفار سے بچائے، کافر دو قسم ہے: اصلی و مرتد۔ اصلی وہ کہ شروع سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے، یہ دو قسم ہے: مجاہر و منافق، مجاہر وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو اور منافق وہ کہ بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو، یہ قسم حکم آخرت میں سب اقسام سے بدتر ہے

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

بیشک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں۔

کافر مجاہر چار قسم ہے:

اول: دہریہ کہ خدا ہی کا منکر ہے۔

دوم: مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود جانتا ہے۔ جیسے ہندو بت پرست کہ بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مگر معبود مانتے ہیں، اور آریہ کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں مگر قدیم و غیر مخلوق جانتے ہیں۔ دونوں مشرک ہیں اور آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے۔

سوم: مجوسی آتش پرست۔

چہارم: کتابی یہود و نصاری کہ دہریہ نہ ہوں۔

ان میں اول تین قسم کا ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل ہے، اور قسم چہارم کی عورت سے نکاح ہو جائے گا اگرچہ ممنوع و گناہ ہے۔ کافر مرتد وہ کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مجاہر و منافق۔

مرتد مجاہر وہ کہ پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ اسلام سے پھر گیا کلمہ اسلام کا منکر ہو گیا چاہے دہریہ ہو جائے یا مشرک یا مجوسی یا کتابی کچھ بھی ہو۔

مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں کسی شئے کا منکر ہے، جیسے آجکل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، جھوٹے صوفی کہ شریعت پر ہنستے ہیں۔ حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے، اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا، اس کا

Marfat.com

نکاح کسی مسلم کافر مرتد اس کے ہم مذہب یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا، جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو خواہ عورت مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے۔ یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصا وہابیہ خصوصا دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خاص اہل سنت کہتے، حنفی بنتے، چشتی نقشبندی بنتے، نماز، روزہ ہمارا سا کرتے، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے۔ اور اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں، یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں، ہوشیار خبردار! مسلمانو! اپنا دین بچائے ہوئے رہو" فاللہ خیر حفظا وھو ارحم الراحمین " (تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان) واللہ تعالی اعلم۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۳۲۷۔ تا ۳۲۹)

(۱۵۰ تا ۱۵۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا۔☆

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ج وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ☆۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىٕكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔☆

وہ جو اللہ اور جو اس کے رسولوں کو نہیں مانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں۔

یہی ہیں ٹھیک کافر اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کریمہ نے صاف فرما دیا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان میں جدائی ڈالنے والا پکا کافر ہے۔ اور یہ کہ جو ان سب کا منکر ہو وہ اللہ اور سب رسولوں کا منکر اور ویسا ہی پکا

Marfat.com

کھلا کافر ہے۔ یہ نہیں کہ جو سب کو مانیں وہ مسلمان اور جو سب سے منکر وہ کافر، اور یہ جو بعض کو مانتے اور بعض کے منکر ہیں کچھ اور ہوں نہیں نہیں یہ بھی کل کے منکر کی طرح پورے کافر ہیں بیچ میں کوئی اور راہ نکل ہی نہیں سکتی۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۷۰۴)

〈۱۵۷〉وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ط مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۔☆

〈۱۵۸〉بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔☆

〈۱۵۹〉وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۔☆

اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسی بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی شبیہ کا ایک بنادیا گیا اور جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔

بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

## ﴿۴۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی شبیہ انہیں میں سے ایک کافر پر ڈالکر شبہ ڈال دیا گیا ، جب اس خبیث پر سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی شبیہ آگئی انہیں آسمان پر اٹھالیا گیا۔ اب وہ کہتا ہے میں تمہارا وہی ہوں۔ سب کہتے ہیں، ہم تم کو جانتے ہیں تو وہی مکار ہے جس نے لوگوں میں فتنہ ڈالدیا یہاں تک کہ اسے قتل کردیا۔

یہود و نصاری جو اختلاف کرتے ہیں کوئی بات یقین سے نہیں کہتے۔ اپنے اوہام کے متبع ہیں۔ اس وقت کے نصاری یہ ہی کررہے ہیں سوائے مہملات کے ان کے پاس کیا ہے۔ اور

Marfat.com

انہیں پر کیا منحصر عام کفار کو یہی فرمایا۔ " ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس ۔" وہ سوائے اپنی خواہش نفسانی اور ظن کے کسی اور کا اتباع نہیں کرتے ۔ بلکہ تمام کفار اسلام کی حقانیت پر یقین رکھتے چلے آئے ہیں عناداً اس کے منکر ہیں ۔

کتابیوں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے ، پھر زمانہ بدلے گا خیر سے شر کی طرف ، اسلام سے کفر کی طرف ، یہود ونصاریٰ باقی نہ رہے ہونگے سب مسلمان ہوگئے ہوں گے لیکن جو ان کی نسلیں ہونگی اس میں یہود بھی ہونگے ، نصاری بھی ہونگے ، ہنود بھی ہوں گے ، غرض سب طرح کے کافر ہونگے ان کے آپس میں قیامت تک دشمنی وعداوت ہوگی ۔

اس آیت کی دو تفسیریں ہیں ۔ اگر "موتہ" کی ضمیر عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف پھیری جائے تو یہ آیت ان سب کے واسطے ہوگی جو ان کے زمانہ میں ہونگے ، اب پہلے جو ہیں وہ کفر پہ مرتے ہیں اسی طرح جو بعد میں ہوں گے وہ بھی کفر پر مرینگے ، ہاں آپ کے زمانہ میں جو کتابی ہوں گے ان میں سب ہو جو تلوار سے بچ رہے ہوں گے کوئی ایسا نہ ہوگا جو آپ پر ایمان نہ لائے ۔ اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ "موتہ" کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے ، اب یہ آیت عام ہو گی ، کوئی کتابی نہیں مرتا مگر مرتے وقت جب اسکو عذاب دکھایا جاتا ہے ۔ پردے اٹھادیے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں ایمان لایا اس عیسی پر جس نے بشارت دی تھی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ، لیکن یہ ایسے وقت کا ایمان ہوگا جب کہ نفع نہ دیگا ، ایمان یاس بیکار ہے ، جب نار سامنے ، ملائکہ عذاب سامنے اس وقت کا ایمان مفید نہیں ، جب فرعون ڈوبنے لگا بولا " آمنت بالذی امنت بہ بنو اسرائیل " میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ، فرمایا گیا : " الئن وقد عصیت من قبل " اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا ۔

(الملفوظ ۳/۵۹۔۵۰)

(۱۷۶) یَسۡتَفۡتُوۡنَکَ ؕ قُلِ اللّٰہُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِی الۡکَلٰلَۃِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا ہَلَکَ لَیۡسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗۤ اُخۡتٌ فَلَہَا نِصۡفُ مَا تَرَکَ ۚ وَہُوَ یَرِثُہَاۤ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہَا وَلَدٌ ؕ فَاِنۡ کَانَتَا اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ ؕ وَاِنۡ کَانُوۡۤا اِخۡوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ یُبَیِّنُ

Marfat.com

اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوا ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ ☆

اے محبوب تم سے فتوی پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ انہیں کلالہ میں فتوی دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔

## ﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس صورت کو فقہ میں تخارج کہتے ہیں کہ ورثہ باہم بتراضی صلح کرلیں کہ فلاں وارث اپنے حصہ کے عوض فلاں شئے لے کر جدا ہو جائے۔ اس کا حاصل یہ نہیں ہوسکتا کہ گویا وہ وارث کہ جدا ہو گیا سرے سے معدوم تھا کہ بقیہ ترکہ کی تقسیم اس طرح ہو جو اس کے عدم کی حالت میں ہوتی، اس نے تو ترکہ سے حصہ پایا ہے تو معدوم کیونکر قرار پاسکتا ہے۔ کہیں معدوم وقت موت المورث کو بھی ترکہ پہنچا ہے، بلکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ ترکہ میں جتنے سہام کل ورثہ کے لئے تھے ان میں سے اس وارث نے اپنے سہام پالئے، اب باقی میں باقی وارثوں کے سہام رہ گئے تو واجب ہے کہ وہ باقی ان بقیہ کے (اتنے اتنے سہام ہی پر تقسیم ہو جس جس قدر انہیں اصل مسئلہ سے پہونچتے تھے، یہاں کہ مورث نے ایک زوجہ، ایک بہن، ایک بھتیجا چھوڑا مسئلہ چار سے ہوا، ایک زوجہ دو بہن ایک بھتیجے کا۔ زوجہ ترکہ سے اتنا مال لے کر جدا ہوگی تو چار میں سے اس کا ایک ادا ہولیا، باقی تین رہے جن میں دو بہن کے ہیں اور ایک بھتیجے کا، تو لازم ہے کہ باقی مال یو نہی تقسیم ہو، بہن کو دو بھتیجے کو ایک، نہ کہ دونوں کو نصف نصف کہ اس تقدیر پر بہن کا حصہ نصف باقی بعد فرض الزوجہ ہو جائیگا یعنی زوجہ کا حصہ نکالکر جو بچا اس کا آدھا حالانکہ نص قطعی قرآن عظیم سے بہن کا سہم نصف کل متروکہ تھا "قال اللہ تعالیٰ ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترك۔" لاجرم یہ سراسر غلط اور حسب تصریح علمائے کرام خلاف اجماع ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۰/۲۱۵)

Marfat.com

# فہرست آیات جلد ہشتم



Marfat.com

Marfat.com

عَلِيم۔☆ ــــــ ۷/۱۷۶

۲۳ (۳۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ لا فَقَالَ اَنْبِئُوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔☆ ــــــ ۷/۱۷۷

۲۴ (۳۴) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ۔☆ ــــــ ۷/۱۸۲

۲۵ (۳۶) فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ص وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۔☆ ــــــ ۷/۱۸۴

۲۶ (۴۱) وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ص وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ☆ ــــــ ۱۸۵/

۲۷ (۵۹) فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ☆۔ ۱۸۶/

۲۸ (۶۷) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ط قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۔☆ ــــــ ۷/۱۸۶

۲۹ (۸۰) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔☆ ــــــ ۷/۱۹۰

۳۰ (۸۵) ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔☆ ــــــ ۷/۱۹۲

Marfat.com

۳۱ (۹۷) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ۔☆ ـ ۷/۲۱۰

۳۲ (۱۰۲) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔☆ ـــــــــ ۷/۲۲۵

۳۳ (۱۱۴) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ط أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔☆ ـ ۷/۲۲۵

۳۴ (۱۱۵) وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔☆ ـــــــــ ۷/۲۲۷

۳۵ (۱۲۴) وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ط قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ط قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ط قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔☆ ـــــــــ ۷/۲۲۸

۳۶ (۱۲۵) واذ جعلنا البيت مثابة للناس وامنا ط واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ط وعهدنا الى ابراهيم واسمعيل ان طهرا بيتي للطائفين والعكفين والركع السجود۔☆ ـــــــــ ۷/۲۲۹

۳۷ (۱۲۹) ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم آيتك ويعلمهم الكتب والحكمة ويزكيهم ط انك انت العزيز الحكيم۔ ـــــــــ ۷/۲۳۰

Marfat.com

۳۸ (۱۴۴) قد نری تقلب وجھک فی السماء ج فلنولینک قبلۃ ترضھا ص فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما
________________ ۷/۲۳۰

۳۹ (۱۵۴) ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاء ولکن لا تشعرون۔☆ ________________ ۷/۲۳۲

۴۰ (۱۵۸) اِنَّ الصَّفَا وَالمَروَۃَ مِن شَعَائِرِ اللّٰہ ج فَمَن حَجَّ البَیت اَو اعتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیہِ اَن یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ط وَمَن تَطَوَّعَ خَیراً لا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیمٌ ________________ ۷/۲۳۲

۴۱ (۱۷۳) انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ ج فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ط ان اللہ غفور رحیم۔☆ ________________ ۷/۲۳۹

۴۲ (۱۷۷) لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتب والنبیین ج واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب ج واقام الصلوۃ واٰتی الزکوٰۃ ج والموفون بعھدھم اذا عھدوا ج والصبرین فی الباساء والضراء وحین الباس ط اولئک الذین صدقوا ط واولئک ھم المتقون۔☆ ________________ ۷/۲۴۰

۴۳ (۱۸۵) شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان ج فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ط ومن کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر ط یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ز ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھدکم ولعلکم تشکرون۔☆ ________________ ۷/۲۴۱

۴۴ (۱۸۶) واذا سالک عبادی عنی فانی قریب ط اجیب

Marfat.com

دعوۃ الداع اذا دعان لا فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلکم یرشدون۔ ☆ ـــــــــــــــــــ ۲۴۳/۷

۴۵ (۱۸۷) احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسآءکم ط ھن لباس لکم وانتم لباس لھن ط علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم ج فالئن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم ص وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ص ثم اتموا الصیام الی الیل ج ولا تباشروھن وانتم عاکفون لا فی المسٰجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا ط کذٰلک یبین اللہ اٰیتہ للناس لعلھم یتقون۔ ☆ ـــــــــــــــــــ ۲۵۳/۷

۴۶ (۱۸۹) یسئلونک عن الاھلۃ ط قل ھی مواقیت للناس والحج ط ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولٰکن البر من اتقی ج واتوا البیوت من ابوابھا ص واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ ☆ ـــــــــــــــــــ ۲۵۷/۷

۴۷ (۲۰۰) فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا ط فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا وما لہ فی الآخرۃ من خلاق۔ ☆ ـــــــــــــــــــ ۲۶۱/۷

۴۸ (۲۰۸) یا یھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کآفۃ ص ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن ط انہ لکم عدو مبین۔ ☆ ـــــــــــــــــــ ۲۶۱/۷

۴۹ (۲۰۹) فان زللتم من بعد ما جآءتکم البینٰت فاعلموا ان اللہ عزیز ـــــــــــــــــــ ۲۶۱/۷

۵۰ (۲۱۰) ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ وقضی الامر ط والی اللہ ترجع الامور۔ ☆ ـــــــــــــــــــ ۲۶۲/۷

۵۱ (۲۱۷) یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ ط قل قتال

Marfat.com

فيه كبير ط و صد عن سبيل الله و كفر به والمسجد الحرام ق واخراج اهله منه اكبر عند الله ج والفتنة اكبر من القتل ط ولا يزالون يقاتلونكم حتى يردوكم عن دينكم ان استطاعوا ط و من يرتدد منكم عن دينه فيمت وهو كافر فاولئك حبطت اعمالهم فى الدنيا والآخرة ج واولئك اصحب النار ج هم فيها خلدون ☆ ________ ۲۶۲/۷

۵۲ (۲۲۰) فى الدنيا والآخرة ط ويسئلونك عن اليتمى ط قل اصلاح لهم خير ط ان تخالطوهم فاخوانكم ط والله يعلم المفسد من المصلح ط ولو شآء الله لاعنتكم ط ان الله عزيز حكيم ☆ ________ ۲۶۳/۷

۵۳ (۲۲۱) ولا تنكحوا المشركت حتى يؤمن ط ولامة مؤمنة خير من مشركة ولو اعجبتكم ج ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ط ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم ط اولئك يدعون الى النار ج والله يدعو الى الجنة والمغفرة باذنه ج ويبين ايته للناس لعلهم يتذكرون ☆ ________ ۲۶۵/۷

۵۴ (۲۲۶) للذين يؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر ج فان فاء وفان الله غفور رحيم ☆ ________ ۲۶۶/۷

۵۵ (۲۲۹) الطلاق مرتن ص فامساك بمعروف او تسريح باحسان ط ولا يحل لكم ان تاخذوا مما اتيتموهن شيئا الا ان يخافا الا يقيما حدود الله ط فان خفتم الا يقيما حدود الله لا فلا جناح عليهما فيما افتدت به ط تلك حدود الله فلا تعتدوها ج ومن يتعد حدود الله فاولئك هم الظلمون ☆ ________ ۲۶۶/۷

۵۶ (۲۳۰) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره ط فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا ان ظنا ان يقيما

Marfat.com

حدود الله ط وتلک حدود الله یبینها لقوم یعلمون ۔☆۔۷/۲۶۹

۵۷ (۲۳۳) والوالدت یرضعن اولادهن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعة ط وعلی المولود له رزقهن وکسوتهن بالمعروف ط لا تکلف نفس الا وسعها ج لا تضار والدة بولدها ولا مولود له بولده ق وعلی الوارث مثل ذلک ج فان ارادا فصالا عن تراض منهما وتشاور فلا جناح علیهما ط وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما آتیتم بالمعروف ط واتقوا الله واعلموا ان الله بما تعملون بصیر ☆۔ ۷/۲۶۶

۷/۲۷۰

۵۸ (۲۳۴) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا ج فاذا بلغن اجلهن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف ط والله بما تعملون خبیر ☆ ۷/۲۷۱

۵۹ (۲۳۸) حفظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی ق وقوموا لله قنتین ☆۔ ۷/۲۷۲

۶۰ (۲۴۸) وقال لهم نبیهم ان آیة ملکه ان یاتیکم التابوت فیه سکینة من ربکم وبقیة مما ترک اٰل موسیٰ واٰل هارون تحمله الملئکة ط ان فی ذلک لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین ۔۷/۲۷۳

(۲۵۱) فهزموهم باذن الله لا وقتل داود جالوت واٰتٰه الله الملک والحکمة وعلمه مما یشاء ط ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لا لفسدت الارض ولکن الله ذو فضل علی العلمین ☆ ۷/۲۸۰

۶۱ (۲۵۳) تلک الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض منهم من

Marfat.com

کلم اللہ ورفع بعضھم درجات ط وآتینا عیسی بن مریم البینت وایدناہ بروح القدس ط ولوشاء اللہ مااقتتل الذین من بعدھم من بعد ما جائتھم البینت ولکن اختلفوا فمنھم من آمن ومنھم من کفر ولوشاء اللہ مااقتتلوا تف ولکن اللہ یفعل مایرید ☆۔۔۔۷/۲۸۷

۶۲ 〈۲۵۵〉اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم ج لاتأخذہ سنۃ ولانوم ط لہ ما فی السموات ومافی الارض ط من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ج ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء ج وسع کرسیہ السموات والارض ج ولا یؤدہ فظھما ج وھو العلی العظیم ۔☆۔۔۔۷/۲۸۹

۶۳ 〈۲۶۷〉یا ایھا الذین آمنوا انفقوا من طیبت ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ص ولاتیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ ط واعلموا ان اللہ غنی حمید۔☆۷/۔۔۔۲۹۳

۶۴ 〈۲۷۵〉الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ط ذلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا م واحل اللہ البیع وحرم الربوا ط فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ما سلف ط وامرہ الی اللہ ط ومن عاد فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون۔☆۔۔۔۷/۲۹۵

۶۵ 〈۲۷۶〉یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم ۔ان الذین آمنوا وعملوا الصلحات واقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولاھم یحزنون۔☆۔۔۔۷/۳۰۳

۶۶ 〈۲۷۸۔۲۷۹〉یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من

Marfat.com

الربوا ان کنتم مؤمنین۔فان لم تفعلوا فاذ نوا بحرب من اللہ ورسولہ ج وان تبتم فلکم رء وس اموالکم ج لا تظلمون ولا تظلمون۔☆ __________ ۳۰۶/۷

۶۷ (۲۸۰) وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الیٰ میسرۃ ط وان تصدقو اخیر لکم ان کنتم تعلمون۔☆ __________ ۳۰۶/۷

۶۸ (۲۸۲) یٰآ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰیٓ اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ ؕ وَلۡیَکۡتُبۡ بَّیۡنَکُمۡ کَاتِبٌۢ بِالۡعَدۡلِ ص وَلَا یَاۡبَ کَاتِبٌ اَنۡ یَّکۡتُبَ کَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلۡیَکۡتُبۡ ۚ وَلۡیُمۡلِلِ الَّذِیۡ عَلَیۡهِ الۡحَقُّ وَلۡیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَیۡئًا ؕ☆ __________ ۳۰۸/۷

# سورۃ آل عمران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۹ (۷) ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ اٰیات محکمت ھن ام الکتب واخر متشبھت ط فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغآء الفتنۃ وابتغآء تاویلہ ج وما یعلم تاویلہ الا اللہ ؔ والرسخون فی العلم یقولون اٰمنا بہ لا کل من عند ربنا ؔ وما یذ کر الا اولو الالباب ☆ __________ ۳۱۱/۷

۷۰ (۲۷) تولج الیل فی النھار وتولج النھار فی الیل ز وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی ز وترزق من تشآء بغیر حساب۔☆ __________ ۳۲۴/۷

۷۱ (۲۸) لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ج ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ شیء الا ان تتقوا منھم تقتہ ط ویحذ رکم اللہ نفسہ ؕ والی اللہ المصیر۔☆ __________ ۳۳۲/۷

۷۲ (۳۵) اذ قالت امرأۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی

Marfat.com

Marfat.com

۸۱ ﴿۱۲۸﴾ لیس لک من الامر شی او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظلمون ۔☆ ـــــــ ۷/۳۵۱

۸۲ ﴿۱۳۵﴾ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم ص ومن یغفر الذنوب الا الله ص ولم یصروا علیٰ ما فعلوا وهم یعلمون ۔☆ ـــــــ ۷/۳۵۳

۸۳ ﴿۱۴۵﴾ وما کان لنفس ان تموت الا باذن الله کتابا مؤجلا ط ومن یرد ثواب الدنیا نؤته منها ومن یرد ثواب الآخرة نؤته منها ط وسنجزی الشاکرین ۔☆ ـــــــ ۷/۳۶۰

۸۴ ﴿۱۴۶﴾ وکاین من نبی قاتل معه ربیون کثیر ج فما وهنوا لما اصابهم فی سبیل الله وما ضعفوا وما استکانوا ط والله یحب الصبرین ۔☆ ـــــــ ۷/۳۶۱

۸۵ ﴿۱۴۹﴾ یا ایها الذین اٰمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علیٰ اعقابکم فتنقلبوا خسرین ۔☆ ـــــــ ۷/۳۶۱

۸۶ ﴿۱۶۹﴾ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا ط بل احیاء عند ربهم یرزقون ۔☆ ـــــــ ۷/۳۶۱

۸۷ ﴿۱۷۸﴾ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم ط انما نملی لهم لیزدادوا اثما ج ولهم عذاب مهین ۔☆

۸۸ ﴿۱۷۹﴾ ما کان الله لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیه حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب ط وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء ص فاٰمنوا بالله ورسله ج وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم ۔☆ ـــــــ ۷/۳۶۴

۸۹ ﴿۱۸۸﴾ لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمد وا بما لم یفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب ج ولهم عذاب الیم ۔☆ ـــــــ ۷/۳۸۵

Marfat.com

۹۰ ﴿۱۹۱﴾ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموت والارض ج ربنا ما خلقت ھذا باطلا ج سبحنک فقنا عذاب النار ☆ ______ ۳۸۷/۷

۹۱ ﴿۱۹۴﴾ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ ط انک لا تخلف المیعاد ☆ ______ ۳۹۲/۷

# سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۲ ﴿۱۰﴾ ان الذین یاکلون اموال الیتمٰی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا ط وسیصلون سعیرا ☆ ______ ۳۹۶/۷

۹۳ ﴿۱۱﴾ یوصیکم اللہ فی اولادکم ق للذکر مثل حظ الانثیین ج فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک ج وان کانت واحدۃ فلھا النصف ط ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد ج فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابوٰہ فلامہ الثلث ج فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس من بعد وصیۃ یوصی بھا اودین ط اٰباؤکم وابناؤکم لا تدرون ایھم اقرب لکم نفعا ط فریضۃ من اللہ ط ان اللہ کان علیما حکیما ☆ __ ۳۹۷/۷

۹۴ ﴿۱۲﴾ ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد ج فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیۃ یوصین بھا او دین ط ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد ج فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم من بعد وصیۃ توصون بھا او دین ط وان کان رجل یورث کللۃ او امراۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس ج فان کانوا اکثر من

Marfat.com

ذٰلک فھم شرکآء فی الثلث من بعد وصیة یوصیٰ بھا او دین لا غیر مضآر وصیة من اللہ ط واللہ علیم حکیم ۔ ☆ ـــــ ۴/۳۹۹

۹۵ (۱۹) یا یھا الذین اٰمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النسآء کرھا ط ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض مآ اٰتیتموھن الا ان یاتین بفاحشة مبینة ج وعاشروھن بالمعروف ج فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیه خیرا کثیرا ☆ ـــــ ۴/۴۰۰

۹۶ (۲۰) وان اردتم استبدال زوج مکان زوج لا واٰتیتم احد ـــــ ۴/۴۰۲

۹۷ (۲۳) حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم واخوتکم وعمتکم وخلتکم وبنات الاخ وبنت الاخت وامھتکم التی ارضعنکم واخوتکم من الرضاعة وامھت نسآئکم وربائکم التی فی حجورکم من نسآءکم التی دخلتم بھن زفان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم زوحلائل ابنآئکم الذین من اصلابکم لا وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف ط ان اللہ کان غفورا رحیما ☆ ـــــ ۴/۴۰۳

۹۸ (۲۹) یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم قف ولا تقتلوا انفسکم ط ان اللہ کان بکم رحیما ☆ ـــــ ۴/۴۱۹

۹۹ (۳۴) الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علیٰ بعض وبما انفقوا من اموالھم ط فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ اللہ ط والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن ج فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ط ان اللہ کان علیا کبیرا ☆ ـــــ ۴/۴۲۰

۱۰۰ (۴۰) ان اللہ لا یظلم مثقال ذرة ج وان تک حسنة

Marfat.com

یضاعفھاویؤت من لدنه اجرا عظیما۔☆__________۷/۴۴۰

۱۰۱ ﴿۴۶﴾ من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعه ویقولون سمعنا وعصینا واسمع غیر مسمع وراعنا لیا بالسنتھم وطعنافی الدین ط ولو انھم قالوا سمعناواطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا لھم واقوم لا ولکن لعنھم الله بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلا۔ ☆__________۷/۴۴۲

۱۰۲ ﴿۴۹﴾الم تر الی الذین یزکون انفسھم ط بل الله یزکی من یشاء ولا یظلمون فتیلا۔ ☆__________۷/۴۴۶

۱۰۳ ﴿۵۹﴾ یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ج فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون با لله والیوم الاٰخر ط ذٰلک خیر واحسن تاویلا۔ ☆__________۷/۴۴۷

۱۰۴ ﴿۶۴﴾وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله ط ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا الله واستغفر لھم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما ۔☆__________۷/۴۵۳

۱۰۵ ﴿۶۵﴾فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مّمّا قضیت ویسلموا تسلیما ۔☆__________۷/۴۵۶

۱۰۶ ﴿۶۶﴾ولو ان کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم اواخرجوا من دیارکم ما فعلوه الا قلیل منھم ط ولو انھم فعلوا ما یوعظون به لکان خیرا لھم واشد تثبیتا ۔☆__________۷/۴۵۷

۱۰۷ ﴿۷۷﴾الم تریٰ الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰة وآتوا الزکوٰة ج فلما کتب علیھم القتال اذا فریق منھم یخشون الناس کخشیة الله او اشد خشیة ج وقالوا ربنا لم کتبت

Marfat.com

علینا القتال ج لو لا اخرتنا الی اجل قریب ط قل متاع الدنیا قلیل ج والاخرۃ خیر لمن اتقیٰ قف ولا تظلمون فتیلا۔☆ ــــــ ۷/ ۴۵۸

۱۰۸ (۸۰)من یطع الرسول فقد اطا ع اللہ ج ومن تولیٰ فمن ارسلنک علیھم حفیظا ۔☆ ــــــ ۷/ ۲۶۱

۱۰۹ (۸۵)من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منھا ج ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا ط وکان اللہ علیٰ کل شئی مقیتا ۔☆ ــــــ ۷/ ۲۶۳

۱۱۰ (۸۶)واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا اوردوھا ط ان اللہ کان علی کل شئی حسیبا ۔☆ ــــــ ۷/ ۲۶۴

۱۱۱ (۸۷)اللہ لا الہ الا ھو ط لیجمعنکم الیٰ یوم القیامۃ لا ریب فیہ ط ومن اصدق من اللہ حدیثا ۔☆ ــــــ ۷/ ۲۶۷

۱۱۲ (۸۹)ودو الو تکفرون کما کفرو فتکونون سواء فلا تتخذوا منھم اولیا حتیٰ یھاجرو فی سبیل اللہ ط فان تولو فخذوا ھم وقتلوھم حیث وجدتموھم ص ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا☆ ــــــ ۷/ ۲۷۲

۱۱۳ (۹۳)ومن یقتل موٴ منا متعمدا فجزاؤہ جھنم خلدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما ۔☆ ــــ ۷/ ۲۷۴

۱۱۴ (۹۷۔۹۸)ان الذین توفھم الملئکۃ ظا لمی انفسھم قالوافیم کنتم ط قا لوا کنا مستضعفین فی الا رض ط قا لوا الم تکن ارض اللہ وا سعۃ فتھا جروا فیھا ط فا ولئک ما وھم جھنم ط وساء ت مصیرا۔ الا المستضعفین من الرجا ل والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا۔☆ ــــــ ۷/ ۲۷۴

۱۱۵ (۱۰۳)فاذا قضیتم الصلوۃ فا ذکرو اللہ قیما وقعوداو علیٰ جنوبکم ج فاذا اطمأ ننتم فاقیموا الصلوۃ ج ان الصلوۃ

Marfat.com

كانت على المؤمنين كتبا موقوتا۔☆ ___ ۷/ ۴۷۱

۱۱۶ ﴿۱۱۳﴾ولولا فضل الله عليك ورحمته لهمت طائفة منهم ان يضلوك ط وما يضلون الا انفسهم وما يضرونك من شئ ط وانزل الله عليك الكتب والحكمة وعلمك ما لم تكن تعلم ط وكان فضل الله عليك عظيما۔☆ ___ ۷/ ۴۸۶

۱۱۷ ﴿۱۱۴﴾لا خير فى كثير من نجوٰهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بين الناس ط ومن يفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتيه اجرا عظيما۔☆۵۰۳ ﴿۱۱۵﴾ ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولىٰ ونصله جهنم ط وساء ت مصيرا۔☆ ___ ۷/ ۵۰۵

۱۱۸ ﴿۱۱۶﴾ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ط ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا۔☆ ۷/ ۵۰۵

۱۱۹ ﴿۱۱۷﴾ ان يدعون من دونه الا انثا ج وان يدعون الا شيطنا مريدا۔☆ ___ ۷/ ۵۰۵

۱۲۰ ﴿۱۱۸﴾لعنه الله وقال لا تخذن من عبادك نصيبا مفروضا۔☆ ___ ۷/ ۵۰۵

۱۲۱ ﴿۱۱۹﴾ ولا ضلنهم ولا منينهم ولا مرنهم فليبتكن اذان الا نعام ولا مرنهم فليغيرن خلق الله ط ومن يتخذ الشيطن وليا من دون الله فقد خسر خسرانا مبينا۔☆ ___ ۷/ ۵۰۸

۱۲۲ ﴿۱۲۲﴾ والذين آمنو وعملوا الصلحت سندخلهم جنت تجرى من تحتها الا نهر خلدين فيها ابدا ط وعد الله حقا ط ومن اصدق من الله قيلا۔☆ ___ ۷/ ۵۰۹

۱۲۳ ﴿۱۲۶﴾ولله ما فى السموت وما فى الارض ط وكان الله بكل شىء محيطا۔☆ ___ ۷/ ۵۱۳

Marfat.com

Marfat.com

وما قتلوه يقينا ۔☆ ـــــــــــــــ ۷/۵۲۲

۱۳۰ (۱۵۸) بل رفعه الله اليه ط وكان الله عزيزا حكيما ☆ ـــــــــــــــ ۷/۵۲۲

۱۳۱ (۱۵۹) وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته ج ويوم القيمة يكون عليهم شهيدا ۔☆ ـــــــــــــــ ۷/۵۲۳

۱۳ (۱۷۶) يستفتونك ط قل الله يفتيكم فى الكللة ط ان امرؤا هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترك ج وهو يرثها ان لم يكن لها ولد ط فان كانتا اثنتين فلهما الثلثن مما ترك ط وان كانوا اخوة رجالا ونساء فللذكر مثل حظ الانثيين ط يبين الله لكم ان تضلوا ط والله بكل شىء عليم ۔☆ ـــــــــــــــ ۷/۵۲۴

Marfat.com

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتٰب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث و آثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

# المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

## جلد نہم

مع افادات

مجدد اعظم

امام احمد رضا

محدث بریلوی قدس سرہ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلدنہم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

سلسلہ اشاعت ---------------------- (۵)

نام کتاب ------------ المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والاثار المرویة

عرفی نام ---------- جامع الاحادیث جلد نہم

افادات ------------ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

ترتیب وتخریج -------- مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ -------- مولانا عبد السلام صاحب رضوی، مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی

کمپوزر ------------ مولوی محمد زاہد علی بریلوی مولوی محمد عبد الوحید بریلوی، حافظ محمد قمر بریلوی

محمد منیف رضا بریلوی، محمد عفیف رضا بریلوی، محمد نظیف رضا بریلوی، محمد توصیف رضا بریلوی،

تعداد ---------------------- (۱۰۰۰)

سن اشاعت ---------- ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

## تقسیم کار

## کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶

## ملنے کے پتے

- ☆ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ۔ ممبئی ---------- ۳
- ☆ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات
- ☆ نیو سلو ربک یجنسی محمد علی روڈ بھنڈی بازار۔ ممبئی ------ ۳
- ☆ فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ ۶
- ☆ اعلیحضرت دار الکتب ۱۲۸ اسلامیہ مارکیٹ نو محلہ بریلی شریف

# سورۃ المائدہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱﴾ یا ایھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود ط احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی علیکم غیر محلی الصید وانتم حرم ط ان اللہ یحکم ما یرید۔ ☆**

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت سے ثابت کہ) معاہدہ میں غدر کسی کے ساتھ جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ ۸/۲۵۲)

**﴿۲﴾ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلائد ولا آمین البیت الحرام یبتغون فضلا من ربھم ورضوانا ط واذا حللتم فاصطادوا ط ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا م وتعاونوا علی البر والتقوی ص ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ص واتقوا اللہ ط ان اللہ شدید العقاب۔ ☆**

اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جسے کھانے یا دوا کے لئے کسی جانور کی حاجت ہو وہ اگر بقدر حاجت ایک دو جانور مار لائے تو یہ کسی کھیل یا تفریح کا فعل نہ ہوگا، اس آیت میں اسی کا ذکر ہے۔ اور کھیل کے لئے بے زبان جانوروں کی جان ہلاک کرنا ظلم و بے دردی ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۲/۱۳۸)

**﴿۳﴾ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ماذکیتم قف وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ط ذلکم فسق ط الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشونی ط الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم لا فان اللہ غفور رحیم۔☆**

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہے اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے شریعت غرا بیضاء زہرا عامہ تامہ کاملہ شاملہ، اتاری اور بحمدہ تعالی ہمارے لئے ہمارا دین کامل فرما دیا اور اس کے کرم نے اپنے حبیب اکرم روح پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے میں اپنی نعمت ہم پر تمام فرما دی۔

قال اللہ تعالی: الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور

تمہارے لئے دین اسلام پسند فرمایا۔ الحمد اللہ رب العالمیں و صلی اللہ تعالیٰ علی من بہ انعم علینا فی الدنیا و الدین و بہ ینعم انشاء اللہ تعالیٰ فی الآخرۃ الی ابدالآبا دین ۔

الحمدللہ ہماری شریعت مطہرہ کا کوئی حکم قرآن عظیم سے باہر نہیں، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حسبنا کتاب اللہ ۔ ہمیں قرآن عظیم بس ہے۔

مگر قرآن عظیم کا پورا سمجھنا، ہر جزئیہ کا صریح حکم اس سے نکال لینا عام کو نا مقدور ہے۔ اسلئے قرآن کریم نے دو مبارک قانون ہمیں عطا فرمائے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵۵/۱۲)

**(۴) یسئلونک ماذا احل لھم ط قل احل لکم الطیبٰت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ ز فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ ص واتقوا اللہ ط ان اللہ سریع الحساب ۔☆**

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شکرا، باز، پالنا درست ہے، اور ایسے جانوروں سے شکار کرانا اور اس کا کھانا بھی درست ہے۔ لقولہ تعالیٰ: وما علمتم من الجوارح الآیہ (المائدۃ ـ ٤)

مگر یہ ضروری ہے کہ شکار غذا، دوا یا کسی نفع صحیح کی غرض سے ہو، محض تفریح ولھوولعب نہ ہو ورنہ حرام ہے۔ یہ گنہگار ہوگا اگر چہ انکا مارا ہوا جانور جب کہ وہ تعلیم پاگئے ہوں اور بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو حلال ہو جائے گا۔

فان حرمۃ الارسال بنیتہ لھو لا ینافی کونہ زکوۃ شرعیۃ لکن سمی اللہ تعالیٰ و ضرب الغنم من قفاہ حرام الفعل و حلال الاکل اھ ۔

بٹیر بازی، مرغ بازی اور اس طرح ہر جانور کا لڑانا، جیسے لوگ میں ڈھے لڑاتے ہیں لعل لڑاتے ہیں، یہاں تک کہ حرام جانوروں مثلاً ہاتھیوں ریچھوں کا لڑانا بھی مطلقاً حرام ہے۔ کہ بلا وجہ بے زبانوں کو ایذا ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۹۵)

۴۳۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

(فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵)

۴۳۳۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العجماء جبار ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

(فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴)

۴۳۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لعن اللہ من مثل بالحیوان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

---

۴۳۳۰۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی التحریش بین البہائم ، ۱/ ۳۴۶

الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التحریش بین البہائم ، ۱/ ۲۰۴

۴۳۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس ، ۱/ ۲۰۳

(حاشیہ مسند امام احمد ص ۳)

**﴿۵﴾ الیوم احل لکم الطیبٰت ط وطعام الذین اوتو الکتب حل لکم ص وطعامکم حل لھم ز والمحصنٰت من المؤ منٰت والمحصنات من الذین اوتوا الکتب من قبلکم اذا آتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسفحین ولا متخذی اخدان ط ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ ز وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔☆**

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے،

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طہارت شرط ذبح نہیں۔ جنب کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی درست ہے، بلکہ وہ جنکا غسل فی الواقع کبھی نہیں اتر تا یعنی کافران کتابی، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی حلال ہے جیسا کہ (اس آیت میں" وطعام الذین اوتو الکتب حل لکم ط " اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اور کفار کا کبھی غسل نہ اترتا اس لئے کہ غسل کا ایک فرض تمام دہن کے پرزہ پرزہ کا حلق تک دھل جانا ہے۔ دوسرا فرض ناک کے دونوں نتھنوں میں پورے نرم بانسے تک پانی چڑھانا، اول اگر چہ ان سے ادا ہو جاتا ہو جب کہ بے تمیزی سے منہ بھر کر پانی پئیں، مگر دوم کے لئے پانی سونگھ کر چڑھانا درکار ہے جسے وہ قطعا نہیں کرتے، بلکہ آج لاکھوں جاہل مسلمان اس سے غافل ہیں جس کے سبب ان کا غسل نادرست اور نمازیں باطل ہیں، نہ کہ کفار۔

امام ابن امیر الحاج حلیہ میں فرماتے ہیں:

محیط میں ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیر کبیر میں تصریح فرمائی ہے کہ کافر جب اسلام قبول کرے تو اسے غسل جنابت کرنا چاہئے، کیونکہ مشرکین جنابت کا غسل نہیں کرتے اور نہ ہی غسل کا طریقہ جانتے ہیں۔ انتہی

اور ذخیرہ میں ہے۔

کہ بعض مشرک غسل جنابت کا علم نہیں رکھتے، اور بعض جیسے کفار قریش جانتے ہیں، کیو

نکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے نسلا بعد نسل ایسا کرتے آئے ہیں۔لیکن وہ اس کا طریقہ نہیں جانتے ہیں۔وہ نہ کلی کرتے ہیں اور نہ ناک میں پانی چڑھاتے ہیں حالانکہ یہ دونوں باتیں فرض ہیں۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ کلی کرنے اور ناک میں چڑھانے کی فرضیت اہل علم پر مخفی ہے،تو کفار پر اس کے پوشیدہ رہنے کا کیا حال ہوگا۔لہذا کفار کا وہی حال ہے جس کی طرف انہوں نے (امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے) کتاب (سیر کبیر میں ارشاد فرمایا کہ) یا تو وہ غسل جنابت کرتے ہی نہیں یا غسل تو کرتے ہیں لیکن اس کا طریقہ نہیں جانتے ہیں۔ جو بھی بات ہو بہر حال اسلام لانے کے بعد ان کو غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔کیونکہ جنابت واقع ہے۔اس سے ظاہر ہوا کہ بعض مشائخ کا یہ کہنا کہ اسلام لانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اس شخص کے بارے میں ہے جو جنبی نہ ہو۔مثلا بلوغ سے پہلے اسلام لے آیا (مختصرا)

ہاں یہ اور بات ہے کہ بحال جنابت بلاضرورت ذبح نہ چاہئے۔کہ ذبح عبادت الہی ہے جس سے خاص اس کی تعظیم چاہی جاتی ہے،پھر اس میں تسمیہ وذکر الہی ہے تو بعد طہارت اولی ہے اگرچہ ممانعت اب بھی نہیں۔درمختار میں ہے:

لا یکرہ النظر الی القرآن لجنب کما لا تکرہ ادعیۃ ای تحریما فالو ضو لمطلق الذکر مندوب و ترکہ خلاف الاولی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جنبی کے لئے دعائیں پڑھنے کی طرح قرآن پاک کو دیکھنا مکروہ نہیں،اور اس سے مکروہ تحریمی مراد ہے ورنہ مطلقا ذکر کے لئے وضو کرنا مستحب ہے اور اس کا چھوڑنا خلاف اولی ہے۔اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید۴/۳۲۵تا۳۲۶)

مسلمان مرد کافرہ کتابیہ سے نکاح کرسکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۳۱)

**(۲) یا ایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین ۔ وان کنتم جنبا فاطھروا ۔ وان کنتم مرضی او علی سفر اوجاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فا**

مسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ ط ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون۔☆

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم قضائے حاجت سے آئے یا تم نے عورت سے صحبت کی ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں وضو کے فرائض کا ذکر ہے،ان کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی۔مرتب)

مجتہد جس شئی کی طلب جزمی حتمی اذعان کرے اگر وہ اذعان بدرجہ یقین معتبر فی اصول الدین ہو اور اس تقدیر پر مسئلہ نہ ہوگا مگر مجمع علیہ ائمہ دین،تو وہ فرض اعتقادی ہے جس کا منکر عند الفقہاء مطلقا کافر ہے۔اور متکلمین کے نزدیک (منکر اس وقت کافر ہے۔۱۲ق)

جب مسئلہ ضروریات دین سے ہو اور یہی عند المحققین احوط واسد (زیادہ احتیاط والا اور زیادہ درست۔۱۲ق) اور ہمارے اساتذہ کرام کا معول ومعتمد (وثوق اور اعتماد والا۔۱۲ق) ہے ورنہ (یعنی اگر اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق نہیں ہے۔۱۲ق) تو واجب اعتقادی ہے۔پھر اگر مجتہد کو بنظر دلائل شرعیہ جو اس پر ظاہر ہوئے اس کی طلب جزمی میں اصلا شبہ نہیں۔بایں وجہ کہ اس کی نظر میں اس شئی کا وجود شرط صحت وبراءت ذمہ بمعنی علوم بقائے اشتغال قطعی ہے۔یعنی اگر وہ کسی عمل میں فرض ہو تو بے اس کے وہ عمل باطل محض ہو اور مستقل مطلوب ہے تو بے اس کے برأت ذمہ نہ ہونے پر اسے جزم ہو تو فرض عملی ہے۔اور اگر خود اس کی رائے میں بھی طلب جزمی نہیں تو واجب عملی۔کہ بغیر اس کے حکم صحت حاصل اور برأت ذمہ محتمل۔و قد علم بذلک حد کل واحد منھا۔اس تقریر سے ہر ایک کی تعریف معلوم ہوگئی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۸۰تا۱۸۵)

یہاں سے ظاہر ہوا کہ فرض اعتقادی سب سے اعظم واعلی اور دونوں قسم واجب

اعتقادی کا مبائن ہے۔اور فرض عملی واجب اعتقادی سے خاص مطلقا کہ ہر فرض عملی واجب اعتقادی ہے ولا عکس۔اور واجب عملی ہر دو قسم فرض کا مبائن اور واجب اعتقادی سے خاص مطلقا ہے کہ ہر واجب عملی واجب اعتقادی ہے۔ولا عکس۔

ثم اقول: یہ اس تقریر پر ہے کہ قسم عملی بشرط لا ہوں۔کما ھو المتعارف عند علمائنا۔اور لا بشرط لیں تو فرض عملی فرض اعتقادی سے عام مطلقا اور واجب اعتقادی سے عام من وجہ ہے، کہ فرض اعتقادی فرض علمی ہے نہ واجب اعتقادی۔اور واجب عملی بالمعنی الاول میں دونوں مجتمع ہیں اور واجب عملی بالمعنی الثانی واجب اعتقادی کا مساوی کہ اعتقاد وجوب موجب وجوب عمل، اور ایجاب عمل بے اعتقاد وجوب نا محتمل۔کلام آتی میں معنی اول مراد ہوں گے کہ وہی شائع بین العلماء ہیں وباللہ التوفیق۔

وضو میں فرض اعتقادی یعنی ارکان اعتقادیہ چار ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۹۸تا۱۹۹)

اول منہ دھونا یعنی علاوہ مستثنیات کے کہ طول میں شروع سطح پیشانی سے نیچے کے دانت جمنے کی جگہ تک، اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک۔اس میں دس استثناء ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۹۹)

(۱) آنکھ کے ڈھیلے۔

(۲) پپوٹوں کی اندرونی سطح کہ ان دونوں مواضع کا دھونا باجماع معتد بہ اصلا فرض کیا مستحب بھی نہیں۔

(۳) آنکھیں خوب زور سے بند کرنے سے جو حصہ بند ہو جاتا ہے کہ نرم بند کرے تو ظاہر رہتا ہے اتنا حصہ دھلنا مختلف فیہ ہے۔

(۴) دونوں لب کہ بعض نے کہا وہ تابع دہن ہیں اور وضو میں دہن کا دھونا صرف سنت ہے۔

(۵۔۶۔۷) ابروؤں اور موچھوں اور بچی کے نیچے کی کھال کہ بعض نے کہا اگرچہ بال چھدرے ہوں۔

(۸) گھنی داڑھی کے نیچے کی کھال اس کا دھونا اصلا ضروری ہے۔

(۹) داڑھی مطلقاً اس کے باب میں نو قول ہیں۔

(۱۰) کنپٹیاں کہ جب داڑھی کے بال ہوں تو امام ابو یوسف سے ایک روایت آئی کہ انکا دھونا ضروری نہیں۔

**دوم**۔ دونوں ہاتھ ناخنوں سے کہنیوں تک دھونا۔ اس میں تین استثناء ہیں۔

(۱) خود کہنیاں دھونا۔ امام زفر رحمۃ اللہ کے نزدیک ضروری نہیں۔

(۲) جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کے ملاحظہ و احتیاط میں حرج ہے۔ اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کہیں لگا رہ جانا اگرچہ جرم دار ہو۔ (جسم رکھتی ہو۔۱۲م) اگرچہ پانی اس کے نیچے نہ پہونچ سکے، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورت کے لئے مہندی کا جرم، کاتب کے لئے روشنائی، مزدور کے لئے گارا مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم، بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی مچھر کی بیٹ وغیرہا کہ ان کا رہ جانا فرض اعتقادی کی ادائیگی کو مانع نہیں۔

(۳) مالکیہ کے نزدیک مرد کے لئے چاندی کی انگوٹھی بقدر جائز کہ ان کے مذہب میں دو درھم شرعی ہے، اور عورت کے لئے سونے چاندی کے مطلقاً گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، علی بند، حسین بند، آرسی، پہنچیاں، کنگن، چھن بتانے، چوہے دتیاں، یونہی چوڑیاں اگرچہ کانچ یا لاکھ وغیرہ کی ہوں اور ریشم کے لچھے، غرض جتنے گہنے سنگار میں شرعاً جائز ہیں کسی قدر تنگ اور پھنسے ہوئے ہوں کہ پانی بہنے کو روکیں ان کے مذہب میں سب معاف ہیں۔ ہاں لوہے تانبے رانگ وغیرہا کے مکروہ گہنے یا مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی شرعاً جائز نہیں۔ ان میں وہ بھی اجازت نہیں مانتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۰۶۔۲۰۷)

**سوم**۔ سر کا مسح یعنی اس کے لئے کسی جز، کھال یا بال یا نائب شرعی پر نم پہونچ جانا، فرض اعتقادی اسی قدر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۰۸)

**چہارم**۔ پاؤں کہ بشرائط شرعیہ موزہ شرعی کے اندر نہ ہو، انہیں ناخون سے پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ تک جو وسط قدم میں چہار طرف جداگانہ تحریر سے ممتاز ہے، جہاں عربی نعال کا دوال باندھا جاتا ہے اور نیچے کروٹوں اور ایڑیوں سب پر پانی پہنچنا۔ فرض اعتقادی اسی قدر ہے

۔اور موزے بشرائط ہوں تو مدت معلوم تک مسح کافی ،اور یہاں بھی ہاتھوں کی طرح تین استثناء ہیں۔

(۱) گٹوں سے تحریر مذکور تک کہ اس قدر کا دھونا بروایت ھشام ضروری نہیں۔اور نفس کعبین مثل مرفقین امام زفر کے نزدیک خارج ہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۰)

(۲) عورتوں کے لئے چھلے وغیرہ جائز کہنیوں کے نیچے کے کہ مالکیہ عفو کرتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۱)

(۳) میل ،مکھی مچھر کی بیٹ سے سارے ہی بدن میں معاف ہیں اور مہندی مٹی گارا جس طرح ہاتھوں میں گزرا۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۱)

اقول: میں نے پاؤں دھونے کے بیان میں میزان الشریعہ کی رعایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی نے موزے نہ پہنے ہوں اور قدرت بھی رکھتا ہو تو وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

امام احمد ،اوزاعی ،ثوری اور ابن جریر سے مروی ہے کہ پورے پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے۔اور ان کے نزدیک انسان کو اختیار ہے کہ پاؤں دھوئے یا مسح کرے۔ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرمایا کرتے تھے کہ پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے نہ کہ دھونا۔اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ یہ حکایات کہاں تک صحیح ہیں۔

البحر الرائق میں ہے

کہ پاؤں کے دھونے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے اور روافض کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اسی طرح امام نووی نے فرمایا کہ اس پر صحابہ اور فقہاء کا اجماع ہے۔

امام سعید بن منصور اپنی سنن میں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا پاؤں کے دھونے پر اجماع ہے۔ہاں امام ابن ماجہ وغیرہ عبد اللہ بن محمد عقیل کے واسطے سے راوی ہیں ،اور ان میں بہت اختلافات ہیں۔حافظ ابن حجر نے تقریب میں فرمایا: وہ حدیث کی روایت میں سچے ہیں اور نرم ہیں۔اور کہا جاتا ہے کہ آخر میں یادداشت میں تبدیلی آگئی تھی۔راوی مذکور حضرت ربیع رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی ہیں وہ

فرماتے ہیں: کہ ابن عباس نے میرے پاس آکہ اس حدیث کے بارے میں پوچھا جس کی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے، ابن عباس نے کہا: کہ لوگ دھونے کے علاوہ کسی کو مانتے ہی نہیں ہیں حالانکہ میں اللہ تعالی کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

اقول: ہمارے لئے خود انکا یہ ارشاد کافی دلیل ہے کہ لوگ (یعنی صحابہ کرام) دھونے کے علاوہ کسی چیز کو نہیں مانتے اور حق جماعت ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔

قول مذکور کے مخالف قول ان سے ثابت ہے۔ سعید ابن منصور، ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق، عبد بن حمید، امام طبرانی معجم کبیر میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، اور نحاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے "وارجلکم" کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے، گویا ابن عباس نے فرمایا کہ پاؤں دھونے کی طرف رجوع کیا ہے۔ ابن جریر حضرت عطا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ ابن عباس کے خاص ترین شاگرد ہیں انہوں نے جو کہا وہ آپ نے سن لیا۔ لازمی بات ہے کہ ابن عباس نے مسح کے قول سے رجوع کرلیا، جیسے انہوں نے متعہ کے قول سے رجوع فرمایا، اور یہ آیت تلاوت فرمائی: مگر اپنی بیویوں اور مملوکہ کنیزوں پر۔ اور انہوں نے فرمایا: کہ ان دونوں کے علاوہ ہر فرج حرام ہے۔ اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے۔ تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے جیسے کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا۔ واللہ الھادی۔ اور اللہ ہی ھدایت دینے والا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۱ تا ۲۱۳)

فرض عملی ہر مذہب میں جدا ہوتے ہیں۔ ہمارے مذہب صحیح معتمد مفتی بہ پر وضو میں فرض عملی بمعنی مذکور اعنی ارکان عملیہ کہ یہاں وہی واجب اعتقادی ہیں بارہ ہیں جن میں اکثر کا استخراج متامل پر ہمارے بیان سابق سے دشوار نہیں مگر مفتی بہ کی غیر ماخوذ سے تمیز صریح اور اپنے کم علم عوام بھائیوں کی تفہیم کے لئے صاف تصریح بہتر ہے۔

(۱) دونوں لب حق یہ ہے کہ ان کا دھونا فرض ہے یہاں تک کہ اگر لب خوب زور سے

بند کر لئے کہ ان کی کچھ تحریر جو عادی طور پر بند رکھنے میں بھی کھلی رہتی ہے اب چھپ گئی اور اس پر پانی نہ بہا، نہ کلی کی، وضوء نہ ہوگا۔ہاں عادی طور پر خاموش بیٹھنے کی حالت میں لبوں کا جتنا حصہ با ہم چھپ جاتا ہے تو وہ ان دونوں کا تابع ہے کہ وضو میں اس کا دھونا فرض نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۳۔۲۱۴)

(۲۔۳۔۴) بھووؤں، موچھوں، بچی کے نیچے کی کھال جب کہ بال چھدرے ہوں کھال نظر آتی ہو وضو میں بھی دھونا فرض ہے۔ہاں اگر گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو وضو میں ضروری نہیں اور غسل میں ضروری ہے۔

(۵) داڑھی چھدری ہو تو اس کے نیچے کی کھال دھلنا فرض، اور گھنی داڑھی ہو تو جس قدر بال دائرہ رخ میں داخل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے، یہی صحیح ومعتمد ہے۔ہاں جو بال نیچے چھوٹے ہوتے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے، اور نیچے ہونے کے یہ معنی کہ داڑھی کو ہاتھ سے ذقن (ٹھوڑی) کی طرف دبائیں تو جتنے بال منہ کے دائرہ سے نکل گئے ان کو دھونا ضروری نہیں باقی کا ضروری ہے، ہاں خاص جڑیں ان کا بھی وضو میں دھونا نی ضروری نہیں کہ ان کا دھونا بعینہ کھال کا دھونا ہوگا اور گھنی داڑھی میں اس کا دھونا ساقط ہو چکا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

درمختار میں ہے۔

مذہب صحیح مفتی بہ اور جس کی طرف رجوع کیا گیا ہے کے مطابق تمام داڑھی کا دھونا فرض عملی ہے۔(بدائع)

پھر اس میں اختلاف نہیں کہ لٹکنے والے بالوں کا دھونا اور ان پر مسح کرنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔اور وہ ہلکی داڑھی جس کے نیچے جلد دکھائی دیتی ہو اس کے نیچے کا حصہ دھونا واجب ہے۔

اسی میں ہے۔

آنکھوں، ناک، اور منہ کے اندرونی حصوں، ابروؤں، داڑھی اور موچھوں کی جڑوں کا دھونا واجب نہیں ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

آنکھوں کا دھونا واجب نہیں، یہ اس صورت پر محمول ہے کہ ابرو گھنے ہوں۔اگر جلد ظاہر

ہو تو اس کا دھونا واجب ہے جیسا کہ برہان کے حوالے سے آئے گا۔اسی طرح داڑھی اور مو چھوں کے بارے میں کہا جائے (کہ وہ گھنی ہوں تو جلد کا دھونا واجب نہیں) ۔۱۲ق) حلبی نے شارح ہدایہ عصام الدین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

مصنف نے کہا کہ کسی کا اختلاف نہیں ہے۔یعنی تمام روایات کے مطابق اہل مذہب میں اختلاف نہیں۔یہ قول اس تفصیل کے مخالف نہیں جو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں، کیوں کہ وہ غیر احناف کا اختلاف گزرا ہے۔

اسی میں ہے۔

مصنف نے کہا کہ مسترسل یعنی چہرے کے دائرے سے باہر ہوں۔ابن حجر نے شرح منہاج میں اسی کی تفسیر یہ کی کہ اگر ان بالوں کو نیچے کی جانب پھیلا دیا جائے تو چہرے کے دائرے سے باہر ہوں۔

مصنف نے کہا۔بل یسن ۔ یعنی مسح مسنون ہے کیونکہ ضمیر راجع کرنے کے لئے مسح اقرب ہے اور منیہ کی عبارت اس بارے میں واضح۔

(۶) کنپٹیاں، کان اور رخسار کے بیچ میں جو حصہ ہے اس کا دھونا فرض ہے، جتنا حصہ داڑھی اور کان کے بیچ میں ہے وہ مطلقا اور جتنا بالوں کے نیچے ہے اگر بال چھدرے ہوں تو وہ بھی۔ہاں گھنے ہوں تو اس کا فرض بالوں کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ و قد تقدم ما یکفی لا فا دته ۔(اس سے پہلے گزر چکا ہے جو اس کا فائدہ دینے کے لئے کافی ہے۔۱۲ق)

(۷) دونوں کہنیاں تمام و کمال۔

(۸) انگوٹھی چھلے وغیرہا جائز و نا جائز ہر قسم کے گہنے مرد وعورت سب کے لیے جب تک تنگ ہوں کہ بے اتارے ان کے نیچے پانی نہ بہے گا اتار کر دھونا فرض ہے ورنہ ہلا ہلا کر پانی ڈالنا کہ ان کے نیچے بہ جائے مطلقا ضروری ہے۔

درمختار میں ہے۔

اگر اس کی انگوٹھی تنگ ہے تو اس کا اتار کر دھونا واجب ہے۔۱۲

(۹) مسح کی نم سر کی کھال یا خاص سر پر جو بال ہیں (نہ وہ کہ سر سے نیچے لٹکتے ہیں) ان پر پہنچانا فرض ہے۔عمامے دوپٹے وغیرہ پر مسح ہرگز کافی نہیں مگر جب کہ کپڑا اتنا باریک اور نم اتنی

کثیر ہو کہ کپڑے سے پھوٹ کر سر یا بالوں کی مقدار شرعی پر پہنچ جائے۔

بحر میں ہے۔

معراج الدرایہ میں ہے کہ اگر عورت نے اپنے دوپٹے پر مسح کیا اور تری اس کے سر تک پہنچ گئی یہاں تک کہ سر کا چوتھائی حصہ تر ہو گیا تو جائز ہے۔ ہمارے شیخ نے کہا کہ اگر دوپٹا نیا ہو تو جائز ہے کیونکہ نئے دوپٹے کے سوراخ استعمال سے بند نہیں ہوتے تو ان میں سے تری داخل ہو جاتی ہے، اور اگر نیا نہ ہو تو جائز نہیں کیوں کہ اس کے سوارخ بند ہو چکے ہیں۔(بحر)

ہمارے مشائخ رحمھم اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ امور کو ان کے احوال پر محمول کرتے ہیں جن کا گمان غالب ہوتا ہے، مثلاً جنبی پانی پئے تو اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر وہ جاہل ہے تو جانوروں کی طرح منہ لگا کر پئے گا لہذا کلی کرنے سے کفایت کر جائے گا، اور عالم ہو تو چوس کر پئے گا لہذا کفایت نہیں کرے گا۔ اسی طرح کتے نے کپڑے کے اوپر سے کاٹا اگر خوشی سے ہے تو کپڑا پلید ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کا تھوک بہے گا، اور اگر حالت غضب میں ہے تو پلید نہ ہو گا۔ کیونکہ اس کا تھوک خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح زندہ چوہیا کنویں میں گر گئی، اگر وہ بلی سے ڈر کر بھاگ رہی تھی تو کنواں پلید ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کا پیشاب خطا ہو رہا ہوگا ورنہ نہیں۔ اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔ جسے بنیاد کا پتہ ہوگا وہ مقصود کو بھی پہچان لیگا، اور بنیاد یہ ہے کہ مقدار فرض تک تری پہنچ جائے۔ اگر یقین ہو جائے کہ تری پہنچ گئی ہے تو کافی ہے اگر چہ کپڑا پرانا ہو۔ اور اگر تری پہنچنے کا یقین نہ ہو تو کافی نہیں ہے اگر چہ کپڑا نیا ہو۔ جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

(١٠) نم کم از کم چوتھائی سر کو استیعاب کرلے۔

(١١) کعبین گٹوں یعنی ٹخنوں کا نام ہے ان کے بالائی کناروں سے ناخنوں تک ہر حصے پرزے ذرے ذرے کا دھلنا فرض ہے۔ اس میں سے سر سوزن برابر اگر کوئی جگہ پانی بہنے سے رہ گئی وضو نہ ہوگا۔ ہاں پاؤں میں تیسرا استیعاب جو گذرا اپنے محل پر مسلم ہے جس کی تحقیق فقیر کے فتاویٰ بیان غسل میں ملے گی۔ چھلے اور سب گہنے کہ گٹوں پر یا ان سے نیچے ہوں ان کا حکم و ہی ہے جو فرض ہشتم میں گزرا۔

(١٢) منہ ہاتھ پاؤں تینوں عضوؤں کے تمام مذکور ذروں پر پانی بہانا فرض ہے۔ فقط بھیگے ہاتھ پھر جانا یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینا تو باجماع کافی نہیں۔ اللھم الا ما مر فی ر جلین۔

(سوائے اس کے جو پاؤں کے بارے میں گزرا ۔۱۲ق)

اور صحیح مذہب میں ایک بوند ہر جگہ سے ٹپک جانا بھی کافی نہیں کم سے کم دو بوندیں ہر ذرہ ابدان مذکور پر بہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۸)

رہا واجب عملی وہ وضو میں کوئی نہیں۔

بحر الرائق سے گزرا۔

اتفق الاصحاب انه لاواجب فی الوضوء ۔ ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے کہ وضو میں کوئی واجب نہیں ۔۱۲ق

درمختار میں ہے:

افاد انه لا واجب للوضوء ولا للغسل ۔ مصنف نے اشارہ کیا ہے کہ وضو اور غسل میں کوئی واجب نہیں ۔۱۲ق

اسی طرح کتب کثیرہ میں ہے اور خود بعد نقل اتفاق اصحاب کی کیا حاجت اطناب واسہاب۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۲۳)

**﴿۱۵﴾ یا اهل الکتب قدجاء کم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتب ویعفوا عن کثیر ط قد جاء کم من الله نور و کتب مبین ۔☆**

اے کتاب والو بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کے تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں نور سے مراد حضور سید عالم ﷺ کی ذات اقدس ہے، اور احادیث میں حضور کی نورانیت کا اس طرح ذکر ہے)

٤٣٣٢ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت : یا رسول الله !بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیٔ خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء ، قال : یا جابر ! ان الله تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره ، فجعل ذلك النور یدور

بالقدرة حيث شاء الله تعالىٰ ، ولم يكن في ذلك الوقت لوح و لا قلم و لا جنة و لانار و لا ملك و لا سماء ولا ارض ولاشمس و لا قمر ولا جنى ولا انسى ـ فلما اراد الله تعالىٰ ان يخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ، ومن الثاني اللوح ، و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ، ومن الثاني الكرسي و من الثالث باقي الملائكة ، ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموٰت ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة و النار ـ ثم قسم الرابع اربعة اجزاء ـ الحديث بطوله ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی، فرمایا: اے جابر! بیشک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمیں، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصہ کئے، پہلے سے فرشتگان حامل عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمیں، تیسرے سے بہشت ودوزخ بنائے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔ الی آخر الحدیث

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں بنحوہ روایت کی۔

اجلۂ ائمہ دین مثل امام قسطلانی مواہب لدنیہ، اورامام ابن حجر مکی افضل القریٰ، اور علامہ

---

۴۳۳۲ـ المواهب اللدنيه للقسطلاني، ۱/۵۵ ☆ شرح المواهب للزرقاني، ۱/۵۵

مدارج النبوة للمحدث الدهلوي، ۲/۲ ☆ تاريخ الخميس للديار البكري، ۱/۲۲

فاسی مطالع المسرات، اور علامہ زرقانی شرح مواہب، اور علامہ دیار بکری خمیس، اور شیخ محقق دہلوی مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد اور اس پر تعویل و اعتماد فرماتے ہیں۔

بالجملہ وہ تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے، تو بلا شبہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی علماء بالقبول وہ شئی عظیم ہے جس کے بعد ملاحظہ سند کی حاجت نہیں رہتی، بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی، کما بیناہ فی منیر العین فی حکم تقبیل الابہامیں۔

لا جرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔

قد خلق کل شیٔ من نورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کما ورد بہ لحدیث الصحیح۔

بیشک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنی جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

ذکرہ فی المبحث الثانی بعد النوع الستین من آفات اللسان فی مسئلۃ ذم الطعام ۔

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار و الروح النبویۃ القدسیۃ لمعۃ من نورہ ، و الملائکۃ شرر تلک الانوار ، و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : اول ما خلق اللہ نوری ، و من نوری خلق کل شیٔ و غیرہ فیما فی معناہ ۔

یعنی امام اجل امام اہل سنت سیدنا ابو الحسن الاشعری قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو اشاعرہ کہا جاتا ہے ) ارشاد فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل نور ہے نہ اور نوروں کی مانند، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے، اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی، اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہاں اسے باعتبار کنہ و کیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے، واقعی نہ رب العزت جل وعلا نہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مولٰی تعالٰی نے اپنے نور سے نور مطہر سید انوار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیونکر بنایا، نہ بے بتائے اس کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہوسکتی ہے، اور یہ ہی معنٰی متشابہات ہیں۔

شمع سے شمع روشن ہوجانا بے اس کے کہ اس شمع سے کوئی حصہ جدا ہوکر یہ شمع بنے اس کی مثال میں کہا جاسکتا ہے، لیکن اس سے بہتر آفتاب اور دھوپ کی مثال ہے کہ نور شمس نے جس پر تجلی کی وہ روشن ہوگیا اور ذات شمس سے کچھ جدا نہ ہوا، مگر ٹھیک مثال کی وہاں مجال نہیں، جو کہا جائے گا ہزاروں ہزار وجوہ پر ناقص و ناتمام ہوگا۔ پھر یہ کہ مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔

قرآن عظیم میں نور الٰہی کی مثال دی۔

کمشکوٰۃ فیھا مصباح ، جیسے طاق کہ اس میں چراغ ہو۔

کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نور رب جلیل، یہ مثال وہابیہ کے اس اعتراض کے دفع کو تھی کہ نور الٰہی سے نور نبوی پیدا ہوا تو نور الٰہی کا ٹکڑا جدا ہونا لازم آیا۔

اسے بتایا گیا کہ چراغ سے چراغ روشن ہونے میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا جب یہ فانی مجازی نور اپنے نور سے دوسرا نور روشن کردیتا ہے تو اس نور الٰہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے کو نام و روشنی میں مساوات بھی ضروری نہیں، چاند کا نور آفتاب کی ضیاء سے ہے، پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علم ہیئت میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوے ہزار چاند ہوں تو روشنی آفتاب تک پہونچے گی، واللہ تعالٰی اعلم۔

نور عرف عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطہ سے دوسری اشیائے دیدنی کو، اور حق یہ ہے کہ نور اس سے اجلی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، یہ جو بیان ہوا تعریف الجلی بالخفی ہے ، کما نبہ علیہ فی المواقف و شرحھا نور بایں معنٰی ایک عرض وحادث ہے اور رب عزوجل اس سے منزہ ہے۔

محققین کے نزدیک نور وہ کہ خود ظاہر ہو اور دوسروں کا مظہر۔

کما ذکرہ الامام حجۃ الاسلام الغزالی ثم العلامۃ الزرقانی فی شرح

المواھب الشریفۃ ۔

باین معنی اللہ عزوجل نور حقیقی ہے بلکہ حقیقۃً وہی نور ہے اور آیہ کریمہ ''اللہ نور السمٰوٰت و الارض'' بلا تکلف وبلا تاویل اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ فان اللہ عزوجل ھو الظاھر بنفسہ المظھر بغیرہ من السمٰوٰت و الارض و من فیھن و سائر المخلوقات

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ عزوجل کے نور ذاتی سے پیدا ہیں۔

حدیث میں ''نورہ'' فرمایا، جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے، کہ اس میں ذات ہے، ''من نور اسماللہ'' یا، من نور رحمتہ، وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:۔

من نورہ ای من نور ھو ذاتہ۔

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے۔ یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

لما تعلقت ارادہ الحق تعالیٰ بایجاد خلقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من الانوار الصمدیۃ فی الحضرۃ الاحدیۃ ، ثم سلخ منھا العوالم کلھا علوھا و سفلھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا، صمدی نوروں سے مرتبہ ذات صرف میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہر فرمایا، پھر اس سے تمام عالم علوی وسفلی نکالے۔

شرح علامہ میں فرماتے ہیں:

مرتبہ احادیت ذات کا پہلا تعین اور پہلا مرتبہ ہے جس میں غیر ذات کا اصلا لحاظ نہیں، جس کی طرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں اشارہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا، اسے سیدی کاشانی قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسمائے ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسمائے صفاتیہ سے، بقیہ کائنات صفات فعلیہ سے، اور سید رسل ذات حق سے اور حق کا ظہور بالذات ہے۔

ہاں عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی ذات

رسالت کے لئے مادہ ہے، جیسے مٹی سے انسان پیدا ہوا۔ یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہوگیا، اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شی میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شی کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عالم میں ذات رسول کو کوئی پہچانتا نہیں۔

حدیث میں ہے:

یا ابابکر ! لم یعرفنی حقیقة غیر ربی

اے ابوبکر! مجھے جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

ذات الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کسے مفہوم ہو، مگر اس میں فہم ظاہر بیں کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ نے تمام جہان کو حضور پر نور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لو لاك ما خلقت الدنیا۔

اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا۔

لو لا محمد ماخلقتك و لا ارضا و لا سماء

اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا، نہ زمیں، نہ آسمان۔

تو سارا جہاں ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ یعنی حضور کے واسطے، حضور کے صدقہ، حضور کے طفیل میں۔

یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا، جیسے فلاسفہ کا فرگمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے سے اوران کے وجود بخشنے سے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں، تو وہ ذات الٰہی سے بلا واسطہ پیدا ہیں۔

زرقانی شریف میں ہے

اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔

یا زیادہ سے زیادہ بغرض توضیح ایک کمال ناقص مثال یوں خیال کیجئے، کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل وجلیل آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا، اوراس کے نور سے اور آئینے اور پانیوں کے چشمے اور ہوائیں، اور سائے ہوئے آئینوں اور چشموں میں صرف ظہور نہیں بلکہ اپنی اپنی استعداد کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی کہ اور چیز کو روشن کرسکے کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی، یہ کیفیت نور سے متکیف ہیں اگر چہ اور کو روشن نہ کریں جن تک دھوپ بھی نہ پہونچی، وہ ہوائے متوسط نے ظاہر کیں، جیسے دن میں مسقف دالان کی اندرونی دیواریں ان کا حصہ صرف اسی قدر ہوا، کیفیت نور سے بہرہ نہ پایا۔

پہلا آئینہ خود ذات آفتاب سے بلا واسطہ روشن ہے اور باقی آئینے، چشمے اس کے واسطے سے، اور دیواریں وغیرہا واسطہ در واسطہ، پھر جس طرح وہ نور کہ آئینہ اول پر پڑا بعینہ آفتاب کا نور ہے بغیر اس کے کہ آفتاب خود یا اس کا کوئی حصہ آئینہ ہوگیا ہو، یونہی باقی آئینے اور چشمے کہ اس آئینے سے روشن درروشن ہوئے اور دیوار وغیرہ اشیاء پر ان کی دھوپ پڑی یا صرف ظاہر ہوئی ان سب پر بھی یقیناً آفتاب ہی کا نور اور اسی سے ظہور ہے، آئینے اور چشمے فقط واسطۂ وصول ہیں۔ ان کی حد ذات میں دیکھو تو یہ خود نور تو نور ظہور سے بھی حصہ نہیں رکھتے۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں

ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

یہ نظیر محض ایک طرح کی تقریب فہم کے لئے ہے جس طرح ارشاد ہوا۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح، ورنہ کجا چراغ اور کجا وہ نور حقیقی، وللہ المثل الاعلیٰ۔

توضیح صرف ان دو باتوں کی منظور ہے

ایک یہ کہ دیکھو، آفتاب سے تمام اشیاء منور ہوئیں بے اس کے کہ آفتاب خود آئینہ ہوگیا یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر آئینہ بنا۔

دوسرے یہ کہ ایک آئینہ نفس ذات آفتاب سے بلاواسطہ روشن ہے باقی بوسائط۔

ورنہ حاشا کہاں مثال اور کہاں وہ بارگاہ جلال۔ باقی اشیاء سے کہ مثال میں بالواسطہ منور مانیں آفتاب حجاب میں ہے اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے۔ آفتاب ان اشیاء تک اپنے وصول نور میں وسائط کا محتاج ہے اور اللہ عزوجل احتیاج سے پاک، غرض کسی بات میں نہ تطبیق مراد نہ ہرگز ممکن، حتی کہ نفس وساطت بھی یہاں یکساں نہیں۔ کما لا یخفی و قد اشرنا الیہ۔

سیدی ابوسالم عبداللہ عیاشی ہم استاذ علامہ محمد زرقانی تلمیذ علامہ ابوالحسن شبراملسی اپنی کتاب ''الرحلہ'' پھر سیدی علامہ عثمادی رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا ''شرح صلاۃ'' حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

اس کا ادراک حقیقۃً وہی کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اللہ نور السموٰت و الارض'' کا معنی جانتا ہے، کیونکہ وہم اور عقل کے ذرائع اس کا حقیقی ادراک نہیں کرسکتے، اس کو تو صرف بندے کے دل میں اس نور کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شعاؤں سے ہی سمجھا جاسکتا ہے حدیث کے معنی کو سمجھنے کے لئے قریب ترین یہ ہے کہ نور محمدی جب قدیم اور ازلی نور کی پہلی تجلی ہے تو کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا وہی سب سے پہلا مظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ نور اول چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلاواسطہ یا واسطوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہر چیز اپنی استعداد کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق واقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے، یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اس کی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جبکہ وجود حادث میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ایک فیض دینے والا دوسرا فیض پانے والا۔ حالانکہ نفس الامری حقیقت میں یہ دونوں نور ایک ہی ہیں، یہ ایک واقعی نور ہی قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے متعدد مظاہر میں ظاہر ہوتا

ہے اور تمام اجسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے، اسی طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی استعداد کے مطابق دوسری قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے، جس سے مزید مظاہرات کی اقسام حاصل ہوتی ہیں، جبکہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلا واسطہ سب سے پہلے نور حادث سے ہی مستفیض ہیں۔

اس تقریر کے لئے یہ انتہائی محتاط عبارت ہے جو علوم الٰہیہ کے موافق ہے، اس سے زائد عبارت خطرناک ہو سکتی ہے۔

اس تقریر کے مناسب مثال وہ چراغ ہے جس سے بے شمار چراغ روشن ہوئے، اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت پر ہے اور اس کے نور میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

مزید واضح مثال سورج ہے جس سے تمام سیارے روشن ہیں جن کا اپنا کوئی نور نہیں۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سورج کا نور ان سیاروں میں منقسم ہو گیا ہے جبکہ فی الواقع ان سیاروں میں سورج ہی کا نور ہے جو سورج سے نہ تو جدا ہوا اور نہ کم ہوا۔ سیارے تو صرف اپنی قابلیت کی بنا پر چمک اور سورج کی روشنی سے منور ہوئے۔

مزید سمجھنے کے لئے پانی اور شیشے پر پڑنے والی سورج کی شعاؤں کو دکھا جائے جن کا عکس پانی یا شیشے کے بالمقابل دیوار پر پڑتا ہے جس سے دیوار روشن ہو جاتی ہے، دیوار پر یہ روشنی سورج ہی کا نور ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کے قلب کو حجاب غفلت سے پاک کرتا ہے اور وہ دل انوار محمدیہ سے منور ہوتا ہے تو پھر اس کا ادراک ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ اس میں شک اور وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری بصیرت کو اپنے علم کے نور سے منور فرمائے، اور ہمارے باطن کو جہالت کے اندھیروں سے محفوظ فرمائے، اور جن امور میں ہم غور کرنے کے اہل نہیں ان پر ہماری جسارت کو معاف فرمائے، اور اس جناب میں ہماری عبارت کی کوتاہیوں پر مواخذہ نہ فرمائے۔ آمین۔

اس تقریر منیر سے مقاصد مذکورہ کے سوا چند فائدے اور حاصل ہوئے۔

اوّل:

اول : یہ بھی روشن ہو گیا کہ تمام عالم نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیونکر بنا، بے

اس کے کہ نور حضور تقسیم ہوایا اس کا کوئی حصہ ایں وآں بنا ہو۔ اور یہ کہ وہ جو حدیث میں ارشاد ہوا کہ پھر اس نور کے چار حصے کئے تین سے قلم ولوح وعرش بنائے، چوتھے کے پھر چار حصے کئے الی آخرہ۔ یہ اس کی شعاعوں کا انقسام جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے تو وہ ہزار حصوں میں منقسم نظر آئے گا حالانکہ آفتاب نہ منقسم ہوا نہ اس کا کوئی حصہ آئینوں میں آیا۔

اس تقریر سے علامہ شرابلسی کا اعتراض بھی ختم ہوگیا، اعتراض اس طرح تھا۔

اعتراض:۔ حقیقت واحدہ تقسیم نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقت محمدیہ ان اقسام میں ایک قسم ہے، اور اگر باقی اقسام اسی حقیقت سے ہیں تو یہ حقیقت تقسیم ہوگئی، اور اگر باقی چیزیں اس حقیقت کی غیر ہیں تو انقسام کا کیا مطلب، پھر علامہ نے خود ہی جواب دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی اتباع کی۔

جواب:۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو تقسیم کیا، کیوں کہ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسی صورت مثالی عطا کی جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی تھی، تو اسے تقسیم نہیں کہا جائے گا۔

ان کے جواب کا خلاصہ جسے ان کے شاگرد علامہ عیاشی نے بیان کیا یہ ہے کہ انقسام کا معنیٰ نور محمدی پر اضافے کے ہیں اس طرح آخری تقسیم تک سلسلہ جاری رہا۔

عیاشی نے کہا: ظاہر کے لحاظ سے یہ جواب کافی ہے اور تحقیق اس کے علاوہ اللہ خوب جانتا ہے۔

اقول اولا: انہوں نے اس مسئلہ میں اپنے شیخ شبرابلسی کی پیروی کی لیکن حق یہ ہے کہ یہ ایک بے معنیٰ بات ہے، کیونکہ اس صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تخلیق کائنات نہ ہوگی، یہ نص اور مراد کے خلاف بات ہے۔

ہاں اس کا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پہلی شعاع سے زائد شعاع عطا کی پھر اس سے کچھ جدا کیا، پھر اس کی تقسیم کی، جیسے فرشتے ستاروں کی ان شعاعوں کو لیتے ہیں جو ستاروں کو محیط ہیں اور پھر ان کے ذریعہ چھپ کر سننے والے شیطانوں کو مارتے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے: نجوم کے لئے رجوم ہے۔

اقول ثانیا: یہ شبہ بھی دفع ہوگیا کہ خلق میں کفار ومشرکین بھی ہیں وہ محض ظلمت ہیں، نور مصطفٰی سے کیونکر بنے اور نرے نجس ہیں تو نور پاک سے کیونکر مخلوق مانے گئے۔

وجہ اندفاع ہماری تقریر سے روشن، ظلمت ہو یا نور جس نے خلعت وجود پایا ہے اس کے لئے تجلی آفتاب وجود سے ضرور حصے ہے اگرچہ نور نہ ہو صرف ظہور ہو، کما تقدم۔ اور شعاع شمس ہر پاک وناپاک جگہ پڑتی ہے وہ جگہ فی نفسہ ناپاک ہے، اس سے دھوپ ناپاک نہیں ہو سکتی۔

اقول ثالثاً: یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود، یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفٰی ہے، باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود، مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے، اور مرتبۂ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارا جہاں اس کے آبگینے۔ و فی ھذا اقول ۔

خالق کل الوری ربك لا غیرہ

نورك کل الوری غیرك لم لیس لن

ای لم یوجد ، و لیس موجودا ، و لن یوجد ابداً۔

کل مخلوق کا پیدا کرنے والا آپ کا رب ہی ہے آپ ہی کا نور کل مخلوق ہے اور آپ کا غیر کچھ بھی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔

اقول رابعاً: نور احدی تو نور احدی نور احمدی پر بھی آفتاب کی یہ مثال منیر چراغ سے احسن واکمل ہے۔ ایک چراغ سے بھی اگرچہ ہزاروں چراغ روشن ہو سکتے ہیں بے اس کے کہ ان چراغوں میں اس کا کوئی حصہ آئے، مگر دوسرے چراغ صرف حصول نور میں اسی چراغ کے محتاج ہوئے، بقا میں اس سے مستغنی ہیں، اگر انہیں روشن کرکے پہلے چراغ کو ٹھنڈا کر دیجئے ان کی روشنی میں فرق نہ آئے گا، نہ روشن ہونے کے بعد ان کو اس سے کوئی مدد پہونچ رہی ہے، معہٰذا اکسب نور کے بعد ان میں اور اس چراغ اول میں کچھ فرق نہیں رہتا، سب یکساں معلوم ہوتے ہیں بخلاف نور محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ عالم جس طرح اپنے ابتدائے وجود میں اس کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا، یونہی ہر شئی اپنی بقا میں اس کی دست نگر ہے، آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعۃً فنائے محض ہوجائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں

جان ہیں وہ جہان کی، جہان ہے تو جہاں ہے

نیز جس طرح ابتدائے وجود میں تمام جہاں اس سے مستفیض ہوا بعد وجود بھی ہر آن اسی کی مدد سے بہریاب ہے، پھر تمام جہاں میں کوئی اس کے مساوی نہیں ہوسکتا، یہ تینوں باتیں مثال آفتاب سے روشن ہیں، آئینے اس سے روشن ہوئے اور جب تک روشن ہیں اسی کی مدد پہونچ رہی ہے، اور آفتاب سے علاقہ چھوٹتے ہی فوراً اندھیرے ہیں، پھر کتنے ہی چمکیں سورج کی برابری نہیں پاتے۔

یہی حال ایک ایک ذرۂ عالم عرش وفرش اور جو کچھ ان میں ہے اور دنیا و آخرت اور ان کے اہل، اور جن وانس وملک وشمس وقمر و جملہ انوار ظاہر وباطن حتی کہ شموس رسالت علیہم الصلوٰۃ وسلام کا ہمارے آفتاب جہاں تاب عالم مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الوہاب کے ساتھ ہے، کہ ایک ایجاد وامداد وابتداء وبقاء میں ہر حال ہر آن ان کا دست نگران کا محتاج ہے۔ وللہ الحمد۔

امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں:۔

کیف ترقی رقیك الانبیاء ☆ یا سماء ما طاولتها سماء

لم یا ووك فی علاك و قدحا ☆ سنائك دونهم و سناء

نما مثلو صفاتك للنا ☆ س كما مثل النجوم الماء

یعنی انبیاء حضور کی سی ترقی کیونکر کریں، اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں میں مقابلہ نہ کیا۔

انبیاء حضور کے کمالات عالیہ میں حضور کے ہمسر نہ ہوئے حضور کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور تک پہونچے سے روک دیا

تو وہ حضور کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی میں دکھاتا ہے۔

یہ وہی تشبیہ وتقریر ہے جو ہم نے ذکر کی، وہاں ذات کریم وافاضۂ انوار کا ذکر تھا، لہذا آفتاب سے تمثیل دی، یہاں صفات کریمہ کا بیان ہے لہذا ستاروں سے تشبیہ مناسب ہوئی۔

مطالع المسرات شریف میں ہے:

اسمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محی حیوۃ جمیع الکون بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو روحہ و حیوتہ و سبب وجودہ و بقائہ ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے زندہ فرمانے والے، اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے، تو حضور تمام عالم کی جان و زندگی اور اس کے وجود وبقاء کے سبب ہیں۔

اسی میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان وحیات وسبب وجود ہیں، حضور نہ ہوں تو عالم نیست و نابود ہوجائے، کہ حضرت سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو، اس لئے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطہ سے تھا آپ ہی فنا ہوجائے۔

ہمزیہ شریف میں فرمایا:

کل فضل فی العالمیں فمن فضل ☆ النبی باستعارۃ الفضلاء

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کو لی ہے۔

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

تمام جہان کی امداد کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں، بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں، اور تمام عالم مدد الٰہی حضور کی وساطت سے لیتا ہے، تو جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کی مدد اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملی۔

شرح سید عشماوی میں فرماتے ہیں:

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں نعمت ایجاد، نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہولیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی، اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہو تو وجود کے ستون ڈھے جائیں، تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور

تمام جہاں حضور کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔

ان مضامین جمیلہ پر بکثرت ائمہ وعلماء کے نصوص جلیلہ فقیر کے رسالہ " سلطنة المصطفیٰ فی ملكوت كل الورى " میں ہے، وللہ الحمد

اقول خامساً: ہماری تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضور خود نور ہیں تو حدیث مذکور میں " نور نبيك " کی اضافت بھی "من نوره" کی طرح بیانیہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہار نعمت الٰہیہ کے لئے عرض کی: واجعلنی نورا، اور خود رب العزت عزجلالہ نے قرآن عظیم میں ان کو نور فرمایا:

قد جآء كم من الله نور و كتاب مبين۔

پھر حضور کے نور ہونے میں کیا شبہ رہا۔

اقول: اگر "نـور نبيك" میں اضافت بیانیہ نہ لو بلکہ نور سے وہی معنی مشہور یعنی روشنی کہ عرض وکیفیت ہے مراد تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول مخلوق نہ ہوئے بلکہ ایک عرض و صفت، پھر وجود موصوف سے پہلے صفت کا وجود کیونکر ممکن؟ لاجرم حضور ہی خود وہ نور ہیں کہ سب سے پہلے مخلوق ہوا۔ تو اب علامہ زرقانی کے اس قول کی حاجت نہ رہی کہ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ نور عرض ہے، قائم بذاتہ نہیں، کیونکہ جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خرق عادت ہے

کیونکہ وجہ اس کی یہ ہے کہ صفت کا وجود بغیر موصوف سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے کہ صفت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو موصوف کے غیر کے ساتھ قائم ہوگی تو موصوف کی صفت نہ ہوگی بلکہ غیر کی ہوگی اور اگر قائم بنفسہا ہو تو صفت ہی نہ ہوئی، کیونکہ صفت اسے کہتے ہیں جو غیر کے ساتھ قائم ہو۔ جب وہ قائم بنفسہا ہو تو وہ نہ صفت ہوئی اور نہ ہی عرض بلکہ وہ جوہر ہوئی۔ اور یہ کہنا کہ وہ عرض ہے اور قائم بنفسہ بھی ہے تو یہ اجتماع ضدین ہے اور یہ باطل، اور قدرت الٰہیہ محالات عقلیہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

ہاں ایک سوال یہ کیا جاسکتا ہے کہ آخرت میں وزن اعمال ہوگا اور یہ اعراض وصفات ہیں تو ان کا قیام بنفسہ کیسے ہوگیا کہ ان کو وزن کیا جائے گا۔

جواب یہ ہے کہ بایں معنی کہا گیا ہے کہ کاغذ اور صحیفے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

۴۳۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله سیخلص رجلا من امتی علی راس الخلائق یوم القیامة ،فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا ، کل سجل مثل مد البصر ، ثم یقول : اتنکر من هذا شیئا ؟ اظلمك کتبنی الحافظون ؟ فیقول : لا یا رب ! فیقول ؟ افلك عذر؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلیٰ ان لك عندنا حسنة ، وانه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة فیها ، اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده و رسوله ، فیقول : احضر وزنك فیقول : یا رب ! ما هذه البطاقة مع هذه السجلات، فیقول : انك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة ، فطاشت السجلات و ثقلت البطاقة فلا یثقل مع اسم الله شیٔ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت سے ایک شخص کو چن لے گا، پھر اس کے سامنے کہا جائے گا، کیا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا، پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا وزن کر، بندہ عرض کرے گا: ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں وہ کاغذ۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلڑا ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔

---

۴۳۳۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی من یموت و هو یشهد ان لا اله الا الله ۲/۸۸

المستدرك للحاکم ۱/۶ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۲۵۲۴

کنز العمال للمتقی ، ۱۰۹۰، ۱/۴۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۵/۱۳۴

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا بالجملہ حاصل حدیث نور یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلا واسطہ ہمارے حضور ہیں، باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔ (صلات الصفا۔ ۷تا۳۴ ملخصا)

۴۳۳۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل، و لم یقم مع شمس قط الا غلب ضوءہ ضوء الشمس ، و لم یقم مع السراج قط الا غلب ضوءہ علی ضوء السراج ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آگیا، اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیا میں مگر یہ کہ حضور کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبا دیا۔ (نفی الفی ۵۲)

۴۳۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم! اجعل فی قلبی نورا ، و فی بصری نورا و فی سمعی نورا و فی عصبی نورا و فی لحمی نورا و فی دمی نورا و فی شعری نورا و فی بشری نورا و عن یمینی نورا و عن شمالی نورا و امامی نورا و خلفی نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و اجعلنی نورا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں یوں دعا کی: الٰہی! میرے دل اور جان، میری آنکھ اور میرے کان، میرے گوشت و پوست واستخواں، اور میرے زیر و بالا و پس و پیش اور ہر عضوء میں نور اور خود مجھے نور کردے۔

---

۴۳۳۴۔ کتاب الوفا لابن الجوزی، ۲/۴۰۷

۴۳۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دعائہ باللیل ۔ ۱/۲۶۱

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب وہ (حضور) یہ دعا فرماتے، اور ان کے سننے والے (اللہ تعالی) نے انہیں ضیاء تابندہ ومہر درخشندہ ونور الہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ وخورشید پر غالب آتا، اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جاتیں، جیسے چراغ پیش مہتاب، یا یکسر ناپدید و کالعدم ہوجاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔ (نفی الفی ۶۴)

۴۳۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا۔

۴۳۳۷۔ **عن** ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتلألؤ وجھہ تلألأ القمر لیلۃ البدر۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا۔

۴۳۳۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کأن الشمس تجری فی وجھہ و اذا ضحک یتلألأ فی الجدر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا، گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا، جب ہنستے دیواریں روشن ہوجاتیں۔

---

۴۳۳۶۔ الشفاء للقاضی، ۱/۳۹ ☆

۴۳۳۷۔ الشفاء للقاضی، ۱/۳۹ ☆

۴۳۳۸۔ الشفاء للقاضی، ۱/۳۹ ☆

٤٣٣٩۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: لورایته لقلت الشمس طالعة۔

*حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا آفتاب طلوع کر رہا ہے۔*

٤٣٤٠۔ **عن** ام ابی قرصافة و خالته رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت : رأینا کان النور یخرج من فیه ۔

*حضرت ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: ہم نے نور نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔*

٤٣٤١۔ **عن** آمنة ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی امه و سلم قالت :انی رایت حین خرج منی نورا اضأت منه قصور الشام ، وفی راویه رایت نورا ساطعا من راسه قد بلغ السماء ۔

*حضرت آمنہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی امہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں: جب حضور پیدا ہوئے تو میں نے ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محلات تک روشنی تھی، دوسری روایت ہے کہ میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتے دیکھا کہ آسمان تک پہونچا۔*

٤٣٤٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : استعرت من حفصة بنت رواحه ابرة کنت اخیط بھا ثوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فسقطت عنی الابرة فطلبتھا فلم اقدر علیھا ، فدخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فتبینت الابرة بشعاع نور وجھه فضحکت ، فقال : یا حمیرآء لم ضحکت ؟ قلت : کان کیت و کیت ، فنادی باعلی صوته : یا عائشة ! الویل ثم الویل لمن حرم النظر الی ھذا الوجه ، ما من مومن و لا کافر الا یشتھی ان ینظر

---

٤٣٤٠۔ الخصائص الکبری للسیوطی، ١/١٧٩ ☆

٤٣٤١۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ٨/٢٨٠ ☆

٤٣٤٢۔ کنز العمال للمتقی، ١٢/٣٩٦ ☆٣٢٤٨۔ کنز العمال للمتقی، ١٢/٤٢٩

الی وجھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حفصہ بنت رواحہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑے سینے کے لئے سوئی مانگ کر لائی، حجرۂ مقدسہ میں بیٹھی سیتی تھی کہ سوئی گر پڑی، تلاش کی نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، حضور کے نور رخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی۔

یہ ماجرا دیکھ کر مجھے بیساختہ ہنسی آ گئی، فرمایا: اے حمیرا! کیا بات ہے، کیوں ہنستی ہو؟ عرض کی: یارسول اللہ! ایسا ایسا واقعہ ہوا، حضور نے بآواز بلند ندا فرمائی، اے عائشہ سنو! خرابی و محرومی ہے اس کے لئے جو اس چہرے کو دیکھنے سے محروم رہتا ہے، ہر مومن و کافر کی ایک مرتبہ دیدار کے بعد یہ ہی خواہش رہتی ہے کہ وہ بار بار دیکھتا رہے۔

علامہ فاسی مطالع المسرات میں علامہ ابن سبع سے نقل کر کے فرماتے ہیں:۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہو جاتا۔

اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے سے کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گا یا نور کے لئے بھی سایہ مانے گا۔

یا مختصر طور پر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے، تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا، عیاذ اًباللہ کثیف تھا، اور جو اس سے تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے۔

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی ودنیاوی تصور کیا ہے۔

ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔آفتاب نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح ومشغوف رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام وسحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی نہ سنا ہے کہ تیرا محب تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان وکان احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور

اس نے تمام عالم کا بارتن نازک پر اٹھالیا، تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن لہو ولعب اوران کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب وروز تمہاری بخشش کے لئے گریاں وملول۔

جب وہ جان رحمت وکان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الہی میں سجدہ کیا اور " رب ھب لی امتی " فرمایا، جب قبر شریف میں اتار لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ، آہستہ "امتـــی " فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے " نفسی نفسی، اذھبو الی غیر ی" سنو گے اور غمخوار امت کے لب پر" رب امتی " کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں " امتی، امتی " پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل ومدہوش کے گوش تک پہونچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش ونشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشم خردبین میں سرمۂ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ انتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھنا، پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہہ دے یہ نشر محاسن وتکثیر مدائح نہ دوستی کا مقتضی نہ رد فضائل ونفی کمالات غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے، ورنہ خدا ورسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس چلے گا اور جس کی شان وہ بڑھائے اس کو ئی گھٹا سکتا ہے؟ آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الہی پر مدار ہے۔

نفی الفئی ۶۷ تا ۶۸

**﴿۳۲﴾من اجل ذلک ج کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ط ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا ط ولقد جاء تھم رسلنا بالبینت ز ثم ان کثیرا منھم بعد ذلک فی الارض لمسرفون ۔☆**

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا گویا اس نے سب لوگوں کو جلا لیا اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بیشک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت اس کے بارے میں ہے جس نے کسی کے قتل ناحق سے احتراز کیا یا قاتل سے قصاص نہ لیا چھوڑ دیا، اسے فرماتا ہے: کہ اس نے اس شخص کو زندہ کیا اور ایک اسی کو کیا گویا تمام آدمیوں کو جلا لیا۔

معالم شریف میں ہے۔

و من احیاھا وتورع عن قتلھا ۔

اسی میں ہے۔

و من احیاھا ای عفا عمن وجب علیه القصاص له فلم یقتله ۔

وہابی صاحب بتائیں کہ دفع بلا زیادہ ہے یا زندہ کرنا جلا لینا وحیات دینا۔

(الامن والعلی ۔۸۸)

**﴿۳۵﴾یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاھدوا فی سبیله لعلکم تفلحون ۔☆**

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کے فلاح پاؤ۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محبوبان خدا کی طرف توجہ بغرض توسل ہے اور ان سے توسل قطعا محمود اور ہرگز

اخلاص وتوکل کے منافی نہیں۔اور انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کی نسبت فرماتا ہے:

او لئك الذ ین ید عو ن یبتغو ن الی ر بھم الو سیلة ۔ (الا سراء ۔ ۵۷)

وہ ہیں کہ دعا کرتے اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں۔

اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام ودیگر انبیاء وعلماء وعرفاء علیہم التحیۃ والثناء کا قدیما وحدیثا حضور اقدس غایۃ الغایات نہایۃ النہایات علیہ الصلوۃ واکمل التسلیمات سے حضور کے ظہور پر نور سے پہلے اور بعد بھی حضور کے زمان برکت نشان میں اور بعد بھی عہد مبارک صحابہ وتابعین سے آج تک اور آج سے قیام قیامت وعرصات محشر ودخول جنت تک استشفاع وتوسل احادیث وآثار میں جس قدر وفود کثرت وظہور شہرت کے ساتھ وارد ومحتاج بیان نہیں۔جسے اس کی گونہ تفصیل دیکھنی منظور ہو مواہب لدنیہ امام قسطلانی وخصائص الکبری امام جلال الدین سیوطی وشرح مواہب علامہ زرقانی ومطالع المسرات علامہ فاسی ولمعات واشعہ شروح مشکوۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب ومدارج النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وغیرہا کتب وکلام علمائے کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ العزیز العلام کی طرف رجوع لائے کہ وہاں حجاب غفلت منکشف ہوتا ہے اور منصف خطاء سے مصرف وباللہ تعالی التوفیق۔

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے طلب باراں میں توسل کرنا مروی ومشہور۔

حصن حصین میں ہے۔

و ان یتو سل الی اللہ تعا لیٰ با نبیا ء ہ خ رمس والصا لحین من عبا د ہ خ ۔

یعنی آداب دعا سے ہے کہ اللہ تعالی کی طرف اس کے انبیاء سے توسل کرے۔اسے بخاری وبزار وحاکم نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا،اور اللہ کے نیک بندوں کا وسیلہ پکڑے۔اسے بخاری نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔

اور سب سے زیادہ وہ حدیث صحیح ومشہور ہے جسے نسائی وترمذی وابن ماجہ وحاکم وبیہقی و طبرانی وابن خزیمہ نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور ترمذی نے حسن غریب اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا،اور حافظ امام عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم ومقرر رکھا جس میں حضور اقدس ملجاء بیکساں ملاذ

دو جہاں افضل صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہ وعلی ذریاتہ نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے،

اللھم انی اسئلک و اتو جہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا محمد انی اتو جہ بک الی ربی فی حا جتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی ۔

الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اور لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں "لتقضی لی" بصیغہ معروف واقع ہوا یعنی یارسول اللہ میں آپ کے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کردیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرزثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں:

و فی نسختہ بصیغہ فا عل ای لتقضی الحا جۃ لی و المعنی تکو ن سببا لحصو ل حا جتی و وصو ل مرا دی فا لا سنا د مجا زی ۔ اہ ۔

اور ایک نسخہ میں معروف کا صیغہ ہے یعنی تو میری حاجت روائی فرما اور معنی یہ کہ آپ میری حاجت روائی کا سبب بنیں۔ پس یہ اسناد مجازی ہے۔

اور حدیث نفیس مذیل بطراز گرانبہائے تصحیح امام ابوالقاسم سلیمن طبرانی کے پاس یوں ہے۔

یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا، امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے۔ اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا: وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے توسل کرتا ہوں، یارسول اللہ! میں حضور کے

توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرما
ئی جائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر، شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، حا
جت مند نے یوں ہی کیا پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوا، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین
کے حضور لے گیا۔ امیر لمومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا عرض کیا فورا پورا فرمایا
اور ارشاد کیا: اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں
پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ وہ شخص وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی
عنہ سے ملا اور کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف
التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی، عثمان بن
حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملے میں امیر المومنین سے کچھ بھی
نہ کہا، مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک
نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یوں ہی اسے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت
پڑھے پھر یہ دعا کرے، خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ
ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا ہی نہ تھا۔

**تنبیہ:۔** ایھا المسلمون! حضرات منکرین کی غایت و دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس
حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہو چکی اور اس میں ہم اہل سنت و جماعت
کے لئے جواز استمداد اور التجاء ہنگام توسل، ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیا روشن و واضح و بین
ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب ان کے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اس قدر
دعوی بلند علم و تدین کے اپنے مذہب کی حمایت بیجا میں صریح بیبا کی وشوخ چشمی کو کام فرمایا ہے
، انہیں اس سے شرم چاہئے تھی، حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا جب اس حدیث پر آ
ئے اس کی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرائت نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اس پر لعن طعن فرما
ئیں اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل جوش عصبیت تاب گسل، ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم
ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

ایک راوی اس حدیث میں عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ جو متروک ہے جیسا کہ
تقرب میں موجود ہے اور متروک الحدیث راویوں کی حدیث حجت کے قابل نہیں ہوتی۔ انا للہ

وانا الیہ راجعون۔

انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہوگیا تھا تسلیم فرماتے اور ارشاد مفترض الانقیاد حضور پرنور سید عالم صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے، نہ کہ خواہی نخواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کی جس کی اس قدر ائمہ محدثین نے ایک زبان تصحیح فرمائی، معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دیجئے اور انتقام خدا ومطالبہ حضور سید عالم روز جزاء علیہ افضل الصلوۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستہ میں کہیں روایت نہیں ملتی۔یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی بصری ثقہ جو صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما تمام کتب صحاح کے رجال سے ہیں۔کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اس کا مدار روایت وہ شخص کیونکر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔وائے بیبا کی مشہور ومتداول صحاح کی حدیث جن کے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود ان کی اسانید میں صاف عن عثمن بن عمر مکتوب۔پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا بن خالد بنالینا کس درجہ کی حیا ودیانت ہے۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور سنئے ابن السنی عبداللہ بن مسعود اور بزار عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینا د یا عباد اللہ احبسوا فان للہ تعالی عبادا فی الارض تحبسہ۔

جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے کہ یوں ندا کرے،اے خدا کے بندو!روک لو،کہ اللہ تعالی کے کچھ بندے زمیں میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

بزار کی روایت میں یوں ہے کہے۔اعینوا یا عباد اللہ۔

مدد کرو اے خدا کے بندو۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد،رحمکم اللہ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔اور زیادہ فرماتے ہیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ،اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں روایت کیا۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اذکار میں فرماتے ہیں:

ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی چھوٹا جانور فوراً روکا رک گیا۔

اور فرماتے ہیں:

ایک بار ہمارا ایک جانور چھوٹ گیا، لوگ عاجز آگئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا فوراً رک گیا، جس کا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔ نقلہ سیدی علی القاری فی حرز الثمین۔

ملا علی قاری نے اسے حرز ثمین میں نقل کیا ہے۔

امام طبرانی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا ضل احدکم شیئا و اراد عونا و هو بارض لیس بها انیس فلیقل یا عباد الله اعینونی فان لله عبادا لا یراهم۔

جب تم میں سے کوئی شخص سنسان جگہ میں بہکے بھولے یا کوئی چیز گم کردے اور مدد مانگنی چاہے تو یوں کہے: اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قد جرب ذلك، بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ رواه الطبرانی ایضا۔ اسے طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔

فاضل علی قاری علامہ میرک سے، وہ بعض علمائے ثقات سے ناقل۔ هذا حدیث حسن۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ارشاد فرمایا: مسافروں کو اس کی ضرورت ہے اور فرمایا: مشائخ کرام قدست اسرارھم سے مروی ہوا۔ انه مجرب قرن به النجح۔ یہ مجرب ہے اور مراد ملنی اس کے ساتھ مقرون۔ ذکره فی الحرز الثمین۔ اس کو حرز ثمین میں ذکر کیا ہے۔

ان احادیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور ان سے مدد مانگنے کا صاف حکم ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے۔ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم و افاض علینا انوارھم۔ یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نص علیہ فی الحرز الوصین۔ جیسا کہ حرز

الوصین میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں وکیف ما کان ایسے توسل وندا کو شرک و حرام اور منافی توکل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہرہ کو اصلاح دینا ہے۔

**تنبیہ:۔** یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں بے خوف وخطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقوی کا جلوہ دکھایا فرماتے ہیں:

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے، تقوی اور عدالت اس کی معلوم نہیں جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا اسماء الرجال کی کتابوں سے۔

**اقول:** مگر بحمد اللہ آپ کا تقوی وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان کہاں عتبہ بن غزوان بن مازنی رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا۔ اور کہاں اس حدیث کے راوی عتبہ بن غزوان بن مازنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں جن کی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین رضی اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ۔ مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین ان کے پیش نظر ہے، شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی،

رواہ الطبرانی عن زید بن علی بن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کو طبرانی نے زید بن علی سے انھوں نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس میں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی۔

عتبۃ بن غزوان بن جابر المزنی صحابی جلیل مھاجر بدری مات سبعۃ عشر اہ ملخصا۔

عتبۃ بن غزوان بن جابر المزنی صحابی جلیل بدری اور مہاجر ہیں جن کا وصال ۱۷ھ میں ہوا۔ اھ

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزور زبان و بزور جنان درجہ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالے اور شمس عدالت وبدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایۃ ومطعون جہالت کی بنانے کی بدراہ نکالے۔

ولکن صدق نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا لم تستحی فا صنع ماشئت ۔

لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر ادعائے حقانیت گویا بے تمیز کا وضوئے محکم ہے۔لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

خیر یہ تو حدیثیں تھیں،اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے،اپنے قصیدۂ اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں کہ۔

لابدست از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اسی میں ہے۔

بنظرنمی آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگیں است درہر شدتے۔

مجھے ہر مصیبت میں اور ہر پریشان حال کے لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خدا است درخصلت ودر شکل ونافع ترین ایشاں ست مردماں رانزدیک ہجوم حوادث زماں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھ کر کوئی نافع نہیں ہے۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم درابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود اے بہترین عطا کنندہ۔

گیارہویں فصل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں ہے۔بہترین مددگار اور

جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے! آپ پر اللہ تعالی کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امیدگاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتی کہ بخلاند در دل بدترین چنگلا لہارا۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں

اور قصیدہ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں۔

آخر حالت کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نا رسائی خود را از حقیقت ثنا ضراعۃ (بالفتح) خواری وزاری، ابتہال واخلاص در دعا آں است کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل واظہار بے قدری خود با خلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن۔

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دل جمعی اور اظہار بے قدری میں خلوص کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے مناجات کرے اور کہے: کہ اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات، قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں۔

اسی میں ہے۔

بسوئے توست آوردن من وبہ تواست پناہ گرفتن من ودر تواست امید داشتن من۔

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں۔

بالجملہ بندگان خدا سے توسل کو اخلاص وتوکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم یا ضال ومکابر ملوم۔رہا۔اس نماز غوثیہ کے افعال پر کلام۔

اولا: جب اس کی ترغیب خود حضور پرنور غوث اعظم رضی تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے ثابت تو مدعی تسنن کو کیا گنجائش انکار، خود منکرین کی زبانیں اس شہادت میں ہمارے دل وزبان کی شریک ہیں کہ وہ جناب اتباع قرآن وحدیث اقتضائے سنت سنیہ ومراعات سیرت صحابہ واجتماع محدثات شنیعہ والتزام احکام شرعیہ پر استقامت کاملہ رکھتے تھے۔ رضی اللہ عنہا و ارضاو امد نافی الدارین بنعماہ آمیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵۸۴/۷ تا ۵۹۳)

اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وسیلہ مشائخ کرام ہیں اور سلسلہ بہ سلسلہ جس طرح اللہ عزوجل تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی ہے یوں ہی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی بے وسیلہ دشواری عادی ہے۔ احادیث سے ثابت کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں، اللہ عزوجل کے حضور وہ شفیع ہوں گے اور ان کے حضور علماء واولیاء اپنے متوسلوں کی شفاعت کریں گے، مشائخ کرام دنیا ودین، نزع وقبر وحشر سب حالتوں میں اپنے مرید کی امداد فرمائیں گے۔ میزان الشریعہ میں ارشاد فرمایا۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب الاجوبۃ عن ائمۃ الفقہاء والصوفیاء میں کہ ائمہ فقہاء اور صوفیا سب کے سب اپنے متبعین کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے متبعین اور مریدین کی نزاع کی حالت میں روح کے نکلنے اور منکر ونکیر کے سوالات، نشر وحشر اور حساب ومیزان عدل پر اعمال تولنے اور پل صراط پر گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے، اس محتاج بے دست وپا سے بڑھ کر احمق کون، اور اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مددگار نہ بنائے۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

استکثروا من الاخوان فان لکل مومن شفاعۃ یوم القیمۃ۔

اللہ کے بکثرت نیک بندوں سے رشتہ وعلاقہ محبت پیدا کرو۔ کہ قیامت میں ہر مسلمان کامل کو شفاعت دی جائے گی کہ اپنے علاقہ والوں کی شفاعت کرے۔ رواہ البخاری فی تاریخہ عن انس بن مالک رضی تعالیٰ عنہ۔ اور بالفرض معاذ اللہ اور کچھ نہ ہوتا تو نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اتصال سلسلہ کی برکت کیا تھوڑی تھی جس کے لئے علمائے کرام آج تک حدیث کی سندیں لیتے ہیں یہاں تک رتن ہندی وغیرہ کے اسانید سے طلب برکت کرتے ہیں ۔امام ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمیز الصحابۃ میں فرماتے ہیں:

کوچ کرنے والے محدث جمال الدین محمد بن احمد امیں اقشہری مدینہ منورہ میں رہائش پذیر سے خبر دیا گیا میں، اپنی فوائد رحلت میں بیان کیا کہ ہم سے ابوالفضل اور ابوالقاسم ابن عبداللہ ابن ابراہیم بن عتیق الوائی معروف ساتھ ابن جبار عدوی کے ذکر کیا اپنی سند حدیث حضرت خواجہ رتن سے فرمایا اور ذکر کیا خواجہ رتن بن عبداللہ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ خندق میں حاضر ہوئے اور آپ نے اس حدیث کو سنا اور ہندوستان کے شہروں میں واپس آئے اور وہاں فوت ہوئے اور سات سو سال تک زندہ رہے۔اور ۵۹۶ھ میں وفات پائی۔اور اقشہری نے فرمایا: اس سند سے برکت حاصل کی جاتی ہے، اگرچہ اس کہ صحت کا وثوق واعتماد نہیں ہے، تو سلاسل اسانید اولیاء کرام کا کیا کہنا خصوصا سلسلہ عالیہ علیہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم قطب عالم صلی اللہ علی جدہ الکریم وعلیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

کہ میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمیں پر آسمان، اور فرماتے ہیں: میرے مرید کا پاؤں پھسلے گا میں ہاتھ پکڑلوں گا اسی لئے حضور کو پیر دستگیر ہاتھ پکڑنے والا کہتے ہیں، اور فرماتے ہیں: اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اس کا پردہ کھلے میں ڈھانک دوں گا۔اور فرماتے ہیں: مجھے ایک دفتر دیا گیا حد نگاہ تک کہ اس میں میرے مریدوں کے نام تھے قیامت تک اور مجھ سے فرمایا: وھبتھم لک ۔ یہ سب ہم نے تمہیں دے ڈالے۔رواہ الائمۃ الثقات ۔

(بیعت وخلافت کے احکام ۱۲ تا ۱۴)

**﴿۴۳ تا ۵۰﴾ وکیف یحکمونک وعندھم التورۃ فیھا حکم اللہ ثم یتولون من بعد ذلک ط وما اولئک بالمؤمنین ۔☆**

**انا انزلنا التورۃ فیھا ھدی ونور ج یحکم النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربنییون والاحبار بما استحفظوا من کتب اللہ وکانوا علیہ شھداء ج فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بایتی ثمنا**

قلیلا ط ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون ۔☆

وکتبنا علیھم فیھا ان النفس با لنفس لا والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن لا والجروح قصاص ط فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ ط ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون۔☆

وقفینا علیٰ اٰثارھم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیہ من التورۃ واٰتینہ الانجیل فیہ ھدی ونور لا ومصدقا لما بین یدیہ من التوراۃوھدی وموعظۃ للمتقین۔☆

ولیحکم اھل الا نجیل بما انزل اللہ فیہ ط ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاو لئک ھم الفا سقو ن ۔☆

وانزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب ومھیمنا علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواء ھم عما جاء ک من الحق ط لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا ط ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکم لیبلوکم فی ما اٰ تکم فاستبقو االخیرات ط الی اللہ مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون۔☆

وان احکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواء ھم واحذ رھم ان یفتنو ک عن بعض ما انزل اللہ الیک ط فان تولوا فاعلم انما یرید اللہ ان یصیبھم ببعض ذنوبھم ط وان کثیرا من الناس لفسقون۔☆

افحکم الجا ھلیۃ یبغون ط ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون ۔☆

اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے بایں ہمہ اسی سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ ایمان لانے والے نہیں۔

بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو

اور جو اللہ کے اترے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

اور ہم ان نبیوں کے پیچھے ان کے نشان قدم پر عیسی ابن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں کو۔

اور چاہئے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ وگواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اتارے سے اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کردیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہونچایا چاہتا ہے اور بیشک بہت آدمی بے حکم ہیں۔

تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لئے۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکذیب قرآن ان کی نئی نہیں، ان کے عظیم لیڈران ابوالکلام آزاد نے ''الھلال'' میں سیدنا عیسی علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کے نبی صاحب شریعت ہونے کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلا دیا۔

الہلال ۲۴ رستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا: مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے، وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا جو خود کوئی صاحب شریعت نہ تھا، اس کی مثال مجدد کی سی تھی۔ وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا، اس نے خود تصریح کر دی کہ میں توریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (یوحنا ۵۱۳)

مسلمانو! اول تو روح اللہ کلمۃ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔

دوم بار بار موکد فقروں سے جمانا کہ وہ نبی صاحب شریعت نہ تھے۔

سوم نصاریٰ کی انجیل محرف سے سند لانا، اور وہ بھی محض بر بنائے جہالت وضلالت۔ کیا صاحب شریعت انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں؟ حاشا بلکہ پورا ہی فرمانے کو، نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت پوری ہوگئی۔

خیر یہاں کہنا یہ ہے کہ ان فقروں سے آزاد صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن کریم کی تکذیب کی۔ قرآن کریم قطعا فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام صاحب شریعت تھے۔

اولا: اس نے پہلے تورات مقدس کا ذکر فرمایا،

وعند هم التو رة فيها حكم الله ـ ( الما ئد ـ ٤٣ )

ان کے پاس تورات ہے اس میں اللہ کے حکم ہیں۔

اور فرمایا:

و من لم يحكم بما ا نزل الله فاو لئك هم الكا فرو ن ـ ( الما ئدة ـ ٤٤ )

جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی کافر ہیں۔

پھر مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کو انجیل دینا بیان کر کے فرمایا:

وليحكم اهل الا نجيل بما انز ل الله و من لم يحكم بما انز ل الله فاو لئك هم الفا سقو ن ـ ( الما ئدة ـ ٤٧ )

انجیل والے اللہ کے اتارے پر حکم کریں اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔

ثانیا: اور صاف فرمادیا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن

مجید اترنے کا ذکر کر کے فرمایا:

لکل جعلنا منکم شر عۃو منہا جا و لو شا ء اللہ لجعلکم امۃ وا حد ۃ ۔

( الما ئد ۃ ۔ ٤٨ )

اے توریت وانجیل وقرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے شریعت وراہ رکھی تو اللہ تعالی چاہتا تو تم سب کو گروہ واحد کر دیتا۔

ثالثا۔ کج فہم بلیدوں یا ہٹ دھرم عنیدوں کی اس سے بھی تسکین نہ ہوتو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا، اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکام توراۃ مقدس کا احکام انجیل مبارک سے منسوخ ہونا بتادیا، اپنے مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے:

مصد قا لما بین یدی من التو راۃ و لا حل لکم بعض الذ ی حر م علیکم ۔

( آل عمرا ن ۔ ٥٠ )

میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اتری کتاب توریت کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے بعض وہ چیزیں حلال کردوں کہ تم پر تورات نے حرام فرمائی تھیں۔

اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے صاحب شریعت ہونے میں شک ہوسکتا ہے، یا منکر بجہنم اس میں شک کرنے والا مسلمان ہوسکتا ہے، انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل بھی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں۔ آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتمد بائبل ہی کو دیکھ لیں، آزاد صاحب تو ابوالکلام ہیں، مواقع سخن سے خوب آگاہ ہیں، یہ تین آیات کریمہ تھیں۔ و لیحکم اھل الا نجیل ۔لکل جعلنا منکم۔ و لا حـل لـکـم ۔ بلیغ الدھر نے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھاڑ کر کہد یا کہ مسیح صاحب شریعت نہ تھا، تو اسے بھی تین فقروں سے موکد کیا۔ اس کی مثال مجدد کی سی تھی۔ وہ کوئی شریعت نہ لایا۔ اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا۔ تاکہ ہر آیت کے مقابلہ کو ایک فقرہ تیار رہے۔ آیات قرآن پر وار کرنے کو یہ ان کی ذوالفقار رہے۔ بالجملہ ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا، دوسری تکذیب وہ کہ مسلمین وکافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے، اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے، یہاں تک چھ تکذیبیں ہوئیں۔ ان چار پر کوئی گمان کرسکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترک موالات میں ہیں، نصاریٰ سے بائیکاٹ اس زور سے

کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کر دیا۔ اگر مسلمان اس پر معترضانہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور سید الانبیاء علیہم وعلیہ افضل الصلوۃ والثناء کا بائیکاٹ ہو گیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے۔ اب آپ کے ماننے کو اللہ کا کوئی نبی نہیں مل سکتا۔ پھر بھی وہ اس کی کیا پرواہ کرتے جب کہ کمیٹی کے نبی بالقوہ خواہ بالفعل گاندھی صاحب مذکر مبعوث من اللہ سلامت ہیں۔ یک در گیر ومحکم گیر۔ لیکن اسی الہلال کی جلد۳ کی چار اور تکذیبیں اس بائیکاٹ کے بالکل خلاف ہیں۔

ص ۳۳۸ پر مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت کہا: یہودیوں نے ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا تا کہ وہ صلیب پر لٹائے جائیں اور جو لکھا ہے پورا ہو۔

یہ قرآن عظیم کی ساتویں تکذیب کی۔

وہ فرماتا ہے: وما صلبوہ۔ (النساء۔ ۱۵۷)

انہوں نے مسیح کو سولی نہ دی، نیز اسی صفحہ پر کہا: مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔

اور صفحہ ۳۳۹ پر دو لفظ اور لکھے۔ ''مظلومانہ قربانی''۔ اور۔ ''خون شہادت'' یہ تینوں لفظ بھی قرآن عظیم کی تکذیب بتاتے ہیں۔

وہ فرماتا ہے: وما قتلوہ۔ (النساء۔ ۱۵۷)

انہوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔

یہاں تک پوری دس تکذیبیں ہوئیں۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔ یہ پچھلی چار عین مذہب نصاریٰ ہیں۔ کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاری سے بائیکاٹ کے بدلے میل ہو جاتا ہو۔ یعنی ملۃ واحدۃ۔ ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنی جلوہ، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا کچھ بھی حصہ ہو، علانیہ دیکھ رہا ہے کہ آزاد صاحب کے ان اقوال میں تین کفر ہیں۔

(۱) کلام اللہ کی تکذیب۔

(۲) رسول کی توہین۔

(۳) شریعت اللہ کا انکار۔

اور پھر وہ قوم کے لیڈر ہیں، دین کے ریفارمر ہیں، سب لیڈروں کے سر ہیں،

فسبحان مقلب القلوب والابصار کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۔ (الروم ۔ ۵۹)

اللہ تعالی تو پاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے والا ہے، اللہ یونہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

اذا کان الغراب دلیل قوم سیھدیھم طریق الھالکینا

جب قوم کا رہنما کوا ہوگا تو ان کو ہلاکت ہی دکھائے گا۔

کیا نہیں ڈرتے کہ

ہر کہ آزاد از اسلام بود در سقر بندی آلام بود

جو اسلام سے آزاد ہوگا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائے گا

آج کل کفر وارتداد وزندقہ والحاد کا گرم بازار ہے۔ ہر چہار طرف سے اللہ ورسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوچھار ہے، کفر بکنے والوں سے گلا نہیں، عجب عام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ ورسول وقرآن سے زیادہ ہلکی عزت کسی کی نہیں۔ان کے ماں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات، کوئی انہیں تو تو کہہ کر دیکھے، اور اللہ ورسول پر گالیاں سنتے ہیں، چھپتے شائع ہوتے دیکھتے ہیں، اور تیوری پر بل نہیں آتا، بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یارانے دوستانے بدستور رہتے ہیں، ان کے اعزاز واکرام، القاب وآداب ویسے ہی منظور رہتے ہیں، صاف دلکشادہ جبیں گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں، نہیں نہیں بلکہ الٹی ان کی حمایت، انہیں برا کہنے والوں سے بغض وعداوت، ان کا حکم الہی ظاہر کرنے والا بے تہذیب وبدلگام ہے، تنگ کنندۂ دائرہ اسلام ہے۔عبدالماجد سے بدتر کافر آج کل شاید ہی کوئی ہو جس نے عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو مجہول النسب بچہ کہا، اور قرآن کو اپنے دعوی توحید میں کاذب ونا تمام ٹھہرایا، اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں تصنیف کرلیں، اور رنگ وروغن بڑھانے کو اپنی اہل بیت وازواج کی تعظیمیں بھی اضافہ کردیں۔ وغیرہ ملعونات کثیرہ۔ جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی چار طرف سے کوا کہار دوڑ پڑی، ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برائت میں سیاہ ہونے لگے، ایک کافر ہوا تھا اس کے پیچھے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں، بلکہ ڈھٹائی بے شرمی بیحیائی سے مکرنا، صاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا

انکار کرنا، وہ بے چارہ تو کوئی چیز نہ تھا"لا فی العیر ولا فی النفیر"نہ اونٹوں میں نہ چڑیوں میں یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ جب اس کی حمایت میں وہ کچھ جوش، تو مسٹر ابوالکلام تو لیڈر کبیر، ان کا کفر ضرور ٹھیٹ اسلام بنے گا، ان کے مقابل اللہ ورسول وقرآن کی کون سنے گا، کھلے گمراہان لیڈران لیام کو جانے دو۔ بدایوں، شاہجہان پور، لکھنو، کانپور وغیرہ میں بڑے بڑے سنیت کا دم بھر نے والے بستے ہیں، دیکھئے تکذیب کلام اللہ، توہین رسول اللہ، انکار شریعت اللہ دیکھ کران میں کتنے او کستے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ وقبول اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانے تو ان سے بائیکاٹ مقاطعہ بناتے ہیں۔ حاشا نہ وہ توبہ واسلام شائع کریں، نہ یہ ہرگز ان کی موالات وتعظیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی کی ان کی توبہ نہ کی۔ گالی دی تو رسول اللہ کو انہیں تو نہ دی۔ یہ تصویر جویان خودگم، ابھی حب للہ وبغض للہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم۔

قولو ا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ۔ (الحجرات ۔ ۱۴)
کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا

اور جن بندگان خدا کو ان کا حصہ ملا ہے ان پر چڑھتے ہو، ان کے سایہ سے کہ ان کا سایہ نہیں سایہ مصطفیٰ ہے مستنفر ہو کر بچتے ہو، یہاں سے ان کے بائکاٹ اور ترک موالات کی حقیقت کھلتی ہے، مسلمان کا ایمان شاہد ہے کہ ترک بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں، یا کعبہ معظمہ کو معاذ اللہ ایک ایک اینٹ کردیں ہرگز اللہ ورسول وقرآن کی تکذیب وتوہین کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کا وہ جوش، وہ نان کو آپریشن (NON SO. OPERATION) کا خروش اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک حصہ تھا، ان سے ہزار حصے ہوتا، مگر یہاں ہزاروں حصہ بھی درکنار، وہی محبت وہی پیار، وہی تعظیم وہی تکریم، وہی دادودہش وہی اتحاد، وہی لیڈری وہی سروری، تو للہ انصاف، کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوا کہ ہرگز انہیں دین سے غرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوئیں بلکہ سب جوش وخروش بہر نان ونوش، سوراج بس باقی ہوس ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مسلمان کہلانے والو! اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حب للہ وبغض للہ کے سامان درست کرو، نیچری تہذیب اور ساختہ تادیب کے خواب غفلت سے جاگو، جس سے کلمہ تکذیب وتوہین خدا اور رسول سنو، تمہارا کیسا ہی معظم یا پیارا ہو دور کرو، دور بھاگو، خدا کے

دشمن کو دشمن مانو، اس سے تعلق کو آگ جانو، ورنہ عنقریب دیکھ لوگے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے، تمہارے ایمان تسخ ہو گئے۔

فستذ کرو ن ما اقو ل لکم و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر با لعبا د ۔ ( الغا فر ۔ ٤٤ )

من یضلل اللہ فما لہ من ھا د ۔ ( الرعد ۔ ٣٣ )

و من یھد اللہ فما لہ من مضل ۔ ( الزمر ۔ ٣٧ )

تو جلد وقت آتا ہے جو کہ میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو۔ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ۔ اور جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔

میں جانتا ہوں کہ حق کڑوا لگے گا، مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا تا سچے دل سے سنے دیکھے، حق و باطل کو میزان ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکابرہ کا داغ، تو وما علینا الا البلاغ۔ اللھم الیك المشتکی و انت المستعا ن وعلیك البلاغ والیك المصیر، و لا حو ل و لا قو ۃ الا با للہ العلی العظیم ۔

ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھی، تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرمانے والے، تیرا کام ہی بات موثر فرمانا ہے۔ اور لوٹنا تیری طرف ہے۔ برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجالانے کی قوۃ اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/ ۱۵۶ تا ۱۶۱)

(۴۵) یعنی اگر عنادا ہو کہ حکم کو حق نہیں مانتا تو کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸/۵۶۸)

(۴۶) شرعی احکام اور عرفی خیالات میں بہت تفاوت ہے۔ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ حاکم پر فرض ہے کہ مطابق احکام الٰہیہ کے حکم کرے، اگر خلاف حکم الٰہی کرے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک عمدا اور ایک خطاء۔ عمدا کے لئے قرآن عظیم میں تین ارشاد ہوئے کہ:

من لم یحکم بما انزل اللہ فاو لئك ھم الفاسقون ۔ اولئك ھم الظالمون ۔ اولئك ھم الکافرون ۔

جولوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ فاسق ہیں،وہ ظالم ہیں ،وہ کافر ہیں،

قرآن مجید ایسے حکم کو فسق وظلم وکفر فرماتا ہے،یعنی اگر عنادا ہو کہ حکم کو حق نہیں مانتا تو کافر ہے ورنہ ظالم وفاسق۔اور اگر خطا ہو تو پھر اس کی دو قسمیں ہیں،ایک یہ کہ خطا بوجہ جہل ہو،یعنی علم نہ رکھتا تھا کہ صحیح احکام سے واقف ہوتا،یہ صورت بھی حرام وفسق ہے۔صحیح حدیث میں قاضی کی تین قسمیں فرمائیں۔قاض فی الجنۃ و القاضیان فی النار،ایک قاضی جنت میں ہے اور دو قاضی دوذخ میں۔وہ کہ عالم وعادل ہو جنت میں ہے،اور وہ کہ قصدا خلاف حکم کرے یا بوجہ جہل یہ دونوں نار میں ہیں،بوجہ جہل پر ناری ہونے کا یہ سبب ہے کہ اس نے ایسی بات پر اقدام کیا جس کی قدرت نہ رکھتا تھا،وہ جانتا تھا کہ میں عالم نہیں اور بے علم مطابق احکام ممکن نہیں،تو مخالفت احکام پر قصدا راضی ہوا۔بلکہ اس سے اگر کوئی حکم مطابق شرع بھی صادر ہو جب بھی وہ مخالفت شرع کر رہا ہے کہ اس اتفاقی مطابقت کا اعتبار نہیں،لہذا حدیث میں فرمایا:

من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ۔

جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اگر ٹھیک کہا تو غلط کہا۔

دوسری صورت خطا کی یہ ہے کہ عالم ہے احکام شرعیہ سے آگاہ ہے قابلیت قضاء رکھتا ہے،احکام الٰہیہ کے مطابق فیصلہ کرنا چاہا اور براہ بشریت غلط فہمی ہوئی۔اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔اگر وہ مجتہد ہے اور اس کے اجتہاد نے خطا کی تو اس خطا پر اس کے لئے اجر ہے اور وہ فیصلہ جو اس نے کیا نافذ ہے،اور اگر مقلد ہے جیسے عموما قاضیان زمانہ،اور جد وجہد میں اس نے کمی نہ کی اور فہم حکم میں اس سے غلطی واقع ہوئی اور ہے پورا عالم اور اس عہدہ جلیلہ کے قابل،تو اس کی یہ خطاء معاف ہے مگر وہ فیصلہ نافذ نہیں۔یہ سب احکام قاضیان سلطنت اسلامیہ سابقہ کے لئے ہیں جو اسی کام کے لئے مقرر ہوئے تھے۔کہ مطابق احکام الٰہیہ فیصلہ کریں بخلاف حال، کہ اکثر اسلامی سلطنتوں کے جن میں خود سلاطین نے احکام شرعیہ کے ساتھ اپنے گڑھے ہوئے باطل قانون بھی خلط کئے ہیں اور قاضیوں کو ان پر فیصلہ کرنے کا حکم ہے،ان کی شناعت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ ورسول کے حکم کے خلاف فیصلہ کرنے ہی پر مقرر ہوئے،ان اسلامی سلطنتوں کے ایسے قاضیوں کو بھی قاضی شرع کہنا حلال نہیں ہوسکتا،بلکہ اس کلمہ کے تہ میں جو

خباثت ہے قائل اگر اس پر آگاہ ہو اور اس کا ارادہ کرے تو قطعاً خارج از اسلام ہو جائے کہ اس نے باطل کا نام شرع رکھا۔ ولہذا ائمہ کرام نے اپنے زمانہ کہ سلاطین کی نسبت فرمایا ہے کہ:

من قال لسلطان زماننا عادل فقد کفر۔ ہمارے زمانہ کے سلطان کو عادل کہنا کفر ہے۔

کہ خلاف احکام الٰہیہ حکم کرتے ہیں اور خلاف احکام الٰہیہ عدل نہیں ہو سکتا، عدل حق ہے تو اسے عدل کہنے کے یہ معنی ہوئے کہ خلاف احکام الٰہیہ حق ہے، تو معاذ اللہ احکام الٰہیہ ناحق ہوئے اور یہ کفر ہے۔ بہر حال جو قاضی خلاف احکام الٰہیہ حکم کرتا ہو ہرگز قاضی شرع نہیں ہو سکتا، جب قاضیان سلطنت اسلامیہ کے نسبت یہ احکام ہیں تو سلطنت غیر اسلامیہ کے احکام تو مقرر ہی اس لئے کئے جاتے ہیں کہ مطابق قانون فیصلہ کریں، رہی رجسٹراری اس میں اگرچہ کوئی حکم نہیں مگر وہ دستاویزیں سود کی بھی ہوتی ہے اور صحیح حدیث میں ہے:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکل الربو وموکلہ وکاتبہ شاھدیہ وقال ھم سواء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہیاں کرنے والوں پر اور فرمایا سب برابر ہیں۔

جمعہ وعیدین کی امامت پنج گانہ کی امامت سے بہت خاص ہے، امامت پنج گانہ میں صرف اتنا ضرور ہے کہ امام کی طہارت ونماز صحیح ہو۔ قرآن عظیم صحیح پڑھتا ہو، بدمذہب نہ ہو، فاسق معلن نہ ہو، پھر جو کوئی پڑھائے گا نماز بلاخلل ہو جائے گی بخلاف نماز جمعہ وعیدین کے، ان کے لئے شرط ہے کہ امام خود سلطان اسلام ہو یا اس کا ماذون، اور جہاں یہ نہ ہوں تو بضرورت عام مسلمانوں نے جمعہ وعیدین کا امام مقرر کیا ہو۔ کما فی الدرالمختار وغیرہ۔

دوسرا شخص اگرچہ کیسا ہی عالم وصالح ہو ان نمازوں کی امامت نہیں کر سکتا ہے اگر کرے گا نماز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸/۵۶۸۔۵۶۹)

(۴۷) جو شخص خلاف شریعت مطہرہ کے فیصلہ کرے اسے امام بنانا جائز نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہیں

کرتے وہ لوگ فاسق ہیں۔

غنیۃ میں ہے ۔

لو قد موا فاسقا یا ثمو ن ۔

اگر فاسق کولوگوں نے امام بنایا تو تمام گنہگار ہوں گے۔

اوراس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے کما حققہ المحقق الحلبی فی الغنیۃ ۔واللہ سبحا نہ و تعا لی اعلم و علمہ جل مجد ہ اتم و احکم۔

**﴿۵۱﴾ یا ایھا الذین اٰمنو الا تتخذ وا الیھو د و النصری اولیاء م بعضھم اولیاء بعض ط ومن یتولھم منکم فانہ منھم ط ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین ۔☆**

اے ایمان والوں یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اورتم میں جوکوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کوراہ نہیں دیتا۔

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کے سجدے میں ایک ورق ہوجائے۔بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے۔عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے۔ واللہ ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہیں، جب تک حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے،ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو ان میں سے ایک کا بھی انکار ایسا ہے جیسا نوسوننانوے کا،آج کل جس طرح بعض بد دینوں نے یہ روش نکالی ہے کہ بات بات پر کفر وشرک کا اطلاق کرتے ہیں،اور مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہوئے مطلق نہیں ڈرتے، حالانکہ مصطفٰی علیہ افضل الصلوۃ والثنا فرماتے ہیں: فقد باء بہ احدھما، (ان دونوں میں سے ایک نے یہ حکم اپنے اوپر لاگو کیا) یونہی بعض مداہنوں پر یہ بلا ٹوٹی ہے کہ ایک دشمن خدا سے صریح کلمات توہین آقائے عالمیان حضور پرنور سید

المرسلین الکرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اور ضروریات دین کا انکار سنتے جائیں، اور اسے سچا پکا مسلمان بلکہ ان میں کسی کو افضل العلماء کسی کو امام الاولیاء مانتے جائیں، یہ نہیں جانتے یا جانتے ہیں اور نہیں مانتے، کہ اگر انکار ضروریات بھی کفر نہیں ہے، تو عزیزو! بت پرستی میں کیا زہر گھل گیا ہے وہ بھی آخر اسی لئے کفر ٹھہری کہ اول ضروریات دین یعنی توحید الٰہی جل وعلا کے خلاف ہے، کہتے ہیں وہ کلمہ گو ہے، نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، ایسے ایسے مجاہدے کرتا ہے، ہم کیوں کر اسے کافر کہیں۔ ان لوگوں کے سامنے اگر کوئی کلمہ پڑھے، افعال اسلام ادا کرے، با آنہمہ مہادیو کو خدا مانے شاید جب بھی کافر نہ کہیں گے، مگر اس قدر نہیں جانتے کہ اعمال تو تابع ایمان ہیں، پہلے ایمان تو ثابت کرلو تو اعمال سے احتجاج کرو۔ ابلیس کے برابر تو یہ مجاہدے کا ہے کو ہوئے پھر اس کے کیا کام آئے، جو ان کے کام آئیں گے۔ آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کی کثرت اعمال اس درجہ بیان فرمائی کہ

تحقرون صلوٰتکم مع صلوتھم وصیامکم مع صیامھم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا ہے، پھر ان کے دین کا بیان فرمایا۔

یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ۔

دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

رہی کلمہ گوئی تو مجرد زبان سے کہنا ایمان کے لئے کافی نہیں، منافقین تو خوب زوروشور سے کلمہ پڑھتے حالانکہ ان کے لئے فی الدرک الاسفل من النار، (جہنم کی نچلی تہہ میں) کا فرمان ہے۔ والعیاذ باللہ۔

الحاصل ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات کہاں، مثلاً۔

جو رافضی اس قرآن مجید کو جو بفضل الٰہی ہمارے ہاتھوں میں موجود، ہمارے دلوں میں محفوظ ہے، عیاذا باللہ بیاض عثمانی بتائے، اس کے ایک حرف یا ایک نقطہ کی نسبت صحابہ یا اہل سنت یا کسی شخص کے گھٹانے یا بڑھانے کا دعوی کرے۔

یا احتمالا کہے شاید ہوا ہو۔

یا کہے مولیٰ علی یا باقی ائمہ یا کوئی غیر نبی انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔

یا مسئلہ خبیثہ ملعونہ بدل کا قائل ہو یعنی کہے باری تعالیٰ کبھی ایک حکم سے پشیمان ہو کر اسے بدل دیتا ہے۔

یا کہے ایک وقت تک مصلحت پر اطلاع نہ تھی جب اسے اطلاع ہوئی حکم بدل دیا۔

تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔

یا دامن عفت مامن طیب الطیب اعطر اطہر کنیزان بارگاہ طہارت پناہ حضرت ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالیٰ علیٰ زوجہا الکریم وابیہا وعلیہا وبارک وسلم کے بارے میں اسی افک مبغوض مغضوب ملعون کے ساتھ اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے۔

یا کہے احکام شریعت حضرات ائمہ طاہرین کو سپرد تھے جو چاہتے راہ نکالتے جو چاہتے بدل ڈالتے،

یا کہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ائمہ طاہرین پر وحی شریعت آتی رہی۔

یا کہے ائمہ میں سے کوئی شخص حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم پلہ تھا۔

یا کہے حضرات کریمین امامین شہیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل ہیں، کہ ان کی سی ماں حضور کی والدہ کب تھیں، اوران کے سے باپ حضور کے والد کہاں تھے، اوران کے سے نانا حضور کے نانا کب تھے۔

یا کہے حضرت جناب شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے نوح کی کشتی بچائی، ابراہیم پر آگ بجھائی، یوسف کو بادشاہی دی، سلیمان کو عالم پناہی دی، علیہم الصلوۃ والسلام اجمعین۔

یا کہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی وقت کسی جگہ حکم الٰہی کی تبلیغ میں معاذ اللہ تقیہ فرمایا، الی غیر ذلک من الاقوال الخبیثۃ۔

یا جو نجدی وہابی حضور پرنور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مثل آسمان میں یا زمین طبقات بالا میں یا زرین میں موجود مانے یا کہے کبھی تھا یا کبھی ہوگا، یا شاید ہو، یا ہے تو نہیں مگر ہو جائے تو کچھ حرج بھی نہیں۔

یا حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرے۔

یا کہے آج تک جو صحابہ تابعین خاتم النبیین کے معنی آخرالنبیین سمجھتے رہے خطا پر تھے، نہ پچھلا نبی ہونا حضور کے لئے کوئی کمال بلکہ اس کے معنے یہ ہیں جو میں سمجھا۔

یا کہے میں ذمہ کرتا ہوں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت پائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

یا دو ایک برے نام ذکر کر کے کہے نماز میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا فلاں وفلاں کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے، لعنۃ اللہ علی مقالتہ الخبیثۃ۔

یا بوجہ تبلیغ رسالت حضور پر نور محبوب رب العالمین ملک الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس چپراسی سے تشبیہ دے جو فرمان شاہی رعایا کے پاس لایا۔

یا حضور اقدس مالک ومعطی جنت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ اور حضرت سیدنا ومولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وحضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے کریمہ طیبہ لکھ کر کہے (خاک بدہان گستاخان) یہ سب جہنم کی راہیں ہیں۔

یا حضور فریادرس بیکساں حاجت روائے دو جہاں صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے استعانت کو برا کہے کریوں ملعون مثال دے کہ جو غلام ایک بادشاہ کا ہو رہا اسے دوسرے بادشاہ سے بھی کام نہیں رہتا، پھر کیسے، کا ذکر ہے اور یہاں دو ناپاک قوموں کے نام لکھے۔

یا ان کے مزار پر انوار کو فائدہ زیارت میں کسی پادری کافر کی گور سے برابر ٹھہرائے، اشد مقت اللہ علی قولہ۔

یا اس کی خباثت قلبی توہین شان رفیع المکان واجب الاعظام حضور سید الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام پر باعث ہو، کہ حضور کو اپنا بڑا بھائی بتائے۔

یا کہے کہ ان کے بدگو مر کر مٹی میں مل گئے۔

یا ان کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم الی غیر ذلک من الخرافات المعلونۃ۔

یا کوئی نیچری نئی روشنی کا مدعی کہے باندی غلام بنانا ظلم صریح اور بہائم کا سا کام ہے، جس

شریعت میں کبھی یہ فعل جائز رہا ہو وہ شریعت منجانب اللہ نہیں۔

یا معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار کرے، نیل کے شق ہونے کو جوار بھاٹا بتائے، عصا کے اژدہا بن کر حرکت کرنے کو سیماب وغیرہ کا شعبدہ ٹھہرائے۔

یا مسلمانوں کی جنت کو معاذ اللہ رنڈیوں کا چکلہ کہے۔

یا نار جہنم کو الم نفسانی سے تاویل کرے۔

یا وجود ملائکہ علیہم السلام کا منکر ہو،

یا کہے آسمان ہر بلندی کا نام ہے، وہ جس جسے مسلمان آسمان کہتے ہیں محض باطل ہے۔

یا کہے شیطان (کہ اس کا معلم شفیق ہے،) کوئی چیز نہیں فقط قوت بدی کا نام ہے اور قرآن عظیم میں جو قصے آدم وحوا کے موجود ہیں جن سے شیطان کا وجود جسمانی سمجھا جاتا ہے تمثیلی کہانیاں ہیں،

یا کہے ہم بانی اسلام کو برا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(۹) یا نصوص قرآنیہ کو عقل کا تابع بتائے کہ جو بات قرآن عظیم کی قانون نیچری کے مطابق مانی جائے فی ورنہ کفر جلی کے روئے زشت پر پردہ ڈھکنے کو ناپاک تاویلیں کی جائیں گی۔

یا کہے میں استقبال قبلہ ضرور نہیں جدھر منہ کرو اسی طرف خدا ہے۔

یا کہے آجکل کے یہود و نصاری کافر نہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نہ پایا نہ حضور کے معجزات دیکھے۔

یا ہاتھ سے کھانا کھانے وغیرہ بعض سنن کے ذکر پر کہے تہذیب نصاری نے ایجاد کی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض افعال نا مہذب تھے، اور یہ دونوں کلمے بعض اشقیاء سے فقیر نے خود سنے، الی غیر ذلک من الاباطیل الشیطانیۃ۔

یا کوئی جھوٹا صوفی کہے جب بندہ عارف باللہ ہوجاتا ہے تکالیف شرعیہ اس سے ساقط ہوجاتی ہیں، یہ باتیں تو خدا تک پہنچنے کی راہ ہیں جو مقصود تک واصل ہوگیا اسے راستہ سے کیا کام۔

یا کہے یہ رکوع وسجدہ تو محجوبوں کی نماز ہے محبوبوں کو اس نماز کی کیا ضرورت، ہماری نماز

ترک وجود ہے،

یا یہ نماز روزہ تو عالموں نے انتظام کے لئے بنایا ہے۔

یا جتنے عالم ہیں سب پنڈت ہیں عالم وہی ہے جو انبیاء بنی اسرائیل کی مثل معجزے دکھائے، یہ بات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی وہ بھی ایک مدت کے بعد مولی علی سکھانے سے، کما سمعتہ من بعض المتجرین علی اللہ۔ (جیسا کہ میں نے خود ایسے لوگوں سے سنا، ہے جو اللہ تعالیٰ پر جرأت کرتے ہیں، ت)

یا خدا تک پہونچنے کیلئے اسلام شرط نہیں، بعیت بک جانے کا نام ہے اگر کافر ہمارے ہاتھ پر بک جائے ہم اسے بھی خدا تک پہنچادیں، گو وہ اپنے دین خبیث پر رہے۔

یا رنڈیوں کا ناچ علانیہ دیکھے جب اس پر اعتراض ہو تو کہے یہ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے، کما بلغنی عن بعضھم واعترف بہ بعض خلص، مرید یہ۔) جیسا کہ ان کے بعض سے مجھے اطلاع ملی اور اس کے مخلص مرید نے اس کا اعتراف کیا۔ ت)

یا شبانہ روز طبلہ سارنگی میں مشغول رہے جب تحریم مزامیر کی احادیث سنائیں تو کہے یہ مذمتیں تان کثیف بے مزہ باجوں کے لئے وارد ہیں، جو اس وقت عرب میں رائج تھے، یہ لطیف نفیس لذیذ باجے جواب ایجاد ہوئے اس زمانے میں ہوتے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سوا ان کے سننے کے ہرگز کوئی کام نہ کرتے۔

یا کہے۔

| | |
|---|---|
| بمعنی خدا ہے سراہا گیا ہے | محمد خدا ہے خدا ہے محمد |
| یہ دونوں ہیں ایک ان کو دو مت سمجھنا | خدا باطن وظاہر ہے محمد |

مسیحا سے تری آنکھوں کی سب بیمار اچھے ہیں

اشاروں میں جلا دیتے ہیں مردہ یا رسول اللہ

یا کہے۔

علی مشکلکشا شیر خدا تھا اور حیدر تھا

دو بالا مرتبہ تھارا کب دوش پیمبر تھا

برب کعبہ کب خیبر شکن فرزند آزر تھا

بتوں کے توڑنے میں اس سے ابراہیم ہمسر تھا

اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولاں کا

یا کہے مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے، اور انبیاء و سابقین علیہم الصلوۃ والسلام میں کوئی خدا کا محبوب نہ تھا۔

یا اس کے جلسہ میں لا الہ الا اللہ فلاں رسول اللہ اسی مغرور کا نام لے کر کہا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے۔

یہ سب فرقے بالقطع کافر مطلق ہیں، ھداھم اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم والا لعنھم لعنۃ تبید صغار ھم و کبارھم و تزیل عن الاسلام والمسلمین عارھم وعوارھم آمین۔

اللہ تعالیٰ ان کو سیدھی راہ کی ہدایت دے ورنہ ان پر لعنت فرمائے۔ ایسی لعنت جو ان کے بڑوں چھوٹوں کو ملیا میٹ کر دے، اور اسلام اور مسلمانوں سے ان کی عار اور اندھا پن ختم ہو جائے۔ آمین۔

اور جو شخص ابتدا میں صحیح الاسلام تھا بعدہ ان خرافات کی طرف رجوع کی اس کے مرتد ہونے میں شبہ نہیں، اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ہے، اب رہی تحقیق اس بات کی کہ ان میں جو شخص قدیم سے ایسے ہی عقائد پر ہوا اور بچپن سے یہی کفریات سیکھے، جیسے وہ مبتدعین جن کے باپ دادا سے یہی مذاہب کفرہ چلے آتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم ہونا چاہیے، کہ کفار چند قسم ہیں کچھ ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہر نے ان کی عورتوں سے نکاح اور ذبائح کا تناول جائز فرمایا دیا، وہ کتابی ہیں، اور بعض وہ جن کے نساء و ذبائح حرام، مگر ان سے جزیہ لینا مناسب ہو تو صلح کرنا غلبہ پائیں تو رفیق بنانا جائز ہے اور انہیں خواہی نخواہی اسلام پر جبر نہ کریں گے، وہ مشرکین ہیں اور بعض ایسے جن کے ساتھ یہ سب باتیں ناجائز، وہ مرتدین ہیں، آیا ان ہمیشہ کے بدعتی کفار مدعیان اسلام پر کس قسم کے حکم جاری ہوں، مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ میں چار قول مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل فقیر نے رسالۃ اللہ المقالۃ المفسرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ۔ میں بما لا مزید علہ کی، ان میں مذہب صحیح و معتمد علیہ یہی ہے کہ یہ مبتدعین بحکم شرح مطلقا مرتدین ہیں خواہ بدعت ان کے باپ دادا سے چلی آتی ہو یا خود انہوں نے ابتدائے اختیار کی ہو خواہ بعد ایک

زمانہ کے کی ہو کسی طرح فرق نہیں، بس اتنا چاہیے کہ باوجود دعوی اسلام واقرار شہادتیں بعض ضروریات دین سے انکار رکھتا ہو، اس پر احکام مرتدین جاری کئے جائیں گے، عالمگیریہ میں ہے۔

یجب الکفار وافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا و بتنا سخ الارواح و بانتقال روح اللہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن و بتعطیلھم الا مرو النھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبرئیل علیہ الصلوٰ والسلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام و احکامھم احکام المرتدین کذا فی الظھیریۃ۔

رافضیوں کی ان باتوں پر کہ ''مردے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔'' روح دوسرے جسموں میں آئیں گے، اللہ تعالیٰ کی روح ائمہ اہل بیت میں منتقل ہوئی ہے، امام باطن خران کریں گے، امام باطن کے خروج تک امرونہی حکام معطل رہیں گے، جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے حضرت علی کے مقابلہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی لانے میں غلطی ہوئی ہے، ان کی تکفیر ضروری ہے، یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں، اوران کے احکام مریدین جیسے ہوں گے ظہریہ میں ایسے ہی ہے۔

خود علامہ شامی علیہ الرحمۃ تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں مؤلف فتاوی علامہ حامد آفندی عماوی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے شیخ الاسلام عبداللہ آفندی کے مجموعہ میں علامۃ الوری نوح آفندی حنفی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ دیکھا جس میں ان سے تکفیر روافض کے بارے میں سوال ہوا تھا علامہ ان کے کلمات کفریہ لکھ کر فرماتے ہیں،

ثبت بالتواتر قطعا عند الخواص والعوام المسلمین ان ھذہ القبائح مجتمعۃ فی ھؤلاء الضالین المضلین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر الی ان قال، ولا یجوز ترکھم علیہ باعطاء الجزیۃ ولا بامان مؤبد نص علیہ قاضی خان فی فتاوجوز ارقاق نسائھم لان ارقاق المرتدۃ بعد مالحقت بدار الحرب جائز الخ۔ اہ ملتقطا۔

قاتلھم اللہ انی یذھبون قال اللہ تعالیٰ و من یتولھم منکم فانہ منھم۔

اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے یہ کدھر جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا، وہ انہی میں سے ہے۔

ھدنا اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم و دین ھذا النبی الکریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم و ثبتنا بالقول الثابت فی الدنیا والآخرۃ انہ ولی ذلک وا ھل التقوی و اھل المغفرۃ لا الی الا ھو سبحنہ و تعالیٰ عما یشرکون واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت کرے اور اس آخری نبی علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے دین پر چلائے اور دنیا و آخرت میں ایمان کامل پر ثابت قدم رکھے، اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے، اے تقوی والو اور مغفرت والو! اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پاک و بلند ہے، کسی شریک سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۲۳ تا ۱۳۰)

مدارک شریف میں ہے۔

ای لا تتخذو ھم او لیاء تنصرو نھم و تستنصرو نھم و تا خذو نھم و تعا شرو نھم معاشرۃ المو منین ۔

یعنی رب عزوجل فرماتا ہے: کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے معاون بنو اور ان سے اپنے لئے مدد چاہو، انہیں بھائی بناؤ، دنیوی برتاؤ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا رکھو، اس سب سے منع فرماتا ہے۔

تفسیر کبیر پارہ نمبر ۶ میں ہے:

المرا د ان اللہ تعالیٰ امر المسلم ان لا یتخذالحبیب النا صر الا من المسلمین ۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں کو ہی اپنا دوست اور مددگار بنائیں۔

اور اسی میں ہے:

یعنی لا تتخذو ھم او لیا ء ای لا تعتمدو ا علی الا ستنصا ر بھم و لا تتود و االیھم ،

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابی السعود و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں زیر آیت مذکورہ ہے۔

نھو عن موا لا تھم لقرا بۃ او صدا قۃ جا ھلیۃ و نحو ھما من اسباب المصادقۃ والمعاشرۃ و عن الا ستعا نۃ بھم فی الغزو و سا ئر الا مور الد ینیۃ۔

یعنی مسلمان منع کئے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ وہ رشتہ داری ہو یا اسلام سے پہلے کا یارانہ یا کسی سبب یاری خواہ میل جول کے سبب، اور منع کئے گئے اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت کریں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۹۳۔۴۹۴)

**﴿۵۵﴾ انما ولیکم اللہ ورسولہ الذین اٰمنو االذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ☆**

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں اللہ و رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرمایا کہ بس یہی مددگار ہیں، تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں، ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔

قال تعالیٰ:

و المؤ منون و المؤمنات بعضھم اولیاء بعض ۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں ۔

حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے:

مالھم من د ونہ من ولی۔

اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

معالم التنزیل میں ہے۔

(مالهم ) ای لاهل السموات و الارض (من دونه) ای من دون الله (من ولی ) ناصر ۔

وہابی صاحبو! تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول وصلحاء کے لئے ثابت کیا، جسے قرآن ہی جابجا فرما چکا: کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں ۔

مگر بحمدہ تعالیٰ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ذاتی وعطائی کا فرق سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے، یہ صفت دوسرے کی نہیں، اور رسول واولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی قدرت دینے سے مددگار ہیں۔ وللہ الحمد۔

اب اتنا سمجھ لیجئے کہ مدد کاہے کے لئے ہوتی ہے؟ ابلا کے لئے ،تو جب رسول اللہ اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعا االبلاء بھی ہیں، اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہ بالذات دافع البلاء، اور انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والثناء بعطائے خدا، و الحمد لله العلی الاعلی۔

پنج آیت از توریت وانجیل وزبور مقدسہ۔

امام بخاری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور دارمی وطبرانی ویعقوب بن سفیان حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ تورات مقدس میں حضور پر نور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

یا ایها النبی ! انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین ( الی قوله تعالیٰ)یعفو و یغفر ۔

اے نبی ! ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ، معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔ حرز بھی رب العزت جل جلالہ کی صفات سے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

یا حرز الضعفاء ! یا کنزالفقراء !

علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

جعله نفسه حرزا مبالغة لحفظه لهم فی الدارین ۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں، مگر رب تبارک وتعالٰی نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا: جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں، اوراس صفت کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا وآخرت میں اپنی امت کے حافظ ونگہبان ہیں۔و الحمدللہ رب العالمین۔

ہاں ہاں، خبرادار ہوشیار، اے نجدیان نابکار! ذرا کم سن نو پیدا عیارہ خام پارۂ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا، توریت وزبور کی دوآیتیں تلاوت کی جائیں گی، نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہرالہی کی بجلیاں گرائیں گئی، افسوس، تمہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا ہے، جب تم قرآن کی نہ سنو، اللہ کا کذب تم ممکن گنو، مگر جان کی آفت، گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے نقل فرمائیں، کلام الہی بتائیں، یہ امام الطائفہ کے نسب کے چچا، شریعت کے باپ، اورطریقت کے دادا۔اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الہی پر ایمان لانے کوروٹھی وہابیت منتی ہے، نہ روئے رفتن، نہ رائے ماندن۔

دوگونہ رنج وعذاب است جان لیلی را　　　بلائے صحبت مجنون وفرقت مجنون

ہاں اب ذرا گھبرائے دلوں، شرمائی چتونوں سے لجالی انکھڑیا اوپر اٹھایئے، اوربحمدہ وہ سنئے کہ ایمان نصیب ہوتو سنی ہوجایئے۔

جناب شاہ صاحب تحفۂ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

توریت کے سفر چہارم میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لابراھیم : ان ھاجرۃ تلد ویکون من ولدھا من یدہ فوق الجمیع و یدا الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: بیشک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اوراس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے۔اورسب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں۔عاجزی اورگڑگڑانے میں۔

وہ کون محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سید الکون ، معطی العون ، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے، اے دوجہاں کے اجالے، حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی و محتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بے قدر سے بچائے اور تجھ جیسے

کریم رؤف ورحیم کے سامنے پھیلائے ،والحمدللہ رب العالمین ۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول :۔

یـا احـمـد ! فـاضت الرحمة علی شفتیك من اجل ذلك ابارك علیك فتقلد السیف ، فـان بهـاء ك و حـمـدك الغالب (الی قوله ) الامم یخرون تحتك ، كتاب حـق جاء الله به من الیمن و التقدیس من جبل فاران ، و امتلأت الارض من تحمید احمد و تقدیسه ، و ملك الارض و رقاب الامم ۔

اے احمد! رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے برکت دیتا ہوں ،تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے ، سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی سچی کتاب لایا اللہ کی برکت وپاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے ،بھر گئی زمیں احمد کی حمد اوراس کی پاکی بولنے سے ،احمد مالک ہوا ساری زمیں اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔

اے احمد پیارے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مملوکو! خوشی وشادمانی ہے تمہارے لئے ، تمہارا مالک پیارا سراپا کرم وسراپا رحمت ہے ۔والحمدللہ رب العالمین ۔

عہد ما با لب شیریں دہناں بست خدائے

ما ہمہ بندہ وایں قوم خداوندانند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب　　یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

لہذا امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف ، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدینہ شریف میں نقلا وتذکیرا ، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض ، پھر علامہ محمد بن عبدالباری زرقانی شرح مواہب میں شرحا وتفسیرا فرماتے ہیں :۔

مـن لـم یـرولایة الـرسـول علیه فی جمیع احوالله و لم یرنفسه فی ملكه لا یذوق حلاوة سنته ۔

جو ہر حال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبردار نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

**فائدۂ عظیمہ:** الحمدللہ سنیوں کی اقبالی ڈگری، ان آیات توریت و زبور پر فقیر غفرلہ القدیر کو دو آیات توریت وانجیل مبارک مع چند احادیث کے یاد آئیں، مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان پنے کا اقرار سن لیجئے۔

تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا:۔

جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے تو نہ کھولے۔ انتہی

بھولا نادان لکھتے تو لکھ گیا مگر۔

کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائے گا دین نجدی پائمال سنیاں ہو جائے گا

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

یہاں اس قول سے تمام عالم پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہو جائے گا، بیچارے مسکین عزیز کے دھیان میں اس وقت بھی یہ ہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے ہیں، اس کے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہ جبار جلیل اقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہو جا۔

(الامن والعلی ص ۹۳)

۴۳۴۳۔ **عن** ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قلت لکعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما تجدون فی التوراۃ من وصف النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟ قال : نجدہ محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل ، لیس بفظ ولا غلیظ و لا سخاب

---

۴۳۴۳۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۱/ ۳۷۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۳۴۳

فی الاسواق و اعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ، و یسمع بہ آذانا صما، و یقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشھدون لا الہ الا اللہ وحدہ و لا شریک لہ ، یعین المظلوم و یمنعہ من ان یستضعف۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاک کیا پاتے ہو؟ کہا: حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں، نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردے، یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اسکا کوئی ساجھی نہیں، وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے، اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

۴۳۴۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت: مکتوب فی الانجیل من نعت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، لا فظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح مثل ما مر سواء بسواء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے، نہ سخت دل ہیں، نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور کرتے، انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔ باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے۔

۴۳۴۵۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

---

۴۳۴۴۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۱/ ۳۷۷ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد،

۴۳۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب نصرت بالرعب مسیرۃ شھر، ۱/ ۴۱۸

الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ ، ۱/ ۱۹۹

المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۵۵ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۰/ ۴۹

السنن الکبری للبیہقی ، ۸/ ۱۷۵ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۵/ ۳۳۵

علیه وسلم بینما انانائم اذ جئی بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمیں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

٤٣٤٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول لله صلی الله تعالی علیه وسلم : اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب، و اعطیت مفاتیح الارض الحدیث ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمیں کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣٤٧۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق ، جاء نی به جبرئیل ، علیه قطیفة من سندس ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں، جبرئیل لے کر آئے، اس پر نازک ریشم کا زین پوش باںقش ونگار پڑا تھا۔

٤٣٤٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور ابوالقاسم صلی اللہ

---

٤٣٤٦۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۹۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی،، ۱/۲۱۳

٤٣٤٨۔المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۲۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۰

میزان الاعتدال للذھبی، ۲۰۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۱۹۷

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے۔

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی غیوب خمسہ، علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ثم اعلم بها بعد ذلك۔ پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں۔ ان کا علم بھی دیا گیا۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبری میں نقل فرمایا:

علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں: یہ ہی حق ہے۔ وللہ الحمد۔ اس مقام کی تحقیق انیق فقیر کے رسالہ ''مالی الجیب بعلوم الغیب'' میں دیکھئے۔ وباللہ التوفیق ۔

(الامن والعلی ص ۹۴)

۴۳۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قالت ام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم امنة رضی الله تعالیٰ عنها : لما خرج من بطنی نظرت الیه فاذا انا به ساجدا ، ثم رأیت سحابة بیضآء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیب عن وجهی ، ثم تجلت فاذا انا به مدرج فی ثوب صوف ابیض و تحته حریرة خضراء ، و قد قبض علی ثلثة مفاتیح من اللؤلؤ الرطب ، و اذ اقائل یقول : قبض محمد صلی الله تعالی علیه وسلم علی مفاتیح النصر و مفاتیح الربح و مفاتیح النبوة ، ثم اقبلت سحابة اخری حتی غشیته فغیب عنی ، ثم تجلت فاذا انا به قد قبض علی حریرة خضراء مطویة ، و اذا قائل یقول : بخ بخ ، قبض محمد صلی الله تعالی علیه وسلم علی الدنیا کلها لم یبق خلق من اهلها الادخل فی قبضته ، هذا مختصر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدہ میں پڑے ہیں، پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہوگئے ۔ پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں

---

۴۳۴۹۔ دلائل النبوة لابی نعیم ،

کہ حضور ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمی بچھونا بچھا ہے،اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں، کہنے والا کہہ رہا تھا،نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں اور نبوت کی کنجیاں، سب پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا، پھر ایک اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے، پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے۔اور کوئی منادی پکار رہا ہے ۔واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی، زمین وآسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی ہو، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

۴۳۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قالت امنة الزهرية رضی اللہ تعالیٰ عنها : لما ولد جاء رضوان خازن الجنة عليه السلام و ادخله فی جناحيه فقال فی اذنه معك مفاتيح النصر ، قد البست الخواف و الرعب ، لا يسمع احد بذكرك الا وجل فؤاده و خاف قلبه و ان لم يراك يا خليفة الله !

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رضوان خازن جنت علیہ السلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لے کر گوش اقدس میں عرض کی: حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں، رعب ودبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے۔جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا، اگر چہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آگیا، اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں؟ ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ دار وہاں کی سیاہ وسفید کا مختار ہوتا ہے، مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب نہیں ہے؟ و ما قدر و االلہ حق قدرہ ، بے دولتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ! اللہ کا نائب اللہ کی طرف

---

۴۳۵۰۔ المولد لابی زکریا یحیٰ بن عائذ،

سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا ہے۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ (الامن والعلی ص ۹۶)

**﴿۵۷﴾ یا ایھا الذین اٰمنو لا تتخذ واالذین اتخذ وا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوالکتب من قبلکم والکفار اولیاء ج واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ۔☆**

اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا وہ جو تم سے پہلے کتاب دئے گئے اور کافران میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

موالات ہر کافر سے حرام ہے۔ واضح ہو چکا کہ رب عزوجل نے عام کفار کی نسبت یہ احکام فرمائے تو بزور زبان ان میں سے کسی کا استثناء ماننا اللہ عزوجل پر افتراء بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے، بلکہ عالم الغیب عز جلالہ نے یہ حکم یہود و نصاری سے خاص ماننے والوں کے منہ میں اپنے قہر عظیم کا پتھر دیدیا، ایک آیت میں صراحۃ کتابیوں کے ساتھ باقی کفار کو جدا ذکر فرمایا کہ کتابی غیر کتابی سب کو تعمیم حکم مفسر منور ہو جائے، جاہلان ضلیل کی تاویل ذلیل راہ نہ پائے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۵۳)

اب تو کسی مفتری کے اس بکنے کی گنجائش نہ رہی کہ یہ حکم صرف یہود و نصاری کے لئے ہے، نیز آیت کریمہ میں کھلا اشارہ فرماتا ہے کہ کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا اور اوپر آیت میں صریح تصریح گذر چکی کہ انہیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۵۴)

تفسیر ابن جریر میں اس آیت کریمہ کے تحت ہے ۔

یقول لا تتخذو ھم ایھا المومنون انصارا واخوانا وحلفاء فانھم لا یالونکم خبالا وان اظھروا لکم مودۃ وصداقۃ ۔

رب عزوجل فرماتا ہے: اے مسلمانو! کافروں کو مددگار یا بھائی اور حلیف نہ بناؤ، وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہ کریں گے، اگرچہ وہ تم سے دوستی یارانہ ظاہر کریں۔

فقہ و حدیث کے حاوی امام اجل ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مشکل الآثار میں

یہ تحقیق فرما کر کہ مشرکوں سے استعانت حرام ہے، کتابی سے ہوسکتی ہے اس پر حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس کردیا اور انہیں مشرکین فرمایا۔ اعتراضات وارد کی کہ دیکھو حضور نے یہود کو بھی مشرکین سے گنا اور ان سے استعانت کو بھی مشرکین سے استعانت قرار دیا، اس کے جواب میں فرمایا: اس کی وجہ ان کا اس مشرک منافق سے حلف ہے کہ حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں تو مشرک کے حلیف ہوکر وہ کتابی نہ رہے مرتد ہوگئے، اسی طرح مشرک۔

امام ابوالولید باجی نے مختصر پھر علامہ یوسف دمشقی نے معتصر میں اسے مقرر رکھا۔

بنی قینقاع کے یہودی ابن ابی کے حلیف بنکر مرتدوں کے مثل ہوگئے تو کتابیوں کے حکم میں نہ رہے اور مشرکوں کی طرح ہوگئے، ان کا حکم وہی حکم ہوا جو مشرکوں کا، اسی واسطے حدیث نے انھیں منع فرمایا اور ان کا نام مشرک رکھا۔

سبحان اللہ! یہودی مشرک کے حلیف بنکر کتابی نہ رہے مرتد و مشرک ہوگئے حالانکہ الکفر ملة واحدة ۔ مگر کلمہ گو لیڈر مشرکین ہند کے حلیف پس رو غلام بن کر نہ مرتد ہوئے نہ مشرک ہوئے، ہٹے کٹے مسلمان ہی بنے رہے۔

مشرک سے عہد باندھ کر مشرک ہوئے یہود
یہ مشرکوں کے عبد مسلمان ہی رہے

حلف جب دو مساوی گروہوں میں ہو فریقین یکساں ہیں اور جب مغلوب وضعیف گروہ دوسرے کی پناہ لے کر اس کا حلیف بنے تو پوری موافقت کا بار اسی پر ہے، اس کی طرف سے صرف قبول پناہ دہی ہے، ابن ابی خبیث نے بڑی سطوت پیدا کرلی تھی یہاں تک کہ اس کے لئے تاج تیار کیا جاتا تھا قریب تھا کہ اسے بادشاہ بنایا جائے، یہودی بنی قینقاع کا حلف اس کی شوکت سے مستفید ہی ہونے کو تھا۔ لہذا امام نے فرمایا:

ھی الموافقة من الحالفین للمحالفین ۔ حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں۔ نہ اختصار کی طرح "الموافقة بین المتحالفین" حلف کرنے والوں کے درمیان موافقت۔ پھر دوبارہ ادیان حکم یہ ہے کہ نازل سے مجرد ارادہ موافقت نازل کردیتا ہے، اور ضد کے لئے صرف ارادہ کافی نہیں۔ مسلمان اگر معاذ اللہ صرف

ارادہ کفر کرے گا تو کافر ہو جائے گا لیکن کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہوگا جب تک کہ اسلام قبول نہ کرے، یونہی کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مشرک نرے ارادے سے کتابی نہ ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ یہودی مشرک ہو گئے ابن ابی خبیث کتابی نہ ہوا۔ یونہی حلیفان مشرکین ہند پر امام کا یہ حکم نافذ ہوگا مشرکین ہند مسلمان نہ ہو جائیں گے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۸۸ تا ۴۹۰)

**﴿۷۸﴾ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم ط ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ ☆**

لعنت کئے گئے وہ جنہوں کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسی بن مریم کی زبان پر یہ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا، اس سے کہتا اے شخص اللہ سے ڈر اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اسی حال پر ہوتا، تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانا نے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا، جب انھون نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا پھر فرمایا:

بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے داؤد و عیسی بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا، وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے، البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۸۲)

**﴿۸۰۔ ۸۱﴾ تری کثیرا منھم یتولون الذین کفروا ط لبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب ھم خلدون۔ ☆**

**ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فسقون۔ ☆**

ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بری چیز خود اپنے لئے آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور ان نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مشرکوں سے اتحاد و وداد قطعی حرام اور ان سے اخلاص دلی یقیناً کفر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۴۵)

**﴿۸۹﴾ لا یؤ اخذ کم اللہ با للغو فی ایما نکم ولکن یؤ اخذ کم بما عقدتم الا یما ن ج فکفار تہ اطعام عشرۃ مسکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ ط فمن لم یجد فصیا م ثلثۃ ایا م ط ذلک کفا رۃ ایما نکم اذا حلفتم ط واحفظوا ایما نکم ط کذلک یبین اللہ لکم آیتہ لعلکم تشکرون۔☆**

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والے کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو کچھ ان میں سے نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانوں۔

## ﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر قسم کے خلاف کرنے میں شرعاً خیر دیکھے تو خلاف کرے اور کفارہ دے ورنہ بلاوجہ شرعی قسم توڑنا حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۵/۹۳۶)

۴۳۵۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَلَفَ عَلیٰ یَمِیْنٍ فَرَأیٰ غَیْرَھَا خَیْرًا مِنھَا فَلْیَأتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَ

---

۴۳۵۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان و النذور، ۲/۴۸

المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۹۷ ☆ المسند لابی داؤد الطیالسی، ۴/۱۳۸

تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۷۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۴

لِیُکَفِّرُ عَنْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۴۳۵۲۔ عن أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنِّی وَاللّٰہُ ! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا أُحْلَفُ عَلیٰ یَمِیْنٍ فَأرٰی غَیْرَھَا خَیْرًامِنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَأتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم ! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

(فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰)

﴿۹۶﴾ احل لکم صید البحر وطعا مہ متاعا لکم وللسیارۃ ج وحرم علیکم صید البر ما د متم حرما واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون۔☆

حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مچھلی تر ہو یا خشک مطلقا حلال ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: و احل لکم صید البحر۔ سوائے طافی کے جو خود بخود بغیر کسی سبب ظاہر کے دریا میں مر کر اترا آتی ہے۔

عالمگیری میں ہے۔

---

۴۳۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان و النذور، ۲/۹۸۰

السنن لابن ماجہ، باب من حلف علی یمیں، ۱/۱۵۳

السمك يحل اكله الا ما طفا منه ـ

خشک مچھلی کا کسی نے استثنانہ کیا، اگر حرام کہنے والا جاہل ہے اسے سمجھایا جائے اور ذی علم ہے تو اس پر حلال خدا کے حرام کہنے کا الزام عائد ہے۔ اسے تجدید اسلام وتجدید نکاح چاہیے ہاں اگر وہاں سوکھی مچھلی دریائے کے سوا کسی خشکی کے جانور کا نام ہے جیسے ریگ ماہی تو اس کا حال معلوم ہونا چاہئے۔ اگر ریگ ماہی کی طرح حشرات الارض سے ہے تو ضرور حرام ہے۔

عالمگیری میں ہے۔

جميع الحشرات ا هو ا م الا ر ض لا خلا ف في حر مة هذ ه الا شيا ء ـ

واللہ تعالیٰ اعلم ـ (فتاوی رضویہ قدیم ۸/۳۷۵)

**﴿۱۰۱﴾ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تسئلو ن عن اشیاء ان تبد لکم تسو کم ج وان تسئلوا عنها حین ینزل القرآن تبد لکم ط عفا الله عنها والله غفور حلیم۔☆**

اے ایمان والوں ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں جو تمہیں بری لگیں اور انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا اور حلم والا ہے۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہو جاتیں اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہو جاتیں، پھر جو انہیں چھوڑتا یا کرتا گناہ میں پڑتا، اس مالک مہربان نے اپنے احکام میں ان کا ذکر نہ فرمایا، یہ کچھ بھول کر نہیں کہ وہ تو بھول اور ہر عیب سے پاک ہے، بلکہ ہم پر مہربانی کے لئے کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں تو مسلمانوں کو فرماتا ہے: تم بھی ان کی چھیڑ نہ کرو کہ پوچھو گے حکم مناسب دیا جائیگا اور تمہیں کو دقت ہوگی، اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن باتوں کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ نکلے وہ ہر گز منع نہیں بلکہ اللہ کی معافی میں ہیں۔

دار قطنی ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوها ،وحرم حرمات فلا تنتهكوها

،وحد حدودا فلا تعتدوھا ،وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثوا عنھا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کی ہیں انھیں ہاتھ سے نہ دو،اور کچھ حرام فرمائی ہیں ان کی حرمت نہ توڑو،اور کچھ حدیں باندھی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو،اور کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔

احمد وبخاری ومسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذرونی ما ترکتکم فانماھلك من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم واختلافھم علی انبیائھم فاذا نھیتکم عن شیئًاجتنبوہ واذا امر تکم بامر فأتو منہ ما استطعتم ۔

یعنی جس بات میں میں نے تم پر تضییق نہ کی اس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچواور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

احمد وبخاری ومسلم سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اعظم المسلمیں فی المسلمیں جرما من سأل عن شیٔ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألتہ۔

بے شک مسلمانوں کے بارے میں ان کا بڑا گنہگار وہ ہے جوایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں نہ ان کی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب وسنت میں ذکر نہ ہومطلقا ممنوع ونادرست ٹھرے،تواس سوال کرنے والے کی کیا خطا،اس کے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز رہتی، بالجملہ یہ قاعدہ نفیسہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یابرائی ثابت ہووہ بھلی یابری ہےاور جس کی نسبت کچھ ثبوت نہ ہووہ معاف وجائز ومباح ورواا وراس کوحرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت مطہرہ پرافتراء۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۵۸۲۔۵۸۳)

(۱۰۳)ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سا ئبۃ ولا وصیلۃ ولا حام ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب ط واکثر ھم لا یعقلو ن ۔ ☆

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اوران میں اکثر نرے بے عقل ہیں۔

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مشرکین اپنے بتوں کے لئے سانڈ چھوڑتے اسے سائبہ کہتے، جس کا کان چیر کر چھوڑتے اسے بحیرہ کہتے، اوران جانوروں کوحرام جانتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا۔

یعنی یہ باتیں اللہ نے ٹھہرائیں نہیں لیکن کافر اس پر جھوٹ باندھتے ہیں، توان جانوروں کوحرام بتانا کافروں کا قول ہےاور قرآن مجید کے خلاف ہے، اورآیہ کریمہ۔ ما اھل بہ لغیر اللہ ۔ اس جانور کے لئے ہے جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا جائے، چھوڑے ہوئے جانور سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ یہ متعصب وہابیوں کے جاہلانہ خیال ہیں۔ کہ جاندار یا بے جان ذبیحہ ہو یا غیر جس چیز کو غیر خدا کی طرف منسوب کر کے پکاریں گے حرام ہو جائے گی۔ ایسا ہو تو ان کی عورتیں بھی ان پر حرام ہوں گی کہ وہ بھی انہیں کی عورتیں کہہ کر پکاری جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام ان پر نہیں لیا جاتا۔ ایسے بیہودہ خیالوں سے بچنا لازم ہے۔ ہاں بت کے چڑھاوے کی مٹھائی مسلمانوں کو نہ لینا چاہئے کہ کافر اسے صدقہ کے طور پر بانٹتے ہیں۔ وہ لینا ذلت بھی ہے اور معاذ اللہ جو چیز انہوں نے تعظیم بت کے لئے بانٹی اس کا ان کے موافق مراد استعمال بھی ہے بخلاف چھوڑے ہوئے جانور کہ اس کا کھانا کافروں کے خلاف مراد اوران کی ذلت ہے، اس میں حرج نہیں مگر یہ شرط ہے کہ فتنہ نہ ہو ورنہ فتنہ سے بچنا لازم ہے۔

قا ل اللہ تعا لیٰ: الفتنۃ اشد من القتل ۔ ( البقر ۃ ۔ ۱۹۱ ) واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ قدیم ۸/۳۳۷)

(۱۱۰)اذقا ل اللہ یعیسی ابن مریم اذ کر نعمتی علیک وعلی والد تک م اذ اید تک بروح القدس قف تکلم النا س فی المھد و کھلا ج واذ علمتک الکتب والحکمۃ والتو رۃ والا نجیل ج واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر با ذ نی فتنفخ فیھا فتکو ن طیرا با ذنی وتبرئ الا کمہ والا

**برص باذنی ج واذ تخرج الموتی باذنی ج واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین ☆۔**

جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسی یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دفع بلائے مرض اور ابرائے اکمہ وابرص میں کتنا فرق ہے۔ یعنی کوئی فرق نہیں)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الانعام

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے

﴿۱۹﴾قل ای شیٔ اکبر شھادۃً ط قل اللہ قف شھید بینی وبینکم قف واوحی الی ھذا القراٰن لانذرکم بہ ومن بلغ ط ائنکم لتشھدون ان مع اللہ اٰلھۃ اخری ط قل لا اشھد ج قل انما ھو الٰہ واحد واننی بریٓء مما تشرکون۔☆

تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں۔تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس سے کذب باری محال ہونے پر استدلال فرمایا) اقول: اللہ کے لئے حمد ومنت، یہ آیہ کریمہ سابقہ" و من اصدق من اللہ قیلا " سے بھی جلی واظہر اور افادہ مراد میں اجلی وازھر، وہاں ظاہر نظم نفی اصدقیت غیر تھا اور اثبات اصدقیت کلام اللہ بحوالہ عرف، یہاں صراحۃ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی گواہی سب گواہیوں سے اکبر واعظم واعلی ہے۔اب اگر معاذ اللہ امکان کذب کو دخل دیجئے تو ہرگز شہادت الٰہی کو تواتر پر تفوق نہیں کہ جو یقین اس سے ملے گا اس سے بھی مہیا، اور جو احتمال اس میں باقی اس میں بھی پیدا، تو قرآن پر ایمان لانے والے کو یہی چارہ کہ مذہب مہذب اہل سنت کی طرف رجوع کرے اور جناب عزت کے امکان کذب سے برأت پر ایمان لائے۔فافھم واعلم واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوی رضویہ جدید ۳۵۵/۱۵)

**﴿۲۶﴾وھم ینھون عنه وینئون عنه ج وان یھلکون الا انفسھم وما یشعرون۔☆**

اور وہ اس سے روکتے اور اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں اور انہیں شعور نہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جا بوجھ کر بے شعوروں کے سے کام کرے، اس سے بڑھ کر بے شعور کون؟ سلطان المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے تلمیذ رشید سیدنا امام اعظم کے استاد مجید امام عطا بن ابی رباح و مقاتل وغیرہم مفسرین فرماتے ہیں: یہ آیت ابو طالب کے باب میں اتری۔

تفسیر امام بغوی محی السنۃ میں ہے:

قال ابن عباس ومقاتل نزلت فی ابی طالب کان ینھی الناس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و یمنعھم و ینأی عن الایمان به ای یبعد۔

انوار التنزیل میں ہے:

ینھون عن تعرض لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ینأون فلا یومنون به کابی طالب۔

فریابی اور عبدالرزاق اپنے مصنف اور سعید بن منصور سنن میں اور عبید بن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابو الشیخ ابن مردویہ و حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

قال: نزلت فی ابی طالب کان ینھی عن اذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به۔

یعنی یہ آیت ابو طالب کے بارے میں اتری اور کافروں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے منع کرتے باز رکھتے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے دور رہتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(ایمان ابوطالب۔۱۳تا۱۵)

۴۳۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعمه قل : لا اله الا الله ، اشهد لك بها یوم القیامة قال : لو لا ان تعیرنی قریش یقولون : انما حمله علی ذلك الجزع لا قررت عینك فانزل الله عزوجل ، انك لا تهدی من احببت ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کردیتا۔اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۴۳۵۴۔ **عن** سعید بن المسیب عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاة جاء ه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبی امیة بن المغیرة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا عم ! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله ، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبی امیة : یا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم یزل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعرضها علیه و یعید له تلك المقالة حتی قال ابو طالب اخرما كلمهم هو علی ملة عبد المطلب و ابی ان یقول : لا اله الا الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل الله

---

۴۳۵۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/۴۳۴
۴۳۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۱/ ۱۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۴۳۳

تبارك و تعالىٰ ما كان للنبى و الذين آمنوا ان يستغفروا و المشركين و لو كانوا اولى قربى من بعدى ماتبين لهم انهم اصحاب الجحيم ، و انزل الله تعالى فى أبى طالب فقال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انك لا تهدى من احببت و لكن الله يهدى من يشاء و هو اعلم بالمهتدين ۔

حضرت سعد بن مسیب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابو طالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دوں گا۔ یہ سن کر ابو جہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہ ہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ شرح المطالب ص ١٦

٤٣٥٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهماقال:نزلت اى " انك لا تهدى من احببت " فى أبى طالب كان ينهى عن اذى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ينأى عما جاء به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ " انك لا تهدى من احببت " ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی

---

٤٣٥٥۔ المستدرك للحاكم،

کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۴۳۵۶۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالٰی عنهما انه قال للنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله كان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لكان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا؟ خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۴۳۵۷۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالٰی عنه قال۔ ان رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ كعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے ابو طالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

---

۴۳۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب ، ۱/ ۵۴۸

الصحیح لسملم، كتاب الایمان ۱/ ۱۱۵

۴۳۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة أبی طالب ، ۱/ ۵۴۸

الصحیح لمسلم، كتاب الایمان ، ۱/ ۱۱۵

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۹ ☆

۴۳۵۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال۔ قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجتہ من غمرۃ جھنم الی ضحضاح منھا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ شرح المطالب ص ۲۱

۴۳۵۹۔ **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت : ان الحارث بن ھشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حجۃ الوداع فقال : یا رسول اللہ! انک تحث علی صلۃ الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلک یفعلہ ھشام بن المغیرۃ فما ظنک بہ یا رسول اللہ ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل قبر لا یشھد صاحبہ ان لا الہ الا اللہ فھو جزوۃ من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجہ اللہ لمکانہ منی و احسانہ الی فجعلہ الی ضحضاح من النار ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر ہے جس کا مردہ لا الہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگار ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

---

۴۳۵۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۸۱۱ ☆

۴۳۵۹۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۸/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۶، ۱۲/ ۱۵۱

۴۳۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهون اهل النار عذ ا با ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۴۳۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذهب فوار ابا ك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مر گیا،فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۴۳۶۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قا ل : قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ۔

---

۴۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار ، ۹۷۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱۱۵/۱
المستدرك للحاکم، ۵۸۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۹۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۲/۲ ☆ المسند لابی عوانه ۹۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۵/۱ ☆
۴۳۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ۴۵۸/۲
السنن للنسائی باب موارة المشرك ، ۲۱۰/۱
۴۳۶۲۔ المصنف لابن أبی شیبة ،

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

(شرح المطالب ص ۲۳)

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزيمه ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابوطالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مرگیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابوطالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر وقمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا ورسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔ شرح المطالب ص ۲۵

فتح مکہ کے دن ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۴۳۶۵۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کانت مشیة اللہ عزوجل فی اسلام عمی العباس و مشیتی فی اسلام عمی أبی طالب فغلبت مشیة اللہ مشیتی ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالی کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو طالب کافر رہا۔

۴۳۶۶۔ **عن** محمد بن کعب القرظی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه لما شتکی ابو طالب شکواہ التی قبض فیھا قالت له قریش : ارسل الی ابن اخیك یرسل الیك من ھذہ الجنة التی ذکرھا یکون لك شفاء فارسل الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ حرمھا علی الکافرین طعامھا و شرابھا ، ثم اتاہ فعرض علیه الاسلام فقال: لو لاان تعیربھا فیقال جزع عمك من الموت لاقررت بھا عینك و استغفرله بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراھیم علیه السلام لا بیه و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لعمه فاستغفر وا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی و الذین آمنوا لآیة ۔

---

۴۳۶۵۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم کنز العمال ، للمتقی ، ۳۴۴۳۹، ۱۲/ ۱۵۲

۴۳۶۶۔ البسیط للواحدی ،

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابو طالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ (شرح المطالب ص ۲۹)

۴۳۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان یوم القیامة شفعت لأبی و امی و أبی طالب و اخ لی کان فی الجاهلیة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبیٰ میں فرمایا:۔

---

۴۳۶۷۔ فوائد تمام الرازی ،

یہ حدیث اگر ثابت بھی ہوتو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہوجائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانۂ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانۂ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد معنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہان کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب والتخفیف عنہ بسببہ۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرورہ بولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقہ ثوبیۃ حین بشربہ و انما ھی کرامۃ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔

بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللھم! اجرنا من عذابک الالیم بجاہ نبیک الرؤف الرحیم علیہ و علی آلہ افضل الصلوۃ و ادوم التسلیم ۔ آمیں والحمد للہ رب العالمیں شرح المطالب ص۰

**﴿۳۸﴾ وما من دابة فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم ۔ ما فرطنا فی الکتب من شیء ثم الیٰ ربهم یحشرون۔☆**

اور نہیں زمین میں کوئی چلنے والا اور نہ کوئی پرندکہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس میں (یعنی قرآن کریم میں) تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلا ابدا جمیع کوا ئن وحوادث بالاستیعاب موجود ہیں۔ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پرنور سید عا لم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کتا ب اللہ فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعد کم و حکم ما بینکم ۔

قرآن اس میں خبر ہے ہراس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شئی کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ روا ہ التر مذ ی ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

لو ضا ع لی بغیر لو جد ته فی کتا ب اللہ ۔

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں۔

ذکر ہ ابن الفضل المر سی نقل عنه فی الاتقا ن ۔

امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لو شئت لا و قر ت من تفسیر الفا تحة سبعین بعیرا ۔

میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں۔

ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ جز آتے ہیں، یہ فقط سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی، پھر یہ علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔ ذ هب عمر به تسعة اعشا ر العلم ۔ عمر علم کے نو حصے لے گئے۔ کا ن ابو بکر ا علمنا ۔ ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا۔ پھر علم نبی تو علم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

غرض قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم جس قدر فہم اسی قدر علم۔ و تلك الا مثا ل نضر بها للنا س و ما یعقلها الا لعلمو ن ۔ ( العنکبو ت ۔ ۴۳ ) کہاوتیں ارشاد تو سب کے لئے ہوئیں ہیں پر ان کی سمجھ انہیں کو ہے جو علم والے ہیں پھر علم کے مدارج بیحد متفاوت۔ و فو ق کل ذ ی علم علیم ۔

عالم امکان میں نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات۔

ولہذا ارشاد ہوا:

انا انز لنا الیك الکتب با لحق لتحکم بین النا س بما ارا ك الله ۔ ( النسا ء ۔ ۱۰۵ )

تو حضور کو جو کچھ حکم جو کچھ رائے جو کچھ طریقہ جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے

ان الی ربك المنتهی ۔ ( النجم ۔ ۴۲ )

سب قرآن عظیم میں ہے۔

ان هو الا و حی یو حی ۔ ( النجم ۔ ۴ )

مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم تام وشامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بددین مکار بدلگام، فاجر آنیوالے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہو جائیں۔

بل کذ بو ا بما لم یحیطو ا بعلمه و لما یأ تهم تا ویله کذلك کذ ب الذ ین من قبلهم فا نظر کیف کا ن عا قبة الظا لمیں ۔ ( یو نس ۔ ۳۹ )

لہذا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا:

الا انی او تیت القر ان و مثله معه لا یو شك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذ االقر آن فما و جد تم فیه من حلا ل فا حلو ہ و ما و جد تم فیه من حرام فحر مو ہ و انما حر م رسو ل الله کما حر م الله ۔

سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کے مثل دیا گیا، خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ حلال جانو، اور جسے حرام پاؤ اسے حرام مانو۔ حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔

رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اورفرماتے ہیں:

لاالفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لاادری ماوجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ ،

خبردار! میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اسے کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا، یا اس سے نہی تو کہنے لگے میں نہیں جانتا، ہم جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ۔

اورایک حدیث میں حضوروالاصلاۃ اللہ تعالی وسلامہ علیہ نے فرمایا:

یحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا لا ما فی ہذا القران ،الاانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا کمثل القرآن او اکثر۔

تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیز حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ۔

(قدیم ۹/۱۱۸۔۱۱۹)

۴۳۶۸۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : من لم يسأل الله يغضب عليه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۴۳۶۸۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء ۲۸۰/۲

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائیگا۔
(فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۵)

۴۳۶۹۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : من لا يدعوننی اغضب عليه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔
(فتاوی رضویہ ۳/۱۸۵)

﴿۵۷﴾ قل انی علی بينة من ربی وكذبتم به ط ما عندی ما تستعجلون به ط ان الحكم الا لله ط يقص الحق وهو خير الفاصلين ۔☆

تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں۔ اور تم اسے جھٹلاتے ہو۔ میرے پاس نہیں جس کی تم جلدی مچارہے ہو۔ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے) جس چیز کو اس نے کی ہیئت خاصہ سے محل معین سے مخصوص اور مقصور و محصور فرمایا اس سے تجاوز جائز نہیں، جو تجاوز کریگا دین میں بدعت نکالے گا، جس چیز کو اس نے ارسال واطلاق پر رکھا ہر گز کسی ہیئت ومحل پر مقتصر نہ ہوگی اور ہمیشہ اپنے اطلاق پر ہی رہے گی، جو اس سے بعض صورتوں کو جدا کرے گا دین میں بدعت پیدا کرے، ذکر و دعا اسی قبیل سے ہیں کہ زنہار شرع مطہرہ نے انہیں کسی قید وخصوصیت پر محصور نہ فرمایا بلکہ عموما ومطلقا ان کی تکثیر کا حکم دیا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸/۵۳۵)

﴿۵۹﴾ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ط ويعلم ما فی البر والبحر

---

۴۳۶۹۔ كنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۲/۶۳

**ۃ وما تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔☆**

اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے۔اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور بیشک صحیح حدیثیں بیان فرمارہی ہیں کہ روز اول سے آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو گا سب لوح محفوظ میں لکھا ہے، بلکہ یہاں تک کہ جنت و دوزخ والے اپنے اپنے ٹھکانے میں جائیں۔اور وہ جو ایک حدیث میں فرمایا:

کہ اب تک کا سب حال اس میں لکھا ہے،اس سے بھی یہی مراد ہے،اس لئے کہ کبھی ابد بولتے ہیں اور اس سے آئندہ مراد لیتے ہیں جیسا کہ بیضاوی میں ہے، ورنہ غیر متناہی چیز کی تفصیل متناہی چیز نہیں اٹھا سکتیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور اسی کو ''ما کان وما یکون'' کہتے ہیں۔

اور بیشک علم اصول میں بیان کردیا گیا کہ نکرہ مقام نفی میں عام ہوتا ہے تو جائز نہیں کہ اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیان سے چھوڑ دی ہو اور ''کل'' کا لفظ تو عموم پر نص سے زیادہ نص ہے تو روا نہیں کہ بیان روشن اور تفصیل سے کوئی چیز چھوٹ گئی ہو اور یہ عام افادۂ استغراق میں یقینی ہے اور یہ کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کرنا واجب ہے جب تک کہ کوئی صحیح دلیل اس کو نہ پھیر دے اور یہ کہ جب تک کوئی دلیل مجبور نہ کرے تخصیص و تاویل بات کا بدلنا اور پھیرنا ہے، ورنہ شرع جلیل سے امان اٹھ جائے۔اور یہ کہ حدیث احاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ صحت پر ہو مگر عموم کی تخصیص نہیں کرسکتی بلکہ اس کے سامنے مضمحل ہوجائے گی۔

(الدولۃ المکیہ ـ ۲۷۵)

**﴿۶۱﴾ وهو القاهر فوق عباده ویرسل علیکم حفظة ۃ حتی اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا وهم لا یفرطون۔☆**

اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی

کوموت آتی ہے ہمارے فرشتے روح قبض کرتے ہیں اوروہ قصور نہیں کرتے ۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں مولیٰ سبحانہ وتعالی فرشتوں کو ہمارا حافظ ونگہبان فرماتا ہے۔

(الامن والعلی ۔۸۷)

اوران کوموت دینے والابھی فرشتہ ہے، حالانکہ خودفرماتا ہے۔اللہ یتو فی الا نفس ۔اللہ ہے کہ موت دیتا ہے جانوں کو۔

(الامن والعلی ۔۸۷)

**﴿۶۸﴾واذا رایت الذین یخوضون فی اٰیتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ ط واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین ۔☆**

اوراے سننے والے جب توانہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں توان سے منھ پھیرلے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تویادآئے پرظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں بدکاروں اورظالموں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اورمیل جول رکھنے کی ممانعت ہے کہ ان کا برااثرپڑتا ہے،اور)صحبت خصوصا بدکارکااثرپڑنا احادیث وتجارب صحیحہ سے ثابت ہے۔

۴۳۷۰۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسک و نا فخ الکیر ،فحامل المسک اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منه ریحا طیبة،ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

---

۴۳۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب فی العطار و بیع المسک ،　　۱/۲۸۲

الصحیح لمسلم ،　　باب استحباب مجالسه الصالین،　　۲/۳۳۰

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔ مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا، اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۴۳۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبک من سوادہ اصابک من دخانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔ (فتاوی رضویہ،۵/۲۶۶)

۴۳۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا ھذا ! اتق اللہ ،ودع ما تصنع، فانہ لا یحل لک،ثم یلقاہ من الغد و ھو علیٰ حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ، فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون ، کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص

---

۴۳۷۱۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ۲/۶٦٤

۴۳۷۲۔ السنن لأبی داؤد ، باب الامر و النھی، ۲/٥٩٦

السنن لابن ماجہ ، باب الامر بالمعروف، ۲/۲۹۸

دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوالوں کے مثل ہوگیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۴۳۷۳ ۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیه الصلوۃ والتسلیم:ان اھلك من قریتك اربعین الفاً من الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال : یا رب !الفاسقون ھم الفاسقون ،فلم یھلك الصالحون ؟ قال : انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

۴۳۷۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنھتھم علماؤھم فلم ینتھوا، فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ قلوب

---

۴۳۷۴۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۲۰۰/۱

السنن لأبی داؤد، باب الامر و النھی ۵۹۶/۲

بعضہم علی بعض و لعنہم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیہم الصلوۃ و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

(فتاوی رضویہ، ۵/۲۸۰)

## ﴿۷۵﴾واذ قال ابراهیم لابیه اٰزر اتتخذ اصناماً اٰلهةً انی اریک وقومک فی ضلٰلٍ مبین۔☆

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر کبیر میں اس آیت کے تحت فرمایا:

الاطلاع علی آثار حکمۃ اللہ تعالی فی کل واحد من مخلوقات هذه العالم بحسب اجناسها وانواعها و اصنافها و اشخاصها و احوالها مما لا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیهم الصلاة و السلام لهٰذا المعنی کان رسولنا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول فی دعاءه اللهم ارنا الاشیاء کما هی

اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور بدنوں میں حکمت الٰہیہ کے آثار پر انہیں اکابر کو اطلاق ہوتی ہے جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں، اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہم کو تمام چیزیں جیسی کہ وہ ہیں دکھادے۔

اقول: یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہل سنت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اس عالم کی تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس نوع صنف شخص جسم اور ان سب میں

اللہ کی حکمتیں بالتفصیل جانتے ہیں۔ وہابیہ کے نزدیک کافرو مشرک ہونے کے کو یہی بس ہے بلکہ ان کے نزدیک امام ممدوح کو کافرو مشرک سے بڑھ کر کہنا چاہئے۔

گنگوھی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہوجائے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہے۔

تو امام کہ صرف زمین در کنار زمین وآسمان وفرش وعرش تمام عالم کے جملہ اجناس وانواع واصناف واشخاص واجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں ان کو تو کئی لاکھ درجے کافر ہوجانا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالۃ علوم غیب اوران کی عطاو نیابت سے ان کا خدا اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم ہونا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے وللہ الحمد۔

(۷۶) یہی مضمون شریف تفسیر نیشا پوری میں بایں عبارت ہے۔

الاطلاع علی آثار حکمة الله تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات هذه العوالم بحسب اجناسها وانواعها واصنافها واشخاصها وعوارضها ولواحقها کما هی لا تحصل الالاکابر الانبیاء ولهذا قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ارنی الاشیاء کما هی۔

ان عالموں کی مخلوقات میں سے ہر ایک کے تمام آثار حکمت الٰہیہ کی جنسوں نوعوں اور فردوں نیز عوارض ولواحق حقیقیہ پر مطلع ہونا اکابر انبیاء کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوتا، اسی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء میں عرض کیا کہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں دکھا۔

اس میں آثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے۔ هذه العالم۔ کی جگہ هذه العوالم۔ ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرتا ہے، اور اجناس وانواع واصناف واشخاص کے ساتھ عوارض ولواحق بھی مذکور ہے کہ احاطہ جملہ جواہر واعراض میں تصریح تر ہو اگرچہ اجناس عالم میں عارض بھی داخل تھے پھر ان کے ساتھ "کما هی" کا لفظ اور زیادہ ہے کہ صحت علم غیب غیر مشوب بالخطاء والوھم کی تاکید ہو۔ جزاهم الله تعالیٰ خیر الجزاء آمین۔

(خالص الاعتقاد۔۳۲۔۳۳)

**﴿۷۹﴾فلما راَ الشمس بازغۃً قال ھذا ربی ھذا اکبر ج فلما افلت قال یقوم انی بریٓ ء مماتشرکون۔☆**

پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس میں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے آسمان وزمین نہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیاء واولیا علیہم الصلاۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہوسکے۔

جلالین شریف میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر فرمائی۔

قالوا: ما تعبد قال انی وجھت وجھی قصدت لعبادتی۔

یعنی کافروں نے سیدنا ابراہم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کہا: کہ تم کسے پوجتے ہو؟ فرمایا میں اپنی عبادت سے اس کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان وزمیں۔

آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہوتو کسی کی طرف منہ کرکے باتیں کرنا بھی شرک ہو۔نماز میں قبلہ کی طرف توجہ بھی شرک ہو کہ قبلہ بھی خدا نہیں اور رب العزت جل وعلا کا ارشاد:

حیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ۔ (البقرۃ ۔ ۱٤٤)

جہاں کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کر۔

معاذ اللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے،مگر وہابیہ کی عقل کم ہے۔آیہ کریمہ۔ وایاك نستعین ۔ میں مناجات سعدی ونظامی میں استعانت وفریادرسی ویاوری ویاری کا حضرت عزت جل وعلا میں حصر ہے نہ مطلق کا،اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود وہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل سے استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات ومالک مستقل وغنی وبے نیاز جانے اور بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے اس معنی کا غیر کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے۔نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد

کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول فیض وذریعہ ووسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعا حق ہے، خو درب العزت تبارک وتعالی نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا:

وابتغوا الیه الوسیلة ۔ (المائدة ۔ ۳۵) اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو،

بایں معنی استعانت بالغیر ہرگز اس سے حصر۔ ایاک نستعین ۔ کے منافی نہیں جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کیے موجود ہونا خاص بجناب الہی تعالی و تقدس ہے پھر اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک نہ ہوگا جب تک کہ وہی وجود حقیقی نہ مراد لے، حقائق الاشیاء ثابتۃ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے، یونہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بدیگرے القائے علم کرے اللہ عز جلالہ سے خاص ہیں، پھر دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں، خود رب العزت تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم وعلماء فرماتا ہے۔ اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے:و یعلمهم الکتاب والحکمة ۔ (البقرة ۔ ۱۲۹) یہ نبی انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت کا فریادرسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور معنی وسیلہ وتوسل غیر کے لئے ثابت اور قطعا روا، بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں، اللہ عزوجل وسیلہ وتوسل وتوسط سے پاک ہے، اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا۔

ولہذا حدیث میں ہے جب ایک اعرابی نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالی وسلامہ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کا شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا اور دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے۔ پھر فرمایا:

و یحك انه لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلك ۔

ارے نادان اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں کہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہل سلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عز وجل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول غضب فرمائیں اور اسے اللہ عزوجل کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس سے استعانت کے معنی اعتقاد کر کے جناب الہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے، مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہئے، نہ اللہ کا ادب نہ رسول سے خوف نہ ایمان کا پاس، خواہی نخواہی اس استعانت کو" ایاك نستعین" میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالی سے خاص کئے دیتے ہیں، ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے

جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے

اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ تو ہو نہیں سکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ وذریعہ بنائیں۔ اسی وسیلہ بننے کو ہم اولیائے کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ بارگاہ الہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بیوقوفی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا ہے:

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جا ئو ك فا ستغفر وا ا الله و استغفر لهم الرسول لو جدوا الله تو ابا ر حيما ۔ ( النسا ء ۔ ٦٤)

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ تعالی اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر یہ کیوں فرمایا: کہ اے نبی تیرے پاس حاضر ہوں اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف اگر یہ آیہ کریمہ " ایاك نستعین "میں مطلق استعانت کا ذات الہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی؟ کیا

یہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں؟ یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اوروں سے روا ہے؟ نہیں جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح وہ شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔ اب کیا جواب ہے آیہ کریمہ کا کہ رب جل وعلا فرماتا ہے:

واستعینوا بالصبر والصلوۃ ۔ (البقرۃ ۔ ٤٥)

دوسری آیت میں فرماتا ہے:

وتعاونوا علی البر والتقوی ۔

پس آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر۔

کیوں صاحب غیر خدا سے مدد لینی مطلقا محال ہے تو اس حکم الہی کا حاصل کیا اور اگر ممکن تو جس سے مدد مل سکتی ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔

حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ صبح کی عبادت سے استعانت کرو، شام کی عبادت سے استعانت کرو، کچھ رات رہے کی عبادت سے استعانت کرو، دوپہر کے سونے سے استعانت کرو، صدقہ سے استعانت کرو، کیا یہ سب چیزیں وہابیہ کی خدا ہیں کہ ان سے استعانت کا حکم آیا۔

(برکات الامداد۔٣ تا ٦)

**﴿٩٢﴾وھذا کتب انزلنہ مبرک مصدق الذی بین یدیہ ولتنذر ام القری ومن حولھا ؕ والذین یؤمنون بالاخرۃ یؤمنون بہ وھم علی صلاتھم یحافظون۔☆**

اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو آگے تھیں اور اس لئے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو اور جو کوئی سارے جہاں میں اس کے گرد ہیں اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

## ﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ وقت سے باہر نہ ہو جائیں۔ تفسیر کبیر میں ہے:

المراد بالمحافظة التعهد لشروطها من وقت وطهارة وغيرهما والقيام على اركانها واتمامها حتى يكون ذلك دابه في كل وقت۔

محافظت سے مراد یہ ہے کہ وقت اور طہارت وغیرہ تمام شروط کو ملحوظ رکھا جائے، اس کے ارکان کو قائم کیا جائے اور اسے مکمل کیا جائے یہاں تک کہ جب نماز کا وقت آئے تو آدمی ان کاموں کو بطور عادت کرنے لگے۔ فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۷

**﴿۱۰۲﴾ بديع السموات والارض ط انى يكون له ولد ولم تكن له صاحبة ط وخلق كل شیء وهو بكل شیء عليم۔☆**

بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اس کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صرف حوادث مراد ہیں کہ قدیم یعنی ذات وصفات باری تعالی عزمجدہ مخلوقیت سے پاک ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۱۴)

مسلمان کا ایمان ہے کہ مولی سبحانہ وتعالی کے سب صفات صفات کمال و بروجہ کمال ہیں۔ جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں یونہی معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا، اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں ان کا کوئی ذرہ اس کے احاطہ دائرہ سے خارج نہ ہو، یہ کہ موجود ومعدوم و باطل و موہوم میں کوئی شئی مفہوم بے اس کے تعلق کے نہ رہے اگر چہ وہ اصلا صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۱۴)

**﴿۱۱۲﴾ ولو اننا نزلنا اليهم الملئكة وكلمهم الموتى وحشرنا عليهم كل شیء قبلا ما كانوا ليؤمنوا الا ان يشاء الله ولكن اكثرهم يجهلون۔☆**

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز ان کے سامنے اٹھالاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔ مگر یہ کہ خدا چاہتا لیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں۔

**﴿۱۱۲﴾ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً ؕ ولو شآء ربک مافعلوہ فذرھم وما یفترون۔☆**

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیئے ہیں آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو انہیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے۔ عرض کیا: آدمیوں میں بھی شیطان ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

رواہ احمد و ابن ابی حاتم و الطبرانی عن ابی امامۃ و احمد بن مردویہ و البیھقی فی الشعب عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ۔

اس حدیث کی روایت احمد ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ابی امامہ سے اور احمد نے ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کی۔

ائمہ دین فرمایا کرتے: کہ شیطان آدمی شیطان جن سے سخت تر ہوتا ہے۔

رواہ ابن جریر عن عبد الرحمن بن زید ۔

اس کی روایت ابن جریر نے عبدالرحمٰن بن زید سے کی۔

(جدید ۱/۸۰ تا ۸۱ ۷)

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو ان کی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں

اوراس کا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ العیا ذ با للہ تعا لی ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں، ہم پران کا کیا اثر ہوگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مـن سمع با لد جا ل فلينأ منه فو الله ان الر جل ليا تيه و هو يحسب انه مو من فيتبعه ممايبعث به من الشبها ت ۔

جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے گا، وہاں اس کے دھوکوں میں پڑکر اس کا پیرو ہو جائے گا۔

روا ه ابو دا ئو د عن عمرا ن بن حصين ر ضی الله تعا لیٰ عنه و عن الصحابة جميعا ۔

کیا دجال ایک اسی دجال کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے، حاشا تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں اور سب سے بھاگنے کا حکم فرمایا اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

يکو ن فی آخر الزما ن د جا لو ن کذا بو ن يا تو نکم من الا حا د يث بمالم تسمعوا انتم ولا آ با ئکم فا يا کم و ايا هم لا يضلو نکم و لا يفتنو نکم رواه مسلم عن ابی هر يرة رضی الله تعا لیٰ عنه ۔

آخر زمانہ میں دجال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادانے، توان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۸۱۔۷۸۲)

**﴿۱۱۴﴾ ولتصغی اليه افئدة الذين لايؤمنون بالأخرة وليرضوه وليقترفوا ما هم مقترفون۔☆**

اوراس لئے کہ اس کی طرف ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اوراسے

پسند کریں اور گناہ کمائیں جوانہیں کمانا ہے۔

**﴿۱۱۵﴾افغیر اللہ ابتغی حکما وھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلاً ؕ والذین اتینھم الکتب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق فلاتکونن من الممترین۔☆**

تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو۔

**﴿۱۱۶﴾ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلاً ؕ لامبدل لکلمتہ ج وھو السمیع العلیم۔☆**

اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سنتا جانتا۔

**﴿۱۱۷﴾ وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ؕ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون۔☆**

اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکادیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جو ان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں یہ تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ لیکچرار یا یہ منادی کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا! اس نے مفصل کتاب قرآ ن عظیم تمہیں عطا فرمادی، اس کے بعد تمہیں کسی کی کیا حاجت ہے، لیکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی وشمار میں ہیں! یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے، تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکرے جاتے ہیں، تو تجھے کیوں شک پیدا ہوا کہ ان کی سننا چاہے، تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھرپور ہے، کل تک جو اس پر تجھے کا

مل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا، کہ اس پر اعتراض سننا چاہتا ہے، کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا، وہ سنتا و جانتا ہے، دیکھ اگر تو نے ان کی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے، یہ خیال کرتا ہے کہ ان کا علم دیکھوں کہا ں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں، ارے ان کے پاس علم کہاں، وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہوئے اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں، جن کا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ واحد وقہار کی گواہی ہے کہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو ان کو سننے کے کیا معنی، سننے سے پہلے وہی کہدے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے تعلیم فرمایا کہ "کذبت" شیطان تو جھوٹا ہے۔ اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھ کو کیا گمراہ کریں گے میں تو را ہ پر ہوں، تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے، تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے کیوں جاتا، حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔ ذرھم و ما یفترون ۔ چھوڑ دے انہیں اور ان کے بہتانوں کو، تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے: ایاکم و ایاھم ۔ ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور کرو کہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۳)

بھائیو! ایک سہل سی بات ہے اسے غور فرما لو۔ تم اپنے رب جل وعلا، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچا ایمان رکھتے ہو، یا معاذ اللہ کچھ شک ہے؟ جسے شک ہو اسے اسلام سے کیا علاقہ، وہ ناحق اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو کیوں بدنام کرے۔ اور اگر سچا ایما ن ہے تو اب یہ فرمائے کہ ان کے لیکچروں نداؤں میں آپ کے رب وقرآن ونبی وایمان کی تعر یف ہوگی یا مذمت۔ ظاہر ہے کہ دوسری ہی صورت ہوگی اور اسی لئے تم کو بلاتے ہیں کہ تمہارے منہ پر تمہارے خدا و نبی وقرآن و دین کی توہین و تکذیب کریں۔

اب ذرا غور کر لیجئے! ایک شریر نے زید کے نام اشتہار دیا کہ فلاں وقت میں فلاں مقام پر میں بیان کروں گا، کہ تیرا باپ ولد الحرام ہے، اور تیری ما ں زانیہ تھی۔ اللہ انصاف! کیا کوئی غیرت والا حمیت والا انسانیت والا جب کہ اسے اس بیان سے روک دینے باز رکھنے پر قادر نہ ہو اسے سننے جائے گا، حاشا للہ! کسی بھنگی چمار سے بھی یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو کہ اللہ و رسول وقرآن عظیم کی توہین و تکذیب مذمت سخت تر ہے یا ماں باپ کی گالی۔

ایمان رکھتے ہوتو اسے اس سے کچھ نسبت نہ جانو گے۔ پھر کون سے کلیجے سے ان جگر شگاف ناپا ک ملعون بہتان وافتراؤں، شیطانی اٹکلوں ڈھکوسلوں کو سننے جاتے ہو، بلکہ حقیقۃ انصافا وہ جو کچھ بکتے اور اللہ ورسول وقرآن عظیم کی تحقیر کرتے ہیں اس سب کے باعث یہ سننے والے ہیں، اگر مسلمان اپنا ایمان سنبھالیں، اپنے رب کو قرآن ورسول کی عزت وعظمت پیش نظر رکھیں اور ایکا کرلیں کہ وہ خبیث لیکچر گندی ندائیں سننے کوئی نہ جائے گا، جو وہاں موجود ہوں وہ بھی فوراوہی مبارک ارشاد کا کلمہ کہہ کر ’تو جھوٹا ہے‘ چلا جائے گا، تو کیا وہ دیواروں، پتھروں سے اپنا سر پھوڑ یں گے۔ تو تم سن سنکر کہلواتے ہو، نہ تم سنو نہ وہ کہیں۔ پھر انصاف کیجئے کہ اس کہنے کا وبال کس پر ہوا۔ علماء فرماتے ہیں: ہٹے کٹے جوان تندرست جو بھیک مانگنے کے عادی ہوتے ہیں اور اسی کو اپنا پیشہ کرلیتے ہیں انہیں دینا ناجائز ہے کہ اس میں گناہ پر شہ دینی ہے، لوگ نہ دیں تو جھک ماریں اور محنت ومزدوری کریں۔

بھائیو! جب اس میں گناہ کی امداد ہے تو اس میں کفر کی مدد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ قرآن عظیم کی نص قطعی نے ایسی جگہ سے فوراہٹ جانا فرض کردیا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۴)

(۱۱۵) امام رازی اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں۔

اعلم ان هذه الآيات تدل على ان كلمة الله موصوفة بصفات كثيرة ( الى ان قال ) الصفة الثانية من صفات كلمة الله كونها صدقا و الدليل عليه ان الكذب نقص و النقص على الله تعالىٰ محال ۔

یہ آیت ارشاد فرماتی ہے: کہ اللہ تعالی کی بات بہت صفتوں سے موصوف ہے۔ از انجملہ اس کا سچا ہونا ہے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال ہے یہیں فرماتے ہیں:

صحة الدلائل السمعية موقوفة على ان الكذب على الله تعالى محال

دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا اس پر موقوف ہے کہ کذب الہی محال مانا جائے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۲۶۔۳۲۷)

(وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا ط کے بارے میں) علماء فرماتے ہیں: یعنی باری عز

وجل کا کلام انتہاء درجہ صدق وعدل پر ہے، جس کا مثل ان امور میں متصور نہیں۔

بیضاوی میں ہے:

بلغت الغایۃ اخبارہ و احکامہ و مواعیدہ صدقا فی الاخبار و المواعید و عدلا فی الاقضیۃ والاحکام۔

اللہ تعالیٰ کی اخبار اور احکام اور مواعید انتہائی کامل ہیں۔ اخبار ومواعید صدق کے اعتبار سے، قضایا واحکام عدل کے اعتبار سے۔

ارشاد العقل السلیم میں ہے:

المعنی انہا بلغت الغایۃ القاصیۃ صدقا فی الاخبار والمواعید و عدلا فی الاقضیہ و الاحکام لا احد یبدل شیئا من ذلک بما ھو اصدق و اعدل بما ھو مثلہ۔

مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اخبار ومواعید میں صدق کے اعتبار سے اور قضایا و احکام کے اعتبار سے انتہائی درجہ پر ہیں، اس سے بڑھ کر کوئی اصدق و اعدل نہیں جو ان میں سے کسی کو بدل ڈالے بلکہ ان کے مماثل پر بھی کوئی قدرت نہیں رکھتا۔

اقول وباللہ التوفیق: صدق قائل کے لئے درجات ہیں:

درجہ (۱) روایات وشہادات میں قطعا کذب سے محترز ہو اور مخاطبات میں بھی زنہار ایسا جھوٹ روانہ رکھے جس میں کسی کا اضرار ہو اگر چہ اسی قدر کے غلط بات کا باور کرانا، مگر مزاحا یا عبثا ایسے کذب کا استعمال کرے جو نہ کسی کو نقصان دے نہ سننے والا یقین لا سکے، مثلا: زید نے آج منوں کھانا کھایا، آج مسجد میں لاکھوں آدمی تھے، ایسا شخص کاذب نہ گنا جائے گا، یا آثم ومردود الروایت نہ ہوگا، تاہم بات خلاف واقع ہے اور محض فضول غیر نافع، اگر چہ نفس کلام میں حکایت واقع مراد نہ ہونے پر دلیل قاطع، ولہذا حدیث میں ارشاد فرمایا:

قال بعض اصحابہ: فانک تداعبنا یا رسول اللہ فقال انی لا اقول الا حقا اخرجہ احمد و الترمذی باسنادہ حسن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آپ کے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہم سے

مزاح فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔ امام احمد اور ترمذی نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کیا۔

درجہ (۲): ان لغو وعبث جھوٹوں سے بھی بچے مگر نثر یا نظم میں خیالات شاعرانہ ظاہر کرتا ہو، جس طرح قصائد کی تشبیبیں۔ ع

با نت سعا د فقلبی الیو م متبو ل

سعاد کی جدائی میں میرا دل مضطرب ہے

سب جانتے ہیں کہ وہاں نہ کوئی عورت تھی اور نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ اس پر مفتون، نہ وہ ان سے جدائی ہوئی، نہ یہ اس کے فراق میں مجروح، محض خیالات شاعرانہ ہیں مگر نہ فضول بحث کہ تشحید خاطر وتشویق سامع وترقیق قلب وتزئین سخن کا فائدہ رکھتے ہیں، تاہم از آنجا کہ حکایت بے محکی عنہ ہے، ارشاد فرمایا گیا: وما علمناه الشعر وما ینبغی لہ۔ نہ ہم نے اسے شعر سکھایا نہ وہ اس کی شان کے لائق، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

درجہ (۳): ان سے بھی تحرز کرے مگر مواعظ وامثال میں ان امور کا استعمال کرتا ہو جن کے لئے حقیقت واقعہ نہیں، جیسے کلیلہ دمنہ کی حکایتیں، منطق الطیر کی روایتیں، اگرچہ کلام قائل میں بظاہر حکایت واقع ہے مگر تغلیط سامع نہیں کہ سب جانتے ہیں وعظ ونصیحت کے لئے یہ تمثیلی باتیں بیان کی گئی ہیں جن سے دینی منفعت مقصود، پھر بھی انعدام مصداق موجود، ولہذا قرآن عظیم کو اساطیر الاولین (پہلوؤں کے قصے) کہنا کفر ہوا، جیسے آج کل کے بعض کفار لئام، مدعیان اسلام، نئی روشنی کے پرانے غلام، دعوی کرتے ہیں کہ کلام عزیز میں آدم وحوا کے قصے ،شیطان وملک کے افسانے سب تمثیلی کہانیاں ہیں جن کی حقیقت مقصود نہیں، تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔ ظالم کچھ کہتے ہیں اللہ تعالی کی ذات گرامی اس سے کہیں بلند ہے۔

درجہ (۴): ہر قسم حکایت بے محکی عنہ سے اجتناب کلی کرے اگرچہ برائے سہو وخطاء حکایت خلاف واقع کا وقوع ہوتا ہو یہ درجہ خاص اولیاء اللہ کا ہے۔

درجہ (۵): عزوجل سہو وخطا بھی صدور کذب سے محفوظ رکھے مگر امکان وقوعی واقع ہو یہ مرتبہ اعاظم صدقین کا ہے کہ؛

ان لـلـه تعالی یکره فوق سماءه ان یخطأ ابو بکر الصدیق فی الارض ۔ رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر والحارث فی مسنده و ابن شاهین فی السنته عن معاذ بن جبل رضی تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اللہ تعالی آسمانوں کے اوپر اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ زمیں پر غلطی کریں۔ اسے طبرانی نے معجم الکبیر میں اور شیخ حارث نے مسند میں اور ابن شاہین نے السنہ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

درجہ(۶): معصوم من اللہ ومؤید بالمعجزات ہو کہ کذب کا امکان وقوعی بھی نہ رہے مگر بنظر نفس ذات امکان ذاتی ہو، یہ رتبہ حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے۔

درجہ(۷): کذب کا امکان ذاتی بھی نہ ہو بلکہ اس کی عظمت جلیلہ وجلالت عظیمہ بالذات کذب وغلط کی نافی ومنافی ہو اور اس کی ساحت عزت کے گرد اس گردلوث کا گذر محال عقلی، یہ نہایت درجات صدق جس سے مافوق متصور نہیں۔ اب آیہ کریمہ ارشاد فرمارہی رہے کہ تیرے رب کا صدق وعدل اعلی درجہ منتہی پر ہے، تو واجب کے جس طرح اس سے صدور ظلم وخلاف عدل باجماع اہل سنت محال عقلی ہے یونہی صدور کذب وخلاف صدق عقلا ممتنع ہو ورنہ صدق الہی غایت ونہایت تک نہ پہونچا ہوگا کہ اس کے مافوق ایک درجہ اور بھی پیدا ہوگا، یہ خود بھی محال اور قرآن عظیم کے خلاف، فثبت المقصود والحمد للہ العلی الودود۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۵۵۔تا۳۵۸)

## ﴿۱۱۹﴾ فکلوا مما ذکرسم الله علیه ان کنتم بأیٰته مؤمنین ☆۔

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اسکی آیتیں مانتے ہیں

### ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مسئلہ (ذبح) میں حق یہ ہے کہ یہاں صرف وقت ذبح قبول ونیت ذابح کا اعتبار ہے۔ اگر ذابح مسلم نے اللہ ہی کے لئے ذبح کیا اور وقت ذبح اللہ ہی کا نام لیا تو ذبیحہ قطعا حلال ہے اگرچہ مالک نے کسی کے نام پر مشہور کررکھا ہو۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۸/۳۲۴)

﴿۱۴۱﴾وھو الذی انشا جنت معروشت وغیر معروشت والنخل والزرع مختلفاً اکلہ والزیتون والرمان متشابھاً وغیر متشابہ ط کلوامن ثمرہٖ اذآ اثمر واٰتوا حقہٗ یوم حصادہٖ صلے ولا تسرفوا ط انہ لایحب المسرفین ۔☆

اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھتے (چھائے) ہوئے اور کچھ بے چھتے (پھیلے) ہوئے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی میں الگ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے اور بے جا نہ خرچو بیشک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر مفسرین کے نزدیک اس حق (واتوا حقہ) سے مراد عشر ہے۔قالہ ابن عباس وطاؤس والحسن وجابربن زید وسعد بن المسیب رضی اللہ تعالی عنھم کما فی المعالم وغیرھا ۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۴/۳۷۸)

﴿۱۴۴﴾ثمٰنیۃ ازواج ج من الضان اثنین ومن المعزاثنین ط قل ءآلذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین ط نبؤنی بعلم ان کنتم صٰدقین ۔☆

آٹھ نر و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گاؤ کشی اگر چہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے لحاظ سے واجب نہیں، نہ اس کا تارک باوجود اعتقاد اباحت نظر نفس ذات فعل گنہ گار، نہ ہماری شریعت میں کسی خاص شیء کا کھانا بالتعیین فرض، مگران وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گاؤ کشی جاری رکھنا واجب لعینہ، اور اس کا ترک حرام لعینہ نہیں، یعنی ان کے نفس ذات میں کوئی امران کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں، لیکن ہمارے احکام مذہبی صرف اس قسم کے واجبات ومحرمات میں منحصر نہیں بلکہ جیسا ان

واجبات کا کرنا اوران محرمات سے بچنا ضروری وحتمی ہے یونہی واجبات ومحرمات لغیر ہا میں بھی امتثال واجتناب اشد ضروری ہے جس سے ہم مسلمانوں کو مفرنہیں اوران سے بالجبر باز رکھنے میں بیشک ہماری مذہبی توہین ہے جسے حکام وقت بھی روانہیں رکھ سکتے۔

ہم ہر مذہب وملت کے عقلا سے دریافت کرتے ہیں، اگر کسی شہر میں گاؤکشی قطعاً بند کردی جائے اور بلحاظ ناراضی ہنود اس فعل کو کہ ہماری شرع ہر گز اس سے باز رہنے کا ہمیں حکم نہیں دیتی یک قلم موقوف کیا جائے تو کیا اس میں ذلت اسلام متصور نہ ہوگی؟ کیا اس میں خواری ومغلوبی مسلمیں نہ سمجھی جائے گی؟ کیا خوشی ظاہر کرکے ہمارے مذہب واہل مذہب کے ساتھ شماتت کا موقع ہاتھ نہ آئے گا؟ کیا بلا وجہ وجیہ اپنے لئے ایسی دنایت وذلت اختیار کرنا اور دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اوپر ہنسوانا ہماری شرع مطہرہ جائز فرماتی ہیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ ہماری شریعت ہر گز ہماری ذلت نہیں چاہتی، نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف اجانب کی پاسداری کریں اور دوسری طرف توہین وتذلیل روا رکھیں۔

سائل لفظ ترک لکھتا ہے، یہ صرف مغالطہ اور دھوکہ ہے، اس نے ترک اور کف میں فرق نہ کیا، کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اس سے بالقصد باز رہنا اور بات ہے۔ہم پوچھتے ہیں کہ جس میں صدہا منافع ہیں یک قلم امتناع آخر کسی وجہ پر مبنی ہوگا، اور وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پوری کرنا، اور مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے اسباب معیشت میں کمی وتنگی کردینا، ہم اہل اسلام کی ابتدائے عہد سے بڑی غذا جس کی طرف ہماری طبیعتیں اصل خلقت میں راغب اوراس میں ہمارے ہزاروں منافع اوراس سے ہمارے خالق وتبارک وتعالی نے قرآن عزیز میں جابجا ہم پر منت رکھی، گوشت ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۸/۴۴۴۔۴۴۵)

**﴿۱۶۲﴾ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔☆**

تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہاں کا۔

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک نماز وروزہ، حج وزکوۃ سب اللہ ہی کے لئے ہے۔یعنی ان سے اس کی عبادت و تعظیم مقصود ہےاور بیشک تمام عبادات واعمال حسنہ اپنے ہی لئے ہیں یعنی اپنے فائدہ کو ہیں۔ من عمل صا لحا فلنفسه۔ جو نیک کام کرے وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے۔

## 〈۱۶۳〉لاشریک له ج وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین۔☆

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہےاور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت میں اللہ تعالٰی کے ساتھ شرک نہ کرنے کا حضرت ابراہیم کو جو حکم ہوا اس کا ذکر ہے جس سے ثابت کہ شرک وغیرہ منکرات کا ازالہ ضروری ہےاور اگر) ازالۂ منکر پر قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کردے اور اس میں بھی فتنہ وفساد ہو تو دل سے برا جانے۔ پھر ان کے فعل کا اس سے مطالبہ نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من را ی منکم منکرا فیلغیر ہ بید ہ فان لم یستطع فبلسا نہ فا ن لم یستطع فبقلبہ،و ذلك اضعف الا یما ن ۔

تم میں سے جب کوئی برائی دیکھے تو ہاتھ سے اسے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اسکی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۶)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الاعراف

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲۲﴾فدلھما بغرور ج فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سوأتھما وطفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ ط ونادٰھما ربھما الم انھکما عن تلکما الشجرۃ واقل لکما ان الشیطٰن لکما عدو مبین ۔☆

تو اتار لایا انہیں فریب سے پھر جب انہوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ۔اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس پیڑ سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیر تلاوت میں اپنی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف نافرمانی وگناہ کی نسبت حرام ہے ۔ائمہ دین نے اسکی تصریح فرمائی بلکہ ایک جماعت علمائے کرام نے اسے کفر بتایا۔ مولی کو شایاں ہے کہ اپنے محبوب بندوں کو جس عبارت سے تعبیر فرمائے ،دوسرا کہے تو اسکی زبان گدی کے پیچھے سے کھینچی جائے ،للہ المثل الاعلی ، بلاتشبیہ یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمرو کو اس کی کسی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے ،ادب دینے ،حزم وعزم واحتیاط اتم سکھانے کے لئے مثلاً بیہودہ نالائق احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا۔ باپ کو اسکا اختیار تھا۔ اب عمرو کا بیٹا بکر یا غلام انہیں الفاظ کو سند بنا کر اپنے باپ اور آقا عمرو کو یہ الفاظ کہہ سکتا ہے؟ حاشا، اگر کہے گا سخت گستاخ ومردود ناسزاو مستحق عذاب وتعزیر وسزا ہوگا۔ جب یہاں یہ حالت ہے تو اللہ عزوجل کی ریس کر کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں ایسے لفظ کا بکنے والا کیونکر سخت شدید ومدید عذاب جہنم وغضب الہی کا مستحق ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالی ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۸۲۳۔تا۸۲۴)

امام ابوعبداللہ قرطبی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال القاضی ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ تعالی لایجوز لا حدمنا الیوم ان یخبر بذلك عن آدم علیہ الصلاۃ والسلام الا اذ ذکرنا فی اثنا قولہ تعالی عنہ او قول نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاما ان نبتدی بذلك من قبل انفسنا فلیس بحائزفی آبا ئنا الا دنین الینا المماثلین لنا فکیف با بینا الاقدم الاعظم الاکبر النبی المقدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلموعلی جمیع الانبیاء المرسلین "

قاضی ابوبکر بن عربی فرماتے ہیں: کہ ہم میں سے کسی کو یہ جائز نہیں کہ آدم علیہ السلام کی بابت اس کی خبر دے، ہاں اللہ تعالی کے قول کے ضمن میں ہو تو حرج نہیں، یا کسی حدیث میں ہو تو حرج نہیں، اپنی طرف تو ان امور کا کوئی شخص اپنے ماں باپ کی طرف بھی منسوب کرنا پسند نہ کریگا تو حضرت جو ہمارے جداعلی اکبرواعظم اور اللہ کے تمام انبیاء ومرسلین سے پہلے ہیں ان کی بابت یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا۔

امام ابوعبداللہ بن عبدری ابن الحاج مدخل میں فرماتے ہیں:

قد قال علماء نا رحمھم اللہ تعالی ان من قال عن نبی من الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام فی غیر التلاوۃ الحدیث انہ عصی او خالف فقد کفر نعوذ با للہ من ذلك ۔

ہمارے علماء رحمھم اللہ تعالی نے فرمایا: انبیاء علیھم السلام کا ذکر بغیر تلاوت یا حدیث کے انکی لغزش کا ذکر کیا یا انکی نافرمانی کا ذکر کیا تو اس نے کفر کیا ہم اللہ تعالی سے اس بارے میں پناہ مانگتے ہیں۔

## ﴿۳۱﴾ یٰبنیۤ اٰدم خذوا زینتکم عند کل مسجدو کلوا واشربوا ولاتسرفوا ۔ انہ لایحب المسرفین ۔☆

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پاک ہے وہ ذات جو خطاونسیان سے منزہ ہے، محقق ابن ہمام نے شروط صلاۃ میں ستر عورت کے لازم ہونے پر ارشاد ربانی۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد " سے استدلال کرتے ہوئے صاف فرمایا:

حق یہ ہے کہ ستر عورت کے بارے میں آیت کی دلالت ظنی ہے۔لہذا اس کا مقتضا یہ ہے کہ نماز میں ستر عورت واجب ہے، بعض فقہاء نے قطعی الثبوت ہونا تو آیت سے لیا اور ستر عورت پر دلالت کا قطعی ہونا اس حدیث سے لیا کہ۔ بالغ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے نہیں ۔پس دونوں کے دلائل کے اجتماع سے فرضیت ثابت ہوگئی۔ حدیث میں واضح اشکال ہے۔ورنہ مستدل نے اس جیسی حدیثوں کا ظنی الدلالت ہونا خود تسلیم کیا ہے، مثلاً یہ حدیث کہ جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اسکا وضو نہیں۔اور مسجد کے پڑوسی کی نماز سوائے مسجد کے نہیں ہے ،اور ظنی الدلالت ہونے میں شک نہیں ہے کیونکہ نفی کمال کا احتمال قائم ہے۔(یہ معنی مراد ہوسکتا ہے کہ بالغہ کی نماز اوڑھنی کے بغیر کامل نہیں ہے۔۱۲ق)

لہذا بہتر یہ ہے کہ نماز میں ستر عورت کے فرض ہونے پر اجماع سے استدلال کیا جائے ،جیسے کہ متعدد ائمہ نقل نے اجماع بیان کیا ہے یہاں تک کہ بعض مالکیہ پیدا ہوئے اور انہوں نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا، مثلاً قاضی اسمٰعیل، حالانکہ اجماع کے منعقد ہو جانے کے بعد ایسا کرنا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۲۷)

اسراف بلاشبہ ممنوع و نا جائز ہے۔

اقول: اسراف کی تفسیر میں کلمات متعدد وجہ پر آئے:

(۱) غیر حق میں صرف کرنا۔یہ تفسیر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمائی

الفریابی وسعید ابن منصور وابو بکر بن ابی شیبہ والبخاری فی الادب المفر دو ابناء جریر والمنذر و ابی حاتم والطبرانی والحاکم وصححہ والبیھقی فی شعب الایمان واللفظ لابن جریر کلھم عنہ رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی ولا تبذر تبذیرا۔ قال: التبذر فی غیر الحق وھو اسراف۔

فریابی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ اور بخاری نے ادب مفرد میں، ابن جریر، ابن

منذر ابن ابی حاتم، ابوحاتم، طبرانی، حاکم بافادہ تصحیح، بیہقی نے شعب الایمان میں اور یہ لفظ ابن جریر کے ہیں۔ان تمام حضرات نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول۔ولا تبذر تبذیرا۔کی تفسیر میں فرمایا کہ تبذیر ناحق خرچ کو کہتے ہیں ،یہی اسراف ہے۔

اوراسی کے قریب ہے وہ کہ تاج العروس میں بعض سے نقل کیا" وضع الشئی فی غیر موضعہ "یعنی بیجا خرچ کرنا۔

ابن ابی حاتم نے امام مجاہد تلمیذ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت کی:

لو انفقت مثل ابی قبیس ذھبا فی طاعۃاللہ لم یکن اسرافا ولو انفقت صاعا فی معصیۃ اللہ کان اسرافا۔

اگر تو اللہ کی فرمانبرداری میں کوہ ابوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا اور اگر تو ایک صاع بھی اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرے تو اسراف ہوگا۔

کسی نے حاتم کی کثرت داد ودہش پر کہا۔لا خیر فی سرف ۔اسراف میں خیر نہیں ۔اس نے جواب دیا:لا سرف فی خیر ۔خیر میں اسراف نہیں۔

اقول۔حاتم کا مقصود تو خدا نہ تھا نام تھا، کما نص علیہ فی الحدیث۔

تواس کی داد ودہش اسراف ہی تھی۔مگر خیر میں بھی شرع مطہر اعتدال کا حکم فرماتی ہے۔

قال اللہ تعالی ولا تجعل یدك مغلولۃ الی عنقك ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا "(الاسراء ۔۲۹)

فرمان الہی ہے۔اور تو اپنا ہاتھ اپنی گردن میں باندھ کر نہ رکھ اور نہ اسکو پوری طرح کھول ورنہ تو ملامت زدہ حسرت زدہ بیٹھ رہے گا۔

وقال اللہ تعالی :والذین اذا انفقوا لم یسرفوا و لم یقتروا و کان بین ذلك قواما"(الفرقان ۔۶۷)

اوروہ جب بھی خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور خرچ اسکے درمیان ہوتا۔

آیہ کریمہ۔واتو حقه یوم حصاده ولا تسرفوا۔ (الانعام ـ ۱٤۱)
اور تم اس کا حق اسکی کٹائی کے دن ادا کردو اور نہ اسراف کرو۔
کی شان نزول میں ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ معلوم ومعروف ہے۔رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابی جریج۔

ادھر صحاح کی حدیث جلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابوبکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے۔حضور نے فرمایا: اہل وعیال کے لئے کیا رکھا؟ عرض کی: اتنا ہی: اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے۔گھر میں کچھ نہ چھوڑا: ارشاد ہوا: اہل وعیال کے لئے کیا رکھا؟ عرض کی اللہ اور اسکا رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اس پر حضور پرنور نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

تحقیق یہ ہے کہ عام لوگوں کے لئے وہی حکم میانہ روی ہے اور صدق توکل وکمال تجتل والوں کی شان بڑی ہے۔

(۲) حکم الہی کی حد سے بڑھنا۔یہ تفسیر ایاس ابن معاویہ بن قرہ تابعی ابن صحابی کی ہے۔ابن جریر وابو الشیخ عن سفین بن حسین عن ابی بشر قال: طاف الناس بایاس بن معوية فقالوا ما السرف قال ما تجاوزت به امر الله فهو سرف۔

ابن جریر اور ابوالشیخ نے سفیان بن حسین سے ابو بشر سے روایت کی کہ لوگوں نے ایاس بن معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو گھیر لیا اور ان سے دریافت کیا کہ اسراف کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ خرچ جس میں اللہ کے حکم سے تجاوز کرو وہ اسراف ہے۔

اور اسی کی مثل اہل لغت سے ابن الاعرابی کی تفسیر ہے، کما سیا تی من التفسیر الکبیر۔

تعریفات السید میں ہے۔ الا سرا ف تجا و ز الحد فی النقة (نفقہ میں حد سے تجاوز کرنا اسراف ہے)

اقول: یہ تفسیر مجمل ہے، حکم الہی وضو میں کہنیوں تک ہاتھ گٹوں تک پاؤں دھونا ہے مگر

اس سے تجاوز اسراف نہیں، بلکہ نیم بازو اور نیم ساق تک بڑھانا مستحب ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت۔تو امر سے مراد تشریع لینا چاہئے۔یعنی حد اجازت سے تجاوز اور اب تفسیر تبذیر کی طرف عود کرے گی۔

(۳) ایسی بات میں خرچ کرنا جو شرع مطہر یا مروت کے خلاف ہو۔اولاحرام ہے اور ثانیا مکرہ تنزیہی۔

طریقہ محمدیہ میں ہے ۔

الا سرا ف و التبذ یر ملکۃبذ ل الما ل حیث یجب امسا کہ بحکم الشرع او المر وۃ و ھی رغبۃ صا دقۃللنفس فی الا فا د ۃ بقدر ما یمکن و ھما فی مخالفۃ الشر ع حرا ما ن و فی مخا لفۃ المروۃ مکر و ھا ن تنز یھا اھ ۔

اسراف اور تبذیر مال کو ایسے مقام پر خرچ کرنے کا ملکہ ہے جہاں اس کو بحکم شرع یا بحکم مروت روکے رکھنا واجب ہے اور مروت یہ رغبت صادقہ ہے نفس کی امکانی حد تک کسی کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔اور یہ دونوں چیزیں مخالفت شرع میں حرام ہیں اور مخالفت مروت میں مکروہ تنزیہی ہیں اھ۔

اقو ل :و زا دہ ملکۃ لیجعلھما من منکرا ت القلب لا نہ فی تعدیدھا ومثل الشا ر ح العلا مۃ سید ی عبد الغنی النا بلسی قد س سر ہ القد سی مخا لفۃ المروۃ بد فعہ للا جا نب و التصدق بہ علیھم و تر ك الاقا رب و الجیر ا ن المحاویج اھ ۔

اقول: لفظ ملکہ کا اضافہ اس میں اس لئے کیا تاکہ ان دونوں کو منکرات قلب میں شامل کیا جائے کیونکہ انہوں نے ان کو انہیں منکرات کے بیان میں ذکر کیا ہے۔علامہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے مروت کی مخالفت کی مثال یہ دی ہے کہ مال غیروں کو دیدیا جائے اور ان پر صدقہ کیا جائے حالانکہ حصہ دار اور پڑوسی حاجت مند موجود ہوں اھ۔

اقو ل :اخر ج الطبرا نی بسند صحیح عن ا بی ھر یر ۃ رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قا ل قا ل رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا امۃ محمد و الذی بعثنا با لحق !لایقبل اللہ صد قۃ من رجل و لہ قرا بۃ محتا جو ن الی صلتہ و یصر فھا الی غیر ھم ،والذ ی نفسی بیدہ لا ینظر اللہ الیہ یو م القیمۃ اھ ۔ فھو خلا ف الشر ع لا

مجر د خلا ف المر و ۃ و اللہ تعا لیٰ اعلم ۔

اقول طبرانی نے بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اللہ ایسے شخص کا صدقہ قبول نہیں فرماتا ہے کہ جو اپنے قریبی رشتہ دار حاجتمندوں کو چھوڑ کر دوسروں پر خرچ کرتا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ ایسے شخص کی طرف قیامت کے دن نگاہ نہیں فرمائے گا اھ، تو یہ خلاف شرع ہے صرف خلاف مروت نہیں۔

اقول وباللہ التوفیق۔ آدمی کے پاس جو مال زائد بچا اور اس نے ایک فضول کام میں اٹھا دیا، جیسے بے مصلحت شرعی مکان کی زینت وآرائش میں مبالغہ، اس سے اسے تو کوئی نفع ہوا نہیں اور اپنے غریب مسلمان بھائیوں کو دیتا تو ان کو کیسا نفع پہونچتا، تو اس حرکت سے ظاہر ہوا کہ اس نے اپنی بے معنی خواہش کو ان کی حاجت پر مقدم رکھا اور یہ خلاف مروت ہے۔

(۴) طاعت الٰہی کے غیر میں اٹھانا، قاموس میں ہے۔

الاسراف التبذیرا و ما انفق فی غیر طاعۃ۔

اسراف فضول خرچی ہے یا غیر طاعت میں خرچ کرنا۔ (ت)

ردالمحتار میں اسی کی نقل پر اقتصار فرمایا، اقول۔ ظاہر ہے کہ مباحات نہ طاعت ہیں نہ ان میں خرچ اسراف مگر یہ کہ غیر طاعۃ سے خلاف طاعت مرادلیں، تو مثل تفسیر دوم ہوفی اور اب علامہ شامی کا یہ فرمانا کہ

لا یلزم من کونہ غیر طاعۃ ان یکون حراما نعم اذا اعتقد سنیتہ (ای سنیۃ الزیادۃ علی الثلث فی الوضوء) یکون ،منھیا عنہ ویکون ترکہ سنۃ مو کدۃ۔

اس کے غیر طاعت ہونے سے اس کا حرام ہونا لازم نہیں آتا، ہاں اگر اس کے سنت ہونے کا اعتقاد ہے، یعنی وضو میں تین تین مرتبہ اعضا وضو دھونا تو یہ منہی ہوگا اور اسکا ترک سنت موکدہ ہوگا۔

صحیح نہ رہے گا۔

(۵) حاجت شرعیہ سے زیادہ استعمال کرنا کما تقدم فی صدر البحث عن

الحلیلۃ والبحر و تبعھما العلامۃ الشامی (جیسا کہ ابتدائے بحث میں گزرا حلیہ و بحر سے علامہ شامی نے ان کی پیروی کی۔

اقول۔ اولا۔ مراتب خمسہ کہ ہم اوپر بیان کرآئے ان میں حاجت کے بعد منفعت پھر زینت ہے اور شک نہیں کہ ان میں خرچ بھی اسراف نہیں جب تک حد اعتدال سے متجاوز نہ ہو،

قال اللہ تعالیٰ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق۔

اے نبی فرمادے کہ اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی اور پاکیزہ رزق کس نے حرام کیے ہیں،

مگر یہ تاویل کریں کہ حاجت سے ہر بیکار آمد بات مراد ہے۔

ثانیا۔ شرعیہ کی قید بھی مانع جامعیت ہے کہ حاجت دنیویہ میں بھی زیادہ اڑانا اسراف ہے مگر یہ کہ شرعیہ سے مراد مشروعہ لیں یعنی جو حاجت خلاف شرع نہ ہو تو یہ اس قول پر مبنی ہو جائے گا جس میں اسراف وتبذیر میں حاجت جائزہ و ناجائزہ سے فرق کیا ہے۔ اگر کہیے ان علماء کا یہ کلام دربارہ وضو ہے اس میں تو جو زیادت ہوگی حاجت شرعیہ دینیہ ہی سے زائد ہوگی،

اقول۔ اب مطلقا حکم ممانعت مسلم نہ ہوگا، مثلا میل چھڑانے یا شدت گرما میں ٹھنڈک کی نیت سے زیادت کی تو اسراف نہیں کہہ سکتے کہ غرض صحیح جائز میں خرچ ہے، شاید اسی لئے علامہ طحطاوی نے لفظ شرعیہ کم فرما کر اتنا ہی کہا: الا اسراف ھو الزیادۃ علی قدر الحاجۃ۔ ضرورت سے زیادہ اسراف ہے۔

اقول۔ مگر یہ تعریف اگر مطلق اسراف کی ہو تو جامعیت ہی میں ایک اور خلل ہوگا کہ قدر حاجت سے زیادت کے لئے وجود حاجت درکار، اور جہاں حاجت ہی نہ ہو اسراف اور زائد ہے، ہاں حلیہ واتباع کی طرح خاص اسراف فی الوضو کا بیان ہو تو یہ خلل نہ ہوگا۔

(۶) غیر طاعت میں یا بلا حاجت خرچ کرنا۔ نہایہ و اثیر و مجمع بحار الانوار میں ہے۔

الاسراف والتبذیر فی النفقۃ لغیر حاجۃ اوفی غیر طاعۃ اللہ تعالیٰ،

اسراف اور تبذیر بغیر ضرورت خرچ یا غیر اطاعت خداوندی میں خرچ۔

یہ تعریف گویا چہارم و پنجم کی جامع ہے۔

اقول۔ اولا۔ طاعت میں وہی تاویل لازم جو چہارم میں گزری۔

ثانیا۔حاجت میں وہی تاویل ضرور جو پنجم میں مذکور ہوئی۔

(۷) دینے میں حق کی حد سے کمی یا بیشی۔تفسیر ابن جریر میں ہے:

الاسراف فی کلام العرب الاخطاء باصابة الحق فی العطیة اما بتجاوزه حده فی ا لزیادة واما بتقصیر عن حده الواجب۔

کلام عرب میں اسراف کے معنی عطیہ دینے میں حق کو چھوڑ دینے کے ہیں یا حد سے تجاوز کرنے میں یا حد واجب سے تقصیر کرنے میں۔

اقول۔یہ عطا کے ساتھ خاص ہے اور اسراف کچھ لینے دینے ہی میں نہیں ،اپنے خرچ کرنے میں بھی ہے،حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فی الوضؤ اسراف و فی کل شئی اسراف ،

وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے اور ہر کام میں اسراف کو دخل ہے۔ رواہ سعید بن منصور عن یحی بن ابی عمر والشیبانی الثقة مرسلا

اس کی روایت سعید بن منصوت نے یحیی بن ابی عمر سیابانی سے مرسل کی ہے۔

(۸) ذلیل غرض میں کثیر مال اٹھا دینا،تعریفات السید میں ہے۔

الاسراف انفاق المال الکثیر فی الغرض الخسیس قدمه ھھنا واقتصر علیه فی المسرف۔

اسراف مال کثیر کا گھٹیا مقصد کے لئے خرچ کرنا۔ یہاں اس کو مقدم کیا اور مسرف میں اس پر اکتفا کیا۔

اقول۔یہ بھی جامع نہیں،بے غرض محض تھوڑا مال ضائع کر دینا بھی اسراف ہے،

(۹) حرام میں سے کچھ یا حلال کو اعتدال سے زیادہ کھانا۔ حکامه السید قیلا۔اس کو علامہ نے قیل سے ذکر کیا ہے۔

اقول۔یہ کھانے سے خاص ہے۔

(۱۰) لائق و پسندیدہ بات میں قدر لائق سے زیادہ اٹھا دینا،تعریفات علامہ شریف میں ہے:

الاسراف صرف الشئی فیما ینبغی زائدا علی ما ینبغی بخلاف التبذیر فانه

صرف اشئی فیما لاینبغی۔

اسراف جہاں خرچ کرنا مناسب ہو وہاں زائد خرچ کر دینا ہے، اور تبذیر یہ ہے کہ جہاں خرچ کی ضرورت نہ ہو وہاں خرچ کیا جائے۔

اقول۔ ینبغی کا اطلاق کم ازکم مستحب پر آتا ہے، اور اسراف مباح خاص میں اس سے بھی زیادہ ہے۔

مگر یہ کہ جو کچھ لاینبغی نہیں سب کو ینبغی مان لیں کہ مباح کاموں کو بھی شامل ہو جائے ولیس ببعید۔ اور عبث محض اگر چہ بعض جگہ مباح بمعنی غیر ممنوع ہو مگر زیر لاینبغی داخل ہے تو اس میں جو کچھ اٹھے گا اس تفسیر پر داخل تبذیر ہوگا۔

(۱۱) بے فائدہ خرچ کرنا۔ قاموس میں ہے۔

ذهب ماء الحوض سرفا، فاض من نواحیه۔

جب حوض کا پانی اس کے کناروں سے بہہ نکلے تو کہتے ہیں کہ پانی سرف چلا گیا۔

تاج العروس میں ہے:

قال شمر سرف الماء ذهب منه فی غیر سقی ولا نفع یقال اروت البیر النخیل وذهب بقیة الماء سرفا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

شمر نے کہا: سرف الماء کے معنی یہ ہیں کہ پانی سیرابی اور نفع کے بغیر ضائع ہو گیا، کہتے ہیں: اروت البئر النخیل و ذهب بقیة الماء سرفا۔

اعلم ان لاهل اللغة فی تفسیر الاسراف قولین الاول قال ابن الاعرابی السرف تجاوز ما حد لك الثانی قال شمر سرف المال ما ذهب منه فی غیر منفعة۔

جاننا چاہیے کہ اہل لغۃ کا اسراف کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ اس میں دو قول ہیں، ابن الاعرابی نے کہا کہ السرف جو حد ہے اس سے زیادہ خرچ کرنا، شمر نے کہا کہ سرف سے مراد ہے کہ مال کا منفعت کے غیر میں خرچ کرنا،

اقول۔ منفعت کے بعد بھی اگر چہ ایک مرتبہ زینت ہے مگر ایک معنی پر زینت بھی بے فائدہ نہیں۔ ہمارے کلام کا ناظر خیال کر سکتا ہے، کہ ان تمام تعریفات میں سب سے جامع و نافع واضح تعریف اول ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ اس عبداللہ کی تعریف ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم علم کی گٹھری فرماتے ہیں، اور جو خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد تمام جہاں میں علم میں زائد ہے، اور جو ابوحنیفہ جیسے امام الائمہ کا مورث ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶۹۰/ تا ۶۹۷)

(۴۵) عالم امر اور عالم خلق میں فرق ہے۔ عالم خلق مادہ سے بتدریج پیدا فرمایا جاتا ہے اور عالم امر نری کن سے۔ روح عالم امر سے محض کن سے بنی۔ اور جسم عالم خلق سے کہ نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ غیر مخلقہ پھر مخلقہ ہوتا ہے۔ (الملفوظ ۶۲/۲)

**〈۵۴〉ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش قف یغشی الیل والنھار یطلبہ حثیثا لا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ط الا لہ الخلق والامر ط تبٰرک اللہ رب العٰلمین۔☆**

بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت کریمہ صاف ارشاد فرمارہی ہے کہ پیدا کرنا عدم سے وجود میں لانا خاص اسی کا کام ہے دوسرے کو اس میں شرکت نہیں، نیز بے اس کی مشیت کسی کی مشیت نہیں ہوسکتی۔ اور وہی مالک ومولی جل وعلا اسی قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ذلک جزیناھم ببغیھم وانا لصادقون۔ (الانعام۔ ۱۴۶)

یہ ہم نے ان کی سرکشی کا بدلہ انہیں دیا۔ اور بیشک بالیقین ہم سچے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

وما ظلمناھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔ (النحل۔ ۱۱۸)

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

اعملوا ما شئتم انه بما تعملو ن بصیر ۔ ( فصلت ۔ ٤٠ )

جو تمہارا جی چاہے کئے جاؤ اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ۔

اور فرماتا ہے:

و قل الحق من ر بکم فمن شا ء فلیو من و من شا ء فلیکفر انا اعتد نا للظالمیں نارااحا ط بهم سرا د قها ۔ ( الکهف ۔ ٢٩ )

اے نبی تم فرمادو کہ حق تمہارے رب کے پاس سے ہے۔تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کے سراپردے انہیں گھیریں گے ہر طرف آگ ہی آگ ہوگی۔

اور فرماتا ہے:قا ل قر ینة ر بنا ما اطغیته و لکن کا ن فی ضلا ل بعید ۔ قا ل لا تختصموالدی و قدقدمت الیکم با لو عید ما یبد ل القول لد ی و ماانا بظلا م للعبید ۔ ( ق ۔ ٢٧ ۔٢٨ )

کافر کا ساتھی شیطان بولا اے رب ہمارے میں نے اسے سرکش نہ کردیا تھا یہ آپ ہی دور کی گمراہی میں تھا۔رب جل وعلانے فرمایا میرے حضور فضول جھگڑانہ کرو میں تو تمہیں پہلے ہی سزا کا ڈر سنا چکا تھا میرے یہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں۔

یہ آیتیں صاف ارشاد فرمارہی ہیں کہ بندہ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، وہ اپنی ہی کرنی بھرتا ہے، وہ ایک حرام کا اختیار وارادہ ضرور رکھتا ہے۔اب دونوں قسم کی سب آیتیں قطعا مسلمان کا ایمان ہیں۔

بیشک بے شبہ بندہ کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے۔ بیشک بندہ بے ارادہ الٰہیہ کچھ نہیں کرسکتا اور بیشک بندہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے ۔ بیشک وہ اپنی ہی بداعمالیوں کے سبب مستحق سزا ہے۔ یہ دونوں باتیں جمع نہیں ہوسکتیں مگر یونہی کہ عقیدہ اہل سنت وجماعت پر ایمان لایا جائے۔وہ کیا ہے وہ جو اہل سنت کے سردار و مولی امیر لمومنین علی المرتضی کرمہ اللہ وجہہ الکریم نے انہیں تعلیم فرمایا۔ ( قدیم ۱۱/۱۹۵۔۱۹۶ )

٤٣٧٥ ـ **عن** عبدالله بن جعفر الطيار رضى الله تعالى عنه عن أمير المؤمنين مولى المسلمين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم إنه خطب الناس يوما فقام اليه رجل ممن كان شهد معه الجمل ، فقال:ياأمير المؤمنين !أخبر نا عن القدر ،فقال: بحر عميق فلا تلجه ،قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر، قال : سر الله فلا تتكلفه ، قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر،قال : أما اذا أبيت فإنه أمر بين أمرين،لا جبر ولا تفويض، قال : يا أمير المؤمنين ! إن فلانا يقول بالا ستطاعة ، وهو حاضر ،فقال : عليّ به ،فأقاموه ،فلما رأه سل سيفه قدر أربع أصا بع ، فقال: الاستطاعة تملكها مع الله أو من دون الله ،و إياك أن تقول أحد هما فترتد فأضرب عنقك ،قال : فما أقول يا أمير المؤمنين! قال : قل: أملكها بالله الذى إن شآء ملكنيها۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم للہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرمارہے تھے۔ایک شخص نے کہ واقعہ جمل مین امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکر عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے ،فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ،عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے ، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا،عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے،فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان ، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے ۔عرض کی: یاامیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ،لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہوجائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔اس نے کہا: اے امیر المؤمنین ! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

پس یہ ہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان

دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرمادیا۔ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الٰہیہ واقع نہیں ہوتے ؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔افیعصی قھراً۔یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کرسکے۔وہ صاحب کہتے ہیں:فکا نما القمنی حجرا ،مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا ؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے شیطان نہیں چھوڑتے۔کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تو نے کاہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہوجائیگا۔ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۷

۴۳۷۶۔ **عن** محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم اللہ تعالی وجهه الکریم:إن ههنا رجلایتکلم فی المشیئة فقال :یا عبداللہ! خلقك

---

۴۳۷۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/۳۴۴

الـله لما شآء أو شئت ،قال : لما شآء ،قال : فيميتك اذ ا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شـآء، قـال : فيـد خلك حيث شاء أو حيث شئت ؟ قال ،حيث شاء، قال : و الله لـو قلت غير هذا لضربت الذى فيه عيناك بسيف، ثم تلا على ، وما تشاء ون الا ان يشاء الله ،هو اهل التقوى و اهل المغفرة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے ؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے مار دیتا۔
پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔ تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے در بارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل، عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا:

ان الـلـه خـلقك كما شاء او كما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا، یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا، فرمایا:

WWW.NAFSEISLAM.COM

فیستعملك کما شاء او کما شئت ،تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے، فرمایا:

فیبعثك یوم القیامة کما شاء او کما شئت ؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا، یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ایھا السائل! تقول : لاحول ولا قوة الابمن۔ اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے، فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں، فرمایا:

ان تفسیرھا لا یقدر علی طاعة اللہ و لایکون قوة معصیة اللہ فی الامرین جمیعا الاباللہ ۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔ پھر فرمایا:

ایھا السائل! الك مع اللہ مشیة او دون اللہ مشیة ؟ فان قلت ان لك دون اللہ مشیة ،فقد اکتفیت بھا عن مشیة اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیئة فقد ادعیت مع اللہ شرکا فی مشیته۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا:

ایھا السائل!ان اللہ یشج ویداوی ،فمنه الداء و منه الدواء ،اعقلت عن اللہ امره۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخو کم فقو موا و صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریة لاخذت برقبة ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم

یھود ھذہ الا مۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جوانسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الہی سے وقوع طاعت ومعصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیھم ہیں اور نصرانی ومجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔و العیاذ باللہ رب العالمیں ،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ اَعْلَمُ ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

**﴿۵۵﴾ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ط انہ لا یحب المعتدین ۔☆**

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں اگرچہ دعا کے بارے میں بلند اور آہستہ آواز دونوں طرح سے حکم آیا لیکن سنت رسول ﷺ کے پیش نظر آمین کی تخصیص ہے،لہذا) آمین بآواز بلند کہنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمیں،فان الملئکۃ تقول آمیں و ان الامام یقول آمیں ۔(نسائی شریف جلد اول ۱۱۳)

جب امام سورہ فاتحہ سے فارغ ہو تو تم آمیں کہو کہ اسوقت امام اور فرشتے دونوں آمیں کہتے ہیں۔ (جدید ۶/۱۸۴)

**﴿۱۵۵﴾ واختار موسیٰ قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا ج فلما اخذتھم الرجفۃ قال رب لو شئت اھلکتھم من قبل وایای ط اتھلکنا بما فعل السفھاء منا ج ان ھی الا فتنتک ط تضل بھا من تشاء وتھدی من تشاء ط**

**انت ولینا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الغافرین ۔☆**

اور موسی نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لئے چنے پھر جب انہیں زلزلہ نے لیا موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کردیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور راہ دکھائے جسے چاہے ۔تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دیگا اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں) رجفہ کے معنی کڑکڑانا محض باطل و بے اصل ہے جس پر نہ لغت شاہد نہ تفسیر تو یہ ضرور تفسیر بالرائے ہے اور اس کا حصر کرنا کہ یہی معنی ہیں حضرت عزت پر افتراء ۔اور اس کا استدلال کہ وہ سبب استدلال آیت میں دوسری تاویل اور لفظ کو حقیقت سے مجاز کی طرف تبدیل ہے کہ اخذ عذاب حقیقت ہے اور سبب کی طرف اسناد مجازی یا بحذف مضاف تقدیر وبال کی جائے ، بہرحال محض بلا وجہ بلکہ بلا مجال وحی عدول بہ مجاز ہے ۔کہ باطل و نا مجاز ہے ۔اسی قصہ میں دوسری جگہ ،فاخذتھم الصاعقۃ فرمایا ،صاعقۃ کا معنی اسی دلیل سے یہی کڑکڑانا ہو گا بلکہ جہاں جہاں قرآن عظیم نے اقوال کفار پر نار یا حمیم یا غساق وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے ان سب کے معنی میں یہی کڑکڑانا آئے گا کہ یہ عذاب کا سبب ہوا ۔ایسی بات علم تو علم عقل سے بعید ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۸۶/۱۲۔۱۸۷)

**﴿۱۵۷﴾الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل زیامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبٰئث ویضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم ط فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعو النور الذیٓ انزل معہ لا اولٰئک ھم المفلحون۔☆**

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا

پائیں گے اپنے پاس توریت اورانجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کرے اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جان جہاں و جان جان اس جان جاں و جان ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مبارک ہاتھوں پر قربان جس نے ہماری پیٹھوں سے بھاری بوجھ اتار دیئے، ہماری گردنوں سے تکلیفوں کے طوق کاٹ دئے للہ انصاف اور دافع بلا کسے کہتے ہیں۔ (الامن والعلی۔۸۱)

(۱۵۷) ثابت ہوا کہ جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے، ان کی تعظیم نہ کرے ہرگز فلاح نہ پائے گا اگر چہ اپنے زعم میں کیسے ہی نیک عمل رکھتا ہو۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۷۰۳)

**﴿۱۵۸﴾ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض ج لا الہ الا ھو یحی ویمیت ص فاٰمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلمٰتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون۔☆**

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معلوم ہوا کہ ہدایت نبی امی کے ماننے پر موقوف ہے جو ان کو نہ مانے انہیں ہدایت نہیں اور جب ہدایت نہیں تو ایمان کہاں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۷۰۳)

**﴿۱۶۴﴾ واذقالت امۃ منھم لم تعظون قوما لا اللہ مھلکھم**

**او معذبھم عذابا شدیدا ط قالوا معذرۃ الی ربکم ولعلھم یتقون ۔☆**

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو اور شاید انہیں ڈر ہو۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض ہے۔ فرض سے روکنا شیطان کا کام ہے، بنی اسرائیل میں جنہوں نے مچھلی کا شکار کیا تھا وہ بندر کردئے گئے۔۔ اور جنہوں نے انہیں نصیحت کرنے کو منع کیا تھا یہ بھی تباہ ہوئے اور نصیحت کرنے والوں نے نجات پائی۔ (آیت میں انہیں کا ذکر ہے)

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۱۷)

**﴿۱۷۵﴾ واتل علیھم نبا الذی اٰتینہ اٰیٰتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطن فکان من الغٰوین ۔☆**

اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا۔ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا۔

**﴿۱۷۶﴾ ولو شئنا لرفعنہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھوٰہ ج فمثلہ کمثل الکلب ج ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث ط ذلک مثل القوم الذین کذبوا بایتنا فاقصص القصص لعلھم یتفکرون ۔☆**

اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے، تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہیں وہ دھیان کریں۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہاں علم ہوتے ہوئے گمراہی اختیار کرنے کی سخت مذمت بیان فرمائی) یعنی ہدایت کچھ علم پر

نہیں، خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کے ایک حدیث میں ہے۔ دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انھیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو جواب ملے گا۔

لیس من یعلم کمن لا یعلم۔

جاننے والے اور انجان برابر نہیں۔

یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ حضرت انس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے۔ نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمرہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اُس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی، اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہ ہی میں ہو۔ جسے بد مذہبوں کے علماء، پھر اسکا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہوا سے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اسکی تعظیم۔ بھائیو، علم اسوقت نفع دیتا ہے کہ دین کہ ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری۔ کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں؟ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اسکی تعظیم کریگا؟ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اسنے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا۔

حضو کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا، اسے سجدہ نہ کیا، اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا۔

(تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی۔ ج ۳۔ ص ۴۵۵۔ زیر قولہ تعالیٰ:۔ تلک رسول فضلنا، ان الملائکۃ امروا بالسجود لادم لاجل ان نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جبھۃ آدم۔

(تفسیر نیشاپوری جلد ۳۔ ص ۷۔ سجود الملائکۃ لادم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی کان فی جبھتہ)

دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس

لئے تھا کہ انکی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا۔

دیکھو جب سے اس کے شاگردان رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ، کروڑ افسوس ہے۔ اس ادعائے مسلمان پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ استاذ کی وقعت ہو، اللہ ورسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت، سچی رحمت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آمین۔

فرقۂ دوم:۔ معاندین، اور دشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کرکے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام وقرآن وخدا اور رسول وایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغواء وتلبیس وشیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے۔ اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے۔ چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے۔

بلْ لعنَهُمُ اللّٰہ بِکفرِھِم فقلیلاًمّا یُو مِنُونَ۔

(پ ا۔ آیت ۸۸۔ سورۃ بقرہ)

بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔

یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے، اور خداء واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

دومکروں کا جواب

اور صرف ادعائے اسلام مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔

مکر اول:۔ اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا:۔

من قا ل لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔

(ترمذی۔ باب ماجاء فی من یموت۔ ۲/۹۲)

جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔

پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہوسکتا ہے؟

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار! اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا۔ یوں ہی جس نے لا اللہ اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔

اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیت کریمہ الم احسب الناس میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیے جائیں گے۔ اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا۔ تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے۔ (تمہید ایمان ۵۲ تا ۵۴)

**〈۱۸۸〉 قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ ط ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ج وما مسنی السوء ج ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون۔☆**

تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچی میں تو یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

## 《۱۰》 امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر میں اپنی ذات سے بے بتائے غیب جانتا تو بہت سی خبر جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو ایمان والوں کو ڈر اور خوش خبری ہی سنانے والا ہوں، کافروں کے مہمل سوالات پر اتری تھی، اس سے علم غیب ذاتی کی نفی ہوتی ہے۔ کہ بے خدا کے بتائے مجھے علم نہیں ہوتا اور خدا کے بتائے سے نہ ہوتا مراد لیں تو صراحۃ قرآن عظیم کا انکار ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۰۷)

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

**﴿۱۹۵﴾ الھم ارجل یمشون بھآ ز ام لھم اید یبطشون بھاز ام لھم اعین یبصرون بھآ ز ام لھم اٰذان یسمعون بھا ، قل ادعوا شر کآءَ کم ثم کید ون فلا تنظرون ۔☆**

کیاان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یاان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یاان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یاان کے کان ہیں جن سے سنیں۔تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پرداؤں چلواور مجھے مہلت نہ دو۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افعال سمع وبصر کی اضافت صاحب جوارح کی طرف فرمائی اور جوارح پر بائے استعانت آئی، ثابت ہوا کہ فاعل سامع وبصیر روح ہے اور بدن صرف آلہ۔اسی طرح تمام نصوص سے احوال برزخ کے بعد فنائے بدن کبھی مجازا بدن کی طرف بھی بوجہ آلیت نسبت ادراکات ہوتی ہے۔

قا ل اللہ تعا لیٰ و تعیھا اذ ن واعیۃ (۔ الحا قہ ۔ ۱۲ )

اللہ تعالی فرماتا ہےاور کوئی سمجھ والا کان سمجھے۔

معالم میں ہے:

قا ل قتا دۃ اذ ن سمعت وعقلت ما سمعت ۔

حضرت قتادہ نے فرمایا کوئی کان جو سنےاور سنی ہوئی بات کو سمجھے۔

مدارک میں ہے۔

قا ل قتا دۃ اذ ن عقلت من اللہ تعالی فا نتفعت بما سمعت ۔

حضرت قتادہ نے فرمایا کوئی کان جس نے خدائے تعالی کے کلام کو سمجھا اور سنی ہوئی بات سے فائدہ اٹھایا۔یہ برتقدیر مجاز عقلی ہےاور محتمل کہ مجاز فی الطرف ہو یعنی روح پر اطلاق ہو کما فی قو لہ تعا لی قل اذ ن خیر لکم ۔ ( التو بہ ۔ ٦١ )

جیسا کہ ارشاد باری میں فرمایا تمہارے لئے وہ بھلائی کے کان ہیں۔

نعمائے جنت کی حدیث میں ہے:ما لا عین را ت و لا اذ ن سمعت ،۔ جو نہ کسی

آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب تاکید توثیق روایت چاہتے فرماتے:

ابصرت عیناى و سمعت اذناى و وعاه قلبى ۔

میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے سمجھا۔

تفسیر کبیر میں ہے۔

التحقیق ان الانسان جوھر واحد و ھو الفعال و ھو الدراك و ھو المومن وھو الکافر و ھو المطیع وھو العاصى، و ھذہ الاعضاء آلات له وادات له فى الفعل فاضیف الفعل فى الظاھر الى الآیة وھو فى الحقیقة مضاف الى جوھر ذات الانسان ۔

تحقیق یہ ہے کہ انسان ایک جوہر ہے، وہی کام کرنے والا ہے، وہی سمجھنے والا ہے، وہی ایمان لانے والا ہے، وہی اطاعت کرنے والا ہے، وہی نافرمانی کرنے والا ہے۔ اور یہ اعضا کام میں اس کے آلات واسباب ہیں، تو بظاہر کام کی نسبت آلات کی طرف کی گئی اور حقیقت میں وہ اسی جوہر ذات انسانی کی طرف منسوب ہے۔

جب باجماع اہل حق روح کے لئے موت نہیں اور تمام کتب عقائد میں تصریح کہ اہل سنت کے نزدیک جسم شرط حیات نہیں، معتزلہ اس میں خلاف کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ادراکات تابع حیات ہیں، کما نص علیه فى شرح طوالع الانوار للعلامة التفتازانى و للاصفھانى و شرع المواقف للسید الجرجانى۔ جیسا کہ علامہ تفتازانی واصفہانی کی شرح طوالع الانوار اور سید شریف جرجانی کی شرح مواقف میں اس کی تصریح ہے۔ لہذا ہمارے نزدیک روح موت سے متغیر نہیں ہوتی، اس کے علوم وادراکات بدستور رہتے ہیں، جس کا بیان شافی بروجہ کافی فصل مذکور میں مستور۔ تو روح بعد دفن فتنہ وسوال یا نعیم ونکال کسی امر میں ہرگز اعادہ حیات کی محتاج نہیں کہ حیات وادراکات اس سے جدا ہی کب ہوئے تھے، ہاں بدن ضرور محتاج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک قبر کی تنعیم یا معاذاللہ عذاب جو کچھ ہے روح وجسم پر ہے۔

امام جلیل جلال السیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں۔

عذا ب القبر محله الر و ح و البد ن جميعا باتفاق ا هل السنة و كذ االقول فی التنعيم ۔

باتفاق اہل سنت عذاب قبراور آسائش قبر کا محل روح اور بدن دونوں ہیں،اس پر شرائع مطہرہ سے نصوص کثیرہ وشہیرہ متواترہ دال ہیں۔جن کے اس استقصا کی طرف راہ نہیں۔اسی کتاب کی احادیث مذکورہ میں بکثرت اس کے دلائل ہیں۔کما تری۔اسی طرح سوال نکیرین بھی روح وبدن دونوں سے ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

ليس السوا ل فی البر ز خ للرو ح و حد ها كما قا ل ابن حز م و غير ه وا فسد منه قو ل من قا ل انه للبدن بلا رو ح و الا حا ديث الصحيحه تر دالقو لين ۔

برزخ میں تنہا روح سے سوال نہیں جیسے ابن حزم وغیرہ کا قول ہے،اوراس سے زیادہ فاسداس کا قول ہے جو کہتا ہے سوال صرف بدن بے روح سے ہے۔صحیح احادیث دونوں قولوں کی تردید فرماتی ہیں۔

اور جماد من حیث ھو جماد سے سوال یا اسے لذت خواہ الم کا وصال بداہۃ محال۔لاجرم وقت سوال بدن کوایک نوع حیات کی رو سے چارہ نہیں اگرچہ ہم اس کی کیفت جزمانہ جانیں۔

امام اجل ابوالبرکات نسفی عمدۃ الکلام میں فرماتے ہیں۔

عـذا ب الـقبـرللكفارولبعض العصاةمن المو منين والا نعا م لا هل الطا عة باعا دةالحيا ة فی الجسدو ان تو قفنا فی اعا دة الرو ح حق۔

کفاراور بعض گنہگار مومن کے لئے عذاب قبراوراہل طاعات کے لئے آسائش وانعام حق ہےاس طرح کہ جسم میں زندگی لوٹادیجائے اگرچہ روح کولوٹانے میں ہمیں توقف ہو۔

امام الائمہ مالک الازمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

سوا ل منكر و نكير فی القبر حق و اعا دة الرو ح الی العبد فی القبر حق ۔

قبر میں منکر نکیر کا سوال حق ہےاور قبر میں بندے کی طرف روح کا اعادہ حق ہے۔

اس کی شرح منح الروض میں ہے:

ا عـا د ة الرو ح ا ی رد ها و تعلقها( الی العبد ) ای جسد ه بجميع اجزا ئه

او ببعضها مجتمعة اومتفرقة (فی قبره حق )والوا و للجمعية فقط فلا ينا فی ان السوا ل بعد اعا د ة الرو ح و كما ل الحا ل ۔

روح کا اعادہ یعنی اسے لوٹانا اوراس کا تعلق ہونا (بندے کی طرف ) یعنی اس کے بدن کی طرف جو اپنے تمام اجزاء کے ساتھ ہو، یا بعض کے ساتھ ہو، یہ مجتمع ہوں یا منتشر ہوں (اس کی قبر کے اندرحق ہے )اور''واؤ''محض جمعیت کے لیے ہوتا ہےتواس کے منافی نہیں کہ سوال روح لوٹانے اور حالت کامل ہوجانے کے بعد ہوگا۔

اسی میں ہے:

اعلم ان اهل الحق اتفقوا على ان الله تعالى يخلق فی الميت نوع حياة فی القبر قدر ما يتألم ويتلذ ذولكن اختلفوا فی انه هل يعاد الروح اليه و المنقول عن ابی حنيفة رضی الله تعالىٰ عنه التوقف الا ان كلامه هنا يدل على اعادة الروح اذ جواب الملكين فعل اختياری فلا يتصوربدون الروح وقيل قد يتصو ر الخ۔

جان لوکہ اہل حق کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کے اندر قبر میں ایک طرح کی زندگی پیدکردیتا ہے۔اتنی کہ وہ لذت والم کا احساس کرے مگراس میں ان کا اختلاف ہے کہ اس کی جانب روح لوٹائی جاتی ہے یا نہیں،اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول یہ ہے کہ توقف کیا جائے،مگر یہاں پر ان کا کلام اعادۂ روح پر دال ہےاس لئے کہ نکیرین کا جواب ایک فعل اختیاری ہے۔تو وہ بغیر روح کے متصورنہیں،اورکہا گیا کہ متصور ہے۔

امام ابن الہمام اسی فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

الحق ان ا لميت المعذب فی قبره تو ضع فيه الحياةبقدر ما يحس الالم و البدنية ليست بشرط عند اهل السنة حتى لو كان متفرق الاجزاء بحيث لا تتميز الاجزاء بل هی مختلطة بالتراب فعذب جعلت الحياة فی تلك الاجزا ء التی لا ياخذ ها البصرو ان الله علىٰ ذلك لقدير والخلاف فيه ان كان بناء على انكار عذاب القبر امكن والا فلا يتصور من عاقل القول بالعذاب مع عدم الاحساس۔

حق یہ ہے کہ قبر میں عذاب دیئے جانے والے مردے کے اندر اتنی زندگی رکھی جائے گی کہ وہ الم کا احساس کرے اور یہ بدن اس کے لئے شرط نہیں یہاں تک کہ اگراس کے اجزاء

اس طرح بکھر چکے ہوں کہ امتیاز نہ ہو سکے بلکہ مٹی سے خلط ملط ہو گئے ہوں پھر عذاب دیا جائے تو حیات ان ہی اجزاء میں کردی جائے گی۔ جو نظر نہیں آتے۔ اور بلاشبہ اللہ اس پر قادر ہے۔ اس سے اختلاف اگر عذاب قبر سے انکار کی بنا پر ہو تو ہو سکتا ہے۔ ورنہ کسی عاقل سے متصور نہیں کہ وہ اس کا قائل ہو کہ بغیر احساس کے عذاب ہوگا۔

پھر روح کی نسبت تو اوپر واضح ہو چکا کہ اس کی حیات مستمرہ غیر منقطعہ ہے مگر بدن کے لئے بعد عود بھی استمرار ضرور نہیں کہ وہ ایک تعلق خاص بمقصد خاص ہوتا ہے جس کے انصرام پر اس کا انقطاع بجا ہے۔

امام بدر عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بجواب معتزلہ دلائل اثبات عذاب قبر میں فرماتے ہیں:

لناآ یات احدٰھا قولہ تعالیٰ" النار یعرضون علیھا غدوا عشیا" فھو صریح فی التعذیب بعد الموت الثانیۃ قولہ تعالیٰ "ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین "فان اللہ تعالیٰ ذکر الموتۃمرتین وھما لا تتحقان الا ان یکون فی القبر حیاۃ و موت حتی تکون احدی الموتتین ما یتحصل عقیب الحیاۃ فی الدنیا و الاخری ما یتحصل عقیب الحیاۃ التی فی القبر۔

ہماری دلیل میں متعدد آیتیں ہیں ایک باری تعالیٰ کا یہ ارشاد۔ وہ فرعون اور اس کے ساتھی صبح وشام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ بعد موت عذاب دئے جانے کے بارے میں صریح ہے۔ دوسری آیت ارشاد باری ہے۔ اے ہمارے رب! تونے دوبار ہمیں موت دی، اور دوبار حیات دی۔ اللہ تعالیٰ نے دوبار موت کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ اسی وقت ہوگا جب قبر میں بھی موت وحیات ہو کہ ایک موت تو وہ ہے جو کہ زندگی کے بعد ہوتی ہے۔

شرح الصدور میں بدائع سے ہے:

نقلت من خط القاضی ابی یعلی فی تعالیقہ لا بد من اقطاع عذاب القبرلا نہ من عذاب الدنیا و الدنیا و ما فیھا منقطع فلا بد ان یلحقھم الفناء والبلاء ولا یعرف مقدار مدۃ ذلک۔

قاضی ابو یعلی کی قلمی تحریر جو ان کی تعلیقات میں ہے۔ اس سے میں نے نقل کیا ہے کہ

عذاب قبر کا منقطع ہونا ضروری ہے۔اس لئے کہ وہ عذاب دنیا کی جنس سے ہے، اور دنیا اور دنیا کے اندر جو کچھ ہے، سب منقطع ہے۔تو انہیں فنا و بوسیدگی لاحق ہونا ضروری ہے۔اور اس کی مدت کی مقدار معلوم نہیں۔

پھر فرمایا:

قلت ویوید هذا ما اخرجه هنا د بن السری فی الزهد عن مجاهد قال للکفار هجعة یحدون فیها طعم النوم حتی یوم القیامة فاذا صیح باهل القبور یقول الکافر، یا ویلنا من بعثنا من مر قدنا فیقول المومن الی جنبه هذا ما وعد الرحمن و صدق المرسلون۔

میں نے کہا اس کی موید وہ ہے جو ہناد بن سری نے زہد میں امام مجاہد سے روایت کیا۔ فرمایا کفار کے لئے ایک خوابیدگی ہوگی جس میں نیند کا مزہ پائیں گے قیامت تک جب قبر والوں کو پکارا جائے گا کافر بولے گا۔ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھایا تو اس کے پہلو سے مومن بولے گا: یہی وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا اور رسولوں نے سچ فرمایا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/ ۸۴۹ تا ۸۵۷)

**﴿۲۰۱﴾ان الذین اتقوا اذا مسهم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذاهم مبصرون ۔☆**

بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہاں خشیت الٰہی کا ذکر ہے جس کی وضاحت میں یہ واقعہ بیان فرمایا) ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا، امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔دن بھر مسجد میں رہتا تھا۔بعد عشاء باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا، اس پر عاشق ہوگئی، ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی، جوان نظر نہ فرماتا۔ایک شب قدم نے لغزش کی، ساتھ ہولیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا

اور بے ساختہ یہ آیہ کریمہ زبان سے نکلی۔

ان الذین اتقو ا اذا مسھم طائف من الشیطان تذ کروا فاذاھم مبصرون۔

(الاعراف۔ ۲۰۱)

ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا، عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بیہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا، رات گئے ہوش آیا، باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے۔ کہا بتادے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدر وہ آیت کون سی ہے۔ جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا، جنبش دی مردہ پایا، رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا۔ صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی: یا امیر المومنین رات تھی، پھر امیر المومنین ہمراہیوں کے ساتھ قبر پر تشریف لے گئے۔ آگے لفظ حدیث یوں ہے۔

فقال عمر یا فلان ولمن خاف مقام ربه جنتٰن (الرحمن۔ ۲۶) فاجابه الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطا نیھا ربی فی الحنة مرتین۔

یعنی امیر المومنین نے جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لئے دو باغ ہیں۔، جوان نے قبر میں سے آواز دی۔ اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔

نسال اللہ الجنة له الفضل والمنة و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس والجنة واله وصحبه و اصحاب السنة أمین أمین امین۔

ہم اللہ سے جنت کے خواستگار ہیں۔ اسی کے لئے فضل و احسان ہے، اور خدائے برتر کا درود سلام ہو انس و جن کے نبی اور ان کی آل و اصحاب اور اہل سنت پر، الٰہی قبول فرما، قبول فرما، قبول فرما۔

**﴿۲۰۴﴾ واذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون۔☆**

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں قرأت قرآن کو بغور سننے اور خاموش رہنے کا حکم لھذا امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت جائز نہیں، اسی مسئلہ کے استدلال میں یہ آیت پیش فرمائی، اور پھر متعدد احادیث سے اس کی تائید پیش کی، ان میں سے بعض یہ ہیں)

٤٣٧٧ـ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی رَكْعَةً لَمْ يَقْرَءْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو تو سورۂ فاتحہ نہیں۔

٤٣٧٨ـ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاْۃَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاْۃٌ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اسکا پڑھنا ہے۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٤٣٧٩ـ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس فقرأ رجل خلفه فلما قضی الصلوة قال : اَيُّكُمْ قَرَاَ خَلْفِي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ

---

٤٣٧٧ـ الجامع للترمذی، ٤٢/١

٤٣٧٨ـ المؤطا لمحمد، ٩٨/ ☆ مسند لامام الاعظم، ٦١

علیه وسلم ، قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَۃَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَۃٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کونماز پڑھائی۔ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشادفرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہ ہی استفسار فرمایا۔آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، میں نے، ارشادفرمایا: جوامام کے پیچھے ہواسکے لئے امام کاپڑھنا کافی ہے۔

۴۳۸۰۔ عن اِبراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عبدالله ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیر هما ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی ۔نہ پہلی دورکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

## ﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعوداور کون عبداللہ بن مسعود؟ جوافاضل صحابہ ومومنین سابقین سے ہیں ۔حضر وسفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ و روش سرورانبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جوچال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

حدیث میں ہے۔خود حضوراکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جوعبداللہ بن مسعوداسکے لئے پسند کرے۔ اوراپنی امت کے لئے ناپسند کیا جواسکے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔گویاانکی رائے خود

---

۴۳۸۰۔ الموطا لمالک، الصلوۃ ۱۰۰

حضور والا کی رائے اقدس ہے۔اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۳

۴۳۸۱۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القرأۃ خلف الامام قال: انصت فان فی الصلوۃ لشغلا سیکفیک ذلك الامام۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا۔ فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔ "یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا" عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا۔

## ﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روا نہیں۔اور جب امام کی قرأت بعینہٖ مقتدی کی قرات ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے: یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے۔اسکے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۴۳۸۲۔ **عن** علقمۃ بن قیس رضی اللہ رتعالیٰ عنہ ان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجھر وفیما یخافت فی الا ولیین ولا فی الاخر یین و اذا صلی وحدہ قرأفی الا ولیین بفا تحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الا خر یین شیئا۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں کچھ نہ پڑھتے۔نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد وسورۃ

---

۴۳۸۱۔ الموطا لمحمد، الصلوۃ، ۱۰۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹

۴۳۸۲۔ الموطا لمحمد، الصلوۃ، ۱۰۰ ☆

پڑھتے

۴۳۸۳۔ عن اِبراهيم النخعي رضي الله تعالیٰ عنه انه قال : لم يقرأ علقمة رضي الله تعالیٰ عنه خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القرأة ولا فيما لا يجهر فيه ولا قرأ في الاخريين بام الكتاب ولا غيرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جميعا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اورافقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔ اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔ اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید۶/۲۴۴

۴۳۸۴۔ عن اِبراهيم النخعي رضي الله تعالیٰ عنه عن علقمة بن قيس رضي الله تعالیٰ عنه قال: لأ ن أعض على جمرة أحب الى من أن أقرأ خلف الإمام ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

۴۳۸۵۔ عن اِبراهيم النخعي رضي الله تعالیٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

---

۴۳۸۳۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۶

۴۳۸۴۔ المؤطا لمحمد، ۱۰۰

۴۳۸۵۔ المؤطا لمحمد، ۱۰۰

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

۴۳۸۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان اذا سئل ، ھل یقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرأۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ ،قال : وکان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما لا یقرأ خلف الامام ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔

فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۴۵

۴۳۸۷۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال : من صلی خلف الامام کفتہ قرأتہ ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے ارشادفرمایا: مقتدی کوامام کا پڑھنا کافی ہے۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے

---

۴۳۸۶۔ الموطا لمالک، ۶۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۲۹

۴۳۸۷۔ الموطا لمحمد، ۹۷ ☆

حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمر کو امام مالک پر ترجیح دی۔

۴۳۸۸۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ سئل عن القرأۃ خلف الامام قال: تکفیک قرأۃ الامام۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔ فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

۴۳۸۹۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ یقول: لا یقرأ المؤتم خلف الامام فی شئی من الصلوات۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے، یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

۴۳۹۰۔ **عن** موسی بن سعد بن زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدثہ عن جدہ قال: من قرأ خلف الامام فلا صلوۃ لہ۔

حضرت موسی بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اور دارقطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۴۵

۴۳۹۱۔ **عن** زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۴۳۸۸۔ الموطا لحمد، ۹۸ ☆

۴۳۸۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹ ☆

۴۳۹۱۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸/۲۸۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

۴۳۹۲۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۴۳۹۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

علماء کو اختلاف ہے کہ یہ استماع وخاموشی فرض عین ہے۔ کہ جلسہ میں جس قدر حاضر ہوں سب پہ لازم ہے ان میں جو کوئی اس کے خلاف کچھ بات کرے مرتکب حرام وگناہ گار ہو گا یا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص بغور متوجہ ہو کر خاموش بیٹھا سن رہا ہے تو باقی پر سے فرضیت ساقط ثانی اوسع اور اول احوط ہے۔

فی رد المحتار فی شرح المنیۃ والاصل ان الاستماع للقرآن فرض کفایۃ لانہ لاقامۃ حقہ بان یکون ملتفتا الیہ غیر مضیع و ذلک یحصل بانصات البعض

---

۴۳۹۲۔ الصحیح لمسلم، الصلوہ، ۱/۱۷۴ ☆

۴۳۹۳۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۱۱۲

الخ۔ نقل الحموی عن استاذ قاضی القضاۃ یحییٰ شہیر بمنقاری زادہ ان لہ رسالۃ حقق فیھا ان استماع القرآن فرض عین۔

اقول و باللہ التوفیق: ظاہر یہ ہے کہ واللہ تعالیٰ اعلم کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے تلاوت قرآن عظیم بآواز کر رہا ہے اور باقی لوگ اس کے سننے کو جمع ہوئے بلکہ اپنے اغراض متفرقہ میں ہیں تو ایک شخص اگر تالی کے پاس بیٹھا بغور سن رہا ہے ادائے حق ہو گیا، باقیوں پر کوئی لزوم نہیں۔ اور اگر وہ سب اسی غرض واحد کے لئے مجلس میں مجتمع ہیں تو سب پر سننے کا لزوم چاہیے، جس طرح نماز میں جماعت مقتدیان کہ ہر شخص پر استماع وانصاف جداگانہ ہو فرض ہے۔ جس طرح جلسہ خطبہ کہ ان میں ایک شخص مذکر اور باقیوں کی یہی حیثیت واحدہ تذکیر جامع ہے تو باتفاق ان سب پر سننا فرض ہے نہ کہ استماع بعض کافی ہو، جب تذکیر میں کلام بشر کا سننا سب حاضرین پر فرض عین ہوا تو کلام الٰہی کا استماع بدرجہ اولیٰ۔

ولا یفرق بافتراض الخطبۃ و رود الامر بقولہ تعالیٰ: فاسعوا الی ذکر اللہ ،بخلاف التلاوۃ فان المعتمد وجوب الاستماع کل خطبۃ ولو خطبۃ ختم القرآن او خطبۃ النکاح کما فی رد المحتار و غیرہ من الاسفار و ان حملنا القولین علی ما ذکر نا من الصورتین یحصل التوفیق۔

بہر حال اس قدر میں شک نہیں کہ قرآن عظیم کا ادب وحفظ حرمت لازم اور اس میں لغو لغط حرام و ناجائز۔ پس صورت اولیٰ میں جہاں مقصود تلاوت وختم قرآن ہے نہ حاضرین کو سنانا، اگر سب آہستہ پڑھیں کہ ایک کی آواز دوسرے کو نہ جائے تو عین ادب واحسن واحب ہے، اس کی خوبی میں کیا کلام، اور اگر چند آدمی بآواز پڑھ رہے ہیں یوں ہی قاری کے پاس ایک یا چند مسلمان بغور سن رہے ہیں اور ان میں باہم اتنا فاصلہ ہے کہ ایک کی آواز سے دوسرے کا دھیان نہیں بٹتا، تو قول اوسع پر اس میں بھی حرج نہیں۔ اور اگر کوئی سننے والا نہیں یا بعض کی تلاوت اشخاص سن رہے ہیں بعض کی کوئی نہیں سنتا، یا ایسی قریب آوازیں مختلف ومختلط ہیں کہ جدا جدا سننا میسر ہی نہ رہا۔ تو ضرور یہ صورتیں بالاتفاق ناجائز وگناہ ہیں، اور صورت ثانیہ میں جہاں مقصود سنانا ہے اگر قول احوط پر نظر کیجئے تو چند آدمیوں کا معاً آواز سے پڑھنا صریح حرام ہے ،اور اگر توفیق مذکور پر نظر کی جائے تو جب بھی یہ صورت سب لزوم خاموشی کی ہے، اور اگر اس

سے قطع نظر کر کے قول اوسع ہی لیجئے تاہم اس صورت کے بدعت وشنیع ہونے میں کلام نہیں ،آوازیں ملانا گانے وغیرہ کے مناسب حال ہے،قرآن عظیم میں یہ ایک نو پیدا امر ہے جس کے لئے دین میں کوئی اصل نہیں اور اس کی تجویز وترویج میں ایک اور فتنہ عظیم کا اندیشہ صحیحہ ہے۔ بازو بنا کر آوازیں ملا کر گانے کی طرح قرآن عظیم میں پڑھنا ہوگا تو ایسے لوگ عبادت کو اپنے لہجوں میں منطبق کرنے کے لئے جگہ جگہ آواز گھٹانے بڑھانے کے عادی ہوتے ہیں،نظم میں خیریت ہے۔قرآن کریم میں جب ایسا اتار چڑھاؤ کیا جائے گا قطعا اجماعا حرام ہوگا۔لہذا ہر طرح اس سے ممانعت ہی لازم ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۶۷)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة الأنفال

## بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۸﴾ ليحق الحق ويبطل الباطل ولو كره المجرمون۔☆**

کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو جھوٹا پڑے برا مانیں مجرم۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سبحان اللہ! ہمارے حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار پر سے بھی سبب دفع بلاء ہیں۔ پھر مسلمانوں پر خاص رؤف ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(الامن والعلی۔۶۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

**﴿۱۲﴾ اذ يوحي ربك الى الملئكة انى معكم فثبتوا الذين اٰمنوا ط سالقي في قلوب الذين كفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان ۔☆**

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت جن کفار کے دلوں میں رعب کا ذکر ہے وہ اس طرح ہے) سیرت ابن ہشام میں ہے: بنی قریظہ کو جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہ میں اپنے کچھ اصحاب پر گزرے۔ ان سے دریافت فرمایا، تم نے ادھر جاتے ہوئے کوئی شخص دیکھا،؟ عرض کی وحید بن خلیفہ کو نقرہ خنگ پر سوار جاتے ہوئے دیکھا فرمایا:

شیطان جن اور لوگ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔

اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت سے ثابت کہ حضور علیہ السلام کے بلانے پر نماز توڑنا واجب) ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ندا فرمائی، انہوں نے بعد فراغ نماز آ کر عذر نماز عرض کیا، فرمایا: تم نے نہ سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: اور یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

ذوالیدین کے قصہ میں ہے کہ حضور نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضور سے باتیں کیں، جب سہو تحقیق ہو گیا باقی ماندہ نماز مع اصحاب ادا فرمائی۔ وہ کلام مبطل نماز نہ ہوا۔

تمام متون فقہ میں تصریح ہے کہ کسی کو سلام اگرچہ سہوا ہو مفسد نماز ہے اور یہاں حکم ہے۔ کہ وسط نماز میں عرض کریں۔ السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته۔

(عرفان شریعت دوم ص ۱۲)

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿۴۵﴾ یاایها الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون۔☆

اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہونچو۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معالم میں ہے:

فی جمیع المواطن علی السراء والضراء۔

تمام مواضع میں خوشی و تکلیف میں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵۳۸/۸)

## ﴿۶۴﴾ یآایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ☆۔

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

### ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں رب تبارک وتعالی اپنے نام پاک کے ساتھ صحابہ کرام کو ملا کر فرماتا ہے:
اے نبی! اب کہ عمر اسلام لے آیا تجھے اللہ اور یہ چالیس مسلمان کفایت کرتے ہیں۔
فی الجلالین: حسبك الله و من اتبعك من المومنين ۔
ترجمہ شاہ ولی اللہ میں ہے: اے پیغمبر کفایت ست ترا خدا و آناں کہ پیروی تو کردہ انداز مسلماناں۔

۴۳۹۴۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان اسلام عمر رضی الله تعالیٰ عنه كان عزةً ،و ان هجرته كان فتحاو نصرة ، و خلافته رحمة و الله ! ماا ستطعنا ان نصلي حول البيت ظاهرين حتى اسلم عمر ،فلما اسلم عمر قاتلهم حتى صلينا، و اني لا حسب بين عيني عمر ملكا يسدده، و اني لا حسب الشيطان تفرقه، و اذاذكر الصالحون فحيَّ هلا بعمر،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بیشک حضرت عمر کا اسلام عزت تھا، اور ان کی ہجرت فتح ونصرت، اور ان کی خلافت میں رحمت ۔خدا کی قسم! گرد کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے، جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا، یہاں تک کہ ہم نے اعلانیہ گرد کعبہ معظمہ نماز ادا کی، اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی ودرستی دیتا ہے، اور جب نیک بندوں کا ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

۴۳۹۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۶۹، ۱۲/ ۵۹۹ ☆

الامن والعلی　　۲۴۶

۴۳۹۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ باھی باھل عرفۃ عامۃ وباھی بعمر خاصۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے عرفات میں جمع ہونے والوں پر عموما اور حضرت عمر پر خصوصا مباھات فرمائی ۔۱۲م　الزلال الانقی ۴۸

۴۳۹۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم ! اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک ، بعمر بن الخطاب او بابی جھل بن ھشام۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں یوں دعا کی: الٰہی ! اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے، یا تو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام۔

الامن والعلی　　۷۴

۴۳۹۷۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا من اھل مصر اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : یاامیر المؤمنین ! عائذ بک من الظلم ،قال : عذت معاذاً ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقتہ ، فجعل یضربنی بالسوط ویقول : انا ابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمرو یأمرہ بالقدوم ویقدم بابنہ

---

۴۳۹۵۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۵۸، ۵۹۶/۱۲ ☆

۴۳۹۶۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۵/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۵۰۲/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵۶۱/۵

۴۳۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۶۶۰/۱۲

معه ، فقدم ، فقال عمر، این المصری ؟ خذالسوط فاضرب ،فجعل یضربه بالسوط ویقول عمر : اضرب ابن الاکرمیں ،قال انس : فضرب فوالله ! لقدضربه ونحن نحب ضربه ،فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ، ثم قال عمر للمصری : صنع السوط علی صلعةعمرو ،فقال : یاامیرالمؤمنین ! انما ابنه الذی ضربنی وقد استقدت منه ، فقال عمر لعمرو : مذکم تعبد تم الناس وقدولد تهم امهاتهم احرارا ،قال : یاامیرالمؤمنین ! لم اعلم ولم یأتنی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیرالمؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکرعرض کی: اے امیرالمومنین! میں حضور کی پناہ لیتاہوں ظلم سے،امیرالمؤمنین نے فرمایا:تو نے سچی جائے پناہ لی ، اس فریادی مصری نے عرض کی : میں نے حضرت عمروبن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجبزادے کے ساتھ دوڑ کی ، میں آگے نکل گیا،صاجبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دومعزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں،اس فریاد پر امیرالمؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمروبن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے،امیرالمؤمنین نے مصری کوحکم دیا کوڑا لے اور مار، اس نے بدلہ لینا شروع کیا،اورامیرالمؤمنین فرماتے جاتے ہیں،مارو دولیئموں کے بیٹے کو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تھا توہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ مارےاور اپنا عوض لے،اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے،جب مصری فارغ ہوا تو امیرالمومنین نے فرمایا:اب یہ کوڑاعمروبن عاص کی چندیا پر رکھ،یعنی وہاں کے حاکم تھےانہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا۔مصری نے عرض کی: یاامیرالمومنین!ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا،اس سے میں عوض لے چکا،امیرالمومنین نے عمروبن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا ہے حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے،حضرت عمروبن عاص نے عرض کی:یاامیرالمومنین!نہ مجھے کوئی خبرہوئی،نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا

الامن والعلی، ۲۳۸

٤٣٩٨ ـ **عن** الليث بن سعد رضی الله تعالىٰ عنه ان الناس بالمدينة اصابهم جهد شديد فی خلافة عمربن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه فی سنة الرمادة ،فكتب الى عمروبن العاص وهو بمصر ،من عبد الله عمر امير المؤمنين الى عمرو بن العاص، سلام! امابعد فلعمری ياعمرو ! ماتبالی اذا شبعت انت ومن معك ان اهلك انا ومن معی فياغوثا ! ثم ياغوثا ـ يردده قوله . فكتب اليه عمروبن العاص : لعبد الله عمر أميرالمؤمنين من عمروبن العاص ،اما بعد فيالبيك !ثم يالبيك ! وقد بعثت اليك بعيرأولهاعندك وآخر ها عندی ،والسلام عليك ورحمة الله وبركاته ،فبعث عمرو اليه بعير عظيمة فكان أولها بالمدينة وآخر ها بمصر يتبع بعضها بعضا ،فلما قدمت علی عمر وسع بها علی الناس ودفع الى اهل كل بيت بالمدينة وما حولها بعيراً بما عليه من الطعام ،وبعث عبدالرحمٰن بن عوف والزبير بن العوام وسعد ابن ابی وقاص يقسمونها علی الناس ، فدفعوا الى اهل كل بيت بعيراً بما عليه من الطعام أن يأكلوا الطعام وينحروا البعيرفيأكلوا لحمه ويأتدموا شحمه ويحتذوا جلده وينفعوا بالوعاء الذی كان فيه الطعام لما ارادوا من لحاف أوغيره ، فوسع الله بذلك علی الناس ،فلما رأى ذلك عمر حمد الله ـ

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان ومال کا سال امیر المومنین نے عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شقہ ہے بندۂ خدا عمرامیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہوجائیں ارے فریاد کو پہونچ ارے فریاد کو پہونچ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا ـ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو

---

٤٣٩٨ ـ كنز العمال للمتقی، ٣٥٩٠٦، ٦١٥/١٢

حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ میں تھا اور پچھلا مصر جوتے بناؤ جس کپڑے میں ناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجالائے۔ الامن والعلی ۲۴۰

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ایمان لائے جب کل مرد وعورت ۳۹ مسلمان تھے۔آپ چالیسویں مسلمان ہیں، اسی واسطے آپ کا نام متمم الاربعین ہے یعنی چالیس مسلمانوں کو پورا کرنے والے۔ جب آپ مسلمان ہوئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کفار نے جب سنا تو کہا: آج ہم اور مسلمان آدھوں آدھ ہو گئے۔ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضور کو خوشخبری ہو کہ آج آسمانوں پر عمر کے اسلام لانے پر شادی رچائی گئی ہے۔اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ سرکار کی ایذا رسانی کی فکر میں رہتے، آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ واللہ یعصمك من الناس۔ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہے کوئی تمہارا کچھ نہیں کرسکتا، اس وقت تک یہ بھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ابوجہل لعین نے اعلان دیا کہ اس شخص کو اس قدر انعام دوں گا۔ان کو جوش آیا تلوار ننگی کر لی اور قسم کھائی کہ اسکو نیام میں نہ کریں گے جب تک کہ معاذ اللہ اپنے ارادے کو پورا نہ کرلیں گے۔ معارج میں ہے کہ انہوں نے تو یہ قسم کھائی اور ادھر رب العزت جل جلالہ نے قسم یاد فرمائی کہ یہ تلوار نیام نہ ہوگی تاوقتیکہ کفار کو اسی سے قتل نہ کریں۔ جارہے تھے راستہ میں عبداللہ بن نعیم صحابی ملے، دیکھا نہایت غصہ کی حالت میں سرخ آنکھیں ننگی تلوار لئے ہیں، پوچھا کہاں جارہے ہو؟ انہوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا، عبداللہ بن نعیم نے کہا: بنی ہاشم کے حملوں سے کیسے بچو گے۔انہوں نے کہا: شاید تو بھی مسلمان ہوگیا ہے۔تجھی سے شروع کروں، عبداللہ بن نعیم نے فرمایا: میری کیا فکر کرتے ہو اپنے گھر تو جا کر دیکھو، تمہارے بہنوئی بہن دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ان کو غیظ آیا، سیدھے بہن کے مکان پر گئے، دروازہ بند پایا، اندر سے پڑھنے کی آواز آرہی تھی، ان کی

بہن کو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ طٰہٰ شریف سکھا رہے تھے۔آواز اجنبی، کلام اجنبی ،خیر آواز دی،ان کی بہن نے صحیفہ کو کسی گوشے میں چھپادیا اور حضرت خباب ایک کوٹھری میں چھپ گئے ،دروازہ کھولا گیا،آتے ہی بہن سے پوچھا تو دین سے پھر گئی،اسلام میں رافضیوں کا سا تقیہ کہاں ،صاف کہہ دیا میں نے سچا دین اسلام قبول کیا،خیر انہوں نے تلوار سے تو نہیں مارا مگر ہاتھ سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ خون بہنے لگا،جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ چھوڑتے ہی نہیں،تو کہا کہ اے عمر تم مار ہی ڈالو مگر دین اسلام ہم سے نہ چھوٹے گا،جب انہوں نے خون بہتے ہوئے دیکھا تو غصہ فرد ہوگیا۔اپنی بہن کو چھوڑ دیا،تھوڑی دیر بعد کہا کہ میں نے نئے کلام کی آواز سنی تھی۔وہ مجھے دکھاؤ،آپ کی بہن نے کہا کہ تم مشرک ہو اس کو چھو نہیں سکتے۔انہوں نے زبردستی کر کے مانگ لیا دو تین آیتیں پڑھیں،فوراً ان کے منہ سے نکلا، واللہ ھذا کلام البشر۔ خدا کی قسم یہ کلام بشر کا نہیں۔ یہ سن کر حضرت خباب فوراً اس کوٹھری سے نکل آئے اور کہا اے عمر تمہیں خوشخبری ہو،کل ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب۔الٰہی اسلام کو عزت دے ابوجہل یا عمر کے ذریعہ سے۔

الحمدللہ کہ حضور کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوئی،انہوں نے فرمایا حضور کہاں تشریف فرما ہیں۔حضرت خباب نے فرمایا دار ارقم میں،انہوں نے کہا مجھے لے چلو،حضرت خباب در دولت پر لیکر حاضر ہوئے،یہاں مسلمان بخوف کفار چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔دروزہ پر آوازیں دیں مگر جواب نہ دیا گیا،جب انہوں نے سختی سے آواز دی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:کواڑ کھول دی جائے،اگر خیر کے لئے آیا ہے فبہا،اور اگر ارادۂ شر سے آیا ہے تو واللہ اس کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔دروازہ کھلا یہ اندر گئے،حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:عمر کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مسلمان ہو۔ فرماتے ہیں: مجھے یہ معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان پہاڑ میرے اوپر رکھ دیا گیا، یہ عظمت نبوت تھی فوراعرض کیا: اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ یہ دیکھتے ہی مسلمانوں نے خوش ہوکر بآواز تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اٹھے ،انہوں نے مسلمان ہوتے ہی عرض کیا: یارسول اللہ! کفار علی الاعلان اپنے معبودان باطل کی

پرستش کریں اور ہم مسلمان چھپ کر اپنے سچے خدا کی عبادت کریں، ہم علانیہ مسجد حرام میں نماز پڑھیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیکر بر آمد ہوئے، مسجد حرام شریف میں اذان کہی گئی، دو صفیں ہوئیں، ایک میں حضرت حمزہ شریک ہوئے اور دوسری میں عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جس کافر نے دیکھا چپکا اپنے گھر میں گھس گیا۔ جب ضعفائے مسلمین نے ہجرت کی تو کفار سے چھپ چھپ کر چلے گئے، انہوں نے جب ہجرت فرمائی ایک ایک مجمع کفار میں ننگی شمشیر لیجا کر فرمایا: جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جان لے، پہچان لے، میں ہوں عمر۔ جسے اپنی عورت بیوہ اور اپنے بچے یتیم کرانا ہوں میرے سامنے آئے، میں اب ہجرت کرتا ہوں، پھر یہ نہ کہنا کہ عمر بھاگ گیا، تمام کفار سر جھکائے بیٹھے رہے کسی نے چوں بھی نہ کی، پھر فرمایا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں، اسی واسطے ان کی شدت اور ان کی رحم لی درجہ کمال پر تھی۔ (الملفوظ ۴/۵۹)

﴿۷۵﴾ والذین اٰمنوا من بعد وھاجروا جاھدوا معکم فالئک منکم ط واولوا الارحام بعضم اولی ببعض فی کتب اللہ ط ان اللہ بکل شیء علیم۔☆

اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبد بن حمید وابن جریر اپنی تفسیر میں قتادہ سے راوی:

ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی خطبة ان الآیة التی ختم بھا سورة الانفال انزلھا فی اولی الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ ما جرت بہ الرحم من العصبة ھذا مختصر۔

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الحقو الفوایض باهلها فما بقى فهو لا ولى رجل ذكر۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مـا مـن مو من الا و انا او لى به فى الد نيا و الآ خر ة فا قروا ان شئتم "النبى او لى با لمو منين من انفسهم" فا يما مو من ما ت و تر ك ما لا فلو ر ثة و عصبة من كـا نـو ومـن تر ك و دينا او ضيا عا فليا تنى فا نا مو لا ه والحديث عند الشيخين و احمدو النسا ئى و ابن ما جه و غير هم بنحو ه ۔

احمد وابوداؤدونسائی وابن ماجہ وبیہقی بسند صحیح بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ماا حتر زالولداو الو ا لد فهو لعصبة من كا ن ۔

عبدالرزاق اپنی مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی سے راوی امیر المومنین فاروق اعظم ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كل نسب تو صل عليه فى الا سلا م فهو وا ر ث مو ر ث ۔

سنن بیہقی میں ہے:

عن جر ير عن المغيرة عن اصحا به قا ل كا ن على ر ضى الله تعا لىٰ عنه و اصحا به اذا لم يجد و اذ ا سهم اعطوا القرا بة و ماقر ب او بعد اذا كا ن رحما فله الما ل اذا لم يو جد غير ه هذ ا مختصر ۔

آیہ کریمہ نے رشتہ داروں کو مطلق رکھا، صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے تصریح فرما دی کہ آیت میں ہر عصبہ نسبی داخل، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث میں صاف تعمیم فرمائی کہ عصبہ وارث ہے کوئی ہو۔ حدیث میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

اسلام میں نسب جہاں جا کر ملے موجب وراثت ہے۔

حدیث میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا ارشاد کہ رشتہ دار پاس کا ہو یا دور کا جب اور نہ ہو تو سب مال اسی کا ہے۔

ان ارشادات نے تمام قریب وبعید کے عصبہ نسبی کو دائرہ توریث میں داخل فرمایا اور حدیث دوم میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد اقدس نے جو کہ اہل فرائض سے بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے، ترتیب الاقرب فالاقرب کا حکم بتایا، لاجرم بلحاظ قرب اتصال یہ اقسام اربعہ منتظم ہوئیں۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۳۸۱/۱۰)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة التوبة

## بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۲﴾ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یسمع کلٰم اللہ ثم ابلغہ مامنہٗ ط ذلک بانھم قوم لایعلمون۔☆**

اوراے محبوب اگرکوئی مشرک تم سے پناہ مانگے۔تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچادو۔یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں مستامن کا ذکر ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے، ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے کہ مستامن جب تک دار اسلام میں ہے بمنزلہ ذمی ہے، ذمہ مؤبدہ وموقتہ دونوں طرح ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مو قتا کان او موبدا و ذلك الامان و عقد الذمة۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کے لئے یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہاں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی وحربی برابر ہیں یعنی مستامن کہ اس کے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے، بالجملہ جواز خاص ذمی کے لئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

ثانیا۔ یہاں بھی امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت یہ ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے، یہ مشرک حربی لے دوڑے۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

قال ابو حنیفة یجوز للکتابی دون غیره واحتج بما رواه احمد فی مسنده بسند جید عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا ید خل مسجد نا هذا بعدعامنا هذامشرك الااهل العهد و خدمهم۔

امام ابوحنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار کا نہیں، اور امام اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوائے ذمیوں اور ان کے غلاموں کے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لا یمنع من دخول المسجد الذی الکتابی بخلاف غیره واحتج امام رحمه الله له بما روا احمد عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائے گا، بخلاف اور کافر کے اور اس پر امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقد ذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقوله تعالیٰ انما المشرکون نجس۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے گا اس ارشاد الٰہی پر عمل کے لئے، کہ مشرک نرے ناپاک ہیں۔

اگر کہیے حدیث میں تو مطلق ذمی کا استثنا فرمایا کتابی کی تخصیص کہاں ہے۔

اقول۔ (میں کہتا ہوں) مشرکین عرب کو ذمی بنانا روا نہ تھا ان پر صرف دو حکم تھے۔ اسلام لائیں ورنہ تلوار، تو وہاں ذمی نہ تھے، مگر کتابی، تو استثنا منقطع ہے۔ بلکہ ہم نے مسند میں دیکھا، اواخر مسند جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیث اس طرح مذکور ہوئی اور اس سے ۲۷/ورق

پہلے یوں ہے۔

لا یدخل مسجد نا ھذا مشرك بعد عامنا ھذا غیر اھل الکتاب و خدمھم۔
اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوائے کتابی اوران کے غلام کے۔

تو یہاں خود کتابی کی تصریح ہے۔

ثالثا۔اقول(میں کہتا ہوں)للہ الحمد،اس حدیث نے صاف ارشادفرمادیا کہ اس سے پہلے جوکسی مشرک یا کافر غیر ذمی کے لئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی فرمایا:بعد عامنا ھذا۔اس سال کے بعدکوئی مشرک مسجد میں نہ آنے پائے سوائے ذمیوں کے۔)

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان کے ذمہ لازم ہے کہ اس واقعہ کے اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے۔کہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اس کا ثبوت نہیں دے سکتے خصوصا، بعد عامنا ھذا، کا لفظ ارشاد فرمارہا ہے۔کہ یہ ارشاد بعد نزول سورہ برأت ہے۔غالبا اس کا یہ لفظ پاک ارشادالہی:

انما المشرکون نجس فلا یقرب المسجد الحرام بعد عامھم ھذا (سورہ توبہ،۲۸)

(مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعدوہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں)سے ماخوذ ہے۔تو پہلے کے دقائع پیش کرنا محض نادانی۔لیکن لیڈران تو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر منسوخات ہی پر عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ و خسر ھنالك المبطلون۔

(غافر۷۸)

رابعا:یہ نہ سہی اختلاف احوال زمانہ اور عادات قوم کو ہمیشہ مسائل تعظیم وتوہین میں دخل تام ہے پھر غیر اسلامی سلطنت اور کافروں کی کثرت میں اس کی اجازت اور اسکی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لئے وقف کرنا کسی قدر خیر خواہی اسلام ہے۔

اے راہرو و پشت بمنزل ہشدار

(اے منزل کی طرف پشت کر کے چلنے والے ہوش کر)

(فتاوی رضویہ جدید۱۴/۵۲۲تا۵۲۶)

(۱۱)فان تابوا واقاموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین ط

**ونفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون۔☆**

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے۔

**﴿۱۲﴾وان نکثوآ ایمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا آئمة الکفر لا انهم لآ ایمان لهم لعلهم ینتهون ۔☆**

اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو۔ بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو نماز وزکواۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انھیں کفر کا پیشوا کافروں کا سرغنہ فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کے شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں۔

(تمہید ایمان ص ۵۹)

**﴿۱۸﴾انما یعمر مسٰجد الله من اٰمن بالله والیوم الاٰخر واقام الصلوٰة واٰتی الزکوٰة ولم یخش الا الله قف فعسیٰ اولٰئک ان یکونوا من المهتدین۔☆**

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہاں مسجد کا ذکر ہے تو اس کے احکام بیان فرمائے کہ) مسجد کے تین اطلاقات ہیں۔

(الف) زمین کا وہ حصہ کہ نماز کے لئے وقف کیا گیا ہو۔ مسجد کے حقیقی معنی یہی ہیں۔ اس اطلاق میں مسجد کی بنیادیں مسجد میں داخل نہیں کہ بنیادیں اوصاف کے حکم میں ہیں۔ جیسے کہ اطراف وحدود، پس مسجد کا دروازہ اور دیواریں مسجد سے خارج ہیں۔ اسی طرح اذان کے

چبوترے، مینار یں، حوض اور کنویں، حدود مسجد یا جوف مسجد ہی میں کیوں نہ ہوں اگر تمام مسجدیت سے قبل بنائے گئے تو مسجد سے خارج ہیں۔ہاں مسجد مکمل ہوجانے کے بعد اگر ان چیزوں کو مسجد میں بنایا، تو وقت کو بدلنا ہوا جو جائز نہیں، واقف نے وقف کی ضرورت کے لئے اس کی شرط لگائی ہوتو اور بات ہے اور مسجد میں یہ ناممکن ہے کہ مسجد حقوق عبد سے بالکلیہ آزاد ہوتی ہے۔درمختار کے کتاب الوقف باب احکام المسجد میں ہے۔

اگر مسجد کے اوپر امام مسجد کے لئے کمرہ بنایا تو کوئی حرج نہیں کہ یہ مصالح مسجد میں ہے۔لیکن مسجد مکمل ہوگئی ہوتو مسجد کی چھت پر منع کیا جائے گا، اگر چہ یہ کہے کہ میری نیت پہلے سے ہی کمرہ بنانے کی تھی، اس کی تصدیق نہ کی جائے گی۔

تاتارخانیہ میں ہے۔

جب خود واقف کا یہ حال ہے تو دوسرے کا کیا، ایسی تعمیر کو مسجد کی دیوار ہو اس کو بھی ڈھا دینا چاہیے۔

(ب) اس اطلاق میں زمین مع بنیادوں کے مسجد ہے، تو دروازے اور دیوار یں سب مسجد میں داخل ہیں، اللہ تعالیٰ کے فرمان،

انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ۔ (التوبۃ،۱۸) مسجد یں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہی تعمیر کرتے ہیں۔) میں یہی مراد ہے۔

امام احمد، دارمی، ترمذی نے اس کو تخریج کیا اور ترمذی نے حسن کہا، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان وحاکم نے اس کی تصحیح کی۔روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ مسجد کی حاضری اس کی عادت بن چکی ہوتو اس کے ایمان کی گواہی دو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مسجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم قیامت پر ایمان لائے۔

مسجد کی آبادی تو نماز پڑھنے سے ہے، تو وہاں کسی مسجد کی عمارت نہ ہو جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد حرام کا حال تھا، کہ وہ کعبہ کے گرد کی زمین تھی جو طواف کے لئے خالی چھوڑی ہوئی تھی۔

اوراس دوسرے معنی پرہی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

لهدمت الصوامع والبيع۔ (الحج۔۴۰) توالبتہ یہودونصاری کے صوامع اورعبادت خانے ڈھادیئے جاتے)اوربنی ہوئی عمارت ہی ڈھائی جاتی ہے۔

(ج)اورمسجد کاایک تیسرااطلاق بھی ہے اس اطلاق پرصحن کا وہ حصہ بھی شامل ہوتا۔ اسی لئے تو معتکف کواس میں جانا جائز ہےاوراس کے بعد بھی وہ معتکف ہی رہتا ہے۔بدائع اور شامی میں ہے۔

معتکف ایسے منارہ پرچڑھ سکتا ہے جس کا دروازہ مسجد سے خارج ہوکیوں کہ وہ مسجد میں شمار ہوتا ہے۔،اوروہاں پیشاب وپاخانہ منع ہے تووہ بھی مسجد کے ایک کونہ کوطرح ہوا۔

اسی لئے لوگ کسی مسجد کے منارہ سے ہونے والی اذان کوسن کر کہتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوگئی حالانکہ منارہ تو مسجد سے خارج بنا ہے۔اورچونکہ یہ محاورہ عرب وعجم میں شائع وذائع ہے۔ کہ اذان منارہ سن کر کوئی نہیں کہتا کہ چلو مسجد کے باہراذان ہوگئی،اوریہی معنی حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے بھی ہیں جوآپ نے فرمایا تھا۔

جس مسجد میں نمازہوتی ہووہاں اذان دینا سنت ہدی ہے۔(مسلم)

اورفقہا کرام کے اس قول کا بھی یہی مطلب ہے کہ مسجد میں اذان ہوچکی ہوتوجماعت میں شریک ہوئے بغیر مسجد سے باہرجانا مکروہ ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ جاننا چاہیے کہ اذان اصل مسجد میں مکروہ ہے۔وصف مسجد میں نہیں اورتبع مسجد میں بھی نہیں۔اس کی تعبیریوں بھی کی جاسکتی ہے۔اذان مسجد بالمعنی الاول میں مکروہ ہے۔معنی ثانی اورثالث میں نہیں۔ائمہ کی نصوص سے بھی یہی ظاہر ہے کہ خاص مسجد کے اندرمکروہ ہے۔منارہ صحن اورحدود میں نہیں۔یہی حدیث سائب بن یزیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ہراجوڑاپہنے ہوئے مسجد کی چھت پرکھڑاہوا اللہ اکبراللہ اکبرکہہ رہا تھا۔

دوسری حدیث میں انہیں سے ہے۔

کہ میں نے خواب میں ایک شخص کوہراجوڑاپہنے ہوئے مسجد کی چھت پرکانوں میں انگلیاں دئے ہوئے کھڑادیکھا جوکہہ رہا تھا۔(الحدیث) (شمائم العنبر ۲۴۰ تا۲۴۳)

﴿۲۳﴾ یٰٓاَیھا الذین اٰمنوا لاتتخذوٓا اٰبآء کم واخوانکم اولیآء ان استحبوا الکفر علی الایمان ط ومن یتولھم منکم فاولٓئک ھم الظٰلمون۔☆

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرآن کریم جابجا شاہد ہے کہ مطلقا موالات حرام ہونے کی علت کفر ومخالف وعداوت اللہ ورسول ہے۔ جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ معنی متعدد آیات سے روشن اور اس آیت میں نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت ہونا ثابت۔

حاشا للہ۔ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا، باپ، بیٹے کافر ہوں تو ان سے بھی محبت صریح حرام فرمادیا۔ اور دلی محبت واخلاص واتحاد کرنے والوں کو تو جابجا صاف ارشاد فرمادیا کہ وہ انہیں کافروں میں سے ہیں، انہیں اللہ وقیامت پر ایمان نہیں، انہیں اللہ ورسول وقرآن پر ایمان نہیں۔ بالجملہ وہ کسی طرح مسلمان نہیں، ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد اس سے معاملات کا حرام وکفر ہونا اشد وزائد کہ علت حرمت کفر ہے۔ علت جتنی زیادہ حکم سخت تر، یہ ان کذابوں مفتریوں پر اور الٹا پڑے گا کہ کفر میں یہود ونصاری سے مجوس بدتر ہیں۔، ہنود سے وہابیہ وسائر مرتدین عنود بدتر ہیں۔ ولہذا ان کے احکام اسی ترتیب پر سخت تر ہیں۔ کما لا یخفی علی من لہ اعلام باحکام الفقہ و لکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون، و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ (جدید ۱۴/۱۵۵)

﴿۲۴﴾ قل ان کان اٰبآؤکم وابنآؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کساد ھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ ط واللہ لایھدی القوم الفٰسقین۔☆

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور

تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیائے جہان میں کوئی معزز،کوئی عزیز،کوئی مال کوئی چیز اللہ ورسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الہی سے مردود ہے۔اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا، اسے عذاب الہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لا یو من احدکم حتی اکو ن احب الیه من وا لدہ و ولدہ والنا س اجمعین ۔ (بخاری۔باب حب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الایمان۔۱/۷)

تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ،اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارہ نہ ہوں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس ابن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔

اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان ومدار نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔

یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ہاں ہاں ماں،باپ،اولاد سارے جہاں سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔بھائیو خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو!

## محبت اور تعظیم کا زبانی دعوی کافی نہیں

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

الم احسِبَ النّاسِ اَن یُترکُوا اَن یقُولُو آمناً و ھُم لا یُفتنُونَ ۔

(پ۲۰۔ع۱۳۔سورۃ العنکبوت)

کیالوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اوران کی آزمائش نہ ہوگی۔

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کررہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اورزبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارانہ ہوگاہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے،آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے ہرشئی کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے۔کہ جو باتیں اس کے حقیقی وواقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یانہیں؟

ابھی قرآن وحدیث ارشادفرماچکے کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے میں دو باتیں ضرور ہیں:۔

(۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم۔

(۲) اورمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوتمام جہاں پر تقدیم۔

## حضور کی تعظیم ومحبت کے امتحان کا مطلب

تواس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے۔کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی،کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو۔

جیسے تمہارے باپ،تمہارے استاذ،تمہارے پیر،تمہاری اولاد،تمہارے بھائی، تمہارے احباب،تمہارے بڑے،تمہارے اصحاب تمہارے مولوی،تمہارے حافظ،تمہارے مفتی،تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد،جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں اصلاتمہارے قلب میں ان کی عظمت،ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔فوراًان سے الگ ہوجاؤ،ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو،ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ،پھرنہ تم اپنے کے رشتے،علاقے،دوستی،الفت کا پاس کرو،نہ اس کی مولویت مشیخت، بزرگی،فضیلت کوخاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بناپرتھاجب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہواپھر ہمیں اس سے کیا تعلق رہا؟

اسکے جبے عمامے پرکیاجائیں کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے،عمامے نہیں باندھتے؟

اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی، اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر بُرے سے بدتر نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کر لو۔ کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے، قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بد گو کی وقعت کر سکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو۔ کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔

(تمہید ایمان ۳۳ تا ۳۶)

**﴿۲۹﴾قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الاٰخر ولایحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولایدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن یدو ھم صاغرون۔☆**

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب راجح میں مطلقاً کفر ہے۔ جبکہ ان کی علت وحرمت قطعی ہو۔ جیسے جائز کسب وتجارت واجارت کی حلت، مشرکین سے وداد وانقیاد و اتحاد کی حرمت۔ ان حلالوں کو وہ لوگ حرام بلکہ کفر اور ان حراموں کو حلال بلکہ فرض کر رہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی بعینہ ہے جیسے مذکورات جب تو اسے حلال ٹھہرانا باجماع ائمہ کفر ہے۔

اللہ عزوجل کفار کا بیان فرماتا ہے۔

لا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ۔

جسے اللہ ورسول نے حرام فرمادیا کافر اسے حرام نہیں ٹھہراتے۔

متن عقائد میں مسئلہ مصرحہ ہے، نیز فتاوی خلاصہ وغیرہا میں ہے۔

من اعتقد الحرام حلالا او علی العکس یکفر ھذا اذا کان حراما بعینہ والحرمۃ قامت بدلیل مقطوع بہ و اذا کانت باخبار الا حاد لا یکفر۔(ملخصا)

جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔(ملخصا۔ت)

بزازیہ شرح وہبانیہ ودرمختار میں ہے۔

یکفر اذا تصدق بالحرام القطعی۔

ردالمحتار میں ہے۔

حاصلہ ان شرط الکفر علی القول الاول شیئان، قطعیۃ الدلیل و کونہ حراما لعینہ و علی الثانی یشترط الاول فقط و علمت ترجیحۃ وما فی البزازیہ مبنی علیہ ۔

حاصل یہ ہے کہ قول اول پر کفر کے لئے دو شرائط ہوں گی۔اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، اور دوسرے قول پر پہلی شرط ہے، اور آپ اس کی ترجیح سے آگاہ ہیں اور بزازیہ کا مدار اسی پر ہے۔

حالات دائرہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں تو یہ باجماع ائمہ کفر ہیں، کفار مشرکین کی ایسی تعظیمیں کفر ہیں، ان کی جے پکارنا ان کے مرنے، جیل جانے پر ہڑتال اور اس پر وہ اصرار، اور جو مسلمان نہ مانے اس پر ظلم واضطراب، کمال تعظیم اور باعث دخول نار وغضب جبار، وحسب تصریحات ائمہ موجب کفر واکفار۔

فتاوی ظہیریہ والاشباہ والنظائر وتنویر الابصار ودرمختار میں ہے۔

یسلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر کسی نے ذمی کو احتراما سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے۔ کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین و مختصر علامہ زین مصری و شرح تنویر مدقق علائی میں ہے۔

لو قال لمجوسی یااستاذ تبجیلا کفر۔

اگر کسی نے مجوسی کو تعظیما یا استاذ کہا تو اس سے وہ کافر ہو جائے گا۔

رب عزوجل فرماتا ہے،

ولله العزة و لرسوله وللمومنين ولكن المنافقين لا يعلمون۔

(المنافقون۔۸)

عزت تو خاص اللہ ورسول و مسلمین ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من و قرصاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام رواه الطبرانى فى الكبير عن عبدالله بن بسرو ابن عساكر و ابن عدى عن ام المومنين الصديقة و ابونعيم فى الحلية و الحسن بن سفيان فى مسنده عن معاذ بن جبل والسنجرى فى الابانة عن ابن عمر و كامل عدى عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهم احمعين والبيهقى فى شعب الايمان عن ابى ابراهيم بن ميسرة مرسلا۔

جس نے کس بدمذہب کی توقیر کی بیشک اس نے دین اسلام ڈھانے پر مدد دی۔ اسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن بسر، ابن عساکر اور ابن عدی نے ام المومنین سیدہ صدیقہ سے، ابونعیم نے حلیہ میں اور حسن بن سفیان نے مسند میں حضرت معاذ بن جبل، سنجری نے ابانۃ میں حضرت ابن عمر سے اور ابن عدی کی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم بن میسرہ سے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

بدمذہب کی توقیر پر یہ حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا حکم ہوگا، ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يصافح المشركون او يكنو اا و يرجب بهم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں، ادنی درجہ تکریم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہہ دیا۔ حدیث نے اس سے بھی منع فرمایا کہ معاذ اللہ اس کی جے پکارنے اور وہ افعال شیطانی اور یہ عذر یا رو کے کہ یہ اقوال عوام کے ہیں کسی ذمہ دار کے نہیں۔ محض کاذب و پادر ہوا ہے۔ تمہیں نے عوام کالھوام کو اس اتحاد مشرکین پر ابھارا اور ان حرکات ملعونہ سے نہ روکا بلکہ اپنے مقاصد مفاسد کا مؤید سمجھا۔ تمہارے دلوں میں ایمان یا ایمان کی قدر رہوتی تو اس اتحاد وحرام وکفر کے لئے جیسی زمین سروں پر اٹھالی ہے۔ رات ودن مشرق و مغرب ٹاپتے پھرتے ہو، ہزاروں دھواں دار ریزولیشن پاس کرتے ہو اس کے مخالف بلکہ اس میں ساتھ نہ دینے والوں پر فتوی کفر لگاتے ہو۔ صدہا اخبارات کے کالم ان کی بدگمانی سے گندے کرتے ہو، اس سے سوحصے زائد ان کفروں، ضلالوں کی آگ ہرگز ہرگز ان شیطنتوں کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کوشش کا دسواں، بیسواں، حصہ بھی نہ دکھایا، پھر جھوٹے بہانے بنانے سے کیا حاصل معہذا خود ذمہ داروں نے جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر خبیث تر ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ شملہ بمقدار علم۔ ابوالکلام آزاد صاحب نے کمپ ناگپور میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی حمد کی، اسے مقدس ذات ستودہ صفات کہا۔ میاں عبدالماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکر مبعوث من اللہ کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس مذکر بنا کر بھیجا ہے۔ کہاں یہ کلمات ملعونہ اور کہاں بے تمیز احمق جاہلوں کا جے پکارنا۔

فانی تـوفکون ۔[الانعام ۔۹۵]افلا تعقلون [ال عمران ۔٦٥] کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوایکسبون ۔[المطففین۔١٤]

تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تضییع مال ہوتا کہ حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ہوا کہ اس سے سخت تر اشد حرام ہے۔ مگر وہ لوگ ترکی ٹوپیوں کو

شعار اسلام جان کر پہنتے تھے انہیں جلا دیا اور ان کے بدلے گاندھی ٹوپی پہن لینا مشعر ہوا کہ انھوں نے نشان اسلام سے عدول اور کافر کا چیلا بننا قبول کیا۔

بئس للظالمین بدلا۔(الکھف۔ ۵۰) ظالموں کو کیا ہی برا بدلا ملا۔

بالجملہ ایسے اقوال وافعال کفر وضلال پر عالم موصوف کا انکار عین حق وصواب وسبب ثواب ورضائے رب الارباب تھا اور جوان کے شرعی احکام اہل اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو "ذیاب فی ثیاب" کے شر سے بچا کر راہ حق کی طرف بلانا، سنی عالم کا جلیل فرض مذہبی وکار منصبی وبجا آوری حکم خدا ونبی تھا اور ہے۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیزے دیگر است۔ اسکی تہ میں اور اشد خباثت ہے، مسلمان تو مسلمان نفس خلافت کا منکر جملہ مدعیان کلمہ گو میں کون ہے جس سے سائل سوال کرتا اور مجیب جواب دیتا۔ اہل سنت حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلیفہ جانتے ہیں، غیر مقلد ودیوبندی اس میں نزاع نہیں کرتے، روافض حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خلیفہ ووصی مانتے ہیں، مرزائی اپنے مرزا تک اترتے ہیں، بلکہ خلافت سے مراد مسئلہ دائرہ ہے، اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر تلبیس ابلیس ہے اور دل میں جو مراد ہے اس کا حال خود خلافت کمیٹی کے مفتی اعظم اور مستفتی اس کے ڈیڈر معظم کے فتوے سے ظاہر ہو گیا کہ عالم موصوف نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس پر اجماع صحابہ امجاد ہے جو جمیع اہل سنت وجماعت کا اعتقاد ہے۔ اہل سنت سے خروج قرآن کا انکار، کفر، ارتداد ان کے یہ چار احکام ملعونہ، کاش اسی عالم دین پر محدود رہتے تو اس فتوے کے مفتی اور اسکے مصدقین بحکم ظواہر احادیث صحیحہ ونصوص کتب معتمدہ فقہیہ ایک ہی بلائے کفر سہتے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما امریء قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ۔ رواہ مسلم والترمذی ونحوہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما"

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے، جسے کہا اگر وہ

کافر تھا خیر ورنہ تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔اسے مسلم، ترمذی، اور اس کے مثل بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

درمختار میں ہے۔

عزر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرانعم والالابه یفتی۔

کسی مسلمان کو'اے کافر' کہنے والے شخص پر تعزیر نافذ کی جائے گی، کیا اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر سمجھتا ہے تو وہ کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں، اسی پر فتوی ہے۔شرح وہبانیہ، ذخیرہ، نہر الفائق، ودرمختار میں ہے:

" لا نه لما اعتقد المسلم کا فرا فقد اعتقد دین الا سلام کفرا"

کیوں کہ جب مسلمان کو کافر جانا تو اس دین اسلام کو کفر جانا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۱۴۷تا۱۵۱)

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں، جو چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں، اور جس کو چاہیں مستثنی فرمادیں۔

۴۳۹۹۔ **عن** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالی علیه وسلم :ان اللہ عزوجل حرم مکة ،فلم تحل لا حد کان قبلی ولا تحل لا حد بعدی ،و انما احلت لی ساعة من نهار ،لا یختلی خلا ھا ، ولا یعضد شجرھا ،ولا ینفر صیدھا ، ولا یلتقط لقیطهاالا لمعرف ،فقال العباس رضی اللہ تعالی عنه : الا الا ذخر لصا غتنا و قبورنا ،قال : الا الا ذخر ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا، تو مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، فقط میرے لئے ایک ساعت دن میں حلال ہوا، اس کی

---

۴۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۷۹

الصحیح لمسلم ، باب تحریم مکة و تحریم صیدھا ، ۱/ ۴۳۷

المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/۲۵۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۴۰۹

گھاس نہ کاٹی جائے درخت نہ تراشے جائیں، شکار نہ بھڑکایا جائے، گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص جو لوگوں میں اعلان کرے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا: مگر اذخر۔

۴۴۰۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما فتح الله تعالیٰ علیٰ رسوله مكة قام فی الناس فحمد الله واثنی عليه ، ثم قال : ان الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين ، وانها لن تحل لاحد كان قبلی ، وانها احلت لی ساعة من نهار ، وانها لن تحل لاحد بعدی ، فلا ينفر صيدها ولا يختلی شوكها ، ولا تحل ساقطتها الا المنشد ، ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين ، اما ان يفدی واما ان يقتل ، فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه : الا الاذخر يا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ! فانا نجعله فی قبورنا وبيوتنا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الا الاذخر ، فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن فقال : اكتبوا لی يارسول الله! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اكتبوا لابی شاه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے حمد وثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ کی ہاتھیوں سے حفاظت فرمائی اور ابرہہ کو خائب وخاسر کیا، اور آج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مؤمنین کو فاتح فرمایا، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہ ہوا، اور میرے لئے آج دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا لیکن اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا، اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے، خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ اٹھائے، اور جسکا کوئی شخص قتل کردیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے خواہ قصاص، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول

---

۴۴۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب الاذخر والحشيش فی القبر ، ۱/ ۱۸۰

الصحيح لمسلم ، باب تحريم مكة و تحريم صيدها ، ۱/ ۴۳۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۴۳۸ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۹۹۲۹ ، ۱۰/ ۳۸۹

اللہ! مگراذخرکہ وہ گھروں اورقبروں کے لئے ہے،فرمایا:مگراذخر۔یمن کے باشندہ ابوشاہ نے کھڑے ہوکرعرض کیا:یارسول اللہ!یہ خطبہ مجھے لکھوادیں،فرمایا:ابوشاہ کے لئے لکھدو ۔۱۲م

۴۴۰۱۔ **عن** صفية بنت شيبة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب عام الفتح فقال : يا ايها الناس ! ان الله حرم مكة يوم خلق السمٰوات والارض فهى حرام الى يوم القيامة ، لا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا يأ خذ لقطتها الا منشد ، فقال العبا س رضى الله تعالىٰ عنه : الاالاذخر فانه للبيوت والقبور ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الاالا ذخر۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوخطبہ ارشادفرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:اے لوگو !بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اورزمیں کی پیدائش کے دن ہی مکہ مکرمہ کوحرم محترم بنایا تھالہذاوہ قیامت تک حرام ہی رہے گا،اس کے درخت نہ کاٹے جائیں،یہاں شکارکونہ بھڑکایاجائے،اور کوئی گری پڑی چیزنہ اٹھائے مگروہ جواعلان کرے۔حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:یارسول اللہ!مگراذخرکہ وہ ہمارے گھروں اورقبروں کے کام آتی ہے۔فرمایا:مگراذخر۔

۴۴۰۲۔ **عن** زيد بن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لو لا ان اشق على امتى لأخرت صلاة العشاء الى ثلث الليل۔

حضرت زیدبن خالدجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اگرامت کومشقت میں ڈالنے کاخیال نہ ہوتاتومیں عشاءکوتہائی رات تک ہٹادیتا۔

---

۴۴۰۱۔ السنن لا بن ماجة ، باب فضل مكة ،

شرح السنة للبغوى ، ۷/ ۲۹۷ ☆ فتح البارى ، للعسقلانى ، ۵/ ۸۷

نصب الراية للزيلعى ، ۳/ ۱۴۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳/ ۲۸۳

۴۴۰۲۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۱۴ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۱/ ۲۳۱

۴۴۰۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو لا ان اشق علی امتی لاخرت صلاۃ العشاء الی نصف اللیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

۴۴۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ العشاء فاحتبس عنھا حتی نام الناس واستیقظوا، ثم ناموا ثم استیقظوا، فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فناداہ، الصلوۃ یارسول اللہ! فخرج یقطر رأسہ وقال: لولا ان اشق علی امتی لاخرت ھذہ الصلاۃ الی ھذہ الساعۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی۔ حضور حجرۂ مقدسہ سے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے پھر بیدار ہوئے، اس کے بعد پھر بیٹھے بیٹھے سونے لگے پھر بیدار ہوئے، لوگوں کی یہ کیفیت دیکھکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہوئے نماز کے لئے ندا دی، یارسول اللہ نماز، اب حضور تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، فرمایا: اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ جانتا تو اس نماز کو اتنی موخر کر کے پڑھتا۔۱۲م

۴۴۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: مکثنا ذات لیلۃ

---

۴۴۰۳۔ السنن لا بن ماجہ، باب وقت صلاۃ العشاء ۱/ ۵۰

۴۴۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء وتاخیرھا، ۱/ ۲۲۹

الجامع الصحیح للبخاری، باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ۱/ ۸۱

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۳۱۷ ☆ کنز العمال لمتقی، ۲۱۸۵۹، ۸/ ۵۸

السنن للنسائی، باب آخر وقت العشاء، ۱/ ۲۳

ننتظر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصلوۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده ، فلاندری اشیٔ شغله فی اهله او غیر ذلك ، فقال حین خرج : انكم لتنتظرون صلوۃ ماینتظروها اهل دین غیر كم ، ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم نماز عشا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منتظر تھے کہ حضور تہائی رات گذرنے یا اس کے بعد تشریف لائے ، پتہ نہیں حضور کو اپنے دولت خانہ میں کوئی ضروری کام تھا یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ، جب تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم آج اس وقت ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کسی دوسرے مذہب کا کوئی اس کے انتظار میں نہیں، اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑھاتا۔

۴۴۰۶۔ **عن** ابی سعیدالخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلوۃ المغرب ثم لم یخرج حتی ذهب شطر اللیل فخرج فصلی بهم ثم قال : ان الناس قد صلوا و ناموا وانتم لم تزالوا فی صلوۃ ما انتظر تم الصلوۃ ، ولولا الضعیف والسقیم احببت ان اؤ خر هذه الصلوۃ الی شطر اللیل۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۴۴۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء و تاخیرها ، ۱/۲۲۹

علل الحدیث لا بن ابی حاتم ، ۲۵۴

السنن لا بی داؤد ، باب وقت العشاء الآخره، ۱/ ۶۰

الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ، ۱/ ۸۱

۴۴۰۶۔ السنن ال بی داؤد ، باب وقت العشاء الآخرۃ ، ۱/ ۶۱

السنن للنسائی ، باب آخرت وقت العشاء ، ۱/ ۲۳

المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۴۰۹

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے یہانتک کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا، اس کے بعد تشریف لاکر نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ نماز پڑھکر سوچکے ہیں اور تم جب تک نماز ہی میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اگر تم میں بوڑھے اور بیمار نہ ہوتے تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ اس نماز کو رات کے اس حصہ تک مؤخر کرتا۔

۴۴۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت صلوة العشاء الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بوڑھے ناتواں کی کمزوری اور بیماری کا خیال نہ ہوتا تو نماز عشا کو موخر کردیتا۔

۴۴۰۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان اللہ عزوجل قد فرض علیکم الحج ، فقال رجل فی کل عام فسکت عنه حتی اعادہ ثلثا ، فقال : لو قلت : نعم ، لوجبت ، ولو وجبت ماقمتم بها ، ذرونی ماترکتکم ، فانما ھلك من کان قبلکم بکثرۃ سؤالھم واختلافھم علی انبیائھم ، فاذا امرتکم بالشئ فخذوا به ماستطعتم ،واذا نھیتکم عن شئ فاجتنبوہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر حج بیت اللہ فرض فرمایا ہے، ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ حضور خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ یہ ہی سوال کیا تو فرمایا: اگر میں ہاں کہ دیتا تو ہر سال واجب ہوجاتا، اور جب واجب ہوجاتا تو تم ادا

---

۴۴۰۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۴۵۸، ۷/ ۳۹۳

۴۴۰۸۔ السنن للنسائی ، باب وجوب الحج ، ۲/ ۱

الصحیح لمسلم باب فرض الحج مرۃ فی اللھمر ۱/ ۴۳۲

نہیں کر پاتے۔جب تک میں خود تم پر کوئی حکم صادر نہ کروں اس وقت تک تم مجھے چھوڑے رہو کہ تم سے پہلی امتیں اسی سبب ہلاک ہوئیں کہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوالات کرکے اپنے اوپر تنگی مول لے لی اور پھر نافرمانی کی۔سنو! جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب منع فرماؤں تو باز رہو۔۱۲م

۴۴۰۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام فقال : ان اللہ کتب علیکم الحج ، فقال الاقرع بن حابس التیمی : کل عام؟ یارسول اللہ ! فسکت فقال : لو قلت : نعم لوجبت ،ثم اذاً لا تسمعون ولا تطیعون ولکنہ حجۃ واحدۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجمع عام میں ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا، اقرع بن حابس بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ حضور خاموش رہے پھر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا، پھر نہ تم سنتے اور نہ بجالاتے لیکن حج عمر میں ایک ہی بار فرض ہے۔۱۲م

۴۴۱۰۔**عن** امیر المؤ منین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لما نزلت ، وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ، قالوا: یارسول اللہ ! الحج فی عام؟ فسکت ، ثم قالوا : أفی کل عام ؟ فقال : لا ، ولو قلت : نعم، لوجبت ، فنزلت : یا ایہا الذین امنوا ! لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب یہ

---

۴۴۰۹۔ السنن للنسائی ، باب وجوب الحج ، ۲/ ۱

السنن الکبری للبیہقی ، ۵/ ۱۷۸ ☆ المستدرک للحاکم ، ۱/ ۴۷۰

تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ۶۵ ☆ السنن للدارقطنی ، ۲/ ۲۷۹

۴۴۱۰۔ السنن لا بن ماجہ ، باب فرض الحج ، ۲/ ۲۰۷

کنز العمال للمتقی ، ۱۱۸۷۰، ۵/ ۲۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/ ۲۶۰

الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۵۵ ☆

آیت نازل ہوئی '' اور اللہ ہی کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو '' تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے، حضور خاموش رہے، پھر عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے، فرمایا: نہیں، اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اے ایمان والو! بہت چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر اسکا حکم تمہارے لئے ظاہر کیا جائے تو تمہیں ناپسند ہو۔۱۲م

۴۴۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوا يارسول الله ! الحج فی كل عام ؟ قال : ولو قلت : نعم ، لو جبت ، ولو وجبت لم تقوموا بها ، ولو لم تقوموا بها عذبتم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، اور ہر سال فرض ہو جاتا تو تم اس کو ادا نہیں کر پاتے اور جب تم ادا نہیں کر پاتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور کے فرمان اقدس کا مطلب یہ ہے کہ جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے، یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ مباح وبلاحرج ہے۔

وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں، خدا ورسول نے اسکا کہاں حکم دیا ہے؟ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے، جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا، تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ ورسول پر افتراء کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو۔

مجلس میلاد مبارک، قیام، فاتحہ اور سوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، حجۃ الخلف خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اسکا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا۔ فنور اللہ

منزله واکرم عنده نزله ، آمیں ،

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یخص من شاء بماشاء من الاحکام ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنی فرمادیتے۔

میزان الشریعۃ الکبری میں ہے:۔

شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جوراہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم پہننا حرام حضور نے اسی طور پر فرمایا، گیاہ اذخر کا استثناء اسی طور پر گذرا نماز عشا کے مؤخر نہ ہونے اور حج کی ہر سال فرضیت صادر نہ کرنے کی وجہ بھی اسی قبیل سے متعلق ہیں۔

بلکہ امام جلیل جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری شریف میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانه یخص من شاء بماشاء من الاحکام ۔

باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے تھےاورامام سیوطی نے دس۔پانچ وہ اور پانچ دیگر۔

فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیئے اور پندرہ اور بڑھائے اوران کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقع ہوئے، وللہ الحمد،

ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

۴۴۱۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی

---

۴۴۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ذبح قبل الصلوة اعاده ، ۲/ ۸۳۴

الله تعالیٰ علیه وسلم ذات یوم فقال : من صلی صلاتنا و استقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف ، فقام خالی ابو بردة بن نیار رضی الله تعالیٰ عنه فقال :یا رسول الله! فعلت ، فقال: هو شیء عجلته ، قال : فان عندی جذعة هی خیر من مسنتین أ اذ بحها ؟ قال : نعم اجعله مکانه ولن تجزیٔ عن احد بعدك ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ عید اضحیٰ کی نماز سے فارغ ہوئے تو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی فرمایا: جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ پر عامل ہے تو نماز عید سے پہلے قربانی نہ کرے میرے۔ ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں تو قربانی کر چکا، فرمایا: تم نے وقت سے پہلے کردی، بولے: میرے پاس بکری کا ششماہی بچہ ہے مگر دو بکریوں سے بھی اچھا ہے کیا میں اس کو ذبح کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں، اس کی جگہ اس کو کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں۔

۴۴۱۳ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر : من کان ذبح قبل الصلوة فلیعد ،فقام رجل فقال : یارسول الله !هذا یوم یشتهی فیه اللحم ، وذکر هنّة من جیرانه ، کأن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقه ، قال : وعندی جذعة هی احب الی من شاتی لحم ،أفاذبحها قال: فرخص له ، فقال : لاادری ابلغت رخصة من سواه ام لا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہو وہ دوبارہ کر

---

۴۴۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مایشتهی ، من اللحم یوم النحر ، ۲/ ۸۳۲

الصحیح لمسلم ، کتاب الاضاحی ، ۲/ ۱۵۴

ے، ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن تو گوشت کھانے کا ہے، پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں پر گوشت بطورھدیہ عطیہ تقسیم کرنے کا ذکر کیا، ایسا معلوم ہورہا تھا کہ حضوران کے فعل کی تصدیق فرمارہے ہیں، پھرانہوں نے خود ہی عرض کی: میرے پاس ایک بکری کا ششماہی بچہ ہے جو بکری سے زیادہ مجھے پسند ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کردوں حضور نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس کہتے ہیں: اب مجھے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ رخصت صرف ان کے لئے تھی یا عام حکم تھا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ حضرت انس کا قول خودان کے اپنے اعتبار سے ہے ورنہ حدیث سابق سے بات واضح ہوگئی کہ یہ حکم خاص ابوبردہ کے لئے تھا۔

۴۴۱۴۔ **عن** عقبة بن عامر الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین اصحابه ضحایا فصارت لعقبة رضی الله تعالیٰ عنه جذعة، فقلت: یارسول الله! صارت لی جذعة، قال: ضح بها۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصہ میں ششماہی بکری آئی حضور سے حال عرض کیا، فرمایا: تم اسی کی قربانی کردو۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے، لا أرخصه لاحد فیها بعد، تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:۔

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برقول صحیح۔ صحیح قول کے مطابق احکام شرعیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔

---

۴۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قسمة الاضاحی بین الناس، ۲/ ۸۳۲

الصحیح لمسلم ،، باب من الاضحية، ۲/ ۱۵۵

السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۴۵۲

الامن والعلی ۱۷۸

۴۴۱۵۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قسم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اصحابه رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین غنما،فاعطانی عتوداً جذعاً فقال : ضح به ،فقلت انه جذع من المعز اضحی به ؟ قال : نعم ، ضح به فضحیت به ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان بکریاں تقسیم فرمائیں، مجھے بھی ایک ششماہی بکری عنایت فرما کرارشادفرمایا:قربانی کرو، میں نے عرض کیا: یہ تو ششماہی بچہ ہے کیااسی کی کردوں؟فرمایا:ہاں،اسی کی قربانی کردولہذامیں نے قربانی کی۔

۴۴۱۶۔ **عن** ام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما نزلت هذه الآیة ، یبایعنك علی ان لا یشرکن بالله شیئا ولا یعصینك فی معروف ، قالت : منه النیا حة ، قالت : فقلت : یارسول الله ! الا آل فلان ، فانهم کانوا اسعدونی فی الجاهلیة فلا بد لی من ان اسعدهم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا آل فلان ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیعت زناں کی آیت اتری اوراس میں ہرگناہ سے بچنے کی شرط تھی ،اورمردے پر بیان کرکے رونا چیخنا بھی گناہ تھا ،میں نے عرض کی:یارسول اللہ!فلاں گھروالوں کواستثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہوکرمیری ایک میت پرنوحہ کیا تھا،تومجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دیناضرورہے،سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:اچھاوہ مستثنیٰ کردیئے۔

۴۴۱۷۔**عن** ام سلمة اسماء بنت یزید الانصاریة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالت امرأة من النسوة : ما هذاالمعروف الذی لا ینبغی لنا ان نعصیك فیه ، قال

---

۴۴۱۶۔الصحیح لمسلم ، باب نهی النساء عن النیا حة ، ۱/ ۳۰۴

۴۴۱۷۔الجامع للترمذی ، تفسیر سورة الممتحنه ، ۲/ ۱۶۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا تنحن ، قلت : یارسول اللہ ! ان بنی فلان قد اسعدونی علی عمی و لا بد لی من قضائھم فأبٰی علی فراجعتہ مرارًا فاذن لی فی قضائھن ، فلم انح بعد قضائھن ۔

حضرت ام سلمہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حاضر بارگاہ رسالت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! و لا یعصینک فی المعروف الآیۃ ، میں کس چیز کا ذکر ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نوحہ مت کرو، یہ سنکر میں بولی: یارسول اللہ! فلاں خاندان کی عورتوں نے میرے چچا کے مرنے پر نوحہ خوانی کی تھی تو مجھ پر ان کا بدلہ اتارنا ضروری ہے، حضور نے ان کار فرمادیا۔ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دیدی، پھر اس کے بعد میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

۴۴۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان خولۃ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! کان ابی واخی ماتا فی الجاھلیۃ ، وان فلانۃ اسعدتنی وقد مات اخوھا ، فلابد لی من ان اسعدھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذھبی فاسعدیھا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے باپ اور بھائی کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا تو فلاں عورت نے نوحہ خوانی میں میرا ساتھ دیا تھا، لہذا مجھے اسکا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اسکا ساتھ دے آ۔

۴۴۱۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما بایع النساء

---

۴۴۱۸۔ الدر المنثور للسیوطی ، ☆ تفسیر سورۃ الممتحنہ ،

۴۴۱۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۲۱۱ ☆

(لاتبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ )قالت امرأة : يارسول الله ! اراك تشترط علينا ان لا نتبرج ، وان فلانة قد اسعدتني وقد مات اخوها ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذهبي فاسعديها ثم تعالي فبايعيني ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عورتوں نے اس بات پر بیعت کی کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اجنبی لوگوں کے سامنے عورتیں بے پردہ نہیں جائینگی تو ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم پر یہ حکم لازم فرمارہے ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا اور اب اسکا بھائی انتقال کر گیا ہے، فرمایا: جاؤ اور نوحہ میں اسکا ساتھ دو پھر مجھ سے آکر بیعت کرو۔۱۲م

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ظاہر ہے کہ گذشتہ احادیث میں ہر عورت کے لئے رخصت اسی کے ساتھ خاص تھی کہ اس میں دوسری شریک نہ تھی، لہذا امام نووی کے قول پر اس بات کی تردید نہ کی جائے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رخصت صرف حضرت ام عطیہ کے لئے خاص تھی۔

اسی طرح وہ تعارض بھی دور کیا جاسکتا ہے جس میں بعض حضرات کو اشکال پیش آیا کہ قربانی سے متعلق احادیث حضرت ابو بردہ بن نیار اور حضرت عقبہ بن عامر دونوں کے لئے کیسے ہوسکتی ہیں کہ تخصیص تو صرف ایک ہی کی متصور ہوگی۔

دفع تعارض کی صورت یہ ہوگی کہ دونوں احادیث میں حکم ہے خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بردہ کو ایک حکم میں خاص کردیا تو ان کے علاوہ تمام امت اس بات میں شریک ہوئی کہ کسی کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز نہیں، پھر حضرت عقبہ بن عامر کو خاص کیا تو اب بھی یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تمہارے سوا کسی سب کے لئے ہر مرتبہ یہ حکم تخصیص صادق آتا، فافهم فقد خفي على كثيرمن

الامن والعلی ۱۷۹

۴۴۲۰۔ عن اسماء بنت عميس رضي الله تعالىٰ عنها قالت : لما اصيب جعفر بن

---

۴۴۲۰۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد ، ۸/ ۲۲۰

الاعلام۔

ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : تسلّمی ثلاثا ثم اصنعی ماشئت ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

الامن والعلی ۱۸۰

۴۴۲۱ عن ابی النعمان الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا خطب امرأۃ ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اصدقھا ، قال : ماعندی شئ ، قال : اما تحسن سورۃ من القرآن فاصدقھا السورۃ ، ولا تکون لاحد بعدک مھرا ۔

حضرت ابوالنعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو، عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں، فرمایا: کیا تجھے قرآن کریم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورت سکھانا ہی اسکا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

۴۴۲۳۔ عن عمارۃ بن خزیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان عمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثہ وھو من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیقضیہ ثمن فرسہ ، فاسرع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۴۴۲۱۔ الاصابہ لا بن حجر، ۷/ ۳۴۰

۴۴۲۳۔ السنن لابی داؤد، باب اذا علم الحاکم صدق شھادۃ الواحد، ۲/ ۵۰۸

لمشی وبطأ الاعرابی ،فطفق رجال یعترضون الاعرابی فیساومونه بالفرس ولا یشعرون ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابتاعه ، فنادی الاعرابی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان کنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین سمع نداء الاعرابی فقال : اولیس قد ابتعته منك ؟ قال الاعرابی : لا والله ! ما بعتکه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بلی قد ابتعته منك ، فطفق الاعرابی یقول : هلم شهیدا ، فقال : خزیمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : انا اشهد انك قد بایعته ، فاقبل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی خزیمة فقال : لم تشهد ؟ فقال : بتصدیقك یارسول الله ! فجعل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهادة خزیمة بشهادة رجلین ۔ الامن والعلی ۱۸۰

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے چچا صحابی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ ) نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، پھر حضور اس کو اپنے ساتھ لے چلے تا کہ گھوڑے کی قیمت ادا فرمائیں، حضور تو تیزی سے چل رہے تھے لیکن اعرابی آہستہ آہستہ قدم رکھتا تھا، راہ میں کچھ لوگوں نے اس اعرابی سے اس گھوڑے کا مول تول کیا، کیونکہ ان لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ حضور اس کو خرید چکے ہیں۔اعرابی نے وہاں سے ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز لگائی کہ آپ گھوڑا لینا چاہیں تو خریدیئے ورنہ میں گھوڑا فروخت کئے دیتا ہوں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں لیا؟ اعرابی بولا؛ نہیں قسم خدا کی! میں نے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔حضور نے فرمایا: کیوں نہیں تو نے بلاشبہ مجھ سے سودا کرلیا ہے، بولا: اچھا کوئی گواہ پیش کیجئے ،اس وقت حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے گھوڑا خرید لیا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے گواہی کیسے دی تم تو اس وقت موجود بھی نہ تھے،عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔یہ سنکر انعام میں حضور نے آپ کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی۔۱۲م

٤٤٢٤ ۔ **عن** خزیمة بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتاع من سواء بن الحارث المحاربی فرسا فجحدہ فشھدلہ خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ماحملک علی الشھادۃ ولم تکن معہ ؟ قال : صدقت یارسول اللہ ! ولکن صدقت بما قلت ،وعرفت انک لاتقول الاحقا ، فقال : من شھد لہ خزیمۃ واشھد علیہ فحسبہ ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواء بن حارث محاربی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا، وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا، حضرت خزیمہ نے گواہی دی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو موجود ہی نہیں تھے تم نے گواہی کیسے دی، عرض کی؛ آپ نے سچ فرمایا میں موجود نہیں تھا، لیکن میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائینگے، اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام ”واشھدوا ذوی عدل منکم“ سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنی فرمادیا۔ الامن والعلی ۱۸۱

۴۴۲۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذجاءہ رجل فقال : یارسول اللہ ! ھلکت ، قال : مالک ؟ قال : وقعت علی امرأتی وانا صائم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل تجد رقبۃ تعتقھا ، قال : لا، قال : فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین ، قال : لا ،قال : فھل تجد اطعام ستین مسکینا ، قال : لا، قال : فمکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فبینانحن علی ذلک اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ

---

۴۴۲۴۔ المستدرک للحاکم ، ۲/ ۲۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۷۰۳۸، ۱۳/ ۳۷۹

۴۴۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شی ، ۱/ ۲۵۹

علیہ وسلم بعرق فیما تمر ، والعرق المکتل ، قال : این السائل ؟فقال: انا ، قال : خذ ھذا فتصدق بہ ، فقال الرجل : أعلی افقر منی ؟یارسول اللہ ! فواللہ اما بین لابتیھا یرید الحرقین اھل بیت افقر من اھل بیتی ،فضحك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی بدت انیا بہ ثم قال : اطعمہ اھلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا،فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی، فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہ،فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ،فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے ، حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے، عرض کی : کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر ،مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

۴۴۲۶ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : اتی رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المسجد فی رمضان ، فقال : یارسول اللہ ! احترقت ،احترقت ، فسألہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماشانہ ؟ فقال:اصبت اھلی ، قال : تصدق ، فقال : واللہ یانبی اللہ ! مالی شئ وما اقدر علیہ ، قال : اجلس ، فجلس فبینا ھو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیہ طعام ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : این المحترق آنفا ، فقام الرجل ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تصدق بھذا ، فقال : یارسول اللہ ! أغیرنا ، فواللہ ! انا الجیاع ، مالنا شئ ،قال : فکلوہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

۴۴۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نھار رمضان ، ۱/ ۳۵۵

السنن لا بی داؤد ، باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان ، ۱/ ۲۳۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ماہ رمضان میں مسجد نبوی میں ایک شخص حاضر ہوااور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں برباد ہوگیا، میں برباد ہوگیا، حضور نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کی: میں اپنی بیوی سے قربت کر بیٹھا، فرمایا: صدقہ کر، بولا: یارسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا بیٹھ جا، اتنے میں ایک مرد اپنے گدھے پر کھانا لاد کر حاضر ہوا، فرمایا: کہاں ہے بربادی والا؟، وہ شخص حاضر ہوا تو فرمایا: یہ کھانا صدقہ کردو، بولا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اھل خانہ کے علاوہ پر صدقہ کروں، قسم خدا کی! میرے گھر والے خود فاقہ سے ہیں اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا تو تم کھالو۔۱۲م

٤٤٢٧ ۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كله انت وعيالك فقد كفر الله عنك ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تو اور تیرے اھل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

## ﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا، سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ "فاؤ لئك يبدل الله سيئاتهم حسنات" کی خلافت کبری ہے، ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کردیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گنہگاروں خطاواروں تباہکاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جائوك الآية ۔

گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ کرنے والا مہربان پائیں۔ والحمد لله رب العلمين ۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا:

---

٤٤٢٧ ۔ السنن للدار قطنی ، ۲/ ۲۱۱

کل انت وعیالك تجزئك ولا تجزئ احدا بعد ك

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

انما کان هذه رخصة له خا صة ، ولو ان رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بدّ من التكفير ۔

یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی، آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمانے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا، وفی الحدیث وجوہ اُخر۔ الامن والعلی ۱۸۲

۴۴۲۸۔ **عن** زینب بنت ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قالت ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها : قد جاء ت سهلة بنت سهیل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یارسول الله ! والله ! انی لأری فی وجه ابی حذیفة من دخول سالم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارضعیه ، فقالت : انه ذولحیة فقال : ارضعیه حتی یدخل علیك ویذهب مافی وجه ابی حذیفة، رضی الله تعالیٰ عنه ، فقالت :والله ! ماعرفته فی وجه ابی حذیفة ۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ کی بی بی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! سالم آزاد کردۂ ابوحذیفہ میرے سامنے آتا

---

۴۴۲۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرضاع ، ۱/ ۴۶۹

السنن للنسائی ، باب رضاع الکبیر ، ۲/ ۶۹

السنن لا بن ماجه ، باب رضاع الکبیر ، ۲/ ۱۳۹

المسند لا حمد بن حنبل ، ۶/ ۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۲۶۰

المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۵۷۲۶، ۶/ ۲۸۴

جاتا ہےاوروہ جوان ہے،ابوحذیفہ کو یہ نا گوار ہے،سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دودھ پلادو کہ تمہارے پاس بے پردہ آنا جانا جائز ہوجائے ،عرض کیا: وہ تو داڑھی والے جوان ہیں،فرمایا:تم دودھ پلاؤ کہ ابوحذیفہ کی نا گواری ختم ہوجائیگی ،چنانچہ انہوں نے دودھ پلایا، پھر فرماتی تھیں کہ قسم بخدا! میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ میں پھر کبھی نا گواری کے آثار نہیں دیکھے۔۱۲م

۴۴۲۹۔ **عن** عمرة بنت عبد الرحمٰن رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالت ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها : ان امرأة ابی حذيفة ذكرت لرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخول سالم مولى ابى حذيفة عليها ، فقال لها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ارضعيه ، فارضعته بعد ان شهد بدرا فكان يدخل عليها ـ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابوحذیفہ کی بیوی نے سالم غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ کے بارے میں عرض کیا کہ وہ میرے پاس آتا جاتا ہے،حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:تم اس کو دودھ پلادو،لہذا انہوں نے سالم کو دودھ پلادیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے، جنگ بدر میں شریک ہوچکے تھے۔

جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ولہذا ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے فرمایا:

مانرى هذه الا رخصة ارخصها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سالم خاصة ـ

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔ الامن والعلی ۱۸۳

---

۴۴۲۹۔ المستدرك للحاكم ، كتاب معرفة الصحابه ۳/ ۲۵۱

۴۴۳۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم رخص لبعد الرحمٰن بن عوف والزبير ابن العوام فى لبس الحرير لحكة كانت بهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش کی وجہ سے ان دونوں حضرات کو ریشمیں کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔

۴۴۳۱۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لعلى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم : ياعلى ! لايحل لاحد ان يجنب فى هذاالمسجد غيرى وغيرك ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی ! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

۴۴۳۲ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالیٰ عنه : لقد اعطى على بن ابى طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم ثلاث خصال لأن تكون لى خصلة منها احب الى من ان اعطى حمر النعم

۴۴۳۲۔ المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ۳/ ۱۳۵

،قيل : وما هن يا اميرالمؤ منين ؟ قال : تزوجه فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ،وسكناه المسجد مع رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يحل له فيه مايحل له ، والراية يوم خيبر ۔

---

۴۴۳۰۔ السنن لا بى داؤد، باب فى لبس الحرير لعذر ۲/ ۵۶۱

۴۴۳۱۔ الجامع للترمذى، باب مناقب على بن ابى طالب، ۲/ ۲۱۴

السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ۶۶ ☆ كنز العمال للمتقى ،۳۲۸۸۵،۱۱/ ۵۹۹

التفسير لا بن كثير، ۲/ ۲۷۴ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير ۷/ ۳۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دیدی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی، سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں کسی نے کہا: یا امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دختر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی، اوران کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔ یعنی بحالت جنابت رہنا، اور روز خیبر کا نشان۔

٤٤٣٣۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:الا ان هذاالمسجد لایحل لجنب ولا لحائض الا للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وازواجه وفاطمة بنت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی ،الا بینت لکم ان تضلوا ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زھرا اور مولی علی کو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔ سن لو! میں نے تم سے صاف صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

٤٤٣٤۔ **عن** محمد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :رأیت علی البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه خاتما من ذهب وکان الناس یقولون له :لم تختم بالذهب وقد نهی عنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال البراء : بینا نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وبین یدیه غنیمة یقسمها سبی وخرثی،قال: فقسمها حتی بقی هذاالخاتم ، فرفع طرفه فنظر الی اصحابه ثم خفض،ثم رفع

---

٤٤٣٣۔ السنن الکبری للبیهقی، ٧/٦٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤١٨٣،١٢/ ١١
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٤/ ٣٢٠ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٠٤ ٩١،
تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ١/ ٢٩١ ☆ المطالب العالیة ،لابن حجر، ١٩٣
٤٤٣٤۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٥/ ٣٧٦ ☆

طرفه فنظر اليهم ،ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر اليهم ،ثم قال: اى براء! فجئته حتى قعدت بين يديه، فاخذالخاتم فقبض على كورعى ،ثم قال : خذالبس ماكساك الله ورسوله ،قال : وكان البراء يقول : كيف تأمرونى ان أضع ماقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: البس ماكساك الله ورسوله ۔

حضرت محمد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا،لوگ ان سے کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے،حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے،حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے،حضور تقسیم فرمارہے تھے،سب بانٹ چکے تو یہ انگوٹھی باقی رہی،حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کودیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی،پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی،پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا،اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا،سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کرمیری کلائی تھامی پھر فرمایا: لے پہن لے جوکچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں،جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے:تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہوکہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لے پہن لے جوکچھ اللہ ورسول نے پہنایا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ۱۸۵

٤٤٣٥ ۔ **عن** الحسن البصرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لسراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه : كيف بك اذالبست سوارى كسرى ، اذا فتح كسرى بزمن اميرالمؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فجيئت بسوارى كسرى الى عمر الفاروق فالبسهما سراقة وقال : قل : برفع يديك الله اكبر ، الحمد لله الذى سلبهما كسرى بن هرمز والبسهما سراقة

---

٤٤٣٥ ۔ اتحاف السادة للزبيدى ، ٧/ ١٨ ☆ الشفا للقاضى ، ١/ ٦٧٤

الاعرابی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: وہ وقت تیرا کیسا ہوگا جب تجھے کسری بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائینگے؟ جب ایران زمانہ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن، کمر بند، تاج خدمتِ فاروقی میں حاضر کئے گئے، امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔ اللہ بہت بڑا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسری بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

امام زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث سے سونے کا استعمال جائز نہیں ہوتا، کیونکہ وہ تو حرام ہے، رہا امیر المومنین کا یہ فعل تو یہ محض حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار مقصود تھا ان کو مستقل پہنانا نہیں، اسی لئے تو روایت ہے کہ امیر المومنین نے ان کو اتارنے کا حکم دیا اور ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔ اور اس طریقے کو استعمال کرنا نہیں کہا جاتا۔

**اقول**: اللہ تعالیٰ فاضل کبیر الشان علامہ زرقانی پر رحم فرمائے، یہاں معجزہ کا اظہار بایں معنی مقصود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا بالکل حق ثابت ہوا کہ حضرت سراقہ کسری کے کنگن پہنینگے، اور چونکہ پہننا ہی حرام ہے لہذا حرمت کا تعلق پہننے ہی سے مانا جائیگا، تو واضح یہ ہی ہے جو ہمارا مقصود ہے یہ کہ خاص حضرت سراقہ کے لئے رخصت تھی، ہاں حدیث شریف میں ایسا کوئی اشارہ نہ تھا جس سے وہ کنگن حضرت سراقہ کی ملک ثابت ہوتے لہذا امیر المومنین نے صرف پہنانے تک محدود رکھا اور پھر ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔

الامن والعلی ۱۸۶

۴۴۳۶۔ **عن** محمد بن الحنفية رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وقع بين علی وطلحة رضی الله تعالیٰ عنهما كلام، فقال طلحة لعلی: ومن جرأتك انك سميت

---

۴۴۳۶۔ كنز العمال للمتقی، ۳۷۸۵٤، ۱٤/۲۹

درمختار میں اس کی وجہ یوں بیان ہوئی:۔

نام وکنیت کے جمع کرنے کی ممانعت منسوخ ہوچکی، حضرت علی کا دونوں کو جمع کرنا اس نسخ کی دلیل ہے۔

**اقول:** یہاں منسوخ کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ خود نص حدیث سے ثابت ہورہا ہے کہ یہ رخصت حضرت علی کے لئے خود حضور کی جانب سے تھی اور دوسروں کے لئے ناجائز۔

یہاں مزید تفصیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن اس کی گنجائش نہیں۔ایک خاص بات اور پیش نظر رہے کہ حضور تاکید فرمارہے ہیں کہ لڑکا ہوگا، وہابیہ کے دین میں پیٹ کا حال بتانا کہ نر ہے یا مادہ شرک اکبر ہے،ان بدمذہبوں نے شرک سے حضور کو بھی نہ بخشا۔

الامن والعلی ۱۸۶

۴۴۳۷۔ **عن** عثمان بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل من اهل مصر وحج البيت فرأى قوما جلوسا ، فقال : من هؤلآء القوم ؟ فقالوا : هؤلاء قريش ،قال : فمن الشيخ فيهم ، قالوا : عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ، قال : يا ابن عمر ! انى سائلك عن شئ فحدثنى ، هل تعلم ان عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه فر يوم احد ؟ قال : نعم ،قال : تعلم قد تغيب عن بدر ولم يشهد قال : نعم ،قال : تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهد؟قال : نعم قال : الله اكبر ، قال ابن عمر : تعال ابين لك ، اما فرار يوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفرله ، واما تغيبه عن بدر فانه كان تحته بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكانت مريضة ،فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه ، واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعزبطن

---

۴۴۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مناقب عثمان رضى الله تعالى عنه ، ۱/ ۵۲۳

الجامع للترمذى ، باب مناقب عثمان رضى الله تعالىٰ عنه ، ۲/ ۲۱۲

المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۰ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۲/ ۱۱۷

فتح البارى للعسقلانى ، ۷/ ۵۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۲۸۲۶، ۱۱/ ۵۹۰

عثمان کی بیعت ہے۔

یہ تفصیل بیان فرما کر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اے مصری! یہ معلومات اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے ان کو یہ بتاتے رہنا۔

اس حدیث سے ثابت کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثواب جہاد بھی عطا فرمایا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، یہ حضرت عثمان غنی کی خصوصیت تھی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اسکا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں حضرت ابن عمر سے ہے۔

۴۴۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قام یعنی یوم بدر فقال : ان عثمان انطلق فی حاجة الله ورسوله ، وانی ابایع له فضرب له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بسهم ولم یضرب لاحد غاب غیره ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے دن مال غنیمت کی تقسیم کے لئے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا؛ حضرت عثمان اللہ ورسول کی حاجت میں گئے ہیں لہذا ان کی طرف سے میں بیعت کررہا ہوں، (یہ جملہ بیعت رضوان کے موقع پر فرمایا تھا لیکن راوی سے خلط واقع ہوا۔۱۲م) حضور نے حضرت عثمان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔ الامن والعلی ۱۸۷

۴۴۳۹۔ **عن** عبید اللہ بن صخرا الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لمعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه حین بعثه الی الیمن : انی قد عرفت بلاء ک فی الدین ، والذی قد رکبك من الدین ، وقد طیبت لك الهدیة ،فان اهدی لك شئ فاقبل ،قال : فرجع حین رجع بثلاثین رأسا اهدیت له ۔

حضرت عبید بن صخر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی

---

۴۴۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی من جاء بعد الغنیمة سهم له،

۴۴۳۹۔ الاصابه لابن حجر ، ۶/۱۰۸ ☆

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں۔ لہذا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ھدایا طیب کر دیئے، اگر کوئی چیز تمہیں ھدیہ دی جائے تو تم قبول کر لو۔ راوی حضرت عبید کہتے ہیں: جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ھدیہ دیئے گئے۔

حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ھدیہ لینا حرام ہے۔

۴۴۴۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هدایا العمال حرام کلها ۔

۴۴۴۲۔ **عن** حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: هدایا العمال غلول ۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاملوں کے ہدیئے خیانت ہیں۔

۴۴۴۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ذکر رجل لرسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه یخدع فی البیوع فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بایعت فقل لاخلا بة فکان اذا بایع یقول : لاخیابة زاد الحمیدی فی مسنده ثم انت بالخیار ثلثا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص یعنی حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۴۴۴۰۔ اتحاف السادة ، للزبیدی ، ۶/ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر ، ۲۱۰۲

کنز العمال للمتقی ، ۱۵۰۶۸، ۶/ ۱۱۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۴۶۳

۴۴۴۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۲۰۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۱۶۲

فتح الباری للعسقلانی ، ۵/ ۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۵۰۶۷، ۶/ ۱۱۱

۴۴۴۳۔ الصحیح لمسلم ، باب من یخدع فی البیع ، ۲/ ۷

٤٤٤٥ ـ **عن** كريب رضى الله تعالىٰ عنه ان عبد الله بن عباس والمسور ابن مخرمة وعبد الرحمن بن ازهر رضى الله تعالىٰ عنهم ارسلوه الى عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد صلوة العصر وقل لها : انا اخبرنا انك تصليهما ، وقد بلغنا ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عنهما ،وقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما : وكنت اضرب الناس مع عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه، قال كريب : فدخلت على عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فبلغتها ماارسلونى ، فقالت : سل ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها ، فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها ، فردونى الى ام سلمة بمثل ماارسلونى به الى عائشة ، فقالت ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينهى عنها ، ثم رأيته يصليهما حين صلى العصر ، ثم دخل على و عندى نسوة من بنى حرام من الانصار ،فارسلت اليه الجارية فقلت : قومى بجنبه قولى له تقول لك ام سلمة : يارسول الله ! سمعتك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما ،فان اشار بيدى فاستاخرى عنه ، ففعلت الجارية فاشار بيده فاستا خرت عنه ،فلما انصرف قال : يا ابنة ابى امية ! سألت عن الركعتين بعد العصر وانه اتانى ناس من عبد القيس فشغلونى عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان۔

حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا: جاؤ ان کو ہمارا سلام عرض کرنا اور عصر کے بعد دو رکعت نماز نفل کے بارے میں پوچھنا، کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ عصر کے بعد دو

---

٤٤٤٥ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا كلم وهو يصلى فاشار بيده واستمع ، ١/ ١٦٤
الصحيح لمسلم ، باب الاوقات نهى عن الصلوة فيها، ١/ ٢٧٧
السنن لا بى داؤد ، با ب الصلوة بعد العصر ، ١/ ١٨٠

رکعتیں ادا کرتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حضرت فاروق اعظم کی موجودگی میں لوگوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہونچا اور ان حضرات کا پیغام پہونچایا، ام المومنین نے فرمایا: جاؤ اس سلسلہ میں ام سلمہ سے پوچھو، میں نے واپس آکر ان حضرات کو بتایا تو وہی پیغام لے کر مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا۔ ام سلمہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دو رکعتوں سے روکتے ہوئے سنا تھا لیکن ایک مرتبہ عصر کے بعد میں نے آپ کو پڑھتے بھی دیکھا، اس وقت میرے یہاں قبیلہ بنو حرام کی کچھ انصاری عورتیں آئی ہوئی تھیں، لہذا میں نے ایک لونڈی سے کہا: حضور کے پاس جاؤ اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہوکر عرض کرو: ام سلمہ عرض کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ! میں نے تو ان دو رکعتوں کی ممانعت سنی تھی اور اب میں آپ کو پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر حضور اشارے سے ہٹائیں تو پیچھے ہٹ آنا۔ چنانچہ وہ لونڈی گئی اور اس نے ویسا ہی عرض کیا: حضور نے اس کو اشارے سے ہٹایا تو وہ ہٹ آئی، جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ام سلمہ کے پاس آکر فرمایا: اے بنت ابی امیہ! تم نے مجھ سے ابھی عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا تھا تو سنو، میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انھوں نے ظہر کے بعد کچھ گفتگو شروع کردی جسکے سبب میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا، یہ دو رکعتیں وہی ہیں۔۱۲م

حالانکہ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ نیز ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام بھی راوی ہیں۔

۴۴۴۶۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصلى بعد العصر وينهى عنها ، ويواصل وينهى عن الوصال ۔

---

۴۴۴۶۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة بعد العصر ، ۱/ ۱۸۱

الجامع الصحيح للبخارى ، باب لا تحرى الصلوة قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۳

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے، نیز صوم وصال خود رکھتے تھے اور دوسروں سے باز رکھتے۔۱۲م

۴۴۴۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی عن الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے قبل نفل نماز سے منع فرمایا، اور اسی طرح نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل ممانعت فرمائی۔۱۲م

۴۴۴۸ ۔ **عن** ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لاصلوة بعد صلوة العصر حتی تغرب الشمس ، ولا صلوة بعد صلوة الفجر حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز نہیں، اور اسی طرح فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔۱۲م

۴۴۴۹ ۔ **عن** امير المؤمنين عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی عن الصلوة بعد الفجر حتی تطلع الشمس، وبعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

---

۴۴۴۷۔ الصحيح لمسلم ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فيها ، ۱/ ۲۷۵

۴۴۴۸۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب لا تتحری الصلوة قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۲

الصحيح لمسلم ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فيها ، ۱/ ۲۷۵

۴۴۴۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب لا تتحری الصلوة قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۳

الصحيح لمسلم ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فيها ، ۱/ ۲۷۵

Nafseislam WWW.NAFSEISLAM.COM

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد بھی غروب آفتاب تک ممانعت فرمائی۔۱۲م

٤٤٥٠ ـ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال : انكم لتصلون صلوة ، لقد صحبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما رأيناه يصليهما ولقد نهى عنهما يعنى الركعتين بعد العصر ـ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تم اس وقت نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہے لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں ۔۱۲م

## ﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بایں ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں، علماء فرماتے ہیں: یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کردیا تھا۔ امام جلیل خاتم الحفاظ سیوطی نے انموذج اللبیب پھر امام زرقانی علیہما الرحمہ نے اس کی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۸

٤٤٥١ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : دخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ضباعة بنت الزبير رضى الله تعالىٰ عنها فقال لها : لعلك اردت الحج ؟ قالت : والله ! لااجدنى الا وجعة ، فقال لها : حجى

---

٤٤٥٠ ـ الجامع للبخارى ، باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس، ١/ ٨٢

٤٤٥١ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الاكفاء فى الدين ، ٢/ ٧٦٢

الصحيح لمسلم ، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر ، ١/ ٣٨٥

الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى الاشتراط فى الحج ، ١/ ١١٣

السنن للنسائى ، باب الاشتراط فى الحج ، ٢/ ١٥

واشتـرطي وقولي : اللهم ! محلي حيث حبستي و كانت تحت المقداد بن الاسود رضي الله تعالىٰ عنه ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آ ؤنگی ) فرمایا: احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ الٰہی! جہاں تو مجھے روکے وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ یہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

٤٤٥٢ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال : ان ضباعة بنت الزبيربن عبد المطلب رضي الله تعالىٰ عنهما اتت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : يارسول الله ! انى اريد الحج فكيف اقول : قال : قولي : لبيك اللهم لبيك ! ومحلي من الارض حيث تحبسني ، فان لك على ربك ما استثنيت ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپکی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! حج کا ارادہ کرچکی ہوں تو اب تلبیہ کس طرح پڑھوں؟ فرمایا: لبیک اللھم لبیک ، پڑھنے کے بعد یوں کہو: مجھے تو جہاں روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں، تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا۔

٤٤٥٣ ـ **عن** ضباعة بنت الزبير رضي الله تعالىٰ عنها قالت : دخل على رسول

---

| | | |
|---|---|---|
| ٤٤٥٢ـ الصحيح لمسلم، | باب جوازاشتراط المحرم التحلل بعذر، | ٣٨٥/١ |
| السنن للنسائى ، | باب الاشتراط فى الحج | ١٥/٢ |
| الجامع للترمذى ، | باب ما جاء فى الاشتراط فى الحج، | ١١٣/١ |
| السنن لا بن ماجه ، | باب الشرط فى الحج ، | ٢١١/١ |
| ٤٤٥٣ـ السنن لا بن ماجه ، | باب الشرط فى الحج ، | ٢١١/٢ |

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وانا شاكية فقال : اما تريدين الحج العام؟قلت :انى لعليلة يارسول الله ! قال : حجي وقولي : محلي حيث تحبسني فان حبست او مرضت فقد احللت من ذلك شرطك على ربك عزوجل ۔

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی ،فرمایا: کیا اس سال حج کا ارادہ نہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں مریضہ ہوں،فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لواور یہ شرط کرلو کہ الٰہی ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں ۔اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑ گئیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

٤٤٥٤ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لضباعة بنت الزبير رضى الله تعالىٰ عنها :حجى واشترطى ان محلى حيث حبستنى ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لواور یہ شرط کرلو کہ الٰہی ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔۱۲م

٤٤٥٥ ۔ **عن** اسماء بنت الصديق او سعدى بنت عوف رضى الله تعالىٰ عنهم قالت : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل على ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما فقال لها : ياعمة ! حجى ؟ فقالت : انى امرأة ثقيلة وانى اخاف الحبس فقال : حجى واشترطى ان محلى حيث حبست ۔

حضرت اسماء بنت صدیق یا سعدی بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ

---

٤٤٥٤۔ السنن للبيهقى ، ٥/ ٣٦٤ ☆

٤٤٥٥۔ السنن لا بن ماجه ، باب الشرط فى الحج ، ٢/ ٢١١

المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ٢٤/ ٣٠٤

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے چچازادی! کیا حج کا ارادہ نہیں ہے؟ عرض کی: میں بیمار عورت ہوں خوف ہے کہ کہیں روک نہ دی جاؤں، فرمایا: حج کے لئے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ تو مجھے جہاں روک دے گا میں وہاں ہی احرام سے باہر ہوں۔۱۲م

## ﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی ورنہ نیت میں شرط اصلا مقبول و معتبر نہیں۔

بلکہ اس تخصیص میں بعض شوافع بھی ہمارے موافق ہیں، مثلا امام خطابی اور امام اویانی۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں یونہی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۹

۴۴۵۷۔ **عن** نصربن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رجل منھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأ سلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین فقبل ذلک منہ ۔

حضرت نصر بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

## ﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے، امام جلیل سیوطی نے اپنی کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے کہ فقیر نے بخوف طوالت ان کو ترک کیا۔

الامن والعلی ۱۹۰

---

۴۴۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ☆ کنز العمال للمتقی،

۴۴۵۸۔ **عن** خزیمة بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : جعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للمسافر ثلثا ولو مضی السائل علی مسألته لجعلها خمسا وفی روایة ، ولو استزد ناه لزادنا ، وفی روایة ولو اطنب له السائل فی مسألته لزاد ، وفی روایة وایم الله ! لومضی السائل فی مسئا لته لجعله خمسا ۔

ذوالشہادتین حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی ،اوراگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرو حضور پانچ راتیں کردیتے ،ایک روایت میں ہے، اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھادیتے ، دوسری روایت میں ہے، اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضوراور زیادہ مدت عطافرماتے ،تیسری روایت میں ہے، خدا کی قسم !اگرسائل عرض کئے جاتا تو حضورمدت کے پانچ دن کردیتے۔

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے۔اس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات ہیں، لاجرم اسے امام ترمذی نے روایت کرکے فرمایا:"هذا حديث حسن صحيح" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز امام الشان یحی بن معین سے نقل کیا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اپنی روایت میں اگرچہ یہ زائد جملہ نقل نہیں فرمایا لیکن مخرج وسند متحد ہیں ۔امام ابن دقیق نے اس حدیث کی تقویت میں طویل بحث کی ہے، نیز امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اس کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے، فراجعه ان شئت ۔

اس حدیث کی عدم صحت کے سلسلہ میں ایک بڑا شبہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کہ عبداللہ جدلی کا حضرت خزیمہ بن ثابت سے سماع ثابت نہیں۔

---

۴۴۵۸۔ السنن لا بی داؤد ، باب التوقیت فی المسح ، ۱/ ۲۱

السنن لا بن ماجه ، باب ماجاء فی التوقیت علی المسح ، ۱/ ۴۲

تو اس سلسلہ میں عرض ہے امام بخاری کی جانب سے یہ شکایت عموماً پائی جاتی ہے، کیونکہ ان کے نزدیک اتصال سند کے لئے سماع شرط ہے خواہ ایک مرتبہ ہی ثابت ہو۔

لیکن صحیح مذھب جمہور ہی ہے کہ فقط معاصرت ہی اتصال سند کے لئے کافی ہے، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں، اور امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں اس کی واضح طور پر تردید فرمائی ہے۔ لاجرم امام بخاری کے شیخ امام الناقدین یحی بن معین نے، اور امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

**اقول:** اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی پیش نظر رہے کہ سماع ثابت نہ ہونے سے صرف یہ ہی تو ہوگا کہ حدیث منقطع ہو جائیگی اور یہ کوئی جرح نہیں کہ یہ ہمارے یہاں نیز تمام محدیثین جو مرسل کو قبول کرتے ہیں مقبول ہے اور یہ ہی مذھب جمہور ہے۔

یہاں ابن حزم ظاہری کی جھنجھناہٹ پر بھی کان دھرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے تو امام جدلی کی روایت کو ہی غیر معتمد قرار دیدیا، یہ ابن حزم جرح وتنقید میں دواندھوں یعنی سیلاب وآتشزدگی کی طرح ہے کہ اس نے تو امام ترمذی تک کو مجاہیل میں شمار کرڈالا تھا۔

امام جدلی کی عظمت شان تو اس سے عیاں ہوجاتی ہے کہ علم حدیث کے دو عظیم امام احمد بن حنبل اور یحی بن معین ان کو ثقہ مانتے ہیں۔ پھر ابن حزم ان حضرات کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے، یہ بے چارہ تو اس سلسلہ میں اکیلا ہے کسی نے بھی اس جیسی بات نہ کہی۔ دیکھئے امام بخاری بھی جرح کررہے ہیں تو صرف یہ ہی کہ امام جدلی کا سماع ثابت نہیں، روایت جدلی پر ان کی طرف سے کوئی تنقید منقول نہیں، اور امام ترمذی تو صحیح فرماچکے، نیز تقریب التہذیب میں علامہ ابن حجر نے ان کو ثقہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض واختیار میں نص صریح ہے، ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم، کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کردیتے، اصلا گنجائش نہ رکھتا تھا، کمالا یخفی۔

اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی، تو جزم کا منشاء ہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد واختیار حضور سید الانام ہیں، علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۹۲

٤٤٥٩ ـ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

٤٤٦٠ ـ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم عند كل صلوة بوضوء ،ومع كل وضوء بسواك ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضوکریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

## ﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔تیسر وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔

اقول: امر دو قسم ہے۔

اول حتمی۔جسکا حاصل ایجاب اوراس کی مخالفت معصیت۔

---

٤٤٥٩ـ الجامع الصحيح للبخاری ، باب السواك يوم الجمعة ، ١/ ١٢٢

الصحيح لمسلم ، باب السواك ، ١/ ١٢٨

السنن للنسائی ، باب الرخصة بالسواك بالعشی ، ١/ ٣

السنن لا بن ماجه ، باب السواك ١/ ٢٥

الموطا لمالك ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ١/ ٢٢١

٤٤٦٠ـ السنن للنسائی ، باب الرحمة فی السواك بالعشی ، ١/ ٣

المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/ ٢٥٩ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ١/ ١٦٣

وذلك قوله تعالیٰ :

فليحذر الذين يخالفون عن امر ه

ڈریں وہ لوگ جواس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوم ندبی۔ جسکا حاصل ترغیب اوراس کے ترک میں وسعت۔

وذلك قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

امرت بالسواك حتی خشیت ان یکتب علی ۔

مجھے مسواک کا حکم ملا یہانتک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرض ہوجائے۔

امر ندبی تو یہاں قطعا حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔امر حتمی بھی دو قسم ہے۔

اول ظنی۔جسکا مفاد وجوب۔

دوم قطعی جسکا مقتضی فرضیت۔

ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ ہو یا من جہۃ الدلالت، ہمارے حق میں ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اس کی وضاحت فرمائی

اب واضح ہوگیا کہ ان ارشادات کریم کے قطعا یہ ہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض کردیتا، مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کی، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وللہ الحمد۔

٤٤٦١ ۔ **عن**۔ امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك مع کل وضوء ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کردیتا۔

٤٤٦٢ ۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تستاکوا فان السواك مطهرة للفم مرضاة للرب ،ما جاء نی جبرئیل الا او صانی بالسواك حتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی ،ولو لا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضته لهم ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسواک کروکہ مسواک منہ کو پاکیزہ اوررب عزوجل کوراضی کرتی ہے، جبرئیل جب میرے پاس حاضرہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی، یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبرئیل مجھ پراور میری امت پر مسواک فرض کردینگے،اوراگر مشقت امت کاخوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کردیتا۔

یہاں جبرئیل امیں علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کردینے کی اسناد ہے۔

٤٤٦٣ ۔ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علیهم السواك عند کل صلوۃ کما فرضت علیهم الوضوء ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مشقت امت کا لحاظ نہ ہوتو میں ہرنماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضوان پر فرض کردیا ہے۔

یہاں وضوکو بھی فرمایا گیا کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا۔

٤٤٦٤ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك والطیب عند کل

---

٤٤٦٢۔ السنن لا بن ماجه ، باب السواك ، ۱/ ۲۵
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۱۳
٤٤٦٣۔ المستدرك للحاكم ۱٤٦۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۲۲۱
٤٤٦٤۔ كنز العمال للمتقی ، ۲٦۱۹٥، ۹/ ۱۱٦

صلوۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوش بولگانا فرض کردوں۔

یہاں خوشبو کی بھی فرضیت زائد فرمادی۔

٤٤٦٥ ـ **عن** عبدلله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی ان امرتهم ان یستا کوا بالاسحار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔

٤٤٦٦ ـ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلوة ، ولأ خرت العشاء الی ثلث اللیل ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹادوں۔

٤٤٦٧ ـ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

---

٤٤٦٦ ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی السواك ١/ ٥
السنن لا بی داؤد ، با ب السواك ، ١/ ٧
السنن للنسائی ، باب الرخصه بالسواك بالعشی ، ١/ ٣
٤٤٦٧ ـ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی زکوۃ الذهب والفضة ، ١/ ٧٩
السنن لا بی داؤد ، باب فی زکوۃ السائمة ، ١/ ٢٢١
المسند لا حمد بن حنبل ، ١/ ٩٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١/ ٣٤١

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قد عفوت عن الخیل والرقیق ،فھا توا صدقة الرقة من کل اربعین درھما درھم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف کردی، روپیوں کی زکوۃ دو، ہر چالیس درھم سے ایک درھم۔

## ﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوۃ واجب نہ ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے۔ بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۴۴۶۸ ۔ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لاصحابه : ماتقولون فی الزنا ،قالوا : حرام حرمه اللہ ورسوله فھو حرام الی یوم القیا مة ۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا: زنا کو کیا سمجھتے ہو؟ عرض کی: حرام ہے اسے اللہ ورسول نے حرام کردیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

۴۴۶۹ ۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم والمرأة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

---

۴۴۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۴۹۴
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۱۵۹
۴۴۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۴۹۴
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۱۵۹

٤٤٧٠ ـ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام الفتح یقول : ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والا صنام ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا: بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا۔

٤٤٧١ ـ عن ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتشرب مسکرا ،فانی حرمت کل مسکر ـ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہرشی میں نے حرام کردی ہے۔

٤٤٧٢ ـ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی فرضت علی امتی قرأة یس کل لیلة ،فمن داوم علی قرأتها کل لیلة ثم مات مات شهیدا ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت پر یس شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی، جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔

---

٤٤٧٠ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع المیتة والا صنام ، ۱/ ۲۹۸
الصحیح لمسلم، باب تحریم الخمر و المیتة ، ۲/ ۲۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۲

٤٤٧١ ـ السنن للنسائی، باب تفسیر البتع والمزر ۲/ ۲۷۷
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۰، ۵/ ٤٣٤٣

٤٤٧٢ ـ الامالی للشجری ، ۱/ ۱۱۸ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/ ۲۷۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۱۳۱ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۱/ ٤٧١

## ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند سعید بن موسی ہیں جو متھم بالکذب ہیں، لیکن محققین کے نزدیک یہ بات ثابت ومحقق ہے کہ کسی حدیث کا موضوع ہونا محض کسی کذاب کے سند میں ہونے سے نہیں ہوجاتا چہ جائیکہ راوی صرف متھم بالکذب ہو جب تک دوسرے قرائن اس کی وضع کا فیصلہ نہ کریں، جیسے کسی حدیث کا نص قطعی اور اجماع قطعی کے مخالف ہونا، یا حسن سلیم اور وضع کرنے والے کے اقرار سے ثابت ہونا وغیرہا ذلک،

امام سخاوی نے فتح المغیث میں یہ ہی صراحت کی، اور ہم نے اپنی کتاب " منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین " میں اس کی مکمل تحقیق کی۔ علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع پر فضائل میں عمل کرنا جائز۔" الھاد الکاف فی حکم الضعاف" میں اسکا بیان پورے طور پر موجود ہے۔

اس حدیث اور اس فرضیت سے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جسکا جواب فتاوی فقیر العطایاہ النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتی میں مذکور، واللہ الھادی الی معالی الامور۔

الامن والعلی ۱۹۷

۴۴۷۳۔ عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الا انی اوتیت القرآن ومثله معه ، الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول : علیکم بھذا القرآن ، فما وجد تم فیه من حلال فاحلوہ ، وما وجد تم فیه من حرام فحرموہ ، الا لایحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطة معاھد الا ان یستغنی عنھا ،وان ماحرم رسول اللہ مثل ماحرم اللہ۔

---

۴۴۷۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فیمن روی حدثنا ۲/ ۹۱
السنن لابی داؤد ، باب فی لزوم السنة ، ۲/ ۶۳۲
السنن لابن ماجه ، باب اتباع سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،/ ۳

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! مجھے قرآن کے ساتھ اسکا مثل ملا، یعنی حدیث، دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے یہی قرآن لئے رہو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو، جو اس میں حرام ہے حرام مانو۔ سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے، ہر کیلے والا درندہ حرام ہے اور ذمی کافر کا گرا پڑا مال بھی حرام جب تک وہ اس سے مستغنی نہ ہو۔ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اس کے مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ جل جلا للہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ حرام کی دو قسمیں فرمائیں، ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا۔ دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا۔ اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔

**اقول:** مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول اللہ کے فرض سے اشد واقوی ہے۔

الامن والعلی ۱۹۷

۴۴۷۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جهيش ابن اويس النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ورجالا من قبيلته اتوا الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وقال :

الایا رسول الله انت مصدق    فبورکت مهديا وبورکت هاديا

شرعت لنادين الحنيفة بعد ما    عبدنا کامثال الحمير طواغيا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جہیش ابن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے، قصیدہ عرض کیا، ازاں جملہ یہ اشعار ہیں۔

---

۴۴۷۴۔ الاصابة لابن حجر، ۱/ ۲۶۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

یارسول اللہ! حضور تصدیق کئے گئے ہیں، حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک، اور خلق کو ہدایت فرمانے میں بھی مبارک، حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

## ﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے۔

لہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

قداشتھر اطلاقه علیه صلی الله تعالیٰ علیه و سلم ،لانه شرع الدین والاحکام ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے، اس لئے کہ حضور نے دین متین واحکام دین کی شریعت نکالی۔

اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آ گیا، ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امر و نہی وقضا وامثالھا کی اسناد ہے۔

**﴿۳۱﴾ اتخذوآ احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم ج وما امروآ الا لیعبدوآ الٰھاواحداً ج لآ الٰہ الا ھو ط سبحٰنہٗ عما یشرکون۔☆**

انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا۔ اور مسیح بن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا۔ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

## ﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(نصاریٰ مشرک ہیں یا نہیں اس کی تحقیق یہ ہے) نصاریٰ باعتبار حقیقت لغویہ از آنجا کہ قیام مبد مستلزم صدق مشتق ہے بلاشبہ مشرکین ہیں کہ وہ بالقطع قائل بہ تثلیث و بنوت ہیں،

اسی طرح وہ یہود جو الوہیت وابنیت عزیز علیہ الصلوۃ والسلام کے قائل تھے، مگر کلام اس میں ہے کہ حق تبارک وتعالیٰ کتب آسمانی کا اجلال فرما کر یہود ونصاریٰ کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا کیا، اوران کا نام اہل کتاب رکھا، اوران کے نساء وذبائح کو حلال ومباح ٹھہرایا، آیا نصاریٰ زمانہ بھی کہ الوہیت عبداللہ مسیح بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کی علی الاعلان تصریح اور وہ یہود جو مثل بعض طوائف ماضیہ الوہیت بندہ خدا عزیز علیہ الصلوۃ والسلام کے قائل ہوں انھیں میں داخل اوراس تفرقہ کے مستحق ہیں یا ان پر شرعا یہی احکام مشرکین جاری ہوں گےاور ان کے نساء سے تزوج اور ذبائح کا تناول ناروا ہوگا۔ کلمات علمائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بارے میں مختلف، بہت مشائخ نے قول اخیر کی طرف میل فرمایا، بعض علماء نے تصریح کی کہ اسی پر فتویٰ ہے۔

مستصفی میں ہے:

”قالو هذا يعنى الحل اذا لم يعتقد واالمسيح الٰها اما اذا اعتقد وه فلا وفى المبسوط شيخ الاسلام ويجب ان لا يا كلوا ذبائح اهل الكتاب اذا اعتقد واان المسيح الله وان عزيز الله ولا يتزجو ا نساء هم وقيل عليه الفتوىٰ“۔

علماء نے فرمایا: کہ ان کا ذبیحہ تب حلال ہوگا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نہ مانتے ہوں لیکن اگر وہ ان کو الٰہ مانتے ہوں تو پھر حلال نہ ہوگا، اور شیخ الاسلام کی مبسوط میں ہے: کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ اس صورت میں نہ کھائیں جب وہ مسیح علیہ السلام اور عزیز علیہ السلام کو الٰہ مانتے ہوں اور اندریں صورت ان کی عورتوں سے نکاح بھی نہ کریں، اسی پر فتویٰ کہا گیا ہے۔

ان علماء کا استدلال آیہ کریمہ ”قالت اليهود عزيز ابن الله وقالت النصارىٰ المسيح ابن الله ۔

یہود نے کہا عزیز ابن اللہ اور نصاریٰ نے مسیح ابن اللہ،

سے ہے کہ اس کے آخر میں ارشاد پایا سبحنه وتعالىٰ عما يشركون“،

پاک ہے وہ ذات اور جو انہوں نے اس کا شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے،
ردالمحتار میں ہے:

" فی المعراج ان اشتراط ما ذکر فی النصاریٰ مخالف لعامة الروایات "۔
معراج میں ہے کہ نصاریٰ کے مذکورہ شرائط عام روایات کے مخالف۔
امام محقق علی الاطلاق مولانا کمال الملۃ والدین محمد بن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں اس مذہب کی ترجیح اور دلیل مذکور مذہب اول کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

مطلق لفظ المشرك اذا ذكر فی لسان الشارع لا ينصرف الیٰ اهل الكتاب وان صح لغة فی طا ئفة بل طوائف واطلق لفظ الفعل اعنی يشركون علی فعلهم كما ان من رأیٰ بعمله من المسلمين فلم يعمل الالا جل زيديصح فی حقه انه مشرك لغة ولا يتبادر عند اطلاق الشارع لفظ المشرك ارادته لما عهد من ارادته لما عهد من ارادته به من عبد مع الله غيره ممن لا يدعی اتباع نبی و كتاب ولذالك عطفهم عليه فی قوله تعالیٰ: "لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين" و نص علی حلهم بقوله تعالیٰ: والمحصنات من الذين اوتواالكتاب من قبلكم ای العفائف منهن الی آخر ما اطال واطاب كما هو دابه رحمه الله تعالیٰ ۔
لفظ مشرک جب مطلق ذکر کیا جائے تو شرعی اصطلاح میں اہل کتاب کو شامل نہ ہوگا اگر چہ لغت کے لحاظ سے اہل کتاب کے کسی گروہ یا کئی گروہوں پر اس کا اطلاق صحیح ہے، اہل کتاب کے فعل پر صیغۂ 'یشرکون' کا اطلاق ایسے ہے جیسے کسی مسلمان ریا کار کے اس عمل پر جس کو مثلا زید کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ لغت کے لحاظ سے مشرک ہے، شرعی اصطلاح میں مطلقا لفظ مشرک کا استعمال صرف اس شخص کے لئے متبادر ہوتا ہے جو کسی نبی اور کتاب کی اتباع کے دعوی کے بغیر اللہ تعالی کی عبادت میں غیر کو شریک کرے، اسی لئے اہل کتاب پر مشرکین کا عطف اللہ تعالی کے اس قول "لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين" [البینہ۔۱] میں کہا گیا ہے۔ اور اللہ تعالی کے اس قول: "والمحصنات من الذين اوتو الكتاب" [المائدہ۔۵] میں کتابیہ عورتوں کے حلال ہونے پر صراحۃ نص فرمائی گئی ہے، یعنی اہل کتاب کی عفیف عورتیں حلال ہیں۔ ابن ہمام کے

طویل اور طیب قول کے آخر تک جیسا کہ ان کی عادت ہے۔ اللہ تعالی ان پر رحمت فرمائے۔

بالجملہ محققین کے نزدیک راجح یہی ہے کہ یہود و نصاری مطلقا اہل کتاب ہیں اور ان پر احکام مشرکین جاری نہیں۔ (جدید ۱۴/۱۱۶، ۱۱۷)

مگر تاہم جبکہ علما کا اختلاف ہے اور اس قول پر فتوی بھی منقول ہو چکا تو احتیاط اسی میں ہے کہ نصاری کی نساء و ذبائح سے احتراز کرے اور آج کل بعض یہود بھی ایسے پائے جاتے ہوں جو عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کی ابنیت مانیں تو ان کے زن و ذبیحہ سے بھی بچنا لازم جانیں کے ایسی جگہ اختلاف ائمہ میں پڑنا محتاط آدمی کا کام نہیں اگر فی الواقع یہ یہود نصاریٰ عند اللہ کتابی ہی ہوئے تاہم ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کے تناول میں ہمارے لئے کوئی نفع نہیں، نہ شرعا ہم پر لازم کیا گیا، نہ بحمد اللہ ہمیں اس کی ضرورت بلکہ بر تقدیر کتابیت بھی علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بے ضرورت احتراز چاہئے، اور اگر انہیں علماء کا مذہب حق ہوا اور یہ لوگ بوجہ اعتقادوں کے عند اللہ مشرک ٹھرے تو پھر زنائے محض ہوگا اور ذبیحہ حرام مطلق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو عاقل کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی ایک جانب نامحمود اور دوسری جانب حرام قطعی، فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ ایسا ہی گمان کرتا تھا یہاں تک کہ بتوفیق الہی مجمع الانہر میں اسی مضمون کی تصریح دیکھی۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔ فتاوی جدید ۱۴/۱۲۲

**﴿۳۴﴾ یٰایھا الذین اٰمنوآ ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ ط والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولاینفقونھا فی سبیل اللہ لا فبشرھم بعذاب الیم ۔☆**

اے ایمان والو بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ سے۔ روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

**﴿۳۵﴾ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ط ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۔☆**

جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور

کروٹیں اور پیٹھیں ۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

## ﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس داغ دینے کو یہ نہ سمجھے کہ کوئی چھکا لگا دیا جائے گا، یا پیشانی و پشت و پہلو کی چربی نکل کر بس ہوگی بلکہ اس کا حال حدیث سے سن لیجئے۔

٤٤٧٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَ جَبِيْنُهٗ وَ ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

٤٤٧٦۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بشرالكانزين برضف يحمى عليه فی نار جهنم فيوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی يخرج من نغض كتفيه و يوضع علی نغض كتفيه حتی يخرج من حلمه ثدييه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سر پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں

---

٤٤٧٥۔ الصحيح لمسلم، باب تغليظ عقوبة من لا يودی الزكاة ، ۳۱۸/۱

٤٤٧٦۔ الصحيح لمسلم ، باب تغليظ من لا يودی الزكاة ، ۳۲۱/۱

گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۴۴۷۷۔ **عن** الأحنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنت فی نفر من قریش فمر ابو ذر و هو یقول: بشر الکانزین بکی فی ظهورهم یخرج من جنوبهم و بکی من قبل اقفائهم یخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۴۴۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لا یکوی رجل بکنز فلیمس درهم درهما و لا دینار دینارا یوسع جلدة حتی یوضع کل دینار و درهم علی حدته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوجائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھادیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

## ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور سول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے ۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھے۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا ، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

---

۴۴۷۷۔ الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاۃ ، ۱/۳۲۱

۴۴۷۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۴۵

۴۴۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَلْاٰیَه ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔و لا یحسبن الذین یبخلون الایہ ۔

۴۴۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَهٗ اِلَّا تُحُوِّلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ یَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَیْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ یَفِرُّ مِنْهُ وَ یُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِیْ کُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَاٰی اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْ فِیْهِ فَجَعَلَ یَقْضَمُهَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کرلیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔وہ ایسا چبائے گا جیسے نراونٹ چباتا ہے

۴۴۸۱۔**عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

| | | |
|---|---|---|
| ۴۴۷۹۔ السنن لابن ماجہ ، | باب ما جاء فی منع الزکاۃ، | ۱۲۹/۱ |
| ۴۴۸۰۔ الصحیح لمسلم ، | باب اثم مانع الزکاۃ ، | ۳۲۰/۱ |
| ۴۴۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، | باب اثم امانع الزکوۃ ، | ۱۸۸/۱ |
| السنن للنسائی، | باب التغلیظ فی حبس الزکاۃ ، | ۲۶۰/۱ |

علیه وسلم : منْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لَا فَلَمْ يُؤدِّ زَكوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِى بِشَدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی ۔تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۴۴۸۲۔ عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوْلُ: أَنَا كَنْزُكَ الَّذِى تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ،فَلَايَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔ اس کے پیچھے دوڑے گا۔ وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔ وہ کہے گا۔ میں تیرا وہی خزانہ ہون جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔ پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہو کر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

۴۴۸۳۔ عن أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول

---

۴۴۸۲۔ المستدرك للحاكم ۳۸۸/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۲۵۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۴/۳ ☆ مطالب العالیة لابن حجر ، ۸۷۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۹۲، ۳۰۶/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱۵۲/۲
۴۴۸۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳۸/۱ ☆

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَنْ يَّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلَّا بِمَا يَصْنَعُ أَغْنِيَائُهُمْ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

٤٤٨٤ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا وى الصدقة ملعون على لسان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم القيامة ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں ۔زکوۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

٤٤٨٥ ۔ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربا و موكله و شاهده و كاتبه ، و الواشمة المستوشمة ، و مانع الصدقه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے ،اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۵

٤٤٨٦ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَيْلٌ لِلْاَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا بَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِى فَرَضْتَ لَنَا عَلَيْهِمْ فِى أَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِى وَجَلَالِى لَاُقَرِّبَنَّكُمْ وَ لَاُبَعِّدَنَّهُمْ۔

---

٤٤٨٤ ۔ الصحيح لابن خزيمة ، ٩/٤

٤٤٨٥ ۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١

٤٤٨٦ ۔ كنز العمال للتمقى، ١٥٨٢٢، ٣١٠/٦

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تونے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے۔ ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اورانہیں دور رکھونگا۔

۴۴۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی قوم علی أقباللهم رقاع و علی أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح لاابل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رضف جهنم و ححارتها، قال : ماهؤلاء يا جبرئيل ! قال : هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أمواللهم ، و ما ظلمهم الله شيئا ، و ما الله بظلام للعبيد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔ اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بد بودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امیں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

۴۴۸۸۔ **عن** عمر بن شعيب عن ابيه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و معها ابنة لها و فی يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها : اتعطين زكوة هذا، قالت: لا، قال: ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

---

۴۴۸۷۔ التفسير لابن جرير ، الجزء الخامس عشر ، ۷/۹

۴۴۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الكنز ما هو وزكوة الحلی ، ۲۱۸/۱

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اوراس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کے لئے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

۴۴۸۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ايتاء الزكاة ، و من لم يزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

۴۴۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ لَمْ يُؤْتِ الزَّكٰوةَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۸

۴۴۹۱۔ **عن** أبى ذر الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَوْكٰى عَلٰى ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ لَمْ يُنْفِقْهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ جَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْوٰى بِهٖ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۴۴۸۹۔ المعجم الكبير للطبرانى، سنده صحيح ، ۱۰/۱۰۳

۴۴۹۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۵۴۰ ☆

۴۴۹۱۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۵۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۶

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۵۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۱۲۵

وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اوراللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔۱۲م

۴۴۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُّ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَ اِنْ كَانَ مَدْفُوْنًا تَحْتَ الْاَرْضِ ، وَكُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ فَهُوَ كَنْزٌ وَ اِنْ كَانَ ظَاهِرًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کردی جاے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمیں میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمیں کے اوپر ہو۔

۴۴۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :لما نزلت ھذہ الآیۃ، وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، انا افرج عنکم ، فانطلق فقال : یا نبی اللہ ؐ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال : اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطِيْبَ مَابَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَ اِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ تَكُوْنُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قا ل : و کبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ’’ والذین یکنزون الذھب والفضۃ‘‘ نازل ہوئی۔یعنی وہ لوگ جوسونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں۔فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔اور وراثت کا حکم اس لے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت

---

۴۴۹۲۔ السنن الکبری للبیہقی، ۸۳/۴ ☆ آلجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۵/۲

۴۴۹۳۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاہ ، باب حقوق المال ، ۲۳۵/۱

فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔۱۲م

٤٤٩٤۔ **عن** اُم المؤمنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کنت البس اوضاحا من ذهب ، فقلت : یا رسول الله ! اکنز هو؟ فقال : مَا بَلَغَ اَنْ تُوَدّٰی زَکَاتُهُ فَزَکّٰی فَلَیْسَ بِکَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

**﴿۳٦﴾ان عدة الشهور عندالله اثنا عشر شهراً فی کتٰب الله یوم خلق السمٰوٰت والارض منهآ اربعة حرم ط ذلک الدین القیم لا فلا تظلموا فیهن انفسکم قف وقاتلوا المشرکین کآفةً کما یقاتلونکم کافةً ط واعلمـوٓا ان الله مع المتقین ۔☆**

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں۔ جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

## ﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار زمانہ رسالت جن کی نسبت حکم ہوا: واقتلوهم حیث ثقفتموهم [البقرہ۔ ۱۹۱] انہیں جہاں پاؤ قتل کرو۔

اور حکم ہوا: وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة [التوبة۔۳٦]

---

٤٤٩٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الکنز ما هو و زکاة الحلی، ۲۱۸/۱

المستدرك للحاکم ۳۹۰/۱ ☆

سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔

کیا ان کا ہر ہر فرد میدان جنگ میں آیا تھا،لڑائی دیکھی جاتی ہے،اگر جو لڑے ان کی خاص ذاتی غرض ہے جس میں ساری قوم شریک نہیں تو وہ لڑائی خاص انہیں کی طرف منسوب ہوگی جو اس کے مرتکب ہوئے۔مثلاً کسی گاؤں کے دھرے میں ڈھے پر بعض لوگوں سے جنگ ہوتو وہ انہیں کی ہے،نہ کہ تمام قوم کی۔اور اگر لڑائی مذہبی ہے تو ان سب اہل مذہب کی ہے کہ باقی دامے درمے قلمے قدمے معین ہوں گے اور کچھ نہ ہوتو راضی ہوں گے اور اپنے مذہب کی فتح ہوتو خوش ہوں گے اور دوسرے کی ہوتو رنجیدہ ہوں گے۔

قال اللہ تعالیٰ:

ان تمسسکم حسنة تسو ھم وان تصبکم سیئة یفر حوابھا " (ال عمران ۔ ۱۲۰)

اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگے اور اگر تمہیں برائی پہنچے تو اس پر شاد ہوں۔

تو وہ محاربین بالفعل ہیں خواہ ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے۔یہ قربانی گاؤ کا مسئلہ ایسا ہی ہے،کون سا ہندو ہے جس کے دل میں اس کا نام سن کر آگ نہیں لگتی،کون سی ہندو زبان ہے جو گئو رکھشا کی مالا نہیں جپتی،کون سا شہر ہے جہاں اس کی سبھا یا اس کے ارکان یا اس میں چندہ دینے والے نہیں،کیا یہ مقدس بے گناہوں کے خون،یہ پاک مساجد کی شہادتیں،یہ قرآن عظیم کی اہانتیں انہیں ناپاک رکھشاؤں انہیں مجموعی سفاک سبھاؤں کے نتائج نہیں،نہ سہی ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اب جس شہر جس قصبہ جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو،اپنی مذہبی قربانی کے لئے گائے پچھاڑو۔اس وقت یہی تمہاری بائیں پسلی کے نکلے،یہی تمہارے سگے بھائی،یہی تمہارے منہ بولے بزرگ،یہی تمہارے آقا،یہی تمہارے پیشوا تمہاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں۔

ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالئے ،وہ آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشا باطن ہے،یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی گاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے،اب بھی کوئی شک رہا

کہ تمام مشرکین ہند دین میں ہم سے محارب ہیں پھر انھیں " لم یقاتلوکم فی الدین " میں داخل کرنا کیا نری بے حیائی ہے یا صریح بے ایمانی بھی، محاربہ مذہبی ہر قوم کا اس بات پر ہوتا ہے کہ جسے وہ اپنے دین کی رو سے زشت ومنکر جانے، اسی کے ازالہ کے لئے لڑائی ہوتی ہے اور ازالہ منکر تین قسم ہے۔ موقع ہو تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من رأی منکم منکر افلیغیر ہ بیدہ فا ن لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ "

تم میں جو کوئی کچھ خلاف شرع بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے رد کرے، پھر اگر نہ ہو سکے تو زبان سے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے۔

یہ تینوں صورتیں ازالہ وتغییر کی ہیں اور یہ سب اہل محاربہ ہی ہیں بالفعل ہتھیار اٹھانا شرط نہیں جس کا ثبوت اوپر گزرا، اور یہ ٹھرے کہ اگر لڑائی سر تاج قوم اور تمام افراد کی رضا سے ہو مگر۔ قاتلوکم فی الدین " میں صرف وہی داخل ہوں گے جنھوں نے میدان میں ہتھیار اٹھائے تو ذرا انگریزوں کے ساتھ اپنے بائیکاٹ کا مزاج پوچھ لیجئے، کیا ہر انگریز ترکوں کے ساتھ میدان جنگ میں گیا تھا، ہرگز نہیں، لاکھوں یا شاید کروڑوں جنھوں نے اس میدان کی صورت تک نہ دیکھی، خصوصا ہندوستان میں سول کے انگریز، لم یقاتلونکم فی الدین " اور تمہارا یہ ترک تعاون کا عام مسئلہ تمہارے ہی منہ سخت جھوٹ اور شریعت پر افتراء ٹھرا کہ مقاطعہ کرو تو انھیں معدودے کرو جو میدان میں ترکوں سے لڑے۔ غرض۔

نے فروعت محکم آمد نے اصول شرم بادت از خدا واز رسول

نہ تیرے فروع قائم رہے نہ اصول، تو خدا اور رسول سے شرم کھا۔

جدید ۱۴/۴۵۵

﴿۵۴﴾ وما منعھم ان تقبل منھم نفقٰتھم الاّ انھم کفروا باللہ وبرسولہٖ ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالیٰ ولا ینفقون الاّ وھم کٰرھون۔ ☆

اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ اور رسول سے

منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے۔

## ﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھوان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انھیں کافر فرمایا کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین وایماں، سرور عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے۔

(تمہید ایمان ۵۸)

**﴿۵۹﴾ ولو انھم رضوا ما اٰتھم اللہ ورسولہ لا وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ لا انا الی اللہ راغبون۔☆**

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ ورسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

## ﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں رب العزت جل وعلا نے اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دینے والا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ ورسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ (الامن والعلی ۷۸)

**﴿۶۰﴾ انما الصدقت للفقراء والمسکین والعملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل ط فریضۃ من اللہ ط واللہ علیم حکیم۔☆**

زکوۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کرکے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑوانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

## ﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مصرف زکوۃ ہر مسلمان حاجت مند جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو نہ اپنا شوہر نہ اپنی عورت اگرچہ طلاق مغلظہ دے دی ہو جب تک عدت سے باہر نہ آئے، نہ وہ جو اپنی اولاد میں ہے جیسے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی، نہ وہ جن کی اولا میں یہ ہے، جیسے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، اگرچہ یہ اصلی و فروعی رشتے عیاذ اباللہ بذریعہ زنا ہوں، نہ اپنا یا ان پانچوں قسم میں سے کسی کا مملوک اگرچہ مکاتب ہو، نہ کسی غنی کا غلام غیر مکاتب، نہ مرد غنی کا نابالغ بچہ، نہ ہاشمی کا آزاد بندہ۔اور مسلمان حاجتمند کہنے سے کافر وغنی پہلے ہی خارج ہو چکے، یہ سولہ شخص ہیں جنہیں زکوۃ دینی جائز نہیں، ان کے سوا سب کو روا، مثلا ہاشمیہ بلکہ فاطمیہ عورت کا بیٹا جبکہ ماں باپ ہاشمی نہ ہوں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے، بعض متھورین کہ ماں کے سیدانی ہونے سے سید بن بیٹھے اور باوجود تفہیم اس پر اصرار کرتے بحکم حدیث صحیح مستحق لعنت الٰہی ہوتے ہیں۔وَالْعِیاذ باللہ تعالیٰ وقداو ضحانا ذلك فی فتاوینا، اسی طرح غیر ہاشمی کا آزاد شدہ بندہ اگرچہ اپنا ہی ہو یا اپنے اور اپنے اصول وفروع وزوج وزوجہ ہاشمی کے علاوہ کسی غنی کا مکاتب، یا زن غنیہ کا نابالغ بچہ اگرچہ یتیم ہو، یا اپنے بہن بھائی چچا پھوپھی خالہ ماموں بلکہ انہیں دینے میں دونا ثواب ہے، زکوۃ وصلہ رحم۔یا اپنی بہو یا داماد کا شوہر، یا باپ کی عورت، یا اپنے زوج یا زوجہ کی اولاد کہ ان سولہ کو بھی دینا روا جبکہ یہ سولہ اول سے سولہ نہ ہوں، از آنجا کہ انہیں ان سے مناسبت ہے جس کے باعث ممکن تھا کہ ان میں بھی عدم جواز کا وہم جاتا، لہذا فقیر نے انہیں بالتخصیص شمار کر دیا۔اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل۔

ایک: یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کہتے ہیں۔

دوم: مال ہو مگر نصاب سے کم یہ فقیر ہے۔

سوم: نصاب بھی ہو مگر حوائج اصلیہ میں مستغرق، جیسے مدیون۔

چہارم: حوائج سے فارغ ہو مگر اسے دسترس نہیں، جیسے ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس خرچ نہ رہا ہو، بقدر ضرورت زکوہ لے سکتا ہے اس سے زیادہ اسے لینا روا نہیں، یا وہ شخص جس کا مال دوسرے پر دین موجل ہے اور میعاد نہ آئی، اب اسے کھانے پہننے کی تکلیف ہے تو میعاد آنے تک بقدر حاجت لے سکتا ہے۔یا وہ جس کا مدیون غائب ہے یا لے کر مکر گیا اگرچہ

ثبوت رکھتا ہو کہ ان سب صورتوں میں دسترس نہیں۔ بالجملہ مدار کار حاجت مندی بمعنی مذکور پر ہے۔تو جو نصاب مذکور دسترس رکھتا ہے ہرگز زکوۃ نہیں پاسکتا اگر چہ غازی ہو یا حاجی یا طالب علم یا مفتی مگر عامل زکوۃ، جسے حاکم اسلام نے ارباب اموال سے تحصیل زکوۃ پر مقرر کیا وہ جب تحصیل کرے تو بحالت غنی بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے اگر ہاشمی نہ ہو۔ پھر دینے میں تملیک شرط ہے جہاں یہ نہیں، جیسے محتاجوں کو بطور اباحت اپنے دسترخوان پر بٹھلا کر کھلا دینا یا میت کے کفن دفن میں لگانا یا مسجد کنواں خانقاہ مدرسہ پل سرائے وغیرہ بنوانا ان سے زکوۃ ادا نہ ہوگی، اگر ان میں صرف کیا چاہے اس کے وہی حیلے ہیں جو ہمارے فتاوی میں مسطور ہیں۔

**﴿۲۱﴾ومنهم الذين يؤذون النبي ويقولون هو اذن ط قل اذن خيرلكم يؤمن بالله ويؤمن للمؤمنين ورحمة للذين اٰمنوا منكم ط والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم۔☆**

اوران میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کوستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں۔اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

## ﴿۳۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اوران میں کوئی کہتا ایسا نہ کہو کہیں ان تک خبر پہنچے۔ کہتے پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے۔قسمیں کھالیں گے۔انہیں یقین آجائے گا کہ "ھو اذن"وہ کان ہیں جیسی ہم سے خبر سنیں گے مان لیں گے،حق جل وعلا نے فرمایا: اذن خیرلکم۔ وہ تمہارے بھلے کے لئے ہیں،ان کے جھوٹے عذر بھی قبول کرلیتے ہیں اور بکمال حلم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں، ورنہ کیا انہیں تمہارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔ یومن باللہ۔ خدا پر ایمان لاتے ہیں،اوروہ تمہارے اسرار سے انہیں مطلع کرتا ہے۔ پھر تمہاری جھوٹی قسموں کا انہیں کیونکر یقین آئے۔ہاں۔ یومن للمومنین۔ ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں کہ ان کے دل کی سچی

حالتوں پر خبر ہے۔اس لئے '' ورحمة للذين امنوا منكم۔ مہربان ہیں ان پر جوتم میں ایمان لائے کہ ان کے طفیل سے انہیں ہیشگی کے گھر میں بڑے رتبے ملتے ہیں۔اور اگر چہ یہ بھی ان کی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے، مگراس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو کہ تمہاری گستاخیوں سے انہیں ایذا پہنچی ہے۔والذين يوذون رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لهم عذاب اليم۔ اور جولوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوایذادیں ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔

(تجلی الیقین۔۴۹۔۵۰)

**﴿۲۵﴾ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب ط قل اباللہ واٰيته ورسوله كنتم تستهزء ون۔☆**

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔

## ﴿۳۴﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی شیبہ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم سے روایت فرماتے ہیں:۔

انه قال فى قوله تعالىٰ و لئن سئلتهم ليقولن انما كن نخوض و نلعب ـقال رجل من المنا فقين يحدثنا محمد ان نا قة فلا ن بو ٦٦ ٠ ا دى كذاو ما يدر يه بالغيب ـ

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی،اس کی تلاش تھی،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا اونٹنی فلان جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے،محمد غیب کیا جانیں؟۔ (ابن جریر۔ج۱۰۔ص۱۰۴۔)

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ ورسول سے ٹھٹھا کرتے ہو،بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگئے۔(دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ وتفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم۔ص۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ

غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگئے۔ یہاں سے
وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں ۔دیکھو یہ قول منافق کا ہے۔اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ وقرآن ورسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر ومرتد ٹھہرایا۔

اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے۔جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی وامام احمد قسطلانی ومولانا علی قاری علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہٖ تعالیٰ بروجہ اعلی مذکور ہوئی پھر اسکی سخت شامت، کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال ونا ممکن بتاتا ہے اسکے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔آمیں۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء کے خلاف ہے لیکن روز ازل سے روز آخر تک کا ’’ما کا ن و ما یکو ن اللہ تعا لیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرہ کے لاکھویں کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ان تمام امور کی تفصیل ’الدولۃ المکیہ‘ وغیر ہا میں ہے۔ (تمہید ایمان۔۵۶۔۵۷)

(۶۵) اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ و ابن مردویہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما و ابن جریر عن زید بن اسلم و عن محمد بن کعب و غیرھما قال رجل فی غزوۃ تبوک فی مجلس یوما رائینا مثل قرائنا ھؤلاء ولا ارغب بطونا ولا اکذب السنۃ ولا اجبن عند اللقاء فقال رجل فی المجلس کذبت ولکنک منافق لا خبرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نزل القرآن قال عبد اللہ فانارائیتہ متعلقا بحقب نا فۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم والحجارة تنكبه وهو يقول :يا رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم !انما كنا نخوض و نلعب والنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول :ابا لله و اياته و رسوله كنتم تستهزء ون ۔ والله تعالىٰ اعلم ۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اورابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اورابن جریر نے حضرت ابن اسلم اور محمد بن کعب وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث کی تخریج کی کہ ایک شخص نے ایک دن مجلس میں غزوہ تبوک کے موقع پر کہا: کہ ہم نے اپنے ان قاریوں کی مانند اور نہ دیکھے، نہ کھانے کے لالچی اور نہ زبان کے جھوٹے اور نہ دشمن کے مقابلہ میں بزدل، تو اس مجلس میں ایک شخص نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے، تو منافق معلوم ہوتا ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضرور اس بات کی خبر دوں گا، تو اس کی یہ بات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی اور قرآن نازل ہوا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے اس شخص کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کے تنگ کے ساتھ لٹکا ہو دیکھا، پتھر اسے زخمی کر رہے تھے، اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ! ہم تو دل چسپی اور کھیل کر رہے تھے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس کو فرما رہے تھے: کیا اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے تم ٹھٹھا کرتے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ جدید۔۱۴/۲۴۴۔۲۴۵)

**﴿۶۶﴾لاتعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم ؕ ان نعف عن طآئفة منكم نعذب طآئفة بانهم كانوا مجرمين۔☆**

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔

## ﴿۳۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرآن کریم کی بعض آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کے لئے بری بازگشت ہے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، ان پر اللہ تعالی کی لعنت ہے، نہ کہ وہ جو اولیا پر ظلم کریں، نہ کہ انبیاء پر، نہ کہ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وعلوشان اقدس

پر۔ان پر کیسی اشد لعنت الٰہی ہوگی اوران کاٹھکانا دوزخ کا اخبث طبقہ،اور اگرتم ان سے پوچھو کہ یہ کیسے کفریات ملعونہ تم نے بکے تو حیلے گڑھیں گے،بے سروپا جھوٹی تاویلیں کریں گے،اور کچھ نہ بنے تو یوں کہیں گے کہ ہماری مراد توہین نہ تھی،ہم نے تو یوں ہی ہنسی کھیل میں کہہ دیا تھا۔

واحد قہار جل وعلا فرماتا ہے:

بیشک ضرور وہ کفر کا بول بولے اوراسلام کے بعد کافر ہوگئے،یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو۔ وانھم لا ایمان لھم۔ ان پیشوایان کفر کی قسمیں کچھ نہیں۔اتخذو اایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلھم عذاب مھین۔(المنافقون،۔۲)

وہ اپنی قسموں کی ڈھال بنا کراللہ کی راہ سے روکتے ہیں،لاجرم ان کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب ہے ان کے کفر کے سبب،اللہ تعالٰی نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں،وہ جورسول اللہ کوایذادیتے ہیں۔ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بیشک جواللہ و رسول کو ایذادیتے ہیں اللہ نے دنیاوآخرت میں ان پر لعنت فرمائی اوران کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت دینے والا عذاب،طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین ودیوبندیہ و چکڑالویہ خذلھم اللہ تعالٰی اجمعین۔ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعا یقیناً کفار ومرتدین ہیں،ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اورصدہا کفراس پر لازم تھے جیسے نمبر۲ والا دہلوی مگراب اتباع واذناب میں اصلا کوئی ایسا نہیں جو قطعا یقیناً اجماعا کافر کلامی نہ ہو،ایسا کہ من شك فی کفرہ فقد کفر،جوان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہوکران کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے،اوراحادیث کہ سوال میں ذکر کیں بلاشبہ ان کے اگلے پچھلے تابع متبوع سب ان کے مصداق ہیں یقیناً وہ سب بدعتی اور استحقاق نار جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگرانہیں خوارج اورروافض کے مثل کہنا روافض وخوارج پر ظلم اوران وہابیہ کی کسر شان خباثت ہے، رافضیوں خارجیوں کی قصدی گستاخیاں صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالٰی عنہ پر مقصور ہیں اوران گستاخوں کی اصل مطمح نظر حضرات انبیائے کرام اور خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔

ع۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا

راستے کا تفاوت دیکھ کہاں سے کہاں تک ہے

ان تمام مقاصد اوران سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسائل، سل السیوف وکوکبۃ شہابیۃ وسبحان السبوح وفتاوی الحرمین وحسام الحرمین وتمہید ایمان وانباء المصطفی وخالص الاعتقاد وقصیدۃ الاستمداد اوراس کی شرح کشف ضلال دیوبندیہ وغیرہا کثیرہ شہیرہ حافلہ کافلہ شافیہ وافیہ قالعہ قامعہ، میں ہے۔ وللہ الحمد۔

ان کے پیچھے اقتداء باطل محض ہے، کما حققناہ فی النہی الاکید۔ جیسا کہ ہم نے النہی الاکید میں اس پر تفصیلا گفتگو کی ہے) ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے۔ مگر عالم کو بغرض رد، ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام وکلام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام۔ مثل نماز جنازہ کفر۔

(فتاوی رضویہ جدید، ۱۴/۴۰۱۔۴۰۲)

**﴿۷۴﴾ یحلفون باللہ ماقالوا ط ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھموا بمالم ینالوا ج وما نقموا الا ان اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ ج فان یتوبوا یک خیراً لھم ج وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما لا فی الدنیا والاٰخرۃ ج وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر۔☆**

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ ورسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا۔ تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کریگا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار۔

## ﴿۳۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں یہ جگہ ہے کہ غیظ میں کٹ جائیں بیمار دل۔ اللہ فرماتا ہے: کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے دولت مند کردیا اپنے فضل سے، اے اللہ کے رسول مجھے اور سب اہل سنت کو دین ودنیا کا دولت مند فرما اپنے فضل سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

### میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا

٤٤٩٥ ـ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما فتح حنيناً قسم الغنائم ، فاعطى المؤلفة قلوبهم ، فبلغه ان الانصار يحبون ان يصيبوا ما اصاب الناس ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخطبهم فحمد الله واثنى عليه ، ثم قال : يا معشرالانصار! الم اجدكم ضلالاً فهداكم الله بى وعالة فاغناكم الله بى ، و متفرقين فجمعكم الله بى ، ويقولون: الله و رسوله امن ـ فقال: الاتجيبونى ،فقالوا: الله و رسوله امن ، فقال : اما انكم لو شئتم ان تقولوا كذا و كذا ـ فقال : الا ترضون ان يذهب الناس بالشاء و الا بل ، وتذهبو ن برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى رحالكم ، الانصار شعار والناس دثار ، ولولا اللهجرة لكنت امرأ من الانصار ، ولو سلك الناس واديا وشعبا لسلكت وادى الانصار وشعبهم ، انكم ستلقون بعدى اثرة فاصبروا حتى تلقونى على الحوض ـ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح حنین کے دن مال غنیمت تقسیم فرمایا اس موقع پر مولفہ قلوب کو بہت کچھ عنایت فرمایا۔انصار کے بارے میں حضور کو یہ اطلاع ملی کہ ان کی بھی خواہش ہے کہ دوسروں کی طرح انہیں بھی مال غنیمت ملنا چاہئے ،حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہ پایا پس اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہیں ہدایت دی،اور تمہارے آپس میں پھوٹ تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کردی ، اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی،انصار اس وقت یوں گویا ہوئے ، بلکہ اللہ و

---

٤٤٩٥ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب غزوة الطائف فى شوال ، ٢/ ٦٢٠

الصحيح لمسلم ، باب اعطاء المؤلفة و من يخاف على ايمانه، ١/ ٣٣٩

فتح البارى لا بن حجر ، ٨/٤٧ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ١٤/ ٥٢٨

رسول کا احسان اس سے بھی زائد ہے، پھر حضور نے خود ہی فرمایا: ہاں تم اس کے جواب میں چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ ہمارے بھی حضور پر اتنے احسان ہیں، پھر فرمایا: اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ انصار استر کپڑے کی طرح اور دوسرے لوگ ابرے کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں قبیلہ انصار کا ایک فرد ہوتا، لوگ اگر کسی وادی میں چلیں یا کسی میدان میں تو میں انصار کے پسندیدہ میدان اور وادی کو پسند کروں، اے انصار سنو! میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائیگی، لہذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تم سے ملاقات کرو۔۱۲م

۴۴۹۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال : لما قسم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم السبی بالجعرانة اعطی عطایا قریشاً وغیرها من العرب ولم یکن فی الانصار منها شئ فکثرت المقالة و فشت حتی قال قائلهم : اما رسول الله لقد لقی قومه فارسل الی سعد بن عبادة فقال : ما مقالة بلغتنی عن قومك اكثرو فیها ؟ فقال له سعد: فقد كان ما بلغك ، قال فاین انت من ذاك ؟ قال: ماانا الا رجل من قومی ، فاشتد غضبه و قال : اجمع قومك و لا یكن معهم غیرهم فجمعهم فی حظیرة من حظائر السبی و قام علی بابها و جعل لا یترك الا من كان من قومه و قد ترك رجالا من المهاجرین و رد اناسا ، ثم جاء النبی یعرف فی وجهه الغضب فقال : یا معشر الانصار الم اجدكم ضلالا فهداكم الله ؟ فجعلوا یقولون : نعوذ بالله من غضب الله و من غضب رسوله یا معشر الانصار الم اجدكم عالة فاغناكم الله فجعلو یقولون : نعوذ بالله و من غضب الله و من غضب رسوله ! قال ا لا تجیبون ؟ قالوا : الله و رسوله أمن و افضل فلما سری عنه قال : و لو شئتم لقلتم فصدقتم الم نجدك طریدا فاویناك و مكذبا فصدقناك و عائلا فآسیناك و مخذولا فنصرناك ؟ فجعلوا یبكو ن و یقولون:الله و رسوله أمن

---

۴۴۹۶۔ كنز العمال للمتقی ، ۳۷۹۳۹، ۱۴/ ۶۰

اور فضل بڑا ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غم ہلکا ہوا تو فرمایا: اگر تم چاہو تو جواب میں یہ بھی کہہ سکتے ہو اور تم اپنے قول میں سچے قرار دیئے جاؤ گے، کہ یارسول اللہ! کیا ہم نے آپ کو بے ٹھکانا نہ پایا کہ اپنے یہاں ٹھکانا دیا، آپکی قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی، آپ حاجت مند تھے تو ہم نے اس کو پورا کیا، اور بے یارومددگار تھے تو ہم نے مدد کی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ باتیں سنکر انصار رونے لگے اور بار بار کہتے: اللہ ورسول کا فضل واحسان بڑا ہے، پھر حضور نے فرمایا: میں نے جو کچھ کسی قوم کو دیا وہ محض تالیف قلب کے لئے دیا، اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا کہ تمہاری طرف سے کامل اطمینان ہے، سنو! تمہاری فضیلت یہ ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی کی طرف ہوں اور تم دوسری طرف تو میں تمہاری طرف رہوں گا، تم استر کی مانند ہو اور دوسرے لوگ ابرہ کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، پھر خوب اونچے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، الٰہی! انصار کی بخشش فرما۔ اور ساتھ ہی ان کے بیٹوں اور پوتوں کی بھی مغفرت فرما، اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر اپنے وطن پہونچو، یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ داڑھیاں تر ہوگئیں۔ جب واپس ہوئے تو سب کی زبان پر جاری تھا، ہم اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عطیہ سے بخوبی رضامند اور خوش ہیں۔

الامن والعلی۔ص ۱۰۷

۴۴۹۷ ـ **عن** عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحنيين ، فلما اصاب من هو ازن ما اصاب من اموالهم و سباياهم ادركه و فدهو ازن بالجعرانة و قد اسلموا، فقالوا: يا رسول الله ! ,صلى الله تعالى عليه وسلم، انا اصل و عشيرة ، فامنن علينا من الله عليك ، و قام خطيبهم زهير بن صرد فقال :

امنن علينا رسول الله فى كرم ☆ فانك المرء ترجوه و تدخر

---

۴۴۹۷ـ المعجم الصغير للطبراني ، ☆ اسد الغابة للجزري ، ۲/ ۲۶۲

امنن علی بیضۃ قدعا قھا قدر ☆ مشتت شملھا فی دھرھاغیر

ابقت لنا الدھر ھنا فاعلی حزن ☆ علی قلوبھم الغماء و الغمر

ان لم تدار کھم نعمآء تنشرھا ☆ یا ارجح الناس حلما لحین یخبر،

قال : فلما سمع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھذا الشعر قال :ما کان لی و لعبد المطلب فھو لکم ، و قالت قریش : ما کان لنا فھو للہ و لرسولہ ، و قالت الانصار : ما کان لنا فھو للہ و لرسولہ ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان نبی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادئے ، اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے ، زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی : یارسول اللہ ! ہم پر احسان فرمائیے اپنے کرم سے ، حضور ہی وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں ۔ احسان فرمائیے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئی اور اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی ، اس کے وقت کی حالتیں بدل گئیں ۔ یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گے جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا ۔ اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہونچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں ، اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جو کچھ میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصہ میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا ، قریش نے عرض کی : جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے ۔ انصار نے عرض کی : جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے ۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۴۴۹۸ ۔ **عن** اسود بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : انت الرسول الذی ترجیٰ فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطأ المطر ۔

حضرت اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے۔ الامن والعلی ص ۱۰۴

﴿۷۷﴾فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الیٰ یوم یلقونه بمآ اخلفوا الله ماوعدوه وبما کانوا یکذبون۔☆

تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھدیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

## ﴿۳۶﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر امام ابن جریر میں ہے:

حدثنی محمد بن کعب حدثنی ابی حدثنی عمی حدثنی ابی عن ابیه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا یقال له ثعلبة ابن ابی حاطب اخلف الله ما وعده فقص الله تعالیٰ شانه فی القرآن ومنهم من عاهد الله الی قوله یکذبون "۔

تفسیر معالم میں ہے:

قال الحسن ومجاهد نزلت فی ثعلبه بن ابی حاطب الخ "۔

تفسیر ابن جریر و ثعلبی وغیرہم میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

قال نزل الله تعالیٰ فی " ومن هم عاهد الله عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتی اتاه فقال ویحك یا ثعلبة قد انزل الله فیك کذا و کذا فخرج ثعلبة حتی اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله ان یقبل صدقته فقال ان الله منعنی ان اقبل منك صدقتك ثم اتی ابابکر حین استخلف فقال اقبل صدقتی فقال ابوبکر لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وانا اقبلها فلما ولی عمر اتاه فقال یا امیر المؤمنین اقبل صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولا ابوبکر ولا انا اقبلها ثم ولی عثمان

فاتاہ فسألہ فقال لم یقبلها رسول اللہ ولا ابوبکر ولا عمر رضوان اللہ تعالی علیهما وانا لا اقبلها فلم یقبلها منه وهلك ثعلبة فی خلافة عثمان رضی اللہ تعالی عنه اہ مختصرا۔

یہ سب اس حدیث ثعلبہ کی تسلیم پر ہے، ورنہ دوسرے سے ثابت الصحت نہیں۔امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں فرمایا:ان صح الخبر ولا اظنه یصح۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳۳/۱۲

حضرت سیدنا ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔اور یہ شخص جس کے باب میں یہ آیت اتری ثعلبہ ابن ابی حاطب ہے۔اگر چہ یہ بھی قوم اوس سے تھا اور بعض نے اس کا نام بھی ثعلبہ بن حاطب کہا،مگر وہ بدری خود زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں جنگ احد میں شہید ہوئے اور یہ منافق زمانہ خلافت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں مرا،جب اس نے زکوۃ دینے سے انکار کیا اور آیہ کریمہ میں اس کی مذمت اتری،حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلمکی خدمت میں زکوۃ لے کر حاضر ہوا،حضور نے قبول نہ فرمائی۔پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں لایا انھوں نے فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تیری زکوہ قبول نہ فرمائی اور میں قبول کرلوں،ہر گز نہ ہوگا۔پھر خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ میں حاضر لایا،فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ابوبکر قبول نہ فرمائیں اور میں لے لوں،یہ کبھی نہ ہوگا۔پھر خلافت ذی النورین غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں لایا ،فرمایا:رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلموصدیق وفاروق نے قبول نہ فرمائی میں بھی نہ لوں گا ۔آخر انہیں کی خلافت میں مرگیا۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳۳/۱۲

**اقول**:یہ حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ جس میں بجائے ابن ابی حاطب،ابن حاطب کہا،ابن جریر وبغوی وثعلبی وابن السکن وابن الشاہین وباوردی سب کے یہاں بطریق معاذ ابن رفاعہ عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ،اور علی بن یزید میں کلام معلوم ہے۔

حافظ الشان نے تقریب میں فرمایا:ضعیف " امام دار قطنی نے فرمایا:متروک"امام بخاری نے فرمایا؛منکر الحدیث " اور فرمایا:کل من اقول فیه منکر الحدیث لا تحل

الروایۃ عنہ ’’یعنی جسے میں منکر الحدیث کہوں اس سے روایت حلال نہیں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۳۴

**﴿۸۴﴾ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره ؕ انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فٰسقون۔☆**

اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مرگئے۔

## ﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(کافر کی نماز جنازہ قطعا ناجائز، لہذا) اگر رافضی ضروریات دین کا منکر ہے، مثلا قرآن میں کچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف امیر المؤمنین عثمان ذی النورین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اور صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے یا مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواہ دیگر ائمہ کو انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے، اور آج کل یہاں کے رافضی تبرائی عموما ایسے ہی ہیں، ان میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جو ان عقائد کفریہ کا معتقد نہ ہو جب تو وہ کافر و مرتد ہے اور اس کے جنازے کی نماز حرام قطعی و گناہ شدید ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون ۔ کبھی نماز نہ پڑھ ان کے کسی مردے پر، نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو، انھوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بے حکم رہے۔ اور اگر ضروریات دین کا منکر نہیں مگر تبرائی ہے تو جمہور ائمہ وفقہائے عظام کے نزدیک اس کا بھی وہی حکم ہے۔ کما فی الخلاصة و فتح القدير وتنوير الابصار والدر المختار والهداية وغيرها من الاسفار ۔ جیسا کہ خلاصہ، فتح القدیر، تنویر الابصار، درمختار، ہدایہ وغیرہا عامۂ کتب میں ہے۔

اور اگر صرف تفضیلیہ ہے تو اس کے جنازہ کی نماز بھی نہ چاہئے۔ متعدد حدیثوں میں بد مذہبوں کی نسبت ارشاد ہوا۔ ان ماتوا فلاتشهدوهم ، وہ مریں تو ان کے جنازہ پر نہ جائیں ۔ ولا تصلوا عليهم ، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ نماز پڑھنے والوں کو توبہ و استغفار کرنی

چاہئے، اور اگر صورت پہلی تھی یعنی وہ مردہ رافضی منکر بعض ضروریات دین تھا اور کسی شخص نے
ہاں کہ اس کے حال سے مطلع تھا دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھی، اس کے لئے استغفار کی
جب تو اس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت سے از سر نو نکاح کرنا چاہئے۔

فتاوی رضویہ جدید ۹/۱۷۱

﴿۹۵﴾ **سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم لتعرضوا عنھم ط فاعرضوا عنھم ط انھم رجس ز وماوٰھم جھنم ج جزآءً بما کانوا یکسبون۔☆**

اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو۔ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو۔ وہ تو نرے پلید ہیں۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

﴿۹۶﴾ **یحلفون لکم لترضوا عنھم ج فان ترضوا عنھم فان اللہ لا یرضیٰ عن القوم الفٰسقین۔☆**

تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔

## ﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آیات ۱۱۷۔۱۱۹ کی تفسیر میں ان آیات کی وضاحت ہے۔

﴿۹۹﴾ **ومن الاعراب من یؤمن باللہ والیوم الاٰخر ویتخذ ماینفق قربٰت عند اللہ وصلوٰت الرسول ط الآ انھا قربۃ لھم ط سیدخلھم اللہ فی رحمتہ ط ان اللہ غفور رحیم۔☆**

اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں۔ ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

# ﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

## اس میں 'صلوۃ' بمعنی دعا ہے۔حدیث مؤطائے امام مالک وسنن نسائی:

عن ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھاعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ؛ انی بعثت الی اھل البقیع لاصل علیھم۔

میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ ان پر صلوۃ کروں۔

صلوۃ کو بمعنی دعا واستغفار لیا۔

اقول: بلکہ سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے:

ان جبریل اتانی ( فذکر الحدیث قال ) فا مر نی ان اتی البقیع فا ستغفر لھم قلت لہ: کیف اقول یا رسول اللہ! قال :قولی السلام علی اھل الدار من المومنین والمسلمیں ویر حم اللہ المستقد میں مناو المتا خرین واناان شاء اللہ بکم لاحقون ۔

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے مجھے حکم فرمایا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کے لئے دعاء مغفرت کرو،ام المومنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس طرح کہوں،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء زیارت قبور تعلیم فرمائی۔" السلام علی اھل الدار من المو منین والمسلمیں یر حم اللہ المستقد میں مناو المستا خرین وانا انشاء اللہ بکم حقون۔

تو یہ خوداور حدیث بخاری ومسلم وابی داؤدونسائی"عن عقبۃ بن عا مر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج یو م فصلی علی اھل احد صلوتہ علی ا لمیت "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن احد تشریف لے جا کر اہل احد پر صلوۃ پڑھی جیسے میت پر صلوۃ پڑھی جاتی ہے۔

اس میں بھی علماء نے صلوۃ بمعنی دعالی۔

ارشادالساری شرح صحیح البخاری میں ہے:

زاد ( ای البخاری ) فی غزوۃ احد من طریق حیوۃ بن شریح عن یزید بعد ثما ن سنین والمراد انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا لھم بدعاء صلو ۃ المیت

ولیس المراد صلوۃ المیت المعھودۃ کقولہ تعالیٰ: وصل علیھم و الا جماع یدل لہ لا نہ لا یصلی علیہ عند نا وعند ابی حنیفۃ المخا لف لا یصلی علی القبر بعد ثلثہ الا یا م،

امام بخاری نے غزوۂ احد کے بیان میں بطریق حیوہ بن شریح عن یزید۔ آٹھ سال کے بعد، کا اضافہ کیا ہے، یعنی اہل احد کے لئے صلوۃ مذکور کا واقعہ ان کی شہادت کے آٹھ سال کے بعد کا ہے۔ اور صلوۃ سے مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی جو نماز میت میں ہوتی ہے، معروف نماز جنازہ مراد نہیں، جیسے ارشاد باری تعالیٰ' وصل علیھم " کا معنی ہے ان کے لئے دعا کرو، اس مراد کی دلیل اجماع ہے، اس لئے کے ہمارے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہیں، اور امام ابوحنیفہ جو اس بارے میں ہمارے مخالف ہیں ان کے نزدیک تین دن کے بعد قبر پر نماز جنازہ نہیں۔

پھر امام نووی شرح مھذب پھر امام سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں:

قال اصحابنا وغیرھم ان المراد من الصلوۃ ھھنا الدعاء وقولہ صلوتہ علی المیت ای دعاء لھم کدعاء صلوۃ المیت ولیس المراد صلاۃ الحنازہ المعروفہ بالاجماع اہ مختصرا۔

ہمارے علماء اور دیگر حضرات نے فرمایا کہ یہاں صلوۃ سے مراد دعا ہے اور 'صلوتہ علی المیت ' کا معنی یہ ہے کہ جیسے نماز میت میں دعا ہوتی ہے وہی دعا ان کے لئے کی اور معروف نماز جنازہ بالا جماع مراد نہیں، اھ

اسی طرح وصال اقدس کے بعد حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمجو صلوۃ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے ادا کی ایک جماعت علما اسے بھی بمعنی درود ودعا لیتی ہے، اور حدیث امیر المؤ منین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی ظاہر:

اخرج ابن سعد عن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمر بن علی ابن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما وضع رسول اللہ

صلى الله تعالىٰ عليه وسلمعلى السرير قال: لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا، فكان يدخل الناس رسلا رسلا فيصلون عليه صفا صفا ليس لهم امام ويكبرون وعلى قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلميقول :السلام عليك ياأيها النبى ورحمةالله وبركاته،اللهم انانشهد ان قد بلغنا انزل اليه ونصح لامته وجاهد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلماته ، اللهم اجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس: آمين حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

ابن سعد نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی ابن ابی طالب سے تخریج کی کہ انہوں نے اپنے والد سے بواسطہ اپنے دادا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ روایت کیا یعنی جب حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو غسل دے کر سریر منبر پر لٹایا، حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکے آگے کوئی امام بن کر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں اپنی زندگی دنیاوی میں اور بعد وصال بھی، پس لوگ گروہ در گروہ اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ،کوئی ان کا امام نہ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے: سلام حضور پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ۔الہی ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچادیا جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی کی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا، یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا قول پورا ہوا۔ الٰہی ! تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروؤں سے کر اور ان کے بعد بھی ان کے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔ مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے، یہاں تک کے ان پر مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلوۃ کی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور یہی ظاہر اس حدیث کا ہے جو ابن سعد وبیہقی نے محمد بن ابراہیم تیمی مدنی سے روایت کی:

” لما كفن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلمووضع على سريره دخل ابوبكر وعمر فقالا: السلام عليك ايهاالنبى ورحمته وبركا ته ومعهما نفر من

المهاجرين والا نصار قدر ما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهمافى الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللهم انا نشهد ان قدبلغ ما انزل اليه ونصح لا مته وجا هد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلماته فآمنا بالله وحده لا شريك له فا جعلنا يا اللهنا ممن يتبع القول الذى انزل معه واجمع بيننا وبينه حتى نعرفه وتعرفه بنا فا نه كا ن با لمومنين بدلا ولا نشترى به ثمنا ابدا فيقول الناس: آميں امیں ،ثم يخرجون ويدخل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم اصبيا ن ۔

بزار وحاکم ابن سعد وابن منیع وبیہقی وطبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا غسلتمو نى وكفنتمونى على سريرى ثم اخرجو اعنى فا ن اول من يصلى على جبرئيل ثم ميكا ئيل ثم اسرافيل ثم ملك المو ت مع جنوده من الملئكة با جمعهم ثم ادخلو ا على فو جا فصلو اعلى وسلمو اتسليما۔

جب میرے غسل وکفن مبارک سے فارغ ہو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ، سب میں پہلے جبرئیل مجھ پر صلوۃ کریں گے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ، پھر گروہ درگروہ میرے پاس حاضر ہوکر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جاؤ۔

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبری میں فرماتے ہیں:

قال البيهقى تفرد به سلام الطويل عن عبد الله الملك بن عبد الرحمن وتعقبه ابن حجرفى المطالب العاليةبان ابن منيع اخرجه من طريق مسلمة بن صالح عن عبد الملك به وهذه متابعة سلام الطويل واخرجه البزار من وجه آخر عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ۔

بیہقی نے کہا: عبدالملک بن عبدالرحمٰن سے اس کی روایت میں سلام طویل متفرد ہیں ۔اس پر علامہ ابن حجر نے مطالب عالیہ میں تعاقب فرمایا کہ اسے ابن منیع نے بطریق مسلمہ بن صالح، عبدالملک سے اسی سند سے روایت کیا ہے، تو سلام طویل کی متابعت ہوگئی اور اسے بزار

نے ایک اور طریق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۲۸۲/۹۔)

〈۱۰۳〉خذ من اموالھم صدقة تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ط ان صلٰوتک سکن لھم ط واللہ سمیع علیم۔☆

اے محبوب ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بیشک تمہاری دعا انکے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

## 《۴۱》امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ابولبابہ وغیرہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ غزوۂ تبوک میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ ہوئے تھے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ستون سے باندھ دیا تھا، جب تک حضور والاصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نہ کھولیں گے نہ کھلیں گے، اس وقت یہ آیت اتری۔

دیکھو! حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں گناہوں سے پاک کیا اور حضور نے بلائے گناہ ان کے سروں سے ٹالی، اور جب حضور کی دعا ان کے دلوں کا چین ہوئی تو یہی دفع الم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی دافع البلاء والالم وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم۔

(الامن والعلی ۸۳)

〈۱۰۷〉والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المؤمنین وارصاد المن حارب اللہ ورسولہ من قبل ط ولیحلفن ان اردنآ الا الحسنی ط واللہ یشھد انھم لکٰذبون۔☆

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں۔

〈۱۰۸〉لاتقم فیہ ابداً ط لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم

**احق ان تقوم فیہ ط فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین ☆۔**

اس مسجد میں تم کبھی نہ کھڑے ہونا۔ بیشک وہ مسجد کو پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے۔وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہواس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

**﴿۱۰۹﴾افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ھارٍ فانھار بہ فی نار جھنم ط واللہ لایھدی القوم الظٰلمین۔☆**

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اسکی رضا پر وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے کنارے تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ ڈھے پڑا اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

## ۴۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جماعت اہل سنت میں (کہ محاورۂ قرآن وحدیث میں یہی مؤمنین ہیں) " کمابینہ الا مام صدر الشریعہ فی التو ضیح والملا علی القاری فی مرقاہ شرح المشکوۃ "۔ (جیسا کہ اسے امام صدر الشریعہ نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں بیان کیا ہے) تفرقہ ڈالنا حرام ہے، رب عزوجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر جو سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حکم دیا کہ" لا تقم فیہ ابدا " کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا اور اس کے بنانے والوں کو فرمایا:

" اسس بنیا نہ علی شفا جر ف ھار فا نھا ربہ فی نا ر جھنم "۔(التوبہ ۱۰۹۔)

اس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڈھے کے کنارے پر تو وہ اسے جہنم کی آگ میں لے کر ڈھے پڑا۔

اور حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوادیا، جلوادیا، پھر حکم

دیا کہ اس جگہ کو گھورا بنایا جائے جس میں نجاستیں اور کوڑا ڈالا جائے۔رب عزجل نے اس کی چار علتیں ارشاد فرمائیں، تیسری علت یہی " تفریقا بین المومنین " مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ،ہے کہ انھوں نے اس کے سبب جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا۔

معالم شریف میں ہے:

لا نهم كا نو اجميعا يصلو ن فى مسجد قبا قبنوا مسجدا ضرارا ليصلى فيه بعضهم فيؤ دى ذلك الى الا ختلا ف و افتراق الكلمة۔

یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی ،خبثا نے وہ نقصان رسانی کی مسجد اسکے لئے بنائی کہ کچھ مسلمان اس میں پڑھیں ،جس کا نتیجہ یہ ہو کہ پھوٹ پڑے اور تفرقہ ہوجائے۔

بلکہ ان خبیثوں نے جو عذر تفریق ظاہر کیا تھا یہ تفریق جبل پور میں اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے۔انہوں نے کہا تھا:" انا قد بيننا مسجد الذى للعلة و الحاجة و الليلة المطيرة و الليلة الشا تية "۔

ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات اور جاڑے کی شب کے لئے۔

اوران کا عذر تفریق یہ ہوا کہ عالم دین معاذ اللہ کافرو مرتد و بدمذہب ونا قابل امامت ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور جھوٹے یہ بھی۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

( راستے کا تفاوت دیکھ کہاں سے کہاں تک ہے )

مسلمانوں کو مسجد الٰہی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم تو یہ ہے جو قرآن عظیم میں فرمایا:

" و من اظلم ممن منع مساجد الله ان يذ كر فيها اسمه و سعىٰ فى خرابها او لئك مـا كا ن لهم ان يد خلو ها الا خا ئفين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى الآ خرة عذاب عظيم "۔ (البقرة ـ ـ ١١٤)

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نام الٰہی لینے سے روکے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے، ایسوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ ان میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے۔ان کے

لئے دنیا میں رسوائی ہے اوران کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہوگا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اوراس میں نماز سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی کہ امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز خراب نہ ہو، یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں، مسجد ضرار بنانے والوں نے پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ مؤکد کر کے۔

قال اللہ تعالی:" ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی "(التوبہ ــ ۱۰۷)

اللہ تعالی نے فرمایا: ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کے ہم نے تو تفریق جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔

اس پر جواب فرمایا:" واللہ یشھد انھم لکذبو ن "۔ (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) جب کہ وہ وجہ جو ظاہر کرتے ہیں قطعا کذب وباطل ہے، محض معاندنہ اس کا جھوٹا حیلہ گڑھ کر مسلمانوں کو مسجد سے روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجد الہی کو یاد الہی سے روکنا، مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا اورانہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اورانہیں اغوائے مسلمیں کے لئے راستوں پر مقرر کرنا، نظر بحقیقت تو ٹھیک مناسبت پر واقع ہوا، کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا، ایسے کام لینے والوں کے ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے۔الخبیثات للخبیثین والخبیثو ن للخبیثات ـ[النور۔۲۶] گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے ـمگر ان کے زعم پر یہ کافروں سے استمداد اسی قسم میں واقع ہوئی جو ان کے ادعا میں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام۔ جدید۱۴/۱۶۱

## ﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد ضرار وہ مسجد ہے جو ابتداء افساد فی الدین وتفریق بین المومنین کے لئے بنائی گئی ہو۔ (فتاوی رضویہ جدید ۸/۷۸)

**﴿۱۱۳﴾ ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ماتبین لھم انھم اصحٰب الجحیم۔☆**

نبی اورایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ

انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔

## ﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت کریمہ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

تفسیر امام نسفی میں ہے:

هو عليه الصلوة والسلام ان يستغفر لابی طالب فنزل "ما كان للنبی الآيه

جلالین میں ہے:

نزل فی استغفاره صلى الله تعالىٰ عليه وسلملعمه ابی طالب ۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

قال الواحدی :سمعت ابا عثمان الخيری سمعت ابا الحسن بن مقسم سمعت ابا اسحاق الزجاج يقول فی هذه الآية :اجمع المفسرون انها نزلت فی ابی طالب ۔

یعنی واحدی نے اپنی تفسیر میں بسند خود ابواسحاق زجاج سے روایت کی کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اقول:هكذا اثره ههنا والمعروف من الزجاج قوله هذا فی الآية الاولى كما سمعت والمذكور ههنا فی المعالم وغيرها ان الآيةمختلف فی نزولها فليراجع تفسير الواحدی فلعله اراد اتفاق الاكثرين ولم يلق للخلاف بالا فكونه خلاف ما ثبت فی الصحيح ۔

بیضاوی میں پہلا قول اس آیت کا نزول در بارابی طالب لکھا۔علامہ شہاب خفاجی اس کی شرح عنایت القاضی وکفایت الراضی میں فرماتے ہیں:

هو الصحيح في سبب النزول۔

اسی طرح اس کی تصحیح فتوح الغیب اور ارشاد الساری میں ہے۔اور فرمایا یہی حق ہے۔

صحیح بخاری ومسلم وسنن نسائی میں ہے:

واللفظ لمحمد قال حدثنا محمود فذكر بسنده عن سعيدبن المسيب عن ابيه رضی الله تعالى عنه ان ابا طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه النبی صلی

الله تعالیٰ علیه وسلم وعنده ابو جهل فقال ای عم قل لا اله الا الله کلمة احاج لك بها عند الله تعالی فقال ابو جهل و عبد بن امیة:یا ابا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب فلم یزالا یکلمانه حتی قال آخر شئ کلمهم به علی ملة عبد المطلب (زاد البخاری فی الجنائز وتفسیر سورة القصص کمثل مسلم فی الایمان وابی ان یقول: لاالله الا الله )فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لاستغفر ن لك ما لم انه عنه، فنزلت "ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لهم انهم اصحاب الجحیم ـ ونزلت انك لا تهدی من احببت ـ

اس حدیث جلیل سے واضح کہ ابوطالب نے وقت مرگ کلمہ طیبہ سے صاف انکار کردیا اورابوجہل لعین کے اغواء سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد قبول نہ کیا۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے اس پر بھی وعدہ فرمایا کہ جب تک اللہ عزوجل مجھے منع نہ فرمائے گا میں تیرے لئے استغفار کروں گا، مولی سبحانہ وتعالی نے یہ دونوں آیتیں اتاریں اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابوطالب کیلئے استغفار سے منع کیا اور صاف ارشاد فرمایا کہ مشرکوں و دوزخیوں کیلئے استغفار جائز نہیں۔

نسأل الله العفو والعافیة ـ اما تزئیف قول الزمخشری نزول الآیة فیه بان موت ابی طالب کان قبل الهجرة وهذا آخر مانزل بالمدینه اه فمردود بما فی ارشاد الساری عن الطیبی عن التقریب انه یجوز ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یستغفر لابی طالب الی حین نزولها والتشدید مع الکفار انما ظهر فی هذه السورة ا ه ـ قال اعنی القسطلانی قال فی فتوح الغیب هذا هو الحق ورواية نزولها فی ابی طالب هی الصحیحة اه ـ وکذا اوردالامام الرازی فی الکبیر وقال العلامة الخفاجی فی عنایة القاضی بعد نقل کلام التقریب اعتمده من بعد ه من الشراح ولا ینافیه قوله فی الحدیث فنزلت لامتداد استغفاره له الی نزولها او لان الفاء للسببیة بدون تعقیب اه ـ

اقول: والدلیل علی الاستمرار واستدامه الاستغفار قول سید الابر صلی الله

تعالیٰ علیہ وسلم لاستغفرن لك ما لم انه عنه وھذا مقام الجزم دون التجوز والاستظھار علا ان الامام الجلیل السیوطی فی کتاب الاتقان عقد فصلا لبیان ما نزل من آیات السور المکیة با لمدینة و با لعکس و ذکر فیه عن بعضھم ان آیة ما کا ن للنبی الآ یة مکیة نزلت فی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا بی طا لب لا ستغفر ن لك مالم انه عنك واقره علیه فعلی ھذا یز ھق الا شکا ل من رأسه، ثم ان لفظ البخاری فی کتاب التفسیر فا نزل الله بعد ذلك قال الحافظ فی فتح الباری الظاھر نزو لھا بعده بمدة لروایة التفسیر اہ ھذا ایضایطیح الشبھة من را سھا ،افا دھذین العلا مة الزرقانی فی شرح المواھب وبعد اللتیا والتی اذقدا فصح الحدیث الصحیح بنزولھافیه فکیف ترد الصحاح با لھوسا ت ۔

(ایمان ابوطالب ۱۱ تا ۱۳)

**﴿۱۱۷﴾ لقد تاب الله علی النبی والمھٰجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انه بھم رؤف رحیم ۔☆**

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اوران مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ۔ پھران پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

**﴿۱۱۸﴾ وعلی الثلٰثة الذین خلفوا ط حتیٰ اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجا من الله الا الیه ط ثم تاب علیھم لیتوبوا ط ان الله ھو التواب الرحیم۔☆**

اوران تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے ۔ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہوکران پر تنگ ہوگئی ۔ اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اورانہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگراسی کے پاس پھران کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۱۱۹﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصّٰدقین۔☆

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

۴۴۹۹ ـ **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ، و لم یعاتب احدا تخلف عنہ ، انما خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و المسلمون یریدون عیرقریش حتی جمع اللہ بینھم و بین عدو ھم علی غیر میعاد ، و لقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام ، و ما احب ان لی بھا مشھد بدر و ان کانت بدر اذکر فی الناس منھا ، و کان من خبری حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک ، انی لم اکن قط اقوی و لا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ ، و اللہ ! ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی جمعتھما فی تلک الغزوۃ ، فغزوھا رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی حر شدید و استقبل سفرا بعیدا و مفازا ، و استقبل عدو ا کثیرا ، فجلا للمسلمیں امرھم لیتأھبوا اھبۃ غزوھم فاخبر ھم بوجھھم الذی یرید و المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کثیر ، و لا یجمعھم کتاب حافظ یرید بذلک الدیوان، قال کعب : فقل رجل یرید ان یتغیب الا یظن ان ذلک سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی من اللہ عزوجل ، و غزا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تلک الغزو ـۃ حین طابت الثمار و الظلال ، فانا الیھا اصعر، فتجھز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و المسلمون معہ ، و طفقت اغدو لکی اتجھز معھم ، فارجع و لم اقض شیًا ، و اقول فی نفسہ : انا قادر علی ذلک اذا اردت ، فلم یزل ذلک یتمادی بی حتی استمر بالناس الجد ، فاصبح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غادیا و المسلمون معہ و لم اقض من جھاز شیًا ، ثم غدوت و فرجعت و لم اقض شیًا ،

---

۴۴۹۹ ـ الصحیح لمسلم، باب توبۃ کعب بن مالک، ۲/ ۳۶۰

فلم یزل ذلک یتمادی بی حتی اسرعوا و تفارط الغزو ، فهممت ان ارتحل فادرکهم ، فیالتینی فعلت ثم لم یقدر ذلک لی ، فطفقت اذا خرجت فی الناس بعد خروج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یحزننی ، انی لا اری لی اسوة الا رجلا مغموصا علیه فی النفاق ، او رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ، و لم یذکرنی حتی بلغ تبوک فقال وهو جالس فی القوم بتبوک ، ما فعل کعب بن مالک ؟ قال رجل من بنی سلمة یا رسو ل الله ! حبسه برد اه و النظر فی عطفیه ، فقال له معاذ بن جبل : بئس ما قلت : و الله ! یا رسول الله ! مع علمنا علیه الا خیرا ، فسکت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، فبینما هو علی ذلک رای رجلا مبیضا یزول به السراب ، فقا ل رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کن ابا خیثمة فاذا هو ابو خیثمه الانصاری ، و هو الذی تصدق بصاع التمر حین لمزه المنافقون ۔ فقال کعب بن مالک : فلما بلغنی ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قد توجه قافلا من تبوک حضرنی بثی فطفقت اتذکر الکذب ، و اقول بما اخرج من سخطه غدا ، و استعین علی ذلک کل ذی رای من اهل فلما قیل لی : ان رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم قد اظل قادما زاحا عنی الباطل حتی عرفت عنی لن انجو منه بشیء ابدا ، فاجمعت صدقه ،و صبح رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم قادما ، و کان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد ، فرکع فیه رکعتین ، ثم جلس للناس ، فلما فعل ذلک جاء ه المخلفون فطفقو یعتذرون الیه و یحلفون له و کانو ا بضعة و ثمانین رجلا ،فقبل منهم رسول الله علانیتهم و بایعهم واستغفرلهم و و کل سرائرهم الی ا لله ، حتی جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال : تعال! فجئت امشی حتی جلست بین یدیه ، فقال لی : ما خلفک ؟ الم تکن قد ابتعت ظهرک قال : قلت یا رسول الله !انی و الله لو جلست عند غیر ک من اهل الدنیا لرأیت انی سا خرج من سخطه بعذر لقد اعیطت جدلا ، و لکنی و الله لقد علمت لئن حدثتک الیوم حدیث کذب ترضی به عنی، لیوشکن الله ان یسخطک علی ، ولئن حدثتک حدیث صدق تجد علی فیه انی لا رجو فیه عقبی الله ، و الله ! ما

کـان لـی عـذر و الـله ! ما کنت قط اقوی و لا ایسر منی حین تخلفت عنك قال رسـول الـلـه صـلی الله تعالی علیه وسلم : اما هذا فقد صدق فقم حتی یقضی الله فیك فـقـمـت و ثـار رجـال مـن بـنـی سلمة فاتبعونی ، فقالوا لی: و الله ما علمناك اذنبـت ذنبـا قبل هذا ، لقد عجزت فی ان لا تکون اعتذرت الی رسول الله صلی الـلـه تـعـالـی علیه وسلم بما اعتذر الیه المخلفون فقد کان کافیك ذنبك استغفار رسـول الـلـه صـلی الله تعالی علیه وسلم لك ، قال : فوا لله ، ما زالوا یؤنبونی حتی اردت ان ارجع الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فاکذب نفسی قال : ثم قـلـت لهـم : هـل لقی هذا معی من احد قالوا: نعم لقیه معك رجلان ، قالا: مثل ما قـلـت و قیـل لهـمـا مثل مـا قیـل لك قـال: قلت: من هما ؟ قالوا: مرارة بن ربیعة الـعامری و هلال بن امیة الواقفی ، قال: فذکروا لی رجلین صالحین قد شهدا بدرا فیهـما اسوة ، قال نـفمضیت حین ذکرو همالی ، قال : و نهی رسول الله صلی الله تـعـالـی علیه وسلم المسلمیں عن کلامنا ایها الثلاثة من بین من تخلف عنه، قال : فـاجتـنبـنـا الـناس ، او قال : تغیروا لنا حتی تنکرت لی فی نفسی الارض ، فما هی بالارض التی اعرف فلبثنا علی ذلك خمسین لیلة ، فاما صاحبای فاستکانا و قعدا فـی بیوتهما یبکیان ، و اما انا فکنت اشب القوم و اجلدهم ، فکنت اخرج فاشهد الصلوة و اطوف فی الاسواق و لا یکلمنی احد ، و اتی رسول الله صلی الله تعالی عـلیـه وسـلم فاسلم علیه و هو فی مجلسه بعد الصلوه فاقول فی نفسی : هل حرك شـفتیـه برد السلام ام لا ، ثم اصلی قریبا منه و اسارقه النظر فاذا اقبلت علی صلاتی نـظـر الـی ، واذا الـتـفـت نـحـوه اعـرض عـنـی حتی اذا طال علی ذلك من جفوة الـمسـلـمیـں مشیـت حتی تسورت جدا رحائط ابی قتادة و هو ابن عمی و احب الناس الی ، فلسمت علیه فو الله ما رد علی السلام ، فقلت له : یا ابا قتادة ! انشدك بـالـلـه ! هل تعلمن انی احب الله و رسوله ! قال : فسکت فعدت فناشدته فسکت فـعد ت فناشدته فقال : الله و رسوله اعلم ، ففاضت عینای و تولیت حتی تسورت الجدار فبینا انا امشی فی سو ق المدینة اذا نبطی من نبط اهل الشام ممن قدم

بـالـطـعام يبيعه بالمدينة يقول : من يدل على كعب بن مالك ؟ قال : فطفق الناس يشيـرون له الى حتى جاء نى ، فدفع الى كتابا من ملك غسان و كنت كاتبا فقرا ته فـاذا فيه ، اما بعد ـ فانه قد بلغنا ان صاحبك قد جفاك و لم يجعلك الله بدار هوان ولا مـضيـعة ، فـالـحق بنا نواسك ، قال :فقلت : حين قراتها و هذه ايضا من البلاء فتيامنت بها التنور فسجرتها بها ، حتى اذا مضت اربعون من الخمسين و استلبث الوحى اذا رسول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياتينى فقال: ان رسول الله صـلـى الـله تعالى عليه وسلم يامراك ان تعتزل امرأتك ، قال : فقلت: اطلقها ام ماذا افـعل ؟ قال : لا بل اعتزلها فلا تقربنها ، قال : فارسل الى صاحبى بمثل ذلك قا ل : فقلت لامرأتى : الحقى باهلك ، فكونى عندهم حتى يقضى الله فى هذا الامر قال : فـجـاء ت امـرلـة هلال بن امية رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت له : يا رسـول الله ! ان هلال بن امية شيخ ضائع ليس له خادم ، فهل تكره ان اخدمه قال : لا و لكن لا يقربنك فقالت انه و الله مابه حركة الى شئ و والله ! ما زال يبكى منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا قال : فقال لى بعض اهلى : لو استاذنت رسول الـله صلى الله تعالى عليه وسلم فى ارتك فقد اذن لامرأ ة هلال ابن امية ان تخدمه ، قال فقلت : لا استاذن فيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ما يدرينى ما ذا يـقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا استاذنته فيها و انا رجل شاب ، قـال : فلثبت بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهى عن كلامنا قال : ثـم صـليـت صـلـوـة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جـالـس على الحال التى ذكر الله منا قد ضاقت على نفسى و ضاقت على الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اواو فىٰ على سلع يقول باعلى صوته :يا كعب بـن مالك ! ابشر قال : فخررت ساجدا و عرفت ان قد جاء فرج قال : و اذن رسول الـلـه صـلـى الـلـه تعالى عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا حين صلى صلوة الفجر ، فـذهـب الـنـاس يبشـرونـنا فذهب قبل صاحبى مبشرون و ركض رجل الى فرسا و سعى ساع من اسلم قبلى و اونى على الجبل فكان الصوت اسرع من الفرس فلما

جاء نی الذی سمعت صوته یبشرنی نزعت له ثوبی فکسوتهما ایاه ببشارته ، و الله ما املك غیرهما یومئذ و استعرت ثوبین فلبستهما ، فانطلقت اتامم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتلقانی الناس فوجا فوجا یهنؤنی بالتوبة و یقولون لتهنك توبة الله علیك حتی دخلت المسجد ، فاذا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس فی المسجد حول الناس ، فقام طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی و هنانی و الله ! ما قام رجل من المهاجرین غیره قال : فکان کعب لاینساها لطلحة قال کعب :فلما سلمت علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال و هو یبرق وجهه من السرور یقول : ابشر بخیر یوم مر علیك منذ و لد تك امك ، قال : فقلت : امن عندك یا رسول الله ام من عند الله ؟ فقال : لا بل من عند الله ، و کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سراستنار وجهه حتی کان وجهه قطعة قمر ، قال : وکنا نعرف ذلك قال : ام فلما جلست بین یدیه قلت : یا رسول الله ! ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسوله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : امسك علیك بعض مالك فهو خیر لك ، قال : فقلت : فانی امسك سهمی الذی بخیبر ، قال : و قلت : یا رسول الله ! ان الله انما انجانی بالصدق ، و ان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت ، قال : فو الله ! ما علمت ان احدا من المسلمین ابلا ہ الله فی صدق الحدیث منذ ذکرت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم احسن مما ابلانی الله ، ووالله !ما تعمدت کذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی یومی هذا و انی لا رجو ا یحفظنی الله فیما بقی قال : فانزل الله عزوجل، لقد تاب الله علی النبی و المهاجرین و الانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة حتی بلغ انه بهم رؤف رحیم ۔ و علی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت و ضاقت علیهم انفسهم و ظنو ا ان لا ملجأ من الله الا الیه ثم تاب علیهم لیتوبوا ان الله هو التواب الرحیم ۔ یا ایها الذین امنو اتقوا الله و کونوا مع الصادقین ۔ قال کعب: و الله ! ما انعم الله علی من نعمة قط بعد

اذھـدانـی اللہ للاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان لا اکون کذبتہ فاھلک کما ھلک الذین کذبوا ، ان اللہ قال للذین کذبو ا حیـن انـزل الـوحـی شـر مـا قال لا حد و قال باللہ : سیحلفون اللہ لکم اذا انقلبتم الیھـم لتـعـرضـوعنھم فاعرضوا عنھم انھم رجس و مأ وٰھم جھنم جزاء بما کانوا یکسبون ۔ یحلفون لکم لترضوا عنھم فان ترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الـفـاسـقین قال کعب : کناخلفنا ایھا الثلاثۃ عن امر اولئک الذین قبل منھم رسول الـلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین حلفوا لہ فبایعھم و استغفر لھم و ارجأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرنا حتی قضی اللہ فیہ فبذلک قال اللہ عزوجل: وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا و لیس الذی ذکر اللہ مما خلفنا تخلفنا عن الغزو و انما ھو تخلیفہ ایانا و ارجاؤہ امرنا عن من حلف لہ و اعتذر الی فقبل منہ ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ کبھی نہ چھوڑا البتہ غزوۂ بدر میں نہیں گیا تھا تو حضور اس پر کسی سے ناراض بھی نہیں ہوئے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ غزوۂ بدر اچانک پیش آیا کہ مقصود قریش کے قافلہ کو روکنا تھا اور مڈبھیڑ قریش مکہ سے ہوگئی۔ میں حضور کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بھی تھا جب حضور نے انصار کرام سے اسلام پر بیعت لی تھی نیز میرے نزدیک غزوۂ بدر سے زیادہ فضیلت بیعت عقبہ کی ہے اگر چہ لوگوں میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کی فضیلت مشہور ہے۔

بہر حال غزوۂ تبوک میں میرے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ غزوہ پیش آیا تو میں نہایت طاقتور اور مالدار تھا، خدا کی قسم! اس سے قبل میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں تھیں لیکن اس موقع پر میں دو اونٹیوں کا مالک تھا، حضور نے اس غزوہ کے لئے نہایت گرمی کے موسم میں کافی لمبا سفر فرمایا جبکہ راہ میں جنگل بھی تھا، اس غزوہ میں چونکہ دشمنوں کی ایک بڑی جماعت سے مقابلہ کی توقع تھی اس لئے آپ نے واضح طور پر تبوک کی جنگ کا اعلان فرمایا کہ لوگ خوب اچھی طرح تیاری کریں، آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کے لئے تیار ہوگئی، اس زمانہ میں کوئی دفتر و رجسٹر نہ تھا جس میں شرکاء کے نام درج کئے جاتے

، پھر بھی ایسے لوگ کم تھے جو غزوات میں غیر حاضر رہتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اسی وقت تک پوشیدہ رہ سکتا ہے جب تک وحی نازل نہ ہو۔غزوۂ تبوک کا ارادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے موسم بہار میں فرمایا، پھل پک چکے تھے، درخت خوب سایہ دار ہو گئے تھے، اور مجھے ان تمام چیزوں کا بہت شوق دامنگیر تھا۔اس سہانے موسم میں حضور اور آپ کے ساتھیوں نے تیاری کی، میں بھی صبح کیوقت تیاری کے لئے نکلتا لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر پاتا تھا۔دل میں یہ بھی خیال آتا تھا کہ تیاری کی جلدی بھی کیا ہے، میرے پاس تو سارا سامان موجود ہے جب چاہونگا چل دوں گا یونہی ٹال مٹول ہوتی رہی اور لوگ اپنی کوشش میں لگے رہے، آخر کار ایک دن صبح سویرے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے چکر میں پھنسا رہا ،اور کوئی فیصلہ نہ کرسکا ۔ معاملہ یونہی آج کا کل پر ٹلتا رہا اور مجاہدین اسلام نہایت تیزی کے ساتھ کوچ کر گئے میں نے بھی ایک دن چاہا کہ جلدی جا کر اس قافلہ کو پالوں، کاش میں ایسا کر لیتا لیکن نہ کر سکا۔اس کے بعد مجھے بہت احساس رہا اور کوفت ہوئی لیکن اب کیا ہوتا، اب کوئی ایسا آدمی مجھے نہیں مل پایا جسکے ساتھ جا سکتا، یا تو بعض چھپے منافق تھے یا پھر معذور اور ضعیف وناتواں لوگ۔

راہ میں میرا تذکرہ بھی حضور نے نہ کیا اور حضور مقام تبوک پہونچ گئے ۔ وہاں تشریف فرما ہو کر فرمایا: کعب بن مالک کہاں گیا؟ بنو سلمہ میں سے ایک صاحب بولے : یا رسول اللہ! اس کی چادروں اور لباس کی زیب وزینت نے اسے روک لیا کہ وہ اسی کو نکھارتا رہتا ہے۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر کہا: تو نے نہایت بری بات کہہ دی، خدا کی قسم یارسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں، آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا، اتنے میں غبار اڑتا نظر آیا اور ایسا دکھائی دیا کہ کوئی سفید لباس والا آرہا ہے، فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہوگا، جب دھول چھٹی تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے، یہ ایسے شخص تھے کہ منافقین کا طعنہ سن کر اپنی ایک صاع کھجور صدقہ کر کے تنہا چل دیئے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تبوک سے مراجعت فرمائی اور مجھے اس کی خبر ملی تو میری بے چینی اور بڑھ گئی، میں نے جواب دہی کے لئے جھوٹی باتیں بنانے کی ٹھان لی کہ ایسے عذر پیش کروں گا جس سے حضور کی ناراضگی ختم ہو جائے۔

اس سلسلہ میں گھر کے بعض دانشوروں سے مشورہ بھی لیا، جب پتہ چلا کہ حضور مدینے سے قریب آگئے ہیں تو میری ساری بناوٹیں کافور ہوگئیں اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ جھوٹ بول کر مجھے ہرگز چھٹکارا نہیں مل سکتا، اب میں نے بالکل سچ بولنے کا عزم کرلیا۔

حضور صبح کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو مسجد نبوی میں پہلے داخل ہوتے اور دورکعت نماز پڑھ کر مسجد ہی میں کچھ دیر تشریف رکھتے، اس مرتبہ بھی حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی درمیان وہ لوگ آنا شروع ہوئے جو اس غزوہ میں شریک نہیں ہوسکے تھے، سب نے قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنا شروع کئے، ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے متجاوز تھی، آپ نے ان سب کے ظاہر حال کے مطابق معاملہ فرمایا اور ان کے عذر قبول فرماتے ہوئے ان کو بیعت کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی، ان کے دل کی بات اور حقیقت حال کو اللہ کے سپرد فرمایا۔ اسی درمیان میں بھی حاضر ہوا اور سلام پیش کیا، حضور نے مجھے دیکھ کر غصہ سے بھرا تبسم فرمایا، میں حضور کے قریب جا کر بیٹھا تو فرمایا : تو پیچھے کیوں رہ گیا تھا؟ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں دنیا کے کسی اور شخص کے پاس بیٹھتا تو ہوسکتا تھا کہ میں جھوٹا عذر پیش کر کے نکل جاتا اور راضی کرلیتا، کہ زبان کی قوت میرے پاس ہے۔ لیکن قسم بخدا! میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آج کی بارگاہ میں کوئی حیلہ بہانہ پیش کروں تو قریب ہے کہ خدا میرے فریب کو بذریعہ وحی آپ پر واضح فرمادے اور آپ مجھ سے اور زیادہ ناراض ہوجائیں۔ یارسول اللہ! اس موقع پر سچ سچ کہنے کی وجہ سے اگرچہ آپ ناراض ہوں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر فرمائے گا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا، میں اتنا نہ کبھی طاقت ور ہوا تھا اور نہ اتنا مالدار جتنا اس وقت تھا پھر بھی میں آپ کے ساتھ نہ جاسکا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب نے سچ کہا، اے کعب! جاؤ اور انتظار کرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نازل فرمائے۔ میں وہاں سے چلا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے: اے کعب ہم نہیں سمجھتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو، تم اس موقع پر اتنے عاجز کیوں ہوگئے، دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی کوئی عذر بیان کردیتے تو ہمیں امید تھی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے لئے بھی استغفار کرتے اور یہ تمہارے حق میں کافی

ہوتا۔انہوں نے مجھے اس قدر ملامت کی کہ میرا ارادہ پھر یہ ہونے لگا کہ حضور کی خدمت میں جا کر عرض کردوں گا کہ پہلے میں نے جھوٹ کہا اور میرا عذر یہ تھا۔لیکن میں نے ان سے یہ پوچھ لیا کیا میری طرح اور لوگ بھی آئے تھے جنہوں نے سچ سچ کہا ہو اور کوئی عذر بیان نہ کیا ہو؟ بولے: ہاں تمہاری طرح دو شخص اور ہیں، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہنے لگے: مرارہ بن ربیعہ، اور ہلال بن امیہ، میں نے کہا: واقعی تم نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں مجھے بتایا کہ یہ دونوں حضرات متقی و پرہیزگار ہیں اور اصحاب بدر سے ہیں، میں ان کی پیروی کروں یہ میرے لئے کافی ہے۔یہ کہ کر میں چلا آیا، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان ہو گیا کہ ہم تینوں لوگوں سے کوئی بات نہ کرے کہ ہم بغیر عذر تبوک کے غزوہ میں شریک نہ ہوئے۔

آخر کار حضور کا فرمان سب کے لئے واجب الاذعان تھا، سب لوگوں نے ہمارا مقاطعہ کر دیا اور ہم سے سلام کلام بالکل بند کر دیا، ہم لوگوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ گویا ہمارے لئے زمین بدل گئی ہو، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمیں کوئی پہچانتا ہی نہیں۔پچاس دن و رات ہمارا یہ ہی حال رہا، میرے دونوں ساتھی تو اس سخت رویہ سے اتنے تنگ آ گئے کہ گھروں میں گوشۂ تنہائی اختیار کر لی، لیکن میں ان میں کمسن اور طاقتور تھا لہذا نکلتا بیٹھتا اور نمازوں کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دیتا، بازاروں میں جاتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا، حضور کی خدمت میں بھی حاضری دیتا، سلام کرتا اور دل میں سوچتا کہ حضور نے جواب کے لئے اپنے مبارک لبوں کو جنبش دی یا نہیں، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتا جاتا کہ میری طرف نظر رحمت فرما رہیں لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر دیکھتا تو حضور منہ پھیر لیتے، صحابۂ کرام کی سختی جب میرے معاملہ میں دراز ہو گئی تو ایک دن میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا، حضور کے بعد سب سے زیادہ میں ان سے محبت کرتا تھا، میں نے جا کر ان کو سلام کیا، قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب کچھ نہ دیا، میں نے کہا: اے ابو قتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کہ تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ اس مرتبہ بھی خاموش رہے، پھر میں نے یہ ہی کہا، لیکن اس پر بھی انہوں نے خاموشی اختیار کی اور بولے تو خود ہی کو مخاطب کر کے کہا:

اللہ ورسول بہتر جانتے ہیں، یہ سنکر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، فوراً میں دیوار پر چڑھ کر باہر آیا، پھر میں مدینے کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شامی کسان جو مدینے کے بازار میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میں نے اسے دیکھا کہ لوگوں سے پوچھتا پھر رہا ہے کہ کعب بن مالک کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میری طرف بڑھکر ملاقی ہوا، ساتھ ہی حاکم غسان کا
ایک خط بھی مجھے دیا، میں پڑھا لکھا شخص تھا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

حمد ونعت کے بعد کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ نے تم پر جفا کی ہے، خدائے تعالی نے تم کو ذلت کے گھر میں پیدا نہیں کیا اور نہ ایسے ماحول میں جہاں تم پر ظلم و جفا کی جائے، لہذا ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہم سے ملاقات کرو اور ہمارے ساتھ رہو، ہم تمہاری قدر کرینگے اور عزت افزائی، میں نے جب وہ خط پڑھا تو مجھے محسوس ہونے لگا کہ میرے لئے یہ بھی ایک ابتلاؤ آزمائش ہے، لہذا اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا۔

جب چالیس روز گزر گئے تو حضور کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس یہ خبر لایا کہ آپ کا یہ حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو، میں نے کہا: کیا میں اس کو طلاق دیدوں؟ وہ بولا: نہیں بلکہ صرف علیحدہ رہو کہ صحبت نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح کا حکم بھیجا گیا تھا، یہ فرمان سن کر میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو جب تک اللہ تعالی اس بارے میں کوئی حاکم نازل فرمائے ۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، تو کیا حضور مجھے اجازت دینگے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں ، فرمایا: خدمت کو منع نہیں کرتا لیکن وہ تم سے صحبت نہیں کرسکتے، بولیں: یا رسول اللہ ان کو تو کسی کام کا خیال ہی نہیں وہ تو اول دن سے اب تک گریہ وزاری ہی کر رہے ہیں۔

حضرت کعب کہتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت مانگتے جس طرح ہلال بن امیہ

کی بیوی نے اجازت حاصل کرلی ہے، میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لونگا، کہ میں جوان آدمی ہوں، پھراسی حال میں دس راتیں اورگزریں اور پورے پچاس دن اورراتیں گزر گئے۔

پچاسویں دن میں نے فجر کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر میں چھت پر بیٹھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان فرمایا: کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود ہم پر تنگ ہوگئی تھی۔اتنے میں سلع پہاڑ پر چڑھ کر ایک منادی ندا کر رہا تھا! اے کعب بن مالک خوش ہوجا، یہ سنکر میں سجدہ میں گر پڑا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو معاف فرمادیا۔لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے، میرے ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری پہونچائی گئی، اور ایک تیز رو قاصد گھوڑا دوڑاتا میرے پاس آیا ۔یہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص تھا، اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے مجھ تک خوشخبری نہایت جلد پہونچ گئی اس نے جیسے ہی مجھے یہ خوشخبری سنائی تو اس خوشی کے عالم میں میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے دے دیئے، پھر دو کپڑے عاریت لیکر اور پہن کر حضور کی خدمت میں حاضری دی ،راستہ میں لوگ گروہ درگروہ مجھے خوشخبری دیتے جاتے تھے اور مبارکبادی کی نچھاور ہو رہی تھی، کہ میں مسجد نبوی میں پہونچ گیا حضور اب بھی مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام کا مجمع تھا، مجھے دیکھتے ہی اس مجمع سے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکبادی، مہاجرین میں سے اور دوسرے لوگ کھڑے نہیں ہوئے۔خدا کی قسم! میں حضرت طلحہ کا یہ احسان عمر بھر نہیں بھول سکتا میں نے جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا، فرمایا: اے کعب! خوش ہوجاؤ، تمہاری پیدائش سے لیکر آج تک اتنی خوشی کا دن تمہیں کبھی نہیں نہ آیا ہوگا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ معافی حضور کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: اللہ جل جلالہ کی جانب سے، حضور جب خوش ہوتے تو آپکا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے ،ہم اس چمک دمک سے یہ جان لیا کرتے تھے کہ حضور خوش ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو خوش رکھے۔

بارگاہ رسالت میں میری پہلی درخواست یہ تھی کہ یارسول اللہ! میں اپنی اس توبہ کی خوشی میں اللہ ورسول کی رضائے بے بہا کی خاطر اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں،

فرمایا: تھوڑا مال اپنے لئے رکھ لے، میں نے عرض کیا: اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو مجھے فتح خیبر کے موقع پر ملا تھا، دوسرا عہد میں نے اسی وقت یہ بھی کیا تھا کہ یا رسول اللہ! میری نجات میں میری سچائی کو بھی ایک خاص دخل ہے لہذا آج سے تا حیات کبھی جھوٹ نہیں بولونگا۔

قسم خدا کی! یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے جب سے حضور کے روبرو یہ عہد کیا تھا آج تک قائم ہوں اور امید قوی ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر قائم رکھے گا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں: ہماری توبہ کی قبولیت اور معافی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر، جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہوکر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں، بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ،اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (کنز الایمان)

حضرت کعب فرماتے ہیں؛ اللہ تعالی نے اسلام لانے کے بعد مجھ پر میرے نزدیک اس سے بڑا احسان نہیں فرمایا جو میری سچائی کی بدولت فرمایا، کہ اگر میں جھوٹ بول جاتا تو تباہ ہوجاتا جیسے دوسرے جھوٹے تباہ ہوگئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں حکم نازل فرمایا۔

اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم انکی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو (اور ان پر ملامت اور عتاب نہ کرو) تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو (اور ان سے اجتناب کرو) وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو اگر تم

ان سے راضی ہو جاؤ تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔ (کنزالایمان)

حضرت کعب کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے قسمیں کھا کر حضور کی خدمت میں عذر پیش کر دیا تھا، حضور نے ان کا عذر قبول فرما کر ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کی تھی، لیکن ہم تینوں کا معاملہ موقوف رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے فیصلہ فرمایا اور معاف کر دیا۔

یہاں 'خلفوا' کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے بلکہ یہ ہی ہے کہ ہمارا مقدمہ پیچھے رہا اور پچاس دن تک ہمیں معلق رکھا گیا ہے۔۱۲م

الامن والعلی مع زیادہ ص۱۲۰

**﴿۱۲۰﴾ ماکان لاھل المدینة ومن حولھم من الاعراب ان یتخلفوا عن رسول اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ ط ذلک بانھم لا یصیبھم ظما ولا نصب ولا مخمصة فی سبیل اللہ ولا یطئون موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ط ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔☆**

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکیوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا۔

## ﴿۴۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر کام کا ثواب موقوف ہے امتثال نیت پر، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی "۔

بیشک اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے،

تو جو شخص اپنے رب کے حکم کو ماننے کے لئے وضو کرنے بیٹھا پھر درمیان میں کوئی ایسا

امر لاحق ہوا کہ وہ وضو مکمل نہ کر سکا تو اب یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھ وہ کر چکا ہے اس پر اس کو ثواب نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۲/۴۷)

**〈۱۲۲〉 وما کان المؤمنون لینفروا کآفۃ ط فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔☆**

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

## ﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علم دین کا سیکھنا اس قدر کہ مذہب حق سے آگاہ ہو وضو و غسل و نماز و روزہ وغیرہا کے احکام سے مطلع ہو۔ تاجر تجارت، مزارع زراعت، اجیر اجارے، غرض ہر شخص جس حالت میں ہے اس کے متعلق احکام شریعت سے واقف ہونا فرض عین ہے، جب تک یہ حاصل کرے جغرافیہ و تاریخ وغیرہ میں وقت ضائع کرنا جائز نہیں۔

حدیث میں ہے۔ " طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ "۔

جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو حدیثوں میں اس کی سخت برائی آئی اور اس کا وہ نیک کام مردود قرار پایا۔ " کما بیناہ فی الزکوۃ من فتاوانا "۔ نہ کہ فضل چھوڑ کر فضولیات میں وقت گنوانا۔ غرض علوم ضروریہ تو ضرور مقدم ہیں اور ان سے غافل ہو کر ریاضی، ہندسہ، طبعیات، فلسفہ، یا دیگر خرافات و وسوسہ پڑھنے پڑھانے میں مشغولی بلاشبہ متعلم و مدرس دونوں کے لئے حرام ہے اور ان ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد پورا علم دین فقہ، حدیث، تفسیر، عربی زبان اسی طرح صرف و نحو، معانی و بیان، لغت و ادب وغیرہا آلات علوم دینیہ بطور آلات سیکھنا سکھانا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین "۔(التوبة ۔۱۲۲)
یہی علوم علم دین ہیں اور انہیں کے پڑھنے پڑھانے میں ثواب، اور ان کے سوا کوئی فن یا زبان کچھ کار ثواب نہیں۔ہاں جو شخص ضروریات دین مذکورہ سے فراغ پا کر اقلیدس، حساب، مساحت، جغرافیہ وغیرہا وہ فنون پڑھے جن میں کوئی امر مخالف شرعی نہیں تو ایک مباح کام ہوگا جب کہ اس کے کسی واجب شرعی میں خلل نہ پڑے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۰۷۔۱۰۸)

(۱۲۲) جو مسلمان کہلا کر فقہ کو اصلا نہ مانے، نہ کتابی ہے نہ خارجی بلکہ مرتد ہے، اسلام سے خارج۔اور اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بددین گمراہ ہے۔

" وفی الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین "۔

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۶۲۳)

**﴿۱۲۳﴾ یٰایها الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة ۔ واعلموا ان الله مع المتقین ۔☆**

اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیں کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

## ﴿۴۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے۔حکمت یہی ہے کہ پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے، جب وہاں اسلام کا تسلط ہو جائے تو ان سے جو اس سے نزدیک ہیں وہ پاس والے ہوئے وہ زیر ہو جائیں تو جو ان سے قریب ہیں، یونہی یہ سلسلہ شرقا وغربا منتہائے زمیں تک پہنچے، اور بحمد اللہ ایسا ہی ہوا اور بعونہ تعالی ایسا ہی بروجہ اتم وکمال زمانۂ امام موعود رضی اللہ تعالی عنہ میں ہونے والا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۴۸)

**﴿۱۲۸﴾ لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص**

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔☆

بیشک تمہارے پاس تشریف لائیں تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

## ﴿۴۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود نظر ایمانی گواہ ہے کہ کروروں صلحاء واتقیاء کسی جنازہ کی نماز پڑھیں مگر وہ بات کہاں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑھنے میں ہے، وہ برکات وہ درجات ومثوبات دوسرے کی نماز میں حاصل ہی نہیں ہوسکتیں، اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ نص قطعی قرآن عظیم "عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم" ہیں کہ مسلمان کی کلفت ان پر گراں، ایک ایک امتی کی بھلائی پر حریص، ہر مومن پر نہایت نرم دل، وہ کیوں کر گوارہ فرمائیں کہ دنیا میں ان کے تشریف رکھتے مسلمان سخت منزل کا سفر کرے اور ان کی رحمت ان کی برکت کا توشہ اس کے ساتھ نہ ہو۔ اوروں کی نماز ان کی نماز سے کیا مانع ہوسکتی ہے، تو اس فعل کا وجہ خاص ہی سے ناشی ہونا ظاہر ولامع، اور زید وعمر کا مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قیاس باطل وضائع۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

شرح مؤطائے امام مالک میں ہے:

والدلیل علی الخصوصیة ما زاد مسلم (فذکره فقال) وهذا لا یتحقق فی غیره، صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

خصوصیت کی دلیل وہ ہے جو مسلم نے مزید روایت کیا (اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی پھر کہا) اور یہ بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے میں متحقق نہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوہ میں علامہ ابن ملک سے ہے:

صلاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانت بتنویر القبر وذالا یوجد فی صلاة غیره۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز قبر کو روشن کرنے کے لئے تھی، اور یہ بات دوسرے کی نماز میں نہیں۔　　(فتاوی رضویہ جدید ۹/۳۰۱)

# سورۃ یونس

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**(۲۶) للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ ط ولا یرھق وجوھھم قتر ولاذلۃ ط اولٰئک اصحٰب الجنۃ ج ھم فیھا خٰلدون ۔☆**

بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اوراس سے بھی زیادہ اوران کے منھ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایصال ثواب جس طرح منع عذاب یا رفع عقاب میں باذن اللہ تعالی کام دیتا ہے یونہی رفع درجات وزیادت حسنات میں۔اورحق سبحانہ وتعالی کے فضل اوراس کی زیادت وبرکت سے کوئی غنی نہیں۔

سیدنا ایوب علیہ الصلاۃ والسلام کومولی عزوجل نے اموال عظیمہ عطا فرمائے تھے، ایک روز نہا رہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹیریاں برسیں ،ایوب علیہ السلام چادر میں بھرنے لگے،رب عزوجل نے ندا فرمائی:یا ایوب! الم اکن اغنیتك عماتری ۔اے ایوب جوتمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے تمہیں اس سے بے پرواہ نہ کیا تھا؟ عرض کی:بلی وعزتك ولکن لاغنی لی عن برکتك ۔ضرور غنی کیا تھا،تیری عزت کی قسم مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں۔"رواہ البخاری واحمد والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

-

جب حق جل وعلا کی دنیوی برکت سے بندے کو غنا نہیں تو اس کی اخروی برکت سے کون بے نیاز ہوسکتا ہے۔صلحاء تو صلحاء خود اعاظم اولیاء بلکہ حضرات انبیاء بلکہ خود حضور پرنور نبی الانبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کو ایصال ثواب زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے اب تک

معمول ہے، حالانکہ انبیاء کرام علیہم الصلاہ والسلام قطعا معصوم ہیں، تو موت جمعہ یا صلاح کیا مانع ہوسکتی ہے۔

ان ابن عمر کان یعتمر عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلمعمرا بعد موته من غیر وصیة وحج ابن الموفق( رحمه الله تعالی وهو فی طبقة الجنید قدس سره )عنه سبعین حجة وختم ابن السراج عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلما کثر من عشر آلآف ختمة وضحی عنه مثل ذالك نقله الامام ابن حجر المکی عن الاما م الاجل تقی الملة والدین السبکی رحمهما الله تعالی ثم قال اعنی الشامی ورأیت نحو ذلك بخط مفتی الحنفیة الشهاب احمد بن الشلبی شیخ صاحب البحر نقلا عن شرح الطیبه للنویری رحمهما الله تعالی ثم قالواقول علمائنا له ان یجعل ثواب عمله لغیره یدخل فیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانه احق بذلك حیث انقذنا من الضلالة ففی ذلك نوع شکر واهداء جمیل له والکامل قابل لزیاده الکمال ملخصا ـ والله تعالی اعلم،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکے وصال کے بعد بغیر کسی وصیت کے ان کی طرف سے عمرے کیا کرتے تھے۔ ابن موفق رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے (جو حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے طبقہ سے ہیں ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکی طرف سے ستر حج کئے۔ ابن سراج نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار ختم سے زیادہ پڑھے اوراسی کے مثل حضور کی جانب سے قربانی کی۔

اسے امام ابن حجر مکی سے انھوں نے امام اجل تقی الملت والدین سبکی سے نقل کیا، رحمهما الله تعالی ۔ آگے علامہ شامی نے لکھا :اسی جیسا مضمون مفتی حنفیہ شہاب الدین احمد الشلبی شیخ صاحب البحر نے شیخ نویری کی شرح طیبہ کے حوالے سے دیکھا۔ رحم اللہ تعالی علیہ ۔ آگے علامہ شامی نے فرمایا؛ اور ہمارے علما کا یہ قول کہ انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کے لئے کرسکتا ہے، اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہیں۔ اس لئے کہ وہ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ کیوں کہ حضور ہی نے ہمیں گمراہی سے نکالا، تو اس میں ایک طرح کی شکر گزاری اور حسن سلوک اور صاحب کمال کیلئے مزید کمال کے قابل ہے۔ واللہ تعالی اعلم،

﴿۳۱﴾ قل من یرزقکم من السماء والارض امن یملک السمع والابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر ط فسیقولون اللہ ج فقل افلا تتقون ۔☆

تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ مسببات کو اسباب سے ربط عادی دیتا ہے اور قرع سے ہوا کو صورت کا حامل کرتا ، پھر اسے اذن حرکت دیتا ، پھر اسے عصبہ مفروشہ تک پہونچاتا ، پھر اس کے بجنے کو محض اپنی قدرت کاملہ سے ذریعہ ادراک فرماتا ہے۔ اور اگر وہ نہ چاہے تو صور کی آواز بھی کان تک نہ جائے۔ یونہی جو چیز آنکھ کے سامنے ہو اور موانع و شرائط عادیہ مرتفع و مجتمع ، واللہ اعلم ان ذلک بالانطباع او خروج الشعاع کما قد شاع او کیفما شاء ، اس وقت ابصار کا حکم دیتا ہے ۔ اور اگر نہ چاہے روشن دن میں بلند پہاڑ نظر نہ آئیں۔ اور وہ کون ہے جو نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے ، کافر سے مومن ، نطفہ سے انسان ، انڈے سے پرند ، اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے ، مومن سے کافر ، انسان سے نطفہ ، پرند سے انڈا ۔ اور کون تدبیر فرماتا ہے ہر کام کی ۔ آسمان میں اس کے کام ، زمیں میں اس کے کام ، ہر بدن میں اسکے کام ، کہ غذا پہونچاتا ہے ، پھر اسے روکتا ہے ، پھر ہضم بخشتا ہے ، پھر سہولت دفع کو پیاس دیتا ہے ، پھر پانی پہونچاتا ہے ، پھر اس کے غلیظ کو رقیق ، لزج کو مزلق کرتا ہے ، پھر ثفل و کیلوس کو امعا کی طرف پھینکتا ہے ، پھر ماساریقا کی راہ سے خالص کو جگر میں لے جاتا ہے ، وہاں کیموس دیتا ہے ، تلچھٹ کو سودا ، جھاگوں کو صفرا ، کچے کا بلغم ، پکے کا خون بناتا ہے ۔ فضلہ کو مثانہ کی طرف پھینکتا ہے ، پھر انہیں باب الکبد کے راستہ سے عروق میں بہاتا ہے ، پھر وہاں سے سہ بارہ پکاتا ہے ، بے کار کو پسینہ بنا کر نکالتا ہے ۔ عطر کو بڑی رگوں سے جداول ، جداول سے سواقی ، سواقی سے باریک عروق ، پیچ در پیچ ۔ تنگ بر تنگ راہیں چلاتا ہے ، رگوں کے دہانوں سے اعضاء پر انڈیلتا ہے ، پھر یہ مجال نہیں کہ ایک عضو کی غذا دو

سرے پر گرے، جو جس کے مناسب ہے اسے پہنچاتا ہے، پھر اعضاء میں چوتھا طبخ دیتا ہے کہ اس صورت کو چھوڑ کر صورت عضویہ لیں۔ان حکمتوں سے بقائے شخص کو ما تحلل کا عوض بھیجتا ہے۔جو حاجت سے بچتا ہے اس سے بالیدگی دیتا ہے۔اوران طریقوں کا محتاج نہیں، چاہے تو بے غذا ہزار برس جلائے اور نماء کامل پر پہنچائے۔پھر جو فضلہ رہا اسے منی بنا کر صلب وترائب میں رکھتا ہے، عقد وانعقاد کی قوت دیتا ہے، زن ومرد میں تالیف کرتا ہے، عورت کو باوجود مشقت وصعوبت وضع شوق بخشتا ہے، حفظ نوع کا سامان فرماتا ہے، رحم کو اذن جذب دیتا ہے، پھر اس کے امساک کا حکم کرتا ہے، پھر اس کو پکا کر خون بناتا ہے، پھر طبخ دے کر گوشت کا ٹکڑا کرتا ہے، پھر اس میں کلیاں کنچھیاں نکالتا ہے، قسم قسم کی ہڈیوں پر گوشت، گوشت پر پوست، سیکڑوں رگیں، ہزراوں عجائب، پھر جیسی چاہے تصویر بناتا ہے، پھر اپنی قدرت سے روح ڈالتا ہے، بے دست وپا کو ان ظلمتوں میں رزق پہونچاتا ہے، پھر قوت آنے کو ایک مدت تک روکے رہتا ہے، پھر وقت معین پر حرکت وخروج کا حکم دیتا ہے، اس کے لئے راہ آسان فرماتا ہے، مٹی کی مورت کو پیاری صورت، عقل کا پتلا، چمکتا تارا، چاند کا ٹکڑا کر دکھاتا ہے، فتبارك الله احسن الخالقين، اور وہ ان باتوں کا محتاج نہیں، چاہے تو کروروں انسان پتھر سے نکالے، آسمان سے برسالے۔

ہاں بتاؤ وہ کون ہے جس کے یہ سب کام ہیں؟ فسیقولون الله ۔ اب کہاں جاتے ہیں کہ اللہ۔تو فرماو پھر ڈرتے کیوں نہیں؟

امنا بالله وحده ۔ آہ! آہ! اے متفلسف، مسکین! کیوں اب بھی یقین آیا یا نہیں کہ تدبیر وتصرف اسی حکیم علیم کے کام ہیں؟ جل جلاللہ وعم نواللہ "فبای حدیث بعده یومنون "[الاعراف۔۸۵]

فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ دو حرف مختصر بقدر ضرورت ذکر کئے، ورنہ روز اول سے اب تک جو کچھ ہوا اور آج سے قیامت تک اور قیامت سے ابدالآباد تک جو کچھ ہوگا وہ سب کا سب ان دو لفظوں کی شرح ہے کہ "یدبر الامر سبحانه ما اعظم شانه۔

# سورۃ ھود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۴﴾الی اللہ مرجعکم ج وھو علی کل شیءٍ قدیر۔☆

تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور وہ ہر شیئ پر قادر ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(کل شی) یہ موجود و معدوم سب کو شامل ہے بشرط حدوث و امکان کہ واجب ومحال اصلا لائق مقدوریت نہیں، مواقف میں ہے:

" القدیم لا یستند الی القادر"۔

(قدیم کو قادر کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔)

شرح مقاصد میں ہے: لا شئی من الممتنع بمقدو ر۔

کوئی ممتنع مقدور نہیں ہوا۔ امام یافعی فرماتے ہیں:

جمیع المستحیلا ت العقلیة لا یتعلق للقدرة بھا ۔

تمام محالات عقلیہ کے ساتھ قدرت کا تعلق نہیں ہوتا۔

کنز فوائد میں ہے:

خر ج الو ا جب و المستحیل فلا یتعلقا ن ای القدر ة و الا را دة بھما۔

واجب اور محال خارج ہوگئے کہ ان کے ساتھ قدرت اور ارادہ کا تعلق نہیں ہوسکتا۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

ا قصا ھا ان یمتنع بنفس مفھو مه کجمع الضد ین و قلب الحقائق و اعدام القد یم و ھذا لا ید خل تحت القدر ة القد یمة ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

آخری مرتبہ وہ ہے جو نفس مفہوم کے اعتبار سے ممنوع ہو، مثلاً۔ضدین کا جمع ہونا، حقائق میں قلب، قدیم کا معدوم ہونا، یہ قدرت قدیمہ کے تحت داخل ہی نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۲۰)

## ﴿۱۸﴾ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً ط اولئک یعرضون علی ربھم ویقول الاشھاد ھؤلآء الذین کذبوا علی ربھم ج الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین۔☆

اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔

۴۵۰۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ ، فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَایَعْبَأُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا ۔ فَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَایَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَایَعْبَأُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَکَ اَوْ صَلٰوۃٍ تَرَکَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ ذٰلِکَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَایَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَھُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَۃَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں۔ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا۔اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں۔اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا۔وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے۔اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا

---

۴۵۰۰۔ المستدرک للحاکم ، الاھوال ، ۴/ ۵۷۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۲۴۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۶۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۵۲۹

روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کردیگا اور درگزر فرمائیگا۔اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔انکا بدلہ ضرور ہونا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۷

۴۵۰۱۔ **عن** اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵۰

**﴿۳۱﴾ ولآ اقول لکم عندی خزآئن اللہ ولآ اعلم الغیب ولآ اقول انی ملک قف ولآ اقول للذین تزدریٓ اعینکم لن یؤتیھم اللہ خیراً ط اللہ اعلم بما فی انفسھم ج انیٓ اذاً لمن الظٰلمین۔☆**

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور میں انہیں نہیں کہتا جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انہیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے ایسا کروں تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر کبیر میں ہے:

---

۴۵۰۱۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۱۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۹۵۵، ۶/۸۵
التفسیر لابن کثیر ۳/۱۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۷

قو له و لا ا علم الغیب ید ل علی اعترا فه با نه غیر عا لم بکل المعلو مات۔
یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو ارشاد ہوا' تم فرمادو: میں غیب نہیں جانتا ہوں اس کے یہ معنی ہے کے میرا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں۔
امام قاضی عیاض شفا شریف میں اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

(ھذه معجزة )فی ا طلا عه صلی الله تعالیٰ علیه و سلمعلی الغیب معلو مةعلی القطع )بحیث لا یمکن انکا رھا او لتر ددفیھا لا حد من العقلا ء (لکثره رو ا تھا و اتفاق معا نیھا علی الا طلا ع علی الغیب )و ھذا لا ینا فی الآیا ت الدا لة علی انه لا یعلم الغیب الا الله و قو له و لو کنت اعلم الغیب لا ستکثر ت فی الخیر فا ن المنفی علمه من غیرواسطة واما اطلا عه صلی الله تعالیٰ علیه و سلم با علا م الله تعالیٰ له فامر متحقق لقو له تعالیٰ: فلا یظھر علی غیبه الا من ار تضی من رسول "۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کہ کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا، اور یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت جمع کر لیتا۔ اس لئے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو، اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔
تفسیر نیشاپوری میں ہے:

لا اعلم الغیب فیه دلا لة علی ان الغیب با لا ستقلال لا یعلمه۔
آیت کے یہ معنی ہیں کے علم غیب جو بذات خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔
تفسیر انموزج جلیل میں ہے:

معناه لا یعلم الغیب بلا دلیل الا الله او بلا تعلیم الا الله او جمیع الغیب الا

اللہ۔

آیت کے یہ معنی ہیں کے غیب کو بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا، یا جمیع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

جامع الفصولین میں ہے:

یجا ب با نہ یمکن التوفیق بان المعنی ھو العلم با لا ستقال لا العلم با علام او لمنفی ھو المجزوم بہ لا المظنون ویو یدہ قولہ تعالی: اتجعل فیھا من یفسد فیھا الآ یہ، لا نہ غیب اخبر الملئکۃ ظنا منھم او با علا م الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلالا لو اخبر بہ با علا م فی نو مہ او یقظتہ بنو ع من الکشف اذ لا منا فا ۃ بینہ وبین الآ یۃ لما مر من التوفیق۔

یعنی فقہاء نے دعوے علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہوسکتا۔اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں سکتی ہے کہ فقہاء نے اسکی نفی کی ہے کہ کسی کے لئے بذات خود علم غیب مانا جائے، خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی، یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی، اور اس کی تائید یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: کیا تو زمیں میں ایسوں کو خلیفہ کریگا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے؟ ملائکہ غیب کی خبر بولے مگر ظنا، یا خدا کے بتائے سے،تو تکفیر اس پر چاہئے کے کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعویٰ کرے، نہ یوں کہ براہ کشف جاگتے، یا سوتے میں خدا کے بتائے سے، ایسا علم غیب آیت کہ کچھ منافی نہیں۔

ردالمحتار میں امام صاحب ہدایہ کی مختارات النوازل سے ہے:

لو ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر۔

اگر بذات خود علم غیب حاصل کر لینے کا دعوی کرے تو کافر ہے۔

اسی میں ہے:

قال فی التتارخا نیۃ وفی الحجۃ ذکر فی اللمتقط انہ لا یکفر لا ن الا شیا ء تعرض علی روح النبیصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان الر سل یعرفون بعض الغیب ،قال اللہ تعالیٰ: عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداالا من ارتضیٰ من رسول

۔قلت بل کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلة المستدلین بھذہ الآیة علی نفیھا۔

تاتارخانیہ اور فتاویٰ حجہ میں ہے، ملتقط میں فرمایا: کہ جس نے اللہ ورسول کو گواہ کر کے نکاح کیا کافر نہ ہوگا، اس لئے کے اشیاء نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی جاتی ہیں۔ اور بیشک رسولوں کو علم غیب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

علامہ شامی نے فرمایا: بلکہ ائمہ اہل سنت نے کتب عقائد میں ذکر فرمایا: بعض غیبوں کا علم ہونا اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے اس آیت کو اولیاء کرام سے اس کی نفی پر دلیل قرار دیا۔ ہمارے ائمہ نے اس کا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقا علم غیب کی نفی نہیں فرماتی۔

تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان میں ہے:

لم ینف الا الدرایه من قبل نفسه و ما نفی الدرایه من قبل الوحی ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی فرمائی ہے، خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی ہے۔

تفسیر جمل شرح جلالین وتفسیر خازن میں ہے:

المعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ علیه .

آیت میں جو ارشاد ہوا کہ میں غیب نہیں جانتا اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

لا اعلم الغیب ما لم یوحی الی ولم ینصب علیه دلیل ۔

آیت کے یہ معنیٰ ہیں کہ جب تک وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے بذات خود غیب کا علم نہیں ہوتا۔

اسی میں ہے:

وعنده مفاتیح الغیب ،وجه اختصاصھا باللہ تعالی ان لایعلمھا کما ھی

ابتداء الاھو۔

یہ جو آیت میں فرمایا: کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا، اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداء بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔

تفسیر علامہ نیشاپوری میں فرماتے ہیں:

(قل لا اقول لکم ) لم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ ھو العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتھا عندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمباجابة دعائهصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمفی قولہ ارنا الاشیاء کما ھی ولکنہ یکلم الناس علی قدر عقولھم (لا اعلم الغیب )ای لا اقول لکم ھذا مع انہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمعلمت ماکان وماسیکون اہ مختصرا۔

یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی! فرمادو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں، اور وہ خزانے کیا ہیں وہ تمام اشیاء کی حقیقت وماہیت کا علم، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا میں غیب نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے، ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں: مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا، یعنی جو کچھ گذرا اور قیامت تک ہونے والا ہے۔

الحمدللہ، اس آیہ کریمہ یعنی (فرمادو میں غیب نہیں جانتا) کی ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گذری کہ احاطۂ جمیع غیوب کی نفی ہے نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔ دوسری وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے، نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علم غیب نہیں۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے، کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے۔ اس لئے کہ اے کافرو! تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ (خالص الاعتقاد ۱۹ تا ۲۲)

﴿۱۱۱﴾وان کلاً لما لیوفینھم ربک اعمالھم ط انہ بمایعملون

**خبیر۔☆**

اور بیشک جتنے ہیں ایک ایک کو تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دے گا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ جن کو کسی طمع کی چاشنی ابھارے مگر نفع فانی کے گرویدہ نہیں باقی کی تلاش ہے۔ قرآن وحدیث میں نعیم جنت کے بیان ان کی نظیر ہیں، ان کے بارے میں اس آیت میں فرمایا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶۴۴/۵)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ یوسف

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲۳﴾ وراودتہ التی ھو فی بیتھا عن نفسہ وغلقت الابواب وقالت ھیت لک ط قال معاذاللہ انہ ربی احسن مثوای ط انہ لایفلح الظٰلمون۔☆

اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے اور دروازے سب بند کردیئے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں۔ کہا اللہ کی پناہ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا۔ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا۔

**﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

فی الجلالین "انہ ای الذی اشتوانی ربی سیدی۔

(الامن والعلی ۷۹)

﴿۴۲﴾ وقال للذی ظن انہ ناج منھما اذکرنی عند ربک فانسٰہ الشیطٰن ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنین ۔☆

اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا۔ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا۔ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیلخانہ میں رہا۔

**﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یعنی بادشاہ مصر کے سامنے۔ (الامن والعلی ۷۹)

**﴿۵۰﴾وقال الملک ائتونی بہ ج فلمآ جآءہ الرسول قال ارجع الی ربک فسئلہ مابال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ط ان ربی بکیدھن علیم۔☆**

اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا۔ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سبحانہ اللہ، باشاہ وغیرہ تو مجازی پرورش کے باعث اس کا رب، تیرا رب، میرا رب کہنا صحیح ہو۔ یہ اللہ فرمائے اور اللہ کا رسول فرمائے، اور مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا شرک۔ نعوذباللہ من ذلك، (الامن والعلی ۷۹)

**﴿۵۹﴾ولما جھزھم بجھازھم قال ائتونی باخ لکم من ابیکم ج الا ترون انیّ اوفی الکیل وانا خیر المنزلین۔☆**

اور جب ان کا سامان مہیا کردیا۔ کہا اپنا سوتیلا بھائی میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ جو میرے سایہ رحمت میں آکر اترتا ہے اسے وہ راحت بخشتا ہوں کہ کہیں نہیں ملتی۔
یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اور رب عزوجل نوح علیہ الصلوۃ والسلام سے فرماتا ہے:

وقل رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیرالمنزلین "۔ (المؤ منون ۔ ۲۳)

اے نوح! جب تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ لیں تو میری حمد بجالا اور یوں عرض کرنا کہ اے رب میرے، مجھے برکت والا اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

یہ اللہ عزوجل کی خاص صفت حضرت یوسف نبی صدیق علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے

لئے کیسی ثابت فرمائی اور جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے بہتر اتارنے والے، راحت ونعمت بخشنے والے ہوئے تو دافع البلاء سے بڑھ کو ہوئے، "کما لا یخفی"

(الامن والعلی ۸۸)

﴿۱۰۳﴾ وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین ۔☆

اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

'ان' وصلیہ کا آخر کلام ہی میں آنا اور اس کے بعد جملہ اور وہ بھی کلام مستانف ہی ہونا سب باطل وبے اصل ہے۔ وہ کلام واحد کے وسط اجزا میں آتا ہے جیسا کہ اس آیت میں۔

اور رضی میں ہے۔

وقد تدخل الواو علی ان المدلول علی جوابها بما تقدم ولا تدخل الا اذا کان ضد الشرط اولی بذلك المقدم والظاهر ان الواو فی مثله اعتراضية ونعنی بالجملة الاعتراضية ما یتوسط بین اجزاء الکلام متعلقا بمعنی مستانفا لفظا کقوله ،ع

یری کل من فیها وحاشاك فانیا

وقد یجئی بعد تمام الکلام کقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:انا سید ولد آدم ولا فخر ۔فتقول فی الاول زید وان کان غنیا بخیل وفی الثانی زید بخیل وان کان غنیا والاعتراضية تفصل بین ای جزئین من الکلام کانا بلا تفصیل اذا لم یکن احدهما حرفا اه مختصرا ۔

کبھی واؤ اس لئے آتا ہے کہ اس کا جواب مدلول سابقہ ہے اور یہ وہیں ہوگا جہاں ضد شرط اس مقدم کے زیادہ مناسب ہو، اور ظاہر یہ ہے کہ ایسے مقام پر واؤ اعتراضی ہوتی ہے۔ اور جملۂ معترضہ سے ہماری مراد یہ ہے کہ اجزائے کلام کے درمیان ایسے کلمات آجائیں جو معنی ومفہوم کے اعتبار سے اس سے متعلق ہوں اور لفظا اس سے جدا ہوں، جیسے شاعر کا یہ مصرعہ ہے۔

وہ دنیا میں ہر چیز کو فانی جانتا ہے اور تو محفوظ رہے۔

بعض اوقات تمام کلام کے بعد واؤ آتی ہے، مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

ارشاد گرامی ہے: میں اولاد آدم کا سردار ہوں مگر فخر نہیں۔ پہلے کی مثال "زید وان کان غنیا بخیل "اور دوسرے کی مثال "زید بخیل وان کان غنیا" ہے۔ جملہ معترضہ بلا تفصیل کسی بھی کلام کے دو جزوں میں فصل پیدا کرتا ہے بشرطیکہ دونوں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو اھ مختصرا۔

لاجرم صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات علی ذلك الا دخل الجنةوان زنی وان سرق وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر۔

جس بندے نے بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا پھر اسی پر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

حدیث کی بہتر تفسیر حدیث ہے۔ امام مالک واحمد ونسائی نے محجن ابن اورع دیلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا جئت المسجد و کنت قد صلیت فاقیمت الصلوۃ فصل مع الناس وان کنت قد صلیت ۔

جب تو مسجد میں آئے اور نماز پڑھ چکا تھا اور جماعت کھڑی ہوئی تو تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا تھا۔

یہاں یقیناً وصلیہ ہے، مرقاۃ میں ہے:

(فصل) ای نافلة لا قضاء ولا اعادة (مع الناس وان) وصلية ای ولو (کنت قد صلیت)۔

(تو نماز پڑھ) یعنی نفل نماز نہ قضاء اور نہ اعادہ (لوگوں کے ساتھ) "ان" وصلیہ ہے۔ یعنی اگرچہ (تو نماز پڑھ چکا تھا)۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۷۷/۷)

**﴿۱۰۹﴾ وماۤ ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحیۤ الیھم من اھل القرٰی ؕ افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلھم ط**

آبادی کو کہتے ہیں جس میں متعدد کوچے، محلے، متعدد دائمی بازار ہوں، وہ پرگنہ ہو، اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں، اور عادۃ اس میں کوئی حاکم مقرر رہتا ہے کہ فیصلہ مقدمات کرے، اپنی شوکت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ اور جو بستیاں ایسی نہیں وہ قریہ ودہ وموضع وگاؤں کہلاتی ہیں۔ شرعا بھی یہی معنی متعارف ومراد ومدار احکام جمعہ وغیرہا ہیں۔ ولہذا ہمارے امام اعظم وہمام اقدم رضی اللہ تعالی عنہ نے شہر کی یہی تعریف ارشاد فرمائی۔

علامہ ابراہیم حلبی غنیۃ شرح منیہ میں فرماتے ہیں:

فی تحفة الفقهاء عن ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه انه بلدة کبیرة فیها سکك واسواق ولها رساتیق وفیها وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمه وعلمه او علم غیره یرجع الناس الیه فیما تقع من الحوادث وهذا هو الاصح۔

تحفہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ شہر وہ ہوگا جو بڑا ہو، اس میں سڑکیں، بازار، سرائے ہوں، وہاں کوئی ایسا والی ہو جو اپنے دبدبہ سے، اور اپنے یا غیر کے علم کی وجہ سے ظالم سے مظلوم کو انصاف دلا سکے، حوادث میں لوگ اس کی طرف رجوع کریں اور یہی اصح ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۸/۳۶۶)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ ابراھیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۴۸﴾ یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا للہ الواحد القھار۔**

جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہونگے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قیامت کے دن اس زمیں وآسمان کو دوسرے زمیں وآسمان سے بدلا جانا اس آیت سے ثابت ہوا۔ مگر آسمان کے لئے یہ نہیں معلوم کہ وہ آسمان کاہے کا ہوگا۔ ہاں زمیں کے بارے میں صحیح حدیث آئی ہے جس میں ہے کہ آفتاب قیامت کے دن سوا میل پر آجائے گا، صحابی جو اس کے راوی ہیں فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ میل سے مراد میل مسافت ہے یا میل سرمہ (پھر فرمایا) اگر میل مسافت ہی مراد ہے تو بھی کتنا فاصلہ ہے، آفتاب چار ہزار برس کے فاصلہ پر ہے اور پھر اس طرف پیٹھ کئے ہے، اس روز کہ سوا میل ہوگا اور اس طرف منہ کئے ہوگا اس روز کی گرمی کا کیا پوچھنا، اسی حدیث میں ہے کہ زمیں لوہے کی کردی جائے گی۔

پھر فرمایا: جنت میں چاندی کی زمیں ہوجائے گی اور یہ زمیں وسعت کیا رکھتی ہے ان تمام انسانوں جانوروں کے لئے جو روز ازل سے روز آخر تک پیدا ہوئے ہونگے، حدیث میں ہے کہ رحمٰن بڑھائے گا زمیں کو جس طرح روٹی بڑھائی جاتی ہے، اس وقت کروی شکل پر ہے

# سورة الحجر

## بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۹﴾انا نحن نزلنا الذکروانالہ لحفظون۔☆**

بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

### ﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہاں قرآن کی حفاظت کا بیان ہے اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ حروف کی ادائیگی اسی انداز میں ہو جس طرح نازل ہوا، یہاں امام احمد قدس سرہ نے اسی کو بیان فرمایا ہے)

الحمد لله الذی انزل علی نبیه ض والصلوٰة والسلام علی افصح من نطق بض وعلی اٰله واصحابه الذین اقتدوه لسفر الآخرة زاد صلی الله تعالی علیه وسلم وبارك وسلم علیه وعلیهم وزادحق جل وعلاوتبارك قرآن عظیم بلسان عربی مبین "۔

نبی عربی قرشی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرستادہ وبرائے تلاوت واستماع واستفاضہ وانتفاع عباد آن صفت کریمہ قدیمہ خودرا بسکوت حروف واصوات تجلی داد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما انزل الیہ بصحابہ کرام رسانید وصحابہ بتابعین وتابعین بہ تبع وہمچناں قرنا فقرنا وطبقۃ فطبقۃ ہر ہر حرف وحرکت وصفت وہیات براقصی غایات تواتر کہ مافوق آں متصور نیست بمارسید والحمد للہ الحمید المجید وذلك قولہ تعالی "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۔ بس بحمد اللہ چنانکہ درہیچ کلمہ از کلمات کریمہ اش اصلا محل توہم نیست کہ شاید بجائے الحمد الشکر نازل شدہ باشد ہمچناں بمنت مولی عزوجل درہیچ حرفے از حروف طیبہ اش

زنہار جائے تردد نیست کہ شاید بمحل لام تعریف میم تعریف بودہ باشد پس ہمنچ کہ بیقین قاطع میدانیم کہ 'ا' 'ع' 'ف' درزبان عربی جدا گانہ است و در قرآن عظیم الا وعلا وفلا بر معانی مختلف بر ہماں وجہ بتیقن جازم می شناسم کہ 'ض' 'ظ' 'ذ' نیز در لسان عرب سہ حرف متباین است و در فرقان کریم ضل وظل ودل بمدلولات متخالفہ پس ضاد را ظ خواندن بعینہ ہماں ماند کہ کسے 'ا' 'ع' یا ف خواند وادعائے توارث کہ بجائے ضاد، دال ست سخت غلط ست۔

تمام حمد اللہ تعالی کے لئے جس نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ''ض'' قرآن عظیم روشن عربی زبان میں نازل کیا، اور صلوۃ وسلام اس ذات پر جس نے ''ض'' کو فصیح زبان سے ادا کیا، قرآن کی تلاوت اعلی زبان سے فرمائی اور آپ کی آل واصحاب پر جنھوں نے سفر آخرت کے لئے ان کی اقتداء کی، اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکی طرف لے جانے والی راہ قرآن مجید روشن عربی زبان میں ہے جس کو اللہ عزوجل نے اپنے عربی قریشی نبی پر نازل فرمایا، اس کی تلاوت وسماعت اور اس سے استفاضہ ونفع کے لئے اللہ تعالی نے اپنی صفت قدیمہ کریمہ کو حروف وتجلی اصوات کا لباس پہنا کر اپنے بندوں کو عنایت فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ تک قرآن پاک کو اسی طرح پہنچادیا جس طرح وہ نازل ہوا تھا ،صحابہ نے تابعین تک، تابعین نے تبع تابعین تک، اور اسی طرح ہر دور اور ہر طبقہ میں اس کا ہر حرف ہر حرکت ہر صفت اور ہیئت تواتر کے اعلی درجہ کے ساتھ ہم تک منقول ہے کہ اس سے بڑھ کر تواتر کا تصور بھی نہیں ہوسکتا، حمد ہے اللہ کے لئے جو بلند بزرگی والا ہے، اسی سے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: بلاشبہ ہم نے اس کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ الحمد للہ قرآن مجید کے کلمات میں سے کسی ایک کلمہ کے بارے میں بھی ہرگز کسی قسم کا وہم نہیں کیا جاسکتا کہ شاید الحمد کی جگہ الشکر نازل ہوا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس کے کسی حرف میں کسی کے بارے میں کوئی شک وتردد نہیں کہ شاید الف لام کی جگہ تعریف کے لئے میم نازل ہوا تھا، جس طرح ہمیں قطعی یقین ہے کہ، ا، ع، اور ف عربی زبان میں جدا جدا حروف ہیں اور قرآن میں الا، علا، اور فلا کے الگ الگ مختلف معانی ہیں اسی طرح ہم اس پر بھی حتمی یقین رکھتے ہیں کہ ض، ظ، اور ذ، زبان عرب میں آپس میں متبائن حروف ہیں، پس ضل ،ظل ،اور دل کے معانی مختلف متبائن ہیں، پس 'ض' کو بعینہ 'ظ' یا 'ذ' پڑھنا اسی طرح ہے جیسے کوئی الف کو

’عین‘ یا ’فا‘ پڑھا کرے۔ باقی اس توارث کا دعوی کہ ’ض‘ کی جگہ دال ہے سخت غلط ہے۔ کیونکہ اس توارث سے مراد قابل اعتماد قراء کا مقصود ہو تو یہ از خود باطل و مردود ہے، وہ لوگ ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر مراد عوام ہند کا توارث ہے تو اس سے مقصد کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ عوام کا حال تو یہ ہے کہ صدہا سال سے سورہ فاتحہ میں سات سکتے رائج ہیں اور جاہل ان کی توجیہ میں سات شیاطین کا نام لیتے ہیں۔ دلل۔ حرب۔ کیو۔ کنع۔ کنس۔ بعلی۔ اور بعض ان دو ناموں مما اور مصر کا اضافہ کرتے ہیں، ان کے زعم پر انہیں یونہی مناسب نظر آیا۔ اپنے غلط زعم کے مطابق ان سات سکتات کا تحفظ تجوید کے اجماعی واجبات سے بڑھ کر کرتے ہیں اور جو ان کی پابندی نہیں کرتا یہ بے وقوف اسے تجوید قرآن سے جاہل اور غافل قرار دیتے ہیں۔ آپ غور سے دیکھیں کہ کیسے عوام کے یہاں معروف منکر اور منکر معروف بن چکا ہے۔ ان خرافات کی کوئی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ یہ ان کے خود ساختہ نام اور تصورات ہیں اور ان کے باطل ہونے کی تصریح سکتوں کی سخت تقبیح کی ہے اور ان کے باطل ہونے کی تصریح کی ہے۔

علامہ ابراہیم غنیۃ المستملی میں فرماتے ہیں:

فتاوی الحجہ میں ہے کہ جب نمازی فاتحہ میں ’’ایاك نعبد و ایاك نستعین ‘‘ پر پہونچے تو وہ یہ نہ کرے کہ ’’ ایاك ‘‘ پر رک جائے پھر ’’ نعبد ‘‘ کہے بلکہ اولی اور اصح یہی ہے کہ ’’ایاك نعبد و ایاك نستعین ‘‘ کو متصل کرکے پڑھے انتہی۔

اگر بعض جاہل لوگ بغیر کسی دلیل کے سکتہ کرتے ہیں تو ان کا ہرگز اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری ’’منح الفکریہ‘‘ میں فتاوی الحجہ کی عبارت ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

میں کہتا ہوں: بعض جاہل لوگوں کی زبانوں پر یہ جو مشہور ہے کہ قرآن کی سورہ فاتحہ میں اس ترکیب سے شیطان کے نام ہیں، یہ بات صراحۃ غلط اور اس کا قبیح پر اطلاق ہوتا ہے، اور پھر ان کے سکتوں سے مراد الحمد کی دال اور ایاك کا کاف ہے اور ان کی مثل دوسرے مقامات ہیں جو نہایت ہی غلط اور باطل خیال ہیں۔

علامہ محمد ابن عمر ابن خالد قرشی حنفی نے اس باطل خیال کے رد میں ایک مستقل رسالۃ

لکھا جس کا ذکر صاحب کشف الظنون نے رسائل میں کیا ہے۔ فقیر نے اپنے ابتدائی دور میں علمائے کرام کے مذکورہ ارشادات پر اطلاع نہ ہونے کے باوجود ان سکتوں کا رد کیا، اور ان خرافات کے منشا سے بھی آگاہی حاصل ہے، اگر غرابت سخن مانع نہ ہوتی تو میں اسے احاطہ تحریر میں ضرور لاتا، علماء نے ضاد کی ادائیگی میں لوگوں کی مختلف زبانوں کا جو تذکرہ کیا ہے اس سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ قراء عرب کی ادائیگی کا یہ طریقہ ہے بلکہ اس سے مقصود صرف اسی حرف کی ادائیگی کے بارے میں عوام کی خطا اور غلطی کی نشان دہی کرنا ہے اور اس کے بطلان پر تنبیہ اور اس سے پرہیز پر متوجہ کرنا ہے۔

عبارت ملا علی قاری شرح مقدمہ جزریہ میں ماتن کے اس قول ''ضاد میں استطالہ ہے اور اس کا مخرج ظا سے الگ ہے اور ظا ان تمام میں ہے۔ ظعن۔ ظل۔ ظہر۔ عظم۔ الحفظ۔ ایقظ۔ انظر، کے تحت یوں ہے کہ ضاد استطالۃ میں منفرد ہے حتی کہ وہ لام کے مخرج کے ساتھ متصل ہے۔ کیونکہ اس میں قوت جہر، اطباق، اور استعلاء پایا جاتا ہے اور حروف میں کوئی حرف ایسا نہیں جس کی ادائیگی ضاد کی طرح مشکل ہو، اس کی ادائیگی میں تو لوگوں کی زبان مختلف ہے، بعض اسے ظا اور بعض دال یا ذال کے مخرج سے اور بعض طا کے مخرج سے پڑھتے ہیں جیسے مصری لوگ۔ اور بعض اسے ذال کی بودیتے ہیں، بعض ظا سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ لیکن چوں کہ اس کا امتیاز دیگر حروف کی بہ نسبت ظا سے مشکل ہے اسی لئے ناظم (ماتن) نے صراحۃ اس سے ممتاز کرنے کی بات کی، پھر وہ مقامات بیان کئے جہاں قرآن مجید میں ظاء لفظا استعمال ہوا ہے۔

یہ شدت حروف کے امتیاز کے تحفظ پر علماء کے کاربند ہونے کے لئے ہے اور وہ جو امام ناظم رحمہ اللہ تعالی نے کلمات قرآنی ذکر کردیئے ہیں جن میں ظا ہے تاکہ ہر کوئی جان لے کے قرآن کریم میں ظا کے ساتھ یہی کلمات ہیں اور ان کے علاوہ میں ضاد ہے اسی طرح فاضل ادیب حریری نے مقامہ حلبیہ میں ظا کے الفاظ عربی ذکر کر کے کہا: اے ضاد اور ظا کے بارے میں پوچھنے والے تاکہ الفاظ میں خلط ملط نہ ہو۔ اگر تو ظا کے تمام مقامات محفوظ کرے تو بے نیاز ہو جائگا۔ پس اب تو غور سے سن جس طرح ایک بیدار آدمی سنتا ہے۔ اگر وہ ان حروف کے مخارج میں تغیر و تبدل کیا ہے اور اس میں حرج عظیم ہے اور ظاہر یہ ہے کے تمام فتاوی کا اجمال یہی ہے، پھر فرمایا کہ ''خزانہ'' میں بھی ہے کہ اگر ''ولا الضالین'' میں ظاء پڑھی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اکثر ائمہ

اس پر ہیں، ان میں سے ابو مطیع، محمد بن مقاتل، محمد بن سلام، عبداللہ بن الازہری بھی ہیں،
اسی پر قیاس کرتے ہوئے کہا کہ تمام ضاد میں قرآن کی جگہ اگر ظاء پڑھی تو نماز فاسد ہو جائے گی،
البتہ اللہ تعالیٰ کا قول "وما ھو علی الغیب بضنین" اس میں ظاء اور ضاد دونوں کے ساتھ قراء
تیں آئی ہیں، آپ نے دیکھا کہ کس قدر واضح تصریحات ہیں کہ یہ تبدیلی کرد، ترک اور کوفہ کے
بادیہ نشیں وغیرہ عام اور عجمی لوگوں کی زبانیں گڈمڈ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اکثر علمائے متاخرین
جو مشقت کے مقام پر آسانی کی طرف گئے ہیں انہوں نے بھی اس رخصت کو عوام کے حق میں
جائز رکھا ہے، پھر جمہور ائمہ کا حکم دیکھو انہوں نے اس تبدیلی پر فساد معنی کے وقت فساد نماز کا حکم
دیا ہے اور یہی مذہب ائمہ ثلاثہ سیدنا امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین کا ہے، اس اختلاف کے ساتھ کہ اس کی مثال قرآن مجید میں ہے یا نہیں اس کی پوری اور
عمدہ تفصیل غنیۃ میں ہے پس اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

خزانۃ المفتین اور دیگر کتب معتمدہ مذہب میں ایسی تبدیلی کے متعدد جزئیات کا ذکر کر
کے نماز کے فساد کا حکم بیان کیا گیا، جو شخص تفصیل چاہتا ہے انکی طرف رجوع کرے، کیونکہ ان
تمام کے نقل کرنے میں طوالت کا خدشہ ہے۔

خود علامہ علی قاری شرح جزریہ میں فرماتے ہیں: اور اگر یہ دونوں یعنی ضاد اور ظا تو ہر
ایک کا امتیاز ضروری ہے، ان کے بعد مخرج کی وجہ سے ادغام جائز نہیں، یمنی نے کہا: کہ اگر کسی
نے مدغم کر کے پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ابن مصنف اور ان کی اتباع میں رومی نے کہا:
: ان دونوں کے عدم امتیاز سے احتراز چاہئے، کیونکہ اگر ضاد کو ظاء سے بدلا یا اس کا عکس کہا تو
فساد معنی کی وجہ سے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور مصری نے کہا: اگر کسی نے فاتحہ میں ضاد کو ظا سے
بدلکر پڑھا تو اس کلمہ کی قرأت درست نہ ہوگی۔ پھر ابن الہمام اور منیہ کی مذکورہ گفتگو کے بعد کہا:
شارح نے کہا: فتاوی حجہ میں جو کچھ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ علماء وفقہاء کے حق میں نماز
کے لوٹانے کا فتویٰ دیا جائے گا اور عوام کے حق میں جواز کا، میں کہتا ہوں: اس معاملہ میں یہی
تفصیل احسن ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اور فتاوی قاضی خاں میں ہے: اگر کسی نے "غیر المغضوب" میں ظاء یا دال سے
بدل کر پڑھا تو نماز فاسد ہوگی اور "ولا الضالین" میں ظاء یا دال سے بدل کر پڑھا تو نماز فاسد

نہ ہوگی اور اگر ذال سے بدل کر پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

امام شیخ الاسلام زکریا انصاری کی شرح میں ہے: اور اگر یہ دونوں یعنی ضاد اور ظاء متصل ہوں تو قاری کے لئے دونوں کو الگ الگ کر کے پڑھنا ضروری ہے تا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مختلط نہ ہو جائے ورنہ اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

سبحان اللہ! اگر اس کی ادائیگی کا یہ طریقہ قراء عرب کا ہوتا تو فساد کے حکم کی یہاں کیا گنجائش تھی، بلکہ ادغام یقیناً جائز اور نماز مطلقا بالاتفاق درست ہوتی جیسا کہ ’’ وما ھو علی الغیب بضنین ‘‘ میں ہے، یہی حکم اللہ تعالی کے اس ارشاد گرامی میں ہے ’’ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم ‘‘ یہاں حصب، حضب، حطب، خطب۔ صاد، ضاد، طاء اور ظاء ’’ کے ساتھ جس طرح بھی پڑھا لیا جائے نماز درست ہوگی، کیونکہ اس کلمہ کی ان چاروں حرف کے ساتھ قرأت ثابت ہے جیسا کہ منح الفکریہ وغیرہ میں ہے۔

اقول: ۔ اللہ تعالی کی توفیق وعنایت سے جو ہم نے تحقیق کی ہے اس سے ایک نحوی ابن الاعرابی کوفی کے اس قول کی کمزوری بھی واضح ہو جاتی ہے جو اس نے کہا تھا کہ ضاد اور ظاء کو ایک دوسرے کی جگہ کلام عرب میں پڑھا جاسکتا ہے تو جو ایک کی جگہ دوسرے کو پڑھ دے اسے خطاوار نہیں کہا جائے گا اور اس نے یہ شعر پڑھا: ع

الی اللہ اشکو من خلیل اودہ ثلث خلال کلھا لی غائض

بالضاد

اللہ کے ہاں یہی میری شکایت ہے اپنے محبوب دوست کی تین عادتوں کی، جو سب مجھے ناپسند ہیں۔ (اس شعر میں غائض ضاد کے ساتھ ہے)

اور یونہی میں نے فصحاء عرب سے سنا ہے، اسے ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں نقل کیا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اگر ان کا قول درست ہوتا تو یہ تمام ائمہ فقہ جو علوم دینیہ اور فنون عربیہ کے ماہر ہیں ’’ غیر المغضوب ‘‘ اور اس جیسے دیگر الفاظ جن میں فساد معنی لازم آتا ہے سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم جاری نہ کرتے۔ اور ضنین اور ظنین اور مذکورہ لفظ کے درمیان فرق نہ کرتے، یہ اس میں سے کہاں ہے جو حلیہ سے خزانہ سے ائمہ کے حوالے سے گزرا کہ ضنین کے علاوہ تمام قرآن میں (جب فساد معنی ہو) تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور جن لوگوں نے اسے

WWW.NAFSEISLAM.COM

جائز قرار دیا تھا انہوں نے عوام پر آسانی کی خاطر ایسا کیا ہے، یہ نہیں کہ ایسا کرنا فی الواقع فصیح کلام میں صحیح ہے۔ رہا معاملہ شعر کا وہ اس سلسلہ میں ان کی حجت نہیں بن سکتا، تو کبھی یہ غاضہ سے آتا ہے اس وقت اس کا معنی نقص ہوتا ہے، چنانچہ اسود بن یعفر نے کہا: کیا تو دیکھتی نہیں کہ میں فنا ہو چکا ہوں اور میری آنکھوں اور اعضاء کے عوارضات نے مجھے ناقص کر دیا ہے۔

تاج العروس میں ہے: اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے مجھے کمال تک پہونچنے کے بعد ناقص کر دیا، اور اس پر ابن اعرابی نے خود یہ شعر کہا:

ولو قد عض معطسه جویری لقد لانت عریکته وغاضا

اگر جریری نے اس کی ناک کو کاٹا ہے تو ضروری اس کی ناک کی ہڈی نرم اور ناقص ہوگی ۔اور اس کی شرح کرتے ہوئے کہا اس نے اس کی ناک کو داغدار کر دیا حتیٰ کہ وہ ذلیل ہو گیا،

اور ابن سیدہ نے اس (پہلے) شعر کے متعلق کہا کہ اس میں ''غائض'' غاظ، ظ سے نہیں بدلا بلکہ وہ غاض سے ہے جس کا معنی نقص ہے، لہذا اب معنی یوں ہوگا

اس نے مجھے ناقص کر دیا۔ اسکو تاج العروس نے بھی نقل کیا ہے، اور اسی بنا پر ہمارے علماء نے فرمایا: کہ اگر کسی نے ''لیغیظ بھم الکفار''(الفتح۔ ۲۹) میں ظاء کی جگہ ضاد پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ جیسا کہ خانیہ میں ہے، غنیۃ میں ہے کہ اس کا معنی امناسب ہی رہتا ہے یعنی ان سے کافروں میں نقص واضطراب ہواھ۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی'' قل مو تو بغیظکم ''میں کہا،

بالجملہ دین وفقہ کا مسئلہ نحوی کے ایسے قول سے نہیں لیا جا سکتا جو ائمہ کی تصریحات کے خلاف ہو، بلکہ ہر شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نور بصیرت سے نوازا ہے وہ ائمہ کے اقوال کو فنون عربیہ میں بھی نحاۃ کے اقوال پر مقدم رکھے گا، کیونکہ اجتہاد وہ کر سکتا ہے جس میں اس کی کامل صلاحیت ہو اور اس کا دل نور الٰہی سے پر نور ہو، اسے اچھی طرح محفوظ کر لو کیونکہ یہ نہایت ہی اہم اور قیمتی تحقیق ہے۔ البتہ ہمیں اس بات سے ہرگز انکار نہیں کہ کلام عرب میں ضاد اور ظا ایک دوسرے کی جگہ آ ہی نہیں سکتے، بہت سے کلمات ان دونوں حروف کے ساتھ وارد ہیں۔ مثلاً ''عض الحرب والزمان وعظ زمان'' (دونوں کا معنی یہ ہے کہ جنگ نے کاٹا اور تکلیف پہنچائی) تما ضوا اور تما ظوا آپس میں جنگ وغیرہ کرنا اور ایک دوسرے پر زبان کھولنا۔ فاض فلان اور فاظ

فلاں فوت ہوا، بظ الضارب او تارہ اور بض صاحب موسیقی کا تار کو بجانے کے لئے حرکت دینا۔ تقریظ اور تقریض تعریف کرنا۔ بیض اور بیظ مور کا انڈا۔ بظر و بضر عورت اور شرمگاہ۔ الی غیر ذلک، یہ وہ ہیں جنہیں ابن مالک نے "کتاب الاعتضاد فی معرفۃ الظا والضاد" میں شمار کیا ہے لیکن یہ اس بات کو مستلزم نہیں کہ ابدال ہر جگہ جائز ہوگا، مثلا لام اور را کئی مقام پر ایک دوسرے کی جگہ آتے ہیں۔

مجمع بحار الانوار میں ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواتین کے خوشبو لگانے اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے کو ناپسند فرماتے۔ یہاں عطر سے وہ خوشبو مراد ہے جو اس طرح مہک دار ہو جو مرد لگاتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہاں را کی جگہ لام یعنی تعطل النساء لام کے ساتھ، یعنی عورت کا بغیر زیور اور مہندی کے ہونا مراد ہے کہ لام اور را ایک دوسرے کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں (یہ اگرچہ جائز ہے) مگر یہ بعض مقام پر جائز نہیں ہوتا کہ جہاں چاہیں ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ لیں۔ علماء نے تصریح کی ہے کہ "یوم تبلی السرائر" کی جگہ "سرائل" یا "یوم ترجف الارض والجبال" میں "جبال" کی جگہ "جبار" پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائیگی، جیسا کہ خانیہ اور منیہ وغیرہا میں ہے۔ پھر یہ تمام گفتگو جو میں نے کی ہے یہ صرف ظاء معجمہ کے لئے خاص ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی جاہل، لونڈی یا دیہاتی از عرب ضاد کی جگہ دال، طا، ذال یا زا اپنی زبان پر جاری کر دے کیونکہ ہماری گفتگو عرب خالص میں ہے نہ کہ اس قوم میں جو عجم کے ساتھ ملی ہو، اور اس کی زبان خلط ملط ہوگئی ہو۔ مثلا رجعت قہقری کی جگہ رجعت کہکری اور ثلثہ عشر کی جگہ "تلت عشر، خذ کذا کو خذ کدا، خذ کدا کاف کے کسر اور دال کے ساتھ پڑھتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر بے مقصد و لایعنی تغیرات یا بعض ایسے بدوی اور یمنی لوگوں سے ملا ہوں جو ہکذا کو ہچامی پڑھتے تھے مونث کو خطاب کرتے ہیں، منک کی جگہ منچ پڑھتے ہیں۔ بعض دیگر ایسے لوگ بھی میں نے دیکھے کہ جیم کو گاف کے ساتھ مثلا مسجد کو مسگد، جمال کو گمال بولتے ہیں۔

رضی نے کہا وہ باء جو فاء کی طرح ہے، سیرفی کہتا ہے: یہ لغت عجم میں کثرت کے ساتھ مستعمل ہے اور میرا گمان ہے کہ عرب نے عجم سے اختلاط کی وجہ سے یہ اخذ کیا ہے پ، ھر ضاد کی جگہ خالصا یا اشمام زا پڑھنے کے بارے میں جاہل لوگوں نے علماء کے کلام سے جو کچھ نقل کیا

ہے وہ بھی محفوظ نہیں، البتہ جن بعض عوام زماں سے متشابہ صوت سنا گیا ہے کہ وہ ض کی جگہ ظا پڑھنا چاہتے ہیں اور بعض دوسرے لوگ ادائیگی کی طاقت نہ رکھتے ہوئے بھی کوشاں رہتے ہیں ضاد اور ظا کے درمیان پڑھتے ہیں یہ لوگ بہتر اوسط راہ پر ہیں، ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر معاملہ میں تحقیق حق پر چلنا نصیب کرے۔ (آمین)

بالجملہ حق واضح یہی ہے کہ تمام حروف آپس میں متبائن اور ان کے مخارج الگ الگ ہیں۔ لہذا ضاد کا کسی بھی حرف کے ساتھ بدل کر پڑھنا مردود اور ناجائز ہے۔ اس حرف (ضاد) کو اللہ تعالی نے اتنا بلند پیدا کیا ہے کہ کوئی حرف بھی اس کا قریبی نہیں گردانا جا سکتا، اسی لئے سیبویہ نے کہا اور خوب کہا اگر صاد میں اطباق نہ ہو تو وہ سین بن جائے، اگر ظاء میں نہ ہو تو وہ ذال بن جائے اگر طاء میں نہ ہو تو وہ دال بن جائے اور ضاد کلام سے ہی خارج ہو جائے، کیونکہ اس کے متابدل کوئی حرف ہی نہیں اھ۔ اسے رضی نے نقل کیا

اور جو قاری پانی پتی منقول ہے اس کے بارے میں میں کہتا ہوں: تحقیقی بات یہ ہے کہ حروف کی صفات میں بعض ایسی صفات لازمہ ہیں جن کے فقدان سے حروف کی ذات کا فقدان لازم آتا ہے، مثلاً طاء میں اطباق اور تاء میں انفتاح اور اس کی رعایت نہایت ہی ضروری ہے، اور بعض حرف ایسے نہیں یعنی اگر انہیں ان صفات سے ادا نہ کیا جائے تو ان کی ذات ختم نہیں۔ مثلاً ہمزہ میں تہوع اور شین میں تفشی۔ یہ وہی ہے جو منح میں ہے کہ اس کے خروج کے وقت آواز کا منح کا اس طرح انتشار یہاں تک ہو کہ حروف کے ساتھ طرف لسان متصل ہو جائے، ایسے حرف میں سے ظاء کا مخرج بھی ہے حالانکہ اس کا اصل مخرج اس کے محاذات وسط سے اور حافۂ زبان ہے پس صفات حروف کی رعایت ہر جگہ لازم نہیں بلکہ بعض حروف کی صفات ایسی ہیں جن کا ترک ضروری ہے اور وہ رائے مخففہ میں مطلقا اور راء مثقلہ میں ایک بار سے زائد تکرار ہے یعنی را میں اس صفت کی موجودگی کا معنی یہ ہے کہ راء قابل تکرار ہے، یہ نہیں کہ اس میں تکرار ضروری ہے۔ یہ معنی اللہ تعالی کی توفیق سے میرے ذہن میں آیا اور اس کی تصریح مولانا علی قاری کے اس کلام میں ظاہر ہوئی جو انہوں نے ماتن کے قول "والراء بتکریر جعل" کے تحت کی ہے، قراء کے قول "راء میں تکرار ہے کا معنی یہ ہے کہ را تکرار کو قبول کرتا ہے کیونکہ اس کے تلفظ کے وقت طرف زبان حرکت کرتی ہے۔ جیسا کہ غیر ضاحک کو انسان

ضاحک کہا جائے کہ وہ ضحک کے قابل ہے۔اس معنی میں اسی طرف اشارہ ہے اوراس کی تکرار غلط ہے پس اس کے ساتھ تلفظ کے لئے اس سے بچنے کی معرفت ضروری ہے تا کہ غلطی سے بچا جا سکے۔جیسا کہ جادو کا علم اس لئے حاصل کیا جائے تا کہ اس کے نقصان سے بچائے جائے اور اس سے دافع کی معرفت ہو جائے اوراس کو اٹھایا جا سکے۔

جعبری نے کہا: سلامتی کا طریقہ یہ ہے کہ تلفظ کرنے والا اپنی زبان کے اوپر والے حصے کو تالو کے بلند حصے کے ساتھ ایک دفعہ مضبوط طریقہ سے ملائے اب جب وہ حرکت کرے گی تو ہر دفعہ مضبوط طریقہ سے ملائے،اب جب وہ حرکت کرے گی تو ہر دفعہ راپیدا ہوگا۔

مکی نے کہا ہے: قرات میں اخفاء تکریر ضروری ہے اور فرمایا: قاری پر لازم ہے کہ اس کے تکرار میں اخفاء کرے اور جب اظہار کرے تو حروف مشددہ میں کئی حروف سے کرے اور مخففہ میں دو حروف سے کرے اھ۔یہ عبارت کچھ اختصار کے ساتھ ہے اور ہر حرف کو اس کے مخرج سے اس طرح ادا کرنے کا وجوب اس معنی پر ہے کہ تمام حروف کا متساوی الاقدام ہونا مسلم ہے،اس میں ضاد ہی کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب اس کی صحیح ادائیگی دیگر حرف کی نسبت زیادہ مشکل ہے تو اس مشقت کے پیش نظر دیگر حروف کے اعتبار سے اس کے حکم وجوبی میں تخفیف ہوگی، کیونکہ مشقت آسانی لاتی ہے۔ہر مشکل معاملہ میں گنجائش ہے۔ اللہ تعالی کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر حکم تکلیف نہیں دیتا۔اللہ تعالی تم پر آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تنگی کا ارادہ نہیں فرماتا۔اور تمام خوبی اللہ تعالی کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے ہا ں ضاد میں تنگی کی وجہ سے اس کی ادائیگی کے لئے خوب اہتمام اور تحفظ ہونا چاہئے اور ادائیگی میں ہوش سے کام لیا جائے۔ (فتاوی رضویہ جدید۶/۲۸۶ تا ۳۰۱)

روافض قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے: اس میں کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے، کوئی کہتا ہے یہ نقص وتبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے

۔ (فتاوی رضویہ جدید۱۴/۲۵۹)

بیضاوی شریف مطبع لکھنو صفحہ ۴۲۸ میں ہے:

لحفظون ای من التحریف والزیادۃ والنقص ۔

تبدیل وتحریف اور کمی وبیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔

جلالین شریف میں ہے:

لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقص۔

یعنی حق تعالی فرماتا ہے: ہم خود اس کے نگہبان ہیں اس سے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کردے یا کچھ بڑھادے یا گھٹادے۔

جمل مطبع مصر جلد۲ ص۵۶۱ میں ہے:

بخلاف سائر الکتب المنزل فقدد خل فیھا التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فانه محفوظ عن ذلك لا یقدرا حدمن جمیع الخلق الانس والجن ان یزید فیه او ینقص منه حرفا واحد اوکلمة واحدۃ"

یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف وتبدیل نے دخل پایا، اور قرآن اس سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوق جن وانس کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھادیں یا کم کردیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ حم السجدہ میں فرماتا ہے:

وانه لکتٰب عزیز، لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید "(فصلت - ٤١ - ٤٢)

بیشک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے، باطل کو اس کی طرف اصلا راہ نہیں، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے، یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا۔

تفسیر معلم التنزیل شریف مطبوعہ بمبئی جلد۴ ص۳۵ میں ہے:

قال قتادہ والسدی الباطل ھو الشیطان لا یستطیع ان یغیر او یزید فیه او ینقص منه قال الزجاج معناہ انه محفوظ من ان ینقص منه فیأتیه الباطل من بین یدیه او یزید فیه فیاتیه الباطل من خلفه وعلی ھذا المعنی الباطل الزیادہ والنقصان "

یعنی قتادہ وسدی مفسرین نے کہا: باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کچھ گھٹا، بڑھا، بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا: باطل کہ زیادت ونقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے، کچھ کم ہو جا

ئے تو باطل سامنے سے آئے، بڑھ جائے تو پس پشت سے اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنوص ۲۱۷ میں ہے:

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه ذهب بعض اصحابهم الی ان القرآن العیا ذ بالله کا ن زا ئدا علی هذا المکتوب المقروء قد ذهب بتقصیر من الصحابة الجا معین العیا ذ بالله، لم یختر صاحب ذلك التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول فهو کا فر لا نکا ره الضروری۔

یعنی میں نے طبرسی رافضی کی مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس قدر موجود سے زائد تھا، جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذ اباللہ ان کے قصور سے جاتا رہا، اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۲۵۹ تا ۲۶۲)

﴿۲۱﴾ وان من شیء الا عندنا خزآئنه ز وما ننزلة الا بقدرٍ معلوم۔☆

اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں۔ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم انداز سے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ عالم مثال ہے جس میں ہر شی کی لاکھوں تصویریں اور تمثیلیں موجود ہیں۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۲۱)

﴿۳۰﴾ فسجد الملئکة کلهم اجمعون۔☆

تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرآن عظیم کا یہ ارشاد ہے۔ الف لام استغراق کا، پھر کلھم سے تاکید پھر اجمعون سے تاکید بر تاکید تو استثناء چہل ہزار کیونکر متصور۔ اور قصداً سجدہ نہ کرنا تو ملائکہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے معقول ہی نہیں۔

ہاں شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتاویل قول تعالیٰ: استکبرت ام کنت من العلین ٭ ایک صنف ملائکہ کو اس درجہ مستغرق مشاہدہ شیون جلال و جمال مانا کہ انہیں عالم و آدمی کسی کی خبر ہی نہیں۔ نہ وہ حکم کے مخاطب تھے، نہ انہیں خبر ہوئی، مگر حق یہ ہے کہ ظاہر نص کے خلاف و نا مسلم

﴿۷۲﴾لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون۔٭

اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مواہب میں ہے:

علی کل حال فهذا متضمن للقسم ببلد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولا یخفی ما فیه من زیاده التعظیم وقدروی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم با بی انت وامی یا رسول الله! لقد بلغ من فضیلتك عند الله ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ولقد بلغ بفضیلتك عنده ان اقسم بتراب قد میك فقال لا اقسم بهذا البلد۔

ہر حال میں یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی قسم کو متضمن ہے اور اس قسم میں جو عظمت و مرتبہ ہے وہ مخفی نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی بلند ہے کہ آپ کی حیات مبارکہ ہی کی اس نے قسم اٹھائی ہے نہ کہ دوسرے انبیاء کی، اور آپ کی عظمت و مرتبت اس کے ہاں اتنی عظیم ہے کہ اس نے " لا اقسم بهذا البلد " کے ذریعے آپ کے مبارک قدموں کے خاک کی قسم اٹھائی ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/۵۵۷)

۴۵۰۷۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما حلف الله بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال تعالیٰ: لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون، و حیاتك یا محمد صلی

---

۴۵۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۰۳ ٭

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ کہ آیت کریمہ "لعمرك" میں فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة النحل

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۴۳﴾وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحیٓ الیھم فسئلوٓا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔☆**

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حوادث غیر متناہی ہیں۔احادیث میں ہر جزئیہ کے لئے نام بنام تصریح احکام اگر فرمائی بھی جاتی ان کا حفظ وضبط نا مقدور ہوتا، پھر مدارج عالیہ مجتہدان امت کے لئے ان کے اجتہاد پر رکھے گئے وہ نہ ملتے، نیز اختلافات ائمہ کی رحمت ووسعت نصیب نہ ہوتی، لہذا احدیث نے بھی جزئیات معدودہ سے کلیات حاویہ مسائل نا محدودہ کی طرف استعارہ فرمایا، اس کی تفصیل وتفریع وتاصیل مجتہدین کرام نے جو فرمائی اور احاطہ تصریح نا متناہی کے تعذر نے یہاں بھی حاجت ایضاح مشکل، تفصیل مجمل، وتقیید مرسل باقی رکھی جو قرنا فقرنا طبقۃ فطبقۃ مشائخ کرام وعلمائے اعلام کرتے چلے آئے، ہر زمانہ کے حوادث تازہ احکام اس زمانے کے علمائے کرام حاملان فقہ وحامیان اسلام نے بیان فرمائے۔اور یہ سب اپنی اصل ہی کی طرف راجع ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذلک۔

درمختار میں ہے:

ولا یخلو الوجو د عمن یمیز هذا حقیقة لا ظنا وعلى من لم یمیزان یر جع لمن یمیز براء ة لذمة "۔

زمانہ ان لوگوں سے خالی نہ ہوگا جو یقینی طور پر نہ محض گمان سے اس کی تمیز رکھیں اور جسے اس کی تمیز نہ ہو اس پر واجب ہے کہ تمیز والے کی طرف رجوع کرے کہ بری الذمہ ہو۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵۶/۱۲۔۵۷)

**﴿۴۴﴾ بالبینٰت والزبر ط وانزلنآ الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم ولعلھم یتفکرون۔☆**

روشن دلیلیں اور کتابیں لیکر اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جوان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: " ھذا من محاسن نظم القرآن العظیم امر النا س ان یسئلو اھل العلم با لقرآن العظیم وارشد العلما ء ان لا یعتمد واعلی اذھا نھم فی فھم القرآن بل یر جعواا لی ما بین لھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرد النا س الی العلما ء والعلماء الی الحدیث والحدیث الی القرآن وان الی ربك المنتھی فکما ان المجتھدین لو ترکو االحدیث ورجعو الی القرآن فضلو ا کذا لك العامۃ لو ترکو المجتھدین ورجعوا الی الحدیث فضلوا ولھذا قال الامام سفیان بن عیینہ احد ائمۃ الحدیث قریب زمن الاما م الاعظم و الا مام الما لك رضی اللہ تعالی عنھم: الحدیث مضلۃ الاالفقھا ء نقلہ عنھم الامام ابن الحاج مکی فی مدخل۔

میں کہتا ہوں کہ یہ عبارت قرآن عظیم کی خوبیوں سے ہے، لوگوں کو حکم دیا کہ علماء سے پوچھو جو قرآن مجید کا علم رکھتے ہیں، اور علماء کو ہدایت فرمائی کہ قرآن کے سمجھنے میں اپنے ذہن پر اعتماد نہ کریں بلکہ جو کچھ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے بیان فرمایا اس کی طرف رجوع لائیں، تو لوگوں کو علماء کی طرف پھر علماء کو حدیث کی طرف اور حدیث کو قرآن کی طرف، اور بیشک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔ تو جس طرح مجتہدین اگر حدیث چھوڑ دیں تو قرآن عظیم کی طرف رجوع کرتے بہک جاتے یونہی غیر مجتہد اگر مجتہدین کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع لائیں تو ضرور گمراہ ہوجائیں، اسی لئے امام سفین بن عیینہ نے کہ امام اعظم وامام مالک کے زمانہ کے

قریب حدیث کے اماموں سے تھے فرمایا: کہ حدیث بہت گمراہ کردینے والی ہے مگر فقہاء کو ۔اسے امام ابن الحاج مکی نے مدخل میں نقل فرمایا ہے۔(حاشیہ فتاوی قدیم ۱۲/۵۶۔۵۷)

**﴿۸۹﴾ ویوم نبعث فی کل امۃ شھیدا علیھم من انفسھم وجئنا بک شھیدا علی ھؤلآء ط ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیء وھدی ورحمۃ وبشرٰی للمسلمین۔☆**

اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ۔اور اے محبوب تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیء وھدی ورحمۃ) قرآن عظیم تھوڑا تھوڑا کر کے تیئس برس میں نازل ہوا، جتنا قرآن عظیم اترتا گیا حضور پر غیب روشن ہوتا گیا، جب قرآن عظیم پورا نازل ہو چکا روز اول سے روز آخر تک کا جمیع ماکان وما یکون کا علم محیط حضور کو حاصل ہو گیا، تمامی نزول قرآن سے پہلے اگر کوئی واقعہ کسی حکمت الہیہ کے سبب منکشف نہ ہوا ہو تو احاطہ علم اقدس کا منافی نہیں، معہذا زمانہ افک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا جس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور کو علم نہ تھا، اپنے اہل کی برائت اپنی زبان سے فرمانا یہ بہتر ہوتا یا کہ "رب السموات والارض" نے قرآن کریم میں سترہ آیتیں ان کی براءت میں نازل فرمائیں جو قیامت تک مساجد ومجالس وجامع میں تلاوت کی جائیں گی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۴۵)

اور فرماتا ہے قرآن بناوٹ کی بات نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شئے کی تفصیل ہے اور اس کی گواہی کس قدر اعظم ہے کہ وہ ہر چیز کا تبیان ہے اور تبیان اس روشن اور واضح بیان کو کہتے ہیں جو اصلا پوشیدگی باقی نہ رکھے کہ زیادہ لفظ زیادت معنی پر دلیل ہوتی ہے اور بیان کے لئے ایک تو بیان کرنیوالا چاہئے وہ سبحانہ وتعالی ہے، اور دوسرا وہ جس کے لئے بیان کیا جائے اور وہ وہ ہیں جن پر قرآن اترا۔ ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اور اہل

سنت کے نزدیک شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو اس میں جملہ موجودات داخل ہو گئے۔فرش سے عرش تک اور شرق سے غرب تک ذاتیں اور حالتیں اور حرکات اور سکنات اور پلک کی جنبشیں اور نگاہیں اور دلوں کے خطرے۔اور ارادے اور ان کے سوا جو کچھ ہے اور انہیں موجودات میں سے لوح محفوظ کی تحریر ہے،تو ضرور کہ قرآن عظیم میں ان تمام چیزوں کا بیان روشن اور تفصیل کامل ہو (الدولۃ المکیہ ۲۷۱ تا ۲۷۵)

﴿۱۱۶﴾ ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلٰل وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب ط ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ۔☆

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

﴿۱۱۷﴾ متاع قليل ص ولهم عذاب اليم۔☆

تھوڑا برتنا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(بلا تحقیق کسی چیز کو حلال وحرام کہنا جائز نہیں) علماء تصریح فرماتے ہیں: ہمارے زمانہ اتقائے شبہات کا نہیں۔غنیمت ہے کہ آدمی آنکھوں دیکھے حرام سے بچے۔

فی فتا وی الاما م قاضی خاں قالو ا ليس زما ننا ز ما ن اجتنا ب الشبهات وانما على المسلم ان يتقى الحرام المعاين اه۔ وفى تجنيس الامام بر ها ن الدين عن ابى بكر ابراهم ليس هذا زما ن الشبها ت ان ا لحرام اغنا نا يعنى ان اجتنبت الحرام كفا ك اه ملخصا وعنهما فى الاشبا ه نحو ذلك وفى الطريقة وشرحها بعد النقل عن الاماالمعاصرين رحمهما الله تعالى زما نهما اى زما ن قاضى خان وصاحب الهداية رحمهما الله تعالى قبل ستما ئةسنة من اللهجر ة النبويه وقد بلغ التاريخ اليو م اى فى زما ن المصنف لهذا الكتاب رحمة الله تعالى عليه تسعما ئة وثما نين سنة من اللهجرة وبلغ التاريخ اليو م الى الف وثلث وتسعين سنةمن

الھجرۃ ولا خفاء ان الفساد والتغیر یزید ان بزیادۃ الزمان لبعدہ عن عھدالنبوۃ اہ ملخصا وفی العلمگیریۃ عن جواھر الفتاوی وعن بعض مشائخہ علیک بترک الحرام المحض فی ھذا لزمان فانک لا تحدشیئا لا شبۃ فیہ اہ "

فتاوی قاضی خان میں ہے: فقہاء فرماتے ہیں: ہمارا زمانہ شبہات سے اجتناب کا زمانہ نہیں، مسلمان پرلازم ہے کہ آنکھوں دیکھے حرام سے بچے اھ، امام برہان الدین کی تجنیس میں ابوبکر بن ابراہیم سے منقول ہے کہ یہ شبہات کا زمانہ نہیں ہے بیشک حرام نے ہمیں مستغنی کردیا یعنی اگر تو حرام سے بچے تو کافی ہے اھ۔

تلخیص اوران دونوں سے الاشباہ میں اسی کی مثل ہے۔الطریقۃ المحمدیہ اوراس کی شرح میں دو معاصر ائمہ رحمہما اللہ سے نقل کرنے کے بعد فرمایا: ان دونوں یعنی قاضی خان اور صاحب ہدایہ کا زمانہ سن ہجری کے اعتبار سے چھ سو سال پہلے کا ہے اورآج اس مصنف کے زمانے میں ۹۸۰ھ ہوگئی ہے اورآج (شرح لکھتے وقت) ۱۰۹۳ھ ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ عہد نبوت کی دوری کی وجہ سے جوں جوں زمانہ بڑھتا جاتا ہے فساد وتغیر میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے اھ ملخصا۔

فتاویٰ عالمگیری میں بحواللہ جواہر الفتاوی بعض مشائخ سے نقل کیا گیا ہے کہ اس زمانے میں تم پر محض حرام کا چھوڑنا واجب ہے، کیونکہ آج کوئی ایسی چیز نہیں پاؤ گے جس میں شبہ نہ ہو۔

سبحان اللہ" جب کہ چھٹی صدی بلکہ اس سے پہلے سے ائمہ دین یوں ارشاد فرماتے آئے تو ہم پسماندوں کو اس چودھویں صدی میں کیا امید ہے "فانا للہ وانا الیہ راجعون"

ایسی ہی وجوہ ہیں کہ حدیث میں آیا:

"انکم فی زمان من ترک منکم عشرما امر بہ ھلک ثم یاتی زمان من عمل منھم بعشر ما امربہ نجا اخرجہ الترمذی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "

تم (اے صحابہ کرام) اس زمانے میں ہو کہ تم میں سے جو شخص اس چیز کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو ہلاک ہوگا، پھر ایک زمانہ آئے گا کہ تم میں سے جو آدمی اس چیز کے دسویں حصہ پر بھی عمل کریگا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ نجات پائے گا۔ترمذی

وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ہاں جو شخص بحکم

قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیف وقد قیل :اخرجه خ وغیر ہ عن عقبة بن الحارث النو فلی وقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اتقی الشبها ت فقد استبرأ لدینه وعرضه اخرجه الستة عن النعما ن بن بشیر رضی الله تعالی عنهم

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد: جسے امام بخاری وغیرہ نے عقبہ بن حارث نوفلی سے روایت کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے (کہ تو اس سے مباشرت کرے) جب کہ کہا گیا ہے: (تو اس کا بھائی ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی۔ اس حدیث کو اصحاب صحاح ستہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا ہے۔

بچنا چاہئے اور ان امور کا کہ ہم مقدمہ میں ذکر کر آئے لحاظ رکھنا بہتر وافضل اور نہایت محمود عمل مگر اس کے علاوہ کا حکم صرف اسی کے نفس پر ہے کہ اس کے سبب اصل شے ممنوع کہنے لگے یا جو مسلمان اسے استعمال کرتے ہوں ان مسلمانوں کی تشنیع وتحقیر سے تو محفوظ رہتا۔

(فتاوی رضویہ جدید۴/۵۴۷تا۵۴۹)

کتابوں کے جھوٹے حوالے دینا کذب وافتراء اور وہ بھی علماء پر اور وہ بھی امور دین میں یہ سب سخت گناہ ہیں۔ مسائل میں علماء پر افتراء شرع پر افتراء اور شرع پر افتراء خدا پر افتراء۔ (فتاوی رضویہ جدید۶/۳۹۵)

ایک سفیہ مغرور محبوبان خدا سے بھی نفور خود حضور پر نور اکرم المحبوبین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وہ ناپاک الفاظ کہے اور وہ بھی یوں کہ معاذ اللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرائے۔ یعنی "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ مر کر مٹی میں ملنے کا مزا لگ کھلے گا اور یہ ضرور پوچھا جائے کہ حدیث کے کون سے لفظ میں اس ناپاک معنی کی بو تھی جو تو نے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کیا، حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پر لا سرا۔

(۱۱۶) خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جس چیز کو عام ومطلق رکھا دوسرا اسے مخصوص ومقید کرنے والا کون۔ خدا اور رسول عز مجدہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جس سے منع نہ فرمایا دوسرا اسے منع کرنے والا کون۔ (فتاوی رضویہ جدید ۸/۵۳۵)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الاسراء

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**〈۱۲〉وجعلنا الیل والنھار اٰیتین فمحونآ اٰیۃ الیل وجعلنآ اٰیۃ النھار مبصرۃً لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب ط وکل شیء فصلنٰہ تفصیلاً۔☆**

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔ تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی۔ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی۔ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ اور۔ برسوں کی گنتی اور حساب جانو اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرمادی۔

### 〈۱〉امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ نے نماز و روزہ و حج و زکوۃ و عدت وفات و طلاق و مدت حمل وایلاو تاجیل عنین و منتہائے حیض و نفاس وغیرذلک امور کے لئے یہ اوقات مقرر فرمائے، یعنی طلوع صبح و شمس و شفق و نصف النہار و مثلین و روز و ماہ و سال ان سب کے ادراک کا مدار رویت و مشاہدہ پر ہے، ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد کسی حساب یا قانون عقلی سے مدرک ہو جاتا، ہاں رویت مشاہدہ ان سب کے ادراک کا سبب کافی ہے اور یہی اس شریعت عامہ تامہ شاملہ کاملہ کے لائق شان تھا کہ تمام جہاں کے لئے اتری اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ دقائق حسابات ہیئت و زیج کی تکلیف انہیں نہیں دی جا سکتی۔ انا امتہ امیۃ لا نکتب ولا نحسب، فرما کر اپنے تمام غلاموں کے لئے ایک آسان اور واضح راستہ کھول دیا اور ان تمام اوقات کے لئے حکیم رحیم عزوجل جلالہ نے دو کھلی نشانیاں مقرر فرمادیں، چاند اور سورج، جن کے اختلاف احوال پر نظر کر کے خواص و عوام سب اوقات مطلوبہ شرعیہ کا ادراک کر سکیں۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۴/۶۴۳)

پھران میں بعض تو وہ ہیں جن کا مدار صرف رویت ہی پر رہا، وہ ہلال ہے کہ" ان اللہ امدہ لرؤیتہ"۔ اس کے ظہور وخفا کے وہ اسباب کثیرہ نامنضبط ہیں جن کے لئے آج تک کوئی قاعدہ منضبط نہ ہو سکا، ولہذا بطلیموس نے مجسطی میں باآنکہ متحیرہ خمسہ وکواکب ثوابت کے ظہور وخفا کے لئے باب وضع کئے مگر رویت ہلال سے اصلا بحث نہ کی، وہ جانتا تھا کہ یہ قابو کی چیز نہیں، اس کا میں کوئی ضابطہ کلیہ نہیں دے سکتا۔ بعد کے لوگوں نے اپنے تجارب کی بناء پر اگر چہ بلحاظ درجہ ارتفاع یا بعد سواء یا بعد معدل وقوس تعدیل الغرب وغیرہ ذلک کچھ باتیں بیان کیں مگر وہ خود ان میں بشدت مختلف ہیں اور باوصف اختلاف کوئی اپنے قرار داد پر جازم بھی نہیں جیسا کہ واقف فن پر ظاہر ہے، اسی لئے اہل ہیئت جدیدہ باآنکہ محض فضول باتوں میں نہایت تدقیق تعمق کرتے ہیں اور سالانہ المینک میں ہر روز کے لئے قمر کے ایک ایک گھنٹہ کا میل ومطالعہ قمر اور ہر مہینہ میں آفتاب کے ساتھ اس کے جملہ انظار اجتماع واستقبال وتربیع الیمین والسیر کے وقت دیتے ہیں اور ہر ہر تاریخ پر متحیرات وثوابت کے ساتھ اس کے قرانات بیان کرتے ہیں مگر رؤیت ہلال کا وقت نہیں دیتے وہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ ہمارے بوتے کا نہیں، لہذا ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ اس بارے میں قول اہل توقیت پر نظر نہ ہوگی۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۴/۶۴۴)

**﴿۱۵﴾ من اهتدی فانما یهتدی لنفسه ج ومن ضل فانما یضل علیها ط ولا تزر وازرة وزر اخری ط وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔☆**

جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا۔ اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل فترت جنھیں انبیاء اللہ صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم کی دعوت نہ پہنچی تین قسم ہیں

اول: موحد جنہیں ہدایت ازلی نے اس اندھیرے میں بھی راہ توحید دکھائی جیسے قیس بن ساعدہ وزید بن عمرو بن نفیل وعامر بن الظرب عدوانی وقیس بن عاصم تمیمی وسفیان بن ابی امیہ کنانی وزہیر بن ابی سلمی شاعر مشہور وغیرہم رحمۃ اللہ تعالی علیہم۔

دوم: مشرک کہ اپنی جہالتوں ضلالتوں سے غیر خدا کو پوجنے لگے جیسے کہ اکثر عرب۔
سوم: غافل کہ براہ سادگی یا انہماک فی الدنیا انھیں اس مسئلہ سے کوئی بحث ہی نہ ہوئی بہائم کی مثل زندگی کی اعتقادیات میں غرض سے نظر ہی نہ رکھی، یا نظر وفکر کی مہلت نہ پائی، بہت زنان واہل بوادی کی نسبت یہی مظنون ہے۔

"قال العلا مة الزرقا نی : ومن جا هلية عم الجهل فيها شرقاً وغربا و فقد فيها من يعرف الشرا ئع ويبلغ الدعوة على وجهها الا نفرا يسيرا من احرا ر اهل الكتا ب مفر قين فى اقطا ر الا رض كا لشا م وغيرها وان كا ن النسا ء اليوم مع فشو الا سلام شرقا و غربا لا يدرين غا لب احكا م الشريعة لعدم مخا لتطهن الفقها ء فما ظنك بزما ن الجا هليته والفترةالذى رجا له لا يعرفو ن ذالك فضلا عن نسا ئه ولذا لما بعث صلى الله تعالى عليه وسلم تعجب اهل مكة قا لوا ابعث الله بشرا رسولا وقا لوا لو شا ء ربنا لا نزل ملئكته وكا نوايظنون ان ابرا هيم عليه السلا م بعث بما هم عليه فا نهم لم يجد وا من يبلغهم شريعته على وجهها لد شو رها وفقد من يعرفها اذكا ن بينهم وبينه ازيد من ثلثته الا ف سنته ۔قا له فى مسا لك الحنفاء والدرج المنيفة اه با ختصا ر"

ایسا عہد جاہلیت جس میں مشرق ومغرب ہر طرف جہالت عام ہے۔احکام شریعت جاننے والے اور صحیح طور سے دعوت کی تبلیغ کرنے والے ناپید ہیں۔صرف چند علماء اہل کتاب ہیں جو اطراف زمین شام وغیرہ میں منتشر ہیں۔اور آج جبکہ اسلام شرق وغرب میں پھیل چکا ہے عورتوں کا یہ حال ہے کہ اکثر احکام شرع سے بے خبر رہتی ہیں، کیونکہ علماء سے ان کا ربط اور وابستگی نہیں۔

پھر عہد جاہلیت اور زمانہ ءفترت کی عورتوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جبکہ عورتیں درکنار مرد بھی ان سب سے نا آشنا ہوتے تھے۔اسی لئے تو جب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اہل مکہ کو تعجب ہوا۔بولے: کیا اللہ نے کسی انسان کو رسول بنا کر مبعوث کیا ہے؟ اور
بولے: اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتہ اتارتا، وہ تو یہاں تک سمجھا کرتے تھے کہ جو کچھ وہ کررہے

ہیں ان ہی باتوں کولیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے،اس غلط خیال کی یہی وجہ تھی کہ شریعت ابراہیمی کو صحیح طور سے کوئی پہچاننے والا ہی ان کو نہ ملا، کیونکہ اس کے نشانات مٹ گئے تھے اوراس کے جاننے والے بھی ناپید ہو چکے تھے،اس لئے کہ ان اہل مکہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان تین ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ تھا۔یہ ’’مسالک الحنفاء‘‘اور’’الدرج المنیفہ‘‘میں فرمایا گیا ہے۔باختصار

جماہیر ائمہ اشاعرہ رحم اللہ تعالی علیھم کے نزدیک جب تک بعثت اقدس حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوکردعوت الٰہیہ انھیں نہ پہنچے۔یہ سب فرقہ ناجی وغیر معذب تھے ۔لقولہ تعالی :وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا ۔ ہم عذاب فرمانے والے نہ تھے یہاں تک کہ بھیج لیں رسول۔

”والجواب بتعميم الرسول العقل اوتخصيص العذا ب بعذاب الدنيا خلاف الظا هر فلا يصا ر الا اليه بمو جب ولا موجب، اقول: بلى احا ديث صحيحة صريحة كثيرة بثيرة نا طقة بعذا ب بعض اهل الفترة كعمر و بن لحى وصا حب المحجن وغيرها وبه عمل ان ردها بجعلها معا رضة للقطعى كما صد رعن العلامة الآبى والامام السيوطى وكثير من الا شعرية لا سبيل اليه فان قطعية الدلالة غير مسلم فلايهجم بمثل ذ لك على رد الصحاح والكلام ههنا طويل ليس هذا مو ضعه ولا نحن بصدده “

اشاعرہ کے جواب میں یہ کہنا کہ رسول سے مراد عام ہے خواہ انسان ہو یا عقل یا یہ کہ عذاب سے مراد صرف عذاب دنیا ہے۔(یعنی جب تک ہم کوئی رسول نہ بھیج لیں دنیا میں عذاب نہیں دیتے اور عذاب آخرت دعوت رسول پہنچے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔)یہ(تاویل)خلاف ظاہر ہے جس کی طرف رجوع کا کوئی موجب نہیں۔

اقول :کیوں نہیں بہت ساری صحیح صریح حدیثیں بعض اہل فترت کے عذاب (دنیاوی)پرناطق ہیں، جیسے عمرو بن لحی اور ٹیڑھے ڈنڈے والا آدمی (جو اپنے ڈنڈے سے لوگوں کی چیزیں اچک کر چرالیتا تھا)اوران دونوں کے علاوہ سے متعلق بھی۔

اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان صحیح حدیثوں کو رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں یہ کہتے ہو

ئے کہ یہ احادیث نص قطعی کے خلاف ہیں جیسا کہ علامہ آبی ،امام سیوطی اور بہت سے اشعریہ نے یہی کہہ کر رد کیا ہے۔ہم کہتے ہیں کہ اس معنی پر آیت کی دلالت قطعی ہونا مسلم نہیں تو پھر غیر قطعی الدلالۃ نص سے احادیث صحیحہ کے رد کا ارتکاب نہیں کیا جا سکتا۔کلام یہاں پر طویل ہے جس کا یہ محل نہیں اور نہ ہی یہاں پر ہمارا مقصود ہے۔خصوصاً جہال عرب جنہیں قرآن عظیم جا بجا امی وجاہل وبے خبر وغافل بتا رہا ہے،صاف ارشاد ہوتا ہے:

تنزیل العزیز الرحیم لتنذر قوما ما انذر اباء ھم فھم غافلون ۔ [یٰس ۔۵،۶]

**اتارا ہوا زبردست مہر والے کا کہ تو ڈرائے ان لوگوں کو کہ نہ ڈرائے گئے ان کے باپ دادا تو وہ غفلت میں ہیں۔**

اور خود ہی ارشاد ہوتا ہے:

ذلک ان لم یکن ربک مھلک القری بظلم واھلھا غافلون ۔[الانعام ۔۱۳۱]

**یہ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ظلم سے جب کہ ان کے رہنے والے غفلت میں ہوں۔**

قلت: ای وھذاو ان کان ظاھرافی عذاب الدنیا وعذاب الآخرۃ منتف بالفحویٰ فان الملک الکریم الذی لم یرض للغافل بعذاب منقطع لا یرض أذاب دائم من باب اولی ،اقول: لکن الغفلۃ انما ھی علی امر الرسالۃ والنبوۃ والسمعیات کبعث وغیرہ ، وقد قلنا بموجبھا فی ذلک اما التوحید فلا غفلۃ عنہ مع وضوح الدلائل وکفایۃالعقل وقد قال تعالی : قل لمن الارض ومن فیھا ان کنتم تعلمون ، سیقولون للہ ، قل افلا تذکرون ۔ قل من رب السمٰوٰت السبع ورب العرش العظیم سیقولون اللہ، قل افلا تتقون ۔ قل من بیدہ ملکوت کل شیء وھو یجیر ولایجار علیہ ان کنتم تعلمون ۔ سیقولون للہ قل فانیٰ تسحرون [المؤمنون ۔۸۴تا۸۹]

وقال تعالی :ولئن سألتھم من خلق السمٰوٰت والارض وسخر الشمس

والقمر لیقو لون اللہ ،فا نیٰ یؤ فکون ۳ [العنکبوت۔ ٦١] الی غیر ذ لك من ا لأیا ت کل ذلك مع قو له عز من قا ئل ۔

ان تقو لوا: انما انز ل الکتا ب علی طا ئفتین من قبلناو ان کن عن درا ستھم لغا فلین ۔[الانعام۔]فا فھم"قلت: یہ آیت اگر چہ غفلت والے سے عذاب دنیا کی نفی میں ظاہر ہے اور عذاب آخرت کی نفی مفہوم سے ہو جاتی ہے، کیونکہ جس بادشاہ کریم نے غافل کے لئے دنیا کا فانی عذاب پسند نہ کیا وہ آخرت کا دائمی عذاب بدرجہ اولی پسند نہ فرمائیگا۔

اقول: لیکن یہ وہ غفلت ہے جو رسالت .نبوت اور سمعی عقائد بعثت وغیرہ کے باب میں ہواور اس باب میں موجب غفلت پائے جانے کے ہم قائل ہیں۔لیکن توحید سے غفلت کا کوئی موجب نہیں جب کہ اس کے دلائل واضح ہیں اور عقل اس کی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔باری تعالی کا ارشاد ہے:تم فرماو: کس کی ہے زمین اور جو اس میں ہیں اگر تم جانتے ہو۔بولیں گے اللہ کی۔تم فرماو: پھر تم کیوں دھیان نہیں دیتے۔تم فرماؤ کون ہے ساتوں آسمان کا مالک اور بڑے عرش کا مالک۔بولیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے۔فرماؤ: پھر تم کیوں نہیں ڈرتے۔تم فرماؤ: کون ہے جس کے ہاتھ ہر چیز کا اقتدار ہے اور وہ پناہ دینے والا ہے اور اس کے خلاف پناہ نہیں دی جاسکتی اگر تم جانکار ہو۔بولیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے،فرماؤ: پھر تم کس جادو کے فریب میں پڑے ہو۔۔

اورارشاد باری ہے:اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند،تو ضرور کہیں گے اللہ نے، پھر کہاں اوندھے جاتے ہیں؟

اور ان کے علاوہ آیات ۔اور ساتھ ہی یہ ارشاد بھی ہے،کبھی تم کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے پڑھانے سے غافل تھے۔فافھم

ائمہ ماترید یہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ائمہ بخارا وغیرہم بھی اس کے قائل ہوئے۔امام محقق کمال الدین ابن الہمام قدس سرہ نے اس کو مختار رکھا ۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قا ل ائمة بخارا منا لا یجب ایمان ولا یحرم کفر قبل البعثة کقول الاشا عرة "

ہم میں کے ائمہ بخارا نے اشاعرہ کی طرح فرمایا: قبل بعثت وجوب ایمان اور حرمت کفر دونوں نہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے:

عند الاشعرية والشيخ ابن الهمام لا يؤاخذون ولوا توا با لشرك والعياذ با لله تعالى۔

اشعریہ اور شیخ ابن الھمام کے نزدیک ان سے مواخذہ نہیں اگرچہ مرتکب شرک ہوں والعیا ذ با للہ تعالی ۔

حاشیہ طحطاویہ علی الدرالمختار میں ہے:

اهل الفترة نا جون ولو غيروا و بدلوا على ما عليه الا شا عرة و بعض المحققين من الما تريد ية ۔ ونقل الكما ل فى التحرير عن ابن عبد الد ولة انه المختا رلقو له تعالى: وما كنا معذ بين حتىٰ نبعث رسو لا [بنی اسرائیل۔۱۵]

وما فى الفقه الاكبر من ان وا لديه صلى الله تعالى عليه و سلم ما تا على الكفر فمد سو س على الامام الخ ۔

اہل فترت ناجی ہیں اگرچہ تغیر وتبدیل کے مرتکب ہوں۔اس پر اشاعرہ اور بعض محققین ماتریدیہ ہیں۔کمال ابن ہمام تحریر میں ابن عبدالدولہ سے ناقل ہیں کہ یہی مختار ہے۔کیونکہ ارشاد باری ہے: ہم عذاب فرمانے والے نہیں جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

اور فقہ اکبر میں جو ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین نے حالت کفر میں انتقال کیا تو یہ مصنف فقہ اکبر امام اعظم پر دسیسہ کاری ہے۔

اس قول پر تو ظاہر ہے کہ اہل فترت کو تا زمان فترت کافر نہ کہا جائے گا کہ وہ ناجی ہیں اور کافر ناجی نہیں۔تو شکل ثانی نے صاف نتیجہ دیا کہ وہ کافر نہیں۔

وعلى هذا استدل به السيد العلا مة على نز هة الابوين الشريفين عن الكفر ۔ ورضى الله تعا لى عنهما وعن كل من احب اجلا لهما اجلا لاً لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔اسی بنیاد پر اس سے علامہ طحطاوی نے والدین کریمین کے کفر سے منزہ ہونے پر استدلال کیا ہے۔اللہ تعالی ان دونوں سے راضی ہوا اور ہر اس شخص سے جو

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اکرام کی خاطر ان کا اکرام پسند کرے۔
ولھذا ائمہ اشاعرہ میں کوئی انہیں مسلم کہتا ہے کوئی معنی مسلم میں۔

قال الزرقانی : ثم اختلفت عبارۃ الاصحاب فیمن لم تبلغہ الدعوۃ فاحسنہا من قال انہ ناج وایاھا اختار السبکی ۔ ومنھم من قال علی الفترۃ ۔ ومنھم من قال مسلم،قال الغزالی التحقیق ان یقال فی معنی مسلم ۔

زرقانی نے فرمایا: پھر اصحاب وائمہ رحمھم اللہ کی عبارتیں اس کے بارے میں مختلف ہو گئیں جسے دعوت نہ پہنچی۔سب سے عمدہ عبارت اس کی ہے جس نے کہا کہ وہ ناجی ہے۔اسی کو امام سبکی نے اختیار کیا۔کسی نے کہا کہ وہ فترت پر ہیں، کسی نے کہا مسلم ہیں۔امام غزالی نے کہا کہ تحقیق یہ ہے اسے معنی مسلم میں کہا جائے۔

اس طور تو خود ابو طالب پر حکم کفر اس وقت سے ہوا جب بعد بعثت اقدس تسلیم اسلام سے انکار کیا۔اور یہ وقت وہ تھا کہ حضرت مولی کرم اللہ وجہہ الاسنی خود اسلام لاکر حکم تبعیت سے قطعا منزہ ہو چکے تھے۔ وللہ الحمد ۔

بعض علماء قائل تفصیل ہوئے کہ اہل فترت کے مشرک معاقب اور موحد وغافل مطلقا ناجی۔یہ قول اشاعرہ سے امامین جلیلین نووی ورازی رحمھما اللہ تعالی کا ہے۔

وتعقبہ الامام الجلال السیوطی فی رسائلہ فی الابوین الکریمین رضی اللہ تعالی عنھما بما یرجع الی القول بالامتحان ـ والعلامۃ ابو عبد اللہ محمد بن خلف الابی فی اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم کمانقل کلامہ فی المواھب اقول لکنہ عاد ـ آخرا الی تسلیمہ حیث قال اولاً : لما دلت القواطع علی انہ لا تعذیب حتی تقوم الحجۃ علمنا انھم غیر معذبین، ثم استشعر ورودالاحادیث وقسمھم آخر الکلام الی موحد و مبدل و غافل ـ ثم قال: فیحمل من صح تعذیبہ علی اھل القسم الثانی لکفرھم بما تعدوا بہ من الخبائث ـ واللہ تعالی قد سمی جمیع ھذا القسم کفارا و مشرکین ـ فانا نجد القرآن کلما حکی حال احدھم سجل علیھم بالکفر والشرک کقولہ تعالی : ماجعل اللہ من بحیرۃ ـثم قال تعالی : ولکن الذین کفروایفترون علی اللہ الکذب واکثرھم لا یعقلون

[المائدۃ۔۱۰۳] الخ فھذا کما تری رجوع الی ما قال ھذا ن الا ما ما ن من تعذیب من اشرك منھم اقول وفی استدلا له با لآ یة خفاء ظا ھر اذ لیست نصاً فی ان المرا دبھم من اخترع ذلك من اھل الفترۃ بل الکفا ر لما تدینوا بتلك الا با طیل سجل علیھم با نھم یفترون علی اللہ الکذب ۔ وبا لجملة فمفا د الآ یة ان الکا فرین یفترون لا ان المفترین کلھم کا فرون حتی یکون تسجیلا علی کفر اھل الفترۃ ۔

اس قول کا امام جلال الدین سیوطی نے اسلام والدین کریمین رضی اللہ تعالی عنھما سے متعلق اپنے رسائل میں تعاقب کیا ہے جسکا مآل یہ کہ پہلے اہل فترت کا امتحان پھر فیصلہ۔علامہ ابوعبداللہ محمد بن کلف امی مالکی نے بھی اکمال الاکمال شرح مسلم میں قول مذکور کا تعاقب کیا ہے جیسا کہ مواہب لدنیہ میں ان کا کلام منقول ہے۔

اقول مگر اخیر میں چل کر انھوں نے اس قول کو تسلیم کر لیا ہے،اس طرح کہ پہلے فرمایا کہ جب قطعی نصوص نے بتایا کہ حجت قائم ہوئے بغیر عذاب نہ دیا جائے گا تو ہم نے جانا کہ ان پر عذاب نہ ہوگا۔پھر انہیں خیال ہوا کہ تعذیب کے بارے میں حدیثیں بھی وارد ہیں تو آخر کلام میں اہل فترت کو انہوں نے تین قسمیں (۱) موحد (۲) مبدل (۳) اور غافل میں تقسیم کیا، پھر فرمایا کہ جن کی تعذیب کی صحت ثابت ہے انہیں قسم ثانی والوں پر محمول کیا جائے گا،اس لئے کہ وہ اپنے برے افکار واعمال کے ذریعہ حد سے تجاوز کرنے کے باعث کافر ہوئے،اور اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے سارے لوگوں کو کفار ومشرکین کے نام سے موسوم کیا ہے، کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن ان میں سے جب کسی کا حال بیان فرماتا ہے تو صاف ان کے کافر ومشرک ہونے کا حکم ثبت فرمادیتا ہے، جیسے یہ ارشاد باری ہے: اللہ نے مقرر نہ کیا بحیرہ (کان چرا ہوا) الآیۃ ۔پھر یہ ارشاد ہے: لیکن جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

تو یہ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اسی کی طرف رجوع ہے جو امام نووی وامام رازی نے فرمایا کہ اہل فترت کے مشرکوں پر عذاب ہوگا۔

اقول: ہاں علامہ آبی نے آیت مذکورہ سے جو استدلال کیا ہے اس میں کھلا ہوا خفا ہے،

کیونکہ آیت اس بارے میں نص نہیں کہ ان سے اہل فترت ہی کے (بحیرہ وغیرہ کا) اختراع کرنے والے مراد ہیں۔ بلکہ کفار نے جب ان باطل چیزوں کو اپنے دین واعتقاد میں داخل کرلیا تو انکے بارے میں یہ حکم ثابت فرمایا کی وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ آیت کا مفاد یہ ہے کہ کافرین افترا کرتے ہیں۔ نہ یہ کہ سارے افترا کرنے والے کافر ہیں۔ کہ اہل فترت کے کفر کی تصریح ہو۔

ردالمختار میں یہی قول ائمہ بخارا کی طرف نسبت کیا:

علی خلاف ما قدمنا عن القاری والطحطاوی و بحر العلوم ۔ رحمھم اللہ تعالی ۔ حیث قال : نعم البخاریون من الماتریدیۃ وافقوا الاشاعرۃ وحملوا قول الامام : لا عذر لاحد فی الجھل بخالقہ علی ما بعد البعثۃ ۔ واختارہ المحقق ابن الھمام فی التحریر ۔ لکن ھذا فی غیر من مات معتقد اللکفر ۔ فقد صرح النووی والفخر الرزی فھو فی النار ۔ وعلیہ حمل بعض المالکیۃ ما صح من الاحادیث فی تعذیب اھل الفترۃ ۔ الخ ۔

اس کے برخلاف جوہم نے پہلے مولانا علی قاری وطحطاوی اور بحرالعلوم رحمھم اللہ تعالی سے نقل کیا علامہ شامی نے اس طرح فرمایا کہ ہاں ماتریدیہ میں سے ائمہ بخارا اشاعرہ کے موافق ہوئے۔ انہوں نے امام اعظم کے قول: اپنے خالق سے جاہل رہنے میں کسی کے لئے کوئی عذر نہیں، کو مابعد بعثت پر محمول کیا۔ اسی کو محقق ابن الہمام نے تحریر میں اختیار کیا۔ لیکن یہ قول جولوگ کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے مرگئے ان کے علاوہ کے بارے میں ہے۔ امام نووی اور فخرالدین رازی نے تصریح فرمائی ہے کہ جو قبل بعثت حالت شرک میں مرگئے جہنم میں ہونگے ،اسی پر بعض مالکیہ نے فی تعذیب اہل فترت سے متعلق احادیث صحیحہ کو محمول کیا ہے۔

جمہور ائمہ ماتریدیہ قدست اسرارہم کے نزدیک اہل فترت کے مشرک، معاقب۔ موحد، ناجی۔ غافلوں میں جس نے مہلت فکر وتامل نہ پائی، ناجی۔ پائی، معاقب۔

وھو المؤید بما نقل عن امام المذھب رضی اللہ تعالی عنہ من قولہ : لا عذر لاحد الخ ۔ وحمل البخاریین لا یجری فی قولہ الآخر فیما نقل عنہ ۔ انہ لم لم یبعث اللہ رسولا توجب علی الخلق معرفتہ بعقولھم ،، لکن اولہ المحقق

بحمل الوجو ب علی العر فی ۔ ای لکا ن ینبغی لهم ذ لك ۔ اقو ل: ویرد علی ظوا هر هذه الاقوا ل جمیعا احا دیث الامتحا ن ۔ وهی صحیحة کثیرة لا ترد ولا ترام ۔ وقد عد السیو طی جملة منها قا ل: والمصحح منها ثلثة۔ الا ول حدیث الا سود بن سریع و ابی هریرة معا مر فو عا اخرجه احمد وابن را هو یه والبیهقی وصححه وفیه : واما الذی ما ت فی الفترة فیقول رب ما آتانی لك رسول ،فیا خذ موا ثیقهم لیطیعنه، فیرسل الیهم ان اد خلو النا ر ۔ فمن دخلها کا نت علیه بر د ا و سلاما ۔ ومن لم ید خلها سحب الیها ۔ وا لثا نی حدیث ابی هریرة مو قو فا ۔ وله حکم الرفع لا ن مثله لا یقا ل من قبل الرا ی ۔اخرجه عبد الرزا ق وابنا جریر وا بی حا تم وابن المنذر فی تفا سیرهم ،واسنا ده صحیح علی شرط الشیخین۔والثالث حدیث ثوبان مرفوعا اخرجه البزار والحاکم فی المستدرك وقال صحیح علی شرط الشیخین واقره الذهبی ۔ الخ ۔ وذلك لا ن الامتحا ن یو جب الوقف والقول بشیٔ یخا لفه بید ان تما م ورو ده انما هو علی الاشا عرة الذین اطلقوا القو ل بالنجا ة اما المفصلون من اصحا بنا فلهم ان یقو لوا ینحو هذا ویعا قب ذ لك بعد الا متحا ن۔ ولی ههنا کلام آ خر فی تحقق المرام لا اذ کره لخو ف الا طا لة وغرا بة المقا م ۔ فلنرجع الی ما کنا فیه۔

یہی قول تائید یافتہ ہے اس سے جو امام مذہب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ کسی کے لئے اپنے خالق سے جاہل رہنے میں کوئی عذر نہیں۔ اور اہل بخارا کا بعد بعثت والوں پر اس قول کو محمول کرنا امام سے منقول اس دوسرے قول میں نہ چل سکے گا کہ۔ اگر اللہ تعالی کوئی رسول نہ مبعوث فرماتا تو بھی مخلوق پر اپنی عقلوں کے ذریعہ خالق کی معرفت واجب ہوتی۔

لیکن محقق ابن الہمام نے اسے وجوب عرفی پر محمول کر کے تاویل کی ہے یعنی ان کے لئے یہی مناسب ہوتا۔

اقول: ان تمام اقوال کے ظاہر پر احادیث امتحان سے اعتراض وارد ہوگا اور یہ حدیثیں صحیح بھی ہیں کثیر بھی، اس قابل نہیں کہ رد کی جائیں یا انہیں رد کرنے کا ارادہ کیا جائے۔ امام سیو طی نے ان میں کچھ حدیثیں شمار کرائی ہیں، فرمایا کہ ان میں تصحیح یافتہ تین ہیں۔

اول: اسود بن شریع وابو ہریرہ۔دونوں حضرات کی حدیث مرفوع جس کی تخریج امام احمد اور ابن راہویہ اور بیہقی نے کی ہے۔اور بیہقی نے اسے صحیح بھی کہا ہے،اس حدیث میں ہے لیکن وہ جو فترت میں مرگیا تو عرض کرے گا: خداوندا میرے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تو ان سے عہدو پیمان لیگا کہ اب ضرور اس کا حکم مانیں گے تو انہیں پیغام بھیجے گا کہ دوزخ میں داخل ہو جاؤ جو داخل ہوگا اس پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جائے گی، جو نہ داخل ہوگا اسے گھسیٹ کر لایا جائے گا۔

دوم۔:ابو ہریرہ کی حدیث موقوف یہ بھی مرفوع کے حکم میں ہے، کیونکہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاسکتی،اس کی تخریج عبدالرزاق نے کی ہے اور ابن جریر وابن ابی حاتم وابن المنذر نے اپنی تفاسیر میں کی ہے اس کی اسناد صحیح بر شرط شیخین ہے۔

سوم: حضرت ثوبان کی حدیث مرفوع جس کی تخریج بزار نے کی ہے،حاکم نے مستدرک میں تخریج کر کے فرمایا کہ صحیح بر شرط شیخین ہے اور ذہبی نے اسے مقرر رکھا،وجہ اعتراض یہ ہے کہ جب فیصلہ بعد امتحان ہوگا تو ہم پر توقف لازم ہے اور کوئی صریح حکم لگا دینا اس کے خلاف ہے۔

لیکن یہ سارا اعتراض ان اشاعرہ پر ہے جو مطلقا نجات کے قائل ہیں۔لیکن ہمارے اصحاب میں سے اہل تفصیل یہ جواب دے سکتے ہیں کہ یہ ناجی ہوگا وہ معاقب لیکن فیصلہ بعد امتحان ہوگا۔اور یہاں تحقیق مقصود میں میرا ایک دوسرا کلام ہے جسے خوف طوالت اور اجنبیت مقام کے باعث ترک کر رہا ہوں،اب ہم اصل بحث کی طرف رجوع کریں۔

ان دونوں قولوں پر بس حکم کفر کے لئے صراحۃ اختیار شرک۔یا بر قول آخر باوصف مہلت تامل وترک توحید کا ثبوت لازم۔ہم پوچھتے ہیں مخالف کے پاس کیا حجت ہے کہ زمانہ فترت میں حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالی عنہا موحد یا غافلہ نہ تھیں۔حالانکہ بہت عورتوں کی نسبت یہی مظنون،"کما قدمنا عن الزرقانی عن السیوطی"۔ مخالف جو دلیل رکھتا ہو پیش کرے اور جب نہ پیش کر سکے تو رجما بالغیب حکم تبعیت پر کیوں کر منہ کھول دیا۔کیا اطلاق کفر اور وہ بھی معاذ اللہ ایسی جگہ محض اپنے تراشیدہ اوہام پر ہوسکتا ہے؟ کیا محتمل نہیں کہ اس وقت بھی ان لوگوں میں ہوں جو بالاتفاق ناجی ہیں،تو ولد انہیں کا تابع ہوگا اور بالتبع بھی حکم کفر ہرگز صحیح نہ ہوسکے گا، علامہ شامی قدس سرہ السامی ردالمحتار میں مسلم وکافرہ سے مولود بالزنا کی نسبت

فرماتے ہیں:

یظھرلی ا لحکم بالاسلام للحدیث الصحیح "کل مولود یو لدعلی الفطرة حتیٰ یکون ابوا ہ ھماالذان یھودانہ اوینصرا نہ فانھم قالوا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل اتفاقھما نا قلاً عن الفطرة فان لم یتفقا بقی علیٰ اصل الفطرة ۔ و ایضا حیث نظر وا الجزئیة فی تلك المسائل احتیاطا فلینظر الیھا ھھنا احتیاطاً ایضاً فا ن الاحتیاط فی الدین اولیٰ و لان الکفر اقبح القبیح فلا ینبغی الحکم بہ علی شخص بدون امر صریح ملخصاً۔

مجھے اسکے مسلمان ہونے کا حکم کرنا ہی سمجھ میں آتا ہے،اس لئے کہ حدیث صحیح ہے کہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے ماں باپ دونوں ہی اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔علماء نے فرمایا: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں اور باپ دونوں کے اتفاق کو دین فطرت سے منتقل کرنے والا ٹھہرایا۔تو اگر دونوں متفق ہوں تو بچہ اصلی فطرت پر رہے گا ۔دوسری وجہ یہ کہ علماء نے جب ان مسائل میں احتیاطاً جزئیت کا لحاظ کیا تو یہاں بھی احتیاطاً لحاظ جزئیت ہونا چاہئے، کیوں کہ دین کے معاملہ میں احتیاط ہی اولی ہے اور اس لئے بھی کہ کفر سب سے بدتر قبیح ہے تو کسی شخص پر کسی امر صریح کے بغیر حکم کفر لگانا مناسب نہیں۔

سبحان اللہ!اس جرأت کی کوئی حد ہے کہ مدعا علیہ اسد اللہ الغا الب،اور دلیل گواہ مفقود وغائب۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ثانیاً:باجماع ائمہ اشاعرہ قدست اسرارھم حسن وقبح مطلقا شرعی ہیں،تو قبل شرع اصلا کسی شئی کی نسبت،ایجاب یا تحریم کچھ نہیں،بعض ائمہ ماتریدیہ تمت انوارھم بھی باآنکہ قائل عقلیت ہیں مگر تصرف عقل قبل سمع کو،مستلزم حکم وشغل ذمہ مکلف نہیں جانتے۔یہی مذہب امام ابن الہمام نے اختیار فرمایا اور انہیں کی تبعیت فاضل محب اللہ بہاری نے کی۔مسلم الثبوت وفواتح الرحموت میں ہے:

(عندنا وعند المعتزلتہ عقلی لکن عندنا) من متا خری الما تر ید یة ( لا یستلزم) ھذا الحسن والقبح( حکما ) من اللہ سبحا نہ( فی العبد ) فما لم یحکم اللہ بـا رسا ل الرسل وانزا ل الخطا ب لیس ھنا ك حکم اصلا ( ومن ھھنا شرطنا

بلو غ الدعوۃ فی تعلق التکلیف ) فا لکا فرا لذی لم یبلغہ الدعوۃ غیر مکلف با لایما ن ایضا و لا یؤاخذ بکفرہ

(اشیاء کا حسن وقبح ہمارے نزدیک اور معتزلہ کے نزدیک عقلی ہے۔لیکن ہم متاخرین ما تریدیہ کے نزدیک یہ حسن وقبح بندے کے بارے میں اللہ سبحانہ کی طرف سے کسی حکم کو مستلزم نہیں ۔توجب تک اللہ نے رسولوں کو بھیج کر اور خطاب نازل فرما کر کوئی حکم نہ فرمایا یہاں بالکل کوئی حکم نہیں ۔یہیں سے ہم نے کہا کہ مکلّف ہونے کا تعلق اس شرط کے ساتھ ہے کہ دعوت پہنچی ہو،تو وہ کافر ہے جسے دعوت نہ پہنچی وہ ایمان کا بھی مکلف نہیں اور اس کے کفر پر بھی اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔

نیز فواتح میں ہے:

حاصل البحث ان ھھنا ثلثۃ اقوا ل،الا و ل مذھب الاشعریۃ ان الحسن والقبح فی الا فعال شرعی و کذ لک الحکم ۔ الثا نی عقلیا ن وھما منا طان لتعلق الحکم ۔ فا ذا ادرک فی بعض الا فعا ل کا لایما ن والکفر والشرک والکفرا ن یتعلق الحکم منہ تعا لی بذمۃ العبد وھو مذ ھب ھؤ لآ ء الکرا م والمعتزلۃ الا انہ عندنا لا یجب العقو بۃ بحسب القبح العقلی کما لا تجب بعد ورود الشرع لا حتما ل العفو بخلا ف ھؤ لآ ء ۔الثا لث عقلیا ن ولیسا موجبین ولا کا شفین عن تعلقہ وھو مختا ر الشیخ ابن الھمام وتبعہ المصنف ورأ یت فی بعض الکتب انہ وجدت مشا ئخنا الذین لا قیتھم قا ئلین مثل قو ل الاشعریۃ۔ اہ

حاصل بحث یہ ہے کہ یہاں تین اقوال ہیں:

اول:مذہب اشعریہ کہ افعال کا حسن وقبح شرعی ہے۔اسی طرح حکم افعال بھی شرعی ہے

دوم:حسن وقبح عقلی ہیں اور ان پر تعلق حکم کا مدار ہے۔توجب بعض افعال میں حکم کا ادراک ہوجائے جیسے ایمان،کفر،شرک اور کفران میں تو اللہ تعالی کی طرف سے بندے کے ذمہ حکم متعلق ہوجائے گا۔یہی ان علماء،کرام اور معتزلہ کا مذہب ہے۔مگر یہ ہے کہ ہمارے نزدیک قبح عقلی کے اعتبار سے عقوبت واجب نہیں ہوجاتی جیسا کہ ورود شرع کے بعد واجب نہیں،کیونکہ عفو کا احتمال ہے بخلاف معتزلہ کے کہ وہ واجب مانتے ہیں۔

سوم: حسن وقبح عقلی ہیں اور اتنے ہی سے وہ تعلق کے موجب یا مظہر نہیں۔ یہی شیخ ابن الہمام کا مختار ہے اور مصنف نے اسی کا اتباع کیا ہے، میں نے بعض کتابوں میں پڑھا کہ میں نے اپنے ان مشائخ کو جن سے میں نے ملاقات کی ہے اشعریہ کے قول کا قائل پایا،
ان دونوں قولوں پر قبل شرع حکم اصلا نہیں۔ تو عصیان نہیں کہ عصیان مخالفت حکم کا نام ہے۔

"ولذا قال الامام ابن الھمام کیف تحقق طاعتہ او معصیتہ قبل ورود امر ونھی"

اسی لئے ابن الہمام نے فرمایا کہ امر ونہی وارد ہونے سے پہلے کسی طاعت یا معصیت کا تحقق کیسے۔؟

اور جب عصیان نہیں، کفر بالاولی نہیں کہ وہ اخبث معاصی ہے۔ اور ارتفائے عام مستلزم انتفائے خاص۔ یوں بھی خود ابوطالب پر تا زمان فترت حکم کفر نہ تھا۔ جب کفر کیا تبعیت کا محل نہ تھا۔

جماہیر ائمہ ماتریدیہ رضی اللہ تعالی عنہم اگرچہ عقل کو معرف حکم مانتے ہیں۔ مگر نہ مطلقا کہ یہ تو سفاہت سفہائے معتزلہ وروافض وکرامیہ وبراہمہ خذلہم اللہ تعالی ہے' بلکہ صرف امثال توحید وشکر وترک کفران وکفر وغیرہا امور عقلیہ غیر محتاج سمع میں۔ اس مذہب پر پھر وہی سوال ہوگا کہ حضرت فاطمہ بنت اسد کا زمان فترت میں ارتکاب شرک واجتناب توحید ثابت کرو۔ اگر نہ ثابت کرسکو تو کیا مولی المسلمین ولی رب العالمین حبیب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسے شنیع لفظ کا اطلاق بے دلیل کردیا جائے گا؟

ثالثا: ان سب سے تنزل کیجئے اور تا ظہور بعثت ان دونوں زن وشو کا کفر مان ہی لیجئے تو اب ایک ذرا انصاف درکار کہ امر دوم کا پتا نہ لگا رہا، نہ رہے۔ نا سمجھ بچہ کو بہ تبعیت والدین کا فر کہنے کے ہرگز ہرگز یہ معنی نہیں کہ وہ حقیقۃ کافر ہے کہ یہ تو بداہۃ باطل۔ وصف کفر یقینا اس سے قائم نہیں بلکہ اسلام فطری سے متصف ہے۔ "کما قدمنا" یہ اطلاق صرف از روئے حکم ہے یعنی شرعا اس پر وہ احکام ہیں جو اس کے باپ یا اہل دار پر ہیں۔ وہ بھی نہ مطلقا بلکہ صرف دنیوی۔ مثلا وہ اپنے کافر مورث کا ترکہ پائے گا نہ مسلم کا۔ کافر وارث کو اس کا ترکہ ملے گا نہ مسلم کو۔ کافرہ سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے نہ مسلم سے۔ وہ مرجائے تو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں

گے۔مسلمانوں کی طرح غسل وکفن نہ دیں گے مقابر مسلمین مین دفن نہ کریں گے۔الی غیر ذلك من الا حکام الدنیویه ۔

فتح القدیر میں ہے: تبعیة الابوین اواحد هما ای فی احکا م الدنیا لا فی العقبٰی۔

بحرالرائق میں ہے: اعلم ان المرا د بالتبعیة التبعیة فی احکام الدنیا لا فی العقبی ۔

شرنبلالیہ میں ہے:التبعیة انماهی فی احکام الدنیا لا فی العقبی ۔

درمختار میں ہے: تبع له ای فی احکام الدنیا لا فی العقبی لما مر انهم خدم اهل الجنة ۔

اسی طرح عامۂ کتب میں ہے۔

اور جب یہ تبعیت صرف احکام دنیوی میں ہے تو اس کا ثبوت،احکام دنیا کے وجود پر موقوف ہے۔اگر دنیا میں کوئی حکم ہی نہ ہو تو تبعیت کس چیز میں ہوگی؟اور پر ظاہر کہ قبل بعثت ان امور میں کوئی حکم شرعی اصلا اجماعا متحقق نہ تھا۔تو اس وقت کسی ناسمجھ بچے کا بہ تبعیت والدین کافر قرار پانا ہرگز وجہ صحت نہیں رکھتا۔کہ نہ حکم نازل،نہ تبعیت حاصل۔هکذا ینبغی التحقیق والله سبحا نه ولی التو فیق۔

اس تحقیق انیق سے بتوفیق اللہ تعالی روشن ہوگیا کہ بحمدہ سبحٰنہ تبعا حکما اسما وہما کسی طرح کسی نوع یہ لفظ شنیع حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنی پر صادق نہ ہوا۔روز الست سے ابد الآباد تک ان کا دامن ایمان مامن،اس لوث سے اصلا جزما قطعا مطلقاً پاک وصاف ومنزہ رہا۔والحمدللہ رب العالمین۔ (برأت علی از شرک جاہلی ۱۵تا۳۱)

〈۲۴〉واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كماربيٰنی صغیراً۔☆

اوران کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اورعرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔

## ﴿۳﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

والدین اگر بلا وجہ شرعی ناحق ناراض ہوں اور یہ ان کی استرضا میں حد مقدور تک کمی نہیں کرتا تو اس پر الزام نہیں، اور اس کے پیچھے نماز میں کوئی حرج نہیں اور اگر یہ ان کو ایذا دیتا ہے اس وجہ سے ناراض ہیں تو عاق ہے اور عاق سخت مرتکب کبیرہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور امام بنانا گناہ، اور اگر ناراضی تو ان کی بلا وجہ شرعی تھی مگر اس نے اس کی پروانہ کی، وہ کھنچے تو یہ بھی کھینچ، گیا جب تک مخالف حکم خدا اور رسول ہے اسے حکم یہ نہیں دیا گیا کہ ان کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرے بلکہ یہ حکم فرمایا گیا:

"واحفض لھما جنا ح الذل من الرحمۃ "[ ]

بچھادے ماں باپ کے لئے ذلت اور فروتنی کا بازو رحمت سے۔

اس کے خلاف واصرار سے بھی فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۵۵۹ )

**﴿۲۶﴾ واٰت ذالقربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولاتبذر تبذیراً۔☆**

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔

**﴿۲۷﴾ ان المبذرین کانوآ اخوان الشیطین ط وکان الشیطٰن لربہ کفوراً۔☆**

بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تبذیر کے باب میں علماء کے دو قول ہیں:

(۱) وہ اور اسراف دونوں کے معنی ناحق صرف کرنا۔

اقول: یہی صحیح ہے کہ یہی قول حضرت عبد اللہ مسعود و حضرت عبد اللہ بن عباس و عامہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کا ہے، قول اول کی حدیث میں اس کی تصریح گزری اور وہی حدیث بطریق آخر ابن جریر نے یوں روایت کی: کنا اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نتحدث ان التبذیر النفقۃ فی غیر حقہ" ہم اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبذیر ناحق خرچ کو کہتے ہیں۔

سعید بن منصور سنن اور بخاری ادب مفرد اور ابن جریر و ابن منذر تفاسیر اور بیہقی شعب

الایمان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: المبذ ر المنفق فی غیرہ حقه" ( مبذر ناحق خرچ کو کہتے ہیں۔)

ابن جریر کی ایک روایت ان سے یہ ہے:

لا تنفق فی الباطل فان المبذر ھو المسرف فی غیر حقه وقال مجاھد لو انفق انسان ماله کله فی الحق ما کان تبذیرا ولو انفق مدا فی الباطل کان تبذیرا" توباطل میں خرچ نہ کر کہ مبذر ناحق خرچ کرنے والے کو کہتے ہیں، اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر انسان اپنا کل مال بھی حق میں خرچ کر دے تب بھی تبذیر نہیں اور اگر ایک مد بھی باطل میں خرچ کرے تو یہ تبذیر ہے۔

نیز قتادہ سے راوی: "التبذیر النفقة فی معصیة الله تعالی وفی غیر الحق وفی الفساد" تبذیر اللہ کی نافرمانی میں خرچ کو کہتے ہیں اور اسی طرح غیر حق میں اور فساد میں خرچ کرنا تبذیر ہے۔

نہایہ ومختصر امام سیوطی میں ہے:" المباذر والمبذر المسرف فی النفقة" مبذر خرچ میں زیادتی کرنے والا۔

نیز مختصر میں ہے: "الاسراف التبذیر" اسراف تبذیر ہے۔

قاموس میں ہے: "تبذیره اخرجه وفرته اسرافا" فضول خرچ مال کو خراب کیا یا اسراف سے جدا کیا۔

تعریفات سید میں ہے:" التبذیر تفریق المال علی وجه الاسراف" تبذیر مال کو فضول خرچی سے جدا کرنا۔

اسی طرح مختار الصحاح میں اسراف کو تبذیر اور تبذیر کو اسراف سے تفسیر کیا۔

(۲) ان میں فرق ہے۔ تبذیر خاص معاصی میں مال برباد کرنے کا نام ہے، ابن جریر عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولائے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی" لا تبذر تبذرا لا تعط فی المعاصی" تبذیر معاصی میں خرچ کرنا۔

اقول: اس تقدیر پر اسراف تبذیر سے عام ہوگا کہ ناحق صرف کرنا عبث میں صرف کو بھی شامل، اور عبث مطلقاً گناہ نہیں تو ازآنجا کہ اسراف ناجائز ہے یہ صرف معصیت ہوگا مگر جس

میں صرف کیا وہ خود معصیت نہ تھا اور عبارت " لا تعط فی المعاصی " ( اس کو نافرمانی میں مت دے ۔ ) کا ظاہر یہی ہے کہ وہ کام خود ہی معصیت ہو، بالجملہ تبذیر کے مقصود و حکم دونوں معصیت ہیں اور اسراف کو صرف حکم میں معصیت لازم۔

"وھذا ھو المشتھر الیوم وو قع فی التا ج عن شیخه عن ائمة الا شتیا ق ان التبذیر یشمل الا سراف فی عر ف اللغة ، وبه صرح العلا مة الشھا ب فی عنا یة القا ضی ومفا دہ ان التبذیر ا عم ولم یفسراہ۔

یہی آج کل مشہور ہے، تاج نے اپنے ائمہ اشتیاق سے نقل کیا ہے کہ لغت میں تبذیر اسراف کو بھی شامل ہے۔اور اسی کی تصریح علامہ شہاب نے عنایت القاضی میں کی اور اس کا مفادیہ ہے کہ تبذیر اعم ہے اور دونوں نے اس کی تفسیر نہیں کی ہے۔

بعض نے یوں فرق کیا کہ مقدار میں حد سے تجاوز اسراف ہے اور بے موقع بات میں صرف کرنا تبذیر، دونوں برے ہیں اور تبذیر بدتر۔"قا ل الخفا جی وفرق بینھما علی مـا نقل فی الکشف با ن الاسراف تجا وز فی الکمیة وھو جھل بمقا دیر الحقوق والتبـذیـر تـجا وز فی مو قع الحق وھو جھل با لکیفیة وبمواقعھا و کلاھما مذموم والثانی ادخل فی الذم۔

خفاجی نے کہا کہ ان دونوں میں فرق ہے۔کشف میں ہے کہ اسراف کمیت میں حد سے تجاوز کرنا اور یہ مقدار حقوق سے جہل ہے اور تبذیر حق کے موقع سے تجاوز اور یہ کیفیت اور اس کے مقام سے جہل ہے اور یہ دونوں چیزیں مذموم ہیں، اور دوسری زائد مذموم ہے۔

اس تقدیر پر دونوں متباین ہوں گے۔اقول: اگر چہ مقدار سے زیادہ صرف بھی بے موقع بات میں صرف ہے کہ وہ مصرف اس زیادت کا موقع ومحل نہ تھا ورنہ اسراف ہی نہ ہوتا، مگر بے موقع سے مراد یہ ہے کہ سرے سے وہ محل اصلا مصرف نہ ہو۔

بالجملہ احاطۂ کلمات سے روشن ہوا کہ وہ قطب جن پر ممانعت کے افلاک دورہ کرتے ہیں دو ہیں، ایک مقصد معصیت، دوسرا بیکار اضاعت اور حکم دونوں کا منع وکراہت۔

اقول: معصیت تو خود معصیت ہی ہے ولہذا اس میں منع مال ضائع کرنے پر موقوف نہیں، اور غیر معصیت میں جبکہ وہ فعل فی نفسہ گناہ نہیں لاجرم ممانعت میں اضاعت ملحوظ، ولہذا

WWW.NAFSEISLAM.COM

عام تفسیرات میں لفظ انفاق ماخوذ کہ مفید خرچ واستہلاک ہے کہ اہم بالا فادہ یہی ہے،
معاصی میں صرف معصیت ہونا تو بدیہی ہے، زید نے سونے چاندی کے کڑے اپنے ہاتھوں میں ڈالے یہ اسراف ہوا کہ فعل خود گناہ ہے اگر چہ تھوڑی دیر پہننے سے کڑے خرچ نہ ہو جائیں گے، اور بلاوجہ محض اپنی جیب میں ڈالے پھرتا ہے تو اسراف نہیں کہ نہ فعل گناہ ہے نہ مال ضائع ہوا، اور اگر دریا میں پھینک دیے تو اسراف ہوا کہ مال کی اضاعت ہوئی اور اضاعت کی ممانعت پر حدیث صحیح ناطق، صحیح بخاری وصحیح مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالی کرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السوال واضاعۃ المال"
بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مکروہ رکھتا ہے فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت،۔

یہ تحقیق معنی اسراف ہے جسے محفوظ وملحوظ رکھنا چاہئے وباللہ التوفیق۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۹۷۔۶۹۹)

یہ معلوم ہے کہ اسراف مکروہ تحریمی ہے مکروہ تنزیہی نہیں۔ بلکہ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے:"ھو حرام وان کان فی شط النھر" اسراف حرام ہے اگر چہ نہر کے کنارے پر ہو۔ اور اس کے ساتھ نص حدیث ہے۔

حدیث اول: امام احمد وابن ماجہ وابویعلی اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال ما ھذا السرف فقال افی الوضوء اسراف قال نعم وان کنت علی نھر جار"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سعد رضی اللہ تعالی عنہ پر گزرے وہ وضو کر رہے تھے ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کی: کیا وضو میں اسراف ہے فرمایا: ہاں اگر چہ تم نہر رواں پر ہو۔

اقول: اتمام تقریب یہ کہ حدیث نے نہر جاری میں بھی اسراف ثابت فرمایا اور اسراف شرع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ آیہ کریمہ "لا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین" اسراف نہ کرو اللہ مسرفین کو محبوب نہیں رکھتا۔ مطلق ہے تو یہ اسراف بھی مذموم وممنوع ہی ہوگا بلکہ خود

اسراف فی الوضو میں بھی صیغۂ نہی وارد اور حقیقۃً مفید تحریم۔

حدیث دوم: سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے: "رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا یتوضأ فقال لا تسرف لا تسرف" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا: اسراف نہ کر، اسراف نہ کر۔

حدیث سوم: سعید بن منصور سنن اور حاکم کنٰی اور ابن عساکر تاریخ میں ابن شہاب زہری سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا:۔ "عبد الله لا تسرف" (اللہ کے بندے اسراف نہ کر۔ت) انھوں نے عرض کی: "یا نبی الله فی الوضوء اسراف قال نعم (زاد الا خیران) وفی کل شیء اسراف ۔ یا رسول اللہ! کیا وضو میں اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شے میں اسراف کو دخل ہے۔

حدیث چہارم: ترمذی وابن ماجہ وحاکم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء"

بے شک وضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے تو پانی کے وسوسہ سے بچو۔ (فتاوی رضویہ جدید/۱ ۔۷۳۱۔۷۳۲)

**﴿۴۴﴾تسبح له السمٰوٰت السبع والارض ومن فیهن ط وان من شیء الا یسبح بحمده ولٰکن لاتفقهون تسبیحهم ط انه کان حلیما غفوراً۔☆**

اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بیشک وہ علم والا بخشنے والا ہے۔

## ﴿۵﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**(وان من شیء الا یسبح بحمده)** یہ کلیہ عامہ جمیع اشیاء عالم کو شامل ہے۔ ذی روح ہو یا بے روح۔ اجسام محضہ جن کے ساتھ کوئی روح نباتی بھی متعلق نہیں، دائم التسبیح ہیں کہ "ان من شئی" کے دائرے سے خارج نہیں۔ مگر ان کی تسبیح بے منصب ولایت نہ مسموع نہ مفہوم۔ اور وہ اجسام جن سے روح انسی یا ملکی یا جنی یا حیوانی یا نباتی متعلق ہے ان کی دو تسبیحیں

ہیں۔ایک تسبیح جسم، کہ اس روح مطلق کے اختیار میں نہیں، وہ اسی " ان من شیء " کے عموم میں اس کی اپنی ذاتی تسبیح ہے۔دوسری تسبیح روح، یہ ارادی اختیاری ہے اور برزخ میں ہر مسلمان کو مسموع ومفہوم۔اس تسبیح ارادی میں غفلت کی سزا حیوان ونبات کو قتل وقطع سے دی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد یا جب جانور مرجائے یا نبات خشک ہوجائے منقطع ہوجاتی ہے۔لہذا ائمہ دین نے فرمایا: کہ تر گھاس مقابر سے نہ اکھاڑیں" فانہ ما دام رطبا یسبح اللہ فیونس المیت " کہ جب تک وہ تر ہے اللہ تعالی کی تسبیح کرتی ہے تو میت کا دل بہلتا ہے۔مگر قتل وقطع، اور موت وبیس کے بعد بھی وہ تسبیح کہ نفس جسم کی تھی جب تک اس کا ایک جزو لایتجزی باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی کہ " ان من شیء الا یسبح بحمدہ " اس روح سے متعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۱۵۶)

(۴۴)

نباتات وجمادات وتمام اجزائے عالم میں ہر ایک کے موافق ایک حیات ہے کہ اس کی بقا تک ہر شجر وحجر زبان قال سے اس رب اکبر جل جلالہ کی پاکی بولتا ہے اور سبحان اللہ سبحان اللہ یا اس کے مثل اور کلمات تسبیح الہی کہتا ہے، نہ کہ ان میں صرف زبان حال ہے جیسا کہ ظاہر بینی کا مقال ہے کہ اس تقدیر پر تر وخشک میں تفرقہ محض بے معنی تھا۔" کما لا یخفی "اور آیۂ کریمہ "ان من شیء الا یسبح بحمدہ "خود اس پر برہان قاطع کہ اس میں فرمایا:"ولکن لا تفقھون تسبیحھم " تم اس کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ظاہر ہے کہ تسبیح حالی تو ہر شخص عاقل سمجھتا ہے یہاں تک کہ شعراء بھی کہہ گئے:

ہر گیاہے کہ از زمین روید — وحدہ لاشریک لہ گوید

جو گھاس بھی زمین سے اگتی ہے کہتی ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور خود مذہب اہلسنت مقرر ہو چکا کہ تمام ذرات عالم کے لئے ایک نوع علم وادراک وسمع وبصر حاصل ہے۔مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں اس مضمون کو خوب مشرح ادا فرمایا اور اس پر قرآن واحادیث کی تاویل کرنا قانون عقل ونقل سے خروج بلکہ صراحۃً سفاہات مبتدعین میں ولوج ہے خصوصاً جو صریح مفسر ہیں کہ تاویل کی گنجائش ہی نہیں رکھتے۔ مقام اجنبی نہ ہوتا تو میں اس مسئلہ کا قدرے ایضاح کرتا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۷۵۸ تا۷۶۰)

عن أنـس رضـی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلـم : مَـا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ يُنَادِيْ بَعْضُهَا بَعْضًا ، يَاجَارَةُ ! هَـلْ مَـرَّ بِكِ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰى عَلَيْكِ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ ، رَأَتْ اَنَّ لَهَابِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہوکر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا۔ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۰۲/۶

﴿۵۷﴾اولٓئک الـذین یدعون یبتغون الیٰ ربهم الوسیلة ایهم اقرب ویرجون رحمته ویخافون عذابه ط ان عذاب ربک کان محذوراً۔☆

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک طلب وسیلہ سنت جمیلہ ہے:

تفسیر معالم التنزیل وتفسیر خازن میں ہے:

”معنـا ہ ینظرون ایهم اقرب الی الله فیتوسلون به“ اور بے شک اولیائے کرام دنیاوآخرت وقبروحشر میں اپنے متوسلوں کے شفیع ومددگار ہیں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ ”عہود محمدیہ“ میں فرماتے ہیں:

”کل من کـا ن متلـقا بنبی او رسول او ولی فلا بدا ن یحضره ویأ خذبیده فی الشـدائـد“ ، جوکوئی کسی نبی یارسول یاولی کا متوسل ہوگا ضرور ہے کہ وہ نبی وولی اس کی مشکلوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اس کی دستگیر فرمائیں گے۔

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں: "جمیع الائمة المجتهدين يشفعون فى اتباعهم ويلاحظونهم فى شدائدهم فى الدنيا والبرزخ ويوم القيامة حتى يجاوز الصراط " تمام ائمہ مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیا وقبر وحشر ہر جگہ سختیوں کے وقت ان کی نگہداشت فرماتے ہیں جب تک صراط سے پار نہ ہو جائیں کہ اب سختیوں کا وقت جاتا رہا اور "لا خوف عليهم ولا هم يحزنون " کا زمانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آ گیا، نہ انہیں کوئی خوف ہو نہ کچھ غم۔ وللہ الحمد

نیز فرماتے ہیں: ان ائمة الفقهاء والصوفية كلهم يشفعون فى مقلديهم ويلاحظون احدهم عند طلوع روحه وعند سوال منكر ونكير له وعند النشر والحشر والحساب والميزان والصراط ولا يغفلون عنهم فى موقف من المواقف " بیشک پیشوا اولیا وعلما اپنے اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کی پیروؤں کی روح نکلتی ہے، جب منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں، جب اس کا حشر ہوتا ہے، جب اس کا نامہ اعمال کھلتا ہے، جب اس سے حساب لیا جاتا ہے، جب اس کے عمل تلتے ہیں، جب وہ صراط پر چلتا ہے، ہر وقت ہر حال میں اس کی نگہبانی کرتے ہیں اصلاکسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔

نیز فرماتے ہیں:" ولما مات شيخنا شيخ الاسلام الشيخ ناصر الدين اللقانى راه بعض الصالحين فى المنام فقال له ما فعل الله بك فقال لما اجلسنى الملكان فى القبر ليسألانى اتاهما الامام مالك فقال مثل هذا ايحتاج الى سوال فى ايمانه بالله ورسوله تنحيا عنه فتنحيا عنى "

یعنی جب ہمارے استاذ شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکی رحمہ اللہ تعالی کا انتقال ہوا، بعض صالحین نے ان کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: جب منکر نکیر نے مجھے سوال کے لئے بٹھایا، امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے اللہ ورسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے، الگ ہو جاؤ اس کے پاس سے وہ فوراً مجھ سے الگ ہو گئے۔

نیز فرماتے ہیں: واذا كان مشائخ الصوفية يلاحظون اتباعهم ومريدهم فى

WWW.NAFSEISLAM.COM

جمیع الاھوال والشدائد فی الدنیا والآخرۃ فکیف با ئمۃ المذا ھب " جب اولیا ہر ہول وسختی کے وقت اپنے پیروؤں اور مریدوں کا دنیا وآخرت میں خیال رکھتے ہیں تو ائمہ مذاہب کا کیا کہنا، رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

مولانا نورالدین جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی سے نقل کرتے ہیں کہ قریب وصال مبارک اپنے مریدوں سے فرمایا:

درحالتے کہ باشید مرایاد کنید تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسے کہ باشم"

یعنی ہر حال میں مجھے یاد کرو کہ میں ہر لباس میں تمہاری مدد کرونگا۔

جناب مرزا مظہر جانجاناں صاحب ( کہ وہابیہ کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے نسباً وعلماً دادا طریقۃ پردادا) شاہ ولی اللہ صاحب ان کو قیم طریقۂ احمدیہ وداعی سنت نبویہ لکھتے ہیں اور کہتے کہ (ہندوعرب وولایت میں ایسا متبع کتاب وسنت نہیں بلکہ سلف میں بھی کم ہوئے) اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں:

التفات غوث الثقلین بحال متوسلاں طریقۂ علیہ ایشاں بسیار معلوم شد باہیچ کس از اہل ایں طریقہ ملاقات شد کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست۔

نیز فرمایا: عنایت حضرات خواجہ نقشبند بحال معتقدان خود مصروف ست مغلاں در صحراہا وقت خواب اسباب واسپاں خود بحمایت حضرت می سپارند وتائیدات از غیب ہمراہ ایشاں میشود۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی ( کہ مولوی اسحٰق نے مأتہ مسائل واربعین میں ان سے استناد کیا اور جناب مرزا مظہر صاحب ممدوح ان کے پیرو مرشد نے مکتوب (۵) میں ان کو فضیلت وولایت مآب مروج شریعت ومنور طریقت ونور مجسم وعزیز ترین موجودات ومصدر انور فیوض وبرکات لکھا اور منقول کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب انہیں بیہقی وقت کہتے ) اپنے رسالہ تذکرۃ الموتی میں لکھتے ہیں۔

اولیا اللہ دوستاں ومعتقداں را در دنیا وآخرت مددگاری می فرمایند ودشمناں راہلاک می نمایندو از ارواح بطریق اویسیت فیض باطنی میرسد۔

زید گمراہ کی یہ شدید جہالت وضلالت قابل تماشا کہ دربار الہی میں محتاج ہونے کو نفی شفاعت کی دلیل ٹھہرایا حالانکہ یہ محتاجی ہی منشاء شفاعت ہے، جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے

جو چاہے کردیا جائے ۔شفاعت کی کیا حاجت ہو۔پھر انبیا واولیا سب کی شفاعت سے مطلقاً انکار صریح بددینی اور بحکم فقہا موجب اکفار ہے۔فقہائے کرام کے نزدیک وہ منکر کافر ہے۔

امام اجل ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:" لا تجوز الصلاۃ خلاف منکر الشفاعۃ لانہ کافر "منکر شفاعت کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔اس لئے کہ وہ کافر ہے۔اسی طرح وہ فتاویٰ خلاصہ وبحر الرائق وغیرہما میں ہے،فتاویٰ تاتارخانیہ پھر طریقہ محمدیہ میں ہے:" من انکر شفاعۃ الشافعین یوم القیٰمۃ فھو کافر " قیامت میں شفیعوں کی شفاعت کا منکر کافر ہے۔

(فتاوی افریقہ ۱۳۵تا۱۳۸)

## ﴿۶۵﴾ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن ط وکفی بربک وکیلا۔☆

بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

## ﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں فرمایا کہ میرے بندوں پر شیطان کا قابو نہیں چلے گا اور احتلام شیطان کے دخل سے ہوتا ہے،لہذا) فی الواقع حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام احتلام سے پاک ومنزہ ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/ ۱۵۵)

**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ما احتلم نبی قط ، وانما الاحتلام من الشیطان۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا ،کیونکہ احتلام تو شیطانی وساوس کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

## ﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج وماجوج نطفۂ احتلام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بنے ہیں،اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہونچا،اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے ، نجومی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب

سے ایک حدیث بحوالہ جامع الاصول کتاب امام رزین سے نقل کی جس کی وضع اس لئے ہے کہ صحاح ستہ کی حدیثیں جمع کرے اوراس کے آخر میں ابن اثیر نے نقل کیا۔

هـذا الحديث مما وجدته في كتا ب رزين ولم اجده في واحد من الكتب الستة والحديث مطعو ن فيه ـ

یعنی یہ حدیث میں نے کتاب رزین میں پائی اور صحاح ستہ میں مجھے نہ ملی اوراس پر جرح ہے۔

پھر فرمایا:"وقـد وقـع فـي كتا ب بهجة الا سرار ذكر ليلة الرغا ئب في ذكر سيـدنا وشيخنا القطب الربا ني وغو ث الصمد اني الشيخ محى الدين عبد القا در الـحسيني الجيلا ني رضي الله تعا لى عنه قا ل اجتمع المشا ئخ وكا نت ليلة الرغا ئـب الـى آ خـر مـا ذكـر مـن الحكا ية وذكر ايضا انه نقل عن الشيخين القدو تين الشيـخ عبـد الـوهـا ب والشيـخ عبد الرزا ق قالا بكر الشيخ بقا بن بطو سحر يو م الـجـمـعةالـخـا مسة من رجب السنة ثلث واربعين وخمسما ئة الى مدرسة والدنا الشيـخ مـحـى الـدين عبد القا در رضي الله تعا لى عنه وقا ل لنا الا سئلتمو ني عن سبـب بـكـو ر اليـو م انـي رأيت البا رحة نو را اضا ئت الا فاق وعم اقطار الوجود ورايت اسرار ذوى الاسرار فمنها ما يتصل به ومنها ما يمنعه ما نع من الا تصا ل به ومـا اتـصل به سر الا تضا عف نو ره فطلبت ينبو ع ذ لك النو ر فاذا هو صا در عن الشيـخ عبـد الـقـا در فا ردت الكشف عن حقيقته فا ذا هو نو ر شهود ه قا بل نو ر قـلبـه وتـقـا دح هـذا ن الـنو را ن وانعكس ضيا ئو هما على مرائه و اتصلت اشعته المتقادحات من محط جمعه الى وصف قر به فا شرق به الكون ولم يبق ملك نزل الليلة الا ا تا ه وصا فحه واسمه عند هم الشاهد والمشهو د قا لا فا تينا ه رضي الله تعا لى عنه وقلنا له اصليت الليلة صلوة الرغا ئب فا نشد۔

اذا نظرت عيني وجو ه حبا ئبي فتلك صلا تي في ليا لي الرغا ئب

وجو ه اذا ما اسفرت عن جما لها اضا ئت بها الا كو ان من كل جا نب

ومن لم يو ف الحب ما يستحقه فذا ك الذى لم يا ٔ ت قط بوا جب

ما نقله الشیخ قدس سره والذی رأه العبد الضعیف غفر اللہ له فی البھجة الکریمة ھکذا ولم یبق ملك انزل اللیلة الی الارض واتاہ وصافحه ،،

یعنی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ذکر اقدس میں صلوۃ الرغائب کا ذکر آیا ہے کہ شب رغائب میں اولیاء جمع ہوئے الی آخر کلماتہ، نیز امام ابوالحسن نور الدین علی قدس سرہ نے بسند خود حضرات عالیات سیدنا سیف الدین عبدالوہاب وسیدنا تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق ابنائے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ روز جمعہ پنجم رجب ۵۴۳ کو حضرت شیخ بقابن بطو قدس سرہ العزیز صبح تڑکے مدرسہ انور حضور پرنور رضی اللہ تعالی عنہ میں حاضر ہوئے اور ہم سے کہا مجھ سے پوچھتے نہیں کہ اس قدر اول وقت کیوں آیا، میں نے آج کی رات ایک نور دیکھا جس سے تمام آفاق روشن ہوگئے اور جمیع اقطار عالم کو عام ہوا اور میں نے اہل اسرار کے اسرار دیکھے کہ کچھ اس نور سے متصل ہوئے ہیں اور کچھ کسی مانع کے سبب اتصال سے رک گئے ہیں، جو اس سے اتصال پاتا ہے اس کا نور دوبالا ہوجاتا ہے، تو میں نے غور کیا کہ اس نور کا خزانہ ومنبع کیا ہے؟ کہاں سے چمکا ہے؟ ناگاہ کھلا کہ یہ نور حضور پرنور سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ سے صادر ہوا ہے، اب میں نے اس کی حقیقت پر اطلاع چاہی تو معلوم ہوا کہ یہ حضور کے مشاہدہ کا نور ہے کہ حضور کے نور قلب سے مقابل ہوکر ایک کی جوت دوسرے پر پڑی اور دونوں کی روشنی حضور کے آئینہ حال پر منعکس ہوئی اور یہ آپس میں ایک دوسرے کی جوت بڑھانے والے نوروں کے بقعے حضور کے مقام جمع سے منزلت قرب تک متصل ہوئے کہ سارا جہان اس سے جگمگا اٹھا اور جتنے فرشتے اس رات اترے تھے سب نے حضور کے پاس آکر حضور سے مصافحہ کیا۔

اور بہجۃ الاسرار شریف میں فقیر نے یوں دیکھا کہ کوئی فرشتہ باقی نہ رہا جو اس رات زمین پر نہ اترا اور حضور کے پاس آکر مصافحہ نہ کیا ہو، یعنی ملائکۃ اللہ زمین پر آئے اور محبوب خدا سے مصافحہ کئے، فرشتوں کے یہاں حضور کا نام پاک شاہد مشہود ہے (شاہد کی مشاہد ہوالے ہیں اور مشہود کہ سب ملائکہ ان کے پاس آئے" قال تعالی: ان قرآن الفجر کان مشھودا ای تشھد الملئکة" ) دونوں شاہزادگان دوجہاں نے فرمایا ہم سنکر حضور پرنور کے پاس حاضر ہوئے اور حضور سے عرض کی: کیا آج کی رات حضور نے صلوۃ الرغائب پڑھی (یعنی جس کے

انوار یہ چمکے یہ شب شب رغائب ہی تھی کہ رجب کی نوچندی شب جمعہ تھی) حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر یہ اشعار ارشاد فرمائے۔

جب میری آنکھ میری پیاریوں کے چہرے دیکھے تو یہ شبہائے رغائب میں میری نماز ہے۔وہ چہرے کے جب اپنے جمال کا جلوہ دکھائیں تو ہر طرف سے سارا جہان چمک اٹھے اور جس نے محبت کا حق پورا نہ کیا وہ کبھی کوئی واجب نہ لایا (پیاریاں عالم اقدس کی تجلیاں ہیں) واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۳۴۔۴۳۷)

﴿۷۹﴾ومن الیل فتهجدبه نافلةً لک عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محموداً۔☆

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس سے حضور علیہ السلام پر نماز تہجد کی فرضیت پر استدلال ہے)

تو اس مسئلہ کی بنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تہجد فرض ہونے نہ ہونے پر رہی ۔اگر حضور پر فرض نہ تھا تو بوجہ مواظبت امت کے لئے سنت ہوگا ورنہ مستحب۔

"قال قدس سرہ بقی ان صفة صلوۃ اللیل فی حقنا السنیة اوالا ستحباب یتوقف علی صفتها فی حقه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فان کانت فرضا فی حقه فهی مندوبة فی حقنا لان الادلة القولیة فیها انما تفید الندب والمواظبة الفعلیة لیست علی تطوع لتکون سنة وان کانت تطوعا فسنة لنا۔

امام ابن ہمام قدس سرہ نے فرمایا کہ باقی رہا معاملہ رات کی نماز کا کہ آیا ہمارے حق میں سنت ہے یا مستحب،تو یہ بات اس پر موقوف ہے کہ وہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں کیا تھی۔اگر وہ آپ پر فرض تھی تو ہمارے حق میں مستحب ہے، کیونکہ ادلہ قولیہ اس کے بارے میں مستحب ہونے کا فائدہ دیتی ہیں اور مواظبت فعلیہ نفل پر نہیں کہ وہ ہمارے حق میں سنت بن جائے،اور اگر آپ کے لئے یہ نفل تو ہمارے لئے سنت ہوگی۔

اب اس منی کو دیکھئے تو اس میں بھی قول جمہور مذہب مختار ومنصور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے حق میں فرضیت ہے، اسی پر ظاہر قرآن عظیم شاہد اور اسی طرف حدیث مرفوع وارد۔

"قال اللہ تعالی: یاایھا المزمل قم الیل، وقال تعالی: ومن اللیل فتھجد بہ"

اللہ تعالی کا فرمان ہے اے چادر اوڑھنے والے رات کو قیام کیا کرو۔ دوسرے مقام پر فرمایا: رات کو تہجد ادا کیا کرو۔

ان آیتوں میں خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو امر الہی مفید وجوب۔

ولا ینافیہ قولہ تعالی: نافلۃ فالنافلۃ الزیادۃ ای زائدۃ فرائضک او فی درجاتک بتخصیص ایجابہ بک فان الفرائض اعظم درجات واکبر تفضیلا بل مؤیدہ قولہ تعالی :لک، قال الامام ابن الھمام : ربما یعطی التقیید بالمجرور ذلک فانہ اذا کان النفل المتعارف یکون کذلک لہ ولغیرہ۔

اللہ تعالی کا نافلہ فرمانا اس وجوب کے منافی نہیں، کیونکہ نافلہ کا معنی زائدہ ہے، اب معنی ہوگا کہ آپ کے فرائض یا درجات میں یہ اضافہ ہے کہ آپ پر یہ لازم وواجب ہے، کیونکہ فرائض سب سے بڑے درجہ وفضیلت پر فائز کرنے کا سبب بنتے ہیں، بلکہ اس کی تائید اللہ تعالی کے اس ارشاد :لک، سے ہو رہی ہے۔ امام ابن ہمام کہتے ہیں: کہ بعض اوقات مجرور،،ک،، کے ساتھ مقید کرنا اسی بات کا فائدہ دیتا ہے (یعنی یہ فرائض میں آپ کے لئے فائدہ ہے) کیونکہ متعارف نوافل صرف آپ ہی کے لئے نہیں بلکہ اس میں آپ اور دیگر لوگ مشترک ہیں۔

طبرانی معجم اوسط اور بیہقی سنن میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثلث ھن علی فرائض وھن لکم سنۃ الوتر والسواک وقیام اللیل"

تین چیزیں مجھ پر فرض اور تم پر واجب ہیں: وتر، مسواک، قیام شب۔

اقول:والحدیث ان لم یصلح حجۃ فقد استظھر بظاھر الکتاب العزیز، وقد نص المحقق نفسہ فی الفتح القدیر مسئلۃ امرأۃ المفقود ان الحدیث الضعیف یصلی مرجحالا مثبتا بالا صالۃ قال وموافقۃ ابن مسعود مرجح اخر۔

اقول: اگر چہ یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی مگر قرآن عزیز کے ظاہر سے اس کی تائید ہو رہی ہے اور خود محقق نے فتح القدیر میں مسئلہ مفقود کی بیوی کے تحت لکھا ہے کہ حدیث ضعیف کسی

شئی کی اصل کو ثابت نہیں کر سکتی البتہ مرجح بن سکتی ہے اور کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی موافقت دوسرا مرجح ہے۔

اقول :وھھنا موا فقة سلطا ن المفسرین مرجح آ خر

امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیام اللیل و کتب علیہ دو ن امته " حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیام شب کا حکم تھا حضور پر فرض تھا امت پر نہیں۔

امام محی السنۃ بغوی معالم میں فرماتے ہیں:

کانت صلوة اللیل فریضة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الابتداء وعلی الا مة ، ثم صا رالوجو ب منسوخا فی حق الامة ، وبقی فی حق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

ابتداء قیام شب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت دونوں پر فرض تھا، پھر امت کے حق میں وجوب منسوخ ہو گیا لیکن رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وجوب باقی رہا۔ اھ تلخیصا۔

فتح القدیر میں ہے: "علیه کلام الاصو لیین من مشا ئخنا "(ہمارے مشائخ اصولیین کی رائے یہی ہے۔

شرح مواہب زرقانی میں ہے:"ھوقول ا لاکثر وما لك" (اکثر علماء اور امام مالک کا یہی قول ہے)

مواہب میں ہے:

ھذا ما صححه الرا فعي ونقله النو وی عن الجمھور"(رافعی نے اسی کی تصحیح کی اور نووی نے اسے جمہور سے نقل کیا ہے۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

مختار آن ست کہ از امت منسوخ شد بر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی ماند تا آخر وقد حقق ذلک فی موضعہ۔

مختار یہی ہے کہ امت سے منسوخ ہے اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں یہ وجوب تمام عمر باقی رہا اور اس کی تحقیق اس کے مقام پر ہوئی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تو یوں بھی سنیت تہجد ثابت نہ ہوئی، اور وہی مذہب استحباب موید بقول جمہور ومشرب ومختار ومنصور رہا۔

اقول: شک نہیں کہ تہجد ابتدائے امر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کی امت سب پر فرض تھا، "کما شھدت بہ سورۃ المزمل" صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ،، (جیسا کہ اس پر سورۂ مزمل گواہ ہے،) تو اب ان کی فرضیت ثبوت ناسخ پر موقوف، امت کے حق میں ناسخ بدلیل اجماع امت ثابت" وان لم نعلم سند الاجماع " (اگرچہ ہم اس اجماع کی سند سے آگاہ نہیں) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے باب میں دعوٰی کو بھی کوئی ایسی ہی روشن دلیل چاہئے جو اپنے افادہ میں احتمالات سے منزہ ہوں، "فان الاحتمال یقطع الاستدلال ولا یقوم بامر محتمل حجۃ( کیونکہ احتمال استدلال کو ختم کردیتا ہے اور امر محتمل حجت نہیں ہوسکتا)

حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا: ان اللہ عزوجل افترض قیام اللیل فی اول ھذہ السورۃ فقام نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واصحابہ حولا وامسک اللہ خاتمتھما اثنی عشر شھرا فی السماء حتی انزل اللہ فی اٰخر ھذہ السورۃ التخفیف فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضۃ رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی۔

اللہ عزوجل نے اس سورۃ کی ابتدا میں قیام شب فرض فرمایا تو سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین نے ایک سال تک قیام کیا اور اس سورۃ کے آخری حصہ کو اللہ تعالٰی نے بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھا حتی کہ اس سورۃ کے آخر میں تخفیف نازل ہوئی تو فرض ہونے کے بعد اب قیام شب نفل بن گیا۔ اس کو مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نسخ میں نص نہیں ولہذا علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

دلالتہ لیست بقویۃ لاحتمالہ (اس کی دلالت احتمال کی وجہ سے (حضور اکرم کے حق میں نسخ پر) قوی نہیں۔

رسائل الارکان مولانا بحر العلوم میں ہے:

هـذا لا يـقـنـع بـه الـقـا ئل با لفريضة لا نه يقو ل لعل ام المومنين ارادت ان صلـوة الـليل كا نت فريضة على الا مة ثم نسخها الله تعا لى عن الا مة وصا رت نـفـلا واما عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبقيت الفريضة كما كانت يظهر من خا تمة سو رة المزمل اه

اقـول : كـا نـه يـريـد قو له تعالى: علم ان لم تحصو ه فتا ب عليكم، وقوله تـعـالـى: علم ان سيكون منكم مرضى وا خرورن يضربون فى الا رض يبتغو ن من فضل الله ،فاالظا هر ان الخطا ب فيه للا مة ـ

جو حضور پر فرضیت تہجد کا قائل ہے وہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہ کے اس فرمان سے قانع نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ کہہ سکتا ہے آپ کا مقصد یہ بیان کرنے کا ہے کہ پہلے قیام شب امت پر فرض تھا پھر فرض منسوخ ہوکر نفل ہوگیا۔ رہا معاملہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تو وہاں یہ فرض ہی باقی رہا جیسا کہ خاتمہ سورۃ سے ظاہر ہورہا ہے، اھ

اقول: شاید اس سے ان کی مراد خاتمہ سورۃ کے یہ الفاظ ہوں کہ اللہ تعالی نے فرمایا: وہ جانتا ہے اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہوسکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمایا۔ اور اللہ تعالی کا فرمان: وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں کچھ بیمار ہونگے اور کچھ زمیں پر سفر کریں گے ،اللہ کا فضل تلاش کریں گے۔ کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ یہاں خطاب امت کے لئے ہے۔

ثم اقول: ہمیں احتمال کافی خصوصا جبکہ بوجہ عدیدہ اس کا پتہ چلتا ہو۔

اولاً: اسی حدیث میں لفظ ابوداؤد یوں ہیں:

قال (ای سـعـد بـن هشا م) قلت حدثينى عن قيام الليل قا لت الست تقرء يـا ايها المزمل ،قا ل قلت :بلى قا لت :فا ن اول هذه السو رة نزلت فقا م اصحا ب رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى انتفخت اقدامهم وحبس خا تمتها فى السما ء اثنى عشر شهرا ثم نزل آخرها فصا ر قيا م الليل تطو عا بعد فريضة ـ

اس (یعنی سعد بن ہشام) نے کہا: کہ میں نے عرض کیا: کہ مجھے قیام شب کے بارے میں بیان کیجئے تو ام المومنین نے فرمایا: کیا تو نے سورۃ "یـا ایـهـا المزمل" نہیں پڑھی؟ عرض کیا

کہ ہاں پڑھی ہے۔فرمایا:اس سورۃ کا ابتدائی حصہ جب نازل ہوا تو حضور کے اصحاب نے یہاں تک قیام کیا کہ ان کے پاؤں سوج گئے،لیکن اس کا آخری حصہ بارہ ماہ تک آسمان پر روک لیا،پھر جب آخری حصہ نازل فرمایا تو قیام شب فرض ہونے کے بعد نفل بن گیا

ثانیا:خودام المومنین سے حدیث گزری کہ قیام لیل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض اور امت کے لئے سنت تھا۔

ثالثا:اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نسخ ذکر فرمایا کمارواہ ابوداؤد(جیسا کہ ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔حالانکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں فرضیت مانتے ہیں کما تقدم۔

رابعا:جب ام المومنین کا ارشاد ان تک پہنچا فرمایا:"صدقت کما بینا ہ مسلم والنسائی"(انھوں نے سچ فرمایا،جیسا کہ اسے مسلم اور نسائی نے بیان فرمایا ہے)اور فرمایا" ھذا واللہ ھو الحدیث کما عند ابی داؤد"(اللہ کی قسم یہ وہی حدیث ہے جیسا کہ ابوداؤد کے یہاں ہے۔)اگر اس کے معنی وہ اپنے خلاف سمجھتے،بیان فرماتے۔

ثم اقول(پھر میں کہتا ہوں)بلکہ تحقیق یہ ہے کہ آخر سورۃ نے مطلق قیام لیل نسخ نہ فرمایا بلکہ اول سورۃ میں جو نصف شب یا قریب بہ نصف کے تقدیر تھی اسے منسوخ فرما کر مطلق قیام کی فرضیت باقی رکھی لقولہ تعالی:فتاب علیکم فاقرؤا ماتیسر من القرآن۔(کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:اللہ تعالی نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمایا ہے کہ اب تم اتنا قرآن پڑھو جو تم پر آسان ہو۔اس کے بعد پھر دوبارہ نسخ مطلق ہو کر استحباب رہا ہے۔

جلالین شریف میں ہے:خفف عنہم بقیام ما تیسر منہ ثم نسخ ذلک بالصلوات الخمس۔اللہ تعالی نے تخفیف فرماتے ہوئے آسانی کے ساتھ بندوں پر قیام رکھا پھر یہ قیام پانچ نمازوں کی فرضیت کے بعد منسوخ ہوگیا۔

کشاف وارشاد العقل وغیرہما میں ہے:

عبر عن الصلاۃ بالقرأۃ لانہا بعض ارکانہا کماعبر عنہا بالقیام والرکوع والسجود یرید فصلوا ماتیسر علیکم ولم یعذر من صلاۃ اللیل وھذا ناسخ للاول ثم نسخ جمیعا بالصلوات الخمس۔

یہاں نماز کو قرات سے تعبیر فرمایا ہے کیونکہ قرات نماز کا رکن ہے جیسا کہ نماز کو قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہے، مقصد یہ بنا کہ تم اتنی نماز پڑھتے رہو جو تم پر آسان ہو لیکن قیام شب نہیں چھوڑ سکتے، اور یہ حکم ابتدائے سورۃ کے لئے ناسخ پھر پانچ نمازوں کا حکم ان سب کے لئے ناسخ قرار پایا۔

تفسیر کرخی فتوحات الٰہیہ میں ہے: ہـذا ھو الاصح (یہی اصح ہے۔ ام المومنین یقیناً ناسخ اول کا ذکر فرما رہی ہیں، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل، پھر اس سے انتفائے فرضیت کہاں حاصل، ناسخ ثانی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دخول کب ثابت ہوا، نہ ہرگز اس میں کوئی نص نازل، تو حدیث مذکور سے انتفائے وجوب پر تمسک سرے سے زائل۔

وھهنا تحقيقا ت أخر اجل واعز اتينا بها بتو فيق الله العلى الا كبر فى رسا لة لنا صنفنا ها بعد ورود هذا السوا ل فى تحقيق هذا المقا ل سمينا ها "رعا ية المنة فى ان التهجد نفل ام سنة "، فلينظر ثمه والحمد لله على كشف الغمة" یہاں دیگر نہایت اہم تحقیقات ہیں اللہ کی توفیق سے ان کا ذکر ہم نے اس سوال کے ورود کے بعد اپنے ایک رسالے (جس کو ہم نے اسی مقال کی تحقیق میں تصنیف کیا ہے) میں کیا ہے اس کا نام،، رعا ية المنة فى ان التهجد نفل ام سنة ، اس کا مطالعہ کیجئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے عقدے کھول دیئے۔

ثم اقول وبا الله التو فيق: فقیر کے نزدیک اسی مبحث میں تحقیق یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں ہیں، صلاۃ لیل، نماز تہجد۔ صلاۃ لیل ہر وہ نماز نفل کہ جو بعد فرض عشاء رات میں پڑھی جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ما كا ن بعد صلاة العشاء فهو من الليل روا ه الطبرا نى عن ايا س بن معوية المزنى رضى الله تعا لى عنه بسند حسن ۔ جو نماز بعد عشاء پڑھی جائے وہ سب نماز شب ہے، اسے طبرانی نے سند حسن کے ساتھ حضرت ایاس بن معاویہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یہ بیشک سنت مؤکدہ ہے کہ اس میں عشاء کی سنت بعدیہ بلکہ سنت فجر بھی داخل، صحیحین

میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے: کانت صلو ته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیره ثلث عشرة رکعة باللیل ومنها رکعتا الفجر۔ ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب رمضان وغیرہ میں تیرہ رکعتیں تھیں، ان میں دو رکعات فجر کی بھی ہیں۔

اس معنی پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صلوۃ اللیل کو بعد فرائض ہر نماز سے افضل بتایا“ کما لمسلم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنه یرفعه افضل الصلاة بعد الفریضة صلوة اللیل۔

جیسا کہ مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرائض کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

ورنہ جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ سنن راتبہ سب مسنون نمازوں سے افضل ہیں، اور ہمارے ائمہ کا اجماع ہے کہ سنت فجر راتبہ سے بھی اعلیٰ واجل، اور نماز تہجد وہ نفل کے بعد فرض عشاء قدرے سوکر طلوع فجر سے پڑھی جائیں۔

طبرانی حجاج بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں:

”انما تهجد المرء یصلی الصلاة بعد رقده ۔ قدرے سوکر آدمی جو نماز ادا کرے اسے تہجد کہا جاتا ہے۔

معالم میں ہے:

التهجد لا یکون الا بعد النوم۔ تہجد سونے کے بعد ہوتی ہے۔

حلیہ میں قاضی حسین سے ہے: ”انه فی الاصطلاح صلوة التطوع فی اللیل بعد النوم ،، اصطلاح میں رات میں سونے کے بعد نوافل کی ادائیگی کو تہجد کہا جاتا ہے

ولہذا ردالمحتار میں فرمایا:

صلوة اللیل و قیام اللیل اعم من التهجد۔ رات کی نماز اور قیام لیل سے تہجد عام ہے۔

یہ مستحب سے زائد نہیں ورنہ سونا بھی سنت موکدہ ہوجائے اور شب بیداری گناہ ٹھہرے کہ تہجد سنت موکدہ ہوئی اور وہ بے نوم حاصل نہیں ہوسکتی، اور سنت موکدہ کا حصول جس پر

موقوف ہے وہ سنت موکدہ ہے۔ لا ن حکم المقدمة حکم ما ھی مقدمة له“ کیونکہ مقدمہ کا حکم وہی ہوتا ہے جو اس پر موقوف ہونے والے کا ہے۔ اور سنت موکدہ کا ترک مطلق یا بعد عادت ھناہ اور بعد اصرار کبیرہ، شب بیداری کی غایت یہ تھی کہ مستحب ہوتی مگر جب وہ ترک سنت مؤکدہ کی موجب تو مستحب کیسی ،، مکروہ وممنوع ہونی لازم، کوئی مستحب کیسی ہی فضیلت والا ہو جب کسی سنت موکدہ کے فوت کا موجب ہو مستحب نہیں ہوسکتا مذموم ہوگا۔

ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے پینتالیس برس عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی، کیا معاذ اللہ پینتالیس سال کامل ترک سنت موکدہ پر اصرار فرمایا“

فقد ظهر الحق واسفرالفلق وبقية الكلام فى تلك الر سا لة والحمد لله رب الجلا له “ ( حق واضح ہوگیا صبح طلوع ہوگئی اور بقیہ کلام ہمارے اس مذکورہ رسالہ میں ہے، حمد ہے صاحب جلال رب کی۔ والله سبحا نه وتعالى اعلم ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۰۲۔۴۱۰)

صحیح بخاری شریف میں ہے: حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: هو الشفاعة، وہ شفاعت ہے۔

آیت: ”ولسو ف يعطيك ربك فترضى“ اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہوجائے گا۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے راوی، جب یہ آیت اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اذن لا ارضى ووا حد من امتى فى النا ر ”یعنی جب اللہ تعالی مجھ سے راضی کردینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ مین رہا، اللهم صل وسلم وبا رك عليه

طبرانی اوسط اور بزار مسند اس جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اشفع لا متى حتى ينا دينى ربى ارضيت يا محمد فا قول اى ربى رضيت ۔ “میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا اے میرے رب میں راضی ہوا۔

آیت:قال اللہ تعالی واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات ''اس آیت میں اللہ تعالی اپنے حبیب افضل الصلوۃ والتسلیم " کوحکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ۔اور شفاعت کا ہے کا نام ہے؟

آیت :قال اللہ تعالی: ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما ۔" اور جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہوں پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بے شک اللہ تعالی کوتوبہ قبول کرنے والامہربان پائیں۔

اس آیت میں مسلمانوں کوارشادفرماتا ہے:اگرگناہ ہوجائیں تواس نبی کی سرکار میں حاضر ہوں اوراس سے درخواست شفاعت کرو۔محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو یقیناً ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیت: ''قال اللہ تعالی واذ قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لووا رؤسهم " ۔جب ان منافقوں سے کہاجائے آؤرسول اللہ تمہاری مغفرت فرمائیں گےتواپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کا حال بدمآل ارشادہوا کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے۔پھر جوآج نہیں چاہتے وہ کل نہیں پائیں گے۔اور جوکل نہ پائیں گے وہ 'کل' نہ پائیں گے۔اللہ دنیا اور آخرت میں ان کی شفاعت سے ہمیں بہرہ مند فرمائے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے — منکر آج ان سے التجانہ کرے

وصلى الله تعالى على شفيع المذنبين وآله وصحبه وحزبه اجمعين ۔

شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشادہوا کہ عرصات محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے،اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک،اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گےاور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پرلاکررکھیں گے،پیاس کی وہ شدت کہ خدانہ دکھائے،گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے،بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکراوپر چڑھے گا،یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا،جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں،لوگ اس میں غو

طے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل حلق میں آجائیں گے، تو ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آ کر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے، آدم ونوح وخلیل وکلیم ومسیح علیہم الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی۔ تم اور کسی کے پاس جاؤ، یہاں تک کہ سب حضور پرنور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "انا لھا انا لھا" فرمائیں گے، یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر اپنے رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے، ان کا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: یا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعط واشفع تشفع۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔ یہی مقام محمود ہوگا جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور کی تعریف وحمد وثنا کا غل پڑ جائے گا اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا، بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں۔ اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(فتاوی رضویہ قدیم۔ ۱۱/۱۳۴ تا ۱۳۶)

**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی قوله تعالیٰ "عسی ان يبعثك ربك مقاما محمودا" فقال: هی الشفاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی ان يبعثك الآيه کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الله عزوجل اتخذ ابراهيم

خـليلا ، وان صاحبكم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خليل الله واكرم الخلق على الله ،ثم قرأ عسىٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : يقعده عليالعرش۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

يجلسه الله تعالىٰ معه على العرش ۔ معالم التنزیل ۵۲۱/۳

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم ، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انكر هذا القول فهو متهم

جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کما فی نسیم الریاض ۳۴۳/۲ وہ اشعار یہ ہیں۔

حديث الشفاعة عن احمد ☆ الى احمد المصطفى لسندة

وقدجاء الحديث باقعاده ☆ على العرش ايضا ولا نجحده

امروا الحديث على وجهه ☆ ولا تد خلوا فيه ما يفسده

ولا تنكروا انه قاعد ☆ و لا تنكروا انه يقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا رد وانکار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شد ومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہہ کر رد کردیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔ پھر بولے: عرش الہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال، کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "مقامامحمودا" فرمایا: "مقعدا" نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

**اقول وباللہ التوفیق:** عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت وبزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں:

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ

مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود وجلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جا رہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں: یہ قول ومثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

**اقول** وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس لئے ہوگا کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب وکتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال وبھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی در پے ہو۔ ولکن الھوس یاتی بالعجائب۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہو سکتا ہے'' محض جزاف وانکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل۔

جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

**قلت:** بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معه علی السریر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالی مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہیں۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

**﴿۸۴﴾قل کل یعمل علیٰ شاکلته ط فربکم اعلم بمن هو اهدیٰ سبیلا۔☆**

تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں ہے کہ ہر شخص اپنے ہی طریقہ پر کار بند رہتا ہے، تو جو لوگ مسلمانوں کی دن رات تکفیر کرتے ہیں ان کا بھی اشارۃ اس میں ذکر ہے کہ)

پھر ستم بر ستم یہ کہ وہ ان محرمات کا صرف ارتکاب ہی نہیں کرتے، انہیں حلال ومباحات بلکہ افضل حسنات بلکہ اہم واجبات سمجھتے ہیں۔ ہیہات اگر تاویل کا قدم درمیان نہ ہوتا تو کیا کچھ ان کے بارے میں کہنا نہ تھا، اللہ تعالی نے یہ دین پر استقلال اور کلمہ طیبہ کا ادب وجلال بمنہ و کرمہ ہم اہلسنت ہی کو عطا فرمایا ہے کہ بدمذہبان گمراہ ہماری تکفیر کریں ہم پاس کلمہ سے قدم باہر نہ دھریں، وہ ہر وقت اس فکر میں کہ کسی طرح ہم کو مشرک بنائیں، ہم ہمیشہ اس خیال میں کہ جہاں تک ممکن ہو انہیں مسلمان ہی بتائیں۔ جیسے وہ بھونکی اونٹنی جس کے پیچھے ہری ببولیں رہیں اور ان میں شیر اور آگے صاف میدان پھر آباد شہر، وہ ببولوں کی ہریالی پر مہاریں توڑتی اور پلٹتی جاتی ہے کہ خود بھی ہلاک ہو اور سوار کو بھی مہلکہ میں ڈالے، سوار مہمیزیں کرتا تازیانے لگاتا آگے بڑھاتا تاکہ آپ بھی نجات پائے اور اسے بھی بچالے۔

هو ناقتي خلفي وقدامي الهوى وانی وایاها لمختلفان

میری سواری کی خواہش میرے پیچھے ہے اور میری خواہش آگے ہے اور میں اور وہ دونوں مختلف ہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۶/۶۹۰)

**﴿۱۰۶﴾ وقرانا فرقنه لتقراه على الناس على مكث ونزلنه تنزيلا۔☆**

اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہکر اتارا۔

## ﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کی تفسیر سورۃ فرقان آیت ۳۲ میں ملاحظہ کریں۔۔ مرتب۔۱۲۔

# سورۃ الکھف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۵۷﴾ومن اظلم ممن ذکر باٰیٰت ربہ فاعرض عنھا ونسی ماقدمت یدٰہ انا جعلنا علٰی قلوبھم اکنۃً ان یفقھوہ وفیۤ اٰذانھم وقراً ط وان تدعھم الی الھدٰی فلن یھتدوۤا اذًا ابداً۔☆

ان کی ہنسی بنالی اوراس سے بڑھکر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاددلائی جائیں تو وہ ان سے منھ پھیرلے اوراس کے ہاتھ جوآگے بھیج چکے اس بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پرغلاف کردیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اوران کے کانوں میں گرانی اوراگرتم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ توجب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح وعظ علماء کومکروہ سمجھ کے نہ سننااوروہاں سے چلاجاناظلم عظیم ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۴۴۶)

﴿۶۵﴾فوجدا عبدًا من عبادنآ اٰتینٰہ رحمۃً من عندنا وعلمنٰہ من لدنا علماً۔☆

توہمارے بندوں میں ایک بندہ پایاجسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اوراسے اپنا علم لدنی عطاکیا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا خضرعلیہ السلام جمہور کے نزدیک نبی ہیں اوران کوخاص طورسے علم غیب عطا ہوا ہے۔

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : حد ثنی ابی بن کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : ان موسی هو نبی
بنی اسرائیل سأل ربه فقال ای رب ! ان کان فی عبادك احد هو اعلم منی فادللنی
علیه فقال له : نعم فی عبادی من هو اعلم منك ، ثم نعت له مكانه و اذن له فی
لقیه ، فخرج موسی معه فتاه و معه حوت ملیح، و قد قیل له اذا حی هذا الحوت
فی مكان فصاحبك هنالك و قد ادركت حاجتك ، فخرج موسی و معه فتاه ، و
معه ذلك الحوت یحملانه ، فسار حتی جهده السیر ، وانتهی الی الصخرة و الی
ذلك الماء ، ماء الحیاة ، ومن شرب منه خالد، ولا یقاربه شئ میت الا حی ،فلما
نزلا ، ومس الحوت الماء حی، فاتخذ سبیله فی البحر سربا ، فانطلقا، فلما جاوزا
منقلبه قال : موسی : آتنا غداء نا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا ، قال الفتی و ذكر،
ا رأیت اذ اوینا الی الصحرة فانی نسیت الحوت و ما انسانیه الا الشیطان ان
اذكره و اتخذ سبیله فی البحر عجبا ، قال ابن عباس فظهر موسی علی الصخرة
حین انتهیا الیها ، فاذا رجل متلفف فی كساء له فسلم موسی فرد علیه العالم ، ثم
قال له : و ما جاء بك ؟ ان كان لك فی قومك لشغلٌ؟ قال له موسی : جئتك
لتعلمنی مما علمت رشدا ، قال انك لن تستطیع معی صبرا و كان رجلا یعلم علم
الغیب قد علّم ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی : اے میرے رب! اگر تیرے بندوں میں مجھ سے زیادہ علم والا کوئی اس وقت ہے تو مجھے اس کی طرف ہدایت فرما، فرمایا : ہاں میرا ایک بندہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ کی نشانی بتائی کہ جاؤ ملاقات کرو، حضرت موسیٰ اپنے ساتھ یوشع بن نون کو لے کر تشریف لے چلے، زادراہ کے لئے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ تھی ، انہیں یہ نشانی بتائی گئی تھی کہ جہاں یہ مچھلی زندہ ہوجائے وہی تمہاری ملاقات کی جگہ ہے، حضرت موسیٰ کو جب سفر کی تکان محسوس ہوئی تو ایک چٹان اور ندی کے پاس قیام پذیر ہوئے، اس ندی کا پانی آب حیات تھا، کہ جو پی لے ہمیشہ زندہ رہے، اور کسی

مردہ کو مس ہو جائے تو وہ بھی زندہ ہو جائے جب آپ نے وہاں قیام فرمایا اور مچھلی کو پانی مس ہوا تو وہ زندہ ہو گئی اور وہ پانی میں کود گئی پھر سفر شروع ہوا جب وہاں سے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع سے فرمایا: ہمیں سفر کی مشقت نے نڈھال کر دیا ہے لاؤ کھانا کھلاؤ، وہ بولے : کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم نے اس چٹان کے پاس قیام کیا تو مچھلی زندہ ہو کر پانی میں کو دگئی تھی اور میں آپ کو بتانا بھول گیا، یہ شیطان کی طرف سے تھا کہ میں یاد نہ رکھ سکا اور آپ کو نہ بتا سکا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ اسی چٹان کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک صاحب چادر اوڑھے آرام فرما ہیں، حضرت موسیٰ نے سلام پیش کیا ، انہوں نے اس طرح جواب دیا گویا خوب جانتے ہیں، پھر فرمایا: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ کو تو آپ کی قوم میں بہت سے کام ہیں، حضرت موسیٰ نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے وہ چیزیں حاصل کروں جن کا صحیح صحیح علم آپ کو ملا ہے، فرمایا: میرے ساتھ تم صبر نہیں کر سکو گے ۔بات یہ تھی کہ حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب سکھایا تھا اور وہ غیب کے عالم تھے۔۱۲م

(فتاوی ۲۲/۱۲)

تفسیر بیضاوی میں اس آیت کے تحت ہے۔"ای مما تختص بنا و لا یعلم بتوقیفنا و هو علم الغیوب" یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے: وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے ہوئے معلوم نہیں ہوتا وہ علم غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا ہے

تفسیر ابن جریر میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے :"قال انك لن تستطيع معی صبرا و كان رجلا يعلم علم الغيب قد علم ذلك" خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے، خضر علم غیب جانتے تھے انہیں علم غیب دیا گیا تھا۔

اسی میں ہے: عبد اللہ بن عباس نے فرمایا: خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: لم تحط من علم الغيب بما اعلم "جو علم غیب میں جانتا ہوں آپکا علم اسے محیط نہیں۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:"النبوة هی الاطلاع علی الغیب" نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علم غیب جاننا۔

اسی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک "نبی" کے بیان میں فرمایا:"النبوة

ماخوذہ من النبأ و ھو الخبر ای ان اللہ تعالی اطلعہ علی غیبہ" حضور کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضور کو اپنے غیب کا علم دیا۔

اسی میں ہے:" قد اشتھر و انتشر امرہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم بین اصحابہ بالاطلاع علی غیب" بے شک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔

اسی کی شرح زرقانی میں ہے:"اصحابہ صلی اللہ علیہ و سلم جازمون باطلاعہ علی الغیب صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔

علی قاری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:"علمہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم حاوی لفنون العلم "(الی ان قال ) و منھا علمہ بالامور الغیبیۃ" رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم اقسام علوم کو حاوی ہے، غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے۔

(خالص الاعتقاد ۱۴ تا ۱۵)

**﴿۶۵﴾فوجدا عبدا من عبادنآ اٰتینٰہ رحمۃً من عندنا وعلمنٰہ من لدنا علماً۔☆**

تو ہمارے بندوں میں ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔

**﴿۶۶﴾قال لہ موسٰی ھل اتبعک علٰی ان تعلمن مما علمت رشداً۔☆**

اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھادو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔

**﴿۶۷﴾قال انک لن تستطیع معی صبراً۔☆**

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔

**﴿۶۸﴾وکیف تصبر علیٰ ما لم تحط بہ خبرا۔☆**

اور اس بات پر کیوں صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔

**﴿۶۹﴾قال ستجدنیٓ ان شآء اللہ صابراً ولآ اعصی لک امراً۔☆**

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کرونگا۔

**﴿۷۰﴾قال فان اتبعتنی فلاتسئلنی عن شیء حتّٰی احدث لک منه ذکراً۔**

کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔

**﴿۷۱﴾فانطلقا قف حتّٰی اذا رکبا فی السفینۃ خرقها ط قال اخرقتها لتغرق اهلها ج لقد جئت شیئًا امراً۔☆**

اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے اس بندہ نے اسے چیر ڈالا موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بے شک یہ تم نے بری بات کی۔

**﴿۷۲﴾قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبراً۔☆**

کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔

**﴿۷۳﴾قال لاتؤخذنی بما نسیت ولاترهقنی من امری عسراً۔☆**

کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو۔

**﴿۷۴﴾ فانطلقا قف حتّٰی اذا لقیا غلٰماً فقتله لا قال اقتلت نفساً زکیۃ بغیر نفس ط لقد جئت شیئًا نکراً۔☆**

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا اس بندہ نے اسے قتل کر دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری بات کی۔

**﴿۷۵﴾قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبراً۔☆**

کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔

**﴿۷۶﴾قال ان سالتک عن شیء بعدها فلاتصٰحبنی ج قد بلغت من لدنی عذراً۔☆**

کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری

طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔

**﴿۷۷﴾فانطلقا قف حتّٰی اذآ اتیآ اھل قریۃ استطعمآ اھلھا فابوا ان یضیفوھما فوجدا فیھا جداراً یرید ان ینقض فاقامہ ط قال لوشئت لتخذت علیہ اجراً۔☆**

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان دہقانوں سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس بندہ نے اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔

**﴿۷۸﴾قال ھذا فراق بینی وبینک ج سانبئک بتاویل مالم تستطع علیہ صبراً۔☆**

کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

**﴿۷۹﴾اما السفینۃ فکانت لمسٰکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبھا وکان ورآءھم ملک یاخذ کل سفینۃٍ غصبًا۔☆**

وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی۔ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا۔

**﴿۸۰﴾ واما الغلٰم فکان ابوٰہ مؤمنین فخشینآ ان یرھقھما طغیانًا وکفرًا۔☆**

اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھا دے۔

**﴿۸۱﴾فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ زکوٰۃً واقرب رحمًا۔☆**

تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے۔

**﴿۸۲﴾واما الجدار فکان لغلٰمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ**

**کنزلھما وکان ابوھما صالحاج فاراد ربک ان یبلغآ اشدھما ویستخرجا کنزھما صلے رحمۃً من ربک ج وما فعلتہ عن امری ط ذلک تاویل مالم تستطع علیہ صبرًا۔☆**

رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہونچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کا ذکر اور ان کے علم غیب کو بیان فرمایا ہے تو بلاشبہ یہ اوصاف اولیائے کرام کو بھی حاصل ہوئے، اور ان کے منکر خائب وخاسر لہذا امام احمد رضا قدس سرہ نے فرمایا)

حضرات اولیاء کرام قدست اسرارہم کی شان عظیم میں بعد وضوح حق اس کلمہ ملعونہ (حضرت ابن عربی، مولانا روم ومولانا عبدالرحمٰن جامی علیہم الرحمہ کی تکفیر منجانب غیر مقلدین) کہنے کا جواب جو روز قیامت ملے گا بس ہے۔

وہ حضرات جرأت شعار جسارت دثار جن کا مسلک عامۂ ائمہ وعلمائے کبار کو عیاذا باللہ مشرک بتائے ان سے مدارک دقیقہ حقائق اولیاء تک نہ پہنچنے کی کیا شکایت کی جائے، علاوہ بریں یہ مسئلہ خود اس قابل کہ اس میں ایک رسالہ مستقلہ تصنیف میں آئے اور خدا انصاف دے تو حدیث بخاری: "حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا (الی قولہ تعالیٰ) وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ۔

جب میں بندہ کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سمع (کان) بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ گرفت کرتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: میں کسی شئی کے بجالانے میں بھی اس طرح تردد نہیں کرتا جس طرح جان مومن قبض

کرتے وقت تردد کرتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو برا جانتا ہوں

وحدیث مسلم: "یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی ، یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی ، یا ابن آدم ! استسقیتك فلم تسقنی، اخرجھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه ۔ " اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں دیا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی نہیں دیا، ان دونوں کو بخاری و مسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔

وحدیث مشہور:"قم الی امش الیك وامش الی اھرول الیك ۔ اخرجه احمد عن رجل من الصحابة والبخاری بمعناہ عن انس وعن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الکبیر عن سلمان رضی اللہ تعالی عنھم ۔

اے بندے! تو میری طرف اٹھ میں تیری طرف چل پڑوں گا، تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ پڑوں گا۔ اس کو امام احمد نے ایک صحابی سے اور امام بخاری نے معناً اسے حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ سے اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنھم سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔ واذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب ، اخرجه الدیلمی والامام الاجل القشیری عن انس رضی اللہ تعالی عنه ۔

جب اللہ تعالی کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو اسے کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا۔ اسے دیلمی اور امام اجل قشیری نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔ الدنیا والآخرۃ حرام علی اھل اللہ ،اخرجه فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما۔" دنیا وآخرت اہل اللہ پر حرام ہیں۔ اسے مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔ انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل حرف منھا ظھر و بطن ولکل حرف حد ولکل حد مطلع ۔ اخرجه الطبرانی فی اکبر معاجیمه عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنه ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قرآن سات حروف (لغتوں) پر نازل ہوا، ہر حرف کے لئے ظاہر اور باطن ہے، ہر حرف کے لئے ایک حد (انتہائے معنی) ہے اور ہر حد کے لئے ظاہر اور باطن سے اطلاع کا مقام ہے۔ اس کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔" قولہ عزوجل اعطیھم من حلمی وعلمی، اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب الایمان باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میں انھیں اپنا حلم وعلم عطا کرتا ہوں۔ اس کو احمد وطبرانی نے کبیر میں، حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے شعب الایمان میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔"من زھد فی الدنیا علمہ اللہ بلا تعلم وھداہ بلا ھدایۃ وجعلہ بصیرا وکشف عنہ العمی۔ اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالی وجھہ۔

جو دنیا سے محفوظ رہا اسے اللہ تعالی حصول علم اور بغیر حصول ہدایت دیتا ہے، اسے صاحب بصیرت بناتا ہے اور اس سے گمراہی اور تاریکی کو دور کر دیتا ہے۔ اسے امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سید الاولیاء امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجھہ سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔ دع عنك قول معاذ فان اللہ یباھی الملئکۃ قالہ لرجل قال لہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ تعال حتی نومن ساعۃ فشکاہ الرجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وقال او ما نحن بمؤمنین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلك۔ اخرجہ سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ۔

قول معاذ کو چھوڑو (یعنی قول معاذ کو برا نہ جانو) کیونکہ اللہ تعالی ملائکہ میں اس کے ساتھ فخر فرماتا ہے۔ یہ بات آپ نے اس شخص سے فرمائی جسے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تھا: کہ آؤ ہم ایک گھڑی ایمان لائیں، اس شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں

شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: کیا ہم اہل ایمان نہیں؟ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ جملہ فرمایا تھا۔ اس کو سیدی محمد بن علی ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وحدیث:۔"کا ن عبد اللہ بن روا حۃ رضی اللہ تعالی عنہ اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول تعا ل نو من بربنا سا عۃ فقال ذ ات یو م لرجل فغضب الرجل فجا ء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقا ل :یا رسول اللہ! الا تری الی بن روا حۃ یر غب عن ایما نک الی ایمان سا عۃ فقا ل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یر حم اللہ ابن روا حۃ انہ یحب المجا لس التی تبا ھی الملئکۃ علیھم السلام ۔ روا ہ احمد بسند حسن عن انس بن ما لک رضی اللہ تعا لی عنہ ۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا، جب بھی کسی صحابی رسول سے ملاقات ہوتی تو کہتے آؤ ہم اپنے رب کے ساتھ ایک گھڑی ایمان لائیں، ایک دن آپ نے ایک شخص سے کہا تو وہ ناراض ہوگیا اور بارگاہ نبی میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے عبداللہ بن رواحہ کے بارے میں نہیں سنا، وہ تو آپ پر ایمان لانے کے بجائے ایک گھڑی ایمان کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن رواحہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، وہ ایسی مجالس کو پسند کرتا ہے جس پر ملائکہ بھی فخر کرتے ہیں۔ اسے امام احمد نے سند حسن کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وحدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔"حفظت عن رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعا ئین فا ما احد ھما فبثتتہ واماالآخرفلوبثتتہ قطع ھذا البلعوم ۔ اخرجہ البخا ری ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حاصل کئے ہیں، ایک کو بیان کرتا ہوں اگر دوسرا کروں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(جدید۶/۶۴۹تا۶۵۴)

# سورۃ مریم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱۹﴾قال انمآ انا رسول ربک ۔ٖ لاھب لک غلٰمًا زکیًا۔☆**

بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اللہ، اب تو جبریل بیٹا دے رہے ہیں، بھلا نجدیہ کے یہاں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا،" ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، وہابیہ تو اس کو روتے تھے کہ محمد بخش ،احمد بخش نام رکھنا شرک ہے۔ یہاں قرآن عظیم سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو جبریل بخش بتا رہا ہے" وللہ الحجۃ السامیۃ۔

(الامن والعلی۔۸۷)

**﴿۲۰﴾قالت انیٰ یکون لی غلٰم ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیًا۔☆**

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں۔

**﴿۲۱﴾ قال کذلک ج قال ربک ھو علی ھین ج ولنجعلہٗ اٰیۃً للناس ورحمۃً منا ج وکان امرًا مقضیًا۔☆**

کہا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسیح رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/ ۶۱۵)

رسیدنا عیسی کلمۃ اللہ علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ولادت کے بعد بھی حضرت بتول طیبہ طاہرہ سیدتنا بکر تھیں، بکر ہی رہیں، اور بکر ہی اٹھیں گی، اور بکر ہی جنت النعیم میں داخل ہوں گی یہاں تک کہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نکاح اقدس سے مشرف ہو نگی، ان کی شان کریم۔"لم یمسسنی بشر ولم اك بغیا "نہ مجھے کسی نے ہاتھ لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔

ظاہر ہے کہ بعد ولادت بھی صادق ہے۔ اور یہی معنی بکریت ہے۔ رہا بکارت بمعنی پردہ عروق کا زوال،

اولا: اس ولادت معجزہ نما میں ہونا کیا ضرور، اور اس کا کہاں ثبوت۔ جو بے باپ کے پیدا کر سکتا ہے بے زوال بکارت ولادت دینے پر بھی قادر ہے۔ بکر کے لئے بھی منفذ ہوتا ہے جس سے خون آتا ہے۔ اور بالفرض اس کا زوال ہو بھی تو وہ منافی بکریت نہیں، بہت ابکار کا یہ پردہ کسی صدمہ یا خون حیض کی حدمت وغیرہ سے جاتا رہتا ہے، مگر وہ بکر سے ثیب، نارسیدہ سے شوہر دیدہ نہیں ہو جاتیں بلکہ حقیقۃ بھی بکر ہوتی ہیں اور حکم شرع میں بھی بکر ہی رہتی ہیں۔ ان کا نکاح ابکار کی طرح ہوتا ہے اور وہ ابکار کے لئے وصیت میں داخل ہوتی ہیں

تنویر الابصار میں ہے: "من زالت بکارتھا بو ثبة او ورود حیض او جراحة او کبر بکر حقیقة" جس کا پردہ بکارت کودنے، حیض آنے، یا زخم یا زیادتی عمر کی وجہ سے زائل ہوا وہ عورت حقیقۃ باکرہ ہے۔

فتاوی ظہیریہ اور ردالمحتار میں ہے:

البکر اسم الامرأة لم تجامع بنکاح ولا غیرہ۔" باکرہ اس عورت کو کہتے ہیں جس سے بلا نکاح یا بہ نکاح صحبت نہ کی گئی ہو

بحر و شامی میں ہے:

حاصل کلامھم ان الزائل فی ھذہ المسائل العذرة ای الجلدة التی علی المحل لا البکارة فکانت بکرا حقیقة وحکما ولذا تدخل فی الابکار بنی فلان ان کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ ان مسائل میں عذرۃ زائل ہوئی ہے یعنی وہ جھلی جو شرم

گاہ میں ہوتی ہے۔ تو عورت ان صورتوں میں حقیقۃ اور حکما ہر طرح باکرہ ہوتی ہے۔ اسلئے اگر کسی نے بنی فلاں کی باکرہ عورتوں کے لئے وصیت کی تو یہ بھی ان میں داخل ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم۔
(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/ ۳۶ ۔ ۳۷)

**﴿۳۱﴾ وجعلنی مبرکا این ما کنت ص واوصٰنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا۔☆**

اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نمازیں تمام انبیاء پر اور ہر دین الہی میں فرض تھیں۔ اللہ عزوجل نے اپنے بندے عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ قول بیان فرمایا۔

اور حدیث میں حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے: کہ اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں نماز نہ ہو۔ اور پہلے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اوقات نماز وہی تھے جو ہمارے ہیں۔ کیونکہ حضرت جبریل نے کہا: یہ وقت ہے آپ کا اور آپ سے پہلے انبیاء کا۔
(فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۵۰)

**﴿۳۵﴾ ما کان اللہ ان یتخذ ولدا سبحنہ ط اذا قضیٰ امرا فانما یقول لہ کن فیکون۔☆**

اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھرائے پاکی ہے اس کو جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہوجا وہ فورا ہوجاتا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت باری تعالی کے لئے بچہ کے محال ہونے کا بیان ہے، کہ یہ اس کے حق میں عیب ہے تو کذب بھی اسی قبیل سے ہوگا)

بعض تمسکات معتزلہ کے رد میں امام رازی فرماتے ہیں:

اجاب اصحابنا بان الکذب محال علی اللہ تعالی "

اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب الہی محال ہے۔

علامہ سعد تفتازانی شرح مقاصد میں انہیں امام ہمام سے ناقل:"

صدق کلامہ تعالی لما کا ن عندنا ازلیا امتنع کذبہ لا ن ما ثبت قد مہ امتنع عدمہ"

کلام خدا کا صدق جب کہ ہم اہلسنت کے نزدیک ازلی ہے تو اس کا کذب محال ہوا کہ جس چیز کا قدم ثابت ہے اس کا عدم محال ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید۔۱۵/ ۳۲۷)

## ﴿۵۷﴾ورفعنٰہ مکانًا علیًا۔☆

اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔

## ﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ادریس علیہ السلام کے واقعہ میں علماء کو اختلاف ہے۔اتنا تو ایمان ہے کہ آپ آسمان پر تشریف فرما ہیں۔یہ آیت اس کا واضح ثبوت ہے ۔بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ بعد موت آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔ایک روایت میں یہ ہے،ایک بار آپ دھوپ کی شدت میں تشریف لیے جارہے تھے،دوپہر کا وقت تھا آپ کو سخت تکلیف ہوئی،خیال فرمایا کہ جو فرشتہ آفتاب پر موکل ہے اس کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی،عرض کی:اے اللہ اس فرشتہ پر تخفیف فرما،فو راد عا قبول ہوئی اور اس پر تخفیف ہوگئی،اس فرشتہ نے عرض کیا:یا اللہ مجھ پر تخفیف کس طرف سے آئی ؟ارشاد ہوا میرے بندے ادریس نے تیری تخفیف کے واسطے دعا کی ،میں نے اس کی دعا قبول کی،عرض کی مجھے اجازت دے کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں،اجازت ملنے پر حا ضر ہوا،تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا: کہ حضرت کا کوئی مطلب ہو تو ارشاد فرمائیں،فرمایا:ایک مرتبہ جنت میں لے چلو،عرض کی: یہ تو میرے قبضہ سے باہر ہے،لیکن عزرائیل ملک الموت سے میرا دوستانا ہے ان کو لاتا ہوں،شاید کوئی تدبیر چل جائے۔غرض عزرائیل علیہ السلام آئے،آپ نے ان سے فرمایا:انہوں نے عرض کیا کہ حضور بغیر موت کے تو جنت میں جانا نہیں ہوسکتا،فرمایا: روح قبض کرلو،انہوں نے بحکم خدا ایک آن کے لئے روح قبض کی اور فورا جسم میں ڈال دی، آپ نے فرمایا: مجھ کو جنت اور دوزخ کی سیر کراؤ،حضرت عزرائیل علیہ السلام دوزخ پر لائے، طبقات جہنم کھلوائے،آپ دیکھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے،عزرائیل علیہ السلام وہاں سے

لے آئے، جب ہوش ہوا تو عرض کیا: یہ تکلیف آپ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھائی، پھر جنت میں لے گئے، وہاں کی سیر کرنے کے بعد عزرائیل علیہ السلام نے چلنے کے واسطے عرض کیا: آپ نے التفات نہ فرمایا، پھر دوبارہ عرض کیا آپ نے جواب نہ دیا، جب پھر انھوں نے عرض کیا: تو فرمایا: اب چلنا کیسا، جنت میں آکر بھی کوئی واپس جاتا ہے، اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو ان دونوں میں فیصلہ کرنے کے واسطے بھیجا، اس نے آکر پہلے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے سارا واقعہ سنا پھر آپ سے دریافت کیا کہ آپ کیوں نہیں تشریف لے جاتے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ”کل نفس ذائقة الموت“ اور میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں اور فرماتا ہے ۔”وان منکم الا واردھا“ تم میں سے ہر ایک جہنم کی سیر کرے گا اور میں جہنم کی بھی سیر کر آیا اور فرماتا ہے:”وما ھم منھا بمخارجین“ اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہیں نکلیں گے۔اب میں جنت میں آگیا ہوں کیوں جاؤں، حکم ہوا میرا بندہ ادریس سچا ہے اس کو چھوڑ دو۔

(الملفوظ ۴/ ۴۶ تا ۴۷)

**(۵۹) فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشھوت فسوف یلقون غیا ۔☆**

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو ان قریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اخروھا عن مواقیتھا وصلوھا لغیر وقتھا“ (یہ لوگ جن کی مذمت اس آیہ کریمہ میں فرمائی گئی وہ ہیں جو نمازوں کو ان کے وقت سے ہٹاتے اور غیر وقت پر پڑھتے ہیں)

”ذکرہ الامام البدر فی عمدة القاری باب تضییع الصلوة عن وقتھا والامام البغوی فی المعالم ۔

افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ تعالی عنھما فرماتے ہیں:” ھو ان لا یصلی الظھر حتی اتی العصر “ (نماز کا ضائع کرنا یہ ہے کہ ظہر نہ پڑھی یہاں تک کہ عصر کا

وقت آگیا)[۱۲] اثرہ محی السنة ۔

تفسیر انوار التنزیل میں ہے:[۱۳] اضاعوا الصلوة ترکوھا اواخروھا عن وقتھا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۷۳)

## ﴿۸۷﴾ لا یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمٰن عھدا۔☆

لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں مولی تعالی اپنے محبوبوں کو شفاعت کا مالک بناتا ہے، اور عہد و پیان مقرر ہوجانے نے تقویت الایمان کی اس بدلگامی کا بھی منہ سی دیا کہ، شفاعت میں کس کی خصوصیت نہیں جسے چاہے گا کھڑا کرائے گا۔

(الامن والعلی ۸۴)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ طٰہٰ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

### ﴿۵﴾الرحمٰن علی العرش استوٰی ۔☆

وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہ آیات متشابہات سے ہے)اور آیات متشابہات میں اہل سنت حفظہم اللہ تعالی کے دو مسلک ہیں۔

اول تفویض، کہ ہم ان کے معنی کچھ نہیں جانتے، اللہ ورسول جانتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم، جو معنی مراد الہی ہیں ہم ان پر ایمان لائے۔

امنا کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو االباب ۔ یہی مسلک سلف ہے اور یہی صحیح ومعتمد۔اس تقدیر پر تو نہ احاطہ ذاتی کہا جائے نہ صفاتی کہا جائے، معنی سے کچھ بحث ہی نہ کی جائے، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "الرحمٰن علی العرش استویٰ" کے معنی معلوم کئے گئے تو فرمایا:الاستوی معلوم والکیف مجھول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ ۔یہی جواب سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔یہی مسلک ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سائر ائمہ سلف کا ہے۔ہاں ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسم وجہت ومکان سے پاک ومنزہ ہے، کسی مکان میں نہیں ہوسکتا، کسی جگہ نہیں ہوسکتا، کسی طرف نہیں ہوسکتا، جگہ اور طرف سب اس کے بنائے ہوئے ہیں اور حادث ہیں اور وہ قدیم ازلی، ازل میں کسی جگہ کسی طرف نہ تھا کہ جگہ اور طرف تھے ہی نہیں تو اب کسی جگہ اور طرف میں نہیں، جیسا تھا ویسا ہی اب ہے، جگہ اور طرف کو بنا کر بدل نہ گیا، جگہ اور طرف بدلیں گے اور وہ بدلنے سے پاک ہے۔

دوم تاویل کہ ایسی آیات کو حسب محاورہ معنی جائز پر حمل کریں جس سے نہ چین لینے والی

طبیعتوں کو تسکین ہو اور ایمان سلامت رہے، یہ مسلک خلف کا ہے، اور اس طور پر احاطہ صفاتی مراد لیں گے۔ علم وقدرت الٰہی ہر شے کو محیط ہونے کے بھی یہ معنٰی نہیں کہ اس کے علم وقدرت متمکن ہیں، جگہ یا طرف میں ہونا جسم وجسمانیت کی شان ہے اور وہ اور اس کے صفات ان سے متعالی، بلکہ احاطہ علم کے معنٰی یہ ہیں کہ ہر شے واجب یا ممکن یا ممتنع معدوم یا موجود حادث یا قدیم اسے معلوم ہے، احاطہ قدرت کے معنٰی یہ ہیں کہ ہر ممکن پر اسے قدرت ہے، اس سے صفات کا ذات سے بڑھ جانا نہ کہے گا مگر مجنون، عمرو کا کہنا کہ کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو کلمہ کفر ہے کہ اس کی ذات کے لئے جگہ ثابت کرتا ہے، واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۶۱۹)

**﴿۵۵﴾ منها خلقنكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارةً اخرٰى۔☆**

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں انسان کی مٹی سے پیدائش کا بیان ہے اور اس کی وضاحت ان احادیث میں ہے)

**عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مامن مولود الاوقدرعليه من تراب حفرته۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

**عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مامن مولود الاوفی سرته من تربته التی خلق منها حتی يدفن فيها، وانا ابوبكر وعمر خلقنا من تربة واحدة فيها ندفن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہانتک کہ اسی میں دفن کیا جائے، اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے اس میں دفن ہونگے۔

فتاوی افریقہ ۱۰۰

**عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملک ینطلق فیأخذ من تراب المکان الذی یدفن فیه ،فیذره علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة ، وذلک قوله تعالیٰ : منها خلقنا کم وفیها نعید کم ومنها نخرجکم تارة اخری ۔

حضرت امام عطا خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکر اس کے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے،تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے،اور یہ ہے مولی تعالیٰ کا وہ ارشاد کہ۔ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا،اور اسی میں پھر تمہیں لیجائینگے،اور اسی سے پھر ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ فتاوی افریقہ ۱۰۰

**عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ماخلق اللہ القلم ،قال له : اکتب ،قال: یارب ! وما اکتب ؟ قال : اکتب مقادیر کل شیٔ ماکان وماھو کائن الی الابد ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرما کر اس سے فرمایا: لکھ،اس نے عرض کی: اے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا: ہر چیز کی تقدیر،اور جو کچھ ہوا اور ابد تک ہوگا سب کچھ لکھ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(مالی الجیب ٦)

امام ترمذی عارف نوادر الاصول میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے میرے رب! بنے گا یا نہیں، اگر فرماتا ہے نہیں تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہو کر رحم سے نکل جاتا ہے،اور اگر فرماتا ہے: ہاں،تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کیا کام کرے گا؟ ارشاد ہوتا ہے لوح محفوظ میں دیکھ کہ تو اس میں اس نطفے کا سب حال پائے گا۔

ویا خذ التر اب الذی ید فن فی بقعته وتعجن به نطفته فذ لك قو له تعا لی :منها خلقنکم وفیها نعید کم و منها نخرجکم تارة اُخری " فرشتہ وہاں کی مٹی لیتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے،اسے نطفے میں ملا کر گوندھتا ہے،یہ ہے مولی تعالی کا وہ ارشاد کہ زمین

ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں ہم تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے دوبارہ تمہیں نکالیں گے۔

عبد بن حمید و ابن المنذر عطاء خراسانی سے راوی: "ان الملک ینطلق فیا خذ من تراب و من النطفۃ و ذلک قولہ تعالی منھا خلقنکم وفیھا نعیدکم" کہ فرشتہ جاکر اس کے مدفن کی مٹی لاکر اس کو نطفے پر چھڑکتا ہے تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے اور یہ ہے مولی تعالی کا وہ ارشاد کہ ہم نے تم کو زمین ہی سے بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے

دینوری نے کتاب المجالسہ میں ہلال بن یساف سے نقل کی "مامن مولود یولد الا و فی سرتہ من تربۃ الارض التی یموت" کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جس کی ناف میں وہاں کی مٹی نہ ہو جہاں مرے گا۔

اقول: یہ اگر ثابت ہو تو حاصل یہ ہوگا کہ قبر کی مٹی سے نطفہ گوندھا جاتا ہے اور جب پتلا بنتا ہے تو جہاں مرے گا اس جگہ کی کچھ مٹی ناف کی جگہ رکھی جاتی ہے، مگر حدیث مرفوع میں گزرا کہ ناف میں اسی مٹی کا حصہ ہوتا ہے جہاں دفن ہوگا تو ظاہر اس روایت میں موت سے دفن مراد ہے۔ واللہ تعالی اعلم ۔زید جاہل ہے اور اس پر بدعقل یا بدعقیدہ ہے اور اس پر بے باک ۔اجالی اندھیری میں تمام جہان کے کام ملائکہ ہی کرتے ہیں، وہ اس روشنی کے کیا محتاج ہیں ۔رحم میں جب نطفہ قرار پاتا ہے اور رحم کا منھ بند ہو جاتا ہے کہ اس میں سلائی نہیں جاسکتی اس وقت بچہ کا پتلا کون بناتا ہے؟ یہ باریک باریک رگیں اور مسام اور رونگٹے اس میں کون رکھتا ہے؟ سارا کام بحکم الہی فرشتہ ہی کرتا ہے جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احادیث میں ارشاد فرمایا کہ جن کو ہم نے اپنی کتاب مستطاب الامن والعلی میں ذکر کیا ہے۔ اندھیری رات میں کہ ہاتھ سے ہاتھ نہ سوجھے ہزار آدمی کے بیچ سے ایک ہی روح نکلتی ہے۔ وہ کون نکالتا ہے فرشتہ ہی نکالتا ہے۔ "قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم" استقرار نطفے کا وقت تمہیں معلوم نہیں یا فرشتہ کو بھی معلوم نہیں۔

( فتاوی افریقہ ۱۰۰ تا ۱۰۱ )

**﴿۱۰۸﴾ یومئذ یتبعون الداعی لاعوج لہ ج وخشعت الاصوات للرحمٰن فلاتسمع الا ھمسا۔☆**

اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہوکر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

( وخشعت الاصوات للرحمٰن فلاتسمع الا همسًا۔ سے استدلال فرمایا کہ اللہ کے حضور آوازیں پست ہوں گی تو) مسجد اللہ تبارک وتعالیٰ کا دربار عالی ہے۔ واللہ العظیم اگر آدمی مسجد کی حاضری وقت قیامت میں ہی رب العالمین کے حضور اپنا کھڑا ہونا یاد کرے اور مقام کی عظمت یاد کر کے سوچے کہ کہاں اور کس واسطے کھڑا ہے تو اجازت یافتہ انسانوں کے علاوہ (یعنی قاری اور خطیب) کسی کی آواز نہ نکلے۔ پس اصل حکم یہی ہوا کہ مسجد میں اجازت یافتہ لوگوں کے سوا کسی کی سرگوشی کے علاوہ کچھ نہ سنا جاسکے۔ اسی لئے احادیث کریمہ میں مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت آئی۔

(شمائم العنبر ۲۵۵)

**عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَآئَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وخُصُوْمَاتِكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفرخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

**عن** عبيد الله بن حفص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَجَابَ دَاعِيَ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللّٰهِ كَانَتْ تُحْفَتُهُ بِذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ الْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله ! ما احسن عمارة مساجدالله ،قال: لَايُرْفَعُ فِيْهَا صَوْتٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا بِالرَّفَثِ ۔

شمائم العنبر ۱۹

حضرت عبیداللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول

اللہ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے۔فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔۱۲م

**عن** سعید بن ابراھیم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : سمع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوت رجل فی المسجد فقال :اتدری این انت ؟تدری این انت ؟ کرہ الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

اس حدیث کو ائمہ نے قبول کیا۔اور فقہاء نے یہاں تک تصریح فرمائی کہ مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرنا بھی مکروہ ہے۔ہاں اہل فقہ کی دینی بات چیت کا استثناء ہے۔ایسا ہی درمختار وغیرہ کتب فقہ میں مرقوم ہے۔

تو جب ذکر الہی کا یہ حال ہے۔تو اذان جو خالص ذکر بھی نہیں۔کیونکہ اس میں حیعلتین تو نماز کا بلاوا ہے۔

امام عینی کی بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "فا ن قلت الاذان ذکر فکیف تقول انہ شبہ الذکر وشبہ غیرہ قلت ھو لیس بذکر خالص علی ما لا یخفی انما اطلق اسم الذکر علیہ باعتبار ان اکثر الفاظہ ذکر " اگر یہ شبہ ہو کہ اذان تو ذکر ہے اس کو ذکر کے مشابہ قرار دینا صحیح نہیں۔کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مغایرت ہوتی ہے۔تو جواب یہ ہے کہ اذان ذکر خالص نہیں۔ہاں اس کے بیشتر الفاظ ضرور ذکر ہیں۔اسی کا لحاظ کر کے اسکو ذکر کہا جاتا ہے۔

کنز کے قول: کلمہ شہادت کے وقت قبلہ کا استقبال اور صلاۃ وفلاح کے وقت دائیں بائیں مڑیں، کی تشریح میں بحرالرائق نے محیط سے نقل کیا: " لا نہ حا لۃ الذکر والثنا ء علی اللہ تعالی والشھادۃ لہ با لوحدا نیۃ ولنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با لرسالۃ فا لاحسن ان یکو ن مستقبلاً فا ما الصلوۃ والفلاح دعا ء الی الصلاۃ واحسن احوال الداعی با ن یقبل علی المدعوین" اذان میں کلمہ شہادت تین حالت میں ذکر ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی ہے اور اس وقت استقبال قبلہ ہی مناسب ہے۔اور صلاۃ وفلاح میں نماز کی طرف بلانا ہے۔تو اس وقت یہی اچھا ہے کہ بلانے والا بلائے ہوؤں کی طرف متوجہ ہو۔پس جب صورت حال یہ ہے اور شریعت مقدسہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کا ثبوت نہیں۔تو اذان مسجد ممنوع ہوگی، ہمارا یہ ہی کہنا ہے۔ (شمائم العنبر ۲۵۷۔ ۲۵۸)

**﴿۱۲۶﴾ قال کذٰلک اتتک اٰیٰتنا فنسیتھا ج وکذٰلک الیوم تنسٰی۔☆**

فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں۔تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو حسب طاقت دین کی مدد نہ کرے گا اور شعائر اسلام کو نقصان پہنچنے دیگا روز قیامت سخت باز پرس میں پکڑا جائے گا۔اور اس کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی شدید حاجت کے وقت اسے بے یار ومددگار چھوڑے جیسا اس نے دین کی مدد سے منھ موڑا۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۸/۴۵۸)

**﴿۱۳۰﴾ فاصبر علی ما یقولون وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ج اٰناء الیل فسبح واطراف النھار لعلک ترضٰی۔☆**

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے،اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے پہلے نماز یقیناً پڑھتے تھے اور اسی طرح آپ کے اصحاب بھی۔لیکن اس میں اختلاف ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہونے سے پہلے کوئی نماز فرض تھی بھی یا نہیں۔بعض نے کہا کہ ایک نماز طلوع شمس سے پہلے اور ایک غروب سے پہلے فر

ض تھی اوراس پر یہ آیت دلیل میں پیش کی۔

**اقول:** وفی الاستدلا ل بقو لہ عز اسمہ وسبح بحمد ربك قبل طلو ع الشمس وقبل غرو بها" نظر ،فا ن تتمة الآیة من آنا ء اللیل فسبح واطراف النها ر لعلك ترضی فان حمل التسبیح علی الصلوة لقول ابن عبا س رضی الله تعا لی عنهما کل تسبیح فی القرآن صلا ة، اخرجه الفریا بی عن سعید بن جبیر وان کا ن ربما یفید الاستثنا ء من کلیته علی ما اقول قو له جل ذکره، کل قد علم صلو ته وتسبیحه ، وقوله تعا لی :فلولا انه کا ن من المسبحین۔ للبث فی بطنه الی یو م یبعثون ۔ فا ن الظاهران المرا د به ما ذکرعنه ربه عزوجل بقوله فنا دی فی الظلما ت ان لا اله الا انت سبحا نك انی کنت من الظا لمین ۔ به فسره سعید بن جبیر ارشد تلا مذة ابن عبا س ، الرا وی عنه تلك الکلیة ۔ وقد قا ل الحسن البصری ، کما فی المعا لم : ما کانت له صلا ة فی بطن الحو ت ، ولکنه قدم عملا صا لحا ،بید ان ابن عبا س ههنا ایضا مشی علی اصله فقا ل رضی الله تعا لی عنه ، من المسبحین ، من المصلین ، ویکو ن المعنی حینئذ ما قا ل الضحا ك :انه شکر الله تعا لی له طا عته القدیمة ، کما فی المعا لم ایضا ، فعلی هذا الحمل واخذ الا مر للوجو ب ، تدل الآ یة با ٰخرها علی فر ضیة اکثر من صلا تین : الا ان یقا ل : لم یقصد الحصر ، بدلیل ان قیا م اللیل کا ن فریضة من قبل قطعا ، ولکن یبقی قو له تعا لی: واطرا ف النها ر، وحمله علی المذ کو ر تین یستلزم التکرار۔

میں کہتا ہوں: اللہ عزاسمہ کے اس فرمان سے استدلال کرنا کہ تسبیح کہو اپنے رب کی حمد کے ساتھ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے، محل نظر ہے۔ کیونکہ آیت مکمل اس طرح ہوتی ہے، اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کہو اور دن کے اطراف میں بھی تا کہ تم راضی ہو جاؤ، اب اگر تسبیح سے مراد نماز لی جائے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا: کہ قرآن میں تسبیح سے ہر جگہ نماز مراد ہے۔ ابن عباس کا یہ قول فریابی نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے، اگر چہ ابن عباس کے اس کلیے سے استثناء کا فائدہ دیتی ہیں وہ آیات جو میں بیان کر رہا ہوں۔

اللہ جل ذکرہ فرماتا ہے: ہر (پرندہ) اپنی نماز اور تسبیح کو جانتا ہے۔ اور اللہ تعالی فرماتا

ہے: اگر وہ (یونس) تسبیح کہنے والوں میں سے نہ ہوتا تو یوم بعث تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا، کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ اس تسبیح سے مراد وہی تسبیح ہے جو اللہ تعالی نے یونس علیہ السلام سے یوں حکایت کی ہے: پس پکارا اس نے اندھیرے میں کہ کوئی معبود نہیں ہے تیرے سوا، تو پاک ہے بیشک میں ظلم کرنے والوں میں تھا۔

سعید بن جبیر جو کہ ابن عباس کے بہترین شاگردوں میں سے ہیں اور ان سے مندرجہ بالا کلیہ کے راوی ہیں: انہوں نے یہی تفسیر بیان کی ہے۔ حسن بصری نے کہا کہ انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں نماز نہیں پڑھی تھی بلکہ اس سے پہلے ایک صالح عمل تھا۔ البتہ ابن عباس یہاں بھی اپنے اصول پر رواں رہے ہیں اور تسبیح کہنے والوں میں سے ہونے کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ نماز پڑھنے والوں میں سے ہونا۔ اس صورت میں جیسا کہ ضحاک نے کہا ہے اس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالی نے یونس علیہ السلام کو اسی اطاعت (اور نماز وغیرہ) کے صلے میں نجات دی تھی جو وہ مچھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے کرتے رہتے تھے۔ معالم میں بھی اس طرح ہے۔ بہر حال اگر، فسبح بحمد ربك ،، میں تسبیح سے مراد نماز لی جائے اور امر کو وجوب کے لئے قرار دیا جائے تو آیت کا آخری حصہ دو سے زیادہ نمازوں کے فرض ہونے پر دلالت کرے گا، اس کا یہ جواب تو دیا جا سکتا ہے کہ دو میں حصر مقصود نہیں ہے، کیونکہ رات کی نماز بھی بالیقین پہلے سے فرض تھی، لیکن اس صورت میں اللہ تعالی کا یہ فرمان، اور دن کے اطراف میں،، بغیر کسی مفہوم کے رہ جاتا ہے، کیونکہ اگر اس سے مراد طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے والی دو نمازیں لی جائیں تو تکرار لازم آئے گی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۷۸ تا ۸۰)

# سورۃ الانبیاء

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۷﴾وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحیٓ الیہم فسئلوٓا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔☆**

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دلیل کی دو قسمیں ہیں۔ تفصیلی اور اجمالی۔ تفصیلی کی معرفت اہل نظر اور مجتہد کے ساتھ خاص ہے۔

اجمالی جیسا کہ فرمان الہی ہے۔" فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمو ن" ۔تو تم اہل علم سے دریافت کرو اگر تم نہیں جانتے ہو۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۰۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔الا اسئلوا اذا لم یعلموا، فانما شفاء العی السوال۔ (السنن لابی داؤد ا/۴۹)

جب ان کو معلوم نہ تھا تو انہوں نے معلوم کیوں نہ کیا، کیوں کہ جہل کی بیماری کی شفاء سوال کرنے میں ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ا/۱۰۳ )

**﴿۲۳﴾لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔**

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اللہ تعالیٰ مالک کل ہے اس کے کاموں میں کسی کو دخل کی گنجائش نہیں، یہاں دنیا میں

کسی مالک مجازی سے اس کے تصرف کے بارے میں سوال نہیں ہوتا، مثلا) زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں۔ پانچ سو مسجد میں لگائیں، پانچ سو پاخانہ کی زمین اور قدمچوں میں۔ کیا اس سے کوئی الجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی، ایک مٹی سے بنی ہوئی، ایک آوے سے پکی ہوئی ،ایک روپے کی مول لی ہوئی ہزار اینٹیں تھیں۔ ان پانچ سو میں کیا خوبی تھی کہ مسجد میں صرف کیں اور ان میں کیا عیب تھا کہ جائے نجاست میں رکھیں۔ اگر کوئی احمق اس سے پوچھے بھی تو وہ یہی کہے گا کہ میرے ملک میں تھیں میں نے جو چاہا کیا۔ جب مجازی جھوٹی ملک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچی ملک کا کیا پوچھنا۔ ہمارا اور ہماری جان ومال اور تمام جہان کا مالک وہ ایک اکیلا پاک نرالا سچا ہے۔ اس کے کام اور احکام میں کسی کو مجال دم زدن کیا معنی؟ کیا کوئی اس کا ہمسر یا اس پر افسر ہے جو اس سے کیوں اور کیا کہے، مالک علی الاطلاق ہے، بے اشتراک ہے، جو چاہا کیا، جو چاہے گا کرے گا، ذلیل فقیر بے حیثیت حقیر اگر بادشاہ جبار سے الجھے تو اس کا سر کھجایا ہے، شامت نے گھیرا ہے، اس سے ہر عاقل یہی کہے گا کہ او بدعقل بے ادب اپنی حد پر رہ، جب یقیناً معلوم ہے کہ بادشاہ کمال عادل اور جمیع کمال صفات میں یکتا وکامل ہے تو تجھے اس کے احکام میں دخل دینے کی کیا مجال ہے؟۔

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش　　　نظام مملکت خویش خسرواں دانند

افسوس کہ دنیوی، مجازی، جھوٹے بادشاہوں کی نسبت تو آدمی کو یہ خیال ہوا، اور ملک الملوک بادشاہ حقیقی جل جلالہ کے احکام میں رائے زنی کرے۔ سلاطین اپنا برابر زئی بلکہ اپنے سے بھی کم رتبہ شخص بلکہ اپنا نوکر یا غلام جب کسی صفت کا استاد ماہر ہو اور خود یہ شخص اس سے آگاہ نہیں تو اس کے اکثر کاموں کو ہرگز نہ سمجھ سکے گا۔ یہ اتنا ادراک ہی نہیں رکھتا۔ مگر عقل سے حصہ ہے تو اس پر معترض بھی نہ ہوگا۔ جان لے گا کہ یہ اس کام کا استاذ حکیم ہے۔ میرا خیال وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ غرض اپنی فہم کو قاصر جانے گا نہ کہ اس کی حکمت کو۔ پھر رب الارباب، حکیم حقیقی، عالم السر والخفی عز اسمہ وجلالہ کے اسرار میں خوض کرنا اور جو سمجھ میں نہ آئے اس پر معترض ہونا اگر بے دینی نہیں جنون ہے، اگر جنون نہیں، بے دینی ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۱۹۴)

**﴿۳۳﴾ وھو الذی خلق الیل والنھار والشمس والقمر ط کل فی**

**فلک یسبحون۔☆**

اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے نزدیک کواکب کی حرکت نہ طبعیہ ہے نہ تبعیہ۔ بلکہ خود کواکب بحکم الٰہی وتحریک ملائکہ آسمانوں میں دریا میں مچھلی کی طرح تیرتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/ ۱۶۹)

**﴿۳۵﴾ کل نفسٍ ذآئقة الموت ط ونبلوکم بالشر والخیر فتنةً ط والینا ترجعون۔☆**

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو۔ اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ روح انسانی بعد موت بھی زندہ رہتی ہے۔ موت بدن کے لئے ہے روح کے لئے نہیں، "انما خلقتم للابد" تم ہمیشہ رہنے کے لئے بنائے گئے ہو۔ امام جلال االدین سیوطی شرح الصدور میں بعض ائمہ کرام سے نقل فرماتے ہیں کہ کسی نے ان کے سامنے موت روح کا ذکر کیا۔ "سبحان اللہ ھذا قول اھل البدعة۔" سبحان اللہ یہ بد مذہبوں کا قول ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:" کل نفس ذائقة الموت" ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔

موت جب تک واقع نہ ہوئی معدوم کا مزہ کہاں سے آیا اور جب واقع ہوئی اگر روح مرجائے تو موت کا مزہ کون چکھے، یوں ہی اہلسنت وجماعت کا اجماع اور صحیح حدیثوں کی تصریح ہے کہ ہر میت اپنی قبر پر آنے والوں کو دیکھتا ہے اور اسکا کلام سنتا ہے۔ موت کے بعد سمع بصر علم ادراک سب بدستور باقی رہتے ہیں بلکہ پہلے سے بہت زیادہ ہوجاتے ہیں کہ یہ صفتیں روح کی تھیں اور روح اب بھی زندہ ہے پہلے بدن میں مقید تھی اور اب اس قید سے آزاد ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۴۲)

〈۴۷〉ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلاتظلم نفس شيئا ط و ان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها ط وكفى بنا حاسبين۔☆

اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہوتو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو،

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر روح البیان میں ہے:

الظالم سفيه خارج عن الالوهية فلو صح منه الظلم لصح خروجه عن الالهية"۔ ظالم بے وقوف ہے، خدائی سے خارج ہے۔تو اگر خدا سے ظلم ممکن ہوتو تو اس کا خدائی سے نکل جانا ممکن ہو۔

〈۱۰۱〉ان الذين سبقت لهم منا الحسنى لا اولئك عنها مبعدون ☆۔

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

〈۱۰۲〉لايسمعون حسيسها ج وهم فى ما اشتهت انفسهم خلدون۔☆

وہ اس کی بھنک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان ارشادات الٰہیہ کے بعد مسلمان کی شان نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کرے، بفرض غلط بفرض باطل طعن کرنے والا جتنی بات بتاتا ہے اس سے ہزار حصہ زائد اس سے یہ کہئے "انتم اعلم ام الله " کیا تم زیادہ جانو کیا اللہ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی، بایں ہمہ وہ ان سے فرما چکا ہے کہ میں نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرمالیا، تمہارے کام مجھ سے پوشیدہ نہیں۔تو اب اعتراض نہ کرے گا مگر وہ جسے اللہ عزوجل پر اعتراض مقصود ہے۔عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ جلیل القدر قریشی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدامجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالی عنھما کی اولاد سے، اور ان کی نسبت وہ ملعون کلمہ طعن فی النسب کا اگر کہا ہوگا تو کسی رافضی نے

پھر وہ صدیق وفاروق کو کب چھوڑتے ہیں، عمرو بن عاص کی کیا گنتی "رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون "۔واللہ تعالی اعلم۔
(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۴۱)

## (۱۰۷)وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔☆

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

## ﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عالم ماسوائے اللہ تعالی کو کہتے ہیں، جس میں انبیاو ملائکہ سب داخل ہیں۔تو لاجرم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب ، اسی لئے اولیاء کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں: کہ ازل سے اب تک ارض وسما میں، اولیٰ وآخرت میں، دنیاودین میں ،روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی،سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔" کما بیناہ بتوفیق اللہ تعالی فی رسالتنا "سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوری"

امام فخر الدین رازی نے اس آیہ کریمہ کے تحت میں لکھا:

" لما کان رحمۃ للعلمین لزم ان یکون افضل من کل العلمین" جب حضور تمام عالم کے لئے رحمت ہیں، واجب ہوا کہ تمام ماسوے اللہ سے افضل ہوں "قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاهر بلا دلیل وھو لا یجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الھادی۔
(تجلی الیقین ۲۳۔۲۴)

(۱۰۷)

پر ظاہر کہ رحمت سبب دفع بلا وزحمت۔ (الامن والعلی ۶۳)

لا واللہ! تمام جہان میں کوئی شئ ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو اور اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو۔جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر ان کی نعمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔اہل کفر واہل کفران نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

**عن** السید الحسین بن علی ابی طالب رضی الله تعالی عنهما قال : قال لی عمر الفاروق رضی الله تعالی عنه :یا بنی! لو جعلت تغشا نا ، فاتیته یوما وهو خال بمعاویة وابن عمر بالباب ، فرجع ابن عمر فرجعت معه فلقینی بعد فقال : لم ارك ، فقلت:یا امیر المؤمنین ! انی جئت و انت خال بمعاویة وابن عمر فی الباب ، فرجع ابن عمر فرجعت معه قال: انت احق بالاذن من ابن عمر ، انما انبت ما فی رؤسنا الله عزوجل ثم انتم ۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھسے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں، ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ باتیں کررہے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر رکے ہیں، عبداللہ پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا، اس کے بعد امیر المؤمنین مجھے ملے تو فرمایا: جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے، میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں آیا تھا آپ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے، میں آپکے صاحبزادے کے ساتھ واپس آگیا، امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں، یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اگائے ہیں پھر آپ حضرات (یعنی حضور اور اہل بیت ہی کی عطا کردہ عزت ہمیں ملی ہے۔

**عن** عبید بن حنین المدنی رضی الله تعالی عنه قال : جاء الحسن والحسین رضی الله تعالی عنهما یستأذنان علی عمر الفاروق رضی الله تعالی عنه وجاء عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما فلم یوذن لعبدالله فرجع، قال: فقال الحسن اوالحسین : اذا لم یؤذن لعبد الله لا یؤذن لنا فبلغ عمر فارسل الیه فقال : یا ابن اخی ! ما ادراك ؟ قال : قلت: اذا لم یأذن لعبد الله بن عمر لم یؤذن لی ، قال : یا بن اخی ! فهل انبت الشعر علی الرأس غیر کم ۔

حضرت عبید بن حنین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن اورامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے کاشانہ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا، ابھی اجازت نہ

آئی تھی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہوکر اذن مانگا امیر المؤمنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی واپس آگئے، امیر المؤمنین نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے آکر کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے خیال کیا کہ آپ نے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دینگے، فرمایا: آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں، کیا سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے۔

**عن** السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ھل انبت الشعر علی رؤ سنا الا ابوک۔

حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پر سر منبر گود میں لیکر فرمایا: ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کچھ عزت، نعمت اور دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے، حافظ الشان نے اس آخری حدیث کو روایت کر کے اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

میں ڈرتا ہوں کی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کردے۔

قل موتوا بغیضکم، ان اللہ علیم بذات الصدور،

شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا، کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقا زادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے۔ الامن والعلی ص ۱۲۶

**عن** زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: رأیت فاطمۃ

الزهراء رضی الله تعالیٰ عنهااتت بابنیها الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی مرضه الذی تو فی فیه فقالت : یا رسول الله ! هذان ابناك فورثهما فقال: اما حسن فان له هیبتی و سؤدی ،و اما حسین فان له جرأتی و جودی ۔

حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا و بارک وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کولیکر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اورعرض کی : یا رسول اللہ! یہ دونوں آپکے نور نظر ہیں انہیں اپنی میراث سے کچھ عطافرمائیے،ارشادفرمایا:حسن کے لئے تو میری ہیبت وسرداری ہےاور حسین کے لئے میری جرات اور میرا کرم۔

**عن** ابی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها اتت بابنیها فقالت: یا رسول الله ! انحلهما ، قال : نعم ، اما الحسن فقد نحلته حلمی و هیتبی ، واما الحسین فقد نحلته نجدتی و جودی ،

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کوکچھ عطا فرمایئے،قاسم خزائن الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور ہے،حسن کوتو میں نے اپنا حلم اور ہیبت عطا کی،اور حسین کواپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

**عن** ام ایمن رضی الله تعالیٰ عنها قالت : جاء ت فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها بالحسن والحسین رضی الله تعالیٰ عنهما الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یا نبی الله ! انحلهما ، فقال: نحلت هذا الکبیر المهابة والحلم ، ونحلت هذا الصغیر المحبةو الرضی ۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراءرضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شاہزادوں کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر آئیں اورعرض کی: یا نبی اللہ! کچھ عطاہو،فرمایا: میں نے اس بڑے کوہیبت وبردباری عطا کی،اوراس چھوٹے کو محبت ورضا کی نعمت دی۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**اقول** وباللہ التوفیق۔ حلم ہیبت جود وشجاعت اور رضا ومحبت کچھ اشیائے محسوسہ واجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر دے دیئے جائیں، پھر حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغہ عرض ودرخواست تھا کہ حضور انہیں کچھ عطا فرمائیں، جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں، اور وہ زمان استقبال کے لئے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانۂ حال منقضی ہو جائے گا، اس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئے گا، اگرچہ بحالت فورواتصال اسے عرفا زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست وقبول کو زمانہ ماضی سے اصلا تعلق نہیں، اب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کیا فرمایا: یعنی ہاں دوں گا، لاجرم یہ قبول زمانۂ استقبال کا وعدہ ہوا۔ فان السؤال معاد فی الجواب ای نعم انحلهما

اس کے متصل ہی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں، اور اس شہزادے کو یہ دولتیں بخشیں، یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں، اور اس سے مراد زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے، لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشاء کے ہیں، جس طرح بائع ومشتری کہتے ہیں: بعت اشتریت، میں نے بیچی، میں نے خریدی۔ یہ صیغے کسی گزشتہ خرید وفروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع وشراء پیدا ہوتی ہے، انشا کی جاتی ہے۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دیا، اسے یہ دیا، حلم وہیبت، جود وشجاعت اور رضا ومحبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخش دیں، یہ نعمتیں خاص خزائن ملک السموات والارض جل جلالہ کی ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فرمادے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کرسکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہونچتا ہے، جسے اس کے رب جل وعلا نے عطا ومنع کا اختیار دے دیا ہے، ہاں وہ کون؟ ہاں واللہ! وہ محمد رسول اللہ ماذون ومختار حضرت اللہ، قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ وصلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والحمدللہ رب العالمین،

لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاعظم الذی جعل خزائن کرمہ و موائد نعمہ طوع یدیہ و اردتہ یعطی من یشاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع اوران کے ارادے کے زیر فرمان کردیئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری، میں بکثرت ہیں، وللہ الحمد۔ الامن والعلی ۱۲۹

**عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : غلا السعر بالمدینۃ فاشتد الجھد ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اصبروا وابشروا ، فانی قد بارکت علی صاعکم و مدکم وکلوا ولا تتفرقوا فان طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ، وطعام الاربعۃ یکفی الخمسۃ و الستۃ ، و ان البرکۃ فی الجماعۃ ،فمن صبر علی ،لاوائھا و شدتھا کنت لہ شفیعا و شھیدا یوم القیامۃ و من خرج عنھا رغبۃ عما فیھا ابدل اللہ بہ من ھو خیر منہ فیھا۔و من ارادھا بسوء اذا بہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں غلہ گراں قیمت ہوگیا اور لوگوں کی پریشانی بڑھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر کرو اور بشارت سن لو کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت کردی ہے، لہذا مل جل کر کھانا علیحدہ علیحدہ نہیں۔ کہ اجتماعی شکل میں ایک فرد کا کھانا دو کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے، اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے، اور چار کا پانچ اور چھ تک کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جماعت میں برکت ہے۔ جس نے مدینہ منورہ میں سختی پر صبر کیا میں کل قیامت میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ اور جو شخص یہاں سے

اعراض کر کے نکل بھاگا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو اس میں لا کر آباد فرما دیگا۔اور جس نے مدینہ طیبہ اور اس کے باشندگان کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔۱۲م

والحمدللہ رب العالمین۔(جامع ۴/۲۰۳ تا ۲۱۹)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة الحج

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲۶﴾واذبوانا لابرٰھیم مکان البیت ان لاتشرک بی شیئًا وطھر بیتی للطآئفین والقآئمین والرکع السجود۔☆

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کراور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کی تفسیر سے متعلق دیکھوسورۃ ال عمران کی آیت ۴۳ )

﴿۲۸﴾لیشھدوا منافع لھم ویذکرواسم الله فیۤ ایام معلومٰت علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام ج فکلوا منھا واطعموا البآئس الفقیر۔☆

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدق ہی واجب نہیں اباحت کافی ہے جو محض ایک قربت ہے۔

**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قالوا: يا رسول الله ! اِن الناس يتخذون الأسقيه من ضحايا هم و يحملون فيها الودك ، فقال : و ماذاك ؟ قالو ا : نهيت أن تو كل لحوم الأضاحى بعد ثلث ـ قال : اِنَّما نَهِيتُكُم مِنۡ أَجَلِ الدَّافَّةِ فَكُلُوا وَ ادَّخِرُوا وَ تَصَدَّقُوا ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اوران میں چربی ڈھوتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے :ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: مین نے تمھیں ذخیرہ بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرواب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴۷۲/۸

**عن** نبشة الهذلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلُوا وَ ادَّخِرُوا وَ ائتَجِرُوا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۴۷۴/۸

**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضحِيَّةٍ فَلاَ أُضحِيَّةَ لَهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

**عن** بريدة الأسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلُوا مَا بَدَالَكُمْ وَ أَطعِمُوا وَ ادَّخِرُوا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔۱۲م

**عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالىٰ عنه قا ل:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُوا وَ أَطعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔۱۲م

**عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھواورذخیرہ کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ۸/ ۴۹۷

**〈۲۹〉ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوابالبیت العتیق۔☆**

پھراپنا میل کچیل اتاریں اوراپنی منتیں پوری کریں۔اوراس آزادگھر کا طواف کریں

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں نذر کے پورا کرنے کاحکم ہے جس کی وضاحت ان احادیث سے ہوتی ہے)

**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَاَنْ يَّعْصِيَه فَلَا يَعْصِهٖ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی طاعت الہی (مثلا نماز وروزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔اورجوکسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۹۶۶

**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم:لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔اوراسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پرلازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیرالہی بدل

جائیگی۔ جونعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔ جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔ یہ اعتقاد فاسد ہے۔ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۶۶ ☆ جدالممتار ۲/۲۱۵

**﴿۳۰﴾ ذٰلک ق ومن یعظم حرمٰت اللہ فھو خیر لہ عند ربہ ط واحلت لکم الانعام الا ما یتلیٰ علیکم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔☆**

بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے۔ تو وہ اس کے لئے اسکے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے سوا ان کے جنکی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(**ومن یعظم حرمٰت اللہ فھو خیر لہ عند ربہ ط** سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ چیزوں کی تعظیم اس کو بہت محبوب ہے تو یہ اس کی ہی تعظیم ہے)

اے عزیز! اصل کار یہ ہے کہ محبوبان خدا کے لئے جو تواضع کی جاتی ہے وہ درحقیقت خدا ہی کے لئے تواضع ہے، لھذا بکثرت احادیث میں استاذ وشاگرد وعلماء وعام مسلمین کے لئے تواضع کا حکم ہوا جنہیں جمع کیجئے تو دفتر طویل ہوتا ہے۔

طبرانی معجم اوسط اور ابن عدی کامل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینۃ والوقار وتواضعوا لمن تعلمون منہ" علم سیکھو اور علم کے لئے سکون ومہابت (وقار) سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو۔

اور خطیب نے کتاب الجامع لآداب الراوی والسامع میں ان سے یوں روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تواضعوا لمن تعلمون منہ وتواضعوا لمن تعلمونہ ولا تکونوا جبابرۃ العلماء فیغلب جھلکم علمکم"

جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور جسے علم سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع

کرو اور متکبر عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تمہارے علم پر غالب ہو جائے۔

بایں ہمہ علما نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کیلئے تواضع حرام ہے، فتاوی ہندیہ میں ہے: التواضع لغیر اللہ حرام کذا فی الملتقط۔ (غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے جیسا کہ ملتقط میں ہے) تو بات وہی ہے کہ انبیا و اولیاء و مسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، وہ دین الہی کے قیم ہیں، یہ ملت الہیہ پر قائم ہیں۔تو علت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی تعظیم و محبت بعینہ محبت و تعظیم سید عالم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

"کما نص علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غیرما حدیث ونحن فی غنی عن سردها ههنا فما هی شوار دبل معلومة الموارد" جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر تصریح فرمائی، ایسی بہت سی احادیث ہیں ہمیں ان کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، وہ احادیث اجنبی نہیں ہیں ان کا مورد سب کو معلوم ہے،

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ عیاذ باللہ کسی کافر، یا دنیا دار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود ہی نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز! یا وہ احادیث کثیرہ بشیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خشوع و خضوع بجالانا مذکور، اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ ان کے جمیع و استیعاب سے غنا ہو۔

ابوداؤد و نسائی ترمذی و ابن ماجہ ابن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: "قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واصحابه حوله کأن علی رؤسهم الطیر"، فرمایا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، یعنی سر جھکائے گردنیں خم کئے بے حس و حرکت کے پرندے لکڑی یا پتھر جان کر سروں پر آبیٹھیں، اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا!

ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اقدس میں ہے:

اذا تکلم اطرق جلساءه کأن علی رؤ سهم الطیر "جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں

پر پرندے ہیں۔

عجب است با وجودت کہ وجود من ماند  تو بگفتن اندر آئی ومرا سخن بماند

تعجب ہے کہ تیرے وجود سے میرا وجود باقی ہے، تیری گفتگو نافذ ہے اور میری بات باقی ہے

مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں لکھتے ہیں:

یکے از مشائخ گوید کہ من وشیخ علی ہیتی در مدرسہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ بودیم کہ یکے از اکابر بغداد پیش آمد وگفت "یاسیدی قال جدك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من دعی فلیجب وها انا ادعوك الی منزلی" گفت اگر مرا اذن کنند بیایم زمانے سرور پیش انداخت پس گفت مے آیم وبر اشتر سوار شد شیخ علی ہیتی رکاب راست وی گرفت ومن رکاب چپ تا بسرائے آں شخص رسیدیم ہمہ مشائخ بغداد وعلما واعیان آنجا بودند سماطے برکشیدند بروی انواع نعمتہا وسلہ بزرگ سر پوشیدہ دو کس برداشتہ پیش آوردند ودر آخر سماط نہادند بعد ازاں آں شخص کہ صاحب دعوت بود گفت الصلا وشیخ رضی اللہ تعالی عنہ سر در پیش افگندہ بود ہیچ نخورد واذن نیز نداد ہیچ کس ہم نخورد واهل المجلس کانه علی رؤ سهم الطیر هیبته۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں اور شیخ علی ہیتی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے مدرسہ میں تھے کہ اتنے میں بغداد کے ایک بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے عرض کی اے آقا (غوث اعظم) آپ کے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعوت دے اس کی دعوت قبول کی جائے، لو میں آپ کو اپنے گھر کے لئے دعوت دیتا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا، یہ فرما کر آپ نے کچھ دیر سر مبارک کو جھکایا پھر فرمایا: میں آرہا ہوں، آپ گھوڑے پر سوار ہوئے، شیخ علی ہیتی نے دایاں رکاب اور میں نے بایاں رکاب پکڑا، حتی کہ ہم سب اس شیخ کے گھر پہنچے، تو وہاں پر بغداد کے مشائخ اور علما اور خاص لوگ موجود تھے، دستر خوان بچھایا گیا جس پر مختلف قسم کی نعمتیں موجود تھیں اور ایک بھاری بوجھل تابوت کو دس آدمی اٹھائے ہوئے لائے، ایک طرف رکھ دیا گیا، اس کے بعد صاحب خانہ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا: تو حضرت غوث اعظم نے سر مبارک جھکایا نہ خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہمیں کھانے کی

اجازت دی اور کسی نے بھی نہ کھایا جبکہ تمام اہل مجلس ایسے خاموش سر جھکائے ہوئے تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

یعنی اہل مجلس کہ تمام اولیاء وعلماء وعمائد بغداد تھے ہیبت سرکار قادریت کے سبب ایسے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ مقصود اسی قدر تھا مگر ایسی جانفزا بات کا ناتمام رہنا دل کو نہیں بھاتا، لہذا تفریح قلوب سنت وغیظ صدور بدعت کے لئے تتمہ روایت نقل کروں، فرماتے ہیں:

شیخ رضی اللہ تعالی عنہ بمن وشیخ علی ہیتی اشارتی کرد کہ آں سلہ راپیش آرید برخاستیم وآں راپیش برداشتیم وبس گراں بود درپیش شیخ نہادیم فرمود تا سرآنرا بکشادیم دیدیم کہ فرزند آں شخصے بود نابینائے مادرزاد برجائے ماندہ مجزوم ومفلوج گشتہ شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وی راگفت قم باذن اللہ معافی، آں کودک برخاست دواں وبینا وبراں ہیچ آفتے نے فریاد از حاضراں برخاست شیخ رضی اللہ تعالی عنہ درانبوہ مردم بیروں آمد وہیچ نخورد پیش شیخ ابوسعید قیلوی رفتم وآں قصہ باوے بگفتم شیخ عبدالقادر "یبریٔ الاکمہ والابرص ویحیی الموتی باذن اللہ عزوجل ست انتہی۔

حضرت نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ فرمایا کہ اس تابوت کو میرے سامنے لاؤ، وہ بھاری تابوت ہم نے اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا، پھر آپ نے فرمایا: اس پر سے کپڑا اٹھاؤ، جب ہم نے دیکھا وہ اس شخص کا لڑکا تھا جو مادرزاد نابینا اور مفلوج تھا، تو حضرت نے اس لڑکے کو حکم فرمایا:

"قم باذن اللہ معافی" (اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ عافیت والے ہوکر) وہ لڑکا فورا تندرست حالت میں کھڑا ہو گیا جیسا کہ اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ اس کے بعد حضرت حاضرین میں سے اٹھ کر پوری جماعت کے ساتھ باہر تشریف لے گئے اور کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد میں شیخ ابو قیلوی کے پاس گیا اور ان کو میں نے یہ تمام قصہ سنایا تو انھوں نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مردہ کو زندہ اللہ کے اذن سے کرتے ہیں۔

قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی  مردہ را جانے دہی وزدرد ادرماں کنی

اے قدرت والے تجھے قدرت ہے تو جو چاہے کرے، مردہ کو جان دیتا ہے اور درد کو آرام دیتا ہے۔

امام ابو ابراہیم تجیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وا جب علی کل مو من متی ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ذکر عنـدہ ان یـخـضـع ویخشع ویتوقر ویسکن من حرکتہ و یأ خذ فی ھیبتہ واجلا لہ بـما کا ن یا خذ بہ نفسہ لو کا ن بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویتأدب بما ادبنا اللہ تعا لی بہ ،،

ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرے یا اس کے سامنے حضور کا ذکر آئے خضوع وخشوع بجالائے اور باوقار ہو جائے اور اعضاء کو حرکت سے باز رکھے اور حضور کے لئے ہیبت وتعظیم کی حالت پر ہو جائے جو حضوور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اس پر طاری ہوتی اور ادب کرے جس طرح خدائے تعالیٰ نے ہمیں ان کا ادب سکھایا ہے

امام علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں اس قول کے نیچے لکھتے ہیں:

" یـفـرض ذ لک ویلا حظہ ویتمثلہ فکا نہ عندہ ،، یعنی یاد حضور کے وقت یہ قرار دے کہ میں حضور اقدس کا تصور باندھے گویا حضور کے سامنے حاضر ہوں۔

امام اجل سیدی قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف میں امام تجیبی کا ارشاد نقل کر کے فرماتے ہیں:

"وھـذہ کـا نـت سیـرۃ سـلفنا الصا لح وائمتنا الما ضین رضی اللہ تعا لی عنھم ،، ہمارے سلف صالح وائمہ سابقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی داب وطریقہ تھا۔

اور فرماتے ہیں:

کا ن ما لک اذا ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتغیر لو نہ وینحنی ،، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو رنگ ان کا بدل جاتا اور جھک جاتے۔

نسیم میں ہے:

لشـدہ خشو عہ ،، یہ جھک جانا سبب شدت خشوع تھا۔ شفا شریف وغیرہ تصانیف

علماء میں اس قسم کی بہت روایات مذکور۔

شاہ ولی اللہ قصیدہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں:

ینادی ضا رع لخضو ع قلب　　　وذل وابتهال والتجاء

رسول الله یا خیرالبرا یا　　　نوالك ابتغی یو م القضا ء

حاجت مندی، دل کی عاجزی، انکساری، تضرع اور التجاء کے ساتھ رسول اللہ کو ندا کرے اور عرض کرے کہ اے مخلوق سے افضل ذات! میں آپ سے قیامت کے روز عطا کا خواستگار رہوں۔

دیکھو صاف بتاتے ہیں کہ جب نبیصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا اور حضور سے عرض حاجت کرے تو تضرع وخضوع قلب وتذلل والحاح وزاری سب کچھ بجالائے۔ میں کہتا ہوں واللہ ایسا ہی چاہئے مگران شرک فروشوں کی دوا کون کرے، غرض اس مطلب نفیس میں کلمات علماء کا استیعاب کیجئے تو دفتر چاہئے، لہذا میں یہاں ''منسک متقسط'' اوراس کی شرح ''مسلک متقسط'' کی ایک نفیس عبارت کہ بہت فوائد جلیلہ پر مشتمل، تلخیصا اورذکر کرتا ہوں۔

مولانا رحمۃ اللہ سندی متن اور فاضل علی قاری شرح میں فرماتے ہیں:

فاذا فر غ من ذ لك قصد التوجه الی القبرالمقدس وفر غ القلب من کل شیء من امور الدنیا ، واقبل بکلیته لما هو بصدده لیصلح قلبه للا ستمد اد منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ولیلا حظ مع ذ لك الا ستمدا د من سعة عفو ه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعطفه ورأ فته ( ای شدة رحمته علی سائر العبا د ) ان یسا محه فیما عجز عن ازا لته من قلبه ، ثم تو جه ( ای با لقلب والقا لب ) مع رعا یة غا یة الادب فقام تجا ه الوجه الشریف متوا ضعا خا ضعا خا شعا مع الذلة والا نکسا ر والخشیة والوقار والهیبة والافتقار غا ض الطرف مکفوف الجوا رح ( من الحرکات) فا رغ القلب ( عمن سوی مقصوده ومرا مه ) واضعا یمینه علی شما له ( تأ د با فی حا ل اجلا له ) مستقبلا للوجه الکریم مستد بر اللقبلة نا ظرا ا لی الارض متمثلا صو رته الکریمة فی خیا لك مستشعرابا نه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عا لم بحضو رك وقیامك وسلامك ( بل بجمیع افعا لك واحوا لك

وارتحالك ومقامك ) مستحضر اعظمته وجلالته وشرفه وقدره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم قال من غير رفع صوت ( لقوله تعالى ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله الاية ) ولا اخفاء ( اى بالمرة لفوت الاسماع الذى هو السنة وان كان لا يخفى شىء على الحضرة ) بحضور ( قلب واستحياء ) السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ثم يقول: يا رسول الله اسألك الشفاعة ثلثا ( لانه اقل مراتب الالحاح لتحصيل المنال فى مقام الدعاء والسوال )وصلى الله تعالى على قاضى حاجاتنا ومعطى موا داتنا سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين "

یعنی جب مقدمات زیارت سے فارغ ہو قبر انور کی طرف توجہ کا قصد اور دل کو تمام خیالات دنیویہ سے فارغ کرے اور ہمہ تن اس طرف متوجہ ہو جائے تاکہ اس کا قلب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد کے لائق ہو، بایں ہمہ جو خیال مجبورانہ دل میں باقی رہے جس کے ازالہ پر قادر نہ ہو اس کی معافی کے لئے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال مغفرت ومہربانی ورافت اور تمام بندوں پر حضور کی شدت رحمت سے مدد مانگے، پھر دل وبدن دونوں سے نہایت ادب کے ساتھ مواجہ شریف میں حاضر ہو، تواضع وخشوع وخضوع وتذلل وانکسار وخوف ووقار ہیبت واحتیاج کے ساتھ آنکھیں بند کئے اعضا کو حرکت سے روکے، دل اس مقصود مبارک کے سوا سب سے فارغ کئے ہوئے ادب وتعظیم حضور کے لئے داہنا ہاتھ بائیں پر رکھے حضور کی طرف منھ اور قبلہ کو پیٹھ کرے، نگاہ زمین پر جمائے رہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کا تصور باندھے اور ہوشیار ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حاضری وقیام وسلام بلکہ تمام افعال واحوال اور منزل بمنزل کے قیام وارتحال پر مطلع ہیں اور حضور کی عظمت وجلال وشرف ومنزلت کو خوب خیال کرے، پھر نہ تو آواز بلند ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کے حضور پست آواز کا حکم دیتا ہے، نہ بالکل آہستہ جس میں سنانے کی سنت فوت ہو اگرچہ سرکار پر کچھ پوشیدہ نہیں، اس طرح حضور قلب وشرم وحیا کے ساتھ عرض کرے '' السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته " پھر کہے یارسول اللہ! میں حضور سے شفاعت مانگتا ہوں، یارسول اللہ! میں حضور سے شفاعت مانگتا ہوں، یارسول اللہ! میں حضور سے شفاعت مانگتا ہوں، تین

باراس لئے کہے کہ یہ دعا وسوال میں حصول مقصود کے واسطے ادنی مرتبہ الحاح کا ہے۔ اللہ تعالی ہمارے حاجت روا اور مرادوں کو پورا کرنے والے ہمارے آقا ومولی محمد اور آل وصحابہ کرام سب پر رحمت نازل فرمائے۔

ان احادیث وروایات وکلمات طیبات سے کالشمس فی وسط السماء روشن وآشکار ہوگیا کہ ہنگام توسل محبوبان خدا کی طرف منھ کرنا چاہئے اگرچہ قبلہ کو پیٹھ ہو، اور دل کو ان کی طرف خوب متوجہ کرے یہاں تک کہ ہر ایں وآں خاطر سے محو ہو جائے اور ان کے لئے خضوع وخشوع محمود ومشروع، اور اس میں ان کا زمانہ وفات ظاہری وحضور مرقد وذکر مجرد سب برابر ہے اور ان کے سوا عبارات اخیرہ سے جو فوائد جمیلہ وعوائد جلیلہ حاصل ہوئے بیان سے غنی ہیں " والحمد لله رب العالمين " پس زید منکر نے کہ توجہ قلب وخشوع وہیائت نماز وغیرہ کی قیدیں بڑھا کر گمان کیا تھا کہ اب اسے اثبات عدم جواز کی طرف راہ آسان ہوگی، بحمد اللہ ثابت ہوا کہ اس کا محض خیال ہی خیال تھا۔

"والله يحق الحق بكلمته ولو كره المجرمون"

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۵۹۵تا۶۰۲)

(۱) اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلا ومذھب کرنا ہے کہ اگرچہ سلف میں نہ تھا، جائز ومستحب ہے کہ دلیل تعظیم وادب ہے۔

درمختار میں ہے:

" جاز تحلية المصحف لما فيه من تعظيمه كما في نقش المسجد " مصحف شریف مطلا ومذہب کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جیسا کہ منقش کرنے میں۔

یوں ہی مساجد کی آرائش اس کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش ونگار کہ صدر اول میں نہ تھے، بلکہ حدیث میں تھا:

لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارىٰ " رواه ابو داؤد عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما "

تم مسجد کی آرائش کروگے جیسے یہود ونصاریٰ نے آرائش کی۔ اسے ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا۔

مگر ظاہری تزک واحتشام ہی قلوب عامہ پر اثر تعظیم پیدا کرتا ہے، لہٰذا ائمۂ دین نے حکم جواز دیا۔تبین الحقائق میں ہے:

" لایکرہ نقش المسجد بالجص وماء الذھب " گچ اور سونے کے پانی سے مسجد میں نقوش بنانا مکروہ نہیں ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

" قولہ کما فی نقش المسجد ای ما خلا محرابہ ای بالجص وماء الذھب " اس کا قول، جیسا کہ مسجد کی آرائش میں، یعنی محراب کے علاوہ۔یعنی گچ اور سونے کے پانی سے۔

(۳) یونہی مسجدوں کے لئے کنگرے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں، اگرچہ صدر اول میں نہ تھے۔بلکہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا تھا:

ابنوا المساجد واتخذوھا جماً ۔رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی فی السنن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ۔

مسجدیں منڈی بناؤ۔اسے ابن ابی شیبہ نے اور سنن میں بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔

دوسری حدیث میں ہے:

ابنوا مساجدکم جماً وابنوا مدائنکم مشرفۃ۔رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ۔

یعنی مسجدیں منڈی بناؤ ان میں کنگرے نہ رکھو، اور اپنے شہر اونچے کنگرے دار بناؤ۔اسے مصنف نے ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا۔

مگر اب بلانکیر مسلمانوں میں رائج ہے۔

وما رآہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن " اور جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی اچھا ہے۔

امام ابن المنیر شرح جامع صحیح میں فرماتے ہیں:

استنبط کراھیۃ زخرفۃ المسجد لاشتغال قلب المصلی بذلک او لصرف

المال فی غیر وجھہ نعم اذا وقع ذلک علی سبیل تعظیم المساجد ولم یقع الصرف علیہ من بیت المال فلا باس بہ ولو اوصی بتشیید مسجد وتحمیرہ وتصفیرہ نفذت وصیتہ لا نہ قد حدث للناس فتاوی بقدر ما احدثوا وقد احدث الناس مؤمنہم وکافرہم تشیید بیوتہم وتزیینھا ولو بنینا مساجدنا باللبن وجعلنٰہا متطامنۃ بین الدور الشاھقۃ وربما کانت لاھل الذمۃ لکانت مستھانۃ“

یعنی حدیث سے مستنبط کیا گیا ہے کہ مسجدوں کی آرائش مکروہ ہے کہ نمازی کا خیال بٹے گا، یا اس لئے کہ مال بیجا خرچ ہوگا، ہاں اگر تعظیم مسجد کے طور پر آرائش واقع ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، اور اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کے مال سے مسجد کی گچ کاری اور اس میں سرخ وزرد رنگ کریں تو وصیت نافذ ہوگی کہ لوگوں میں جیسی نئی نئی باتیں پیدا ہوتی گئیں ویسے ہی ان کے لئے فتوے نئے ہوئے کہ اب مسلمانوں کافروں سب نے اپنے گھروں کی گچ کاری اور آرائش شروع کردی۔ اگر ہم ان بلند عمارتوں کے درمیان جو مسلمین تو مسلمین کافروں کی بھی ہوگی کچی اینٹ اور نیچی دیواروں کی مسجدیں بنائیں تو نگاہوں میں بے وقعتی ہوگی۔

(۴) اسی قبیل سے ہے مزارات اولیاء کرام وعلمائے عظام قدست اسرارہم پر عمارات کی بناء کہ باوصف حدیث صحیح مسلم وابوداؤد ونسائی ومسند احمد:

”عن جابر رضی اللہ تعالی نھی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ان یقعد علی القبر وان یحصص وان یبنی علیہ“

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے، اسے گچ سے پکی کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔

جس میں صراحۃً اس کی ممانعت ارشاد ہوئی ہے سلفاً وخلفاً ائمہ کرام وعلمائے اعلام نے جائز رکھی، تکملہ مجمع بحارالانوار جلد ثالث صفحہ ۱۴۰ میں ہے:

”قد اباح السلف البناء علی قبور الفضلاء والاولیاء والعلماء لیزورھم ویستریحون فیہ“

بیشک ائمہ سلف صالحین نے اہل فضل اولیاء وعلماء کے مزارات طیبہ پر عمارت بنانا مباح

فرمادیا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اوران میں راحت پائیں۔

جواہر اخلاطی میں ہے:

ھو وان کان احداثا فھو بدعۃ حسنۃ وکم من شیٔ کان احداثاً وھو بدعۃ حسنۃ وکم من شیٔ یختلف باختلاف الزمان والمکان "

یعنی یہ اگر چہ نو پیدا ہے پھر بھی بدعت حسنہ ہے، اور بہت سی چیزیں ہیں کہ نئی پیدا ہوئیں اور ہیں اچھی بدعت، اور بہت احکام ہیں کہ زمانے یا مقام کی تبدیلی سے مختلف ہوجاتے ہیں، یعنی ایسی جگہ احکام سابقہ سے سندلانا حماقت ہے، جو حاجت اب واقع ہوئی اگر زمانۂ سلف میں واقع ہوتی تو وہ بھی یہی حکم کرتے جواس وقت ہم کرتے ہیں، جیسے ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

"لورأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدثت النساء لمنعھن المساجد کما منعت نساء بنی اسرائیل "

یعنی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب نکالی ہیں توانہیں مسجدوں سے منع فرمادیتے، جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجدوں سے منع کیا گیا تھا۔

اور آخر ائمہ دین نے عورات کو مسجدوں سے منع فرما ہی دیا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" لا تمنعوا اِماء اللہ مساجداللہ ۔ رواہ احمد ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ۔"

اللہ تعالی کی باندیوں کو اللہ تعالی کی مسجدوں سے نہ روکو۔ اسے امام احمد ومسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا۔

کیا ائمۂ دین نے نظر بحال زمانہ جو حکم فرمایا اسے حدیث کی مخالفت کہا جائے گا؟ حاش للہ! ایسا نہ کہے گا مگر احمق، کج فہم۔ یوں ہی یہ تازہ تعظیموں کے احکام ہیں۔ سلف صالحین کے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے، ظاہری تزک واحتشام کے محتاج نہ تھے۔ تو ان کے وقت میں یہ باتیں عبث وبے فائدہ تھیں اور ہر عبث مکروہ۔ اوراس میں مال صرف کرنا ممنوع۔ اب کہ بے تزک واحتشام ظاہری قلوب عوام میں وقعت نہیں آتی ان باتوں کی حاجت ہوئی۔ مصحف شریف

پر سونا چڑھانے کی اجازت ہوئی، مسجدوں میں سونے کے کلس، سونے چاندی کے نقش ونگار کی اجازت ہوئی۔ مزارات پر قبہ بنانے، چادر ڈالنے، روشنی کرنے کی اجازت ہوئی۔ ان تمام افعال پر بھی احادیث واحکام سابقہ پیش نہ کرے گا مگر سفیہ ونافہم۔ یہ مختصر شرح ہے اس ارشاد امام ممدوح قدس سرہ کی اور اس کی تفصیل بازغ وتحقیق بالغ ہمارے رسالہ "طوالع النور فی حکم السراج علی القبور" میں ہے وباللہ التوفیق۔

(۴۹۵تا۴۹۲/۹)

**عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الصبح فلما اانصرف قام قائما فقال: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔

فتاوی رضویہ ۱۳۴/۵

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۲م

**عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، قالوا: بلیٰ، یا رسول الله، قال: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ، قال: فما زال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقولها حتی قلنا: لیته سکت۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ

ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہوجاتے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۴

**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاھِدِ الزُّوْرِ حَتّٰی یُوْجِبَ لَہُ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۳۴

**عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی صَدْرِکَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۶

**﴿۳۴﴾ ولکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علیٰ مارزقھم من بھیمۃ الانعام ط فالٰھکم الٰہ واحد فلہ اسلموا ط وبشر المخبتین۔☆**

اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں فرمایا کہ چوپایوں کو اللہ تعالی نے قربانی کے لئے بنایا ہے، اور آٹھویں پارہ چھٹی سورہ انعام کے ۱۷ استرھویں رکوع میں چوپایوں کی تفصیل یہ بیان فرمائی:

”ثمنیۃ ازواج من الضان ومن المعزاثنین (الی قولہ تعالی ) ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین قل ء الذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین“

چوپائے آٹھ نر و مادہ میں بھیڑ سے دو، اور بکری سے دو، اور گائے سے دو، تو کہہ کیا اللہ تعالی نے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ، یا وہ جسے اپنے پیٹ میں رکھا دونوں مادہ نے؟

ان آیتوں سے صاف معلوم ہوا کہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری سب کی قربانی اللہ تعالی نے بتائی ہے، اسی لئے تفسیر مذکور فرمائشی منشی نولکشور کی جلد دوم (ص۸/۷ سطر ۱۱ و ۱۲) میں چوپایوں پر اللہ کا نام لینے کی تفسیر میں لکھا:

بے زبان چوپایوں میں سے یعنی اونٹ گائے بکری، اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام پر ذبح کریں۔

اور پچھلی آیت سے یہ بھی کھل گیا کہ گائے، بچھیا، بچھڑا اس کا کھانا حلال ہے جس کی حلت خود قرآن شریف میں صراحۃً مذکور ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۵۶۲)

**﴿۳۶﴾ والبدن جعلنٰها لکم من شعآئر الله لکم فیها خیر صلے فاذکروا اسم الله علیها صوآف ج فاذا وجبت جنوبها فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر ط کذلک سخرنٰها لکم لعلکم تشکرون۔☆**

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دیدیا کہ تم احسان مانو۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گائے کی قربانی خاص ہمارے شعائر دین سے ہے۔ اور یقیناً معلوم کہ ہمارے ملک میں اونٹ ہماری غذا وادائے واجب قربانی کے لئے کفایت نہیں کر سکتے، اول تو سخت گراں، دوسرے بہ نسبت گاؤ نہایت قلیل الوجود، اور اگر گاؤ کشی موقوف کر کے اونٹ پر کفایت کی جائے تو چند روز میں اونٹ کی قیمت دہ چند ہو جائے گی، اور یہ نفع عام جو ہمارے غرباء کو پہنچتا ہے ہرگز مقصود نہ رہے گا، اور عجب نہیں کہ رفتہ رفتہ بوجہ قلت اونٹ حکم عنقا کا پیدا کرے، تو رفع حاجت دائمہ اس سے متوقع نہیں، اور بکری کا گوشت کھانے کے لئے بھی تھوڑے لوگوں کو ملتا ہے، اور قربانی کے واسطے بھی ہر شخص ایک بکری جدا گانہ کرے کہ سال بھر سے کم کی نہ ہو، اور اس کے اعضاء بھی عیب ونقصان سے پاک ہوں بخلاف اس غریب پرور جانور یعنی گائے کے کہ ہمارے

مسئلہ شرعیہ سے اس میں سات شخص شریک ہو سکتے ہیں، اور بیشک سات بکریاں ایک گائے سے ہمیشہ گراں رہتی ہے۔

معہذا ہمارے مذہب میں اس کا جواز اور ہنود کے یہاں ممانعت ایک پلہ میں نہیں، ہماری اصل شریعت میں اس کا جواز موجود، قرآن مجید میں ہے: "ان اللہ یأمرکم ان تذبحوا بقرۃ" و شرائع من قبلنا اذا قصھا اللہ تعالی علینا من دون انکار شرائع لنا (ملتقطا) کما نص علیہ فی کتب الاصول" بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو ۔ہم سے پہلے شریعتوں کو جب اللہ تعالی بیان فرما کر منع نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت ہو جاتی ہے (ملتقطا) جیسا کہ کتب اصول میں منصوص ہے۔

اور ہنود کے اصل مذہب میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، متاخرین نے خواہ مخواہ اس کی تحریم اپنے سر باندھ لی، بلکہ کتب ہنود گواہی دیتی ہیں کہ پیشوایان ہنود بھی گائے کا مزہ چکھنے سے محروم نہ گئے، جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو سوط اللہ الجبار وغیرہ کتب رد ہنود کا مطالعہ کرے علاوہ بریں ہم دریافت کرتے ہیں اس کی تحریم ہنود کے یہاں دو ہی وجہ سے معقول: ایک یہ کہ جانور کی ناحق ایذا اور ہتھیا ہے، ہم کہتے ہیں اکثر اقوام ہنود بکری، مرغی، مچھلی کھاتے ہیں؟ کیا وہ جانور نہیں، کیا ان کی جان جان نہیں؟ کیا ان کی ایذا احرام نہیں؟ کیا ان کا قتل ہتھیا نہیں؟ اور خود کتب ہنود سے جورام وچھمن وکرشن کا شکاری ہونا ثابت، اس ہتھیا کا کیا علاج؟ اور ایسا ہی ناراضی ہنود کا خیال کیجئے تو اگر وہ ہتھیا کے حکم کو عام کر دیں تو کیا شرع مطہر ہمیں ہر جانور کے ذبح وقتل سے باز رکھے گی، اور سانپ کہ انسان کی جان کا دشمن اور ہندوؤں کا دیوتا ہے ہرگز نہ مارا جائیگا، اور مسلمانوں کا اسباب ومعشیت مفقود اور انسانوں کے ابواب عافیت مسدود کر دئے جائیں گے ؟ حاشا وکلا! ہماری شرع ہرگز ایسا حکم نہیں فرماتی، نہ حکام وقت ان خرافات کو روا رکھیں، کیا مزے کی بات ہے، ہندوں میں بعض قومیں ایسی ہیں کہ مطلقاً ہر جانور کا قتل حرام اور ہتھیا جانتی ہیں ، بلکہ بعض کو تو اس قدر غلو وتشدد ہے کہ ہر وقت منھ پر کپڑا باندھے رہتے ہیں کہ مکھی یا بھنگا حلق میں جا کر مر نہ جائے ،اور باقی طوائف ہنود ان لوگوں کا خیال اور ان کے مذہب کا لحاظ نہیں کرتے ،مزے سے بکری، مرغی، مچھلی وغیرہ نوش جان کرتے اور مسلمانوں کی دیکھا دیکھی دیگچیوں کا بگھار کا لطف اڑاتے ہیں، جب ان کے آپس میں یہ کیفیت ہے تو ہم پر کیوں ہنود کا

لحاظ اوران کے مذہب کا ایسا خیال واجب کرے، گاؤ کشی بند کرنے کا فتوی دیا جاسکتا ہے: ”ان هذا الاظلم صريح او جهل قبيح۔

دوسری وجہ یہ کہ گائے ان کے یہاں معظم ہے اور اپنے معظم کا ہلاک نہیں چاہتے، ہم کہتے ہیں کہ:

اولا: گئو ماتا کی آنکھیں بند ہوتے ہی ان سعادت مندوں کی تعظیم کا حال کھل جاتا ہے ،اپنے ہاتھوں چماروں کے حوالے کرتے ہیں کہ چیریں پھاڑیں اور چرسا اپنے لئے ٹھہرا لیتے ہیں کہ کھال کی جوتیاں بنا کر پہنیں، جو جوتوں سے بچی وہ ڈھول پر کھنچی کہ شادی بیاہ میں کام آئے، رات بھر تیا پانچے کھائے۔

ثانیا: بفرض غلط اگر تعظیم ہے بھی تو صرف گائے پر مقتصر ہے، ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ ہنود آپ بیل کی ہر تعظیم نہیں کرتے بلکہ اس پر سخت تشدد کرتے ہیں، ہل میں جوتیں، گاڑی میں چلائیں، سواریاں لیں، بوجھ لدوائیں، وجہ بے وجہ سخت ماریں کہ ان کے جسم زخمی ہوجاتے ہیں، ہم نے خود دیکھا ہے کہ بعض ہنود نے بار برداری کی گاڑیوں میں اس قدر بوجھ بھرا کہ بیلوں کا جگر پھٹ گیا اور خون ڈال کر مر گئے، تو معلوم ہوا کہ بیل ان کے یہاں معظم نہیں۔ اگر یہ ممانعت بر بنائے تعظیم ہے تو چاہئے کہ بخوشی بیلوں کے ذبح کی اجازت دیں، ورنہ ان کا صریح مکابرہ اور ہٹ دھرمی ہے۔

باقی رہا سائل کا یہ کہنا کہ ”اس فعل کے ارتکاب سے ثوران فتنہ وفساد ہو“ ہم کہتے ہیں جن مواضع میں مثل بازار و شارع عام وغیرہما گاؤ کشی کی قانونا ممانعت ہے وہاں جو مسلمان گائے ذبح کرے گا البتہ اثارت فتنہ وفساد اس کی طرف منسوب ہوسکتی ہے اور قانونا مجرم قرار پائے گا۔ اور اس امر کو ہماری شریعت مطہرہ بھی روا نہیں رکھتی کہ ایسی وجہ سے مسلمانوں پر مواخذے یا انہیں سزا ہونے کا باعث ہونا بیشک توہین اسلام ہے جس کا مرتکب یہ شخص ہوا، نظیر اس کی سب وشتم آلہۂ باطلۂ مشرکین ہے کہ شرع نے اس سے ممانعت فرمائی، اگرچہ اکثر جگہ فی نفسہ حرج متحقق نہ تھا۔

” ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم “ اور انہیں گالی نہ دو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی

اور جہالت سے۔

اور جہاں قانونا ممانعت نہیں وہاں اگر ثوران فتنہ وفساد ہوگا تولا جرم ہنود کی جانب سے ہوگا، اور جرم انہیں کا ہے کہ جہاں ذبح کرنے کی اجازت ہے وہاں بھی ذبح نہیں کرنے دیتے، کیاان کے جرم کے سبب ہم اپنی رسوم مذہبی ترک کر سکتے ہیں، یہ حکم بعینہ ایسا ہوا کہ کوئی شخص اغنیاء سے کہے تمہارا مال جمع کرنا باعث ثوران فتنہ وفساد وایذائے خلق اللہ ہے، کہ نہ تم مال جمع کرو، نہ چور چرانے آئیں، نہ وہ قید و بند کی سخت سخت سزائیں پائیں، اس احمق کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ چوری چور کا جرم ہے، اس کے سبب ہمیں جمع مال سے کیوں ممانعت ہونے لگی ،اور اگر ایسا ہی خیال ہنود کے فتنہ وفساد کا شرع ہم پر واجب کرے گی تو ہر جگہ ہنود کو قطعا اس رسم کے اٹھادینے کی سہل تدبیر ہاتھ آئے گی، جہاں چاہیں فتنہ وفساد برپا کریں گے اور بزعم جہال شرع ہم پر ترک واجب کردے گی، اوراس کے سوا ہماری جس رسم مذہبی کو چاہیں گے اپنے فتنہ وفساد کی بنا پر بند کرادیں گے، اور یہی واقعہ اس کے لئے نظیر ہوجائے گا، ایسی صورت میں تم پر اپنی رسم کا ترک شرعا واجب ہوتا ہے۔

بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار وشارع عالم میں جہاں قانونا ممانعت ہے، براہ جہالت ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بیشک اسلام کو توہین وذلت کے لئے پیش کرنا ہے کہ شرعا حرام، اوراس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بیجا ہٹ بجا رکھنے کے لئے یک قلم اس رسم کو اٹھادینا، ہرگز جائز نہیں بلکہ انہیں مضرات وہذلات کا باعث ہے جن کا ذکر ہم اول کر آئے جنہیں شرع مطہر ہرگز گوارا نہیں فرماتی، نہ کوئی ذی انصاف حاکم پسند کرسکے، واللہ تعالی اعلم۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/ ۵۵۵تا۵۵۸)

قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہیں، تفسیر قادری جو ہنود کے ایک معزز رئیس منشی نولکشور سی آئی ای نے اپنی فرمائش سے منجانب مطبع تصنیف کرائی اور داخل رجسٹری کراکر اپنے مطبع میں چھ بار چھاپی، بیچی، اس کی جلد دوم طبع ششم سطر اخیر ص ۹۷ وسطر اول ص ۸۰ میں آیت کے ان لفظوں کا ترجمہ یوں لکھا، والبدن، اور اونٹ اور گائے جو قربانی کے لئے ہانکے لئے جاتے ہیں جعلناھا لکم، کردیا ہم نے انہیں یعنی ان کے ذبح کو تمہارے واسطے من شعائراللہ دین الہی کی نشانیوں میں سے۔

اور بیشک ہم حنفی مذہب والوں کے تینوں امام یعنی امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور ان کے سب پیروؤں کا یہی مذہب ہے کہ بدنہ یعنی قربانی کے ڈیل دار جانور میں اونٹ اور گائے دونوں داخل ہیں ۔ ہدایہ، درمختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہا مشہور کتابیں اسی مذہب کی ہیں،

درمختار میں ہے: بدنة هی الابل والبقر سمیت به لضخامتها ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵۶۱/۱۴)

**﴿۳۷﴾لن ینال الله لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم ط کذلک سخرها لکم لتکبروا الله علیٰ ما هدٰکم ط وبشر المحسنین۔☆**

اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہونچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی۔ اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(لتکبروا الله علیٰ ما هدٰکم ط میں تکبیر کا ذکر اور اس سے مراد نماز عید میں تکبیر کہنا ہے)

نماز عید ہجرت کے سال اول میں شروع ہوئی، درمختار میں ہے کہ نماز عید ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی، اور وہ شرع میں معروف نہ ہوئی تھی مگر اسی اسلوب وطریقہ پر۔ اور تکبیرات میں حکمت دینی سرور کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل ہے کہ تم اس مدت (رمضان) کو مکمل کرو اور اللہ کی عطا کردہ ہدایت پر اللہ کو بڑا بیان کرو، یہ عیدالفطر میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت پر تکبیر کہو اور محسنین کو بشارت دو۔ یہ عیدالاضحیٰ کے بارے میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ جدید ۵۷۲/۸)

**﴿۴۰﴾الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حقٍ الا ان یقولوا ربنا الله ط ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومسٰجد یذکر فیها اسم الله کثیرًا ط ولینصرن الله من ینصرهٗ ط ان الله لقوی عزیز۔☆**

وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے ۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معلوم ہوا کہ مجاہدین آلہ وواسطہ دفع بلا ہیں۔ (الامن والعلی ۹۳)

﴿۴۷﴾ **ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہٗ ط وان یوما عند ربک کالف سنۃ مماتعدون ۔☆**

اور یہ تم سے عذاب مانگتے ہیں جلدی کرتے ہیں اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا۔ اور بیشک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس۔

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ المؤمنون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۵﴾والذین ھم لفروجھم حٰفظون۔☆

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿۶﴾الا علٰی ازواجھم اوماملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین ۔☆

مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

﴿۷﴾فمن ابتغیٰ ورآء ذٰلک فاولٰئک ھم العٰدون۔☆

تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زن ممتوعہ (جس سے متعہ کا عقد کیا جائے) نہ اس کی بیوی ہے نہ کنیز شرعی ۔تو وہی تیسری راہ ہے جو خدا کی باندھی ہوئی حد سے جدا اور حرام وگناہ ہے، رب تبارک تعالی مردوں سے فرماتا ہے:" محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان " نکاح کرو بی بی بنا کر قید میں رکھنے کو نہ پانی گرانے اور نہ آشنا بنانے کو۔

عورتوں سے فرماتا ہے:" محصنٰت غیر مسافحات ولا متخذات اخدان " قید میں آتیاں نہ مستی نکالتیاں نہ یار بناتیاں۔ظاہر ہے کہ متعہ بھی مستی نکالنے پانی گرانے کا صیغہ ہے، نہ قید میں رکھنے بی بی بنانے کا۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۴۲)

**عن** سبرۃ بن معبد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! اِنِّی کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔اوراب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

**عن** أمیر المؤ منین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نھی عن نکاح المتعة یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاھلیة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایااور گدھے کے گوشت سے بھی۔

**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : انما المتعة فی اول الاسلام ، کان الرجل یقدم البلد لیس له بھا معرفة ، فیتزوج المرأة بقدر مایری أنه یقیم فتحفظ له متعة وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیه . اِلَّاعَلیٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَکَتْ أَیْمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فکل فرج سواھما فھو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کرلیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی ۔جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھوسوا بیویوں اورکنیزوں کے''اس دن سے ان دو کے سواتمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

**عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فی غزوة تبوك ، فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فنظر الیھن وقال : من ھؤلاء النسوة ؟ قلنا : یارسول اللہ ! نسوة تمتعناھن، قال : فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حتی احمرت وجنتاہ وتمعر وجھه وقام فیناخطیبا،فحمداللہ

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

واثنی علیه ،ثم نهی عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشادفرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیا اورحمدوثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/۳۴۳

**﴿۹﴾والذین هم علی صلوٰتهم یحافظون۔☆**

اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

**﴿۱۰﴾اولٰئک هم الوارثون۔☆**

یہی لوگ وارث ہیں۔

**﴿۱۱﴾الذین یرثون الفردوس ط هم فیها خٰلدون۔☆**

کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معالم شریف امام بغوی شافعی میں ہے:

یحافظون ، ای یداومون علی حفظها ویراعون اوقاتها ، کرر ذکر الصلاۃ لیتبین ان المحافظة علیها واجبة " محافظت کرتے ہیں یعنی ہمیشہ نگہبانی کرتے ہیں اوران کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں۔نماز کا ذکر مکرر کیا ہے تاکہ واضح ہوجائے کہ اس کی محافظت واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۷۱۔۲۷۲)

**﴿۱۲﴾ولقد خلقنا الانسان من سلٰلةٍ من طین۔☆**

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔

**﴿۱۳﴾ثم جعلنٰه نطفةً فی قرار مکین۔☆**

پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں۔

﴿۱۴﴾ثم خلقنا النطفة علقةً فخلقنا العلقة مضغةً فخلقنا المضغة عظٰمًا فکسونا العظٰم لحمًا ق ثم انشانٰه خلقًا اٰخر ط فتبٰرک الله احسن الخالقین۔☆

پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی۔تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

## ﴿۳﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرآن واحادیث ونصوص شرعیہ ومحاررات عرفیہ سب میں ان کی طرف روح وجسم دونوں نسبت کی جاتی ہے۔

"قال الله تعالی: ولقد خلقنا الا نسا ن من سلٰلة من طین ۔ ثم جعلنا ہ نطفة فی قرار مکین ،الی قوله سبحا نه: فتبار اك الله احسن الخالقین۔ وقال عزو جل :واذ قا ل ربك للملئکة: انی خا لق بشرا من صلصال من حمأ مسنو ن ۔ فاذا سویته و نفخت فیه من رو حی فقعوا له سا جدین ۔ وقال تبا رك اسمه انا خلقنا ھم من طین لا ذ ب۔ وقال جل جلا له: یا ایھاالنا س ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقناکم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وغیر مخلقة لنبین لکم ونقر فی الارحام ما نشا ء الی اجل مسمی۔ الآیة"

اللہ تعالی فرماتا ہے: بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا فرمایا، پھر اسے ایک عزت والی قرارگاہ میں ٹھہرایا، تا ارشاد باری تعالی: تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنا نے والا۔اور فرماتا ہے: یادکرو جب تمہارے رب نے فرشتہ سے فرمایا: بیشک میں بدبودار گارے کی بجتی ہوئی مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں، توجب میں اسے ٹھیک کرلوں اوراس میں اپنی طرف کی معزز روح پھونک دوں تو تم اس کے لئے سجدے میں گر جانا۔اور فرماتا ہے: بیشک ہم نے ان کو چپکتی ہوئی مٹی سے بنایا۔اور فرماتا ہے: اگر تمہیں بعث سے متعلق کچھ شک ہے تو بیشک ہم نے تم کو مٹی سے بنایا، پھر پانی کی بوند سے، پھر خون بستہ سے، پھر پارۂ گوشت سے، مکمل اور نامکمل، تاکہ تم پر ہم روشن کردیں، اور جسے چاہیں ایک مقررہ میعاد تک رحموں میں

ٹھہرائیں۔الآیۃ۔

اور پر ظاہر کہ کھنکھناتی چپکتی خمیر کی ہوئی مٹی، پھر پانی کے قطرے، پھر خون کی بوند، پھر گوشت کے لوتھڑے سے بننا رحم میں ایک مدت معین تک ٹھہرنا ٹھیک ہونے کے بعد اس میں روح پھونکا جانا یہ سب احوال واطوار بدن کے ہیں اور انسان کی طرف نسبت فرمائی۔

”وقال عز مجده: وحملها الانسا ن، انه کا ن ظلوما جهولا،وقال تعالی شا نه: ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامه ، بلی قا درین علی ان نسوی بنا نه ، بل یرید الانسان لیفجرامامه ، یسئل ایان یو م القیٰمة ” الی قو له جل ذ کره“ یقول الانسان :یومئذ این المفر”الی قوله جلت عظمة“ ینبأ الانسان یو مئذ بما قدم واخره ،بل الانسان علی نفسه بصیرة ولو القی معاذیرة ۔

خدائے عزوجل فرماتا ہے: اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

اور فرماتا ہے: کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے، کیوں نہیں، ہم قادر ہیں کہ اس کا پور پور برابر کردیں، بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اس کے آگے بے حکمی کرے، پوچھتا ہے کب ہے قیامت کا دن (تا ارشاد:) انسان کہتا ہے اس دن مفر کہاں (تا ارشاد ربانی:) اس دن انسان کو بتادیا جائے گا جو اس نے آگے کیا اور پیچھے کیا، بلکہ انسان اپنے نفس کو خوب دیکھنے والا ہے اگرچہ اپنے عذر سامنے لائے۔

واضح رہے کہ تکالیف شرعیہ سے مخاطب ہونا اور ظلم وجہل وحسبان وارادہ وسوال وکلام و اعلام ومعرفت ومعذرت یہ صفات وافعال روح سے ہیں، یونہی فجور بھی۔

” قال عز مجده ،ونفس وما سوٰها فالهمها فجو رهاوتقوٰها“

اللہ تعالی فرماتا ہے: قسم نفس کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا، پھر اس کے دل میں اس کی نافرمانی اور پرہیزگاری ڈالی۔

انہیں بھی انسان کی جانب اضافت فرمایا بلکہ ایک ہی آیت میں دونوں قسم کے امور اس کے لئے مذکور۔

قال عز شا نه: انا خلقنا الانسان من نطفة امشا ج نبتلیه فجعلنٰه سمیعا

بصیرا۔

باری تعالی فرماتا ہے: بیشک ہم نے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے بنایا کہ اسے آزمائیں، پھر ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔

مردوزن کے ملے ہوئے نطفہ سے بدن بنا اور تکلیف وآزمائش روح کی ہے اور وہی شنوا و بینا۔

قال تعالی جل ذکرہ: اولم یر الانسان انا خلقنا ہ من نطفة فاذا ھو خصیم مبین ۔ وضرب لنا مثلا ونسی خلقه الآیة۔

ارشاد باری ہے: کیا انسان نے دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ کھلا جھگڑنے والا ہے اور اس نے ہمارے لئے مثل بنائی اور اپنی تخلیق کو بھول گیا۔

رویت وعلم، شان روح ہے اور نطفے سے پیدائش بدن کی، پھر خصومت ومثل زنی ونسیان احوال روح اور ضمیر اخیر نے پھر تخلیق نطفہ سے جانب بدن مراجعت کی۔ یہی سب محاورات عرف عام میں شائع۔ اب چار حال سے خالی نہیں، یا تو انسان محض بدن ہے، یا مجرد روح، یا ہر ایک یا مجموع۔ احتمال ثالث تو بداہۃ مدفوع، ہر عاقل جانتا ہے کہ اسکے بنی نوع کا ہر فرد اور وہ خود ایک ہی انسان ہے۔ نہ یہ کہ ہر شخص میں دو انسان ہوں، ایک روح ایک بدن، ولہذا اسکی طرف کسی کا ذہاب معلوم نہیں، ثلثہ باقیہ مذاہب معروفہ ہیں، اول اکثر متکلمین کا خیال ہے اور ثانی امام رازی وغیرہ کا مفاد مقال، اور ثالث خود انہیں امام جلیل ودیگر اجلہ اکابر کا ارشاد جمیل۔ تفسیر کبیر میں ہے:

" اما القائلو ن با ن الانسان عبا رة عن ھذہ البنیة المخصوصة وعن ھذا الجسم المحسوس فھو جمھو ر المتکلمین ، وھذا القول عندنا با طل ( وذکر علیه حجحان الی ان قال ) الحجة الخامسة ان الانسان قد یکو ن حیا حا ل ما یکو ن البدن میتا والدلیل قو له تعالی: ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا، بل احیا ء ،فھذا النص صریح فی ان اولئك المقتولین احیا ء والحس یدل علی ان ھذا الجسد میت ، الحجة السادسةقوله تعالی: النا ر یعرضون علیھا، وقوله: اغرقو ا فا دخلوا نا را ، وقوله علیه الصلاۃ والسلام: القبر روضة من ریاض

الجنة اوحفرة من حفر النار ، کل ھذا النصوص تدل علی ان الانسان یبقی بعد موت الجسد ، الحجة السابعة قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا حمل المیت علی نعشه رفرف روحه فوق النعش ویقول: یا اھلی یا ولدی (الحدیث )ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صرح بان حال ما یکون حال الجسد علی النعش بقی ھناك شیٔ ینادی ویقول جمعت المال من حله وغیر حله ، ومعلوم ان الذی کان الاھل اھلا له وکان جامعا للمال وبقی فی رقبته الوبال لیس الاذلك الانسان ، فھذا التصریح بان فی الوقت الذی کان الجسد میتا کان الانسان حیا باقیافاھما ، الحجة الثامنة قوله تعالی: یا یتھا النفس المطمئنة ! ارجعی الی ربك راضیة مرضیة، والخطاب انما ھوحال الموت فدل ان الذی یرجع الی اللہ بعد موت الجسد یکون حیا راضیا ولیس الا الانسان فھذا یدل ان الانسان بقی حیا بعد موت الجسد ، الحجة العاشرة جمیع فرق الدنیا من الھند والروم والعرب والعجم وجمیع ارباب الملل والنحل من الیھود والنصاری والمجوس والمسلمین یتصدقون عن موتاھم ویدعون لھم بالخیر ویذھبون الی زیاراتھم ، ولو لا انھم بعد موت الجسد بقوا احیاء لکان التصدق والدعاء والزیارة عبثا، فیدل عن فطرتھم الاصلیة شاھدة بان الانسان لا یموت بل یموت الجسد ، والحجة السابعة عشرة ان الانسان یحب ان یکون عالما ، والعلم لا یحصل الا فی القلب فیلزم ان یکون الانسان عبارة عن الشیٔ الموجود فی القلب او شیٔ له تعلق بالقلب ۔ ملتقطاملخصا“

اس مخصوص ساخت اوراس محسوس جسم کوانسان بتانے والے جمہور متکلمین ہیں اور یہ قول ہمارے نزدیک باطل ہے(اس پردلائل ذکر کئے، یہاں تک کہ فرمایا:

پانچویں دلیل یہ ہے کہ انسان کبھی زندہ ہوتا ہے جبکہ بدن مردہ ہوتا ہےاوراس کی دلیل یہ ارشاد باری ہے: کہ انہیں جواللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں۔ یہ صریح نص ہے کہ وہ شہید زندہ ہیں، اوراحساس یہ بتا تا ہے کہ بدن مردہ ہے۔

چھٹی دلیل: باری تعالی کاارشاد ہے: فرعون اوراس کے ساتھی آگ پر پیش کیے جاتے

ہیں۔اور یہ ارشاد: وہ غرق کئے گئے پھر آگ میں ڈالے گئے۔اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔یہ تمام نصوص اس پر دلیل ہیں کہ انسان بدن کی موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

ساتویں دلیل: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: جب میت کو اس کی چارپائی پر اٹھایا جاتا ہے اس کی روح جنازہ کے اوپر پھڑ پھڑاتی ہے اور کہتی ہے اے میرے لوگو! اے میری اولاد! (الحدیث) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحت فرمادی کہ جس وقت بدن چارپائی پر ہوتا ہے اس وقت ایک شیٔ باقی رہتی ہے جو ندا دیتی ہے اور کہتی ہے: میں نے مال جائز و ناجائز طریقوں سے جمع کیا، اور معلوم ہے کہ اہل جس کے اہل تھے، اور جو مال جمع کرنے والا تھا اور جس کی گردن پر وبال رہ گیا وہ نہیں مگر وہی انسان۔تو یہ اس بات کی تصریح ہے کہ جس وقت بدن مردہ ہے اسی وقت انسان زندہ و باقی اور سمجھنے والا ہے۔

آٹھویں دلیل: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف لوٹ جا اس حالت میں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ یہ خطاب بعد موت ہی ہے۔تو معلوم ہوا کہ بدن کی موت کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والا ہے وہ زندہ، راضی ہوتا ہے۔اور وہ انسان ہی ہے۔تو معلوم ہوا کہ انسان جسم کی موت کے بعد بھی زندہ رہا۔

دسویں دلیل: ہندوستان، روم، عرب، عجم کے رہنے والے تمام اہل عالم اور یہی یہود، نصاریٰ، مجوس، مسلمان، تمام ادیان و مذاہب والے اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں، ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور انکی زیارت کے لئے جاتے ہیں، اور وہ جسم کی موت کے بعد زندہ نہ رہتے تو صدقہ، دعا اور زیارت ایک عبث اور بے فائدہ کام ہوتا۔اس میں دلیل ہے کہ ان کی اصل فطرت اس پر شاہد ہے کہ انسان نہیں مرتا بلکہ جسم مرتا ہے۔

سترہویں دلیل: ضروری ہے کہ انسان علم رکھنے والا ہو، اور علم کا حصول قلب ہی میں ہوتا، تو لازم ہے کہ انسان اس شیٔ سے عبارت ہو جو قلب میں موجود ہے یا اس شیٔ سے جو قلب سے متعلق ہے۔

امام الطریقہ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ شریف میں فرماتے ہیں:

لیس فی العلوم اصعب تصورا من هذه المسألة فا ن الارواح طا هرة بحكم الا صل والاجسام وقواها كذلك طا هرة بما فطرت عليه من تسبيح خالقها، وتوحيده ،ثم با جتماع الجسم والروح حدث اسم الانسان وتعلق به التكاليف وظهر منه الطاعات والمخالفات "

علوم میں اس مسئلہ سے زیادہ عسیر الفہم کوئی نہیں، اس لئے کہ ارواح بحکم اصل پاک ہیں، اسی طرح اجسام اوران کے قوی اپنے خالق کی تسبیح وتوحید کی جس فطرت پر پیدا ہوئے ہیں ، پاک ہیں۔ پھر جسم اور روح کے ملاپ سے نام انسان رونما ہوا، اس سے تکلیفات واحکام وابستہ ہوئے اوراس سے فرمانبرداری وخلاف ورزی ظہور پذیر ہوئی۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الیواقت والجواہر میں امام ابوطاہر رحمہ اللہ تعالی سے نقل فرماتے ہیں:

"الانسان عند اهل البصائر هذا المجموع من الحسد والروح بما فيه من المعانی" ارباب بصیرت کے نزدیک انسان جسم وروح کا یہ مجموعہ ہے ان معانی کے ساتھ جو اس میں ہیں۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں زیر قولہ تعالی فی سورۃ النحل "خلق الانسان من نطفة فاذاهو خصيم مبين"

فرماتے ہیں:

اعلم ان الانسان مركب من بدن و نفس فقوله تعالى ( خلق الانسان من نطفة ) اشا رة الى الاستدلا ل ببدنه على وجو د الصانع الحكيم وقوله تعالى ( فاذا هوخصيم مبين ) اشارة الى الاستدلا ل با حوال نفسه على وجو د الصانع الحكيم "

معلوم ہوا کہ انسان بدن اور روح سے مرکب ہے، توارشاد باری (انسان کو نطفے سے پیدا کیا) بدن انسان سے صانع کے وجود پر استدلال کی جانب اشارہ ہے۔اورارشاد باری (پھر جبھی وہ کھلا جھگڑنے والا ہے) روح انسان کے احوال سے صانع حکیم کے وجود پر استدلال کی جانب اشارہ ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: آیات کریمہ قرآن عظیم ومحاورات عامہ شائعہ تمام عالم کے ملاحظہ سے بہ نگاہ اولین میں منقوش ہوتا ہے کہ جسے انسان کہتے ہیں اور زید وعمر واعلام، یا من وتو ضمائر، یا این وآن اسمائے اشارہ سے تعبیر کرتے ہیں، اس میں روح وبدن دونوں ملحوظ ہیں، ایک یکسر معزول ہوا ایسا ہرگز نہیں، اب خواہ یوں ہو کہ ہر ایک نفس حقیقت انسانی میں داخل وجزو حقیقی ہو، یا یوں کہ ایک سے تجوہر حقیقت اور دوسرے کو معیت وشرطیت مگر ساتھ ہی عقل ونقل کی طرف نظر کیجئے تو ان کا اجماع واطباق دیکھتے ہیں کہ انسان ایک شئی مدرک عاقل فاہم مرید مکلف مخاطب من اللہ تعالی ہے، اور یہ صفات اس کے لئے حقیقۃً ثابت ہیں نہ کہ موصوف بالذات کوئی شئی غیر ہو اور اس کی طرف بالتبع بالعرض نسبت کئے جاتے ہوں، اس بین وواضح امر کی طرف التفات کرتے ہی منجلی ہوگیا کہ جس طرح قولین اولین میں تجرد محض بہ معنی بشرط لاشئی مراد لینا کسی عاقل سے معقول نہیں، اگر ہے تو لا بشرط، اور یہ بھی منقول نہیں کہ روح بدن میں کوئی لحاظ سے بالکل معزول نہیں، اور قول اول تو اس کا قابل قبول نہیں، کہ انسان عاقل ہے اور ابدان ذوی العقول نہیں، انسان مالک ومتصرف ہے بدن کی طرح آلہ ومعمول نہیں، یوں ہی یہ بھی روشن ہوگیا کہ قول اخیر میں مجموع سے مراد بشرط شئی ہے نہ ترک نفس حقیقت، ورنہ انسان عاقل ومدرک نہ رہے کہ مجموع مدرک ونامدرک نامدرک ہے اور لازم آئے آیات ومحاورات عامہ خواہ مدنیات ہوں جن میں موصوف بصفات جسم کو انسان کہا گیا، یا روحیات جن میں صفات نفس سے انسان کو متصف کیا، خواہ جامعات جن میں دونوں کو اجتماع دیا، سب یکسر حقیقت سے معزول اور مجاز پر محمول ہوں کہ اب انسان نہ روح ہے نہ بدن بلکہ شئی ثالث ہے، لاجرم مجموع کا محمل اول مراد نہیں ہوسکتا۔

ومن الدليل عليه قول الامام ابی طاهر "بما فيه من المعانی " فما كان لعاقل ان يتوهم دخول الاعراض فی قوام جو هر وانما المراد الدخول فی اللحاظ وكذا تنصيص الامام الرازی علی التركيب مع اعطائه مرارا كثيرة ان الانسان هو الروح "

اس کی ایک دلیل امام ابوطاہر کے یہ الفاظ ہیں (ان تمام معانی کے ساتھ جو اس میں ہیں) کہ اس سے کوئی عاقل یہ وہم نہیں کرسکتا کہ اعراض ایک جوہر کی حقیقت میں داخل ہیں

،مراد صرف لحاظ میں داخل ہونا ہے۔اسی طرح مرکب ہونے پر امام رازی کی تصریح، جب کہ ان کے کلام سے بہت سی جگہ مستفاد ہے کہ انسان۔وہی روح ہے۔

رہا محمل دوم اس میں بھی دو احتمال ہیں، قوام روح سے ہو اور بدن شرط، یعنی انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہو، یا بالعکس یعنی بدن متعلق بالروح کا، ثانی بھی اس مقدمہ مذکورہ واضحہ سے مدفوع کہ انسان عاقل مخاطب بالاصالۃ ہے، نہ بالتبع، تو بفضل تعالی عرش تحقیق مستقر ہوگیا کہ مختار و منصور وہی قول اخیر بایں معنی و تفسیر ہے، اور قول ثانی بھی اس سے بعید نہیں کہ جب قوام جوہر میں صرف روح انسان ہے تو انسان روح ہی کا نام ہوا، ملحوظ بلحاظ تعلق ہونا اسے روح ہونے سے خارج نہیں کرتا، نہ اس عبارات میں لحاظ تعلق سے قطع نظر مذکور، تو اس کا اسی قول منصور کی طرف ارجاع میسور، ولہذا امام اجل فخر الدین رازی نے باآنکہ بار بار روح ہی کے انسان ہونے پر تسجیل و تنقیح فرمائی، خود ہی انسان کے روح و بدن سے مرکب ہونے کی تصریح فرمائی۔اسی طرح شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں جہاں وہ عبارت لکھی کہ جان آدمی کہ در حقیقت آدمی عبارت ازان است ( آدمی کی جان کہ حقیقت میں آدمی اس سے عبارت ہے)

وہیں اس کی شرح یوں ارشاد کی:

"تفصیل ایں اجمال آنکہ آدمی مرکب از دو چیز است جان و بدن، جزو اعظم جان است کہ تبدل و تغیر دراں راہ نمی یابد و بدن بمنزلہ لباس است کہ اختلاف بسیار دروے راہ می یابد اھ مختصراً"

اس اجمال کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی دو چیزوں سے مرکب ہے، جان اور بدن۔جزو اعظم جان ہے جس میں تبدل و تغیر کو راہ نہیں۔اور بدن بمنزلۂ لباس ہے کہ اس میں بہت تبدیلی ہوا کرتی ہے۔

پھر روح کا جسم سے تعلق چار قسم ہے: ایک تعلق دنیوی بحال بیداری، دوسرا بحال خواب کہ من وجہ متعلق من وجہ مفارق، تیسرا برزخی، چوتھا اخروی،

وجعلها فی شرح الصدو رعن ابن القیم خمسة قال للروح با لبدن خمسة انواع من التعلق متغائرة ، الاول فی بطن الام ، الثانی بعد الولادة، الثالث فی حا ل

النو م فلها به تعلق من وجه و مفا رقة من وجه ، الرابع فی البرزخ فا نها وان کا نت قـد فـا رقتـه بـا لـمـو ت فـا نها لم تفا رق فرا قا کليا بحيث لم يبق لها اليه التفات، الـخـامـس مـن تعلقها به يو م البعث وهو اکمل انوا ع التعلقات و لا نسبة لما قبله اليه اذلا يقبل البدن معه مو تا ولا نو ما ولا فسا د ا وتبعه القا ری فی منح الروض ۔

اقول :الکلام فی الانواع المتغائرة ولا يظهر للتعلق الرحمی تغا يرمع الذی بـعد الولا دة فان کليهما تعلق الاتصال النو می فلا يتمحض للا تصال ، والبرزخی فـليس مع ذلك تعلق التدبير والاخروی فلا نقص فيه اصلا فيتحصل التقسيم هکذا ، التـعـلـق امـا متـمـحـض لـلا تصال اولا، الاول ان کمل بحيث لا يقبل الفراق فا خروی ، والافد نيوی، يقظی ، والثانی ان کا ن تعلق تدبير فنو می اولا فبرزخی۔

فـا ن قيل ليس يستعمل الجنين الاته وجوا رحه فی الاعما ل والادراك مثل الـمـو لو د قلت لا يستعملهاالمو لو د من ساعة کا لفطيم ولاالفطيم کا ليافع ولا اليـافـع کـمـن بـلـغ اشـده ولا کـمثـله الشيخ الهرم ثم الفانی ، فليجعل عامة ذلك تعلقات متغائرة، فافهم“

اورشرح الصدور میں ابن قیم کے حوالہ سے پانچ قسم قرار دی۔عبارت یہ ہے: بدن سے روح کے پانچ الگ الگ قسم کے تعلق ہیں۔ پہلا شکم مادر میں۔دوسرا بعدولادت۔تیسرا حالت خواب میں کہ ایک طرح سے روح بدن سے تعلق ہے اور دوسری طرح سے جدا ہے۔ چوتھا برزخ میں کہ روح موت کے باعث اگر چہ بدن سے جدا ہو چکی ہے مگر بالکل جدا نہیں ہوئی ہے کہ بدن کی طرف اسے کوئی التفات نہ رہ گیا ہو۔ پانچواں روز بعث کا تعلق۔وہ سب سے زیادہ کامل تعلق ہے جس سے ماقبل کے تعلقات کو کوئی نسبت نہیں۔اس لئے کہ اس تعلق کے ساتھ بدن،موت،خواب اور فساد وتغیر قبول نہیں کرتا۔اور منح الروض میں علامہ علی قاری نے بھی اس کا اتباع کیا۔

اقول: گفتگو الگ الگ اور جدا گانہ تعلقات کے بارے میں ہے۔جب کہ شکم مادروالے تعلق کی، بعدولادت والے تعلق سے کوئی مغایرت ظاہر نہیں۔اس لئے کہ دونوں صورتیں میں خالص اتصال اور تدبیر وتصرف کا ناقص تعلق ہے۔اس کے برخلاف حالت خواب کے تعلق

میں خالص اتصال نہیں، من وجہ افراق بھی ہے۔اور برزخ والے تعلق میں اس کے ساتھ یہ بھی کہ تدبیر کا تعلق نہیں۔اور آخرت والے تعلق میں بالکل کوئی نقص نہیں۔تو تقسیم اس طرح حاصل ہوگی: تعلق یا تو خالص اتصال رکھتا ہے یا نہیں۔اول اگر ایسا کامل ہے کہ جدائی قبول نہ کرے تو اخروی۔ورنہ دنیوی جو بیداری میں ہو۔اور ثانی اگر تدبیر والا نہیں تو برزخی ہے۔

اگر یہ اعتراض ہو کہ شکم کا بچہ افعال اور ادراک میں اپنے آلات وجوارح کو پیدا شدہ بچے کی طرح استعمال نہیں کرتا (اس فرق کی وجہ سے دونوں کو دو شمار کیا گیا) ہمارا جواب یہ ہوگا کہ اسوقت مولود بچہ بھی اپنے اعضاء وجوارح کو اس بچے کی طرح استعمال نہیں کرتا جو دودھ چھوڑ چکا ہو، اور دودھ چھوڑنے والا نوجوان یا قریب البلوغ کی طرح، اور یہ بھرپور جوانی والے کی طرح استعمال نہیں کرتا، نہ ہی اس کی طرح بہت بوڑھا، پھر مزید بڑھاپے سے فنا کو پہنچ جانے والا شخص استعمال کرتا ہے۔تو چاہئے کہ ان سب کو جداگانہ ومتغائر تعلقات قرار دیا جائے۔تو اسے سمجھو۔

ان میں جس طرح اعلیٰ واکمل تعلق اخروی ہے جس کے بعد فراق کا احتمال ہی نہیں، یوں ہی ادون واقل تعلق برزخی ہے کہ باوصف فراق ایک اتصال معنوی ہے مگر قرآن عظیم وحدیث کریم کے نصوص قاطعہ شاہد عدل ہیں کہ اس قدر تعلق بھی بقائے انسانیت کے لئے بس ہے۔ بداہۃً معلوم کہ قبر میں تنعیم یا معاذ اللہ تعذیب جو کچھ ہے اسی انسان ہی کے واسطے ہے جو اپنی حیات دنیوی میں مومن ومطیع یا معاذ اللہ کافر وعاصی تھا، نہ یہ کہ طاعت وایمان تو انسان نے کیے اور نعمت مل رہی ہے کسی غیر انسان کو، یا کفر وعصیان انسان سے ہوئے اور عذاب ہوتا ہو کسی غیر انسان پر، اسی طرح وہ تمام حجج واضحہ کہ ابھی تفسیر کبیر سے بعد موت بقاو حیات انسان پر گزریں مع اپنے نظائر کثیرہ کی اس مدعا کی کفیل ہیں تو ثابت ہوا کہ حقیقت انسانیہ میں جو تعلق ملحوظ ہے مطلق ومرسل ہے کسی طرح کا ہو۔

اما ما قال الامام ابو طاهر بعد ما اسلفنا نقله، من انه اذا بطلت صورة جسده بالموت وزالت عنه المعاني بقبض روحه لا يسمى انسانا، فاذا جمعت هذه الاشياء اليه بالاعادة ثانيا كان هو ذلك الانسان بعينه، الا ترى ان الجسد الفارغ من الروح والمعاني يسمى شبحا وجثة ولا يسمى انسانا وكذلك الروح

المجرد لا یسمی انسانا "الخ

رہا وہ جو امام ابوطاہر نے سابقاً نقل شدہ عبارت کے بعد فرمایا کہ: جب موت سے آدمی کے جسم کی صورت باطل ہو جاتی ہے اور روح قبض ہو جانے کی وجہ سے معانی اس سے زائل ہو جاتے ہیں تو اسے انسان نہیں کہا جاتا۔ پھر جب دوبارہ یہ چیزیں اس کے ساتھ جمع کر دی جاتی ہیں تو بعینہ وہی انسان ہو جاتا ہے۔ دیکھو کہ روح اور معانی سے خالی جسم کو شبح اور جثہ، ڈھانچہ اور لاشہ کہا جاتا ہے، انسان نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح مجرد روح کو انسان نہیں کہا جاتا۔

فاقول: لیس یرید رحمه الله تعالی ان الانسان یبطل با لموت وان الذی فی البرزخ من لدن المو ت الی حین البعث لیس با نسان ، ومعا ذ الله ان یرید ه وهو قول اهل البدع ومصادم للقواطع وکیف یجو ز ان لا یکو ن الروح البرزخی المتصل با لبدن اتصا لا فی فراق انسانا ، ومعلوما قطعا ان الانسان هو الذی کا ن امن و کفر واحسن وفجر و بدیهی ان غیر الانسان غیر الانسان افینعم من لم یعمل ویعذب من لم یعص والله تعالی یقول عنهم: یٰویلنا من بعثنا من مرقدنا فا فا دا ن المبعوثین فی الحشرهم الراقدون فی القبر ومعلوم ان المحشو رین فی العقبی هم الکا ئنو ن فی الدنیا فا لانسان هو هو فی الدور الثلث لم یزل عن انسانیةولم ینسلخ عن حقیقة ، وقال تعالی النا ر یعرضون علیها ، وانما اعاد الضمیر الی النا س المذ کورین فهم المعرضون علی النا ر لا غیرهم وقال تعالی: قتل الانسان ما اکفره الی قوله عزو جل ثم اما ته فا قبره، فا لاقبار بعد الاماتة وقد ارجع الکنا یة فیه الی الانسان فثبت ان المیت المقبور لیس الا انسانا ، وبا لحملة ففی الدلا ئل علی هذا اکثرة لا مطمع فی احاطتها۔

وانما اراد التنبیه علی ان الانسان لیس بمعزول اللحاظ عن شئ من الروح والبدن فا لحسد اذا بطلت صورته بالمو ت وزا لت عنه المعانی لخروج الروح عنه لایسمی ذلك الحسد الفا رغ انسانا وقد کا ن یسمی قبله المجرد من حیث هو مجرد لا یسمی انسانا وانما الانسان المجموع اعنی ان یکو ن دنیویا او اخرویا او برزخیا ، هکذا ینبغی ان یفهم هذا المقام ، والله سبحا نه ولی الانعام "

فاقول: امام موصوف رحمہ اللہ تعالی کی مراد یہ نہیں کہ انسان موت سے نیست و نابود ہو جاتا ہے اور عالم برزخ میں از دم موت تا وقت بعث جو ہوتا ہے وہ انسان نہیں، اللہ کی پناہ کہ یہ ان کی مراد ہو، جب کہ یہ بدمذہبوں کا قول ہے، اور قطعی دلائل سے متصادم ہے، اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ روح برزخی انسان نہ ہو جو بدن سے افراق کے ساتھ ایک اتصال بھی رکھتی ہے، اور یہ قطعاً معلوم ہے کہ انسان وہی ہے جس سے ایمان و کفر اور نیکی و بدی کا صدور ہوا، اور بدیہی ہے کہ غیر انسان، غیر انسان ہے تو کیا انعام اسے ہوتا ہے جس نے عمل نہ کیا، اور عذاب اسے ہوتا ہے جس نے معصیت نہ کی؟ حالانکہ اللہ تعالی ان کے متعلق بیان فرماتا ہے: کہ وہ کہیں گے ہائے ہماری خرابی! کس نے ہماری خواب گاہ سے ہم کو اٹھایا: اس سے افادہ ہوا کہ حشر میں جو اٹھائے جانے والے ہیں وہی قبر میں سونے والے ہیں، اور معلوم ہے کہ آخرت میں جو اٹھائے جائیں وہ وہی ہیں جو دنیا میں تھے۔ تو انسان تینوں مقامات میں وہی انسان ہے، کسی وقت وہ انسانیت سے جدا اور اپنی حقیقت سے خارج نہ ہوا۔ اور باری تعالی فرماتا ہے: وہ آگ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ ضمیر ان ہی لوگوں کی طرف لوٹائی جو مذکور ہوئے تو آگ پر پیش کیے جانے والے وہی ہیں، غیر نہیں۔ اور ارشاد باری ہے: انسان مارا جائے کتنا بڑا ناشکرا ہے (تا ارشاد باری:) پھر اسے موت دی، پھر اسے قبر میں رکھا۔ تو قبر میں رکھنا موت دینے کے بعد ہوا، اور ضمیر اس میں بھی انسان ہی کی طرف لوٹائی تو ثابت ہوا کہ میت جو قبر میں ہوتا ہے وہ انسان ہی ہے۔ بالجملہ دلائل اس بارے میں بہت ہیں جن کا احاطہ کرنے کی طمع نہیں۔

امام موصوف نے بس اس بات پر تنبیہ فرمانا چاہی ہے کہ روح اور بدن دونوں میں کسی سے بھی انسان لحاظ میں جدا نہیں۔ تو جسم کی صورت جب موت کی وجہ سے باطل ہو جائے اور اس سے روح نکل جانے کے باعث معانی اس سے زائل ہو جائیں تو اس خالی جسم کو انسان نہیں کہا جاتا، جبکہ اس سے پہلے عرفاً کہا جاتا تھا کیونکہ اتصال تھا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ اسی طرح روح مجرد کو، اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے انسان نہیں کہا جاتا۔ انسان تو مجموعہ رُوح و بدن ہے۔ یعنی وہ روح جس کے ساتھ بدن سے اتصال دنیوی ہو یا اخروی یا برزخی۔ اسی طرح اس مقام کو سمجھنا چاہیے، اور خدائے پاک ہی مالک انعام ہے۔

یہ تحقیق حقیقت و مصداق انسان میں کلام تھا، اب آیات و محاورات مذکورہ کی طرف

چلئے، جب انسان وروح ہرایک کا انسان جداگانہ ہونا بداہتہً باطل ہو چکا، تو اب اقوال ثلاثہ سے کوئی قول لیجئے آیات ومحاورات بدنیہ وروحیہ سے ایک میں تجوز اور جامعہ میں استخدام ماننے سے گریز ہوگی کمالا یخفی ۔مگرہم دیکھتے ہیں کہ نہ مفسرین ان میں کہیں استخدام مانتے ہیں نہ اہل عرف ان میں کسی کلام کو حقیقت سے جدا

جانتے ہیں، تو وجہ یہ ہے کہ بوجہ شدت اختلاط، گویا روح وبدن شیئ واحد ہیں بلکہ روح خفی و نظری ہے اور بدن محسوس مرئی اور اشراق شمس روح نے بدن پر حیات کی شعاعیں ڈال کر اسے اپنے رنگ میں رنگ لیا، جس طرح دہکتے کوئلے کو کہ اس کے ہر ذرے میں آگ کی سرایت نے "انا النار" کہنے کا مستحق کردیا، اب اسے آگ ہی کہا جاتا ہے، یونہی جسم کو" انا الانسان "کا دعوی پہنچتا ہے۔ہم سنتا، دیکھتا، بولتا، چلتا پھرتا، کام کرتا بدن ہی کو دیکھتے ہیں حالانکہ مدرک وفاعل روح ہے اور بدن آلہ۔لہذا بدن پر اطلاق انسان حقیقت عرفیہ قرار پایا اور وہی تمام صفات و افعال کا منسوب الیہ ٹھہرا اور قرآن عظیم بھی مطابقت عرف پر اترا،

قال تعالی: انہ لحق مثل ما انکم تنطقون" باری تعالی فرماتا ہے: بیشک وہ حق ہے اسی کے مثل جو تم بولتے ہو۔

اب نہ تجوز ہے نہ استخدام، نظیر اس کی "رأیت زیداً " زید را دیدم، زید کو دیکھا، حالانکہ زید کو اگرچہ اس سے بدن ہی مراد لیجئے ہرگز ہمیں مرئی نہیں، مرئی صرف رنگ وسطح بالائی ہے اور وہ قطعاً نہ روح زید ہے نہ بدن، مگر شدت اتصال کے باعث اسے رؤیت زید کہتے ہیں اور ہرگز اس میں تجوز ومخالفت حقیقت کا تو ہم بھی نہیں کرتے، یہاں تک کہ اگر کوئی زید کے رنگ وسطح کو یونہی دیکھے اور قسم کھائے میں نے زید کو نہ دیکھا قطعاً کاذب سمجھا جائے گا، لاجرم تفسیر کبیر میں روح کے غیر جسم ہونے پر کلام واسع ومشبع لکھ کر فرماتے ہیں:

" اعلم ان اکثر العارفین المکاشفین من اصحاب الریاضات وارباب المکاشفات والمشاھدات مصرون علی ھذاالقول جازمون بھذاالمذھب ، واحتج المنکرون بقولہ تعالی :من ای شیئ خلقہ من نطفۃ خلقہ ،ھذاتصریح بان الانسان مخلوق من النطفۃ وانہ یموت ویدخل القبر ولو لم یکن عبارۃ عن ھذہ الجثۃ لم تکن الاحوال المذکورۃ صحیحۃ والجواب انہ لما کان الانسان فی العرف

والظاهر عبا رة عن هذه الجثة اطلق عليه اسم الانسان فى العرف اه مختصراً"

معلوم ہو کہ اہل ریاضت اور ارباب کشف ومشاہدہ میں سے اکثر عرفاء مکاشفین اس قول پر اصرار اور اس مذہب پر جزم رکھتے ہیں۔ اور منکرین نے باری تعالی کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے۔ اسے کس چیز سے پیدا کیا، نطفہ سے۔ یہ اس بات کی تصریح ہے کہ انسان نطفہ سے پیدا کیا گیا ہے اور وہی مرنے والا ہے اور قبر میں جانے والا ہے۔ اگر انسان جسم جثہ سے عبارت نہ ہو تو مذکورہ احوال صحیح نہ ہوں گے، جواب یہ ہے کہ عرف اور ظاہر میں انسان اس بدن سے عبارت تھا تو عرفا اس پر لفظ انسان کا اطلاق ہوا۔

اقول وهذا الجواب احسن مما قدم قبله حيث قا ل فا ن قا لوا هذا ه الآية حجة عليكم لا نه تعالى قال: " ولقد خلقنا الانسان من سللة من طين " و كلمة من للتبعيض وهذا يدل على ان الانسا ن بعض من ابعاض الطين ، قلنا كلمة' من ' اصلها لا بتدا ء الغاية كقو لك خرجت من البصرة الى الكوفة فقو له تعالى: ولقد خلقنا الانسنا من سللة من طين ، يقتضى ان يكو ن ابتدا ء تخليق الانسان حا صلا من هذه السلالة ونحن نقول بموجبه لا نه تعالى يسوى المزاج اولا ثم ينفخ فيه الروح فيكو ن ابتداء تخليقه من السلالة" قلت: وقد يستأ نس له بقوله تعالى :وبدأ خلق الانسان من طين ، فا فهم ۔

اقول: یہ جواب اس سے بہتر ہے جو اس سے پہلے ذکر فرمایا ہے کہ اگر وہ کہیں کہ یہ آیت تمہارے خلاف حجت ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ایک خلاصہ سے، جو مٹی سے ہے۔ کلمہ 'من' تبعیض کے لئے ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ انسان مٹی کا ایک جز اور بعض ہے۔ ہم جواب دیں گے کہ کلمہ "من" کی اصل ابتدائے غایت کے لئے ہے، جیسے تم کہتے ہو میں بصرہ سے کوفہ گیا، تو ارشاد باری (ہم نے انسان کو پیدا کیا ایک خلاصہ سے جو ایک مٹی سے ہے) اس کا مقتضی ہے کہ تخلیق انسان کی ابتداء اس خلاصے سے ہو، اور ہم اس کے مقتضا کے قائل ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالی پہلے مزاج استوار فرماتا ہے، پھر اس میں روح پھونکتا ہے، تو تخلیق انسان کی خلاصے سے ہوتی ہے۔ قلت: اس جواب کے لئے اس ارشاد سے استیناس ہوتا ہے: اور انسان کی تخلیق مٹی سے شروع کی۔

بالجملہ خلاصۂ مبحث یہ ہوا کہ اطلاق انسان کے لئے دو حقیقتیں ہیں: ایک حقیقت اصلیہ دقیقہ یعنی روح متعلق بالبدن اگرچہ بتعلق برزخی، دوم حقیقت مشہورہ عرفیہ یعنی بدن، اور اکثر متکلمین کے زعم میں یہی حقیقت اصلیہ ہے، اور اگر غرابت فن سے قطع نظر کر کے ان کا کلام انسان عرفی پر محمول کریں تو وہ بھی صحیح۔

اقول: صفات بدن دو قسم ہیں۔(۱) اصلیہ کے خود بدن کے لئے حاصل۔(۲) تبعیہ کہ حقیقۃً صفات روح ہیں، اور بوجہ اتحاد مذکور بدن کی طرف منسوب، جیسے علم وسمع وبصر وارادہ وفاعلیت افعال اختیار یہ وغیرہا، عرف میں اگرچہ انسان نام بدن ٹھہرا مگر صفات تبعیہ کی اس کی طرف اضافت مشروط بشرط حیات ہے، بعد موت بے عود حیات بدن خالی کو عرفاً لغۃً کسی طرح سمیع وبصیر مرید فاعل عامل نہیں کہتے کہ یہ نسبتیں اسی اتصال سریانی پر مبنی تھیں جس نے روح وبدن کو عرفاً امر وحدانی کر دیا تھا، جب وہ مسلوب ہوا کشف محجوب ہوا، صفات تبعیہ حق بہ حقدار رسید ہو کر اپنے مرکز کو گئیں اور اس تودۂ خاک کو اپنی اصلی حالتیں ظاہر ہوئیں، نظیر اس کی وہی صحبت آتش وانگشت ہے، کوئلہ کالا ٹھنڈا تاریک تھا اور نار دخانی گرم وسرخ وروشن، جب تک آگ کی سرایت سے دہک رہا تھا اس کے نیچے اپنے عیوب چھپے ہوئے تھے، آگ ہی کے اوصاف سے موصوف ہوتا، جب آگ جدا وبرکران ہوئی اصل حقیقت عیاں ہوئی، تو ایمان اگرچہ عرف پر مبنی ہیں اور عرفاً انسان خواہ بلفظ انسان وبشر وآدمی تعبیر کیا جائے، یا اعلام وضمائر واسمائے اشارہ سے اس کا معبر عنہ یہی بدن ہوتا ہے، مگر بنظر تقسیم مذکور امور محلوف علیہا کی طرف نظر ضرور، اگر صفات اصلیہ پر مقصور ہو، جیسے اٹھانا، بٹھانا، نہلانا وغیرہا تو کچھ حالت حیات کی تخصیص نہ ہوگی کہ نفس بدن ان کا صالح ہے، اور اگر صفات تبعیہ پر موقوف ہو، جیسے خطاب واعلام وافہام وکلام، تو ضرورۃً متقید بحال حیات رہے گا کہ بغیر ان کے بدن ان کا صالح نہیں۔

بالجملہ انسان کا عرفاً بدن میں حقیقت ہونا اور معنی حقیقی عرفی میں استعمال کیا جانا زنہار اسے مقتضی نہیں کہ وہ کلام بدن کی ہر حالت کو مشتمل رہے یا بعض احوال پر اقتصار کے باعث حقیقت عرفیہ سے منسوخ ہو کر کسی اور معنی پر محمول بنے بلکہ وہی مراد ہو کر بات جس حال کے قابل ہوگی اسی قدر کو شامل ہوگی۔ مثلاً اگر کہئے زید نے کوئلے سے بدن جلالیا تو قطعاً اس سے وہی دہکتا ہوا کوئلہ مراد ہوگا کہ جلانے کی صلاحیت اسی میں ہے، اس سے نہ یہ لازم کہ مطلق کوئلہ اس سے مفہوم ہو

،نہ یہ کوئلہ اپنے معنی حقیقی سے محروم ہو" وھذا کله ظاهرا جدا "بحمدہ تعالی یہ معنی ہیں اس ضا بطے کے جو علماء نے یہاں ارشاد فرمایا، اور تنویر الابصار و درمختار و شروح کنز وغیرہا میں مذکور ہوا کہ

ما شارك الميت فيه الحي يقع اليمين فيه على الحالتين ، وما اختص بحالة الحياة تقيدبها"

جس امر میں میت زندہ کا شریک ہو اس میں قسم دونوں حالتوں پر واقع ہوگی اور جو حالت حیات سے خاص ہو اس میں قسم حالت زیست سے مقید رہے گی۔

اقول: مناظرات میں وقت واطالت کی راہ پاتی ہے، بیشتر اصل مقصد و مورد نزاع سے غفلت کے باعث منہ دکھاتی ہے، فریقین اس کے پابند رہیں، یہ تو معلوم کہ اہل باطل کہ اکثر اصل مطلب سے فرار ہی میں مفر، مگر اہل حق پر اس کا خیال لازم، ہر وقت پیش نظر رکھیں کہ بحث کیا تھی اور چلے کدھر، اس میں باذن اللہ تعالی تخفیف مؤنت اور مخالف کے عجز و سکوت جلد ظاہر ہونے پر معونت ہوتی ہے، اس مسئلہ دائرہ سماع موتی میں مقصود اہلسنت کچھ اس پر موقوف نہیں کہ تمام اموات کے بدن ہی قبر میں ہمیشہ زندہ رہیں، زائروں کے سلام وکلام وہ انہی کانوں کے ذریعہ سے سنیں، ہوائے متموج متکیف بالصوت انہی کے پٹھوں کو کرے، اسی طریقے پر سماع ہو۔ یونہی رویت عامۂ اموات میں، ہماری اس سے کوئی غرض متعلق نہیں کہ وہ انہی آنکھوں سے دیکھے، انہیں سے خروج شعاع یا انہیں کے لوح میں صورت کا انطباع ہو، یہ نہ واقع نہ ہمارا دعوی اس پر موقوف۔ آخر اہلسنت کے نزدیک جس طرح ابھی کا مردہ سنتا دیکھتا ہے یونہی برسوں کا، جبکہ کان آنکھ جسم کا کوئی ذرہ سلامت نہ رہا سب خاک و غبار ہو کر مٹی میں مل گیا، جس طرح مسلمان قبر میں سنتا ہے یونہی ہندو کافر مرگھٹ میں جس وقت اس کے کان آنکھ کو آگ دیتے ہیں وہ ان آگ دینے والوں کو دیکھتا اور ان کی باتیں سنتا اس آگ کی اذیت کا احساس کرتا ہے، جو سلام وکلام مدفون امروزہ کے لئے شرع مطہر میں ہے وہی مدفون ہزار سالہ کے واسطے، دونوں سے وہی کہا جائے گا کہ سلام تم پر اے ایمان والو! اللہ تعالی تمہیں اور ہمیں بخشے، تم ہمارے اگلے ہو اور ہم تمہارے پچھلے، خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان صحابی اعرابی رضی اللہ تعالی عنہ کو جب یہ حکم

دیا کہ" جہاں کسی کافر کی قبر پر گزر ہوا سے دوزخ جانے کا مژدہ دو" تو ارشاد اقدس میں تخصیص تا زہ مرے ہوئے کی نہ تھی بلکہ صاف تعمیم تھی اور تعمیم ہی پر ان صحابی نے کاربندی کی، غرض دلائل مطلق ہیں اور عقیدہ مطلق اور آلات جسمانیہ کی تخصیص ناحق، ہمیں اتنی بات سے کام ہے کہ مردے زندوں کی طرح صورت وصوت کا ادراک کرتے ہیں، اور اوپر روشن ہو چکا کہ ادراک کا ررو ح ہے اور روح نہ موت سے مرتی ہے نہ متغیر ہوتی ہے، مگر اس پر بھی لفظ میت کا اطلاق آتا ہے، ہم انہیں ارواح موتی کے سماع وابصار کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسی کو اموات کا دیکھنا سننا کہتے ہیں، اس سے کچھ غرض نہیں کہ وہاں بھی ذرائع وآلات یہی ہوں یا غیر۔ فصل پانزدہم میں امام شیخ الاسلام خاتمہ المجتہدین تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی قدس سرہ الملکی کا ارشاد گزرا کہ ہم نہیں کہتے کہ مردہ بدن سنتا ہے بلکہ روح سنتی ہے خواہ تنہا جبکہ بدن مردہ رہے، یا جسم سے مل کر جبکہ حیات جانب جسم عود کرے، آخر اس قدر سے حضرات منکرین بھی منکر نہیں کہ اموات جنت ونار وملائکہ ثواب وعذاب کو دیکھتے، ان کی بات سنتے سمجھتے، کہ آنے نہ آنے کی دعائیں کرتے ہیں، تو اس کی تسلیم انہیں بھی ضرور کہ دیکھنا سننا بولنا انہیں آلات جسمانیہ پر غیر مقصور۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/ ۸۵۸تا۸۷۳)

## ﴿۴۶﴾ الٰی فرعون وملائه فاستکبروا وکانوا قومًا عالین ۔☆

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے غرور کیا اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عالی بمعنی متکبر ہے۔ " قال اللہ تعالی: ثم ارسلنا موسی واخاہ ھارون بآیتنا وسلطن مبین ۔ الی فرعون وملاءہ فاستکبروا وکانوا قوما عالین " پھر ہم نے موسی اور اس کے بھائی ھارون کو اپنی نشانیوں اور روشن حجت کے ساتھ فرعون اور اس کے جتھے کی طرف بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ تھے ہی متکبر لوگ۔

تو معنی آیت یہ ہوئے کہ رب عزوجل نے شیطان لعین سے فرمایا کہ تو نے جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہ ایک تکبر تھا کہ اس وقت تجھے پیدا ہوا، یا تو قدیم سے ہی متکبر تھا۔

تفسیر ابن جریر میں ہے:

یقو ل تعا لی لا بلیس: تعظمت عن السجو د لا'دم فترکت السجو د له استکبا را علیه ولم تکن من المتکبرین العا لین قبل ذ لك ام کنت من العالین یقو ل ام کنت کذ لك من قبل ذا علو وتکبر علی ربك "

اللہ تعالی نے ابلیس سے فرمایا: تونے آدم کے سجدہ سے اپنے کو بڑا سمجھا اوران پر بڑائی ظاہر کرتے ہوئے تونے سجدہ ترک کیا دراصل تو متکبرین میں سے نہ تھا، یا یہ کہ پہلے ہی سے اپنے رب پر علو وتکبر ظاہر کرنے والا تھا۔

یا یہ کہ تکبر خاص تجھ ہی میں پیدا ہوا، یا تیری قوم ہی متکبر ہے۔ معالم میں ہے:

ام کنت من العالین المتکبرین استکبرت بنفسك ام کنت من القو م الذین یتکبرو ن فتکبرت عن السجو د لکو نك منهم " یا تو عالین متکبرین میں سے تھا۔ فرماتا ہے: کہ تو نے خود ہی تکبر کیا، یا تو متکبرین کے گروہ میں سے تھا تو سجدہ سے تکبر کیا۔

یا عالین کو بمعنی بلند در فیع المرتبت لیں، اور معنی یہ ہوں کہ تو نے جو سجدہ نہ کیا، یہ تیرا تکبر تھا کہ واقع میں تجھے آدم پر بڑائی نہیں۔ اور براہ غرور آپ کو بڑا ٹھہرایا۔ یا واقع میں تجھے اس پر فضیلت، بیضاوی میں ہے:

استکبرت ام کنت من العالین تکبر ت من غیر استحقاق او کنت ممن علی واستحق التفو ق "

تو نے تکبر کیا، یا عالین میں سے تھا۔ مطلب یہ کہ بے استحقاق کے تو غرور میں مبتلا ہوا ،یا ان میں سے تھا جن کو بلندی اور تفوق حاصل ہے۔

اور یہ معنی نہیں کہ ملائکہ میں کوئی گروہ عالین ہے کہ وہ حکم سجود سے مستثنی تھا۔ " وان وقع فی کلا م سیدنا الشیخ الا کبر رضی الله تعا لی عنه " رب عزوجل نے متعدد تاکیدوں سے مؤکد فرمایا۔ " فسجدالملا ئکة کلهم اجمعون " تمام جمیع، سب ملائکہ نے سجدہ کیا۔ فا للا م للا ستغرا ق واکدت بکل واکبا جمعون ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/ ۳۵ تا ۳۶)

﴿۵۷﴾ان الذین هم من خشیة ربهم مشفقون۔☆

بے شک وہ جو اپنے رب کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے۔ اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۷۱)

**﴿۱۱۵﴾ افحسبتم انما خلقنکم عبثًا وانکم الینا لا ترجعون۔☆**

تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس آیت کریمہ میں عبث کو معنی دوم پر لیا، یعنی کیا ہم نے تم کو بیکار بنایا، تمہاری آفرینش میں کوئی حکمت نہ تھی، یوں ہی بے معنی پیدا ہوئے، بیہودہ مر جاؤ گے، نہ حساب نہ کتاب، نہ عذاب نہ ثواب، جیسے وہ خبیث کہا کرتے تھے:

ان ھی الاحیا تنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین ۔ تو صرف ہماری یہ دنیوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے

اس کے رد میں یہ آیت اتری: (فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۵۰)

فاقول وباللہ التوفیق: فائدہ، تحقیق معنی وحکم عبث میں تتبع کلمات سے اس کی تعریف وجوہ عدیدہ پر ملے گی۔

(۱) جس فعل میں غرض صحیح ہو وہ عبث ہے اور اصلاً غرض نہ ہو تو سفہ۔ یہ تفسیر امام بدر الدین کردری ہے۔ امام نسفی نے مستصفی پھر علامہ حلبی نے غنیہ میں اسی طرح ان سے نقل فرما کر اس پر اعتماد کیا، اور محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر اور علامہ طرابلسی نے برہان شرح مواہب الرحمٰن اور دیگر شراح نے شروح ہدایہ وغیرہا میں اسی کو اختیار فرمایا، حلبیہ میں ہے:

فی المستصفی قال الامام بدرالدین یعنی الکردری: العبث الفعل الذی فیہ غرض غیر صحیح والسفہ ما لا غرض فیہ اصلا" مستصفی میں ہے کہ امام بدر الدین عینی کردری فرماتے ہیں: عبث وہ فعل ہے جس میں کوئی صحیح غرض نہ ہو، اور سفہ وہ ہے جس میں سرے سے کوئی غرض نہ ہو۔

غنیۃ شرنبلالیہ میں ہے:

فی البرھا ن ھو فعل الغرض غیر صحیح " عبث اس فعل کو کہتے ہیں جو غرض غیر صحیح کے لئے ہو۔

فتح میں ہے:

العبث الفعل لغرض غیر صحیح " عبث غیر صحیح غرض کے لئے کام کو کہتے ہیں

(۲) جس میں غرض غیر شرعی ہو۔

اقول: یہ اول سے اعم ہے کہ ہر غرض غیر صحیح غیر شرعی ہے اور ضرور نہیں کہ ہر غرض غیر شرعی صحیح ہو، جیسے ٹھنڈ کے لئے زیادہ پانی ڈالنا کہ غرض صحیح ہے مگر شرعی نہیں۔ علامہ اجمل اوران کی تبعیت سے حلیہ وبحر نے امام بدرالدین سے اسی طرح نقل کیا، غنیۃ میں ہے:

قا ل بد رالدین الکردری :العبث الفعل الذی فیہ غرض لکنہ لیس بشرعی والسفہ ما لا غرض فیہ اصلا "

بدرالدین کردری فرماتے ہیں: عبث اس فعل کو کہتے ہیں جس میں غرض تو ہو مگر یہ غرض شرعی نہ ہو، اور سفہ اس کو کہتے ہیں جس میں سرے سے کوئی غرض ہی نہ ہو۔

(۳) جس میں غرض صحیح نہ ہو۔

اقول: یہ ان دونوں سے اعم ہے کہ اصلا عدم غرض کو بھی شامل اور ثانی سے اخص بھی، کہ اگر غرض غیر شرعی صحیح کو بھی شامل، یہ تفسیر امام حمید الدین کی ہے۔ عنایہ میں بعد عبارت مذکورہ ہے
: " وقال حمید الدین العبث کل عمل لیس فیہ غرض صحیح "

حمید الدین نے کہا جس چیز کی کوئی غرض صحیح نہ ہو اس کو عبث کہتے ہیں۔

مفرادات راغب میں ہے:

یقا ل لما لیس لہ غرض صحیح عبث " جس کی غرض صحیح نہ ہو وہ عبث ہے۔

تفسیر رغائب الفرقان میں ہے:

ھو الفعل الذی لاغا یۃ لہ صحیحۃ " عبث وہ فعل ہے جس کی کوئی غایت صحیح نہ ہو۔

(۴) جس میں غرض شرعی نہ ہو۔

اقول: یہ اول، ثانی، ثالث سب سے اعم مطلقاً ہے کہ انتفائے غرض صحیح انتفائے غرض شرعی کو مستلزم ہے اور عکس نہیں، اور انتفائے غرض شرعی انتفائے مطلق غرض سے بھی حاصل۔

امام نسفی اپنی وافی کی شرح کافی میں فرماتے ہیں: "العبث ما لا غرض فیہ شرعا فانما کرہ لانہ غیر مفید "عبث بلا ضرورت شرعی مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ بے فائدہ ہے۔

(۵) جس میں فاعل کے لئے کوئی غرض صحیح نہ ہو۔

اقول: یہ اول اور ثالث سے اعم مطلقا ہے، کہ ممکن کہ فعل غرض صحیح رکھتا ہو اور فاعل بے غرض، یا غرض غیر صحیح کے لئے کرے، اور دوم و چہارم سے اعم من وجہ، کہ غرض فاسد میں تینوں صادق اور غرض صحیح غیر شرعی مقصود فاعل ہے تو وہ دو صادق خامس منتفی، اور غرض شرعی میں مقصود فاعل ہے تو بالعکس۔

تعریفات السید میں ہے:

وقیل ما لیس فیہ غرض صحیح لفاعلہ "جس میں فاعل کے لئے غرض صحیح نہ ہو

اقول اشار الی ضعفہ وسیاتیک ان شاء اللہ تعالی انہ الحق "

اس کی ضعف کی طرف اشارہ ہے، اس کی حقیقت ان شاءاللہ تعالی آئے گی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۶) بے فائدہ کام۔

بحرالرائق میں نہایہ امام سغناقی سے ہے:

ما لیس بمفید فھو العبث "غیر مفید عبث ہے۔

امام سیوطی کی درنثیر میں ہے:

عبثا ای لا لمنفعۃ " عبث غیر نافع ہے۔

مراقی الفلاح میں ہے:

العبث عملا لا فائدۃ فیہ ولاحکمۃ تقتضیہ " عبث عمل غیر مفید و حکمت کا کرنا،

جلالین میں ہے:

عبثا لا حکمۃ" عبث غیر حکمت۔

غنیۃ میں ہے:

'الفرقعۃ فعل لا فائدۃ فیہ فکان کالعبث " انگلیاں چٹخانا غیر مفید فعل ہے، لہذا

یہ عبث ہے۔

اقول: عبدالملک بن جریج تابعی نے کہ عبث کو باطل سے تفسیر کیا اسی معنی کی طرف مشیر ہے: "فان الشیئ اذا خلا عن الثمرة بطل" شی بے ثمر باطل ہے۔

تفسیر ابن جریر میں ان سے مروی: "عبثا قال باطلا " عبث کو باطل کہا۔

(۷) جس میں فائدہ معتد بہانہ ہو۔

تاج العروس میں ہے:

قیل العبث ما لا فائدة فیه یعتدبها " عبث عادۃ غیر مفید۔

اقول : اسی طرف کلام علامہ ابوالسعود ناظر کہ ارشاد العقل میں فرمایا: " عبثابغیر حکمة بالغة اه فافهم " حکمت بلیغ کے بغیر عبث ہے۔

(۸) اس کام کے قابل فائدہ نہ ہو یعنی اس میں جتنی محنت ہو نفع اس سے کم ہو۔

اقول: اسے ہفتم سے عموم وخصوص من وجہ ہے، کہ اگر کام نہایت سہل ہوا جس میں کوئی محنت معتد بہا نہیں تو فائدہ غیر معتد بہا اس کے قابل ہوگا، اس تقدیر پر ہفتم صادق ہوگا نہ ہشتم، اور اگر فائدہ فی نفسہا معتد بہا ہے مگر اس کام کے لائق نہیں تو ہشتم صادق ہوگا نہ ہفتم۔

علامہ شہاب کی عنایۃ القاضی میں ہے:

العبث کاللعب ما خلا عن الفائدة مطلقا اوعن الفائدة المعتد بها او عمایقاوم الفعل کما ذکره الاصولیون "

عبث جیسے بلا فائدہ کھیلنا، یا فائدہ تو ہو مگر معتد بہ نہ ہو، یا جو فعل کے مقابل نہ ہو، جیسا کہ اصولیوں نے ذکر کیا ہے۔

اقول: مقابلہ مشعر مغایرت ہے، یوں یہ قول اضعف الاقوال ہوگا کہ خاص مشقت طلب کاموں سے خاص رہے گا، ہاں اگر معتد بہ سے معتد بہ بنظر مرادلیں تو ہفتم وہشتم ایک ہو جائیں گے اور اعتراض نہ رہے گا اور کہہ سکتے ہیں کہ تغیر تعبیر مجوز مقابلہ ہے۔

(۹) وہ کام جس کا فائدہ معلوم نہ ہو۔

اقول اولا: مراد عدم علم فاعل ہے، تو حکیم کے دقیق کام جن کا فائدہ عام لوگوں کے فہم سے ورا ہو عبث نہیں ہوسکتے۔

ثانیا: حکمت وغایت میں فرق ہے، احکام تعبد یہ غیر معقولۃ المعنے کی حکمت ہمیں معلوم نہیں، فائدہ معلوم ہے کہ "الا سلام" گردن نہادن۔

ثالثا: عدم علم مستلزم عدم نہیں، تو یہ تفسیر ان تینوں سے اعم ہے۔

تعریفات السید میں ہے:

العبث ارتکا ب امر غیر معلوم الفا ئدۃ " غیر مفید کام کا ارتکاب۔

اقول: مگر علم بے قصد کیا مفید، بلکہ اس کی شناعت اور مزید تو یہ حد جامع نہیں۔

(۱۰) وہ کام جس سے فائدہ مقصود نہ ہو۔

اقول یہ نہم سے بھی اعم کہ عدم علم عدم قصد کو مستلزم ولا عکس۔ تاج العروس میں ہے:" وقیل ما لا یقصد بہ فا ئدۃ" عبث وہ ہے جس میں کسی فائدہ کا ارادہ نہ ہو۔

اقول: اوما الی تزییفہ وستسمع بعو نہ تعا لی انہ ھو الصحیح " سید مرتضی زبیدی صاحب تاج نے اس کے کھوٹے ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، بعونہ تعالی عنقریب تو سنے گا کہ یہ صحیح ہے۔

(۱۱) بے لذت کام عبث ہے اور لذت ہو تو لعب۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:

العبث کل فعل لا لذۃ فیہ فا ما الذی فیہ لذت فھو لعب " ہر بے لذت کام عبث اور بالذت لعب ہے۔

اقول: یہ اپنے اس ارسال پر بدیہی البطلا ن ہے، نہ ہر بے لذت کام عبث، جیسے دوائے تلخ پینا، نہ ہر لذت والا لعب، جیسے درود شریف ونعت مقدس کا ورد۔ تو بعض تعریفات مذکو رہ سے اسے مقید کرنا لازم، مثلا: یہ کہ جس فعل میں غرض صحیح نہ ہو۔

(۱۲) عبث ولعب ایک شی ہے۔ یہ تفسیر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے، اور کثرت اقوال بھی اسی طرف ہیں۔

ابن جریر اس جناب مشرف بہ تشریف اللھم علمہ الکتا ب سے راوی:

تعبثون وتلعبو ن " عبث کلام کرتے ہیں اور کھیلتے ہیں۔

بعینہ اسی طرح ان کے تلمیذ ضحاک سے روایت کیا:

نہایہ واثیر ومختار الصحاح میں ہے:

العبث اللعب" عبث لعب ہے۔

اسی طرح سمین وجمل میں ہے وسیاقی، مصباح المنیر میں ہے:

عبث کفرح لعب" عبث لعب کی فرح ہے۔

تاج العروس میں ہے:

عا بث لا عب بما یعنیه ولیس من با له " عابث لاعب بے معنی بے فائدہ۔

صراح میں ہے:

عبث بازی۔ درر شرح غرر میں ہے: "عبثه ای لعبه " عبث یعنی لعب۔

مفردات راغب میں ہے:

العبث ان یخلط بعمله لعبا " عبث لعب کے ساتھ مخلوط ہو۔

اقول: وانما صا ر عبثا لما خلط لا لذا ته فا لعبث حقیقه ماخلط لا ما خلط لاحق کی وجہ سے عمل عبث ہے۔ لذاتہ عمل نہیں، لہذا حقیقۃً خالط عبث ہے مخلوط بہ عبث نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

طحطاوی علی الدر میں ہے:

العبث اللعب وقیل ما لا لذة فیه واللعب ما فیه لذة " عبث بے لذت لعب با لذت۔

تفسیر ابن جریر میں ہے:

عبثا لعبا و با طلا " عبث لعب وباطل ہے۔

یہ بارہ تعریفیں ہیں اور بعونہ تعالی بعد تنقیح سب کا مآل ایک، اگرچہ (۹) و(۱۱) کی عبارت میں تقصیر واقع ہوئی، اس کی تحقیق چند امور سے ظاہر۔

فاقول وباللہ التوفیق اولا: لعب ولہو وہزل ولغو وباطل وعبث سب کا محصل متقارب ہے کہ بے ثمر ونا مفید ہونے کے گرد دورہ کرتا ہے۔ نہایہ ابن اثیر میں ہے: یقا ل لکل من عمل عملا لا یحدی علیه نفعا انما انت لا عب "

بے فائدہ عمل لعب ہے۔

علامہ خفاجی سے گزرا: العبث کا للعب ما خلا عن الفا ئدۃ " عبث مثل لعب کے جو بے فائدہ ہو۔

تعریفات علامہ شریف میں ہے:

اللعب ھو فعل الصبیا ن یعقب التعب من غیر فا ئدۃ "اھ لعب بچوں کی حرکتیں ہیں کہ ان کے پیچھے تھکن کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اقول: وتعقیب التعب خرج نظرا الی الغا لب ولیس شرطا لا زما کما لا یخفی " تعقیب التعب کی قید غالب کی طرف نظر کرتے ہوئے لگائی ہے، یہ اس کی شرط لازم نہیں ہے، کما لا یخفی۔

اصول امام فخر الاسلام بزدوی قدس سرہ میں ہے:

اما الھزل فتفسیرہ اللعب وھو ان یرا د بالشیٔ ما لم یوضع لہ وضد ہ الجد " ہزل لعب کی تفسیر ہے وہ کار بے کار، اس کی ضد جد ہے۔

اس کی شرح کشف الاسرار میں ہے:

لیس المراد من الوضع ھھنا وضع اللغۃ لا غیر بل وضع العقل اوالشرع فان الکلام موضوع عقلا لا فا دۃ معنا ہ حقیقۃ کا ن او مجا زا او التصرف الشرعی موضو ع لا فا دۃ حکمہ فا ذا ا رید با لکلام غیر موضوعہ العقلی وھوعدم افا دۃ معنا ہ اصلا واریدبا لتصرف غیرموضوعہ الشرعی وھو عدم افا دۃ الحکم اصلا فھو الھزل ولھذا فسرہ الشیخ با للعب اذا للعب ما لا یفید فا ئدۃ اصلا وھو معنی ما نقل عن الشیخ ابی منصو رر حمہ اللہ تعا لی ان الھزل ما لا یرا دبہ معنی "

وضع سے مراد یہاں وضع لغوی نہیں بلکہ عقلی یا شرعی وضع ہے، کیونکہ کلام اس لئے ہوتا ہے کہ وہ اپنے معنی دے، خواہ حقیقی ہوں یا مجازی، اور تصرف شرعی اس لئے ہوتا ہے کہ اپنے حکم کا فائدہ دے، اب جب کلام سے اس کے عقلی موضوع کے علاوہ کچھ اور ارادہ کیا جائے اور وہ اپنے معنی کا فائدہ بالکل نہ دیتا ہے، اور تصرف سے اس کے موضوع شرعی کے غیر کا ارادہ کیا جائے یعنی حکم کا فائدہ بالکل نہ دینا، تو یہ چیز "ھــــزل" کہلاتی ہے، اس لئے شیخ نے اس کے تفسیر "لعب" سے کی ہے، کیونکہ "لعب" اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کوئی فائدہ نہ ہو، اور شیخ ابو منصور

نے جو کہا ہے کہ "ھزل "وہ ہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں۔ اس سے یہی مراد ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

تو تفسیر (۶) و(۱۲) کا حاصل ایک ہے، ولہذا مصباح میں "عبث من باب تعب لعب وعمل ما لا فائدة فيه" عبث باب تعب ولعب سے ہے اور وہ عمل جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور منتخب میں عبث بفتحتین بازی و بے فائدہ بطور عطف تفسیر لکھا۔

ثانیا اقول: جس طرح عاقل سے کوئی فعل اختیاری صادر نہ ہوگا جب تک تصور بوجہ ما وتصدیق بفائدة ما نہ ہو، یونہی انسان کے ہوش وحواس جب تک حاضر ہیں بے کسی شغل کے نہیں رہتا، خواہ عقلی ہو۔ جیسے کسی قسم کا تصور، یا عملی۔ جیسے جوارح سے کوئی حرکت، تو کسی قسم کا شغل ہو نفس کے لئے اس میں اپنی عادت کا حصول اور اپنے مقتضی کا تیسر ہے اور یہ خود اس کے لئے ایک نوع نفع ہے اگرچہ دین ودنیا میں سوا ایک عادت بے معنی کی تحصیل کے اور کوئی ثمرو نفع اس پر مترتب نہ ہوں، بایں معنی کوئی فعل اختیاری فاعل کے لئے اصلا فائدہ سے عاری محض نہ ہوگا، ہاں یہ ممکن کہ وہ فائدہ قضیہ شرع بلکہ قضیہ مرضیہ عقل سلیم کے نزدیک بھی مثلا لا فائدہ ومحض غیر معتد بہا ہو، بلکہ ممکن کہ اس کا مآل ضرر رساں ہو، جیسے کفار کی عبادات شاقہ "عاملة ناصبة تصلى نارا حامية" عمل کریں مشقت جھیلیں اور نتیجہ یہ کہ بھڑکتی آگ میں غرق ہوں گے، تو (۶) سے مقصود وہی (۷) ہے۔

ثالثا: یہ بھی ظاہر کہ کوہ کندن وکاہ برآوردن ہر عاقل کے نزدیک حرکت عبث ہے، تو مقدار فائدہ وفعل میں اگرچہ تساوی درکار نہیں تفاوت فاحش بھی نہ ہو ضرور (۸) سے یہی مراد، اور معتد بہ بنظر فعل ہونے سے یہی ہفتم کا مفاد۔ فائدہ کا فی نفسہا کوئی امر عظیم مہتم بالشان ہونا ہر گز ضرور نہیں، بلکہ جیسا کام اسی کے قابل فائدہ معتد بہا ہے۔ "وهذا ما كنا اشرنا اليه"

رابعا: لذت ولعب شرع کریم وعقل سلیم کے نزدیک فائدہ معتد بہا نہیں مگر جبکہ لہو مباح ہو اور تعب کے بعد اس سے ترویح قلب مقصود، اب نہ وہ عبث رہے گا نہ حقیقۃ لعب اگرچہ صورت لعب ہو، ولھذا حدیث میں ہے، حضور سید اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الهوا والعوا فانى اكره ان يرى فى دينكم غلظة رواه البيهقى فى شعب

زیادت ہو وہ خدا کے نزدیک نہ بڑھے گی اور جو صدقہ دو خدا کی رضا چاہتے تو انھیں لوگوں کے دو نے ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

الم تر الی الرجل یقو ل للرجل لا مو لنك فیعطیه فهذالا یربو عند الله لا نه یعطیه لغیرالله لیثری ما له "

کیا تو نے نہ دیکھا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا ہے میں تجھے مالدار کردوں گا پھر اسے دیتا ہے تو یہ دینا خدا کے یہاں نہ بڑھے گا کہ اس نے غیر خدا کے لئے صرف اس نیت سے دیا کہ اس کا مال بڑھا دوں۔

امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

کا ن هـذا فی الجا هلیة یعطی احدهم ذا القرا بة الما ل یکثر به ما له " یہ زمانہ جاہلیت میں تھا، اپنا عزیز کا مال بڑھانے کو اسے مال دیا کرتے۔ رو اهما ابن جریر

دیکھو فعل فی نفسہ مثمر ثمرہ شرعیہ ہونے کا صالح فائدہ شرعیہ یعنی صلۂ رحم و مواسات پر مشتمل تھا مگر جبکہ اس نے اس کا قصد نہ کیا بے ثمر رہا، تو حاصل یہ ٹھہرا کہ دفع عبث کو فائدہ معتد بہا بنظر فعل معلومہ مقصودہ للفاعل درکار ہے، تو ان تفاسیر کا وہی مآل ہوا جو (۹) و (۱۰) میں ملحوظ تھا

مفرادات راغب میں ہے:

لـعب فلا ن اذا کا ن غیر قا صد مقصد اصحیحا " جب کوئی اپنے فعل میں مقصد صحیح کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو کہا جاتا ہے: لعب فلا ن ـ

سادسا: غرض وہی فائدہ مقصودہ ہے اور صحیح یہی کہ معتد بہا ہو تو (۳) و (۵) بھی اسی معنی کو ادا کر رہی ہیں، اور غرض میں جبکہ قصد ملحوظ ہے تو تعریف سوم ودہم اوضح واخصر تعریفات ہیں، اور یہیں سے واضح ہوا کہ قول سمین وجمل " العبث اللعب وما لا فا ئدة فیه و کل ما لیس فیه غرض صحیح " عبث لعب بے فائدہ جن میں غرض صحیح نہ ہو، میں سب عطف تفسیر ی ہیں۔

سابعا: ہم بیان کر آئے کہ فعل اختیاری بے غرض محض صادر نہ ہوگا تو جو بے غرض صحیح ہے ضرور بغرض صحیح ہے، تو (۱) و (۳) کا مفاد واحد ہے اور اس تقدیر پر سفہ کا مصداق افعال جنون

ہوں گے۔

ثامنا: شرعی سے اگر مقبول شرع مراد لیں تو وہی حاصل غرض صحیح ہے کہ ہر غرض صحیح کو اگر چہ مطلوب فی الشرع نہ ہو شرع قبول فرماتی ہے جبکہ اپنے اقوی سے معارض نہ ہو، اور ہنگام معارضہ عدم قبول قبول فی نفسہ کا منافی نہیں۔ جیسے حدیث احاد و قیاس کہ بجائے خود حجت شرعیہ ہیں اور معارضۂ کتاب کے وقت نامقبول۔ امام نسفی کا عدم غرض شرعی سے تعریف فرما کر تعلیل کراہت میں "لانہ غیر مفید" اس لئے کہ یہ غیر مفید ہے۔ فرمانا اس کی طرف مشعر ہوسکتا ہے، اس تقدیر پر (۲) اول اور (۴) سوم کی طرف عائد، اور ظاہر ہوا کہ بارہ کی بارہ تعریفوں کا حاصل واحد۔

اقول: مگر غیر شرعی سے متبادر تر غرض مطلوب فی الشرع ہے، اب یہ تخصیص بحسب مقام ہوگی کہ ان کا کلام عبث فی الصلاۃ میں ہے تو وہاں غرض مطلوب شرعی ہی غرض صحیح ہے نہ غیر۔ آخر نہ دیکھا کہ مٹی سے بچانے کے لئے دامن اٹھانا غرض صحیح ہے اور نماز میں مکروہ کہ غرض شرعی نہیں، اور پیشانی سے پسینہ پونچھنا بآنکہ غرض مطلوب فی الشرع نہیں نماز میں بلاکراہت روا جبکہ ایذادے اور شغل خاطر کا باعث ہو کہ اب اس کا ازالہ مطلوب شرع ہوگیا۔

عنایہ و نہایہ و بحر وغیرہا میں ہے:

کل عمل یفید المصلی لا باس بہ لما روی انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرق فی صلاتہ لیلۃ فسلت العرق عن جبینہ ای مسحہ لانہ کان یؤذیہ فکان مفید اواذا قام من سجودہ فی الصیف نفض ثوبہ یمنۃ ویسرۃ کیلا تبقی صورۃ"

ہر وہ کام جو نمازی کو مفید ہو اس میں حرج نہیں، مروی ہے کہ ایک رات دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پسینہ آگیا تو آپ نے اپنی پیشانی سے وہ پسینہ صاف کرلیا۔ کیونکہ اس سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی، تو یہ کام مفید ہوا، اور جب سجدہ سے اٹھتے تو دائیں بائیں کپڑے کو جھاڑ لیتے تھے تاکہ صورۃ باقی نہ رہے۔

حاشیہ سعدی آفندی میں ہے:

یعنی حکایۃ صورۃ الالیۃ۔ یعنی صورت سے مراد سرینوں کا نقش ہے۔

فلیس نفضہ للتراب فلا یرد ما فی البحر عن الحلیۃ انہ اذا کان یکرہ رفع

WWW.NAFSEISLAM.COM

الثو ب کیلا یتترب لا یکو ن نفضه من التراب عملا مفید ا ورائیتنی کتبت علیه اقول الذی فی الحلیة هکذا ثم فی الخلا صة والنها یة وحاصله ان کل عمل مفید للمصلی فلا با س بفعله کسلت العرق عن جبینه ونفض ثو به من الترا ب وما لیس بمفید یکره للمصلی الا شتغا ل به واعتر ض علیه بثلثة وجوه فقا ل قلت: لکن اذا کا ن یکره رفع الثو ب کیلا یتترب کما تقدم وانه قد وقع الخلا ف فی انه یکره مسح الترا ب عن جبهته فی الصلا ة کما سند کره وانه قد وقع الند ب الی تتریب الوجه فی السجو د فضلا عن الثو ب فکو ن نفض الثو ب من الترا ب عملا مفید او انه لا با س به مطلقا، فیه نظر ظا هر، وانت تعلم ان اعتراضه علی ما نقل عن الخلا صة والنها یة صحیح الی الغا یة للتصریح فیه ان النفض من التراب "

تو یہ جھاڑنا مٹی دور کرنے کے لئے نہ تھا،تو بحر نے حلیہ سے جو نقل کیا ہے وہ اس کے مخالف نہ ہوگا،اس میں ہے:جب کپڑے کا اس لئے اٹھانا مکروہ کہ اس پر مٹی نہ لگ جائے تو اس کا مٹی سے صاف کرنا بھی عمل مفید نہ ہوگا ،اقول: حلیہ کی عبارت اس طرح ہے،خلاصہ اور نہایہ میں بھی یہی ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر وہ کام جو نمازی کو مفید ہو اس میں حرج نہیں،جیسے پیشانی سے پسینہ پونچھ لینا اور کپڑوں سے مٹی کا جھاڑنا،اور جو مفید نہیں ہے نمازی کے لئے اس میں مشغول ہونا مکروہ ہے اھ۔اس پر تین طریقوں سے اعتراض کیا گیا ہے،فرمایا: میں کہتا ہوں :جب کپڑے کا مٹی میں ملوث ہونے سے بچانے کے لئے اٹھانا مکروہ ہے جیسا کہ گزرا،اور یہ کہ اس میں اختلاف ہے کہ نماز کی حالت میں پیشانی سے مٹی کا پونچھنا مکروہ ہے،جیسا کہ ہم ذکر کریں گے،اور یہ کہ سجدہ میں پیشانی کا خاک آلود کرنا بجائے خود مندوب ہے تو پھر کپڑے کا خاک آلود ہونا کیا مضر ہے،ایسی صورت میں کپڑوں سے مٹی کا جھاڑنا کیسے عمل مفید اور اس کے بارے میں کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں،ان کا اعتراض جیسا کہ خلاصہ اور نہایہ میں ہے اس حد تک درست ہے کہ اس میں مٹی جھاڑنے کی صراحت ہے۔

اقول:وانما قید بقو له مطلقا لا ن الثو ب ان کان مما یفسده التراب کأن یکو ن من الحریر المخلو ط للرجل اوالخا لص للمرا ة وکا ن فی التر اب ندا وة فلو لم یغسل بقی متلوثا ولوغسل فسد فحینئذ ینبغی ان لا ینهی التو قی فا ن

الضرورات تبیح المحظورات واللہ تعالی اعلم ـ ولکن الشان ان لیس لفظ التراب لا فی الخلاصۃ ولا فی النہایۃ فنص نسختی الخلاصۃ ولا یعبث بشیء من جسدہ وثیابہ والحاصل ان کل عمل ہو مفید لا باس بہ للمصلی وقد صح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ سلت العرق عن جبینہ وکان اذا قام من سجودہ نفض ثوبہ یمنۃ ویسرۃ ما لیس بمفید یکرہ کاللعب ونحوہ اثرتہ عن العنایۃ بمعناہ وقد صرح فیہ بالمراد اذ قال کیلا تبقی صورۃ ولا توجہ علیہ لشیء من الایرادات بیدان الامام الحلبی ثقۃ حجۃ امین فی النقل فالظاہر انہ وقع ھکذا فی نسختی الخلاصۃ والنہایۃ ولکن العجب من البحر نقل عبارۃ النہایۃ مصرحۃ بالصواب ثم عقبہا بالاعتراضات الواردۃ علی لفظ من التراب واقرہا کانہ لیس عنہا جواب "

اورانہوں نے "مطلقا" کی قیداس لئے لگائی کہ اگر کپڑا ایسا ہے جس کومٹی کا لگنا مضر ہے جیسا کہ مخلوط ریشم کا کپڑا مرد کے لئے ،یا خالص ریشم عورت کے لئے ،یا مٹی تر ہو،اور نہ دھو نے کی شکل میں وہ ملوث رہے گا اور دھونے کی صورت میں کپڑا ہی خراب ہو جائے گا ،ایسی صورت میں کپڑے کومٹی سے بچانے کی اجازت مناسب ہے، کیونکہ ضرورتیں محظورات کومباح کردیتی ہیں واللہ تعالی اعلم ،مگر "التراب" کا لفظ نہ خلاصہ میں ہے اور نہ نہایہ میں، میرے نسخہ میں یہ ہے(خلاصہ کے) ( ولا یعبث بشیء من جسدہ وثیابہ ) اور حاصل یہ ہے کہ ہروہ عمل جومفید ہووہ نمازی کرسکتا ہے اور بروایت صحیحہ منقول ہے کہ حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور جب اپنے سجدہ سے اٹھتے تو اپنے کپڑوں کودائیں اور بائیں جھاڑ لیتے تھے،اور جوعمل مفید نہ ہووہ مکروہ ہے، جیسے کھیل وغیرہ اھ

اور بحر کے بقول نہایہ کی عبارت وہی ہے جو میں نے عنایہ سے نقل کی ،دونوں معنی ایک ہی ہیں اوراس میں اس کی وجہ بھی بیان کردی ہے،اور وہ یہ کہ صورت باقی نہ رہے۔اس عبارت پرکوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا ہے،علاوہ ازیں امام حلبی نقل کے بارے میں مستند اور ثقہ ہیں تو بظاہر یہی ہے کہ خلاصہ اور عنایہ کے نسخوں میں وہی ہے جو انہوں نے ذکر کیا ہے،مگر بحر پر تعجب ہے کہ انہوں نے نہایہ کی عبارت نقل کی اوراس کے درست ہونے کی تصریح کی پھر لفظ "تراب"

پر اعتراضات کئے اور یہ ثابت کیا کہ اس کا جواب نہیں ہے۔

یہ نہایت کلام ہے تحقیق معنی عبث میں، اب تنقیح حکم کی طرف چلئے وباللہ التوفیق۔

اقول بیان سابق سے واضح ہوا کہ عبث کا مناط فعل میں فائدہ معتد بہا مقصود نہ ہونے پر ہے اور وہ اپنے عموم سے قصد مضر وارادۂ شر کو بھی شامل، تو بظاہر مثل اسراف اس کی بھی دو صورتیں، ایک فعل بقصد شنیع دوسری یہ کہ نہ کوئی بری نیت ہو نہ اچھی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۵ تا ۷۵۰)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ النور

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۳﴾الزانی لاینکح الا زانیۃً او مشرکۃً ز والزانیۃ لاینکحھا الا زانٍ او مشرک ج وحرم ذلک علی المؤمنین۔☆**

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کا حکم منسوخ ہے۔ ''قالہ سعید بن المسیب وجماعۃ'' یا نکاح سے یہاں جماع مراد ہے۔

'' کماقالہ حبر الامۃ عبد اللہ بن عباس وسعید بن جبیرو مجاھد والضحاک وعکرمۃ وعبد الرحمن بن اسلم ویزید بن ھارون ''

(قدیم ۵/۱۵۴)

**﴿۱۲﴾لولآ اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنٰت بانفسھم خیرًا لا وقالوا ھٰذآ افک مبین۔☆**

کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قیاسات وسوئے ظن کا شرع میں اعتبار نہیں بلکہ ان وجوہ پر کبیرہ گناہ کی نسبت کرنے والے خود ہی مرتکب کبیرہ ہوتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۵۶۰)

WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

〈۱۷〉یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہٖ ابدًا ان کنتم مؤمنین۔☆

اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو۔

## ﴿۳﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یعنی کسی پر بغیر ثبوت شرعی تہمت نہ لگانا)معاذ اللہ رافضی قاذف باجماع مسلمین کافر ملعون ہے یہاں تک کہ جو اسے کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

لا شك فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا الخ '

اسی کے باب البغاۃ میں ہے:

لان ذلك تکذیب صریح للقرآن۔

جو شخص اپنی دختر یا خواہر ایسے کے نکاح میں دے وہ یقینا دیوث ہے،وہ اپنی بہن بیٹی کو صریح زنا کے لئے دینے والا ہے،حدیث ارشاد فرماتی ہے:

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۲۷۹)

〈۱۹〉ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم لا فی الدنیا والاٰخرۃ ط واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔☆

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

## ﴿۴﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت سے بتقدیر الہی جو ایسی لغزش فاحش واقع ہو اس کا اخفا واجب ہے کہ معاذ اللہ لوگ ان سے برے اعتقاد ہوں گے۔تو جو نفع ان کی تقریر اور تحریر سے اسلام وسنت کو پہنچتا تھا اس میں خلل واقع ہوگا۔اس کی اشاعت فاحشہ ہے اور اشاعت فاحشہ بنص قطعی قرآن عظیم حرام ۔ قال اللہ تعالی:

"ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ"

جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں فاحشہ کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا اور

آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

خصوصاً جبکہ وہ بندگان خدا حق کی طرف بے کسی عذر و تامل کے رجوع فرما چکے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ قال ابن المنیع وغیرہ: المراد ذنب تاب عنہ قلت: وقد جاء کذا مقیدا فی الروایۃ فی الشرعۃ ثم فی الحدیقۃ الندیۃ "

جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے عار دلایا وہ مرنے سے قبل اسی گناہ میں ضرور مبتلا ہوگا۔ ابن منیع کہتے ہیں کہ گناہ سے مراد وہ ہے کہ اس سے توبہ کر لی گئی ہو۔ میں کہتا ہوں شرعہ اور حدیقہ میں روایت میں ہی توبہ کی قید لگی ہوئی ہے۔

ولہذا ابتاکید اکید گزارش کہ عمائد ومشاہیر علماء اہلسنت وجماعت جس امر میں متفق ہیں یعنی عقائد مشہورہ متداولہ ان میں ہمارے عام بھائی بلا دغدغہ ان کے ارشادات پر عامل ہوں۔ یوں ہی وہ فرعیات جو اہلسنت اور ان کے مخالفین میں مابہ الامتیاز ہورہے ہیں، جیسے مجلس مبارک وفاتحہ وعرس واستمداد وندا وامثالہا۔ باقی رہیں فروعات فقہیہ جن میں وہ مختلف ہوسکتے ہیں، خواہ بسبب اختلاف روایات، خواہ بوجہ خطاء فی الفکر، یا بسبب عجلت وقلت تدبر، یا بوجہ عدم ممارست ومشاولت فقہ۔ ان میں فقیر کیا عرض کرے۔

مرا سوزیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد　　　وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

آہ آہ، آہ آہ! ہندستان میں میرے زمانہ ہوش میں دو بندۂ خدا تھے جن پر اصول وفروغ وعقائد وفقہ سب میں اعتماد کلی کی اجازت تھی۔

اول اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد، حاش للہ نہ اس لئے کہ وہ میرے والد ووالی ولی نعمت تھے۔ بلکہ اس لئے کہ " الحق والحق اقول: الصدق واللہ یحب الصدق " میں نے اس طبیب صادق کا برسوں مطلب پایا اور وہ دیکھا کہ عرب وعجم میں جس کا نظیر نظر نہ آیا۔ اس جناب رفیع قدس سرہ البدیع کو اصول حنفی سے استنباط فروع کا ملکہ حاصل تھا اگرچہ کبھی اس پر حکم نہ فرماتے، مگر یوں ظاہر ہوتا تھا کہ نادر ودقیق ومعضل مسئلہ پیش نہ ہوا وہ کتب متداولہ میں جس کا پتہ نہیں۔ خادم کمینہ کو مراجعت کتب واستخراج جزئیہ کا حکم ہوتا اور

ارشاد فرماتے ''ظاہر احکم یوں ہونا چاہیئے'' جو وہ فرماتے وہی نکلتا۔ یا بعض کتب میں اس کا خلاف نکلتا تو زیادت مطالعہ نے واضح کر دیا کہ دیگر کتب میں ترجیح اسی کو دی جو حضرت نے ارشاد فرمایا تھا۔ عجم کی حالت تو آپ ملاحظہ ہی فرماتے ہیں، عرب کا حال یہ ہے اس جناب قدس سرہ کا یہ ادنی خوشہ چیں دزلہ رہا، جو مکہ معظمہ میں اس بار حاضر ہوا۔ وہاں کے اعلم العلما وافقہ الفقہا سے ۶۔۶ گھنٹے مذاکرۂ علمیہ کی محفل گرم رہتی۔ جب انہوں نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ فقہ حنفی کے دو حرف جانتا ہے، اپنے زمانہ کو عہد افتاء کے مسائل کثیرہ جن میں وہاں کے علماء سے اختلاف پڑا، یا اشتباہ رہا، اس ہیچ میرز پر پیش فرمانا شروع کیے، جس مسئلہ حکم میں اس احقر نے ان کی موافقت عرض کی آثار بشاشت ان کے چہرۂ نورانی پر ظاہر ہوئے۔ اور جس میں عرض کر دیا کہ فقیر کی رائے میں حکم اس کے خلاف ہے، سماع دلیل سے پہلے آثار حزن نمایاں ہوتے اور خیال فرمالیتے کہ ہم لغزش واقع ہوئی۔ یہ اسی طبیب حاذق کہ کفش برداری کا صدقہ ہے۔

دوم والا حضرت تاج الفحول محب رسول مولانا مولوی عبد القادر صاحب قادرسی بدایونی قدس سرہ الشریف۔ پچیس برس فقیر کو اس جناب سے بھی صحبت رہی، ان کی سی وسعت نظر وقوت حفظ وتحقیق انیق ان کے بعد کسی میں نظر نہ آئی۔ ان دونوں آفتاب و ماہتاب کے غروب کے بعد ہندوستان میں کوئی ایسا نظر نہیں آتا جس کی نسبت عرض کروں کہ آنکھیں بند کر کے اس کے فتوی پر عمل ہو۔

فقیر نے جواب میں عمائد ومشاہیر علماء اہلسنت کی تخصیص کی اور جناب نے فیض یافتوں سے بھی سوال فرمایا، فیض کے لئے عرض عریض ہے۔ میں یہاں مطلقاً اتنا بھی عرض نہیں کر سکتا جو حضرات عمائد کی نسبت گزارش کیا۔

مولانا! اس تقریر فقیر کو اصول کے ایک اختلافی مسئلہ میں اس قول پر محمول نہیں فرمائیں کہ متکلم اپنے عمومی کلام میں داخل نہیں ہوتا۔ حاشا فقیر تو ایک ناقص، قاصر، ادنی طالب العلم ہے۔ کبھی خواب میں بھی اپنے لئے کوئی مرتبہ علم قائم نہ کیا۔ اور بحمدہ تعالی بظاہر اسباب یہی ایک وجہ ہے کہ رحمت الہی میری دستگیر فرماتی ہے۔ میں اپنی بے بضاعتی جانتا ہوں۔ اس لئے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوں۔ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے کرم سے میری مدد فرماتے ہیں اور مجھ پر علم حق کا افاضہ فرماتے ہیں۔ اور انہیں کے رب کریم کے لئے حمد ہے۔ اور ان پر ابدی صلاۃ

نہیں کیا، رمزیہ ہے کہ واجب کی ادائیگی ہر چند کہ عمل آخرت ہے، پر سبھی عمل آخرت کے لئے مسجد نہیں بنائی گئی۔ (شمائم العنبر/۲۶۴)

یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اذان خالص ذکر الٰہی نہیں، اگر مسجد اس کے لئے بنی ہوتی تو شرع شریف مسجد کے اندر اذان کا حکم فرماتی اور اس پر عمل در آمد ایک بار ہی سہی مروی ضرور ہوتا۔ بھلا یہ سمجھنے والی بات ہے کہ جس کام کے لئے مسجد کی تعمیر ہوئی وہی مسجد میں کبھی نہیں ہوا، نہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں، نہ خلفائے راشدین کے عہد میں، تو یہی کہا جائے گا کہ مسجد اس کیلئے بنائی ہی نہیں گئی۔ اور ایسا ہوتا بھی کیسے یہ تو دربار الٰہی کی حاضری کا اعلان ہے، اور دربار اعلان کے لئے نہیں ہوتا، اعلان تو دربار کے باہر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔ اس ضعیف بندے پر کلام مجید، حدیث مقدس اور فقہ مبارکہ سے یہی ظاہر ہوا۔ باتیں سب کے سب ظاہر ہیں اگر چہ اخیر میں ہم نے شواہد اور متابعات سے کام لیا، لیکن یہ سب بھی اہل انصاف کے نزدیک قطع مکابرہ اور دفع زیادتی کیلئے کافی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت، رحمت کاملہ، اور نعمت متکاثرہ اور عیش صافیہ کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی حمد ہے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے آل و اصحاب اور ان کے گروہ سب پر درود و سلام ہو۔ (شمائم العنبر/ ۶۲۵)

**﴿۳۲﴾ وانکحوا الایامیٰ منکم والصّٰلحین من عبادکم وامآئکم ط ان یکونوا فقرآء یغنھم اللہ من فضلہٖ ط واللہ واسع علیم۔☆**

اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں مولیٰ عزوجل ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرما رہا ہے۔ اللہ کی شان زید کا بندہ، عمرو کا بندہ، اس کا بندہ، اس کا بندہ، اللہ فرمائے، رسول فرمائیں اور صحابہ فرمائیں، مگر آج کسی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ کہا، اور شرک فروشوں نے حکم شرک جڑا، شاید ان کے نزدیک زید و عمرو خدا کے شریک ہو سکتے ہونگے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(الامن والعلی ص ۸۰)

﴿۳۳﴾ولیستعفف الذین لایجدون نکاحًا حتّٰی یغنیھم اللہ من فضلہ ط والذین یبتغون الکتٰب مماملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرًا صلے واٰتوھم من مال اللہ الذیٓ اٰتکم ط ولا تکرھوا فتیٰتکم علی البغآء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیٰوۃ الدنیا ط ومن یکرھھن فان اللہ من بعد اکراھھن غفور رحیم۔☆

اور چاہئے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کما نیکی شرط پر انہیں آزادی لکھدو تو لکھدو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو۔اوراس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا اور مجبور نہ کرواپنی کنیزوں کو بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(جو نکاح کی وسعت نہ رکھتا ہو وہ کیا کرے اس کو اس آیت نے بیان فرمایا اور یہ احادیث اس کی خوب وضاحت کرتی ہیں)

**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ، فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

**عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَتَزَوَّجُوْا فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ ، وَمَنْ کَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْیَنْکِحَ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَعَلَیْہِ

بِالصِّیَامِ ، فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔

**﴿۳۶﴾فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ ۙ یسبح لہ فیھا بالغدو والاٰصال۔☆**

ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام۔

## ﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شہر میں ایک مسجد جامع بنانا واجب ہے اور ہر محلہ میں ایک مسجد بنانے کا حکم ہے حدیث شریف میں ہے:

"امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر محلہ میں مسجدیں بنوائی جائیں، اور یہ کہ وہ ستھری رکھی جائیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۸/۸۸)

**عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الاسنی قال: قال رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃوفی روایۃ من در ویاقوت ۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۹۱

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

**عن** أبی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُبْنُو الْمَسَاجِدَ وَاخْرُجُوا الْقُمَامَۃَ مِنْھَا، فَمَنْ بَنٰی لِلّٰہِ بَیْتًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

**عن** أمیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًالِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۸

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کوفرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

**﴿۴۴﴾یقلب اللہ الیل والنہار ط ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار۔☆**

اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی بیشک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ لوگ جن کو نفع عاجل کی امید دلانا زیادہ مؤید ہے ان کے لئے فرمایا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۴۵)

﴿۲۱﴾لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ولا علی انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اٰبآء کم او بیوت امھاتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخوٰتکم او بیوت اعمامکم او بیوت عمّٰتکم او بیوت اخوالکم او بیوت خٰلٰتکم او ماملکتم مفاتحہ او صدیقکم ط لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتاط فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مٰبرکۃ طیبۃً ط کذلک یبین اللہ لکم الاٰیٰتِ لعلکم تعقلون۔☆

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے گھر یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ ملکر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔

## ﴿۹﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس اجازت میں جیسے ایک وقت کا کھانا ہے یوں ہی بشرط رضا وعدم بار چند وقت کا خصوصا جبکہ بہن یا ساس یا ان لوگوں کا مکان دوسرے شہر میں ہو اور یہ بعد مدت ملنے کو جائے جب تک یہ جانے کہ ان پر بار و نا گوار نہو گا جہان تک ایسے تعلقات ہیں ایسے بعد سے اتنے دنوں بعد مہمانداری معروف ہے بلاشبہہ رہ سکتا ہے ہاں اتنا رہنا کہ اکتا جائے اور نا گوار ہونا جائز اور وہ کھانا بھی جائز اگر ماں باپ ہی کا گھر ہو ہاں ماں باپ جبکہ محتاج ہوں مالدار اولاد کے یہاں جتنے دن چاہیں رہ سکتے ہیں اگر چہ اسے نا گوار ہو کہ اس کے مال میں اتنا ان کا حق ہے اس کی بے مرضی بھی لے سکتے ہیں، یہ سب عارضی طور پر رہنے میں کلام تھا، اسے جو لوگ معیوب جانتے ہوں ان کا زعم بالکل مردود و اتباع کفار ہنود ہے۔ رہا دوسرے کے یہاں سکونت اختیار کرنا یہ سوا محتاج ماں باپ کے کسی کے گھر بے اس کی رضا کے اصلا حلال نہیں، اگر چہ بھائی یا باپ کے یہاں ہو، اگر چہ فقط سکونت ہو کھائے اپنا، مگر وہ کسب سے عاجز محتاج جس کا نفقہ

شرع نے اس صاحب مکان پر واجب کیا یہ رہ سکے گا اور کھانا بھی اسی کے سر کھائے گا، اسے گوا رہ ہو خواہ نا گوار، بھائی ہو خواہ بہن، ساس اس میں داخل نہیں کہ اس کے ذمہ اس کا نفقہ نہیں ہو سکتا، ہاں عاجز محتاج کا نفقہ جس پر شرعا لازم ہے اگر نہ وہ اس کی اولاد میں ہے، نہ یہ اس کی اولا د میں تو بے اس کی رضا کے جبراً اس کا بار اس پر ڈالنا بحکم حاکم ہوگا، خود یہ اس کا اختیار نہیں رکھتا۔

ردالمحتار میں ہے:

نفقة قرابة غير الاولاد وجوبها لا يثبت الا بالقضاء اوالرضاء " حکم شرع یہ ہے اس کے خلاف جو کچھ ہو باطل ہے، ظاہراً یہ تخصیص اس خیال سے ہو کہ بہن کا اپنا گھر اور مال غالبا نہیں ہوتا بلکہ اسکے شوہر کا، اور اگر وہ نا گواری نہ ظاہر کرے تو غالبا مروت اور اپنی زوجہ کی رعایت سے، اور ساس جو کچھ کرے گی اپنی بیٹی کے دباؤ سے اور یہ جائز نہیں۔لھذا اس سے احتراز چاہئے اگر چہ نا گواری ظاہر نہ ہو کہ ظاہر نا گواری ہے اور بہن فقط مثال ہے، بیٹی بھتیجی بھانجی کا بھی یہی حال ہے جبکہ مال ومکان ان کے شوہروں کا ہو، شرعا بھائی بھتیجے بھانجے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ مروت وخاطر مع نا گواری باطن ہو مگر یہاں مروت خود اسکی ذات کے باعث ہے اور وہاں دی ہوئی بیٹی کے ذریعہ سے، لہذا اسے زیادہ معیوب سمجھا۔واللہ تعالی اعلم

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/ ۱۸۷۔۲۔)

# سورۃ الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۱﴾تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرًا۔☆

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بندہ نہیں (وہ اس آیت کا منکر اور) قطعاً کافر ہے۔اور جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت ظاہری بشری ہے حقیقت باطنی شریعت سے ارفع واعلی ہے، یا یہ کہ حضور اوروں کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/ ۳۴۸)

﴿۳۲﴾وقال الذین کفروا لو نزل علیه القراٰن جملة واحدة ج کذلک ج لنثبت به فؤادک ورتلنٰه ترتیلا۔☆

اور کافر بولے قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ہم نے یونہی بتدریج اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ترتیل کی تین حدیں ہیں، ہر حد اعلی میں اس کے بعد کی حد ماخوذ وملحوظ ہے۔

حد اول: یہ کہ قرآن عظیم ٹھہر ٹھہر کر بہ آہستگی تلاوت کرے کہ سامع چاہے تو ہر کلمہ کو جدا جدا گن سکے۔

کما قال تعالی: ورتلناہ ترتیلا ای انزلناہ نجما نجما علی حسب ما تجددت الیه حاجات العباد ومثله قوله تعالی: وقرأنا فرقا نه لتقرأ علی الناس

علی مکث و نزلنا ہ تنزیلا "

جیسا کہ اللہ تعا لی کا ارشاد ہے:"و رتلنا ہ ترتیلا " یعنی ہم نے اسے بندوں کی ضروریات کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل فرمایا ہے، اسی طرح اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا تا کہ آپ لوگوں پر پڑھیں ٹھہر ٹھہر کر اور ہم نے اسے تدریجا نازل فرمایا۔

الفاظ بہ تجیم ادا ہوں، حروف کو ان کی صفات شدت و جہر وامثال کے حقوق پورے دئے جائیں، اظہار واخفا وتفخیم وترقیق وغیرہا محسنات کالحاظ رکھا جائے، یہ مسنون ہے اوراس کا ترک مکروہ وناپسند اوراس کا اہتمام فرائض وواجبات میں، تراویح اور تراویح میں نفل مطلق سے زیادہ۔

جلالین میں ہے:

"رتل القرآن تثبت فی تلا وتہ " رتل القرآن ،کا معنی قرآن کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا ہے۔

کمالین میں ہے:

" ای تا ن واقرء علی تؤدۃ من غیر تعجل بحیث یتمکن السامع من عدایا تہ و کلما تہ "

یعنی قرآن مجید کو اس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اس کی آیات والفاظ گن سکے۔

اتقان امام سیوطی میں برہان امام زرکشی سے ہے:

" کما ل الترتیل تفخیم الفا ظہ والا با نۃ عن حروفہ وان لا ید غم حر ف فی حرف وقیل ھذا اقلہ" کمال ترتیل یہ ہے الفاظ میں تفخیم (حرف کو پر کر کے پڑھنا) اور حروف کو جدا جدا کر کے پڑھا جائے، ایک حرف کو دوسرے حرف میں نہ ملایا جائے۔ بعض نے کہا کہ یہ ترتیل کا کم درجہ ہے۔

اسی میں ہے:

"یسن الترتیل فی قراءۃ القرآن قا ل اللہ تعا لی: ورتل القرآن ترتیلا "

وروی ابو داؤد وغیرہ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا تعتت قراء ۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قرائۃ مفسرۃ حرفا حرفا ''قرأت قرآن میں ترتیل سنت ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے: قرآن کو خوب ترتیل کے ساتھ پڑھو، اور ابوداؤد وغیرہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قراءۃ کی صفات کے بارے میں یوں بیان کیا ہے کہ آپ اس طرح تلاوت فرماتے کہ قرات مفسر ہوتی اور ایک ایک حرف جدا معلوم ہوتا تھا۔

حدیث میں ہے:

لا تنثروہ نثر الدقل ولا تھذوہ ھذا الشعر قفوا عند عجائبہ وحرکوہ بہ القلوب ولا یکون ھم احدکم اٰخر السورۃ " یعنی قرآن کے سوکھے چھوہاروں کی طرح نہ جھاڑو جس طرح ڈالیاں ہلانے سے خشک کھجوریں جلد جلد جھڑ پڑتی ہیں اور شعر کی طرح سے گھاس نہ کاٹو، عجائب کے پاس ٹھہرتے جاؤ اور اپنے دلوں کو اس سے تدبر سے جنبش دو اور یہ نہ ہو کہ سورت شروع کی تو اب دھیان اسی میں لگا ہے کہ کہیں جلد اسے ختم کریں۔

" رواہ ابو بکر الآجری فی کتاب حملۃ القرآن وعن طریقہ البغوی فی المعالم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ من قولہ والدیلمی مثلہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ والعسکری فی المواعظ من حدیث امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ انہ سئل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن قولہ ورتل القرآن ترتیلا قال فذکرہ "

اسے امام ابوبکر آجری نے ''کتاب حملۃ القرآن'' میں نقل کیا ہے، اور امام بغوی نے معالم میں اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، عسکری نے المواعظ میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے حوالے سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ تعالٰی کے ارشاد گرامی "ورتل القرآن ترتیلا " کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے مذکورہ الفاظ میں تشریح فرمائی۔

درمختار میں ہے:

یقرأ فی الفرض بالترتیل حرفا حرفا وفی التراویح بین بین وفی النفل لیلا

له ان یسرع بعد ان یقرأ کما یفهم "

فرض نماز میں اسی طرح تلاوت کرے کہ جدا جدا ہر حرف سمجھ میں آئے، تراویح میں متوسط طریقہ پر اور رات کے نوافل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔

اس کے بیان تراویح میں ہے: " ویجتنب هذرمة القرأة " اور جلدی جلدی قرات سے اجتناب کرے۔

دوم: مد و وقف و وصل کے ضروریات اپنے اپنے مواقع پر ادا ہوں، کھڑے پڑے کا لحاظ رہے، حروف مذکورہ جن کے قبل نون یا میم ہو ان کے بعد غنہ نہ نکلے "انا کنا "کو "ان کن " یا "انان کنا ن'' نہ پڑھا جائے، با و جیم ساکنین جن کے بعد، ت، ہو بشدت ادا کئے جائیں کہ 'پ' اور 'چ' کی آواز نہ دیں۔ جہال جلدی میں 'ابتر' اور 'تجتنبو ا' کو اپتر اور تچتنبوا پڑھتے ہیں، حروف مطبقہ کا کسرہ ضمہ کی طرف مائل نہ ہونے پائے۔ جہال جب 'صرا ط' و 'قاطعه' میں 'ص' 'ط' کا اطباق کرتے ہیں حرکت تابع حرف ہو کر کسرہ مشابہ ضمہ ہو جاتا ہے۔ کوئی حرف بے محل اپنے مجاور کی رنگت نہ پکڑے، 'ت' 'ط' کے اجتماع میں مثلاً "یستطیعون "لا تطع" بے خیالی کرنے والوں سے حرف 'تا' بھی مشابہ 'طا' ادا ہوتا ہے بلکہ بعض سے "عتو" میں بھی بوجہ تفخیم عین وضمہ 'تا' آواز مشابہ 'طا' پیدا ہوتی ہے۔ بالجملہ کوئی حرف و حرکت بے محل دوسرے کی شان اخذ نہ کرے، نہ کوئی حرف چھوٹ جائے، نہ کوئی اجنبی پیدا ہو، نہ محدود مقصور ہو نہ ممدود، اسی زیادت اجنبی کے قبیل سے ہے وہ الف جو بعض جہال " واستبقا الباب " " دعوا الله " " وقال الحمد لله " " ذا قا الشجرة " کے قیاس پر "کلتا الجنتین'' " قیل ادخلوا النار"میں نکا لتے ہیں حالانکہ یہ محض فاسد اور زیادت باطل و کاسد، واجب واجماعی مد متصل ہے، منفصل کا ترک جائز ولهذا اس کا نام ہی مد جائز رکھا گیا، اور جس حرف مدہ کے بعد سکون لازم ہو جیسے '' ضآ لین" الٓم" وہاں بھی مد بالاجماع واجب اور جس کے بعد سکون عارض ہو جیسے " العالمین ،الرحیم ،العباد ، یوقنون بحالت وقف یا " قال اللهم " بحالت ادغام وہاں مد و قصر دونوں جائز، اس قدر ترتیل فرض و واجب ہے اور اس کا تارک گنہگار، مگر فرائض نماز سے نہیں کہ ترک مفسد صلاۃ ہو۔

مدارک التنزیل میں ہے:

"ورتل القرآن ترتيلا ای اقرأ علی تؤدة يتبين الحروف وحفظ الوقوف واشباع الحركات ترتيلا هوتا كيد فی ايجاب الامر به وانه لا بد منه للقاری،

قرآن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ حروف جدا جدا، وقف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے "ترتیلا" اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

"يمد اقل مد قال به القراء والاحرم لترك الترتيل المامور به شرعا"

اسے تھوڑا لمبا کر کے پڑھا جائے، قرآن کا یہی قول ہے ورنہ مامور بہ ترتیل کی خلاف ورزی ہو گی اور یہ شرعا حرام ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ایک شخص کو قرآن عظیم پڑھا رہے تھے اس نے "انما الصدقت للفقراء" کو بغیر مد کے پڑھا، فرمایا: "ما هكذا اقرأ نيها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم" مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں نہ پڑھایا، عرض کی: آپ کو کیا پڑھایا؟ فرمایا: "انما صدقت للفقرآء" مد کے ساتھ ادا کر کے بتایا" رواه سعيد بن منصور فی سننه والطبرانی فی الكبير بسند صحيح" (اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اتقان میں ہے:

قد اجمع القراء علی مد نوعی المتصل وذی الساكن اللازم وان اختلفوا فی مقداره وا ختلفوا فی النوعين الاخريين وهما المنفصل وذو الساكن العارض وفی قصرهما۔"

تمام قراء مد متصل کی دونوں انواع مد متصل اور ساکن لازم پر متفق ہیں اگرچہ ان کی مقدار میں انہوں نے اختلاف کیا ہے، مد کی آخری دو انواع میں اور وہ مد منفصل اور ساکن عارض میں اور ان دونوں کی قصر میں بھی ان کا اختلاف ہے۔

جب کسی نے غیر وصف کی جگہ وقف کیا یا مقام ابتدا کے غیر سے ابتدا کی تو اگر معنی مین فحش تبدیلی نہیں ہوئی، مثلاً پڑھنے والے نے "ان الذين ا منوا وعملوا الصلحت" پڑھ کر

وقف کیا، پھر "اولئك هم خير البرية" سے ابتداء کی تو ہمارے علماء کا اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی، محیط میں اسی طرح ہے، اسی طرح اگر وصل کی جگہ کے علاوہ میں وصل کرلیا جیسا کہ اللہ تعالی کے قول "اصحب النار" پر وقف نہ کیا بلکہ اسے "الذین یحملون العرش" کے ساتھ ملالیا نماز فاسد نہ ہوئی، لیکن ایسا کرنا سخت ناپسند ہے، خلاصہ میں اسی طرح ہے، اور اگر معنی میں فحش تبدیلی ہو، مثلاً کسی نے "اشهد ان لا اله" پر وقف کر کے پڑھا" الا هو" تو ہمارے اکثر علماء کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور بعض کے یہاں فاسد ہو جائے گی، اور فتوی اس پر ہے کہ ہر صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ محیط میں اسی طرح ہے۔

جو شخص اس قسم ترتیل کی مخالفت کرے اس کی امامت نہ چاہئے مگر نماز ہو جائے گی اگر چہ بکراہت۔

عالم گیری میں ہے:

"من يقف في غير موضعه ولا يقف في موا ضعه له ان يؤم و كذا من يتنحنح عند القرأة كثيرا"

جو شخص مقامات وقف میں وقف نہیں کرتا بلکہ مقامات وقف کے غیر میں وقف کرتا ہے تو اسے امام نہ بنایا جائے، اسی طرح اس کو امام نہ بنایا جائے جو اکثر کھانستا رہتا ہو۔

سوم: جو حروف و حرکات کی تصحیح ا ع، ت ط، ح ہ، ذ ز ظ، وغیرہا میں تمیز کرے، غرض ہر نقص و زیادت و تبدیل سے کہ مفسد معنی ہو احتراز، یہ بھی فرض ہے اور علی التفصیل فرائض نماز سے بھی ہے کہ اس کا ترک مفسد نماز ہے، جو شخص قادر ہے اور بے خیالی یا بے پروائی یا جلدی کے باعث اسے چھوڑتا ہے، یا سیکھے تو آجائے مگر نہیں سیکھتا، ہمارے ائمہ کرام مذہب رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک اس کی نماز باطل اور اس کی امامت کے بطلان اور اس کے پیچھے اوروں کی نماز فاسد ہونے میں تو کلام ہی نہیں، علمائے متاخرین نے بنظر تیسیر جو توسیعیں کیں وہ عند التحقیق صورت لغزش و خطا سے متعلق ہیں کہ صحیح جانتا ہے اور صحیح پڑھ سکتا ہے مگر زبان سے بہک کر غلط ہو گیا، نہ کہ معاذ اللہ فتوی بے پروائی و اجازت غلط خوانی و ترک تعلم و کوشش، جیسا کہ عوام زمانہ بلکہ اکثر خواص میں بھی وبائے عالم گیر کی طرح پھیلا ہوا ہے، اور نہ بھی سہی تو وہ عوام کی نمازیں ہیں نہ کہ غلط خوانوں کو امام بنانے کے لئے، وہی علماء جو وہ توسیعات لکھتے ہیں بطلان امامت کی

تصریح فرماتے ہیں، اور جو قادر ہی نہیں، کوشش کرتا ہے، محنت کرتا ہے مگر نہیں نکلتا، جیسے کچی زبان والے گنوار کہ قاف کو کاف، ذال کو جیم پڑھیں۔ صحیح خواں کی نماز ان کے پیچھے بھی نہیں ہوسکتی، تفصیل اس مسئلہ جلیلہ کی جس سے آج کل نہ صرف عوام بلکہ بہت علماء و مشائخ تک غافل ہیں ۔فقیر غفراللہ تعالی لہ کے فتاویٰ میں ہے۔ درمختار میں ہے:

” لا یصح اقتداء غیر الالثغ به ای با لالثغ علی الاصح کما فی البحر عن المجتبی وحرر الحلبی وابن الشحنة انه بعد بذل جهده دائما حتما کالامی فلا یؤم الا مثله ولا تصح صلاته اذا امکنه الاقتداء بمن یحسنه او ترک جهده او وجد قدر الفرض مما لا لثغ به فیه هذا هو الصحیح المختار فی حکم الالثغ وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف ۔“

اور غیر توتلے کی اقتداء توتلے کے پیچھے اصح قول کے مطابق درست نہیں ہے جیسا کہ البحرالرائق میں مجتبیٰ سے منقول ہے، (الثغ بروزن افضل اس شخص کو کہتے ہیں جس کی زبان سے ایک حرف کی جگہ دوسرا نکلے، مثلا 'ر' کی جگہ 'ل' بولے) حلبی اور ابن شحنہ نے تنقیح کی ہے کہ توتلا پن رکھنے والا شخص ہمیشہ صحت حروف کے لئے کوشاں رہے، اس کے بعد وہ امی کی طرح ہے یعنی وہ اپنے ہم مثل کا امام بن سکتا ہے اور اس کی نماز صحیح نہ ہوگی، جب اسے صحیح پڑھنے والے کی اقتدا ممکن ہو یا اس نے کوشش ترک کردی ہو یا بقدر فرض قرأت کی وہ آیتیں حاصل کرلے جن میں توتلا پن نہ ہو، تو تلا پن رکھنے والے شخص کے بارے میں یہی صحیح ومختار قول ہے، اسی طرح حکم ہے اس شخص کا جو حروف تہجی میں سے کسی حرف پر صحیح تلفظ کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۷۵ تا ۲۸۲)

**﴿۴۸﴾ وھو الذی ارسل الریح بشرا بین یدی رحمته ج وانزلنا من السماء ماء طھورا۔☆**

اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئیں اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالی نے آیۂ مبارکہ میں پانی کو مطلق ذکر فرمایا۔ یہاں مطلق ومقید کی تعریف میں

عبارات علماء مختلف آئیں۔

اول: مطلق وہ کہ شئی کی نفس ذات پر دلالت کرے کسی صفت سے غرض نہ رکھے نہ نفیاً نہ اثباتا، اور پانیوں کا مطلق نام ان پانیوں پر بولا جاتا ہے۔یعنی آسمان، وادیوں، چشموں اور کنوؤں کے پانیوں پر۔

میں کہتا ہوں: کہ اصولی مطلق ہے اور وہ یہاں قطعاً مراد نہیں کیونکہ وہ مقیدات کا مقسم ہے اور یہ ان کا قسیم ہے اور یہ تمام مقیدات پر جاری ہے توان تمام سے وضو کا جواز لازم آتا ہے بلکہ مطلق یہاں بقید اطلاق مقید ہے اور بشرط لاشئی کے مرتبہ میں ہے، یعنی اس کو جب تک ایسی چیز لاحق نہ ہو جو اس سے مطلق پانی کا نام سلب کرلے، اور اس پر شک نہیں کہ یہ نفس ذات پر ایک زائد وصف کی طرف اشارہ ہے، یوں مطلق یہاں مقید کی قسم ہے اور باقی مقیدات کا قسیم ہے۔

علامہ شامی نے اس کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا'' جاننا چاہئے کہ مائے مطلق مطلق ماء سے اخص ہے، کیونکہ اس میں اطلاق کی قید ہے، اس لئے مقید کا اس سے خارج کرنا درست ہے، اور مطلق ماء کے معنی ہیں کوئی بھی پانی ہو، تو اس میں مذکور مقید بھی داخل ہوگا، اور یہاں اس کا ارادہ صحیح نہیں ہے، بحر میں مطلق کی تعریف کے بعد ہے'' مطلق اصولی میں معترض ذات کو بیان کرتا ہے نہ کہ صفات کو، نہ نفی سے نہ اثبات سے، جیسے آسمان، چشمہ اور دریا کا پانی۔ مقابلہ سے معلوم ہوتا کہ وہ یہاں مراد نہیں ہے لیکن مطلق پانیوں کی اس کی مثال بنانا کلام میں ایہام پیدا کرنا ہے تو احسن وہی ہے جو کافی، بنایہ اور مجمع الانہر میں ہے، ان سب نے اصولی مطلق کا ذکر کیا ہے، پھر فرمایا ہے، یہاں وہی مراد جو ذہنوں کی طرف سبقت کرتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید۲/۶۵۲ تا ۶۵۴)

دوم: مطلق وہ کہ اپنی تعریف ذات میں دوسری شئی کا محتاج نہ ہو اور مقید وہ کہ جس کی ذات بے ذکر قید نہ پہچانی جائے۔

سوم: مطلق وہ ہے کہ اپنے پیدائشی اوصاف پر باقی ہو۔

چہارم: مطلق وہ ہے کہ اپنی رقت وسیلان پر باقی ہو۔

پنجم: مطلق وہ کہ جس کے لئے کوئی نیا نام نہ پیدا ہوا ہو۔

ششم: مطلق وہ جسے دیکھنے والا دیکھ کر پانی کہے۔

ہفتم: مطلق وہ ہے جسے بے کسی قید کے بڑھائے پانی کہہ سکیں۔

ہشتم: مطلق وہ ہے کہ جس سے پانی کی نفی نہ ہو سکے یعنی یہ نہ کہہ سکیں کہ یہ پانی نہیں

نہم:۔ مطلق وہ جس سے پانی کا نام زائل نہ ہو۔

دہم: مطلق وہ ہے کہ پانی کا نام لینے سے جس کی طرف ذہن سبقت کرے بشرطیکہ اس کا کائی اور نام نہ پیدا ہوا ہو، اور جس کی طرف لفظ آب سے ذہن سبقت نہ کرے یا اس کا کوئی نیا نام ہو وہ مقید ہے۔

یازدہم: مطلق وہ ہے جس کی طرف نام آب سے ذہن سبقت کرے اور اس میں نہ کوئی نجاست ہو اور نہ اور کوئی بات مانع جواز نماز۔ یہ قیدیں بحر میں اضافہ کیں تاکہ آب نجس و مستعمل کو خارج کر دیں۔

دوازدہم: مطلق صرف وہ ہے کہ پانی کا نام لینے سے جس کی طرف ذہن کیا جاتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید۲/ ٦٦٧)

اقول: یہی اصح واحسن تعریفات ہے" کما قال فی الحلیۃ لو لا ما زاد " (جیسا کہ حلیہ میں کہا ہے اگر وہ نہ ہوتا تو زیادتی ہوتی۔) مگر محتاج توضیح و تنقیح ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: عوارض نہ تو عند الاطلاق مفہوم ہوتے ہیں اور نہ مطلقا سلب ہوتے ہیں۔ کیونکہ عند الاطلاق ذات ہی مفہوم ہوتی ہے، جیسے آپ انسان کا لفظ بولتے ہیں تو ذہن رومی، حبشی، عالم، جاہل، لمبے، چھوٹے، حسین، بدشکل وغیرہ کی طرف منتقل نہیں ہوتا ہے، مگر اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ یہ لوگ مطلق انسان کے زمرے سے خارج ہیں، کیونکہ ان کی ذات وہی ہے جو لفظ انسان سے مفہوم ہے اور ان کو کوئی ایسا مانع درپیش نہیں کہ یہ لوگ اس مفہوم میں داخل نہ ہوں جو لفظ انسان سنتے ہی ذہن میں آجاتا ہے، اور اگر عوارض مطلقا خود سے مانع ہوتے ہیں تو مطلق کے تحت اس کے افراد میں سے کوئی شئی داخل نہ ہوتی، کیونکہ ہر ایک فرد کے لئے تشخص ہے جس کی طرف مطلق نام کے ذکر کرنے سے ذہن منتقل نہیں ہوتا ہے، تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ مطلق ماء اور ماء مطلق کے درمیان مساواۃ ہے، لیکن وہاں ایسے عوارض موجود ہیں جو ان کے ذوات کو مطلق شی کے تحت داخل ہونے سے مانع ہیں، اور ان میں کہا جاتا

ہے کہ مطلق اسم ان کو شامل نہیں ہے، کیونکہ ذہن ان کی طرف تیزی سے منتقل نہیں ہوتا ہے، جیسے کہ رقبہ میں مقطوع الیدین والرجلین، کیونکہ مفہوم ذات کاملہ ہے۔اور نبیذ تمر اور عصفر کا پانی جو رنگائی کے لائق ہو، کیونکہ ماء مطلق ان دونوں پر نہیں بولا جاتا اور اطلاق کے وقت ذہن ان دونوں کی طرف منتقل نہیں ہوتا ہے باوجود اس کے کہ ان عوارض والے ان کی ذات نہیں ہیں، مگر جو اطلاق کے وقت مفہوم ہو اور عوارض کا مفہوم نہ ہونا ہر عارض میں مشترک ہے، تو فرق ہونا ضروری ہے، مگر میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے یہ فرق بتایا ہو۔

پھر میں علمی بے بضاعتی کے باوجود کہتا ہوں: اسماء کی وضع حقائق کے مقابلہ میں ہوتی ہے، اور حقائق میں امتیاز مقاصد کے اعتبار سے ہوتا ہے، اسی لئے بعض اوصاف اجزاء کے قائم مقام ہوتے ہیں، جیسے حیوانات کے اعضاء اور درختوں کی ٹہنیاں کیونکہ ان چیزوں کے خاتمہ سے ذات کی منفعتیں بھی ختم ہو جاتی ہیں، اور جب کسی چیز کا مقصود ہی فوت ہو جائے تو وہ چیز باطل ہوتی ہے، اور اس طرح ذات بھی متغیر ہو جاتی ہے جس پر اسماء کے ذریعہ عرفاً دلالت کی جاتی ہے، اور یہ معلوم ہے کہ جو چیز کسی چیز اور اس کے غیر سے مرکب ہوتی ہے وہ اس کا غیر ہوتی ہے، لیکن عرف، شریعت اور لغت سب ہی میں غلبہ کا اعتبار ہوتا ہے، تو جب ملنے والی چیز اصلی شئ سے مقدار میں زیادہ ہو تو مرکب پر وہ نام پڑنا چاہئے جو اس ملنے والی اکثر شئ کا ہے نہ کہ اصلی شے کا، اور اگر دونوں میں برابری ہو تو تساقط ہوگا، تو ان میں سے جب کسی شئ کا اطلاق ہوگا تو مرکب مفہوم نہ ہوگا، کیونکہ نام تو ہر ایک کے مقابل مستقلاً ہے، مجموعہ کے مقابل نہیں، ہاں اگر وہ کم ہو تو معتبر نہ ہوگا، ہاں اگر اس کے ملنے سے ایک نئی حقیقت عرفیہ وجود میں آجائے جو مرکب اور ممتاز ہو، اور خاص مقاصد کے لئے ہو تو مرکب عرفاً ایک نئی ذات ہوگا۔اس لئے کہ مقاصد مختلف ہو گئے، تو وہ اطلاق سے عرفاً مفہوم کے تحت داخل نہ ہوگا، پس ثابت ہوا کہ لفظ کے اطلاق سے وہی ذات مراد ہوتی ہے جس کے لئے لفظ وضع کیا گیا ہو، اس میں نہ تو کوئی کمی ہو نہ زیادتی جس کی وجہ سے ذات میں کوئی تغیر آتا ہو، تو ہر وہ عارض جس کی وجہ سے ذات میں کوئی تغیر نہ ہو خواہ کسی خارجی امر میں کمی بیشی ہو تو یہ چیز معروض کے مطلق شئ کے تحت آنے میں مخل نہ ہوگی ورنہ مانع ہوگی۔اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقت کا مرکب میں باطل ہونا مساوی اور غالب کے ساتھ ہے، لغۃً، عرفاً، شرعاً، مطلقاً، اور قلیل مذکور کے ساتھ عرفاً مع حقیقت لغویہ کے

باقی رہنے کے اس لئے مقید، مطلق ماء کی قسم ہوتا ہے، اور نقص کی جہت میں کبھی حقیقت مطلقاً باطل و جاتی ہے جبکہ وصف وضع لغوی اعتبار سے بھی رکن کے قائم مقام ہو، جیسے پانی کے لئے سیلان، اور کبھی حقیقت لغۃً تو باقی رہتی ہے اور عرفاً باطل ہو جاتی ہے یعنی نام کو بولے جانے کے وقت عرف کے فہم میں نہیں آتی، اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب مقاصد عرفیہ بدل جائیں، جیسے "رقبۃ" اقطع پر۔ کیونکہ یہ اس میں حقیقت ہے لغۃ، لیکن عرفاً اس سے نہیں سمجھا جاتا ہے ۔جب آپ نے یہ جان لیا تو پانی میں نقص کی صورت یہ ہوگی کہ اس کا سیلان یا اس کی رقت ختم ہو جائے، تو گاڑھے کو پانی نہیں کہیں گے چہ جائیکہ جامد کو، اور اس میں زیادتی کی صورت یہ ہوگی کہ وہ کسی ایسی چیز میں مخلوط ہو جائے جو مقدار میں اس سے زیادہ یا اس کے برابر ہو یا اس چیز سے جس سے مرکب ہو کر وہ ممتاز ہو جائے اور مقصد کے اعتبار سے بالکل مختلف ہو جائے، جیسے وہ پانی جس میں کھجوریں بھگوئی جائیں تو وہ نبیذ بن جائے، اور جس میں گوشت پکایا جائے اور وہ شوربہ ہو جائے، اور جس میں زعفران ملایا جائے اور وہ رنگ بن جائے، اور جس کو دودھ میں ملایا جائے یہاں تک کہ وہ لسی ہو جائے، اسی اصل پر قاضی شرق وغرب کے مذہب پر تمام فروع متفرع ہوتی ہیں، جیسا کہ ہدایہ اور خانیہ میں ہے، اور اس میں شک نہیں کہ ان چاروں صورتوں میں ذات حقیقۃ یا عرفاً تبدیل ہو جاتی ہے، اور امام محمد نے ایک پانچویں صورت کا اضافہ فرمایا ہے اور وہ، وہ پانی ہے جو اس سیال شئے سے مشابہ ہو جو اس میں ملائی گئی ہے اور وہ ایسا ہو جائے کہ ناواقف حال اس کو وہی شئے سمجھے پانی نہ سمجھے، اس قسم کی چیز ان کے نزدیک مطلق ماء کے مفہوم میں داخل نہیں، تو ابو یوسف کے نزدیک منع کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ پانی کا غیر ہو جائے خواہ عرفاً ہی۔ اور امام محمد کے نزدیک اس پر ہے کہ اس کو استعمال کرنیوالا پانی کے علاوہ کوئی اور مائع سمجھنے لگے خواہ صرف گمان ہی ہو، خلاصہ یہ کہ وہ اس پانی کے ہونے میں شک کرے، اور اسی پر ضابطہ مبنی ہے، یہ ضابطہ امام اسبیجابی اور ملک العلماء نے بیان کیا ہے، یہ وہی ضابطہ ہے جس کا مقابلہ ہم نے ضابطہ زیلعیہ سے کیا ہے اور پہلی دو قسموں میں بیان کیا ہے کہ ان کا اتفاق جواز اور منع میں ہے اور تیسرے میں وہ جس میں ان کا اختلاف ہے اس کا بیان ان شاء اللہ تعالی آئے گا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس بنا پر ناپاک اور مستعمل پانی کا ماء مطلق سے خارج ہونا

لازم آتا ہے، کیونکہ پانی کا سب سے بڑا مقصد پاکی کا حصول ہے، فرمان الہی ہے: وہ آسمان سے تم پر پانی نازل فرماتا ہے تاکہ اس سے تم کو پاک کرے" اور یہ وصف ان دونوں پانیوں سے ختم ہوگیا، تو جانب نقص میں زوال سیلان ورقت پر صفت طہوریت کے زوال کا اضافہ کیا جائے گا۔

میں کہتا ہوں: حقائق شرعیہ مقاصد شرعیہ کے لئے ہوتے ہیں، تو جب مقاصد شرعیہ فوت ہوجائیں تو حقائق بھی فوت ہوجاتے ہیں، جیسا روزہ اور نماز۔ اور پانی حقیقت عینیہ ہے اور اسی کی بقامیں مقاصد عرفیہ ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ انسان کا بڑا مقصود عبادت ہے، فرمان الہی ہے: اور میں نے انس وجن کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ چیزیں کافر میں نہیں پائی جاتی ہیں کیونکہ وہ عبادت کا اہل نہیں۔ اس کے باوجود جب لفظ انسان کا اطلاق کیا جاتا ہے تو مفہوم انسان سے خارج نہیں ہوتا ہے۔ فرمان الہی ہے: بلاشبہ انسان خسارے میں ہے سوائے ایمان والوں کے۔ فرمان الہی ہے: لعنت ہو انسان پر کتنا ناشکرا ہے۔

بالجملہ تحقیق فقیر غفرلہ میں ماء مطلق کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی کہ اپنی رقت طبعی پر باقی ہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شئی مخلوط وممتزج نہیں جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے، نہ ایسی جو اس کے ساتھ ملکر مجموع ایک دوسری شئی کسی جدا مقصد کے لئے کہلائے۔ ان تمام مباحث بلکہ فہیم کے لئے جملہ فروع مذکورہ وغیر مذکورہ کو ان دو بیت میں منضبط کریں۔

مطلق آبے ست کہ بر رقت طبعی خود است　　نہ درو مزج دگر چیز مساوی یا بیش

نہ بخلطے کہ بترکیب کند چیز دگر　　کہ بود زآب جدا در لقب ومقصد خویش

(فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۷۳ تا ۶۷۹)

**﴿۵۳﴾ وھو الذی مرج البحرین ھذا عذب فرات وھذا ملح اجاج ج وجعل بینھما برزخا وحجرا محجورا۔☆**

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ۔

**﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دار الالتباس کی وادیوں

میں لہریں لے رہا ہے یہاں اس کے ساتھ ایک ناپاک سخت کھاری دریا بھی بہتا ہے۔وہ دریائے شور کیا ہے؟ شیطان ملعون کے وسوسے دھوکے،تو دریائے شریں سے نفع لینے والوں کو ہرآن احتیاج ہے ہرنئی لہرپراس کی رنگت مزے بوکواصل منبع کے لون وطعم وریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہراسی منبع سے آئی ہوئی ہے،یاشیطانی پیشاب کی بدبوکھاری دھاردھوکادے رہی ہے ،سخت دقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اتر جاتا ہے۔رنگت بوکچھ یادنہیں رہتی اورساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کامعنوی حس فاسد ہوجاتا ہے کہ آدمی منبع سے جداہواورپھراسے گلاب وپیشاب میں تمیزنہیں رہتی۔ابلیس کاکھاری بدبوبدرنگ موت غٹ غٹ چڑھاتااورگمان کرتاہے کہ دریاطریقت کاشیریں خوش رنگ پانی پی رہاہوں۔

(شریعت وطریقت ص۶)

**﴿۷۰﴾الا من تاب واٰمن وعمل عملاً صالحاً فاولٰئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت ط وکان اللہ غفور رحیما۔☆**

مگر جوتوبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گااوراللہ بخشنے والامہربان ہے۔

## ﴿۵﴾امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے،ظاہرہے کہ نمازتنہاناقص اورجماعت میں کامل ہے۔جس نے فرض اکیلے پڑھ لئے پھرنادم ہوکرجماعت میں ملاتوقضیۂ اصل وحکم عدل یہ ہے کہ اس کے فرض ناقص اورنفل کامل ہوئے،مگراس کی ندامت اورجماعت کی برکت نے یہ کیاکہ سرکارفضل نے اس کامل کواس کی فہرست فرائض میں داخل فرمالیااورناقص کونفل کی طرف پھیردیا،تویہ نفل کامل فرض لکھے گئےاورفرض ناقص نفل میں محسوب ہوئے کہ کمال فرض کاجمال فضول پائے اور یہ اس کی رحمت سے بعیدنہیں جوفرماتاہے:

”اولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت“ اللہ تعالی لوگوں کے گناہوں کونیکیوں کے ساتھ بدل دیتاہے۔

جب اس کاکرم گناہوں کونیکیوں سے بدل لیتاہے نفل کوفرض میں گن لیناکیادشوارہے ۔اب حاصل یہ رہاکہ ہے تو پہلی ہی فرض اوردوسری نفل مگررحمت الہی اس نفل کوفرض میں شمار

فرمائے گی، اسی طرف مشیر ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا ارشاد جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں؟ فرمایا:

" وذلك اليك انما ذلك الى الله عزوجل يجعل ايتهما شاء " رواه الامام مالك هذا ما عندي ،العلم با لحق عند ربي ۔ یہ کیا تیرے ہاتھ ہے، یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان میں سے جسے چاہے فرض شمار فرمائے گا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۱۸۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# فہرست آیات جلد ہشتم

نمبر شمار　نمبر آیات　آیات　جلد و صفحہ

## سورۃ المائدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۳　﴿۱﴾ یا ایھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود ط احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی علیکم غیر محلی الصید وانتم حرم ط ان اللہ یحکم ما یرید ۔☆۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸/۳

۱۳۴　﴿۲﴾ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلائد ولا آمین البیت الحرام یبتغون فضلا من ربھم ورضوانا ط واذا حللتم فاصطادوا ط ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا م وتعاونوا علی البر والتقوی ص ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۵۲۶ واتقوا اللہ ط ان اللہ شدید العقاب ۔☆＿＿＿＿＿＿ ۸/۳

۱۳۵　﴿۳﴾ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ما ذکیتم قف وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ط ذلکم فسق ط الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشونی ط الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط فمن اضطر

فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم لا فان اللہ غفور رحیم ۔☆ ۔۸/۴

۱۳۶ ﴿۴﴾ یسئلونک ماذا احل لھم ط قل احل لکم الطیبٰت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ ز فکلوا مما امسکن علیکم واذکرو اسم اللہ علیہ ص واتقو اللہ ط ان اللہ سریع الحساب ۔☆ ــــــــــــــــــــــــــــ ۸/۵

۱۳۷ ﴿۵﴾ الیوم احل لکم الطیبٰت ط وطعام الذین اوتو الکتب حل لکم ط وطعامکم حل لھم ز والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنات من الذین اوتوا الکتب من قبلکم اذا آتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسفحین ولا متخذی اخدان ط ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ ز وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔☆ ۔۸/۷

۱۳۸ ﴿۶﴾ یا ایھا الذین اٰمنو اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحو ابرؤسکم وار جلکم الی الکعبین ط وان کنتم جنبا فا طھروا ط وان کنتم مرضی او علی سفر اوجاء احد منکم من الغا ئط او لمستم النساء فلم تجد واماء فتیمموا صعیدا طیبا فا مسحوا بوجو ھکم وایدیکم منہ ط ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون ۔☆ ــــــــــــــــــــــــــــ ۸/ ۹

۱۳۹ ﴿ ۱۵ ﴾ یا ھل الکتب قدجاء کم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتب ویعفوا عن کثیر ط قد جاء کم من اللہ نورو کتب مبین ۔☆ ــــــــــــــــــــــــــــ ۸/۱۷

۱۴۰ ﴿ ۳۲ ﴾ من اجل ذلک ج کتبنا علی بنی اسرا ئیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فسا د فی الا رض فکا نما قتل النا س جمیعا ط ومن احیا ھا فکا نما احیا النا س جمیعا ط ولقد جاء تھم رسلنا با لبینت ز ثم ان کثیرا منھم بعد ذلک فی الا رض

لمسرفون ۔ ☆_______________________ ۸/۳۷

۱۴۱ ﴿۳۵﴾ یا ایھا الذین اٰمنو اتقو اللہ واتبغو اا لیہ الوسیلۃ وجا ھد وا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ۔☆_____________ ۸/۳۷

۱۴۲ ﴿۴۳﴾ وکیف یحکمو نک وعند ھم التو رۃ فیھا حکم اللہ ثم یتو لو ن من بعد ذلک ط وما اولئک بالمئو منین ۔☆___ ۸/۴۷

انا انزلنا التو رۃ فیھا ھدی و نو ر ج یحکم النبیون الذین اسلموا للذ ین ھا دو ا والر بنییو ن والا حبا ر بما استحفظوا من کتب اللہ وکا نو ا علیہ شھد ا ء ج فلا تخشوا النا س واخشو ن ولا تشتروا با یتی ثمنا قلیلا ط ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون ۔☆_____________________ ۸/۴۷

وکتبنا علیھم فیھا ان النفس با لنفس لا والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن لا والجروح قصاص ط فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ ط ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون۔☆_____________________ ۸/۴۸

وقفینا علیٰ اٰثارھم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیہ من التورۃ واٰتینہ الانجیل فیہ ھدی ونور لا ومصدقا لما بین یدیہ من التوراۃوھدی وموعظۃ للمتقین۔☆______________ ۸/۴۸

ولیحکم اھل الا نجیل بما انزل اللہ فیہ ط و من لم یحکم بما انزل اللہ فا ولئک ھم الفا سقو ن ۔☆______________ ۸/۴۸

وانزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب ومھیمنا علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواء ھم عما جاء ک من الحق ط لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا ط ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکم لیبلوکم فی ما اٰ تکم فاستبقو االخیرات ط الی اللہ مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم

اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة ط فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام ط ذلك كفارة ايمانكم اذا حلفتم ط واحفظوا ايمانكم ط كذلك يبين الله لكم آيته لعلكم تشكرون۔☆_______________۸/۸۰

۱۴۹ ﴿۹۶﴾احل لكم صيد البحر وطعامه متاعا لكم وللسيارة ج وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما واتقوا الله الذى اليه تحشرون۔☆_______________۸/۸۱

۱۵۰ ﴿۱۰۱﴾يا ايها الذين آمنوا لا تسئلون عن اشياء ان تبد لكم تسوكم ج وان تسئلوا عنها حين ينزل القرآن تبد لكم ط عفا الله عنها والله غفور حليم۔☆_______________۸/۸۲

۱۵۱ ﴿۱۰۳﴾ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام ولكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب ط واكثرهم لا يعقلون۔☆_______________۸/۸۴

۱۵۲ ﴿۱۱۰﴾اذ قال الله يعيسى ابن مريم اذكر نعمتى عليك وعلى والدتك م اذ ايدتك بروح القدس قف تكلم الناس فى المهد وكهلا ج واذ علمتك الكتب والحكمة والتورة والانجيل ج واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذنى فتنفخ فيها فتكون طيرا باذنى وتبرئ الاكمه والابرص باذنى ج واذ تخرج الموتى باذنى ج واذ كففت بنى اسرائيل عنك اذ جئتهم بالبينت فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين۔☆_______________۸/۸۴

# سورة الانعام

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۵۳ ﴿۱۹﴾قل اىّ شئ اكبر شهادة ط قل الله قف شهيد بينى

وبینکم قف واوحی الی ھذا القراٰن لانذرکم بہ ومن بلغ ط ائنکم لتشھدون ان مع اللہ اٰلھۃ اخری ط قل لا اشھد ج قل انما ھو الٰہ واحد واننی بریٓء مما تشرکون ۔☆______۸/۸۶

۱۵۴ ﴿۲۶﴾ وھم ینھون عنہ وینؤن عنہ ج وان یھلکون الا انفسھم وما یشعرون۔☆______۸/۸۷

۱۵۵ ﴿۳۸﴾ وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ط ما فرطنا فی الکتب من شیء ثم الیٰ ربھم یحشرون۔☆______۸/۹۸

۱۵۶ ﴿۵۷﴾ قل انی علی بینۃٍ من ربی وکذبتم بہ ط ماعندی ما تستعجلون بہ ط ان الحکم الا للہ ط یقص الحق وھو خیر الفاصلین ۔☆______۸/۱۰۱

۱۵۷ ﴿۵۹﴾ وعندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الاھو ط ویعلم مافی البروالبحر ط وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولاحبۃ فی ظلمت الارض ولارطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔☆______۸/۱۰۱

۱۵۸ ﴿۶۱﴾ وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ ط حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلناوھم لا یفرطون۔☆______۸/۱۰۲

۱۶۹ ﴿۶۸﴾ واذا رایت الذین یخوضون فی اٰیتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ ط واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین ۔☆______۸/۱۰۳

۱۷۰ ﴿۷۵﴾ واذ قال ابراھیم لابیہ اٰزر اتتخذ اصناماً اٰلھۃً ج انی اریٰک وقومک فی ضلٰلٍ مبین۔☆______۸/۱۰۶

۱۷۱ 〈۷۹〉فلما راَ الشمس بازغةً قال ھذا ربی ھذا اکبر ج فلما افلت قال یقوم انی بریٓء مما تشرکون۔☆ ________ ۱۰۸/۸

۱۷۲ 〈۹۲〉وھذا کتب انزلنہ مبرک مصدق الذی بین یدیہ ولتنذر ام القری ومن حولھا ط والذین یؤمنون بالاخرة یؤمنون بہ وھم علی صلاتھم یحافظون۔☆ ________ ۱۱۱/۸

۱۷۳ 〈۱۰۲〉بدیع السموات والارض ط انٰی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبة ط وخلق کل شیء ج وھو بکل شیءٍ علیم۔☆ ___ ۱۱۲/۸

۱۷۴ 〈۱۱۲〉ولو اننا نزلنا الیھم الملئکة وکلمھم الموتیٰ وحشرنا علیھم کل شیءٍ قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشآء اللہ ولٰکن اکثرھم یجھلون۔☆ ________ ۱۱۲/۸

۱۷۵ 〈۱۱۳〉وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیٰطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً ط ولو شآء ربک مافعلوہ فذرھم وما یفترون۔☆ ________ ۱۱۳/۸

۱۷۶ 〈۱۱۴〉ولتصغی الیہ افئدة الذین لایؤمنون بالاٰخرة ولیرضوہ ولیقترفوا ما ھم مقترفون۔☆ ________ ۱۱۴/۸

۱۷۷ 〈۱۱۵〉افغیر اللہ ابتغی حکما وھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلاً ط والذین اتینھم الکتب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق فلاتکونن من الممترین۔☆ ________ ۱۱۵/۸

۱۷۸ 〈۱۱۶〉وتمت کلمت ربک صدقا وعدلاً ط لامبدل لکلمتہ ج وھو السمیع العلیم۔☆ ________ ۱۱۵/۸

۱۷۹ 〈۱۱۷〉وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل

اللہ ۔ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون۔☆______۸/۱۱۵

۱۸۰ ﴿۱۱۹﴾ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بأیٰتہٖ مؤمنین ۔☆______۸/۱۲۰

۱۸۱ ﴿۱۴۱﴾ وھو الذی انشا جنت معروشت وغیر معروشت والنخل والزرع مختلفاً اکلہ والزیتون والرمان متشابہاً وغیر متشابہ ۔ کلوا من ثمرہٖ اذآ اثمر واٰتوا حقہٗ یوم حصادہٖ صلے ولا تسرفوا ۔ انہ لایحب المسرفین ۔☆______۸/۱۲۱

۱۸۲ ﴿۱۴۴﴾ ثمٰنیۃ ازواجٍ ج من الضان اثنین ومن المعزاثنین ۔ قل ءٰالذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین ۔ نبؤنی بعلم ان کنتم صٰدقین ۔☆______۸/۱۲۱

۱۸۳ ﴿۱۶۲﴾ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔☆______۸/۱۲۲

۱۸۴ ﴿۱۶۳﴾ لاشریک لہ ج وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین۔☆______۸/۱۲۳

## سورۃ الاعراف

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸۵ ﴿۲۲﴾ فدلھما بغرور ج فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سواٰتھما وطفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ ۔ ونادٰھما ربھما الم انھکما

عن تلکما الشجرۃ واقل لکما ان الشیطٰن لکما عدو مبین ۔☆ــــــ ۸/۱۲۴

۱۸۶ 〈۳۱〉یٰبنیٓ اٰدم خذوا زینتکم عند کل مسجدو کلوا واشربوا ولاتسرفوا ط انہ لایحب المسرفین ۔☆ــــــــــــــ ۸/۱۲۵

۱۸۷ 〈۵۴〉ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش قف یغشی الیل والنھار یطلبہ حثیثا لا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ط الا لہ الخلق والامر ط تبٰرک اللہ رب العٰلمین ۔☆ــــــــــــــ ۸/۱۳۴

۱۸۸ 〈۵۵〉ادعوا ربکم تضرعاوخفیۃ ط انہ لا یحب المعتدین ۔☆۸/۱۴۰

۱۸۹ 〈۱۵۵〉 واختار موسیٰ قومہ سبعین رجلا لمیقاتناج فلما اخذتھم الرجفۃ قال رب لوشئت اھلکتھم من قبل وایای ط اتھلکنا بما فعل السفھاء مناج ان ھی الا فتنتک ط تضل بھا من تشاء وتھدی من تشاء ط انت ولینا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الغافرین ۔☆ــــــــــ ۸/۱۴۰

۱۹۰ 〈۱۵۷〉الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل ز یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبٰئث ویضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم ط فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعو النور الذیٓ انزل معہ لا اولٰٓئک ھم المفلحون۔☆ــــــــــ ۸/۱۴۱

۱۹۱ 〈۱۵۸〉 قل یٰایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض ج لا الٰہ الا ھو یحی ویمیت ص فاٰمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلمٰتہٖ واتبعوہ لعلکم تھتدون۔☆ــــــــــــــــــــــ ۸/۱۴۲

۱۹۲ ﴿۱۶۴﴾واذقالت امة منهم لم تعظون قوما لا الله مهلكهم اومعذبهم عذابا شديدا ط قالوا معذرة الى ربكم ولعلهم يتقون ۔☆۔۸/۱۴۲

۱۹۳ ﴿۱۷۵﴾واتل عليهم نبا الذى آتينه اٰيٰتنا فانسلخ منها فاتبعه الشيطٰن فكان من الغٰوين ۔☆______۸/۲۳۱

۱۹۴ ﴿۱۷۶﴾ولو شئنا لرفعنه بها ولكنه اخلد الى الارض واتبع هوٰه ج فمثله كمثل الكلب ج ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث ط ذلك مثل القوم الذين كذبوا باٰيٰتنا فاقصص القصص لعلهم يتفكرون ۔☆______۸/۱۴۳

۱۹۵ ﴿۱۸۸﴾ قل لا املك لنفسى نفعا ولاضرا الا ماشاء الله ط ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير ج وما مسنى السوء ج ان انا الا نذير وبشير لقوم يومنون۔☆______۸/ ۱۴۴

۱۹۶ ﴿۱۹۵﴾الهم ارجل يمشون بهاز ام لهم ايد يبطشون بهازام لهم اعين يبصرون بهاۤ ز ام لهم اٰذان يسمعون بها ط قل ادعوا شركآءَ كم ثم كيد ون فلا تنظرون ۔☆______۸/۱۴۷

۱۹۷ ﴿۲۰۱﴾ان الذين اتقوا اذا مسهم طٰئف من الشيطٰن تذكروا فاذاهم مبصرون ۔☆______۸/۱۵۲

۱۹۸ ﴿۲۰۴﴾ واذا قرئَ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون۔☆______۸/۱۵۳

# سورة الأنفال

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۹۹ ﴿۸﴾ ليحق الحق ويبطل الباطل ولو كره المجرمون۔☆___۸/۱۶۳

۲۰۰ ﴿۱۲﴾ اذیوحی ربک الی الملٰئکة انی معکم فثبّتوا الذین اٰمنوا ط سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان ۔☆_____۸/۱۶۳

۲۰۱ ﴿۲۴﴾ یٰایها الذین اٰمنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ج واعلموٓا ان الله یحول بین المرء وقلبه وانهٗ الیه تحشرون ۔☆_____۸/۱۶۵

۲۰۲ ﴿۴۵﴾ یٰاَیها الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئةً فاثبتوا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون۔☆_____۸/۱۶۵

۲۰۳ ﴿۶۴﴾ یٰایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المؤمنین۔☆_____۸/۱۶۶

۲۰۴ ﴿۷۵﴾ والذین اٰمنوا من بعد وهاجروا جاهدوا معکم فاولٰئک منکم ط واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتب الله ط ان الله بکل شیء علیم ۔☆_____۸/۱۶۷

# سورة التوبة

۲۰۵ ﴿۶﴾ وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتیٰ یسمع کلٰم الله ثم ابلغه مامنهٗ ط ذلک بانهم قوم لایعلمون۔☆_____۸/۱۵۷

۲۰۶ ﴿۱۱﴾ فان تابوا واقاموا الصلوٰة واٰتوُا الزکوٰة فاخوانکم فی الدین ط ونفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون۔☆_____۸/۱۶۷

۲۰۷ ﴿۱۲﴾ وان نکثوآ ایمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا اٰئمة الکفر لا انهم لآ ایمان لهم لعلهم ینتهون ۔☆_____۸/۱۶۸

۲۰۷ (۱۸) انما یعمر مسجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ قف فعسیٰ اولٰئک ان یکونوا من المھتدین۔☆__________۸/۱۷۸

۲۰۹ ﴿۲۳﴾ یٰآیھا الذین اٰمنوا لاتتخذوٓا اٰبآء کم واخوانکم اولیآء ان استحبوا الکفر علی الایمان ط ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظٰلمون۔☆__________۸/۱۸۱

۲۱۰ ﴿۲۴﴾ قل ان کان اٰبآؤ کم وابنآؤ کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کساد ھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھادٍ فی سبیلہٖ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ ط واللہ لایھدی القوم الفٰسقین۔☆__________۸/۱۸۱

۲۱۱ ﴿۲۴﴾ قل ان کان اٰبآؤ کم وابنآؤ کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کساد ھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھادٍ فی سبیلہٖ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ ط واللہ لایھدی القوم الفٰسقین۔☆__________۸/۱۸۱

۲۱۲ ﴿۲۹﴾ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الاٰخر ولایحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولایدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن یدو ھم صاغرون۔☆__________۸/۱۸۴

۲۱۳ ﴿۳۴﴾ یٰآیھا الذین اٰمنوٓا ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیا کلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ ط والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولاینفقونھا فی سبیل اللہ لا فبشرھم بعذاب الیھم ۔☆__۸/۲۲۰

۲۱۴ ﴿۳۵﴾ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ط ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۔☆___/۲۲۰

۲۱۵ ﴿۳۶﴾ان عدۃ الشھور عنداللہ اثنا عشر شھراً فی کتٰب اللہ یوم خلق السمٰوٰت والارض منھآ اربعۃ حرم ط ذلک الدین القیم لا فلا تظلموا فیھن انفسکم قف وقاتلواالمشرکین کآفۃً کما یقاتلونکم کافۃً ط واعلموآ ان اللہ مع المتقین ۔☆ ۲۴۹/۸

۲۱۶ ﴿۵۴﴾ومامنعھم ان تقبل منھم نفقٰتھم الآ انھم کفروا باللہ وبرسولہٖ ولایاتون الصلوۃ الا وھم کسالیٰ ولاینفقون الاّ وھم کٰرھون۔ ☆ ۲۵۱/۸

۲۱۷ ﴿۵۹﴾ ولو انھم رضوا مآ اٰتٰھم اللہ ورسولہ لا وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ لا انآالی اللہ راغبون۔☆ ۲۵۲/۸

۲۱۸ ﴿۶۰﴾انما الصدقت للفقراء والمسکین والعملین علیھا و المولفۃ قلوبھم وفی الرقا ب والغرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل ط فریضۃ من اللہ ط واللہ علیم حکیم ۔☆ ۲۵۲/۸

۲۱۹ ﴿۶۱﴾ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن ط قل اذن خیرلکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ورحمۃ للذین اٰمنوا منکم ط والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم۔☆ ۲۵۴/۸

۲۲۰ ﴿۶۵﴾ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ط قل اباللہ واٰیتہ ورسولہ کنتم تستھزء ون۔☆ ۲۵۵/۸

۲۲۱ ﴿۶۶﴾لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ط ان نعف عن طآئفۃ منکم نعذب طآئفۃ بانھم کانوا مجرمین۔☆ ۲۵۷/۸

۲۲۲ ﴿۷۴﴾یحلفون باللہ ماقالوا ط ولقد قالوا کلمۃ الکفر و کفروا بعد اسلامھم وھموا بمالم ینالوا ج ومانقموآ الآ ان اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ ج فان یتوبوا یک خیراً لھم ج وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما لا فی الدنیا والاٰخرۃ ج وما لھم فی الارض من ولی ولانصیر۔☆ ۲۵۹/۸

# سورة يونس

## بسم الله الرحمن الرحيم

۲۳۹ ﴿۲۶﴾ للذين احسن الحسنىٰ وزيادة ط ولا يرهق وجوههم قتر ولاذلة ط اولٓئك اصحٰب الجنة ج هم فيها خٰلدون ۔☆ ______ ۲۹۶/۸

۲۴۰ ﴿۳۱﴾ قل من يرزقكم من السمآء والارض امن يملك السمع والابصار ومن يخرج الحى من الميت ويخرج الميت من الحى ومن يدبر الامر ط فسيقولون الله ج فقل افلا تتقون ۔☆ ______ ۲۹۸/۸

# سورة هود

## بسم الله الرحمن الرحيم

۲۴۱ ﴿۴﴾ الى الله مرجعكم ج وهو على كل شئٍ قدير ۔☆ ______ ۳۰۰/۸

۲۴۲ ﴿۱۸﴾ ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذباً ط اولٓئك يعرضون على ربهم ويقول الاشهاد هٰؤلآء الذين كذبوا على ربهم ج الا لعنة الله على الظٰلمين ۔☆ ______ ۳۰۱/۸

۲۴۳ ﴿۳۱﴾ ولآ اقول لكم عندى خزآئن الله ولآ اعلم الغيب ولآ اقول انى ملك قف ولآ اقول للذين تزدرىٓ اعينكم لن يؤتيهم الله خيراً ط الله اعلم بما فى انفسهم ج انىٓ اذًا لمن الظٰلمين ۔☆ ______ ۳۰۲/۸

۲۴۴ ﴿۱۱۱﴾ وان كلاً لما ليوفينهم ربك اعمالهم ط انه بما يعملون خبير ۔☆ ______ ۳۰۶/۸

# سورة يوسف

## بسم الله الرحمن الرحيم

# سورۃ الرعد

## بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ ابراھیم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورۃ الحجر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ النحل

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورۃ الاسراء

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورۃ الکھف

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورۃ مریم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ طٰہٰ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورة الانبیاء

## بسم الله الرحمن الرحيم



WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورة الفرقان

## بسم الله الرحمن الرحيم



WWW.NAFSEISLAM.COM

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتٰب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

# المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاٰثار المرویہ

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

## جلد دہم

مع افادات

مجدد اعظم

امام احمد رضا

محدث بریلوی قدس سرہ


تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (٣٦٦٣) احادیث

وآثار اور (٥٥٥) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

## جلد دہم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

**مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی**

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **جلد دھم**

اصلاح ونظر ثانی.............بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج.............. مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ.............. مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزنگ...... ...... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................. (۱۰۰۰)

سن اشاعت.............. ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت.....................

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف

# سو رۃ الشعرا ء

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱۲۸﴾اتبنون بکل ریع اٰیۃً تعبثون۔☆**

کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہوراہ گیروں سے ہنسنے کو۔

**﴿۱۲۹﴾ وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون ۔☆**

اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سیدنا ھود علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے اپنی قوم عاد سے فرمایا: اس آیت کریمہ میں بعض نے کہا راستوں میں مسافروں کیلئے بے حاجت بھی جگہ جگہ علامتیں قائم کرتے تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

”ذکرہ فی الکبیر وتبعہ البیضا وی وابوالسعود والجمل قا ل فی الانوا ر ( آیۃ) علـمـا لـلـما رۃ (تعبثو ن ) بینا ئھا اذ کا نوایھتدون با لنجو م فی اسفا رھم فلا یـحتـا جون الیھا فا وردا ن لا نجوم با لنھا ر وقد یحدث باللیل من الغیوم ما یستر الـنحو م واجاب فی العنا یۃ با نھم لا یحتا جون الیھا غالبا اذمر الغیم نا در لا سیما فی دیا ر العرب “

اس کو کبیر میں ذکر کیا اور اس کی پیروی بیضاوی، ابوالسعو داور جمل نے کی، انوار میں فرما یا( آیہ ) گزرنے والوں کیلئے نشانی

( تـعبثو ن ) تم اسکی عمارت کا مزاق اڑاتے تھے۔ کیونکہ تمہارا کہنا تھا کہ ہم ستاروں سے ہدایت پاتے ہیں تو اس عمارت کی کیا ضرورت تھے اور یہ اعتراض کیا ہے کہ دن میں ستارے کیوں نہیں ہوتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رات میں بادل کی وجہ سے ستارے نظر نہیں آتے ہیں، اس کا

جواب عنایہ میں یہ ہے کہ وہ بالعموم اس کے محتاج نہیں، کیونکہ بادل شاذ و نادر ہوتے ہیں خاص طور پر دیار عرب میں۔

اقول اولا : لم یجب عن النها ر وانما به اکثر الاسفا ر وثانیا: ان سلم الندور فعمل ما یحتا ج الیه ولو احیا نا لا یعد عبثا،قا ل مع انه لو احتیج الیها لم یحتج الی ان یجعل فی کل ربع فا ن کثرتها عبث "

اقول اولا: دن میں واجب نہیں اور بیشک اکثر سفر اسی میں ہوتے ہیں۔

ثانیا: اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہ نادر ہوتا ہے تو ایسا کام جس کی کبھی کبھار ضرورت ہوتی ہو عبث شمار نہیں ہوتا، فرمایا مع اس کے کہ اگر اس کی حاجت ہے تو یہ حاجت نہیں کہ ہر چوتھائی میں کیا جائے کیونکہ اس کی کثرت عبث ہے۔

اقول: هذا منزع اخر فلا یرفع الا یرا دعن القا ضی قا ل وقال الفا ضل الیمنی ان اما کنها المرتفعة تغنی عنها فهی عبث "

یہ دوسرا منزع ہے مگر قاضی پر سے اعتراض کو دور نہیں کرسکتا ہے، فرمایا: فاضل یمنی کہتے ہیں کہ اس کے بلند مکانات اس سے بے نیاز کرتے ہیں تو وہ عبث ہے۔

اقول اول:ا ارتفا ع الا ما کن لا یبلغ بحیث یراها القاصد من ای مکا ن قصد وثا نیا : هو منزع ثا لث وکلا منا فی کلا م الا نوا ر و با لحملة هو وجه زیف ولا اعلم له سند امن السلف ولقد احسن النیسا بو ری اذا سقطه من تلخیص الکبیر "

اقول: مکان اتنے بلند نہیں ہوتے کہ ہر دور دراز کا شخص انکو دیکھ لے۔

دوم: یہ تیسرا منزع ہے اور ہمارا کلام انوار کے کلام میں ہے اور خلاصہ یہ کہ یہ وجہ ٹھیک نہیں ہے، اور میرے علم میں اس کی کوئی سند سلف سے نہیں ہے اور نیشاپوری نے اچھا کیا کہ اس کو تلخیص کبیر سے ساقط کردیا۔

اقول: وتعبیری اذ قلت یبنون من دون حا جة ایضا احسن من تعبیر الکبیر من تبعه کماتری "

میں نے جو تعبیر کی ہے کہ بلا حاجت بناتے ہیں یہ بھی کبیر اوران کے متبعین کی تعبیر سے

بہتر ہے جیسا کہ تو نے دیکھا۔

امام مجاہدوسعید بن جبیر نے فرمایا: جگہ جگہ کبوتروں کی کابکیں بناتے ہیں۔

رواہ عن الاول ابن جریر فی (آیۃ) وھوو الفریابی وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابنا المنذر وابی حاتم فی (مصانع) وعزاہ للثانی فی المعالم"

پہلے سے ابن جریر نے روایت کی (آیۃ) میں اور وہ اور فریابی اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور منذر کے دونوں بیٹوں نے، اور ابوحاتم نے (مصانع) میں اور دوسرے کی طرف اس کو معالم میں منسوب کیا۔

ان دونوں تفسیروں پر یہ عبث بمعنی دوم ہوگا یعنی لغو ولہو۔ بعض نے کہا ہر جگہ اونچے اونچے محل تکبر وتفاخر کے لئے بناتے۔

ذکرہ الکبیر ومن بعدہ وللفریابی وابنا حمید وجریر والمنذر وابی حاتم عن مجاھد وتتخذون مصانع قال قصورامشیدۃ وبنیانا مخلدا ولابن جریر عنہ قال آیۃ بنیان۔"

کبیر نے ذکر کیا، ان کے بعد فریابی اور ابناء حمید وجریر اور منذر اور ابی حاتم نے مجاہد سے، مکان بناتے ہیں اونچے اونچے محل ہمیشہ رہنے والے، ابن جریر نے آیۃ بنیان کہا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہوا جو راستے سیدنا ہود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف جاتے ان پر محل بنائے تھے کہ ان میں بیٹھ کر خدمت رسالت میں حاضر ہونے والوں سے تمسخر کرتے "ذکرہ فی مفاتیح الغیب ورغائب الفرقان" مفاتیح الغیب اور رغائب الفرقان میں اس کا ذکر کیا گیا۔ یا سرراہ بناتے ہیں ہر راہ گیر سے ہنستے" ذکرہ البغوی والبیضاوی وابوالسعود واقتصر علیہ الجلال ملتزما الاقتصار علی اصح الاقوال" (ذکر کیا بغوی اور بیضاوی اور ابوالسعود نے، اختصار کیا جلال نے، اختصار اقوال اصح میں لازم ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۵۱تا۷۵۳)

**(۲۱۸) الذی یرٰک حین تقوم۔☆**

جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو۔

**﴿۲۱۹﴾وتقلبک فی السجدین ۔☆**

اورنمازیوں میں تمہارے دورے کو۔

**﴿۲۲۰﴾انه هو السمیع العلیم ۔☆**

بیشک وہی سنتا جانتا ہے۔

## ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت ۲۱۹ میں حضور ﷺ کے آبائے کرام کو ساجدین فرمایا جس سے ظاہر ہے کہ وہ سب موحد مؤمن تھے،مندرجہ ذیل حدیث میں اسی مطلب کی وضاحت ہے)

**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذبا ، لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما۔وفی روایة ، من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات۔ و فی روایة من الاصلاب الکریمة و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوتیں میں بہتر شاخ میں تھا۔ایک روایت میں ہے، میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔

## ﴿۳﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین وامہات کرائمہ طاہرات سب اہل ایمان وتوحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر و کافرہ کے لئے کرم و طہارت سے حصہ نہیں۔یہ دلیل امام اجل فخر المتکلمین علامۃ الوری فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افادہ فرمائی،اورامام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوی وعلامہ تلمسانی شارح شفاوامام ابن حجر مکی وعلامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی۔

مذہب صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے والدین کریمین حضرت سیدنا عبداللہ اور حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالی عنہما اہل توحید واسلام ونجات تھے، بلکہ حضور کے آباو امہات حضرت عبداللہ وآمنہ سے حضرت آدم وحوا تک مذہب ارجح میں سب اہل اسلام وتوحید ہیں۔

"قال اللہ تعالی :الذی یراك حین تقوم وتقلبك فی السا جدین " اللہ تعالی نے فرمایا: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازوں میں تمہارے دورے کو۔

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ اور حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ وارحام طاہرہ میں رکھوں اور رب عزوجل کبھی کسی کافر کو طیب وطاہر نہ فرمائے گا،" انما المشرکون نجس " بیشک مشرکین نجس ہیں۔اس بارے میں ہمارا ایک خاص رسالہ ہے "شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام" اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اس باب میں چھ رسالے لکھے۔" فشکر اللہ سعیه واجزل ثوابه"(اللہ تعالی ان کی کاوش قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۲۷۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ النمل

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**〈۲۳〉انی وجدت امراۃ تملکھم واوتیت من کل شیء ولھا عرش عظیم ۔☆**

میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا بڑا تخت ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں (**امراۃ تملکھم** سے) بادشاہ کو رعایا کا مالک فرمایا، تو رعایہ کے آزاد و غلام سب اس کے مملوک ہوئے، مگر کوئی محبوبان خدا کو اپنا مالک اور اپنے آپ کو مملوک کہے وہابیہ کے دین میں مشرک ٹھہرے۔　　(الامن والعلی ص ۸۸)

**〈۳۴〉قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھآ اذلۃ ج وکذلک یفعلون۔☆**

بولی بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں۔

**〈۶۵〉قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ ط وما یشعرون ایان یبعثون ۔☆**

تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے مراد وہی علم ذاتی وعلم محیط ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

خالص الاعتقاد۔(۱۲تا۱۴)

**(۸۰)انک لا تسمع الموتٰی ولا تسمع الصم الدعآ اذا ولوا مدبرین۔☆**

بیشک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر۔

## ﴿۴﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آیت کا صریح منطوق نفی اسماع ہے نہ نفی سماع۔ پھر اسے محل نزاع (سماع موتی) سے کیا علاقہ۔نظیر اس کی آیت کریمہ " انك لا تهدى من احببت " ہے۔اسی لیے جس طرح وہاں فرمایا" ولكن الله يهدى من يشا ء "یعنی لوگوں کا ہدایت پانا نبی کی طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے،یونہی یہاں بھی ارشاد ہوا: " ان الله يسمع من يشا ء " بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے۔وہی حاصل ہوا کہ اہل قبور کا سننا تمہاری طرف سے نہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

مرقاۃ شرح مرقاۃ میں ہے:

" الآية من قبيل انك لا تهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشا ء "

یہ آیت اس آیت کی قبیل سے ہے: بیشک تم ہدایت نہیں دیتے مگر خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔

جواب دوم: نفی سماع ہی مانو تو یہاں سے سماع قطعاً بمعنی سماع قبول وانتفاع ہے۔ باپ اپنے عاق بیٹے کو ہزار بار کہتا ہے: وہ میری نہیں سنتا، کسی عاقل کے نزدیک اس کے یہ معنی نہیں کہ حقیقۃ کان تک آواز نہیں جاتی، بلکہ صاف یہی کہ سنتا تو ہے، مانتا نہیں۔اور سننے سے اسے نفع نہیں ہوتا،آیہ کریمہ میں اسی معنی کے ارادہ پر ہدایت شاہد کہ کفار سے انتفاع ہی کا انتفا ہے نہ کہ اصل سماع کا،خود اسی آیہ کریمہ ' انك لا تسمع المو تى " کے تتمہ میں ارشاد فرماتا ہے عزوجل:

" ان تسمع الا من يو من بايتنا فهم مسلمو ن " تم نہیں سناتے مگر وہی جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں تو وہ فرمانبردار ہیں۔

اور پر ظاہر کہ پند و نصیحت سے نفع حاصل کا وقت یہی زندگی دنیا ہے، مرنے کے بعد نہ کچھ ماننے سے فائدہ نہ سنے سے کچھ حاصل۔ قیامت کے دن سبھی کافر ایمان لے آئیں گے، پھر اس سے کیا کام " الآن وقد عصیت قبل " کیا اب، جبکہ اس سے پہلے نافرمان رہے۔ تو حاصل یہ ہوا کہ جس طرح اموات کو وعظ سے انتفاع نہیں، یہی حال کافروں کا ہے کہ لاکھ سمجھائیے نہیں مانتے۔

علامہ حلبی نے سیرت انسان العیون میں فرمایا:

السماع المنفی فی الآیۃ السماع النافع وقد اشار الی ذلک الحافظ الجلال السیوطی بقولہ" آیت میں جس سننے کی نفی کی گئی ہے وہ سماع نافع کے معنی میں ہے، اور اس کی طرف حافظ جلال الدین سیوطی نے اپنے اس کلام سے اشارہ فرمایا ہے:

" سماع الموتی کلام الخلق حق قد جاءت بہ عندنا الاثار فی الکتب وایۃ النفی معناھا سماع ھدی لا یقبلون ولا یصغون للادب "

مردوں کا کلام مخلوق سننا حق ہے، اس سے متعلق ہمارے پاس کتابوں میں آثار وارد ہیں۔ اور آیت نفی کا معنی سماع ہدایت ہے یعنی وہ قبول نہیں کرتے اور ادب کی بات پر کان نہیں دھرتے۔

امام ابوالبرکات نسفی نے تفسیر مدارک التنزیل میں زیر آیہ سورۃ فاطر فرمایا:

" شبہ الکفار بالموتی حیث لا ینتفعون بمسموعھم "

کفاروں کو مردوں سے تشبیہ دی اس لحاظ سے کہ وہ سنتے ہیں اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

مولانا علی قاری نے شرح مشکوۃ میں فرمایا:

"النفی منصب علی نفی النفع لا علی مطلق السمع "

مطلق سننے کی نفی نہیں بلکہ معنی یہ ہے کہ ان کا سننا نفع بخش نہیں ہوتا۔

جواب سوم: مانا کہ اصل سماع ہی منفی مگر کس سے، موتی سے، موتی کون ہیں؟ ابدان، کہ روح تو کبھی مرتی ہی نہیں۔ اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے، جس کی تصریحات بعونہ تعالی آئیں گی۔ ہاں کس سے نفی فرمائی؟ " من فی القبور " سے، یعنی جو قبر میں ہے۔ قبر میں

کون ہے؟ جسم، کہ روحیں تو علیین یا جنت یا آسمان یا چاہ زمزم وغیرہا مقامات عزواکرام میں ہیں، جس طرح ارواح کفار سجین یا نار یا چاہ وادی برہوت وغیرہا مقامات ذلت وآلام میں۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں:

" لا ندعی ان المو صو ف با لمو ت مو صو ف با لسما ع انما السما ع بعد المو ت لحی وھو الروح "

ہم یہ دعوی نہیں کرتے کہ جو موت سے متصف ہے وہی سننے سے بھی متصف ہے، مرنے کے بعد سننا ایک ذی حیات کا کام ہے جو روح ہے۔

شاہ عبدالقادر صاحب برادر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب موضح القرآن میں زیر کریمہ " وما انت بمسمع من فی القبور " فرماتے ہیں:

حدیث میں آیا ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو، وہ سنتے ہیں، بہت جگہ مردوں کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ مردے کی روح سنتی ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑ، نہیں سن سکتا۔

یہ تینوں جواب بتوفیق الوہاب قبل مطالعہ کلام علماء ذہن فقیر میں آئے تھے، پھر ان کی تصریحیں کلمات علماء دیکھیں " کما سمعت و للہ الحمد " جیسا کہ آپ نے سنا اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے۔ اور ابھی ائمہ وعلما کے جواب اور بھی ہیں۔

" وفیما ذکرنا کفا یۃ لمن القی السمع وھو شھید ان اللہ یسمع من یشاء ویھدی الی صرا ط الحمید "

اور جو ہم نے بیان کیا وہ کافی ہے اس کے لئے جو کان لگائے اور متوجہ ہو۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے اور ذات حمید کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۷۰۰ تا ۷۰۳)

# سورۃ القصص

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**(۲۵) فجاء تہ احدٰھما تمشی علی استحیاء ز قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیت لنا ط فلما جاء ہ وقص علیہ القصص لا قال لا تخف قف نجوت من القوم الظٰلمین۔☆**

تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تمام اہل زبان کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ کے معنی حقیقی جب تک بن سکیں معنی مجازی مراد لینے کی کوئی سبیل نہیں۔ اور یہ واضح ہے کہ علی کو عند یا باء یا مبالغہ کیلئے لینا اس کے معنی مجازی ہوں گے کہ اس کے معنی حقیقی تو لازم کرنے کے ہیں جیسا کہ اصول امام شمس الائمہ اور کشف امام بخاری میں ہے۔

اما علی فللا لزام با عتبا ر اصل الوضع ۔ علی وضع کے اعتبار سے الزام کے لئے ہے۔

تحریر امام ابن ہمام اور تقریب امام ابن امیر الحاج میں ہے:

وھو الذی اللزوم ھو معنی الحقیقی۔ لزوم ہی علی کے معنی حقیقی ہیں۔

اور رضی شرح کافیہ میں ہے: منہ سر علی اسم اللہ ای ملتزما ۔ اس محاورہ سے ہے

اللہ کے نام پر سیر کرو یعنی اسکو لازم پکڑو۔

قرآن عظیم میں یہ لفظ اسی معنی میں وارد ہوا۔ارشاد الٰہی ہے:

فجا ئته احدٰ هما تمشی علی استحیا ء۔ ای ملا زمة للحیا ۔ ان دو عورتوں میں سے ایک شرم کرتی ہوئی آئی یعنی وہ شرم کو لازم کئے ہوئے تھیں۔

(شمائم العنبر ۲۹۵۔۲۹۶)

**﴿۵۶﴾انک لاتهدی من احببت ولٰکن الله یهدی من یشآء ج وهو اعلم بالمهتدین ۔☆**

بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔

## ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی۔

معالم التنزیل میں ہے:نزلت فی ابی طالب۔

جلالین میں ہے:نزل فی حرصه ﷺ علی ایمان عمه ابی طالب ۔

مدارک التنزیل میں ہے: قال الزجاج اجمع المفسرون انها نزلت فی ابی طالب ۔

کشاف زمخشری و تفسیر کبیر میں ہے: قال الزجاج اجمع المسلمون ا نها نزلت فی ابی طالب۔

امام نووی شرح صحیح مسلم شریف کتاب الایمان میں فرماتے ہیں:

اجمع المفسرون علیٰ انها نزلت فی ابی طالب و کذا نقل اجما عهم علیٰ هذا الزجاج وغیره ۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے:لقوله تعالیٰ فی حقه باتفاق المفسرین انک لا تهدی من احببت۔

صحیح حدیث میں اس آیہ کریمہ کا سبب نزول یوں مذکور کہ جب حضور اقدس سید المرسلین ﷺ نے ابو طالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا مجھے قریش

عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔اس پر رب العزت تبارک وتعالٰی نے آیۃ کریمہ اتاری۔یعنی اے حبیب تم اس کا غم نہ کرو تم اپنا منصب تبلیغ ادا کر چکے، ہدایت دینا اور دل میں نور ایمان پیدا کرنا یہ تمہارا فعل نہیں اللہ عزوجل کے اختیار ہے،اور اسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دے گا کسے محروم رکھے گا۔

صحیح مسلم شریف کتاب الایمان وجامع ترمذی کتاب التفسیر میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسلم لعمہ وزاد سلم فی اخری عند المو ت ) قل لاالہ الا اللہ اشہد لك بہا یو م القیمۃ، قا ل لو لا ان تعیر نی قریش یقولو ن انما حملہ علی ذلك الجزع لا قر رت عنیك فا نزل اللہ عزوجل انك لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء ۔

معالم ومدارک و بیضاوی وارشاد العقل السلیم وخازن وفتوحات الہیہ وغیرہا تفاسیر میں اسی حدیث کا حاصل اس آیت کے نیچے ذکر کیا۔

ایمان ابوطالب ۔(۹ تا ۱۰)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ العنکبوت

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۲۹﴾والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ط وان اللہ لمع المحسنین۔☆**

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر حکیم سے بڑھ کر حکیم ہیں، ان کی رعایا میں ہر قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ عالی ہمت کہ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ ورسول کے لئے یاد کریں اپنی کوئی منفعت دنیوی تو دنیوی اُخروی بھی مقصود نہ رکھیں یہ خالص مخلص بندے ہیں جن کی بندگی میں کسی ذاتی غرض کی آمیزش نہیں، ان کے لئے وصل ذات ہے جن کو فرمایا:" وَالَّذِینَ جَاھَدُوا فِینَا لَنَھدِیَنَّھُم سُبُلَنَا " جو ہماری یاد میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم یقیناً ان کے لئے اپنے تمام راستے کھول دیتے ہیں۔

دوسرے وہ جن کو کسی طمع کی چاشنی ابھارے مگر نفع فانی کے گرویدہ نہیں، باقی کی تلاش ہے قرآن وحدیث میں نعیم جنت کے بیان ان کی نظیر سے ہیں جن کو (اس آیت میں بیان) فرمایا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۴۴)

# سورۃ الروم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲﴾غلبت الروم ۔☆

رومی مغلوب ہوئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

ان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ قبل الھجرۃ حین انزل اللہ تعالی "الم غلبت الروم" قالت لہ قریش :ترون ان الروم تغلب قال :نعم ،قال: ھل لك ان تخاطرنا فخاطرھم فاخبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذھب الیھم فزدفی الخطر ففعل وغلبت الروم فارسا فاخذ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجازہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو القمار بعینہ بین ابی بکر ومشرکی مکۃ وکانت مکۃ دار شرك لان مالھم انما یحرم علی المسلم اذاکان بطریق الغدر فاذا لم یاخذ غدراً فبأی طریق یاخذہ حل بعد کونہ برضا بخلاف المستأمن منھم عندنا لان مالہ صار مخطورا بالامان فاذا اخذہ بغیر الطریق المشروع یکون غدراالا انہ لا یخفی انہ انما یقتضی حل مباشرۃ العقد اذا کانت الزیادۃ ینالھا المسلم وقد التزم الاصحاب فی الدرس ان مرادھم من حل الربا والقمار اذا حصلت الزیادۃ للمسلم الی العلقوان کان اطلاق الجواب خلافہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

فتاوی رضویہ قدیم (۲/۹۔۲۹۳)

﴿۲۱﴾ومن اٰیتہٖ ان خلق لکم من انفسکم ازواجًا لتسکنوٓا الیھا

**وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ؕ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۔☆**

اوراس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اورتمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجیت وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی نخواہی باہم انس ومحبت والفت پیدا کرتا ہے۔

**عن** محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأۃِ لَشُعْبَۃً مَاھِیَ لِشَیْءٍ ۔

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۲۶۵

**﴿۳۱﴾ منیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلٰوۃ ولاتکونوا من المشرکین ☆۔**

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اوراس سے ڈرواور نماز قائم رکھواور مشرکوں سے نہ ہو۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ صدہا صحابہ کرام وتابعین عظام ومجتہدین اعلام وائمۂ اسلام علیہم الرضوان کا یہ ہی مذہب ہے کہ قصداً تارک صلاۃ کافر ہے اور یہ ہی متعدد صحیح حدیثوں میں منصوص اور خود قرآن کریم کی اس آیت سے مستفاد۔

زمانہ سلف صالح خصوصاً صدر اول کے مناسب یہی حکم تھا، اس زمانہ میں ترک نماز علامت کفر تھا کہ واقع نہ ہوتا تھا مگر کافر سے، جیسے اب زنار باندھنا یا قشقہ لگانا علامت کفر ہے، جب وہ زمانہ خیر گزر گیا اور لوگوں میں تہاون آیا وہ علامت ہونا جاتا رہا اور اصل حکم نے عود کیا کہ ترک نماز فی نفسہ کفر نہیں جب تک اسے ہلکا یا حلال نہ جانے یا فرضیت نماز سے منکر نہ ہو، یہی مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

حنفی کہ ظنی طور پر اس کے خلاف کا معتقد ہو خاطی ضرور ہے کہ اب یہ حکم خلاف تحقیق و نا منصور ہے مگر وہ اس کے سبب نہ معاذ اللہ گمراہ ٹھہرے گا نہ حنفیت سے خارج کہ مسئلہ فقہی نہیں اور اکابر صحابہ وائمہ کے موافق ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۱۹)

**﴿۳۹﴾ وما اٰتیتم من ربا لیربوا فیٓ اموال الناس فلا یربوا عند اللہ ج وما اٰتیتم من زکوۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ہم المضعفون۔☆**

اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال پر بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہیں کے دونے ہیں۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

الم تر الی الرجل یقول للرجل لا ہولنک فیعطیہ فہذا لا یربوا عند اللہ لانہ یعطیہ لغیر اللہ لیثری مالہ"

کیا تو نے نہ دیکھا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے میں تجھے مالدار کردوں گا پھر اسے دیتا ہے تو دینا خدا کے یہاں نہ بڑھے گا کہ اس نے غیر خدا کے لئے صرف اس نیت سے دیا کہ اس کا مال بڑھادوں۔

امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

کان ہذا فی الجاہلیۃ یعطی احدہم ذاالقرابۃ المال یکثر بہ مالہ "

یہ زمانہ جاہلیت میں تھا، اپنے عزیز کا مال بڑھانے کو اسے مال دیا کرتے۔

رواہما ابن جریر۔

دیکھو فعل فی نفسہ مثمر ثمرۂ شرعیہ ہونے کا صالح فائدہ شرعیہ یعنی صلۂ رحم ومواسات پر مشتمل تھا جبکہ اس نے اس کا قصد نہ کیا بے ثمر رہا تو حاصل یہ ٹھہرا کہ دفع عبث کو فائدہ معتد بہا بنظر فعل معلومہ مقصودہ للفاعل درکار ہے، ان تفاسیر کا وہی مآل ہوا جو (۹ و ۱۰) میں ملحوظ تھا مفردات راغب میں ہے: "لعب فلان اذا کان فعلہ غیر قاصد بہ مقصدا صحیحا" (جب کوئی اپنے فعل میں مقصد صحیح کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو کہا جاتا ہے، لَعِبَ فُلان۔ت)

سادسا: غرض وہی فائدہ مقصودہ ہے اور صحیح یہی ہے کہ معتد بہا ہو تو ۳ و ۵ بھی اسی

،معنی کو ادا کر رہی ہیں اور غرض میں جبکہ قصد ملحوظ ہے تو تعریف سوم ودہم اوضح و اخصر تعریفات ہیں اور یہیں سے واضح ہوا کہ قول سمین وجمل "العبث اللعب مالا فائدۃ فیہ وکل مالیس فیہ غرض صحیح" (عبث لعب بے فائدہ جن میں غرض صحیح نہ ہو۔ت)

سابعا: ہم بیان کر آئے کہ فعل اختیاری بے غرض محض صادر نہ ہوگا تو جو بے غرض صحیح ہے ضرور بغرض صحیح ہے تو (۱ و ۳) کا مفاد واحد ہے اور اس تقدیر پر سفہ کا مصداق افعال جنون ہوں گے۔

ثامنا: شرعی سے اگر مقبول شرع مراد لیں تو تو وہی حاصل غرض صحیح ہے کہ ہر غرض صحیح کو اگرچہ مطلب فی الشرع نہ ہو شرع قبول فرماتی ہے جبکہ اپنے اقوی سے معارض نہ ہو اور ہنگام معارضہ عدم قبول قبول فی نفسہ کا منافی نہیں جیسے حدیث آحاد و قیاس کہ بجائے خود حجت شرعیہ ہیں اور معارضۂ کتاب کے وقت نامقبول امام نسفی کا عدم غرض شرعی سے تعریف فرما کر تعلیل کراہت میں "لانہ غیر مفید" (اس لئے کہ یہ غیر مفید ہے۔ت) فرمانا اس کی طرف مشعر ہوسکتا ہے اس تقدیر پر (۲) اول اور (۴) سوم کی طرف عائد اور ظاہر ہوا کہ بارہ تعریفوں کا حاصل واحد۔

اقول: مگر غیر شرعی سے متبادر تر غرض مطلوب فی الشرع ہے اب یہ تخصیص بحسب مقام ہوگی کہ ان کا کلام عبث فی الصلاۃ میں ہے تو وہاں غرض مطلوب شرع ہی غرض صحیح ہے نہ غیر۔ آخر نہ دیکھا کہ مٹی سے بچانے کے لئے دامن اٹھانا غرض صحیح ہے اور نماز میں مکروہ کہ غرض مطلوب شرع نہیں اور پیشانی سے پسینہ پونچھنا بآنکہ غرض مطلوب فی الشرع نہیں نماز میں بلا کراہت روا جبکہ ایذا دے اور شغل خاطر کا باعث ہو کہ اب اس کا ازالہ غرض مطلوب شرع ہوگیا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۴۳ تا ۴۴۷)

**﴿۴۷﴾ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومھم فجاء وھم بالبینٰت فانتقمنا من الذین اجرموا ط وکان حقا علینا نصر المؤمنین۔☆**

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔

# ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لا تزال طائفة من امتی ظاهرين علی الحق لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی يأتی امرالله وهم علی ذلك غالباً" میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا، ان کی مخالفت اور رسوائی کرنے والا ان کو ضرر نہ پہنچائے گا حتی کہ وہ گروہ اس کا حکم آنے تک اس پر غالب رہے گا۔

یہاں امر اللہ وہ وعدہ صادقہ ہے جس میں سلطان اسلام شہید ہوں گے اور روئے زمین پر اسلامی سلطنت کا نام نہ رہے گا، تمام دنیا میں نصاریٰ کی سلطنت ہوگی، اگر معاذ اللہ وہ وقت آگیا ہے جب تو کوئی چارہ کار نہیں، شدنی ہوکر رہے گی، مگر وہ چند ہی روز کے واسطے ہے، اسکے متصل ہی حضرت امام کا ظہور ہوگا، پھر سیدنا روح اللہ عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نزول اجلال فرمائیں گے اور کفر تمام دنیا سے کافور ہوگا، تمام روئے زمیں پر ملت ایک ملت اسلام ہوگی اور مذہب ایک مذہب اسلام اہل سنت ہوگا۔ غیب کا علم اللہ عزوجل کو ہے پھر اس کی عطا سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، مگر فقیر جہاں تک نظر کرتا ہے ابھی انشاء اللہ وہ وقت نہیں آیا، اگر ایسا ہے تو ضرور نصرت الٰہیہ نزول فرمائے گی اور کفار ملاعنہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے، بہر حال بندگی بیچارگی دعا کے سوا کیا چارہ ہے، وہی جو ہمارا رب ہے ہماری حالت زار پر رحم فرمائے اور اپنی نصرت اتارے، یعنی جھٹکے جو پہنچ گئے ہیں انہیں پر " زلزلوا زلزالا شديدا" خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے۔ کو ختم فرمادے اور " الا ان نصر الله قريب "سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔ کی بشارت سنادے۔ "حسبنا الله ونعم الوكيل "۔

آپ پوچھتے ہیں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے، اس کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں، اللہ عزوجل نے تو مسلمانوں کے جان ومال جنت کے عوض خریدے ہیں، "ان الله اشتری من المؤمنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة " بیشک اللہ نے مسلمانوں کے جان اور مال خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔

مگر ہم ہیں کے مبیع دینے سے انکار اور ثمن کے خواستگار، ہندی مسلمانوں میں طاقت کہاں کہ وطن ومال وعیال چھوڑ کر ہزاروں کوس دور جائیں اور میدان جنگ میں مسلمانوں کا

ساتھ دیں مگر مال تو دے سکتے ہیں، اس کی حالت بھی سب آنکھوں دیکھ رہے ہیں، وہاں مسلمانوں پر یہ کچھ گزر رہی ہے، یہاں وہی جلسے ہیں، وہی رنگ، وہی ٹھیٹر وہی امنگ، وہی تماشے وہی غفلتیں، وہی فضول خرچیاں، ایک بات کی بھی کمی نہیں۔ ابھی ایک شخص نے ایک دنیا وی خوشی کے نام سے پچاس ہزار دیئے، ایک عورت نے ایک چین وچنان جرگہ کو پچاس ہزار دیئے، ایک رئیس نے ایک کالج کو ڈیڑھ لاکھ دیئے، اور یونیورسٹی کے لئے تو تیس لاکھ سے زائد جمع ہوگیا، ایک رات میں ہمارے اس مفلس شہر سے اس کے لئے چھبیس ہزار کا چندہ ہوا، بمبئی میں ایک کم درجے کے شخص نے صرف کوٹھری چھبیس ہزار روپے کی خریدی فقط اس لئے کہ اس کے وسیع مکان سکونت سے ملتی تھی، جسے میں بھی دیکھ آیا ہوں، اور مظلوم اسلام کی مدد کے لئے جو کچھ جوش دکھائے جارہے ہیں آسمان سے بھی اونچے ہیں، اور جو اصلی کارروائی ہورہی ہے زمین کی تہہ میں ہے، پھر کس بات کی امید کی جائے، بڑی ہمدردی یہ نکالی ہے کہ یورپ کے مال کا بائیکاٹ ہو، میں اسے پسند نہیں کرتا، نہ ہرگز مسلمانوں کے حق میں کچھ نافع پاتا ہوں، اول تو یہ بھی کہنے کے الفاظ ہیں نہ اس پر اتفاق کریں گے، نہ ہرگز اس کو نبھائیں گے، اس عہد کے پہلے توڑنے والے جنٹلمین حضرات ہی ہوں گے جن کی گذر بغیر یورپین اشیاء کی نہیں، یہ تو سارا یورپ ہے، پہلے صرف اٹلی کا بائیکاٹ ہوا تھا، اس پر کتنوں نے عمل کیا اور کتنوں نے نباہا، پھر اس سے یورپ کو ضرر بھی کتنا، اور ہو بھی تو کیا فائدہ کہ وہ سو ترکیبوں سے اس سے دہ گنا ضرر پہنچا سکتے ہیں، لہذا ضرر رسانی کا ارادہ صرف وہی مثل ہے کہ کمزور اور پٹنے کی نشانی، بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر قائم رہیں، کسی شریر قوم کی چال نہ سیکھیں، اپنے اوپر مفت کی بدگمانی کا موقع نہ دیں، ہاں اپنی حالت سنبھالنا چاہتے ہیں تو ان لڑائیوں ہی پر کیا موقوف تھا، ویسے ہی چاہئے تھا کہ:

اولاً: باستثناء ان معدود باتوں کے جن میں حکومت کی دست اندازی ہو اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے، اپنے سب مقدمات اپنے آپ فیصل کرتے، یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ ووکالت میں گھسے جاتے ہیں گھر کے گھر تباہ ہوگئے اور ہوئے جاتے ہیں محفوظ رہتے۔

ثانیاً: اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا، اپنی حرفت

وتجارت کو ترقی دیتے کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے ، یہ نہ ہوتا کہ یورپ وامریکہ والے چھٹانک بھرتانبا صناعی کی گھڑنت کر کے گھڑی وغیرہ نام رکھ کر آپ کو دے جائیں اوراس کے بدلے پاؤ بھرچاندی آپ سے لے جائیں۔

ثالثاً : بمبئی ، کلکتہ ، رنگون ، مدارس ، حیدرآباد وغیرہ کے تونگر مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لئے بینک کھولتے ،سود شرع نے حرام قطعی فرمایا ہے، مگراور سوطریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں جن کا بیان کتب فقہ میں مفصل ہے اوراس کا ایک نہایت آسان طریقہ کتاب کفل الفقیہ الفاہم میں چھپ چکا ہے، ان جائز طریقوں پر بھی نفع لیتے کہ انہیں بھی فائدہ پہنچتا اوران کے بھائیوں کی بھی حاجت برآتی اورآئے دن جو مسلمانوں کی جائدادیں بنیوں کی نذر ہو چلی ہیں ان سے بھی محفوظ رہتے ،اگر بنیوں کی جائداد ہی لی جاتی مسلمان ہی کے پاس رہتی تو یہ تو نہ ہوتا کہ مسلمان ننگے اور بنئے چنگے۔

رابعاً: سب سے زیادہ اہم ،سب کی جان،سب کی اصل اعظم وہ دین متین تھا جس کی رسی مضبوط تھامنے نے اگلوں کوان مدارج عالیہ پر پہنچایا، چار دانگ عالم میں ان کی ہیبت کا سکہ بٹھایا، نان شبینہ کے محتاجوں کو بلند تاجوں کا مالک بنایا، اوراسی کے چھوڑنے نے پچھلوں کو یوں چاہ ذلت میں گرایا " فانا للہ وانا الیہ راجعون ،ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۴۲ تا ۱۴۵)

**﴿۵۱﴾ولئن ارسلنا ریحًا فراوہ مصفرًا لظلوا من بعدہ یکفرون۔☆**

اوراگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں تو ضروراس کے بعد ناشکری کرنے لگیں۔

**﴿۵۲﴾فانک لاتسمع الموتٰی ولاتسمع الصم الدعآء اذا ولوا مدبرین۔☆**

اس لئے کہ تم مردوں کو نہیں سناتے اورنہ بہروں کاپکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ دیکر پھریں۔

**﴿۵۳﴾وماانت بھٰذ العمی عن ضلٰلتھم ۔ ان تسمع الامن یؤمن باٰیٰتنا فھم مسلمون۔☆**

اورنہ تم اندھوں کوانکی گمراہی سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر

ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعینہ اس طرح "انك لاتسمع المو تی" سے آخر تک سورۂ نمل میں ہے:

سورۂ فاطر میں:

انما تنذ ر الذین یخشو ن ربهم با لغیب واقامو ا الصلوٰة ومن تز کی فانما یتزکی لنفسه والی الله المصیر وما یستوی الا عمیٰ والبصیر ولا الظلما ت ولا النو ر ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیا ء ولا الاموات ط ان الله یسمع من یشا ء ط وما انت بمسمع من فی القبو ر ان انت الا نذیر"

بیشک تمہارا سنانا ان ہی کو کام دیتا ہے جو اپنے رب سے بے دیکھے ڈریں اور نماز قائم کریں، اور جو ستھرا بنے تو وہ اپنے نفع ہی کے لئے ستھرا ہوگا اور اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے، اور برابر نہیں نابینا اور بینا، نہ ہی تاریکیاں اور روشنی، نہ ہی سایہ اور تیز دھوپ، اور برابر نہیں زندے اور مردے۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سنا تا ہے، اور تم انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں پڑے ہیں، تم تو صرف ڈر سنانے والے ہو۔

ایمان سے کہنا ان آیتوں میں یہی بیان ہے کہ کافروں کی لاشوں کو کیوں پکار رہے ہو، وہ مرنے کے بعد کیا سنیں گے۔

خامسا: قطع نظر اس سے کہ اگر اس واقعہ میں اس افادے کے لئے یہ کلام پاک اترتا تو فاطر والی آیت نمل وروم میں کی ایک کافی تھی، " انك لا تسمع " جدا اور "ما انت بمسمع" الگ اترنے کی کیا حاجت تھی؟ نمل وروم کی دونوں آیتیں تو حرف بحرف ایک ہی ہیں صرف زیادت فا کا فرق ہے، اس کے کیا معنی تھے کہ جبریل اس واقعہ پر انکار کے لئے ایک بار " انك لا تسمع " آخر تک سناتے پھر اسی وقت " فا نك لا تسمع '' آخر تک سناتے۔ لاجرم ان میں کی ایک کسی دلیل سے اپنے محل سورت سے جدا نہیں ہوسکتی، اور جب مکہ معظمہ میں پیش ہجرت انکار اتر چکا تھا تو اب سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر بقسم اصرار کیا احتمال رکھتا تھا

سادسا: ظاہر حس وعقل بالبداہتہ جسم میت کے معطل وبے حس ہونے پر شاہد ہے، اگر کسی وقت اس کا مدرک ہونا ثابت ہو تو یہ قطعاً امور غیبیہ سے ہے۔ اب سیدنا صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا قسم کھا کر اس غیب پر حکم فرمانا پھر قرآن کریم کا معاذ اللہ اس کے خلاف پر آنا دو صورتوں کے سوا ممکن نہیں ، یا تو اولاً عیاذا باللہ حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے رجما بالغیب کلام فرمادیا، یا اپنی طرف سے غیب پر حکم لگایا تھا، یا یوں کہ اول اسی طرف سے خبر غیب معاذ اللہ خلاف واقع آئی ، پھر اس کا رد اترا، تمہارا ایمان دونوں میں سے جسے قبول کرے مانو

سابعاً: اگر بفرض غلط یہ روایت غریبہ خاملہ صحیح بھی ہو تو قطعاً یقیناً حتماً جزماً آیات مذکور آیت کریمہ " فلم تقتلو ھم ولکن اللہ قتلھم ، وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ " تو انہیں تم نے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا۔اور تم نے کنکریاں نہ پھینکیں جب پھینکیں لیکن اللہ نے پھینکیں ۔کے باب سے ہیں جن میں معاذ اللہ ہرگز اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی قسم پر ردوانکار نہیں بلکہ یوں ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جو اجسام مردہ تمہارا کلام سن رہے ہیں یہ تم نے انہیں نہ سنایا بلکہ خدا نے سنایا " ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور " یہ اسی کی قدرت سے ہوا کہ ان خالی بدنوں میں روح نے عود کیا جس کے آتے ہی گئے ہوئے ہوش وحواس بدن کے پھر درست ہو گئے ۔اب یہ روایت بھی ہماری دلیل ہے،اور تفہیمی ملا کے فہم خوار وذلیل "والحمد للہ الھادی الی سواء السبیل " اور خدا ہی راہ راست کی ہدایت دینے والا ہے۔

خیر بات دور پہنچی اور اب صاحب تفہیم داخل من فی القبور تو سماع قبول سے قطعاً مہجور، لھذا اصل سخن کی طرف عنان گردانی کیجئے ۔کلام مشائخ دوبارہ اجسام موتی ہونے پر شواہد واسانید میں یہ تین امور بالائی کافی ووافی تھے مگر خود نفس مسئلہ میں انہیں علمائے کرام کے کلام دیگر ابحاث مقام اور ان کے ردواحکام ونقص وابرام یک زبان اس معنی پر شہود عدول تو قبول واجب اور عدول مخذول۔

مثلاً:

دلیل :۴۔ بحث دیکھئے کا ہے کی ہے ایمان کی ۔اور باجماع حنفیہ وتصریحات علمائے مذکورین وغیرہم ان کا مبنی عرف اور عرف میں انسان وزید وآں وتو سب کا مورد بدن تو قسم اسی پر صادق اور داوری وچالشگری اسی سے متعلق۔

دلیل :۵۔پر ظاہر کہ اول تا آخر ان کا کلام موت میں ہے،اور میت نہیں مگر بدن، خود

اسی کافی شرح وافی میں اسی بحث ایمان میں فرمایا:" الروح لا یموت لکنه زال عن قالب فلان واللہ تعالی قادر علی اعادته " یعنی روح میت نہیں وہ تو صرف بدن سے جدا ہوگئی ہے اوراللہ تعالی قادر ہے کہ اسے دوبارہ بدن میں لے آئے۔

دلیل:۶۔ساتھ ہی دلائل میں صاف تحریر فرماتے ہیں کہ جس میت میں ان کا کلام ہے وہ وہی ہے جسے ادراک نہیں، جسے فہم نہیں، جسے درد نہیں پہنچتا، جو بے حس ہے۔کتب خمسہ مستندہ مائۃ مسائل میں ہے:

" واللفظ للرمز ، الکلام للافهام فلا یتحقق فی المیت " اورالفاظ رمز الحقائق شرح کنزالدقائق للعینی کے ہیں: کلام سمجھانے کے لئے ہوتا ہے تو میت کے حق میں ثابت نہ ہوگا۔

فتح القدیر میں ہے: " والموت ینا فیه"اورموت اس کے منافی ہے۔

اسی مستخلص الحقائق میں بہ تبعیت ہدایہ ہے:

" من قال ان ضربتك فعبدی حرفهو علی الضرب فی الحیاة ' فلو مات ثم ضرب لا یحنث لان الضرب اسم لفعل مؤلم یتصل بالبدن والایلام لا یتحقق فی المیت "

کسی نے کہا اگر میں نے تجھے مارا تو میرا غلام آزاد ہے' یہ قسم زندگی کے اندر مارنے پر محمول ہوگی، اگراس کے مرجانے کے بعد مارا تو حانث نہ ہوتا،اس لئے کہ مارنا بدن سے متعلق الم رساں کام کا نام ہے اورالم رسانی میت کے حق میں متحقق نہیں۔

اسی فتح القدیر میں ہے:

" لا یتحقق فی المیت لانه لا یحس " میت کے حق میں متحقق نہیں،اس لئے کہ وہ احساس نہیں رکھتا۔

اسی مائۃ مسائل میں عینی شرح کنز سے ہے:

"الضرب ایقاع الالم وبعد الموت لا یتصور" ضرب کا معنی تکلیف پہنچانا اور بعد موت یہ متصور نہیں۔

تو قطعاً ثابت وہ بدن ہی میں اطلاق کررہے ہیں کہ وہی ایسا میت ہے جسے نہ حس رہتا

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

ہے نہ ادراک، بخلاف روح کہ اس کے ادراکات قطعاً باقی ہیں، خود یہی امام نسفی عمدۃ الکلام میں فرما چکے: "الروح لا یتغیر بالموت" روح موت سے متغیر نہیں ہوتی۔

دلیل: ۷۔ پھر جب اس تقریر پر شبہہ وارد ہوا کہ جب حس نہیں، ادراک نہیں، تالم نہیں، تو عذاب قبر کیسا؟ تو ان سب حضرات نے یہی جواب دیا کہ معاذ اللہ جس کے اوپر عذاب قبر ہوتا ہے اسے قبر میں یک گونہ حیات دی جاتی ہے جس سے الم پہنچنے کے قابل ہو جاتا ہے، اسی مائۃ مسائل عینی سے بعد عبارت مذکورہ ہے:

"ومن یعذب فی القبر یوضع فیه الحیاۃ علی الصحیح" جسے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے صحیح قول یہ ہے کہ اس میں زندگی پیدا کر دی جاتی ہے۔

اسی میں کافی سے ہے:

"عند العامة یوضع فیه الحیاۃ بقدر ما یتألم لا الحیاۃ المطلقة، وقیل یوضع فیه الحیاۃ من کل وجه"

جمہور کے نزدیک اس میں اس قدر زندگی رکھ دی جاتی ہے کہ اسے الم کا احساس ہو، حیات مطلقہ نہیں رکھی جاتی ہے۔ اور کہا گیا اس میں پورے طور پر زندگی رکھ دی جاتی ہے۔

مستخلص میں بعد عبارت مسطورہ ہے:

"وعذاب القبر یوضع حیاۃ جدیدۃ فیه وهو قول عامة العلماء خلافا لابی الحسن الصالحی فان عنده یعذب المیت من غیر حیاته"

عذاب قبر بدن میں ایک نئی زندگی رکھنے سے ہوتا ہے، اسی پر عامہ علما ہیں بخلاف ابو الحسن صالحی کے، اس کے نزدیک بغیر زندگی کے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

اور بالیقین یہ شان بدن ہی کی ہے کہ اسے موت عارض ہوتی اور اس کا حس وادراک باطل کرتی، پھر معاذ اللہ تعذیب کے لئے یک گونہ حیات دی جاتی ہے اور وہ بھی کاملہ نہیں ہوتی بخلاف روح کے اس کی حیات مستمرہ ہے، امام ابن الہمام نے اس مضمون کو خوب صاف فرما دیا، بعد عبارت مزبورہ لکھتے ہیں:

"فی قبره توضع فیه الحیاۃ بقدر ما یحس بالألم، حتی لو کان متفرق الاجزاء بحیث لا یتمیز الاجزاء بل هی مختلطة بالتراب فعذب جعلت الحیاۃ

فی تلک الاجزاء التی لا یاخذھاالبصروان الله علی ذلک لقدیر الخ وقد تقدم تا ما فی المقدمة الثالثة ۔"

اس لئے کہ اس میں احساس نہیں، اسی لیے حق یہ ہے کہ جس مردے کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے اس کے اندر اتنی زندگی رکھ دی جاتی ہے کہ وہ الم کا احساس کرے، یہاں تک کہ اگر اس کے اجزاء اس طرح بکھر گئے باہم امتیاز نہ رہا بلکہ مٹی میں خلط ملط ہو گئے پھر اسے عذاب دیا گیا تو ان ہی اجزاء میں زندگی رکھ دی جاتی ہے جو نظر نہیں آتے ۔ اور بلاشبہہ اللہ تعالی اس پر ضرور قادر ہے الخ۔

اب ذرا آنکھ کھول کر دیکھئے وہ کسے میت کہہ رہے تھے، کس کی طرف اعادۂ حیات بقدر احساس الم مانا، کس کے اجزاء متفرق ہو گئے، کس کے اجزاء اتنے باریک ہوئے کہ نظر کام نہیں کرتی ۔ ہاں وہ کیا جس کے اجزاء مٹی میں مل گئے، کیا وہ روح پاک ہے، حاشا یہی بدن تو دۂ خاک ہے، تو آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ اسی مردۂ حقیقی میں علماء کا کلام ہے، اسی کی نسبت انکار سماع وافہام ہے "ولله الحجة السامية" اور اللہ ہی کے لئے بلند حجت ہے۔

دلیل: ۸۔ انہیں کتب کریمہ "وما انت بمسمع من فی القبور" سے استدلال کیا اور پر ظاہر کہ "من فی القبو ر" نہیں مگر بدن۔ خود صاحب تفہیم المسائل نے اسی بحث میں براہ بدقسمتی خود انہیں امام عینی شارح کنز کی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری سے نقل کیا:

"فا ن قلت بعد فراغ الملکین من السوال ما یکو ن المیت قلت ان کا ن سعید اکان رو حه فی الجنة وان کا ن شقیا ففی سجین علی صخرة فی الارض السابعة ۔"

یعنی بعد سوال نکیرین سعید کی روح جنت میں رہتی ہے اور شقی کی سجین میں، ساتویں زمین کی ایک چٹان پر۔

تو قبر میں نہیں مگر بدن، اسی سے آیت نفی اسماع فرماتی ہے، اور اسی سے یہ علماء نفی سماع

دلیل:۔ ۹۔ نیز یہ سب علماء قول ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دلیل لائے، اور انشاء اللہ القریب المجیب عنقریب روشن ہوتا ہے کہ ام المومنین صرف سماع جسمانی کی منکر ہیں ادراک روحانی کی مثبت ومقر۔ (فتاوی رضویہ جدید ۹/ ۸۷۹ تا ۸۸۴)

# سورۃ لقمان

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**(۱۰) خلق السمٰوٰت بغیر عمد ترونھا والقٰی فی الارض رواسی ان تمید بکم وبث فیھا من کل دآبۃٍ ۔ وانزلنا من السماء ماء فانبتنا فیھا من کل زوج کریم ۔☆**

اس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں ڈالے لنگر کہ تمہیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اگایا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبدالرزاق وفریابی وسعید بن منصور اپنی اپنی سنن اور عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ وابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابوالشیخ کتاب العظمہ اور حاکم بافادہ تصحیح صحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی:

" قال ان اول شئی خلق اللہ القلم وکان عرشہ علی الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منہ السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیہ والارض علی ظھر النون فاضطرب النون فمادت الارض فاثبتت بالجبال "

اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الہی پانی پر تھا، پانی سے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے، پھر مولی عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی، زمین پشت ماہی پر ہے مچھلی تڑپی زمین جھونکے لینے لگی۔ اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کردی گئی۔ "کما قال تعالی: والجبال

اوتادا۔ وقال تعالیٰ: والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم ۔" مگر یہ زلزلہ ساری زمین کو تھا۔ خاص خاص مواضع میں زلزلہ آنا دوسری جگہ نہ ہونا اور جہاں ہونا وہاں بھی شدت و خفت میں مختلف ہونا اس کا سبب وہ نہیں جو عوام بتاتے ہیں، سبب حقیقی تو وہی ارادۃ اللہ ہے، عالم اسباب میں باعث اصلی بندوں کے معاصی "ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر" تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائیوں کا بدلہ ہے اور بہت کچھ معاف فرما دیتا ہے۔ اور وجہ وقوع کوہ قاف کے ریشہ کی حرکت ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے تمام زمین کو محیط ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اس کے ریشے زمین میں نہ پھیلے ہوں، جس طرح پیڑ کی جڑ بالائے زمین تھوڑی سی جگہ میں ہوتی ہے اور اس کے ریشے زمین کے اندر اندر بہت دور تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ اس کے لئے وجہ قرار ہوں اور آندھیوں میں گرنے سے روکیں، پھر پیڑ جس قدر بڑا ہوگا اتنے ہی زیادہ دور تک اس کے ریشے گھیریں گے، جبل قاف جس کا دور تمام کرۂ زمین کو اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے اس کے ریشے ساری زمین میں اپنا جال بچھائے ہوئے ہیں، کہیں اوپر ظاہر ہو کر پہاڑیاں ہو گئے، کہیں سطح تک آکر تھمے رہے جسے زمین سنگلاخ کہتے ہیں، کہیں زمین کے اندر ہے قریب یا بعید ایسے کہ پانی کی چوان سے بھی بہت نیچے۔ ان مقامات میں زمین کا بالائی حصہ دور تک نرم مٹی رہتا ہے جسے عربی میں سھل کہتے ہیں۔ ہمارے قرب کے عام بلاد ایسے ہی ہیں، مگر اندر اندر قاف کے رگ وریشہ سے کوئی جگی خالی نہیں۔ جس جگہ زلزلہ کے لئے ارادہ الٰہی عزوجل فرماتا ہے "والعیاذ برحمتہ ثم برحمۃ رسولہ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" قاف کو حکم ہوتا ہے کہ اپنے وہاں کے ریشے کو جنبش دیتا ہے، صرف وہیں زلزلہ آئے گا جہاں کے ریشے کو جنبش دی گئی، پھر جہاں خفیف کا حکم ہے اس کے محاذی ریشہ کو آہستہ ہلاتا ہے اور جہاں شدید کا امر ہے وہاں بقوت یہاں تک کہ بعض جگہ زمین پھٹ کر پانی نکل آتا ہے، یا عنف حرکت سے مادہ کبریتی مشتعل ہو کر نکلتے ہیں چیخوں کی آواز پیدا ہوتی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ زمین کے نیچے رطوبتوں میں حرارت شمس کے عمل سے بخارات سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں اور بہت جگہ دخانی مادہ ہے جنبش کے سبب منافذ زمین متسع ہو کر وہ بخار و دخان نکلتے ہیں۔ طبعیات میں پاؤں تلے کی دیکھنے والے انہیں کے ارادہ خروج کو سبب زلزلہ سمجھنے لگے حالانکہ ان کا خروج بھی سبب زلزلہ کا

مسبب ہے۔

امام ابوبکر ابن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابوالشیخ کتاب العظمہ میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی:

قال: خلق الله جبلا يقال له ق محيط بالعالم وعروقه الى الصخرة التى عليها الارض فاذا اراد الله ان يزلزله قريته امر ذلك الجبل فحرك العرق الذى يلى تلك القرية فيزلزلها ويحركها فمن ثم تحرك القرية دون القرية "

اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہیں جس پر زمین ہے جب اللہ عزوجل کسی جگہ زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے یہی باعث کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری بستی میں نہیں۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ الشریف مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

رفت ذوالقرنین سوئے کوہ قاف ۔۔۔ دید کہ را کز زمرد بود صاف
گرد عالم حلقہ کردہ او محیط! ۔۔۔ ماند حیراں اندراں خلق بسیط
گفت تو کوہی دگر ہا چیستند ۔۔۔ کہ بہ پیش عظم تو باز ایستند
گفت رگ ہائے من انداں کوہہا ۔۔۔ مثل من نہ بوند در فر و بہا
من بہر شہرے رگے دارم نہاں ۔۔۔ بر عروقم بستہ اطراف جہاں
خلق چو خواہد زلزلہ شہر مرا ۔۔۔ امر فرماید کہ جنباں عرق را
پس بجنبانم من آں رگ را بقہر ۔۔۔ کہ بداں رگ متصل بودست شہر
چو بگوید بس، شود ساکن رگم ۔۔۔ ساکنم و ز روئے فعل اندر تگم
گوید آنکس کہ نداند عقلش ایں ۔۔۔ زلزلہ ہست از بخارات زمیں
ایں بخارات زمیں نہ بود بداں ۔۔۔ زامر حق است و ازاں کوہ گراں
مور کہ بر کاغذ دید او قلم ۔۔۔ گفت با مور دگر ایں راز ہم
کہ عجائب نقشہا آں کلک کرد ۔۔۔ ہمچو ریحان و چو سوسن زار و رد
گفت آں مور اصبع ست آں پیشہ ور ۔۔۔ ویں قلم در فعل فرع ست و اثر

گفت آں مور سوم از بازوست کاصبع لاغر ز زورش نقش بست
ہمچنیں میرفت بالا تا یکے مہتر موراں فطن بود اندکے
گفت کز صورت نہ بیند ایں ہنر کاں بخواب و مرگ گردد بے خبر
صورت آمد چوں لباس و چوں عصا جز بعقل و جاں نجنبد نقشہا

بحر العلوم قدس سرہ فرماتے ہیں: ایں ردست بر فلاسفہ کہ میگویند بخارات درزمین محبوس می شوند بالطبع میل خروج کنند واز مصادمت ایں ابخرہ تفرق اتصال اجزائے زمین می شود وزمین درحرکت می آید وایںست زلزلہ، پس مولوی قدس سرہ رد ایں قول می فرمایند کہ قیام زمین از کوہہاست ورنہ درحرکت می ماند ہمیشہ پس آں کوہ جنبش میدہد زمیں را بامر اللہ تعالی۔

چیونٹیوں کی حکایت سے بھی ان سفہا کی تنگ نظری کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ جس طرح قلم کی حرکت انگلیوں کی قوت بازو سے، بازو کی طاقت جان سے ہے، تو نقش کہ قلم سے بنتے ہیں جان بناتی ہے مگر احمق چیونٹیاں اپنی اپنی رسائی کے موافق ان کا فاعل قلم، انگلیوں، بازو کو سمجھیں، یوں ہی ارادۃ اللہ سے کوہ قاف کی تحریک ہے، اس تحریک سے بخارات کا نکلنا زمین کا ہلنا ہے، یہ احمق چیونٹیاں جنہیں فلسفی یا طبیعی والے کہئے صدمۂ بخارات کو سبب زلزلہ سمجھ لئے، بلکہ نظر کیجئے تو یہ ان چیونٹیوں سے زیادہ کودن و بدعقل ہیں، انہوں نے سبب ظاہری کو سبب سمجھا انہوں نے سبب کے دو مسببوں سے ایک کو دوسرے کا سبب ٹھہرا لیا وباللہ العصمۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۱۹۰تا۱۹۲)

**﴿۳۴﴾ ان اللہ عندہ علم الساعۃ ج وینزل الغیث ج ویعلم مافی الارحام ط وماتدری نفس ماذا تکسب غدا ط وما تدری نفس بای ارض تموت ط ان اللہ علیم خبیر۔☆**

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا اور بتانے والا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے نہ بنانا چاہئے کہ کچھ نہیں پتہ کہ

موت کس زمین میں ہوگی۔ (فتاوی رضویہ جدید ۹/ ۲۶۵)

عجب نہیں کہ بعض وہ شخص جسے نصوص کے معانی اور عموم وخصوص کے مواقع کی پہچان نہیں، یوں کہنے لگے کہ جب تم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے روز ازل سے روز آخرتک کے تمام "ما کا ن و ما یکو ن" کا علم ثابت کیا تو اس میں وہ پانچ چیزیں بھی داخل ہوگئیں جنہیں سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا، پھر ان کا خدا سے مخصوص ہونا کدھر گیا۔

اقول: اے شخص تو کتنی جلد بھول گیا، کیا ہم نے تجھے القا نہ کیا کہ اللہ تعالٰی سے یہ خاص ہے کہ اپنی ذات سے علم ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو، رہا مطلق علم عطائی خود اللہ عزوجل کے ثابت کرنے اور ارشاد فرمانے سے اس کے بندوں کے لئے ثابت ہے، کیا تو نے نہ جانا کہ "ما کا ن و ما یکو ن" کا علم اس نبی کریم علیہ وعلی آلہ اکرم الصلاۃ والتسلیم کے لئے ہم نے اپنی طرف سے ثابت نہ کیا بلکہ اللہ تعالٰی نے ثابت کیا اور قرآن نے ثابت کیا اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ثابت کیا اور صحابہ نے ثابت کیا اور ان کے بعد کے ائمہ نے ثابت کیا جیسا کہ قرآن مجید کی آیتیں اور حدیثیں اور صحابہ کے اقوال اور علماء کی عبارتیں صاف اس پر دلالت کرتی ہیں، تو کہاں پھرے جاتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو، کیا اللہ کی آیتوں میں بعض سے بعض کو رد کرتے ہو حالانکہ تم قرآن پڑھتے ہو، کیا تمہیں علم نہیں، کیا تمہارے کان تک نہ پہنچا وہ جو ہم نے تمہیں سنایا کہ اللہ نے ایسی نفی کی جو ٹل نہیں سکتی اور اس طرح ثابت فرمادیا جس سے عدولی ممکن نہیں، تو دونوں میں تطبیق دینا واجب ہوا اور وجوہ تطبیق سے کانوں کو زیور پہنا چکے تو گویا تم کان لگاتے ہو اور سنتے نہیں اور آنکھ اٹھاتے ہو اور دیکھتے نہیں، اب اگر تو کہے کہ اللہ تعالٰی نے ان پانچ چیزوں کو گنا اور خاص ان کا ذکر کیا تو ضرور ہے کہ ان کو اپنے غیر پر اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہونے میں کوئی زیادتی ہو تو اللہ تعالٰی کا پتہ بتانا اور غیبوں میں جاری ہوتا ہے ورنہ ان کے خاص ہونے کی خصوصیت باطل ہوجائے گی کہ اب یہ بھی مثل اور غیبوں کے ہوگئیں کہ بتانے سے معلوم ہوجاتی ہیں۔

اقول اولا: ٹھہر جلدی سے بچ کہ جلدی لغزش لاتی ہے، تو روش مناظرہ پر گفتگو چاہے تو یہ دعوی تو نے کہاں سے نکال لیا کہ خاص ہونے میں ان کی کوئی خصوصیت ہے، آیت تو اس طرح ہے:

بیشک اللہ تعالٰی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کرے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ ہے جاننے والا بتانے والا۔

تو اس آیت میں اس کا بیان کہاں ہے کہ یہ پانچوں سب کے سب اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ خاص ہونے میں اور زیادہ خصوصیت، کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان پانچ سے بعض میں تو کوئی چیز ایسی ہے ہی نہیں جو حصر و تخصیص پر دلالت کرے، جیسے یہ ارشاد کہ پانی اتارتا ہے اور یہ ارشاد کہ پیٹ کی چیزیں جانتا ہے۔ اور ہم نہیں مانتے کہ صرف مقام حمد میں ذکر کرنا مطلقاً اختصاص کا موجب ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالٰی نے سمع و بصر و علم سے اپنی ذات کی مدح فرمائی اور ان سے اپنے بندوں کا بھی وصف کیا کہ فرماتا ہے: اس نے تمہارے لئے بنائے کان اور آنکھیں اور دل۔ اور اسی باب سے ہے موسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمانا: کہ میرا رب بہکتا نہیں اور انبیا بھی بہکنے سے پاک ہیں، اے قوم مجھ میں کوئی گمراہی نہیں۔

اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے: بیشک اللہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی ظلم سے منزہ ہیں، اللہ نے فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

ثانیاً: ہم نے اختصاص مانا مگر پانچ کو ان میں ایسی خصوصیت کیا ہے کہ اللہ کے بتانے کو بھی انکی طرف راہ نہ رہے کہ یہ اگر ہو تو مفہوم اللقب سے استدلال کے قبیل سے ہوگا (یعنی بعض اشیا کا نام لیکر جو حکم بیان کیا جائے وہ اس پر دلالت کرے کہ وہ حکم ان کے غیر میں نہیں) اور وہ باطل ہے۔ اصول میں اس کے بطلان پر دلائل قائم ہو چکے، اس لئے کہ آیت میں تو پانچ کا لفظ بھی نہیں جسے مفہوم عدد کی طرف پھیرو (یعنی کچھ گنتی گنا کر جو حکم بیان کیا جائے وہ دلالت کرے کہ اس سے زائد کے لئے یہ حکم نہیں) اور حدیث میں اگر پانچ کا لفظ آیا ہے تو اس سے قطع نظر کرکے جو اوپر ہم بیان کر آئے کہ حدیث احاد در بارۂ اعتقاد نا مفید اعتماد، ہم نہیں مانتے کہ ایسی جگہ عدد زیادہ کی نفی کرتا ہو، کیا تو نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وہ ارشاد نہ سنا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتنی کثیر عطاؤں سے خاص کیے گئے ہیں جنکی گنتی اور شمار نہ ہو سکے، اور حدیث دوسرے طریق سے یوں آئی کہ میں انبیا پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، تو پانچ چھ کی نفی کرے گا تو دونوں حدیثوں میں تناقض

ہو جائے گا۔ پھر ان فضائل کے شمار کرنے میں وہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں تو ہر ایک میں وہ بات کہی گئی ہے جو دوسری میں نہ شمار ہوئی۔ تو اگر یہ مانیں کہ عدد سے حصر سمجھا جاتا ہے تو صحیح حدیثیں کہ ائمہ کے نزدیک سب مقبول ہیں متعدد جگہ ایک دوسرے کی نفی کریں گی، اور بندۂ ضعیف نے جتنی حدیثیں اس روش پر چلیں ان کو اپنے رسالہ ''البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص'' میں جمع کیا تو انہیں پایا کہ دو سے دس تک گنتی ہے، اور ہر ایک میں وہ بات مذکور ہے جو دوسری میں نہیں، اور خصائص جو ان میں مذکور ہوئے تیس سے بھی بڑھ گئے، تو کہاں پانچ اور کہاں چھ، اور جو شخص جامع صغیر اور اس کے ذیل اور جمع الجوامع سے ثلث اور اربع اور خمس کے باب تفتیش کرے وہ یقین کرلے گا کہ ایسی جگہ عدد کہیں حصر کا حکم نہیں کرتی، اور شاید تو کہے کہ یہ سب تو ظاہر بات ہے مگر آخر خاص ان پانچ کے ذکر فرمانے میں کوئی نکتہ تو ہونا چاہئے۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں نکتہ ہے اور کیسا نکتہ بلند وبالا، جلالت نو طرز خوش نما، اور اس میں ایک لطف یہ ہے کہ وہابیہ جو اپنی ذلیل فہموں سے سمجھے یہ ان پر اس کے عکس کا حکم لگاتا ہے، تو کان لگا کر سن وہ جو اللہ سبحانہ وتعالی نے القا فرمایا، جان کہ ان پانچ کے سوا غیب اور بہت کثرت سے ہیں یہاں تک کہ ان پانچ کے جملہ افراد سب ملکر بھی اور غیبوں کے ہزارویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے، تو اللہ تعالی غیب کا غیب ہے اور وہ ہر چیز پر شاہد ہے، اور اس کی ہر صفت غیب ہے، اور برزخ غیب ہے، اور بہشت غیب ہے، اور دوزخ غیب ہے، اور حساب غیب ہے، اور نامہ اعمال غیب ہے، اور قیامت کے میدان میں جمع کیا جانا غیب ہے، اور قبروں سے اٹھانا غیب ہے، اور فرشتے غیب ہیں، اور ان کے سوا تیرے رب کے لشکر غیب ہیں، اور ان کے سوا اور غیب ہیں کہ جن کی جنسیں تک ہم نہیں گنا سکتے نہ کہ فردیں، اور معلوم ہے کہ یہ سب کے سب یا ان میں اکثر غیب ہونے میں ان پانچ سے بڑھ کر ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیۂ کریمہ میں ان میں سے کچھ ذکر نہیں فرمایا صرف یہی پانچ ذکر فرمائے، تو انہیں اس لئے نہیں گنایا کہ یہ غیبت وخفا کے اندر زیادہ داخل ہیں بلکہ بات یہ ہے کہ وہ زمانہ کاہنوں کا تھا، اور وہ کافر علم غیب کا ادعا رکھتے تھے، رمل سے، لزوم سے، قیافہ سے، عیافہ سے، زجر سے، طیر سے، اور پانسوں سے، اور ان کے سوا اپنی اور ہوسوں سے جو اندھیریوں سے ڈھانپی ہوئی تھیں، اور وہ ان چیزوں سے جو ہم نے ذکر کیں مثلاً ذات وصفات الہی اور آخرت اور فرشتے کچھ بحث نہ رکھتے تھے، اور نہ ان

چیزوں کے جاننے کی ان بربادی کی طرف بلانے والوں کی فنون میں کوئی راہ تھی، وہ تو یہی بات بکا کرتے تھے کہ مینہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا، اور پیٹ کا بچہ لڑکی ہے یا لڑکا، اور کسب اور تجارتوں کے حال اور یہ کہ ان میں کسے فائدہ ہوگا اور کسے نقصان، اور یہ کہ مسافر اپنے گھر پلٹے گا یا وہیں پردیس میں مرجائے گا، تو یہ چار چیزیں خاص ذکر کی گئیں بایں معنی کہ یہ چیزیں جن کے علم کا تم اپنے باطل فنون سے ادعا کرتے ہو ان کا علم تو اسی بادشاہ جلیل کے پاس ہے، بے اس کے بتائے اس کی طرف کوئی راہ نہیں، اور ان چار کے ساتھ علم قیامت کو بھی شامل فرمالیا کہ یہ بھی انہیں باتوں کی جنس سے تھی جن سے بحث کرتے تھے یعنی موت، تو اکا دکا آدمیوں کی موت سے بحث کرتے تھے اور قیامت تمام اہل زمین کی موت ہے، اور بیشک جو فن نجوم جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ اس فن کے زعم پر ستاروں کی دلالت خاص حادثوں کی بہ نسبت عام کے لئے بہت زائد ہے اور کسی ایک گھر کی خرابی یا ایک شخص کی موت کے لئے ان کے پاس کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس پر وہ اپنے زعم میں بھی یقین کرسکیں، اس واسطے کہ ستاروں کی نظریں اور جوگ اور باہمی نسبتیں اور دلالتیں جزئی باتوں میں اکثر ایک دوسرے کے خلاف پڑتی ہیں بلکہ کسی کے زائچہ پیدائش یا عمر کے زائچہ سال میں کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جو ستارا کسی گھر میں ہو یا اس کی طرف دیکھ رہا ہو وہ قوت وضعف کی باہم مزاحمت سے خالی ہو، تو اگر ایک طرف سے بدی پر دلالت کرتا ہے تو دوسری جانب سے بھلائی پر، اور وہ بس انکل دوڑاتے ہیں، اور ایک جانب کو ترجیح دیتے ہیں، اور جدھر کا پلا ان کے نزدیک جھکتا ہے اس پر حکم لگا دیتے ہیں مگر عالم میں انقلاب عام کے لئے ان کے یہاں ایک قاعدہ قرار پایا ہوا استمراری ہے اور وہ قران اعظم ہے یعنی دونوں اونچے ستاروں زحل ومشتری کا تینوں بروج آتشی حمل اسد قوس سے کسی کے اول میں جمع ہونا جیسا کہ زمانہ طوفان نوح علیہ الصلاۃ والسلام میں تھا، اور معلوم ہے کہ حساب سے آنے والے قران بھی یوں ہی معلوم ہوسکتے ہیں جیسے گزرے ہوئے اور یہ کہ وہ کتنے برس کے بعد ہوگا اور کیا ہوگا اور یہ کہ کس برج کے کس درجہ بلکہ کس دقیقہ میں ہوگا اور کس طرف ہوگا اور کتنے دنوں رہے گا اور ایک ستارہ دوسرے کو چھپالے گا یا کھلا رہے گا اور ان کے سوا اور باتیں ،اس لئے کہ ستارے تو ایک مضبوط حساب کے باندھے ہوئے ہیں، یہ زبردست جاننے والے کا اندازہ مقرر فرمایا ہوا ہے، تو قیامت کے ذکر سے ان پر توبیخ فرمائی گئی کہ تمہارے ان علموں کی

اگر کچھ حقیقت ہوتی جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو کسی ایک شخص کی موت جاننے سے قیامت کا علم تمہیں زیادہ جلد آجاتا مگر تم نہیں جانتے ،تم تو یوں ہی انکل دوڑائے جاتے ہو،توان پانچ چیزوں کے خاص ذکر کا یہ نکتہ ہے ،اللہ خوب جانتا ہے اور درستی فکر پر اللہ ہی کے لئے حمد ہے ،اسے خوب مضبوطی سے سمجھ لو کہ یہ اس کرم والے گھر (یعنی خانہ کعبہ کے فیضوں سے ہے اور نبی رحیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم کی مدد سے اس وقت تازہ ذہن میں آنے والا۔

ثالثا: ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ،اور اللہ عزوجل نے فرمایا تم فرمادو کہ آسمان وزمین میں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص پانچ چیزوں کو فرمایا اور اللہ عزوجل نے عام حکم فرمایا،اور ہم سب پر ایمان لائے ،اس لئے کہ خاص عام کی نفی نہیں کرتا تو ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے ،اور اس کے سوا اور غیب جوان سے علو وشرف و دقت ولطافت میں زائد ہیں انہیں بھی کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

اقول: بلکہ کوئی کچھ نہیں جانتا سوائے اللہ کے بلکہ حقیقی وجود کسی کے لئے نہیں سوا اللہ کے اور بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے تمام مقولوں میں سب سے زیادہ سچا لبیب کے اس قول کو فرمایا، سن لو ہر شئی بے حقیقت ہے سوا اللہ کے اور ہمارے یہاں قرار پاچکا ہے کہ لاالہ اللہ کے معنی عام لوگوں کے نزدیک تو یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ،اور خواص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی مقصود نہیں ،اور خاص الخاص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا ،اور جو نہایت کو پہنچ گئے ان کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں اور یہ سب معنی حق ہیں اور ایمان کا مدار پہلے پر ہے ،اور صلاح کا مدار دوسرے پر ،اور سلوک کا تمام تیسرے پر ،اور وصول الی اللہ کا مدار چوتھے پر ،اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب معنی میں سے پورا حظ عطا فرمائے اپنے احسان وکرم سے آمین۔

اور بیشک سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بیشک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں ،اور بیشک آپ اے طیب وطاہر آباء وامہات کے فرزند! تمام رسولوں

سے زیادہ شفاعت کے معاملہ میں اللہ سے قریب ہیں۔آپ میرے سفارشی بن جایئے جس دن آپ کے سوا کوئی سفارشی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔مسند امام احمد میں ہم کو یونہی روایت آئی (کہ اللہ کے سوا کوئی شئی نہیں) اگر چہ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں۔

اقول:سواد رضی اللہ تعالی عنہ نے اول اللہ کے سوا ہر چیز سے وجود کی نفی فرمائی۔

دوم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے غیبوں کا علم ثابت کیا کہ حضور کو تمام غیبوں پر امین بنایا،اور جو کسی چیز کو نہ جانتا ہو اس پر امین کیا ہوگا۔

سوم اس پر ایمان لائے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت عطا ہو چکی ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح مسلم میں فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی،نہ جیسے وہابیہ کہتے ہیں کہ ابھی حضور کو شفاعت نہیں دی گئی حضور کو قیامت ہی کے دن اس کا اذن ملے گا،وہ اس سے یہ قصد رکھتے ہیں کہ دنیا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد نہ کی جائے کہ وہ ابھی شفاعت پر قادر نہیں،اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے کہ اپنے خاص علاقہ والوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی بخشش چاہو۔اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہو کر خدا سے معافی چاہیں اور معافی مانگیں ان کے لئے رسول تو ضرور اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

ان آیتوں کو وہابیوں نے ایسا پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔

چہارم اس پر ایمان لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے نہ وہ جیسا کہ وہابیہ کا پیشوا (اسمعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں) کہتا ہے:اللہ تعالی جب کسی پشیمان توبہ کرنے والے کی بخشش کیلئے حیلہ کرنا چاہے گا تو جسے چاہیگا اسکا شفیع کردیگا کسی کی خصوصیت نہیں اور پشیمان توبہ کرنے والے کی قید اس واسطے ذکر کی کہ دہلوی مذکور کے نزدیک شفاعت ایسے ہی شخص کی ہوگی نہ اس گنہگار کی جس نے توبہ نہ کی۔

پنجم سواد بن قارب رضی اللہ تعالی عنہ نے وہابیہ پر رد فرمانے کے لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی۔

ششم پہلے جو یہ کہا تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے

اس سے ترقی کر کے شفاعت کو حضور ہی میں منحصر کر دیا اور یہی حق ہے، اور سب شفاعت کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور اللہ عزوجل کے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انبیاء کی شفاعت کا میں مالک ہوں اور کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

ہفتم انہوں نے ثابت کیا کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں حضور انہیں کام آئیں گے، اس میں پیشوائے وہابیہ (اسمعیل دہلوی) کا رد فرمایا جو یہ بک گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے بھی کام نہ آئیں گے، پھر اوروں کی کیا گنتی، تو ان عزت والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان تھوڑے سے الفاظ کا عظیم نفع دیکھو۔ اور بیشک حدیث ناطق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی یہ سب باتیں برقرار رکھیں، یہ سمجھ لو اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو ان سے فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا، عرض کریں گے: ہمیں کچھ علم نہیں۔

اقول: تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے اصل حقیقت پر کلام کیا اور اپنے علم سے بالکل نفی فرمائی اس لئے کہ سایہ جب اصل کے سامنے آتا ہے تو اسے کوئی دعوی نہیں رہتا۔ اور ملائکہ نے عرض کی پاکی ہے تیری ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا، تو ملائکہ نے حقیقت عطائی پر کلام کیا تو وہ استثنا لائے، تو انبیاء ملائکہ سے ادب میں زائد اور تعظیم میں بڑھ کر ہوئے، ان سب پر درود وسلام، پھر ملائکہ کو بھی یاد آیا تو وہ پلٹے اور حصر کر دیا کہ بیشک تو ہی ہے علم والا حکمت والا، یعنی تیرے سوا کسی کو علم نہیں۔ اور خلاصہ یہ کہ سب اللہ ہی کے واسطے ہے اور کہ کوئی بے عطائے الٰہی کچھ نہیں جانتا، تو بات اسی طرف پلٹے گی جو ائمہ کرام نے تحقیق فرمادی کہ نفی اس کی ہے کوئی بذات خود بے عطائے الٰہی جانے، اور ہمارے بعض اصحاب نے روض النفیر شرح جامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر سے نقل کیا کہ فرماتے ہیں: رہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اس کے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پانچ کو خود بخود کوئی نہیں جانتا سوا اس کے، لیکن کبھی خدا کے بتائے سے معلوم ہوتی ہیں کہ یہاں ان کے جاننے والے موجود ہیں اور ہم نے ان کا علم کئی شخصوں کے پاس پایا جیسا کہ ہم نے ایک گروہ کو دیکھا کہ انہیں معلوم تھا کہ کب انتقال کریں گے، اور پیٹ کے بچہ کو عورت کے زمانہ حمل میں جان لیا اور اس

سے پہلے، انتہی۔

میں کہتا ہوں اور امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور اور امام اجل نور الدین ابی الحسن علی لخمی شطنوفی کی بہجۃ الاسرار اور امام اسعد عبداللہ یافعی کی روض الریاحین اور خلاصۃ المفاخر اوران کے سوا اولیاء کرام کی اور کتابوں میں اولیاء کرام سے اس باب میں بہت روایات ہیں جن کا انکار نہ کریگا مگر محروم، اللہ ہمیں ان کی برکتوں سے محروم نہ فرمائے۔ اور اسی طرح امام ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں ان پانچ میں سے علم غیب عطا ہونے کی تصریح فرمائی جہاں فرماتے ہیں: انبیا اور اولیا کا علم اللہ ہی کے بتانے سے ہے اور ہم جو کچھ ان سے جانتے ہیں وہ انبیاء و اولیاء کے بتائے ہی سے ہے، اور یہ وہ علم الٰہی نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں سے ہے جو قدیم ازلی دائم ابدی ہیں، بدلنے اور حدوث و نقصان کی علامتوں اور ساجھے اور بانٹنے سے منزہ ہیں یہاں تک کہ فرمایا کہ اس کے منافی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بعض خاص بندوں کو غیبوں کا علم دینا، یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کی نسبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا انتہی۔

اور اسی لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ میں اسی حدیث کے نیچے کہ پانچ چیزیں ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یوں فرمایا: کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پانچ چیزوں کو بے خدا کے بتائے اپنی عقل سے کوئی نہیں جانتا، اس لئے کہ یہ پانچوں ان غیبوں میں سے ہیں جو بے اللہ عزوجل کے بتائے معلوم نہیں ہوتے۔

اور یہ ہیں امام اجل بدر الدین محمود عینی کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا: اس حدیث سے ثابت ہے کہ ان پانچوں غیبوں کے جاننے میں کسی کے لئے طمع کی جگہ نہیں اور بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیۂ کریمہ کو کہ اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان پانچ سے تفسیر فرمایا، تو جو کوئی ان پانچ میں سے کسی کا دعوی کرے اور اس علم کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم سے نہ بتائے وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے انتہی

تو دیکھو صرف اسے جھوٹا بتایا جو ان پانچ کا علم اپنے لئے بغیر واسطہ عالم" ما کان وما یکون" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے، تو نہایت بلند آواز سے پکار کر یہ فائدہ بتادیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچ غیبوں کو جانتے ہیں اور اولیاء میں سے جسے چاہیں بتادیتے

ہیں، ناگزیر علامہ ابراہیم بیجوری نے شرح بردہ شریف میں تصریح فرمادی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالی نے حضور کو یہ پانچ غیب بتادئے انتہی۔

اقول: یہ پانچ تو جیسا ہم بیان کرآئے نہایت کھلے ہوئے غیبوں میں سے ہیں جنکا شمار وہی جانے جس نے بتایا، جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وبارک وسلم۔ کیا ان ظاہر باتوں میں جو باڑہ کے کنارے رکھی ہوئی ہیں ان سے بخل کرے گا اور مضمون کو شنوائی نے جمیع النہایۃ میں بطور حدیث کے بیان کیا کہ بیشک مروی ہوا ہے کہ اللہ تعالی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ لے گیا یہاں تک کہ حضور کو ہر شے پر اطلاع بخشی انتہی۔

میں کہتا ہوں: اور بیشک ہم وہ آیتیں تلاوت کر چکے جو اس مطلب کی تصریح فرمارہی ہیں اور وہ صحیح حدیثیں جو اس مضمون کو صاف بتارہی ہیں۔ نیز اس میں بعض مفسرین سے یہ عبارت نقل کی کہ ان پانچ غیبوں کو اپنے پاس سے بذات خود اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ ان کا علم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہیں انتہی۔

میں کہتا ہوں: بلکہ اب تو وہ غیر خدا کے ساتھ خاص ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے علم میں واسطہ ہونا محال ہے، کتاب ابریز میں اپنے پیرومرشد ہمارے سردار عبد العزیز سے نقل فرمایا کہ اس آیت میں جو پانچ غیب مذکور ہیں ان میں سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اور پانچ غیب حضور پر کیوں کر مخفی رہیں حالانکہ حضور کی امت میں سے ساتوں قطب ان پانچوں کو جانتے ہیں حالانکہ وہ ساتوں غوث سے نیچے ہیں پھر کجا غوث، پھر کجا وہ جو تمام اگلوں پچھلوں کے سردار ہیں، وہ جو ہر شے کے سبب ہیں، وہ کہ ہر شے انہیں سے ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انتہی۔

میں کہتا ہوں: ساتوں قطب سے ابدال مراد ہیں کہ وہ ستر ابدال کے اوپر دونوں اماموں کے نیچے ہوتے ہیں جو غوث کے دونوں وزیر ہیں، نیز ابریز میں انہی سید رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ ان پانچ غیبوں کا معاملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کیونکر چھپا ہے حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں سے کوئی صاحب تصرف تصرف نہیں کرسکتا جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے انتہی۔ تو اے منکرو! ان کلاموں کو سنو اور اولیا اللہ کی تکذیب نہ کرو کہ ان کی

تکذیب دین کی بربادی ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالی مکر نے والوں سے انتقام لیگا، اللہ تعالی اپنے عارف بندوں کا صدقہ ہمیں پناہ دے، آمین۔

الحاصل قرآن کا کوئی رد کرنے والا نہیں کہ وہ ہر شے کے لئے تفصیل اور روشن بیان ہے، اور یہ کہ اس نے عالم میں کوئی بات اس میں اٹھا نہ رکھی اور ان آیتوں اور منفی علم غیب میں تطبیق ظاہر و روشن ہو چکی تو اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

رابعاً اقول: اور اللہ ہی کی قوت سے جولان کرتا ہوں، اے یہ شخص کہ دعوی کر رہا ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہونے میں اور سب غیبوں میں ان پانچ کو زیادہ خصوصیت ہے تو اس سے کیا مراد لیتا ہے یہ کہ ان میں سلب عموم ہے نہ ان کے غیر میں (یعنی ان کا علم محیط دوسرے کو نہیں) یا عموم سلب (یعنی دوسرا ان میں سے کچھ نہیں جانتا) تو پہلی تقدیر پر یہ ثابت ہوگا کہ ان پانچ کے سوا اللہ کے جتنے غیب ہیں سب بتادئے گئے تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالی نے انبیاء کرام یا خاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان پانچ کے سوا اپنے تمام غیب بتادئے جن میں کچھ باقی نہ رہا، رہے یہ پانچ یہ سب کے سب حضور کو نہ بتائے اگر چہ ان میں بعض بتا دیئے، بر تقدیر ثانی حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالی نے ان پانچ میں سے اصلا کوئی چیز کسی کو کبھی نہ بتائی بخلاف باقی غیبوں کے کہ ان میں سے جس کو چاہا بتادیا، پہلے معنی یقیناً باطل ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم رب الارباب کی ذات اور اس کی جملہ صفات کو ایسے کامل احاطہ کے ساتھ محیط ہو جس کے آگے اصلا پردہ نہ رہے، نیز حضور کا علم جملہ سلاسل متناہیہ کو محیط ہو جو غیر متناہی در غیر غیر متناہی بار ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ یہ سب کے سب ان پانچ سے الگ ہیں اور اس کے تو ہم اہلسنت قائل نہیں کہ وہابیہ جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان گھٹانے ہی پر کمر باندھی ہے، اور دوسرے معنی بھی کھلے باطل ہیں کہ ان پانچ میں سے بعض کا علم اس کے لئے جسے اللہ نے دینا چاہا ضرور ثابت ہے۔

خطیب اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ مجھ سے ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہما نے حدیث بیان فرمائی کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے ہو کر گذری حضور نے فرمایا: تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے، جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا، ام الفضل نے عرض کی: یا رسول اللہ میرے حمل کہاں

سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھالی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں، ارشاد ہوا: بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی۔ ام الفضل فرماتی ہیں: جب لڑکا پیدا ہوا، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچہ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منھ میں ڈالا اور اس کا عبداللہ نام رکھا، اور فرمایا: لیجاؤ خلفا کے باپ کو، میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا: بات وہی ہے جو ہم نے ان سے کہی، یہ خلیفوں کا باپ ہے یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا، یہاں تک کہ ان میں سے مہدی ہوگا۔

اقول: تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے، وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے، اور وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کے پیٹھ والے کے پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے، اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ خلیفوں کے باپ کو لے جا اور فرمایا: انہیں میں سے سفاح ہے، انہیں میں سے مہدی ہے،

اور مدینہ کے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوہارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں، جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المؤمنین سے فرمایا: اے پیاری بیٹی، خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمہارے برابر مجھ پر دشوار نہیں، اور میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کئے تھے کہ درختوں پر سے اتروالو تو اگر تم نے وہ کٹوا کر قبضے میں کر لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے اور وارث تمہارے دو بھائی اور تمہاری دو بہنیں ہیں تو اسے حسب فرائض اللہ تقسیم کر لینا۔ ام المؤمنین نے عرض کی: اے میرے باپ! خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی، میری بہن تو ایک اسما ہے دوسری کون ہے؟ فرمایا: وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے، میرے علم میں وہ لڑکی ہے۔

اور ابن سعد نے طبقات میں یوں روایت کی کہ صدیق نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے

پیٹ میں ہے میرے دل میں الہام کیا گیا کہ وہ لڑکی ہے، تو اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو، اس پر ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

اور بیشک بکثرت احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ بچہ دان پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ بچہ کی صورت بناتا ہے نر اور مادہ، اور خوبصورت اور بدصورت، اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھتا ہے، اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت، تو وہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے، اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس پر کیا گزریگا۔

اور صحیحین میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے خیبر کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: واللہ کل ضرور یہ نشان اس مرد کو دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کرے، وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ دوسرے دن وہ نشان حضور نے مولی علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کر کے بیان فرمائی تو حضور کو یقیناً معلوم تھا کہ میں کل کیا کروں گا،

اور بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضور کا وصال اقدس مدینہ طیبہ میں ہوگا، تو انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمہاری زندگی اور ہمارا انتقال بھی وہاں ہے جہاں تمہاری موت، یہ حدیث مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی۔

اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا: اے معاذ قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد (دنیا میں) نہ ملے گا اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گزرے۔ یہ حدیث امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی۔

اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے، وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس سے بتایا کہ یہ فلاں کافر کے پچھڑنے کی جگہ ہے، اور یہ فلاں کی، انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں

ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا وہیں اس کی لاش گری، اس سے اصلا تجاوز نہ کی۔

اور انہیں کی حدیث میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے، قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقرر فرمادی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی، یہ بھی مسلم کی روایت ہے۔

اور یہ ہیں ہمارے سردار علی کرم اللہ تعالی وجہہ جب وہ رات آئی جس کی صبح انہوں نے شہادت پائی، رات میں بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نظر فرماتے، اور فرماتے خدا کی قسم نہ میں غلط کہتا ہوں نہ مجھ سے غلط کہا گیا، یہ وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا، اور بطیں حضور کی طرف حضور کے مواجہہ میں چلاتی ہوئی آئیں لوگوں نے ان کو ہانکا فرمایا رہنے دو کہ یہ نوحہ کررہی ہیں۔

اور رسول اللہ کے صحابہ میں سے ایک صحابی اقرع بن شفی رضی اللہ تعالی عنہ یقیناً جانتے تھے کہ کس زمین میں ان کا انتقال ہوگا۔

اور ہم پہلے بیان کرآئے ہیں کہ اس بارے میں کلام اصحاب کرام و اولیائے عظام (اللہ ہمارے لئے انہیں دونوں جہان میں نفع بخش فرمائے) ایک سمندر ہے جس کی تھاہ نہیں ملتی اور اسکے پانی کا سارا انبوہ کھینچے نہیں کھنچتا لیکن میں ایک حدیث جو قائم مقام بہت سی حدیثوں کے ہے ذکر کرتا ہوں جس سے منکر کا سینہ پھٹ جائے اور خبیث دل جل جائے۔

امام اجل عارف افضل ولی اکمل، شیخ القراء عمدۃ العلماء زبدۃ العرفا، سیدنا امام ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی مصری وہ ہیں جن کی شاگردی کا شرف امام اجل ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد جزری صاحب حصن حصین نے اختیار کیا، اور انکی مجلس میں امام فن رجال شمس ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے حاضری دی، اور طبقات قراء میں ان کو ذکر کیا اور انہیں سراہا، اور امام اجل عارف باللہ عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرآۃ الجنان میں انہیں امام کہا، اور بڑے بڑے جلالت وعظمت والے القاب سے ادا کیا، اور امام جلیل القدر جلال سیوطی نے حسن المحاضرہ میں امام یکتا فرمایا، وہ اپنی کتاب مستطاب چمکانے والی انوار کی، اسرار کی جامع جو اس کے لائق کہ سینوں پر خنجروں سے تحریر کی جائے، یعنی بہجۃ الاسرار و معدن الانوار وہ کہ جس کے متعلق شیخ عمر عبدالوہاب فرضی حلبی نے فرمایا کہ درحقیقت میں نے اس میں

تلاش کیا تو میں نے کوئی نقل ایسی نہ پائی جس کی متابعت کرنے والے نہ ہوں اور اکثر نقول اس میں وہ ہیں جنہیں امام یافعی نے اسنی المفاخر اور نشر المحاسن اور روض الریاحین اور شمس الدین ترکی حلبی نے بھی کتاب الاشراف میں نقل کیا، یوں ہی نقل کیا کشف الظنون میں۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے اس کو کوتاہ بیں کی اعانت ہی کے لئے ذکر کیا ورنہ آفتاب محتاج توصیف نہیں۔

سیدی عارف باللہ جلیل القدر مکارم النہر خالصی قدس سرہ جو کہ اجل خلفائے سیدی علی بن ہیتی سے ہیں (اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع دے) اور یقیناً دیدار فرحت آثار ولی اولیاء دستگیر دو عالم غوث الاعظم والمعظم سے مشرف ہوئے، اور کہتے ہیں کہ میری آنکھ نے محی الدین عبدالقادر جیسا پیر نہ دیکھا رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم اجمعین۔ جس کی عبارت یہ ہے:

ہمیں خبر دی شیخ ابوالفتح داؤد بن ابی المعالی نصر بن شیخ ابی الحسن علی بن شیخ ابی المجد مبارک ابن احمد بغدادی حریمی حنبلی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی میرے والد نے کہا: میں نے اپنے دادا ابوالمجد رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں ایک دن شیخ مکارم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ان کے گھر نہر خالص پر تھا تو میرے دل میں خطرہ گزرا کہ کاش میں حضور کی کچھ کرامت دیکھتا تو حضور نے مسکراتے ہوئے میری طرف التفات فرمایا: عنقریب پانچ شخص ہمارے پاس آئیں گے ان میں سے ایک عجمی ہے گورا سرخ رنگ والا اس کے سیدھے رخسار پر تل ہے اسکی عمر کے نو مہینے باقی ہیں، پھر اسے بطائح میں شیر پھاڑ ڈالے گا پھر اسے اللہ تعالی اٹھائے گا اور دوسرا عراقی سرخ سفید کا نا لنگڑا ہمارے پاس ایک مہینہ مریض رہے گا پھر مرجائے گا، اور ایک مصری گندم گوں اس کے بائیں ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں گی، بائیں ران میں نیزے کا کونچہ ہوگا جو اسے تیس برس سے پہنچا ہوگا۔ ہندوستان میں بحالت تجارت بعد تیس برس کے مرے گا، اور ایک شامی گندمی رنگ انگلیوں پر گٹا پڑا ہوا وہ زمین حریم میں تیرے گھر کے دروازہ پر مرے گا بعد سات برس تین مہینے سات دن کے، اور ایک یمنی گورا وہ نصرانی ہے، اس کے لباس کے نیچے زنار (جنیو) ہے، اپنے ملک سے تین برس ہوئے نکلا اور اس نے کسی کو نہ بتایا تا کہ مسلمانوں کی جانچ کرے کہ کون اس کا اظہار حال کرتا ہے اور یقیناً عجمی نے بھونا ہوا گوشت چاہا، اور عراقی نے بط چاول کے ساتھ، اور مصری نے شہد کے ساتھ گھی، اور شامی نے شامی سیب، اور یمنی نے انڈا نیم برشت چاہا، اور کسی نے اپنی خواہش دوسرے کو نہ بتائی اور عنقریب

ہمارے پاس ان کے کھانے اوران کی خواہشات بہ کثرت ہر جگہ سے ہمارے پاس آئیں گی وللہ الحمد ابوالمجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم ذرا دیر نہ ہوئی تھی کہ پانچوں آگئے جیسا کہ شیخ نے بیان کیا تھااوران کے حلیوں میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔ میں نے مصری سے اس کی ران کے زخم کا حال دریافت کیا تو اسے میرے پوچھنے سے اچنبھا ہوااور کہا کہ یہ زخم مجھے تیس برس ہوئے جب پہنچا تھا۔ پھرایک شخص آیااوراس کے ساتھ ان کی تمام خواہشوں کی تمام اقسام تھیں وہ حضرت شیخ کے سامنے رکھدیں تو شیخ نے اسے حکم دیااس نے ہرایک کے سامنے اس کی خواہش کی چیز رکھ دی اوراس سے کہا کہ جو تم چاہتے ہو وہ کھاؤ تو انہیں غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو یمینی نے شیخ سے عرض کیا کہ اے سردار کیا تعریف ہے اس شخص کی جو مخلوق کے بھیدوں پر آگاہ ہے، فرمایا بے شک وہ جانتا ہے کہ تو نصرانی ہے اور تیرے کپڑوں کے نیچے زنار ہے، تو وہ شخص چیخ پڑااور شیخ کی طرف کھڑا ہوااور اسلام لایا تو شیخ نے فرمایا کہ اے میرے لڑکے ہروہ شخص جس نے مشایخ سے تجھے دیکھا تو یقیناً تیرا حال جان لیا لیکن وہ جانتے تھے کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر ہے وہ تیری بات سے رکے فرمایا بلا شبہ انکی وفات ویسی ہی ہوئی جیسے شیخ نے خبر دی تھی اسی وقت مذکور پر اور بعینہ اسی جگہ بلا تقدیم وتاخیر کے اور عراقی مراشیخ کے پاس اسی زاویہ میں بعداس کے کہ مہینہ بھر مریض رہااور میں اس کے جنازہ کے نمازیوں میں تھااور شامی مرا ہمارے پاس حریم میں میرے گھر کے دروازہ پر پڑا تھا، اور آواز دی گئی تو میں باہر آیا تو ناگاہ وہ ہمارا رفیق شامی تھا اس کی موت میں اوراس کے وقت میں کہ میں اس کے ساتھ شیخ سے ملا تھا سات برس تین مہینے سات دن تھے رحمتہ اللہ تعالی علیہ۔ تو دیکھو یہ خادم خادمان خدام حضور علیہ الصلوۃ والسلام انہوں نے ایک جان کے متعلق بہتر (۷۲) غیبوں کی خبر دی جن میں راز درون سینہ، مرنے کی جگہ اور موت کے اوقات اور موت کے اسباب اور وہ کل کیا کرے گا اوراس کے ماسوااور اگر تجھے شک ہو جو میں نے تعداد ذکر کی تو پھر گن۔ اطلاع اوپر خطرہ ابوالمجد کے خبر دینا کہ عنقریب ہمارے پاس آئیں گے پانچ آدمی، ایک ان میں کا عجمی ہے، دوسرا عراقی، تیسرا مصری، اور چوتھا شامی، اور پانچواں یمینی، یہ آٹھ غیب ہوئے۔ پھر عجمی کے متعلق گیارہ غیب کہ وہ گورا ہوگا، اس کی سپیدی میں سرخی ملی ہوگی، اوراس کے تل ہوگا، اور وہ اس کے رخسار پر اور یہ رخسار سیدھا ہوگا ، اور گوشت کی خواہش کرے گا، اور اسکی خواہش بھنے ہوئے گوشت کی ہوگی نہ پکے ہوئے یا سو

کھے کی، اور وہ نو مہینے بعد مرے گا، اور اس کی موت شیر کے پھاڑنے سے ہوگی، اور یہ بطائح میں ہوگی، اور وہیں دفن کیا جائے گا۔ اور وہاں سے منتقل نہ ہوگا اور یہیں سے اس کا حشر ہوگا۔ یونہی متعلق بعراقی گیارہ غیب ہیں۔ وہ گورا ہے، اور اس میں سرخی جھلکتی ہے، اور آنکھ میں پھلی ہے، اور اسکے پاؤں میں لنگ ہے، اور بط چاہے گا، اور یہ کہ اسے چاولوں کے ساتھ کھائے گا، اور یہ شخص بیمار ہوگا، اور ایک مہینہ تک مرض میں ممتد رہے گا، اور اسی سے مر جائیگا، اور یہاں مرے گا ، اور ایک مہینہ بعد مریگا۔ اور مصری کے متعلق پندرہ غیب ہیں، یہ کہ وہ گندم گون چھنگا اور چھٹی انگلی الٹے ہاتھ میں ہوگی، اور اس کے نیزے کا کونچہ ہوگا اور اس کی ران میں ہوگا وہ الٹی ران ہو گی، اور یہ زخم اسے اس کا پورا نہ ہوگا، اور تیس برس کا ہوگا، اور یہ شہد کی خواہش کریگا، بلکہ خالص شہد نہیں گھی سے ملا ہوا۔ اس کا کسب تجارت ہوگی، اور تجارت گاہ اس کی ہندوستان میں ہوگی، اور اپنی آخر عمر تک تجارت ہی کرتا رہے گا، اور وہ ہندوستان میں مرے گا، اور اسکی موت بیس برس کے بعد ہوگی۔ اور شامی کے متعلق نو غیب، گندمی رنگ کا ہوگا جس میں سپیدی غالب ہوگی، موٹے موٹے گٹے پڑی ہوئی انگلیوں والا ہوگا، اور سیب کی خواہش کرے گا، اور شامی سیب چاہے گا، زمین حریم میں مرے گا، اور اسکی موت ابوالمجد کے گھر کے دروازہ پر ہوگی، اور اسکی عمر سے سات برس اور مہینوں میں تین اور ایام میں سے سات باقی ہیں۔ اور یمینی کے متعلق آٹھ، یہ کہ وہ گورا ہوگا اور یمینی گندم گون ہوتے ہیں، وہ نصرانی ہے، اس کے کپڑوں کے نیچے زنار رہے (جنیو) اور اپنے ملک سے مسلمانوں کے امتحان کے لئے نکلا، اور اسے نکلے ہوئے تیس برس ہوئے، اور اس نے اپنی نیت کی کسی کو خبر نہ کی، نہ گھر والوں کو نہ اہل شہر کو، اور اسکی خواہش انڈا ہے اور یہ کہ انڈا نیم برشت تو یہ باسٹھ (٦٢) غیب ہوئے۔ اور پانچ یہ کہ ان سے کوئی دوسرے کی خواہش پر مطلع نہ ہوا۔ اور پانچ یہ کہ ہر ایک کی خواہش کی چیز ہمیں غیب سے ملے گی، تو یہ بہتر (٧٢) غیب پورے ہوئے۔ تو پاکی اس کے لئے جس نے عطا کیا جو چاہا جسے اپنے بندوں میں سے اور اسی کے لئے حمد ہے۔

(الدولۃ المکیۃ ٣٠٥ تا ٣٧٥)

# سورۃ السجدۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

(۱۱) قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم الٰی ربکم ترجعون۔☆

تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن جریر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں۔"وکل ملک الموت بقبض ارواح المومنین والملئکۃ"۔یعنی ملک الموت مسلمانوں اورفرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

الامن والعلی (۱۵)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۴﴾ماجعل اللہ لرجلٍ من قلبین فی جوفہٖ ج وماجعل ازواجکم الّٰئِیْ تظٰھرون منھن امھٰتکم ج وماجعل ادعیآءکم ابناءکم ط ذٰلکم قولکم بافواھکم ط واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔☆

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ۔ اور تمہاری ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منھ کا کہنا ہے ۔ اور اللہ حق فرماتا ہے ۔ اور وہی راہ دکھاتا ہے ۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلب وہ عضو ہے کہ سلطان اقلیم بدن و محل عقل و فہم و منشائے قصد و اختیار و رضا و انکار ہے ، ایک شخص کے دو دل نہیں ہوسکتے ، دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند ۔ آیۂ کریمہ میں رجل نکرہ ہے اور تحت نفی داخل ہے تو مفید عموم و استغراق ہے ، یعنی اللہ عزوجل نے کسی کے دو دل نہ بنائے نہ کہ فقط اس شخص خاص کی نسبت انکار فرمایا ہو ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : " الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا و ھی القلب " سنتے ہو بدن میں ایک پارہ گوشت ہے کہ وہ ٹھیک ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سنتے ہو وہ دل ہے ۔

تو اگر کسی کے دو دل ہوں ان میں ایک ٹھیک رہے ایک بگڑ جائے تو چاہئے معاً ایک آن میں سارا بدن بگڑا اور سنبھلا دونوں ہوا اور یہ محال ہے ۔ جو دو دل ہوں ۔ ایک نے ارادہ کیا یہ کام کیجئے ، دوسرے نے ارادہ کیا نہ کیجئے ، تو اب بدن ایک کی اطاعت کرے گا ، یا دونوں کی ، یا کسی کی نہیں ۔ ظاہر ہے کہ دونوں کی اطاعت محال ہے اور کسی کی نہ ہو تو ان میں کوئی قلب نہیں کہ قلب تو

وہی ہے کہ بدن اسی کے ارادے سے حرکت وسکون ارادی کرتا ہے،اور اگر ایک کی اطاعت کریگا دوسرے کی نہیں تو وہ جس کی اطاعت کریگا وہی قلب ہے،اور دوسرا ایک بد گوشت ہے کہ بدن میں صورت قلب پر پیدا ہو گیا۔جیسے کسی نے کے پنجے میں چھ انگلیاں ہیں۔اور بعض کے ایک ہاتھ میں دو ہاتھ لگے ہوتے ہیں،ان میں جو کام دیتا ہے اور ٹھیک موقع پر ہے وہی ہاتھ ہے دوسرا بد گوشت ہے۔ڈاکٹروں کا بیان اگر سچا ہو تو اس کی یہی صورت ہوگی کہ بدن میں ایک بد گوشت بصورت دل زیادہ پیدا ہو گیا ہوگا۔ہاتھ میں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصلی اور زائد دونوں ہاتھ کام دیں۔مگر قلب میں یہ ناممکن ہے۔آدمی روح انسانی سے آدمی ہے اور اسی کے مرکب کا نام قلب ہے،اور روح انسانی متجزی نہیں کہ آدھی ایک دل میں رہے آدھی دوسرے میں۔ تو جس سے وہ اصالۃً متعلق ہوگی وہی قلب ہے دوسرا سلب ہے۔اور آیۂ کریمہ میں " یصورکم فی الارحام کیف یشاء " فرمایا ہے کہ ماں کے پیٹ میں تمہاری تصویر بناتا ہے جیسے وہ چاہے۔یہ نہیں فرمایا کہ "کیف تشاؤن وبخیالاتکم تخترعون" جیسی تم چاہو اور اپنے خیالات میں گڑھو ویسی ہی تصویر بنادے۔یہ محض باطل ہے اور اس نے اپنی مشیت بتادی کہ کسی کے جوف میں میں نے دو دل نہ رکھے تو اس کے خلاف تصویر نہ ہوگی۔واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۱۹۴ تا ۱۹۵)

**﴿۲﴾ النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھٰتھم ط واولو الارحام بعضھم اولٰی ببعض فی کتٰب اللہ من المؤمنین والمھٰجرین الآ ان تفعلوآ الٰی اولیٰئکم معروفًا ط کان ذلک فی الکتٰب مسطورًا۔☆**

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجروں کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو یہ کتاب میں لکھا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں تمام مسلمین کے ولی احق واقدم خود حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

النبی اولی با لمؤ منین من انفسھم " نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اولی با لمؤمنین من انفسھم "۔ رواہ احمد والشیخا ن والنسا ئی وابن ما جۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ " میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں۔ اسے امام احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔

تو جو نماز جنازہ قبل اطلاع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگ پڑھ لیں پھر اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعادہ فرمائیں تو یہ وہی صورت ہے کہ نماز اول غیر ولی احق نے پڑھی، ولی احق اختیار اعادہ رکھتا ہے، اسے ان مجتہد صاحب کی صورت سے کچھ علاقہ نہ ہوگا خصوصا جب کہ پہلے سے ارشاد فرمایا ہو کہ فلاں مریض جب انتقال کرے ہمیں خبر دینا کہ آخر یہ ارشاد اسی لئے تھا کہ خود نماز پڑھنے کا قصد تھا تو اگر اوروں کا پڑھنا ثابت ہو تو صرف بے اذن ولی نہیں بلکہ خلاف اذن ولی ہوگا اگر چہ ان کا اطلاع نہ دینا بمقتضائے ادب ومحبت ہو جیسا کہ سکینہ سوداء خادمہ مسجد ام محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معاملہ میں ہے، جب اس کا انتقال ہو مجھے خبر دینا (ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگانا خلاف ادب جانا (ابن ابی شیبہ کی روایت موصولہ میں حدیث سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے (یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں، "قال فد فنھا" یہ خیال کر کے دفن کر دیا) صبح حضور کو خبر ہوئی، فرمایا: الم امرکم ان تؤذنونی بھا " کیا میں نے تم کو حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر دینا۔ عرض کی: "یا رسول اللہ کرھنا ان نخرجك لیلا اونو قظك " یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! ہمارے دلوں کو گوارا نہ ہوا کہ رات میں حضور کو باہر آنے کی تکلیف دیں، یا حضور کو خواب راحت سے جگائیں (کہ حضور کا خواب بھی تو وحی ہے کیا معلوم کہ اس وقت حضور خواب میں کیا دیکھتے سنتے ہوں)

صحیح بخاری شریف میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: "فحقروا شانها" صحیح مسلم میں انہی سے ہے:" وكانهم صغروا امرها" یعنی یہ خیال کیا کہ وہ اس قابل نہ تھی کہ اس کے جنازہ کے لئے حضور کو جگا کر اندھیری رات میں باہر لے جائیں۔

مسند امام احمد میں حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:" لا تفعلوا ادعونی لجنائزکم" ایسا نہ کرو مجھے اپنے جنازوں کے لئے بلایا کرو۔

سنن ابن ماجہ میں حدیث زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے حضور نے فرمایا:

فلا تفعلوا ، ما مات منكم ميت ما كنت بين اظهركم الا أذنتمونى به فان صلاتی له رحمة۔

ایسا کبھی نہ کرنا جب تک میں تم میں تشریف رکھوں جو شخص مرے مجھے خبر ضرور دینا کہ میری نماز اس کے حق میں رحمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اقول وباللہ التوفیق: ابن حبان اپنی صحیح اور حاکم مستدرک میں حضرت یزید بن ثابت انصاری برادر اکبر زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں:

قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلما وردنا البقيع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا أذنتمونى بها قالوا كنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا لا عرفن ما مات منكم ميت ما كنت بين اظهركم الا أذنتمونى به فان صلاتى عليه رحمة۔

یعنی ہم ہمراہ رقاب اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر چلے جب بقیع پر پہنچے ایک قبر نظر آئی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، لوگوں نے عرض کی: فلاں عورت ہے۔ حضور نے انہیں پہچانا، فرمایا: مجھے کیوں نہ خبر کی؟ عرض کی: حضور دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضور کا روزہ تھا۔ فرمایا: ایسا نہ کرو جب تم میں کوئی مسلمان مرے مجھے خبر کر دیا کرو کہ میرا اس پر نماز پڑھنا رحمت ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ واقعہ حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غیر ہے، وہاں یہ تھا کہ اندھیری رات تھی ہمیں گوارا نہ ہوا کہ حضور کو جگائیں، یہاں یہ ہے کہ دوپہر کا وقت تھا حضور آرام فرماتے

تھے، حضور کو روزہ تھا، اور دونوں حدیثوں میں وہی ارشاد اقدس ہے کہ ایسا نہ کرو ہمیں اطلاع دیا کرو۔ اب خواہ یوں کہ ایک واقعہ کے حضار اور تھے اور دوسرے واقعہ کے لوگوں کو اس حکم کی خبر نہ تھی، خواہ یوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے اس امر کو ارشادی محض بہ نظر رحمت تامہ حضور روف رحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم خیال کیا، نہ ایجابی۔ لہذا جہاں تکلیف کا خیال ہوا ادب و آرام کو مقدم رکھا، بہرحال ایسے وقائع ان سب وجوہ مذکور کے مورد ہیں۔ ایک بار کے فرمان سے، کہ خبر دے دیا کرو، باقی بار کا بعد اطلاع اقدس ہونا ثابت نہیں ہوسکتا، کما لا یخفی ،

لاجرم طبرانی نے حصین بن وحوج انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی:

ان طلحة بن البراء مرض فاتا ہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لأریٰ طلحة الا قد حدث فیہ المو ت فاذنونی بہ وعجلو ا افلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی سا لم بن عوف حتی تو فی ، وکا ن قال لاھلہ لما دخل اللیل اذا مت فا دفنو نی ولا تدعوا رسول اللہ فانی اخا ف علیہ الیھو د ان یصاب بسببی فا خبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین اصبح ملخصا الحدیث "

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ فرما گئے کہ اب ان کا وقت آیا معلوم ہوتا ہے، مجھے خبر کر دینا اور تجہیز میں جلدی کرنا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محلہ بنی سالم تک نہ پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہوگیا اور انہوں نے رات آنے پر اپنے گھر والوں کو وصیت کردی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضور اقدس کو نہ بلانا، رات کا وقت ہے مجھے یہود سے اندیشہ ہے مبادا حضور کو میرے سبب سے کوئی تکلیف پہنچے۔ ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، صبح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔ وباللہ التوفیق۔

ثم اقول وباللہ استعین: حقیقت ولایت سے قطع نظر کر کے یہاں ایک لطیف تر تقریر ہے کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر فائض ہوئی، نماز جنازہ شفاعت ہے " کما صرحت بہ الا حادیث " جیسا کہ احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔

احمد و مسلم وابوداؤد وابن ماجہ کی حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالی اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے۔

احمد و مسلم ونسائی نے ام المومنین وانس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما اور ترمذی نے صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مـــا مـن میـت تـصـلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه " جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔

اور مالک شفاعت صرف حضور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، اور جو کوئی شفاعت کرے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نیابت سے کرے گا۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اعـطیت الشفاعة :رواہ البخا ری ومسلم والنسائی عن جا بر بن عبد الله رضی الله عنهما فی حدیث اعطیت خمساً لم یعطهن احد من الانبیا ء قبـلـی " شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی ہے۔اسے بخاری مسلم اور نسائی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔اس حدیث میں کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کے انبیاء کو نہ ملیں۔

حضور شافع شفیع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا کـا ن یـو م القیٰمة کنت اما م النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فـخـر : رواہ احـمـد والترمذی وابن ما جة والحاکم با سانید صحیحة عن ابی بن کعب رضی الله تعالی عنه "روز قیامت تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور انکی شفاعت کا مالک میں ہوں اور یہ بات کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔اسے امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے صحیح سندوں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔

تو جو شفاعت بے اذن والا کوئی کرے وہ فضولی کا تصرف ہے کہ اذن مالک پر موقوف رہے گا۔مالک اگر جائز کردے جائز ہو جائے گا اور اگر آپ ابتدائے تصرف کرے تو باطل۔

" فـا ن البات اذطرء علی مو قو ف ابطله کما نص علیه الفقها ء فی غیر ما مسئله "اس لئے کہ قطعیت والا جب کسی موقوف پر طاری ہو تو اسے باطل کردیتا ہے جیسا کہ فقہا نے متعدد مسائل میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔

مثلاً عمر و ملک زید بے اذن زید بیع کردے، زید خبر پا کر روا رکھے روا ہے، اور اگر خود از سر نو عقد بیع کرے تو ظاہر ہوگا کہ عقد فضولی پر قناعت نہ کی، اب عقد یہی عقد مالک ہوگا نہ عقد فضولی۔ تو صورت مذکورہ میں جس میت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود نماز پڑھیں یہ اعادہ نماز نہ ہوگا، بلکہ نماز اول یہی قرار پانی چاہئے۔ بحمد اللہ تعالیٰ یہی معنی ہیں ہمارے بعض ائمہ کے فرمانے کے کہ نماز جنازہ کا فرض حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بے حضور کے پڑھے ساقط نہ ہوتا تھا یعنی حضور خود پڑھیں یا دوسروں کو اذن دیں۔

"کما فعل فی الغال و کان یفعله اولا فی من مات مدیوناً ولم یترک وفاء

"جیسا کہ مال غنیمت کے اندر خیانت کرنے والے کے ساتھ کیا، پہلے اس مدیون کے ساتھ ایسا کرتے تھے جو ادائے دین کے لئے کچھ چھوڑ نہ جائے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۲۹۱ تا ۲۹۶)

**﴿۱۳﴾ واذ قالت طآئفة منهم یٰاهل یثرب لا مقام لکم فارجعوا و یستاذن فریق منهم النبی یقولون ان بیوتنا عورة ط وما هی بعورة ج ان یریدون الا فرارًا۔☆**

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے مدینہ والو یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہکر کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قول کفار کی حکایت فرماتے ہوئے ارشاد باری ہے۔ اے اہل یثرب! تمہارے لئے مقام نہیں یعنی جائے قرار نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۲۳۴)

،،یثرب کا لفظ فساد و ملامت سے خبر دیتا ہے، وہ ناپاک اسی طرف اشارہ کرکے یثرب کہتے۔ اللہ عزوجل نے ان پر رد کے لئے مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھا۔

**عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرِبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللهَ، هِیَ طَابَةٌ، هِیَ طَابَةٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمَّی الْمَدِينَةَ طَابَةً۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

(فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱)

**﴿۲۱﴾ لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الأخر وذكر الله كثيرًا۔☆**

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کریمہ میں مولیٰ جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے طریق وروش پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف، ہماری یاد، ہم سے امید، قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتی کہ نصاری ویہود ومجوس وہنود تمام جہان جانتا ہے کہ اس سرور جہان وجہانیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی، محافظت فرمائی، تو کید فرمائی، ہدایت فرمائی، معاذ اللہ کبھی تجویز کے خلاف گنجائش نہ پائی۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۲۳)

ہم یہاں بعض احادیث حلیہ کریم یاد کریں کہ ذکر حبیب نور عین وسرور جاں وشادابی دل وسیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حدیث:(۱) جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر شعر اللحیۃ " رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔ رواہ مسلم وعنہ عند ابن عساکر کثیر شعر الراس واللحیۃ۔

حدیث:(۲) ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخماً مخفماً یتلأ لؤ وجھہ تلألؤ القمر لیلۃالبدر وازھر اللون واسع الجبین کث اللحیۃ" حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرۂ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی'' رواہ الترمذی فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی الشعب ورواہ ایضا فی الدلائل وابن عساکر فی التاریخ "

حدیث:(۳) امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں:

بابی وامی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ "میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی" رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ۔

حدیث:(۴) وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالی عنہ "کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضخم الھامۃ عظیم اللحیۃ" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ رواہ البیھقی

حدیث:(۵) امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیض اللون مشر بابحمرۃ اوحج العینین کث اللحیۃ '' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی۔

حدیث:(۶) انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

کا ن رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن النا س قواماً واحسن النا س وجھا واطیب النا س ریحا والین النا س کفا و کا نت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ و کا نت لحیتہ قد ملأت من ھھنا الی ھھنا امریدیہ علی رضیہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر، چہرہ تمام عالم سے خوبتر، مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لوتک (پھر اپنے رخساروں کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

حدیث:(۷) وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالی عنہ

کا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الما ء فی اھدا ب الاشفار" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منھ گورا، داڑھی گھنی، آنکھوں کے کودوں میں سرخی، پلکیں دراز" رواہ جمیعا ابن عسا کر الکل مختصرا ۔

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

"کث اللحیۃ تملؤ صدرہ " ریش مطہر گھنی سینہ منور کو بھرے ہوئے۔

یہاں سینے سے مراد اس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے "صرح بہ الشرح وھو الواضح الصراح "اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو جب شرعا لازم ضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کیلئے گاہے ترک بھی فرما دیتے، یا قولاً خواہ تقریراً جواز ترک بتا دیتے ،اس لئے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیاناً اضافہ کیا، یعنی جسے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا ہو، ولہذا محققین فرماتے ہیں: کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے، محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں : " عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب " نیز باب الاعتکاف میں فرمایا: ھذہ المواظبۃ المقرونۃ بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکا رعلی من لم یفعلہ من الصحا بۃ رضی اللہ تعالی عنھم کا نت دلیل السنۃ والا کا نت دلیل الوجوب " ۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۹/۱۲۳)

﴿۳۳﴾ وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ واقمن

**الصلٰوۃ واٰتین الزکٰوۃ واطعن اللہ ورسولہ ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرًا۔☆**

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل اولاد کو دین و دنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق وعثمان وجعفر وعباس وانصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی فاروقی عثمانی علوی جعفری عباسی انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین دنیا وآخرت میں نفع پائیں گے، پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام، اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ حضور پر نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے۔ (کہ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (اراءۃ الادب ۳۷)

**﴿۳۶﴾ وما کان لمؤمنٍ ولا مؤمنۃٍ اذا قضی اللہ ورسولہٗ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ۔ ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلٰلاً مبینا۔☆**

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں: کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔

آیت کریمہ۔ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ۔

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت کریمہ۔ ماکان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم ، ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالامبینا۔

نہیں پہونچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کردیں اللہ ورسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بھٹکا۔

یہاں سے ائمہ مفسرین فرماتے ہیں: حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد کردیا تھا اور متبنی بنادیا تھا ،حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے ان کار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں، ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر ان کار کیا، اس پر یہ آیت کریمہ اتری، اسے سنکر دونوں بھائی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے ،خصوصاً جبکہ وہ اسکا کفو نہ ہو، خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندانی کواکب ثریا سے بھی بلند وبالا ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہی کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی۔ مسلمانوں کو نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہوجائیگا۔

دیکھو! رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہوجاتا ہے اگرچہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا،

ایک مباح اور جائز امر تھا، ولہذا ائمۂ دین خدا ورسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنی کردیں۔

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے، اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کہا اور وتر کا نام واجب رکھا، یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے، تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق وتمیز کردیں، اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کردیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دیدیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کردیں جسے نہ چاہیں نہ کریں،

WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی میں ہے:۔

حضرت عزت جل جلالہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے، فرمایا: اچھا نکال دی، اسکا کاٹنا جائز کردیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت میں چاہیں مقرر فرمائیں۔ تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے، کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنی فرمادیں۔

الامن والعلی ۱۷۲

﴿۳۷﴾ واذ تقول للذیٓ انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس ج

**واللہ احق ان تخشٰہ ۔ فلما قضٰی زید منھا وطرًا زوجنٰکھا لکی لایکون علی المؤمنین حرج فیٓ ازواج ادعیآئھم اذا قضوا منھن وطرًا ۔ وکان امراللہ مفعولاً ۔☆**

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ۔ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی ۔ کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بی بیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

﴿**واذ تقول للذیٓ انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ**﴾ سے مراد حضرت زید بن حارثہ ہیں

**عن** اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کنت جالسا اذ جاء علی و العباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما یستاذنان ، فقالا ، یا اسامۃ ! استاذن لنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فقلت: یا رسول اللہ ! علی والعباس یستاذنان ،قال: اتدری ماجاء بھما ؟ قلت: لا، فقال لکنی ادری، ائذن لھما ، فدخلا ، فقالا:یا رسول اللہ ! جئناك نسألك ای اھلك احب الیك؟ قال: فاطمۃ بنت محمد، رضی اللہ تعالیٰ عنھا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قالا: ما جئناك نسألك عن اھلك ، قال : احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ اسامۃ بن زید ، قالا: ثم من ؟ قال: ثم علی بن ابی طالب فقال العباس: یا رسول اللہ! جعلت عمك آخر ھم ، قال : ان علیا سبقك بالھجرۃ ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ کے قریب بیٹھا تھا کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کی بارگاہ اقدس میں حاضری کے لئے تشریف لائے ،دونوں حضرات نے فرمایا: اے اسامہ! ہمارے لئے حضور سے باریابی کی اجازت لے لو، میں نے

عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت علی وحضرت عباس آپکی خدمت میں حاضری کی اجازت کے طالب ہیں ،فرمایا: جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں، آنے دو، دونوں حضرات نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عرض کیا: ہم آپکے خاص گھر کی بات نہیں کررہے، فرمایا: مجھے اپنے اقربا میں وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، یعنی اسامہ بن زید، پھر عرض کیا: ان کے بعد کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، یہ سنکر حضرت عباس بول اٹھے، یارسول اللہ! کیا آپکے چچا کا مقام بعد میں ہے؟ فرمایا: ہاں حضرت علی تم پر ہجرت میں سبقت حاصل کرچکے ہیں۔۱۲م

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں:۔

لم یکن احدمن الصحابة الا وقد انعم اللہ تعالیٰ علیه و انعم علیه رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،الا ان المراد المنصوص علیه فی الکتاب، الخ،

یعنی سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے ہی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت بخشی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی، مگر یہاں مراد وہ ہے جسکی تصریح قرآن کریم میں ارشاد ہوئی کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی، اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی، اور وہ زید بن حارثہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اوراس میں نہ کسی کا خلاف اور نہ اصلا شک، آیت اگرچہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے، افادہ فی المرقات۔

**اقول**: نہ صرف صحابہ کرام بلکہ تمام اہل اسلام اولین وآخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی، پاک کر دینے سے بڑھ کراور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیت کریمہ میں بار ہا سنا ہوگا کہ 'یزکیھم' یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کردیتا ہے۔ بلکہ لا واللہ، تمام جہان میں کوئی شئی ایسی نہیں جس پر اللہ کا

احسان نہ ہو، اوراللہ کے رسول کا احسان نہ ہو، فرماتا ہے:

وما ارسلنك الا رحمة للعالمین۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے،

جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پران کی نعمت ہے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اہل کفرواہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چناں ☆ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

الامن والعلی ص ۱۳۶

**(۴۰) ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبین ط وکان الله بکل شیء علیمًا۔☆**

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اوراللہ سب کچھ جانتا ہے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جواس کا منکر ہویااس میں ادنٰی شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ "ولکن رسول الله وخا تم النبین "لا نبی بعدی( میرے بعدکوئی نبی نہیں ) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے، حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوی یتیمۃ الدہر والاشباہ والنظائر وفتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

"اذا لم یعرف الرجل ان محمد اصلی الله تعالیٰ علیه وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لا نہ من الضروریات " جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخرالانبیاء ہونا ضروریات دین سے ہے۔

شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ میں ہے:

کذالك (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھؤ لاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرانہ خاتم النبین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المرادبہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا " یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اوران کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اوران کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کے خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

" ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ فھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص "

یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلا کوئی تاویل یا تخصیص نہیں۔ تو جو شخص لفظ خاتم النبین میں "النبین" کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ

نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تواتر سے ثابت ہے، اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے

بالجملہ آیۂ کریمہ" ولکن رسول اللہ و خاتم النبین " مثل حدیث متواتر لا نبی بعدی " قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں، جیسے آجکل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اور حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں، اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم وتاخر زمانہ میں کچھ فضیلت نہیں، خاتم بمعنی آخر لینا خیال جہال ہے، بلکہ خاتم النبین بمعنی نبی بالذات ہے" اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبین بمعنی افضل النبین ہے، ایک اور مرتد نے لکھا" خاتم النبین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبین کے نہیں، جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں" چند اور خبیثوں نے لکھا الف لام خاتم النبین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو، اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو، اور یہ بھی کہ عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں اور قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے" الی غیر ذلک من الکفریا ت الملعونۃ والارتدادات المشحو نۃ بنجا سا ت ابلیس وقا ذو را ت التد لیس لعن اللہ قائلیھا وقاتل اللہ قابیلھا " دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو

ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کے پلیدوں کو متضمن ہے اللہ تعالی کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنے والے کو اللہ تعالی برباد فرمائے۔

یہ سب تاویل رکیک ہیں یا عموم واستغراق "النبیین" میں تشویش وتشکیک، سب کفر صریح وارتداد قبیح، اللہ ورسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی، اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی عنھم اجمعین سے اب تک تمام امت موحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث وتفسیر وعقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۳۳۳ تا ۳۳۷)

**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی داراً فاکملها واحسنها الا موضع لبنة ، فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون : لولا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ خالی ہے۔ تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے۔ المبین ۱۲۳

**عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مثلی ومثل النبین کمثل رجل بنی داراً فاتمها الالبنة واحدة، فجئت انا واتممت تلك اللبنة ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے پورا مکان بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

**عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنھا واکملھا واجملھا وترک فیھا موضع لبنۃ ولم یضعھا ، فجعل الناس یطوفون فی البنیان وتعجبون منہ ویقولون : لوتم موضع اللبنۃ ،فانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوش نما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجاتی ،تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

**عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الاموضع لبنۃ من زاویۃ زوایاہ ،فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون : ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ ؟ قال : فانا اللبنۃ وانا خاتم النبین ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری اور مجھ سے قبل آنے والے انبیائے کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک خوبصورت خوشنما مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور کہتے : اس اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے ،حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۶۵

**﴿۴۱﴾یاایھاالذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا۔☆**

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عليه وسلم : اكثروا ذكر الله حتى يقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کروکہ لوگ مجنون بتائیں۔

**عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذكرو الله ذكرا يقول المنافقون : انكم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔۱۲م

**عن** أبى الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اكثروا ذكر الله حتى يقول المنافقون : انكم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاروایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔۱۲م

**عن** عبد الله بن بشير رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله ـ

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمیشہ ذکرالٰہی میں تر زبان رہے۔

**عن** ام انس رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اكثرى من ذكر الله ، فانك لا تاتين بشىء احب اليه من كثرة ذكره ـ

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشادفرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کروکہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یکثر ذکر الله فقد بریٔ من الایمان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوذکرالٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

لم یفرض الله علی عبا ده فریضة الاجعل لها حدا معلوما ثم عذر اهلها فی حا ل العذر غیر الذکر فا نه لم یجعل له حدا انتهی الیه ولم یعذر احد ا فی ترکه الامغلوبا علی عقله وامرهم به فی الاحوال کلها۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پرکوئی فرض مقررنہ فرمایامگر یہ کہ اس کے لئے ایک حدمعین کردی پھرعذرکی حالت میں لوگوں کواس سے معذوررکھاسواذکرکے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حدنہ رکھی جس پرانتہاہواورنہ کسی کواس کے ترک میں معذوررکھامگروہ جس کی عقل سلامت نہ رہے اوربندوں کوتمام احوال میں ذکرکاحکم دیا۔

ان کے شاگردامام مجاہدفرماتے ہیں:

الذکر الکثیران لا یتنا هی ابدا " ذکرکثیریہ ہے کہ کبھی ختم نہ ہو۔ ذکرهما فی المعالم وغیرها۔ (فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۶۶۹۔۶۷۰)

علامۃ الوجودمفتی ابوالسعوداارشادفرماتے ہیں: یعم الاوقات والاحوال " یہ آیت تمام اوقات اوراحوال کوعام ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید۸/ ۵۳۷)

اورحضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء واولیاء اللہ علیہم الصلوۃ والسلام کی یادمیں خداکی یادہے کہ ان کی یادہے اسی لئے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں۔ یہ اللہ کے ولی ہیں معہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادمجالس ومحافل میں یونہی ہوتی ہے کہ حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے انہیں یہ مراتب بخشے یہ کمال عطافرمائے،اب چاہے اسے نعت سمجھ لویعنی ہمارے آقاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جنہیں حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایسے درجے دیئے،اس وقت یہ کلام کریمہ " ورفعنا بعضهم درجا ت " کی قبیل سے ہوگا،چاہے حمدسمجھ لویعنی ہمارامالک ایساہے جس

نے اپنے محبوب کو یہ رتبے بخشے، اس وقت یہ کلام کریمہ" سبحا ن الذی اسریٰ بعبدہ الایۃ۔ وکریمہ "ھو الذی ارسل رسولہ با لھدیٰ " کے طور پر ہو جائے گا، حق سبحانہ وتعالی اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرماتا ہے: " ورفعنا لک ذکرک " اور بلند کیا ہے ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر۔

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی شفا شریف میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر سیدی ابن عطا قدس سرہ العزیز سے یوں نقل فرماتے ہیں۔ "جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکر ذکرنی " یعنی حق تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے: میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا تو جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا، بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کرسکتا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بعینہ خدا کی یاد ہے پس بحکم اطلاق جس جس طریقہ سے ان کی یاد کی جائے گی حسن ومحمود ہی رہے گی، اور مجلس میلا د وصلوۃ بعد اذان وغیرہا کسی خاص طریقے کے لئے ثبوت مطلق کے سوا کسی نئے ثبوت کی ہرگز حاجت نہ ہوگی۔ ہاں جو کوئی ان طرق کو ممنوع کہے وہ ان کی خاص ممانعت ثابت کرے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۶/۱۲ ۷۶۔۷۷)

**﴿۵۲﴾ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔☆**

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

درود شریف فرداً مستحب اور اصلا فرد فرض ہے۔ رب عزوجل کا حکم مطلق ہے اس میں کوئی استثناء نہیں فرمایا۔ لہذا جب پڑھا جائے گا اسی حکم الہی کا امتثال ہوگا، فلہذا ہر بار درود شریف پڑھنے میں ادائے فرض کا ثواب ملتا ہے کہ سب اسی مطلق فرض کے تحت میں داخل ہے ،تو جتنا بھی پڑھیں گے فرض ہی میں شامل ہوگا۔ نظیر اس کی تلاوت کریم ہے کہ ویسے تو فرض ایک ہی آیت ہے اور اگر ایک رکعت میں سارا قرآن عظیم تلاوت کرے تو سب فرض ہی میں داخل ہو گا اور فرض ہی کا ثواب ملے گا سب " فا قرؤا ما تیسر من القرآن " پڑھو قرآن سے جو تمہیں

آسان ہے۔ کے اطلاق میں ہے۔آجکل ایسا انکار کرنے والے کوئی نہیں مگر وہابیہ اور وہابیہ کے پیچھے نماز باطل محض ہے واللہ تعالی اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۴۲۲/۵)

**﴿۵۷﴾ان الذین یؤذ ون اللہ ورسولہٗ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابًا مھینًا۔☆**

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

## ﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ معذب ہو آخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں ورنہ بالآخر رحمت ونعمت وجنت ابدی نہ پاتا،اس کی نار نار تطہیر ہے، نہ نار لعنت وابعاد وتذلیل وتحقیر، تو جسے اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر۔ اور یہ وہاں ہے کہ بعد وضوح حق برا ہ عناد ہو، جس طرح اب وہابیہ مار دین اعدائے دین کا حال ہے" قاتلھم اللہ انی یؤ فکو ن "اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ان کے وصف کو ایک حدیث بس ہے کہ دار قطنی وابوحاتم خزاعی نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اھل البدع کلاب اھل النار " گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں ۔کتا اور وہ بھی بدترین خلائق دوزخیوں کا جن کے متعلق فرمایا، " اولئك ھم شر البریۃ " وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں، کتے سے بدتر، سور سے بدتر، سور کے لئے اگر کوئی کتا فرض کیا جائے تو ایسے لوگ سور سے بدتروں کے کتے ہیں، الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/ ۲۸۷۔۲۸۸)

**﴿۵۸﴾والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانًا واثمًا مبینا۔☆**

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

# ﴿۱۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قاال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَیۡسَ الۡمُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَاالِلّعَانِ وَلَاالۡفَاحِشِ وَلَا الۡبَذِیُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا ۔ فحش گو۔

**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ آذٰی مُسۡلِمًا فَقَدۡ آذٰنِی وَمَنۡ آذٰنِی فَقَدۡ آذَی اللّٰهَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی مسلمان کوایذادی اس نے مجھے ایذادی اورجس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کوایذادی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال :رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کُلُّ الۡمُسۡلِمِ عَلَی الۡمُسۡلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرۡضُهٗ وَدَمُهٗ، حَسۡبُ اِمۡرءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنۡ یُّحَقِّرَ أخَاهُ الۡمُسۡلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرمسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پرحرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکاخون۔ آدمی کے بدہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۲

**عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : سَبَابُ الۡمُسۡلِمِ کَالۡمُشۡرِفِ عَلَی الۡهَلَکَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کوگالی دینے والا اسکے مانند ہے جوعنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۴۰

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ سبأ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**(۱۳) یعملون لہ مایشآء من محاریب وتماثیل وجفانٍ کالجواب وقدورٍ رٰسیٰت ط اعملوٓا اٰل داوٗد شکرًا ط وقلیل من عبادی الشکور۔☆**

اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن اور لنگر دار دیگیں اے داؤد والو شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(تصاویر کا بنانا پہلی امتوں میں جائز تھا لیکن ہماری شریعت میں حرام ہے اور) حرمت تصاویر متواتر ہے، مگر وہ احادیث جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب فرداً فرداً آحاد ہیں مگر مجموعہ سے حرمت متواتر ہو جاتی ہے، تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ حرمت تصاویر کی حدیث متواتر المعنی ہے، اور حدیث متواتر المعنی قرآن عظیم کو منسوخ کر سکتی ہے، جیسے اس آیت کو منسوخ کیا۔

(الملفوظ ۴/۶۹)

**(۱۹) فقالوا ربنا بٰعد بین اسفارنا وظلموٓا انفسھم فجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزقٍ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لکل صبارٍ شکور۔☆**

تو بولے اے ہمارے رب ہمارے سفر میں دوری ڈال اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں کہانیاں کر دیا اور انہیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کے لئے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

"ومزقنا ھم کل ممزق" اور ہم نے ان کو پارہ پارہ کر دیا ہے پارہ پارہ کرنا۔

میں نے جزء لایتجزی کا قرآن عظیم کی اس آیت سے اثبات کیا۔ ممزق، بمعنی اسم

مفعول نہیں کہ اس صورت میں تحصیل حاصل ہوگی بلکہ بمعنی مصدر ہے۔

(الملفوظ ۴/صفحہ ۱۰)

**﴿۲۸﴾ وما ارسلنک الا کآفۃً للناس بشیرًا ونذ یرًا ولکن اکثر الناس لایعلمون۔☆**

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آپ کی رسالت تمام جن وانس بلکہ تمام مخلوقات کے لئے ہے، آیت نے اسی طرف اشارہ فرمایا اور ان احادیث میں اس کی خوب وضاحت ہے)

**عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ ،وبعثت الی الناس عامۃ ،وفی روایۃ کافۃ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا، اور مجھے تمام لوگوں کا نبی بنا کر مبعوث کیا گیا۔

**عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارسلت الی الخلق کافۃ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا۔

**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ان اللہ تعالیٰ فضل محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء ،قالوا: کیف ؟ قال : ان اللہ تعالیٰ قال : ومآارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ،وقال لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ومآارسلناک الا کافۃ للناس ، فارسلہ الی الانس والجن ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوتمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام سے افضل کیا، حاضرین نے انبیا پروجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لئے فرمایا: ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے، تو حضور کوتمام جن وانس کا رسول بنایا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کوشامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کوبھی شامل۔ کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبرئیل۔

بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر، ارض وسماء، جبال وبحار تمام ماسوی اللہ اس کے احاطۂ عامہ ودائرہ تامہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم میں لفظ عالمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی موکد بکلمہ کافۃ اس مطلب پر احسن الدلائل۔

تجلی الیقین ۲۶

**عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن شیٔ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الحن والانس۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن وآدمی۔

السوء والعقاب ۳۳

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب نظر کیجئے! یہ آیت (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوئی) کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے

**اولاً** ۔اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک شہر کے ناظم تھے، اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین وآسماں۔

**ثانیاً**۔ اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اور ان کا تحمل بغایت دشوار۔ انا سنلقی علیک قولاً ثقیلا ۔اسی لئے موسی وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی، لاتنیا فی ذکری۔

دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہو جانا۔

پھر جسکی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر، جسکی رسالت نے انس و جن، اور شرق و غرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر، پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر، افضل العبادات احمزھا۔

**ثالثاً** ۔جیسا جلیل کام ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء و سردار اعظم کو، لاجرم رسالت خاصہ و بعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین۔

**رابعاً**۔ یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں۔جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونیکا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

**خامساً**۔ جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ، نواب کو انتظام ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق وفتق اور نظم ونسق میں اسی کے موافق۔اور یہاں سامان وہ تائید الٰہی وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر مبذول ہوئی ہے، تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر القا ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واولٰی ہوں۔افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی۔

**اقول**: پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

حلم، کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

دع اذٰھم وتوکل علی اللہ۔

صبر، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل۔

تواضع، کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنين ـ

رفق ولینت ، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

فبما رحمة من الله لنت لهم الآيه

رحمت، کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں۔

رحمة للذين آمنوا منكم

شجاعت، کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

انی لا يخاف لدی المرسلون ـ

جود وسخاوت، کہ باعث تالیف قلوب ہوں۔

فان الانسان عبيد الاحسان ،وجبلت القلوب على حب من احسن اليها ـ

ولاتجعل يدك مغلولة الى عنقك ـ

عفو ومغفرت، کہ نادان جاہل فیض پاسکیں۔

فاعف عنهم واصفح ،ان الله يحب المحسنين

استغناء وقناعت، کہ جہال اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

لا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم ـ

جمال عدل، کہ تثقیف وتادیب وتربیت امت میں جس کی رعایت کریں۔

وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ـ

کمال عقل، کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے۔لہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی۔

ومآارسلنامن قبلك الارجالا ـ

نہ کبھی اہل بادیہ وسکان دہ کو نبوت ملی کہ جفا وغلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔

الا رجالا نوحی اليهم من اهل القرى ،ای اهل الامصار ـ

حدیث میں ہے۔

**عن** البـراء بـن عـازب رضـى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من بدا جفا ـ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدوی کی جبلت میں شدت وغلظت ہوتی ہے۔

اسی طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوئے ہیں، پھر جسکی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔

حدیث میں ہے۔

**عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونۃ علی قدر المؤ نۃ ، وینزل الصبر علی قدر البلاء ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مدد بندوں پر ان کی دشواریوں کے مطابق اتارتا ہے، اور صبر آزمائشوں کے مطابق عنایت فرماتا ہے۔ ۱۲م

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ واوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم واکمل واعلی واجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں۔

**عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔

وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔

سادساً۔ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں۔ حدیث میں ہے۔

**عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :متی وجبت لک النبوۃ ؟ قال : وآدم بین الروح والجسد ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی، فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے۔

جبل الحفاظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں کی نسبت فرمایا: مسندہ قوی۔

آدم سروتن بآب وگل داشت
کوحکم بملک جان ودل داشت

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں۔ جسکا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔

چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعثت کرد خدائے تعالیٰ اورا بسوئے کافہ ناس، ومقصود نہ گردانید رسالت اورا بر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را، بلکہ بر جن وانس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را، بس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔

چونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خلق عظیم سے نوازا تھا لہذا تمام انسانون کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا، اور حضور کی نبوت انسانوں ہی میں منحصر نہ رہی بلکہ جن وانس کے لئے عام ہوگئی، بلکہ جن وانس میں بھی محصور نہ رکھکر تمام عالموں کے لئے اس کو عام کردیا گیا، لہذا اللہ تعالیٰ جن کا پالنے والا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے خاص ایک بستی کے لوگون کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرہ مخلوق وہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود انبیاء ومرسلین کو ہے۔ اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی۔ والحمد للہ رب العالمین

تجلی الیقین ۳۲

# سورۃ فاطر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۱۰﴾من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعًا ط الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ط والذین یمکرون السیأت لھم عذاب شدید ط ومکر اولٰئک ھو یبور۔☆

جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے اور وہ جو برے داؤں کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور انہیں کا مکر برباد ہوگا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت میں کلم طیب فرمایا اور حدیث میں دوکلموں کو بالخصوص کلم طیب فرمایا)

بخاری شریف کی آخری حدیث' کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ و بحمدہ ،سبحان اللہ العظیم"

﴿۱۶﴾ان یشا یذھبکم ویات بخلقٍ جدید۔☆

وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔

﴿۱۷﴾وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔☆

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں آیتوں کی کثرت وسوسہ کو جڑ سے قطع کردیتی ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۰)

﴿۱۸﴾ ولاتزر وازرۃ وزر اخری ط وان تدع مثقلۃ الی حملھا لایحمل

**منہ شیء ولو کان ذا قربیٰ ط انما تنذر الذین یخشون ربہم بالغیب واقاموا الصلٰوۃ ط ومن تزکیٰ فانما یتزکی لنفسہ ط والی اللہ المصیر۔☆**

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو اے محبوب تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنا کا عذاب صرف زانی اور زانیہ پر ہے، اولاد زنا پر اس کا وبال نہیں۔

**﴿۳۲﴾ ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا ج فمنہم ظالم لنفسہ ج ومنہم مقتصد ج ومنہم سابق بالخیرٰت باذن اللہ ط ذٰلک ہو الفضل الکبیر۔☆**

پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں رب عزوجل نے تمام علمائے شریعت کو وارث فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے بے عمل کو بھی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

جو اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انہیں بھی کتاب کا وارث بتایا، نرا وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گنا۔

عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سبقنا سابقٌ ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفور "

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت ہی لے گیا۔اور جو متوسط حال کا ہو وہ بھی نجات والا ہے،اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے۔

عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ ٹھنڈا اور تمہیں روشنی دے، ورنہ شمع ہے خود جلے مگر تمہیں نفع دے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں:

عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قا ل : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مثل الذی يعلم النا س الخير وينسی نفسه مثل الفتيلة تضئ النا س وتحرق نفسه“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس عالم شریعت کی مثال جو لوگوں کو اچھی باتیں سکھائے اور خود عمل نہ کرے ایسی ہے جیسے چراغ کہ خود جلتا اور لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔

عن ابی امامة البا هلی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا قرء الرجل القرآن واحتثی من احاديث رسول الله وكا نت هنا ك عزيزة كا ن خليفة من خلفا ء الانبيا ء “

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ کی حدیثیں جی بھر کر حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے نائبوں سے ایک ہے۔

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں، قرآن وحدیث جانے اور اس کی سمجھ رکھتا ہو۔خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے، آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔ جب قرآن مجید نے سب وارثان کتاب کو اپنے چنے ہوئے بندے فرمایا تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”ولکن کونوا ربانيين بما كنتم تعلمو ن الكتاب وبما كنتم تدرسون “ ربانی ہو جاؤ اس سبب کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس لئے کہ تم پڑھتے ہو۔اور فرماتا ہے: ”انا انزلنا التوٰرة فيها هدی ونو ر يحكم بها

النبیو ن الذین اسلموا للذین ھا دوا والربا نیون والاحبا ر بما استحفظوا من کتٰب الله و کا نوا علیه شهداء "

بیشک ہم نے اتاری توارت اس میں ہدایت ونور ہے،اس سے ہمارے فرمان بردار نبی اور ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے اور اس کے خبردار تھے۔

ان آیات میں اللہ رب عزوجل نے ربانی ہونیکی کی وجہ اور ربانیوں کی صفات اسی قدر بیان فرمائیں، کتاب پڑھنا پڑھانا، اس کے احکام سے باخبر ہونا، اس کی نگہداشت رکھنا، اس کے ساتھ حکم کرنا۔ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربانی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں" ربا نیین فقها ء معلمین " ربانی سے مراد فقیہ مدرس ہیں۔روا ہ ابن ابی حاتم عن سعید بن جبیر۔

نیز وہ اور ان کے تلامذہ امام مجاہد وامام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں" ربا نیین علما ء فقها ء " ربانی عالم فقیہ کو کہتے ہیں" روا ہ ابن عبا س عن ابن جریر و ابن ابی حا تم وعن مجا ھد ابن جریر وعن سعیدابن جبیر الدارمی فی سننه" جبکہ اللہ عزوجل علماء شریعت کو اپنا چنا ہوا بندہ کہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لا یستخف بحقهم الا منا فق بین النفاق ذو الشیبة فی الاسلا م وذوا لعلم وامام مقسط "

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔منافق بھی کونسا کھلا منافق، ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھاپا آیا۔دوسرا عالم دین تیسرا بادشاہ مسلمان عادل " رواہ ابو الشیخ فی التو بیخ عن جا بر والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی الله تعالی عنهما بسند حسنه الترمذی فی غیر ھذا الحدیث "

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یبغی علی النا س الا ولد بغی ومن فیه عرق " لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔"رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الا شعری رضی الله تعالی عنه "

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع واعلی ہے۔ بلکہ حدیث میں لفظ ناس فرمایا اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:" سئل ابن المبارک من الناس فقال العلماء "یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے تلمیذ رشید عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ کہ حدیث وفقہ ومعرفت وولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں؟ فرمایا: علماء۔

امام غزالی فرماتے ہیں: جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا، اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے، انسان اس سبب سے انسان ہے جس کے باعث اس کا شرف ہے، اور اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ اس سے بڑا ہے، نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے، نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے وہ جفتی کی قوت رکھتا ہے۔آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا اور اسی سے اس کا شرف ہے انتہی۔ (شریعت وطریقت۔ص/۱۲ تا ۱۴)

**﴿۴۱﴾ان اللہ یمسک السمٰوٰت والارض ان تزولا ج ولئن زالتآ ان امسکھما من احد من بعدہ ط انہ کان حلیمًا غفورًا۔☆**

بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے نزدیک نہ زمین متحرک ہے نہ آسمان۔

سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور منذر اپنی تفاسیر میں شفیق سے راوی:

"قال قیل لا بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان کعباً یقول: ان السماء تدور فی قطبہ مثل قطب الرحا فی عمود علی منکب ملک قال: کذب کعب، ان اللہ یمسک السمٰوٰت والارض ان تزولا ۔ وکفی بھا زوالاان تدور"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے۔آپ نے فرمایا: کعب غلط کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اس نے آسمان وزمین کو ٹلنے سے روک رکھا ہے۔ اور حرکت کے لئے ٹلنا ضروری ہے۔

عبد بن حمید قتادہ سے راوی:

ان کعبا کا ن یقول: ان السما ء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیما ن رضی الله تعالی عنه کذب کعب: ان الله یمسك السمٰوٰت والا رض ان تزو لا "

حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ آسمان چکی کی طرح کیل پر گھوم رہا۔حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان وزمین کو ٹلنے سے روک رکھا ہے۔

ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت افقہ الصحابہ بعد الخلفاء الاربعہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود و حضرت صاحب سر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی، کعب کہتے ہیں: آسمان گھومتا ہے۔دونوں صاحبوں نے کہا کعب غلط کہتے ہیں۔اور یہی آیت اس کے رد میں تلاوت فرمائی۔

اقول: وان کا ن الزا عم یزعم ان الزوال بمعنی الحرکة الاینیة ولکن کبرا ء الصحابة رضی الله عنهم اعرف منا بتفسیر القرآن فلا یجو ز الا ستدراك علیهم عند من نو ر الله بصیرته جعلنا الله منهم بحرمتهم عنده امین "

میں کہتا ہوں کہ کوئی شخص یہ گمان کرسکتا ہے کہ زوال تو حرکت اینیہ کو کہتے ہیں، لیکن بزرگ ترین صحابہ ہم سے زیادہ قرآن کی تفسیر کے جاننے والے تھے، تو انکے کہے ہوئے کو وہ شخص رد نہیں کرے گا جسے خدا نے نور بصیرت دیا، اللہ ان کے صدقہ میں ہمیں بھی انہیں کے ساتھ کرے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۱۶۹۔۱۷۰)

اسلامی مسئلہ یہ ہے کہ زمین وآسمان دونوں ساکن ہیں، کواکب چل رہے ہیں "کل فی فلك یسجو ن "ہر ایک ایک فلک میں تیرتا ہے جیسے پانی میں مچھلی۔اللہ عزوجل کا ارشاد

آپ کے پیش نظر ہے " ان اللہ یمسك السمٰوٰت والارض ان تزو لا ولئن زا لتا ان امسکھا من احد من بعدہ انه کا ن حلیما غفورا" بیشک اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں اور اگر وہ سرکیں تو اللہ کے سوا انھیں کون روکے بیشک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔

میں یہاں اولاً اجمالاً چند حرف گزارش کردوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی حق پسندی کو وہی کافی ہوں پھر قدرے تفصیل۔

اجمال: یہ کہ افقہ الصحابہ بعد الخلفاء الاربعہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کریمہ سے مطلق حرکت کی نفی مانی یہاں تک کہ اپنی جگہ قائم رہکر محور پر گھومنے کو بھی زوال بتایا۔ حضرت امام ابو مالک تابعی ثقہ جلیل تلمیذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زوال کو مطلق حرکت سے تفسیر کیا۔

ان حضرات سے زائد عربی زبان ومعانی قرآن سمجھنے والا کون۔ علامہ نظام الدین حسن نیشاپوری نے تفسیر رغائب الفرقان میں میں اس آیہ کریمہ کی یہ تفسیر فرمائی:

(ان تزولا) کراھة زوالھما عن مقرھما ومرکزھما " یعنی اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں اپنے مقرومرکز سے ہٹ نہ جائیں۔

مقرہی کافی تھا کہ جائے قرار وآرام ہے، کہ قرار سکون ہے منافی حرکت۔ قاموس سے آتا ہے " قرسکن " مگر انہوں نے اس پر اکتفانہ کی بلکہ اس کا عطف تفسیری مرکز ھما زائد کیا، مرکز جائے رکز۔ رکز، گاڑنا، جمانا یعنی آسمان وزمیں جہاں جمے ہوئے، گڑے ہوئے ہیں، وہاں سے نہ سرکیں۔

نیز غرائب القرآن میں زیر قولہ تعالیٰ " الذی جعل لکم الارض فرا شا " فرمایا:

لایتم الافتراش علیھا ما لکم تکن سا کنة ویکفی فی ذلك ما اعطاھا خالقھا ورکز فیھا من المیل الطبیعی الی الوسط الحقیقی بقدر تہ واختیا رہ ان اللہ یمسك السمٰوات والارض ان تزو لا "

اسی آیت کے نیچے تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی میں ہے:

اعلم ان کو ن الارض فرا شا مشرو طا بکو نھا سا کنة فالارض غیر متحر کة لا با لا ستدا رة ولا با لا ستقا مة وسکو ن الارض لیس الا من اللہ تعالی بقدرتہ واختیارہ ولھذا اقال تعالی :ان اللہ یمسك السمٰوٰت والارض ان تزولا اہ ملتقطا "

قرآن عظیم کے وہی معنی لینے ہیں جو صحابہ وتابعین ومفسرین معتمدین نے لئے، ان سب کے خلاف وہ معنی لینا جن کا پتہ نصرانی سائنس میں ملے مسلمان کو کیسے حلال ہوسکتا ہے ،قرآن کریم کی تفسیر بالرائے اشد کبیرہ جس پر حکم ہے "فلیتبوأ مقعدہ من النا ر "وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ یہ تو اس سے بھی بڑھکر ہوگا کہ قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے بھی نہیں بلکہ رائے نصاریٰ کے موافق ،والعیاذ باللہ تعالی۔

یہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ وہ صحابی جلیل القدر ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اسرار سکھائے ،ان کا لقب صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ،امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ان سے اسرار حضور کی باتیں پوچھتے ۔اور عبد اللہ تو عبد اللہ ہیں ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جو یہ فرمائیں اوسے مضبوط تھا مو" تمسکوا بعھد ابن مسعود " اور ایک حدیث میں ارشاد ہے:" رضیت لا متی ما رضی لھا ابن ام عبد و کرھت لا متی ما کرہ لھا ابن ام عبد " میں نے اپنی امت کے لئے پسند فرمایا جو اس کے لئے عبد اللہ بن مسعود پسند کریں اور میں نے اپنی امت کے لئے ناپسند رکھا جو اس کے لئے ابن مسعود ناپسند رکھیں ۔اور خود ان کے علم قرآن کو اس درجہ ترجیح بخشی کہ ارشاد فرمایا: "استقرؤا القرآن من اربعة من عبد اللہ ابن مسعود الحدیث " قرآن چار شخصوں سے پڑھو ،ان میں پہلے عبد اللہ بن مسعود کا نام لیا۔ یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں بروایت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے۔

اور عجائب نعمائے الٰہیہ سے یہ کہ آیۂ کریمہ " ان تزو لا " کی تفسیر اور یہ کہ محور پر حرکت بھی موجب زوال ہے چہ جائے حرکت المدار ۔ہم نے دو صحابی جلیل القدر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ،دونوں کی نسبت حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ جو بات تم سے

بیان کریں اسکی تصدیق کرو، دونوں حدیثیں جامع ترمذی شریف کی ہیں۔

اول :ما حد ثکم ابن مسعود فصد قوہ ۔

دوم :ما حدثکم حذیفة فصد قو ہ ۔

اب یہ تفسیر ان دونوں حضرات کی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسے مانو، اس کی تصدیق کرو والحمد للہ رب العالمین۔

ہمارے معنی کی تو یہ عظمت وشان ہے کہ مفسرین سے ثابت، تابعین سے ثابت، اجلۂ صحابہ کرام سے ثابت، خود حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے اس کی تصدیق کا حکم، اور عنقریب ہم بفضل اللہ تعالٰی اور بہت آیات اور صدہا احادیث اور اجماع امت اور خود اقرار مجاہد کبیر سے اس معنی کی حقیقت اور زمین کا سکون مطلق ثابت کریں گے وباللہ التوفیق۔

آپ نے جو معنی لئے، کیا کسی صحابی، کسی تابعی، کسی امام کی تفسیر، یا جانے دیجئے چھوٹی سے چھوٹی کسی اسلامی عام کتاب میں دکھا سکتے ہیں کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ زمین گرد آفتاب دورہ کرتی ہے، اللہ تعالٰی اسے صرف اتنا روکے ہوئے ہے کہ اس مدار سے باہر نہ جائے جس پر اسے حرکت کرنے کا حکم فرمایا، حاش للہ! کسی اسلامی رسالے، پرچے، رقعے سے اس کا پتا نہیں دے سکتے سوا سائنس نصارٰی کے۔ آگے آپ انصاف کرلیں گے کہ معنی قرآن وہ لئے جائیں یا یہ۔

محبا مخلصا وہ کونسی نص ہے جس میں کوئی تاویل نہیں گڑھ سکتے، یہاں تک کہ قادیانی کافر نے "وخاتم النبیین" میں تاویل گڑھ دی کہ رسالت کی افضلیت ان پر ختم ہوگئی، ان جیسا کوئی رسول نہیں، نانوتوی نے گڑھ دی کہ وہ نبی بالذات ہیں اور نبی بالعرض، اور بالعرض کا قصہ بالذات پر ختم ہوجاتا ہے، ان کے بعد بھی اگر کوئی نبی ہو تو ختم نبوت کے خلاف نہیں حتی کہ یوہیں کوئی مشرک "لا الٰہ الا اللہ" میں تاویل کرسکتا ہے، الا میں حصر ہے یعنی اللہ کے برابر کوئی خدا نہیں، اگرچہ اس سے چھوٹے بہت سے ہوں جیسے حدیث میں ہے "لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار"

دوسری حدیث میں: "لا وجع الا وجع العین ولا ھم الا ھم الدین" درد نہیں مگر آنکھ کا درد، اور پریشانی نہیں مگر قرض کی پریشانی۔ ایسی تاویلوں پر خوش ہونا نہ چاہئے بلکہ جو

تفسیر ماثور ہےاس کے حضور سر رکھ دیا جائے اور جو مسئلہ تمام مسلمانوں میں مشہور ومقبول ہے مسلمان اسی پر اعتقاد لائے۔

مجی مخلصی! اللہ عزوجل نے آپ کو پکا مستقل سنی کیا ہے، آپ جانتے ہیں کہ اب سے پہلے رافضی جو مرتد نہ تھے کا ہے سے رافضی ہوئے۔ کیا اللہ یا قرآن یا رسول یا قیامت وغیرہا ضروریات دین سے کسی کے منکر تھے، ہرگز نہیں، انہیں اسی نے رافضی کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عظمت نہ کی۔ محبا! دل کو صحابہ کی عظمت سے مملو کرلینا فرض ہے، انھوں نے قرآن کریم صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھا، حضور سے اس کے معانی سیکھے، انکے ارشاد کے آگے اپنی فہم ناقص کی وہ نسبت سمجھنی بھی ظلم ہے جوایک علامہ متبحر کے حضور ایک جاہل گنوار بے تمیز کو۔ محبا! صحابہ اور خصوصاً حذیفہ وعبداللہ ابن مسعود جیسے صحابہ کی یہ کیا عظمت ہوئی ،اگر ہم خیال کریں کہ جو معنی قرآن عظیم سے انھوں نے سمجھے غلط ہیں، جو ہم سمجھے وہ صحیح ہیں، میں آپ کو اللہ عزوجل کی پناہ میں دیتا ہوں اس سے کہ آپ کے دل میں ایسا خطرہ بھی گزرے۔"فالله خیرحا فظا وھو ارحم الرحمین "میں امید واثق رکھتا ہوں کہ اسی قدر اجمال جمیل آپ کے انصاف جزیل کو بس ہو۔

اب قدرے تفصیل بھی عرض کروں:

(۱) زوال کے اصل معنی سرکنا۔ ہٹنا۔ جانا۔ حرکت کرنا۔ بدلنا ہیں۔

قاموس المحیط میں ہے:"الزوال الذھا ب والاستحالة" اسی میں ہے:" کل ما تحول (او تغیر من الاستواء الیٰ اعوج) فقد حا ل واستحال"

زوال یعنی جانا اور حالت بدلنا، جو چیز بدل جائے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے:قد حال واستحال،

ایک نسخہ میں ہے:" کل ما تحرك اوتغیر" یوہیں عباب میں ہے: "تحو ل او تحرك "

تاج العروس میں ہے: " ازا ل الله تعالی ز واله ، اس کا معنی ہے۔اذھب الله حر کته۔ یعنی اللہ تعالی نے اس کی حرکت ختم کردی۔ و زا ل زوا له ، کا معنی ہے،ذھبت حر کته۔ یعنی اس کی حرکت ختم ہوگئی۔

نہایہ ابن اثیر میں ہے:" فی حدیث جند ب الجھنی والله لقد خا لطه سھمی

ولو کا ن زا ئلة لتحرك الزا ئلة کل شئ من الحیوان یزو ل عن مکا نه و لا یستقر قد کا ن ھذا المرمی قد سکن نفسه لا یتحرك لئلا یحس به فیجھز علیه " جندب جہنی کی حدیث میں ہے۔ بخدا! سہی نے اسے ملا دیا، اگر وہ جنبش کرنے والی ہوتی تو ضرور جنبش کرتی، اس لئے کہ ہر حیوان اپنی جگہ سے جنبش یعنی حرکت کرتا ہے، قرار نہیں پکڑتا۔ اور یہ مرکز از خود پر سکون ہو گیا تھا حرکت نہیں کرتا تا کہ اس کا احساس نہ کرے۔

(الف) دیکھو زوال بمعنی حرکت ہے، اور قرآن عظیم نے آسمان وزمین سے اس کی نفی فرمائی، تو حرکت زمین اور حرکت آسمان دونوں باطل ہوئیں۔

(ب) زوال جانا اور بدلنا ہے، حرکت محوری میں بدلنا، اور مدار پر حرکت میں جانا بھی، تو دونوں کی نفی ہوئی۔

(ج) نیز نہایہ ودر منثور امام جلال الدین سیوطی میں ہے: " الــزوال الانــزعــا ج بـحیث لا یستقرعلی المکا ن وھو والزوال بمعنی وا حد " قاموس میں ہے:"زعجه واقـلعه وقلعه من مکا نه کا زعجه فا نزعج "لسان میں ہے: " الازعاج نقیض القرار "

تاج میں ہے: " قلق الشئ قلقا ھو ان لا یستقر فی مکا ن وا حد"مفردات امام راغب میں ہے:" قـرفـی مـکـا نـه ثبت ثبو تا جا مد او اصله من القر وھو البرد وھویقتضی السکو ن والحر یقتضی الحر کة " قاموس میں ہے: " قر با لمکا ن ثبت وسـکن کا ستقر " دیکھو زوال انزعاج ہے، اور انزعاج قلق، اور قلق مقابل قرار، اور قرار سکو ن۔ تو زوال مقابل سکون ہے۔ اور مقابل سکون میں نہیں مگر حرکت تو ہر حرکت زوال ہے۔

قرآن عظیم آسمان وزمین کے زوال سے انکار فرماتا ہے لاجرم ان کی ہر گونہ حرکت کی نفی فرماتا ہے

(د) صراح میں ہے زائلہ جنبیدہ ورونده وآئندہ۔ زمین اگر محور پر حرکت کرتی جنبندہ ہوتی اور مدار پر تو آئندہ ورونده بھی۔ بہر حال زائل ہوتی اور قرآن عظیم اس کے زوال کو باطل فرماتا ہے، لاجرم ضرور اس سے ہر نوع حرکت زائل۔

(۲) کریمہ وان کا ن مکرھم لتزو ل منه الجبال "ان کا مکر اتنا نہیں جس سے

پہاڑ جگہ سے ٹل جائیں۔ یا اگرچہ ان کا مکر ایسا بڑا ہو کہ جس سے پہاڑ ہل جائیں۔

یہ قطعاً ہماری ہی مؤید اور ہر گونہ حرکت جبال کی نفی ہے۔

(الف) ہر عاقل بلکہ غبی تک جانتا ہے کہ پہاڑ ثابت ساکن ومستقر ایک جگہ جمے ہوئے ہیں جن کو اصلاً جنبش نہیں، تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے: "ثبوت الجبل یعرفہ الغبی والذکی" قرآن عظیم نے ان کو رواسی فرمایا۔ راسی ایک جگہ جما ہوا، پہاڑ اگر ایک انگل بھی سرک جائے گا قطعاً "زال الجبل" صادق آئے گا، نہ یہ کہ تمام دنیا میں لڑھکتا پھرے اور "زال الجبل" نہ کہا جائے، ثبات وقرار ثابت رہے کہ ابھی دنیا سے آخرت کی طرف گیا ہی نہیں زوال کیسے ہو گیا۔ اپنی منقولہ عبارت جلالین دیکھئے، پہاڑ کے اسی ثبات واستقرار پر شرائع اسلام کو اس سے تشبیہ دی ہے جن کا ذرہ بھر ہلانا ممکن نہیں۔

(ب) اسی عبارت جلالین کا آخر دیکھئے کہ تفسیر دوم پر یہ آیت "وتخر الجبال ھدا" کے مناسب ہے یعنی ان کی ملعون بات ایسی سخت ہے جس سے قریب تھا کہ پہاڑ ڈھ کر گر پڑتے۔ یوں ہی معالم التنزیل میں ہے:" وھو معنی قولہ تعالی: وتخر الجبال ھدا" یہ مضمون ابو عبید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا۔ نیز ابن جریر ضحاک سے راوی ہوئے "قولہ تعالی: وتخر الجبال ھدا" اسی طرح قتادہ شاگرد انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا، ظاہر ہے کہ ڈھ کر گرنا اس جنگل سے بھی اسے نہ نکال دے گا جس میں تھا، نہ کہ دنیا سے۔ ہاں جما ہوا ساکن مستقر نہ رہے گا۔ تو اسی کو زوال سے تعبیر فرمایا۔ اور اسی کی نفی زمین سے فرمائی تو وہ ضرور جمی ہوئی ساکن مستقر ہے۔

(ج) رب عزوجل نے سیدنا موسیٰ علی نبینا الکریم وعلیہم الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا: "لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی" تم ہر گز مجھے نہ دیکھو گے ہاں پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہے تو عنقریب تم مجھے دیکھ لوگے۔

پھر فرمایا:" فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا" جب انکے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی اسے ٹکڑے کر دیا اور موسی علیہ الصلوۃ والسلام غش کھا کر گرے۔ کیا ٹکڑے ہو کر دنیا سے نکل گیا؟، یا ایشیا، یا اس ملک سے۔ اس معنی پر تو ہر گز جگہ سے نہ ٹلا۔ ہاں وہ

مگر اسے قار وثابت ساکن نہ کہیں گے بلکہ زائل وحائل ومتحرک۔ پھر اسے توسع کے طور پر بیت بلکہ دار بلکہ محلے بلکہ شہر بلکہ ملک بلکہ کثیر ملکوں کے حاوی حصہ زمین مثل ایشیا بلکہ ساری زمین بلکہ تمام دنیا کو مقر ومستقر ومکان کہتے ہیں

"قال تعالی: ولکم فیھا مستقر ومتا ع الی حین" اور اس سے جب تک جدائی نہ ہو اسے قرار وقیام بلکہ سکون سے تعبیر کرتے ہیں، اگر چہ ہزاروں حرکات پر مشتمل ہو، ولھذا کہیں گے کہ موتی بازار بلکہ لاہور بلکہ پنجاب بلکہ ہندوستان بلکہ ایشیا بلکہ زمین ہمارے مجاہد کبیر کا مسکن ہے، وہ ان میں سکونت رکھتے ہیں، وہ انکے ساکن ہیں۔ حالانکہ ہر عاقل جانتا ہے کہ سکون و حرکت متبائن مگر یہ معنی مجازی ہیں، لھذا جائے اعتراض نہیں، لاجرم محل نفی میں ان کا مقابل زوال بھی انہیں کی طرح مجازی وتوسع ہے اور وہ نہ ہوگا جب تک ان سے انتقال نہ ہو۔ کفار کی وہ قسم کہ "مالنا من زوال" اسی معنی پر تھی، یہ قسم نہ کھاتے تھے کہ ہم ساکن مطلق ہیں، چلتے پھرتے نہیں، نہ یہ کہ ہم ایک شہر یا ملک کے پابند ہیں، اس سے منتقل نہیں ہو سکتے، بلکہ دنیا کی نسبت قسم کھاتے تھے کہ ہمیں یہاں سے آخرت میں جانا نہیں۔

ان ھی الا حیاتنا الدنیا ونحی ونموت وما نحن بمبعوثین"

یہی تو ہماری زندگی ہے کہ ہم جیتے ہیں اور مرتے ہیں اور ہمیں اٹھنا نہیں۔

مولی تعالی فرماتا ہے:

واقسمو اباللہ جھد ایما نھم لا یعث اللہ من یموت ۔

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حق میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا۔

لاجرم تیسری آیۂ کریمہ میں زوال سے مراد دنیا سے آخرت میں جانا ہوا، نہ یہ کہ دنیا میں ان کا چلنا پھرنا زوال نہیں، قطعاً حقیقی زوال ہے جس کی سندیں اوپر سن چکے، اور عظیم شافی بیان آگے آتا ہے مگر یہاں اس کا ذکر ہے جس کی قسم کھاتے تھے اور وہ نہ تھا مگر دنیا سے انتقال، معنی مجازی کے لئے قرینہ درکار ہوتا ہے، یہاں قرینہ ان کے یہی اقوال بعینہ ہیں، بلکہ خود اسی آیت کے صدر میں قرینہ صریحہ مقالیہ موجود کہ روز قیامت ہی کے سوال وجواب کا ذکر فرماتا ہے:

وانذر الناس یوم یأتیھم العذاب فیقول الذین ظلموا ربنا اخرنا الی اجل قریب نجب دعوتك ونتبع الرسل اولم تکونوا اقسمتم من قبل ما لکم من زوال "

اورلوگوں کواس دن سے ڈراؤجب ان پرعذاب آئے گا،توظالم کہیں گے اے ہمارے رب! تھوڑی دیرہمیں مہلت دے کہ ہم تیرابلانا مانیں اوررسولوں کی غلامی کریں،توکیاتم پہلے قسم نہ کھاچکے تھے کہ ہمیں دنیاسے کہیں ہٹ کرجانانہیں۔

لیکن کریمہ"ان اللہ یمسك السمٰوٰت والارض ان تزولا " میں کوئی قرینہ نہیں،تو معنی مجازی لینا کسی طرح جائزنہیں ہوسکتا،بلکہ قطعاً زوال اپنے معنی حقیقی پررہے گا یعنی قرارو ثبات وسکون حقیقی کا چھوڑنا،اس کی نفی ہے توضرورسکون کااثبات ہے۔ایک جگہ معنی مجازی میں استعمال دیکھ کردوسری جگہ بلاقرینہ مجازمرادلیناہرگزحلال نہیں۔

(۴) نہیں نہیں بلاقرینہ نہیں بلکہ خلاف قرینہ۔یہ اورسخت ترہے کہ کلام اللہ میں پوری تحریف معنوی کاپہلودیگا۔رب عزوجل نے "یمسك" فرمایاہے:"امساك "روکناتھامنا بندکرناہے،ولھذاجوزمین کہ پانی کوبہنے نہ دے روکے رکھے اسے "مسك'' اور "مساك " کہتے ہیں،انہارو ابحارکونہیں کہتے ہیں حالانکہ ان میں بھی پانی کی حرکت وہیں تک ہو گی جہاں تک احسن الخالقین جل وعلانے اس کاامکان دیاہے۔قاموس میں ہے:"امسکہ حبسہ الممسك محرکۃ الموضع بمسك الاناء کالمساك کسحاب "یوں تو دنیابھرمیں کوئی حرکت کبھی بھی زوال نہ ہوکہ جہاں تک احسن الخالقین تعالٰی نے امکان دیاہے اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی

(۵) اگران معنی کومجازی نہ لیجئے بلکہ کہئے کہ زوال عام ہے،مکان ومستقرحقیقی خاص سے سرکنااورموقع عام اورموطن اعم اوراعم ازعم سے جداہونا،سب اس کے فردہیں توہرایک پر اس کااطلاق حقیقت ہے،جیسے زیدوبکروعمروغیرہم کسی فردکوانسان کہنا،تواب بھی قرآن کریم کا مفادزمین کاوہی سکون مطلق ہوگانہ کہ اپنے مدارسے باہرنہ جانا"تزولا " فعل ہے اورمحل نفی میں واردہے اورعلم اصول میں مصرح ہے کہ فعل قوۃ نکرہ میں ہے اورنکرہ حیزنفی میں عام ہوتاہے،تو معنی آیت یہ ہوئے کہ آسمان وزمین کوکسی قسم کازوال نہیں،نہ موقع عام سے،نہ مستقرحقیقی خاص سے اوریہی سکون حقیقی ہے وللہ الحمد۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے مجاہد کبیر کو اپنی عبارت میں ہر جگہ قید بڑھانی پڑی، زمین کا اپنے اماکن سے زائل ہوجانا اس کا زوال ہوگا، زائل ہوجانا قطعاً مطلقاً زوال ہے، زائل ہوجانا زوال کا ترجمہ ہی تو ہے، مکان خاص سے ہو خواہ اماکن سے مگر اول کے اخراج کو اس قید کی حاجت ہوئی۔

یونہی فرمایا: زمین کا زوال اس کے اماکن سے، پھر فرمایا: جن اماکن میں اللہ تعالی نے اس کو امساک کیا ہے اس سے باہر سرک نہیں سکتی، پھر فرمایا: اپنے مدار میں امساک کردہ شدہ ہے، اس سے زائل نہیں ہوسکتی، اور نفی کی جگہ فرمایا: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے آسمان کے سکون فی مکانہ کی تصریح فرمادی مگر زمین کے بارے میں ایسا نہیں فرمایا، مگر رب عزوجل نے تو ان میں سے کوئی قید نہ لگائی۔ مطلق "یمسک" فرمایا ہے اور مطلق "ان تزولا" اللہ آسمان وزمین ہر ایک کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں، یہ نہ فرمایا کہ اس کے مدار میں رو کے ہوئے ہے، یہ نہ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے اماکن عدیدہ ہیں، ان اماکن سے باہر نہ جانے پائے، تو اس کا بڑھانا کلام الہی میں اپنی طرف سے پیوند لگانا ہوگا، از پیش خویش قرآن عظیم کے مطلق کو مقید، عام کو مخصوص بنانا ہوگا، اور یہ ہرگز روا نہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے جو ان کی کتب عقائد میں مصرح ہے کہ "النصوص تحمل علی ظواھر ھا" بلکہ تمام ضلالتوں کا بڑا پھاٹک یہی ہے کہ بطور خود نصوص کو ظاہر سے پھیریں، مطلق کو مقید، عام کو مخصوص کریں۔ "مالکم من زوال" کی تخصیص واضح سے "ان تزولا" کو بھی مخصوص کرلینا اس کی نظیر یہی ہے کہ "ان اللہ علی کل شیئ قدیر" کی تخصیص دیکھ کر "ان اللہ بکل شیئ علیم" کو بھی مخصص مان لیں کہ جس طرح وہاں ذات وصفات ومحالات زیر قدرت نہیں یونہی معاملہ صاف ہوگیا کہ ذات وصفات ومحالات کا معاذ اللہ علم بھی نہیں۔ زیادہ تشفی بحمدہ تعالی نمبر (۸) میں آتی ہے جس سے واضح ہوجائیگا کہ اللہ ورسول وصحابہ ومسلمین کے کلام میں یہاں یعنی خاص محل نزاع میں زوال سے مطلقاً ایک جگہ سے سرکنا مراد ہوا ہے اگرچہ اماکن معینہ سے باہر نہ جائے، یا زوال کفار کی طرح دنیا خواہ مدار چھوڑ کر الگ بھاگ جانا؟ فانتظر

(۶) لاجرم وہ جنہوں نے خود صاحب قرآن صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے قرآن کریم

پڑھا، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے معانی سیکھے انہوں نے آیہ کریمہ کو ہرگو نہ زوال کی نافی اور سکون مطلق حقیقی کی مثبت بتایا۔ سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر نے حضرت شقیق ابن سلمہ سے کہ زمانہ رسالت پائے ہوئے تھے روایت کی، اور یہ حدیث ابن جریر بسند صحیح برجال صحیحین بخاری ومسلم ہے:

حدثنا ابن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل قال: جاء رجل الی عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فقال: من این جئت؟ قال: من الشام فقال: من لقیت؟ قال: لقیت کعب فقال: ما حدثك کعب؟ قال حدثنی ان السمٰوات تدور علی منکب ملك، فقال: صدقتہ او کذبتہ؟ قال: ما صدقتہ ولا کذبتہ، قال: لوددت انك افتدیت من رحلتك الیہ براحلتك ارحلھا، کذب کعب، ان اللہ یقول: ان اللہ یمسك السمٰوٰت والارض ان تزولا، ولئن زالتا ان امسکھا من احد من بعدہ، زاد غیر ابن جریر وکفی بھا زوالاً ان تدورا "

ایک صاحب حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے حضور میں حاضر ہوئے فرمایا: کہاں سے آئے، عرض کی: شام سے؛ فرمایا: وہاں کس سے ملے، عرض کی: کعب سے، فرمایا: کعب نے تم سے کیا بات کی؟ عرض کی کہ کہا آسمان ایک فرشتہ کے شانے پر گھومتے ہیں۔ فرمایا: تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب؟ عرض کی کچھ نہیں (یعنی جس طرح حکم ہے کہ اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو تو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ مانو نہ جھوٹ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کاش تم اپنا اونٹ اور اسکا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دیدیتے، کعب نے جھوٹ کہا، اللہ تعالی فرماتا ہے: بیشک اللہ آسمان وزمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں اور اگر وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے۔ گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

نیز محمد طبری نے بسند صحیح براصول حنفیہ برجال بخاری ومسلم حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کے استاذ الاستاذ امام اجل ابراہیم نخعی سے روایت کی:

حدثنا جریر عن مغیرۃ عن ابراھیم قال: ذھب جندب البجلی الی کعب الاحبار ثم رجع فقال لہ عبد اللہ حدثنا ما حدثك فقال: حدثنی ان السماء فی

قطب کقطب الرحا،قال عبد الله: لو دو ت انك افتديت رحلتك بمثل راحلتك ثم قـال مـاتـنـكـب اليهود ية فی قلب عبد فكا دت ان تفا رقه، ثم قال: ان الله يمسك السمٰوات والارض ان تزولا" و كفى بها زوالاان تدورا۔

جندب بجلی کعب احبار کے پاس جا کروا پس آئے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کہوکعب نے تم سے کیا کہا؟ عرض کی یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے، حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دیکر اس سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے، اللہ تو فرما رہا ہے: بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں، ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

عبد بن حمید نے قتادہ شاگرد حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی:

ان كـعبـاً كا ن يقول: ان السما ء تدور على نصب مثل نصب الرحا، فقال حـذيـفة بـن اليـمـان رضـى الله تعالى عنه كذب كعب، ان الله يمسك السمٰوات والارض ان تزولا۔

کعب کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے جیسے چکی کی کیلی، اس پر حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کعب نے جھوٹ کہا، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔

دیکھو ان اجلۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے مطلق حرکت کو زوال مانا اور اس پر انکار فرمایا اور قائل کی تکذیب کی اور اسے بقایائے خیالات یہودیت سے بتایا، کیا وہ اتنا نہ سمجھ سکتے تھے کہ ہم کعب کی ناحق تکذیب کیوں فرمائیں، آیت میں تو زوال کی نفی فرمائی ہے اور ان کا یہ پھرنا چلنا اپنے اماکن میں ہے، جہاں تک احسن الخالقین تعالی نے ان کو حرکت کا امکان دیا ہے وہاں تک ان کا حرکت کرنا ان کا زوال نہ ہوگا، مگر ذہن مبارک اس معنی باطل کی طرف نہ گیا، نہ جا سکتا تھا، بلکہ اس کے ابطال ہی کی طرف گیا اور جانا ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالی نے مطلقاً زوال کی نفی فرمائی ہے نہ کہ خاص زوال عن المدار کی، تو انہوں نے روا نہ رکھا کہ کلام الٰہی میں اپنی طرف سے یہ پیوند لگالیں۔ لاجرم اس پر رد فرمایا اور اس قدر شدید واشد فرمایا وللہ الحمد۔

**تنبیہ:** کعب احبار تابعین اخیار سے ہیں، خلافت فاروقی میں یہودی سے مسلمان ہوئے، کتب سابقہ کے عالم تھے، اہل کتاب کی احادیث اکثر بیان کرتے، انہیں میں سے یہ خیال تھا جس کی تغیط ان اکابر صحابہ نے قرآن عظیم سے فرمادی، تو "کذب کعب" کے یہ معنی ہیں کہ کعب نے غلط کہا، نہ یہ کہ معاذ اللہ قصداً جھوٹ کہا، کذب بمعنی اخطاً محاورہ حجاز ہے، اور خراش یہودیت بمشکل چھوٹنے سے یہ مراد کہ انکے دل میں جو علم یہود بھرا ہوا تھا وہ تین قسم ہے، باطل صریح، حق صحیح، اور مشکوک، کہ جب تک اپنی شریعت سے اس کا حال نہ معلوم ہو حکم ہے کہ اس کی تصدیق نہ کرو ممکن کہ ان کی تحریفات یا خرافات سے ہو، نہ تکذیب کرو ممکن کہ توریت یا تعلیمات سے ہو۔ اسلام لاکر قسم اول کا حرف حرف قطعاً انکے دل سے نکل گیا۔ قسم دوم کا علم اور مسجل ہوگیا۔ یہ مسئلہ قسم سوم بقایائے علم یہود سے تھا جس کے بطلان پر آگاہ نہ ہوکر انہوں نے بیان کیا اور صحابہ کرام نے قرآن عظیم سے اس کا بطلان ظاہر فرمادیا، یعنی یہ نہ توریت سے ہے نہ تعلیمات سے، بلکہ ان خبیثوں کی خرافات سے، تابعین صحابہ کرام کے تابع وخادم ہیں، مخدوم اپنے خدام کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرسکتے ہیں، اور مطلب یہ ہے جو ہم نے واضح کیا واللہ الحمد۔

(۷) اس ساری تحریر میں مجھے آپ سے اس فقرے کا زیادہ تعجب ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آسمان کے سکون فی مکانہ کی تصریح فرمادی مگر زمین کے بارے میں ایسا نہ فرمایا، خاموشی فرمائی، اسے آپ نے اپنی مشکل کا حل تصور کیا۔ کعب احبار نے آسمان ہی کا گھومنا بیان کیا تھا اور یہود اسی قدر کے قائل تھے، زمین کو وہ بھی ساکن مانتے تھے، بلکہ ۱۵۳۰ء سے پہلے (جس میں کوپرنیکس نے حرکت زمین کی بدعت ضالہ کو کہ دو ہزار برس سے مردہ پڑی تھی جلایا) نصاریٰ بھی سکون ارض ہی کے قائل تھے۔ اسی قدر یعنی صرف دورہ آسمان کا ان حضرات عالیات کے حضور تذکرہ ہوا، اس کی تکذیب فرمادی، دورۂ زمین کہا کس نے تھا کہ اس کا رد فرماتے، اگر کوئی صرف زمین کا دورہ کہتا صحابہ اسی آیہ کریمہ سے اس کی تکذیب کرتے، اور اگر کوئی آسمان وزمین دونوں کا دورہ بتاتا صحابہ اسی آیت سے دونوں کا ابطال فرماتے۔ جواب بقدر سوال دیکھ لیا، یہ نہ دیکھا کہ جس آیت سے وہ سند لائے اس میں آسمان و زمین دونوں کا ذکر ہے، یا صرف آسمان کا، یہ آیت پڑھئے صراحۃً دونوں ایک حالت پر مذکور ہیں، دونوں پر ایک ہی حکم ہے، جب حسب ارشاد صحابہ آیہ کریمہ مطلق حرکت کا انکار فرماتی ہے اور وہ

انکار آسمان وزمین دونوں کے لئے ایک نسق ایک لفظ "ان تـزولا" میں ہے جس کی ضمیر دونوں کی طرف ہے تو قطعاً آیت نے زمین کی بھی ہر گونہ حرکت کو باطل فرمایا جس طرح آسمان کی۔

ایک شخص کہے: حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے آفتاب کو اپنے لئے سجدہ کرتے نہ دیکھا تھا، اس پر عالم فرمائے وہ جھوٹا ہے، آیہ کریمہ میں ہے "انـی رایـت احـد عشر کو کبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین" کہ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا، اس کے بعد ایک دوسرا اٹھے اور چاند کو ساجد دیکھنے سے منکر ہو اور کہے قربان جایئے عالم نے تو سورج کے سجدہ کی تصریح فرمائی مگر چاند کے بارے میں ایسا نہ فرمایا، خاموشی فرمائی، اسے کیا کہا جائے گا؟

اب تو آپ نے خیال فرمالیا ہوگا کہ قائل حرکت ارض کو اجلۂ صحابہ کرام بلکہ خود صاف ظاہر نص قرآن عظیم سے گریز کے سوا کوئی چارہ نہیں اور یہ معاذ اللہ خسران مبین ہے جس سے اللہ تعالی ہمیں اور آپ اور سب اہل سنت کو بچائے آمین۔

(۸) عجب کہ آپ نے آفتاب کا زوال نہ سنا، اسے تو میں نے آپ سے بالمشافہہ کہہ دیا تھا۔

(الف) حدیثوں میں کتنی جگہ "زالت الشمس" ہے بلکہ قرآن عظیم میں ہے: "اقم الصلوۃ لدلوک الشمس" تفسیر ابن مردویہ میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "لدلوک الشمس" کی تفسیر میں فرمایا: "لزوال الشمس" ابن جریر میں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:" اتانی جبرئیل لدلوک الشمس حین زالت فصلی بی الظھر" نیز ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے "کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الظھر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلوۃ لدلوک الشمس" نیز مثل سعید ابن منصور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے: "دلوکھا زوالھا" بزار وابو الشیخ وابن مردویہ نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے" دلوک الشمس زوالھا "عبد الرزاق نے مصنف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے: "دلوک الشمس اذا زالت عن بطن السماء" مجمع بحار الانوار میں ہے:"زاغت الشمس مالت وزالت عن اعلی درجات ارتفاعھا"

فقہ میں وقت زوال ہر کتاب میں مذکور اور عوام تک کی زبانوں پر مشہور۔ کیا اس وقت آفتاب اپنے مدار سے باہر نکل جاتا ہے اور احسن الخالقین جل وعلا نے جہاں تک کی حرکت کا اسے امکان دیا ہے اس سے آگے پاؤں پھیلاتا ہے، حاشا مدار ہی میں رہتا ہے اور پھر زوال ہو گیا، یونہی زمین اگر دورہ کرتی ضرور اسے زوال ہوتا اگرچہ مدار سے نہ نکلتی، اس پر اگر یہ خیال جائے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سرکنا تو آفتاب کو ہر وقت ہے پھر ہر وقت کو زوال کیوں نہیں کہتے، تو یہ محض جاہلانہ سوال ہوگا، وجہ تسمیہ مطرد نہیں ہوتی۔

کتب میں یہ مشہور حکایت ہے کہ مطرد ماننے والے سے پوچھا، جرجیر یعنی چینے کو کہ ایک قسم کا ناج ہے جرجیر کیوں کہتے ہیں؟ کہا "لانہ یتحرجر علی الارض " اس لئے کہ وہ زمین پر جنبش کرتا ہے، کہا: تمہاری داڑھی کو جرجیر کیوں نہیں کہتے یہ بھی تو جنبش کرتی ہے۔ قارورے کو قارورہ کیوں کہتے ہیں؟ کہا: " لان الماء یقر فیھا " اس لئے کہ اس میں پانی ٹھہرتا ہے، کہا تمہارے پیٹ کو قارورہ کیوں نہیں کہتے اس میں بھی تو پانی ٹھہرتا ہے۔

یہاں تین ہی موضع ممتاز تھے، افق شرقی وغربی ودائرۂ نصف النہار، ان سے سرکنے کا نام طلوع وغروب رکھا کہ یہی انسب ووجہ تمایز تھا اور اس سے تجاوز کو زوال کہا اگرچہ جگہ سے زوال آفتاب کو بلاشبہ ہر وقت ہے، کریمہ " والشمس تجری لمستقرلھا " عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی قرأت ہے " لامستقرلھا " یعنی سورج چلتا ہے کسی وقت اسے قرار نہیں۔ اوپر گزرا کہ قرار کا مقابل زوال ہے، جب کسی وقت قرار نہیں تو ہر وقت زوال ہے، اگرچہ تسمیہ میں ایک زوال معین کا نام زوال رکھا۔

غرض کلام اس میں ہے کہ احادیث مرفوعۂ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم　 وآثار صحابۂ کرام واجماع اہل اسلام نے آفتاب کا اپنے مدار میں رہکر ایک جگہ سے سرکنے کو زوال کہا، اگر زمین متحرک ہوتی تو یقیناً ایک جگہ سے اس کا سرکنا ہی زوال ہوتا اگرچہ مدار سے باہر نہ جاتی، لیکن قرآن عظیم صاف ارشاد میں اس کے زوال کا انکار فرمارہا ہے، تو قطعاً واجب کہ زمین اصلاً متحرک نہ ہو

(ب) بلکہ خود یہی زوال کہ قرآن وحدیث وفقہ وزبان جملہ مسلمین سب میں مذکور، قائلان دورۂ زمین اسے زمین ہی کا زوال کہیں گے کہ وہ حرکت یومیہ اسی کی جانب منسوب کرتے

ہیں، یعنی آفتاب کی یہ حرکت نہیں بلکہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے، جب وہ حصہ جس پر ہم ہیں گھوم کر آفتاب سے آڑ میں ہو گیا رات ہوئی، جب گھوم کر آفتاب کے سامنے آیا تو کہتے ہیں آفتاب نے طلوع کیا حالانکہ زمین یعنی اس حصۂ ارض نے جانب شمس رخ کیا، جب اتنا گھوما کہ آفتاب ہمارے سروں کی محاذی ہوا یعنی ہمارا دائرۂ نصف النہار مرکز شمس کے مقابل آیا دو پہر ہو گیا، جب زمین یہاں سے آگے بڑھی تو دو پہر ڈھل گیا، کہتے ہیں آفتاب کو زوال ہوا حالانکہ زمین کو ہوا، یہ ان کا مذہب ہے اور صراحۃً قرآن عظیم کا مکذب و مکذب ہے۔ مسلمین تو مسلمین، بیروت وغیرہ کے سفہائے قائلان حرکت ارض بھی جن کی زبان عربی ہے اس وقت کو وقت زوال اور دھوپ گھڑی کو مزولہ کہتے ہیں، یعنی زوال پہچاننے کا آلہ۔ اور اگر ان سے کہئے کیا شمس زوال کرتا ہے کہیں گے نہیں بلکہ زمین۔ حالانکہ وہ مدار سے باہر نہ گئی تو آپ کی تاویل موافقین ومخالفین کسی کو بھی مقبول نہیں۔

(ج) اوروں سے کیا کام آپ تو بفضلہٖ تعالیٰ مسلمان ہیں، ابتدائے وقت ظہر زوال سے جانتے ہیں کیا ہزار بار نہ کہا ہوگا کہ زوال کا وقت ہے، زوال ہونے کو ہے، زوال ہو گیا۔ کاہے سے زوال ہوا دائرۂ نصف النہار سے، کس کا زوال ہوا آپ کے نزدیک زمین کا کہ اسی کی حرکت محوری سے ہوا، حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: کہ زمین کو زوال نہیں، اب خود مان کر کہ زمین متحرک ہو تو روزانہ اپنے مدار کے اندر ہی رہکر اسے زوال ہوتا ہے۔ دنیا سے زوال کفار پیش کرنے کا کیا موقع رہا؟ انصاف شرط ہے اور قرآن عظیم کے ارشاد پر ایمان لازم وباللہ التوفیق

(د) یہاں سے بحمدہ تعالی حضرت معلم التحیات رضی اللہ تعالی عنہ کے اس ارشاد کی خوب توضیح ہوگئی کہ صرف حرکت محوری زوال کو بس ہے

(۹) بحمدہ تعالی تین آیتیں یہ گزریں۔

آیت (۱) "ان اللہ یمسک"

آیت (۲) "ولئن زالتا"

آیت (۳) ''لدلوک الشمس''

(نمبر ایک سے تین تک کا ترجمہ گذر چکا)

آیت(۴) "فلما افلت" جب وہ ڈوب گیا۔

آیت(۵) "وسبح بحمدربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب"

اوراپنے رب کی پاکی حمد کے ساتھ بیان کیجئے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔

آیت(۶) "حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدها تطلع علی قوم لم نجعل لهم من دونها سترا"

یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہونچا اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی۔

اوران سب سے زائد

آیت(۷) "وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کهفهم ذات الیمین واذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم فی فجوة منه ذلك من آیات الله"

تو آفتاب کو دیکھے گا جب طلوع کرتا ہے ان کے غار سے دہنی طرف مائل ہوتا ہے اور جب ڈوبتا ہے ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے حالانکہ وہ غار کے کھلے میدان میں ہیں یہ قدرت الہی کی نشانیوں سے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یوہیں صدہا احادیث ارشاد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خصوصاً حدیث صحیح بخاری ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے "قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لابی ذر حین غربت الشمس اتدری این تذهب؟ قلت الله ورسوله اعلم قال: فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستأذن فیؤذن بها ویوشك ان تسجد فلا یقبل منها وتستأذن فلا یؤذن لها یقال لها:ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالی: والشمس تجری لمستقرلها ذلك تقدیر العزیز العلیم"

غروب شمس کے وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: کہ کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابوذر نے عرض کیا: کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، حضور نے ارشاد فرمایا: کہ جاتا ہے یہاں تک کہ زیر عرش سجدہ کرتا ہے اور اجازت مانگتا ہے تو طلوع کی اجازت دے دی جاتی ہے، اور عنقریب وہ ایسا سجدہ کرے گا کہ جو نہ قبول کیا جائے گا اور طلوع کی

اجازت چاہے گا تو اس کو اجازت نہین ملے گی ،سورج سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا وہاں چلا جا ،تو مغرب سے طلوع ہوگا ،تو اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھراؤ کے لئے ، یہ حکم ہے زبر دست حکم والے کا۔

یوہیں ہزارہا آثار صحابۂ عظام وتابعین کرام واجماع امت جن سب میں ذکر ہے کہ آفتاب طلوع وغروب کرتا ہے، آفتاب کو وسط سما سے زوال ہوتا ہے، آفتاب کی طرح روشن دلائل ہیں کہ زمین ساکن محض ہے، بدیہی ہے اور خود مخالفین کو تسلیم کہ طلوع وغروب زوال نہیں مگر حرکت یومیہ سے ،تو جس کے یہ احوال ہیں حرکت یومیہ اسی کی حرکت ہے ،تو قرآن عظیم واحادیث متواترہ واجماع امت سے ثابت کہ حرکت یومیہ حرکت شمس ہے ، نہ کہ حرکت زمین ، لیکن اگر زمین حرکت محوری کرتی تو یومیہ اسی کی حرکت ہوتی جیسا کہ مزعوم مخالفین ہے۔تو روشن ہوا کہ زعم سائنس باطل ومردود ہے، پھر شمس کی حرکت یومیہ جس سے طلوع وغروب وزوال ہے نہ ہوگی مگر یوں کہ وہ گرد زمین دورہ کرتا ہے۔ تو قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہوا کہ آفتاب حول ارض دائر ہے۔لاجرم زمین مدار شمس کے جوف میں ہو،تو بحمدہ تعالی آیات متکاثرہ واحادیث متواترہ واجماع امت طاہرہ سے واضح ہوا کہ زمین کی حرکت محوری ومداری دونوں باطل ہیں وللہ الحمد۔

زیادہ سے زیادہ مخالف یہاں یہ کہہ سکتا ہے کہ غروب تو حقیقۃً شمس کے لئے ہے کہ وہ غیبت ہے اور آفتاب ہی اس حرکت زمین کے باعث نگاہ سے غائب ہوتا ہے اور زوال حقیقۃً زمین کے لئے ہے کہ یہ ہٹتی ہے نہ کہ آفتاب ،اور طلوع حقیقۃً کسی کے لئے نہیں کہ طلوع صعود اور اوپر چڑھنا ہے۔

حدیث میں ہے:" لکل حد مطلع " نہایہ ودرنثیر ومجمع البحار وقاموس میں ہے: "ای مصعد یصعد الیہ من معرفۃ علمہ " نیز ثلاثہ اصول وتاج العروس میں ہے:"مطلع الجبل مصعدہ " حدیث میں ہے: "طلع المنیر "مجمع البحار میں ہے: " ای علاہ "

ظاہر ہے کہ زمین آفتاب پر نہیں چڑھتی ،اور مخالف کے نزدیک آفتاب بھی اس وقت زمین پر نہ چڑھا کہ طلوع اس کی حرکت سے نہیں ،لاجرم طلوع سرے سے باطل محض ہے، مگر مکان زمین کو حرکت زمین محسوس نہیں ہوتی ،انہیں وہم گزرتا ہے کہ آفتاب چلتا چڑھتا ڈھلتا ہے، لھذا طلوع وزوال شمس کہتے ہیں ۔ یہ کوئی کافر کہہ سکے مسلمان کیونکر روا رکھ سکے کہ جاہلانہ

وہم جو لوگوں کو گزرتا ہے قرآن عظیم بھی معاذ اللہ اسی وہم پر چلا ہے اور واقع کے خلاف طلوع و زوال کو آفتاب کی طرف نسبت فرما دیا ہے، والعیاذ باللہ تعالی۔ لا جرم مسلمان پر فرض ہے کہ حرکت شمس وسکون زمین پر ایمان لائے واللہ الہادی۔

(۱۰) سورۂ طہ وسورۂ زخرف دو جگہ ارشاد ہوا ہے: "الذی جعل لکم الارض مهدا" دونوں جگہ صرف کوفیوں مثل امام عاصم نے جن کی قرأت ہند میں رائج ہے: "مهدا" پڑھا، باقی تمام ائمۂ قرأت نے "مهادا" بزیادت الف۔ دونوں کے معنی ہیں بچھونا، جیسے فرش وفراش، یونہی مهد اور مهاد۔

(الف) پس قرأت عام ائمہ نے قرأت کوفی کی تفسیر فرمادی کہ مهد سے مراد فرش ہے۔ مدارک شریف سورۂ طہ میں ہے: (مهدا) کوفی وغیرهم مهادا وهما لغتان لما يبسط ای الفرش " اسی کی طرح سورۂ زخرف میں ہے: (مهدا) کوفی وغیرهم مهادا ای موضع قرار " معالم شریف میں ہے: "قرأ اهل الکوفة مهدا ههنا فی الزخرف فیکون مصدرا ای فرشا وقرأ الآخرون مهادا ای فراشا وهو اسم لما یفرش کا لبساط " تفسیر ابن عباس میں دونوں جگہ ہے (مهدا) فراشا، نیز یہی مضمون قرآن عظیم کی بہت آیات میں ارشاد ہے، فرماتا ہے: " الم نجعل الارض مهادا " فرماتا ہے: "والارض فرشناها فنعم الماهدون " فرماتا ہے: " والله جعل لکم الارض بساطا" فرماتا ہے: "الذی جعل لکم الارض فراشا " اور قرآن کی بہتر تفسیر وہ ہے کہ خود قرآن کریم فرمائے۔

(ب) بچے ہی کا مہد ہو تو وہ کیا اس کے بچھونے کو نہیں کہتے، جلالین سورۂ زخرف میں ہے: (مهادا) "فراشا کالمهد للصبی لا جرم حضرت شیخ سعدی وشاہ ولی اللہ نے "مهدا" کا ترجمہ طہ میں فرش اور زخرف میں بساط ہی کیا، اور شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے دونوں جگہ بچھونا۔

(ج) گہوارہ ہی لو تو اس سے تشبیہ آرام میں ہوگی نہ کہ حرکت میں، ظاہر کہ زمین اگر بفرض باطل جنبش بھی کرتی تو اس سے نہ ساکنوں کو نیند آتی نہ گرمی کے وقت ہوا لاتی، تو گہوارہ سے اسے بحیثیت جنبش مشابہت نہیں ہے تو بحیثیت آرام وراحت ہے، خود گہوارہ سے اصل مقصد یہی ہے نہ کہ ہلانا، تو وجہ شبہ وہی ہے نہ یہ۔ لا جرم اسی کو مفسرین نے اختیار کیا۔

(د) لطف یہ کہ علماء نے اس تشبیہ مہد سے بھی زمین کا سکون ہی ثابت کیا، بالکل نقیض اس کا جو آپ چاہتے ہیں۔

تفسیر کبیر میں ہے: "کو ن الارض مھادا انما حصل لاجل کو نھا واقفة سا کنة ولما کا ن المھد مو ضع الراحة للصبی جعل الارض مھادا لکثرة ما فیھا من الراحا ت۔ خازن میں ہے " (جعل لکم الارض مھدا) معناہ وا قفة سا کنة یمکن الانتفاع بھا ولما کا ن المھد مو ضع را حة الصبی فلذلك سمی الارض مھادا لکثرة ما فیھا من الراحة للخلق" خطیب شربینی پھر فتوحات الٰہیہ میں زیر کریمۂ زخرف ہے ": ای لو شا ء جعلھا متحر کة فلا یمکن الانتفا ع بھا فا لانتفاع بھا ان یحصل لکو نھا مسطحة قا رة ساکنة"

اس ارشاد علماء پر کہ زمین متحرک ہوتی تو اس سے انتفاع نہ ہوتا، کاسہ لیسان فلسفہ جدیدہ کو اگر یہ شبہ لگے کہ "اس کی حرکت محسوس نہیں" تو ان سے کہئے یہ تمہاری ہوس خام ہے۔ فوزمبین دیکھئے ہم نے خود فلسفۂ جدیدہ کے مسلمات عدیدہ سے ثابت کیا ہے کہ اگر زمین متحرک ہوتی جیسا وہ مانتے ہیں تو یقیناً اس کی حرکت ہر وقت سخت زلزلہ اور شدید آندھیاں لاتی، انسان حیوان کوئی اس پر نہ بس سکتا، زبان سے ایک بات ہانک دینا آسان ہے مگر اس پر جو قاہر رد ہوں ان کا اٹھانا ہزار ہا بانس پیراتا ہے۔

دیباچہ میں جو آپ نے دلائل حرکت زمین کتب انگریزی سے نقل فرمائے الحمدللہ ان میں کوئی نام کو تام نہیں، سب پادر ہوا ہیں، زندگی بالخیر ہے تو آپ ان شاء اللہ ان سب کا رد بلیغ فقیر کی کتاب "فوزمبین" کی فصل چہارم میں دیکھیں گے، بلکہ وہ آٹھ سطریں جو میں نے اول میں لکھ دی ہیں کہ یورپ والوں کو طریقۂ استدلال اصلا نہیں آتا، انہیں اثبات دعوی کی تمیز نہیں، ان کے اوہام جن کو بنام دلیل پیش کرتے ہیں یہ یہ علتیں رکھتے ہیں، منصف ذی فہم مناظرہ داں کے لئے وہی ان کے رد میں بس ہیں کہ یہ دلائل بھی انہیں علتوں کے پابند ہوس ہیں اور بفضلہ تعالی آپ جیسے دیندار وسنی مسلمان کو تو اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ارشاد قرآن عظیم و نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ومسئلہ اسلامی واجماع امت گرامی کے خلاف کیونکر کوئی دلیل قائم ہوسکتی ہے، اگر بالفرض اس وقت ہماری سمجھ میں اس کا رد نہ آئے جب بھی یقیناً وہ مردود اور قرآن وحدیث

واجماع سچے۔ یہ ہے بحمد اللہ شان اسلام۔ محب فقیر سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات ونصوص میں تاویلات دوراز کار کر کے سائنس کے مطابق کرلیا جائے۔ یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی نہ کہ سائنس نے اسلام۔ وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے، دلائل سائنس کو مردود و پامال کیا جائے، جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو، سائنس کا ابطال واسکات ہو۔ یوں قابو میں آئے گی اور یہ آپ جیسے فہیم سائنس داں کو باذنہ تعالی دشوار نہیں آپ اسے بچشم پسند دیکھتے ہیں۔

(ع) "وعین الرضاء عن کل عیب کلیلة "اس کے معائب مخفی رہتے ہیں۔ مولی عزوجل کی عنایت اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر بھروسہ کر کے اس کے دعاوی باطلہ مخالفہ اسلام کو بنظر تحقیر ومخالفت دیکھئے، اس وقت انشاء اللہ العزیز القدیر اس کی ملمع کاریاں آپ پر کھلتی جائیں گی اور آپ جس طرح اب دیوبندیہ مخذولین پر مجاہد ہیں یوہیں سائنس کے مقابل آپ نصرت اسلام کے لئے تیار ہو جائیں گے کہ ع "ولکن عین السخط تبدی المسا ویا"

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی فرماتے ہیں:

دشمن راہ خدارا خواردار ‏ ‏ ‏ دزد را منبر منہ بردار دار

رب کریم بجاہ نبی رؤف ورحیم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ہمیں اور آپ اور ہمارے بھائیوں اہل سنت خادمان ملت کو نصرت دین حق کی توفیق بخشے اور قبول فرمائے" امین الہ الحق أمین واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولا نافا نصرنا علی القوم الکفرین" والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا ومو لا نا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آ مین ۔و اللہ تعالی اعلم ۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/ ۲۷۵۔۲۸۹

# سورۃ یٰس

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱۲﴾ انا نحن نحی الموتٰی ونکتب ماقدموا واٰثارھم ط وکل شیء احصینٰہ فیٓ امام مبین۔☆**

بیشک ہم مردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانیوالی کتاب میں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ونکتب ماقدموا واٰثارھم ط سے وہ قدم بھی مراد لئے جاسکتے ہیں جو کسی اچھے کا کو جوتے ہوئے پڑیں، لہذا)

ہدایت کو جانے کے لئے آتے جاتے جتنے قدم ان کے پڑیں ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں۔ اور جو بغیر سواری نہ جاسکتا ہو اس کو سواری مانگنا کچھ حرج نہیں۔ یوں ہی خرچ راہ بھی لے سکتا ہے۔　(فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۱۷)

رر　تراویح وتحیۃ المسجد کے سوا تمام نوافل سنن راتبہ ہوں یا غیر راتبہ، مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ گھر میں پڑھنا افضل اور باعث ثواب اکمل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"علیکم بالصلوۃ فی بیو تکم فا ن خیر صلوۃ المرء فی بیتہ الاالمکتو بۃ رواہ البخاری ومسلم "تم پر لازم ہے گھروں میں نماز پڑھنا کہ بہتر نماز مرد کے لئے اس کے گھر میں ہے سوا فرض کے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں:

صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلا تہ فی مسجد ی ھذا الا المکتوبۃ رواہ ابو داؤد "نماز مرد کی اپنے گھر میں میری اس مسجد میں اس کی نماز سے بہتر ہے مگر فرائض۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

اور خود عادت کریمہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اسی طرح تھی، احادیث صحیحہ سے حضور والا کا تمام سنن کا شانہ فلک آستانہ میں پڑھنا ثابت۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں چار رکعت نماز ظہر سے پہلے پڑھتے، پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر میں رونق افروز ہو کر دو رکعتیں پڑھتے۔ اور مغرب کی نماز پڑھ کر گھر میں جلوہ فرما ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے، اور عشاء کی امامت کر کے گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے، جب صبح چمکتی دو رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے جاتے اور نماز فجر پڑھاتے۔

اخرج مسلم فی صحیحه وابو داؤد فی السنن واللفظ لمسلم عن عبد الله بن شقیق قال سألت عائشة رضی الله تعالی عنها عن صلوة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن تطوعه فقالت: کان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا، ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین، ثم ذکرت صلوة اللیل والوتر الی ان قالت وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین زاد ابوداؤد ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة الفجر"

مسلم نے صحیح میں اور ابوداؤد نے سنن میں روایت کیا ہے۔ مسلم کے الفاظ ہیں کہ عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میرے حجرے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا فرماتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو جماعت کرواتے، پھر حجرے میں جلوہ افروز ہوتے تو دو رکعت پڑھتے، جب مغرب کی نماز کی جماعت کرواتے پھر حجرے میں تشریف لا کر دو رکعات پڑھتے، لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا کر میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعات ادا کرتے۔ پھر انہوں نے رات کی نماز اور وتر کا ذکر کرتے ہوئے کہا، جب طلوع فجر ہو جاتی تو آپ دو رکعات ادا کرتے۔ ابوداؤد میں یہ اضافہ ہے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرے سے نکل کر لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے

اسی طرح سنن جمعہ کا مکان جنت نشان میں پڑھنا صحیحین میں مروی، زمانہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ میں لوگ مغرب کے فرض پڑھ کر گھروں کولوٹ جاتے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی شخص نہ رہتا گویا وہ بعد مغرب کچھ پڑھتے نہیں،

"فی الفتح عن السائب بن یزید قا ل لقد رأیت النا س فی ز من عمر بن الخطا ب اذا انصر فوامن المغرب انصر فوا جمیعا حتی لا یصلو ن بعدالمغرب حتی یصیرون الی اھلیھم"

فتح میں سائب بن یزید سے ہے کہ میں نے دور فاروقی میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کر تے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے۔

سید العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ مغرب کے فرض پڑھ کر مسجد میں سنتیں پڑھنے لگے ارشاد فرمایا: یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔

اخرج ابو داؤد والتر مزی والنسا ئی عن کعب بن عجرۃ وابن ما جۃ عن حدیث رافع بن خدیج والسیا ق لا بی داؤ دقا ل :ان البنی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اتی مسحد بنی عبدالا شھل فصلی فیہ المغرب فلما قضواصلوتھم را ھم یسبحون بعد ھا فقال :ھذہ صلوۃ البیو ت ولفظ التر مزی والنسا ئی علیکم بھذ ہ الصلوۃ فی البیو ت ، وابن ما جۃار کعوا ھا تین الر کعتین فی بیو تکم ابو داؤد،

ترمذی اور نسائی نے حضرت کعب بن عجرہ سے، اور ابن ماجہ نے حضرت رافع بن خدیج سے روایت کیا، ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بنوعبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ جب انہوں نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کو اس کے بعد نفل ہڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ تو گھر کی نماز ہے۔ تر مذی اور نسائی کے الفاظ ہیں کہ تم یہ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں: یہ دو رکعات تم اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

ہرگاہ تمام کردند مردم نماز فرض را دید آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم　ایشاں را کہ نفل

نماز می گزارند کہ مراد بوے سنت مغرب است بعد از فرض یعنی در مسجد پس گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایں یعنی سنت مغرب یا مطلق نماز نفل نماز خانہا است کہ در خانہا باید گزارد نہ در مسجد، بدانکہ افضل آنست کہ نماز نفل غیر فرض در خانہ بگزارند ہمچنیں بود عمل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مگر بسببے یا عذرے خصوصا سنت مغرب کہ ہرگز در مسجد نگزارد و بعضے از علما گفتہ اند کہ اگر سنت مغرب را در مسجد بگزارد از سنت واقع نمی شود و بعض گفتہ اند کہ عاصی می گردد از جہت مخالفت امر کہ ظاہرش در وجوب است و جمہور بر آنند کہ امر برائے استحباب است۔

جب لوگوں نے فرض نماز ادا کرلی تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے انھیں فرائض کے بعد نوافل یعنی سنن مغرب کو مسجد میں ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ سنن مغرب یا مطلق نماز نفل گھروں کی نماز ہے، انھیں گھروں میں ادا کرنا چاہئے نہ کہ مسجد میں۔ واضح رہے کہ فرض کے علاوہ نوافل گھر میں ادا کرنے چاہئیں۔ سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا یہی عمل تھا ،البتہ کسی سبب یا عذر کی صورت مستثنی ہے خصوصا نماز مغرب کی سنن مسجد میں ادا نہ کی جائیں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اگر کسی نے سنن مغرب مسجد میں ادا کیں تو سنت واقع نہ ہوں گی اور بعض کے نزدیک ایسا آدمی گنہ گار بھی ہوگا کیونکہ اس نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے امر (جس سے ظاہر وجوب ہے) کی مخالفت کی ہے اور جمہور کے نزدیک یہاں امر استحباب کے لئے ہے الخ۔

گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے ہیں: وہ کسی عذر کے سبب سے تھا" کما مر عن الشیخ وبمثلہ قال العلامۃ ابن امیر الحاج فی شرح المنیۃ، معہذا ترک احیانا منافی سنیت واستحباب نہیں بلکہ اس کا مقرر و مؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب ہے "کما فی البحر وغیرہ،

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی تعالی علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں، تاہم بعد اس کے کہ حضور ہم سے ارشاد فرما چکے "فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں" اور فرمایا "ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے" بلکہ انہیں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا کہ "نماز گھروں میں

پڑھا کرو" "کما مر کل ذلك" تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے، اوران احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مراد نہیں ہوسکتی کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل، اورقضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا"کما سبق " اسی طرح فقہاء بھی عام حکم دیتے اورنوافل کی تخصیص نہیں کرتے، ہدایہ میں ہے:

"والافضل فی عامة السنن والنوافل المنزل وهو المروی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم " تمام سنن ونوافل کو گھر میں ادا کرنا افضل ہے اوریہی بات رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

فتح القدیر میں ہے:

عامتهم علی اطلاق الجواب کعبارة الکتاب وبه افتی الفقیه ابو جعفر الا ان یخشی ان یشغل عنها اذا رجع فان لم یخف فالافضل البیت " عام فقہاء جواب کو مطلق قرار دیتے ہیں جیسا کہ عبارت کتاب سے ظاہر ہے، اورفقیہ ابوجعفر نے یہ کہتے ہوئے فتوی دیا ہے: مگراس صورت میں جب کسی مشغولیت کی بناء پر گھر لوٹ کرنوافل کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو(تو مسجد ہی میں پڑھ لے)ہاں اگرخوف نہ ہوتو گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

شرح صغیر میں ہے:

السنة فی سنة الفجر وکذا فی سائر السنن ان یاتی بها فی بیته وهو الافضل اوعند باب المسجد واما السنن التی بعد الفریضة فانه ان تطوع بها فی المسجد فحسن وتطوعه بها فی البیت افضل ، وهذا غیر مختص بما بعد الفریضة بل جمیع لنوافل ما عدا التراویح وتحیة المسجد الافضل فیها المنزل لما روی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت اه ملخصا۔

پھر سنت، سنن فجر میں اسی طرح بقیہ سنن میں کہ ان کو گھر میں ادا کرے اوریہی افضل ہے یادروازۂ مسجد کے پاس ادا کرے۔ رہیں وہ سنتیں جوفرائض کے بعد ہیں اگر مسجد میں ادا کرے توٹھیک اوراگرگھر میں ادا کرے توزیادہ بہتر ہے، اوریہ صرف ان سنن کا معاملہ نہیں جو فرائض کے بعد ہیں بلکہ تراویح وتحیۃ المسجد کے علاوہ باقی تمام نوافل کو گھر میں ادا کرنا افضل ہے

کیونکہ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنن ووتر کو گھر میں ہی ادا فرماتے تھے۔

اور جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کو گھر میں پڑھنا افضل اور یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ، اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا۔ اہل بدعت کا خلاف ان کی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔ بالجملہ اصل حکم استحبابی یہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتین فجر ورباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھ کر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں، اور سنن بعدیہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشا میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر، اور اس سے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ ادائے سنن گھر تک آئے گا وہ سب حسنات میں لکھے جائیں گے۔

"قال تبارك وتعالى ونكتب ما قدموا آثارهم وكل شئ احصينه فى امام مبين" اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے: ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر شئی کو ہم نے کتاب مبین میں شمار کر رکھا ہے۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہو وہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو، اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوۃ فی البیت کے منافی نہیں، نظیر اس کی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اس کی تاخیر ہے مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے ہی پڑھ لے "کما فی کتب الفقہ" مگر اب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن وانگشت نمائی وانتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے، ائمۂ دین فرماتے ہیں:

"الخروج عن العادة شهرة ومكروه" معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔ (فتاوی رضویہ جدید ۷/ ۴۱۱ تا ۴۱۶)

## (۱۲) وکل شیء احصینٰہ فیۤ امام مبین۔

بیضاوی نے کہا: یعنی لوح محفوظ، اور رب عزوجل نے فرمایا: آسمان وزمین کا کوئی غیب ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ اور امام بغوی نے معالم التنزیل میں فرمایا: یعنی لوح محفوظ میں۔ اور امام نسفی نے مدارک التنزیل میں فرمایا: لوح مبین ہے یعنی جو ملائکہ اسے دیکھتے ہیں ان کے لئے ظاہر اور روشن ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یقیناً معلوم ہے کہ لوح متناول نہیں ہر آنے والے کو ابد تک، کیونکہ متناہی کا احاطہ غیر متناہی کو صحیح نہیں اور لوح میں وہی ثبت ہے جو پہلے دن سے تھا اور قیام قیامت تک ہوگا۔ اور میرے نزدیک کوئی دلیل قاطع اب تک اس پر قائم نہ ہوئی کہ یہ غایت مغیا میں داخل ہے یا خارج تو اگر واقعی یہ ہو کہ تعین وقت ساعت لوح میں مثبت ہے تو یقیناً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جان لیا، کہ اب آیات اسے متناول ہیں،

امام جلال الدین سیوطی نے اس کے لئے ایک فصل خصائص کبریٰ میں باندھی اور فرمایا کہ یہ فصل ہے اس بیان میں کہ بعض علمائے کرام ادھر گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم خمس بھی دیا گیا، اور علم وقت ساعت اور علم روح بھی دیا گیا، اور حضور کو اس کے چھپانے کا حکم فرمایا۔ (الدولۃ المکیۃ ۔ ۱۷۱)

**﴿۲۹﴾ وما علمنٰہ الشعر وماینبغی لہ ط ان ھو الا ذکر وقراٰن مبین۔☆**

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطبہ جمعہ میں محض اشعار پر قناعت یہ ضرور مکروہ واساءت وخلاف سنت وموجب ترک تلاوت۔ اور اگر ایک آیت طویلہ یا تین آیت قصیرہ کو نظم کر کے لائیں تو اول تو غالباً یہ بلا تغیر نظم قرآن نا متیسر، اور بعد تغیر نظم تلاوت نہ رہے گی اگر چہ اقتباس ہو، اور اگر بن بھی پڑے تو ادائے سنت تلاوت کے لئے قرآن مجید کو منظوم کر کے پڑھنا ترک قرأت سے اشد واشنع ہے ،قرآن عظیم شعر سے پاک ومنزہ اور اپنے شعر بننے کی گوارش سے متعالی وارفع ہے

" وما علمنا ہ الشعر وما ینبغی لہ " اور ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعر کی تعلیم ہی نہ دی اور نہ ہی یہ آپ کی شان کے لائق ہے۔تو اس طور پر قصد تلاوت صریح اسائت ادب ہے،

"وبہ فا رق الاقتباس الذی لا یراد فیہ تلا وۃ القرآن فا نہ شا ئع ذائع علی الا صح " اس سے وہ اقتباس الگ ہوگیا جس سے مقصد تلاوت قرآن نہیں کیونکہ اصح قول کے مطابق یہ مشہور اور مروج ہے۔

اور یوں بھی نظم پر اقتصار میں بلاوجہ کلمات ماثورہ وطریقۂ متوارثہ سے اعراض ہے،تو اس سے اعراض ہی چاہئے۔　　(فتاوی رضویہ جدید ۸/ ۳۲۵)

**﴿۷۱﴾اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینآ انعامًا فھم لھا مالکون۔☆**

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں۔

**﴿۷۲﴾وذللنھا لھم فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون۔☆**

اور انہیں ان کے لئے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔

**﴿۷۳﴾ ولھم فیھا منافع ومشارب ط افلا یشکرون۔☆**

اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(یہاں جانوروں سے نفع حاصل کرنے کے سلسلہ میں فرمایا اس میں ان کا گوشت کھانا بھی شامل لہذا اس کی تفصیل ملاحظہ کریں)

پہلے دو امر ذہن نشین کرنا لازم۔

اول یہ کہ ہماری شریعت مطہرہ اعلی درجہ حکمت ومتانت ومراعات دقائق مصلحت میں ہے،اور جو حکم عرف ومصالح پر مبنی ہوتا ہے انہیں چیزوں کے ساتھ دائر رہتا ہے،اور اعصار وامصار میں ان کے تبدل سے متبدل ہوجاتا ہے،اور وہ سب احکام احکام شرع ہی قرار پاتے

ہیں، مثلاً زمان برکت نشان حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں بوجہ کثرت خیر ونایابی فتنہ وشدت تقویٰ وقوت خوف خدا عورتوں پر ستر واجب تھا نہ حجاب، اور زنان مسلمین برائے نماز پنجگانہ مساجد میں جماعتوں کے لئے حاضر ہوتیں، بعد حضور کے جب زمانے کا رنگ قدرے متغیر ہوا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا:

"لو ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رأى من النساء ما رأينا لمنعهن من المسجد كما منعت بنو اسرائيل نساءها رواه احمد والبخارى ومسلم"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے زمانہ کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے تو انہیں مساجد جانے سے ممانعت کرتے جیسے بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کردیا تھا، اسے امام احمد وبخاری ومسلم نے روایت کیا۔

جب زمانۂ رسالت سے اور بعد ہوا ائمۂ دین نے جوان عورتوں کو ممانعت فرمادی، جب اور فساد پھیلا علماء نے جوان وغیر جوان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی، درمختار میں ہے:

يكره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقا ولو عجوزا ليلا على المذهب المفتى به لفساد الزمان" رات کو عورتوں کا خواہ بوڑھی ہوں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے اور اگر جمعہ اور وعظ کی مجلس ہو تو مفتی بہ مذہب میں مطلقاً مکروہ ہے زمانہ کے فساد کی وجہ سے۔

فتح القدیر میں ہے:

عمم المتاخرون المنع للعجائز والشواب فى الصلوات كلها لغلبة الفساد فى سائر الاوقات" غلبۂ فساد کی وجہ سے تمام اوقات کی نمازوں میں عموماً بوڑھی اور جوان عورتوں کا نکلنا متاخرین علماء نے منع فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اذا استأذنت احدكم امرأته الى المسجد فلا يمنعها ۔ رواه احمد والشيخان والنسائى عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما"

جب تم میں کسی کی عورت مسجد میں جانیکی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے (اسے احمد

، بخاری، مسلم اور نسائی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ۔ رواہ احمد ومسلم عن ابن عمر واحمد و ابو داود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنھم " اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ اسے امام احمد اور مسلم نے حضرت ابن عمر اور احمد وابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا۔

پھر ان ائمہ وعلماء کے یہ احکام ہرگز حکم اقدس کے خلاف نہ ٹھہرے، بلکہ عین مطابق مقصود شرع قرار پائے، اسی طرح رفتہ رفتہ حاملان شریعت وحکمائے امت نے حکم حجاب دیا، اور چہرہ چھپانا کہ صدر اول میں واجب نہ تھا واجب کردیا،

نہایہ میں ہے:

سدل الشئ علی وجھھا واجب علیھا " چہرہ پر پردہ لٹکانا عورت کو واجب ہے

شرح لباب میں ہے:

دلت المسئلۃ علی ان المرأۃ منھیۃ عن اظھار وجھھا للاجانب بلا ضرورۃ " یہ مسئلہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کو بلاضرورت اجنبی لوگوں پر اپنا چہرہ کھولنا منع ہے۔

تنویر میں ہے:

تمنع من کشف الوجہ بین الرجال لخوف الفتنۃ " فتنہ کے خوف سے مردوں میں عورت کو چہرہ کھولنے سے روکا جائے۔

اسی قسم کے صدہا احکام ہماری شریعت میں ہیں:" ومن القواعد المقررۃ فی شریعتنا المطھرۃ ان الحکم یدور مع علتہ"

ہماری شریعت مطہرہ کے مسلمہ قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ حکم اپنی علت کے ساتھ دائر ہوتا ہے۔

دوم واجبات ومحرمات ہماری شریعت میں دو قسم ہیں:

ایک لعینہ یعنی جس کی نفس ذات میں مقتضی ایجاب وتحریم موجود ہو، جیسے عبادت خدا کی

فرضیت اور بت پرستی کی حرمت۔ دوسرے لغیرہ یعنی وہ کہ امور خارجہ کا لحاظ ان کی ایجاب وتحریم کا اقتضا کرتا ہے اگرچہ نفس ذات میں کوئی معنی اس کو مقتضی نہیں، جیسے تعلم صرف ونحو کا وجوب کہ ہمارے رب تعالی کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کلام زبان عربی میں ہے ،اوراس کا فہم بے اس علم کے متعذر، لھذا واجب کیا گیا، اور افیون اور بھنگ وغیرہما مسکرات کی حرمت کہ ان کا پینا ایک ایسی نعمت یعنی عقل کو زائل کر دیتا ہے جو ہر خیر کی جالب اور ہر فتنہ وشر سے بچانے والی ہے، اسی قبیل سے ہے شعار کہ مثلاً انگر کھے کا سیدھا پردہ ہماری اصل شریعت میں واجب نہیں، بلکہ ہمارے شارع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کبھی انگر کھا نہ پہنا، نہ حضور کے ملک میں اس کا رواج تھا، مگر اب کہ ملک ہندوستان میں شعار مسلمین قرار پایا اور الٹا پردہ کفار کا شعار ہوا، تو اب سیدھا پردہ چھوڑ کر الٹا اختیار کرنا بلاشبہہ حرام، اسی طرح بوجہ عرف وقرارداد امصار وبلاد جس مباح کا فعل عزت وشوکت اسلام پر دلالت کرے اور اسے چھوڑ دینے میں اسلام کی توہین اور کفر کا غلبہ سمجھا جائے، تو قواعد شرعیہ بالیقین اس سے باز رہنے کی تحریم کرتے ہیں، اور مبنی اس کا وہی نظر مصالح واعتبار عرف ومراعات اقتضائے امور خارجہ ہے، جسے ہم دونوں مقدمۂ سابقہ میں بیان کر آئے، جب یہ امور منقح ہو لئے تو اب اصل مسئلہ کا جواب لیجئے:

گاؤکشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے لحاظ سے واجب نہیں، نہ اس کا تارک باوجود اعتقاد اباحت بنظر نفس ذات فعل گنہ گار، نہ ہماری شریعت میں کسی خاص شئی کا کھانا بالتعیین فرض، مگر ان وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گاؤکشی جاری رکھنا واجب لعینہ، اور اس کا ترک لعینہ حرام نہیں، یعنی ان کے نفس ذات میں کوئی امر ان کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں، بلکہ جیسا ان واجبات کا کرنا اور ان محرمات سے بچنا ضروری وحتمی ہے، یوں ہی واجبات ومحرمات لغیرہا میں بھی امتثال واجتناب اشد ضروری ہے، جس سے ہم مسلمانوں کو کسی طرح مفر نہیں، اور ان سے بالجبر باز رکھنے میں بیشک ہماری مذہبی توہین ہے جسے حکام وقت بھی روا نہیں رکھ سکتے۔

ہم ہر مذہب وملت کے عقلاء سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں گاؤکشی بند کر دی جائے اور بلحاظ ناراضی ہنود اس فعل کو کہ ہماری شرع ہرگز اس سے باز رہنے کا ہمیں حکم نہیں دیتی، یک قلم موقوف کیا جائے، تو کیا اس میں ذلت اسلام متصور نہ ہوگی، کیا اس میں خواری

ومغلوبی مسلمین نہ سمجھی جائے گے، کیا اس وجہ سے ہنود کو ہم پر گردنیں دراز کرنے اور اپنی چیرہ دستی پر اعلی درجہ کی خوشی ظاہر کرکے ہمارے مذہب واہل مذہب کے ساتھ شماتت کا موقع ہاتھ نہ آئے گا، کیا بلاوجہ وجیہہ اپنے لئے ایسی دنائت وذلت اختیار کرنا اور دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اوپر ہنسوانا ہماری شرع جائز فرماتی ہے؟ حاشا وکلا ہر گز نہیں، ہماری شرع ہرگز ہماری ذلت نہیں چاہتی، نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف ایک جانب کی پاسداری کریں، اور دوسری طرف کی توہین وتذلیل روا رکھیں۔

سائل لفظ ترک لکھتا ہے، یہ صرف مغالطہ اور دھوکا ہے، اس نے ''ترک'' اور ''کف'' میں فرق نہ کیا، کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اس سے بالقصد باز رہنا اور بات، ہم پوچھتے ہیں کہ اس رسم سے جس میں صدہا منافع ہیں، یک قلم امتناع آخر کسی وجہ پر مبنی ہوگا، اور وجہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پوری کرنا، اور مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے اسباب معیشت میں کمی وتنگی کردینا، ہم اہل اسلام کی ابتدائے عہد سے بڑی غذا جس کی طرف ہماری طبیعتیں اصل خلقت میں راغب اور اس میں ہمارے لئے ہزاروں منافع اور اس سے ہمارے خالق تبارک وتعالی نے قرآن عزیز میں جابجا ہم پر منت رکھی، گوشت ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۵۵۰تا۵۵۳)

اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث میں گوشت کو دنیا وآخرت کے سب کھانوں کا سردار اور سب سے افضل وبہتر فرمایا۔

" والحديث مخرج بطريق عديدة من عدة من الصحابة الكرام رضوان الله تعالى عليهم اجمعين " یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے متعدد طرق سے تخریج شدہ ہے۔

اور بیشک بکری کا گوشت دواما ہمارے ہر امیر وفقیر کو دستیاب نہیں ہوسکتا خصوصا مسلمانان ہندوستان کہ ان میں ثروت بہت کم اور افلاس غالب ہے، غریبوں کی گزر بے گوشت گاؤ کے نہیں، اور کتب حکمت بھی شاہد کہ اصل غذا انسان کی گوشت ہے، عناصر غذائے نباتات ، نباتات غذائے حیوانات، حیوانات غذائے انسان، اور بیشک اس کے کھانے میں جو منفعتیں اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور ہمارے قویٰ کی افزائشیں ہیں اس کے غیر سے حاصل

نہیں، اور مرغوبی کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وجدان سے جان سکتا ہے کہ کیسا ہی لذیذ کھانا ہو، چند دن روز متواتر کھانے سے طبیعت اس سے سیر ہو جاتی ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۵۵۴تا۵۵۵)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة الصافات

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۹۶〉واللہ خلقکم وما تعملون ۔☆

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے ایمان مین انسان اور اسکے تمام اعمال واقوال واوصاف واحوال سب جناب عزوجل کے مخلوق ہیں۔ انسان کو فقط کسب میں ایک گونہ اختیار ہے۔

〈۱۲۳〉وان الیاس لمن المرسلین ۔☆

اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا الیاس علیہ السلام نبی مرسل ہیں۔

(براءت علی از بشرک جاھلی ۔۱۵/۳۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورہ ص

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲۴﴾ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الیٰ نعاجہٖ ط وان کثیرًا من الخلطآء لیبغی بعضھم علی بعضٍ الا الذین اٰمنوا وعملو االصٰلحٰت وقلیل ماھم ط وظن داوٗد انما فتنہ فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب۔☆

داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے ہیں اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض علماء فرماتے ہیں: معراج سے پہلے رکوع اصلا نہ تھا، نہ اس شریعت میں نہ اگلے شرائع میں، رکوع ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت مرحومہ کے خصائص سے ہے کہ بعد اسراء عطا ہوا، بلکہ معراج مبارک کی صبح کو جو پہلی نماز ظہر پڑھی گئی اس تک رکوع نہ تھا، اس کے بعد عصر میں اس کا حکم آیا اور حضور وصحابہ نے ادا فرمایا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وسلم۔

مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کی حدیث اس معنی کو مفید، امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں:

باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرکوع فی الصلاۃ

ذکر جماعۃ من المفسرین فی قولہ تعالی وارکعوا مع الراکعین، ان مشروعیۃ الرکوع فی الصلاۃ خاص بھذہ الملۃ وانہ لا رکوع فی صلاۃ بنی اسرائیل۔

ولذا امرهم بالركوع مع امة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلت : وقد يستدل له بما اخرجه البزارو الطبرانی فی الاوسط عن علی رضی الله تعالی عنه قال: اول صلاة ركعنا فيها العصر فقلنا: يا رسول الله! ما هذا؟۔ قال: بهذا امرت۔ ووجه الاسدلا ل انه صلى قبل ذلك صلا ة الظهر وصلى قبل فرض الصلوات الخمس قيام الليل وغير ذلك۔ فكو ن الصلا ة السابقة خاليابالر كو ع قرينة بخلو صلا ة الامم السابقة منه اه۔

باب اس بیان میں کہ رسول اللہ نماز میں رکوع کے ساتھ مختص ہیں ۔مفسرین کی ایک جماعت نے اللہ تعالی کے فرمان اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نماز میں رکوع کا ہونا اس امت کے ساتھ خاص ہے اور بنی اسرائیل کی نماز میں رکوع نہیں تھا ۔اسی لئے ان کو حکم دیا گیا ہے کہ امت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کریں، اور اس پر دلیل پیش کی جاتی ہے کہ بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ پہلی نماز جس میں ہم نے رکوع کیا وہ عصر کی نماز تھی، تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھی تھی اور پانچ نمازوں کی فرضیت سے پہلے قیام لیل بھی کرتے تھے۔ کچھ اور نوافل بھی پڑھتے تھے۔تو ان تمام نمازوں میں رکوع کا نہ ہونا اس بات کا قرینہ ہے کہ پہلی امتوں کی نمازوں میں رکوع نہ تھا اھ۔

شرح زرقانی مقصد خامس میں ہے:

الركو ع من خصائص الامة وما صلا ه المصطفى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قبل الاسراء لا ركو ع فيه ۔ وكذا ظهر عقب الاسرار اول صلا ة بركو ع العصر بعدها ۔

رکوع اس امت کی خصوصیات میں سے ہے، اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معراج سے پہلے جو نمازیں پڑھا کرتے تھے ان میں رکوع نہ تھا، اسی طرح معراج کے بعد جو ظہر پڑھی اس میں بھی رکوع نہ تھا، اس ظہر کے بعد آپ نے جو عصر پڑھی تو وہ پہلی نماز تھی جس میں رکوع کیا گیا۔

اقول: یہ حدیث طبرانی اگر صحیح یا حسن ہے تو استنادصحیح وحسن ہے ورنہ اس کا صریح معارض حدیث عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ میں آئے، کعبہ کے سامنے بیٹھے تھے، دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر رو بہ کعبہ کھڑے ہوگئے، ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ ان کے دہنے ہاتھ پر قائم ہوئے، تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں، پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے، پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا، جوان سجدے میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے، انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے حال پوچھا کہا: یہ جوان میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور یہ بی بی خدیجہ الکبری ہیں رضی اللہ تعالی عنہما۔ میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اور ان کے ساتھ ابھی یہی وہ مسلمان ہوئے ہیں۔

اخرج ابن عدی فی الکامل وابن عساکر فے التاریخ عن عفیف الکندی رضی اللہ تعالی عنہ قال: جئت فی الجاھلیۃ الی مکۃ وانا ارید ان ابتاع لا ھلی من ثیابھا وعطرھا فاتیت العباس وکان رجلا تاجرا ۔ فانی عندہ جالس انظر الی الکعبۃ وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السماء اذاقبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبۃ فلم البث الایسیر احتی جاء غلام فقام عن یمینہ، ثم لم یلبث الایسیرا حتی جاءت امرأۃ فقامت خلفھما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأۃ فسجد الشاب فسجد الغلام والمرأۃ ۔ فقلت یا عباس امرا عظیم ، فقال: امر عظیم، تدری من ھذا الشاب ؟ ھذا محمد بن عبد اللہ ابن اخی، تدری من ھذا الغلام ؟ھذا علی بن اخی ،تدری من ھذاہ المراۃ؟ ھذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجتہ ۔ ان ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموات و الارض امرہ بھذا لدین ولم یسلم معہ غیر ھولاء الثلثۃ ۔ فیہ سعید بن خیثم الھلالی قال الازدی منکر الحدیث عن اسد بن عبد اللہ العسری ۔ قال البخاری لا یتابع علی حدیثہ۔

ابن عدی نے کامل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے

تخریج کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ مکرمہ آیا، میں مکہ کے کپڑے اور عطر خریدنا چاہتا تھا، اس لئے عباس کے پاس آیا کیونکہ وہ تجارت کیا کرتے تھے، ابھی میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور سورج خوب روشن تھا اور آسمان پر بلند ہو چکا تھا کہ اچانک ایک نوجوان آئے اور آسمان کو دیکھا، پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکے آئے اور جوان کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے، تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک خاتون آئیں اور دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ جوان نے رکوع کیا تو لڑکے اور خاتون نے بھی رکوع کیا اور جوان رکوع سے کھڑے ہوئے تو وہ دونوں بھی، پھر جوان نے سجدہ کیا تو یہ دونوں بھی سجدے میں چلے گئے۔ میں نے کہا: اے عباس یہ تو کوئی بڑا معاملہ ہے، عباس نے کہا: ہاں بڑا معاملہ ہے، جانتے ہو یہ جوان کون ہے؟ یہ میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ ہے۔ جانتے ہو یہ لڑکا کون ہے؟ یہ علی ہے میرا بھتیجا۔ جانتے ہو یہ خاتون کون ہے؟ یہ خدیجہ بنت خویلد ہے جوان کی بیوی ہے، میرے اس بھتیجے نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے رب نے جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اس کو اس دین کا حکم دیا ہے اور ابھی ان تین کے علاوہ کسی نے اس دین سے اتفاق نہیں کیا ہے۔ اس میں ابن خثیم ہلالی ہے۔ ازدی نے کہا ہے کہ سعید، اسد ابن عبد اللہ العسری سے منکر روائتیں بیان کرتا ہے۔ بخاری نے کہا: اس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

اور دعوی اختصاص امت پر آیہ کریمہ "وظن داود انما فتنه فاستغفر ربه وخر راكعا واناب ۔ " اور داؤد نے گمان کیا کہ ہم نے اسے آزمایا ہے تو اس نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور رکوع میں گر گیا اور انابت اختیار کی۔ کے ورود میں اگر تامل بھی ہو۔

"فان كثيرا منهم فسروا اهھنا الركوع بالسجود وان قال الحسين بن الفضل ان معناه خر بعد ما كان راكعا اى سجد ۔ کیونکہ بہت سے علماء نے یہاں رکوع سے سجود مراد لیا ہے۔ اگرچہ حسین ابن فضل نے کہا ہے کہ "گر گیا۔ کا معنی یہ ہے کہ رکوع کے بعد گر گیا یعنی سجدے میں چلا گیا۔ (فتاوی رضویہ جدید۔ ۹۱/۵۔ تا۔ ۹۴)

**﴿۳۰﴾ ووهبنا لداؤد سليمٰن ط نعم العبد ط انه اواب۔☆**

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔

**﴿۳۱﴾ اذ عرض عليه بالعشى الصّٰفنٰت الجياد۔☆**

جب کہ اس پر پیش کئے گئے تیسرے پہر کو کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیں تو ہوا ہو جائیں۔

**﴿۳۲﴾ فقال انی احببت حب الخیر ان ذکر ربی ج حتّٰی توارت بالحجاب۔☆**

تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لئے۔ پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے چھپ گئے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصر پڑھنا روشن ثبوت سے ثابت۔

علماء فرماتے ہیں:

یہ نماز نماز عصر تھی۔ جلالین میں ہے:

عن ذکر ربی ای صلاۃ العصر "اپنے رب کی یاد سے مراد نماز عصر ہے۔

مدارک میں ہے:

غفل عن العصر و کانت فرضا فاغتم۔ "عصر سے غافل ہو گئے تھے اور وہ ان پر فرض تھی اس لئے غمزدہ ہو گئے۔

اور سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ یونس وعزیر علیہم الصلاۃ والسلام سے مقدم ہے، تو اولیت صلاۃ عصر ان دونوں صاحبوں کے لئے کیونکر ہو سکتی ہے۔ نسیم الریاض میں زیر حدیث "ماینبغی لا حد ان یقول انا خیر من یونس بن متی " کسی کے لئے یہ کہنا روا نہیں ہے کہ میں یونس ابن متی سے افضل ہوں ہے۔

ھو من ولد بنیامین بن یعقوب علیھم الصلاۃ والسلام و کان بعد سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام وفیہ فی فصل حکم عقد قلب البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یونس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما فی مراۃ الزمان کان بعد سلیمٰن نبی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام۔

یونس بنیامین ابن یعقوب علیہم السلام کی اولاد میں سے تھے اور سلیمان علیہ السلام کے بعد تھے اھ۔ نسیم الریاض ہی کی اس فصل میں جس کا عنوان ہے "حکم عقد قلب البنی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ' مراۃ الزمان کے حوالے سے مذکور ہے کہ یونس علیہ السلام اللہ کے نبی سلیمان علیہ الصلاۃ السلام کے بعد تھے۔

یہ تو یونس علیہ الصلاۃ السلام کی نسبت تصریح تھی ۔اور حضرت عزیر کا سیدنا سلیمان علیہما الصلاۃ والسلام کے بعد ہونا خود ظاہر کہ ان کا واقعہ موت وحیات کہ قرآن عظیم میں مذکور بعد اس کے ہوا کہ بخت نصر بیت المقدس کو ویران کر گیا تھا،اور احادیث سے ثابت کہ بیت المقدس کی بنا داود علیہ الصلاۃ والسلام نے شروع کی اور سلیمٰن علیہ السلام نے ختم فرمائی،تو سلیمٰن وعزیر علیہم الصلاۃ والسلام میں صدہا سال کا فاصلہ تھا۔

معالم التنزیل میں ہے:

قال الذی قال :ان الما ر کان عزیر ا ان بخت نصر لما خرب بیت المقدس واقدم سبی بنی اسرائیل ببابل کان فیھم عزیر ودانیال وسبعۃ الاف من اھل بیت داود علیھم الصلاۃ والسلام فلما نجا عزیر من بابل ار تحل علی حمار لہ الخ۔

جس نے کہا ہے کہ گزرنے والے عزیر تھے،اس نے بیان کیا ہے کہ بخت نصر نے جب بیت المقدس کو برباد کر دیا اور بنی اسرائیل کو قید کر کے بابل لے آیا تو ان میں عزیر اور دانیال کے علاوہ داؤد علیہم السلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والے سات ہزار افراد بھی تھے، پھر جب اللہ تعالی نے عزیر کو نجات دی اور وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سفر کے لئے نکلے الخ۔

اسی میں ہے:

یعملون لہ ما یشاء من محاریب کان مما عملو ا لہ بیت المقدس ابتداہ داود علیہ الصلوٰۃ السلام فلما تو فاہ اللہ تعالی استخلف سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام فبنی المسجد بالرخام والجواھر واللاٰلی والیواقیت ۔ فلم یزل بیت المقدس علی ما بناہ سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام حتی غزاہ بخت نصر ، فخرب المدینۃ ونقض المسجد اھ ملتقطا۔

(بناتے تھے اس کے لئے جو وہ چاہتا تھا یعنی محراب وغیرہ) جنوں نے جو کچھ ان کے لئے بنایا ان میں ایک بیت المقدس بھی تھی جس کی ابتداء داؤد علیہ السلام نے کی تھی ،ان کی وفات کے بعد سلیمٰن علیہ السلام ان کے جانشین ہوئے تو انہوں نے مسجد کو سنگ رخام، ہیروں

،موتیوں اور یا قوتوں سے بنوایا۔ یہ مسجد مدتوں اسی طرح برقرار رہی جس طرح سلیمان علیہ السلام نے بنوائی تھی تا آنکہ بخت نصر اس پر حملہ آور ہوا، اس نے شہر برباد کردیا اور مسجد گرادی۔ اھ ملتقطا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم۔

(جدید۔۵/۱۷۔تا۔۷۳)

## ﴿۴۴﴾ وخذ بیدک ضغثًا فاضرب به ولاتحنث ط انا وجدنٰه صابرًا ط نعم العبد ط انهٗ اواب ۔☆

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ بیشک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا۔

**عن** أبی امامة بن سهل بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من الأنصار انه اشتکی رجل منهم حتی أضنی قعاد جلدة علی عظم فد خلت علیه جارية لبعضهم ،فهش لها فوقع عليها ، فلما دخل علیه رجال قومه يعودونه أخبرهم بذلك فقال : استفتوا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانی قد وقعت علی جارية دخلت علیّ، فذكروا ذلك لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالوا: ما رأینا باحد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا الیك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أن یا خذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة ۔

ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔ اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔ لہذا

سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکولایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوشاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

**عن** سعید بن سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : کان بین ابیا تنا رجل مخدج ضعیف ،فلم یرع الا وھو علی امة من آماء الدار یخبث بھا ،فرفع شانه سعد بن عبادۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِجۡلِدُوۡہُ ضَرۡبَ مِأَۃَ سَوۡطٍ! قالوا: یا نبی اللہ ! ھوا ضعف من ذلك ، لو ضربناہ مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوۡا لَہٗ عِثۡکَالًا فِیۡهِ مِأۃُ شَمۡرَاخٍ فَاضۡرِبُوۡا ضَرۡبَۃً وَّاحِدَۃً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔سرکار نے فرمایا: سوکوڑے لگاؤ۔صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ !وہ نہایت کمزور ہیں۔اگر سوکوڑے مارے گئے تو مرجائیں گے۔فرمایا: اچھا سوشاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

**عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان ولیدۃ فی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنی المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّہٗ لَضَعِیۡفٌ عَنِ الۡجِلۡدِ ، فأمر بمأۃ عثکول و ضربه بھا ضربة وا حد ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سوشاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

# سورۃ الزمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۴۲﴾اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا ج فیمسک التی قضٰی علیھا الموت ویرسل الاخرٰی الیٰٓ اجلٍ مسمًّی ط ان فی ذٰلک لاٰ یٰت لقوم یتفکرون۔☆

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مرے انہیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آدمیوں، جانوروں اور ہر ذی روح کی جان اللہ ہی قبض فرماتا ہے۔ مدبرات الامر میں یہ کام ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام کو سپرد ہے، اوراس میں تخصیص جن وانس ووحش وطیر نہیں، سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کیا مچھر کی روح بھی ملک الموت قبض کرتے ہیں؟ فرمایا: مچھر نفس رکھتا ہے؟ کہا: ہاں، فرمایا: تواس کی روح بھی وہی قبض فرماتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۲۱)

# سورۃ غافر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۱﴾ حٰمٓ۔

﴿۲﴾ تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز العلیم ۔☆

یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا۔

﴿۳﴾ غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب لا ذی الطول ط لآ الٰہ الا ھو ط الیہ المصیر۔☆

گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا بڑے انعام والا اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صبح وشام کی دعاؤں میں آیت الکرسی کے ساتھ ان تینوں آیتوں تک پڑھنے کو حدیث میں ارشاد ہوا کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے، اور شام پڑھے تو صبح تک" رواہ الترمذی والبزار وابنا نصر ومر دویہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "بحال جنابت اسے نہیں پڑھ سکتا ہے کہ حروف مقطعات کے معنی اللہ ورسول ہی جانتے ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاوی رضویہ جدید۔۱/۸۲۰)

لیکن بحالت جنابت وحیض انہیں بطور عمل بھی نہیں پڑھ سکتا، مثلا تفریق اعدا کے لئے سورۂ تبت نہ کہ سوۂ کوثر کہ بوجہ ضمائر متکلم انا اعطینا قرآنیت کے لئے متعین ہے، عمل میں تین نیتیں ہوتی ہیں، یا تو دعا جیسے حزب البحر، حرز یمانی، یا اللہ عز وجل کے نام وکلام سے کسی مطلب خاص میں استعانت، جیسے عمل سورۂ یٰس وسورۂ مزمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، یا اعداد معینہ خواہ

ایام مقدرہ تک اس غرض سے اس کی تکرار کہ عمل میں آجائے حاکم ہو جائے، اس کے موکلات تابع ہو جائیں، اس تیسری نیت والے تو بحال جنابت کیا معنی بیوضو پڑھنا بھی روا نہیں رکھتے ،اور اگر بالفرض کوئی جرأت کرے بھی تو اس نیت سے وہ آیت وسورت بھی جائز نہیں ہو سکتی جس میں صرف معنی دعا وثنا ہی ہے کہ اولا یہ نیت نیت دعا وثنا نہیں، ثانیا اس میں خود آیت وسورت ہی کی تکرار مقصود ہوتی ہے کہ اس کے خدام مطیع ہوں تو نیت قرآنیت اس میں لازم ہے۔رہیں پہلی دو نیتیں جب وہ آیات معنی دعا سے خالی ہیں تو نیت اولی ناممکن، اور نیت ثانیہ عین نیت قرآن ہے اور بقصد قرآن اسے ایک حرف بھی روا نہیں۔

تنبیہ ۶: یہی حکم دم کرنے کے لئے پڑھنے کا ہے کہ طلب شفا کی نیت تغییر قرآن نہیں کرسکتی آخر قرآن ہی سے تو شفا چاہ رہا ہے، کون کہے گا کہ "افحسبتم انما خلقنکم عبثا "تا آخر سورت مصروع ومجنون کے کان میں جب پڑھ سکتا ہے، ہاں جس آیت یا سورت میں خالص معنی دعا وثنا بصیغہ غیبت وخطاب ہوں اور اس کے اول میں قل بھی نہ ہو نہ اس میں حروف مقطعات ہوں اور اس سے قرآن عظیم کی نیت بھی نہ کرے بلکہ دعا وثنا کی برکت سے طلب شفا کرنے کے لئے اس پر دم کرے تو روا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید۔۱/۸۲۰۔تا۔۸۲۱)

**﴿۴۶﴾النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ج ویوم تقوم الساعة قف ادخلوآ آل فرعون اشد العذاب ۔☆**

آگ جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں "ان ارواح ال فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار کل یو م مرتین تغدو وتروح الی النار فیقال یاال فرعون وهذه مأ وٰکم حتی تقوم الساعة۔

فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹ میں ڈال کرانہیں روزانہ دوبار نار پر پیش کیا جاتا ہے۔صبح کو اور شام کو نار کی طرف جاتی ہیں تو کہا جاتا ہے اے فرعون والو یہ تمہارا ٹھکانا ہے

یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

فرعون اور فرعونیوں کو ڈوبے ہوئے کئی ہزار برس ہوئے، ہر روز صبح وشام دو وقت آگ پر پیش کیے جاتے ہیں، جہنم جھنکا کر ان سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت آئے۔ اور ایک انہیں پر کیا موقوف ہر مومن و کافر کو یونہی صبح وشام جنت و نار دکھاتے اور یہ کلام سناتے ہیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و موطائے امام مالک و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذامات احد کم عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان کان من اهل النار فمن اهل النار یقال له هذا مقعدك حتی یبعثك الله الی یوم القیامة۔

جب تم میں سے کوئی مرتا ہے اس پر اس کا ٹھکانا صبح وشام پیش کیا جاتا ہے، اگر اہل جنت سے تھا تو جنت کا مقام اور اہل نار سے تھا تو اہل نار کا مقام دکھایا جاتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ خدا تجھ کو روز قیامت اس کی طرف بھیجے۔

یونہی اموات کی باہم ملاقات، آپس کی گفتگو، قبر کا ان سے باتیں کرنا، ان کی حد نگاہ تک کشادہ ہونا، احیاء کے اعمال انہیں سنائے جانا، اپنے حسنات وسیئات اور گاؤ ماہی کا تماشا دیکھنا وغیرہ وغیرہ امور کثیرہ جن کی طرف صدر مقصد دوم میں اشارہ گزرا جن کے بیان میں دس بیس نہیں صدہا حدیثیں وارد ہوئیں ان مطالب پر شاہد ہیں، جس طریقے سے وہ ان چیزوں اور آوازوں کو دیکھتے سنتے ہیں اور قیامت تک جسموں کے گلنے، خاک میں ملنے کے بعد بھی دیکھیں سنیں گے یونہی زائروں، قبروں کے سامنے گزرنے والوں اور ان کے کلام کو۔ طرفہ یہ کہ مولوی اسحاق صاحب نے بھی جواب وسوال ۔۱۹۔ میں تسلیم کیا، مردے زندوں کا سلام سنتے ہیں۔ حضرت جن کانوں سے سلام سنتے ہیں انہی سے کلام، یہ تو ہماری طرف سے کلام تھا، اب جانب منکرین نظر کیجئے، ان کا انکار بھی قطعا عام ہے۔ صرف آلات جسمانیہ سے خاص نہیں۔ کاش! وہ ایمان لے آئیں کہ اموات اصوات کا ادراک تام کرتے ہیں مگر نہ گوش بدن سے، تو جھگڑا ہی کیا ہے۔ ابھی اتفاق ہو گیا، اہل سنت بھی تو اسی قدر فرماتے ہیں، گوش وگوشت کی تخصیص کب بتاتے ہیں؟ مگر حاشا! وہ کب اس راہ آتے ہیں۔ انہیں تو اولیائے مدفونین کی ندا

حرام کرنی ہے، ان محبوبان خدا سے طلب دعا حرام کرنی ہے، وہ کس دل سے سننا مان لیں اگرچہ بے ذریعہ گوش، دیکھنا تسلیم کرلیں گے گو بے واسطہ چشم، انہیں تو مولوی مجیب صاحب کی طرح یہ کہنا ہے کہ جب درمیان زائر و مقبور کے حجب عدیدہ سمع و بصر حائل تو سماع اصوات اور بصارت صور محال، یہ تحریر محل نزاع ہے جس کا سمجھ لینا مزیل اشکال۔ الحمد للہ المھیمن المتعال وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد والہ وصحبہ خیر صحب وال۔ تمام تعریف خدا نگہبان برتر کے لئے ہے اور اللہ تعالی ہمارے آقا حضرت محمد اور ان کی آل واصحاب پر جو بہترین آل واصحاب ہیں درود نازل فرمائے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۸۷۳۔ تا ۸۷۵)

## ﴿۵۵﴾ فاصبر ان وعداللہ حق واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔☆

تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو۔ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مواہب لدنیہ کی فصل اول میں جہاں اولین ایمان لانے والوں کا ذکر ہے اس سے تھوڑا پہلے مذکور ہے کہ مقاتل نے کہا ہے کہ ابتداء میں نماز کی صرف دو رکعتیں صبح کو اور دو رکعتیں رات کو فرض تھیں، کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: اور تسبیح کہو اپنے رب کی حمد کے ساتھ رات کو اور سویرے، فتح الباری میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے پہلے نماز تو یقیناً پڑھتے تھے اور اسی طرح آپ کے صحابہ بھی پڑھتے تھے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہونے سے پہلے کوئی نماز فرض بھی تھی یا نہیں؟ تو کہا گیا ہے: کہ ایک نماز طلوع سے اور ایک غروب سے پہلے فرض تھی اور اس پر دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: وسبح بحمد ربک قبل طلاع الشمس وقبل غروبھا۔ اور تسبیح کہو اپنے رب کی حمد کے ساتھ طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے۔

اور نووی نے کہا ہے کہ سب سے پہلے ڈر سنانا اور توحید کی طرف بلانا فرض کیا گیا۔ پھر اللہ تعالی نے قیام لیل فرض کر دیا جس کا سورۂ مزمل کی ابتداء میں ذکر ہے۔ پھر اس کو منسوخ کر

دیا، اس حکم سے جو سورۂ مزمل کے آخر میں ہے۔ پھر اس کو بھی منسوخ کر دیا اور اس کے بجائے مکہ مکرمہ میں معراج کی رات کو پانچ نمازیں فرض کر دیں۔

اور مواہب کی شرح میں علامہ زرقانی نے نویں مقصد میں لکھا ہے کہ ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ معراج سے پہلے کوئی نماز فرض نہیں تھی، صرف رات کو نماز پڑھنے کا حکم تھا مگر اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں تھی۔ اور حربی کی رائے یہ ہے کہ نماز معراج سے پہلے بھی فرض تھی دو رکعتیں صبح کو اور دو رکعتیں رات کو، لیکن حربی کی رائے کو اہل علم کی ایک جماعت نے رد کیا ہے

اور مواہب و زرقانی کے پانچویں مقصد میں جو کہ معراج کے بیان میں ہے جہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باقی انبیاء کو نماز پڑھانا مذکور ہے، وہاں لکھا ہے۔ اس کی مشروعیت وہی معروف مشروعیت ہے یا لغوی مشروعیت مراد ہے؟۔ پہلا قول درست قرار دیا گیا ہے، کیونکہ جہاں تک ممکن ہو نص کو اپنی شرعی حقیقت پر حمل کیا جاتا ہے، مشروعیت معروفہ مراد لینے کے بعد اس میں اختلاف ہے۔ (کہ کیا یہ فرض ہے) اور جیسا کہ نعمانی نے کہا ہے: اس پر انس کی وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو ابن ابی حاتم کے ہاں پائی جاتی ہے اور تھوڑا سا پہلے مصنف نے بھی ذکر کی ہے۔ (یا نفل ہے) اگر ہم کہیں کہ فرض ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سی نماز ہے؟ بعض نے کہا ہے کہ اقرب یہ ہے کہ وہ صبح کی نماز ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو) اور دونوں احتمال جیسا کہ شامی نے کہا ہے کوئی حیثیت نہیں رکھتے، خواہ ہم یہ کہیں کہ یہ نماز آسمانوں پر جانے سے پہلے پڑھائی تھی یا بعد میں، کیونکہ پانچ نمازوں میں مطلقا پہلی نماز جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی تھی وہ بالاتفاق ظہر کی نماز تھی جو آپ نے مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی تھی۔ اور جو شخص اس روایت کو مکہ کے ساتھ مختص کرے تو اس پر دلیل لازم ہے۔ شامی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ کوئی نفلی نماز تھی یا ان نمازوں میں سے تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شب معراج سے پہلے فرض تھیں اور فتاوی نووی سے دوسری شق کی تائید ہوتی ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۷۶۔تا۔۷۸۔)

اما استدلا ل مقاتل بقوله تعالى و سبح بحمد ربك بالعشى والابكار ۔

فاقول: اضعف ،واضعف ، بل ليس بشئى اصلا ، فان الآية من سورة حم المومن ، وقد تاخر نزولها عن سورة بنى اسرائيل النازلة بخبر الاسراء ، بزمان

طویل ، فقد روی ابن الضریس فی فضائل القران عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی حدیث ترتیب نزول السور، قال: کان اول مانزل من القران اقرا باسم ربك ثم ن ۔ فذکر الحدیث الی ان قال ثم بنی اسرائیل ، ثم یونس ، ثم هود ، ثم یوسف ثم الحجر، ثم الانعام ثم الصفت ثم لقمان ثم سبا ، ثم الزمر ، ثم حم المومن الحدیث فکیف یستدل بها علی ایجاب صلاۃ قبل الاسراء لاجرم ان فسرها ترجمان القران رضی الله تعالی عنه بالصلوات الخمس کما فی المعالم ۔ وقد یستدل بما روی ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن انس رضی الله تعالی عنه فی حدیث الاسراء واتیانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیت المقدس لم البث الایسیر احتی اجتمع ناس کثیر ، ثم اذن موذن واقیمت الصلاۃ قال فقمنا صفوفا ننتظر من یومنا فاخذ جبریل علیه الصلاۃ والسلام بیدی فقدمنی فصلیت بهم فلما انصرفت قال لی جبریل: اتدری من صلی خلفك ؟ قلت : لا ۔ قال صلی خلفك کل نبی بعثه الله وهو الحدیث المشارالیه فی کلام الزرقانی عن الامام النعمانی ۔

رہا مقاتل کا استدلال اللہ تعالی کے اس فرمان سے ۔اور تسبیح کہو اپنے رب کی حمد کے ساتھ رات کو اور صبح سویرے ۔تو میں کہتا ہوں کہ بہت ضعیف ہے اور بہت ہی ضعیف ہے۔ بلکہ سرے سے بیکار ہے کیونکہ یہ آیت سورہ حم مومن کی ہے اور اس کا نزول سورہ بنی اسرائیل سے جس میں معراج کا ذکر ہے طویل زمانے کے بعد ہوا ہے۔ چنانچہ ابن ضریس نے فضائل قرآن میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورتیں نازل ہونے کی ترتیب اس طرح بیان کی ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے سورہ اقراء باسم ربک نازل ہوئی، پھر ۔ن ۔ابن ضریس نے یہ روایت پوری بیان کی ہے یہاں تک کہ کہا ہے۔ پھر بنی اسرائیل، پھر یونس، پھر ۔ہود، پھر یوسف، پھر حجر، پھر انعام، پھر صافات، پھر لقمان، پھر سبا، پھر زمر، پھر حم مومن آخر تک تو پھر حم مومن کی آیت سے کس طرح استدلال کیا جا سکتا ہے کہ معراج سے پہلے بھی نماز فرض تھی جب کہ اس وقت تک وہ سورۃ نازل ہی نہیں ہوئی تھی ۔اس لئے ترجمان القرآن رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر پانچ نمازوں سے کی ہے جیسا کہ معالم میں ہے،اور کبھی استدلال کیا جاتا ہے اس حدیث سے جو ابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے واقعہ معراج اور رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیت المقدس میں آنے کے بارے میں روایت کی ہے۔(اس میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے پھر ایک موذن نے اذان دی اور نماز کے لئے اقامت کہی گئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہم سب صفیں باندھ کر اس انتظار میں کھڑے ہوئے کہ ہمارا امام کون بنتا ہے۔تو جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آگے کر دیا، چنانچہ میں نے سب کو نماز پڑھائی، جب میں نے سلام پھیرا تو جبریل نے مجھ سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پیچھے کن لوگوں نے نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، جبریل نے کہا: کہ آپ کے پیچھے ہر اس نبی نے نماز پڑھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، یہی وہ حدیث ہے جس کی طرف زرقانی کے کلام میں نعمانی کے حوالے سے اشارہ کیا گیا ہے۔

اقول: ولعل مطمح نظر ظاهر۔

اما اولا: فلان الاذان والاقامة المعروفين ما شرع الابالمدينة، والاسراء قبل الهجرة ولذا قال الزرقانی فی تفسیر الحدیث: اذن موذن ای اعلم لطلب الصلاة فاقیمت الصلاة ای تهیؤ الها وشرعوا فیها، فلا یردان الاذان والاقامة انما شرعا بالمدینة والاسراء کان بمکة اھ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

و اما ثانیا: فلان تخصیصهما بالفرائض انما عرف بعد ماشرعا للامة اماقبل ذلك فای دلیل علیه؟

واما ثالثا: وهو القاطع فلان الاسراء انما کان باللیل وقد علمنا ان صلاة اللیل کانت فریضة قبل فرض الخمس فما یدریك لعلها هی، وبه یظهر الحواب عما عسی ان یتعلق به متعلق مما روی مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنه فی حدیث الاسراء، وحانت الصلاة فاممتهم۔

میں کہتا ہوں کہ شاید دلیل پیش کرنے والے کا مطمح نظر یہ ہو کہ اس نماز میں اذان واقامت ہوئی تھی اور یہ فرائض کے ساتھ خاص ہیں لیکن اس پر اعتراض ظاہر ہے۔

اولا: اس لئے کہ معروف اذان واقامت تو مدینہ میں شروع ہوئی تھی جب کہ معراج ہجرت سے پہلے ہوئی تھی، اسی لئے زرقانی نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ''ایک موذن

نے اذان کہی'' کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ اس نے نماز کے لئے طلب کئے جانے سے ان کو آگاہ کیا۔ اور نماز کے لئے اقامت کہی گئی کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اس کے لئے تیار ہو گئے اور اس میں شروع ہو گئے، اس لئے یہ اعتراض نہیں پیدا ہوگا کہ اذان و اقامت تو مدینہ میں شروع ہوئی تھیں اور معراج مکہ میں ہوئی تھی۔

ثانیا: اس لئے کہ اذان و اقامت کا فرائض کے ساتھ مخصوص ہونا تو امت کے لئے ان کے مشروع ہونے کے بعد معلوم ہوا ہے۔ مشروعیت سے پہلے تخصیص پر کون سی دلیل ہے؟

ثالثا: اس لئے اور یہ اعتراض استدلال کی جڑ کاٹنے والا ہے۔ کہ معراج رات کو ہوئی تھی اور یہ ہم جان چکے ہیں کہ رات کی نماز پانچ نمازوں کے فرض ہونے سے پہلے بھی فرض تھی، تو کیا پتا؟ ہوسکتا ہے یہ وہی رات کی نماز ہو، اسی سے اس کا جواب بھی ظاہر ہو جاتا ہے جس کو ہو سکتا ہے کوئی مستدل بطور دلیل پیش کرے یعنی مسلم کی وہ روایت جو ابو ہریرہ سے حدیث معراج میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

تاہم اس قدر یقینا معلوم کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمازیں پڑھتے، نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اس کے سوا اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازینکہ فرض ہو یا نفل، حدیث میں ہے۔

کان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس یصلون الضحی والعصر فکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ اذا صلوا آخرالنہار تفرقوا فی الشعاب فصلوھا فرادی رواہ ابن سعد وغیرہ عن عزیزۃ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ تعالی عنہا ذکرہ فی ترجمتہا من الاصابۃ۔

فرضیت پنجگانہ سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام جب آخر روز کی نماز پڑھتے گھاٹیوں میں متفرق ہو کر تنہا پڑھتے، اس کو ابن سعد و غیرہ نے عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا۔ یہ بات اصابہ میں عزیزہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں مذکور ہے۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور ان کی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں، بلکہ نماز شروع روز بعثت شریفہ سے مقرر و مشروع ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی اتری اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہ تعلیم جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی، دوسرے دن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی، تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

فقد اخرج احمد وابن ماجة والحارث فی مسنده وغیرهم عن اسامة بن زید عن ابیه رضی الله تعالی عنهما ان جبریل اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اول ما اوحی الیه فاراه الوضوء والصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه وفی سیرة ابن اسحق وسیرة ابن هشام والمواهب اللدینه من المقصد الاول وکتاب الخمیس وافضل القری لقراء ام القری للامام ابن حجر المکی ثم حاشیة الکنز للعلامة السید ابی السعود الازهری ثم حاشیة الدر للعلامة السید احمد الطحطاوی وهذا لفظ القسطلانی مزیدا من الزرقانی (قدروی )مرضه لان له طرقا لاتخلو من مقال لکنها متعددة یحصل باجتماعهاالقوة ان جبریل بداله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو باعلی مکة کما عند ابن اسحق ای بجبل الحراء کما فی الخمیس فی احسن صورة واطیب رائحة فقال یا محمد! ان الله یقرئك السلام ویقول لك انت رسولی الی الجن والانس فادعهم الی قول لا اله الاالله، ثم ضرب برجله الارض فنبعت عین ماء فتوضابهاجبریل زادا ابن اسحق، ورسول الله ینظر الیه لیریه کیف الطهور للصلاة ثم امره ان یتوضاء وقام جبریل یصلی وامره ان یصلی معه، زادفی روایة ابی نعیم عن عائشة رضی الله تعالی عنها فصلی رکعتین نحو الکعبة فعلمه الوضو والصلاة ثم عرج الی السماء ،ورجع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یمر بحجرولا مدر ولا شجر الاوهو یقول: السلام علیك یا رسول الله !حتی اتی خدیجة فاخبرها فغشی علیها من

الفرح ثم امرها فوضأت وصلی بها کما صلی به جبرئیل ،زادفی روایة و کانت اول من صلی ۔ فکان ذلك اول فرضها ای تقدیرها رکعیتن اه وله تمام سیاتی
واخرج الطبرانی عن ابی رافع رضی الله تعالی عنه قال صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول یوم الاثنین وصلت خدیجة ۔ آخره وصلی علی یوم الثلثاء ۔
تخریج کی ہے احمد اور ابن اماجہ نے اور حارث نے اپنی مسند میں اور دیگر محدثین نے اسامہ ابن زید سے وہ اپنے والد سے روای ہیں کہ وحی کے آغاز میں ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو وضو اور نماز کا طریقہ بتایا، جب وضوء سے فارغ ہوئے تو چلو بھر پانی لیا اور اپنے فرج پر چھڑکا، سیرت ابن اسحٰق، سیرت ابن ہشام، مواہب لدنیہ کے مقصد اول، کتاب الخمیس، ابن حجر مکی کی افضل القری لقراء ام القری، سید ابوالسعو داز ہری کے حاشیہ کنز میں، سید احمد طحطاوی کے حاشیہ درمختار میں مذکور ہے اور الفاظ قسطلانی کے ہیں جن میں اس کی شرح زرقانی سے اضافہ کیا گیا ہے۔ روایت کی گئی ہے۔ بصیغہ مجہول اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ اس کے جتنے طریقے بھی ہیں وہ اعتراض سے خالی نہیں ہیں لیکن چونکہ متعدد ہیں اس لئے ان کے اجتماع سے قوت حاصل ہو جاتی ہے۔
کہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آئے جب کہ آپ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے جیسا کہ سیرت ابن اسحٰق میں ہے، یعنی کوہ حرا پر تھے جیسا کہ خمیس میں ہے۔ اچھی صورۃ اور عمدہ خوشبو میں اور کہا: اے محمد! اللہ تعالی آپ کو سلام کہتا ہے کہ آپ انسانوں اور جنوں کی طرف میرے رسول ہیں اس لئے انہیں دعوت دیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پھر جبریل نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو پانی کا چشمہ ابل پڑا اور جبریل نے اس سے وضو کیا۔ ابن اسحٰق نے اضافہ کیا ہے کہ اور رسول اللہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے تا کہ رسول اللہ کو نماز کے لئے طہارت کا طریقہ بتائیں۔ پھر آپ سے کہا کہ آپ بھی وضو کریں۔ پھر جبریل نماز پڑھنے لگے اور رسول اللہ کو کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ پڑھیں، اور نعیم نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جبریل نے قبلہ رخ ہو کر دو رکعتیں پڑھیں۔ چنانچہ وضو اور نماز سکھانے کے بعد جبریل تو آسمان پر چلے گئے اور رسول اللہ گھر کی طرف واپس ہوئے تو راستے میں جس پتھر ڈھیلے یا درخت کے پاس سے آپ گزرتے وہ کہتا: السلام علیک یا رسول اللہ! یہاں تک کہ آپ خدیجہ

کے پاس آئے ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہیں فرط مسرت سے غشی آگئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بھی وضو کرنے کا حکم دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بھی اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح جبریل نے آپ کو پڑھائی تھی۔ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ خدیجہ سب سے پہلے نماز پڑھنے والی ہیں۔تو یہ نماز کی پہلی فرضیت تھی، یعنی اس کا اندازہ تھا۔دو رکعتیں اھ اس روایت کا باقی حصہ عنقریب آئے گا اور طبرانی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوموار کے ابتدائی حصے میں پہلی نماز پڑھی، خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نے سوموار کے آخری حصے میں اور علی رضی اللہ تعالی عنہ نے منگل کے دن۔ (فتاوی رضویہ جدید۔۸۰/۵۔تا۸۵۔)

## ﴿۲۰﴾وقال ربکم ادعونی استجبلکم ط ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین ۔☆

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(دعا کی مقبولیت میں مندرجہ ذیل احادیث اس آیت کی تفسیر ہیں)

**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر یوم الجمعة فقال : فیه ساعة لا یوفقها عبد مسلم و هو یصلی یسأل الله شیًا الا اعطاه ایاه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

**عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك یحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته یقول :سمعت رسول الله صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم یقول : هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

عن عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فی الجمعة ساعة لا یسأل الله العبد فیها شیًا الا اتاه الله ایاه ، قالوا: یا رسول الله ! ایة ساعة هی ، قال : حین تقام الصلوة الی انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

۲۵۱۷۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست ، فحدثنی عن التورات و حدثته عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم ، و فیه اهبط ، و فیه تیب علیه ، و فیه مات ، و فیه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هی مصبحة یوم الجمعة

من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فيه ساعة لا يصادفها عبد مسلم و هو يصلي فيسأل الله شيًا الا اعطاه اياه، قال كعب: ذلك في كل سنة ، فقلت : بل في كل جمعة ، فقرأ كعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی ، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر وافضل یوم جمعہ ہے ۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی ، اسی دن زمین پر اتارے گئے ، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا ، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس ۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے ۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے ۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ۔۱۲م

**عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : في الجمعه ساعة لا يوافقها عبد يستغفر الله الا غفر له ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے ۔۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے ۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

ومختار اکابر محققین وجماعت کثیرہ ائمہ دین دوقول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتــو ل زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابو عمرو بن عبد البر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی و امام ابن العربی و امام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ ودر مختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس ما بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات ودرود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم ذیل المدعا ص ۴۷

عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : خیرا لدعا دعا ء یوم عرفة ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔۱۲م

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الدعا ء دعا ء یوم عرفة و خیر ما قلت اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و هو علی کل شیء قدیر ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر۔

عن عثمان بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! هل من داع فیستجاب له ؟ هل من سائل فیعطی ؟ هل من مکروب فیفرج عنه ۔ فلا یبقی مسلم یدعو ا الله بدعوة الا استجاب الله عزوجل له الا زانیة تسعی بفرجها او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۲

**عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیه افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔

ذیل المدعا، ۳۵

**عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الدعاء بین الاذان والا قامة مستجابة فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

**عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ، وسبحان الله والحمد الله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله ،ثم قال : اللهم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب له، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوته ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ، لہ الملك ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر، اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ، اور پھر بطور دعا پڑھا، اللھم اغفرلی، یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او مأثما ، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی

یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم اللہ تعالیٰ بینھا ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت۔۱۲م

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورہ فصلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲۱﴾ وقالوالجلودھم لم شھد تم علینا ط قالوآ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ۔☆

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا یا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں قیامت کے دن انسان کی کھالوں کی گویائی کا ذکر جس سے امام احمد رضا قدس سرہ مندرجہ ذیل استدلال فرمایا)

اخرس تو انسان ہے، جامد کے لئے بھی کلام محال شرعی تک نہیں صرف محال عادی ہے۔ کتب حدیث دیکھئے بطور خرق عادت ہزار بار پتھروں و جمادوں سے کلام واقع ہوا اور ہزار رہا بار ہوگا۔ قریب قیامت آدمی سے اس کا کوڑا باتیں کرے گا۔ جب اہل اسلام یہود عنود کو قتل کریں گے اور وہ پتھروں درختوں کی آڑ لیں گے، شجر و حجر مسلمان سے کہیں گے اے مسلمان آ ، یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گونگے کا کلام کرنا احادیث میں وارد۔ اللہ عزوجل اپنی قدرت کا اظہار بھی یونہی فرمائے گا۔

اگر کلام جماد واخرس ممتنع بالغیر یا محال شرعی ہوتا زنہار وقوع کا نام نہ پاتا۔ کہ ہر ممتنع بالغیر کا وقوع اس غیر یعنی ممتنع بالذات کے وقوع کو مستلزم۔ تو وقوع نے ظاہر کردیا کہ صرف خلاف عادت ہے۔ جب وقوع کلام ثابت اور ان کے استحالہ پر ہرگز کوئی دلیل عقلی نہ شرعی۔ تو یقیناً اس کے لئے بھی جواز وقوعی جو امتناع بالغیر کا منافی قطعی۔ اب جیوٹ بہادر استدلال کرتا ہے کہ ایسا

عدم کذب مفید مدح نہیں ہوتا اور باری عزوجل میں مدح ہے۔تو لا جرم وہاں ایسا عدم بھی نہ ہوگا، اتنا تو اس کے کلام کا منطوق صریح ہے۔آگے خود دیکھ لیجئے کہ اخرس وجماد میں کیسا عدم تھا جس کو باری عزوجل میں نہیں مانتا، زنہار نہ امتناع عقلی تھا نہ استحالہ شرعی بلکہ صرف استبعاد عادی تو بالضرور ملائے بیباک اپنے رب میں کذب کو مستبعد بھی نہیں جانتا۔العظمۃ للہ۔اگر لازم قول قول ٹھہرے تو اس سے بڑھ کر کفر جلی اور کیا ہے۔مگر یہ حسن احتیاط اللہ عزوجل نے ہم اہلسنت ہی کو عطا فرمایا۔اہل بدعت خصوصا نجدیہ کہ یہ شخص جن کا معلم وامام ہے کفر وشرک کو ٹکے سیر کئے ہوئے ہے، بات پیچھے اور کفر وشرک پہلے۔اگر جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا (اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے) کی ٹھہرے تو کیا ہم ان کے ایسے صریح کفریات پر بھی فتوی کفر نہ دیتے مگر الحمد للہ یہاں۔ ادفع بالتی ھی احسن (برائی کو بھلائی سے ٹال) پر عمل اور کلمہ طیبہ کا ادب پیش نظر ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچا تے ہیں۔والحمد للہ رب العالمین۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۳۹۸-۳۹۹۔)

## ﴿۴۳﴾ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحًا وقال اننی من المسلمین۔☆

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

### ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا ذکر ہے اس سے ہر کار خیر کی طرف بلانا ثابت)

عیدین میں "الصلاۃ جامعۃ"نماز کی جماعت تیار ہے، باآواز بلند پکارنا مستحب ہے

مرقات شرح مشکوۃ شریف میں ہے:

یستحب ان ینادی لھا الصلوٰۃ جامعۃ بالاتفاق ۔

یہ آواز دینا کہ جماعت تیار ہے بالاتفاق مستحب ہے۔

سوائے مغرب ہر نماز میں صلاۃ پکارنا یعنی دوبارہ اعلان کرنا ائمہ متاخرین نے مستحب رکھا ہے بلکہ درمختار میں سب نمازوں کی نسبت لکھا ۔ یثوب بین الاذان والاقامۃ فی الکل

للکل بما تعارفوہ ۔

ردالمحتار میں ہے:

قولہ فی الکل ای الصلوات لظھور التوانی فی الامور الدینیة قال فی العنایة احدث المتاخرون التثویب بین الاذان والاقامة علی حسب ماتعارفوہ فی جمیع الصلوات سوی المغرب مع ابقاء الاول یعنی الاصل وھو تثویب الفجر ماراہ المسلمون حسنا فھو عنداللہ حسن اھ۔

متعارف طریقہ پر تمام نمازوں میں ہر ایک کے لئے اذان واقامت کے درمیان تثویب کہنا چاہئے۔

فی الکل ۔ سے مراد یہ ہے کہ تمام نمازوں میں تثویب کہے، کیونکہ دینی امور میں سستی غالب آچکی ہے۔ عنایہ میں ہے کہ متاخرین نے اصل یعنی تثویب فجر کو باقی رکھتے ہوئے مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کی اذان واقامت کے درمیان متعارف طریقہ پر تثویب کو جاری کیا ہے اور جسے مسلمان بہتر جانیں وہ اللہ تعالی کے ہاں بھی بہتر ہوتا ہے اھ۔

نماز جنازہ میں حرمین شریفین میں دستور ہے کہ موذن بآواز بلند کہتے ہیں۔ الصلوۃ علی المیت یرحمکم اللہ" میت پر نماز جنازہ ادا کرو اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور یہ سب اس آیہ کریمہ کے تحت میں داخل ہے کہ "من احسن قولا ممن دعاالی اللہ" اس سے کس کی بات بہتر جو اللہ کی طرف بلائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من دعاالی الھدی فلہ اجرہ واجرمن تبعہ ۔ جو کسی نیک بات کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا خود اپنا اجر ہے اور جتنے اس نیک فعل میں شریک ہوں ان سب کا ثواب ہے اوران کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

(جدید ۵/۳۸۴ـ۳۸۵)

## ﴿۴۱﴾ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم ج وانہ لکتٰب عزیز۔☆

بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے جب وہ ان کے پاس آیا ان کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے۔

## ﴿۴۲﴾ لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه ط تنزیل من حکیم حمید۔☆

باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر معالم التنزیل شریف میں ہے:

قال قتادة والسدی الباطل هو الشیطان لا یستطیع ان یغیر او یزید فیه او ینقص منه قال الزجاج معنا ہ انه محفوظ من ان ینقص منه فیاتیة الباطل من بین یدیه اویزاد فیه فیاتیه الباطل من خلفه وعلی هذا لمعنی الباطل الزیادة والنقصان ۔

یعنی قتادہ وسدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کچھ گھٹا، بڑھا اور بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا باطل کہ زیادت ونقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے، کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے، بڑھ جائے تو پس پشت سے، اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے ۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳، ص ۱۸۸ و ص ۱۸۹ ۔ میں ہے:

کان نسخ التلادہ الحکم جمیعا جائز ا فی حیاة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاما بعد وفاته فلا یجو ز، قال بعض الرا فضة والملحدة ممن یستتر باظهار الاسلام وهو قاصد الی افسادہ هذا جائز بعد وفاته ایضا، وزعموا ان فی القرآن کانت آیات فی اما مة علی فی فضائل اهل البیت فکتمها الصحابة فلم تبق باندراس ز مانهم والدلیل علی بطلان هذا القول قوله تعالی :انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون ۔ کذا فی اصول الفقه لشمس الائمة اه ملتقطا ۔

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا، بعد وفات اقدس ممکن نہیں۔ بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمانی کا نام لیکر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں اور حقیقۃً انہیں اسلام کا تباہ کرنا مقصود ہے، وہ کہتے

ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے، وہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی وفضائل اہل بیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپاڈالیں، جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں۔اوراس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے: کہ بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اسکے نگہبان ہیں۔ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی صفحہ۔۳۶۴ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کرکے فرماتے ہیں:

وکذلك من انکر القرآن او حرفامنه او غیر شیئا منه او زادفیه "

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعا اجماعا کافر ہے جوقرآن عظیم یا اسکے کسی حرف کا انکار کرے یا اسمیں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجود سے کچھ زیادہ بتائے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنوص ۶۱۷ میں ہے:

اعلم ان رایت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه ذهب بعض اصحابهم الی ان القرآن العیا ذ بالله کان زائد اعلی هذاا لمکتوب قد ذهب بتقصیر من الصحابة الجامعین العیا ذ بالله لم یختر صاحب ذلك التفسیر هذاا لقول فمن قال بهذا لقول فهو کافر لا نکار ه الضروری ۔

یعنی میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس قدر موجود سے زائد تھا،جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذا باللہ ان کے قصور سے جاتا رہا،اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا، جواس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۰/۵۲۲۔۵۳۲)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الشوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲۱﴾ ام لھم شرکٰؤا شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ ط ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینھم ط وان الظّٰلمین لھم عذاب الیم ۔☆

یاان کے لئے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے وہ دین نکال دیا ہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا تو یہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق، احکام الٰہیہ دوقسم ہیں۔

اول تکوینیہ: مثل احیاء واماتت، قضائے حاجت ودفع مصیبت، عطائے دولت، رزق، نعمت، فتح اور شکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوم تشریعیہ: کہ کسی فعل کوفرض یاحرام یاواجب یامکروہ یامستحب یامباح کردینا۔

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیرخدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک، قال اللہ تعالٰی۔

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ ۔

کیاان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دیں ہیں جنکا خدا نے حکم نہ دیا۔اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: والمدبرات امرا۔

قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں،

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت امیر وذریۂ طاہرہ اورا تمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند۔ وفاتحہ و درود وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

حضرت امیر یعنی حضرت مولی علی مشکل کشا اور ان کی اولاد طاہرہ کو تمام امت اپنے مرشد جیسے سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو انہیں سے وابستہ جانتی ہے، اور فاتحہ، درود، صدقات اور ان کے ناموں کی نذر وغیرہ دینا رائج و معمول ہے۔

مگر کچے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں۔ اگر کہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کردیا تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا، اور اگر کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کردیا تو شرک سوجھتا ہے۔ یہ ان کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچاپن ہے، جب ذاتی وعطائی کا تفرقہ اٹھادیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا؟ سب یکساں شرک ہونا لازم۔

ان کا امام مطلق وعام کہہ گیا:

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیز کہا:

کسی کام کو روا یا ناروا کردینا اللہ ہی کی شان ہے۔ تقویۃ الایمان

صاف تر کہا:

کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں۔ تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ تقویۃ الایمان

اور آگے اسکا قول:

رسول اللہ کے حکم پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے

تفویۃ الایمان

اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کیساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے،

تفویۃ الایمان

نیز کہا کہ:

انبیاء اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا، سو ان میں بڑائی یہ ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں، صرف بتانے، جاننے، پہچاننے پہو چانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم ان کے ہیں، فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا۔ تفویۃ الایمان

آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے بتائے، یونہی طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے، تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے، یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا نبی کی نسبت یوں کہے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر، اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اسکا حکم سند جاننے کو ان افعال سے گن چکا جو اللہ تعالٰی نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں۔ اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا، اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

تفویۃ

تو ذاتی عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ کہہ چکا۔
نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے، اس نے تو یہ ہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوا مت مانو

تفویۃ

جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض ومحرمات کو رسول

کے لئے فرض وحرام کردینے سے جاننا کیوں کر شرک نہ ہوگا۔ غرض وہ اپنی پکی دھن کا پکا ہے، ولہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گردپیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اس میں شکار وغیرہ منع فرمایا، مگر جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو حرم میں کرتا ہوں، اس چوٹی کے موحد نے کہ جابجا کہتا ہے:

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔ تفویۃ

صاف صاف حکم شرک جڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

واللہ الھادی الی منائر النور ۔

ہم پہلے چند آیتیں قسم اول یعنی احکام تکوینیہ کی تلاوت کرتے ہیں پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات واحادیث سے مسلسل رہے، وباللہ التوفیق۔

آیت: ان کل نفس لما علیھا حافظ ۔

کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو۔ یعنی ملائکہ ہر شخص کے حافظ ونگہبان رہتے ہیں۔

آیت:۲۔ ان الذین توفتھم الملائکۃ ۔

بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت۳۔ جاء تھم رسلنا یتوفونھم ۔

ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کو۔

آیت۴۔ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ ۔

کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔

آیت۵۔ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین تتوفتھم الملائکۃ ظالمی انفسھم ۔

بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔

آیت۶۔ کذلک یجزی اللہ المتقین الذین تتوفتھم الملائکۃ طیبین ۔

ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں۔جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم، آمین

آیت ۷۔الرٰ کتاب انزلناہ الیک لیخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید ۔

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف،ان کے رب کی پروانگی سے غالب،سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت۸۔ ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور۔

اور بیشک بالیقین ہم نے موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسی! تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

**اقول**:اندھیریاں کفروضلالت ہیں اورروشنی ایمان وہدایت،جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا۔اورایمان وکفر میں واسطہ نہیں،ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے،تو آیات کریمہ صاف ارشا فرمارہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسی علیہ الصلوۃ والسلام،نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دیدی۔۔اس امت کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطافرماتے ہیں،اگرانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا،انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تورب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف مالایطاق تھا۔

الحمدللہ،قرآن عظیم نے کیسی تکذیب فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی۔

پیغمبر خدانے بیان کردیا کہ مجھ کو نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کو کیا کرسکوں،غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرادیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنادیوے،دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں،انبیا میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کردیں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کردیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں،ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار۔

ملخصاً تقویۃ الایمان

مسلمانو! اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ، دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا و رسول کو جھٹلا رہا ہے، خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے، شکر اس اکرم الاکرمین کا بجالایئے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا ،ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا

تو کریم ،اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خدا ہے،انک لا تھدی من اجببت ، وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے، کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔تا خدا نہ دہد سلیماں کے دہد

یہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ بھکے،،اورافتؤ منون بیعض الکتاب و تکفرون ببعض ، میں داخل ہوئے۔

نسأل اللہ العافیۃ وتمام العاقبۃ و دوام العافبۃ والحمدللہ رب العالمین۔

الامن والعلی ۱۵۷تا۱۷۰

## ﴿۲۵﴾وھوالذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیأت ویعلم ماتفعلون۔☆

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل توبہ قبول فرماتا ہے،اور سچی توبہ کے بعد گناہ بالکل باقی نہیں رہتے۔

**عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شیٔ یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب علیہ ، فاذا خطأ الخطیئۃ ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعۃ مرتفعۃ فلیمد د یدیہ الی اللہ ثم یقول : اللھم انی اتوب الیک منھا لا ارجع الیھا ابد ا، فانہ یغفر لہ ما لم یرجع فی عملہ ذلک ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے :الٰہی ! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت و منزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانۂ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔

(فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲)

عن عبدا للہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

(فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰)

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیرالخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

(فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰)

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۵۵۲)

## ﴿۲﴾ ذٰلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین اٰمنوا وعملوا

الصٰلحٰت ط قل لآ اسئلکم علیه اجرًا الا المودة فی القربٰی ط ومن یقترف حسنةً نزدله فیها حسنًا ط ان الله غفور شکور۔☆

یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اسکے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کی دو تفسیریں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئی قبیلہ کفار مکہ کا ایسا نہ تھا جو سرکار سے قرابت نہ رکھتا ہو۔ اور قبیلہ والے کے ساتھ کرم اہل عرب کی سرشت میں رکھا گیا تھا۔ تو وہ جو تکلیفیں پہونچاتے تھے ان کی بابت ارشاد فرمایا گیا کہ اور کسی بات کا خیال نہ کرو قرابت داری ہی کا کہ حضور کو تکلیف پہونچانے سے باز رہو۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ "قربیٰ" سے مراد سادات کرام واہل بیت عظام ہیں اور استثناء بر صورت منقطع ہے۔ "لا اسئلکم علیه اجرا۔ سالبہ کلیہ ہے۔

(الملفوظ۔۴/۵۸)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة الزخرف

## بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱۸﴾اومن ینشؤا فی الحلیة وھو فی الخصام غیر مبین۔☆**

اور کیا وہ جو گہنے میں پروان چڑھے اور بحث میں صاف بات نہ کرے۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو سونے چاندی کے زیورات پہننا جائز ہیں۔

**عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الذهب و الحرير حل لا ناث امتي و حرام على ذكورها

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔ (فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴)

**﴿۳۶﴾ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض له شیطٰناً فھو له قرین۔☆**

اور جسے رتوند آئے رحمٰن کے ذکر سے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے۔

**﴿۳۷﴾وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون ۔☆**

اور بے شک وہ شیاطین ان کو راہ سے روکتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

**﴿۳۸﴾حتّٰی اذا جآء نا قال یٰلیت بینی وبینک بعد**

**المشرقین فبئس القرین ۔☆**

یہاں تک کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی برا ساتھی ہے۔

**﴿۳۹﴾ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم انکم فی العذاب مشترکون ۔☆**

اور ہرگز تمہارا اس سے بھلا نہ ہوگا آج جبکہ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں شریک،

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ پست فطرت، دون ہمت کہ امید نفع پر بھی نہ سرکیں جب تک تازیانہ کا ڈر نہ دلائیں ۔قرآن وحدیث میں عذاب نار کے بیان ان کی نظیر سے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۴۵)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

رکھا اس کی ماں نے سختی پر سختی اٹھا کر اور اس کا دودھ چھٹنا دو برس میں ہے، یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

یہاں ماں باپ کے حق کی کوئی نہایت نہ رکھی کہ انہیں اپنے حق جلیل کے ساتھ شمار کیا ،فرماتا ہے: شکر بجالا میرا اور اپنے ماں باپ کا" اللہ اکبر اللہ اکبر وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" یہ دونوں آیتیں اور اسی طرح بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زائد ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۹/۵۹)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۱۳﴾ وکاین من قریۃ ھی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک ج اھلکنٰھم فلا ناصر لھم ۔☆

اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے انہیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب بعثت ہوئی مکہ معظمہ بلکہ تمام دنیا میں جیسا کفر وکافرین کا تسلط وغلبہ تھا ظاہر وعیاں ہے، اور اکثر مرسلین کرام اصحاب شرائع جدیدہ علیہم الصلوۃ والسلام ایسے ہی شہروں میں پیدا ہوتے اور وہیں کے ساکن ہوکر انہیں پر مبعوث ہوئے۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس وقت غلبہ کفر کے سبب مکہ معظمہ سے ہجرت کی ضرورت ہوئی اس وقت بھی قرآن عظیم نے مکہ مکرمہ کو شہر ہی فرمایا جیسا کہ آیت میں ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸/۳۶۸)

﴿۱۹﴾ فاعلم انہ لآ الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنٰت ط واللہ یعلم متقلبکم ومثوٰکم ۔☆

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں اللہ تعالی اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ اور شفاعت کا ہے کا نام ہے۔

(قدیم۔ ۱۱/۱۳۵)

## ﴿۳۳﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولاتبطلوآ اعمالکم ۔☆

اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کسی نے شرعی وضو کا ارادہ کیا اور بعض اعمال کئے پھر وضو کو بلا عذر نامکمل چھوڑ دیا۔ تو یہ فعل عبث ہے اور اس پر ثواب نہیں ملے گا۔ کیونکہ اللہ تعالی نے قطع کو ابطال قرار دیا۔ فرماتا ہے: تم اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ اور باطل کا کوئی حکم نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۲/۴۷)

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الفتح

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۲﴾لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخرویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطاً مستقیماً۔☆**

تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لام ''لک'' تعلیل کا ہے اور ''ما تقدم من ذنبک'' تمہارے اگلوں کے گناہ اعنی سیدنا عبداللہ وسیدنا آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا۔ سے منتہائے نسب کریم تک تمام آبائے کرام وامہات طیبات باستثنائے انبیائے کرام مثل آدم وشیث ونوح علیہم الصلوۃ والسلام ۔ اور ''ماتاخر'' تمہارے پیچھے یعنی قیامت تک تمہارے اہلسنت وامت مرحومہ۔تو حاصل کریمہ یہ ہوا کہ ہم نے تمہارے لئے فتح مبین فرمائی تا کہ اللہ تعالی تمہارے سبب سے بخشدے تمہارے علاقہ کے سب اگلوں پچھلوں کے گناہ والحمد اللہ رب العالمین۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۱۱۲)

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ہر نعمتیکہ داشت خدا شد بروتمام۔

میرے ایک وعظ میں ایک نفیس نکتہ مجھ پر القاہوا تھا اسے یاد رکھو کہ جملہ فضائل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے معیار کامل ہے، وہ یہ کہ کسی منعم کا دوسرے کو کوئی نعمت نہ دینا چار ہی طور پر ہوتا ہے۔یا تو دینے والے کو اس نعمت پر دسترس نہیں۔یا دے سکتا ہے مگر بخل

مانع ہے۔ یا جسے نہ دی وہ اس کا اہل نہ تھا۔ یا وہ اہل بھی ہے مگر اس سے زائد اسے کوئی اور محبوب ہے اس کے لئے بچا رکھی۔ الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں، باقی تمام کمالات تحت قدرت الٰہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جواد سے بڑھکر جواد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فضل وکمال کے اہل اور حضور سے زائد اللہ عزوجل کو کوئی محبوب نہیں، لازم ہے کہ الوہیت کے نیچے جتنے فضائل جس قدر کمالات جتنی نعمتیں جس قدر برکات ہیں مولی عزوجل نے سب اعلی وجہ کمال پر حضور کو عطا فرمائیں، اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرماتا جیسے۔ ارشاد ہوا۔ لواردنا ان نتخذ ولدا لاتخذ ناہ من لدنا ان کنا فاعلین'' اگر ہم بیٹا چاہتے تو اپنے پاس سے کر لیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا۔ گویا ارشاد ہوتا ہے اے نصرانیو! تم 'عزیز' کو اور عرب کے مشرکو تم 'ملائکہ' کو ہماری اولاد ٹھہراتے ہو، ہمیں اگر اپنے لئے بیٹا بنانا ہوتا تو انہیں کو نہ بناتے جو سب سے زیادہ ہمارے مقرب ہیں یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (الملفوظ۔ ۲/۴۵)

## ﴿۸﴾ انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا۔☆

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ جو تمہاری تعظیم کرے اسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد وگواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار۔ تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال واقوال واعمال واحوال ان کے سامنے ہوں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۶۸)

## ﴿۹﴾ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ ط وتسبحوہ بکرۃ واصیلا۔☆

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے۔ جو ان

کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔

(فتاوی رضویہ جدید۔ ۱۵/۱۶۸)

**﴿۲۵﴾ ھم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام والھدی معکوفًا ان یبلغ محلہ ط ولولا رجال مؤمنون ونساء مؤمنٰت لم تعلموھم ان تطؤھم فتصیبکم منھم معرۃ بغیر علم ج لیدخل اللہ فی رحمتہ من یشآء ج لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابًا الیمًا۔**

وہ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کی قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہوجاتے تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فتح مکہ سے پہلے کا ذکر ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے ہیں اور کافروں نے مقام حدیبیہ میں روکا، شہر میں نہ جانے دیا، صلح پر فیصلہ ہوا، ظاہر کی نظر میں اسلام کے لئے ایک دبتی ہوی بات تھی اور حقیقت میں بڑی فتح نمایاں تھی جسے اللہ عزوجل نے ''انا فتحنا لک فتحا مبینا'' فرمایا، اللہ تعالی نے مسلمانوں کی تسکین کو یہ آیت نازل فرمائی کہ اس سال تمہیں داخل مکہ نہ ہونے دینے میں کئی حکمتیں تھیں، مکہ معظمہ میں بہت مرد وعورت مغلوبی کے سبب خفیہ مسلمان ہیں جن کی تمہیں خبر نہیں، تم تھراجاتے تو وہ بھی تیغ و بند کے روندنے میں آجاتے اور ان کے سوا ابھی وہ لوگ ہیں جو ہنوز کافر ہیں اور عنقریب اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت میں لے گا، اسلام دے گا، ان کا قتل منظور نہیں، ان وجوہ سے کفار مکہ پر سے عذاب قتل وقہر موقوف رکھا گیا، یہ سب لوگ الگ ہوجاتے تو ہم ان کافروں پر عذاب فرماتے۔

کیسا روشن نص ہے کہ اہل اسلام کے سبب کافروں پر سے بھی بلا دفع ہوتی ہے وللہ الحمد۔

(الامن والعلی۔ ص ۶۴)

﴿۲۹﴾ محمد رسول الله ط والذین معهٗ اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم ترٰهم رکعًا سجدًا قف یبتغون فضلاً من الله ورضوانًا ز سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ط ذٰلک مثلهم فی التورٰة ج مثلهم فی الانجیل قف کزرعٍ اخرج شطأهٗ فاٰزرهٗ فاستغلظ فاستوٰی علی سوقهٖ یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار ط وعد الله الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت منهم مغفرةً واجرًا عظیمًا۔☆

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں۔قال اللہ تعالی: سیما هم فی وجوههم من اثر السجود"

ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے سجدے کے اثر سے۔

قول اول = وہ نور کہ روز قیامت ان کے چہروں پر برکت سجدہ سے ہوگا۔

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود، امام حسن بصری، عطیہ عوفی، خالد حنفی اور مقاتل بن حیان سے ہے۔

قول دوم = خشوع وخضوع وروش نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا میں ہی بے تصنع ظاہر ہوتے ہیں۔یہ حضرت عبداللہ بن عباس اور امام مجاہد سے ہے۔

قول سوم = چہرہ کے زردی کہ قیام اللیل وشب بیداری میں پیدا ہوتی ہے۔

یہ امام حسن بصری، ضحاک، عکرمہ اور شمر بن عطیہ سے۔

قول چہارم = وضو کی تری اور خاک کا اثر کے زمیں پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور نا

ک پر مٹی لگ جاتی ہے۔ یہ امام سعید بن جبیر اور عکرمہ سے ہے۔

ان میں پہلے دو قول اقوی واقدم ہیں کہ دونوں خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث سے مروی ہیں۔ اور سب سے قوی ومقدم پہلا قول ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد سے بسند حسن ثابت ہے۔

رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط والصغیر وابن مردویہ عن ابیبن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی قولہ عز وجل: سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود وقال :النور یوم القیامۃ "

والہذا امام جلال الدین محلی نے جلالین میں اسی پر اقتصار کیا۔

قول سوم میں قدر ضعف ہے کہ وہ اثر بیداری ہے نہ اثر سجود۔ ہاں بیداری بغرض سجود ہے۔

اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے۔ وضو کا پانی اثر سجود نہیں۔ اور مٹی بعد نماز چھڑا دینے کا حکم ہے۔ یہ سیما ونشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی۔ امید ہے کہ سعید بن جبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو بہر حال یہ سیاہ دھبہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرت سجود سے پڑتا ہے تفاسیر ماثورہ میں اس کا پتہ نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس وسائب بن یزید ومجاہد رضی اللہ تعالی عنھم سے اس کا انکار ماثور۔ طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن میں حمدی بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے۔

میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنھما کے پاس حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر سجدہ کا داغ تھا۔ سائب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: لقد افسد ھذا وجھہ اما واللہ ماھی السیما التی سمی اللہ ولقد صلیت علی جبھتی منذ ثمانین سنۃ ما اثر السجود بینی عینی " بیشک اس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا۔ سنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ میں اسی (۸۰) برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہ ہوا۔

سعید ابن منصور وعبد بن حمید وابن نصر وابن جریر نے مجاہد سے روایت کی اور یہ سیاق اخیر ہے۔

" حدثنا ابن حمید ثا جریر ابن منصور ان مجاھدا فی قولہ تعالی: سیما

ھم فی وجوھھم من اثر السجود وقال :ھو الخشوع فقلت :ھو اثر السجو د فقال: انه یکون بین عینیه مثل رکبة العنزو ھو کما شاء اللہ "

یعنی منصور بن المعتمر کہتے ہیں امام مجاھد نے فرمایا: اس نشانی سے خشوع مراد ہے ۔میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدہ سے پڑتا ہے فرمایا: ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا، اور باطن میں ویسا ہے جیسی اس کے لئے خدا کی مشیت ہوئی یعنی یہ دھبہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے۔

ابن جریر نے بطریقہ مجاھد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ فرمایا:

" اما انه لیس بالذی ترو ن ولکنه سیما الا سلام وسجیته وسمته وخشو عه"

خبردار یہ وہ نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ یہ اسلام کا نور، اس کی خصلت، اس کی روش، اس کا خشوع ہے۔

بلکہ تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات سلیمانیہ میں ہے۔ " قال البقائی ولا یظن ان من السیما ما یصنعه بعضه المرائین من اثر ھیائة سجو د فی جبهته فا ن ذالك من سیما الخوا ر ج وعن ابن عبا س عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم انه قا ل لأ بغض الرجل واکرھه اذا رأیت بین عینیه اثر السجو د "

یعنی یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں ہے ۔یہ خارجیوں کی نشانی ہے اور ابن عباس سے روایت مرفوع آئی کہ میں آدمی کو دشمن و مکروہ رکھتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدہ کا اثر دیکھتا ہوں۔

اقول: اس روایت کا حال اللہ جانے اور بفرض ثبوت وہ اس پر محمول جو دکھاوے کے لئے ماتھے اور ناک کی مٹی نہ چھڑائے کہ لوگ جانیں کہ یہ ساجدین سے ہے اور وہ انکار بھی سب اسی صورت ریا کی طرف راجع، ورنہ کثرت سجود یقیناً محمود اور ماتھے پر اس سے نشان خود بن جانا ،نہ اس کا روکنا اس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنا، نہ اس کی اس میں کوئی نیت فاسد ہے۔تو اس پر انکار نا متصور اور مذمت نا ممکن بلکہ وہ من جانب اللہ اس کے عمل حسن کا نشان اس کے چہرے

پر ہے۔تو زیرآیہ کریمہ " سیما ھم فی وجو ھھم من اثر السجو د "داخل ہوسکتا ہے کہ جو معنی فی نفسہ صحیح ہواوراس پر دلالت لفظ مستقیم اسے معانی آیات قرآنیہ سے قرار دے سکتے ہیں ''کما صرح بہ الا ما م حجۃ الا سلام وعلیہ د رج عا مۃ المفسرین الا علام'':

اب یہ نشان اسی محمود و مسعود نشانی میں داخل ہوگا جس کی تعریف اس آیت کریمہ میں ہے۔کہ بلاشبہ یہ امر جس طور پر ہم نے تقریر کی فی نفسہ عمل حسن سے ناشی اوراس کی نشانی اور الفاظ آیت کریمہ میں اسکی گنجائش ہے۔لاجرم تفسیر نیشاپوری میں اسے بھی آیت میں برابر کا محتمل رکھا۔تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا۔کشاف وارشاد العقل میں اسی پر اعتماد کیا۔بیضاوی نے اسی پر اقتصار کیا۔اوراس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنھم کی پیشانی نورانی پر سجدہ کا یہ نشان تھا (فتاوی افریقہ ص ۷۳)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الحجرات

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۲﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا لاترفعوآ اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعضٍ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔☆**

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض مسائل میں اہل بدعت اور بعض یا کل اہل سنت متفق ہوتے ہیں اور ان کے ماخذ حسب اختلاف مذہب مختلف، مثلا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام پاک لے کر ندا کرنی ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہے، اور وہابیہ تو قاطبۃ شرک کہتے ہیں، ان کا ماخذ ملوم وہی شرک موہوم، اور ہمارے منع کی وجہ آیہ کریمہ "لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا" رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، تو نام لے کر ندا ناجائز ہے بلکہ یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا خلیفۃ اللہ، وغیرہا اوصاف کریمہ کے ساتھ ندا چاہئے۔ یوں ہی مسئلہ تلقین بعد دفن کو جمہور معتزلہ تو منع کیا ہی چاہیں کہ ان سنگ ساروں کے نزدیک اموات کی روح و بدن سب اینٹ پتھر ہیں۔ ولہذا وہ سفہاء عذاب قبر و سوال نکیرین کے منکر ہیں، اور حنفیہ میں جمہور مانعین وہی ہیں، قول ۱۳۱ میں امام زاہد صفار کا قول سن چکے کہ منع تلقین مذہب معتزلہ پر ہے، قول ۱۳۴ و ۱۳۵ میں جوہرہ نیرہ و درمختار سے گزرا کہ تلقین اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۹/۱۰۹)

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روضہ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا: کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے۔ اور یہی آیت تلاوت کی۔

(فتاوی رضویہ جدید۔ ۱۵/۱۶۹)

**﴿۳﴾ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی ط لھم مغفرۃ واجر عظیم ۔☆**

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالی نے دربار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی طرف رہنمائی کی، اس بارگاہ میں بلند آوازی جائز نہیں۔ اور ایسی شدید وعید فرمائی کہ اس میں (معاذ اللہ) عمل ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اور یہاں پست آوازی پر اللہ تعالی کی مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ اور شبہ نہیں کہ یہ اہتمام صاحب مقام کی ہیبت واجلال کیلئے ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو دربار الہی جل جلالہ کا ادب واحترام تو اس سے بدر جہا اعلی واہم ہے۔

(شمائم العنبر ۔۲۵۴۔تا۔۲۵۵)

(۳) ہمارے اماموں نے اصول کی کتابوں میں تحریر فرمایا کہ (عند) حضور کے لئے ہے، چنانچہ امام فخر الاسلام بزدوی اپنے اصول میں، اور امام صدر الشریعہ نے تنقیح وتوضیح میں اور علامہ تفتازانی نے تلویح میں فرمایا: کہ عند حضور کیلئے ہے۔ محقق علی الاطلاق اور ان کے شاگرد رشید محقق چلپی کی شرح تقریر میں ہے کہ عند حضور حسی کے لئے ہے۔ جیسے آیۃ کریمہ "فلما رآہ مستقرا عندہ" اور حضور معنوی کے لئے جیسے۔ "وقال الذی عندہ علم من الکتاب" اس نے کہا جس کے پاس علم کتاب تھا۔ اور اسی طرح امام اجل ابو البرکات نسفی کی منار میں اور اس کی شرح کشف الاسرار میں اور علامہ شمس الدین انصاری نے فصول البدائع فی اصول الشرائع میں۔ مولا خسرو نے مرأت الاصول اور اس کی شرح مرقات الوصول میں فرمایا: کہ عند حضور حقیقی یا حکمی کیلئے آتا ہے۔ مدقق بہاری نے مسلم الثبوت میں ملک العلماء بحر العلوم نے فواتح الرحموت میں

فرمایا: کہ عند حضور حقیقی کے لئے ہے۔ جیسے ''عندی کوز'' میرے پاس پیالا ہے۔ اور معنوی کے لئے جیسے ''عندی دین فلان'' مجھ پر فلاں کا قرضہ ہے۔ اور یہ بالکل واضح ہے کہ حاضر پیش نگاہ ہے۔ اور جو پیش نگاہ ہے قریب ہی کہا جائے گا، تو نہ تو ''عند'' کے معنی سے قرب کے انکار کی گنجائش اور نہ ''عند'' کیلئے ساتھ چپکا ہونا ضروری ہے۔ اور سچ پوچھو تو ''عند'' اپنے مفاد میں ''بین یدیہ'' سے بھی زیادہ وسیع ہے نہ یہ کہ ''عند'' کو ''بین یدیہ'' سے تنگ مانا جائے۔ چنانچہ عند اور لدی میں یہی فرق بیان کیا جاتا ہے کہ عند قریب و بعید دونوں کے لئے ہے اور لدی خاص طور پر قریب پر دلالت کرتا ہے۔ رضی نحوی نے شرح کافیہ میں تحریر کیا:

عند اعم تصرفا من لدی لان عند یستعمل فی الحاضر القریب وفیما هو فی حرزك وان کان بعید ابخلاف لدی فانه لا یستعمل فی البعید۔

عند اپنے تصرفات میں لدی سے اعم ہے کہ وہ پاس اور دور دونوں میں مستعمل ہے، اور لدی کا استعمال بعید میں ہوتا ہی نہیں ہے۔

اور ہم پہلے بیان کرآئے ہیں کہ خود قریب کی جولانگاہ بھی بہت وسیع ہے، مزید آیات قرآنیہ سے ہم اسے واضح کرتے ہیں۔

ارشاد الہی:

ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله۔

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی آواز پست کرتے ہیں۔

نحہ قرآنیہ میں ہم واضح کرآئے ہیں کہ یہ حکم ہر اس شخص کے لئے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نگاہ ہو۔ حضور کے بالکل پاس بیٹھنے والوں کے لئے کچھ خاص نہیں، بلکہ جو پاس ہے اور جو باب مسجد کے پاس ہے سب کے لئے یہی حکم ہے، محراب رسول اور دروازہ مسجد پر بیٹھنے والے دونوں ہی عند رسول اللہ کہے جائیں گے، سبھی کیلئے چیخنا اور چلانا منع ہے بلکہ یہ کہئے کہ ضرورت سے زیادہ آواز نکالنا منع ہے۔ اور اس مقام پر اگر عند کے وہی معنی ہوں جو یہ لوگ اذان عند منبر میں مراد لیتے ہیں تو آواز پست رکھنے پر مغفرت اور اجر عظیم کے وعدہ کا مستحق وہ بے ادب بھی ہو جائے گا جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چند ہاتھ کی دوری پر کھڑا چیخ رہا ہو۔ یا صرف اس کے لئے خاص ہوگی جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک

بالشت کی دوری پر کھڑا ہو کر کسی سے پست آواز میں بات کرے، یا خود حضور ہی سے کلام کرے۔
اور چار ہاتھ دور کھڑا ہو کر کسی سے پست آواز سے بات کرے تو وہ دائرہ رحمت سے باہر ہے کہ
(وہ عند رسول اللہ نہیں) بھلا کون عقلمند ایسا کہہ سکے گا۔

ارشاد الٰہی:

هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ۔

یہ منافقین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہنے والوں پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ ادھر ادھر منتشر ہو جائیں۔

یہاں عند کا مفہوم پہلی والی آیت سے بھی وسیع ہے۔ کیونکہ یہاں تو عند سے مراد وہ سبھی لوگ ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہیں اگر چہ فی الحال حضور سے بہت دور ہوں۔

ارشاد الٰہی ہے کہ منافق آپ کے سامنے کہتے ہیں:

فاذابرزوامن عندك بيت طائفة منهم غير الذى تقول ۔

ہم آپ کے فرماں بردار ہیں اور جب آپ کے پاس سے دور ہو جاتے ہیں تو انکی ایک جماعت اس کے خلاف بولنے لگتی جو آپ کے سامنے کہہ چکے تھے۔

یہ منافقین کے حال کا بیان ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ منافقین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں آپ کے بالکل پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ قریب کی جگہ تو ابو بکر و عمر و عثمان و علی و دیگر مخلصین صحابہ کے لئے تھی۔ منافقین تو ادھر ادھر آنکھ بچا کر بیٹھتے تھے اگر کچھ کسی مجبوری سے آپ کے سامنے بیٹھ بھی گئے ہوں۔ تو عند کہہ کر سبھی منافقین مراد ہیں۔ قریب بیٹھنے والے ہوں یا دور۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان المتقين فى جنات ونهر فى مقعد صدق عند مليك مقتدر ۔

بیشک متقین باغوں اور نہروں میں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ہونگے۔

یہ آیت تو سارے ہی متقیوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ لیکن اسمیں کہاں بہ نسبت علماء کے

کسی صالح مسلمان کا درجہ، اور بہ نسبت اولیاء کے کسی عالم کا درجہ۔اور بہ نسبت انبیاء کے کسی ولی کا درجہ۔اور کہاں سید الانبیاء علیہم السلام کا درجہ۔ان مراتب میں تو فلک الافلاک اور تحت الثری سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔مگر سب کو عند سے بیان کیا گیا ہے۔

نیز یہ آیات:

ان للمتقین عند ربھم جنت النعیم ۔ واذقالت رب ابن لی عند ك بیتا فی الجنة۔

متقین کے لئے رب کے پاس جنت نعیم ہے۔اس نے دعا مانگی یا اللہ میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک مکان بنادے۔

حضرت سلمان وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے ان پاک بی بی کی دعا قبول کرلی۔تو کیا وہ انبیا واولیا سے بھی زیادہ قربت الہی کی طالب تھیں، وہ تو اس کی خواستگار تھیں کہ قرب کا وہ مقام جو ان کے لائق ہونا چاہیے، حضرت خدیجہ وعائشہ رضوان اللہ علیہما کے درجہ کے ہم پلہ بھی نہ ہو۔چہ جائیکہ انبیا واولیا عظام علیہم الرحمہ الرضوان کے درجہ کے برابر ہو۔

اللہ تعالی نے شہدائے کرام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

بل احیاء عند ربھم "شہداء اللہ تعالی کے پاس زندہ ہیں۔

تو بھلا کہاں سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقام بلند اور کہاں عام شہداء کرام رضوان اللہ علیہم کی منزل بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام میں شہادت پانے والوں کی منزلیں۔

اللہ تعالی فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین عند ربك ۔ جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں۔

ان فرشتوں میں باہم درجات کا کتنا تفاوت ہے، ہم اس کی حقیقت تو نہیں جان سکتے۔مگر تفاوت ہونا یقینا معلوم ہے۔قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کیلئے ایک متعین مقام۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وقد مکروا مکر ھم وعنداللہ مکرھم ۔

کافروں نے خدا سے مکر کیا۔ان کا مکر تو خدا ہی کے پاس ہے۔

کافروں کے مکر کے لئے اللہ تعالی سے کوئی قرب نہیں، نہ قرب مکانی کہ یہ ذات باری کے لئے محال ہے، نہ قرب مرتبی کہ مکر تو نہایت ذلیل چیز ہے، لامحالہ اس آیت میں قرب سے مراد حضور ہے یعنی یہ اللہ تعالی کے سامنے ہے اس سے پوشیدہ نہیں۔تو یہ حضور علمی ہوا۔

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

ثم محلها الی البیت العتیق(یعنی البدن ) قال فی المعالم ای عند البیت العتیق یرید ارض الحرم کلها قال فلا یقربو االمسجد الحرام کله ۔

قربانی کے جانور ذبح کرنے کی جگہ بیت اللہ کے پاس ہے۔معالم التنزیل میں فرمایا: الی البیت العتیق کا مطلب عند البیت العتیق ہے۔یعنی حرم کی پوری زمین۔چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہوا: پورے حرم کے قریب نہ جاؤ۔

آیت مذکورہ بالا میں پورے حرم کو منحر عند البیت العتیق قرار دیا۔جب کہ حدود حرم مختلف جہات میں بیت اللہ شریف سے کوسوں دوری پر ہے۔

احادیث کریمہ میں بہت سے تابعین فرماتے ہیں: ہم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔پتہ نہیں یہ باطل کوش یہاں قربت کو کتنے قرب پر محمول کرینگے۔

دربان کہتا ہے: میں ابھی بادشاہ کے پاس سے آرہا ہوں۔حالانکہ وہ دروازہ سے آگے بڑھ نہیں سکتا۔

مکہ کا رہنے والا اپنا پتہ بتاتا ہے کہ میرا گھر باب السلام کے پاس ہے حالانکہ بسا اوقات دونوں کا فاصلہ دوسو ہاتھ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

شاگرد استاذ سے اپنا تعلق بتاتے ہوئے کہتا ہے: میں اپنے استاذ کے پاس مکمل تین سال رہا حالانکہ قیام اس کا مسجد میں ہوتا ہے۔اور شیخ کی مجلس میں اسے آخری صف میں بیٹھنے کی جگہ ملتی ہے۔

یہ کہاں کا انصاف ہے؟ فقہاء کے کلام میں آئے ہوئے لفظ ''عند'' سے تو اذان ثانی کے متصل منبر ہونے پر استدلال کیا جائے اور فقہائے کرام نے خود لفظ ''عند'' کے جو معنی بتائے

ہیں اس سے روگردانی کی جائے۔

ہدایہ، کنز، تنویر وغیرہا میں فرمایا یہ عبارت کنز کی ہے:

من سرق عن المسجد متاعا ربه عنده قطع۔

جس نے مسجد سے ایسا سامان چرایا جس کا مالک سامان کے پاس تھا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

کنز کی شروح مجتبیٰ، فتح القدیر، بحرالرائق اور درمختار میں فرمایا: الفاظ درمختار کے ہیں:

عنده ای بحیث یراه ۔ سامان کے مالک کے پاس ہونیکا مطلب یہ ہے کہ اتنی دور ہو جہاں سے اپنا سامان دیکھ رہا ہو۔

مذکور بالا شواہد سے یہ ثابت ہو گیا کہ عند کے معنی بھی اس سے زیادہ نہیں جو ہم نے ''بین یدیہ'' کے معنی میں بیان کیا۔ اور ان دونوں لفظوں کی کوئی دلالت اذان کے داخل مسجد ہونے پر نہیں چہ جائیکہ منبر سے متصل مراد لی جائے، مگر جب کوئی وہم آدمی کے دماغ میں جم جاتا ہے تو وہ جو چیز بھی دیکھتا ہے اسکو وہی وہمی چیز سمجھتا ہے۔ اور کوئی بات سنتا ہے تو وہی چیز اس کے خیال میں آتی ہے، جیسا کہ بھوکے سے پوچھا جائے کہ ایک ایک کتنا ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے دو روٹی۔

الحمد للہ رب العالمین۔ گذشتہ اظہار سے ان لوگوں کی جہالت واضح ہو گئی جو اس موقعہ پر بھی امام راغب کے قول سے استدلال کرتے ہیں کہ۔

عند لفظ مو ضوع للقرب فتارة يستعمل فی المكان و تارة فی الاعتقاد نحو عند ی كذا و تارة فی الزلفی او المنزلة ۔ (مفردات امام راغب)

لفظ عند قرب کے لئے وضع کیا گیا ہے، تو کبھی مکان کیلئے ہوتا ہے اور کبھی اعتقاد کے لئے، جیسے کوئی کہے میرے پاس ایسا ہے اور کہیں رتبہ اور مرتبہ کے لئے ہوتا ہے۔

یا امام سرخسی کے قول سے استدلال کرتے ہیں کہ ''وعند عبارة عن القرب۔ (مبسوط)

عند قرب بیان کرنے کیلئے ہے۔

کیونکہ ہم نے قرب کے تمام موارد کا ذکر کر دیا ہے جس کے لئے آیات کے اعادہ کی ضرورت نہیں اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ ان تمام آیتوں کا ترجمہ دونوں زبانوں میں لفظ نزد و پاس

سے کیا گیا ہے جبکہ ان موارد میں قرب کے معنی میں بڑی وسعت ہے۔اور خود لفظ قرب کا بھی یہی حال ہے۔جیسا کہ آیت۔"اقترب الساعۃ۔قیامت قریب ہوئی،اور،اقترب للناس حسابھم۔لوگوں کے لئے ان کے حساب کا وقت قریب ہوا۔وغیرہ سے ظاہر ہے۔کہ لفظ قرب اپنے دامن میں صدیوں کا فاصلہ سمیٹے ہوئے ہے۔اور یہ بات بچوں تک پر واضح ہے۔

ہم نے ان سے بارہا ایک مسئلہ پوچھا جس کا جواب آج تک کوئی نہ دے سکا اور وہ کیسے جواب دیتے،وہی جواب تو خود ان پر لوٹتا۔بات یہ ہے یہ جب حق ظاہر ہوتا ہے زبانیں گونگی ہو جاتی ہیں۔صورت مسئلہ یہ ہے۔

زید نے ایک دینار مساوی دس درم یا زائد کا ایک ہلکا پھلکا منبر بنایا جسے ایک آدمی بلا تکلف و بے زحمت و مشقت جہاں چاہے اٹھالیجائے،اذان منبر کے وقت زید اسے مسجد لے کر پہونچا،متولی مسجد نے اسے مالک سے عاریۃ مانگ لیا کہ نماز سے فارغ ہو کر واپس کردیں گے، بعد نماز لوگ تو ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور منبر وہیں پڑارہ گیا،اور مالک سامنے مسجد کے دروازہ پر یا حدود مسجد کے اندر کھڑارہ کر اسے دیکھتا اور نگرانی کرتا رہا۔اس اثناء میں ایک وہابی چوری کی نیت سے مسجد کے اندر دوسرے دروازہ سے داخل ہوا اور مالک کے ایک ذرا رخ پھیرنے کا انتظار کرتا رہا۔جیسے ہی مہلت پائی منبر لے کر نکل بھاگا۔

سوال یہ ہے کہ وہ وہابی چوری کی علت میں ماخوذ ہوگا یا نہیں۔اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔

تو داخل مسجد اذان کے حامی اگر یہ جواب دیں کہ نہیں۔تو ائمہ فقہ کی نص صریح کے خلاف ہوگا،ان کا ارشاد ہے:

جس نے مسجد کے اندر کے سامان کو چرایا جبکہ مالک اس سامان کے پاس ایسی جگہ ہو جہاں سے سامان نظر آرہا ہو۔تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا۔

اور اگر یہ جواب دیں کہ ہاتھ کاٹا جائے گا تو کاٹنے کی شرط یہ تھی کہ مالک سامان کے اتنے پاس ہو کہ اس کا محافظ قرار دیا جائے،کیونکہ مسجد خود محفوظ جگہ نہیں تو ان لوگوں نے یہ اعتراف کرلیا کہ مسجد کے دروازہ کے پاس اس کے فناء میں منبر کے سامنے کھڑا ہونے والا منبر کے پاس ہی ہے،یہ تو ہمارا دعویٰ تھا جس کا اعتراف مخالف نے کیا۔اللہ تعالیٰ کے لئے بے شمار

پاک اور مبارک تعریفیں جس سے وہ راضی ہو اور جسے پسند کرے۔

اگر ہم ان لوگوں کے معیار فہم پر اتر کر بھی بات کریں تو اتنا تو سب پر ظاہر ہے کہ عند ظرف زمان اور ظرف مکان دونوں ہی کے لئے ہے جیسا کہ ارشاد باری:

خذوا زینتکم عند کل مسجد ۔ ہر مسجد کے پاس اپنی زینت اختیار کرو یعنی ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔ اور خود وقت بھی مکان اور زمان دونوں ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے جب کہ وقت کے ساتھ ان کو کوئی خصوصیت ہو۔ ارشاد الٰہی ہے: ''ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم ۔ اور حنین کا دن یاد کرو جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے۔

حنین ایک جگہ کا نام ہے۔ یہی حال یوم بدر، یوم احد، یوم دار، لیلۃ العقبہ، لیلۃ المعراج، اور لیلۃ الغار کا ہے۔ صحیحین کی حدیث: ''ومن لہا یوم السبع ۔ سبع کا لفظ باء کے سکون کے ساتھ بھی مروی ہے۔ تو لفظ سبع سے مراد مکان حشر ہوگا۔ اور باء کے ضمہ کے ساتھ تو شیر مراد ہوگا۔ اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے پس ان مقامات میں یوم کی نسبت مقام کی طرف ہے۔

(شمائم العنبر ۔ ۲۸۶ ۔ تا ۔ ۲۹۴)

## ﴿۲﴾ یٰایھا الذین اٰمنوآ ان جآء کم فاسق بنبا فتبینوآ ان تصیبوا قومًا بجھالۃٍ فتصبحوا علیٰ مافعلتم ندمین۔☆

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت میں فاسق کی خبر سے متعلق حکم آیا خوب تحقیق کر لیا کرو، لہذا)

حلت، حرمت، طہارت، نجاست احکام دینیہ ہیں، ان میں مسلمان فاسق بلکہ مستور الحال کی خبر بھی واجب القبول نہیں چہ جائے کافر، درمختار میں ہے:

شرط العدالۃ فی الدیانات کالخبر عن نجاسۃ الماء یتیمم ولا یتوضاء ان اخبر بھا مسلم عدل منز جر عما یعتقد حرمتہ ویتحری فی خبر الفاسق والمستور اہ ملخصا وفی العلمگیریۃ عن الکافی لایقبل قول المستور فی الدیانات

فی ظاهر الروایات وهو الصحیح اه وفی ردالمحتار عن الهدایة الفاسق متهم والکافر لا یلتزم الحکم فلیس له ان یلزم المسلم اه۔

دیانات (عبادات سے متعلق خبر) میں عدالت شرط ہے، جیسے پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں اگر کوئی مسلمان عادل جو حرام امور سے باز رہنے والا ہو خبر دے تو تیمم کرے وضو نہ کرے۔ اور فاسق ومستور الحال کی خبر کے بارے میں غور وفکر کرے۔ انتہی تلخیص، اور عالمگیریہ میں کافی سے نقل کیا کہ ظاہر روایات کے مطابق دیانات میں مستور الحال کا قول قبول نہ کیا جائے یہی صحیح ہے اھ۔ اور ردالمحتار میں ہدایہ سے نقل کیا ہے کہ فاسق تہمت زدہ ہے اور کافر حکم کا خود التزام نہیں کرتا پس اسے مسلمان پر لازم کرنے کا حق نہیں۔ اھ

ہاں فاسق ومستور میں اتنا ہے کہ ان کی خبر سن کر تحری واجب، اگر دل پر ان کا صدق جمے تو لحاظ کرے جب تک دلیل اقوی معارض نہ ہو، اور کافر میں اس کی بھی حاجت نہیں۔ مثلاً: پانی رکھا ہو، کافر کہے ناپاک ہے تو مسلمان کو روا کہ اس سے وضو کرلے، یا گوشت خریدا ہو کافر کہے اس میں لحم خنزیر ملا ہے مسلمان کو اس کا کھانا حلال اگر چہ اس کا صدق ہی غالب ہو اگر چہ اس کی یہ بات دل پر کچھ جمتی ہوئی ہو کہ جو خدا کو جھٹلاتا ہے اس سے بڑھ کر جھوٹا کون، پھر ایسے کی بات محض واہیات البتہ احتیاط کرے تو بہتر، وہ بھی وہاں جب حرج نہ ہو۔

فی فتاوی الامام قاضی خان ان کان المخبر بنجاسة الماء رجلا من اهل الذمة لا یقبل قوله فان وقع فی قلبه انه صادق فی هذا الوجه قال فی الکتاب احب الی ا ن یریق الماء ثم یتیمم ولو تو ضاء به وصلی جازت صلاته اه۔

فتاوی امام قاضی خان میں ہے: اگر پانی کے ناپاک ہونے کی خبر دینے والا ذمی (کافر) ہو اس کی بات قبول نہ کی جائے، اگر اس کے دل میں واقع ہو کہ وہ اس بات میں سچا ہے تو کتاب میں فرمایا: مجھے زیادہ پسند ہے کہ پانی بہادے اور تیمم کرے اور اگر اس کے ساتھ وضو کر کے نماز پڑھی تو بھی جائز ہے۔

وفی الهندیة عن التاتا ر خانیة رجل اشتری لحما فلما قبضه فاخبر ہ مسلم ثقة انه قد خالطه لحم الخنزیر لم یسعه ان یا کله اه۔

اور فتاوی ہندیہ میں تاتارخانیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے گوشت خریدا جب اس

پر قبضہ کرلیا تو اسے کسی صالح مسلمان نے خبر دی کہ اس میں خنزیر کا گوشت ملا ہوا ہے تو اس کے لئے کھانے کی گنجائش نہیں۔ اھ

قلت: ومفهوم المخالفة معتبر فی الکتب کما صرح به الائمة والعلماء وفی ردالمحتار عن الذخیرة انه فی الفاسق یجب التحری وفی الذمی یستحب اھ۔

میں کہتا ہوں: کتب میں مفہوم مخالف کا اعتبار کیا گیا ہے جیسا کہ ائمہ وعلما نے اس کی تصریح کی، ردالمحتار میں ذخیرہ سے منقول ہے کہ فاسق کے سلسلے میں سوچ وبچار ضروری ہے، اور ذمی کے بارے میں مستحب ہے۔ اھ

وفی شرح التنویر عن شرح النقایة والخلاصةو الخانیة اماالکافر اذا غلب صدقه علی کذبه فاراقته احب اھ۔

اور شرح تنویر میں شرح نقایہ۔ خلاصہ اور خانیہ سے منقول ہے کہ کافر کا سچ جب اس کے جھوٹ پر غالب ہو تب بھی اس (پانی) کا بہادینا زیادہ پسندیدہ ہے۔ اھ۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ۴/۲۸۲۔ تا۔ ۲۸۳)

**﴿۷﴾ واعلموٓا ان فیکم رسول الله ط لو یطیعکم فی کثیرٍ من الامر لعنتم ولٰکن الله حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان ط اولٰٓئک هم الراشدون۔☆**

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

**﴿۸﴾ فضلاً من الله ونعمةً ط والله علیم حکیم۔☆**

اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان وکمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادت ثواب کی بنا ہے۔ حدیث میں فرمایا: افضل العبادات احمزہا۔ سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا

ہے جو نفس پر زیادہ شاق ہو۔

(جدید ۱۴/ ۳۶۶)

**﴿۹﴾وان طآئفتٰن من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما ج فان بغت احدٰیھما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتّٰی تفیٓء الیٰٓ امر اللہ ج فان فآءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ط ان اللہ یحب المقسطین۔☆**

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کریں تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئیں پھر اگر پلٹ آئیں تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کر دو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کافہ اہل سنت و جماعت کا اجماع قطعی ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

بلکہ مذہب معتمد و محقق میں استحلال بھی علی الاطلاق کفر نہیں جب تک زنا یا شرب خمر یا ترک صلاۃ کی طرح اس کی حرمت ضروریات دین سے نہ ہو، غرض ضروریات دین کے سوا کسی شی کا انکار کفر نہیں اگرچہ ثابت بالقواطع ہو کہ عند التحقیق آدمی کو اسلام سے خارج نہیں کرتا مگر انکار اس کا جس کی تصدیق نے اسے دائرۂ اسلام میں داخل کیا تھا اور وہ نہیں مگر ضروریات دین، کما حققہ العلماء المحققون من الائمۃ المتکلمین۔ جیسا کہ ائمہ متکلمین کے محقق علماء نے تحقیق کی ہے۔ ولہذا خلافت خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا منکر مذہب تحقیق میں کافر نہیں حالانکہ اس کی حقانیت بالیقین قطعیات سے ثابت "وقد فصل القول فی ذلک سیدنا العلامۃ الوالد رضی اللہ تعالی عنہ فی بعض فتاواہ ۔ اس موضوع پر سیدنا علامہ والد ماجد رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بعض فتاوی میں مفصل گفتگو کی ہے۔

بالجملہ اس قدر پر تو اجماع اہل سنت ہے کہ ارتکاب کبیرہ کفر نہیں باین ہمہ تارک صلاۃ کا کفر و اسلام ہمارے ائمہ کرام میں مختلف فیہ۔

اقول وباللہ التوفیق: اگرچہ کفر تکذیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی

بعض ماجاء به من عند ربه جل وعلا کا نام ہےاور تکذیب صفت قلب مگر جس طرح اقوال مکفرہ اس تکذیب پر علامت ہوتے اوران کی بناپر حکم کفر دیا جاتا ہے یونہی بعض افعال بھی اس کی امارت اور حکم تکفیر کے باعث ہوتے ہیں۔

کالقاء المصحف فی القاذورات والسجود للصنم وقتل النبی والزنا بحضرته وکشف العورة عند الاذان وقراءة القرآن علی جهة الاستخفاف وکل مادل علی الاستهزاء بالشرع اوالازدراء به ۔

جیسا کہ قرآن کریم کو گندگی میں پھینکنا، بت کے لیے سجدہ کرنا، نبی کو قتل کرنا، اس کے روبروزنا کرنا، اذان سن کر شرمگاہ کو ننگا کرنا، قرآن کو تحقیر کے انداز میں پڑھنا، اس کے علاوہ ہروہ عمل جو شریعت کے ساتھ استہزاوااہانت پر دلالت کرے۔

یہ حکم اس اجماع کا منافی نہیں ہوسکتا کہ نفس فعل من حیث ھو مبنائے تکفیر نہیں بلکہ من حیث کونه علما علی الجحود الباطنی والتکذیب القلبی ۔ والعیاذ بالله تعالی منه۔ اس لحاظ سے کہ یہ باطنی انکار اور قلبی تکذیب کی علامت ہے والعیاذ باللہ۔

صدراول میں ترک نماز بمعنے کف بھی کہ حقیقۃ فعل من الافعال ہے اسی قبیل سے گنا جاتا، ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکه کفرا غیر الصلاة۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

رواه الترمذی والحاکم وقال صحیح علی شرطهما وروی الترمذی عن عبد الله بن شقیق العضلی مثله۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی اور کہا کہ بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ اور ترمذی نے عبداللہ ابن شقیق عضلی سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

ولہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی اجمعین تارک الصلاۃ کو کافر کہتے، سیدنا امیرالمومنین علی مرتضی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

من لم یصل فهو کافر ۔ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری فی

التاریخ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

من ترك الصلاة فقد كفر ۔ جس نے نماز چھوڑی وہ بیشک کافر ہوگیا۔رواہ محمد بن نصر المروزی وابو عمربن عبد البر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:من ترك الصلاة فلادين له ۔جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔رواہ المروزی ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں:من لم يصل فهو كافر ۔بے نمازی کافر ہے۔رواہ ابن عبدالبر۔

ایضا امام اسحق فرماتے ہیں:

صح عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تارك الصلاة كافر وكذلك كان رای اهل العلم من لدن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تارك الصلاة عمدا من غير عذر حتی يذهب وقتها كافر۔

سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک الصلاۃ کو کافر فرمایا اور زمانہ اقدس سے علما کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصدا بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ " ترك الصلاة كفر لا يختلف فيه "۔ترک نماز بے خلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے:

قد جاء عن عمر وعبد الرحمٰن بن عوف ومعاذ بن جبل وابی هريرة وغيرهم من الصحابة رضی الله تعالی عنهم ان من ترك صلاة فرض واحد متعمدا حتی يخرج وقتها فهو كافر مرتد، ولا يعلم لهو لاء مخالف ۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم وحضرت عبدالرحمن بن عوف احد العشرۃ المبشرۃ وحضرت معاذ بن جبل امام العلماء وحضرت ابوہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہم اجمعین سے وارد ہوا کہ جو شخص ایک نماز فرض قصدا چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل

جائے وہ کافر مرتد ہے۔ابن حزم کہتا ہے اس حکم میں ان صحابہ کا خلاف کسی صحابی سے معلوم نہیں اور یہی مذہب حکم بن عتیبہ وابوداؤد طیالسی وابوبکر بن ابی شیبہ وزہیر بن حرب اور ائمہ اربعہ سے حضرت سیف السنۃ امام احمد بن حنبل اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا ہے۔ذکر کل ذلک الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

یہ سب امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ذکر کیا ہے۔

اوراسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار ومرجح رکھا،امام ابن امیر الحاج حلیہ میں فرماتے ہیں

عند احمد فی الروایۃ المکفرۃ انہ یقتل کفرا، وھی المختارۃ عند جمہور اصحابہ علی ماذکرہ ابن ہبیرۃ ۔

امام احمد اپنی تکفیر والی روایت کے مطابق اس بات کے قائل ہیں کہ اس کو کفر کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔یہی روایت ان کے اکثر اصحاب کے نزدیک مختار ہے۔جیسا کہ ابن ہبیرہ نے بیان کیا ہے۔

اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ اس مذہب کی مؤید۔کما فصل جملۃ منہا خاتم المحققن سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد فی الکتاب المستطاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح ، وفی سرور القلوب فی ذکر المحبوب ، وفی جواھر البیان فی اسرار الارکان وغیرھا من تصانیفہ النقیۃ العالیۃ الرفیعۃ الشان اعلی اللہ تعالی درجاتہ فی غرفات الجنان آمین ۔

جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا ہے خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں ،اورسرور القلوب فی ذکر المحبوب میں ،اور جواہر البیان فی اسرار الارکان میں اور اپنی دیگر ستھری بلند مرتبہ وعالی شان کتابوں میں ۔اللہ تعالی جنت کے بالاخانوں میں ان کے درجے بلند فرمائے آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذہب اہلسنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر

قدمائے اہلسنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا مذہب ہے اور بلاشبہہ وہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی ومستعدی کہ صدر اول میں مطلقا ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی ،وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی ،لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ وآیات متکاثرہ واحادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ،یہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ وائمہ شافعیہ وائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کا ہے کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کہتے ،اور یہی ایک روایت حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ہے ،اس کی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کا مجمع علیہ ہے، حلیہ میں فرمایا:

ذهب الجمهور منهم اصحابنا ومالك والشافعي واحمد فی رواية الى انه لا يكفر ثم اختلفو افى انه هل يقتل بهذا الترك فقال الائمه الثلاثة ، نعم، ثم هل يكون حدا او كفرا ؟فالمشهور من مذهب مالك وبه قال الشافعية انه حد وكذاعن احمد فى هذه الرواية الموافقةللجمهور فی عدم الكفر۔

جمہور جن میں ہمارے علماء بھی شامل ہیں اور مالک وشافعی اور ایک روایت کے مطابق احمد بھی، کی رائے یہ ہے کہ اس کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ پھر ان میں اختلاف ہے کہ نماز چھوڑنے کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے گا یا نہیں؟ تو تین اماموں نے کہا ہے کہ ہاں قتل کیا جائے گا۔پھر یہ قتل بطور حد ہوگا یا کفر کی وجہ سے،تو مالک کا مشہور مذہب یہ ہے کہ بطور حد ہوگا ،شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور احمد بھی اپنی اس روایت کے مطابق جو جمہور کے موافق ہے یعنی عدم کفر والی روایت۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلا تاویل کو گنجائش نہیں بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحود وکفران وفعل مثل فعل کفار وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے

ہلکا اور بے قدر جانے یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔ کما قال سیدنا سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام لیبلونی ءاشکرام اکفر۔ جیسا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکرگذا بنتا ہوں یا ناشکرا۔

یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔ الی غیر ذلک مماعرف فی موضعہ ومن الجادۃ المعروفۃ ردالمحتمل الی المحکم لا عکسہ کما لا یخفی فیجب القول بالاسلام

اس کے علاوہ اور بھی توجیہات ہیں جن کی تفصیل ان کے مقام پر ملے گی اور معروف راستہ یہی ہے کہ محتمل کو محکم کی طرف لوٹایا جائے نہ کہ اس کا الٹا جیسا کہ ظاہر ہے اس لئے اسلام کا ہی قول کرنا پڑیگا۔

ادھر کے بعض دلائل حلیہ وغیرہا میں ذکر فرمائے از انجملہ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد۔

پانچ نمازیں خدا نے بندوں پر فرض کیں،

الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یا ت بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ا ن شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ۔

جوانہیں نہ پڑھے اس کے لئے خدا کے پاس کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو اسے عذاب فرمائے اور چاہے تو جنت میں داخل کرے۔ رواہ الامام مالک وابوداود والنسائی وابن حبان فی صحیحہ۔ اسے امام مالک، ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے اپنے صحیح میں روایت کیا۔

یہ حدیث اس کے اسلام پر نص قاطع ہے کہ اگر معاذ اللہ کافر ہوتا تو اس کے کہنے کا کوئی موقع نہ تھا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الدواوین ثلثۃ ، فدیوان لا یغفر اللہ منہ شیء ودیون لا یعبؤا للہ بہ شیا ودیوان لا یترك اللہ منہ شیئا، فاما الدیوان الذی لا یغفر اللہ منہ شیئا فالاشراك باللہ واما الدیوان الذی لا یعبئو اللہ بہ شیئافظلم العبد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ من صوم یوم و ترکہ اوصلاۃ وترکھا ،فان اللہ تعالی یغفر ذلك ان شاء متحاوزا واما الدیوان

الذی لا یترك الله منه شیئا فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة۔

دفتر تین ہیں، ایک دفتر میں سے اللہ تعالی کچھ نہ بخشے گا، اور ایک دفتر کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں، اور ایک دفتر میں سے اللہ تبارک وتعالی کچھ نہ چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ عزوجل کچھ نہ بخشے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ سبحنہ وتعالی کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں، مثلاً کسی دن کا روزہ ترک کیا، یا کوئی نماز چھوڑ دی کہ اللہ تعالی چاہے تو اسے معاف کردے گا اور درگزر فرمائے گا۔ اور وہ دفتر جس میں سے کچھ نہ چھوڑے گا وہ حقوق العباد ہیں اس کا حکم یہ ہے ضرور بدلہ ہونا ہے۔

رواہ الامام احمد والحاکم عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا۔

اسے امام احمد اور حاکم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں، وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے، ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں: اسے قتل کیا جائے، ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالی علیہم کے نزدیک وہ فاسق فاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مرجائے۔ امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ کے نزدیک سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو، اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید۔ ۱۰۱/۵۔ تا۔ ۱۰۸)

## ﴿۱۰﴾ انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔☆

مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہونے سے دونوں جہاں کی عزت حاصل ہوتی ہے، مگر مذہب کسی قوم کا نام نہیں، نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں جس قوم وقبیلہ کے لوگ اسلام لاتے بعد اسلام بھی اسی قوم وقبیلہ کی طرف نسبت کئے جاتے، ہندوانی قوم میں چار قومیں شریف گنی جاتی ہیں،

ان میں کھتری یعنی ٹھاکر دوسرے نمبر پر ہیں، ہندوستان میں اکثر سلطنت اسی قوم کی رہی، ولہذا انہیں راجپوت کہتے ہیں، تو ہندی قوموں میں ان کا معزز ہونا ظاہر ہے، اور ہماری شریعت مطہرہ نے حکم دیا کہ "اذااتاکم کریم قوم فاکرموہ" جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی خاطر کرو۔ خالی آنے پر تو یہ حکم تھا اور جو بندۂ خدا بہدایت الٰہی بالکل ٹوٹ کر ہم میں آملا، ہم میں کا ہو گیا اس کا کس قدر اعزاز و اکرام اللہ سبحنہ کو پسند ہوگا۔ اسلام کی عزت کے برابر اور کیا عزت ہے، اس نے تو اسے اور بھی چار چاند نہیں بلکہ ہزار چاند لگا دیے، اگر کوئی چمار بھی مسلمان ہو تو مسلمانوں کے دین میں اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنا حرام اور سخت حرام ہے، وہ ہمارا دینی بھائی ہو گیا۔ فتاوی رضویہ قدیم ۴۵۶/۵)

**(۱۱) یٰایہا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسٰی ان یکون خیرا منہم ولا نسآء من نسآء عسٰی ان یکن خیرا منہن ج ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب ط بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ج ومن لم یتب فاولٰئک ہم الظٰلمون۔☆**

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہے۔

## ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ای لا یغتب بعضکم بعضا۔ واللمز وھو الطعن۔ یعنی ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ زبان سے طعنہ زنی کو "اللمز" کہتے ہیں۔

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا: مسلمان کا مال عزت اور جان دوسرے مسلمان پر حرام ہے کسی انسان کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵۴۹/۴)

عجب اس سے کہ ورع کا قصد کرے اور محرمات قطعیہ میں پڑے، یہ صرف تشدد و تعمق کا

نتیجہ ہے اور واقعی دین وسنت صراط مستقیم ہیں ان میں جس تفریط سے آدمی مداہن ہو جاتا ہے یونہی افراط سے اس قسم کے آفات میں ابتلا پاتا ہے۔ "لم یجعل لہ عوجا۔ اس میں اصلا کجی نہ رکھی ۔دونوں مذموم، بھلا عوام بیچاروں کی کیا شکایت آج کل بہت جہال منتسب بنام علم وکمال یہی روش چلتے ہیں، مکروہات کیا مباحات بلکہ مستحبات جنہیں بزعم خود ممنوع سمجھ لیں ان سے تحذیر وتخفیر کو کیا کچھ نہیں لکھ دیتے حتی کہ نوبت تابہ اطلاق شرک وکفر پہچانے میں باک نہیں رکھتے، پھر یہ نہیں کہ شاید ایک آدھ جگہ قلم سے نکل جائے تو دس جگہ اس کا تدارک عمل میں آئے، نہیں نہیں بلکہ اسے طرح طرح سے جمائیں ،الٹی سیدھی دلیلیں لائیں۔ پھر جب مواخذہ کیجئے تو ہوا خواہ فحوائے عذر گناہ بدتر از گناہ تاویل کریں۔ کہ بنظر تخویف وترہیب تشدد مقصود ہے۔ سبحن اللہ ،اچھا تشدد ہے کہ ان سے زیادہ بدتر گناہوں کا خود ارتکاب کر بیٹھے، کیا نہیں جانتے کہ مسلمان کو کافر ومشرک بتانا بلکہ براہ اصرار اسے عقیدہ ٹھرانا کتنا شدید وعظیم اور دین حنیف سہل لطیف صحیح نظیف میں یہ سخت گیری کیسی بدعت شنیع وذمیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الحکیم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۴/۵۵۰)

**عن** أبی هـریـرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسـلـم: إنَّ الدِّینَ یُسرٌ، وَ لَن یُّشادَّ الدِّینَ أحَدٌ الَاغلَبَه، فَسَدِّدُوا، وَ قَارِبُوا ،وَ أبشِرُوا ،وَ استَعِینُوا بِالغُدوَةِ وَ الرَّوحَةِ وَ شَیءٍ مِنَ الدُّلجَةِ ۔

(فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہذا تم میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کرکے دینی قوت حاصل کرو۔۱۲م

**عن** أبی هـریـرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلدِّینُ یُسرٌ،وَ لَن یُّغَالِبَ الدِّینَ أحَدٌ اِلَاغلَبَه ۔

(فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔۱۲م

ان کے علاوہ احادیث ہیں جن کا ذکر باعث طول ہے، جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ کافی وافی ہے۔ہم اللہ تعالیٰ سے عفو وعافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید۔۴/۵۵۱)

**﴿۱۲﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ز ان بعد الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ط ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتًا فکرھتموہ ط واتقوااللہ ط ان اللہ تواب الرحیم۔☆**

اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارہ نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الزام اور بدگمانی شرعا جائز نہیں۔

**عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم و الظن ، فان الظن اکذب الحدیث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

(فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹)

عیب جوئی ہر مسلمان کی حرام ہے نہ کہ علماء کی۔اور علمائے دین کی اہانت کفر ہے۔کمافی مجمع الانہر وغیرہ۔ (فتاوی رضویہ جدید۔۱۴/۲۷۱)

**﴿۱۳﴾ یٰایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبًا و قبآئل لتعارفوا ط ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ط ان اللہ**

علیم خبیر۔☆

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل اگرچہ تقوی کیلئے ہے مگر تقوی بے علم ناممکن۔ حدیث شریف میں ہے "المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون ۔ بے علم کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت کرے اور اسے کچھ حاصل نہیں" رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،

درمختار میں ہے:

فی فتاوی المصنف لاتقبل شهادة الجاهل علی العالم لفسقه بترك مایجب تعلمه شرعا فحینئذ لا تقبل شهادة علی مثله ولاعلی غیره و للحاکم تعزیره علی ترك ذلك ۔

فتاوی مصنف میں ہے، جاہل کی گواہی عالم پر مقبول نہیں۔ کیونکہ جس علم کا طلب کرنا اس پر واجب ہے اسے چھوڑ کر وہ فاسق ہوا تو اس کی شہادت نہ تو اسی جیسے جاہل پر مقبول ہے نہ غیر جاہل پر اور حاکم کو اسے علم نہ حاصل کرنے پر تعزیر کرنا چاہئے۔

تو یہ فضل جانب علم راجع ہوا۔ اور شک نہیں کہ عالم دین سنی صحیح العقیدہ کو ہر جاہل پر مطلقا فضیلت ہے،

قال اللہ تعالی:

قل هل یستوی الذی یعلمون والذین لایعلمون ۔

تم فرمادو کیا برابر ہو جائیں گے عالم اور بے علم۔

درمختار میں ہے:

للشاب العالم ان یتقدم علی الشیخ الجاهل ولو قرشیا،قال الله تعالی :والذین اوتو العلم درجات ۔

جوان عالم کو شیخ جاہل پر مقدم ہونے کا حق ہے جاہل قریشی ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالی فرماتا ہے: علم والوں کو درجوں بلندی حاصل ہے۔

پھر بھی سید کا فضل ذاتی ہے جو فسق بلکہ بدمذہبی سے بھی نہیں جاتا جب تک معاذ اللہ حد کفر تک نہ پہنچے، سید صحیح النسب اس سے محفوظ رہے گا بحمد اللہ تعالی، اور متقی عالم کا فضل عملی وصفی ہے۔ ولہذا عالم معاذ اللہ اگر بدمذہب ہو اس کی تعظیم حرام کہ اس کی عظمت نیابت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سبب تھی اور جب وہ بدمذہب ہوا نائب شیطان ہوا۔ اور سید کی تعظیم بسبب جزئیت حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے اور جزئیت تا بقائے اسلام باقی ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۲۲۔۲۳)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الذاریات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۲۴〉 ھل اتٰک حدیث ضیف ابرٰھیم المکرمین ۔☆

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔

〈۲۵〉اذ دخلوا علیہ فقالوا سلٰمًا ط قال سلٰم ج قوم منکرون۔☆

جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں۔

〈۲۶〉 فراغ الٰی اھلہ فجآء بعجلٍ سمین۔☆

پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا۔

### 〈۱〉امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گائے کی حلت شریعت قدیمہ ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے:ھل اتاك الآیۃ۔احادیث سے ثابت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی ،اور قربانی کا گوشت کھانے کا حکم فرماتے ،مگر خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا یا نہیں،اس بارے میں کوئی تصریح حدیث میں اس وقت پیش نظر نہیں (فتاوی رضویہ قدیم ۳۶۹/۸)

حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔حدیث مسلم کتاب زکاۃ کہ بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا کیلئے گوشت گاؤ صدقہ میں آیا وہ حضور کے پاس لایا گیا اور حضور سے عرض کیا گیا کہ یہ صدقہ کہ بریرہ کو آیا،فرمایا:اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ۔اس سے بظاہر تناول فرمانا معلوم ہوتا ہے۔

(حاشیہ قدیم۔۳۶۹/۸)

〈۵۵〉وذکر فان الذکرٰی تنفع المؤمنین ۔☆

اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بہ نرمی سمجھاؤ۔ ترک نماز وترک جماعت وترک مسجد پر قرآن عظیم واحادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سناؤ، جن کے دلوں میں ایمان ہے انہیں ضرور نفع پہونچے گا۔ اللہ کے کلام واحکام یاددلاؤ بیشک ان کا یاددلانا ایمان والوں کو نفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اس پر جس کسی کا دباؤ ہے اس کے ذریعہ سے دباؤ ڈالیں اور یوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام وکلام میل جول یک لخت ترک کردیں۔

(فتاوی رضویہ جدید۔ ۶/۱۹۱)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ النجم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

## ﴿۱۱﴾ما کذب الفؤاد ما رأی۔☆

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ای علی القول المختار ان المراد بالرؤیۃ بحاسۃ البصر۔

قول مختار کی بنیاد پر معنی یہ ہے کہ رویت سے مراد حاسہ نگاہ سے دیکھنا ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

انسان ایک شئی واحد ہے، اسی شئی کا تکلیفات شرعیہ اور احکام ربانیہ سے ابتلا ہے، وہی سننے دیکھنے سے متصف ہے اور پورا بدن یہ صفت نہیں رکھتا، نہ ہی اعضائے بدن میں سے کوئی عضو اس وصف کا ہے، تو روح پورے بدن کے مغایر اور ہر جزو بدن کے مغایر ایک شئے ہے وہی ان تمام صفات سے متصف ہے۔

اسی میں بعد اقامت حجج کے لکھتے ہیں:

فتثبت بما ذکرنا ان النفس الانسانیۃ شئی واحد وثبت ان ذلک الشئی ھو المبصر والسامع والشام والذائق واللامس والمتخیل والمتفکر والمتذکر و المشتھی والغاضب وھو الموصوف بجمیع الادراکات لکل المدرکات وھو موصوف بجمیع الافعال الاختیاریۃ والحرکات الارادیۃ۔

یہاں مذکور سے ثابت ہوا کہ روح انسانی ایک شئی واحد ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہی شئی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے، چھونے، خیال کرنے، سوچنے، یاد کرنے، خواہش کرنے، غصہ کرنے والی ہے۔ وہی تمام ادراکات سے متصف ہے اور وہی تمام افعال اختیاریہ اور حرکات ارادیہ سے متصف ہے۔

پھر فرمایا:

لما كانت النفس شئيا واحد اامتنع كو ن النفس عبارة عن ا لبدن وكذاالقوة السامعة و سائرالقوی فانا نعلم بالضرورة انه ليس فی البدن جزء واحد هو بعينه موصوف بالابصار والسماع والفكر فثبت ان النفس الانسانية شئی واحد موصوف بحملة هذه الادراكات وثبت بالبداهة ان البدن وشيئامن اجزاء البدن ليس كذلك ولنقرر هذا البرهان بعبارة اخری فنقول :نعلم بالضرورة انا اذاابصرنا شيئاعرفناه واذاعرفنا ه اشتهينا ه واذااشتهينا ه حركنا ابداننا الی القرب منه فوجب القطع بان الذی ابصر هو الذی عرف هو الذی اشتهی هو الذی حرك الی اخر ما اطال واطاب هذا مختصر ملتقط۔

جب روح شئی واحد ہے تو محال ہے کہ روح بدن سے یا قوت سامعہ یا دیگر قوی سے عبارت ہو۔اس لئے کہ ہمیں بدیہی طور پر معلوم ہے کہ بدن میں کوئی ایک خاص جز ایسا نہیں کہ وہی دیکھنے، سننے اور فکر کرنے سے متصف ہو، تو ثابت ہوا کہ روح انسانی وہ شئی واحد ہے جو ان تمام ادراکات سے متصف ہے، اور بدیہی طور پر یہ بھی ثابت ہے کہ بدن اور اجزائے بدن میں کوئی جز ایسا نہیں۔اس دلیل کی تقریر ہم دوسرے الفاظ میں یوں کرتے ہیں کہ بدیہی طور پر ہم جانتے ہیں کہ جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کو پہچان لیتے ہیں اور جب اس کی خواہش کرتے ہیں تو اپنے بدن کو اس سے قریب ہونے کے لئے حرکت دیتے ہیں، تو اس بات کا قطعی طور پر حکم کرنا ضروری ہے کہ جس نے دیکھا، اسی نے پہچانا، اسی نے خواہش کی، اسی نے حرکت دی۔امام رازی نے اس کی مزید تفصیل اور عمدہ تقریر فرمائی ہے، یہاں اختصار کے ساتھ جگہ جگہ کی عبارتوں کا انتخاب نقل ہوا۔

تفسیر عزیزی میں ہے:

جزو اعظم جان است و شعور و ادراک و تلذذ و تالم خاصۂ اوست اھ ملخصا۔

جزو اعظم جان ہے، اور شعور و ادراک اور احساس لذت الم اس کا خاصہ ہے اھ بتلخیص

(جدید ۹/ ۸۴۷۔۸۴۹)

**﴿۱۳﴾ ولقد راٰہ نزلۃً اخرٰی ۔☆**

اورانہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔

## ﴿۱۴﴾ عندسدرة المنتهی۔ ☆

سدرۃ المنتہی کے پاس

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

"عند"راہ ۔ کی ضمیر فاعل سے ظرف ہے۔اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت جبرئیل لی ہے وہ" راہ" کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں۔اور بعض اس پوری سورۃ کو جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں۔پھر فرمایا: اور اصح وارجح اور نظم قرآنی سے اوفق وہی جو جمہور صحابہ کرام وتابعین عظام وائمہ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزت جل جلالہ کی طرف راجع ،ارشاد ہوتا ہے:"فاوحی الی عبدہ مااوحی "ظاہر آیت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں، ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ"اوحی" کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہونگی اور"عبدہ " کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف۔پھر آگے معبود ان باطل کا مقابل فرمایا جاتا ہے "افرأیتم اللت والعزی ۔ ومنواۃ الثالثة الاخری ۔ الی قوله تعالی ان هی الااسماء سمیتموها انتم وآبائو کم ،ما انزل الله بها من سلطن، ان یتبعون الاالظن " کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزا ومنات کو، وہ تو نہیں ہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گڑھ لئے ، اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہ اوتاری، وہم کی پیروی کرتے ہو۔تو فرمایا جاتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے ہو اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔پھر فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس میں کیا کمال کہ جبریل کو دیکھ لیں، جبریل کا کمال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ ان ضمائر کو جبریل کی طرف پھیرا کرتے۔ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے،ایک صاحب نے پوچھا۔"هل رأی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربه" کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، یہ سنتے ہی اٹھکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: رأه رأه حتی انقطع نفسه"حضور نے اپنے رب کو دیکھا دیکھا دیکھا فرماتے رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گئی۔اس وقت کے عوام کے ذہن میں یہ مسئلہ نہیں آسکتا تھا اس لئے عوام میں اس کے معنے وہ فرماتے تھے اور جب خلوت میں پوچھا تو

چونکہ کوئی اندیشہ نہ تھا اس لئے صاف صاف فرمادیا۔ پھر فرمایا: یہ واقعہ ایسا ہے کہ رب العزۃ جل جلالہ کو اس کی تصریح خود نہیں منظور، سورۂ والنجم شریف میں کوئی لفظ تصریح کا نہیں، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس حدیث میں اس واقعہ کو بیان فرمایا وہ دونوں معنی کو محتمل، فرماتے ہیں: نور انی اراہ" انی' کے معنی' کیف' کے بھی ہیں، تو معنے یہ ہونگے، نور ہے اس کو کیونکر دیکھوں۔ اور 'انی' اینما کا مرادف ہے، تو معنی یہ ہیں، نور ہے جہاں دیکھوں اس کو۔

(الملفوظ ۳/۳۷۔۳۸۔)

## ﴿۳۲﴾الذین یجتنبون کبآئر الاثم والفواحش الا اللمم ط ان ربک واسع المغفرۃ ط ھو اعلم بکم اذ انشاء کم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھتکم ج فلا تزکوا انفسکم ط ھو اعلم بمن اتقیٰ۔☆

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آیات کریمہ میں مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بے پایاں علوم کے بے شمار اقسام سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرماتا ہے کہ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال پیٹ رہتے وقت، اور اس سے پہلے، اور پیدا ہوتے اور پیٹ میں رہتے اور جو کچھ اس پر گزرا، اور گزرنے والا ہے، جتنی عمر پائے گا، جو کچھ کام کرے گا، جب تک پیٹ میں رہے گا اس کا اندورونی بیرونی ایک ایک عضوا یک ایک پرزہ جو صورت دیا گیا، جو دیا جائے گا، ہر رونگٹا جو مقدار مساحت وزن پائے گا، بچے کی لاغری فربہی، غذا حرکت خفیفہ زائدہ انبساط انقباض اور زیادت وقلت خون، طمث وحصول فضلات وہوا ورطوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں غرض ذرہ ذرہ سب اسے معلوم ہے، ان میں کہیں نہ تخصیص ذکور وانوثت کا ذکر، نہ مطلق علم کی نفی وحصر، تو یہ محل ومحتمل اعتراض پادرہوا کہ بعض پادریان پادر بندہوا کی تازہ

گڑھت ہے، اس کا اصل منشا معنی آیات میں بے فہمی محض یا حسب عادت دیدہ ودانستہ کلام الٰہی پر افترا و تہمت ہے، قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح تدبیر سے اتنا نہیں معلوم کرسکتا کہ نر ہے یا مادہ، اگر کہیں ایسا فرمایا ہو تو نشان دو اور جب یہ نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حال بعض تدابیر سے بعض اشخاص بعد جہل طویل وعجز مدید بعض آلات بیجان کا فقیر ومحتاج ہو کر اس فانی وزائل وبے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم وقدرت سے کہ وہ بھی اسی بارگاہ علیم وقدیر سے حصہ رسد چندروز سے چندروز کے لئے پائے اور اب بھی اسی کے قبضہ واقتدار میں ہیں کہ بے اس کے کچھ کام نہ دیں۔ اگر صحرا سے ذرہ، سمندر سے قطرہ معلوم کرلیا تو یہ آیات کریمہ کے کس حرف کا خلاف ہوا، وہ خود فرماتا ہے: یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شاء'' اللہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اسکے علم سے کسی چیز کو مگر جتنی وہ چاہے۔

تمام جہان میں روز اول سے ابدالآباد تک جس نے جو کچھ جانا یا جانے گا سب اسی الا بما شاء کے استثنا میں داخل ہے جس کے لاکھوں کروروں سر بفلک کشیدہ پہاڑوں سے نہایت قلیل وذلیل وبے مقدار ذرہ یہ آلہ بھی ہے، ایسا ہی اعتراض کرنا ہو تو بے گنتی گذشتہ وآئندہ باتوں کا جو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں اعتراض نہ کرے جو صیغہ یعلم فی الارحام میں ہے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے بعینہ وہی صیغہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم میں ہے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ گزرا۔ جب ان بے شمار علوم تاریخی وآسمانی ملنے میں کسی عاقل منصف کے نزدیک اس آیت کا کچھ خلاف نہ ہوا، نہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی پادری صاحب کو ان علوم کے باعث اس آیت کریمہ پر لب کشائی کا جنون اچھلا، تو اب ایک ذرا سی آلی نکال کر اس آیت کا کیا بگاڑ متصور ہوسکتا ہے، ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے، یا انصاف نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثم اقول وباللہ التوفیق: مفصلا حق واضح کو واضح تر کروں۔ اصل یہ ہے کہ کسی علم کی حضرت عزت عزوجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اس کے غیر سے مطلقا نفی چند وجہ پر ہے۔

اول علم کا ذاتی ہونا کہ بذات خود بے عطائے غیر ہو۔

دوم علم کا غنا کہ کسی آلہ وجارحہ وتدبیر وفکر ونظر التفات وانفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔
سوم علم کا سرمدی ہونا کہ ازلاً ابداً ہو۔
چہارم علم کا وجوب کہ کبھی کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو۔
پنجم علم کا ثبات واستمرار کہ کبھی کسی وجہ اس میں تغیر تبدل فرق تفاوت کا امکان نہ ہو۔
ششم علم کا اقصی غایات کمال پر ہونا کہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ مفارقہ ذاتیہ اضافیہ ماضیہ آتیہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے،

ان چھ وجہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص اور اس کے غیر سے قطعاً منفی یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں، جو کسی غیر الٰہی کے لئے عقول مفارقہ ہوں خواہ نفوس ناطقہ، ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے یقیناً اجماعاً کافر مشرک ہے، ان تمام وجوہ کی طرف آیات کریمہ میں باطلاق کلمہ یعلم اشارہ فرمایا کہ یہاں علم کو مطلق رکھا اور مطلق فرد کامل کی طرف منصرف، اور علم کامل بلکہ علم حقیقی حق الحقیقہ وہی ہے جو ان وجوہ ستہ کا جامع ہو، اسی لحاظ پر ہے وہ جو قرآن عظیم میں ارشاد ہوا: "یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالو الاعلم لنا " جس دن اللہ عزوجل رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا: تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں۔ کفار کے پاس ان محبوبان خدا صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم کا تشریف لانا ہدایت فرمانا ان ملاعنہ کا تکذیب وانکار واصرار و استکبار وبیہودہ گفتار سے پیش آنا کسے نہیں معلوم، مگر حضرات انبیا عرض کریں گے "لاعلم لنا" ہمیں اصلاً علم نہیں، لانفی جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے، یعنی وہی علم کامل کہ بحقیقت حقیہ علم اسی کا نام ہے اصلاً اس کا کوئی فرد ہمیں حاصل نہیں، حق حقیقت تو یہ ہے، جب اس سے تجاوز کر کے حقیقت عرفیہ یعنی مطلق دانستن کی طرف چلئے، خواہ بالذات ہو یا بالغیر، غنی ہو یا محتاج، سرمدی ہو یا حادث، ابدی ہو یا فانی، واجب ہو یا ممکن، ثابت ہو یا متغیر، تام ہو یا ناقص، بالکنہ ہو یا بالوجہ، بایں معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے بھی صادق زنہار مختص بحضرت عزت عزت عظمتہ نہیں، نہ معاذ اللہ قرآن نے ہرگز کہیں اس کا دعوی کیا، بلکہ جس طرح معنی اول کا غیر کے لئے اثبات کفر ہے اس معنے کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے، کہ یہ خود صدہا نصوص قرآن عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل وشرائع وعقل ونقل وحس سب کی تکذیب ہوگی، قرآن عظیم نے

اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظمیہ ثابت فرمائے اوران کے عطا سے منت رکھی۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۴۲۔تا۔۴۴)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ القمر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

### ﴿۱﴾ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔☆

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند۔

### ﴿۲﴾ وان یروا اٰیۃً یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔☆

اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منھ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

### ﴿۳﴾ وکذبوا واتبعوا اھوآءھم وکل امر مستقر۔☆

اور نہوں جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فلسفہ میں توغل کی وجہ سے قاضی بیضاوی نے (وانشق القمر میں) ایک اور تاویل نکالی۔ انہوں نے لکھا "ای سینشق" یعنی قیامت کے دن شق ہو جائے گا۔ چونکہ یقینی الوقوع ہے اس لئے بصیغہ ماضی فرمایا گیا۔ لیکن اس تاویل کو خود آگے کی آیت رد فرماتی ہے۔ "وان یرو االیاتہ یعرضواو یقولو اسحر مستمر" اور اگر وہ دیکھیں معجزہ کو تو اعتراض کریں گے اور کہیں گے یہ بڑا زبردست جادو ہے۔ قیامت کے دن کوئی اعتراض کرنے والا نہ ہوگا، اس دن کیونکر کوئی کہہ سکتا ہے کہ جادو ہے۔ شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الٰہیہ میں لکھا کہ شق ہو جائے گا اور یہ محض غلط ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیثیں اس کو مردود کر رہی ہیں۔ حدیث میں مصرح ہے کہ حضور نے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا اور وہ شق ہوا، اور ارشاد فرمایا: اللھم اشھد، اے اللہ گواہ ہو جا۔ اس کی احادیث مشہور ہیں اور ان سے اجماع مسلمیں لاحق ہو گیا۔

(الملفوظ ۴/۲ ـ ۳)

### ﴿۱۷﴾ ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر۔☆

اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جا بجا اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حفظ قرآن کی ترغیب وتحریص فرمائی۔ حفظ قرآن فرض کفایہ ہے اور سنت صحابہ وتابعین وعلمائے دین متین۔ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ اور من جملہ افاضل مستحبات عمدہ قربات منافع وفضائل اس کے حصر وشمار سے باہر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

**عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله اللہ به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد و جبت له النار

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة ، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی وکتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

# سورۃ الرحمٰن

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

## ﴿۵﴾ الشمس والقمر بحسبانٍ۔☆

سورج اور چاند حساب سے ہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ نے نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وعدت وفات وطلاق ومدت حمل وایلاوتاجیل عنین ومنتہائے حیض ونفاس وغیرذلک امور کے لئے یہ اوقات مقرر فرمائے، یعنی طلوع صبح وشمس وغروب شمس وشفق ونصف النہار ومثلین وروز وماہ وسال ان سب کے ادراک کا مدار رویت ومشاہدہ پر ہے، ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد کسی حساب یا قانون عقلی سے مدرک ہوجاتا، ہاں رویت ومشاہدہ ان سب کے ادراک کا سبب کافی ہے، اور یہی اس شریعت عامہ تامہ شاملہ کاملہ کے لائق شان تھا کہ تمام جہان کے لئے اتری اوران میں اکثر وہ ہیں کہ دقائق محاسبات ہیئت وزیج کی تکلیف انہیں نہیں دیجاسکتی "انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب" فرماکر اپنے تمام غلاموں کے لئے ایک آسان اورواضح راستہ کھول دیا اوران تمام اوقات کے لئے حکیم رحیم عزوجل جلالہ نے دو کھلی نشانیاں مقرر فرمادیں، چانداور سورج جن کے اختلاف احوال پر نظر کرکے خواص وعوام سب اوقات مطلوب شرعیہ کاادراک کرسکیں۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۶۴۳/۴)

پھران میں بعض تو وہ ہیں جن کا مدار صرف رؤیت ہی پر رہا وہ ہلال ہے کہ "ان اللہ امدہ لرؤیتہ "اس کے ظہور وخفا کے وہ اسباب کثیرہ نامنضبط ہیں جن کے لئے آج تک کوئی قاعدہ منضبط نہ ہوسکا، ولہذا بطلیموس نے مجسطی میں باآنکہ متحیرہ خمسہ وکواکب ثوابت کے ظہور وخفا کے لئے باب وضع کئے مگر رویت ہلال سے اصلا بحث نہ کی، وہ جانتا تھا کہ یہ قابو کی چیز نہیں، اس کا میں کوئی ضابطہ کلیہ نہیں دے سکتا، بعد کے لوگوں نے اپنے تجارب کی بناپر اگرچہ بلحاظ درجہ

ارتفاع یا بعد سواء یا بعد معدل وقوس تعدیل الغروب وغیر ذلک کچھ باتیں بیان کیں مگر وہ خود ان میں بشدت مختلف ہیں اور باوصف اختلاف کوئی اپنی قرارداد پر جازم بھی نہیں جیسا کہ واقف فن پر ظاہر ہے، اسی لئے اہل ہیئت جدیدہ باآنکہ محض فضول باتوں میں نہایت تدقیق وتعمق کرتے ہیں اور سالانہ المنک میں ہر روز کے لئے قمر کے ایک ایک گھنٹہ کا میل ومطالع قمر اور ہر مہینہ میں آفتاب کے ساتھ اس کے جملہ انظار اجتماع واستقبال وتربیع ایمن وایسر کے وقت دیتے ہیں اور ہر ہر تاریخ پر متحیرات وثوابت کے ساتھ اس کے قرانات بیان کرتے ہیں مگر رویت ہلال کا وقت نہیں دیتے، وہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ ہمارے بوتے کا نہیں ولہذا ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ اس بارے میں قول اہل توقیت پر نظر نہ ہوگی۔ درمختار میں وھبانیہ سے ہے: وقول اولی التوقیت لیس بموجب۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۴/۶۴۴)

اور باقی وہ ہیں کہ اگرچہ ان کا اصل مدار رویت پر تھا مگر رویت ہی کے تکرر سے تجربہ نے ان کے بارے میں ضوابط کلیہ دیئے جن کا ادراک بے رویت نہ ہوسکتا تھا مگر بعد ادراک وہ قاعدہ مقرر ہو کر وقت کو قوانین علم ہیئت وزیج کے ضابطہ میں لے آنا میسر ہوا جس کے سبب ہم پیش از وقت حکم لگاسکتے ہیں کہ فلاں وقت مطلوب شرعی فلاں گھنٹہ منٹ سکنڈ پر واقع ہوگا، واقف فن کا وہ حکم لگایا ہوا کبھی خطا نہ کرے گا۔ کہ آخر مدار کار شمس وقمر کی چال پر ہے اور ان کی چال عزیز وعلیم نے ایک حساب مضبوط پر منضبط فرمائی ہے۔"قال تعالی: الشمس والقمر بحسبان ـ وقال تعالی: ذلك تقدير العزيز العليم " تو حساب تو قطعی تھا ہی جتنی بات کی طرف اسے راہ نہ تھی وہ مکرر رؤیت نے براہ تجربہ بتادی اور اب تجربہ وحساب دو قطعیوں سے مل کر حکم قطعی ہمارے ہاتھ آگیا، مثلاً طلوع وغروب اگر نجومی مراد ہوتے یعنی مرکز شمس کا افق حقیقی پر طرفین شرق وغرب میں انطباق کہ ان کے جاننے کے لئے رویت کی کچھ حاجت نہ تھی، شہر کا عرض اور جزر شمس کا میل معلوم ہونا ہی ان کا وقت بتانے کے لئے کافی ووافی ہوتا جس کے ذریعہ سے ہم ہر عرض کے لئے جداول تعدیل النہار تیار کرلیتے ہیں، مگر شرع مطہر میں اس طلوع وغروب کا کچھ اعتبار نہیں، طلوع وغروب عرفی درکار ہے یعنی جانب شرق آفتاب کی کرن چمکنا، یا جانب غرب کل قرص آفتاب نظر سے غائب ہوجانا، اس میں بھی اگر صرف نصف قطر آفتاب کا قدم درمیان ہوتا تو دقت نہ تھی۔ مرکز عالم سے آفتاب کا ہر جزو مرکز شمسی پر بعد دریافت کرکے ہر

روز کے نصف قطر کی مقدار دریافت کر سکتے تھے جس کی جدول المنک میں دی ہوئی ہوتی ہے مگر بالائے زمین ۔۴۵۔ میل سے ۔۵۲۔ میل تک علی الاختلاف بخارات وہواء غلیظ کا محیط ہونا اور شعاع بصر کا پہلے اس ملاء غلیظ پھر اس کے بعد ملاء صافی میں گزر کر افق میں پہنچنا حکیم عزوجل کے حکم سے اشعہ بصریہ کے لئے موجب انکسار ہوا جس کے سبب آفتاب یا کوئی کوکب قبل اس کے کہ جانب شرق افق حقیقی پر آئے ہمیں نظر آنے لگتا ہے اور جانب غرب بآنکہ افق حقیقی پر اس کا کوئی کنارہ باقی نہیں رہتا دیر تک ہمیں نظر آتا رہتا ہے، یہ انکساری ہی وہ چیز ہے جس نے صدہا سال موقتین کو پیچ وتاب میں رکھا اور طلوع وغروب کا حساب ٹھیک نہ ہونے دیا اور یہی وہ بھاری پیچ ہے جس سے آجکل عام جنتری والوں کے طلوع وغروب غلط ہوتے ہیں ۔ اس انکسار کی مقدار مدت دریافت کرنے کو عقل کے پاس کوئی قاعدہ نہ تھا جس سے وہ محتاج رویت نہ رہتی، ہاں سالہا سال کے مکرر مشاہدہ نے ثابت کیا کہ اس کی مقدار اوسطا ۔۳۳۔ دقیقہ فلکیہ ہے، اب ضابطہ ہمارے ہاتھ آگیا کہ ان ۔۳۳۔ دقیقوں سے اختلاف منظر کے ۔۹۔ ثانیہ منہا کرکے باقی پر اس کا نصف قطر شمس زائد کریں، یہ مقدار انحطاط شمس ہوگی یعنی طلوع یا غروب کے وقت آفتاب افق حقیقی کے اتنے دقیقے نیچے ہوگا، جب قدر انحطاط معلوم ہولی تو دائرہ ارتفاع کے اجزاء سے وقت وطالع معلوم کرنے کے قاعدوں نے جو علم ہیئت وزیج میں دیے ہوئے ہیں راہ پائی اور ہمیں حکم لگانا آسان ہوگیا کہ فلاں شہر میں فلاں دن اتنے گھنٹے منٹ سکنڈ پر آفتاب طلوع کریگا اور اتنے پر غروب، معمول سے زیادہ ہوا میں رطوبت یا کثافت اگرچہ انکسار میں کچھ کمی بیشی لاتی ہے جس کا ادراک تھرمامیٹر اور بیرومیٹر سے ممکن اور وہ قبل از وقوع نہیں ہوسکتا مگر یہ تفاوت معتدبہ نہیں جس سے عام احکام مطلوبہ شرعیہ میں کوئی فرق پڑے، یونہی مثلین وسایہ کا ادراک بھی حساب سے بہت آسان تھا کہ عرض بلد ومیل شمس سے اس کا غایۃ الارتفاع پھر جدول سے اتنے ارتفاع کا ظل اصلی معلوم کرکے اس پر ایک یا دو مثل بڑھا کر اتنے ظل کے لئے ارتفاع اور اس ارتفاع کے لئے وقت معلوم کرلیتے مگر یہاں بھی اسی انکسار کا قدم درمیان ہے کہ کوکب جب تک ٹھیک سمت الراس پر نہ ہو انکسار کے پنجے سے نہیں چھوٹ سکتا، مگر رویت نے انکسار افقی کلی بتایا اور تناسب سے انکسارات جزئیہ مدرک ہوئے جن کی جدول فقیر نے اپنی تحریرات ہندسہ میں دی ہے اس کے ملاحظہ سے پھر انہیں قوانین نے راہ پائی اور ہر روز کے لئے

وقت عصر پیش از وقوع ہمیں بتانا آسان ہوا، طلوع وغروب شفق کوتو انکسار سے بھی علاقہ نہ تھا کہ اس وقت آفتاب پیش نگاہ ہوتا ہی نہیں کہ بصر کی شعاعوں کا انکسار لیا جائے، وہاں سرے سے عقل کو اس ادراک کی راہ نہ تھی کہ آفتاب افق سے کتنا نیچا ہوگا کہ صبح طلوع کرے گی یا کتنا نیچا جائے کہ شفق ڈوب جائے گی، تو پھر رویت ہی کی احتیاج پڑی اور صدہا سال کے تکرر مشاہدہ نے ثابت کیا کہ آفتاب ان دونوں وقت تقریبا اٹھارہ درجے نیچے ہوتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جو اکثر ہیئت دانوں پر مخفی رہا، رجما بالغیب باتیں اڑایا کئے، صبح کاذب کے وقت انحطاط شمس میں مختلف ہوئے، کسی نے سترہ درجہ کہا، کسی نے اٹھارہ، کسی نے انیس بتائے اور مشہور۔۱۸۔ ہے، اور اسی پر شرح چغمنی نے مشی کی۔ اور صبح صادق کے لئے بعض نے پندرہ درجہ بتائے ہیں، اسے علامہ برجندی نے حاشیہ چغمینی میں بلفظ قد قیل نقل کیا اور مقرر رکھا، اور اسی نے علامہ خلیل کاملی کو دھوکا دیا کہ دونوں صبحوں میں صرف تین درجہ کا فاصلہ بتایا جسے ردالمحتار میں نقل کیا اور معتمد رکھا، حالانکہ یہ سب ہوسات بے معنی ہیں، شرع مطہر نے اس باب میں کچھ ارشاد فرمایا ہی نہیں، اس نے تو صبح کی صورتیں تعلیم فرمائی ہیں کہ صبح کاذب شرقا غربا مستطیل ہوتی ہے اور صبح صادق جنوبا شمالا مستطیل، اور ہم اوپر کہہ آئے کہ مقدار انحطاط جاننے کی طرف کسی برہان عقلی کو راہ نہیں، صرف مدار رویت پر ہے، اور رویت شاہد عدل ہے کہ صبح کاذب کے وقت سترہ یا اٹھارہ یا انیس درجے اور صادق کے وقت ۱۵ درجے انحطاط ہونا اور صادق و کاذب میں صرف تین درجے کا تفاوت ہونا سب محض باطل ہے، بلکہ ۱۸۔ درجہ انحطاط پر صبح صادق ہو جاتی ہے اور اس سے بہت درجے پہلے صبح کاذب۔ فقیر نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ محاسبات علم ہیئت سے آفتاب ہنوز ۳۳۔ درجے افق سے نیچا تھا اور صبح کاذب خوب روشن تھی، صبح صادق کے سالہا سال سے فقیر کا ذاتی تجربہ ہے کہ اس کی ابتداء کے وقت ہمیشہ ہر موسم میں آفتاب ۱۸، ہی درجہ زیر افق پایا ہے اور صبح کاذب کے لئے جس سے کوئی حکم شرعی متعلق نہ تھا اب تک اہتمام کا موقع نہ ملا، ہاں اتنا اپنے مشاہدہ سے یقیناً معلوم ہوا کہ اس میں اور صبح صادق میں۔۱۵۔ درجے سے بھی زائد فاصلہ ہے نہ کہ ۳ درجے۔ لاجرم برہان شرح مواہب الرحمٰن پھر شرنبلالیہ علی الدرر پھر ابوالسعود علی الکنز وغیرہا میں ہے: البیاض لایذہب الاقریبا من ثلث اللیل" یہ وہی سپیدی مستطیل ہے جسے وہ اپنے ملک میں ہمیشہ تہائی رات کے قریب تک رہتی فرماتے ہیں کمادل

علیہ الحصر اور ظاہر ہے کہ ان بلاد میں رات ۱۴۔ گھنٹے اور اس سے بھی کچھ زائد تک پہنچتی ہے جس کی تہائی تقریبا پونے پانچ گھنٹے، اور بحکم مقابلہ قطعا معلوم ہے کہ ادھر جتنے حصہ شب تک یہ سپیدی رہے گی ادھر اتنا ہی حصہ شب کا باقی رہے طلوع کر آئے گی، تو اس بیان پر لیالی شتا میں صبح کاذب کی مقدار وہاں پونے پانچ گھنٹے ہوئی، اور معلوم ہے کہ وہاں صبح صادق کی مقدار پونے دو گھنٹے سے زائد نہیں، تو صبح صادق و کاذب میں تین گھنٹے تک کا فاصلہ ثابت ہوا نہ کہ صرف تین ہی درجے، مگر امام زیلعی نے تبیین الحقائق میں فرمایا:"روی عن الخلیل انه قال رایت البیاض بمکة شرفها الله تعالی لیلة فما ذهب الابعد نصف اللیل" ظاہر ہے کہ مکہ معظمہ میں وہ سپیدی کہ آدھی رات تک رہی اگر ہوسکتی ہے تو یہی سرطان کی بیاض دراز اور مکہ معظمہ میں اس کی صبح شفق مستطیل ڈیڑھ گھنٹہ بھی نہیں، تو خلیل بن احمد عروضی کی رویت و روایت اگر صحیح ہے تو اس دن دونوں صبح میں تقریبا پانچ گھنٹے کا فاصلہ ہوگا، یہ بہت بعید ضرور ہے مگر اس قدر میں شک نہیں کہ تین درجہ کا قول فاسد و مہجور ہے، اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ برہان کے اس بیان یا خلیل کی اس روایت کو دربارہ وقت مغرب مذہب امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا ذریعہ تضعیف جاننا" کما وقع عن الطرابلسی فی البرهان فعدل عن اتباع المحقق ابن الهمام مع شدة تاسیسه به، محض خطا ہے۔ امام کے نزدیک وقت مغرب شفق ابیض مستطیر تک ہے جو فجر صادق کی نظیر ہے، وہ کبھی ان بلاد میں تہائی کیا چوتھائی رات تک بھی نہیں رہتی اور یہ جو اس قدر دیرپا ہے بیاض دراز نظیر صبح کاذب ہے کہ اسی کی طرح احکام شرعیہ سے یکسر ساقط" والی بعض هذااو نحو منه اوما التبیین۔

ثم اقول: صبح صادق کے لئے۔ ۱۵۔ درجے انحطاط ہونے کا بطلان اور ۱۸ درجے انحطاط کی صحت اس واقعہ مشہورہ سے بھی ثابت ہے جو فتح القدیر و بحر الرائق و در مختار و عامہ کتب معتبرہ میں مذکور کہ بلغار سے ہمارے مشائخ کرام کے حضور استفتا آیا تھا کہ گرمیوں کی چھوٹی راتوں میں ان کو وقت عشا نہیں ملتا، آدھی رات تک شفق ابیض رہتی ہے اور وہ ابھی نہ ڈوبی کہ مشرق سے صبح صادق طلوع کر آتی، امام برہان کبیر نے حکم دیا کہ عشا کی قضا پڑھیں، اور امام بقالی و امام شمس الائمہ حلوانی وغیرہما نے فرمایا ان پر سے عشا ساقط ہے۔ بالجملہ ان راتوں میں وہاں وقت عشا نہ پانا متفق علیہ ہے، اب اگر انحطاط صبح صادق ۔ ۱۵۔ درجے ہوتا تو سال کی

مبتنی تھا، جب مبنی باطل یہ خود باطل۔ یہ قاعدہ کہ صبح رات کا ساتواں حصہ ہوتی ہے انہیں قواعد باطلہ فاسدہ سے ہے کہ رویت وقوانین عطیہ رویت بالاتفاق اس کے بطلان پر شاہد عدل ہیں واللہ تعالی اعلم

(فتاوی رضویہ قدیم ۴/۶۴۴ تا ۶۴۸)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے:

عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سعيد بالتصغير بن سهم بن عمر وابن هصيص بن كعب بن لوی القرشی امير مصر مكنى اباعبدالله وابا محمد اسلم قبل الفتح فی صفر ۸ ھج ثمان وقيل بين الحديبية وخيبر۔

اور بعد فتح تو راہ خدا میں جوان کے جہاد ہیں آسمان وزمین ان کے آواز سے گونج رہے ہیں اور اللہ عزوجل نے دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مریض القلب معترضین جوان پر طعن کریں کہ فلاں نے یہ کام کیا، فلاں نے یہ کام کیا، اگر ایمان رکھتے ہوں تو ان کا مونھ تتمہ آیت سے بند فرمایا کہ " والله بما تعملون خبير"۔

مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو مگر میں تو تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ اللہ عزوجل نے جس سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اس کے لئے کیا فرماتا ہے:

"ان الذين سبقت لهم منا الحسنىٰ اولئك عنها مبعدون ـ لا يسمعون حسيسها وهم فی ما اشتهت انفسهم خٰلدون ـ لا يحزنهم الفزع الاكبر و تتلقّٰهم الملائكة هذا يومكم الذی كنتم توعدون"

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اسکی بھنک تک نہ سنیں گے اور اپنی من مانتی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے، قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کریگی اور ملائکہ ان کا استقبال کرینگے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جسکا تم سے وعدہ تھا۔

ان ارشادات الہیہ کے بعد مسلمان کی شان نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کرے، بفرض غلط بفرض باطل طعن کرنے والا جتنی بات بتاتا ہے اس سے ہزار حصے زائد سہی، اس سے یہ کہئے "انتم اعلم ام الله" کیا تم زیادہ جانو یا اللہ؟ اللہ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی؟ باینہمہ وہ ان سے فرما چکا کہ میں نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرمالیا، تمہارے کام مجھ سے پوشیدہ نہیں، تو اب اعتراض نہ کریگا مگر وہ جسے اللہ عزوجل پر اعتراض مقصود ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر قریشی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدامجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کی اولاد سے اوران کی نسبت وہ ملعون کلمہ طعن فی النسب کا اگر کہا ہوگا تو کسی رافضی نے، پھر وہ صدیق وفاروق کو کب چھوڑتے ہیں، عمرو بن عاص کی ان کے نزدیک کیا گنتی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

"وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و اللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۴۰۔۴۱)

## 〈۲۸〉 یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ واٰمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نورًا تمشون بہ ویغفرلکم ط واللہ غفور رحیم۔☆

اے ایمان والواللہ سے ڈرواوراس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا۔اور تمہارے لئے نور کردے گا جس میں چلواور تمہیں بخشدیگااور اللہ بخشنے والامہربان ہے۔

## 《۳》امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معالم شریف میں ہے:

یا یھا الذین آمنوا اتقوا اللہ، الخطاب لاھل الکتابین ھم الیھود و النصاریٰ یقول :یا ایھا الذین آمنوا بموسیٰ وعیسیٰ اتقوا اللہ فی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اے اہل ایمان! اللہ کا تقوی اختیار کرو، یہ یہود ونصاریٰ اہل کتاب کو خطاب ہے۔فرمایا: اے وہ لوگو! جو موسیٰ وعیسیٰ پر ایمان لائے تمہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ڈرنا چاہئے۔

زید نے جو کچھ مدح صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کہا سب حق ہے اور سچی محبت صحابہ سے ناشئی ہے اوروہ لفظ احسان کہ اس کی زبان سے نکلا اس کی توجیہ نہایت صاف وآسان ہے، قرآن مصحف کریم کو بھی کہتے ہیں، اس قرآن مجید کا ہدیہ کیا ہے، فلاں نے قرآن کو ہبہ کیا، یا فلاں مسجد پر وقف کیا، یا قرآن کریم کی جلد بندھواؤ، یا چولی چڑھادو، یا غلاف سی دو، ان تمام محاورات میں قرآن سے مصحف ہی مراد ہے، اور بلاشبہ ضرور حادث وجنس مخلوق ہے، اوراجلۂ صحابہ کا

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت کریمہ سے مسلمان کو دو ہدایتیں ہوئیں۔ایک یہ کہ مقبولان بارگاہ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ ہے جیسے چاہے عطا فرمائے۔

دوسرے: یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی افضلیت ثابت ہو تو اس میں اپنے نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہا کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں کہ اپنے آبا واساتذہ ومشائخ کو اوروں سے افضل کر ہی لیں جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیا وہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے اس سے ہوں۔یہ اسلامی شان ہے مسلمانوں کو اسی پر عمل چاہئے۔اکابر خود رضائے الہی میں فنا تھے جسے اللہ عزوجل نے ان سے افضل کیا۔کیا وہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس سے افضل بتائیں۔

حاش للہ وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور سخت غضبناک ہونگے تو اس سے کیا فائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اور اپنے اکابر کو بھی ناراض کیا جائے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۲۲۹)

# سورۃ المجادلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲﴾الذین یُظٰھِرُوْنَ منکم من نسآئھم ماھن امھٰتھم ط ان امھٰتھم الا الّٰئِیْ ولد نھم ط وانھم لیقولون منکرًا من القول وزورًا ط وان اللہ لعفو غفور۔☆

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بے شک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

﴿۳﴾وَالذین یظٰھرون من نسآءھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃٍ من قبل ان یتمآسا ط ذٰلکم توعظون بہ ط واللہ بما تعملون خبیر۔☆

اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کیجاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

﴿۴﴾فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین من قبل ان یتمآساج فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینًا ط ذٰلک لتؤمنوا باللہ ورسولہٖ ط وتلک حدود اللہ ط وللکٰفرین عذاب الیم۔☆

پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان آیات میں ظہار اور اس کے کفارے کی صورتوں کا بیان ہے)

زوجہ کو ماں بہن کہنا خواہ یوں کہ اسے ماں بہن کہکر پکارے یا یوں کہے تو میری ماں بہن ہے سخت گناہ وناجائز ہے۔مگراس سے نہ نکاح میں خلل آئے نہ توبہ کے سوا کچھ اور لازم ہو۔ہاں اگر یوں کہا کہ تو مثل یا مانند یا بجائے ماں بہن کے ہے تو اگر بہ نیت طلاق کہا تو ایک طلاق بائن ہوگی اور عورت نکاح سے نکل گئی۔اور بہ نیت ظہار یا تحریم کہا یعنی یہ مراد ہے کہ مثل ماں بہن کے مجھ پر حرام ہے تو ظہار ہوگیا اب جب تک کفارہ نہ دے لے عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا بنظر شہوت اس کے کسی بدن کو چھونا یا بنگاہِ شہوت اس کی شرمگاہ دیکھنا سب حرام ہوگیا اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرے اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو مہینہ کے روزے رکھے اس کی بھی قوت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صدقۂ فطر کی طرح اناج یا کھانا دے۔ کما امر به المولیٰ سبحنه و تعالیٰ فی القرآن العظیم ۔اور اگران میں سے کوئی نیت نہ تھی تو یہ لفظ بھی لغو ومہمل ہوگا جس سے طلاق یا کفارہ کچھ لازم نہ آئے گا۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۸۲۹/۵)

## ﴿۱۱﴾ یٰایها الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجٰلس فافسحوا یفسح الله لکم ج واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع الله الذین اٰمنوا منکم لا والذین اوتوا العلم درجٰت ط والله بما تعملون خبیر۔☆

اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت (میں، والذین اوتوا العلم درجٰت ط) سے واضح کہ عجمی عالم سیدانیوں کا کفو ہوسکتا ہے۔

لہٰذا وجیز امام کردری میں ہے:

العجمی العالم کفؤ للعربی الجاهل لان شرف العلم اقوی و ارفع ۔ وکذا العالم الفقیر للغنی الجاهل ۔ وکذا العالم الذی لیس بقرشی کفؤ للجاهل

القر شی و العلو ی ملخصاو متر جما ۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۴۵۲/۵)

**﴿۱۹﴾استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ط اولٓئک حزب الشیطٰن ط الآ ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون۔☆**

ان پر شیطان غالب آ گیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

## ﴿۳﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیر مقلدین کی بنائے مذہب محبوبان خدا کے نہ ماننے اور ان کی محبت وتعظیم کو جہاں تک بن پڑے گھٹانے مٹانے پر ہے۔ یہاں تک کہ ان کے بانی مذہب نے تصریح کر دی کہ" اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے انتہیٰ ۔

اور چوڑھے چمار اور ناکارے لوگ تو نوک زبان پر ہیں۔خود حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت صاف کہہ دیا کہ (وہ بھی مر کر مٹی میں مل گئے) سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کی ناراضگی ہر اس شخص پر ہے جو اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۶۸۶/۶)

**﴿۲۲﴾لاتجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوآدون من حآد اللہ ورسولہٗ ولو کانوآ اٰبآء ھم او ابنآء ھم او اخوانھم اوعشیرتھم ط اولٓئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروحٍ منہ ط ویدخلھم جنٰتٍ تجری من تحتھاالانھٰر خٰلدین فیھا ط رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ط اولٓئک حزب اللہ ط الآ ان حزب اللہ ھم المفلحون ۔☆**

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ

ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ جوان کی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ۔ بہزار زبان وصد ہزار دل اس سے تبری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو، ورنہ اگر تمہیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لئے جاؤ حقیقت اور چیز ہے۔ وائے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو، بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ، وہاں نہ تاویلیں نکالو، نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو، اور محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو، بلکہ اس کی امامت وپیشوائی کا دم بھرو، ولی جانو، امام مانو، جو اسے برا کہے الٹی اس سے دشمنی ٹھانو، بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو، جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو، اس کی حمایت میں عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو، یہ کیا ایمان ہے، کیسا اسلام ہے، کیا اسلام اسی کا نام ہے۔ ع

اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار

(اے منزل کی طرف پشت کرکے چلنے والے! ہوش کر)

# سورۃ الحشر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۷﴾ ما افآء اللہ علیٰ رسولہٖ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل لا کی لایکون دولۃً بین الاغنیاء منکم ط وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ ق وما نھٰکم عنہ فانتھوا ج واتقوا اللہ ط ان اللہ شدید العقاب۔☆

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے کہ تمہارے اغنیاء کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر مکروہ تنزیہی شرعاً حقیقۃً منہی عنہ ہوتا واجب الاحتراز ہوتا۔ لقولہ تعالیٰ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔

(اللہ کا فرمان ہے جس سے روکا جائے رک جاؤ) تو مکروہ تنزیہی نہ رہتا بلکہ حرام یا تحریمی ہوتا اور ہم نے اپنے رسالہ۔ ”جمل مجلیۃ ان المکروھۃ تنزیھا لیس بمعصیۃ“ میں قاہر دلائل قائم کئے ہیں کہ وہ ہرگز شرعاً منہی عنہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۸۸)

**اقول:** لو، صیغہ امر کا ہے اور امر وجوب کے لئے ہے تو پہلی قسم واجبات شرعیہ ہوئی اور باز رہو نہی ہے اور نہی منع فرمانا ہے۔ یہ دوسری قسم ممنوعات شرعیہ ہوئی حاصل یہ کہ اگرچہ قرآن مجید میں سب کچھ ہے۔ و نزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیٔ۔

ترجمہ۔ اے محبوب ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری جس میں ہر شئی ہر چیز ہر موجود کا روشن بیان ہے مگر امت اسے نبی کے سمجھائے بغیر نہیں سمجھ سکتی۔

ولہذا فرمایا:

و انزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ۔

ترجمہ: اے محبوب ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ تم لوگوں کے لئے بیان فرمادو جو کچھ ان کی طرف اترا ہے۔ یعنی اے محبوب تم پر قرآن حمید نے ہر چیز روشن فرمادی اس میں جس قدر امت کے بتانے کو ہے وہ تم ان پر روشن فرمادو۔

ولہذا آیۂ کریمہ اولیٰ میں: نزلنا علیك ۔ فرمایا جو خاص حضور کی نسبت ہے۔

اور کریمہ ثانیہ میں۔ نزلنا الیھم ۔ فرمایا جو نسبت بہ امت ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۵۶)

**﴿۹﴾ والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃً ممّا اوتوا ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ؕ ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون ۔☆**

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واو وصلیہ دراصل واو عاطفہ ہے جس کا معطوف علیہ اس کے ظاہر ہونے کی بنا پر حذف کردیا گیا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے فرمان۔

" و یؤثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ "۔ کے معنیٰ یہ ہوئے کہ۔ " یؤثرون لو لم تکن بھم خصاصۃ "۔ میں نے یہ چیز۔ " المعتقد المنتقد "۔ کی شرح۔ " المعتمد المستند " میں ذکر کی ہے۔ (جدید ۱/۳۸۸)

# سورۃ الممتحنۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۱﴾ یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جآء کم من الحق ج یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ط ان کنتم خرجتم جھادا فی سبیلی وابتغآء مرضاتی ق تسرون الیھم بالمودۃ صلے وانا اعلم بمآ اخفیتم ومآ اعلنتم ط ومن یفعلہ منکم فقد ضل سوآء السبیل۔☆

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہونچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔

﴿۲﴾ ان یثقفوکم یکونوا لکم اعدآءً ویبسطوآ الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء ودوا لو تکفرون۔☆

اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کرینگے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔

﴿۳﴾ لن تنفعکم ارحامکم ولآ اولاد کم ج یوم القیٰمۃ ج یفصل بینکم ط واللہ بما تعملون بصیر۔☆

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کر دیگا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی کہ نزول کریمہ در بارۂ سیدنا حاطب ابن ابی بلتعہ احدا صحاب البدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم ہے۔ کما فی صحیح البخاری و مسلم۔

تفسیر علامہ ابوالسعود میں ہے:

فیہ زجر شدید للمومنین عن اظھار صورۃ الموالاۃ لھم و ان لم تکن موالاۃ فی الحقیقۃ۔

(ارشاد العقل السلیم ۲/۴۸)

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو سخت تنبیہ ہے اس بات پر کہ کافروں سے ایسی بات کریں جو بظاہر محبت ہو اگرچہ حقیقت میں دوستی نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۳۳)

**﴿۸﴾ لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوآ الیھم ؕ ان اللہ یحب المقسطین۔☆**

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

**﴿۹﴾ انما ینھکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ۚ ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظٰلمون۔☆**

اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس (آیت کی تفسیر) میں اکثر اہل تاویل جن میں سلطان المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں فرماتے ہیں:

اس سے مراد بنوخزاعہ ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔ رب عزوجل نے فرمایا ان کی مدت عہد تک ان سے بعض نیک سلوک کی تمہیں

ممانعت نہیں۔

امام مجاہد تلمیذ اکبر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ ان کی تفسیر بھی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس ہی سمجھی جاتی ہے۔

فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے ابھی ہجرت نہ کی تھی ، رب عز وجل فرماتا ہے ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔

بعض مفسرین نے کہا: مراد کافروں کی عورتیں اور بچے ہیں جن میں لڑنے کی قابلیت نہیں۔

قول اکثر کی حجت حدیث بخاری ومسلم واحمد وغیرہ ہے کہ سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس ان کی والدۃ قتیلہ بحالت کفر آئی اور کچھ ہدایا لائی ، انھوں نے نہ اس کے ہدیے قبول کئے نہ آنے دیا کہ تم کافرہ ہو جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آ سکتیں۔ حضور میں عرض کی ، اس پر یہ آیہ کریمہ اتری کہ ان سے ممانعت نہیں ، یہ واقعہ زمانۂ صلح ومعاہدہ کا ہے خصوصاً یہ تو ماں کا معاملہ تھا ماں باپ کیلئے مطلقاً ارشاد ہے۔ و صا حبهما فی الد نیا معر و فا ۔

**دنیوی معاملوں میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہ۔**

ظاہر ہے کہ قول امام مجاہد پر تو اس آیہ کریمہ کو کفار سے تعلق ہی نہیں خاص مسلمانوں کے بارے میں ہے اور نہ اب وہ کسی طرح قابل نسخ۔

اور قول سوم یعنی ارادۂ نساء وصبیان پر بھی اگر منسوخ نہ ہو ان دوستان ہنود کو نافع نہیں کہ یہ جن سے وداد واتحاد منا رہے ہیں وہ عورتیں اور بچے نہیں۔

قول اول پر بھی کہ آیت اہل عہد وذمہ کیلئے ہے ، اور یہی قول اکثر جمہور ہے آیہ کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں ، لاجرم اکثر اہل تاویل اسے محکم مانتے ہیں۔

آیۂ ممتحنہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک:

اور اسی پر ہمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیۂ ۔ لا ینهکم ۔ دربارۂ اہل ذمہ اور آیۂ ۔ ینهکم اللہ ۔ حربیوں کے بارے میں ہے۔ اسی بناء پر ہدایہ و درر وغیرہما کتب معتمدہ میں

فرمایا: کافر ذمی کے لئے وصیت جائز ہے اور حربی کے لئے باطل وحرام۔ آیہ۔ لا ینھٰکم اللہ نے ذمی کے ساتھ احسان جائز فرمایا اور آیہ۔ انما ینھٰکم اللہ۔ نے حربی کے ساتھ احسان حرام۔

عبارت ھدایہ یہ ہے:

یجوز ان یوصی المسلم للکافر و الکافر للسلم فالاول لقولہ تعالیٰ لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الایۃ۔ والثانی لانھم بعقد الذمۃ ساووا المسلمین فی المعاملات و لھٰذا جاز التبرع من الجانبین فی حالۃ الحیاۃ فکذا بعد المماۃ و فی الجامع الصغیر الوصیۃ لاھل الحرب باطلۃ لقولہ تعالیٰ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین الآیۃ۔

جائز ہے کہ مسلمان (ذمی) کافر کیلئے وصیت کرے اور کافر مسلمان کے لئے، اول تو اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں آخر آیت تک، اور دوم اس لئے کہ وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے اسی لئے زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ مالی نیک سلوک کر سکتا ہے، تو یوں ہی بعد موت بھی۔

اور جامع صغیر میں ہے حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تو تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں آخر آیت تک۔

کافر سے خاص ذمی مراد ہے۔ بدلیل قولہ انھم بعقد الذمۃ۔ ولہٰذا امام اکمل نے عنایہ میں اس کی شرح یوں فرمائی:

وصیۃ المسلم للکافر الذمی و عکسھا جائزۃ۔

مسلمان کا کافر ذمی کے لئے وصیت کرنا اور اس کا عکس جائز ہے۔

امام اتقانی نے غایۃ البیان میں فرمایا:

اراد بالکافر الذمی لان الحربی لا تجوز لہ الوصیۃ علی ما نبین۔

عبارت ہدایہ میں کافر سے ذمی مراد ہے اس لئے کہ حربی کے لئے وصیت جائز نہیں جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔

ایسا ہی جوہرہ نیرہ و مستصفی میں ہے، کفایہ میں فرمایا:

ارا د بـه الـذ مـی بـد لیل التعلیل وروا یة الجا مع الصغیر ان الو صیة لا ھل الحر ب با طلة ۔

صاحب ھدایہ نے کافر سے ذمی مراد لیا ایک تو ان کی دلیل اس پر گواہ ہے کہ فرمایا وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے۔ دوسرے جامع صغیر کی روایت کہ حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے۔

اسی کو وافی و کنز و تنویر وغیرہا متون میں یوں تعبیر فرمایا:

یجو ز ان یو صی المسلم للذ می و با لعکس ۔

جائز ہے کہ مسلمان ذمی کے لئے وصیت کرے اور اس کا عکس بھی۔

تفسیر احمدی میں ہے:

والـحا صـل ان الا یة الا ولـیٰ ان کـا نت فی الذ می والثا نی فی الحر بی کـمـا ھـو الـظا ھر و علیه الا کثرو ن کا ن دا لا علی جوا ز الا حسا ن الی الذمی دون الحر بی ، ولھٰذا تمسك صا حب الھدا یة فی با ب الو صیة ان الو صیة للذمی جـا ئـزة دون الـحر بی لا نه نو ع احسا ن و لھٰذا المعنی قا ل فی با ب الز کوٰۃ ان الصد قة النا فلة یجو ز اعطا ء ھا للذ می دو ن الحر بی ۔

حاصل یہ کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی رخصت ہے اگر در بارۂ ذمی ہو، اور دوسری جسمیں مقاتلین سے ممانعت ہے در بارۂ حربی جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ ہے تو آیتیں دلیل ہونگی کہ ذمی کے ساتھ نیک سلوک جائز ہے اور حربی کے ساتھ حرام ، ولہٰذا صاحب ہدایہ نے باب الوصیۃ میں انہیں آیتوں کی سند سے فرمایا کہ ذمی کے لئے وصیت جائز ہے اور حربی کے لئے حرام کہ وہ ایک طرح کا احسان ہے اور اسی کے سبب باب الزکوۃ میں فرمایا کہ نفلی صدقہ ذمی کو دینا حلال اور حربی کو دینا حرام

نہایہ امام سغناقی وغایۃ البیان امام اتقانی و بحر الرائق وغنیہ علامہ شرنبلالی میں ہے:

والـلـفظ للبحر صح دفع غیر الزکوٰۃ الی الذمی لقوله تعالیٰ لا ینھا کم الله عـن الـذی لـم یـقـا تـلـو کـم فـی الـدیـن الایة و قـیـد بالذمی لان جمیع الصدقات فـرضـا کـانـت او واجبة او تطوعا لا تجوز للحربی اتفاقا کما فی غایة البیان لقوله

تعالیٰ ینھٰکم عن الذین قاتلو کم فی الدین واطلقه فشمل المستا من وقد صرح به فی النھا یة۔

زکوٰۃ کے سوااور صدقات ذمی کودے سکتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: تمہیں اللہ ان سے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں۔ذمی کی قید اس لئے لگائی کہ حربی کیلئے جملہ صدقات حرام ہیں۔فرض ہوں یا واجب یا نفل، جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے،اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں۔حربی کومطلق رکھا تو مستامن کو بھی شامل ہوا جو سلطان اسلام سے پناہ لے کر دارالاسلام میں آیا اسے بھی کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں،اورنہایہ میں اس کی صاف تصریح ہے۔

تبیین الحقائق امام زیلعی پھر فتح اللہ المعین سیدازہری میں ہے:

لا یحوز دفع الزکوٰۃ الی ذمی و قال زفر یحوز لقوله تعالیٰ لاینھٰکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین صرف الصدقات کلھا الیھم بخلاف الحربی المستامن حیث لا یحوز دفع الصدقة الیه لقوله تعالی انما ینھٰکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واجمعوا علی ان فقراء اھل الحرب خرجوامن عموم الفقراء ۔

ذمی کوز کوٰۃ دینا تو جائز نہیں۔اورامام زفر نے فرمایا تمام قسم کے صدقات دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے نہیں روکتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں بخلاف حربی اگرچہ مستامن ہو کہ اسے کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے روکتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں،اورائمہ کا اجماع ہے کہ قرآن عظیم میں جو صدقات فقراء کے لئے بتائے حربی فقیران سے خارج ہیں۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:

انما جازت الوصیة للذمی ولم تجز للحربی لقوله تعالیٰ لاینھٰکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ،ثم قال انما ینھٰکم الله عن الذین قاتلو کم فی الدین الاٰیة۔

خاص ذمی کیلئے وصیت جائز اور حربی کیلئے حرام اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اللہ تعالٰی تمہیں ان سے نیک سلوک کو منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں اور تمہیں گھروں سے نہ نکالا پھر فرمایا اللہ تمہیں ان سے منع کرتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں۔

کافی میں ہے:

یحوز ان یدفع غیر الزکوٰۃ الیٰ ذمی وقال ابو یوسف والشافعی لا یحوز کا لزکوٰۃ ولنا قولہ تعالیٰ لاینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلو کم فی الدین ولم یخرجو کم من دیار کم ان تبروھم۔

زکوٰۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتا ہے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی نے فرمایا اور صدقات بھی ذمی کو نہیں دے سکتا جیسے زکوٰۃ ہماری دلیل، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں بھلائی میں ان سے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں۔

فتح القدیر میں ہے:

الفقراء فی الکتاب عام خص منہ الحربی بالاجماع مستندین الی قولہ تعالیٰ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلو کم فی الدین۔ (۲)

قرآن عظیم میں فقراء کا لفظ عام ہے باجماع امت حربی اس سے خارج ہیں اجماع کی سند اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں۔

عنایہ ومعراج الدرایہ ومحیط برہانی وجودی زادہ وشرنبلالی وبدائع وسیر کبیر امام محمد کی عبارتیں عنقریب آتی ہیں، یہ ہے مسلک ائمہ حنفیہ جسے حنفی بننے والے لیڈریوں مسخ وتسخ کی دیوار سے مارتے ہیں اور اس سے حربی مشرکوں کے ساتھ احسان مالی نہیں بلکہ وداد اتحاد بگھارتے ہیں

## آیت میں نسخ کے اقوال

یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون۔

دیدہ ودانستہ بات سمجھ کر اس کی جگہ سے پھیرتے ہیں۔

آیۂ کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑے ان کے نزدیک وہ ضرور آیات قتال وغلظت سے منسوخ ہے۔ اجلہ ائمہ تابعین مثل امام عطا بن ابی رباح استاذ امام اعظم ابوحنیفہ جن کی نسبت امام اعظم فرماتے ہیں:

ما رأیت افضل من عطا۔ میں نے امام عطا سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔

وعبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر فاروق اعظم وقتادہ وتلمیذ خاص حضرت انس خادم خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے منسوخ ہونے کی تصریح فرمائی۔

تفسیر کبیر میں ہے:

اختلفوا فی المراد من " الذین لم یقاتلوکم " فالاکثر علی انھم اھل العھد الذین عاھدوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ترک القتال والمظاھرۃ فی العداوۃ وھم خزاعۃ کانوا عاھدوا الرسول علی ان لا یقاتلوہ ولا یخرجوہ، فامر الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بالبر والوفاء الی مدۃ اجلھم، وھذا قول ابن عباس ومقاتل ابن حیان ومقاتل ابن سلیمٰن ومحمد ابن سائب الکلبی، وقال مجاھد الذین اٰمنوا بمکۃ ولم یھاجروا وقیل ھم النساء والصبیان، وعن عبد اللہ بن الزبیر انھا نزلت فی اسماء بنت ابی بکر قدمت امھا قتیلۃ علیھا وھی مشرکۃ بھدایا فلم تقبلھا ولم تأذن لھا بالدخول فامرھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تدخلھا وتقبل منھا وتکرمھا وتحسن الیھا، وقیل الاٰیۃ فی المشرکین وقال قتادۃ نسختھا اٰیۃ القتال۔ (۱)

اس میں اختلاف ہوا کہ ''وہ جو تم سے دین میں نہ لڑیں'' ان سے کون لوگ مراد ہیں، اکثر اہل تاویل اس پر ہیں کہ ان سے اہل عہد مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ حضور سے لڑیں گے نہ دشمن کی مدد کریں گے اور وہ بنی خزاعہ ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ لڑیں گے نہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ سے نکالیں گے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک فرمائیں اور ان کا عہد مدت موعود تک پورا کریں۔

حضرت عبداللہ بن عباس ومقاتل بن حیان ومقاتل بن سلیمٰن ومحمد بن سائب کلبی کا یہی قول ہے۔

اور امام مجاہد نے فرمایا:

وہ مسلمانان مکہ ہیں جنہوں نے ابھی ہجرت نہ کی تھی، اور بعض نے کہا: عورتیں اور بچے

مراد ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیہ کریمہ حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں اتری ان کی ماں قتیلہ بحالت کفران کے پاس کچھ ہدیے لے کر آئیں انہوں نے نہ ہدیے قبول کیے نہ انہیں آنے کی اجازت دی، تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا: کہ اسے آنے دیں اور اس کے ہدیے قبول کریں اور اس کی خاطر اور اس کے ساتھ نیک سلوک کریں۔

اور بعض نے کہا: آیت دربارۂ مشرکین ہے۔ قتادہ نے کہا: وہ آیہ جہاد سے منسوخ ہوگئی صحیح مسلم شریف میں اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قدمت علی امی و ھی مشرکۃ فی عھد قریش اذ عاھدھم فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت قدمت علی امی و ھی راغبۃ افاصل امی قال نعم صلی امک۔

میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طمع لے کر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں اپنی ماں سے نیک سلوک کر۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴/۴۳۶ تا ۴۷۶)

**﴿۱۰﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا اذا جآء کم المؤمنٰت مھٰجرٰت فامتحنوھن ط اللہ اعلم بایمانھن ج فان علمتموھن مؤمنٰت فلاترجعوھن الی الکفار ط لا ھن حل لھم ولاھم یحلون لھن ط واٰتوھم مآ انفقوا ط ولاجناح علیکم ان تنکحوھن اذآ اٰتیتموھن اجورھن ط ولاتمسکوا بعصم الکوافر واسئلوا مآ انفقتم ولیسئلوا ماانفقوا ط ذٰلکم حکم اللہ ط یحکم بینکم ط واللہ علیم حکیم۔☆**

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب ان کے مہر

انہیں دواور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہواور مانگ لو جوتمہارا خرچ ہوااور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہےاور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان عورت کا نکاح مطلقاً کسی کافر سے نہیں ہوسکتا، کتابی ہو یا مشرک یا دہریہ۔

یہاں تک کہ ان کی عورتیں جو مسلمان ہوں انہیں واپس دینا حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۵/۳۳۱)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الصف

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۴﴾ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہٖ صفًا کانھم بنیان مرصوص ۔☆**

بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراص یعنی خوب ملکر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے، اللہ عزوجل جیسا کہ اس آیت میں فرماتا ہے۔ رانگ پگھلا کر ڈال دیں تو سب درزیں بھر جاتی ہیں کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا۔ ایسی صف باندھنے والوں کو مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے۔

دربارۂ صفوف شرعاً تین باتیں بتاکید اکید مامور بہ ہیں اور تینوں آج کل معاذ اللہ کالمتروک ہو رہی ہیں۔ یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نا اتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔

اول تسویہ کہ صف برابر ہو خم نہ ہو مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا ہے عمود ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عباداللہ لتسوفن صفوفکم اولیخالفن اللہ بین وجوھکم۔

اللہ کے بندو ضرور تم اپنی صفیں سیدھی کروگے یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صف میں ایک شخص کا سینہ اوروں سے آگے نکلا ہوا ملاحظہ کیا اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

رواہ مسلم عن النعمٰن بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ۔

اس کو مسلم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

راصوا صفوفکم وقاربوا بینھما و حاذوا بالاعناق فو الذی نفس محمد بیدہ انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کا نھا الحذف ۔

رواہ النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اپنی صفیں خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ رخنۂ صف سے داخل ہوتے ہیں جیسے بھیڑ کے بچے۔ اس کو نسائی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

تیسری حدیث صحیح میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اقیموا الصفوف فانما تصفون بصف الملئکۃ و حاذو ابین المناکب ۔

رواہ احمد و ابوداؤد والطبرانی فی الکبیر و ابن خزیمۃ والحاکم وصححاہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

صفیں سیدھی کرو کہ تمھیں تو ملائکہ کی سی صف بندی چاہئے اور شانے ایک دوسرے کے مقابل رکھو۔ اس کو امام احمد، ابوداؤد، طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن خزیمہ اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا۔

دوم اہتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری نہ کریں اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ کوئی صف ناقص چھوڑے مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی اسے بغیر پورا کئے پیچھے اور صفیں باندھ لیں بعد کو ایک شخص آیا اس نے اگلی صف میں نقصان پایا تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے کہ انھوں نے مخالفت حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی جو اس طرح صف پوری کریگا اللہ تعالے اس کے لئے مغفرت فرمائے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:

الا تصفون کما تصف الملا ئکۃ عند ربھا۔

ایسی صف کیوں نہیں باندھتے جیسی ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں۔

صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ملائکہ کیسی صف باندھتے ہیں؟ فرمایا:

یتمو ن الصف الا ول و یترا صو ن فی الصف ۔ (۳)

روا ہ مسلـم و ابـو دا و د و الـنسـا ئی و ابن ما جۃ عن جا بر بن سمر ۃ رضی اللہ تعا لیٰ عنہ ۔

اگلی صف پوری کرتے اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

اس کو مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اتـمـو ا الصف المقد م ثم الذ ی یلیہ فما کا ن من نقص فلیکن فی الصف المؤ خر ۔

روا ہ الا ئمۃ احمد و ابو دا ئو د و النسا ئی و ابن حبا ن و خزیمۃ والضیا ء با سا نید صحیحۃ عن انس بن ما لك رضی اللہ تعا لیٰ عنہ ۔

پہلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے کہ جو کمی ہو تو سب سے پچھلی صف میں ہو اسے ائمہ کرام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور ضیاء مقدسی نے اسانید صحیحہ کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من وصل صفا و صلہ اللہ و من قطع صفا قطعہ اللہ ۔

روا ہ الـنسـا ئی و الـحـا کم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ تعا لیٰ عـنـهـمـا و هو من تتمۃ حدیثہ الصحیح المذ کو ر سا بقا عند احمد و ابی دا ئودو الثلثۃ الذ ین معهما ۔

جو کسی صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو کسی صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کردے۔

اسے نسائی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، یہ عبد اللہ ابن عمر کی حدیث اس حدیث صحیح مذکور سابقہ کا تتمہ ہے جسے امام احمد اور ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من نظر الی فرجۃ فی صف فلیسدھا بنفسہ فان لم یفعل فمر مار فلیطأ علی رقبتہ فانہ لا حرمۃ لہ۔

رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے بند نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس خلل کی بندش کو جائے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔

اسے مسند فردوس میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الذین یصلون الصفوف ومن سد فرجۃ رفعہ اللہ بہا درجۃ۔

رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وصححہ واقروہ عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

بیشک اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں اور جو صف کا فرجہ بند کرے اللہ تعالٰی اس کے سبب جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔

اسے امام احمد، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا اور ان تمام نے اسے حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا ہے۔

سوم، تراص یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

صف کانہم بنیان مرصوص۔ (۳)

ایسی صف کہ گویا وہ دیوار ہے رانگا پلائی ہوئی۔ رانگ پگھلا کر ڈال دیں تو سب درزیں بھر جاتی ہیں کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا۔ ایسی صف باندھنے والوں کو مولٰی سبحنہ وتعالٰی دوست رکھتا ہے اس کے حکم کی حدیثیں اوپر گزریں۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی ارٰکم من وراء ظھری۔ (٤)

رواہ البخاری والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اپنی صفیں سیدھی اور خوب گھنی کروکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

اسے بخاری اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷/۲۱۹ تا ۲۲۲)

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة الجمعة

## بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۲﴾ھوالذی بعث فی الامین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ ق وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین۔☆**

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

**﴿۳﴾واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ط وھو العزیز الحکیم۔☆**

اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

**﴿۴﴾ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ط واللہ ذوالفضل العظیم۔☆**

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، اس آیت کریمہ نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطا فرمانا، گناہوں سے پاک کرنا، ستھرا بنانا، صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیام قیامت تک تمام امت مرحومہ حضور کی ان نعمتوں سے محظوظ اور حضور کی نظر رحمت سے ملحوظ ہے۔

والحمد للہ رب العالمین۔

بیضاوی شریف میں ہے:

ھم الذین جآء و بعد الصحابۃ الی یوم الدین۔

یہ دوسرے جنہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیتے اور خرابیوں سے پاک کرتے

ہیں تمام مسلمان ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد قیام قیامت تک ہوں گے۔

معالم شریف میں ہے:

" قال ابن زید هم جمیع من دخل الا سلام بعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی یوم القیٰمة و هی روایة ابن ابی نجیح عن مجاهد "۔

امام ابن زید نے فرمایا یہ دوسرے تمام لوگ اہل اسلام ہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور یہی معنیٰ امام مجاہد شاگرد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ابن ابی نجیح نے روایت کیئے۔

الحمد لله قرآن عظیم کو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تعریفوں کا اس قدر اہتمام ہے کہ چار جگہ یہ اوصاف بیان فرمائے دو جگہ سورہ بقرہ تیسرے آل عمران چوتھے سورہ جمعہ اور اس آخر میں تو وہ جانفزا کلمے ارشاد ہوئے جنہوں نے ہم خفتہ بختوں کی تقدیر جگادی بیمار دلوں پر بجلی گرادی۔ والحمد لله رب العالمین۔

(الامن والعلی ص ۸۲۔۸۳)

**﴿۹﴾ یٰایها الذین اٰمنوٓا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الیٰ ذکر الله وذروا البیع ط ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔☆**

اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر خازن میں ہے:

اس سے وہ اذان مراد ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہوتی تھی۔ اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کے علاوہ اور اذان نہیں تھی۔

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر بیٹھتے تو ان کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان دی جاتی تھی۔

تفسیر کبیر میں ہے:

اللہ تعالٰی کا قول (جمعہ کے دن جب نماز کے لئے اذان دیجائے) یعنی نداء جو جمعہ کے دن امام کے منبر پر بیٹھتے وقت دی جاتی ہے یہی مقاتل کا قول ہے۔اور ایسا ہی بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں اس اذان کے علاوہ کوئی اور اذان نہیں دیجاتی تھی۔ جمعہ کے دن جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے تو بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ مسجد کے دروازہ پر اذان دیتے۔ایسا ہی ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالٰی علیہما کے زمانہ میں بھی تھا۔

تفسیر کشاف میں ہے:

(سورۂ جمعہ کی آیت میں) ندا سے مراد اذان ہے، کہتے ہیں کہ اس اذان کی طرف اشارہ ہے جو امام کے منبر پر بیٹھتے وقت دیجاتی تھی۔حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک ہی موذن آپ کے منبر پر بیٹھتے ہی مسجد کے دروازہ پر اذان دیتا۔خطبہ کے بعد آپ منبر سے اتر کر نماز قائم فرماتے۔ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوا۔اور دور دور تک مکانات ہو گئے تو آپ نے ایک موذن کا اور اضافہ فرمایا۔اور اسے پہلی اذان کا حکم دیا جو آپ کے گھر موسوم بہ زوراء پر دیجاتی (یہ مکان مسجد سے دور بازار میں تھا) اور آپ جب منبر پر بیٹھتے تو دوسرے موذن اذان دیتے پھر آپ منبر سے اتر کر نماز قائم فرماتے۔

درشفاف لعمر بن الہادی میں ہے:

آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایک موذن تھے جو آپ کے منبر پر بیٹھنے کے وقت در وازۂ مسجد پر اذان دیتے پھر آپ منبر سے اتر کر نماز قائم فرماتے۔

البحر المحیط لابی حیان میں ہے:

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایسا ہی ہوتا تھا کہ جب آپ منبر پر بیٹھتے تو مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی اور جب خطبہ کے بعد آپ اترتے تو نماز قائم ہوتی۔ ایسے ہی صاحبین کے عہد تا ابتداء عہد عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوتا رہا۔پھر آپ ہی کے زمانہ میں مدینہ شریف کی آبادی بڑھ گئی لوگ زیادہ ہو گئے مکانات دور دور تک پھیل گئے تو آپ نے ایک موذن کا اضافہ فرمایا، اور انہیں حکم فرمایا کہ پہلی اذان آپ کے مکان زوراء پر دیں۔ پھر جب آپ منبر پر بیٹھتے تو موذن دوسری اذان دیتا۔پھر آپ منبر سے اتر کر نماز قائم فرماتے۔اس

اضافہ پر کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا۔

تقریب کشاف لابی الفتح محمد بن مسعود میں ہے:

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے بعد شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد میں ایک ہی موذن تھا جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت مسجد کے دروازے پر اذان دیتا تھا۔

تجرید کشاف لابی الحسن علی بن القاسم میں ہے:

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایک موذن تھا جب آپ منبر پر بیٹھتے تو وہ مسجد کے دروازہ پر اذان دیتا تھا اور آپ جب منبر سے اترتے تو نماز قائم فرماتے۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے:

نداء اول وقت ظہر میں اذان ہے۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایک موذن تھا جب آپ منبر پر بیٹھتے تو وہ مسجد کے دروازہ پر اذان دیتا تھا۔ (الخ موافق تفصیل کشاف)

تفسیر خطیب وفتوحات الٰہیہ میں ہے:

اللہ تعالٰی کا فرمان "جمعہ کے دن جب نماز کے لئے ندا دیجائے، اس ندا سے وہ اذان مراد ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے پر دیجاتی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عہد میں اس اذان کے علاوہ تھی ہی نہیں۔ ایک ہی موذن تھا۔ جب آپ منبر پر بیٹھتے تو وہ دروازہ پر اذان دیتا۔ اور جب آپ منبر سے اترتے تو نماز قائم ہوتی پھر ابوبکر وعمر اور علی (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کوفہ میں اسی پر عامل رہے۔ مدینہ میں عہد عثمان غنی رضی اللہ عنہم میں آبادی بڑھی۔ اور مکانات دور دور تک پھیل گے۔ تو انھوں نے ایک اذان اور زائد کی۔

کشف الغمہ للامام شعرانی میں ہے:

اذان اول حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے زمانہ میں جب خطیب منبر پر بیٹھتا۔ اور اذان مسجد کے دروازہ پر ہوتی۔

(شمائم العنبر ۲۲۲ تا ۲۲۴)

# سورۃ المنافقون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۱〉اذا جآء ک المنٰفقون قالوا نشهد انک لرسول الله ۔ والله یعلم انک لرسوله ۔ والله یشهد ان المنٰفقین لکٰذبون ۔☆

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو ذریۃ الشیطان، کتاب وسنت کا منکر، حنفیہ کرام خصھم اللہ تعالیٰ باللطف و الاکرام کا نام رکھتا ہے پر ظاہر کہ وہ گمراہ خود کاہے کو حنفی ہونے لگا اگرچہ کسی مصلحتِ دنیوی سے براہِ تقیہ شنیعہ اپنے آپ کو حنفی المذہب کہے کہ اس کے افعال واقوال مذکورۂ سوال اس کی صریح تکذیب پر دال، منافقین بھی تو زبان سے کہتے تھے: نشهد انك لرسول الله ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور اللہ کے رسول ہیں۔ مگران ملاعنہ کے گفتار وکردار اس جھوٹے اقرار کے بالکل خلاف تھے، قرآن عظیم نے ان کے اقرار کو ان کے منہ پر مارا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۳۹۸)

〈۵〉واذاقیل لهم تعالوا یستغفر لکم رسول الله لووا رئوسهم ورایتهم یصدون وهم مستکبرون۔☆

اور جب ان سے کہا جائیکہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منھ پھیر لیتے ہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت میں منافقوں کا حال بد مآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے۔ پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے، اور جو کل نہ

پائیں گے وہ ''کل'' نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا وآخرت میں ان کی شفاعت سے ہمیں بہرہ مند فرمائے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے　　منکر آج ان سے التجا نہ کرے

وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین والہ وصحبہ وحزبہ اجمعین۔

**﴿۸﴾ یقولون لئن رجعنآ الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لایعلمون۔☆**

کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا'' لئن ر جعنا الی المد ینۃ لیخر جن الا عز منھا الا ذ ل '' اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ضرور نکال باہر کرے گا، عزت والا ذلیل کو۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

'' وللہ العز ۃ و لرسو لہ و للمو منین و لکن المنا فقین لا یعلمو ن ''

عزت تو ساری خدو رسول و مومنین ہی کے لئے ہے پر منافقوں کو خبر نہیں۔

(تجلی الیقین ۔۵۰)

# سورۃ التغابن

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱۶﴾فاتقوا اللہ مااستطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرًا لانفسکم ط ومن یوق شح نفسہ فاولٓئک ھم المفلحون۔☆**

تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعت حسب استطاعت ہوتی ہے اور موجودہ حالت دیکھی جاتی ہے۔اس سے میں نے پانی کی امید رکھنے والے کیلئے استشہاد بھی کیا ہے کہ اس پر نماز مؤخر کرنا لازم نہیں۔اسی سے وہ مسئلہ بھی ہے کہ کوئی برہنہ بدن ہے جن سے کپڑے کا وعدہ کیا گیا،اس کیلئے برہنہ نماز ادا کرنا اور انتظار نہ کرنا جائز ہے۔یہی امام مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔اور اب میں نے غنیہ میں خود امید آب والے کا مسئلہ دیکھا جو اس طرح ہے(تاخیر مستحب ہے)اور اگر نہ کی اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو جائز ہے اس لیے اس نے اپنی اس قدرت کے مطابق نماز ادا کی جو سبب نماز کے انعقاد کے وقت موجود تھی اور سبب نماز وہ وقت ہے جس سے متصل نماز ادا ہوئی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۴/۸۸)

# سورۃ الطلاق

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱﴾یٰایھا النبی اذا طلقتم النسآء فطلقوھن لعدتھن واحصواالعدۃ ج واتقوا اللہ ربکم ج لاتخرجوھن من بیوتھن ولایخرجن الآ ان یاتین بفاحشۃٍ مبینۃٍ ط وتلک حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ ط لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔☆**

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔

### ﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسند احمد وسنن ابی داؤد وابن ماجہ وصحیح وابن حبان ومستدرک حاکم میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکو ن فی ھذ ہ الا مۃ قو م یعتد و ن فی الطھو ر و الد عا ء۔

بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ طہارت ودعاء میں حد سے بڑھیں گے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲)

شی واحد میں حل وحظر دو جہت سے مجتمع ہونا کچھ بعید نہیں۔طلاق فی نفسہ حلال ہے اور ازآنجا کہ شرع کو اتفاق محبوب وافتراق مبغوض ہے۔حدیث میں ان دونوں جہتوں کے اجتماع

کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔

**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: اَبۡغَضُ الۡحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ الطَّلَاقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

**عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: تَزَوَّجُوۡا وَلَا تُطَلِّقُوۡا ! فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَایُحِبُّ الذَّوَّاقِیۡنَ وَالذَّوَّاقَاتِ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جد الممتار ۲/۴۶۴

نیز فرمایا:

ان المختلعات هن المنافقات۔

خلع کرانے والیاں منافقات ہیں۔ تو آیت کا وہ حکم اور احادیث کے یہ ارشادات انہیں وجہیں حل وبغض پر ہیں، اگر عورت پر کوئی شبہ ہو یا وہ عاصیہ ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو یا بوڑھی ہو گئی ہو اور اسے اس قسم بین النساء سے بچنا ہو تو ان صورتوں میں طلاق بلا کراہت جائز ومباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر عورت نماز نہ پڑھے اور یہ اداۓ مہر پر قادر نہ بھی ہو جب بھی طلاق دیدینی چاہئے کہ "لان یلقی الله و مهرها فی عنقه خیر له من ان یعاشر امرأة لا تصلی کما فی الخانیة و الغنیة و غیرهما" بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہوتی ہے۔ جیسے اس کو اس کے ماں باپ عورت کو طلاق دینے کا حکم دیں اور نہ دینے میں ان کی ایذا و ناراضی ہو واجب ہے کہ طلاق دیدے۔ اگرچہ عورت کا کچھ قصور نہ ہو۔ "لان العقوق حرام و الاجتناب عن الحرام واجب"

حدیث میں فرمایا:

"وان امرك ان تخرج من اهلك و مالك فاخرج" ہاں بے حاجت بلاوجہ

شرعی طلاق دینا مکروہ وممنوع ہے مگر دیگا تو تو ضرور پڑ جائے گی کہ وہ اس کی زبان پر رکھی گئی " بیدہ عقدۃ النکاح " اس کا مرتکب مکروہ بلکہ گناہ گار رہونا بھی اس کے وقوع کو نہیں روکتا جیسے حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے کہ حکم الٰہی " فطلقو ھن لعد تھن " کی نافرمانی ہے مگر دیگا تو ضرور ہوجائے گی۔　　(فتاوی رضویہ قدیم ۶۰۳/۵۔۶۰۴)

## ﴿۲﴾ اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضآروھن لتضیقوا علیھن ط ان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن ج فان ارضعن لکم فاٰتوھن اجورھن ج واتمروا بینکم بمعروف ج وان تعاسرتم فسترضع لہ اخرٰی ۔☆

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر انہیں ضرور نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ انکے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں عورتوں کو ضرر رسانی کی حرمت کا بیان ہے، حدیث میں بھی اس کی ممانعت آئی)

**عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لَا ضَرَرَوَ لَا ضِرَارَ فِی الإسْلَامِ ۔　　فتاوی رضویہ ۱۳۰/۹

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔۱۲م

# سورۃ التحریم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۴﴾ ان تتوبآ الی اللہ فقد صغت قلوبکما ج وان تظٰھرا علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین ج والملٰئکۃ بعد ذٰلک ظھیر۔☆**

نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

" صالح المومنین ابو بکر و عمر "

یہ نیک مسلمان ابوبکر صدیق وعمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابن مردویۃ و الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ "

بلکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں یوں ہی تھا:

" و صالح المومنین ابو بکر و و عمر و الملئکۃ بعد ذلک ظھیر "

یہاں اللہ عزوجل اپنے نام مبارک کے ساتھ اپنے محبوبوں کو فرماتا ہے اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں۔ (الامن والعلی ۸۷۔۸۸)

**﴿۵﴾ عسٰی ربہٗ ان طلقکن ان یبدلہٗ ازوٰجًا خیرًا منکن مسلمٰت مؤمنٰت قٰنتٰت تٰئبٰت عٰبدٰت سٰئحٰت ثیبٰت وابکارًا۔☆**

ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل

دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں توبہ والیاں بندگی والیاں روزہ داریں بیاہیاں اورکنواریاں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

السائح ھو الصائم ۔ فرضیت روزہ کا ذکر صرف ایک ہی جگہ ہے، ہاں عبارۃً و اشارۃً اس کی فضیلت اور مواقع پر بھی ظاہر فرمائی گئی ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۴/۷۷۳)

**﴿۲﴾ یایھا الذین اٰمنوا قوآ انفسکم واھلیکم نارًا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملٰئکۃ غلاظ شداد لایعصون اللہ مآ امرھم ویفعلون مایؤمرون۔☆**

اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(اس آیت میں اپنے اہل وعیال کو ناجائز کاموں سے روکنے کا بیان ہے، انہیں میں یہ بھی ہیں)

ران کھولنا حرام ہے، اور آزاد عورت کو سر کھولنا بھی حرام ہے۔ عورتیں ان حرکات کی وجہ سے فاسقہ ہیں اور شوہر پر فرض ہے کہ اپنی عورت کو فسق سے روکے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کلکم راع و کلکم مسئو ل عن رعیتہ۔

تم سب اپنے متعلقین کے سردار و حاکم ہو اور ہر حاکم سے روز قیامت اس کی رعیت کے باب میں سوال ہوگا۔

ہاں اگر شوہر منع کرے روکے جس قدر اپنی قدرت اس رسم شنیع کے مٹانے سے ہے صرف کرے اور پھر عورت نہ مانے تو مرد پر الزام نہ رہے گا۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۴۸۴)

# سورۃ الملک

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۲﴾الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط وھو العزیز الغفور۔☆**

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

موت اور حیات دونوں وجودی ہیں۔ موت ایک مینڈھے کی شکل پر ہے۔ عزرائیل علیہالصلوۃ والسلام کے قبضہ میں، جس کے پاس سے وہ ہو کر نکلتی ہے وہ مر جاتا ہے۔ اور حیات ایک گھوڑی کی شکل پر ہے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی سواری میں جس بے جان کے پاس سے نکلتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے (پھر فرمایا) اللہ اکبر یہ موت ایسی چیز ہے کہ سوا ذات باری عز جلالہ کے کوئی اس سے نہ بچے گا جب آیت نازل ہوئی "کل من علیھا فان، و یبقی و جہ ربك ذو الجلال و الاکرام" جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور باقی رہے گا وجہ کریم رب العزت جل جلالہ کا۔ فرشتے بولے ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی "کل نفس ذائقة الموت" ہر جاندار موت کو چکھنے والا ہے۔ فرشتوں نے کہا اب ہم بھی گئے۔ جب آسمان و زمین سب فنا ہو جائیں گے اور صرف ملئکہ مقربین میں جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، اور چار فرشتے حملۂ عرش (عرش کے اٹھانے والے) رہ جائیں گے ارشاد فرمائیگا اور وہ خوب جاننے والا ہے اب کون باقی ہے؟ عرض کرین گے کے کہ باقی ہیں تیرے بندے جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور چار فرشتے عرش کے اٹھانے والے اور یہ بھی فنا ہو جایں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ رہیگا۔ ارشاد فرمائیگا جبریل کی روح قبض کر، جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی روح قبض کرینگے وہ ایک عظیم پہاڑ کی طرح سجدہ میں رب العزۃ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے گر پڑینگے، پھر فرمائیگا عزرائیل، اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے باقی ہیں

تیرے بندے میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور عرش کے اٹھانے والے اور یہ بھی فنا ہوں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ کبھی فنا نہ ہوگا۔ فرمائیگا میکائیل کی روح قبض کر، میکائیل علیہ الصلاۃ والسلام بھی ایک عظیم پہاڑ کی مانند سجدے میں تسبیح کرتے ہوئے گر پڑینگے، پھر ارشاد فرمائیگا عزرائیل اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے: باقی ہیں تیرے بندے اسرافیل، عزرائیل اور حملہ عرش اور یہ بھی فنا ہوں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ رہیگا۔ ارشاد فرمائیگا: اسرافیل کی روح قبض کر اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام بھی ایک عظیم پہاڑ کی طرح سجدہ میں تسبیح و تقدس کرتے ہوئے گر پڑیں گے اور پھر فرمائیگا عزرائیل اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے: باقی ہیں تیرے بندے حملہ عرش اور باقی تیرا بندہ عزرائیل اور یہ بھی فنا ہوں گے اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ باقی رہیگا۔ فرمائیگا حملہ عرش کی روح قبض کر وہ سب بھی اسی طرح مرجائیں گے۔ پھر ارشاد فرمائیگا: عزرائیل اب کون باقی ہے؟ عرض کرینگے باقی ہے تیرا بندہ عزرائیل اور یہ بھی فنا ہوگا اور باقی ہے تیرا وجہ کریم اور کبھی فنا نہ ہوگا۔ ارشاد فرمائیگا ''مُت'' مرجا۔ عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام بھی ایک پہاڑ کے مانند رب العزت کے حضور سجدے میں تسبیح کرتے ہوئے گر پڑیں گے اور روح نکل جائے گی۔ اس وقت سوا رب العزت جل جلالہ کے کوئی نہ ہوگا، اس وقت ارشاد ہوگا ''لمن الملك اليوم'' آج کس کے لیے بادشاہت ہے؟ کوئی ہو تو جواب دے، خود رب العزت جل جلالہ جواب فرمائے گا'' لله الواحد القهار '' اللہ واحد قہار کے لیے ہے، جبتک چاہے گا یہی حالت رہے گی، پھر جب چاہے گا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام کو زندہ فرمائیگا، صور پھونکیں گے، قیامت قائم ہوگی، حساب ہوگا، جنتی جنت میں اور ابدی دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں گے اور گنہگار مسلمان جہنم سے نجات پاجائیں گے، کہ منادی جنت و دوزخ کے درمیان جنت و دوزخ والوں کو ندا کریگا جہنمی نہایت خوشی کے ساتھ جھانکنے لگیں گے کہ شاید نجات کے لیے ہم کو ندا دی گئی ہے، جنت والے نہایت خوف کے ساتھ جھجکتے ڈرتے غرفات جنت سے جھانکیں گے کہ کہیں پھر ہم سے خطا ہوگئی ہے جس سے دوزخ میں بھیج دیے جائیں، پھر موت کا مینڈھا لایا جائے گا، جنتیوں سے پوچھا جائے گا، تم اس کو پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے، پھر جہنمیوں کی طرف مونھ کر کے پوچھا جائے گا تم اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے یہ موت ہے، پھر جنت و دوزخ کے درمیان یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے ہاتھ سے

اس کو ذبح فرمائیں گے، پھر جہنمیوں سے کہا جائے گا اب تم ہمیشہ جہنم میں رہو گے کبھی مرنا نہیں، بالکل مایوس ہو کر پلٹیں گے، ایسا رنج ان کو کبھی نہ ہوا ہوگا، پھر جنتیوں سے کہا جائے گا: اب تم جنت میں ہمیشہ رہو گے، اب کبھی مرنا نہیں، وہ خوش ہو کر پلٹیں گے ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ (الملفوظ ۴/۷۱ تا ۷۳)

## ﴿۱۴﴾ الایعلم من خلق ط وھو اللطیف الخبیر۔☆

کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجود آسمان پر آسمانی کتابوں سے زیادہ کیا دلیل درکار ہے تمام آسمانی کتابیں اثبات وجود آسمان سے مالا مال ہیں، قرآن عظیم میں تو صدہا آیتیں ہیں جن میں آسمان کا ابتدا میں دھواں ہونا، پھر بستہ چیز پھر رب العزت کا اسے جدا جدا کرنا، پھر پھیلانا سات پرت بنانا، اسکا چھت ہونا اسکا نہایت مضبوط بنائے مستحکم ہونا، اس کا بے ستون قائم ہونا، اللہ تعالیٰ کا اسے اور زمین کو چھ دن میں بنانا، روز قیامت اسکا شق ہونا، اٹھا کر زمین کیساتھ ایک بار ٹکرا دیا جانا، پھر اسکا اور زمین کا دوبارہ پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ صاف روشن ارشاد ہیں کہ ان کا انکار نہیں کرسکتا مگر وہ جو اللہ ہی کا منکر ہے، نیز قرآن عظیم میں جا بجا یہ بھی تصریح ہے کہ یہ جو ہم کو نظر آرہا ہے یہی آسمان ہے، تو اس میں گمراہ فلسفیوں کا بھی رد ہے جو آسمانوں کا وجود تو مانتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہ نظر نہیں آسکتے، یہ جو ہمیں دکھائی دیتا ہے کرۂ بخار ہے۔

ان نصرانیوں اور ان یونانیوں سب بطلانیوں کے رد میں ایک آیۂ کریمہ کافی ہے'' الایعلم من خلق و ھو اللطیف الخبیر'' کیا وہ نہ جانے جس نے بنایا اور وہی ہے پاک خبر دار۔

بنانے والا جو فرما رہا ہے وہ تو نہ مانا جائے اور دل کے اندھے سمجھ کے اوندھے جو اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ سنی جائیں، اس سے بڑھکر گدھا پن کیا ہوسکتا ہے۔ یہ بائبل جواب نصاریٰ کے پاس ہے اسکی پہلی کتاب کا پہلا باب آسمان و زمین کے بیان پیدائش ہی سے شروع ہے۔ رہی دلیل عقلی۔ ذرا انصاف درکار۔ اتنا بڑا جسم جسے کروروں آنکھیں دیکھ رہی ہیں اس کا وجود محتاج دلیل ہے، یا جو کہے یہ معدوم محض، یہ سب آنکھوں کی غلطی ہے، یہ نری دھوکہ کی ٹٹی ہے، اس کے

ذمے ہے کہ دلیل قطعی سے اسکا عدم ثابت کرے، یوں تو ہر چیز پر دلیل عقلی قائم کرنی ہوگی، آفتاب جسے نصاریٰ بھی مانتے ہیں کیا دلیل ہے کہ یہ فی نفسہ کوئی وجود رکھتا ہے اور نگاہ کی غلطی نہیں۔ غرض محسوسات سے بھی امان اٹھ کر دین و دنیا کچھ قائم نہ رہیں گے۔ عنادیہ کا مذہب آجائے گا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۵۰)

## 〈۱۹〉اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفّٰت ویقبضن ط مایمسکھن الا الرحمن ط انہ بکل شیء بصیر۔☆

اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ (انہ بکل شیء بصیر) تمام موجودات قدیمہ حادثہ سب کو شامل مگر معدومات خارج، یعنی مطلقاً یا جس چیز نے ازل سے اب تک کسوت وجود نہ پہنی نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلاً ہے ہی نہیں وہ نظر کیا آئے گا، تو نقصان جانب قابل ہے نہ کہ جانب فاعل۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد افتی ائمۃ سمرقند و بخار اعلی انہ (یعنی المعدوم) غیر مرئی و قد ذکر الامام الزاھد الصفار فی اٰخر کتاب التلخیص ان المعدوم مستحیل الرویۃ و کذا المفسرون ذکر و اان المعدوم لا یصلح ان یکون مرئی اللہ تعالیٰ و کذا قول السلف من الاشعریۃ والماتریدیۃ ان الوجود علۃ جواز الرویۃ مع الاتفاق علیٰ ان المعدوم الذی یستحیل وجودہ لا یتعلق بہ برؤیتہ سبحنہ وتعالیٰ۔

ائمہ سمرقند و بخارا نے یہ فتویٰ دیا کہ (معدوم) دکھائی نہیں دیتا امام زاہد صفار نے کتاب تلخیص کے آخر میں لکھا معدوم کی رویت محال ہوتی ہے اسی طرح مفسرین نے کہا معدوم اللہ تعالیٰ کے دکھائی دینے کے قابل ہی نہیں اسلاف اشعریہ اور ماتریدیہ کا بھی قول یہی ہے کہ جواز رویت کی علت وجود ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ ایسا معدوم جسکا وجود محال ہے اس کے ساتھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

رویت باری کا تعلق نہیں ہوسکتا۔

شرح السوی للجزائریہ میں ہے:

انھما ( یعنی سمعه تعالیٰ و بصره ) لا یتعلقان الا بالموجود والعلم یتعلق بالموجود والمعدوم و المطلق و المقید۔

ان دونوں (اللہ تعالیٰ کے سمع وبصر) کا تعلق موجود سے ہوتا ہےاورعلم کا تعلق موجود و معدوم اور مطلق ومقید سے ہوتا ہے۔(ت)

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے:

المعدومات التی ما ارادها الله تعالیٰ ولا تعلقت القدرة بایجادها فی ا ز منتها المقدر ة لها ولا کشف عنها العلم موجود ة فی تلك الازمنة فلا یتعلق بها السمع و البصر و کذالك المستحیلات بخلاف العلم فانه یتعلق بالموجود والمعدوم۔

وہ معدومات جنکا اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہیں فرمایا اورازمنہ مقررہ میں ان کی ایجاد کے لیے قدرت متعلق نہیں ہوتی اورنہ زمانہ میں موجود ہوکر تحت علم آتی ہیں تو ایسی معدومات سے اللہ تعالیٰ کی سمع وبصر متعلق نہیں ہوتی اور محالات کا معاملہ بھی ایسا ہے بخلاف علم کہ اس کا تعلق موجود اور معدوم دونوں سے ہے

**فائدہ**۔اعلم انه ربما یلمح کلام القادری فی منح الروض الی تخصیص بصاره تعالی بلا شکال و الالوان وسمعه با لا صوات و الکلام و قد صرح العلا مة اللاقانی فی شرح جوھرة التوحید بعمو مهما کل موجود وتبعه سیدی عبدالغنی فی الحدیقة و ھذا کلام اللاقانی قال لیس سمعه تعالی خاصا با لاصوات بل یعم سا ئر المو جو د ا ت ذوا ت کا نت او صفا ت فیسمع ذا ته العلیة و جمیع صفا ته الا ز لیة کما یسمع ذوا تنا و ما قا م بنا من صفا تنا کعلو منا و الو ا ننا و ھکذا بصر ه سبحا نه و تعا لیٰ لا یختص با لا لوا ن و لا با لا شکا ل و الا کوا ن فحکمه حکم السمع سوا ء بسوا ء فمتعلقهما وا حد (۱) انتھیٰ، اما ما قا ل اللا قا نی قبل ذلك حیث عر ف السمع با نه صفة از لیة قا ئمة بذا ته تعا لیٰ

تتعلق با لمسمو عا ت او با لمو جو دا ت (۲)

والبـصـر با نه صفة از لية تتعلق با لمبصرا ت او با لمو جو دا ت (۱)الخ فا قـو ل لا يـجـب ان يـكـو ن اشا رة الى الخلا ف بل اتى اولا با لمبصرا ت معتمد ا عـلـى بـدا هة تـصـور ه ثـم اردت بـالموجودات فرارا عن صورةالدور ، وليس فى التـعبيـر يـن تـنا ف اصلا ، فا ن المبصر ما يتعلق به الا بصا ر و ليس فيه دلا لة علىٰ خـصـو صية شـئـى دو ن شئى فاذا كا ن الا بصا ر يتعلق بكل شئى كا ن المبصر و الـمـو جو د متسا ويين ، نعم لما كا ن ابصا ر نا الد نيو ى العا دى مختصا با للو ن و نـحو ه ربما يسبق الذ هن الىٰ هذ ا لخصو ص فا زا ل الو هم بقو له او با لمو جو دا ت آ تيـا بـكـلـمة او لـلتـخيير فى التعبير ، وهذه نكتة اخر ى للا رداف و انما لم يكتف به لا ن ذكر المبصرا ت ادخل فى التمييز ۔

**ثم اقو ل :** تـحـقيـق الـمـقـام ان الا بصا ر لا شك انه ليـس كا لا را دة والـقـدر ـة والتـكـو ين التى لا يجب فعلية جميع التعلقا ت الممكنة لها بل هو من الـصفا ت التى يجب ان تتعلق با لفعل بكل ما يصلح لتعلقها كا لعلم فعد م ابصا ر بـعـض مـا يـصـح ان يبصر ه نقص فيجب تنز يهه تعا لىٰ عنه كعد م العلم ببعض ما يـصـح ان يـعـلـم ، هـذا مما لا يجو ز ان يتناطح فيه عنزا ن انما الشا ن فى تعبير ما يصح تعلق الا بصا ر به فان ثبت القصر على الا شكا ل و الالوان والا كوا ن فذاك ، وان ثبت عمو م الصحة بكل مو جو د و جب القو ل بتحقق عمو م الا بصا ر از لاً و ابـد اً لـجميع الكا ئنا ت القد يمة والحا دثة المو جو دة فى از منتها المحققة او الـمـقد ر ة لما عر ف من انه لا يجو ز ههنا شئ منتظر ، لكن الا ول با طل للا جما ع عـلـى رؤ ية الـمـو مـنين ربهم تبا رك و تعا لىٰ فى الدا ر الا خر ة فكا ن اجما عا عـلـى ان صحة الابصا ر لا تختص بما ذكر و قد صر ح اصحا بنا فى هذاالمبحث ان مـصـحـح الر ؤ ية هو الو جو د و قد اجمعو ا كما فى الموا قف انه تعا لىٰ يرٰ ى نـفسـه فتبيـن ان الحق هو التعميم و ان قو له تعا لىٰ انه بل شئ بصير (۲)جا ر على صـرا فة عـمـو مـه مـن دو ن تطر ق تحصيص اليه اصلا هكذا ينبغى التحقيق والله

ولی التوفیق و من اتقن ھذا تیسر له اجراء ه فی السمع بدلیل کلام الله سبحانه و تعالیٰ فافھم والله سبحنه و تعالیٰ اعلم ۔ منه رضی الله عنه ۔

## فائدہ:

واضح ہو کہ ’’منح الروض‘‘ میں ملا علی قاری کے کلام سے اللہ تعالیٰ کی بصارت کا اشکال والوں اور اس کی سمع کا اصوات وکلام کے ساتھ اختصاص کا اشارۃ معلوم ہوتا ہے حالانکہ علامہ لاقانی نے ’’جوہرۃ التوحید‘‘ کی شرح میں اللہ تعالیٰ کی مذکورہ دونوں صفات کو تمام موجودات میں عام ہونے کی تصریح کی ہے اور علامہ عبدالغنی نابلسی نے حدیقہ میں ان کی اتباع کی ہے۔ اور علامہ لاقانی کا کلام یہ ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی سمع صرف اصوات کے ساتھ مختص نہیں بلکہ تمام موجودات کو عام ہے خواہ ذوات ہوں یا صفات، تو باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات کا سامع ہے جس طرح وہ ہماری ذوات اور ہماری صفات مثلاً ہمارے علوم اور الوان کا سامع ہے یونہی سبحانہ وتعالیٰ کی بصر کا معاملہ ہے کہ وہ بھی اکوان والوان واشکال کے ساتھ مختص نہیں اس کا معاملہ بھی سمع جیسا ہے اور دونوں صفات برابر ہیں تو دونوں کے متعلقات بھی ایک جیسے ہیں۔ انتہیٰ۔

(اور اس پر علامہ نابلسی کا کلام یہ ہے) لیکن علامہ لاقانی جو اس سے قبل فرمایا جہاں سمع کی تعریف یوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ازلی صفت ہے جو اس کی ذات سے قائم ہے اور تمام مسموعات یا موجودات سے متعلق ہے، الخ۔

اور اللہ تعالیٰ کی بصر کی تعریف یوں کی ہے کہ وہ اس کی ازلی صفت ہے جو تمام مبصرات یا موجودات سے متعلق ہے الخ۔

**اقول:** اس سے متعلق میں کہتا ہوں او یعنی یا، سے تعبیر میں ضروری نہیں کہ یہ اختلاف کا اشارہ ہو بلکہ مبصرات کو پہلے ذکر کر کے اس کے تصور کی بداہت کو ظاہر کیا پھر موجودات کو ساتھ ذکر کیا تاکہ دور لازم نہ آئے جبکہ مبصرات وموجودات دونوں تعبیرات میں کوئی منافات نہیں ہے، کیونکہ مبصر وہ چیز ہے جس سے ابصار کا تعلق ہو سکے جبکہ کسی شئی سے خصوصیت پر کوئی دلالت نہیں ہے تو جب ابصار کا تعلق ہر چیز سے ہے تو مبصر اور موجود دونوں مساوی ہوئے، ہاں ہماری دنیاوی عادی ابصار چونکہ الوان وغیرہ سے مختص ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ذہن اس خصوصیت کو

WWW.NAFSEISLAM.COM

اپنائے، اس لئے انہوں نے مذکورہ وہم کے ازالہ کے لئے "او بالموجودات" کلمہ "او" کو تعبیر میں اختیار دینے کے لئے لائے، تو مبصرات کے بعد موجودات پر اکتفاء اس لئے نہ کیا کیونکہ مبصرات کو امتیاز میں زیادہ دخل ہے۔

پھر میں کہتا ہوں مقام کی تحقیق یہ ہے کہ ابصار بیشک، ارادہ، قدرت اور تکوین صفات جیسی نہیں، جن کا تمام ممکنہ تعلقات سے بالفعل متعلق ہونا واجب نہیں بلکہ ابصار میں سے ہے جن کا ممکن التعلق سے بالفعل ہونا واجب ہے جیسا کہ علم کا معاملہ ہے، تو بعض وہ چیزیں جن کا ابصار ممکن اور صحیح ہوسکتا ہے ان کا عدم ابصار نقص ہوگا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا اس نقص سے پاک ہونا ضروری ہے، جیسے علم سے متعلق بعض اشیاء کا علم نہ ہونا نقص ہے جس سے وہ پاک ومنزہ ہے، یہ وہ معاملہ ہے جس میں دو آراء نہیں ہوسکتیں، اب صرف یہ بحث ہے کہ ابصار کا تعلق کن چیزوں سے ہوسکتا ہے، اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ابصار صرف اشکال والوان واکوان سے ہی متعلق ہوسکتی ہے تو یہی ہوگا۔ اور اگر ثابت ہوجائے کہ اس کا تعلق تمام موجودات سے صحیح ہوسکتا ہے تو پھر ازلاً وابداً تمام کائنات وحادثہ خواہ وہ اپنے زمانوں میں محقق ہوں یا مقدر ہوں سب سے ابصار کا تعلق ماننا اور بیان کرنا واجب ہوگا جیسا کہ واضح ہے کہ اب کوئی چیز انتظار کے مرحلہ میں نہ ہوگی، لیکن پہلی شق باطل ہے، کیونکہ آخرت میں مومنین کے لئے اللہ تعالیٰ کی رؤیت پر اجماع ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ اشکال والوان سے پاک ہے) تو ثابت ہوا کہ ابصار کا تعلق اشکال والوان سے مختص نہیں ہے جبکہ ہمارے اصحاب نے اس بحث میں تصریح کردی ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا مدار صرف وجود ہے جبکہ ان کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کو دیکھتا ہے جیسا کہ مواقف میں ہے۔ تو ابصار میں تعمیم ہی حق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد " انه بکل شیئ بصیر " کا اجراء اپنے خالص عموم پر ہوگا جس میں کسی قسم کی تخصیص کا شائبہ نہ ہوگا، یوں تحقیق ہونی چاہئے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی توفیق کا مالک ہے، جو بھی اس تحقیق پر یقین رکھے گا اس کے لئے صفت سمع میں بھی عموم کا اجراء آسان ہوگا جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، پس سمجھو، واللہ تعالیٰ اعلم۔ منہ رضی اللہ عنہ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۳۱۴/۱۵ تا ۳۱۹) مع حواشی

ایسے لفظ سے یاد کرے مگر یہ انکا اندھا پن بھی چند روز کا ہے "فستبصر ویبصرون بایکم المفتون" عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے جنون ہے آج اپنی بے خودی ودیوانگی وکور باطنی سے جو چاہیں کہہ لیں آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے اور دوست و دشمن سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

(تجلی الیقین ۴۴ تا ۴۷)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ المعارج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۳۴﴾ والذین ھم علیٰ صلاتھم یحافظون۔☆**

اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

**﴿۳۵﴾اولٰئک فی جنّٰت مکرمون۔☆**

یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جلالین شریف امام جلال الملۃ والدین شافعی میں ہے:

یحا فظون بادائھا فی اوقاتھا۔

محافظت کرتے ہیں یعنی وقت پر ادا کرتے ہیں۔

نسفی شریف میں ہے:

المحافظۃ علیھا ان لا تضیع عن موا قیتھا ۔

نماز کی محافظت یہ ہے کہ اپنے اوقات سے ضائع نہ ہو۔

(فتاوی رضویہ جدید ۲۷۲/۵)

# سورۃ نوح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۲۳〉 وقالوا لاتذرن اٰلھتکم ولاتذرن ودا ولا سواعا ۙ ولا یغوث ویعوق ونسرا۔☆

اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

## 〈۱〉 امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح لما ھلکوا اوحی الشیطان الی قومھم ان انصبوا الی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابا وسموھا باسمائھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلك اولئك ونسخ العلم عبدت

WWW.NAFSEISLAM.COM

عبد ابن حمید اپنی تفسیر میں ابوجعفر بن مہلب سے راوی:

قال کان ود رجلا مسلما وکان محببا فی قومه فلما مات عسکر واحول قبرہ فی بابل وجزعوا علیه فلما رأی ابلیس جزعھم علیه تشبه فی صورۃ انسان ثم قال اری جزعکم علیٰ ھذا فھل لکم ان اصور لك مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به قالوا نعم فصور لھم مثله فوضعوہ فی نادیھم وجعلوا یذکرونه فلما رأی ما لھم من ذکرہ قال ھل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه قالوا نعم فصور لکل اھل بیت تمثالا مثله فاقبلوا فجعلوا یذکرونه به قال وادرك ابنائھم فجعلوا یرون ما یصنعون به وتناسلوا ودرس امر ذکرھم ایاہ حتی اتخذوا الٰھا یعبدونه من دون اللہ قال وکان اول ما عبد غیر اللہ فی الارض الصنم الذی سموہ بود۔　　(فتاویٰ رضویہ قدیم ۹/۲۷ ۴۷)

# سورۃ الجن

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱﴾قل اوحی الی انه استمع نفرمن الجن فقالوآ انا سمعنا قراٰنا عجبا۔☆**

تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔

**﴿۲﴾یهدیٓ الی الرشد فاٰمنابه ط ولن نشرک بربنآ احدا۔☆**

کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔

## ﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

و قد کا نوا سمعوہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی صللا ۃ الفجر ، کما تقدم ؛ و مر حدیث ابن اسحق فی اسلام امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعا لیٰ عنه وروی ابن اسحاق فی مسندہ عنه رضی ا للہ تعالیٰ عنه خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قبل ان اسلم فوجد ته قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورۃ الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف القرآن فقلت ھو شاعر کما قالت قریش فقراٗ انه لقول رسول کریم وماھو بقول شاعر قلیلاً ما تؤمنون فقلت کاھن علم ما فی نفسی فقرء ولا بقول کاھن قلیلاً ما تذکرون الی آخر السورۃ فوقع الاسلام فی قلبی کل موقع (۱)اقول لکن ذکر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی حدیث المذکور نزول الحاقة بعد بنی اسرائیل بسبع و عشرین سورۃ و جعلها من اواخر ما نزل بمکة ولا یظهر الحمع بان بعضها نزل به بما فسمعه عمرقبل ان یسلم و تا خرنزول الباقی و اعتبر ابن عباس الاکثرفان امیر المو

منین یقول فی ھذا الحدیث ان صح فاستفتح سورة الحاقة و یذکر الآیات من اواخر ھا ثم یقول الی اٰخر السورة فاللہ تعالیٰ اعلم ۔

بل قال مجاھد فی قولہ تعالیٰ فا صدع بما تؤ مر ھو الجھر بلقرآن حکاہ فی المواھب من المقصد الاول قال قالوافکان ذلک بعد ثلث سنین من النبوة قال الزرقانی تبرئامنہ لجزم الحافظ فی سیر تہ بان نزول الآیة کان فی السنة الثالثة ۔(۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہو وحی کی گئی ہے میری جانب کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا تو کہا ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور جنات نے رسول اللہ کی یہ قرأت نماز فجر میں سنی تھی، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اور ابن اسحٰق کی روایت گذر چکی ہے جو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بارے میں ہے۔

اور ابن اسحاق نے اپنے مسند میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں:

اسلام لانے سے پہلے ایک دن میں رسول اللہ کا سامنا کرنے کے لئے گھر سے نکلا تو آپ اس وقت مسجد کو جا چکے تھے، میں جا کر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا، انہوں نے سورة الحاقہ شروع کی تو میں قرآن کی تالیف وترتیب پر حیران رہ گیا اور میں نے دل میں کہا کہ یہ شخص شاعر ہے، اسی وقت آپ نے یہ آیت پڑھی اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت کم ایمان لاتے ہو، میں نے سوچا کہ یہ کاہن ہے کہ اس کو میری بات معلوم ہوگئی، اسی وقت آپنے یہ آیت پڑھی، نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو سورة کے آخر تک۔

چنانچہ اسلام میرے دل میں پوری طرح گھر کر گیا۔

**اقول:** لیکن ابن عباس نے اپنی مذکورہ روایت میں بیان کیا ہے کہ سورة الحاقہ کا نزول اس وقت ہُوا جب سورۂ بنی اسرائیل کے بعد ستائیس سورتیں نازل ہو چکیں تھیں اور ابن عباس نے الحاقہ کو ان سورتوں میں شمار کیا ہے جو مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی تھیں۔ پھر حضرت عمر نے الحاقہ کی آیات اسلام لانے سے پہلے کس طرح سن لی تھیں جبکہ وہ نبوت کے چھٹے سال میں ایمان لائے تھے اور اس وقت یہ سورت نازل ہی نہیں ہوئی تھی) اور یہ تطبیق کرنا غیر ظاہر ہے کہ ہو سکتا ہے اس کا کچھ حصہ پہلے نازل ہوا ہو اور حضرت عمر نے اس کو سن لیا ہو اور باقیماندہ زیادہ

تر حصہ بعد میں نازل ہوا ہو اور حضرت عباس نے اکثر باقیماندہ حصے کے نزول کو ملحوظ رکھا ہو غیر ظاہر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر (اسلام عمر والی) یہ حدیث صحیح ہے تو اس میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس شروع کی رسول اللہ نے سورۃ الحاقہ، پھر سورۃ کے آخری حصے کی چند آیات ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ''سورت کے آخر تک'' یعنی اس روایت کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ سورت شروع سے آخر تک اس وقت نازل ہو چکی تھی پھر مندرجہ بالا تطبیق کیسے ظاہر ہو سکتی ہے؟ پس اللہ ہی بہتر جانتا ہے، بلکہ مجاہد نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (اے نبی!) جس چیز کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے اس کا اعلان کرو۔ اس سے مراد قرآن کو جہراً پڑھنا ہے۔ یہ بات مواہب کے مقصد اول میں مذکور ہے۔

صاحب مواہب نے کہا:

کہتے ہیں کہ یہ آیت نبوت کے تین سال گزرنے کے بعد نازل ہوئی۔ اس کی شرح میں زرقانی نے کہا ہے کہ (کہتے ہیں: کہہ کر ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ حافظ نے اپنی سیرت میں یقین ظاہر کیا ہے کہ یہ آیت نبوت کے تیسرے سال کے دوران نازل ہوئی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۸۸ تا ۹۰)

## ﴿۲۶﴾ علم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احداً۔☆

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی علم غیب میں وہابیہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

**عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل علیّ صبیحۃ بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسک منی، فجعلت جویریات یضربن الدف لہن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداہن وفینا نبی یعلم ما فی غد، فقال: دعی ہذا و قولی الذی کنت تقولین۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر

میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

اقول و باللہ التوفیق: امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے، تو وہ اس حدیث سے یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئندہ جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگرچہ بعطائے الٰہی جانے کہ اس نے صاف کہہ دیا۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح مشرک ہے، اور خود مصرع مذکور کا مطلب ہی یوں بتایا کہ چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ بھی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ باتیں جانتے ہیں، بایں ہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اس کو کہے یا سن کر پسند کرے۔ ( تفویہ)

اللہ اللہ، اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں کہ اس کے دھرم میں اس کا معبود کو دہی کسی کو آئندہ باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قادر نہیں، کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا، یونہی یہ امر بھی اسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح مخالف قرآن عظیم ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکنّ اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

و قال اللہ تعالیٰ:۔

عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا ۔ الا من ارتضی من رسول ۔
غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

یہاں ''لا یظهر غیبه علی احدا'' نہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرم قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا ''لا یظهر علی غیبه احدا'' اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو، ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ کا کذب ممکن جیسا کہ اس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ ''سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح'' میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اس پر کیا موثر، و الله المستعان علی کل غوی فاجر، اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھئے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ رکھے، وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکالا؟ کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوی کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت الثری میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا، جا بجا ایسی ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا۔

ثم اقول: اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے! تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا، او شرک پسند! او شرک کی حقیقت و شناعت سے غافل! کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہے جاؤ۔

اب یاد کرو حدیث ابی داؤد ویحك انه لا یستشفع بالله علی احد کے متعلق اپنی بدلگامی کی تقریر کو۔

عرب میں قحط پڑا تھا، ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمہاری شفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس، یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے، پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرۂ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔

سبحان اللہ اشرف الخلوقات محمد رسول کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہوگئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے۔

**اقول:** انبیاء اولیاء کو ذرۂ ناچیز سے کم تر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افتراء ہے، حدیث میں اس کا وجود نہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بے حواس کہنا یہ تیری بیدینی کا ادنٰی کرشمہ اور افتراء ہے، حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات اقدس سے قائم ہے مکان ومحل سے منزہ ہے، کیا جانے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں میں بھری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

تیر بر جائے انبیاء انداز
طعن در حضرت الٰہی کن
بے ادب باش وآنچہ دانی گو
بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اتروا کر ذرا یہ سوچ کہ جو بات عظمت شان الٰہی کے خلاف ہوا سے سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس اس کی سفارش لائی گئی۔ ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں ولہٰذا وہ صحابہ اعرابی رضی اللہ تعالٰی عنہ باآنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک وکفر کے کلمے سنیں اور اصلا کوئی اثر غضب وجلال چہرۂ اقدس پر نمایاں نہ ہو، نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحان اللہ کہیں، نہ اہل مجلس کی حالت بدلے، نہ

ان کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو، ایک آسان سی بات قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو، کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو، اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں، تمہارا دین جاتا رہا، تم مرتد ہوئیں، از سر نو ایمان لاؤ، کلمہ پڑھو، نکاح ہوگیا ہے تو تجدید نکاح کرو ،غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو، کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقت حاجت بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں ،تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں، رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائے کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہ باطل ہے، یہ منہ دھو رکھئے، منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل ونقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ" اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال "۔

اولا ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی، لہذا ارشاد ہوا: اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔

ارشاد الساری لمعات ومرقات وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے۔

ثانیا اقول: ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کی کم فہم لوگوں کی تھی ان میں منع فرمایا کہ تو ہم ذاتیت کا سد باب جو شرع حکیم ہے اور امام الوہابیہ کی مت اوندھی، جو محتمل ذو وجوہ بات جس میں برے پہلو کی طرف لے جانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے، دانشمند مردوں کے لئے اس کی ممانعت بدرجۂ اولیٰ جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے، ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں، عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں۔ (الامن والعلی ۲۰۱ تا ۲۰۴)

# سورة المزمل

## بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱﴾ يآيها المزمل۔☆**

اے جھرمٹ مارنے والے۔

**﴿۲﴾قم اليل الا قليلاً ۔☆**

رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

**﴿۳﴾ نصفهٗ اوانقص منه قليلاً۔☆**

آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو۔

**﴿۴﴾اوزد عليه ورتل القراٰن ترتيلاً۔☆**

یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

**﴿۵﴾ انا سنلقي عليک قولاً ثقيلاً۔☆**

بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔

**﴿۶﴾ ان ناشئة اليل هي اشد وطأً و اقوم قيلاً۔☆**

بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔

**﴿۷﴾ان لک في النهار سبحًا طويلاً۔☆**

بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

**﴿۸﴾واذ كراسم ربک وتبتل اليه تبتيلاً۔☆**

اور اپنے رب نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

**﴿۹﴾رب المشرق والمغرب لآاله الا هو فاتخذه وكيلاً۔☆**

وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

**﴿۱۰﴾واصبر علىٰ مايقولون واهجرهم هجرًا جميلاً ۔☆**

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

**〈۱۱〉وذرنی والمکذبین اولی النعمة ومهلهم قلیلاً۔☆**

اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو انہیں تھوڑی مہلت دو۔

**〈۱۲〉ان لدینآ انکالا وجحیمًا،☆**

بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

**〈۱۳〉وطعامًا ذاغصةٍ وعذابًا الیمًا۔☆**

اور گلے میں پھنستا ہوا کھانا اور دردناک عذاب۔

**〈۱۴〉یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبًا مهیلاً۔☆**

جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا۔

**〈۱۵〉انآ ارسلنا الیکم رسولاً لا شاهدًا علیکم کمآ ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔☆**

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

**〈۱۶〉 فعصیٰ فرعون الرسول فاخذ نٰه اخذًا وبیلاً۔☆**

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

**〈۱۷〉فکیف تتقون ان کفرتم یومًا یجعل الولدان شیبًا۔☆**

پھر کیسے بچو گے اگر کفر کرو اس دن جو بچوں کو بوڑھا کردے گا۔

**〈۱۸〉 السمآء منفطر به ط کان وعده مفعولاً۔☆**

آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا۔

**〈۱۹〉ان هٰذه تذکرة ج فمن شآء اتخذ الیٰ ربه سبیلاً۔☆**

بیشک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔

**〈۲۰〉 ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی الیل ونصفه وثلثه وطآئفة من الذین معک ط والله یقدر الیل والنهار ط علم**

ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ماتيسر من القرآن ط علم ان سيكون منكم مرضىٰ لا وآخرون يضربون فى الارض يبتغون من فضل الله لا وآخرون يقاتلون فى سبيل الله صلے فاقرؤا ماتيسر منه لا واقيموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة واقرضوا الله قرضًا حسنًا ط وما تقدموا لانفسكم من خيرٍ تجدوه عندالله هو خيرًا واعظم اجرًا ط واستغفروا الله ط ان الله غفور رحيم۔☆

بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دوتہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی، اب قرآن میں سے جتنا تم کو آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکاۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سورۂ مبارکہ میں قیام اور قرآت نماز کا ثبوت نماز کی فرضیت سے پہلے واضح طور پر موجود ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ۸۶/۵)

(۲۰) نماز قبل معراج میں جماعت بھی تھی۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔

فقد أخرج احمد و ابن ماجة و الحارث فى مسنده و غيرهم عن اسامة بن زيدعن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهم ان جبريل اتى النبى صلى الله تعالى عليه و سلم فى اول ما او حى اليه، فاراه الوضوء والصلاة، فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه وفى سيرة ابن اسحق و سيرةابن هشام والمواهب اللدنية من المقصد الاول و كتاب الخميس وافضل القرى لقراء ام القرى للامام ابن حجر المكى ثم حاشية الكنز للعلامة السيدابى السعود الازهرى ثم حاشية

الـدرلـلـعـلامة السيـد احـمـد الطحطاوى هذالفظ القسطلانى مزيد امن الزر قانى (قـدورى) مـر ضه لان له طرقا لا تحلو من مقال لكنها متعددة يحصل باجتماعها القوة ( ان جبريل بدا له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ) وهو باعلى مكة كما عند ابن اسحق اى بجبل الحراء كما في الخميس (فى احسن صورة واطيب رائحة فقال يـامـحـمـد : ان الـلـه يـقرئك السلام و يقول لك : انت رسولى الى الجن والانس فـادعهـم الـىٰ قول لااله الاالله ثم ضرب برجله الارض فنبعت عين ماء فتوضأ منها جبريل ذاد ابن اسحق ورسول الله ينظر اليه ليريه كيف الطهور الى الصلاة (ثم امره ان يتـوضأ ، وقا م جبر يل يصلى و امر ه ان يصلى معه ) زا د فى روا ية ابى نعيم عن عـا ئشة ر ضـى الـلـه تـعـا لـىٰ عنها ، فصلى ر كعتين نحو الكعبة ( فعلمه الو ضو ء والـصـلا ة ، ثم عر ج الى السما ء و رجع رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم ، لا يـمـر بـحـجـر ولا مـد ر و لا شجر الاو هو يقول : السلام عليك يا رسو ل الله ! حتـى اتـى خـد يـجة ، فـا خبر ها ، فغشى عليها من الفر ح ، ثم امر ها فتو ضأ ت ، وصلى بها كما صلى به جبر ئيل ) زا د فى روا ية ، و كا نت اول من صلى ( فكا ن ذلك او ل فر ضها ) اى تقدير ها (ركعتين ) اه

وله تما م سيأ تى و اخر ج الطبرا نى عن ابى را فع ر ضى الله تعا لىٰ عنه ، قا ل : صـلـى الـنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اول يو م الا ثنين ، وصليت خد يجة ا خر ه ، وصلى على يو م الثلثا ء ۔

تخر یج کی ہے احمد اور ابن ماجہ نے اور حارث نے اپنی مسند میں اور محد ثین نے اسامہ ابن زید سے وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ وحی کے آغاز میں ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو وضو اور نماز کا طریقہ بتایا، جب وضوء سے فارغ ہوئے تو چلو بھر پانی لیا اور اپنی فرج پر چھڑکا۔

سیرت ابن اسحاق میں، سیرت ابن ہشام میں، مواہب لدنیہ کے کتاب الخمیس میں، ابن حجر مکی کی افضل القری لقراء ام القری میں سید ابوالسعو داز ہری کے حاشیہ کنز میں، سید احمد طحطاوی کے حاشیہ درمختار میں مذکور ہے۔

اور الفاظ قسطلانی کے ہیں جن میں اس کی شرح زرقانی سے اضافہ کیا گیا ہے۔
(روایت کی گئی ہے) بصیغۂ مجہول اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ اس کے جتنے طریقے بھی ہیں وہ اعتراض سے خالی نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ متعدد ہیں اس لیے ان کے اجتماع سے قوت حاصل ہو جاتی ہے (کہ جبریل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آئے) جبکہ آپ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے۔ جیسا کہ سیرت ابن اسحق میں ہے۔ یعنی کوہ حرا پر تھے۔ جیسا کہ خمیس میں ہے۔ (اچھی صورۃ اور عمدہ خوشبو میں اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے کہ آپ انسانوں اور جنوں کی طرف میرے رسول ہیں اس لئے انہیں دعوت دیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پھر جبریل نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو پانی کا چشمہ ابل پڑا اور جبریل نے اس سے وضو کیا) ابن اسحاق نے اضافہ کیا ہے کہ۔ اور رسول اللہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے تا کہ رسول اللہ کو نماز کے لئے طہارت کا طریقہ بتائے (پھر آپ سے کہا کہ آپ بھی وضو کریں۔ پھر جبریل نماز پڑھنے لگے اور رسول اللہ کو کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ پڑھیں) ابو نعیم نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جبریل نے قبلہ رخ ہو کر دو رکعتیں پڑھیں (چنانچہ وضو اور نماز سکھانے کے بعد جبریل تو آسمان پر چلے گئے اور رسول اللہ گھر کی طرف واپس ہوئے تو راستے میں جس پتھر، ڈھیلے یا درخت کے پاس سے آپ گذرتے وہ کہتا، السلام علیک یا رسول اللہ۔ یہاں تک کہ آپ خدیجہ کے پاس آئے اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہیں فرط مسرت سے غشی آگئی۔ پھر رسول اللہ نے انہیں بھی وضوء کرنے کا حکم دیا اور رسول اللہ نے ان کو بھی اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح جبریل نے آپ کو پڑھائی تھی) ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ خدیجہ سب سے پہلے نماز پڑھنے والی ہیں (تو یہ نماز کی پہلی فرضیت تھی) یعنی اس کا اندازہ تھا (دو رکعتیں) اھ

اس روایت کا باقی حصہ عنقریب آئے گا۔ اور طبرانی نے ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تخریج کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوموار کے ابتدائی حصہ میں پہلی نماز پڑھی ، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوموار کے آخری حصے میں اور علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۸۳تا۸۵)

و لفظه عن ابن اسحق ، ثم قام به جبرئیل فصلی به ، و صلی رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بصلاتہ ، ( الی ان قال فی خدیجۃ ) صلی بھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما صلی بہ جبرئیل فصلت بصلاتہ (۱) اھ

وقد قال تعالیٰ و طائفۃ من الذین معک (۲)و اخرج الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث مجئی الجن الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول البعث ، انہم اتوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و ھو یصلی باصحابہ صلاۃ الفجر ، قال الزرقانی المراد بالفجر الرکعتان اللتان کان یصلیھا قبل طلوع الشمس الخ۔

جیسا کہ بعثت والی حدیث گزری ہے اوراس کے الفاظ ابن اسحاق کے ہاں اس طرح ہیں، پھر جبریل آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اورآپ کونماز پڑھائی اوررسول اللہ نے جبریل کی نماز کے مطابق نماز پڑھی (یہاں تک کہ خدیجہ کے بارے میں کہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق نماز پڑھی۔اھ

اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اورایک جماعت ان لوگوں کی جوتمہارے ساتھ ہے۔بخاری ومسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے جس میں ابتدائے وحی کے دوران رسول اللہ کے پاس جنات کے آنے کا ذکر ہے۔اس میں ہے کہ جب جنات آپ کے پاس آئے اوراسوقت آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔

زرقانی نے کہا ہے کہ فجر کی نماز سے مراد وہ دورکعتیں ہیں جوطلوع آفتاب سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ (فتاوی رضویہ جدید۵/۸۸)

(۲۰) فرض قرأت صرف ایک آیت کی تلاوت ہے،سورۃ فاتحہ سے ہو یا کسی سورت سے۔سورۃ فاتحہ اورفرضوں کی پہلی دورکعتوں میں ضم سورت کا وجوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مواظبت اوربعض احادیث احادقولیہ سے ثابت ہوا۔یہ وجوب ہمارے ائمہ کے نزدیک صرف امام ومنفرد پر ہے مقتدی پرنہیں۔ (فتاوی رضویہ جدید۶/۳۴۳)

# سورۃ المدثر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

## ﴿۱﴾ یاایھا المدثر۔☆

اے بالاپوش اوڑھنے والے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرآن کریم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے، مگر جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ اور القاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے۔ جیسے

یا ایھا النبی انا ارسلنٰک۔

اے نبی! ہم نے تجھے رسول کیا۔

یٰا ایّھا الرسول بلغ ما انزل الیك ۔

اے رسول! پہنچا جو تیری طرف اترا۔

یٰا ایھا المزمل قم اللیل ۔

اے کپڑے اوڑھ لیٹنے والے! رات میں قیام فرما۔

یٰا ایھا المدثر قم فانذر ۔

اے جھرمٹ مارنے والے! کھڑا ہو، لوگوں کو ڈر سنا۔

یٰسٓ والقران الحکیم انك لمن المرسلین ۔

اے یٰس یا اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بیشک تو مرسلوں میں سے ہے۔

طٰہٰ ، ما انزلنا علیك القران لتشقیٰ ۔

اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما! ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا، کہ تو مشقت میں پڑے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہت حضور سید المر سلین وانبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔

یا آدم ست باپدر انبیا خطاب

یا ایھا النبی خطاب محمد است صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں بادشاہ جب اپنے تمام امراء کو نام لے کر پکارے۔ اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے۔ اے مقرب حضرت! اے نائب سلطنت! اے صاحب عزت! اے سردار مملکت! تو کیا کسی طرح محل ریب وشک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت ووجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد وارا کین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

فقیر کہتا ہے غفراللہ تعالی لہ خصوصاً۔ یا ایھا المزمل ۔ ویا ایھا المدثر۔ تو وہ پیارے خطاب ہیں جن کا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہیں۔ ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالا پوش اوڑھے۔ جھرمٹ مارے لیٹے تھے۔ اسی وضع حالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی۔ بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے، او دھانی ڈوپٹے والے، او دامن اٹھا کے جانے والے، او دامن اٹھا کے جانے والے

!فسبحن اللہ و الحمد للہ و الصلوۃ الزھر اء علی الحبیب ذی الجاہ۔

**ثم اقول:** نہایت یہ ہے کہ اشقیائے یہود مدینہ ومشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگوئیں کرتے۔ ان مقالات خبیثہ کو بغرض رد وابطال ومژدہ رسانی عذاب ونکال بارہا نقل فرمایا گیا۔ مگر ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے محل نقل میں بھی ذکر نہ آیا ہاں جہاں انھوں نے وصف کریم سے ندا کی تھی۔ اگر چہ ان کے زعم میں بطور استہزا تھی۔ اسے قرآن مجید نقل کرلایا کہ۔ قا لو ا یا یھا الذ ی نز ل علیہ الذ کر ۔ بولے اے وہ جس پر قرآن اترا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیھم الصلوۃ والتسلیم کہ ان سے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں۔ یٰنو ح قد جا د لتنا ء انت فعلت ھذا با لھتنا

یـا برا ھیم یمو سیٰ ادع لنا ربك بما عھد عند ك یصٰلح ائتنا بما تعد نا ، یا شعیب ما نفقه کثیراً مما تقو ل ۔ بلکہ اس زمانہ کے مطیعین بھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے یونہی خطاب کرتے ہیں اور قرآن عظیم نے اسی طرح ان سے نقل فرمائی۔

اسباط نے کہا:

یمو سیٰ لن نصبر علی طعا م وا حد ۔

حواریوں نے کہا:

یعیسیٰ ابن مر یم ھل یستطیع ربك ۔

یہاں اس کا بندوبست فرمایا کہ اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا۔

قال الله تعا لیٰ لا تجعلو ا دعا ء الر سو ل بینکم کدعا ء بعضکم بعضاً ۔

رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہ اے زید! اے عمر! بلکہ یوں عرض کرو۔ یا رسو ل الله ، یانبی الله یا سید المر سلین ، یا خا تم النبیین ، یا شفیع المذنبین صلی الله تعا لیٰ علیك و سلم وعلیٰ آلك اجمعین ۔

ابونعیم حضرت عبدالہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔ قال کـا نوا یقو لو ن یا محمد یا ابا القاسم فنھٰھم الله عن ذ لك اعظا ما لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ فقا لو ا یا نبی الله یا رسو ل الله !۔

یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابا القاسم! کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی۔ جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ! یارسول اللہ! کہا کرتے۔

بیہقی امام علقمہ وامام اسود اور ابونعیم امام حسن بصری وامام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی۔ لا تـقـو لـو ا یا محمد و لکن قو لو ا یا رسو الله ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو۔ اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ ولہذا علما تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لے ندا کرنی حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک، مولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے، غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مرغی وغیرہ

محققین نے فرمایا۔اگر یہ لفظ کسی دعاء میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فر مائی جیسے دعائے۔یا محمد انی توجهت بك الی ربی ۔تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ! یا نبی اللہ کہنا چاہئے حالانکہ الفاظ دعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی ۔ کما یدل علیہ حدیث نبیك الذی ارسلت و رسولك الذی ارسلت ۔ یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں ۔نہایت واجب الحفظ فقیر غفراللہ تعالیٰ نے اس کی تفسیر اپنے مجموعہ فتاویٰ مسمی بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ۔ میں ذکر کی وباللہ التوفیق خیر یہ تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ تھا حضور کے صدقہ میں اس امت مرحومہ کا خطاب بھی خطاب امم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا۔

اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ یا ایها المساکین ۔فرمایا کرتا توریت مقدس میں جا بجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے۔ رواہ ابن ابی حاتم واوردہ السیوطی فی الخصائص الکبریٰ اور اس امت مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے۔ یا ایها الذین امنوا ۔

فرمایا گیا ہے یعنی اے ایمان والو! امتی کے لئے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے آخر نہ سنا کہ فرماتا ہے ۔ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ میری پیروی کرو محبوب ہو جاؤ گے۔

(تجلی الیقین ۳۵ تا ۴۰)

### ﴿۳﴾وربک فکبر۔☆

اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے تکبیر تحریمہ کی فرضیت ثابت۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸۶/۵)

### ﴿۴﴾وثیابک فطھر۔☆

اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

## ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے نماز میں طہارت ثوب کی فرضیت ثابت۔ (جدید ۸۵/۵)

# سورۃ الانسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۲﴾ انا خلقنا الانسان من نطفۃٍ امشاجٍ صلے نبتلیہِ فجعلنٰہُ سمیعًا بصیرًا۔☆

بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ وہ اسے جانچیں تو اسے سنتا دیکھتا کردیا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عقلاً ونقلاً بدیہیات سے ہے کہ انسان کی آنکھ کان انسان نہیں۔ تو یقیناً ثابت کہ یہ جسے سمیع وبصیر فرمایا چشم وگوش نہیں۔ اور باقی اعضا کا سمع وبصر سے بے علاقہ ہونا واضح تر تو وہ نہیں مگر روح۔

﴿۳﴾ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا واما کفورًا۔☆

بیشک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرنا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(آیت میں فرمایا کہ انسان یا تو شاکر یعنی مسلمان ہوگا یا کفور یعنی کافر ہوگا، تو آج کل بعض گمراہ فرقوں کا اہل سنت کو بات بات پر کافر ومشرک کہنا آیت کے خلاف یا تو ایمان وکفر کے درمیان کوئی واسطہ نکالنا ہے، یا پھر خود کا فرومشرک بننا ہے، یہاں اسی کا بیان ہے)

بالجملہ اصلا محل شبہ نہیں کہ ان صاحبوں نے تقلید کو شرک وکفر اور مقلدین کو کافرومشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء اولیا وصلحا واصفیا بلکہ امت مرحومہ محمدیہ علی مولٰھا وعلیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے دس حصوں سے نو کو علی الاعلان کافرومشرک ٹھہریا۔

وہی علامہ شامی قدس سرہ السامی کا ان کے اکابر کی نسبت ارشاد کہ اپنے طائفہ تالفہ کے

سوا تمام عالم کو مشرک کہتے اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر احادیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے اور طرفہ یہ کہ اس فرقۂ ظاہریہ کو احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوٰی ہے۔

امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ۔ واللفظ لمسلم ۔ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما امریٔ قال لاخیه کافر فقدباء بها احدهما ان کان کما قال والا رجعت علیه ۔

یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما ۔

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو یا کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کا رجوع اس طرف بیشک ہو۔

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلك الا حار علیه ولا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلك هذا مختصرا ۔

جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کلمہ اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن کرے مگر وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔ یہ اختصاراً ہے۔

امام ابن حبان اپنی صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع میں بسند صحیح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما اکفر رجل رجلا قط الا باء بھا احدھما ان کان کافرا والا کفر بتکفیرہ

یعنی جو کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔

علماء فرماتے ہیں یونہی کسی کو مشرک یا زندیق یا ملحد یا منافق کہنا۔

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بالکفر باللہ تعالی او الشرک بہ وکذلک بالزندقۃ والالحاد والنفاق الکفری اھ ملخصا۔

کسی شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا یا شرک کیا اسی طرح زندیق، الحاد اور نفاق کفری کی نسبت کر کے پکارا (تو خود کافر ہو جائے گا) اھ تلخیصاً۔

کذلک یا مشرک ونحوہ

اسی طرح اسے مشرک کہا تو مشرک ہو جائے گا۔

اقول وباللہ التوفیق: یہ معنیٰ خود انہیں احادیث سے ثابت کہ ہر مشرک عدو اللہ ہے اور عدو اللہ کہنے کا حکم خود حدیث میں مصرح، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو بہت بدتر بلکہ اخبث اقسام کفر سے ہے تو عموماً یا کافر میں بھی دخول اولی رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالیٰ۔

وجہ اس پلٹنے کی جس طرح ارباب قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے۔ ع

ترک وہندی درمن آں بیند کہ اوست

(ترک اور ہندی مجھ میں وہی دیکھتا ہے جو اس میں ہے)

المرؤ یقیس علی نفسہ۔ (انسان دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے۔ جب اس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقۃً اوصاف ذمیہ اسی کہنے

والے میں تھے جن کا عکس اس آئینۂ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اس کریہ بدنما شکل کو آئینہ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس لوث وغبار سے صاف ومنزہ ہے۔

یہ تو حدیث تھی جو بحکم یقولون من خیر قول البریۃ ۔ (وہ ساری مخلوق سے بہتر کا قول کہتے ہیں۔ان کا زبانی وظیفہ ہے اور دل کا وہی حال جو حدیث میں ارشاد فرمایا:

لا یجاوز تراقیھم۔

(ان کے حلق سے اسلام تجاوز نہیں کریگا۔)

اب فقہ کی طرف چلئے بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامۂ علمائے بلخ وبعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم احادیث مذکورہ پر نظر فرما کر اس حکم کو یونہی مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں۔

سید اسمٰعیل نابلسی شرح درروغرر مولیٰ خسرو میں فرماتے ہیں:

لو قال للمسلم کافر کان الفقیہ ابو بکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یکفر واتفقت ھذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الیٰ قولہ الخ (۱) ملخصا۔

اگر کسی نے مسلمان کو کافر کہا تو فقیہ ابوبکر اعمش اسے کافر قرار دیتے،اور مشائخ بلخ میں سے دوسرے علماء کافر نہیں کہتے۔اتفاقاً یہ مسئلہ بخارا میں پیش آیا اور بعض ائمہ بخارا نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا تو یہ جواب واپس بلخ گیا (یعنی کافر کہا جائے گا) تو جس جس فقیہ نے ابوبکر اعمش کے خلاف فتوی دیا تھا انہوں نے ان کے قول کی طرف رجوع کرلیا اھ ملخصا۔

رسالۂ علامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے:

فرجع الکل الی فتاویٰ ابی بکر البلخی وقالوا اکفر الشاتم ۔

تمام علماء نے ابوبکر بلخی کے اس فتوی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس طرح گالی دینے والے کو کافر قرار دیا۔

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے۔

وینبغی ان لا یکفر علی قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخارا ۔

ابو للیث اور بعض ائمہ بخارا کے قول پر مناسب یہ ہے کہ کافر نہ کہا جائے۔

اور مذہب صحیح معتمدہ ومرجح فقہائے کرام میں تفصیل ہے کہ اگر بطور سب ودشنام بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بیباکوں بے قیدوں کو خر بے لجام وسگ بے زنجیر کہیں کہ معنیٰ حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہو جائے گا۔فتاویٰ ذخیرہ وفصول عمادی وشرح درروغرروشرح نقایہ برجندی وشرح نقایہ قہستانی ونہر الفائق وشرح وہبانیہ علامہ عبدالبر ودرمختار وحدیقۂ ندیہ وجواہر اخلاطی وفتاویٰ عالمگیری وردالمحتار وغیرہا کتب معتمدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب مختار ومختار للفتویٰ ومفتی بہ ہے۔

علما فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔

**اقول:** و باللہ التوفیق ،توضیح اس دلیل کی علی حسب مرامھم (ان کے مقاصد کے مطابق) یہ ہے کہ کافر نہیں مگر وہ جس کا دین کفر ہے اور کوئی آدمی دین سے خالی نہیں۔نہ ایک شخص کے ایک وقت میں دو دین ہو سکیں۔

فان الکفر والاسلام علی طرفی النقیض بالنسبۃ الی الانسان لا یجتمعان ابدا ولا یرتفعان قال تعالیٰ اما شاکرا و اما کفورا ، وقال تعالیٰ ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ ۔

کیونکہ کفر اور اسلام ایک انسان کی بنسبت نقیض کی دو طرفوں پر ہیں، نہ تو یہ ہمیشہ جمع ہو سکتے ہیں اور نہ ہی مرتفع، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: یا وہ شاکر ہوگا یا کافر۔دوسرے مقام پر فرمایا: اور ہم نے ایک آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

اب جو یہ شخص مثلاً زید مؤمن کو کافر کہتا ہے اس کے یہ معنی ہوئے کہ اس کا دین کفر ہے اور زید واقع میں بیشک ایک دین سے متصف ہے جس کے ساتھ دوسرا دین ہو نہیں سکتا تو لاجرم یہ خاص اسی دین اسلام کو کفر بتارہا ہے جس سے زید اتصاف رکھتا ہے اور وہ دین نہیں مگر اسلام تو بالضرورۃ اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو دین اسلام کو کفر قرار دے قطعاً کافر۔

اب عبارات علماء سنئے، ہندیہ میں ہے:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات

ان کا ن ارا د الشتم و لا یعتقد ہ کا فر الا یکفر و ان کا یعتقد ہ کا فر اً فخا طبہ بھذ ا بنا ءً علی اعتقا دہ انہ کا فر یکفر کذ ا فی الذ خیر ۃ (۱) انتھی ۔ زا د الشا می عن النھر عن الذ خیر ۃ لا نہ لما اعتقد المسلم کا فرا فقد اعتقد دین الا سلا م کفر ا ۔

اس قسم کے مسائل میں فتویٰ کے لئے مختار یہ ہے کہ ان اقوال کا قائل اگر مراد گالی لیتا ہے اور اسے اعتقاداً کافرنہیں گردانتا تو وہ کافرنہیں اور اگر اسے اعتقاداً کافرگردانتے ہوئے کافر کہتاہے تو پھر یہ کفر ہوگا۔ کذافی الذخیرۃ انتھی ۔

شامی نے نہر کے حوالے سے ذخیرہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ کیونکہ وہ ایک مسلمان کوکافرمان رہاہے گویااس نے دین اسلام کوکفر گردانا ہے۔

درمختار میں ہے:

عز ر الشا تم بیا کا فر و ھل یکفر ان اعتقد المسلم کا فر انعم وا لا لا بہ یفتی ۔

یا کافر کے ساتھ گالی دینے والے پر تعزیر نافذ کی جائے گی، کیا وہ شخص کافر ہوگا جو مسلمان کوکافر گردانتا ہے؟ ہاں وہ کافر ہوگا۔اور اگر کافرنہیں گردانتا تو کافرنہیں، اسی پر فتویٰ ہے

علامہ ابراہیم اخلاطی نے فرمایا:

المختا ر للفتو ی فی جنس ھذ ہ المسا ئل ان القا ئل اذا ارا د بہ الشتم لا یکفر و اذا اعتقد کفر المخا طب یکفر لا نہ لما اعتقد المسلم کا فر ا فقد اعتقد ان دین الا سلا م کفر و من اعتقد ھذا فھو کا فر ۔

ان مسائل میں مختار اور مفتی بہ یہی ہے کہ اگر قائل نے اس سے گالی مراد لی تو کافرنہیں ہوگا اور جب مخاطب کوکافرجانے گا تو کافر ہوجائے گا۔کیونکہ جب اس نے ایک مسلمان کوکافر جاناتو گویااس نے دین اسلام کوکفر جانا اور جوایسی بات کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہوتا ہے۔

علامہ عبدالعلی نے شرح مختصر الوقایہ میں فرمایا:

قد اختلف فی کفر من ینسب مسلما الی الکفر ففی الفصو ل العما دیۃ اذا قا ل لغیر ہ یا کا فر کا ن الفقیہ ابو بکر الا عمش یقو ل یکفر القا ئل و قا ل

غیـره لا یکفر و المختا ر للفتو ی فی جنس هذ ه المسا ئل الخ (١) ذکر مثل ما مر عن الذ خیرة بنقل الهند یة و النهر معاً سوا ء بسوا ء ۔

اس شخص کے کفر کے بارے میں اختلاف ہے جس نے کسی مسلمان کی کفر کی طرف نسبت کی، فصول عمادیہ میں ہے جب کسی نے غیر کو یا کافر کہا تو فقیہ ابوبکر اعمش ایسے شخص کو کافر جانتے لیکن دیگر علماء کافر نہیں جانتے، اور مختار مفتی بہ ایسے مسائل میں یہ ہے الخ۔

گزشتہ عبارت کے مطابق ذخیرہ سے ہندیہ اور نہر دونوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

علامہ شمس الدین محمد نے جامع الرموز میں فرمایا:

الـمختا ر انه لو اعتقد هذ الخطا ب شتما لم یکفر و لو اعتقد المخا طب کـا فر ا کفر لا نه اعتقد الا سلا م کفر ا کما فی العما دی و ما فی الموا قف انه لم یکفر با لا جما ع ار ید به اجماع المتکلمین ۔

مختار یہ ہے کہ اگر اس خطاب سے گالی کا اعتقاد رکھتا ہے تو کفر نہیں اور اگر مخاطب کو کافر جانتا ہے تو کفر ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس نے اسلام کو کفر جانا ہے۔ جیسا کہ عمادی میں ہے ۔اور مواقف میں جو آیا ہے کہ وہ بالاجماع کافر نہیں تو اس سے اجماع متکلمین مراد ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

قـذف مسـلـمـا بیـا کا فر و ارا د الشتم و لا یعتقد ه کفر ا فا نه یعز ر و لا یکفر و لو اعتقد المخا طب کا فر ا کفر لا نه اعتقد الا سلا م کفر ا (٣)

اگر کسی نے کسی مسلمان کو یا کافر کہہ کر تہمت لگائی اور مراد گالی لی اور اسے کافر نہ جانا تو ایسی صورت میں اس پر تعزیر نافذ کی جائے گی مگر کافر نہ ہوگا۔ اور اگر مخاطب کو کافر جانا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اسلام کو کفر جانا۔

علامہ عبدالغنی شرح طریقۂ محمدیہ میں احکام سے ناقل:

الـمختـا ر للفتو ی (فذ کر عین ما مر عن البر جند ی و زا د ) و من اعتقد ان دین الا سلا م کفر کفر ۔

مختار للفتوی یہ ہے (پھر بعینہ وہی ذکر کیا جو برجندی سے گزرا ہے اور یہ اضافہ کیا) اور جس کا یہ اعتقاد ہو کہ دین اسلام کفر ہے وہ کافر ہوگیا۔

اس مذہب مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ کو سخت دقت کہ یہ قطعا اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتے اور اپنی تصانیف میں لکھتے اور اس پر فتوے دیتے ہیں تو باتفاق ہر دو مذہب ان کا کافر ہونا لازم اور ان کے پیچھے نماز ایسی جیسے کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو کے پیچھے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

مسلمانوں کو ناحق مشرک کہا تھا احادیث صحیحہ و مذاہب ائمۂ کرام وفقہاے عظام پر خود انھیں کے ایمان کے لالے پڑ گئے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چنداں اماں نداد کہ شب راسحر کند

ما ذااخا ضك يا مغرور فی الخطر حتی هلكت فليت النمل لم تطر

(تو نے دیکھا کہ پروانہ کے خون ناحق نے شمع کو اس طرح اماں نہیں سی کہ وہ رات کو سحر کردے) اے مغرور! کس چیز نے تجھے خطرے میں ڈال دیا حتی کہ تو ہلاک ہوا کاش چیونٹی نہ آڑتی مگر حاشاللہ ہم پھر بھی دامن احتیاط ہاتھ سے نہ دیں گے اور یہ ہزار ہمیں جو چاہیں کہیں ہم زنہار ان کو کفار نہ کہیں گے ہاں ہاں یوں کہتے ہیں اور خدا اور رسول کے حضور کہیں یہ لوگ آثم ہیں خاطی ہیں ظالم ہیں بدعتی ہیں ضال ہیں مضل ہیں غوی ہیں مبطل ہیں مگر ہیہات کافر نہیں مشرک نہیں اتنے بدراہ نہیں، اپنی جانوں کے دشمن ہیں عدواللہ نہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كفوا عن اهل لا اله الاالله لا تكفر و هم بذنب ،فمن اكفر اهل لا اله الا الله فهم الی الكفر اقرب (۱) اخرجه الطبر انی فی الكبير يسند حسن عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ۔

یعنی لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لا الہ الا اللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود کفر سے نزدیک تر ہے۔

اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ثلث من اصل الا يما ن الكف عمن قا ل لا اله الا الله و لا تكفر ه بذ نب

و لا تخرجه من الاسلام بعمل الحدیث۔ اخرجه ابو داؤد عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ۔

یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرۂ اسلام سے خارج نہ بتائیں۔الحدیث ۔اسے ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

الاسلام یعلو و لا یعلی ۔ اخرجه الدارقطنی و البیهقی و الضیاء عن عائذ بن عمرو المزنی رضی الله تعالیٰ عنه ۔

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں۔اسے دارقطنی ،بیہقی اور ضیاء مقدسی نے حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور مذکور کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لا تکفروا احدا من اهل القبلة ۔ اخرجه العقیلی عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه ۔

اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔اسے عقیلی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ہمیں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیثیں اور اپنے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

و لا تکفر احدا من اهل القبلة ۔

اہل قبلہ سے کسی کو ہم کافر نہیں کہتے۔

اور اپنے علمائے محققین کا فرمانا:

لا یخرج الانسان من الاسلام الا جحود ما ادخله فیه ۔

انسان کو اسلام سے کوئی چیز خارج نہیں کرسکتی مگر اس شئی کا انکار جس نے اسے اسلام میں داخل کیا تھا۔

یاد ہے اور جب تک تاویل وتوجیہ کی سب قابل احتمال ضعیف راہیں بھی بند نہ ہوجائیں

مدعی اسلام کی تکفیر سے گریز چاہئے، پھران چاروں حدیثوں میں بھی مثل احادیث اربعۂ سابقہ صلاح ودیانت طائفہ کے لئے پورا مرثیہ اورانہیں سے ظاہر کہ یہ مدعیان عمل بالحدیث کہاں تک ہوائے نفس کو پالتے اوراس کے آگے کیسی کیسی احادیث کوپس پشت ڈالتے ہیں، هذا ۔

و اقول يظهر للعبد الضعيف غفر الله تعالىٰ له ان ههنا فى كلمات العلماء اطلاقا فى موضع التقييد كما هو داب كثير من المصنفين فى غير ما مقام و انما محل الاكفار بالكفار المسلم اذا كان ذلك لا عن شبهة او تاويل و الا فلا فانه مسلم بظاهره و لم نؤمر بشق القلوب و التطلع الى اماكن الغيوب و لم نعثر منه على انكار شئي من ضروريات الدين فكيف يهجم على نظير ما هجم عليه ذلك السفيه هذا هو التحقيق عند الفقهاء الكرام ايضا يذعن بذلك من احاط بكلامهم و اطلع على مرامهم رحمة الله تعالىٰ عليهم اجمعين الا ترى ان الخوارج خذلهم الله تعالىٰ قد اكفروا امير المومنين و مولى المسلمين عليا رضى الله تعالىٰ عنه ثم هم عندنا لا يكفرون كما نص عليه فى الدر المختار و البحر الرائق و رد المحتار و غيرها من معتبرات الاسفار و اما ما مر من تقرير الدليل على التكفير فانت تعلم ان لازم المذهب ليس بمذهب و اما م الاحاديث فمؤولة عند المحققين كما ذكره الشراح الكرام ۔

اقول و من ادل دليل عليه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحديث المار فهو الى الكفر اقرب فلم يسم كافرا وانما قربه الى الكفر لان الاجتراء على الله تعالىٰ او بمثل ذلك قد يكون بريد الكفر و العياذ بالله رب العلمين و لا حول و لا قوة الا بالله العلى العظيم ۔

میں کہتا ہوں عبد ضعیف، اللہ تعالٰی اس کی بخشش فرمائے، پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ یہاں مقام تقیید میں عبارات علماء میں اطلاق ہے جیسا کہ کسی مقام پر اکثر مصنفین کا یہی طریقہ دیکھا گیا ہے کسی کو کسی مسلمان کے کافر قرار دینے پر اس وقت کافر قرار دیا جاسکتا ہے جب اس میں کوئی تاویل وشبہہ نہ ہو ورنہ اگر ایک وہاں شبہ ہوسکتا ہو تو کافر نہیں ہوگا کیونکہ جب وہ بظاہر مسلمان ہے تو ہم دل پھاڑ کر دیکھنے اور امور غیبیہ پر مطلع ہونے کے پابند نہیں اور نہ ہی ہم اس

کے کسی ایسے عمل پر مطلع ہوئے ہیں جو ضروریات دین کے انکار میں سے ہو اور ہم اس طرح اس پر حملہ آور کیسے ہو سکتے جس طرح وہ بیوقوف کسی دوسرے پر ہوا ہے، فقہاء کرام کی یہ تحقیق ہے نیز ہر اس شخص کو بھی اس بات کا اذعان حاصل ہو جائے گا جس نے فقہاء رحمہ اللہ علیہم اجمعین کے کلام کا احاطہ کیا اور ان کے مدعا سے آگاہ ہوا ہو کیا آپ نہیں جانتے کہ خوارج نے (اللہ انہیں رسوا کرے) امیر المومنین مولائے مسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر قرار دیا پھر وہ ہمارے نزدیک کافر نہیں، جیسا کہ اس پر درمختار، بحر الرائق، ردالمحتار اور دیگر معتبر کتب میں تصریح ہے، اور جو تکفیر پر تقریر دلیل گزری ہے، آپ جانتے ہیں لازم مذہب، مذہب نہیں ہوتا، رہا معاملہ احادیث کا تو وہ محققین کے ہاں مؤول ہیں اپنے ظاہر پر نہیں جیسا کہ شارحین کرام نے ذکر کیا ہے۔

**اقول:** (میں کہتا ہوں) سب سے قوی دلیل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزشتہ ارشاد گرامی ہے کہ وہ کفر کے زیادہ قریب ہے، آپ نے اسے کافر نہیں فرمایا قریب کفر فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے سامنے جرأت و دلیری ہے کیونکہ ان جیسے الفاظ سے بعض اوقات کفر مراد ہوتا ہے۔ رب العلمین اپنی پناہ عطا فرمائے۔

خیر تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ یہ حضرات غیر مقلدین وسائر اخلاف طوائف نجدیہ مسلمانوں کو ناحق کافر و مشرک ٹھہرا کر ہزار ہا کا برائمہ کے طور پر کافر ہو گئے اس قدر مصیبت ان پر کیا کم ہے۔ والعیاذ باللہ سبحنہ و تعالیٰ۔

علامہ ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

انہ یصیر مرتدا علی قول جماعہ و کفی بھذا خسارا و تفریطا،

ایک جماعت کے قول کے مطابق یہ مرتد ہو گیا اور یہ خسارے اور کمی میں کافی ہے۔

تو بحکم شرع ان ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم۔ اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔

فی الدرالمختار عن شرح الوھبانیۃ للعلامۃ حسن الشرنبلالی ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل و النکاح فاولادہ او لاد زنی و ما فیہ خلاف یؤمر با لا ستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح۔

درمختار میں علامہ حسن شرنبلالی کی شرح الوہبانیہ کے حوالے سے ہے جس سے بالاتفاق کفرلازم آئے اسکی وجہ سے ہرعمل باطل، اسی طرح نکاح باطل، اور اسکی اولاد زنا کی اولاد ہوگی اور جس کے کافر ہونے میں اختلاف ہواس پر استغفار، توبہ اور تجدید نکاح کا حکم کیاجائے۔(ت)

اہل سنت کو چاہئے ان سے بہت پرہیز رکھیں، ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں، اپنے معاملات میں انھیں شریک نہ کریں، ہم اوپر احادیث نقل کرآئے کہ اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت ومخالطت سے ممانعت آئی ہے اور بیشک بدمذہب آگ ہیں اور صحبت مؤثر اور طبیعتیں سراقہ اور قلوب منقلب۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسک و نافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیك و اما ان تبتاع منه و اما ان تجد منه ریح طیبة و نافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك و اما ان تجد منه ریحا خبیثة۔(۳) رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه۔

نیک ہم نشین اور بدجلیس کی مثال یونہی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونک رہاہے مشک والا یا تو تجھے مشک ہبہ کریگا یا تو اس سے خریدیگا، اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آے گی، اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ اسے بخاری ومسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیران لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانه۔(۱) رواہ عنه ابوداود و النسائی۔

یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ اسے ابوداود اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حاصل یہ کہ اشرار کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ و العیاذ باللہ

تعالیٰ ۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

انما سمی القلب من تقلبه انما مثل القلب مثل ریشة با لفلا ة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الریاح ظهر البطن ۔رواہ الطبر انی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه و لفظه عند ابن ماجة مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة اسناده جید ۔

دل کو قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے لپٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

اسے طبرانی نے المعجم میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت کیا۔

اور اس روایت کے الفاظ ابن ماجہ میں یوں ہیں:

دل کی مثال اس پر کی طرح ہے جسے ہوائیں جنگل میں پلٹ دے رہی ہوں ۔اس کی سند جید ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اعتبرو الا رض بـا سـما ئها و اعتبر و االصاحب با لصا حب (٤) اخر جه ابـن عـد ی عـن ابـن مسعو د ر ضی الله تعا لیٰ عنه مر فو عا و البیهقی فی الشعب عنه مو قو فا و له شوا هد بها یر تقی الی در جة الحسن ۔

زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کرو اور آدمی کو اس کے ہمنشین پر۔اسے ابن عدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اور بیہقی نے انہی سے موقوفاً روایت کیا ہے، اس روایت کے شواہد موجود ہیں جن کی وجہ سے اسے حسن کا درجہ حاصل ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ایـا ك و قـر یـن السو ء فا نك تعرف (١) روا ہ ابن عسا کر عن انس بن ما لك ر ضی الله تعا لیٰ عنه ۔

برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی سے پہچانا جائے گا۔اسے عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست وبرخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جا نتے ہیں، اور بدمذہبوں سے محبت تو زہر قاتل ہے اس کی نسبت احادیث کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جو خطر عظیم آیا سخت ہولناک ہے ہم نے وہ حدیثیں اپنے رسالہ " المقا لة المسفرة عن احکا م بد عة المکفر ة " میں ذکر کیں، بالجملہ ہر طرح ان سے دوری مناسب، خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے تو احتراز واجب، اوران کی امامت پسند نہ کرے گا مگر دین میں مداہن یا عقل سے مجانب۔

امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سر کم ان تقبل صلا تکم فلیؤ مکم خیا رکم۔

اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔

حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سر کم ان تقبل صلا تکم فلیؤ مکم خیا رکم فا نھم و فد کم فیما بینکم و بین ر بکم۔

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تم میں اور تمہارے رب میں۔

دارقطنی وبیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اجعلو ا ائمتکم خیا ر کم فا نھم و فد کم فیما بینکم و بین ربکم۔

اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے۔

اقو ل : والا حا دیث و ان ضعفت فقد تا ئید ت اذ عن ثلثة من الصحا بة و ر د ت علیھم جمیعاً رضوا ن المولیٰ جل و علا و تقد س و تعا لیٰ۔

میں کہتا ہوں: یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں مگر یہ تائید کررہی ہیں کیونکہ یہ تین صحابہ سے مروی ہیں جن پر اللہ جل وعلاو تقدس تعالٰی کی رضا وارد ہے۔

الحمد للہ کہ یہ موجز تحریر سلخ ذی القعدہ میں شروع اور چہارم ذی الحجہ روز جاں افروز دوشنبہ ۱۳۰۵ ہجریہ قدسیہ علیٰ صا حبھا الف الف صلاۃ و تحیۃ کو بدر سمائے اختتام ہوئی ۔و صلی اللہ تعا لیٰ علی خا تم النبیین بد ر سما ء المر سلین محمد و الہ و الا ئمۃ المجتھد ین و المقلد ین لھم با حسا ن الی یو م الدین و الحمد للہ رب العلمین و اللہ تعا لیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۷۰۹/۶ تا ۷۲۱)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ النبا

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۳۸﴾ یوم یقوم الروح والملٰئکۃ صفًا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابًا۔☆**

جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن جریر اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی:

الروح ملک فی السماء السابعۃ واعظم من السمٰوٰت و من الجبال و من الملئکۃ یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحۃ یخلق اللہ من کل تسبیحۃ ملکا من الملٰئکۃ یجئی یوم القیٰمۃ صفا وحدہ۔

یہ روح فرشتہ آسمان ہفتم میں ہے وہ آسمانوں اور پہاڑوں اور سب فرشتوں سے اعظم ہے، وہ روزانہ بارہ ہزار تسبیحیں کرتا ہے۔ اللہ عزوجل ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بناتا ہے یہ روح (فرتہ) روز قیامت اکیلا ایک صف ہوگا۔

معالم التنزیل میں بروایت عطاء ابن ابی رباح سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں ہے: الروح ملک من الملئکۃ ما خلق اللہ تعالٰی مخلوقا اعظم منہ فاذا کان یوم القیٰمۃ قام وحدہ صفا و قامت الملائکۃ کلھم صفا واحدا فیکون اعظم خلقۃ مثلھم۔ روح ایک فرشتہ ہے اللہ تعالٰی نے کوئی مخلوق جسم میں اس سے بڑی نہ بنائی، جب قیامت کا دن ہوگا وہ اکیلا ایک صف، تو اس کی جسامت ان سب کے برابر ہوگی۔ (فتاوی رضویہ جدید ۹/۲۰۳)

# سورۃ النازعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۵〉فالمدبرٰت امرًا۔☆

پھر کام کی تدبیر کریں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صفت بھی بالذات ذات الٰہی جل وعلا کی ہے۔قال تعالیٰ : ید بر الأمر۔

حالانکہ حدیث میں فرمایا:

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:فی قولہ تعالیٰ :فالمدبرات امرا' ھم الملائکۃ و کلوا بامور عرفھم اللہ تعالیٰ العمل بھا ،قال عبدالرحمن بن سابط : یدبرالامر فی الدنیا اربعۃ ،جبریل ،ومیکائیل ،وملک الموت ،واسرافیل ،علیھم السلام ،اما جبرئیل فمؤکل بالوحی والبطش وھزم الجیوش واما میکائیل فمؤکل بالمطر والنبات والارزاق ،واما ملک الموت فمؤکل بقبض الانفس ،واما اسرافیل فھو صاحب الصورولاینزل الا لامر عظیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مدبرات امر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کیے گئے ہیں جنکی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی،عبدالرحمٰن بن سابط نے فرمایا: دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں ،جبرئیل ،میکائیل ،عزرائیل ،اوراسرافیل علیہم السلام ۔جبرئیل تو وحی الٰہی ،ہواؤں اور لشکروں پر موکل ہیں،کہ ہوائیں چلانا ،لشکروں کو فتح شکست دینا ان سے متعلق ہے۔میکائیل باراں اور روئیدگی پر مقرر ہیں،کہ مینھ برساتے اور درخت وگھاس اور کھیتی اگاتے ہیں۔عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں۔اسرافیل صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں اور زمین پر کوئی عظیم حکم لیکر اترتے ہیں۔علیہم الصلوۃ والسلام۔

(الامن والعلی ۱۵)

اللہ اکبر، قرآن عظیم وہابیہ پر ایک سے ایک سخت آفت ڈالتا ہے۔

حدیث میں فرمایا: القرآن ذو وجوہ۔

قرآن متعدد معانی رکھتا ہے۔

رواہ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علما فرماتے ہیں قرآن عظیم اپنے ہر معنی پر حجت ہے۔

ولم یزل الائمۃ یحتجون بہ علی وجوہ و ذلک من اعظم وجوہ اعجازہ و قد حققنا ہذا المرام فی رسالتنا الزلال لانقی من بحر سبقۃ الاتقی ۔

## اولیائے کرام بعد انتقال تمام عالم میں تصرف کرتے اور کاروبار جہاں کی تدبیر فرماتے ہیں

اب اسی آیہ کریمہ کے دوسرے معنی لیجئے تفسیر بیضاوی شریف میں ہے:

او صفات النفوس الفاضلۃ حال المفارقۃ فانہا تنزع الابدان عرفا ای نزعا شدیدا من اغراق النازع فی القوس فتنشط الی عالم الملکوت و تسبح فیہ فتسبق الی حظائر القدس فتصیر لشرفہا و قوتہا من المدبرات ۔

یعنی یا ان آیات کریمہ میں اللہ عزوجل ارواح اولیاء کرام کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی ہیں کہ جسم سے بقوت تمام جدا ہو کر عالم بالا کی طرف سبک خرامی اور دریائے ملکوت میں شناوری کرتی حظیر ہائے حضرت قدس تک جلد رسائی پاتی پس اب وہ اپنی بزرگی وطاقت کے باعث کاروبار عالم کے تدبیر کرنے والوں سے ہوجاتی ہیں۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ اولیائے کرام بعد وصال عالم میں تصرف کرتے اور اس کے کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں۔ فللہ الحجۃ البالغۃ

علامہ احمد بن محمد شہاب خفاجی عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی و امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس معنی کی تائید میں نقل کرکے فرماتے ہیں:

ولذا قیل اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اصحاب القبور الا

انہ لیس بحدیث کما توہم و لذااتفق الناس علی زیارۃمشاہدۃ السلف والتوسل بھم الی اللہ تعالیٰ و ان انکرہ بعض الملاحدۃ فی عصرنا والمشتکی الیہ ھو اللہ ۔

یعنی اس لئے کہا گیا کہ جب تم کاموں میں متحیر ہوتو مزارات اولیاء سے مدد مانگو مگر یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا، اوراسی لئے مزارات سلف صالحین کی زیارت اورانہیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اگر چہ ہمارے زمانے میں بعض ملحد بیدین لوگ اس کے منکر ہوئے اورخدا ہی کی طرف ان کے فساد کی فریاد ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ہاں میں نے کہا تھا یہ صفت حضرت عزت کی ہے نہیں نہیں یہ خاص صفت اسی کی ہے رب عزوجل فرماتا ہے:

قل من یرزقکم من فی السماء والارض و من یملك السمع والابصار و من یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی و من یدبر الامر فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون ۔

اے نبی ان کافروں سے فرمادو وہ کون ہے جو تمہیں آسمانوں وزمین سے رزق دیتا ہے یا کون مالک ہے کان اورآنکھ کا، اورکون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اورنکالتا ہے مردے کو زندہ سے اورکون تدبیر کرتا ہے کام کی اب کہہ دیں کہ اللہ تو فرما پھر ڈرتے کیوں نہیں۔

قرآن عظیم خود ہی فرماتا ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کے لئے ایسی خاص ہے کہ کافرو مشرک تک اس کا اختصاص جانتے ہیں ان سے بھی پوچھو کہ کام کی تدبیر کرنے والا کون ہے تو اللہ ہی کو بتائیں گے دوسرے کا نام نہ لیں گے اورخود ہی اس صفت کو اپنے مقبول بندوں کے لئے ثابت فرماتا ہے، قسم ان محبوبان خدا کی جو عالم میں تدبیر وتصرف کرتے ہیں ایمان سے کہنا وہابیت کے دھرم پر قرآن عظیم شرک سے کیوں کر بچا۔

## سوسوالوں کا ایک جواب

اے ناپاک طائفے کی سنگت والو جب تک ذاتی وعطائی کے فرق پر ایمان نہ لاؤ گے کبھی قرآن وحدیث کے قہروں سے پناہ نہ پاؤ گے اوراس پر ایمان لاتے ہی یہ تمہاری شرکیات

کے راگ متعلقہ تدبیر وتصرف واستمداد واستعانت ودافع البلاء وحاجت روادمشکل کشاوعلم و غیب وندا وغیرہا سب کافور ہوجائیں گے اور اللہ تعالٰی کے مبارک منصور بندے آنکھوں دیکھے منصور نظر آئیں گے۔ الا ان حزب اللہ ہم الغالبون ۔

(الامن والعلی ۸۵ تا ۸۷)

## ﴿۴۰﴾ واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوٰی۔☆

اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سارا مجاہدہ اس آیت کریمہ میں جمع فرما دیا ہے۔ یہی جہاد اکبر ہے۔

حدیث میں ہے۔ جہاد کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا:

رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر ۔

ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔

ایک صاحب کو انار کی خواہش میں تیس برس گزر گئے اور نہ کھایا اس کے بعد خواب میں زیارت حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ فرماتے ہیں:

WWW.NAFSEISLAM.COM

ان لنفس علیک حقا ۔

تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے۔

صبح اٹھے انار کھایا۔ اب نفس نے دودھ کی خواہش کی، فرمایا تیس برس خواہش کر پھر شاید حضور تشریف لائیں اور فرمائیں۔ اس سے یہی بہتر ہے کہ صبر کر فوراً خلش دور ہوگئی۔

اس وقت کی خواہش یا تو نفسانی ہوا کرتی یا شیطانی۔ جس کے دو امتیاز سہل ہیں: ایک یہ کہ شیطانی خواہش میں جلدی کا تقاضا ہوتا ہے کہ ابھی کرلو اور نفس کو ایسی جلدی نہیں ہوتی۔ دو سری یہ کہ نفس اپنی خواہش پر جما رہتا ہے جب تک پوری نہ ہو اسے بدلتا نہیں۔ اسے واقعی اسی شئی کی خواہش ہے اگر شیطانی ہے تو ایک چیز کی خواہش ہوئی وہ نہ ملی دوسری چیز کی ہوگئی، وہ نہ ملی تیسری کی ہوگئی۔ اس واسطے کہ اس کا مقصد گمراہ کرنا ہے خواہ کسی طور پر ہو۔

ایک صاحب کسی بزرگ کے یہاں آئے دیکھا کہ پانی پینے کا گھڑا دھوپ میں رکھا ہے، انہوں نے کہا کہ پانی دھوپ میں رکھا رہا گرم ہوگیا ہوگا، فرمایا: صبح تو سایہ ہی تھا پھر دھوپ آگئی

، میں نے اللہ سے شرم کی کہ نفس کی خاطر قدم اٹھاؤں۔

حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزہ تھا، طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کے لئے آب خورہ میں رکھ دیا تھا، عصر کے مراقبہ میں تھے، حوران بہشتی نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا، جو سامنے آتی اس سے دریافت فرماتے تو کس کے لئے ہے، وہ ایک بندۂ خدا کا نام لیتی، ایک آئی اس سے پوچھا اس نے کہا میں اسکے لئے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے، فرمایا: اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزہ کو گرادے، اس نے گرادیا۔ اس کی آواز سے آنکھ کھل گئی دیکھا تو وہ آب خورہ ٹوٹا پڑا ہے۔

دو فرشتے آپس میں ملے، ایک نے پوچھا کہاں جاتے ہو دوسرے نے کہا فلاں عابد کے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے اور وہ پیا چاہتا ہے مجھے حکم ہے کہ جاکر پر ماروں اور گرادوں اور تم کہاں جاتے ہو کہا ایک فاسق دیر سے دریا میں بنچھی ڈالے بیٹھا ہے اور مچھلیاں نہیں پھنستیں، مجھے حکم ہے جاؤں اور پھانس دوں۔

(اسی تذکرہ میں ارشاد فرمایا) اگر چالیس دن گزر جائیں کہ کوئی علت یا قلت یا ذلت نہ ہو تو خوف کرے کہ کہیں چھوڑ نہ دیا گیا۔ حدیث میں ہے جب کوئی مقبول بندہ رب عزوجل کی طرف اپنی کسی حاجت کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے، جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ارشاد ہوتا ہے۔ اے جبرئیل اس کی حاجت رہنے دے کہ مجھے اس کا گڑگڑانا اور میری طرف منہ اٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب کوئی فاسق اپنی حاجت کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ اے جبرئیل اس کی حاجت جلد روا کردے کہ مجھے اپنی طرف اس کا منہ اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

اس حدیث میں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام حاجت روا ہیں۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت روا و مشکل کشا و دافع البلا ماننے میں کسی مسلمان کو تامل ہوسکتا ہے؟ وہ تو جبرئیل کے بھی حاجت روا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

(الملفوظ ۱/۱۰۰ تا ۱۰۲)

# سورۃ التکویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

## ﴿۱۵﴾ فلا اقسم بالخنس.☆

تو قسم ہے ان کی جو الٹے پھریں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ان کے وقوف، استقامت اور رجعت کا بیان ہے کہ سیدھے چلتے ہیں پھر ٹھہر جاتے ہیں، پھر پیچھے ہٹتے ہیں پھر ٹھہر جاتے ہیں، پھر پیچھے ہٹتے ہیں پھر ٹھہر جاتے ہیں پھر سیدھے ہو جاتے ہیں، اسی لئے ان کو متحیرہ کہتے ہیں۔

ابن ابی حاتم تفسیر میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے " فلا اقسم با لخنس " کی تفسیر میں روای۔

قال خمسة النجم زحل و عطارو المشتری والمریخ و زهرة لیس فی الکواکب شئی یقطع المجرة غیرها۔

یعنی ثوابت میں جو کہکشاں پر ہیں وہ وہیں ہیں جو اس کے ادھر ادھر ہیں وہ وہیں ہیں ان کی حرکت طبعیہ خفیفہ خفیہ ایسی نہیں کہ ابھی کہکشاں سے ادھر تھے چند ہی مدت میں اس پار چلے گئے یہ شان انہیں پانچ نجوم کی ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۱۷۰)

## ﴿۲۴﴾ وما هو علی الغیب بضنین.☆

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفسیر معالم وخازن میں اس آیت کے تحت ہے:

یقول انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا تیه علم الغیب فلا یبخل به علیکم بل یعلمکم ۔

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے، وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے، تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔

(خالص الاعتقاد۔۱۴)

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الانشقاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۱۸﴾ والقمر اذا اتسق۔☆

اور چاند کی جب پورا ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں:

بعض از خواص اولیاء اللہ راکہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمی گردد واویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمانید وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند ومی یابند۔

نیز تفسیر عزیزی میں ہے: سوختن گویا روح را بے مکان ساختن است ودفن کردن گویا مسکن برائے روح ساختن است بنا برایں از اولیائے مدفونین ودیگر مومنین انتفاع واستفادہ جاری است وآنہارا افادہ واعانت نیز متصور۔

نیز اسی میں تفسیر سورۃ مطففین میں ہے:

مقام علیین بالائے ہفت آسمان است وپائین آں متصل بسدرۃ المنتہٰی وبالائے آں متصل بہ پائے عرش مجید وارواح نیکاں بعد از قبض در آنجا میرسند ومقربان یعنی انبیاء واولیاء درآں مستقرمی مانند وعوام صلحارا برحسب مراتب در آسمان دنیا ویا درمیان آسمان وزمین یا در چاہ زم زم قرار می دہند وتعلق قبر نیز، ایں ارواح را باشد کہ بحضور زیادت کنندگان واقرب ودیگر دوستاں بر قبر مطلع ومستانس می گردند زیرا کہ روح را قرب وبعد مکانی مانع ایں دریافت نمی شود و

مثال آں در وجود انسانی روح بصری است کہ ستارہائے ہفت آسمان دروں چاہ رامی تواند دید"۔

حیات شہدا قرآن عظیم سے ثابت ہے اور شہدا سے علماء افضل۔ حدیث میں ہے روز قیامت شہدا کا خون اور علما کی دوات کی سیاہی تولے جائیں گے، تو علماء کی دوات کی سیاہی شہدا کے خون پر غالب آئے گی۔ اور علماء سے اولیاء افضل ہیں تو جب شہدا زندہ ہیں اور فرمایا کہ انہیں مردہ نہ کہو تو اولیاء بدرجہا ان سے افضل ہیں ضروران سے بہتر حی ابدی ہیں۔

قران عظیم کے ایجازات میں یہ بھی ہے کہ امر ارشاد فرماتے ہیں: اور اس سے اسکے امثال اور اس سے اشد پر دلالت فرمادیتے ہیں جیسے۔ لا تقل لهما اف و لا تنهر هما ۔

ماں باپ کو ہوں کہنے سے ممانعت فرمائی جو کچھ اس سے زیادہ ہو وہ خود ہی منع ہو گیا۔ اور یہیں دیکھئے حیات شہداء کی تصریح فرمائی اور حیات انبیاء کا ذکر نہیں کہ اعلیٰ خود ہی مفہوم ہو جائے گا۔ اس دلالت النص میں اولیاء بلاشبہ داخل۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۴۲/۱۱۔۴۳)

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الاعلیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

## ﴿۱۳﴾ثم لایموت فیہا ولایحیٰ۔☆

پھر نہ اس میں مرے اور نہ جیئے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا ہے۔

قال تعالیٰ:

فر ب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم ان تقول۔

اور عرب بلکہ تمام عرب وعجم کا محاورہ ہے کہ ایسی کرب شدید اور مصیبت مدید کی زندگی کو یونہی کہتے ہیں کہ نہ جیتے ہیں نہ مرتے نہ مردوں میں نہ زندوں میں۔

لا حی فیر جی و لا میت فیر ثی۔

اس کا بیان دوسری آیت کریمہ میں ہے:

یا تیہ المو ت من کل مکا ن وما ھو بمیت۔

اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں۔

تو یہ یا تیہ المو ت من کل مکا ن بہ ولا یحیی ہوا اور ما ھو بمیت یہ لا یمو ت فیہا ہوا۔ اور موت وحیات نقیضین نہیں کہ انسان نہ موت ہے نہ حیات بلکہ ان میں تقابل تضاد ہے اگر موت وجودی ہے اور عدم وملکہ اگر عدمی۔

و الاو ل ھو الصحیح عندی لظا ھر قو لہ تعا لیٰ خلق المو ت و الحیا ت ولحد یث ذبح الکبش یو م القیٰمۃ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۱۸۶)

﴿۱۵﴾وذکراسم ربه فصلیٰ۔☆

اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

## ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے ثابت کہ پہلے تکبیر تحریمہ کہی پھر نماز پڑھی۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸۶/۵)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورة الغاشية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**〈۶〉لیس لھم طعام الا من ضریع ۔☆**

ان کے لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے

**〈۷〉لا یسمن ولا یغنی من جوع .☆**

کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معجم کبیر میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جورکابی اور اپنی انگلیاں چاٹے اللہ تعالیٰ دنیاو آخرت میں اس کا پیٹ بھرے یعنی دنیامیں فقروفاقہ سے بچے اور قیامت کی بھوک سے محفوظ رہے، دوزخ سے پناہ دیا جائے کہ دوزخ میں کسی کا پیٹ نہ بھرے گا، اس میں وہ کھانہ ہے کہ

لا یسمن و لا یغنی من جوع نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے۔

والعیاذ باللہ ۔

(فتاوی رضویہ جدید۲/۵۷)

# سورۃ البلد

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۱﴾ لآاقسم بھٰذا البلد۔☆**

مجھے اس شہر کی قسم۔

**﴿۲﴾ وانت حل بھٰذا البلد۔☆**

کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس قسم میں اس قسم (یعنی حضور کی حیات مقدس کی قسم) سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے جس طرح امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرف اشارہ کیا، کہ عرض کرتے ہیں، میرے ماں باپ حضور پر قربان یارسول اللہ! اللہ عزوجل کے نزدیک حضور کا مرتبہ اس حد کو پہونچا کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی۔

نسیم کی دلکشا عبارت یہ ہے:

قد قا لو ا ان ھذا القسم اد خل فی تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه و سلم من القسم بذا ته و بحیا ته کما اشا ر الیه عمر رضی الله تعا لیٰ عنه بقو له بابی انت و امی یا رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم قد بلغت من الفضیلة عند ه ان اقسم بترا ب قد میك فقا ل لا اقسم بھذا البلد ـ (۱)

(۱) نسیم الریاض شرح شفا باب اول الفصل الرابع فی قسمہ تعالیٰ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱/۱۹۶

مفسرین نے تحریر کیا ہے کہ آپ کے شہر کی قسم، آپ کی ذات اور عمر کی قسم سے زیادہ تعظیم پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ اس کی طرف حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان الفاظ کے ساتھ اشارہ دفرمایا: یارسول اللہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے یہاں اتنے عظیم المرتبت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مبارک قدموں کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا ہے:

ہیں کہ باری تعالیٰ حضور کے خاک پا کی قسم اٹھائے، لیکن اگر اس کی حقیقت کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی پوشیدگی وغبار نہیں وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی شی کی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ شئی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے عظیم ہے بلکہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ اس چیز کو وہ شرف وعظمت نصیب ہو جائے جس کی وجہ سے عام لوگوں پر اس کا امتیاز قائم ہو اور لوگ محسوس کریں کہ یہ شئی بہ نسبت دوسری چیزوں کے نہایت عظیم ہے نہ کہ وہ معاذ اللہ بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے عظیم ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۵/۵۵۷۔۵۵۸)

**عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بابی انت و امی یا رسول اللہ! قد بلغ من فضلك عند اللہ ان اقسم بحیاتك دون سائرالانبیاء، و لقد بلغ من فضلك عندہ ان اقسم بتراب قدمیك فقال: لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، بے شک حضور کی بزرگی خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی، اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کو ٹھہری کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے قسم اس شہر کی جس میں اے محبوب! تم قیام پذیر ہو۔

کیونکہ یہ اس کا اپنا کلام ہے ثنا اور دعا نہیں بلکہ خبر دینا ہے۔

اور اگر ایسا نہ تھا تو نماز فاسد نہ ہوگی کہ یہ جملہ آیہ کریمہ کا ٹکڑا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: فقال لھم رسول اللہ ناقة اللہ و سقیھا۔ (۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے تو ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ناقہ اور اس کی پینے کی باری سے بچو۔

بحرالرائق ودرمختار وغیرہما میں ہے:

لو جری علی لسانہ نعم ان کان ھذاالرجل یعتاد فی کلامہ نعم تفسد صلوٰتہ و ان لم یکن عادۃ لہ لا تفسد لان ھذہ الکلمة فی القرآن فتجعل منہ۔

اگر کسی کی زبان پر لفظ نعم جاری ہو گیا تو اگر وہ آدمی ایسا ہے جو اپنے کلام میں لفظ نعم کو اکثر لاتا رہتا ہے تو نماز فاسد ہوگی اور اگر اس کلمہ کو ذکر کرنا اس کی عادت نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ کلمہ قرآن پاک میں موجود ہے۔ لہٰذا اسے کلام کو بجائے قرآن عظیم کا حصہ ہی سمجھا جائے گا۔

اور سجدۂ سہو کی کسی حالت میں حاجت نہیں مگر یہ کہ صورت اخیرہ پائی گئی ہو جس میں جواز نماز ہے اور بوجہ سہو اتنی دیر تک چپکا کچھ سوچتا رہا ہو جس قدر دیر میں ایک رکن ادا ہو سکتے تو اس سکوت کے باعث سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ کما فی التنویر۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/۳۲۶۔۳۲۷)

تیرے روئے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔

ما ودعك ربك وما قلىٰ ۔

نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔ اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے۔ اس مہر ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں۔ اور حسد وعناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں۔ مگر یہ خبر نہیں کہ۔

وللآخرة خير لك من الاولىٰ ۔

بیشک آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔ وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ ان آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ کسی بشر یا ملائک کے خطرے میں آئیں جن کا اجمال یہ ہے۔

ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ ۔

قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم جلیل کثیر جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں کیا تیرے پہلے احوال انھوں نے نہ دکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے۔ الم يجدك يتيما فاوىٰ ۔ (الی آخر السورۃ)

(تجلی الیقین ۴۷۔۴۸)

(۴) بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات وصفات وفضائل وکمالات کبھی زوال پذیر نہیں بلکہ مترقی ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: وللاخرة خير لك من الاولىٰ ۔

یہاں کسی عاقل مسلم کی یہ مراد نہیں ہوسکتی کہ حرکت وانتقال منتفی ہے نہ کوئی مسلمان اس کی نفی کریگا کہ تصدیق وعدہ الٰہیہ کیلئے جو ایک آن کیلئے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو طریان موت ہو کر معا حیات حقیقی ابدی روحانی جسمانی بخشی جاتی ہے یہ حضور کیلئے نہ ہوئی بلکہ اس سے حضور کی برزخ میں حیات ابدی اور فضائل اقدس میں ترقی دوامی مراد ہوگی بلاشبہ اس تصدیق ووعدہ کے بعد سب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کیلئے ابدیت ذات حاصل ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الا نبیا ء احیا ء فی قبو رھم یصلو ن ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ حر م علی الا ر ض ان تا کل اجسا د الانبیا ء فنبی اللہ حی یر ز ق

باوصف قرب معنیٰ صحیح مسلمان کے کلام کو معنیٰ قبیح بلکہ کفر صریح پر حمل کرنا مسلمان کا کام نہیں۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۵۱)

(۵) دیلمی مسند الفردوس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی جب یہ آیت اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذن لا ار ضی و وا حد من امتی فی النا ر ۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہون گا اگر میرا ایک امتی بھی دوذخ میں رہا اللھم صل و سلم و با رك علیه ۔

طبرانی اوسط اور بزار مسند میں اس جناب مولیٰ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اشفع لا متی حتی ینا دینی ر بی ارضیت یا محمد فا قول ای رب ر ضیت ۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہو جا۔ میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۱۳۴)

## ﴿۱۱﴾ واما بنعمة ربک فحدث۔☆

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ولادت اقدس حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام نعمتوں کی اصل ہے، تو اس کے خوب بیان واظہار کا نص قطعی قرآن سے ہمیں حکم ہوا اور بیان واظہار مجمع میں بخوبی ہوگا تو ضرور چاہئے کہ جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جا ئے اسی کا نام مجلس میلاد ہے علی ہذا القیاس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر مسلمان کا

ایمان ہے اوراس کی خوبی قرآن عظیم سے مطلقاً ثابت۔

قال تعالیٰ: انا ارسلنٰك شاهدا و مبشرا و نذيرا ـ لتؤ منوا بالله و رسوله و تعزروه و توقروه ـ

ترجمہ: اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا تا کہ اے لوگو تم خدا اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم کرو۔

قال تعالیٰ:

و من يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب ـ

ترجمہ: جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ بیشک دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

قال و من يعظم حرمٰت الله فذلك خير عند ربه ـ

ترجمہ: جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو یہ بہتر ہے اس کے لئے اس کے رب کے یہاں، پس بوجہ اطلاق آیات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم جس طریقے سے کی جائے حسن ومحمود رہے گی اور خاص خاص طریقوں کے لئے ثبوت جداگانہ درکار نہ ہوگا۔

ہاں اگر کسی خاص طریقے کی برائی بالتخصیص شرع سے ثابت ہو جائے گی تو وہ بیشک ممنوع ہوگا جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا یا جانوروں کو ذبح کرتے وقت بجائے تکبیر حضور کا نام لینا اسی لئے علامہ ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں:

تعظيم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بجميع انواع التعظيم التى ليس فيها مشاركة الله تعالىٰ فى الالوهية امر مستحسن عند من نور الله ابصارهم ـ

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم تمام اقسام کے ساتھ جن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ الوہیت میں شریک کرنا نہ ہو ہر طرح امر مستحسن ہے ان کے نزدیک جن کی آنکھوں کو اللہ نے نور بخشا ہے، پس یہ قیام کہ وقت ذکر ولادت شریفہ اہل اسلام محض بنظر تعظیم واکرام حضور سید الانام افضل الصلاۃ والسلام بجالاتے ہیں بیشک حسن ومحمود ٹھہرے گا تاوقتیکہ مانعین خاص اس صورت کی برائی کا قرآن وحدیث سے ثبوت نہ دیں۔ وانی لهم ذلك

تنبیہ: یہاں سے ثابت ہوا کہ تابعین وتبع تابعین تو درکنار خود قرآن عظیم سے مجلس و قیام کی خوبی ثابت ہے۔ الحمد لله رب العالمين ـ

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۲/۷۷۔۷۸)

(۱۲) اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت نعمت نہیں، یا مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(فتاوی رضویہ قدیم ۱۱/۷۸)

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الم نشرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۴﴾ورفعنا لک ذکرک۔☆**

اورہم نے تمہارے لئے تمہاراذکر بلند کردیا۔

## ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذکر حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ایمان وسرور جان ہے ان کا ذکر بعینہ ذکر رحمن ہے۔

قال تعالیٰ:

و رفعنا لك ذكر ك ۔

حدیث میں ہے اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد سیدنا جبریئل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم حاضر بارگاہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے اورعرض کی حضور کا رب فرمایاہے:

اتدری كيف رفعت لك ذكر ك ۔

کیاتم جانتے ہومیں نے کیسے بلند کیاتمہارے لئے تمہاراذکر حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم۔

ارشادہوا:

جعلتك ذكر ا من ذكر ى فمن ذكر ك فقد ذكر نی ۔

اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہاراذکر کیا بیشک اس نے میراذکر کیا۔ (فتاوی رضویہ قدیم ۹۔۲/۱۴۵)

**﴿۷﴾فاذا فرغت فانصب۔☆**

توجب تم نماز سے فارغ ہوتو دعامیں محنت کرو۔

## ﴿۸﴾ والی ربک فارغب۔☆

اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قول اصح در تفسیر آیت کریمہ قول سلطان المفسرین ابن عم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ست۔

اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں راجح قول حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے کہ فراغ فراغ از نماز ونصب نصب در دعاست یعنی جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا میں خوب محنت کرو اور بارگاہ خداوندی میں آہ وزاری کے ساتھ رغبت کرو۔

جلالین کے خطبہ میں یہ بھی ہے کہ جلال الدین محلی کی تفسیر کا تکملہ انہی کے طریقہ پر ہے اور ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مختار وراجح پر اعتماد کرتے ہیں اور ایسے اقوال کا ذکر طویل جو مختار نہ ہوں اھ تلخیصاً۔

علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

یہی صحیح ہے کیونکہ اس پر جلال الدین نے اقتصار کیا اور انہوں نے مختار وراجح قول کے ذکر کا التزام کر رکھا ہے۔

**پہلی حدیث:** مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، دارمی، بزار، طبرانی، اور ابن السنی ان تمام نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب حضور سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ وعلیہم اجمعین نماز سے رخ انور پھیرتے (سلام کہتے) تو تین دفعہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور یہ دعا کرتے:

اللھم انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذا الجلال و اکرام ۔

اے اللہ! تو سلام ہے (یعنی تیری ذات جل مجدہ کی طرف کوئی عیب یا نقص راہ نہیں پاسکتا) اور تیری طرف سے سلام (کہ ہم بندوں کی تمام مصیبتوں اور بلیات سے سلامتی تیری قدرت ارادے، مہربانی اور کرم سے ہے) برکت وعظمت تیرے ہی لئے ہے اے صاحب بزر گی اور بزرگی عطا فرمانے والے یارب۔

کیا یہ حدیث صحاح میں مشہور و متداول نہیں یا مغفرت کی طلب اور سلامتی کا سوال دعا نہیں ہوتا۔ جہالت ایسی مرض ہے کہ اس کا علاج آسان نہیں اور جب یہ مرکب ہو جائے تو اس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ و العیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔

**حدیث دوسری، تیسری اور چوتھی:** بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابوبکر ابن السنی، اور ابوالقاسم طبرانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بزار و طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نیز بزار نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت کیا ہے، یہ حدیث مغیرہ کی اور الفاظ نسائی کے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا مجھے اس بات سے آگاہ کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك و له الحمد و هو علی کل شئی قدیر اللهم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذا الجد منك الجد۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک و بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا، جسے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا، کسی کا بخت و دولت تیرے قہر و غضب سے اسے نفع نہیں دے سکتا۔

اللهم لا مانع لما اعطیت الخ۔ یہ کلمات دعا نہیں تو کیا ہیں؟ بلکہ له الحمد خود بہترین دعا ہے۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے اول بطور تحسین اور آخر میں بطور تصحیح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے افضل دعا الحمد للہ کہنا ہے،

**پانچویں حدیث:** سنن نسائی میں عطا بن ابی مروان سے ان کے والد گرامی کے حوالے سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار نے ابومروان کے سامنے قسم اٹھائی، اس اللہ کی قسم

جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو پھاڑ دیا کہ یقیناً ہم نے تورات مقدس میں یہ تحریر پایا ہے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم اصلح لی دینی الذ ی جلعته لی عصمة و اصلح لی دنیا ی التی جعلت فیھا معا شی اللھم انی اعو ذ برضا ك من سخطك و اعو ذ یعنی بعفو ك من نقمتك و اعو ذ بك منك لا ما نع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذ اا لجد منك الجد ۔

اے اللہ! میرے دین کو میرے لئے بہتر بنا جسے تو نے میرے لئے محافظ بنایا ہے اور میرے لئے اس دنیا کو بہتر فرما جس کو تو نے میری معاش کا ذریعہ بنایا ہے، اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں (اس جگہ جو کلمہ کہا ہے اس کا معنی یہ بنتا ہے) اے اللہ! تیری معافی کے ساتھ تیری سخت گرفت سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، تیری عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روکے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا اور کسی بختاور کو اس کا بخت تجھ سے نفع نہیں دے سکتا۔

اور پھر حضرت ابو مروان نے کہا کہ کعب نے مجھے حدیث بیان کی کہ صہیب نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

**چھٹی حدیث:** صحیح مسلم میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہمیں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہونا زیادہ محبوب ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نماز کے بعد چہرۂ انور ہماری طرف پھیریں، کہا پھر میں نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

رب قنی عذا بك یو م تبعث او تجمع عبا دك ۔

اے میرے رب! مجھے اپنے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے تمام بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا۔

**ساتویں حدیث:** بزار نے مسند، طبرانی نے معجم اوسط، ابن السنی نے کتاب عمل

الیوم واللیلۃ اور خطیب بغدادی نے تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز ادا کر کے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے اور پڑھتے۔

بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن۔

اللہ کے نام سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ رحمن ورحیم ہے۔اے اللہ! مجھ سے غم وحزن دور فرمادے۔

اور طرفہ تر یہ کہ ان عقلمندوں کو امام وقت اپنے دور اور زمانے کے مجتہد کی خبر تک نہیں چہ جائیکہ یہ احادیث اور دلائل سے آگاہ ہوسکیں۔مولوی عبدالحی لکھنوی نے صرف ثبوت دعا ہی نہیں بلکہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے پر فتویٰ جاری کیا، ان کے امام میاں نذیر حسین دہلوی (جن کے قول پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ دین الٰہی کے ائمہ کو کسی شمار میں نہیں لاتا، فقہ اور فقہاء کو گالیاں دیتا ہے) انہوں نے فتویٰ میں مجیب لکھنوی کی حدیث لا کر لکھنوی کی تائید و تصدیق کی ہے، دوسری حدیث کا اس نے خود اضافہ کیا ہے۔وہ فتویٰ یہ ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا جس کا اس علاقے کے ائمہ میں معمول ہے کیسا ہے؟ اگرچہ فقہا نے اسے مستحسن لکھا اور مطلق ہاتھ اٹھانے اور دعا میں روایات موجود ہیں کیا اس عمل خاص (رفع یدین) پر بھی کوئی حدیث ہے؟

جواب عنایت کر و اجر پاؤ گے۔

وہی صواب کی توفیق دینے والا ہے۔خاص اس بارے میں بھی حدیث موجود ہے، حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحٰق ابن السنی نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لکھا ہے۔مجھے احمد بن حسن نے انہیں ابو یعقوب اسحاق بن خالد یزید البالسی نے انہیں عبدالعزیز بن عبدالرحمن القرشی نے خصیف سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے بھی ہر نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے اور عرض کیا اے اللہ میرے معبود! اے ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کے معبود! اے جبریل، مکائیل اور اسرافیل (علیہم

السلام) کے معبود! میری عرض ہے کہ میری دعا قبول فرما کہ پریشان ہوں، میری دین میں حفاظت فرما میں ابتلاء میں ہوں، مجھے اپنی رحمت سے نواز میں گنگار ہوں، مجھ سے میری فقر کو دور فرما میں مسکین ہو، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم میں لیا ہے کہ اس کے ہاتھ خالی نہیں لوٹائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم ابوالحسنات محمد عبدالحی

اس حدیث کا (جو کہ آٹھویں حدیث ہے) حاصل یہ ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کو عملاً دعا کی تعلیم دی ہے اور فرمایا:

جو شخص اس طرح ہاتھ اٹھا کر بعد نماز دعا کرے گا اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے ذمہ کرم میں لیا ہے کہ اسے ناامید نہیں لوٹائے گا۔

پھر اپنے امام کی تصدیق ہی دیکھ لیتے تو بات واضح ہو جاتی، وہ کہتے ہیں یہ جواب صحیح ہے اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے مصنف میں اسود عامری سے انہوں نے اپنے والد گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام کہا، رخ انور پھرا، ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ (الحدیث)

اس حدیث کے متعلق ان کا امام کہتا ہے کہ اس سے فرض نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا خود سید الانبیاء اسوۃ الاتقیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ علماء اذکیا پر مخفی نہیں۔

سید محمد نذیر حسین

میں کہتا ہوں مگر تمہارے مجتہدوں کی بیماری کا علاج کیا ہو سکتا ہے! تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو اہل سنت کو لڑائی کے لئے کافی ہے، میں نے سات احادیث کا وعدہ کیا تھا جو میں نے پورا کر دیا، اس لئے کہ سات کا عدد افضل اعداد میں سے ہے اور مذکورہ فتویٰ کے حوالے سے دو احادیث کا مزید ذکر آ گیا، اب میں چاہوں گا کہ ایک اور حدیث ذکر کر دوں تاکہ اس کے ساتھ "تلك عشرة كاملة" کا عدد مکمل ہو جائے۔ و باللہ التوفیق

**دسویں حدیث:** امام احمد نے مسند، نسائی نے مجتبیٰ، ابن حبان نے صحیح میں حارث بن مسلم سے، ابوداؤد نے سنن میں اس کے والد مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (اور یہی صواب ہے جیسا کہ حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا ہے) روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ

تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم فجر کی نماز ادا کرلو تو لوگوں سے ہم کلام ہونے سے پہلے سات دفعہ یہ دعا پڑھو۔

اللھم اجر نی من النا ر ۔

اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے آزاد فرما۔

اب اگر تو اس دن فوت ہوگیا تو اللہ تعالٰی تجھے جہنم سے آزادی عطا فرمائے گا اور جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو لوگوں سے گفتگو سے پہلے سات دفعہ یہ دعا پڑھو:

اللھم اجر نی من النا ر ۔

اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔

اگر اس رات تجھے موت آگئی تو اللہ تعالٰی تجھے جہنم سے آزادی عطا کرے گا۔

اے اللہ! ہمیں بھی اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے آزاد فرما یا عزیز یا غفا ر

وصلی اللہ تعا لیٰ علی نبیہ المختا ر و آ لہ الا طھا ر و با رك و سلم ۔واللہ سبحا نہ و تعا لیٰ اعلم ۔

(فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۲۲۴ تا ۲۳۳)

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ العلق

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۹﴾ارء یت الذی ینھیٰ۔☆**

بھلادیکھوتو جومنع کرتا ہے۔

**﴿۱۰﴾عبدًا اذا صلّٰی۔☆**

بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تحقیق مسئلہ ہے (جمعہ کے باب میں) اور بحمد اللہ اہل انصاف وعلم صاف جانیں گے کہ حق اس سے متجاوز نہیں۔ ہم نہ اس کے خلاف عمل کرسکتے ہیں، نہ زنہار مذہب ائمہ چھوڑ کر دوسری بات پر فتوٰی دے سکتے ہیں۔ مگر دربارۂ عوام فقیر کا طریق عمل یہ ہے کہ ابتداءً خود انہیں منع نہیں کرتا نہ انہیں نماز سے باز رکھنے کی کوشش پسند رکھتا تھا، ایک روایت پر صحت ان کے لئے بس ہے، وہ جس طرح خدا ورسول کا نام پاک لیں غنیمت ہے، مشاہدہ ہے کہ اس سے روکئے تو وہ وقتی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ار أ یت الذ ی ینھی عبد ا اذا صلی ۔

کیا تم نے اسے نہیں دیکھا جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔

سیدنا ابو دردا رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

شئی خیر من لا شئی ۔

کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔

رو ا ہ عن عبد الر زا ق فی مصنفہ انہ ر ضی اللہ تعا لیٰ عنہ مر بر جل لا یتم

ر کو عا و لا سجو دا فقا ل شئی خیر من لا شئی ۔(۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں روایت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو نماز میں نہ رکوع صحیح ادا کر رہا تھا نہ سجود، تو آپ نے فرمایا: کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہوتا ہے۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو بعد نماز عید نفل پڑھتے دیکھا حالانکہ بعد عید نفل مکروہ ہیں، کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین آپ منع نہیں کرتے۔ فرمایا:

اخا ف ان ادخل تحت الو عید قا ل تعا لیٰ ار أ یت الذ ی ینھیٰ عبد ا اذا صلی ۔ ذکر ہ فی الد ر المختا ر ۔

میں وعید میں داخل ہونے سے ڈرتا ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔ اسے درمختار میں ذکر کیا گیا۔

اسی سے بحر الرائق میں ہے:

(ھـذا لـلـخوا ص ) اما العوا م فلا یمنعو ن من تکبیر و لا تنفل اصلا لقلة ر غبتھم فی الخیر ا ت ۔

یہ خواص کا معاملہ ہے، باقی عوام کو تکبیرات کہنے اور نوافل پڑھنے سے بالکل منع نہیں کیا کرتے، کیونکہ انہیں نیکیوں کا بہت کم شوق ہوتا ہے۔

کتاب التجنیس والمزید پھر بحر الرائق پھر رد المحتار میں ہے:

سئل شمس الا ئمة الحلوا نی ان کسا لی العوام یصلو ن الفجر عند طلوع الشمس افنز جرھم عن ذلك قا ل لا لا نھم اذا منعو ا عن ذلك تر کو ھا اصلا و ادا ئو ھا مع تجو یز اھل الحدیث لھا او لی من تر کھا اصلا ۔

شمس الائمہ حلوانی سے سوال ہوا کہ عوام سستی کرتے ہوئے طلوع شمس کے وقت نماز فجر ادا کرتے ہیں کیا ہم انہیں زجز وتوبیخ کریں؟ فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ اگر تم اس سے ان کو روکو گے تو نماز بالکل ترک کردیں گے نماز کا ادا کر لینا چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور محدثین اسے جائز سمجھتے ہیں۔

درمختار میں ہے:

لا یجوز صلوۃ مطلقا مع شروق الا العوام فلا یمنعون من فعلها لا نهم یترکونها و الاداء الجائز عند البعض اولیٰ من الترك كما فى القنية و غيرها ۔ ملخصا

طلوع آفتاب کے بعد کوئی نماز جائز نہیں مگر عوام کو نماز پڑھنے سے فقہا نے روکا نہیں ورنہ بالکل ترک کردیں گے، ہروہ عمل جس کی ادا بعض کے نزدیک جائز ہو اس کا بجالانا ترک سے بہتر ہوتا ہے جیسا کہ قنیہ وغیرہ میں ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

قوله فلا يمنعون افاد ان المستثنیٰ المنع لا الحكم بعد الصحة عندنا قوله كما فى القنية و عزاه صاحب المصطفى الى الامام حميد الدين عن شيخه الامام المحبوبى و الى شمس الائمة الحلوانى و النسفى ۔ (۲) ملخصاً

**قولہ:** فقہاء منع نہیں کرتے ''بتلا رہا ہے کہ استثناء نہ روکنے کا'' ہے نہ یہ کہ ہمارے نزدیک عدم صحت کا حکم نہیں ہے۔

**قولہ** جیسا کہ قنیہ میں ہے۔صاحب مصفی نے اس کی نسبت امام حمیدالدین کی طرف کی ہے اورانہوں نے اپنے شیخ امام محبوبی سے بیان کیا ہے اوراس کی نسبت شمس الائمہ حلوانی کی طرف سے بیان کی ہے اور قنیہ میں اس کی نسبت حلوانی اور نسفی دونوں کی طرف کی ہے۔

ہاں جب سوال کیا جائے تو جواب میں وہی کہا جائے گا جو اپنا مذہب ہے وللہ الحمد یہ عوام کالانعام کے لئے ہے البتہ وہ عالم کہلانے والے کہ مذہب امام بلکہ مذہب جملہ ائمہ حنفیہ کو پس پشت ڈالتے تصحیحات جماہیر ائمہ ترجیح وفتویٰ کو پیٹھ دیتے اور ایک روایت نادرہ مرجوحہ مرجوعہ عنہا غیر صحیح کی بناپر ان جہال کو کوردہ میں جمعہ قائم کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں یہ ضرور مخالفت مذہب کے مرتکب اور ان جہلا کے گناہ کے ذمہ دار ہیں۔ نسأل الله العفو و العافية ۔ (ہم اللہ تعالیٰ سے عفو وعافیت کا سوال کرتے ہیں)۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۸/۳۷۴ تا ۳۷۶)

# سورۃ الماعون

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**﴿۴﴾فویل للمصلین۔☆**

توان نمازیوں کی خرابی ہے۔

**﴿۵﴾الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔☆**

جواپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

## ﴿۲﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنگ وقت نماز ادا کرنے پر قرآن عظیم میں" ویل "کہیں نہ فرمایا۔" ساھون "کیلئے ویل آیا ہے جووقت کھوکر نماز پڑھتے ہیں۔

حدیث میں اس آیت کی یہی تفسیر فرمائی ہے بزار وابویعلی وابن جریروابن المنذر وابن حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ تفسیر اور بیہقی سنن ومحی السنہ بغوی معالم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالیٰ الذین ھم عن صلوتھم ساھون ، قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا ۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے: خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔فرمایا وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔

بغوی کی روایت یوں ہے:

عن مصعب عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلوتھم ساھون ، قال : اضاعۃ الو

قت ۔

مصعب بن سعد سے ان کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: اس سے مراد وقت کھونا ہے ۔

بعینہ یہی معنی ابن جریر نے عبد اللہ بن عباس اور ابن ابی حاتم نے مسروق اور عبد الرزاق وابن المنذر نے بطریق مالک بن دینار امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیے۔روایت اخیر یوں ہے۔کہ ابوالعالیہ نے کہاساھو ن وہ لوگ ہیں جنہیں یہ یاد نہ رہے کہ رکعتیں دو پڑھیں یا تین۔اس پر امام حسن نے فرمایا:

ھم الذ ین یسھو عن میقا تھا حتی تفو ت ۔

ساھو ن وہ ہیں جو اس کے وقت سے غافل رہیں یہاں تک کہ وقت نکل جائے۔

فقیر کے یہاں بحمد اللہ نماز تنگ وقت نہیں ہوتی بلکہ مطابق مذہب حنفی ہوتی ہے،عوام بیچارے اپنی ناواقفی سے غلط سمجھتے ہیں مذہب حنفی میں سوا مغرب اور جاڑوں کی ظہر کے سب نمازوں میں تاخیر افضل ہے اس حد تک کہ وقت کراہت نہ آنے پائے اور وہ عصر میں اس وقت آتا ہے جب قرص آفتاب پر بے تکلف نگاہ جمنے لگے اور تجربے سے ثابت کہ یہ بیس منٹ دن رہے ہوتا ہے اس سے پہلے جو نماز عصر اس کے وقت کا نصف اول گزار کر نصف آخر میں ہو وہ وقت مستحب ہے مثلاً آج کل تقریباً سات بجے غروب ہے اور قریب پانچ کے عصر کا وقت ہو جاتا ہے تو وقت مستحب یہ ہے کہ پانچ بج کر پچاس منٹ سے چھ بج کر چالیس منٹ تک نماز عصر پڑھیں اور عشا میں وقت کراہت آدھی رات کے بعد ہے۔یہ حالتیں بحمد اللہ تعالیٰ میرے یہاں نہیں مجھے پابندی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احکام کی ہے نہ جاہلوں کے خیالات واوہام کی۔

دار قطنی سنن اور حاکم صحیح مستدرک میں بطریق عباس بن ذریح ،زیاد بن عبد اللہ نخعی سے راوی:

قا ل کنا جلو سا مع علی رضی اللہ تعا لیٰ عنہ فی المسجد الا عظم فجا ء المؤ ذن فقا ل : یا امیر المو منین ! فقا ل : اجلس ، فجلس ثم عا د فقا ل لہ ذلک

فقا ل رضی الله تعا لیٰ عنه هذاالکلب یعلمنا السنة ، فقا م علی فصلی بناالعصر ، ثـم انصر فنا ، فر جعنا الی المکا ن الذ ی کنا فیه جلو سا ، فجثو نا للر کب لنزو ل الشمس للغر و ب فترا ها ۔

ہم کوفہ کی جامع مسجد میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے، مؤذن آیا اور عرض کی: یا امیر المومنین (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المومنین نے فرمایا: بیٹھ۔ وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ بعدہ مولیٰ علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے اس لئے کہ وہ ڈوبنے کو اتر گیا تھا۔

حاکم نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اما ان زیا د الم یرو عنه غیر العبا س (۲) قا له الدا ر قطنی ۔

**فا قو ل :** عبـا س ثقة ، و غا یته جها لة عین ، فلا تضر عند نا لا سیما فی اکـا بر التا بعین ، قا ل فی المسلم ، لاجرح با ن له را ویا فقط و هو مجهو ل العین با صطلاح (۳) قا ل فی الفوا تح و قیل لا یقبل عند المحدثین و هو تحکم (٤)

رہی یہ بات کہ زیاد سے سوائے عباس کے کسی نے روایت نہیں کی، جیسا کہ دار قطنی نے کہا ہے، تو میں کہتا ہوں: عباس ثقہ ہے، زیادہ سے زیادہ اس میں جہالت عین، پائی جاتی ہے اور ہمارے نزدیک یہ مضر نہیں ہے خصوصاً اکابر تابعین میں۔

مسلم میں ہے کہ یہ کوئی حرج نہیں ہے کہ فلاں سے ایک ہی راوی ہے اور وہ اصطلاحی طور پر مجہول العین ہے۔

فواتح میں ہے کہ بعض نے کہا کہ ایسا راوی قابل قبول نہیں ہے لیکن یہ بے دلیل بات ہے۔

اگر یہ مولیٰ علی کا صرف اپنا فعل ہوتا جب بھی حجت شرعی تھا نہ کہ وہ اسے صراحۃً سنت بتا رہے ہیں اور مؤذن پر جو جلدی کا تقاضا کرتا تھا ایسا شدید غضب فرمارہے ہیں۔

اسی کے مثل امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے نماز صبح میں مروی اور امام طحاوی

داؤد بن یزید الاودی عن ابیہ روایت فرماتے ہیں:

قال کان علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلی بنا الفجر و نحن نتر أی الشمس مخافة ان تکون قدطلعت ۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیں نماز صبح پڑھایا کرتے اور ہم سورج کی طرف دیکھا کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں طلوع نہ کر آیا ہو۔

مناقب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ للامام حافظ الدین الکردری میں ہے:

ذکر الامام الدیلمی عن زھیر بن کیسان قال صلیت مع الرضا فی العصر ثم انطلقت الی مسجد سفینٰ فاذا ھو لم یصل العصر فقلت رحم اللہ ابا حنیفة ما اخرھا مثل ما اخر سفینٰ ۔

دیکھو کہ انھوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں میں نے کہا اللہ ابوحنیفہ پر رحمت فرمائے انہوں نے تو اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی سفینٰ نے۔

فقیر کے یہاں سوا گھنٹا دن ہے اذان عصر ہوتی ہے اور گھنٹا بھر دن رہے نماز ہوتی ہے اور پون گھنٹہ دن رہے سے پہلے ہو چکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱۴۸/۵ تا ۱۵۱)

# سورۃ الکوثر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

## ﴿۱﴾ انا اعطینک الکوثر۔☆

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کو اس اجماع اعنی قول متیقن ناصالح نزاع کے بعد سب پانیوں میں افضل وہ پانی ہے جو اس بحر بے پایاں کرم ونعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے بارہا نکلا اور ہزاروں کو سیراب وطاہر کیا، زمزم افضل ہے یا کوثر؟ شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی شافعی نے فرمایا کہ زمزم افضل ہے کہ شب اسراء ملائکہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل مبارک اس سے دھویا حالانکہ وہ آب کوثر لا سکتے تھے اور اللہ عزوجل نے ایسے مقام پر اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اختیار نہ فرمایا مگر افضل۔ شمس نے اس میں سراج کا اتباع کیا،

فتاویٰ علامہ شمس الدین محمد رملی شافعی میں ہے:

افضل المیاہ ما نبع من بین اصابعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد قال البلقینی ان ماء زمزم افضل من الکوثر لانہ بہ غسل صدر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یکن یغسل الا بافضل المیاہ ۔ اھ

افضل ترین پانی وہ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگلیوں سے نکلا۔ اور بلقینی نے فرمایا: کہ زمزم کا پانی کوثر سے افضل ہے کیونکہ اس سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا سینہ مبارک دھویا گیا ہے اور اس کا دھونا افضل پانی سے ہی ہوسکتا تھا اھ۔

اس پر اعتراض ہوا کہ زمزم تو سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام کو عطا ہوا اور کوثر ہمارے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، تو لازم ہوا کہ کوثر ہی افضل ہو۔ امام ابن حجر مکی نے جواب دیا کہ کلام دنیا میں ہے آخرت میں بیشک کوثر افضل ہے۔

**اقول:** تو یہ قول ثالث یا دونوں قولوں کی توفیق ہوا۔

فتاویٰ فقہیہ کی عبارت یہ ہے:

(سئل) ایما افضل ماء زمزم او الکوثر (فاجاب) قال شیخ الاسلام البلقینی ماء زمزم افضل لان الملائکۃ غسلوا بہ قلبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین شقوہ لیلۃ الاسراء مع قدرتہم علی ماء الکوثر فاختیارہ فی ہذا المقام دلیل علی افضلیتہ و لا یعارضہ انہ عطیۃ اللہ تعالیٰ لاسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام و الکوثر عطیۃ اللہ تعالیٰ لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان الکلام فی عالم الدنیا لا الآخرۃ و لا مریۃ ان الکوثر فی الاخرۃ من اعظم مزایا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من ثم قال تعالیٰ انا اعطینٰک الکوثر بنون العظمۃ الدالۃ علی ذلک و بما قررتہ علم الجواب عما اعترض بہ علی البلقینی اہ۔ (۱)

آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آب زمزم افضل ہے یا کوثر؟ تو اس کے جواب میں فرمایا: شیخ الاسلام بلقینی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ آب زمزم افضل ہے، کیونکہ معراج کی رات اس سے فرشتوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو کھول کر غسل دیا، تو کوثر کے استعمال پر قدرت کے باوجود زمزم کو ترجیح دینا اس کی افضلیت کی دلیل ہے۔ زمزم کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اور کوثر کا ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہونا اس کے معارض نہیں کیونکہ کلام دنیاوی فضیلت میں ہے اور آخرت کے لحاظ سے بلاشبہ کوثر کو بہت بڑا اعزاز ہے جو ہمارے نبی پاک کو ملے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انا اعطینک الکوثر کو اپنے لیے منسوب فرمایا جس پر نون متکلم دلالت کرتا ہے اور یہ بڑی عظمت ہے۔ اور میری تقریر سے بلقینی پر وارد ہونے والے اعتراض کا جواب بھی معلوم ہو گیا۔ اھ

اس وقت اس مسئلہ پر کلام اپنے علما سے نظر فقیر میں نہیں اور وہ کہ فقیر کو ظاہر ہوا تفضیل کوثر ہے۔

فا قو ل وبا للہ التو فیق :الا فضل معنیا ن لا کثر ثوا با ن وھو فی المکلفین من یثا ب اکثر و فی الا عما ل ما الثو ب علیہ اکبر و لا مد خل لھذین فی زمزم والکو ثر و ان اول با لتعا طی ای ما تعا طیہ اکثر ثوا با ن فالکو ثر غیر مقدور لنا فلا یتا تی التفا ضل من ھذ االو جہ ایضا و لا معنی لا ن یقا ل ان ثو ابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن اکثر فی غسل الملا ئکۃ قلبہ الکر یم با حد ھما -

پس میں کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ہی توفیق حاصل ہے:افضل کے دو معنی ہیں،ایک ثواب کے لحاظ سے کثرت ہے،یہ معنی انسانوں میں جس کو ثواب حاصل ہو۔اوراعمال میں عمل جس پر ثواب زیادہ مرتب ہو،اس معنی کی دونوں مذکورہ صورتیں زمزم اور کوثر میں نہیں پائی جاسکتیں۔اوراگراس معنی کی یہاں تاویل کی جائے کہ ان کے لین دین میں زیادہ ثواب ہے تو پھر کوثر میں یہ معنی نہیں ہوسکتا،کیونکہ وہ ہماری قدرت سے باہر ہے۔اس لیے دونوں میں افضلیت کا تقابل نہیں پایا جاسکتا اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ فرشتوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک کو دھونا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے زیادہ ثواب ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فا ذ ن لا کلا م فیہ الا بمعنیٰ الا عظم شا نا و الا ر فع مکا نا عند اللہ تعا لیٰ و حینئذ لا یتم استدلال الا ما م البلقینی ر حمہ اللہ تعا لیٰ الا اذا احطنا با لحکم الا لھیہ فی غسل قلبہ الکر یم انھما کا ن سوا ء فی تحصیلھا ثم اللہ سبحنہ اختا ر ھذا فکا ن افضل اما یکو ن شئی او فق و اصلح العمل من غیر ہ فلا یستلزم کو نہ اجل قد را و اعظم فخر ا منہ با لفضل الکلی علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یتشر ف بغیر ہ بل الکل انما یتشر فو ن بہ و اللہ تعا لیٰ یصیب بر حمتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یشا ء من خلقہ لیر ز قہ فضلا کما اختا ر لو لا د تہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھر ر بیع الا ول دو ن شھر ر مضا ن و یو م الاثنین دو ن الجمعۃ و مکا ن مو لد ہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو ن الکعبۃ و الفضل بید اللہ یو تیہ من یشا ء و اللہ ذو الفضل العظیم

(۱) اما جواب الامام ابن حجر فغایة ما یظهر فی توجیهه ان زمزم افضل فی الدنیا لانه مقدور لنا فنثاب علیه فیترتب علیه الفضل لنا بخلاف الکوثر ان رزق الله تعالیٰ منه احدنا فی الدنیا فلفضل فیه او لتفضل من المولی سبحنه فهو یترتب علی الفضل و مایورث الفضل افضل اما الاخرة فلیست دار عمل فیذهب هنالك هذا الوجه و یظهر فضل الکوثر لانه من اعظم ما من الله تعالیٰ به علی نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

اب صرف افضل کے دوسرے معنیٰ میں بات ہوسکتی ہے اور وہ عنداللہ عظمت شان اور رفعت مقام ہے اور اس معنیٰ پر امام بلقینی کا استدلال تب ہی صحیح ہوسکتا ہے جب ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک کو دھونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو پیش نظر رکھیں اور یہ معلوم کرلیں کہ ان کے حاصل کرنے میں دونوں پانی زمزم اور کوثر مساوی ہیں، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے زمزم کو پسند فرمایا لہٰذا افضل ہوا۔ اس لئے کہ یہ اس کارروائی کے لئے زیادہ موافق اور زیادہ صلاحیت والا تھا، اس لحاظ سے زمزم کا قدرومنزلت کے اعتبار سے کلی طور پر اعظم ہونا لازم نہیں آتا۔ علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی دوسرے سے شرف حاصل نہیں ہوا بلکہ دوسروں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے نوازتا ہے تاکہ اس کی فضیلت دے جیسا کہ آپ کی ولادت پاک کے لئے رمضان کے بجائے ربیع الاول کو اور جمعہ کے بجائے سوموار کے دن کو اور کعبہ کے بجائے آپ کی جائے ولادت کو مشرف فرمایا۔ فضیلت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے وہ بڑے فضل والا ہے۔ لیکن امام حجر کا جواب فضیلت کی توجیہ میں بہت واضح ہے کہ زمزم دنیا میں افضل ہے کیونکہ وہ ہمارے زیر تصرف ہے اور ہمیں اس پر ثواب ملتا ہے جس سے ہمیں فضیلت میسر ہوتی ہے، اور کوثر کا معاملہ اس کے خلاف ہے اگر دنیا میں کسی کو وہ نصیب ہوجائے تو وہ پانے والے کی فضیلت ہوگی، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہوگا، لامحالہ کوثر کسی فضیلت پر مرتب ہوگا، اور فضیلت دینے والا (زمزم) افضل ہوتا ہے، اور آخرت دارالعمل نہیں ہے تاکہ وہاں یہ وجہ پائی جائے اور وہاں کوثر کی فضیلت ظاہر ہوگی کیونکہ وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انعامات سے یہ بڑا انعام ہوگا۔

اقول لو تم هذا لكان كل ماء في الدنيا افضل من الكوثر بعين الدليل وهو كما ترى بل الكلام كما علمت في الارفع قدرا والاعظم فخرا وهذا لا يختلف باختلاف الدار حتى يكون شئ اجل قدرا عند الله تعالىٰ من آخر في الدنيا فاذا جائت الاخرة انعكس الامر كلا بل لا يظهر في الاخرة الا ما هو نده تعالىٰ ههنا فما كان افضل في الاخرة كان افضل في نفسه وما كان افضل في نفسه كان افضل حيث كان وقد اعترفتم ان الكوثر افضل في الاخرة فوجب ان يكون له الفضل دنيا واخرى كيف وزمزم من مياه الدنيا وهو من مياه الاخرة وللاخرة اكبر درجت واكبر تفضيلا (۱) وايضا ماؤه من الجنة قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يغث فيه ميزابان يمدانه من الجنة احدهما من ذهب والاخر من ورق رواه مسلم عن ثوبان رضي الله تعالىٰ عنه وقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ؟الا ان سلعة الله غالية الا ان سلعة الله الجنة (۲) ۔

ثم هو انفع لامته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من شرب منه لم يظمأ ابدا ولم يسود وجهه ابدا ۔

وقد امتن الله سبحنه به على افضل رزقنا المولىٰ سبحنه وتعالىٰ الورد عليه، والشرب منه بيد احد حبيب اليه، صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومجد وشرف وعظم وكرم وعلى اله الكرام، وصحبه العظام، وابنه الكريم وامته الكريمة خير الامم، وعلينا برساله وانعم والحمد لله رب العلمين حمدا يدوم بدوام الادوم، والله سبحنه وتعالىٰ اعلم ۔ وعلمه جل مجده اتم وحكمه عز شانه احكم ۔

میں کہتا ہوں کہ اگر امام ابن حجر کی دلیل درست ہو تو اس سے لازم آئے گا کہ دنیا کے تمام پانی کوثر سے افضل ہو جائیں کیونکہ وہی دلیل یہاں پائی جاتی ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہے بلکہ یہاں فضیلت قدر وفخر کی عظمت وبلندی مراد ہے اور فضیلت کا یہ معنیٰ دنیا یا آخرت کے لحاظ سے نہیں بدلتا تا کہ دنیا میں ایک چیز دوسری چیز کے مقابلہ میں عنداللہ بری قدر والی ہو اور جب آخرت برپا ہو تو معاملہ الٹ جائے ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ آخرت میں عنداللہ وہی چیز قدرو

منزلت والی ظاہر ہوگی جو یہاں دنیا میں بھی ایسی ہوگی۔ اور جو چیز آخرت میں افضل ہوگی وہ ذاتی طور پر افضل ہوگی اور جو چیز ذاتی طور پر افضل ہوگی وہ ہر جگہ افضل ہوگی اور جب آپ نے آخرت میں کوثر کے افضل ہونے کا اعتراف کرلیا تو ضروری ہے کہ دنیا و آخرت دونوں میں افضل ہو۔ اور کیوں نہ ہو کہ زمزم دنیا کا پانی ہے اور کوثر آخرت کا پانی ہے اور آخرت کا درجہ اور فضیلت بڑی ہے، نیز کوثر کا پانی جنت سے نکلتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوثر میں دو میزاب (نالے) گرتے ہیں۔ دونوں جنت سے آکر گرتے ہیں ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے۔

اس حدیث کو حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے۔

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

پھر کوثر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لئے وہاں زیادہ نفع مند ہے جو بھی اسے نوش کرے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ ہی اس کا چہرہ کبھی سیاہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کوثر حضور افضل الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر احسان فرمایا ہے۔ لہذا کوثر ہی سب سے افضل ہے۔ دعا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے پلائے اور اس کوثر پر ورود ہمیں نصیب فرمایا۔ حضور پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں سلامتی، بزرگی، شرف و کرم نازل ہو اور آپ کی برگزیدہ آل پر اور بزرگوار صحابہ پر اور آپ کے سخی صاحبزادے اور آپ کی بہترین امت پر اور ان کی معیت اور صدقے اور سب سے ہم پر بھی، اے ہم پر ان کو بھیج کر احسان فرمانے والے، الحمد للہ رب العالمین۔

(فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۵ تا ۲۴۹)

عاص ابن وائل شقی نے جو صاحب زادۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔ حق جل وعلا نے فرمایا: انا اعطینٰك الكوثر۔ بے شک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی۔ کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا۔ اور تمہاری ثناء کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکناف عالم و اطراف جہاں میں بجے گا اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ

طباق فلک وآفاق زمین پر پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں۔ اور تم سا مہربان ان کے لئے کوئی نہیں۔ بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجئے تو تمام عالم تمہاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور تمہارے ہے نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لئے جب ابوالبشر آدم تمہیں یاد کرتے یوں کہتے:

یا ابنی صورۃ وابی معنیً۔ اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے جب اس کی یہ عنایت بے غایت تم پر مبذول ہو تو تم ان اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ۔ فصل لربك وانحر۔ رب کے شکرانہ میں اسکے لئے نماز پڑھو۔ اور قربانی کرو۔ ان شانئك هو الابتر۔ جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اسے ناز ہے یعنی عمر وھشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہی اسکے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارے دین حق میں آکر بوجہ اختلاف دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے پھر آدمی بے نسل ہوتا ہے تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی ونفرین کے ساتھ لیا جائے گا اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

-

(تجلی الیقین ۵۰۔۵۱)

# سورۃ المسد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۱〉 تبت یدآ ابی لھب وتب۔☆

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

〈۲〉 ماآغنی عنہ مالہ وما کسب۔☆

اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔

〈۳〉 سیصلٰی نارًا ذات لھب۔☆

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ۔

〈۴〉 وامرأتہ حمالۃ الحطب۔☆

اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی۔

〈۵〉 فی جید ھا حبل من مسد۔☆

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

## 《۱》 امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی۔ ابولہب شقی نے کہا:

تبا لک سا ئر الیو م الھذا جمعتنا ۔

ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو تمہارے لئے ہمیشہ کو کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔

حق جل وعلا نے فرمایا: تبت یدآ ابی لھب و تب ۔

ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا۔

ما اغنیٰ عنہ ما لہ و ما کسب ۔

اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کچھ کمایا۔

سیصلیٰ نا را ذات لهب ۔

اب پلٹا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں۔

و امرأ ته حما لة الحطب ۔

اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لئے۔

فی جید ها حبل من مسد ۔

اس کے گلے میں مونجھ کی رسی۔

بالجملہ اس روش کی آیتیں قرآن عظیم میں صد ہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یوسف، بتول مریم۔ اور ادھر ام المومنین صدیقہ علی سیدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہد عدل ہیں۔

حضرت والد قدس سرہ الماجد سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں فرماتے ہیں:

حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے اور حضر مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے لوگوں کی بد گمانی سے نجات بخشی۔ اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکدامنی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں۔ انتہیٰ

محل غور ہے۔ جب ارا کین دولت و مقربان حضرت سے باغیان سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں اور بادشاہ ان کے جوابوں کو انہیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے۔ بلکہ بہ نفس نفیس اس کیطرف سے تکفل کے جواب کرے کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز و امتیاز اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں ۔والحمد لله رب العا لمین ۔ (تجلی الیقین ۵۲۔۵۳)

# سورۃ الاخلاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

〈۱〉قل ھو اللہ احد ☆

تم فرمادو وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔

〈۲〉اللہ الصمد ☆

اللہ بے نیاز ہے

〈۳〉لم یلد ولم یولد☆

نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

〈۴〉ولم یکن لہ کفوا احد☆

اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

**عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:قل ھو اللہ احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے

(فتاوی رضویہ ۳/۳۲۶)

# سورۃ الفلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

﴿۳﴾ ومن شر غاسق اذا وقب۔☆

اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رأی الھلال صرف وجھہ عنہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ مبارک اس کی طرف سے پھیر لیتے۔ رواہ ابو داؤد عن قتادۃ مرسلا ولا شواھد وسندہ ثقات۔

شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مشرکی چیز ہے۔ افادہ المناوی فی التفسیر۔

**اقول:** یا یہ کہ کفار نے اس کی عبادت کی۔ اور شرع میں اسے دیکھ کر اللہ جل جلالہ سے دعا کرنی آئی، تو پسندیدہ ہوا کہ منہ پھیر کر کی جائے تاکہ کفار سے مشابہت نہ لازم آئے۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا عائشۃ! استعیذی باللہ من شر ھذا، فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہ ہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

# سورۃ الناس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

(۱)〈۱〉 قل اعوذ برب الناس۔☆

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔

〈۲〉 ملک الناس۔☆

سب لوگوں کا بادشاہ۔

〈۳〉 الٰہ الناس۔☆

سب لوگوں کا خدا۔

〈۴〉 من شر الوسواس الخناس۔☆

اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔

〈۵〉 الذی یوسوس فی صدور الناس۔☆

وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

〈۶〉 من الجنۃ والناس۔☆

جن اور آدمی۔

## 〈۱〉 امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سورۃ کی قرأت سے فوراً وسوسہ دفع ہو جاتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ۱/۰۷۷)

بخاری، مسلم، ابوداؤد، مثل امام احمد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ اور مثل ابن ماجہ حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطا ن یحری من الا نسا ن مجر ی الد م ۔

بیشک شیطان انسان (آدمی) کی رگ رگ میں خون کی طرح ساری جاری ہے۔

صحیحین وغیرہما میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

جب اذان ہوتی ہے شیطان گوز زناں بھاگ جاتا ہے ک اذان کی آواز نہ سنے۔ جب آذان ہوچکتی ہے پھر آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہوچکتی ہے پھر آتا ہے۔

حتیٰ یخطو بین المر ء و نفسہ یقول اذ کر کذا اذ کر کذا لما لم یکن یذ کر ہ حتیٰ یظل الر جل ما یدر ی کم صلیٰ ۔

یہاں تک کہ آدمی اور اس کے دل کے اندر حائل ہو کر خطرے ڈالتا ہے کہتا ہے کہ یہ بات یاد کر، یہ بات یاد کر، ان باتوں کے لئے جو آدمی کے خیال میں بھی نہ تھیں یہاں تک کہ انسان کو یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ کتنی پڑھی۔

امام ابو بکر بن ابی الدنیا کتاب مکائد الشیطان اور امام اجل ترمذی نوادر الاصول میں بسند حسن۔ اور ابو یعلیٰ مسند اور ابن شاہین کتاب الترغیب اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطا ن وا ضع خطمه علیٰ قلب ابن آ دم فا ن ذ کر اللہ خنس و ان نسی التقم قلبه فذ لك الو سوا س الخنا س ۔

بے شک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے جب آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے شیطان دبک جاتا ہے اور جب آدمی (ذکر سے) غفلت کرتا ہے (بھول جاتا ہے) تو شیطان اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے تو یہ ہے (شیطان خناس) وسوسہ ڈالنے والا، دبک جانے والا۔ (شہنشاہ کون ۴۸ تا ۴۹)

# فہرست آیات جلدنہم

۳۵۶ ﴿۶۵﴾قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ ط وما یشعرون ایان یبعثون ۔☆________۸/۹

۳۵۷ ﴿۸۰﴾انک لا تسمع الموتٰی ولا تسمع الصم الدعآاذا ولوا مدبرین۔☆________۹/۹

# سورۃالقصص

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۵۸ ﴿۲۵﴾فجآءتہ احدٰھما تمشی علی استحیآء ز قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجرما سقیت لنا ط فلما جآءہ وقص علیہ القصص لا قال لا تخف قف نجوت من القوم الظّٰلمین۔☆________۱۲/۹

۳۵۹ ﴿۵۶﴾انک لاتھدی من احببت ولٰکن اللہ یھدی من یشآء ج وھو اعلم بالمھتدین ۔☆________۱۳/۹

# سورۃالعنکبوت

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۶۰ ﴿۶۹﴾والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ط وان اللہ لمع المحسنین ۔☆________۱۵/۹

# سورۃالروم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۶۱ ﴿۲﴾غلبت الروم ۔☆________۱۶/۹

۳۶۲ ﴿۲۱﴾ومن اٰیتہٖ ان خلق لکم من انفسکم ازواجًا لتسکنوٓا الیھا وجعل بینکم مودۃً ورحمۃً ط ان فی ذٰلک لاٰیٰتٍ لقوم یتفکرون ۔☆۔۱۶/۹

۳۶۳ ﴿۳۱﴾منیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلٰوۃ ولاتکونوا من المشرکین ۔☆________۱۷/۹

۳۶۴ ﴿۳۹﴾ومآ اٰتیتم من ربالیربوا فیٓ اموال الناس فلایربوا عند اللہ ج

وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجه الله فاولٰئک هم المضعفون۔☆۔۹/۱۸

۳۶۵ ﴿۴۷﴾ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومهم فجآء وهم بالبینٰت فانتقمنا من الذین اجرموا ط وکان حقًا علینا نصر المؤمنین۔☆۔۹/۱۹

۳۶۵ ﴿۵۱﴾ولئن ارسلنا ریحًا فراوہ مصفرًا لظلوا من بعدہ یکفرون۔☆۔۹/۲۲

۳۶۶ ﴿۵۲﴾فانک لاتسمع الموتٰی ولاتسمع الصم الدعآء اذا ولوا مدبرین۔☆۔۹/۲۲

۳۶۷ ﴿۵۳﴾وما انت بهٰذا العمی عن ضلٰلتهم ط ان تسمع الامن یؤمن باٰیتنا فهم مسلمون۔☆۔۹/۲۲

# سورۃ لقمان

## بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۶۸ ﴿۱۰﴾خلق السمٰوٰت بغیر عمد ترونها والقٰی فی الارض رواسی ان تمید بکم وبث فیها من کل دآبۃٍ ط وانزلنا من السماء ماء فانبتنا فیها من کل زوج کریم۔☆۔۹/۲۸

۳۶۹ ﴿۳۴﴾ان الله عنده علم الساعۃ ج وینزل الغیث ج ویعلم مافی الارحام ط وماتدری نفس ماذا تکسب غدا ط وما تدری نفس بای ارضٍ تموت ط ان الله علیم خبیر۔☆۔۹/۳۱

# سورۃ السجدۃ

## بسم الله الرحمن الرحیم

۳۷۰ ﴿۱۱﴾قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم الٰی ربکم ترجعون۔☆۔۹/۴۸

# سورۃ الاحزاب

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۷۱　﴿۴﴾ماجعل اللہ لرجلٍ من قلبین فی جوفہٖ ج وماجعل ازواجکم الّٰئِ تظٰھرون منھن امھٰتکم ج وماجعل ادعیآء کم ابناء کم ط ذٰلکم قولکم بافواھکم ط واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔☆ــــــــــــ ۹/۴۹

۳۷۲　﴿۶﴾النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم وازواجۃ امھٰتھم ط واولو الارحام بعضھم اولٰی ببعضٍ فی کتٰب اللہ من المؤمنین والمھٰجرین الآ ان تفعلوٓا الٰی اولیٰئکم معروفًا ط کان ذلک فی الکتٰب مسطورًا۔☆ ۹/۵۰

۳۷۳　﴿۱۳﴾واذ قالت طآئفۃ منھم یٰاھل یثرب لامقام لکم فارجعواج و یستاذن فریق منھم النبی یقولون ان بیوتنا عورۃ ط وما ھی بعورۃ ج ان یریدون الا فرارًا۔☆ــــــــــــ ۹/۵۵

۳۷۴　﴿۲۱﴾لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الأخر وذکراللہ کثیرًا۔☆ــــــــــــ ۹/۵۶

۳۷۵　﴿۳۳﴾ وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ واقمن الصلٰوۃ واٰتین الزکٰوۃ واطعن اللہ ورسولہ ط انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا۔☆ــــــــــــ ۹/۵۸

۳۷۶　﴿۳۶﴾وماکان لمؤمنٍ ولا مؤمنۃٍ اذا قضی اللہ ورسولۃ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ط ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلٰلاً مبینا۔☆ــــــــــــ ۹/۵۹

۳۷۷　﴿۳۷﴾واذ تقول للذیٓ انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک مااللہ مبدیہ وتخشی الناس ج واللہ احق ان تخشٰہ ط فلما قضٰی زید منھا وطرًا زوجنٰکھا لکی لایکون علی المؤمنین حرج فیٓ ازواج ادعیآئھم اذا قضوا منھن وطرًا ط وکان امراللہ مفعولاً ۔☆ــــــــــــ ۹/۶۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۷۸　〈۴۰〉ما کان محمد ابآ احدٍ من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبین ط وکان اللہ بکل شیءٍ علیمًا۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۶۴

۳۷۹　〈۴۱〉یٰایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ کثیرًا۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۶۹

۳۸۰　〈۵۶〉ان اللہ وملٰٓئکتہ یصلون علی النبی ط یٰایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۷۲

۳۸۱　〈۵۷〉ان الذین یؤذ ون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابًا مھینًا۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۷۳

۳۸۲　〈۵۸〉والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانًا واثمًا مبینا۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۷۳

# سورۃ سبأ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۸۳　〈۱۳〉یعملون لہ مایشآء من محاریب وتماثیل وجفانٍ کالجواب وقدورٍ رٰسیٰت ط اعملوآ اٰل داؤد شکرًا ط وقلیل من عبادی الشکور۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۷۵

۳۸۴　〈۱۹〉فقالوا ربنا بٰعد بین اسفارنا وظلموآ انفسھم فجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزقٍ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لکل صبارٍ شکور۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۷۵

۳۸۵　〈۲۸〉ومآ ارسلنٰک الا کآفۃً للناس بشیرًا ونذ یرًا ولٰکن اکثر الناس لایعلمون۔☆＿＿＿＿＿＿ ۹/ ۷۶

# سورۃ فاطر

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۸۶　〈۱۰〉من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعًا ط الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ط والذین یمکرون السیاٰت لھم عذاب

شدید ط ومکر اولٰئک ھو یبور۔☆______ ۹/۸۲

۳۸۷ ﴿۱۶﴾ان یشا یذھبکم ویات بخلقٍ جدید۔☆______ ۹/۸۲

۳۸۸ ﴿۱۷﴾وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔☆______ ۹/۸۲

۳۸۹ ﴿۱۸﴾ ولاتزر وازرۃ وزر اخرٰی ط وان تدع مثقلۃ الی حملھا لایحمل منہ شیءٌ ولو کان ذا قربٰی ط انما تنذر الذین یخشون ربھم بالغیب واقاموا الصلٰوۃ ط ومن تزکٰی فانما یتزکّٰی لنفسہٖ ط والی اللہ المصیر۔☆۹/۸۳

۳۹۰ ﴿۳۲﴾ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا ج فمنھم ظالم لنفسہٖ ج ومنھم مقتصد ج ومنھم سابق بالخیرٰت باذن اللہ ط ذٰلک ھو الفضل الکبیر۔☆______ ۹/۸۳

۳۹۱ ﴿۴۱﴾ان اللہ یمسک السمٰوٰت والارض ان تزولا ج ولئن زالتآ ان امسکھما من احدٍ من بعدہٖ ط انہ کان حلیمًا غفورًا۔☆______ ۹/۸۶

# سورۂ یٰس

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۹۲ ﴿۱۲﴾ انا نحن نحی الموتٰی ونکتب ماقدموا واٰثارھم ط وکل شیءٍ احصینٰہ فیٓ امام مبین۔☆______ ۹/۱۰۹

۳۹۳ ﴿۱۲﴾وکل شیءٍ احصینٰہ فیٓ امام مبین۔☆______ ۹/۱۱۴

۳۹۴ ﴿۶۹﴾وما علمنٰہ الشعر وماینبغی لہ ط ان ھو الا ذکر وقراٰن☆______ ۹/۱۱۴

۳۹۵ ﴿۷۱﴾اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینآ انعامًا فھم لھا مالکون۔☆______ ۹/۱۱۴

۳۹۶ ﴿۷۲﴾وذللنھا لھم فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون۔☆______ ۹/۱۱۶

۳۹۷ ﴿۷۳﴾ ولھم فیھا منافع ومشارب ط افلایشکرون۔☆______ ۹/۱۱۶

# سورۃ الصافات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۹۸　〈۹۶〉واللہ خلقکم وما تعملون۔☆________۹/۱۲۲

۳۹۹　〈۱۲۳〉وان الیاس لمن المرسلین۔☆________۹/۱۲۲

# سورہ ص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۰۰　〈۲۴〉قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الیٰ نعاجہٖ ط وان کثیرًا من الخلطآء لیبغی بعضھم علی بعضٍ الا الذین اٰمنوا وعملو الصٰلحٰت وقلیل ماھم ط وظن داؤد انما فتنّٰہ فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب۔☆________۹/۱۲۳

۴۰۱　〈۳۰〉ووھبنا لداؤد سلیمٰن ط نعم العبد ط انہ اواب۔☆________۹/۱۲۶

۴۰۲　〈۳۱〉اذ عرض علیہ بالعشی الصّٰفنٰت الجیاد۔☆_۹/۱۲۶

۴۰۳　〈۳۲〉فقال انی احببت حب الخیر ان ذکر ربی ج حتّٰی توارت بالحجاب۔☆________۹/۱۲۷

۴۰۴　〈۴۴〉وخذ بیدک ضغثًا فاضرب بہ ولاتحنث ط انا وجدنٰہ صابرًا ط نعم العبد ط انہٗ اواب۔☆________۹/۱۲۴

# سورۃ غافر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۰۵　〈۱〉حٰمٓ۔

۴۰۶　〈۲〉تنزیل الکتٰب من اللہ العزیزالعلیم۔☆________۹/۱۳۲

۴۰۷　〈۳〉غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب لا ذی الطول ط

لآ الٰه الا هو ط اليه المصير۔☆ــــــــــــ۱۳۲/۹

۴۰۸　﴿۴۶﴾النار يعرضون عليها غدوًا وعشيًا ج ويوم تقوم الساعة قف ادخلوٓا اٰل فرعون اشد العذاب۔☆ــــــــــــ۱۳۳/۹

۴۰۹　﴿۵۵﴾فاصبر ان وعدالله حق واستغفرلذنبك وسبح بحمد ربك بالعشى والابكار۔☆ــــــــــــ۱۳۵/۹

۴۱۰　﴿۶۰﴾وقال ربكم ادعونى استجبلكم ط ان الذين يستكبرون عن عبادتى سيدخلون جهنم داخرين۔☆ــــــــــــ۱۴۲/۹

# سورہ فصلت

## بسم الله الرحمن الرحيم

۴۱۱　﴿۲۱﴾وقالوالجلودهم لم شهد تم علينا ط قالوآ انطقنا الله الذى انطق كل شىء وهو خلقكم اول مرة واليه ترجعون۔☆ــــــــــــ۱۴۹/۹

۴۱۲　﴿۳۳﴾ومن احسن قولاً ممن دعآ الى الله وعمل صالحًا وقال اننى من المسلمين۔☆ــــــــــــ۱۴۹/۹

۴۱۳　﴿۴۱﴾ان الذين كفروا بالذكر لما جآءهم ج وانه لكتٰب عزيز۔☆ــــــــــــ۱۴۹/۹

# سورة الشورى

## بسم الله الرحمن الرحيم

۴۱۴　﴿۲۱﴾ام لهم شركٰؤا شرعوا لهم من الدين مالم ياذن به الله ط ولولا كلمة الفصل لقضى بينهم ط وان الظٰلمين لهم عذاب اليم۔☆ــــــــــــ۱۵۴/۹

۴۱۵　﴿۲۵﴾وهوالذى يقبل التوبة عن عباده ويعفوا عن السيأت

ویعلم ماتفعلون۔☆______ ۹/۱۵۹

۴۱۶ ﴿۲﴾ذٰلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت ط قل لآ اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربٰی ط ومن یقترف حسنۃً نزدلہ فیھا حسنًا ط ان اللہ غفور شکور ۔☆______ ۹/۱۶۰

# سورۃ الزخرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۱۷ ﴿۱۸﴾اومن ینشؤا فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین۔☆______ ۹/۱۶۲

۴۱۸ ﴿۳۶﴾ومن یعش عن ذکرالرحمٰن نقیض لہ شیطٰناً فھو لہ قرین۔☆______ ۹/۱۶۲

۴۱۹ ﴿۳۷﴾وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون ۔☆______ ۹/۱۶۲

۴۲۰ ﴿۳۸﴾حتّٰی اذا جآء نا قال یٰلیت بینی وبینک بعد المشرقین فبئس القرین ۔☆______ ۹/۱۶۳

۴۲۱ ﴿۳۹﴾ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم انکم فی العذاب مشترکون ۔☆______ ۹/۱۶۳

# سورۃ الاحقاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۲۲ ﴿۱۵﴾ووصینا الانسان بوالدیہ احسٰنًا ط حملتہ امہ کرھًا ووضعتہ کرھًا ط وحملہ وفصٰلہ ثلٰثون شھرًا ط حتّٰی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃً لا قال رب اوزعنیٓ ان اشکر نعمتک التی

انعمت علی وعلٰی والدی وان اعمل صالحًا ترضٰه واصلح لی فی ذریتی ؕ انی تبت الیک وانی من المسلمین ۔☆____۹/۱۶۴

# سورۃ محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۲۳ ﴿۱۳﴾ وکاین من قریۃٍ ھی اشد قوۃً من قریتک التیٓ اخرجتک ؕ اھلکنٰھم فلاناصر لھم ۔☆____۹/۱۶۶

۴۲۴ ﴿۱۹﴾ فاعلم انه لآ الٰه الا اللہ واستغفرلذنبک وللمؤمنین والمؤمنٰت ط واللہ یعلم متقلبکم ومثوٰکم ۔☆____۹/۱۶۶

۴۲۵ ﴿۳۳﴾ یٓایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعواالرسول ولاتبطلوآ اعمالکم ۔☆____۹/۱۶۷

# سورۃ الفتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۲۶ ﴿۲﴾ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخرویتم نعمته علیک ویھدیک صراطاً مستقیمًا۔☆____۹/۱۶۸

۴۲۷ ﴿۸﴾ انا ارسلنٰک شاھدًاومبشرًا ونذیرًا۔☆____۹/۱۶۹

۴۲۸ ﴿۹﴾ لتؤمنوا باللہ ورسوله وتعزروه وتوقروه ط وتسبحوه بکرۃً واصیلاً۔☆____۹/۱۶۹

۴۲۹ ﴿۲۵﴾ ھم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام والھدی معکوفًا ان یبلغ محله ط ولولا رجال مؤمنون ونساء مؤمنٰت لم تعلموھم ان تطؤھم تصیبکم منھم معرۃ بغیر علم ؕ لیدخل اللہ فی رحمته من یشآء ؕ لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابًا الیمًا۔☆____۹/۱۷۰

۴۳۰　﴿۲۹﴾محمدرسول اللہ ط والذین معہٗ اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم ترٰھم رکعًا سجدًا قف یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانًا ز سیماھم فی وجوھھم من اثرالسجود ط ذٰلک مثلھم فی التورٰۃ ج مثلھم فی الانجیل قف کزرعٍ اخرج شطاٗہٗ فاستغلظ فاستوٰی علی سوقہٖ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار ط وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت منھم مغفرۃً واجرًا عظیمًا۔☆________۹/۱۷۱

# سورۃ الحجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۳۱　﴿۲﴾یٰایھا الذین اٰمنوا لاترفعوآ اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعضٍ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔☆________۹/۱۷۵

۴۳۲　﴿۳﴾ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی ط لھم مغفرۃ واجر عظیم ۔☆________۹/۱۷۶

۴۳۳　﴿۶﴾یٰایھا الذین اٰمنوآ ان جآء کم فاسق بنبإٍ فتبینوآ ان تصیبوا قومًا بجھالۃٍ فتصبحوا علٰی مافعلتم ندمین۔☆۔۹/۱۸۳

۴۳۴　﴿۷﴾واعلموآ ان فیکم رسول اللہ ط لو یطیعکم فی کثیرٍ من الامر لعنتم ولٰکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان ط اولٰئک ھم الراشدون۔☆________۹/۱۸۵

۴۳۵　﴿۸﴾فضلاً من اللہ ونعمۃً ط واللہ علیم حکیم ۔☆__۹/۱۸۵

۴۳۶　﴿۹﴾وان طآئفتٰن من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما ج فان بغت احدٰیھما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتّٰی تفیٓءَ الیٰٓ

امر اللہ ج فان فآءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ط ان اللہ یحب المقسطین ۔☆__________ ۱۸۶/۹

۴۳۷ ﴿۱۰﴾ انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم ج واتقوااللہ لعلکم ترحمون۔☆__________ ۱۹۲/۹

۴۳۸ ﴿۱۱﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا لایسخر قوم من قوم عسٰی ان یکون خیرمنھم ولانسآء من نسآء عسٰی ان یکن خیرًا منھن ج ولا تلمزوٓا انفسکم ولا تنابزوابالالقاب ط بئس الاثم الفسوق بعد الایمان ج ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظٰلمون۔☆__________ ۱۹۳/۹

۴۳۹ ﴿۱۲﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ز ان بعد الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ط ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیہ میتًا فکرھتموہ ط واتقوااللہ ط ان اللہ تواب الرحیم ۔☆__________ ۱۹۵/۹

﴿۱۳﴾ یٰایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکرٍ وانثٰی وجعلنٰکم شعوبًا و قبآئل لتعارفوا ط ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم ط ان اللہ علیم خبیر۔☆__________ ۱۹۵/۹

# سورۃ الذاریات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۴۰ ﴿۲۴﴾ ھل اتٰک حدیث ضیف ابرٰھیم المکرمین ۔☆ ۱۹۵/۹

۴۴۱ ﴿۲۵﴾ اذ دخلوا علیہ فقالوا سلٰمًا ط قال سلٰم ج قوم منکرون۔☆__________ ۱۹۵/۹

۴۴۲ ﴿۲۶﴾ فراغ الٰی اھلہ فجآء بعجلٍ سمین۔☆__________ ۱۹۵/۹

۴۴۳ ﴿۵۵﴾ وذکر فان الذکرٰی تنفع المؤمنین ۔☆__________ ۱۹۸/۹

# سورۃ النجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۴۴ ﴿۱۱﴾ما کذب الفؤاد ما راٰی۔☆______۲۰۰/۹

۴۴۵ ﴿۱۳﴾ولقد راٰہ نزلتًا اخرٰی ۔☆______۲۰۱/۹

۴۴۶ ﴿۱۴﴾ عندسدرۃ المنتھی۔ ☆______۲۰۲/۹

۴۴۷ ﴿۳۲﴾الذین یجتنبون کبآئرالاثم والفواحش الا اللمم ط ان ربک واسع المغفرۃ ط ھو اعلم بکم اذ انشاء کم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھٰتکم ج فلاتزکوا انفسکم ط ھو اعلم بمن اتقٰی۔☆______۲۰۳/۹

# سورۃ القمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا*

۴۴۸ ﴿۱﴾ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔☆______۹/☆۳۰۴

۴۴۹ ﴿۲﴾وان یروا اٰیۃً یعرضوا ویقولواسحر مستمر۔☆__۳۰۵/۹

۴۵۰ ﴿۳﴾ وکذبوا واتبعوا اھوآء ھم وکل امر مستقر۔☆__۳۰۶/۹

۴۵۱ ﴿۱۷﴾ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکرٍ۔☆__۳۰۷/۹

# سورۃ الرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۵۲ ﴿۵﴾ الشمس والقمر بحسبان۔☆______۲۰۹/۹

# سورۃ الحدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۵۳ ﴿۳﴾ھوالاول والاٰخر والظاھر والباطن ج وھو بکل شیءٍ علیم ۔☆______۳۸/۹

۴۵۴ ﴿۱۰﴾وَمَالَکُم اَلَّا تُنفِقُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَلِلّٰہِ مِیرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ط لَایَستَوِی مِنکُم مَن اَنفَقَ مِن قَبلِ الفَتحِ وَقَاتَلَ ط

اُولٰٓئِکَ اَعظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِینَ اَنفَقُوا مِن بَعدُ وَقٰتَلُوا ط وَکُلاوَعَدَاللّٰهُ الحُسنٰی ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعمَلُونَ خَبِیر۔☆ ۹/۲۱۶

۴۵۵ ﴿۲۸﴾ یٰاَیہا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ واٰمنوا برسولہٖ یؤتکم کفلین من رحمتہٖ ویجعل لکم نورًا تمشون بہ ویغفرلکم ط واللّٰہ غفور رحیم۔☆ ۹/۲۱۸

۴۵۶ ﴿۲۹﴾ لئلا یعلم اہل الکتٰب الا تقدرون علیٰ شیء من فضل اللّٰہ وان الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشآء ط واللّٰہ ذوالفضل العظیم ۔☆ ۹/۲۱۹

# سورة المجادلة

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

۴۵۷ ﴿۲﴾ الذین یُظٰہِرُونَ مِنکم من نسآئہم ماہن امہٰتہم ط ان امہٰتہم الا الّٰئِیٓ ولد نہم ط وانہم لیقولون منکرًا من القول وزورًا ط وان اللّٰہ لعفو غفور۔☆ ۹/۳۲۲

۴۵۸ ﴿۳﴾ وَالذین یظٰہرون من نسآءہم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبةٍ من قبل ان یتمآسا ط ذٰلکم توعظون بہ ط واللّٰہ بما تعملون خبیر۔☆ ۹/۳۳۲

۴۵۹ ﴿۴﴾ فمن لم یجد فصیام شہرین متتابعین من قبل ان یتمآساج فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینًا ط ذٰلک لتؤ منوا باللّٰہ ورسولہٖ ط وتلک حدود اللّٰہ ط وللکٰفرین عذاب الیم۔☆ ۳۲۴

۴۶۰ ﴿۱۱﴾ یٰاَیہا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجٰلس فافسحوا یفسح اللّٰہ لکم ج واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم لا والذین اوتوا العلم درجٰتٍ ط واللّٰہ بما تعملون خبیر۔☆ ۹/۲۲۲

۴۶۱ ﴿۱۹﴾ استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللّٰہ ط اولٰٓئک

حزب الشیطٰن ط الآ ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون۔☆۔۲۲۳/۹

۴۶۲ 〈۲۲〉لاتجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوآدون من حآد اللہ ورسولہٗ ولو کانوآ اٰبآء ھم او ابنآء ھم او اخوانھم اوعشیرتھم ط اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروحٍ منہ ط ویدخلھم جنّٰتٍ تجری من تحتھاالانھٰر خٰلدین فیھا ط رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ط اولٰئک حزب اللہ ط الآ ان حزب اللہ ھم المفلحون ۔☆۔۲۲۳/۹

# سورۃ الحشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۶۳ 〈۷〉مآافآء اللہ علیٰ رسولہٖ من اھل القرٰی فللہ وللرسول ولذی القربٰی والیتٰمٰی والمسٰکین وابن السبیل لا کی لایکون دولۃً بین الاغنیاء منکم ط وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ ق وما نھٰکم عنہ فانتھوا ج واتقوا اللہ ط ان اللہ شدید العقاب۔☆۔۲۲۵/۹

۴۶۴ 〈۹〉والذین تبوؤالدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولایجدون فی صدورھم حاجۃً ممّآ اوتوا ویؤثرون علیٰٓ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ط ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون ۔☆۔۲۲۶/۹

# سورۃ الممتحنۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۶۵ 〈۱〉یٰآیھاالذین اٰمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جآء کم من الحق ج یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ط ان کنتم خرجتم جھادًا

فی سبیلی وابتغآء مرضاتی ق تسرون الیھم بالمودۃ صلے وانا اعلم بمآ اخفیتم ومآ اعلنتم ط ومن یفعلہ منکم فقد ضل سوآء السبیل۔☆__________ ۹/۲۲۷

۴۶۶ ﴿۲﴾ان یثقفوکم یکونوا لکم اعدآءً ویبسطوآ الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوا لو تکفرون۔☆__________ ۹/۲۲۸

۴۶۷ ﴿۳﴾لن تنفعکم ارحامکم ولآ اولاد کم ج یوم القیٰمۃ ج یفصل بینکم ط واللہ بما تعملون بصیر۔☆__________ ۹/۲۲۹

﴿۸﴾لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوآ الیھم ط ان اللہ یحب المقسطین۔☆__________ ۹/۲۲۷

۴۶۸ ﴿۹﴾ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ج ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظٰلمون۔☆__________ ۹/۲۲۸

۴۶۹ ﴿۱۰﴾ یآیھا الذین اٰمنوا اذا جآءکم المؤمنٰت مھٰجرٰت فامتحنوھن ط اللہ اعلم بایمانھن ج فان علمتموھن مؤمنٰت فلاترجعوھن الی الکفار ط لا ھن حل لھم ولاھم یحلون لھن ط واٰتوھم مآ انفقوا ط ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذآ اٰتیتموھن اجورھن ط ولاتمسکوا بعصم الکوافر واسئلوا مآ انفقتم ولیسئلوا ماانفقوا ط ذٰلکم حکم اللہ ط یحکم بینکم ط واللہ علیم حکیم ۔☆__________ ۹/۲۳۵

# سورۃ الصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۷۰ ﴿۴﴾ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہٖ صفًا کانھم بنیان مرصوص۔☆__________ ۹/۲۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۷۸ ﴿۱۶﴾فاتقوا اللہ مااستطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرًا لانفسکم ط ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون ۔☆__________۹/۲۴۸

# سورۃ الطلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۷۹ ﴿۱﴾یٰایھا النبی اذا طلقتم النسآء فطلقوھن لعدتھن واحصوا العدۃ ج واتقوا اللہ ربکم ج لاتخرجوھن من بیوتھن ولایخرجن الآ ان یاتین بفاحشۃٍ مبینۃٍ ط وتلک حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ ط لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔☆__________۹/۲۴

۴۸۰ ﴿۶﴾اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضآروھن لتضیقوا علیھن ط ان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتّٰی یضعن حملھن ج فان ارضعن لکم فاٰتوھن اجورھن ج واتمروا بینکم بمعروف ج وان تعاسرتم فسترضع لہ اخرٰی ۔☆__۹/۲۵۱

# سورۃ التحریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۸۱ ﴿۴﴾ ان تتوبآ الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما ج وان تظٰھرا علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین ج والملٰٓئکۃ بعد ذٰلک ظھیر۔☆__________۹/۲۵۲

۴۸۲ ﴿۵﴾عسٰی ربہٗ ان طلقکن ان یبدلہٗ ازوٰجًا خیرًا منکن مسلمٰتٍ مؤمنٰتٍ قٰنتٰتٍ تٰئبٰتٍ عٰبدٰتٍ سٰئحٰتٍ ثیبٰتٍ وابکارًا۔☆__________۹/۲۲۵

۴۸۳ ﴿۶﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا قوآ انفسکم واھلیکم نارًا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملٰئکۃ غلاظ شداد لایعصون اللہ مآ امرھم ویفعلون مایؤمرون۔☆________۲۵۳/۹

# سورۃ الملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۸۴ ﴿۲﴾ الذی خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط وھو العزیز الغفور۔☆________۲۵۴/۹

۴۸۵ ﴿۱۴﴾ الایعلم من خلق ط وھو اللطیف الخبیر۔☆____۲۵۶/۹

۴۸۶ ﴿۱۹﴾ اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰٓفّٰت ویقبضن ط مایمسکھن الا الرحمن ط انہ بکل شیء بصیر۔☆____۲۵۷/۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ القلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۸۷ ﴿۱﴾ نٓ والقلم ومایسطرون۔☆________۲۶۸/۹

۴۸۸ ﴿۲﴾ مآانت بنعمۃ ربک بمجنون۔☆________۲۷۹/۹

۴۸۹ ﴿۴﴾ وانک لعلٰی خلقٍ عظیم۔☆________۲۶۲/۹

# سورۃ المعارج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۹۰ ﴿۳۴﴾ والذین ھم علٰی صلاتھم یحافظون۔☆____۲۷۲/۹

۴۹۱ ﴿۳۵﴾ اولٰئک فی جنٰتٍ مکرمون۔☆________۲۶۴/۹

# سورۃ نوح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۹۲ 〈۲۳〉 وقالوا لاتذرن الھتکم ولاتذرن ودا ولا سواعا ۵ ولا یغوث ویعوق ونسرا۔☆ ______ ۲۶۵/۹

# سورۃ الجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۹۳ 〈۱〉 قل اوحی الی انہ استمع نفرمن الجن فقالوآ انا سمعنا قراٰنا عجبا۔☆ ______ ۲۷۵/۹

۴۹۴ 〈۲〉 یھدیٓ الی الرشد فاٰمنابہ ط ولن نشرک بربنآ احدا۔☆ ______ ۲۶۶/۹

۴۹۵ 〈۲۶〉 علم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا۔☆ ______ ۲۶۸/۹

# سورۃ المزمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۹۶ 〈۱〉 یاایھا المزمل☆ ______ ۲۶۸/۹

۴۹۷ 〈۲〉 قم الیل الا قلیلاً ۔☆ ______ ۲۶۸/۹

۴۹۸ 〈۳〉 نصفہ اوانقص منہ قلیلاً۔☆ ۹/ ______ ۲۶۸/۹

۴۹۹ 〈۴〉 اوزد علیہ ورتل القراٰن ترتیلاً۔☆ ______ ۲۷۳/۹

۵۰۰ 〈۵〉 انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً۔☆ ______ ۲۷۳/۹

۵۰۱ 〈۶〉 ان ناشئۃ الیل ھی اشد وطأ واقوم قیلاً۔☆ ______ ۲۷۳/۹

۵۰۲ 〈۷〉 ان لک فی النھار سبحا طویلاً۔☆ ______ ۲۷۳/۹

۵۰۳ 〈۸〉 واذکراسم ربک وتبتل الیہ تبتیلاً۔☆ ______ ۲۷۳/۹

۵۰۴ ﴿۹﴾رب المشرق والمغرب لآ اٰلٰه الا هو فاتخذه وكيلاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۰۵ ﴿۱۰﴾واصبر علیٰ مایقولون واهجرهم هجرًا جميلاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۰۶ ﴿۱۱﴾وذرنی والمکذبین اولی النعمة ومهلهم قليلاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۲

☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۰۷ ﴿۱۲﴾ان لدينآ انكالا وجحيمًا،☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۰۸ ﴿۱۳﴾وطعامًا ذاغصةٍ وعذابًا اليمًا۔☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۰۹ ﴿۱۴﴾يوم ترجف الارض والجبال وكانت الجبال كثيبًا مهيلاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۱۰ ﴿۱۵﴾انآ ارسلنا اليكم رسولاً ۙ شاهدًا عليكم كمآ ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۳☆

۵۱۱ ﴿۱۶﴾ فعصیٰ فرعون الرسول فاخذنٰه اخذًا وبيلاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۲

۵۱۲ ﴿۱۷﴾فكيف تتقون ان كفرتم يومًا يجعل الولدان شيبًا۔☆__________ ۹/ ۲۷۳

۵۱۳ ﴿۱۸﴾ السمآء منفطر به ط كان وعده مفعولاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۳

۵۱۴ ﴿۱۹﴾ان هٰذه تذكرة ج فمن شآء اتخذ الیٰ ربه سبيلاً۔☆__________ ۹/ ۲۷۳

۵۱۵ ﴿۲۰﴾ ان ربک يعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی اليل ونصفه وثلثه وطآئفة من الذين معک ط والله يقدر اليل والنهار ط علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ماتيسر من القراٰن ط علم ان سيكون منكم مرضیٰ ۙ واٰخرون يضربون فی الارض يبتغون

من فضل الله لا وآخرون يقاتلون في سبيل الله صلے فاقرؤا ماتيسر منه لا واقيموا الصلوٰة واٰتوالزكوٰة واقرضوا الله قرضًا حسنًا ط وما تقدموا لانفسكم من خيرٍ تجدوه عندالله هو خيرًاواعظم اجرًا ط واستغفروا الله ط ان الله غفور رحيم۔☆__________ ۹/۲۷۴

# سورة المدثر

بسم الله الرحمن الرحيم

۵۱۶ ﴿۱﴾ يٰايها المدثر۔☆__________ ۹/۲۷۹

۵۱۷ ﴿۳﴾وربك فكبر۔☆__________ ۹/۲۸۲

۵۱۸ ﴿۴﴾وثيابك فطهر۔☆__________ ۹/۲۸۲

# سورة الانسان

بسم الله الرحمن الرحيم

۵۱۹ ﴿۲﴾ انا خلقنا الانسان من نطفةٍ امشاجٍ صلے نبتليهِ فجعلنٰهُ سميعًا بصيرًا۔☆__________ ۹/۲۸۳

۵۲۰ ﴿۳﴾ انا هدينٰه السبيل اما شاكرًاواما كفورًا۔☆__________ ۹/۲۸۳

# سورة النبا

بسم الله الرحمن الرحيم

۵۲۱ ﴿۳۸﴾يوم يقوم الروح والملٰئكة صفًا لا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابًا۔☆__________ ۹/ ۲۹۸

# سورة النازعات

بسم الله الرحمن الرحيم

# سورة التكوير

بسم الله الرحمن الرحيم



# سورة الانشقاق

بسم الله الرحمن الرحيم



# سورة الاعلى

بسم الله الرحمن الرحيم



# سورة الغاشية

بسم الله الرحمن الرحيم



# سورة البلد

بسم الله الرحمن الرحيم



WWW.NAFSEISLAM.COM

# سورۃ الشمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ الضحیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ الم نشرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا



# سورۃ العلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ المسد

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# سورۃ الاخلاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سورة الفلق

## بسم الله الرحمن الرحیم



# سورة النا س

## بسم الله الرحمن الرحیم



WWW.NAFSEISLAM.COM

# جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا

# اجمالی خاکہ

(۱) مقدمہ: تقاریظ مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین وفقہاء۔ اصطلاحات حدیث

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| (۲) | جلد اول: | حدیث (۱) | تا (۱۰۱۶) | کل احادیث | (۱۰۱۶) |
| (۳) | جلد دوم: | حدیث (۱۰۱۷) | تا (۱۹۴۹) | کل احادیث | (۹۳۳) |
| (۴) | جلد سوم: | حدیث (۱۹۵۰) | تا (۲۸۰۰) | کل احادیث | (۸۵۱) |
| (۵) | جلد چہارم: | حدیث (۲۸۰۱) | تا (۳۶۶۳) | کل احادیث | (۸۶۳) |

(۶) جلد پنجم: فہارس۔ فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ، اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| (۷) | جلد ششم: | حدیث (۳۶۶۴) | تا (۴۱۳۴) | کل احادیث | (۴۷۱) |
| (۸) | جلد ہفتم: | تفسیر سورۂ فاتحہ | تا سورۂ نساء | کل آیات | (۱۳۲) |
| (۹) | جلد ہشتم: | تفسیر سورۂ مائدہ | تا سورۂ فرقان | کل آیات | (۲۱۶) |
| (۱۰) | جلد نہم: | تفسیر سورہ شعراء | تا سورۂ ناس | کل آیات | (۲۱۷) |

## تلك عشرة كاملة

WWW.NAFSEISLAM.COM